ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ

2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

موبائل نمبر ـ 00919358002992

آفس نمبر ـ 00919359882674

فون نمبر ـ 01336 - 224455

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

طلسماتی دُنیا

جنوری فروری ۲۰۰۵ء

اسی شمارے میں
اپنی الجھنوں کا حل تلاش کیجئے

عاملین چالاک ہیں یا عوام بے وقوف؟

رُوحانی مسائل نمبر

کیا گڑیا کے معاملے میں علماء کا فیصلہ غلط تھا؟

کیا مسلم پرسنل لا بورڈ مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے؟

کیا عید کے چاند کے بارے میں رامپور والوں نے پھر غلطی کی؟

قیمت پچاس روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد نمبر ۱۲
شمارہ نمبر ۲،۱
جنوری، فروری ۲۰۰۵ء
(روحانی مسائل نمبر)
اس شمارے کی قیمت -/50 روپے
سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے
چارسو روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ 6 سو روپے انڈین
غیرممالک سے
سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں
15 ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیرممالک سے
25 ہزار روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

سرپرست: الحاج حضرت مولانا سید
جلیل حسین صاحب مدظلہ العالی
نگراں: عمر فاروق عاصم عثمانی

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون: 223377

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی
دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

کیا اور کہاں

بقلم خاص

مسلم پرسنل لاء بورڈ کا موڈل نکاح نامہ

اخبارات کی تازہ ترین خبروں کے مطابق مسلم پرسنل لاء بورڈ کے موڈل نکاح نامے پر دارالعلوم دیوبند کی تصدیقی مہر بھی لگ گئی ہے لیکن ابھی تک اس بات کی وضاحت نہیں ہوسکی کہ وہ ''موڈل نکاح نامہ'' ہے کیا؟ جب تک ''موڈل نکاح نامہ'' کا مسودہ منظر عام پر نہیں آجاتا اس کے بارے میں کوئی رائے پیش نہیں کی جاسکتی، وہ ''موڈل نکاح نامہ'' اگر قرآن وحدیث کی تعلیمات سے ٹکراتا ہے تو پھر اس کی تصدیق دیوبند کرے یا بریلی وہ مسلمانوں کو نا قابل قبول ہوگا، کسی بھی ایسے فیصلے سے جو نص قطعی سے ثابت ہوا گر دنیا بھر کے علماء بھی اس کے خلاف کوئی فارمولہ پیش کریں گے وہ دین وشریعت کا رقیب ہوگا اور اس سے گمراہی پھیلے گی اور اس کی بے تکلف مخالفت کی جائے گی۔

جہاں تک ایک مجلس میں وضاحت کے ساتھ تین طلاق دینے کا طریقہ ہے وہ بلاشبہ مذموم ہے، اس کی مخالفت ہر دور میں سنجیدہ لوگوں نے جم کر کی ہے، بلاشبہ اس سے عورت کی تذلیل ہوتی ہے، گھر برباد ہوتا ہے اور بچے احساسِ کمتری کا شکار ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ خراب بات یہ ہوتی ہے کہ دین وشریعت کی طرف سے ملنے والے اختیارات کا مرد ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور اس طرح دین وشریعت بھی رسوا ہوتے ہیں اس لئے مسلمانوں میں یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر میاں بیوی کی ایک دوسرے سے نہ نبھ رہی ہو اور نوبت علیحدگی تک آگئی ہو تو سنت کے طریقوں سے طلاق دی جائے اور تین طہروں میں تین طلاقیں دی جائیں یا صرف طلاق رجعی یا طلاق بائن پر اکتفا کیا جائے تا کہ بعد میں اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرنے کا حق حاصل رہے۔ لیکن ایک ہی مجلس میں غصے سے بے قابو ہوکر دھڑا دھڑ تین طلاقیں دے دینا یقینی طور پر ایک طرح کا ظلم بھی ہے اور دین اسلام کی تعلیم کی کھلم کھلا خلاف ورزی بھی ہے اور عورت کے ساتھ زیادتی بھی ہے۔

اس بارے میں بھی مسلم پرسنل لاء بورڈ جو آج نکاح نامہ کا موڈل پیش کر رہا ہے خود قصوروار ہے انہوں نے ۳۳ رسالہ زندگی میں مسلمانوں کے اندر یہ احساس پیدا نہیں کیا کہ نکاح وطلاق کا اسلامی طریقہ کیا ہے اور مرد کو اپنے اختیارات سے فائدہ اٹھانے کی حدیں کیا ہیں اور ان اختیارات سے کس طرح فائدہ اٹھانا چاہئے، تبلیغی جماعت نے مسلمانوں کو نمازی بنانے کی کوشش کی تو پچھلے پچاس سالوں میں بے نمازیوں کو نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوگئی، تبلیغی جماعت کی جدوجہد رنگ لائی اور آج مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوئی ہیں، نوجوانوں میں داڑھی رکھنے کا چلن بھی ہوا ہے اور مسواک جیسی سنت جو تقریباً پامال ہوچکی تھی وہ بھی پھر سے زندہ ہوگئی ہے اور ان باتوں کا سہرا بلاشبہ تبلیغی جماعت کے سر بندھتا ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کتنے ہی گئے گذرے اور بے عمل کیوں نہ ہوں جب انہیں سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ بات کو سمجھ لیتے ہیں جب انہیں کسی برائی سے روکنے کی جدوجہد کی جائے تو یہ برائی سے رک جاتے ہیں، اگر مسلم پرسنل لاء بورڈ نے مسلمانوں کو غلط انداز سے طلاق دینے سے روکنے کی کوشش کی ہوتی اور نکاح کے فضول رواج سے بچانے کی جدوجہد کی ہوتی تو مسلمان بورڈ کے حکم کے آگے یقیناً اپنے سر تسلیم خم کرتے اور برائیوں سے باز آتے لیکن افسوس مسلم پرسنل لاء بورڈ نے اس جانب توجہ نہیں دی، وہ عوام کا نہیں وہ سرمایہ داروں کا اور بڑے لوگوں کا بورڈ بن کر رہ گیا اور اس کے فیصلوں سے سیاست کی بو آنے لگی ہے، وہ ازراہ سیاست ایسے فیصلے کرنے لگا ہے جو فیصلے خود اس کے وجود کے لئے نہیں بلکہ دین اسلام کے لئے بھی کھلم کھلا چیلنج بن جائیں گے اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کسی رسوائی کی کھائی میں جا گرے گا۔

ہماری بورڈ کے چیرمین مولانا رابع صاحب سے مودبانہ گذارش ہے کہ وہ ''موڈل نکاح نامہ'' کے مسودے پر تنقیدی نظر خود بھی ڈال لیں اور جید قسم کے علماء کو بھی برائے تحقیق وتنقید روانہ کریں، اس بارے میں جلد بازی پوری دنیا میں اسلامی قانون کے لئے ایک تازیانہ ثابت ہوگی اور علماء بھی ہدف ملامت بنیں گے کیوں کہ اس وقت میڈیا ان کی تمام باتوں کو اچھالنے میں بہت مستعدی دکھا رہا ہے جو دین اسلام میں اختلافی امور کو ہوا دینے والی ہوں اور جن سے دین وشریعت کی ثقاہت پر اور علماء کی متانت پر حرف آتا ہو۔

''گڑیا'' والے مسئلے میں بھی میڈیا نے ہوا دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور جو کچھ بھی بیانات اس وقت علماء کے آئے اس سے علماء کا مذاق اڑا اور اس سے علماء کی وقعت بھی کم ہوگئی، اندیشہ اس بات کا بھی ہے کہ کسی چور دروازے سے ایسے لوگ بورڈ میں داخل ہوگئے ہیں جو اسلام کے شخصی قانون کی بیخ کنی کر رہے ہیں اور دین اسلام کے لئے انہدام کے دو دروازے کھول رہے ہیں جن کی روک تھام کے لئے ۱۹۷۲ء میں مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم ہوا تھا۔ ☆ ☆

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

"ایمان کیا ہے۔"؟

آپؐ نے فرمایا۔"جب تمہیں اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو اور برے کام سے رنج اور قلق ہو تو تم مومن ہو۔"

سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا

● وہ عمل جو بغیر علم کے ہو اسے بیمار اور وہ علم جو بغیر عمل کے ہو اسے بیکار سمجھو۔

● شرم مردوں سے خوب ہے اور عورتوں سے خوب تر ہے موت سے محبت کرو تو زندگی عطا کی جائے گی۔

● جس شخص پر نصیحت اثر نہ کرے وہ سمجھ لے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔

● وہ شخص نہایت بد بخت ہے کہ خود تو مرجائے لیکن اس کا گناہ نہ مرے۔

● طالب دین اپنے عمل میں زیادتی کرتا ہے اور طالب دنیا علم میں۔

● آنکھ کا دل دروازہ ہے آنکھ بند کرلو تمام آفتوں سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

● جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

● صبح جلد اٹھنے میں مرغان سحر کا تجھ پر سبقت لے جانا باعث ندامت ہے۔

● زبان کو شکوہ سے روک، خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔ خوف الٰہی بقدر علم ہوتا ہے اور بے خوفی خدا بقدر جہالت، گناہ جوان کا بھی بد ہے لیکن بوڑھے کا بدتر۔

اقوال حضرت علیؓ

● شکریہ میں کمی کرنے سے محسن لوگ نیکی کرنے میں بے رغبت ہو جاتے ہیں۔

● سب سے اچھا اور عملی شکریہ یہ ہے کہ خداداد نعمتوں میں سے دوسروں کو بھی دے۔

● آدمی کی عقل اس کے کلام کی خوبی سے اور شرافت اس کے افعال کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔

● خواہش نفسانی کو علم کے ساتھ اور غضب کو حلم کیساتھ مارڈال۔

● صاحب علم اگرچہ حقیر حالت میں ہو اسے ذلیل نہ سمجھو۔ بیوقوف اگر بڑے رتبے والا ہو اسے بڑا خیال مت کرو۔

● صدق یقین کے ساتھ سو رہنا اس نماز سے کہیں اچھا ہے جو شک کے ساتھ ادا کی جائے۔

● حیا کی غایت یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ سے حیا کرے۔

● خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

● خوبی اور نیکی دولت سے نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ دولت خوبی اور نیکی سے وجود میں آتی ہے۔ یاد رکھو فتح طاقت کی نہیں بلکہ صداقت کی ہوتی ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

● انسان کا دل توڑنے والا شخص اللہ کی تلاش نہیں کرسکتا۔

● بہترین کلام وہ ہے جس میں الفاظ کم اور معنیٰ زیادہ ہوں۔

● بچے بیمار ہوں تو ماں کو دعا مانگنے کا طریقہ خود بخود آجاتا ہے۔

● انسان کی فطرت اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے معلوم ہوتی ہے۔

● تکلف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بنتی ہے۔

سنہری باتیں

انسانوں سے امیدیں وابستہ کرنے کی بجائے دنیا کے خالق کے سامنے انکساری کرو۔

● ایک آدمی اپنے اخلاق سے وہی درجہ پاتا ہے جو ایک عابد اپنی رات کی عبادت سے حاصل کرتا ہے۔

● دوسروں کو خوشی دینے کے لئے بعض اوقات انسان کو اندر سے کتنا ٹوٹنا پڑتا ہے اس کا صحیح اندازہ کبھی کوئی نہیں لگا سکتا۔

● سچی محبت انسان کو پاکیزگی، عظمت، انسان، دوستی، خوشحالی اور امن کا درس دیتی ہے۔

● موقع کا انتظار نہ کرو بلکہ اپنے لئے خود موقع تلاش کرو۔

● اتنا اونچا نہ اڑو کہ سورج کی شعاعیں تمہیں پگھلادیں۔

● نقصان وہ نہیں جو آپ کو ذاتی دکھ سے اٹھانا پڑے بلکہ نقصان وہ ہے جو آپ کو کسی کی نظروں سے گرادے۔

● جو شخص اپنے کام میں اللہ اور رسول کو بھلادیتا ہے وہ ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتا ہے۔

باتوں سے خوشبو آئے

● مواقع نکل جاتے ہیں مگر مواقع ختم نہیں ہوتے۔

● بڑے دل والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے جب کہ چھوٹے دل والا ہمیشہ ناکام۔

● خاموشی، اظہار نفرت کا بہترین ذریعہ ہے۔

● کامیابی صبر کے اس پار ہے مگر اکثر لوگ کامیابی اس پار تلاش کرتے ہیں۔

● زندگی کے اخبار میں سب سے اچھا صفحہ بچوں کا ہوتا ہے۔

● زندگی کی مشکلات گھاس کی مانند ہیں، اگر ان پر توجہ نہ دی جائے تو بڑھنے لگتی ہیں۔

مہکتی کلیاں

● کامیابی انہی لوگوں کو ملتی ہے جو اس پر یقین رکھتے ہیں۔

● دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

● جیسا دل میں ہو ویسا زبان پر لاؤ اور جیسا زبان پر لاؤ ویسا کرو۔

● اپنی خوشی کے لئے دوسروں کی مسرت کو خاک میں نہ ملاؤ۔

● خیالات کی جنگ میں کتابیں ہتھیار کا کام دیتی ہیں۔

● مطالعہ دل کو بیدار اور زندہ رکھنے کے لئے از حد ضروری ہے۔

● اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری جاہت، قدر اور عزت بڑھتی ہے تو خدا

روں سے محبت کرو۔

● اللہ تعالیٰ کی ناشکری سے رزق گھٹ جاتا ہے۔

سنہرے اقوال

● وقت قیمتی ہے مگر صداقت اس سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

● وہ لمحات جو عبادت الٰہی میں گزارے جائیں امر ہو جاتے ہیں۔

● خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو خوشی کو چھاؤں اور غم کو دھوپ سے اہمیت نہیں دیتے۔

● زندگی میں مایوسی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں آسکتی۔

● فتح امید سے نہیں علم اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے۔

● عالم وہی ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہو۔

● عالم پانی کے بغیر سیراب ہے اور جاہل پانی کی موجوں میں رہ کر تشنہ رہتا ہے۔

● تجربہ اور علم ایک اچھا استاد ہے لیکن اس کی اجرت گراں ہے۔

شمع فروزاں

حضرت علیؓ نے فرمایا

● وہ عمل بہت بے قدر و قیمت ہے جو زبان تک رہ جائے۔

● موقع کو ہاتھ سے جانے دینا رنج و اندوہ کا باعث ہوتا ہے۔

● اپنا جائز حق لینے میں کوتاہی نہ کرو دوسروں کا حق غصب نہ کرو۔

● جو شخص نگاہ کی التجا کو نہ سمجھے اس کے سامنے زبان کھولنے سے کیا ں۔

● محبت ایک سے ہوتی ہے، دوستی سینکڑوں سے اور ہاتھ ہزاروں گوں سے ملائے جاتے ہیں۔

● دل اداس ہو تو گونجتی شہنائیاں بھی دل کو متوجہ نہیں کر سکتیں۔

● کبھی انسان جسے چاہتا ہے اسے پاتا نہیں جسے پاتا ہے اسے چاہتا نہیں۔

● بے وفائی مرد یا عورت پر نہیں حالات پر منحصر ہے۔

● جس سے محبت کی جائے اس سے مقابلہ نہیں کیا جاتا

● جب کبھی محبت کی کونپل کو اپنے اندر پھوٹتا محسوس کرو تو عقل کی چوٹی پر کھڑے ہو کر دور اندیشی اور فہم کی عینک سے اپنے ارد گرد ضرور نظر ڈال لو۔ (ناصر جبران، مراد آباد)

● ہمیشہ خوش و خرم رہنے والا صحت مند رہتا ہے۔ (سارتر)

● انسان کا کردار اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس شئے سے خوش ہوتا ہے۔ (سموئیل جانسن)

کام کی باتیں

● حرص و لالچ سے کوئی فائدہ نہیں جو ملنا ہے وہی ملے گا۔

● حوادث زمانہ پر صبر کرو اور دوسروں کے حقوق پر دست درازی نہ کرو۔

● غور کرو اس سے دل کو زندگی اور تازگی ملتی ہے۔

● اپنا علم لوگوں کو سکھاؤ، دوسروں کا علم خود سیکھو۔

● سب سے بہتر مال وہ ہے جو عزت و آبرو کے تحفظ پر خرچ کیا جائے۔

● جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوتے ہیں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے،

● تمنا کو دل میں جگہ مت دو یہ گہرا زخم دیتی ہے۔

● کسی کو نظر انداز مت کرو ایسا نہ ہو کہ ایک دن لوگ تمہیں ٹھکرا دیں۔

قابل غور

● لوگوں میں برا وہ ہے جس کی تعظیم اسکے شر کی وجہ سے کی جائے۔

● جو شخص خود کو گمراہ کرنے پر مصر ہو اس کو کوئی شخص راہ راست پر نہیں لاسکتا۔

● محبت خدا سے کرو، کیونکہ خوف خدا ہی دانائی کا آغاز ہے۔

● انسان کی شخصیت کا نکھار دولت سے نہیں، کردار سے ہوتا ہے۔

● دوسروں کے چراغ سے روشنی ڈھونڈنے والے ہمیشہ اندھیروں میں رہتے ہیں۔

● انسان خود عظیم نہیں بلکہ اسے اس کا کردار عظیم بناتا ہے۔

رہنما باتیں

● جو معاملہ اختیار سے باہر ہو جائے اسے ہر ممکن تیزی سے نمٹا دو۔
● ہمت ہارنا، ناکامی کی جانب پہلا قدم ہے۔
● آگ اور پانی دو کارآمد غلام ہیں مگر اپنے وقت پر خوف ناک آقا ثابت ہوتے ہیں۔
● اپنی عادتیں تبدیل کرلو، قسمت خود بخود بدل جائے گی۔
● منزل کی دوری سے گھبرانے سے بہتر ہے کہ کچھوے کی طرح رینگتے رہو۔

مفید اور کارآمد باتیں

(۱) احسان دشمن کو بھی زیر کرتا ہے۔
(۲) انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے۔
(۳) محبت کے بغیر خوبصورتی زہر ہے۔
(۴) سچ بولنے والا دشمن جھوٹے دوست سے اچھا ہے۔
(۵) زبان اگرچہ تلوار نہیں لیکن تلوار سے تیز ہے۔

گوہر آبدار

● تعجب ہے اس پر جو موت کو حق جانتا ہے پھر اس پر ہنستا ہے۔
● اگر غصہ آجائے تو خاموش ہو جاؤ۔
● اس خوشی سے دور رہو جو غم کا کانٹا بن کر دکھ دے۔
● نفرت دل کا پاگل پن ہے۔
● ہر شخص سچا دوست تلاش کرتا ہے لیکن خود سچا بننے کی کوشش نہیں کرتا۔
● موت کو ہر وقت یاد کرو۔
● زیادہ کھانا اور زیادہ سونا دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔
● لالچ سے انسان بُرائی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔
● خوف خدا اور اخلاق حسنہ نیک کاموں کی بنیاد ہیں۔
● اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ لینے والا ہے۔
● احسان ہر جگہ بہتر ہے مگر ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔

● جو بات کسی کو دینے میں ہے لینے میں نہیں۔
● کیا وقت ابھی نہیں آیا کہ مومنوں کے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جائیں۔
● دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں، صرف دھوکے کا سودا ہے۔
● تم مل جل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور فرقہ بندی نہ کرنا۔
● واقعی اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔
● اگر تم سکون سے رہنا چاہتے ہو تو لوگوں سے وعدے کم کرو۔
● وہ دوست کیا جو وقت کا خون کرے بلکہ ایسا دوست تلاش کرو جس کی رفاقت سے وقت زندہ ہو جائے۔

انمول موتی

● انسان اپنے ہی ہاتھوں سے جنت اور جہنم کا انتخاب کرتا ہے۔
● اگر تم خوش رہنا چاہتے ہو تو بزرگوں کی دعا لو۔
● مسکراہٹ سے بہترین تحفہ کوئی نہیں۔
● "پاکیزہ آنچل" ایک ایسا پھول ہے جس سے اردو ادب ہی نہیں سارا جہاں معطر ہے۔
● اگر جنت میں اپنا مقام بنانا چاہو تو یتیموں کو اپنے گھر میں جگہ دو۔
● پروردگار سے بہترین دوست کوئی نہیں۔
● نماز مسلمانوں کی پہچان ہے۔
● میٹھی بات کو خیرات کا نعم البدل جانو۔
● جو نرمی سے محروم ہوا وہ نیکی سے محروم ہوا۔
● غرور ستر سال کی عبادت کو ختم کر دیتا ہے۔ مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔
● ناغہ کر کے ملا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔
● خدا ہاتھ سے محنت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اچھی باتیں

● پھولوں کی خوشبو سے لطف اندوز ہونے کے لئے کانٹوں کی چبھن برداشت کرنا پڑتی ہے۔
● علم انسان کی تیسری آنکھ ہے۔
● پیار وہ جذبہ ہے جس کی پاکیزگی پر پوری دنیا قربان کی جاسکتی ہے۔
● ذلت اٹھانے سے بہتر ہے تکلیف اٹھاؤ۔
● اس دن پر آنسو بہاؤ جو تم نے بغیر نیکی کے گزار دیا۔
● دنیا کی عزت مال سے ہے اور آخرت کی عزت اعمال سے ہے۔
● وفا کا سبق پھولوں سے سیکھو جو ٹہنی سے جدا ہونے پر مرجھا جاتے ہیں۔
● آدمی اس وقت تک عالم نہیں ہوسکتا جب تک خود اپنے علم پر عمل پیرا نہ ہو۔

حکیمانہ اقوال

● صبر تسکین ہے۔
● کامیابی حسد سے نہیں مل سکتی۔
● بُری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔
● بے وقوف دوست سے عقل مند دشمن بہتر ہے۔
● نیک نامی امیری سے بہتر ہے۔
● قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

خوبصورت جملے

● دوستی چٹانوں کی طرح سخت آبگینوں کی طرح نازک اور پھولوں کی طرح نرم ہوتی ہے۔
● اگر تم خود سے محبت کرتے ہو تبھی دوسروں سے محبت کرسکتے ہو کیونکہ جو چیز تمہارے پاس ہے نہیں وہ تم دوسروں کو کیسے دے سکتے ہو۔
● انسان کی شخصیت اتنی گہری ہونی چاہئے کہ اندر کا حال کوئی نہ جان سکے۔
● آنکھ کے پانی اور ندی کے پانی میں صرف جذبات کا فرق ہوتا ہے۔
● جہاں سچائی اور صداقت نظر آئے وہاں دوستی رکھیں ورنہ تنہائی بہتر ہے۔

یاد رکھیں

● اگر لگن میں خلوص اور کچھ پالینے کی تمنا ہو تو پھر ہارا نہیں کرتے۔
● پھول شاخوں پر اچھے لگتے ہیں ورنہ قدموں کی دھول بن جاتے ہیں۔
● دوست رشتے دار کی طرح ہے۔ سچا دوست وہی ہے جو مصیبت میں تیرا حق دوستی ادا کرے۔
● جو لوگ زندگی کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر بسر کرتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔
● وہ شخص تیرا بھائی نہیں جس کی خاطر مدارات کرنیکی تجھے حاجت نہ ہو۔

زندگی کیا ہے؟

زندگی بہتے ہوئے دریا کی طرح ہے جس کا گزرتا ہوا پانی واپس نہیں آسکتا۔
● زندگی ٹھہرے ہوئے سمندر کی طرح ہے جو بظاہر تو پرسکون نظر آتا ہے لیکن اپنے اندر ایک طوفان و تلاطم لئے ہوئے ہے۔
● زندگی ایک پھول کی طرح خوبصورت نرم و نازک حسین اور معطر ہے۔ زندگی ایک کانٹے کی طرح ہے جسمیں چبھن کٹھن دشواری مصائب و آلام ہے۔
● زندگی ایک رات کی طرح ہے جس میں تاریکی سناٹا، گھٹن اور مایوسی ہے۔
● زندگی ایک دن کی طرح ہے جس میں اجالا، تپش جوش و ولولہ محنت و مشقت آس و امید ہے۔
● زندگی میں خوشی غم دکھ سکھ ہار جیت آس و یاس سبھی کچھ ہے۔

تقویٰ

حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثومؓ نے بیت المال کے خازن علی

بن ابن رافع سے کہلوایا۔

"سنتی ہوں کہ بیت المال میں ایک نہایت قیمتی ہار موجود ہے۔ کیا آپ اسے صرف عید کے دن کے لئے مجھے عنایت کر سکتے ہیں؟ میں عید کے دوسرے دن ہی واپس کر دوں گی۔"

خازن نے یہ ہار بھیج دیا اور ام کلثومؓ نے یہ ہار عید کے دن پہن لیا۔ حضرت علیؓ کی اس ہار پر نظر پڑی تو آپؓ نے تعجب سے فرمایا۔

"ام کلثومؓ! یہ ہار تمہیں کہاں سے ملا؟"

ام کلثوم نے سارا حال سچ سچ بیان کر دیا۔ آپؓ نے اسی وقت وہ ہار اپنی بیٹی کے گلے سے اتارا اور خازن کو بلا کر بہت ڈانٹا اور فرمایا۔ "خدا کی قسم! اگر کلثومؓ یہ ثابت نہ کر سکتی کہ اس نے یہ ہار عاریتاً لیا ہے۔ تو میں اس کے ہاتھ کٹوا دیتا اور بنو ہاشم کی خواتین میں یہ پہلی چوری ہوتی۔"

شائستہ کون ہے

حضرت حاتم اصم نے ایک دن اپنے عقیدت مندوں سے کہا۔ "تم سب مدت سے میری مجلس میں آتے رہتے ہو کیا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو اتنا شائستہ ہو جتنا ہونا چاہیے؟"

ایک نے کہا۔ آپ کے فلاں شاگرد نے اس قدر جہاد کئے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ "وہ تو غازی کہلائے گا۔ میں تو شائستہ چاہتا ہوں۔"

دوسرے نے کہا۔ "فلاں نے اس قدر مال خدا کی راہ میں دیا۔"

آپ نے فرمایا۔ "وہ تو سخی ہے۔"

تیسرے نے کہا۔ فلاں شاگرد نے اس قدر حج کئے ہیں۔"

آپ نے فرمایا۔ "وہ تو حاجی ہے۔"

چوتھے نے کہا "آپ کا ایک شاگرد دن رات عبادت کرتا ہے۔"

آپ نے فرمایا۔ "وہ عابد ہے۔"

عقیدت مندوں نے سوال کیا۔ "آپ ہی فرمایئے کہ کس قسم کا آدمی شائستہ ہو سکتا ہے؟"

حضرت حاتم اصم نے فرمایا۔

"شائستہ وہ ہے جو اللہ سے ڈرے اور اس کے سوا کسی سے امید نہ رکھے۔"

اسلام کی خوبی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"آدمی کے اسلام کی خوبی اور اس کے کمال میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ فضول اور غیر مفید کاموں اور باتوں کا تارک ہو۔

منتخب اشعار

مرے خدا مجھے لاکھوں میں چھانٹ کر دے دے
وہ چند لوگ جو کانٹوں پہ ساتھ چلتے ہیں

●

گونگے بنے رہے تو سبھی مانتے تھے بات
بولے تو ہم کسی کو بھی قائل نہ کر سکے

●

ان اجالوں نے تو تہذیب مٹا کر رکھ دی
اس سے اچھا تھا کہ ہر سمت اندھیرا ہوتا

●

خوابوں کے جزیروں میں اُتر آتے ہیں وہ لوگ
اب جن سے ملاقات کا امکاں بھی نہیں ہے

●

روح کا کرب تو آنکھوں سے عیاں ہوتا ہے
لاکھ ہونٹوں پہ تبسم کو سجائے رکھئے

●

بنیاد ہو کمزور تو چھت رک نہیں سکتی
برسات سے پہلے درودیوار بدل دو

●

میں نے مٹی کے کھلونوں کو اُڑھادی چادر
جب بھی برسات میں بادل کو اُمنڈتے دیکھا

●

بے عمل دل ہو تو جذبات سے کیا ہوتا ہے
کھیت بنجر ہو تو برسات سے کیا ہوتا ہے

●

تعلق ، قربتیں محرومیاں ، ناکامیاں یارو
محبت میں نہ جانے کیسے کیسے موڑ آتے ہیں

●

آمٹادیں وہ سیاہی جو دلوں پہ آگئی
تیری ہولی میں مناؤں عید میری تو منا

اثاثہ

نہ تھی دولت میرے پاس
نہ ہی تھا کوئی خزانہ
بس ایک دل تھا
جو تھا میرا کل اثاثہ
مگر آج تم سے ملنے کے بعد
وہ بھی نہیں میرا

غسل میں کتنے فرض ہوتے ہیں؟

چار۔
وہ کونسے؟
پانی، لوٹا، صابن دانی، تولیہ۔

بیٹی کی بیٹی کو کیا کہتے ہیں۔؟
نواسی۔
ذرا اس کی ہجے کر کے بتائیں۔؟
چھیاسی، ستاسی، اٹھاسی نواسی۔

انسان عقل مند ہوتے ہوئے بھی بے وقوف کب بن جاتا ہے۔؟
آئینہ کے سامنے یا پھر بیوی کے سامنے۔

سب سے بڑی جنگ

استاد بچے سے۔ دنیا کی سب سب بڑی جنگ کب اور کہاں ہوئی تھی۔؟

بچہ۔ سرامی نے منع کر رکھا ہے کہ گھر کی بات باہر نہیں کیا کرتے۔

تمہارے کل کتنے بھائی ہیں؟

سر، سات۔
ان میں کتنے عقل مند ہیں؟۔
دو، باقی سب نے شادی کر لی۔

حاضر جوابی

کمپاؤڈر کسے کہتے ہیں؟
جو پاؤڈر کم لگاتا ہو۔

✡✡✡✡✡✡

مابدولت کسے کہتے ہیں؟
جس کی ماں کے پاس دولت ہو۔

✡✡✡✡✡✡

غالباً کا مطلب۔؟
مرزا غالب کی بیوی کا نام تھا۔؟

✡✡✡✡✡✡

محمد غوری کے بارے میں کیا جانتے ہو۔؟
جی۔ وہ ہر بات پر بہت غور کیا کرتے تھا۔

✡✡✡✡✡✡

مرچنٹ کسے کہتے ہیں۔؟
مرچیں بیچنے والے کو۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

آپ کو علم ہے کہ آپ کی بستی میں مسلمانوں کی آبادی کس قدر ہے؟ اس علم کے حاصل کرنے کے بعد اب ذرا یہ دیکھئے کہ ان میں سے کتنی تعداد ایسی ہے۔ جو روزانہ پانچ وقت پابندی کے ساتھ اکٹھا ہو کر اپنے ایک قبلہ کی طرف رُخ کر کے اپنی ایک کتاب آسمانی کی ہدایت کے موافق اپنے ایک رسول ﷺ کی پیروی میں اپنے ایک خدا کو یاد کرتی ہے؟ کتنی تعداد ایسی ہے جو پابندی کے ساتھ ماہ رمضان میں روزے رکھتے اور اپنے امکان بھر روزہ کی شرائط کا لحاظ رکھتے ہیں؟ کتنے ایسے ہیں، جن پر زکوٰۃ واجب ہے اور وہ اپنے مال سے پابندی کے ساتھ یہ رقم نکالتے رہتے ہیں؟ کتنے ایسے ہیں جو حج بیت اللہ کی مقدرت رکھتے ہیں اور اپنے اس فرض کو ادا کر چکے ہیں؟ آج ان سوالات کا جواب دینا شاید آپ ضروری نہ سمجھیں لیکن "کل" یقیناً اس ضرورت کا احساس، حسرت، تأسف و ندامت کے ساتھ ہوگا۔ آپ اگر جاگ چکے ہیں تو سوتے ہوؤں کو جگانا آپ کا فرض ہے۔ اگر آسانی سے وہ نہیں جاگتے اور خطرہ قریب پہنچ چکا ہے تو انہیں جھنجھوڑیئے اور خوب زور سے جھنجھوڑیئے۔ ممکن ہے نیند کی غفلت میں وہ آپ کو سخت سست بھی کہہ بیٹھیں، ممکن ہے اس کشمکش میں خود آپ کے جسم کو صدمہ پہنچ جائے لیکن کیا اندیشوں سے آپ اپنے فرض کو بھلا بیٹھیں گے؟

آپ کی بستی میں کتنی مسجدیں ہیں؟ اور کس حال میں ہیں، آیا آباد، پُر رونق اور صحیح و سالم ہیں یا ویران، سنسان اور شکستہ و مرمت طلب؟ کوئی مدرسۂ اسلامیہ ہے؟ کس حال میں چل رہا ہے؟ بستی کے یتیم ولاوارث بچوں کی تعلیم کا کوئی انتظام ہے؟ نادار و بیکس بیوہ عورتوں کے گزر کی کوئی صورت ہے؟ محتاج و فاقہ کش بوڑھوں اور اپاہجوں کی زندگی کٹنے کا کوئی سامان موجود ہے؟ اسلام کی تعلیم کے اہم اور موٹے اصول سے آپ کی بستی یا محلّہ کے تمام مسلمان، آپ کی رعیت، آپ کے نوکر چاکر، آپ کی اولاد، آپ کے خدمت پیشہ اشخاص، سب واقف ہو چکے ہیں؟ کلام مجید کی تعلیم کا چرچا آپ کے ہاں ہے؟ ضروری مسائل دین اور ضروری معلومات دنیا سے آپ کے ہاں کے سب لوگ واقفیت رکھتے ہیں؟ آپ کے مسلمان ہمسائے اپنے فرائض کو پہچانتے اور مسلمان ہونے کے معنیٰ جانتے ہیں؟ آپ کی آنکھوں میں اگر وہ روشنی آچکی ہے، جس سے دوسرے ابھی محروم ہیں تو کیا ان کو آنے والے خطروں سے ہوشیار اور آگاہ کرتے رہنا، آپ پر واجب نہیں، خواہ اس کوشش کا انعام آپ کو اپنی بدنامی و فضیحت ہی کی صورت میں کیوں نہ ملے؟

آپ کی بستی کے لوگ عام مسلمانوں کے فائدہ کے کاموں میں اپنی شرکت ضروری سمجھتے ہیں؟ ملک میں جو مختلف مذہبی، قومی و تعلیمی تحریکیں جاری ہیں ان میں عملاً اب تک انہوں نے کتنا حصہ لیا ہے؟ اسلامی اخبارات و رسائل کی قدر شناسی اب تک آپ لوگوں نے اپنا فرض خیال کیا ہے؟ اسلامی تصانیف کی خریداری اور اشاعت میں شریک ہونا آپ کی آبادی نے اپنے لئے ضروری سمجھا ہے؟ باہر کے مسلمانوں کے ساتھ رشتہ برادری جوڑے رہنے، ان کے دکھ کو اپنا دُکھ سمجھنے، ان کے زخم سے خود تڑپ جانے کا سبق آپ کے ہم وطنوں نے پڑھا ہے؟ اگر ان کے احساسات مردہ ہیں اگر وہ اپنی وسیع تر زندگی کی قدر و قیمت سے ناواقف ہیں تو کیا خود آپ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی؟ کیا آپ کو اپنی ذمہ داری کی بابت کوئی جواب دہی نہ کرنی ہوگی؟

ایک انوکھی اسکیم

اس اسکیم سے آپ ۳۱ر مئی ۲۰۰۵ء تک فائدہ اٹھا سکتے ہیں

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سالانہ زرتعاون	۲۴۰/- روپے ہے۔
زائچہ کا ہدیہ	۵۰۰/- روپے ہے۔
شخصیت نامہ کا ہدیہ	۳۰۰/- روپے ہے۔
شریک حیات کا زرتعاون	۱۲۰/- روپے ہے۔
ٹوٹل	۱۱۶۰/- روپے

- آپ کو صرف چھ سو روپے روانہ کرنے ہیں۔
- چھ سو روپے میں آپ کو ایک سال تک "طلسماتی دنیا" اور "شریک حیات" بھی ملے گا۔
- اور آپ کو فوراً ہی زائچہ اور شخصیت نامہ بھی روانہ کردیا جائے گا۔
- اس طرح آپ کو صرف ۲۴۰.۰۰ روپے میں زائچہ اور شخصیت نامہ دونوں مل جائیں گے۔
- شرط یہ ہے کہ آپ کا منی آرڈر ہمیں ۳۱ر مئی ۲۰۰۵ء تک موصول ہوجائے۔
- اگر آپ پہلے سے بھی دونوں رسالوں کے خریدار ہیں تو آپ اپنی مدت خریداری میں اضافے کے ساتھ اس اسکیم میں شرکت کرسکتے ہیں۔
- زائچہ اور شخصیت نامہ کے لئے اپنا مکمل نام، والدہ کا نام، اگر شادی شدہ ہوں تو بیوی کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھ کر روانہ کریں۔
- نوٹ: اس اسکیم میں جو حصہ لینا نہیں چاہتے صرف زائچہ اور شخصیت نامہ بنوانا چاہتے ہیں تو وہ ۳۱ر مئی ۲۰۰۵ء تک صرف ۴۰۰/- روپے روانہ کریں۔

۳۱ر مئی ۲۰۰۵ء کے بعد یہ دونوں اسکیمیں ختم کردی جائیں گی۔

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند یوپی 247554

(قسط نمبر ۷۷)

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ دخان

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ دخان قرآن حکیم کی ۴۴ ویں سورۃ ہے۔

● اگر کسی لڑائی، کسی مقدمہ یا کسی اہم معاملے کا انجام معلوم کرنا ہو تو سورۂ دخان کی مندرجہ ذیل آیات تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں بشارت ہو جائیگی اور اس کام کا انجام معلوم ہو جائیگا۔ آیات یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ حٰمٓ ○ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ○ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ○ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ط اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ○ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ط رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ○ (آیت نمبر: ۱ تا ۹)

اس عمل کی ترکیب یہ ہے کہ جمعرات کے دن روزہ رکھیں۔ تمام دن کسی مسجد یا کمرے میں معتکف رہیں، نماز پنجگانہ جماعت سے پڑھیں۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز تک عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ برابر پڑھتے رہیں۔ مغرب کے وقت روزہ افطار روغنی روٹی سے کریں۔ اس کے بعد شمال کی طرف رخ کر کے مذکورہ تسبیح کو جاری رکھیں۔ عشاء کی نماز کے بعد مذکورہ تسبیح کے بعد سو مرتبہ "یا نور" پڑھ کر تین سو تیرہ مرتبہ مذکورہ آیات پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں بشارت ہوگی۔

● ظالم کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے تین سو تیرہ مرتبہ ان آیات کا پڑھنا مفید ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وَاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ○ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ○ (آیت نمبر: ۱۹ تا ۲۲)

● ناجائز مجمع کو منتشر کرنے کے لئے ان آیات کو ایک ہزار مرتبہ ظہر کے بعد پڑھنا مفید ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○

(آیت نمبر: ۴۰ تا ۴۲)

سورۂ دخان کا نقش مرادیں پوری ہونے میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے اور جس کے پاس یہ نقش ہوتا ہے اس کے ساتھ تائید غیبی ہوتی ہے۔ اس نقش کو اگر گلاب و زعفران سے لکھ کر پئیں تو دست اور پیچش وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۳۳۸	۲۳۳۵۱	۲۳۳۵۴	۲۳۳۴۰
۲۳۳۵۳	۲۳۳۴۱	۲۳۳۴۷	۲۳۳۵۲
۳۳۴	۲۳۳۵۶	۲۳۳۴۹	۲۳۳۳۶
۳۳۵۰	۲۳۳۳۵	۲۳۳۴۳	۲۳۳۵۵

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

قسط نمبر: ۸۳

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

الباقی

حق تعالیٰ کا ۹۷واں صفاتی نام الباقی ہے۔ یعنی وہ ذات جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ جو کبھی فنا نہیں ہوسکتی۔

یہ اسم، اسم جمالی ہے اور اس کے اعداد ۱۱۳ ہیں۔

● اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد کرے تو اس کو طرح طرح کی فتوحات حاصل ہوں۔ معرفت الٰہی میں وہ ترقی کرے۔ اور دست غیب کی دولت سے بھی وہ سرفراز ہو۔

● اگر کوئی جمعہ کی شب میں نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو عمر میں برکت ہو۔

● اگر کوئی عصر کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کے دشمن بھی اس کے مطیع ہوجائیں۔

● اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ۱۱۳ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالے تو دنیائے فانی سے اس کا دل اچاٹ ہوکر عبادت الٰہی میں لگ جائے۔

● مقدمہ میں فتح یابی کے لئے ہفتے کے دن ظہر کی نماز کے بعد سات ہزار مرتبہ پڑھیں۔

● اگر کسی کھیت کے برباد ہونے کا اندیشہ ہو تو چار ٹھیکریوں پر "الله م باقی" لکھ کر کھیت کے چاروں کونوں میں دبا دیں۔ انشاء اللہ کھیت ہر طرح کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن جمعہ کے بعد ایک ہزار مرتبہ "الباقی" پڑھے تو چند ماہ میں مستجاب الدعوات بن جائے۔

● اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الٰہی کو نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ۱۱۳ مرتبہ پڑھے اور اس نقش ذوالکتابت کو اپنے پاس رکھے تو اس کو دین و دنیا کی ترقیاں نصیب ہوں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ی	ق	با	ال
۲	۳۲	۹	۱۰۱
۳۳	۵	۹۸	۸
۹۹	۷	۳۴	۴

اگر کوئی صاحب منصب اس اسم الٰہی کو روزانہ ایک وقت مقرر کرکے ۱۳سو مرتبہ پڑھے تو اس کا عہدہ اور منصب تاعمر قائم رہے۔

● کسی بھی دکان، فیکٹری یا کسی بھی آفس کی عزت اور مقبولیت قائم رکھنے کیلئے یہ عمل کریں کہ روزانہ بارہ ہزار پانچ مرتبہ "یاباقی" پڑھ کر پانی پر دم کرکے چاروں گوشوں میں چھڑکیں اور اس عمل کو لگاتار گیارہ دن کریں، انشاء اللہ حیرتناک نتائج برآمد ہوں گے۔

● بعد نماز مغرب ۳۳ مرتبہ "یاباقی" پڑھنے سے قوت حافظہ میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔

● صحت کو بحال رکھنے کے لئے اُٹھتے بیٹھتے ''اللہ شافی اللہ باقی'' لاتعداد مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

● اس اسم الٰہی کا عامل بننے کے لئے چالیس روز تک اس کو روزانہ پانچ ہزار مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ ''الباقی'' کا نقش صحت وتندرستی کی بحالی، عزت واقتدار کی بحالی اور جاہ ومنصب کے قائم رکھنے کے لئے نیز دشمنوں کی زبان بندی کے لئے اور عظمت ووقار کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش، یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸	۳۱	۳۴	۲۰
۳۳	۲۱	۲۷	۳۲
۲۲	۳۶	۲۹	۲۶
۳۰	۲۵	۲۳	۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۹	۳۳	۴۱
۴۰	۳۸	۳۵
۳۴	۴۲	۳۷

جن حضرات وخواتین کے نام کے پہلا حرف ب، و، ن، ص، ت، ی، یا ض ہو۔ ان کے گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۹	۲۷	۳۴
۳۵	۲۶	۳۲	۲۰
۳۰	۲۲	۳۳	۲۸
۲۵	۳۶	۲۱	۳۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۴	۴۰	۳۹
۴۲	۳۸	۳۳
۳۷	۳۵	۴۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰	۲۵	۲۳	۳۵
۲۲	۳۶	۲۹	۲۶
۳۳	۲۱	۲۷	۳۲
۲۸	۳۱	۳۴	۲۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۷	۴۲	۳۴
۳۵	۳۸	۴۰
۴۱	۳۳	۳۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۹	۲۷	۳۴
۳۵	۲۶	۳۲	۲۰
۳۰	۲۲	۳۳	۲۸
۲۵	۳۶	۲۱	۳۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۹	۴۰	۳۴
۳۳	۳۸	۴۲
۴۱	۳۵	۳۷

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر "یا باقی" ۱۱۳ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کر دیا جائے تو ان کی قوت وتاثیر میں کئی گنا اضافہ ہو جائے۔ ذوالکتابت والے نقش کو اگر گلے ہی میں ڈالیں تو بہتر ہے۔ مردوں کو تاکید کرنی چاہئے کہ وہ نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور عورتوں کو تاکید کرنی چاہئے کہ وہ نقش بائیں بازو پر باندھیں۔ ورنہ گلے میں ڈالیں۔ "یا باقی" کے نقش کو نیلے رنگ کے کپڑے میں موم جامہ کے بعد پیک کرنا چاہئے۔

(باقی آئندہ)

نویں قسط

تعلقاتِ اعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

☆ شوہر اور بیوی کی حیثیت سے ☆

عددنو

نو اور ایک

نوعدد کے مرد کی شادی اگر ایک عدد کی عورت سے ہوجائے تو زندگی آپسی اختلافات اور بحث ومباحثہ میں گزر جاتی ہے اور دونوں ہی فریق مستحکم مزاج اور غیرت مند ہونے کی وجہ سے ٹس سے مس ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ عام طور پر ایک اور نو کا ملن مختلف قسم کے ثمرات لاتا ہے اور یہ دونوں عدد ایک دوسرے کے لئے کلی ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر ایک اور نو کسی بزنس میں شرکت کریں تو یہ شرکت بہر اعتبار دونوں فریق کے لئے مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوسکتی ہے لیکن جب یہ دونوں عدد میاں بیوی کی حیثیت سے ایک دوسرے سے وابستہ ہوجاتے ہیں تو پھر ان دونوں کا مزاج کا ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتا اور یہ دونوں ایک دوسرے کے معاند بن کر رہ جاتے ہیں۔ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ نوعدد کے مرد کی شادی ایک عدد کی عورت کے ساتھ بدسکونی لاتی ہے اور ہر وقت کی تکرار سے معیشت پر برُا اثر پڑتا ہے۔ اپنی اپنی فطرت کے اعتبار سے یہ دونوں عدد بہترین اور قابل تعریف ہیں، ان کے اندر جو خصوصیات ہوتی ہیں وہ دوسرے اعداد میں نہیں ہوتیں لیکن ان دونوں کا ملن ازدواجی زندگی پر برُے اثرات مرتب کرتا ہے اس لئے اگر ان دونوں کو ازدواجی زندگی سے وابستہ نہ کیا جائے تو بہتر ہے۔

نو اور دو

نوعدد کے مرد کی شادی اگر دوعدد کی عورت سے ہوجائے تو زندگی اختلافات کا نمونہ بن کر رہ جاتی ہے۔ دوعدد کی عورت میں اگرچہ قربانی دینے کی صلاحیت ہوتی ہے اور وہ آخری حد تک قابل بھروسہ بھی ہوتی ہے۔ رشک ورقابت کے جذبے کے باوجود وہ اپنے خاوند کے لئے کچھ بھی کرسکتی ہے۔ حد یہ ہے کہ اپنی جان تک کی بازی لگا سکتی ہے لیکن نوعدد کا مرد اپنی تغیر پسند طبیعت کی وجہ سے اسکی قدر اس کی شایان شان نہیں کرپاتا۔

نوعدد کا مرد اگرچہ وفاپرست ہوتا ہے لیکن کسی قدر ہرجائی بھی ہوتا ہے اس لئے اپنے دل پھینک مزاج کی وجہ سے وہ کسی بھی وقت اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی دوسری عورت سے دل لگا سکتا ہے اور یہ بات دوعدد کی عورت کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ سب کچھ برداشت کرسکتی ہے لیکن اپنے شوہر کی بے وفائی برداشت نہیں کرسکتی۔ علاوہ ازیں نوعدد کا مرد مستحکم مزاج رکھنے کے باوجود ڈانواڈول طبیعت کا مالک ہوتا ہے اس کی لاپرواہی اکثر اس کو زبردست نقصان پہنچاتی ہے اور اس کے مزاج کا ڈھیلا پن اس کو اپنی زندگی کے اہم ترین مسائل میں ہچکولے کھلاتا ہے اسی لئے اکثر وہ اپنی ازدواجی زندگی کی خوشیاں اپنی غلط عادتوں کی وجہ سے پامال کردیتا ہے۔ ارباب تجربہ کی رائے یہ ہے کہ نو اور دو کا ملن اگر میاں بیوی کی حیثیت سے نہ ہو تو بہتر ہے۔

نو اور تین

اگر نوعدد کے مرد کی شادی تین عدد کی عورت سے کردی جائے تو دونوں کی جوڑی حالات کی پابند رہتی ہے۔ یہ دونوں عدد ایک دوسرے کے مخالف بھی ہوسکتے ہیں اور ایک دوسرے کے موافق بھی۔ ان دونوں عددوں میں ایک دوسرے کے ساتھ نباہ کرنے کی بھی صلاحیت ہے اور یہ دونوں عدد ایک دوسرے کے درپے بھی ہوسکتے ہیں۔

نوعدد کے مرد میں جذباتیت پائی جاتی ہے اور تقریباً یہی مزاج اس عورت کا بھی ہوتا ہے جس کا عدد تین ہو۔ اس لئے محبت اور رومان کے

عورت کا بھی ہوتا ہے جس کا عدد تین ہو۔ اس لئے محبت اور رومان کے معاملے میں یہ دونوں ہی جذباتی ہوتے ہیں۔ اور یہ دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے ہر قربانی دے سکتے ہیں۔ نو اور تین کا ملن ازدواجی زندگی میں بالعموم خوش حالی لاتا ہے۔ اگر حالات برگشتہ کرنے والے نہ ہوں تو ان دونوں کی جوڑی خوب بجتی ہے۔

نو اور چار

اگر نو عدد کے مرد کی شادی چار عدد کی عورت سے ہو جائے تو دونوں کی ازدواجی زندگی خوب رنگ لاتی ہے اور بسا اوقات دونوں کی جوڑی مثالی جوڑی بن کر رہ جاتی ہے۔ نو اور چار کا ملن بہر اعتبار مفید اور بہتر ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر نو اور چار کاروبار میں پارٹنر شپ کر لیں تو بھی دونوں کامیاب رہتے ہیں ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی قربت کاروبار میں بھی بڑھوتری اور اضافہ کا سبب بنتی ہے اسی طرح جب یہ دونوں عدد میاں بیوی کی حیثیت سے ایک دوسرے سے وابستہ ہو جاتے ہیں تو بھی خوشیاں اور خوش حالیاں ان کے قدم چومتی ہیں اور الفت و محبت کے اعتبار سے بھی ان دونوں کی قربت مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ دونوں ہی عدد ایک دوسرے کی ضرورت اور چاہت کو محسوس کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ ارباب تجربہ کی رائے کے مطابق نو عدد کے مرد کی شادی چار عدد کی عورت سے محبت اور خوشی کا سبب بنتی ہے اور دونوں فریق کو ذہنی اور قلبی سکون حاصل رہتا ہے۔

نو اور پانچ

اگر نو عدد کے مرد کی شادی پانچ عدد کی خاتون سے ہو جائے تو دونوں کی زندگی سکون و راحت سے محروم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان دونوں کا مزاج ایک دوسرے سے بالکل ہی مختلف ہوتا ہے، دونوں ہی فریق اپنے اپنے مزاج کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں اور قطعاً ایک دوسرے کی خاطر کوئی بھی قربانی دینے کو تیار نہیں ہوتے۔ عام طور پر نو عدد کے مرد اور پانچ عدد کی خاتون کا مزاج بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے لیکن جب یہ دونوں عدد میاں بیوی کی حیثیت سے ایک دوسرے سے وابستہ ہو جاتے ہیں تو ان دونوں کے درمیان طناطنی اور کشاکشی کا سا ماحول بنا رہتا ہے اور یہ ایک دوسرے کے بالکل ہی اپوزٹ ہوتے ہیں۔ ماہرین اعداد کی رائے یہ ہے کہ اگر نو عدد کے مرد کی شادی پانچ عدد کی عورت سے ہو جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اور نوبت طلاق تک پہنچ جائے۔ کیونکہ ان دونوں میں مفاہمت اور سمجھوتہ کرنے کا جذبہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایک دوسرے سے محبت تو درکنار سمجھوتہ کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ اس لئے نو اور پانچ عدد کا ملن کسی بھی وقت ایک دوسرے کو غم جدائی سے دوچار کر سکتا ہے۔

نو اور چھ

اگر نو عدد کے مرد کی شادی چھ عدد کی خاتون سے ہو جائے تو ان دونوں کی زندگی نارمل انداز سے گزرتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان محبت والفت کی فضا بھی برقرار رہتی ہے اور دونوں ہی فریق ایک دوسرے کے جذبات کو سمجھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی ضرورت کو شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔ عام حالات میں نو اور چھ کا ملن خوش گوار نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک نو اور چھ کے درمیان کاروباری شرکت ہو تو اس بات کا اندیشہ رہتا ہے کہ یہ شرکت ٹوٹ جائے یا اس شرکت سے دونوں کو کاروباری نقصان پہنچے، لیکن ازدواجی زندگی کے اعتبار سے ان دونوں عددوں کی وابستگی ایک دوسرے کے لئے حد سے زیادہ خوش گوار ثابت ہوتی ہے اور دونوں ہی فریق ایک دوسرے کے متوالے دکھائی دیتے ہیں۔

نو اور سات

نو اور سات کا ملن کاروبار اور دیگر معاملات میں بہتر ثابت نہیں ہوتا ان دونوں کے درمیان عمومی طور پر کشاکشی قائم رہتی ہے اور یہ دونوں عدد ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ چنانچہ جہاں کہیں بھی نو عدد اور سات عدد باہم وابستہ ہوئے ہیں وہاں دونوں ہی فریق کو رنج پہنچا ہے اور دونوں ہی فریق کسی نہ کسی خسارے سے بھی دوچار ہوئے ہیں لیکن میاں بیوی کے رشتے میں بندھنے کے بعد نو اور سات عدد ایک دوسرے کے ساتھ خوب نباہ کرتے ہیں۔ دونوں کی زندگی میں محبت بھی نظر آتی ہے اور سکون بھی اور دونوں ہی فریق روپے پیسے کے اعتبار سے بھی کافی حد تک مطمئن نظر آتے ہیں۔ اگر نو عدد والے مرد کے لئے شادی کا چانس سات عدد کی خاتون سے ہو تو اس کو اہمیت دینی چاہئے کیونکہ ان دونوں عددوں کی رفاقت ایک دوسرے کے لئے بہر اعتبار خوشگوار ثابت ہوتی ہے اور ان دونوں کی جوڑی خاندان بھر میں مثالی اور

نو اور آٹھ

اگر نو عدد کے مرد کی شادی آٹھ عدد کی عورت سے ہوجائے تو ازدواجی زندگی بہت ہی مطمئن اور خوش حال گزرتی ہے۔

نو عدد کا مرد محبت کے معاملے میں بہت جذباتی ہوتا ہے وہ محبت کے بغیر زندہ بھی نہیں رہ سکتا۔ اس لئے وہ محبت کو زندگی کے لئے ناگزیر سمجھتا ہے جب کہ آٹھ عدد کی خاتون وفاشعار بھی ہوتی ہے اور اپنے مزاج کے اندر زبردست استحکام بھی رکھتی ہے۔ اس کی فطرت ٹھوس ہوتی ہے اس کو بہت جلدی سے کوئی متاثر نہیں کرسکتا۔ وہ عام سی عورت نہیں ہوتی اس کے خیالات بہت پاکیزہ اور اس کے عزائم پختہ ہوتے ہیں لیکن وہ خاوند پرست ہوتی ہے اور خاوند کے سامنے اس کا سرنیاز ہمیشہ جھکا رہتا ہے۔

نو عدد کا مرد اگرچہ وفادار ہوتا ہے اور اپنی بیوی کی اچھائیوں کی قدر کرنے والا بھی ہوتا ہے لیکن کسی قدر وہ ہرجائی بھی ہوتا ہے وہ بہت جلد کسی کی بھی محبت میں گرفتار ہوسکتا ہے اور بہت جلد کسی کے فریب میں بھی آجاتا ہے۔ لیکن آٹھ عدد کی خاتون اپنی محبت، خدمت اور اپنی قربانیوں سے اسے سنبھالے رکھتی ہے اور اس کو اپنی محبت کے جال میں پھنسائے رکھتی ہے۔ وہ اپنے شوہر کے مزاج کی نزاکتوں سے بخوبی واقف ہوتی ہے اور وہ اپنی بے مثال محبت اور قربانی سے اس کے دل پر حکومت کرنے کی اہلیت رکھتی ہے اس لئے نو عدد کا مرد اپنی آٹھ عدد کی بیوی سے محبت کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور وہ اسکے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ ماہرین اعداد کی رائے کے مطابق نو اور آٹھ کی جوڑی بہت ہی بہترین جوڑی ہوتی ہے اور ازدواجی زندگی کے اعتبار سے اس جوڑی کو بے مثال جوڑی کہا جاسکتا ہے۔

نو اور نو

اگر نو عدد کے مرد کی شادی نو عدد کی عورت سے ہوجائے تو زندگی نہ صرف محبت میں گزرتی ہے بلکہ زندگی کو وہ سب کچھ عطا ہوجاتا ہے جو زندگی بخشنے کے لئے ناگزیر ہے۔ جینے کو سب جیتے ہیں لیکن زندگی بذات خود ہر انسان کے ساتھ وفا نہیں کرپاتی بقول شاعر۔

ہمارے بیچ نہ ہو جیسے کچھ شناسائی
ملی ہے یوں بھی سرراہ زندگی اکثر

جی ہاں کبھی کبھی انسان کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کی اپنی زندگی بھی اس کے ساتھ اجنبیت کا معاملہ کررہی ہے اور اسے نظرانداز کررہی ہے۔ ایسا از راہ تقدیر بھی ہوتا ہے اور کبھی کبھی انسان زندگی کی توجہ اور التفات سے اس لئے بھی محروم ہوجاتا ہے کہ اس کے اپنے اعداد اس کے ساتھ تعاون نہیں کرتے، وہ باہم ٹکراتے ہیں اور اس ٹکراؤ کے نتیجے میں زندگی ہچکولے خود بھی کھاتی ہے اور اپنے حامل کو بھی کھلاتی ہے لیکن جب یہی اعداد بہتر انداز سے تعاون کرتے ہیں تو زندگی میں بہاریں رقص کرنے لگتی ہیں اور انسان کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جو زندگی اور زندہ دلی کے لئے ضروری ہے،

نو کا عدد ایک مکمل عدد ہے اور یہ عدد اپنے اندر بے شمار خصوصیات رکھتا ہے اس عدد کی وجہ سے انسان کو رتبہ بھی ملتا ہے اسے مال ومنال بھی میسر آتا ہے اسے عزت بھی عطا ہوتی ہے اور اس سے لوگ بھی پیار کرتے ہیں۔ نو عدد کا مرد جہاں بھی جاتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور کامرانی ہر جگہ اس کے قدم چومتی ہے اور اگر نو عدد کے مرد کی شادی نو عدد کی خاتون سے ہوجائے تو پھر سونے پہ سہاگہ ہوجاتا ہے۔ میاں بیوی کے دونوں عدد ایک دوسرے کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں اور دونوں کی زندگی میں خوشیوں کا رنگ بھر دیتے ہیں۔

نو عدد کے مرد کی شادی نو عدد کی خاتون سے دراصل عطیۂ خداوندی ہے، یہ عطیۂ خداوندی خوش نصیب انسانوں ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ ارباب تجربہ کا کہنا ہے کہ اگر نو عدد کے مرد کی شادی نو عدد کی خاتون سے ہوجائے تو انسان اسی دنیا میں جنت کے مزے لوٹ سکتا ہے کیونکہ ان دونوں کی زندگی میں محبت بھی ہوتی ہے، عزت بھی ہوتی ہے اور یہ لوگ دولت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ نو عدد کے مرد کو چاہئے کہ وہ حتی الامکان اس بات کی کوشش کرے کہ اس کی شادی نو عدد کی خاتون سے ہو۔ کیونکہ نو عدد کی خاتون اس کی زندگی میں خوشیوں کا رنگ بھرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

(آخری قسط)

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا۔ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز** محلہ ابوالمعالی، دیوبند

دوسری قسط

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

دولت سمیٹنے کا حیرتناک عمل

سب سے پہلے اپنے نام کے اعداد نکالیں (اس عمل میں ماں کے نام کے اعداد کی ضرورت نہیں) اس کے بعد مندرجہ ذیل آیات میں اپنے نام کے اور بسم اللہ کے اعداد شامل کریں۔ یعنی ہر آیت کے اعداد میں اپنے نام کے اعداد اور ۷۸۶ جمع کریں۔

آیات اور اعداد یہ ہیں۔

پہلی آیت اَللّٰہُ لَطِیفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَالْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اعداد ۱۲۸۶

دوسری آیت اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَاب اعداد ۳۱۱۸

تیسری آیت اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن اعداد ۱۸۴۶

چوتھی آیت وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ اعداد ۱۴۴۷

طریقۂ عمل یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو روزہ رکھیں اور بعد نماز فجر مربع کا نقش تیار کریں۔ اور اپنے عنصر کے اعتبار سے نقش کی چال چلیں۔ نقش کا دائرہ بنانے کے بعد سو مرتبہ آیت:۱، پڑھیں اور اس کو نقش کے دائرہ میں اوپر والے سائڈ میں لکھ دیں اور اس آیت کے اعداد جس میں آپ کے نام کے اعداد اور بسم اللہ کے اعداد بھی شامل ہوں گے پہلے خانہ میں درج کردیں۔ اور بقیہ تین خانوں میں ایک ایک کا اضافہ کرکے اعداد لکھتے چلے جائیں۔ یہ کارروائی کرنے کے بعد نقش اٹھا کر احتیاط سے رکھ دیں۔ نماز فجر کے بعد کی کارروائی ختم۔

ظہر کی نماز کے بعد آیت:۲ کو سو مرتبہ پڑھیں اور اس آیت کو نقش کے اندر کے دائرہ میں بائیں جانب لکھ دیں اور اس کے اعداد جس میں آپ کے نام کے اعداد اور بسم اللہ کے اعداد شامل ہوں گے۔ نقش کے پانچویں خانہ میں درج کردیں اور مزید تین خانوں میں خانہ نمبر آٹھ تک ایک ایک اضافہ کے ساتھ نقش بھرتے چلے جائیں۔ ظہر کے بعد کی کارروائی ختم۔

عصر کی نماز کے بعد آیت نمبر تین کو سو مرتبہ پڑھیں اور اس آیت کو نقش کے اندر والے دائرے میں نیچے کی جانب لکھ دیں اور اس کے اعداد جس میں آپ کے نام کے اعداد اور بسم اللہ کے اعداد شامل ہوں گے نویں خانہ میں درج کردیں اور بقیہ تین خانوں میں خانہ نمبر بارہ تک ایک ایک کے اضافہ کے ساتھ اعداد لکھتے چلے جائیں۔ عصر کے بعد کی کارروائی ختم۔

مغرب کی نماز کے بعد آیت "۴" کو سو مرتبہ پڑھیں اور آیت کو نقش کے اندر والے خانہ میں دائیں جانب لکھ دیں اور اس آیت کے اعداد جس میں آپ کے نام کے اعداد اور بسم اللہ کے اعداد شامل ہوں گے۔ انہیں خانہ "۱۳" میں لکھ دیں اور ایک ایک کے اضافہ کے ساتھ نقش ۱۶ خانوں تک مکمل کرلیں۔ مغرب کے بعد کی کارروائی ختم۔ عشاء کی نماز کے بعد نقش کے چاروں کونوں میں چاروں ملائکہ حضرت جبرائیلؑ، حضرت میکائیلؑ، حضرت عزرائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ کے نام لکھ دیں اور نقش کے چاروں طرف اللہ کے اسماء جو آیات کے اندر موجود ہیں درج کردیں اور نقش کے نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔

الٰہی بحرمۃ ایں نقش، میری روزی میں کشادگی پیدا کردے اور خیر و برکت عطا فرما بحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

نقش مکمل ہوا۔ اگلے دن یعنی جمعہ کے دن اس نقش پر بعد نماز جمعہ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کردیں۔ اور اتوار کی صبح کو اس نقش کو پہلی ساعت میں ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ ہر طرف سے روزی کے دروازے کھل جائیں گے۔

(یہ بات یاد رکھیں کہ عمل کے دن اور نقش باندھنے کے دن چاند برج عقرب میں نہ ہو) مثال۔ حسن احمد کے نام کا نقش تیار کرنا ہے۔ حسن احمد کے اعداد ہیں ۱۷۱۔ ان اعداد کو ۷۸۶ سمیت ہر آیت کے اعداد میں جمع کیا۔

آیت نمبر ایک۔
۱۲۸۶
۷۸۶
۱۷۱
۲۲۴۳

آیت نمبر دو۔
۲۱۱۸
۷۸۶
۱۷۱
۳۰۷۵

آیت نمبر تین۔
۱۸۴۶
۷۸۶
۱۷۱
۲۸۰۳

آیت نمبر چار۔
۱۴۴۷
۷۸۶
۱۷۱
۲۴۰۴

حسن احمد کے نام کا مثالی نقش۔

عنصر آبی

۷۸۶

جبرائیل — یا الله . یالطیف — میکائیل

الله لطیف بعباده یرزق من یشاء وهو القوی العزیز

۲۷۰۵	۲۲۴۳	۲۱۷۸	۲۷۳۹
۲۱۷۷	۲۷۳۰	۲۷۰۴	۲۲۴۴
۲۷۳۷	۲۱۷۶	۲۲۴۵	۲۷۰۷
۲۲۴۶	۲۷۰۶	۲۷۳۸	۲۱۷۵

یامتین — ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب — یارزاق

ان الله هو الرزاق ذو القوة المتین

یاقوی یاعزیز

دیکھئے اب اس نقش کی ہر سطر کا ٹوٹل ایک ہی رہے گا۔

عنصر معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے کل اعداد کو چار سے تقسیم کریں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو عنصر آتشی ہے۔ اگر دو باقی رہے تو عنصر بادی ہے۔ اگر تین باقی رہے تو عنصر آبی ہے۔ اور اگر صفر باقی رہے تو عنصر خاکی ہے۔

چاروں عنصر کی چالیں درج ذیل ہیں۔

آتشی

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

آبی

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

بادی

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

خاکی

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

ظالم دشمن سے انتقام لینا

اگر کسی شخص کا دشمن ظالم اور طاقت ور ہو جب کہ وہ خود کمزور ہو اور اپنے دشمن سے انتقام لینے کی سکت نہ رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ اللہ خود اس کے دشمن سے بدلہ لے تو اسے چاہئے کہ وہ روزانہ نماز مغرب کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ تبت یدا پڑھے، بعد سلام پھیرنے کے تین سو تیرہ مرتبہ یَـا مُنْتَقِمُ پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی فضل و کرم فرمائے گا، اسے اپنے حفظ و امان میں رکھے گا اور اس کے دشمن سے خود اس کا بدلہ لے گا۔

مردے کو خواب میں دیکھنا

جو کوئی کسی مردہ کو خواب میں دیکھنے اور اس سے ملاقات کرنے کا خواہاں ہو تو اسے چاہئے کہ وہ جمعرات کو نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد خوب اچھی طرح غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہن کر چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ تکاثر پڑھے بعد سلام پھیرنے کے ۱۱۳ مرتبہ سورہ تکاثر پڑھے اور پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر قبلہ رخ منہ کرکے سو جائے، انشاء اللہ تعالیٰ جس مردے کو خواب میں دیکھنے کی غرض سے یہ عمل کیا ہے وہ خواب میں ضرور دکھائی دے گا اور اس سے گفتگو بھی ہو جائے گی اس مقصد کے لئے یہ مجرب و آزمودہ عمل ہے۔

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

یشب

اس پتھر کو فارسی میں سنگ یشم اور انگریزی میں جیسپر (Jasper) کہتے ہیں۔ یہ پتھر انگوری، زردی مائل، کافوری، بھورا، دودھیا اور سبز کاہی رنگوں میں ہوتاہ ہے۔ اور بعض پر خاکی دھاریاں بھی ہوتی ہیں۔

● اس پتھر کو اگر گلے میں لٹکالیں تو گردن کی تکلیف کو آرام ملتا ہے۔ یہ پتھر خوف بھی کو دور کرتا ہے اور جنون اور پاگل پن سے نجات عطا کرتا ہے۔

● اس پتھر کو زچگی کے وقت اگر عورت کی بائیں ران پر باندھ دیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔

● جس وقت چاند کسی بھی آتشی برج میں ہو اس وقت اگر اس پتھر پر "ہوالشافی" کندہ کر کے کوئی اپنے گلے میں ڈالے یا انگوٹھی میں جڑوا کر ہاتھ کی انگلی میں پہنے تو جسم کے تمام دردوں سے نجات مل جائے۔

● ماہرین حجر کی رائے یہ ہے کہ یہ پتھر بُری نظر سے حفاظت کرتا ہے۔ اور سحر کے اثرات سے بھی محفوظ رکھتا ہے اس کو سات گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی کسی بھی انگلی میں پہن لینا چاہئے۔ ● اس پتھر کے استعمال سے خونی پیچش سے نجات ملتی ہے اور یہ جسم کے اندرونی زخموں کو بھی خشک کر دیتا ہے۔

● اگر کسی شخص کو ہولِ دل کی شکایت ہو۔ یعنی اختلاج کا مرض ہو اور دل زور زور سے دھڑکتا ہو تو اس پتھر کو بوتل میں ڈالدیں اور اس میں پانی ڈال کر صبح وشام اس پانی کو استعمال کریں۔ چند دنوں کے بعد ہولِ دل سے اور اختلاج قلب سے انشاء اللہ چھٹکارا نصیب ہوگا۔

● پرانے زمانے کے لوگ اس پتھر کے دانوں کی تسبیح بناتے تھے اور تسبیح پڑھنے کے بعد تسبیح کو اپنے دل سے لگایا کرتے تھے، اس عمل سے انہیں دل کا سکون حاصل ہوتا تھا اور دل کی دھڑکنیں ہمیشہ اعتدال پر رہتی تھیں۔ ● اس پتھر کو اگر کسی بچے کے گلے میں ڈالدیں تو اس کا رونا بند ہو جاتا ہے اور اسے ضد اور ہٹ دھرمی سے نجات ملتی ہے۔

● تجربہ کار لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اگر یشب کی انگوٹھی کسی شخص کے ہاتھ میں ہو تو وہ شخص اپنے دوستوں میں عزیز رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے دل سے ڈر اور خوف نکل جائے گا۔

● یشب کی انگوٹھی انسان کو بُرے خوابوں سے اور احتلام کی بیماری سے بھی بچاتی ہے۔ ● یہ پتھر بحث ومباحثہ میں فتح سے ہمکنار کراتا ہے اور اس پتھر کے استعمال سے تقریر کی اعلیٰ صلاحیت انسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ قوت گفتگو میں نکھار پیدا کرنے کے لئے پرانے زمانے کے لوگ اس پتھر کو استعمال کرتے تھے اور یہ یقین رکھتے تھے کہ اس پتھر کی وجہ سے ان میں فصاحت وبلاغت کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

● اس پتھر کو فتح وکامرانی کی علامت سمجھا جاتا ہے چنانچہ زمانہ قدیم میں پہلوان لوگ اس کو اپنی کمر سے باندھے رکھتے تھے اور ان کا یہ گمان تھا کہ اس پتھر کی بدولت ہم ہمیشہ اپنے مد مقابل پر غالب رہیں گے۔

● اگر اس پتھر کو دوران سفر اپنے منہ میں رکھ لیں تو شدید گرمی میں بھی پیاس نہیں لگے گی۔ یہ پتھر پیاس کے احساس کو ختم کر دیتا ہے اور انسان کے اندر قوت ضبط پیدا کر دیتا ہے۔

● ارباب تجربہ کا کہنا ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں یشب کی انگوٹھی ہو اس پر بجلی نہیں گر سکتی۔ اس پتھر کی یہ بھی خصوصیات ہیں کہ یہ بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھتا ہے۔ مردانہ کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ دماغی امراض سے نجات دلاتا ہے۔ مرگی کو ختم کرتا ہے۔ معدہ کے جملہ امراض میں شفا کا ذریعہ بنتا ہے۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ دمہ سے نجات دلاتا ہے، نزلہ زکام اور کھانسی سے نجات دلاتا ہے۔ خون کے جوش کو اعتدال پر رکھتا ہے۔ لیکوریا کی بیماری سے خواتین کو چھٹکارا دلاتا ہے۔

● اس پتھر کے استعمال سے انسان کا جسم کنٹرول میں رہتا ہے۔ مجموعی اعتبار سے اس پتھر کو استعمال کرنے سے تندرستی پر خوشگوار اثر مرتب ہوتا ہے اور یہ پتھر روحانی امراض سے نجات دلانے کا بھی باذن اللہ ذریعہ بنتا ہے اور خوبی کی بات یہ ہے کہ یہ پتھر بہت زیادہ قیمتی بھی نہیں ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں کے قدردان ہیں وہ اس پتھر سے آج بھی استفادہ کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

چوتھی قسط

آئینۂ اعداد

اگر آپ کسی بھی انگریزی مہینے کی ۴، ۱۳، ۲۲ یا ۳۱ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

• اس آئینہ میں اپنی شخصیت کے خدوخال دیکھئے، اپنی اصلاح کیجئے •

آپ کی مزاج کی خوبیاں

اعلیٰ درجے کے اسکیمر، نئی نئی ایجاد کرنے کی زبردست صلاحیت، گفتگو کی صلاحیت، حق پرستی کا مزاج، وسعت ذہنی، کشادہ مزاجی۔

آپ کی مزاج کی خامیاں

تعصب، غیر ذمہ داری، جذبات میں بہہ جانے کی عادت، بحث ومباحثہ کرنے کا مزاج، ہر بات کو مخالفانہ نقطۂ نظر سے دیکھنے کی فطرت، احساس کمتری۔ آپ نئی نئی اسکیمیں بنا کر اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہوسکتے ہیں۔ آپکے اندر اسکیمیں بنانے اور نئی نئی ایجادیں کرنیکی فطری صلاحیتیں موجود ہیں۔ اور ان صلاحیتوں کی بناء پر آپ عزت ووقار حاصل کرسکتے ہیں۔ کبھی کبھی لاپرواہی کی وجہ سے آپ کوتاہ عملی کا ثبوت دیتے ہیں اور بے علمی میں مبتلا ہوکر اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کا خود ہی قتل کردیتے ہیں۔ کاروبار میں عمل اور محنت سے جان نہ چرایئے اور اعلیٰ ہمتی کا ثبوت دیجئے۔ اسی میں آپ کی کامیابیوں کا راز پوشیدہ ہے۔ آپکے اندر گفتگو اور بات چیت کرنیکی اچھی صلاحیت موجود ہے اس صلاحیت کی وجہ سے آپ محفلوں میں اعلیٰ مقام حاصل کرسکتے ہیں اور لوگوں کی توجہ کا مرکز بن سکتے ہیں۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں حسن تکلم الگ چیز ہے اور چرب زبانی الگ۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ چرب زبانی میں مبتلا ہوکر اپنی اعلیٰ صلاحیت کو نقصان پہنچاتے ہیں صرف بولتے رہنا انسان کو کامیاب نہیں کرتا۔ بولنا وہیں چاہئے جہاں بولنے کی ضرورت ہو اور بات وہاں کرنی چاہئے جہاں لوگ آپکی بات سننے کی متمنی ہوں۔ اگر آپ خواہ مخواہ اور بے موقعہ گفتگو کریں گے تو لوگوں کو دہشت ہوگی اور آپکی شخصیت کا قتل ہوگا۔ قوت استدلال اچھی چیز ہے اور منطقی انداز میں قابل تعریف ہوتی ہے لیکن بحث ومباحثہ میں اپنی ہی بات کو منوانے کی عادت خواہ وہ بات کمزور ہو انسان کو دوسروں کی نظروں میں گرادیتی ہے۔ آپ ہر بات کو مخالفانہ نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ اور اپنی بات منوانے کیلئے ایک دم لوگوں سے الجھ پڑتے ہیں یہ وطیرہ اچھا نہیں ہے اس سے ہٹ دھرمی کی بو آتی ہے اور ہٹ دھرمی انسان کی فطری صلاحیتوں کا خون کردیتی ہے بلاشبہ آپ حق پرست ہیں۔ لیکن حق پرستی میں بھی سنجیدگی اور اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ ہم حق کی تائید اسطرح کریں کہ لوگ ہمارے لب ولہجہ کی گھن گرج سے پریشان ہوکر حق سے بے پرواہ ہوجائے۔ ہمارے انداز زبردستی سے وحشت کھا کر باطل کی تائید کرنے لگیں۔ لب ولہجہ کی نرمی سے جو کام بنتے ہیں وہ لب ولہجہ کی گرمی سے نہیں بن سکتے۔ آپکے اندر وسعت ذہنی اور کشادہ مزاجی ہے جو آپ کی ذات کا حسن ہے اور اس حسن کی وجہ سے آپ دشمنوں کے دل میں بھی اپنا مقام بنائے رکھتے ہیں لیکن کبھی کبھی معمولی باتوں کی وجہ سے آپ خواہ مخواہ کے تعصب میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور جذبات میں بہہ کر کسی کے درپے ہوجاتے ہیں جو آپ کے اچھے مزاج کے شایان شان نہیں ہے اچھے مزاج والا انسان جو قدرتی طور پر اپنے ذہن میں وسعت اور اپنے دل میں کشادگی رکھتا ہو اس کیلئے یہ بات زیبا نہیں ہے کہ وہ کسی سے تعصب رکھے اور اسکے خلاف بُری منصوبہ بندی میں اپنا وقت لگائے۔ محبت کے معاملے میں آپ جرأت مندانہ اقدام کرسکتے ہیں لیکن یہاں بھی آپکو اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہئے ورنہ آپ بے راہ روی کا شکار ہوسکتے ہیں۔ آپکو اپنی ذات پر مکمل اعتماد ہے اسلئے آپ کسی بھی میدان میں بے سوچے سمجھے گھوڑے دوڑا دیتے ہیں اور فطری خوبیوں کی وجہ سے کامیاب بھی ہوجاتے ہیں لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمولی سی رنج دہ صورت حال کی وجہ سے آپ احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور مایوسی کے سمندر میں آپکا دل غرق ہوجاتا ہے۔ یہ انداز اچھا نہیں ہے آپ کو اپنی خوبیوں پر نظر رکھنی چاہئے جو بلاشبہ آپ کی خامیوں سے زیادہ ہیں۔ اور حالات کیسے بھی ہوں آپ کو ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ آپ عمل سے غافل ہوکر کبھی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ فطری صلاحیتیں اپنی جگہ اور اللہ کا فضل بیکراں بھی اپنی جگہ لیکن اسباب وعلل کی اس دنیا میں کامیابیوں سے ہمکنار ہونے کیلئے جدوجہد کرنا اور میدان عمل میں مسلسل دوڑ دھوپ کرنا ہی انسان کو کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے والے خواہ وہ کتنے بھی اعلیٰ دماغ اور اعلیٰ درصلاحیتوں کے مالک ہوں کامیاب نہیں ہوپاتے۔

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

میں اپنا کاروبار کس تاریخ کو شروع کروں؟

یہ جاننے کے لئے کہ کاروبار کس تاریخ میں شروع کرنا چاہئے۔ سائل تمام تفصیلات کے بعد یہ دیکھے کہ مستحصلہ کیا برآمد ہوتا ہے اگر مستحصلہ ایک برآمد ہوتو ۱، ۱۰، ۱۹، ۲۸ تاریخ کو کاروبار شروع کرنا چاہئے۔ اگر دو برآمد ہوتو کاروبار کی شروعات ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ کو کرنی چاہئے۔ اگر تین برآمد ہوتو کاروبار کی شروعات ۳، ۱۲، ۲۱ یا ۳۰ کو کرنی چاہئے۔ اگر چار برآمد ہوتو کاروبار کی شروعات ۴، ۱۳، ۲۲ یا ۳۱ کو کرنی چاہئے۔ اگر پانچ برآمد ہوتو کاروبار کی شروعات ۵، ۱۴، یا ۲۳ کو کرنی چاہئے۔ اگر چھ برآمد ہوتو کاروبار کی شروعات ۶، ۱۵، یا ۲۴ کو کرنی چاہئے۔ اگر سات برآمد ہوتو کاروبار کی شروعات ۷، ۱۶، یا ۲۵ کو کرنی چاہئے۔ اگر آٹھ برآمد ہوتو کاروبار کی شروعات ۸، ۱۷، یا ۲۶ کو کرنی چاہئے۔ اگر مستحصلہ ۹ برآمد ہوتو کاروبار کی شروعات ۹، ۱۸، یا ۲۷ کو کرنی چاہئے۔

مثلاً محمود ابن سلمہ۔ ۱۵ ردسمبر ۲۰۰۴ء کو شام چار بجے یہ جاننا چاہتا ہے کہ کاروبار کس تاریخ میں شروعات کرے تو اس کا جواب جاننے کے لئے مندرجہ ذیل تفصیل پھیلانی چاہئے۔ سوال اس طرح قائم کرے۔

میں، محمود ابن سلمہ کو اپنا کاروبار کس تاریخ میں شروع کرنا چاہئے۔

(۱) محمود ابن سلمہ	۲۳۳	۸
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۲۸۶۷	۵
(۳) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی	۱۲	۳
(۵) سن عیسوی	۲۰۰۴ء	۶
(۶) تاریخ قمری	۲	۲
(۷) ماہ قمری	۱۱	۲
(۸) سن ہجری	۱۴۲۵	۳
(۹) تاریخ ہندی	۱	۱
(۱۰) ماہ ہندی پوہ	۹	۹
(۱۱) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۱	۹
(۱۲) بدھ مقررہ نمبر	۴	۴
(۱۳) برج جدی	۱۰	۱
(۱۴) متعلقہ ستارہ زحل منفی عدد	۱	۱
(۱۵) منزل قمر اخبیہ	۲۵	۷

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۸ ۵ ۶ ۳ ۶ ۲ ۲ ۳ ۱ ۹ ۹ ۴ ۱ ۱ ۷
۳ ۲ ۹ ۹ ۸ ۴ ۵ ۴ ۱ ۹ ۴ ۵ ۲ ۸
۵ ۲ ۹ ۸ ۳ ۹ ۹ ۵ ۱ ۴ ۹ ۷ ۱
۷ ۲ ۸ ۲ ۳ ۹ ۵ ۶ ۵ ۴ ۷ ۸
۹ ۱ ۱ ۵ ۳ ۵ ۲ ۲ ۹ ۲ ۶
۱ ۲ ۶ ۸ ۸ ۷ ۴ ۲ ۲ ۸
۳ ۸ ۵ ۷ ۶ ۲ ۶ ۴ ۱
۲ ۴ ۳ ۴ ۸ ۸ ۱ ۵
۶ ۷ ۷ ۳ ۷ ۹ ۶
۴ ۵ ۱ ۱ ۷ ۶
۹ ۶ ۲ ۸ ۴
۶ ۸ ۱ ۳
۵ ۹ ۴
۵ ۴
۹

۹ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ محمود ابن سلمہ کو اپنے کاروبار کی شروعات ۹، ۱۸، یا ۲۷ تاریخ کو کرنی چاہئے۔

(باقی آئندہ)

فہرست عنوانات سوالات

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

آپ کے روحانی مسائل

موسیٰ بابا

سوال از داؤد خاں محمد خاں ـــــــــــــــ بیجکر۔

آپ نے ''طلسماتی دنیا'' کے روپ میں جو روحانی تحریک شروع کی ہے اسی تحریک کے سلسلے میں ایک امر یا واقعہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانے کے لئے یہ خط تحریر کر رہا ہوں۔

پچھلے کئی دنوں سے ہمارے علاقے میں پونہ شہر کے ایک عامل یا حکیم موسیٰ بابا نے دھوم مچائی ہوئی ہے۔ لوگوں کا ہجوم امنڈ پڑتا ہے۔ لوگوں کا تانتا لگ جاتا ہے۔ لیکن میں ان کے حلئے اور وضع قطع سے اس الجھن اور کشمکش میں مبتلا ہوں کہ وہ صحیح معنوں میں عامل ہے یا لوگوں کا ایمان الجھن جانے کے لئے کوئی شیطانی حربہ ہے۔ چوں کہ یہ میری طرح دوسرے کئی لوگوں کا بلکہ ہزاروں افراد کے ایمان کا مسئلہ ہے۔ اس لئے اس خط کے ساتھ جوابی لفافہ ارسال نہیں کر رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ''طلسماتی دنیا'' کے ہی کسی شمارے میں جلد از جلد اس خط کو شائع کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ امید ہے کہ جوابی لفافہ نہ بھیجنے کی بات آپ کے دل پر گراں نہ گزرے گی۔ اب میں نیچے پوری تفصیل لکھ رہا ہوں۔

گئے سال کے مارچ، اپریل کی بات ہے۔ ہمارے اسکول کے سابق استاد اور فی الوقت ہمارے گاؤں کے ہی قریبی دیہات کے ہائی اسکول کے صدر مدرس کو کینسر (سرطان) کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا۔ بالکل نزع کی حالت میں زندگی اور موت کی کشمکش میں زندگی کی آخری سانسیں گن رہے تھے۔ اچانک کسی ذریعہ سے انہیں پتہ چلا کہ پونے میں موسیٰ بابا نام کی ایک شخصیت ہے جو دوا و دعا کے ذریعہ ہر مایوس کن امراض کا علاج کرتے ہیں۔ انہیں وہاں لے جایا گیا۔ انہوں نے کچھ دوائی کی پڑیا کھانے کو دی۔ اور صدر مدرس صاحب بالکل شفایاب ہو گئے اور چلنے پھرنے لگ گئے۔ پھر جس گاؤں میں ملازمت کرتا ہوں۔ وہاں بھی ایک شخص پیٹ میں رسولی کی شکایت کی وجہ سے سعودی عرب سے واپس لوٹا تھا وہ بھی بھلا چنگا ہو کر روزگار کے سلسلے میں پھر سعودی عرب چلا گیا۔ ان دو مریضوں کی شفایابی کی خبر سن کر میں بھی برخوردار الیاس کے پاؤں پھٹنے اور آنکھوں کے بھینگا پن کے علاج کے سلسلے میں جون میں پونہ گیا۔ پہلے تو سوچا تھا کہ موسیٰ بابا کوئی بزرگ شخصیت ہوگی۔ اسلامی وضع قطع داڑھی ٹوپی، کرتا، پاجامہ والی شخصیت ہوگی۔ لیکن وہاں جا کر دیکھا تو یہ سب چیزیں ندارد۔ ہاں البتہ رات کے آٹھ بجے جب انہوں نے مریضوں کا معائنہ شروع کیا تو ٹوپی پہنی، ہرا کرتا اور پاجامہ جو غالباً انہوں نے اس کام کے لئے مخصوص کیا ہے، پہنے۔ اس کرتا پاجامہ کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ جہاں کہیں بھی وہ جاتے ہیں۔ پہلے بھلے ہی کوئی اور لباس پہنا ہو مگر نشست پر بیٹھنے سے اور عمل شروع کرنے سے پہلے وہ نہا دھو کر یہی لباس پہنتے ہیں۔ انہوں نے برخوردار کے لئے کایا کلپ تیل تجویز کیا۔ جو انہوں نے دم کر کے روزانہ دو تین بار پاؤں پر لگانے کے لئے کہا۔ اس سے افاقہ تو ہوا، لیکن کچھ دنوں بعد پھر پاؤں پھٹنا شروع ہو گئے ہیں۔ آنکھوں میں انہوں نے کچھ دوائی لگائی اور ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد آنکھ میں سے سفید قسم کا پردہ نکالے۔ ہر آنکھوں کے مریض کے لئے وہ ایسا ہی کرتے ہیں وہاں ایک آدمی نے روداد سنائی کہ اس کے ایک رشتے دار کی آنکھوں سے بالکل دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ان کے علاج سے اس کی آنکھوں کی روشنی واپس آ گئی۔ جسے ہر ڈاکٹر نے کہہ دیا تھا کہ تمہیں کبھی بھی دکھائی نہیں دے گا۔ ذیابیطس کے دو تین مریضوں نے بھی اپنی روداد سنائی کہ برسوں سے ڈاکٹر انسولین کے انجکشن لگاتے تھے۔ موسیٰ بابا کے علاج کے بعد نارمل رپورٹ دیکھ کر ڈاکٹر بھی انگشت بدنداں رہ گئے۔ ہمارے اسکول کے بھی استادوں نے بینائی کے لئے ان کی دوائی آنکھ میں ڈلوائی، کچھ اساتذہ اب بغیر عینک

کے اخبار بینی یا کتابی مطالعہ کرتے ہیں۔

اب موسیٰ بابا کے بارے میں بتادوں کہ ہر مریض کا معائنہ کرنے کے بعد کچھ دوائی دم کر کے دیتے ہیں اور پانچ مرتبہ یا غوث المدد کہنے کو بولتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ شفا ملنے کے بعد آپ کتنے یتیم بچوں کو غوث پاک کے نام سے کھانا کھلاؤ گے، مریضوں سے اکثر سنگ دلی سے پیش آتے ہیں۔ تمام دن قطار میں کھڑا رکھنے کے بعد شام کو مغرب بعد کہیں مریضوں کا معائنہ شروع کرتے ہیں۔ رات کے چار پانچ بجے تک یہ عمل چلتا ہے۔ ان کے قریبی لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ نماز بھی نہیں پڑھتے۔ اس لئے ایمان والوں کے دل میں شک وشبہات جنم لیتے ہیں کہ اول اللہ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے اور نماز ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔ بڑے بڑے لیڈر سیاست داں اور ڈاکٹر بھی علاج کے سلسلے میں ان سے ملنے آتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں کی ہی بات ہے، ہمارے ملک کے مرکزی وزیر صحت عبدالرحمٰن انتولے صاحب جو ہمارے ہی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے اسکول میں ہی ان کی ابتدائی تعلیم ہوئی۔ ان کا بھی ہمارے علاقہ میں دورہ ہوا انہوں نے بھی ان سے ذیابیطس کے لئے دوائی لی ہے۔ جب وزیر صحت بننے پر ہمارے کچھ کانگریسی لیڈروں کے ذریعہ انہیں استقبالیہ دیا تو موسیٰ بابا کو بھی انہوں نے اسٹیج پر اپنے پاس ہی بٹھالیا اور اپنی تقریر میں بھی انہوں نے کہا کہ وزیر صحت کی حیثیت سے موسیٰ بابا کا شکریہ ادا کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جن کے دست شفا سے کئی مریضوں کو آرام ملا۔

دوسری بات یہ کہ انکے اردگرد انکی تصویر نکالنے کیلئے کئی فوٹوگرافر جمع ہوتے ہیں اور وہ بڑی خوشی سے تصویریں نکالتے ہیں جب کہ تصویر نکالنے کی اسلام میں ممانعت ہے کچھ اخبار والوں نے ان سے انٹرویو لیا تھا تو انہوں نے کہا کہ میرے قبضے میں سات مؤکل ہیں ان کا جہاں بھی دورہ رہتا ہے۔ تقریباً چار پانچ ہزار لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ رات رات بھر مریضوں کا معائنہ کرنے کے بعد بھی کسی مریض کے پاس سے ایک پیسہ بھی نہیں لیتے۔ ان کا کہنا ہے کہ جس استاد نے مجھے یہ علم بخشا ہے انہوں نے قسم لی تھی کہ ایک پیسہ بھی کسی مریض کے پاس سے نہ لینا۔ اگر کوئی خوشی سے دیتا بھی ہے تو وہ لینے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں جس دن پیسے لوں گا اس دن علم مجھ سے چھن جائیگا۔ ان کے ذاتی روزگار کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ایک گیرج میں میکینکل ہے۔

برائے مہربانی ''طلسماتی دنیا'' کے توسط سے اس مسئلہ کا حل بتادیجئے تاکہ اگر یہ جائز ہو تو دوسرے مسلمان بھائی بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکیں اور خدانخواستہ ایمان چھن جائے یا شرک، کفر جیسی بات ہو تو لوگ احتراز کرسکیں۔ بے شک ہمارا سب کا ایمان ہے کہ آخرت کی زندگی ہی اصلی زندگی ہے۔ شیطان بھی ہر وقت ایمان جیسی قیمتی سرمایہ کو چھیننے کی تاک میں لگا رہتا ہے۔ بھلا ایسے منافع اور شفا سے کیا فائدہ جو ابدالآباد کی زندگی یعنی آخرت کو برباد کرے۔

میرا یہ طویل خط شائع کرنے میں آپ کو زحمت تو ہوگی ہی لیکن کیا کروں آپ ہی کی طرح دل میں لوگوں کا درد ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قابلیتوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ روحانی میدان میں زیادہ تجربہ رکھتے ہیں۔ مجھ خاکسار کا دماغ ایسی چیزوں کو سمجھنے اور پرکھنے سے قاصر ہے اور آپ کو پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی شکل میں ایک قابل رہنما اور رہبر بخشا ہے۔ اس لئے جب بھی کوئی پریشانی یا مشکل پیش آتی ہے آپ ہی سے رجوع کرتا ہوں کیونکہ اس دنیا میں ایمان کو بچا کر لے جانا سب سے بڑی بات ہے۔ ورنہ آخرت کا پچھتانا، رونا چلانا کچھ کام نہ دے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کا ایمان پر خاتمہ کرے اور نقلی اور بازاری عاملوں سے ہم سب کی حفاظت کرے۔ آمین۔

اللہ آپ کو اس کا اجر دے۔ جلد سے جلد طلسماتی دنیا میں اس مسئلے کا حل لکھ کر ممنون فرمائیں۔

جواب

آپ کا خط خاصا طویل ہے لیکن اس کو ہم جوں کے توں چھاپ رہے ہیں۔ تاکہ جواب دیتے وقت کوئی گوشہ تشنہ نہ رہ جائے۔ سب سے پہلے ہم اس مالک کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اپنے بندوں کی خدمت کی توفیق عطا کی۔ اور ان روحانی امور ومسائل سے گمراہی کی گرد جھاڑنے کی اہلیت دی جو ایمان وعقیدے کے لئے سم قاتل بنی ہوئی تھی۔ اور جس نے اچھے خاصے عقل مندوں کی سمجھ کو زنگ آلود کر کے رکھ دیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کچھ بھی نہیں۔ مالک کا شکر ادا کرنے کے بعد ہم آپ کے حسن ظن کی قدر دانی کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ہمیں کسی قابل سمجھ کر یہ طویل خط لکھا۔ اللہ کرے ہمارا جواب آپ کے لئے اور دوسرے پڑھنے والوں کے لئے تشفی

بخش ثابت ہو۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کے اور دوسرے حضرات کے حسن ظن کو قائم رکھے۔ اور ہمیں ایسا ہی بنادے جیسا کہ لوگ ہمارے بارے میں گمان رکھتے ہیں۔

روحانی عملیات کے سلسلے میں ہمیشہ ایک بات یاد رکھیں کہ دوسرے طریقۂ علاج کے سوا یہ بھی ایک طریقۂ علاج ہے۔ اس لئے اس کی بنیاد دین ومذہب میں تلاش کرنا تحصیل لاحاصل کے سوا کچھ نہیں۔ عملیات میں ایک چیز ہوتی ہے کرامت جو صرف دینداری اور پرہیزگاری ہی سے حاصل ہوسکتی ہے اور دوسری چیز ہوتا ہے فن، فن کا دینداری سے اگر رشتہ جڑا ہوا نہ ہو تو بھی اس کی اپنی ایک حیثیت ہے۔

ڈاکٹر اگر اچھا ہو۔ صاحب صلاحیت ہو تو لوگ اس سے علاج کرانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور اس کی بدکرداری کی وجہ سے اس کو کلیۃً نظر انداز نہیں کرپاتے۔ اس کے برعکس اگر ڈاکٹر نیک ہے، خداترس ہے لیکن اس میں امراض کو سمجھنے اور کنٹرول کرنے کی اہلیت نہیں ہے تو محض نیکی اور خداترسی کی وجہ سے اس کی دوکان پر بھیڑ جمع نہیں ہوسکے گی اس طرح کے مشاہدات سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اہل دنیا وہیں جاتے ہیں جہاں ان کے مفادات کی تکمیل ممکن ہو۔ وہ نیک لوگوں کے دروازوں کے چکر بھی اس لئے لگاتے ہیں تاکہ ان کے اغراض ومقاصد کا کوئی حل نکل سکے۔ صرف عقیدت میں کون کس سے ملتا ہے۔ یہ دنیا لینے دینے کی بنیاد پر قائم کی گئی ہے۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو ہمیں جنت ملتی ہے، ہم سجدے کرتے ہیں تو اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ ہم بیوی سے محبت کرتے ہیں تو اس کی خدمت اور محبت سے بہرہ ور ہوتے ہیں ہم اولاد کی پرورش کرتے ہیں تو بڑھاپے میں ان کا سہارا میسر آتا ہے۔ ہم دوستوں سے روابط رکھتے ہیں تو وہ مصیبت میں ہمارے کام آتے ہیں وہ کام آئیں نہ آئیں ہمیں امید ہوتی ہے کہ جب ہم نے انہیں اپنا دوست بنایا ہے تو وہ مصائب وآلام میں ہماری دستگیری کریں گے۔

دنیا کے کسی بھی تعلق کو اُٹھا کر دیکھ لیجئے وہ بنیادی طور پر لینے دینے کے اصولوں پر قائم ہوگا۔ بالکل اسی طرح بزرگوں سے عقیدت بھی کچھ ''وصول'' کرنے پر قائم ہوگی۔ یہ الگ بات ہے کہ وصولیابی کی توقع دنیا کی زندگی سے تعلق رکھتی ہو، یا آخرت کی زندگی سے۔ ہم کسی سے عقیدت رکھتے ہیں، اس کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوتے ہیں تو واجبی طور پر یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں اور دین ودنیا کی ترقیاں ان کی توجہ اور دعاؤں کے بہ طفیل ہمیں نصیب ہوں۔ یہ بھی ایک غرض ہی ہے۔

اور انسان کی فطرت یہ ہے کہ جہاں سے بھی اس کی غرض پوری ہوتی ہے وہاں سر جھکا دیتا ہے۔ اس لئے کہ الانسان عبد الاحسان۔ انسان احسان کا بندہ ہے جو بھی اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کرتا ہے وہاں یہ سر جھکانے پر مجبور ہے۔ محسن کشی جو اس دور میں عام ہوگئی ہے وہ تو شیطنت کی علامت ہے۔ وہ آدمیت کی نشانی نہیں ہے۔ ابن آدم کا مزاج تو یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ بھلائی کرتا ہے وہ اس کے سامنے سر تسلیم خم کردیتا ہے اور ذریات ابلیس کا وطیرہ یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ بھلائی کرتا ہے یہ اسی کے چھرا گھونپ دیتے ہیں۔

بہرکیف انسان کی فطرت یہ ہے کہ جہاں سے کچھ ملے وہاں اپنا سر ٹیک دو اور اسی بنیاد پر ''شرک پرستی'' وجود میں آئی ہے۔ آج نہ جانے کتنے مزارات اچھے خاصے بت خانے بن کر رہ گئے ہیں۔ ان پر سجدے لٹانا ایک طرح کا شرک ہی ہے۔ کسی مزار کے بارے میں یہ تصور ہے کہ یہاں گود بھری جاتی ہے، کسی مزار کے بارے میں یہ خوش خیالی ہے کہ یہاں سے تمام مرادات پوری ہوتی ہیں۔ کسی مزار کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ یہ بابا ہر مصیبت سے نجات دلادیتے ہیں وغیرہ۔ یہ سب کچھ کیا ہے؟ یہ کھلا شرک مبین ہے۔ ایک صحیح العقیدہ مسلمان کا یہ یقین ہونا چاہئے کہ دینے والی ذات صرف اللہ کی ہے اور اللہ کے ماسوا کسی میں عطا کردینے کی نہ صلاحیت ہے نہ اختیار۔ اب رہی یہ بات کہ اس دنیا میں اللہ براہ راست کسی کو کچھ نہیں دیتا۔ وہ واسطوں اور وسیلوں سے دیتا ہے اور ایسی صورت میں حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر دعا کرتے وقت کامل یہ یقین ہو کہ معطی یعنی عطا کرنیوالا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ البتہ اس کے نیک بندوں کے توسط اور طفیل سے دعا کریں گے تو جلدی قبول ہوجائے گی۔ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن بالعموم یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بزرگوں کو مختار کل اور حاجت روا سمجھ کر اپنا دامن ان ہی کے سامنے پھیلا دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ عقلاً غلط اور شرعاً ناجائز ہے۔

اسباب وعلل کی اس دنیا میں کسی بھی ماہر وکامل طبیب ومعالج سے رجوع کرتے وقت بھی اگر ایک ذرے کے برابر بھی یہ تصور دل میں جاگزیں ہو کہ میں اس کے علاج سے ٹھیک ہوتا ہوں تو یہ بھی شرک کے قبیل سے ہے۔

اس دنیا میں کوئی دوا، کوئی تعویذ اور کوئی بھی دوسرا طریقۂ علاج بذات خود موثر نہیں ہے۔ بلکہ اس میں اثر باذن اللہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ کی مرضی ہوگی تو دوا فائدہ پہنچائے گی اور اگر اللہ کی مرضی نہیں ہوگی تو دوا کوئی

فائدہ نہیں دے گی بلکہ الٹا نقصان بھی پہنچا سکتی ہے جسے ہم عرف عام میں ری ایکشن کہتے ہیں۔

اس ضروری سی گفتگو کے بعد اب آیئے اپنے سوال کے جواب کی طرف۔ آپ نے جن بزرگ کا ذکر کیا ہے جب وہ سرے سے دین سے نابلد ہیں۔ تقویٰ اور تقدس تو درکنار، اسلام کے بنیادی رکن نماز ہی سے بے پرواہ ہیں تو پھر ان کے پاس رحمانی قوت کے سوا کوئی قوت ہے۔ اس قوت کا سہارا لے کر اگر کوئی صاحب ایمان کوئی فائدہ بھی اٹھالے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی کافر یا بے عمل ڈاکٹر سے فائدہ ہو گیا ہو۔ لیکن ایک صاحب ایمان انسان کا ضمیر شاید یہ گوارہ نہ کر سکے کہ وہ کسی ایسے شخص کی چوکھٹ پر دنیاوی فائدے کے لئے بار بار حاضری دے جو صرف کرتب باز ہو اور اللہ اور اس کے رسولوں کی تعلیمات سے یکسر غافل ہو۔

جہاں تک فائدے کا تعلق ہے تو فائدہ مندر میں جا کر بھی کچھ نہ کچھ ہوتا ہی ہے اور اس دنیاوی حد تک دوسرے بت خانوں میں جانے سے بھی کچھ نہ کچھ ہو ہی جاتا ہے۔ بات تو ہے ایمان کی، آخرت کے فائدے اور نقصان کی۔ خدا اور اس کے رسول کی رضا اور عدم رضا کی۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ روحانی عملیات کا تعلق چونکہ نفسیاتی طور پر دینداری سے وابستہ ہے۔ لہٰذا کسی ایسے انسان سے علاج کرانے سے گریز کرنا چاہئے جو بے نمازی ہو یا وضع قطع میں مسلمان نظر نہ آتا ہو۔ ایسے انسان کے علاج ومعالجے سے اگر مریض صحت یاب ہو بھی گیا تو اس کے دل میں روحانی عملیات کی کوئی وقعت نہیں رہے گی وہ یہ سمجھ لے گا کہ نیکی، بدی کچھ نہیں۔ اصلی چیز فن ہے جب کہ ہمارے اکابرین نے تعویذ ووظائف کے ذریعہ کلام ربانی کی وقعت کو لوگوں کے دلوں میں اُتارا ہے اور وہ اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اب یہ فن ایسے لوگوں کے ہاتھ میں پہنچ گیا ہے جن کا دین سے کسی طرح کا کوئی واسطہ نہیں ہے اور اس کا نتیجہ یہ برآمد ہو رہا ہے کہ تعویذ گنڈوں سے فائدہ اُٹھانے والے لوگ کلام ربانی کی قدردانی کے بجائے عاملین ہی کے قدردان بن کر رہ گئے ہیں اور علم الٰہی اور اسمائے الٰہی کی عظمتیں دلوں سے نکل گئی ہیں۔

جہاں تک ہماری اپنی ذاتی رائے کا معاملہ ہے تو ہمیں یہ کہنے میں کوئی تأمل نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو پکارنا اور یا غوث المدد جیسے الفاظ زبان سے نکالنا جائز نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک اللہ ہی معبود ہے اور وہی مختار کل ہے، وہی قاضی الحاجات ہے، وہی مستعان ہے اور صرف اسی سے انسان کو مدد طلب کرنی چاہئے۔

وہ فائدہ جو دل میں یہ یقین پیدا کرے کہ اللہ کے سوا بھی کوئی مستعان ہے اس سے بہتر وہ نقصان ہے جو ہمیں اللہ کی یاد دلائے۔ وہ بیماری جو انسان کے دل میں اللہ کی یاد پیدا کرے اس بیماری پر ہزار صحتیں قربان۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ صرف فائدوں پر ہی نظر نہ رکھیں یہ دیکھیں کہ روحانی علاج کرنے والے کا اپنا کیا حال ہے؟ اگر وہ فرائض وواجبات سے غافل ہے تو قطعاً وہ اس لائق نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا جائے۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ کسی بھی انسان کے بارے میں قطعی رائے قائم کرنے سے پہلے مکمل تحقیقات ضرور کرلیں ایسا نہ ہو کہ ایک اچھے انسان کو کسی غلط فہمی کی بنا پر غلط سمجھ لیا جائے۔

بہرحال ہمارے جواب کا روئے سخن آپکے سوال کی طرف ہے۔ اگر مذکورہ شخص کے احوال وہی ہیں جو آپ نے لکھے ہیں تو وہ صاحب قطعاً اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے رشتۂ عقیدت یا رشتۂ علاج قائم کیا جائے۔ الا یہ کہ آپ کے شہر میں کوئی دوسرا پرہیزگار عامل موجود نہ ہو اس صورت میں مجبوراً ان سے رجوع کیا جاسکتا ہے کیونکہ اضطرار کی حالت میں کسی بھی ناجائز کا استعمال اپنی جان کی حفاظت اور بچاؤ کے لئے شرعاً جائز ہے۔

من گھڑت باتیں

سوال از: حافظ عظیم الدین عثمانی۔

بعد آداب وسلام عرض اینکہ چند سوال جن کو میرے دوست اور رشتے داروں نے مجھ سے پوچھا ہے وہی میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ ساتھ میں جوابی لفافہ بھی ارسال کر رہا ہوں۔ امید کہ جلد از جلد جواب سے نواز کر ممنون ومشکور فرمائیں گے۔

سوال: چند روز قبل ہم اپنے قریبی رشتہ دار کے ساتھ کسی کام سے شہر سے باہر نکل رہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نامعلوم شخص سے ملاقات ہوگئی وہ ہم دونوں کو روک کر تعویذ گنڈے کی حقیقت بیان کرنے لگے اور وہ اس وجہ سے کہ میرے رشتے دار کے گلے میں تعویذ لٹک رہا تھا۔ بہرحال انہوں نے دوران گفتگو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ "اگر کوئی شخص کسی کے گلے سے تعویذ توڑ کر پھینک دے گا تو اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا" چنانچہ انہوں نے تو ایسا ہی کیا۔ میرے رشتے دار کے گلے سے کسی طرح تعویذ توڑ کر پھینک دی۔

لیکن ہم دونوں اس شخص کی اس حرکت کو خاموشی سے دیکھتے اور سنتے رہے۔ بعدۂ انہوں نے اپنی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا پرچہ نکال کر دیا۔ جس میں انہوں نے تعویذ گنڈے کو جہاں کمانے کھانے کا دھندہ اور شرک قرار دیا تھا وہیں اس کے لکھنے والوں کے متعلق ان کا نظریہ اچھا نہیں تھا۔ مزید انہوں نے تعویذ کے عدم جواز کے ثبوت میں حدیث شریف سے یہ دلیل پیش کی تھی۔ "مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَۃً فَقَدْ اَشْرَکَ" اس اتفاقی واقعہ کے پیش آنے کے بعد تمام رشتہ داروں اور دوستوں میں ایک قسم کی ذہنی الجھن پیدا ہو کر رہ گئی ہے۔ کیونکہ اب تک وقت ضرورت فن عملیات سے تعلق رکھنے والے مولانا صاحب سے تعویذ لے لیا کرتے تھے اور بفضل خدا اس تعویذ کے ذریعہ مقصد حل ہو جایا کرتا تھا۔ اور مذکورہ تعویذ بھی ایک بڑے مشہور عامل صاحب نے دیا تھا لیکن اس واقعہ کے بعد سبھی میں ایک طرح کی کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اس لئے جس کو اب تک ہم جائز اور مباح سمجھ کر کیا کرتے تھے اس پر شرک اور حرام کا حکم لگا دیا گیا ہے۔ بہر حال میں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو یہ بات کہہ کر اطمینان دلایا ہوں کہ بہت جلد ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ مکمل معلومات حاصل کر کے بتاؤں گا۔

درخواست ہے کہ مفصل جواب سے نوازیں گے کرم ہوگا۔

جواب

جو حدیث اُن "نامعلوم صاحب" نے بیان کی ہے وہ من گھڑت ہے۔ صحیح حدیث میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اگر کسی کے گلے میں سے تعویذ نکال کر پھینک دیا جائے تو اسے عمرے کا ثواب ملے گا جو اسلام دین کے بنیادی امور میں زور زبردستی کا قائل نہیں ہے جو اعلان عام کیساتھ یہ کہتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ اسی اسلام کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو زبردستی کے قبیل سے ہو اسلام پر الزام تراشی کرنے کے برابر ہے۔

وہ صاحب غالباً اہل حدیث ہوں گے اور اہل حدیث کی اپنی الگ ایک دنیا ہے ظاہر ہے کہ وہ ہماری دنیا سے بالکل مختلف ہے۔ ہم اپنے اکابرین کی اتباع کرنے کے پابند ہیں اور ان کے یہاں اتباع کا سرے سے کوئی درجہ نہیں ہے۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ تقلید غلط در غلط ہے جب کہ اس دنیا میں آج تک کوئی انسان ایسا پیدا نہیں ہوا جو تقلید سے بے نیاز ہو کر جی سکے۔ کسی نہ کسی کی تقلید تو کرنی ہی پڑے گی اور اگر کسی بزرگ کی نہیں تو پھر اپنے نفس کی تقلید کرنی پڑے گی۔

ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہم نے اپنے بزرگوں سے جو کچھ سنا ہے ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اس طرح اپنے بزرگوں کی اتباع کرتے ہوئے سیرت کے گہوارے تک پہنچے ہیں۔ ہمارے وہ بے شمار اکابرین جو خدا سے ڈرنے میں پیش پیش تھے اور جن کی راتیں خوف آخرت سے سرشار رہتی تھیں، جن آنکھوں سے خوف خداوندی کے چشمے پھوٹتے دیکھے گئے تھے ان کے نورانی چہروں پر احتساب کے اندیشے ایمان ویقین کی قوس وقزح بکھیرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے انہوں نے بھی تعویذ کئے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ جیسے جلیل القدر بزرگ نے شفاء العلیل جیسی گرانقدر روحانی عملیات کی کتاب امت کو دی ہے۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی علمی اور دینی خدمات کا سلسلہ بہت طویل ہے۔ انہوں نے اپنی حیات عزیز میں گیارہ سو سے زیادہ کتابیں لکھ کر اور بیس ہزار سے زیادہ تقریریں کر کے دعوت اسلام کا فرض بحسن وخوبی نبھایا۔ ان کی ولایت شہرۂ عام کا درجہ رکھتی ہے اور ان کی بزرگی پر کسی دشمن کو بھی کوئی کلام نہیں ہے۔ انہوں نے بھی اعمال قرآنی لکھ کر روحانی عملیات کے جواز پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔

حد تو یہ ہے بعض اہل حدیث بزرگوں نے بھی تعویذات کئے ہیں اور اس موضوع پر طبع آزمائی بھی کی ہے۔ لیکن پھر ان کی دنیا میں ایسے چھوکرے عام طور پر نظر آجاتے ہیں جو تعویذوں کو شرک بتا کر اپنے عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کرتے پھرتے ہیں۔

ایک بات یاد رکھئے کہ بھی قسم کے تعویذ فی الیقین جائز نہیں ہیں۔ جن تعویذوں میں غیر اللہ سے استمداد کی گئی ہو وہ یقیناً شرک کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور ان سے احتراز ضروری ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں جو لوگ مشرف بہ اسلام ہوا کرتے تھے ان کے گلے میں عبرانی زبان کے کچھ کلمات لٹکے دیکھے گئے تھے اور ان کلمات سے شرک کی بو آتی تھی۔ لہٰذا آپ انہیں توڑ دیتے تھے اور ان کو توڑ دینا یقیناً ضروری ہے۔ لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کا الزام لگانا کہ انہوں نے کلام ربانی کی آیات کو توڑا تھا یا کلام ربانی کے نقوش کو توڑنے پر عمرے کے ثواب کا وعدہ کیا تھا۔ آپؐ پر بہت بڑا الزام ہے۔ اللہ معاف کرے۔ زبان ہلاتے ہوئے انسان یہ بھول جاتا ہے کہ میں صداقت بیانی کے زعم میں کہہ کیا رہا ہوں۔

کسی بھی چیز کے حلال وحرام کا فیصلہ کرنا کسی کیلئے بھی جائز نہیں ہے۔ اور ہمیں ان لوگوں پر حیرت ہے کہ جنہوں نے کسی ایک غیر ذمہ دار

انسان کی بات سن کر اپنے اکابرین ہی پر سے اعتماد اٹھالیا اور مخمصے کا شکار ہو گئے۔

ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ جو لوگ تعویذوں کو شرک بتاتے ہیں وہ کلام الٰہی کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ تعویذات میں کلام الٰہی ہی کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ اس دور میں غیر مسلمین کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے تعویذات کو فروغ دینا ضروری ہے۔ آنے والے کل میں انشاء اللہ یہی طریقہ تبلیغ اسلام کا ذریعہ بنے گا۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تعویذات کی لائن سے جو گمراہیاں پھیلائی جارہی ہیں اور اس لائن میں جو کچھ بکے لوگ دکانیں سجا کر بیٹھ گئے ہیں ان کی گرفت کی جائے اور عوام کے اندر بیداری پیدا کی جائے جو لوگ مشرکانہ باتیں کرتے ہیں یا اندھیرے میں تیر چلاتے ہیں یا غیب دانی کے وعدے کرتے ہیں ان سے لوگوں کو بچایا جائے۔

روحانی عملیات دوسرے علاج کے طریقوں کی طرح ایک طریقہ ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے دوسرے طریقوں کی طرح یہ بھی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس طریقے کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنا ارباب تعقل اور اہل تدین کا کام نہیں ہوسکتا۔ رہے بے چارے اہل حدیث تو وہ تو دوسرے معاملات میں بھی اپنی ناک کی سیدھ میں چلنے کے عادی ہیں۔ اگر آپ اُن سے نہ الجھیں تو بہتر ہے کیونکہ ان کی بھی عقل کا ایک دائرہ ہے اور وہ دائرہ غیر محدود نہیں ہے جو بات ان کے سمجھ میں نہیں آسکی، کیا ضرورت ہے کہ ہم انہیں اس بات کو سمجھانے کی فکر میں دُبلے ہوں۔

ہمیں ان اکابرین کے طریقوں پر اطمینان رکھنا چاہئے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضیات کے بلاشبہ پابند تھے اور انہوں نے تعویذ گنڈوں کو حرام قرار نہیں دیا۔ بلکہ دوسرے طریقہ علاج کی طرح اس کو بھی مباح بتایا اور خود بھی اس مباح پر عمل کرکے اس کی مباحیت کی توثیق کی۔

ہدہد کے بارے میں معلومات

سوال از: عبدالغفار ــــــــــــ جامع مسجد دہلی۔

ہدہد جانور کے بارے میں تفصیلات فراہم کریں اور اس کے فوائد ونقصانات پر روشنی ڈالیں۔ طلسماتی دنیا کا ایجنٹ ہونیکے رشتے سے میں آپکی خصوصی توجہ کا حقدار ہوں۔ امید ہے کہ آپ اس سوال کے جواب میں ایک تفصیلی مضمون ہدیۂ قلم کرینگے تاکہ لوگ اس سے مستفیض ہوسکیں۔

جواب

ہدہد ایک مشہور و معروف پرندہ ہے۔ اسے ہند کے بعض علاقوں میں ''کٹھ بڑھیا'' کا نام بھی دیا جاتا ہے یہ دھاری دار پرندہ دیکھنے میں خوشنما معلوم ہوتا ہے اس کے سر پر ایک طرح کا تاج ہوتا ہے جو اس کی خوشنمائی میں اور بھی زیادہ اضافہ کردیتا ہے۔

یہ پرندہ اپنی فطرت کے اعتبار سے بدبو کو پسند کرتا ہے اور بدبودار مقامات پر ہی اپنا گھونسلہ بناتا ہے اس پرندے کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اس کا ذکر اللہ کی آخری کتاب میں ''مصاحب پیغمبرؑ'' کی حیثیت سے آیا ہے۔

بزرگوں نے جب اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے مشیر اور ساتھی کی حیثیت سے پرکھا ہے اور اس پر علمی ریسرچ کی ہے تو دنیا کو بعض ایسی باتوں کا بھی پتہ چلا جو انوکھی بھی اور حیران کن بھی۔

حیات الحیوان کے مصنف علامہ کمال الدین دمیریؒ نے اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ہدہد کے فوائد پر کلام کرتے ہوئے وہ بتاتے ہیں کہ اگر ہدہد کو ذبح کرنے کے بعد ان کے پورے جسم کو کسی گھر میں لٹکا دیا جائے تو اس گھر کے رہنے والوں پر کوئی سفلی عمل اور جادو کرانے پر قادر نہیں ہوسکے گا بفضل رب اس گھر کی اور اس گھر میں رہنے والوں کی حفاظت ہوگی۔

لکھتے ہیں کہ اگر ہدہد کے پروں سے کسی گھر میں دھونی دیدی جائے تو اس گھر سے کیڑے مکوڑے ختم ہوجائیں گے۔

ہدہد کا دل بھون کر اگر سنداب میں ملا کر کھالیا جائے تو قوت حافظہ میں زبردست اضافہ ہو اور نسیان کی بیماری ختم ہوجائے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہدہد کا گوشت شرعاً حرام ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو نسیان کی خطرناک بیماری لاحق ہو اور کسی تدبیر و علاج سے اس پر کنٹرول نہ ہوسکا ہو تو بطور دوا اس کے دل کو استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دس ہدہد لے کر اور ان کے بال و پر نوچ کر انہیں کسی مکان یا دکان میں ایک ہی جگہ دفن کردے تو وہ دکان یا مکان تباہ و برباد ہوجائے۔ لیکن اس طرح کے معاملات میں اللہ سے ڈرنا چاہئے اس طرح کے عمل ان کفار ظالموں کے لئے روا ہیں جو دین اسلام کے دشمن ہیں اور جن کی خباثتیں دو اور دو چار کی طرح واضح ہوں۔

لکھتے ہیں کہ اگر ہدہد کی آنتیں لے کر نکسیر والے پر لٹکادی جائیں تو اس کا مرض رفع ہوجائے۔ لٹکانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو ایک سرخ رنگ کے کپڑے میں پوٹلی سی بنا کر مریض جس جگہ سوتا ہو اس کے اوپر انہیں لٹکادیا جائے۔

اگر ہدہد کا دماغ نکال کر اُسے آٹے میں ملا کر اُسے گوندھ لیا جائے اور پھر اس آٹے کی روٹی بنا کر سائے میں خشک کر لی جائے پھر سوکھی ہوئی روٹی مطلوب کو کھلا کر طالب یہ کہے "اے فلاں ابن فلاں میں نے تجھے ہدہد کا دماغ کھلا کر اپنا تابع بنالیا ہے۔ اب تو اس طرح میری مجلس میں حاضر باش رہا کر جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی مجلس میں ہدہد حاضر رہا کرتا تھا" تو اس عمل کے اثر سے کھانے والا کھلانے والے سے بے پناہ محبت کرنے لگے گا اور اس پر ایسا جنون سوار ہوگا کہ ہر وقت اس کی قربت کا متلاشی ہوگا۔

اگر ہدہد کے بائیں بازو کے تین پر لے کر کسی کے گھر دروازے پر تین دن تک سورج نکلنے سے پہلے ان پروں سے جھاڑو دے اور کہے "اے فلاں ابن فلاں" جس طرح جھاڑو دینے سے گرد صاف ہوگئی اسی طرح اس عمل کی برکت سے تو یہاں سے رخصت ہوجا۔ انشاء اللہ ایسا کرنے سے قابض مکان چھوڑ کر چلا جائیگا۔ لیکن ہمیں ہر وقت یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس طرح کے امور کیلئے شرعی فتویٰ حاصل کر لینا ضروری ہے۔ اگر ہدہد کے پروں کو جلا کر اس کی راکھ کسی کے قدموں میں ڈال دی جائے تو وہ شخص راکھ ڈالنے والے سے عشق کرنے لگے گا وغیرہ۔ اور بھی کئی عمل ہدہد کے ذریعہ کئے جاتے ہیں اور بفضل خداوندی کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ خالق کائنات نے اولاد آدم کے لئے کیسی کیسی عنقا اور قابل قدر عملیات پیدا کئے ہیں۔ بلاشبہ دنیا کی ہر چیز انسان کی خدمت اور ضرورت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ علم اور معلومات کی دنیا بہت وسیع ہے۔ پھر بھی یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ کی پیدا کردہ ہم نے تمام اشیاء کا مطالعہ کیا ہے۔ اگر تحقیق مزید کی جائے تو ابھی مختلف جانوروں کے بال و پر کی نہ جانے کتنی خصوصیات کا ہمیں ادراک ہوگا اور اندازہ ہوگا کہ انسانوں کے لئے اللہ نے کیسے کیسے جواہر جانوروں کے جسم میں پیدا کئے ہیں۔ انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ ہدہد کے متعلق کبھی تفصیلی مضمون ہدیۂ ناظرین کریں۔ اور اس جواب کے تشنہ پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔ دعا کریں کہ عمر وفا کرے اور طلسماتی دنیا جاری رہے تو ہم رفتہ رفتہ اپنے قارئین کو قدرت خداوندی کے ان کرشموں سے انشاء اللہ واقف کرائیں گے جو آج تک سب کی نظروں سے اوجھل ہیں۔

حواس خمسہ کی بحث

سوال از: یوسف عثمانی بفرزدن ——— کراچی۔

جنات حیوانات اور انسانوں کے حواس خمسہ مفصل بیان فرمائیں نوازش ہوگی۔ یعنی ان تینوں مخلوقات کی تخلیقی مادوں کے بارے میں بیان فرمائیں۔

جواب

جنات کے ماسوا اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی مخلوقات اس دنیا میں پیدا کی ہیں ان سب کو مٹی سے بنایا ہے۔ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا۔ اسی لئے فرشتوں میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے وہ اگر گناہ کرنا بھی چاہیں تو گناہ نہیں کر سکتے اس کے برعکس انسان اگر گناہوں سے بچنا چاہیں تو وہ گناہ سے بچنے پر قادر نہیں ہیں۔ خواہی نخواہی اس سے گناہ سرزد ہوجاتا ہے بس اچھے انسان کی نشانی یہ ہے کہ وہ گناہ سرزد ہوتے ہی اللہ سے رجوع کرتا ہے اور اپنے گناہ پر اظہار شرمندگی بھی کرتا ہے اور معافی بھی چاہتا ہے جب کہ بُرا انسان گناہ کرنے کے بعد اللہ سے رجوع نہیں کرتا بالآخر اس کا پورا قلب گناہوں کی سیاہی سے کالا ہوجاتا ہے۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ انسان اور جنات میں گناہ کی صلاحیت ہے اور فرشتوں میں گناہ کرنے کی اہلیت نہیں ہے۔ اب رہی حواس خمسہ کی بات تو حواس خمسہ کی صفات تقریباً تمام ہی مخلوقات میں موجود ہیں بلکہ جانوروں میں بعض صفات انسانوں سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً قوت شامہ یعنی سونگھنے کی قوت وصفت کتوں میں انسانوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ آج کتوں سے مجرمین کو پکڑنے کا کام اسی صفت کی بنیاد پر لیا جاتا ہے یا مثلاً قوت سامعہ یعنی سننے کی قوت سانپ میں انسانوں سے زیادہ ہے۔ "سانپ کے سے کان" محاورہ بہت مشہور ومعروف ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی کیڑے کے رینگنے کی آواز سانپ سوگز کے فاصلے سے سن لیتا ہے جب کہ انسان ایک گز کے فاصلے سے بھی نہیں سن سکتا۔ سانپ جیسے جانوروں کا کافی فاصلے سے آہٹوں کو سن لینا خلاف عقل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ موسیٰؑ کی قوت سماعت حد سے زیادہ بڑھادی تھی۔ روایت میں آتا ہے کہ جبل طور پر تجلی ربانی کے دیدار کے بعد موسیٰ علیہ السلام

کی قوت سماعت اتنی بڑھ گئی تھی کہ سیکڑوں گز کے فاصلہ سے چیونٹی کے چلنے کی آواز سن لیا کرتے تھے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سانپ کا کافی فاصلوں سے سن لینا ناممکنات میں سے نہیں ہے۔ بعض مخلوقات میں حواس خمسہ کے علاوہ بھی بطور خاص صفات ودیعت کی گئی ہیں۔ مثلاً جنات میں حواس خمسہ کے ماسوا بھی متعدد صفات موجود ہیں ان کا جسم لطیف ہوتا ہے کیونکہ ان میں خاکی عنصر نہ ہونے کی وجہ سے ایک طرح کی لطافت موجود ہوتی ہے اور اسی بنا پر جنات ہواؤں میں اڑ سکتے ہیں۔ مٹی اپنے اندر کثافت رکھتی ہے اور اس کی صفت یہ ہے کہ اسے کتنا ہی آپ اوپر کی طرف اُچھالیں وہ نیچے ہی کی طرف آتی ہے۔ آپ مٹی کو اور ریت کو کتنا بھی فضاؤں میں اُچھالیں وقتی طور پر ہواؤں کے دوش پر اُڑ سکتا ہے۔ اسکے بعد تیزی کے ساتھ زمین ہی کی طرف آئے گا۔ کیونکہ باریک باریک خاک میں بھی کثافت پائی جاتی ہے اور اسی کثافت کی وجہ سے بعض انسانوں میں عاجزی اور جھکاؤ ہوتا ہے جن لوگوں میں خاکی عنصر غالب ہوتا ہے وہ متواضع ہوتے ہیں وہ کتنے بھی بلند ہو جائیں پھر بھی وہ اپنے اندر جھکاؤ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ دراصل مٹی کا اپنا مزاج ہے اس کے برعکس آگ کا مزاج یہ ہے کہ وہ آسمان کی طرف جاتی ہے جب بھی آگ بھڑکے گی اس کے شعلے نیچے سے اوپر کی طرف لپکیں گے اور جب وہ بجھ کر اپنی قوت کھو بیٹھیں گے اور راکھ بن کر مٹی کی صورت اختیار کرلیں گے تو زمین کی طرف آئیں گے۔ جن حضرات میں آتشی عنصر غالب ہوتا ہے ان کا مزاج آتشی ہوتا ہے اور ایسے لوگ جلدی سے کسی کے آگے سر نہیں جھکاتے اور ایسے ہی لوگ تعلیم ... یت کی کمی کی وجہ سے حد سے زیادہ متکبر بھی ہو جاتے ہیں۔ بہرکیف آگ کا ایک خاصہ ہے۔ اور یہ لوگ اپنے اندر احساس بڑائی رکھتے ہیں اور اس میں عاجزی کا عنصر نہیں ہوتا۔ جنات کو کیونکہ آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آخرت میں حساب کتاب کے بعد چونکہ کفار و مشرکین اور نافرمان مسلمانوں کو دوزخ میں آگ کے ذریعہ عذاب دیا جائے گا اس لئے آگ نسبتاً مٹی کے اللہ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔

جنات میں آگ کے عنصر کی زیادتی اور مٹی کے عنصر کے معدوم ہونے کی وجہ سے کچھ خصوصیات بھی پیدا ہو گئی ہیں اور کچھ ان میں اہلیت کی کمی بھی ہے۔ انسان کو اشرف المخلوقات کے گرانقدر خطابات سے اس لئے سرفراز کیا گیا ہے کہ اس میں جنات اور دیگر مخلوقات سے زیادہ خدا پرستی کی صلاحیت موجود ہے اور اس میں خاکی ہونے کی وجہ سے وہ تواضع، انکساری اور عاجزی پائی جاتی ہے جو اللہ کو مطلوب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء خاکی مخلوق ہی میں پیدا کئے گئے ہیں نہ کہ ناری مخلوق میں اور ناری مخلوق بھی ان کی تقلید واطاعت کی پابند رہی جو خاکی مخلوق کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ مرتبے کے اعتبار سے انسان کا مقام "جن" سے بڑھا ہوا ہے لیکن جہاں تک حواس خمسہ کا معاملہ ہے تو انسانوں اور جنوں میں اور جانوروں میں یہ قدر مشترک ہے فرق صرف یہ ہے کہ بعض مخلوقات میں کچھ سوا ہے اور بعض مخلوقات میں کچھ کمی کے ساتھ ہے۔ انسانوں میں بھی بعض حضرات کی صلاحیتیں نسبتاً افزوں ہوا کرتی ہیں ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی چھٹی حس بڑھی ہوئی ہے یعنی وہ حس جو پانچ حسوں کے علاوہ ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ حواس خمسہ کے ماسوا بھی اللہ تعالیٰ نے حسیں پیدا کی ہیں۔ جو بعض انسانوں میں بھی موجود ہیں اور بعض دیگر مخلوقات میں بھی سننے کی قوت، دیکھنے کی قوت، چھونے کی قوت، سونگھنے کی قوت، سوچنے کی قوت ہی نہیں کہ صرف انسانوں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو سوچنے اور فکر کرنے کی صلاحیت سے نوازا ہے۔ تب ہی تو وہ موسم کے ادلتے بدلتے حالات میں اپنا اور اپنی نسلوں کا دفاع کر لیتے ہیں۔ بعض جانوروں کی اعلیٰ دماغی تو ضرب المثل ہے۔ ہدہد بعض امور میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا مشیر تھا اور ہم اہل ایمان اس لئے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ خدا کی آخری کتاب میں ہدہد کی صلاحیتوں کا تذکرہ ہے۔ مکڑی کے جالے اور بیا کے گھونسلہ سے بھی اعلیٰ فکر اور صنعت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ انسان اور دیگر مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے خاک سے فرشتوں کو نور سے اور جنات وشیاطین کو نار سے پیدا کیا ہے لیکن حواس خمسہ کی خصوصیات سے قدرے فرق کے ساتھ سب کو نوازا ہے اور حد یہ ہے کہ یہ قوتیں جانوروں میں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ بلکہ بعض جانوروں میں بعض قوتیں انسانوں سے زیادہ پائی جاتی ہیں۔

سوال از: محمد اسحٰق ـــــــــ اجین۔

اس سے قبل میں آپ کی خدمت اقدس میں کئی خط ارسال کر چکا ہوں لہٰذا جواب سے محروم رہا ہوں۔ شاید آپ کے دفتر کا طریقہ کچھ ایسا ہی ہو کہ خط آئے اور ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا جائے۔ میرا جواب نہ دینے سے شاید میں یہی سوچ سکتا ہوں آگے اللہ کی مرضی اور آپ کی مرضی پھر بھی دل نہ مانا۔ ایک بار اور اس کو آزمانے کی کوشش کررہا

ہوں۔ یہ میرے تین سوال ہیں جس کا جواب میں اگلے طلسماتی دنیا میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

(۱) آدم علیہ السلام سے لے کر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم تک کے مزار مبارک کہاں اور کس شہر میں ہیں۔؟

جواب

طلسماتی دنیا سے تعلق رکھنے والے احباب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ہم سوال وجواب کے سلسلے میں کسی کو بھی مایوس نہیں کرتے لیکن شرط یہ ہے کہ سوالات کرنے والے نے جواب حاصل کرنے کے لئے جوابی لفافہ بھی اپنے خط کے ساتھ روانہ کیا ہو۔ جو لوگ بار بار کی تاکید کے باوجود جوابی خط ارسال نہیں کرتے ان کے سوالوں کے جوابات جب بھی موقعہ مل جاتا ہے روحانی ڈاک کے کالم میں دیدیئے جاتے ہیں لیکن چونکہ روحانی ڈاک کا کالم محدود ہوتا ہے اور اس میں گنتی کے چند خطوط کے جوابات دیدینا ہی ممکن ہے اس لئے ایسے خطوط فائل میں لگے رہتے ہیں۔ الا یہ کہ معاملہ ایمرجنسی ہو تو ایسے خطوں کو اولیت اور فوقیت دے دی جاتی ہے۔ ہر ماہ طلسماتی دنیا کے دفتر سے راقم الحروف بقلم خود ایک ہزار سے زیادہ خطوں کے جوابات دیتا ہے اس کے باوجود بھی آپ یہ فرماتے ہیں کہ شاید آپکے دفتر کا طریقہ ہی خطوں کو ردی کی ٹوکری کے حوالے کردینا ہو۔

صبر آزما محنت اور خدمت کر کے بھی ایسی باتیں جب کانوں میں پڑتی ہیں تو افسوس بھی ہوتا ہے اور ملت کا مزاج بھی کھل کر سامنے آتا ہے۔

برادر عزیز ناقدری کا چلن اور ناسپاسی کا وطیرہ اگر عام در عام نہ ہوتا تو طلسماتی دنیا اپنی عظیم الشان خدمات کی وجہ سے ہیروں اور موتیوں سے تولا جاتا لیکن کیا کریں ہم جس دور میں اجالے پھیلانے اور روشنی بکھیرنے کی زحمت کررہے ہیں اس دور میں بھائی بھائی کا احسان ماننے کو تیار نہیں ہے۔ بیٹا باپ کو کوئی حیثیت نہیں دے رہا ہے اور شاگرد استاد کی عظمت پہچاننے سے منکر ہے ایسے عالم میں ہماری انتھک محنت اور بے داغ خلوص کی قدردانی کرنے والے کہاں سے آئیں گے لیکن ہمیں اس کا احساس ہے کہ فن کی ناقدری اور عمومی ناشکری کے باوجود طلسماتی دنیا کو اللہ نے وہ مقبولیت عطا کی ہے جو دوسرے رسالوں کے حصے میں نہیں آئی۔ کسی رسالے کا زیادہ فروخت ہونا مقبولیت کی دلیل نہیں۔ فحش اور عریاں رسالے طلسماتی دنیا سے کہیں زیادہ فروخت ہوتے ہیں لیکن شاید وہ روحوں کو سکون اور قلوب کو طمانیت دینے کے موجب نہیں ہوتے اور ان کے مدیروں سے کوئی عقیدت ومحبت کا اظہار بھی نہیں کرتا اس کے برعکس طلسماتی دنیا کا ایک ایک قاری طلسماتی دنیا کی خدمت میں خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس کی خدمات جلیلہ کو کھلے دل سے تسلیم کرتا ہے مقبولیت اور محبوبیت کے باوجود ابھی تک طلسماتی دنیا ملتِ اسلامیہ کی نظروں میں وہ درجہ اور مقام حاصل نہیں کرسکا جس کا وہ صحیح معنوں میں حق دار ہے۔

تعویذ گنڈوں کا سلسلہ عام ہے اور اب یہ سلسلہ باضابطہ ایک پیشے کی صورت اختیار کرگیا ہے۔ ہر بڑے شہر میں سیکڑوں لوگ اس پیشے سے وابستہ ہیں۔ مسجدوں کے امام سے لے کر داڑھی منڈے تک اس سلسلے میں طبع آزمائی کررہے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے اس بات کی توفیق کس کو ہوتی ہے کہ تعویذ گنڈوں کے سلسلے میں جو افراط وتفریط پھیلی ہوتی ہے اس کو رفع کرنے کا بیڑہ اُٹھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمیں اس بات کی توفیق عطا کی کہ ہم قلم کے ذریعہ اس افراط وتفریط کے خلاف، جہاد کریں جو روحانی عملیات اور تعویذ گنڈوں کے سلسلے میں پورے زوروں پر ہے اور جس سے ملت کا کوئی ایک فرد بھی بچا ہوا نہیں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کوئی اس کنارے پر ہے اور کوئی اس کنارے پر، کوئی تعویذات کو حاصل ایمان سمجھ رہا ہے اور کوئی حاصل شرک۔ جب کہ اس میں نہ یہ درست ہے اور نہ وہ۔

اس نازک ترین صورت حال میں ہم نے طلسماتی دنیا نکال کر لوگوں کو اعتدال اور توسط کا راستہ دکھایا اور اس بات کی وضاحت دلائل وبراہین کے ساتھ کی کہ تعویذ گنڈے نہ اجر وثواب کا باعث ہیں اور نہ مطلقاً حرام۔ اس کے علاوہ ہم نے عملیات کے سلسلے میں نئے عاملین کو اصول وضوابط بتائے اور یہ بھی بتایا کہ تعویذ گنڈے اصولوں اور شرطوں سے مبرّا نہیں ہیں۔ اس لائن کو اختیار کرنے کیلئے نیت کی صفائی، عمل کی طہارت اور وجدان کی پاکیزگی اور صوم وصلوٰۃ کی پابندی ناگزیر ہے۔

ہم ہر ماہ سیکڑوں لوگوں کی الجھنوں کو جوابی خط کے ذریعہ دور کرتے ہیں اور ان کی صحیح رہنمائی اپنے علم وفہم کے اعتبار سے کرتے ہیں۔ پھر بھی ہمیں یہ سننے کو ملتا ہے کہ ہمارا دفتر خطوط کو ردی کی ٹوکری کی نذر کردینے میں لگا ہوا ہے۔ خیر ہماری بات تو چھوڑیئے لیکن دوسروں کے لئے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ حسن ظن کو ہمیشہ قائم رکھئے اور ٹھوس ثبوت کے بغیر کسی سے بدظنی اور بدگمانی کو اپنے دل میں جگہ نہ دیجئے ورنہ اس سے آپکی روحانیت بھی پامال ہوگی اور چہرۂ ایمان بھی مسخ ہوگا۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ بلاشبہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

ہم تو آپکی اس بدگمانی کو معاف کیے دیتے ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ ہر شخص معاف کردے اور بدگمانیاں اگر معاف نہ کیجائے تو ان کا خمیازہ میدان حشر میں بھگتنا پڑے گا اللہ آپ پر اپنا فضل فرمائے۔

آپ نے جو سوال کیا ہے ہم اُسے بے تکا کہنے کی جسارت تو نہیں کرسکتے۔ لیکن اگر اس سوال کو عجیب یا عجوبہ نہ مانیں تو آخر کیا مانیں۔؟ خدا ہی جانے آپ انبیاء کی قبروں کی فہرست کیوں طلب کرتے ہیں اگر چادریں چڑھانے کی خواہش ہے تو اس کے لئے ہندوستان میں بے شمار مزارات ہیں وہاں اپنا ذوق پورا کرلیجئے اور اگر صرف تحقیق مطلوب ہے تو پھر یہ سنئے کہ آج تک تاریخ کی کسی کتاب میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے مزارات کی تفصیل درج نہیں ہے تو پھر ہم ہی کیسے وضاحت کریں اور بعض انبیاء کی قبروں کے بارے میں جو نشاندہی کی گئی ہے جیسے آدم علیہ السلام کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی قبر ہندوستان میں ہے تو یہ بھی مختلف فیہ بات ہے۔ صد فیصد اس سلسلے میں کوئی دعویٰ نہیں کیا جاسکتا اور اسلام چونکہ شخصیت پرستی کی نہیں کردار اور افعال پسندی کی تعلیم دیتا ہے تو کسی بھی انسان سے تعلق اور عقیدت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اس کی قبر کی تلاش ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اس شخصیت کے کردار وعمل کی تقلید اور پیروی ضروری ہوتی ہے اور یہی چیز انسان کے محاسن میں اضافہ کرتی ہے۔

حیرت ہے کہ آپ کو یہ تک معلوم نہیں کہ پیغمبر آخرالزماں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اقدس کہاں ہے۔؟ آپ نے سوال تو اسی انداز میں کیا ہے جیسے آپ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ سے بھی لاعلم ہوں۔

حاصل جواب یہ ہے کہ ہم نے آج تک انبیاء کے مزارات کی تحقیق نہیں کی اور نہ ہی اس کی ضرورت سمجھی اور جب ہمیں یہ معلوم ہی نہیں کہ کس نبی کو کہاں دفن کیا گیا تھا تو آپ کو کیا جواب دیں؟

مسئلہ ۷۸۶ کا

سوال از: حافظ عظیم الدین عثمانی ——— دہلی۔

مکرمی ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا صاحب ——— پرخلوص آداب۔

بعد آداب و نیاز عرض اینکہ میں بڑی پابندی سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا ہوں۔ آج کافی دنوں کے بعد پھر چند سوال مع جوابی لفافہ کے روانہ کررہا ہوں۔ امید کہ پہلے کی طرح اطمینان بخش اور واضح جواب سے نواز کر مشکور ہوں گے۔

میں ہمیشہ ہی سے اپنے اکابرین اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتا رہا لیکن آج بسم اللہ الرحمن الرحیم کے مجموعی اعداد "۷۸۶" کو لے کر ایک طرح کی کشمکش میں مبتلا ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ ایک دن اپنے چند احباب کے ساتھ محو گفتگو تھا اسی دوران ان میں سے ایک نے کہا بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ میں کافی حیران ہوا اور اس سے عدم جواز کی علت دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ۷۸۶ ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔ نہ کہ بسم اللہ کے میں نے اس کی بات پر قلم اٹھایا اور دونوں کے اعداد کو جمع کیا تو ۷۸۶ پورے کے پورے آگئے برعکس بسم اللہ کے کہ جب میں بسم اللہ کے اعداد کو جمع کیا تو یا تو اس میں کچھ کمی رہ گئی یا پھر کچھ زیادتی ہوگئی۔ براہ کرم اس پیچیدگی کو دور کریں۔ کرم ہوگا۔

جواب

اس موضوع پر ہم اس سے پہلے بھی روشنی ڈال چکے ہیں۔ آپ کے سوال کے جواب میں اس موضوع پر پھر ایک بار گفتگو کرتے ہیں۔ یہ گفتگو آپ کے اطمینان کے لئے کی جارہی ہے۔ یا ان لوگوں کے اطمینان کے لئے کی جارہی ہے جو غلط فہمی کا شکار ہوکر اس طرح کی باتوں پر معترض ہوجاتے ہیں رہے وہ لوگ جن کا کام ہی لایعنی باتوں میں الجھ کر وقت کو ضائع کرنا ہے یا خود کو عقل کل سمجھ کر ہر مسئلے کی ایسی کی تیسی کرنی ہے تو ان کے لئے ہمارے پاس دعاء خیر کے سوا کچھ نہیں۔ وہ نہ کسی دلیل سے مطمئن ہوں گے اور نہ ہی کسی اصولی گفتگو سے۔ للہٰذا آپ بھی ایسے لوگوں کے لئے دعا کریں اور اپنے قلب کے اطمینان کے لئے ہماری بات ذہن نشین کرلیں۔

سب سے پہلے آپ یہ حدیث دیکھیں۔

"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَاھَاجَرَ اِلَیْہِ۔" اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور انسان کو اس کی اپنی نیت کے مطابق جزا ملتی ہے۔ پس جو شخص ہجرت کرتا ہے اللہ کے لئے اور اللہ کے رسول کے لئے تو اس کی ہجرت اللہ اور اللہ کے رسول ہی کے لئے بھی جائے گی اور جو شخص بظاہر مہاجر ہوتا ہے۔ لیکن اس کا مقصد دنیا حاصل کرنا یا کسی دوسرے مقام پر جاکر کسی عورت سے نکاح کرنا ہوتا ہے تو اس کو وہی چیز پہنچے گی جس کی اس نے نیت کی۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دو انسانوں کے عمل ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن ان کی نیت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ کے یہاں ان کا مقام بھی ایک جیسا نہیں ہوتا۔ فرض کر لیجئے کہ الف اور جیم حج کا پروگرام بنائیں اور دونوں ہندوستان سے حج کے لئے روانہ ہوں۔ دونوں حج کے نام پر پاک سرزمین پر پہنچیں اور دونوں ایک ساتھ احرام باندھ کر طواف بھی کریں، سعی بھی کریں، منیٰ اور عرفات میں قیام بھی کریں۔ لیکن الف کی نیت خالصتاً حج کی رہی ہو اور اس کے برعکس جیم صرف کاروباری نقطہ نظر سے وہاں پہنچا ہو، بظاہر وہ یہی شو کر رہا ہو کہ میں حج کے لئے جا رہا ہوں اب ہمارا مذہب یہ کہتا ہے کہ دنیا میں خواہ یہ دونوں حاجی کہلائیں۔ لیکن اخروی طور پر ان میں حاجی وہی ہے جس نے حج کی نیت سے سفر کیا اور جس نے کاروباری غرض سے سفر کی صعوبت برداشت کی اسے ہرگز ہرگز حج کا ثواب نہیں ملے گا۔

جو مذہب دین و دنیا کے تمام معاملات میں افعال سے زیادہ اہمیت نیت کو دیتا ہو اس مذہب کے ماننے والے بھی جب ۷۸۶ جیسے مسئلوں میں الجھ کر بال کی کھال نکالتے ہیں تو تعجب ہوتا ہے۔

انسانی بات چیت اور گفتگو کے لئے حروف تہجی کے صرف ۲۸ حروف دنیا میں رائج ہیں ان ہی حروف سے اللہ کا ذکر بھی ہوتا ہے اور ان ہی حروف سے غیبتیں اور تہمتیں بھی چلتی ہیں اور ان ہی حروف کے ذریعہ مغلظات گالیاں بھی بکی جاتی ہیں لیکن دنیا جانتی ہے کہ یہی حروف جب گالیوں میں استعمال ہوتے ہیں یا کفریہ کلمات میں استعمال ہوتے ہیں تو ان سے بدبو پھوٹتی نظر آتی ہے اور جب یہی حروف اللہ کے ذکر اور نیک اور اچھی باتوں کے لئے زبان پر آتے ہیں تو ان سے نور ٹپکتا محسوس ہوتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اچھی باتوں کیلئے حروف الگ پیدا کئے گئے ہوں اور بُری باتوں کے لئے الگ۔ حروف تو صرف ۲۸ ہی ہیں اور ان ۲۸ حروف کا استعمال جب کسی اچھی گفتگو کے لئے ہوگا تو یہ قابل احترام ہوں گے اور ایک ایک حرف پر ہمیں اجر ملے گا اور جب ان حروف کو بُری باتوں کے لئے استعمال کیا جائے گا تو یہ قابل گرفت ہوں گے اور ایک ایک حرف پر وعید آئے گی اور سزا ملے گی۔ بدر میں جو بے ہے وہ قابل احترام ہے اور بدی میں جو بے ہے وہ لائق نفرت ہے۔ اللہ کا الف قابل عزت ہے اور ابلیس کا الف قابل عزت نہیں ہے۔ جب ق قال اللہ میں لگتا ہے تو اس سے نور برستا محسوس ہوتا ہے اور جب یہی ق قارون میں جڑتا ہے تو یہ سپاٹ ہوتا ہے۔ ہم احمد کے الف کی توقیر کرتے ہیں اور ابوجہل کا الف ہمیں ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ کیوں؟ الف تو ہر حال میں الف ہے اور بے تو ہر حال میں بے ہی ہے؟ پھر یہ سب کچھ کیوں ہے؟ ظاہر ہے کہ محض اس لئے کہ اولاً تو اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ ثانیاً حروف وکلمات کا صحیح اور غلط استعمال ان کے اندر اچھی بری معنویت پیدا کرتا ہے۔

اگر ہم اپنی بیوی کو یہ جملہ لکھ کر بھجوائیں۔

''میں تم سے اپنی جان سے زیادہ محبت کرتا ہوں اور ہر بازاری عورت سے نفرت کرتا ہوں۔'' تو یہ جملہ پاکیزگی کا مظہر ہوگا اور بیوی اسے پڑھ کر جھوم اُٹھے گی اور کسی بھی شریف انسان کی نظروں میں یہ جملہ ایک خاص احترام کے لائق ہوگا کیونکہ اس میں بیوی سے محبت کا اظہار ہے اور بازاری عورتوں سے بیزاری کا اعلان ہے اور اس لئے اس کا ایک ایک حرف قابل قدر سمجھا جائے گا لیکن اگر اس جملے میں نہ کوئی حرف گھٹائیں اور نہ کوئی حرف بڑھائیں صرف اس میں برائے نام سی تبدیلی کر کے جملہ بڑھا دیں۔

''میں تم سے سخت نفرت کرتا ہوں اور ہر بازاری عورتوں سے اپنی جان سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ تو اب بھی یہی حروف اور کلمات لائق نفرت ہو گئے اور انہیں پڑھ کر بیوی بھی چراغ پا ہو جائے گی اور کوئی بھی شریف انسان اس جملے سے گھن کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ جو کلمات کسی اچھی بات کو واضح کرتے ہیں وہی حرف اور کلمات کسی بُری بات کے لئے بھی بدلے جا سکتے ہیں۔ اب ان میں جو معنویت ہے اس میں انسان کا اپنا ارادہ اور نیت چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اس تفصیل کے بعد ہم آپ کی الجھن کی طرف آتے ہیں۔

چلئے ہم نے فرض کر لیا کہ ہرے کرشنا میں ۷۸۶ اعداد ہوتے ہیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ۷۸۶ جب بطور بسم اللہ استعمال ہوتے ہیں تو ان کی دوسری حیثیت ہوتی ہے اور جب یہی ۷۸۶ ہرے کرشنا کے لئے استعمال ہوں گے تو ان کی دوسری حیثیت ہوگی۔ جس طرح نار کے نون کی حیثیت کچھ اور ہوتی ہے اور نور کے نون کی حیثیت کچھ اور ہوتی ہے۔

ذرا سوچیں اگر کوئی ہندو رام کو ذہن میں رکھ کر رام کے لئے اپنے عقیدے کے مطابق ''ہوالحق'' (یعنی رام کی ذات حق ہے) جیسے الفاظ استعمال کرے تو کیا حق تعالیٰ کیلئے ''ہوالحق'' کا استعمال ناجائز ہوگا ظاہر ہے نہیں اور ہرگز نہیں جب کوئی مسلمان ہوالحق کہے گا تو اس سے مراد باری تعالیٰ کی ذات گرامی ہوگی۔ نہ کوئی اور ذات۔ اگر کوئی شخص باسمہ لکھے تو اس کا صاف مطلب ہوگا اللہ کے نام سے۔ حالانکہ یہاں اسم اللہ کا استعمال

نہیں کیا جارہا ہے لیکن باسمہ لکھنے والے کی نیت ہی ہوتی ہے کہ میں اپنی تحریر کی ابتدا اس رحمٰن ورحیم کے نام سے کررہا ہوں۔

مجھے آپ کوئی ایسا مسلمان دکھادیں جو ۷۸۶ لکھتے وقت ہرے کرشنا کی نیت کرتا ہو اور اس کی نیت بسم اللہ نہ کی ہو۔ آپ اگر کسی سے یوں فرمائیں کہ رحیم میں چار حروف ہیں اور اسماء حسنیٰ کے اکثر ناموں میں چار حروف ہی پائے جاتے ہیں اس لئے چار کا عدد مبارک ہے اس وقت وہاں کوئی عقل کل بھی کھڑے ہوں وہ فوراً بول اُٹھیں کہ غلط۔ چار کا عدد مبارک نہیں ہوسکتا کیونکہ چار حروف تو راون کے نام میں بھی ہیں تو ان کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہوگی؟ ظاہر ہے کہ آپ انہیں عقل مند نہیں عقل زدہ تصور کریں گے کیونکہ ان کی بات درست ہوتے ہوئے بھی غلط رہی ہے۔ اگر عبدالقادر نام کا کوئی شخص قاتل لٹیرا اور رہزن بن جائے اور شہر میں ہر طرف اس پر لعنت وملامت کے پتھر اُچھلنے لگیں کہ عبدالقادر ذلیل ہے، کمینہ ہے، کم ظرف ہے۔ تو کیا شیخ عبدالقادر کے نام پر کوئی دھبہ آجائے گا۔؟ ہمارے خیال سے ہرگز نہیں، جو زبان اس لٹیرے اور قاتل کا نام نفرت سے لے گی وہی زبان جب اسی نام سے شیخ کو پکارے گی تو اس کا انداز بدل جائے گا اور اس کے معنیٰ بھی بدل جائیں گے۔

تمام مسجدوں کا رُخ بیت اللہ کی طرف ہے اور تمام مندروں کا رُخ بھی بیت اللہ ہی کی طرف کو ہے لیکن مندروں کے رخ کی وجہ سے ہم مسجدوں کے رخ پر معترض نہیں ہوسکتے۔ یہ یکسانیت ہماری مساجد کے رخ کی اہمیت کو پامال نہیں کرسکتی اسی طرح میرے بھائی اگر بسم اللہ کے اعداد بعینہٖ وہی ہوں جو ہرے کرشنا کے ہیں تو ان سے بسم اللہ کے اعداد پر کیا فرق پڑتا ہے ان کی طہارت ونفاست جوں کی توں قائم ہے۔

کاش مسلمان اس بات پر غور کرتے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور ہرے کرشنا کے اعداد میں جو یکسانیت پائی جاتی ہے اس کا راز کیا ہے؟ اس راز پر غور وفکر کرنے کے بجائے اعتراضات کی جگالی کرنا معقولیت کی نہیں نامعقولیت کی دلیل ہے۔ اور آپ اطمینان رکھیں کہ بسم اللہ میں پورے ۷۸۶ اعداد ہیں کم زیادہ نہیں ہیں۔ پوری احتیاط کے ساتھ شمار کریں گے تو مجموعی ٹوٹل ۷۸۶ ہی برآمد ہوگا۔

حیدرآباد میں نرسوں کی کارستانیاں

سوال از: اقبال احمد ــــــــــ حیدرآباد، اے پی۔

جواب دیجئے مہربانی ہوگی۔

نرسوں سے کیسے پیچھا چھڑایا جائے۔ یہ کیا چیز ہے نرسوں جو گھروں کو تباہ وبرباد کردیتا ہے۔ اس کا توڑ کوئی روحانی عمل، کوئی آسان ٹوٹکہ وغیرہ بتایئے تاکہ کئی گھروں میں سکون ہو خاص کر یہ سیدوں کا پیچھا کرتا ہے۔

اب آگے ایک گھر کی کہانی جو پڑوسی عورت آتے جاتے رہ کر اپنی بلا دوسرے کے گھر منتقل کررہی ہے یہ سفلی عمل کرکے ہر گھر کو برباد کرتی ہے چنانچہ میرے رشتے دار کو ایسا ہی کیا گیا ہے۔ نرسوں لگادیئے گھر کو سفلی عمل سے باندھ دیئے ہیں۔ کئی عاملوں کا علاج کرایا فائدہ نہیں ہوتا ہے تمام افراد گھر میں بیمار، تمام کا دل گھر میں نہیں لگتا ہے۔ آپسی مسلسل لڑائی، تمام افراد چڑچڑے رہتے ہیں گھر میں کلش کل کل ہوتی رہتی ہے۔ بچے ستانا، ماں کا رات دن کوسنا جاری رہتا ہے، ہر ہفتہ ہر اتوار ہر منگل ہر پونم ہر اماوس کو تمام مرنے مارنے پر تیار رہتے ہیں، کوئی کام نہیں بنتا ہے، کوئی کام پورا نہیں ہوتا، ہر کام میں رکاوٹ آجاتی ہے۔ سب پریشان رہتے ہیں۔ سب کے چہرے بے رونق اداس، بیمار سے رہتے ہیں ایسے ہی تمام ہندوؤں کے تہوار آتے ہی گھر میں زبردست ہنگامے ہوتے ہیں۔ ماں کے پیٹ میں دھواں بھر جاتا ہے، سانس نہیں آتی۔ سینے پر وزن ہوجاتا ہے۔ کنیش بٹھانے پر عامل کہتے ہیں گڈی پر عمل کرکے تمہارے نام سے قبرستان میں گھڑت کرکے پیٹ میں اُتاری گئی ہے۔ سب کو پکڑنا پڑتا ہے لیکن اتنا زبردست عامل نہیں ملا جو اس بلا کو پکڑے اور تمام گھر کے افراد کے پیچھے نرسوں لگایا گیا ہے یہ سب نرسوں کا کھیل ہے۔ یہ سید لوگ ہیں۔ عورت نمازی پرہیزگار، قرآن شریف، رات دن پڑھتی ہے لیکن فائدہ ندارد۔ بہت پریشان ہیں۔ ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ خواب میں سانپ، پانی، قبریں، بھیانک شکلیں وغیرہ دکھتی ہیں۔

مہربانی کرکے نرسوں کو ختم کرنیوالی چیز بتایئے اور پیٹ سے گڈی نکالنے والی چیزیں بتایئے۔ مہربانی ہوگی۔ ایک سید کا خاندان بچے گا خداحافظ۔

جواب

حیدرآباد کی نرسوں کے بارے میں ہم اس سے پہلے کسی شمارے میں لکھ چکے ہیں۔ یہ غالباً کوئی دیوی ہے جو لوگوں سے بھینٹ لیتی ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے یہ تو صحیح طور پر عالم الغیب ہی جانتا ہے لیکن اس طرح کی دیوی اور دیوتاؤں کے تذکرے ہم نے اپنے دیوبند میں بھی سنے ہیں اور اکابرین نے روحانی اور قرآنی عملیات کے ذریعہ ان پر قابو پایا ہے۔ اس

لئے اس طرح کی حقیقتوں کو محض وہم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن یہ بات بھی مسلم ہے کہ دنیا کی کوئی مصیبت ہو اس کا حل دنیا کے پیدا کرنے والے نے خود بتادیا ہے اور کوئی غم ایسا نہیں ہے جس کا تدارک نہ ہو، کوئی درد ایسا نہیں ہے جس کا درماں نہ ہو اور کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں ہے جس کے شر سے بچنے کی تدابیر انسان کو نہ بتادی گئی ہوں۔

تم نے جس گھرانے کی مشکلات کا ذکر کیا ہے اور فریاد کی ہے کہ انہیں نرسوں کی کارستانیوں سے بچایا جائے ان کے لئے ہم چند عملیات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اگر اس خاندان نے ان کو ذمہ داری کے ساتھ انجام دیدیا تو یقین ہے کہ بفضل رب العٰلمین اس خاندان کو "غم نرسوں" سے نجات عطا ہوجائے گی۔

چالیس روز تک گھر میں بعد نماز ظہر سورۂ بقرہ کی تلاوت کا اہتمام ہو۔ ہر جمعرات کو لگاتار چھ جمعراتوں تک ختم خواجگان کا اہتمام ہو اور جس زمانہ میں نرسوں کی آمد ہوا کرتی ہے اس زمانہ میں ہر رات کو گھر کے صحن میں باآواز بلند اذانیں اسطرح دی جائیں کہ سب سے پہلے مغرب کی طرف رخ کرکے اذان دی جائے۔ پھر مشرق کی طرف رخ کرکے اذان دی جائے اس کے بعد شمال کی طرف رخ کرکے اذان دیں۔ اور آخیر میں جنوب کی طرف رخ کرکے اذان دی جائے۔ گھر کے چاروں گوشوں میں اصحاب کہف کے اسماء اس طرح لکھ کر زمین میں گاڑ دیئے جائیں اور یہ اسماء کاغذ کے چار پرزوں پر اس طرح لکھے جائیں۔

الٰهی بحرمة یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، کشافطیونس تبیونس، اذرفطیونس یوانس بوس و کلبهم قطمیر ط وعلی الله قصد السبیل ومنها جائر ولو شاء لهٰدٰاکم اجمعین۔

زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ زرد کاغذ پر کالی یا نیلی روشنائی سے یہ اسماء لکھ کر ان تمام گھروں کے چاروں کونوں میں گاڑ دیئے جائیں جو نرسوں کی شرارت آمیز کارروائیوں سے متاثر ہیں اور آئندہ کے لئے مزید خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت کے وقت ایک بالٹی پانی پر دم کرکے اس پانی کی چھینٹیں گھر کی تمام دیواروں پر دی جائیں اور گھر کے تمام گوشوں میں بھی وہ پانی چھڑکا جائے اور اس پانی کو گھر کے تمام افراد اپنے چہروں پر بھی ملیں۔ پانی میں انگلیاں ڈبو کر اس کو اپنے چہرے پر مل لیا کریں۔ یہ عمل لگاتار چالیس روز تک کرائیں اذان مذکورہ طریقے سے ان سبھی گھروں میں دلوائی جائے جو نرسوں کے حملے سے متاثر ہیں اور اندیشہ رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی وہ ان کے لئے پھر مسائل کھڑے کرے گی اس کے ساتھ ساتھ کم سے کم چھ جمعراتوں تک لگاتار ختم خواجگان کا اہتمام اس طرح کریں۔ بدھ گزر جانے کے بعد جو شام آتی ہے اس میں مغرب سے کچھ پہلے غسل کریں۔ پاک صاف کپڑے پہنیں اور درود شریف پڑھتے رہیں۔ اور زیتون کے تیل میں ایک چراغ جلائیں اور اس چراغ کو کسی ایسے کمرے میں رکھ دیں جو الگ تھلگ ہو۔ اگر کوئی کمرہ ایسا نہ ہو تو گھر کے کسی بھی دالان یا کمرے میں رکھ دیں صحن میں نہ رکھیں اور چراغ جلاتے وقت یہ شعر پانچ مرتبہ پڑھیں۔ یہ چراغ سورج غروب ہونے سے پہلے روشن کردیں۔

الٰہی تابود خورشید وماہی
چراغ چشتیاں را روشنائی

بعد نماز مغرب اپنے کپڑوں پر عطر لگائیں اور مصلے پر بیٹھ کر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ اس کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ پڑھ کر حضرات خواجگان چشت کی تمام ارواح مقدسہ کو ایصال ثواب کریں۔ پھر تین مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد، اور پھر سجدے میں جاکر آسیبی، جناتی، دیوی دیوتاؤں کے اثرات اور ستاروں کی نحوست وغیرہ سے محفوظ رہنے اور نجات پانے کی دعا کریں۔ یہ عمل چھ جمعراتوں تک کریں اور اس دوران کم سے کم ایک بکرا اللہ کے نام قربان کرکے بہ نیت صدقہ اس کا گوشت غریبوں میں تقسیم کرائیں۔ انشاءاللہ نرسوں کی پھیلائی ہوئی آفتوں سے چھٹکارا ملے گا۔

اقبال صاحب! یہ تفصیلات تو ہم آپ کے سوال کے جواب میں آپ ہی کو مخاطب ہوکر لکھ رہے ہیں لیکن ان تفصیلات سے حیدرآباد کے وہ تمام حضرات فائدہ اٹھاسکتے ہیں جو نرسوں کی تخریب کاریوں سے متاثر یا خوفزدہ ہیں۔ ہم اپنے پروردگار سے یہ دعا کریں گے کہ وہ اپنے بندوں کو اس طرح کی نظر نہ آنے والی مخلوقات کی شرارتوں سے محفوظ رکھے اور اپنے حبیب پاک ؐ کے صدقے میں نیز اولیاء اللہ کے طفیل میں حیدرآباد کے پورے علاقے کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس جنجال سے نجات عطا فرمائے آمین۔

پھر وہی مخالفت

سوال از: صلاح الدین ـــــــــ رامپور۔

آپ کا ماہنامہ "طلسماتی دنیا" تقریباً ایک سال سے پڑھ رہا ہوں اور مجھے یہ رسالہ بہت اچھا لگتا ہے۔ مجھے ہی نہیں میرے گھر والے بھی بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ میں کچھ سوال لے کر حاضر ہوا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ میرے ان سوالوں کے جواب دے کر میرے دل کو مطمئن کردیں گے۔

حالانکہ یہ سوال آپ سے بہت لوگ کر چکے ہیں کہ تعویذ گنڈے کرنا حرام ہے۔ اسلام میں منع ہے اور آپ نے ان کا جواب بہت ہی اچھے ڈھنگ سے دیا۔ اب میں بھی کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

ایک حدیث نقل کر رہا ہوں کہ جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تعویض باندھی اس نے شرک کیا۔ (احمد وحاکم)

دوسری حدیث میں ہے۔ جس نے تعویض باندھی اللہ اسکو کامیاب نہ کرے اور جس نے گنڈے باندھے اللہ اسے سکون نصیب نہ کرے۔ (حاکم)

یہ حدیث ان تعویض گنڈوں کے بارے میں ہے جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہو اور آپ نے اگست وستمبر کے شمارے میں جو جنتر پیش کرے ہیں تو ان پر تو اللہ کا نہ نام ہے اور نہ کلام۔ تو کیا ایسے جنتروں کو اپنا کر ہم شرک میں نہیں پڑجائیں گے۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ جب ہمارے پاس قرآن جیسا خزانہ موجود ہے تو پھر ہم ادھر ادھر ہاتھ کیوں ماریں۔ اسلئے آپ ایسے عمل فوراً بند کریں یا پھر آپ ہماری رہنمائی کریں۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والوں کے علم وعقل کا حدود اربعہ کتنا ہے یہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ جب سے ہم نے طلسماتی دنیا نکالا ہے اور جب سے ہم نے روحانی مرکز کی طرف سے خدمت خلق کا بیڑا اٹھایا ہے اس وقت سے سبھی قسم کے لوگوں سے روزانہ واسطہ پڑتا ہے۔ اور آئے دن ایسے لوگوں سے سابقہ پیش آتا ہے کہ جنہیں توحید کی تے اور سنت کے سین کی خبر نہیں۔ لیکن جو توحید وسنت کی باتیں کرکے اپنی نادانیوں اور کم فہمیوں کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

شیطان نے پہلے ہی دن اانسانوں سے دشمنی کی ٹھان لی تھی اور یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ دائیں سے بائیں آگے سے اور پیچھے سے وہ انسانوں کو گمراہ کرے گا اور انہیں صراط مستقیم سے ادھر ادھر کرکے ہی چین لے گا۔ چنانچہ وہ اپنی ڈیوٹی برابر انجام دے رہا ہے اور مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعہ وہ انسانوں کو راہ راست سے بھٹکانے کی مہم میں لگا ہوا ہے۔ وہ انسانوں کو صرف دنیا ہی کے ذریعہ گمراہ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ انسانوں کو دین اور توحید وسنت کے نام پر بھی دھوکہ دیتا ہے اور انسانوں کی جہالت کا خصوصیت کے ساتھ پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔

دیکھا یہ گیا ہے کہ تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والے زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہیں علم دین کی ہوا نہیں لگی۔ یا جنہوں نے مدرسوں میں شوق سے نہیں پڑھا اور کچا پکا علم حاصل کرنے کے بعد وہ خود کو رستم علم سمجھنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی خدمات انجام دیتے رہے یا پھر تعویذ گنڈوں کی مخالفت ان حضرات کی طرف سے ہوتی ہے جنہوں نے بزعم خود اپنے آپ کو سنت رسول کا اجارہ دار سمجھا اور جو ہمیشہ اس خوش فہمی میں مبتلا رہے کہ ہم ہی رسول کی صحیح معنوں میں تقلید کرنے والے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف ان کی خام خیالی ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہم نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت ایسے لوگوں کو بھی کرتے دیکھا ہے جنہیں ایمان مجمل کی بھی خبر نہیں تھی اور جنہیں دوسرا کلمہ بھی صحیح طور پر یاد نہ تھا لیکن تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا ان کا بھی محبوب مشغلہ تھا اور وہ بھی تعویذ گنڈوں کو منجملہ شرک بتا کر جھوما کرتے تھے۔

آپ نے بھی تعویذ گنڈوں کے سلسلے میں جو انداز اختیار کیا ہے وہ قابل گرفت ہے۔ اگرچہ آپ اس سلسلے میں وضاحت چاہتے ہیں لیکن آپ کا انداز گفتگو یہ بتاتا ہے کہ بُری صحبت کی وجہ سے آپ کا ذہن بھی کلام الٰہی کی طرف سے صاف نہیں ہے اور آپ بھی اسی بیماری کا شکار ہیں جو تکبر اور زعم توحید سے اکثر مسلمانوں کو لگ جاتی ہے اور پھر لاعلاج ہوکر رہ جاتی ہے۔ آپ نے سنی سنائی باتوں کو حدیث بتا کر بڑا ظلم کیا ہے شاید آپ کو نہیں معلوم کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی بات منسوب کرنا ہے۔ اس سے بڑا گناہ کیا ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے الٹے سیدھے تصورات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مڑھ دیں۔ اس دنیا میں کوئی بھی بات کسی کی طرف منسوب کردینا بھی بہت بڑا جرم ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کردینا تو اور بھی بڑا ظلم

ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تعویض باندھی اس نے شرک کیا۔“ یہ جملہ بجائے خود اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ آپ نے کسی کتاب سے کوئی عبارت نقل نہیں کی۔ اگر آپ کتاب سے عبارت نقل کرتے تو تعویض کے بجائے تعویذ لکھتے۔ کیونکہ تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والے بھی کم علمی اور کم عقلی کے باوجود تعویذ کو تعویض نہیں تعویذ ہی لکھتے ہیں۔ لیکن آپ نے تو ذال کو ضاد سے بدل کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ نے اس موضوع سے متعلق اردو کی کتابیں بھی غور سے نہیں پڑھی ہیں اور جب یہ بات ہے تو پھر احمد اور حاکم کے حوالے دینا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔

آپ نے نہ جانے کس شخص کی زبانی کچھ سن لیا اور اسے پوری طرح سمجھے بغیر آپ نے اُسے نقل کر دیا اور حوالہ احمد وحاکم کا دیدیا۔ یہ بات ذمہ داری اور احتیاط کے برخلاف ہے کہ بات پوری طرح سمجھے بغیر اور اس کی تحقیق کے بغیر ہم کچھ بھی نقل کر دیں اور اسے کسی بھی معنی میں مراد لے لیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام جاتا ہے بلکہ احمد وحاکم پر تہمت لگتی ہے کہ انہوں نے وہ بات بیان کی جو آپ نقل کر رہے ہیں۔

آپ نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں تین روایات بیان کی ہیں اور یہ تینوں روایات عقل کے پیمانے پر پوری نہیں اُترتیں۔ ان کے انداز بیان ہی سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو توڑ مروڑ کر بیان کیا جا رہا ہے اور کچھ کا کچھ بتانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

احادیث رسولؐ اور تاریخ صحابہ سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں قرآنی آیات کے نقوش کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا لوگوں کے گلے میں جو تعویذ لٹکے رہتے تھے وہ دراصل عبرانی زبان کے کچھ کلمات ہوتے تھے اور ان کلمات کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ کیا ہیں ان کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے اگر مخالفانہ ہو تو بات قرین عقل ہے۔ لیکن ان تعویذوں کو قرآن حکیم کے موجودہ نقوش پر قیاس کرنا محض ایک زیادتی ہے۔ بلکہ جہالت فاحشہ ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان منتروں کے پڑھنے کی بھی اجازت دی ہے جن میں شرکیہ کلمات کا استعمال نہ ہو۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ان کلمات پر قدغن لگا دیتے جو خالصۃً اللہ کو پکارنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ غور کیا جائے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنا بہت بڑی تہمت ہے۔ العیاذ باللہ۔ آپ نے دو روایات اور بھی نقل کی ہیں ایک یہ کہ جس نے تعویذ باندھی اللہ اس کو کامیاب نہ کرے۔ دوسری یہ کہ جس نے گنڈے باندھے اللہ اسے سکون نصیب نہ کرے۔ یہ انداز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ہی نہیں۔ سیرت کا معمولی سا طالب علم جانتا ہے کہ بددعا دینا آپ کی فطرت سے بعید تھا اور آپؐ نے کبھی بددعاؤں کے ساتھ گفتگو نہیں کی ہے۔ اگر کوئی ایسی بات آپ کی طرف نقل کرتا ہے تو اس کا وہ خود ہی ذمہ دار ہے اس کے بعد آپ نے ایک ستم اور بھی ڈھایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں یہ حدیث ان تعویض گنڈوں کے بارے میں ہے جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو گویا کہ اللہ کے سامنے اللہ کا نام لینا بھی شرک ہے۔ تو پھر آپ ہی بتایئے اس دنیا میں توحید کیا ہے؟ اور خدا پرستی کسے کہتے ہیں؟

حیرت کی بات ہے کہ آج کے دور ترقی میں ٹیٹرا کیپسول پر ایمان لانا شرک نہیں ہے۔ انجکشن اور آپریشن پر یقین رکھنا شرک نہیں ہے۔ دواؤں اور غذاؤں کو مؤثر اور مقوی ماننا بھی شرک نہیں ہے اور جڑی بوٹیوں کی خصوصیات پر سر خم کرنا بھی کفر نہیں ہے البتہ ان نقوش پر یقین رکھنا آج بھی شرک ہے جن میں اللہ کا نام لکھا گیا ہو، لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم (بایں عقل ودینش بباید گریست)

آپ ”طلسماتی دنیا“ کو پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ بات آپ نے خود ہی لکھی ہے اس لئے ہم آپ سے بطور خاص یہ گزارش کرینگے کہ تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں ایمان اور توحید کو ہاتھ سے نہ جانے دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان آپ کی کم علمی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر آپ کو ایسی جگہ لے جا کر کھڑا کر دے جہاں پہلے ہی سے کچھ لوگ کھڑے ہیں اور تعویذوں کی مخالفت میں تالیاں بجا کر اپنے علم وعقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت دے رہے ہیں اور اپنے ہی طرز عمل سے اپنی قلعی کھول رہے ہیں۔

ہم پورے ہوش وحواس کے ساتھ یہ بات لکھ رہے ہیں کہ تعویذ کو اللہ کو کلام سمجھ کر گلے میں ڈالنا اور اللہ کے کلام کے ذریعہ اللہ کی استعانت طلب کرنا عین توحید ہے۔ اور جو اس کو شرک سمجھے وہ دیوانہ بھی ہے اور ضال ومضل بھی۔

اب رہے وہ جنتر جو اگست وستمبر کے شمارے میں دیئے گئے ہیں ان کے بارے میں بھی یہ یقین رکھیں کہ ان میں کوئی بھی جنتر مشرکانہ کلمات کا آئینہ دار نہیں ہے۔ ان میں کسی جنتر کے کسی خانہ میں کوئی ایسا حرف تحریر نہیں ہے جو اللہ کی وحدانیت کو چیلنج کرتا ہو اور یہ جنتر محض اس خیال سے نقل

کئے گئے تھے کہ روحانی علاج کرنے والے حضرات ہندوؤں کو قرآنی نقوش ازراہ مصلحت نہیں دے سکتے وہ ہندو بھائیوں کا علاج ان جنتروں کے ذریعہ کریں اس پہ بھی تنقید کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان کی سوچ کا دائرہ اس قدر تنگ ہو چکا ہے کہ الٰہی توبہ۔

ڈائن کی حقیقت اور علاج

سوال از شبلی قادری ــــــــــــ گیا (بہار)

میں یہ ناچیز پہلی بار آپ کی خدمت میں یہ تحریر ارسال کر رہا ہوں جو کچھ سوال بھی عرض ہے وہ یہ کہ عرصہ سے آپ کے رسالے کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ واقعی نایاب رسالہ ہے۔ مگر ایک چیز کی تلاش ہے وہ اب تک کسی رسالے میں نہیں دیکھا اور نہ اس میں۔ اس دور میں خصوصاً دیہاتوں میں ڈائن وغیرہ کا مسئلہ اُبھرتا ہے۔ کسی نے کسی کو بدنام کر دیا کہ فلاں کی بیوی ڈائن ہے اور کبھی کبھی یہ بات ثابت بھی اس طرح ہوتی ہے کہ فلاں عورت فلاں کے بچے کو ٹوک دیا۔ یا کسی بڑے کو کچھ کہہ دیا تو وہ بچہ علیل ہو جاتا یا مر جاتا۔ یا کسی بڑے کے سر میں درد یا آنکھ میں درد وغیرہ ہو جاتا ہے اس طرح کے کئی واقعات سننے کو ملتے ہیں کیا حقیقت ہوتی ہے اس سے مطلع فرمائیں۔

اور وہ عورت جو ڈائن کے نام سے مشہور ہوتی ہے اس کی جانچ کا طریقہ ارسال فرمائیں اور پھر اس کے عمل کو باطل کرنے کا طریقہ بھی اپنے محبوب رسالے کے ذریعہ ارسال فرمائیں تاکہ قارئین کو بھی اس کی معلومات ہو سکے۔

جواب

جنات اور آسیب وغیرہ کی ستم ظریفیاں تو اپنی جگہ ہیں لیکن مسلمانوں میں توہمات کا سلسلہ بھی پورے زوروں پر ہے۔ شیطانی اثرات کو کوئی بھی نام دے کر خوف وہراس پھیلا دیا جاتا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان حرکات کا صدور صرف عوام سے نہیں ہوتا بلکہ خاص الخواص بھی جہالت فاحشہ اور توہمات باطلہ کا شکار نظر آتے ہیں۔ سید بزرگوں کا سایہ، سرکٹا شہید، ڈائن اور چڑیلوں کے نام پر ایسی ایسی کہانیوں نے جنم لیا ہے کہ بس خدا کی پناہ۔

ہمیں اس سے انکار نہیں کہ رب العلمین نے کچھ ایسی نظر نہ آنے والی مخلوقات بھی پیدا کی ہیں جو انسانوں کو نفع پہنچانے کی طاقت بھی رکھتی ہیں اور نقصان بھی۔ اور اس طرح کی مخلوقات کا ثبوت قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ لیکن فی زمانہ توہمات اور خیالات فاسدہ کا سلسلہ اتنا طویل ہو گیا ہے کہ حقیقت تصورات کے جنگل میں مفقود ہو کر رہ گئی ہے۔ پھر بھی یہ دیکھا گیا ہے کہ مختلف علاقوں میں مختلف ناموں کے ساتھ وہم بازیاں بکھری ہوئی ہیں۔ ہمارے اپنے خیال میں نظر آنیوالی مخلوقات میں جنات اور ام الصبیان کے اثرات انسانوں کو پریشان کرتے ہیں اور ان ہی اوپری اثرات کو مختلف علاقوں میں مختلف نام دیئے جاتے ہیں۔

دیہاتوں میں بعض عورتیں آسیب وغیرہ کے اثرات کا شکار ہو کر نیم پاگل سی ہو جاتی ہیں جب کہ بعض عورتیں اپنے شوہروں یا گھر کے دوسرے ذمہ داروں کے ظلم وستم سے پریشان ہو کر مکر بھی کرتی ہیں لیکن یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ اوپری اثرات کا ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کا انکار ایک بہت بڑی حقیقت کا انکار ہے۔ ہمارا مسلم سماج ہر معاملے میں افراط وتفریط کا شکار ہے۔ کوئی پہاڑ کو رائی کا دانہ سمجھ رہا ہے اور کوئی رائی کے دانے کو پہاڑ۔ کوئی اس کنارے پر کھڑا ہے اور کوئی اُس کنارے پر۔ اعتدال اور توسط کی راہ کو جب سے نظر انداز کیا گیا ہے یہ امت ضلالت وگمراہی کی بھول بھلیوں میں کھو گئی ہے۔ آپ نے اپنے علاقے کی جو پریشانیاں تحریر کی ہیں یہ غالباً ام الصبیان کے کرتوت کا نتیجہ ہے اور ام الصبیان اسی طرح پریشان اور خوفزدہ کرتی ہے اور اس کے پریشان کرنے کے مختلف ڈھنگ ہیں اب آپ اُسے ڈائن کا نام دیں یا پچھل پیری کا۔ یہ آپ کی مرضی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ڈائن، چڑیل، پچھل پیری، نرسوں وغیرہ کی اپنی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نظر نہ آنے والی مخلوق کو جو بھی نام دیا جاتا ہے اس کی صدفی صد کوئی حقیقت نہیں ہے۔ بس اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ انسان جب جب اپنے رب کی یاد سے غافل ہو کر بندگی کے فرائض وواجبات ادا کرنے میں کوتاہی برتتا ہے شیطانی اثرات مختلف انداز سے اس کو دبوچ لیتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ خالی مکان میں بھوت آباد ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو خانہ دل اللہ کی یاد سے خالی ہوتا ہے اس میں شیطانی طاقتیں اپنا گھر بنا لیتی ہیں۔ اس لئے اس طرح کی تمام نقصان پہنچانے والی طاقتوں سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے قلب وذہن کو اللہ کی یاد اور تصور سے خالی نہ کریں۔ ورنہ ہمارے دل ودماغ پر اُن چیزوں کا قبضہ ہو جائے گا جن کی حقیقت کچھ بھی ہو لیکن وہ ابن آدم کی بہرحال بدخواہ ہیں اور بنی نوع انسان کو اذیت دینے کے درپے رہتی ہیں۔

جنات نمبر میں مرض کی تشخیص کے معتبر طریقے ہم نے درج کئے تھے سب سے مؤثر اور آسان طریقۂ تشخیص کا یہ ہے کہ نیلے رنگ کے سات ڈورے لے کر مریض کو سر سے پیر تک ناپیں اس کے بعد سات مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ کر ان ڈوروں پر دم کردیں۔ اس کے بعد پھر ان ڈوروں سے مریض کو ناپیں۔ اگر ڈورے جوں کے توں رہیں تو اسے جسمانی مرض سمجھیں اگر بڑھ جائے تو سمجھیں کہ اوپری اثرات ہیں اور اوپری اثرات میں یہ یقین رکھیں کہ غیر انسانی مخلوق کوئی درپئے آزار ہے اور اگر ڈورے گھٹ جائیں تو اس کو جادو تصور کریں اور اس صورت میں یہ یقین کرلیں کہ کوئی انسان بدخواہی کررہا ہے اور بذریعہ سحر مریض کو نقصان پہنچانے کی فکر میں ہے۔ ان تینوں ہی صورتوں میں مریض کا علاج قرآن حکیم کی آیات یا اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ کیا جائے۔ ہمارے اپنے تجربات کا حاصل یہ ہے کہ تمام جسمانی امراض میں سورۂ فاتحہ کا نقش مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اوپری اثرات میں حروف مقطعات کا نقش اور سحر جادو میں معوذتین کا نقش پورا اپنا اثر دکھاتا ہے اور اصل چیز اللہ کی رضا اور ان کا اذن ہے۔ ان کی مرضی اور حکم واجازت کے بغیر نہ دن طلوع ہوتا ہے نہ رات آتی ہے اس لئے ہر قسم کے علاج کے وقت پر یہ یقین دل میں ہونا چاہئے کہ مریض کا مرض اسی وقت رفع ہوسکتا ہے جب خالق اکبر کی رضا ہو۔ اس لئے علاج جسمانی یا روحانی دواؤں کے ذریعہ ہو یا تعویذات کے ذریعہ۔ دعاؤں کے ساتھ شروع ہونا چاہئے۔ اسی میں عافیت ہے اور اسی میں خیر وبرکت اور بہتر ہے کہ ہم اپنی جسمانی روحانی اور ذہنی الجھنوں کا حل اللہ کی آخری کتاب میں تلاش کریں۔ یہ کتاب ہمارے لئے ذریعہ شفا بھی ہے اور وسیلۂ نجات بھی۔

مختلف پریشانیاں

سوال از: سلیم احمد صدیقی ــــــــــــ دہلی۔

میں ۳۴ سال کا ایک نوکری پیشہ آدمی ہوں۔ میری شادی آج سے تقریباً چار سال پہلے ہوئی تھی جب سے شادی ہوئی ہے میں بہت پریشان ہوں۔ میرے گھر میں آئے دن لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ اپنی بیوی کی طرف داری کرتا ہوں تو والدہ صاحبہ ناراض ہوتی ہیں اور والدہ صاحبہ کی حمایت کرتا ہوں تو بیوی الگ ہونے کے لئے کہتی ہے۔ روزگار کی حالت بھی درست نہیں ہے۔ شادی کے بعد سے کبھی ملازمت لگ جاتی ہے تو کچھ دن کے بعد ہی چھوٹ جاتی ہے۔

میری بیوی کے ہاں اب تک تین بچے پیدا ہوئے جن میں سے پہلا لڑکا پانچ مہینے اور پانچ دن کے بعد فوت ہوگیا تھا۔ اس کے بعد دوسرا لڑکا ہوا وہ بھی صرف بارہ یا تیرہ گھنٹے ہی زندہ رہا۔ اب الحمد للہ ایک لڑکی ہے۔ اللہ اس کو سلامت رکھے آمین۔

میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ میری ان پریشانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بتائیں کہ مجھ پر یہ پریشانیاں کیوں نازل ہورہی ہیں۔ یہ اوپری اثر ہے یا کسی نے کوئی جادو کرایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس پریشانی کا علاج بھی بتائیں اور روزگار کے لئے بھی کوئی دعا یا عمل بتائیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ اوپری اثرات کا شکار ہیں اور آپ کے اور آپ کی بیوی کے مزاج میں بھی یکسانیت نہیں ہے۔ آپ دونوں کی سوچ ایک دوسرے کے خلاف ہے اوپر سے مالی پریشانیاں بھی ہیں۔ یہ تمام چیزیں کسی انسان کو مضطرب اور مایوس کرنے کے لئے بہت کافی ہیں۔

شادی سے پہلے جہاں اور باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے وہاں اگر ان باتوں کی طرف بھی دھیان دے دیا جائے کہ ہونے والی شریک حیات کا مزاج اور اس کی قسمت کے ستارے ہمارے مزاج اور سیاروں سے میل کھاتے ہیں یا نہیں تو اس میں نہ کوئی عقلی مضائقہ ہے اور نہ شریعت کے منافی۔ لیکن مسلمانوں نے اس جانب سے اپنی توجہ تقریباً ہٹا رکھی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ مسلم گھرانوں کا حال روز بروز ابتر ہوتا جارہا ہے اور ازدواجی زندگیاں مزاجوں کے اختلاف اور دیگر چیزوں میں عدم مطابقت کی وجہ سے ناکام ہورہی ہیں اور وہ شادی جو وجہ سکون ہوا کرتی تھی اب باعث اضطراب بن رہی ہے۔

شادی جب ناکام ہوتی ہے تو نہ صرف یہ کہ دو انسانوں کی جان پر بنتی ہے بلکہ دو گھرانوں اور دو خاندانوں کے لئے طرح طرح کے مسائل کھڑے ہوتے ہیں اور نتیجتاً دین ودنیا کی بربادی لازم آجاتی ہے۔ دنیا کی بربادی تو ظاہر ہی ہے دین کی بربادی اس لئے ہوتی ہے کہ دونوں فریقوں میں سے ایک فریق نسبتاً زیادہ قصوروار ہوتا ہے وہ ناانصافی کرتا ہے اور خود کو بے قصور سمجھتا ہے۔ ناانصافی کرنا گناہ ہے اور قصوروار ہوکر خود کو بے قصور سمجھنا شیطنت ہے۔ ردعمل کے طور پر دوسرا فریق بھی جو اگرچہ بے قصور ہوتا ہے کچھ نہ کچھ زیادتی کر بیٹھتا ہے اور یہ باتیں اور یہ وطیرے انسان

کے دین اور آخرت کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔

کاش مسلمان زندگی کا سب سے اہم فیصلہ کرتے وقت یعنی کسی کو اپنا شریک حیات بناتے وقت ان باتوں کی طرف بھی اگر نظر ڈال لے جن باتوں کو از راہ جہالت بالکل ہی نظر انداز کر دیا گیا ہے تو شاید مسلم گھرانوں کا وہ حال نہ ہو جو اس وقت ہو رہا ہے۔

آپ سے ہماری درخواست ہیکہ آپ نہ ماں کی طرف داری کریں اور نہ اپنی بیوی کی بلکہ آپ ہمیشہ حق کی طرف داری کریں اور انصاف سے کام لیں۔ بیوی ناراض ہو یا ماں۔ آپ کسی بھی صورت میں خلاف حق اور خلاف انصاف کوئی اقدام نہ کریں ورنہ رب العٰلمین بھی آپ سے ناراض ہو جائیں گے اور اب تو آپ کی دنیا برباد ہے پھر آپ کی آخرت بھی برباد ہو جائے گی۔ آپ گھریلو مقدمات میں پوری غور و فکر کے بعد ہی کسی فریق کے حق میں اپنی رائے دیا کریں۔ ورنہ پھر خاموش رہا کریں۔ غلط فیصلے سے بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی زبان بند رکھیں اور کسی ایک کا بھی ساتھ نہ دیں ویسے اخلاقی تقاضہ یہ ہے کہ اگر دونوں فریق غلطی پر ہوں یا دونوں فریق ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوں تو باوجود اس بات کے بیوی شریک رنج و غم ہوتی ہے۔ ماں کے دل کی پاسداری واجب ہے ماں کو ایک طرح کی اولیت حاصل ہے اور اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ بیوی کی دل شکنی کا تدارک ممکن ہے اور ماں کی دل شکنی کا تدارک ممکن نہیں ہے۔ لیکن آپ کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ماں کا دل نہ ٹوٹے ورنہ دین و دنیا کی تباہی لازم آجائے گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ روزگار کی حالت بھی درست نہیں ہے تو یہ بات یاد رکھیں کہ جن گھروں میں اختلاف و افتراق کی بھر مار ہوتی ہے ان گھروں میں خیر و برکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جس طرح چٹکی بھر نمک دودھ کو پھاڑ دیتا ہے اسی طرح سے ایک ذرے کے برابر بدگمانی دلوں اور روحوں کو پھاڑ کر رکھ دیتی ہے اور جب گھر کے رہنے والے لوگوں کے دلوں میں پھٹن اور روحوں میں جلن پیدا ہو جائے وہ ایک دوسرے کے خلاف سوچتے رہنے کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں اور بدگمانیوں کی دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں اور ہم نے آج تک ایسا کوئی معاشرہ یا گھرانہ نہیں دیکھا کہ جہاں بدگمانیوں اور خیالات فاسدہ کی اجارہ داری ہو اور وہاں خیر و برکت بھی ہو جب سوءظنی کی گھٹا افق سماج پر چھا جاتی ہے تو راحتوں کا آفتاب چھپ جاتا ہے اور پھر ہر طرف پریشانیوں اور کلفتوں کا اندھیرا چھا جاتا ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا گھرانہ ان سے باہر آئے تو پوری سوجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے اپنے گھر کو اختلافات سے اور بدگمانیوں اور بدخیالیوں سے دور رکھئے اور یہ اس وقت ممکن نہیں ہے جب تک آپ کی والدہ اور آپ کی شریک حیات عقل سلیم سے کام نہ لیں اور جب تک وہ آپ کی خوشیوں کی خاطر ہٹ دھرمی کی راہوں سے گریز نہ کریں۔ اگر آپکے گھر والے اپنے اچھے مستقبل کی خاطر بحث و مباحثے اور گھریلو جنگ و جدال سے اپنی حفاظت کرینگے تو انشاء اللہ خوشیوں کا چاند طلوع ہوگا اور رب العٰلمین حسب وعدہ تنگی کے خوش حالی عطا کریں گے۔

آپ کی اہلیہ مسان کی بیماری کا بھی شکار ہیں اس بیماری میں یہ ہوتا ہے کہ لڑکے زندہ نہیں رہتے پیدا ہونے سے پہلے ہی حمل ساقط ہو جاتا ہے یا پھر پیدا ہونے کے بعد لڑکا مر جاتا ہے اس لئے مقامی عامل سے ان کا علاج کرالیں ورنہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ جب بھی لڑکا ہوگا گزر جائے گا۔

پریشانیوں کو دفع کرنے کے لئے چند باتوں کا اہتمام کریں۔ اولاً نماز کی پابندی رکھیں۔ دوسرے ہر وقت باوضو اور پاک صاف رہنے کی عادت ڈالیں۔ تیسرے رات کو سونے سے پہلے ایک مرتبہ سورۂ واقعہ (سپارہ: ۲۷) ضرور پڑھا کریں۔ اور روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی ضرور پڑھا کریں۔ انشاء اللہ جلد ہی آپ کے حالات بدلیں گے اور آپ کو مصائب و مسائل سے نجات ملے گی۔

سوال از: مولانا محمد سلیم نوری ـــــــــ رتلام۔

طلسماتی دنیا فروری، مارچ، کے صفحہ (۴۴) پر خضاب کی شرعی حیثیت کے تحت جو آپ نے تشریح فرمائی ہے۔ وہ اصلیت سے بعید ہے جب کہ حدیثوں سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہے کہ خضاب وہ جس سے بالوں کو کالا کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو اس میں جوان بوڑھوں کا کیا امتیاز رہا۔ اور ایسی کوئی بات احادیث کریمہ میں ملتی بھی نہیں کہ حضور کون ومکاں ؐ نے جوان یا بوڑھوں کی تشریح فرمائی ہو۔ آپ نے جو فرمایا کہ کالے بال مت کرو جسمیں یہ بات آئی ہے وہ روایات ضعیف ہیں۔ یہ سراسر غلط بات ہے۔ صحاح ستہ کی حدیثیں اس پر شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کالے خضاب سے منع فرمایا۔ ناپسند ہونا اک الگ چیز ہے اور حکم فرمانا منع کرنا یہ چیز الگ۔ صحیح مسلم شریف، بخاری، ابوداؤد، طبرانی، نسائی، ابن ماجہ کیا یہ احادیث سب کی

سب ضعیف ہیں اگر آپ کا حکم ہوا کہ ان حدیثوں کو نقل کر کے روانہ کرو تو یقین آئے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کی خدمت میں یہ کر کے دکھاؤں گا۔

اسی طرح آپ نے تصویر کے معاملہ میں جو شرح فرمائی ہے وہ کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔ آپ کو چاہئے تھا کہ تصویر کے احکام جو علماء سلف نے فرمائے ہیں وہ نقل کر دیں۔ تصویر کا حکم کس جگہ کیا ہے، اگر ضرورت کی جگہ ہے تو کیا ہے، جیب میں ہے تو کیا ہے سائڈ میں ہے تو کیا ہے، پاسپورٹ کے لئے مجبوری میں کیا ہے۔ یقیناً آپ کا رسالہ بہت اچھے مضمون نکالتا ہے اور تعویذات سے بھی خلق خدا کی خدمت کر کے ہر دلعزیز ہو جائے گا بشرطیکہ شرعی معاملات میں اپنا مفاد نہ دیکھے اور جو برحق ہے وہ لکھ دے۔

سلیم یزدانی صاحب کے لئے جواب یہ موزوں ہے کہ بھائی آج اس کی ضرورت ہے تو اللہ ہمیں معاف فرمائے۔ جب لوگ تصویر کے بجائے طلسماتی دنیا سے مانوس ہو جائیں گے تو ہم تصویر چھاپنا چھوڑ دیں گے اس میں بھی ہماری نیک نیتی کارفرما ہے۔

حسن الہاشمی صاحب! میں اک بریلی مسلک کا فرد ہوں لیکن ہوں حق پسند۔ مجھے آپ کا رسالہ بہت پسند آیا اور آپ کا طرز بیان بھی اچھا ہے۔ کاش کہ مسلمان آپ کے صفحہ (۱۱) پر لکھا ہوا مضمون سمجھیں۔ ''مسلمانوں کی موجودہ حالت پر افسوس'' یہ مضمون اگر آدمی ٹھنڈے دل سے سمجھے تو بربادی کی غار میں نہیں گرے اگر عمل کرے تو۔ یہ مضمون آپ نے فروری، مارچ ۹۴ء کے طلسماتی دنیا کے صفحہ (۱۱) پر تحریر فرمایا ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ بیچارے غیر مقلد کے مضمون میں جو آپ نے صفحہ (۵۵) پر لکھا ہے کہ حقیقت تو صرف یہ ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت سے استعانت طلب کی گئی ہو وہ شرک ہے۔ اگر تعویذ گنڈوں میں بھی کلام الٰہی کے علاوہ کوئی کلام ہو اور اس کلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارا ہو تو پھر بے شک یہ تعویذ گنڈے منجملہ شرک ہوگا۔ تو کیا آدمی یہ سوچ کر اولیاء کرام یا انبیاء کرام کے نام سے فیض حاصل کرے کہ یہ سب اللہ کے حکم سے فیض پہنچتا ہے۔ تب بھی شرک کیسے ہوگا۔ جیسے آپ کے قول کے مطابق کہ باذن اللہ ستاروں میں تاثیر ہوتی ہے پتھروں میں باذن اللہ تاثیر ہوتی ہے اور وہ شرک نہیں تو انبیاء اولیاء کے نام پاک سے باذن اللہ فیض حاصل کرنے سے شرک کیسے ہوگا۔ جیسے یا غوث الاعظم شیئاً للہ، غوث الاعظم اللہ کیلئے میری مدد فرمائے۔

ہم نے طلسماتی دنیا میں خضاب سے متعلق جو تفصیلات دی تھیں اس پر ہمیں آج بھی اطمینان ہے۔ اور ہماری اپنی ذاتی رائے یہ ہے کہ اس طرح کے امور میں تاویلات کر کے اگر آسانیاں پیدا نہ کی گئیں تو مذہب اسلام ایک مشکل ترین مذہب بن کر رہ جائے گا اور لوگ اس سے توحش کرنے لگیں گے اور ہمارا اپنا محتاط ترین اندازہ یہ ہے کہ ظاہری وضع قطع سے کہیں زیادہ کیرکٹر و کردار کی اہمیت ہے۔ اگر ظاہری وضع قطع مسلمانوں جیسی ہو اور باطن خدا ترسی سے محروم ہو تو اس سے بہتر وہ انسان ہے کہ جس کی وضع قطع معیاری نہ ہو لیکن اس کا دل اللہ سے ڈرتا ہو۔ داڑھی کا طول وعرض اور کپڑوں کا نیچا اونچا ہونا اور خضاب وغیرہ کے سلسلے میں علماء کا جو بھی فرمان ہے۔ چلئے وہ مسلّم، لیکن یہ طے ہے کہ ان باتوں میں الجھ کر مسلمانوں نے کردار و عمل کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ آج عالم یہ ہے کہ اگر کسی کی داڑھی کتری ہوئی ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے بعض ارباب تقویٰ کو کراہیت ہوتی ہے۔ امام کردار وعمل میں بالکل کھوٹے ہیں، ان کے پیچھے ارباب تقویٰ نماز ادا کرتے وقت اس لئے ہشاش بشاش نظر آتے ہیں کہ ان کا حلیہ خالص اسلامی ہوتا ہے۔ در باطن میں چاہے بداعمالیاں کبڈی کھیل رہی ہوں۔

ہماری رائے یہ ہے کہ اصل باطن ہی ہے ظاہری چیزوں میں اگر کوتاہی ہو بھی جائے تو وہ اس درجہ قابل گرفت نہیں ہے۔ جس درجہ قابل گرفت اور قابل مواخذہ دل کی خرابی ہے۔ موجودہ زمانے میں جب کہ مختلف دماغی امراض کی وجہ سے بال بہت کم عمری میں سفید ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم ان ہی احادیث کے لفظی معنیٰ پر زور دیتے رہیں گے جن کا ذکر آپ نے کیا ہے تو آج کل کے نوجوانوں کے لئے مشکل پیدا ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ دین سے برگشتہ ہو جائیں۔ پھر خضاب کا معاملہ بنیادی عقائد سے تعلق نہیں رکھتا اور کسی ایسی خرابی سے بھی وابستہ نہیں ہے، جس سے دین کی عمارت میں کوئی دراڑ پڑنے کا اندیشہ ہو۔ یا اس سے بندوں کے حقوق پامال ہو رہے ہوں۔ پھر اس بارے میں اس درجہ سختی سے کیا حاصل۔ آج دنیا میں عیسائیت کو فروغ اس بناء پر ہو رہا ہے کہ عیسائی راہبوں نے اپنے مذہب کو آسان بنا کر پیش کیا ہے اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ جن مسائل میں تاویلات کی گنجائش ہے اور جو بنیادی عقائد سے متعلق نہیں ہیں۔ اُن مسائل کے سلسلے میں بھی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ نتیجتاً اسلام کی ترقی اور قبولیت پر اثر پڑ رہا ہے اور دیگر اقوام اسلام کی طرف پیش قدمی کرتے وقت مسلمانوں کی جہالت اور ان کی ہٹ دھرمی کو

دیکھتے لرز اُٹھتے ہیں اور حق کی طرف کوچ کرنے کا اپنا ارادہ بدل دیتے ہیں۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام اپنی جگہ ہے۔ ہمارے نزدیک تکریم اقوال رسولؐ سے سرمو انحراف کرنیوالا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ لیکن زمانے کے ادلتے بدلتے حالات میں فقہائے امت نے تاویلات کا جو باب کھولا تھا وہ بربنائے مصلحت تھا اور بعض امور میں آج حکمت و مصلحت کے تقاضے انسان کو اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ احادیث رسولؐ کی مناسب تاویل کی جائے۔ تاویل کا مطلب انکار واعراض نہیں ہوتا بلکہ تاویل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ احادیث رسول کا احترام اور اس کی عظمت برقرار رکھتے ہوئے ایسے معنیٰ تلاش کئے جائیں جن سے عقائد اسلامی پر تو کوئی ضرب نہ پڑے اور انسانی ضروریات وحوائج کے راستے کھل جائیں۔

آپ نے خضاب کے تعلق سے احادیث کی جن بڑی کتابوں کے نام گنوائے ہیں وہ نام ہمیں بھی یاد ہیں لیکن ہماری یادداشت تو یہی کہتی ہے کہ صحاح ستہ میں اس طرح کی کوئی روایت بیان نہیں ہوئی ہے جس سے صاف طور پر خضاب کی حرمت واضح ہوتی ہو۔ اگر آپ کے علم میں ایسی کوئی روایت ہے تو مکمل حوالے کے ساتھ اس کو نقل کردیں ہم اس کو حوالہ قارئین کریں گے اور اگر ہمارا علم اور ہمارا قیاس کہیں ٹھوکر کھارہا ہوگا تو ہزار بار اپنے رب سے اور اسکے بندوں سے معافی طلب کرینگے۔ فی الحال ہم اپنے موقف پر قائم ہیں اور یہی عرض کریں گے کہ بالوں پر خضاب ہر ایک کے لئے ایک سا درجہ نہیں رکھتا۔ یہ کسی کے لئے حرام ہوسکتا ہے کسی کے لئے مکروہ، کسی کے لئے اس کی حیثیت مباح کی ہوسکتی ہے اور کسی کے لئے واجب کی۔

تصویر کے بارے میں ہم نے جو وضاحت کی تھی اس کو عام قارئین نے پسند کیا تھا اور اس پر کسی علمی حلقے سے بھی کوئی اعتراض وارد نہیں ہوا۔ تاہم تصویر کے معاملے میں ہمیں خود قباحت ہوتی ہے لیکن وہ تصاویر جو فحش ہوں اور جن سے سفلی جذبات برانگیختہ ہوں ان کی اشاعت خاص طور پر ممنوع ہے۔ عریاں تصاویر نے امت کے خیالات کو بالکل ہی پامال کرکے رکھ دیا ہے۔ عوام تو عوام خواص کا حال بھی یہ ہے کہ وہ ان رسالوں کی طرف اپنے ہاتھ بڑھاتے نظر آتے ہیں جو برے قسم کی تصاویر اور عریاں قسم کے مضامین چھاپنے والے ہوں ان رسالوں سے مقابلہ آرائی کے لئے یہ ضروری تھا کہ طلسماتی دنیا کا ٹائٹل اپنے اندر عمومیت رکھتا ہو اور موجودہ ذوق کی تسکین کا سامان اس میں موجود ہو ان بھیانک اور لرزادینے والے خیالی تصاویر کا اثر یہ پڑا کہ وہ لوگ جو دینی رسالوں کو ہاتھ لگانے میں بھی تکلف اور تأمل کا اظہار کیا کرتے تھے وہ اس دینی رسالے کی طرف لپکے اور اسے خرید کر اپنے گھروں میں لے گئے اور اس کے مطالعے سے بفضل خدا ان میں سدھار بھی آیا۔

ہماری ڈاک میں ایسے بے شمار خطوط آتے ہیں جن میں اس بات کا اعتراف ہوتا ہے کہ طلسماتی دنیا پڑھنے کے بعد وہ نمازی ہوگئے اور دین کے دوسرے امور کو بھی وہ اہمیت دینے لگے۔ حالانکہ انہوں نے اس رسالے سے اپنا تعلق صرف تصاویر کی بنیاد پر قائم کیا تھا پھر رفتہ رفتہ انہیں اس کے مضامین بھا گئے اور دل ودماغ پر چھا کر رہ گئے۔ اس اعتبار سے تصاویر نے نقصان نہیں بلکہ فائدہ پہنچایا۔ اس اظہار حقیقت کے باوجود ہمارا قلبی رجحان تصاویر نہ چھاپنے کی طرف ہے اور انشاء اللہ رفتہ رفتہ ہم طلسماتی دنیا کو تصاویر سے محفوظ کردیں گے۔ بایں حال کہ ہم اس بات کو جانتے اور مانتے ہیں کہ تصاویر کی ممنوعیت دور حاضر میں اس درجے پہ قائم نہیں رہی جس درجے میں اس کی شروعات ہوئی تھی۔ آج حاجیوں کے پاکٹ میں جو ریال پڑے ہوتے ہیں ان پر شاہان عرب کی تصاویر ہوتی ہیں تو کیا ان تصاویر کی وجہ سے بیت اللہ میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ہوں گے؟ جب کہ یہ تصاویر قطعاً غیر ضروری ہوتی ہیں۔ ریال اور نوٹ ان تصاویر کے بغیر بھی قیمتی ہوسکتے ہیں تو جب یہاں تاویل کرلی جاتی ہے تو دوسری جگہوں پر جب کہ وہ کوئی حکمت اور مصلحت بھی کارفرما ہو۔ تاویل کی گنجائش کیوں نہیں نکالی جاسکتی؟۔

آپ نے طلسماتی دنیا کی تعریف میں جو کلمات اپنی زبان سے ادا کئے ہیں ان کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں اور آپ کے خلوص کی قدر کرتا ہوں اور یہ اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے وہ ایسا ہی بنادے جیسا کہ لوگ حسن ظن رکھتے ہیں۔ بلاشبہ آپ بریلوی مکتب فکر سے وابستہ ہیں اور میں دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہوں لیکن دیوبندی اور بریلوی ہونے سے پہلے ہم مسلمان ہیں۔ ایک قرآن، ایک خدا اور ایک رسول کو ماننے والے ہیں۔ ہمارا اور آپ کا خانہ کعبہ بھی ایک ہے اور ہمارا دین بھی ایک ہے تو پھر صرف مسلک کے اختلاف اور نقطۂ نظر کے تبدیلی کی وجہ سے کیوں ایک دوسرے کے دشمن ہوں۔ دو سگے بھائیوں کے سوچ وفکر میں بھی اختلاف ہوجاتا ہے۔ لیکن ان کی رشتے داری اس اختلاف کے بعد بھی باقی رہتی ہے تو پھر دیوبندی اور بریلوی اختلافات کے ہوتے ہوئے ہمارا اور آپ کا رشتہ کیوں پامال ہو جب کہ دین واحد کی بنیاد پر ہم ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان ایک اٹوٹ رشتہ

ہے۔ اس رشتہ کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ اور آپسی طناطنی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہمارے اتحاد سے اسلام کی شان وشوکت میں اضافہ ہو۔

آپ نے اپنے خط کے آخیر میں باذن اللہ تاثیرات کی تفصیل پر گفتگو کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جب ستاروں میں باذن اللہ تاثیر ہوتی ہے، پتھروں میں باذن اللہ تاثیر ہوتی ہے اور وہ شرک نہیں تو پھر انبیاء اور اولیاء کے ناموں سے باذن اللہ فیض حاصل کرنے سے شرک کیسے ہوگا جیسے یاغوث الاعظم شیئاً للہ۔ یعنی اے غوث اعظم اللہ کے لئے میری مدد فرمایئے۔ اس سلسلے میں ہمارا نقطہ نظر ظاہر ہے کہ آپ کے نقطہ نظر سے بالکل مختلف ہے اور آپ نے اپنے ہی قلم سے نقطہ نظر کی تصدیق کی ہے اور اپنے نقطۂ نظر کی تردید۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر چیز کے اندر تاثیر باذن اللہ یعنی اللہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جوشاندہ جب فائدہ کرتا ہے جب اللہ چاہے۔ ٹیٹرا کیپسول جب فائدہ پہنچاتا ہے جب اللہ چاہے۔ ستاروں کا اتصال وانفصال بھی جب ہی اپنا اثر دکھاتا ہے جب اللہ چاہے۔ پتھروں کی افادیت بھی جب ہی اپنا اثر قائم کرسکتی ہے جب اللہ چاہے۔ تعویذات بھی جب مؤثر ہوسکتے ہیں جب اللہ چاہے اور اولیاء اللہ، انبیاء کرام کا وسیلہ بھی جب ہی ذریعہ اجابت وقبولیت بن سکتا ہے جب اللہ چاہے۔ اس اعتبار سے جس کو اپنے قلم سے آپ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ یہ کہنا غلط ہوگا۔ یاشیخ عبدالقادر شیئاً للہ۔ اے شیخ ہمیں اللہ کے لئے کچھ دیں۔ البتہ یہ کہنا درست ہوگا یااللہ شیئاً لشیخ عبدالقادر۔ اے اللہ ہمیں شیخ عبدالقادر کے طفیل کچھ عطا کریں اس لئے کہ ہر حال میں دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اگر بزرگوں اور ولیوں کے وسیلوں سے دعا کی جائے تو بھی دعا تو اللہ ہی سے کی جائیگی۔ یہی توحید ہے۔ اولیاء سے دعا کریں اور وسیلہ اللہ کا دیں ۔ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ دعا اللہ سے کریں اور وسیلہ ولیوں کا دیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے صدقے اور وسیلے سے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے دعا کرنے میں مضائقہ ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یَااُولِی الْاَبْصَار

روحانی زائچے کی حقیقت

سوال از: ابوالکلام بن محمد مرتضٰی ــــــــ مئوناتھ بھنجن۔

آپ لوگ طلسماتی دنیا اردو منتقلی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ستاروں کو دیکھ کر صحیح وقت سے کام لیں بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے جب کہ مولانا صادق سردھنوی صاحب "فتح مصر" صفحہ (۱۸۴) میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت عمرو ابن العاصؓ سے ارسطولیس نے ستاروں کی تعداد پوچھی تو عمرو ابن العاصؓ نے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ سیارے سات ہیں۔ زحل، مشتری، مریخ، شمس، زہرہ، عطارد، قمر تو پھر ارسطولیس نے کہا کیا آپ ان کی تاثیرات سے بھی واقف ہیں تو عمرو ابن العاصؓ نے کہا کہ ہمارے مذہب میں ان کی تاثیرات پر یقین کرنا شرک اور گناہ ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ جب ایک ستارہ دوسرے ستارے سے نزدیک ہوتا ہے تو احتراق وانعکاس کا احتمال ہوجاتا ہے لیکن اکثر نہیں بھی ہوتا اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے متعلق انسان کو بہت کم علم دیا ہے اس لئے ستاروں کی تاثیرات کو جاننے کا دعوٰی کرنے والے اکثر دھوکہ کھاجاتے ہیں اور اس لئے ان کی پیشین گوئیاں بھی غلط ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے محترم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی نجومی اور فال نکالنے والے کی بات کا اعتبار نہ کرو اور جو ایسا کرے گا وہ سخت گنہ گار ہوگا تو کیا اس حساب سے روحانی زائچہ بنوانا اور اس پر بھروسہ رکھنا صحیح ہوگا یا نہیں۔ یہ چیز تو اب میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر روحانی زائچہ بنوانا اور اس پر بھروسہ رکھنا اور ستاروں پر پورا بھروسہ رکھنا صحیح ہے تو آپ اس کا مفصل جواب طلسماتی دنیا سے دیں۔ تاکہ اور بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور نقصان سے بچیں۔

دوسرے یہ کہ فروری، مارچ ۹۸ء کے رسالہ صفحہ (۱۰۳) میں جو آپ نے اعداد نکالنے کی ترکیب بیان کی ہے اس کی آخری لائن میں آپ نے لکھا ہے کہ جو بھی نام ہو پہلے اس کے مجموعی اعداد نکال لیں پھر انہیں باہم جوڑ کر مفرد عدد نکالیں۔ مثلاً کسی کا نام خالد ہے تو خ کے اعداد ۶۰۰، الف کا ایک، ل کے ۳۰، اور د کے ۴، مجموعی اعداد ۶۳۵ ہوئے انہیں باہم جوڑیں گے تو ہوجائیں گے ۱۴، اس کے بعد ۴ اور ایک کو جمع کریں گے تو ۵ عدد برآمد ہوگا تو اس طرح سے آپ کے نام کا مفرد عدد سات نکلے گا ہمارے سمجھ میں نہیں آتی کہ جب ۵ عدد برآمد ہوا تو کیسے خالد کا مفرد عدد ۷ ہوا۔ تو آپ ہمیں طلسماتی دنیا میں سمجھادیں۔ اور اگر میرے لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو آپ ہمیں معاف کریں۔

اگر آپ غور وفکر سے کام لیتے تو آپ کو اس بات کا اندازہ ہوجاتا

کہ آپ کے سوال کا جواب خود آپ کے سوال ہی میں موجود ہے۔ لیکن ایک آپ ہی نہیں عامۃ المسلمین کا حال یہ ہے کہ کسی بھی بات کی گہرائی میں جانے کی ادنیٰ سی زحمت نہیں کرتے اور سطحی انداز سے سوچتے ہیں اور مکھی پر مکھی مارنے کو تقویٰ اور احتیاط کا نام دیتے ہیں۔ اسی بے شعوری نے جو وہم وگمان سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جسے ہم پرہیزگاری کا نام دیتے ہیں ہمارے دین کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔

مولانا صادق سردھنوی ایک ناول نگار تھے کوئی فقہ کے امام نہیں تھے کہ ان کی بیان کردہ ہم کسی روایت کو آنکھیں بند کر کے تسلیم کرلیں۔ حالانکہ ان کی روایت کو تسلیم کرلینے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہم جو کچھ طلسماتی دنیا میں لکھ رہے ہیں اور جو کچھ روحانی زائچے کے کالموں میں بیان کررہے ہیں ان سے آپ کی نقل کردہ اور مولانا صادق سردھنوی کی بیان کردہ روایت ذرہ برابر نہیں ٹکراتی۔ ان کی بیان کردہ روایت میں حضرت عمرو ابن العاصؓ یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں ستاروں کی تاثیرات پر یقین رکھنا شرک اور گناہ ہے اس کا بالکل واضح مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ستاروں کے مؤثر بالذات ہونے کا یقین رکھتے ہیں وہ مشرک اور گناہگار ہیں اس لئے کہ ہر ہر معاملے میں مؤثر حقیقی حق تعالیٰ کی ذات ہے۔ حق تعالیٰ کے سوا پوری کائنات میں کوئی بھی چیز مؤثر بالذات نہیں ہے اور یہی موقف ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ہے اور یہی بات ہم روحانی زائچے کے ایک ایک جزو میں کہ ہر چیز خواہ وہ ستاروں سے تعلق رکھتی ہو یا علم الاعداد سے وہ اللہ کے اذن ورضا کی پابند ہے۔ مسئلہ صرف ستاروں کا یا گردش لیل ونہار کا نہیں ہے۔ کہ ہم علم نجوم کی مخالفت میں مخلص بن جائیں اور باقی مادی چیزوں پر ایمان لانے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ یہ تقویٰ نہیں ہے یہ صرف ایک بیماری ہے۔ جسے ہم نے توحید پرستی کا نام دے ڈالا ہے توحید یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر ہر معاملے اور ہر ہر مسئلے میں اس بات کا یقین رکھیں کہ اگر اللہ کی مرضی شامل نہ ہو تو کسی بھی کام اور کسی بھی طلب کی تکمیل ہونے والی نہیں ہے۔ دوا جب ہی اثر دکھاتی ہے جب اللہ چاہے اور چھری اپنا کام اسی وقت کرتی ہے جب اللہ کی رضا ہو اسی طرح دنیا کی ہر ہر چیز اسی وقت اپنی صلاحیت واہلیت کا مظاہرہ کرتی ہے جب مالکِ کون ومکاں کی مرضی ہو۔ ان کی مرضی نہ ہو تو زہر کسی کو مار نہیں سکتا اور تریاق کسی کو زندگی نہیں دے سکتا۔

ہم نے ایک بار نہیں بلکہ ہزاروں بار ریاء ونمود کی اس دنیا میں یہ دیکھا ہے کہ جو روایات کے ظاہری معنیٰ پر عمل کر کے اتراتے ہیں اور علم نجوم وغیرہ کی مخالفت کر کے خود کو توحید اور تقوے کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔ ان کا اپنا کمال یہ ہے کہ وہ دوسری مادی چیزوں پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح اللہ کے نیک بندے اللہ کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا یہ شرک مبین نہیں ہے۔؟ کسی بھی دوا یا غذا کے بارے میں یا کسی اور سبب کے بارے میں یہ یقین رکھے کہ یہ نزلہ کو دفع کرنے میں مؤثر بالذات ہے یا کوئی لال تیل کے بارے میں یہ یقین دل میں جمالے کہ یہ تیل زخموں کو بھردینے میں مؤثر بالذات ہے تو یہ کھلا ہوا شرک ہے۔ صرف ستاروں ہی کو بالذات ماننا شرک نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں کسی بھی چیز کو خواہ وہ کتنی مقدس اور قابل اعتبار کیوں نہ ہو مؤثر بالذات ماننا ہی کھلا ہوا شرک ہے اور عقیدے کو مجروح کرنے والی سوچ ہے۔

حضرت عمرو ابن العاصؓ جس فلسفی سے محو کلام تھے وہ صاحب ایمان تھا اس لئے اس کے سامنے انہوں نے جو کچھ کہا وہ ٹھیک کہا۔ انہوں نے اس کے ذہن کی اصلاح کے لئے یہ فرمایا کہ ہم لوگ ستاروں کی ایسی کسی تاثیر کے قائل نہیں جو اللہ کے حکم کی پابند نہ ہو۔ یہ بات انہوں نے اس لئے بھی واضح کی کہ ہر کافر ومشرک خواہ وہ اس زمانے میں ہو یا اس زمانے میں اس کی سوچ وفکر کافرانہ اور مشرکانہ ہوتی ہے۔ اور یہ لوگ دنیا کی بے شمار چیزوں کو مؤثر بالذات ماننے کے خبط میں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے ان لوگوں کے سامنے بات کرنے کا انداز اگر اپنے اندر شدت نہ رکھتا ہو تو بات کی حقیقت تبدیل ہوجاتی ہے۔ اس لئے ہمارے اکابرین نے بدعقیدہ لوگوں کے سامنے بعض مباح باتوں کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ وہ "ضروری" یا غیر ضروری" محسوس ہوتی ہیں حالانکہ وہ درجۂ اباحت سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ایک صاحب عقل آدمی جب بھی کوئی بات کرے گا وہ سامع کی عقل اس کے علم اور اس کے عقیدے کو سامنے رکھ کر بات کرے گا۔ ایک ہی بات انداز بیاں کے بدل جانے سے اپنا مفہوم بدل دیتی ہے اور انداز سننے والے کی صلاحیت اور مزاج کے اعتبار سے متکلم طے کرتا ہے۔ لیکن ہم مسلمان لوگ کسی بھی بات کو اور کسی بھی اپنے بزرگ کے مقولے کو بیان کرتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ فلاں بات کسی موقعہ پر اور کسی شخص کے سامنے ارشاد فرمائی گئی تھی۔

حضرت عمرو ابن العاصؓ نے ارسطولیس کیسامنے ستاروں کی تاثیر کے بارے میں نفی کی شدت کو اس لئے اختیار کیا تھا کہ وہ ستاروں کے مؤثر بالذات ہونے کا قائل تھا اور اس کی پوری قوم اس بات پر ایمان رکھتی تھی کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ ستاروں کے اتصال وانفصال کا نتیجہ ہے

اور بس۔ اس کے سامنے وہی جواب مناسب تھا جو صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ اس جواب کا مطلب یہ نکالنا کہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کی گردش اور ان کی استقامت و رجعت کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ بڑی نادانی اور غیر شعوری کی بات ہے۔ اسی طرح دورِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شگون اور فال لینے والوں کی ایک ایسی جماعت بھی موجود تھی جو عقیدے کے اعتبار سے توحید سے بالکل نابلد تھی اور خود بھی وہ گمراہ تھی اور اللہ کے بندوں کو بھی گمراہی کی دعوت دیا کرتی تھی اس جماعت کی اکثریت "علم غیب" کی باتیں بتاتی تھی۔ جو باتیں سرتاپا بدعقیدگی اور ضلالت سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کی مخالفت کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ضروری تھا لیکن ہمارے بزرگوں نے جو پیشین گوئیاں وقتاً فوقتاً کی ہیں اور جنہیں امت نے صحیح مانا ہے اس کو ہم "علم غیب" سے کیوں تعبیر نہیں کرتے۔ ہم ان پیشین گوئیوں کو کیوں حق سمجھتے ہیں اور کیوں ان کو بیان کر کے خوش ہوتے ہیں صرف اس لئے تا کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ ان پیشین گوئیوں کو زبان سے ظاہر کرنے کے بعد بھی ہمارے بزرگوں نے "انشاء اللہ" کی قید سے اپنے ہر اندازے کو مقید کیا ہے اور ہر پیشین گوئی بھی کسی نہ کسی علم سے وابستہ ہے۔ وہ علم نجوم ہو، علم اعداد ہو، علم حروف ہو یا کوئی علم ہو۔ بغیر کسی علم کا سہارا لئے کوئی بھی پیش گوئی قابل اعتبار نہیں ہوتی اور کسی بھی علم کے بغیر اگر کوئی بات مستقبل کی بیان کی جائے گی تو وہ علم غیب ہو جائے گی اور علم غیب شرعاً حرام ہے۔

ہمیں اپنے بزرگوں سے اس بات کی امید نہیں کرنی چاہئے کہ وہ علم غیب کے دعوے کے مرتکب ہوں گے انہوں نے جو بھی پیش گوئیاں کی ہیں وہ کسی نہ کسی علم و معرفت کا سہارا لے کر کی ہیں۔

حیرت و افسوس کی بات ہے کہ آج کے مسلمان اس بات پر غور نہیں کرتے کہ حق تعالیٰ نے آسمان، ستارے، بروج، منازل، قمر وغیرہ کو کیوں پیدا کیا۔؟ اگر ان چیزوں کو عبث مان لیں تو ہم قرآن کے منکر ہو جائیں گے اس لئے کہ قرآن حکیم میں یہ فرمایا گیا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا۔ ہم نے زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ پیدا کیا ہے وہ خالی از حکمت نہیں ہے۔

آسمان پر چاند ستاروں کا جو جال بچھایا گیا ہے یہ صرف خوشنمائی کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے گہری حکمتیں کارفرما ہیں جن کا مکمل علم صرف حق تعالیٰ کو ہے لیکن انسانی تجربات اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے چاند ستاروں کی گردش اور ان کی رفتار کو نظامِ کائنات کے لئے ایک سبب کے طور پر پیدا کیا ہے ستارے اور چاند سورج جب حرکت میں آتے ہیں تو ان سے وہ موسم بھی بدلتے ہیں جنہیں ہم سردی اور گرمی کا نام دیتے ہیں اور ان کی رفتار و روش سے وہ موسم بھی متغیر ہو جاتے ہیں جنہیں ہم غربت اور مالداری کا نام دیتے ہیں لیکن ایک مسلمان کو اس بات کا یقین ہر حال میں رکھنا چاہئے کہ نظام قدرت کا کوئی کارخانہ رضاء الٰہی اور حکم الٰہی کے بغیر حرکت میں نہیں آسکتا۔ چاند ستارے ہوں یا سمندر کی لہریں، ہوائیں ہوں یا زمین کے ذرے۔ یہ سب کے سب حکم الٰہی کے پابند ہیں اور اسی کے حکم سے انسانوں کو گراتے ہیں اور اسی کے حکم سے انسانوں کو اٹھاتے ہیں۔ عروج و زوال کے تمام اسباب باری تعالیٰ کی مرضیات کے محتاج ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ اِنَّ فِيْ ذَالِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۔

یعنی جتنی بھی چیزیں زمین و آسمان میں پیدا کی گئی ہیں ان سب کو انسانوں کے لئے مسخر کر دیا گیا۔ دن رات چاند، سورج اور ستارے سب انسانوں کی خدمت کے لئے مسخر کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی فرما دیا گیا کہ یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوا ہے اور ان باتوں میں عقل والوں کے لئے غور و فکر کی نشانیاں ہیں۔

قرآن و حدیث میں کسی بھی جگہ علم نجوم کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور جہاں کسی قدر مخالفت کا پہلو نظر آتا ہے وہ اس وقت کے معاشرے اور مشرکین عرب کی سوچ و فکر کے اعتبار سے ہے۔ وہ عمومی مخالفت نہیں ہے لیکن اس امت نے جو ہمیشہ لکیر کی فقیر بنی رہی، قرآن و حدیث کی گہرائیوں میں جانے کی زحمت نہیں کی۔ مکھی پر مکھی مارنے والے لوگ صرف الفاظ کے گورکھ دھندے میں الجھے رہے اور انہوں نے حق تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں کی گہرائی میں کبھی جھانکنے کی بھی کوشش نہیں کی نتیجہ یہ ہوا کہ بعض ایسے علوم کی مخالفتیں بھی زور شور کے ساتھ ہوئیں کہ جن علوم کے ذریعہ ہم دین کی تبلیغ کر سکتے تھے اور اہل دنیا پر اپنا سکہ جما سکتے تھے بلکہ ہوا یہ ان علوم کو جن کو ہم نے ممنوع سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا وہ ان لوگوں کے ہتھوں چڑھ گئے جو خدا کے باغی تھے اور جو دین اسلام کے دشمن تھے آج کئی پراسرار علوم کی ٹھیکیداری دشمنان اسلام کے پاس چلی گئی ہے اور وہ ان کا ناجائز استعمال کر کے اللہ کے بندوں کے عقائد پر چاند ماری کر رہے ہیں۔

صاحب روح المعانی نے سورۂ صٰفّٰت کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چاند برج عقرب میں ہو تو سفر کرنا مناسب نہیں ہے۔

اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے چاند جب منازل کا سفر طے کرتا ہے اس وقت دنیا کی حالت تغیر پذیر ہوتی ہے۔ سعید اور غیر سعید ساعتیں اُبھرتی اور مٹتی ہیں اور انسانی احوال پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہر دن اور ہر ساعت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ اگر تمام دن ایک جیسے ہوتے تو قرآن حکیم میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْن۔ ہر دن کی ایک نئی شان ہے۔ اگر ہر ساعت ایک جیسی ہوتی تو حدیث پاک میں یہ ارشاد نہ ہوتا کل امر مرهون باوقاتها۔ ہر کام کسی خاص وقت کا مرہون منت ہوتا ہے۔ ساعت اور وقت کی ایک اہمیت ہوتی ہے اور ہر عمل اپنے صحیح وقت پر ہی قابل قدر ہوتا ہے۔ عمل کتنا ہی اچھا ہو اگر اس کو صحیح وقت پر انجام نہیں دیا گیا تو اس کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔ ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑی نیکی کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ الصلوٰۃ علیٰ وقتها۔ نماز کو اپنے صحیح وقت پر پڑھنا صرف نماز پڑھ لینے کو بڑی نیکی نہیں بتایا۔ بلکہ نماز کو صحیح وقت پر ادا کرنے کو بڑی نیکی قرار دیا گیا۔

دارالعلوم دیو بند کے سابق مہتمم حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ نے ایک بار ایک نقش کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر اس نقش کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھا جائے تو اس کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح بہت سی روایات ہم اپنے بڑوں کی نقل کر سکتے ہیں۔ ان روایات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دنوں کی اور ساعتوں کی ایک اہمیت ہے اور یہ اہمیت ستاروں اور لیل ونہار کی گردش سے قائم ہوتی ہے اور اسی کا نام علم نجوم ہے۔ اس کو آنکھیں بند کر کے حرام قرار دیدینا اور اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گہرائی میں نہ جانا مسلمانوں کی غلط روش ہے۔ اور اب اس روش کو بدلنا چاہئے۔

صاحب فتح القدیر نے حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ علم نجوم ایک ایسا علم ہے کہ لوگ اس سے عاجز ہیں اور میری خواہش تھی کہ میں یہ علم حاصل کرتا۔

صاحب فتح القدیر نے سورۂ انعام کی تفسیر میں یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ علم نجوم سیکھو جو بحر و بر کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو اس میں غیر ضروری بات ہو اس سے رک جاؤ۔

صاحب فتح القدیر نے سورۂ انعام کی تفسیر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک قول اس طرح نقل کیا ہے کہ جس سے علم نجوم کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

صاحب روح المعانی نے سورۂ صٰفّٰت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے میمون ابن ابراہیمؒ کا یہ قول نقل کیا ہے علم نجوم کے دوران جھوٹ بولنے سے بچو کیونکہ اس کا ماخذ علم نبوت ہے۔

تفسیر مظہری نے امام غزالیؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جس نے یہ دعویٰ کیا کہ علم نجوم جھوٹا ہے تو اس کے دعوے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

جواب بہت لمبا ہو جائے گا ورنہ اس طرح کی روایات کے ڈھیر لگائے جا سکتے ہیں جن سے علم نجوم یعنی چاند ستاروں کے علم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے لیکن آپ نے ایک روایت نقل کر کے اس کی اہمیت کو نا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اگر روایات کے صرف ظاہری معنیٰ پر دھیان دیا جائے تو پھر تو بے شمار مسائل خلط ملط ہو جائیں گے اور وہ بنیادی عقائد بھی پامال ہو جائیں گے جن کو اہم ترین بنانے کے لئے امت کے بڑوں نے روایات کی جگہ جگہ تاویلات کی ہیں۔ تاویلات کا دروازہ من پسند جگہوں پر کھولنا اور ناپسند جگہوں پر بند کر دینا تقویٰ نہیں ہے بلکہ ظلم و ستم ہے اور امت کو اس ظلم و ستم سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے نہ یہ کہ انسان خود ہی اس میں مبتلا ہو جائے اور اسی کو توحید اور نیکی سمجھنے لگے۔

آپ نے فال کی بھی مخالفت کی ہے اور اس بارے میں بھی ایک روایت نقل کی ہے اگر آپ نے اسلامی تاریخ کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ کیا ہوتا تو آپ کو خود ہی اس بات کا اندازہ ہو جاتا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جس معاشرے میں مبعوث ہوئے تھے وہ حد سے زیادہ شرک اور توہم پرستی کا شکار تھا اور اس وقت کے منجم اور فال بتانے والے لوگ خالصتاً کفر و شرک کے اندر مبتلا تھے ان کے اذہان و قلوب میں کوسوں دور تک اللہ اور اللہ کی وحدانیت کا تصور تک موجود نہیں تھا ایسے لوگوں کے پاس جانے سے ایمان اور اسلام کو زبردست خطرہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا تھا اور وہ صحابہؓ جو اسی معاشرے میں پلے بڑھے تھے پھر اللہ نے انہیں ہدایت کی توفیق عطا کر دی تھی۔ وہ خود بھی اسی طرح خرابیوں میں عرصۂ دراز تک مبتلا رہے تھے اس وقت کوئی فال نکالنے والا اور کوئی علم نجوم کے ذریعہ علاج کرنے والا صاحب ایمان موجود نہیں تھا جو لوگ یہ کام کر رہے تھے وہ دین اسلام کے حریف تھے۔ اور اسلام کی ترویج و ترقی سے ہراساں اور پریشان تھے اگر

ان کے پاس جانے کی ممنوع قرار نہ دیا جاتا تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ توہم پرستی سے نکل کر اسلام کے قلعے میں داخل ہونے والے صحابہؓ پھر دوبارہ کسی جہالت اور ضلالت کا شکار ہوکر اپنا وقار اسلام نہ کھو بیٹھتے اور پھر اس دولت سے کہیں محروم نہ ہوجاتے جو اللہ کی توفیق اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت سے انہیں نصیب ہوئی تھی۔

دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فال نکالنے کا ایک مخصوص طریقہ رائج تھا اور یہ طریقہ قطعاً مشرکانہ تھا اس کی اگر مخالفت نہ کی جاتی تو آگے چل کر امت مسلمہ کو زبردست نقصان پہنچتا ان طریقوں کو اگر ذہن میں نہ رکھ کر فال وغیرہ کی مخالفت کی جائے گی تو یہ ہمارے اُن اکابرین کی زبردست توہین ہے۔ جو خدا ترس تھے اور تقوے اور تقدس میں اپنا ممتاز مقام رکھتے تھے اور انہوں نے فال کی نت نئے طریقے اس امت کے لئے خود ایجاد کئے تھے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ہر وہ طریقہ جو توحید باری تعالیٰ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صاف طور پر ٹکراتا ہو یا اگر کسی طریقے سے بنیادی عقیدے کی دیواریں زمین بوس ہوجاتی ہوں تو ان طریقوں کے خلاف آواز بلند کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ لیکن فال کے ہر طریقے کی اگر مخالفت کی جانے لگے گی تو اس سے دین کا فائدہ نہیں ہوگا بلکہ دین کو زبردست نقصان پہنچے گا اور امت کے اُن بزرگوں سے اعتماد اُٹھ جائے گا جن کی نہ نیت میں کھوٹ تھا نہ سوچ وفکر میں۔

صاحب تفسیر مظہری نے ایک فال کی تفصیل پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ازلام سات تھے جو کعبے کے مجاور کے پاس رہا کرتے تھے۔ یہ لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے تھے ایک پر لکھا ہوتا تھا "ہاں ٹھیک ہے" دوسرے پر لکھا ہوتا تھا "نہیں ٹھیک نہیں ہے۔" ایک پر لکھا ہوتا تھا "تم سے" دوسرے پر لکھا ہوتا تھا "تمہارے علاوہ کسی اور سے" ایک پر لکھا ہوتا تھا "چسپاں" اور ایک پر لکھا ہوتا تھا "العقل" ایک خالی بھی ہوتا تھا۔

جب لوگ کسی کام کا ارادہ کرتے تھے مثلاً سفر کا، نکاح کا، نسب جاننے کا تو بڑے بت ہبل کے پاس جاتے تھے۔ یہ قریش کا سب سے بڑا بت مانا جاتا تھا۔ ہبل کے پاس جاکر مجاور کو سو درہم دیتے اور وہ ترکش کو گھما کر تیر نکالتا تھا جو اس تیر میں لکھا آتا۔ لوگ اسی کام کو اہمیت دیتے تھے اور ان امور میں تمام تر توجہ ہبل کی طرف رہا کرتی تھی کہ یہ "بت اعظم" ہماری رہنمائی کرے گا ظاہر ہے کہ یہ کھلا شرک تھا اور اس کی مخالفت کرنا بے حد ضروری تھا وہ فال جس کے پیچھے یہ تصور کار فرما ہو کہ ہماری رہنمائی اللہ کی جانب سے ہوگی اور جس میں کسی بت اور کسی غیر اللہ کا کوئی تصور کار فرما نہ ہو۔ اس فال کو چودہ سو برس پہلے والی مشرکانہ فال کے مترادف قرار دینا ظلم عظیم اور جہل مبین ہے۔

روحانی زائچہ آپ نے جب دیکھا ہی نہیں تو اسکی مخالفت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے پہلے آپ اس کو ایک نظر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ ہم روحانی زائچوں کے ذریعہ کس طرح کا ذہن بنا رہے ہیں روحانی زائچہ دیکھ کر آپ کو خود اس بات کا یقین ہوجائے گا کہ ہماری تحریک کا مقصد توحید باری تعالیٰ کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ اس کی بنیادیں کھوکھلی کرنا نہیں ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آخرت کا ثواب اور اجر تو اپنی جگہ ہے لیکن دنیاوی مفادات کی خاطر بھی بندہ اپنے رب کو یاد کرے اور یہ یقین رکھے کہ جب تک اللہ نہیں چاہے گا اس وقت تک کسی کو کامیابی یا ناکامی نصیب نہیں ہوسکے گی۔

ان روحانی زائچوں کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں اور اللہ کے بے شمار بندے اللہ کا ذکر کرنے لگے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی میں سدھار اور انقلاب لانے کی تیاریاں شروع کردی ہیں۔ ایک بار آپ بھی روحانی زائچے پر نظر ڈالیں پھر مخالف اور مخالفت کی بات کریں۔ کسی چیز کو سمجھے بغیر اس پر تنقید کرنا اسلامی روش اور خدا ترسی کے منافی ہے۔

آپ نے خالد کے مفرد عدد کے بارے میں جو اعتراض اٹھایا ہے وہ درست ہے۔ محمد خالد کے اعداد سات ہوتے ہیں مضمون نگار کی غلطی سے صرف خالد چھپ گیا ہوگا اور ذہن میں محمد خالد ہوگا اس لئے یہ بھول چوک ہوگئی ہوگی۔ اسلئے ہم معذرت چاہتے ہیں۔ آپ اس کی تصحیح کرلیں۔

سوال از: شاذیہ خاتون ـــــــــــ مراد آباد۔

ہم کسی بھی پریشانی کے بارے میں لکھتے ہیں تو جواب نہیں آتا۔ جواب سے محروم ہی رہتے ہیں انتظار کرتے کرتے تھک جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ پریشانی ختم ہوجاتی ہے اور دوسری پریشانی آجاتی ہے۔ پھر لکھتے ہیں پھر ایسا ہی ہوتا ہے لیکن اب جو ہم لکھ رہے ہیں یہ دکھ یہ غم یہ پریشانی اس گھر میں ایک زمانے سے ہے۔

اس خط کا جواب ضرور دینا ورنہ ایک نہیں چوبیس بہن بھائی کا دل ٹوٹ جائے گا۔ خاندان کے لوگ مایوس ہوجائیں گے ہمیں بڑی آرزو رہتی ہے کہ جب ہم طلسماتی دنیا ہر مہینے پڑھتے ہیں تو ہمارا جواب بھی طلسماتی دنیا میں آئے۔ بہت ارمان ہے اس بات کا مگر یہ ارمان ہر مہینے ہاتھ میں کتاب آتے ہیں ٹوٹ جاتا ہے اللہ سے دعا ہے کہ ہمارا جواب

ضرور آئے آمین۔

ہمارا خاندان عجیب وغریب ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم کیا لکھیں کیسے لکھیں۔ ہمارے گھر میں سات فیملی رہتی ہیں۔ یعنی میرے دادا کے دولڑکیاں اور سات بیٹے ہیں۔ سوگز زمین میں مکان ہے۔ اس مکان میں سب بھائی رہتے ہیں یعنی سب کے پاس ایک ایک کمرہ ہے۔ سب بھائیوں کی آٹھ آٹھ دس دس اولادیں ہیں سب کے بچے جوان ہیں بلکہ جوانی سے گزر گئے۔ ہم سب تائے چچیرے کافی بہن بھائی ہیں سب ملا کر پینتالیس بہن بھائی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے سب کے ماں باپ سلامت ہیں بس ایک تایا نہیں ہیں۔ دادی کا ابھی حال ہی میں بارہ وفات کے دن انتقال ہوا ہے ہماری دادی بہت نیک خاتون تھیں کبھی کسی بہو سے ان کا جھگڑا نہیں ہوا۔ بہت پیار ومحبت سے رہیں کافی دعائیں دے گئیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔

دادا ۲۵ سال پہلے گزر گئے۔ ہاں تو بات یہ ہے ہمارا خاندان ایک اچھا گھرانہ ہے اچھے کھاتے کماتے ہیں نام ہے شہرت ہے مگر پیسہ پاس نہیں ہے یایوں کہوں کوئی بھائی امیر نہیں ہے بس اچھا کھاتے کماتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر رہتے ہیں یہ نہیں پہچان پاتا کہ کون رشتے کا ہے کون سگا ہے۔ سب کا الگ کام الگ کھانا پکانا ہے آپس میں ہر چیز کا لین دین ہے۔ اللہ کا شکر ہے سب تائے چچیرے اتنی محبت سے رہتے ہیں بالکل سکون کی طرح۔ یہاں تک کہ محلے والے دیکھ کر حسد جلن کرتے ہیں کہ یہ لوگ اتنی محبت سے کیوں رہتے ہیں کبھی جھگڑا کیوں نہیں ہوتا کبھی ہمارے گھر سے خار کھاتے ہیں اور ہمیں دکھ اس بات کا ہے ہمارا گھر کسی برائی میں نہیں اور نہ کوئی لڑکا لڑکی بدچلن ہے۔ سب اچھے ماحول میں ہیں۔ مگر پھر بھی ہمارے گھر رشتے کے پیغام وغیرہ نہیں آتے۔ جب کہ دینی ماحول ہے۔ لڑکے لڑکیاں نماز پڑھتی ہیں۔ ہاں کچھ لڑکے نماز نہیں پڑھتے۔ روزہ بھی نہیں رکھتے وہ اپنے ماں باپ سے ناراض رہتے ہیں ان کا کہنا ہے ماں باپ نے ہمارے لئے کرا ہی کیا ہے۔ صرف بچے ہی پیدا کئے ہیں کتوں سے بدتر زندگی گزررہی ہے تعلیم تک ہمیں نہیں دلوائی، ہوش آتے ہی کاموں پر ڈال دیا کسی قابل نہیں بنایا سب کی اولادیں اپنے ماں باپ کو خوب کہتی ہیں کوئی پیچھے کوئی سامنے کبھی ماں باپ کو کہتے ہیں۔ پندرہ جوان لڑکیوں میں صرف پانچ لڑکیوں کی شادی ہوئی ہے اور سولہ جوان لڑکوں میں صرف دولڑکوں کی شادی ہوئی ہے۔ کنوارے لڑکوں، لڑکیوں کی عمر تیس اکتیس تک ہوچکی ہے مگر ابھی تک کچھ خبر نہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ بدصورت ہوں اللہ نے سبھی کو اچھا ناک نقشہ دیا ہے اگر خوبصورت نہیں تو بدصورت بھی نہیں ہیں۔ بھلا شرابی، جواری کی بھی شادی ہوجاتی ہے مگر ایک ہمارے ہی گھر نہیں ہوتی۔ محلے میں جب کسی کی شادی ہوتی ہے تو سب بہن بھائی بیٹھ کر خوب ہنسی مذاق کرتے ہیں اور اس کی بھی شادی ہورہی ہے ہم سے چھوٹا ہے۔ ہماری پتہ نہیں کب ہوگی ویسے شادی ہی تو سب کچھ نہیں ہے مگر تعلیم ہوتی تو کسی لائق ہوتے۔ ہاتھوں میں کوئی ہنر ہوتا تو زندگی اچھی گزرتی۔ سب بیٹھ کر اپنی اپنی رائے دیتے ہیں ایک کہتا ہے کہیں اس گھر کو کسی کی بددعا تو نہیں لگ گئی۔ دوسرا کہتا ہے کہیں اس گھر کو جادو تو نہیں کردیا گیا ہے۔ تیسرا کہتا ہے مجھے تو بہت شرم آتی ہے۔ محلے میں رشتے داروں میں، کہیں پر بھی اتنی عمر کے لڑکے لڑکیاں جوان نہیں ہیں جتنے ہمارے گھر میں ہیں۔ اب تو محلہ والوں نے ہمارے گھر کا نام کنواری مارکیٹ رکھ دیا ہے کچھ لوگ اس گھر کو کنواری مارکیٹ کہتے ہیں۔ یہاں کے بڑوں کو بالکل احساس نہیں ہے کہ ہمارے بچوں کی کتنی عمریں ہوگئی۔ ان کے سامنے اگر کبھی مائیں مجبور ہوکر شادی کی یا عمروں کا ذکر کر بھی دیتی ہیں تو وہ آپے سے باہر ہوجاتے ہیں اور جانے کتنے گھروں کے بچوں کی عمریں گنادیتے ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ وہ لوگ ایک یادو ہیں اور پھر تعلیم یافتہ ہیں پیسہ ہے۔ تفریح کو جاتے ہیں۔ مزے سے وہ زندگی گزار رہے ہیں یہاں تو کبھی اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ تفریح کو چلے جاؤ۔ کبھی دنیا کی چیزیں دیکھ آؤ۔ لڑکے تو چھوٹی موٹی جگہ چلے بھی جاتے ہیں مگر لڑکیاں بس ان بے چاریوں کی مت پوچھو۔ بھلی گزررہی ہے۔ اللہ کا شکر ہے زندہ ہیں سب ہر ماں باپ چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ کر ہی ان کی شادی کے نام سے جوڑنا شروع کردیتے ہیں مگر یہاں تو شادی کے نام سے ایک جوڑی کپڑے بھی نہیں رکھے جاتے۔ کہہ دیتے ہیں کہ جب شادی ہوگی تو اللہ میاں سب کرادیں گے ہمارے گھر تعلیم بھی زیادہ نہیں دی جاتی۔ بس اتنا آتا ہے کہ خط لکھ سکے۔ کچھ لوگوں سے یہ بھی نہیں آتا۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ زیادہ تعلیم دینے سے لڑکی بگڑ جاتی ہے اس لئے یہاں لڑکیوں کو معمولی پڑھنا لکھنا آتا ہے اور لڑکے وہ تو محنت میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں باپ سے زیادہ بھائیوں کو جوان بہنوں کی فکر لگی رہتی ہے وہ کہتے ہیں ہم دوسرے گھروں کی لڑکیوں کو دیکھتے ہیں کتنی سی عمر میں ہوجاتا ہے۔ ہماری بہنوں کو اللہ نے بہت صبر دیا ہے اُن بہنوں کی کافی عمر میں آکر شادی ہوئی ہے ان کے ساتھ کی لڑکیوں کے بچے جوان ہوگئے اور گھر کی بہنوں کے بچے ابھی چھوٹے چھوٹے ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے ہمارے گھر رشتہ کیوں نہیں

آتا۔شادی ٹھیک وقت پر کیوں نہیں ہوتی۔رشتہ اگر آتا بھی ہے تو چھوٹی کا آتا ہے وہ بھی اتنی چھوٹی کہ منع کرنا پڑ جاتا ہے آنے والے مہمان ہمارے گھر آکر بہت خوش ہوتے ہیں کہتے ہیں آپ لوگوں میں آپس میں کتنا پیار محبت ہے کتنا اکا ہے۔گھر چھوٹا ہے مگر دلوں میں جگہ بہت ہے کافی خوشی ہوئی یہاں آکر۔اللہ ایسا ہی سب کو پیار محبت دے۔دیکھ کر لوگ یہی دعا دیتے ہیں اللہ کا شکر ہے ہم واقعی بہت محبت سے رہتے ہیں جس وقت سب اکٹھا بیٹھتے ہیں ایک ساتھ تو ایسا لگتا ہے جیسے آج کسی کی شادی کا رت جگا ہے۔بیٹھ کر خوب ہنسی مذاق کرتے ہیں۔ہنسی مذاق کیا بس سب بیٹھ کر اپنی اپنی قسمت کو روتے ہیں شادی میں جاتے ہیں تو عورتیں پوچھتی ہیں تمہاری شادی ابھی تک کیوں نہیں ہوئی تمہارے گھر اتنا ٹائم کیوں لگتا ہے اب تو گھر کی لڑکیاں شادی میں جاتے ہوئے گھبراتی ہیں۔آکر شادی میں سے ہر بات بتاتی ہیں ایک دوسرے کو سب سگوں کی طرح مانتی ہیں خاندان میں صرف ایک ہی لڑکے نے تعلیم حاصل کی ہے وہ اسکول میں پڑھانے جاتے ہیں اور حافظ بھی ہیں وہ اس گھر سے نکل چکے، الگ رہتے ہیں کبھی گھر آجاتے ہیں تو دیکھ کر افسوس کرتے ہیں کہ کیسی زندگی ہے اس گھر کے لوگوں کی۔اللہ تعالیٰ اس گھر پر رحم و کرم کرے آمین۔

گھر کے سب چاہتے ہیں کہ ہمارا کاروبار اچھا چلے کوئی اچھا کام لے کر چلیں۔مگر جو کام بھی شروع کرتے ہیں اس میں نقصان ہی ہو جاتا ہے اور جو اپنا کام ہے اب تو وہ بھی نہیں چل رہا ہے۔گھر کے بھی فیملی کے لوگ پریشان ہیں۔کچھ بننا چاہتے ہیں مگر قسمت ساتھ نہیں دیتی اور ماں باپ اولاد کو بُرا کہتے ہیں کہ اتنی کم عمر کے لڑکوں کو جاکر دیکھو کتنا بڑا بڑا کاروبار سنبھال رہے ہیں مگر یہاں تو کرنا ہی نہیں چاہتے بس اسی طرح روز سب کے گھروں میں تو تو میں میں رہتی ہے۔سب کے والد اپنے اپنے لڑکوں کو خوب کہتے ہیں۔لڑکے سامنے والد کے تو کچھ نہیں کہتے سنتے رہتے ہیں مگر والد کے چلے جانے کے بعد اپنی اپنی ماں سے خوب کھری کھری کہتے ہیں۔مائیں بے چاری سنتی رہتی ہیں انہیں دونوں طرف کی بات رکھنی پڑتی ہیں۔شوہر کی بھی اور جوان بیٹوں کی بھی۔ادھر سگی سگی بہنوں میں ہر بات پر کر کر ہوتی ہے۔پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا اب پتہ نہیں ہمارے گھر کو کیا ہو گیا ہے کیا آپ اس گھر کے لئے کوئی مشورہ دے سکتے ہیں ہمارے لئے آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔ہم ہمیشہ آپ کو یاد رکھیں گے۔آپ کے احسان مند رہیں گے۔

جواب

لیجئے آپ کا ارمان پورا ہو گیا اور آپ کے خط کا جواب بھی طلسماتی دنیا کے ذریعہ دیا جا رہا ہے۔برائے مہربانی آئندہ کے لئے یہ بات نوٹ کرلیں کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ ضرور بھجوائیں اور خط میں اختصار کو ملحوظ رکھیں۔میری مصروف ترین زندگی میں طویل ترین خطوط کا پڑھنا کارے دارد کی حیثیت رکھتا ہے۔لمبے چوڑے خطوں کو پڑھنے کے لئے وقت نکالنا پڑتا ہے اور پھر ان کے جواب میں تاخیر ہوتی ہے آپ کے اس خط کو جو ایک طرح کی داستانِ غم ہے۔میں نے حرف بحرف پڑھا اور آپ کا خط پڑھ کر مجھے بہت دکھ ہوا ہے اور یہ احساس ہوا ہے کہ اس دنیا میں مجبوریوں اور بے بسیوں کے کیسے کیسے سلسلے قائم ہیں اور اللہ کے بندے درد و غم اور کرب و آلام کی زنجیروں میں کس کس طرح جکڑے ہوئے ہیں۔

لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ اس دور میں دن بدن کٹھن ہوتا جا رہا ہے۔بے شمار گھروں میں لاتعداد لڑکیاں شادی کے انتظار میں اپنا جوبن گنوا بیٹھتی ہیں اور ان کی آرزوئیں دل کی دیواروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر فنا ہو جاتی ہیں۔لڑکیوں کی شادیاں نہ ہونے میں کچھ حالات کی ستم ظریفیاں بھی کارفرما ہوتی ہیں اور کچھ ماں باپ کی کوتاہیاں بھی اپنا کام کرتی ہیں اور لڑکیوں کو سرخ جوڑا پہننے سے محروم رکھتی ہیں۔بہت زیادہ پڑھے لکھے اور اچھے لڑکوں کی تلاش۔پھر اپنی برادری کے اچھے رشتوں کی کھوج وغیرہ ایسے مسائل ہیں جو لڑکیوں کو بروقت شادی سے محروم رکھتے ہیں۔

آپ کے گھر میں بھی مجھے کچھ ایسا ہی نظر آرہا ہے کہ آپ کے بڑوں کو آپ کی شادیوں کی فکر جس انداز میں دامن گیر ہونی چاہئے تھی اس انداز میں دامن گیر نہیں ہے جب انسان کو کوئی فکر دامن گیر ہوتی ہے اور وہ اس سے اپنا دامن چھڑانا چاہتا ہے تو اللہ سے دعا بھی کرتا ہے اور تدابیر بھی سوچتا ہے پھر اللہ کی مدد بھی آتی ہے اور کسی نہ کسی طرح کام بن ہی جاتا ہے۔لیکن جب نہ فکر ہو نہ جدوجہد ہو نہ دعا کے لئے انسان بارگاہ خداوندی میں اپنا دامن پھیلا رہا ہو تو مشیت ہی کو کیا غرض ہے کہ اس انسان کی مدد کرے اور اس کے مسائل کا کوئی حل نکالے۔

دوسری خرابی جو آپ نے خود اپنے قلم سے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے بڑوں نے آپ کی تعلیم و تربیت پر کوئی توجہ نہیں دی جس کے بُرے نتائج آج آپ کے سامنے آرہے ہیں۔ماں باپ کی ذمہ داری صرف اتنی نہیں ہوتی کہ بچے پیدا ہو جائیں اور انہیں دو وقت کی روٹی

نصیب ہو جائے۔ ماں باپ کی اصلی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اس لائق بنانے کی جدوجہد کریں کہ وہ معاشرے کی انگوٹھی کا نگ بن سکیں۔ اگر اولاد تعلیم و تربیت سے محروم ہوگی اور سماج انہیں اس بنا پر ٹھکرادے گا تو دین و دنیا میں اس کے ذمہ دار ماں باپ ہی ہوں گے۔ وہ اہل دنیا اور میدان حشر کی باز پرس سے نہیں بچ سکتے۔ اس وقت مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ کے دور خلافت میں ایک شخص نے اپنے لڑکے کی نافرمانی کا رونا رویا اور دارالقضاء میں اس کے خلاف استغاثہ پیش کیا۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے لڑکے کو طلب کیا اور اس کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہو اور ماں باپ کے حقوق پامال کرتے ہو۔ یہ سن کر لڑکے نے جواب دیا کہ پہلے میرے باپ نے میرے حقوق پامال کئے ہیں اسکے بعد حقوق پامال کرنے کا مجرم میں بنا ہوں۔ اصل قصوروار میں نہیں ہوں بلکہ اصل قصوروار میرا باپ ہے۔ اس کے بعد وضاحت کرتے ہوئے لڑکے نے کہا۔ سب سے پہلا حق تو میرے ماں باپ نے یہ پامال کیا کہ اس نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو معاشرے میں اپنے بُرے کیرکٹر کی وجہ سے بدنام تھی اور لوگ اسے اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے تھے وہ خاندانی اعتبار سے بھی میرے باپ سے کم درجے کی تھی اور ماحول کے اعتبار سے بھی اس کا مقام ارذل تھا۔ لیکن صرف حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے میرے باپ نے اس سے شادی کرلی۔ آج میں اس کو اپنی ماں کہتے ہوئے شرماتا ہوں کیوں کہ وہ آج تک سماج میں بدنام ہے اور لوگ اسے اب بھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے۔ میرے باپ نے مجھے اچھی ماں نہ دے کر میرا ایک حق پامال کیا اور جب میں پیدا ہو گیا تو میرے باپ نے میرا نام جعل رکھا یعنی گندگی کا کیڑا۔ آج جب میں کسی کو اپنا نام بتاتا ہوں تو مجھے شرم آتی ہے۔ میرے باپ نے میرا اچھا نام نہ رکھ کر میرا دوسرا حق پامال کیا۔ میری ماں نے میری کوئی تربیت نہیں کی مجھے اچھے بُرے کی کوئی تمیز نہیں بخشی۔ میں جانوروں کی طرح زندگی گزارتا رہا اور میرے ماں باپ اپنی خرمستیوں میں مبتلا رہے۔ مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ کیا اچھا ہے اور کیا بُرا اور ایک اچھے انسان کو اور بالخصوص ایک ایسے خدا ترس مسلمان کو زندگی کس طرح گزارنی چاہئے۔ میں تربیت سے محروم کسی بے لگام جانوروں کی طرح زندگی گزارتا رہا۔ میری ماں نے میری تربیت پر کوئی دھیان نہیں دیا اور اس کی ذمہ داری بھی میرے ماں باپ کے اوپر ہے اور یہ میرا تیسرا حق تھا جو بُری طرح پامال ہوا اس کے بعد میرے ماں باپ کا فرض تھا کہ میری تعلیم کا بندوبست کرتے تا کہ میں اچھا انسان بن کر اچھی مجلسوں اور سوسائٹیوں میں بیٹھنے کا اہل ہوتا لیکن باپ نے مجھے کسی مدرسے کا منہ نہیں دکھایا میں یوں ہی آوارہ لڑکوں کے ساتھ پھرتا رہا اور انسانیت سے بالکل محروم رہا۔ تعلیم میرا چوتھا حق تھا جو میرے باپ نے پامال کیا۔ جب میں جوان ہو گیا تو میرے باپ کا فرض تھا کہ میری شادی کی فکر کرتے اور کسی اچھے گھرانے میں میری شادی کی بات ٹھہراتے تا کہ عزت اور سرخروئی کے ساتھ میں کسی خاندان سے وابستہ ہو جاتا لیکن میرے باپ کو اس بات کی نہ فرصت تھی نہ فکر۔ یہاں تک کہ میں نے خود ہی ایک لڑکی کا دامن تھام لیا اب میرا باپ مجھے بُرا کہتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں اس لڑکی کو اور اس کے گھر والوں کو چھوڑ دوں۔

اے امیر المؤمنین میرے باپ نے مجھے اچھی ماں نہیں دی میرا اچھا نام تجویز نہیں کیا۔ مجھے تربیت و تعلیم سے محروم رکھا اور میری شادی کی فکر بھی نہیں کی تو قصوروار میں نہیں بلکہ قصوروار میرا باپ ہے۔ عمر فاروق ؓ نے لڑکے کی درد بھری آواز میں یہ تفصیل سن کر اسے آزاد کر دیا اور باپ کو گرفتار کرلیا اور اسی کو سزا کا مستحق سمجھا۔

حقیقت یہ ہے کہ ماں باپ کا کام فقط اتنا ہی نہیں ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھی خوراک اور اچھی پوشاک مہیا کر دیں بلکہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی بروقت اچھے گھرانوں میں شادیاں کرانا بھی ماں باپ کے فرائض میں داخل ہیں۔

ایک مرتبہ رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد اگر ماں باپ اولاد کے نکاح کی فکر نہ کریں اور اولاد سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کی ذمہ داری ماں باپ پر ہے اور آخرت کی باز پرس سے وہ بچ نہیں سکیں گے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کے گھر کے ذمہ داروں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور اپنے فرائض کا احساس کریں اور آپ سب کی شادیوں کی فکر کریں اور آپ کے بھائیوں کو اچھا روزگار عطا ہو تا کہ فراخی اور فراوانی کے ساتھ آپ لوگ زندگی بسر کر سکیں اور آپ کی شادیوں کے مسائل بھی حل ہو سکیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ بے جا تکلفات اور جہیز وغیرہ کی ناجائز رسومات نے حالات ایسے پیدا کر دیئے ہیں کہ زنا کرنا آسان ہو گیا ہے اور نکاح کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اب ایک لڑکی کی شادی کرنے میں ماں باپ کو سو طرح کی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک ہی لڑکی کی شادی اوسط درجے کے لوگوں کے ہوش اڑا دیتی ہے ان غیر ضروری خرچوں نے جو شادی کا

جز و سمجھ لئے گئے ہیں مسلم سماج کو برباد کر کے رکھ دیا ہے دوسرے نکاح ثانی کی رسم جو بالکل ہی مسلم سماج سے پامال ہوتی جارہی ہے اس نے بھی مسلمانوں کو خاصا نقصان پہنچایا ہے آج بدکاری کو اتنا بُرا نہیں سمجھتے جتنا بُرا بیوی کے ہوتے ہوئے دوسرے نکاح کو سمجھتے ہیں۔ اسلام نے ایک مرد کو چار شادیاں کرنیکی اجازت اسی مصلحت سے دی تھی کہ ہر دور میں عورتوں کی تعداد بالعموم مردوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ آپ ہر گھر میں جھانک کر دیکھ لیں عمومی طور پر ہر گھر میں لڑکیاں زیادہ ہوں گی اور لڑکے کم۔ اگر مرد کئی کئی نکاح کرنے کے خوگر ہو جائیں تو آج بھی عورت کی قدر شروع ہو جائے لیکن چونکہ نکاح ثانی کو جرم سمجھا جانے لگا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر بروقت کسی لڑکی کی شادی نہ ہوا اگر کوئی لڑکی مطلقہ یا بیوہ ہو جائے تو پھر اس کی شادی کی نوبت نہیں آتی۔ اسے پوری زندگی تنہا گزارنی پڑتی ہے جو بڑا ظلم ہے اور یہ ظلم مسلم سماج میں آج گھر گھر میں ہو رہا ہے۔

عرب میں آج بھی ایک مرد کئی کئی نکاح کرتا ہے چنانچہ وہاں آج بھی عورتوں کی کمی محسوس ہوتی ہے اور بیوہ اور مطلقہ کو بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن عجمی ملکوں کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی ۱۷ سال کی عمر میں ہی بیوہ یا مطلقہ ہو جائے تو پھر اس کے دوسرے نکاح کی نوبت نہیں آتی اور اس طرح ان لڑکیوں کا بھی بس خدا ہی حافظ ہوتا ہے جن کی بروقت شادی نہ ہو سکے۔

۱۱۔ تمام حالات کے پیش نظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم نے اسلامی مصلحتوں کو پامال کر کے خود اپنے لئے نئے نئے مسائل پیدا کئے ہیں اگر جہیز وغیرہ کی غیر ضروری رسموں کا ہم شکار نہ ہوتے تو آج ہماری بیٹیاں رشتوں کے انتظار میں گھر کے دروازے نہ تکتیں۔ اور اگر ہم نے دو دو اور تین تین نکاح کی اہمیت کو سمجھا ہوتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کو پامال نہ کیا ہوتا تو آج کسی گھر میں کوئی بیوی اور مطلقہ نظر نہ آتی۔ اسے بھی کوئی نہ کوئی ٹھکانہ مل گیا ہوتا۔

آپ کا گھر بھی مسلم سماج کا ایک حصہ ہے اور یہ بھی اپنے ہاتھوں سے پیدا کردہ مسائل کا شکار ہے۔ آپ کے بڑوں کو نہ جانے کس بات کا انتظار ہے جو وہ آپ کی شادی سے رُکے ہوئے ہیں۔ لڑکوں کی شادی تو کسی بھی عمر میں ممکن ہے لیکن لڑکیوں کی شادیوں کا عجمی ممالک میں ایک وقت معین ہے۔ یہ وقت اگر ضائع ہو جائے تو ان کی شادی اسی طرح دشوار ہو جاتی ہے جس طرح ہمارے سماج میں مطلقہ اور بیوہ کی شادی دشوار ہوا کرتی ہے۔

آپ ہر بدھ کو سورۂ یوسف (سپارہ: ۱۲) اور ہر جمعہ کو سورۂ احزاب (سپارہ: ۲۱) کی تلاوت کر کے اپنی اور اپنے بھائیوں کی شادی کی دعا کیا کریں۔ نیز گھر کے سکون و عافیت اور خیر و برکت کے لئے صبح کی نماز کے بعد سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل اور مغرب کی نماز کے بعد سورۂ ملک کی تلاوت کیا کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد "یَالَطِیفُ یَارَزَّاقُ یَاحَمِیدُ" سو مرتبہ پڑھا کریں۔

آپ جب اپنے رب کے سامنے اپنا دامن بھیگی ہوئی پلکوں کے ساتھ پھیلائیں گی تو انشاء اللہ ان کی رحمت کو جوش آجائے گا اور آپ کے لئے نصرت کے دروازے کھل جائیں گے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ بہت غفور رحیم ہے۔ وہ اپنے سب بندوں اور بندیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے تہیہ کر لیجئے کہ آپکو اپنے اللہ سے کچھ لینا ہے جس دن آپ نے کچھ لے لینے کا تہیہ کر کے اپنے ہاتھ اٹھا لئے اور اپنا دامن پھیلا لیا تو سمجھ لیجئے کہ آپ کو گوہر مقصود حاصل ہو گیا۔ اللہ کا وعدہ ہے اور بالکل سچا وعدہ ہے کہ جو میرا بندہ مجھ سے مانگے گا میں اس کو عطا کروں گا۔ قرآن حکیم میں بزبان خود حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو ان سے کہدیں کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں جب وہ مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کی پکار سنتا ہوں اور ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔

اپنا قلم روکنے سے پہلے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ماں باپ کی کوتاہیاں اپنی جگہ لیکن اولاد کو ہر حال میں اپنے ماں باپ کا احترام کرنا چاہئے اور صبر و ضبط کے ساتھ زندگی گزارنی چاہئے۔ جو بچے اپنے ماں باپ کی توہین کرتے ہیں اور اپنے والدین پر لعن طعن کرتے ہیں وہ کبھی کامرانیوں سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ گھروں کے مسائل صرف تنقید و تنقیص اور بحث و مباحثے سے حل نہیں ہوا کرتے بلکہ ان کو حل کرنیکے لئے ہر شخص کی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے اگر چھوٹے یہ سمجھیں کہ بڑوں کی غلطیاں ہیں اور بڑے یہ گمان رکھیں کہ چھوٹوں کا قصور ہے تو بیڑہ پار نہیں ہو سکے گا۔ سفینہ ان ہی لوگوں کا کنارے لگتا ہے جو اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور دوسروں کے کردار میں کیڑے تلاش کرنے کے بجائے اپنی کوتاہیوں کا احساس کریں اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کریں۔

آپ اپنے گھر کے اتحاد اور آپسی میل جول کو برقرار رکھیں۔ ماں باپ کی عزت و تکریم میں کمی نہ آنے دیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے کی فکر کریں۔ آپ

اس طرح اگر صبر وضبط اور عزت وتکریم اور اخوت ومحبت کی فضاؤں میں اپنے اللہ سے دعا کریں گی تو ممکن نہیں ہے کہ دعا رد ہوجائے۔ صرف شکایات سے اور رنج وغم کا احساس کر کے واویلا کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ بات بنے گی حکمت عملی سے، صحیح سوچ وفکر سے، باہمی مشوروں سے اور اللہ کے فضل وکرم سے اور اللہ کے فضل وکرم کا حق دار بننے کے لئے ضروری ہے چھوٹوں کے ساتھ محبت کرنا اور بڑوں کا احترام کرنا جس دن آپ نے اور آپ کے گھر والوں نے یہ رازِ فطرت پالیا اس دن سمجھئے گا کہ آپ کی کشتی پار ہونے کے قریب ہے۔

میں آپ کے لئے اور آپ کے گھر کے سب چھوٹے بڑے افراد کے لئے دعاءِ خیر کرتا ہوں اور آپ سے معذرت چاہتا ہوں ان خطوں کے سلسلے میں جن کے جوابات کسی بنا پر آپ کو نہ مل سکے۔

اللہ بچائے ایسے پیروں سے

سوال از: شیخ اکرم ــــــــــــ حیدرآباد۔

تقریباً تین سال سے رسالہ پابندی سے پڑھ رہے ہیں اور ''روحانی ڈاک'' کے کالم میں پہلی بار شرکت کر رہے ہیں ہم لوگ جو سوال آپ سے کر رہے ہیں ایسے روحانی ڈاک میں نہیں آنے چاہئیں۔ مگر ہم لوگ اس سوال کا جواب رسالے کے ذریعہ ہی چاہتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ جواب دیں گے۔

ہمارے ایک ملنے جلنے والے دوست ہیں جن کو ہم نے آج تک نماز پڑھتے نہیں دیکھا نہ جمعہ کو نہ عید کو اور وہ قربانی بھی نہیں کرتے۔ ایک دن ہم نے ان سے پوچھ ہی لیا کہ آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے تو انہوں نے کہا کہ نماز سے کوئی فائدہ نہیں۔ میرے مرشد بھی نماز نہیں پڑھتے۔ میرے مرشد نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ آج کے بعد آپ نماز نہیں پڑھیں گے۔ ہم لوگ صرف ذکر کرتے ہیں اور یہ ذکر وہ ہے جو شب معراج سے پہلے کیا جاتا تھا تب نماز نہیں آئی تھی۔ نماز سے زیادہ ہمارے ذکر میں اثر ہے۔ ہم بریانی چھوڑ کر دال چاول کیوں کھائیں اور یہ ذکر خاص غریب نواز کے خاندان والوں کو ہی ملتا ہے۔ میرے پاس کئی عامل اور مرشد آتے ہیں وہ ذکر پوچھنے کے لئے۔ مگر میں ان کو نہیں بتاتا اور ان کا کہنا ہے کہ قربانی بھی جائز نہیں۔ کیوں کہ قربانی حضرت ابراہیمؑ نے کی ہے کیا میدان حشر میں ہم کو بچانے ابراہیمؑ آئیں گے؟ اور حج بھی جائز نہیں۔ یہ بھی ابراہیمؑ کی پیروی کرنا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ ہر مسلمان کو مرید ہونا چاہئے ورنہ وہ مسلمان نہیں اس کا رہبر شیطان ہے۔؟ ایسے لوگ دوسروں کو نماز، روزہ اور حج سے دور کر رہے ہیں۔

ہماری آپ سے ادباً گزارش ہے کہ یہ سوالوں کا جواب ضرور دیں اور رسالے میں ہی دیں۔ تاکہ دوسروں کو بھی معلوم ہو۔ کسی قریبی شمارے میں جواب دے کر گمراہ لوگوں کو راستہ دکھایئے اور حقیقت پر سے پردہ اُٹھایئے۔ ہم لوگ آپکے بہت مشکور رہیں گے۔ خط بہت لمبا ہوگیا ہے۔ ہم لوگ آپ سے تہہ دل سے معافی چاہتے ہیں۔

جواب

اس امت کو گمراہ کرنے میں جتنا رول دنیادار قسم کے مولویوں نے ادا کیا ہے اتنا رول تو ان لوگوں نے بھی ادا نہیں کیا جو اسلام کے دشمن سمجھے جاتے ہیں اور جب سے ہماری دنیا میں اس طرح کے پیروں اور مرشدوں نے جنم لیا ہے تب سے شیطان کی ذمہ داریاں کم ہوگئی ہیں اس نے بھی اب آرام کی ٹھان لی ہے شیطان کو یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ جو کام میرا تھا اس کی ٹھیکیداری دنیادار قسم کے مولویوں، مرشدوں اور پیروں نے لے لی ہے تو پھر شیطان ہی کو کیا غرض ہے جو وہ انسان کو گمراہ کرنے اور اللہ کے بھولے بھالے بندوں کو صراط مستقیم سے بھٹکانے کی زحمت اٹھائے۔ یہ سارے کام تو پیر اور مرشد کر رہے ہیں اور زیادہ کامیابی کے ساتھ کر رہے ہیں۔

نماز کا نہ پڑھنا اتنا بڑا گناہ نہیں ہے جتنا بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان نماز کو بے حیثیت سمجھے اور ترک نماز کی باقاعدہ تحریک چلائے اور لوگوں کو باقاعدہ نماز نہ پڑھنے کی تلقین کرے۔ نماز نہ پڑھنے سے بھی انسان کفر کے قریب ہوجاتا ہے جیسا کہ احادیث رسولؐ میں پوری وضاحت کے ساتھ یہ ارشاد فرمایا گیا کہ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔ ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ لَاتُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ وَلَا تَتْرُکُو الصَّلٰوۃَ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْخَرَجَ مِنَ الْمِلَّۃِ۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز مت چھوڑو۔ جس نے نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا وہ شخص ملت اسلامیہ سے خارج ہوگیا۔

ایک حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اسلام اور کفر کے درمیان نماز ہی حد فاصل ہے۔ اس طرح کی احادیث کے پیش نظر حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کی رائے یہ ہے کہ نماز کا تارک بدترین قسم کا فاسق اور گناہگار

ہے اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کی رائے یہ ہے کہ جس نے نماز کو ترک کر دیا وہ مطلق کافر ہو گیا۔

کسی مسلمان کا یہ کہنا کہ نماز پڑھنے سے کیا فائدہ صرف کفر اور معصیت ہی نہیں ہے بلکہ عقل کا دیوالیہ پن بھی ہے۔ رہے ایسے پیر و مرشد جو نہ خود نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو پڑھنے دیتے ہیں تو ایسے لوگ درحقیقت شیطان کے سگے بھائی ہیں۔ انہیں بزرگ یا کسی لائق سمجھنا کانٹے کو پھول سمجھنے اور اندھیرے کو اجالا سمجھنے کے مترادف ہے۔

خدا ہی جانے مذکورہ صاحب کس ذکر کی بات کر رہے ہیں ذکر اللہ کا بھی ہوتا ہے اور ذکر شیطان کا بھی کیا جاتا ہے۔ کوئی شخص اگر یہ دعویٰ کر رہا ہو کہ وہ ہر وقت یاد میں مشغول رہتا ہے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ یاد سے مراد یادِ خداوندی ہے۔ یاد تو کسی کی بھی آسکتی ہے اور یاد تو کسی کو بھی کیا جاسکتا ہے، یاد دوستوں کو بھی کیا جاسکتا ہے اور یاد تو دشمنوں کی بھی آسکتی ہے۔ جب تک یہ وضاحت نہ ہو کہ یاد کرنے والا کسے یاد کر رہا ہے بات کیسے سمجھ میں آئے گی بالکل یہی معاملہ ذکر کا بھی ہے۔ ذکر انسان دوستوں کا بھی ہوسکتا ہے اور ذکر دشمنوں کا بھی ممکن ہے اور ذکر فرعون اور شداد اور نمرود کا بھی ممکن ہے اور ذکر دیوی دیوتاؤں اور ہامان و ہنومان کا بھی ممکن ہے۔ ذکر محض سے یہ کیسے پتہ چلے گا کہ مراد کس کا ذکر ہے ممکن ہے کہ آپ نے جن صاحب کا ذکر چھیڑا ہے وہ مسلمان ہی نہ ہو اور کسی دیوی دیوتاؤں کا ذکر کرتے ہوں۔ جب ہی تو وہ ذکر سے پردے نہیں ہٹا پا رہے ہیں ایسے لوگ غریب نوازؒ اور ان کے خاندان کو بدنام کرتے ہیں کیونکہ غریب نواز عمر بھر اپنے اللہ کے مطیع اور فرماں بردار رہے اور ان کے ہاتھوں پر لاکھوں غیر مسلمین نے اسلام قبول کیا ہے اور ان سے بیعت ہو کر اللہ کی اور رسول کی اطاعت کا راستہ اختیار کیا ہے۔

افسوس کی بات ہیکہ آج غریب نواز کے چاہنے والے اور ان سے اپنا رشتہ ثابت کرنے والے لوگ نماز اور دوسری عبادات کی مخالفت کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور اس شیطانی حرکت کو پیری مریدی کا جزو ثابت کر رہے ہیں۔

اگر پیری مریدی ہمیں عبادات سے روکنا سکھاتی ہے تو اس پیری مریدی کو دور سے سلام کرنے ہی میں عافیت ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ پیری مریدی انسان کے اندر عبدیت اور بندگی کے جوہر پیدا کرتی ہے اور انسان کو تقوے اور پرہیزگاری پر اکساتی ہے جو لوگ سچ مچ کے پیر ہوتے ہیں وہ اپنے مریدوں کو نماز پنجگانہ کی بطور خاص ہدایت کرتے ہیں اور دوسری عبادات اور خدمت خلق کی بھی ترغیب دیتے ہیں اور گناہوں سے مجتنب رہنے کی تاکید کرتے ہیں لیکن دنیادار قسم کے پیر جو بطور پیشہ پیری مریدی کا دھندہ اپنائے ہوئے ہیں ان کا عالم کچھ ایسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان کیا ہے۔ نہ خود خدا سے ڈرتے ہیں نہ اللہ کے بندوں کو خدا سے ڈرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ خود بھی تارک الصلوٰۃ ہوتے ہیں اور اپنے مریدوں کو بھی نماز سے دور رہنے کی ترغیب دیتے ہیں ایسے پیروں سے اللہ تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور ان کا سایہ بھی امت مسلمہ پر نہ پڑے تو بہتر ہے۔

مذکورہ صاحب کا یہ فرمانا کہ قربانی تو حضرت ابراہیمؑ نے کی تھی اور حج بھی انہوں نے ہی کیا تھا۔ اور مسلمانوں کو ان کی اتباع کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے خیال سے یہ صرف ایمان سے دوری ہی نہیں بلکہ اس طرح کی باتیں کرنے میں عقل کی کمی بھی محسوس ہوتی ہے ایسا لگتا ہے کہ یہ صاحب علم و عقل سے بالکل ہی محروم ہیں۔ اور دینی تعلیم کے رسالے بھی انہیں پڑھنے کی توفیق نہیں ہوسکی ہے۔ ہمارے خیال میں معمولی عقل اور معمولی سی تعلیم کی موجودگی میں ایسی باتیں کرنا ممکن نہیں ہے۔ ایسی باتیں وہی کرسکتا ہے جو عقل سے بھی محروم ہو اور اسلام کی بنیادی تعلیمات سے بھی۔ ہم ایسے لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل سلیم دے اور ان کی غلط سلط باتوں سے سیدھے سادے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

یہ ہمارے مفتی حضرات

سوال از: جمشید عالم ــــــــــ پورنیہ (بہار)

امید کرتا ہوں مزاج گرامی اچھے ہوں گے۔ میں تقریباً ایک سال سے آپ کے رسالے کا خریدار ہوں۔ تقریباً مجھے سارے ہی مضامین پسند آتے ہیں۔ ان دنوں میری نظروں سے کتب خانہ نعیمیہ دیوبند سے شائع ہونے والی ایک کتاب جو مولانا یوسف لدھیانوی کی لکھی ہوئی "آپ کے مسائل اور ان کا حل" جو کہ شاید پانچ جلد میں شائع ہوئی ہے اسی کتاب کے پہلے حصے کے صفحہ (۳۶۸) سے صفحہ (۳۷۱) پر نظر پڑی جس میں ستاروں کا علم، علم نجوم پر اعتقاد کفر، برجوں اور ستاروں میں کوئی ذاتی تاثیر نہیں اور علم الاعداد پر یقین رکھنا گناہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ پڑھ کر کچھ عجیب سی کیفیت ہوئی۔ سوچنے پر مجبور ہوا کہ آپ کے رسالے میں جو ان چیزوں کے بارے میں اعلانیہ تصدیق کی جاتی ہے کس بنا پر درست ہے۔ ویسے

ناچیز آپ کے قلم کی داد دیتا ہے فن خطاطی میں واقعی آپ کا جواب نہیں۔

امید کرتا ہوں ناچیز کے خط کا جواب مع تفصیل حقائق پر مبنی دینگے۔

جواب

جس کتاب کا آپ نے ذکر کیا ہے اور اس کتاب کے کچھ تراشے بھی آپ نے بھیجے ہیں یہ ہماری نظروں سے نہیں گزرے۔ تراشے پڑھ کر یہ اندازہ ہوا کہ یہ کتاب جن مفتی صاحب کی لکھی ہوئی ہے ان کے علم میں توسع اور گہرائی نہیں ہے اور مفتی صاحب کے علم میں جب تک توسع اور گہرائی نہیں ہوگی وہ غیر معمولی مسائل پر حکیمانہ گفتگو کرنے کا مجاز نہیں ہوسکتا۔ لیکن آج جو لوگ مفتی بن کر افتاء کے منصب پر قائم ہیں وہ سب اپنے اپنے مسلک کی زلف گرہ گیر کا شکار ہیں اور کسی نہ کسی مدرسے کے ملازم ہیں۔ ملازمت اور احساس ملازمت انہیں اس قابل نہیں چھوڑتا کہ وہ کھل کر عادلانہ طور پر کچھ کہہ سکیں۔ چنانچہ ہر مدرسے کا مفتی یا تو جواب اتنے مبہم انداز میں دے گا کہ عقل مندوں کی پوری ٹیم بھی اس کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہے گی۔ عوام کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے بھی یہ مفتی حضرات عربی زبان کا بے جا استعمال کرنے سے باز نہیں آتے۔

مثلاً یہ فرمائیں گے وکذا فی الشامی درواہ البخاری وھذا جواب صحیح۔ جہاں یہ خود اپنے جواب سے مطمئن نہیں ہوتے وہاں یہ لکھ کر پیچھا چھڑا لیتے ہیں واللہ اعلم بالصواب وغیرہ جیسے انداز دراصل راہ فرار کے انداز ہوتے ہیں۔ لیکن یہ انداز فرار چونکہ عالمانہ ہوتا ہے لہٰذا لوگ اس سے مرعوب بھی ہوتے ہیں اور محظوظ بھی۔

آپ نے کتاب کے جو تراشے روانہ کئے ہیں انہیں دیکھ کر یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ یہ کتاب فرضی سوالات پر مشتمل ہے گویا کہ مفتی صاحب نے خود ہی سوال قائم کر کے خود ہی جواب دیا ہے۔ یہ انداز بہت پرانا اور بہت ہی بچکانہ انداز ہے اس طرح کے انداز سے تعلیم الاسلام پڑھنے والے بچے تو شاید مطمئن ہو جائیں لیکن وہ حضرات کیسے مطمئن ہوسکتے ہیں جن کی عقل سن بلوغ کو پہنچ چکی ہو۔

آپ نے جو تراشے روانہ کئے ہیں ان میں سب سے پہلا سوال دست شناسی سے متعلق ہے جسے مفتی صاحب نے بلا دلیل ناجائز قرار دیا ہے۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے ستاروں کے علم سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ستاروں کا علم یقینی نہیں اور پھر ستارے بذات خود مؤثر بھی نہیں۔

ہم مفتی صاحب سے یہاں یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ علم وحی کے علاوہ دنیا کا کونسا علم یقینی ہے اور دنیا کی کونسی چیز مؤثر بالذات ہے اور مؤثر اس کائنات میں بلکہ دونوں جہاں میں صرف حق تعالیٰ کی ذات گرامی ہے ان کی ذات گرامی کے ماسوا کوئی بھی ذات اور کوئی بھی چیز مؤثر بالذات نہیں ہے۔ دوا بھی مؤثر بالذات نہیں ہوتی۔ لیکن دوا کھانے کو کون حرام سمجھتا ہے؟

مفتی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ اسلام کے نقطۂ نظر سے چوبیس گھنٹے میں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے لیکن اسلام میں اس کی کوئی تعیین نہیں کی گئی۔ یہ بات اسلامی نقطۂ نظر سے بالکل غلط ہے۔ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق عصر اور مغرب کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے اس کے علاوہ شب کا آخری حصہ بھی مقبولیت کا درجہ رکھتا ہے اور بے شمار روایات سے تہجد کے وقت کی مقبولیت ثابت ہے۔

مفتی صاحب کا یہ فرمانا کہ دعا کی قبولیت کے لئے وقت کی تعیین نہیں کی گئی۔ قطعاً لاعلمی کی بات ہے جسے وہ علم سمجھ کر بیان کر رہے ہیں۔

نحوست سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا ہے کہ اسلام میں نحوست کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ ہمارے خیال سے یہ بات بھی کم علمی کی دلیل ہے۔

حق تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم میں یہ ارشاد فرمایا ہے فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ (حٰم سجدہ، آیت: ۱۶) ہم نے ان پر بڑی زور کی ہوا بھیجی ایسے دنوں میں جو نحوست اور مصیبت کے دن تھے۔

اس آیت کے ہوتے ہوئے کسی بھی عالم اور مفتی کا یہ فرمانا کہ اسلام میں نحوست کا کوئی تصور ہی موجود نہیں ہے کم علمی کی بات ہے۔ حق تعالیٰ نے اس دنیا میں جب مبارک چیزیں پیدا کی ہیں تو ان کو ممتاز کرنے کے لئے منحوس چیزوں کو بھی پیدا کیا ہے تا کہ مبارک چیزوں میں امتیاز ہوسکے۔ اگر غیر مبارک چیزوں کا خالق خدا کے سوا کسی اور کو مانیں گے تو سب سے بڑا شرک ہوگا اس لئے کہ اس کائنات کی ہر اچھی بُری چیز کا خالق ایک ہی ہے اسی نے مبارک چیزیں پیدا کی ہیں اور اسی نے منحوس۔ اور جب منحوس چیزیں اس دنیا میں موجود ہیں تو ان کا تصور بھی اسلام میں موجود ہے۔ البتہ اسلام چونکہ اللہ کے بندوں کو توہمات سے بچانا چاہتا ہے اس لئے وہ نحوست نحوست کی رٹ لگانے کو پسند نہیں کرتا لیکن وہ نحوست کا کلیۃً

انکار بھی نہیں کرتا اور انکار کرتا تو نحوست کا تذکرہ کسی بھی انداز میں قرآن میں موجود نہ ہوتا۔

رہی یہ بات کہ جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے اس نے کوئی بات پوچھی تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی تو یہاں بھی مفتی صاحب نے یا تو بات کو سمجھا نہیں ہے یا پھر جان بوجھ کر مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں جن نجومیوں کے پاس جانے سے صحابہ کو روکا تھا وہ سب کے سب مشرک تھے اور مشرکانہ ذہن پیدا کرنے کی تحریک چلایا کرتے تھے ان کا فال نکالنے کا طریقہ اور ستاروں کی چالوں سے مستقبل کی باتیں بتانے کا انداز قطعاً مشرکانہ تھا اور وہ اس سلسلہ میں غیر اللہ سے استمداد کیا کرتے تھے جو قطعاً کفر و شرک کا درجہ رکھتا ہے لیکن یہ سمجھنا کہ علم نجوم کا تمام سرمایہ درجۂ شرک کی حیثیت رکھتا ہے، عالمانہ قسم کی جہالت ہے اور اس جہالت کا کوئی فائدہ امت کو پہنچنے والا نہیں ہے بلکہ اس جہالت سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ حق تعالیٰ کی صناعی اور حکمت عملی کو عبث سمجھنے کی حماقتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

قرآن حکیم میں حق تعالیٰ نے بار بار کائنات میں تدبر کرنے کا حکم دیا ہے۔ ستارے اور انسانی ہاتھ اسی کائنات کا ایک حصہ ہیں۔ ستاروں کی استقامت اور رجعت اسی کائنات کا اہم گوشہ ہے جسے حق تعالیٰ نے اپنی مخصوص حکمتوں کے ساتھ بنایا ہے اور اس کائنات میں کوئی ایک ذرہ بھی عبث اور بے فائدہ نہیں پیدا کیا گیا۔

انسانی جسم میں انسانی ہاتھ کی بناوٹ بھی حق تعالیٰ کی حکمت عملی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور فطرت کے رازوں سے خفیہ انداز میں پردے ہٹاتی ہے۔ حق تعالیٰ نے ہر ہاتھ میں ایک انگوٹھا اور چار انگلیاں بھی کسی مقصد کے لئے پیدا کی ہیں اس کے مقاصد ایک نہیں بے شمار ہو سکتے ہیں اور اس سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جس طرح چار انگلیاں ایک انگوٹھے کے ساتھ ہیں اسی طرح ایک مرد چار نکاح کرکے چار عورتوں کو اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے۔

ہاتھ کی سختی اور نرمی سے ہاتھ کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے ہاتھ کے لمبے اور موٹے ہونے سے انسان کی شخصیت اور مزاج کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ انسان کی ہتھیلی میں جو لکیریں ہیں وہ ساری دنیا کے انسانوں کی ایک جیسی کیوں نہیں ہیں۔ اور ہر انسان کے دائیں ہاتھ کی لکیریں اسکے بائیں ہاتھ کی لکیروں سے مختلف کیوں ہوتی ہیں، پھر یہ لکیریں حالات کے ساتھ کیوں بدلتی رہتی ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایک لکیر دھندلی پڑ جاتی ہے اور اس کی جگہ دوسری لکیر ابھرنے لگتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض لکیریں بالکل معدوم ہو جاتی ہیں اور بعض نئی لکیریں ان کی جگہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان باتوں کا ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ خواہ مخواہ ہے اور یہ سب کچھ بے مقصد ہے اگر کہنے والا یہی کہتا ہے تو وہ خدا پر بے مقصد کام کرنے کی تہمت لگاتا ہے جب کہ اسلامی عقیدہ بہت شدت کے ساتھ اس بات کا قائل ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک چیز بھی بغیر کسی مقصد کے پیدا نہیں کی۔

ہاتھ کی لکیروں اور پامسٹری کا علم اگر حد سے تجاوز کر جائے اور آنے والی کل کی باتیں معلوم کرنے اور انہیں پھیلانے کی تحریک چلائے تو بلاشبہ اس سے اسلامی عقیدے پر حرف آتا ہے۔ اس سلسلے میں پہلی ٹھوس بات تو یہ ہے کہ ہاتھ کی لکیروں کا علم دوسرے علوم کی طرح حتمی اور یقینی نہیں ہوتا ہے اس سے اسطرح اندازے کئے جاسکتے ہیں جس طرح ایکسرے مشین سے جسم کے اندرونی حصو کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور جس طرح ایکسرے کی مشین غلط رپورٹ بھی پیش کر دیتی ہے اسی طرح ہاتھ کی لکیروں کا علم رکھنے والا بھی غلطی کر سکتا ہے اس لئے اگر کوئی بھی پامسٹر یہ دعویٰ کرے کہ وہ جو کچھ بتائے گا مستقبل میں من وعن اور حرف بحرف ایسا ہی ہوگا تو بلاشبہ اس کا یقین رکھنے والا گنہ گار ہوگا۔ کیونکہ آنے والے کل کا صحیح علم صرف باری تعالیٰ کو ہے۔ لیکن کسی بھی علم کے ذریعہ اگر کچھ اندازے کرکے انسان زندگی کے اقدامات کرتے ہوئے احتیاط کو ملحوظ رکھے اور اللہ کی دی ہوئی عقل سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے اور یہ یقین اس کے دل میں جاگزیں ہو کہ ہر چیز اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ اسباب وعلل کی اس دنیا میں صحیح اور غلط اسباب کی ایک حقیقت ہے البتہ نتائج اللہ کے اذن کے پابند ہوتے ہیں تو یہ سوچ اور فکر اسلامی عقائد سے ہرگز ہرگز نہیں ٹکراتی بلکہ وہ سوچ جو مفتی صاحب جیسے لوگوں کی سوچ ہے۔ اسلامی عقائد سے ٹکراتی ہے اور حق تعالیٰ پر بے مقصد کام کرنے کے الزامات عائد کرتی ہے۔

علم نجوم کی ایک حقیقت ہے اس کو بے بنیاد وہی لوگ ثابت کر سکتے ہیں کہ جنہوں نے قرآن حکیم کی کسی ایک تفسیر کا مطالعہ بھی بغور نہ کیا ہو۔

قرآن حکیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے اور اس واقعہ میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ کسی نجومی نے فرعون کو بتا دیا تھا کہ آپ کے ملک میں ایک ایسا لڑکا پیدا

ہوگا جو آپ کے زوالِ سلطنت کا ذریعہ بنے گا۔ چنانچہ فرعون نے اپنی پوری طاقت لڑکوں کو ختم کرنے میں صرف کردی لیکن نجومی کی بات صحیح ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور فرعون کے گھر ہی میں ان کی پرورش ہوئی اور پیش گوئی کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی غارت گری کا سبب بنے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نجومی صرف بکواس نہیں کرتا وہ ستاروں کی چالوں سے اور حق تعالیٰ کی پیدا کردہ دوسری حقیقتوں کا جوڑ توڑ کر کے جو جائزہ تیار کرتا ہے اس میں اگرچہ خطا کا امکان ہوتا ہے لیکن وہ علمی طور پر درست بھی ہو سکتا ہے اور درست ہوتا بھی ہے۔

ایک دم تمام باتوں کا انکار کر دینا اور ہر بات کو بدعقیدگی سے جوڑ دینا بجائے خود ایک قسم کی بدعقیدگی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے علماء کسی بات کی تہہ میں جانے کے بجائے سطحی فکر کے ساتھ مکھی پر مکھی مارنے ہی کو تقویٰ سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات پر نہ غور و فکر کرتے ہیں اور نہ اس کی حکمت عملی کی گہرائیوں میں جانے کی زحمت کرتے ہیں او رجس چیز کا انہیں علم نہیں ہوتا اسکو مشرکانہ بتا کر اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں اس طرح کے وطیروں سے مسلمانوں کو فائدہ نہیں نقصان پہنچا ہے۔ اللہ سب کو عقل سلیم دے اور اس تقوے سے محفوظ رکھے جو بجائے خود ایک وہم ہے اور نقصان دہ ہے۔

بچوں کے نام رکھنے کی حکمت

سوال از: حکیم محمود خاں ـــــــــ ٹونک، راجستھان۔

عرض ہے کہ ماہ ستمبر ۹۸ء کے زیر نظر طلسماتی دنیا کے صفحہ (۴۳) پر "نام اور اعداد کی بحث" کے ضمن میں آپ نے اپنے جواب میں صفحہ (۴۴) میں دوسرے پیراگراف میں تحریر فرمایا ہے کہ (نام رکھتے وقت) اتنا اہتمام تو کر لینا ہی چاہئے کہ نام کا مفرد عدد تقدیر کے عدد کے مطابق ہو پھر آگے لکھا ہے کہ ہرگز ہرگز یہ غلطی نہیں کرنی چاہئے کہ نام کا مفرد عدد تقدیر کے عدد کا دشمن ہو جہاں ایسا ہوتا ہے وہاں زندگی الجھنوں و دشواریوں سے آخری حد تک بھری رہتی ہے۔ پھر آخری پیراگراف ہے کہ بہر کیف اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ بچے کی تاریخ پیدائش کے حساب سے جو عدد بنتا ہے نام کا مفرد عدد بھی وہی ہو اور آخری احتیاط یہ ہے کہ بچے کا نام ایسا نہ رکھیں جس کا مفرد عدد بچے کی تقدیر سے ٹکراتا ہو۔

محترم اس سے پہلے بھی بارہا آپ نے اس بات پر زور دیا ہے اور مشورہ دیا ہے کہ نام کا مفرد عدد تقدیر (تاریخ پیدائش) کے مفرد عدد سے ہم آہنگ نہ ہو اس سلسلے میں براہ کرم صحیح طور پر اپنی قیمتی رائے سے رہنمائی فرمائیں۔

ستمبر ۹۸ء کے شمارے میں مثال دے کر سمجھا دیا تھا کہ بچے کا نام کس طرح رکھنا چاہئے۔ یہاں اختصار کے ساتھ ایک بار پھر اس کی وضاحت کی جاتی ہے۔

مثلاً اگر کوئی بچہ ۱۲ر دسمبر ۹۹ء میں پیدا ہوا تو سب سے پہلے تاریخ پیدائش کے اعتبار سے دیکھیں کہ مفرد عدد کیا بنتا ہے ہم نے اس تاریخ کو باہم جمع کیا۔ ۱۲+۱۲+۱۹۹۹ء=۲۰۲۳ تو مجموعی ٹوٹل دو ہزار تیئس آیا۔ اس ٹوٹل کا مفرد عدد سات ہے۔ اسلئے ہمیں ۱۲ر دسمبر ۹۹ء میں پیدا ہونے والے بچے کا نام ایسا رکھنا چاہئے جس کا مفرد عدد سات ہو۔ حارث، عاطف، عباس، نوید وغیرہ سات عدد کے نام ہیں ان ناموں میں سے کسی کو ترجیح دیں۔

۲۳ر نومبر سے ۲۲ر دسمبر کا زمانہ برج قوس کا زمانہ ہے۔ اور برج قوس سے متعلق حرف ف ہے۔ اگر ف سے شروع ہونے والا کوئی نام رکھیں، مثلاً فخر، فرخ وغیرہ تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔

نام رکھنے میں سب سے پہلے اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ نام کے معنی اچھے ہوں اور مشرکانہ نہ ہوں۔ دوسری بات یہ ملحوظ رکھنی چاہئے کہ نام مختصر ہو طویل نام انسان کی شخصیت پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ تیسری بات یہ ملحوظ رکھنی چاہئے کہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اور نام کا مفرد عدد ایک ہی ہو۔ چوتھی بات یہ ملحوظ رہے تو بہتر ہے کہ جو بھی بچے کا برج ہو اس کے متعلق حروف سے شروع ہونے والے ناموں کو ترجیح دیں۔ اگر سات عدد کے ناموں میں کوئی نام پسند نہ ہو تو پھر سات سے ہم آہنگ اور مساوی اعداد کے ناموں کو ترجیح دیں۔ سات کے مساوی اعداد ۲، ۳، ۶ ہیں۔ ان اعداد کے نام بھی انشاء اللہ مبارک ثابت ہوں گے ان میں بھی ان ہی ناموں کو فوقیت دیں جو ف سے شروع ہونے والے ہوں اور سات عدد والے بچوں کا بھول کر بھی ایسا نام تجویز نہ کریں۔ جس کا مفرد عدد ایک یا نو بنتا ہو کیونکہ یہ دونوں عدد سات عدد کے دشمن عدد ہیں۔

یہ تمام باتیں ملحوظ رکھنے کے بعد بھی یہ یقین رکھیں کہ اس دنیا میں اچھا یا برا جو کچھ بھی سامنے آتا ہے وہ اللہ کے حکم اور مرضی سے سامنے آتا ہے کبھی کبھی اچھے نام والے بھی پریشانیاں جھیلتے ہیں اور کبھی کبھی برے نام

والے لوگ بھی موج اڑاتے ہیں۔

اس دنیا کی ہر چیز اذن خداوندی کی پابند ہے لیکن دوسری بے شمار چیزوں میں احتیاط، مصلحت اور حکمت کالحاظ رکھ کر قدم اٹھاتے ہیں اسی طرح نام رکھنے کے معاملے میں بھی ہمیں کچھ باتوں کالحاظ رکھنا چاہئے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ چودہ سو برس بعد بھی پوری امت کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ اس میں اپنے بچوں کے نام رکھنے کا سلیقہ بھی پیدا نہیں ہوا الٹے سیدھے نام رکھ دیتے ہیں بعض لوگ اردو ڈائجسٹوں کی کہانیوں کے جو کردار ہوتے ہیں ان ہی میں نام پسند کر لیتے ہیں بعض لوگ اپنے وزن پر اپنے بچوں کا نام رکھنے کو فوقیت دیتے ہیں اگر مذکورہ باتوں کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ باپ دادا کے نام سے وزن بھی مل جائیں تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں لیکن صرف وزن کے چکر میں پڑ کر کوئی غیر مبارک نام رکھ دینا عقل مندی نہیں ہے۔

دسمبر ۹۸ء کے شمارے میں علم الاعداد کے کالم میں ہم نے اعداد کا چارٹ شائع کیا تھا کہ کونسا عدد کس عدد کا دوست اور کونسا عدد کس عدد کا دشمن ہے۔ اس تفصیل کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں اور نتائج ہمیشہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دیں۔

علماء اور علم نجوم

سوال از: غفار قادر ________ جنتور۔

وہ لوگ جو تعویذ، اوراد اور عملیات کے ذریعہ خدمت خلق کر رہے تھے وہ لوگوں کے سامنے ذلیل وخوار تھے۔ خالص مادّی وسائل جن کا مذہب وایمان تھا۔ انہیں مادہ پرستانہ لوگوں کی طعن وتشنیع کا ہدف بننا پڑتا تھا۔ مگر حق پر ہوتے ہوئے بھی یہ روحانی لوگ بھیگی بلی بنے رہے تھے کیونکہ قرآن حدیث کی روشنی میں اپنی بات ثابت کرنے کا انہیں سلیقہ نہیں تھا۔ طلسماتی دنیا نے میدان میں آکر انہیں تحفظ فراہم کیا اب وہ ہر ایک کو منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں۔ مگر ایک بات اب بھی کھٹکتی ہے اور مجھ جیسے لاکھوں لوگوں کو بھی کھٹکتی ہوگی اس لئے اس کا جواب بھی لاکھوں لوگوں کی تشفی کردے گا اور لاکھوں مخالفین کے منہ بند کردے گا۔

کسی بھی دنیاوی مسئلے کو اگر ہم حل کرنے بیٹھیں تو علم نجوم اس کی بنیاد ہے۔ سعد اور نحس وقت فلاں سیارے کی حکمرانی میں یہ عمل کریں۔ فلاں سیارے کی حکمرانی میں تباہی وبربادی کا عمل کریں فلاں وقت حب کیلئے درست ہے، فلاں دشمنی کے لئے۔ تعویذ لکھنے کے لئے بھی اوقات کی شرط ہے کسی کا برج، سیارہ دیکھنا ہو، شریک حیات کا انتخاب کرنا ہو، شادی بیاہ کی تاریخ میں قمر در عقرب کو تو بڑے سے بڑا ناستک بھی مانتا ہے۔ غرض اگر باریکی سے جائزہ لیا جائے تو ہم پائیں گے کہ ہماری ساری زندگی علم نجوم کی مرہون منت ہے۔

سال میں آنے والی تین مقدس راتیں شب قدر، شب برات، اور شب معراج ہے۔ ان تین راتوں میں مسجد کی طرف کبھی نہ پھٹکنے والا بھی اس دن خاص اہتمام سے مسجد میں آتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے، تلاوت کرتا ہے اس کے بعد بڑی عقیدت سے مولانا کا بیان سننے بیٹھ جاتا ہے۔ مولانا پہلے ان راتوں کی فضیلت بیان کرتے ہیں۔ نوافل وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد یہ ضرور کہتے ہیں کہ آج کی رات میں تمام کی بخشش ہوجائے گی مگر تین اشخاص کو اللہ تعالیٰ آج کی رات بھی نہیں بخشے گا۔ وہ تین اشخاص یہ ہیں۔

ماں باپ کا نافرمان، سودخور، اور نجومی جب کہ عملی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ علم نجوم کے بغیر ہم سانس بھی نہیں لے سکتے۔ خود ان مولانا کے گھر میں شادی بیاہ ہو تو وہ سب سے پہلے قمر در عقرب ضرور دیکھیں گے۔ سعد ونحس اوقات میں تعویذ وغیرہ لکھیں گے۔ غرض کوئی بھی کام علم نجوم سے ہٹ کر نہیں کریں گے۔ مگر دوران تقریر یہ فتویٰ ضرور داغیں گے کہ نجومی کی بخشش نہیں۔

پوچھنا صرف یہ ہے کہ یہ تضاد کیوں؟ آخر نجومی کی تعریف کیا ہے، منجم کسے کہیں گے۔ شادی بیاہ کے وقت یہ احتیاط برتنا کہ کہیں دشمن سیارے والے میاں بیوی ایک چھت کے نیچے نہ آجائیں کیا علم نجوم نہیں ہے۔

بہر حال اس بے چارے نجومی کی تشریح ضرور کردیں تاکہ مجھ جیسے اور بہت سارے لوگوں کی تشفی ہوسکے۔

وہ زمانے تو لد گئے جب علماء کسی بھی معاملے میں تحقیقات کی زحمت اٹھاتے تھے اور کسی بات کو منقح کرنے کے لئے کتابوں کی ورق گردانی کیا کرتے تھے آج کل کے علماء لکھنے پڑھنے کی صلاحیت کھو بیٹھے ہیں صرف نام کے مولوی ہیں اور دین کے بنیادی چیزوں سے بھی وہ نابلد ہیں ایسے علماء بالعموم لکیر کے فقیر ہوتے ہیں اور ان کی زندگی اس مینڈک کی سی ہوتی ہے جو ایک کنوئیں ہی میں کائنات کو سمجھ لیتا ہے الا ماشاء اللہ کوئی بھی دور کتنا بھی گیا گزرا کیوں نہ ہو باصلاحیت اور صاحب ہوش وحواس علماء سے خالی نہیں رہا ہے۔ خال خال ہی سہی۔ ہر دور میں ایسے علماء بھی موجود رہے ہیں کہ جو عقائد اسلامی کو پیش نظر رکھتے ہوئے دنیا کے سارے

علوم کو اہمیت دیتے ہوں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہوں۔

سائنس کی بھی علماء نے ایک زمانے میں بہت مخالفت کی اور اس کو اسلام کا حریف سمجھا لیکن بعد میں یہ اندازہ ہوا کہ سائنس سے اسلام کی حقانیت ثابت ہوتی ہے۔ صدیوں پہلے کے لوگ یہ بات سنتے تھے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کا عکس وہاں موجود رہتا ہے اور قیامت تک اس کی تصویر محفوظ کرلی جاتی ہے تاکہ انکار گناہ کی صورت میں اس کو اس کی آنکھوں سے اس کے گناہ کا مشاہدہ کرایا جاسکے۔ جب کیمرہ ایجاد ہوا تو اس وقت یہ بات بآسانی سمجھ میں آگئی کہ انسان کی تصویر کھینچی جاسکتی ہے اور جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کی جاسکتی ہے اس کے بعد پھر وہ جب چلتی پھرتی تصویروں کے کیمرے ایجاد ہوئے تو یہ بات بھی سمجھ میں آگئی کہ اسلام کا یہ دعویٰ بھی حق بجانب ہے کہ انسان خود اپنی آنکھوں سے خود کو گناہ کی طرف چلتے ہوئے گناہ کا مرتکب ہوتے ہوئے دیکھ سکتا ہے۔

صدیوں پہلے کون اس بات کا ادراک کرسکتا تھا کہ انسان کی چلتی پھرتی تصویر اتاری جاسکتی ہے جو لوگ فلموں میں ڈراموں میں کام کرتے ہیں ان کے مرنے کے برسہا برس کے بعد بھی آپ انہیں اس طرح دیکھ سکتے ہیں جس طرح وہ زندہ ہوں۔ ان کی ایک ایک ادا قیامت تک ریکارڈ رہتی ہے اسی طرح ہر انسان کی پوری زندگی کا ریکارڈ اور اس کی ایک ایک حرکات وسکنات محفوظ رہتی ہیں اور انکار کی صورت میں حق تعالیٰ قیامت کے دن ان کی فلم انہیں چلا کر دکھائیں گے کہ لو اپنی آنکھوں سے اپنی نقل وحرکت کا مشاہدہ کرو۔ ٹیپ ریکارڈ کے ایجاد ہونے سے پہلے کون اس بات کا اندازہ کرسکتا تھا کہ انسان کی آواز محفوظ کی جاسکتی ہے اور برسہا برس کے بعد بھی۔ حد یہ ہے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی آواز کو سنا جاسکتا ہے اسی طرح کی اور بھی بہت سی مثالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سائنس نے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔ سائنس اسلام کے منافی نہیں ہے۔

معراج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی جاتی تھی اور عقل پرست لوگ اس کو امر محال ثابت کیا کرتے تھے لیکن جب لوگ چاند تک پہنچ گئے تو معراج رسولؐ والی بات اہل عقل کے نزدیک امر محال نہ رہی۔

ٹیلی فون، انٹرنیٹ جیسے آلات نے وحی کی حقانیت کو ثابت کردیا ہے اور اسی کے ذریعہ بے شمار امور نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام ایک برحق مذہب ہے اور اس کی تائید وتصویب سائنس بھی کرتی ہے۔ اسی طرح علم نجوم اور علم الاعداد جیسے موضوعات بھی اسلام کی حقانیت اور برتری کو ثابت کرتے ہیں۔ لیکن محتاط علماء نے ان موضوعات کے بعض حصوں کو ناجائز بتایا ہے اس لئے ان موضوعات کے ہر ہر جزو کو بالخصوص اس جزو کو جو مطلقاً غیب کی باتیں بتاتا ہے قابل ترک قرار دیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مسعود میں نجومی اور کاہن لوگ مشرکانہ عقائد رکھتے تھے اور اس لائن کی افراط وتفریط کا شکار تھے اور قطعی طور پر گمراہ اور بدعقیدہ بھی تھے ان سے ملنے میں اپنے عقائد اور اپنی پاکیزہ سوچ وفکر کے غارت ہوجانے کا خطرہ رہتا تھا اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملنے کی ممانعت بڑی شدومد کے ساتھ کی تھی تاکہ صحابہ کرامؓ ایسے لوگوں کے دروں پر دستک نہ دیں۔ لیکن علم نجوم کی کلیتاً مخالفت کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتی۔

روحانی عملیات ایک پاکیزہ فن ہے جس کے سوتے اکابرین اور صلحاء سے ملتے ہیں لیکن بازاری عاملین کا حال بہت ابتر ہے۔ اور ان عاملین کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں ایمان واسلام کی تباہی کا اندیشہ ہوتا ہے اس صورت حال کو دیکھ کر اگر کوئی صاحب ہوش اور دور اندیش انسان بازاری عاملین کے یہاں آنے جانے پر پابندی لگادے تو اس کا مطلب روحانی عملیات کی مخالفت نہیں ہوگی۔

روحانی عملیات کی پاکیزگی اور عبادت اپنی جگہ مسلم رہے گی البتہ ان لوگوں سے احتراز کرنا واجب ہوگا جو عملیات کے نام پر لوگوں کے ساتھ چاند ماری کررہے ہیں اور ان کے عقائد پر بھی ڈاکے ڈال رہے ہیں۔

ہمارے علماء کا فرض ہے کہ وہ علم نجوم کی باریکیوں سے پردے ہٹانے کی جدوجہد کریں اور علم نجوم کے ذریعہ تبلیغ دین کی طرح ڈالیں۔ آنے والے کل میں علم الاعداد اور علم نجوم وہ درجہ حاصل کرلیں گے جو آج سائنس کو نصیب ہے۔ اگر ہم علم نجوم اور علوم اعداد کا مطالعہ کرکے ان کے قابل ذخیروں کو برائے خدمت اٹھالیں گے تو ممکن ہے کہ ایک دنیا کل ہماری حلقۂ بگوش ہوجائے اور پھر اس دنیا کو ہم بتائیں گے کہ ان علوم سے اسلام کی حقانیت اور عظمت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَّزَيَّنَّهَا لِلنّٰظِرِينَ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيمٍ۔ (سورۂ حجرات، ۱۵)

اور ہم نے آسمان میں بروج بنائے اور دیکھنے والوں کیلئے آراستہ کیا اور شیطان مردود سے ان کو محفوظ رکھا۔

علم نجوم میں بروج اور ستاروں کی بہت اہمیت ہے۔ اور قرآن حکیم میں ان دونوں کا ذکر کئی بار ہوا ہے اور ان اصطلاحوں کا بھی ذکر کسی نہ کسی

انداز میں ہوا ہے جو نجومیوں کی مشہور و معروف اصطلاحیں ہیں۔ مثلاً علم نجوم میں یہ بات مسلم ہے کہ ستارا سیدھی چال چلتا ہے تو اس کے اثرات اہل دنیا پر مثبت پڑتے ہیں اور ستارا جب الٹی چال چلتا ہے تو متعلقین پر اس کے اثرات منفی پڑتے ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۔ (سورۂ تکویر آیت: ۸۱)

میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو پیچھے کو ہٹتے ہیں چلتے رہتے ہیں اور تھم جاتے ہیں۔

اہل نجوم ستاروں کی تین حالتیں بیان کرتے ہیں ان کا سیدھا چلتے رہنا، ان کا لوٹنا، ان کا ساکت ہوجانا۔ جب ستارا اپنی سیدھی راہ چلتا ہے تو اہل نجوم اس کو استقامت سے تعبیر کرتے ہیں اور جب ستارا منزل پر پہنچ کر تھم جاتا ہے تو اہل نجوم اس سے ساکت ہوجانا مراد لیتے ہیں۔ اور جب ستارا لوٹتا ہے تو اہل نجوم اس کو رجعت سے تعبیر کرتے ہیں اب ذرا اس کو دوسرے انداز میں سنئے۔

ایک انسان کی تقدیر کا ستارا زہرہ ہے۔ یعنی جب انسان پیدا ہوا تو اس وقت زہرہ ستارے کی حکمرانی تھی اس لئے زہرہ ستارا اس انسان کی تقدیر کا ستارا سمجھا جائے گا اور ساری زندگی یہ زہرہ ستارہ اس انسان پر اثر انداز رہے گا۔ اب زہرہ ستارے کی تین حالتیں ہوں گی جب وہ سیدھی راہ چلے گا اور سیدھی راہ چلتے چلتے مقام عروج پر پہنچے گا تو اس انسان کو جس کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہے۔ دنیا میں عروج نصیب ہوگا۔ خوش حالی ملے گی اور قدم قدم پر کامیابیاں عطا ہوں گی اور جب یہ زہرہ ستارا ساکت ہوجائے تو انسان کے کاروبار میں بھی ایک طرح کا ٹھہراؤ آجائے گا اور جب یہ زہرہ ستارہ حالت رجعت میں ہوگا اور رجعت کی حالت سے گزرتا ہوا مقام ہبوط میں پہنچے گا تو اس انسان کی حالت بھی ابتر ہوسکتی ہے۔ جس کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہوا اور یہ نظام چونکہ قدرت کا بنایا ہوا ہے اسلئے ہم یہی مانیں گے کہ اس دنیا میں اچھا یا برا جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ مشیت الٰہی کے اشاروں ہی پر ہوتا ہے ان کی مرضی کے بغیر درخت کے کسی پتے کو بھی ہلنے کی اجازت نہیں ہے۔ عروج و زوال اور نشیب و فراز کی کشمکش ان کے بنائے ہوئے نظام کی وجہ سے ہے۔ اس لئے اس کے خلاف کسی کو چون و چرا کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اوپر بیان کردہ آیت کی تفسیر پر گفتگو کرتے ہوئے کشف الاسرار کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خمسہ متحیرہ یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ اور عطارد ہیں اس آیت سے ستاروں کا راجع ہونا مستقیم ہونا اور غروب ہونا مراد ہے۔ اگر دیکھا جائے تو علم نجوم قدرت خداوندی کی اور نظام ارض و سما کی تائید کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے آسمان پر ستاروں کا جو جال بچھایا ہے وہ صرف دیکھنے کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ ایک نظام کے تحت ہے اور ایک خاص پیمانے کے ساتھ یہ نظام قیامت تک چلتا رہے گا۔

صدیوں برس پہلے علم نجوم کے بغیر علم طب بے فائدہ سمجھا جاتا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ حکماء چاند کے اتار چڑھاؤ کی روشنی میں امراض کی کیفیت سمجھ کر لوگوں کا علاج کیا کرتے تھے اور اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی سے ہمکنار ہوا کرتے تھے اس کے ساتھ ساتھ قدیم کتابوں میں جڑی بوٹیوں کے خواص کے ذکر کے ساتھ ساتھ منسوب سیاروں کا ذکر بھی ملتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ سیارے دواؤں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ علم نجوم اور علم اعداد کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ حق تعالیٰ کی بڑائی ان کے بنائے ہوئے نظام کے استحکام کو ثابت کرتا ہے لیکن چونکہ دنیا کا حال اس وقت یہ ہے کہ علم کافی بڑھ گیا ہے لیکن اس سے استفادہ کرنے کی صلاحیتیں اور عقلیں دن بدن مفقود ہوتی جارہی ہیں۔ اس لئے دنیا کے علم کے بڑے بڑے شہسوار بھی لکیر کے فقیر اور کنوئیں کے مینڈک بنے ہوئے ہیں اور ہر بات کو ناجائز ثابت کرکے زحمت تحقیق سے جان بچانے ہی میں وہ آسانی اور عافیت سمجھتے ہیں۔ مگر آپ پریشان نہ ہوں بہت جلد وہ دور آنے والا ہے جب علماء ان علوم سے استفادہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ہمزاد تابع کرنے کا شوق

سوال از: عبدالسبحان ــــــ احمد آبادی۔

اس سے پہلے آپ کے ایک رسالہ "طلسماتی دنیا" میں مسئلہ ہمزاد کے متعلق کچھ گفتگو نظر سے گزری۔ جس میں مجھے خلجان ہے۔

برائے کرم تمام سوالوں کے جواب واضح انداز میں تحریر فرمائیں۔

(۱) آپ کے اس نقش کے متعلق یہ لکھا تھا کہ اُسے آتشی چال سے بھرا جائے گا واضح فرمائیں کہ آتشی چال سے بھرنے کا کیا مطلب؟

۵	۱۰	یامدد احضروا	۲۱۲	۴
۲۱۳	۳	احضروا احضروا	۶	۹
۲	۲۱۰	بحق جبرائیلؑ	۱۲	۷
۱۱	۸		۱	۲۱۱

(۲) "اللہ الصمد" سات ہزار مرتبہ پڑھنا پھر اس نقش کو تالاب یا حوض کے کنارے پر کھلا چھوڑ دینا۔ تو کیا یہ دونوں کام تالاب یا حوض کے علاوہ اگر کنوئیں وغیرہ پر جا کر کرے تو کیا مناسب ہے یا نہیں؟ واضح فرمائیں۔ اگر کسی کو تالاب، حوض وغیرہ نہ مل سکے تو کیا کرے۔؟

(۳) چالیس نمازیں باجماعت پڑھنا ہے چنانچہ اگر کسی نے بیچ میں ایک نماز چھوڑ دی تو استیناف ضروری ہوگا یا کام چل جائے گا۔

(۴) نوچندی اتوار یا پیر (نوچندی کا مفصل بیان تحریر فرمائیں)

(۵) عمل کرنے کے بعد ہمزاد ہمارے سامنے کیا کیا شرطیں پیش کرسکتا ہے آپ مثال دے کر واضح فرمائیں۔

(۶) روزہ رکھنے کیلئے استقلالاً علیحدہ روزے ضروری ہیں یا رمضان نذر وغیرہ کے روزوں کے ضمن میں بھی کام چل سکتا ہے۔؟ برائے کرم واضح فرمائیں۔

(۷) میں ایک طالب علم ہوں کیا مجھے اس عمل کی اجازت ہے یا نہیں۔

(۸) عامل کے لئے کچھ خصوصی شرائط ہوں تو واضح فرمائیں۔

(۹) برائے کرم اس سے آسان عمل ہمزاد کے لئے تحریر فرمائیں۔

جواب

یاد آیا کہ یہ عمل ہم نے ان عاملین کے لئے جو ہمزاد تابع کرنے کے متمنی ہیں۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کیا تھا لیکن یہ بات تو بہت پرانی ہے۔ اس کے بعد کئی اور عمل اسی موضوع سے متعلق طلسماتی دنیا میں چھاپے جاچکے ہیں اور حاضرات نمبر میں بھی اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے حاضرات کے سیکڑوں طریقے شائع کئے گئے ہیں جو محنت کرنے والے عاملین کے لئے ایک قیمتی اثاثے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے ہمزاد اور مؤکل تابع کرنے کے بے شمار طریقے کتابوں میں لکھے ہیں جن کی اہمیت اور افادیت سے انکار کرنا ممکن نہیں ہے لیکن موجودہ زمانے میں چونکہ اس طرح کے کام نااہل لوگ کررہے ہیں جنہیں روحانی عملیات کی شدھ بدھ بھی نہیں ہے اس لئے عاملوں کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور روحانی عملیات سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

ہماری دنیا میں اگر کوئی شخص پرائمری اسکول میں داخلہ لینے سے پہلے ہی کسی ڈگری کالج میں داخل ہونے کی تمنا کرے تو اس کو پاگل سمجھتے ہیں لیکن جب ہماری اسی دنیا میں روحانی عملیات کی لائن میں علم ابجد سے ناواقف ہزاروں انسان ہمزاد تابع کرنے کی باتیں کرتا ہے تو آپ ہی بتائیں کہ انہیں ہم کیا سمجھیں۔ ایسے لوگ ہوش مند نہیں کہلا سکتے جو قاعدہ بغدادی پڑھے بغیر قرآن پڑھنے بیٹھ جائیں۔ ہر لائن کے کچھ اصول ہوتے ہیں اور ان اصولوں کو سمجھنے اور اختیار کرنے کے لئے کچھ مراتب ہوتے ہیں اس دنیا میں ایک کے بعد دو اور دو کے بعد تین آتا ہے پھر اسی طرح تمام اکائیاں دہائیوں میں بدلتی ہیں۔ آپ کسی اسکول میں بغرض حصول تعلیم داخلہ لیں گے تو آپ کو پہلے کچی پہلی میں داخلہ لینا پڑے گا اس کے بعد آپ پہلی میں آئیں گے پھر اگر آپ نے پہلی کا امتحان پاس کرلیا تو آپ دوسری پھر تیسری میں آئیں گے اور اسی طرح ہر سال کامیابیوں سے ہمکنار ہونے کے صورت میں آپ رفتہ رفتہ بی اے تک پہنچیں گے لیکن یہ بیچاری روحانی عملیات کی لائن ایسی ہے جب کوئی ادھر آتا ہے تو ایک دم آخری کلاس میں داخل ہونے کی بات کرتا ہے اور چھت پر سیڑھی کے ذریعہ چڑھنے کے بجائے ایک چھلانگ لگانے کی آرزو کرتا ہے جو فطرت کے خلاف بات ہے۔

انسان کسی بھی معاملے میں کوئی بھی اقدام کرتے وقت اگر اپنی حیثیت عرفی اور اپنی بساط کو پیش نظر نہیں رکھے گا تو اس کو اپنے مقصد میں کامیابی کیسے ملے گی۔؟

کوئی دو تین سال کا بچہ اگر ایک کوئنٹل وزن اٹھانے کا ارادہ کرنے لگے تو کون اس کو اس کی اجازت دے گا اور اگر اس کو کوئی اجازت دے بھی دے تو وہ کیسے اس وزن کو اٹھانے میں کامیاب ہوگا۔

اگر برا نہ مانیں تو ہماری رائے یہ ہے کہ آپ ابھی ہمزاد تابع کرنے کے اہل نہیں ہیں آپ کو کسی جگہ سے طلسماتی دنیا کا ایک رسالہ ہاتھ آ گیا جس میں ہمزاد تابع کرنے کا عمل تحریر تھا۔ آپ اس کو پڑھتے ہی ہمزاد تابع کرنے کی فکر میں مبتلا ہوگئے جب کہ آپ کو یہ تک خبر نہیں کہ مربع نقوش کی کتنی چالیں ہیں اور آتشی چال کس طرح پر ہوتی ہے۔ حد یہ ہے کہ آپ کو یہ تک پتہ نہیں کہ نوچندی جمعرات کسے کہتے ہیں۔ یہ معمولی درجے کی باتیں بھی جسے پتہ نہ ہوں وہ اگر ہمزاد تابع کرنے کی جدوجہد کرے گا تو اسے کم بھی ہی پر محمول کریں گے۔

اگر فی الواقعہ آپ کو ہمزاد تابع کرنے کا شوق ہے تو محنت اور مشقت کے لئے تیار ہوجائیں۔ روحانی عملیات کی لائن میں سنجیدگی کے

ساتھ قدم رکھیں اور آہستہ آہستہ اس کی منزلوں کو اسی طرح طے کریں جس طرح کوئی بچہ بڑی کلاسوں میں داخل ہونے سے چھوٹی کلاسوں میں داخل ہو کر پھر رفتہ رفتہ بڑی کلاسوں کا اسٹوڈنٹ بننے کے قابل ہوتا ہے۔

آپ کا پہلا سوال آتشی چال کے بارے میں ہے تو نوٹ کیجئے۔ آتشی چال یہ ہے۔

٨	١١	١۴	١
١٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	۵	۴	١۵

اس چال کو بغور دیکھیں اس کے بعد اس نقش کو دیکھیں جو ہم نے ہمزاد تابع کرنے کیلئے کسی پرانے شمارے میں چھاپا تھا جو اپنے سوالنامہ میں آپ نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ نقش اسی چال کے مطابق ہے۔ دیکھئے درمیان کی عبارت کو اگر آپ حذف کردیں گے تو نقش اس طرح بنے گا۔

٧٨٦

۴	٢١٢	١٠	۵
٩	٦	٣	٢١٣
٧	١٢	٢١٠	٢
٢١١	١	٨	١١

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ عمل میں سب سے بہتر تو یہ ہے کہ کسی بڑے تالاب کے کنارے پر بیٹھ کر عمل ہو۔ اور نقش تالاب میں چھوڑ دیں ورنہ پھر یہ عمل حوض کے کنارے پر بیٹھ کر ہو کنوئیں میں نقش چھوڑنے سے مقصد پورا نہیں ہوگا۔

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس عمل میں چالیس نمازیں باجماعت پڑھنا ضروری ہے جو مسلمان کسی عمل کے لئے ہی سہی صرف آٹھ دن تک باجماعت نماز ادا نہیں کرسکتا۔ اس کو اس طرح کے عمل کرنے کا کیا حق ہے؟

آپ کے چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ نوچندی جمعرات اسے کہتے ہیں جو نئے چاند کی پہلی جمعرات ہو اسی طرح دوسرے دنوں کو قیاس کریں۔

آپ کے پانچویں سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمزاد تابع ہونے کے لئے کیا شرائط پیش کرے گا، یہ کوئی کیسے بتا سکتا ہے۔ البتہ قابل غور بات تو یہ ہے کہ آپ کن شرائط کو مان سکتے ہیں۔ تو پھر یہ بھی آپ ہی آپ جانیں ہم کیا بتائیں یہ تو فیصلہ آپ ہی کو کرنا ہوگا کہ آپ کن شرائط پر ہمزاد تابع کرسکتے ہیں اور ہمزاد کن شرائط پر آپ کے تابع ہوسکتا ہے۔

مثال کے طور پر ہمزاد نے یہ شرط پیش کی کہ میں اسوقت تابع ہونگا جب آپ پورے سال روزے رکھیں تو یہ ظاہر ہے کہ یہ آپ کے لئے ممکن نہیں ہوگا اگر آپ کے لئے یہ ممکن ہو کہ ہر ماہ تین دو یا ایک روزہ پابندی سے رکھیں تو آپ ہمزاد سے وعدہ کرلیں کہ میں صرف اتنا کرسکتا ہوں یا مثلاً ہمزاد یہ شرط پیش کرے کہ آپ روزانہ سو روپیہ خیرات کریں تو میں تابع ہوجاؤں گا۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی آپ کے لئے ممکن نہیں ہوگا اگر آپ کے لئے یہ ممکن ہو کہ آپ روزانہ ایک یا دو روپے پابندی کے ساتھ خیرات کریں تو ہمزاد سے وعدہ کرلیں کہ میں تو صرف اتنی رقم روزانہ خیرات کرسکتا ہوں اس سے زائد نہیں وغیرہ۔

بہرحال جو عمل آپ کم سے کم مقدار میں پابندی کے ساتھ کرسکتے ہوں اس کا وعدہ کریں اور یہ بات یاد رکھیں کہ آپ وعدہ خلافی کریں گے اور عہد شکنی کا مظاہرہ کریں گے تو تابع شدہ ہمزاد خود بخود آزاد ہوجائے گا۔

آپ کے چھٹے سوال کا جواب یہ ہے کہ اس طرح کے عمل کے لئے ماہ رمضان کا روزہ کافی نہیں ہوسکتا اس روزے کو آپ محض خوشنودیٔ رب کے لئے رکھتے ہیں جب کہ یہ والا روزہ اس نیت سے رکھا جاتا ہے کہ ہمزاد تابع ہوجائے۔ اسلام میں اصل چیز نیت ہے۔ اور نیت ہی پر اعمال کا دارومدار ہے۔ اس لئے اس طرح کے عملیات ماہ مبارک میں نہیں کرنے چاہئیں اور کریں تو وہ عمل نہیں کرنے چاہئیں جن میں روزہ رکھنا شرط ہو۔ کیونکہ ماہ مبارک کے روزے عبادات فرضیہ میں شامل ہیں اور ان کا فائدہ دوسرے اعمال کے لئے اٹھانا مناسب نہیں ہے۔

اخیر میں یہ عرض ہے کہ آپ اگر ہمزاد تابع کرنے میں سنجیدہ ہیں تو عملیات کی لائن میں ذمہ داری کے ساتھ داخل ہونے کی کوشش کریں۔ اس لائن کے دروازے سبھی کے لئے کھلے ہوئے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ انسان کچھ کرسکنے اور استقلال کے ساتھ کسی سفر میں ذمہ داری کے ساتھ قدم اٹھانے کا اہل ہو۔

اپنے خط کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ اس سے بھی زیادہ کوئی آسان عمل تحریر فرمائیں۔

برادرم! یہ بات یاد رکھیں کہ جو لوگ آسانیوں کے متلاشی ہوتے ہیں وہ لوگ اس دنیا میں کچھ نہیں کر پاتے۔ ہمزاد تو بہت بڑی چیز ہے آسانی آسانی کی رٹ لگانے والے ایک مچھر اور ایک مکھی کو بھی تابع نہیں کر سکتے۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ کوئی بکرا آپ کے اشاروں پر چلنے کے لئے سڑک کے بجائے بانس یا چمڑے کی پٹی پر چلے تو آپ کو اس کام کے لئے بھی کچھ نہ کچھ تو محنت کرنی ہی پڑے گی جب ہی تو بکرا آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ ہمزاد اور مؤکل کو آپ کم سے کم بکرے سے تو زیادہ اہم سمجھیں۔

ہم نے طلسماتی دنیا میں جو عمل پیش کیا تھا اس سے بھی زیادہ آسان عمل اور کیا ہو سکتا ہے؟ روحانی عملیات کی لائن میں آکر ہتھیلی پر سرسوں اُگانے کی اگر خواہش نہ کریں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

عمل کے سلب ہو جانے کا مسئلہ

سوال از: عبدالرزاق ــــــــ لاہور پاکستان۔

عرض یہ ہے کہ جو عامل حضرات جنات و مؤکلات یا عمل کے ذریعہ سے کسی عامل وغیرہ کے علم و عملیات سلب کر لیتے ہیں تو ایسی صورت میں عامل بے چارہ خالی ہاتھ ہو جاتا ہے چونکہ اس کے عملیات و تعویذات میں اثر نہیں رہتا۔ نہ مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے تو اس صورت میں عامل اپنی مفقود شدہ تاثیر کیسے حاصل کرے اور آئندہ اپنی اور اپنے عملیات کی حفاظت کیسے اور کس طرح کرے۔ عملیات و تعویذات مجربہ سے رسالہ طلسماتی دنیا میں وضاحت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

سورۂ یٰسین، سورۂ مزمل، سورۂ محمد، سورۂ فتح، سورۂ رحمٰن، سورۂ واقعہ، سورۂ یوسف، سورۂ مریم، سورۂ احزاب، سورۂ طٰہٰ، سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس، سورۂ قریش، سورۂ فیل، کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

نظر شفقت فرماتے ہوئے ان سورتوں کی اجازت مرحمت فرمائیں شکریہ۔ سورۂ بقرہ، آیت قطب، آیت الکرسی، چہل کاف اور اور چہل قاف اور اسماء کہف کی بھی اجازت مرحمت فرمائیں۔

جواب

اپنے عمل کو سلب ہونے سے بچانے کے لئے روزانہ یاحفیظ ۳۶۰ مرتبہ پڑھ کر اپنے عمل کی حفاظت کے لئے دعا کرنی چاہئے اور دوران عملیات اپنی نیت کو پاک صاف رکھنا چاہئے جن عاملین کی نیت صاف ہوتی ہے اور جو اللہ کے بندوں سے فی الواقعہ ہمدردی رکھتے ہیں ان کے عمل کو کوئی عامل سلب نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر عامل اپنے عمل کے زعم میں مبتلا ہو، اللہ کے بندوں کو پریشان کرے اور دونوں ہاتھوں سے انہیں لوٹنے میں لگ جائے تو خود بخود بھی عمل ضائع ہو سکتا ہے۔ اسلئے روحانی عملیات میں نیت کی صفائی حد سے زیادہ ضروری ہے۔

آپ نے جن وظائف اور قرآنی سورتوں کے عملیات کی اجازت طلب کی ہے ان کی آپ کو اجازت اس شرط کے ساتھ دی جاتی ہے کہ ہر عمل کو اس کے قواعد و شرائط کے ساتھ پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کو کامیابی ملے گی لیکن ایک وقت میں کئی کئی عمل نہ کریں تو بہتر ہے۔

مختلف الجھنیں

سوال از: محمد اعجاز خاں الختی ــــــــ رتناگیری۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھے خط لکھ کر آپ جیسے علم دین سے دعا کی درخواست کرنے جا رہا ہوں۔

قریب دو سال قبل کی بات ہے۔ میں آپ کے رسالے طلسماتی دنیا کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی میرے وہم و گمان میں تھا کہ اس طرح کا روحانی جریدہ ہندوستان کے کسی علاقے سے نکلتا ہوگا خیر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور مجھے مہاراشٹر کے ایک شہر رتناگیری کے بک اسٹال پر طلسماتی دنیا جیسا روحانی اور سماجی پرچے کا دیدار ہوا۔ تب تو میری خوشی کی انتہا نہیں رہی اور اب سے چند مہینے تک تو طلسماتی دنیا کو میں خریدتا آرہا تھا لیکن ادھر کچھ مہینے سے یہ رسالہ دیکھنے کو نہیں ملتا ہے۔

اس مفید رسالے کو پڑھنے سے مجھے ایک بات کا فائدہ ہوا کہ بہت سارے وہم اور گمان (جو "روحانی ڈاک" میں سوال بن کر آتے ہیں) کا خلاصہ دور ہو گیا۔ ان سوالوں کو پڑھ کر مجھے دلی سکون اور خوشی ہوتی ہے ایسا لگتا ہے یہ سوال میرے ہیں اور میرے من کے ہیں۔ خیر آپ جس خوش اسلوبی اور شرعی طریقے سے جواب دیتے ہیں، میرا ایمان اور پختہ ہو جاتا ہے۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں قریب آٹھ سال سے ایک ایسے خبیث مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں، لاکھ علاج معالجے سے بھی افاقہ نصیب نہیں ہو رہا ہے۔ قریب چھ سالوں سے لگاتار میں کوشش کر رہا ہوں لیکن ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میری محنت کی آدھی کمائی ہر مہینے میں ڈاکٹروں، حکیموں اور دوسرے ویدوں کی جھولی میں چلا جاتا ہے مجھے سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ آخر

میری بیماری کیا ہے۔ کوئی کچھ کوئی کچھ بیماری بتلاتا ہے میری آٹھ سال کی زندگی صرف مرض کو سدھارنے میں اور اس کے بارے میں سوچنے میں ہی چلا گیا۔ اس درمیان نہ تو اپنی فلاح کیلئے اور نہ تو گھر پریوار کی فلاح کیلئے کچھ کر سکا۔ گھر میں ہمیشہ سے مالی پریشانی رہی ہے اور وہ تمام پریشانیاں ابھی تک ہیں دو روٹی تک کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

میری صحت اتنی خراب ہے کہ زیادہ محنت نہیں کر پاتا ہوں۔ جس کے چلتے تنخواہ بھی کم ہو جاتی ہے۔

میری آپ سے التجا ہے کہ آپ مجھے کوئی ایسا آسان ترکیب روحانی علاج کر دیں تاکہ میری پوری زندگی جہنم جو بن گئی ہے مزید اس میں شدت پیدا نہ ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ پہلے آپ کا روحانی علاج مہاراشٹر کے "انقلاب" روزنامہ میں چھپتا تھا۔ اسی انقلاب میں حکیم فیاض صاحب اصلاحی کے مضمون "طب وصحت" کے نام سے ایک مضمون چھپتا تھا۔ میں کئی ایک ڈاکٹروں سے مشورہ اور علاج سے تھک کر سوچا۔ کیوں نا حکیم فیاض اصلاحی سے ملا جائے۔ بہت کوشش کے بعد پتہ چلا اور ان سے دوا علاج بھی کرایا اور اب بھی زیر علاج ہوں چار مہینے بیت چکے لیکن فائدہ کچھ نہیں ہوا۔ میری علالت کی صحیح عکاسی غالب کے اس شعر سے ہوتی ہے۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

میں نے سوچا تھا چلو میری پریشانی کا حل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ لیکن یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ رپورٹ وغیرہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ میں یہ سب اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ سمجھیں گے کہ دعا کے ساتھ ساتھ دوا بھی کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

اب آپ سے مؤدبانہ التجا ہے کہ آپ خدارا مجھ پر رحم فرمائیں۔ کئی مہینوں سے آپ کے پاس خط لکھ کر بھیجنا چاہا لیکن بھیج نہیں سکا۔ کسی نہ کسی طرح ہمارے ہاتھ کٹ جاتے تھے آج کل کرتے کرتے آج میں بھی بھیج رہا ہوں۔ سچ مانئے اس خط کے جواب کا مجھے شدت سے انتظار رہے گا اگر میری بیماری کی کوئی دوا آپ کی نظر میں ہو تو خدا کے واسطے روانہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ ملتے ہی چھڑا لوں گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ دوسری کسی چیز پر یقین نہیں ہے۔ اس واسطے میں اپنا روحانی زائچہ نہیں بنوانا چاہتا ہوں۔

علم اعداد اور دوسرے یعنی علم نجوم کو اسباب کے طور پر استعمال تو کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ میرا یوم پیدائش کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہے (اکثر دیہاتوں میں یوم پیدائش کو کوئی ترجیح نہیں دی جاتی ہے) گاؤں کے لوگ اس کی اہمیت سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ میرے گاؤں میں خاص کر مسلم لوگوں میں یہ اہمیت بالکل نامانوس ہے۔ شاید علم کی کمی سے) اس واسطے میرے والد صاحب نے جو پنجگانہ نماز کے علاوہ دین کی تھوڑی بہت سمجھ رکھتے ہیں، نے اول تو میری یوم پیدائش نہیں لکھے اور جب اسکول میں داخلے کے وقت ضرورت کا احساس ہوا تو میری یوم پیدائش سے یعنی میری عمر میں سے دو سال کم کر کے یوم پیدائش لکھوا دیئے جس سے میری صحیح عمر کا پتہ بھی نہیں چلتا ہے۔ اسکول کے سرٹیفکٹ کے حساب سے میرا یوم پیدائش ۱۹۷۶ء-۱-۱۲ ہے۔ نام اعجاز احمد خاں اسکولی نام محمد اعجاز علی۔ والدہ صاحبہ کا نام "حلیمہ خاتون" ہے کیا اس یوم تاریخ پر میرا روحانی زائچہ بن سکتا ہے۔ اگرچہ کہ علم اعداد اور علم نجوم صحیح یوم پیدائش پر منحصر ہے لہٰذا مجھے اس کو اسباب کے طور پر استعمال کرنے میں کس قدر کراہت ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے آپ دعا کیجئے کہ میں نماز پنج گانہ صحیح وقت پر پڑھنے کا معمول بنالوں اور صحت نصیب ہو۔

جواب

مالک دوجہاں کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کو شہرت ومقبولیت عطا کی۔ اور اس کے مضامین میں ایسی افادیت اور تاثیر پیدا کی کہ جو بھی اس رسالے کو پڑھتا ہے وہ اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے اور ہر پڑھنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ جیسے کوئی مشعل اور کوئی رہنما ہاتھ لگ گیا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے ہم نے اس رسالے میں بارہا ان مسائل کو چھیڑا ہے جو ہر انسان کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر شخص ان مسائل کا حل بھی چاہتا ہے۔ غم زندگی اور درد دل ایسی حقیقتیں ہیں کہ کسی بھی انسان کو ان سے مفر ممکن نہیں ہے اس دنیا میں آنے والا ہر انسان کسی نہ کسی غم کا شکار ہے اور کسی نہ کسی درد میں مبتلا ہے۔ اور غم زندگی اور درد دل کے رشتے ایسے رشتے ہیں جن کی وجہ سے انسان ایک دوسرے کا قرب محسوس کرتے ہیں بقول شاعر۔

عجیب رشتے ہیں درد و الم کے رشتے بھی
جسے بھی دیکھو وہ اپنا دکھائی دیتا ہے

بہرکیف طلسماتی دنیا پڑھنے والے غم دوراں کا تذکرہ پڑھ کر یہ محسوس کرتے ہیں کہ جیسے وہ کسی آئینے کے سامنے کھڑے ہوں اور اس

رسالے میں انہیں اپنی ہی خدوخال نظر آرہے ہوں۔ الجھنیں، تذبذب تردد، غم، فکر، کشاکشی، محرومی، مسائل، کمزوریاں خطائیں، غفلت، بیماری، غربت اوران چیزوں سے نجات کی آرزو گھر گھر کی کہانی ہے۔

طلسماتی دنیا پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی بھی انسان اس دنیا میں اکیلا پریشان نہیں ہے۔ بلکہ پریشانی اور حیرانی میں اللہ کے بے شمار بندے مبتلا ہیں اور صحیح علاج اور صحیح رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے ان کی پریشانیوں اور حیرانیوں میں اور زیادہ اضافہ ہوجاتا ہے۔

اللہ کا فضل واحسان ہیکہ اس نے ہمیں انسانوں کے آلام اور تکالیف کو سننے کا حوصلہ عطا کیا۔ اسی کی عطا کردہ توفیق سے ہم ہر ماہ بذریعہ خطوط لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور انہیں مسائل ومصائب سے نجات حاصل کرنے کے راستے بتاتے ہیں۔ یہ بھی فضل خداوندی ہے کہ طلسماتی دنیا کو اپنے مقاصد میں بھرپور کامیابی ملتی ہے۔ لوگ اس کی رہنمائی اور مشوروں سے فائدہ اٹھا کر غموں سے خوشیوں کی طرف آرہے ہیں۔ اوران کا رجحان مادیت سے ہٹ کر روحانیت کی طرف بڑھ رہا ہے۔

طلسماتی دنیا نے اپنے اچھوتے انداز سے یہ ثابت کردکھایا ہے کہ اس دنیا میں اصل طاقت رب العلمین کی ہے وہ اگر کسی بیمار کو شفا دینا چاہے تو کوئی اسے مار نہیں سکتا۔ اور اگر وہ کسی بیمار کے بارے میں موت کا فیصلہ کردے تو کوئی اس بیمار کو زندگی نہیں دے سکتا اسی طرح اگر رب العلمین کسی انسان، کسی بستی اور کسی قوم کے لئے ہلاکت وتباہی اور بربادی کا فیصلہ کردے تو دنیا کی کوئی بھی طاقت اس انسان اس بستی اور اس قوم کو ہلاکت، تباہی اور بربادی سے بچانے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اور رب العلمین اگر کسی بھی فرد واحد یا کسی بھی گروہ کے لئے عزت، مقبولیت اور سرخروئی کا حکم صادر فرمادیں۔ تو دنیا بھر کی تمام قوتیں پوری پوری زور آزمائی کے باوجود اس فرد واحد اور اس گروہ کو ذلیل وخوار نہیں کرسکتیں۔

افسوسناک بات یہ ہیکہ مسلمانوں کے پاس ایمان کی دولت تو ہے لیکن یقین کی دولت سے محروم ہوتے جارہے ہیں اسی لئے وہ خدا کا در چھوڑکر در در کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں اور اپنے مسائل کا حل روحانیت کو نظر انداز کرکے مادیت کے دامن میں ڈھونڈ رہے ہیں۔ اسطرح انکی آخرت بھی تباہ ہورہی ہے اوران کی دنیا بھی کشمکش اور جھمیلے کا شکار ہے۔

طلسماتی دنیا مختلف طریقوں سے مسلمانوں میں یقین پیدا کرنے کی کوشش کررہا ہے اور انہیں بھولا ہوا سبق یاد دلانے کی جدوجہد میں مصروف ہے اور مختلف انداز سے اپنے قارئین کو یہ بتارہا ہے بندے اگر اس دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں تو انہیں سارے دروں کو چھوڑ کر خدائے لم یزل کے در پر آنا ہوگا۔ ان کی مرادیں در خدا کے سوا کہیں اور سے پوری ہونے والی نہیں ہیں اور بالاتفاق اگر کسی بھی بندے کی کوئی بھی آرزو کسی اور در سے بظاہر پوری بھی ہوگئی تو یہ بھی درحقیقت اللہ ہی کا فضل وکرم ہے۔ کیونکہ دنیا کی تمام چوکھٹیں کسی کو کچھ عطا کرنے میں اللہ کی اذن اور مرضی کی محتاج ہیں۔ ان کا اگر اشارہ نہ ہو تو کوئی کسی کو ایک کھجور کی گٹھلی بھی نہیں دے سکتا۔

اب آپ نے بھی طلسماتی دنیا کی تحریروں سے متاثر ہوکر ہمیں خط لکھا ہے تو لیجئے بہ توفیق خدا آپ کے خط کا جواب حاضر ہے۔

آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ ہوا کہ آپ احساس کمتری کا شکار ہیں۔ بظاہر آپ خدا کی ذات پر یقین کی بات کررہے ہیں لیکن خدا کی ذات پر مکمل یقین اور اعتماد کی صفت آپ کے اندر پیدا نہیں ہوئی ہے۔ صرف یہ کہہ دینے سے کہ میں خدا پر بھروسہ کرتا ہوں بات نہیں بن جاتی۔ یقین یہ ہے کہ انسان اپنے ذاتی مسائل میں جتنا بھروسہ اور اعتماد اپنی ذات پر کرتا ہے اس سے دس گنا بھروسہ اور اعتماد وہ حق تعالیٰ کی ذات پر کرے اور جب کوئی بھی اللہ کا بندہ یقین کی اس منزل تک پہنچ جاتا ہے کہ اسے اپنی ذات پر بھی وہ بھروسہ نہیں ہوتا جو خدا کی ذات پر ہوتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی مصیبت اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جو لوگ یقین کی دولت سے محروم ہیں۔ وہ خوشی اور مالداری میں بھی مضطرب اور بے چین نظر آتے ہیں اور جو لوگ یقین کی دولت سے بہرہ ور ہیں انہیں غربت اور وسائل کی کمی میں بھی یک گونہ اطمینان میسر رہتا ہے اور وہ غموں اور دکھوں کی بھیڑ میں بھی پرسکون دکھائی دیتے ہیں۔

آپ سے درخواست یہ ہے کہ آپ اپنے اندر ایسا یقین پیدا کریں جو آپ کو دنیا کے سارے دروں سے اور خود ساختہ خداؤں سے بے نیاز کردے اس کے لئے آپ روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ اور یا مجید ۳۶۰ مرتبہ پڑھیں اور پڑھنے کے دوران اپنے دونوں مونڈھوں کو حرکت دیتے رہیں اور یہ محسوس کرتے رہیں کہ آپ خدا کے روبرو یہ عمل کررہے ہیں۔ اس عمل کو ۱۲۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کے اندر زبردست خوداعتمادی پیدا ہوگی اور یہی خوداعتمادی آپ کو خدااعتمادی تک پہنچادے گی۔ جب تک آپ کو اپنی ذات پر بھروسہ نہیں ہوگا اس وقت تک آپ کو خدا پر بھی بھروسہ نہیں ہوسکتا۔ جہاں تک آپ کی صحت کی خرابی کا معاملہ ہے تو آپ

کی صحت، بہت محتاط الفاظ میں ہم لکھ رہے ہیں کہ بچپن کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے۔ جو غلطیاں آپ کرتے رہے اس نے آپ کے جسم کو لاغر کر دیا ہے اور آپ کا دل بھی اور اعضائے رئیسہ بھی کافی حد تک نحیف ہو چکے ہیں اور ابھی تک آپ کو ان غلطیوں سے نجات نہیں مل سکی ہے جن کی وجہ سے آپ کو امراض خبیثہ کے صدمات برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔

آپ روزانہ صبح کے وقت ایک تسبیح لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی پڑھا کریں اور ظہر کی نماز کے بعد ۱۱۶ مرتبہ "یا قوی" پڑھا کریں تسبیح کی برکت سے آپ کو غلطیوں سے چھٹکارا ملے گا اور ظہر کے بعد والے عمل سے آپ کی مردانہ طاقت بحال ہوگی۔ اور دل دماغ بھی مضبوط ہو جائیں گے۔ وظائف کے ساتھ شہد، کلونجی اور خمیرہ گاؤزبان کا استعمال پابندی سے کیجئے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ روحانی زائچہ اس لئے نہیں بنوا رہے ہیں کہ آپ کو اللہ کے سوا کسی ذات پر اعتماد نہیں ہے ہم آپ کی غلط فہمی دور کرنے کیلئے یہ عرض کر رہے ہیں کہ روحانی زائچہ آپ کے اندر وحدانیت کا نور پھونک دے گا اور آپ کو خدا کے بہت قریب کر دے گا۔ زائچہ کو آپ وہ کنڈلی نہ سمجھیں جو غیر مسلمین میں رائج ہے۔ بلکہ زائچہ آپ کو صحیح تاریخوں میں صحیح وقت پر صحیح قدم اٹھانے پر ترغیب دے گا اور جو لوگ صحیح وقت پر کام کرتے ہیں ان ہی کو حق تعالیٰ کامیابیوں سے سرفراز کرتے ہیں۔ نماز جو بنیادی فریضہ ہے اس کی بھی اہمیت اسی وقت تک ہے جب آپ اس کو صحیح اوقات میں ادا کر رہے ہوں۔ وقت بے وقت کی نماز اگر چہ عبادت ہی ہے لیکن اس کا مرتبہ اور اس کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابیؓ نے پوچھا تھا کہ دنیا میں سب سے بڑی نیکی کیا ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب دیا۔ الصلوٰۃ علیٰ وقتھا نماز کو صحیح وقت میں ادا کرنا دنیا کی سب سے بڑی نیکی ہے۔

دین اسلام میں وقت کی پابندی کی بڑی اہمیت ہے۔ سونے جاگنے کے کھانے پینے کے عبادت و ریاضت کے اور اپنی دنیاوی ذمہ داریاں ادا کرنے کے اسلام نے اوقات متعین کئے ہیں۔ جب سے مسلمانوں نے وقت کی پابندی کو نظر انداز کر دیا ہے۔ تب ہی سے مسلمان دنیاوی طور پر بھی پریشان ہے اور دینی طور پر بھی برکات و ثمرات سے دن بدن محروم ہوتا چلا جا رہا ہے۔

روحانی زائچہ آپ کو مبارک تاریخوں میں کام کرنے کی ترغیب دے گا اور آپ کو یہ بھی بتائے گا کہ آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں کیا ہیں اور کن چیزوں سے آپ کو دور رہنا ہے۔

ہم دوا کھاتے وقت اللہ شافی اس لئے کہتے ہیں کہ دوا ہمیں فائدہ جب ہی پہنچاتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو اگر اللہ کی مرضی شامل حال نہ ہو تو دوا انسان کے مرض کو گھٹانے کے بجائے اور بڑھا دیتی ہے اس لئے کہ دنیا کی ہر چیز میں نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت ہے۔ لیکن ہر چیز نفع نقصان پہنچانے میں اللہ کی رضا کی پابند ہے۔

روحانی زائچہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اگر آپ مؤمنانہ زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے صحیح اوقات میں اقدامات کریں۔ انشاء اللہ کامیابی آپ قدم چومے گی۔

تاریخ پیدائش اگر آپ کو یاد نہ ہو تو روحانی زائچہ آپ کی عمر سے بھی بن جائے گا لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو تاریخ پیدائش، یوم پیدائش اور وقت پیدائش یاد ہو۔ ہندو ان معاملات میں بہت محتاط ہے لیکن مسلمان ان معاملات میں بہت غیر ذمہ دار ہے مسلمانوں کے بچے جب اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں تو اس وقت جھوٹا سچا سارٹیفکٹ بنوا کر داخلے کراتے ہیں اسطرح جھوٹ پر تعلیم کی بنیاد ہوتی ہے جو سراسر غلط ہے۔ آپ اپنے بچوں کی تاریخ پیدائش نوٹ رکھیں۔ انشاء اللہ کام آئے گی۔

دعا گو ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو نمازی بنا دے، اور نمازوں کی حفاظت کی بھی توفیق عطا کرے۔

کم فہمی کے فتنے

سوال از: محمد مبارک خاں ــــــــــ شاہجاپور، ایم، پی۔

میں طلسماتی دنیا کا بڑی شدت سے انتظار کرتا ہوں اور بڑے شوق سے پڑھتا ہوں لیکن مجھے ایک بہت بڑی پریشانی سامنے آگئی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے طلسماتی دنیا میں ایک مضمون "کرشمہ اعداد" میں جیسے میری قسمت آج کل کیسی ہے؟" میں اپنی قسمت کا حال معلوم کر سکتا ہوں۔ مگر میرے گاؤں میں اعداد سے قسمت کا حال معلوم کرنا یا قسمت کے حال جاننے کو غلط قرار دے رہے ہیں اور اس کام کو کرنے والوں کو ایمان سے خارج کہتے ہیں۔ میں الجھن میں پڑا ہوں اور میں دنیا کی کوئی بھی کتاب کے لئے ایمان کو داؤ پر نہیں لگا سکتا۔ میرے لئے ایمان اپنی جان سے زیادہ قیمتی ہے۔ قسمت کے حال جاننے سے زیادہ قیمتی ہے تو آپ مہربانی کے ساتھ گزارش ہے کہ آپ یہ بتا دیجئے کہ قسمت کا حال جاننا یا اور کوئی کام کرنا

کونسی حدیث سے ثابت ہے یا کونسی قرآنی آیات سے ثابت ہے۔ آپ اسکا جواب طلسماتی دنیا میں ضرور چھاپ دیں۔ یا جوابی خط سے لکھ کر ضرور دیں۔ اس بارے میں میں بہت پریشان ہوں۔ آپ اس کا جواب اپنے اگلے رسالے میں ضرور چھاپیں۔ مہربانی کر کے میری مدد کریں۔ میری حالت ایک طرف کنواں اور ایک طرف کھائی کی سی ہے۔ میں علماء دیوبند کو اور میں ہی نہیں ساری دنیا علماء دیوبند کو مانتی ہے۔ آپ اس کا جواب اگلے رسالے میں ضرور دیں۔ ورنہ میں اپنے ایمان ویقین کو کس سے پوچھ کر صحیح کروں گا۔

مہربانی کر کے میرے یقین کی ایمان کی مدد کریں۔ اللہ آپ کو بہت بہت نوازے۔

جواب

آپ کی تحریر سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ دین کے معاملے میں آپ کی معلومات بہت کم ہیں۔ اور آپ کو دین کی بنیادی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا موقعہ نہیں مل سکا ہے اس لئے آپ جیسے سیدھے سادے لوگوں کو بہکا لینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں کرشمۂ اعداد کے تحت ہم جو کچھ بھی شائع کر رہے ہیں اس کا گمراہی اور بدعقیدگی سے دور پرے کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے یہ اعداد کا علم انسانی تجربات پر مشتمل ہے اور انسانی تجربات کو شریعت نے ہر موقعہ پر اہمیت دی ہے اعداد کے ذریعہ جو علم حاصل ہوتا ہے اس کی حیثیت یقینی نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کی حیثیت ظن اور گمان کی ہوتی ہے اور اس طرح سے حاصل کردہ ظن اور گمان کو گمراہی قرار دینا دین اسلام سے نابلد ہونے کی علامت ہے۔

دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے آلات ایجاد نہیں ہوئے تھے۔ جن کے ذریعہ انسانی جسم کے اندرونی احوال دو اور دو چار کی طرح واضح ہوجاتے ہوں۔ آج ایکسرے مشین کے ذریعہ گردے میں چھپی ہوئی باریک سے باریک پتھری کا اندازہ کرلیا جاتا ہے۔ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ یہ اندازہ کرلیا جاتا ہے اور بھی بہت سے ایسے آلات ایجاد ہوگئے ہیں جس سے دماغ میں چھپے ہوئے پوشیدہ خیالات کا ادراک ہوجاتا ہے تو کیا یہ سب کچھ شرک اور گمراہی ہے۔؟

قسمت یا مستقبل کا جو بھی اندازہ اعداد کے ذریعہ ہوتا ہے اس پر صرف "قیاس" کا حکم لگایا جاسکتا ہے اور اسی بات کو ہم برابر اپنے مضامین میں لکھتے ہیں ہم نے کسی بھی مضمون میں ایسا جملہ نہیں لکھا کہ اعداد کے ذریعہ جو نتیجہ سامنے آئے اس کو وحی کا درجہ دو۔ بلکہ ہم بار بار لکھتے رہے ہیں کہ اس طرح کے نتائج ایک قیاس اور اندازے کے برابر ہیں اور اگر تجربات کی کسوٹی پر پورے اترتے ہیں تاہم ان کو سو فی صد صحیح نہیں کہا جاسکتا اس طرح کی وضاحتوں کے باوجود بھی اگر کچھ لوگ کرشمۂ اعداد کو غلط قرار دے رہے ہیں تو ہمیں ان کی پرواہ نہیں ہے کیونکہ دین اسلام ان کی جاگیر نہیں ہے کہ وہ بات جس بات کو غلط سمجھ لیں وہ غلط ہی ہوجائے۔ ہمارے دور میں ایسے مولیوں کی کوئی کمی نہیں کہ جو مدرسہ کی سند کے حساب سے اور چہرے کے اعتبار سے شاندار معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن جنہیں شریعت کے تقاضوں کا علم اتنا بھی نہیں ہوتا جتنا علم پرائمری اسکول کے بچوں کو ریاضی کا ہوتا ہے اسی طرح کے مولویوں نے مسلم معاشرے میں حد سے زیادہ بے چینی پیدا کر رکھی ہے اور ان ہی لوگوں کی وجہ سے لایعنی قسم کے اختلافات کو فروغ حاصل ہورہا ہے۔ یہ نام نہاد قسم کے عالم دین نہ بولنے سے پہلے سوچتے ہیں اور نہ بولنے کے بعد۔ انہیں تو بس ہر معاملے میں اعتراض کرنے سے غرض ہے۔ حالانکہ دنیا کے کسی بھی معاملے میں اعتراض کرنا دنیا کی سب سے آسان بات ہے۔

آپ نے علمائے دین کی اہمیت کو واضح کیا ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو صحیح قسم کے علمائے دین ہیں ان کی قدر ہم بھی کرتے ہیں اور ہم خود بفضل خدا دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور مسلک کے اعتبار سے ہم خود بھی دیوبندی ہیں۔ لیکن ہم ان دیوبندیوں میں سے نہیں ہیں جن کا مقصد حیات مسلک کی لڑائی اور بے وزن قسم کی باتیں کرنا ہے اور جو لوگوں کو لڑا کر ہی خوشی اور راحت محسوس کرتے ہیں۔

علماء دیوبند میں سب ایسے سر پھرے نہیں ہیں ان میں اکثریت آج بھی سوجھ بوجھ سے بہرہ ور ہے۔ اور دینی معاملے کو ہر جگہ ملحوظ رکھتی ہے اور ان ہی کی وجہ سے دیوبندی مسلک کا سکون برقرار ہے لیکن بدنصیبی سے ایسے علماء بھی اس مسلک سے جڑ گئے ہیں جنہیں نہ علم ہے نہ عقل اور نہ ہی انہیں دین اسلام سے کوئی لگاؤ ہے لیکن دین اسلام کی آڑ میں ایسے لوگ ہر جگہ ہنگامے کرتے نظر آتے ہیں اور یہی لوگ دین کے نام پر دنیا کی بہاریں لوٹ رہے ہیں۔

جہاں تک ایمان کے قیمتی ہونیکا معاملہ ہے تو ہر مسلمان کے نزدیک سب سے زیادہ قیمتی چیز ایمان ہی ہے۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ایمان

زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں۔ یہ سمجھ لینا کہ بس ایمان کی پرواہ تو ہمیں ہی ہے اور کسی کو نہیں۔ یہ بھی ایک طرح کی جہالت اور ایک طرح کا تکبر ہے۔

مبارک صاحب ایسی غیر مبارک بات اپنے ذہن میں ایک منٹ کے لئے بھی لانا کہ ہم اپنے رسالے میں وہ باتیں شائع کرنے کے خوگر ہوں گے جو ایمان اور اسلام کے منافی ہوں یقین کرلیں قابل گرفت قسم کی سوچ ہے جس کا حساب دینا بھی آپ کے لئے اور ان لوگوں کے لئے مشکل ہوجائے گا جو ایمان کے نام پر لوگوں کو اچھی تحریکوں سے بدگمان کرنے کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ہمارے دور کے محدود علم رکھنے والے علماء نے سائنس کی بھی مخالفت پوری شدت کے ساتھ کی تھی لیکن اب آکر ان ہی علماء کو یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ سائنس سے اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی ہے۔ کمپیوٹر نے نہ صرف یہ کہ علم الاعداد کو کافی حد تک اہمیت دی ہے بلکہ اسی کمپیوٹرلی کوششوں سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی ہے کہ اعداد کے نپے تلے حساب پر قرآن حکیم پورا اترتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ کتاب اللہ ہی کی نازل کردہ ہے۔

کسی بھی علم کی مکمل تحقیق کئے بغیر اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو یک دم ایمان کے خلاف قرار دے دینا نہ صرف جہالت بلکہ ایک طرح کا ظلم وستم بھی ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ ہم قرآن حکیم اور حدیث کے ذریعہ یہ ثابت کرکے دکھا ئیں کہ اعداد کے ذریعہ قسمت کا حال بتانا جائز ہے تو آپ ہماری بات مان لیں گے۔

ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ قرآن حکیم کی کسی آیت یا کسی حدیث رسولؐ سے یہ ثابت کرکے دکھائیں کہ آپریشن کرانا ڈاکٹروں کے یہاں گلوکوز چڑھوانا اور انجکشن لگانا جائز ہے تو ہم آپ کی بات مان لیں گے۔ ورنہ پھر آپ یہ یقین رکھیں کہ اگر حدیث رسولؐ یا قرآن حکیم کی کسی آیت میں انجکشن اور آپریشن کا ذکر نہ ہوتو پھر یہ سب کچھ غلط اور ناجائز ہے۔

دراصل ہر معاملے میں قرآن وحدیث کی باتیں کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہے جو خود قرآن وحدیث سے نابلد ہیں اور صرف اعتراضات اور تنقید کرنے ہی کی وجہ سے معاشرے میں پہچانے جاتے ہیں۔ اگر آپ ایسے لوگوں سے خود کو نہیں بچائیں گے تو آپ کو آنے والے کل میں بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

طلسماتی دنیا کے بارے میں یہ یقین رکھیں کہ یہ رسالہ دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہے اور بڑی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب ہے جو لوگ اس کی تحریروں کو ایمان کے خلاف قرار دے رہے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو چہرے مہرے اور وضع قطع کے اعتبار سے صاحب علم لگتے ہیں ورنہ ان لوگوں کو اسلام کا عروج کھلتا ہے یہ اسلام کو صرف مسجدوں اور مدرسوں تک دیکھنا چاہتے ہیں اس سے زیادہ جب انہیں کسی بھی جگہ اسلام اور اس کی حقانیت اثر انداز ہوتی نظر آتی ہے تو ان کو فکر سوار ہوجاتی ہے اور اسلئے سیدھے اعتراضات کرکے ہر اس کوشش کو ناکام بنانے کی جدوجہد کرتے ہیں جو اسلام کا مختلف تہذیبوں اور مختلف قوموں میں تعارف کا ذریعہ بنا رہی ہو۔

ہم نیت پر کسی کے شبہ نہیں کرتے لیکن ازراہ کم فہمی اور ازراہ لاعلمی مولویوں کا ایک طبقہ اسی طرح کی حرکتوں کا شکار ہے وہ تقوے کے نام پر وہم اور وساوس مسلم سماج میں پھیلا رہا ہے اور توحید کے نام پر توحید ہی کی جڑیں کھوکھلی کررہا ہے۔ مذہب اسلام نے کسی علم اور کسی بھی تجربے کی آنکھیں بند کرکے مخالفت نہیں کی ہے۔ اس نے ہر علم کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے اصول پیش کئے ہیں اگر کوئی علم اور کوئی تجربہ براہ راست عقائد سے نہ ٹکرا رہا ہو تو اسکو اہمیت دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کرشمۂ اعداد کو نقل کرتے ہوئے ہم نے کئی بار یہ بات لکھی ہے کہ یہ صرف ایک حسابی اور اعدادی اندازہ ہے۔ جو تجربہ کی کسوٹی پر پورا بھی اتر سکتا ہے اور نہیں بھی۔ اس پر سو فیصد بھروسہ ٹھیک نہیں ہے اس کے باوجود کسی بھی شخص کا یہ کہنا کہ ایسا علم پیش کرنے والا ایمان سے خارج ہے، صرف شیطانی حرکت ہے جو لوگ ایسا کہتے ہیں ان سے فرمادیجئے کہ وہ اپنے ایمان کا جائزہ بھی لیتے رہا کریں کہ وہ ان کے گھروں میں کس قدر بے دست وپا بنا ہوا ہے اور اس پر کیا کیا قیامتیں ٹوٹ رہی ہیں۔

ہم نے کھلی ہوئی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ جو علم الاعداد اور علم نجوم کے خلاف ایسے لچھے دار اعتراضات کرتے ہیں ان کا اپنا ایمان بجائے خود بے روح ہوتا ہے۔ صرف خاکی لباس پہن کر کوئی پولیس والا نہیں بن جاتا لیکن مسلمانوں میں سفید کپڑے پہن کر بہت سے لوگ ''اہل اللہ'' اور علماء کبار بن جاتے ہیں اور اعتراضات کی جگالی شروع کردیتے ہیں۔

اللہ ایسے گیہوں نما جو فروشوں سے تمام سادہ لوح مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

ایسے لوگوں نے کم فہمی کی وجہ سے بہت سے فتنوں کو جنم دیا ہے۔

خواہ مخواہ کی سوچ

سوال از: عبدالقیوم ـــــــــ ناندیڑ۔

آپ کا رسالہ "طلسماتی دنیا" نظر سے گزرا چونکہ میں جماعت اسلامی کا متفق ہوں اور اس لٹریچر میں قرآنی آیات کو انسانوں کی ہدایت وفلاح بہبودی کے لئے استعمال ہوتے دیکھا لیکن جیسے ہی میں نے یہ رسالہ پڑھا مجھے بڑا تعجب ہوا کہ یہاں پر قرآنی آیات مجھے ورد اور نقوش کے ذریعہ استعمال ہوتی نظر آئی چونکہ آپ کی تحریر خود توحید پرستانہ ہے کیا اس طرح سے قرآن کا اصل مقصد فوت نہیں ہوتا؟ اگر نہیں ہوتا ہے تو برائے مہربانی اس کا تفصیلی جواب دیجئے اور چونکہ میری عادت یہ ہے کہ جب تک کسی کا تحقیقی مطالعہ نہیں کرتا اس کے بارے میں رائے قائم نہیں کرتا چونکہ آپ نے جو عملیات اس میں بتائے ہیں اس میں سے کسی ایک کی اجازت کا طلب گار ہوں اس کا صحیح طریقہ بتایئے۔ انشاء اللہ اس پر عمل کر کے ورد اور نقوش کے عمل کو اور اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہتا ہوں۔

جواب

جماعت اسلامی کے لٹریچر میں آپ نے یہ پڑھا کہ قرآن انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے اور ماہنامہ طلسماتی دنیا میں آپ نے یہ دیکھا کہ ہم قرآن کی مختلف آیات کے ذریعہ انسانوں کے علاج کے طریقے بتاتے ہیں اور انسانوں کو اس بات پر اکساتے ہیں کہ وہ بیمار پڑ جانے پر قرآن کی آیات کے ذریعہ علاج کریں ہمارے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ اس میں تعجب خیز بات ہی کیا ہے اور دونوں باتوں میں ٹکراؤ کیسے پیدا ہو گیا ہے آپ نے اگر کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ قرآن انسانوں کی ہدایت اور فلاح و بہبود کے لئے نازل ہوا ہے تو یہ بھی سچ ہے اور اگر آپ نے طلسماتی دنیا میں قرآن کے ذریعہ علاج اور تعویذ گنڈوں کی بات پڑھی ہے تو اس کی صداقت میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔ دونوں ہی باتیں اپنی اپنی جگہ درست بھی ہیں اور قرین صواب بھی۔

بلاشبہ قرآن اللہ کے بندوں کیلئے نسخۂ رحمت بھی ہے اور نسخۂ شفا بھی ہے۔ جو لوگ اس قرآن کی تعلیمات سے اپنی زندگیوں میں سدھار لانے کی جدوجہد کر رہے ہیں وہ بھی حق پر ہیں۔ اور جو لوگ قرآن کی آیات کے ذریعہ جسمانی اور روحانی بیماریوں سے نجات کی راہ تلاش کرتے ہیں وہ بھی غلطی پر نہیں ہیں۔ قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ کے کلام اور اس کے ایک ایک نام میں ہزاروں حکمتیں بھی پوشیدہ ہیں اور لاکھوں خزانے بھی۔ کلام الٰہی سے برکت حاصل کرنا، کلام الٰہی سے بیماریوں کی شفا چاہنا، قرآن حکیم کے ذریعہ دوسرے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کی سعی کرنا بندگی کے عین مطابق ہے اور جو لوگ اس پر حیرت کریں ان کی عقل اور سوچ پر ہمیں حیرت ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے کہ دینی جماعتوں سے وابستہ ہو کر بھی انسان کی عقل گھٹنے چلنے کے قابل بھی نہیں ہو پا رہی ہے۔ پھر اس عقل سے کسی اہم کارنامے کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے۔؟

جماعت اسلامی والوں کی سوچ و فکر پر تنقید اور اعتراضات کی گھنگھور گھٹائیں چھائے رہتی ہیں اس لئے اگر مطلع عقل پر کوئی چاند طلوع بھی ہو جائے تو بھی اس چاند کی روشنی پھیلنے نہیں پاتی۔ خوشی کی بات ہے کہ آپ کسی اسلامی جماعت سے وابستہ ہیں لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ آپ جماعت اسلامی سے وابستہ ہونے کے بعد اپنی سوچ و فکر میں نکھار پیدا نہ کر سکے۔ پھر بھی غنیمت ہے کہ آپ نے طلسماتی دنیا کی تحریروں کو توحید پرستانہ قرار دیا۔ ورنہ بعض حضرات کا عالم تو یہ ہے کہ وہ کلام الٰہی کے ذریعہ بنائے گئے تعویذات کو بھی شرک بتاتے ہیں اور اس طرح کلام الٰہی کی کھلی توہین کر کے بھی اس خام خیالی میں مبتلا رہتے ہیں کہ دین اسلام کو پوری طرح بس وہی سمجھ رہے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی آخرت کی فکر ہے اور ہم بھی کسی نہ کسی درجہ میں شرک اور کفر سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہم نے روحانی تحریک کی داغ بیل اسی لئے ڈالی ہے کہ اب انسانوں کی اصلاح کے لئے اس سے زیادہ موزوں اور بہتر طریقہ دوسرا نہیں ہے اور کلام الٰہی کے ذریعہ علاج نہ صرف کلام الٰہی کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس سے کلام الٰہی کی قدردانی بھی ثابت ہوتی ہے جو لوگ ان تعویذوں کو بھی شک کی نظروں سے دیکھتے ہیں جو شرکیہ کلمات سے محفوظ ہوں ان کی عقل کو زنگ لگا ہوا ہے اس لئے وہ کسی بھی بارے میں صحیح فیصلہ کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

آپ کو جس عمل کی اجازت درکار ہو اس کی وضاحت کریں تب ہی اجازت دی جائے گی۔

دعا ہے کہ اللہ آپ کو حق بات سمجھنے کی توفیق اور صلاحیت عطا کرے۔ (آمین)

نام کی بحث

سوال از: محمد ریاض الدین رہبر ———— مظفرپوری۔

امید ہے کہ آپ مع اپنے ادارے کے بخیر وعافیت کے ساتھ ہوں گے۔ آپ ایک قارئین کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند صفحہ ۲۳: جون ۱۹۹۹ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ (پرویز) اپنے دور کا بدترین انسان تھا۔ جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نفرت کرنے والے سے نفرت نہیں کی، وہ صاحب ایمان نہیں ہوسکتا۔

حضور والا آپ کی تحریر سامنے ہے اور روزنامہ قومی تنظیم پٹنہ بہار کے اخبار کے کالم "آپ کے خطوط" کا بحث ومباحثہ بھی پہلا خط ۷/۷/۲۰۰۰ کو جمعہ (اسلامیات ایڈیشن) پھر اس کے جواب میں ۱۸/ جولائی ۲۰۰۰ء کا جواب سامنے ہے۔ لہٰذا دونوں خط کی نقل بھیج رہا ہوں تا کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل ومفصل جواب عنایت فرمائیں گے۔ ایک اور خط جو روزنامہ قومی تنظیم پٹنہ بہار سے ۱۴/ تاریخ جمعہ فروری ۱۹۹۷ء کو شائع ہوا ہے وہ بھی من وعن نقل کر کے بھیج رہا ہوں۔ ماہنامہ کنزالایمان صفحہ ۱۳/ مئی ۲۰۰۰ء مستقل کالم "فقہی احکام ومسائل" مصدقہ فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی کیا تحریر فرماتے ہیں وہ سامنے ہے۔ نیز "رسالہ عقیقہ" کے ایک مضمون نقل کر کے بھیج رہا ہوں اس کے علاوہ سید بدرالحسن صاحب "صحت الفاظ" میں رقم طراز ہیں کہ: لوگوں کا اکثر نام غلط رہتا ہے مثلاً اختری خاتون حالانکہ اس کا مادہ نہیں ہوتا ہے اختر صحیح ہوا تسلیم لفظ خود مؤنث ہے مگر تسلیمہ نام رکھتے ہیں نسیم خود مؤنث ہے۔ مگر عورت کو نسیمہ نام رکھتے ہیں۔ رضوان جنت کے فرشتے کا نام ہے۔ اسم معرفہ کی تذکیر وتانیث نہیں ہوتی ہے۔ مگر رضوانہ نام رکھتے ہیں اسی طرح "ریاض" نام رکھنے کے لئے سید بدرالحسن صاحب اپنی کتاب "صحت الفاظ" میں لکھتے ہیں کہ شخص واحد کا جمع نام غلط ہے۔ چونکہ میرا نام بھی "محمد ریاض الدین" ہے۔ مگر آپ نے اس سے پہلے والا خط پڑھ کر خاموش رہے جو کہ میں خود سے آپ کے دست مبارک میں دیا۔ جس میں ایک بہت تفصیل کے ساتھ اپنے بارے میں لکھا تھا اس میں تین چار سطر ذکر کر رہا ہوں۔

میرا نام محمد ریاض الدین، تخلص رہبر، ضلع کی نسبت سے مظفرپوری بھی لکھتا ہوں۔ غیر شادی شدہ ہوں۔ دو بھائی دو بہن میں سب سے بڑا میں ہوں۔ میرے والدین کا نام محمد شمس الدین وقمرالنساء ہے۔ میری پیدائش نانیہال میں گاؤں "مجھولیا" ہے تاریخ پیدائش ۱۹/ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز سنیچر دس بجے دن مطابق ۲/ شوال ۱۳۹۴ کو ہوئی۔ تعلیم مولوی تک ہے۔

خط میں نام کی تبدیلی مفرد مرکب عدد اسم اعظم وظیفہ کے متعلق ذکر تھا۔ دوسرا خط بذریعہ مولانا خورشید احمد نعیمی مدھوبنی بہار کے معرفت دیا تھا۔ جس میں چند مضمون کے بارے میں استفسار تھا مشورہ بھی شامل تھا۔

(۱) فلمی گانا (ایمان کا نشانہ کے بارے میں کیا حکم ہے)

(۲) مسلک اعلیٰ حضرت کا کہنا کیا ہے۔

(۳) فتنہ انکار حدیث اپنے نئے چولے میں مع فتنہ انکار حدیث۔

(۴) عیدین کا مصافحہ اور دعا۔

(۵) کیا تعویذ شرک ہے۔

(۶) شرمناک شکست۔

(۷) امام احمد رضا کی ظریفانہ وطنزیہ شاعری وغیرہ وغیرہ تھا۔ یہ بھی ذکر تھا کہ بدھ کو دس روپے فیس نہ لے کر ۵۰ روپے کر دیں۔ مگر اطمینان وسکون سے مریض کو دیکھیں۔ کسی بھی شخص کا بطور مثال زائچہ وشخصیت نامہ تفصیل کے ساتھ شائع کریں۔ تا کہ اس سے بہت سے قارئین کو یہ اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ ایک مکمل زائچہ وشخصیت نامہ میں کیا کیا باتیں رہتی ہیں تا کہ اس (زائچہ وشخصیت نامہ) کی روشنی میں ہزاروں ضرورت مند کو دل میں خواہش پیدا ہو کہ یہ کام کروانا کتنا مفید وکارآمد ہے۔ نیز اشاعت وطباعت پر بھی روشنی ڈالا تھا۔

آپ کے علماء کو کیا کیا کہا جا رہا ہے اس بار چند کتابیں (مضامین ارسال کر رہا ہوں اس سلسلے میں ماہنامہ کنزالایمان تین عدد ہیں۔ دیکھئے اس میں کس طرح آگ لگائی گئی ہے چاند کے متعلق دارالعلوم دیوبند کے بانی کے متعلق مضمون ہے جو آپ کی طرف حقیقت کے اعتراف کرنے پر کس طرح بات کہاں سے کہاں پہنچادی گئی ہے۔

تعظیم نبی۔ محققانہ فیصلہ جیسی کتاب سے عوام کو کس طرح بہکایا وپھسلایا جاتا ہے۔ گمراہ کیا جاتا ہے لہٰذا آپ پر یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اسلامی عقائد کیا ہیں۔ قسط وار تحریر کریں۔ ان کتابی مضمون میں چھپی گمراہی والی بات کو بہت ہی تفصیل کے ساتھ مدلل ومفصل کاٹ دار تحریر میں جو آپ کا امتیاز خاص ہے۔ دندان شکن جواب دیں جس طرح آپ نے مولانا اخلاق حسین کو جواب دیئے تھے۔ دودھ بخشنے کا خواہ مخواہ ڈائیلاگ وغیرہ لکھے ہیں۔ کہیں اس قسم کی ہزاروں کتابیں جو ہندی انگریزی واردو میں شائع ہوئی ہے۔

ماہنامہ شاعر اس لئے روانہ کر رہا ہوں کہ دیکھیں غور کریں کہ اس میں کم صفحات میں ہزار صفحات کا کام لیا ہے کہیں تو نام کے متعلق بحث مباحثہ آپ کے سپرد کردوں نام رکھنے کے اوپر مارکیٹ میں کون کونسی کتاب ہے۔ وہ بھی آپ کو روانہ کردوں۔ میں نام رکھنے کا اسلامی طریقہ نام کو تحریر کرنے جا رہا ہوں۔ اس میں آپ کے طلسماتی دنیا میں شامل بحث و مباحثہ اور نام رکھنے کا فن مضمون شائع کروں گا۔ اس لئے اس پر اچھی طرح آپ نگاہ رکھیں خوب تفصیل سے بحث کرکے مکالمہ روشن کریں۔

کچھ لوگوں نے یہ سوال کیا ہے جتنی احتیاط وحکمت حسن الہاشمی صاحب بتاتے ہیں۔ اس سے پہلے کے امام وعلماء اس وقت کے علماء کیوں نہیں بتاتے تھے؟۔ اپنے بچوں ورشتہ دار کے نام رکھنے میں احتیاط برتیں۔ کیا ان کے علم میں ستارے کے اچھے برے اثرات کا علم نہ تھا۔ کیا مفرد مرکب عدد کی کرشمہ سے واقف نہیں تھے۔ آخر یہ کیا ماجرا کیا ہے۔ جیسے امام اعظمؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام یوسفؒ، رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، امام احمد رضاؒ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ وغیرہ وغیرہ ان لوگوں کے سوال کا کیا جواب دوں۔ آپ ہی بہتر جواب دے سکتے ہیں۔ دوسری ہزار باتیں کام کی اس کے بعد لکھوں گا۔ جلد از جلد تمام باتوں کا جواب تفصیل کے ساتھ قرآن حدیث کی روشنی میں جلد جلد دیں گے۔ کسی بات کو درگزر نہ فرمائیں گے۔

یہ تمام باتوں کا جواب طلسماتی دنیا کے ذریعہ دیں گے۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ چودہ سو برس گزر جانے کے بعد بھی آج تک امت مسلمہ کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ ان میں اپنے بچوں کے صحیح نام رکھنے کا سلیقہ بھی پیدا نہیں ہوسکا ہے اور اس کی واحد ترین وجہ جہالت اور اسلام کے بنیادی اصولوں سے ناواقفیت ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید یہ تھی کہ اپنے بچوں کے اچھے نام رکھے جائیں جو بولنے اور سننے میں بھی اچھے محسوس ہوں اور جن کے معنی بھی اچھے اور دلوں کو لبھانے والے ہوں، اچھے ناموں کا اثر شخصیات پر بہت گہرا پڑتا ہے، نام اگر برا ہوتا ہے تو وہ بھی صاحب نام پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کی شخصیت کو پامال کرنے میں اہم رول ادا کرتا ہے اور یہ بات تجربات سے ثابت ہو چکی ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے نام کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا تھا وہ لفظ بہ لفظ صحیح تھا لیکن امت نے اس سلسلے میں جس غفلت اور غیر ذمہ داری کا ثبوت پیش کیا ہے اس کو ثابت کرنے کے لئے کسی ثبوت اور کوئی نمونہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو اپنے ہی ماحول میں ایسے بہت سارے لوگ مل جائیں گے جن کے ناموں میں کچھ نہ کچھ غلطی اور سقم موجود ہوگا اور افسوسناک بات یہ ہے کہ بے شمار لوگ اس طرح کی غلطیاں دینداری کے نام پر کر رہے ہیں۔

مثلاً ایک صاحب جو کسی نہ کسی حد تک پرہیزگار تھے انہوں نے اپنے صاحبزادے کا نام مرسلین اس وجہ سے رکھا کہ اس میں رسالت کی خوبو موجود ہے۔ ان بے چاروں کو یہ خبر نہیں تھی کہ مرسلین مرسل کی جمع ہے۔ اور فرد واحد کو مرسلین کہنا درست نہیں ہے اور کمال کی بات یہ ہے کہ ہزاروں پڑھے لکھے لوگ، جو ان کے اپنے اردگرد رہتے ہیں ان میں سے کسی کی سماعت پر بھی یہ نام گراں نہیں گزرتا۔ گراں گزرتا تو کوئی تو انہیں متنبہ کرتا اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک اور حماقت آمیز بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنے اگلے بچے کا ازراہ تقویٰ مذنبین رکھنا چاہا تھا تاکہ وزن بھی برقرار رہے۔ اور نام قرآنی انداز کا بھی ہو کسی پڑھے لکھے صاحب ہوش وحواس آدمی نے انہیں سمجھایا کہ مذنبین تو گناہگار کو کہتے ہیں۔ اس تنبیہ کے بعد انہوں نے مذنبین سے پرہیز کرکے اپنے صاحب زادے کا نام مستبصرین رکھ لیا۔ یہ بھی جمع کا صیغہ تھا۔ اور مستبصرین کا اطلاق بھی کسی ایک فرد پر نہیں ہوتا۔ اس طرح کی غلطیاں جہالت اور سوجھ بوجھ کی کمی کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔

ناموں کے سلسلے میں کچھ قیامتیں اور بھی ڈھائی جاتی ہیں وہ یہ کہ تذکیر وتانیث سے بے نیاز ہوکر لوگ اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں۔ چنانچہ دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ تسلیم اور نسیم لڑکوں کا بھی نام ہے اور لڑکیوں کا بھی۔ فرحت اور اختر لڑکوں کو بھی کہتے ہیں اور لڑکیوں کو بھی نصرت اور وحدت مردوں کو بھی پکارا جاتا ہے اور عورتوں کو بھی سرفراز اور ناہید مردوں کا نام بھی رکھ دیا جاتا ہے اور عورتوں کا بھی یہ حرکتیں صرف جہالت ہی کی وجہ سے ہو رہی ہیں اور ان حرکتوں پر کوئی روک ٹوک کرنے والا بھی نہیں ہے۔

بلاشبہ اختر سے اختری بنا دینے کی رسم بھی مسلم سماج میں پھل پھول رہی ہے جو خود جہالت کی دین ہے۔ اور اسی طرح رضوان سے رضوانی، غفور سے غفوران سے اور شکور ن سے شکورن بنالینے کے رواج بھی زندہ وتابندہ ہیں۔ اپنے بچوں پر سب سے بڑا ستم جو توڑا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ ان بے چاروں کا نام بھی صحیح نہیں رکھا جاتا اور بعض نام تو ایسے بھی رکھ دیئے جاتے ہیں جو عمر بھر ہدف مذاق بنے رہتے ہیں اور اس میں سرتاپا قصور ماں

باپ کا ہوتا ہے۔

دین اسلام ایک پاکیزہ اور سنجیدہ مذہب ہے اور دین اسلام نے اپنے ماننے والوں کو جو ہدایات کی ہیں وہ ہدایات بلاشبہ پاکیزگی اور سنجیدگی سے مالا مال ہیں۔ زندگی کے دوسرے شعبوں میں سنجیدہ ہدایات جاری کرنے کے ساتھ ساتھ دین اسلام نے اپنے چاہنے والوں کو اس بات کی ہدایت بھی کی ہے کہ وہ اپنے نونہالوں کے نام ایسے رکھیں جن میں سنجیدگی بھی ہو اور معنویت بھی۔ لیکن افسوس دین اسلام کے ماننے والوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کے نام بھی ایسے نہیں رکھ پاتے جو دین کی کسوٹی اور اس کی ہدایات پر پورے اترتے ہوں۔

آپ کا نام "ریاض" بھی جمع کا صیغہ ہے اس کی واحد روضہ ہے۔ اس لئے ریاض کا اطلاق بھی ایک فرد پر بھی ممکن نہیں۔ مگر کیا کریں۔

آج کے دور میں سو نام غلط ہیں یارو
تم ہی بتلاؤ کہ کس کس کی تصحیح کی جائے

بس بہتر یہ ہے کہ جو غلطی از راہ جہالت والدین نے کر دی ہے وہ غلطیاں ہم آنے والی نسلوں کیلئے نہ دہرائیں اور اپنے بچوں کے نام الفاظ و معنیٰ کے لحاظ سے بہتر سے بہتر رکھنے کی کوشش کریں اسی میں ہمارے بچوں کی بھلائی ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے اور آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد بھی ایک ہے۔ البتہ اگر سن ماہ کی تفصیل سے عدد نکالیں۔ تو عدد ۵ بنتا ہے۔ آپ کا نام علم اعداد کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے رکھا گیا ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۹ ہے اور محمد ریاض الدین کے مرکب اعداد بھی ۱۹ ہی بنتے ہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ آپ اہم شخصیت کے مالک ہیں اور زندگی میں بے شمار کامیابیوں سے انشاء اللہ ہمکنار ہوں گے لیکن اپنے اردگرد کے ماحول میں اور اپنے قریبی رشتہ داروں میں آپ کو وفا نصیب نہیں ہوگی۔ پانچ کا عدد اگرچہ آپ کا دشمن عدد نہیں ہے لیکن اس عدد کی وجہ سے آپ کی زندگی میں کئی طرح کے انقلابات آسکتے ہیں۔ لیکن آپ کا مفرد عدد ایک مضبوط ترین عدد ہے جو آپ کو ہر حال میں ٹوٹنے اور بکھرنے سے انشاء اللہ محفوظ رکھے گا۔

آپ نے دیوبندی اور بریلوی اختلافات کا ذکر اپنے خط میں چھیڑ کر اس بات کی بھی فرمائش کی ہے کہ میں اس بارے میں اظہار خیال کروں۔ تو محترم اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ سنت و بدعت کے جھگڑے میں تو اظہار خیال کار ثواب ہے۔ البتہ دیوبندی بریلوی جھگڑے میں اظہار خیال میرے نزدیک جائز نہیں ہے۔ یہ صرف علاقوں کا جھگڑا ہے۔ جو امت کیلئے حد سے زیادہ وبال جان بنا ہوا ہے بدعات نے جو ستم ڈھائے ہیں اور اسلام کے قلعے میں شرک اور شیطنت کے جو چور دروازے کھولے ہیں ان کی ستم ظریفیوں پر انگلیاں بھی اٹھنی چاہئیں اور ہاتھ بھی۔ لیکن ہمیں یہ بتائیں کہ بدعات کہاں نہیں ہیں۔؟ اور بدعات نے کہاں کہاں ستم نہیں دکھائے ہیں۔ بدعتوں سے اب دیوبند بھی پوری طرح محفوظ نہیں ہے پھر بریلی ہی کے خلاف غل غپاڑہ مچانا تقوے اور دینداری کی کونسی قسم ہے۔؟

آپ نے اپنے خط کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ ہمارے اکابرین نے نام رکھنے کے سلسلے میں اتنی احتیاط کیوں نہیں برتی ہے۔ جتنی احتیاط ہم طلسماتی دنیا کے ذریعہ اپنے قارئین کو بتا رہے ہیں اس بارے میں یہ عرض ہے کہ ہمارے اکابرین نہ فن اعداد سے واقف تھے نہ ہی انہیں بروج اور سیاروں کی اچھی بری ساعتوں سے واقفیت تھی اور اس موضوع پر توجہ دینے کی انہیں فرصت بھی نہ تھی۔ کیونکہ وہ عمر بھر دوسرے اہم موضوعات کا حق ادا کرنے میں لگے رہے اس لئے ان پر کوئی اعتراض بھی نہیں اور ان سے کوئی گلہ شکوہ بھی نہیں۔ پھر بھی انہوں نے اپنے بچوں کے جو نام رکھے ان میں الفاظ و معنیٰ کی کوئی غلطی نہیں پائی جاتی۔ اب تو پڑھے لکھے لوگوں اور مولویوں اور مفتیوں کا بھی حال یہ ہے کہ انہیں نام رکھنے کا شعور نہیں۔ جاہلوں کی بات تو دگرگوں ہے۔ ہم ایسی بہت سی مثالیں دے سکتے ہیں کہ فلاں صاحب کسی دینی مدرسے کے فارغ التحصیل کے بیٹے ہیں لیکن ان کے نام میں علمی اور معنوی غلطی موجود ہے۔ رہی دوسری احتیاطیں تو ان کا ذکر تو فضول ہی ہے کیونکہ جو لوگ الفاظ و معانی کی غلطیوں سے خود کو محفوظ نہیں رکھ سکتے وہ دوسری نوعیت کی لغزشوں سے خود کو کیسے بچا سکتے ہیں۔

پرویز اور فیروز نام

سوال از: مشتاق احمد خاں بی، ڈی، او ——— سستی پور (بہار)

خانقاہ اسرار یہ ممبئی ۴۴ سراج منزل مور لینڈ روڈ ممبئی ۸، کے افتتاح بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۹۵ء کے موقع پر حضرت شیخ الطریقت مرشدنا مولانا اسرار الحق خاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ اپنی مسہری پر تشریف فرما تھے۔ خانقاہ احباب سے بھری ہوئی تھی۔ حضرت باباصاحبؒ کی مسہری کے قریب ایک ٹیبل فین چل رہا تھا اس کی بناوٹ بہت خوبصورت تھی۔ حضرت بابا صاحبؒ نے دریافت فرمایا۔ "یہ پنکھا کون لایا ہے؟ شاید اس پنکھے کے اوپر

Donated by parvez لکھ کر چسپاں کیا ہوا تھا حضرت والا نے دریافت فرمایا کہ پرویز کہاں گیا۔حاضرین میں کسی نے جواب دیا۔ بھوپال چلے گئے حضرت والاؒ نے ارشاد فرمایا کہ:

ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سارے سلاطین اور امراء کے پاس اسلام کی دعوت اپنے نامۂ مبارک کے ذریعہ دی تھی۔ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے پاس پہنچا تو اس سرکش وگستاخ نے نامۂ مبارک کو پڑھ کر نازیبا کلمات زبان سے نکالا اور نامہ مبارک کو پھاڑ دیا جس کی پاداش میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کچھ ہی دنوں بعد اسے ہلاک کیا۔اور اس کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوکر ایسی ہوگئی کہ اس کا نام ونشان تک مٹ گیا۔تقریباً چار ہزار سال سے آدھی دنیا پر جس کا غلبہ تھا جس کے فتوحات یونان ورومان کو بارہا نیچا دکھا چکی تھی۔اس حکومت کا یہ حشر گستاخی کی وجہ سے ہوا۔اس گستاخ وسرکش کا نام پرویز تھا۔

اور فیروز نامی شخص نے خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو نماز کی حالت میں خنجر سے زخمی کیا تھا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت واقع ہوئی تھی۔

حضرت بابا صاحبؒ نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا کہ پرویز اور فیروز چھوٹا سا نام ہے۔سننے میں اچھا لگتا ہے۔والدین اپنے بچوں کا نام پرویز اور فیروز رکھ دیا کرتے ہیں لیکن جب یہ نام میرے سامنے آتے ہیں تو میرا ذہن ان واقعات کی طرف چلا جاتا ہے۔ایسا نہ ہو کہ میرے دل سے کوئی بددعا نکل جائے۔اس لئے جن کا نام بھی پرویز یا فیروز ہوں وہ اپنا نام بدل لیں اس نے اپنی بچیوں کے نام عائشہ، زینب، فاطمہ، رقیہ، کلثوم، میمونہ وغیرہ رکھا ہے۔صبح جب انہیں ان ناموں سے پکارتا ہوں تو امت کی مائیں اور عظیم ومتبرک ہستیاں اور ان کے عظیم کارنامے یاد آجاتے ہیں اور بھی بہت سارے فوائد مضمر ہیں۔

(ماخوذ ۷/۷/۲۰۰۰ء جمعہ اسلامیات ایڈیشن)

پرویز اور فیروز نام برے نہیں

سوال از: ریاض احمد قاسمی۔

مؤرخہ ۷/جولائی ۲۰۰۰ء بروز جمعہ کو قومی تنظیم کے دینی صفحہ میں مشتاق احمد خاں بی، ڈی، او ستی پور کا مضمون بعنوان پرویز اور فیروز نام نظر سے گزرا۔جس میں محترم موصوف نے خانقاہ اسراریہ ممبئی کے پیر مولانا اسرار الحق خاں کے یہ ملفوظات نقل کئے ہیں۔فیروز اور پرویز چھوٹا سا نام ہے۔سننے میں اچھا لگتا ہے لیکن جب یہ نام میرے سامنے آتے ہیں تو میرا ذہن ان واقعات کی طرف چلا جاتا ہے ایسا نہ ہو کہ میرے دل سے بددعا نکل جائے اس لئے جن کا نام بھی پرویز یا فیروز ہوں وہ اپنا نام بدل لیں۔

مولانا کی زبان سے بددعا نکل جانے کا خطرہ اور تبدیلی نام کا حکم یا مشورہ مشیر ہے اس بات کی طرف کہ مولانا کی نظر میں مذکورہ دونوں نام برے ہیں۔تقویٰ کی بنیاد پر ہوں یا فتویٰ کی بنیاد پر، بہر حال بہر دو صورت مولانا کا ان دونوں ناموں کو ناپسند کرنا قبیح اور برا ماننا، بدل دینے کا حکم دینا، قطعاً صحیح نہیں کیونکہ "ایک نام کے اگر دس آدمی ہوں تو یہ ضروری نہیں کہ سب اچھے یا سب برے ہوں اس لئے کہ کسی انسان کے برا ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا نام بھی برا ہو جائے۔

اگر پرویز نام محض اس لئے برا ہے کہ خسرو پرویز گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا تو سلمان رشدی کونسا عاشق رسولؐ ہے۔یہ مردبھی گستاخ نمبر ون ہے۔نیز گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا اور سنگین گناہ تو متنبی بننا یعنی جھوٹے نبوت کا دعویٰ کرنا ہے۔کم بخت طلحہ بن خولد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا کیا آپ کہہ سکتے ہیں سلمان اور طلحہ نام برے ہیں؟ کیسے کہہ سکتے ہیں جب کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طلحہ بن زبیرؓ صحابی کے نام ہیں۔اسی طرح فیروز نام اگر صرف اس لئے برا مانا جارہا ہے کہ لؤلؤ فیروز مجوسی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل کا نام بھی عبدالرحمٰن ہے حالانکہ خدا کے نزدیک ناموں میں سب سے اچھا اور پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور سب سے سچا نام حارث وہمام ہے اور سب سے برا نام حرب اور مرہ ہے۔(ابوداؤد)

معلوم ہوا کہ نام اچھے ہونے یا برے ہونے کی کسوٹی صاحب نام کی اچھائی یا برائی نہیں۔بلکہ اس کا معیار نام کا صحیح المعنیٰ ہونا اور ذوق سلیم پر گراں نہ ہونا ہے اگر کسی نام کا معنیٰ صحیح نہیں یا صحیح تو ہے مگر ذوق سلیم پر گراں اور ثقیل ہے تو سمجھ لیجئے کہ یہ نام برا ہے ایسے ناموں کو فوراً بدل دیا جائے جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ کا نام عبدالکعبہ تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدل کر عبداللہ کر دیا۔حضرت ابو ہریرہؓ کا نام عبدالشمس تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بدل کر عبدالرحمٰن کر دیا۔اسی طرح ایک صحابی کا نام حزن (پتھریلی زمین) تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بدل کر سہل (نرم زمین) کر دیا لیکن پرویز (خوش نصیب) اور فیروز (فتح یاب) نام صحیح المعنیٰ بھی ہیں اور ذوق سلیم پر گراں بھی نہیں۔لہٰذا یہ دونوں نام برے نہیں اچھے ہیں اسے ناپسند کرنے یا بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

جواب

یہ دونوں سوال چونکہ ایک ہی موضوع سے متعلق ہیں اس لئے ان کا مشترک جواب دیا جارہا ہے اور یہ جواب دراصل ان لوگوں کے لئے ہے جن میں قبولیت کی صلاحیت موجود ہے۔ جو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دینے کے عادی ہیں یا جو خود کو عقل کل سمجھ کر ضد بازیوں اور ہٹ دھرمی کی اندھی گلیوں میں بھٹکے ہوئے ہیں ان سے مخاطب ہونا بھی ہم اپنی توہین سمجھتے ہیں۔

پرویز نام کے سلسلے میں ہمیں مشتاق صاحب کی رائے سے اتفاق ہے۔ اگر چہ وہ بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں اور ہمیں ریاض الدین صاحب کی تحریر سے یعنی آپ کی تحریر سے اتفاق نہیں ہے۔ اگر چہ آپ دیوبندی مکتب فکر سے وابستہ ہیں یہ بات یاد رکھ لینے کی ہے کہ دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے کی ہر بات اور ہر ادا قابل قبول نہیں ہوسکتی اور بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے شخص کی ہر بات قابل رد نہیں مانی جاسکتی۔ عدل وانصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ جو بات صحیح اور درست ہو اس کو صحیح اور درست ہی کہنا چاہئے۔ خواہ اپنوں کی زبان سے خارج ہورہی ہو یا غیروں کی زبان سے اور جو بات غلط اور نادرست ہو اس کی مخالفت کرنی چاہئے خواہ وہ بات اپنے حلقے والوں کے حلقہ سے برآمد ہورہی ہو۔

اکابرین نے نام رکھنے کے سلسلے میں اس احتیاط کو ملحوظ رکھنے کی بھی تاکید کی ہے کہ جو حروف قرآن حکیم میں موجود نہیں ہیں ان سے کسی مسلم بچے کا نام شروع نہیں ہونا چاہئے۔ پ، ٹ، ڑ، چ، ڈ اور گ وغیرہ قرآن حکیم میں موجود نہیں ہیں اس لئے ان حروف سے شروع ہونے والے ناموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ہم اس طرح کے ناموں کو حرام یا ناجائز نہیں سمجھتے لیکن بلاشبہ اس طرح کے نام جو غیر قرآنی حروف سے شروع ہوتے ہوں خلاف احتیاط اور محتاط لوگوں کی منشا اور روش کے خلاف ضرور ہیں۔

پرویز اور فیروز ناموں سے بعض لوگوں کو اس لئے بھی توحش ہوتا ہے کہ یہ لوگ رسالت کی توہین کرنے والے تھے اس لئے ان ناموں سے پرہیز کرنے ہی میں عافیت سمجھی گئی ہے لیکن اگر ماں باپ نے ازراہ غلطی اپنے لڑکوں کے نام پرویز یا فیروز رکھ دیئے ہوں تو ان کو بددعا دینے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ نام رکھنے میں جو بھی بھول ہوتی ہے وہ ماں باپ سے ہوتی ہے اور سزا شرعاً اسی کو ملنی چاہئے جو بھول کا مرتکب ہو۔ جب اپنا نام رکھنے میں اولاد بے قصور ہے تو پھر اس کو سزا دینا خواہ وہ سزا کسی بھی نوعیت کی ہو غلط بات ہے۔ یوں بھی جو نام خلاف احتیاط ہوں ان کی وجہ سے صاحب نام کسی سزا کا حقدار نہیں ہوتا۔ خلاف ادب اور خلاف احتیاط چیزیں اگر چہ کسی نہ کسی درجہ میں قبیح ضرور ہوتی ہیں لیکن وہ منجملۂ حرام نہیں ہوا کرتیں۔

ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ پرویز اور فیروز جیسے ناموں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ومحبت کی خاطر بدل دینا چاہئے۔ اس میں کامیابی اور آخرت کی سرخروئی ہے۔ لیکن جو لوگ ان ناموں کو بدلنے کے لئے راضی نہ ہوں ان کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا جائے انہیں بددعا دینا یا کسی اور سزا سے دوچار کرنا غالباً مناسب نہیں ہے۔

قاسمی صاحب کا یہ فرمانا کہ ایک نام کے اگر دس آدمی ہوں تو یہ ضروری نہیں ہے کہ سب اچھے یا سب برے ہوں۔ اس لئے کہ کسی انسان کے برے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا نام بھی برا ہوجائے۔ کم سے کم ہمارے نزدیک یہ ایک بے وزن سی بات ہے اگر اس بات کو درست مان لیا جائے تو پھر امت مسلمہ کو یہ مشورہ بھی عطا کردینا چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے نام ابولہب اور ابوجہل بھی رکھ لیں کیونکہ دور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ برے لوگوں کی وجہ سے ان ناموں میں کیا برائی ہوسکتی ہے۔ جب کہ کوئی نام کسی بدنام زمانہ انسان کی وجہ سے برا نہیں ہوجاتا۔ بقول ریاض الدین قاسمی۔

اس کے بعد قاسمی صاحب کا یہ فرمانا کہ خسرو پرویز گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا تو سلمان رشدی کونسا عاشق رسولؐ ہے یہ مرد بھی تو گستاخ نمبرون ہے۔ اس کے بعد قاسمی صاحب نے طلحہ ابن خولد کو نبوت کا جھوٹا دعوئی کرنے والا بتا کر یہ بتایا ہے کہ طلحہ اگر برا تھا تو پھر طلحہ ابن زبیر قابل احترام کیوں تھے۔ اور ان کو نام بدلنے کا مشورہ کیوں نہیں دیا گیا۔

قاسمی صاحب! معلوم ہونا چاہئے کہ نبوت کا دعوئی کرنے والا طلحہ ابن خولد بعد میں پیدا ہوا تھا اور وہ نبوت کا مدعی ضرور تھا۔ لیکن اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں کی تھی۔ دعوۂ نبوت اور توہین رسالت دونوں الگ الگ نوعیت کے گناہ ہیں۔ اس کے بعد قاسمی صاحب نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر یہ بھی ثابت کیا ہے کہ حضرت علیؓ کا قاتل عبدالرحمٰن نامی کوئی شخص تھا جب کہ خدا کے نزدیک عبدالرحمٰن جیسے نام پسندیدہ نام ہیں توہین رسولؐ اور قتل صحابہ بھی الگ الگ نوعیت کے گناہ ہیں ان دونوں کو ایک ہی درجہ دے دینا کم علمی کی بات ہے۔

قاسمی صاحب کے نزدیک اگر پرویز، سلمان رشدی اور ابوالفیر وز مجوسی نام رکھنا کوئی غلط روش نہیں ہے۔ تو انہیں حق ہے کہ اپنے بچوں کے یہی نام رکھیں لیکن خدارا امت مسلمہ کو ان ناموں کی ترغیب نہ دیں۔ کسی بات کے اس لئے پیچھے پڑ جانا کہ وہ کسی بریلوی مکتب فکر کے منہ سے نکلی ہے، تقویٰ نہیں ہے صرف عصبیت ہے۔ اور اسلام میں عصبیت کا مقام انسان کے پیروں کے نیچے ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہم سب کو گروہ بندی کے زہر ہلاہل سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

فرحین اور ساجد حسین وغیرہ نام کیسے ہیں؟

سوال از: علاؤالدین ——— گورکھپور۔

سوال: لڑکیوں کا نام فرحین رکھنا کیسا ہے؟ جب کہ پارہ: ۲۰ سورۂ قصص، آیت: ۲۰ میں ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ الْفٰرِحِیْنَ" بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔

المستفتی علاؤالدین۔ گورکھپور

الجواب: لفظ فرحین بنا ہے فرح سے اور اس کا ایک معنیٰ ہے اکڑنا، اترانا اس لئے آیت مذکورہ کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں ہے۔ اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور اس کا دوسرا معنیٰ ہے۔ خوش ہونا۔

غیاث اللغات میں فرح بفتحتین وحائے مہملہ شادی وشادمانی وسرور وبفتح وکسر ثانی شاداں از منتخب اور مصباح اللغات میں ہے۔ فرح فرحا بالشئی۔ خوش ہونا۔ اکڑنا اور پارہ: ۴ سورۂ آل عمران: آیت: ۱۷۰ میں ہے۔ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ جسکا ترجمہ کنزالایمان میں یوں ہے۔ شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور یہ لفظ خوشی ہی کے معنیٰ میں زیادہ مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے۔ زید شاداں وفرحاں نظر آیا۔ لہٰذا لڑکیوں کا نام فرحین رکھنا جائز ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

محمد ابرار احمد امجدی

کیا ساجد حسین اور اس جیسے دیگر نام صحیح نہیں؟

عابد حسین، ساجد حسین عطا احمد، عابد احمد عطا محمد یا ساجد حسن علیٰ ہذا القیاس انہیں جیسے سیکڑوں اور ہزاروں نام ایسے ہیں جن میں بعض لوگ ترکیب اضافی قرار دیتے ہوئے ناموں کو تبدیل کرنے کا خلوص بھرا نیک مشورہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ افراد واشخاص جو اس طرح کے ناموں سے اپنے اپنے حلقوں اور علاقوں میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ترکیب اضافی کی صورتوں میں ان کے معانی درج ذیل ہیں۔

عابد حسین (حسین کی عبادت کرنیوالا) ساجد حسین (حسین کا سجدہ کرنے والا) عطا احمد (احمد کی بخشش) عطا محمد (محمد کی دین) وغیرہ۔ ان معانی کے اعتبار سے یہ نہ صرف غلط بلکہ شرعاً بھی ناروا ہیں۔ لہٰذا ایسے ناموں کو فوراً بدل دینے کی تجویز ساتھ ساتھ صاحب نام کے لئے کوئی دلکش اور خوبصورت نام رکھنے والے کے لئے پیش کردیتے ہیں اور یہ غلط فہمی انہیں محض ترکیب اضافی ماننے کی وجہ سے ہوئی۔ حالانکہ مذکورہ نام بالکل صحیح اور درست ہیں۔ کیونکہ ان میں ترکیب اضافی نہیں بلکہ ترتیب مزجی یا امتزاجی ہے۔ آپ کہیں گے کہ ترکیب مزجی کسے کہتے ہیں تو آئیے لگے ہاتھوں اس کی تعریف بھی سماعت کرلیں۔

ترکیب مزجی وہ ترکیب ہے جس میں دو الگ الگ لفظوں کو یکجا کردیا گیا ہو اس میں دونوں جزوؤں کا علیحدہ علیحدہ معنیٰ مقصود نہیں ہوتا بلکہ دونوں اجزا مل کر صاحب نام کی ذات کا تعارف کراتے ہیں۔ البتہ بعض نام ایسے ہیں جن میں ترکیب مزجی تسلیم کرلینے کی صورت میں بھی ان کا رکھنا عقل ونقل دونوں کے خلاف ہے۔

مثلاً معبود حسن، معبود حسین، نبی حسن، نبی حسین، رسول بخش وغیرہ سراسر غلط ہیں۔ کیونکہ معبود کا معنیٰ وہ ذات جس کی عبادت کی جائے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ہی ذات والی صفات ہوسکتی ہے۔ دوسری نہیں۔ لہٰذا معبود حسن معبود حسین اور اس کی مانند دیگر نام روانہ ہوں گے۔ ہاں عبدالمعبود بہت عمدہ نام ہے۔ رہی بات نبی حسن، نبی حسین اور رسول بخش کی تو ان کا باعتبار لغت واصطلاح ایک مومن کے لئے رکھنا زیب نہیں دیتا۔ کیونکہ لغت میں نبی کا معنیٰ غیب کا بتانے والا اور رسول کا بھیجا ہوا ہے اور اصطلاح شرع میں رسول اس نبی کو کہتے ہیں جس پر حق تعالیٰ نے اپنی کوئی مقدس کتاب نازل کیا ہو۔ نبی جس پر کوئی کتاب یا صحیفہ نازل ہوا ہو گویا کہ یہ دونوں خدائی عہدہ اور منصب ہیں جن سے انہیں ہی پکارنا صحیح ہوگا جو ان عہدوں پر فائز ہیں۔ ہاں نبی اور رسول سے قبل غلام اور اس جیسے دوسرے کلمات بڑھا کر نام رکھنا بہتر ہوگا۔ (ارشد کمال سیتامڑھی)

جواب

فرحین نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فرحین صرف اترانے والوں کو نہیں کہتے بلکہ فرحین خوش رہنے والوں کو بھی کہتے ہیں۔ اترانے اور

خوش وخرم رہنے میں فرق ہے۔ خوش رہنا اور خوشی کا اظہار کرنا گناہ نہیں ہے۔ البتہ شیخی اور اتراہٹ کا اظہار کرنا مومنانہ سنجیدگی کے خلاف ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو چھچھورپن اور اتراہٹ کے مظاہرے کرتے ہوں جبکہ اظہار خوشی، اظہار شکر ہی کا ایک طریقہ ہے۔ اس لئے فرح، فارحہ، فارحانہ اور فرحین جیسے نام قطعاً جائز ہیں رہے وہ نام جوشبہات پیدا کرتے ہیں جیسے عابد حسین، ساجد حسین وغیرہ تو ان ناموں سے احتراز کرنے ہی میں عافیت ہے۔ ان ناموں کا تذکرہ کرکے ارشد کمال صاحب نے ترکیب مرضی کی جو قید لگائی ہے وہ کم سے کم ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ کمال صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے ایک جگہ ترتیب لکھا اور دوسری جگہوں پر ترکیب اور انہوں نے ایک جگہ ترکیب مرضی لکھا اور دوسری جگہوں پر مرجی۔ خدا ہی جانے ان میں کونسی اصلاح صحیح ہے اور کونسی غلط۔ ہمارے نزدیک تو یہ دونوں ہی غیر معتبر ہیں۔ اگر ساجد حسین اور عابد حسین میں آپ دوسرے معنیٰ پیدا کررہے ہیں تو پھر ان کی ترتیب بھی اُلٹ دینی چاہئے۔ اور بجائے ساجد حسین کے حسین ساجد اور بجائے عابد حسین کے حسین عابد رکھنا چاہئے۔ اس صورت میں معنیٰ یہ ہونگے سجدہ کرنے والا حسین۔ اور عبادت کرنے والا حسن۔ گویا ترکیب اضافی کے بجائے ترکیب توصیفی ان میں پیدا ہوجائے گی۔ لیکن ترکیب مرضی علم نحو کی کونسی قسم ہے خدا ہی بہتر جانے۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ ہزاروں لاکھوں ناموں کے ہوتے ہوئے امت مسلمہ کی اکثریت آج بھی اپنے بچوں کے صحیح نام رکھنے سے مجبور نظر آتی ہے۔ مسلم سماج میں ایسے ناموں کی بھی کمی نہیں ہے جن کے معنیٰ ہی غلط ہیں اور ایسے ناموں کی بھی کمی نہیں ہے جن میں شرک کی خو بو محسوس ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر ایسے نام رکھنے کی ضرورت ہی کیا جن کے لئے وضاحت نامے جاری کرنے پڑیں اور معترضین کو مطمئن کرنے کے لئے اس طرح کے لیکچر دینے پڑیں کہ فلاں نام میں فلاں ترکیب کا دخل ہے۔ سیدھے سادے اور واضح نام رکھنے ہی میں کیا قباحت ہے۔

حق تعالیٰ کے ۹۹ صفاتی نام ہیں ان میں سے کسی بھی نام کے شروع میں عبد کا اضافہ کرکے اپنے بچے کا نام رکھا جاسکتا ہے۔ مثلاً عبدالکریم، عبدالمقیط، عبدالباسط، عبدالباطن، عبدالعلی، عبدالواسع وغیرہ۔ ان کے علاوہ نئے انداز کے ہلکے پھلکے نام رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ ان ناموں کے معانی اچھے ہوں۔ اور ان میں شرک کی خوبو موجود نہ ہو۔ ہر نام کے شروع میں عبد، حسین اور حسن لگانا بھی عجمی طرز ہے اہل عرب آج بھی اس طرز سے جو اچھی خاصی رسم بن چکا ہے پہلوتہی کرتے نظر آتے ہیں۔ نام جس قدر آسان اور مختصر ہوگا اتنا ہی صاحب نام کے حق میں بہتر ہوگا انسانی نام کو کسی مضمون کا عنوان بنادینا مناسب نہیں ہے۔

عربوں کا طرز یہ ہے فیصل، خالد، فہد وغیرہ انکے شروع وآخیر میں برائے برکت کچھ بھی لگا ہوا نہیں ہے۔ احمد کا تصور دل میں ہونا چاہئے۔ حسین وحسن کی عظمت سے کسی مسلمان کا دل خالی نہیں ہونا چاہئے۔ صرف اپنے ناموں کے ساتھ ان بابرکت ناموں کو ٹانک دینا درست نہیں ہے۔ بلکہ ان بابرکت ناموں کی کھلی توہین ہے۔ جب کہ صاحب نام کے احوال دگرگوں ہوں۔

اچھا نام کیا ہے؟

سوال از: ڈاکٹر افروز جہاں ــــــــــــ نینی تال۔

مسلمانوں میں اپنے بچوں کا نام رکھنے کے سلسلے میں جو غلطیاں ہوتی رہی ہیں ان پر طلسماتی دنیا نے پوری ذمہ داری کے ساتھ کئی بار روشنی ڈالی ہے۔ آپ کی یہ خدمات یقیناً قابل قدر ہیں۔ لیکن مجموعی اعتبار سے یہ بات ابھی تشنہ طلب ہے کہ نام رکھنے کا شرعی اصول کیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر آپ اس بارے میں امت کی رہنمائی کریں اور اس موضوع پر مکمل روشنی ڈالیں۔

جواب

نام رکھنے کا شرعی اصول یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوجائے تو ساتویں دن اس کا نام رکھ دیا جائے اور نام ایسا رکھا جائے جس کے معنیٰ اچھے ہوں اور اس نام میں کسی طرح شرک کی خو بو نہ ہو۔

آپ نے سنا ہوگا کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام عبدالکعبہ تھا۔ یعنی کعبے کا بندہ جب کہ ہر انسان صرف اللہ کا بندہ ہوتا ہے چونکہ اس نام میں ایک طرح کی کمزوری تھی اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو بدل کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام عبداللہ رکھ دیا۔

اس سے یہ بھی ثبوت ملا کہ نام اگر اچھا نہ ہو تو عمر کے کسی بھی حصے میں بدلا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ۹۹ صفاتی نام ہیں ان کے شروع میں عبد کا اضافہ کرکے نام رکھا جائے تو اس میں مزاج رسول خدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع بھی ہوجائے اور مرضیات خداوندی کا احترام بھی۔ عبداللہ اور

عبدالرحمٰن جیسے نام اسی لئے پسند کئے گئے ہیں انمیں عبدیت کی نسبت اللہ کیطرف ہے۔ اسی طرح عبدالکریم، عبدالقدوس، عبدالواسع، عبدالحسیب، عبدالودود، عبدالوہاب، عبدالماجد، عبدالاول وغیرہ جیسے تمام نام شرعاً پسندیدہ ہی کہلائیں گے ان کے علاوہ ہر وہ نام بہتر ہے کہ جس کے معنیٰ اچھے ہوں اور اس میں شرک وکفر کی خو بو نہ ہو۔

علم الاعداد کے ماہرین کی تجربہ یہ ہے کہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد انسان کی قسمت کا عدد ہوتا ہے لہٰذا اس عدد کو ملحوظ رکھ کر ایسا نام رکھا جائے جس کا مفرد عدد وہی بنتا ہو جو تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ہے۔

مثلاً اگر کوئی بچہ ۱۳ ریا ۲۲ رتاریخ میں پیدا ہوا ہو اسکی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد چار ہوا اس لئے اس بچے کے لئے وہ نام زیادہ موزوں اور مبارک ثابت ہوں گے۔ جن کا مفرد عدد چار بنتا ہو۔

طلسماتی دنیا میں ایک سے لے کر ۹ عدد تک کے ناموں کی فہرست گزشتہ رسالے میں چھاپی گئی تھی۔ مختصراً یہ سمجھیں کہ جو بچے انگریزی تاریخوں کے اعتبار سے یکم، ۱۰، ۱۹، یا ۲۸ تاریخ میں پیدا ہوں۔ ان کے لئے ایک نمبر کے نام مبارک ثابت ہوتے ہیں جو بچے ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ تاریخ میں پیدا ہوں ان بچوں کے لئے دو نمبر کے نام مبارک ثابت ہوتے ہیں جو ۳، ۱۲، ۲۱ یا ۳۰ تاریخ میں پیدا ہوں ان بچوں کے لئے تین نمبر کے نام مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ جو بچے ۴، ۱۳، ۲۲ یا ۳۱ تاریخ میں پیدا ہوں ان بچوں کے لئے چار نمبر کے نام مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ جو بچے ۵، ۱۴، یا ۲۳ تاریخ میں پیدا ہوا ہو تو ان بچوں کے لئے پانچ نمبر کے نام مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ جو بچے ۶، ۱۵، یا ۲۴ تاریخ میں پیدا ہوں تو ان بچوں کے لئے ۶ نمبر کے نام مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ جو بچے ۷، ۱۶، یا ۲۵ تاریخ میں پیدا ہوں تو ان کے لئے سات عدد کے نام مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ جو بچے ۸، ۱۷، یا ۲۶ تاریخ میں پیدا ہوں تو ان بچوں کے لئے آٹھ نمبر کے نام مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ جو بچے ۹، ۱۸، یا ۲۷ تاریخ میں پیدا ہوں ان بچوں کے لئے نو نمبر کے نام مبارک ثابت ہوتے ہیں۔

کچھ مشورے ان حضرات کے بھی ہیں جو علم نجوم پر نظر رکھتے ہیں کہ فلاں تاریخ میں پیدا ہونے والے بچے کا نام فلاں حرف سے شروع ہونا چاہئے۔ اس کی تفصیل بھی منتخب نام کے کالم میں گزشتہ سال چھاپی گئی تھی اگر ان سب باتوں کو ملحوظ رکھ کر کوئی اچھا سا نام والدین اپنے بچے کا منتخب کریں تو بہر اعتبار مفید ہوگا انشاء اللہ۔ اور اس میں کوئی شرعاً کوئی قباحت نہیں ہوگی۔

کونسی تقویم

سوال از: (ایضاً)

سوال: عام طور پر ہر عامل کے لئے تقویم کا ہونا ضروری ہے تاکہ صحیح اوقات میں مناسب کام کیا جا سکے۔ اس مقصد کیلئے ہندوستان میں کونسی ایسی تقویم ہے جو ہر لحاظ سے موزوں ہو اگر آپ کے ادارہ سے کوئی تقویم چھپتی ہو تو معلوم کریں۔ یا معروف تقویم کا نام اور پتہ وغیرہ لکھیں تاکہ منگوانے میں آسانی ہو۔

جواب

ہندوستان میں کئی تقویم قابل اعتبار ہیں۔ محمدی بڑی تقویم جو ممبئی سے شائع ہوتی ہے وہ بھی معتبر ہے اور محبوب عالم جنتری جو لکھنؤ سے شائع ہوتی ہے وہ بھی قابل اعتبار ہے۔ ان کے علاوہ کتب خانوں سے رابطہ قائم کریں گے تو اور بھی دوسری تقاویم کا سراغ لگ جائے گا ان تقاویم کی مدد سے آپ کو مختلف اوقات کا تعین کرنے میں آسانی ہوگی۔

ہمارے ادارے سے ابھی تک کسی تقویم کا اہتمام نہیں ہو سکا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد ادارہ طلسماتی دنیا اپنے قارئین کے لئے ایک معتبر اور آسان ترین تقویم کا پروگرام مرتب کرے گا۔ جو بہر اعتبار عاملین کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔

طالع کسے کہتے ہیں؟

سوال از: (ایضاً)

سوال: اب آپ کے گوش گزار چند سطور عامل کامل سے نقل کر رہا ہوں برائے کرم مفہوم واضح فرمائیں۔ (تسخیر کی ضرورت ہے تو یہ اس وقت کریں جب کہ طالع وقت بروج ذو جسدین میں سے قمر برج طالع میں ہو۔ شمس وقمر کی آپس میں نظر تثلیث۔ یا تسدیس ہو اور ساعت زہرہ یا مشتری کی ہو یا اگر طالع میں زہرہ یا مشتری میں سے کوئی ستارہ ہو اور قمر کے ساتھ اس کی نظر سعد ہو یا سعد کواکب کے نظرات طالع سے سعد ہوں یا طالع میں عمل کا متعلقہ کوکب ہو اور قمر ہر قسم کی نحوست سے پاک ہو تو جب حب وتسخیر کے عمل تیار کرنا بہت موثر ہوتا ہے۔

اس تحریر میں جو چیز بتائی گئی ہے اس کے مطابق طالع کے معنیٰ

قسمت یا ستارہ ہوتا ہے۔کوکب کے معنی سیارہ یا ستارہ صحیح مطلب آپ بتائیں تو زہے نصیب۔

جواب

قمری مہینوں میں ربیع الاول، جمادی الثانی، رمضان اور ذوی الحجہ ماہ ذوجسدین کہلاتے ہیں اور باقی تفصیلات جاننے کے لئے آپ کو تقویم کا ہی مطالعہ کرنا پڑے گا کیوں کہ ہر سال ستاروں کا نظام بدل جاتا ہے اور ہر سال ہم طلسماتی دنیا کے آخری صفحات میں نظرات کا ایک کالم شائع کرتے ہیں۔اس سے بھی آپ کو کافی مدد مل سکتی ہے لیکن ضروری ہے کہ آپ غور وخوض کے ساتھ نظرات کے صفحات کا مطالعہ کیا کریں۔

طالب علمانہ اشکال

سوال از: خورشید احمد ______________ کشمیر۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب سے بڑا علم والا ہے اور جو اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے علم عطا کرتا ہے اس ذات گرامی نے آپ کو بھی کچھ ایسا علم عطا کیا ہے جو کہ بے شک قدر کے لائق ہے۔اس کے بعد عرض یہ ہے کہ آپ کا رسالہ پچھلے کئی سالوں سے پڑھ رہا ہوں اور پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے۔ جناب میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ کے علم جو کہ آپ نے اپنے رسالوں میں ظاہر کر کے خاص کر فروری مارچ ۱۹۹۸ء میں مجھے بڑی بڑی غلط فہمیوں سے نکال کر ایک اچھی جانکاری دیدی ہے اللہ آپکو اسکے بدلے میں زیادہ ایمان اور علم عطا فرمائے۔آمین۔

محترم ہاشمی! صاحب میں اس وقت بڑی الجھن میں پھنسا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ ہی کے علم سے جو علم آپ کو اللہ نے عطا کیا ہے اس پریشانی سے نکل جاؤں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اکثر تعویذوں میں فرشتوں سے مدد لی جاتی ہے۔کیا یہ جائز ہے۔کیوں کہ میں نے آپ کے رسالے میں (فروری مارچ ۱۹۹۸ء صفحہ ۵۵ پڑھا ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت سے مدد طلب کی گئی ہو وہ شرک ہے اگر تعویذ گنڈوں میں بھی کلام الٰہی کے علاوہ کوئی کلام ہو اور اس کلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنا ہو تو پھر بیشک یہ بھی شرک ہوگا) لیکن میں نے آپ ہی کے رسالے میں بہت ایسے تعویذ دیکھے جن کے نیچے یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں ابن فلاں کا غم دور ہو۔فلاں ابن فلاں کی زبان بندی ہو وغیرہ تو مہربانی کر کے مجھے یہ سمجھا دیجئے یہ مدد ہم کن سے طلب کرتے ہیں اور اگر یہ غیر اللہ سے طلب کرتے ہیں تو یہ کیسے جائز ہے؟

آپ میری بات کا برا مت ماننا کیونکہ اس سوال نے مجھے بہت پریشان کر دیا ہے اور آپ سے اس سوال کا جواب تفصیل سے چاہتا ہوں۔تا کہ میں اس پریشانی سے نکل جاؤں۔اور اس رسالے کے پڑھنے والوں کو بھی جانکاری حاصل ہو جائے۔

دوسرا سوال: کوئی ایسا وظیفہ جس سے میرے دل میں اللہ کی محبت بڑھ جائے، اللہ کا دھیان نصیب ہو جائے اور جس کا ورد میں ہمیشہ کرتا رہوں۔

تیسرا سوال: میرا اسم اعظم اور کوئی وظیفہ جس سے اللہ مجھے پریشانیوں سے بچائے اور موجودہ پریشانیوں کو دور کر دے۔میرا نام جو تمام اسکول سرٹیفکٹوں پہ ہیں وہ خورشید احمد ہے اور اسکول میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا تھا لیکن گھر میں سب پیار سے ب (بہلو) کہہ کر پکارتے ہیں اور والدہ کا نام سلیمہ ہے۔تاریخ پیدائش اچھی طرح یاد نہیں ہے۔لیکن اتنا ضرور ہے کہ میں ۲۵ر فروری اور ۱۰ر مارچ کے درمیان پیدا ہوا ہوں۔

محترم ہاشمی صاحب یہ تینوں سوال میری زندگی کے لئے بہت اہم اور ضروری ہیں اس لئے ان تینوں سوالوں کے جواب کا بے صبری سے اگلے رسالے میں انتظار رہے گا اور آخر میں اللہ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو ایسا علم عطا کرے جس سے کہ اللہ بھی راضی ہو جائے اور اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچ جائے اور آپ سے اپنے لئے آپ کے خاص وقت میں دعا کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

جواب

سب سے پہلے میں اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں اس بنا پر کہ آپ کو مجھ سے حسن ظن ہے اور آپ مجھے تعریف کے قابل سمجھتے ہیں اور ساتھ ساتھ میں اپنے رب سے اس بات کی دعا بھی کرتا ہوں کہ آپ کا اور آپ جیسے بے شمار مخلصین کا حسن ظن باقی رہے۔اور جیسا لوگ میرے بارے میں گمان کرتے ہیں میرا رب مجھے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی اچھا بنادے تا کہ میں حشر کے میدان میں بھی کسی بڑی شرمندگی کا شکار نہ ہوسکوں۔

اس کے بعد عرض یہ ہے کہ ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ لوگ شرک اور گمراہی سے محفوظ رہیں اور تعویذ گنڈوں کے ذریعہ جو سفلیات اور غلاظتیں چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں

ان کا سدباب ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم دوسروں کو تو ضلالت و گمراہی سے بچانے کی داغ بیل ڈالیں اور خود گمراہی کی دلدل میں چھلانگ لگا دیں۔

ہم بہت شدت سے اس بات کے قائل ہیں کہ انسان کا سر صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکنا چاہئے اور اس کا دامن صرف اور صرف اللہ ہی کے سامنے پھیلنا چاہئے وہ دینا چاہے تو کوئی محروم نہیں کر سکتا اور اگر وہ محروم رکھنا چاہے تو کوئی عطا نہیں کر سکتا اور ہم شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ اللہ کی بارگاہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ اپنے دامن کو پھیلانا اپنے سر کو جھکانا اور کسی اور کو پکارنا یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنے اختیارات سے کچھ دے سکتا ہے نرا شرک ہے اور شرک دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کے بھی قائل ہیں کہ رب العالمین نے اپنے بندوں کی مدد کے لئے بے شمار فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے اور یہ فرشتے قیامت تک نظر نہ آنے کے باوجود انسانوں کی ہمہ گیر خدمات میں مصروف ہیں۔ ان ہی فرشتوں کو "رجال الغیب" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ رجال الغیب حق تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کی خدمات میں مصروف رہتے ہیں۔ کوئی رزق پہنچانے پر معمور ہے کسی کا کام مظلومین کی دادرسی ہے، کوئی گرتے ہوئے انسانوں کو سنبھال رہا ہے اور کوئی مریضوں کی دیکھ ریکھ کرنے میں مشغول ہے کسی فرشتے کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی نیکیاں شمار کرے اور کسی کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی خطاؤں کا ریکارڈ مرتب کرے۔ کوئی فرشتہ رحمت باراں کی تقسیم پر لگا ہوا ہے۔ اور کسی فرشتے کی ذمہ داری میں ہے کہ وہ علم و حکمت عطا کر رہا ہے اور چونکہ یہ سب کچھ نظام خداوندی کے تحت ہو رہا ہے اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ دینے والی ذات تو رب العلمین ہی کی ہے لیکن اس نے اپنے نظام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے فرشتوں کو قیامت تک کیلئے ذمہ داریاں سونپ دی ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام قیامت تک انسانوں کی روح قبض کرنے پر معمور ہیں اور ان کے ماتحت ہزاروں فرشتے انسانوں کی روح قبض کرنے کا کام کرتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

تعویذات میں ان فرشتوں کے نام کا استعمال مجملۂ شرک نہیں ہے۔ بلکہ ان کو اللہ کا مقرر کردہ افسر سمجھ کر ان سے اعانت کی درخواست کی جاتی ہے یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے ہمارے ملک میں اپنے مخصوص نظام کے تحت الگ الگ وزیر مقرر ہیں۔ کوئی وزیر داخلہ ہے، کوئی وزیر تعلیم، کوئی وزیر خارجہ ہے، کوئی وزیر ٹرانسپورٹ، اگر کوئی ہندوستانی وزیر تعلیم کی خدمات حاصل کرنا چاہے اور وہ وزیر اس کی مدد بھی کر دے تو نظام حکومت کے خلاف نہ بغاوت ہے نہ اس نظام سے روگردانی۔ بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے رب نے جو نظام دنیا کو چلانے کا قائم کیا ہے وہ سو فی صد درست ہے اور بندہ جب اسی نظام کا احترام کرتے ہوئے کسی فرشتے یا مؤکل کو "نظر نہ آنے والا" مددگار سمجھ کر اس یقین کے ساتھ پکارتا ہے کہ دینے والی ذات تو صرف اور صرف اللہ کی ہے لیکن اسی اللہ نے جن فرشتوں کی ڈیوٹیاں مقرر کی ہیں اسی اللہ سے لینے کے لئے ہم فرشتوں اور مؤکلین کی مدد چاہ رہے ہیں تو یہ سوچ و فکر شرک کے قبیل سے نہیں ہے بلکہ یہ سوچ و فکر ایک وسیع ترین نظام پر یقین اور اس کا احترام کرنے کے مترادف ہے اور یہی وجہ ہے کہ دعاؤں میں کسی بزرگ ہستی کا وسیلہ اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ اور اس دنیا میں ہزاروں ہستیوں کے وسیلے اور صدقے سے دعائیں مانگنے کا سلسلہ جاری ہے۔ جو ایک مقدس سلسلہ ہے اور جس پر شبہ کرنا ایک طرح کا خبط ہے۔

اب رہا تعویذات میں فلاں ابن فلاں کا نام لکھنا تو وہ تو جس کے لئے تعویذ بنایا جا رہا ہے اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھا جاتا ہے اس کا نام اس کی مدد کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے نہ کہ اس لئے کہ عامل اس سے خود مدد طلب کر رہا ہے۔

امید ہے کہ آپ ہمارے جواب سے مطمئن ہو گئے ہوں گے اور آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ ہم بھی شدت کے ساتھ اس بات کو مانتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو پکارنا یا کسی کو حقیقتاً مستعان سمجھنا کفر و شرک کے سوا کچھ نہیں۔ اسی لئے طلسماتی دنیا کے بیشتر مضامین میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کسی بھی تعویذ میں ایسے الفاظ کی شمولیت جس سے توحید و ایمان پر حرف آتا ہو جائز نہیں ہے۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ اللہ کی محبت کو بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ بھی آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے تو صرف ذکر کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کی محبت اور خدمت بھی آپ کو کرنی پڑے گی۔ زبانی ذکر کرنا آسان سی بات ہے لیکن اللہ کی رضا کے لئے دوسرے کے کام آنا اور دوسروں کی خاطر اپنی راحتیں قربان کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اسی مشکل راہ کو اپنا کر بندہ اللہ کی محبت اور رضا کا حق دار بن جاتا ہے۔ خدمت خلق کے ساتھ ساتھ آپ روزانہ صبح و شام "یَا وَکِیْلُ یَا وَدُوْدُ یَا وَھَّابُ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں اور روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی بھی پڑھیں۔

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ کے جس نام کو بھی

تڑپ کر پکارلیں گے بس سمجھ لیں وہی آپ کا اسم اعظم ہے۔ تاہم اگر آپ اسم اعظم کے طور پر "یا سمیع" ۱۸۰ مرتبہ پڑھیں تو آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ یہ چند وظائف جن کو پڑھنے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ آپ کو مقبولیت، فراوانی، عافیت اور استحکام عطا کرنے میں بہت معین ثابت ہوں گے یہ سب اللہ کے نام ہیں اور اللہ کے مختلف ناموں کا ذکر مختلف انداز سے اثرانداز ہوتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں خوشیاں اور بہاریں لانے کے لئے آپ ہمارے مشوروں پر چلیں گے اور اس ذات گرامی کے سامنے اپنے دامن کو صبح وشام پھیلانے کا معمول بنائیں گے جو اپنے بندوں کو عطا کرنے کے لئے خود بے تاب ہے۔

شب برات کا حلوہ

سوال از: سرور قریشی ______ جوگیشوری۔ (ممبئی)

مولانا میں آپ سے یہ سوال کررہا ہوں کہ آج کل جو شب برات کے موقعہ پر حلوا بنایا جاتا ہے اور یہ حلوا ان گھروں میں بنتا ہے جو اہل سنت والجماعت کہلاتے ہیں اور بدعات کے مخالف سمجھے جاتے ہیں تو اس حلوے کی شرعاً حیثیت کیا ہے؟ کیا اس کو بنانا اور کھانا جائز ہے؟

امید ہے کہ تسلی بخش جواب دے کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

جواب

ایک زمانہ وہ تھا جب سنت وبدعت کی کشمکش جاری تھی اور سنت کے حامی لوگ بہت شدت کے ساتھ بدعات کی مخالفت کرتے تھے اور یہ مخالفت خالصتاً دینداری کی وجہ سے رونما ہوا کرتی تھی لیکن یہ بات ماضی بعید کی ہے۔ دھیرے دھیرے سنت وبدعت کا جھگڑا دیوبندی، بریلوی جھگڑے میں بدل گیا۔ اہل بریلی اہل دیوبند کے خلاف برسرپیکار ہوگئے اور اہل دیوبند نے بریلوی مکتب فکر کے خلاف محاذ آرائی شروع کردی۔ جب سے دیوبندی، بریلوی جھگڑے نے زور پکڑا تب سے سنت وبدعت کی کشمکش صرف لفظوں کی لڑائی بن کر رہ گئی۔ آج صورت حال یہ ہے کہ دیوبندی اپنا فریضہ یہ سمجھتے ہیں کہ بریلوی کو کسی بھی طرح نیچا دکھائیں۔ ممبئی میں بریلویوں کو لڈو کہا جاتا ہے اور بریلویوں کا حال یہ ہے کہ انہیں ہر وقت یہ فکر ستاتی ہے کہ کس طرح اہل دیوبند کی پگڑی اچھالیں۔ بریلوی حضرات اہل دیوبند کو ۴۲ نمبری اور وہابی وغیرہ کے خطابات سے نواز کر اپنا سر دھنتے ہیں اور اس طرح سے خوش ہوتے ہیں جیسے انہوں نے سات اقلیم فتح کرلی ہوں۔ کوئی بھی فروعی اختلافات جب للہیت سے محروم ہوجاتا ہے تو نفسانیت زور پکڑلیتی ہے اور اختلافات کرنے والوں کی آنکھوں پر نفرت اور تعصب کی کالی پٹیاں خودبخود بندھ جاتی ہیں اس کے بعد انسان صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ ہوکر اپنے ہی نفس کی بھول بھلیوں میں کھوجاتا ہے۔ کچھ ایسی ہی صورت حال دیوبندی، بریلوی جھگڑے میں بھی ہوتی ہے۔ آج یہاں نفسانیت کے میدان میں گھوڑے دوڑ رہے ہیں اور بدزبانی اور بدکلامی کے زور شور کی وجہ سے وہ دین بدنام ہورہا ہے جو سنجیدگی و بردباری اور محبت واخوت کا درس دینے کے لئے اس دنیا میں آیا تھا۔ نتیجہ یہ ہے کہ لفظوں کی لڑائی دن بدن بڑھ رہی ہے دیوبندی اور بریلوی تعداد کے اعتبار سے ہر سال ہزاروں ضرب کھا کر لاکھوں اور کروڑوں ہوتے جارہے ہیں لیکن سنتیں دن بدن پامال ہوتی جارہی ہیں اور ان گھروں میں پامال ہورہی ہیں جن کے گھر پیدا ہونے والے بچے دودھ چھٹنے سے پہلے بریلویوں کے خلاف انگوٹھے دکھانے لگتے ہیں۔ کاش مسلمان اس حقیقت کو تسلیم کرلیتے کہ سنت وبدعت کا کوئی وطن نہیں ہے۔ سنت اگر ہری دوار اور کاشی اور متھرا میں بھی ہے تب بھی قابل احترام ہے اور اگر بدعت مکے مدینے میں بھی ہے تو قابل مذمت ہے۔ ہم نے دیوبندی، بریلوی، تھانوی اور رضاخانی جھگڑے میں الجھ کر سنت وبدعت کی کشمکش کو بے وزن کردیا ہے۔ آج شب برات کا حلوہ ہو یا محرم کا کھچڑا اس سے کوئی توحش نہیں ہے۔ یہ چیزیں اب بھی کے گھروں میں بن رہی ہیں اور خشوع وخضوع کے ساتھ استعمال میں آرہی ہیں۔ حلوے کی مخالفت صرف اس لئے ہوتی ہے کہ بریلوی حضرات اس کو اپنا موٹو گرام سمجھتے ہیں اور کھچڑے کی مخالفت محض اس لئے کی جاتی ہے کہ اس کا تعلق کسی درجے میں شیعت سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ حلوا اور کھچڑہ وہ تمام حضرات بھی دبا کر کھاتے ہیں جو ان کے خلاف ۲۴ گھنٹے لگاتار جم کر تقریریں کرلیتے ہیں۔ ہم آپ کے درد کی قدر کرتے ہیں آپ کے دل میں یہ سوال دراصل ایک درد ہے لیکن اس درد کی حقیقت اس دور میں کون سمجھے گا جس دور میں لوگ دین دار نہیں بلکہ گروہی عصبیت میں مبتلا ہیں۔ آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہر وہ چیز ممنوع ہے جو عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود نہیں تھی خواہ وہ چیز بریلی میں بھی موجود ہو اور دیوبند میں بھی اور خواہ اس چیز سے استفادہ تبلیغی جماعت بھی کررہی ہو اور جماعت اسلامی بھی۔

جرم عقل بھی، ظلم تقدیر بھی

سوال از: (نام مخفی)

(۱) محترم مجھے لگتا ہے کہ شاید میرے الفاظ میں اثر نہیں۔ یا پھر آپ سے منت سماجت سے کام لینا پڑتا ہے یا پھر پریشانیاں ہمیشہ کے لئے لکھ دی گئی ہیں۔ یا کوئی دوسری طاقت میرا خط آپ تک پہنچنے نہیں دیتی۔ میں نہیں جانتا کہ آخر کونسی وجہ ہے جس کی وجہ سے اب تک اپنے جوابوں سے محروم ہوں۔

محترم صاحب! میں پچھلے چار مہینوں سے آپ کو خط لکھ رہا ہوں پہلا خط میں نے اپنی پریشانیوں کے سلسلے میں لکھا تھا۔ پھر دوسرا خط خواب کی تعبیر کے سلسلے میں لکھا تھا۔ مگر جب ہمزاد نمبر کے شمارے میں میرے کسی سوال کا جواب موصول نہیں ہوا تو میں نے تیسرا خط لکھا وجہ جاننے کے لئے پھر انتظار کرنے لگا اگلے شمارے کا مگر افسوس اس مہینے کے شمارے میں بھی مجھے مایوس ہونا پڑا۔ اس لئے اس بار پھر ایک بار اپنی ساری باتیں دہرا رہا ہوں۔

برائے مہربانی اگلے شمارے میں اسے شائع کیجئے یا پھر جوابی تحریر روانہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر ضرور دے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کے علم میں اور اضافہ عطا کرے اور طلسماتی دنیا کا چرچا ساری دنیا میں عام کرے آمین۔

(۲) میں .... ماں کا نام .... تاریخ پیدائش ۲۴ر اپریل ۱۹۷۴ء۔ ایک ایئر کنڈیشن میکنک ہوں۔ میں ایک لڑکی سے محبت کرتا تھا۔ جس کا نام .... ماں کا نام .... اور تاریخ پیدائش ۲۰ر جنوری ۱۹۷۵ء ہے۔ وہ بھی مجھ سے محبت کرتی تھی۔ مگر لڑکی کے گھر والے اس رشتے سے ناخوش تھے۔ اس وجہ سے ہم دونوں نے چھپ کر قاضی کے پاس جا کر نکاح کر لیا۔ ہمارا نکاح ۹ر دسمبر ۱۹۹۸ء کو شام پانچ بجے ہوا۔ نکاح کے بعد بھی وہ اپنے گھر رہنے لگی اور ہم دونوں ہفتے میں دو تین بار ملتے تھے۔ مگر اس بیچ وہ اپنے گھر والوں کو منانے کی کوشش بھی کرتی تھی۔ مگر جب میری عورت کو حمل ٹھہر گیا تو اس نے ضد میں آ کر گھر والوں کو منا ہی لیا اور ہمارا دوسرا نکاح ۲۵ر جون ۱۹۹۹ء کو شام آٹھ بجے ہوا۔ نکاح سنت طریقے سے ہوا۔ کوئی جہیز نہیں کوئی کھانا وغیرہ نہیں۔ اگلے دن چار دوستوں اور رشتے داروں کو بلا کر ولیمہ کا کھانا کھلا دیا گیا۔

محترم صاحب! شادی کے ایک سال تک کوئی وجہ پریشانی نہیں تھی۔ نوکری اچھی طرح چل رہی تھی۔ اور زندگی پرسکون گزر رہی تھی۔ نو مہینے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایک چاند سا لڑکا عطا کیا اتفاقاً لڑکا بھی ۲۰ر جنوری ۲۰۰۰ء، رات گیارہ بج کر ۳۵ منٹ پر ہوا۔ پہلے اس کا نام ایمن رکھا گیا۔ پھر التمش پھر ارسلان پھر آخر میں عاکف Final ہوا ایک مہینے بعد عاکف نام کا Birth certifleate بنایا گیا ماں کی اور لڑکے کی تاریخ پیدائش ایک ہے۔

(۳) محترم صاحب! جیسا کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ ممبئی میں گھروں کی بہت قلت ہے اس شادی کے ایک سال تک میں بھاڑے کے گھر میں گزارے اور وہیں پہلی Delivary بھی ہوئی۔ میں نے سوچا کہ نوکری کر کے گھر لینا وہ بھی ممبئی جیسے شہر میں بہت مشکل ہے۔ پھر ایک دوست نے مجھے گوشت کے کاروبار کے بارے میں بتایا۔ میں نے اپنی عورت سے اس سلسلے میں بات چیت کی۔ میری عورت شادی سے پہلے بچوں کو ٹیوشن دیا کرتی تھی اس نے اپنی کمائی سے ۳۵ تولہ سونا اکٹھا کیا تھا۔ مجھے دھندے کے لئے ایک لاکھ روپیوں کی ضرورت تھی جو کہ میری عورت نے اپنا سونا مجھے دے کر ایک لاکھ روپے دیئے پہلے تو میں نے سونا سونار کے پاس بیاج پر رکھا مگر جب دھندے میں تھوڑا نقصان ہوا تو دل میں ایک کھٹکا ہوا کہ شاید Interest کے روپیوں میں برکت نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نے سونا بیچ دیا۔ میرا کاروبار گوشت کا تھا۔ گجرات یا مہاراشٹر کے کسی بھی گاؤں سے بڑے جانور کا گوشت ٹرک میں لا کر یہاں کمپنی میں دیتا تھا۔ میرا پاٹنر جس کا نام .... ماں کا نام .... یہ دھندہ کر چکا تھا مگر ہمیں دن بہ دن اس دھندے میں نقصان ہوتا چلا گیا۔ میں نے اپنی عورت سے دس دس ہزار روپے کر کے ۵۰ ہزار روپے اور اٹھائے۔ بڑے بھائی سے مہینہ ہزار روپے پر تیرہ ہزار روپے لئے۔ میرے پاٹنر کا اس میں ایک روپیہ بھی نہیں لگا تھا۔ میں بس نقصان سہتا چلا جا رہا تھا اس امید پر کہ آگے فائدہ ہوگا۔ یہاں تک کہ دھندہ بند ہو گیا۔ کچھ دھوکا مجھے پاٹنر نے دیا۔

(۴) خیر پھر ایک شخص ملا جس کا کہنا تھا کہ اورنگ آباد میں بہت دفینہ ہے۔ دس بیس ہزار روپے خرچ کرنے سے کچھ بھلا ہو جائے گا مگر آہستہ آہستہ اس میں ۵۰ ہزار روپے پھنس چکے ہیں اب میرے پاس صرف دس ہزار روپے بچے ہیں ایک لاکھ پینسٹھ ہزار میں سے۔ محترم صاحب میں نہیں جانتا کہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے اتنی ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیا ہم میاں بیوی کے عدد میل نہیں کھا رہے ہیں یا پھر کچھ اور بات ہے۔ مہربانی کر کے اس کی وجہ بتلایئے۔

جواب

آپ کا مکتوب طویل بھی ہے اور مختلف باتوں پر مشتمل ہے اس لئے اپنی اور آپ کی سہولت کی غرض سے ہم نے اس مکتوب کو چار حصوں میں تقسیم کر کے جواب دیا ہے تاکہ ہمیں سمجھانے میں اور آپ کو سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

(ا) بات کا جواب یہ ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نام روزانہ سیکڑوں خطوط آتے ہیں ان کا جواب تو درکنار ان کو پڑھنا بھی دشوار ہوتا ہے کیونکہ دیگر مصروفیات اتنی زیادہ ہیں جو خطوط پڑھنے میں اور ان کے جوابات دینے میں حارج ہوتی ہیں پھر بھی کوشش اس بات کی جاتی ہے کہ لوگوں کے مسائل پڑھیں اور ان کی حتی الامکان رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔ اس سلسلے میں کسی کے ساتھ بھی کوئی خصوصیت نہیں برتی جاتی۔ نہ ہی ان لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے جو خوشامد یا کسی طرح کی چاپلوسی سے کام لیتے ہوں۔ بلکہ ہر پریشان حال انسان کا بیان پڑھ کر اس کے سات ہمدردی کا معاملہ کیا جاتا ہے اور جو بھی اس انسان کے لئے بہتر معلوم ہوا اس کی نشاندہی کی جاتی ہے بعض خطوط جو پڑھنے میں نہ آرہے ہوں یا حد سے زیادہ طویل ہوں ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بعض مرتبہ لوگوں کے خطوط ڈاک خانے والوں کی کرم فرمائی کا شکار ہو جاتے ہیں اور انہیں ہمارے دروازے تک رسائی نہیں ہو پاتی۔ لیکن ہر رسالے کے ایڈیٹر کی بدنصیبی یہ ہوتی ہے کہ اس طرح کے معاملات میں بھی قصوروار اسی کو سمجھا جاتا ہے اور الفاظ کے ڈونگرے اسی کی گردن پر برستے ہیں۔ ہم بھی اسی برادری سے تعلق رکھنے کی وجہ سے خاصے بدنام بھی ہیں اور ہمیں بار بار ناکردہ گناہوں کا بھی اعتراف کر کے اظہار شرمندگی بھی کرنا پڑتا ہے اس کے باوجود بھی کچھ لوگ اس شرافت کو بھی ڈرامہ ہی سمجھتے ہیں اور جو دل میں آتا ہے کہہ گزرتے ہیں لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایڈیٹروں کے گناہ اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ اگر قارئین کے ستم بے جا کا انہیں بار بار شکار نہ ہونا پڑے تو پھر ان کی بخشش اور مغفرت کے امکانات باقی نہیں رہیں گے اس لئے صبر و شکر کے ساتھ تمام صلواتوں کو ہضم کرنا پڑتا ہے بلکہ ایسے ایسے خطوط پڑھ کر مٹھائی بانٹنے کو دل چاہتا ہے جنہیں پڑھ کر دماغ میں پھلجھڑیاں چھوٹنے لگتی ہیں۔

آپ کا خط اگرچہ بہت معتدل ہے اور آپ کی شکایت کا انداز بھی معصومانہ ہے اس لئے آپ کی شکایت پڑھ کر تو ایک عجیب طرح کی لذت سے دل و دماغ دوچار ہوئے اور آپ کا خط پڑھ کر یہ ارادہ کیا کہ دوسری مصروفیات کو کسی طرح سے کم کر کے لوگوں کے مسائل کا جواب دینے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی جائے گی آپ کے کئی خط آئے اور آپ جواب سے محروم رہے اس لئے آپ کو دکھ ہوا۔ اور حرف شکایت آپ کے لبوں تک آیا۔ وجہ کچھ بھی رہی ہو۔ ہم اظہار معذرت کرتے ہیں اور آپ کے موجودہ مسائل کے لئے آپ کی مخلصانہ رہنمائی کرتے ہیں۔

آپکے دوسرے پیراگراف کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اپنی مرضی سے رضوانہ سے نکاح کیا اور آپ کا پہلا نکاح جو شرعاً درست تھا لیکن اس میں رضوانہ کے ماں باپ کی مرضی شامل نہیں تھی۔ اور تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جن شادیوں میں ماں باپ کی رضا شامل نہ ہو ان میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ اس طرح کی شادیاں رحمت خداوندی سے محروم ہوتی ہیں۔ وہ بے چارے ماں باپ جو اپنی اولاد کو سوکھے میں سلا کر خود گیلے میں سوتے ہیں جو اپنے بچوں کے لئے نہ جانے کتنے پاپڑ بیلتے ہیں اور ان کے آرام و راحت کے لئے نہ جانے کتنے ایسے کام کرتے ہیں جو اللہ کی نظروں میں بھی معیوب ہوتے ہیں اور دنیا والوں کی نظروں میں بھی معیوب۔ اپنی خوشیوں کے لئے ماں باپ کے ساتھ سوتیلے پن کا سلوک کرنا اور انہیں یکسر نظر انداز کر دینا دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے اور دنیا کا سب سے بڑا پاپ ہے۔ جو لڑکیاں ماں باپ کے دعاؤں کے زیر سایہ گھروں سے رخصت ہوتی ہیں۔ ان کے قدموں کے نیچے رحمت کے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں اور جو لڑکیاں ان انمول دعاؤں سے محرومی کے ساتھ نکل کھڑی ہوتی ہیں اگرچہ وہ شریعت کا کتنا بھی لحاظ کرلیں اور قاضی اور گواہوں کی رسومات کو نظر انداز نہ کرنے کا گناہوں کی مرتکب بھی نہ ہو تب بھی اللہ کی نظر کرم سے وہ محروم ہی رہتی ہیں اسی طرح وہ صاحب زادے بھی رب العلمین کے خصوصی کرم سے کوسوں دور رہتے ہیں جنہوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے سر پر سہرا باندھ لیا ہو اور اپنی ذاتی محبت کی خاطر اپنے ماں باپ اپنے بہن بھائی اور اپنے دوسرے اقارب کی خوشیوں کا قتل عام کر کے چوری چھپے شادی رچالی ہو۔ ہمارے خیال سے آپ کی پہلی غلطی تو یہی تھی کہ آپ دونوں کی خوشی میں آپ کے ماں باپ کی خوشی شامل نہیں تھی جو دنیا کی سب سے بڑی محرومی ہے۔

آپ کی دوسری غلطی یہ ہے کہ آپ نے نکاح کے بعد جب دوسرا نکاح کیا تو اس میں صحیح تاریخ کا انتخاب نہیں کیا۔ آپ کا پہلا نکاح ۹ ر دسمبر کو ہوا۔ ۹ آپ کی بیوی کا مفرد عدد ہے۔ جو انتہائی مبارک عدد ہے۔ یہ نکاح اگرچہ ماں باپ کی رضا کے بغیر ہوا تھا لیکن یہ اتفاقاً صحیح تاریخ میں

منعقد ہوگیا تھا یہ تاریخ رضوانہ کے لئے خیر وبرکت کی تاریخ تھی۔ اور چونکہ مالی حالت کا تعلق بیوی کی ذات سے ہوتا ہے اس لئے اس تاریخ میں نکاح کرنا آپ کے لئے ترقی کا باعث ہوسکتا تھا لیکن دوسرے نکاح کی مجموعی تاریخ پہلے نکاح کی مجموعی تاریخ سے متصادم ہے۔ جو غالباً زوال کا مجموعی سبب بنی۔ اس کے علاوہ آپ کے نام کا مفرد عدد سات ہے اور آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔ یہ دونوں اعداد بھی باہم برسرپیکار ہیں اور جہاں ان دونوں عددوں کا اتصال عمل میں آتا ہے وہاں خصوصیت کے ساتھ مالی پریشانیاں انسان کو گھیر لیتی ہیں۔

آپ کے بچے کی تاریخ پیدائش کا مجموعی عدد بھی آپ کے دوسرے نکاح کی تاریخ کے مجموعی عدد سے ٹکراتا ہے۔ اگرچہ اس بچے کی تاریخ پیدائش اور اس کی ماں کی تاریخ پیدائش ملتی جلتی ہے۔ آپ نے اس بچے کا نام پہلے ایمن رکھا اس کے مجموعی اعداد ایک سو ایک ہوتے ہیں اور اس کا مفرد عدد دو ہے جو اس کی تاریخ پیدائش کا عدد ہے اپنی ذات کی حد تک یہ نام آپ کے بچے کے لئے موزوں ترین نام ہے اس کے بعد کسی کے مشورے پر آپ نے اس کا نام آتش رکھا جو کسی بھی اعتبار سے مناسب نہیں تھا اس کے بعد اس کا نام ارسلان رکھا جس کے مجموعی اعداد ۳۴۲ اور مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ آخیر میں آپ نے اس کا نام عاکف رکھا اس کے مجموعی اعداد ۱۷۱، اور مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ آپ کی بیوی رضوانہ کے نام کا مفرد عدد بھی نو ہی بنتا ہے اس لئے اگر آپ کے بچے کا نام عاکف یا ارسلان ہوتو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کی اپنی ذات کے اعتبار سے اس کا نام ایمن زیادہ موزوں تھا کیونکہ ایمن کے اعداد دو بنتے ہیں اور ۲ عدد اس کی تاریخ پیدائش کا عدد ہے۔

اعداد کا ٹکراؤ انسان کی زندگی میں بے شمار مسائل پیدا کرتا ہے اور انسان کو خواہ مخواہ کی الجھنوں اور دشواریوں میں مبتلا کردیتا ہے۔

آپ ان ناگہانی الجھنوں اور پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے نماز پنجگانہ کی پابندی رکھیں اپنی خطاؤں کی معافی چاہیں اور روزانہ عشاء کے نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اس کے ساتھ روزانہ ۴۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر علی الصبح اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے چہرے پر پھیر لیا کریں۔ انشاء اللہ ان دو وظیفوں کی برکت سے آپ کی زندگی میں جو الجھنیں بکھر گئی ہیں ان سے نجات مل جائے گی اور آپ کا چہرہ کسی پھول کی طرح کھل اٹھے گا۔

آپ کا تیسرا پیراگراف بھی آپ کی ایک غلطی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو آپ نے سود پر پیسہ لے کر کی تھی۔ کسی بھی مسلمان کے لئے سود نفع بخش ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ سودی لین دین بہت سی قباحتوں میں انسان کو مبتلا کرتا ہے اور اللہ کی ناراضگی کا ذریعہ بنتا ہے۔ سودی لین دین کے ذریعہ کسی کاروبار کو چمکانے سے لاکھ درجہ بہتر یہ ہے کہ مسلمان ٹھیلی لگا کر امرود اور کیلے بیچ لے۔ مزدوری کرلے، رکشہ چلالے۔ لیکن کوئی ایسا کام نہ کرے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان جنگ کے مترادف ہو۔

سودی لین دین تو کسی بھی طرح کا ہو حرام ہی ہے لیکن وہ سودی لین دین جو کھانے پینے کی چیزوں والے بزنس سے تعلق رکھتا ہو اور بھی زیادہ غلط ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں اعلیٰ پیمانے پر فروخت کرنے کے لئے سود کے ذریعہ جو ترقی حاصل کی جاتی ہے وہ بے شمار انسانوں کے ضمیر کو مسخ کرنے کا سبب بنتی ہے آپ نے گوشت کے کاروبار کو فروغ دینے کے لئے سود پر پیسہ لیا اس طرح آپ نے حلال گوشت کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے حرام راستہ اختیار کیا جو بہت ہی غلط بات ہے اور اخروی اعتبار سے بھی ہلاکت کا ذریعہ بننے والی ہے۔ اللہ اپنا فضل فرمائے اور آپ کی غلطی کو معاف کرکے آپکو اس دلدل سے چھٹکارا عطا کرے۔ جس میں آپ اس وقت بری طرح دھنسے ہوئے ہیں۔ دعا گو ہوں کہ رب العلمین آپ کی غلطی کو معاف فرمائے اور آپ نے سود کی لعنت سے بچنے کے لئے جو زیور فروخت کردیا تھا اس جذبے کو قبول فرمائے اور آپ کو مالی پریشانیوں سے کلی طور پر نجات دے

آپ کے چوتھے اور آخری پیراگراف کا جواب یہ ہے کہ دفینے کے معاملات میں عاملین کی باتوں پر اعتماد کرنا دوسری بڑی غلطیوں کی طرح بڑی غلطی ہے جو انسان کو بڑے مسائل اور مصائب سے دوچار کرتی ہے۔ نوے فی صد معاملات میں عاملین صرف جھوٹ بولتے ہیں اور رگڑے دے کر لوگوں سے روپیہ بٹور لیتے ہیں۔ ہر عامل دفینہ نکالنے کی مہارت نہیں رکھتا لیکن ہر عامل اندھیرے میں تیر چلا کر یہ ضرور بتا دیتا ہے کہ تمہارے گھر میں دفینہ ہے اور پھر دفینے کے لالچ میں صاحب خانہ روپیہ لٹاتے ہیں اور ہیرے جواہرات کے خواب دیکھنا شروع کردیتے ہیں۔ بچی کچی رقم عاملین کو سونپ کر وہ مزید غریب اور قلاش ہوجاتے ہیں۔ عاملین روزانہ نئے نئے جھانسے دیتے ہیں اور پھر آخیر میں کوئی بھی چکمہ دے کر چلتے بنتے ہیں ان چکروں میں الجھنا حماقت ہے۔ آئندہ پرہیز رکھیں۔ تقدیر میں اگر خزانہ لکھا ہوتا ہے وہ خود بخود مل جاتا ہے جو دولت

انسان کی تقدیر میں لکھی ہوتی ہے اس کو پانے کے لئے کسی زمین کو کھودنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کسی عامل کی خوشامد کرنے کی احتیاج ہے۔ تقدیر میں لکھی ہوئی ہر چیز انسان کو وقت آنے پر خود بخود مل جاتی ہے آئندہ اس راستے پر نہ چلیں۔ ورنہ دال روٹی سے بھی عاملین محروم کردیں گے اور پھر آپ اپنی غلطیوں کی سزا ان عاملین کو دینا چاہیں گے جن کا مقصد ہی آپ جیسے لوگوں کو تلاش کرنا ہوتا ہے وہ قصوروار نہیں کیونکہ ان کا تو یہ پیشہ ہے۔ قصوروار تو وہ لوگ ہیں جو جھانسے میں آکر اپنا نقصان کرتے ہیں اور کاذب و مکار قسم کے عاملین کو تقویت پہنچاتے ہیں اپنی پریشانیوں کو دفع کرنے کے لئے دونوں میاں بیوی مذکورہ وظیفے پر دھیان دیں۔

سوال در سوال

سوال از: مولانا محمد عمر ــــــــــ شمالی گجرات۔

احقر نے ۱۹۹۹ء کا رسالہ حاضرات نمبر (مارچ اپریل) جو آپ کے زیر نگرانی چل رہا ہے اللہ اس کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمادے آمین۔ اسکا سرسری مطالعہ کیا جس میں سے بعض باتیں مجھے گراں گزریں اور بعض باتوں کے متعلق احقر کو شکوک وشبہات کا شائبہ ہوا چنانچہ فوراً بندہ نے طلسماتی دنیا کے پتے پر خط بھی لکھا لیکن اس کا کوئی جواب نہ مل سکا مگر کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ جب طلسماتی دنیا کا واسطہ پڑا اور جب دھیان سے اور یکسوئی سے پڑھنے کا موقعہ ملا تو الحمد للہ کافی شرح صدر ہوا اور کافی اشکالات جو ذہن میں ظہور پذیر ہورہے تھے الحمد للہ وہ رفع ہوچکے اور اب کافی دلچسپی سے اس کو میں پڑھ رہا ہوں کیونکہ الحمد للہ میں خود گجرات کے مشہور ومعروف مدرسہ تعلیم الدین ڈابھیل سے پڑھا ہوا ہوں اور الحمد للہ حافظ بھی ہوں اور عالم بھی۔

دیگر گزارش یہ ہے کہ ابتداء میں ان چیزوں سے کافی دور رہتا تھا اور اپنے آپ کو کافی بچاتا تھا (تعویذ گنڈوں سے) مگر آپ کے رسالے کو کئی جگہ پڑھنے کے بعد کافی شوق اور ذوق بیدار ہوا ہے چنانچہ حاضرات نمبر میں سے سورۂ کوثر والا عمل جو صفحہ: ۷۷ پر ہے اس کو میں نے دو دن میں پورا کردیا۔ یعنی ایک دن میں ۷۷ ۱۳ مرتبہ پڑھا اس اعتبار سے دو دن میں احقر نے اس عمل کو پورا کردیا مگر جب حاضرات کے لئے ایک مرتبہ ۱۳ سال کے بچے کو بٹھایا مگر حاضرات تو نہ ہوئی۔ دوسری مرتبہ پڑھے، آدمی جو نمازی تھا اس کو بٹھایا مگر اس پر بھی حاضرات نہ کھل سکی۔ نقش میں بھی دکھلایا، سیاہ جگہ پر مگر کچھ بھی نظر نہ آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیوں کہ میں نے معمول کی آنکھ بند کرواکر اس پر دم کیا سورۂ کوثر کو تو معمول کی آنکھوں میں روشنی ہوئی اور اس کو روشنی میں میدان بھی نظر آیا مگر اس کے علاوہ کچھ بھی نظر نہ آسکا اس کی کیا وجہ ہے۔ براہ کرم عرض کرنا کیونکہ کاجل وغیرہ بھی سب تیار کیا تھا جو آپ نے رسالہ میں پیش کیا ہے اس کے مطابق اسی طرح شیشے پر اور انڈے پر اور انگوٹھی پر کس انداز سے حاضرات کی جاتی ہے وہ بھی عرض کردینا۔ عین نوازش ہوگی۔

(۲) عملیات کی لائن سے کچھ باتیں ایسی ہیں کہ جن کے مفہوم اور معانی کماحقہٗ سمجھنے میں نہیں آتے۔ مثلاً پرہیز جلالی اس کا کماحقہ مفہوم اسی طرح پرہیز جمالی اس کا مفہوم اسی طرح آتشی چال، بادی چال، خاکی چال سے نقش پر کرنا اس کی تشریح بھی ذرا کردیجئے۔

اسی طرح احقر ہمزاد والا عمل بھی کرنا چاہتا ہے جو ہمزاد نمبر میں آپ نے شائع کیا ہے اس سے پہلے مجھے ایک دوست نے جو سہارنپور کا رہنے والا ہے مجھے بتایا تھا کہ اتوار یا منگل کے روز جس کا انتقال ہوا اس کا خیال رکھنا اور اس کے ناک اور کان کی روئی سنبھال کر حاصل کرلینا وغیرہ۔ مگر مجھے بھروسہ نہیں آیا اس کی بات پر مگر جب ہمزاد نمبر میں یہ عمل میں نے پڑھا تو مجھے یقین ہوگیا کہ آپ بھی صحیح ہیں اور وہ بھی صحیح۔ مگر اس میں آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ قبرستان جاتے وقت یا بعث پڑھتے رہنا تو یا بعث عین کے پیش کے ساتھ یا بعث عین زبر کے ساتھ وہ بھی عرض کردینا اس کے علاوہ کافی عمل کرنے کا ارادہ ہے۔ بشرطیکہ آپ خیال رکھیں۔ اور آپ اس کا مفصل طریقہ عرض کردیں۔

جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب گزشتہ سال میں تین مرتبہ دیوبند آیا تھا مگر ذہن میں نہیں رہا۔ ورنہ ضرور آپ سے ملاقات کرتا۔ ایک دفعہ تو دارالعلوم گجرات کی کتابوں کے سلسلے میں آیا تھا اور ایک مرتبہ مولانا ریاست علی صاحب کے یہاں خاتم مقطعات خریدنے آیا تھا اور ایک مرتبہ ہمارے استاد مولانا واجد علی صاحب سے ملنے آیا ہوا تھا خیر۔

اور آپ سے میں مؤدبانہ اور عاجزانہ گزارش کرتا ہوں کہ ایک دفعہ آپ گجرات تشریف لے آئیں پھر دیکھئے گجرات والے آپ کی کیسی خاطر خواہ خاطر مدارات کرتے ہیں۔ اگر آپ کو یقین نہ آتا ہو تو حضرت مولانا سجاد نعمانی سے پوچھئے جو ابھی ماضی قریب میں ہفتہ کے دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ اسی طرح مولانا سلمان صاحب منصور پوری سے رابطہ قائم کیجئے وہ حضرات تو صرف ملاقات کے لئے ہی آئے ہوئے تھے اور الحمد للہ آپ تو روحانی لائن سے تشریف لائیں گے تو چار چاند لگ جاویں گے انشاء

اللہ اور اس کی محنت میں ابھی سے شروع کر رہا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو کیونکہ میں نے سنا تھا کہ آپ بنگلور، بھوپال تک تشریف لے جاتے ہیں تو گجرات تو اس کے مقابلے میں کافی نزدیک ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ انشاءاللہ کافی فائدہ ہوگا۔

دوسری آپ سے میں ایک یہ التجا کرتا ہوں کہ میرے ایک دوست ہیں جن کا نام عبدالقیوم ہے اس کے پورے جسم میں ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ کبھی ہاتھوں میں تو کبھی پیروں میں تو کبھی منہ میں شدید گرمی ہونے کے باوجود بھی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اور گرمی کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ حالانکہ کافی علاج کروایا۔ بڑے بڑے ماہر ڈاکٹروں سے رابطہ قائم کیا تھا تمام رپورٹ کروائے مگر ڈاکٹروں کے ذہن میں کوئی بیماری نہیں آتی اس کی کیا وجہ ہے۔ برائے کرم علاج عرض کرنا اپنے اختیار سے اور اگر کوئی آسان عمل ہو جو نوچندی جمعرات سے شروع کیا جاوے تو ضرور تحریر کرنا (جس میں ایام کم صرف ہوتے ہوں، اور بعض عملوں میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ عمل کے وقت لب آب بیٹھ کر عمل کریں تو پانی کتنا ہونا چاہئے۔ وضاحت کریں۔ پانی زیادہ ہونا چاہئے کہ کم وہ بھی مشورہ دیں)

جواب

مالک دوجہاں کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں روحانی عملیات کے ذریعہ خدمت خلق کی توفیق عطا کی۔ اور اس بات کی بھی توفیق بخشی کہ ہم روحانی عملیات کے خلاف جو بدگمانیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کو رفع کرنے کے لئے قلمی جہاد کریں اور اللہ کے بندوں کو بتائیں کہ روحانی عملیات کی حقیقت کیا ہے اور جو لوگ اس لائن کی مخالفت کرتے ہیں وہ کتنے سمجھ دار ہیں اور کتنے ناسمجھ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ روحانی عملیات کی آڑ میں بیشمار غلط سلط قسم کے عمل کرنیوالے دنیادار قسم کے عاملین گمراہی پھیلانے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور دن دہاڑے توحید وسنت کے مقدس سینوں میں خنجر گھونپ رہے ہیں ایسے لوگ نہ صرف عملیات کو بدنام کر رہے ہیں بلکہ وہ دین اسلام کی بھی بیخ کنی کرنے میں مصروف عمل ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اس گئے گزرے دور میں بھی روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمت کرنے والوں کی تعداد اچھی خاصی ہے یہ لوگ اپنی زریں خدمات اور اپنے حسن اخلاق اور حسن کردار کا سہارا لے کر نہ صرف یہ کہ انسانوں کی خدمت میں مصروف ہیں بلکہ دین اسلام کی تبلیغ کی ذمہ داریاں بھی ادا کر رہے ہیں۔

آپ کی طرح بے شمار لوگ تعویذ گنڈوں کو ترچھی نظروں سے دیکھنے عادی تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ روحانی عملیات کی لائن محض فریب اور ڈھکوسلے بازی کی لائن ہے۔ لیکن طلسماتی دنیا کی مدلل تحریروں کی وجہ سے ان کے دل ودماغ پر چھایا ہوا بدظنی کا غبار چھٹ گیا۔ اور طلسماتی دنیا کے روحانی مضامین پڑھ کر انہیں اندازہ ہوگیا کہ روحانی عملیات کے ذریعہ خدمت خلق بھی کی جاسکتی ہے اور تبلیغ دین بھی۔

دراصل اس سلسلے میں بہت پہلے محنت ہونی چاہئے تھی۔ اگر دینی مدارس میں باقاعدہ روحانی عملیات کی تعلیم دی جاتی تو للو پنجو قسم کے نام نہاد عاملین سے یہ لائن محفوظ رہتی اور ہر کس وناکس اس لائن میں آنے کے لئے لنگوٹ کسنے کے لئے جسارت نہ کرتا۔

آج تو صورت حال یہ ہے کہ ہر مسجد کا موذن اور امام تعویذ دے رہا ہے جب کہ وہ تعویذ ونقش کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہے۔ مسجدوں کے موذنوں اور اماموں کی بات چھوڑیئے۔ اب تو حال یہ ہو چکا ہے کہ جو لوگ جھاڑ پھونکنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتے اور جو مونگ پھلی بھوننے کے فن سے بھی واقف نہیں ہیں وہ بھی تعویذ لکھنے کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ علماء اور عقلاء نے جب اس لائن کی سرپرستی سے اپنا ہاتھ اٹھالیا تو یہ لائن ایسی لاوارث بن کر رہ گئی کہ جس کا بھی دل چاہتا ہے اس کا غلط استعمال کرتا ہے اور مزے لیتا ہے اور خوب دولت بٹورتا ہے اور بڑے بڑے ہوش مندوں کو الو بناتا ہے۔

کاش ہمارے علماء نے اس جانب توجہ دی ہوتی تو روحانی عملیات کی یہ درگت نہ بنتی اور ابلہ قسم کے لوگ روحانی عملیات کی دکانیں سجا کر نہ بیٹھتے۔ احمق قسم کے عاملین کو گھاس نہ پڑتی اور عیار ومکار قسم کے لوگ اس لائن میں اپنی دالیں گلانے پر قادر نہ ہوتے۔

طلسماتی دنیا نے اپنی پُر مغز تحریروں کے ذریعہ جہاں اس گرد تنقید کو صاف کیا جو چہرۂ عملیات پر اُڑائی گئی تھی وہیں اس نے ان لوگوں کے خلاف جہاد کی طرح ڈالی جو جہالت فاحشہ کا سہارا لے کر اللہ کے سادہ لوح بندوں کو بے وقوف بنا رہے تھے اور ان کی پاکیزہ کمائی کو لوٹ کر اپنی جیبیں بھر رہے تھے اور صرف یہی نہیں کہ ان کی دنیا لوٹ رہے تھے بلکہ انکے دین کی صورت بھی بگاڑنے کی خدمت انجام دے رہے تھے۔

اللہ کا فضل بیکراں ہے کہ اس نے طلسماتی دنیا کی آواز کو سارے عالم میں پھیلا دیا اور آپ جیسے باصلاحیت اور صحیح العقیدہ علماء کو اس بات کی

توفیق بخشی کہ آپ نے علی الاعلان طلسماتی دنیا کی خدمت کا اعتراف کیا اور اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ طلسماتی دنیا حق کی آواز ہے اور روحانی عملیات کے ذریعہ دین اسلام کی خاموش اور دموثر تبلیغ میں لگا ہوا ہے۔

ہم آپ کے اعتراف حق کے قدرداں ہیں اور اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ طلسماتی دنیا کو اور زیادہ موثر بنانے کی جدوجہد کریں گے اور اس رسالے میں ایسے مضامین کا اضافہ بھی کریں گے کہ اللہ کے بندوں کے لئے بہراعتبار نفع بخش ثابت ہوں۔

آپ نے اپنے دوست کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی تندرستی اچھی نہیں ہے اور کافی علاج کے بعد بھی وہ روبہ صحت نہیں ہوسکے ہیں ان کیلئے یہ عمل کرلیں۔ انشاء اللہ انہیں بیماری سے نجات مل جائے گی۔ ۴۱ سکے ایک ایک روپے والے لے لیں اور ہر ایک سکے پر سورۂ علق (سپارہ: ۳۰) ایک مرتبہ پڑھ کر دم کردیں پھر ان ۴۱ سکوں کو اپنے دوست پر سے سر سے پیر کی طرف اتارلیں اس کے بعد ان سکوں کو ۴۱ فقیروں میں تقسیم کردیں انشاء اللہ آپ کے دوست بیماری سے نجات پالیں گے۔

آپ نے حاضرات کے عمل میں ناکامی کا ذکر کیا ہے۔ کسی بھی عمل میں ناکامی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ناکامی جب بھی ہوتی ہے اپنی کسی کمزوری یا کوتاہی کی وجہ سے ہوتی ہ۔ برائے مہربانی اپنے عمل اور طریقہ عمل پر نظر ثانی کریں اور ایک دو بار کی ناکامی سے مایوس نہ ہوں۔ کسی بھی لائن میں جو چلتے ہوئے گرتا ہے وہی ایک دن منزل تک پہنچتا ہے۔ بس چلنا اور چلتے رہنا ہی شرط ہے اگر مایوس ہوکر یا تھک تھکا کر مسافر بیٹھ جاتا ہے تو اسے منزل مقصود تک رسائی نہیں ہوتی۔

آپ مذکورہ عمل کو پھر کریں اسکے ساتھ ساتھ حاضرات نمبر میں محفل حاضرات والے عمل کو بھی آزمائیں جو بہت آسان ہے۔ اس کی زکوٰۃ نوچندی جمعرات سے ادا کریں۔ روزانہ تین سو مرتبہ پڑھیں لگاتار ۲۱ دن تک اس کے بعد حاضرات کریں اور حاضرات کے لئے حاضرات کی سیاہی بچے کی ہتھیلی پر لگائیں۔ انشاء اللہ وقاص نامی ایک بزرگ حاضر ہوکر آپ کے سوالات کے جوابات دیں گے۔

جو عمل پانی کے پاس بیٹھ کر کئے جاتے ہیں انہیں کسی بڑے تالاب کا ورنہ پھر دہ دردہ حوض کا ہونا ضروری ہے۔

قبرستان جاتے وقت جو ورد کیا جاتا ہے اس میں مجہول کا صیغہ استعمال کریں۔ پرہیز جمالی اور جلالی کے سلسلے میں یہ عرض ہے کہ باموکل والے اعمال کے لئے پرہیز کرنا ضروری ہے ورنہ رجعت کا اندیشہ رہے گا اور عمل کی رجعت عامل کے لئے وبال جان بھی بن سکتی ہے۔ جمالی پرہیز میں گوشت، مچھلی، انڈا، سرکہ، پیاز، لہسن اور بیوی کے ساتھ خلوت وغیرہ شامل ہیں۔

پرہیز جلالی اور ترک حیوانات میں یہ سب بھی شامل ہیں اور ان کے علاوہ دودھ، دہی، مولی، ہینگ، عنبر، چھوارہ، تمام پھل، حقہ، سگریٹ، بیڑی وغیرہ سے دور رہیں۔ جانوروں سے متعلق کوئی بھی چیز استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

مثلاً بالوں کی ٹوپی، چمڑے کا جوتا وغیرہ، اونی اور ریشمی چیزوں کا استعمال کرنا بھی ممنوع ہے۔ ترک حیوانات والے اعمال میں اگر بغیر سلا کپڑا استعمال کریں احرام کی طرح تو بہتر ہے۔ لکڑی کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ مثلاً تخت پر بیٹھ کر یا چٹائی پر بیٹھ کر عمل کرنا بھی درست نہیں۔ کچی زمین پر عمل کرنا چاہئے۔ دوران عمل پھول نہ توڑیں۔ مچھر یا مکھی نہ ماریں کسی بھی جانور کا قتل نہ کریں۔ حجامت نہ بنوائیں وغیرہ۔

آپ نے آتشی، بادی، آبی اور خاکی چالوں سے نقوش بھرنے کی بات بھی پوچھی ہے۔ مربع اور مثلث نقوش چار قسم کی چالوں سے بھرے جاتے ہیں اگر طالب کے مزاج کے مطابق آپ نقش بھریں گے تو جلدی اثر انداز ہوگا۔

مثلاً اگر زید کا عنصر آتشی ہے تو اس کو آتشی چال سے نقش لکھ کردینا چاہئے اسطرح کی مکمل معلومات کے لئے ہماری ترتیب دی ہوئی "تحفۃ العاملین" کا مطالعہ کریں جو انشاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آنیوالی ہے

ہمیں خوشی ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک آہستہ آہستہ دل ودماغ پر اثر انداز ہورہی ہے اور آپ جیسے باصلاحیت عالم دین اس تحریک کے ساتھ قدم بہ قدم چلنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ ہم اپنے رب کے حضور اپنا دامن پھیلا کر یہ دعا کریں گے کہ اے مالک دوجہاں تو ماہنامہ طلسماتی دنیا کو پہاڑوں جیسی طاقت، ہواؤں جیسا حوصلہ اور پھولوں جیسا مزاج عطا کردے۔ اور اس کی کوتاہیوں کو نظر انداز کرکے اس کی خدمات عالیہ کو قبول فرمالے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ اس رسالے کو صوبہ گجرات میں گھر گھر پہنچانے کی جدوجہد کریں گے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کی پُرخلوص دعوت پر ایک دن ہم صوبہ گجرات کے مسلمانوں کے روحانی مسائل کے لئے ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

ایک علمی اعتراض

سوال از: انور جہاں ——————— بلند شہر۔

آپ کی کاوشوں کے نتیجے میں طلسماتی دنیا نے جو ترقی کی ہے وہ اردو دنیا میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ تو ایک حقیقت ہے کہ ہر انسانی کوشش میں کہیں نہ کہیں خامی رہ ہی جاتی ہے۔ طلسماتی دنیا میں نظر آنے والی خامیاں بھی زبان حال سے اسی صداقت کا اعتراف کر رہی ہیں۔ عموماً قارئین نے ان اغلاط کی نشاندہی کی ہے اور آپ نے بھی ان کی اصلاح میں تاخیر نہیں کی۔ مجھے امید تھی کہ کوئی فاضل ان خامیوں کی طرف بھی ضرور اشارہ کرے گا جو میرے ذہن میں عرصہ سے کھٹک رہی ہیں لیکن شاید ابھی تک کسی نے اس طرف جناب کی توجہ مبذول نہیں کرائی ہے ورنہ یہ ممکن نہ تھا کہ وہ خامی ہمزاد نمبر تک اپنا تسلسل باقی رکھ پاتی۔

اس خط کا محور قرآن کی آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم ہے۔ یہ سورۂ یٰسین کی ۵۸ ویں آیت ہے اور آپ نے مختلف شماروں میں اس آیت کے بہت سے فوائد بیان فرمائے ہیں۔

قرآن کریم میں اس آیت میں رحیم بغیر الف اور لام کے آیا ہے جب کہ آپ مسلسل اس اسم کو الف اور لام کے ساتھ لکھ رہے ہیں۔ معاملہ چونکہ قرآن کریم کا ہے۔ اس لئے مجبوراً خط لکھنا پڑا ورنہ اس طرح کے امور سے پہلوتہی بہتر سمجھتا ہوں۔

جادو ٹونا نمبر میں صنم خانہ عملیات میں مختلف مقامات پر یہ آیت اور اس کے نقوش آئے ہیں۔ مثلاً طریقہ: ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۴۱، ۹۰ اور ۹۶ میں اس آیت کو غلط لکھا گیا ہے۔ الف اور لام کے اضافہ کے باعث ۳۱ عدد بھی زائد ہیں جن کی وجہ سے نقوش بھی غلط ہو گئے ہیں۔ حاضرات نمبر میں بھی صفحہ ۴۹ پر اس آیت میں یہی غلطی موجود ہے۔ بلکہ ایسا لگتا ہے کہ دوسرے مصنفین کو بھی عموماً اس مقام پر سہو واقع ہو جاتا ہے کیونکہ قیصر احمد صاحب کے مضمون میں بھی صفحہ ۹۷ پر جو حاضرات کا طریقہ تحریر ہے اس میں بھی اس آیت کو اسی غلطی کے ساتھ لکھا گیا ہے نقش بھی غلط معلوم ہوتا ہے۔

جنات نمبر میں نے پڑھا ہی نہیں۔ اسے آپ ملاحظہ فرمالیں کہ کیا اس میں اس آیت کو لایا گیا ہے یا نہیں اور اگر لایا گیا ہے تو صحیح تحریر ہے یا غلط۔

ہمزاد نمبر کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ غالباً آپ کو اس آیت کے عددی نقوش کے غلط ہونے کا احساس شاید ہو گیا ہے تب ہی آپ نے صفحہ ۴۷ پر اس آیت کا جو نقش دیا ہے اس میں ۳۱ عدد کم ہیں۔ مگر آیت اسی غلطی کے ساتھ تحریر کی گئی ہے۔ یہاں تک ایک مسئلہ مزید حل طلب ہے کہ اس نقش میں آپ نے اس آیت کے عدد (۸۱۸) تسلیم کئے ہیں۔ یعنی کہ لام کے اوپر جو الف ہے، سلٰم میں اس کا عدد شمار کیا ہے جب کہ طلسماتی دنیا کے ایک سابقہ شمارے میں آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر مبسوط بحث کرتے ہوئے ان لوگوں کے موقف کا رد کیا ہے جو اسماء کے حروف کے اوپر آنے والے الف کے عدد شمار کرتے ہیں اور ۷۸۶ کے بجائے ۷۸۸ بتاتے ہیں

برائے مہربانی بتائیں کہ اس مقام پر آپ کس قاعدے کی رو سے لام کے اوپر والے الف کا عدد شمار کر کے نقش پُر کریں گے۔ یہاں پر مزید اس طرف بھی توجہ دلانا قارئین کے لئے فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ حاضرات نمبر میں طریقہ: ۵۳، اور ۵۴ کا دار و مدار جس طلسم پر ہے وہ کتابت میں چھوٹ گیا ہے۔ بارہا آپ سے ملاقات ہوئی۔ مگر ہموم دنیاوی کی وجہ سے کبھی اتنی مہلت نہ ملی کہ یہ چند سطریں آپ کو براہ راست حوالے کر دیتا اس لئے بذریعہ ڈاک ارسال کر رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر لی جائے گی اور پرانے نمبروں کے قارئین کو اس سلسلے میں متنبہ کر دیا جائے گا۔ اللہ بزرگ و برتر سے امید ہے کہ فیض کا یہ سلسلہ روشن سے روشن تر ہوتا چلا جائے گا اور اس حلقہ سے بھی ایک جماعت ایسی ضرور کھڑی ہوگی جو عامۃ المسلمین کو فائدہ رسانی کے ساتھ ساتھ دیگر ملتوں کے افراد کو بھی نفع پہنچائیں گے اور عارضی نفع کے ساتھ ابدی فلاح کا بھی راستہ دکھائیں گے۔

طلسماتی دنیا میں جو تنوع ہے اس کی وجہ سے اس کے حلقہ میں وسعت اور تاثیر میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ آپ سے گزارش ہے ایک دو صفحات دعوت دین کے حکیمانہ طریقوں اور مشرق و مغرب کے دائرۂ اسلام میں داخل ہونے والوں کے تجربات کے لئے بھی وقف کر دیں تاکہ فروعی مسائل میں الجھی ہوئی امت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اس متروک سنت کو زندہ کرنے میں کوشاں ہو جائے۔ اہل اللہ کی پیشین گوئیوں کے مطابق ہندوستان میں دیگر ملتوں کی ایک بڑی تعداد اسلام قبول کرنے والی ہے مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس قوم کے اسلام لانے والوں میں ایک خاصی تعداد بالواسطہ یا بلاواسطہ اس روحانی رسالہ کے فیض سے معمور ہوگی۔

جواب

آپ کے خط کے جواب میں کسی قدر تاخیر ہوئی جس کے لئے معذرت چاہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اس تاخیر کو میری بے پناہ مصروفیات کے پیش نظر مجبوری پر محمول کریں گے اور اسے تساہل یا تغافل کا نام نہیں دیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ میری میز پر ڈاک کے انبار لگے ہوئے ہیں لیکن حد سے زیادہ مصروفیات کی وجہ سے بعض اہم خطوط بھی تشنہ جواب پڑے ہوئے ہیں آپ کا خط بھی اہم تھا اس لئے کہ اس میں بہت ہی معقول انداز میں آپ نے ایک علمی اعتراض کھڑا کیا تھا جس کا نوٹس لینا بہر اعتبار میرے لئے ضروری تھا تا کہ اگر غلطی میری ہو تو اللہ مجھے اس کی اصلاح کی توفیق دے اور اگر آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے تو آپ کی اس غلط فہمی کو دور کریں۔

آپ کے علمی اعتراض پر کچھ عرض کرنے سے پہلے میں آپ کی ان سطور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو خالصتاً آپ نے میری اور طلسماتی دنیا کی تعریف میں قلم بند کی ہیں اور اپنے رب سے یہ دعا کرتا ہوں کہ رب العلمین طلسماتی دنیا کی خامیوں کو دور کردے اور آپ جیسے محسن و مخلص حضرات کے حسن ظن کو برقرار رکھے آمین۔

حق یہ ہے کہ جب ہم نے روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالی تھی اس وقت یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ لوگوں کی تحمید و تنقید اور لوگوں کی مدح و ذم سے بے پرواہ ہوکر ہم اپنا روحانی سفر جاری رکھیں گے ہم اپنے رب سے ہزار بار اس بات کی پناہ چاہتے ہیں کہ ہم اس دنیا میں جو آخرت کی کھیتی ہے لوگوں کو گمراہ کرنے والے بنیں اور ان کے عقائد پر ضرب کاری کرنے والے ثابت ہوں۔ اللہ کی ناراضگی دنیا کا سب سے بڑا عذاب ہے اور اللہ رب العزت کی رضا دنیا و آخرت کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے۔ اگر اللہ راضی ہوجائے تو پھر دنیا بھر کی ناراضگی کی پرواہ نہیں ہوتی اور اگر اللہ ناراض ہوجائے تو پھر ساری دنیا بھی اگر واہ واہ کرتی رہے تب بھی انسان خسارے میں ہے۔ اسی اصول اور نظریہ کے پیش نظر ہم نے ابتدائے تحریک میں اس بات کا تہیہ کرلیا تھا کہ ہم لوگوں کی تعریف تعریض سے بے پرواہ ہوکر اپنے روحانی مشن کو جاری رکھیں گے اور براہ روحانیت رضائے الٰہی کی طرف اپنے قدم بڑھاتے رہیں گے۔ رب العزت کا کرم ہے کہ اس نے ہماری تحریک کی تائید کرنیوالے قدم قدم پر پیدا کردیئے اور آپ جیسے صاحب علم اور صاحب فہم حضرات کو ہماری تائید اور مدح سرائی کا حوصلہ بخشا۔

لیکن تعریف و تنقید سے بے پرواہ ہوجانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص علمی معقولیت کے ساتھ ہماری کسی تحریر پر کوئی اعتراض کھڑا کرتا ہے تو ہم ادھر دھیان نہیں دیں۔ علمی اعتراض پر دھیان نہ دینا جب کہ وہ صاحب اخلاص لوگوں کی طرف سے ہوں، کوری جہالت اور کوری ہٹ دھرمی ہے۔ اور ہم اس جہالت اور ہٹ دھرمی سے اللہ کی ہزار بار پناہ چاہتے ہیں۔

طلسماتی دنیا کے صفحات اس بات کے گواہ ہیں کہ جب بھی کسی صاحب علم انسان نے ہماری کسی علمی غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے تو ہم نے بروقت اس کی اصلاح بھی کرلی ہے اور اپنی غلطی کی معافی بھی طلب کرلی ہے۔ ہمارے نزدیک غلطی کرنا غلطی نہیں ہے۔ بلکہ غلطی کو غلطی نہ سمجھنا اور اس پر ڈٹے رہنا غلطی ہے اور یہ ایسی غلطی ہے جس کے خمیر سے شیطنت پیدا ہوتی ہے۔

غلطی کرنا اور غلطی کرکے اس کا اعتراف کرنا اور معافی چاہنا ہمارے باپ حضرت آدمؑ کی سنت ہے اور غلطی کرکے اسے غلطی نہ سمجھنا اور اپنی غلطی پر ڈٹے رہنا ابلیس کا وطیرہ ہے۔

آپ نے جو علمی اعتراض ہماری بعض تحریروں پر کھڑا کیا ہے اس کی قدردانی کرتے ہوئے یہ عرض ہے کہ قرآنی حکیم کا رسم کتابت بہرحال ہر ایک مسلمان کے لئے قابل احترام ہے اور قرآن کو لکھنے اور پڑھنے کی حد تک اسی رسم کتابت کا اعادہ کرنا ضروری ہے جو کاتب وحی نے رقم کردیا تھا لیکن اگر معانی میں کوئی فرق نہ پڑ رہا ہو تو ہم دوسرے امور میں آیات قرآنی کو نقل کرتے وقت ان تحریروں کو اختیار کرسکتے ہیں جو عرف عام کی طرح مشہور و معروف ہوں۔ مثلاً قرآن حکیم میں سورۂ اعراف میں ایک حرف بصطة استعمال ہوا ہے۔ یہ عربی لغت میں سین سے مستعمل ہے لیکن قرآن حکیم میں اس کو صواد سے لکھا گیا ہے۔

قرآن حکیم کی کتابت قیامت تک اسی رسم الخط کے ساتھ ہوتی رہے گی اگرچہ اس کے معانی اس جگہ لفظ سین کے ساتھ مراد لئے جائیں۔ یہی قرآن حکیم کی کتابت کا اصول ہے اور اس اصول کو کسی بھی دور میں نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اسی طرح لفظ "سلام" لغوی اعتبار سے الف کے ساتھ ہے لیکن قرآن حکیم میں کھڑے زبر کے ساتھ آیا ہے اب قرآن حکیم کی کتابت کا احترام کرتے ہوئے تو یہی ضروری ہے کہ ہم کھڑے زبر کے ساتھ اس کی کتابت کریں۔ لیکن معانی کے اعتبار سے چونکہ یہ الف کے

ساتھ ہی استعمال ہوتا ہے اس لئے نقوش وغیرہ کی ترتیب کے وقت الف کے ساتھ ہی اس کو تحریر کیا جاتا ہے اگر اس کو کھڑے زبر کے ساتھ لکھیں تو "سلم" کے اعداد ۱۳۰ ہوتے ہیں۔ اور اگر الف کے ساتھ "سلام" لکھیں تو اس کے اعداد ۱۳۱ بنتے ہیں اور تمام متقدمین اور متاخرین نے "یاسلام" کے ۱۳۱ اعداد ہی تسلیم کئے ہیں اور کسی ایک بزرگ یا کسی ایک عامل نے بھی "یاسلام" کے ۱۳۰ تحریر نہیں کئے۔

"تحفہ قلندری" میں صفحہ ۱۶۰ پر "یاسلام" کے ۱۳۱ اعداد لکھے گئے ہیں۔ تحفہ قلندری صوفی دلاور حسین قادری چشتی کی ایک معیاری کتاب ہے۔ اور اس میں آیات قرآنی اور اسماء الٰہی کے اعداد پوری تحقیق واحتیاط کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں۔

خواجہ اشرف علی لکھنوی کی مشہور زمانہ کتاب نقش سلیمانی حصہ چہارم کے صفحہ ۲۹ پر "یاسلام" کو الف کے ساتھ ہی تحریر کیا ہے اور مختلف نقوش میں صاحب کتاب نے "یاسلام" کے ۱۳۱ اعداد ہی تسلیم کئے ہیں۔

علامہ کاش البرنیؒ نے "رموز جفر" کے صفحہ ۲۱ پر اسماء الٰہی جمالی کی جو فہرست لکھی ہے اس میں "یاسلام" کے اعداد ۱۳۱ نقل کئے ہیں۔

اسماء حسنیٰ کی برکات میں حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری نے صفحہ ۴۴ پر "یاسلام" کے اعداد ۱۳۱ مانے ہیں۔ اور یاسلام کا نقش حرفی الف کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

روحانی عملیات نامی کتاب میں حضرت علامہ مولانا محمد عالم نقوی نے صفحہ ۳۶ پر "یاسلام" کے اعداد ۱۳۱ بتائے ہیں۔

مولانا سید واحد علی نقوی نے اپنی شہرت یافتہ تصنیف تنویر الاسماء کے صفحہ ۱۵ پر مولانا باقر علیہ الرحمہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر کسی مارگزیدہ پر ہفت سلام والی آیات پڑھ کر دم کر دیا جائے تو فی الفور سانپ کے زہر سے نجات مل جائے اور انہوں نے ان آیات کو بایں الفاظ نقل کیا ہے۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ط سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ط سَلَامٌ عَلَى إِلْيَاسِينَ ط سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعٰلَمِينَ ط سَلَامٌ عَلَى مُوسَىٰ وَهَارُونَ ط سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ط سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ط سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ط

ان تمام آیات میں انہوں نے اسم سلام کو کھڑے زبر کے ساتھ نہیں بلکہ الف ہی کے ساتھ نقل کیا ہے۔ کرشمہ اسماء الٰہی جو سو سال پہلے لکھنؤ سے شائع ہوئی تھی اس کے صفحہ ۵۰ پر یہ عبارت درج ہے۔

"اگر کوئی شخص سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ کو کسی گوشہ میں کھڑے ہو کر رات کے بارہ بجے ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کی جو بھی حاجت ہوگی پوری ہو جائے گی۔"

صاحب کتاب وقت کے بہت بڑے عامل تھے اور صوفیاء کی جماعت سے تعلق رکھتے تھے ان کا نام صوفی انظار حسین تھا انہوں نے بھی اسم سلام کو الف ہی کے ساتھ تحریر کیا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اعمال قرآنی کے صفحہ ۱۹۵ پر اسماء الٰہی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اَللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الیٰ آخرہ۔ اس طرح حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے بھی اللہ کے صفاتی نام السلام کو کھڑے زبر کے ساتھ نہیں بلکہ الف کے ساتھ تحریر فرمایا۔ حالانکہ قرآن حکیم کی جس آیت کو انہوں نے نقل کیا ہے اس میں سلام کھڑے زبر کے ساتھ منقول ہے۔

صوفی اقبال بریلوی نے شمع شبستان رضا میں "یاسلام" کو الف کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس کے اعداد ۱۳۱ تسلیم کئے ہیں۔

علامہ ابراہیم دہلویؒ کی تصنیف طب روحانی میں منقول ہے کہ "جسکے بچے ام الصبیان میں مرجاتے ہیں وہ ابتدائے حمل سے دودھ پلانے تک تین مرتبہ پڑھ کر صبح وشام پانی پر دم کر کے پئے اور بچہ پیدا ہونے کے بعد بچے کو بھی یہ پانی پلائے تو بچہ ام الصبیان کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔

اعمال رضا کے حصہ سوم میں مولانا احمد رضا خاںؒ نے "یاسلام" کو الف ہی سے نقل کیا ہے اور اس کے اعداد ۱۳۱ بتائے ہیں۔

علامہ تلمسانیؒ کی "شموس الانوار" جو صدیوں پہلے مصر میں شائع ہوئی تھی اس کے صفحہ ۱۰ پر اسماء الٰہی کا تذکرہ کرتے ہوئے صاحب تصنیف نے "اسمہ تعالیٰ السلام" تحریر کیا ہے اور حوالہ اسی آیت کریمہ کا دیا ہے جس میں اسم سلام کھڑے زبر کے ساتھ منقول ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ نے اپنی مستند تصنیف "عملیات شاذلی" میں "سلام قولا من رب رحیم" کا نقش ذوالکتابت تحریر کیا ہے اس نقش میں انہوں نے اسم الٰہی یاسلام کو الف کے ساتھ نقل کیا ہے اور مذکورہ آیت کے ۸۱۸ تسلیم کئے ہیں چنانچہ اس نقش ذوالکتابت کی ہر جدول کا میزان ۸۱۸ آتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

	رحیم	من رب	قولا	سلام
۸۱۸	۱۳۶	۱۳۲	۲۵۷	۲۹۳
۸۱۸	۱۳۳	۱۳۹	۲۹۰	۲۵۶
۸۱۸	۲۹۱	۲۵۵	۱۳۳	۱۳۸
	۸۱۸	۸۱۸	۸۱۸	۸۱۸

اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۱ پر تمام امراض کے لئے اس نقش کو مفید بتایا ہے۔

۷۸۶

رحیم	من رب	قولا	سلام
سلام	قولا	من رب	رحیم
من رب	رحیم	سلام	قولا
قولا	سلام	رحیم	من رب

اس نقش حرفی میں اسم سلام کو الف ہی کے ساتھ نقل کیا ہے۔ حکیم سید ظہیر الدینؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف کنز الحسین میں صفحہ ۱۲ پر امراض جسمانی کے تدارک کے لئے اللہ تعالیٰ کے سات اسماء کا تذکرہ کیا ہے وہ سات نام یہ ہیں۔

''یاحفیظ، یاسلام، یانافع، یاکریم، یاباقی، یاغفور، یاہادی'' یہاں انہوں نے اسم سلام کو دوسرے متقدمین کی طرح الف ہی کے ساتھ نقل کیا ہے۔ کھڑے زبر کے ساتھ نہیں۔

لطائف العوارف المعروف بہ شمس المعارف میں شیخ ابوالعباس بونیؒ نے صفحہ ۳۲ پر سلام قولا من رب رحیم کے ۸۱۸ اعداد تسلیم کئے ہیں اور اس کا نقش مربع ۱۹۷ سے شروع کیا ہے جس طرح ہم نے کئی بار طلسماتی دنیا میں نقل کیا ہے۔

مولانا فقیر محمد یوسف دہلویؒ نے اعمال غریبہ کے صفحہ ۴۰ پر اللہ تعالیٰ کے اسماء کا ذکر بایں الفاظ کیا ہے۔

''ھو اللہ الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المومن اس جگہ انہوں نے بھی اسم الٰہی یاسلام کو الف کے ساتھ نقل کیا ہے کھڑے زبر کے ساتھ نہیں۔

حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ نے ''بیاض یعقوبی'' میں صفحہ ۲۲۵ پر ''سلام قولا من رب رحیم'' کو نقل کرتے ہوئے اسم الٰہی کو الف کے ساتھ ہی مانا ہے انہوں نے ''سلم قولا من رب رحیم'' نہیں لکھا۔ اس طرح تقریباً گیارہ سو عاملین نے لفظ سلام کو الف کے ساتھ لکھا ہے۔

قاضی زین العابدینؒ کی مرتب کردہ عربی اردو لغت میں صفحہ ۳۳۹ پر ''اسم سلام'' کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ خدا کا نام ہے یعنی خدا سلامتی والی ذات کو کہتے ہیں جو عیب اور نقصان سے پاک ہے اس لغت میں بھی اس کا املاء کھڑے زبر کے ساتھ نہیں ہے بلکہ الف کے ساتھ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ لفظ ''سلام'' کا مروجہ املاء الف ہی کے ساتھ ہے اور یہ لفظ احادیث میں بھی جہاں آیا ہے وہاں الف ہی کے ساتھ نقل ہوا ہے۔ مثلاً السلام علیک ایہا النبی و السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصلحین وغیرہ۔ اسی طرح جب ہم سب نبیوں کا ذکر کرتے ہوئے علیہ الصلوٰۃ والسلام الف کے ساتھ لکھتے ہیں لفظ سلام کو کھڑے زبر کے ساتھ نہیں لکھتے۔ ان حقائق سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ اگرچہ قرآن حکیم میں لفظ سلام کھڑے زبر کے ساتھ اس طرح ''سلٰم'' نقل ہوا ہے اور رسم خط قرآنی کے احترام کا تقاضہ یہی ہے کہ قرآن کی کتابت کرتے وقت جہاں جہاں یہ لفظ آئے وہاں اس کو کھڑے زبر کے ساتھ ہی نقل کیا جائے لیکن احادیث اور اقوال اکابرین سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ معناً یہ لفظ الف ہی کے ساتھ لکھے جانے کا معمول ہے اور جب الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے تو اس کے اعداد ۱۳۰ نہیں بلکہ اسکے ۱۳۱ ہیں۔ برعکس اس کے اسم الٰہی رحمٰن میں میم کے اوپر کھڑا زبر ہے اور اسی طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم کے رحمٰن میں بھی میم کے اوپر کھڑا ہی زبر مانا گیا ہے۔ چنانچہ کسی بھی عملیات کی کتاب میں رحمٰن کے اعداد ۲۹۹ تسلیم نہیں کئے گئے اس حساب سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ ہی قرار پائیں گے۔

آپ نے یہ اعتراض بھی اٹھایا ہے کہ ہم نے سلام قولا من رب رحیم کو سلام قولا من رب الرحیم لکھا ہے۔ یعنی رحیم کو الف کے ساتھ لکھا ہے جب کہ قرآن حکیم میں الف لام کے ساتھ تحریر نہیں ہے اگرچہ آپ کا یہ اعتراض کافی حد تک درست ہے لیکن اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ چونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں الرحیم الف لام کے ساتھ لکھا جاتا ہے اس لئے روانیٔ تحریر میں آیت میں بھی الف لام نقل ہوگیا ہے لیکن الف لام کے اعداد شامل کرنا غلط ہے اگر ہم سے کسی نقش میں الف

لام کے اعداد شامل ہوگئے ہیں تو ان کی اصلاح کرلیں۔

یہ بات عرض کرنا اگرچہ غیر ضروری ہے کہ مذکورہ آیت میں الف لام کا اضافہ دوسرے عاملین نے بھی کیا۔ تاہم آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے کچھ حوالے نقل کرتے ہیں تاکہ آپ کو اندازہ ہوجائے کہ رحیم کیساتھ الف لام کا اضافہ عمومی ہے۔ یہ صرف ہماری کوتاہی نہیں ہے۔

قیصر احمد صاحب کی ایک تحریر کا حوالہ تو آپ نے خود ہی دیا ہے۔ عامل کامل کے صفحہ ۱۰۰ پر علامہ کاش البرنیؒ نے **سلام قولا من رب الرحیم** کا ایک عمل نقل کیا ہے اور انہوں نے اس آیت کو الف لام کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

شمع شبستان رضا کے صفحہ ۶۰ پر صوفی اقبال نے ایک عمل نقل کرتے ہوئے آیت کریمہ کو سلام قولا من رب الرحیم لکھا ہے اور الف لام کے اضافہ کے ساتھ اس آیت کو نقل کیا ہے۔

شمس المعارف حصہ دوم کے صفحہ ۲۲۱ پر علامہ بونیؒ نے **سلام قولا من رب الرحیم** کو اسم اعظم بتایا ہے اور اس آیت میں رحیم کو الف لام کے اضافے کے ساتھ الرحیم تحریر کیا ہے وغیرہ۔

ان تفصیلات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ حضرت اکابر نے بھی اس آیت کو نقل کرنے میں غلطی غالباً اس لئے کی ہے کہ الف لام کے اضافہ کے ساتھ بھی آیت کے معانی میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا تاہم آپ نے اس غلطی کی نشان دہی کی ہے تو اس بات کی ہرممکن کوشش کریں گے کہ آئندہ اس آیت کو نقل کرتے وقت احتیاط سے کام لیں۔ اور اسی املاء کا اعادہ کریں جو قرآن حکیم میں منقول ہے۔

حاضرات نمبر میں کتابت کی بھاری غلطی کی وجہ سے طریقہ ۵۳ اور ۵۴ میں طلسم نقل کرنا رہ گیا تھا جس کی طرف دوسرے قارئین نے بھی توجہ دلائی ہے۔

طریقہ ۵۳ کا طلسم یہ ہے۔

السارق من هو السارق بحق لاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم بحق يابلدوح وبحق اليقا مليقا تليقا

طریقہ ۵۴ کا طلسم یہ ہے۔

طعلحح علسلطح

علفلحح

امید ہے کہ آپ کے ساتھ ساتھ دوسرے حضرات قارئین بھی اس غلطی کی تصحیح فرمالیں گے۔

قلم روکنے سے پہلے اس خوشی کا اظہار ضروری ہے کہ آپ جیسے باصلاحیت حضرات ماہنامہ طلسماتی دنیا کو غور وخوض کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اس کی معمولی سی غلطی کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ اس محبت اور خلوص کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں اور ان تمام قارئین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اصلاحی تنقید کے ساتھ ماہنامہ طلسماتی دنیا کو نوک پلک درست کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور اصلاحی اقدام کرنے میں نہیں چوکتے۔ اللہ تعالی سبھی ارباب اخلاص کو جزائے خیر عطا کرے اور طلسماتی دنیا کو اس طرح کے عیوب سے پاک صاف کرے جو وجہ تردد ہوں۔

میرا نام کیسا ہے؟

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

خدا کرے کہ آپ بخیر ہوں۔ یہ میرا دوسرا خط ہے امید ہے کہ آپ میرے مسائل حل فرمائیں گے۔

میرا نام......... ہے میری ماں کا نام......... ہے لیکن گھر والے رشتہ دار اور پاس پڑوسی پیار سے......... پکارتے ہیں۔ گھر سے باہر کالج اور سہیلیاں وغیرہ سب مجھے......... کے نام سے جانتے ہیں۔ چند مہینے پہلے میں نے اپنے نام میں تھوڑی سی تبدیلی لائی۔ میں نے اپنا نام......... رکھا میں اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے کہتی ہوں کہ مجھے......... کے نام سے پکاریں۔ مگر میں کچھ نہیں جانتی ہوں کہ میرا ایسا کرنا ٹھیک ہے یا غلط۔ اس لئے آپ محترم المقام سے مشورہ طلب کرتی ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو میں نکاح کے وقت اپنا نام تبدیل کرسکتی ہوں۔ یہ سب تبھی ممکن ہے جب آپ مجھے اپنے زریں مشورے سے نوازیں گے۔

محترم ہاشمی صاحب بات دراصل یوں ہے کہ چند سال قبل کسی آدمی نے مجھ سے کہا کہ تمہارا نام ٹھیک نہیں ہے کیونکہ تمہارے نام کا مطلب چاند ہے اور چاند کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ پہلے ابھرتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کی روشنی ماند پڑجاتی ہے۔ اس وجہ سے تمہاری قسمت کا ستارا بھی اکثر ماند رہے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں ان باتوں پر زیادہ بھروسہ نہیں کرتی ہوں۔ ہاں تقدیر اور تقدیر کے لکھنے والے کو سب سے اونچا مانتی ہوں۔ رہی بات نام تبدیل کرنے کی تو اس بارے میں آپ جناب سے عرض ہے کہ چند مہینے پہلے میں نے ایک اسلامی ڈائجسٹ میں پڑھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چار نام بہت ہی مشہور تھے۔ اور ان میں

سے ایک..........(کفر مٹانے والا) تھا اور لفظی اعتبار سے..........اس میں زیادہ فرق نہیں ہے جب کہ معنی کے لحاظ سے دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ شاید اس بابرکت نام کے طفیل رب کریم مجھے بھی کفر وشرک سے بچائے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق دے۔ (آمین)

جواب

یہ بات قابل افسوس ہے کہ ۱۴ سو سال گزرنے کے بعد بھی مسلمانوں میں نام رکھنے کا سلیقہ نہیں آیا اور اکثر ماں باپ اپنے بچوں کے نام ایسے رکھ دیتے ہیں کہ ان میں نہ مشروعیت ہوتی ہے اور نہ ہی معنویت۔ مثلاً آپ کا نام..........ایک عجیب وغریب قسم کا نام ہے۔ جس کا مطلب جاننے کے لئے آپ کے والدین ہی سے رجوع کرنا پڑے گا۔

بلاشبہ "ماہ" چاند" کو کہتے ہیں اور اس ماہ کے ساتھ اضافت کر کے بہت سے نام مرتب کئے گئے ہیں جیسے ماہ مبین، ماہ لقا، ماہ پارہ، ماہ جبیں، ماہرو وغیرہ لیکن..........کی اصطلاح ایک انوکھی اصطلاح ہے جو پہلی بار نظروں سے گزری اور جو لغوی طور پر بے معنیٰ سی محسوس ہوتی ہے۔

آپ نے اپنے ذہن سے سوچ کر نام میں جو تبدیلی کی ہے اگرچہ اس میں دینداری کی جھلک ہے اور اس تبدیلی سے آپ کی سوچ وفکر کی طہارت کا پتہ چلتا ہے لیکن یہ تبدیلی بھی خوشگوار تبدیلی نہیں ہے جب نام بدلنا ہی ہے تو کوئی اچھا اور بامعنیٰ نام رکھا جائے اس لفظ سے الجھے رہنا جو سوالیہ نشان بنا ہوا ہے مناسب نہیں ہے۔

نام عمر کے کسی بھی حصے میں بدلا جاسکتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کے نام پچاس سال کی عمر میں تبدیل کئے تھے اور شادی سے پہلے نام بدل دینے کی ریت تو عام سی ریت ہے۔ نام بدلنا نہ خلاف شرع ہے نہ خلاف رواج۔ اس لئے بے تکلف اپنا پورا کا پورا بدل ڈالیں اور ایسا نام تجویز کریں جو مختصر بھی ہو۔ بامعنیٰ بھی ہو۔ پکارنے میں بھی اچھا معلوم ہوتا ہو اور اس کا مفرد عدد آپ کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہو۔

جن صاحب نے آپ سے یہ فرمایا تھا کہ چاند نام رکھنا اس لئے نا درست ہے کہ چاند پہلے اُبھرتا ہے پھر آہستہ آہستہ گھٹتا چلا جاتا ہے صحیح بات نہیں ہے ہر انسان کی تقدیر مختلف احوال سے گزرتی ہے۔ کبھی تقدیر کا موسم بہت خوشگوار ہوتا ہے اور کبھی خزاں آلود۔ وادیٔ تقدیر میں کبھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں اور کبھی باد سموم۔ اس دنیا میں کون انسان ایسا ہے جو عروج وزوال کی کشمکش سے دوچار نہ ہو۔ ایک جیسے حالات کس کے رہتے ہیں انسان کو کبھی زوال نصیب ہوتا ہے اور کبھی عروج۔ صرف بدنصیب چاند ہی ایسا نہیں ہے جو بڑھنے اور گھٹنے کی صفت سے متصف ہو۔ بلکہ ہر ہر انسان اس کائنات میں کبھی پھیلتا ہے اور کبھی سمٹ جاتا ہے کبھی وہ عرش پر ہوتا ہے اور کبھی فرش پر۔ کبھی دنیا اس کے سامنے جھکتی اور کبھی وہ خود دنیا کے سامنے جھکتا ہے۔ صرف خدائے وحدہ لاشریک کی ذات ایسی ذات ہے جس کی قدرت کو اور جس کی کبریائی کو زوال نہیں ہے۔ اس کے سوا اس دنیا کی ہر چیز زوال پذیر ہے اور مختلف کیفیات سے دوچار رہنا اس کی قسمت ہے۔ آپ چاہیں تو چاند جیسا کوئی نام رکھ سکتی ہیں لیکن نام ایسا تو ہو کہ اس کے معنیٰ واضح ہوں ایسے نہ ہوں کہ جن کی تشریح جاننے کے لئے آپ سے یا آپ کے والدین سے رجوع کرنا پڑے۔ آپ نے جو نام پسند کیا ہے وہ مذکر ہے اس لئے وہ بھی آپ کے لئے مناسب نہیں ہے۔ کوئی اچھا سا نام ایسا رکھیں جو مؤنث نام ہو اور جو ذوق سماعت پر گراں نہ گزرے اور جس کے اعداد آپ کے لئے مبارک ہوں۔ آپ چاہیں تو ناموں کی کسی کتاب سے مدد حاصل کرسکتی ہیں۔

رنگوں کے سلسلے میں وضاحت

سوال از: امتیاز احمد ———— ممبئی۔

میں آپ کے رسالے طلسماتی دنیا کا پرانا قاری ہوں پچھلے چار سالوں سے یہ رسالہ میرے مطالعہ میں ہے۔ رسالہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ آج کے اس دہریت والے زمانے میں ایمان افروز باتیں انسان کی نظر سے گزریں تو ضرور اس کے ایمان میں تقویت پیدا ہوگی اور اگر لکھنے والے خود مضبوط ایمان والے اور پُرخلوص ہوں تو ان کی لکھی تحریروں میں بھی نور آجاتا ہے۔ عام لوگوں کا سویا ایمان جاگ جاتا ہے اور اللہ کی ذات سے پورا ہونے کا یقین پختہ ہوجاتا ہے۔ آج کے اس مادہ پرست دور میں اس بات کی اشد ضرورت ہے۔

رسالہ کے تمام مضامین بے حد اچھے ہیں۔ خاص کر اذان بت کدہ، تربیت نامہ، پسندیدہ اور ناپسندیدہ لوگ، سنت نبویؐ اور جدید سائنس، خوابوں کی تعبیر، روحانی ڈاک، اور دیگر معلوماتی مضامین بے حد اچھے ہوتے ہیں ان کی اشاعت میں ناغہ مت کیجئے۔

عملیات کے آسان اور قیمتی نسخے جن سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے قابل تعریف ہیں۔

ماہ اکتوبر میں آپ نے جو "عملیات درود شریف" کا انتہائی معلوماتی اور عمل میں آسان مضمون لکھا اس کے لئے قلب صمیم سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا کرے اور عمل کرنے والوں کو ان کے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

آپ نے جو "رنگوں کی کرامات" والا مضمون دیا وہ کچھ ادھورا سا محسوس ہو رہا ہے۔ اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ ان رنگوں کے کپڑے استعمال کرنا ہے یا اس کی روشنی میں بیٹھنا ہے یا پھر اس کا بنا ہوا پانی استعمال کرنا ہے۔ اگر پانی استعمال کرنا ہو تو اس کے بنانے کی ترکیب بھی لکھئے۔ تاکہ فائدہ حاصل کیا جاسکے۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے سلسلے میں آپ نے جس قدردانی اور حسن ظن کا اظہار کیا ہے اس کا تو میں آپ کا مشکور ہوں اور آپ کے اچھے جذبات اور پاکیزہ کلمات کی قدر کرتا ہوں اور رب العٰلمین سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ طلسماتی دنیا میں مزید نکھار پیدا کردے اور آپ کے حسن ظن کو برقرار رکھے تاکہ ہمارے ارادوں اور ولولوں پر مایوسی طاری نہ ہو۔

اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اپنے رب کا کس طرح شکر ادا کروں۔ کہ جس نے طلسماتی دنیا کو قدم قدم پر بے مثال مقبولیت اور اپنے بندوں کا قابل قدر التفات عطا کیا۔ آج دنیا کے گوشے گوشے میں طلسماتی دنیا پڑھنے والے اور اس پر نثار ہونے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو دن رات طلسماتی دنیا کے اگلے شمارے کا اس طرح انتظار کرتی ہے جس طرح کوئی اپنے محبوب کا انتظار کرتا ہے اگر سوء اتفاق طلسماتی دنیا ذرا لیٹ ہوجاتا ہے تو فون اور خطوں کی بارش شروع ہوجاتی ہے۔ لوگ اس رسالے کا انتظار بلا مبالغہ اس طرح کرتے ہیں جس طرح یہ رسالہ ان کے اپنے جسم کا اور اپنی سوچ وفکر کا ایک حصہ ہو اس چاہت پر اس مقبولیت پر اور اس بے مثال توجہ پر میں اپنے قارئین کا اور اپنے مالک کا کس طرح شکر ادا کروں میرے سمجھ میں نہیں آتا لیکن میں اس بات سے واقف ہوں کہ رب العٰلمین کو کسی بندے کی شکر گزاری کے لئے مرصع الفاظ کی ضرورت نہیں ہے اس کا شکر کیسے بھی الفاظ میں اور کیسی بھی ٹوٹی پھوٹی زبان سے کردیا جائے وہ اس کی قدر کرتا ہے اور ان انعامات میں اور اضافہ کردیتا ہے جو پہلے ہی سے بندے پر اس کے کرم کی وجہ سے نازل ہو رہے ہوں۔

میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ طلسماتی دنیا کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی روحانی تحریک کو جاری رکھے اور اس کے ذریعہ اپنے دین کی تبلیغ کی راہیں ہموار کردے اور اس رسالے کی وہ تمام خامیاں دور کردے جو اہل نظر کو محسوس ہوتی ہیں۔ اور خود ہماری نظروں میں بھی کھٹکتی ہیں۔

رنگوں کے سلسلے میں جو مضمون دیا ہے وہ واقعتاً کچھ تشنہ سا ہے اس لئے آپ کی توجہ دلانے پر کچھ وضاحت کررہا ہوں امید ہے کہ دوسرے قارئین بھی اس وضاحت سے استفادہ کرلیں گے۔

رنگوں کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ رنگوں کا استعمال مختلف ذرائع سے کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً سبز رنگ آنکھوں کے لئے مفید ہوتا ہے تو صبح صبح اس کو دیکھنا یا ہریالی کو دیکھنا آنکھوں کی بینائی کے لئے مفید ہوتا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ آنکھوں کے اسپتال میں ہرے رنگ کے شیشے لگادیئے جاتے ہیں تاکہ آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہو اور آنکھ کا آپریشن کرنے کے بعد آنکھ پر ہرے رنگ کی پٹی کا سائبان لگادیا جاتا ہے تاکہ آنکھ چوندھ اور بینائی کو جھٹکا دینے والی اشیاء سے محفوظ رہے۔ اور بینائی اس رنگ کے استعمال سے بحال ہوجائے۔

رنگوں کے دیکھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور رنگوں کے مختلف استعمال سے بھی مختلف فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً سفید رنگ کا نگینہ انسان کو وقار عطا کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے اسی طرح رنگ برنگے لباس بھی رنگوں سے فائدہ حاصل کرنے کا وسیلہ بن سکتے ہیں۔ سرخ رنگ چونکہ طبیعت میں جوش اور ہیجان پیدا کرتا ہے اس لئے شادی کی رات دلہن کو سرخ جوڑا پہنانے کی رسم آج بھی ادا ہوتی ہے تاکہ زندگی میں حرارت اور جوش پیدا ہو اور میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ نئے ارادوں اور نئے ولولوں کے ساتھ ملیں۔ بہرحال رنگین لباس کے ذریعہ مختلف مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ ہم رنگین پانی کے ذریعہ بھی رنگوں کے فائدے حاصل کرسکتے ہیں مثلاً کینسر کے مریض کو اگر سرخ رنگ کا پانی دیا جائے۔ اور اس کے کمرے میں سرخ پردے لٹکادیئے جائیں تو اس کی بیماری ختم ہوسکتی ہے۔ یا اس میں افاقہ ہوسکتا ہے۔

رنگین پانی تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بوتل پر رنگین کاغذ چپکا کر اس کو ۸ گھنٹے سورج کی دھوپ میں ترچھا کرکے رکھ دیں۔ پھر اس پانی کو نہار منہ مریض کو دیں۔ ہر رنگ کا پانی اسی طرح تیار کیا جاسکتا ہے جس رنگ کا پانی تیار کرنا ہو اس رنگ کا باریک کاغذ بوتل پر چپکا کر بوتل کو ۸ گھنٹے

دھوپ میں رکھیں اور پھر اس پانی کو مذکورہ طریقے سے استعمال کریں۔ مختصراً یہ سمجھیں کہ رنگوں سے فائدے حاصل کرنے کے لئے رنگوں کا استعمال مختلف طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔ حد یہ ہے کہ ہم ان رنگوں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر میں پردے لٹکانے میں بھی خصوصی رنگوں کا اہتمام کرسکتے ہیں اور کھانے پینے کی اور جسم پر پہننے والی مختلف اشیاء مثلاً ملبوسات اور زیورات وغیرہ میں بھی ہم ان کو ملحوظ رکھ سکتے ہیں۔

بیوی اور بیماری سے پریشانی

سوال از: محمد اسمٰعیل مجاہد۔

اس وقت میری بیوی ایک سال سے زیادہ سے میرے گھر نہیں ہے اور نہ کوئی ٹیلیفون وغیرہ کرتی ہے۔ تین ماہ قبل تک بھی میں ان کے مکان جایا کرتا تھا اور سمجھاتا کہ وہ میرے گھر آئے لیکن نہیں آئی۔ جولڑکا پہلے شوہر سے ان کے ساتھ ہے انتہائی شریر ہے۔ غالباً وہ بھی میرے پاس رہنے کو اپنی ماں کو روکتا ہوگا۔ مجھے کھانے پینے اور خدمت کی لائن سے بڑی تکلیف ہے۔ بیوی ہے لیکن نہ رہنے کے برابر ہے۔ اپنی نوکری، اپنا ذاتی گھر اور بیٹا ساتھ ہونے سے غرور میں چور ہے میری کوئی پرواہ نہیں۔ اس لئے میں انتہائی پریشان ہوں۔ تقریباً پانچ عدد عاملوں سے رجوع ہوا کہ وہ حب کے عمل کے ذریعہ آجائے لیکن کوئی عمل کارگر نہ ہوا۔ نہ معلوم مجھے کیوں اس سے ایسی محبت ہے میں اس کے بلانے کے لئے ہزاروں کوشش کررہا ہوں۔ لیکن اس کو آخر کیا رکاوٹ ہے کہ ہرگز نہیں آتی۔ اس لئے مشورہ بھی عنایت فرمادیں کہ کیا ہم دونوں کا نبھاؤ ممکن ہے اور کیا وہ میری مطیع بن کررہ سکتی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ بعض عورتیں اپنے شوہروں کو غلام بنا کررکھتی ہیں مگر میرے لئے بیوی میرے پاس مطیع بن کررہے ایسا کیوں نہیں ہورہا ہے کیا یہ ممکن اور آسان ہے یا میں کوئی دوسری صورت اختیار کروں۔ تین ماہ سے والدہ اور دوست احباب کے ذریعہ مختلف رشتوں کی کوشش کی جارہی ہے لیکن کوئی رشتہ جچتا بھی نہیں ہے اس کے علاوہ میرا دل اسی بیوی سے لگا ہوا ہے حالانکہ وہ مجھے انتہائی ستارہی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر میں آخر کیا کروں۔ براہ کرم تحریری نوٹ عطا فرمادیں تو نوازش ہوگی اس وقت مجھے ایک سیکنڈ کے لئے بھی سکون نہیں ہے۔

دوسرے میری صحت کے متعلق کہ کسی سے بات کرنا چاہوں تو عجیب خوف، گھبراہٹ بلکہ تنہائی میں بھی یہی کیفیت رہتی ہے جس سے انتہائی عاجز ہوچکا ہوں اور بیسیوں ڈاکٹروں، حکیموں، عاملوں سے بھی کوئی افاقہ نہیں ہورہا ہے۔ اس لئے آپ سے بڑی امید کے ساتھ رجوع ہورہا ہوں کہ میرے کام انشاء اللہ بن جائیں گے۔

جواب

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر بیوی بری ہو تو انسان کو اسی دنیا میں عذاب دوزخ سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور اچھی بیوی ہو تو اسی دنیا میں جنت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت محسوس ہوتی ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں حق تعالیٰ نے اچھی بیویاں عطا کی ہوں اور بدنصیب اور قابل رحم ہیں وہ مرد جن کا سابقہ بری اور بداخلاق عورتوں سے پڑ گیا ہو بیوی جب بداخلاق ہونے کے ساتھ بدزبان ہوتی ہیں تو کریلا نیم چڑھا کی مثال تازہ ہوجاتی ہے اور شوہر کے دکھوں میں اضافہ ہوجاتا ہے لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ جس مرد نے ایسی بداخلاق اور بدزبان بیوی کے ساتھ جس نے ذہنی سکون کا قتل عام کرکے رکھ دیا ہو، مردانہ صبر وضبط کے ساتھ زندگی کے لمحات گزار لئے ہوں تو اس کی عظمت اور مرنے کے بعد مغفرت میں کوئی کلام نہیں کیونکہ کسی بری عورت کو اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کی خاطر برداشت کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اس طرح کی نیکیاں بارگاہ خداوندی میں رائیگاں نہیں جاتیں۔

آپ یقیناً قابل تعریف اور قابل انعام ہیں کہ ایک ایسی عورت کے ساتھ زندگی کا سفر طے کررہے ہیں جسکے ساتھ چند گھنٹوں کا سفر کرنا بھی آسان نہیں ہوتا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی زوجہ کو بداخلاقی اور بدزبانی سے نجات دے۔ تاکہ آپکو بھی ذہنی کرب وبلا سے نجات مل جائے۔ اگر ممکن ہو تو آپ روزانہ درود ابراہیم گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اپنی زوجہ کو پلایا کریں اور اپنی زوجہ کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر "یاودود" پڑھا کریں۔ جسمانی امراض سے نجات پانے کے لئے روزانہ نماز فجر کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اپنے قلب پر دم کرلیا کریں۔

بچکانہ آرزو

سوال از: محمد طاہر احمد ——— محبوب نگر۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میں جناتوں سے بات کرنا چاہتا ہوں اور ان سے دوستی کرنا چاہتا ہوں اور جناتوں کے ساتھ ہواؤں میں جاؤں۔ میری خواہش ہے۔ میری زندگی ایسی ہے کہ کوئی بھی کچھ کرتا ہے مگر میرا نام ہتاتا ہے میرے دشمن بہت ہیں۔ مجھے ڈراتے ہیں اور مارتے ہیں اور جو

کچھ بھی ہو لے لیتے ہیں۔ میں ان دشمنوں کو ایسا کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے دل میں ایسی محبت ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ میرے بغیر نہ رہ سکیں۔ میں ایسا ہی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نرم ہوں اس لئے ڈراتے ہیں اور میں جناتوں سے دوستی کرنا چاہتا ہوں اور آپ ہی بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب

جب آپ آج تک انسانوں کو صحیح معنوں میں اپنا دوست نہ بنا سکے تو پھر آپ جنات سے کیسے دوستی کر سکتے ہیں۔ جنات سے دوستی کرنے کے مقابلے میں انسانوں سے دوستی کرنا آسان ہے کیونکہ وہ انسانوں کو نظر آتے ہیں اور ان سے بالمشافہ بغیر کسی علم وعمل کے بات چیت ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان پر اپنا اثر قائم کرنا نسبتاً آسان ہے اور یہ آسان کام بھی غالباً آپ سے نہیں ہو سکا۔ جب ہی تو اکثر لوگ آپ کے دشمن ہیں۔ دشمنی برے لوگوں سے بھی ہوتی ہے اور اچھے لوگوں سے بھی اور شدید دشمنی کی حالت میں انسانوں کی اچھائی اور برائی کھل کر سامنے آتی ہے۔ جو لوگ اچھے ہوتے ہیں وہ دشمنوں کے لئے بھی اچھے ہی ہوتے ہیں اور گالیاں سن کر بھی دعائیں دیتے ہیں۔ جو لوگ ان کے راستوں میں کانٹے بچھاتے ہیں وہ ان کی راہوں میں پھول بکھیرتے ہیں اور ایک دن ان کی اچھائی اور ان کی نیکی ان کے کام آجاتی ہے اور سنگ دل قسم کے دشمن بھی ان کی نرمی اور احسان کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں۔ ایسے لوگ دشمنوں پر قابو پانے کے باوجود انہیں معاف کردیتے ہیں بلکہ اختیار قدرت رکھنے کے باوجود ان پر احسانات کی بارشیں کرنے لگتے ہیں مسلمانوں کی تاریخ اس طرح کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ کہ جن لوگوں نے مسلمانوں کے لئے کھائی کھودی۔ ان ہی کے لئے مسلمانوں نے خیر خواہی کا مظاہرہ کیا۔ اور برے وقت میں ان کی دستگیری کر کے ان کے قلوب کو فتح کر لیا۔ اور اس طرح مسلمانوں نے نہ صرف یہ کہ اپنا سکہ جمایا بلکہ اپنے مذہب اسلام کو بھی پھلنے پھولنے کا موقعہ فراہم کیا۔ آپ اسی مسلم قوم کے ایک فرد ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ مسلمانوں کا طرز اختیار کریں اور دشمنوں کے دلوں جیتنے کے لئے ان سے محبت کریں ان پر احسانات کریں اور برائی کا جواب برائی سے دینے کا وطیرہ اختیار نہ کریں۔ برائی کے جواب میں برائی کرنے کا مطلب ایک نئی دشمنی کی بنیاد رکھنا ہے۔ آپ جنات سے دوستی کرنے کے چکر میں نہ پڑیں کیونکہ آپ اس کے اہل بھی نہیں ہیں اور آپکو اس کی ضرورت بھی نہیں ہے اگر جنات آپ کے دوست بھی ہو جائیں تو وہ خواہ مخواہ اور محض آپ کو خوش کرنے کے لئے کسی پر مسلط نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کے اپنے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں اور اگر کوئی نادان قسم کا جن آپ کے چکر میں آکر کسی پر حملہ آور بھی ہو گیا تو ایک دن وہ آپ کو بھی ستائے گا کچھ لوگ اپنے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے کچھ غنڈے پال لیتے ہیں لیکن ایک دن یہی غنڈے ان کے لئے سر کا درد بن جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی جن آپ کے ہاتھ لگ بھی گیا تو وہ خود ایک دن آپ کے لئے درد سر بن کر رہ جائے گا۔ ہمارا مشورہ ہے کہ آپ اپنے اندر بہت ساری اچھائیاں پیدا کر لیں۔ تاکہ آپ کے دشمن آپکے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہو جائیں۔ کیوں کہ محبت، نیکی اور خدمت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

جادو سیکھنا کیسا ہے؟

سوال از: شبانہ تحسین۔

کیا جادو سیکھنا حرام ہے اور جادو سیکھنے والا اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ کیسا بھی جادو ہو۔ جس میں کسی کی بلی نہ دینا پڑے تب بھی اس کا سیکھنا حرام ہوگا۔

جادو سیکھنا اور سکھانا دونوں حرام ہیں۔ جادو سیکھنے میں چونکہ انسان کو غیر شرعی اُمور سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس کو سیکھنا حرام ہے۔ البتہ وہ تدابیر جن سے انسان جادو کا دفاع کر سکے اور اس کو سیکھنے میں کوئی قباحت نہ ہو تو ان تدابیر کو ضرور حاصل کر لینا چاہئے۔ آج کے دور میں چونکہ جادو ٹونا گھر گھر میں ہو رہا ہے اس لئے جادو ٹونے سے نمٹنے کے لئے قرآنی آیات کے ایسے اعمال جو جادو کی نحوست سے انسانوں کو بچا سکیں ضرور سیکھنے چاہئیں۔ لیکن جو اعمال دوسروں کو نقصان پہنچانے کی نیت سے سیکھے جائیں اور جن کو سیکھنے کے لئے شرک اور ممنوعہ امور کا سہارا لینا پڑے ان کا سیکھنا مطلقاً حرام ہے۔ اور مسلمانوں کو ان چیزوں سے کوسوں دور رہنا چاہئے۔ اسی میں ان کے عقائد کی خیر ہے۔ سفلی جادو میں بلی دینی پڑے یا نہ پڑے، لیکن چونکہ سفلی جادو میں شرکیہ کلمات شیاطین کو خوش کرنے کے لئے پڑھے جاتے ہیں۔ اس لئے سفلی جادو کا سیکھنا کسی طور جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی ان علوم سے حفاظت فرمائے جو توحید و سنت کے حق میں زہر قاتل ہیں اور جو انسانوں کو اللہ کا ڈر اور ڈر چھوڑ کر شیاطین کے سامنے سر جھکانے پر مجبور کرتے ہیں۔

فضل ربی

سوال از: تنویر الاسلام ———— جدہ۔

متعدد بار آپ کو کونٹریکٹ کرنے کی کوشش کی۔ گھر سے فون پر اکثر یہی معلوم ہوا کہ دیوبند سے باہر ہیں۔ شروع رمضان میں فون کیا تو معلوم ہوا آپ ممبئی گئے ہوئے ہیں پھر مجبوراً آپ کے موبائل پر میسج دیا غالباً آپ کو ملا ہو۔ آپ کی مصروفیات اب زیادہ ہوگئی ہیں اور یہ تو ہونا ہی تھا جیسے جیسے عوام آپ کی دعاؤں سے مستفیض ہوتی جائے گی۔ آپ کا دائرہ طالب دعا افراد بڑھتا جائے گا۔ امید ہے باوجود تمام مصروفیات کے مجھے اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ آپ کی دعاؤں کی برکت سے اللہ نے دہلی میں ایک دوکان بنوادی ہے۔ لیکن باوجود تمام کوششوں کے اس میں بجلی کا میٹر نہیں لگ پا رہا ہے، کچھ قانونی اڑچن ہے اور میری دہلی میں غیر موجودگی بھی میٹر نہ لگنے کا سبب ہے لیکن مجھے قوی امید ہے کہ آپ اگر اس سلسلہ میں دعا فرمادیں تو اللہ میری دوکان میں روشنی کردے گا۔ یقیناً میری ہر کامیابی میں آپ کی دعاؤں کا بڑا ہاتھ ہے۔

جواب

رب العلمین کا فضل وکرم ہیکہ اس نے آپ کو ملک سے باہر روزگار عطا کیا اور پھر اس میں استحکام بھی بخشا۔ نیز کئی بار علیل ہونے کے باوجود آپ مضبوطی کے ساتھ اپنی ملازمت پر جمے رہے یہ سب کچھ محض اللہ کا فضل ہے۔ اگر آپ ہمیشہ اپنے رب کا فضل وکرم کا اعتراف کرنے کے ساتھ ان کا شکر ادا کرتے رہے تو زندگی کے باقی ایام بھی خیر وعافیت اور سکون وراحت کے ساتھ کٹیں گے اور مزید ترقیاں آپ کو عطا ہوں گی کیونکہ خود رب العلمین کا فرمان یہ ہے کہ اگر تم شکر کروگے تو میں اپنی نعمتوں کو کئی گنا کردوں گا اور اگر تم ناقدری کروگے تو میری پکڑ بہت سخت ہے اس لئے دنیا کے تمام دور اندیش لوگ کچھ بھی عطا ہوجانے پر اپنے رب کے شکر گزار بن جاتے ہیں اور نتیجتاً ان کی راحتوں اور مسرتوں میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے اور جو لوگ فطرتاً نادان ہوتے ہیں یا کچھ بھی مل جانے پر اپنے محسن حقیقی کو فراموش کردیتے ہیں وہ جلد ہی نعمتوں سے محروم ہوجاتے ہیں اور ذلت ومسکنت ان کا انجام بن جاتی ہے۔

میں تم سے یہ امید رکھتا ہوں کہ تم ہر درد میں اور ہر حال میں مالک حقیقی کے شکر گزار رہوگے اور اس کی عبادت سے کبھی غافل نہیں رہوگے۔

انشاء اللہ تمہاری باقی ضرورتیں بھی بہت جلد پوری ہوں گی۔

تم روزانہ "یَا نَافِعُ یَا وَکِیْلُ" دو سو مرتبہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد پڑھ لیا کرو انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر تمہاری دکان میں میٹر لگ جائے گا، میں دعا گو ہوں کہ رب العلمین تمہاری دکان میں روشنی کا انتظام فرمائیں اور تمہیں ہر طرح کے اندھیرے سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ (آمین)

تکلیف کی وجہ کیا ہے؟

سوال از: عبدالمجید غوری ———— مکرانہ۔

آپ سے گزارش ہے کہ میری والدہ کے بلڈ پریشر اور شوگر ہے۔ ڈاکٹروں کی دوا سے افاقہ ہوتا ہے جونہی دوا بند کردیتے ہیں زیادہ ہوجاتی ہے کچھ کھاتی پیتی نہیں، دماغ بہت چڑچڑا ہوگیا ہے۔ برائے مہربانی میری والدہ کیلئے کوئی وظیفہ یا کوئی دعا تعویذ کرکے ارسال کریں آپ کی مہربانی ہوگی۔ پریشان ہوں۔ میری والدہ کا نام بتول بنت شریفا ہے۔

جواب

آپ نے اپنی والدہ کی عمر تحریر نہیں کی۔ کسی بھی مریض کے مرض کی تشخیص کرتے وقت اسکی عمر کا معلوم کرنا ضروری ہے کیونکہ بعض امراض عمر کی زیادتی کی وجہ سے بھی پیدا ہوتے ہیں اور مرض کو دفع کرنے کیلئے کسی بھی مریض کیلئے کوئی بھی فارمولہ تجویز کرتے وقت معالج کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مریض کی عمر کیا ہے تاکہ وہ صحیح پاور کی دوا یا تعویذ تجویز کرسکے۔

جب عمر انسان کی بڑھ جاتی ہے اور ۴۰ سال سے تجاوز کرجاتی ہے تو پھر اس میں قوت مدافعت یا تو باقی نہیں رہتی یا کم ہوجاتی ہے ایسی صورتوں میں دوا اور تعویذ کی پاور بڑھانا پڑتا ہے اور ایسی صورتوں میں مرض سے نجات ملنے میں دیر بھی لگتی ہے۔

رب العلمین نے ہر انسان کے بدن میں مدافعت کی ایک ایسی طاقت پیدا کی ہے جو امراض اور اثرات سے خود ہی نمٹتی رہتی ہے۔ جب تک جسم میں یہ طاقت ہوتی ہے اس وقت تک برائے نام علاج بھی کارگر ہوتا ہے اور معمولی دواؤں سے بھی مریض ٹھیک ہوجاتا ہے کیونکہ جسم کی قوت مدافعت اللہ کی پیدا کردہ ایک ایسی نعمت ہے جو امراض واثرات سے خود ہی لڑتی ہے اور انجام کار امراض واثرات پر غالب ہوجاتی ہے اور جب یہ قوت مدافعت رفتہ رفتہ عمر بڑھ جانے کی وجہ سے ختم ہوجاتی ہے یا کم ہوجاتی ہے پھر معالجین سارا کام دواؤں سے لیتے ہیں اور مرض کو دفع ہونے

میں دیرلگتی ہے۔

آپ کی والدہ کی عمر غالباً پچاس سال سے زیادہ ہے اس لئے مرض ٹھیک ہونے میں دیر تو لگے گی لیکن یہ طے ہے کہ ایک دن وہ ٹھیک ہوجائیں گی کیونکہ رب العلمین نے اس دنیا میں ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے اور یہی اس کی شان کریمی ہے کہ بندے مرض میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو ان کی تندرستی بحال کرنے کے لئے وہ دوائیں اور روحانی فارمولے پیدا کرتا ہے پھر ان میں اپنے کرم سے تاثیرات پیدا کرتا ہے۔ دوا اور تعویذ فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہوتے بلکہ ان میں اللہ ہی تاثیر ڈالتا ہے۔ بلڈ پریشر پر کنٹرول رکھنے کے لئے روزانہ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے اپنی والدہ کو صبح شام پلائیں اور شوگر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے سورۂ بروج کا نقش والدہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ آپ کی والدہ کو ان بیماریوں سے نجات مل جائے گی۔ سورۂ بروج کا نقش بذریعہ ڈاک آپ کو روانہ کیا جارہا ہے۔

رہنمائی چاہتے ہیں

سوال از: ب ال ———— س ہ ک۔

میں نے آپ کی خدمت میں رہنمائی کرنے کے لئے ایک خط لکھا تھا جس کا جواب دسمبر ۲۰۰۷ء کے رسالے میں پاکر بڑی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت کی ہر خوشی سے نوازیں۔ (آمین)

آپ نے خط میں دو عدد فوٹو، میرا نام اور میرے والدین کا نام بھیجنے کو کہا تھا۔ دونوں چیزیں حاضر خدمت ہیں۔

میرا نام ب ال سن پیدائش ۱۹۷۸ء۔۲۔۲۵۔ میرے والد کا نام: ....میری والدہ کا نام:..........R/o- P/o..........فون نمبر..........

آپ جناب عالی سے کچھ گزارشات۔

(۱) ہمارے یہاں ایک عامل ہے جو سحر نکالنے میں ماہر ہے۔ میں نے اس سے سحر نکالنے کا عمل سیکھنا چاہا لیکن اس نے سکھانے میں بخل سے کام لیا۔ اب آپ سے درخواست ہے کہ حاضر سحر، رد سحر اور سحر سے بچانے والی کوئی خاص عمل سکھادیں، اجازت کے ساتھ۔ تاکہ میں نابکار بھی کسی کے کام آسکوں۔

(۲) مجھے جنات اور پریاں دیکھنے کا بہت شوق ہے۔ اگر آپ کوئی آسان عمل بتادیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔ (اگر یٰسین شریف یا کوئی اور عمل زبانی یاد نہ ہو تو کیا کتاب سے پڑھ کر چلہ پورا کیا جاسکتا ہے)

(۳) آسیب زدہ شخص کا جن کیسے حاضر کیا جاتا ہے اور آسیب کو دفع کرنے کا کیا طریقہ ہے اور جن نکالتے وقت اور اس کے بعد عامل جنات سے اپنی اور اپنے مال واولاد کی حفاظت کیسے کرے۔ کوئی اچھا سا عمل اجازت کے ساتھ لکھ دیں تاکہ میں بھی لوگوں کی کچھ خدمت کرسکوں۔ الٰہی آپ جو مناسب سمجھیں۔ میں آپ کی مرضی کے تابع ہوں۔

آپ کا شاگرد

ب ال ———— س ہ ک۔

لکھنے کو جی بہت کچھ چاہتا ہے لیکن کیا کروں دوری مجبوری (کوئی غلطی ہو تو معافی چاہتا ہوں)

جواب

روحانی عملیات میں اگر آپ فی الحقیقت رہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سفر روحانی عملیات کی پہلی منزل سے شروع کریں۔ اور اپنی مرضی کو اپنے استاد کے دل ودماغ پر مسلط کرکے سفر کی شروعات کریں۔ اگر آپ اپنی مرضی کو اہمیت دیں گے تو کوئی بھی صحیح قسم کا عامل آپ کی رہنمائی نہیں کریگا۔ کیونکہ کوئی بھی استاد اپنے شاگرد کی بچکانہ باتوں کو اہمیت نہیں دے سکے گا۔ اگر بی یو ایم ایس کا طالب علم اپنی تعلیم کے پہلے ہی دن اپنے اساتذہ سے اس بات کی فرمائش کرے کہ مجھے ایک ہی رات میں سرجن بنادو اور آپریشن کرنے کے تمام گروں سے آگاہ کردو تو اساتذہ اس کی عقل پر ماتم کریں گے اور اپنا بھی سر پیٹ لیں گے۔ دراصل جس نے ابھی قاعدہ بغدادی نہ پڑھا ہو اس کے ہاتھ میں بخاری نہیں پکڑائی جاسکتی۔ شاگردی کا صحیح طریقہ اور ادب یہ ہے کہ سب کچھ استاد کی مرضی اور چاہ پر چھوڑ دیا جائے، استاد خود شاگرد کی بساط، صلاحیت اور ذوق دیکھ کر اسباق کی ترتیب قائم کرے گا اور جو استاد اپنے شاگرد کی مرضی کا احترام کرتے ہوئے تعلیم وتربیت کی شروعات کرے گا وہ صحیح معنوں میں استاد بننے کے قابل ہی نہیں ہوگا۔ غالباً آپ نے اپنے پہلے اساتذہ سے بھی ایک دم آخری منزل کی فرمائشیں شروع کردی ہوں گی۔ اور جب انہوں نے اس منزل پہ قدم رکھنے کو منع کیا ہوگا تو آپ نے اسے بخل اور تنگ دلی پر محمول کرلیا ہوگا۔

کسی کے کام آنے کا جذبہ یقیناً محمود اور قابل قدر ہے لیکن انسان کسی کے کام اسی وقت آسکتا ہے جب کسی کے کام آنے کا وہ صحیح معنوں

میں اہل ہو اور اس کے اندر لوگوں کے کام آنے کی صلاحیت اور استعداد پوری طرح موجود ہو۔

ردسحر، ردجنات اور موکل تابع کرنیکے مراحل بہت بعد کے مراحل ہیں ان مراحل سے گزرنے سے بہت پہلے آپ کو ان مرحلوں سے گزرنا ہوگا جو ابتدائی کہلاتے ہیں اور جن سے روحانی عملیات کی شروعات ہوتی ہے۔ ابتدائی ریاضتوں کو یکسر نظر انداز کر کے اختتامی ریاضتوں تک پہنچنے کی خواہش ایک بچکانہ آرزو ہے جو خواب میں تو پوری کی جاسکتی ہے حقیقت میں نہیں۔ اور جہاں تک جنات اور پریاں دیکھنے کی آرزو والی بات ہے تو وہ بھی ایک کچے ذہن کی علامت ہے۔ کیونکہ صحیح طریقے سے عامل بننے کے بعد ان چیزوں کا مشاہدہ تو خود بخود ہوتا ہے اور بار ہا ہوتا ہے لیکن محض ان چیزوں کو دیکھنے کے لئے عامل بننا خواہ مخواہ کی دردسری میں مبتلا ہونے کے برابر ہے۔

آپکو اس لائن کا سفر پہلے اسٹیشن سے شروع کرنا چاہئے، دوران سفر بڑے بڑے روحانی جنکشن آئینگے اور عجیب وغریب قسم کے مشاہدے ہوں گے جن سے آپ کا ذہن بھی متاثر ہوگا اور روح بھی۔ لیکن دوران سفر کے ان قدرتی مناظر میں دل کو اٹکالینا بھی عامل کامل کے لئے اچھا نہیں ہے کیونکہ عامل کامل تو اسی کو کہتے ہیں جو چٹکاروں اور حیرت میں ڈالنے والے فارمولوں سے اپنے دامن کو بچاتے ہوئے صرف اور صرف خدمت خلق اور روحانی علاج پر اپنی توجہ مرکوز رکھے اور ہر طرح کے اچھے برے نتیجے کو قدرت خداوندی کا کمال سمجھے۔ اپنے فن اور اپنی محنت پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائے۔

آپ نے اپنے تیسرے سوال میں یہ بھی پوچھا ہے کہ آسیب زدہ شخص پر آسیب کو کیسے حاضر کیا جاتا ہے پھر اس کو دفع کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ یہ بات بھی ایک عامل کے لئے بہت معمولی سی ہے لیکن اس بات کا علم بھی ابتدائی اسباق میں حاصل نہیں ہوسکتا دوران تعلیم آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ آسیب کس طرح حاضر کیا جاتا ہے اور کس طرح اس کو بس میں کیا جاتا ہے اور کس طرح اس کو دفع کیا جاتا ہے۔

کسی بھی عمل کی اجازت بہت بعد کی بات ہے پہلے چند سالوں تک آپ بسم اللہ سے شروع کر کے بتدریج اپنی تعلیم جاری رکھیں اور ان ریاضتوں کی تعلیم پر پورا دھیان دیں جو آپ کو ہاشمی روحانی مرکز سے عنقریب روانہ کی جائیں گی۔

اعتراض پر اعتراض

سوال از: محمد عباد الدین شیخ ــــــــــ ناگ پور۔

روحانی ڈاک (اکتوبر نومبر ۲۰۰۴ء) میں ایک تحریر بعنوان ایک سنجیدہ اعتراض پڑھنے کو ملی گو کہ مضمون نگار کا نام و پتہ لاپتہ۔ پھر بھی تحریر سنجیدہ شمار ہوگئی ہے۔ تحریر کو بہت چالاکی و چابکدستی سے لکھنے کی کوشش کی گئی ہے اور آنجناب کو ڈھکے چھپے انداز میں ہی سہی اپنے مخصوص مشن سے نہ ہٹنے کی تلقین وتنبیہ بھی کی گئی ہے۔ بغور دیکھا جائے تو بین السطور الفاظ کچھ اور سرگوشی کررہے ہیں۔ مخفی مضمون نگار نے تحریر کے وسیلے سے خود کو توحید وسنت کا چیمپیئن ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

فاضل مصنف نے لکھا ہے کہ اس کی تحریر شائع کرکے "اس خلجان" کو رفع کریں وہ ایسے (اللہ والوں کے) مضامین پڑھ کر شرمسار ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کے مضامین اللہ والے ہی پسند کرتے ہیں۔

محترمی! دراصل یہاں اصل بحث علم اور جہل کی ہے۔ بقول سقراط نیکی ہی علم ہے اور بدی ہی جہل ہے۔ قول قابل توجہ ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب واقعہ معراج کا ذکر مجمع میں کیا تو ابوجہل اور جہلائے وقت نے نہ صرف مذاق اڑایا بلکہ بے تکے سوالوں کی بوچھار کردی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ابوجہل بھی اپنے وقت کا بڑا عالم تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بصیرت سے ہی محروم رکھا کہ نور ایمان سے اپنے دل کو منور کرتا اور علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین کی شہادت دیتا۔ حدیث نبویؐ ہے کہ اے لوگو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں۔ بزرگان دین کے تعلق سے بہت گمان کرنے سے بچنا چاہئے کہ یہ اللہ اور اولیاء اللہ کے درمیان کا معاملہ ہے۔ اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں جنہیں تصرفات سے نوازا گیا ہے اور جنہوں نے ہر زمانے میں اللہ کے بندوں کی رہنمائی فرمائی ہے۔ کرامات کا صدور تو ان سے اس وقت ہوا ہے جب پیالہ چھلک گیا ہو۔ وہ بذات خود زندہ کرامات ہیں۔ بزرگان دین کو دیکھنے کے لئے ویسی نظر چاہئے اور ان سے محبت حقیقی کے لئے ویسا دل ملنا چاہئے۔ بارگاہ ایزدی میں اس عطا کے لئے دعا کرنا چاہئے۔

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

مخفی مضمون نگار نے بھی کسی اور پر نہیں آل رسولؐ، سید الطرفین حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجریؒ کی ذات اقدس پر سوالیہ نشان لگایا ہے جس سے مضمون نگار کی بصیرت علمی کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اگر کسی واقعے پر خود کو شرح صدر نہ ہو تو کیا یہ ضروری ہے کہ اپنا کنفیوژن دوسروں کے سروں پر انڈیل دے۔ مضمون نگار لکھتا ہے "اللہ والوں کے واقعات سے توحید باری تعالیٰ اور اختیارات باری تعالیٰ پر ضرب سی لگتی نظر آتی ہے" یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے بھلا روز ازل سے آج تک کس کی مجال ہوئی کہ خالق حقیقی کی سلطنت عظیم میں مداخلت کی جسارت کرے اس کا تو تصور بھی محال ہے۔ کوئی مسلمان اسے سوچ بھی کیسے سکتا ہے۔

مقام آدم

تخلیق آدم کا جو مقصد خالق حقیقی نے متعین کیا اس سے ہر کس و ناکس کو مطلع نہیں کیا حتیٰ کہ اپنی نوری مخلوق کو بھی نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ جب فرشتوں نے آدمؑ کی تخلیق پر شک و شبہ ظاہر کیا تو اللہ جل شانہ عزوجل نے فرمایا کہ آدم کے تعلق سے جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے حتیٰ کہ آدم مسجود ملائک ٹھہرے اور کیا وجہ ہے کہ "انسان" ہی کو اشرف المخلوقات و خلیفہ ارض منتخب و مقرر کیا۔ جن جیسی مخلوق کو بھی درکنار کیا گیا۔ انسان خاکی پتلا ہے۔ خاک کی قیمت انسان کی نظر میں بھی کچھ نہیں پھر وہ کیا چیز ہے جو انسان کو ہر مخلوق سے ممتاز کرتی ہے۔ کائنات اس کے لئے سجائی سنواری جاتی ہے اس کے لئے ام الکتاب اُتاری جاتی ہے۔ قرآن کا موضوع انسان ٹھہرتا ہے۔ قرآن الکریم کی طاقت بتائی جاتی ہے کہ اگر یہ کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو تم دیکھتے کہ وہ ہیبت الٰہی سے ریزہ ریزہ ہو جاتا لیکن یہ انسان کا دل ہے کہ اس عظیم ہستی کی عظیم کتاب کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

ارض و سماء کہاں تیری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے یہ جہاں تو سما سکے

انسان خدا کی ایسی تخلیق ہے جو سراپا گنجینۂ اسرار ہے وہ صرف خاک کا پتلا نہیں۔ بقول شاعر

اے خاک کے پتلے تجھے ادراک نہیں ہے
تو اور بھی ہے کچھ فقط خاک نہیں ہے

یہ نور محمدیؐ کی جلوہ فرمائی اور کارفرمائی ہے۔ یہ نور اسی نور کا پرتو ہے جسے اللہ رب العزت نے نورٌ علیٰ نور فرمایا ہے۔ نور لامحدود ہے اسے سرحدوں میں قید نہیں کیا جا سکتا۔

اگر کچھ علم ہے تو بس یہی ہے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنا آگہی ہے

علم اس کی بناء ہے اور اللہ منبع علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں علم کو نور سے اور جہل کو ظلمت سے تعبیر کیا ہے اور فرمایا ہم جسے چاہتے ہیں ظلمت سے نور کی طرف لے جاتے ہیں۔ پہلی وحی الٰہی بھی اسی بات کی متقاضی ہے۔ اقراء......

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ علم حاصل کرو تا کہ اپنے رب کو پہچان سکو، خود کو پہچانے بغیر خدا کو پہچاننا بہت مشکل ہے۔ تخلیق کو پہچانے بغیر خالق کو پہچاننا ناممکن ہے۔ اور جو اسے پہچان لیتا ہے اس کا ہو جاتا ہے اور اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ بقول عبدالرحیم رحیمن

رحیمن بات اگم (خدا) کی کہی سنن کی ناہی
جو بوجھت ہے وہ کہت ناہی کہت ہے وہ بوجھت ناہی

جو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے وہ اس کا اعلان کرتا نہیں پھرتا۔ وہ امام غزالیؒ کی طرح اپنے راستے نکل پڑتا ہے۔ رموز عشق مولانا رومؒ سے پوچھئے جو فرماتے ہیں کہ میں اس وقت تک صحیح معنوں میں مولوی نہ بنا جب تک حضرت شمس تبریزیؒ کی غلامی نہ اختیار کر لی۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے رومؒ
تا غلامے شمس تبریزی نہ شد

جرمن فلسفی کانٹ کہتا ہے کہ انسان کو حیرت میں ڈال دینے کے لئے دو چیزیں ہی کافی ہیں۔ ایک ہمارے اندر کا وجدان دوسرے ہمارے سروں پر سایہ فگن آسمان۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم خود اپنے وجود سے بے خبر ہیں۔ اس لئے ہمارا اندرون بھی سرد ہے اور جس کو اپنے وجود ہی میں کچھ نہ ملے وہ باہر کے پت جھڑ ہی سمیٹتا ہے۔

درحقیقت یہ موضوع الفاظ میں لایا نہیں جا سکتا۔ روح کیا ہے؟ روحانیت کسے کہتے ہیں؟ اس کی طاقت کا اندازہ ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں!

حضرت عمرؓ کا وہ واقعہ کسے یاد نہیں کہ مسجد میں آپؓ خطاب فرما رہے ہیں اور میدان جنگ میں مجاہدین اسلام کی رہنمائی بھی کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ آپؓ کی آواز وہاں موجود صحابہ اور مجاہدین نے میدان جنگ میں بھی سنی اور جنگ کا نقشہ پلٹ گیا۔ یہ اللہ کی عطا ہے۔ جب ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی

تعمیر مکمل کرلی تو حکم ربانی ہوا کہ اب اعلان کردو کہ ساری دنیا کے مسلمان تاقیامت یہاں آکر حج کی سعادت حاصل کریں ۔تو ابراہیمؑ نے اپنے رب سے پوچھا کہ میری آواز کیونکر سب تک پہنچ سکتی ہے۔رب تعالیٰ نے فرمایا، آپ کا کام اعلان کرنا ہے۔آواز کا پہنچانا ہمارا کام ہے۔دراصل جو اللہ کے کام میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کام میں لگ جاتا ہے۔مقام ابراہیم کو سمجھنا ہے تو قرآن مجید میں دیکھو۔اللہ نے انہیں اپنا خلیل کہا ہے۔

اَلاَ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بے شک جو اللہ کے دوست ہیں نہ انہیں کچھ خوف ہے نہ غم)

اللہ رب العزت جنہیں اختیارات کلی عطا کرتا ہے ان کی بات ہی کچھ اور ہے ۔کج فہم انہیں کیا جانیں ؟ جو روح پرور ہوتے ہیں وہی آشنائے راز ہیں۔جو اپنے جسموں کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں ان سے بجز ہمدردی کے بس یہی کہا جاسکتا ہے۔

روح کو قید کئے جسم کے ہالوں میں رہے
لوگ مکڑی کی طرح اپنے ہی جالوں میں رہے

جواب

اکتوبر نومبر کے شمارے میں "ایک سنجیدہ اعتراض" کا عنوان قائم کرکے جو عبارت نقل کی گئی تھی۔آپ نے اسی عبارت پر اعتراض کیا ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ کچھ بھی دل کھول کر نہ لکھ سکے آپ کا اعتراض پڑھ کر یہ اندازہ تو ہو جاتا ہے کہ آپ کو ان صاحب کے اعتراض پر اعتراض ہے لیکن آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں اس کا پوری طرح اندازہ نہیں ہو پاتا۔ہمیں آپ سے یہ بھی شکایت ہے کہ آپ نے معترض کے سوال پر تو تنقید کی ہے لیکن آپ نے ہمارے جواب پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ کیا ہم اس قابل بھی نہیں تھے کہ دو چار سطریں تنقید کی ہمارے لئے بھی نذر کاغذ ہو جاتیں کیونکہ ہم نے معترض کے اعتراض کو سنجیدہ اعتراض قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس بات کی کھل کر وضاحت کی تھی کہ بزرگوں کے غیر محدود اختیارات کو توحید وسنت کے منافی سمجھتے ہیں اور کرامت اور معجزہ کو قدرت خداوندی ہی کا ایک کمال سمجھتے ہیں۔ہاں یہ ضرور ہے کہ کرامت اور معجزے کا صدور ہر کس وناکس پر نہیں ہوتا اس کے لئے اللہ کے خاص بندے ہی متعین کئے جاتے ہیں لیکن کرامت ہو یا معجزہ یہ کسی ولی یا کسی نبی کا ذاتی کمال نہیں ہے اگر ذاتی کمال ہوتا تو زندگی میں کرامتیں اور معجزے زندگانی کے لمحوں کی طرح بے شمار ہوا کرتے لیکن آپ غور کرلیجئے کہ ہر نبی

اور ہر ولی کی زندگی میں معجزوں اور کرامتوں کی تعداد کتنی ہے۔کرامتوں اور معجزوں سے زیادہ ان حضرات اکابرین کی زندگی میں دوسرے، بہت سے کارنامے ایسے ہوتے تھے جو انہیں اللہ کے بندوں میں نمایاں بھی کرتے تھے اور ممتاز بھی ۔ان کی عبادتیں، ریاضتیں، ان کی خدمتیں اللہ کی مخلوق پر عنایتیں، ان کا حسن ظرف، ان کا حسن اخلاق، ان کی غیرت ان کی خودداری ان کی پاکیزگی، ان کا تقدس، اور ان کی حیا وغیرہ جیسے اوصاف، ان کی کمال انسانیت پر دلالت کرتے تھے اور انہیں بندگی اور عبدیت کے قابل رشک مقام پر فائز کرتے تھے۔ان سب کو نظر انداز کرکے صرف کرامتوں اور معجزوں کا تذکرہ کرنا اور اسی پر سر دُھننا کوئی قابل تعریف بات نہیں ہے۔بے شک کرامتیں دماغوں کو متاثر کرتی ہیں۔اور ان کا انکار کرنا بھی شرعاً مناسب نہیں ہے۔لیکن ایک خاص ذہن مسلمانوں میں ایسا بھی ہے جو تمام حقائق کو نظر انداز کرکے صرف کرامتیں پڑھ کر اور سن کر خوش ہوتا ہے اور ان ہی باتوں کے پرچار میں لگا رہتا ہے اور یہی ذہن ان بدعتوں کو کمک پہنچاتا ہے جو توحید وسنت سے براہ راست متصادم ہیں ۔یہی ذہن اس بات کا دعویدار بھی ہے کہ اللہ کے نیک بندے بذات خود مشکل کشا بھی تھے اور حاجت روا بھی۔اسی ذہن کی تردید کرتے ہوئے ایک بار ایک شاعر نے کہا۔

علی مشکل کشا ٹھہرے نبی حاجت روا ٹھہرے
خدا کو کس لئے پھر قاضی الحاجات کہتے ہیں

حقیقت تو یہ ہے کہ اولیاء کی تعریف وتحسین کرنے والوں نے عقیدت کی تمام حدیں پھلانگ کر واقعات نقل کئے ہیں اور ان واقعات میں ہر طرح کا رطب ویابس بھرا ہوا ہے ۔ان میں کچھ واقعات مبنی برحقیقت بھی ہیں اور کچھ واقعات مبالغوں اور لن ترانیوں سے جڑے ہوئے ہیں اور اسی طرح کے واقعات نے بعض اذہان وقلوب میں خلجان پیدا کئے ہیں ورنہ کرامتوں اور معجزوں کا انکار کیسے ممکن ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی طرف جو کرامت منسوب کی گئی ہے وہ اتنی اہم نہیں جتنی اہم بات یہ ہے کہ ان کے ہاتھوں پر نوے لاکھ غیر مسلمین ایمان لائے۔اس سے بڑی کرامت اور بزرگی کیا ہوگی کہ لاکھوں انسان کسی انسان کی خدمت اور محبت اور اس کے دین سے متاثر ہو کر اپنا دھرم چھوڑ دے اور اس سے بھی زیادہ اہم اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ خدمت خلق کی ہزار مصروفیات کے باوجود حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے نہ کبھی توحید سے غفلت برتی نہ کبھی سنت سے منہ موڑا وہ عمر بھر

توحید وسنت سے وابستہ رہے۔ اوران کی اپنی زندگی میں ایک سنت بھی کبھی بھولے سے بھی پامال نہ ہوسکی۔ ہندوستان جیسے ملک میں رہ کر تو حید وسنت کا اس درجہ پابند رہنا کہ فرشتے بھی رشک کرنے لگیں، ہمارے نزدیک زیادہ اہم بات ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے کی وجہ سے آپ اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ہم مسلک سے بہت بلند ہوکر کام کررہے ہیں اور ہمارے نزدیک دیوبندی بریلوی جھگڑے قابل اعتنا نہیں ہیں ہم ان معاملات میں اتنے حساس بھی نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ لوگوں سے الجھیں اور ضواد دُواد کے اختلاف میں دلچسپی لیں۔ ہم درگاہوں پر حاضری کے بھی مخالف نہیں ہیں ہاں ہمیں اس بات سے کھلا اختلاف ہے کہ کسی بھی بزرگ کے مزار پر سجدے کئے جائیں اوران کو مستعان سمجھ کران کے آگے اپنے دامن کو پھیلا دیا جائے کیونکہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ رب العٰلمین کے ماسوا کوئی بھی مختار کل نہیں ہے۔ البتہ اللہ کے نیک بندوں کے وسیلوں سے دعائیں کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ درگاہوں پر حاضر ہوکر بزرگوں کو ایصال ثواب کرنا اوران کے واسطوں سے دعا مانگنا غلط نہیں ہے، غلط یہ ہے کہ ہم بزرگوں کو ہی اصل عطا کرنے والا مان کران کے آگے سر بھی جھکائیں اوراپنا دامن بھی پھیلائیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند نے اس غیر ضروری اختلاف سے خود کو بچایا ہے جس نے جگہ جگہ فتنے برپا کرر کھے ہیں۔ آج کی افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ ایک دیوبندی کافر سے دوستی کرلیتا ہے لیکن کسی بریلوی سے دوستی کرنے کو وہ ناجائز سمجھتا ہے اسی طرح ایک بریلوی شخص کافر کے تو گلے لگ جاتا ہے لیکن دیوبندی مسلمان سے اسے وحشت ہوتی ہے۔ یہ اختلاف نہیں یہ محض مخالفت ہے اوراس کا رنگ دونوں ہی پالوں پر نظر آتا ہے۔

عامل بننے کا ذوق

سوال از: محمد صابر رضا ــــــــــ رامپور۔

قرآن کی کسی بھی آیات کا عمل کریں تو اس کے مؤکل کونسے ہیں یہ کیسے پتہ چلائیں۔ ایک آیات میں کتنی تعداد میں مؤکل ہوتے ہیں، کتنے جن ہوتے ہیں اور ہمزاد کتنے ہوتے ہیں اور ان تینوں خانوں کی عمل پڑھنے کی کتنی تعداد ہے یا ان سب کے عمل الگ الگ ہیں اور عمل پڑھنے کے فوراً بعد کوئی دعا ہے جو پڑھنے سے مؤکل یا جن یا ہمزاد حاضر ہوجاتے ہیں۔ عمل تو میں بچپن سے بہت پڑھتا ہوں لیکن کوئی حاضر نہیں ہوتے۔ مہربانی کرکے مجھے بتائیے۔ یہی سیکھنے کے لئے آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے سکھائیں گے تو آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

هاشمی صاحب کسی انسان کا کوئی بگڑا ہوا کام بنانے کے لئے کتنے دن عمل کرنا پڑتا ہے یا ایک ہی دن کے عمل کرنے سے کام ہوجاتا ہے اور عمل کتنی تعداد میں پڑھنا پڑے گا۔ پچھلے مہینے جو آپ نے طلسماتی دنیا میں کشکول عملیات میں ایک عمل تھا آسیب کو حاضر کرنے کے لئے جو نقش تھا اس کی میں نے زکوٰۃ ادا کردی آپ کے بتائے ہوئے طریقے سے مشتری کی ساعت میں، اب اس کے مؤکل کو بلانے کے لئے کیا کروں اوران مؤکلوں کا نام کیا ہے۔

هاشمی صاحب ہمارا سارا گھر گندی اور زی ارواح سے پریشان ہے۔ مہربانی کرکے آپ اس کا مکمل علاج یا خاتمہ کا عمل بتائیے علاج سے تو اس سے چھٹکارا ملنا ناممکن ہے۔ بات یہ ہے کہ علاج جتنا کیا اتنا ہی روگ اور بڑھتا ہی گیا اور **هاشمی صاحب** ہمارے شہر میں کچھ جادوگر ہیں جو منافق ہیں۔ ان کا کیا علاج ہے وہ دھوکے سے شہر کے بھولے بھالے انسانوں کو فریب کے جال میں پھانس کران پر جادو کرتے ہیں اوراپنی بندش میں کرکے پھران سے دشمنی نبھاتے ہیں اور پتہ ہی نہیں چلتا کب جادو کیا۔

ہاشمی صاحب آسیب یا کسی ایسی ارواح جو مجھے نقصان پہنچارہی ہے اس کو جلانے کے لئے پورا طریقہ بتانے کی مہربانی کیجئے اس کو جلانا ہی بہتر ہے یا نہیں۔

ایک عمل بوتل میں بند کرنے کا عنایت فرمایئے اوراس کا کیا طریقہ ہے اوران دونوں عملوں میں جو بھی سامان لگتا ہے کتنا وقت لگتا ہے مجھے آپ ضرور بتایئے اور کون عمل پڑھنا پڑتا ہے کتنی تعداد میں یا ان سبھی کے لئے ایک ہی عمل کافی ہے یا الگ الگ عمل ہوتے ہیں جلانے کے لئے ہاشمی صاحب میں بھی اللہ کے دیئے ہوئے اس علم سے پریشان انسانوں کی خدمت کرنا چاہتا ہوں میرا یہی ارادہ ہے۔ باقی اللہ کی رضا۔ آپ سے گزارش ہے آپ میرے لئے خاص طور سے اس سلسلے میں آپ میرے لئے اللہ رب العزت سے دعا کریں کہ اللہ مجھے میرے ارادے میں کامیابی عطا فرمائے اور کامرانی نصیب فرمائے۔

جواب

کسی بھی لائن کو اختیار کرنے سے پہلے انسان کو پوری طرح سنجیدہ ہوجانا چاہئے اور پھر پوری طرح کمربستہ ہوکر اس لائن میں قدم رکھنا چاہئے۔ جب مکمل منصوبہ کے ساتھ کسی بھی لائن میں قدم رکھ لیں تو پھر اس لائن کے جو بھی تقاضے ہوں اور جو بھی اس لائن کی شرائط ہوں ان کو پورا کرنا چاہئے اور اس لائن کے ماہروں سے اور استادوں سے مسلسل رابطہ بنائے رکھنا چاہئے۔ اپنی محنت ومشقت میں بھی ادنیٰ درجہ کی نہ کوتاہی برتنی چاہئے نہ غفلت۔ اس کے بعد رحمت خداوندی کی امید رکھنی چاہئے اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ اپنی محنت رائیگاں نہ جائے اور رب العٰلمین اپنے مقاصد حسنہ میں کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ کیونکہ تمام شرائط وقیود پر عمل کرنے کے بعد بھی کامیابی انسان کو اسی وقت نصیب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم بھی شامل حال ہو۔ ان کی مرضی اور ان کے فضل کے بغیر کسی درخت پر پھل نہیں آتے اور کوئی کشتی دریا کے پار نہیں ہوتی۔

روحانی عملیات کی لائن میں قدم رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ اپنی اردو بھی درست کریں آپ کے خط میں املا کی کافی غلطیاں تھیں جو ہم نے درست کی ہیں ان غلطیوں سے اس بات کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ آپ کا مطالعہ بہت ہی ناقص اور محدود ہے۔ آپ اردو زبان میں لکھی ہوئی عملیات اور دیگر دینی کتابوں کا مطالعہ پوری ذمہ داری اور پورے غور وخوض کے ساتھ کیا کریں تاکہ آپ کو یہ ذہن نشین ہوسکے کہ کونسا لفظ کس حرف سے لکھا جاتا ہے اور کسی بھی جملے کی ابتدا اور انتہا کیسے ہوتی ہے۔ ایک عامل کی زبان ایسی ہونی چاہئے اور اس کا انداز تحریر ایسا ہونا چاہئے جو لوگوں کے لئے متاثر کن ہو نہ کہ لوگ خط پڑھتے ہوئے اور عامل کی تحریر پر نظر ڈالتے ہوئے توحش محسوس کرنے لگیں۔

آپ ہم سے شاگردی کا رشتہ قائم کرنا چاہتے ہیں تو تکلف کو برطرف کرکے ہم کھلی کھلی باتیں آپ سے کر رہے ہیں تاکہ آپ کے نفس پر جو بھی گزرے گزر جائے اور آپ صبر وضبط کی آگ میں پک کر کندن بن جائیں اور وہ تمام کھوٹ آپ کے دور ہوجائیں جو آپ کو صحیح طور سے عامل نہیں بننے دیں گے۔

اپنی اردو ٹھیک کرنے کے بعد آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان بنیادی ریاضتوں پر پورا پورا دھیان دیں جو اس لائن میں سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں اور جن سے گزرے بغیر تھرڈ کلاس قسم کا عامل بننا بھی ممکن نہیں ہے۔

آپ کا یہ جذبہ کہ آپ عامل بن جائیں اور پھر لوگوں کے بگڑے ہوئے کاموں کو بنانے کی خدمات انجام دیں یقیناً قابل قدر ہے۔ لیکن اس دنیا میں صرف جذبوں اور جذبات سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا مسائل اسی وقت حل ہوتے ہیں جب جذبہ رکھنے اور جذبات رکھنے والے لوگ اپنے اندر اہلیت پیدا کریں اور اہلیت پیدا کرنے کے لئے کسی بھی تعلیم وتربیت سے جان نہ چرائیں۔ جو لوگ پرائمری اسکول میں محنت سے پڑھتے ہیں وہی لوگ ہائی اسکول تک پہنچتے ہیں اور جو لوگ ہائی اسکول کو صحیح طریقے سے عبور کرتے ہیں وہی بی اے فائنل میں داخل ہوتے ہیں۔ گریجویٹ بننے تک ایک طالب علم کو بہت سے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے تب کہیں جاکر وہ آخری امتحان پاس کرتا ہے۔

عملیات کی لائن ایک علم وہنر کی لائن ہے اس کے تمام امتحان پاس کرنے کے بعد آدمی کسی قابل ہوتا ہے اور اس کے امتحانات بھی پرائمری سے شروع ہوکر درجہ بدرجہ بی اے اور ایم اے تک پہنچتے ہیں۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ جو بھی اس لائن میں آتا ہے وہ ایک دم چھلانگ لگاکر آخری امتحان میں بیٹھنے کی تیاری شروع کردیتا ہے اور الف بے پڑھے بغیر ایک دم بڑی بڑی کتابوں کی ورق گردانی شروع کردیتا ہے اور یہی ایک نادانی اس کو صحیح معنوں میں عامل نہیں بننے دیتی۔ آپ نے بھی اسی نادانی کا مظاہرہ کیا ہے اور شاگردی کا ارادہ کرتے ہی موکل، ہمزاد، اور جن کی باتیں شروع کردی ہیں۔

تمام ارباب ہوش اس بات سے واقف ہیں کہ ہمزاد اور جنات مرغیاں اور بطخیں نہیں ہیں کہ ہم انہیں روٹی کے چند ٹکڑے ڈال کر رجھانے میں کامیاب ہوجائیں اور یہ مخلوق اتنی گئی گزری بھی نہیں ہے کہ کوئی بھی ایرا غیرا اور کوئی بھی ناواقف عملیات ان کو اپنے قابو میں کرلے۔ اس مخلوق کو حاضر کرنے کے لئے یا تابع کرنے کے لئے بہت سی صلاحیتوں کی ضرورت ہے اور وہ صلاحیتیں چند دن میں پیدا نہیں ہوسکتیں اگر آپ ہمزاد وجنات کے معاملے میں سنجیدہ ہیں تو پھر کئی سالوں تک آپکو ان ریاضتوں پر قناعت کرنی پڑے گی۔ جو ریاضتیں روحانی عملیات کی خشت اول کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کو نظر انداز کرکے روحانی عملیات کی نہ دیواریں کھڑی ہوسکتی ہیں نہ بام ودر۔

جس بے دین اور گمراہ جادوگروں کا ذکر آپ نے کیا ہے اس طرح کے بددین فاسق اور گمراہ جادوگر ہر بستی میں موجود ہیں اور ضرورت ہے اس

بات کی کہ ان کی پھیلائی ہوئی گندگیوں سے اور نجاستوں سے ہم معاشرے کو پاک وصاف کریں اور انکے پھیلائے ہوئے گورکھ دھندوں کا قلع قمع کر کے اللہ کے معصوم اور سادہ لوح بندوں کو ان کے ظلم وستم سے محفوظ رکھیں اور جو بے چارے مبتلا ہو گئے ہیں ان کو نجات دلائیں لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب ہمارے اندر ان جادوگروں کے عمل کو ختم کرنے کی صلاحیت پیدا ہو چکی ہوں اور یہ صلاحیت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب ہم نے پوری سنجیدگی اور پوری ذمہ داری کے ساتھ کسی استاد کی رہنمائی میں روحانی عملیات کی شروعات کی ہوں۔ محض رسائل اور کتابیں پڑھ لینے سے نہ کوئی ڈاکٹر بن سکتا ہے نہ کوئی عامل۔

ابھی آپ نے ہمیں پہلا خط لکھا ہے ابھی شاگردی کی بسم اللہ بھی نہیں ہوئی لیکن آپ نے بڑی بڑی فرمائشیں شروع کر دی ہیں۔

آپ نے بوتل میں جن کو بند کرنے کا عمل بھی مانگ لیا ہے گویا کہ آپ کے نزدیک جن کو بوتل میں بند کرنا بہت آسان کام ہے۔ برادرم! جن کو بوتل میں بند کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں تجربہ کار عاملین بھی اس طرح کے عملیات سے بچتے ہیں کیونکہ ان میں نقصان کا اندیشہ بھی ہوتا ہے لیکن آپ اس طرح اس عمل کو مانگ رہے ہیں جیسے کوئی بچہ دکاندار سے سودا خریدنے کے بعد رُنگا مانگتا ہے۔

آپ سے ہماری گزارش ہے کہ روحانی عملیات میں قدم رکھنے سے پہلے خود کو پورے طور پر سنجیدہ بنالیں اور بچکانہ فرمائشوں سے احتراز کریں۔ کیونکہ بچکانہ فرمائش آپ کے بارے میں یہ غلط فہمی پیدا کرتی ہیں کہ آپ حقیقت کی دنیا میں رہ کر کچھ بننے کے بجائے آپ خوابوں کی دنیا میں خیالات کے غباروں کی طرح اُڑنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح کی باتیں سننے کا نہ ہمارے پاس وقت ہے اور نہ اس طرح کی باتوں سے کوئی فائدہ آپ کو حاصل ہو سکتا ہے۔ خواب تو خواب ہی ہوتے ہیں اور خیالات کی دنیا بلاشبہ بہت وسیع ہے۔ خیالوں اور خوابوں میں تو آپ ہندوستان کے وزیر اعظم بھی بن سکتے ہیں اور خانہ کعبہ کے متولی بھی۔ لیکن حقیقت کی دنیا میں اپنے قصبے کا چیئرمین بن جانا بھی تب ہی ممکن ہے کہ جب آپ نے اس کے لئے ممکنہ جدوجہد کرلی ہو۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری ان تلخ اور کڑوی باتوں کے بعد آپ سنجیدہ ہو جائیں گے اور عملیات کی لائن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنے روحانی سفر کی شروعات قاعدہ بغدادی سے کریں گے۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے اور اسی میں آپ کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔

ہماری شاگردی میں آنے کیلئے دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو بھجوائیں اپنا نام والدین کا نام اپنی تاریخ پیدائش لکھیں یا اپنی عمر لکھیں کہ کتنی ہے اور سو روپے کا منی آرڈر بھی ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کے نام روانہ کریں، پھر آپ کو جو کتابچہ روانہ کیا جائے گا اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی روحانی تعلیم کی شروعات کریں اور فون پر یا بذریعہ خط ہم سے رابطہ بنائے رکھیں، انشاء اللہ آپ کی ہر ممکن رہنمائی کی جائے گی اور اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ آپ کو اس لائن کا کما حقہ علم بخشا جائے تاکہ آپ اللہ کے بندوں کی حسب خواہش خدمت کر سکیں اور اللہ کے بندوں کو ان مشکلات سے نجات دلا سکیں جن میں وہ ازراہ جہالت یا ازراہ تقدیر مبتلا ہیں۔

عامل بننے کی تمنا

سوال از: تسنیم آراء۔

میری عمر اٹھارہ سال ہے اور آج کل الجھنوں میں مبتلا ہوں جہاں بھی ڈھونڈا اندھیرا ہی ملا۔ میرا ماننا یہ ہے کہ انسان کی زندگی بڑی ہی قیمتی اور نازک ہے لیکن انسان اس سے بے خبر ہوتا جا رہا ہے وہ اس زندگی کو ایک کھیل سمجھتا ہے اسے پتہ نہیں کہ اسے یہ زندگی کس لئے ملی ہے اور دراصل اسے یہ زندگی خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے اور بہتر کاموں کو انجام دینے کیلئے ملی ہے لیکن انسان اس زندگی کو سمجھ نہیں پا رہا ہے میں اپنی زندگی کی اہمیت جانتی ہوں، میں قرآن حافظ ہوں اور میں جانتی ہوں کہ میرے اندر اتنی صلاحیت ہیکہ میں علم دین کا ذخیرہ حاصل کروں اور دوسروں کو اس علم کی روشنی دے سکوں۔

میں ایک عامل بننا چاہتی ہوں اور میں نے اس کیلئے بہت جدوجہد کی مگر مجھے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ بہت سے عامل ملے مگر مجھے ایسا نہیں لگا کہ میں ان سے کچھ سیکھ سکتی ہوں۔ اور دوسروں کو کچھ سکھا سکتی ہوں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے طلسماتی دنیا مل گئی جب میں نے طلسماتی دنیا کو پڑھا تو مجھے ایسا لگا کہ آپ مجھے میری منزل تک پہنچائیں گے اور آپ سے امید کرتی ہوں کہ آپ مجھے اپنی شاگرد بنائیں گے۔ مجھے آپ سے بہت امید ہے کہ آپ مجھے مایوس مت کیجئے مجھے معلوم نہیں ہے کہ آپ میری مدد کریں گے یا نہیں مگر میری باتوں کو نظر انداز کرنے سے پہلے ایک بار سوچئے۔ آپ تو اللہ تعالیٰ کے ہر بندے کی مدد کرتے ہیں۔ میں بھی ان میں سے ایک ہوں جو بہت بے بس ہوں مگر میں نے امید کا دامن نہیں چھوڑا۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی۔ اب آپ ہی روشنی کی آخری کرن ہے۔ آپ اس آخری

کرن سے میری اندھیری زندگی میں روشنی کر دیجئے۔ مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا اگر لکھنے میں غلطی ہوگئی ہو اس کے لئے معافی چاہتی ہوں دعا میں یاد رکھئے۔

جواب

عامل بننا آسان نہیں ہے اس کیلئے آپ کو بہت پاپڑ بیلنے پڑیں گے اور حد سے زیادہ محنت اور حد سے زیادہ پابندیوں کے بعد آپ صحیح معنوں میں عامل بن سکیں گی۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ کیوں اس چکر میں پڑتی ہیں کچھ وظائف اور ایسی دعائیں یاد کرلیں جن کے ذریعہ آپ مریضوں پر دم کرنے کی یا پانی پڑھ کر دینے کی خدمات انجام دے سکیں ان میں نہ کوئی خطرہ ہوگا اور نہ ہی کسی طرح کا خوف۔

آپ نے نہ اپنا پتہ لکھا ہے اور نہ ہی کوئی جوابی لفافہ بھجوایا ہے اس لئے مجبوراً آپ کا خط رسالہ میں چھاپ کر اس کا جواب دیا جارہا ہے۔

بہت سی خواتین اس روحانی عملیات کی لائن میں جھاڑ پھونک کی خدمت انجام دے رہی ہیں۔ آپ بھی جھاڑ پھونک ہی تک اپنی خدمت کے دائرے کو محدود رکھیں، اور اس میں اس بات کی احتیاط رکھیں کہ آپ کی خدمات صرف خواتین تک محدود ہوں۔ مردوں کا علاج کرنے کی غلطی نہ کریں ورنہ کسی فتنے میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ رہے گا۔

روزانہ "یَاسَلَامُ یَا حَفِیْظُ" سو مرتبہ پابندی کے ساتھ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد پڑھا کریں اس وظیفے کی پابندی سے انشاء اللہ آپ ہر طرح کے فتنے سے محفوظ رہیں گی۔ اور سلامتی کے ساتھ خدمت خلق کے سلسلہ کو جاری رکھیں گی۔

محدود خدمات کرنے کے لئے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی اعمال قرآنی آپ کے لئے مفید رہے گی اس کتاب کو خرید لیں یا اپنے ذوق اور نقطۂ نظر کے اعتبار سے کسی بھی ایسے عامل یا بزرگ کی کتاب خرید لیں جس سے آپ کو عقیدت یا انسیت ہو لیکن اس کتاب کے صرف ان ہی اعمال کو اپنے تجربات میں لائیں جو قرآنی آیات یا اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوں اور نقش لکھنے کی خدمات سے ابھی خود کو بچائیں اسی میں آپ کے لئے عافیت ہے۔ لیکن اگر آپ ہمارے اس مشورے کو قبول نہ کریں اور آپ کی خواہش یہی ہو کہ آپ باقاعدہ عامل بن کر خواتین کی خدمت کریں گی تو جوابی لفافہ کے ساتھ خط ڈالیں۔

یہ بات قطعاً غیر ذمہ داری میں داخل ہے کہ خط لکھنے والا اپنا پتہ تحریر نہ کرے اور اس طرح کی غیر ذمہ داری برتنے سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ مزاج میں وہ پختگی نہیں ہے جو کسی اہم ترین لائن کو اختیار کرنے والے کے مزاج میں ہونی چاہئے۔ آپ اپنے مزاج میں پختگی بھی پیدا کریں اور احساس ذمہ داری بھی، تب ہی روحانی عملیات کی لائن میں کامیابی کا امکان ہے۔

یہ صرف فضل ربی ہے

سوال از: کے، عبدالباری ——— وانم باڑی۔

ماہ دسمبر ۲۰۰۴ء کا شمارہ نظر کرم نواز ہوا۔ یہ اشاعت کا ہر صفحہ دنیا کے ہر فقیر العمل کے لئے نگینۂ پر انوار ثابت ہوا۔ بارگاہ اقدس حضور پر نور پر درود وسلام پیش کرتے ہوئے سر بسجدہ دعا گو ہوں اللہ جل شانہٗ آپ کو عمر نوح عطا کرتے ہوئے رہتی دنیا تک آپ کے عملیاتی فیوضات وبرکات سے عالم دین کو دینی ودنیوی عنایات وکرامات ہمیشہ حاصل ہوتے رہیں آمین!

انمول تحفہ "روحانی مسائل نمبر" کیلئے تین عدد سوالات پیش خدمت میں شامل کر کے آپ کے جواب کے ساتھ آپ کی بزرگی اور عظمت کو روشنی بخشیں، تاحیات احسان مند رہوں گا۔

سوال نمبر (۱) شعبان کی ۱۴ویں شب ایک سفید کاغذ جس پر تعویذ لکھنا تھا میرے معمول کی طرح ہمارے شہر کے مشہور معروف ولی کے مزار میں رکھ دیا تھا تاکہ صبح سویرے اس کاغذ پر ضرورت مند کے لئے تعویذ لکھوں۔ رات بھر مزار کا دروازہ بند تھا، میں بھی اپنے مکان میں سوگیا۔ خواب میں آپ کو کسی بزرگ کے ساتھ دیکھا (آپ کی شخصیت سے شہر چنئی CHennai) کے دورے پر آپ سے ملاقات کر چکا ہوں) تو آپ نے اشارہ کیا کہ جو کاغذ آپ مزار میں رکھے ہیں اسکو اپنے معمولات عملیات میں شامل کرلیں۔ صبح ٹھیک ۴۵-۳ کو آنکھ کھلی بڑی مسرت کے ساتھ مزار کو پہنچا تو دیکھا کہ جس جگہ میں کاغذ سادہ رکھا تھا اسی جگہ وہی کاغذ پر سورۃ الفاتحہ کا نقش زعفرانی تحریر میں پایا۔ بے انتہا خوشی اور جوش میسر ہوا بڑی حفاظت سے رکھا ہوں اس تعویذ کو آب زمزم سے گھول کر شامل کر کے میرے عملیاتی تعویذات میں استعمال کرنے کی دلی خواہش ہے آپ بزرگ والا گراں قدر رائے سے جواب عنایت کرم نظرانہ کریں عین نوازش ہوگی۔

آپ کا کسی بزرگ ہستی کے ساتھ خواب میں اشارہ کرنا میرے لئے آپ کی کرامات کا ثبوت ہے۔

جواب

آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی خدمات کو جس انداز میں محسوس کر کے اس کی قدر دانی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں اور آپ کی قدر دانی کی قدر کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ رب العٰلمین طلسماتی دنیا کے اندر اور نکھار پیدا کرے اور اسے ان لغزشوں اور کوتاہیوں سے مبرا کر دے، جن لغزشوں اور کوتاہیوں کو ہم بھی محسوس کرتے ہیں اور جن کی موجودگی رسالے کی روشنی کو ہلکا کر دیتی ہے۔

آپ نے جو واقعہ نقل کیا ہے وہ ہمارے نزدیک حیرتناک نہیں ہے اس سے پہلے بھی مختلف طریقوں سے اس طرح کی بشارتیں مختلف حضرات کو ہو چکی ہیں۔ جن سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی خدمات اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ صرف رب العٰلمین کا فضل ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ (بے شک اللہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کرے) وہ جس کو عزت دینے کا فیصلہ کر لے اسے دنیا بھر کے لوگ مل کر بھی ذلیل و خوار نہیں کر سکتے اور وہ جس کو ذلیل و خوار کرنے کی ٹھان لے اسے دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی عزت عطا نہیں کر سکتیں۔ ہماری محنت اور لگن بھی اللہ کا فضل ہے اور یہ عزت و مقبولیت یہ واضح انداز کی بشارتیں بھی محض فضل ربی ہے اور ہم اپنے رب سے اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری ہزار خطاؤں اور بشری غلطیوں کے باوجود یوں اپنے فضل و کرم کی بارشیں ہم پر برساتا رہے گا اور اسی طرح لوگ ہماری خدمات سے اور طلسماتی دنیا کی پھیلائی ہوئی روشنی سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔

ایک اہم گرفت

سوال از: (ایضاً)

شاہ جنات کو مسخر کرنے کے عمل میں دسمبر کا شمارہ صفحہ نمبر ۴۵ میں جو آیات حروف مقطعات سے شروع اور ختم ہونے کا ذکر ہے۔ مگر آیت نمبر ایک "ک" سے شروع ہو کر "ر" پر ختم ہوتی ہے اور آیت نمبر ۳ بجائے "ی" کے "و" سے شروع ہوتی ہے ازراہ کرم نظر ثانی کریں بے حد نایاب اور مجرب عمل ہے آپ کی اصلاح سے عالم عملیات کیلئے فائدہ مند رہے گا۔

جواب

دراصل یہ عمل کتب قدیم سے منقول ہے۔ اور عمل نقل کرنے والے سے عمل نقل کرتے ہوئے ایک چوک ہوگئی ہے جس نے آپ جیسے لوگوں کو خلفشار میں مبتلا کیا ہوگا۔

دراصل آیت نمبر ایک تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ط پر ختم ہوگی سارا آیت کو بس یہیں تک پڑھنا چاہئے۔ اس طرح یہ آیت ح پر ختم مانی جائے گی اور آیت نمبر تین دراصل یہ ہے۔ يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ o اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ o وَاَنْذِرْهُمْ الیٰ آخرہ۔

امید ہے کہ طلسماتی دنیا کے وہ تمام قارئین جو شاہ جنات کو قابو میں کرنے کے لئے دسمبر کے شمارے میں چھپے ہوئے سے استفادہ کرنے کے خواہش مند ہوں گے وہ اس کی اصلاح کر لیں گے۔

اس بات کی خوشی ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین باریک باریک غلطیوں کو پکڑ لیتے ہیں اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک کامیاب چل رہی ہے اور لوگوں کے اندر شعور اور آگہی پیدا ہو رہی ہے۔

آیت قطب کی اجازت

سوال از: (ایضاً)

آپ بزرگ والا حضرت اقدس نے اپنے چنئی Chennai کے دورے پر مجھ ناچیز سے ملاقات کے دوران میری انفرادی التجا پر ہر حاجت کے لئے آیات قطب جو ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ سے شروع ہو کر بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تک اور سورۂ فتح کی آیات مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے شروع کر کے آخر تک یعنی اَجْرًا عَظِيْمًا ط تک ہمیشہ ورد کرنے اور ان آیات کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے کا ذکر کئے تھے آپ کے حکم میں ان آیات کی زکوٰۃ بھی ادا کر چکا ہوں۔ آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ اس عمل سے مجھے انفرادی طور پر بے حد فائدہ ہوا ہے اور ہو رہا ہے کیا میں اس آیات قطب کا دوسروں کے لئے بھی حاجت مند کو دینے لئے طلب گار ہوں آپ بزرگ والا سے جواب کی عقیدت مندی کے ساتھ منتظر ہوں۔ ازراہ کرم اس اشاعت میں آپ کی عنایات و کرامات ظہور عیاں کر کے مجھ فقیر العمل کی

جھولی پر نظر کرم کریں۔

جواب

اگر آپ نے اس آیت کی زکوٰۃ کبیرہ ادا کی ہو تو آپ کو اس بات کا حق ہے کہ آپ دوسروں کو بھی اجازت دیں اگر زکوٰۃ کبیرہ ادا نہیں کی تو دوبار زکوٰۃ مزید ادا کریں پھر آپ کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ اگر آپ دوسروں کو بھی استفادہ کی اجازت دیں ورنہ اس بات کا اندیشہ رہے گا کہ کہیں آپ کی زکوٰۃ پامال نہ ہوجائے اور آپ کی محنت رائیگاں نہ ہوجائے۔ کیونکہ روحانی عملیات کے ماہرین کی رائے یہ ہے کہ دوسروں کو کسی بھی عمل سے استفادہ کرنے کی اجازت وہی لوگ دے سکتے ہیں جنہوں نے عمل کی کبیری زکوٰۃ ادا کررکھی ہو۔ آپ سے عرض ہے کہ آپ زکوٰۃ کبیرا ادا کرنے کے بجائے مزید دوبار اور آیت قطب کی زکوٰۃ ادا کریں اس کے بعد دوسروں کو اجازت دیں۔ خواہ مخواہ کوئی رسک اور اندیشہ مول نہ لیں۔

عجیب بیماری

سوال از: محمد نیاز بیگ ———— جالنہ۔

مجھ کو ابتدا ہی سے ناک سے کوئی خوشبو یا بدبو کسی قسم کی نہیں آتی۔ نہ میں نے اس کا کوئی علاج کرایا ہے نہ کسی کو بتایا ہے۔ لہٰذا میری ادباً گزارش ہے، کوئی نسخہ ارسال کریں یا عمل بتائیں، عین نوازش ہوگی۔

میں دس سال سے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں آپ اس کو اگلے شمارے میں ارسال کریں تو عین نوازش ہوگی۔

آپ کی بیماری بے شک عجیب ہے لیکن بیماری جو کچھ بھی ہے یہ جسمانی بیماری ہے۔ اس کے لئے آپ کو ماہر حکیم یا ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔ چونکہ اس بیماری کی ہم تشخیص ہی نہیں کر پار ہے ہیں اس لئے اس کا علاج کیا تجویز کریں۔ اسماء الٰہی میں کسی بھی اسم الٰہی کا ورد روزانہ پابندی سے اس یقین کے ساتھ کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بیماری سے نجات دلادے گا۔ "یَاسَلَامُ یَا کَافِیُ یَاشَافِیُ" روزانہ تین سو مرتبہ صبح شام پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ ان اسماء الٰہی کی برکت سے آپ کو مذکورہ بیماری سے چھٹکارہ مل جائے گا۔

شوہر کی گردشوں نے پریشان

سوال از: اسماء ذاکر ———— علی گڑھ۔

میں نے آپ کو تین خط لکھے آپ کی بہت مہربانی ہے کہ آپ نے میرے خط کا جواب بھی دیا مگر ایک بھی جواب تفصیلی نہیں تھا۔ میں نے سوچا تفصیلی جواب آپ رسالے میں دیتے ہوں گے مگر رسالہ تو میں ہر مہینے پابندی سے لیتی ہوں، جواب رسالے میں بھی آپ نے نہیں دیا۔ اب انتظار کے بعد میں پھر آپ کو اپنا مسئلہ لکھ رہی ہوں مہربانی کرکے جواب تفصیلی دیجئے گا۔ تاکہ میرے مسئلہ کا حل ہوسکے۔ میرے شوہر جن کا نام ذاکر علی ولد ننھے میاں اور ماں کا نام زوبیرہ بیگم ہے۔ میرے شوہر ٹھیکیدار ہیں گھر بنواتے ہیں مگر ان کا مسئلہ یہ ہے کہ ان کا کام اگر دو مہینے چلتا ہے تو آٹھ نو مہینے کے لئے بند ہوجاتا ہے کل ملا کر کام کی وجہ سے بہت ٹینشن میں ہیں، روزگار اکثر بند رہتا ہے، کسی نے بتایا کہ کام بندھوا دیا ہے۔ مگر انہوں نے ہی علاج بھی کیا کچھ نقش وغیرہ دیئے، کام پھر تھوڑا شروع ہوا، مگر اب پھر بند ہے آپ کا رسالہ میں بہت شوق سے پابندی سے پڑھتی ہوں۔ اس میں بہت ساری کیا بلکہ سب ہی بہت اچھی دعائیں تعویذات وغیرہ ہیں مگر کیا ہم وہ تعویذ خود بنا کر استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں اور دوسرا مسئلہ میرے بیٹے فراز کا ہے جس کا پڑھنے میں بالکل دل نہیں لگتا وہ دسویں کلاس میں ہے یہ بھی ایک بہت بڑی ٹینشن ہے۔

اب میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ فال کے ذریعہ یہ بتائیں کہ ہمارے روزگار پر اب بھی جادو وغیرہ ہے یہ مسئلہ کیا ہے، اگر جادو وغیرہ کچھ ہے تو مہربانی کرکے اس کے اُتار کا طریقہ بتائیں اور بچے کے لئے بھی دعا وغیرہ بتائیں، شکریہ۔

ہمارے نام خطوط اس قدر آتے ہیں کہ ان کو پڑھنا دشوار بھی ہوتا ہے۔ پھر پڑھنے کے بعد ان کا مختصر جواب لکھنے کے لئے بھی ٹائم نکالنا پڑتا ہے۔ لیکن ہم ضروری باتوں کا جواب دیدیتے ہیں تاکہ سائل کے ذہن میں کوئی خلجان باقی نہ رہے البتہ جو خطوط رسالے میں شائع کئے جاتے ہیں کیونکہ وہ دوسرے قارئین کے لئے بھی رہنما بنتے ہیں اس لئے ان کے جوابات ذرا پھیلا کر دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم جوابی خطوط کے جوابات جو بذریعہ ڈاک جاتے ہیں ان کو بھی پھیلا کر دینے لگیں گے تو پھر

مارے لئے مشکلات کے نئے نئے دروازے کھل جائیں گے اور اپنی مصروف زندگی میں سب کے جوابات تفصیلی دینا قطعاً ممکن بھی نہیں ہے۔

آپ اپنے شوہر کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھا کریں۔ روزانہ صبح شام "یَاسَلَامُ یَامُغْنِیُّ" سومرتبہ پڑھا کریں، اگر نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد پڑھیں تو بہتر ہے۔

جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں۔ ان آسان سے وظائف کی پابندی سے ان کی گردشیں ختم ہوجائیں گی اور انشاء اللہ ان کے کام کی رکاوٹیں دور ہوں گی۔ اگر بندش کا شبہ ہو تو روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اس طرح کہ ہر مبین پر "یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ" سات مرتبہ پڑھا کریں۔ کل سات مبین ہیں ساتوں مبین پر ایسا ہی کریں۔ سورۂ یٰسین کے اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ اس وظیفے کو صرف چالیس روز تک کریں انشاء اللہ کیسی بھی بندش رفع ہوجائے گی۔ اگر یہ عمل آپ کے شوہر ذاکر کریں تو ایک چلہ کافی ہے اگر آپ کریں تو ناغہ کے دنوں کے علاوہ دو چلے کریں گویا کہ آپ کے اس عمل میں تین چار ماہ لگیں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس عمل کو آپ کے شوہر ہی کریں۔ رب العٰلمین کی رحمتیں اسی وقت انسان پر جلد سایہ فگن ہوتی ہیں جب وہ اپنی ضروریات کے لئے خود اپنے رب سے مانگے اور خود گڑگڑائے۔

ہماری اپنی تشخیص یہ ہے کہ آپ کے شوہر بندش کا نہیں گردش کا شکار ہیں اور ان ہی وظائف کی پابندی سے نجات پائیں گے جو ہم نے ہر فرض نماز کے بعد لکھے ہیں۔

آپ کا بچہ فراز جب سوجایا کرے۔ اسکے دونوں کانوں میں سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کردیا کریں اور روزانہ "یاعلیم" ۱۵ مرتبہ پڑھ کر دم کردیا کریں۔ سورۂ یٰسین اگر ہفتے میں ایک دن پڑھیں گی تو چلے گا البتہ یاعلیم روزانہ پڑھکر دم کریں۔ چند ماہ میں آپ یہ محسوس کریں گے کہ آپ کے صاحبزادے کے اندر تعلیم کا ذوق پیدا ہورہا ہے اور اس کی بے وجہ کی ضدیں بھی کم ہورہی ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جو نقوش وغیرہ دیئے جاتے ہیں ان کو آپ اپنے گھر کے افراد کے لئے استعمال کرسکتی ہیں ہماری طرف سے اجازت ہے۔ لیکن دوسروں کو اس وقت تک آپ نہیں دے سکتیں جب تک آپ نے ان کی زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ کی ہو۔

گھر میں روزمرہ کے ایمرجنسی علاج کے لئے جو پیٹنٹ دوائیں لوگ رکھ لیتے ہیں اور وقت ضرورت دردسر، بخار، اور نزلہ میں انہیں استعمال کرتے ہیں تو یہ جائز ہے۔ تو اس میں کسی بھی صاحب عقل کو کچھ غلط نظر نہیں آتا لیکن اگر کوئی بھی شخص ان دواؤں کو مختلف امراض میں بطور نسخہ لوگوں کو لکھ کر دینا شروع کردے تو تو نادانی کی بات ہے اور اس پر ڈاکٹروں کو بھی اعتراض ہوسکتا ہے۔ اسی طرح روحانی عملیات اگر اپنے گھر والوں کے لئے وقت ضرورت کر لئے جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر بغیر زکوٰۃ کے خدمت کا عام سلسلہ شروع کردیا جائے تو اس کو سمجھداری نہیں مانیں گے اور عاملین بھی اس کی مخالفت کریں گے اور اس میں کسی رجعت وغیرہ کا بھی ڈر رہے گا۔

روحانی عملیات سے متعلق مختلف باتیں

آپ کی خدمت میں کچھ سوال عرض کررہا ہوں ان کا جواب "روحانی مسائل نمبر" میں دیں تاکہ عام فائدہ ہو۔

(۱) "طلسماتی دنیا" کو شرک کی باتوں سے پاک کریں۔ اگست ۲۰۰۸ء کے شمارے میں صفحہ ۸۸ پر ابوالخیال فرضی صاحب نے جو غزل لکھی ہے اس کا یہ شعر

ترے قدموں پہ سر جھکا تا ہوں
میں نہیں جانتا خدا کیا ہے
(معاذ اللہ)

(۲) اس انٹرنیٹ کے دور میں روحانی ویب سائٹ کی بہت ضرورت ہے تاکہ ساری دنیا کو اللہ کی وحدانیت سے روشن کیا جاسکے۔ آج کئی ویب سائٹیں اسلام کی غلط تشریح کررہی ہیں اور کئی بار قرآن شریف کی آیتوں کی غلط تشریح کی گئی ہے۔

(۳) "تحفۃ العاملین" اپنے نام کی طرح عظیم الشان کتاب ثابت ہوئی مگر اسمیں اسماء حسنیٰ کی زکوٰۃ اور دعوت کو نظرانداز کردیا گیا۔ "طلسماتی دنیا" میں اسماء حسنیٰ کی زکوٰۃ اور دعوت پر تفصیلی مضمون شائع کریں تاکہ عام فائدہ ہو۔

(۴) "بسم اللہ کی عظمت وافادیت" کے صفحہ نمبر ۴۴ پر ایک سریع التاثیر عمل شائع کیا گیا ہے اس کی پوری تفصیل شائع ہے مگر اس کے دونوں نقوش شائع ہونے سے رہ گئے۔ آپ سے درخواست ہیکہ "طلسماتی دنیا" میں شائع کردیں۔

(۵) کیا پرہیز جلالی وجمالی میں دودھ پی سکتے ہیں۔؟

(۶) آج کے اس برق رفتار دور میں سب کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ روحانی عملیات کو باقاعدہ سر کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اپنی اصلاح واپنی ذات کے لئے عمل ووظیفہ کرنا چاہے تو اس کو بھی آپ اپنے شاگردوں میں شامل فرماتے ہیں کیونکہ پچھلے زمانہ میں پیر وغیرہ عام وخاص سب کی تربیت وہدایت کرتے تھے۔

(۷) "موکلات نمبر" صفحہ نمبر ۹۹ میں ابجد قمری با موکل کے آخیر میں آپ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص الف سے غین تک کسی حرف کا عمل پرہیز وشرائط کے ساتھ کرے تو پھر کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ کیا اس عمل میں وہ شخص بھی پورا کامیاب ہوسکتا ہے جس نے حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو اور کبھی کوئی عمل وغیرہ بھی نہ کیا ہو۔ کیا کوئی شخص الف اور غین دونوں حرف کا عمل ایک ساتھ کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائیں۔ اللہ حافظ۔

جواب

سب قارئین اس بات سے واقف ہیں کہ ابوالخیال فرضی طنزیہ مضامین لکھتے ہیں اور وہ ان ہی رگوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہیں جو کسی مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کی بات کو سمجھنے کے لئے کبھی کبھی بہت گہرائی میں جانا پڑتا ہے۔ اب یہی کہ

تیرے قدموں پہ سر جھکاتا ہوں
میں نہیں جانتا خدا کیا ہے

بلاشبہ ایک شرکیہ بات ہے لیکن مسلم معاشرے کے نہ جانے کتنے عاشق اپنے طرز عمل سے اس شعر کی ترجمانی کررہے ہیں۔ کسی کی محبوبہ کوئی عورت ہی ہے اور کسی کی محبوبہ دنیا اور دولت، اور کسی کی محبوبہ اقتدار کی کرسی یا کچھ اور ہے اور سبھی کا حال ایسا ہے کہ وہ اپنی محبوبہ کی خاطر خداوند تعالیٰ کو بھی نظر انداز کرنے میں لگے ہوئے ہیں جو یقیناً ایک غلط وطیرہ ہے اسی غلط وطیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابوالخیال فرضی نے اپنے ان تأثرات کا اظہار کیا جو عمل کی زبان سے کھلا شرک ہے اور یہ شرک پورے معاشرے میں پھیلا ہوا ہے۔

ابوالخیال فرضی کے مضامین بظاہر صرف ہنسانے کے لئے ہوتے ہیں لیکن ان مضامین کی ایک ایک سطر میں جو درد جو کرب اور جو اضطراب پوشیدہ ہوتا ہے آپ اس تک پہنچنے کی کوشش کریں اور اندازہ کریں کہ ہنس کر بات کرنے والا کیا کہنا چاہ رہا ہے اور معاشرہ کی کن خرابیوں کی طرف اشارہ کررہا ہے۔

(۲) ادارہ طلسماتی دنیا کا ایک ویب سائٹ کا ارادہ ہے دعا کیجئے کہ رب العلمین اس معاملے میں ہمیں کامیابی عطا کرے اسی کے بھروسے ہم روحانی خدمات انجام دے رہے ہیں اور اسی کے بھروسے ہم دنیا بھر میں روحانی خدمات کا ایک سلسلہ شروع کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ روحانی خدمات کا سہارا لے کر ہم اس دین اسلام کی ترجمانی کا فریضہ بھی انجام دیں جو دنیا میں الزامات اور تہمتوں کے نرغہ میں ہیں اور جس سے اور تو اور ہی ہیں مسلمانوں کا وہ طبقہ بھی بدگمان ہے جسے یورپ کی ہوا لگ گئی ہے۔

تحفۃ العالمین میں زکوٰۃ کے طریقے درج کردیئے گئے اور اسماء حسنیٰ کا مکمل بیان بھی اسمیں موجود ہے اس کے علاوہ اسماء حسنیٰ کے موکلین کے نام بھی کھول دیئے گئے۔ عاملین خود بھی اسماء حسنیٰ کا پروگرام تشریحات کی روشنی میں سیٹ کرسکتے ہیں اس کے علاوہ پچھلے سال کی روحانی تقویم میں بھی اسماء حسنیٰ کی زکوٰۃ کا طریقہ مع اسماء موکلین چھاپ دیا گیا تھا اور ۲۰۰۵ء کی روحانی تقویم بھی اس طریقے کو دوبارہ شائع کردیا گیا ہے۔ اور ہر ماہ منزل شرطین کی بھی نشان دہی کردی گئی ہے تاکہ اسماء حسنیٰ کی زکوٰۃ ادا کرنے والے طلباء کے لئے آسانی رہے اور انہیں زیادہ سوچنا نہ پڑے۔

(۴) وہ دونوں نقش یہ ہیں۔ ایک جانب یہ نقش بنے گا۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

اسی نقش کی دوسری جانب یہ نقش بنے گا۔

۱۰۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

باقی عمل کا طریقہ بسم اللہ کی عظمت وافادیت کے صفحہ ۴۴، ۴۵ پر

دیکھیں۔

(۵) پرہیز جلالی اور جمالی میں دودھ پی سکتے ہیں البتہ ترک حیوانات میں دودھ نہیں پی سکتے۔

(۶) **ہاشمی روحانی مرکز** کی طرف سے طلباء کی تعلیم وتربیت کا سلسلہ بذریعۂ مراسلت جاری ہے اور ملاقات ہونے پر جو ضروری ہدایات ہوتی ہیں وہ بھی طلباء کو کردی جاتی ہیں۔ ہم اس بات کی کوشش کررہے ہیں کہ روحانی عملیات کی لائن ایک باضابطہ لائن بن جائے تاکہ یہ سلسلہ جو جاہلوں کے قبضہ میں چلا گیا تھا پھر سے علماء اور صلحاء کے ہاتھوں میں آجائے اور اس روحانی راستے میں جگہ جگہ جو لٹیرے اور گمراہ کرنے والے دھونی رچائے بیٹھے ہیں ان سے بھی اللہ کے بندوں کو نجات ملے۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے فاضلین کی اچھی خاصی تعداد ہم سے تربیت حاصل کررہی ہے اس کے علاوہ کسی بھی مسلک کے لوگوں کے لئے تربیت کے یہ دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اور کسی بھی نقطہ نظر کے انسان کے لئے ہماری خدمات عام ہیں ہم مسلک ومشرب سے بالاتر ہوکر ان روحانی خدمات کو انجام دینے میں لگے ہوئے ہیں اور ہم اللہ کے بندوں سے یکساں محبت کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ آج کے دور میں مسلمانوں کے درمیان تفریق کرنا ہی سب سے بڑا گناہ ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے ہم اس گناہ سے محفوظ ہیں۔

(۷) کسی بھی باموکل عمل میں کامیاب ہونے کے لئے حروف تہجی کی زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بغیر اگر کسی باموکل عمل میں کامیابی مل جائے تو یہ صرف اتفاقی بات ہے اور یہ صرف اللہ کا فضل وکرم ہے اور اللہ کا فضل وکرم جس پر بھی ہوجائے وہ بغیر علم وعمل کے بھی سرخرو ہوجائے لیکن بالعموم اللہ کا فضل وکرم اسی پر ہوتا ہے جو اسباب وعلل کو پیش نظر رکھ کر کوئی جدوجہد کرے اور بالخصوص کسی پر بھی ہوسکتا ہے۔ سمجھداری اس میں ہے کہ بندہ اسباب کو اختیار کرکے بھی اللہ کے فضل وکرم کا انتظار کرے۔

اللہ سے مانگنے کا طریقہ

سوال از: محمد ایوب ——— بہار۔

میں اپنا دکھ تکلیف تو لکھنے میں شرم آتی ہے کیا لکھیں اپنی غریبی وتنگدستی اور بدنصیبی کا جس کا کوئی حد وانتہا سے باہر ہے۔ جو بھی کام کرتے ہیں نقصان ہوتا ہے ویسے ہم چمڑے کا کام کرتے ہیں خصی بکری اور بڑے کا بھی کچا چمڑہ۔ اس کاروبار کے لئے اللہ سے مانگنے کا طریقہ بتادیں، مہربانی ہوگی اس کے علاوہ اوقات سے زیادہ مقروض ہوگئے ہیں اگلی... سے میرا دنیا میں جینا بیکار ہے۔ زندگی اجیرن ہوگئی ہے۔ جو بھی فائدہ... ہے اس میں برکت نہیں ہے اس کے پہلے جون میں چمڑے میں بھی... ہے۔ تکلیف کی زیادہ داستان کہاں تک لکھیں۔ آپ صرف میرے... اسم اعظم بتادیں۔ جس کے ذریعہ ہم اپنے رب سے بھیک مانگتے رہیں ویسے ہم اپنے طرف سے اسم یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ۱۱۱ مرتبہ... پڑھتے ہیں، میرے نام کا بھی ٹوٹل عدد ۱۱۱ ہوتا ہے۔ مفرد عدد تین ہے... کے علاوہ "یا وکیل، یا اللہ ہے۔ اس میں جو میرے نام کے موافق ہو آپ اشارہ کریں گے اور ہم دیوبند کسی حالت میں آدینگے آپ سے ملاقات کے لئے بہت سی باتیں کرنا ہے۔ اور زائچہ بھی بنوانا ہے۔

ایک بات اور میرے لئے کونسا کام بہتر راس آوے گا۔ جس کے ساتھ کام کرتا ہوتا ہے تو ۴ اور ۸ کا انسان ملتا ہے۔ عدد کے ٹکراؤ سے بچنے کا بھی دعاء ضرور لکھنے کی تکلیف کریں گے۔

میرا پورا نام محمد ایوب ہے۔ تین لڑکے ایک لڑکی ہے۔ تاریخ پیدائش معلوم نہیں ہے۔ سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ اہلیہ کا نام شاہین طلعت ہے۔ میری ماں کا نام زیب النساء عرف لال بی بی ہے۔

میرے لئے کونسا پتھر راس آوے گا یہ بھی لکھ دیں۔ دوسری بدنصیبی یہ ہے کہ میری اہلیہ کو LAPRACY بھی ہے جوکہ پیر کی انگلی کٹ کر گررہا ہے دوا تو کھارہی ہے۔ اس دوا پر کچھ پڑھنے کا بتادیں گے مہربانی ہوگی۔ خط کا جواب بھی دیں اور اگلے شمارے میں شائع کردیں گے کیونکہ میرے نام کا جو بھی پڑھیں گے ان کو فائدہ ہوگا انشاء اللہ۔

میں اپنی تکلیف کو کتنا برداشت کروں برداشت کی کوئی انتہا ہوتی ہے۔ ہر طرف سے میری بےعزتی، ذلیلی ہوتا رہتا ہے۔ بہت طبیعت گھبراتا ہے۔ اسی وجہ سے آج خط لکھا ہے بے چینی میں، ویسے بڑا لڑکا B.I.T کرلیا ہے دہلی میں تین سال کا کورس تھا۔ اب کام میں لگ گیا ہے۔ پانچ مہینے کا Training ہے۔ اس کے بعد تنخواہ دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ براہ کرم آپ اس خط کا جواب جلد دینے کی زحمت کریں گے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس دنیا میں اور آخرت میں۔

ایک بات اور، آپ میرے لئے اپنے رب سے پورے اخلاص کے ساتھ دعا کردیں ہوسکتا ہے آپ کی دعا سے میری ساری پریشانی اللہ دفع کردے انشاء اللہ۔

جواب

اگر آپ کا زائچہ بنوانے کا ارادہ ہے تو آپ زائچہ بنوالیں اسی میں سب تفصیلات آجائیں گی۔ پھر اس زائچہ کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کے اقدامات کریں۔انشاء اللہ صحیح طور سے اپنے اقدام اٹھائیں گے تو کامیابیوں کی منزلوں تک ضرور پہنچیں گے۔

آپ اسم اعظم معلوم کرنا چاہتے ہیں محض اس لئے تا کہ اس کے ذریعہ اپنے رب سے کچھ مانگ سکیں تو بے شک اسم اعظم کا سہارا لے کر جب بھی دعا کی جاتی ہے تو دعا قبول ہوجاتی ہے اس لئے دور اندیش قسم کے لوگ اللہ کے ان صفاتی ناموں کے ذریعہ دعائیں کرتے ہیں جو ان کے لئے اسم اعظم کی حیثیت رکھتے ہیں جیسے آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے۔ جسے آپ کو روزانہ ۱۲۹ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔اگر عشاء کے بعد پڑھ کر دعا کریں تو بہتر ہوگا۔ بعض بزرگوں کی رائے یہ ہے کہ دل کی تڑپ کے ساتھ جب اللہ کا کوئی بھی نام پکارا جاتا ہے وہی اس کے لئے اسم اعظم کا درجہ رکھتا ہے آپ بھی عاجزی اور اضطراری کی کیفیت کے ساتھ اپنے رب کے سامنے اپنا دامن پھیلائیں اور یہ یقین بھی دل میں رکھیں کہ اللہ کا دربار وہ دربار ہے کہ اگر یہاں سے محرومی ہوگئی تو پھر کسی دربار سے کچھ ملنے والا نہیں اور اگر اس دربار میں آپ کو عطا کرنے کا فیصلہ ہوگیا تو دنیا بھر کے تمام درباروں کی مخالفت سے بھی آپ محروم رہنے والے نہیں ۔ جب یہ یقین آپکے دل میں جاگزیں ہوگا تو آنکھ سے آنسو بھی خود بخود ٹپک پڑیں گے اور دل میں اضطرار و بے قراری کا ماحول خود بن جائے گا۔آپ اپنے رب سے ازراہ بندگی یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بارالٰہا! اگر تیرے دربار سے میں محروم ہوگیا تو پھر میں کس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اور کس سے فریاد کروں گا تو ہی میرا مالک ہے تو ہی میرا رازق ہے اور تو ہی مجھ پر اپنے کرم کی بارشیں کرسکتا ہے۔اس طرح کے الفاظ جو خود بخود آپکی زبان سے رواں دواں ہوں گے بس وہی الفاظ ہی اسم اعظم کا درجہ رکھیں گے اور اللہ کی رحمت جوش میں آجائے گی۔

ایک فقیر جب کسی کنجوس کے دروازے پر پہنچتا ہے تو وہاں سے بھی وہ کچھ نہ کچھ وصول کرلیتا ہے۔ اللہ کا دربار تو ایک سخی اور کریم کا دربار ہے اگر کوئی اس دربار سے بھی محروم رہ جاتا ہے تو اس میں اسی بندے کی کوتاہی ہے ورنہ درِ خدا سے کسے کیا نہیں ملتا۔ اللہ تو خود ہی اپنی زبان سے یہ فرماتا ہے کہ مجھ سے مانگو میں عطا کروں گا۔ مجھے پکارو میں جواب دوں گا اور میرا دروازہ کھٹکھٹاؤ میں اپنی رحمتوں کی بارشیں تم پر برساؤں گا۔ جب خدا سچا ہے جب وہ وعدہ خلافی کا عادی نہیں ہے جب وہ غفور رحیم بھی اور معطی و مغنی بھی ہے پھر اس کے دربار سے کوئی بندہ محروم کیوں ہوتا ہے اور اگر ہوتا بھی ہے تو اس میں اسی کا قصور ہے اسی کی غلطی ہے یا تو وہ یقین کے ساتھ نہیں مانگتا یا پھر اس سے مانگنے کا طریقہ ہی نہیں آتا۔

آپ کسی بھی رات کو عشاء کی نماز کے بعد "یاسمیع" ۱۸۰ مرتبہ اور "یامجیب" ۵۵ مرتبہ پڑھنے کے بعد اپنے دائیں بازو کی ہتھیلی پر "یاسمیع" اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر "یامجیب" لکھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد اپنے اللہ سے دعا کریں انشاء اللہ قبول ہوگی۔اسی طرح بوقت تہجد جو دعا کی جائے گی وہ قبول ہوگی اور امام جمعہ کے دن جب دو خطبوں کے درمیان بیٹھتا ہے چند سکینڈ کے لئے تب بھی دعا قبول ہوتی ہے۔اس طرح بھی اپنے رب سے مانگ کر دیکھیں انشاء اللہ آپکی جھولی بھر جائے گی۔

اپنی اہلیہ کو روزانہ سورۂ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں۔ انشاء اللہ انہیں شفاء نصیب ہوگی اور اس نقش کو کسی عامل سے لکھوا کر ان کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

آپ پنا ۴ رتی کا ۴ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لیں۔ انشاء اللہ آپ کو راس آئے گا۔

زندگی کی ابتلائیں

سوال از: (نام مخفی) ———— پٹنہ بہار۔

آپ کے رسالے ہمیں برابر ملتے رہتے ہیں۔ میں ہر ماہ "آفتاب بک ڈپو" سبزی باغ پٹنہ سے خرید کر لاتا ہوں۔ اسکے پڑھنے سے معلومات میں کافی اضافہ ہو رہا ہے۔ خدا آپ کا مقام اونچا کرے۔

امید ہے کہ آپ فضل اللہ تعالیٰ بخیر ہوں گے۔ میں آپ کا رسالہ "طلسماتی دنیا" ۲۰۰۲ء سے پڑھ رہا ہوں جس طرح آپ خدمت خلق کررہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی محنت قبول فرمائے۔ آمین۔ اور اللہ رب

العزت سے دعا ہے کہ وہ آپ کے علم میں اور اضافہ کرے اور آپ زیادہ سے زیادہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرسکیں۔

محترم آج میں بھی آپ کے پاس پریشانیاں لے کر حاضر ہوا ہوں، امید ہے کہ آپ میرے مسائل پر غور فرمائیں گے اور مجھے اپنا قیمتی صلاح سے نوازیں گے اور قریبی شمارے میں جواب شائع کریں گے۔

میں تقریباً ۱۸ ماہ سے پریشانی میں مبتلا ہوں۔ میں ۵ر جون ۲۰۰۲ء کو ایک مکان بنانے کے لائق زمین خریدا ہوں جس میں تقریباً بیس درخت شیشم کا لگا ہوا ہے اور روڈ سے سٹے ہیں۔ اور روڈ سے کافی نیچا ہے۔ برسات کے دنوں میں پانی جمار رہتا ہے۔ زمین خریداری کے تقریباً ایک سال بعد اپنی بہن (.........) کی شادی کا رشتہ بغل ہی کے گاؤں کے (.....) نام کے شخص سے طے ہوچکا تھا اور دن بھی مقرر ۲۹ر ستمبر ۲۰۰۲ء کو ہوچکا تھا۔ لیکن اس بیچ گاؤں کے ہی نامعلوم شخص نے فون کر کے رشتہ کو کاٹ دیا۔ فون کرنے کا شک ہمارے گھر کے ٹھیک پچھم اور اُتر کے کونے پر اس کا گھر ہے جس کا نام (...........) ہے اس سے جھگڑا بھی ہوا۔ شادی کا رشتہ ختم ہونے کے بعد پھر میں دوسری جگہ اپنی بہن (.....) کی شادی کا رشتہ (..........) نام کے لڑکے سے طے کردیا اور دن بھی مقرر ہوگیا۔ اسی بیچ ۲۲ر فروری ۲۰۰۳ء بروز اتوار کی رات میں میرے دکان میں چوری ہوگئی۔ یہ دکان میرے گھر کے سامنے جانب پورب طرف ہے اور روڈ کے اس پار ہے۔ میں ایک ہی دکان میں سونا چاندی کے زیور، گھڑی کی بکری اور مرمت کا کام اور ہومیوپیتھک دوا بھی بکری کرتا تھا۔ چوروں نے پیچھے کے دروازے سے تالا کاٹ کر اور دکان میں پڑے الماری کو توڑ کر سارے زیورات اور گھڑی اور نقد روپے چوری کر لے گئے اور تھوڑا سی بھنک ہم لوگوں کو نہ ہوئی۔ سویرے جب دکان کھولتے ہیں تب پتہ چلتا ہے کہ چوری ہوگئی۔ چوری کے بعد سے میں بہت پریشان رہ رہا ہوں۔ چوری کے بعد میری بہن کی شادی طے شدہ سے ہوگئی۔ چوری کے تین ماہ بعد چوری کا سراغ ملا۔ سراغ سے یہی پتہ چلا کہ کچھ تو پڑوسی کے لوگ ہیں اور زیادہ تر دوستوں میں سے ہی ہیں۔ پتہ چلنے کے بعد میں اور زیادہ پریشان ہوں۔ یہ سارے کے سارے لوگ کیسے چوری کرنے کے لئے متحد ہوگئے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کہیں کسی نے جادو ٹونا کر کے تو یہ کام نہیں کروایا ہے۔ سراغ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ میرے گھر کے دکھن جانب والے مکان میں تین بھائی ساتھ ہیں اور ایک بھائی الگ ہے۔ یہ لوگ چوری کے بعد سے جھگڑا کرنے پر بھی آمادہ رہتے ہیں۔ کئی بار جھگڑا بھی کرچکے ہیں۔ لیکن میں ابھی تک صبر سے کام لے رہا ہوں۔ میرا ایک کپڑا کا دکان ہے اس پر میرا بھائی بیٹھتا ہے۔ مجھے ہمیشہ ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں پھر دوبارہ کچھ کر نہ بیٹھے۔ جو بھی میرے ساتھ واقعہ ہوا ہے اسے میں کھول کر بیان کردینا چاہتا ہوں۔

میرے گھر جانب پچھم اور شمال کے کونے پر ایک شخص کا مکان ہے اس کی ایک بیٹی ہے اور میرا ایک بھائی ہے وہ شخص چاہتا ہے کہ وہ میرے بھائی سے اپنی لڑکی کا رشتہ کرے اور وہ پڑھا کر میرے بھائی کو کھلا دیا ہے۔ ایسا مجھے لگتا ہے۔ ایک بار اس نے مجھ سے تذکرہ بھی شادی کے متعلق کیا تھا لیکن میں انکار کردیا ہوں۔ لڑکی کا باپ شرابی ہے اس لئے ہم لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور شادی نہیں ہونے دینا چاہتا ہوں۔ ایک سال ہوگیا ہے میرا بھائی کو پانی جہاز پر نوکری ہوگیا ہے اور وہ ٹینکر جہاز پر ہے اور کھاڑی دیس میں جہاز چل رہا ہے۔ ابھی فی الحال ممبئی آچکا ہے ممبئی آنے کے بعد فون سے سب کچھ میں اس کو آگاہ کردیا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ وہ ابھی گھر نہ آئے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں آنے پر کوئی الجھن نہ پیدا ہوجائے۔

حضرت میں جھگڑا کرنے سے بہت دور رہنا چاہتا ہوں۔ میرے پاس اتنی طاقت نہیں کہ میں ان سارے لوگوں سے مقابلہ کرسکوں۔ میرے یہاں چوری کے بعد سے ان لوگوں نے ایک گروہ بنالیا ہے۔ آئے دن کہیں نہ کہیں یہ لوگ چوری کررہے ہیں۔ اس سے پورے گاؤں میں افراتفری ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ پریشانی سے نجات کا حل بتائیں۔ مندرجہ بالا باتوں اور مندرجہ ذیل باتوں کو دھیان میں رکھ کر عمل کی اجازت دیں۔

(۱) دشمنوں کو تباہ، منتشر و پامال کرنے کا کوئی عمل بتائیں اور ساتھ ساتھ عمل کا دن اور وقت بھی بتائیں۔ میرے بھائی کی حفاظت کے لئے کہ وہ پڑوسی کی بیٹی سے شادی نہ کرے کوئی عمل بتائیں۔

(۲) میں دکان پھر سے چالو کروں اس میں ترقی و برکت کا کوئی عمل بتائیں۔

(۳) چوری کے بعد سے میرا صحت بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ بہت پریشانی میں ہوں۔ بہت ڈر لگتا ہے۔ میرے پیر کے نیچے ایڑی میں بہت درد رہتا ہے جس سے چلنے میں بہت پریشانی ہوتی ہے۔ پیٹ میں قبض رہتا ہے۔ دوا کھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ اس کے لئے کوئی عمل بتائیں۔

(۴) آپ کے رسالے "طلسماتی دنیا" ماہ جون ۲۰۰۴ء میں چور اور چوری کے متعلق بہت سارے عملیات کے طریقے بتائے گئے ہیں۔لیکن بہت کر کے دیکھا ہوں کچھ نہیں ہوتا ہے۔عمل کیسے کارگر ہوگا اس طریقے کو بتائیں اور سارے قارئین کو اس کی اجازت دیں۔

(۵) میرے نام کا مفرد عدد کتنا ہوگا اور مجھے کونسا نگینہ راس آئے گا وہ بھی بتائیں۔کیونکہ میں ایک جگہ دکھا چکا ہوں انہوں نے میرے نام کا مفرد عدد پانچ بتائے ہیں۔اور نگینہ ٹوپاز شہادت کی انگلی میں اور ہرا عقیق سب سے چھوٹی انگلی میں پہننے کے لئے بتائیں ہیں۔

(۶) نام کے مفرد عدد نکالنے میں "محمد" کا بھی مفرد عدد نام کے مقرر عدد میں جوڑا جائے گا جیسے محمد.............تو کیا "محمد" کا مفرد عدد بھی جوڑا جائے گا۔واضح کر کے بتائیں۔لہٰذا حضرت سے گزارش ہے کہ مجھ مظلوم کی باتوں کو دھیان میں رکھ کر اس مظلوم کی رہنمائی کر دیں۔کیونکہ مجھے روحانی عمل پر پورا بھروسہ ہے۔میں ٹوٹی پھوٹی زبان میں آپ کے پاس خط لکھ رہا ہوں۔اگر کوئی غلطی ہوئی ہو تو معاف کریں گے اور جتنا جلد ہو سکے اس خط کا جواب دیں گے۔میں بے صبری سے انتظار کروں گا اور رسالہ "طلسماتی دنیا" میں نام مخفی رکھیں گے اور قریبی شمارے میں جواب شائع کر کے مشکور کریں۔عین نوازش ہوگی۔

جب دشمن اریب قریب کے ہوں تو بہت مشکل ہوتی ہے اور ان کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں سے محفوظ رہنا بھی بہت دشوار ہوتا ہے۔تاہم انسان کو اللہ پر بھروسہ زیادہ کرنا چاہئے اور اپنی ہر ممکن احتیاط کرنی چاہئے آپ گھر کے ہر فرد کو اس بات کی تاکید کر دیں کہ وہ "یاسلام یاحفیظ" روزانہ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں اور آپ بھی اس وظیفہ کا ورد رکھیں۔اس سے آپ کی اور آپ کے اسباب وسامان کی انشاءاللہ حفاظت رہے گی۔

دشمنوں کو منتشر اور پراگندہ کرنے کے لئے روزانہ "یامنتقم" ۳۱۴ مرتبہ قبلے کی طرف پشت کر کے پڑھیں اور اگر کھڑے ہو کر پڑھیں تو بہتر ہے اس کے عمل کو پڑھتے وقت اپنے سب دشمنوں کا تصور اور ان کے انتشار واضطراب کا تصور رکھیں۔کسی قدر اپنی شکل غصے والی بنالیں اور اگر اس عمل کے وقت اپنے منہ میں موم چنے کے برابر رکھ لیں تو افضل ہے اس کے بعد اس موم کو کسی پرانی قبر میں دبادیں۔اگر اس عمل کو لگاتار ۱۳ دن تک کریں تو روزانہ موم بدلتے رہیں۔ان سب موم کے دانوں کو روزانہ یا سب کو ایک ساتھ کسی پرانی قبر میں دبادیں۔اس عمل کے آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں۔

اپنے بھائی کی حفاظت کے لئے معوذتین قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کو ۱۴ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اپنے بھائی کو وقتاً فوقتاً پلاتے رہیں انشاءاللہ وہ محفوظ رہیں گے اور کوئی شخص ان کو بہکانے پر قادر نہیں ہو سکے گا۔

آپ اپنی دکان اور کاروبار کی ترقی کے لئے سورۂ یٰسین روزانہ ایک بار تلاوت کریں اور ہر مبین پر "یاواسع" ۱۳۷ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔انشاءاللہ کاروبار میں وسعت پیدا ہوگی اور خیر وبرکت بھی خوب ہوگی۔

اپنی تندرستی کی بحالی کے لئے اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔

۷۸۶

۳۲	۳۵	۳۹	۲۵
۳۸	۲۶	۳۱	۳۶
۲۷	۴۱	۳۳	۳۰
۳۴	۲۹	۲۸	۴۰

آپ کے نام کا مفرد عدد پانچ نہیں بلکہ تین ہے اور نام کے عدد نکالتے وقت احمد اور محمد وغیرہ کے اعداد شامل کئے جاتے ہیں۔

آپ کو یاقوت انشاءاللہ راس آئے گا۔اس کو شہادت کی انگلی میں سات گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لیں۔

گھر میں نماز اور تلاوت قرآن کی پابندی رکھیں۔اور روزانہ دستک دے کر سو یا کریں۔

دستک کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ چاروں قل سات مرتبہ "یارقیب" پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے تین مرتبہ تالیاں بجادیا کریں۔انشاءاللہ چوری اور رہزنی سے حفاظت رہے گی۔اور چور لوگ چوری کا منصوبہ بنا کر بھی چوری کرنے سے باز رہیں گے اور ان پر آپ کا رعب اور دبدبہ قائم رہے گا۔اس کے علاوہ مذکورہ عمل سے ان میں پھوٹ بھی پڑ جائے گی اور انتشار واختلاف کا شکار ہو کر خود ہی سب کی نظروں میں ذلیل وخوار ہو جائیں گے۔

روحانی عملیات سے متعلق سوال در سوال

سوال از: شارق انصاری ــــــــ کانپور۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اس سے قبل میں تین خطوط روانہ کر چکا ہوں ایک خط کے جواب سے تشفی استفادہ ہوا شکریہ۔ اب یہ چوتھا خط روانہ کر رہا ہوں آپ نے مسائل نمبر اور روحانی ڈاک نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا ہے اللہ رب العزت آپ کو صحت اور تندرستی عطا فرمائیں آپ کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب و کامران فرمائیں آمین۔ اس دور جہاں میں عملیات کے کام کو اتنا مشکوک کر دیا ہے کہ اللہ کی پناہ، دعا اور تعویذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ دعا بھی اللہ ہی سے کی جاتی ہے اور تعویذات اللہ کے کلام کے حروف واعداد سے تیار کئے جاتے ہیں پھر بھی لوگوں کی ذہانت اتنی کم علمی کا سبب بن چکی ہے کہ لوگ اس کے برے نتائج ثابت کر کے عملیات کا بیڑا غرق کئے ہوئے ہیں اور کچھ عاملین حضرات نے بھی جو عملیات کا غلط استعمال کر کے لوگوں کو اللہ سے مخاطب ہونے سے ہٹا دیا ہے خدا ہم سب کو ہر نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اس دور جہالت سے اجتناب عطا فرمائیں آمین۔

دریافت طلب بات یہ ہے کہ اگر ہم ترقی روزگار کا عمل کر رہے ہیں اور اوج شمس میں کرنا ہے وقت ۱۱ر جولائی ۴ بج کر ۴۱ منٹ صبح تا ۱۲ر جولائی ۵ بج کر ۵۰ منٹ شام تک ہے۔ ماہ منقلب سرطان کا ہے۔ ہر ایک برج دن اور رات سے متعلق ہے جب کہ منقلب ماہ غیر مبارک مانے جاتے ہیں، ہم رات کو عمل برج کے مطابق کر رہے ہیں کیونکہ برج سرطان رات سے متعلق ہے اب سعد ساعت کو تلاش کیا تو یہ بات کیسے معلوم کریں گے کہ رات کی جو ساعتیں چل رہی ہیں وہ سعد ہیں یا نحس؟ (تقویم سے ہم اصل ساعت تو معلوم کر لیتے ہیں)

نمبر۲: اتوار کے دن کا عمل ہے دن شمس کا ہے اگر ہم شمس کے روز اور زحل کی ساعت میں عمل کریں تو عمل باطل ہو جائے گا یا کارآمد رہے گا؟

نمبر۳: مطلب معلوم کرنا یہ ہے کہ اوج شمس کا عمل کا وقت ۴ بج کر ۴۱ منٹ صبح تا ۱۰ بج کر ۵۰ منٹ شام تک ہی دیا ہے، برج سرطان جو رات کے عمل سے متعلق ہے تو پھر کیا کرنا ہوگا۔ کواکب میں دوستی اور دشمنی بھی ہے اگر ہم شمس کے دن اور زحل کی ساعت میں عمل کریں تو اثر پذیری کا عالم کیا ہوگا۔ برائے مہربانی کے نتائج عمل سے آگاہ کریں۔

نوٹ: شمس کو زہرہ سے زحل سے دشمنی ہے (یہ وقت صرف دن تک کا یہی ہے قوائد کے حساب سے ایک برج رات سے متعلق ہے اور ایک دن سے جبکہ سرطان برج رات سے تعلق ہے یہ عمل کیسے ہوگا قواعد سے تشریح فرمائیں مہربانی ہوگی۔

نمبر۴: طالع میرا عقرب ہے ماہ منقلب سرطان یا طالع میرا اسد ماہ ذوجسدین مؤنث آبی حوت یہ عمل رات کا ہے ان میں باہم دوست زیادہ دشمنی ہے تو ان اعمال کو کن قواعد کے ڈھنگ سے کیا جائے۔ کوئی مثال عمل سے پوری تشریح فرما کر جواب سے متفق فرمائیں شکریہ۔

بازار میں مختلف قسم کی عملیات کی کتابیں نظر آتی ہیں یہ کتابیں قواعد سے ادھوری ہی رہتی ہیں جس کو ایک عام آدمی پڑھ کر عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے اور اس قسم کی کتابوں کو پڑھ کر عملیات میں قدم رکھنے والے انسانوں کے دماغ ماؤف ہو جاتے ہیں۔

نمبر۵: حروف نورانی کو اگر آتشی نقش میں نہ پُر کر کے آبی، خاکی، بادی کی چال سے پُر کریں تو یہ غلط ہے یا صحیح۔ اسی طرح حروف ظلماتی کو خاکی چال سے نہ پُر کر کے آتشی چال سے پُر کر دیں تو کیا نتیجہ ہوگا؟

نمبر۶: اس طرح حروف نورانی کے حروف نہ لکھ کر حروف نورانی کے کلمات بنا کر تحریر کریں یا پھر حروف نورانی اور نام مع والدہ کے جو امتزاج دیا ہے ان کے کلمات یا حروف نقش کے اردگرد تحریر کر دیں۔

نمبر۷: اس طرح حروف نورانی مقصد مع والدہ کے امتزاج سے جو حروف برآمد ہوئے ہیں ان کو ان حرفوں کو کلمات یا حرفوں سے نقش نورانی کے اردگرد کر دیں یا جو نقش مربع کا عمل تقویم میں صفحہ نمبر ۲۳۶ پر دیا اس مربع کے اردگرد لکھ دیں، بجائے نقش نورانی کے اردگرد لکھنے کے۔

نمبر۸: سیارے رجعت میں کب اور کیسے آتے ہیں کس کا ستارہ رجعت میں ہیں کس کا ستارہ استقامت میں ہے اس کا علم کیسے ہوجاتا ہے؟ برائے مہربانی کے تحریر فرمائیں شکریہ ہوگا۔

نمبر۹: آپ کی مفصل عملیات کی فنی کتاب تحفۃ العاملین کا انتظار ہی رہا۔ شاید اس کتاب میں ہمارے ذہن میں ابھرنے والے مختلف سوالات کا حل نکل آئے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کتاب کو بھرپور کامیابی اور کامرانی سے نوازے اور اس کتاب کو اس دور جہاں میں ایک اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ اچھا رکھے اور آپ کے جسمانی ضعف کو دور کر کے ایک عظیم جسمانی قوت عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

نمبر۱۰: اگر کوئی شخص شادی کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ اتنا عشق محبت میں چور ہوگیا کہ وہ اپنے والدین اور بھائی بہن کی محبت کو بھول چکا ہو صرف اپنی بیوی کا غلام ہوگیا اور وہ اسی کا فرماں بردار بن گیا بیوی نے شوہر کو اپنے تابع کرلیا ہو تو اس شخص کا دل سرد کرنے کے لئے اور عشق محبت کو دور کرنے کیلئے کونسا عمل کارآمد ہوگا۔ وظیفہ اور نقش مع ساعت کے تحریر فرمادیں۔

نمبر۱۱: اعمال شر میں نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر اور کالے کپڑے میں پیک کرکے عمل کیا جاتا ہے۔ مثال: کسی شخص کے اوپر اثرات بدظاہر ہو تو موافق آیت اور اسم الٰہی کا نقش بنا کر دیا جاتا ہے اثرات بد کو دور کرنے کے لئے موافق آیت اور اسم الٰہی کون دوسے ہیں اور اس عمل اور نقش کو کس ساعت میں لکھنا اور پڑھنا چاہئے۔

نمبر۱۲: اعمال خیر کے لئے سعد ساعت اور نقش زعفران اور گلاب سے لکھے جاتے ہیں بیماری کو دور کرنے کے لئے اگر نقش لکھا جائے تو یہ عمل اعمال شر میں لکھا جائے گا یا اعمال خیر میں کیونکہ بیمار شخص میں شر موجود ہے جس کی وجہ سے وہ بیمار رہتا ہے۔ بیماری کو دور کرنے کے لئے ساعت عطارد یا مریخ کے دن، مریخ کی ساعت کارآمد ہے۔ ''طلسماتی دنیا'' ہم یہ نہیں سمجھ پارہے ہیں کہ بیماری کو دور کرنے کے لئے یہ عمل اعمال شر میں گنا جائے گا یا اعمال خیر میں جب اعمال شر اور خیر کی سمجھ نہ ہوگی تو سیاہی، کپڑا اور قلم ساعت کس طرح منتخب کروں گا یہی وضاحت چاہتا ہوں۔

مثال: رزق کی فراوانی کے لئے نقش ہری پینسل یا زعفران اور گلاب سے محلول کرکے لکھا جاتا ہے اور ساعت شمس، مشتری کارآمد ہے ''طلسماتی دنیا'' (یہ عمل تو خیر کا ہے)

(i) علاج معالجہ کیلئے شمس، مشتری، مریخ کی ساعت کارآمد ہوتی ہیں ''طلسماتی دنیا'' (یہ عمل خیر کا ہے یا شر کا)

(ii) بیماری کو دور کرنے کے لئے عمل کریں تو اعمال خیر سمجھ کر کریں یا اعمال شر کے تمام لوازمات ملحوظ کرکے عمل کریں۔ خط مختصر لکھنا چاہتا ہوں لیکن طویل ہوجاتا نہ جانے کیوں؟

جواب

ہماری طرف سے شرط تو یہ ہے کہ ایک وقت میں تین سوالوں سے زیادہ نہ کئے جائیں اور اگر کوئی کرتا بھی ہے تو ہم اس کے تین سوالوں کا جواب دیتے ہیں اور باقی سوالوں کو رد کردیتے ہیں لیکن روحانی مسائل نمبر میں چونکہ عوام کی الجھنوں کا حل ہمیں پیش کرنا ہے اس لئے اس نمبر کی حد تک تین سوالوں کی قید ہم نے ہٹادی ہے اور کوئی سائل کتنے بھی سوال کرلے اس کے سبھی سوالوں کا جواب ہمیں دینا ہے چنانچہ آپ دیکھ لیجئے کہ آپ کے ۱۲ سوالوں کا جواب ہم دے رہے ہیں آپ اپنے سوالوں کے جوابات بالترتیب پڑھ لیجئے۔

(۱) اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کچھ لوگ روحانی عملیات کی مخالفت میں رطب اللسان ہیں اور وہ اس پاکیزہ سلسلے کو کفر وشرک سے جوڑنے کی مذموم کوشش بھی کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کی کوشش کبھی بارآور ثابت نہیں ہوسکتی کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت روحانی عملیات کی قائل ہے اور روحانی عملیات کے ذریعہ دین کی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری ہے جو صرف اندھوں کو نظر نہیں آتا باقی سب آنکھ والے اسے دیکھتے ہیں اور اس کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں اور اسے روحانی طور پر محسوس بھی کرتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی تعویذ گنڈوں کی مخالفت کو اپنا فریضہ سمجھ لیتے ہیں جو نئے نئے دینداری میں داخل ہوئے ہوں اور جنہیں صحیح معنوں میں توحید وسنت کا علم نہ ہو ایسے لوگ خود کو متقی اور پرہیزگار ثابت کرنے کیلئے اپنے گھروں کی عورتوں پر اپنا رعب جماتے ہیں اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت اس طرح کرتے ہیں جیسے ان کی مخالفت کرنا دین اسلام کا کوئی جزو ہو ایسے ہی لوگ محفلوں اور مجلسوں میں خود کو دین اسلام کا چودھری ثابت کرنے کے لئے تعویذوں کی مخالفت شروع کردیتے ہیں اور اس طرح دندناتے ہیں جیسے انہوں نے پورا دین گھول کر پی لیا ہو حالانکہ انہیں دین اسلام کی ابجد کی بھی خبر نہیں۔ لیکن اس طرح کے تمام لوگ صرف غل غپاڑہ کرسکتے ہیں اور اس طرح کے غل غپاڑوں سے کوئی فائدہ حاصل ہونے والا نہیں۔ امت کے اساطین نے روحانی عملیات کو اہمیت دی ہے۔ بیسویں صدی کے بزرگوں میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ جیسے عظیم الشان بزرگوں نے نہ صرف یہ کہ تعویذ گنڈوں کو جائز قرار دیا ہے بلکہ مختلف کتب اس موضوع پر لکھی ہیں علاوہ ازیں دوسرے طبقات میں جماعت اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے بھی رسائل ومسائل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تعویذ گنڈوں کو جائز بتایا ہے۔ بریلوی حضرات کے پیشوا حضرت مولانا احمد رضا خاںؒ نے بھی نہ صرف اس سلسلے کی توثیق کی ہے بلکہ انہوں نے بھی اس موضوع پر کافی کچھ لکھا ہے ان سب کی رائے اور کتب کو نظر انداز کرکے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ

مخالفت کرنے والا یا تو ناواقف دین ہے یا پھر خود کو نمایاں کرنے کی وجہ سے زبان چلا رہا ہے اور ایسے لوگوں کی بات کا نوٹس لینا بھی غلط ہے۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے جب ان کی اپنی کوئی اہمیت نہیں تو ان کی بات کو بھی اہم نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تعویذ گنڈوں کے راستوں سے بے شمار لوگوں نے اللہ کے بندوں کو لوٹا کھسوٹا ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ سیکڑوں لوگ جو روحانی عملیات کی الف بے کا علم بھی نہیں رکھتے وہ اس لائن کے ذریعہ عوام کا الو بنا رہے ہیں اور مکمل جاہل ہونے کے باوجود خود کو "بابا" اور "پیر جی" ثابت کر رہے ہیں۔ بیشک ان لوگوں کی مخالفت ہونی چاہئے لیکن ان کی مخالفت کے بجائے روحانی عملیات کے سلسلے ہی کو ناجائز قرار دے دینا یا اس کو شرک سے تعبیر کرنا نہ صرف کوری جہالت ہے بلکہ کھلا ہوا ظلم و ستم بھی ہے۔

کوئی بھی برج دن یا رات سے متعلق نہیں ہے البتہ بعض برج مثبت ہوتے ہیں اور بعض منقلب۔ عمل اگر مثبت ہو تو اس کو مثبت برج میں کرنا چاہئے اور اگر عمل منفی ہو تو اس کو منقلب برج میں کرنا چاہئے۔ کسی بھی تقویم کے ذریعہ دن رات کی ۲۴ ساعتوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ ساعت کس ستارے کی ہے۔ تقویم سے صرف پہلی ساعت کا اندازہ نہیں بلکہ دن رات کی ۲۴ ساعتوں کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ اور روحانی تقویم کے ذریعہ آپ کو اس بات کا بھی اندازہ ہوجائے گا کہ کونسی ساعت سعید ہے اور کونسی منحوس۔

(۲) اتوار کے دن شمس ستارے کی حکومت ہوتی ہے اس دن وہ عمل جو شمس ستارے سے متعلق ہوتے ہیں وہ بے شک بہت جلد اثر پذیر ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسری ساعتوں کا اثر اس دن باقی نہیں رہتا ہر ساعت اپنی اپنی جگہ کارآمد اور مؤثر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر شمس کی ساعت میں کاروبار کی ترقی کے عمل کئے جاتے ہیں اور زحل اور مریخ کی ساعتوں میں کاروبار کی تباہی کے عمل ہوتے ہیں اگر کوئی عامل اتوار کے دن مریخ کی ساعت میں کوئی منفی عمل کرے اور کسی کو تباہ کرنے کا عمل کرے تو وہ کارگر رہے گا۔ کیونکہ وہ ایک منحوس ساعت میں کیا جا رہا ہے۔

(۳) ہم عرض کر چکے ہیں کہ برج کے معاملے میں دن اور رات کی کوئی قید نہیں ہے کسی بھی برج میں کوئی بھی عمل کیا جاسکتا ہے مثلاً برج سرطان کا دائرہ حکومت ۲۲ رجون سے ۲۳ رجولائی تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اس دوران خواہ آپ رات کو عمل کریں خواہ دن میں، انشاءاللہ کارگر رہے گا۔ لیکن اس برج کے عرصہ حکومت میں ان لوگوں کے لئے کام نہ کریں جن کا برج حمل، میزان یا جدی ہوں کیونکہ یہ تینوں برج، برج سرطان کے لئے غیر یقینی ہیں۔ البتہ اس برج کے عرصہ حکومت میں ان لوگوں کے لئے بھی عمل بطور خاص مؤثر ہوسکتا ہے جن کی تقدیر کا ستارہ قمر ہو یا جن کے نام کا پہلا حرف ح یا ہ ہے۔

بے شک شمس کو زہرہ اور زحل سے دشمنی ہے اس لئے ساعت شمس میں ایسے لوگوں کے لئے کوئی عمل نہ کریں جن کا ستارہ زحل یا زہرہ ہو۔ البتہ باقی پانچ ستارے والوں کے لئے شمس کی ساعت میں عمل کیا جا سکتا ہے۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ منفی کام دن کی ساعتوں میں نہ کریں رات کی ساعتوں میں کریں اور مثبت کام دن کی ساعتوں میں کریں۔ جن بروج کا تعلق رات سے ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس برج کے عرصہ حکومت میں دن میں کوئی کام ہو ہی نہیں ہوسکتا۔ بس اس کا مطلب یہ ہے کہ اس برج سے جو شخص متعلق ہے اس کے لئے رات کو کیا گیا عمل بشرطیکہ اسی برج سے متعلق ستارے کی ساعت میں ہو تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ مثلاً کسی ایسے شخص کے لئے کوئی منفی کام کرنا ہے جس کا برج سرطان ہے تو اس کیلئے رات کو قمر کی ساعت میں کام کریں گے تو جلدی نتائج برآمد ہوں گے۔

(۴) اگر برج اور ماہ میں ماہیت کے اعتبار سے کوئی اختلاف ہو تو برج کی ماہیت کو ترجیح دینی چاہئے۔ مثلاً کسی شخص کا برج سرطان ہے جو منقلب ہے اور اس کی تاریخ پیدائش شعبان کی ہے جو ثابت ہے تو اس صورت میں ہمیں برج کو اہمیت دینی چاہئے۔ کیونکہ ماہ قمری سے زیادہ انسان کے اوپر ماہ شمسی اثر انداز ہوتا ہے۔ اور نظام شمسی ہی سے ہمیں انسان کی قسمت کے ستارے کا اندازہ ہوتا ہے اس لئے روحانی عملیات کے معاملے میں اولاً نظام شمسی کو اہمیت دیں اور ثانیاً نظام قمری کو۔ بعض لوگوں کی رائے یہ بھی ہے کہ دنوں کے اعتبار سے ماہ قمری کو اہمیت دینی چاہئے اور مہینوں کے اعتبار سے ماہ شمسی کو اہم سمجھنا چاہئے۔

بازار میں عملیات کی جو کتابیں نظر آتی ہیں وہ اپنی اپنی جگہ سب ٹھیک ہیں لیکن کسی بھی ایک کتاب سے اتنا وسیع سمجھ میں نہیں آسکتا اس کے لئے سیکڑوں کتابوں کی ورق گردانی بھی ناکافی ہے۔ اور ہماری رائے تو یہ ہے کہ روحانی عملیات کی باریکیاں اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتیں جب تک کسی مستند استاد سے رابطہ قائم نہ ہو۔ کتابوں سے علم نہیں آتا، کتابوں سے صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ علم و معرفت حاصل کرنے کے لئے کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب طے کرنا ضروری ہے۔

(۵) حروف نورانی یا ظلمانی ان کا نقش کسی بھی چال سے پُر کیا جاسکتا ہے۔ نقش بھرتے وقت دیکھنا یہ چاہئے کہ ہم جس کے لئے نقش بھر رہے ہیں اس کا اپنا عنصر کیا ہے اگر طالب کا عنصر آبی ہو تو اس کو آتشی چال سے پُر کیا ہوا نقش فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ اسی طرح جس انسان کا مزاج آبی ہو اسکو وہ نقش فائدہ نہیں پہنچا سکتا جو بادی چال سے بھرا گیا ہو۔

(۶) نقش کے چاروں طرف جو حروف آپس میں امتزاج دے کر لکھے جاتے ہیں اس کے بہت سے طریقے رائج ہیں۔ سب سے زیادہ معتبر طریقہ یہ ہے کہ طالب و مطلوب کے نام کے حروف ان کی ماؤں کے ناموں کے حروف کے ساتھ اس عمل کے حروف بھی شامل کر لئے جائیں جن کا نقش بنایا گیا ہے پھر ان کو آپس میں امتزاج دے کر ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیا جائے۔ امتزاج دینے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے طالب اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ دوسری سطر میں مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے حروف لکھیں اور تیسری سطر میں عمل کے حروف لکھ دیئے جائیں پھر ان کو اس طرح امتزاج دیں کہ چوتھی سطر تیار کرتے وقت سب سے پہلے سطر اول کا حرف لیں پھر دوسری سطر کا حرف اٹھائیں پھر تیسری سطر کا حرف اٹھائیں اور اس طرح چوتھی سطر تیار کرلیں۔ پھر ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ ان حروف کی تلخیص بھی کی جاسکتی ہے یعنی جو حروف مکرر ہوں ان کو حذف کر دیں اور ہر حرف کو صرف ایک ہی بار لکھیں اور بغیر تلخیص کے بھی نقش کے چاروں طرف حروف نقل کئے جاسکتے ہیں سبھی طریقے عملیات میں رائج ہیں عاملوں کی اپنی اپنی سوچ کے مطابق ان کا استعمال ہوتا ہے۔

(۷) ہم نے وضاحت کر دی ہے کہ دونوں طریقے عملیات میں رائج ہیں عامل اپنی سوچ و فکر اور اپنے رجحان کے اعتبار سے نقش کی تکمیل کرسکتا ہے۔ ان میں سے کسی ایک طریقے کو صحیح اور کسی ایک طریقے کو غلط قرار نہیں دیا جاسکتا۔ دونوں طریقے درست ہیں اب اپنی صواب دید پر نقش بھرنے کا انحصار ہے۔

(۸) ان باتوں کا اندازہ لگانے کے لئے تقویم کا مطالعہ ضروری ہے۔ ہر سال تقویم میں اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ کونسا ستارہ کس عرصے میں مستقیم ہے۔ اور کس عرصہ میں وہ راجع ہے۔ تقویم سے اس کا اندازہ کرنے کے بعد لوگوں کے لئے کام کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کی تقدیر کا ستارہ متعین ہوتا ہے۔ وہ تقویم دیکھ کر خود بھی اس بات کا اندازہ کرسکتا ہے کہ اس کی تقدیر کا ستارہ کس زمانہ میں استقامت میں ہے اور کس زمانہ میں رجعت میں۔ اس سال ہم نے بھی روحانی تقویم میں سیاروں کی رجعت و استقامت کا نقشہ نقل کر دیا ہے۔ تاکہ ہمارے قارئین کو اپنے بارے میں اندازہ کرنے میں دشواری نہ ہو۔

(۹) الحمد للہ تحفۃ العالمین منظر عام پر آچکی ہے اور اس کتاب کو پڑھ کر عاملین نے جن اچھے تاثرات کا اظہار کیا ہے وہ ہمارا حوصلہ بڑھانے کیلئے بہت کافی ہیں۔ "تحفۃ العالمین" کو علماء ربانی کے حلقہ سے بھی بھرپور پذیرائی ملی ہے اور ان حضرات نے بھی اس کتاب کو سراہا ہے جو عملیات کی لائن میں برسہابرس سے روحانی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس کے لئے عوام نے بھی اس کتاب کو پسند کیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ بھی اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہم نے عملیات کے فن پر یہ اہم کتاب پیش کی ہے۔ اور اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد بہت ساری گتھیاں خود بخود سلجھ جاتی ہیں۔

(۱۰) ایسے شخص کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے لئے حب کا کوئی نقش بنا کر اس کی والدہ کے گلے میں ڈال دیں اور قُلْنَا يٰنَارُ كُونِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کی ماں اس کو روزانہ یا ہفتہ میں ایک دو بار پلا دیا کرے اور اس عمل کو ساعت زہرہ یا ساعت مشتری میں کریں تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ اسکے دل سے جنون والی کیفیت کم ہو جائے گی۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ اس طرح کے عمل اسی وقت کریں جب تحقیق کے بعد یہ بات ثابت ہوگئی ہو کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ ظلم عظیم کر رہا ہے اور ان کے حقوق کی ادائگی میں مکمل کوتاہی اور غفلت برت رہا ہے۔ کسی بھی شوہر کے لئے ایسا عمل کرنا کہ وہ اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگے یا اس کی محبت کم ہو جائے شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر ایسے شوہر کے دوسرے بھائی بھی ہوں یا اس کا باپ بھی زندہ ہو تو پھر اس کے لئے ایسا عمل نہیں کرنا چاہئے۔ ماں کی محبت کا عمل صرف اس وقت جائز ہے جب باپ فوت ہو گیا اور کوئی دوسرا بھائی ماں کی کفالت والا نہ ہو۔ اگر کفالت کرنے والے دوسرے بھائی اور بیٹے موجود ہیں پھر میاں بیوی کے درمیان کسی بھی طرح عمل کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

(۱۱) صرف اعمال شر میں نہیں بلکہ کالی روشنائی سے نقش امراض جسمانی میں بھی اور اثرات آسیب میں بھی اور اثرات سحر میں بھی لکھا جاتا ہے اور زعفران سے یا ہری پنسل سے نقوش محبت کے، ترقی کے کامیابی کے، اور روزگار وغیرہ کے لئے لکھے جاتے ہیں یا وہ نقوش زعفران سے لکھے جاتے ہیں جو مریض اور مطلوب کو پلانے ہوں۔ اسی طرح کالے

کپڑے میں وہ نقوش پیک کئے جاتے ہیں جو امراض جسمانی کے لئے لکھے گئے ہوں۔ یا ان نقوش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کیا جاتا ہے جو کسی آسیب زدہ یا سحر زدہ انسان کے لئے لکھے گئے ہوں۔

جو نقوش کاروبار کے لئے، ترقی کے لئے، محبت وتسخیر کے لئے اور ملازمت وغیرہ کے لئے لکھے جاتے ہیں ان کو ہرے کپڑے میں پیک کیا جاتا ہے۔

تحفۃ العاملین میں مختلف آیات اور اسماء حسنیٰ کی تشریح کی گئی ہے جو مختلف مسائل میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی کیلئے رزق وروزگار کا نقش بنایا جائے تو اسماء الٰہی یَارَزَّاقُ ، یَا بَاسِطُ ، یَا وَاسِعُ ، یَا فَتَّاحُ ، وغیرہ کے عمل اور نقوش تیار کئے جاسکتے ہیں۔ ان کے اعداد بالترتیب، ۳۰۸، ۷۲، ۱۳۷، اور ۴۸۹، ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان آیات کے نقوش بھی برائے روزگار دیئے جاسکتے ہیں۔۔ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَاب یَا اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَالْقَوِیُّ الْعَزِیْز ۔ یہاں آیت کے اعداد ۲۰۷۳ اور دوسری آیت کے اعداد ۱۲۸۷ ہیں۔

کاروبار وغیرہ کے لئے کوئی بھی نقش ساعت مشتری ساعت شمس اور ساعت قمر وعطارد میں لکھنے چاہئے اور محبت کے لئے کوئی بھی نقش ساعت زہرہ اور ساعت مشتری میں لکھنا چاہئے۔

محبت کے لئے اسماء الٰہی میں سے "یَاوَدُوْدُ ، یَالَطِیْفُ ، یَاجَامِعُ ، یَارَؤُف ، وغیرہ کو اہمیت دینی چاہئے ان کے اعداد بالترتیب یہ ہیں۔ ۲۰، ۱۲۹، ۱۱۴، اور ۲۸۶۔

محبت کے لئے آیات قرآنی میں سے وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْد۔ اعداد ۱۲۹۱۔ یا وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۔ اعداد ۲۱۲۳ ہیں۔ ان کے علاوہ بھی مذکورہ مقاصد میں دیگر اسماء حسنیٰ اور آیات قرآنی کا استعمال عاملین کرتے ہیں۔ اس کی وضاحت تحفۃ العاملین میں کردی گئی ہے۔

(۱۲) ظاہر سی بات ہے کہ امراض کو دفع کرنیوالے تمام اعمال اعمال خیر ہی ہوتے ہیں کسی کو بیماری سے نجات دلانے والا عمل شر نہیں ہوسکتا وہ تو کار خیر ہی ہے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ بیمار انسان کے اندر شر موجود ہے اور اسی وجہ سے وہ بیمار ہے ایک غلط بات ہے۔ انسان کسی شر کی وجہ سے بیمار نہیں ہوتا بلکہ بیماری کسی نہ کسی جسمانی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے جب کہ شر روحانی کمزوری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کوئی بھی انسان جب وہ مریض ہو اس کو شری قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اگر بیماریاں شر کا پیش خیمہ ہوا کرتیں تو پھر بیماری کو اللہ کی رحمت قرار کیوں دیا جاتا۔ ہم نے تو اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ بیمار انسان کی دعا قبول ہوتی ہے کیونکہ جب انسان سفر میں ہوتا ہے یا وہ کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ اللہ کے قریب ہوتا ہے اور اللہ اس کے قریب ہوتا ہے اس حساب سے بیماری ایک رحمت ہے نہ کہ کوئی شر۔ بیماری کو دفع کرنے کے لئے جو نقوش تیار کئے جاتے ہیں انہیں زحل اور مریخ کے علاوہ کسی بھی ستارے کی ساعت میں تیار کیا جاسکتا ہے اور ہم اس بات کی بھی وضاحت کرچکے ہیں کہ امراض جسمانی کو دفع کرنے والے نقوش بھی کالے کپڑے میں پیک کرنے چاہئیں۔ اور ان کو کالی روشنائی سے بھی لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

ہم عرض کرچکے ہیں، کہ رزق کی فراوانی والے نقوش ہری پنسل سے یا پھر زعفران سے لکھنے چاہئیں۔ اور انہیں ہرے کپڑے میں پیک کرنے چاہئیں۔ امراض جسمانی کو دفع کرنے والے تمام اعمال، اعمال خیر ہی قرار پائیں گے۔ کسی کو بیماری سے نجات دلانے کی کوشش کسی بھی ذریعہ سے ہو ایک طرح کا خیر ہے اسے شر قرار نہیں دے سکتے۔ شر تو یہ ہے کہ ہم کسی کو بیمار کرنے کی کوشش کریں۔

آئندہ اس بات کا خیال رکھیں کہ خط مختصر لکھیں اور ایک بات کو کئی بار نہ پوچھیں۔ ہم تو طویل خطوط کے جوابات بھی دے سکتے ہیں لیکن دوسرے قارئین کا بھی خیال کرنا چاہئے۔ لمبے لمبے سوال پڑھ کر قارئین کو کوفت بھی ہوسکتی ہے اور وحشت بھی۔ امید ہیکہ آپ آئندہ خیال رکھیں گے اور کسی کو بھی شکایت کا موقعہ نہیں دیں گے۔

روحانیتِ عملیات پر شبہ بھی اس کی طرف داری بھی

سوال از: محمد عارف ــــــــ رامپور۔

جناب مولانا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ ہم لوگوں سے کوئی خاص اردو نہیں آتی ہے لیکن طلسماتی دنیا کی وجہ سے اردو پڑھنا اور تھوڑی بہت لکھنا سیکھ لیا ہے اس لئے لکھنے میں کوئی غلطی وغیرہ ہوجائے تو اس کیلئے معاف کریں۔

یہی خط ہم آپ کو ہر ۱۵ دن میں تب تک روانہ کرتے رہیں گے جب تک آپ کا روحانی ڈاک نمبر بازار میں نہیں آجاتا تاکہ آپ کو خط ہمارا مل جائے۔ ہمیں کسی طرح کا ڈر نہیں رہے کہ آپ کو ہمارا خط ملا یا نہیں ملا۔

کیونکہ اس بار روحانی ڈاک نمبر نکال رہے ہیں تو اس لئے محمد عارف اور میرے دوست کچھ اہم سوالات آپ کی خدمت میں پیش کرر ہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ آپ ہمارے ان سوالوں کا جواب ضرور دینگے۔

میں B-A میں پڑھتا ہوں جب میں نے چار پانچ سال پہلے طلسماتی دنیا کو پڑھا تو مجھ کو لگا کہ اپنا وقت برباد کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا لیکن جیسے جیسے میں پرانا ہوتا گیا تو سمجھ میں آنے لگا کہ اس علم میں کچھ نا کچھ بات ہے پھر اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں کو طلسماتی دنیا پڑھنے کو دی ان میں سے کچھ دوستوں نے تو کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی لیکن کچھ نے دلچسپی دکھائی اور کچھ نے تو اتنا پسند کرا کہ وہ اس لائن میں آنے کے لئے باقاعدہ تیار ہو گئے۔ اب ہم آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم اس لائن میں کیوں آنا چاہتے ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ اس لائن میں آنے کے لئے پہلی شرط پرہیز گاری ہے اور پرہیز گاری سیدھے طور پر بندے کا رشتہ رب سے جوڑ دیتی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس لائن سے خدمت خلق ہوتی ہے اور خدمت خلق بھی عبادت ہے۔ یہ اور تیسری سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ اس لائن کو روزگار کا ذریعہ بھی بنایا جاسکتا ہے اور اگر عامل اچھا ہے تو لوگوں کو پریشانیوں سے نجات دلانے کا ذریعہ تو بنتا ہی ہے ساتھ ساتھ لوگوں کے دلوں میں ایمان بڑھتا ہے۔ لیکن مولانا صاحب میں تقریباً آپ کا چار پانچ سال پرانا قاری ہوں لیکن کچھ سوال میرے اور میرے دوستوں کو اس لائن میں آنے سے روک رہے ہیں۔ اس لئے ہماری آپ سے بنتی ہے کہ ہمارے ان سوالوں کا جواب دے کر ہماری رہنمائی کریں۔

مجھ کو اور میرے دوستوں کو اس لائن میں آنے میں سب سے بڑی پریشانی وہ یہ آرہی ہے کہ میں اور میرے چاروں دوست پڑھے لکھے ہیں۔ کمپیوٹر کا دور چل رہا ہے ایسے میں کمپیوٹر سیکھنے کے بجائے جھاڑ پھونک میں پڑ جائیں تو زمانہ ہم پر ہنسے گا۔ کس کس کو سمجھائیں گے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اس زمانے میں اچھے بھلے آدمی کو لوگ دیوانہ بنا دیتے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ روحانی عملیات کی سماج میں کوئی حیثیت نہیں ہے خاص کر پڑھے لکھے سماج میں۔ دیگر لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر روحانی عملیات اتنے مؤثر ہیں تو یہ لائن لکیر کی فقیر کیوں بنی ہوئی ہے۔ دنیا کا کوئی سا بھی علم لے لیجئے لگ بھگ سبھی نے ترقی کی ہے انسان چاند پر پہنچ گیا۔ آسمانوں میں اُڑنے لگا سمندروں کی گہرائیوں میں اترتا چلا گیا وہ چیزیں جن کا خیال اور گمان بھی نہ تھا ان کی ایجاد کردی اور ان چیزوں کو ہر شخص دیکھ رہا ہے اور ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اور جب کوئی علم ظاہر ہے تو انسان اس علم کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جگہ جگہ ڈاکٹری اور انجینئرنگ کالج ہیں۔ لوگ پیسہ خرچ کرر ہے ہیں، وقت خرچ کرر ہے ہیں دماغ لگا رہے ہیں لیکن پھر بھی مشکل سے داخلہ مل پاتا ہے۔ داخلے کے لئے لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے اس کے برعکس ایک روحانی لائن ہے جو بہت پاک ہے اور بندے کا رشتہ رب سے جوڑتی ہے انسان میں ایمان وتقویٰ پیدا کرتی ہے اور بزرگوں کی ایجاد ہے لیکن اس کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ دنیا میں آپ کو (بڑے بڑے مدرسے، کالج، اسکول، اسپتال اور دوسرے ادارے مل جائیں گے مگر کوئی روحانی ادارہ نہیں ملے گا جس کی سماج میں کوئی حیثیت ہو) آج تک میں نے کوئی ایسا ادارہ نہیں دیکھا جہاں باقاعدہ لوگوں کی بھرتی کی جاتی ہو ان کو روحانی علم سکھایا جاتا ہو کیوں؟ میں سمجھتا ہوں اس کی شاید یہ وجہ رہی ہو کہ جس طرح ڈاکٹر وغیرہ اپنی ڈگری وغیرہ ظاہر کرتے ہیں جس سے ان کا علم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس طرح عامل کتنا بھی بڑا ہو اس کے علم کے بارے میں پتہ نہیں چل پاتا۔ اب آپ ہی خود ایمانداری سے بتائیں کہ جس عامل کے علم کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہو اس کو استاد بنانا تو دور کی بات ہے اس شخص سے علاج بھی کروانا کیا بہتر ہے؟ اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ ڈھونگی ہیں پاکھنڈی ہیں وہ عامل بن کر لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ آخر یہ ذمہ داری بھی تو ایک عامل کی بنتی ہے خاص کر آپ جیسے لوگوں کی جن سے ہزاروں لوگ وابستہ ہیں، کہ کوئی ایسی راہ نکالیں جن سے ان ڈھونگی عامل سے لوگوں کو چھٹکارا ملے اور اس لائن کی قدر و قیمت بڑھے۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے۔ یہ تو ہماری خوش نصیبی ہے کہ ایسے حالات میں اور ماحول میں طلسماتی دنیا وجود میں آیا اور اس نے لوگوں کی رہنمائی کی۔

اب آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ دو کام کو ضرور انجام دیں۔ پہلا جو قاری اس لائن میں آنا چاہتے ہیں اور ان کے دل میں اس لائن کے خلاف کچھ شک وشبہ ہے تو آپ ان کو دور کردیجئے۔ کوئی ایسا کالم شروع کیجئے یا پھر نجی طور پر رہنمائی کیجئے تا کہ وہ شمع جو طلسماتی دنیا کے روپ میں منظر عام پر آئی ہے وہ بجھنے نہ پائے بلکہ اس شمع سے ہزاروں شمع روشن ہو جائیں۔!

دوسرا کام یہ ہے کہ روحانی علم کوئی شریعت تو ہے نہیں کہ اس میں پھیر بدل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بھی اور علموں کی طرح ایک علم ہے۔ اور اس میں بھی سدھار کیا جاسکتا ہے جیسے کوئی شخص روحانی علم کے ذریعے خدمت

خلق کرنا چاہتا ہے اور وہ روزگار کے روپ میں بھی اس کو اپنانا چاہتا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ کم محنت کر کے کوئی ایسا روحانی علم حاصل کرلیا جائے۔ مثلاً جسم میں کہیں بھی درد ہو یا بواسیر، یرقان ہو یا کھاج کھجلی الرجی وغیرہ کوئی ایسی ایک یا دو بیماریاں جن کا علاج کرنے میں روحانی مہارت حاصل ہو ۔جیسے ڈاکٹر ہوتے ہیں کوئی (BSC-MBBS) ہوتا ہے تو کوئی چھوٹا موٹا ہوتا ہے لیکن خدمت خلق تو سبھی کرتے ہیں لیکن ہم نے اس لائن میں یہی دیکھا کہ فلاں فلاں چلہ کرو، یہ کرو، وہ کرو جس سے انسان کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے یا اتنی محنت دیکھ کر وہ گھبرا جاتا ہے۔ ہر انسان کی محنت کرنے کی طاقت الگ الگ ہوتی ہے اس لئے کوئی ایسی راہ نکالئے کہ جو لوگ زیادہ محنت کرنے کے لائق نہیں ہوں وہ روحانی لائن کی آسان لائن اپنا کر اسی لائن سے فائدہ اٹھاسکیں جیسے آپ نے مئی ۱۹۹۷ء میں الٓمٓ کا عامل بننے کا عمل طلسماتی دنیا میں دیا۔ اس الٓمٓ کے عمل کی زکوٰۃ میں پرہیز کسی طرح کا نہیں۔ اگر عمل کسی وجہ سے چھوٹ جاتا ہے تو ڈر کی کوئی بات نہیں ہے۔ رجعت کا اندیشہ نہیں ہے اور اس عمل کے ذریعہ حیرت ناک طور پر مریض کو شفاء حاصل ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل ہر لحاظ سے بہتر ہے اور ایک عام قاری اس کی زکوٰۃ ادا کر کے الٓمٓ کا عامل بن سکتا ہے۔

اب رہے وہ قاری جو اس لائن میں بہت دور تک نکل جانا چاہتے ہیں جو جن یا مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں جو جادو وغیرہ کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو ایسے لوگوں کو پریکٹیکل کی بھی ضرورت ہے۔ یعنی استاد کی دیکھ ریکھ میں عمل کرنا چاہئے اب اس طرح کے عمل طلسماتی دنیا پڑھ کر تو نہیں کیا جاسکتا تو سوال یہ ہے کہ اگر کوئی قاری آپ کو رہنما بناتا ہے تو کیا آپ کے پاس اتنا وقت ہے کہ آپ کی دیکھ ریکھ میں چلا کشی کرلی جائے یا پھر کوئی اور صورت اختیار کی جائے۔ ابھی حال میں طلسماتی دنیا میں (اکتوبر نومبر ۲۰۰۱ء) غائب ہونے کا عمل شائع ہوا ہے اس عمل کو پڑھ کر تو یقین ہی نہیں ہوا کیونکہ طلسماتی دنیا میں عمل چھپا تھا اس لئے یقین کرنا پڑا لیکن اتنا قیمتی عمل ایک کونے میں بریکٹ میں تھانہ ہی از طرف کا نام تھا۔ یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی اگر اس عمل کے بارے میں اور کوئی بات معلوم کرنا چاہیں تو کس سے معلوم کریں یا پھر آپ سے معلوم کرلیں۔ اس عمل میں کوئی پرہیز وغیرہ تو نہیں۔ کیا رجعت وغیرہ کا اندیشہ تو نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں کہ جو لوگ جہادی تنظیموں سے جڑے ہیں ان کے لئے تو اس طرح کے عمل بہت قیمتی ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ اس عمل کو کرنے کی اجازت مجھ کو دیں تاکہ میں روحانی عمل کا مشاہدہ ان کھلی آنکھوں سے کرسکوں اور ان لوگوں کی زبان پر تالا لگاسکوں جو اس لائن کو بے اثر جانتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں آپ سے ایک گزارش اور ہے وہ یہ ہے کہ آپ کبھی دلی، مرادآباد یا بریلی وغیرہ کا دورہ بھی کیا کریں تاکہ یہاں کے لوگ بھی آپ سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ اس خط کے جواب کا بے صبری سے انتظار رہے گا۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر اس بات کا اندازہ ہوا کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک پوری طرح اپنا اثر دکھارہی ہے اور لوگوں کے دلوں میں روحانی تحریک کا اثر دھیرے دھیرے ہورہا ہے اور لوگ آہستہ آہستہ اس کاروان علم وعمل میں شامل ہونے کا ارادہ کررہے ہیں جو ہماری رہنمائی میں منزل حق کی طرف دس سال پہلے رواں دواں ہوا تھا۔ جس وقت ہم نے اس روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالی تھا اس وقت ہم اس کا گمان بھی نہیں کرسکتے تھے کہ اس طرح جوق در جوق لوگ ہماری تحریک میں شامل ہوں گے جس وقت ہم نے اس روحانی سفر کا آغاز کیا تھا اس وقت لوگوں نے ہم پر کھلی تنقید کی تھی اور بعض حضرات نے مذاق بھی اُڑایا تھا، افسوس کی بات یہ تھی کہ مذاق اڑانے والوں میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو چھپ چھپ کر تعویذ گنڈے بھی کیا کرتے تھے لیکن جب ہم نے ان تعویذوں کی توثیق کے لئے ایک روحانی تحریک کی بنیاد ڈالی تو ان ہی لوگوں کی طرف سے اظہار تمسخر بھی ہوا اور ان ہی لوگوں نے پھبتیاں بھی کسیں لیکن ہم نے نہ کسی کی تنقید کی پرواہ کی اور نہ کسی کے مذاق کا برا مانا اور ہم نے اپنا روحانی سفر جاری رکھا۔ ہم قلم وکاغذ کے ذریعہ بھی خدمت کرتے رہے اور ہم نے علاج کے سلسلے کو بھی جاری رکھ کر عوام وخواص کے بے لوث خدمت کا ایک ادارہ "ہاشمی روحانی مرکز" کے نام سے قائم کیا۔ جو برابر عوام کی روحانی خدمت انجام دے رہا ہے اور اب صورت حال یہ ہے کہ ہم سے تربیت حاصل کرنے والوں کا ایک وسیع ترین حلقہ بن چکا ہے۔ جو ملک کے کونہ کونہ میں ہم سے تربیت حاصل کر کے روحانی خدمت انجام دے رہا ہے اور طلسماتی دنیا کے بعد ہزاروں لوگ اس لائن سے جڑ گئے ہیں۔ اور ہزاروں لوگوں نے ہماری دی ہوئی لائن پر کام کرنا شروع کردیا ہے یہ سب طلسماتی دنیا کا فیض ہے۔ اور یہ سب رب العالمین کا فضل وکرم ہے۔ اب ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
راہرو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

آپ نے یہ لکھا ہے کہ آپ کے کچھ دوست اس لائن کو اختیار کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے دل میں کچھ شبہات ہیں جن کی وجہ سے وہ لوگ اس لائن کو اختیار کرنے سے گریز کررہے ہیں۔ آپ نے اپنے دوستوں کا کوئی قابل توجہ اعتراض نقل نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ دنیا کی دوسری لائنیں ترقی کررہی ہیں اور انسان ترقی کرتے ہوئے چاند تک پہنچ گیا ہے لیکن روحانی لائن نے کسی بھی طرح کی کوئی ترقی نہیں کی اس لئے آج تک کوئی روحانی ادارہ قائم نہیں ہوسکا۔

عزیزم اس میں کوئی شک نہیں کہ روحانی عملیات کرنے والوں نے اپنی لائن کا گلا خود ہی گھونٹا ہے، جنہوں نے اس لائن کو اختیار کرکے اپنا پیٹ بھرا ہے انہوں نے بھی اس لائن کو فروغ دینے کی آرزو تک نہیں کی۔ دراصل اس لائن کو فروغ تو جب دیا جاتا جب اس لائن پر کام کرنے والوں نے باقاعدہ یہ فن کتابوں سے یا کسی استاد سے سیکھا ہوتا بالعموم یہ ہوا کہ کہیں سے کوئی ایک آدھ عمل ہاتھ لگ گیا کسی نے کوئی حاضرات کا فارمولہ عطا کردیا، کسی استاد نے کوئی ایک عمل تسخیر وغیرہ کا بخش دیا یا کسی بزرگ کی کوئی بیاض ہاتھ لگ گئی اور عمل کی دکان کھول کر بیٹھ گئے۔ پھر یہ ہوا کہ کسی انسان کو بھی اپنا عمل نہیں بتایا اور ایک دن مرگئے تو علم و عمل کی اس محدود دولت کو جو کہیں سے ہاتھ لگ گئی تھی اپنے ساتھ قبر میں لے گئے، اللہ اللہ خیر صلا۔

بعض بزرگوں نے اپنے عمل کو اس لئے لوگوں سے پوشیدہ رکھا کہ کہیں ان کا عمل کسی نااہل کے ہاتھوں تک پہونچ کر اللہ کے بندوں کے لئے باعث زحمت نہ بن جائے ان بزرگوں کی نیت تو بلاشبہ درست تھی لیکن ان بزرگوں نے صحیح عمل لوگوں سے چھپا کر اچھا نہیں کیا۔ ہوا یہ کہ جب صحیح عمل لوگوں تک نہیں پہنچ سکے تو غلط سلط عمل دنیا میں رائج ہوگئے اور اس طرح غلط سلط عاملوں کی اچھی خاصی ایک کھیپ تیار ہوگئی۔

اکثر فاضلین مدرسہ کا حال یہ تھا کہ وہ سب تعویذ کرتے تھے اور سائڈ بزنس کے طور پر اس عملیات کی لائن کو اختیار کئے ہوئے تھے لیکن کسی نے بھی باقاعدہ اس فن کو نہ سیکھا تھا اور نہ سیکھنے کی تمنا کی تھی۔ اور اکثر فاضلین مدرسہ کا حال یہ بھی تھا کہ وہ چھپ چھپ کر تعویذ کیا کرتے تھے۔ جیسے کہ وہ کوئی غلط کام کررہے ہوں۔ ان کے اس طریقہ سے دیکھنے والے مخمصے میں مبتلا ہوجایا کرتے تھے۔ اور اس کام کو غلط سمجھنے لگتے تھے۔ لیکن جب سے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک کا آغاز ہوا ہے تب سے تعویذ گنڈے کرنے والوں کے حوصلے کھل گئے ہیں اور اب اس لائن پر محنت کرنے والے لوگ کھل کر یہ خدمت انجام دے رہے ہیں اور ایک معالج اور ایک ڈاکٹر کی طرح بے خوف وخطر اس لائن کو اپنائے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد وہ وقت بھی آئے گا، روحانی عملیات کی لائن دوسری لائنوں کی طرح سب کی نظروں میں معتبر ہوجائے گی اور شک وشبہات کے بادل آہستہ آہستہ چھٹ جائیں گے۔

آپ کا یہ کہنا غلط ہے کہ روحانی عملیات کی لائن پڑھے لکھے لوگوں میں معتبر نہیں ہے۔ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں کی ایک بڑی تعداد آج روحانی عملیات کی محتاج ہے۔ اور حد تو یہ ہے کہ مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلم حضرات ان روحانی علوم سے مستفیض ہورہے ہیں۔ بات وہی ہے کہ جب صحیح علم پیش کرنے والوں نے بخل سے کام لیا یا کسی مصلحت کی وجہ سے علم صحیح کو چھپایا تو پھر غلط علوم مسلم معاشرہ میں پھیل گئے اور جب صحیح عاملوں کی تعداد گھٹ گئی تو غلط قسم کے عاملین جو الف کے نام بے بھی نہیں جانتے تھے انہوں نے غلط سلط عملوں سے اللہ کے بندوں کو گمراہ کیا اور خوب دولتیں غلط انداز سے بٹوریں اس سے روحانی عملیات کی لائن بدنام ہوگئی۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ "ہاشمی روحانی مرکز" کی طرف سے باقاعدہ روحانی تعلیم وتربیت کا سلسلہ جاری ہے اور سیکڑوں کی تعداد میں ہر سال طلباء ہم سے روحانی تربیت حاصل کررہے ہیں اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب باقاعدہ روحانی تعلیمات کا سلسلہ عام ہوکر شہر در شہر اور قریہ در قریہ پھیل جائے گا اور وہ چراغ جو ہم نے روشن کیا تھا اس سے ہزاروں چراغ روشن ہوکر پورے عالم میں روشنی پھیلانے کی خدمت انجام دینے لگیں گے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ روحانی عملیات کی لائن کوئی شریعت کی لائن نہیں ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوسکے اور یہ فرما کر آپ نے یہ کہنا چاہا ہے کہ اس کو سکھانے کے لئے آسان طریقے تجویز کئے جائیں تاکہ لوگوں کو چلہ کشی وغیرہ میں پریشانیاں نہ ہوں۔

عزیزم۔ دنیا کا کوئی بھی کام ہو اور دنیا کی کوئی بھی لائن ہو اس پر عبور پانے کے لئے انسان کو جدوجہد تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ ایک انسان جب سرجن بننے کی ٹھان لیتا ہے تو اس کو چھ سات سال اپنی زندگی کے کھپانے پڑتے ہیں تب وہ سرجن بن پاتا ہے۔ روحانی عملیات کی لائن جو کسی بھی طرح ڈاکٹری لائن سے کم درجہ کی نہیں ہے۔ اس کا علم حاصل کرنے کے

میں قدم رکھنے والا محنت تو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور پہلے ہی دن سے اسے موکل اور ہمزاد تابع کرنے کی لگ جاتی ہے اور بس یہی سوچ وفکر اس کو عامل بننے نہیں دیتی اس لئے کہ جب اسمیں روحانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی تو وہ چند قدم چل کر ہی مایوس ہوجاتا ہے۔

کامیابی انسان کو جب ہی ملتی ہے جب انسان کسی بھی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ اپنا سفر شروع کرے۔ایک دم منزل تک پہنچنے کے لئے کوئی بھی چھلانگ انسان کو منزل تک نہیں پہنچاتی۔منزل تک پہنچنے کے لئے آہستہ آہستہ اپنے قدم اٹھانے چاہئیں اور حسب ترتیب اپنے سفر کو جاری رکھنا چاہئے۔

روحانی عملیات میں کوئی بھی چلہ ایسا نہیں ہے کہ جسے ہم ناممکن قرار دے سکیں۔ہاں اتنا ضرور ہے کہ بعض چلوں میں جو موکل اور ہمزاد تابع کرنے کے لئے کرائے جاتے ہیں ان میں شدید محنت کرنی پڑتی ہے اور پرہیز وغیرہ بھی ذرا سخت قسم کے ہوتے ہیں لیکن ان چلوں کے بعد جو کامیابی ملتی ہے وہ بھی تو حیرتناک ہوتی ہے اور کسی بھی بڑی کامیابی کے لئے بڑی محنت کرنا ایک فطری سی بات ہے۔

روحانی عملیات کی لائن میں تمام چلے شدید محنت والے نہیں ہوتے بعض چلے تو اتنے آسان ہوتے ہیں کہ انہیں بچے بھی کرسکتے ہیں۔چند ہی چلوں میں محنت کرنی پڑتی ہے دراصل آج کے دور میں لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ بس کوئی ایسا طریقہ ہاتھ آجائے کہ کچھ بھی نہ کرنا پڑے اور موکل اور ہمزاد خود ہی ان کے غلام بن جائیں اور انہیں خزانے لالا کر دینے لگیں اور اس طرح کی باتیں خوابوں میں تو ممکن ہیں حقیقت میں ممکن نہیں ہیں۔

آپ نے جس عمل کی اجازت مانگی ہے۔ہماری طرف سے آپ کو اس کی اجازت ہے لیکن ہم آپ سے بھی یہ عرض کریں گے کہ آپ اس لائن میں باقاعدگی کے ساتھ چلیں۔آپ کو اتنی دولتیں نصیب ہوجائیں گی کہ آپ سے سمیٹی بھی نہیں جائیں گی۔بس شرط یہی ہے کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ تعلیم وتربیت کی شروعات کریں اور ایک چھلانگ لگانے سے گریز کریں۔انشاء اللہ پھر ہر عمل میں کامیابی آپ کا مقدر بنے گی۔

خدمت کرنے کے خواہش مند

سوال از: شیخ فرید الحق ۔۔۔۔۔۔۔۔ درنگر

میں نے اس سے پہلے ایک خط تحریری روانہ کیا تھا جس کا جواب آپ نے بہت جلد۔جلد نمبر ۱۱: شمارہ ۱ کے ذریعہ دے کر میری بہت ہمت افزائی کی جس کے لئے میں بہت مشکور ہوں۔یہ شمارہ تقریبا چھ ماہ بعد مجھ تک پہنچا۔میرے ایک دوست رئیس وکیل کے ذریعہ پہنچا جن کی اہلیہ مقامی کارپوریٹر ہیں جو نیلوفر رئیس کے نام سے جانی جاتی ہیں مجھے لگا کہ آپ کا جواب پوسٹ کے ذریعہ آئیگا انتظار کرتا رہا۔یہاں پر شمارہ رسالہ وغیرہ کہاں دستیاب ہے مجھے پتہ نہیں۔یہاں پر کوئی ایجنٹ وغیرہ ہوں تو اطلاع کریں۔میرے کوئی خاص دوست احباب تو ہیں نہیں۔ویسے مجھے اللہ کے مخلوق سے بے حد محبت، خلوص وہمدردی ہے میں ہر فرد کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔میرے خیال میں خدمت خلق بہت بڑی عبادت وفریضہ ہے۔

مجھے کوئی رسالہ وغیرہ مطالعہ کرنیکا شوق تو ہے نہیں لیکن طلسماتی دنیا کے ایک بار کے مطالعہ نے ہی مجھے اپنا گرویدہ بنادیا اور مسرت خوداعتمادی کی لہر پیدا کردی میں نے اس میں اپنا سچا دوست پایا لیکن میری یہ بدبختی ہیکہ میں نے وقت پر خود کو اس سے جوڑ نہیں پایا یہ میری غیر ذمہ داری اور لاپرواہی کہی جاسکتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں بالکل ناقابل ہوں اس کی چند وجوہات بھی رہیں لیکن مجھے اس کا بہت افسوس ہے کہ کافی عرصہ کے بعد قسمت سے مجھے آپ حضرات کا ساتھ ملا جو میں استفادہ نہ کرسکا یہ میری بہت بڑی غلطی رہی۔انشاء اللہ آئندہ ایسے نہ ہوگا میں معافی چاہوں گا۔آپ سے ادباً گزارش ہے کہ آپ میری رہنمائی کریں۔ویسے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا شکرگزار و احسان مند ہوں انہوں نے میری رہبری کی ہے، کررہے ہیں انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔مجھے بہت خوشی ہے، یہ میری خوش نصیبی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اس قابل سمجھے ہیں یہ میری خوش نصیبی ہے۔میرے ذریعہ مصائب ورجعت میں مبتلا افراد کی مدد کررہے ہیں۔انشاء اللہ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔

محترم قبلہ آپ سے ادباً گزارش ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے میرے لئے دعا کریں کہ مجھے مزید خدمت کرنے کا موقعہ فراہم کرے تاکہ میں ثواب بٹور سکوں۔

محترم قبلہ آپ سے گزارش یہ ہے کہ مجھے علم وحکمت کی ضروری ہدایت، تعبیر اور علمی کتابوں سے سرفراز فرمائیں۔ برائے مہربانی کلا

وکتابت کا سلسلہ جاری رکھیں۔ میں بھی انشاء اللہ ہر ماہ خط لکھا کروں گا۔ مجھے اب تک کی ساری کتابوں کا مجموعہ چاہئے تاکہ میں اپنے علم میں چار چاند لگاسکوں۔ ہوسکتا ہے آپ لوگ میرے لئے اللہ کا ذریعہ ہوں گے ویسے علاج کے لئے کلمات وتعابیر مجھے معلوم ہوجاتے ہیں۔ پتہ نہیں کیسے، لیکن نقش، حکمت اور تعابیر تو دریافت سے ملتے ہیں یہ بھی میں حاصل کرنا چاہتا ہوں جس طرح آپ جوابی تحریر میں عرض کیا ہے۔ میں آپ کی باتوں کا قائل ہوں آپ نے بجی ہوئی باتیں کہیں ہیں۔ میں آپ کو ایک راز کی بات کہوں گا بات یہ ہے کہ میرے پاس حضرت لوگوں کا آنا جانا ہے ان کا عمل دخل میری کمسنی میں ہی شروع ہوا اس وقت میں سات برس کا رہا ہونگا یہ لوگ میرے عزیز دوست وراہبر ہیں اس سے بھی ایک بہت بڑی راز کی بات یہ ہے کہ جس وقت میں پانچ برس کا رہا ہوں گا کئی ایسے کا انکشاف ہوا۔ دیگر کئی عجائبات ظہور پذیر ہوئے جو بیان کے باہر ہے۔ انشاء اللہ، اللہ تبارک تعالیٰ کی اجازت ملی تو میں بہت سی ایسی باتیں آپ سے بیان کرنا چاہوں گا جو کبھی کسی سے نہیں کہی۔ شاید نہیں کہی جاسکتی۔ آپ سے اسلئے کہوں گا کیونکہ میں نے آپکو اپنا عزیز مانا ہے۔ اگر آپ بھی مجھے اپنا عزیز مانیں گے تو میرے لئے خوشی کی بات ہوگی۔ میں پہلے خط میں ہی اپنے جذبات کا اظہار کرچکا ہوں۔ آپ کا کافی وقت لیا ہے طویل تحریر لکھ ڈالی۔

اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنا یہ ادارہ ورسالہ چاند اور سورج کی طرح چمکتا رہے، اندھیروں میں روشنی بکھیرتا رہے، قیامت تک یونہی، آمین ثم آمین۔ اس خط کا جواب جلد دیں اجازت چاہتا ہوں۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے بھی خدمت خلق کرنے کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہم سے مراسلت کا سلسلہ جاری رکھا ہے اور آپ اس سلسلے کو آئندہ بھی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کو کچھ بشارتیں بھی ہوتی ہیں جو بہت کم عمری سے ہورہی ہیں۔ اور آپ پر کچھ حاضرات بھی کھلتی ہیں جن کا سلسلہ بھی بہت کم سنی سے جاری ہے۔ یہ چیزیں بلاشبہ قابل قدر ہیں لیکن ان چیزوں پر بھروسہ کرنا عقل مندی نہیں ہے۔ جو دولتیں خود بخود ملتی ہیں وہ ایک نہ ایک دن خود بخود ختم بھی ہوجاتی ہیں ان پر تکیہ کرکے بیٹھ جانا دانشمندی نہیں ہے۔

آپ روحانی عملیات کی لائن میں از خود محنت کریں اور ان تمام ریاضتوں سے خود کو گزاریں جو اس لائن میں بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے بعد چند سال کی محنتوں کے بعد آپ کو جو کچھ ملے گا وہی سرمایہ پائیدار ہوگا اور اس کی آپ خود بھی قدر کریں گے۔ جو سرمایہ بغیر کسی محنت کے ملتا ہے انسان اس کی قدر نہیں کرتا اور جس چیز کی قدر نہیں کی جاتی وہ بہت جلد چھن جاتی ہے۔ قدر عام طور پر ان چیزوں کی کی جاتی ہے جو انسان نے اپنی محنت سے حاصل کی ہو۔ جب آپ روحانی عملیات کی لائن سے جڑ کر محنت وریاضت کریں گے اور اس کے بعد آپ کو کوئی دولت نصیب ہوگی تو اس دولت کی فطرتاً آپ قدر کریں گے اور اس کی حفاظت کیلئے آپ ہر ممکنہ احتیاط بھی برتیں گے۔ آپ ان بشارتوں اور حاضراتوں پر تکیہ کرکے نہ بیٹھ جائیں جو بچپن سے آپ کو ہورہی ہیں۔

ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ روحانی عملیات کی لائن اصلاً علاج ومعالجہ کی لائن ہے اور اس میں زیادہ تر دھیان لوگوں کے جسمانی اور روحانی علاج کی طرف دینا چاہئے۔ باقی باتیں غیر ضروری ہیں ان میں اپنا زیادہ وقت کھپانے سے فائدہ نہیں ہیں۔ مثلاً حاضری کرنا، مؤکل تابع کرنا، محض اس لئے ہے کہ ہم مرض کی صحیح معنوں میں تشخیص کرسکیں اور اگر ہم مرض کی تشخیص کرنے سے قاصر ہوں تو پھر حاضری کرکے یا مؤکل کو بلاکر اس سے دریافت کرسکیں کہ فلاں ابن فلاں پر کس طرح کی اثرات ہیں۔ اس سے زیادہ حاضرات وغیرہ کی کوئی اور حیثیت نہیں ہے۔ موجودہ زمانہ میں حاضرات اس لئے بھی عاملین کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو چمتکار دکھا کر مرعوب کرسکیں اور یہ ثابت کرکے کہ ہمارے قبضے میں کوئی مؤکل یا جن ہے۔ اپنی دکان کی قیمت بڑھا سکیں۔ ہمارے نزدیک یہ باتیں غیر ضروری سی ہیں اگر اللہ نے آپ کو تشخیص کے دوسرے طریقے عطا کردیئے ہوں تو پھر مؤکل تابع کرنے اور حاضرات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

علم جفر میں ان باتوں کی طرف کوئی میلان نہیں پایا جاتا۔ علم جفر دوسرے طریقوں سے انسان کو انوکھی قوتیں عطا کرتا ہے جو حروف اور اعداد کے صحیح استعمال سے حاصل ہوتی ہیں اور انسان کو اپنے مقاصد میں حیرتناک طریقوں سے کامیابیاں ملتی ہیں لیکن علم جفر بھی بغیر محنت کے کسی کو حاصل نہیں ہوپاتا اور عام طور پر لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ محنت سے گھبراتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ بس کوئی فری فنڈ انہیں عطا ہوجائے۔ چنانچہ مسلمانوں میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو صبح شام دفینوں کے چکر میں لگے ہوئے ہیں اور اس میں اپنا وقت بھی ضائع کررہے ہیں اور اپنی انرجی بھی۔

فرہاد نے شیریں کے لئے پہاڑوں کو کھود کر جب کسی نہر کی جستجو کی تھی اس وقت کسی معتبر شاعر نے کہا تھا۔

حسن کا گنج گرانمایہ تجھے مل جاتا
تونے فرہاد نہ کھودا کبھی ویرانہ دل

اسی شعور کے پیش نظر ہم ان سب حضرات سے جو دفینوں اور مفت کی دولتوں کے چکر میں لگے ہوئے ہیں، یہ عرض کرتے ہیں کہ دنیا بھر کی دولتیں اور قیمتی خزانے انسان کے اپنے دل و دماغ میں مقید ہیں اور تھوڑی سی کوشش اور جد و جہد سے یہ خزانے اور یہ دولتیں انسان کو مل سکتی ہیں لیکن انسانوں کا حال تو اب یہ ہے کہ ان سے نہ محنت ہوتی ہے اور نہ ہی ان میں استقلال ہے اور محرومی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔

اللہ کا فضل و کرم ہے کہ آپ حقیقتوں کو محسوس کر رہے ہیں اور اس لائن میں قدم اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے ہمیں امید ہے کہ آپ ایک نہ ایک دن ان کامیابی سے ضرور ہمکنار ہوں گے اور جب آپ پوری طرح کامیاب ہو جائیں گے تو پھر آپ میں قوم کی خدمت کرنیکی اہلیت پیدا ہو جائے گی اور یہی اہلیت آپ کو ثواب دارین کا حق دار بنائے گی۔ اہلیت ہی اصل چیز ہے اصل چیز صرف ذوق نہیں ہے جو خدمت کا ذوق رکھتے ہیں اور خدمت میں انکی اہلیت نہیں ہوتی ان کا احترام کون کرتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ اس لائن کی باریکیاں سیکھنے کے لئے اور اس لائن کے گُر حاصل کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں گے اور کسی بھی ریاضت سے جان نہیں چرائیں گے ہمارا وعدہ ہے کہ ہم ہر ممکن رہنمائی آپ کی انشاء اللہ کریں گے۔

کاروباری پریشانی

سوال از: حافظ الف، حسین ———— نینی تال۔

میں اپنے کاروبار کی طرف سے کافی پریشانی میں ہوں۔ میرا کوئی لڑکا بھی نہیں ہے۔ لڑکیوں کا ساتھ ہے۔ دکان چلتی نہیں ہے۔ آمدنی کا کوئی ذریعہ دور دور تک نظر نہیں آرہا ہے۔ طلسماتی دنیا دیکھی تو ایک روشنی کی کرن نظر آئی۔ آپ کوئی ایسا وظیفہ وغیرہ بتائیے کہ کاروبار سہی ہو جائے۔ آمدنی کا ذریعہ ہو جائے دکان چلنے لگے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ میرے اوپر اپنی رحمت کی برسات کردے آمین۔

اللہ تبارک تعالیٰ اپنی رحمتوں سے طلسماتی دنیا کو ترقی عطا کرے آمین۔

جواب

ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ اگر ناشتے سے پہلے روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ لیا کریں تو افضل ہے۔ اسی طرح اگر مغرب کی نماز کے بعد دکان ہی میں روزانہ ایک مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھ لیا کریں تو بہتر ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی عادت ڈالیں کہ دوکان کھولتے وقت اور بند کرتے وقت روزانہ آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

نماز کے لئے تو آپ پابند ہی ہوں گے اس لئے اس بارے میں کچھ لکھنا زائد ہوگا البتہ ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ نماز ہمیشہ بروقت ادا کریں اور فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ ان چند باتوں کو پابندی سے آپ کے کاروباری حالات بدل جائیں گے اور انشاء اللہ آپکا آنیوالا کل خوش حالی کا پیغام لیکر آئے گا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کو دین و دنیا کی راحتوں سے سرفراز فرمائے اور آپ کو اس بات کی توفیق بھی بخشے کہ آپ ہمیشہ دوسروں کی مدد بھی کرتے رہیں دوسروں کی مدد بھی انسان کو پریشانیوں سے نجات دلاتی ہے اور صدقات انسان کو ہزار طرح کی بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

مستقبل کے بارے میں سوال

سوال از: نثار احمد۔

آپ نے طلسماتی دنیا کی شکل میں قوم کی خدمت کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے آپ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

یہ خط میں پہلی بار لکھ رہا ہوں مجھے امید ہے کہ آپ اس کا جواب کسی شمارے میں ضرور دیں گے۔

(ا) میں پاور لوم مزدور ہوں اور میں لوم چھوڑ کر دوسرے شہر میں تجارت کرنا چاہتا ہوں۔ اچھا دھندہ کرنا چاہتا ہوں کیا میں دوسرے شہر میں تجارت، دھندہ کر سکوں گا، کیا مجھے ترقی ہوگی۔ میں سکون کی زندگی گزارنا چاہتا ہوں اور میں اللہ کے راستے میں بھی وقت لگا کر اللہ کے دین کی محنت کرنا چاہتا ہوں۔ یہی میری تمنا ہے۔ کچھ دنوں میں میری شادی بھی ہونے والی ہے جب تک آپ اس خط کا جواب نہیں دیں گے میں شہر

چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔

جواب

اگر آپ کا کام اپنے شہر میں نہیں چل رہا ہے تو پھر اللہ کے بھروسے کسی دوسرے شہر میں کام کی شروعات کریں۔ اور جب آپ محنت اور لگن سے اپنا رخ نہیں موڑ رہے ہیں تو پھر ایک نہ ایک دن آپ فضل خداوندی کو اپنے دامن میں سمیٹ لیں گے اس لئے کہ رب العالمین کسی کی محنت کو رائیگاں نہیں کرتے۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ من جد وجد جس نے کوشش کی اس نے پایا۔ ناکام بالعموم وہ لوگ رہتے ہیں جو کچھ نہیں کرتے اور کسی کرامت اور معجزہ کے انتظار میں اپنے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں ایسے لوگ ناکام ہی رہتے ہیں اور ایسے لوگ اس دھرتی کا بوجھ ہیں یہ دوسروں کے لئے بھی مسئلہ بنے رہتے ہیں اور خود اپنے لئے بھی، یہ کسی مشکل اور مصیبت سے کم نہیں ہوتے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی روزی کے لئے غور وفکر بھی کرتے ہیں اور محنت اور جدوجہد بھی۔

آپ دین کے لئے بھی وقت نکالنے کے خواہش مند ہیں۔ یہ خواہش بھی مقدس خواہش ہے لیکن یہ بات یاد رکھئے کہ حلال روزی کی فکر اور اس کے لئے جدوجہد بھی دین داری ہی کا ایک حصہ ہے۔ جو لوگ اپنے لئے اپنے گھر والوں کے لئے روزی کی فکر میں لگے ہوئے ہیں وہ آخرت کے ثواب سے محروم نہیں رہیں گے البتہ روزی روٹی کی فکر کے ساتھ ساتھ دین کی تبلیغ کے لئے کچھ وقت نکالتے رہنا بھی ایک صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کو کاروبار کے اندر ترقی عطا کرے اور آپ جو بھی نیا کام کسی نئے مقام پر شروع کریں اس میں کامیابی ہو اور خیر وبرکت بھی۔ آپ اللہ کے بھروسے پر کسی اچھی جگہ کا انتخاب کریں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ ہی کے فضل وکرم پر آپ کی ترقی اور رزق کی فراوانی کا انحصار ہے اس لئے ہر کام کی شروعات سے پہلے اس سے دعا بھی کریں وہ اپنے سبھی بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور ان کی اپنی ضرورت اور طلب کے مطابق رزق بھی عطا کرتا ہے بلاشبہ وہ سمیع ومجیب بھی ہے اور خالق ورزاق بھی۔

ذاتی معلومات

سوال از: (ایضاً)

میرے لئے میرے نام کا عدد، برج، نگینہ، اچھے دن، میرے لئے موزوں پیشہ، نام کے اسم اعظم، ورد کیلئے اسم، خوشگوار رنگ، اُتار چڑھاؤ کے دن اور مہینے کے لئے۔ برائے مہربانی مکمل معلومات دیں۔ اور جلد از جلد کسی شمارے میں اس خط کا جواب دیں بہت مہربانی ہوگی۔

میری تاریخ پیدائش ۷ رمئی ۱۹۸۱ء ہے۔ اللہ آپکو جزائے خیر دے۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ آپ کے لئے ہر مہینے کی مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ پڑھا کریں۔ آپ کا برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے۔ جمعہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ ۳ گرام چاندی یا سات گرام چاندی کی انگوٹھی میں آپ پنا یا فیروزہ، جڑوا کر استعمال کریں۔ گلابی، زرد اور نیلا رنگ آپ کے لئے انشاء اللہ مبارک ثابت ہوگا۔ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ایک تسبیح "یانافع" کی پڑھا کریں یہ بھی آپ کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ فروری، جون، ستمبر اور دسمبر میں بطور خاص اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ کوئی بھی بیماری خدانخواستہ ان مہینوں میں کسی بھی سال حملہ آور ہوسکتی ہے۔ ان مہینوں میں زیتون، سیب انگور اور انناس کا استعمال کیا کریں۔

ہمزاد تابع کرنے کی آرزو

سوال از: حافظ محمد احسان۔

باری تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم بخیر ہیں خدا سے امید قوی رکھتے ہیں کہ آپ بھی بخیر ہوں گے۔

واضح ہو کہ عملیات کا شوق تو طالب علمی کے زمانے سے ہے۔ لیکن عرصہ دراز سے ہمزاد کے عمل کی تلاش تھی۔ اتفاق سے آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا ۱۹۹۶ء اگست وستمبر کا نظر کے سامنے سے گزرا۔ پڑھ کر دل بے حد مسرور ہوا۔ باری تعالیٰ رسالہ کو تاقیامت ترقی دے۔ اس رسالہ نے ہماری دس سال پرانی تمنا کو پورا کردیا خدا کے فضل سے ہمزاد کا عمل مل گیا۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

بعد نماز عشاء اپنے ہی گھر میں کسی الگ تھلگ کمرے میں یا پھر گھر سے الگ مکمل تنہائی میں یہ عمل ۴۱ دن تک پڑھنا ہے ۴۱ دن تک نہ جگہ بدلیں نہ ٹائم بدلیں اور صرف پرہیز جمالی رکھیں یعنی بیوی کے ساتھ ہمبستری، گوشت اور تمام بدبودار چیزوں سے پرہیز کریں۔ نوچندی

جمعرات سے یعنی بدھ گزرنے کے بعد جورات آئے گی اس سے شروع کریں۔ چمبیلی یا زیتون کے تیل میں چراغ روشن کریں چراغ روشن کرکے اپنی پشت پر رکھ لیں۔ اپنا حصار کرلیں اور چراغ کو حصار سے باہر رکھیں سامنے آپ کا سایہ پڑے گا سر پر نظریں جما کر مندرجہ ذیل عمل پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ عمل سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں عمل ختم کرتے ہی اپنے بستر پر لیٹ کر سو جائیں کسی سے بات چیت نہ کریں چراغ جو پہلی رات استعمال کریں اسی کو ۴۱ روز تک استعمال کریں۔ بتی روزانہ بدلتے رہیں۔ چراغ نہ بدلیں۔ انشاء اللہ آخری ہفتے میں یا آخری دن میں ہمزاد حاضر ہوگا، ہم کلام ہوگا اس وقت اس سے معاہدہ کریں اور معاہدہ کے بعد اسے واپس جانے کا حکم دیں۔ خطرہ اس عمل میں کچھ نہیں ہے، دوران چلہ ڈراؤنے خواب نظر آسکتے ہیں ان کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ بشارتیں ہوں تو ان کا بھی کسی سے تذکرہ نہ کریں یہ ہمزاد بہت طاقت ور ہے اور جن کے برابر طاقت رکھتا ہے اگر تابع ہوگیا تو آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرے گا، دور دراز کی خبریں دے گا مرض تشخیص کرے گا اور آپ کو حادثات سے پہلے مطلع کرے گا انشاء اللہ۔

عمل یہ ہے۔ حصار صرف آیت الکرسی کا کریں۔ یُؤْمِنُوْا بِكَلَامِیْ یَا عَطوف یَا جِبْرَائِیلُ اِحْضَرُوْا بِاِذْنِ اللّٰہ ہمزاد حاضر شو حاضر شو حاضر شو۔

ایک تو آپ جلالی پرہیز کے بارے میں خلاصہ کریں۔ دوسرے عمل ختم کرنے کے بعد چراغ گل کردیں یا روشن ہی رہنے دیں اس کے بارے میں تحریر کریں۔ تیسرے آپ نے عمل شروع کرنے سے پہلے گیارہ مرتبہ درود پڑھنے کو لکھا ہے کیا آخر میں درود پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ چوتھے لفظ یا عطوف پر اعراب لگادیں۔ ہم آپ کو خلوص دل سے استاد مانتے ہیں لہٰذا نظر کرم فرمائیں۔

جواب

ہماری طرف سے عمل کی اجازت ہے لیکن ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ جب تک آپ بنیادی تمام ریاضتوں سے خود کو نہ گزارلیں تب تک آپ ہمزاد تابع کرنے کے چکر میں نہ پڑیں۔ کوئی بھی بڑا کام انسان کو مکمل معلومات مکمل منصوبہ بندی اور مکمل صلاحیت کے بعد ہی کرنا چاہئے تاکہ ناکامی کے امکانات کم سے کم ہوجائیں۔ کامیابی ہر ہر معاملے میں بے شک اسی وقت ہوتی ہے جب اللہ کا فضل وکرم ہوجائے لیکن اللہ کا فضل وکرم بھی بالعموم اسی وقت ہوتا ہے جب بندے نے اسباب کی تکمیل کرلی ہو۔ اللہ کے بھروسے پر کوئی کار چلانے والا انسان ہوائی جہاز نہیں چلا سکتا۔

لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہم بخل اور تنگ نظری سے کام لے رہے ہیں اس لئے ہم اجازت تو دے ہی دیتے ہیں لیکن ہم سبھی شاگردوں کو یہ مشورہ بھی ساتھ ساتھ دیتے ہیں کہ مؤکل اور ہمزاد کا معاملہ بہت بعد کا ہے پہلے آپ روحانی عملیات کے بنیادی اسباق پڑھ کر خود کو ریاضتوں اور مختلف چلوں سے گزاریں پھر مؤکل تابع کرنے کی آرزو کریں۔

اعداد کا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں

سوال از: محمد ایوب قریشی ــــــــــ ممبئی۔

میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا کا مسلسل آٹھ ماہ سے مطالعہ کررہا ہوں آپ کی جو بھی کتاب بازار میں آتی ہے اس کا بھی مطالعہ کرتا ہوں مگر میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ اعداد کس طرح معلوم کریں۔ تعلقات اعداد کس طرح معلوم کریں اور حاضرات کا عمل کس طرح کیا جائیں اور زکوٰۃ کس طرح ادا کریں (یعنی لفظوں کی) اور آپ کی اس طلسماتی دنیا و دوسری کتابوں سے کس طرح فیض حاصل کیا جائے۔ مہربانی کرکے کوئی آسان سا طریقہ بتادیں۔ مہربانی ہوگی۔

اور محترم حسن صاحب آپ سے گزارش ہے کہ میرے بارے مگر کچھ بتائیں میرا و میری بیوی کا عدد کیا ہے، ہم دونوں میں نبھاؤ ہوگا کہ نہیں اور آج قریب پندرہ ماہ سے کاروبار میں پریشانی ہورہی ہے۔ کام ٹھپ پڑا ہے۔ پندرہ ماہ سے ایک پیسے کا کام نہیں کیا ہے جو کچھ پاس میں تھا وہ آہستہ آہستہ ختم ہوگیا ہے۔ اور اب تو کافی پریشانی ہوگئی ہے۔ چھوٹے چھوٹے خرچ کے لئے پریشان ہونا پڑتا ہے۔ لوگوں کا قرضہ بھی ہوتا جارہا ہے۔ کام کے لئے محنت وکوشش میں بھی کمی نہیں کرتا وہ مسلسل جاری ہے۔ اب سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا کروں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ ہی کوئی آسان سا طریقہ علاج بتائیں کہ یہ پریشانی سے چھٹکارا ملے۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ اور میری تعریف محمد ایوب قریشی، عمر ۴۲ سال، میری والدہ کا نام محترمہ حاجن خاتون۔ اور میرے والد کا نام حاجی مولا بخش قریشی ہے اور میری بیوی کا نام رضیہ ہے انکی والدہ کا نام رابعہ ہے اور میرا ذریعہ معاش بلڈنگ تعمیر کرنا و ریپیر کرنا۔ اور میری تاریخ پیدائش ۱۹۶۲ء۔۷۔۷ ہے۔

(نوٹ) خط ضرور پورا پڑھئے گا جواب سے محروم نہ کریں۔

جواب

آپکے نام کا مفرد عدد تین ہے۔اور آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد سات ہے۔آپ دونوں کے اعداد میں کسی طرح کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ البتہ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اور نام کے مفرد عدد میں دوری ہے۔ آپ کے کام میں جو رکاوٹیں پڑ رہی ہیں اس کی وجہ کوئی اور ہے۔ ہمارے اندازے سے آپ دونوں کے درمیان کسی طرح کا کوئی اختلاف اعداد کی وجہ سے نہیں ہونا چاہئے چونکہ آپ نے اپنی بیوی کی تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے برج اور ستاروں کے اعتبار سے دونوں کا مزاج نہیں پرکھا جاسکتا۔

آپ اپنے کاروبار کی وسعت اور خیر و برکت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد چاروں قل پڑھ لیا کریں اور گھر سے جب بھی قدم نکالیں آیت الکرسی پڑھ کر گیارہ مرتبہ "یا مغنی" پڑھ کر قدم نکالیں۔انشاءاللہ رکاوٹیں ختم ہوں گی۔

علم الاعداد کا علم حاصل کرنے کیلئے ہماری مرتب کردہ علم الاعداد اور اعداد بولتے ہیں کا مطالعہ کریں۔ان دو کتابوں میں اعداد کے متعلق مکمل معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

جسمانی عارضہ

سوال از: غزالہ ہاشمی ———— حیدرآباد۔

میں آپ کو پہلی مرتبہ خط لکھ رہی ہوں اور بہت امید کے ساتھ لکھ رہی ہوں کہ آپ جواب دے کر میری مدد ضرور کریں گے اور میں آپ کی کتابوں "طلسماتی دنیا" اور سورۂ فاتحہ کا قریب تین چار ماہ سے مطالعہ کر رہی ہوں۔محترم میری تکلیف یہ ہے کہ مجھے قریب چھ ماہ سے سینے میں درد اور جلن بہت ہو رہی ہے۔ڈاکٹروں سے بہت علاج کروائی لیکن کچھ مستقل فائدہ نہیں ہوا۔ایکسرے اور دوسرے ٹیسٹ بھی کروائی لیکن صاف نکلے لیکن میری تکلیف میں کوئی فرق نہیں ہوا اب تو بائیں چھاتی سے لے کر پورا بغل اور بائیں جانب کا آدھا حصہ میں درد اور بہت جلن ہو رہی ہے کہ برداشت نہیں ہوتی۔ڈاکٹر کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔

محترم آپ مجھے میرے نام کے حساب سے کوئی وظیفہ دیں اور ساتھ ہی سورۂ فاتحہ کا نقش پہننے کے لئے دیں تاکہ میری تکلیف کم ہو۔

میں نماز کی پابند ہوں اور آپ کی کتاب سے سورۂ فاتحہ کا نقش جو سب بیماریوں کے لئے ہے وہ گھول کر پی رہی ہوں اور ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ رہی ہوں۔

محترم آپ میرے پاس خط کا جواب ضرور دیں اور میری مدد کریں، میں ساری زندگی آپ کے لئے دعاگو رہوں گی میں بہت پریشان، بچے پڑھ رہے ہیں۔

سورۂ آل عمران جو قرآن حکیم میں سورۂ بقرہ کے بعد آتی ہے اس کی تلاوت کر کے ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی دن میں تین بار پیا کریں۔صبح کو تقریباً آٹھ بجے دوپہر کو دو بجے اور اس کے بعد رات کو سوتے وقت۔اس پانی کے کم سے کم تین گھونٹ پابندی سے پئیں اور ایک ہفتے میں اس پانی کو ختم کر کے اگلے ہفتہ پھر اسی طرح بوتل تیار کریں۔اس طرح لگاتار چھ ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔اس پانی کو ایام حیض کے زمانے میں بھی پی سکتی ہیں اور ایام حیض کے زمانے میں سورۂ آل عمران کی تلاوت آپ خود نہ کریں اس ہفتے کی بوتل کسی اور سے تیار کرالیں اس کے ساتھ ساتھ سورۂ آل عمران کا نقش اپنے گلے میں ڈال لیں۔آپ کا عنصر آبی ہے اس لئے اس نقش کو آبی چال سے بھرا گیا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۷۴۵	۴۸۷۳۱	۴۸۷۳۸	۴۸۷۴۲
۴۸۷۳۷	۴۸۷۴۳	۴۸۷۴۴	۴۸۷۳۲
۴۸۷۴۰	۴۸۷۳۶	۴۸۷۳۳	۴۸۷۴۷
۴۸۷۳۴	۴۸۷۴۶	۴۸۷۴۱	۴۸۷۳۵

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

سورۂ فاتحہ کا عمل

سوال از: (ایضاً)

میں نے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا "نومبر، دسمبر ۲۰۰۳ء میں پڑھا تھا آپ نے کسی بہن کو مشورہ دیا تھا کہ وہ جسمانی درد دور کرنے کے لئے جمعرات کا روزہ رکھ کر ۴۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پانی سے افطار کرے۔ کیا وہ عمل میں بھی کر سکتی ہوں یا نہیں بتایئے۔

جواب

سورۂ فاتحہ کا عمل تو سبھی امراض جسمانی میں مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ آپ اس کو بھی کر سکتی ہیں۔ سورۂ فاتحہ کا آپ نقش بھی پی رہی ہیں جو انشاء اللہ آپ کے لئے مفید اور مؤثر ثابت ہوگا۔ اتنی زحمت کرلیں کہ سورۂ فاتحہ کے نقش کو بھی آبی چال سے پُر کریں۔ آبی چال کی وضاحت اوپر کردی گئی ہے۔ جب آپ اپنے عنصر کے اعتبار سے نقش بھریں گی تو انشاء اللہ جلد فائدہ ہوگا اور مطلوبہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کو تمام امراض سے نجات عطا کرے۔ (آمین)

ازدواجی زندگی کی مشکلیں

سوال از: عبدالرحمٰن ——— حیدرآباد۔

میں طلسماتی دنیا کا چار سال سے مطالعہ کررہا ہوں۔ پڑھنے کے بعد یہ محسوس ہوا کہ طلسماتی دنیا کی ذریعہ آپ حضرت اس قوم مسلماں کی اچھی خدمت انجام دیتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اور علم سے نوازے، آمین۔

جناب محترم مولانا صاحب، میں کئی سالوں سے پریشان ہوں روزی کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔ پھر بھی ہر ماہ تین ہزار کبھی چار ہزار بھی رقم حاصل کرلیتا ہوں۔ کرایہ کے مکان کا کرایہ، بچوں کی اسکول فیس کھانے داری سب ضرورت پورا ہوجاتا ہے۔ ایک روپیہ بھی جمع نہیں ہو پاتا ہے۔ میری بیوی کا نام عشرت ان کی والدہ کا نام نور جہاں ہے۔ میں ان کو خوش کرنے کے لئے کافی کوشش کرتا ہوں مگر پھر بھی وہ ناراض رہتی ہے۔ ہر وقت دماغ میں غصہ بچوں کو گالی دینا یہ اس کی عادت بن گئی ہے اب تو بچے بھی گالی دینا شروع کردیا ہے میں اپنی زبان کو خراب نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ اکثر غصہ میں سامان پھینک دیتی ہے اور رو کر مجھے ہی سمجھانے لگتی ہے کبھی روپیہ کی کمی کبھی مکان ہونا کبھی میکہ جانا یہ سب تقاضہ سامنے رکھ کر کئی کئی روز تک دونوں میں گفتگو بند رہتی ہے۔ میں اس کتاب کا قائل ہوں آپ ہمیشہ لکھتے رہتے ہیں لڑائی جھگڑا گھر میں نحوست کو پھیلاتا ہے اس بات پر میں عمل کرتا ہوں۔ اس جاہل عورت کو کافی سمجھاتا ہوں مگر اپنی ضد پر اڑی رہتی ہے۔

آپکے کتاب میں دیکھا اعداد نمبر کے حساب سے بھی ایک دوسرے کو نہیں بنتا ہے۔ تو میرا نام بھی ع سے آتا ہے اور اس کا نام بھی ع سے آتا ہے اس حساب سے دونوں نمبر سات ہوتا ہے اگر میں اپنے نام کا عدد نکالتا ہوں تو سات نمبر آتا ہے میں اکثر خاموش رہتا ہوں بغیر ضرورت کسی سے باتیں کرنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ بے وجہ خاموشی سے بھی وہ فائدہ اٹھاتی ہے کوشش میری بہت رہتی ہے ہمیشہ کم بولتا ہوں اگر قسمت میں مکان ہوگا تو ہوکے رہے گا آخیر میں پریشان ہوکر میں آج آپ کو خط لکھ رہا ہوں مجھے کچھ رہنمائی فرمائیں۔ تاکہ دل کو سکون ملے۔ کچھ وظیفے بتائیں۔ اگر علاج کی ضرورت ہے تو لکھیں میں آپ سے علاج بھی کراؤں گا یہ ساری بات طلسماتی دنیا کے ذریعہ شائع کر کے ہم غریب کو شکریہ کا موقعہ دیں۔ بہت مہربانی ہوگی اور زندگی بھر آپ کا احسان مانوں گا۔ میں آپ کے طلسماتی دنیا میں جو وظیفہ درج ہے اس کو بھی پڑھتا ہوں۔

(۱) درود شریف سوبار (۲) یَا سَلَامُ ۱۳۱ بار۔ (۳) یَا رَزَّاقُ ۳۰۸ بار۔ (۴) یَا فَتَّاحُ ۴۸۹ بار۔ (۵) یَا مُغْنِی ایک ہزار بار۔ (۶) اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۳۶۰ بار (۷) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۴۵۰ بار۔ (۸) اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا سورۂ مزمل ۱۰۰ بار۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۲۱ بار۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سوبار۔ پھر بھی ترقی نہیں ہورہی ہے، آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ میاں بیوی کے روز روز کے جھگڑوں سے گھر میں نحوست پھیلتی ہے اور گھر کی خیر و برکت ختم ہوجاتی ہے۔ ایک ٹوکری میں رکھے ہوئے برتن بھی کھنکتے ہیں اسطرح اگر کسی گھر میں رہنے والے افراد بھی کبھی کبھی آپس میں الجھ جائیں اور ان میں کبھی کبھی نا چاقی کی صورت پیدا ہوجائے تو یہ کوئی خلاف قیاس بات نہیں ہے۔ میاں بیوی میں بھی روٹھ منائی اور ہلکی پھلکی جھڑپوں کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے جب بہن

بھائی آپس میں الجھ سکتے ہیں جن کی رگوں میں دوڑنے والا خون ایک ہی ہوتا ہے تو پھر میاں بیوی جو ایک دوسرے سے مختلف لہو اپنی رگوں میں رکھتے ہیں وہ کیوں نہیں لڑیں گے لیکن جھڑپوں اور لڑائیوں کی کوئی لمٹ ہونی چاہئے۔ ہر وقت کا جھگڑا بات بات پر جنگ اور منٹ منٹ میں تصادم اور صبح شام کا فساد گھر میں فتنے برپا کرتا ہے اور ان لڑائیوں سے سب سے بُرا اثر یہ پڑتا ہے کہ بچے باغی ہوجاتے ہیں اور ان میں محبت کی خو بو ختم ہوجاتی ہے وہ لڑائی کو ہی زندگی کا نصب العین سمجھنے لگتے ہیں پھر اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چلنے کے لئے وہ بھی آپس میں الجھتے ہیں اور گھر سے باہر بھی ان کی روش لڑنے بھڑنے کی ہوجاتی ہے جو میاں بیوی کی لڑائی کا سب سے خوفناک خمیازہ ہے اس کے علاوہ ہر وقت کی لڑائیوں کا اثر روزی پر بھی پڑتا ہے۔ اور اللہ کی رحمتیں اس گھر سے رفتہ رفتہ دور ہوجاتی ہیں کہ جن کے بغیر نہ گھر میں بہاریں آتی ہیں اور نہ کاروبار چمکتا ہے۔

بے شک آپ کے نام کا پہلا حرف اور آپ کی بیوی کے نام کا پہلا حرف ایک ہی ہے لیکن آپ کے نام کا مفرد عدد اور بیوی کے نام کے مفرد عدد میں ٹکراؤ ہے۔ آپ کا عدد نو ہے اور بیوی کے نام کا عدد سات ہے۔ یہ دونوں عدد میاں بیوی کی حیثیت سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اس لئے دونوں کے درمیان اختلاف کا ہوجانا ایک فطری بات ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ میاں بیوی کے درمیان جھگڑے کی وجہ کوئی ایک ہی نہیں ہوتی۔ اس کی وجوہات مختلف اوقات میں مختلف ہوسکتی ہیں۔ کبھی کبھی جھگڑے اعداد کے اختلاف کی وجہ سے بھی ہوسکتے ہیں اور کبھی کبھی جھگڑے ایک دوسرے کے مزاج کے اختلاف سے بھی ہوسکتے ہیں۔ آپ دونوں کے مزاجوں میں بھی اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ آپ اس پر کنٹرول نہیں کرسکتے۔ اگر آپ سوجھ بوجھ سے کام لیں گے تو انشاء اللہ ان جھگڑوں پر قابو پالیں گے لیکن اس کے لئے آپکو حد سے زیادہ صبر ضبط کرنا پڑے گا۔ جب آپ قربانی دینے میں پہل کریں گے اور صبر ضبط کا مظاہرہ کریں گے تو اللہ کا فضل آپ پر بھی ہوگا اور آپ کے اس گھر پر بھی ہوگا جس کے آپ مالک ہیں۔ بیوی تو پھر رعایا میں شامل ہے آپ شروع میں ایسا کریں کہ عشرت کچھ بھی بولے اور کتنا بھی غلط بولے، ضبط کریں اور اپنی زبان کو خاموش رکھیں۔ ظاہر ہے کہ جب مد مقابل کچھ کہا کرتا ہے تو انسان سے ضبط نہیں ہوتا وہ بھی اول فول بکنا شروع کردیتا ہے لیکن ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی اسی طرح اگر کوئی ایک فریق بولتا رہے تو لڑائی نہیں ہوگی لڑائی تب ہی ہوگی جب دونوں ایک ساتھ بولیں۔ اور لڑائی سے بچنے کا طریقہ صرف یہی ہے کہ اگر وہ بولے تو آپ چپ رہیں اور اپنے نفس کا گلا گھونٹ دیں۔

یہ مشورہ ہم آپ کو اس لئے دے رہے ہیں کہ سوال ہم سے آپ ہی نے کیا ہے اور اُصولاً گھر آپ ہی کا ہے اور اس لئے اس گھر کو نحوستوں سے بچانے کی فکر آپ کو زیادہ ہونی چاہئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ عورت کو بائیں پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کو اگر سیدھا کرنے کی کوشش کروگے اور زبردستی کروگے تو تعلق ٹوٹ جائے گا۔ آپ جو کچھ پڑھ رہے ہیں پڑھتے رہیں۔ البتہ صبح شام "یاودود یالطیف" سو مرتبہ پڑھ لیا کریں اور پیر یا جمعرات کو سورۂ یوسف کی تلاوت کرکے اپنی بیوی کی محبت کی دعا کیا کریں۔ دعا کی برکت سے بھی آپ دونوں کے درمیان کا افتراق دور ہوسکتا ہے۔ کیونکہ مسلمان کے لئے دعا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔

آسیبی اثرات سے ازدواجی زندگی متاثر

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

میں اس رسالے کی ایک سال سے خریدار ہوں اس رسالے کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس رسالے کا میں بہت بے چینی سے انتظار کرتی ہوں۔ میں بہت پریشان ہوں۔ اور پریشانی کے عالم ہی میں یہ خط لکھ رہی ہوں۔ میرا خط اور سوال ضرور طلسماتی دنیا کے سنہرے اوراق پر شائع کیجئے میں خط میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں اور تفصیل سے لکھ رہی ہوں۔ میرے شوہر کا نام بشیر احمد ہے۔ والدہ کا نام خدیجہ بی ہے۔ میرے شوہر کا تاریخ پیدائش ۱۹۶۹ء-۱-۲۴ ہے۔ میرے شوہر کا قسمت کا دشمنی کا روحانی لکی فائدہ اور نقصان پہنچانے والے اعداد، اسم اعظم، ان کی شخصیت پر کونسا عدد اثر انداز ہوں گے، کونسے حروف مبارک اور اہم ہوں گے، اسماء حسنٰی میں کونسا ورد مناسب ہوگا ان کا ستارہ اور برج وغیرہ معلوم کرائیں۔

میرے شوہر ۱۹۹۰ء میں سعودی عرب گئے تھے۔ سعودیہ میں شیخ نے نوکر ریگستان میں ڈال دی رات میں صحرا میں سوگئے۔ اس وقت خواب میں ان کے سینے پر عورت آکے بیٹھ گئی میرے شوہر چیخ مار کے اٹھ گئے گاؤں واپس آنے کے بعد گھر میں بھی یہی حادثہ ایک مرتبہ پیش آیا۔ اس کے بعد ۱۹۹۹ء میں ہماری شادی ہوئی جب ہم لوگ ہمارے ماں باپ کے گھر گئے رات میں سوگئے۔ اس وقت پھر وہی عورت آکے ان کے سینے پر بیٹھ گئی

اس وقت میرے شوہر جنابت کی حالت میں تھے رات ایک بج رہا تھا چیخ مار کے اُٹھ گئے اور رونے لگے ہم لوگ یٰسین اور قرآنی آیات پڑھ کر سو جاؤ بولے ایسا واقعہ میرے ماں باپ کے گھر دو مرتبہ پیش آیا۔ عاملوں کو بتانے پر کہنے لگے کہ چڑیل (ڈائن) کا سایہ ہے۔ بولے علاج کروانے پر چند دن اچھے رہے پھر وہی حالت ہے میرے شوہر علاج نہیں کرواتے۔ کروالینے کے واسطے آیات دیجئے۔ شادی ہوئے سوا تین ماہ ہی ہم لوگ خوش رہے۔ چھ سال ہوا لڑائی جھگڑے اور پریشانیوں میں گرفتار ہوں۔ زندگی سے تنگ آ چکی ہوں۔ خدا سے موت کی دعا کرتی ہوں لیکن موت نہیں آتی۔ یہاں تک کہ نوبت الگ ہونے اور طلاق تک پہنچ گئی ہے۔ کیا میرے شوہر پر آسیب کا سایہ ہے مجھے غصہ زیادہ آتا ہے الٹا جواب دیتی ہوں غصہ کم کرنے کے لئے کچھ آیات لکھ کر بھیج دیجئے اگر آپ میرے شوہر کا روحانی علاک کرنا چاہتے ہیں تو اگلے شمارے میں کتنا ہدیہ ہوتا ہے، لکھ کر بھیج دیجئے میں منی آرڈر کے ذریعہ منگالوں گی۔ میرے شوہر سگریٹ نوشی کرتے ہیں ترک کرنے کے واسطے آیات وغیرہ دیجئے اس طرح میں زندگی بھر آپ کا احسان نہیں بھولوں گی۔

جواب

آپ کے شوہر کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے اور ان کا لکی عدد ۳ ہے۔ ان کے لئے ۲، ۳، ۶، اور ۷ اعداد مبارک ثابت ہوں گے۔ ایک اور نو عدد ان کے لئے بالعموم غیر مبارک ہوں گے۔

آپ کے شوہر کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے۔ ۲، ۱۲، ۷، ۱۷، اور ۲۳ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ثابت ہوں گی۔

آپ کے شوہر کو یاقوت راس آئے گا انشاء اللہ۔ اور آپ کے شوہر کے لئے نیلا اور سبز رنگ خوش بختی لاسکتا ہے۔ اپنے شوہر کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ روزانہ بعد نماز مغرب سو مرتبہ "یا باسط" اور بعد نماز عشاء ۸۸ مرتبہ "یا حلیم" پڑھا کریں یہ ان کے لئے اسم اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔

بلاشبہ آپ کے شوہر آسیبی اثرات کا بھی شکار ہیں اور اس کے لئے آپ کو کسی معتبر عامل سے ملنا چاہئے۔ اگر ان کا علاج اپنے کسی مقامی عامل ہی سے کرائیں تو بہتر ہے۔ وقتی طور پر آپ یہ کرسکتیں ہیں کہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کو ۴۰ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور دس دن تک یہ پانی صبح شام اپنے شوہر کو پلائیں۔ اور ان کے گلے میں یہ اسماء کہف لکھ کر ڈالیں۔ کالے کپڑے میں پیک کرا کر تعویذ بنالیں۔ اگر موم جامہ کرلیں تو بہتر ہے۔

اسماء کہف یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم . الٰھی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا ، کشفوطط اذرفطیونس ، کشا فطیونس ، تبیونس ، یوانس بوس و کلبھم قطمیر وَعَلَی اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

اپنے غصہ کو کم کرنے کے لئے آپ روزانہ "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اور ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں۔ وضو کی برکت سے آپ کے مزاج میں ٹھنڈک رہے گی۔ غصہ ازدواجی زندگی کو خصوصاً بہت زیادہ نقصان پہنچاتا ہے اس پر بہرحال کنٹرول کیجئے۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے اور جب آپ کو خود ہی یہ اندازہ ہے کہ آپکے شوہر آسیب کی لپیٹ میں ہیں تو پھر آپ کو اپنے مزاج میں تبدیلی کرنی چاہئے تاکہ آپ کا بندھن ٹوٹنے کی نوبت نہ آئے۔

سوال از: ایم اے قادری ــــــــــ جبل پور

بعد سلام عرض ہے کہ حسب ذیل سوالات کے جوابات مرحمت فرمائیں۔

(ا) دنائی جو کہ کسی شئے پر جادو ٹونا، سفلی عمل کر کے میعادی یا غیر میعادی طور پر کھلادی جاتی ہے تاکہ جس کو کھلائی جائے وہ مسلسل بیمار رہے، یا میعاد پوری ہونے پر ختم ہوجائے، اس دنائی کی پہچان کیا ہے؟ اس کا اثر کس طرح زائل کیا جاتا ہے۔؟ اس کو نکالنے میں کن کن آیات کا استعمال کیا جاتا ہے؟ اس عمل میں کامیاب ہونیکا کیا طریقہ ہے؟

میں تقریباً ۴۰ سالوں سے روحانی علاج کی خدمت انجام دے رہا ہوں اور میں نے اللہ کی دی ہوئی توفیق سے تیرہ سو سے زائد کتابوں کا مطالعہ اس موضوع پر کیا ہے۔ لیکن میں نے ابھی تک دنائی کے بارے میں کہیں کچھ نہیں پڑھا۔ یہ غالباً کوئی علاقائی اصطلاح ہے۔ جسطرح حیدرآباد میں نرسو نام کا ایک دیوتا لوگوں کو پریشان کیا کرتا ہے غالباً اسی طرح کی چیز دنائی ہے۔ اگر آپ از خود اس کی کچھ وضاحت فرمادیں تو عنایت ہوگی

آپ کی وضاحت کے بعد ہی کوئی حل نکالیں گے انشاء اللہ۔

دنائی نکالنے کا طریقہ

سوال از: (ایضاً)

کچھ عاملین دنائی کو قے کرا کے نکالتے ہیں اور کچھ عاملین گندم کے آٹے کی لوئی بنا کر، اس لوئی کو مریض کے جسم پر پھراتے ہیں اور دنائی کی اشیاء حتیٰ کہ گردہ کی پتھری اس لوئی میں آجاتی ہے۔ کیا ایسا بھی کوئی طریقہ دنائی نکالنے کا ہے؟ اگر ایسا طریقہ ہے تو اس کا عمل کیا ہے؟

دنائی اگر کوئی اثر ہے یا اثر سے پیدا ہونے والا کوئی نظر آجانے والی چیز ہے تو پھر یہ طریقہ جو آپ نے لکھا ہے درست ہوسکتا ہے۔ لیکن جب تک دنائی کے بارے میں صحیح معلومات نہ ہوں اس وقت تک دنائی نکالنے کے کسی بھی طریقے کی ہم توثیق اور تائید نہیں کرسکتے۔

ممکن ہے یہ نظر بندی ہو

سوال از: (ایضاً)

کرناٹک کے اسلم بابا کے متعلق سنا ہے کہ لوگوں کا آپریشن کرتے ہیں۔ لوگ شفایاب ہوتے ہیں۔ بہت سے حیرت انگیز کام ان سے منسوب ہیں۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟ اور ایسے کاموں کے لئے کس طرح کے عمل کئے جاتے ہیں۔؟ برائے مہربانی مذکورہ سوالات کے جوابات "روحانی مسائل نمبر" میں شائع فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

جواب

آپ نے روحانی آپریشن کے ذریعہ اسلم بابا کے جن واقعات کا ذکر کیا ہے وہ مختلف لوگوں سے ہم نے بھی سنے ہیں لیکن ابھی تک بھی کوئی چشم دید گواہ ہمیں نہیں مل سکا۔ ان کی کچھ سی ڈی کیسٹیں بھی ملک بھر میں گھوم رہی ہیں لیکن کیسٹوں سے کسی حقیقت کا ادراک نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ فلمیں خود بھی جس طرح چاہیں بنوائی جاسکتی ہیں اور اگر آپ نے ان واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو پھر یہ نظر بندی بھی ہوسکتی ہے اور اگر واقعتاً لوگ شفایاب ہورہے ہیں تو پھر بلاشبہ یہ ایک کرامت ہے۔ یہ روحانی عمل کا عروج ہے۔ ہم چشم دید گواہوں کے بیانات کے بغیر نہ اس کی تردید کرسکتے ہیں نہ تائید۔

ذاتی اور روحانی عدد

سوال از: ولی الدین محمود علی ــــ قاضی پور۔

روحانی ڈاک کے تعلق سے طلسماتی دنیا میں ناچیز کے تین سوال ہیں۔

سوال (نمبر:۱) ناچیز کا نام ولی الدین ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ میری قسمت کا عدد، دشمنی کا عدد، ذاتی عدد، روحانی عدد اور لکی عدد کیا ہے۔

آپ نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ آپ کا نام ولی الدین ہے یا آپ کا نام ولی الدین محمود علی ہے۔ غالباً آپ کا نام ولی الدین ہوگا۔ اور محمود علی سرنام ہوگا۔ اگر یہ درست ہے تو پھر آپ کے نام کا مفرد عدد جو آپ کی شخصیت کا عدد ہے۔ اور جسے ذاتی عدد بھی کہتے ہیں۔ ۶ ہے۔ اس حساب سے آپ کا روحانی عدد ۷ ہوا۔ لکی عدد آپ کا چار ہوا۔ ایک اور آٹھ آپ کا دشمن عدد ہوئے۔ اور اگر آپ کا پورا نام ولی الدین محمود علی ہے تو پھر آپ کا مفرد عدد ۵، لکی عدد ۵، روحانی عدد ایک اور دشمن عدد ۲ اور ۴ ہونگے۔

سوال از: (ایضاً)

(سوال نمبر:۲) میری تاریخ پیدائش ۳ر جولائی صبح صادق ہے۔ اس تعلق سے میرا لکی رنگ کونسا ہے، میرا لکی دن کونسا ہے، لکی مہینہ کونسا ہے، میرا ستارہ کونسا ہے۔ فائدہ اور نقصان پہنچانے والے عدد کون سے ہیں اور میرا اسم اعظم کیا ہے۔؟

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے۔ سبز اور زرد رنگ انشاء اللہ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔ پیر کا دن آپ کے لئے لکی ہے۔ جون، جولائی، اگست وستمبر، اکتوبر آپ کے لئے مبارک مہینے ہیں۔ اور آپ کا اسم اعظم۔ اگر آپ کا نام ولی الدین ہے تو "یا علیم" ہے۔ اور اگر آپ کا نام ولی الدین محمود علی ہے تو "یا وہاب" ہے۔

جادو کا علاج

سوال از: (ایضاً)

آباؤ اجداد سے چلی آئی وراثت (قطعہ اراضی) کا تنازعہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اور اسی میں زیادہ پریشان ہوں۔

ستم بالائے ستم یہ کہ ایک دو جانکاروں سے رجوع ہوا تو معلوم یہ ہوا کہ مجھ پر کالا جادو کیا گیا ہے۔ میری صحت بھی دن بدن گرتی جا رہی ہے اور پورا گھر کا گھر پریشان ہے۔ کچھ ایسا عمل بتایئے یا کوئی نقش تجویز فرمایئے کہ جس سے کالا جادو بھی ٹوٹ جائے اور گھر کی پریشانی بھی دور ہو جائے۔ نوازش ہوگی۔

سات مسجدوں کا پانی لے کر اس پر سات سلام سو مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اس کے بعد اس پانی کو صبح شام سات دن تک پی لیں۔ اسی طرح سات ہفتوں تک کریں۔ انشاء اللہ کالے جادو سے نجات ملے گی اگر بوتل میں پانی کم ہو جانے پر پانی بڑھائیں تو سات مسجدوں ہی کا پانی ڈالیں اور ہر ہفتے نئی بوتل سات سلام سو سو مرتبہ پڑھ کر دم کرتے رہیں۔ ایک بوتل تیار کرتے وقت سات مرتبہ دم کرنا ہوگا۔ یعنی ایک سلام سو مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں پھر دوسرا سلام سو مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اسی طرح ساتوں سلام پڑھ کر دم کرتے رہیں۔

سات سلام یہ ہیں۔

(۱) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَo

(۲) سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَo

(۳) سَلٰمٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَo

(۴) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍo

(۵) سَلٰمٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰیo

(۶) سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَo

(۷) سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِo

چھوٹے چھوٹے عملیات کی اجازت

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

بندہ طلسماتی دنیا کا پرانا قاری ہے۔ ہر ماہ اہتمام سے مطالعہ کرتا ہے اور بندہ اس کے چھوٹے موٹے فارمولے لکھ کر جمع بھی کر رہا ہے (اپنی ذاتی افادیت کے لئے) اور ساتھ میں عرض یہ کرنا ہے کہ علاج بالقرآن و اسماء حسنیٰ اس میں تو زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔ مگر چھوٹے موٹے فارمولے جیسے اکتوبر کے شمارہ میں صفحہ: ۳۷ پر "بروقت بیدار ہونے" کا عمل لوگوں کی نظروں سے غائب ہونے کا عمل وغیرہ۔ اپریل ۲۰۰۴ء کے شمارے کے صفحہ: ۳۲ پر فارمولے ہیں اس کو کام میں لانے کیلئے کیا زکوٰۃ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح "کشکول عملیات" روحانی ڈاک، وغیرہ میں جو ہوتا ہے اس کو کام میں لانے کے لئے کیا زکوٰۃ ضروری ہے یا ویسے ہی کام میں لا سکتے ہیں۔ اس کی عام اجازت ہے یا خاص ہے۔ جیسا کہ آپ نے طلسماتی دنیا صفحہ نمبر: ۳۰، اگست ۲۰۰۰ء جلد شمارہ نمبر ۸: میں "بچہ بہت روتا ہو" کی تعویذ نقل کر کے لکھا ہے کہ "اس نقش کی روحانی ڈاک کے دوسرے مسائل کی طرح عام اجازت ہے" تو براہ کرم آپ اس سے آگاہ کریں۔ یہ زکوٰۃ ادا کر کے ہی کام میں لا سکتے ہیں یا بغیر زکوٰۃ کے۔ تفصیل سے بندہ کو روشناس کرا کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء ساتھ میں یہ بھی عرض ہے کہ بندہ کو کچھ عملیات کے لئے قرآن و حدیث وغیرہ کا کوئی معمولی سا وظیفہ بتا دیں تا کہ بندہ آسانی سے زکوٰۃ ادا کر سکیں۔ چونکہ بندہ ایک مدرسہ مفتاح العلوم میں مدرس ہے اس لئے زکوٰۃ کا وقت نہیں ملتا ہے۔ براہ کرم ایسا مختصر سا وظیفہ عطا کر کے عملیات کی مطلق یا عام اجازت جیسی آپ دیتے ہیں بندہ کو بھی عطا کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

چونکہ بندہ سے غیر مسلموں کے روابط ہیں اور وہ بارہا آتے ہیں مگر بندہ کو کچھ آتا نہیں اور نہ ہی کسی سے اجازت ہے تو آنجناب سے امید کر کے یہ خط ارسال کیا ہے اور کچھ رسائل بھی (میں نے آپ کی تصنیف کئے ہوئے چند منگوائے ہیں)

میرا سوال طلسماتی دنیا کے اگلے شمارے میں ضرور شائع کر کے جواب سے نوازیں گے۔ نام و پتہ مخفی رکھیں۔

(نوٹ) رات کو سوتے ہوئے گھر یا کمرہ کی حفاظت کا کوئی حصار مختصراً ہو تو ضرور بندہ کو [illegible]

پرووڑتے کودتے ناچتے ہیں اور راتوں کی نیند حرام کردیتے ہیں، نوازش ہوگی۔

جواب

باقاعدہ عامل بننے کے لئے تو ان ہی شرائط پر عمل کرنا ضروری ہے جو روحانی عملیات کے ماہرین کی طرف سے تجویز کی گئی ہیں۔مثلاً اگر کوئی شخص مؤکل اور ہمزاد وغیرہ تابع کرنا چاہتا ہے تو اس کو ان تمام قیود وقواعد کا پابند ہونا پڑے گا جن کی تفصیل عملیات کی فنی کتابوں میں ملتی ہیں۔اور اگر کوئی شخص برائے خدمت چھوٹے موٹے عملیات کرنا چاہتا ہے جن میں مؤکل اور ہمزاد سے مدد کی ضرورت نہیں ہوتی تو پھر اسکو باقاعدہ کسی سے اجازت کی ضرورت نہیں۔تاہم ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ جب کوئی بھی شخص خدمت خلق کی غرض سے کوئی مطب لگا کر بیٹھیں گے تو صرف دردسر اور درد پیٹ ہی کے مریض اس کے پاس نہیں آئیں گے اس کی نیک نامی اور مدح سرائی کی شہرت سن کر وہ لوگ بھی بغرض علاج حاضر ہوں گے جو ٹی بی یرقان وغیرہ میں مبتلا ہوں۔اس لئے سمجھ داری کا تقاضہ یہ ہے کہ جب کسی نے خدمت خلق کا ارادہ اس لائن سے کرلیا ہو تو اس لائن کی تمام شرائط کو پورا کرکے خدمت کی شروعات کی جائیں۔

آپ نے جن عملیات کی طرف اشارہ کیا ہے جو ہم عوام کے لئے روحانی ڈاک کے کالم میں اور کشکول عملیات کے کالم میں چھاپتے ہیں وہ سب اس طرح کے عملیات ہوتے ہیں کہ انہیں کوئی بھی عالم دین اور کوئی بھی صوم وصلوٰۃ کا پابند انسان کرسکتا ہے اس لئے آپ کے لئے بھی اجازت ہے لیکن ہم آپ سے یہی درخواست کررہے ہیں کہ ان عملیات کو شروع کرنے کے ساتھ ساتھ آپ باقاعدگی کے ساتھ اس لائن کو اختیار کرنے کے لئے اس کی بنیادی ریاضتوں کے لئے بھی وقت نکالیں تاکہ آگے چل کر آپ روحانی علاج کی بڑی بڑی خدمات بھی انجام دے سکیں

"ھاشمی روحانی مرکز" سے تعلیم وتربیت حاصل کرنے کیلئے دوسو روپے کا منی آرڈر کریں۔اپنے دو فوٹو پاسپورٹ سائز روانہ کریں اور اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا پھر اپنی عمر لکھ کر بھیجیں۔اور اپنا مکمل پتہ بھی تحریر کریں۔ابتداء میں جو وظائف اور جو ریاضتیں ہم اپنے شاگردوں کو بتاتے ہیں وہ بہت آسان ہوتی ہیں۔ان میں بہت زیادہ محنت بھی نہیں ہوتی۔بہت وقت بھی نہیں لگتا اور کوئی سخت قسم کا پرہیز بھی نہیں بتایا۔وہ ریاضتیں آپ کی مصروفیات میں خلل انداز نہیں ہوں گی اور ان ریاضتوں کو کرنے کے بعد آپ کے اندر ایک روحانی قوت بھی پیدا ہوگی۔اور زبردست قسم کی خوداعتمادی بھی۔

فی الحال آپ روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد پڑھا کریں اور ۱۳۱ مرتبہ "یاسلام" پڑھ کر پانی پر دم کرکے آپ کسی بھی مریض کو دے سکتے ہیں وہ ہندو ہو یا مسلمان۔رات کو سونے سے پہلے ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ۱۳ مرتبہ "یارقیب" پڑھ کر زور سے تالی بجادیا کریں۔اسے دستک کہتے ہیں اس دستک سے گھر چوری سے اور جادو اور جنات کی کارروائی سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔کسی گھر میں اگر جنات پریشان کرتے ہوں تو وہاں چالیس دن تک سورۂ بقرہ کی تلاوت کردینی چاہئے اور رات کو چالیس دن تک اس گھر میں اذان بھی دے دی جائے تو اور بھی بہتر ہے۔لیکن آپ سے یہ عرض ہے کہ جب تک آپ باقاعدہ اس فن کو سیکھ نہیں لیتے تب تک جنات وغیرہ کے کیس کو نہ چھیڑیں اسی میں آپ کی عافیت ہے۔

مؤکل تابع کرنے کی بے قراری

سوال از: ممتاز عالم ——— پورنوی۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ سے ہر چیز کو آسانی سے استعمال میں لایا جاسکتا ہے اور ہر کوئی مؤکل کو آسانی کے ساتھ اپنے تابع کرسکتا ہے۔ اس لئے آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ ایک بہتر سا طلسماتی دنیا جس میں ہر چیز کے لئے آسانی سے مؤکل حاصل ہو اور اس کا کرنا آسان ہو۔میرے لئے جتنا جلدی ہوسکے میرے لئے بذریعہ ڈاک جلدی سے روانہ کردیں تاکہ میں اس کام کو کرکے کامیابی حاصل کرسکوں، میری طرف سے آپ سبھوں کو سلام عرض ہے۔

جواب

مؤکل تابع کرنے کے لئے آپ نے جس بے قراری کا اظہار کیا ہے وہ تو اپنی جگہ ٹھیک ہے کیونکہ مؤکل تابع ہونے کے بعد بہت سی ایسی معلومات ہوجاتی ہیں جو ہزاروں کتابیں پڑھنے کے بعد بھی میسر نہیں آتیں، بالخصوص امراض کی تشخیص میں مؤکلین سے عامل کو کافی مدد مل جاتی ہے اور وہ صحیح تشخیص کرکے عوام کی بہتر خدمت کرسکتا ہے۔لیکن مؤکل تابع کرنے کو اتنا آسان سمجھ لینا جس طرح کسی ابلغ یا چڑیا کو پھاندا لگا کر شکاری پکڑ لیتا ہے نادانی کی بات ہے۔ہمارے پاس کوئی اتنا آسان عمل نہیں ہے

کہ جس کے ذریعہ بچے مؤکلین کا شکار کرسکیں۔ برائے مہربانی اس طرح کی باتیں کرکے روحانی عملیات کی عظمت کو غیر سنجیدگی کا نشانہ مت بنائیں اگر مؤکل تابع کرنا اتنا ہی آسان ہوتا تو پھر عاملوں کو دن رات محنت کیوں کرنی پڑتی۔ عام سا ہر آدمی دس بیس مؤکل لئے بازاروں میں گھومتا نظر آتا اور فرشتے انسانوں کی جیب میں پڑے رہتے۔

ازراہ کرم سنجیدگی اختیار کریں اگر مؤکل تابع کرنے کا شوق ہی ہے تو اس کے لئے پوری متانت اور ذمہ داری کے ساتھ محنت وریاضت کیجئے، اللہ کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔ آسان عمل کے چکر میں نہ رہیں۔ آسان عمل میں اتفاقی طور پر ہی کامیابی ملتی ہے اور جو مشکل ہوتے ہیں ان میں ہی کامیابی یقینی ہوا کرتی ہے۔

اجازت عمل چاہتے ہیں

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت سے ہوں گے۔ آپ کا اپنا محبوب رسالہ ''طلسماتی دنیا'' برابر موصول ہو رہا ہے۔ دن بدن معلومات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خداوند کریم مزید اس کو ترقی کی راہ پر گامزن کرے۔ روحانی عملیات سیکھنے کا ارادہ پڑھائی کے دوران ہی تھا لیکن فضیلت کے بعد کچھ مجبوری سے آپ کو خط نہ لکھ سکا لیکن ارادہ بالکل پختہ تھا اسی اثناء میں قرآن کریم یاد کرنا شروع کردیا۔ بعدۂ اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ خط آپ سے کیا۔ آپ نے جس الفاظ سے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور رہنمائی کرنے کا وعدہ کیا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ میں آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بعد از حفظ قرآن میدان عملیات میں میری راہنمائی فرمائیں گے (انشاء اللہ) آپ کی دعاؤں کی بدولت شوال کے بعد سے اب تک دس پارہ حفظ کرلیا ہوں دعا کریں کہ مزید پارے آسانی کے ساتھ یاد کرنے اور اس کو باقی رکھنے کی توفیق فرمائے۔ دراصل آپ سے چند ایک عملیات کی خصوصی اجازت چاہتا ہوں امید ہیکہ آپ ضرور میری حوصلہ افزائی فرما کر خصوصی اجازت سے نوازینگے، وہ عملیات یہ ہیں

(۱) ملاقات خضرؑ۔ مؤکلات نمبر جنوری فروری ۲۰۰۲ء صفحہ ۶۵۔

(۲) عمل لاجواب استخارہ صفحہ ۱۶۱۔

(۳) دولت مند بننے کا حیرتناک عمل ستمبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۵۷۔ اس میں ۴ سے تقسیم کے بعد ایک یا تین باقی رہنے کے بعد کس خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

امید ہیکہ آپ ضرور حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ ویسے تو بتوفیق اللہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی رہتی ہے۔ سفر میں ہوں یا حضر میں۔ گھر میں ہوں یا ٹرین میں الحمد للہ۔ جان بوجھ کر نماز قضا نہیں ہوتی ہے۔ آپ کی کتابوں کا مطالعہ شروع کردیا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ رب العزت ہمیں دین پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور استقامت نصیب فرمائے۔

جواب

روحانی عملیات کے طالبان کی حوصلہ افزائی کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور حسب لیاقت واستطاعت طالبان کو عمل کی اجازت دینا بھی ہمارا فرض ہے جسے ہم حتی الامکان نبھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہر طالب کو ہم اس بات کی تاکید بھی کرتے ہیں کہ وہ اس لائن میں آہستہ آہستہ قدم اٹھائے اور بنیادی شرائط وقواعد کو نظر انداز کرکے اس لائن کا سفر شروع نہ کرے اکثر طالب علموں کو دیکھا ہے کہ وہ ایک دم مؤکل اور ہمزاد کی باتیں شروع کردیتے ہیں جس سے بدمزگی بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور کوفت بھی کیونکہ ابتدائی ریاضتوں اور چلّوں کو نظر انداز کرکے منزل مقصود تک پہنچ جانا قطعاً مستحیل اور ناممکن ہے۔ اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ طالب علموں کی محنت رائیگاں نہ جائے وہ جب بھی کسی عمل کو اٹھائیں انہیں انہیں صدفی صد کامیابی ملے اور سوفی صد کامیابی اسی وقت ممکن ہے کہ جب بنیادی شرائط کو پیش نظر رکھ کر روحانی عملیات کی شروعات کی گئی ہو۔

ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ ان تمام ریاضتوں کو اہمیت دیں جو اس لائن کا سنگ بنیاد ہیں۔ اس کے بعد ان عملیات کی طرف متوجہ ہوں جن کی آپ نے اجازت طلب کی ہے۔ جہاں تک اجازت دینے کا معاملہ ہے تو وہ ہم ہر امیدوار کو دیدیتے ہیں اس لئے آپ کو بھی ہماری طرف سے اجازت ہے لیکن صرف اجازت سے بات نہیں بن سکتی۔ اجازت سے صرف خیر وبرکت پیدا ہوتی ہے اور خیر وبرکت اسی وقت تو ممکن ہے۔ جب انسان کے پاس مال ہو۔ اگر سرے سے دامن میں کچھ ہے ہی نہیں تو پھر خیر وبرکت سے کیا حاصل؟

اگر کسی کسی کے پاس علم بھی ہے اور عمل بھی اور وہ شرائط وقیود کو پورا کرکے کسی سے اجازت طلب کر رہا ہے تو اب یہ اجازت اس کے لئے مفید اور مؤثر ثابت ہوگی ورنہ آپ ہی بتائیں کہ اگر صرف استاد کی اجازت ہی سے کامیابی مل جاتی تو پھر اہلیت اور صلاحیت کی ضرورت ہی کیا ہے؟ پھر کوئی بھی ایرا غیرا عامل بن سکتا ہے کیونکہ اجازت تو کسی نہ کسی سے مل ہی

جاتی ہے اگر ہم نہیں دیں گے تو اور دیدے گا۔

بہرکیف اس شرط کے ساتھ آپ کو اجازت ہے کہ ابتدائی چلّوں کو آپ کرگزریں اور شرائط وقیود کو پیش نظر رکھ کر مذکورہ عملیات کو حسب قانون شروع کریں۔

نقش بنانیکے لئے چار سے تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو خانہ نمبر ۱۳، اگر ۲ باقی رہے تو خانہ نمبر ۹، اور اگر ۳ باقی رہے تو خانہ نمبر ۵ میں ایک کا اضافہ کرنا چاہئے۔

یہ سن کرخوشی ہوئی کہ آپ نماز کے پابند ہیں اللہ آپ کو ہمیشہ صوم وصلوٰۃ کا پابند رکھے اور آپ کی عبادت کو قبول فرمائے۔

اعتراف خلوص اعتراف خدمت

(بڑی مشکل سے دل کی بے قراری کو قرار آیا)

مہینوں کے انتظار بسیار کے بعد "تحفۃ العالمین" نظرنواز ہوا۔ آپ اس کتاب کو تحفہ کہہ لیں مگر میں تو اس کتاب کو دھماکہ کہوں گا اس لئے کہ روحانی لائن کے لئے یہ دھماکہ ہی ہے۔

کیا کہنے محترم روحانی لائن کی ساری پیچیدگیاں، باریکیاں مختلف علوم کی جانکاریاں قارئین کے لئے ایک کتاب کی شکل میں آپ نے کھول کررکھ دی ہے۔ یہ کتاب یقیناً میرے جیسے قارئین حضرات کے لئے ایک توشہ سے کم نہیں۔ یہ کتاب صرف روحانی لائن والوں کے لئے ہی مفید نہیں بلکہ وہ طالب علم جو قرآنی قراۃ کی تعلیم سیکھ رہے ہیں ماشاء اللہ ان کے لئے بھی رہنمائی کا کام کرے گی۔ جی ہاں حرف ملفوظی، مکتوبی، مسروری وغیرہ کا تعلق قرات سے بھی ہے۔

پہلے سے اس کتاب کے بارے میں جتنا قیاس میں نے لگایا تھا اس سے بھی کوسوں دور آگے نکلی ہے ماشاء اللہ کیا کہنا آپ کے خدمت خلق کے جذبہ کا۔

میں نے مولانا ملازم حسین صاحب کی کئی روحانی کتابیں حافظ الماس صاحب کی کئی روحانی تحریریں اس کے علاوہ زنجانی صاحب کی کئی روحانی تحریریں پڑھیں ہیں ممکن ہو ان لوگوں کی پہنچ روحانی لائن میں بہت اونچی ہو مگر شاید ان حضرات کی طرف سے بھی اتنی خصوصیات کی حامل کتاب شائع نہ ہوئی ہوں گی۔

حضرت اس کتاب کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے مگر اس کتاب کیلئے ایک چیز کے اندر بجلی سے آپ کام لئے ہیں اور آپ کی کنجوسی جھلکتی ہے کتاب کی قیمت کے اندر۔ حضرت اس طرح کی جانکاری ہزاروں خرچ کرنے پر ملنی مشکل ہے۔ "طلسماتی دنیا" کی طرف سے شائع ہونیوالے سارے نمبرات چاہے تقویم ہوں یا نمبرات، میرے پاس ہیں۔

خط لمبا ہورہا ہے کچھ اپنی بھی باتیں لکھنی ہیں۔ آپ کی رہنمائی میں میں نے سورۂ یٰسین کے لو چلّے مختلف سورتوں کے ساتھ ادا کیا تھا اس درمیان جو خواب دیکھا اس کو آپ نے میرے لئے بشارت بتلایا تھا۔ پھر قمر منزل شرطین کے حساب سے حروف قمری کی بھی زکوٰۃ ادا کردی۔ اس کے بعد میری گاڑی رکی ہوئی ہے اس کے بعد میں نے بس اتنا کیا ہے کہ سوالاکھ مرتبہ "یا ھادی یاخبیر یا متین یا علام الغیوب" پڑھا پھر اس کے بعد ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھتے آرہا ہوں تاکہ روحانی قوت میں اضافہ ہو۔

جوابی لفافہ کے ساتھ خط ارسال کیا تھا مگر جواب ندارد رہا۔ میری گاڑی آگے بڑھائیں، مہربانی ہوگی۔

آپ کے ممبئی جانے سے قبل میں نے تین مریض آپ کے پاس دو ماہ کے اندر بھیجا تھا دو کو تو کلی شفاء ملی جب کہ ایک میں تھوڑا سا سدھار ہوا ہے۔ مگران تینوں کا یہی کہنا تھا کہ آپ کے استاد پیسہ تو نہیں لیتے مگر دروازہ پر جو لوگ ہیں وہ بالکل بدن سے چپک جاتے ہیں کہتے ہیں بیس روپے دیدو لائن میں لگنے والوں سے پہلے تم کو ہاشمی صاحب کے پاس بھیج دونگا۔

جواب

رب العالمین کا فضل بیکراں ہے کہ تحفۃ العالمین کو امید سے زیادہ پذیرائی نصیب ہوئی اور بے شمار خطوط تحفۃ العالمین کی توصیف وتحسین پر مشتمل ادارے کو موصول ہوئے ہیں۔ خوشی اور شکر کی بات یہ ہے کہ عاملین کی اکثریت نے بھی اس کتاب کو جو خالعتاً فن کے موضوع پر مرتب کی گئی ہے بہت سراہا ہے اور بزرگوں کی طرف سے خطوط بھی مل رہے ہیں اور دعائیں بھی موصول ہورہی ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کس زبان سے اور کس انداز سے اپنے رب کا شکر ادا کریں۔ کیونکہ کوئی بھی طریقہ شکر اس کے شایان شایان نہیں ہے۔ بقول شاعر۔

میں کیسے پکاروں انہیں یہ سوچ رہا ہوں
حالانکہ میں الفاظ کی وادی میں کھڑا ہوں

رب العالمین کو کن الفاظ میں پکاریں کس انداز میں مخاطب کریں

اور کس طریقے سے اس کی حمد وثنا کریں، کتنے ہی قیمتی الفاظ استعمال کریں اور کیسے بھی خوبصورت اور خوش بیانی کے ساتھ اس کا شکریہ ادا کریں لیکن اس کے شایان شایان تو ہم کچھ بھی نہیں کرسکتے نہ اس کا شکریہ نہ اس کی عبادت۔ بہرکیف رب العالمین کے کرم کی انتہا ہے کہ اس نے ہم جیسے خطاکار انسان کی جاری کردہ تحریک کو شرف مقبولیت عطا کیا اور ہماری قلمی شہ پاروں کی عظمت لوگوں کے قلوب میں پیدا کی۔ ان کا فضل بے پایاں ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے عمومی شمارے بھی اور خصوصی نمبرات بھی امید اور آرزو سے زیادہ دنیا بھر میں مقبول ہو چکے ہیں اور رسالوں کے ساتھ ساتھ ہماری مرتب کردہ کتب بھی عوام وخواص سے خراج تحسین وصول کررہی ہیں تحفۃ العالمین کو ڈرتے ڈرتے ہم نے عوام کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ کتاب اگرچہ ہماری ۳۸ سالہ عرق ریزیوں کا نتیجہ تھی لیکن چونکہ ایک فنی تصنیف تھی اس لئے ایک خوف سا دل پر طاری تھا کہ نہ معلوم اس کتاب کا کیا حشر ہوگا لیکن قربان اس غفور رحیم کے فضل واحسان پر کہ جس نے خوف کو خوشی میں بدل دیا اور اس درجہ اس کتاب کی پذیرائی دنیا بھر میں ہوئی کہ ہمیں خود بھی اس کا یقین نہیں ہو پاتا۔ آپ جیسے ہزاروں چاہنے والوں نے فون پر بھی مبارک باد دی اور بذریعہ خطوط بھی چاہنے والوں نے اس کتاب کی افادیت کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔

آپ کے انداز تحریر سے بھی بین السطور میں یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ دیگر معتقدین اور متسبین کی طرح ہمارے خلوص کے بھی معترف ہیں اور ہماری خدمات کے بھی۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کوتاہیوں سے نجات دے اور طلسماتی دنیا کی خوبیوں میں اور ہماری تحریر کی لذتوں میں اور اضافہ کرے تاکہ دوستوں اور بھائیوں کا حسن ظن باقی رہے اور طلسماتی دنیا کا انتظار اسی ذوق وشوق کے ساتھ ہوتا رہے۔

آپ نے سورۂ یٰسین کے چلے بھی کرلئے ہیں اور آپ نے حسب قاعدہ حروف تہجی کی زکوٰۃ بھی ادا کردی ہے اب آپ مربع اور مثلث کے نقوش کی زکوٰۃ بھی ادا کریں۔ اور اپنی گاڑی کو آگے بڑھائیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

آپ کے بھیجے ہوئے مریضوں نے ہمارے ادارے میں کام کرنے والے کچھ لوگوں کی شکایت کی ہے جو مریضوں سے پیسے وصول کرتے ہیں بہرحال یہ ایک تکلیف دہ بات ہے۔ جب ہم ایسا سنتے ہیں تو ہمیں بھی دکھ ہوتا ہے کیونکہ ہمارے یہاں آنے والے کسی بھی مریض کو کسی بھی طرح کی شکایت ہو تو وہ ہمارے لئے باعث نزع ہے۔ اور اس سے ہماری اور ہمارے ادارے کی بدنامی بھی ہوتی ہے ہم وقتاً فوقتاً ملازمین کو متنبہ بھی کرتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی شکایات سامنے آتی رہتی ہیں جس پر خود ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ آپ ان مریضوں کو سمجھادیں کہ اس طرح کی باتوں سے ہم خود شرمندگی محسوس کرتے ہیں اور ان سب افراد سے معذرت چاہتے ہیں جنہیں اس طرح کی صورت حال سے ہمارے یہاں آنے کے بعد گزرنا پڑا ہو۔

آئندہ کیلئے ہم نے کچھ طریقے ایسے سوچے ہیں کہ اس طرح کے ملازمین کی گرفت ہوجائے جو مریضوں کو پریشان کرتے ہیں اور ان سے رقومات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مجموعی اعتبار سے ہمارے ملازمین ایماندار ہیں اور لوگوں سے ہمدردیوں کا جذبہ بھی رکھتے ہیں اور اکا دکا ملازم اس طرح کی چھچھوری حرکات کرتے ہیں لیکن مشکل تو یہ ہے نا کہ ایک مچھلی ہی پورے تالاب کو گندہ کردیتی ہے۔

ویسے ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ کسی کو شکایت کا موقع نہیں دینگے۔ کیونکہ ہماری تنبیہ کے بعد ملازمین نے ہمیں اور مریضوں کو تکلیف نہ پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ اور بعض ملازمین نے اس بات کا بھی وعدہ کیا ہے کہ اگر کوئی ملازم مریضوں کو کسی بھی طرح پریشان کرے گا تو وہ اس کی نشان دہی کریں گے تاکہ بروقت خطا کرنیوالے کو سزا دی جاسکے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں دیانت وامانت کی توفیق بخشے (آمین)

ناف ٹلتی ہے

سوال از: انیس بیگ ______ مریگر۔

چند دن قبل میں ایک سو پچھتر روپے کا منی آرڈر اور ایک خط آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا اور جس کا ایک جوابی خط میں دو دن پہلے حاصل کیا لیکن بدقسمتی سے لفافہ میں صرف خط تھا اور آپ جس نقش کے بارے میں لکھا تھا نہیں ملا۔ اس لئے ایک بار پھر عرض کرتا ہوں کہ خدا کے راستے میں ایک نیک کام ہوگا اگر آپ میرے لئے تہہ دل سے اللہ رب العزت سے دعا کریں گے تاکہ میری یہ بدحالی اب مجھ سے اور میرے تمام چاہنے والوں سے برداشت نہیں ہوتی۔

محترم ہاشمی صاحب میری تکالیف اسقدر ہیں کہ اگر لکھنے لگ جاؤں تو بہت لمبا خط ہوجائیگا۔ میری ایک بدنی تکلیف ہے جسے "ناف کا ٹلنا کہتے ہیں" سے مجھے بہت ستا رکھا ہے اور میں دن بدن کمزور پڑ رہا ہوں

اس لئے عرض ہے کہ آپ میرے بارے میں غور سے کام لیں گے اور مجھے اپنا خاص مرید بنا کر میرے پیشوا بن جائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک شمارہ میں ستارے کی نحوست کے لئے ایک دعا بنام دعائے بزرگوار بتائی تھی تب سے میں وہ صبح شام پڑھ رہا ہوں اس لئے اب آپ سے اس کی باقاعدہ اجازت چاہتا ہوں اس کے علاوہ مجھے کوئی خاص وظیفہ اپنی طرف سے عنایت فرمائیں۔ تاکہ اللہ رب العزت آپ کے طفیل میری بدحالی دور فرمائے۔

جواب

ہمیں افسوس ہے کہ غلطی سے نقش آپ کے لفافہ میں نہیں رکھا جاسکا اور اس لئے وہ آپ تک نہیں پہنچ سکا۔

ہم آپ کے لئے دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جملہ مصائب ومسائل سے نجات عطا کرے اور آپ کو تندرستی عطا کرے اور خوش حالی بھی نیز آپ کی جو بھی تمنائیں ہوں اللہ تعالیٰ ان کو پورا فرمادے اور آپ کو اپنی یاد وتذکیر کی توفیق بخشے۔

ناف ٹلنے کے لئے ایک نقش لکھ رہے ہیں اس کو خود ہی لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ موم جامہ کرنے کے بعد اس کو کالے کپڑے میں پیک کرلیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد ناف نہیں ٹلے گی۔

نقش اس طرح بنائیں۔

ن	م	ی	ہ	م
	ی	و	ق	
		ل		

ناف ٹلنے کے بعد زمین پر چت لیٹ جائیں اور اپنے دائیں ہاتھ سے ناف کو پکڑ لیں یا ناف کی جگہ پر ہاتھ رکھ لیں اور تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَاشَافِیُ یَاکَافِیُ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ انشاء اللہ اسی وقت یا تھوڑی دیر بعد ناف اپنی جگہ پر آجائے گی۔

مرض جسمانی بھی اثر بھی

سوال از: سرداری ـــــــــ ممبئی۔

میں "طلسماتی دنیا" تقریباً ۱۹۹۸ء سے قاری ہوں اور "طلسماتی دنیا" کے ذریعہ سے مسائل سے بفضلِ رب چھٹکارا ملا جس الفاظ کے ساتھ اس کی تعریف کروں کم ہے۔ اللہ آپ کے تمام معاونین پر اپنی رحمت کا سایہ تادیر قائم رکھے۔

بڑی امیدوں کے ساتھ آپ کے بزم میں سوال لے کر حاضر ہوئی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ مایوس نہیں کریں گے اور جو بھی عمل بتائیں شفائے آموز ہو۔

عرض تحریر یہ ہے کہ میرا نام سرداری ہے میری شادی کو ۲۵ سال ہوچکے ہیں میرے شوہر کا نام سلیم احمد ہے۔ خدا کی رحمت سے ہمیں کسی چیز کی کمی نہیں ہے میری تکلیف یہ ہے کہ مجھے رات میں چھوٹے لڑکے کا خواب دکھائی دیتا ہے۔ چار سال پہلے میں وطن گئی تھی وہاں غسل کرتے وقت میرے بدن میں کھجلی سی محسوس ہونے لگی اور یہ کھجلی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ بدن پر آبلے پڑ جاتے ہیں بڑے سے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ شک کی بناء پر عاملین سے دعا تعویذ کروا کر دیکھا پھونک جھاڑ بھی کروا کر بھی دیکھا۔ کوئی فرق نہیں پڑا۔ آج بھی چند دواؤں کے ذریعہ وقتی طور پر فائدہ ہوتا ہے پھر وہی حال رہتا ہے۔ جسم پر کسی نہ کسی حصے میں درد رہتا ہے اسکی وجہ سے جسم پر بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ نماز پڑھنے کو دل نہیں کرتا

میرے شوہر ہر طرح کی دعا اور دوا سے اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرچکے ہیں اب کوئی امید نظر نہیں آتی اور میرے شوہر کو رات کو خواب کی وجہ سے نیند نہیں آتی بچے بھی میری اس بیماری سے پریشان رہتے ہیں میری بیٹی جس کی عمر ۱۷ سال ہے۔ "طلسماتی دنیا" کی بہت شوقین ہے۔ ستمبر ۲۰۰۷ء کے رسالے میں آپ نے سورۂ اخلاص سے حاضرات کا عمل شائع کیا تھا اس کے پڑھنے کے بعد وہ اس کو میرے لئے کرنا چاہتی ہے۔ والد سے اس بات کی مکمل اجازت مانگی۔ والد نے کہا کہ بغیر کسی تجربہ کے عمل کرنا مناسب نہیں ہے اس بات کی آپ اجازت مانگتی ہوں یہ حاضرات کا عمل میری بیٹی کرسکتی ہے یا نہیں۔

نوٹ: ہمیں آپ سے بہت امید ہے کہ اس مرض کے بارے میں بتانے کی زحمت فرمائے، بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ روزانہ نماز فجر کے بعد سورۂ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے نہار منہ پی لیا کریں اور عشاء کی نماز کے بعد "سلام علیٰ نوح فی العالمین" سو مرتبہ پڑھ لیا کریں اس عمل کو لگاتار ۶۰ دن تک کریں۔ جس

زمانہ میں عورتیں نماز نہیں پڑھتیں اس زمانہ میں آپ ان دونوں عمل کو ترک کریں۔ اس طرح تین ماہ تک کریں۔ ناغہ کے دنوں کو چھوڑ کر ۶۰ دن کی تعداد پوری کرلیں انشاءاللہ آپ کو جسمانی بیماری سے نجات مل جائے گی۔ آپ پر معمولی سااثر بھی ہے وہ بھی اس عمل کی برکت سے رفع ہو جائیگا۔

ابھی ہم آپ کی صاحبزادی کو حاضرات کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے ابھی وہ سورۂ یٰسین کے نو چلے کریں اس کے بعد ہم حاضرات کی اجازت دینے پر غور کریں گے۔ سورۂ یٰسین کے نو چلوں کی تفصیل جاننے کے لئے ہاشمی روحانی مرکز کے منیجر سے رابطہ قائم کرلیں اور ان سے شاگردی والا کتابچہ طلب کریں۔ اس کتابچے میں بنیادی ریاضتوں کی تفصیل موجود ہے۔

تکلیف دہ آوازیں

سوال از: (نام ندارد)

ہماری ماں کی طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی انہیں ان کے کانوں میں کسی عورت کی آواز آتی تھی۔ ہمارے چاچی جیسے ہی آواز ہوتی تھی کہتی تھی۔ بہن کا علاج کروایا یا نہیں؟ علاج کروایا تھا لیکن انہیں وہ عورت کی آواز اب بھی روز سنائی دیتی ہے۔ ہماری ماں روتی تھی اب نہیں روتی ہیں آواز سن کر تکلیف محسوس کرتی ہے۔ وہ عورت کسی مرجانے کی خبر کہتی ہر طرح سے ذہنی طور پر پاگل سی کیفیت ہوگئی تھی۔ لیکن اب زندگی معمول پر آگئی لیکن وہ عورت کی آوازیں اب بھی ماں کے کانوں میں آتی ہے۔ برائے مہربانی آپ اس کا علاج یا وظیفہ بتائیں۔ ہماری ماں پرانے زمانے کی بہت بھولی ہیں ان کا یہ غم یہ تکلیف دیکھی نہیں جاتی ہے۔ ہم دو بھائی اور تین بہنیں ہیں بڑے بھائی اور ہم تینوں بہنوں کی شادیاں ہوگئی ہیں لیکن چھوٹا بھائی شادی کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا ہے۔ وہ بھی تھوڑا کند ذہن ہے۔ لیکن بہت شرمیلا بھی ہے لیکن ماں باپ بہنوں سے زبان درازی کرتا رہتا ہے اس کے لئے ٹیچر کا رشتہ آیا تھا لیکن چھوٹے بھائی نے انکار کردیا شادی کا نام بھی لینے نہیں دیتا ہے۔ ماں باپ ضعیف بوڑھے ہوگئے ہیں۔ ریٹائر ہوگئے ہیں وہ ان کی ہم سب کی خواہش ہے کہ وہ ٹیچر کا رشتہ آیا تھا، اس سے یا اس جیسا رشتہ ہوجائے کیونکہ بھائی کی کمائی کم ہے۔

ماں کا نام: جانی بیگم، ان کی ماں کا نام عزیز النساء۔

بھائی کا نام: حضرت پاشا، ماں کا نام جانی بیگم۔

ہماری ماں پورا کنبہ کسی نہ کسی پریشانیوں میں یعنی ہم تینوں بہنیں اور دو بھائی پریشان ہی ہیں۔ بھائی مالی اعتبار سے پریشان، بہنیں اپنی ازدواجی زندگی میں خوش نہیں ہیں۔ برائے مہربانی آپ ہماری مدد فرمائیے آپ رسالہ طلسماتی دنیا دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا جائے۔ سیاست اور رسالے سے دور رکھیں۔ کہیں اس سے ہم محروم نہ ہوجائے۔

مندرجہ ذیل نقش کالی پینسل سے لکھ کر اپنی والدہ کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

بسم	الله	الرحمن	[illegible]
بہمہ ۱۳	[illegible]	الرحیم	[illegible]
۱۴۴	لعسہ ۱۳	[illegible]	[illegible]
لعسہ	بہمہ ۱۳	۱۴۴	لعسہ

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۱	۲	۳	۵
۱۵	۱۶	۴	۶
۱۴	۱۲	۸	۷
۱۳	۱۱	۱۰	۹

روزانہ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے نہار منہ یہ پانی والدہ کو پلائیں۔ بھائی کی شادی کے لئے بدھ کے دن سورۂ یوسف کی تلاوت عصر کے بعد شادی کی دعا کریں۔ انشاءاللہ چند ماہ میں شادی طے ہو جائیگی۔

انہیں بھی خواہش ہے شاگرد بننے کی

سوال از: یونس محمد بٹ ________ کشمیر۔

آپ کے رسالے کا مطالعہ پچھلے ایک سال سے کرتا آرہا ہوں اور میں اس رسالے کی ترقی کے لئے دعا گو ہوں۔ پروردگار اس رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں۔ آپ نے اس دور میں قوم کو فائدہ پہنچانے کے لئے جو بیڑہ اٹھایا ہے خداوند کریم آپ کو اس کے عوض میں دنیا اور آخرت میں اپنی رحمت اور شفاعت سے نوازیں۔ اس رسالے اور آپ

کی سخاوت کو تعریف کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں مگر خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ کو دنیا اور آخرت میں کامیابی عطا فرمائیں۔

جناب عالی میں ناچیز کشمیر کے ایک دیہاتی گاؤں سے تعلق رکھتا ہوں بچپن سے ہی خدمت خلق کرنے کا جوش اور شوق ہے اس لئے والدین نے مجھے قلیل آمدنی کے باوجود ڈاکٹر بننے پر زور دیا مگر آج کے اس ملاوٹی اور جعل سازی کے دور میں کسی کو فائدہ پہنچانے کی جگہ نقصان ہی پہنچ سکتا ہے مگر قرآنی طریقے بغیر ملاوٹ ہونے کی وجہ سے فائدہ ہی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اسلئے سائل خدمت خلق کرنے کے لئے آپ صاحب کا شاگرد بنا چاہتا ہے اگر آپ مجھے اپنے شاگردوں میں شمار کرلیں تو احسان عظیم ہوگا اور شاگردی کے کیا قوانین ہیں اس سے مطلع فرمائیں۔ بڑی امید سے یہ خط آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں اور امید ہے آپ میری درخواست کو نظر انداز نہیں کریں گے اور اگلے شمارے میں ہی جواب دینگے میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

میں یہ بتاتا چلوں کہ میں چودھویں جماعت کا طالب علم ہوں اور میرا نام محمد یونس بٹ ہے اور میں کشمیر کے ضلع بڈگام سے تعلق رکھتا ہوں میری عمر تقریباً ۱۹ یا ۲۰ سال کے قریب ہے۔

آخر میں باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا شفقت والا دست مدتوں تک میرے سر پر رہے اور خدا آپ کو اور آپ کے رسالے کو اور ترقی دے۔ (آمین)

جواب

بہت اچھی بات ہے کہ آپ باقاعدہ عامل بننے کے لئے ہماری شاگردی میں آنا چاہتے ہیں اس کے لئے فی الحال آپ کو دو عدد فوٹو بھیجنے ہوں گے۔ اپنا نام اپنی والدہ کا نام لکھیں اور اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھیں۔ دوسو روپے کا منی آرڈر کریں۔ اور اپنا مکمل پتہ بھی لکھیں۔ لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ جب تک آپ کی تعلیم مکمل نہیں ہوجاتی اس وقت تک آپ ہلکے پھلکے وظیفوں پر دھیان دیں۔ ورنہ آپ کی تعلیم میں خلل ہوگا جو ایک طرح کا نقصان ہوگا۔ اور روحانی لائن اللہ کے بندوں کو نقصان سے بچاتی ہے نقصان نہیں پہنچاتی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ ماں باپ کی مرضی کے خلاف کچھ نہ کریں اگر آپ کو ڈاکٹری پڑھانا چاہتے ہیں اور اس کے وسائل بھی میسر ہیں تو ان کی خواہش اور ان کی چاہت کو اہمیت دیجئے۔ ماں باپ کو ناراض کرنے والے لوگ اس دنیا میں بھی خسارے میں رہتے ہیں اور آخرت کا خسارہ تو مسلم ہے ہی۔

مصائب کی دلدل سے نکلنا چاہتے ہیں

سوال از: ایوب خاں ——— گلبرگہ۔

میں نے پہلی بار آپ کی کتاب طلسماتی دنیا پڑھی۔ پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میں دنیا سے مایوس ہوگیا تھا لیکن آپ کی کتاب پڑھ کر میرے دل میں امید کی کرن جاگ اٹھی اور میں آپ کو اس سے پہلے بھی دو خط لکھے کوئی جواب نہیں آیا۔ میرا نام ایوب خاں ہے اور میری والدہ کا نام صغریٰ بی اور والد کا نام محبوب صاحب ہے۔ اور میری شادی ہوئی ہے۔ میری بیوی کا نام صابرہ بانو ہے۔ میری شادی ۱۷ رمئی ۲۰۰۱ء کو ہوئی اور میں بہت پریشان ہوں۔ آپ نے اپنی کتاب میں لوگوں کی پریشانیوں کو دور کرکے ان کو ترقی کا راستہ دکھایا ہے۔ مجھے بھی ایسا کوئی عمل یا کوئی انگوٹھی، تعویذ ہوں تو مجھے دیں۔ میں اس کا ہدیہ منی آرڈر کروں گا۔ مجھے کوئی عمل بتائیں جس سے میری ساری پریشانی دور ہو۔ میں بھی ترقی کروں اور دولت مند بن جاؤں۔ ہر قدم پر ترقی ملے دین اور دنیا کی ہر کامیابی حاصل ہو۔ لیکن مجھے کچھ بھی کرنے سے بہت ڈر لگتا ہے۔ میرے دل سے سارا ڈر دور ہوجائے۔ خدا کی رحمت مجھ پر برسے۔ مہربانی کرکے مجھے کوئی عمل بتایئے اور میرے خط کا جواب دیں۔ میرے خط کا جواب ضرور ضرور دیں۔ آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔ خدا آپ کو ہر عمل میں کامیابی دے۔ آپ کی ہر دعا میں اثر ہو۔ آپ کی کتابیں ساری دنیا میں مشہور ہوں۔ آپ کی کتابیں ہمیشہ شائع ہوتی رہے۔ آپ کے دیوبند پر ہمیشہ خدا کی رحمت برسے۔

میں کرناٹک میں شہر گلبرگہ میں رہتا ہوں۔ میں میکینک کا کام کرتا ہوں اور میری عمر ہے ۲۴ سال۔ مہربانی کرکے مجھے میرے خط کا جواب ضرور ضرور دیں۔ آپ کی بہت بہت مہربانی ہوگی۔

جواب

پنج گانہ نمازوں کی پابندی رکھیں۔ ہر فرض کی نماز کے بعد کچھ وظائف دیئے جارہے ہیں ان کی پابندی کریں اور ان باتوں کو بھی ملحوظ رکھیں جن کی ہدایت آپ کو کی جارہی ہے۔ زندگی اسی وقت خوشگوار ہوتی ہے جب مالک کون ومکاں کا فضل وکرم ہو اور مالک کون ومکاں کا فضل وکرم بندوں پر بندہ کی اپنی جدوجہد اور اپنی سوچ وفکر کے مطابق ہوتا ہے۔ جو لوگ اسباب کو اہمیت دیتے ہیں اور دعاؤں سے ہی اپنا رشتہ قائم رکھتے

ہیں، ان ہی پر رحمت خداوندی کی بارشیں ہوتی ہیں اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اچھی زندگی گزارنے کے لئے انسان کو خود بھی کوشش کرنی چاہئے۔ کسی معجزہ یا کرامت کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ آپ اپنی روزمرہ کی جدوجہد جو آپ رزق حلال کے لئے کرتے ہوں گے اس کو جاری رکھتے ہوئے نماز فجر کے بعد سو مرتبہ "یارزاق" پڑھا کریں۔ ظہر کی نماز کے بعد سو مرتبہ "یاباسطُ" اور عصر کی نماز کے بعد سو مرتبہ "یاواسعُ" پڑھا کریں۔ مغرب کی نماز کے بعد سو مرتبہ "یامغنی" اور عشاء کی نماز کے بعد سو مرتبہ "یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابْ" پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف کا اہتمام کریں۔ جمعہ کی نماز کے بعد گھر سے جب نکلیں یہ دعا پڑھا کریں "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم" اگر ایک مرتبہ آیت الکرسی بھی پڑھ لیا کریں تو بہتر ہوگا۔

صاف ستھرے رہیں، کپڑے پاک بھی رکھیں اور صاف بھی۔ پاکی اور پاکیزگی سے بھی رزق کا بہت گہرا تعلق ہے۔ جو لوگ گندے سندے رہتے ہیں یا اپنے گھر کو گندا سندا رکھتے ہیں ان کا رزق بھی سٹ جاتا ہے اگر آپ نے ان چند ہدایتوں کو ملحوظ رکھ کر اپنی زندگی کے اگلے ایام گزارے تو انشاء اللہ آپ کے لئے رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور خوشیاں آپ کی چوکھٹ پر اللہ کے فضل سے خود دستک دیں گی۔

میں کس لڑکی سے شادی کروں؟

سوال از: نور احمد ـــــــ بستی۔

میرا نام نور احمد ہے، میری والدہ کا نام زرینہ دہاب ہے، میری تاریخ پیدائش ۱۷ ر اپریل ۱۹۷۰ء ہے۔ میرے بارے میں بتائیں کہ میرا مفرد عدد کیا ہے اور میرے لئے کونسی تاریخ مبارک اور کونسی تاریخیں غیر مبارک ثابت ہوں گی۔ مجھے کونسے اسٹون اور رنگ راس آئیں گے۔ میں ابھی تک غیر شادی شدہ ہوں۔ آپ یہ بھی رہنمائی کردیں کہ مجھے کس طرح کی لڑکی کو اپنی شریک حیات بنانا چاہئے۔ اگر مجھے یہ بھی بتادیں کہ مجھے کونسا اسم الٰہی فائدہ پہنچائے گا تو آپ کی بے انتہا مہربانی ہوگی۔ جواب روحانی مسائل نمبر میں دیں۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ آپ کا برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱، اور ۳۰ ہیں اسی طرح آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۴، ۹، ۲۳، ۱۵ اور ۱۸ ہیں۔

آپ کو عقیق، فیروزہ اور پنا راس آئیں گے آپ کے لئے زرد، اور نیلا رنگ انشاء اللہ مبارک رہے گا۔ جمعہ کا دن آپ کے لئے بہتر ہے خوش بختی کا عدد آپ کا ٦ ہے۔ یہی عدد آپ کے لئے لکی ثابت ہوگا۔

آپ کی شریک حیات بننے کے لئے وہ لڑکیاں موزوں رہیں گی جن کی پیدائش ۲۰ ر فروری سے ۲۰ ر مارچ، ۲۱ ر اپریل سے ۲۱ ر مئی، ۲۱ جون سے ۲۳ ر جولائی یا ۲۱ ر اگست سے ۲۳ ر ستمبر کے درمیان پیدا ہوئی ہیں آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد بھی تین ہے۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں آپ اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں ۴، اور ۸، آپکے لئے قطعاً غیر مبارک ثابت ہوں گے ان اعداد کی شخصیت سے دور رہیں اور ۴، اور ۸ عدد کی اشیاء سے بھی خود کو بچائیں۔ آپ کے لئے لکی عدد ٦ اور ۷ ہیں ان اعداد کو اپنی زندگی میں اہمیت دیں۔

آپ روزانہ یانافع سو مرتبہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھا کریں۔ آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ پڑھنا معمول بنائیں۔

اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ خالق کائنات کی مرضی سے ہوتا ہے لیکن اللہ نے اپنے بندوں کو عقل عطا کی ہے تاکہ زندگی میں جو بھی قدم اٹھائیں سوچ سمجھ کر اٹھائیں۔ آپ اوپر دی ہوئی تفصیل کو پیش نظر رکھتے ہوئے زندگی کا ہر قدم احتیاط سے اٹھائیں اور یقین کرلیں کہ جو لوگ احتیاط کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں وہ اللہ کی رحمتوں سے محروم نہیں رہتے کیونکہ اللہ ان کی ہی مدد کرتا ہے جو اس کے پیدا کردہ اسباب کا احترام کریں۔

مختلف سوالات

سوال از: سیف الدین ـــــــ پونہ

(۱) خواجہ معین الدین چشتی" کا شجرہ چاہئے۔ اہل بیت سے نسبت کا مطلب کیا ہے۔ کس طرح ملتی ہے نسبت۔

(۲) رجال الغیب کی سمت کس طرح معلوم کریں۔ مشرق کی طرف منہ کرکے بائیں ہاتھ پر شمال کی گنتی کریں یا نقش کی سمت۔

(۳) عنصر معلوم کرنے کا طریقہ ستمبر ۲۰۰۲ء میں صفحہ ۵۷ پر ہے۔

صرف اس عمل کے لئے ہے یا ہر عمل کے نقش کے لئے ہے۔
(۴) الست کے شمارے میں فرشتوں سے ہمکلامی آپکی نگرانی میں کرنا ہے طریقہ لکھیں۔ دیگر عملیات کی سیڑھیاں شروع کر دی۔ سورۂ یٰسین کا ساتواں چلہ چل رہا ہے۔ یہ آپ کی اجازت سے جنوری ۲۰۰۴ء کے شمارے میں روحانی ڈاک میں ہے۔
(۵) عالمی تحریک کی ممبر سازی کی تفصیل ارسال کریں۔
روحانی تقویم بہت ہی خوبصورت دل کو چھو لینے والی ہے مگر اس میں ایک خامی ہے۔ اس میں ہجری کلینڈر اندراج نہیں ہے۔ اگر اس کو بھی زینت دیں تو شاید جو روشنی کی کمی سے چاند مدھم بے نور ہو جائے گا۔
ایک آزمائش کا تجربہ ہے، میں نے کئی بار ملک الموت یعنی موت کے فرشتے کو ہر شکل میں دیکھا ہے۔ اس کے بعد کسی بھی شخص کی موت کی خبر سننے میں آتی ہے۔ اور ایک ماہ میں خاندان میں بھی یہ واقعہ پیش آیا اور چار افراد کی موت ہوگئی۔ یہ کس چیز کا اثر ہے۔ باقی خیریت، دعاؤں کیساتھ رخصت کی اجازت اگلے وقت تقاضے وقت اور پائندہ زندگی۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا شجرہ نسب والدہ کی طرف سے یہ ہے۔
حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، ام الورع الموسومہ بی بی، ماہ نور بنت داؤدؒ، ابن سید عبداللہ حنبلیؒ، ابن سید یحییٰ زاہدؒ، ابن سید محمد رومیؒ، ابن سید داؤدؒ، ابن سید موسیٰ ثانیؒ، ابن سید عبداللہ ثانیؒ، ابن سید موسیٰؒ ابن سید عبداللہ محضؒ، ابن سید حسن مثنیٰؒ، ابن سیدنا امام حسنؓ، ابن سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
شجرہ نسب باپ کی طرف سے یہ ہے۔
حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ابن خواجہ غیاث الدین حسنؒ، ابن خواجہ کمال الدینؒ، ابن سید احمد حسینؒ، ابن سید نجم الدین طاہرؒ، ابن سید عبدالعزیزؒ، ابن سید ابراہیمؒ ابن سید ادریسؒ، ابن سید حضرت موسیٰ کاظمؒ ابن سید حضرت امام جعفر صادقؓ، ابن سید حضرت امام محمد باقرؓ، ابن حضرت سیدنا امام زین العابدینؓ، ابن سیدنا حضرت امام حسینؓ، ابن سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
ان دونوں شجروں سے یہ بات بھی واضح ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ "نجیب الطرفین" تھے۔ یعنی ماں اور باپ دونوں طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مل جاتا ہے۔ اور آپ کے سلسلۂ نسب کی ایک خوبی اور بھی ہے وہ یہ کہ ماں کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب سیدنا امام حسنؓ سے ملتا ہے اور باپ کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب سیدنا امام حسینؓ سے ملتا ہے اس طرح دونوں نواسوں کے واسطے سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت فاطمہؓ سے مل جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔ کیا خوش نصیبی کی بات ہے۔ اور اسی سلسلۂ نسب کی برکت ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ مقام عطا کیا جو بزرگی اور ولایت میں اعلیٰ ترین مقام ہے۔ اور جس پر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں۔
(۲) رجال الغیب کی سمتیں ۲۰۰۴ء کی روحانی تقویم میں دی گئی تھیں۔ وہ تقویم آپکے پاس بھی ہے۔ اس میں دیکھ لیں۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ رجال الغیب جس سمت میں بھی ہوں ان کی طرف اپنا رخ نہیں بلکہ ان کی طرف اپنی پشت کرنی ہے۔
(۳) عنصر معلوم کرنے کا طریقہ ہر شخص کا یہی ہے جو ستمبر ۲۰۰۴ء کے شمارے میں دیا گیا ہے۔ لیکن جب عنصر کسی کا معلوم کرنا ہو تو صرف اس فرد کے نام کے اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کرنا ہوگا، اس میں ماں کے نام کے اعداد شامل نہیں کیے جائیں گے۔
(۴) آپ شاگردی کے کتابچے کو علی الترتیب ختم کریں۔ اور سورۂ یٰسین کی زکوٰۃ کے بعد حروف تہجی کی زکوٰۃ حسب قاعدہ نکالیں۔ پھر نقوش وغیرہ کی زکوٰۃ ادا کریں۔ ترتیب وار چلیں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ اور روحانیت میں بھی اضافہ ہوگا۔ فرشتوں سے ہمکلامی وغیرہ کو ابھی شروع نہ کریں۔ اس سے یکسوئی میں فرق آئے گا۔ ہر چیز اپنے وقت ہی پر اچھی لگتی ہے۔ بے وقت کی راگنی بھی کانوں کو بھلی نہیں معلوم ہوتی۔ ابھی ان مراحل سے گزریں جو اس لائن کا ابتدائی مطلوب ہیں۔ اس کے بعد دوسری باتوں کی طرف دھیان دیں۔
(۵) عالمی تحریک کی ممبر سازی کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے۔ جو لوگ بننا چاہیں وہ خط لکھ کر ممبر بن سکتے ہیں۔ خط جوابی لکھیں۔
۲۰۰۵ء کی تقویم آپ کو ۲۰۰۴ء کی تقویم سے زیادہ اچھی لگے گی۔ اور انشاء اللہ ۲۰۰۶ء کی تقویم آپ کو ان دونوں تقویموں سے اچھی معلوم ہوگی انشاء اللہ آئندہ آپ کے مشورے کو بھی پیش نظر رکھیں گے اور بھی قارئین نے مشورے دیئے ہیں۔ ان کی روشنی میں اگلی تقویم مرتب کریں گے۔
خواب نبوت کا ۴۶واں حصہ ہے اگر آپکو سچے خواب نظر آتے ہیں تو یہ ایک

طرح کی بشارت ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

بندشِ کاروبار سے پریشانی

سوال از: محمد اسلم ———— اجمیر۔

آپ صاحبان بفضل خدا خیریت سے ہوں گے ہم لوگ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ بڑے ہی ذوق وشوق کے ساتھ کرتے ہیں واقعی یہ رسالہ بیحد مفید ثابت ہوا۔ دعا کرتے ہیں کہ اللہ کریم آپ کو اور زیادہ خدمت خلق کی توفیق وصلاحیت بخشے۔ دیگر عرض گزارش یوں ہے کہ میرا نام شروع میں سرور احمد رکھا گیا پھر زیادہ بیمار رہنے کی وجہ سے میرا نام محمد اسلم رکھ دیا گیا ہے اور میری والدہ کا نام عقیلہ خاتون، میری تاریخ پیدائش ۱۹۷۴ء-۱۲-۲۲ بروز اتوار ہے۔ میں نے (B.Sc.) بی ایس سی کا امتحان انسٹھ فی صد سے پاس کیا۔ میری شادی ۲۲ر اکتوبر ۱۹۹۵ء بروز اتوار کو نفیسہ بانو بنت زبیدہ خاتون جس کی تاریخ پیدائش ۳۱ راگست ۱۹۷۵ء ہے۔ ہمارے دو لڑکیاں ہیں۔ پہلی لڑکی جس کا نام مسکان نوری تاریخ پیدائش ۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۶ء بروز جمعرات، دوسری لڑکی جویہ خان تاریخ پیدائش ۱۲ر ستمبر ۲۰۰۰ء بروز منگل کو ہوئی۔ اب پریشانی یہ ہے کہ جب کسی امتحان میں برائے نوکری شرکت کرتا ہوں۔ بہت محنت کرنے کے باوجود بھی کامیابی نہیں ملتی۔ قبل امتحان میں شرکت کے کوئی نہ کوئی پریشانی یا بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہوں ہر وقت جسمانی عارضہ لگا رہتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہیکہ کسی نے ٹونا ٹوٹکا کے ذریعہ رکاوٹ کھڑی کردی ہے کیونکہ میرے نزدیکی رشتہ داروں سے ناچاقی ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بہت عاملوں سے روحانی علاج کروایا اور تعویذ باندھے مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ ناکامی ہی رہی۔ میں نے نرسنگ (کمپاؤنڈر) کی تین سال کی ٹریننگ بھی پاس کی ہے اور دہلی میں اس کی الگ سے ہایئر ایجوکیشن حاصل کی ہے۔ مگر پھر بھی نوکری نہیں مل رہی ہے۔ لہٰذا مہربانی فرماکر ان پریشانیوں وبیماریوں، بے روزگاری کا روحانی حل نکالیں اور جو کہ آسان ہو تاکہ میں کرسکوں اس سلسلہ میں کوئی تعویذ وغیرہ بھیجنے کی مہربانی فرمادیں اور اس کے ساتھ ہی میں سو روپے کا منی آرڈر بطور ہدیہ آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ اور جواب کے لئے میرا پتہ لکھا ہوا ایک لفافہ بھیج رہا ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو اس کا جواب برائے کرم جلد ارسال فرمادیں یا نزدیکی رسالے میں شائع فرمادیں۔

جواب

بلاشبہ آپ بندش کا شکار ہیں۔ اس بندش کو ختم کرنے کے لئے لگاتار ۴۰ دن تک بعد نماز عشاء دو نفلیں بہ نیت رفع بندش پڑھنے کے ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھیں آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر سجدے میں جاکر اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِر گیارہ مرتبہ پڑھ کر سجدے سے سر اٹھائیں اور اللہ سے بندش اور گردش ختم ہو جانے کی دعا کریں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر آپ فائدہ محسوس کرینگے۔ اور آپ کو ایسا لگے گا کہ آپ پر رحمت خداوندی سایہ فگن ہو رہی ہے۔

آپ کا نام آپ کی تاریخ پیدائش کے عدد سے ٹکراتا ہے یہ بھی ایک وجہ ہے جو آپ کی راہوں میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے اور اگر آپکا نام سرور احمد ہوتا تو بھی آپ کی تاریخ پیدائش سے ٹکراتا۔

اب آپ نام بدلنے کے بجائے مذکورہ عمل کو ذمہ داری سے کریں۔ اور مندرجہ ذیل نقش کو خود بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ اس کے علاوہ آپ روزانہ نماز فجر کے بعد سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے نہار منہ پی لیا کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے آپ تندرست رہیں گے اور دل سے ہر خوف بھی رخصت ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۷	۳۸۰	۳۸۳	۳۷۰
۳۸۲	۳۷۱	۳۷۶	۳۸۱
۳۷۲	۳۸۵	۳۷۸	۳۷۵
۳۷۹	۳۷۴	۳۷۳	۳۸۴

کیا رامپور والوں نے چاند دیکھا تھا؟

سوال از: مسعود احمد ———— مرادآباد۔

اس بار ماہ مبارک کی طاق راتوں میں زیادہ اختلاف نہیں ہوا۔ لیکن ۲۹ ویں روزے کو بالعموم سبھی شہروں میں چاند دیکھنے کی کوشش کی گئی۔ مرادآباد میں بھی کثیر مسلمانوں نے چاند دیکھنے کی کوشش کی لیکن کسی کو چاند دکھائی نہیں دیا۔ مطلع صاف تھا البتہ تراویح سے پہلے رامپور سے یہ خبر ملا

کہ چاند ہوگیا ہے اور وہاں بعض لوگوں نے چاند کی تصدیق بھی کردی اور ایک طبقے نے اسی شہادت کی بنیاد پر عید بھی منالی ٹیلی فون کے ذریعہ یہ پتہ چلا کہ تقریباً تیس چالیس مسلمانوں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ جب کہ ملک بھر میں زیادہ تر علاقوں میں ۳۰ ہی کا چاند تسلیم کیا گیا۔ اس بارے میں آپکے خیالات ہم جاننا چاہتے ہیں کیا اس بار بھی رامپور والوں نے عید کے چاند کے معاملے میں جلد بازی کا مظاہرہ کیا اور کیا اس طرح کی عید شرعاً درست مانی جائے گی۔ طلسماتی دنیا میں جواب دے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

جواب

عید کے چاند کے بارے میں عامۃ المسلمین کا حال یہ ہیکہ ۲۹ ویں روزے کو نہ صرف یہ چاند دیکھنے کے لئے عصر کے بعد ہی سے اپنی چھتوں پر چڑھ جاتے ہیں بلکہ پہلے ہی سے یہ ذہن بنالیتے ہیں کہ کسی بھی طرح چاند کو کہیں نہ کہیں سے تلاش کر ہی لیں گے اور اگر چاند دکھائی نہیں دیتا تو پھر ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ خبروں کے منتظر رہتے ہیں۔ اور جب ذہن پہلے ہی سے یہ بنا ہوا ہوتا ہے کہ کل عید کرنی ہے تو ایک ذرا سا اشارہ پاتے ہی چاند ہونے کا شور مچادیتے ہیں اور خبروں کی اس طرح کی تصدیق کرنی شروع کردیتے ہیں جیسے چاند کے معاملے میں خبریں معتبر ہیں۔ جب کہ چاند کا مسئلہ ایسا ہے کہ شرعاً خبر کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے اگر اہمیت ہے تو شہادت کی ہے اور شریعت میں شہادت اور خبر میں فرق ہے۔ ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ، ٹیلی فون، ایمیل وغیرہ کے ذریعہ جو بھی اطلاع موصول ہوتی ہے وہ سب خبر کے دائروں میں آتی ہے اور اطلاع دینے والا کتنا بھی دیندار اور معتبر کیوں نہ ہو اس کی حیثیت شاہد اور گواہ کی نہیں ہوتی وہ صرف خبر پہنچانے والا ہے اور چاند کے معاملے میں خبر پہنچانے والا قابل اعتبار نہیں ہے۔ خدا ہی جانے رامپور میں تیس چالیس مسلمانوں کو چاند کس طرح نظر آگیا۔ جب کہ ملک بھر میں لاکھوں لوگوں کو کوشش کے بعد چاند دکھائی نہیں دیا۔ جب کہ پورے ملک میں موسم اور مطلع بالکل صاف تھا۔ جب کسی بھی شہر میں ابر نہیں تھا پھر چاند نظر نہ آنے کا مطلب اس کے سوا اور کیا تھا کہ چاند ہوا ہی نہیں۔ اصولی بات تو یہ ہے کہ پچھلے دو چاند ۲۹ کے ہوچکے تھے اس لئے شوال کا چاند ۳۰ ہی کا ہوتا تھا اور ذی الحجہ کا مہینہ بھی ۲۹ دن کا تھا اور جس سال آخری مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اس کے بعد کا رمضان پورے ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ لیکن اس اصول کو بھی چھوڑیں جب مطلع ملک بھر میں بالکل صاف تھا پھر چاند نظر نہ آنے کا مطلب کیا ہے۔ مدراس اور ممبئی جیسے علاقوں میں جو ساحلی علاقے ہیں وہاں مطلع آئینے کی طرح صاف تھا اور حسب عادت لوگوں نے دوربینوں کے ذریعہ چاند دیکھنے کی کوشش کی لیکن چاند نہ ہوا نہ نظر آیا۔

بعض عقل مندوں کی رائے یہ تھی کہ چونکہ سعودی عرب میں ایک دن پہلے عید ہوچکی تھی اس لئے ہندوستان میں ۲۹ کا چاند لازماً ہوجانا تھا۔ ان عقل مندوں کو شاید اس بات کی خبر نہیں کہ امسال سعودی عرب میں ہندوستان کے حساب سے دو دن پہلے ماہ مبارک شروع ہوگئے تھے اس حساب سے سعودی عرب میں بھی پورے ۳۰ روزے ہوئے۔ عید کا چاند بھی وہاں دو دن قبل ہوا اگر عید کا چاند ایک دن قبل ہوتا تو روزے ۳۱ ہوتے جو اصولاً غلط تھا۔ عام طور پر تو یہی ہوتا ہے کہ سعودی عرب میں ایک دن قبل چاند ہوجاتا ہے لیکن کبھی کبھی دو دن پہلے بھی وہاں چاند ہوجاتا ہے جیسا کہ اس ماہ مبارک کے موقعہ پر بھی ہوا اور عید کے موقعہ پر بھی۔

سعودی عرب کا چاند ہو یا پاکستان کا چاند ہمارے لئے کوئی سند نہیں رکھتا۔ جب تک ہمارے ملک میں چاند نظر نہ آجائے اس وقت تک ہمیں عید کا اعلان نہیں کرنا چاہئے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ اس بارے میں علماء کی آواز عوام کے شور وغل میں اس درجہ دب جاتی ہے کہ اس کی وقعت ہی ختم ہوجاتی ہے۔ یا پھر ہمارے علماء مصلحت کوشی سے کام لیتے ہیں اور عوام کو ناراض کرنا نہیں چاہتے اس لئے ان کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کردیتے ہیں اس طرح اللہ اور اس کے رسول کے بنائے ہوئے قانون کا اچھا خاصا مذاق اُڑتا ہے اور کھلم کھلا شریعت کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کے بارے میں "رویت عام" کی قید اسی لئے لگائی تھی تاکہ اختلاف پیدا نہ ہو۔ رویت عام کا مطلب یہ ہے کہ چاند دوربین وغیرہ کے ذریعہ نہیں بلکہ صرف آنکھوں سے سب کو نظر آئے اور اس طرح نظر آئے کہ اس کو عام لوگ دیکھ سکیں۔ لاکھوں کروڑوں میں سے وہ صرف تیس چالیس آدمیوں کو نظر نہ آئے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ عید کے چاند کے معاملے میں علماء دین میں اور صلحاء امت میں اب وہ احتیاط باقی نہیں رہی جو پہلے زمانہ کے علماء اور صلحاء حضرات میں تھی۔ اس لئے بھی عوام اور سر پر چڑھ گئے ہیں۔ اگر اس بارے میں علماء سنجیدگی سے غور وفکر نہیں کیا تو آئندہ چل کر ۳۰ روزے رکھنا تقریباً ناممکن ہوجائے گا۔ کیونکہ تیس چالیس مسلمان تو کہیں بھی ایسے ہوسکتے ہیں جنہیں چاند خواہ مخواہ بھی نظر آجائے۔ حالانکہ علماء اس بات سے بخوبی واقف ہیں

ہیں کہ زمانۂ قدیم میں چار مسلمانوں کا کسی جھوٹ پر متفق ہو جانا ممکن نہیں تھا اور آج کے دور میں سیکڑوں مسلمانوں کا کسی جھوٹ پر متفق ہو جانا ناممکن نہیں ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اس سال شوال کا چاند ۳۰ ہی کا ہوا ہے۔ جن لوگوں نے ۲۹ کا چاند دیکھ کر عید منائی ہے انہیں روزے کی قضا کرنی چاہئے اور ماہ مبارک کے احترام کا تقاضہ یہ ہیکہ آئندہ ۲۹ ویں روزے کو پوری ذمہ داری سے چاند دیکھا جائے اور اس بارے میں عجلت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

کیا مسلم پرسنل لاء بورڈ مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے؟

سوال از: طفیل احمد ــــــــــ دیو بند۔

پچھلے دنوں اخبارات میں نکاح اور طلاق کے مسئلے کو لے کر کافی شور مچا، میڈیا نے خصوصیت کے ساتھ طلاق کے مسئلے کو لے کر اچھا خاصا غل مچایا۔ اس بارے میں مختلف علماء نے اپنے خیالات کا کھل کر اظہار کیا۔ دراصل مسلم پرسنل لاء بورڈ کے کچھ ممبران کی رائے یہ ہے کہ طلاق کے طریقے میں کچھ تبدیلی کی جائے اور طلاق کا حق صرف مرد کو حاصل نہ رہے بلکہ طلاق سے پہلے شوہر کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنی بیوی اور اس کے متعلقین کی رضامندی حاصل کرے۔ اس بارے میں علماء دیو بند نے کھلی مخالفت کی بعض حضرات کی رائے اخباری تراشوں کے ساتھ آپ کو بھیجی جارہی ہے۔ اخباری تراشوں میں سے لی ... رائے یہ ہے

"طلاق اور نکاح کو لے کر اٹھے ہنگامے پر لگام لگانے کے لئے اب مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کمر کس لی۔ نئے ماڈل نکاح نامے کے مطابق اب نہ تو ای میل سے ہوئی طلاق جائز ہوگا اور نہ ہی فون سے کیا گیا نکاح۔ اس کے علاوہ شوہر کو صرف اپنی مرضی سے بیوی کو طلاق دینے کا بھی حق نہیں ہوگا۔ اسے اپنے گھر والوں یا دار القضاء سے اجازت لینا ضروری ہوگا دولہے کی غیر موجودگی میں ہونے والے نکاح کے معاملے میں پہلے دولہے کو تحریری صورت میں رضامندی دینی ہوگی اس نئے ماڈل نکاح نامے کو دسمبر ماہ میں کالی کٹ میں ہونے والی بورڈ کی بیٹھک میں آخری صورت دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی تین طلاق کو گناہ کبیرہ قرار دیتے ہوئے بورڈ نے ماڈل نکاح نامے کی جو صورت شکل اختیار کی ہے اس کے مطابق کوئی بھی انسان گھر والوں کی اجازت کے بغیر اپنی بیوی کو طلاق نہیں دے پائیگا بورڈ کا ماننا ہے کہ یہ شرط طلاق کے حادثوں پر قابو پانے میں کافی مددگار ثابت ہوگا۔ طلاق سے پہلے شوہر کو اپنے بیوی کے گھر والوں کو الگ ہونے کی وجہ بتانی ہوگی۔ دلہوں کے گھر والے اگر سمجھتے ہیں کہ ... ہے اور دلہوں کو الگ ہو جانا چاہئے تو وہ لڑکے کو طلاق دینے کی اجازت دیں گے۔ اسکے بعد شوہر کو دلہوں طرف داروں کی طرف سے چنے گئے گواہوں کی موجودگی میں ہی اپنی بیوی کو طلاق دینا ہوگا۔ یہ طلاق طے شدہ وقت کے اندر دیا جائے گا۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ کوئی انسان اگر گھر کے لوگوں کو اپنے معاملے میں شامل نہیں کرنا چاہتا تو اسے دار القضاء سے طلاق کی اجازت حاصل کرنی ہوگی۔ اسکے علاوہ طلاق کا کوئی بھی طریقہ مانا نہیں جائیگا۔ بورڈ کے ... ہوئے انسان و آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے اوصیلش سید شہاب الدین کا کہنا ہے کہ اس کے بعد ای میل اور ٹیلی فون پر طلاق کی قطعی کوئی گنجائش نہیں رہ جائے گی۔ ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح بھی بورڈ کو منظور نہیں ہے۔ نئے نکاح نامے کے مطابق اسلام میں نکاح کے دو طریقے بتائے گئے ہیں۔ وکالۃً اور اصالۃً میں نکاح کے وقت لڑکے کا موجود ہونا ضروری ہے اس کے تحت لڑکے کی غیر موجودگی میں بھی نکاح ہو سکتا ہے۔ ٹیلی فون پر نکاح کو لوگ اسی نظریئے سے دیکھتے ہیں پر اب اس کے لئے لڑکے کو اپنی طرف سے تحریری صورت میں گواہ چننا ہوگا۔ جو نکاح کے وقت لڑکے کی تحریری اجازت پیش کرتے ہوئے اس کی طرف سے نکاح کے کاغذوں پر دستخط کرے گا۔ یہ گواہ گھر کا بڑا آدمی ہوگا۔ بورڈ کے حصے دار ڈاکٹر قاسم رسول الیاس کا کہنا ہے کہ نئے ماڈل نکاح نامے کے بعد بحث کی کوئی گنجائش نہیں رہے گی۔ ادھر دار العلوم دیو بند کے سینئر مفتی اور آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر مفتی ظفیر الدین صاحب نے کہا کہ شوہر کو طلاق کا شریعت میں جو حق دیا گیا ہے اسے ہرگز نہیں بدلا جا سکتا ہے کیونکہ یہ حق اللہ کا دیا ہوا ہے۔ مولانا ظفیر الدین نے کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے نئے دور کے نکاح نامے اور طلاق کے غلط استعمال کو روکنے والے بیان کا مسودہ جب ان کے پاس آئے گا تو وہ اس پر اپنی رائے دینے کا کام کریں گے۔ نئے ماڈل نکاح نامے میں شوہر کے طلاق دینے کے حقوق پر بندش کے معاملے پر مولانا ظفیر الدین نے کہا کہ یہ بیان شریعت کے خلاف ہے اور ناجائز ہوگا۔ ہم لوگ اس کی اجازت نہیں دے سکتے ہیں۔ البتہ مفتی ظفیر الدین نے کہا کہ ٹیلی فون پر نکاح کئے جانے کو وہ بھی جائز نہیں مانتے ہیں اور اگر بورڈ ایسا کوئی بیان تیار کر رہا ہے تو وہ ٹھیک ہی ہے۔ انہوں نے ای میل کے ذریعہ طلاق دیئے جانے کے معاملے پر کہا کہ انہیں اس کی کوئی جانکاری نہیں۔"

یا الگ الگ طریقے سے مختلف علماء کی رائے ہے۔ آپ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کریں گے۔ کیا طلاق کے بارے میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کا نظریہ جو اخبارات کے ذریعہ سامنے آیا ہے شرعاً جائز ہے؟

جواب

طلاق دینے کا حق صرف مرد کو حاصل ہے اور یہ بات نص قطعی سے ثابت ہے۔ اور جو بات نص قطعی سے ثابت ہو اسکے خلاف کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنا دین وشریعت کی کھلی مخالفت کرنے کے مترادف ہے۔ آج کی دنیا میں ایسے بہت سے فلسفی پیدا ہو گئے ہیں جو خود کو اللہ میاں سے بھی زیادہ عقل مند سمجھتے ہیں اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ علم وآگہی کے سارے ذخیرے ان ہی کے دامنِ عقل میں سمٹ گئے ہیں۔ ان لوگوں کو جوشِ بیان بازی میں یہ تک یاد نہیں رہتا کہ ۱۹۷۳ء میں مسلم پرسنل لاء بورڈ محض اس لئے قائم ہوا تھا کہ وہ مختلف دلائل سے یہ ثابت کر سکے کہ دنیا والوں کا کوئی بھی ایسا فیصلہ جو قرآن وحدیث سے ٹکراتا ہو مسلمانوں کو منظور نہیں ہوگا اور اسی لئے مسلمانوں کی اکثریت نے شاہ بانو کیس کی کھلی مخالفت کی تھی کیونکہ اس میں عورت جو فیصلہ کر رہی تھی وہ قرآن وحدیث کے فیصلوں سے ٹکرا رہا تھا۔ مسلمانوں نے جب اعتراض کیا اور ان کا اعتراض مختلف زاویوں اور طریقوں سے حکومت تک پہنچا تو حکومت کو سوچنا پڑا اور عدالت کو بھی اپنی سوچ وفکر پر نظر ثانی کرنی پڑی۔ لیکن افسوس اس مسلم پرسنل لاء بورڈ میں اب ایسے جیالے بھی پیدا ہو گئے ہیں یا کہیں سے گھس پیٹھ کر کے اندر آ گئے ہیں کہ جو نص قطعی کے خلاف اپنے فارمولے پیش کر رہے ہیں۔ اگر اس طرح کے گمراہ کن فیصلوں پر عمل درآمد ہو گیا تو پھر مسلم پرسنل لاء بورڈ کی ضرورت ہی ختم ہو جائے گی۔ بچپن میں یہ کہانی سنا کرتے تھے کہ ایک شیخ چلی تھا جو جس شاخ پر بیٹھا ہوا تھا اسی شاخ کو کاٹ رہا تھا اور جب وہ شاخ کٹ کر نیچے گری تو خود بھی شیخ چلی صاحب زمین پر آ گرے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے بعض کج فکرے لوگ اسی شیخ چلی کی تقلید کرتے ہوئے درخت کے جس تنے پر بیٹھے ہوئے ہیں اسی کو کاٹنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اس کو کاٹ کر یہ خود کہاں جائیں گے شاید انہیں اس کا اندازہ نہیں ہے۔

ان میں کوئی شہاب الدین بھی ہیں۔ اگر یہ وہی شہاب الدین ہیں جنھوں نے غالباً بابری مسجد کو شہید کرانے کے لئے فرقہ پرست ہندوؤں سے سازباز کی تھی تو پھر اس بات کا شبہ ہوتا ہے کہ نص قطعی سے ٹکرانے کی جسارت بھی کسی سودے بازی کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ آج کل کسی کا کیا بھروسہ ہے جب لوگ بابری مسجد کا سودا کر سکتے ہیں باشرع ہونے کے باوجود تو پھر مسلم پرسنل لاء بورڈ کا سودا کیوں نہیں ہو سکتا۔ دولت کسی طرح بھی ملے آج کا انسان اسے کب چھوڑتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ دوسرا مسلم پرسنل لاء بورڈ جو قائم ہو رہا ہے اس پر سب کو تشویش ہے کیونکہ اس سے اپنی ذاتی اہمیت ختم ہوتی ہے اور اس پر کسی کو تشویش نہیں کہ پہلے والے مسلم پرسنل لاء بورڈ میں کیسے کیسے لوگ گھس گئے ہیں اور کس کس طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں۔ علماء کی عین موجودگی میں نکاح وطلاق کے ان طریقوں کو بدل دینا جو آیات قرآنی سے ثابت ہیں قابل افسوس بات ہے۔ دوسرا مسلم پرسنل لاء بورڈ یقیناً قابل مذمت ہے لیکن اگر مسلم پرسنل لاء بورڈ قرآن وحدیث کے خلاف فیصلے کرے گا تو دوسرے مسلم پرسنل لاء بورڈ کو وجود میں آنے سے کون روک سکتا ہے۔

طلاق کے معاملے کو لے کر ایک طرح عورتوں پر رحم کھا رہے ہیں جیسے اسلام کا قانون بنانے والے اللہ میاں کو تو کچھ خبر نہیں یا جیسے اللہ سے بھی زیادہ یہ لوگ رحم وکرم والے ہیں۔ ان سے کوئی یہ پوچھے کہ طلاق کا جو طریقہ تم ایجاد کرنے جا رہے ہو اس طرح تو دنیا میں کوئی بھی طلاق نہیں ہوگی اور چونکہ اسلامی نقطۂ نظر سے طلاق ہو چکی ہوگی اس لئے میاں بیوی ساری زندگی زناکاری میں گزاریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں میں طلاق کا رواج بڑھتا جا رہا ہے اور ایک مجلس میں ایک دم تین طلاقیں دینے کا رواج بھی عام ہو گیا ہے۔ اس میں ظاہر ہے کہ غلطی مسلمانوں کی ہے نہ کہ اسلامی قانون کی۔ آپ جاہل مسلمانوں کو سزا دینے کے بجائے اسلامی قانون کی دھجیاں بکھیرنا چاہتے ہو تو پھر تم اپنا نام بھی بدلو تم اسلامی قانون کے رکھوالے نہیں ہو تم ان جاہل مسلمانوں کی پشت پناہی کر رہے ہو جو اپنی جہالتوں اور حماقتوں سے اسلامی قانون کو بدنام کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ ۱۹۷۳ء میں قائم ہوا تھا۔ ہر سال شاندار اجلاس کے سوا آج تک یہ بورڈ کوئی قابل قدر خدمت انجام نہیں دے سکا، ہر اجلاس میں صرف اچھی اچھی تجاویز پاس ہوتی ہیں اور اس کے بعد سب نسیاً منسیاً ہو جاتا ہے۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ آج تک مسلمانوں کے اندر یہ احساس پیدا نہیں کر سکا کہ اسلام کا شخصی قانون ایمان واسلام کی بنیاد ہے۔ اور جو لوگ

اپنے عمل سے اس قانون کا احترام نہیں کرتے وہ لوگ خود کو مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں ہیں۔ آج صورت حال یہ ہے کہ مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوئی ہیں اور ان ہی نمازیوں میں جھوٹے بھی ہیں مکار بھی ہیں۔ عیار بھی ہیں، جواری بھی ہیں، شرابی بھی ہیں، اور اپنی بیوی پر ظلم وستم توڑنے والے بھی ہیں۔ ان نمازیوں میں ایسے خاصی تعداد میں موجود ہیں جنہیں یہ خبر نہیں کہ نکاح کا صحیح طریقہ کیا ہے اور اگر بیوی سے نہ بن رہی ہو تو اس کو طلاق دینے کا اسلامی ڈھنگ کیا ہے۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ کو چاہئے تھا کہ مسلمانوں کے اندر اسلامی قانون کا احترام کرنے کا احساس پیدا کرتا اور ان مسلمانوں کو متنبہ کرنے کے طریقے سوچتا جو برسر عام اسلام کے شخصی قانون کو بدنام کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ لیکن یہاں تو چوتھے درجہ کی ذہنیت کی طرح یہ ہو رہا ہے کہ جاہل اور بے عمل ناواقف دین مسلمانوں کو سزا دینے کے بجائے دین اسلام میں بھی ترمیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور جب دین اسلام کے کسی ایک جزو کو بدلنے کا تمہیں حق ہے تو پھر دین اسلام کے دوسرے اجزاء کو کون چھوڑ دے گا۔ کل کو شرابی بھی یہ کہیں گے کہ شراب پینے کی سزا اسلام میں سخت ہے اور اس کو ہلکا کرنا چاہئے۔ چوری کرنے والے بھی بولیں گے کہ چوری کی سزا اسلام میں ہاتھ کاٹنے کی ایک طرح کا ظلم وستم ہے اس سزا میں ترمیم ہونی چاہئے۔ اس طرح مسلم پرسنل لاء بورڈ کہاں کہاں ترمیم کرے گا اور کہاں کہاں اپنے موڈل پیش کرے گا۔ جس طرح کے موڈل خود کو عقل کل سمجھنے والے پیش کر رہے ہیں۔

ہمیں حیرت ان علماء پر ہے، جو بڑے بڑے دینی مدرسوں کے ذمہ دار ہیں اور خیر سے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے بھی ممبر ہیں ان کی موجودگی میں اسلام کے بنیادی قوانین میں تبدیلی کی بات ہوتی ہے اور وہ چپ سادھے ہوئے ہیں۔ یہی بات اگر حکومت کے ایوانوں سے اٹھتی تو شور مچ جاتا اور علماء بھی مصلحت پسندی کے باوجود اسٹیجوں پر آجاتے لیکن جب یہی بات ان کے گھر میں ہو رہی ہے تو انہوں نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ ہم تو یہ کہتے ہیں دنیا بھر کے سارے علماء بھی مل کر اگر نص قطعی کے خلاف کوئی فیصلہ کرتے ہیں وہ فیصلہ خواہ کتنا ہی خوشنما اور دل لگتا کیوں نہ ہو وہ دیوار پر ماردینے کے قابل ہے۔

طلاق کا جو طریقہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے بعض شیخ چلی قسم کے ممبران سوچ رہے ہیں وہ بالکل بچکانہ اور احمقانہ ہے۔ طلاق، اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ فعل ہے۔ اس ناپسندیدہ فعل کے لئے جب کوئی شوہر کسی دارالقضاء میں درخواست [illegible] اور طلاق کی اجازت چاہے گا تو کون بے وقوف خوشی سے اجازت دے [illegible] ہے۔ اب دارالقضاء میں انسان ہی بیٹھے ہوں گے وہاں ملائکہ ڈیوٹی [illegible] دیں گے او انسان اگر اللہ سے ڈرنے والے ہوں گے تو شوہر کو سمجھا [illegible] گے اور طلاق سے باز رکھنے کی کوشش کریں گے اور اگر بالاتفاق وہ اللہ [illegible] ڈرنے والے نہیں ہوں گے تو شوہر سے طلاق کی اجازت دینے کے لئے ہدیہ وصول کریں گے اور افہام تفہیم میں یا لینے دینے میں اچھا خاصا [illegible] لگے۔ اور اس دوران وہ شوہر جو زیادہ تر غصے ہی میں طلاق دینے کا عادی ہوتا ہے وہ نہ جانے کتنی مرتبہ طلاق دے چکا ہوگا اور زناکاری میں مبتلا رہے گا لیکن قانون کی شقوں کو پورا کرنے کے لئے وہ دارالقضاء کے چکر لگاتا رہے گا، دیکھا جائے تو مسلم پرسنل لاء بورڈ مسلم سماج میں بدکاری اور زناکاری کے فعل مذموم کو پھیلانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے اور اسلامی قانون کا مذاق اُڑانے کی داغ بیل ڈال رہا ہے۔ ممکن ہے کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے دوسرے ممبران جو سنجیدہ بھی ہیں اور وقیع بھی وہ اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ باتوں کا نوٹس لیں اور اس طرح کے "موڈلوں" سے مسلم پرسنل لاء کو محفوظ رکھیں جو ہدف ملامت بھی بنے ہوئے ہیں اور ہدف مذاق بھی۔ لیکن اگر بے جا طرف داری کی روش سے متاثر ہو کر انہوں نے اگر اپنی آنکھیں موند لیں تو پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کسی بھی نص قطعی سے ٹکراتے ہی ان کا اپنا وجود ختم ہو جائے گا۔ رہا اسلام اور اس کا شخصی قانون تو اس کے تحفظ کیلئے کسی مسلم پرسنل لاء بورڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ اپنے دین اور بنائے ہوئے قانون کا خود محافظ ہے۔ البتہ علماء کی اپنی ناموس اور اپنی آبرو کا تحفظ اسی میں ہے کہ وہ دین اسلام سے اور اس کے قانون سے پوری طرح وابستہ رہیں۔ اگر کوئی ایک مسلم پرسنل لاء بورڈ قرآن وحدیث سے ٹکرانے کی کوشش کرے گا تو ہزار مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم ہو جائیں گے۔ بلاشبہ دوسرا مسلم پرسنل لاء بورڈ جس کا اعلان ہوا ہے وہ درست نہیں ہے اس سے فتنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ مسلم پرسنل لاء بورڈ میں مسلک اور ہر قوم کی نمائندگی کرنے والے موجود ہیں پھر کسی میں الگ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ممبران من مانیاں کرنے لگے اور قرآن وحدیث کے خلاف فیصلے کرنے پر اتر آئے تو پھر یہی ہوگا جو بھی چاہے اپنی ایک اینٹ کی مسجد الگ بنالے گا۔ اور اس سے پوری دنیا میں اسلامی قانون کا مذاق اُڑے گا۔ علماء نشانہ بنیں گے اور خوب جگ ہنسائی ہوگی۔ ہماری اپنی رائے یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول

نکاح وطلاق کے جو بھی طریقے پندرہ سو سال پہلے طے کر دیئے تھے وہ اپنی جگہ درست بھی ہیں اور مکمل بھی۔ ان میں کسی بھی طرح کی تبدیلی کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ کسی کو اس کا حق حاصل ہے۔ رہی یہ بات کہ لوگ ان طریقوں کو اپنے پیروں سے روند رہے ہیں اور مسلمان نکاح وطلاق کے طریقوں کو غلط ڈھنگ سے استعمال کر رہے ہیں تو ان مسلمانوں کی خبر لینی چاہئے اور سماجی طور پر ان کا بائیکاٹ کرنا چاہئے نہ یہ کہ ہم اسلام ہی کو بدل دیں اور اسلام کو کہاں تک بدلو گے سمجھ داروں کی ایک بہت بڑی کھیپ تو ڈاڑھی اور برقعہ کو بھی جہالت کا شاخسانہ بتاتی ہے۔ کیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ممبران اس بارے میں بھی کوئی نیا "موڈل" پیش کریں گے۔؟ مزید اسی موضوع پر گفتگو ہم اس وقت کریں گے جب "ماڈل نکاح" کا مسودہ منظر عام پر آجائے گا۔ جب تک یہ اندازہ نہ ہو کہ اس ماڈل نکاح نامہ کے کل اجزاء کیا ہیں اس وقت تک اس سے زیادہ اپنی رائے کا اظہار فضول ہے۔

"گڑیا" کے معاملے میں علماء کا فیصلہ غلط تھا

سوال از: سلیم احمد خاں ایڈوکیٹ ـــــ ممبئی

اخبارات کے ذریعہ آپ نے یہ پڑھ لیا ہوگا کہ "گڑیا" کا شوہر عارف جو کارگل کی لڑائی میں لاپتہ ہوگیا تھا اور اس کی ۴ سال تک خبر نہ ملنے کے بعد اس کی بیوہ "گڑیا" نے عدت گذار کر "توفیق" نام کے ایک شخص سے نکاح کرلیا تھا۔ یہ نکاح کھلے عام ہوا تھا اور اس نکاح کی تقریب میں دارالعلوم دیوبند کے فاضلین بھی شریک ہوئے تھے، مقامی قاضی نے نکاح پڑھایا اور باقاعدگی کے ساتھ نکاح کی رسومات ادا کی گئیں۔ نکاح کے بعد "گڑیا" اپنے دوسرے شوہر "توفیق" کے ساتھ ازدواجی زندگی ہنسی خوشی گذارنے لگی اور اس کے حمل بھی ٹھہر گیا۔ بچے کی پیدائش سے تقریباً ۲ ماہ پہلے اس کا پہلا شوہر تقریباً ساڑھے چار سال یا پانچ سال کے بعد اچانک آگیا۔ آنے کے بعد اس کو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی نے اس کا انتظار کرکے دوسرے لڑکے سے جو "گڑیا" کا ماموں زاد بھائی ہے نکاح کرلیا ہے اور اب وہ ایک بچے کی ماں بھی بننے والی ہے، "گڑیا" کے پہلے شوہر "عارف" نے علماء اور مفتیوں کے دروازے کھٹکھٹانے شروع کئے اور یہ دعویٰ کیا کہ "گڑیا" اس کی بیوی ہے جب کہ "گڑیا" اپنے دوسرے شوہر "توفیق" کے ساتھ رہنے پر بضد تھی، علماء نے یہ فیصلہ دیا کہ "گڑیا" نے چوں کہ ۴ سال کی مدت تک انتظار کرنے کے بعد کسی شرعی پنچایت سے نکاح فسخ نہیں کرایا اس لئے اس کا پہلا نکاح فسخ نہیں ہوا جب "عارف" اور "توفیق" کے درمیان لڑائی حد سے زیادہ بڑھ گئی تو پنچایت نے "گڑیا" ہی پر فیصلہ چھوڑ دیا کہ وہ جس کے ساتھ رہنا چاہے اسی کے ساتھ رہ سکتی ہے۔

وہ "گڑیا" جو "توفیق" کے ساتھ رہنے پر ہی بضد تھی اچانک کسی دباؤ میں آگئی اور اس نے "توفیق" کا ساتھ چھوڑ دیا اور اس نے "عارف" کے ساتھ رہنے پر رضامندی ظاہر کی، واضح رہے کہ "عارف" ایک فوجی ہے اور مالدار بھی ہے اور "توفیق" جو "گڑیا" کے ماموں کا لڑکا ہے اس کی مالی پوزیشن "عارف" جیسی نہیں ہے۔ یہ ساری تفصیل عرض کرنے کے بعد ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس بارے میں علماء نے جو فیصلہ دیا تھا جو باقاعدہ ٹی وی وغیرہ پر بھی نشر ہوا تھا کیا وہ صحیح ہے؟ یا علماء سے اس فیصلے میں غلطی ہوئی ہے۔

"گڑیا" والے معاملے میں جس وقت اخبارات کے ذریعہ فیصلے کی اطلاع ہمیں ملی تھی اس وقت ہم ممبئی میں تھے اور اس وقت ہماری ملاقات دارالعلوم دیوبند کے کئی فاضل دوستوں سے ہوئی تھی اور ایک مفتی صاحب سے بھی ہوئی تھی جو ممبئی میں افتاء کی خدمت انجام دے رہے ہیں ان سب کا تاثر یہ تھا کہ علماء نے جو فیصلہ کیا ہے وہ فیصلہ غلط ہے۔

احناف کے نزدیک شوہر مفقود اگر چار سال تک اپنی کوئی اطلاع نہ دے اور نہ کسی ذریعہ سے اس کے زندہ ہونے یا مردہ ہونے کا ثبوت ملے تو بیوی اگر تا زندگی اس کا انتظار کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو عدت مدت گذار کر دوسرا نکاح کرنے کے لئے آزاد ہے، چار سال کی مدت بجائے خود ایک حکم ہے اس حکم کے بعد کسی شرعی پنچایت یا کسی قاضی کے حکم اور فیصلے کی ضرورت نہیں ہے، "عارف" کے مسئلے میں چوں کہ وہ ایک فوجی تھا اور جنگ پر گیا ہوا تھا پھر وہ لاپتہ ہوگیا اور سرکار کی طرف سے اس طرح کی کوئی اطلاع اس کی بیوی کو نہ مل سکی جس سے یہ اندازہ ہوسکے کہ وہ دوسرے ملک کی سرحدوں میں پہنچ گیا ہے یا جنگ سے فرار ہوگیا ہے یا مر گیا ہے یا گرفتار ہے، جب کسی بھی طرح کی کوئی اطلاع نہ مل سکی تو ایک عورت جو جوان ہو وہ زیادہ سے زیادہ چار سال تک اپنے شوہر کا انتظار کرسکتی ہے۔ اگر وہ زندگی بھر بھی انتظار کرتی رہتی تو بے شک اسے "صبر جمیل" کہتے لیکن وہ کسی وجہ سے "صبر جمیل" کا مظاہرہ نہ کرسکی اور اس نے چار سال کی مدت پوری

کیا۔اس دوسرے نکاح کو علماء نے ناجائز قرار دے کر بہت بڑا گناہ کیا ہے اور ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کیا ہے۔ یہ مسئلہ ویسے بھی اجتہادی تھا اور اس میں علماء کو اجتہاد سے کام لینا چاہئے تھا تاکہ ایک لڑکی کی زندگی برباد نہ ہوتی اور پیدا ہونے والے بچے کی زندگی بھی برباد ہونے سے بچ جاتی اور برادری اُس باہمی اختلاف وانتراق سے محفوظ رہتی جس کا وہ شکار ہوگئی، جب علماء نے فیصلہ کیا اسی وقت اس بات کا اندیشہ تھا کہ "عارف" "گڑیا" کی قدر نہیں کرسکے گا اور اُس بچے کو اپنا نام نہیں دے سکے گا جو "گڑیا" کے پیٹ میں پرورش پارہا تھا۔ آج کے دور میں ایسے مسلمانوں کا فقدان ہے جو بیوی کی ایک رات کی غلطی بھی جو ازراہ بشریت ہوگئی ہو نظر انداز کردیں۔ "گڑیا" نے تو زندگی کی سینکڑوں راتیں اپنے شوہر "توفیق" کے ساتھ گذاری تھیں اور اسی لئے وہ حاملہ بھی تھی "عارف" کس طرح "گڑیا" کی قدر کرلیتا یہ تو عقل میں آنے والی بات ہی نہیں تھی۔ دیگر اگر فرض کرلیا جائے کہ "گڑیا" نے جو دوسرا نکاح کیا تھا وہ نکاح ازراہِ شریعت غلط تھا تو صرف "گڑیا" اور اس کے گھر والے مجرم نہیں ٹھہرتے بلکہ نکاح پڑھانے والا قاضی بھی مجرم ثابت ہوتا ہے اور وہ تمام فاضلین دیوبند بھی مجرم بنتے ہیں جو "گڑیا" کے دوسرے نکاح کی تقریب میں موجود تھے اور جنہوں نے کسی بھی طرح کا کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔ اس طرح کے قاضیوں کو اور مولویوں کو تو کوئی سزا ملنی چاہئے جو دین اسلام کے مسائل سے نابلد ہیں اور نکاح پڑھاتے پھر رہے ہیں پھر اگر دوسرے نکاح کو باطل بھی مان لیا جائے تب بھی پہلے والے شوہر کو وضعِ حمل کا انتظار کرنا چاہئے تھا۔ جب دوسرا شوہر خلوتِ صحیحہ کرچکا تھا اور اس کے نیچے میں "گڑیا" حاملہ ہوچکی تھی تو دوسرا شوہر باقاعدہ "گڑیا" کو طلاق دیتا اور چوں کہ حاملہ کی عدت وضع حمل پر ختم ہوجاتی ہے اس لئے وضع حمل تک "گڑیا" کو اپنی عدت کے دن دوسرے شوہر ہی کے گھر گذارنے چاہئے تھے یا پھر وہ اپنے مائکہ میں رہتی۔ ہاں یہ ضرور تھا کہ اس صورت میں اس کا پہلا نکاح برقرار تھا اور عدت پوری ہونے پر اسے "عارف" کے ساتھ نکاح کی ضرورت نہیں تھی۔ علماء نے اس قباحت کو بھی محسوس نہیں کیا کہ جب ہم "گڑیا" کے دوسرے نکاح کو بالکل ہی باطل قرار دے دیں گے تو اس کے پیٹ میں پلنے والا بچہ ولد الزنا قرار پائے گا اور اگر وہ زندہ رہا تو وہ کس کا بیٹا سمجھا جائے گا۔ "گڑیا" کا دوسرا شوہر اسے کیسے قبول کرے گا اور "عارف" بھی ایثار کرنے والا انسان نہیں ہے وہ کیسے اس بچے کو اپنا نام دے دیگا؟ اگر "عارف" ایثار کرنے والا انسان ہوتا تو "گڑیا" کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے اور "توفیق" کو بے گناہ سمجھتے ہوئے وہ خود راستے سے ہٹ جاتا اور "گڑیا" کو "توفیق" ہی کے ساتھ رہنے دیتا۔ اسی میں سب کی بھلائی تھی اور اسی میں دین اسلام کی آبرو تھی۔

لیکن "عارف" نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور میڈیا کو غل غپاڑہ کرنے کا موقعہ ملا اور علماء نے ہمیشہ کی طرح صرف مسئلے کے ایک پہلو پیش نظر رکھا۔ کاش علماء اجتہاد سے کام لیتے تو ان کے حصے میں وہ بدنامی نہ آتی جو آئی اور دوسری اقوام نے اسلامی قانون کا مذاق اڑایا اس کا سہرا بھی ان علماء کے سر پر بندھا جو دین اسلام کے رکھوالے سمجھے جاتے ہیں

ہمارے علماء کو اجتہادی مسائل میں بھی صرف نقل کرنے کی عادت ہے وہ یا تو عقل سے کام نہیں لیتے یا پھر عقل سے کام کرنے کی ان میں صلاحیت ہی نہیں ہے اس لئے اس طرح کے الجھے ہوئے مسائل میں علماء مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرنے سے قاصر ہیں، اگر علماء نے محنت کی ہوتی اور وہ اپنی آرام طلبی کو طلاق دے کر اپنے بزرگوں کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تو انہیں "گڑیا" والے معاملے میں بھی کوئی نہ کوئی رہنمائی مل جاتی۔ فی الحال ہم صرف ایک حوالہ دیں گے لیکن ضـ رت پڑنے پر ہم اس موضوع پر مزید گفتگو کرسکتے ہیں۔

۸/صفر ۱۳۷۶ھ کو حضرت مفتی رشید احمد صاحبؒ سے پاکستان میں کسی سائل نے سوال کیا ایک شخص بحری سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ لانچ پر سوار ہوکر حج سے واپس ہورہا تھا، رات کو لانچ کے ایک طرف تختہ پر جو تقریباً ڈیڑھ فٹ چوڑا تھا اس پر سویا ہوا تھا۔ ساتھیوں نے اور ملاح نے بھی منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ صبح اٹھے تو یہ شخص مفقود تھا۔ اب اس کے مال اور بیوی کا شرعاً کیا حکم ہے۔

اس کے جواب میں مفتی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔ قرائن سے اس کی عدت متعین ہے۔ لہٰذا اس کا ترکہ تقسیم کردیا جائے اور اس کی بیوی عدت مدت گذار کر دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

اس کے بعد مفتی صاحب فرماتے ہیں۔

شامی کتاب المفقود میں جو مذکور ہے کہ "سفر بحر میں گم ہوجانے والے کا عدت طویلہ تک انتظار کرکے حاکم اس کی موت کا حکم کرے۔ اس سے وہ شخص مراد ہے جس کے ساحل پر پہونچنے کا علم نہ ہو، صورت سوال میں تو وسطِ بحر ہی میں فقدان کا علم ہوگیا ہے جو موجب یقین ہے اور احتمال بعید ناشی بلا دلیل کا اعتبار نہیں اور احتمال تو بالمشاہدہ میت کو دیکھنے کے بعد بھی ہوتا ہے کہ شاید موت نہ ہوسکتی ہو۔ لہٰذا اس صورت میں نہ عدت طویلہ تک

انتظار کی ضرورت ہے اور نہ حکمِ حاکم کی۔

(بحوالہ احسن الفتاوٰی، مطبوعہ دارالاشاعت، دیوبند)

اس مسئلے کے جواب میں مفتی صاحب نے صاف صاف یہ فرمادیا ہے کہ جب مفقود الخبر کی موت کا یقین ہوجائے تو پھر عورت عدت گذار سکتی ہے اور اس صورت میں اسے کسی حاکم کے حکم کی ضرورت نہیں ہے اور اس صورت میں عدت مدت گذارنے کے بعد اسے دوسرا نکاح کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

اس مسئلے میں جو صورت بیان کی گئی ہے وہ اس شوہر سے متعلق ہے جو سمندر کا سفر کرتے وقت لاپتہ ہوگیا اور اس کے ہم سفر ساتھیوں کا ظن غالب یہ ہوا کہ وہ سمندر میں ڈوب گیا ہے جب کہ اس کو سمندر میں ڈوبتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا۔ حالاں کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ سمندر میں گرنے والا کسی بھی چیز کا سہارا لے کر تیر جائے اور کسی دور دراز کنارے پر پہنچ جائے۔ یہ امکان ناممکنات میں سے نہیں ہے لیکن دیکھ لیجئے کہ مفتی رشید صاحب نے اس امکان کے ہوتے ہوئے بھی اس شخص کی موت کا یقین کیا ہے جو دورانِ سفر غائب ہوگیا جب کہ اسے نہ کسی نے مرتے دیکھا نہ کسی نے ڈوبتے دیکھا۔

وہ شخص جس کا نام "عارف" تھا وہ کارگل کی جنگ کے دوران لاپتہ ہوا، سرکاری طور پر نہ اس کے بھاگنے کی اطلاع تھی نہ گرفتاری کی اور نہ ہی مرجانے کی۔ ایسی صورت حال میں جب کہ کوئی سپاہی کی حیثیت سے کسی جنگ میں آمنے سامنے کی لڑائی پر، ہو غائب ہوجائے اور اس کی کوئی خبر چار سال تک بھی موصول نہ ہو تو ایسے اس کے رشتہ دار اگر اس کی موت کا یقین کرکے اس کی بیوی کو عدت مدت گذارنے کے بعد دوسرے نکاح میں دے دیں تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ "عارف" کی بیوی "گڑیا" نے "عارف" کے بارے میں تحقیقات نہ کی ہوں اور بھلا یہ بھی کیسے ممکن ہے کہ خود "عارف" کے گھر والے "عارف" کے غائب ہوجانے پر چین سے بیٹھ گئے ہوں۔ "عارف" کے گھر والوں نے اپنی سی تحقیق کرلی ہوگی اور اس کے بعد وہ "عارف" کی موت کا یقین کرکے بیٹھ گئے ہوں گے، اگر "عارف" کے لئے اپنے رشتہ دار "عارف" کو مردہ سمجھ کر صبر نہ کرچکے ہوتے تو وہ "گڑیا" کے دوسرے نکاح پر یقیناً واویلا کرتے اور شور وغل مچاتے اور "گڑیا" کے خلاف شرعی اور قانونی کارروائی کرتے ان کا "گڑیا" کے نکاحِ ثانی کے موقعہ پر خوش رہنا خود اس بات کی علامت ہے کہ وہ خود "عارف" کو مرا ہوا سمجھ چکے تھے۔

افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہمارے علماء آج بھی اس دورِ تعقل میں بھی صرف نقل سے کام لیتے ہیں، عقل سے کام نہیں لیتے، نقل میں ایک انچ بھی ادھر ادھر نہ ہونا اس جگہ تو ٹھیک جہاں بات قرآن وحدیث کی ہو لیکن جہاں بات صرف فقہ کی ہو اور جہاں بات صرف اختلافِ ملک کی ہو وہاں تو علماء کو اپنی عقل کا استعمال کرنا چاہئے۔

تازہ ترین خبروں کے مطابق "گڑیا" کے پہلے شوہر نے بچے کی ولادت کے بعد "گڑیا" کو نظر انداز کردیا ہے اس طرح "گڑیا" علماء کے ایک غلط فیصلے کی وجہ سے اپنے دونوں شوہروں سے محروم ہوگئی ہے اور اس کا بچہ باپ کی زندگی میں یتیم ہوگیا ہے۔

افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس طرح کی فحش غلطیوں کے باوجود ہمارے حضرات علماء کو نہ کوئی شرمندگی ہے نہ کوئی پچھتاوا۔ حالاں کہ ان کی ایک غلطی کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد ہوئی اور نہ صرف یہ کہ ایک بچہ "لاوارث" ہوکر رہ گیا بلکہ ایک پوری برادری باہمی اختلاف اور رنجشوں کا شکار ہوکر رہ گئی۔

اور اُس دینِ اسلام کو بھی خفت کا سامنا کرنا پڑا جو عقلی طور پر دنیا کا سب سے زیادہ اعلیٰ مذہب ہے اور جس کی تعلیمات کا ایک ایک کل اور ایک ایک جزو عقل وفہم کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋

عہدہ میں ترقی کے لئے

جو کوئی اپنے عہدہ میں جلد ترقی کا خواہاں ہو تو وہ نمازِ عصر کی ادائیگی سے قبل دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ تکاثر پڑھے پھر جب سلام پھیرے تو گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر گیارہ سو مرتبہ یہ پڑھے یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگے بفضل باری تعالیٰ بہت جلد مرتبہ میں ترقی ہوجائے گی اور اگر بے روزگار ہے تو پروردگار عالم غیب سے ایسے اسباب پیدا فرمائے گا کہ روزگار حاصل ہوجائے گا۔☆

آسیب وسحر ایک ساتھ

سوال از ــــــــــــ نام و پتہ مخفی

محترم المقام جناب مولانا صاحب قبلہ

السلام علیکم

امید ہے کہ مزاج شریف بخیریت ہوں گے۔

مولانا عرض خدمت یہ ہے کہ میری تاریخ پیدائش ۲۴ر جون ۱۹۴۲ء بروز بدھ ہے۔ آپ نے میرے خط کو جولائی ۲۰۰۳ء میں اپنے رسالہ طلسماتی دنیا میں شائع فرما کر مجھ پر احسان کیا ہے اس کے لئے تہہ دل سے شکر گذار ہوں، اللہ آپ کو خوب جزائے خیر دے۔ آمین۔

آپ نے جو وظائف مجھے تفویض کئے تھے کر رہی ہوں بڑھاپے اور صحت کی خرابی سے کبھی ناغہ بھی ہو جاتا ہے اللہ سے استغفار کرتی ہوں۔

حضرت، بہت ہی ادب کے ساتھ ایک توجہ طلب گذارش ہے امید ہے کہ مایوس نہیں کریں گے۔

میرے بیٹے کے ساتھ ایک عجیب معاملہ ہے جو درذیل ہے۔ تاریخ پیدائش ۳۰ر نومبر ۱۹۶۵ء بروز بدھ دو بجے دن۔ المطابق ۱۰ر جمادی الآخر۔ ابتدائی گھریلو تعلیم کے بعد ۹ر سال تک دار العلوم ندوۃ العلماء میں تعلیم پائی، عالمیت کے درجہ میں فیل ہو کر وہاں سے بدظن ہو گئے، پھر ایک سال مولانا صدیق صاحب کے مدرسہ میں ہتھورا ضلع باندہ میں تعلیم حاصل کی۔

اس کے بعد جامعہ اردو کے تینوں امتحانات پاس کئے، عربی فارسی بورڈ الہ آباد سے عالم اور فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد کئی سال بے روزگار رہے۔ ۱۹۹۵ء میں مقامی پرائمری اسکول میں اردو ٹیچر ہو گئے الحمدللہ نماز، روزہ کے پابند ہیں۔

(۱) بے روزگاری کے زمانہ میں ۱۹۹۰ء میں اخباری اشتہار کے ذریعہ ان کی شادی ان کے والد نے کر دی (غیر جگہ اس لئے جان بوجھ کر کیا کہ ہم لوگ ذات برادری بندشوں کے خلاف ہیں، اس کو مٹانے کے لئے میں نے پہلا قدم اپنے بیٹے کی شادی کر کے اٹھایا۔ ۲ر دسمبر ۱۹۹۰ء بروز اتوار لکھنؤ میں شادی ہوئی لڑکی والے جماعتی، پابند صوم وصلوٰۃ، سادگی پسند لوگ تھے مگر اس معاملہ میں ہمیں دھوکہ دے گئے۔

شادی کے دوسرے ہی دن آکر بلا لے گئے کہ لڑکی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس کو شدید قسم کا ٹائی فائڈ ہو گیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ دن ہمارے یہاں دلیمہ تھا مگر بہو موجود نہیں تھی، لڑکی کا نام شہناز جہاں عرف شمع تھا۔ لڑکی نیم پاگل تھی۔

ایک حیرت انگیز بات یہ بھی رونما ہوئی کہ ہم لوگوں نے جب رشتہ پکا کر دیا تو میرے بیٹے کی نانی (میری دوسری ماں) اچھی خاصی صحت مند چاق وچوبند چھت سے صحن میں گر کر فوت ہو گئیں، اس کو ہم لوگوں نے محض اتفاق سمجھا۔ چھ مہینے کے بعد شادی کے کارڈ وغیرہ سب بٹ گئے کہ میرے والد بزرگوار بھی دنیا سے رخصت ہو گئے، شادی سے صرف پندرہ دن پہلے شادی تو کر ہی لی گئی مگر لڑکی شہناز جہاں کچھ الٹی سیدھی باتیں کرتی تھی۔ ۲۲ر دن کے بعد پھر اس کو بلا کر لائے (اس وقت ہم لوگوں کی رہائش ہردوئی شہر میں کوئل باغ کالونی کے کوارٹر نمبر ۱۰ میں تھی) وہیں سے شادی کی تھی، میرے شوہر مرحوم اُس وقت ڈپٹی ڈائرکٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے تھے اور پنشن کے کاغذات مکمل ہونے تک ہم لوگ ہردوئی ہی میں تھے۔ لکھنؤ سے ہردوئی تک کا سفر طے ہو گیا صرف دو ڈھائی گھنٹہ میں گھر آکر جو شہناز کو قے ہونا شروع ہوئی وہ کسی طرح نہیں رکتی تھی۔ ڈاکٹر کو گھر بلا کر دکھایا انہوں نے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرنے کا مشورہ دیا۔ گلوکوز چڑھایا، انجکشن لگے، سکون ہوا۔

صبح ہوتے ہی اس نے گھر چلنے کی رٹ لگائی، گھر لے آئے دن بھر ٹھیک رہی، کھانا وغیرہ سب کھایا۔ نہائی، دھوئی، عصر بعد پھر قے شروع ہو گئی، پھر اس کو ہاسپٹل ایڈمٹ کرنا پڑا، ۳ر دن ایسے گذرے کہ دن میں گھر پر، رات میں ہاسپٹل۔ گھر والوں کو اطلاع دیدی گئی تھی چوتھے دن بڑا بھائی آیا جو اس وقت لکھنؤ یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی۔ میں ایڈمیشن لے چکا تھا۔

اس نے کہا اصل میں اس کا سینٹلی علاج چل رہا تھا، اس کو دماغ کا مرض ہے، دورہ پڑتا ہے تو سامان اٹھا کر پھینک دیتی ہے، ڈاکٹر نے کہا تھا کہ شادی نہ کرنا، مگر ہم لوگوں نے سوچا کہ ممکن ہے شادی ہونے سے ٹھیک ہو جائے، دوائیں چلتی رہتی ہیں، رخصت کے وقت اس کی دوا دینا بھول گئے تھے، اس لئے ایسا ہوا۔ بہر حال وہ رخصت کرا لے گئے۔ پھر ہم لوگ نہیں لائے، ان لوگوں کو کئی بار لکھا گیا کہ اپنی امانت اور لڑکی کا مہر آکر لے جائیں مگر وہ لوگ نہیں آئے اور جولائی ۱۹۹۱ء میں انہوں نے مقدمہ چلا دیا۔ مقدمہ چلتا رہا، ہماری پریشانیاں بڑھتی رہیں، بیٹے سے سات سال چھوٹی میری ایک بیٹی وہ اس وقت علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں

کرری تھی، بڑالڑکا بے روزگار۔ جوان لڑکی کی شادی کی فکر، چھوٹا لڑکا اس وقت ہائی اسکول میں تھا، اوپر سے مقدمہ ایک پنشنر کیا کیا کرتا ہے اس پنشن کے کاغذات مکمل ہوتے ہی ہم لوگ اپنے وطن سلطان پور آ گئے اپنے آبائی گھر میں مقیم ہو گئے اپریل ۱۹۹۳ء میں۔

میرے بیٹے کے والد ماشاء اللہ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، سیدھے سادے اور رزق حلال پر اکتفا کرنے والے انسان تھے، مذکورہ پریشانیوں نے انہیں ایک دم کھوکھلا کر دیا اور ۲۴؍جون ۱۹۹۴ء بروز جمعہ بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت! میں کس طرح بیان کروں کہ ان کی وفات کے بعد یہ تمام پریشانیاں مجھ ناتواں کے کندھوں پر آ پڑیں۔ مگر اللہ بڑا کارساز ہے۔ ۱۹۹۵ء میں میرے بیٹے کو مقامی پرائمری اسکول میں اردو ٹیچر کی جگہ مل گئی۔

حضرت میرا بڑھاپا ہے، آنکھیں بھی کمزور ہیں، اچھا نہیں لکھ پا رہی ہوں، سمجھ کر پڑھ لیجئے گا۔

ایک وکیل کے ذریعہ سے عدالت کے ذریعہ شہناز جہاں کو طلاق نامہ بھیجا اور ۱۵؍ہزار مہر بھی عدالت کے ذریعہ دیدیا گیا اور گذارہ بھی دیدیا، سامان لینے وہ لوگ پھر بھی نہیں آئے، مقدمہ چلتا رہا، بہرحال اکتوبر ۱۹۹۷ء میں مقدمہ سے چھٹکارا ملا۔ ان کا وکیل اور دیگر لوگ آ کر اپنا سامان لسٹ سے ملا کر لے گئے۔

(۲) ۲۴؍جنوری ۱۹۹۹ء بروز اتوار لکھنؤ ہی میں پھر بیٹے کی شادی کرنی پڑی، سب اعزاء واقربا آ چکے تھے کہ ۲۳؍جنوری ۱۹۹۹ء رات دس بجے میرے جیٹھ کے لڑکے کی وفات ہو گئی، عمر تقریباً ۵۰؍سال رہی ہوگی، وہ لڑکا عرصہ ۲۷؍سال سے پاگل تھا، دماغی دواؤں اور نیند کی دواؤں کے زیر اثر بھی رات میں اٹھ کر چلتا تھا، اسی طرح چل رہا تھا کہ گر پڑا اور سر کے پچھلے حصہ میں چوٹ آ گئی، موت ہو گئی، لڑکی کی طرف شادی کی مکمل تیاریاں تھیں یتیم لڑکی تھی، یہ شادی کینسل بھی نہیں کی جا سکتی تھی، گھر کے بزرگوں نے مشورہ دیا کہ دس پندرہ لوگ جا کر صرف نکاح پڑھا کر خاموشی سے لے آئیں۔

چنانچہ جب مٹی ہو گئی تو ۲۴؍جنوری کو مغرب کے وقت مختصر بارات روانہ ہوئی۔ رات ۹؍بجے لکھنؤ پہونچے، دوسرے دن ۱۲؍بجے کے بعد رخصت ہوئی یعنی ۲۵؍جنوری کو ۳؍بجے دن میں بہو گھر میں آ گئی، یہاں مرحوم کی فاتحہ وغیرہ ان لوگوں نے کروا دی تھی۔

۲۶؍جنوری کو بہت مختصر سا ولیمہ کر کے لڑکی کو رخصت کر دیا۔

میرے جیٹھ کے یہاں جب چالیسواں وغیرہ ہو گیا تو تقریباً ۲؍مہینہ شادی کو ہوا تھا تب ہم لوگ پھر رخصت کرا لائے، ۱۵؍دن کے بعد لڑکی والے لے گئے، پھر پندرہ دن بعد صاحب زادے بلا لائے تو اس نے لڑائی جھگڑا شروع کر دیا کہ شادی میں آپ لوگوں نے خوشی نہیں منائی، دھوم دھام نہیں کی، دنیا کی بکواس۔ اس کو لاکھ سمجھایا گیا کہ موت کا گھر تھا۔ شادی کی خوشی کسے نہیں ہوتی مگر حالات تم جانتی ہو، پڑھی لکھی ہو، حالات کی نزاکت کو سمجھو۔ ایک ہی گھر میں ہم لوگوں کی رہائش ہے، علی الاعلان خوشیاں کیسے منائی جا سکتی ہیں، تم بات کو سنجیدگی سے سمجھو۔ اس پر کج بحثی شروع کر دیتی کہ ہم ایسے لوگوں میں نہیں رہیں گے، آپ ہم کو طلاق دیجئے، اس کے سگے بہن بہنوئی سلطان پور ہی میں سروس کرتے ہیں انہوں نے یہ رشتہ طے کیا تھا، ان لوگوں نے بھی بہت سمجھایا مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہی کہ داماد سسرال میں رہیں گے، بیٹے نے منع کر دیا کہ بیوہ ماں ہیں، بہن کی شادی نہیں ہوئی ہے، چھوٹا بھائی زیر تعلیم ہے، ہماری روزی اور سر چھپانے کا ٹھکانہ اللہ نے یہاں دے رکھا ہے پھر ہماری غیرت یہ گوارہ نہیں کرتی کہ ہم سسرال میں رہیں، یہ چیز ہمارے ضمیر کے خلاف ہے، یہ سن کر وہ طلاق پر بضد ہو گئی پھر اس کے گھر والے اس کو بلا لے گئے، چند ماہ بعد صاحب زادے لکھنؤ گئے تو وہ ان کے سامنے نہیں آئی، بہرحال کشیدگی بڑھتی گئی، وکیل کی مدد سے ان کا مطالبہ پورا کر دیا گیا۔ مہر گذارہ وکیل کے ذریعہ دیدیا۔ سامان وہ لوگ آ کر لے گئے، ۲۶؍نومبر ۲۰۰۰ء کو کل معاملہ ختم ہو گیا، کل ملا کر آتے جاتے آٹھ مہینہ رہی، اس لڑکی کا نام سعیدہ تھا، والدہ کا نام کوکب صغریٰ ہے۔

(۳) عرفان کی تیسری شادی رشتہ دار کی لڑکی سے سندیلہ ضلع ہردوئی میں ۱۵؍ستمبر ۲۰۰۲ء بروز اتوار ہوئی، لڑکی کا نام مہر النساء اور اس کی والدہ کا نام رشیدہ ہے۔

۲۰۰۲ء میں ہی اپنی بیٹی کی شادی بھی آپ کی دعا سے کر دی ہے لڑکی یونیورسٹی میں لیکچرار ہے، علی گڑھ ہی میں اس کی سسرال بھی ہے، سسرال والے اس سے مطمئن اور خوش ہیں، ماشاء اللہ اس کے ایک سال کی بچی بھی ہے، حضرت! خط کی طوالت کے لئے ؟؟؟؟ معافی چاہتی ہوں۔ اب صاحب زادے کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ مہر النساء شروع ہی سے گری پڑی بیماری رہنے لگی، دیکھنے میں صحت مند ہے، آج سر درد تو بدن درد، کبھی بخار، کبھی چکر کمزوری۔ جب سال بھر تک بہو کی گود ہری

نہیں ہوئی تو دونوں کا چیک اپ کرایا گیا، رپورٹ میں صاحب زادے کے اندر کمی نکلی، کہی ہے کہ منوی حیوانات صاحب زادے کے اندر قطعی نہیں ہیں، چھ مہینہ ڈاکٹری اور آیورویدک علاج کرایا پھر ٹسٹ ہوا کوئی فائدہ نہیں۔ پھر چھ مہینہ ہومیو پیتھک علاج کرایا پھر ٹسٹ ہوا ذرہ برابر بھی فرق نہیں، حکیم صاحب سے رجوع کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر چند حیوانات منویہ ہوتے تو انہیں بڑھایا جاسکتا تھا، جب قطعی ہیں ہی نہیں، وجود ہی نہیں ہے تو جاندار پیدا کرنا انسانی بس کی بات نہیں۔

حضرات! بڑھاپے میں ہر طرف سے ناامیدی کا جواب سن کر میں بہت رنج میں مبتلا رہتی ہوں۔ حضرت میرے دو ہی لڑکے ہیں۔ بڑے بیٹے کی طرف سے مایوس ہو چکی ہوں مگر پھر بھی اللہ کے آگے ہاتھ پھیلائے رہتی ہوں دعائیں وغیرہ وظائف وغیرہ کرتی رہتی ہوں، سورہ مریم بیٹے سے لکھوا کر شیشہ کے مرتبان میں رکھی۔ محترم اگر آپ کے پاس اس کے لئے کوئی آسان روحانی عمل ہو تو عنایت کیجئے شاید اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے کامیابی دیدے۔ آپ اللہ کے نیک بندے ہیں، حضرت آپ خود بھی بطور خاص میرے بیٹے کے لئے دعا کیجئے اور کروایئے میرے اوپر بڑا احسان ہوگا، اللہ آپ کو خوب جزائے خیر دے اور آپ کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔ کسی قریبی شمارے میں میرا خط شائع کردیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ نام و پتہ مخفی رکھنے کی درخواست ہے۔

(۴) مہرالنساء زوجہ محمد عرفان کی طبیعت شادی کے بعد ہی خراب رہنے لگی، ہر وقت کمزوری، چکر، سردرد، بدن درد، بخار، قے، پیٹ درد، ڈاکٹروں کے چکر لگاتے لگاتے مالی پریشانیاں ادھر ۲ رسال سے بڑھ گئی ہیں، چھ مہینے پہلے مہرالنساء کو گردہ کے درد کی شکایت ہوئی، اس کا ایکسرے پیشاب ٹسٹ، الٹرا ساؤنڈ، سب کچھ کروا لیا مگر ایک ذرہ تکلیف یا خرابی گردہ میں نہیں نکلی بڑی کاسٹلی دوائیں چل رہی ہیں، فائدہ ہوجاتا ہے مگر یکایک دوائیں چلنے کے دوران ہی پھر درد اٹھتا ہے، ڈاکٹر بھی حیران ہیں۔

گردہ کی تکلیف سے اور دواؤں سے نجات نہیں ملی تھی کہ بدن پر ورم ہوگیا پھر ٹسٹ وغیرہ ہوئے تو خون ٹسٹ سے پتہ چلا کہ ٹی۔ بی کا انفیکشن ہوگیا ہے، اب اس کی دوائیں بھی ۳ رمہینہ سے چل رہی ہیں، دن بھر دوائیں کھاتے گذرتا ہے پرہیز سخت کرلیتی ہے۔

عرفان کی مالی حالت کمزور تر ہوتی جارہی ہے، دوسال سے بڑی بے برکتی سی معلوم ہوتی ہے، ایک طرف چھ قسم کی دوائیں درد گردہ کی ۳ رقسم کی دوائیں ٹی۔ بی انفیکشن کی۔ ابھی ٹی۔ بی کی دوائیں فروری تک مستقل چلیں گی، ابھی یہ سب چل ہی رہا تھا کہ نیا کرشمہ ظہور میں آیا۔

۶ رمئی ۲۰۰۴ء بروز جمعرات ایک بجے دن میں بڑے بے ڈھنگے پن سے دروازہ پیٹا گیا، عرفان نے دروازہ کھولا تو سابقہ مطلقہ بیوی سعیدہ کھڑی تھی، بے پردہ اور اندر آنا چاہتی تھی، اس کے ساتھ ایک اجنبی بوڑھی عورت بھی تھی جس کے ہاتھ میں پولی تھین تھی، سعیدہ مع اس بوڑھی اجنبی کے میرے گھر کے اندر آنا چاہتی تھیں، مگر ہم لوگوں نے کہہ دیا اب یہاں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ نہ دروازہ کھولا بہت تھوڑا سا دروازہ کھول کر عرفان نے، معذرت کرلی کہ ہم اندر نہیں آنے دیں گے اور نہ ہم کسی قسم کی کوئی بات سننا چاہتے ہیں، وہ بڑبڑاتی ہوئی چلی گئی، اس کے بعد مہرالنساء اپنے میکہ چلی گئی، وہاں اس کے والد کا پیر ٹوٹ گیا تھا ایک مہینہ بعد عرفان یعنی جولائی میں اس کو لے آئے، تب سے ٹی۔ بی کی دوا چل رہی ہے، یہاں اچھے ڈاکٹر اور سرجن ہیں لیکن یہ گردہ والا معاملہ کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔

ادھر ۲ رمہینہ سے ایسا ہو رہا ہے کہ مہرالنساء دن میں سوتے ہوئے ڈراؤنے خواب دیکھتی ہے، خواب میں کوئی عورت صاحب زادے کے پاس لیٹی نظر آتی ہے، مہرالنساء اس سے لڑتی ہے، وہ کہتی ہے کہ ہم صاحب زادے کو اپنے ساتھ لے جائیں گے، مہرالنساء منع کرتی ہے تو کچھ اور لوگ آجاتے ہیں، مہرالنساء کو الگ ڈھکیل دیتے ہیں، عرفان کو ساتھ لے جانا چاہتے ہیں، گھبراہٹ میں وہ چیختی ہے لیکن ہم لوگ اس کی چیخ نہیں سن پاتے۔ ۲۹ ستمبر بروز بدھ وہ دن میں سو رہی تھی تقریباً ایک گھنٹہ سے میں کمرہ میں آئی تو میں نے اس کی سانسیں عجیب طرح سے چلتی دیکھیں، بائیں کروٹ سو رہی تھی، میں نے آوازیں دیں، پھر جھنجوڑا مگر کچھ ہوش نہیں پھر میرے چھوٹے بیٹے طارق نے بھی آواز دی، ہلایا تو اس نے طارق کا ہاتھ اس طرح پکڑا جیسے کسی کو دبوچ لیا ہو، میرے بیٹے کی بہو مہرالنساء کی سگی بڑی بہن ہیں، وہ بھی دوپہر میں سو رہی تھیں ان کو بلوایا (ہم لوگ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں، کھانا پینا کمرے الگ ہیں صحن ایک ہے) تب تک وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی، بڑی ڈری ہوئی، گھبرائی ہوئی، میں نے تسلی دی، گلوکوز گھول کر دیا، حواس بجا ہوئے تو وہی خواب کہ عورت کئی لوگوں کے ساتھ آئی اور عرفان کو اپنے ساتھ لئے جارہی تھی، ہمارا گلا دبایا اس کے بعد ۱۴ راکتوبر ۲۰۰۴ء کو دوپہر میں سو رہی تھی کہ میں نے دیکھا

(میں ظہر کے لئے جاگی تھی) عرفان سہارا دے کر میرے کمرہ میں لارہے ہیں اور وہ مہر النساء لڑکھڑا رہی ہے اور ساتھ ہی عرفان کو مار رہی ہے، وہ اس وقت بالکل ہوش میں نہ تھی، ورنہ بے ادبی کبھی نہیں کرتی ہے پھر میں نے سہلایا سمجھایا، منزل دم کر کے پانی پلایا تو ٹھیک ہوئی، خواب بتایا کہ آج عورت نہیں تھی، دس بارہ لوگ مرد تھے، گولیاں چلا رہے تھے، ہمیں بھی گولی لگی، عرفان کو بھی لگی، لوگ کہہ رہے ہیں کہ عرفان کو تو ہم ٹھیک کرلیں گے، اسے لے چلو ٹھیک ہوجائے گا، اس نے بتایا کہ اس قسم کے خواب ۴/۵ بار دیکھ چکی ہے۔

حضرت یہاں کوئی عامل نہیں ہے، مدرسہ جامعہ اسلامیہ میرے پڑوس میں ہے وہاں مولانا نسیم صاحب کچھ تعویذ وغیرہ دیتے ہیں ان سے رجوع کیا انہوں نے کچھ تعویذ پینے کے لئے اور ایک گلے میں پہننے کو دیا ہے، چارپائی کے چاروں کونوں میں بھی بندھوایا۔

حضرت وقتی طور پر تو فائدہ ہوگیا، آپ تفصیلی حالات پڑھ کر دیکھئے کہ ہم لوگوں پر کسی نے کچھ کروایا تو نہیں ہے یا آسیب، سفلی، جادو، نظر بد وغیرہ تو نہیں ہے۔ اگر ایسا کچھ ہے تو حضرت آپ سے بہتر تو ہماری نظر میں کوئی ہے نہیں، آپ ہی کچھ کیجئے، خدارا محروم نہ کیجئے گا، آپ نے بہت لوگوں کا روحانی علاج کیا ہے، میرے بہو اور بیٹے کا بھی علاج کیجئے۔

رجسٹری ڈاک سے خط بھیج رہی ہوں تا کہ آپ کو یقیناً مل جائے اور جواب کے لئے رجسٹری ٹکٹ لگا لفافہ ارسال خدمت ہے۔

حضرت اگر آپ رسالہ میں صفحات کی کمی کی وجہ سے نہ شائع کرنا چاہیں تو نہ کیجئے، اگر مناسب سمجھیں تو رسالہ میں شائع کر کے مجھے عزت بخشیں۔ ۲/سال سے جب سے عرفان کی تیسری شادی کی ہے مالی پریشانیاں اور بیماریاں جیسے گھر میں گھس آئی ہیں، سعیدہ سابقہ مطلقہ پر بھی شبہ ہوتا ہے کہ عرفان کو لاولد کرنے کا کوئی سفلی عمل نہ کروادیا ہو۔ محترم ان تمام رموز کو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں، تعویذ وغیرہ کے لئے رجسٹرڈ لفافہ ارسال ہے۔

حضرت طوالت کے لئے مکرر معافی چاہتی ہوں، ایک عرض اور ہے میرا چھوٹا بیٹا محمد طارق مجتبیٰ۔ تاریخ پیدائش ۱۹۷۴ء بروز اتوار، ۳/فروری شام ۴/بجے المطابق ۹/محرم الحرام ۱۳۹۴ھ ماشاء اللہ صوم صلوٰۃ کا پابند ہے۔

۱۹۹۹ء میں ایم۔ کام کا فرسٹ ڈویژن پاس کیا ہے، کئی جگہ کوششوں کے باوجود ابھی تک بے روزگار ہیں، جتنی دعائیں میں کرسکتی ہوں کرتی رہتی ہوں، وظائف وغیرہ پڑھتی ہوں، طارق بھی سورہ واقعہ پڑھ رہا ہے مگر ابھی تک مصلحت خداوندی کے تحت روزی کا دروازہ نہیں کھل سکا، صحت ماشاء اللہ اچھی ہے، ادھر دو سال سے ۳/۴ مہینہ کے بعد کہیں یرقان، کبھی ٹائی فائیڈ، کبھی گردن میں درد، کبھی ہاتھ پیر سن ہونا، کبھی خواہ مخواہ کمزوری لگنے کا سلسلہ جاری ہے۔

حضرت کیا کسی نے میرے طارق کے لئے روزی کی بندش کردی ہے، ۳۰/سال عمر ہوگئی، ابھی تک شادی بھی نہیں کرسکی ہوں کہ بے روزگار لڑکے کی شادی کر کے پرائی بچی کو دکھ پہونچے گا، محترم ہر کام لیٹ ہورہا ہے، آخر یہ سب کیا ہے؟

طارق کے لئے بھی دعا کیجئے، ضرورت ہو تو تعویذ وغیرہ بھی دیجئے صدقہ وغیرہ کرنا ہو تو بتایئے کیا کروں۔ آپ کے رسالہ سے دیکھ کر بغیر اجازت بعد عشاء یاعزیز بھی ۹۴/بار کچھ دن اس نے پڑھا۔

ایک بیٹا اولاد سے محروم، دوسرا ابھی تک روزی سے محروم، میں بہت پریشان ہوں، آپ توجہ فرمایئے احسان ہوگا۔

مجھے اللہ کی ذات سے پورا بھروسہ ہے کہ انشاء اللہ آپ کی دعا سے میرے دونوں بیٹوں کو کامیابی ملے گی۔

لکھنے میں جو غلطیاں ہوئی ہوں معاف فرمایئے گا۔

جواب

آپ کی زندگی کی افسوس ناک داستان سن کر دکھ ہوا، حقیقت یہ ہے کہ دنیا "دارالحزن" ہی ہے، یہاں دکھ پریشانیاں اور تہہ در تہہ مسائل کے سوا اور رکھا ہی کیا ہے؟ جن لوگوں کو بظاہر خوشیاں میسر ہیں وہ بھی نہ جانے کن کن آفتوں کا شکار ہیں، ہم روحانی لائن میں تقریباً ۴۰/سال سے جدوجہد کررہے ہیں اور دنیا کے کونہ کونہ سے لوگ ہمارے پاس اپنے مسائل لے کر آتے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ ان کے مسائل اور ان کی پریشانیاں سن سن کر دل ودماغ پریشان ہوجاتے ہیں، ایک سال میں ہمارے پاس مریضوں کی تعداد ۲۵/ہزار کے قریب ہوتی ہے گویا کہ ۲۵/ہزار لوگ ہمارے ادارے میں اپنی پریشانیوں کی درخواستیں لگاتے ہیں، اس دنیا میں اربوں اور کھربوں لوگ رہتے ہیں اور ان میں اکثریت مسائل ومصائب کا شکار ہے، ظاہر ہے کہ وہ سب اپنے اپنے اعتبار سے اللہ سے دعا بھی کرتے ہوں گے اور اللہ کے دربار میں اپنی درخواستیں بھی

پیش کرتے ہوں گے، سوچئے کہ کتنی عرضیاں بارگاہ خداوندی میں روزانہ پہونچتی ہوں گی، سچ تو یہ ہے پریشان انسان کی صدائیں وہی سنتا ہے اور وہی سب کی فریادیں سن کر ان کے سفینوں کو پار لگاتا ہے، یہ کسی اور کے بس کا کام ہی نہیں ہے، انسانوں کو شفا دینا، انہیں مصائب سے بچانا ان کے لئے راحتیں فراہم کرنا اور انہیں دکھوں سے نجات دینا صرف اور صرف اسی وحدہ لاشریک کا کام ہے جسے ہم بھلا دیتے ہیں۔

آپ کے خط سے ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ آپ کا ایمان و یقین مضبوط ہے اور آپ اسی ایمان و یقین کی بدولت زندہ ہیں اور اپنے بچوں کی کفالت میں لگی ہوئی ہیں۔

آپ کے بارے میں ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ آپ کا گھرانہ سحر کا بھی شکار ہے اور آسیبی اثرات کا بھی اور جب کوئی شخص یا مختلف افراد خانہ دونوں طرح کے اثرات کا شکار ہوتے ہیں تو عامل کو بہت پریشانی اٹھانی پڑتی ہے کیوں کہ جس عمل سے آسیبی اثرات کو ختم کیا جاتا ہے اس عمل سے سحر کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور جس عمل سے سحر کو توڑا جاتا ہے اس عمل سے آسیبی اثرات میں اضافہ ہونے لگتا ہے اس لئے بہت ہی احتیاط کے ساتھ علاج کرنا پڑتا ہے، آپ چوں کہ دونوں طرح کے اثرات کا شکار ہیں اس لئے آپ کے علاج میں ایک اچھے اور ماہر عامل کو بھی کافی غور و خوض اور احتیاط کے ساتھ قدم اٹھانا پڑے گا اور آپ اگر خود ان اثرات سے نمٹنا چاہیں گی تو شاید اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گی، کیوں کہ کسی بھی بڑے مرض سے ڈاکٹر کی رہنمائی کے بغیر نمٹ لینا ممکن نہیں ہے، ہمارا مشورہ ہے کہ آپ کسی تجربہ کار عامل سے رابطہ قائم کریں ورنہ پھر کسی بھی بدھ کو آپ ہمارے پاس آئیں اگر آپ کا آنا ممکن نہ ہو تو پھر اپنے کسی صاحب زادے کو ہمارے پاس بھیجیں، وقتی فائدے کے لئے آپ کو پینے کے کچھ نقوش روانہ کر رہے ہیں جو آپ خود بھی پئیں اپنے صاحب زادوں کو بھی پلائیں، اور اپنی بہو کو بھی پلائیں، انشاء اللہ اس سے کچھ اثرات تو کم ہو جائیں گے، باقی باقاعدگی کے ساتھ علاج کرائیں، ممکن ہو تو آپ دیو بند آجائیں ورنہ وہیں کسی مقامی عالم سے رابطہ قائم کرلیں، دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کو ان مصائب سے نجات دے جن میں آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ مبتلا ہیں۔

☆☆☆

احساس کم تری کا علاج

سوال از : عبدالحمد ——— دہلی

میرا بھائی جس کا نام عبدالسمیع ہے اور جس کی عمر تقریباً ۲۰ سال ہے زبردست احساس کم تری کا شکار ہے، آپ سے التجا ہے کہ اس کے لئے کوئی روحانی علاج تجویز کریں، اگر آپ فرمائیں گے تو میں اس کو لے کر دیو بند بھی آسکتا ہوں۔

جواب

آپ کے خط کی غیر ضروری تفصیل حذف کر دی گئی، آپ کے بھائی کے لئے ایک نقش نقل کر رہے ہیں اس کو باوضو لکھ کر اپنے بھائی کے دائیں بازو پر باندھ دیں اور اسے اس بات کی تاکید کر دیں کہ روزانہ "یا نافع یا مانع یا دافع" گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر نماز فجر کے بعد اور نماز عشاء کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لیا کرے، انشاء اللہ احساس کم تری سے نجات مل جائے گی۔

نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

یانافعُ	یانافعُ	یانافعُ
یامانعُ	یامانعُ	یامانعُ
یادافعُ	یادافعُ	یادافعُ

مفرور کی واپسی کے لئے

سوال از : زین الساجدین ——— میرٹھ

میرا بھانجہ جس کا نام کوکب ہے اور اس کی ماں کا نام شاکرہ ہے تقریباً دو مہینے سے لاپتہ ہے وہ ناراض ہو کر گھر سے گیا تھا، آپ سے درخواست ہے کہ اس کی واپسی کے لئے کوئی ایسا عمل بتائیں جس میں زکوٰۃ وغیرہ کا چکر نہ ہو، عنایت ہوگی اور آپ اس کی واپسی کے لئے دعا بھی کریں۔

جواب

مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے گھر کے کسی کونے میں لٹکا دیں، روزانہ اس کی واپسی کا تصور کرتے ہوئے سلام قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ چودہ سو مرتبہ ۳ دن تک پڑھیں ماں کے بعد اس

کی رجعت کا انتظار کریں، ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین اس کو گھر واپس آنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ جہاں بھی ہو خیر و عافیت سے ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سلام قولاً من رب رحیم		
کھیٰعص	کوکب ابن شاکر واپس آجائے	حٰم عسق
س ل ا م ق و ل ا م ن ر ب ر ح ی م		

چہرے کو خوبصورت بنانے کے لئے

سوال از ______ (نام مخفی)

میں اپنے چہرے کو خوبصورت اور پرکشش بنانا چاہتی ہوں کیا اس کے لئے کوئی روحانی فارمولہ ہے، اگر کوئی فارمولہ ہے تو ازراہ کرم مجھے بتائیں، میں آپ کی شکر گذار ہوں گی۔

جواب

اس نقش کو زعفران سے لکھ کر رات کو دودھ میں بھگو دیں، صبح کو نماز فجر سے پہلے اس دودھ کو اپنے چہرے پر مل لیں، پھر دس منٹ کے بعد اپنا چہرہ نیم گرم پانی سے دھو کر وضو کریں اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں پر "یا نور یا حفیظ" اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لیں، اس عمل کو صرف جمعرات کے دن اُن دنوں میں کریں جب آپ نماز پڑھ رہی ہوں، درمیان میں اگر کسی جمعرات میں ناغہ ہو جائے تو اگلی جمعرات کو کریں اور لگاتار چالیس جمعراتوں تک یہ عمل کریں انشاء اللہ آپ کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح پرکشش ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

مکان خالی کرانے کا عمل

سوال از ساجدہ بانو ______ ناگ پور

ہمارا آبائی مکان ایک کرائے دار کے قبضے میں ہے تقریباً ۳ سال وہ کرایہ بھی پابندی سے نہیں دیتا اور مکان خالی بھی نہیں کرتا میں ایک چھوٹے سے مکان میں اپنے ۶ بچوں کے ساتھ بڑی تنگی کے ساتھ زندگی گذار رہی ہوں، میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے یہ مکان میرے مرحوم باپ نے میرے نام کر دیا تھا لیکن یہ مکان جب انہوں نے میرے نام کیا تب بھی یہ کرائے دار ہی کے پاس تھا، آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ کوئی دعا یا عمل ایسا بتادیں کہ جس کی برکت سے یہ مکان خالی ہو جائے۔

جواب

ایک نقش نقل کر رہے ہیں، اس نقش کو کسی بھی اتوار کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھیں، اس نقش کو لکھ کر اس پر چالیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر دم کر دیں اور اس نقش کو اُس مکان کی کسی بھی دیوار کے کسی بھی سوراخ میں گھسا دیں، اگر یہ ممکن نہ ہو تو مکان کے سامنے ایک یا دو گز کے فاصلہ پر دبا دیں یا پھر اس مکان کے کسی بھی حصے میں کسی بھی دیوار میں۔ انشاء اللہ کچھ عرصے کے بعد قابض کے دل میں خود بخود مکان خالی کرنے کی بات آجائے گی، یہ عمل آپ کے لئے بطور خاص لکھا جا رہا ہے، دوسرے قارئین اگر اس عمل کا فائدہ اٹھانا چاہیں تو پہلے ہم سے اجازت طلب کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱۲	۷۱۵	۷۱۸	۷۰۵
۷۱۷	۷۰۶	۷۱۱	۷۱۶
۷۰۷	۷۲۰	۷۱۳	۷۱۰
۷۱۴	۷۰۹	۷۰۸	۷۱۹

رعشہ کا روحانی علاج

سوال از : عبدالعزیز ______ حیدرآباد

میرے والد کی عمر ساٹھ سال کی ہے، انہیں ایک سال سے رعشہ

کی بیماری ہوگئی ہے، ان کے دونوں ہاتھ پر ہمیشہ لرزہ طاری رہتا ہے، حکیم کا علاج جاری ہے، آپ سے درخواست ہے کہ رعشہ کو ختم کرنے کا کوئی روحانی علاج بتادیں۔

جواب

اس نقش کو نیلے رنگ کے کاغذ پر زعفران سے لکھیں اور اپنے والد کو یہ نقش آب زم زم میں گھول کر دن میں دو مرتبہ صبح شام پلائیں، اس عمل کو لگاتار ۲ ماہ تک کریں، انشاء اللہ رعشہ کا نام ونشان مٹ جائے گا نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

حسبنا اللہ ونعم الوکیل
حسبنا اللہ ونعم الوکیل
حسبنا اللہ ونعم الوکیل
نعم المولیٰ ونعم النصیر

ترقی اور تنخواہ کے اضافے کے لئے

سوال از : محمد یٰسین ــــــــ مراد آباد

میں ایک سگریٹ فیکٹری میں ملازم ہوں لیکن میری ترقی رکی ہوئی ہے، میں چاہتا ہوں کہ میری ترقی بھی ہو اور میری تنخواہ بھی بڑھ جائے اس کے لئے میں آپ کے پاس آنا چاہ رہا ہوں، اگر آپ کوئی عمل بتادیں تو مہربانی ہوگی، جلد ہی میں آپ سے ملاقات کروں گا۔

جواب

ان اسماء الٰہی کو روزانہ عشاء کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھیں، اسماء الٰہی یہ ہیں یاقادر یا قدیر یا قوی یا مقتدر۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، ترقی مل جانے پر عمل موقوف کرلیں اور نقش کو کسی نہر میں ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاقادر	یاقدیر	یاقوی	یامقتدر
یامقتدر	یاقوی	یاقدیر	یاقادر
یاقدیر	یاقادر	یامقتدر	یاقوی
یاقوی	یامقتدر	یاقادر	یاقدیر

دشمنوں سے حفاظت کا عمل

سوال از : ــــــــ (نام مخفی)

ہمارے آس پاس کے لوگ ہم سے حسد رکھتے ہیں اور ایک اور طرح کے لوگ ہیں جو حد سے زیادہ ہم سے دشمنی رکھتے ہیں اور طرح طرح سے ہمیں ستاتے ہیں، وہ ہر وقت ہماری آبرو کے درپے ہیں ہم ہر وقت ان لوگوں سے خوف زدہ رہتے ہیں، آپ کوئی ایسا عمل بتادیں کہ جس کے ذریعہ ان لوگوں کی حرکتیں اور شرارتیں ختم ہوجائیں۔

جواب

عشاء کے بعد ۳ راتوں تک یہ عمل کریں، ننگے سر ننگے پاؤں خانۂ کعبہ کی طرف پشت کرکے یہ عمل ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں اور اس میں آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں عمل یہ ہے۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ یَاجِبْرَئِیْلُ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ یَا تَنْکَفِیْلُ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ یَا مِیْکَائِیْلُ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ○ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ یَا اَمْوَاکِیْلُ مِّنْ سِجِّیْلٍ ○ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ○ یالومائیل۔

اس عمل کو کرنے کے بعد سجدے میں جاکر اپنے دشمنوں کی خاموشی اور ان کے بدل جانے کی دعا کریں اولاً تو اس عمل کے بعد دشمن خاموش ہوجائیں گے اور اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو خود برباد ہوجائیں گے اور اپنے مسائل میں الجھ کر آپ سے غافل ہوجائیں گے۔

دفع بخار کے لئے

سوال از : نجمہ پروین ــــــــ احمد آباد

مجھے اکثر بخار آتا رہتا ہے اور جب آتا ہے تو کئی کئی دن تک نہیں اترتا، ایکسرے وغیرہ کراچکی ہوں سب کچھ نارمل ہے، کسی کے مشورے پر آپ کو خط لکھ رہی ہوں، آپ کوئی عمل بتائیں یا کوئی تعویذ بھجوادیں آپ کی شکر گذار رہوں گی۔

جواب

ایک نقش جو بزرگوں سے نقل ہوتا چلا آرہا ہے یہ بہت ہی موثر نقش ہے، ایک نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور ۳ نقش لکھ کر رکھ لیں، اگر بخار چڑھے تو ایک نقش پانی میں گھول کر ۳ دن تک صبح شام پی لیں، اگر ۳ دن میں بخار نہ اترے تو دوسرا نقش اس طرح پانی میں گھول کر

۴۰ روز تک پئیں۔
انشاء اللہ پہلے ہی نقش سے فائدہ محسوس کریں گی۔ نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

۱	۱۱۴۳	۱۱۴۰	۸
۱۱۴۱	۷	۲	۱۱۴۲
۶	۱۱۳۸	۱۱۴۵	۳
۱۱۴۴	۴	۵	۱۱۳۹

شوہر کی محبت حاصل کرنے کے لئے

سوال از ______ (نام مخفی)

میرے شوہر پہلے مجھ سے بہت محبت کرتے تھے اب میری ایک جٹھانی کے چڑھانے بڑھانے کی وجہ سے مجھ سے کچھ بیزار سے رہتے ہیں اور اکثر غصہ بھی کرتے ہیں، میں اپنے مائکہ سے بھی بہت کمزور ہوں، اس لئے ہر وقت پریشان رہتی ہوں، آپ ایسا کوئی آسان سا عمل بتائیں جسے میں خود کرسکوں چوں کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اس لئے کوئی مشکل عمل نہ بتائیں، اگر رسالے میں چھاپیں تو میرا نام نہ چھاپیں، میں سمجھ جاؤں گی۔

جواب

آپ کے لئے ایک خصوصی عمل دیا جارہا ہے اس کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کرکے اپنے شوہر کو کھلائیں، یہ عمل شربت پر بھی پڑھ کر پلایا جاسکتا ہے، اس عمل کو ۶ جمعراتوں تک کرلیں، ہر جمعرات کو یا جمعہ کو کسی بھی میٹھی چیز پر دم کرکے کھلادیں یا شوہر کو پلوادیں، انشاء اللہ ان کے دل سے غصہ اور نفرت ختم ہوجائے گی، عمل اس طرح پڑھیں۔
یالطیف یاودود فلاں ابن فلاں (یہاں اپنے شوہر اور ان کی ماں کا نام لیں) یالطیف یاودود علیٰ حب فلاں بنت فلاں (یہاں اپنا اور اپنی والدہ کا نام لیں) اس کے بعد یہ پڑھیں یَا مُغِیْثُ اِغْثِنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

جادو سے نجات پانے کے لئے

سوال از: ______ (نام و پتہ مخفی رکھنے کی گذارش)

میں خود عامل ہوں اور آپ کے رسالوں سے اور دیگر بزرگوں کی کتابوں سے نقوش لکھ کر لوگوں کو دیتا ہوں جس سے لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے، خاص کر جادو ٹونا نمبر اور جنات نمبر سے میں استفادہ کرتا ہوں، ایک مریض ہے جس کا میں جادو کئی طریقوں سے اتار چکا ہوں لیکن خاطر خواہ فائدہ نہیں ہورہا ہے، اگر آپ کوئی علاج بطور خاص بتادیں تو مجھ فقیر پر آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا، مریض کا نام محمد ابوداؤد اور والدہ کا نام حسنات ہے۔

جواب

مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر ۳ مرتبہ درود شریف، ۷ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ سورہ فلق اور سات مرتبہ سورۂ ناس پھر سورۂ یٰسین کی آیت سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ سات مرتبہ پڑھ کر پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر مریض کے پورے جسم پر دم کردیں اور نقش نمبر (۱) کو مریض کے گلے میں ڈالیں، اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کرلیں۔
نقش نمبر (۲) ۶ عدد لکھیں اور ایک نقش بوتل میں ڈال کر اس کا پانی ۷ روز تک صبح شام پلائیں، اس نقش کو ۶ طشتریوں پر لکھ کر دیدیں، ہر جمعرات کو ایک طشتری پانی میں گھول کر نہار منہ پلائیں، شروع کے ۱۴ روزوں تک گوشت، انڈا، مچھلی اور خلوت بیوی کے ساتھ بند کردیں، ۴۰ روزوں تک گلے والے نقش کو پہنکر کسی میت والے مکان میں نہ جانے دیں، انشاء اللہ ۴۰ روزوں میں جادو کے اثرات زائل ہوجائیں گے۔

نقش نمبر (۱) یہ ہے۔

میکائیل جبرائیل ۷۸۶ عزرائیل

الٓمّٓصٓ طٰهٰ طٰسٓ	۹۳۲۲	۹۳۳۶	۹۳۳۳	۹۳۲۹
كهٰيٰعٓصٓ يٰسٓ وَالْقُرْآنِ	۹۳۳۴	۹۳۲۸	۹۳۲۳	۹۳۳۵
الْحَكِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ	۹۳۲۷	۹۳۳۱	۹۳۳۸	۹۳۲۴
وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ	۹۳۳۷	۹۳۲۵	۹۳۲۶	۹۳۳۲

نقش نمبر (۲) یہ ہے

الٓمّٓصٓ طٰهٰ طٰسٓ	۱۲۴۴۱	۱۲۴۳۶	۱۲۴۴۳
كهٰيٰعٓصٓ يٰسٓ وَالْقُرْآنِ	۱۲۴۴۲	۱۲۴۴۰	۱۲۴۳۸
الْحَكِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ	۱۲۴۳۷	۱۲۴۴۴	۱۲۴۳۹

ولادت کی آسانی کے لئے

سوال از : زاہدہ ______ دہراسی

میں ایک دائی ہوں، دایا کا کام پچھلے گیارہ بارہ سالوں سے کر رہی ہوں، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ولادت کے وقت زچہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور جان تک جانے کا خطرہ رہتا ہے ایسا کوئی عمل بتادیں کہ میں خود کرلوں اور آپریشن وغیرہ کی نوبت نہ آئے اور بچہ آسانی سے پیدا ہو جائے۔

جواب

ذیل کی عبارت کو زعفران سے کسی طشتری پر لکھ کر آب زم زم سے دھوکر زچہ کو پلائیں انشاءاللہ بچہ آسانی سے پیدا ہو جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الشکور. الصبور. ولاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ۔ اگر آب زم زم میسر نہ ہو تو کسی بھی پانی پر ۳۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کردیں پھر اس پانی پر مذکورہ عمل پڑھ کر طشتری دھوکر زچہ کو پلائیں۔

بچہ روتا ہے

سوال از : کوثر سلطانہ ______ رام پور

میرا بچہ عمر ۲ سال، بہت روتا ہے اور بظاہر رونے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، اسی طرح میری بہن کی ایک لڑکی ہے اس کی عمر ایک سال ہوگی وہ بھی بہت روتی ہے اور یہ دونوں بچے زیادہ تر رات کو روتے ہیں، جس سے گھر والوں کی نیند خراب ہوتی ہے ایسے بچوں کے لئے کوئی اچھا سا عمل بتائیں۔

جواب

رونے والے بچوں کے گلے میں مندرجہ ذیل تعویذ کالی روشنائی سے لکھ کر ڈالیں اور ۱۲۱ مرتبہ "یا حفیظ" پڑھ کر پانی پر دم کرکے بچے کو روزانہ پلائیں اور بچے کا رونا بند ہو جائے تو اس عمل کو بند کردیں۔

نقش جو گلے میں ڈالنا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

ح	ف	ی	ظ
ظ	ی	ف	ح
ف	ح	ظ	ی
ی	ظ	ح	ف

اسٹون کے سرٹیفکیٹ کا مسئلہ

سوال از : اعجاز حسین ______ سکندرآباد

آج کل کچھ لوگ اسٹون کو اصلی ثابت کرنے کے لئے کسی بھی لیبرٹی کا سرٹیفکیٹ دیتے ہیں اور ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی اسٹون کے بارے میں اصلی اور نقلی ہونے کا سرٹیفکیٹ جب ہی دیتے ہیں جب وہ پوری طرح مطمئن ہوں، اس سرٹیفکیٹ میں اسٹون کا سائز، اس کا وزن اور اس کی حیثیت درج ہوتی ہے کیا اس طرح کے سرٹیفکیٹ قابل اعتبار ہوتے ہیں کیا اس طرح کے سرٹیفکیٹ کے بعد اسٹون پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

جواب

کوئی بھی لیبرٹی کسی بھی اسٹون کے بارے میں جو سرٹیفکیٹ دیتی ہے اس میں اسٹون کا رنگ، اس کا وزن اور اس کی بناوٹ درج ہوتی ہے اور لیبرٹی اس اسٹون کے بارے میں اصلی اور نقلی ہونے کی حیثیت بھی کھولتی ہے لیکن اس سرٹیفکیٹ میں اسٹون کی قیمت درج نہیں ہوتی اس لئے اس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر کسی بھی اسٹون کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ مثلاً ہم کسی لیبارٹری سے کسی پکھراج کے بارے میں سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں اور پکھراج اتفاق سے اصل بھی ہے اور اس کا وزن پانچ کیرٹ ہے، رنگ زرد ہے اور اس کی بناوٹ تکونی ہے، لیبرٹی یہ سب حقیقتیں واضح کردے گی لیکن وہ اس پکھراج کی قیمت نہیں کھولے گی، اصلی پکھراج کی مختلف قیمتیں ہوتی ہیں، پانچ روپے فی کیرٹ سے لے کر دو ہزار فی کیرٹ تک کا پکھراج بلکہ اس سے بھی زائد قیمت کا پکھراج مارکیٹ میں فروخت ہوتا ہے، اب یہ اندازہ خریدار کیسے کرے گا کہ پکھراج فروخت کرنے والا پکھراج کی قیمت ایمان داری سے اتنی ہی وصول کررہا ہے جتنی قیمت کا وہ ہے۔ جب سرٹیفکیٹ پر اس کے اصلی ہونے کی نشان دہی ہے اور قیمت واضح نہیں ہے تو وہ اس سرٹیفکیٹ کو بنیاد بنا کر خریدار کو چکمہ دے سکتا ہے اور دو ہزار روپے کی مالیت کے پکھراج کے دس ہزار روپے بھی وصول کرسکتا ہے، اگر دیکھا جائے تو سرٹیفکیٹ دکھا کر خریداروں کا زیادہ بے وقوف بنایا جاسکتا ہے۔ البتہ سرٹیفکیٹ کی حیثیت اس وقت قابل اعتبار ہے جب خریدار خود کسی لیبرٹی سے سرٹیفکیٹ بنوائے یا سرٹیفکیٹ کو متعلقہ اسٹون کے ساتھ جا کر خود لیبرٹی سے تصدیق کرے اور اس کی قیمت کا بھی اندازہ کرے کیوں کہ اگر آپ کسی لیبرٹی سے فون پر کسی سرٹیفکیٹ کا حوالہ دے کر بات کروگے تو لیبرٹی

اس سرٹیفکیٹ کی تصدیق ضرور کردے گی کیوں کہ وہ اسی نے بنا کر دیا ہوگا لیکن ٹیلی فون پر اس بات کی تصدیق کیسے ممکن ہے کہ جس اسٹون کو فروخت کیا جارہا ہے یہ سرٹیفکیٹ اسی اسٹون کا ہے، اگر اسٹون فروخت کرنے والا شاطر دماغ کا آدمی ہے تو وہ اسی رنگ، اسی وزن اور اسی پالش کا اسٹون مہیا کرکے فروخت کرسکتا ہے گویا یہ کہ سرٹیفکیٹ اصلی اسٹون کا بنوالیا گیا ہے اور اسی جیسا دوسرا اسٹون فروخت کردیا گیا ہو جو کہ نقلی ہو اور اگر وہی اسٹون فروخت کیا جائے جس اسٹون کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا گیا ہے تو بھی قیمت کا صحیح تعین ناممکن ہے کیوں کہ کوئی لیبرٹی اسٹون کی قیمت نہیں کھولتی۔

سرٹیفکیٹ کا فائدہ صرف اور صرف اس خریدار کو پہنچ سکتا ہے جب اسٹون کا خریدار جس اسٹون کو خریدنے کی بات کررہا ہو اس اسٹون کا سرٹیفکیٹ وہ خود بنوائے نہ کہ یہ کہ اس اسٹون کا سرٹیفکیٹ اسٹون فروخت کرنے والا حاصل کرے۔

پتھروں کے معاملے میں زیادہ تر لوگ فریب اور دھوکہ بازی کرتے ہیں اور ۲ روپے کی چیز کو ۲ ہزار روپے تک فروخت کردیتے ہیں اس لئے پتھر اور اسٹون خریدتے وقت محتاط رہنے کی ضرورت ہے ہر کس و ناکس سے آنکھیں بند کرکے کم سے کم قیمتی اسٹون نہیں خریدنے چاہئیں اور جو اسٹون خرید لئے ہوں ان کی بھی کسی معتبر جوہری سے جانچ کرالینی چاہئے تاکہ ایک سوراخ سے بار بار ڈسے جانے کی نوبت نہ آسکے۔

کسی رشتہ دار کو خواب میں دیکھنا

سوال از : عزیز احمد ــــــــ جون پور

ایسا کوئی عمل بتائیں جس کے ذریعہ ہم اپنے مرحوم رشتے داروں کو خواب میں دیکھ سکیں، کسی سے سنا ہے کہ آپ نے ایسا کوئی عمل "طلسماتی دنیا" میں شائع کیا تھا وہ رسالہ ہماری نظروں سے نہیں گذرا، "روحانی مسائل نمبر" میں اس طرح کا کوئی عمل شائع کرکے شکریہ کا موقع دیں۔

جواب

یاد تو پڑتا ہے کہ اس طرح کا کوئی عمل کسی کی فرمائش پر "طلسماتی دنیا" میں ہم شائع کرچکے ہیں، بزرگوں سے منقول ایک اور عمل ہم آپ کی فرمائش پر پیش کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس عمل کے ذریعہ خواہش مندوں کو کامیابی سے ہم کنار کریں گے۔

جب آپ کسی مرحوم رشتے دار کی خواب میں زیارت کرنا چاہیں تو بعد نماز عشاء مکمل تنہائی کی جگہ میں دو رکعت نماز نفل بہ نیت قضائے حاجت اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ شمس ۷/مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واللیل سات مرتبہ پڑھیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھیں بالکل سفید لباس پہن لیں اور سبز رنگ کے بستر پر سو جائیں اور یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ کر کسی سے بات چیت کئے بغیر سو جائیں، انشاء اللہ جس کو خواب میں دیکھنے کی نیت ہوگی وہ رشتے دار خواب میں نظر آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م

تسخیر خلائق کا عمل

سوال از : ڈاکٹر معراج احمد ــــــــ ناگپور

تسخیر خلائق کا کوئی ایسا عمل بتادیں کہ جس کے ذریعہ مخلوق میری طرف متوجہ ہو میں پیشے سے ڈاکٹر ہوں اور میری پریکٹس ٹھیک ٹھاک چلتی ہے۔ لیکن میں مزید کامیابی بھی حاصل کرنا چاہتا ہوں، دولت و شہرت بھی حاصل کرنا چاہتا ہوں اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ مخلوق مجھ سے محبت کرے۔ میں آپ سے یہ امید کرتا ہوں کہ آپ کی دریادلی مجھے محروم نہیں کرے گی اور آپ ایسا قیمتی عمل مجھے عنایت کریں گے جو میرے لئے مقبولیت اور محبوبیت کا باعث بنے گا، اللہ آپ کو اور آپ کی خدمات کو سلامت رکھے۔

جواب

ہر روز عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں پھر ۳/بار درود شریف پڑھیں، اس کے بعد مغرب تک یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم لاتعداد مرتبہ پڑھیں۔

مغرب کی نماز کے بعد اوابین کی چھ رکعات پڑھیں اور تسخیر خلائق

کی دعا مانگیں اور اس کے بعد گلاب و زعفران سے یہ تعویذ لکھ کر ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔

۷۸۶

ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع

سوکھے کا علاج

سوال از : رشیدہ خاتون ـــــــــ جھانسی

میرا بچہ جس کی عمر ۲ سال ہے دن بدن سوکھتا چلا جارہا ہے۔ آپ اس کے لئے کوئی عمل بتادیں یا کوئی نقش بھجوائیں، کئی علاج کئے لیکن وہ ٹھیک نہیں ہوا۔ امید ہے کہ آپ جلد جواب دیں گے۔

جواب

مندرجہ ذیل نقش ان بچوں کے گلے میں ڈال دینا چاہئے جو سوکھے کے مرض میں مبتلا ہوں جس طرح آپ کا بچہ سوکھے کے مرض میں مبتلا ہے اور دن بدن کمزور ہوتا جارہا ہے، اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر موم جامہ کر کے کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے بچے کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ چند ہفتوں میں وہ بچہ موٹا تازہ ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۶۲۳۷	۱
۶۲۳۶	۲	۷	۱۲
۳	۶۲۳۹	۹	۶
۱۰	۵	۴	۶۲۳۸

یرقان (پیلیا) کا علاج

سوال از : زبیر احمد ـــــــــ رتلام

میرے بچوں کو اکثر پیلیا ہوجاتا ہے، اس کا علاج بھی کرتا ہوں لیکن جب کسی کو بھی یہ مرض ہوتا ہے تو بہت دیر میں ٹھیک ہوتا ہے۔ آپ ایسا کوئی عمل تجویز کردیں جس کو میں خود ہی کرلیا کروں اور اس کا علاج کرنے والوں کے گھر کے چکر کاٹنے نہ پڑیں۔

جواب

مندرجہ ذیل نقش کو زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول دیں اور اس پانی سے اپنے بچوں کے منہ اس وقت دھلوائیں جب انہیں یرقان کا مرض ہو، لگاتار ۷ روز تک یہ عمل کریں۔ گویا کہ ۷ نقش تیار کر کے رکھ لیں اور روزانہ ایک نقش نصف گھنٹے پانی میں گھول کر اس سے مریض بچے کا منہ دھلوائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۱۶	۲	۱۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۱۵	۶	۱۲	۱
۴	۹	۷	۱۴

مفلسی کا علاج

سوال از : شریف احمد ـــــــــ بیکانیر

میں حد سے زیادہ غریب اور مفلس انسان ہوں اور میں کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بھی شرمندگی محسوس کرتا ہوں، آپ سے درخواست ہے کہ کوئی ایسا عمل بتادیں کہ میری غربت اور مفلسی دور ہوجائے اور میری پرچون کی دوکان چلنے لگے تاکہ میں قرضوں سے نجات پالوں۔

جواب

آپ روزانہ "یاوھابُ" ۴۴۴۴ چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھا کریں آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، لگاتار ۴۰ روز تک اس عمل کو جاری رکھیں، انشاء اللہ آپ کی مفلسی دور ہوجائے گی اور آپ اس عمل کی برکت سے غنی اور مالدار بن جائیں گے۔

☆☆☆

استخارہ واستخبار

استخارہ سے مراد ہے دو امر میں سے بہتر کو چاہنا۔ خیر اور بھلائی ڈھونڈنا۔ کسی سے کسی پر مہربانی کرنا۔ پیش آمدہ اہم امر کے متعلق خیر وشر، اچھائی برائی اور نیک وبد معلوم کرنا۔

استخارہ بعد نماز عشاء کیا جاتا ہے اور خواب میں جواب ملتا ہے۔ لیکن استخبار کے معنیٰ خبر پوچھنے کے ہیں جو بیداری میں بطور نیک وبد فال پیش آمدہ امر کے متعلق ہوتا ہے۔ میں یہاں چند خاص استخارے درج کرتا ہوں جو جفری مستحصلات سے مستغنیٰ کردیں گے۔

حصہ اول

استخارہ اول

بعد از نماز عشاء تازہ وضو کر کے تین بار درود تاج، دس بار سورۂ فاتحہ، گیارہ بار سورۂ اخلاص اور پھر تین بار درود تاج پڑھ کر مقصد کا تصور کر کے قبلہ رو سورہے۔ بفضلہ تعالیٰ خواب میں حالات مخفی منکشف ہوجائیں گے۔ یہ استخارہ اسرار اولیاء کرام میں سے ہے۔

استخارہ دوم

یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ مِنْ اَسْرَارِ الْغَیْبِ ہ پانچ سو مرتبہ پڑھے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر پھونک مار کر دائیں طرف رکھ کر دائیں پہلو پر قبلہ رو سوئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں حالات خیر وشر معلوم ہوجائیں گے۔

استخارہ سوم

یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَا هَادِیْ اِهْدِنِیْ مِنْ اَسْرَارِ الْغَیْبِ السَّمَآءِ وَالْاَرْض ہ بعد نماز عشاء پانچ سو مرتبہ پڑھے۔ اول آخر درود شریف ایک سو ایک مرتبہ پڑھے اور قبلہ رو سو رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح جواب ملے گا۔

استخارہ چہارم

بعد از نماز عشاء اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے اور درمیان ۴۱ مرتبہ یا ایک تسبیح یہ وظیفہ پڑھے۔ باذن اللہ سو فیصد درست جواب ملے گا۔

یَابَدِیْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہ

استخارہ پنجم

بعد از نماز عشاء دو رکعات نفل بہ نیت استخارہ پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ، سورۂ اخلاص پڑھے بعد سلام یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ہ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن ہ بلاتعداد پڑھتا رہے حتیٰ کہ نیند آجائے خواب میں صاف نظر آجائے گا۔

استخارہ ششم

سونے سے پہلے تازہ وضو کر کے دو رکعات نفل بہ نیت استخارہ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ سات بار اور سورۂ اخلاص دس بار پڑھے۔ بعد سلام اکیس بار یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَلِیْقُ بِهٖ وَاَرِنِیْ فِی الْمَنَامِ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِیْ هٰذِهٖ

ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پڑھے جواب نفی یا اثبات میں

حاصل ہوگا۔

حصہ دوم

استخبار اول

یہ قرآنی استخبار ہے۔ جو بمنزلۂ الہام ہے۔ درود شریف پڑھ کر اور مقصد دل میں رکھ کر قرآن شریف کھولیں۔ دائیں طرف کے صفحہ سے لفظ اللہ گن لیں پھر لفظ اللہ کی تعداد کے مطابق صفحات شمار کریں۔ آخری صفحہ کی سطریں بھی تعداد اللہ کے مطابق شمار کریں۔ یہ سطر سائل کے سوال کا سو فیصد درست جواب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

استخبار دوم

درود شریف پڑھ کر اور مقصد دل میں رکھ کر قرآن شریف کھولیں۔ دائیں طرف کے پہلے ہی صفحہ کے حروف خ اور ش الگ الگ شمار کریں۔ اگر حرف خ کی تعداد زیادہ ہو تو خیر یعنی جواب بہتری لئے ہوئے ہے اور بفضلہ کام کرنا اچھا ہے۔ کام ہو جائے گا۔ اگر ش کی تعداد زیادہ ہے تو شر یعنی جواب نفی میں ہے اور کام نہیں ہوگا اس میں بہتری اور بھلائی نہیں ہے۔

استخبار سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ دل میں مقصد رکھ کر سات مرتبہ پڑھ کر تسبیح پر دم کر کے ہاتھوں میں مل کر ہموار جگہ پر گرائیں اور اندازے سے درمیان سے پکڑیں جس طرف دانے کم معلوم ہوں اس طرف سے شمار کریں۔ پہلے دانے پر بسم اللہ دوسرے پر خیر اور تیسرے پر شر کہتے جائیں۔ اگر آخری دانہ پر بسم اللہ آئے تو فال نیک ہے، مراد بر آئے۔ اگر خیر آئے تو مراد پوری ہونے میں توقف ہے۔ اور اگر شر آئے تو ناکامی سمجھے اور اس ارادے سے پرہیز کرے۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔

استخبار چہارم

بعد از نماز ظہر یا بعد از نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھے اور ہر دو رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھے۔ جب آیت ایاک نعبد وایاک نستعین پر پہنچے تو بلا تعداد پڑھتا رہے، حتیٰ کہ چہرہ دائیں یا بائیں طرف از خود مڑ جائے اگر منہ دائیں طرف مڑ جائے تو بہتر ہے اور نیک ہے۔ اگر بائیں طرف مڑے تو نامناسب اور بد ہے۔

استخارہ پنجم

تسمیہ اور درود شریف پڑھ کر دل میں مقصد کا تصور کرے مٹھی بھر دانے اٹھائیں پھر آٹھ آٹھ کر کے گنتے جائیں اگر ایک دانہ باقی بچے تو [illegible] ہو جائے۔ اگر پانچ بچیں تو کام جلدی ہو۔ چھ اور سات بچیں تو تب بھی [illegible] ہو جائے۔ اگر ۲، ۳، ۴، ۸ بچیں تو کام نہ ہو۔

استخبار ششم

یہ طریقہ دراصل قرآن مجید سے خواب کی تعبیر لینے کا ہے۔ جس رات خواب آئے ماہ قمری کی اس تاریخ کے مطابق قرآن مجید سے سورتیں شمار کرلے پھر اس آخری سورت کی اتنی ہی سطریں شمار کرے جو تاریخ ہے۔ اس آیت کا ترجمہ دیکھے۔ اگر انبیاء، اولیاء، شہداء، صالحین، صدیقین، مومنین، جنت، پھل نعمت وغیرہ کا ذکر ہے تو خواب خیر اور بھلائی لئے ہوئے ہے۔ اگر مشرکین، کفار، ظالمین، فاسقین، منافقین، دوزخ، آگ اور عذاب وغیرہ کا ذکر ہے تو خواب شر لئے ہوئے ہے صدقہ دے۔ اور توبہ کرے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

محبت کے واسطے

جمعرات یا جمعہ کے دن یہ اسماء لکھے اور کسی درخت پر لٹکا دے۔

الوخ الوخ الوخ طلوخ طلوخ طلوخ ملیخ ملیخ ملیخ احرقوا قلب کلنا و کلنا بحق ھذہ الاسماء وبحق بنلوح بنلوح بنلوح اجمعوا بین الارواح والارواح بین جمع بین آدم وحوا اجمعوا بین کلنا و کلنا بحق ھذہ الاسماء ۔ پھر اس شخص کا نام لکھے اور سورۂ شمس سات بار پڑھ کر اس پر دم کردے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

برائے محبت

کسی کی محبت حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش کو نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں بنائیں۔ اور سات روز تک کسی پتھر کے نیچے دبادیں۔ سات روز کے بعد اس نقش کو طالب اپنے دائیں بازو پر باندھ لے انشاء اللہ مطلوب محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

<table>
<tr><td>۱۹۶</td><td>۱۹۹</td><td>۲۰۲</td><td>۱۹۴</td></tr>
<tr><td>۲۰۱</td><td colspan="2" rowspan="2">۱۹۰ ۱۹۵
۲۳ ۱۸ ۲۵
۲۴ ۲۲ ۲۰
۲۶ ۲۱
۲۰۴ ۱۹۷</td><td>۲۰۰</td></tr>
<tr><td>۱۹۱</td><td>۱۹۷</td></tr>
<tr><td>۱۹۸</td><td>۱۹۳</td><td>۱۹۲</td><td>۲۰۳</td></tr>
</table>

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں بحق طٰہٰ وبحق یٰسین ـ وبحق وبحق یابدوح فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم۔ العجل الساعہ الوحا

برائے استخارہ

جو بھی معلوم کرنا چاہیں خواب میں معلوم ہوگا اور خواب میں مردے سے ملاقات بھی ہوسکتی ہے۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ "والشمس" سات بار، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ "واللیل" سات بار پڑھکر مندرجہ ذیل نقش لکھیں اور اسکو تکیہ کے نیچے رکھ کر سوجائیں۔ مقصد کا خیال دل میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب ملے گا اور اگر کسی مردہ انسان سے ملاقات مقصود ہوگی تو ملاقات ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ص	م	ل	ا
ا	ص	م	ل
ل	ا	ص	م
م	ل	ا	ص

امتحان میں کامیابی کے لئے

امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۱۵۵۹	۱۵۶۲	۱۵۶۶	۱۵۵۲
۱۵۶۵	۱۵۵۳	۱۵۵۸	۱۵۶۳
۱۵۵۴	۱۵۶۸	۱۵۶۰	۱۵۵۷
۱۵۶۱	۱۵۵۶	۱۵۵۵	۱۵۶۷

خون حیض کو بند کرنے کے لئے

اگر کسی عورت کو ایام حیض کثرت سے آتے ہوں تو مندرجہ ذیل نقش کبوتر یا بکری کے خون سے لکھ کر عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ

خون کی کثرت میں کمی ہوگی اور بالکل بھی بند ہوسکتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۲	۲۶۵	۲۷۰
۲۶۷	۲۶۹	۲۷۱
۲۷۸	۲۷۳	۲۶۶

ہر طرح کے مرض کے لئے

مرض کوئی بھی ہو مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱	۴۶۷۸	۴۶۷۴	۸
۴۶۷۵	۷	۲	۴۶۷۷
۶	۴۶۷۲	۴۶۸۰	۳
۴۶۷۹	۴	۵	۴۶۷۳

عادت بد چھڑانے کے لئے

بُری عادتوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے عادت بد کوئی بھی ہو جوا، سٹہ، شراب، زنا، چوری وغیرہ اسی طرح کسی سے ناجائز تعلقات وغیرہ۔ مندرجہ ذیل اسماء الٰہی زعفران سے طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر لگاتار گیارہ دن تک پلائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاعلیم، یاکریم، یاحسیب، یارقیب، یاواسع،

یاحفیظ، یارشید، یارقیب، یاحافظ

اولاد کے لئے

اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو تو مندرجہ ذیل نقش ایک شوہر کے گلے میں ڈالیں اور ایک بیوی کے۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر حمل قرار پائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۷۵	۶۴۶۸	۶۴۷۳
۶۴۷۰	۶۴۷۲	۶۴۷۴
۶۴۷۱	۶۴۷۶	۶۴۶۹

کند ذہنی دور کرنے کے لئے

جو بچہ کند ذہن ہو اس کو روزانہ صبح کے وقت اسکول یا مدرسہ جانے سے پہلے اس نقش کو دکھائیں۔ اس نقش کو لکھ کر فریم میں فٹ کرالیں اور روزانہ بچے سے کہیں کہ ایک منٹ تک اس کی طرف دیکھے۔ انشاء اللہ کند ذہنی دور ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ص ص	ع ع	وف	طط	طط
ود	ع ع	ص ص	وف	ع ع
طط	وص	ع ص	ع ع	ع ع
وط	طط	طط	ع ع	ع ع

خیر و برکت کے لئے

خیر و برکت کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گھر میں لٹکادیں۔

۷۸۶

ا ح د س

۲۳۳	۲۲۷	۲۳۲
۲۲۹	۲۳۱	۲۳۳
۲۳۰	۲۳۵	۲۲۸

تمام مرادیں پوری ہوں

مندرجہ ذیل نقش کو آٹے میں گولی بنا کر پانی میں ڈالیں۔ جو تیرنے لگے اس کو گولی میں سے نکال کر سکھا کر تعویذ کی شکل میں اپنے پاس رکھیں انشاء اللہ سب مرادیں پوری ہوں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۱	۴	۶
۴	۶	۹	۱
۶	۴	۱	۹
۱	۹	۶	۴

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

گردش ایام سے نجات کے لئے

باوضو ہوکر ۳۱۵ مرتبہ ''یا سلطان'' پڑھ کر دعا مانگیں۔ اول وآخر سو بار درود شریف پڑھیں۔ اور چالیس روز تک بلاناغہ یہ نقش لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ انشاءاللہ گردش ایام سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بحق یا سلطان

۵۵	۵۰	۵۷
۵۶	۵۴	۵۲
۵۱	۵۸	۵۳

بحق یا سلطان

بحق یا سلطان

آسیب دفع کرنے کے لئے

مریض کے تکیہ میں یہ نقش رکھوادیں۔ انشاءاللہ آسیب سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۲۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۳	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

پیشاب کھولنے کے لئے

اگر کسی بچے کا پیشاب بند ہوجائے تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس کی ران میں باندھ دیں۔ انشاءاللہ پیشاب آجائے گا۔

۷۸۶

دھوے	ب	۲۱
۸	ح	درہم
۸	۳	کفا

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۳	۲	۱
۶	۵	۴
۹	۸	۷

بستر پر پیشاب روکنے کے لئے

بعض بچے سوتے وقت بستر پر پیشاب کردیتے ہیں۔ اس سے گھر والوں کو بہت پریشانی ہوتی ہے۔ بالخصوص موسم سرما میں روزانہ بستر گیلے ہوجاتے ہیں۔ ایسے بچوں کے گلے میں مندرجہ ذیل تعویذ ڈال دیں۔ انشاءاللہ پیشاب سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

علی علی	محمد محمد	اللہ اللہ
رب ب	دل ل	وہ ل

بھاگے ہوئے کو واپس بلانے کے لئے

جو شخص گھر سے بھاگ جائے اس کو واپس بلانے کے لئے مفرور کے کپڑے پر یہ دونوں نقش لکھ کر جلادیں۔ انشاءاللہ وہ واپس آجائے گا۔

باسیلہ شافلاں باز آید	فلاں ابن فلاں	باسیلہ شافلاں باز آید

اگر واپس آنے سے انکار کرتا ہو

اگر کوئی شخص گھر سے بھاگ گیا ہو اور اس کا علم بھی ہو کہ کہاں ہے لیکن وہ گھر آنے سے انکار کرتا ہو تو مندرجہ ذیل آیت، مندرجہ ذیل انداز سے لکھ کر تعویذ بنا کر گھر میں لٹکادیں۔ انشاءاللہ تین دن کے اندر اندر واپس آجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر
فلاں ابن فلاں باز آید

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

مقدمہ میں کامیابی کے لئے مندرجہ ذیل نقش ۱۵ دن، ۱۵ نقش روزانہ آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ انشاءاللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔

۷۸۶

یاسلام اسلمنی
یاحفیظ احفظنی
یا ... (vertical labels)
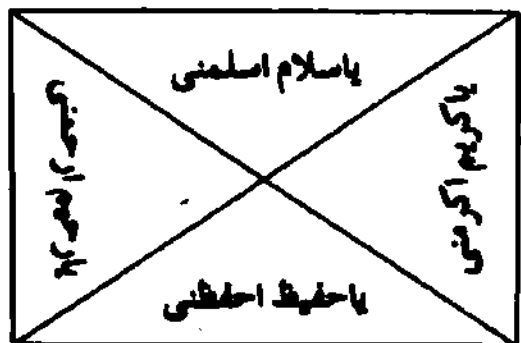
مقدمہ جس پر چل رہا ہو یا جو شخص مقدمہ لڑ رہا ہو وہ اپنے ہاتھ سے پانی میں ڈالے۔ خود لکھے یا کسی عامل سے لکھوائے۔

ازقلم : حکیم غلام سرور شباب
محلہ اسلام نگر، حویلی لکھا، اوکاڑہ، پاکستان

لوحِ زحل

استحکام وجمعیت کی روحانیت، تسخیرِ سلطنت وفتوحات، ناموری، حکمت اور قیام واستحکام مرتبہ کے لئے جسے نوروز عالم افروز کے سعد ترین وقت میں تیار کر کے کثیر فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں، زندگی میں ایسے مواقع بار بار نہیں آتے۔

زحل کو عام طور پر نحس اکبر کہا جاتا ہے کیوں کہ کواکب میں اس کے اثرات سب سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں یہ ایک طرح سے معمر اور دانشور ستارہ ہے، جس کی مدد کے بغیر کوئی شخص ترقی نہیں کرسکتا وہ اپنے وقتوں میں جو سبق دیتا ہے وہ صبر وتحمل کا مادہ پیدا کرتا ہے جس طرح حضرت نوحؑ کی کشتی کوہ ارادت پر جاکر رک گئی تھی، اسی طرح یہ بھی آدمی کو کسی جگہ ٹھہرا دیتا ہے، دوسرے بوجہ خطرات سے ڈر اور خوف کا سبق دیتا ہے، عاملانِ نجوم کا خیال ہے کہ جب روح کو بلند پرواز میں مشتری نے مدد دی تو اس کے بعد اسے منزلیں طے کرنے کی جستجو ہوئی جو ترک انانیت اور روحانی تجربات سے انسان پاسکتا ہے، اس ستارہ کی خاصیت تمام سے مختلف واقع ہوئی ہے یہ پابندی اور حدود میں جکڑنے کی خاصیت رکھتا ہے کسی ترقی یا روحانی عرفان حاصل کرنے کے لئے انسان کو زحل جیسی پابندیوں کو عبور کرنا پڑتا ہے، راست وباطل کی تمیز اس سے پیدا ہوتی ہے اسکا رشتہ ان دنیاوی تجربات سے وابستہ ہے جو صبر ومشکلات کا تلخ سبق پڑھانے یا تجربہ سکھانے کے بعد انسان کو حاصل ہوتے ہیں ایسے تجربات، روک تمام مشکلات اور پابندیوں کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے، اس لحاظ سے زحل کو مصائب ونحوست کا علم بردار قرار دیا جاتا ہے، اگر زحل زائچہ پیدائش میں سعد حالت میں ہو تو خدمات کے بعد دیرپا کامیابیاں ترقی کے سالوں میں اعلیٰ اختیارات اور منصب دیتا ہے اور سخت کوششوں کے بعد شہرت لاتا ہے، اگر نحس حالت میں ہو تو مصائب ونحوست کا ایسا دور لاتا ہے کہ جس سے مالی صحت اور بدنی صحت سخت متاثر ہوتی ہے، کسی کام کو بننے نہیں دیتا سخت دوڑ دھوپ کے بعد بھی آدمی وہیں کا وہیں رہتا ہے

انسانی مشکلات میں ایک خطرہ قوت، اختیار، مرتبہ اور عزت سے گر جاتا ہے یہ خطرہ ہر شخص کے ساتھ ہمہ وقت لگا رہتا ہے، ہر آدمی جب اپنے حلقے میں مخصوص مقام کو حاصل کرلیتا ہے تو یہ خطرہ اس وقت بہت بڑھ جاتا ہے اور جب کوئی آدمی پبلک کی نظروں سے یک دم اوجھل ہوجاتا ہے تو اس کی وجہ کیا ہوتی ہے؟ صرف زحل، زحل ایک ایسا ستارہ ہے جو طاقت اور مرتبہ کا خطرہ لاتا ہے خواہ کوئی آدمی کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو، بادشاہ ہو یا صدر جب زحل کے چکر میں آتا ہے تو گر جاتا ہے امیدوں میں ناکامی اور نقصان اٹھاتا ہے، نیک نامی اور شہرت خاک میں مل جاتی ہے بات بات پر رنج وغم آتا ہے، ہر قدم پر دوسرے دشمن ہوجاتے ہیں اور ہر قدم غلط اٹھتا ہے، دوسرے نہ اس کی بات کا اعتبار کرتے ہیں نہ اس کے کہنے کی پرواہ کرتے ہیں، جب انسان کبھی اپنی زندگی میں مشکلات اور مصائب کا شکار ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بدنصیب کہتا ہے بلاشبہ یہ بات درست اور حقائق پر مبنی ہے فی الاصل یہ دورِ انحطاط انسان کی اپنی فکر وجہد کی خامیوں کی وجہ سے اس پر مسلط ہوتا ہے، جب زحل کی تخریبی قوتیں عروج پر ہوں تو انسان کی ہر تدبیر ناکام ہوجاتی ہے ایسے افراد ایک نادیدہ خوف سے خائف رہتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ اپنی قابل غور حالت پر غور کرنے کے بجائے خود فریبی میں مبتلا رہتے ہیں اور ان اسباب کی طرف نظر ڈالنے کی کوشش نہیں کرتے جن کی وجہ سے ان پر دورِ انحطاط طاری ہوتا ہے اسی طرح تمام زحل کے افراد ایک نادیدہ خوف اور ذہنی بے بسی اور مجنونانہ انداز فکر کو اپنا لیتے ہیں۔

زحل کے اثرات آپ کے لئے آئینہ ہیں، اس میں اپنی خامیوں کا عکس دیکھ کر تجزیہ کریں اور تعمیری انداز اختیار کریں اگر آپ نے ایسے

حالات سے سبق نہ سیکھا تو پھر زحل کی تخریب کاری آپ کو ایسا سبق پڑھائے گی جسے آپ قطعی نہ بھول سکیں گے اگر آپ ایسے حالات میں گرفتار ہیں تو فوراً تعمیری جہد شروع کریں اور اسباب اختیار کریں ایسے میں آپ کے لئے آسانیاں راہ نما بن جائیں گی زحل کی تخریب کاریوں کا دائرہ اتنا وسیع اور گہرا ہے کہ جسے کوئی شخص عبور کرسکتا ہے اور نہ ہی دوڑ کر طے کرسکتا ہے، وہ لوگ جو کسی دور میں ناعاقبت اندیشی اور شاہ خرچی کی وجہ سے فوراً ہی برے حالات کا شکار ہوگئے ہوں تو سمجھ لیں کہ زحل کے اثرات شروع ہوگئے ہیں، اسی طرح کوئی شادی شدہ عورت اور مرد جب عشق کے اسیر ہوتے ہیں تو عدم توجہی اور جذبات کی رنگینی میں گرفتار ہوتے ہیں اور کوئی بھی بات سننا نہ پسند کرتے ہیں اور نہ ہی سمجھنا، پھر جب زحل ناکامی کے بعد ان کو واپس لوٹاتا ہے تو حالات یک بیک ان کی گرفت سے باہر ہوتے ہیں اور پھر ایسے حالات جہاں سے واپس آنا ناممکن ہو پیدا ہوجاتے ہیں یہ حالات مستقبل کی فکری عمارت کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں اور ان ہی حالات کا شکار افراد اپنے تمام دوستوں سے برگشتہ اور بدگمان رہنے لگتے ہیں اور اس کے باوجود ان حالات کی ذمہ داری خود قبول نہیں کرتے۔

وہ لوگ جو ساری عمر محنت کرتے ہیں شروع میں کام یا جو بھی سلسلہ ہو بہترین شروعات ہوتی ہے مگر انجام کار خراب ہوتا ہے یا آخر میں حاصل کچھ نہیں ہوتا وہ بھی زحل ہی کے زیر اثر ہوتے ہیں، زحل ہر شخص کے بارہویں، پہلے اور دوسرے میں آکر ساڑھے سات سال کا ناقص دور دیتا ہے یعنی طالع میں آنے سے اڑھائی سال قبل ہی اس کی نحوست شروع ہوجاتی ہے، اس عرصہ کو ساڑھ ستی کہا جاتا ہے، بارہویں گھر میں زحل خفیہ دشمنوں سے خطرہ پیدا کرتا ہے، اَن جانا سا خوف دل میں پیدا کرتا ہے، صحت کی خرابی لاتا ہے اور کاموں میں ناکامی دیتا ہے، جب طالع میں آتا ہے تو ہر طرف سے پریشانی لاتا ہے اولاد ساتھ نہیں دیتی، بیوی سے اختلافات یا ناکام شادی یا شریک حیات سے علیحدگی کے امکانات پیدا کرتا ہے، صحت کی خرابی لاتا ہے، عزیزوں سے جدائی، آنکھوں کی تکلیف، مال کا نقصان اور روزگار کی تنگی لاتا ہے، دوسرے گھر میں زحل کاروبار اور مال کے نقصان کا اندیشہ لاتا ہے بلکہ نقصان لاتا ہے، فضول خرچی، بے فائدہ سفر یا کوئی مالی حادثہ ہوتا ہے جس سے آدمی کے ہاتھ سے روپیہ نکل جاتا ہے، زحل کا دور ۲۹ رسال کا ہوتا ہے یعنی ۲۹ رسال میں ۱۲ ربروج کا فاصلہ طے کرتا ہے گویا تیس سال کی عمر تک پہنچتے ہوئے ہر قسم کے تجربات اور اتار چڑھاؤ سے واسطہ پڑچکا ہوتا ہے اور اسی لئے ۳۰ رسال کی عمر میں آنے کے بعد انسان پختہ ہوجاتا ہے

ہر شخص اور بچہ کے ساتھ مشکلات اور پریشانیاں لگی ہوئی ہیں اس لئے زحل کی لوح کی برکت سے حالات خراب نہ ہوں گے اور اگر اپنی غلطی کی وجہ سے ہو بھی گئے تو بگڑیں گے نہیں اور نقصانات سے محفوظ ہوجائیں گے، اللہ تعالیٰ جو مسبب الاسباب ہے اس نے اس عالم کو عالم اسباب قرار دیا ہے، لہٰذا جب تک مناسب سبب اختیار نہیں کیا جاتا اس کا فائدہ نہیں ہوتا، اس عالم اسباب میں ظہور اسباب وحدوث وحوادث کا بمقتضائے آبائے علوی گردانا جاتا ہے

کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرَاتٌ بِاَمْرِہٖ۔

ترجمہ : یہ کواکب اللہ کے خاص امر کے پابند ہیں۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان کے اندر کچھ خاص اثرات ہیں جب اثر ہی نہ ہوگا تو مسخر ہونے کا کوئی خاص فائدہ نہ ہوگا، علمائے روحانیات نے کواکب کی تاثیریں معلوم کیں تو زحل کو قیام واستحکام، تسخیر سلطنت وفتوحات، ناموری، بزرگی اور عظمت کے حصول، اقبال مندی، قیام ومرتبہ اور غلبہ برخلوق کا ستارہ مانا گیا، لہٰذا گردشِ فلکی میں جب انجم کواکب کو اس امر کا مقتضی دیکھتے ہیں تو اس خاص وقت میں مادہ مہیا کرکے اس پر پورا پورا اثر آبائے علوی کا اتار لیتے ہیں جس کے نتیجہ میں آثار قدرت کاملہ الٰہیہ سے ظہور اثر کا سبب بن جاتا ہے یاد رکھئے یہ دنیا اسباب کی ہے ایسا سبب ضرور تلاش کرنا پڑتا ہے جو انسان کو مصائب سے بچائے اس کے مرتبے کو استحکام دے اور اسے عظمت حاصل ہو۔

زحل تاریکی کا ستارہ ہے یہ اگر نیک ہوجائے تو دیگر تمام کواکب سے بڑھ جاتا ہے اور سب کے گھروں کی برکت اور مال اٹھوا کر اپنے گھر لاکر میں جمع کردیتا ہے اور زندگی بنادیتا ہے، یہ دولت کے دنیاوی سکھ کا مالک ہے، خوش قسمتی اور بدقسمتی دونوں ہمیشہ انسان کے گرد منڈلاتی رہتی ہیں، خوش قسمتی کو سبب سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور بدقسمتی کو سبب سے دور کیا جاسکتا ہے، یہ مناسب اسباب اختیار کرنا محض ذاتی مفاد کے لئے ہوتا ہے، حقیقتاً یہ رعایت خدا نے انسان کو دی ہے اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا انسان کا ذاتی کام ہے کیوں کہ اس نے اسباب کے طریقے بھی سکھائے اور علم بھی دیا ہے، دنیوی اسباب کے ساتھ ساتھ ایک مقام جہاں انسان ہر جگہ سے لاچار ہوجائے تو ایک اور سبب کو اختیار کرتا ہے وہ سبب روحانی علوم سے استمداد حاصل کرنا ہے مناسب وقت

مناسب دھات، مناسب رنگ، مناسب کپڑا اور مناسب اعداد کے امتزاج سے ایسی الواح تیار کی جاسکتی ہیں جو بلحاظ وقت بلحاظ قوت ایسا اثر دیتی ہیں جو جذب کی قوت لاتی ہیں، ذرائع اور اسباب مہیا کرتی ہیں، جس سے بد قسمتی خوش قسمتی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

زحل سے متعلق اسباب کو اختیار کرنے کے لئے سیسہ، سکہ کی لوح بنائیں جس کے لئے مناسب ترین وقت نوروز عالمِ افروز ہے، واضح رہے کہ نوروز کا وقت سب اوقات سے بہتر ہے اس میں ہر کوکب کے شرف کی الواح تیار کی جاسکتی ہیں، زحل کی الواح مختلف اوقات میں تیار کی جاسکتی ہیں۔

مثلاً تسدیس یا تثلیث زہرہ و زحل:

اس وقت نکاح، محبت، منگنی یا کسی بھی اسی قسم کے تعلق کی بقاء اور استحکام و پائے داری کے لئے خاص تاثیر ہوتی ہے، ان میاں بیوی کے لئے عمل تیار کیا جاسکتا ہے جن میں طلاق کا خدشہ ہو یا ناچاقی رہتی ہو یا بغیر طلاق کے دونوں الگ الگ زندگی بسر کر رہے ہوں اس عمل کی برکت سے رفاقت قائم ہوگی اور علیحدگی کا خطرہ ختم ہوجائے گا، اسی طرح اگر کہیں نسبت تھی مگر ٹوٹ چکی ہے یا ٹوٹنے کا خطرہ ہے تو بھی اس کی برکت سے قائم رہے گی اسی طرح اگر کسی سے محبت ہے تو اس لوح کی برکت سے ٹوٹے گی نہیں۔

تسدیس و تثلیثِ عطارد و زحل:

ان ضرورت مندوں کے لئے مفید ہے جن کے گھر روپیہ تو آتا ہو مگر فوراً خرچ ہوجاتا ہو، ٹھہرتا نہ ہو اور مقصود روپیہ کا ٹھہرانا ہو، تاکہ آمدنی جمع ہوتی چلی جائے۔ اس وقت اس عورت کے لئے لوح تیار کریں جو کسی سسرال میں رہنا پسند نہ کرتی ہو اور اپنے میکے جاکر بیٹھ گئی ہو اور اگر کوئی بچہ یا جانور یا نوکر بھاگ جاتا ہو تو اس عمل سے اسے باندھا جاسکتا ہے۔

تسدیس و تثلیثِ شمس و زحل:

یہ وقت جائیداد کی حفاظت، ملازمت کے استحکام، تبادلے سے بچاؤ وغیرہ کے لئے مؤثر ترین ہے اس وقت سے وہ لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن سے مکان یا زمین یا جائیداد چھن جانے کا خوف ہو، خواہ مقدمہ ہو یا کسی ملازم پیشہ کو اپنی ملازمت کا خطرہ ہو اور یہ خوف ہو کہ شاید مجھے کسی بہانے سے الگ کردیا جائے گا، یا کسی ملازم کو عارضی ترقی یا عہدہ مل گیا ہو، اسے یہ خطرہ ہو کہ مجھے واپس عہدہ پر نہ بھیجا جائے اور اسی عہدہ پر استحکام ہو، ایسے تمام افراد کے لئے اس وقت لوح تیار کی جائے۔

تسدیس و تثلیثِ مریخ و زحل:

اس میں وہ سب لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مشینوں میں کام کرتے ہیں، فوج پولیس یا اسی قسم کے کسی جنگ جو پیشے میں ہوں یا وہ لوگ جو بارود کا کاروبار کرتے ہیں تاکہ وہ ہر قسم کے حادثہ سے محفوظ و مامون رہیں ایسے لوگ جو ٹرک یا بس چلاتے ہیں، کان کنی کے پیشے میں ہوں، غرض کسی بھی قسم کے جان جوکھوں کے پیشے میں ہوں، اس عمل کو تیار کرکے پاس رکھیں تو محفوظ رہیں گے۔

دیئے گئے اوقات میں لوح تیار کریں جس میں سب سے بہتر وقت نوروز عالمِ افروز ہے اتنا ہی کافی ہے پھر اسے گلے میں لٹکائیں یا ساتھ رکھیں تو ایک مخفی اثر رکھنے والی باقوت چیز آپ کی زندگی کو بدلے گی یا بدر اس کے اثرات خود دیکھ لیں گے لازماً دوسروں سے اپنے آپ کو مختلف قوت اور خوشی کا مالک پائیں گے۔

نوروز کے موقع پر لوح زحل کا عمل جو ذیل کے تمام مقاصد کے لئے کافی ہے، اس کے ایک طرف اسم الٰہی یا فتاح یا رزاق کے اعداد ۷۹۷ کی لوح ہے اس کو ۴۸ کے ہندسے سے شروع کریں اور ترتیب وار پر کرتے ہوئے ۱۲۹ پر ختم کریں اور لوح کے اوپر ۷۸۶ اور یا فتاح یا رزاق لکھیں، داہنی طرف اعوان کا نام **میمون سیاف السحابی** لکھیں اور بائیں طرف موکل **کسفیائیل** کا نام ہوگا، اس کی پشت پر مقررہ چال سے آیت **هو الله الرحمن الرحيم الملك القدوس** کا نقش تحریر کریں اور باقی حروف اور طلسم جو چاہے پہلے لکھیں اور جو چاہے بعد میں لکھیں لیکن دونوں نقوش کو مقررہ چال سے پر کرنا ہوگا، تیاری کے ختم پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا صدقہ دیں، کچھ صدقہ اور خیرات کرکے لوح پاس رکھیں۔

لوح کا وفق ۷۹۰ ہے ۴۸۰ سے شروع کرکے ۱۲۹ تک ترتیب وار پر کریں۔

نقوش اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

لوح کا وفق ۷۹۰ ہے ۴۸۰ سے شروع کر کے ۱۲۹ تک ترتیب وار پر کریں۔

۷۸۶

یافتاح یارزاق

حضرت سیاف السماوی

کسفیائیل

۹۳	۸۱	۷۰	۵۹	۴۸	۱۲۸	۱۱۷	۱۰۶	۹۵
۹۴	۹۲	۸۰	۶۹	۵۸	۵۶	۱۲۷	۱۱۶	۱۰۵
۱۰۴	۱۰۲	۹۱	۷۹	۶۸	۵۷	۵۵	۱۲۶	۱۱۵
۱۱۴	۱۰۳	۱۰۱	۹۰	۷۸	۶۷	۶۵	۵۴	۱۲۵
۱۲۴	۱۱۳	۱۱۱	۱۰۰	۸۹	۷۷	۶۶	۶۴	۵۳
۵۲	۱۲۳	۱۱۲	۱۱۰	۹۹	۸۸	۷۶	۷۴	۶۳
۶۲	۵۱	۱۲۲	۱۲۰	۱۰۹	۹۸	۸۷	۷۵	۷۳
۷۲	۶۱	۵۰	۱۲۱	۱۱۹	۱۰۸	۹۷	۸۶	۸۳
۸۲	۷۱	۶۰	۴۹	۱۲۹	۱۱۸	۱۰۷	۹۶	۸۵

یافتاح یارزاق

نقش کی رفتار یہ ہے

۴۵	۳۴	۲۳	۱۲	۱	۸۰	۶۹	۵۸	۴۷
۴۶	۴۴	۳۳	۲۲	۱۱	۹	۷۹	۶۸	۵۷
۵۶	۵۴	۴۳	۳۲	۳۱	۱۰	۸	۷۸	۶۷
۶۶	۵۵	۵۳	۴۲	۳۱	۲۰	۱۸	۷	۷۷
۷۶	۶۵	۶۳	۵۲	۴۱	۳۰	۱۹	۱۷	۶
۵	۷۵	۶۴	۶۲	۵۱	۴۰	۲۹	۲۷	۱۶
۱۵	۴	۷۴	۷۲	۶۱	۵۰	۳۹	۲۸	۲۶
۲۵	۱۴	۳	۷۳	۷۱	۶۰	۴۹	۳۸	۳۶
۳۵	۲۴	۱۳	۲	۸۱	۷۰	۵۹	۴۸	۳۷

نقش کی رفتار یہ ہے

۳۶ ۳۰ ۲۴ ۱۳ ۷ ۱

۲۵ ۱۹ ۳ ۳۵ ۱۷ ۱۲

۶ ۱۰ ۱۴ ۲۱ ۲۸ ۳۲

۲۰ ۲ ۲۹ ۱۱ ۳۱ ۱۸

۱۵ ۳۴ ۸ ۲۷ ۵ ۲۲

۹ ۱۶ ۳۳ ۴ ۲۳ ۲۶

اس لوح کے خواص مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جن لوگوں پر زحل کی نحوست ہو وہ اس لوح کو استعمال کریں تاکہ نحوست سے محفوظ رہیں۔

۲۔ جو لوگ گذشتہ سالوں میں پریشان رہے ہیں ان کو استعمال کرنا چاہئے تاکہ وہ مستقبل میں جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں اور استحکام حاصل ہو۔

۳۔ اس کی برکت سے خلقت پر تسلط حاصل رہے گا۔

۴۔ اس لوح کی برکت سے زندگی کی تمام امور میں موجود پوزیشن برقرار رہے گی، تنزلی نہ ہوگی اور آگے بڑھنے کے لئے راہیں کھلیں گی۔

۵۔ جن کی قسمت میں جائیداد نہ ہو وہ لوگ اس لوح کو پہنیں۔

۶۔ یا وہ لوگ جن کے پاس جائیداد ہے مگر بے کار ہے کسی مصرف میں نہ آتی ہو یا کام کے اسباب نہ بنتے ہوں۔

۷۔ یا وہ لوگ جن کو زمین کا کام کرنے کا شوق ہو یا زمین دار ہو، مگر بدقسمتی ساتھ نہ چھوڑتی ہو یا عزت کے جانے کا خطرہ ہو۔

۸۔ حصول املاک وصاحب جائیداد ہونے کے لئے موثر عمل ہے

۹۔ تعمیر مکان میں بنیاد میں رکھنے سے مکان ہر ضرر سے محفوظ رہتا ہے اور مکین ہمیشہ خوش حال رہیں گھر میں برکت ہو۔

۱۰۔ جن کے گھر کو نحوست نہ چھوڑتی ہو وہ بنا کر گھر میں لٹکائیں نحوست دور ہو۔

۱۱۔ ایسے لوگ جو خلقت میں ناموری کے خواہاں ہوں۔

۱۲۔ جن لوگوں کی بڑی بڑی فرمیں یا کارخانے ہیں اور بہت سی خلقت ماتحت ہو اور استحکام اور تسلط کے لئے یہ لوح بنائیں۔

۱۳۔ روپیہ نہ ٹھہرتا ہو ہر وقت مالی تنگی رہتی ہو۔

۱۴۔ اس لوح کی برکت سے جائیداد ہاتھ سے نہیں نکلتی۔

۱۵۔ دشمن پر ہمیشہ غلبہ رہتا ہے۔

۱۶۔ دو جماعتوں میں صلح کرنے یا میاں بیوی میں آئے دن اختلافات کو دور کرنے کے لئے یہ لوح استعمال کریں۔

۱۷۔ جن لوگوں کو تجارت سے نفع نہ ہوتا ہو وہ پاس رکھیں۔

۱۸۔ صاحب لوح کی حق تعالیٰ تمام مشکلات کو دور کر دیتا ہے غیب سے حاجتیں پوری ہوں گی بلکہ تسخیر عام کے لئے خوب ہے، جس کے پاس یہ لوح ہوگی دوست و دشمن اس کا کہا ماننے سے سرتابی نہ کریں گے۔

۱۹۔ زحل کی نحوست خواہ وقتی ہو یا پیدائشی دونوں کو دفع کرے گی۔

اس لوح کو گھر کے ہر فرد کے لئے بنوائیں کیوں کہ آج کل ہر شخص کے ساتھ مشکلات اور مصیبتیں لگی ہوئی ہیں اور ہر شخص ہی تلخ زندگی گذار رہا ہے، اس کو بنوا کر گھر کے ہر فرد کو مستقبل کا تحفظ دیں، اس سے بہتر اپنی آنے والی نسلوں کو آپ نہ دے سکیں گے، لوح تیار کرنے کے بعد سوا چھٹانک ماش سیاہ صدقہ کریں اور حضور پر نور کا ختم دلائیں اور مقصد کی دعا مانگ کر پہن لیں۔

تسخیر محبت کے لئے

جو کوئی کسی جائز مقصد اور نیک نیتی کی خاطر کسی کو اپنی محبت میں گرویدہ کرنا چاہتا ہو تو اس کے لئے اسے چاہئے کہ چار رکعت نفل نماز اس مقصد کے لئے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قل یاایها الکافرون پڑھے، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ فلق پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس پڑھے۔ یہ نماز عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھنے سے پہلے صلوٰۃ التسبیح کی طرح اس طریقہ سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون پڑھ کر ساٹھ مرتبہ یا ودود پڑھے پھر رکوع میں جائے تو چالیس مرتبہ یا ودود پڑھے پھر کھڑے ہو کر چالیس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ میں چالیس مرتبہ پڑھے پھر قومہ میں چالیس مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدے میں چالیس مرتبہ پڑھے پھر بیٹھ کر چالیس مرتبہ پڑھے پھر کھڑے ہو کر چالیس مرتبہ پڑھے اسی طرح دوسری رکعت میں ساٹھ مرتبہ یا ودود پڑھے اور پھر چالیس چالیس مرتبہ اسی طرح پڑھے چاروں رکعتوں میں اسی طرح مقررہ تعداد کے مطابق یا ودود پڑھے پھر جب سلام پھیرے تو اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے دعا مانگے، اکیس دن تک بلاناغہ یہ عمل کرے انشاء اللہ چند دنوں میں اس کے اثرات خود بخود معلوم ہو جائیں گے، نہایت مجرب و آزمودہ عمل ہے۔

سعید احمد خورجہ

مجرب نقش محبت آزما کے دیکھیں

یہ عمل ونقوش ہر مخالف کے دل میں اپنی محبت قائم کرنے کے لئے ہے، چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو، میاں بیوی، بہن، بھائی، بھائی بھائی چاہے غیر ہی کیوں نہ ہوں اور آپ سے اندرونی مخالفت رکھ کر آپ کو ایذا اور نقصان پہنچاتے رہتے ہوں یا پہنچانے کی کوشش کرتے ہوں اور آپ ان کی اس مخالفت سے بے حد پریشان ہوں اور ان سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتے نہ برابری کر سکتے اور ان کی مخالفت سے مجبور و پریشان ہیں، اس عمل ونقوش کو استعمال کرنے کے بعد آپ مخالفین کی فطرت میں محبت پائیں گے، مقصد ہر مخالف کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے ہے، یہ بالکل اسی طرح کا روحانی فارمولہ ہے جو آپ نے جون ۲۰۰۴ء کے طلسماتی دنیا رسالے کے صفحہ نمبر ۵۹ پر پڑھا ہوگا، مگر معمولی سا طریقہ الگ ہے، مخالفت کی وجوہات، کبھی کبھی ایسا دیکھا گیا ہے کہ میاں بیوی کے برج و ستارے نکال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ستاروں میں آپسی دوستی ہے مگر میاں بیوی میں اختلاف رہتا ہے، کبھی کبھی دونوں میاں بیوی کا ایک ہی برج ایک حاکم ستارہ مگر دونوں میں نااتفاقی اور دشمنی قائم ہے، بہت غور و فکر کرنے پر معلوم ہوا کہ طالب ومطلوب کے نام کے پہلے حروف میں اختلاف ہے، اس کی بنا پر دونوں میں نااتفاقی ضروری ہے کیوں کہ مثلاً طالب کا نام زاہد ہے اور مطلوب کا نام شبنم ہے کیوں کہ لفظ (ز) آبی ہے اور لفظ (ش) آتشی ہے آب و آتش میں باد وخاک میں زبردست دشمنی ہے، اس لئے حرفوں کے اثرات اثر دکھاتے ہیں، اسی طرح اگر دونوں کے نام کے پہلے حرف ایک ہی عنصر سے متعلقہ ہیں پھر بھی ان میں نااتفاقی رہتی ہے اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ نام کے مفرد عدد میں اختلاف ہوسکتا ہے۔ جیسے مثلاً شاہدہ ٹوٹل عدد (۳۱۵) مفرد عدد متعلقہ ستارہ مریخ۔ شکیلہ ٹوٹل عدد (۳۶۵) مفرد عدد (۵) متعلقہ ستارہ عطارد۔ نااتفاقی لازم ہے کیوں کہ عطارد و مریخ ایک دوسرے کے دشمن ہیں، اس لئے عالم وعامل کو ان باتوں کا جاننا بھی ضروری ہے کیوں کہ آپ کے سامنے اس قسم کے سوالات آتے رہیں گے اس کے علاوہ ایک بات اور بتادوں طالب ومطلوب کے سب معاملات ملتے جلتے ہیں، عدد بھی، عنصر بھی، سرِ حرف بھی، ستارہ بھی، حاکم ایک ہی ہے، دونوں کا مگر پھر بھی اختلاف ہے دونوں میں، اس کی وجہ یہ ہے کہ مثلاً طالب کا برج حمل ہے اور مطلوب کا برج عقرب دونوں کا حاکم ستارہ ایک ہے، اختلاف برقرار ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ طالب کا برج حمل آتش ہے اور مطلوب کا برج عقرب آبی ہے اس لئے کہ آتش وباد ایک دوسرے کے دشمن ہیں، اسی طرح باد و خاک میں دشمنی ہے۔ آب و خاک میں دوستی ہے۔ آتش و باد میں دوستی ہے یہ بے کار کی باتیں نہیں ہیں یہ بھی ایک علم ہے یعنی معلومات ہونا ضروری ہے اور آپ علم کی واقفیت کے ذریعہ طالب ومطلوب یا کسی بھی شخص کے مزاج اور حالات جان سکتے ہیں اور بتا سکتے ہیں بہر حال ان سبھی مخالفتوں کے باوجود آپ عمل ونقوش سے ضرور فیضیاب وکامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ میں آپ کے مقصد حل نہ ہونے کا ذمہ دار ہوں، میری تحریر قلم ذمہ دار اور معتبر ہے۔ اگر آپ نے صحیح ترتیب وترکیب سے عمل ونقوش تیار کئے تو آپ خود کرشمہ قدرت دیکھیں گے مقصد حل نہ ہونے کا سوال ہی نہیں ہے کیوں کہ کلام اللہ اپنی صفات ضرور دکھائے گا۔

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔ ہر امر پر اللہ کا حکم غالب ہے۔

اب میں آپ کو ایک معمولی سی مثال پیش نظر کروں تا کہ آپ سمجھ لیں کہ بندوق تیر تلوار کا کام ہے ہلاک وزخمی کرنا تو پھر کس طرح شکار بچ سکتا ہے، شکار جب ہی ہمارے ہاتھ سے نکل سکتا ہے جب ہماری کوئی خامی، غلطی نشانہ چوکنے کی وجہ ہوگی، اس میں بندوق تیر تلوار کی کمی نہیں بلکہ ہماری خود بھول چوک ہوگی، جس کی وجہ سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے۔ یہ علم وعمل میں اپنے تجربات اور مجربات سے تحریر کر رہا ہوں، میں آپ کا وقت ضائع نہیں کر رہا بلکہ آپ ان باتوں کو مدنظر رکھیں گے تو آپ کو ضرور کامیابی ملے گی کیوں کہ خدا کا کلام باصفت و قوت ہے، اپنی تاثیر وصفت ضرور دکھائے گا، اب میں آپ کو نقش محبت کے بارے میں مثال سے سمجھاتا ہوں جس کیلئے اتنی دلیل دی گئی ہے۔

مثال نقش

طالب شاکر = عدد ۵۲۱
ابن خیر النساء = عدد ۹۵۲

۱۲) ۱۴۷۳ (۱۲۲
۱۲
۲۷
۲۴
۳۳
۲۴
۹

نواں، بُرج قوس، ستارہ مشتری

طالب معہ والدہ عدد ٹوٹل = ۱۴۷۳

مطلوب جمیلہ عدد = ۸۸
بنت نور جہاں = ۳۱۵

۱۲) ۴۰۳ (۳۳
۳۶
۴۳
۳۶
۷

ساتواں، برج میزان، ستارہ زہرہ

آیت شریفہ	۱۴۹۲
مطلوب معہ والدہ	۴۰۳
محبت عدد	۴۵۰
طالب مع والدہ	۱۴۷۳
	۳۸۱۸
	۳۰

۴) ۳۷۸۸ (۹۴۷
۳۶
۱۸
۱۶
۲۸
۲۸
x

آیت یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ عدد (۱۴۹۲)

بسط حرفی طالب و مطلوب معہ والدہ محبت فی غرض وحق

ج م ی ل ہ، ن ور ج ہ ان، م ح ب ت، ف ی، غ ر ض، وح ق، ش ا ک ر، خ ی ر ال ن س ا، (۳۶) حروف بسط حرفی آیت فاصلے سے۔ ی ح ب ون ہ م ک ح ب ال ل ہ وال ذ ی ن ام ن وا ش د ح ب ا (حرف ۳۳) فاصلے سے اس لئے لکھے گئے ہیں آیت کے حرف تا کہ درمیانی جگہ میں مطلوب معہ والدہ محبت فی غرض وحق طالب مع والدہ کے حرف جذب ہو جائیں۔ آیت کے درمیانی جگہ میں پہلے مطلوب معہ والدہ کی بسط حرفی داخل کریں پھر لفظ محبت فی غرض وحق بعد میں طالب معہ والدہ کے حرف داخل کریں۔

بسط حرفی آیت شریفہ ی ج ح م ب ی ول ن ھ ھ ن م وک رح ج ب ھ اال ن ل م ھ ح و ب ات ل ف ذ ی غ ی ن ر اض م ون ح وق اش ش اد ک ح رب خ ای ل رل اہ ل ن س ا = مرکب کلمات ٹوٹل حرف (۶۹) کے طاق حرف ہیں اس لئے (۵)(۵) کے کلمات یجحمب = یولنھ = رحجبھ = اال نل = مھحوب = اتلفذ = یغیر = اضمون = حوقاش = شادکح = ربخای = لرلاہ = نسا =

۷۸۶

یجحمب	یولنھ	ھنموک	رحجبھ
۹۴۷	۹۶۰	۹۵۷	۹۵۴
۹۵۸	۹۵۳	۹۴۸	۹۵۹
۹۵۲	۹۵۵	۹۶۲	۹۴۹
۹۶۱	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۶

(دائیں: نسا لرلاہ ربخای — بائیں: االنل مھحوب اتلفذ — نیچے: شادکح حوقاش اضمون یغیر)

اس نقش میں آیت کے اندر طالب و مطلوب معہ مقصد کو جذب کر دیا گیا ہے، جون والے رسالے میں نقش کے قلب میں مقصد لکھا گیا تھا، مقصد ایک ہے طریقہ عمل معمولی سا الگ ہے۔

ایسی مثال سے آپ اپنے مقصد کو حل کرلیں، اگر مطلوب کو پلاسکتے ہیں تو صرف (۳) نقش زعفران سے اپنے برج کے تحت لکھیں، (۱) نقش بادی چال سے لکھیں درخت کے لئے۔ (۲) خاکی چال پر درخت کی جڑ میں دبانے کے لئے اور ایک نقش مطلوب کے برج کے تحت یعنی آتشی، بادی، آبی، خاکی جو بھی مطلوب کا برج ہے اس کے عنصر کے مطابق لکھ کر اپنے پاس رکھیں، ایسے سمجھئے جیسے کہ مطلوب کی کوئی نس آپ کے ہاتھ میں ہے اور وہ بے قرار ہو رہا ہے آپ کے بغیر اور اپنے برج کے تحت (۳) نقش زعفران سے مطلوب کو پلانے کے لئے لکھیں اور پلائیں۔

نوٹ : اوپر والی عبارت مجبوراً دوبارہ لکھنی پڑی ہے کہ میں پلانے والے نقش طالب کے برج کے تحت لکھنا بھول گیا تھا، معاف کیجئے اور اگر مطلوب موجود نہیں ہے تو (۷) نقش آتشی چال سے لکھنے ہوں (۱) بادی (۱) اور خاکی (۱) مطلوب کے برج کے تحت اپنے پاس رکھنے کے لئے، اگر آپ کو نقش پاس رکھنے میں کوئی خوف و خطرہ ہے تو نقش اتنا چھوٹا بنوایا جائے جس کی تہہ ہونے کے بعد اتنا سائز ہونا چاہئے کہ انگوٹھی میں جڑوا کر پہن سکیں اور سفید ٹیپ نقش کے اوپر لپیٹ کر سنار کی دکان پر جائیں اور دکان دار سے کہیں کہ ایک انگوٹھی بنادے اس سائز کی بغیر نگینے کے وہ انگوٹھی بوکس ٹائپ بنادے گا اور نقش رکھ کر اوپر سے پیک کرے گا اور پھول پتی بنادے گا، اب مطلوب کی نس آپ کے ہاتھ میں اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی برابر والی انگلی میں پہنیں اور اپنی محبت کا کرشمۂ قدرت دیکھیں مطلوب کے دل میں۔ نقش جلانے کا وقت مغرب کے فوراً بعد ایک نقش کی بتی بنا کر ہلکی سی روئی لپیٹ کر تل یا چمیلی کے تیل میں بھگو کر جلائیں۔

نوٹ : منگل اور جمعہ کے دن عشاء کے وقت جلائیں، بتی صرف تیل میں تر کرنی ہے یعنی صرف بھگونی ہے پلیٹ یا چراغ میں تیل نہ بھریں۔

نوٹ : طویل یا تشریح خلاصہ کر کے سمجھانے کی عادت بد سے میں خود پریشان ہوں مگر میرے ہاتھ میں جب قلم ہوتا ہے تو ذہن میں علمی دروازے کھلنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے تحریر طویل کرنی پڑتی ہے اور اس تحریر سے آپ کو فیض ہی پہنچے گا آپ کا وقت ضائع نہیں ہوگا جس مقصد کو میں لے کر چلا تو مجھے مخالفت کے اسباب بھی سمجھانے ضروری تھے جو کہ میرے تجربات اور مجربات ہیں، آپ نے اگر ان کو ذہن نشین کرلیا تو آپ نام سے ہی طالب و مطلوب کی مخالفت موافقت بتاسکتے ہیں مگر مذکورہ سبھی باتوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے جو مذکورہ ہیں یہ جو بھی علوم آپ کے پیش نظر کئے جارہے ہیں، میں اپنی شہرت یا عملی کی کے لئے پیش نہیں کر رہا بلکہ میرا مقصد مخلوقِ خدا کو فیض پہنچانا ہے اور علم میرا جاگیر نہیں، یہ صدقہ جاریہ ہے جس کا اجر خدا دیتا ہے، دعاء خیر کا طالب ہوں اور حسن الہاشمی صاحب کا احسان مند اور شکر گذار ہوں کہ انہوں نے مجھ ناچیز و خاکسار کو اپنی اس طلسماتی دنیا میں مخلوقِ خدا کو فیض پہنچانے کا موقع دیا۔

قارئین! زیر نظر مضمون میں ہم بتائیں گے کہ ''ہاتھ صلاحیتوں کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔!'' جیسے جیسے انسانی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے ہاتھوں میں بھی تبدیلیاں رونما ہوتی جاتی ہیں، گویا انسان اپنے خیالات اور حالات کی اصلاح کرلے تو اس کا ایک بھونڈا بھدا اور بے شمار نقائص کا حامل ہاتھ ایک حسین اور عمدہ کردار کا مالک ہاتھ بن سکتا ہے اور ان ہی الفاظ کو ہم یوں بھی ادا کر سکتے ہیں کہ ''انسان اپنی تقدیر کا رخ بدل سکتا ہے'' خود اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ''ہم ان کی حالت بدلتے ہیں جو اپنی حالت خود بدلنا چاہتے ہیں۔'' ایک انگریزی مقولہ بھی اس کی تائید کرتا ہے

(اللہ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں)

چنانچہ قدرت اور فطرت دونوں کا تقاضا ہے کہ ہم مقدور بھر کوشش کرکے اپنی زندگی کو جلا بخشیں اور اپنی منزل مقصود کو حاصل کرنے کے سلسلے میں کبھی ہمت نہ ہاریں، جہد مسلسل، تصرف ذہنی اور استقامت قلبی سے ہر دشوار اور آزمائشی دور کا آسانی کے ساتھ مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ کے ہاتھوں پر یہ پراسرار خطوط غماز ہیں، آپ کے نظام اعصاب کی کیفیت کے!۔ یہ آپ کے عادات وخصائل اور کردار وعمل کی قوتوں اور صلاحیتوں کی پوری طرح نشان دہی کرتے ہیں، ان کا مشاہدہ نہ کفر نہ شرک اور نہ الحاد! یہ تو ایک خالص تافنی اور علمی معاملہ ہے اور اسے اسی معیار پر پرکھنا بھی چاہئے ورنہ ہمارے ملک میں نہ تو ہم پرستوں کی کمی ہے اور نہ ایسے ''باکمال جوتشیوں'' کا قحط جو اپنی خیال آرائی کا دھواں دھار طلسم قائم کردیتے ہیں۔

زیر نظر مضمون میں تین اہم باتیں ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے۔

ا۔ ناخنوں کا مطالعہ ۲۔ خطوط میں تبدیلیاں ۳۔ ہاتھوں پر تلوں کا پاجایانا۔

ا۔ ناخنوں کا مطالعہ

ناخن چار شکلوں میں پائے جاتے ہیں۔ الف۔ لانبے ناخن۔ ب۔ چھوٹے ناخن۔ ج۔ چوڑے ناخن۔ د۔ پتلے یا تنگ ناخن۔

الف۔ لانبے ناخن

ڈاکٹری اصول کے مطابق لانبے ناخن علامت ہیں۔ ''امراض الصدر'' کی۔ ان سے سینے پھیپھڑوں کی بیماریوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ اکثریت دق کے مریضوں کے ناخن لانبے ہی ہوتے ہیں، بالخصوص وہ ناخن جن پر خشک لکیریں ابھر آئی ہوں، ایسے شخص کو جس کے ناخن بہت ہی لانبے ہوں نمونیہ سے محفوظ رہنے کی تدابیر وتراکیب سوچنی چاہئیں۔

ب۔ چھوٹے ناخن

بہت ہی چھوٹے ناخن نکتہ چینی اور ذہن رسا کی علامت سمجھے جاتے ہیں لیکن اوسطاً چھوٹے ناخن جن کا رنگ سپید ہو یا اس پر چھوٹی چھوٹی پتیاں ہوں ضعف قلب اور دوران خون کا برائے نام ہونا ظاہر کرتا ہے۔ ایسے ناخن جن پر لیٹی ہوئی لکیریں بھی ہوں مرض کے خطرناک حد میں داخل ہونے کی علامت ہیں، اس قسم کی لکیر اگر ناخن کے بیچوں بیچ پہنچ چکی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ مرض چار پانچ ماہ سے شدت اختیار کر چکا ہے اور کسی جان لیوا واقعہ کے رونما ہونے میں ابھی چار پانچ ماہ مزید درکار ہیں، اس دوران انسان کو اپنی جان بچانے کے لئے حسب استطاعت

پوری پوری کوشش کرنی چاہئے، یہ خط ابتدا سے اوپر تک پہنچنے میں آٹھ نو ماہ چاہتا ہے۔

ج۔ چوڑے ناخن

چوڑے ناخن جو دیکھنے میں چپٹے بھی نظر آتے ہیں، اگر نیلے نظر آتے ہوں تو فالج کا اندیشہ ہوتا ہے بالخصوص وہ ناخن جو اوپر سے بہت چوڑے اور نیچے گوشت کے پاس آکر بالکل تنگ ہو چکے ہوں۔

د۔ تنگ یا پتلے ناخن

تنگ یا پتلے ناخن اگر چہ عام ضعف کی نشان دہی کرتے ہیں، تاہم نفاست پسند اور گداز جلد ہونے کا مظہر ہیں، مشاہدین کو یہ چار علامتیں دیکھ کر ثمرات بیان کرنے چاہئیں ساتھ یہ بھی ملحوظ رہے کہ کسی بھی ناخن کی سپیدی خون کی کمی کی علامت ہے اور زرد اور چاند نما دھبے کو رقت خون کا نشان سمجھنا چاہئے، ضرورت سے زیادہ سرخ ناخن محرور الطبع (گرم مزاج) ہونے کی علامت ہے، گلابی ناخن ایک صحت مند خون ہونے کی دلیل ہے۔

مندرجہ بالا علامات ڈاکٹری اصولوں سے بیان کی گئی ہیں، ویسے قیافہ شناسوں نے ان کی بعض علامات کو دوسرے رنگ میں پیش کیا ہے جو قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہیں۔

انگوٹھے کے ناخن پر اگر سپید داغ ہو تو یہ محبت کی نشانی ہے اور اگر سیاہ داغ ہو تو اکثر کام بگڑ جاتے ہیں۔

پہلی انگلی کے ناخن پر سپید داغ فائدے کے اور سیاہ داغ نقصان کے مظہر ہیں۔

دوسری انگلی کے ناخن پر سپید داغ ہوں تو سفر درپیش آئے اور اگر سیاہ داغ ہوں تو موت کا اندیشہ ہو۔

تیسری انگلی کے ناخن پر سپید داغ عزت ووقار اور سیاہ داغ بے عزتی کی علامت ہیں۔

چوتھی انگلی پر سپید داغ تجارتی مفادات اور سیاہ داغ اس کے برعکس نقصانات کے مظہر ہیں۔

بہر حال سپید داغ سعد اور سیاہ داغ نحس ہوتے ہیں اور ان کے حاملین کو ان کے حسب حال نفع ونقصان پہنچتا ہے۔ سپید داغ محبت، شرافت اور نیک ثمرات کا حامل ہوتا ہے جب کہ سیاہ داغ کے حاملین کو دوسروں کا مذاق اڑانا، چھچھوری باتیں کرنا اور ناعاقبت اندیشی مرغوب ہوتا ہے۔ لہٰذا سیاہ داغ نحوست کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

تمام تل جو ہتھیلی پر نظر آتے ہیں سعد سمجھے جاتے ہیں لیکن ہاتھ کی پشت پر پائے جانے والے تلوں کے اثرات نحس ہوتے ہیں جو خسارے کی نشان دہی کرتے ہیں۔

تل سیارگاہ کی مانند مقامات تبدیل کرتے رہتے ہیں، یہ کرتے کرتے معدوم بھی ہو جاتے ہیں اور اس سے زیادہ پامسٹری کے طلباء کو جاننے کی ضرورت نہیں ہے، ویسے جسم کے دوسرے حصوں پر پائے جانے والے تلوں کے اثرات ان کے محل وقوع پر منحصر ہیں اور مقام دیکھ کر ان کی کیفیت ظاہر کی جاتی ہے، چوں کہ اس جگہ صرف ہاتھوں پر پائے جانے والے تلوں کا ذکر کرنا مقصود ہے اس لئے دوسرے اعضاء کی تلوں کا سعد ونحس ظاہر کرنا خارج از بحث ہے، یہ بیان اسی قدر کافی ہے۔
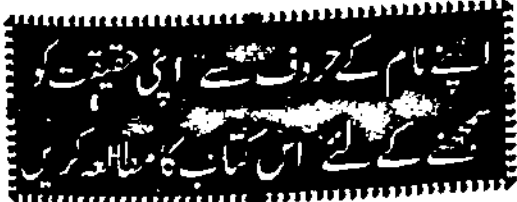
سوال

میرے شہر میں ایک نیتا رہتے ہیں، وہ کئی بار الیکشن میں بھی کھڑے ہوئے لیکن الیکشن جیتنے کا اتفاق نہیں ہوا، کئی بار ان کی ضمانت بھی ضبط ہوگئی، کئی بار ایسا ہوا کہ ضمانت تو ضبط نہیں ہوسکی لیکن حسب معمول وہ ہار ضرور گئے ان کا کمال یہ ہے کہ وہ بار بار کے ہارنے کے بعد بھی کبھی شرمندہ نہیں ہوئے اور اگلے الیکشن میں پھر ایک نئی آب وتاب کے ساتھ وہ جلوہ افروز ہوگئے...... ایسے لوگ کون سی مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں، آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے؟

ع۔س۔ق۔دیوبند

جواب

لیڈروں اور نیتاؤں کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ قوم کے غم میں پریشان رہتے ہیں اور پریشانی کی زیادتی کی وجہ سے یہ لوگ اپنے ہوش وحواس پر قابو نہیں رکھ پاتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ اول فول بھی بکنے لگتے ہیں، شراب بھی پینے لگتے ہیں اور کبھی کبھی پریشانیوں کی زیادتی کی وجہ سے بے کردار بھی ہوجاتے ہیں، بے حیائی اور بے ضمیری سے یہ بالکل نہیں گھبراتے کیوں کہ اگر بے ضمیری اور بے حیائی سے گھبرانے لگیں تو پھر ان کی فطری صلاحیتیں خاک میں مل جاتی ہیں اور اگر لیڈروں کی فطری صلاحیتیں خاک میں مل جائیں تو اس میں امت مسلمہ کا بہت بڑا نقصان ہے، بشرطیکہ لیڈر مسلمان ہو اور اگر حسن اتفاق سے لیڈر مسلمان نہیں ہے پھر بھی امت مسلمہ کو کچھ نہ کچھ نقصان ضرور برداشت کرنا پڑتا ہے، اس لئے دعا تو یہ کرنی چاہئے کہ ہمارے لیڈروں میں وہ گن باقی رہیں جو ان کا قومی ورثہ ہیں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر نیتا لوگ جھوٹ نہ بولیں، جھوٹے وعدے نہ کریں، وعدہ خلافی پر شرمندہ ہوں اور بار بار جھوٹے وعدے کرتے ہوئے جھجک محسوس کریں تو پھر یہ نیتا نہیں کوئی اور مخلوق ہیں اور دوسری مخلوق سے ہمیں کیا لینا دینا۔

اب رہی یہ بات کہ کون سی مٹی سے بنے ہیں تو بہت الجھا ہوا سوال ہے کیوں کہ اس کے لئے عزرائیل علیہ السلام سے خط وکتابت کرنی پڑے گی اور ان سے باادب باملاحظہ یہ پوچھنا پڑے گا کہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم دینے پر انہوں نے آدم کے پتلے کے لئے زمین سے مٹی اٹھائی تھی تو انہوں نے مٹی زمین کے ایک حصے سے اٹھائی تھی یا چند جگہوں سے، میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ نیتا کس مٹی سے بنے ہیں؟ اس سوال کو فی الحال موقوف رکھیں، قیامت کے دن ہی ہم اس کا کوئی حل نکال سکتے ہیں کیوں کہ عزرائیل علیہ السلام سے رابطہ قائم کرنے میں ہمیں اپنی جان کا خطرہ ہے۔ سر دست اتنا کرم کریں کہ نیتاؤں کو بے وجہ کی تنقیدوں سے محفوظ رکھیں، ہمارا ملک ان ہی نیتاؤں کی وجہ سے بارونق ہے اگر نیتا نیک ہوگئے اور انہوں نے اُن تمام خرابیوں سے توبہ کرلی جو ان کی ذات کا جزو ہیں تو سمجھ لیجئے کہ اس ملک کا بیڑہ غرق ہوا...... کیوں کہ نیتاؤں کے دم سے ہائے ہلہ باقی ہے اور جس دن یہ ہائے ہلہ نہیں رہے گی اس دن یہ ملک قبرستان کی طرح پرسکون ہوجائے گا...... اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اس ملک کی رونق اور چنجلتا باقی رہنے دیں اور ان نیتاؤں کو غیر مکلف سمجھ کر نظر انداز کردیں اور کم سے کم انہیں اس فانی دنیا میں تو بخش دیں، باقی تو بے چاروں کا اللہ مالک ہے، کون جانے ان پر کیا گذرے؟ سنا ہے کہ کراماً کاتبین تک ان سے خوش نہیں ہیں...... اللہ معاف کرے ایک نیتا کا جب نامۂ اعمال کھولا گیا تو جب گناہوں والے اوراق الٹ پلٹ کئے تو ان میں حاشئے تک پر تھے۔ لکھنے تک کی جگہ باقی نہیں تھی نہ جانے فرشتوں نے کس کس طرح

کارروائی کررکھی تھی اور جب نیکیوں کا روق کھولا گیا تو وہاں صرف ۷۸۶ لکھا ہوا تھا..... بتایئے اس طرح کی صورت حال میں اس بے چارے پر کیا گذری ہوگی اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان نیتاؤں کو اس دنیا کی حد تک معاف رکھیں۔ انہیں یہاں تو سکون دیں، امید ہے کہ آپ آئندہ اس طرح کے سوالات نہیں کریں جن سے نیتاؤں کی ہتک عزت کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال

پچھلے دنوں ہمارے دوستوں میں یہ بحث چھڑی ہوئی تھی کہ دورانِ محبت اپنی محبوبی کی پیشانی کا بوسہ لینا شرعاً کیسا ہے کیا یہ جائز ہے؟ اگر یہ جائز نہیں ہے تو اس کے خلاف علماء نے آج تک کوئی فتویٰ کیوں نہیں صادر کیا؟ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ محبت اگر پاک صاف ہو اور شادی کا ارادہ ہو تو بوسے میں کوئی حرج نہیں ورنہ کبیرہ گناہ ہے۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

مسعود احمد تبریزی۔ بہاولپور

جواب

بوسے کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے اور اس بارے میں عاشقوں کا زبردست اختلاف ہے، عشق ومحبت کے امام کبیر حضرت مجنوں علیہ الرحمہ کی رائے یہ ہے کہ بوسہ اگر عاشق باوضو لے اور شہوت پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو قطعاً جائز ہے لیکن اس کی مدت ۳؍سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے کیوں کہ اگر مدت ۳؍سیکنڈ سے زیادہ ہوگئی تو پھر طبیعتوں میں ہیجان پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور کسی بھی پاک صاف محبت میں ہیجان پیدا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ فرہاد علیہ الرحمہ کی رائے یہ ہے کہ محبت میں بوس وکنار قطعاً ممنوع ہے اس سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، حضرت وامق فرماتے ہیں کہ بوسہ مستند محبوبہ کا زوال کے وقت سے پہلے پہلے لیا جاسکتا ہے، اس کے بعد احتیاط کے خلاف ہے رومیو کہتے ہیں کہ بوسہ شادی سے پہلے بے شرمی پیدا کرتا ہے اس لئے احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے، طبیعت کا زیادہ تقاضہ ہو تو خواب میں چھیڑ چھاڑ اور بوس وکنار کیا جاسکتا ہے، یہ ارباب عقل کی رائے ہے۔ ایک تاریخی عاشق جن کا نام نامی اس وقت میرے ذہن میں نہیں ان کے اس بارے میں دو قول ہیں، قول قدیم تو یہ ہے کہ بوسہ ثقافتی طور پر نقصان دہ ہے، اس سے سماج میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں اور ان کا قول جدید یہ ہے کہ اگر محبوبہ اپنی برادری کی ہو تو بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر محبوبہ غیر برادری سے تعلق رکھتی ہو تو پھر بوسے سے اجتناب کرنا چاہئے صرف شرم وحیا نہیں بلکہ چھوت چھات کا تقاضہ بھی ہے کہ پرائے دہن کو ہاتھ لگانے سے پرہیز کیا جائے، معتبر عاشقوں کے ان اقوال زریں کی موجودگی میں میری رائے یہ ہے کہ اولاً تو ان مسائل میں محبت ہی سے پرہیز کرنا چاہئے ثانیاً یہ کہ اگر نہ چاہتے ہوئے بھی کسی سے محبت ہو ہی جائے تو بوسے کو تو کم سے کم قبر منور کرنا چاہئے، میں تو یہ تک عرض کروں گا کہ بوسہ تو شادی کے بعد بھی نہیں لینا چاہئے کیوں کہ اس سے عورتیں گھمنڈ میں مبتلا ہوجاتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ بوسہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال

ہمارے محلے میں ایک کتا ایسا ہے کہ جب بھی ہماری مسجد کے مؤذن صاحب اذان دیتے ہیں تو وہ بے تحاشہ رونے لگتا ہے اور باقاعدہ آنسوؤں سے اور حلق پھاڑ پھاڑ کر روتا ہے، تمام ارباب تجربہ اس کے اس رونے کا سبب معلوم نہ کرسکے کیا آپ اس بارے میں کوئی روشنی ڈالیں گے؟

جاوید احمد۔ کٹنی

جواب

ایسا لگتا ہے کہ اس کتے کی بیوی یعنی کتیا کسی حادثہ کا شکار ہوکر مرحومہ ہوگئی ہوگی اور اس مرحومہ کی آواز آپ کے محلے کے مؤذن صاحب سے ملتی جلتی ہوگی، جب بھی مؤذن صاحب اذان دینے کے بہانے سے لہراتے ہوں گے تو اس بے چارے کتے کو مرحوم کتیا یاد آجاتی ہوگی، یہ یادیں انسانوں کے لئے بھی جان لیوا ہوتی ہے جانور تو پھر بے چارے بے زبان ہیں، یہ تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ بھی نہیں سکتے اور یہ تو کتوں کی شرافت اور راور وفاداری ہے کہ کسی کی آواز سن کر بھی اپنی بیوی کو یاد کررہے ہیں اور بے تحاشہ رو رہے ہیں، انسانوں کا حال تو یہ ہے کہ بیوی اگر مرجائے تو اس کا کفن میلا ہونے سے پہلے ہی دوسری شادی کی تیاریاں شروع کردیتے ہیں، آپ اگر ممکن ہو تو اس کتے کو صبر کی تلقین کریں اور سمجھائیں کہ مرنا جینا تو اس دنیا میں چلتا ہی رہتا ہے، بیوی کی موت پر اتنا رونا دھونا بھی ٹھیک نہیں ہے اس سے ان انسانوں کی توہین ہوتی ہے جو بیوی کے موت کے فوراً بعد اپنی شادی رچالیتے ہیں جب تک اس کتے کو صبر نہ آجائے اپنے مؤذن سے کہہ دیجئے کہ وہ لاؤڈ اسپیکر

پراذان دینا ترک کردیں، کیا فائدہ ایسی زوردار اذان سے جس سے کسی کے زخم ہرے ہوتے ہوں۔

سوال : عشق و محبت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا کسی عورت سے محبت کرنا جائز ہے؟ اور محبت کی آخر سے آخر عمر کیا ہے؟ اور محبت کی کم سے کم عمر کتنی ہے؟ اس بارے میں مکمل رہنمائی فرمائیں۔

شہزاد خاتون۔ناگپور

جواب

عشق و محبت اگر اچانک اور دفعتاً ہو جائے اور اس کا اثر فریقین کی صحت پر نہ پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ محبت کرنا ایک فطری چیز ہے، محبت کے بغیر زندہ رہنا کم سے کم شریف لوگوں کے بس کا کام نہیں، محبت کا اگر موقعہ فراہم ہو تو محبت ضرور کرنی چاہئے، جو لوگ اس بارے میں چوک جاتے ہیں وہ بہت بدنصیب ہوتے ہیں اور محبت کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں، محبت سن بلوغ سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے اور محبت اس عمر میں بھی کی جاسکتی ہے جب موت اپنے شہر کے اسٹیشن تک آپہونچی ہو۔ ایک ہونہار قسم کے انسان ہمارے گاؤں میں رہا کرتے تھے جب انہیں محبت کے لئے کوئی عورت دستیاب نہیں ہوسکی تو انہوں نے ایک بکری ہی سے عشق لڑالیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس زمانہ کی غیرت مند بکریوں نے مارے غیرت کے دودھ دینا بند کردیا تھا اور کتنے ہی غیور بکروں نے خودکشی کرلی تھی کہ بھلا بتاؤ ہمارے ہوتے ہوئے انسان ہماری بکری کی آبروریزی کرنے کی فکر میں ہے۔ اس میں اصل غلطی عورتوں کی تھی جنہوں نے ایک ہونہار قسم کے مرد کو محض اس لئے منہ نہیں لگایا تھا کہ ان کے چہرے پہ چکی داڑھی تھی اور ان کا بدن بالکل ہی باریک سا تھا، وہ اگر چاہتے تو چوڑی میں نکل سکتے تھے، عورتیں سوچا کرتی تھیں کہ شادی کے بعد اچھے خاصے مرد بھی اس نون تیل اور ک کے چکر میں پھنس کر دبلے ہو جاتے ہیں اور جو پہلے ہی سے سینک سلائی ہو اس پر کیا گذرے گی اور وہ کتنے دن زندہ رہ سکے گا اس لئے عورتوں نے ڈر کے مارے ان کو لفٹ نہیں دی، اس زمانہ میں ایک مشکل یہ بھی تھی کہ محبت کرنے کے بعد عورت مرد ایک دوسرے کے ساتھ شادی بھی کرنا چاہتے تھے آج کل کی طرح ریڈی میڈ قسم کی محبت نہیں تھی، اس زمانے میں لوگ سچ مچ کی محبت کیا کرتے تھے اور سچ مچ کی محبت میں ناکام ہونے کے بعد سچ مچ مرجایا کرتے تھے، آج کل کے عشق تو عجیب و غریب طرح کے عشق ہیں، آج کل عشق میں مبتلا ہو کر مرد بجائے کمزور ہونے کے فرط فراق میں موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کے گلے سیب کی طرح سرخ ہو جاتے ہیں، پہلے لوگ ساری زندگی میں ایک بار ہی محبت کیا کرتے تھے اور ایک بار کی محبت ہی ان کی کمر توڑ دیا کرتی تھی، محبت تو صرف خاندان کے ایک مرد کو ہوا کرتی تھی اور تمام خاندان کے مرد اپنی بے غیرتی پر آنسو بہایا کرتے تھے اب زمانہ بدل گیا ہے اب تو حال یہ ہے کہ ایک مرد ایک ہی وقت میں چار چار عشق لڑا لیتا ہے اور اس کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا اور محبت ایک مرد کو ہوتی ہے اور اس پر فخر پورا خاندان کرتا ہے کہ ہمارے یہاں بھی انارکلی والا سلیم پیدا ہو گیا ہے اور وفاداری کا عالم یہ ہے کہ آج کے دور میں کئی کئی عورتوں کے ساتھ زندگی بھر ساتھ نبھانے کے عہد و پیمان ہو جاتے ہیں اور مجال ہے کہ حق وفاداری پر حرف آجائے، حالانکہ ایک آخرت پرست قسم کے شاعر نے خوف خدا سے مجبور ہو کر کہا تھا

ہم نے مانا کہ بڑی چیز وفا داری ہے
یہ بھی جب حد سے گذر جائے تو بیماری ہے

دراصل ہر دور کی کچھ روایات ہوا کرتی ہیں، موجودہ دور کی روایت یہی ہے کہ محبت کرو اور خوش رہو، پہلے زمانہ کے عاشقوں کی طرح جنگلوں میں مارے مارے مت پھرو کہ اس میں توہین مردانگی ہے۔ امابعد۔ میں عرض یہ کررہا تھا کہ دنیا بھر کے عاشقوں کی رائے کے مطابق محبت کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے، محبت کی بیماری جو ایک لاعلاج بیماری ہے یہ کسی بھی وقت حملہ آور ہوسکتی ہے، یہ اس وقت بھی حملہ کرسکتی ہے کہ جب دودھ کے دانت بھی نہ جھڑے ہوں اور یہ اس وقت بھی حملہ کرسکتی ہے جب منہ میں ایک بھی دانت نہ رہا ہو...... اور آپ نے یہ کیوں پوچھا ہے کہ کس عورت سے محبت کرنا جائز ہے بھئی اگر مرد عورت سے محبت نہیں کرے گا تو کس سے کرے گا، عورتیں مردوں کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے مردوں کو اس بات کا پورا پورا حق ہے کہ وہ عورتوں سے اظہار محبت کرکے قدرت کے اس تحفے کی قدر دانی کریں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ مردوں کی محبت کا جواب محبت سے دیں۔

سوال

اچھے شوہر کی پہچان کیا ہے؟

محمود احمد انصاری۔ باغپت

جواب

اچھا شوہر اسے کہتے ہیں جو نوکری سے واپس آنے کے بعد بیوی کو آداب و سلام کرکے سیدھا کچن کی طرف روانہ ہو جائے اور دو پیالی

چائے تیار کرکے پہلے بیوی کو چائے دے پھر خود پئے اور چائے کے دوران اس بیوی کا خیر مقدم کرے جو شوہر کی غیر موجودگی کی وجہ سے اکیلی بازاروں میں پھرتے ہوئے بور ہو رہی تھی، کچھ دیر بیوی کا دل بہلا کر شوہر کو کھانا بنانے کی تیاری کرنی چاہئے اور کھانا ایسا نہیں بنانا چاہئے جیسا سرکاری اسپتالوں میں بنتا ہے بلکہ ایسا بنانا چاہئے کہ آس پڑوس کے مرد بھی اس کھانے سے مستفیض ہونے کے لئے آدھمکیں اور اپنی انگلیوں کے ساتھ ساتھ دوسروں کی انگلیاں بھی چاٹتے دکھائی دیں۔ اس کے علاوہ اچھا شوہر اس کو بھی کہتے ہیں جو بیوی سے گھڑکیاں کھانے کے بعد حرف شکایت زبان پر نہ لائے اور اپنے مائکہ والوں کو اپنی قبر کا حال نہ سنائے اور نہ ہی اپنے سگے بھائیوں کو اپنی روداد سنائے کہ وہ بے چارے شادی کے تصور سے کانپنے لگیں اور عورتیں خواہ مخواہ بدنام ہوں، اچھے شوہر اپنی بیوی کی برائی اس کے مرنے کے بعد بھی نہیں کرتے جب کہ کسی طرح کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا، اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہم سب کو اچھا شوہر بنائے، آج کے دور میں سب ہی کچھ دستیاب ہے لیکن اچھے شوہر عنقا ہو کر رہ گئے ہیں۔ دراصل کمپنی نے اچھے شوہر بنانے بند کردئے اس لئے عورتوں نے بھی خام مال پر قناعت کرنے کی ٹھان لی ہے۔ پھر بھی ہر مرد کو چاہئے کہ صلاحیت نہ ہوتے ہوئے بھی اچھے شوہر بننے کی کوشش کریں تاکہ مردوں کا بھرم باقی رہے۔

سوال :

کیا مرنے کے بعد بھی کوئی زندہ ہوسکتا ہے؟

ایضاً

جواب

پتہ نہیں۔ لیکن ایک معتبر آدمی کا بیان یہ ہے کہ جب اس کی بیوی مرگئی اور جنازہ دھوم دھام سے نکلنے لگا تو اس نے اپنے دوستوں کو اس بات کی تاکید کی کہ سامنے والے درخت سے ذرا جنازہ کو بچا کر لے جانا دیکھو اس پیڑ سے جنازہ نہ ٹکرا جائے۔

کسی نے پوچھا کہ تم اتنے خوف زدہ کیوں ہو؟

انہوں نے معصومیت کے ساتھ جواب دیا تھا کہ میری بیوی پانچ سال پہلے بھی مرگئی تھی جب اس کا جنازہ جارہا تھا تو کسی کاندھا دینے والے کی بداحتیاطی سے اسی پیڑ سے جنازہ ٹکرایا اور وہ زندہ ہوگئی اور مسلسل پانچ سال زندہ رہی، اس لئے اس مرتبہ میں چاہتا ہوں کہ ذرا احتیاط سے کام کریں اور جنازے کو اس پیڑ سے بچا کر لے جائیں، یہ پیڑ بہت منحوس ہے اور یہ مردہ بیویوں کو بھی زندہ کردیتا ہے۔

سوال

میں مرنا چاہتا ہوں، اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا؟

علیم الدین۔ [illegible]

جواب

کچھ نہیں۔ صرف شادی کرلیں اور اگر خوبصورت، جاہل اور [illegible] دار لڑکی سے کرلیں تو اور بھی اچھا ہے، اس کے بعد آپ قسطوں [illegible] آہستہ آہستہ مرجائیں گے، خودکشی جیسا گناہ آپ کو کرنا نہیں پڑے گا۔

سوال

میں عامل بننا چاہتا ہوں؟ کیا یہ ممکن ہے؟ اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میں خوب پیسے کماؤں۔ اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا؟ [illegible] میں مولانا حسن الہاشمی سے رابطہ قائم کروں؟

زبیر احمد۔ [illegible]

جواب

اگر آپ عامل بننا چاہتے ہیں تو بس خود ہی آناً فاناً عامل بن جائیے اس کے لئے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں، اپنے گھر کے دروازے پر ایک حیرت ناک قسم کی عبارت کسی بورڈ پر لکھ کر ٹانگ لیجئے، مثلاً اس طرح لکھئے۔ مولانا صوفی الحاج الحافظ بابا زبیر احمد اجمیری نقش بندی صابری ماہر علم نجوم کامل عملیات وغیرہ وغیرہ۔

ایک سبز رنگ کا جوڑا سلوا لیجئے اور دو درجن اگربتی خرید کر رکھ لیجئے۔ فقط والسلام

اچھے قسم کے لوگ جو زیادہ تر مادر زاد بے وقوف ہوتے ہیں آپ کے پاس آپ کے بورڈ کی عبارت پڑھ کر آنے شروع ہوجائیں گے ان کو دل کھول کر بے وقوف بنائیے، اس طرح کہ پہلے انہیں ڈرائیے، خوف زدہ کیجئے، انہیں بتائیے کہ تم پر کسی نے سفلی جادو کرا رکھا ہے؟ تمہارے ہی رشتے داروں میں سے ایک عورت ہے جو تم سے اور تمہاری بیوی سے حسد رکھتی ہے۔ یہ عورت زبان چلاتی ہے، یہ اپنے شوہر سے بھی لڑتی رہتی ہے اور اپنے بچوں کو صبح شام کوستی ہے ادھیڑ عمر کی عورت ہے اس نے تمہیں مارنے کے لئے میعادی جادو کرادیا ہے اور اب اس کی میعاد ختم ہوچکی ہے۔ اس جادو کو اتارنے کے لئے مجھے اپنی جان ہتھیلی پر رکھنی پڑے گی، میں اپنی بیوی کو (اگر حسن اتفاق سے بیوی نہ ہو تب [illegible]

جلہ بولنا ہے) تمہاری خاطر بیوہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن خرچ ہزار روپے ہوں گے، سامنے والا تمہاری اتنی بڑی قربانی سے بہت متاثر ہوگا اور دو ہزار روپے کا بندوبست کرکے تمہیں دے گا۔ اس کے بعد تم کسی بھی کتاب میں سے تعویذ بنا کر دیدو...... اور یہ بھی تاکید کردو کہ یہ تعویذ استعمال کرتے وقت تمہیں بندر کا خیال نہ آئے ورنہ تعویذ کوئی اثر نہیں کرے گا، انشاء اللہ تعویذ استعمال کرتے ہی اسے بندر کا خیال آجائے گا......اور تم صاف بچ جاؤ گے۔ وہ بے چارہ خود ہی یہ سمجھے گا کہ باباجی کا کیا قصور جب بندر ہی میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے...... تعویذ گنڈے کرنے کے لئے سیکھنے میں اپنی عمر برباد نہیں کرنی چاہئے، جو لوگ کسی سے کچھ نہیں سیکھتے وہ اچھے پیسے کماتے ہیں کیوں کہ انہیں صرف جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور جھوٹ بولنے کے لئے نہ کسی تعلیم کی ضرورت ہے نہ کسی تربیت کی۔ ذرا سی بے حیائی کی اور خدا سے بے خوف ہونے کی ضرورت ہے اور ان دونوں صفتوں سے آج کل سبھی بہرہ ور ہیں اس لئے کسی مشق یا ریاضت کی ضرورت نہیں۔ اگر تم حسن الہاشمی جیسے استادوں کے چکر میں رہو گے تو وہ اتنے چلے تمہیں بتادیں گے کہ قیامت آجائے گی اور چلے پورے نہیں ہوں گے۔ لہٰذا میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ راستہ وہ اختیار کیجئے جس میں ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آجائے چوکھا۔

سوال :

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین وشرع متین وصلحاء مبین بیچ اس مسئلے کے۔ ایک شخص نے جس کا نام سلطان احمد خاں ہے اس نے غصے میں آکر جب کہ اس کی بیوی اس کی مرضی کے خلاف آلو کا بھرتا پکایا تھا اور آلو کا بھرتا سلطان احمد کو شادی سے پہلے ہی سے اچھا نہیں لگتا تھا اس کی ماں جب بھی بھرتا پکاتی تھی سلطان احمد اپنی ماں سے بھی لڑتا تھا اس نے شادی کی رات ہی بیوی سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ تم مجھے چاہو تو زہر کھلا سکتی ہو لیکن ہرگز ہرگز تم آلو یا بینگن کا بھرتا پکانے کی غلطی مت کرنا ورنہ گھر میں چھڑ جائے گی مہابھارت اور میں ہو جاؤں گا آپے سے باہر۔ بیوی نے اقرار کیا تھا کہ میں چوں کہ مشرقی عورت ہوں اور میں نے یسرنا القرآن تک پڑھا ہے اور میں جانتی ہوں کہ شوہر چاہے کیسا بھی بے وقوف اور نکما ہو لیکن وہ شریعت کی طرف سے مجازی خدا ہے اس لئے میں اپنے شوہر کی ہر بات مانوں گی اور نہیں پکاؤں گی اپنے گھر میں آلو کا بھرتا جب تک تم زندہ ہو اور تمہارے مرنے کے بعد بھی پورے ایک سال تک میں آلو اور بینگن کے بھرتے سے اسی طرح پرہیز کروں گی جس طرح اللہ کی نیک بندیاں پرہیز کرتی ہیں، غیبت اور جھوٹ سے جب کہ غیبت اور جھوٹ کے بغیر عورت کا زندہ رہنا بہت مشکل ہے، اس معاہدے کے باوجود جو دونوں فریقین کے درمیان نفسی خوشی ہوا تھا ایک دن خورشید جہاں نے آلو کا بھرتا پکا لیا اور سلطان احمد خود پر قابو نہ پا سکا اس نے گھڑی میں دیکھ کر چار گھنٹے تک خورشید جہاں کو گالیاں دیں اور وہ گالیاں دیتے دیتے تھک کر نڈھال ہو گیا تو اس نے تڑاتڑ شدید غصے کی حالت میں تین طلاقیں دے ڈالیں لیکن اب وہ پچھتا رہا ہے اور اس کے نو بچے اس بیوی سے ہیں۔ اب وہ کیا کرے؟ اب سلطان احمد کا کہنا ہے کہ میں خودکشی کرلوں گا اگر علماء نے کوئی حل نہیں نکالا اور خورشید جہاں خود بھی زہر کھانے کی دھمکیاں دے رہی ہے اور اپنے نو کے نو بچوں کو بھی زہر کھلانے کی باتیں کررہی ہے پوری برادری میں کہرام مچا ہوا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی حل نکالیں۔ اس کے لئے دونوں میاں بیوی معتدل ہدیہ دینے کے لئے بھی تیار ہیں، ہدیہ کا لفافہ الگ سے بھجوایا جارہا ہے بے تکلف قبول فرمائیں اور ایسا کوئی حل نکال دیں کہ بغیر حلالے کے بات بن جائے۔

سائل: مجیب احمد خاں۔ دہلی

جواب

سلطان احمد خاں نے چونکہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے غصہ کیا ہے اس لئے ان کا غصہ از روئے شریعت جائز ہے اور جائز غصے کے دوران اگر طلاق دے دی جائے تو اس کے پڑنے کے امکانات کم ہیں، دیگر یہ کہ سلطان احمد سے یہ پوچھنا چاہئے کہ انہوں نے طلاق 'ط' سے دی ہے یا تلاق 'ت' سے۔ اگر انہوں نے تلاق 'ت' سے دی ہے تو بزرگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہماری شریعت میں 'ت' سے تلاق کے کوئی معانی نہیں ہے اس لئے طلاق واقع نہیں ہوئی، غیر مقلدین کی کتابیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا ہے کہ ایک مجلس میں اگر کوئی مرد ۳ طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی مانی جائے گی اور غیر مقلدین جیسے کیسے بھی سہی من جملہ اشرف المخلوقات ہی ہیں، ان کی ہر بات کو نظر انداز کردینا مناسب نہیں ہے، غیر مقلدین خدا ان کا بھلا کرے یہ فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں اگر کوئی شوہر آپے سے باہر ہوکر ایک ہزار طلاقیں بھی دے تو ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ سلطان احمد کی دی ہوئی طلاق درحقیقت ایک ہی طلاق ہے اور ایک طلاق تو کوئی بھی شوہر کسی بھی وقت اپنی زوجہ کو بہوش وحواس بھی دے سکتا ہے یہ تو ایک فیشن ہے اس سے نکاح کو کوئی خطرہ نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جب

سلطان احمد خاں خودکشی کی دھمکیاں دے رہا ہے تو ایک مرد مومن کی جان جانے کا خطرہ ہے اور چوں کہ وہ قوم سے پٹھان ہے اور پٹھانوں کے بارے میں فقہ کی کئی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ پہلے بولتے ہیں اور بولنے کے کئی سال بعد سوچتے ہیں اس لئے یہ بولنے کے بعد کچھ بھی کر گذر سکتے ہیں۔ ادھر خورشید جہاں نے بھی زہر کھانے کا چیلنج کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے نو بچوں کو بھی زہر کھلانے کا وعدہ کیا ہے اس طرح گیارہ زندگیاں خطرے میں ہیں، مسلمانوں کی حیات طیبہ قابل احترام ہے اور اس کو بچانا ہم سب کا فرض ہے، اسی طرح کے فیصلے فقہ کی کتابوں میں باقاعدہ درج ہیں، بخاری اور مسلم سے بھی اسی طرح کی روایتیں ماخوذ ہیں، رواہ الترمذی ونسائی وملا ابوداؤد وایضاً وھکذا فی الشامی و عالم گیری۔ وہذا جواب صحیح۔ یعنی کہ قدیم کتابوں کے حوالے سے بھی یہ ثابت ہے کہ مسلمانوں کی جان بچانا اشد ضروری ہے اس لئے علماء اس بارے میں مجھ سمیت یہ فرماتے ہیں کہ سلطان احمد خاں کو ایک چانس اور دینا چاہئے، کیا بعید ہے کہ وہ آئندہ کسی فقیر کی دعا سے آلو کا بھرتا بھی ہنسی خوشی کھانے لگے اور طلاق کے خطرات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹل جائیں۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک مدرسہ کھولا ہے جس میں پندرہ بچے پڑھتے ہیں، ان بچوں کے ماں باپ زندہ ہیں اور مولوی صاحب کا حال یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم وصول کرنے کی غرض سے بچوں کی تعداد ڈیڑھ سو بتاتے ہیں اور ان سب کو یتیم باور کراتے ہیں کیا اس طرح کے جھوٹ بول کر مدرسے چلانا جائز ہے؟

از یکے قوم مسلمون ساکن گورغریباں، دیوبند

جواب

آپ کے سوال سے اس بات کی بو آتی ہے کہ آپ ہمارے معصوم عن الخطاء قسم کے علماء سے بدظنی رکھتے ہیں اگر آپ مودودی نہیں ہیں تو پھر آپ جہالت فاحشہ کا ضرور شکار ہیں، دینی مدرسے چلانا کوئی کھیل نہیں ہے یہ ایک روحانی فن ہے اور اس کو چلانا ہر ایک مولوی ملا کے بس کی بات نہیں ہے، آپ مولویوں کو تو برا کہہ رہے ہیں اور ان کے بارے میں بدظنی کا شکار ہیں لیکن آپ اس قوم کو ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہے ہیں جو زکوٰۃ بھی پوری ادا نہیں کرتی اور دینی مدرسوں کی دل کھول کر امداد نہیں کرتی، اگر قوم امداد کی رقومات مدرسوں کو دینے لگے تو پھر ماں باپ والے بچوں کو کون بے وقوف یتیم و مسکین قرار دے گا ان بچوں کو تو اس لئے یتیم اور لاوارث بتایا جاتا ہے کہ اسی طرح قوم چندہ دیتی ہے اگر قوم سے سچ بول دیا جائے کہ یہ سب بچے ماں باپ والے ہیں تو ان پر کون رحم کھائے گا مجبوراً ہمارے جنت نشان علماء کو جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے اور جھوٹ کون نہیں بولتا۔ کیا جھوٹ ڈاکٹر نہیں بولتے۔ جب ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ ان کے کلینک سے سب مریضوں کا فائدہ ہو رہا ہے تو کیا یہ سفید جھوٹ نہیں ہے۔ اگر ڈاکٹروں سے بھی کو شفا مل رہی ہے تو پھر قبرستان کی آبادی میں آئے دن اضافہ کیوں ہو رہا ہے اور جو لوگ بے موت مرتے ہیں انہیں کون مار رہا ہے، دنیا میں آدمی خود بخود کوئی نہیں مرجاتا۔ سوچنے کے جاتے ہیں جب بھی ایک آدمی کی موت واقع ہو جاتی ہے، اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو ڈاکٹر اور اطبا لوگ ۹۵ رفیصد ہر انسان کو موت کی طرف دھکیل دیتے ہیں، پھر رہا ۵ رفیصد والا کام روح نکالنے والا اس کا سہرا بے چارے عزرائیل علیہ السلام کے سر بندھ جاتا ہے حالانکہ موت کی اصل ذمہ داری ڈاکٹروں کے سر ہی ہوتی ہے، پھر بھی ہر ڈاکٹر یہی کہتا نظر آتا ہے کہ اس کے مریضوں کو پوری پوری شفا ہو رہی ہے اکثر ڈاکٹروں کی دوکان پر بابا آدم کے زمانہ کے تھرمامیٹر ہیں لیکن وہ اس طرح نہایت سلیقے کے ساتھ مریض کے منہ میں تھرمامیٹر دیتے ہیں جیسے یہ بالکل صحیح کام کر رہے ہیں کیا یہ سب جھوٹ نہیں ہے۔ کیا وکیل جھوٹ نہیں بولتے۔ کیا وہ اپنے موکل کو بے قصور ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور نہیں لگاتے، انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے موکل ہی نے مرڈر کیا ہے لیکن وہ اس کو سچا ثابت کرنے کے لئے ایران توران کی بھیڑتے ہیں اور جج کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں یہ کیا سب جھوٹ نہیں ہے ایک دکان دس روپے میٹر کا کپڑا خرید کر اپنے گراہک سے ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہتا ہے کہ یہ کپڑا اسے پندرہ روپے میٹر پڑا ہے اس لئے وہ بیس روپے میٹر بیچنے پر مجبور ہے کیا یہ جھوٹ نہیں ہے۔ ایک گراہک کسی دوکان پر چڑھ کر دوکان دار کے کسی بھی سودے کے بارے میں یہ دعویٰ کرتا ہے یہ سودا تو مجھے اس سے کم قیمت پر مل رہا تھا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے ایک نیتا ہزاروں کے مجمع میں یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے قوم کی بے لوث خدمت کی ہے جب کہ اس نے کوئی بھی کام بغیر رشوت کے نہیں کیا ہوتا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے۔ ایک شوہر شادی کی رات اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ وہ اس کے بغیر اب زندہ نہیں رہ سکتا اور بیوی اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ اس نے آج تک کسی مرد سے محبت نہیں کی تو کیا یہ

جھوٹ نہیں ہے، میرے بھائی خدا کی تیار کردہ اس کائنات میں حسب زندگی سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر بے چارے یہ مولوی حضرات بھی جھوٹ بول دیں تو اس میں کون سی قیامت آجاتی ہے، کیا یہ مولوی انسان نہیں ہیں۔ کیا ان کے سینے میں دل نہیں ہے۔ کیا ان کے جذبات نہیں ہیں پھر یہ لوگ تو دینی مدرسہ چلانے کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں اس لئے ان کا جھوٹ بھی قابل احترام ہے اور یہ تو ان مولویوں کا کرم ہے کہ یہ بچوں ہی کو صرف یتیم قرار دے رہے ہیں اگر یہ بچوں کو مادرزاد یتیم قرار دے دیں اور یہ ثابت کرنے لگیں کہ بچے اپنی پیدائش سے پہلے ہی ماں باپ سے محروم تھے تو بھی گوارہ کرنا چاہئے، رہی بات تعداد کی تو اس میں کس کا کیا بگڑتا ہے اگر پندرہ بچوں کو ڈیڑھ سو بتادیا جائے تو اس میں صرف ایک صفر ہی کا تو جھوٹ ہے وہ پندرہ ہزار تو نہیں بتارہے؟ اگر یہ مولوی حضرات خوف آخرت کے چکر میں آکر سچ بولنے کی ٹھان لیں اور اتنے ہی بچے بتائیں جتنے مدرسے میں پڑھتے ہیں تو کون انہیں چندہ دے گا اور اگر یہ بچوں کو یتیم اور مسکین ثابت نہ کریں تو کون انہیں زکوٰۃ کی رقم تھمائے گا۔ کس قدر مہربان ہیں یہ مولوی حضرات قوم پر کہ ان کی زکوٰۃ کی رقومات خرچ کرا کر جو مال کا میل وکچیل ہے خود وصول کر لیتے ہیں اور قوم کو گندگی سے پاک صاف کر دیتے ہیں اور اگر سوءِ اتفاق یہ مولوی حضرات اس رقم کو خود ہڑپ کر جاتے ہوں تو بھی یہ محسن ہی ہیں، انہوں نے اپنی آخرت داؤ پر لگا کر قوم کی آخرت تو بچالی ہے، ایسے کرم فرما علماء پر تنقید کرنا حالاں کہ وہ کیسے بھی ہوں وہ تو انبیاء کے بلاشرکت غیر وارث ہیں، صرف پاپ نہیں بلکہ مہا پاپ ہے۔ آپ آج ہی توبہ کیجئے اور اپنی تجدید ایمان کیجئے۔ یہ مولوی کیسے بھی سہی یہی آپ کی بخشش کرائیں گے، اگر آپ کو اپنی مغفرت کی فکر ہے تو کسی مولوی کا دامن پکڑ لیجئے، مولوی حضرات تو کرتا بھی اس لئے ڈھیلا ڈالا پہنتے ہیں تا کہ کسی آدمی کو دامن پکڑ کر لٹک جانے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ وہ دنیادار لوگوں کی طرح اس طرح کا لباس نہیں پہنتے کہ جس کا کوئی دامن ہی نہیں ہوتا، کیا سمجھے؟ سمجھ گئے نا؟ بہت سمجھدار لگتے ہو اس لئے امید ہے کہ آئندہ کسی مولوی کو ترچھی نظروں سے نہیں دیکھو گے اور چندہ دیتے وقت بشرطیکہ اگر دیتے ہوں تو اپنی سوچ منفی نہیں رکھو گے تم نے یہ نہیں دیکھا کہ مدرسوں کے اندر مولوی کے اپنے بچے بھی ہوتے ہیں اور مولوی بلا استثنا سب بچوں کو یتیم قرار دیتا ہے تو اس میں وہ خود بھی مردوں کی لپیٹ میں چلا جاتا ہے، اسی کو کہتے ہیں مساوات۔ کم سے کم اسی کا لحاظ رکھ کر اپنی چونچ بند رکھنی چاہئے۔ میرے اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ مولوی حضرات کی غلطیوں پر دھیان نہیں دینا چاہئے صرف ان کی اچھائیوں پر نظر رکھنی چاہئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے، اگر ہم مولویوں اور مفتیوں سے بھی بدگمان ہو گئے تو پھر ہمارے پاس کیا بچے گا؟ اور ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ مولوی حضرات کی توضع قطع اور ان کا مقدس حلیہ ہی ان کی مغفرت کے لئے کافی ہے۔ باقی جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ زائد ہے اس لئے ان پر تنقید کر کے اپنی آخرت کو خطرے میں نہ ڈالیں، اپنی فکر کریں اور آج ہی چندے کی ایک رسید کٹوا کر اپنے تائب ہونے کا ثبوت دیں۔

سوال :

فیملی پلاننگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

اسلم شبراتی۔ چک منگلور

جواب

فیملی پلاننگ جس مقصد کے لئے کی جاتی ہے اس مقصد میں وہ میاں بیوی تو کامیاب ہوجاتے ہیں جنہوں نے بچوں کی آمد کے سلسلے کو محض اس لئے بند کر دیا ہو کہ اگر یہ پیدا ہوگئے تو کھائیں گے کہاں سے لیکن ہماری سرکار کو اور ہمارے ملک کو اس فیملی پلاننگ سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیوں کہ سرکار کا مقصد بھی تو یہی ہوتا ہے کہ بچوں کی پیدائش پر روک لگاؤ اور ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرو تا کہ کھانے والے زیادہ نہ ہوجائیں، وہ روحیں جو اوپر والے کو اتارنی تھیں وہ اس نے اتار کر ہی چھوڑیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جب فرشتوں کو ایک دروازہ بند ملا تو انہوں نے دوسرا دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر یہ ہوا کہ کئی کئی بچے ایک ساتھ ایک ہی عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے لگے۔ جڑواں بچوں کی تو کوئی حد ہی نہیں رہی، اکثر یہ خبریں سننے کو ملنے لگیں کہ فلاں کے جڑواں بچے پیدا ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوا کہ ایک ہی وقت میں ایک عورت کے پیٹ سے تین تین چار چار بچے پیدا ہونے لگے، قدرت سے ٹکر لینا کوئی مذاق ہے جب انسانوں کے بچوں کی پیدائش پر روک لگائی تو اللہ میاں نے کئی کئی بچے ایک ساتھ پیدا کرنے شروع کر دئے۔ ایک بستی میں تو ایک عورت نے ریکارڈ ہی توڑ دیا اس کے ایک ساتھ ایک ہی وقت میں چھ بچے پیدا ہوگئے۔ سنا ہے کہ یہ خبر سن کر کتوں میں صف ماتم بچھ گئی اور انہوں نے ایک ہنگامی میٹنگ کی اور انسانوں کے خلاف ایک زبردست قسم کا ریزولیشن پاس کیا دراصل انہیں پہلی بار اپنی توہین و تذلیل کا احساس ہوا کیوں کہ انسانوں کے اندر جانور

پن کی بہت ساری خصوصیات پہلے ہی سے موجود تھیں، انسانوں میں ایسے بھی تھے جو بچھو کی طرح ڈنک مارنے کی صلاحیت رکھتے تھے، ایسے بھی تھے جو آستین کا سانپ بن جاتے تھے، انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کثرت تھی جو گدھے کی طرح احمق تھے اور ایسے بھی تھے جو الو کی خاصیت رکھتے تھے جہاں بیٹھ گئے وہیں نحوست پھیلادی، انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو لومڑی کی طرح چالاک تھے اور ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو بلی کی طرح ندیدے تھے۔ انسانوں میں خنزیر کی طرح ناپاک لوگ بھی تھے جن کی سوچ بھی خنزیر کی طرح گندی تھی اور انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو مکھی کی طرح غلاظت پسند تھے جہاں بھی گندگی کا ڈھیر نظر آیا وہیں بیٹھ گئے، بعض انسانوں میں کتے کی سی خساست تو موجود تھی مثلاً انسانوں میں ایسے بہت سے تھے کہ جو مردار کو تنہا ہی ہڑپنے کی فکر میں رہتے تھے اور انہیں یہ گوارہ نہیں تھا کہ ان کا کوئی بھائی بھی اس میں منہ مارے لیکن کتیوں کی اس خصوصیت سے کہ وہ ایک ہی وقت میں درجنوں بچے دے لیا کرتی تھیں عورتیں محروم تھیں اور کتوں کو اس بات پر فخر تھا کہ تمام جانوروں میں بس ان ہی میں یہ خصوصیت موجود ہے کہ ان کی نسل آناً فاناً بڑھ جاتی ہے، جب ایک عورت کے ۶ ر بچے ہوئے تو کتوں میں وحشت پھیل گئی اور انہوں نے ہنگامی میٹنگ طلب کی جسم میں شہر کے اچھے برے سبھی کتے جمع ہوئے اور انہوں نے باہمی مشورے سے یہ طے کیا کہ انسانوں کا بائیکاٹ کیا جائے، یہ طے پایا کہ کوئی بھی کتا کسی انسان کو دیکھ کر دم نہیں ہلائے گا، ہر کتا ہر انسان کو کاٹ کھانے کو دوڑے گا۔ لیکن اسی میٹنگ میں کچھ کتوں نے واک آؤٹ کیا کیوں کہ وہ انسانوں کے پالتو تھے، انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ انسانوں کی مخالفت کرنے سے کیا فائدہ؟ یہ تو آپس میں ہم کتوں کی طرح خود ہی لڑ رہے ہیں۔ ان میں تو اور بھی خصوصیات ہماری پیدا ہوتی جارہی ہیں ان کا حال یہ ہے کہ انہوں نے ہماری خرابیوں کو تو اپنالیا لیکن انہوں نے ہماری خوبیوں کو نظر انداز کردیا۔ کاش یہ ہماری خوبیوں کو اپناتے تو انسانیت سے مالا مال ہوجاتے۔

مثلاً ہماری ایک خوبی یہ ہے کہ ہم اپنے مالک کے وفادار ہوتے ہیں اور اس کی حفاظت کے لئے ساری رات جاگتے ہیں، وہ ہمیشہ دس مرتبہ دھتکار کر ایک مرتبہ چکارتا ہے تو ہم پھر اس کا احسان مانتے ہیں اور اسے دیکھ کر اپنی دم ہلاتے ہیں جب کہ انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے اسی محسن کو ڈنک مارتے ہیں، جس نے انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی ہو۔

ہماری دوسری خوبی یہ ہے کہ ہم تھوڑے پر قناعت کرلیتے ہیں اگر ہمارا مالک ہمیں باسی روٹی کا ایک ٹکڑا بھی ڈال دیتا ہے تو اسی پر شاکر رہتے ہیں جب کہ انسانوں کا حال یہ ہے کہ انہیں اگر ساتوں اقلیم کی عطا کردو تو یہ آٹھویں کے چکر میں رہتے ہیں۔

ہماری تیسری خوبی یہ ہے کہ ہم اپنا گھر بنانے کے چکر میں نہیں رہتے، ہم جانتے ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے اور جب سب کچھ فنا ہی ہوجانا ہے تو پھر مکان بنانے سے کیا فائدہ؟ انسانوں کا حال یہ ہے کہ ان کی عمر ۷۰ ر برس سے زیادہ کی نہیں ہوتی لیکن بڑی بڑی تعمیرات کرتے ہیں اور دو سو برس سے زیادہ کے منصوبے ان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔

ہماری چوتھی خوبی یہ ہے کہ ہم شب بیدار ہوتے ہیں اور رات کو سارے جہاں کی نگہبانی کرتے ہیں جو ایک طرح کی عبادت ہے جب کہ انسان یا تو کھیل تماشوں میں مشغول رہتے ہیں یا پھر پڑ کر سوجاتے ہیں۔

ہماری پانچویں خوبی یہ ہے کہ ہم اپنے ہی وطن میں رہ کر اپنی روزی تلاش کرتے ہیں ہم انسانوں کی طرح مارے مارے نہیں پھرتے۔ ہماری قوم میں اور بھی خوبیاں ہیں ان خوبیوں کو نظر انداز کرکے ہماری خرابیوں کو انسانوں نے ہتھیالیا ہے، پہلے تو یہ ہماری طرح خسیس ہوگئے انہوں نے ہماری طرح اپنے بھائیوں کو بھی نہیں بخشا یا اپنے سگے بھائیوں کے بھی اسی طرح درپے آزار رہے جس طرح ہم اپنے سگے بھائیوں کے خلاف روزانہ واویلا کرتے ہیں اور ہماری بیگمات کی جو یہ خرابی تھی جواب دنیا بھر میں ہماری انفرادیت بن گئی تھی کہ ایک ہی دفعہ میں درجنوں بچے پیدا کرنا۔ اب ان کی عورتوں نے بھی یہ خرابی اپنا کر ہماری انفرادیت کو بے شک ٹھیس پہنچائی ہے لیکن پھر بھی ہمیں ان سے دشمنی نہیں کرنی چاہئے کیوں کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی مال ملیدے ملتے ہیں ان ہی انسانوں کے طفیل میں ملتے ہیں ہمیں تو ان انسانوں پر رحم آنا چاہئے کہ یہ انسان جو اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا گیا تھا آج اس انسان کی حالت یہ ہے کہ وہ جانوروں سے زیادہ بدتر ہوگیا ہے۔ یہ تو خود ہی اپنی حرکتوں سے مرجائے گا اس کے خلاف غل غپاڑہ مچانے کی کیا ضرورت ہے کتوں کی اس طرح کی بات چیت سے یہ اندازہ ہوگیا کہ فیملی پلاننگ کی تحریک نے انسان کو اس مقام پر پہنچادیا جو کتوں کا مقام ہے۔ کاش ہم فیملی پلاننگ اور نس بندی کی تحریک نہ چلاتے تو بچے ہر گھر میں دو یا چار ہی پیدا ہوا کرتے اب صورت حال یہ ہے کہ کسی گھر میں تو دو

ہی بچے ہیں اور کسی میں چودہ تو بات تو وہیں کی وہیں رہی، آبادی کہاں کم ہوئی آبادی تو اسی رفتار سے بڑھ رہی ہے اور قدرت سے ہم زیادہ ٹکرائیں گے تو عذاب اس طرح بھی آسکتا ہے کہ عورتوں کے بجائے مردوں کے بھی بچے ہونے لگیں۔ بس اللہ کی پکڑ سے اللہ ہی بچائے۔

سوال :
دارالعلوم دیوبند کے مولوی حضرات نے ٹی وی دیکھنے کو ناجائز قرار دیا ہے لیکن سنا ہے کہ دارالعلوم کے بعض اساتذہ باقاعدہ ٹی وی دیکھتے ہیں کیا یہ سچ ہے؟

جلیل احمد۔ سہارنپور

جواب

ہم کوئی کراماً کاتبین نہیں ہیں کہ ہمیں پل پل کی خبر ہو کہ اب مولوی حضرات کیا کر رہے ہیں اور کیا کھا رہے ہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ اللہ سے ڈرنے والے تمام مولویوں کا کہنا یہ ہے کہ ہمارے قول پر عمل کرو ہمارے فعل پر نہیں۔ مثلاً اگر کسی مولوی سے آپ پوچھیں گے کہ رشوت لینا کیسا ہے تو وہ فوراً ناجائز بتائے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی طالب علم کا داخلہ کرتے وقت وہ بطور رشوت مٹھائی کا ڈبہ وصول کر لے۔ اسی لئے مولوی حضرات صاف صاف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے فعل کو مت دیکھو بلکہ ہمارے قول کو سنو اور اسی پر عمل کرو۔

سوال : مابدولت کسے کہتے ہیں؟

نام ندارد

جواب

جس کی ماں کے پاس دولت ہو۔

سوال : غالبًا..........کا مطلب؟

نام ندارد

جواب

غالب کی بیوی کا نام ہوگا۔

سوال : مولوی اور مفتی میں کیا فرق ہے؟

نام ندارد

جواب

اس بارے میں زیادہ تحقیق نہیں ہے لیکن ممکن ہے کہ مولوی مول کا آتا ہو اور مفتی مفت میں مل جاتا ہو۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سوال : میاں بیوی میں سے پہلے کسے مرنا چاہئے؟

نام ندارد

جواب

مرنا تو اس کو چاہئے جس کو موت آجائے لیکن اصولاً پہلے بیوی کو مرنا چاہئے کیوں کہ شوہر بے چارہ تو اسی دن مر جاتا ہے جس دن اس کی شادی ہوتی ہے۔

سوال : کیا سچ بولنے سے سبھی کو نجات ملتی؟

نام ندارد

جواب

جی ہاں۔ ماسوا شوہر کے

سوال : ابوالخیال صاحب کیا یہ بات سچ ہے کہ اگر ایک ہی تاریخ میں دو شادیاں ہوں تو ان میں سے ایک ناکام ہو جاتی ہے؟

نام ندارد

جواب

سو فیصد۔ دیکھ لیجئے کہ میاں بیوی کی شادی ایک ہی دن اور ایک ہی تاریخ میں ہوتی ہے اور اس میں سے ایک ہی کی شادی کامیابی ہوتی ہے دوسرا نامراد ہی رہتا ہے۔

سوال

آج کل چندے کا کام بہت زور شور کے ساتھ چل رہا ہے۔ ماہ مبارک میں تو اتنے سارے سفیر نازل ہو جاتے ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ کیا مدارس چلانے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں نکالا جاسکتا کیا اس طرح علماء حضرات کا مال داروں کے آگے ہاتھ پھیلانا غیرت علمی کے خلاف نہیں۔

عزیز احمد۔ وارانسی

جواب

جو لوگ غیرت مند ہوتے ہیں وہ خود چندہ نہیں کرتے وہ اپنے سفیروں سے چندہ کراتے ہیں اور چندہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اس کے لئے الفاظ کی قوت درکار ہوتی ہے لچھے دار باتیں کرنی پڑتی ہیں، کچھ

مید جھوٹ اور کچھ کالے سچ بولنے پڑتے ہیں، قوت گویائی کی بدولت
مال داروں کی جیب سے پیسے نکالے جاتے ہیں، جس طرح شاعر
حضرات اپنے الفاظ کی خوب صورتی سے اور گلے بازی سے سامعین کا دل
جیتتے ہیں اور داد بھی وصول کرتے ہیں اور معاوضہ بھی، شاعروں کو بھی تنقید
کا نشانہ نہیں بنایا جاسکتا اور مولوی کے اوپر بھی الزام تراشی نہیں کی جاسکتی
ہر چندہ اور مولوی دونوں بھی تقریباً لازم وملزوم سے ہیں، ان دونوں کو
ایک دوسرے سے الگ کرنا ممکن نہیں ہے۔ جہاں چندہ ہے وہاں مولوی
ہے اور جہاں مولوی ہے وہاں چندہ ہے اور یہ بات بھی سولہ آنے سچ ہے
کہ مولوی حضرات جو کچھ بھی بھاگ دوڑ چندے کے لئے کرتے ہیں وہ
صرف مدرسوں کے لئے کرتے ہیں اپنا گھربار چلانے کے لئے نہیں۔
ان بے چاروں کو کمیشن کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں لگتا۔ بے غیرتی تو جب
ہوتی جب مولوی حضرات کا سارا کا سارا ہڑپ کرجاتے وہ بے چارے
تو صرف کمیشن پر قناعت کرتے ہیں اور وہ کسی اچھے شاعر کی طرح قوت
بیانی سے قوم سے کچھ ہدیہ وغیرہ وصول بھی کرلیتے ہیں تو اس میں حیرانی
کی بات ہی کیا ہے۔ یہ تو حق الخیر ہے اور مولوی کو تو صرف پیسے ہی ملتے
ہیں اور شاعروں کو محبوبائیں بھی میسر آجاتی ہیں۔ بقول شاعر

لفظوں کی کرامت سے کیا خوب چلا دھندہ
شاعر کو ملی چندو واعظ کو ملا چندہ

(یار زندہ صحبت باقی)

کل امر مرھون باوقاتہا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۵ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتہا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم تناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ﻟﮧ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔

یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پر والے سعد ستاروں کے ساتھ قران تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمر و شمس	تثلیث	۸_۲۶
۲ جنوری	قمر و عطارد	تربیع	۱_۱۱
۲ جنوری	قمر و زہرہ	تربیع	۲_۵۴
۳ جنوری	قمر و زحل	تسدیس	۱۱_۵۱
۴ جنوری	قمر و مشتری	قران	۶_۵۲
۴ جنوری	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۷_۴۳
۶ جنوری	قمر و زحل	تثلیث	۲۳_۵۷
۷ جنوری	قمر و مریخ	قران	۲۳_۵۹
۸ جنوری	شمس و مشتری	تربیع	۷_۴۱
۹ جنوری	قمر و عطارد	قران	۷_۱۸
۱۰ جنوری	قمر و مشتری	تربیع	۱۳_۵۷
۱۲ جنوری	قمر و مشتری	تثلیث	۱۳_۲۰
۱۳ جنوری	شمس و زحل	مقابلہ	۴_۳۵
۱۴ جنوری	قمر و مریخ	قران	۸_۳
۱۵ جنوری	قمر و شمس	تسدیس	۱_۵۳
۱۶ جنوری	قمر و مشتری	مقابلہ	۲۰_۳
[illegible]	قمر و زحل	تربیع	۵_۳۹
۱۸ جنوری	قمر و عطارد	تثلیث	۱۶_۱۴
۱۹ جنوری	قمر و زحل	تسدیس	۱۴_۵۴
۲۰ جنوری	قمر و شمس	تثلیث	۳_۴۹
۲۱ جنوری	مریخ و مشتری	تسدیس	۲۰_۲۳
۲۳ جنوری	قمر و مشتری	تربیع	۵_۵۴
۲۴ جنوری	قمر و عطارد	مقابلہ	۹_۲۷
۲۵ جنوری	قمر و شمس	مقابلہ	۱۶_۲
۲۶ جنوری	قمر و مشتری	تسدیس	۱۸_۳۳
۲۷ جنوری	قمر و مریخ	تثلیث	۱_۳۳
۲۸ جنوری	زہرہ و زحل	مقابلہ	۲_۴۲
۲۹ جنوری	قمر و زہرہ	تثلیث	۸_۴۷
۳۰ جنوری	قمر و عطارد	تثلیث	۲_۳۶
۳۱ جنوری	قمر و مشتری	قران	۱۵_۴۷

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	عطارد و زہرہ	تربیع	۸_۵۰
۲ فروری	قمر و شمس	تربیع	۱۲_۵۵
۳ فروری	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۹_۵۲
۴ فروری	قمر و عطارد	تسدیس	۷_۲۲
۵ فروری	قمر و مشتری	تسدیس	۱_۴۲
۷ فروری	قمر و زحل	مقابلہ	۷_۱۷
۸ فروری	قمر و زہرہ	قران	۶_۳۵
۹ فروری	قمر و شمس	قران	۳_۵۸
۱۰ فروری	عطارد و مشتری	تثلیث	۱۶_۱۲
۱۱ فروری	قمر و زحل	تثلیث	۶_۵۷
۱۲ فروری	قمر و مریخ	تربیع	۳_۳
۱۳ فروری	قمر و مشتری	مقابلہ	۵_۱۹
۱۴ فروری	قمر و مریخ	تثلیث	۱۱_۳۵
۱۵ فروری	قمر و زہرہ	تربیع	۶_۳۹
۱۶ فروری	قمر و شمس	تربیع	۵_۴۶
۱۷ فروری	زہرہ و مشتری	تثلیث	۱۵_۳۹
۱۸ فروری	قمر و شمس	تثلیث	۲۳_۳
۱۹ فروری	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۶_۵۶
۲۰ فروری	قمر و مشتری	تربیع	۱۱_۵۱
۲۰ فروری	قمر و زحل	قرآن	۱۷_۳۶
۲۲ فروری	قمر و مشتری	تسدیس	۲۳_۵۰
۲۳ فروری	عطارد و مریخ	تسدیس	۲_۵۴
۲۴ فروری	قمر و شمس	مقابلہ	۱۰_۴۳
۲۴ فروری	قمر و مریخ	تثلیث	۰۰_۱۵
۲۵ فروری	قمر و زحل	تسدیس	۱۶_۴
۲۷ فروری	قمر و مریخ	تربیع	۲۳_۲۹
۲۷ فروری	قمر و مشتری	قران	۱۹_۱۵
۲۸ فروری	عطارد و زحل	تثلیث	۳_۴۱
۲۸ فروری	قمر و زحل	تربیع	۰۰_۵۱
۲۸ فروری	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۳_۲۷

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	قمر و شمس	تثلیث	۱۳_۴۹
یکم مارچ	قمر و مریخ	تسدیس	۲۳_۲۷
۲ مارچ	قمر و زحل	تثلیث	۷_۴۳
۳ مارچ	قمر و زہرہ	تربیع	۹_۵۸
۴ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۶_۴۳
۵ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۸_۶
۶ مارچ	قمر و مشتری	تربیع	۸_۲۹
۶ مارچ	قمر و زحل	مقابلہ	۱۳_۵۷
۷ مارچ	قمر و عطارد	تسدیس	۱۰_۵۶
۸ مارچ	قمر و مشتری	تثلیث	۹_۶
۱۰ مارچ	قمر و زہرہ	قران	۵_۱۴
۱۱ مارچ	شمس و زحل	تثلیث	۵_۴۳
۱۲ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۱۸_۴۲
۱۳ مارچ	قمر و مریخ	تربیع	۱_۲۶
۱۵ مارچ	زہرہ و زحل	تثلیث	۵_۴۰
۱۵ مارچ	قمر و مریخ	تثلیث	۱۱_۴۱
۱۶ مارچ	قمر و عطارد	تسدیس	۲۱_۶
۱۷ مارچ	قمر و مشتری	تثلیث	۲_۴۲
۱۷ مارچ	قمر و زہرہ	تربیع	۱۷_۱۸
۱۹ مارچ	قمر و عطارد	تربیع	۱۰_۳۲
۲۰ مارچ	شمس و مریخ	تسدیس	۳_۴۱
۲۰ مارچ	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۸_۱۸
۲۱ مارچ	قمر و عطارد	تثلیث	۲۲_۴۳
۲۲ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۲_۵
۲۴ مارچ	قمر و زحل	تسدیس	۲۲_۱۴
۲۵ مارچ	قمر و زہرہ	مقابلہ	۲۳_۴۰
۲۶ مارچ	قمر و مشتری	قران	۲۰_۲۹
۲۷ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۶_۲۹
۲۹ مارچ	شمس و عطارد	قران	۲۱_۴۰
۳۰ مارچ	عطارد و مریخ	تسدیس	۱۳_۳۶

شرف زہرہ

تاریخ ۱۹ر مارچ شام ۴ بج کر ۵۷ منٹ سے ۲۰ر مارچ دوپہر بج کر ۱۵ منٹ تک۔

زہرہ: آسمان کا دورہ طے کرتے ہوئے جب برج حوت کے ۲۷ درجے پر پہنچتا ہے تو اس میں ایک خاص تاثیر پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ وقت تسخیر ومحبت کے لئے بہت ہی قیمتی وقت ہے۔ دوراندیش قسم کے عاملین اس وقت سے فائدہ اٹھا کر تسخیر ومحبت کے خصوصی نقوش تیار کرتے ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اس خصوصی وقت میں رجوع خلق، تسخیر مستورات، حبّ زوجہ، حب زوج جیسے عملیات کئے جاسکتے ہیں۔ اس خاص وقت میں ان لوگوں کو بھی اپنے لئے عمل کرنا چاہئے جو حکیم ڈاکٹر، وکیل، لیڈر یا تاجر ہوں یہ لوگ اگر خود کوئی عمل تیار نہیں کرسکتے تو ان کو چاہئے کہ کسی معتبر عامل سے اپنے لئے خاص نقش تیار کرائیں۔ اس سال زہرہ کو شرف حاصل ہو رہا ہے اس وقت مذکورہ عملیات ونقوش کے علاوہ من پسند شادی اور من پسند ملازمتوں کے لئے بھی نقوش تیار کرائے جاسکتے ہیں۔

جو لوگ فن کار ہیں وہ اپنی مرضی سے بھی اس وقت خصوصی عمل کرسکتے ہیں۔ جو لوگ رہنمائی چاہتے ہیں ان کے لئے چند عمل دیئے جارہے ہیں۔ بروقت ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

(۱) اگر تسخیر عام مطلوب ہو تو سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۱۲۸ اٹھائیں اس کے اعداد میں اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد شامل کرلیں اور حسب قاعدہ مربع کا نقش اپنے عنصر کے مطابق تیار کریں، اس نقش کو اگر چاندی کے پترے پر تیار کریں تو بہتر ہے ورنہ سنہرے کاغذ پر لکھیں۔ نقش کے چاروں کونوں پر "یا ذہائیل" لکھ دیں اور نقش کے نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ جَمِیْعَ خَلْقِکَ کَمَا سَخَّرْتَ الْاِنْسَ وَالْجِنَّ لِسُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ علیہ السلام۔

سورۂ توبہ کی آیت ۱۲۸ یہ ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

اس آیت کے اعداد ۲۸۹۸ ہیں۔

(۲) اگر کسی خاص عورت یا مرد کی تسخیر مطلوب ہو تو سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۶۵ کے اعداد لیں اور اس میں اپنے نام، اپنی والدہ کے نام کے اعداد اور مطلوبہ کے نام کے اعداد اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد شامل کرلیں، چار نقش مربع کاغذ پر تیار کریں چاروں عناصر سے انہیں پُر کریں، آبی کو آٹے کو گولی بنا کر دریا میں ڈالیں، بادی کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی ہرے بھرے درخت پر لٹکائیں، خاکی کو زرد رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے زمین میں دبادیں اور آتشی کو آگ میں جلادیں یا آگ سے آنچ دیں، پانچواں نقش مطلوب کے نمبر کے اعتبار سے تیار کرکے ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں، نقش کے چاروں کونوں پر "ابدائیل" لکھ دیں اور نقش کے نیچے عزیمت لکھیں۔

اللہم قلب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں۔

یالطیف یاودود۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۶۵ یہ ہے۔ یُحِبُّوْنَهُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ اس آیت کے اعداد ۱۴۹۲ ہیں۔

من پسند شادی کے لئے سورۂ اخلاص کے اعداد اپنے اعداد، اپنی والدہ کے اعداد اور مطلوب کے نام اور اس کی والدہ کے اعداد شامل کرکے ایک نقش شرف زہرہ کے وقت تیار کریں یا کسی سے تیار کرا کر اس کو بھاری پتھر کے نیچے دبادیں، نقش کے نیچے یہ کلمہ لکھ دیں۔

برائے شادی فلاں ابن فلاں مع فلاں ابن فلاں پہلے مطلوب کا نام لکھ دیں، پھر اپنا یعنی طالب کا سورۂ اخلاص کے اعداد ۱۰۰۲ ہیں۔

شرف شمس

تاریخ ۷ر اپریل رات ۱۱ بج کر ۲۶ منٹ سے ۸ر اپریل رات ۱۱ بج کر پچاس منٹ تک۔ شمس دورۂ فلک طے کرتے ہوئے جب برج حمل کے ۱۹ ویں درجے پر پہنچتا ہے تو اس کو شرف حاصل ہوتا ہے یہ وقت بہت ہی خاص وقت ہے۔ اور اس وقت عروج وترقی، عزت وعظمت، حصول اقتدار، بقائے اقتدار، الیکشن میں کامیابی، ہمعصروں میں شان وشوکت کو برقرار رکھنے کے لئے نقوش تیار کرنے چاہئیں، اس وقت کے نقوش مذکورہ کاموں کے لئے پر اثر ہوتے ہیں، اس سال شرف شمس کا وقت سورۂ شمس کے اعداد میں اپنے اعداد اور اپنی والدہ کے اعداد شامل کر کے چاندی کے پترے پر نقش مربع تیار کریں، اس نقش کو نوچندی اتوار کو سورج نکلتے وقت سورج کی طرف دیکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور سورۂ شمس کی تلاوت کریں۔ تلاوت کے وقت اپنا رخ سورج ہی کی طرف یعنی مشرق کی طرف رکھیں۔ انشاء اللہ یہ نقش عزت وعظمت کا باعث بنے گا۔ سورۂ شمس کے اعداد، ۱۹۶۹۹۔ یہ سورۃ سیارہ نمبر ۳۰ میں ہے۔

شرف قمر

تاریخ ۱۳ر مارچ دوپہر ۳ بج کر ۱۴ منٹ سے ۴ بج کر ۵۹ منٹ تک۔ قمر کو شرف ہر ماہ ہوتا ہے۔ جب قمر برج ثور میں داخل ہوتا ہے تو اس کو شرف حاصل ہوتا ہے۔ "شرف قمر" کا وقت تمام دنیاوی امور میں موثر ثابت ہوتا ہے اور اس وقت مختلف امراض کے عمل کئے جاسکتے ہیں۔ اگر ترقی کے لئے کسی کو نقش دیا ہو تو یہ نقش تیار کردیں، نقش کے نیچے برائے ترقی لکھدیں۔

۷۸۶

۱۴۱	۱۵۴	۱۵۱	۱۴۸
۱۵۲	۱۴۷	۱۴۲	۱۵۳
۱۴۶	۱۴۹	۱۵۶	۱۴۳
۱۵۵	۱۴۴	۱۴۵	۱۵۰

برائے ترقی

اگر مال ودولت کے لئے کسی کو نقش دینا ہو تو شرف قمر کے وقت یہ نقش بنا کردیں۔ نقش کے نیچے بحق یاغنی یامغنی لکھدیں۔

۷۸۶

۵۳۹	۵۵۲	۵۴۹	۵۴۶
۵۵۰	۵۴۵	۵۴۰	۵۵۱
۵۴۳	۵۴۷	۵۵۴	۵۴۱
۵۵۳	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۸

بحق یاغنی یامغنی

اگر کسی خواہش کی تکمیل کے لئے نقش کسی کو دینا ہو تو یہ نقش دیں اور نقش کے نیچے برائے حصول مراد بحق یانصیر لکھیں۔

۷۸۶

۱۹۸	۲۱۲	۲۰۹	۲۰۵
۲۱۰	۲۰۴	۱۹۹	۲۱۱
۲۰۳	۲۰۷	۲۱۴	۲۰۰
۲۱۳	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۸

برائے حصول مراد بحق یا نصیر

امتحان یا مقدمہ میں کامیابی کے لئے شرف قمر کے وقت یہ نقش دیں، نقش میں لکھدیں برائے کامیابی بحق یاوکیل یاکفیل۔

❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊

راز کی باتیں

❖ صحت کا دارومدار معدے کی درستگی پر اور معدے کی درستی کا دارومدار کم کھانے پر ہے؟
❖ بیماری کے بعد غذا کم کھانی چاہئے۔
❖ دوا بلا شدید ضرورت کے نہیں کھانی چاہئے۔
❖ غصہ، غم اور گہری سوچ کی حالت میں کھانا کھانے سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے۔
❖ دو کھانوں کے درمیان کم سے کم ۵؍گھنٹے کا وقفہ ہونا ضروری ہے۔
❖ دوپہر کے کھانے کے بعد آرام کرنا اور رات کے کھانے کے بعد ٹہلنا صحت کے لئے مفید ہے۔
❖ مرغے کے ساتھ مولی، چاول کے ساتھ سرکہ، مولی کے ساتھ دہی اور مچھلی کے ساتھ دودھ کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔
❖ لال مرچ کا زیادہ استعمال آنکھوں کو، معدے کو اور دماغ کو نقصان پہنچاتا ہے۔
❖ پیشاب کو روکنے سے مثانے کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔
❖ بیت الخلا میں زیادہ دیر تک بیٹھنے سے دماغی امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔
❖ تازہ ہوا تندرستی کے لئے ضروری ہے۔
❖ بغض وحسد اور رنج وغم جسم کو گھلا دیتے ہیں۔
❖ روزانہ نہانا اور نہانے سے پہلے جسم پر سرسوں کے تیل کی مالش کرنا صحت کی کنجی ہے۔
❖ اگر تندرست، خوش حال اور عقل مند بننا چاہتے ہو تو رات کو جلد سوؤ اور صبح کو سویرے اٹھ جاؤ۔
❖ کبھی کبھی روزہ رکھنا صحت کے لئے مفید ہے۔
❖ بار بار سر میں کنگھی کرنے سے درد سر اور نزلے کو فائدہ ہوتا ہے۔
❖ چاول سے زیادہ گیہوں میں، گیہوں سے زیادہ دودھ میں اور دودھ سے ۱۶؍گنا زیادہ طاقت گھی میں ہوتی ہے۔
❖ کھانے کے دوران ہنسی خوشی کی باتیں کرنے سے کھانا جلد ہضم ہوتا ہے۔
❖ کھانا کھانے کے فوراً بعد نہانا صحت کے لئے مضر ہے۔
❖ گرم کھانا معدہ اور دانتوں کے لئے نقصان دہ ہے۔
❖ آئی ہوئی چھینک روک لینے سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔
❖ پیتل اور تانبے کے برتن میں اگر قلعی نہ ہو تو اس میں رکھی ہوئی چیز استعمال نہیں کرنی چاہئے۔
❖ نزلہ کی حالت میں صحبت نہیں کرنی چاہئے۔
❖ تیل کی مالش سے پٹھے اور جسم مضبوط ہوتے ہیں۔
❖ مرغن اور ثقیل غذائیں صحت کو نقصان پہنچاتی ہیں۔
❖ جسم کی صفائی اور قلب کی پاکیزگی سے تندرستی قائم رہتی ہے۔

ماھنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ

2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

موبائل نمبر ۔00919358002992

آفس نمبر ۔00919359882674

فون نمبر ۔ 224455 - 01336

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

طِلسماتی دُنیا
مارچ ۲۰۰۵ء
بھوت بنگلہ
ایک رونگٹے کھڑے کردینے والی داستان
دانش عامری
کسی بھی مقصد کیلئے ہاتف غیبی بھیجنے کا طریقہ
RS.20/=

کیا ہے اور کہاں

اداریہ

آہ، مسلم پرسنل لاء کی یہ تقسیم!

بقلم خاص

بالآخر مسلم پرسنل لاء بورڈ کے تانے بانے بکھر گئے۔ تقریباً ۳۲ سال سے جو ظاہری اتحاد مختلف رجحانات رکھنے والے علماء کے درمیان تھا، باقی نہیں رہا۔ اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ مختلف طبقات کے مختلف علماء کو دین اسلام سے زیادہ اپنا اپنا مسلک اور اپنا اپنا نقطۂ نظر عزیز ہے۔ انہیں دین اسلام کی ناموس سے زیادہ اپنے مسلک و مشرب کی آبرو پیاری ہے۔ یا پھر ہمارے یہ مختلف الخیال علماء اپنے اپنے مفادات کی ڈفلی بجانے ہی میں اپنی کامیابی اور اپنی سرخروئی سمجھتے ہیں اس لئے سب اپنے اپنے راگ الاپنے میں مگن نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی ایک وقعت تھی۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کا ظاہری اتحاد ۱۹۷۲ء میں قائم ہوا تھا۔ اس ظاہری اتحاد نے دوسری اقوام پر اس کا ایک رعب قائم کر دیا تھا اور حکومت وقت بھی مسلم پرسنل لاء بورڈ کے بیانات اور اس کے رجحانات کو اہمیت دیتی تھی۔ رہے مسلمان تو وہ بھی دوسری تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے مقابلہ میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کی عزت و توقیر زیادہ کیا کرتے تھے اور اس کی رہنمائی اور مشوروں کو اہم سمجھا کرتے تھے۔ لیکن افسوس چند شکایات کی وجہ سے مسلم پرسنل لاء بورڈ دو تین حصوں میں تقسیم ہوگیا اور علماء کی جگ ہنسائی ساری دنیا میں ہوئی۔ شیعہ حضرات کی شکایات بجا ہو سکتی ہیں لیکن انہوں نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے میں عجلت سے کام لیا۔ اس تقسیم کے نتائج جو یقیناً عجلت پسندی کا نتیجہ ہیں ساری امت کو بھگتنے پڑیں گے اس کے ساتھ بھی بریلوی حضرات بھی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ سے تعمیر کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ بھی کسی ایلیل کبوتر کی طرح پر تول رہے ہیں اگر انہوں نے بھی اپنا مسلم پرسنل لاء بورڈ الگ بنالیا تو اس امت کے درد و غم میں اضافہ ہوگا اور مسائل اور بھی زیادہ بڑھ جائیں گے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج کے اس نازک ترین دور میں جب کہ یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین مختلف حرکات اور نت نئے آلات کے ساتھ دین اسلام کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں ایسے ناگفتہ حالات میں بھی علماء کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہوئے ہیں اور الگ الگ منڈیروں پر بیٹھ کر نادان پرندوں کی طرح اپنی اپنی بولیاں بولنے میں مست ہیں۔ خدا ہی جانے یہ خوش فہمی ہے یا عاقبت نا اندیشی۔ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے وصال کے بعد مسلم پرسنل لاء بورڈ کا صدر یا تو حضرت مولانا سالم صاحب کو بنایا جاتا یا پھر حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن مہتمم دارالعلوم دیوبند کو۔ یا پھر اسی وقت حضرت مولانا رابع صاحب کو صدر بنا دیا جاتا۔ حضرت قاضی مجاہد الاسلام کو صدر بنانا وقت کی بہت بڑی غلطی تھی۔ ان کے صدر منتخب ہونے کے بعد مسلم پرسنل لاء بورڈ اپنی حیثیت کھو بیٹھا تھا اور آہستہ آہستہ یہ نیم سیاسی ادارہ بن کر رہ گیا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ عرصۂ قلیل میں مسلم پرسنل لاء بورڈ ایک مخصوص جتھے کی نذر ہو کر رہ گیا۔ ارباب ہوش نے اس بات کو محسوس کیا کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ صرف نام کا بین الاقوامی ادارہ ہے۔ حقیقت میں وہ ایک ہی طبقے کی آغوش میں چلا گیا ہے اور پھر اس کے بیانات سے علاقہ پرستی کی اور خود غرضی کی بو آنے لگی۔ اور جب اخلاص اور للّٰہیت ختم ہوگئی تو اللہ کی رحمتیں جو مسلم پرسنل لاء بورڈ کے پیدائش کے پہلے دن سے اس پر سایہ فگن تھیں رخصت ہوگئیں، خدا کی رحمتوں کے رخصت ہو جانے کے بعد مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ممبران آپسی چپقلش کا شکار ہوگئے۔ ملک کی سیاسی جماعتوں کو اس بات کا احساس تھا کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ مسلمانوں کا متحد پلیٹ فارم ہے اور اس کا وجود کسی بھی وقت ان کے وجود کیلئے چیلنج بن سکتا ہے۔ خود مسلمانوں کی بعض سیاسی اور نیم سیاسی جماعتیں اس کو ترچھی نظروں سے دیکھا کرتی تھیں کہ یہ ان کے ناجائز خواہشوں کا ملیا میٹ کرنے کی صلاحیت اور طاقت رکھتا تھا۔ چنانچہ جب ملت کے کچھ جیالے بابری مسجد کو فروخت کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے اس وقت مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ایک پھسپھسے سے بیان نے ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑا دیئے تھے۔ اس لئے کچھ لوگ عرصۂ دراز سے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا بٹوارہ کرنے کی کوشش میں مبتلا تھے لیکن ہمیشہ کی طرح باہر کی کوئی سازش کامیاب نہ ہو سکی اور اندر ہی کے اختلافات نے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اتحاد کے پرخچے اڑا دیئے۔ اندرونی اختلافات کا لاوا ایک دن پھوٹ گیا۔ اور اتحاد کی عمارت کسی بوسیدہ مکان کی طرح چیڑ میٹر ہو کر رہ گئی۔ دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور، جمعیۃ العلماء کی تقسیم باہر کی کوششوں کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ اندر والوں کی سازشوں اور مختلف بولیوں ہی کی وجہ سے یہ ادارے تقسیم کا شکار ہوگئے تھے۔ یہ سب ادارے مفادات کی خاطر کئی کئی حصوں میں بٹ گئے اور ہر شخص نے اپنی دکان الگ کھول لی۔ لے دیکے مسلم پرسنل لاء بورڈ بچا ہوا تھا جس میں نام چارے کا اتحاد نظر آتا تھا اس کی مجلسوں میں مختلف خیالات رکھنے والے لوگ سر جوڑ کر بیٹھ جاتے تھے اس نام چارے کے اتحاد کو بھی کسی کی نظر لگ گئی اور یہ بھی مفادات کی آگ سے جھلس کر رہ گیا۔ مسلمانوں کو اس بٹوارے سے یقیناً دکھ ہوگا۔ علماء کے درمیان وہ آنکھ مچولی جو صرف دولت اور سیاسی عزت کے حصول کے لئے کھیلی جا رہی ہے یقیناً باعث افسوس ہے۔ یہ مفادات علماء کی رہی سہی وقعت کو ختم کر دیں گے۔ اگر علماء نے اپنے وقار و عظمت کی گرتی ہوئی دیواروں کو نہیں روکا تو ایک دن ان کے وقار و عظمت کی دیواریں بالکل ہی کھوکھلی ہو کر گر جائیں گی اور علماء کی عزت و رفعت کا قصر شاہی منہدم ہو کر رہ جائے گا اور اس گری ہوئی عمارت کا ملبہ ملت اسلامیہ کے راستوں میں مزید رکاوٹیں پیدا کرنے کا باعث بنے گا۔ اللہ اپنا فضل فرمائے اور علماء وقت کو اپنے مفادات کی بھول بھلیوں سے نکل آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رزق حلال وقبولیت دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور وہ صرف پاکیزہ مال ہی قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔ اے پیغمبرو، پاکیزہ روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو اور مومنین کو خطاب کرتے ہوئے اس نے کہا اے اہل ایمان جو پاک اور حلال چیزیں ہم نے تم کو بخشی ہیں وہ کھاؤ، پھر آپؐ نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو لمبی مسافت طے کر کے مقدس مقام پر آتا ہے غبار سے اٹا ہوا ہے گرد آلود ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے اے میرے رب (اور دعا مانگتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے۔ اس کا پانی حرام ہے۔ اس کا لباس حرام ہے اور حرام پر ہی وہ پلا ہے تو ایسے شخص کی دعا کیوں قبول ہو سکتی ہے۔ اس حدیث میں پہلی بات یہ کہی گئی کہ خدا صرف وہ ہی صدقہ قبول کرتا ہے جو پاک وجائز کمائی کا ہو۔ حرام مال اس کی راہ میں خرچ کیا جائے تو وہ قبول نہیں کرتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

اقوال زریں

● دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ (حدیث)

● جو مسکین کی فریاد سن کر کان بند کر لیتا ہے وہ خود بھی فریاد کرے تو اس کی فریاد نہ سنی جائے گی۔ (حضرت سلمانؓ)

● کفار سے جہاد کرنا جہاد اصغر ہے اور اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا جہاد اکبر ہے۔ (قول)

● بُروں کی ہم نشینی سے تنہائی بدرجہا بہتر ہے اور تنہائی سے نیکوں کی صحبت بہتر ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

● تعجب ہے اس پر جو موت کو برحق مانتا ہے اور پھر بھی ہنستا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

● گناہوں پر نادم ہونا انہیں مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا انہیں مٹا دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

● عبادت توبہ کے بغیر درست نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

سنہری باتیں

● جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو دوست سے بھی پوشیدہ رکھو ہو سکتا ہے کبھی وہ تمہارا دشمن ہو جائے۔

● جہاں تک ہو سکے بُرے لوگوں سے دور رہو تاکہ تمہارا دل سلامت اور نفس پاکیزہ رہے۔

● اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام باقی رہے تو اولاد کو اچھا اخلاق سکھاؤ

● جو شخص طاقت کے دنوں میں نیکی نہیں کرتا ضعف کے دنوں میں سختی اٹھاتا ہے۔

● یہ ضروری نہیں جو کوئی خوبصورت ہو نیک سیرت بھی ہوگا، کام کی چیز اندر ہوتی ہے باہر نہیں۔

سنہری کرنیں

● قدرت کے آگے آنسوؤں کا ڈھیر لگا دو، نجانے اسے کونسا آنسو پسند آجائے۔

● اہم ہونا خوبصورت ہے خوبصورت ہونا اہم نہیں۔

● دنیا میں تین چیزوں کا کوئی معاوضہ نہیں دے سکتا۔ ممتا، محبت اور کسی استاد کی دی گئی تعلیم۔

احساسات

● بہت سارے سوالات سے نکل کر انسان جب ایک سوال میں داخل ہوتا ہے تو اس کا سفر واضح ہو جاتا ہے۔

● بعض اوقات سچ کا بیان بے ربط ہونے کی وجہ سے بے معنیٰ ہو کر اپنا اصل مفہوم بھی کھو دیتا ہے۔

● زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے امیدیں وابستہ کر کے خریدتا ہے۔

● اپنی زندگی کا اصول بنا لیجئے کہ کسی سے بھی برا کرنے میں بھی آپ پہل نہیں کریں گے یقین جانئے آپ ہمیشہ سرخرو رہیں گے۔

زاویۂ نگاہ

● متکبر چھوٹا مگر عاجز عظیم انسان ہوتا ہے۔

● میرے اساتذہ کرام میرے روحانی باپ ہیں۔

● سب سے بڑی غلطی اپنی غلطیوں سے بے خبر ہونا ہے۔

● جاہل کی پہچان یہ ہے کہ وہ تنگ نظر اور متعصب ہوتا ہے۔

● دوسروں کی اصلاح کرنے سے پہلے مجھے خود اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔

● مثبت سوچ زندگی کو پُر سکون بناتی ہے۔

● ہر شخص کے سامنے اپنے دکھوں کا رونا مت روئیے۔

● مقبولیت حاصل کرنے کا سب سے آسان طریقہ اچھا اخلاق ہے۔

● فرقہ پرستی اسلامی اتحاد کی ضد ہے۔

● بہادر وہ ہے جو اپنی خواہشات پر قابو پائے۔

● زندگی کی اس دوڑ میں کسی کا انتظار مت کرنا ورنہ پیچھے سے آنے والے آگے بڑھنے کی جستجو میں روند ڈالیں گے۔

مشعلِ راہ

● عقل سے کائنات کو تو مسخر کر سکتے ہو لیکن مکان کی تسخیر کے لئے عشق درکار ہے۔

● دماغ کی ایک خرابی کے بغیر نہ تو کوئی شاعر بن سکتا ہے اور نہ ہی شاعری سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔

● انسان تو پاگل ہے۔ ایک پتہ یا چیونٹی تو بنا نہیں سکتا مگر بیسیوں خدا ضرور بنا لیتا ہے۔

● طنز وہ آئینہ ہے جس میں دیکھنے والا باقی سب دیکھتا ہے سوائے اپنے۔

● ملنے کے دو ہی معیار ہیں یا تو خیالات ملتے ہیں یا پھر خون۔

● آواز ختم ہو جاتی ہے لیکن اثر دیر تک قائم رہتا ہے۔

● صبر ایک ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔

باتوں سے خوشبو آئے

● کسی پتھر سے محبت نہ کرو، یہ نہ ہو کہ اس کے موم ہونے تک تم خود پتھر کے ہو جاؤ۔

● مطلبی لوگوں سے اس طرح دور رہو جس طرح آگ، پانی سے کیونکہ ان دونوں چیزوں کا مذاق اچھا نہیں۔

● اچھے دوست کی دوستی ایک چھت کی مانند ہے جو آپ کو دھوپ اور بارش سے بچاتی ہے۔

● دشمنوں کی تنقید کا چراغ لے کر منزل کا راستہ تلاش کرو۔

خیالات کی مہک

● جو چیز جلد حاصل ہو جاتی ہے وہ زیادہ دیر تک نہیں رہتی۔

● زندگی میں ہر خواہش پوری نہیں ہوتی مگر بعض خوشیاں بغیر خواہش کے بھی مل جاتی ہیں۔

● انسان اپنے احساسات کو کسی نہ کسی کے نام کرنا چاہتا ہے تو کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اپنے ہر احساس کو اللہ کے نام کر دیں، آپ کو درجہ بندی بھی نہیں کرنا پڑے گی۔

قیمتی موتی

● تحریک ایک خاموش آواز اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

● خود اعتمادی سب سے بڑا راز ہے۔

● زبان کی حفاظت دولت سے زیادہ مشکل ہے۔

● ٹھنڈی ہواؤں کا کوئی مسکن، گھر یا دیس نہیں ہوتا۔

● اولاد کی تعلیم صدقہ اور خیرات سے بہتر ہے۔

اچھی باتیں

● کسی کی ایک مسکراہٹ کی خاطر تمہاری جان بھی چلی جائے تو اس کی پرواہ نہ کرو۔

● انسان پھول کی مانند ہے جسے ہر کوئی توڑ لیتا ہے۔

● آنکھیں بغیر کاجل کے بھی خوبصورت ہوتی ہیں اگر ان میں شرم وحیا ہو۔ ● دکھی لوگوں کی دعائیں لو ان کی آہیں نہ لو۔

یاد رکھنے کی باتیں

● زندگی کے اس موڑ پر بہت سے لمحات ایسے ہیں جو بھلانے سے بھی نہیں بھولتے اگر بھولنے کی کوشش بھی کریں گے تو وہ آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔

● اگر بغیر سوچے کوئی قدم آگے بڑھایا جائے تو ہر قدم پہ خوف اور لغزش طاری رہتی ہے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● عالمی بیداری کی تکلیفوں کا سب سے اچھا علاج نیند ہے۔
(سیوارڈ)

● جو جتنی زیادہ قسمیں کھائے اس کی بات کا یقین کبھی مت کرو۔

● نیند کی اپنی دنیا ہوتی ہے یہ "احساس" اور عدم احساس کے درمیان پُر اسرار پردہ ہے۔ (بائرن)

● اگر مجھے ہر رات آٹھ گھنٹے کی نیند نہیں ملتی تو میں خاکروب کی بالٹی سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا۔ (نیوٹن)

اقوالِ زرّیں

● کھانے پینے کا بہتر وقت صاحب توفیق لوگوں کے لئے وہ ہے جب انہیں بھوک لگے اور جنہیں توفیق نہ ہو انہیں جس وقت مل جائے۔
(امام شافعیؒ)

● جس کام میں نفسیاتی غرض آجائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔
(داتا گنج بخش)

● جو دوست کو دکھ کر دکھی نہیں ہوتے ان پر بڑی آفت آتی ہے۔
(بھگوت گیتا)

● صرف وجدان ہی تمام اوامر ونواہی کا سرچشمہ نہیں، جب تک اس میں روح کی چاشنی شامل نہ ہو۔ (ابن جوزیؒ)

● عمل کے بغیر اصول ذہنی عیاشی ہے اور اصول کے بغیر عمل اندھے کی ٹٹول ہے۔ (جواہر لال نہرو)

دین کا ستون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی اس نے دین کے ستون ہی کو گرا دیا۔ اور ستون پہ

ساری عمارت کا دارومدار ہوتا ہے اگر ستون کمزور ہوگا تو عمارت بھی کمزور ہوگی اور اگر ستون گر جائے گا تو عمارت بھی گر جائے گی۔

موت

لمحہ لمحہ ادھورا خواب
لمحہ لمحہ بکھرتا رہا میری شخصیت کا شیرازہ
لمحہ لمحہ جھلستی رہی میری روح
لمحہ لمحہ بڑھتی رہی گھٹن فضاؤں میں
رفتہ رفتہ مٹ گیا میرا وجود صفحۂ ہستی سے!
جب کہ!
میں نے دیکھے تھے خواب چاند ستاروں کے
بلندیوں کو چھونا ہے
ظلمت کے اندھیرے کو مٹانا ہے
اپنی شخصیت کے سورج سے کچھ ایسا کرنا ہے
کچھ ویسا کرنا ہے
اپنے عزم کی مضبوطی سے
لیکن یہ کیا؟!!
مٹی ہوگیا سب کچھ!!

سنہرے حروف

● حضرت علیؓ کا فرمان ہے۔ شریف کی پہچان یہ ہے کہ جب کوئی سختی کرتا ہے تو وہ بھی سختی سے پیش آتا ہے اور جب کوئی نرمی کرے تو یہ بھی نرم ہوجاتا ہے لیکن کمینہ انسان جب کوئی نرمی کرے تو سخت ہوجاتا ہے اور جب کوئی سختی کرے تو ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

منتخب اشعار

سب سے دل مل جائے یہ ممکن نہیں
ہاتھ تو سب سے ملاتے جایئے

●

ہر چیز فاصلے پہ نظر آتی ہے مجھے
اک شخص زندگی میں ہوا مجھ سے دور کیا

●

اب کے بارش میں بھی زردی نہ گئی چہرے کی
ایسے موسم میں تو جنگل بھی ہرا ہوتا ہے

●

سب ہماری خیر خواہی کے علمبردار تھے
سب کے دامن پر ہمارے خون کی چھینٹیں ملیں

●

چند لمحوں کا تلاطم اور صدیوں کا سکوت
پٹ گیا سارا سمندر اس قدر لاشیں ملیں

تلاش

اکبر بال کنوا رہا تھا، اچانک حجام قینچی کے بجائے مقناطیس اس کے بالوں میں پھیرنے لگا۔ اکبر نے حیران ہوکر پوچھا۔ یہ تم کیا کر رہے ہو؟
حجام بولا۔ خاموش رہو میری قینچی تمہارے بالوں میں گم ہوگئی ہے۔

مچھلی کے شوقیہ شکاری نے اتوار کی صبح دریا میں ڈور ڈالتے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا۔
"میں کوئی کام ٹاس کئے بغیر نہیں کرتا اس لئے کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ آج صبح بھی ٹاس کر کے میں نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ مجھے شکار کو جانا چاہئے یا چرچ؟"
"اور تم جیت گئے ہوگے؟" دوست نے حیرت سے پوچھا۔
"بڑا سخت مرحلہ تھا مجھے چھ مرتبہ سکہ اچھالنا پڑا پھر کہیں جاکر شکار کے حق میں فیصلہ ہوا۔"

استاد طالب علموں کو ابتدائی طبی امداد (فرسٹ ایڈ) پر ایک لمبا چوڑا لیکچر دے کر کہنے لگے۔

"فرض کرو کہ میں اسکول آرہا ہوں، باہر کوئی شخص مجھے مکا مار کر گرادے، میرا سر کسی چیز سے ٹکرائے اور میں وہیں گر جاؤں، تو تم کیا کروگے؟"

سب لڑکے خاموش رہے لیکن کلاس کے ایک کونے سے مدھم سی آواز آئی۔

"جناب ہم چھٹی کریں گے۔"

چور چوری کر کے جب روانہ ہونے لگا تو ایک بچے نے جو جاگ رہا تھا کہا، تم میرا بستہ بھی لے کر جاؤ، ورنہ میں اپنے پاپا کو اٹھادوں گا۔

● میں نے ایک لیڈر کو سچے وعدے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(ایک اطلاع)

تو پھر سمجھ لیجئے کہ قیامت بہت قریب آچکی ہے کیونکہ قیامت کی نشانیوں میں سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ لیڈر سچ بولنے لگیں گے۔

● مسلم پرسنل لاء بورڈ کا موڈل نکاح نامہ منظور ہوگیا۔ (ایک خبر)

اب دنیا بھر کے شوہر ہوشیار ہوجائیں۔ بہت من مانیاں انہوں نے کرلیں۔ اب عورتیں قانون کے دائروں میں مردوں کے کان مروڑیں گی۔

● پولیس والوں سے بدگمانی۔ (ایک خبر)

حالانکہ وہ فرشتوں کی جماعت ہے۔

● ایک چور نے چوری کا اقبال کرلیا۔ (ایک خبر)

لیکن آئندہ چوری نہ کرنے کا عہد نہیں کیا۔

حضرت علیؓ کے اقوال

● اسلام سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں۔
● تقویٰ سے قیمتی کوئی دولت نہیں۔
● ہر چیز کا ایک انجام ہے۔
● ہر زندگی کے لئے موت ہے۔
● لالچ باعث ذلت ہے۔
● زنا باعث فقر ومحتاجگی ہے۔
● صبر فقر وفاقہ کے لئے ڈھال ہے۔
● لالچ فقر وفاقہ کی علامت ہے۔
● کمزور کا ظلم بدترین ظلم ہے۔
● چپ رہنے میں ندامت سے سلامتی ہے۔
● حسد وکینہ ذہن کے لئے مصیبت ہے۔
● افضل ترین زہد اخفائے زہد ہے۔
● عفت وپاکدامنی غریبی کے لئے زینت ہے۔
● مومن جس کو ناپسند کرتا ہے اس پر ظلم نہیں کرتا۔
● بہت سی امیدیں محرومی پر جاکر ختم ہوتی ہیں۔
● جسے اپنے غصے پر قابو نہیں اس کی عقل مکمل نہیں۔
● عقل مند وہی ہے جو اپنے تجربات سے نصیحت حاصل کرتا ہے

ازدواجیات

● شادیاں کار کی طرح ہوتی ہیں۔ ایک سال تک ٹھیک ٹھاک چلتی ہیں پھر شور کرنے لگتی ہیں۔

● ہر شخص کی زندگی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اس کی بیوی کے علم میں ہوتا ہے اور دوسرا وہ جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ اس کی بیوی کے علم میں نہیں ہے۔

● بیویاں اپنے شوہر کی شراب کی بوتل کتنا ہی چھپا کر کیوں نہ رکھیں شوہر اسے اپنی پانچویں حس کی مدد سے تلاش کر لیتے ہیں۔

● شادی اس لئے ضروری ہوتی ہے کہ مرد ہر چیز کا الزام حکومت کو نہ دے سکیں۔

نوشتۂ دیوار
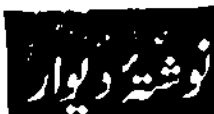
● عقل مند آدمی ہر چیز کی امید خدا کے بعد اپنی ذات سے وابستہ کرتا ہے اور بے وقوف آدمی ہر چیز کی امید خدا سے پہلے دوسروں سے کرتا ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

چاند کی سالانہ گردش ایک بار پھر اپنا دورہ تمام کر چکی۔ اسلامی جنتری میں "قربانی" کا مبارک مہینہ اور مبارک دن گزر چکا۔ اور "شہادت" کا مبارک مہینہ اور مبارک دن آپہنچا۔ عید قرباں کا مہینہ اگر اس لئے تھا کہ آپ اپنا سب کچھ حق کی راہ میں لٹادیں، تو محرم کا مہینہ یہ پیام لاتا ہے کہ آپ خود اپنے کو شہادت کے لئے پیش کردیں۔ پچھلا مہینہ "آپ سے" مانگ رہا تھا اگلا مہینہ "آپ کو" مانگ رہا ہے۔ دنیا کی ایک نہایت زبردست، متمدن و ظالم حکومت کی کشتی حیات اسی مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو دریائے نیل میں غرق ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام کی مظلوم قوم کو رب موسیٰ وہارونؑ نے اسی مبارک تاریخ کو آزادی دلائی اور اللہ کے کلیمؑ نے اس "یوم آزادی" کی مستقل یادگار روزۂ عاشورہ کی شکل میں قائم کردی۔ دنیا کے سب سے بڑے ہادی، سب سے بڑے معلم اور سب سے بڑے آزادی دلانے والے نے اس پاک دن کی پاک یادگار کو یہی نہیں کہ جائز رکھا ہو، بلکہ خود بھی پابندی کے ساتھ روزہ رکھا اور اپنی امت کو بھی اس کی تاکید فرمائی۔

ہجرت نبویؐ کے نصف صدی بعد تاریخ نے پھر اپنے تئیں دہرایا۔ اسی مہینہ کی اسی تاریخ کو، سرزمین کربلا پر حق و باطل، ملوکیت و حیوانیت، آزادی و ملکوتیت کے درمیان ایک بار پھر معرکہ آرائی ہوئی۔ ایک طرف دولت تھی۔ حکومت تھی، سلطنت تھی، مادی قوت تھی، شاہی خزانہ تھا شاہی فوج تھی، ہزارہا سپاہیوں کا لشکر جرار تھا، قوت کا نشہ تھا، حکومت قائم کرانے کی دھن تھی، دوسری طرف غربت تھی، مسکینیت تھی، فقر و فاقہ تھا، ادائے فرض کا احساس تھا، حق پرستی کے جوش سے بھرے ہوئے چند دل تھے، دلوں کے اندر حق کی راہ میں مٹنے اور مٹ جانے کا بیتاب کردینے والا دلولہ تھا۔ باطل کے آگے نہ جھکنے والی چند گردنیں تھیں۔ لاشیں تڑپیں اور جس خون کا ایک ایک قطرہ پروردگار عالم کی نظر میں، دونوں جہانوں کے موجودات سے زیادہ قدر و قیمت رکھتا تھا اس کی ندیاں بہیں! اللہ کے کلیمؑ کی امت نے سب کچھ جھیل کر عاشورۂ محرم کو اپنی آزادی حاصل کی تھی۔ اللہ کے حبیبؐ کے نواسہؓ نے خود اپنی جان نذر کرکے ابدی آزادی و سرمدی مسرت حاصل کرلی۔

موسیٰ کلیمؑ نے مع اپنی ساری امت کے وطن سے بے وطن ہو کر عاشورۂ محرم کا استقبال کیا تھا۔ سرور عالم ﷺ روزہ عبادت کے ساتھ اس تقریب کو مناتے تھے۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے عزیزوں اور فرزندوں کے ساتھ خود اپنی جان نذر کرکے اس روز سعید کی پیشوائی کی۔ اب ارشاد ہو کہ آپ کس طریقہ پر اس تاریخ کی پیشوائی کے لئے آمادہ ہیں؟ آپ آزادی کی خاطر جلاوطنی کے لئے تیار ہیں؟ آپ طاعت و عبادت، روزہ و ریاضت کے خوگر ہیں؟ آپ فاسق حکومت کے ظلم و جبر کا مقابلہ اپنے گوشت اور پوست سے کرنے کی ہمت رکھتے ہیں؟ اگر خدانخواستہ یہ کچھ نہیں، تو یہ محرم کس کا ہے؟ بانس کی تیلیوں پر خوشنما کاغذ منڈھنا، ان کاغذی عمارتوں پر تیل بھی جلانا، ڈھول تاشہ بجانا، کیا یہی سامان، عاشورہ محرم کے استقبال و مدارات کا ہے؟ یہ آپکے دل کا گھڑا ہوا محرم آخر کس کا ہے؟ کیا ابراہیم خلیلؑ کا؟ کیا موسیٰ کلیمؑ کا؟ کیا خاتم النبیینؐ کا؟ کیا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ کا؟ کیا حسنؓ و حسینؓ زین العابدینؒ و جعفر صادقؒ کا؟ کیا ابوحنیفہؒ و شافعیؒ مالکؒ و احمدؒ کا؟ کیا حسن بصریؒ، و جنیدؒ شیخ جیلانیؒ، اجمیریؒ کا؟ آخر قرآن و حدیث، فقہ و تصوف، شریعت و طریقت، کہیں سے بھی آپکو اس کی سند جواز ملتی ہے، کہ تاریخ اسلام کی اتنی اہم تاریخ کو آپ اس بے دردی کے ساتھ اپنی خواہش کے پورا کرنے میں صرف کردیں؟

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

(قسط نمبر ۷۷)

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ جاثیہ

سورۂ جاثیہ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے پینتالیس ویں سورۃ ہے۔ ● اگر کوئی شخص ان آیتوں کو لکھ کر اور نقش بنا کر زچہ کے پاس رکھے یا اس کے گلے میں ڈال دے تو وہ عورت اور اس کا بچہ جنات کے اثرات سے پوری طرح محفوظ رہے۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥وَيۡلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ٥يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ٥وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡـئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰۤـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ٥مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مَّا كَسَبُوۡا شَيۡـئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ٥

(آیت نمبر: ۷ تا ۱۰)

● دریا میں سوار ہو کر سلامتی سے کنارے تک پہنچنے کے لئے بھی سواری میں سوار ہونے کے بعد (یعنی جہاز وغیرہ میں) حادثات سے محفوظ رہنے کے لئے ان آیات کو صرف ایک بار پڑھیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥اَللّٰهُ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَـكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِىَ الۡفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ٥وَسَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ٥ (آیت: ۱۲ تا ۱۳) ● اگر کسی مکان میں آسیب کا اثر ہو یا کسی شخص پر آسیب آ کر ستاتا ہو تو ان آیات کو زعفران سے لکھ کر مریض کے سرہانے رکھ دیں۔ یا مکان کی دیوار پر چسپاں کر دیں۔ نہایت مجرب ہے۔ آیات یہ ہیں۔ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدۡعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ٥هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَـقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ٥ (آیت نمبر: ۲۸، ۲۹)

● جو بخار چوتھے دن آتا ہو اس بخار سے نجات پانے کے لئے گڑ میں چار دانے سرخ مرچ کے رکھ کر سات مرتبہ ان آیتوں کو پڑھ کر دم کر کے مریض کو کھلائیں اور اس عمل کو لگاتار تین روز تک کریں۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ٥وَلَهُ الۡكِبۡرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۖ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ٥ (آیت نمبر: ۳۶، ۳۷)

● ان ہی مذکورہ آیتوں کو سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینا ۱۴ دن تک مفید ہے۔ ان لوگوں کے لئے جن کے زخم مندمل نہ ہوتے ہوں۔

● اکابرین ان ہی مذکورہ آیات کے ذریعہ تسخیر خلائق کے عمل کیا کرتے تھے اور عزت و وقار کی دولت اپنے دامن میں سمیٹتے تھے۔

طریقۂ عمل یہ ہے کہ ۱۳ دن تک ایک لاکھ ۲۱ ہزار مرتبہ ان آیات کو پڑھیں لیکن ترک حیوانات کے ساتھ۔ ترک حیوانات میں جانوروں سے متعلق اشیاء کو چھوڑ دینا چاہئے اسکے علاوہ لہسن، کچی پیاز، بیڑی سگریٹ، حقہ اور تمام بدبودار چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر اس عمل میں پرہیز نہیں کریں گے تو کامیابی نہیں ملے گی۔ اس عمل کو ایک سال میں دو بار کر لیں۔ ایک مرتبہ کرنے کے بعد چھ ماہ کے بعد پھر کریں۔ عروج ماہ میں کریں اور اس جمعرات سے شروع کریں جس میں چاند عقرب میں نہ ہو۔

● اگر لوگ کسی کی بدگوئی میں مبتلا ہوں اور وہ ان حرکتوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو سورۂ جاثیہ کو نو دن تک روزانہ تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ لوگ اس کی بدگوئی اور اس کی غیبتوں سے باز آجائیں گے۔ ● سورۂ جاثیہ کا نقش آسیب کو رفع کرنے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے اسکو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۵۳۸	۳۷۵۴۲	۳۷۵۴۵	۳۷۵۳۰
۳۷۵۴۴	۳۷۵۳۱	۳۷۵۳۷	۳۷۵۴۳
۳۷۵۳۲	۳۷۵۴۷	۳۷۵۴۰	۳۷۵۳۶
۳۷۵۴۱	۳۷۵۳۵	۳۷۵۳۳	۳۷۵۴۶

(باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۸۵

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

الوارث

حق تعالیٰ کا ۹۸ واں صفاتی نام الوارث ہے۔ یعنی وہ ذات گرامی جو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں کی وارث اور مالک ہے۔ اور ظاہر ہے ایسی ذات خداوند قدوس کے ماسوا کوئی اور نہیں ہو سکتی۔

اس نام سے متصف ہونے کی شکل یہ ہے کہ انسان ابدی زندگی حاصل کرنے میں اور ابدی زندگی کی ابدی خوشیاں تلاش کرنے میں جو صرف اعمال حسنہ کے ذریعہ ممکن ہے لگا رہے۔

یہ اسم جمالی ہے۔ اور اس کے اعداد ۷۰۷ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ اس اسم الٰہی کو سو مرتبہ پڑھے گا وہ رنج وبختی سے محفوظ رہے گا۔ اور جب بھی مرے گا اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

● اگر کوئی بیمار انسان روزانہ صبح شام سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا تو اس کو بیماری سے نجات ملے گی۔

● اگر کوئی کمزور انسان ہر نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھنے کا معمول بنائے گا تو اس کی کمزوری رفع ہوگی۔

● اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد "یاوارث" ۷۰۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کو دنیا کی بے شمار نعمتیں حاصل ہوں۔ اتنی نعمتیں کہ جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

● اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو اور طبی طور پر بھی وہ مایوس ہو چکا ہو تو اس کو چاہئے کہ لگاتار ۴۰ روزے رکھے۔ اور روزانہ افطار سے پہلے ایک ہزار مرتبہ "یاوارث" پڑھا کرے۔ انشاء اللہ اس کے اولاد ہو جائے گی۔ یہ عمل میاں بیوی میں سے کوئی بھی کر سکتا ہے۔

● ہر قمری مہینے کی شروع کی تاریخوں میں اگر ۴۱ ہزار مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد کر لیا جائے تو اس سے عمر بڑھتی ہے اور حادثات سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کے نرینہ اولاد نہ ہوتی ہو تو روزانہ عشاء کی نماز کے بعد یہ وظیفہ سو مرتبہ پڑھے۔ یَاوَارِثُ رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًاوَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْن۔

● اگر کوئی شخص وراثت کا مقدمہ یا خاندان میں لڑائی لڑ رہا ہو اور اس کے دوسرے رشتے دار اس کو اس کے جائز حق سے محروم کرنا چاہتے ہوں تو اس کو ۴۱ دن تک بعد نماز عشاء ۲۸۲۸ مرتبہ "یاوارث" پڑھنا چاہئے اور روزانہ وظیفہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا حق ملنے کی دعا کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ اپنا حق وصول ہونے میں کامیابی ملے گی اور رشتے داروں کے دل نرم پڑ جائیں گے۔

● جو شخص رات کو سونے سے پہلے اس اسم الٰہی کو سو مرتبہ پڑھے گا اس کے مال واولاد کی حفاظت رہے گی۔

● اگر کوئی شخص مالی مشکلات کا شکار ہو یا مقروض ہو اور قرض کی ادائیگی کی کوئی سبیل نہ ہو یا اگر کوئی شخص کاروباری طور پر لین دین میں دشواریوں میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے ۴۱ روز تک عشاء کی نماز کے بعد گیارہ

سو گیارہ مرتبہ "یاوارث" پڑھے۔ انشاء اللہ مالی مشکلات سے نجات ملے گی قرض ادا ہوگا اور کاروباری الجھنیں دور ہوں گی۔

● جو شخص اس اسم الٰہی کا عامل بننا چاہے اس کو چاہئے روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ اس اسم کا ورد بہ نیت زکوٰۃ ۴۰ روز تک کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد اس اسم الٰہی کے تمام عملیات میں بھرپور کامیابی ملے گی۔ اور ہر نقش اللہ کے فضل و کرم سے مؤثر بنے گا۔

"یاوارث" کے نقوش زندگی کو رنج و غم سے نجات دلا کر خوشیوں اور کامرانیوں سے وابستہ کرنے میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ نیز اس اسم الٰہی کے نقوش سے انسان کے دل میں ابدی زندگی کا احساس جاگتا ہے اور وہ اس فانی دنیا سے اپنے دل کو لگانے کی غلطی نہیں کرتا بلکہ اسے ابدی زندگی کی تیاریوں کی فکر ہوتی ہے اس طرح اس اسم الٰہی کے نقوش کی برکت سے انسان کو اعمال حسنہ اور عبادات کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش، یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۶	۱۷۹	۱۸۳	۱۶۹
۱۸۲	۱۷۰	۱۷۵	۱۸۰
۱۷۱	۱۸۵	۱۷۷	۱۷۴
۱۷۸	۱۷۳	۱۷۲	۱۸۴

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۷	۲۳۱	۲۳۹
۲۳۸	۲۳۶	۲۳۳
۲۳۲	۲۴۰	۲۳۵

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۷	۱۷۵	۱۸۳
۱۸۴	۱۷۴	۱۸۰	۱۶۹
۱۷۸	۱۷۱	۱۸۲	۱۷۶
۱۷۳	۱۸۵	۱۷۰	۱۷۹

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۲	۲۳۸	۲۳۷
۲۴۰	۲۳۶	۲۳۱
۲۳۵	۲۳۳	۲۳۹

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۳	۱۶۹	۱۷۶	۱۷۹
۱۷۵	۱۸۰	۱۸۲	۱۷۰
۱۷۷	۱۷۴	۱۷۱	۱۸۵
۱۷۲	۱۸۴	۱۷۸	۱۷۳

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۷	۲۳۸	۲۳۲
۲۳۱	۲۳۶	۲۴۰
۲۳۹	۲۳۳	۲۳۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۸	۱۷۳	۱۷۲	۱۸۴
۱۷۱	۱۸۵	۱۷۷	۱۷۴
۱۷۲	۱۷۰	۱۷۵	۱۸۰
۱۷۶	۱۷۹	۱۸۳	۱۶۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۵	۲۴۰	۲۳۲
۲۳۳	۲۳۶	۲۳۸
۲۳۹	۲۳۱	۲۳۷

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ستر مرتبہ "یاوارث" پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت میں کئی گنا اضافہ ہوجائے۔

عامل کو چاہئے کہ نقش دیتے وقت مریضوں کو اس بات کی تاکید کردے کہ اس نقش کو فیروزی یا نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کرے۔ عورتوں کو اس بات کی تاکید کرے کہ نقش بائیں بازو پر باندھیں یا گلے میں ڈالیں۔ مردوں کو اس بات کی تاکید کرے کہ نقش کو دائیں بازو پر باندھیں یا گلے میں ڈالیں۔ پینے کے لئے سہ نقش دیئے جائیں۔ ایک نقش کا پانی دن میں تین بار پینے کی تاکید کی جائے۔ (باقی آئندہ)

اسماءِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

بقلم مولانا **حسن الھاشمی** صاحب مدظلہ العالی

حق تعالیٰ کے سو نام پورے ہونیکے بعد ماہنامہ طلسماتی دنیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی افادیت واہمیت پر روشنی ڈالے گا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی خداوند قدوس کی ذات گرامی کے بعد سب سے زیادہ عظمت ورفعت والی ذات ہے اور جو بھی انسان سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے ان کی سنتوں پر چلتا ہے وہ رحمت خداوندی کا حقدار بنتا ہے کیونکہ خود رب العٰلمین نے اپنے آخری کلام میں یہ بات ارشاد فرمادی ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے میری رحمت کو اپنے اوپر واجب کرلیا۔

خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کرتے ہیں، ان سے والہانہ عقیدت بھی رکھتے ہیں اور ان کے طور طریقوں پر چل کر اپنے مومن ہونے کا ثبوت بھی فراہم کرتے ہیں۔

طلسماتی دنیا محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک نام پر مفصل روشنی ڈال کر ایک ایک اسم گرامی کی افادیت کو اُجاگر کرے گا۔ انتظار فرمائیں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

جنات کی پیدا کردہ مشکلات

سوال از: سید عارف احمد ــــــــــ حیدرآباد۔

میرا نام سید عارف احمد، عمر ۳۱ سال، والدہ حبیب النساء، والد کا نام سید عزیز احمد۔

میری پہلی شادی ۱۹۹۴ء میں عائشہ صدیقہ سے ہوئی۔ شادی کے بعد بیوی کی طبیعت خراب ہوئی۔ کچھ اثرات ہوئے، بہت جگہ علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا پھر ایک ہندو عورت سے علاج کروایا اس کے بعد ٹھیک ہوگئے، اسکے بعد ایک لڑکا ہوا (سید عمر احمد۔ ۸/اگست ۱۹۹۶ء) (میرے ریشم کا کاروبار تھا) بعد میں ہمارے گھر میں بورنگ کھدوائے جس میں سے سفید رنگ کے پتھر نکلے جیسے سنگ مرمر کے ہوں۔ پھر بورنگ فیل ہوگئی۔ دو تین جگہ وہیں کھدوایا مگر جو بورنگ کھودنے کے راڈ تھے وہ تک واپس نہیں آئے۔ اس کے بعد چند دن بعد میری بیوی کی طبیعت بہت خراب ہوگئی جو حاملہ تھی بہت خون نکلنا شروع ہوگیا پورا گھر جہاں جہاں سے گزرے خون سے بھر گیا تھا۔ دواخانہ لے کر گئے بچہ اور زچہ دونوں کے بچنے کی ۱۰ فیصد بھی امید نہیں تھی اور بیوی کے مطابق یہ آٹھواں مہینہ تھا مگر اللہ کی مرضی سے دونوں بچ گئے اس میں تقریباً لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ دوسرا لڑکا ہوا (syedzohaib ahmed ۱۳/مئی ۱۹۹۸ء) اس کے بعد خواب میں مجھے ایسا محسوس ہوا کوئی مجھے کھینچ کرلے جارہا ہے۔ بڑی مشکل سے کچھ قرآنی آیات جو نیند میں ہی پڑھنے پر چھوٹ گیا۔ لیکن جب نیند سے اٹھا تو میرا ہاتھ بہت درد کررہا تھا۔ بعد میں جمعہ کے دن گھر میں معمولی سی بات پر بیوی سے جھگڑا ہوا اور میں گھر سے چلا گیا چونکہ والد صاحب گھر پر تھے ان کو نماز لے جانے کے۔لئے واپس گھر آیا۔ میری بیوی میرے سامنے پانی نہانے کے لئے میرے سامنے کمرے میں چلی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد باہر سے ان کے ماموں کا فون آیا۔ میری بیوی کو بلاؤ بول کر، ہم سبھی لوگ پکاررہے تھے مگر وہ سن نہیں رہی تھی تو ہم لوگوں نے کمرے کا دروازہ ڈھکیل کر اندر گئے تو وہ اپنی اوڑھنی سے پنکھے سے لٹک گئی جلدی جلدی اُتار کر دواخانہ لے گئے اور شام تک ان کا انتقال ہوگیا۔ میری بیوی میری والدہ کی خالہ زاد بہن کی بیٹی تھی۔ ہم لوگ انہیں کے گھر پر رہتے تھے بعد میں پولیس ناکہ ہوا۔ میری ساس پولیس میں میرے خلاف کوئی مقدمہ نہیں درج کروایا۔ ورنہ اور بھی مصیبت اٹھانا پڑتا۔ خیر اس کے بعد ہم لوگ میں اور میری بہن اور بہنوئی (جو میرے خالہ زاد ماموں بھی ہیں اور میری بیوی کے سگے ماموں بھی) اور نانی ساس ساتھ رہنے لگے مگر میری ساس مجھ سے سخت نفرت کرنے لگیں اور ان کی دلی خواہش تھی اور ہے کہ میں پوری طرح برباد ہوکر رستے پر آجاتا۔ کچھ دنوں بعد ہمارے گھر کے پاس ایک بچہ ہے جو حافظ قرآن ہے۔ اس کے پاس جنات آتے ہیں ایسا میری نانی ساس اور سبھی لوگ کہتے ہیں اس نے بتایا تمہاری بیوی کا حادثہ نہیں تھا بلکہ جنات جو بہت غصہ میں تھے بورنگ کھودنے کی وجہ سے جس سے ان کی مسجد کا گنبد ٹوٹ گیا اس کی سزا کے طور پر یہ حادثہ ہوا۔ (اللہ بہتر جانتا ہے) تو میں نے کہا جس کا گھر تھا جو بورنگ کروائے ان کو نقصان پہنچانا تھا ہمارا

اس میں کیا قصور تو وہ لوگ بولے گھر میں تم لوگ رہتے ہو۔ وہ لوگ نہیں جنکا گھر ہے۔ اس لئے تم لوگوں کو نقصان پہنچایا گیا اس سے پہلے بھی تمہاری بیوی مرتے مرتے بچی تھی خیر بعد میں ان لوگوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اب وہ تم کو ایک سونے کا ہار دینا چاہتے ہیں میں نے انکار کردیا۔ یہ بات بھی ختم ہوگئی ہم لوگ وہ گھر چھوڑ کر کرائے کے مکان میں رہنے لگے اس میں، میں بہن بہنوئی (جو پہلے باہر رہتے تھے، اب یہیں ہے) نانی ساس میرے والد ساتھ میں رہنے لگے۔ میرا کاروبار الحمدللہ اللہ نے کافی برکت دی۔ پورے گھر کے زیادہ تر اخراجات میں ہی برداشت کرتا تھا والد صاحب کے اصرار پر میں نے دوسری شادی کرلی (ممتاز پروین) جو ایک بیوہ تھی میں نے سوچا چلو ہم دونوں کو اللہ نے ایک ہی درد دیا شاید اب ایک دوسرے کا سہارا بن سکیں۔ شادی کے چند دنوں کے بعد ہی والد صاحب کی طبیعت بہت خراب ہونے لگی انہیں یرقان ہوگیا تھا۔ میرے والد صاحب ایک اچھے حکیم تھے ان کی دوا پر بغیر پرہیز یرقان اچھا ہوجاتا تھا مگر اب ان پر وہی دوا اثر نہیں کررہی تھی۔ (والد صاحب اور میرا چھوٹا بھائی یعنی حافظ صاحب جن کے پاس جنات آتے رہتے تھے گھر کے بھی لوگ مجھ سے اصرار کرتے رہتے تھے کہ وہ ہار میں لے لوں) والد صاحب کو زبردستی دواخانہ لے کر گیا تو ڈاکٹرس بولے پتے میں پتھری آنے کی وجہ سے یرقان ہوگیا۔ آپریشن کرواکر نکال دیں گے، آپریشن ہوگیا، مگر آپریشن کے بعد بولے گردے خراب ہوگئے، پھر بعد میں بولے کینسر ہوگیا، حیدرآباد کے بڑے ہاسپٹل میں علاج کروایا مگر چند دن میں انتقال ہوگیا۔ پھر کچھ مہینوں بعد میرے چھوٹے بھائی جو بی اے فائنل میں تھے اس پر کچھ اثرات ہوگئے۔ عجیب عجیب باتیں کرنے لگے کئی کئی رات سو نہیں پائے۔ اب ان کو لے کر یہ عامل سے وہ عامل پھرتا رہا۔ دواخانہ میں بھی شریک کروایا، ہزاروں روپے خرچ کرنے کے بعد ان کی طبیعت سنبھل گئی گھر کے سبھی افراد بچے کی شادی کردو بول کر شادی طے کردیئے۔ شادی کو صرف دس دن باقی ہے پھر طبیعت خراب ہوگئی، بچی والے آکے رشتہ توڑ دیئے، شادی کے لئے کچھ پیسے لئے تھے جو پوری طرح سے خرچ ہوگئے تھے۔

جواب دینا ہے۔

بھائی صاحب اب بالکل ٹھیک ہے بغیر کسی علاج کے۔ اس پوری داستان میں زندہ تو رہ گیا لیکن ہر قسم کا نقصان صرف مجھے برداشت کرنا پڑرہا ہے۔ اس سارے چکر میں میرا کاروبار پیسہ پوری طرح ختم ہوگئے۔ بہن بہنوئی اور ان کے بچوں وغیرہ کا خرچ اٹھاتے ہوئے قرض بھی ہوگیا

اب جب میرے پاس کچھ نہیں رہا بہن بہنوئی اور نانی ساس جو کل تک ساتھ تھے آج گھر سے نکال دیئے۔ کیونکہ نہ گھر کا کرایہ دے سکتا ہوں میں نہ گھر کا خرچ اٹھا سکتا ہوں۔ میری پہلی ساس کی جو دلی خواہش تھی میں رستے پہ آجانا، سو آگیا۔ آج تک جو ایک دوست کی دکان پر کام کررہا تھا وہ بھی بند ہوگئی۔ نہ اب رہنے کو گھر ہے اور نہ ضروریات زندگی کے لئے سامان۔ ان سب باتوں سے صرف مجھے نقصان پہنچانا ظاہر ہوتا ہے۔

میرے پاس کام کی مشین ہے کاروبار کے دوسرے سامان ہیں مگر مال لانے کے لئے پیسے نہیں رہے کاروبار شروع کروں تو اللہ کے فضل سے پہلے جیسے دن آسکتے ہیں مگر کہیں سے کوئی ذریعہ نہیں اللہ نے جب مجھے دیا تو مجھ سے جو ہوسکتا تھا اپنوں کی، دوسروں کی سب کی مدد کی، مگر اب میرا کوئی ذریعہ نہیں قرض دار بھی شکایت کرنے لگے جو واجب ہے۔ مگر میں کیا کروں کاروبار کروں گا تو قرض لوٹا سکوں گا۔ جن کا ساتھ دیا تھا سب اپنی جگہ بہت اچھے ہیں میں ہی سب کرتے کرتے پوری طرح برباد ہوگیا اوپر سے ذلت الگ سے ملی۔ بھائی کو نہیں کرسکتا تو بھائی نفرت کرتا۔ پہلے جیسے حالات نہیں بیوی ناراض۔ اب ہر کوئی نفرت اور ذلت کی نظر سے دیکھتا ہے اور راستے چلتے غیر ضروری لوگوں سے جھگڑے ہوجاتے ہیں وجہ کچھ نہیں مگر ہورہے ہیں۔ اب یا تو لڑوان سے یا سامنے والے کی چار باتیں سن لینا پڑتا ہے اور یہ اتفاق ایک بار نہیں کئی بار ہونے سے ذہن میں آیا۔ میں آپ ہی کے ادارے کے مولانا جمال الرحمن صاحب کے پاس گیا وہ مجھے پڑھنے کے لئے ایک تسبیح بسم اللہ الوسیع جل جلالہ اور اس کے بعد تین بار قرض اور روزی کے لئے دعا دیئے، پڑھنے کیلئے اور میں اس کے ساتھ گیارہ سو مرتبہ یالطیف یا ودود اول و آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ مگر ابھی تک کچھ راستہ نہیں بن رہا ہے۔ اگر آپ اللہ کی مرضی اور حکم سے میری اس مشکلات کو ختم کرنے کیلئے میری مدد فرمائیں تو میں صرف دعا دے سکتا ہوں اس کا اجر آپ کو اللہ دے گا۔

یہ معاملات کیا ہیں اور کیوں ہوئے اگر بتانے کی زحمت فرمائیں تو مہربانی ہوگی۔

میرے اس خط کو تار سمجھ کر جلد از جلد جواب عنایت فرمائیں، کیونکہ میرے لئے ایک ایک دن بہت بھاری ہوتا جارہا ہے اس لئے دوبار آپ سے فون پر بات کی تھی۔ اس خط کا جواب دے کر آپ مجھ پر بڑا احسان فرمایئے۔

جواب

بلاشبہ آپ جنات کی کارروائیوں سے متاثر ہیں۔ بالکل شروع میں اگر آپ روحانی علاج کی طرف توجہ دیتے تو اتنے نقصانات سے دوچار ہونا نہیں پڑتا جتنے نقصانات سے آپ اب تک دوچار ہوئے ہیں۔ جنات بھی اللہ کی پیدا کردہ ایک مخلوق ہے اور ان کی اپنی ایک دنیا ہے یہ بھی ہم انسانوں کی طرح اچھے بُرے ہوتے ہیں ان میں بھی کچھ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کی بھلائی کیلئے خود کو وقف کردیتے ہیں اور اللہ کے بندوں کی مشکلات دور کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں اور ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بُرے اور خراب ذہنیت کے انسانوں کی طرح دوسروں کو پریشان کرتے ہیں، درپے آزار رہتے ہیں اور دوسروں کو جلا کر اور رُلا کر خوش ہوتے ہیں۔ جنات میں بھی جاہل اور پڑھے لکھے ہوتے ہیں، ان میں بھی کافر اور مسلمان ہوتے ہیں ان میں کی اکثریت تو نافرمان ہی ہے لیکن جنات کی اقلیت دورِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مشرف بہ اسلام ہوگئی تھی۔ قرآن حکیم میں جو سورۂ جن کی شروعات ہوئی ہے وہ درحقیقت ایک جن ہی کا بیان ہے جس نے قرآن سن کر ایمان قبول کرنیکا اپنا ذاتی واقعہ بیان کیاہے۔ چند آیات کے بعد سورۂ جن میں اللہ کا کلام شروع ہوتا ہے۔ اس سے پہلے کی آیات دراصل اسی جن کا بیان ہے جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ایمان قبول کر چکا تھا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جنات میں صاحب ایمان بھی موجود ہیں۔ ان میں سے اللہ سے ڈرنے والے بھی ہیں۔ اور ان میں ایسے بھی ہیں جنہیں نہ شرم ہوتی ہے اور نہ غیرت۔ اسی طرح کے لوگ بُرے انسانوں کی طرح اللہ کی مخلوق کو پریشان کرتے ہیں اور معمولی معمولی غلطیوں کا بڑے سے بڑا انتقام لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسانوں کے اکثر گھر میں جنات بھی اپنا مسکن بنا لیتے ہیں ان میں کے جو جنات شریف اور معتدل مزاج کے ہوتے ہیں تو وہ انسانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ ان کے راستوں کی رکاوٹوں کو ختم کرتے ہیں اور ان میں وہ جنات جن کی طبیعت میں شر ہوتا ہے نہ صرف وہ انسانوں کے لئے مشکلات کھڑی کرتے ہیں بلکہ ہوا بن کر انسانوں کے وجود میں داخل ہوجاتے ہیں اور ان کی زندگیوں کو اجیرن کردیتے ہیں۔

آپ کا وہ مکان جہاں آپ نے بورنگ کرایا تھا وہاں جنات کی آبادی تھی لیکن چونکہ آپ اس سے بے خبر تھے اس لئے بورنگ کھدوانے کی صورت میں جنات کو جو کچھ بھی اذیت پہنچی ہو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن وہ آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوگئے اور پھر طرح طرح سے انہوں نے آپ کو پریشان کرنے کی اسکیمیں مرتب کیں۔

موجودہ زمانے میں جنات کی کارروائیاں حد سے زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ اب تو اکثر گھروں میں ان کی رہائش ہے اور انسانوں کی طرح ان میں کی بھی اکثریت بغض وعناد میں مبتلا ہے۔ یہ بھی اسی طرح خوفِ خدا اور احتسابِ آخرت سے محروم ہیں جس طرح اس دور کا انسان اللہ کے ڈر اور عاقبت کے حساب وکتاب سے لاپرواہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر انسان اثرات جنات میں مبتلا ہیں اور جنات نہ صرف یہ کہ ان کے جسم کو بیکار کردیتے ہیں بلکہ ان کی معیشت پر بھی ظلم وستم ڈھاتے ہیں اور ان کی راہوں میں مختلف انداز سے رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں اور چونکہ وہ نظر نہیں آتے اس لئے ہر طرح کا نقصان پہنچادیتے ہیں۔

حالات وتجربات اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ جنات میں بھی جادوٹونے کا رواج زور پکڑ چکا ہے اور یہ انسانوں کو جادو اور کرنی کرتوت کے ذریعہ بھی پریشان رکھتے ہیں۔ اسی لئے بعض مریضوں کو دونوں طرح کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں جادو کے بھی اور جنات کے بھی۔ آپ کے ساتھ ان جنات نے نہ صرف یہ کہ اپنی قوت کا مظاہرہ کرکے آپکو پریشان کیا بلکہ انہوں نے جادو کا سہارا لے کر بھی اپنی حرکات کو تقویت بخشی اور آپ کے لئے قسم قسم کی پریشانیاں کھڑی کیں۔

جو کچھ تقدیر میں لکھا تھا وہ تو پورا ہوا۔ آئندہ کے لئے چند باتوں پر عمل کرنا آپ کے لئے ضروری ہے تاکہ آپ جنات کی پیدا کردہ اُلجھنوں اور کلفتوں سے نجات حاصل کرسکیں۔

آپ کے لئے اولین ہدایت یہ ہے کہ آپ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی رکھیں اور نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مبین پر سات مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سات مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھیں، ختم سورۃ پر ایک بوتل پانی پر دم کریں اور یہ پانی پانچوں وقت کی نماز کے بعد پیا کریں۔ نماز فجر کے بعد ہی سے اس کی ابتدا کردیں۔ روزانہ اسی طرح بوتل تیار کرکے عشاء کی نماز کے بعد تک اس کا پانی ختم کردیں۔ سورۂ یٰسین کے اول وآخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ ظہر، عصر اور مغرب کی نماز کے بعد "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" ۱۳ مرتبہ پڑھ کر اپنے قلب پر اور اپنے سینے پر دم کرلیا کریں۔ اس عمل کو بھی لگاتار ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔

عشاء کی نماز کے بعد روزانہ چالیس روز تک یہ عمل کریں۔ قبلہ رُو کھڑے ہو جائیں تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لا لا لا پھر اپنی دائیں جانب کو سر کرکے تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لا لا لا ۔ پھر اپنی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لا لا لا ۔ پھر اپنا سر اپنی طرف کرکے تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لا لا لا ۔ پھر اپنی شہادت کی انگلی سے بغیر روشنائی سے یہ کلمات تین مرتبہ لکھیں۔ قوله الحق وله الملك وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔

اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور عمل کے ختم پر بھی گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جس وقت درود شریف پڑھیں اس وقت اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیں۔

مندرجہ ذیل تعویذ لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ چالیس روز کے اندر اندر جنات کی تمام موجودہ اور سابقہ کارروائیوں کے اثرات سے نجات ملے گی۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ گھر میں چالیس دن تک سورۂ بقرہ اور سورۂ مزمل کی بھی تلاوت کرادیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور مفید اثرات بہت جلد ظاہر ہو کر آپ کو سکون و عافیت پہنچانے کا ذریعہ بنیں گے۔

ان تمام اعمال کو کامل یقین کے ساتھ کریں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ کے کلام سے زیادہ اس دنیا میں کوئی بھی چیز اور کوئی بھی دوا یا عمل مؤثر نہیں ہے۔

مسلمانوں کی ذہنیت یہ بنتی جارہی ہے کہ سفلی عمل جلدی اثر کرتا ہے یہ ذہنیت شیطنت کی غمازی کرتی ہے اور شیطانی مزاج رکھنے والے عاملین اس ذہنیت اور اس گندی سوچ و فکر کو بڑھاوا دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن سلیم الفطرت مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس طرح کی سوچ و فکر سے خود بھی بچیں اور اللہ کے بندوں کو بھی بچائیں۔ یقین کریں کہ اللہ کے کلام سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ شیطانی کلمات سے نہیں ہوسکتا اور سفلی عمل شیطانی کلمات ہی کا دوسرا نام ہے۔ جب آپ اپنے رب پر اور اس کے کلام پر بھروسہ کرتے ہوئے ان وظائف و اعمال کی پابندی کریں گے تو انشاء اللہ بہت جلد آپ کو ان مشکلات سے اور ان آفات سے نجات مل جائے گی جس کا آپ شکار ہیں اور جو آپ پر کسی عمل کے ذریعہ مسلط کردی گئی ہیں۔ چو نقش آپ کو اپنے گلے میں ڈالنا ہے وہ یہ ہے۔

مر	مر	مر	مر	مر
مر	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲
مر	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲
مر	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲
مر	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲	۲۰۲
مر	مر	مر	مر	مر

اس نقش کو باوضو اتوار، منگل یا جمعرات کے دن پہلی ساعت میں لکھیں۔ کالی روشنائی سے سفید کاغذ پر لکھیں۔ اور موم جامہ کرنے کے بعد کالے رنگ کے کپڑے میں اس کو پیک کریں۔ اس کو گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ ہر طرح کے اثرات سے نجات ملے گی۔

زندگی کی آزمائشیں

سوال از: سید منصور پاشا قادری ———— بیدر۔

میں طلسماتی دنیا کا چار سال سے مسلسل مطالعہ کررہا ہوں ماشاء اللہ ہر مہینہ رسالہ خوب سے خوب تر معلومات فراہم کررہا ہے اللہ رب العزت اسے اور خوب ترقی دے۔

میں جب بھی طلسماتی دنیا رسالہ پڑھتا ہوں تو مجھے نیند آجاتی ہے کیا بات ہے؟ مولانا بات دراصل یہ ہے کہ میں اس سے پہلے کچھ خط ارسال کرچکا ہوں لیکن افسوس کہ مجھے جواب نہیں ملا۔ پھر امید کرکے یہ خط جوابی لفافہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں کہ شاید جواب مل جائے۔ اور میری تمام پریشانیاں ختم ہوجائیں۔

مولانا میں دس سال سے بہت پریشان حالات سے گزر رہا ہوں، یوں سمجھئے کہ ہم سے پہلے ہماری پریشانی پہلے پہنچ جاتی ہے۔ میرا کوئی بھی اچھا کام ہوتے ہوتے ناکام ہوجاتا ہے اور مایوسی مل جاتی ہے۔ میں ایک

دو عاملوں سے رابطہ بھی قائم کیا اور ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل بھی کیا لیکن کوئی فرق نہیں ہوا۔ آخر کس چیز کی نحوست ہے جو ہمیں پریشان کررہی ہے، ہمیں اس دلدل سے نجات دلانے کا کوئی ذریعہ بتایئے جس سے ہمیں تمام پریشانیوں سے چھٹکارا مل جائے۔ انسان کے سامنے کبھی کبھی مصیبتیں پیدا ہوجاتی ہیں کہ وہ بہت زیادہ پریشان ہوجاتا ہے۔ دراصل میرے ساتھ بھی کچھ ایسے ہی پریشانیاں ہیں۔ مجھے ماجرا کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔

ہم چار بہن اور دو بہنیں سب شادی شدہ ہیں اور مجھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں میری فیملی میں سات ممبرس ہیں اور میں قرض اور گھریلو زندگی اور کاروبار میں ترقی نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں مجھے سوچ وفکر کھائے جارہی ہے اور میرا کاروبار پرنٹنگ پریس کا ہے میں مفلسی میں زندگی گزار رہا ہوں کوئی ایسا عمل یا کوئی وظیفہ بتائیں تاکہ ان پریشانیوں سے چھٹکارا مل سکے۔ اور میرے رزق میں اور مال ودولت میں ترقی ہوجائے۔

میرے نام کے کتنے اعداد ہیں، میرا برج اور ستارہ کونسا ہے، ستارے کے حساب سے میرا کونسا عدد ہے، کونسا دن، مہینہ، سال، تاریخ، رنگ، اور لکی نمبر اور کونسی تاریخیں اہم ہیں اور کونسا نگینہ اور کونسا وظیفہ تسبیح پڑھنا اور کن نام والے عدد سے دوستی کرنا اور مجھے کونسا کاروبار کرنا، کونسے مبارک ہیں اور کونسے نامناسب ہیں۔

جواب

آپ کی پریشانیوں کی وجہ خارجی معلوم ہوتی ہیں یعنی کہ آپ کرنی کرتوت کا شکار ہیں۔ کسی نے آپ کی بندش کی ہے جس کی وجہ سے آپ کے تمام کاموں میں رکاوٹیں پڑتی ہیں اور کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔ اگرچہ آپ نے روحانی علاج بھی کرایا ہے لیکن ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا علاج صحیح طریقے سے نہیں ہوا۔ یا پھر آپ نے پابندی کے ساتھ اور دلچسپی کے ساتھ علاج نہیں کرایا۔ ورنہ حالات اتنے مایوس کن نہ ہوتے جتنے ہیں۔ بندشیں کتنی بھی سخت کیوں نہ ہوں روحانی علاج کے ذریعہ ان کا تدارک ہوجاتا ہے اور تدارک کیوں نہ ہو، اس دنیا کے بنانے والے نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے اور ہر مشکل کا کوئی نہ کوئی حل نکالا ہے لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ طے ہے کہ اگر علاج کرنے والا صحیح نہ ہو یا وہ صحیح طریقے سے علاج نہ کررہا ہو یا مریض خود علاج میں پابندی نہ کرپارہا ہو تو پھر علاج سے فائدہ خاطر خواہ نہیں ہوتا۔ اور یہ بات بھی بے شک مسلم ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ دوا کام کرتی ہے اور نہ تعویذ۔ لیکن ہم جانتے ہیں اور مانتے بھی ہیں کہ ہمارا رب غفور رحیم ہے وہ ہماری خطاؤں کو درگزر کرکے ہمیشہ ہم پر رحم کرتا ہے۔ اس نے پریشانیوں سے نجات پانے کے جو طریقے پیدا کئے ہیں وہ یقیناً امراض اور اثرات سے زیادہ مؤثر ہیں اور ان کے استعمال سے الجھنوں اور کلفتوں سے نجات مل جاتی ہے اس پر یقین رکھتے ہوئے ایک بار آپ ہمارے بتائے ہوئے روحانی فارمولوں پر عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ کو ان مسائل ومصائب سے چھٹکارا مل جائے گا جن میں آپ مبتلا ہیں۔

آپ روزانہ بعد نماز فجر تین مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور بعد نماز عشاء "سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" چودہ سو مرتبہ پڑھیں آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جمعہ کے دن سورۂ کہف (سپارہ ۱۵ ۱۶) کی تلاوت کریں اور سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ ان مختصر اعمال کی پابندی سے آپ کو ارضی وسماوی آفتوں سے نجات ملے گی اور آپ آہستہ آہستہ معاشی طور پر مضبوط ہوجائیں گے۔

آپ کا مفرد عدد ایک ہے۔ مرکب عدد ۱۹ ہے اور انیس کا عدد بہت ہی مبارک عدد ہے۔ آپ کا لکی عدد ۹ ہے۔ آپ کے لئے ہر انگریزی مہینے کی ایک، ۱۰، ۱۹، اور ۲۸ تاریخیں مبارک ہیں اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ آپکے لئے ۱۳، ۱۵، ۲۲ تاریخیں ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوں گی۔ ان تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں۔

آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے آپ کے لئے منگل کا دن اہمیت رکھتا ہے۔ دسمبر اور جنوری کے مہینے میں بطور خاص اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ آپ زندگی میں کسی بھی وقت امراض قلب، اختلاج قلب، خرابیٔ خون اور بلڈ پریشر کا شکار ہوسکتے ہیں۔

آپ حد درجہ دوسروں پر اعتماد کرتے ہیں اور ہر کس وناکس پر بھروسہ کرلینا آپکی فطرت ہے لیکن یہ فطرت آپ کے لئے اکثر نقصان دہ ثابت ہوگی۔ آپ کے لئے وہ افراد ہمیشہ مفید ثابت ہوں گے جن کا مفرد عدد ایک، ۴، یا ۹ ہو۔ جن حضرات کا یا جن اشیاء کا عدد ۶ یا ۷ ہو وہ آپ کے لئے مشکلات کھڑی کرسکتے ہیں۔

آپ کو پکھراج، ہیرا اور سچا موتی اللہ کے فضل وکرم سے راس آئیں گے اور سبز اور انگوری رنگ آپ کے لئے خوش بختی کا باعث ہوگا۔

آپ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد "یَا مُجِیْبُ" ۵۵ مرتبہ پڑھا کریں یہی آپ کا اسم اعظم ہے۔ ہر سال ۹ کلو گوشت کی بوٹیاں بنا کر کسی ایسے دریا میں ڈال دیں جہاں مچھلیاں ہوں۔ یہ آپ کا مخصوص صدقہ ہے اور یہ صدقہ اگر ہر سال آپ ۲۸ ر اکتوبر، یکم نومبر، ۱۰ ر نومبر یا ۱۹ ر نومبر کو ادا کریں تو آپ کیلئے بہتر ہوگا۔

آپ کو طلسماتی دنیا پڑھتے ہوئے نیند آجاتی ہے دراصل یہ رسالہ آپ کیلئے روحانی طور پر سکون کا باعث بنتا ہے اس کے مطالعہ سے آپ کی روح کو قرار ملتا ہے اسی لئے آپ مطالعہ کے دوران سونے لگتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے کہ طلسماتی دنیا اس کے بندوں کے لئے مفید بھی ثابت ہو رہا ہے اور سکون بخش بھی۔

پریشانی کا سبب کیا ہے

سوال از: انوار الحق ———— بارہ بنکی۔

میں طلسماتی دنیا کا دو سال سے قاری ہوں جس کی وجہ سے ہماری دینی معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔ اللہ سے میں دعا گو ہوں کہ اللہ اس رسالہ کو ایک تحریک کی شکل میں عام کردے۔

میری پریشانی یہ ہے کہ میری شادی ۱۹۹۳ء۔۴۔۲۷ ر اپریل دن منگل کو ہوئی اور جب سے شادی ہوئی ایک کے بعد ایک پریشانی بڑھتی چلی گئی اور میں اپنے ہر کاروبار میں فیل ہوتا گیا یہاں تک کہ کچھ کام مجھ سے حیثیت کے معاملے میں ایسا غلط ہوا کہ میں لوگوں کے بیچ ذلیل وخوار بھی ہوا۔ جب کہ ایک پیسہ کی کوئی کمائی میں نے نہیں کی اور اچانک میرے والد صاحب کا ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا شادی کے آٹھ ماہ کے بعد ہی۔ اس کے بعد میری بیوی کو جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ صرف چند منٹ دنیا میں سانس لیا اور ختم ہوگیا۔ دوسرا بچہ پھر اکتوبر ۱۹۹۵ء میں پیدا ہوا اور چھ ماہ بعد اس کو دورا پڑنے لگا، بہت علاج کیا، دوا، دعا تب جا کے اب ٹھیک ہے اور تیسرا لڑکا سب کچھ صحیح سلامت، مگر اس کے دونوں ہاتھ میں دونوں پیر میں ۶×۶ انگلی ہے کیا وجہ ہے۔ میرا ارادہ ان انگلیوں کو آپریشن کرا کر نکال دینے کا ہے، صرف آپ کا مشورہ درکار ہے۔؟

اور میں کوئی بھی کاروبار کرتا ہوں تو اب اس میں صرف خرچ پورا ہونا مشکل ہوتا ہے۔ طبیعت بھی خراب رہتی ہے، کبھی سر درد، کبھی پیر درد، کبھی پیٹ درد، کبھی بخار، کبھی دھات کی شکایت ہوجاتی ہے۔ جسم کا کوئی بھی حصہ کبھی بھی تکلیف دیتا، دوا لو تو ٹھیک پھر نقصان، نہ دل نہ دماغ کام کرتا ہے۔

بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ شادی کی تاریخ اپنی تاریخ پیدائش کے اعتبار سے غلط ہوتی ہے اگر اس غلط تاریخ میں شادی ہوجائے تو زندگی کے بہت سے معاملات میں یہ منفی اثر ڈالتی ہے اور معاشی حالات میں بھی ابتری پیدا کرتی ہے۔ اس لئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ شادی کی تاریخ سوچ سمجھ کر طے کرنی چاہئے۔

اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ آپ کی زوجہ مسان میں مبتلا ہو جو عورتیں مسان میں مبتلا ہوتی ہیں ان کی اولاد اکثر مر جاتی ہے یا حمل ضائع ہوجاتا ہے۔ بعض عورتوں کو صرف لڑکوں کا مسان ہوتا ہے، ان کے صرف لڑکے نہیں جیتے لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ اور بعض عورتوں کو لڑکیوں کا مسان ہوتا ہے ان عورتوں کی لڑکیاں ختم ہوجاتی ہیں یا پھر حمل ضائع ہوجاتا ہے اور بعض عورتوں کو دونوں کا مسان ہوتا ہے ان کے لڑکا ہو یا لڑکی بالعموم گزر جاتی ہے۔

بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ اگر اس طرح کی عورتوں کا علاج نہ بھی کریں تو ساتواں بچہ ٹھیک پیدا ہوتا ہے اور تندرستی کے ساتھ زندہ رہتا ہے آپ کو اپنی اہلیہ کا روحانی چیک اپ کرانا چاہئے۔ کسی اچھے عامل سے رابطہ کریں اور اس کا دوران حمل باقاعدہ علاج کرائیں۔

جن بچوں کی چھ چھ انگلیاں ہیں انہیں اسی حال میں رہنے دیں۔ چھ انگلیاں کیا کہتی ہیں لیکن اگر ڈاکٹروں کا کہنا یہ ہے کہ کسی تکلیف کے بغیر آپریشن کے ذریعہ انہیں کاٹا جاسکتا ہے تو پھر ان کو کٹوانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اپنے حالات کی درستگی پیدا کرنے کیلئے روزانہ "یَا سَلَامُ یَا مُغْنِیُ یَا بَاسِطُ" تین سو مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے بہت سی پریشانیوں سے نجات ملے گی اور حالات میں خوشگواری آئے گی تاہم اپنی زوجہ کا علاج ضرور کرالیں اور آپ بھی کسی اچھے تجربہ کار عامل سے خود بھی مل لیں۔ جس طرح دوائیں اور ٹانک انسان کے جسم کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح روحانی علاج بھی انسان کی صحت اور کاروبار کیلئے نفع بخش بنتا ہے۔ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا اور اپنی بیوی کا روحانی علاج کرائیں، یہ ہمارا مشورہ ہے آگے آپ کی مرضی۔

یہ خلاف احتیاط ہے

سوال از: عبدالمجید۔ سورت ــــــــــ (گجرات)

عرصۂ دراز سے آنجناب کی طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا ہوں۔ بہر حال یہ رسالہ بہت عمدہ اور دل کو چھو لینے والی کتاب ہے۔ مگر روحانی ڈاک والا کالم بہت پسند آیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی خدمت گزار بنائے اور جناب والا کی عمر دراز کرے۔ لہٰذا جناب والا کے رہنمائی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے مخلوق کی پریشانیوں کا حل نکالتے ہیں۔

بہر کیف میری بھی پریشانی کچھ ایسی ہے جو اس خط کے ذریعہ عرض حال بیان۔

تقریباً بیس سال سے بہت پریشان حال ہوں ایسے میں ایک کمپنی میں ٹھیکیدار ہوں اور آج آپ کی دعاؤں سے کاروبار اچھے ہیں مگر میرے دل ودماغ پر الجھنیں بنی رہتی ہیں اور اپنے کام کو انجام ٹھیک سے نہیں دے پارہا ہوں۔ آج سے تقریباً ۲۰۰۱ء میں، میں نے ایک شخص کے اوپر کچھ اثرات تھے لیکن مجھے اس بات کا علم بالکل نہیں تھا کہ اس شخص پر جن کے اثرات ہیں۔ بہر حال میں نے کچھ منتر پڑھ کر جھاڑنا چاہا اچانک وہاں اندھیرا سا ہونے لگا میرا پورا جسم سہم گیا اور میں بالکل خوف زدہ ہوگیا اس وقت میری بیوی حمل سے تھی جن نے تو اس وقت اقرار کیا میں جاتا ہوں لیکن مجھے اسی دن سے کچھ عجیب وغریب سا خوف ہونے لگا۔ بہر حال میری بیوی کے پیٹ میں جو حمل تھا وہ لڑکا تھا لیکن پیدائش سے قبل ہی بچہ ماں کے پیٹ میں ہی مرا ہوا آپریشن سے ہوا۔ لیکن ایک دفعہ میری بیوی کچھوچھا شریف گئے تھے تو معلوم ہوا کہ وہ بچہ جن نے ماردیا اور ابھی بھی آپ کے گھرانے پر بہت نقصان ہونے کا امید ہے۔ ایسے میرے جسم میں بھی کندھے پر درد اور بھاری پن سا رہتا ہے، ایک اور لڑکا ہے جس کا نام شاہ فیصل رکھا تھا مگر نام پر کچھ پریشانی رہتی ہے۔

بہر حال میرا نام عبدالمجید ہے، ماں کا نام امام بانی ہے، اور والد محترم کا نام محمد حضرت ہے اور بی بی کا نام راجیہ سلطانہ ہے۔

جواب

کسی بھی سحر زدہ یا آسیب زدہ انسان پر یوں پڑھ کر دم کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔ الا یہ کہ پڑھنے والا اور دم کرنے والا عملیات کی لائن سے واقف ہو۔ اگر وہ اس لائن کی حقیقتوں سے واقف نہیں ہے تو پھر اس کو خود ہی محتاط رہنا چاہئے۔ کیونکہ تجربات یہ بتاتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر جنات کے اثرات ہوں اور اس کے اوپر کسی ایسے شخص نے دم کردیا ہے جو عامل نہیں ہے تو جنات کے اثرات دم کرنے والے پر بھی چڑھ سکتے ہیں۔

اگر کوئی شخص جسمانی مرض میں مبتلا ہو مثلاً کسی کے سر میں درد ہو یا کسی کے پیٹ میں درد ہو یا کسی کو بخار ہو یا کسی کو چکر آرہے ہوں وغیرہ تو اس پر قرآن حکیم کی کوئی بھی سورت پڑھ کر دم کردینا یا اسماء حسنیٰ میں سے کوئی بھی اسم الٰہی پڑھ کر دم کردینا غلط نہیں ہے۔ اس میں فائدہ ہو یا نہ ہو لیکن نقصان کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی شخص پر جن کا اثر ہو یا کوئی سفلی سحر میں مبتلا ہو یا کسی اور طرح کے اثرات کا شکار ہو تو اس پر دم کرنے کے نتیجے میں کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ اثرات اپنے اوپر بھی منتقل ہوسکتے ہیں۔ یا پھر مریض کے مرض میں اور بھی اضافہ بھی ہوسکتا ہے۔ اس لئے احتیاط کا تقاضہ ہے کہ دم کرتے وقت اندازہ کرلینا چاہئے کہ مریض کس طرح کے مرض میں مبتلا ہے۔

آپ نے چونکہ ایک جن زدہ انسان پر پڑھ کر دم کیا تھا اس لئے وہ اثرات کسی نہ کسی درجے میں آپ کی طرف منتقل ہوگئے۔ اور آپ کیلئے خواہ مخواہ مشکلات کھڑی ہوگئیں۔ اب آپ ایسا کریں کہ ایک بوتل پانی پر سورۂ فاتحہ اور چاروں قل چالیس چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور سات دن تک اس کا پانی خود بھی پئیں اور اپنے بچوں کو بھی پلائیں۔ انشاء اللہ آپ کو اثرات سے نجات مل جائے گی۔ اس طرح چھ بوتلیں تیار کرکے چھ ہفتوں تک یعنی ۴۲ دن تک صبح شام پئیں۔ انشاء اللہ آپ اثرات سے چھٹکارا پالیں گے اور آپ کے بچے بھی شفایاب ہوں گے۔ آئندہ کے لئے کسی پر دم کرنے سے پہلے غور کرلیا کریں۔ اگر آپ کسی لائن سے واقف نہ ہوں تو اس لائن کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کرنے میں آپ ہمیشہ عافیت محسوس کریں گے اور اگر نہ جانتے ہوئے بھی محض دنیا کو راضی رکھنے کیلئے آپ خود کو پیش کردیں گے تو آپ کسی بھی خطرناک صورت حال سے دوچار ہوسکتے ہیں۔

قیدی کی رہائی کے لئے

سوال از: (نام پوشیدہ)

میرا ایک دوست اس وقت جیل میں ہے اور یقیناً وہ بے قصور ہے۔ کچھ لوگوں کی سازش کی وجہ سے گرفتار ہوا ہے۔ اس کے گھر والے ضمانت کی کوشش کررہے ہیں لیکن اس کی ضمانت نہیں ہورہی ہے۔ آپ ایسا کوئی

عمل بتادیں جس کی وجہ سے اس کی ضمانت ہوجائے اور اسے قید سے رہائی مل جائے۔ اس کے والدین اور بہن بھائی بہت پریشان ہیں اس کے والد ضعیف بھی ہیں اور بیمار بھی۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ کوئی ایسا عمل تجویز کریں گے جس کی برکت سے میرا دوست رہا ہوجائے گا۔

جواب

آپ کسی بھی جمعرات کو وضو کرکے صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے کے درمیان قبرستان جائیں اور جو بھی قبر ٹوٹی ہوئی سی ہو اس کی مٹی اٹھالیں اور مٹی اٹھاتے وقت زبان سے یہ کلمات ادا کریں۔

از تو ایں خاک امانت می برم چوں حاجت من برآید
امانت تو بہ تو سپردم وبرشیرینی بروح تو ختم کنم

اسکے بعد کسی مسجد میں آکر دو نفلیں پڑھ کر اس صاحب قبر کو ایصال ثواب کرے اور وہ مٹی قیدی کی کمر میں باندھ دے۔ انشاء اللہ اس کے بعد عدالت میں جو پیشی پڑے گی اس میں اس کی رہائی کا فیصلہ ہوجائے گا۔ رہائی کے بعد اس مٹی کو واپس اسی قبر پر لے جاکر ڈال دیں۔ اور تھوڑی سی شیرینی کم سن بچوں میں تقسیم کرکے اس کا ثواب اس صاحب قبر کو پہنچادیں بزرگوں سے ملا ہوا یہ عمل قیدی کی رہائی کے لئے ہمیشہ ہی اللہ کے فضل سے مفید ثابت ہوا ہے آپ بھی تجربہ کریں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

دعا کیسے قبول ہوتی ہے

سوال از: عزیز احمد ______ ورانسی۔

دعا کرنا اور اللہ سے مانگنا ایک سلطان کے لئے ضروری ہے۔ یہ تو سبھی جانتے ہیں اور طلسماتی دنیا پڑھ کر دعاؤں پر ہمارا اور ہمارے سبھی دوستوں کا یقین پہلے سے زیادہ ہوگیا ہے لیکن ہم دعا کا کوئی ایسا طریقہ جاننا چاہتے ہیں کہ جس سے دعا قبول ہوجائے کیا دعاؤں کے قبولیت کے اوقات بھی ہوتے ہیں کہ ان اوقات میں دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

اس بارے میں روشنی طلسماتی دنیا کے کسی شمارے میں ڈالیں۔ تاکہ ہمارے ساتھ ساتھ اوروں کا بھی بھلا ہوجائے۔

بزرگوں سے دعاؤں کی قبولیت کے مختلف اوقات منقول ہیں ان اوقات میں دعا کرنے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ جب دونوں وقت ملتے ہیں اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ باران رحمت کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ کسی بھی نیک کام کے بعد جو خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے کیا گیا ہو دعا قبول ہوتی ہے۔ مثلاً نماز کے بعد روزہ افطار کے وقت حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اسی طرح کسی انسان کی خدمت کے بعد جو صرف اللہ کی رضا کے لئے کی گئی ہو۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ رات کے آخری حصے میں بھی دعا قبول ہوتی ہے اور جمعہ کے دن جب امام دو خطبوں کے درمیان بیٹھتا ہے وہ بھی دعا کی قبولیت کا وقت ہے وغیرہ۔

بعض مقامات پر بھی دعا قبول ہوتی ہے جیسے میدان عرفات میں، مقام ابراہیم کے پاس، مروہ وصفا کے درمیان سعی کرتے وقت، روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے، مسجدوں میں نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔

بزرگوں کے مزارات پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ جب کہ ان کا وسیلہ دے کر اللہ ہی سے دعا مانگی جارہی ہو نہ کہ صاحب مزار سے۔ دعا کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بندہ درود شریف پڑھنے کے بعد دعا شروع کرے پہلے اللہ کی تعریف کرے اس کی بڑائی اور اس کے کامل اختیارات کا اعتراف کرے، پھر اپنے گناہوں کا اقرار کرکے اظہار شرمندگی کرے۔ پھر دعا مانگے اور اپنے اوپر رقت طاری کرے۔ رونا نہ بھی آتا ہو تو رونے کی سی کیفیت پیدا کرے۔ دعا سے فارغ ہوکر پھر درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

روحانی ڈاک

کے کالم میں اپنے سوال کا جواب پانے کے لئے اپنا خط صاف صاف اور مختصر لکھیں ورنہ جواب میں دیر لگے گی۔

برج حمل کی برجی علامت مینڈھا ہے۔ اس برج کا حاکم ستارہ مریخ اور عنصر آتشی ہے۔ اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد بالعموم مندرجہ ذیل اوصاف وخصائل کے مالک ہوتے ہیں:

☆ وہ مضبوط قوت ارادی اور پکے ارادوں کے مالک ہوتے ہیں۔

☆ وہ حوصلہ مند، طبعاً جرأت آزمائی کا جذبہ رکھنے والے، صاف گو، پُراعتماد اور بے باک ہوتے ہیں۔

☆ وہ مشکلات کے سامنے فوراً سینہ سپر ہوجاتے ہیں۔

☆ وہ ہمت وحوصلہ کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتے ہیں۔

☆ انہیں اپنا مافی الضمیر اور اپنے نصب العین کا پوری طرح احساس ہوتا ہے۔

☆ وہ اپنے مافی الضمیر اور نصب العین کے بارے میں کچھ کرتے یا کہتے وقت کبھی تذبذب اور بوکھلاہٹ کا شکار نہیں ہوتے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کیا کرنا اور کیا کہنا چاہئے۔

☆ وہ اپنا کام پوری آزادی اور پورے اختیار کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں اور اس میں دوسروں کی مداخلت انہیں ناگوار گزرتی ہے۔

☆ وہ اپنے کام پر کسی تنقید یا اعتراض کو پسند نہیں کرتے۔

☆ انہیں کوئی منطقی استدلال، معقول دلائل اور بحث ومباحثہ سے قائل کرلے تو دوسری بات ہے۔۔۔ نہ مداخلت، اعتراض یا تنقید پر وہ یا تو سارا کام گڑبڑ کردیتے ہیں یا پھر میدان دوسروں کیلئے خالی کردیتے ہیں۔

☆ وہ اولوالعزم ہوتے ہیں اور انہیں آگے بڑھنے کی لگن ہوتی ہے۔

☆ وہ ترقی کرنے کی زبردست خواہش رکھتے ہیں۔

☆ وہ عام جسمانی بیماریوں بلکہ مہلک امراض تک کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور بسا اوقات اپنی مثبت سوچ اور مضبوط قوت ارادی سے ان پر قابو پالیتے ہیں۔

☆ ان کا ہر نیا دن امنگوں اور ولولوں کا دن ہوتا ہے اور وہ ہر روز کوئی نہ کوئی کام نیا کام انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ انہیں اپنے آپ پر اور اپنی صلاحیتوں پر اعتماد ہوتا ہے۔

☆ ان کے اندر مہم جوئی کا جذبہ ہوتا ہے۔

☆ وہ اپنی ذات اور اپنی صلاحیتوں پر اعتماد کے بل بوتے پر اور کامیابی پر پختہ یقین کے باعث کارگاہ حیات میں بڑی کامیابی حاصل کرلیتے ہیں۔

☆ ان کی کامیابیاں بعض اوقات ان کے لئے مصیبت اور پریشانی کا باعث بن جاتی ہیں۔

☆ وہ تعریف اور خوشامد سے بہت زیادہ متاثر ہوجاتے ہیں۔

☆ وہ تعریف اور خوشامد سے متاثر ہوکر اکثر غرور وتکبر میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور یہ غرور وتکبر انہیں صحیح فکر سے محروم کردیتا ہے۔

☆ وہ غرور وتکبر اور ضد کا شکار ہوکر اپنی تباہی کا سامان اپنے ہاتھوں پیدا کرلیتے ہیں۔

☆ وہ ضرورت کے وقت انتہائی صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

☆ وہ اکثر حالت اضطراب میں رہتے ہیں اور بیکار یا خاموش رہنا

پسند نہیں کرتے۔

☆ وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہنے کی کوشش کرتے ہیں

☆ وہ طبعاً مستعد اور چاق و چوبند ہوتے ہیں اس لئے سست اور کاہل لوگوں کو پسند نہیں کرتے۔

☆ وہ اپنی اولاد اور اپنے دیگر فرائض کے معاملے میں بڑے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

☆ وہ دولت کے لالچ میں کام نہیں کرتے اور نہ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلے میں پیسوں یا مالی مفادات کو کوئی اہمیت دیتے ہیں۔

☆ وہ اپنے کام کے سلسلے میں کسی انعام واکرام کے طلب گار نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف اپنے کام کے جائز معاوضے سے غرض رکھتے ہیں۔

☆ وہ بڑے ذہین ہوتے ہیں۔

☆ وہ جس کام میں دلچسپی لیں اسے پورا کرنے کی نئی نئی تدبیریں انہیں بڑی آسانی سے سوجھ جاتی ہیں۔

☆ وہ اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں اور صرف معقول دلائل کو مان کر ہی اپنی بات یا رائے تبدیل کرتے ہیں۔

☆ وہ جذباتی اور کسی قدر جلد باز ہوتے ہیں۔

☆ انہیں احتیاط کی عادت چونکہ کم ہوتی ہے، اسلئے نہ چاہتے ہوئے بھی بعض پریشانیاں اور دشواریاں انکے راستے کا پتھر بن جاتی ہیں۔

☆ وہ انتہا پسند، صاف گو اور بے باک ہوتے ہیں۔

☆ ان کی انتہا پسندانہ صاف گوئی اور بے باکی اکثر دوسروں کو ان کا دشمن بنا دیتی ہے اور ایسے میں ان کے لئے آگے بڑھنا اور دلجمعی سے کام کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

☆ وہ جس سے محبت کرتے ہیں، ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں اور اسے دیوانگی کی حد تک چاہتے ہیں۔

☆ وہ حسن و نغمہ کے دلدادہ اور فن اور فنکاروں سے رغبت اور میل جول رکھنے والے ہوتے ہیں۔

☆ وہ اپنی وفاداریاں جس شخص یا مقصد کے حصول سے وابستہ کردیں تو پھر وہ اس شخص یا اس مقصد کے سرگرم بلکہ سرگرم ترین حامی بن جاتے ہیں۔

☆ وہ کسی شخص یا مقصد کے حصول کی خاطر کوئی بھی ذریعہ اختیار کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

☆ انہیں حکومت واقتدار ملے تو بڑے جابر، ظالم اور سفاک ثابت ہوتے ہیں۔

☆ ان کا انجام بسا اوقات خود ان کیلئے بڑا عبرتناک ہوتا ہے۔

☆ وہ کسی ادارے کے سربراہ ہوں تو اپنے ماتحتوں سے نظم وضبط قائم رکھنے میں بڑے شدید ہوتے ہیں۔

☆ وہ اکثر سیر وسیاحت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

☆ وہ اکثر کھیلوں کے شوقین ہوتے ہیں اور مختلف کھیلوں میں ... کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

☆ وہ زندگی کے ہر شعبے، ہر مقام پر جہاں کہیں بھی ... ہونے اور نمایاں ہو کر رہنے کی خواہش اور کوشش کرتے ہیں۔

☆ وہ پُرامید اور خوش آئند ہوتے ہیں۔

☆ وہ دوسرے لوگوں سے زیادہ سوال جواب نہیں کرتے اور نہ ... سے کسی بات پر الجھتے ہیں۔

☆ وہ اپنی گفتگو کو مختصر رکھتے ہیں اس لئے ان کی باتوں سے ... اکتاتے۔ ☆ وہ تصوراتی ذہن رکھتے ہیں اور اس تصوراتی ذہن کی بدولت وہ بہترین اور ٹھوس منصوبے بناتے ہیں۔

وہ کسی منصوبے پر کام کرتے ہوئے تیزی اور عجلت کا مظاہرہ کرتے ہیں مگر اس حد تک نہیں کہ کام بگڑ جائے۔

☆ وہ اپنی تمام عجلت پسندی کے باوجود اطمینان اور سکون سے کام کرتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

☆ وہ اپنی ذات پر مکمل اعتماد کرنیکے باعث کبھی کبھی چڑچڑے پن کا شکار ہو جاتے ہیں۔

وہ کسی نئے کام کو سیکھنے اور جاننے میں ذرا سی بھی عار یا جھجک محسوس نہیں کرتے، اسلئے جلدی اس کام کو سیکھ جاتے ہیں اور اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا کر ترقی کرتے ہیں۔

☆ وہ جس کام کے بارے میں آگاہ نہیں ہوتے اس کے بارے میں جہاں سے بھی معلومات ملیں، حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح اپنے علم میں اضافہ کر لیتے ہیں۔

☆ وہ نئے ۔ نئے علوم سیکھنے کے شوقین ہوتے ہیں اور اس سلسلے میں اپنی پوری توجہ کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ دوسروں کی نسبت جلد سیکھ جاتے ہیں۔

٭ وہ محکومیت پسند نہیں کرتے اور کسی کے ماتحت کام کرنے کو اپنی ذلیل سمجھتے ہیں۔

٭ وہ زودفہم ہوتے ہیں اس لئے ہر کام کو جلد سمجھ لیتے ہیں۔

٭ وہ اپنے کام اور ذمے داریوں کو پوری تندہی، توجہ اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

٭ وہ اپنا کام اکثر اوقات اپنی بساط سے بڑھ کر ہمت اور انتھک محنت سے انجام دیتے ہیں۔ جس سے ان کے اعصاب کی شکستگی کا خدشہ ہوتا ہے۔

٭ وہ مسلسل محنت کی صلاحیت رکھتے ہیں اور یہی مسلسل محنت ان کی کامیابی کا راز ہوتی ہے۔ اسی صلاحیت کی بدولت وہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں، کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔

٭ وہ پُر جوش، فیاض اور خوش اخلاق ہوتے ہیں اور دوسروں کی مدد اور خدمت کر کے انہیں بے حد خوشی محسوس ہوتی ہے۔

٭ وہ گھریلو زندگی، مجلسی تقریبات، میدان سیاست یا کاروبار کی دنیا غرض کہ ہر جگہ اس امر کے طلب گار ہوتے ہیں کہ دوسرے ان کی بڑائی عظمت، بزرگی اور ذہانت کا اعتراف کریں۔

٭ وہ دوسروں سے اپنی عظمت اور بڑائی منوانے کی خواہش اور کوشش میں اکثر پریشانیاں اٹھاتے ہیں۔ اور بسا اوقات طرح طرح کی غلطیاں کر جاتے ہیں۔

٭ وہ محبت، رفاقت اور ازدواجی زندگی کے معاملات میں وفادار اور وفاشعار ہوتے ہیں۔

٭ وہ محبت اور ہمدردی کے بہت زیادہ طلب گار ہوتے ہیں اور اپنی جذباتیت کے باعث ان کی یہ طلب دوسروں سے کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے۔

٭ ان کے دل میں اگر کسی کی محبت کا شعلہ بھڑک اٹھے اور وہ اس کے حصول کا فیصلہ کر لیں تو وہ اس کے لئے ہر جتن کر گزرتے ہیں۔

٭ اگر خوش قسمتی سے انہیں ہمدرد و مخلص دوست، ساتھی اور رفیق زندگی میسر آجائیں تو خیر، ورنہ ان کی زندگی محبت اور ہمدردی کی تلاش میں ٹھوکریں کھاتے گزر جاتی ہے۔

خواتین

برج حمل کے تحت پیدا ہونیوالی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف و خصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

● وہ ترقی کرنا اور دولت حاصل کرنا پسند کرتی ہیں اور اپنا مقدر اپنی محنت اور لگن سے خود بناتی ہیں۔

● وہ زندگی کو ایک جوا سمجھتی ہیں اور اپنی زندگی کو تاش کے پتوں کی طرح استعمال کرتی ہیں۔

● انہیں اپنی ذات پر اتنا بھروسہ ہوتا ہے کہ وہ یہی سمجھتی ہیں کہ وہ ہر حال میں کامیاب رہیں گی۔

● وہ دوسروں کی تکالیف کو نظرانداز کر دیتی ہیں اور انہیں نظر انداز کر کے اپنی دھن میں آگے بڑھ جاتی ہیں۔

● وہ جذبوں کی شدت رکھتی ہیں اور جذبات کی شدت اور روانی میں بسا اوقات انہیں یہ خیال تک نہیں رہتا کہ وہ کیا کر رہی ہیں، کہاں جارہی ہیں۔ اور اس طرح انہیں نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔

● وہ کسی حد تک حریص اور خودغرض بھی ہوتی ہیں اور اس حرص کی وجہ سے وہ اکثر دوسروں کی اور دوسروں کے جذبات کی پرواہ نہیں کرتیں۔

● ان کا طرز عمل لوگوں اور اپنوں سے اکثر اوقات سخت ہوتا ہے۔

● وہ کسی پابندی کو پسند نہیں کرتیں اور نہ کسی کی محکوم بن کر رہ سکتی ہیں۔

● وہ آزاد رہنا پسند کرتی ہیں اور اپنی آزادی کی راہ میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو ٹھوکر مار کر آگے نکل جاتی ہیں۔

● وہ اپنی ذات پر کوئی قید، کوئی قدغن، کوئی پابندی برداشت نہیں کر سکتیں اور اس معاملے میں نہ صرف والدین بلکہ معاشرے تک سے بغاوت کر گزرتی ہیں۔

● وہ اپنے آپ کو معمولی عورت تصور نہیں کرتیں بلکہ اپنے آپ کو مردوں سے کہیں بڑھ کر ٹھوس اور پختہ عزائم کی مالک سمجھتی ہیں اور دوسروں کا کہنا ماننے کی بجائے اپنے دل کی آواز کو سننا، ماننا اور اس پر عمل کرنا اپنا مسلک زندگی سمجھتی ہیں۔

● وہ کسی کی شاگردی اختیار کرنا یا کسی کی رہنمائی حاصل کرنا بالکل ناپسند کرتی ہیں۔

● وہ خود ہی نئے نئے تجربات کرنا پسند کرتی ہیں اور کسی کی پرواہ کئے بغیر اپنی راہ پر آگے بڑھتی جاتی ہیں خواہ اس سے کسی کو تکلیف پہنچے یا اس کی دل شکنی یا حق تلفی ہو رہی ہو۔

● وہ اپنے ذہن میں روشن تصورات اور امید بھرے جذبے رکھتی

ہیں اور اطاعت وفرمانبرداری کو ناپسند کرتی ہیں۔

● وہ اپنے آپکو دوسروں سے برتر، طاقت ور اور زیادہ باصلاحیت خیال کرتی ہیں اور اپنی اس سوچ سے وہ اطمینان اور سکون محسوس کرتی ہیں۔

● وہ اپنے رفیق حیات کے طور پر جذباتی افراد کو قابل ترجیح سمجھتی ہیں۔

● وہ اپنے اندر ایک خاص جاذبیت رکھتی ہیں جس کے باعث وہ محفلوں میں اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ نمایاں کرلیتی ہیں۔

● وہ سستی اور کاہلی کو سختی سے ناپسند کرتی ہیں اور باعمل زندگی سے محبت کرتی ہیں، اسی لئے وہ اپنے آپ کو مختلف مشاغل میں مصروف رکھنا پسند کرتی ہیں۔

● وہ خود کو خاندان کا سربراہ خیال کرتی ہیں اور گھر میں اپنی حکومت دیکھنا پسند کرتی ہیں، چنانچہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں، اپنی مرضی کے مطابق کام ہوتے دیکھنا چاہتی ہیں۔

● ان کی زندگی میں جوش وخروش کے ساتھ آگے بڑھنے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ یہ نہیں چاہتیں کہ کسی سے پیچھے رہیں، وہ مقابلے اور چیلنج کو پسند کرتی ہیں اور انمیں ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جرأت، ہمت اور حوصلہ ہوتا ہے۔

● وہ اپنی جرأت وہمت سے بعض دفعہ ایسے کام بھی سرانجام دے لیتی ہیں جنہیں دوسرے لوگ نہیں کرسکتے کیونکہ وہ انتہائی کٹھن اور مشکل کام ہوتے ہیں۔

● ان کی سوچوں اور وضع قطع کا انداز نسوانی ہونے کے بجائے مردانہ ہوتا ہے اور وہ مشکلات اور چیلنج کا مقابلہ بھی مردوں ہی کی طرح کرتی ہیں۔

● وہ اگرچہ دوسروں کو غم اور الیے سے نہ گھبرانے اور غم کے لمحات کو بردباری اور تحمل سے گزارنے کی تلقین کرتی ہیں مگر خود ایسے مواقع پر بے چینی محسوس کرتی ہیں اور کامیابی کو اندرونی اور تصوراتی تجربے کا نام دیتی ہیں۔

● ان کے مزاج میں تیزی ہوتی ہے اور ان کے فیصلے تلون انگیز کیفیت رکھتے ہیں۔

● وہ زندگی میں آزادانہ اور خود مختارانہ رویہ اپنانے کی کوشش کرتی ہیں جو بڑھ کر ضد، سرکشی اور باغیانہ انداز میں ڈھل جاتے ہیں۔

● وہ کسی بھی مرحلے پر اپنی شکست قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتیں۔

● وہ ہمیشہ اپنے دل ودماغ میں امیدوں کے چراغ روشن رکھتی ہیں اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مشکلات کی پرواہ نہیں کرتیں۔

● وہ ہمیشہ متحرک رہنا پسند کرتی ہیں اور بیکار بیٹھنا ان کے لئے عذاب سے کم نہیں ہوتا۔ بیکاری انہیں رنجیدہ، افسردہ اور پریشان کرتی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے آپکو کسی نہ کسی طرح مصروف رکھنا پسند کرتی ہیں اور اس کے لئے دماغی مشاغل کو زیادہ بہتر خیال کرتی ہیں۔

● ان کی شخصیت اور جسم میں ایک عجیب قسم کی جاذبیت اور کشش ہوتی ہے جو انہیں دوسری عورتوں میں ممتاز اور نمایاں کرتی ہے۔ اس شخصیت میں بلند آہنگی ہوتی ہے۔ جسے وہ اپنے پُر اعتماد انداز اور اپنے لباس کی شوخی سے اور نمایاں کرتی ہیں۔

● ان میں شرمیلے پن کا فقدان ہوتا ہے اور وہ اپنی کشش انگیز شخصیت کی وجہ سے دوسروں کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ شرمیلے پن کا اظہار کریں تب بھی آنکھیں ان کی طرف اٹھ جاتی ہیں۔

● وہ اپنے اندر مغلوب نہ ہونے والی توانائی رکھتی ہیں اور اپنی اس اہلیت کی بدولت ہر تغیر وتبدل کا جرأت، ہمت اور حوصلے سے مقابلے کرتی ہیں۔ چونکہ ان میں زبردست ذاتی کشش ہوتی ہے اس لئے دوسرے ان سے رہنمائی اور مدد کیلئے رجوع کرتے ہیں اور وہ ان کی ہر طرح مدد کرنے اور ان کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کیلئے فوراً آمادہ ہوجاتی ہیں۔

● وہ اپنی زندگی کو خود ہی بناتی اور خود ہی بگاڑتی ہیں اور تقدیر کے متعلق بھی ان کا نظریہ کچھ ایسا ہی ہوتا ہے کہ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں، اللہ ان کی مدد کرتا ہے اور وہ اس نظریئے پر عمل کرکے پورا پورا فائدہ اٹھاتی اور کامیابی حاصل کرتی ہیں۔

● وہ اپنے جذبات کی فراوانی کی وجہ سے خود کو ہی نہیں، بسا اوقات دوسروں کو بھی خطروں میں ڈال سکتی ہیں۔ مگر انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی اور نہ وہ تحفظ، حفاظت اور احتیاط کو خاطر میں لاتی ہیں بلکہ خطرات کا مقابلہ کرنے اور ان سے ٹکرانے میں خوشی محسوس کرتی ہیں۔

● وہ محض ایک خاتون خانہ بن کر رہنا پسند اور گوارا نہیں کرتیں بلکہ آزاد رہنا چاہتی ہیں اور وہ اپنی فطری خواہش کی تکمیل کے لئے ہر طرح کی قربانی دے سکتی ہیں۔

وہ اگرچہ فطرت کے لحاظ سے شریف خاتون ہوتی ہیں مگر انہیں تربیت کے نسوانی انداز پسند نہیں ہوتے اور وہ ہر کام مردوں کے سے انداز میں کرنا پسند کرتی ہیں اور جب وہ بغاوت پر اتر آئیں تو ہر قسم کے اخلاقی اور معاشی

اصولوں کو توڑ سکتی ہیں اور پھر اپنی مرضی سے جو چاہے کر سکتی ہیں۔

● وہ زندگی کے سفر میں آہستہ آہستہ اوپر چڑھنے کی بجائے چھلانگ کر اوپر پہنچنا چاہتی ہیں اور کسی کے مشورے اور نصیحت کو خاطر میں نہیں لاتیں۔ وہ کسی کی مدد اور سہارے کے بغیر خود ہی رہنمائی اور رہبری کے مقام پر پہنچنا چاہتی ہیں اور پہنچ بھی جاتی ہیں۔

● وہ کسی کے جذبات کا احساس کرنے کی بجائے اپنے مفادات کو سامنے رکھتی ہیں اور دوسروں کی دل شکنی کر کے آگے بڑھ جاتی ہیں اور لوگ انکی اس حرکت کو ناگوار محسوس کرتے ہیں۔ دراصل وہ اپنی ضرورت کو دوسروں کے مقابلے میں جلدی پورا کرنا چاہتی ہیں اور جو کچھ چاہتی ہیں فوراً حاصل کرنا چاہتی ہیں، خواہ اس کیلئے دوسروں کا حق ہی کیوں نہ مارنا پڑے۔

● وہ چونکہ زبردست قوت ارادی کی مالک ہوتی ہیں۔ اس لئے دوسروں کے اثرات کو نہ ہونے کے برابر قبول کرتی ہیں۔ وہ روایتی معاشرتی پابندیوں کو خاطر میں نہیں لاتیں اور آزادانہ اور خودمختارانہ قدم اٹھانا پسند کرتی ہیں۔ وہ اپنے اصول وضوابط خود وضع کرتی ہیں اور ان کے مطابق ہی آگے بڑھنا پسند کرتی ہیں۔

● انہیں ہر کام میں آگے آگے ہونے اور آگے آگے رہنے کا شوق ہوتا ہے اور وہ اس شوق کو پورا بھی کر لیتی ہیں کیونکہ وہ اپنی خصوصیات اور صلاحیتوں کی بدولت ہر کام جلدی سیکھ لیتی ہیں۔

● انہیں ہر لحظہ یہ احساس رہتا ہے کہ وہ دوسری عورتوں سے مختلف ہیں اور کسی اجنبی ماحول میں یہ احساس بڑھ کر یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ خیال کرنے لگتی ہیں کہ وہ ہیں تو ایک عورت ہی مگر کسی دوسری ہی دنیا کی مخلوق ہیں۔

● وہ بچپن میں ماں کی نسبت باپ کے زیادہ قریب ہوتی ہیں۔ لڑکوں کے ساتھ کھیلتی کودتی ہیں، درختوں پر چڑھتی ہیں، دریاؤں، نہروں، سمندروں اور تالابوں میں تیرتی ہیں اور مردانہ قسم کے کھیلوں میں شریک ہوتی ہیں اور سب کام مردانہ انداز ہی میں کرتی ہیں۔

● وہ اپنے آپ کو کسی مرد سے کم یا کمتر نہیں سمجھتیں وہ تحکمانہ انداز اپنا کر اور لیڈروں جیسا رویہ اختیار کر کے اپنے اندر موجود مردانہ جذبوں کی تسکین کرتی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ مخصوص نسوانی مسائل سے دوچار ہونے پر وہ نفسیاتی الجھنوں میں گھر جاتی ہیں اور انہیں نسوانی انداز اپنانے میں دقتوں اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

● وہ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کے ساتھ زیادہ اعتماد سے گفتگو کر سکتی ہیں اور ان سے جلدی بے تکلف بھی ہو جاتی ہیں۔

● وہ اپنے رفیق حیات سے محض اپنے جنسی جذبات کی تسکین کی آرزومند نہیں ہوتیں بلکہ یہ بھی چاہتی ہیں کہ وہ ہر میدان میں ہر طرح کی مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرے۔ یہی نہیں بلکہ وہ اس کے ساتھ ہر میدان میں شانہ بشانہ محوِ سفر ہونا چاہتی ہیں۔

● وہ ان افراد سے ملنے سے گریز کرتی ہیں جو ان کی فطرت کے کسی کمزور پہلو سے یا ان کی کسی کمزوری سے واقف ہوں۔

● وہ فرمانبرداری سے زیادہ طاقت میں یقین رکھتی ہیں اور جب ان کی فطرت کا یہ پہلو نمایاں ہوتا ہے تو وہ اپنے رفیق حیات کو اپنا غلام بنالینا پسند کرتی ہیں۔ بصورت دیگر وہ اس کے لئے سب کچھ کر گزرنے کو تیار رہتی ہیں اور اس کی ہر طرح سے مدد کرتی ہیں۔

● وہ اپنے لئے تعلیم یافتہ، مہذب، شائستہ اور بااخلاق رفیق حیات پسند کرتی ہیں۔ ان کا رفیق حیات جب تک ان کے ساتھ قابل احترام رویہ رکھتا ہے تب تک وہ بھی اس سے ہر طرح تعاون کرتی ہیں اور ہر طرح اس کا خیال رکھتی ہیں لیکن اگر وہ انہیں دباؤ میں رکھنے کی کوشش کرے تو وہ خودسر، ضدی اور سرکش بن کر اس سے الجھ جاتی ہیں۔

● وہ گھر کی چہاردیواری کی محدود دنیا کی اسیر ہو کر رہنا پسند نہیں کرتیں۔ ایک اچھی خاتون خانہ ہونے کیساتھ ساتھ وہ بہتر صحبت، اچھی میزبانی اور پرسکون تفریح سے لطف وسرور محسوس کرتی ہیں اس حوالے سے انہیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کا التفات، توجہ اور محبت حاصل کرنے کی شدید خواہش رہتی ہے اور وہ کبھی یہ برداشت نہیں کرتیں کہ انہیں کسی بھی حوالے سے پابند بنا کر رکھا جائے۔

● وہ اپنے رفیق حیات کا خیال مادرانہ شفقت سے کرتی ہیں اور اگر ان کی صرف یہی ذمہ داری ہو تو وہ اس سے بہت خوش ہوتی ہیں اور اپنے رفیق حیات کی ضروریات کا ہر طرح سے خیال رکھتی ہیں اور اسے کسی شکایت کا موقع نہ دے کر ہر طرح اطمینان، سکون، راحت اور آسودگی پہنچاتی ہیں۔

● وہ اگرچہ کسی حد تک فضول خرچ ہوتی ہیں مگر یہ فضول خرچی گھر کے اخراجات میں نہیں بلکہ مہمانوں کی خاطر تواضع، محفلوں اور مختلف مشاغل کے حوالے سے ہوتی ہے۔

● وہ وقت پڑنے پر اپنے رفیق حیات کے لئے بہترین مشیر ثابت ہوسکتی ہیں اور اپنی خداداد ذہانت سے کام لے کر اسے بہترین اور کارآمد ترین مشورہ دیتی ہیں جس پر عمل کر کے ان کا رفیق حیات اپنی الجھنوں سے نکل جاتا ہے اور انکی اور زیادہ قدر کرنے لگتا ہے۔ ایسے ہی دانشمندانہ مشورے وہ اپنے رفیق حیات کے منصوبوں کیلئے بھی دیتی ہیں جن پر عمل کر کے اسے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

● وہ دوسروں کی موجودگی میں اپنی ذات یا اپنے کاموں پر تنقید کسی حال میں پسند نہیں کرتیں البتہ سلیقے سے اور تعمیری انداز میں کئے گئے اعتراضات اور تنقید کو وہ بخوشی قبول کرلیتی ہیں اور ان کی روشنی میں اپنی اصلاح کرلیتی ہیں۔

● وہ اگرچہ خود وقت کی پابند نہیں ہوتیں مگر دوسروں کی طرف سے وقت کی پابندی کو پسند کرتی ہیں اور اپنے رفیق حیات یا سہیلی یا کسی دیگر فرد کی طرف سے وقت کی پابندی نہ کرنا انہیں سخت شاق گزرتا ہے۔

● وہ رومانی معاملات میں بھی اپنی فوقیت اور بالادستی قائم اور برقرار رکھنا پسند کرتی ہیں۔ چنانچہ انہیں ایسا رفیق حیات پسند ہوتا ہے جس سے وہ اپنی باتیں منواسکیں۔ ازدواجی تعلقات میں بیحد پُر جوش ہونے کے باوجود وہ ان تعلقات کو اپنی مرضی کے مطابق انفرادی طور پر رکھنا پسند کرتی ہیں۔

● وہ لوگوں کے مسائل اور منصوبوں میں اس لئے زیادہ دلچسپی لیتی ہیں اور اس غرض سے ان کے کام آتی ہیں کہ لوگ انہیں یاد رکھیں، ان کی تعریفیں کریں اور ان کی شخصیت سے متاثر ہو کر ان کے گن گائیں۔

● وہ فیاضی، دریادلی اور اخلاص کے اوصاف کے ساتھ ساتھ جارحانہ انداز رکھتی ہیں اور کسی کی اس وقت تک ہی ہمدرد، غم گسار اور وفادار رہتی ہیں جب تک ان صفات کے حوالے سے ان کی پذیرائی کی جائے۔ پذیرائی نہ ملنے پر یا کم پذیرائی ہونے پر وہ اس بے ثمر ہمدردی اور غم گساری سے فوراً کنارہ کش ہو جاتی ہیں۔

● وہ باہمی رشتوں کو اس وقت تک دلچسپ اور دلکش خیال کرتی ہیں جب تک ان رشتوں سے انہیں احترام ملتا ہے۔ چنانچہ محبت، دوستی اور ازدواجی تعلقات میں وہ اس وقت تک پورے جوش وخروش سے ساتھ دیتی ہیں جب تک انہیں عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے معقول آزادی دی جائے۔

● وہ اپنے غصے اور ناراضگی کا فوراً اظہار کر دیتی ہیں اور اس طرح ان کے منفی جذبات کا جوش وخروش سرد پڑ جاتا ہے اور وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال کر مطمئن اور پُرسکون ہو جاتی ہیں۔

● وہ ایک ماں کی حیثیت سے ہر طرح کی ذمہ داریاں قبول کرتی ہیں اور بچوں کو پوری آزادی یہ سوچ سمجھ کر دیتی ہیں کہ بچے آزادی سے ہر میدان میں ترقی کریں۔

چوتھی قسط

اگر آپ کسی بھی انگریزی مہینے کی ۵، ۱۴، یا ۲۳ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

• اس آئینہ میں اپنی شخصیت کے خدوخال دیکھئے، اپنی اصلاح کیجئے •

آپ کی خوبیاں

قدیم ترین خیالات کو جدید انداز سے پیش کرنے کی بھرپور صلاحیت، طبیعت کا جوش وخروش، منصوبہ بندی کی زبردست صلاحیت، نکتہ شناسی، دوراندیشی، گفتگو اور بات چیت کرنے کی اہلیت، منفرد سوچ وفکر۔

آپ کی خامیاں

طبیعت کا اضطراب، بے وفائی کا مادہ، تنقید کرنے کی عادت، گھمنڈ

بلاشبہ رب العلمین نے آپکو کئی اہم خوبیوں سے بہرہ ور کیا ہے۔ آپ ان خیالات کو جو اپنی قدامت کی وجہ سے بالکل ہی بے اثر ہو چکے ہوں جدید انداز سے پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس طرح آپ ان خیالات کو دوبارہ ایک نئی زندگی بخش سکتے ہیں۔ آپکی سوچ وفکر کی قوت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ آپ جس برق رفتاری سے سوچ سکتے ہیں اس برق رفتاری سے دوسروں کیلئے سوچنا ممکن نہیں ہے۔ آپکو اللہ تعالیٰ نے عقل وفہم کی لازوال دولتوں سے سرفراز کیا ہے اور دوراندیشی کی قوتوں سے بھی دوسروں کی بہ نسبت آپ زیادہ مالدار ہیں اور وقت آنے سے پہلے اس کے اچھے برے ہونے کا ادراک کر لیتے ہیں۔ عقل وفہم، دوراندیشی، نکتہ بنجی کیساتھ ساتھ ایک خوبی آپ کے اندر ایسی بھی ہے جس کی وجہ سے آپ محفلوں میں، اپنے دوستوں اور رشتے داروں میں ہمیشہ نمایاں بھی رہیں گے اور سرخرو بھی اور وہ خوبی ہے حسن گفتگو کی۔ آپکے اندر بات چیت کی اچھی صلاحیت موجود ہے اور آپ اس صلاحیت کی وجہ سے ہمیشہ ممتاز بھی رہیں گے اور مقبول بھی۔ آپ کسی بھی معاملے میں اچھی منصوبہ بندی کر لیتے ہیں لیکن آپ کے اندر کچھ خامیاں ایسی بھی ہیں جن کی وجہ سے آپ کامیابی کی ان منزلوں تک نہیں پہنچ پاتے جن منزلوں تک پہنچ جانا آپکے لئے مشکل نہیں ہے۔ آپ کی طبیعت میں ایک اضطراب سا رہتا ہے جو آپکے دل ودماغ میں ہیجان پیدا کرتا ہے اور آپ کے ارادوں میں تزلزل لاتا ہے اور اس طرح آپ پختہ خیالات ہونے کے باوجود اکثر وبیشتر ڈگمگا جاتے ہیں اور اپنا سفر کاروبار ملتوی کر دیتے ہیں اور منزلیں آپ سے دور ہو جاتی ہیں۔ آپ محبت اور دوستی کے معاملات میں وفاداری نہیں نبھاتے اس بارے میں آپ کا رول قطعاً وہی ہوتا ہے جو "ابن الوقت" لوگوں کا ہوتا ہے۔ آپ کی نظروں سے جہاں آپکا محبوب یا دوست اوجھل ہو جاتا ہے تو پھر وہ آپ کے دل سے بھی رخصت ہو جاتا ہے آپ محبت اور دوستی کے معاملات میں غیر معمولی قربانیاں دینے کے قائل نہیں ہیں اور یہ برائی آپکو اچھے دوستوں سے بھی محروم کر دیتی ہے اور آپ سکونِ دل سے بھی محروم رہتے ہیں۔ آپکے اندر ایک خامی یہ ہے کہ آپ دوسروں کی عادتوں اور فطرتوں کو تنقید کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے آپ کی نگاہ لوگوں کے عیوب پر پڑتی ہے اور آپ نکتہ چینی شروع کر دیتے ہیں اس طرح اچھے خاصے لوگ آپ سے ملاقات کرتے ہوئے لرزتے ہیں کیونکہ انہیں اس بات کا خدشہ ہوتا ہے کہ آپ انہیں دیکھتے ہی حسب عادت تنقید شروع کر دیں گے اور ان کی ان خامیوں کو اجاگر کریں گے جن پر وہ پردہ ڈالنے کے خواہش مند ہیں۔ اصلاح کی غرض سے کسی کی خامی کی نشاندہی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن خواہ مخواہ کی تنقید اور نکتہ چینی کو کون برداشت کرتا ہے اور اس سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا۔ آپ کے اندر ایک خامی اور بھی ہے۔ اور یہ خامی آپکی بے شمار خوبیوں کو بے اثر کر دیتی ہے اور وہ ہے طبیعت کا غرور اور گھمنڈ۔ آپ کی ترقی اور کامیابی پاتے ہی ایک طرح کے غرّے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور غرّہ اور یہ اینٹھ خود آپ سے آپکی شخصیت کا قتل کرا دیتی ہے۔ تکبر تو نہ خدا پسند کرتا ہے نہ اس کے بندے پسند کرتے ہیں۔ اس لئے تکبر کرنے سے سراسر نقصان ہی حصے میں آتا ہے۔ دنیا کے تجربات بتاتے ہیں کہ عاجزی سے انسان عروج پاتا ہے اور تکبر سے انسان کا سر ایک دن خود ہی نیچا ہو جاتا ہے۔ مجموعی اعتبار سے آپ کے اندر خوبیاں زیادہ ہیں لیکن آپ کی کچھ خامیاں آپ کی خوبیوں کو کھا جاتی ہیں اس لئے بہتر ہوگا کہ آپ اپنی خامیوں پر قابو پائیں اور اپنی خوبیوں کو نئی زندگی دیں۔ اور اسی کا نام دوراندیشی ہے۔

(باقی آئندہ)

مقدمہ کون جیتے گا

اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ یہ مقدمہ کون جیتے گا تو اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے مدعی کا نام مع اسم والدہ اور مدعا علیہ کا نام مع اسم والدہ لے کر اور اس میں بقیہ سوال کے حروف شامل کر کے تفصیل حسب قانون پھیلائیں۔ تفصیل کے بعد اگر مستحصلہ ایک، ۵، ۷، برآمد ہو تو سمجھیں کہ کامیاب مدعی ہوگا۔ اگر ۲، ۴، ۹، برآمد ہو تو مقدمہ میں کامیابی مدعا علیہ کو ہوگی۔ اور اگر ۳، ۶، ۸، برآمد ہو تو یا تو مقدمہ خارج ہو جائے گا یا دونوں کے درمیان راضی نامہ ہو جائے گا۔ مثلاً ۱۵ رفروری ۲۰۰۵ء کو کسی نے معلوم کیا کہ شوکت ابن سلمہ اور رضی ابن صفیہ میں سے مقدمہ کون جیتے گا ان میں شوکت ابن سلمہ مدعی ہے اور رضی ابن صفیہ مدعا علیہ ہے۔ یہ سوال بعد نماز ظہر تین بجے کیا گیا۔ اس کی تفصیل اس طرح پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں گے۔

(۱)(مدعی) شوکت۔سلمہ	۸۶۱	۶
(۲)(مدعا علیہ) رضی۔صفیہ	۱۱۹۵	۷
(۳) بقیہ حروف	۱۰۸۶	۶
(۴) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۵) ماہ عیسوی فروری	۲	۲
(۶) سن عیسوی ۲۰۰۵ء	۷	۷
(۷) تاریخ قمری ۵ رمحرم	۵	۵
(۸) ماہ قمری	۱	۱
(۹) سن ہجری ۱۴۲۶ھ	۱۵	۶
(۱۰) تاریخ ہندی	۴	۴
(۱۱) ماہ ہندی پھاگن	۱۱	۲
(۱۲) سن ہندی ۲۰۶۱	۹	۹
(۱۳) دن منگل	۳	۳
(۱۴) برج دلو	۱۱	۲
(۱۵) متعلقہ ستارہ زحل عدد منتقی	۷	۷
(۱۶) منزل قمر متعلقہ ۵	۵	۵

آیئے اب ان کا مستحصلہ برآمد کریں

۶ ۷ ۶ ۶ ۲ ۷ ۵ ۱ ۶ ۴ ۲ ۹ ۳ ۲ ۷ ۵

۴ ۴ ۳ ۸ ۹ ۳ ۶ ۷ ۱ ۶ ۲ ۳ ۵ ۹ ۳

۸ ۷ ۲ ۸ ۳ ۹ ۴ ۸ ۷ ۸ ۵ ۸ ۵ ۳

۶ ۹ ۱ ۲ ۳ ۴ ۳ ۶ ۶ ۴ ۴ ۴ ۸

۶ ۱ ۳ ۵ ۷ ۷ ۹ ۳ ۱ ۸ ۸ ۳

۷ ۴ ۸ ۳ ۵ ۷ ۳ ۴ ۹ ۷ ۲

۲ ۳ ۲ ۸ ۳ ۱ ۷ ۴ ۷ ۹

۵ ۵ ۱ ۲ ۴ ۸ ۲ ۲ ۷

۱ ۶ ۳ ۶ ۳ ۱ ۴ ۹

۷ ۹ ۹ ۹ ۴ ۵ ۴

۷ ۹ ۹ ۴ ۹ ۹

۷ ۹ ۴ ۴ ۹

۷ ۴ ۸ ۴

۲ ۳ ۳

۵ ۶

۲

۲ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مقدمہ میں کامیابی مدعا علیہ کو یعنی رضی ابن صفیہ کو ہوگی۔

(باقی آئندہ)

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

تامڑا

تامڑا کئی رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہی مائل سرخ بھی ہوتا ہے۔ ارغوانی رنگ کا بھی ہوتا ہے اور گہرا کتھئی بھی ہوتا ہے۔ یہ پتھر خود بخود اپنا رنگ بدل لیتا ہے۔ یہ زرد سے سرخ رنگ میں بھی بدل جاتا ہے۔ اس کو انگریزی زبان میں گارنیٹ (GaRNET) کہتے ہیں۔

● گارنیٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جادو کے اثرات کو دفع کرتا ہے۔ اگر گارنیٹ گلے میں ڈال لیا جائے تو سحر کے اثرات خود بخود ختم ہوجاتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں لوگ اس پتھر کے ذریعہ جادو سے نجات حاصل کرتے تھے۔ اگر گارنیٹ کو بوتل میں ڈال کر اس میں بارش کا پانی بھر دیں اور سحر زدہ کو پلائیں تو اثرات سحر سے نجات مل جائے۔

● اگر اس گارنیٹ کو وہ شخص اپنے گلے میں ڈال لے جو پرانے نزلے اور زکام میں مبتلا ہو تو اس کو بیماری سے نجات مل جائے گی۔

● گارنیٹ رعشہ کی بیماری میں بھی مفید ہے اگر اس کی انگوٹھی وہ شخص پہن لے جو رعشہ میں مبتلا ہو تو اس کو رعشہ سے نجات مل سکتی ہے۔

● اگر گارنیٹ ان بچوں کے گلے میں ڈال دیں جو بچے رات کو ڈرتے ہوں تو ان کا ڈرنا موقوف ہوگا۔

● بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ گارنیٹ کی انگوٹھی انسان کے دل میں طہارت پیدا کرتی ہے اور اسے وساوس اور بُرے خیالات سے بچاتی ہے۔ ● بعض ماہرین کی رائے ہے کہ گارنیٹ پیشاب کی بیماری میں مفید ہے۔ جس شخص کو بار بار پیشاب آتا ہو وہ اگر گارنیٹ کی انگوٹھی پہن لے تو اس کو سلسلۃ البول سے نجات مل سکتی ہے۔

● گارنیٹ نظر بد سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ بعض حضرات کا خون بہت ہلکا ہوتا ہے۔ بعض عورتوں اور بچوں کا خون بھی بہت ہلکا ہوتا ہے ان کو ایک دم نظر لگ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو گارنیٹ کی انگوٹھی پہننی چاہئے۔ گارنیٹ جڑی ہوئی انگوٹھی نظر بد سے بطور خاص ان کی حفاظت کرے گی۔

● پریشان کن خوابوں کو روکنے کے لئے گارنیٹ استعمال میں لاسکتے ہیں۔ اس پتھر کے استعمال کے بعد بُرے خوابوں سے نجات مل سکتی ہے۔ ● پُرانے زمانے کے لوگ اس پتھر کو "دانشور" کہا کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ اگر اس پتھر کو کوئی استعمال میں لائے گا تو اس کی عقل میں نکھار پیدا ہوگا اور اس کی قوت فکر بڑھ جائے گی۔

● بعض صوفیاء اس پتھر کو اس لئے بھی استعمال کرتے تھے کہ اس سے تزکیۂ نفس پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اللہ نے پتھر کی صورت میں یہ ایسی نعمت پیدا کی ہے کہ اس سے انسان کے قلوب میں طہارت ونظافت پیدا ہوسکتی ہے۔ بعض جوگیوں اور درویشوں سے بھی یہ مروی ہے کہ اگر کسی کی اصلاح کرنی ہو تو اس کو گارنیٹ کی انگوٹھی پہنائیں۔

● گارنیٹ زحل کے بُرے اثرات کو بھی دور کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کا ستارہ زحل ہو اور زحل رجعت میں ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ گارنیٹ کی انگوٹھی پہنے۔

● گارنیٹ کو غربت کا قاطع بھی کہا جاتا ہے یعنی اس کے ذریعہ غربت وافلاس ختم ہوتے ہیں۔ جو لوگ پکھراج، نیلم اور الماس جیسے قیمتی پتھر نہیں پہن سکتے انہیں گارنیٹ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

● گارنیٹ حادثوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ راستے کی رکاوٹیں بھی دور کرتا ہے۔ خود اعتمادی کو بڑھاتا ہے اور احساس کمتری سے نجات دلاتا ہے۔ ● گارنیٹ دوسرے پتھروں کی طرح قدرت خداوندی کا واضح شاہکار ہے یہ ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ مختلف امراض سے نجات کا سبب بنتا ہے۔ یہ خون کی صفائی کرتا ہے۔ مالیخولیا سے نجات دلاتا ہے۔ سفید موتیا سے روکتا ہے۔ نظام ہضم کو تقویت دیتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے، یہ وٹامن ڈی کی کمی کو دور کرتا ہے۔ منہ اور پسینے کی بدبو سے دور رکھتا ہے، بینائی کو بڑھاتا ہے قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ یہ ایک قیمتی نعمت ہے اور کمال کی بات یہ ہے کہ بہت مہنگا نہیں ہے اس پتھر کو معمولی حیثیت کے لوگ بھی خرید سکتے ہیں۔ سمجھ دار ہیں وہ لوگ جو اپنی جسمانی اور روحانی تندرستی کو برقرار رکھنے کے لئے اور جسمانی اور روحانی امراض سے محفوظ رہنے کے لئے اس طرح کے پتھروں کا استعمال کر کے اپنے اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں کی قدر دانی کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

تیسری قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

روزگار میں کامیابی اور ترقی کے لئے

آج کے دور میں جب کہ روزگار سے لوگ محروم ہیں اور اپنی ڈگریاں لئے گھوم رہے ہیں اور انہیں ملازمت میسر نہیں آرہی ہے۔ اسی طرح کچھ لوگ تجارت کر رہے ہیں مگر اس میں ناکام ہیں۔ طرح طرح کی رکاوٹیں انہیں درپیش ہیں۔ اس طرح روزگار کے مسائل کو لے کر اللہ کے بندے مختلف قسم کی الجھنوں اور دشواریوں کا شکار ہیں۔ کچھ لوگ اسی دنیا میں ایسے بھی ہیں کہ جن کا کاروبار تو چل رہا ہے لیکن اس میں نہ ترقی ہے اور نہ مکمل طریقے سے کامیابی۔ ایسے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ "علم جفر" کے ذریعہ اللہ کی مدد حاصل کریں۔

ایسے ہی لوگوں کے لئے جو روزگار چاہتے ہیں یا اپنے روزگار میں ترقی اور کامیابی چاہتے ہیں یہ عمل پیش کیا جارہا ہے جو انشاء اللہ بہت کارگر ثابت ہوگا۔

یہ عمل بہت آسان ہے صرف دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ حق تعالیٰ کے آٹھ اسماء صفاتی اٹھائیں، جو یہ ہیں۔

یَا بَاسِطُ ، یَا رَزَّاقُ ، یَا غَنِیُّ ،یَا فَتَّاحُ ،یَا کَرِیْمُ ،یَا لَطِیْفُ ، یَامُغْنِیُ ، یَا وَاسِعُ ۔

ان اسماء صفاتی کے اعداد ملفوظی حاصل کریں جو بالترتیب یہ ہیں۔

۲۴۴، ۵۰۱، ۱۱۷۷، ۴۹۱، ۲۰۳، ۱۷۳، ۱۳۳۸، ۳۷۴۔

ان سب کا ٹوٹل ۔۴۷۰۱۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے، جس شخص کے لئے نقش تیار کرنا ہو اس کا نام اس کے والدین کے نام کے اعداد ملفوظی لے کر مذکورہ اعداد میں شامل کریں۔ حسب قاعدہ عنصر کے اعتبار سے نقش کی چال متعین کریں اسماء الٰہی کو الگ الگ حروف میں لکھ کر ایک سطر میں لکھیں۔ دوسری سطر میں طالب کا نام اور اس کے والدین کا نام الگ الگ حروف میں لکھیں۔ پھر ان دونوں سطروں کو امتزاج دے کر ایک سطر میں بدلیں۔ امتزاج دینے کے بعد اگر کل حروف کی تعداد جفت ہو تو چار چار حروف سے جملے تیار کریں اور اگر حروف کی کل تعداد طاق ہو تو پانچ پانچ حروف سے جملے بنائیں۔ جتنے جملے بنیں انہیں الگ الگ کاغذوں پر لکھ لیں۔ اور روزانہ ایک کاغذ بالترتیب آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ مثلاً اگر دس جملے بنے ہیں تو روزانہ ایک کاغذ تعویذ سا بنا کر دس روز تک دریا میں پابندی میں ڈالیں۔ اور روزانہ "یَابَاسِطُ ، یَارَزَّاقُ ، یَاغَنِیُّ ، یَافَتَّاحُ، یَاکَرِیْمُ ، یَا لَطِیْفُ ، یَامُغْنِیُ ، یَاوَاسِعُ کی ایک تسبیح دس دن تک پڑھتے رہیں۔ نقش کے چاروں طرف تیسری سطر کے تمام حروف کو مکرر حروف حذف کرنے کے بعد بالترتیب لکھ لیں۔ اس کے بعد آٹھوں اسماء الٰہی میں الگ الگ صرف طالب کے اعداد شامل کرکے مفرد عدد حاصل کریں۔ کل آٹھ مفرد عدد حاصل ہوں گے جو بھی اعداد حاصل ہوں ان کے حروف بنا کر نقش کے باہر ان حروف کو لکھ دیں۔ اب اس نقش کو اس وقت اپنے دائیں بازو پر باندھیں جب تمام جملے آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیئے گئے ہوں۔ انشاء اللہ چند ہی ہفتوں میں روزگار حیرتناک طریقے سے بڑھے گا اور خوب خیر و برکت ہوگی۔ بہت ہی موثر اور آسان عمل ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ ذرا سی توجہ سے بات سمجھ میں آجائے گی اور اس نادر عمل سے طلسماتی دنیا کا ہر پڑھنے والا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس نقش کو عروج ماہ میں تیار کریں اور کسی ساعت سعید کا انتخاب کریں۔ انشاء اللہ کامیابی قدم چومے گی اور روزگار قابل رشک انداز میں چلے گا۔ اب اس تفصیل کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتے ہیں تاکہ بات اور زیادہ واضح ہوجائے۔

مثلاً خلیل احمد کے نام کا نقش بنانا ہے جس کی والدہ کا نام نسیمہ اور والد کا نام خلیل احمد ہے۔ سب سے پہلے ہم نے ان تینوں ناموں کے اعداد ملفوظی نکالے جو یہ ہیں۔

خلیل احمد	نسیمہ	جلیل احمد	ٹوٹل=۱۷۸۳
۹۹۹	۳۳۳	۴۵۱	

اس میں اسماء الٰہی کے اعداد جمع کئے۔ ۴۷۴۱+۱۷۸۳

اس میں حسب قانون ۳۰ وضع کئے۔ ۶۴۸۴ — ۳۰=۶۴۵۴

چار سے تقسیم کیا۔

۱۶۱۳
۴) ۶۴۵۴ (
۴
۲۴
۲۴
۰
۵
۴
۱۴
۱۲
۲

حاصل تقسیم ۱۶۱۳ آیا اور ۲ باقی رہے۔ گویا کہ نقش کسر کا بنے گا نویں خانہ میں اضافہ ہوگا۔ خلیل احمد کا عنصر آتشی ہے۔ اس لئے نقش کی چال آتشی ہوگی۔

اس کے بعد اسماء الٰہی کو الگ الگ حروف میں اس طرح لکھیں گے اور دوسری سطر میں خلیل احمد اور اس کے والدین کا نام الگ الگ حروف میں لکھ کر دوسری سطر بنائیں گے پھر ان دونوں سطروں کے حروف کو امتزاج دے کر تیسری سطر بنائیں گے۔ حسب ذیل طریقے سے۔

ب اس ط ر ز اق غ ن ی ف ت اک ر ی م ل ط ی ف م غ ن ی وا س ع۔

خ ل ی ل اح م د ن س ی م ہ ج ل ی ل اح م د۔

ب خ ال س ی ط ل ر از ح ام ق د غ ن ن س ی ی ف م ت ہ اج ح ل ک ی ر ل ی ام ح ل م ط د ی ف م غ، ن ی وا س ع۔

ی ی ف م	غ ن ن س	ام ق د	ر از ح	س ی ط ل	ب خ ال
ییفم	غننس	امقد	رازح	سیطل	بخال

ط ی ی ف	م ح ل م	ر ل ی ا	ح ل ک ی	ت ہ اج
طی یف	محلم	رلیا	حلکی	تہاج

وا س ع	م غ ن ی
واسع	مغنی

کل حروف ۵۲ ہوئے چونکہ ۵۲ حروف جفت ہیں اس لئے چار چار حروف کے کلمات تیار کئے جائیں گے۔

اس کے بعد ان ۵۲ حروف کو پھر سے اُتار کر ان میں سے مکرر حروف کو ساقط کر کے ایک اور سطر کریں گے کل حروف یہ ہیں۔ دیکھئے مکرر حروف کاٹ کر نیچے خالص حروف کی ایک سطر بنائی گئی۔

ب خ ال س ی ط ل ر از ح ام ق د غ ن ن س ی ی ف م ت ہ اج

ح ل ک ی ر ل ی ام ح ل م ط د ی ف م غ ن ی وا س ع

ب خ ال س ی ط ر ز ح م ق د غ ن ف ت ہ ج ک د ع

ان حروف کو امد نقش کے چاروں طرف لکھ دیں گے۔ اس کے بعد ہر اسم الٰہی میں صرف خلیل احمد کے اعداد جمع کر کے مفرد عدد حاصل کریں گے بالترتیب اس طرح۔

۳۳۳ + ۹۹۹ = ۱۳۳۲ مفرد عدد (۱)

۵۰۱ + ۹۹۹ = ۱۵۰۰ مفرد عدد (۶)

۱۱۷۷ + ۹۹۹ = ۲۱۷۶ مفرد عدد (۷)

۶۰۲ + ۹۹۹ = ۱۶۰۱ مفرد عدد (۸)

۴۰۳ + ۹۹۹ = ۱۴۰۲ مفرد عدد (۷)

۱۷۳ + ۹۹۹ = ۱۱۷۲ مفرد عدد (۲)

۲۶۷ + ۹۹۹ = ۲۲۶۶ مفرد عدد (۷)

۳۲۴ + ۹۹۹ = ۱۳۲۳ مفرد عدد (۵)

ان اعداد کے حروف بنائے۔

۵	۷	۲	۷	۸	۷	۶	۱
ہ	ز	ب	ز	ح	ز	و	الف

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب غ ا ل س ی ط

۱۶۳۰	۱۶۳۳	۱۶۳۷	۱۶۲۳
۱۶۳۶	۱۶۲۴	۱۶۲۹	۱۶۳۵
۱۶۲۵	۱۶۳۹	۱۶۳۲	۱۶۲۸
۱۶۳۳	۱۶۲۷	۱۶۲۶	۱۶۳۸

یہ نقش تیار ہوگیا لیکن اس نقش کو خلیل احمد اس وقت اپنے دائیں بازو پر باندھیں گے جب وہ ۱۳ دن تک روزانہ چار چار کلمات کا ایک نقش آٹے میں گولی بنا کر کسی دریا میں ڈال دیں گے۔ ۱۳ دن یہ کارروائی کرنے کے بعد ۱۴ ویں دن نقش اپنے ہاتھ پر باندھ لیں۔

اگر کسی کے نام کے کلمات دس روز میں پورے ہوجاتے ہوں تو وہ دس روز آٹے کی گولیاں بنا کر پانی میں ڈال کر گیارہویں دن نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لے گا۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ جس کا بھی نقش تیار کرنا ہے اس کے والدین کے نام بھی شامل ہوں گے اور سب کے نام ملفوظی اعداد سے لئے جائیں گے اور جب اسم الٰہی کے ساتھ طالب کا نام شامل کر کے مفرد عدد بنایا جائے گا اس وقت صرف طالب کا نام کافی ہوگا اس میں والدین کے نام کے اعداد نہیں لئے جائیں گے اور جب طالب کا عنصر معلوم کیا جائے گا اس وقت بھی صرف طالب ہی کا نام لیں گے۔ ماں باپ کے نام کے اعداد نہیں لئے جائیں گے۔ بے شک یہ تفصیل بہت پھیلی ہوئی ہے لیکن بہت آسان ہے۔ بس ایک بار دماغ میں اُتار لیں گے تو سب آسان معلوم ہوگا اور دولت دنیا حاصل کرنے کے لئے تھوڑی بہت محنت اور سوجھ بوجھ بھی ضروری ہے تب ہی اللہ کی مدد بھی شامل حال ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

ناسور کا خاتمہ

اگر کسی کو جسم کے کسی بھی حصے میں ناسور کا عارضہ لاحق ہوگیا ہو جس کی وجہ سے اُسے تکلیف ہوتی ہو تو وہ روزانہ نماز فجر کی دو رکعت سنت نماز اس طرح سے ادا کرنے پر مداومت کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد الم ترکیف پڑھے۔ بفضل باری تعالیٰ بہت جلد ناسور کا خاتمہ ہوجائے گا اور ناسور سے کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔

سید محمد ابوالحسن

یہ تمام عمل مجرب ترین ہیں انہیں بطورِ خاص طلسماتی دنیا کے لئے پیش کیا جارہا ہے تاکہ قارئین اور عاملین ان سے استفادہ کرسکیں۔

عمل بدوح

شب جمعہ یا شب پیر عروج ماہ میں دو ہزار بار اسم "یا بدوح" پڑھیں اور ہر بار سو مرتبہ پڑھنے کے بعد تین مرتبہ "اِحْضَرُو الْحَضَرَاتِ قَلْبَ الْمَخْلُوْقَاتِ کُلِّ حَضَرَاتِ بِحَقِّ یَا بُدُّوح پڑھیں" اور یہ نقش ایک بار لکھیں، اسی طرح اکیس دن تک عمل کریں۔ دوران عمل بڑا گوشت اور کچا پیاز، دہی اور جماع سے پرہیز کریں۔ اکیسویں دن عمل مکمل ہوجائے گا زکوٰۃ پوری ہوجائے گی اب بائیسویں دن سے صرف آٹھ نقش ہر روز لکھیں تاکہ زکوٰۃ برقرار رہے، تسخیر مطلوب اور تسخیر اعداء و ہر جائز مقصد کے لئے عناصر اربعہ کی چال سے لکھیں۔ انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

یابدوح کا عمل دیگر

اتوار کے دن صبح ایک ہی نشست میں بیس ہزار مرتبہ "یا بدوح" پڑھیں پھر اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نیاز دیں اس کے بعد بلاتعداد جس مقصد کے لئے بھی اسم یا بدوح اٹھتے بیٹھتے پڑھیں گے انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

حاضری مطلوب

"یابلوح تبدحت بالبلوح والبلوح فی بلوح بلوحاک یا بلوح" بیس (۲۰) مرتبہ سفید کاغذ پر دم کریں پھر نئے قلم وروشنائی سے نقش ذیل کو لکھیں۔ یہ عبارت یا بلوح تبدحت بالبلوح والبلوح فی البلوح بلوحاک یابلوح چاروں طرف لکھیں۔

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بنت فلاں پہلے مطلوب کا نام بمعہ والدہ پھر علیٰ حب کے بعد طالب کا نام والدہ پھر نقش پر بیس مرتبہ بھی مندرجہ بالا عبارت دم کر کے پتھر کے نیچے دبادیں۔ مطلوب حاضر ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

تسخیر مطلوب و بھاگے ہوئے کے لئے

آیت شریفہ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف درمیان میں گیارہ سو مرتبہ نماز عشاء کے بعد اکتالیس دن بلاناغہ مکمل تصور مطلوب کے ساتھ پڑھیں۔ انشاءاللہ مطلوب یا بھاگا ہوا واپس آئے گا نہایت مجرب ہے۔

اگر کوئی بھاگ جائے تو اس کے لئے بھی موثر ہے اس کے ساتھ اس کا نقش خالی البطن دو عدد لکھیں۔ ایک پھل دار درخت کے ساتھ

لگادیں، دوسرا پکھے کے ساتھ باندھ کر الٹا گھمائیں ۔ نقش پر ۱۵۱ مرتبہ آیت پڑھ کر دم کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۵	۳۷۱	۴۵
۳۲۶	مقصد	۲۲۵
۹۰	۱۸۰	۲۸۱

شیر خوار بچے کا دودھ

شیر خوار بچے کی ماں کا دودھ اگر کسی وجہ سے کم ہو جائے تو پھر سورۂ مبارک یٰسین کو زعفران و عرق گلاب سے لکھ کر ماں کو پلائیں ۔ انشاء اللہ دودھ زیادہ ہوگا۔ اسی طرح اگر دودھ ہضم نہ ہوتا ہو تو پھر دودھ پر سورۂ قریش اکیس مرتبہ دم کریں اور پلائیں ۔ انشاء اللہ دودھ ہضم ہوگا اور بچہ صحت مند رہے گا۔

کاروبار کے لئے

اگر کاروبار کسی وجہ سے بند ہو رہا ہو، دفتر یا دکان میں گاہک کم آتے ہوں تو مندرجہ ذیل چار نقش جمعرات کے دن پہلی ساعت میں لکھیں اور دفتر یا دکان کے چاروں کونوں میں سوراخ کر کے سوراخ کے اندر ڈال کر بند کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۰	۵۵۵	۵۶۲
۵۶۱	۵۵۹	۵۵۷
۵۵۶	۵۶۳	۵۵۸

اس کے بعد یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھیں اس کی آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن

ہر روز ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد کریں ۔ انشاء اللہ کاروبار میں ترقی ہوگی۔

بچیوں کے رشتے کے لئے

یہ اس دور کا بہت ہی بڑا مسئلہ ہے جس سے والدین کی اکثریت پریشان ہے ۔ اس کا آسان حل یہ ہے کہ جس بچی کی شادی نہ ہو وہ سورۂ مبارک یوسف کی آیت شریفہ "اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سَاجِدِیْنَ" کا ورد اپنے نام مع والدہ کے اعداد کے برابر رات کو زیر آسمان کریں ۔ انشاء اللہ جلد بخت کشائی ہوگی۔

عمل دیگر شادی کے لئے

جس لڑکے یا لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کی عمر جتنے ماہ بنتے ہوں اتنے خرمے (کھجوریں) لے کر ان سب پر اکٹھا ۴۱ مرتبہ سورۂ الرحمٰن اور سورۂ فتح پڑھ کر دم کریں اور نماز جمعہ کے بعد نمازیوں میں تقسیم کریں ۔ انشاء اللہ سات جمعہ بلا ناغہ کریں۔ غیب سے رشتہ آئے گا جو بہت اچھا ہوگا۔

غیبی امداد

اگر ہر طرف سے مشکلات گھیر لیں اور چارۂ کار نظر نہ آتا ہو تو ہر روز سورۂ فتح پڑھیں، جب آیت نمبر:۷، "وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا" پر آئیں تو اس آیت شریفہ کو ۳۰۰ مرتبہ تکرار کریں اور دعا مانگیں اور پھر سورہ مکمل کریں۔

رفع مشکل کے لئے مجرب ترین عمل

ایسی مشکل جو حل ہوتی نظر نہ آئے اس کے لئے یہ عمل بہت ہی مؤثر ہے ۔ ہر روز ۱۴ مرتبہ سورۂ مبارک جن پڑھ کر اس کا ہدیہ حضرت زعفر جن اور مومن جنات کو کریں ۔ انشاء اللہ حتماً غیب سے امداد ملے گی کہ آپ حیران رہ جائیں گے یہ عمل ہمارا بار ہا کا تجربہ شدہ ہے۔

نقش برائے حصول ملازمت ترقی، رزق، تعلیم

قارئین کے لئے گزشتہ دنوں مضمون لکھا تھا جو بے حد مقبول ہوا ۔ امید کرتا ہوں آپ میرے اس مضمون سے بھی بے حد فائدہ اٹھائیں گے ۔ ایک نقش دے رہا ہوں جو ملازمت، رزق، تعلیم کیلئے بے حد مؤثر ہے۔

اس نقش مبارک کو درج بالا مقاصد کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں مگر احتیاط ضرور رہیں کہ شرف قمر یا شرف عطارد و اوج عطارد و ساعت عطارد یا قمر میں باوضو ہو کر خوشبو لگا کر یہ نقش زعفران سے لکھیں۔ اگر ایک ساعت میں کام مکمل نہ ہو تو دوسری ساعت میں کر سکتے ہیں جس آیت کا یہ نقش ہے وہ یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْن۔ اس کے اعداد ۲۲۴۶ ہیں ایک مربع نقش ذوالکتابت تیار ہوگا۔ خانہ نمبر ایک میں اپنا نام مع والدہ خانہ نمبر:۶ میں مقصد ملازمت یعنی مقصد لکھیں خانہ نمبر:۱۱ میں ''ان الله هو الرزاق'' اور خانہ نمبر:۱۶ میں ذو القوۃ المتین لکھیں گے۔ خانہ ملازمت میں مختصر نام ملازمت لکھیں طالب اپنا نام بمعہ والدہ کے اعداد قمری نکالے گا۔ نقش سفید کاغذ پر زعفران سے لکھیں۔ ساعت کا خیال رکھیں۔ چاندی پر تیار کر سکتے ہیں۔

آیت کو نقش میں اس طرح لکھیں گے۔ تیار شدہ نقش کو لپیٹ کر تعویذ بنالیں اور اس کو گلے میں ڈالیں یا دائیں بازو پر بھی باندھ سکتے ہیں۔ انشاءاللہ جلد ہی مقصد ہاتھ آجائے گا۔ یہ لوح مثالی ہے۔

۷۸۶

احمد زینب ۱۲۲	ملازمت ۵۱۸	ان الله هوالرزاق ۴۶۷	ذوالقوۃ المتین ۱۷۷۹
۴۶۸	۱۷۷۸	۱۲۳	۵۱۷
۱۷۷۷	۴۶۵	۵۲۰	۱۲۴
۵۱۹	۱۲۵	۱۷۷۶	۴۶۶

صبح بعد نماز فجر یا باسط کو ۷۲ مرتبہ اور ۱۴ مرتبہ یا وہاب کو اپنا ورد بنائیں۔ یالطیف یارزاق کو روزانہ اپنے نام کے اعداد کے مطابق بوقت طلوع آفتاب پڑھیں۔

پریشانی دور ہوجائے

ایسی پریشانی جو کسی بھی سبب سے رفع نہ ہوتی ہو تو چاہئے کہ نماز عشاء کے بعد یا نماز تہجد کے وقت بارہ رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک ایک رکوع سورۂ یوسف کا پڑھے۔ نماز نفل دو رکعت کرکے پڑھے جب بارہ رکعتیں پوری پڑھ لے تو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے بفضل باری تعالیٰ کیسی بھی پریشانی ہو وہ دور ہوجائے گی۔

ظالم سے انتقام لینا

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا دشمن اپنے کیے کی سزا جلد پائے اور اس سے انتقام لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور یہ چاہتا ہو کہ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا ملے اور وہ کسی غیبی آفت ومصیبت میں گرفتار ہوجائے تو اسے چاہئے کہ وہ اکیس یوم تک روزانہ بلاناغہ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الکوثر پڑھے، بعد سلام پھیرنے کے سات مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر ایک ہزار مرتبہ یہ آیات مبارکہ نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ پڑھے۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے۔ انشاءاللہ ظالم دشمن بہت جلد کسی آسمانی آفت میں مبتلا ہوجائے گا۔

قبر میں آسانی کے لئے

جو کوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ پروردگار عالم اُسے قبر میں آسانی عطا فرمائے۔ آخرت کی منازل آسان فرمادے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر جمعرات کو نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ اذا زلزلت پڑھے اور نماز کی ادائیگی کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ نزع کی سختی میں کمی واقع ہوگی اور قبر میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آسانی پیدا فرمائے گا۔

بری عادتیں چھڑانے کے لئے

سید احمد خورجہ

یہ عمل ونقش ان صاحبان کے لئے ہے جو کسی بُرے شوق وعیب میں مبتلا ہیں اور بہت سمجھانے کے باوجود بھی اپنی عادت بد سے باز نہیں آتے۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو مرد ہو یا عورت۔ عادت بد مثلاً جیسے شراب خوری، جوا کھیلنا، عیاشی، زناکاری، چوری کرنا، ناجائز عشق ومحبت، فضول خرچی، آوارگی، ناکارہ پن، سٹے بازی، زبان درازی چاہے دنیا کا کوئی بھی عیب یا شوق ہو جس انسان کے اندر اور وہ باز نہیں آتا ہو۔ جس کی وجہ سے خاندان کی بے عزتی یا گھر کی تباہی بربادی، بدنامی ہوتی ہو، ان صاحبان کی اصلاح کے لئے یہ نقوش انشاء اللہ تیر کی طرح کام کرتے ہیں اور وہ انسان اپنی عادت بد سے بغیر سمجھائے ہوئے راہ راست پر آجاتا ہے۔ یہ بھی میرا دوچار بار کا نہیں سیکڑوں بار کا تجربہ ہے۔ جو کہ اپنی جگہ مقصد میں صحیح پایا۔ کیونکہ بغیر اللہ کے کلام کے کوئی نقش نہیں بنایا جاسکتا اور جب ہم کلام اللہ کو جائز استعمال کرینگے تو وہ ضرور اپنی صفات دکھائے گا کیونکہ اس میں صفت وخاصیت ہے۔ اس مقصد کے حل کیلئے ذرا محنت کی ضرورت ہے اور بغیر محنت کے کوئی کام نہیں ہوتا۔ وہ محنت کیا ہے وہ یہ ہے کہ جس شخص کے لئے یہ نقش تیار کئے جائیں گے اس شخص کے نام مع والدہ مع عادت بد جو بھی ہو ایک عبارت لکھنی ہوگی اس عبارت کے عدد لئے جائیں گے اُس مقصد کے مطابق آیت کا انتخاب کیا جائے گا اس کے عدد نکال کر عبارت کے عدد میں شامل کر کے مجموعہ کیا جائے گا۔ ٹوٹل مجموعہ سے (۳۰) عدد کم کر کے (۴) پر تقسیم کر کے حاصل تقسیم سے نقش پُر کیا جائے گا نقش کی چال معکوس ومنقلب ہوگی۔ یعنی الٹی چال پر (۳) نقش بنائے جائیں گے۔

(۱) درخت پر (۲) درخت کی جڑ میں داہنی چال یہی ہوگی۔ یہ دو نقش پین سے لکھے جائیں گے۔

(۱۱) نقش زعفران سے لکھے جائیں گے پلانے کے لئے۔

روزانہ ایک تعویذ کسی بھی چیز میں گھول کر پلانے ہیں۔ طالع وقت منقلب مل جائے تو بہتر ہے جیسے بروج حمل، سرطان، میزان یا جدی، کیونکہ یہ منقلب برج ہیں اور مقصد بھی ہمارا منقلب ہے۔ یعنی مسائل کو اسکی عادت بد سے الٹنا ہے اور جو بھی وقت آپ اپنے لئے بہتر سمجھیں منتخب کریں۔ طالع وقت ستاروں کی ساعتوں کی طرح دن ورات، طلوع وغروب ہوتے رہتے ہیں۔ یہ عمل ونقوش کسی کتاب کی نقل نہیں۔ بلکہ میرے اپنے تجربات ہیں۔ آزما کر دیکھیں۔ انشاءاللہ ضرور کامیاب ہونگے۔

اب میں آپ کو سائل مع والدہ مع عبارت عادت بد تحریر کر کے سمجھاتا ہوں تاکہ آپ صاحبان بآسانی ذہن نشین کرلیں اور کوئی رکاوٹ نہ آئے۔ (نوٹ) اسی طرح تکلیف بد کے نقش تحریر کئے جائیں گے صرف مضمون بدلا جائے گا۔ مقصد کے مطابق آپ منتخب کریں۔

زید، ابن، ہندہ، کی، عادت بد، آوارگی، ناکارہ پن، بدتمیزی، بدزبانی، بدکلامی، غصہ، بازی، مار پیٹ، تنگ، و، پریشان، بے عزتی، کرنا، والدین، کی، نافرمانی، بدصحبت، شراب، خوری، جوا، کھیلنا، چوری، کرنا، اس، لڑکے، کی، سب، بری، عادتیں، اس، صفاتی، کلام، پاک، کی، برکت، سے، ختم، ہوں، اور، باز، آئے، جلد از جلد، بحکم خدا۔

۲۱	۶۵۳	۱۰	۱۱۴
۵۳	۴۷۰	۱۱۶	۳۰
۶۴	۶	۲۱۹	۶۲۲
۳۰	۵۶۳	۲۷۱	۷۰
۴۸۱	۴۹۹	۶۱	۱۰۴۰
۲۳۸	۲۷۱	۲۶۰	۶۱
۳۲۹	۱۰۱	۳۰	۲۰۷
۴۷۳	۳۰	۶۲	۱۰
۷۶	۴۳۲	۲۱۲	۲۱
۱۰۷	۵۰۶	۵۳۵	۸۲
۱۰۹۵	۵۰۳	۶۱	۶۷۵
۲۰	۸۱۶	۵۸۱	۲۹۳۲
۲۹۸۷	۴۸۵۰	۲۴۱۸	

۱۱۰۴ آیت شریف: اهد نا الصراط المستقیم یا هادی

۵۳۳۷ انی تو کلت علی الله ربی وربکم مامن دابة الا

۲۹۸۷ هو آخذ بنا صیتها ان ربی علی صراط مستقیم

۴۸۵۰

۲۴۱۸

۲۹۳۲

۱۹۶۲۸

۱۹۶۲۸
۳۰
۴)۱۹۵۹۸(۴۸۹۹
۱۶
۳۵
۳۲
۳۹
۳۶
۳۸
۳۶
۲

نویں خانے میں بڑھانا ہے۔

۷۸۶

۴۹۰۳	۴۹۰۹	۴۹۱۴	۴۹۰۲
۴۹۱۰	۴۹۰۶	۴۸۹۹	۴۹۱۳
۴۹۰۰	۴۹۱۲	۴۹۱۱	۴۹۰۵
۴۹۱۵	۴۹۰۱	۴۹۰۴	۴۹۰۸

۱۹۶۲۸۔ میزان۔
رفتار نقش معکوس۔ اس نقش کی رفتار یہ ہے جو کہ عادت بد کے لئے پُر کرتی ہے۔

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹

اسی طرح اپنے مقصد کے مطابق تحریر کر کے عدد نکالیں جو بھی عادت بد ہو۔ یہ ایک فرضی مثال ہے۔
اگر عبارت کے عدد میں کہیں شمار میں فرق آگیا ہو تو معافی چاہتا ہوں، بھول بھی ہو سکتی ہے۔

تسخیر خلائق وترقی تجارت کے لئے

ایک سفید کاغذ پر باوضو حسب ذیل کلمات بروز جمعرات ساعت سعید میں گلاب وزعفران سے اور نئے قلم سے لکھ کر دکان کے صدر دروازے پر لگادیں اس کا رُخ سڑک کی جانب رہے۔ اور جس دن یہ دعا دکان کے صدر دروازے پر لگائی جائے اس دن دکان کے اندرونی حصے میں لوبان کی دھونی دیں۔ اس کے بعد روزانہ دکان کھولنے سے پہلے ایک کٹورے میں پانی لے کر اس پر "یارقیب" سات مرتبہ پڑھ کر دم کرکے دکان کے دہلیز پر چھڑک دیا کریں۔ انشاء اللہ خوب خیر وبرکت ہوگی۔

کلمات یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ حَسِّبْنِیْ فِیْ قُلُوْبِکَ عِبَادِکَ وَاِمَائِکَ۔

مصائب سے نجات حاصل کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو اور کسی بھی طرح اس مصیبت سے خواہ وہ جسمانی ہو، روحانی ہو یا مالی ہو چھٹکارا حاصل نہ ہو رہا ہو تو یہ عمل کرے۔ یہ عمل بزرگوں سے منقول ہے۔ اور اس کو بزرگوں نے حضرت امام جعفر صادقؓ سے منسوب کیا ہے۔ اگر کوئی شخص جنات کے زیر اثر ہو یا سفلی جادو کا شکار ہو یا اور کسی بندش کا شکار ہو تب بھی انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے اسے نجات مل جائے گی۔

عمل کے کلمات باوضو سفید کاغذ پر لکھ کر سفید ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر چلتے پانی میں چھوڑ دے۔ ان کلمات کو گلاب وزعفران سے لکھے اور لکھتے وقت اگربتی جلالے۔

کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ مِنْ عَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلٰی رَبِّ الْجَلِیْلِ ۔ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۔

جس وقت ان کلمات کو پانی میں ڈالے اس وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے اور دل میں اس مصیبت کا تصور رکھے۔ جس سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے۔

دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَالطَّاھِرِیْنَ وَحجۃِ المرْضِیْنَ اَقْضِ حاجتیْ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

دعا کی قبولیت کے لئے

کسی بھی مقصد کیلئے بشرطیکہ وہ ناجائز نہ ہو دعا اس طرح کریں۔ مغرب کی نماز کے بعد دو نفل پڑھ کر اپنی ٹھوڑی کو اپنی دائیں ران پر رکھ کر تین سو مرتبہ پڑھیں۔ "سَھْلًا بِفَضْلِکَ یَا عَزِیْزُ یَاعَزِیْزُ" اول وآخیر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد سجدے میں جاکر اپنے مقصد کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ فوراً قبول ہوگی۔ اگر اس عمل کو لگاتار سات روز تک کرلیں تو افضل ہے۔

روزگار کے حصول کے لئے

کسی بھی خالی مکان میں یا کسی بھی مسجد کی چھت پر کھڑے ہوکر کھلے آسمان کے نیچے ایک ہزار مرتبہ "یَا وَھَّابُ" پڑھیں۔ اول وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو لگاتار سات روز تک کریں۔ اگر عروج ماہ میں کریں تو افضل ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد روزگار مل جائیگا۔

فتح و نصرت کے لئے

جو شخص اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ چاند کے مہینے میں پہلے جمعہ کو نماز فجر کے بعد ایک سفید اور پاک صاف کپڑے پر ہری روشنائی سے کٓھٰیٰعٓصٓ اکیس بار لکھے اور ۲۱ بار درود شریف پڑھ کر اس پر دم کر دے پھر اس کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ دشمن پر غالب ہوگا اور لڑائی میں فتح پائے گا۔

قرض کی ادائیگی کے لئے

قرض کی ادائیگی کیلئے باوضو سفید کاغذ پر گلاب و زعفران سے یہ لکھے بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ طٰسٓ تِلْکَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَکِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○ اور اس کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ بہت جلد قرض سے نجات ملے گی۔

یادداشت کو بڑھانے کے لئے

جو شخص بھول جانے کا مریض ہو اور اس کی یادداشت کمزور ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ کسی طشتری پر پانچ مرتبہ یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ لکھ کر پانی سے دھو کر پی لیا کرے۔ انشاء اللہ قوت حافظہ میں اضافہ ہوگا۔

کمزوری دور کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کو کسی مرض کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے غیر معمولی کمزوری کا سامنا ہو تو اس کو چاہئے کہ کسی کاغذ پر یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ لکھ کر اپنی کمر پر باندھ لے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں کمزوری دور ہوگی۔

حمل قرار پانے کے لئے

اگر کوئی عورت اولاد سے محروم ہو یا اولاد نرینہ سے محروم ہو تو دونوں صورتوں میں یہ عمل انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ مندرجہ ذیل قرآن حکیم کی آیت کو چالیس کاغذوں پر لکھ کر روزانہ ایک تعویذ رات کو سوتے وقت پیے۔ ایام کے دنوں میں پینا ترک کر دے اس کے بعد چالیس کی تعداد پوری کر لے۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا اور اللہ کے فضل و کرم سے فرزند پیدا ہوگا۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ صٓ ج

وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ط بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ○

صلح کے لئے

دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے روزانہ ۲۱ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر مغرب کی نماز کے بعد سجدے میں جا کر دونوں کی صلح کی دعا کرے۔ انشاء اللہ ۲۱ روز کے اندر اندر اس عمل کی برکت سے دونوں صلح کے لئے آمادہ ہو جائیں گے۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ روز تک کرنا ہے۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ ○

برائے حاجت

کسی بھی حاجت کو پورا کرنے کے لئے سات روز تک بعد نماز عشاء ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور اپنی حاجت کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

تسخیر خلائق کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ تمام مخلوق اس کی تابعداری کرے اور اس کے حکم کی تعمیل کرے اور اس کے سامنے سب سر تسلیم خم کریں اور اس سے سب محبت کریں تو نماز فجر کے بعد ۸۸۰ مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو لگاتار ۱۲۰ روز تک کرے۔ انشاء اللہ تمام مخلوق مسخر ہوگی۔

شہرت کے لئے

جو شخص کسی خاص معاملے میں شہرت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر اس آیت کو نماز فجر کے بعد پڑھا کرے اور آگے پیچھے تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کرے۔ انشاء اللہ چند مہینوں میں زبردست شہرت ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وَاِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○

ہر طرح کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ ہر طرح کے شر سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ اس کو حفظ وامان میں رکھے اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو باوضو یہ نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ ہر طرح کے شر سے اس کی حفاظت ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۴۶۱	۸۴۶۵	۸۴۶۸	۸۴۵۴
۸۴۶۷	۸۴۵۵	۸۴۶۰	۸۴۶۶
۸۴۵۶	۸۴۷۰	۸۴۶۳	۸۴۵۹
۸۴۶۴	۸۴۵۸	۸۴۵۷	۸۴۶۹

افسر اور حاکم کو راضی کرنے کے لئے

جو شخص اپنے افسر اور اپنے حاکم کو جس کے دفتر میں وہ ملازمت کرتا ہو خوش رکھنا چاہے اور یہ چاہے کہ اس کا حاکم اس سے راضی رہے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے گیارہ مرتبہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ حیرتناک نتائج برآمد ہوں گے۔

احتلام سے بچنے کے لئے

اگر کسی شخص کو احتلام کا مرض ہو تو اس کو چاہئے کہ ایک تعویذ گلے میں ڈالے اور ایک تعویذ رات کو سونے سے پہلے پانی میں بھگو کر پی لیا کرے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں اس مرض سے نجات ملے گی۔ جب نجات مل جائے تو تعویذ کا پانی پینا ترک کردے البتہ گلے والے تعویذ کو کم سے کم ایک سال تک گلے میں رکھے۔ تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۴	۲۵۷	۲۶۰	۲۴۶
۲۵۹	۲۴۷	۲۵۳	۲۵۸
۲۴۸	۲۶۲	۲۵۵	۲۵۲
۲۵۶	۲۵۱	۲۴۹	۲۶۱

بُرے شوہر سے نجات حاصل کرنے کے لئے

اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے ظلم وستم سے یا اس کے نکھے پن سے پریشان ہو اور وہ اس سے خلع حاصل کرنا چاہتی ہو یا یہ چاہتی ہو کہ وہ اس کو طلاق دے تو مندرجہ ذیل قرآن کی آیت شوہر کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھا کرے۔ انشاء اللہ وہ اس عورت کو چھوڑ دے گا۔ آیت یہ ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ ۝ فَمَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِیْنَ ۝

مرگی کا فوری علاج

اگر کسی کو مرگی کا دورہ پڑا ہوا ہو اور وہ ہوش میں نہ آرہا ہو تو ایک پیالے میں پانی لے کر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ایک مرتبہ سورۂ فلق اور ایک مرتبہ سورۂ ناس پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کے چہرے پر چھینٹیں دیں۔ انشاء اللہ فوراً ہوش میں آئے گا۔ پھر اس پانی کو سات روز تک اسکو پلائیں۔ انشاء اللہ پھر وہ دورہ مرگی کا نہیں پڑے گا۔

نظر بد کے لئے

اگر کسی بچے کو بار بار نظر لگتی ہو تو اس بچے کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں اس کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرالیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد اس بچے کو نظر نہیں لگے گی۔

۷۸۶

۶۱۱	۶۱۴	۶۱۷	۶۰۴
۶۱۶	۶۰۵	۶۱۰	۶۱۵
۶۰۶	۶۱۹	۶۱۲	۶۰۹
۶۱۳	۶۰۸	۶۰۷	۶۱۸

قوت باہ میں اضافہ کے لئے

تین دن تک مسلسل روزے رکھے اور نصف شب کے وقت گلاب وزعفران سے اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ آیت لکھے۔ یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اسکے بعد اسکو زبان سے چاٹ لے۔ انشاء اللہ قوت باہ میں زبردست اضافہ ہوگا۔

حمل کی حفاظت کے لئے

جس عورت کا حمل گر جاتا ہو اس کے گلے میں حمل ٹھہرنے کے بعد یہ تعویذ لکھ کر ڈال دے۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔ اور ساتھ خیر و عافیت کے بچہ پیدا ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

و	ی	و	س
و	س	و	ی
س	و	ی	و
ی	و	س	و

سوکھے کا عارضہ

اگر کسی بچے کو سوکھے پن کا عارضہ لاحق ہو تو ذیل کا عمل ۱۶۲۲ مرتبہ پڑھ کر گڑ پر دم کر دیں اور روزانہ یہ گڑ اس وقت تک بچے کو کھلاتے رہیں جب تک وہ فربہ نہ ہو جائے۔ روزانہ چنے کے برابر کھلانا ہے۔

عمل یہ ہے۔ اَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ آبِ زدم خشک شو محمد رسول اللہ از دنیا برفت برفت تو تیز ناپید شو بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللہ ۔

بواسیر کے لئے

مندرجہ ذیل طلسم سات باریک کاغذوں پر لکھ کر روزانہ ایک کاغذ کو گولی بنا کر نہار منہ پانی سے سٹک لیں۔ انشاء اللہ خونی اور بادی بواسیر سے نجات ملے گی۔

طلسم یہ ہے۔ ۱۱۸ح ع طط اع ۱۱ ۱۱مطم ہ ھ

رونے والے بچوں کے لئے

جو بچے ہر وقت روتے ہوں اور رونے کا کوئی سبب بھی معلوم نہ ہو تو انکے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ رونا موقوف ہوگا۔

۷۸۶

۸	۱۹	۲۲	۱
۲۱	۲	۷	۲۰
۳	۲۳	۱۷	۶
۱۸	۵	۴	۲۳

سانپ کو بھگانے کے لئے

اگر کسی گھر میں سانپ ہو اور اس کو بھگانا مقصود ہو تو مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر پانی میں پکا کر اس پانی کو گھر کے تین کونوں میں چھڑک دیں۔ انشاء اللہ سانپ وہاں سے چلا جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

ن٢مریکیدونکیداوا
لکیدکیدافمر٢لال
لافدینامر٢ل٢م

درد سر کے لئے

اگر کسی کے سر میں شدید درد ہو تو سر پر ہاتھ رکھ کر ۱۲ مرتبہ ایک ہی سانس میں "یَا وَھَّابُ" پڑھ لے درد جاتا رہے گا۔

مرض سلب کرنا

کسی کا مرض سلب کرنے کیلئے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص بیمار ہو یا کسی گناہ میں مبتلا ہو تو ایک صاحب نسبت شخص خوب اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نفل نماز پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ متوجہ ہو کر زبان سے یہ کلمات ادا کرے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ۔ اس کے ساتھ ہی مناجات و تضرع کے درمیان عرض کرے کہ مریض سے بیماری یا گناہ کی لت دور ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کی برکت سے مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

انجم زبیری

پیشانی اور ستارے

ستارے اور سیارے انسانی تقدیر پر پوری طرح چھائے ہوئے ہیں انسان کی تقدیر کا رشتہ ستاروں سے وابستہ ہے اور کوئی فرد نوع اس بات سے منحرف نہیں ہوسکتا کہ ستارے اس پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ ستارے سعد بھی ہوتے ہیں اور نحس بھی۔ انسان پر جب زندگی میں کوئی کٹھن مرحلہ گزرتا ہے یا اس پر کوئی برا وقت پڑتا ہے یا وہ گردش ایام کی پاٹ دار چکی میں پس کر رہ جاتا ہے تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ انسان پر ستاروں کا اثر ہے اور اس کی تقدیر کے ستارے آج کل گردش میں ہیں۔ محلوں میں رہنے والے راجہ ستارے کی گردش کی بناء پر فقیر اور فقیر ستارے کی خوش بختی کے باعث محلوں کا راجہ بن سکتا ہے۔ ستارے ہی انسان کو شاہ و گدا بناتے ہیں۔ ہم اپنی زندگی میں روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ ایک دولت مند جو کل تک پھولوں کے بستر پر سوتا تھا اور سونے چاندی کے انباروں سے کھیلتا تھا کل وہی خوش بخت انسان فٹ پاتھ پر بیٹھا دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرتا نظر آتا ہے اور دو وقت کی نان شبینہ سے بھی محروم ہے اور وہ غریب انسان جو دوسروں کے ساتھ دست سوال پھیلائے نظر آتا تھا اچانک لاٹری نکل آنے کی وجہ سے یا پوشیدہ خزانہ پاجانے کی وجہ سے راتوں ہی رات دولت مند بن جاتا ہے۔ ہر شخص کا نقشۂ حیات اس کے ہاتھ اس کی پیشانی اور پاؤں میں موجود ہے۔ ہر انسان کے حق میں خود خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے۔ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْھِمْ۔ جو کچھ بھی انسان کو ملتا ہے اس میں اس کی اپنی کوششوں کا بھی دخل ہے۔

تقدیر انسانی سے سیاروں کے تعلق اور انسانی زندگی پر سیاروں کی گردش کے اثرات سے آگاہی حاصل کرنے کا نام ہی ''علم نجوم'' ہے جو انسان اس علم پر دسترس حاصل کر لیتا ہے۔ ساتوں سیاروں اور برج کے بارے میں تحقیق کرتا ہے مطالعہ کرتا ہے وہ اس علم میں ماہر ہو کر علوم نجوم کا ماہر کہلاتا ہے اور ہاتھوں، پیروں، پیشانی اور زائچہ پیدائش کو پڑھ کر اس کے مستقبل، ماضی اور حال سے واقف ہو جاتا ہے۔ گزرے ہوئے حالات دہراتا ہے آنے والے حالات کی نشاندہی کرتا ہے۔

پامسٹری سے دلچسپی رکھنے والے حضرات صرف ہاتھوں کی لکیروں ہی کو پڑھتے ہیں اور انہی پر اعتماد کرتے ہیں۔ اس طرح وہ پیشانی، پاؤں کی لکیروں کو فراموش کر دیتے ہیں۔ حالانکہ پیشانی، پاؤں اور زبان کی لکیروں سے بھی بڑے بڑے اہم اور قابل رشک نتائج پیدا ہوسکتے ہیں اور ان پر ہر طرح کا اعتماد کیا جاسکتا ہے۔

ایک انسان کے ہاتھ کی لکیریں خواہ کتنی شاندار ہی کیوں نہ ہوں یہ میرا دعویٰ ہے بلکہ یقین ہے کہ جب تک اس شخص کی پیشانی شاندار اور کشادہ نہ ہوگی وہ کبھی ترقی نہیں کرسکتا اور نہ ہی زندگی میں کبھی دولت مند بن سکتا ہے۔ خواہ وہ بہت بڑا فلسفی کیوں نہ ہو۔ اس نے بہت اعلیٰ تعلیم بھی کیوں نہ حاصل کر لی ہو۔ یہاں یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ عمر، دولت، جاہ و حشمت، سفر اور شادی، غربت اور امارت کا راز پیشانی میں مضمر ہے۔ خوبصورت پیشانی، خوبصورت مستقبل کی نشاندہی کرتی ہے۔ میں چونکہ پیشانی اور اس کی لکیروں پر بھرپور اعتماد رکھتی ہوں کیونکہ جو پیشانی میں ہے وہ پیش آتا ہی ہے تو پھر آج کیوں نہ پیشانی کے بارے میں بات کروں۔ اور یہ بتاؤں کہ پیشانی کی لکیروں کا تعلق ستاروں سے کیا ہے۔

کسی بھی انسان کی پیشانی پر زیادہ سے زیادہ سات لکیریں ہوسکتی ہیں۔ ویسے عموماً پیشانی پر سات لکیروں سے کم ہی ہوتی ہیں۔ ان ساتوں لکیروں کا تعلق مندرجہ ذیل ستاروں سے کچھ اس طرح وابستہ ہے۔

پہلی لکیر کا تعلق سیارہ شمس سے ہے۔

دوسری لکیر کا تعلق سیارہ قمر سے ہے۔

تیسری لکیر کا تعلق زہرہ سے ہے۔

چوتھی لکیر مشتری کی ساتھی ہے۔

پانچویں لکیر مریخ سے۔

اور چھٹی لکیر کا تعلق عطارد سے ہے۔

پیشانی کی ساتویں لکیر زحل سے تعلق رکھتی ہے۔

اور اگر کسی انسان کی پیشانی میں چودہ لکیریں ہوں تو ہر ستارے کی دولکیریں ہوتی ہیں۔ اگر کسی انسان کی پیشانی میں آفتاب کی دولکیریں ہوں تو وہ شخص طبیعت کا بہت تیز، ہرکام کو تیزی سے کرنے والا، اولاد زیادہ ہوگی۔ حسن پرست ہوگا۔ ایسا شخص کسی سے مل کر رہنے والا نہیں ہوتا۔

جس شخص کی پیشانی میں قمر کی دولکیریں ہوں وہ انسان ہرکام سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ دوسروں سے انس اور محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ ایسے انسان کے خیالات بہت بلند ہوتے ہیں۔ خدا پرست اور نیک کاموں میں اپنی کمائی کا زیادہ پیسہ خرچ کرتا ہے ایسے انسان کی زندگی ٹھاٹ سے بسر ہوتی ہے۔

پیشانی میں اگر زہرہ کی دولکیریں ہوں ایسی شخصیت کا مالک ٹھنڈے مزاج کا انسان ہوتاہے۔ بااخلاق، بامروت، عقل منداور سائنس داں ہوتا ہے۔ ایسا انسان غصہ بہت کم کرتا ہے۔ سیاحت کا شوقین، ہنر مند مصور اور خوبصورتی کا دلدادہ ہوتا ہے۔

جس شخص کی پیشانی میں مریخ کی دولکیریں ہوں وہ حلیم الطبع، بہترین کام کرنے والا، بلند اقبال، ترقی پسند تیز فہم ہوتا ہے۔ پُرفریب چالوں سے بہت دور رہتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی کرتا ہے اور خدا کا خوف دل میں ہوتا ہے۔

اگر پیشانی میں مشتری کی دولکیریں ہوں تو ایسا شخص طبیعت کا ذرا تیز بعض اوقات عجلت سے بھی کام لیتا ہے۔ نت نئی ایجادیں کرنا اس کی خصوصیات میں داخل ہے۔ ایسا شخص بہت دولت کماتا ہے اور اپنی نادانی کی بناء پر اس کو ختم بھی کردیتا ہے۔

پیشانی میں عطارد کی دولکیریں رکھنے والا انسان بڑا بہادر اور جیالا ہوتا ہے۔ ایسے کھیلوں کی طرف رجوع ہوتا ہے جس میں اس کا بڑا نام ہو۔ تیز طبع اور ذہین ہوتا ہے لیکن اس کی آواز بڑی کرخت ہوتی ہے۔ بہت جلد رودیتا ہے اور بغیر سوچے سمجھے بات ادا کردیتا ہے جس سے اس کو کافی نقصان بھی ہوتا ہے۔ معصوم بچوں اور جانوروں سے بہت محبت کرتا ہے۔

اگر پیشانی میں زحل کی دولکیریں ہوں تو ایسا شخص بڑا بہادر اور نڈر ہوتا ہے۔ طبیعت کا صاف اور تیز ہوتا ہے بہت جلد آگ بگولہ ہوجاتا ہے اور اپنے تمام کاموں کو بدکلامی اور سخت گیری کی بناء پر بہت جلد بگاڑ لیتا ہے، ضدی اور سخت طبیعت ہونے کی وجہ سے ہر ایک کے گلے پڑ جاتا ہے۔ جتنی جلدی روٹھتا ہے اتنی ہی جلدی مان بھی جاتا ہے۔ دھوکہ دینا اس کا عام فعل ہوتا ہے۔

پیشانی کی لکیریں بڑی صاف اور روشن ہوتی ہیں۔ اور یہی لکیریں انسان کا ماضی، حال اور مستقبل ہوتی ہیں۔

حسب منشاء ملازمت کے لئے

جوکوئی بے روزگار ہو اور روزگار کی تلاش میں سرگرداں ہو اور چاہتا ہو کہ حسب منشاء ملازمت مل جائے تو اسے چاہئے کہ وہ شہر سے باہر جاکر ایک جنگل میں یا کسی بھی ویرانہ میں صبح کاذب کے وقت جائے یعنی کہ فجر کی اذان سے قبل جائے باوضو حالت میں جائے اور دورکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہررکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش پڑھے پھر جب سلام پھیرے تو ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات مبارکہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَصْحَبُ فِیْ جَوَارِکَ ۔ پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعامانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اکیس یوم کے اندر اندر ملازمت مل جائے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ یقین کامل اور خلوص نیت سے عمل کرے، نہایت مجرب وآزمودہ عمل ہے۔

****

فوجداری مقدمہ سے بریت کے لئے

اگر کسی کو جھوٹے فوجداری مقدمہ میں ملوث کردیا گیا ہو اور سب لوگ اس کے دشمن ہوگئے ہوں تو وہ خود یا اس کا کوئی ایسا عزیز جو اس سے بہت زیادہ محبت کرتا ہو اُسے چاہئے کہ وہ اشراق کے وقت یا نماز عشاء کے بعد دورکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہررکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نمل پڑھے اور نماز کی ادائیگی کے بعد تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور مصلّے پر کھڑا ہوجائے برہنہ سر کرکے نو ہزار مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔

اس کے بعد پھر تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعامانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مقدمہ سے خلاصی ہوجائے گی۔

****

العین حق یعنی نظر لگنا حق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نظر کی تاثیر حق ہے۔ ولو کان فی سابق القدر سبعة العین۔ یعنی دنیا میں اگر کوئی چیز ایسی ہوتی جو تقدیر الٰہی سے سبقت کرتی تو البتہ نظر ہوتی اس لئے اس کی تاثیر بہت زبردست ہے۔ چشم زخم (نظر لگنا) حق ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ المسحر حق والعین حق ولو کان شی بسبق القدر مبقه العین۔ (رواہ مسلم)

صحیح بخاری "کتاب الطب" میں درج ہے کہ نظر واقعی لگ جاتی ہے۔ معمر نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا درست ہے، یعنی سحر حق ہے اور نظر کا لگنا ٹھیک ہے۔ جس کو نظر لگ جانا کہتے ہیں۔ علماء کے نزدیک اختلاف ہے، تاہم حافظ نے کہا ہے کہ نظر لگانے والے کی آنکھ سے زہر کی تاثیر کے اجزاء سقاع کے طور پر نکلتے ہیں اور دوسرے کے بدن میں مسام کی راہ سے آ کر زہر کی تاثیر پیدا کرتے ہیں، جیسے سانپ، بچھو کا زہر وغیرہ۔ لیکن عام لوگوں کا خیال ہے آدمی کا زہر سانپ سے زیادہ تیز ہے۔ کیونکہ سانپ کا زہر دانتوں میں ہے۔ جب تک وہ نزدیک آ کر کسی کو کاٹ نہ لے اور آدمی کا زہر آنکھوں میں ہے کہ دور سے بھی نظر لگ جاتی ہے۔ یہ اثر غیروں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ کبھی اپنی نظر ہی اپنے کو لگ جاتی ہے اور یہ اثر خالق لایزال نے سب آدمیوں کی نظر میں نہیں رکھا بلکہ بعضوں میں ہے اور جس طرح نظر ہر آدمی جوان بوڑھے بچے پر لگتی ہے اسی طرح جانور کھیتی، اہل وعیال، دولت وباغ کو بھی لگ جاتی ہے۔

تفسیر عزیزی میں نقل ہے کہ ایک شخص ایسا بھی گزرا ہے جس کی نظر ایسی تھی کہ پہاڑ کے پتھروں کو بھی نظر لگاتا تو اگرچہ کہ وہ ہزاروں من بھاری ہوتے لیکن اس کی نظر کی تاثیر سے ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹ جاتے تھے جب کبھی وہ کسی آدمی کو نظر لگاتا تو اس کا ہلاک ہو جانا یقینی تھا۔

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ نظر لگنے کا دم کیا کرو۔ "تفریح الاذکیاء" میں درج ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس کا علاج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیان فرمایا ہے۔ حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے نفس یا مال پر نظر لگنے کا وہم کرے تو وہ شخص اس آیت کو جو سورہ نون میں ہے، پڑھ کر تین بار دم کر دیا کرے۔ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ط وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ٥

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسنینؓ کو اس طور سے تعویذ کرتے یعنی پڑھ کر پھونکتے تھے۔ اعیذُ کما بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّةِ مِنْ کلِ شَیْطَان وهامة وَمِنْ کلّ عین لامَّة٥

حضرت جبرائیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت میں پڑھ کر پھونکا۔ بسم اللہ اُرقیک من کلّ شی یوذیک وَمن کلِّ عین حَاسِدِ اللہ یَشْفِیْکَ ٥ (ترجمہ) یعنی ساتھ نام اللہ کے پھونکتا ہوں میں تجھ کو ہر چیز ایذا دینے والی اور ہر آنکھ حسد کرنے والی سے شفاء دے تجھ کو۔

تفسیر عزیزی اور مفسروں نے آیت وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ کے نازل ہونے کے سبب سے ایسی روایت کی ہے کہ جب قریش وکفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے انکار کرنے میں جو حیلہ وفریب ان سے ہو سکے سب کر کے عاجز آ گئے تو آخر میں ایک حربہ یہ

استعمال کیا کہ بنی اسد کے قبیلہ کا ایک شخص جو چشم زخم لگانے میں مشاق تھا اور تمام قبیلہ میں مشہور تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ نظر لگا کر ہلاک کردینے کے لئے مقرر کردیا گیا جس کو بے حد لالچ وطمع بھی دی گئی۔ اس شخص کی عادت تھی جب بھی کسی کو نظر لگانا مقصود ہوتا وہ تین دن تک بھوکا رہتا اس کے بعد جس کو بھی نظر لگاتا اس کو ہلاک کرڈالتا۔ چنانچہ وہ حسب عادت تین دن بھوکا رہا اور بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ اس وقت قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول تھے۔ اس نے تھوڑی دیر گھور گھور کر آپؐ کو دیکھا اور کہا کہ میں نے آج تک اس طرح کی خوش آواز اور خوش لہجہ کہیں بھی اور کسی سے نہ سنا۔ یہی کلمات دہراتا گیا اور کچھ نہ بن پڑا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے فرمایا۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (ترجمہ) جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے کسی کو کچھ قوت نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ ومامون کردیا۔

حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو نظر کا خوف ہو یا اس کی کچھ علامت اپنے پر یا اپنے مال اور اولاد پر پائیں تو اس کا علاج یہی ہے کہ اس آیت کو پڑھے۔ خدا کا فضل ہوگا اور وہ نظر بد سے بچ جائے گا۔ اس آیت کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر جس پر نظر کا شبہ ہو پھونک دے۔ اس کے کہنے سے اللہ تعالیٰ نظر کی تاثیر ہونے نہ دے گا اور اگر نظر لگ جائے تو کہے اللھم بارک علیہ، اس کے کہنے سے بھی نظر اثر نہیں کرے گی۔

صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالقاسم قشیری نے فرمایا۔ ایک مرتبہ ایک بچہ بیمار ہوا ایسا کہ قریب المرگ ہوگیا۔ اتفاقاً میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور بیماری کی شکایت کی۔ فرمایا، آیات شفاء سے غافل ہورہا ہے۔ سو میں نے وہ آیتیں لکھ کر پانی میں دھوئیں اور وہ پانی بیمار کو پلایا کہ اچھا ہوگیا۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس ترقی یافتہ دور میں جب کہ آدمی نے ایمان وعقیدے سے ہٹ کر عقل کو رہنما تسلیم کرلیا ہے۔ مادی دور دورہ میں روحانیت کی باتوں کو کم ہی اہمیت دی جانے لگی ہے لیکن یہ سچ ہے کہ عقل حکمت الٰہی کے آگے عاجز ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ان سربستہ رازوں سے واقف ہیں۔ اگر کوئی فلسفی مشرب یہ کہے کہ یہ علاج عقل سے باہر ہے تو اس کا جواب یہی ہوسکتا ہے کہ خرد چراغ راہ گزر ہے اس کا درون خانہ اجالا کرنا ممکن نہیں ہے۔ جیسے علامہ اقبالؒ نے فرمایا

خرد سے راہ روشن ہر بصر ہے
خرد کیا ہے؟ چراغ رہ گزر ہے
درون خانہ ہنگامے ہیں کیا کیا
چراغ رہ گزر کو کیا خبر ہے!

اکثر وبیشتر امراض کے معاملے میں عام آدمیوں سے بہتر اطباء وحکماء ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں ان کی حکمت کو ہم نہیں پہنچ سکتے۔ چنانچہ احادیث میں وارد ہے کہ ایک روز حضرت ام سلمہؓ کے گھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا جس کا رنگ زرد ہوچکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر ارشاد فرمایا اس کو جن کی نظر لگ گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا جس طرح آدمی کی نظر آدمی کو لگ جاتی ہے اسی طرح جن کی نظر بھی لگ جاتی ہے۔ سورۂ یوسف میں درج ہے کہ حضرت یعقوبؑ کے گیارہ بیٹے جب مصر کو چلے تو حضرتؑ نے فرمایا کہ مصر کے چھ دروازے ہیں تم سب مل کر ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا۔ جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا۔ اس نصیحت کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپؑ کے تمام لڑکے خوبصورت قوی، شکیل وجمیل تھے جن کو دیکھ کر آپؑ نے فرمایا تھا۔ میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں لیکن مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہیں نظر نہ لگ جائے۔ چنانچہ فرزندان یعقوبؑ نے والد بزرگوار کی نصیحت پر عمل کیا اور علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہوئے۔

بس اللہ سے دعا ہے کہ خدایا ہم سب کو نظر بد سے بچائے رکھے۔ آمین۔

سانپ اور بچھو نقصان نہ پہنچائے

اگر کوئی رات کے وقت کسی ایسی جگہ پر قیام پذیر ہوا ہو کہ جہاں پراسے سانپ اور بچھو سے نقصان پہنچنے کا شدید خدشہ ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ نماز عشاء پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ طارق پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر یہ پڑھے۔
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَلِیَّۃِ مِنْ شَرِّ عَقْرَبٍ وَحِیَّۃٍ۔ اس کے بعد تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور آرام سے سوجائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی سانپ بچھو اس کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔

علم النفس

سعید بخاری
لاہوری

ماخوذ از علم النفس مصنفہ شفق رامپوری مرحوم و مغفور

اوقاتِ نفس

علم النفس کی بنیاد چاند کی تاریخوں پر ہے اور زمانہ دو قسموں پر منقسم ہے۔ ایک عروج ماہ۔ ایک زوال ماہ۔ عروج ماہ یعنی چاندنی راتیں جن کو ہندی میں شکل پکش کہتے ہیں۔ ان تاریخوں میں چاند کی روشنی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ دوسرا زوال ماہ۔ ان تاریخوں میں چاند روزانہ گھٹتا ہے۔ ہندی میں ان تاریخوں کو کرشن پکش کہتے ہیں۔ یکم سے چودہ تک عروج ماہ ہے۔ چودہ سے مراد چودھویں تاریخ نہیں بلکہ چودھویں شب مراد ہے۔ یعنی تیرہ تاریخ کا دن گزر کر جو رات آئے جس کی صبح چودہ ہوگی اور چودہ سے اٹھائیس تک زوال ماہ ہے۔ سانس ہر دو گھنٹے میں ایک نتھنے سے دوسرے نتھنے میں تبدیل ہوتی ہے اور یہ قدرت کا معین کردہ وقت ہے۔ جب تک سانس اپنی مقدار تک تبدیل ہو رہی ہے کوئی حادثہ یا واقعہ پیش نہیں آتا۔ آپ بے فکری سے زندگی بسر کرتے رہیے۔ لیکن جب کوئی حادثہ یا واقعہ پیش ہونے والا ہے تو قدرت کی طرف سے پہلے آگاہی دے دی جاتی ہے اور اعلان کر دیا جاتا ہے اور قدرت کا اعلان یہ ہے کہ سانس بجائے دو گھنٹے کے ۱/۲ گھنٹے میں یا ایک گھنٹے میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ پس جب آپ دیکھیں کہ ہماری سانس دو گھنٹے سے قبل تبدیل ہوگئی تو سمجھ لو کہ کوئی حادثہ یا واقعہ ہونے والا ہے۔ یہ قانون بھی معلوم کرو کہ سانس کبھی دو گھنٹے سے زیادہ ایک سر میں نہیں چلتی۔ ہاں اس تعداد میں کمی ہو جاتی ہے واقعات اور حوادثات کے وقت سانس جلد جلد سُر تبدیل کرتی ہے۔ مگر کبھی دیر میں تبدیل نہیں ہوتی۔ اگر آپ کو یہ معلوم کرنا ہو کہ اس وقت کونسا سُر چل رہا ہے تو ایک نتھنے کو انگلی سے بند کرو اور دوسرے نتھنے سے سانس خارج کرو۔ اگر بند سُر ہو تو سانس رُک رُک کر کم مقدار میں آئے گی۔ اگر سانس زور زور سے صاف نکل رہی ہے تو اسے چلتا سُر کہتے ہیں۔ اگر دونوں نتھنوں سے برابر سانس (ہوا) نکل رہی ہے تو اُسے نفس تساویہ کہتے ہیں سانسوں کی رفتار کا منضبط قانونِ قدرت یہ ہے کہ قمری ماہ کی پہلی تاریخ ۲ آفتاب نکلتے وقت بایاں سُر چلتا ہوگا۔ اور یہ تین دن تک برابر طلوع آفتاب کے وقت رہے گا۔ اس میں کبھی اختلاف نہیں ہوتا۔ اس دلیل سے رویت کا اختلاف بھی صحیح ہو جاتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ رویت ماہ میں اکثر اختلاف رہتا ہے خصوصاً رمضان المبارک اور عید کے چاند میں اکثر اختلاف ہو جاتا ہے۔ اکثر شہروں میں روزہ شروع ہو جاتا ہے اور اکثر شہروں میں نہیں۔ اس طرح اکثر دو عیدیں ہوتی ہیں۔ غرضیکہ رویت ہلال مشتبہ ہو جاتی ہے لیکن علم النفس ایک ایسا مکمل قانون ہے کہ اس میں کبھی نظر فریب نہیں کھاتی یعنی جب چاند کی حالت مشتبہ ہو اور اس میں اختلاف پایا جائے کہ رات چاند دکھائی دیا یا نہیں تو آپ صبح کو سورج نکلتے وقت غور سے دیکھیں کہ کونسا سُر جاری ہے۔ اگر بایاں سر جاری ہے تو یقیناً چاند ہوگیا۔ اگر داہنا سر جاری ہے تو یقیناً چاند نہیں ہوا۔ ہاں شرعی حیثیت سے یہ دلیل پیش نہیں کی جاسکتی۔

قدرت کا اٹل قانون ہے۔ چاند کی پہلی، دوسری، تیسری کو طلوع آفتاب کے وقت بایاں یعنی قمری سر چلتا ہوگا۔ تین دن کے بعد یعنی ۴، ۵، ۶ تاریخ کو شمسی سر (داہنا نتھنا) طلوع آفتاب کے وقت چلتا ہوگا۔ اس حساب سے ہر تین دن کے بعد سُر شمسی اور قمری میں تبدیل ہوتا رہتا ہے اور یہ دَور دائماً ابداً ہے۔ اس حساب سے قمری اور شمسی تاریخیں حسب ذیل ہوں گی۔

قمری۔ ۱،۲،۳،۷،۸،۹،۱۳،۱۴،۱۵،۱۹،۲۰،۲۱،۲۵،۲۶،۲۷۔

شمسی۔ ۴،۵،۶،۱۰،۱۱،۱۲،۱۶،۱۷،۱۸،۲۲،۲۳،۲۴،۲۸،۲۹،۳۰۔

آپ چاند کی تاریخوں کا شمار رکھیے اور روزانہ طلوع آفتاب کے

وقت دیکھ لیا کریں کہ سُر موافق چل رہا ہے یا مخالف۔ یعنی تاریخ معینہ سطور بالا کے موافق ہے۔ اگر موافق چل رہا ہے تو سمجھ لیں کہ آج کا دن بے غل وغش اور بے فکر وتشویش کے گزرے گا۔ کوئی حادثہ اور واقعہ ایسا نہ ہوگا جس سے اضمحلال اور شکستگی پیدا ہو۔ اگر سُر کا خلاف چلتا پایا جائے یعنی بجائے سیدھے کے الٹا اور بجائے الٹے کے سیدھا تو یہ قدرتی اعلان ہے کہ آج کوئی انقلاب زندگی میں پیدا ہونے والا ہے اور یہ یقیناً انقلاب ہوگا۔ قدرتی اعلان کبھی منسوخ اور تبدیل نہیں ہوتا۔ نفس کا تغیر ہماری ذات کا تغیر ہے لیکن یہ بات ذہن نشین کریں کہ انقلاب دو قسم کا ہوتا ہے۔ برائی سے اچھائی کی طرف اور اچھائی سے برائی کی طرف۔

ایک شخص غریب اور محتاج تھا۔ یکایک وہ دولت مند اور امیر بن گیا اس کا نام بھی انقلاب ہے۔ ایک شخص صاحب ثروت ودولت مند تھا، ناگہاں وہ عسرت اور افلاس زدہ ہوگیا۔ اس کا نام بھی انقلاب ہے۔ نفس کے تغیر وتبدل سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ ہماری حالت منقلب ہونے والی ہے۔ لیکن دو امور تشنہ تکمیل رہے اور دونوں مسئلے نہایت عمیق اور ضروری ہیں۔ اول یہ انقلاب کی نوعیت کیا ہوگی، کیا ترقی سے تنزل کی طرف یا تنزل سے ترقی کی طرف۔ دوم یہ کہ آخر یہ انقلاب آج ہی پیدا ہوگا یا کب؟ یہ دو سوال ضروری ہیں۔ میں اس کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ اس کے لئے آپ مندرجہ بالا تواریخ پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ آیا قمری سے شمسی میں تبدیل ہوا ہے یا شمسی سے قمری میں یعنی سیدھا نتھنا چلنا چاہئے تھا بجائے اس کے الٹا نتھنا چل رہا ہے۔ یا الٹا چلنا چاہئے تھا بجائے اس کے سیدھا نتھنا چلا۔

اس کا قاعدہ اور کلیہ یہ ہے کہ اگر بجائے الٹے نتھنے کے سیدھا نتھنا چلا ہے تو یہ انقلاب ترقی سے تنزلی کی طرف ہے۔ اگر سیدھے نتھنے کی بجائے الٹا سُر چلا ہے تو یہ انقلاب تنزل سے ترقی کی طرف ہے۔ بصورت اولیٰ رنج وفکر، نقصان اور جھگڑا، بیماری اور مقدمہ وغیرہ پیش آنے والا ہے۔ بصورت دیگر نفع اور تندرستی، فتح اور کامرانی، ملازمت اور ترقی کے آثار ہیں جس طرف نقصان کی فہرست طویل ہوسکتی ہے اسی طرح مفادات کی تفسیر اور تفصیل بھی لمبی چوڑی ہوسکتی ہے۔ اس مبسوط فہرست کے چند روز چند عنوانات میں سے کون سا باب شروع ہوگا اس کی شناخت مجھے معلوم نہ ہوسکی۔ یعنی اگر نقصان ہو تو کس قسم کا اور نفع ہو تو کس قسم کا اس مبہم کی تفصیل میں نہیں کرسکتا۔ اب رہ گیا دوسرا مرحل طلب مسئلہ کہ آیا اس انقلاب آنے کی مدت کیا ہے۔ کیا اسی دن آئے گا جس دن سُر تبدیل ہوا ہے یا کب؟ اس

کے متعلق یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر کم مدت نفس برعکس چلتا رہے گا اتنی ہی زیادہ درازی پر انقلاب رونما ہوگا۔ مثلاً سورج نکلتے ہوئے دیکھا کہ سُر مخالف چل رہا ہے لیکن چند منٹ کے بعد پھر درست اور صحیح ہوکر قانون معینہ پر چلنے لگا تو یہ ثبوت ہے کہ ابھی انقلاب میں تاخیر ہے اور وزن ومقدار میں بھی سبک ہے۔ اگر دیر تک چلتا رہا تو انقلاب قریب ہے۔ اور وزن ومقدار میں بھی گراں ہے۔ یہ فیصلہ نفس کی مدت قیام پر ہوگا۔ کیونکہ ہر انقلاب اور ہر واقعہ میں سبکی اور گرانی ہوتی ہے۔ مرض اس کا نام بھی ہے کہ معمولی بخار آگیا۔ زکام ہوگیا اور مرض اس کا بھی نام ہے کہ تپ دق جیسا مزمن اور مہلک مرض پیدا ہوگیا۔ جھگڑا اور فساد یہ بھی ہے کہ کسی سے معمولی خلش ہوگئی اور جھگڑا فساد اس کا بھی نام ہے کہ کشت وخون پر نوبت آگئی۔ ان سب کا وزن اور مقدار معین کرنا نفس کی مدت پر منحصر ہے۔ یہاں یہ قانون بھی معلوم کرو کہ نفس کی تبدیلی سورج نکلتے وقت پر بھی مختتم نہیں بلکہ دیگر اوقات شبانہ روز میں بھی نفس متغیر ہوجاتا ہے۔ یہ تغیر بھی حادثات اور واقعات کا اعلان ہے۔ مگر ہم دنیا کے پھندوں میں از سرتاپا گرفتار اور مقید ہیں ہمیں نہ اس قدر فرصت ہے نہ ضرورت کہ دن بھر بیٹھے ہوئے سانس کا مطالعہ کرتے رہیں لیکن دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں اور ہوسکتے ہیں کہ وہ ہر وقت اپنی سانس کا امتحان کرسکتے ہیں کہ آیا نفس صحیح چل رہا ہو یا غلط۔ اگر آپ زیادہ سے زیادہ تیس دن تک علم النفس کورٹ لیں تو پھر کسی کتاب اور امتحان کی ضرورت نہیں آپ ادنیٰ اشارہ میں معلوم کرسکیں گے کہ گویا نفس صحیح چل رہا ہے یا غلط اور طریق اس کی مشق کا یہ ہے کہ پہلے وہ تاریخیں از بر کرلیں جن میں شمسی اور قمری سر تقسیم ہیں اور یہ حفظ کرلینا بالکل آسان ہے بعد ازاں طلوع کا وقت روزانہ تحقیق کرلیا کریں اور ہر دو گھنٹہ کے بعد دیکھ لیا کریں کہ آیا رفتار صحیح ہے یا غلط۔ پس اگر صحیح ہے تو حالات بھی صحیح ہیں اگر رفتار غلط ہے تو حالات بھی غلط ہیں مگر یہ طول عمل ہے۔ کم از کم آپ اس قدر کرسکتے ہیں کہ جب کسی سانحہ اور واقعہ کے پیش آنے کے آثار ہوں اس وقت حساب کرکے دیکھ لیں کہ رفتار نفس صحیح ہے یا غلط اور اسی پر اس واقعہ کو منطبق کرلیں۔ یہ غور کرلیجئے کہ یہ باتیں ظن اور وہم وگمان نہیں بلکہ حقیقت اور فطرت ہیں۔ علم النفس کا ہر جز حقیقت اور واقعیت پر مشتمل ہے۔

اب ایک اور قانون یاد کرنے کے قابل ہے کہ جب سانس قانون معینہ کے برعکس چل رہی ہو تو کیا کوئی قاعدہ ہے کہ جس سے ہم سانس قاعدے اور نظام کے ماتحت کرسکیں، ہاں۔ ایسا قاعدہ بالکل آسان ہے ہر

نفس جب چاہے اپنے سر کو دوسری طرف چلا سکتا ہے۔ وہ قاعدہ یہ ہے کہ جس سمت کا سر چلانا منظور ہو اس کے مخالف پر لیٹ جاؤ یعنی جو سر چل رہا ہو اس پہلو پر لیٹ جاؤ اس صورت میں جس سمت کا سر چلانا منظور ہو اس کی مخالف سمت ہوگی۔ مثلاً اگر داہنا سر چل رہا ہو اور تم چاہتے ہو کہ داہنا سر بند ہو کر بایاں سر چلنے لگے تو تم داہنے پہلو پر لیٹ جاؤ اور داہنے کان کو انگلی سے بند کر لو اور داہنی بغل کو سکیڑ لو اور داہنے نتھنے کو بھی روئی سے بند کر لو اور بند نتھنے سے خوب زور زور سے ہوا خارج کرو۔ تین چار منٹ تک یہ مشق کرنے سے کھلا ہوا نتھنا بند ہو جائے گا اور بند نتھنا جاری ہو جائے گا۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر صبح اٹھ کر ہم کو معلوم ہوا کہ آج سر خلاف چل رہا ہے اور یہ علامت حادثے کی ہے اب ہم نے تبدیل نفس کے قاعدے پر اپنی سانس کو تبدیل کر لیا یعنی موافق قانون بنالیا تو کیا اس سے آنے والے واقعہ اور ہونے والے حادثہ بھی تبدیل ہو گیا یا اس تبدیلی کا اس پر اثر نہ پڑے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سر کو اختیاری تبدیلی سے ایک گونہ تعلق ہے۔ آنے والا حادثہ جس کا اعلان خلاف سر کر چکا تھا پیش آئے گا لیکن اس کی اہمیت کم ہو جائے گی اور یہ اختیاری تبدیلی ایک حد تک اس کی قوت سلب کرے گی۔ اسلئے اگر خلاف سر جاری رہتا تو واقعہ بھی برابر جاری رہتا۔ مثلاً ایک گھڑی میں سات بج کر چالیس منٹ ہوئے ہیں اور اس جگہ آپ نے اس کی رفتار کو بند کر دیا تو اب آٹھ نہ بجیں گے لیکن پہلے جو بج چکے تھے اس کو واپس کرنا بھی آپ کے اختیار میں نہیں۔ اگر آپ بند نہ کرتے تو آٹھ اور نو علیٰ ہذا القیاس اس وقت تک بجتے رہتے جب تک اس کی کمانی میں قوت باقی رہتی اور ان قوانین کے معلوم نہ ہونے کی یہی وجہ ہے کہ ایک انقلاب آتا ہے اور بعض وقت اس قدر طویل ہو جاتا ہے کہ انسان پریشان ہو جاتا ہے اگر اس واقعہ کا سد باب کر دیا جاتا ہے تو وہ انقلاب بھی ختم ہو جاتا ہے۔ بس جس طرح ہماری حیات کا دارومدار نفس پر ہے اسی طرح ہماری دنیا کے سارے کام علم النفس پر مشتمل ہیں۔ کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کام ایسا نہیں ہے جس پر قوانین نفس کا اثر نہ ہو اور یہ قوانین انسان کو معلوم ہیں لیکن تجربہ نہ ہونے کے سبب اس پر توجہ نہیں۔

اصحاب الکہف (غار والے)

محمود جمال

تاریخ کا وہ حیران کن واقعہ جو عبرت کی علامت بھی ہے اور حیرت کا سبب بھی۔

آج سے صدیوں پہلے کی بات ہے۔ موجودہ اردن کے علاقے، الرقیم (پیٹرا یا بطرا) کے چند نوجوان شرک سے بیزار ہو کر توحید کی طرف مائل ہوئے اور دین عیسوی قبول کر لیا۔ شہر کے مشرک لوگوں نے انہیں باز رکھنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ مانے۔ بات پھیلی اور ہوتے ہوتے بادشاہ تک پہنچی۔ اس نے ان نوجوانوں کو دربار میں بلایا اور پوچھا "ہم نے سنا ہے کہ تم لوگوں نے دین عیسوی اختیار کر لیا ہے، کیا یہ خبر درست ہے؟"

نوجوانوں نے اقرار کیا۔ بادشاہ کو ان جوانوں کی جرأت و بے باکی پر غصہ آیا تاہم اس نے انہیں اس تنبیہ کے ساتھ چھوڑ دیا کہ سوچ لو، اگر اپنے آبائی دین کی طرف مراجعت اختیار نہ کی تو سزا دی جائے گی۔

نوجوانوں نے پھر آپس میں مشورہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اب یہاں رہنا خطرے سے خالی نہیں لہٰذا طے پایا کہ انہیں کسی پہاڑ کے غار میں روپوش ہو جانا چاہئے تاکہ مشرکوں کے شر سے محفوظ رہ کر عبادت الٰہی کر سکیں۔ یہ سوچ کر وہ ایک غار میں جا چھپے۔ وہیں اللہ کے حکم سے ان پر طویل نیند طاری ہو گئی۔

وہ غار اندر سے وسیع ہے۔ اس کا محل وقوع کچھ اس طرح کا ہے کہ زندگی کی بقا کا قدرتی سامان موجود ہے۔ ایک طرف دہانہ ہے تو دوسری جانب کچھ قدرتی روشن دان بنے ہیں جن سے تازہ ہوا اندر آتی جاتی ہے۔

غار شمالاً جنوباً واقع ہے اس لئے طلوع و غروب کے وقت سورج کی تپش اندر نہیں پہنچ پاتی مگر ہلکی ہلکی روشنی برابر پہنچتی رہتی ہے۔ یعنی کچھ ایسی کیفیت تھی کہ نہ تو مکمل تاریکی ہے اور نہ ہی اتنی روشنی کہ کھلے میدان کے مانند جگہ روشن ہو جائے۔ اس ملگجے اندھیرے میں اندر کے ماحول کا نقشہ کچھ یوں بنتا ہے کہ چند انسان محو عبادت یا محو خواب ہیں اور ان کا رفیق کتا اپنی اگلی ٹانگیں پھیلائیں غار کے دہانے پر باہر کی جانب منہ کئے بیٹھا ہے۔

برسوں یہ نوجوان اسی حالت میں محفوظ رہے۔ پھر اچانک ایک ایسا انقلاب برپا ہوا۔ رومی عیسائی رقیم کی نبطی حکومت پر حملہ آور ہوئے اسے شکست دی اور علاقے پر قابض ہو گئے۔ یوں رقیم بھی عیسائیت کی آغوش میں آ گیا۔ اب خدا کی مشیت فیصلہ کرتی ہے کہ یہ نوجوان بیدار ہوں لہٰذا وہ جاگ کر آپس میں سرگوشیاں کرتے ہوئے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ کتنی مدت سوتے رہے؟

ایک نے جواب دیا کہ ایک دن دوسرے نے کہا، شاید دن کا کچھ حصہ...... وہ پھر کہنے لگے کہ ان میں سے کوئی شہر جا کر کھانا لے آئے۔ مگر جو بھی جائے وہ یوں لین دین کرے کہ شہر والوں کو پتہ نہ چل سکے کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے ورنہ مصیبت آ جائے گی۔ بادشاہ ظالم بھی ہے اور مشرک بھی...... وہ یا تو انہیں شرک قبول کرنے پر مجبور کرے گا یا سب کو قتل کر ڈالے گا۔

اب نوجوانوں میں سے ایک شہر گیا۔ وہاں اس نے دیکھا کہ حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ اسے نئے لوگ اور نئے انداز و اطوار دکھائی دیئے۔ وہ ڈرتے ڈرتے ایک نانبائی کی دکان پر پہنچا اور کھانے پینے کی کچھ چیزیں خریدیں، جب قیمت ادا کرنے لگا تو نانبائی نے دیکھا کہ سکہ تو بہت قدیم زمانے کا ہے۔ وہ حیران ہوا، اس نے پوچھا کہ یہ سکہ تمہیں کہاں سے ملا؟ یہ تو اب نہیں چلتا...... اس طرح کے سوال جواب ہوئے تو آخر بات کھل گئی اور راز فاش ہو گیا کہ وہ نوجوان قدیم زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

لوگوں کو جب اصل حقیقت کا علم ہوا تو انہوں نے اس شخص کا خیر مقدم کیا اور اس عجیب و غریب معاملے میں بہت زیادہ دلچسپی لی کیونکہ عرصہ ہوا یہاں مشرک بادشاہوں کا دور ختم ہو چکا تھا

کرلی تھی۔

جب نوجوان کو علم ہوا کہ یہاں دین عیسوی پھیل چکا ہے تو بہت خوش ہوا مگر اس نے اپنے اور اپنے رفیقوں کے لئے یہی پسند کیا کہ دنیا کی نگاہوں سے الگ رہ کر وہ یاد الٰہی میں زندگی گزار دیں۔ یہ سوچ کر اس نے کسی طرح مجمع عام سے جان چھڑا کر پہاڑ کی راہ لی اور اپنے رفقاء کو سارا حال کہہ سنایا۔ اب سب نے مشترکہ طور پر فیصلہ کیا کہ انہیں اپنی باقی ماندہ زندگی یہیں بسر کرنی ہے اور دنیا والوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا۔ ادھر شہر والوں کو ان کی جستجو کا شوق پیدا ہوا۔ تلاش بسیار کے بعد وہ انہیں ایک غار میں مل گئے۔ لوگوں نے اصرار کیا کہ وہ ان کے ہمراہ چلیں اور اپنی پاک ہستیوں سے اہل شہر کو فائدہ پہنچائیں۔ مگر وہ کسی طرح آمادہ نہ ہوئے اور اپنی عمر کا باقی حصہ دنیاوی علائق سے الگ رہ کر اسی غار میں گزارا۔

جب ان مردان خدا کا انتقال ہو گیا تو لوگوں میں اس بات کا چرچا ہوا کہ غار پر ان کی کوئی یادگار قائم ہونی چاہئے۔ چنانچہ ان میں جو حضرات ذی اثر اور با اقتدار تھے، انہوں نے غار کے دہانے پر ایک ہیکل (مسجد) تعمیر کروا دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے، جب بادشاہ وقت اور عوام اس نوجوان کے پیچھے گئے تو غار کے قریب پہنچ کر یہ معلوم نہ کر سکے وہ کس جانب چلا گیا۔ جب بہت جستجو کے بعد بھی اصحاب کہف کا کھوج نہ لگا سکے تب مجبور ہو کر واپس چلے گئے۔ پھر ان کی یاد میں پہاڑ پر ایک ہیکل (مسجد) تعمیر کر دیا۔

اصحاب کہف (غار والے) قرآن پاک کے احسن القصص میں سے ایک قصہ ہے۔ یہودی کی تحریک پر قریش مکہ نے ذوالقرنین کی طرح اصحاب کہف کے بارے میں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا تھا جس کے جواب میں سورۃ الکہف نازل ہوئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کیا تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ اصحاب کہف و رقیم کا (معاملہ) ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب (معاملہ) ہے۔ جب کہ چند نوجوان پہاڑ کے غار میں پناہ گزیں ہو گئے تھے اور یہ دعا مانگ رہے تھے، اے ہمارے پروردگار! تو اپنے پاس سے ہم کو رحمت عطا کر اور ہمارے لئے رشد و ہدایت مہیا کر، پھر ہم نے غار میں چند سال تک کے لئے ان کو تھپک کر سلا دیا پھر ان کو اٹھایا (بیدار کیا) تاکہ ہم جان لیں کہ دونوں بستی والوں اور غار والوں میں سے کس نے ان کی مدت کا صحیح اندازہ لگایا۔

(سورۃ الکہف پ ۱۵)

کہف کے لغوی معنی پہاڑ کے اندر وسیع غار کے ہیں۔ رقیم کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ یہ ایلہ (عقبہ) کے قریب ایک شہر کا نام ہے جو اردن کی بندرگاہ ہے۔ یہ واقعہ بعثت مسیحؑ سے کچھ زمانے بعد کا ہے۔ بعد کو رومیوں نے جب اسے اپنی تمدنی، سیاسی اور معاشرتی سرگرمیوں کا مرکز بنایا تو اس کا نام بدل 'پیٹرا' رکھا۔

عرب 'پیٹرا' کی نسبت سے اسے 'بطرا' کہنے لگے 'بطرا' سے اردن کا قریب ترین شہر 'معان' ہے۔ اس کا ٹھیک ٹھیک حدود اربعہ یہ ہے کہ خلیج عقبہ سے شمال کی جانب بڑھتے ہوئے پہاڑوں کے دو متوازی سلسلے ملتے ہیں۔ ان میں سے ایک پہاڑ کی بلندی پر شہر رقیم آباد تھا۔ بعض علماء اور محققین کے نزدیک اصحاب کہف کا غار ترکی کے شہر 'افسس' میں ہے لیکن دیگر علماء کا موقف اس بارے میں مختلف ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا سید سلیمان ندوی نے بطرا ہی کو 'الرقیم' قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں جدید اثری تحقیق بھی اس دعوی کو ثابت کرتی ہے۔

دور جدید میں غار کا کھوج

۱۹۵۳ء میں اردن کے ایک محقق تیسیر ظبیان کو پتہ چلا کہ 'معان' کے قریب پہاڑ پر ایسا غار واقع ہے جس میں کچھ قبریں موجود ہیں اور وہاں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ غار کی تلاش میں روانہ ہوا۔ جگہ عام راستے سے ہٹ کر واقع تھی اس لئے کئی کلو میٹر کا دشوار گزار راستہ طے کر کے وہ غار تک پہنچ سکے۔

ایک چرواہے نے انہیں بتایا کہ غار کے اندر کچھ قبریں ہیں۔ جن میں بوسیدہ ہڈیاں پڑی ہیں۔ غار کا دروازہ جنوب کی سمت تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر دو ستون تھے جو چٹان کھود کر بنائے گئے تھے۔ ستونوں پر بازنطینی نقوش ابھرے ہوئے تھے۔ غار کو ہر طرف سے پتھروں کے ڈھیروں اور ملبے نے چھپایا ہوا تھا۔

محکمۂ آثار قدیمہ کو اس بارے میں مطلع کیا گیا چنانچہ ۱۹۶۱ء میں اس کی کھدائی کا کام شروع ہوا۔ اسکے بعد اس بات کے قرائن و شواہد ملتے چلے گئے کہ یہی اصحاب کہف کا مقام ہے۔ ان میں اہم یہ ہیں۔

(۱) غار کا رخ اسی طرح واقع ہے جیسے قرآن کریم میں بیان ہوا ہے یعنی اس میں دھوپ کبھی اندر نہیں آتی۔ بلکہ طلوع اور غروب آفتاب کے

وقت دائیں بائیں سے گزر جاتی ہے تاہم غار کے اندر کشادہ خلا ہے جس کے ذریعہ ہوا اور روشنی اندر پہنچتی ہے۔

(۲) قرآن کریم نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ بستی کے لوگوں نے غار کے اوپر مسجد بنانے کا ارادہ کیا تھا۔ چنانچہ اس کے ٹھیک اوپر کھدائی کرنے اور ملبہ ہٹانے کے بعد ایک مسجد برآمد ہوئی جو قدیم رومی طرز کے پتھروں سے بنی ہوئی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ شروع میں بازنطینی (رومی) طرز کا ایک معبد تھا، خلیفہ عبدالملک بن مروان کے زمانے میں اسے مسجد بنادیا گیا۔

(۳) عصر حاضر کے محققین کا کہنا ہے کہ مشرک رومی بادشاہ جس کے ظلم وستم سے تنگ آکر اصحاب کہف نے غار میں پناہ لی تھی 'ٹراجن' تھا جو ۹۸ء سے ۱۱۷ء تک علاقے کا حکمراں رہا۔ اسکے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بت پرستی سے انکار کرنے والوں پر ظلم ڈھاتا تھا، وہ بادشاہ جس کے عہد میں اصحاب کہف بیدار ہوئے، اس کا نام محققین 'تھیوڈوسس' بتاتے ہیں جو پانچویں صدی کے آغاز میں گزرا۔ اگر اس تحقیق کو درست مان لیا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ اصحاب کہف کم وبیش تین سو سال تک محو خواب رہے اور پھر بیدار ہوئے۔ یہ واضح رہے کہ دریافت شدہ غار کے اندر جو سکے ملے ہیں ان میں سے کچھ ٹراجن کے زمانے کے ہیں۔

(۴) قرآن کریم نے اصحاب کہف کو، اصحاب الکہف والرقیم، (غار اور رقیم والے) کہا ہے۔ رقیم کیا ہے۔؟ اس کی تشریح میں مختلف آراء بیان کی گئی ہیں۔ بیشتر محققین کا خیال یہ ہے کہ 'رقیم' اس بستی کا نام تھا، جس میں یہ حضرات آباد تھے۔ اب جس جگہ یہ غار واقع ہے وہاں سے صرف سو میٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی بستی 'رجیب' کہلاتی ہے۔ قیاس کہ یہ 'رقیم' کی بگڑی ہوئی شکل ہے کیونکہ یہاں کے بدو (دیہاتی) اکثر قاف کو جیم اور میم کو با سے بدل کر بولتے ہیں۔ چنانچہ اب حکومت اردن نے اس بستی کا نام سرکاری طور پر رقیم ہی کردیا ہے۔

تاہم مولانا مودودیؒ سمیت بعض مفسرین کے نزدیک رقیم سے مراد وہ کتبہ ہے جو غار پر اصحاب کہف کی یادگار کے طور پر لگایا گیا تھا۔

(۵) حضرت عبادہ بن صامتؓ کے بارے میں مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے انہیں روم کے پاس ایلچی بناکر بھیجا تو وہ شام کے راستے پر ایک پہاڑ سے گزرے، جس کا نام جبل الرقیم تھا۔ اس میں ایک غار بھی تھا۔ جس میں کچھ ڈھانچے تھے اور وہ بوسیدہ بھی نہیں ہوئے تھے۔

فتوح الشام میں واقدیؒ نے بھی حضرت سعید بن عامرؓ کا ایک طویل قصہ لکھا ہے کہ وہ شام کی طرف جہاد کے لئے روانہ ہوئے اور راستہ بھول گئے۔ بالآخر بھٹکتے بھٹکتے جبل الرقیم کے پاس پہنچے تو اسے دیکھ کر پہچان گئے اور پھر اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ یہ اصحاب کہف کا غار ہے۔

(موقع اصحاب کہف از تیسیر ظلہیان)

تیسیر ظلہیان کے مطابق اب کاروں کے لئے پہاڑ کے اوپر تک جانے کا راستہ بنادیا گیا ہے۔ اوپر ایک کشادہ صحن ہے جس پر قدیم طرز کے کچھ ستون بنے ہوئے ہیں۔ صحن عبور کریں تو سامنے غار کا دہانہ ہے۔ وہیں فرش پر ایک چوڑے پتھر کی بنی ہوئی چوکھٹ سی ہے۔ اس غار کے اندر اترنے کے لئے تقریباً دو سیڑھیاں نیچے جانا پڑتا ہے۔ وہاں غار تین حصوں میں تقسیم ہوجاتا ہے۔ ایک حصہ دہانے سے سیدھا شمال تک گیا ہے، دوسرا دائیں ہاتھ مشرق کی طرف اور تیسرا بائیں ہاتھ مغرب کی طرف جاتا ہے۔ مشرقی اور مغربی حصوں میں آٹھ تابوت نما قبریں ہیں۔ مشرقی حصے کی ایک قبر میں ایک چھوٹا سا سوراخ بھی ہے۔ اس میں جھانک کر دیکھیں تو ایک انسانی ڈھانچہ صاف نظر آتا ہے۔ اگر اندھیرا ہو تو غار کا مجاور موم بتی جلاکر اندر کا منظر دکھادیتا ہے۔

۱۹۶۱ء میں جب اس غار کی صفائی اور کھدائی کا کام شروع ہوا تو غار کی درمیانی جگہ میں ایک جانور کا جبڑا پڑا ہوا ملا جس میں ایک نوکیلا دانت اور چار ڈاڑھیں محفوظ تھیں۔ خیال ہے کہ یہ اصحاب کہف کے کتے کا جبڑا تھا۔

اسی جگہ رومی، اسلامی اور عثمانی دور کے بہت سے سکے، ٹھیکری کے برتن، پیتل کے کنگن اور انگوٹھیاں پڑی ہوئی ملی تھیں۔ اب یہ ساری اشیاء غار کی شمالی دیوار میں نصب ایک الماری میں محفوظ ہیں۔ غار جب صاف ہوئی تو پتہ چلا کہ اس کی دیواروں پر خط یونانی اور خط کوفی میں کچھ عبارتیں بھی لکھی ہیں۔ جواب پڑھی نہیں جاسکتیں۔

اردن کے محکمۂ آثار قدیمہ اور اوقاف نے اس غار کے تحفظ اور صفائی وغیرہ پر خاص توجہ دی۔ قریب ایک نئی مسجد بھی تعمیر کردی گئی ہے۔ زائرین کی سہولت کے لئے راستہ آسان بنایا گیا ہے اور غار کے اندر کتبے بھی لگادیئے ہیں۔

اہل کتاب نے اس سلسلے میں کافی بحث ومباحثہ کیا ہے کہ اصحاب کہف کی تعداد کیا ہے اور وہ کتنے برس سوتے رہے مگر قرآن پاک ان باتوں کو ثانوی حیثیت دیتا اور اصل مدعا یہ بیان کرتا ہے کہ اس واقعہ سے عبرت پکڑی جائے اور انسان قیامت پر ایمان لائے۔

سات سلاموں کے ذریعے ہر بیماری کا توڑ

ہر طرح کے جادو کی کاٹ بھی کی جاسکتی ہے

اس سے پہلے بھی سات سلاموں کا ذکر امامیہ جنتری میں آیا ہے۔ لیکن میں بندہ گنہ گار ایک نئے انداز میں اور انتہائی زود اثر طریقے سے سات سلاموں کے عمل کو پیش کررہا ہوں۔ امامیہ جنتری میں پہلی دفعہ عمل بھیج رہا ہوں اگر کوئی فرد کسی اسم الٰہی یا قرآن مجید کی سورت یا کسی آیت کا صحیح اور بھرپور قسم کا عامل ہو تو وہ ایک سیکنڈ کے اندر کالے علم کی کاٹ کرسکتا ہے مگر آج کل کی سستی شہرت کے عاملوں نے ایک موضوع بنایا ہوا ہے کہ کالے علم کا توڑ کوئی کالے جادو کا ماہر ہی کرسکتا ہے جب کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔اس کے علاوہ اور کئی آیات ہیں جس سے جادو کو توڑا جاسکتا ہے۔ جس کی اولاد باندھی گئی ہو اس کو صاحب اولاد کیا جاسکتا ہے، جن کی نکاح بندی ہو اُن کی شادی ہوسکتی ہے، اُجڑے ہوئے گھر دوبارہ بس جاتے ہیں۔ اس پاک کلام کے اتنے فوائد ہیں جن کا احاطہ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ ان سات سلاموں کو ہر فرض نماز کے بعد روزانہ ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پی لیں اور ان کو سوا لاکھ کی تعداد میں پڑھ لے تو وہ اس کا عامل بن جائے گا پھر جس کسی کو بھی دم کیا جائے یا دم شدہ پانی پلایا جائے وہ اسی وقت صحت یاب ہوجائے گا۔ اس طرح سات سلام ہر قسم کی سختی ومصیبت کے لئے جادو جنتر منتر کا توڑ سو فیصدی ہے۔ ہر سلام کی تکسیر کرنے کے بعد ان کا اثر سو فیصد ہوجاتا ہے۔ ان سلاموں کو روزانہ دنوں کے حساب سے ہر نماز کے بعد پڑھیں۔

جمعرات : سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ٥

جمعہ : سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهَارُوْنَ٥

ہفتہ : سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ٥

اتوار : سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ٥

پیر : سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی٥

منگل : سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ٥

بدھ : سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ٥

جمعرات

بسم الله الرحمن الرحيم			
سلام	على	نوح	فى العلمين
فى العلمين	سلام	نوح	على
على	فى العلمين	نوح	سلام
سلام	على	نوح	فى العلمين
وننزل من القرآن ماهو شفاء ورحمة اللمومنين			

جمعہ

بسم الله الرحمن الرحيم			
سلام	على	موسى	وهارون
وهارون	سلام	موسى	على
على	وهارون	موسى	سلام
سلام	على	موسى	وهارون
وننزل من القرآن ماهو شفاء ورحمة اللمومنين			

ہفتہ

بسم الله الرحمن الرحیم			
سلام	علی	ال	یاسین
یاسین	سلام	ال	علی
علی	یاسین	ال	سلام
سلام	علی	ال	یاسین
ونتزل من القرآن ماھو شفاء ورحمة اللمومنین			

اتوار

بسم الله الرحمن الرحیم			
سلام	قولا	من رب	رحیم
رحیم	سلام	من رب	قولا
قولا	رحیم	من رب	سلام
سلام	قولا	من رب	رحیم
ونتزل من القرآن ماھو شفاء ورحمة اللمومنین			

پیر

بسم الله الرحمن الرحیم			
سلام	علی	من التبع	الهدیٰ
الهدیٰ	سلام	من التبع	علی
علی	الهدیٰ	من التبع	سلام
سلام	علی	من التبع	الهدیٰ
ونتزل من القرآن ماھو شفاء ورحمة اللمومنین			

منگل

بسم الله الرحمن الرحیم			
سلام علیکم	طبتم	فادخلوها	خالدین
خالدین	سلام علیکم	فادخلوها	طبتم
طبتم	خالدین	فادخلوها	سلام علیکم
سلام علیکم	طبتم	فادخلوها	خالدین
ونتزل منْ القرآن ماھو شفاء ورحمة اللمومنین			

بدھ

بسم الله الرحمن الرحیم			
سلام	هی حتیٰ	مطلع	الفجر
الفجر	سلام	مطلع	هی حتیٰ
هی حتیٰ	الفجر	مطلع	سلام
سلام	هی حتیٰ	مطلع	الفجر
ونتزل من القرآن ماھو شفاء ورحمة اللمومنین			

بارگاہ الٰہی میں مقبول ہونا

بارگاہ الٰہی میں مقبول ہونے اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں اپنا شمار کرانے کی غرض سے روزانہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔ جب کہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِنَّـا اَعْطَیْنٰـکَ الْکَوْثَر پڑھے پھر جب سلام پھیرے تو گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اس عمل کا معمول بنا لینے سے بفضل باری تعالیٰ مطلوبہ مقصد میں جلد کامیابی ہوتی ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

"پانی کے ذریعہ علاج" انگریزی میں اس کو (hydropathy) کہتے ہیں۔ سورج کو قدرت نے وہ سرچشمہ فوائد خلق فرمایا ہے۔ جس کا اندازہ انسانی قوت سے باہر ہے۔ اس کی روشنی مخلوقات کی زندگی، توانائی صحت نشو ونما کا واحد سرچشمہ ہے۔ اس کی شعاعیں قدرت کی بے بہا دولت ہیں۔ سورج کی روشنی کی شعاع زمین تک آٹھ منٹ میں پہنچتی ہے۔ سورج ایک عظیم کرہ ہے اس کی روشنی سات رنگوں کا مجموعہ ہے۔ بنفشی، اُودا، نیلا، سبز، زرد، نارنجی اور سرخ اس کی سفید کرن جب پانی یا شفاف شیشہ میں سے گزرتی ہے تو ان ہی سات رنگوں میں تقسیم ہوجاتی ہے۔

حضرت علیؓ نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اگر سورج کا پورا رخ زمین کی طرف ہوجاتا تو شدت گرمی سے اہل زمین اور دنیا کی ہرچیز جل جاتی۔ اس کی شعاع کے فوائد میں پھر ارشاد فرمایا کہ آفتاب کی طرف پشت کرکے بیٹھنے سے جسم کی اندرونی بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو لوگ خداوند عالم کے دیدار کے مشتاق ہیں تو پہلے قدرت کے خلق کئے سورج سے آنکھ ملاکر تو دیکھ لیں۔

نظام شمسی سے موسمی تبدیلی دن رات کا سلسلہ اور اس کی کرن دلہروں سے مقناطیسی قوت کے ذریعہ مہلک جراثیم کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ سورج کی شعاع نباتاتی کیمیائی عمل کرتی ہے اور زمین، مٹی و درخت کو پاک کرتی ہے۔ پانی سے بھرا اور کھلا برتن جو مستقل دھوپ میں رہے اس پانی سے غسل کرنا سفید داغ (برص) کا مرض ہوتا ہے۔ سورج کی شعاعوں میں بہت بڑی طاقت ہے۔ موجودہ زمانہ میں سخت سے سخت کام ان شعاعوں سے لیا جارہا ہے۔

سورج گرہن کی کرن انسانی آنکھ کی بینائی کے لئے نقصان دہ ہے۔ یہاں تک کہ گرہن کے اثرات انسانی زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ حاملہ عورت سورج گرہن کے وقت چاقو یا چھری سے کوئی چیز تراش کرے تو بچہ کے جسم کا کوئی عضو ضرور کٹ جاتا ہے۔

وہ بچہ جو پیدائشی طور پر سورج گرہن سے متاثر ہوکر گہنایا ہوا پیدا ہو، اس بچہ کے صرف وہ اعضاء جو متاثر ہو کر گرہن کے پورے وقت کسی نرم زمین میں معمولی طور پر صحیح طرز میں دبادینے سے بحکم خدا اعضاء اپنی اصلی حالت میں آجاتے ہیں۔ موجودہ زمانے کے سائنس داں بھی اس سے منکر نہیں کہ سورج کی کرنوں سے غسل کرنا صحت کے لئے انتہائی مفید ہے۔
انسان کی طرح حیوانات اور بہت سے چھوٹے بڑے پودے بھی اپنی زندگی کی بقا کے لئے سورج کی کرنوں کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ جن پودوں کو سورج یا چاند کی کرنوں سے محفوظ کرلیا جاتا ہے۔ وہ پودے اپنی زندگی کی رونقیں ختم کرلیتے ہیں۔ یہی سورج کی کرنیں انسان کے جسم کے کئی مہلک امراض کے جراثیم فنا کردیتی ہیں۔ اس علاج کا طریقہ بہت قدیم ہے۔ اہل ہنود کی مذہبی کتب میں اس کے اکثر تذکرے درج ہیں۔ زمانہ قدیم کے لوگ اس علاج پر عبور رکھتے تھے۔ موجودہ دور میں بھی بعض جسمانی امراض کا واحد علاج صرف سورج کی شعاعیں ہیں۔ اس کی کرنوں سے حیوانات میں چستی اور قوت آتی ہے جب تک اس کی کرنوں میں زور اور تیزی رہتی ہے تمام حیوانات میں قوت اور نشاط رہتا ہے۔ غروب کا وقت ہونے پر اس کی شعاع کمزور ہونے لگتی ہے اس وقت حیوانات میں بھی ضعف اور اضمحلال پیدا ہونے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے تمام حیوانات اپنی اپنی رہائش گاہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔
دنیا میں جس قدر رنگ نظر آتے ہیں یہ تمام سورج ہی کی بدولت اور

اسی کے اثرات کا نتیجہ ہیں۔ صاف اور شفاف چیز پر سورج کا عمدہ عکس پڑتا ہے۔ مثلاً پانی اور شیشہ دونوں شفاف چیزیں ہیں۔ اس لئے علاج شمسی میں صرف انہیں دونوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ شیشہ پر آفتاب کی ترچھی کرنیں بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔

کسی شخص کی پیشانی پر ایک سیاہ رنگ کے شیشے کا ٹکڑا اور دوسرا زرد یا سفید رنگ کے شیشے کا ٹکڑا رکھیں، کچھ وقت اس کو دھوپ میں بٹھائیں تو سفید اور زرد رنگ کی جگہ کا حصہ جلنے لگے گا۔ بلکہ زیادہ دیر ایسا کرنے سے چمڑے کی رنگت میں بھی تبدیلی آجائے گی۔ مگر سیاہ رنگ کے شیشے والی جگہ ویسی ہی رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس علاج میں سیاہ رنگ معاون نہیں ہے۔ تمام امراض کے لئے پانچ رنگ کی بوتلیں (شیشہ کی) درکار ہوتی ہیں۔ سرخ، سفید، زرد، سبز، بنفشی سب سے زیادہ کرنوں کا اثر زرد، سرخ اور سفید رنگ کی بوتلوں پر رہتا ہے۔ بہتر ہے کہ ہر روز تازہ پانی تیار کیا جائے اس طرح پانی صاف اور اچھا رہتا ہے۔ سرخ اور سفید رنگ کی بوتل کا پانی دوسرے روز ضائع کر دینا ضروری ہے۔

پانی تیار کرنے کا طریقہ

شیشے کی بوتل کو خوب اچھی طرح صاف کر کے اور دھوپ میں رکھ کر خشک کر لیں۔ اس کے اوپر اگر کوئی کاغذ کا لیبل وغیرہ ہو تو اس کو بھی علیحدہ کر لیں۔ پھر ان میں مقطر کیا ہوا صاف اور تازہ پانی بھر دیں۔ بوتل تین حصہ پانی سے بھری ہونی چاہئے۔ اس علاج میں بارش یا کنوئیں کا پانی افضل ہے۔ اگر پتھریلے چشمہ کا پانی نہ ملے تو دوسرے نمبر پر دریا کا پانی سمجھا جاتا ہے۔ پانی بھر کر بوتل کا منہ کارک سے بند کر دیں۔ کھلی جگہ پر دو اونچے بانس گاڑ کر ان پر ایک تختہ کیلوں سے جڑ دیں۔ اس تختہ پر بوتلوں کو ترچھا رکھ دیں۔ تین چار گھنٹے کے وقفے میں یہ پانی سورج کی شعاعوں کے اثرات اپنے اندر سمو لے گا۔ وقت اور جگہ کا انتخاب میں خاص خیال رکھیں جہاں سورج کی شعاع سیدھی آرہی ہو، پانی تیار ہونے پر بوتل کے خالی حصے پر بھاپ کی وجہ سے بوندیں محسوس ہونے لگیں گی۔ واضح رہے کہ جہاں بوتل رکھی جائے وہ حصہ گرد وغبار اور دھوئیں سے پاک ہو۔ یہ تختہ زمین سے چار فٹ اونچا ہونا چاہئے اور ایک بوتل سے دوسری بوتل میں فاصلہ رہے۔

تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ زرد، سفید، سرخ رنگ کے شیشے پر سورج کے اثرات تیز ہوتے ہیں۔ ان سے مختلف قسم کے فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ تمام امراض کے لئے صرف پانچ رنگ کی بوتلیں درکار ہیں۔ سرخ، سفید، زرد، سبز، بنفشی یعنی ہلکا نیلگوں۔

مختلف رنگ کی نئی بوتلیں جن کو خوب صاف کر کے ان میں عمدہ ہوا تین چوتھائی ¾ حصہ کنوئیں یا بارش، یا کسی چشمے اور دریا کا پانی بھر کر کسی کھلی اور بلند جگہ پر جہاں سورج کی کرنیں صاف اور تیز پڑ رہی ہوں، کم از کم چار گھنٹے دھوپ میں رکھیں اور بوتل کا منہ کارک سے بند کر دیں۔ بوتلوں کو ترچھا رکھیں تاکہ سورج کی کرنیں بوتل پر سیدھی پڑے اور آفتاب کی شعائیں شیشے کی بوتل سے چھن چھن کر پانی میں جذب ہوتی رہیں۔ غروب آفتاب کے وقت ان بوتلوں کو اندھیرے میں رکھ دیں تاکہ مصنوعی روشنی ان بوتلوں پر نہ پڑ سکے۔

اس طریقے سے نئی بوتلوں کے پانی میں بہ لحاظ رنگ شیشہ کے اثرات پیدا ہو جائیں گے جو کہ مختلف امراض میں فائدہ رساں ہیں۔ یہ تیار پانی زیادہ سے زیادہ دو یوم تک شعاع کے اثرات محفوظ رکھتا ہے۔ یہ علاج انوکھا اور بہت قدیم ہے۔

سفید بوتل کا پانی

زخم کے دھونے میں فائدہ رساں ہیں۔ یہ پانی ہر قسم کے زہریلے دُنبل اور آتشک کے زخموں کو چند یوم میں درست کر دیتا ہے۔ بواسیر کے مستے ایک ہفتہ میں اسی پانی سے دھونے سے مرجھا جاتے ہیں۔ درد میں کمی اور سکون ملتا ہے۔ پاگل کتے کا زخم ایک دن میں کئی بار دھونے سے درست ہو جاتا ہے۔ پیدل چلنے سے پیروں پر ورم آجانے سے صرف ایک مرتبہ پانی سے دھونے سے ورم دفع ہو جاتا ہے۔ درد قولنج اور پیٹ کے درد میں سفید پانی کی بوتل سے سینکنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ گرمی کے دست، درد گردہ، پیشاب کی جلن اس پانی سے دور ہو جاتی ہے۔

نیلی بوتل کا پانی

ایک نئی نیلے رنگ کی بوتل میں پانی بھر کر اس پانی پر سورۂ رحمٰن صبح نماز کے وقت پڑھ کر دم کر دیں۔ یہ بوتل دھوپ میں رکھ دیں۔ اس کا یہ پانی سحر، جادو ٹونا، اور نظر بد کے لئے اکسیر ہے۔ جسم کی کمزوری، چہرہ کا زرد رہنا اور بدہضمی میں مفید ہے۔ ہلکے نیلے رنگ کی بوتل کے پانی سے بواسیر کے مستے دھوئیں اس مرض میں یہ پانی اکسیر ہے۔ جنون کے لئے بھی یہی پانی صبح وشام پلائیں۔

زرد بوتل کا پانی

تپ دق و بخار اور ہر قسم کے دردسر، بھوک کا کم لگنا، نیند نہ آنا اور پیٹ کے دیگر امراض و قبض میں صبح و شام ایک اونس زرد بوتل کا پانی مفید ہے۔ نیز دق و سل کے مریضوں کو ابتدائی حالت میں روزانہ تازہ پانی صبح و شام بنا کر بروقت پیاس دیا جائے مفید ہے۔

سرخ بوتل کا پانی

سرسام، جنون، مالیخولیا اور امراض ضعف دماغ میں مفید ہے۔ اس بوتل کا پانی بروقت ضرورت ڈھائی تولہ صبح اور ڈھائی تولہ شام پینا چاہئے۔ مذکورہ بالا امراض میں فلالین (کپڑا کا ٹکڑا) اس پانی میں تر کر کے سر پر رکھیں۔ فائدہ رساں ہے۔ مریض کو زیادہ گرم و سرد ہوا سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ دردشقیقہ کے مریض کو اس پانی میں کھانا پکا کر کھلائیں اور اسی کو پلائیں۔ شدید درد میں اس پانی سے کپڑے کو تر کر کے مقام درد پر رکھیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ کمزوری میں بھی سرخ بوتل کا پانی مفید ہے۔

سرخ و زرد رنگ کی بوتلوں کا پانی ملا کر خونی امراض مثلاً جذام، آتشک، سرخ بادہ، خارش تر و خشک اور سفید داغ کے مریضوں کو ہم وزن پلانے سے مرض دفع ہوتا ہے۔

جلدی امراض، خون کی خرابی اور خشکیٔ دماغ میں فائدہ رساں ہے۔ دونوں رنگ کے ملے ہوئے یہ ہم وزن پانی نہایت مصفی خون ہیں۔

سبز بوتل کا پانی

اس میں خالص سرسوں کا تیل بھر کر چالیس دن تک سورج کی کرن (دھوپ) میں رکھیں، بعد چالیس دن۔ یہ تیل مرض عرق النساء میں مالش کریں۔ یہ تیل اس مرض میں اکسیر ہے۔ اسی سبز رنگ کی بوتل کا پانی خارش اور جلدی امراض میں بھی مفید ہے۔ آشوب چشم کے لئے اس پانی کے چھینٹے آنکھ پر ڈالنے سے آرام آجاتا ہے۔ خونی بواسیر کے لئے یہ پانی فائدہ مند ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘
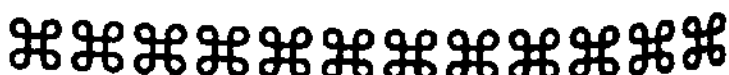
قسط نمبر: ایک

ایک دل دہلانے والی خوفناک داستان

شبانہ افروز

بھوت بنگلہ

اس داستان کو کمزور دل کے مرد اور حاملہ عورتیں نہ پڑھیں

اپنے مکان کی تمنا کسے نہیں ہوتی۔ ہر مرد اور ہر عورت کو اس بات کی خواہش ہوتی ہے کہ اسکا اپنا مکان ہو خصوصیت کے ساتھ عورت کا یہ ارمان ہوتا ہے کہ اس کا اپنا گھر ہو۔ اپنے گھر کی آرزو عورت کو بچپن ہی سے ہوتی ہے وہ بچپن ہی سے اس بات کی خواہش مند ہوتی ہے کہ اس کا اپنا ذاتی مکان ہو جس میں اس کی اپنی حکومت ہو اس کا اپنا اختیار ہو۔ اسی آرزو کے ساتھ وہ اپنے مائیکہ سے رخصت ہو کر سسرال جاتی ہے۔ میں بھی عورت ہونے کے ناطے اسی طرح کی خواہش اپنے دل میں رکھتی تھی۔ میری بھی یہ آرزو تھی کہ میرا اپنا ذاتی مکان ہو اور اس مکان میں مکمل میری حکومت ہو۔ میری شادی جس گھرانے میں ہوئی تھی وہ ایک معیاری گھرانہ تھا اور اس گھرانے کا ایک ایک فرد شرافت اور محبت میں بے مثال تھا۔

میری دو نندیں تھیں ایک کا نام شبنم اور ایک کا نام غزالہ تھا دونوں ہی مجھ سے حد سے زیادہ محبت کرتی تھیں۔ میرا ایک دیور تھا جو میرا دوست بھی تھا اور میرا بھائی بھی۔ میرے سسر تو اللہ کو پیارے ہو گئے تھے البتہ میری ساس حیات تھیں اور وہ عام ساسوں سے زیادہ بلند خیالات کی خاتون تھیں انہوں نے مجھے چند ہی مہینوں میں یہ احساس دلا دیا تھا کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں سبھی بُرے نہیں ہوتے کچھ لوگ اتنے اچھے ہوتے ہیں کہ ان کی اچھائی دوسروں کی بُرائیوں پر غالب آجاتی ہے۔ انہوں نے میرے ساتھ قطعاً وہی سلوک کیا جو میری سگی ماں میرے ساتھ کرتی تھی۔ وہ میری راحت و آرام کا خیال میری سگی ماں سے بھی زیادہ رکھتی تھیں اور میری ایک ایک خواہش کو پوری ذمہ داری سے پورا کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے مجھے کبھی اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا کہ میرا شوہر مجھ سے دور ہے۔ میں سلیم کی غیر موجودگی کو محسوس ہی نہیں کرتی تھی کیونکہ امی جان کا یعنی میری ساس کا سلیم صاحب پر یہ دباؤ تھا کہ تم ہر ہفتے اپنی دلہن کو فون کیا کرو اور جب سلیم کا فون آتا تھا میری ساس اور میری نندیں مجھے کمرے میں اکیلا چھوڑ دیا کرتی تھیں تاکہ میں جی بھر کے اپنے ان کے ساتھ باتیں کرسکوں۔ دراصل سلیم سعودیہ میں تھے وہ کسی کمپنی میں منیجر تھے۔ تنخواہ اچھی تھی اور وہ دل کے بھی بہت اچھے تھے ہر ماہ پابندی کے ساتھ وہ اپنی سیلری اپنی امی کے نام بھیجا کرتے تھے اور اس میں کا ایک بڑا حصہ ساس مجھے دیا کرتی تھیں۔ سلیم شادی سے تقریباً دس سال پہلے سے سعودیہ میں تھے اور انہوں نے خاصی رقم پس انداز بھی کرلی تھی وہ اکثر فون پر کہا کرتے تھے کہ میں انڈیا آؤں گا تو ہم اپنا مکان الگ خریدیں گے اور جو مکان ہمارے بڑوں کا ترکہ ہے وہ ہم اپنے بھائی کلیم کو دے دیں گے۔ میں بھی یہی چاہتی تھی کہ وراثت میں ملی ہوئی تمام جائیداد میں اپنے دیور کے نام کرادیں اور ہم اپنا گھر الگ بسالیں عام روایت کے خلاف ہماری ساس بھی اس بات کی آرزو مند تھیں کہ سلیم کا اور میرا مکان الگ ہو جائے دراصل ان کی خواہش یہ تھی کہ ہم دونوں میاں بیوی خوش رہیں۔ عام ساسوں کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی بہو کے ساتھ سوتنوں والا سلوک کرتی ہیں اور الگ مکان کی بات آتے ہی پورا ہنگامہ کھڑا کردیتی ہیں۔ لیکن ہماری ساس تو اکثر یہ کہا کرتی تھیں کہ اب کے سلیم آجائیں تو دلہن میں تمہاری فطری خواہش کے مطابق تمہارا گھر بسوادوں گی میں عورت ہوں

میں جانتی ہوں کہ اپنے ذاتی مکان کا خواب عورت لڑکپن سے دیکھتی ہے۔ تم بھی عورت ہو تمہاری خواہش ہوگی کہ تمہارا اپنا مکان ہو اور میں تمہاری خواہش بہت جلد پوری کردوں گی۔ پھر ہمارے دو مکان ہو جائیں گے ایک یہ جو کلیم کا ہوگا اور ایک وہ جو سلیم اپنی کمائی سے خریدیں گے۔

ان لوگوں کے خیالات کس قدر اچھے تھے، کاش ہر گھر میں ایسا ہی ہوا کرتا تو مسلم سماج کی تعریفیں غیروں میں بھی ہوا کرتیں۔ لیکن ہمارے گھروں کا حال تو اس وقت یہ ہے کہ ساسیں ہر وقت کاٹنے کو دوڑتی ہیں اور ان کا بس نہیں چلتا کہ بہو کے ہاتھ کا نوالہ بھی چھین لیں۔ اکثر گھروں میں یہ دیکھا ہے کہ اگر صاحبزادے نے اپنی شریک حیات سے محبت کی دو باتیں کرلیتے ہیں تو ان کی والدہ کا منہ پھول جاتا ہے اور ساس یہ سمجھ کر کہ بیٹا ہاتھ سے گیا دنیا بھر کی سازشیں بہو کے خلاف شروع کردیتی ہیں۔ لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری ساس ایسی نہیں ہیں۔ وہ آج بھی لاکھوں کروڑوں میں ایک ہیں اور ہم دونوں کو اپنی مخلصانہ دعاؤں سے ہر لمحہ نوازتی ہیں۔ ہم دونوں یہ اندازہ نہیں کر پاتے کہ وہ ہم میں سے کسے زیادہ چاہتی ہیں مجھے یا میرے شوہر کو۔

بہر کیف میری ازدواجی زندگی اور سسرالی زندگی ہنسی خوشی اور مکمل راحت و آرام کے ساتھ گزر رہی تھی اسی دوران ہمارے چار بچے پیدا ہوئے۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں۔ شروع میں دونوں لڑکے بعد میں دونوں لڑکیاں۔ اس دوران سلیم کا سعودیہ سے آنا جانا رہا اور جب ہمارے چوتھی لڑکی پیدا ہوئی اس وقت سلیم آگرہ ہی میں موجود تھے۔ اس وقت انہوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ اب وہ سعودیہ نہیں جائیں گے بلکہ آگرہ میں یا دہلی میں اپنا بزنس کریں گے۔ ہماری ساس کی بھی یہی رائے تھی کہ اب ملازمت چھوڑ دو اور اپنے ہی وطن میں اپنا کاروبار شروع کرو۔ اب کلیم کی بھی شادی ہو چکی تھی اور وہ بھی ایک بچے کا باپ بن گیا تھا۔ اب امی جان کا کہنا یہ بھی تھا کہ ہم لوگ اپنا مکان خرید لیں تاکہ ان کی زندگی میں ہم اپنے گھر میں چلے جائیں۔ اب گھر میں میں سلیم، کلیم اور اس کی دلہن شاذیہ رہا کرتے تھے۔ شبنم اور غزالہ کی شادی ہو چکی تھی وہ اپنے اپنے گھر چلی گئی تھیں۔

ہم اپنا مکان بنانے کی خواہش رکھتے تھے۔ اور اس کے لئے ایک زمین کی بات چیت بھی چل رہی تھی۔ لیکن اسی دوران ہمارے رشتے کے ایک ماموں نے ہمیں آکر بتایا کہ آگرہ ہی میں ایک بنگلہ بک رہا ہے جو بہت خوبصورت بنا ہوا ہے اور بہت بڑا بھی ہے لیکن اس کے مالکان اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے، بہت سستا اس کو فروخت کر رہے ہیں صرف تین لاکھ روپے میں۔ یہ جس زمانہ کی بات ہے اس زمانہ کے دو لاکھ آج کے دس لاکھ کے برابر تھے لیکن وہ بنگلہ اس زمانے میں بھی دس لاکھ کی مالیت کا تھا۔ لیکن اس کا مالک اس کو اپنی کسی مجبوریوں کی وجہ سے صرف دو لاکھ میں فروخت کر رہا تھا۔ ہمارے ماموں نے بار بار اس بات کا اصرار کیا کہ ہم اس بنگلے کو دیکھیں پھر کوئی فیصلہ کریں اور ایک دن ماموں کے اصرار پر ہم اس بنگلے کو دیکھنے گئے۔ بنگلہ ایک نئے ڈھنگ سے تعمیر کیا گیا تھا اس میں رہائش کی تمام سہولتیں موجود تھیں۔ اس میں اوپر نیچے کی دو منزلوں میں آٹھ کمرے تھے۔ پانچ کمرے نیچے تھے تین اوپر، اوپر ایک برآمدہ تھا اور نیچے دو برآمدے تھے۔ اس کے علاوہ دو کچن دو باتھ روم تین ٹوئیلیٹ ایک اوپر دو نیچے۔ اسٹور وغیرہ کی سہولتیں بھی تھیں، گھر سے باہر بھی ایک چہار دیواری تھی جس میں پھلواری کا انتظام تھا۔ لیکن یہ پھلواری دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے سوکھی پڑی ہوئی تھی۔ بنگلہ جدید تعمیر سے مرصع تھا اور اس میں جدت کے ساتھ ساتھ قدامت کو بھی ملحوظ رکھا گیا تھا۔ اس بنگلے کو دیکھ کر کوئی بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس میں کوئی کمی ہے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت بنگلہ صرف تین لاکھ روپے میں بک رہا تھا جب کہ اس کی قیمت دس لاکھ کے قریب تھی۔ بنگلہ ہم سب کو پسند آگیا۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ جب ہم بنگلہ دیکھ کر اپنے گھر واپس ہوئے تو سلیم نے ماموں سے کہا تھا، ماموں جان ایک بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ اتنا شاندار بنگلہ کیوں فروخت کیا جارہا ہے اور اگر فروخت کیا جارہا ہے تو اس کی قیمت اتنی کم کیوں ہے۔

سلیم میاں بات یہ ہے کہ ماموں نے جواب دیا تھا کہ جب انسان کسی مشکل سے دوچار ہوتا ہے تو وہ اپنی جائیدادیں اونے پونے میں فروخت کردیتا ہے۔ اس بنگلے کے مالک صفدر حسین اس وقت کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کے گھر والوں نے بھی ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے وہ یہاں سے خود بھی آگرہ چھوڑ کر اندور منتقل ہونا چاہ رہے ہیں۔ میرے دوستوں میں ہیں انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ بھئی اپنے کسی رشتے دار کو یہ بنگلہ دلوادو۔ آٹھ دس لاکھ کی مالیت کا یہ بنگلہ میں اس وقت تین لاکھ میں دے دوں گا اور یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلا جاؤں گا۔ لالچ بہت بری چیز ہے بنگلے کی خوبصورتی اور بڑائی دیکھ کر ہم سب چکر میں آگئے اور بے سوچے سمجھے یہ بنگلہ ہم نے خرید لیا۔ بنگلے میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں تھی اس لئے ہم خریدنے کے چند دن کے بعد ہی اس میں کلیم اور اس کی بیوی انجمن کو بھی لے گئے اس کے علاوہ ہم نے دو بھائی اور ان کی بیگموں کو بھی اسی

وقت مدعو کیا۔

سلیم کے ایک دوست تھے الیاس حمید اور ان کی بیوی کا نام دُرِ شہوار ان کو بھی بنگلے کے افتتاحی پروگرام میں دعوت دی گئی۔ میں اس بات کی وضاحت کردوں کہ اس وقت میرے بڑے بچے کی عمر دس سال تھی۔ اس کا نام فیصل ہے چھوٹے بچے کی عمر آٹھ سال تھی اس کا نام فہد ہے۔ میری دونوں بچیاں چھ سال اور چار سال کی تھیں بڑی بچی کا نام شہلا اور چھوٹی بچی کا نام ندا ہے۔ میرے دیور کے اس وقت ایک لڑکا تھا اس کا نام ہشام تھا۔ ہم نے بنگلے میں منتقل ہوتے وقت اپنی دونوں نندوں کو بھی مدعو کیا تھا لیکن وہ کسی وجہ سے نہیں آسکیں تھیں البتہ انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ چند دن کے بعد ہم لوگ آئیں گے۔

جس دن ہم بنگلے میں منتقل ہوئے ایک عجیب طرح کی خوشی ہو رہی تھی جیسے میں اپنی سلطنت میں آگئی ہوں۔ جیسے مجھے کوئی اقتدار مل گیا ہو۔ میں بتا چکی ہوں کہ میں اپنی سسرال میں حد سے زیادہ خوش تھی اور میری سسرال والے مجھ سے بے حد محبت کرتے تھے ان میں وہ برائیاں نہیں تھیں جو دوسری سسرالوں میں صاف صاف دکھائی دیتی ہیں۔ نہ جھوٹ، نہ کینہ، نہ حسد، نہ لگائی بجھائی، نہ دکھاوا، نہ نفاق۔ ان گندگیوں سے پاک تھا میری سسرال کا ماحول۔ میں وہاں ہر طرح سے مطمئن تھی لیکن پھر بھی میری خواہش یہ تھی کہ میرا اپنا مکان ہو اور جب میری یہ خواہش پوری ہوئی تو میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا۔

بنگلے میں پہلا دن بہت دھوم دھام سے گزرا۔ آس پاس کے لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس دن مجھے یاد ہے کہ پڑوس کی عورت نے جو ہماری دعوت میں آئی تھیں مجھ سے کہا تھا۔ بہن ویسے تو ٹھیک ہے لیکن میں نے سنا ہے اس بنگلے میں اثرات ہیں اور اس کے مالک لوگ ان اثرات سے بہت پریشان تھے اور اسی لئے وہ اس بنگلے سے نکل جانا چاہتے تھے۔ یہ بات سن کر مجھے تھوڑی سی تشویش ہوئی تھی۔ لیکن میں نے سنی ان سنی کردی۔ شام کو مہمان لوگ واپس چلے گئے۔ سلیم کے دوست حمید الیاس بھی چلے گئے۔ البتہ ہم لوگوں کا اصرار تھا کہ ہمارے اپنے خاص رشتے دار ایک دو روز بنگلے ہی میں قیام رکھیں تاکہ دو چار روز سب مل کر اس بنگلے کا لطف لے سکیں۔ رات کو کھانے کے بعد سب لوگ برآمدہ میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت کلیم کی دلہن انجمن نے کہا کہ پڑوس کی ایک عورت بتا رہی تھی کہ اس بنگلے میں جنات کا اثر ہے۔ اور اس سے پہلے جو لوگ یہاں رہتے تھے انہیں جنات نے بہت پریشان کیا۔

میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ یہ بات تو مجھ سے بھی کوئی بتا رہا تھا۔

چھوڑو ان واہیات باتوں کو۔ میرے شوہر سلیم بولے۔ اس طرح کی باتوں سے خواہ مخواہ وہم ہوتا ہے۔ ہماری ساس بولیں۔ اگر ایسا ہوگا تو ہم اس میں کسی مولوی سے کیلیں ٹھکوالیں گے اور ایک دن ہم قرآن خوانی بھی یہاں کرادیں گے۔ قرآن پڑھنے سے جنات خود ہی بھاگ جائینگے۔

اس وقت اس موضوع پر اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہوئی۔ سب لوگ تھکے ہوئے تھے رات کو سب جلدی ہی سو گئے۔ اگلے دن دیگر ملنے والے اور رشتے دار مبارکباد دینے کے لئے آئے۔ اگلے دن بھی کافی رونق رہی۔ آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ لیکن شام ہونے تک سبھی احباب و اقارب چلے گئے۔ ان دو دنوں کی مہمانداری نے سبھی کو تھکا دیا تھا اس لئے رات آنے پر اپنے اپنے بستروں میں گھس گئے۔ بس یہ دو دن خیریت سے گزر گئے اس کے بعد مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ہوا یہ کہ صبح کو جب ہم لوگ اٹھے تو گھر کے پورے صحن میں خون کی چھینٹیں نظر آئیں۔ خون کی ان چھینٹوں کو دیکھ کر ہم لرز گئے۔ میں نے دیکھا کہ دیواروں پر بھی خون کی چھینٹیں بکھری ہوئی تھیں اور چھتوں پر بھی اور بعض جگہوں پر خون کے پنجوں کے نشان تھے۔

خون کے ان چھینٹوں کو دیکھ کر میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ آس پڑوس کی عورتوں نے جو بتایا تھا کہ بنگلے میں اثرات ہیں تو پھر کیا یہ سچ ہی ہے۔

چھوڑوں ان باتوں کو۔ یہ باتیں سب فضول کی باتیں ہیں۔ ہوسکتا ہے کوئی جانور زخمی گھر میں آگیا ہو اور اسی کی وجہ سے گھر میں ہر طرف خون کی چھینٹیں پڑگئی ہوں۔

دراصل میرے شوہر نہ تو جنات کو مانتے تھے اور نہ ہی تعویذ گنڈوں کے قائل تھے۔ تعویذ گنڈوں کا ذکر سن کر تو وہ آگ بگولہ ہوجاتے تھے۔ ان کی ماں کا کہنا تھا کہ سلیم شروع ہی سے تعویذ گنڈوں کے مخالف تھے۔ اور جب سے وہ سعودی عرب گئے تو ان کی مخالفت اور زیادہ شدید ہوگئی تھی۔ چونکہ ہماری سسرال میں ہماری ساس کے بعد وہی سب سے بڑے تھے اور سب ان کے حکم کی تعمیل بھی کرتے تھے اس لئے انہوں نے بھی کسی کو تعویذ نہیں باندھنے دیا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میرے نندوں سے ان کی اس بارے میں بحث ہوگئی تو میرے شوہر کو اس قدر غصہ آیا کہ ہم سب ڈر گئے۔ اُدھر میرے نندوئی بھی کسی طرح چپ ہونے کا نام نہیں لیتے تھے۔ دونوں کے درمیان کافی گرما گرمی ہوئی۔ پھر ہماری ساس نے بیچ بچاؤ

کرایا اس کے بعد کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ کوئی گھر میں تعویذوں کا ذکر کرے۔

گھر میں خون کے چھینٹوں کو دیکھ کر سب ہی گھبرا گئے تھے اور سبھی کو یقین ہو گیا تھا کہ ہو نہ ہو اس گھر میں جنات رہتے ہیں اور انہوں نے ہی ہمارے ساتھ یہ چھیڑ خانی کی ہے لیکن سلیم کسی طرح یہ مان کر نہیں دیتے تھے کہ خون کے چھینٹیں جنات کی وجہ سے گھر میں آئے وہ برابر یہی کہتے رہے کہ یا تو کوئی جانور زخمی ہو کر گھر میں آیا یا پھر اس کی وجہ کوئی اور ہے۔

اسی دن دوپہر کو یہ ہوا کہ ایک کالے رنگ کی بلی آئی اور بڑے کمرے میں گھس گئی۔ اس بلی کی صورت اس قدر بھیانک تھی کہ بس خدا کی پناہ۔ اس بلی کو دیکھ کر بچوں کی تو چیخیں نکل گئیں۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ہم سب نے اسے کمرے میں تلاش کیا تا کہ اس کو بھگا سکیں لیکن اس کے بعد وہ کمرے میں نظر نہیں آئی۔ نہ جانے کہاں غائب ہو گئی۔ اس کا اس طرح آنا اور پھر کمرے میں سے غائب ہو جانا ہم سب کے لئے باعث حیرت تھا لیکن سلیم اس کی تاویلیں کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ یہ صرف بلی ہی تھی اس کے سوا کچھ نہیں تھا۔

عام حالات میں سلیم اپنی امی کا کہنا بہت مانتے تھے ان کی ہر بات کے آگے سر جھکا دیتے تھے۔ ان سے اونچی آواز میں گفتگو کرنے کو بھی غلط سمجھتے تھے لیکن جب جنات اثرات، جادو اور تعویذوں کی بات چلتی تھی تو اس وقت آگ بگولہ ہو جاتے تھے اور امی جان کی باتوں کو بھی پورے سختی کے ساتھ رد کر دیا کرتے تھے، ان کے اس مزاج کو دیکھتے ہوئے ہم اس طرح کے موضوعات سے دور رہتے تھے لیکن بنگلے میں آنے کے بعد جب خون کے چھینٹیں دیواروں پر اور فرش پر دکھائی دیں تو یہ موضوع جس سے ہم دور رہا کرتے تھے خود بخود چھڑ گیا اور اس موضوع کے چھڑتے ہی گھر کا ماحول خراب ہو گیا۔ سلیم چیخنے لگے کہ تم سب لوگ توہمات کا شکار ہو۔ تمہارا ایمان کمزور ہے، تم سب جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ دنیا میں اب کہیں جن ون نہیں ہیں۔ تعویذوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ سب ڈھکوسلے بازی ہے میں نہیں مانتا ان باتوں کو، یہ مولویوں کی خرافات ہے۔

ان کی چیخ و پکار سن کر ہماری ساس نے کہا۔ بیٹا غصہ مت کر۔ چل ہم بھی ان باتوں کو نہیں مانتے لیکن اس گھر میں قرآن خوانی تو کرا لے اس میں کیا حرج ہے۔

یہ بھی غلط ہے، سلیم بولے۔ قرآن اللہ کو یاد کرنے کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ تلاوت قرآن ایک عبادت ہے اس کو گھر کے اثرات دور کرنے کیلئے نہیں پڑھا جاتا۔ لیکن میں قرآن خوانی کرادوں گا یہ میرا وعدہ ہے۔

یہ دن تو ساتھ خیریت کے گزر گیا۔ رات آنے پر گھر کی صورت حال بگڑ گئی ہوا یہ کہ جب ہم کھانے سے فارغ ہو کر ایک کمرے میں بیٹھ کر کچھ مشورہ کر رہے تھے اس وقت فیصل نے آکر بتایا کہ برآمدے میں خون برس رہا ہے۔ ہم لوگ گھبرا کر کمرے سے باہر آئے تو دیکھا باقاعدہ خون کی بارش ہو رہی تھی اور خون بھی بہت گاڑھا گاڑھا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر تو سلیم کی بھی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور بے اختیار ان کے منہ سے نکلا۔ عجیب بات ہے۔

بیٹا کچھ بھی عجیب نہیں ہے۔ دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے لیکن تم تو ہماری کوئی بات مانتے ہی نہیں۔ اس لئے ہم نے کچھ کہنا ہی چھوڑ دیا ہے۔

امی جان، چلئے میں کل کو قرآن ختم کراتا ہوں۔ لیکن میں کسی تعویذ والے کو اپنے گھر میں نہیں لاؤں گا۔ مجھے ان مولوی ملاؤں سے بہت وحشت ہوتی ہے۔

چلئے آپ قرآن تو ختم کرائیے۔ انشاء اللہ قرآن کی برکت سے بھی گھر کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

اس طرح اگلے دن قرآن خوانی تو گھر میں ہو گئی لیکن رات آنے پر گھر میں جو کچھ ہوا اس کے تصور سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آج بھی اس بات کو یاد کر کے کلیجہ منہ کو آتا ہے اُف وہ رات!!! اُف وہ دل کو لرزا دینے والی شکلیں۔!!!

(باقی آئندہ)

منصب میں ترقی کے لئے

جو شخص کسی جگہ پر ملازمت کر رہا ہو اور اپنے منصب میں ترقی کا خواہاں ہو تو تنہائی میں ایسی جگہ پر عمل کرے کہ جہاں پر کسی کی مداخلت نہ ہو وضو کر کے پاک صاف لباس پہنے اور دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ آل عمران کی آخری تین آیات اور آیت الکرسی پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور سورۂ قدر پڑھے۔ پھر سلام پھیرے تو یہ کہے یَادائِمُ ، یَاحیُّ یَاقیومُ ، یَافردُ ،یَااحدُ ، یَا صمدُ ، دس مرتبہ کہنے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ دراز کرے اور عجز و انکساری کے ساتھ دعا مانگے چالیس یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے منصب میں ترقی ہو جائے گی اور اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

آخری قسط

جنات کی دنیا

بسم اللہ کی برکات سے جنات شیاطین سے دفاع

حضرت امام جعفر صادق ؒ نے پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''غذا کا دسترخوان بچھانے کے وقت چار ہزار فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ اگر بندہ بسم اللہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں۔'' خدا تم پر اور تمہاری خوراک پر برکت نازل کرے۔'' اور شیطان سے خطاب کرتے ہیں اے فاسق! یہاں سے نکل جا۔ ان (شرکائے دسترخوان) پر تجھے کوئی غلبہ نہیں ہوگا۔ اگر بسم اللہ نہ کہے تو فرشتے شیطان سے کہتے ہیں۔''اے فاسق! آؤ اور ان کے ہمراہ غذا کھاؤ اور اگر دسترخوان کو لپیٹتے وقت ذکر الٰہی نہ کیا جائے تو فرشتے کہتے ہیں (کیسے) لوگ ہیں کہ انہوں نے اپنے ولی نعمت کو فراموش کر دیا جب کہ اللہ نے ان پر نعمتوں کی فراوانی کی ہے۔''

(فروع کافی، ج۶ ص۲۹۲)

بہت سے اعمال میں سے ایک عمل جس کے ذریعے ہر کام میں برکت اور جان و مال کی حفاظت ہوسکتی ہے یہ ہے کہ ہر کام کے آغاز اور انجام میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا جائے ان کے لئے یہ عظیم جملہ اللہ کے ذکر کا بہترین مصداق ہے اور اگر اسی ذکر پاک کا ورد کیا جائے یعنی کبھی فراموش نہ ہو تو انسان کو عبرت اور درس حاصل ہوتا ہے کہ ہر عمل اس ذات اقدس کے نام سے شروع ہو۔ ہرگز نہ کہ نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسے اس کے ساتھ شریک ہو کر آلودگی پیدا کریں۔ نیز اسے القا ہو (غیر محسوس طور پر یقین ہو جائے) کہ استعانت اور امداد فقط درگاہ الٰہی کی طرف سے ہے اور کسی صورت اس کے غیر کو دخل حاصل نہیں ہے اور یہ فطری بات ہے کہ جس وقت انسان مسلسل ایسا عمل کرتا رہے تو پھر شیطان ملعون کے وسوسوں کے لئے گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ لیکن (شرط یہ ہیکہ) ''بسم اللہ'' زبانی کلام نہ ہو۔ اس لئے کہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ پاکیزہ ذکر بھی اسی ملعون شیطان کی ہدایات پر ظاہراً زبان پر جاری رہتا ہے (مگر بے توجہی اور غفلت کے باعث عمل اس کے برعکس ہوتا ہے)

''بسم اللہ'' پڑھنے کا عمل نہ صرف شیطان سے دفاع اور بچاؤ کے لئے مفید ہے بلکہ اسے دفع کرنے اور نکال باہر کرنے میں بھی بہت مؤثر ہے۔ علامہ طباطبائی رضوان اللہ فرماتے ہیں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو حروف ابجد سے مرعبات میں تقسیم کر کے مجنوں سے جن نکالنے میں مفید ہے'' (نگرشی بر مقالہ بسط وقبض تئوریک شریعت ص۱۹۱)

جن نکالنا

جیسا کہ کہا گیا ہے کبھی کسی آدمی کو شیطان یا کسی شریر جن کی وجہ سے پکڑ ہو جاتی ہے جسے اصطلاح میں ''مجنوں یا جن زدہ'' کہتے ہیں ایسی صورت میں عرصہ قدیم سے جنوں اور شیطانوں کی گرفت سے آدمی کو آزاد کرانے کے لئے ایک طرح کے عمل کو جن نکالنے کے عنوان سے انجام دیا جاتا تھا تاکہ آدمی کے قلب سے اس کو نکال دیں۔

درست یا غلط جن نکالنے والوں اور دیکھنے والوں کے کہنے کے مطابق بعض مواقع پر جنون میں مبتلا شخص کا علاج کرت تھے۔ ہرمزگان میں اس شخص کو جو ایسے لوگوں کے بدن سے جو اس میں مبتلا ہوتے ہیں جنوں اور شیطانوں کو نکال باہر کرے ''مامازار'' کہتے ہیں۔ کہ ان اعمال کے مطابق جو اس کے آباؤ اجداد سے چلے آرہے ہیں اقدام کرتا ہے لیکن ہم ان اعمال کے تذکرے سے پرہیز کریں گے۔ البتہ مسیحیت کے آئین میں بھی جن نکالنے کا معاملہ دیرینہ اور تاریخی ہے۔ عام طور پر پادری لوگ اس پر اقدامات کرتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیحیت جن زدہ اشخاص کے بدن سے جن نکالنے کے لئے وہی اقدام کرتی ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے سے رائج ہیں اور تمام دیگر ادیان عالم کی سنت ہیں۔

جن نکالنے والا عامل

یہ جن سے باتیں کرتا ہے اور اسے حکم دیتا ہے کہ خدا کے نام پر اپنے شکار کے بدن سے باہر نکل جائے اور اسے خوف دلاتا ہے کہ حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں اسے سزا دی جائے گی۔ جن (پہلے تو) جواباً لمبی لمبی باتیں کرتا ہے اور عامل کے ساتھ غصہ اور جھگڑا کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ شدید نفسیاتی دباؤ کے مقابلے میں اپنی جگہ پر جما رہے۔ یہ دباؤ جو ابتدائی معاشروں میں بیمار (مجنوں) کو مار کٹائی اور غصہ دلانے سے قوت پاجاتا ہے۔ مقدس علامات، آمرانہ لب ولہجہ، مضبوط دل والی مطمئن شخصیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ شخص عامل بن جاتا ہے۔ عام طور پر جن کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنا نام بتائے اور اپنے حالات کی وضاحت کرے (اس مریض کو کیوں اذیت دیتا ہے وغیرہ) اس بات چیت سے اگر نفسیاتی عوارض معلوم ہوجائیں تو نتیجتاً یہ عمل جن کے نکل جانے میں معاونت کرتا ہے اس عامل کی تنبیہ اور احکامات جن کو سخت خوف میں مبتلا کردیتے ہیں۔ جب یہ خوف حد سے بڑھ جائے تو جن مریض کو چھوڑ دیتا ہے۔ عام طور پر اس وقت بیمار غشی اور تشنج بھی عارض ہوتے ہیں۔

انسان کے بدن سے جن چھڑانے میں جو چیز سب سے بہتر مدد و معاون ہوسکتی ہے، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن مجید ہے۔ ذکر و تلاوت میں سب سے عظیم چیز آیت الکرسی کی تلاوت ہے۔ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے اس پر اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر کیا جاتا ہے اور صبح طلوع ہونے تک شیطان اس کے قریب بھی نہیں پہنچتا۔ یہ صحیح بخاری کی حدیث سے ثابت ہے۔

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔ بے شمار عاملین و صالحین کا تجربہ ہے کہ شیاطین کو بھگانے اور ان کے طلسم کو توڑنے میں آیت الکرسی اتنی مؤثر ہے کہ ٹھیک طور پر اس کی قوت و تاثر کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ آسیب زدہ شخص سے اور شیاطین جن کی مدد کرتے ہیں مثلاً اہل ظلم و غضب اصحاب، شہوت و طرب اور ارباب رقص و سرود، سے شیطان کو بھگانے میں آیت الکرسی غیر معمولی اثر رکھتی ہے۔ اگر صدق دل سے ان لوگوں پر آیت الکرسی کی تلاوت کی جائے تو شیاطین دفع ہوجاتے ہیں۔ شیطانی خیالات کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے اور شیطان کے بھائیوں کے شیطانی کشف و کرامات بے حقیقت ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ شیطان اپنے شاگردوں پر جو باتیں الہام کرتا ہے۔ جاہل لوگ اسے اللہ کے تقویٰ شعار ولیوں کی کرامتیں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ شیطان کی اپنے گمراہ اور ملعون ولیوں کے ساتھ فریب کاری ہوتی ہے۔

آسیب زدہ کے جسم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جن بھگانا

یہ کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زائد مرتبہ کیا ہے۔ سنن ابوداؤد اور مسند احمد میں ام اہان بنت وازع بن زارع سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا زارع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو ساتھ میں اپنے ایک پاگل بیٹے یا بھانجے کو لیتے گئے۔ میرے دادا کہتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو میں نے کہا۔

''میرے ساتھ میرا ایک پاگل بیٹا یا بھانجا ہے میں اسے آپ کے پاس لے کر آیا ہوں تاکہ آپ ﷺ اللہ سے اس کیلئے دعا فرمادیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا ''لاؤ'' وہ کہتے ہیں میں اس کو آپ کے پاس لے کر آیا اس کے سفر کے کپڑے اُتارے اور دو عمدہ کپڑے پہنادیئے۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔

آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کو میرے قریب لاؤ اس کی پیٹھ میرے سامنے کرو۔ پھر آپ اس کی پیٹھ پر مارنے لگے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے بغل کی سفیدی دیکھی۔ آپ ﷺ فرماتے تھے ''نکل اللہ کے دشمن نکل اللہ دشمن'' چنانچہ وہ لڑکا صحت مند آدمی کی طرح دیکھنے لگا پہلے کی طرح نہیں پھر اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے بٹھایا اور پانی منگوا کر اس کے چہرے کو پونچھا اور اس کیلئے دعا کی۔ آپ ﷺ کے دعا کرنے کے بعد وفد کا کوئی شخص اس سے بڑھ کر صاحب فضیلت نہیں تھا۔

مسند احمد ہی میں یعلیٰ بن مرۃ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین چیزیں ایسی دیکھیں جن کو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیکھا نہ میرے بعد کوئی دیکھے گا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلا۔ ہم ایک راستہ سے چل رہے تھے کہ ہمارا گزر ایک عورت پر ہوا جو بیٹھی ہوئی تھی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ عورت

نے کہا۔ ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس بچہ کو کچھ پریشانی لاحق ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ سے ہم بھی پریشان ہیں۔ دن میں نہ جانے کتنی مرتبہ اس پر حملہ ہوتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کو مجھے دو'' اس نے بچہ کو آپ ﷺ کی طرف بڑھایا۔ آپ ﷺ نے بچہ کو اپنے اور پالان کے اگلے حصہ کے درمیان بٹھایا پھر اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ پھونکا اور فرمایا بسم اللہ، انا عبداللہ، اخساعدواللہ۔ ''اللہ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں، بھاگ جا اللہ کے دشمن، پھر بچے کو عورت کے ہاتھ میں تھمادیا اور فرمایا۔

''تم واپسی میں ہم سے اسی جگہ پر ملاقات کرنا اور بتانا کہ کیسی حالت ہے۔''

یعلیٰ بن مرۃ کہتے ہیں کہ ہم لوگ روانہ ہوگئے۔ پھر واپس ہوئے تو اس عورت کو اسی جگہ پر پایا اس کے ساتھ تین بکریاں بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے بچے کا کیا حال ہے؟''

اس نے کہا۔ ''جس ذات نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اس کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اب تک اس سے کوئی چیز دیکھنے میں نہیں آئی۔ آپ ﷺ یہ بکریاں لیتے جائیے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا ''جاؤ ان میں سے ایک بکری لے لو اور باقی واپس کردو۔''

معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو حکم دے کر ڈانٹ کر اور لعن طعن کر کے بھگادیا ہے۔ لیکن صرف اس سے کام نہیں چلتا۔ اس معاملہ میں ایمان کی قوت، یقین کی پختگی اور اللہ کے ساتھ حسن تعلق کا بہت بڑا دخل ہے۔

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے

علامہ ابن تیمیہ ''مجموعہ فتاویٰ ۲۴/۲۷'' میں رقم طراز ہیں۔

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں سے آسیب زدہ کے علاج کی دو شکلیں ہیں۔

اگر جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے ایسے ہوں جن کا معنیٰ مفہوم سمجھ میں آتا ہو اور جن کو آدمی دین اسلام کی نظر میں بطور ذکر و دعا پڑھ سکتا ہو تو اس سے آسیب زدہ کو جھاڑ پھونک کیا جاسکتا ہے۔

صحیح بخاری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپؐ نے جھاڑ پھونک کی اجازت دی۔ جب تک کہ وہ شرک نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو اسے ضرور پہنچانا چاہئے۔''

اگر جھاڑ پھونک اور تعویذ میں ایسے الفاظ ہوں جو حرام ہوں مثلاً ان میں شرک کی بو باس ہو یا جن کے معنیٰ سمجھ میں نہ آتے ہوں اور اس میں کفر کا احتمال ہو تو ایسے الفاظ سے تعویذ بنانا یا منتر پڑھنا کسی کے لئے جائز نہیں۔ خواہ ان کے ذریعہ آسیب زدہ شخص سے جنات کیوں نہ بھاگتے ہوں۔ کیونکہ اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام قرار دیا ہے اور اس میں نفع سے زیادہ نقصان ہے۔

علامہ ابن تیمیہ دوسری جگہ (مجموعہ فتاویٰ ۱۹/۳۶) پر فرماتے ہیں کہ شرکیہ تعویذ گنڈے والے جنات کو بھگانے میں اکثر ناکام رہتے ہیں اور اکثر و بیشتر جب وہ جنات سے کہتے ہیں کہ وہ اس جن کو قتل یا قید کردیں جو انسان پر سوار ہے تو جنات انکا تمسخر کرتے ہیں چنانچہ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اسکو قتل یا قید کردیا ہے حالانکہ یہ محض تخیل اور جھوٹ ہوتا ہے۔

جن کو منانا

کچھ لوگ جانور کی قربانی دے کر اس جن کو منانے کی کوشش کرتے ہیں جو انسان پر سوار ہوگیا ہے حالانکہ یہ شرک ہے۔ جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے جنات کے ذبیحہ سے منع فرمایا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا تعلق حرام چیزوں سے علاج کرنے سے ہے۔ حالانکہ یہ زبردست غلطی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی حرام چیز میں شفا نہیں رکھی ہے۔ مانا کہ حرام چیزوں مثلاً مردار اور شراب سے علاج جائز ہے لیکن اس سے جن کے لئے قربانی دینے پر استدلال کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ حرام چیزوں سے علاج کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے لیکن شرک اور کفر سے علاج کی حرمت میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں، شرکیہ چیزوں سے علاج کرنا بالاتفاق ناجائز ہے۔

جنات سے محفوظ رہنے کے دس طریقے

اول: جنات کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔ (سورۂ فصلت: ۳۶)

''اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔''

نیز صحیح بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں میں گالی گلوچ ہوگئی ان میں سے ایک شخص کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''مجھے ایک ایسا جملہ معلوم ہے کہ اگر وہ اس کو پڑھ لے تو اس سے غصہ کی کیفیت ختم ہوجائے۔ وہ جملہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے۔

دوم: معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کی تلاوت: ترمذیؒ نے ابوسعیدؓ سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنوں سے اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں جب یہ نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنالیا اور ان کے علاوہ جتنی چیزیں تھیں ترک کردیں۔ ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سوم: آیت الکرسی کی تلاوت: صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوۃ کی نگرانی کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ میرے پاس ایک شخص آیا اور چلو بھر بھر کر غلّہ اُٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑلیا اور کہا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کروں گا۔

ابوہریرہؓ نے پوری حدیث ذکر کی۔ اخیر میں یہ ہے کہ اس شخص نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ ''جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اللہ کی طرف سے تمہاری نگرانی کے لئے ایک محافظ رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہ آئے گا۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ (فطری طور پر) جھوٹا تھا لیکن اس نے (اس وقت) سچ کہا تھا وہ شیطان تھا''

چہارم: سورۂ بقرہ کی تلاوت: صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے شیطان اس کے قریب نہیں جاتا۔''

پنجم: سورۂ بقرہ کا آخری حصہ: صحیح بخاری میں ابومسعود انصاریؓ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جو شخص رات میں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کرے گا وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔''

اور ترمذی میں نعمان بن بشیر کی حدیث ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب تحریر کی تھی اس میں سے اس نے دو آیتیں نازل کیں جن کے ساتھ سورۂ بقرہ ختم ہوتی ہے ان دونوں آیتوں کی جس گھر میں تین رات تلاوت کی جائے گی وہاں شیطان نہیں آئے گا۔

ششم: آیت الکرسی کے ساتھ: سورۂ حم المومن (سورۂ شوریٰ) کے شروع سے الیہ المصیر تک۔ ترمذی میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جو شخص صبح کے وقت آیت الکرسی اور حم المومن شروع سے الیہ المصیر'' تک پڑھے گا وہ شام تک ان دونوں چیزوں کی وجہ سے محفوظ رہے گا اور جو شام کو ان کی تلاوت کرے گا۔ صبح تک محفوظ رہے گا۔

اس حدیث کے ایک راوی عبدالرحمٰن الملیکی کے حافظہ پر گرچہ کلام کیا گیا تاہم آیت الکرسی کی تلاوت کے سلسلہ میں اس حدیث کے کئی شواہد موجود ہیں۔

ہفتم: صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہتا رہے گا اس کے لئے یہ تسبیحات دس گردنیں آزاد کیے جانے کے برابر شمار ہوں گی اور اس کے سو گناہ مٹائے جائیں گے اور دن بھر یہ تسبیحات اس کے لئے شیطان سے روک بنی رہیں گی۔ یہاں تک کہ شام ہوجائے اور اس کے اس عمل سے زیادہ افضل کسی کا عمل نہ ہوگا بجز اس شخص کے جو اس سے زیادہ عمل کرے۔

ہشتم: ذکر الٰہی کی کثرت: ترمذی میں حارث اشعریؓ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو حکم دیا تھا کہ وہ پانچ چیزوں پر خود بھی عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کی تلقین کریں۔ قریب تھا کہ یحییٰ علیہ السلام اس میں تاخیر کرتے، عیسیٰؑ نے یحییٰؑ سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ پانچ چیزوں پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس

عمل کرنے کا حکم دیں۔ بنی اسرائیل کو اس کا حکم یا آپ دیں یا میں دوں۔ یحییٰ نے کہا کہ اگر آپ اس میں سبقت لے گئے تو ڈر ہے کہ کہیں مجھے دھنسا نہ دیا جائے یا میں عذاب کا شکار نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا۔ بیت المقدس کچھا کچھ بھر گیا تو لوگ ٹیلہ پر بیٹھ گئے۔ یحییٰ علیہ السلام نے انہیں خطاب کرتے ہوئے کہا۔ اللہ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ میں خود ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔"

(۱) یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی گاڑھی کمائی سے ایک غلام خریدا اور اس سے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے تم کام کرو اور اجرت میرے حوالے کرو، وہ کام کرتا ہے اور اجرت اپنے مالک کے بجائے دوسرے کو دیتا ہے، تم میں کون شخص یہ پسند کرسکتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو۔

(۲) اللہ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ جب تک بندہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے سامنے رکھتا ہے۔

(۳) میں تمہیں روزہ کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی جماعت میں ایک آدمی ہو اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور ہر شخص کو اس کی خوشبو بھلی معلوم ہو رہی ہو۔ روزہ دار کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

(۴) میں تمہیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو لوگوں نے پکڑ لیا ہو اور اس کا ہاتھ گردن سے باندھ کر اس کو قتل کرنے لے جا رہے ہوں اور وہ کہتے کہ اس کے بدلے میں مجھ سے سب کچھ لے لو اور مال دے کر اپنے آپ کو ان سے چھڑا لو۔

(۵) میں تمہیں ذکر الٰہی کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن تیزی سے نکلے ہوں اور وہ ایک آہنی قلعہ میں آکر اپنے آپ کو ان سے محفوظ کرلے۔ اسی طرح بندہ اپنے آپ کو ذکر الٰہی کے ذریعہ ہی شیطان سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں بھی تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔ سمع (امیر کی بات سننا) اطاعت، جہاد، ہجرت اور جماعت سے وابستگی۔ کیونکہ جو شخص بالشت بھر جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال لیا۔

ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول گرچہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں "گرچہ وہ نماز بھی پڑھے" اور روزہ بھی رکھے تم لوگ اللہ کا نعرہ بلند کرو جس نے تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا۔"

ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری نے کہا کہ حارث اشعریؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے اور ان سے اس حدیث کے علاوہ دوسری حدیثیں بھی مروی ہیں۔

نہم: وضو اور نماز: یہ دونوں چیزیں حفاظت و پناہ کا بہترین ذریعہ ہیں خصوصاً جب غصہ اور شہوت میں ہیجان پیدا ہو، کیونکہ غصہ اور شہوت کی قوت ابن آدم کے دل میں بھڑکتی ہوئی آگ کی مانند ہے جیسا کہ ترمذی وغیرہ نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"سنو! غصہ ابن آدم کے دل میں ایک انگارہ ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اسکی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں، جو شخص ایسی کوئی چیز محسوس کرے اسے فوراً زمین پر تھوک دینا چاہئے۔"

دوسری حدیث میں ہے کہ "شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔" سنن میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہٰذا اگر کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے۔"

دہم: مسند احمد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"نظر شیطان کا زہریلا تیر ہے، جو شخص اللہ کے لئے اپنی نظریں نیچی رکھے گا اللہ اسے ایسی حلاوت عطا کرے گا جس کو وہ تادم مرگ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔"

تسخیر جنات اور عاملین

الشیخ عمر سلیمان الاشعر نے جنات وشیاطین کے موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ جنات اور شیاطین کو تسخیر کرنے والے عامل برے کاموں کے لئے نہایت گھناؤنی حرکات کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔

کافر جنات وشیاطین کفر وشرک اور اللہ کی نافرمانی اختیار کرتے ہیں اور ابلیس اور اس کی شیطانی فوج بھی شر پسند ہے وہ شر کرتی ہے اور شر ہی کی تلاش میں رہتی ہے۔ گرچہ یہ ان کے اور جن کو وہ گمراہ کر رہے ہیں سب کے عذاب کا موجب ہے۔

جب انسان کا نفس اور مزاج بگڑتا ہے تو وہ بھی ایسی ہی چیز پسند کرتا ہے جس میں اس کا نقصان ہو۔ اس میں اس کو لذت محسوس ہوتی ہے بلکہ اس سے اس درجہ عشق ہو جاتا ہے کہ اس کی خاطر دل ودماغ مذہب واخلاق اور صحت و دولت سب کچھ داؤ پر لگا دیتا ہے۔ شیطان خود خبیث ہے اس لئے جب تعویذ گنڈے اور نام نہاد روحانیت کا عامل جنوں کی خدمت میں کفر وشرک کا محبوب نذرانہ لے کر جاتا ہے۔ تو یہ گویا ان کے لئے رشوت ہو جاتی ہے چنانچہ وہ اس کے کچھ کام کر دیتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص کسی کو کچھ روپے دیتا ہے کہ وہ جس کو قتل کروانا چاہتا ہے اس کو قتل کر دے یا بدکاری کے معاملے میں اس کی مدد کرے یا خود اپنے ساتھ بدکاری کرنے دے۔ اسی لئے یہ لوگ بہت سے کاموں میں اللہ کے کلام کو گندی چیزوں سے لکھتے ہیں۔ کبھی قل ہو اللہ احد کے حروف کو پلٹ دیتے ہیں۔ کبھی اللہ کے کلام کے علاوہ دوسری گندی چیزوں مثلاً خون وغیرہ سے تحریر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی چیزیں جن سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ لکھتے یا زبان سے پڑھتے ہیں جب وہ شیطان کی مرضی کے مطابق کچھ لکھتے یا پڑھتے ہیں تو شیطان کسی کام میں ان کی مدد کر دیتا ہے۔

ابوالاسود رومیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے معاذ ابن جبلؓ سے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے جن کو پکڑ لیا تھا وہ قصہ کس طرح ہوا تھا مجھ کو بتلا دیجئے۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقات کا نگراں بنایا۔ میں نے صدقے کے کھجور اپنے ایک بالا خانے میں لا کر جمع کر دیئے۔ ان میں سے کم ہوتے لگے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے چرائے ہیں۔

میں رات کو بالا خانے میں چھپ کر بیٹھ گیا اور دروازہ بند کر دیا پس اچانک ایک شدید قسم کی تاریکی ہوئی اور وہ دروازے کے اندر داخل ہو گئی۔

پھر اس نے دوسری شکل بدلی اور دروازے کے سوراخ سے داخل ہوگیا میں نے جب اس کو دیکھا تو میں تیار ہو کر بیٹھ گیا اس نے کھجور کھانے شروع کیے تو میں نے ایک دم اس کو پکڑ کر اپنے قبضہ میں کر لیا اور کہا کہ اے اللہ کے دشمن، اس نے کہا کہ مجھ کو مار نہ دیجئے میرے بال بچے بہت زیادہ ہیں اور میں فقیر محتاج ہوں ہم پہلے اس بستی میں رہا کرتے تھے جب تمہارے صاحب مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم رسول بنا کر بھیجے گئے۔ ہم کو یہاں سے بھگا دیا گیا اور میں اب نصیبین میں رہتا ہوں۔ آئندہ ہرگز نہیں آؤں گا۔ آپ مجھ کو چھوڑ دیں۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضرت جبرائیلؑ نے یہ قصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا جب میں واپس آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قصہ دہرایا اور مجھ سے پوچھا کہ تیرا قیدی کیا ہوا۔

میں نے آپ کو بتلا دیا کہ وہ معذرت کرنے لگا میں نے چھوڑ دیا اور وہ وعدہ کر کے چلا گیا ہے کہ آئندہ نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ باز نہ آئے گا میں پھر چھپ کر بیٹھ گیا وہ پھر آیا اور اس نے کھانا شروع کر دیا۔ میں نے پھر اس کو پکڑ لیا اس نے پھر معذرت کی میں نے کہا ہرگز نہیں چھوڑوں گا اس نے کہا چھوڑ دو۔ پھر نہیں آؤں گا اور اگر کوئی انسان سورہ بقرہ کی آخری آیتیں کسی مکان میں رات کو پڑھ کر پھونک دے تو ہم اس مکان میں اس رات کو داخل نہیں ہوتے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقہ فطر کا نگران بنایا ایک جن آیا اور اس میں سے کھانے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا کہ میں تجھ کو ایسے کلمات سکھلا دوں گا جو تجھ کو نفع دیں گے۔ میں نے کہا کہ سکھلا اس نے کہا کہ جب تو سونے لگے یا سونے کیلئے بستر پر آوے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر اور اس نے پڑھ کر بتلائی۔ صبح تک ایک فرشتہ خدا کی جانب سے تیری حفاظت کے لئے مقرر ہو جائے گا۔ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے پوچھا وہ قیدی کہاں ہے۔ میں نے آپ کو قصہ سنایا اور بتلایا کہ وہ مجھے آیت الکرسی سکھلا گیا ہے اور اس کا یہ فائدہ بتلایا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس نے تجھ سے سچ کہا ہے مگر وہ خود جھوٹا ہے کہ ایمان نہیں لایا۔

حضرت زید ابن ثابتؓ ایک مرتبہ اپنے باغ میں تشریف لے گئے آپ نے کسی کے آنے کی آہٹ محسوس کی پوچھا کون ہے اس نے کہا کہ میں جن ہوں ہم قحط سالی میں مبتلا ہیں کیا ہم تمہارے پھلوں سے کچھ لے سکتے ہیں۔ میں نے کہا لے لو دوسری رات کو پھر ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں

جن ہوں بلکہ سالی میں جتلا ہوں تمہارے پھل لے سکتا ہوں۔ میں نے کہا لے لو۔ پھر میں نے اس سے دریافت کیا کہ ہم تمہارے شر سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔ اس نے کہا کہ آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ حبیب زیارت فرماتے ہیں کہ میں شہر حلوان کے سرائے خانہ میں تنہا تھا تو شیطان آئے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ آدمی لوگوں کو قرآن سکھاتا ہے آؤ اس کو ماردیں دوسرے نے کہا کہ تیرا ناس ہو کیا کہہ رہا ہے۔ جب وہ ان کے قریب گئے انہوں نے شہد الله انه لااله الا هو پڑھنی شروع کردی۔ یہ سن کر ایک نے کہا کہ خدا تیرا ناس کرے میں تو اس کی صبح تک حفاظت کروں گا۔

زید ابن اسلم سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو اشجع کے دو شخص اپنی بیویوں کے پاس جارہے تھے ان کو راستہ میں ایک عورت ملی اس نے پوچھا کہ کہاں جارہے ہو انہوں نے کہا کہ اپنے گھر جارہے ہیں اس نے کہا کہ جب تم واپس آؤ مجھ سے مل کر جانا۔ میں تم کو ایک بات سکھلاؤں گی جب وہ فارغ ہو کر واپس ہوئے وہ ان کو ملی انہوں نے اس کو ایک اونٹ پر سوار کردیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ایک ٹیلہ آیا اس نے کہا کہ مجھ کو یہاں ایک کام ہے وہ اتر کر چلی گئی جب کافی دیر تک نہیں آئی ان میں سے ایک آدمی اس کو تلاش کرنے چلا گیا وہ بھی لوٹ کر نہیں آیا پھر وہ ان دونوں کو تلاش کرنے گیا۔ جاکر دیکھا کہ وہ عورت اس پہلے آدمی کا کلیجہ چبارہی ہے اور وہ مرا ہوا پڑا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ واپس آگیا اور سوار ہو کر چل دیا وہ عورت پھر اس کو آکے ملی۔ اس نے کہا کہ تو مجھ کو چھوڑ کر آگیا تھا اس آدمی نے کہا کہ نہیں تو نے ہی دیر کی تھی۔ وہ سوار ہوگئی اور مجھ کو غمگین دیکھ کر کہنے لگی کہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا آگے ایک ظالم بادشاہ ہے اس سے ڈر رہا ہوں۔ اس عورت نے کہا کہ میں تجھ کو اس سے بچنے کے لئے ایک دعا سکھلا دوں گی وہ تجھ کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس نے کہا کہ سکھلا، اس نے کہا کہ پڑھ۔

اللھم رب السموت وما اظلت ورب الارض وما اقلت ورب الریاح وما اذرت ورب الشیاطین وما اظلت انت المنان بدیع السموت والارض ذوالجلال والاکرام نحن للمظلوم من الظالم حقه فحق لی حقی من فلان فانه ظلمنی.

اس نے یہ دعا بار بار کہلوا کر یاد کرلی اور اس کے لئے بددعا کی کہ اے اللہ اس نے میرا بھائی کھایا ہے پس اسی وقت آسمان سے ایک آگ اتری اور اس کی شرمگاہ میں داخل ہو کر اس کے دو ٹکڑے کردیئے۔ یہ چڑیل تھی۔ لوگوں کو کھایا کرتی تھی۔

تعویذات کا جنات کے جسم پر اثر

قیس ابن حجاج فرماتے ہیں کہ مجھے میرے شیطان نے کہا کہ جب میں تیرے اندر داخل ہوا تھا اونٹ کی طرح تھا اور اب میں چڑیا کی طرح کا ہوگیا ہوں میں نے کہا کہ کیوں اس نے جواب دیا کہ تو مجھے کتاب اللہ کے ذریعہ پگھلا دیتا ہے۔

حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مومن کا شیطان پتلا دبلا ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے شیطان کو اس طرح دبلا پتلا کردیتا ہے جس طرح تم اپنے اونٹ کو سفر میں دبلا کردیتے ہو۔ ابوخالد والبی فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیوی بچوں سمیت حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس جارہا تھا ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا میرے بیوی بچے پیچھے رہ گئے تھے۔ میں نے لڑکوں کی آواز سنی اور قرآن پڑھنا شروع کردیا مجھ کو کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہوا تھا انہوں نے کہا شیاطین ہم کو پکڑ کر ہم سے کھیل رہے تھے جس وقت آپ نے قرآن زور سے پڑھا وہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

جنات کی طرف سے وظائف کا تحفہ

شاہ جنات کے طبیب طرطوش سے ہمارا خاندانی تعلق تھا۔ اس نے مجھے چند وظائف پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔ یہ وظائف مختلف مصائب اور جنات وشیاطین سے محفوظ بھی فرماتے ہیں۔ اپنے قارئین کی فلاح کے لئے میں اپنا یہ خاندانی راز اور وظیفۂ جنات آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں۔

طرطوش نے کہا تھا" اگر کوئی مسلمان سورۂ جن کے نقش کا تعویذ بنا کر اپنے گلے میں لٹکا کر رکھے گا تو ساری عمر وہ شیاطین وجنات کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اگر کوئی صاحب عمل اور صالح مسلمان کسی آسیب زدہ پر سورۂ جن پڑھ کر پھونکے گا تو وہ شریر اجناء وشیاطین سے محفوظ ہو جائے گا۔ سورۂ جن میں بے شمار فضیلتیں ہیں جو اس کا قاری ہوگا، جنات اسے اپنا دوست بنائیں گے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ باوضو رہے اور نیک خیالات پر گامزن رہے۔ بدکردار اور فاسق مسلمان بیشک وظائف ادا کرتا رہے مگر جنات اس پر ملتفت نہیں ہوں گے۔

سنو! مسلمان جنات قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ہیں اکثر حفاظ

جنات سورۂ جن کی تلاوت میں مشغول رہتے ہیں۔
یاد رکھو! اگر تم پر کبھی کوئی مصیبت ٹوٹے تو حاجت روائی کے لئے صرف خداوند کریم کے در پر سجدہ ریز ہونا۔ کوئی جن تمہیں خداوند کریم کے عتاب سے نہیں بچا سکتا۔ یہ صرف تمہارے اعمال ہیں۔ ہاں جنات اگر اس امر پر مائل ہوں تو وہ انسانوں کی فلاح کے لئے بہت سے امور انجام دے سکتے ہیں جیسے کہ میں دے رہا ہوں۔
سنو! اگر تم جنات وشیاطین کو جلا کر مارنا چاہتے ہو تو آیت الکرسی حفظ کرلو۔ اول وآخر درود پاک پڑھ چکنے کے بعد آیت الکرسی کا ورد کیا کرو۔ یہ تمہارے گرد نور کا ایک حصار باندھ دیتی ہے۔ جونہی کوئی شریر جن یا شیطان تمہارے پاس آئے گا اسے آگ لگ جائے گی۔ فرشتے اسے آتشی کوڑے سے پیٹیں گے۔ یاد رکھو اگر تم نے بے وضو رہ کر یہ ورد کئے تو تمہاری محنت رائیگاں جائے گی۔
سنو! اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں بے اولادوں کے لئے ایک وظیفہ بتاتا ہوں۔ یہ وظیفہ پڑھنے والے کو صالح اولاد بھی نصیب ہوتی ہے۔ بے اولادوں کو کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھنی چاہئے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ مگر اس سے پہلے وہ اس کا صدقہ اتاریں، خیرات کریں، غرباء ومساکین کو کھانا کھلائیں۔ درود ابراہیمی پڑھیں۔ اپنے نام کا اسم اعظم حاصل کر کے پڑھا کریں۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۔ اور سنو شیطان ہمارا اور تمہارا دشمن ہے تمہیں معلوم ہے کہ اس نے لوح محفوظ پر جب یہ پڑھا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تو اس نے اللہ تبارک تعالیٰ سے عرض کیا کہ یاالٰہی وہ کون مردود ہوگا جو تیری اطاعت سے منحرف ہوگا۔ رب کریم نے فرمایا کہ تو عنقریب دیکھ لے گا۔
پس میں تمہیں یہ راز بھی بتا دوں کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم میں وہ طاقت بے پناہ ہے جو شیاطین کو دھتکار دیتی ہے۔
تعوذ پڑھنے والے انسان کے دل سے وساوس باطلہ اور ہر طرح کی بدعقیدگی ختم ہو جاتی ہے۔ شیطان اس انسان سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔
سنو! اگر تم چاہتے ہو کہ انسان اپنی حاجتیں صرف اللہ سے بیان کرے اور ان کے مداوا کی دعا کرے تو یہ ناممکن نہیں ہے۔ ہر طرح کی آفات بلیات اور مشکلات کے لئے یہ پڑھا کرو۔
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

مسلمان جنات کی طاقت کا راز

طرطوش کے علاوہ راقم کو بعض مسلمان جنات کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ عبداللہ بن حیٔ ایک صاحب بصیرت اور ولی اللہ جن تھا۔ اس سے بھی مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ مسلمان جنات درود پاک کا بکثرت ورد کرتے ہیں۔ عبداللہ بن حیٔ نے مجھے بتایا تھا۔
''مسلمان جنات کو درود پاک کے ذکر سے توانائی حاصل ہوتی ہے اور یہ ذکر ہی ہماری خوراک ہے۔''
عبداللہ بن حیٔ کے ساتھ مجھے جنات کی مجالس میں جانے کا اتفاق ہوا اور ان کے ذکر واذکار کے پر لطف روحانی مناظر سے دیدۂ دل کو معطر کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے دیکھا کہ مسلمان جنات جب اکٹھے ہوتے ہیں تو اپنے مسلمان عاملین یعنی انسانوں سے کہتے ہیں کہ ہم آپ کے کہنے پر آگئے ہیں پس اب تم درود پاک پڑھو تا کہ ہمارے روحانی درجات بلند ہوں اور ہم شیاطین کے خلاف لڑنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کریں۔ پس یہ ثابت ہوا کہ اگر مسلمان درود ابراہیمی کا ذکر کرتے رہیں تو وہ دنیاوی واخروی زندگی کے تمام وبالوں سے محفوظ رہیں گے اور کامرانیاں ان کے قدم چومیں گی۔
راقم کا اپنا تجربہ بھی یہی ہے کہ اس نے جب درود پاک کا وظیفہ ادا کرنا شروع کیا تو شیاطین کی شورش ختم ہوگئی اور قدم قدم پر کامرانیاں نصیب ہوئیں۔

''روحانی مسائل نمبر''

آپ کو کیسا لگا؟
ادارہ ''طلسماتی دنیا'' کو اپنی رائے بھیجئے۔ آپ کی رائے اور آپ کے خیالات ادارہ کے لئے رہنمائی کا کام کرتے ہیں اور آپ کی تعریف وتحسین سے ہمیں ایک نیا حوصلہ ملتا ہے۔
(منیجر)

قسط نمبر: ۵۳

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

جب مناد اور دائیاں موسیٰؑ کی بہن کو لے کر آسیہ کے پاس پہنچے تو اس نے تعجب خیز نگاہوں سے ان لوگوں کی جانب دیکھا اور منادوں سے مخاطب ہوئی۔ "یہ لڑکی کون ہے جسے تم اپنے ساتھ لائے ہو؟ کیا تم نے کسی دودھ پلانے والی عورت کو تلاش نہیں کیا"؟

"اے مقدس ملکہ! بڑا مناد بولا۔" ہم بچے کے لئے منادی کر رہے تھے کہ بازار میں یہ لڑکی ہمارے پاس آئی اور کہا کہ میں تمہیں ایک ایسے گھر کا پتہ بتاسکتی ہوں جہاں کی ایک عورت کا دودھ، یہ بچہ ضرور پی لے گا اور وہ لوگ اس بچے کو نہایت محبت اور شفقت کے ساتھ پالنے کے علاوہ اس کی کفالت بھی کریں گے۔ اے مقدس ملکہ! اس لڑکی کی گفتگو سے ہمیں شک گزرا کہ لڑکی اس بچے کے متعلق جانتی ہے کہ اس کا تعلق کس خاندان سے ہے۔ آپ اس سے معلوم کریں ہوسکتا ہے کہ یہ اس بچے سے متعلق کوئی اہم راز اُگل دے۔"

آسیہ نے غور سے موسیٰؑ کی بہن کو دیکھا اور پوچھا۔ "مناد جو کچھ کہتا ہے، کیا اس میں سچائی ہے۔؟"

موقعہ کی نزاکت اور اپنے آپ کو مشکل میں دیکھتے ہوئے موسیٰؑ کی بہن نے فوراً بات بنائی اور بولی۔ یہ مناد اور دائیاں، دراصل میری بات کا غلط مطلب سمجھے ہیں۔ اے مقدس ملکہ! میں ان سے یہ کہنا چاہتی تھی کہ میں ایک غریب اسرائیلی خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے باپ کا نام عمران اور ماں کا نام یوحانذ ہے۔ میں چاہتی تھی کہ اس بچے کو میری ماں کے پاس لے جایا جائے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی ہے جو ابھی ماں کا دودھ پیتا ہے مجھے امید ہے کہ میرے بھائی کے ساتھ یہ بچہ بھی میری ماں کا دودھ پی لے گا۔ اگر ایسا ہوگیا تو نہ صرف آپ تک ہماری رسائی ہوجائے گی بلکہ انعام واکرام مل جانے سے ہمارے گھر کی حالت بھی کچھ سدھر جائے گی بس میں یہی بات ان منادوں کو سمجھانا چاہتی تھی لیکن انہوں نے میری بات پر دھیان نہ دیا اور مجھے کھینچ کر آپ کے پاس لے آئے۔"

آسیہ نے موسیٰؑ کی بہن سے ہمدردی کا اظہار کیا اور اس نے منادوں کو حکم دیا کہ بچے کو اس لڑکی کے گھر لے جایا جائے۔ ہوسکتا ہے یہ بچہ اس لڑکی کی ماں کا دودھ پی لے۔

چنانچہ ملکہ آسیہ کے حکم پر مناد اور دائیاں، موسیٰؑ کو لے کر موسیٰؑ کی بہن کے ساتھ ہولئے۔ گھر پہنچ کر موسیٰؑ کی بہن نے اپنی ماں کو علیحدگی میں لے جاکر سب کچھ سمجھا دیا۔ پس یوحانذ جب دائیوں کے سامنے آئیں اور انہوں نے بچہ ان کی گود میں رکھا تو بچے نے فوراً دودھ پینا شروع کردیا یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر گیا۔

یہ معاملہ دیکھ کر دائیاں اور مناد بھاگ کر ملکہ آسیہ کے پاس پہنچے اور بچے کے دودھ پینے کا واقعہ سناڈالا۔ یہ سن کر ملکہ آسیہ بے حد خوش ہوئی اور اس نے حکم دیا کہ فوراً جاؤ اور اس عورت کو بچے سمیت میرے پاس لے کر آؤ تا کہ اس عورت کو بچے کو دودھ پلانے پر ملازم رکھا جاسکے۔ اور سنو اس عورت اور اس کی لڑکی کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا اور کسی قسم کی بھی سختی سے اجتناب برتنا۔"

پھر مناد اور دائیاں، یوحانذ کے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ بچہ دودھ پینے کے بعد نہایت پُرسکون انداز میں یوحانذ کی گود میں سو رہا ہے۔

"اے خاتون! دائی سفرہ نے یوحانذ کو مخاطب کر کے کہا۔ "تو خوش قسمت ہے کہ تیرا دودھ اس بچے نے اپنی خواہش اور رغبت سے پی لیا ہے۔ سو، اے خاتون! تیری اس خوش بختی میں ہم بھی حصے دار ہوجائیں گے۔ اس طرح کہ تجھے تو اس کام کی اجرت اور انعام ملے گا ہی لیکن تیرے ساتھ ہم بھی انعام واکرام سے نوازے جائیں گے۔ اے خاتون! ہم بچے کے دودھ پینے کی اطلاع ملکہ آسیہ کو دے کر آئے ہیں اور اب تو ہمارے ساتھ شاہی محل چل کیونکہ ملکہ آسیہ نے تجھے بلایا ہے۔" یوحانذ نے جواب میں کچھ نہ کہا۔ انہوں نے موسیٰؑ کو سنبھالا اور ان کے ساتھ ہولیں۔

ملکہ آسیہ، یوحانذ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی کیونکہ بچہ ان کی گود میں نہایت پُرسکون اور مطمئن تھا۔ آسیہ نے عزت کے ساتھ یوحانذ کو اپنے قریب ہی ایک خالی نشست پر بٹھایا اور پوچھا "اے خاتون! تیرا نام کیا ہے اور بنی اسرائیل کے کس قبیلہ سے تیرا تعلق ہے؟"

"اے ملکہ!" یوحانذ نے جواب دیا "میرا نام یوحانذ ہے اور میں یعقوبؑ کے بیٹے لاوی کی نسل سے ہوں میرے شوہر کا نام عمران ہے اور اس کا تعلق بھی بنولاوی سے ہے۔"

آسیہ نے پھر پوچھا "تیرا شوہر تیرے ساتھ نہیں آیا؟"

"جس وقت یہ دائیاں اور مناد، میری بیٹی کے ساتھ میرے گھر پہنچے، میرا شوہر گھر میں نہیں تھا۔ اس لئے میں اکیلی ہی ادھر آگئی ہوں۔" یوحانذ نے جواب دیا۔

"اور تیری بیٹی، تیرے ساتھ کیوں نہیں آئی۔؟"

"میں اپنی بیٹی کو گھر ہی چھوڑ آئی ہوں۔ کیونکہ میرا اپنا بھی ایک دودھ پیتا بچہ ہے اس کا نام ہارون ہے۔ میری غیر موجودگی میں میری بیٹی اس کی دیکھ بھال کرے گی۔"

آسیہ نے اب اپنے مطلب کی طرف آتے ہوئے کہا۔ "اے یوحانذ! جس بچے نے تیرا دودھ پیا ہے، اسے میں اپنا بیٹا بنا چکی ہوں۔ لہٰذا تجھے یہاں اس لئے بلایا گیا ہے کہ تو یہیں شاہی محل میں رہ کر اس بچے کو دودھ پلاتی رہے۔"

جب یوحانذ نے محسوس کیا کہ ملکہ آسیہ ان کی حاجت اور ضرورت محسوس کر رہی ہے تو انہوں نے خودداری سے کام لیتے ہوئے کہا۔ "اے ملکہ! میں اپنے گھر کو چھوڑ کر یہاں نہیں رہ سکتی۔ ہاں اگر آپ راضی ہوں تو یہ بچہ میرے سپرد کر دیں۔ میں اسے اپنے پاس رکھ کر دودھ پلاؤں گی اور وعدہ کرتی ہوں کہ اس بچے کی خبر گیری اور حفاظت میں ذرا کوتاہی نہ کرونگی"۔

یوحانذ نے آسیہ کے ساتھ یہ گفتگو اس لئے کی تھی کہ انہیں خداوند کا وہ وعدہ یاد آگیا تھا جس میں انہیں بشارت دی گئی تھی کہ چند روز کی جدائی کے بعد ہم بچے کو تمہیں واپس کر دیں گے اور اس خیال کے آتے ہی یوحانذ اپنی بات پر جم گئی تھیں۔

آسیہ نے مجبور ہو کر یوحانذ کی بات مان لی اس نے منادوں اور دائیوں کو انعام واکرام دینے کے علاوہ یوحانذ کو بھی انعام اور موسیٰؑ کی پرورش کے لئے رقم فراہم کی اور یوحانذ کو اجازت دے دی کہ وہ موسیٰؑ کو اپنے ساتھ لے جائیں اس طرح موسیٰؑ اپنی ماں کے پاس پرورش پانے لگے۔

جب موسیٰؑ کچھ بڑے ہوئے اور ہاتھ پاؤں ہلانے کے قابل ہوئے تو آسیہ نے اپنے چند درباریوں کو حکم دیا کہ وہ بچے کو میرے پاس لے کر آئیں۔ ساتھ ہی اس نے منادوں کے ذریعے یہ اعلان کرا دیا کہ آج میرا بچہ میرے گھر آرہا ہے، لہٰذا اہل شہر میں سے کوئی ایسا نہ رہے جو اپنے گھر سے نکل کر اس کا استقبال نہ کرے اس اعلان کا اثر یہ ہوا کہ جب یوحانذ، موسیٰؑ کو لے کر اپنے گھر سے نکلیں تو لوگوں نے ان پر اور بچہ پر تحائف کی بارش کرنی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ یوحانذ، موسیٰؑ کو لے کر آسیہ کے پاس پہنچ گئیں اور راستے میں، جس قدر تحائف ملے تھے وہ آسیہ نے یوحانذ کے حوالے کر دیئے۔

پھر اس نے یوحانذ سے موسیٰؑ کو لے لیا اور اسے صحت مند اور چاق وچوبند دیکھ کر اسے بڑی خوشی ہوئی اسی خوشی میں وہ موسیٰؑ کو لے کر رعمیس کے پاس پہنچی کہ دیکھتی ہوں کہ وہ میرے بیٹے کو کیا انعام دیتا ہے۔ پس وہ موسیٰؑ کو گود میں لئے بھرے دربار میں داخل ہوئی اور موسیٰؑ کو رعمیس کی گود میں دیتے ہوئے کہا۔

"آج میں نے اپنے بیٹے کو اپنے پاس منگوالیا ہے سب لوگوں نے اسے تحائف پیش کئے ہیں۔ میں اب اسے تمہارے پاس لائی ہوں کہ دیکھوں تم اسے کیا تحفہ دیتے ہو۔"

رعمیس نے موسیٰؑ کو اپنی گود میں لے لیا۔ درباری، بچے کو رعمیس کی گود میں دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ رعمیس، آسیہ سے کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اسی وقت موسیٰؑ نے رعمیس کی داڑھی پکڑ لی اور اسے کھینچتے ہوئے رعمیس کا سر نیچے کی طرف جھکانے لگا۔ یہ دیکھ کر آسیہ پریشان ہو گئی۔ درباریوں پر بھی خاموشی اور سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

اس موقعہ پر دربار کا ایک بزرگ کاہن اٹھا اور اس نے رعمیس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اے بادشاہ! بنی اسرائیل کی پیش گوئی ہم اس بھرے دربار میں پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ بنی اسرائیل کا عقیدہ ہے کہ ان کے اللہ نے ان کے بڑے نبی ابراہیمؑ سے وعدہ کیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک ایسا نبی پیدا کیا جائے گا جو آپ پر غالب آئے گا۔ پس اے بادشاہ! یہ وہی لڑکا ہے جو آئندہ دور میں آپ کے لئے مصائب وآلام کا باعث بنے گا۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ یہ آپ کی داڑھی پکڑ کر آپ کو زمین کی

طرف جھکا رہا تھا۔" یہ سن کر رعمیس پریشان ہو گیا۔

رعمیس کی دوسری بیوی کا جوان بیٹا جس کا نام منفتاح تھا، کاہن کی گفتگو سن کر پریشان سا ہو گیا چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رعمیس فیصلہ کن انداز میں بولا۔ ان سپاہیوں کو بلایا جائے جو اسرائیلی بچوں کے قتل پر مامور ہیں تاکہ سب لوگوں کے سامنے اس بچے کا خاتمہ کر دیا جائے۔"

آسیہ فوراً بول پڑی۔ "اے رعمیس! یہ بچہ تم مجھے دے چکے ہو۔ پھر تم اس کے ساتھ یہ معاملہ کیوں کر رہے ہو؟"

"یہ بچہ اسی سزا کا مستحق ہے۔" رعمیس غضبناک آواز میں بولا۔ "کیا تو نے دیکھا نہیں کہ میری داڑھی کھینچتے ہوئے گویا یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ مجھ پر غالب آجائے گا۔ لہٰذا اس کا قتل ضروری ہے۔" آسیہ نے جب سارے معاملے کو بگڑتے اور بچے کو ہاتھ سے جاتے دیکھا تو بڑی فکر مند ہوئی۔ وہ ہر صورت میں بچے کو فرعون کے اس ظلم سے بچا لینا چاہتی تھی۔ لہٰذا اس نے فوراً بات بنائی اور رعمیس سے مخاطب ہو کر بولی۔

اس معاملے کو نمٹانے کے لئے میں تمہارے سامنے ایک تجویز رکھتی ہوں جس سے یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ تمہاری داڑھی پکڑ کر زمین کی طرف کھینچنے کا معاملہ اپنی بچپن کی بے خبری اور لاشعوری کی حالت میں کیا ہے یا یہ کہ یہ دیدہ ودانستہ حرکت ہے۔ اگر تم نے میری اس تجویز پر عمل کیا تو حق حق اور باطل باطل ہو کر سامنے آجائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی میری یہ شرط بھی ہے کہ جب تک یہ معاملہ نمٹ نہ جائے اس وقت تک تم بنی اسرائیل کے بچے کو قتل کرنے والے سپاہیوں کو نہ بلاؤ گے۔"

فرعون نے آسیہ سے وعدہ کر لیا۔ "ہاں، تم اپنی تجویز کہو۔ میرا تم سے وعدہ ہے کہ جب تک اس تجویز پر عمل نہ کر لیا جائے اس وقت تک میں اس بچے کو قتل کرنے کے لئے سپاہیوں کو نہ بلاؤں گا۔"

"تو پھر ایسا کرو کہ دو ایسی طشتریاں منگواؤ کہ ایک طشتری میں دہکتے ہوئے انگارے اور دوسری طشتری میں دو انتہائی چمک دار، پرکشش اور جاذب نظر موتی ہوں۔ پس ان دونوں طشتریوں کو بچے کے سامنے رکھ دیا جائے۔ اگر بچہ ہاتھ بڑھا کر موتی اٹھا لے اور انگاروں کو چھوڑ دے تو سمجھ لیا جائے کہ اس نے تمہاری داڑھی کھینچنے کا عمل دیدہ ودانستہ کیا ہے۔ ایسی صورت میں تمہیں حق ہوگا کہ اس بچے کو قتل کرادو، میں کوئی اعتراض نہیں کروں گی اور یہ سمجھ کر خاموش ہو جاؤں گی کہ میں نے کسی بچے کو اپنایا ہی نہ تھا۔ لیکن اے رعمیس! اگر بچہ انگاروں کو اٹھا لے اور موتیوں کو چھوڑ دے تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ اس سے یہ حرکت بچپن کی معصومیت اور بھولے پن میں سرزد ہوئی ہے ایسی صورت میں مجھے حق ہوگا کہ میں بچے کو یہاں سے لے جاؤں اور پھر میں ایسے بچے پر ہمیشہ فخر کرتی رہوں گی جس نے بھرے دربار میں میری لاج رکھ لی۔"

آسیہ کی اس تجویز پر رعمیس کا غصہ فرو ہو گیا اور کسی قدر مسکراتے ہوئے اس نے آسیہ کی اس تجویز سے اتفاق کر لیا اور بولا۔ "اے آسیہ! تم جانتی ہو کہ میری سب بیویوں میں تم چھوٹی ہو اور میں تمہیں سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ لہٰذا تمہاری خوشی کی خاطر میں اس تجویز کو منظور کرتا ہوں۔ لہٰذا یہاں سب لوگوں کے سامنے تمہاری تجویز پر عمل کیا جائے گا۔" پھر رعمیس نے اپنے پہلو میں بیٹھے اپنے بیٹے کو مخاطب کیا۔ "اے منفتاح! تم خود جاؤ اور دو طشتریوں میں دہکتے ہوئے انگارے اور چمک دار موتی لاؤ۔" اپنے باپ کے کہنے پر منفتاح فوراً اٹھ کر دربار سے نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد منفتاح واپس آیا تو اس کے ساتھ شاہی محل کا ایک محافظ جس نے دو طشتریاں اٹھا رکھی تھیں ایک طشتری میں دو نہایت چمکدار اور پرکشش موتی تھے اور دوسری طشتری میں دو انگارے تھے۔ رعمیس اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے محافظ کو حکم دیا کہ دونوں طشتریاں فرش پر رکھ دے پھر اس نے اپنی بیوی آسیہ سے کہا۔ "اے آسیہ! اب تم بچے کو دونوں طشتریوں کے پاس بٹھا دو پھر دیکھتے ہیں کہ اس کا کیا عمل ہوتا ہے۔"

آسیہ نے فوراً موسیٰؑ کو دونوں طشتریوں کے پاس بٹھا دیا پس موسیٰؑ نے موتیوں کو چھوڑ دیا اور انگاروں کی طرف ہاتھ بڑھا کر انگاروں کو اٹھا لیا۔

(معارف القرآن، تفسیر سورۂ طٰہٰ)

رعمیس نے جب یہ معاملہ دیکھا تو فوراً آگے بڑھ کر موسیٰؑ کے ہاتھ سے انگارے چھین لئے کہ کہیں اسکا ہاتھ نہ جل جائے۔ اس طرح بھرے دربار میں آسیہ کی بات رہ گئی اور موسیٰؑ نے موتیوں کی بجائے انگاروں پر ہاتھ ڈال کر آسیہ کی پیش کردہ تجویز کو کامیاب بنا دیا۔

رعمیس نے بچے کو اٹھا کر آسیہ کی گود میں دیتے ہوئے کہا۔ "اے آسیہ! تم نے اپنی اس تجویز سے ثابت کر دیا ہے کہ بچے کا وہ عمل بچپن کی معصومیت اور شوخی پر مبنی تھا۔ لہٰذا تم اس بچے کو اپنے پاس رکھنے اور پرورش کرنے کا حق رکھتی ہو۔" یہ معاملہ دیکھ کر درباریوں میں سے کوئی بھی کچھ نہ بولا اور آسیہ بچے کو لے کر وہاں سے چلی آئی۔

آسیہ جب اپنے کمرے میں واپس پہنچی تو موسیٰؑ کی ماں یوحانذ کمرے میں بیٹھی بے چینی سے اس کا انتظار کر رہی تھیں۔ آسیہ نے موسیٰؑ کو ان کی گود میں دیتے ہوئے کہا۔

''اے یوحانذ! آج تو میں اس بچے سے محروم ہو چلی تھی اور رعمیس اسے قتل کرانے کے درپے ہو گیا تھا، پر میری ایک تجویز نے وہاں کام دکھایا اور بچہ مجھے واپس مل گیا۔''

آسیہ کی اس گفتگو پر یوحانذ فکر مند اور پریشان ہو گئیں۔ انہوں نے پوچھا ''اے مقدس ملکہ! یہ معاملہ کیسے اور کیونکر ہوا؟ کیا آپ مجھے اس کی تفصیل نہ بتائیں گی؟ کیونکہ میں بھی اب اس بچے کی پرورش میں ملوث ہوں۔''

پھر آسیہ نے دربار میں پیش آنے والا واقعہ یوحانذ کو سناڈالا اور جب وہ خاموش ہوئی تو یوحانذ نے فکر مندی سے کہا۔

''اے مقدس ملکہ! یہ واقعہ تو بچے کے لئے سودمند نہیں اگر ایسا ہی کوئی معاملہ پھر کبھی ہو گیا تو بچے کی جان جاتی رہے گی جب کہ مجھے بھی اس سے ایسی ہی انسیت ہو گئی ہے جیسے یہ میرا اپنا بیٹا ہو۔ اے مقدس ملکہ! کیا ایسا ممکن نہیں کہ یہ بچہ یہاں شاہی محل میں کم سے کم آئے۔ ایسا نہ ہو کہ پھر کبھی اس سے بڑی ابتلا میں پڑ جائے اور اگر ایسا ہو گیا تو یہ بچہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اس لئے اے مقدس ملکہ! آپ اس کے بارے میں احتیاط کریں۔ اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ میرے بچے اس کے ساتھ ایسے مانوس ہو چکے ہیں کہ وہ پل بھر کو بھی اسے اپنے سے جدا ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے اے ملکہ! میں امید رکھوں گی کہ آپ اس بارے میں بہتر فیصلہ کریں گی۔ ایسا فیصلہ جس میں اس بچے کی بہتری اور عافیت شامل ہو۔''

یوحانذ کی ان باتوں سے متاثر ہو کر آسیہ نے فکر آمیز انداز میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ ''اے یوحانذ! تو نے اس بچے سے متعلق جن خدشات کا اظہار کیا ہے میں مکمل طور پر ان سے اتفاق کرتی ہوں۔ سنو، یوحانذ! میں نے سوچ لیا ہے کہ اب یہ بچہ مکمل شاہی اخراجات پر تمہارے زیر سایہ پرورش پاتا رہے گا نہ جانے کیوں مصر کے تمام بڑے بڑے کاہن اور ستارہ شناس اس بچے کے مخالف ہو گئے ہیں اور پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہی بچہ بڑا ہو کر مصر کے حکمراں کی تباہی اور بنی اسرائیل کی آزادی اور فلاح کا باعث بنے گا۔ لہٰذا اے یوحانذ! یہ بچہ اب زیادہ تر تیرے پاس ہی رہے گا میں جب اس سے ملنے کے لئے اسے شاہی محل بلایا کروں گا تو اپنی طرف سے پوری کوشش کیا کروں گی کہ یہ میرے شوہر رعمیس کے سامنے نہ آنے پائے اور سنو یوحانذ! یہ بچہ مجھے عام بچوں سے علیحدہ اور مختلف لگتا ہے۔ جس وقت میرا شوہر اس بچے کے قتل کے درپے ہو گیا تھا تو میں نے یونہی انگاروں اور موتیوں والی تجویز پیش کر دی تھی۔ میں صرف بچے کو قتل ہونے سے بچانا چاہتی تھی۔ لیکن اے یوحانذ! اس وقت میں دنگ رہ گئی، جب میری خواہش کے عین مطابق اس بچے نے موتیوں کو چھوڑ کر انگاروں کو پکڑ لیا۔ اس طرح اس بچے نے بھرے دربار میں میری بات رکھ لی تھی۔ اس لئے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ بچہ عام بچوں کی نسبت مختلف اور منفرد ہے اس کے علاوہ میں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اگر کسی موقعہ پر میں بچے کی طرف سے پریشان بھی ہوئی تو میں خود تمہارے گھر آکر بچے سے مل لیا کروں گی۔''

یوحانذ تو خود چاہتی تھیں کہ ان کا بچہ ہمہ وقت ان کے پاس ہی رہے اور وہ خود اس کی پرورش اور نگہداشت کریں۔ لہٰذا آسیہ کی گفتگو سے وہ خوش اور مطمئن ہو گئی تھیں۔ آسیہ نے خود ہی کہہ کر ان کی ساری مشکل آسان کر دی تھی۔ لہٰذا انہوں نے بچے کو سنبھالتے ہوئے کہا ''اے مقدس ملکہ! کیا اب میں اس بچے کو لے کر چلی جاؤں۔؟'' آسیہ چند لمحے کچھ سوچتی رہی پھر بولی۔ ''اے یوحانذ! اب تم جاؤ اور سنو، اس بچے کی خوب دیکھ بھال کرنا۔'' ساتھ ہی آسیہ نے نقدی کی ایک تھیلی نکال کر یوحانذ کو دی اور بولی۔ ''اب تم جاؤ یہ جو سفرہ اور فوعہ نام کی دائیاں ہیں ان کے ذریعے گاہے گاہے تمہیں بچے کی پرورش کے لئے معقول نقدی اور معاوضہ ملتا رہے گا بس اب تم جاؤ۔''

یوحانذ خوش اور مطمئن بچے کو لے کر شاہی محل سے چلی گئیں۔ اس طرح موسیٰ بن ظفر (سامری) ایک منہ بند غار میں جبرائیل امین کے ہاتھوں پرورش پانے لگا تھا اور موسیٰؑ بن عمران اپنے گھر میں اپنی ماں کے پاس رہ کر شاہی اخراجات پر پرورش پا رہے تھے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ایران میں کیقباد، کیکاؤس، رستم اور گیو بن گودرز زور شور سے جنگی تیاریوں میں مصروف تھے اور انہوں نے خود کو ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کر لیا تھا۔ اور اب وہ اس انتظار میں تھے کہ ان کے ازلی دشمن افراسیاب کی طرف سے ان کے خلاف کس قسم کے عمل کا اظہار ہوتا ہے۔

دوسری طرف خراسان کے بادشاہ افراسیاب نے بھی اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر لی تھیں اور جب اس نے اندازہ لگا لیا کہ اب وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ ایران کے خلاف جنگ کر کے اپنی شکست کا بدلہ لے سکتا ہے، جو زو بن طہماسپ کے دور میں رستم کے باپ زال کے ہاتھوں اسے ہوئی تھی تو وہ ایک لشکر جرار کے ساتھ خراسان سے نکلا اور ایرانی علاقوں کا رخ کیا۔

کیقباد کے جاسوس بھی اسے افراسیاب کی ایک ایک نقل وحرکت سے متعلق اطلاعات فراہم کررہے تھے۔ لہٰذا کیقباد، افراسیاب کو سبق سکھانے کے لئے حرکت میں آ گیا اس نے مشہور زمانہ رستم بن زال کو اپنے لشکر کا سپہ سالار بنایا اور گیو بن گودرز کو نائب سپہ سالار بنا کر افراسیاب کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ اس طرح ایران اور خراسان کے افق پر ایک نئی جنگ کے بادل منڈلانے لگے۔

رستم او گیو بن گودرز جب برق رفتاری کے ساتھ پیش قدمی کرتے ہوئے دریائے جیحوں کے کنارے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ افراسیاب اپنے لشکر جرار کے ساتھ دریائے جیحوں کے دوسرے کنارے خیمہ زن ہوچکا ہے۔ لہٰذا رستم نے بھی دریائے جیحوں کے کنارے اپنے لشکر کو خیمہ زن ہونے کا حکم دے دیا۔ جب اس کا لشکر وہاں خیمہ زن ہوگیا تو رستم نے اپنے نائب گیو بن سے مشورہ کرنے کے بعد افراسیاب کو یہ پیغام بھجوایا کہ اگر دونوں لشکر اسی طرح دریا کے دونوں کناروں پر پڑے رہے تو اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا لہٰذا اگر تم کوئی فیصلہ چاہتے ہو تو اپنے لشکر کے ساتھ دریائے جیحوں کو پار کرکے اس طرف آؤ۔ اگر تم اس پر رضامند ہو تو ہم اپنے لشکر کو پیچھے ہٹا لیتے ہیں تاکہ دریا پار کرنے میں تمہیں ہماری طرف سے کوئی خطرہ نہ ہے اور تم بغیر کسی اندیشہ کے اپنے لشکر کے ساتھ اس طرف آسکو اور اگر تم دریا پار کرکے اس طرف نہ آنا چاہو تو اپنے لشکر کو چند میل تک پیچھے ہٹا لے جاؤ تاکہ ہم دریائے جیحوں کو عبور کرکے تمہارا مقابلہ کریں۔

افراسیاب نے رستم کی اس پیش کش کا مثبت جواب دیا۔ یہاں افراسیاب نے جواں مردوں والا فیصلہ کیا اور اس نے رستم کو کہلا بھیجا کہ میں دریائے جیحوں کو پار کرکے اپنے لشکر کے ساتھ تمہاری طرف آتا ہوں۔ لہٰذا تم اپنے لشکر کو دریا کے کنارے سے دور ہٹالو۔ رستم نے اس کے جواب میں اپنے لشکر کو کنارے سے ہٹالیا۔ لہٰذا افراسیاب نے اپنے لشکر کے ساتھ دریائے جیحوں کو عبور کیا اور ایرانی لشکر کے سامنے خیمہ زن ہوگیا اور پھر دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہونے کے لئے اپنی صفیں درست کرنے لگے۔

دریائے جیحوں کے کنارے دونوں عساکر میں خوفناک جنگ شروع ہوئی۔ افراسیاب نے بہتیری کوشش کی کہ کسی نہ کسی طور رستم اور گیو بن کو پسپا ہونے پر مجبور کردے۔ پر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا تھا۔ رستم نے بلخ شہر میں قیام کے دوران اپنے لشکر کی ایسی شاندار تربیت کی تھی کہ افراسیاب کا ہر حملہ اور ہر حربہ ناکام ثابت ہورہا تھا۔ شام تک ہولناک جنگ ہوتی رہی۔ افراسیاب کی ہر کوشش ناکام رہی تھی۔ آخر رستم نے اپنے لشکر کو دشمن پر ایک زوردار حملہ کرنے کا حکم دے دیا اور ایرانیوں کا یہ حملہ خراسانیوں پر آخری ضرب ثابت ہوا۔ اس جنگ میں افراسیاب کو بدترین شکست ہوئی اور وہ اپنے بچے کھچے لشکر کے ساتھ دریا پار کرکے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔ رستم اس کا تعاقب کرنے کی بجائے ایک فاتح کی حیثیت سے اپنے لشکر کے ساتھ اپنے مرکزی شہر بلخ کی طرف روانہ ہوگیا۔

ایران کے بادشاہ کیقباد اور ولی عہد کیکاؤس نے بلخ شہر سے نکل کر رستم گیو بن اور ان کے لشکر کا استقبال کیا۔ انہیں دیکھتے ہی رستم اور گیو بن، دونوں گھوڑوں سے اتر گئے۔ کیقباد اور کیکاؤس نے آگے بڑھ کر رستم اور گیو بن کو باری باری گلے لگایا اور فتح کی مبارک باد دی۔ پھر کیقباد، کیکاؤس، رستم، گیو بن اور دوسرے اکابرین آگے آگے چلنے لگے اور لشکر ان کے پیچھے آرہا تھا۔

اس موقعے پر کیقباد نے رستم کو مخاطب کرکے کہا۔ اے رستم! اب جب کہ تم نے افراسیاب کو ذلت آمیز شکست دے دی ہے تو میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی رہائش مستقل طور پر بلخ شہر ہی میں کرلو۔ اس طرح تم میرے نزدیک اور قریب رہوگے۔"

"اے بادشاہ! میں آپ کی اس پیش کش پر تہہ دل سے ممنون ہوں۔ رستم عاجزی سے بولا۔ "لیکن میں واپس اپنے گھر سیستان لوٹ جانا چاہتا ہوں ضرورت کے وقت جب بھی آپ مجھے یاد فرمائیں گے، میں آپ کی اور وطن کی خدمت کے لئے حاضر ہوجاؤں گا۔ بالکل ایسے ہی جیسے ذو بن طہماسپ کے دور حکومت میں میرا باپ سیستان سے آگیا تا نا چلا آتا تھا۔ سو اے بادشاہ! میں بھی ہر ضرورت کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوجایا کروں گا لیکن میں اپنی مستقل رہائش سیستان ہی میں رکھوں گا۔ اس لئے کہ وہاں میرا باپ ہے جو ضعیف ہونے کے علاوہ گنٹھیا کا مریض بھی ہے، چلنے پھرنے میں دقت محسوس کرتا ہے لہٰذا میرا اس کے پاس رہنا نہایت ضروری ہے اور پھر ان دنوں ہمارے ملک کو کسی اور طرف سے خطرہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا میں یہاں بلخ میں چند دنوں کے قیام کے بعد سیستان کی طرف روانہ ہوجاؤں گا میرا باپ زال ہر روز شہر سے باہر نکل کر میرا راستہ دیکھتا ہوگا۔"

کیقباد اس بار بات کا رُخ بدلتے ہوئے بولا۔ "اے رستم اگر تمہارا فیصلہ یہی ہے تو میں تمہیں ایسا کرنے سے روک نہیں سکتا۔ دراصل ایک خاص وجہ سے میں نے تمہیں بلخ میں رہائش اختیار کرنے کا مشورہ دیا تھا وہ

وجہ یہ ہے کہ میرا پوتا اور کیکاؤس کا بیٹا سیاوش سیانا ہو گیا ہے اور اب وہ عمر کے اس حصہ میں آ گیا ہے کہ جہاں سے اس کی جنگی تربیت شروع ہو جانی چاہئے۔ تمہیں بلخ میں روکنے کا سب سے بڑا مقصد بھی تھا کہ سیاوش کی جنگی تربیت تمہیں سونپی جائے تا کہ وہ آنے والے دنوں میں ایران کا بہترین دفاع کر سکے کیونکہ جس طرح میرے بعد میرا بیٹا کیکاؤس ایران کا بادشاہ ہوگا۔ ایسے ہی کیکاؤس کے بعد ایران کا بادشاہ سیاوش ہوگا لہٰذا اس کی بہترین جنگی تربیت ہونی چاہئے تا کہ اپنے دور میں وہ اس قابل ہو کہ خود اپنے لشکر کی سپہ سالاری کر کے اپنے دشمنوں پر قابو پا سکے۔ اور اے رستم! میں دیکھتا ہوں کہ سیاوش کے لئے مجھے تم سے بہتر اور کوئی استاد نہیں مل سکتا۔"

کیقباد کی یہ گفتگو سن کر رستم کی گردن جھک گئی اور وہ گہری سوچوں میں ڈوب گیا۔ کیقباد نے اس کی یہ کیفیت دیکھی تو بولا۔ اے رستم! اس معاملے میں تم اس قدر فکر مند نہ ہو۔ میری اس خواہش کا ایک متبادل حل بھی موجود ہے۔ بشرطیکہ تم اسے پسند کرو۔ اس طرح تم سیستان میں بھی رہ سکتے ہو اور میرے پوتے سیاوش کی جنگی تربیت بھی کر سکتے ہو۔"

رستم نے چونک کر کیقباد کی طرف دیکھا اور امید افزا لہجے میں بولا "اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ میں آپ کے پوتے سیاوش کو اپنے ساتھ سیستان لے جاؤں اور وہاں اپنے پاس رکھ کر اس کی جنگی تربیت کروں تو اے بادشاہ! یہ اس مسئلہ کا بہترین حل ہے اور میں اس پیش کش کو دل و جان سے قبول کرتا ہوں۔"

کیقباد خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولا تم صحیح سمجھے ہو۔ رستم! میں یہی چاہتا ہوں کہ اگر تم بلخ میں نہیں رہ سکتے اور سیستان واپس جانا چاہتے ہو تو جاتے ہوئے میرے پوتے سیاوش کو بھی اپنے ساتھ لیتے جاؤ اور اسے اپنے پاس رکھ کر اس کی ایسی جنگی تربیت کرو کہ اس سے قبل ایران کے کسی بھی شہزادے کو ایسی تربیت حاصل نہ ہوئی ہو اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ سیاوش تمہارے پاس ہی پل کر جوان ہو اور بالکل تم جیسا توانا اور طاقت ور بنے اور یہ کہ تم اسے اس وقت میرے سامنے لاؤ جب یہ تمہارے زیر سایہ جنگی تربیت حاصل کرنے کے بعد ایک تنومند اور خوبصورت جوان بن چکا ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ سیاوش میرے بیٹے کیکاؤس کا بہترین اور طاقت ور بازو بن کر سامنے آئے تا کہ میں اپنے بیٹے کی طرف سے مطمئن اور پر سکون ہو جاؤں کہ میرے بعد یہ دونوں باپ بیٹا، کامیاب اور کامران حکمراں ثابت ہوں گے۔"

رستم نے بھی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اے بادشاہ! میں بطیب خاطر، آپ کی اس پیش کش کو قبول کرتا ہوں۔ میں چند روز یہاں بلخ میں قیام کرنے کے بعد جب سیستان کی طرف روانہ ہوں گا تو سیاوش کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور اے بادشاہ! آپ مطمئن اور بے فکر رہیں۔ میں سیاوش کو ایسا جوان اور جنگجو بنا کر آپ کے سامنے لاؤں گا کہ آپ اس پر رشک کریں گے۔"

"اے رستم! اس فتح کی خوشی میں تمہیں جو انعام ملے گا وہ تو ایک گراں رقم پر مشتمل ہوگا ہی لیکن اس کے علاوہ تمہیں اس قدر نقدی فراہم کی جائے گی جو چار جوانوں کی عمر بھر کی جنگی تربیت کے لئے بھی کافی ہو۔"

رستم نے کوئی جواب نہ دیا اور مسکرا کر رہ گیا پھر وہ خاموش ہی رہے کیونکہ اب وہ شہر میں داخل ہو رہے تھے۔

اس فتح کے بعد چند یوم تک رستم نے بلخ میں قیام کیا اس کے بعد وہ کیقباد کے پوتے سیاوش کو ساتھ لے کر اپنے شہر سیستان کی طرف کوچ کر گیا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ایک روز سپارٹا شہر میں یوناف، افصان کے گھر میں داخل ہوا وہ اس وقت اپنے ذاتی کمرے میں اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا۔ یوناف اندر آیا اور افصان سے مخاطب ہوا۔ "اے میرے بزرگ! میں آج یہاں سے رخصت ہو رہا ہوں۔"

افصان نے یوناف کی طرف غور سے دیکھا اور پھر دکھ سے پوچھا۔ کیا یہاں میرے گھر میں تمہیں کسی نے کچھ کہہ دیا ہے جو تم یہاں سے رخصت ہو رہے ہو۔"؟

یوناف نے کہا۔ اے میرے بزرگ! میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں ایک خانہ بدوش کی سی زندگی بسر کر رہا ہوں اور میری زندگی کو کہیں قرار نہیں ہے۔ آپ نے جو علوم مجھے سکھائے ہیں ان کے لئے میں آپ کا بڑا ممنون ہوں۔ اس کے علاوہ یہاں رہتے ہوئے میں نے ان غاروں اور چٹانوں کی تحریروں سے بھی بہت کچھ حاصل کیا ہے جو اورلیس کے شاگرد رشید اسقلیبوس نے کندہ کرائی ہیں۔ یہاں رہ کر میں نے اپنے علوم میں کافی اضافہ کیا ہے اور پہلے کی نسبت میں اپنے دشمنوں کے مقابلے میں اپنے آپ کو زیادہ مضبوط اور زیادہ بہتر حالت میں پاتا ہوں۔"

افصان نے ایک بار پھر پوچھا۔ "اے یوناف! کیا واقعی آج تم چلے

جاؤ گے؟"

یوناف نے سنجیدگی سے کہا۔"آج نہیں بلکہ میں اسی وقت یہاں سے کوچ کرنا چاہتا ہوں۔"

"کہاں جاؤ گے؟" افصان نے بے چینی سے پوچھا۔

"اللہ کی زمین بڑی وسیع ہے۔ کہیں بھی چلا جاؤں گا۔" یوناف نے بے پروائی سے جواب دیا۔

"یہاں سے نکلنے کے بعد تم کدھر کا رُخ کرو گے؟" افصان نے اپنے اطمینان کی خاطر پھر پوچھا۔

"یہاں سے نکلنے کے بعد میں یافان کے جزیرے سرنا کا رُخ کروں گا۔" یوناف نے جواب دیا۔"وہاں میں یافان سے مل کر اندازہ لگاؤں گا کہ میری نصیحتوں کا اس پر کتنا اثر ہوا ہے۔"

افصان فکر مندی سے بولا"کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے جزیرے میں تمہیں تنہا دیکھ کر تم سے انتقام لینے کا ارادہ کر لے۔"

"اگر اس نے ایسا کیا تو اپنی ہی توڑ پھوڑ کے سوا سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔" یوناف نے بے پروائی سے جواب دیا۔

"اے یوناف! کیا میں امید رکھوں کہ میری اور تمہاری ملاقات پھر ہوگی؟" افصان نے پُر امید لہجے میں پوچھا۔

یوناف، افصان کو تسلی دیتے ہوئے بولا۔ اے بزرگ افصان! گو انسانی زندگی کی امیدوں سے ہی عبارت ہے پھر بھی میں آپ کو غلط تاثر نہ دوں گا۔ اس لئے کہ جب میں ایک بار کسی سے بچھڑتا ہوں تو بہت کم اس سے دوبارہ ملاقات ہوتی ہے۔ بہر حال ہمیں پر امید رہنا چاہئے۔ شاید ہمارا رب کبھی ہمیں ملا دے۔" اس کے ساتھ ہی یوناف نے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔"مجھے اب اجازت دیں میں رخصت ہوتا ہوں۔" افصان نے مصافحہ کرنے کی بجائے یوناف کو گلے لگالیا۔ اور پھر یوناف افصان کے گھر سے نکل گیا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

یافان اپنے جزیرے کے محل میں تنہا بیٹھا تھا کہ اس کے کمرے میں عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ عارب، بیوسا اور عبیطہ بھی داخل ہوئے۔ یافان نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا اور انہیں احترام سے بٹھایا۔ عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی وجہ سے یافان کی نیلی دھند سمٹ کر اس کے پیچھے چلی گئی تھی۔ یافان نے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اے محترم عزازیل! آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کس طرف سے آئے ہیں۔؟"

عزازیل نے جواب دیا۔"عارب، بیوسا اور عبیطہ تو کنعانیوں کے شہر ٹائر میں مقیم تھے جب کہ میں مصر میں تھا۔ وہاں ان دنوں میں ایک انتہائی اہم اور دور رس کام انجام دے رہا ہوں۔ بس تمہیں اور تمہارے جزیرے کو دیکھنے کے لئے جی چاہ رہا تھا۔ سو میں عارب، بیوسا اور عبیطہ کو لے کر یہاں چلا آیا۔"

"میں آپ کو اپنے جزیرے اور شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔" یافان خوش طبعی سے بولا۔"پر اے محترم عزازیل! مصر میں آپ کی کیا معروفیت تھی۔؟"

"سنو میرے عزیز!" عزازیل بولا۔"مصر کے شہر تھیبس میں اس وقت دو بچے پرورش پا رہے ہیں۔ ایک موسیٰ بن عمران ہے۔ یہ بچہ آگے چل کر رسول بنے گا اور بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے نجات دلائے گا۔ اس کی پرورش مصر کا فرعون کر رہا ہے۔ دوسرا بچہ موسیٰ بن ظفر ہے۔ اُس بچے کی پرورش جبرائیل کر رہا ہے اور وہ بچہ ایک غار میں بند ہے۔ اس کی ماں نے اس کے قتل ہو جانے کے خوف سے اسے ایک غار میں بند کر دیا تھا۔ کیونکہ فرعون رعمیس نے بنی اسرائیل کے بچوں کا قتل عام شروع کر رکھا ہے۔ جہاں جبرائیل اس غار میں موسیٰ بن ظفر کی پرورش کر رہا ہے وہاں میں بھی اسی غار میں موسیٰ بن ظفر کی تربیت کر رہا ہوں اور ایک دن اسی موسیٰ بن ظفر کو بنی اسرائیل کے درمیان پھوٹ اور شرک کی وبا پیدا کرنے کے لئے استعمال کروں گا۔"

یافان نے اس بار ایک نیا موضوع چھیڑا۔"کیا آپ لوگوں کی ملاقات کبھی اپنے پرانے رقیب یوناف سے نہیں ہوئی۔؟"

"وہ کچھ عرصہ پہلے تو فلسطینی قوم کے شہر دجون میں رہ رہا تھا۔ وہاں اس نے ایک عمارت خرید لی تھی جس میں وہ لوگوں کو وحدانیت کی تبلیغ کرنے کے علاوہ غریب الوطن لوگوں اور مسافروں کو مفت ٹھہراتا تھا۔ پر میں نے اپنے ایک ساتھی شمر کو اس کے پیچھے لگا دیا۔" عزازیل فخریہ انداز میں بولا۔"وہاں شمر نے پجاریوں اور سرائے کے مالکوں کو اس کے خلاف کر دیا جنہوں نے اپنے بادشاہ سے شکایت کر کے اسے دجون شہر سے نکلوا دیا۔ وہاں سے نکل کر وہ نہ جانے کس طرف گیا۔"

"میری ملاقات یوناف سے ہوئی تھی۔" یافان نے مسکراتے

ہوئے انکشاف کیا۔

عزازیل نے چونک کر پوچھا۔ "تمہاری ملاقات اس سے ہوئی تھی؟ پر کب، کیسے اور کہاں؟"

جواب میں یافان نے افصان کے گھر میں یوناف سے اپنی ملاقات کی ساری تفصیل سناڈالی۔

یافان کی گفتگو سن کر عارب بھڑک اٹھا اور اس نے جواب طلبی کے سے انداز میں یافان سے پوچھا۔ "کیا تم نے واقعی یوناف سے وعدہ کرلیا ہے کہ آئندہ تم اس کے خلاف ہماری حمایت نہیں کرو گے؟"

"ہاں، میں نے یوناف سے وعدہ کرلیا ہے۔" یافان نے بے پروائی سے جواب دیا۔ عارب غصے سے اٹھ کھڑا ہوا اور غراتے ہوئے بولا۔ "تو پھر، اے یافان! سن رکھو، یوناف کے ساتھ ساتھ ہم تمہارے خلاف بھی حرکت میں آجائیں گے اور تمہیں ایک ایسے روگ میں ڈال دیں گے جس سے چھٹکارا حاصل کرنا تمہارے لئے ناممکن ہوجائے گا۔"

عارب کی اس گستاخانہ گفتگو پر یافان زخمی سانپ کی مانند پھنکارتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا تھا پھر اس نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹادیا اس کی آنکھوں کے گڑھوں میں شعلے یوں بھڑکنے لگے تھے جیسے ابھی عارب کی طرف لپک پڑیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یافان کی نیلی دھند کی قوتیں، ہیولوں کی صورت اختیار کر کے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے بُری طرح غرانے لگی تھیں۔

ماحول میں ایک وحشت اور بھیانک پن پیدا ہوگیا تھا۔ دو بپھرے سانڈوں کی طرح یافان اور عارب ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔ یافان کی آنکھوں کے حلقوں میں شعلے سے بھڑکنے لگے تھے اور اس کی نیلی دھند کی قوتیں غرانے لگی تھیں۔

دوسری طرف عارب بھی غضبناک حالت میں کھڑا تھا اور ضرورت کے وقت اس کی مدد کرنے کے لئے بیوسا اور نبیطہ بھی مستعد ہوگئی تھیں۔

"اے عارب! یافان کی کھولتی ہوئی آواز بلند ہوئی۔ اپنی زبان کو اپنے حلقوم میں رکھ۔ میں تیرا ادبیل نہیں جو تو میرے ساتھ ایسی گفتگو کرے رہی تیری یہ دھمکی کہ تو مجھے کسی ایسے روگ میں ڈال دے گا جس سے چھٹکارا حاصل کرنا میرے لئے مشکل ہوجائے گا تو سن رکھ، میں پہلے ہی زندگی کے ایک روگ میں مبتلا ہوں اور تو دیکھتا ہے کہ میں ہڈیوں کے ڈھانچے کی صورت میں ایک فوق البشر زندگی بسر کررہا ہوں، میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا روگ ہوسکتا ہے۔ پر اے عارب! یہ بھی سن رکھو کر جب میں تجھ پر وار کروں گا تو تیری حالت بھی قابل رحم بنا کر رکھ دوں گا۔ لہٰذا میں آخری بار تجھے تنبیہ کرتا ہوں کہ میرے منہ لگنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ میرے ہاتھوں ایسی زک اُٹھائے گا کہ اپنی زندگی کو تو اپنے لئے بوجھ تصور کرے گا۔"

جواب میں عارب، یافان سے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ عزازیل آگے بڑھا جواب تک خاموش اور غیر جانبدار سا کھڑا تھا اس نے نہایت نرم اور ٹھنڈے لہجے میں یافان کو مخاطب کیا۔

"اے یافان! تم ہمارے بھائی ہو اور بھائی آپس میں لڑتے اچھے نہیں لگتے۔ تم نے درست کہا کہ تم عارب کے دبیل نہیں ہو۔ ہم تم سے یہ نہیں کہتے کہ تم یوناف کے خلاف ہمارا ساتھ دو۔ اگر تم غیر جانبدار رہنا چاہتے ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا لیکن اے یافان! میں اس موقع پر تم سے ایک بات ضرور کہوں گا کہ اگر تم یوناف کے خلاف عارب کا ساتھ نہیں دینا چاہتے تو عارب کے خلاف یوناف کا ساتھ بھی ہرگز نہ دینا۔ میں نہیں چاہتا کہ تم اور عارب آپس میں ٹکراؤ۔ چونکہ اس وقت تمہارے اور عارب کے درمیان تلخ کلامی ہوچکی ہے۔ لہٰذا اب ہم یہاں رُکیں گے نہیں۔ جب دلوں کی کدورتیں دور ہوجائیں گی تو ہم سب تمہارے یہاں آکر قیام کریں گے۔"

اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنے ساتھیوں، عارب، بیوسا اور نبیطہ کے ساتھ وہاں سے نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد ہی یافان کے کمرے میں یوناف داخل ہوا یافان بڑے تپاک کے ساتھ اس سے ملا اور اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے پوچھا۔ "آج تم راستہ بھول کر میری طرف کیسے آنکلے؟"

"میں سپارٹا سے مصر کی طرف جارہا تھا۔" یوناف نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ سوچا جاتے ہوئے تم سے بھی ملتا چلوں اور دیکھتا جاؤں کہ میری باتوں کا تم پر کوئی اثر ہوا بھی ہے یا نہیں۔"

"اگر تم تھوڑی دیر قبل یہاں آجاتے تو عزازیل عارب، بیوسا اور نبیطہ سے تمہاری ملاقات ہوجاتی۔" یافان نے انکشاف کرنے والے انداز میں کہا۔ وہ ابھی ابھی یہاں سے گئے ہیں۔" پھر یافان نے عزازیل، عارب، بیوسا اور نبیطہ سے ہونے والی تمام گفتگو یوناف کو بتادی۔

"ٹھیک ہے۔" یوناف اُٹھتے ہوئے بولا۔ "جو کچھ جاننے کے لئے میں سپارٹا سے یہاں آیا ہوں وہ میں جان گیا ہوں اے یافان! تمہارا

خیر جانب دار رہنا ہی بہتر ہے۔ اب تم مجھے اپنا دوست پاؤ گے دشمن نہیں۔ اچھا میں چلتا ہوں۔"

اس موقع پر یافان کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن یوناف وہاں سے چلا گیا۔

یافان کے جزیرے سے نکل کر یوناف مصر میں نمودار ہوا۔ وہاں اس نے دریائے نیل کے کنارے اپنی مرجانے والی بیوی شوطار کا محل خرید لیا اور اس میں رہائش اختیار کر لی۔

****

موسیٰ بن عمران اپنے بھائی ہارونؑ کے ساتھ اپنی ماں یوحانذ اور بہن مریم بنت عمران کی نگرانی میں شاہی اخراجات پر پرورش پاتے ہوئے اب کافی بڑے ہو گئے تھے۔

دوسری طرف موسیٰ بن ظفر (سامری) بھی غار کے اندر جبرائیلؑ کے ہاتھوں پرورش پاتا رہا اور ساتھ ہی عزازیل بھی اس کی تربیت میں معروف رہا اس دوران میں موسیٰ بن ظفر (سامری) کے ماں باپ فوت ہو گئے۔ پھر ایسا ہوا کہ ایک روز عزازیل اس غار میں داخل ہوا اور موسیٰ بن ظفر کو مخاطب کر کے پوچھا۔

"اے ابن ظفر! کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں اور یہ کہ تیرا میرا کیا رشتہ ہے؟"

"اے عزازیل! آپ میری تربیت کرتے ہیں، خبر گیری اور نگہبانی کرتے ہیں لہٰذا میرا اور آپ کا رشتہ ایک مربی و محسن اور قدر شناس اور احسان شناس کا ہے اس لحاظ سے آپ میرے آقا اور مالک ہیں۔"

عزازیل نے پوچھا۔ "اگر میں تم سے تمہارے ہی بھلے کی بات کروں تو کیا تم اسے مانو گے؟"

موسیٰ بن ظفر نے نہایت انکساری سے جواب دیا۔ "اگر اس میں میرا بھلا نہ ہو تب بھی میں اسے مانوں گا۔"

عزازیل نے اسی وقت اپنا دایاں ہاتھ فضا میں بلند کیا اور غار کے دہانے پر رکھا ہوا بھاری پتھر اپنی جگہ سے ہٹ گیا پھر عزازیل نے کہا "اے ابن ظفر اس غار سے باہر آ۔"

موسیٰ بن ظفر خاموشی سے عزازیل کے ساتھ غار سے باہر آ گیا۔ غار سے نکلنے کے بعد عزازیل نے اسے مخاطب کیا۔ "اے ابن ظفر! اب اس غار سے تیرا تعلق ختم ہوا۔ یہ دنیا بڑی حسین جگہ ہے۔ اب تو اس دنیا کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہو۔ دیکھ میں نے تھیبس شہر میں سحر و طلسم کی تعلیم دینے والی ایک اکادمی کے نگراں اور بڑے ساحر سے بات کی ہے اس نے میری التجا قبول کرتے ہوئے تجھے اس اکادمی میں رکھ کر سحر و طلسم سکھانے کی حامی بھر لی ہے کیا تو اس کام کے لئے تیار ہے؟"

موسیٰ بن ظفر نے مطمئن انداز میں عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ "اے عزازیل، میرے محسن! میں اس کام کے لئے تیار ہوں۔"

عزازیل فیصلہ کن انداز میں بولا۔ "اے موسیٰ بن ظفر! اگر تو اس کام کے لئے تیار ہے تو سن! آج سے بلکہ ابھی سے تو اپنا نام موسیٰ بن ظفر نہیں بلکہ صرف سامری بتایا کرے گا اس اکادمی کے بڑے ساحر کو بھی میں نے تیرا نام سامری ہی بتایا ہے۔" اس کے بعد عزازیل نے نقدی کی ایک تھیلی نکال کر سامری کو تھمائی اور اسے سمجھانے لگا۔ "اے سامری! نقدی کی یہ تھیلی تو اپنے پاس رکھ۔ سحر و طلسم کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران یہ تیرے کام آئے گی اور سن تھیبس شہر کی اس اکادمی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد عبیدوز، ممفس اور دیگر شہروں کا رُخ کرنا اور وہاں سے بھی سحر کے سارے علوم حاصل کر کے اپنے آپ کو ایک بے مثل ساحر بنا لینا۔ اگر تو ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس میں تیری ہی بہتری ہے۔ میری ذات کیلئے اسمیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔"

سامری جواب میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ عزازیل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور شفقت بھرے انداز میں مخاطب ہوا۔ "آؤ میرے ساتھ۔"

سامری کچھ کہے بغیر اس کے ساتھ ہولیا۔

عزازیل سامری کو لے کر تھیبس شہر کی ایک بہت بڑی اور قدیم عمارت میں داخل ہوا۔ ابھی وہ عمارت میں چند قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ سامنے سے ایک بوڑھا آتا نظر آیا۔ اُسے دیکھتے ہی عزازیل نے مسکرا کر اُسے مخاطب کیا۔

"اے میرے بزرگ! یہ ہے سامری نام کا وہ نوجوان جسے میں اس مکتب میں سحر کی تعلیم کے لئے آپ کے پاس چھوڑنا چاہتا ہوں، یہ یہیں رہے گا اور یہیں کھائے پیئے گا اس کیلئے مناسب رقم میں آپ کو پہلے ہی ادا کر چکا ہوں۔" اس بوڑھے نے بڑھ کر سامری کا ہاتھ تھام لیا اور عزازیل سے مخاطب ہو کر بولا۔ "اب تم مطمئن ہو کر جاؤ تم دیکھنا ایک روز ہم اس نوجوان کو سحر و فسوں میں تمہاری خواہش کے مطابق بے مثل بنا کر رکھ دینگے۔"

عزازیل اس کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے چلا گیا اور تھیبس شہر میں ایک ساحر کی حیثیت سے سامری کی تربیت شروع ہوگئی۔

●●●

نیم کا رس : خون۔لیور۔جلد کے امراض، کھانسی، بخار، ڈائبٹیز وغیرہ میں، بہت زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔

جامن کا رس : امراض جلد، پھنسی، جلن دور کرنے کیلئے اور ہاضمہ درست کرنے کے لئے فائدہ مند ہے۔

کریلے کا رس : پرانا بخار، ڈائبٹیز اور ہاضمہ نہ ہو رہا ہو کریلے کا رس ان امراض میں دینا بہت ہی فائدہ مند ہے۔خون کو بھی صاف کرتا ہے۔

گاجر کا رس : خاص طور پر آنکھوں کے لئے فائدہ مند ہے۔اور دمہ اے سے بھرپور ہے اور خون میں اضافہ کرتا ہے۔

پودینے کا رس : خون صاف کرتا ہے۔سردی، کھانسی، دمہ کے مرض میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔دل کے مرض میں بھی فائدہ مند ہے۔

تلسی کا رس : اس کا رس بہت فائدہ مند ہے۔کئی بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے سردی، زکام، کھانسی، دمہ، دل کے مرض کے لئے، بخار کے لئے۔

آنولہ کا رس : یہ دل کے امراض میں تیر بہدف ہے۔ بالوں کو کالا کرنے کے لئے بھوک بڑھانے کے لئے گٹھیا بائی جیسے امراض کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔یہ وٹامن سی سے بھرپور ہے اس طرح آنکھوں کے لئے بھی بہت کارآمد ہے۔

لیموں کا رس : سردی، زکام، کھانسی، ہاضمہ، گیس، ہاضمہ کی طاقت اور جوڑوں کا درد اور جسم کی اینٹھن دور کرنے کے لئے بہت مددگار ہے۔ ہرروز اس رس کو استعمال کرنے سے جسم کو کئی طرح کے فائدے ملتے ہیں۔ان کو استعمال کرنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

ادرک کا رس : ہاضمہ، گیس، کھانسی، سردی، زکام، اور جوڑوں کے درد میں اس کا رس بھی ہرروز استعمال کیا جاسکتا ہے۔خاص طور پر گیس کے مریضوں کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔کچھ معمولی بیماریوں میں سبزیوں اور پھلوں کا رس بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پتھری کے لئے : ہری پتے دار سبزی، ککڑی، گاجر، ناریل کا پانی بہت ہی فائدہ مند ہے۔

نیند نہ آنے پر : پالک، گاجر، امرود، سیب وغیرہ پیس کر اس کا رس لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

موٹاپا دور کرنے کے لئے : گاجر، تربوز، ٹماٹر، ککڑی کے رس کا استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ہاضمہ کے لئے : خالی پیٹ ہلکے گرم پانی میں لیموں اور کالا نمک کھانے سے پہلے ادرک کا رس پینے سے ہاضمہ درست ہوجاتا ہے۔

پیٹ میں کیڑے : پیاز کا رس، لہسن ہلکے گن گنے پانی میں ڈال کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

الٹی آنے پر : ٹماٹر، سنگترہ، لیموں، انار وغیرہ کا رس بہت ہی فائدہ مند ہے۔

قبض کے لئے : سنترہ، امرود، گاجر، پالک کا رس فائدہ کرتا ہے۔ان تمام قدرتی چیزوں کا وقت آنے پر آپ ان سب چیزوں کا استعمال کریں اور اپنے جسم کو امراض سے دور رکھیں۔

خون صاف کرنے کا طریقہ : نیم کی چھال کا کاڑھا پینے سے خون صاف ہوجاتا ہے۔تانبے کے برتن میں رکھا پانی روز صبح پیتے رہنے سے خون صاف ہوجاتا ہے۔

ننگے پیر گھومنے سے بلڈ پریشر کی شکایت نہیں ہوتی اگر دن بھر میں کچھ دیر ننگے پیر گھومیں تو دل کے مریضوں کے لئے یہ طریقہ فائدہ مند ہوتا ہے۔

❋❋❋❋❋❋

شامت اعمال۔ بیگم کا موڈ کئی دن سے بہت خراب تھا۔ وہ مجھ سے نہ بات کررہی تھی اور نہ میری طرف دیکھ رہی تھی۔ جب بھی میں اس کی طرف دیکھتا وہ اس طرح آنکھیں چرالیتی جیسے میں شوہر نہیں کوئی اٹھائی گیرہ ہوں اور جیسے میری کوئی اوقات ہی نہیں ہے۔ اس کی ناراضگی کی وجہ مجھے معلوم تھی دراصل ایک دن میرے ایک لنگوٹیا یار جن سے میرا عہد یہ ہے کہ ہماری دوستی قیامت کے بعد بھی باقی رہے گی بغیر کسی اطلاع کے صبح ہی صبح آگئے میں حسب معمول سو رہا تھا۔ انہوں نے اس طرح کواڑ پیٹے جیسے کوئی پولیس والا عدالت کا سمن لے کر آیا ہو اور مہلت دینے کے لئے تیار نہ ہو میں کواڑوں پر رحم کھانے کی غرض سے فوراً ہی اپنے بستر سے نکل کر دروازے تک پہنچا۔ غصہ تو بہت تھا کہ جاتے ہی آنے والے کا گلا دبوچ لوں گا اور اس سے پوچھوں گا کہ یہ بھی کوئی کسی مسلمان کے گھر آنے کا وقت ہے۔ لیکن جیسے ہی دروازہ کھولا تو سارا غصہ کافور ہوگیا۔ کیونکہ یہ تو میرے بچپن کے دوست نکلے اور دوست بھی ایسے کہ جن سے دوستی میں مرنے کے بعد بھی باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ انکے چہرۂ غیر انور پر جب میری نظر پڑی تو روح پھڑک اٹھی ارے تم ـــــــ زہے نصیب۔ آؤ آؤ اندر آؤ۔ اھلاً وسھلاً ومرحبا۔ مزاج شریف؟

میں نے دروازہ کھول کر انہیں بیٹھک میں بلالیا۔ میں آپ سے ان کا تعارف کرادوں۔ یہ میرے بہت ہی قیمتی دوست ہیں اور دوست بھی ایسے کہ میں ان کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کرسکتا ان کا نام ہے الحاج صوفی آرپار اجمیری صابری۔ ان کا رنگ خاصا کالا ہے لیکن دل کے بہت گورے ہیں۔ بہت ہی صاحب اخلاق ہیں۔ ان کے حسن اخلاق سے بخدا جنت کی حوریں تک متاثر ہیں۔ یہ مجھ پر شروع ہی سے جان نچھاور کرتے ہیں اکثر کہا کرتے ہیں ابوالخیال تم چاہو تو میری جان بھی لے سکتے ہو۔ ایک بار براہ راست اللہ میاں ہی سے کہہ بیٹھے۔ اے اللہ میری عمر تو ابوالخیال فرضی کو لگادے۔ میں گھبرا گیا مجھے فوراً اللہ میاں سے کہنا پڑا کہ اے رب العٰلمین میرے دوست کی اس دعا کو قبول مت کرنا میں ان کے بغیر جی نہیں سکتا اگر ان کی عمر مجھے لگ گئی اور یہ رخصت ہوگئے تو میں تو تیری بنائی ہوئی اس دنیا میں گھٹ گھٹ کر مرجاؤں گا۔

اللہ میاں تو خود بہت سمجھدار ہیں انہوں نے میری دعا قبول کرلی چنانچہ صوفی آرپار ابھی تک زندہ ہیں اور اب یہ مرنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں رکھتے۔ اب یہ دنیا سے پوری طرح مستفیض ہورہے ہیں۔

یہ حاجی نہیں ہیں۔ ایک بار انہوں نے کسی کتاب میں یہ پڑھا تھا کہ کسی بیوہ کی مدد کرنے سے حج کا ثواب ملتا ہے۔ اور انہیں خدا کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار کسی بیوہ کی مدد کرنے کا موقعہ بھی مل گیا تھا بس تب ہی سے یہ خود کو "الحاج" لکھنے لگے اور بلاشبہ یہ ان حاجیوں سے لاکھ درجے بہتر ہیں جن کا حج ہی قبول نہیں ہوتا۔ یہ اجمیری اور صابری خود کو اس لئے لکھتے ہیں کہ انہیں خواب میں دونوں درگاہوں کی زیارت اپنی آنکھوں سے نصیب ہوئی ہے۔ یہ قطعاً غیر شادی شدہ ہیں لیکن تجربات اُف میرے خدا۔ انہیں اس قدر ہیں شادی شدہ لوگ انکے آگے پانی بھرتے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ہی ایک بار مجھے یہ اصول بتایا تھا کہ عورت کو خوش رکھنے کے لئے اس کا مائیکہ والوں کا ذکر باوضو صبح شام کرنا چاہئے بس عورت خوش رہے گی کیونکہ عورت مائیکہ کو مکہ مکرمہ سمجھتی ہے۔ اس لئے از راہ عقیدہ عورت اپنے مائیکہ کا احترام کرنے پر مجبور ہے۔ دنیا بھر کے عقل مند شوہر اپنی عورتوں کو راضی برضا رکھنے کے لئے دن رات سالے اور سالیوں کی جگالی کرتے رہتے ہیں کسی ہوشمند بیل کی طرح۔ دیکھا آپ نے سائنس کے اس دور جدید میں اس طرح کے اُصول جن سے ازدواجی زندگی کا ناک نقشہ

درست رہے کہاں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

صوفی آر پار نے کمرے میں داخل ہوتے ہی چائے کی فرمائش کی۔ دراصل وہ میرے حقیقی دوست ہیں اس لئے قطعاً تکلف نہیں کرتے۔ ہمیشہ گھر میں داخل ہوتے ہیں کچھ نہ کچھ کھانے کی فرمائش کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح کی باتوں سے ہماری بیوی بہت چڑتی ہے وہ یہ کہتی ہے کہ تمہارے سب دوست کھاؤ پیر ہیں۔ یہ سب تمہارا الو بناتے ہیں۔ میں اپنی بیوی کو سمجھاتا ہوں کہ تم میرے دوستوں کی غیبت کم سے کم میرے سامنے نہ کیا کرو یہ جیسے کیسے بھی ہیں ہمارے لئے باعث رونق ہیں اگر یہ دوست بھی نہیں رہیں گے تو ہم اس بے کیف دنیا میں جو سچ مچ دار الحزن ہے کیسے زندگی گزاریں گے۔ اور ہمارے قلوب کو گدگدانے کا ذریعہ کون بنے گا۔؟

میں نے گھر میں جاکر بانو سے کہا کہ دنیا کے سب سے زیادہ بااخلاق انسان تشریف لے آئے ہیں ان کے لئے ناشتے کا پربند کرو۔

بانو سنتے ہی بگڑ گئی۔ یہ وہی صوفی آر پار ہیں نا جو تمہارا تولیہ اٹھا کر لے گئے تھے۔

لاحول ولاقوۃ۔ بیگم تم تو بہت ہی کینہ پرور قسم کی عورت ہو۔ کب کب کی باتیں یاد رکھتی ہو۔ تولئے کی حقیقت ہی کیا ہے میں ان پر ایک ہزار تولئے قربان کر سکتا ہوں۔

بات قربان کرنے کی نہیں ہے۔ آدمی کچھ بھی مانگ لے یہ الگ بات ہے لیکن کوئی چیز چرا کر لے جائے یہ بات الگ ہے۔

بیگم۔ خدا سے ڈرو۔ تم الزام لگا رہی ہو۔ انہوں نے اسی وقت اس بات کی وضاحت کر دی تھی انہوں نے ایسا ہی تولیہ کسی حادثہ میں گنوا دیا تھا وہ اس کو اپنا تولیہ سمجھ کر لے گئے تھے اور کب تک تم اس تولیے کو یاد رکھو گی۔ تولیہ کوئی جاگیر ہوتا ہے کیا؟

چلو چھوڑو۔ لیکن یہ صبح صبح کیوں آگئے۔ یہ کوئی وقت ہے آنے کا۔ میں بچوں کو اسکول کی تیاری کراؤں گی یا ان کی خاطر مدارات کروں گی۔

ارے بیگم۔ مہمان اللہ کے بھیجا ہوا ہوتا ہے اس کی توہین کرنا گناہ ہے۔ کیا تم مرنے کے بعد جنت میں نہیں جانا چاہتیں؟

اچھا بس تقریر مت جھاڑو۔ میں ابھی باسی روٹیاں تل کر بھیجتی ہوں۔ آپ منہ ہاتھ دھو کر ان کے پاس جاکر بیٹھیں اور ناشتہ تیار ہونے تک انہیں اپنا دماغ کھلائیں۔ جائیے بس جائیے۔ وہ ہاتھ جوڑ کر بولی۔

بانو جلدی مان گئی تھی ورنہ عام حالات میں اس کا مزاج یہ ہے کہ جب انکار کر دیتی ہے تو بس انکار ہی کر دیتی ہے ایک بگڑے ہوئے ریچھ کو منانا آسان ہے لیکن بانو کو منانا آسان نہیں ہے۔ کئی بار تو مجھے ایسا لگا کہ بس اب یہ مجھ سے طلاق کا مطالبہ کرے گی اور میں بھی اللہ کے فضل سے بہت موڈی ہوں کئی بار تو یہ خیال دل میں آتا ہے کہ لاؤ اس کو بغیر مانگے ہی طلاق عطا کر دوں۔ لیکن پھر لرز جاتا ہوں کہ ایسی بیوی اگر دن میں بھی چراغ لے کر ڈھونڈوں گا تو نصیب نہیں ہوگی۔ لیکن پتہ نہیں کیوں بانو کو میرے بھی دوستوں سے کچھ چڑ سی ہے اچھی خاصی عورت ہے لیکن جب بھی میرے کسی دوست کا ذکر ہوتا ہے تو ایک دم آگ بگولا ہو جاتی ہے اور پھاڑ کھانے کو دوڑتی ہے جب کہ میرے بھی دوست مخلص اور خدا ترس قسم کے ہیں اور دل کا حال تو خدا ہی جانے لیکن دیکھنے میں تو یہ سب اللہ والے اور صحابہ والے لگتے ہیں۔ ان میں سے تو بعض کی داڑھیاں ایسی ہیں کہ انہیں دیکھتے ہی جنت و دوزخ یاد آجاتی ہیں۔ لیکن نہ جانے کیوں بانو میرے دوستوں کا ذکر سنتے ہیں بھوتنی سی بن جاتی ہے۔ قلابازیاں کھانے لگتی ہے۔ لیکن میں اپنی محبت کے مسمریزم سے رام کر لیتا ہوں۔ میں بھی تو جادوگر ہوں نا۔ مذاق نہیں حسن الہاشمی کے یہاں ملازمت کرتا ہوں۔

میں ہاتھ منہ دھو کر بیٹھک میں آگیا۔ صوفی آر پار بولے۔ آج کل فجر کی نماز نہیں پڑھ رہے ہو کیا۔

آپ سے کیا پردہ" "میں بولا" میں فجر کی نماز عشاء ہی میں پڑھ لیتا ہوں۔ فرض فرض ہے اسے جتنی بھی جلدی ادا کر دو اتنا ہی اچھا ہے۔ صبح تک کیا بھروسہ مریں یا جئیں۔

بہت ہی سمجھدار ہو گئے ہو۔

یہ سب آپ کی بابرکت صحبتوں کا نتیجہ ہے۔

صحبت کا اثر تو خیر پڑتا ہی ہے لیکن تم تو قدرتی طور پر بھی نیک ہو۔ میں نے سنا ہے کہ تم بچپن میں بھی آنکھیں جھکا کر راستے میں چلا کرتے تھے۔ تاکہ نامحرموں سے پوری طرح محفوظ رہو۔

جی ہاں، کئی بار تو میں اپنی فطرت صالحہ کی وجہ سے بجلی کے کھمبوں سے ٹکرا گیا۔ ایک بار تو میں ایک گھوڑے سے ٹکرا گیا تھا۔ اس نے مجھے اسطرح گھورا جیسے میں کوئی گدھا ہوں۔ اس کی بے زبانی کی وجہ سے میں اس سے معافی بھی نہ مانگ سکا اور ایک بار تو غضب ہی ہو گیا تھا میں ایک برقعہ پوش عورت سے ٹکرا گیا۔ اس نے غصے سے کہا تھا کہ کیا تمہارے گھر میں ماں بہن نہیں ہے۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم پردہ نشین خواتین سے ٹکراتے پھرتے ہو مجھے ابھی تک یاد ہے کہ میں نے انتہائی مومنانہ لب

ولہجہ میں اس سے کہا تھا کہ میں سڑکوں پر اپنی آنکھیں اٹھا کر نہیں چلتا اس لئے آپ سے ٹکرا گیا ہوں۔ میری نیت بالکل صاف ہے اگر آپ مجھ سے بڑی ہوں تو آپ میری ماں ہیں اور اگر آپ مجھ سے چھوٹی ہوں تو آپ میری بہن ہیں۔ یقین نہ آئے مرنے کے بعد اللہ میاں سے پوچھ لینا۔ اللہ میاں کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ وہ خود تمہیں بتادیں گے کہ میری نیت صاف ہے۔ فقط والسلام۔

ہاں میں نے بھی سنا تھا کہ تم بچپن ہی سے بہت نیک فطرت ہو۔ پھر ہماری صحبت نے تمہاری نیکی میں اور بھی گل کھلا دیئے ہیں۔ تمہاری خوش نصیبی ہے کہ تمہیں اللہ نے اپنے خزانے سے ایسے دوست عطا کئے ہیں جو دوست بھی ہیں اور پیر ومرشد بھی۔ ماشاء اللہ سب کا ناک نقشہ فرشتوں سے ملتا جلتا ہے۔

یقین کریں کہ میرے خاندان کی کئی عقل مند عورتیں تک مجھ پر رشک کرتی ہیں۔ ابھی دو دن پہلے کی بات ہے بُوا کلو کہہ رہی تھیں کہ فرضی بھائی آپ کی تقدیر بہت اچھی ہے۔ آپکو بہت اچھے اچھے دوست نصیب ہوئے ہیں آپ کے کئی دوستوں کو دیکھ کر خداوند تعالیٰ یاد آجاتے ہیں انہیں دیکھتے ہی دل چاہتا ہے کہ بس نماز کی نیت باندھ لیں۔

یہ سب فضل ربی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تمہیں بھی سلامت رکھے اور تمہارے دوستوں کو بھی۔

اس دوران ناشتہ تیار کر کے بانو نے بیٹھک میں بھجوا دیا تھا۔ صوفی آر پار بہت خوش خوراک ہیں۔ انہوں نے چار پراٹھے ایک منٹ ہی میں صاف کردیئے اور کہنے لگے۔

یار تمہاری بیگم کھانا بہت لذیذ بناتی ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ اگلی پچھلی خوراکوں کا حساب برابر کرلیں۔

دراصل میری بیگم مغل خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور مغلیہ خاندانوں میں عورتوں کو بطور خاص اچھے کھانے پکانے کی تربیت دی جاتی تھی تاکہ یہ اپنے شوہروں کے حلق پر راج کرسکیں۔

لیکن تمہاری بیوی کا کمال تو یہ ہے کہ یہ تو دوسروں کے حلق پر بھی راج کرتی ہے۔ یقین کرو ہمارا پیٹ اور حلق تو تمہاری بیوی کی رعیت بن چکا ہے۔ اگر مصلحت کے خلاف نہ ہو تو دو پراٹھے اور لے آؤ۔ ہمارا مومن معدہ ھل من مزید کی رٹ لگا رہا ہے۔

میں ڈرتے ڈرتے اندر گیا اور میں نے بیوی سے جا کر شہزادہ سلیم کے انداز میں کہا۔ تخلیہ۔ اس وقت تخلیہ کی کیا ضرورت ہے۔ بانو کے لہجہ میں کڑواہٹ تھی۔

ایک سچ مچ کے مرد کو جو اللہ کی بخش کی ہوئی توفیق سے اپنی منکوحہ کے ساتھ گزر بسر کر رہا ہو کسی بھی وقت تخلیہ کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ہزار باتیں ہیں جو ہم اپنے ان بچوں سے چھپانا چاہتے ہیں جو پیدا ہونے سے پہلے ہی بالغ ہیں اور جو ہمیشہ اس طرح دیکھتے ہیں کہ جیسے ہم دونوں کے تعلقات ناجائز ہوں۔

بکواس کرتے رہتے ہو۔ اس نے کمرے میں جاتے ہوئے کہا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بولی۔ فرمایئے اب کیا بات ہے؟

بیگم۔ تم اسطرح پوچھوگی تو میں کیا بتا پاؤں گا۔ تم جانتی ہو کہ میں ازل سے غیرت مند ہوں اور غلط قسم کے لب ولہجہ برداشت نہیں کرپاتا۔ میں تو قبر میں جانے کے بعد بھی منکر نکیر کے اس طرح کے انداز کو برداشت نہیں کروں گا اور کہہ دوں گا کہ اگر سوالوں کے جواب چاہئیں تو بات نرمی سے کریں۔ اے محترم فرشتوں، مردوں سے سوال کرنا آپکی ڈیوٹی ہے۔ لیکن جب آپ کا لب ولہجہ سخت ہوتا تو قبر کی تنہائی میں کسی بھی مرد کے ہوش وحواس بگڑ جائیں گے اور وہ سوالوں کے صحیح جواب نہیں دے پائے گا۔

لاحول ولاقوۃ۔ مجھے بچوں کو اسکول بھیجنا ہے۔ یہ تعلیم الاسلام کا دوسرا حصہ مجھے کسی اور وقت پڑھ کر سنانا۔ اب بتاؤ کہ تم نے تنہائی میں مجھے کیوں بلایا ہے؟

بیگم صوفی آر پار کو تمہاری گھی کی روٹیاں اس قدر پسند آئیں کہ وہ خواہی نخواہی مزید فرمائش کر بیٹھے۔ حالانکہ بہت خوددار ہیں۔

مجھے تو معلوم ہے۔ مجھے اندازہ تھا کہ چھ روٹیاں بھی کم رہیں گی۔ چلئے میں آٹا گوندتی ہوں اور چھ روٹیاں اور پکا دیتی ہوں۔ آجاتے ہیں صبح ہی صبح نہ جانے کہاں سے۔ وہ پیر پٹختی ہوئی باورچی خانہ کی طرف چلی گئی۔

میں نے اپنی خیر اسی میں سمجھی کہ میں دُم نہ ہونے کی وجہ سے ڈاڑھی دبا کر بیٹھک میں پہنچ جاؤں۔ میں نے آکر صوفی آر پار سے سیدھا جھوٹ بولا۔ میں نے کہا۔ بانو کہہ رہی تھی کہ اب میں تازہ تازہ پراٹھے تل رہی ہوں صوفی آر پار نہ جانے کے دن سے بھوکے ہوں گے۔ یہ بھی اللہ کے بندے ہیں ان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔

واللہ۔ سچ مچ تمہاری بیوی مغلوں ہی کی یادگار ہیں۔ ہو نہ ہو یہ انارکلی کی نسل سے ہیں۔

لیکن انارکلی کو تو دیوار میں چنوا دیا تھا۔ اس بیچاری کی نسل کہاں چلی؟

دیکھو برخوردار ہم نے مغل اعظم نہیں دیکھی اس لئے ہمیں تفصیل معلوم نہیں ہے۔ ہمارے کہنے کا منشاء تو یہ ہے کہ تمہاری بیوی کچھ بھی ہو بہت ہی ونڈرفل قسم کی عورت ہے ایسی عورت تو اگر ہمیں بھی کہیں سے ہاتھ لگ جاتی تو ہم بھی نکاح کے منڈپ میں چھلانگ لگا دیتے۔

تھوڑی دیر کے بعد بانو نے پراٹھے تل کر بھجوا دیئے اور صوفی آر پار نے انہیں بھی صاف کر دیا اور بولے رزق حلال کی بات ہی کچھ اور ہے ہم کتنا بھی کھالو جی نہیں بھرتا اور زیادہ کھانے سے پیٹ میں صرف گڑ گڑ ہوتی ہے۔ دست نہیں آتے۔ یہی خوبی ہے رزق حلال کی اور رزق حلال کی برکتیں ہی تو ہیں کہ ہم جیسے صوفیوں کے قدم خود بخود تمہارے گھر کی طرف اُٹھ جاتے ہیں اور معدہ خود بخود فرمائش کرنے لگتا ہے اور نس نس سے یہ صدائیں آتی ہیں **هل من مزید ، هل من مزید**۔

صوفی صاحب آپ تو جانتے ہیں کہ میں کتنی محنت کرتا ہوں۔ صبح سے شام تک حسن الہاشمی صاحب کے دفتر میں ڈیوٹی دیتا ہوں اور ان ہی کے حکم پر مجھے بت کدے میں اذان بھی دینی پڑتی ہے۔ تب کہیں جا کر تنخواہ نصیب ہوتی ہے اور ۳۰ دن کی انتھک محنت کے بعد جب میں ان سے تنخواہ لینے جاتا ہوں تو وہ اس طرح مجھے ہکا بکا ہو کر دیکھتے ہیں جیسے میں ان کے گھر میں ڈاکہ ڈالنے آیا ہوں۔

میں جانتا ہوں حسن الہاشمی صاحب کو اور انہیں سمجھتا بھی ہوں۔ بہت ہی بخیل قسم کے آدمی ہیں۔ ایک بار میں بہت اچھے حلئے میں ان سے ایک مدرسے کا چندہ مانگنے چلا گیا تھا۔ اس طرح گھور کر دیکھنے لگے جیسے میں انسان نہیں عزرائیل علیہ السلام ہوں اور ان کی روح قبض کرنے آیا ہوں۔

میں نے ہمت کر کے کہا تھا کہ آپ کی نیکیوں کے چرچے سن کر آگیا ہوں ازراہ کرم کچھ عطا کیجئے۔

انہوں نے بہت بے دلی کے ساتھ دس کا نوٹ جو دونوں سائڈوں سے پھٹا ہوا تھا میرے ہاتھ میں اس طرح تھما دیا تھا جیسے انہوں نے اپنی پرکھوں کی جائیداد میرے حوالے کر دی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ تو بہت ہی کنجوس قسم کے انسان ہیں۔ پتہ نہیں تمہاری تنخواہ کس طرح وقت پر دے دیتے ہیں۔

تنخواہ اس طرح تھوڑی دیتے ہیں جس دن تنخواہ لینے جاتا ہوں دو نفلیں بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر اور ایک بزرگ کا تعویذ باندھ کر جاتا ہوں تب جا کر تنخواہ ملتی ہے وہ بھی اس طرح جیسے میں ان سے اُدھار مانگ رہا ہوں۔ ہمیشہ ایک مرا ہوا سا جملہ کہہ کر تنخواہ دیتے ہیں۔ لو ذرا احتیاط سے خرچ کرنا۔ تیس دن پورے کرنے ہیں، درمیان مہینہ کچھ نہیں دوں گا۔

ایسے لوگوں کا حشر کیا ہوگا؟ کیا انہیں مرنا نہیں ہے۔

ایسے لوگ بہت ہوشیار ہوتے ہیں وہاں بھی کوئی طریقہ نکال لیں گے اور ہم سے پہلے ہی کسی مسند پر جا کر بیٹھ جائیں گے انہیں خدا کو خوش کرنے کے سو طریقے معلوم ہیں اور ہم غریبوں کا کیا ہم تو صرف نماز روزوں ہی پر قناعت کر سکتے ہیں۔

سنا ہے کہ ہاشمی صاحب کی بیوی اچھی ہیں۔

اچھی وچھی تو نہیں ہے۔ ہاں ان سے قدرے غنیمت ہے۔ اور کبھی کبھی وہ موڈ میں آکر پچاس کا نوٹ ہمارے ہات میں پکڑا دیتی ہے۔ کہ لو بچوں کے لئے پھل لے جانا۔

چلو اتنا ہی غنیمت ہے کسی عورت کا اتنا کرم بھی کچھ کم نہیں ہے جب کہ وہ ایسے انسان کی صحبت میں رہ رہی ہے جو اپنے ہاتھ کو اپنی جیب میں جانے کا راستہ ہی نہیں دیتا۔ اچھا برخوردار اب میں اپنے آنے کا مقصد تمہیں بتا دوں، دراصل مجھے تین ہزار روپے کی ضرورت ہے اگر میں زندہ رہا تو سال بھر میں تمہیں لوٹا دوں گا اور اگر مر گیا تو مجھے تمہاری شرافت اور دوستی پر ناز ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم میرا جنازہ اٹھنے سے پہلے معاف کر دو گے اور آخرت میں مجھے پریشان نہیں کرو گے۔

لیکن صوفی صاحب تم تو جانتے ہو کہ میں ایک ملازم پیشہ انسان ہوں اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ بچے بھی میں نے پوری فراخدلی کے ساتھ پیدا کئے ہیں۔ تنخواہ محدود ہے بس گزر بسر کے لئے کافی ہوتی ہے اور سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ مجھے ایک معاہدہ کی مجبوری کی وجہ سے اپنی پوری تنخواہ اپنی اس بیوی کو دینی پڑتی ہے جو عورت ہو کر بھی ناقص العقل نہیں ہے۔ حد سے زیادہ دور اندیش اور چالاک ہے۔

صوفی آر پار نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔ میں سب جانتا ہوں لیکن میں پھر بھی یہ یقین رکھتا ہوں کہ تم کسی نہ کسی طرح انتظام کر دو گے اور یہ معاہدے کی بات تم کیا کر رہے ہو کیا میاں بیوی کے درمیان بھی کوئی معاہدہ ہوتا ہے۔

کیوں نہیں ہوتا" میں بولا" نکاح تو خود ایک معاہدہ ہے۔ لیکن میں نے تو اپنی نکاح کی سلامتی کے لئے ایک دن اپنی بیوی سے جوش میں آکر ایک معاہدہ کر لیا تھا کہ میں اپنی کل آمدنی تمہیں دیا کروں گا پھر تم میری

ضرورت کا خیال رکھوگی۔ چونکہ معاہدہ بحلف ہوا تھا اس لئے اب کہیں سے بھی کچھ ہاتھ لگتا ہے میں اسی کو تھما دیتا ہوں۔ اگر میں اپنی قسم توڑ دوں گا تو مجھے کفارہ دینے کے لئے لگاتار تین روزے رکھنے پڑیں گے اور تم تو جانتے ہو میں تو رمضان میں بھی بس جمعہ ہی جمعہ روزہ رکھتا ہوں۔

تم جاؤ اور اپنی بیگم کو میری پریشانی بتا کر مدعا بیان کرو۔ میں ادھر مصلے پر بیٹھ جاتا ہوں۔ رب نے چاہا تو تمہاری بیگم پسیج جائے گی۔ ہے تو ایک عورت ہی۔ مایاوتی تو نہیں ہے نا۔؟ جاؤ شاباش جا کر بات کرو اللہ مددگار ہے۔ میں یہاں سے خالی نہیں جاؤں گا۔

جب انہوں نے اصرار کیا تو مجھے بانو کے پاس جانا پڑا اب گھر میں سناٹا تھا بچے اسکول جا چکے تھے۔ مجھے تخلیہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بانو اس وقت اخبار کی تلاوت میں مصروف تھی مجھے دیکھ کر بولی۔ صوفی آر پار چلے گئے؟

کہاں چلے گئے۔ انہیں تو تین ہزار روپے کی شدید ضرورت ہے اور وہ خوددار اتنے ہیں کہ ہمارے سوا کسی سے کہہ نہیں سکتے۔ اس لئے ان کی مدد کرنی ہی پڑے گی

بانو ایک دم بگڑ گئی، کہنے لگی۔ مسٹر ایک بات اپنے دونوں کان کھول کر سن لو میں ایک روپیہ بھی دینے والی نہیں ہوں ان سے کچھ دیجئے کہ کسی اور کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ کمبخت کہیں کے صبح ہی صبح آ کر موڈ خراب کر دیتے ہیں۔ خدا ہی جانے ان لوگوں کا مقصد حیات کیا ہے۔

میں نے موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے انتہائی شریفانہ اور غیر شوہرانہ لب ولہجہ میں کہا۔ میری بہت ہی اچھی بیگم۔ میری چاہتوں کی رکھوالی کرنے والی مس میڈم۔ غصے کو تھوک دیں اور کم سے کم میرا خیال کریں۔ میں تمہارا اکلوتا شوہر ہوں اور اکلوتوں کے ناز نخرے کس طرح اٹھائے جاتے ہیں تمہیں معلوم ہے اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ اس شوہر کی دل شکنی جو از راہ بدنصیبی شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ شریف بھی ہو گناہ کبیرہ ہے۔ میں تمہیں اس ایجاب وقبول کا واسطہ دیتا ہوں جس کی وجہ سے میں اور تم دن دھاڑے میاں بیوی بنے تھے۔ میرا دامن پھیلا ہوا ہے۔ "میں نے دامن پھیلا کر کہا۔" تم اس دامن اون لی تھری تھاؤ زینت ہنسی خوشی ڈالدو۔ تمہیں میری رضا بھی حاصل ہوگی اور ثواب دارین بھی۔ تمہیں میری جان کی قسم میری بات سن کر بانو ہنس دی۔ میں خوش ہو گیا کہ ہنسی تو پھنسی۔

اچھا یہ تو بتاؤ کہ انہیں تین ہزار روپے کس مد میں جائیں گے اُدھار یا زکوٰۃ؟۔

لاحول ولاقوۃ۔ بیگم تم کیسی گھٹیا باتیں کرتی ہو۔ صوفی آر پار پچھلے پانچ ہزار سالوں سے سید چلے آ رہے ہیں اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ سیدوں کو زکوٰۃ نہیں دی جاتی۔ انہیں شدہ رقم دی جاتی ہے تم اپنے الفاظ واپس لو ورنہ فرشتے تک تم سے ناراض ہو جائیں گے اور اگر فرشتے ناراض ہو گئے تو تمہارے ساتھ ساتھ میرا بھی بیڑہ غرق ہو جائے گا کیونکہ سب فرشتوں کو یہ بات معلوم ہے کہ میں تمہارے بغیر جنت الفردوس میں بھی نہیں رہ سکتا۔ تم اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم میں جاؤ گی اور مجھے میرے جذبات کی خاطر جہنم میں پہنچا دیا جائے گا۔

چلئے میں تین ہزار روپے اُدھار دے دوں گی لیکن ان کی گارنٹی کیا ہوگی؟

گارنٹی؟ مجھ سے اپنے مجازی خدا سے گارنٹی مانگ رہی ہو۔ تم "نکاح نامہ" گروی رکھ لو۔

نکاح نامہ گروی رکھنے سے کیا ہوگا؟

جب تک یہ رقم ادا نہیں ہو جائے گی میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا۔

طلاق طلاق طلاق۔ میں محسوس کر رہی ہوں کہ پچھلے چند ماہ سے طلاق کا لفظ بار بار تمہاری زبان پر آ رہا ہے۔ بالکل ہی جہالت کی باتیں کرنے لگتے ہو۔

تم طلاق کو جہالت کی بات کہہ رہی ہو۔ یہ لفظ قرآن میں بھی کئی جگہ استعمال ہوا ہے اور بیگم تم یہ بھی جانتی ہو کہ میں شوہر پہلے بنا اور شریف بعد میں ہوا اور جو لوگ شادی کے بعد شریف بنتے ہیں وہ کچھ بھی کر لیں اپنی بیوی کو طلاق دینے کی جرأت ان میں نہیں ہوتی۔ ہم جیسے لوگ تو یوں ہی طلاق کا ذکر کر کے اپنا شوق پورا کر لیتے ہیں۔ ہم جیسے بزدل لوگ کیا کسی کو طلاق دیں گے۔ ہم تو ان لوگوں میں سے ہیں جو نکاح کرتے ہوئے بھی لرزتے ہیں طلاق تو بڑی چیز ہے۔

بانو نے میری بات پوری طرح نہیں سنی اور وہ کمرے میں چلی گئی اور اس نے سیف میں سے تین ہزار روپے لا کر مجھے دیئے اور بولی لو دیدو۔ لیکن ان سے کہہ دینا جلدی واپس کر دیں۔ آج کل کسی کو اُدھار دینے کا مطلب یہ ہے کہ دشمنی کا بنیاد رکھ دی گئی۔

بیگم تم جانتی ہو کہ صوفی آر پار مادر زاد شریف ہیں اور ایسے شریف لوگ اگر اُدھار لے کر واپس نہ کریں تو بھی ہمیں ان سے لڑنے کا حق نہیں

ہے۔ ان لوگوں کی شرافت باقی رہنی چاہئے پیسوں کا کیا اللہ ہمیں کہیں اور سے دے گا۔

تمہاری منطق میرے سمجھ میں نہیں آتی۔

سمجھنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ تمہاری صحت خراب ہوجائے گی۔ ایک اور بات سن لو بیگم۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا جو عورتیں اپنے مستند شوہروں کو بغیر کسی حیل وحجت کے قرض حسنہ دیتی ہیں وہ بے حساب جنت میں جائیں گی اور ان کے شوہر پکے سچے گناہگار ہونے کے باوجود کھلے عام بخشے جائیں گے یہ تین ہزار روپے دے کر تم نے جنت کو اپنے اوپر واجب کرلیا ہے اور میں بھی اب اپنی عاقبت کی طرف سے بے فکر ہوگیا ہوں۔ بانو میری باتیں سن کر مجھے ان نظروں سے دیکھنے لگی جن نظروں سے عورتیں مردوں کو بے وقوف سمجھ کر دیکھتی ہیں۔

میں نے اس کو مزید خوش کرنے کیلئے پھر اپنی چونچ کھولی اور کہا۔

جان من، جان دل ودماغ۔ میرے من کی پوتر بھومی پر تمہارے پریم کی شدھ برکھا نے ایک سندر ہریالی بکھیر دی ہے جسے دیکھ کر میرے من کی کامنائیں پوی طرح کھل اٹھی ہیں۔ میری نس نس میں ایک ڈڈڈڑی سی ہورہی ہے۔ میری سبھی اچھاؤں کو ایک نیا جیون پراپت ہوچکا ہے ایک ایسا جیون جو مرنے کے بعد بھی مجھے شانتی عطا کرے گا اور اسی شانتی کے کارن مجھے ایسی دھارائیں بفضل رام ورحیم عطا ہوں گی جو مجھے سورگ کی طرف دھکیلیں گی جہاں جنت کی اپسرائیں میرے قدم چوم کر میرا آشیرواد لینے کیلئے کھڑی ہوں گی اور.........

تم تو بالکل ہی سٹھیا گئے۔ یہ کیا اول فول بک رہے ہو۔ جاؤ صوفی آر پار کو تین ہزار روپے دے کر انہیں دفع کرو ورنہ دوپہر کے کھانے کی بھی فرمائش کردیں گے۔

بیگم، تم بے شک چندے ماہتاب اور چندے آفتاب ہو لیکن بخدا صوفیوں کے بارے میں تمہارے خیالات اچھے نہیں ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ ان خیالات فاسدہ کی وجہ سے فرشتے تمہاری چٹیانہ پکڑلیں۔ یہ کہتا ہوا میں بیٹھک کی طرف رواں دواں ہوگیا۔ وہاں صوفی آر پار کسی ایسے وظیفے میں مصروف تھے جس کے درمیان ہر قسم کی بات چیت کرنا جائز تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تسبیح کے دانے گھماتے ہوئے مجھ سے پوچھا۔ کہو برخوردار کام بنا۔؟

صوفی جی۔ بیگم صاحبہ نے برضا ورغبت تین ہزار روپے عطا کردیئے ہیں اور آپ کو اپنا محسن تصور کررہی ہے، کہتی ہے کہ صوفی آر پار کا احسان ہے کہ انہوں نے پورا شہر ہوتے ہوئے صرف ہمیں اس قابل سمجھا۔

سچ مچ تمہاری بیوی بہت ہی لاجواب قسم کی عورت ہے۔ ایسی عورتیں تو گھر میں کم سے کم دو چار فالتو بھی ہونی چاہئیں۔

صوفی آر پار نے اپنے خدا سے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا بھی کی کہ اے خدا تو ابوالخیال فرضی کو غیب سے دولتیں عطا کر اور مجھے بھی اس بات کی توفیق دے کہ میں ان سے اسی طرح مانگ کر ان کی شان وشوکت میں اضافہ کرتا رہوں اور یہ مجھے اپنے گھر کا گدا سمجھ کر مجھے اپنا محسن سمجھتے رہیں۔

صوفی آر پار دعا دے کر چلتے بنے۔ یہاں تک تو سب کچھ ٹھیک ہوگیا۔ لیکن دو دن بعد اس بات کا انکشاف ہوا کہ بیٹھک سے نئی چادر غائب ہے اور پھر کسی طرح یہ بھی پتہ چل گیا کہ وہ چادر صوفی آر پار اٹھا کر لے گئے۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ یہ چادر مجھے پسند آگئی تھی اور یہ سوچ کر میں نے اپنے تھیلے میں ڈال لی کہ جو لوگ مجھے انتہائی سہولت کے ساتھ تین ہزار روپے دے سکتے ہیں وہ مجھے سو روپے کی چادر کو کیا منع کریں گے بس مجھ سے غلطی اتنی سی ہوگئی کہ میں تین ہزار روپے ملنے کی خوشی میں پوچھنا بھول گیا۔

اس بات کو لے کر بانو کا دماغ سڑی ہوئی ہنڈیا کی طرح کئی دن سے اُبال کھا رہا ہے اور وہ تمام مولویوں اور صوفیوں کے خلاف میرے گھر میں بھوک ہڑتال سی کررہی ہے۔ پیٹ بھر کے خود بھی کھانا نہیں کھارہی ہے اور مجھے بھی صرف فرض ادا کرنے کے لئے اُبلی ہوئی دالیں کھلارہی ہے۔ کئی دن سے اس کی صورت ایسی لگ رہی ہے جیسے کسی نے پھٹی ہوئی شلوار الگنی پر لٹکادی ہو۔ اے میرے پیارے قارئین آپ ہی کوئی ایسا روحانی فارمولہ بتائیں کہ جس کا سہارا لے کر میں اپنی بیوی کو راضی کرسکوں اگر وہ اسی طرح ایک ہفتے تک ناراض رہی تو میرا نکاح تو کمزور پڑجائے گا۔ یقین کریں اس کے اس ہولناک رویہ پر میرا ایجاب وقبول متاثر ہورہا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ میں عام سے شوہروں کی طرح ایک دو تین نہ کہدوں۔ بھلا بتایئے اس طرح میں کب تک کسی بت کدوں میں اذان دے سکوں گا۔ بیویوں کو اتنا سخت بھی نہیں ہونا چاہئے کہ قبرستان سے چنگیز خان اور ہٹلر کی روحیں بھی اظہار اطمینان کرنے لگیں کہ ہم ہی بہتر تھے۔ اے ہمارے قارئین مقامی مسجدوں میں دعا کرایئے کہ بانو راضی ہوجائے تاکہ میں اگلے مضمون کے لئے اپنا دماغ فریش کرسکوں۔ اگر یہ راضی نہ ہوئی تو سمجھئے کہ مجھے اپنے ناپ کی کوئی قبر اپنی زندگی میں تلاش کرنی پڑے گی۔

(یار زندہ صحبت باقی)

⌘⌘⌘⌘⌘

شرف شمس

۷ر اپریل رات ۱۱ بج کر ۲۶ منٹ سے رات ۱۱ بج کر ۵۰ منٹ تک (سورج) پہلے بروج حمل میں حرکت کرتا ہوا ۱۹ درجہ پر پہنچتا ہے تو شمس کو شرف حاصل ہوتا ہے اسی طرح حرکت کرتا ہوا بروج سرطان تک جب پہنچتا ہے ۲۰ درجہ پر اس کو اوج حاصل ہوتا ہے۔ چلو ہم آپ کو شرف کے تعلق سے کچھ راز فاش کرتے ہیں۔ جس سے آپ بھی فائدہ حاصل کرسکیں۔ سورج آسمانوں کے تمام ستاروں میں سب سے بڑا ہے اور بادشاہ ہے۔ سب سے زیادہ نورانی اور زمین پر طاقتور اثر ڈالنے والا یہ شمس سیارہ ہے۔ یہ جب بروج حمل سے نکل کر ۳۶۵ دن میں بارہ بروجوں کو طے کرتا ہوا پھر بروج حمل میں ۱۹ درجے تک پہنچے اس کو شرف شمس کہتے ہیں۔ تحویل آفتاب بھی تقریباً اسی وقت ہوتی ہے۔ اس وقت دن اور رات برابر ہوتے ہیں۔ علم نجوم اور علم جفر کے ماہرین اسی وقت سال بھر کا حساب تیار کرلیتے ہیں۔ یونان میں اس وقت بہت زیادہ خوشیاں منائی جاتی ہے۔ اثرات کے لحاظ سے یہ وقت بہت اچھا اور پُر تاثیر ہوتا ہے۔ یہ ایسا وقت ہے کہ اس گھڑی دنیا کی ہر متحرک چیز خاموش ہوجاتی ہے۔ رُک جاتی ہے۔ اس کے حاصل کرنے والے کئی طریقے اختیار کرتے ہیں۔ زندگی اور روح کی قوتیں اسی سے حاصل ہوتی ہیں۔ اسی لئے فرمایا کہ الــدنیــا خلقت لکم وانکم خلقتم للاخرہ ، الحدیث۔ دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے۔ کلام پاک کہہ رہا ہے۔ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ○ وہ وہی ذات باری تعالیٰ ہے جس نے دن رات اور سورج اور چاند کو پیدا کیا اور سب کے سب ایک ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔ (رکوع: ۳)

اگر یہ چاند ستارے اور دن پیدا نہ کرتا تو ہمارے لئے مشکلات ہوتی رات نہ ہوتی تو تھکان دور نہ ہوتی۔ کہ آدمی مسلسل محنت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور اگر دن نہ ہوتا تو رات میں محنت نہیں کرسکتا اور سوئے سوئے تھک جاتا۔ دن بنائے تا کہ روزی تلاش کرے اور رات بنائی تا کہ سکون حاصل کریں۔ اسی طرح سورج چاند ستارے بھی ہمارے لئے بنائے۔ بتایا کہ سورج نہ ہو تو روشنی نہ ہو۔ یہ روشنی اور اجالے کا ذریعہ ہے۔ مگر اس میں خالق کائنات نے بہت کچھ مسخر کردیا ہے۔ مسخر کے معنی عربی میں دو معنیٰ ہیں۔ ایک تو ہمارے تابع کردیا۔ جیسے سواری وغیرہ وغیرہ جس پر ہم پوری قوت رکھتے ہیں

جس کو پچیسویں پارہ میں فرمایا۔ (رکوع: ۷) نزالہ ہوگا۔
میں ل لگادینا۔ تو سورج چاند وغیرہ ہمارے تابع نہیں خون کی کمی ہو یا حکم سے ہمارے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ سورج کی روشنی کے نام کے اور اناج کا پکنا بیکار ہے اور چاند کی تاثیر نہ ہو تو پھلوں میں رنگ سے ہو اور ستاروں کی گردش نہ ہو تو پھلوں میں مزا اور مٹھاس کیسے پیدا ہوں گے۔ یہ اثرات جب پھل اور پھول پر گرتے ہیں تو انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ تو جسم انسانی پر اس کا اثر کیوں نہ ہو؟

اس شرف شمس کے وقت چھپی ہوئی طاقتیں زمین پر اپنا اثر ڈالتی ہے۔ اگر ان کو عمل کے ذریعہ سے اپنے قوت میں لایا جائے تو وہ اپنی طاقت سے عامل کے لئے عظیم ہیبت رعب اور قوت پیدا کردے گا اور ممتاز حیثیت تک پہنچائے گا لہٰذا عاملین اور علم جفر کا حساب رکھنے والے اس موقعہ پر عملیات تیار کرتے ہیں۔ جیسے لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف مائل کرنا عزت، بلندی وسرفرازی ترقی وحکمرانی کے لئے تعویذات بنائے جاتے ہیں یا عمل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح دشمنوں پر فتح اور کامیابی حاصل کرنا عظمت اور فتوحات کے لئے عمل کرنا وغیرہ وغیرہ نیز جادو کے اثرات اس پر نہیں ہوتے۔ نہ تو کوئی شخص اس پر غالب ہوسکتا ہے اور ہر قسم کے اثرات سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ شرف شمس کے وقت مندرجہ ذیل نقش تیار کریں اور اسکو اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔ ہرے کپڑے میں اسکو پیک کرلیں۔ اس کے بعد چالیس دن تک لگاتار نماز فجر یا نماز عشاء کے بعد ایک تسبیح نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ کی پڑھ لیا کریں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ زبردست فتوحات ہوں گی اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔ نیز مقبولیت عامہ بھی حاصل ہوگی۔ یہ نقش بزرگوں کا ایک ترکہ ہے جو بزرگوں ہی کی اجازت سے قارئین طلسماتی دنیا تک پہنچایا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل حضرات کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا کرے۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اجب یا حو لا الیل وبحق نون

قریب ع ۳۴۶	والفتح س ۳۳۹	من اللہ ن ۳۵۲	نصر م ۳۳۸
نصر م ۳۵۱	من اللہ ن ۳۳۹	والفتح س ۳۴۵	قریب ع ۳۵۰
والفتح س ۳۴۰	قریب ع ۳۵۳	نصر م ۳۴۷	من اللہ ن ۳۴۴
من اللہ ن ۳۴۸	نصر م ۳۴۳	قریب ع ۳۴۱	والفتح س ۳۵۳

شرف زہرہ

۱۹؍مارچ شام ۴ بج کر ۲۸ منٹ سے ۲۰؍مارچ دوپہر ۲ بج کر ۳۳ منٹ تک۔

محبت، التفات اور تسخیر کے لئے یہ وقت انتہائی مبارک اور انتہائی زود اثر ہے۔ جب سیارہ زہرہ حوت کے ۲۷ ویں درجے پر پہنچتا ہے اس وقت اس کو شرف حاصل ہوتا ہے۔ عاملین اس وقت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دوراندیش قسم کے عاملین اس وقت سے استفادہ کرتے وقت میاں بیوی کی محبت کے عمل کرتے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے کامیاب ہوتے ہیں۔ شرف زہرہ کے وقت یہ عمل بھی کئے جاسکتے ہیں۔

مقبولیت، تسخیر، دوستی اور محبت خاص اور محبت عام کے لئے۔ نیز کسی بھی مقدمہ میں کامیابی کے لئے وہ تمام حضرات جن کا کام عوام و خواص سے وابستہ ہو ان کیلئے بھی کاروباری نوعیت کے عمل اس وقت کئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر، وکیل، لیڈر، دکانداری وغیرہ۔ ان کے لئے بطور خاص شرف زہرہ کے وقت نقوش تیار کرنے چاہئیں۔

سیارہ زہرہ کا تعلق خاص طور پر عورتوں سے ہے اسلئے وہ تمام عمل اس وقت کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں جو عورتوں کے واسطے انجام دیئے جاتے ہیں۔ اگر کسی کی بیوی اپنے مائیکہ جاکر بیٹھ گئی ہو اور آنے کا نام نہ لیتی ہو تو شرف زہرہ کے وقت مندرجہ ذیل نقش تیار کیا جائے۔ انشاء اللہ وہ بے قرار و بیتاب ہو کر شوہر کے پاس پہنچ جائے گی۔ طالب و مطلوب کے نام مع والدہ کے لے کر اس میں آیت قد شغفہا حبا کے اعداد شامل کر کے اس میں سے ۱۹ گھٹا کر ۳ سے تقسیم کریں۔ چوتھے خانے تک ایک سے لے کر ۴ تک اعداد لکھیں پھر تقسیم کے بعد جو اعداد آئے ہوں ان سے شروع کر کے نقش کی تکمیل کریں۔

مثال۔ طالب سلیم احمد ابن نجمہ۔ ۲۹۱
مطلوب۔ ذاکرہ بانو بنت ہاجرہ۔ ۱۱۹۹
اعداد آیت۔ ۱۲۳۱

کل ٹوٹل ۲۷۲۱
تفریق ۱۹

۳)۲۷۰۲(۹۰۰
۲۷
۰۰۲

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۰۳	۹۰۷	۹۱۰	۱
۹۰۹	۲	۹۰۲	۹۰۸
۳	۹۱۲	۹۰۵	۹۰۱
۹۰۶	۹۰۰	۴	۹۱۱

اس کے بعد اس نقش پر ۲۷۲۱ مرتبہ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا پڑھ کر دم کردے اور طالب اس نقش کو اپنے بازو پر باندھ لے اور قدرت کا کرشمہ دیکھے۔ انشاء اللہ مطلوب طالب کے قدموں میں آجائے گا۔ دوران عمل زہرہ کی دھونی لیں۔

تسخیر عام کے لئے ایک عمل شرف زہرہ کا دیا جاتا ہے۔ اگر اس عمل کو صحیح وقت پر صحیح طریقے سے انجام دے لیا اور صحیح طریقے سے بنالیا تو سمجھ لیجئے کہ دنیا اپنے قدموں میں آگئی۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ آیت کریمہ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ کے اعداد نکال کر اس میں اپنے اور اپنی والدہ کے اعداد شامل کرلیں۔ پھر اس میں سے ۱۹ گھٹا دیں۔ بقیہ اعداد کو ۳ سے تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو خانہ نمبر ۱۳ میں ایک کا اضافہ کریں۔ اگر ۲ باقی رہے تو خانہ نمبر ۹ میں ایک کا اضافہ کریں اور ۳ باقی رہے تو خانہ نمبر ۵ میں ایک کا اضافہ کریں۔

آیت کے اعداد یہ ہیں۔ ۱۳۵۲۔

حسب قاعدہ نقش تیار کرنے کے بعد (مذکورہ مثال کے مطابق) اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ دیں اور اس کو ہرے کپڑے میں موم جامہ کرنے کے بعد پیک کرلیں۔ پھر روزانہ ایک وقت مقرر کر کے اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد نکال کر اس میں ۱۳۵۲ شامل کرلیں۔ اس تعداد کے مطابق آیت الا تعلوا علی واتونی مسلمین پابندی کے ساتھ پڑھیں چالیس دن تک۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ چالیس دن کے بعد روزانہ سات مرتبہ یہ عمل پڑھیں۔

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ہ یَاخَیْرَ الْمَقْصُوْدِیْنَ یَا خَیْرَ الْمَطْلُوْبِیْنَ یَا خَیْرَ الْمَحْبُوْبِیْنَ سَخِّرْلِیْ کُلَّ مَخْلُوْقَاتِ کَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی وَکَمَا سَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاهِیْم اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ

شرف مریخ

۱۶/مارچ شام ۷ بج کر ۵۸ منٹ سے ۱۸/مارچ صبح ۵ بج کر ۴۲ منٹ تک۔ فلک کا دورہ کرتے ہوئے مریخ جدی کے ۲۸ درجے پر پہنچتا ہے تو اس کو شرف حاصل ہوتا ہے، یہ وقت بہت خصوصیت اور اہمیت کا حامل ہے، اس وقت دشمنوں پر فتح پانے اور دوستوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے عمل کئے جاتے ہیں اور حد سے زیادہ کامیاب اور زود اثر ہوتے ہیں۔ اس سال شرف مریخ ۱۶/مارچ کو ہورہا ہے۔ عاملین کو چاہئے کہ اس وقت سے فائدہ اٹھائیں اور ضرورت مندوں کی علمی مدد کریں۔ جو لوگ صاحب صلاحیت ہوں وہ خود اپنے لئے اور اپنے احباب واقارب کے لئے عمل کرسکتے ہیں، دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے آیت انافتحنا لک فتحا مبینا کے اعداد میں اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد شامل کرکے حسب قاعدہ نقش کو تیار کریں۔ نقش سفید کاغذ پر لال روشنائی سے لکھیں۔ نقش کے چاروں طرف مذکورہ آیت بھی لکھ دیں، انشاء اللہ جس کے پاس یہ نقش ہوگا اس کو مصائب ومسائل سے نجات ملے گی۔ یہ نقش اسی وقت مؤثر ہوگا جب اس کو شرف مریخ کے وقت تیار کیا جائے، اگر دوسروں کیلئے تیار کریں تو ان کے نام اور ان کی والدہ کے نام کے اعداد آیت میں شامل کریں، آیت کے اعداد ۱۳۳۳ ہیں۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۴	۱۵	۱۰
۶	۹	۱۶	۳
۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸

شرف مریخ میں مردانگی کی قوت بڑھانے کے بھی عمل ہوتے ہیں، جن مردوں میں رجولیت کی یا اساک کی کمی ہو ان کو چاہئے کہ وہ اپنے نام اور اپنی والدہ کے اعداد نکال کر اس میں ۲۶۳۸ کا اضافہ کریں، اب اس مجموعہ اعداد کو ۲۸ سے تقسیم کریں۔ تقسیم کے بعد حاصل تقسیم کے اعداد کے حروف بنالیں اور جو حروف تیار ہوں ان میں طیش لگادیں، اس کلمے کو لوہے کی انگوٹھی پر کندہ کرلیں یا اس کو سیسے کی لوح پر کندہ کرکے بوقت حاجت اپنی کمر پر باندھیں، انگوٹھی کو بوقت حاجت انگلی میں پہنیں۔ انشاء اللہ اساک کی کمی کی شکایت دور ہوگی اور نامردی کا بھی ازالہ ہوگا۔

اگر کسی وجہ سے بدن میں کمزوری ہو یا جسم میں خون کی کمی ہو یا اعضاء رئیسہ پر سستی طاری رہتی ہو تو اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ان میں ۱۶۷۸ کا اضافہ کرکے ایک نقش مربع آتشی چال سے اور سرخ روشنائی سے لکھیں اور اس نقش کے چاروں طرف "یالوخائیل" لکھیں اور مستقل گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ قابل رشک تندرستی ہوجائیگی، بدن کی تمام کمزوری دور ہوجائے گی اور اعضاء جسمانی قوی ہوجائیں گے، یہ تمام عمل شرف مریخ کے وقت کریں۔

مثال نمبر:۱۔ نسیم احمد ابن طاہرہ بیگم۔

کل اعداد۔ ۵۰۵

اضافہ۔ ۲۶۳۸

۲۸)۳۱۴۳(۱۱۲

۲۸

۳۴

۲۸

۶۳

۵۶

۷

حاصل تقسیم　۲　۱　۱

ب　۱　۱

باطیش

مثال نمبر:۲۔

نسیم احمد ابن طاہرہ بیگم۔

کل اعداد　۵۰۵

اضافہ　۱۶۷۸

۲۱۸۳

۳۰

۴)۲۱۵۳(۵۳۸

۲۰

۱۵

۱۲

۳۳

۳۲

۱

۷۸۶

لوخائیل

۵۳۸	۵۵۲	۵۴۸	۵۴۵
۵۴۹	۵۴۴	۵۳۹	۵۵۱
۵۴۳	۵۴۶	۵۵۴	۵۴۰
۵۵۳	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۷

لوخائیل

(دائیں جانب: [illegible] — بائیں جانب: لوخائیل)

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

ضروری اعلان

مولانا حسن الہاشمی صاحب کا سفر حیدرآباد کسی وجہ سے منسوخ ہوگیا ہے۔ انشاء اللہ اب یہ سفر اپریل کے پہلے ہفتے میں ہوگا۔ تمام منتظرین سے ادارہ معذرت کرتا ہے۔

(منیجر)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

یوپی میں مدارس کی جدید کاری نوکرشاہی کے رحم وکرم پر؟

ضلع سہارنپور کے ۴۵ مدارس کی درخواستیں زیر غور

سہارنپور ۲۷ رجنوری (سہارا نیوز بیورو) یوپی کے دینی مدارس کی جدید کاری کا سرکاری منصوبہ اب نوکرشاہی کے رحم وکرم پر ہے۔ ضلع سہارنپور کے ۴۵ دینی مدارس ایسے ہیں جن کو سائنس، ریاضی اور انگریزی کی تعلیم کے لئے ضلع کے محکمہ وقف بورڈ نے منتخب کیا تھا اور اگلی کارروائی کے لئے ان کی درخواستوں کو متعلقہ محکمہ کے ریاستی دفتر لکھنؤ بھیجا گیا تھا۔ کئی ماہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک ان کی منظوری اور نامنظوری کا کچھ اتا پتہ نہیں ہے۔

اقلیتی فلاح و بہبود کے ضلع افسر اقرار احمد کا کہنا ہے کہ ان کے اختیار میں اتنا ہی تھا کہ وہ سرکاری شرائط پر اترنے والے دینی مدارس کا انتخاب کر کے ان کی درخواستوں کو لکھنؤ بھیج دیں، لکھنؤ سے جو ہدایات آئیں گی اس کے مطابق ہی ان مدارس میں سائنس، ریاضی اور انگریزی کے اساتذہ کی تقرری کا پروانہ دیا جائے گا۔ خیال رہے کہ سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ اور وقف بورڈ سے ملحق دینی مدارس میں جدید مضامین پڑھانے کے لئے تین ہزار روپے ماہوار تنخواہ اور ۴۰ طلباء پر ایک ٹیچر کی تقرری کا منصوبہ مدارس کی جدید کاری کے لئے ملائم سنگھ سرکار نے تیار کیا تھا جس کے تحت تمام مدارس سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ جس کے تحت ضلع سہارنپور کے مدارس نے بھی درخواستیں گزاری تھیں ان میں سے ۴۵ ایسے مدارس کو ضلع اقلیتی فلاح و بہبود کے دفتر کے ذریعہ منتخب کیا گیا تھا جو سرکاری شرائط پوری کرتے تھے۔ اب ان مدارس کی منظوری کا فیصلہ نوکرشاہی کے اختیار میں ہے۔

نابالغ لڑکی کی شادی کی کوشش ناکام

لکھیم پور ۱۳ رجنوری (سہارا نیوز بیورو) ۱۲ سالہ لڑکی کی شادی اس کی ماں نے ایک ادھیڑ عمر کے شخص سے طے کردی، جس کی شکایت لڑکی کی دادی نے کپتان پولیس سے کی۔ چنانچہ آج کپتان پولیس نے بروقت کارروائی کر کے یہ شادی نہیں ہونے دی۔ پولیس نے اس معاملے میں دونوں فریقوں کے نصف درجن افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ موضع کی گڈی مدھو کی شادی اودھیش نام کے ادھیڑ عمر کے شخص سے کرانا چاہتی تھی۔

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
مکمل سیٹ
2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

موبائل نمبر۔ 00919358002992

آفس نمبر۔ 00919359882674

فون نمبر۔ 01336 - 224455

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

طلسماتی دُنیا

اپریل ۲۰۰۵ء

اسٹون سارٹیفکٹ
ایک دھوکہ

کیا مولانا اسعد مدنی نے دارالعلوم دیوبند سے اللہ میاں کو بے دخل کر دیا تھا؟

کیا مولانا سالم قاسمی واقعتاً نااہل تھے؟

علماء دیوبند قاری طیبؒ کے ساتھ انصاف نہ کر سکے

مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم قاسمی کا میل ملاپ

آدھی حقیقت —— آدھا ڈرامہ

انش عامری

دارالعلوم دیوبند میں اگلی جنگ کی تیاری

RS. 20/=

کیا اور کہاں

آج سے ۲۲ سال پہلے ۱۹۸۲ء میں جب دارالعلوم دیوبند پر مولانا اسعد مدنی کا قبضہ ہوا تھا اس وقت دارالعلوم دیوبند کی گلی کوچوں میں ایک پوسٹر لگایا گیا تھا اس پوسٹر کا عنوان تھا "مولانا اسعد مدنی نے دارالعلوم دیوبند سے اللہ میاں کو بے دخل کردیا" ظاہر ہے کہ یہ پوسٹر مولانا سالم صاحب کے گروپ کی طرف سے لگایا گیا تھا اور اس پوسٹر میں یہ بات سمجھانے کی کوشش کی گئی تھی کہ دارالعلوم دیوبند وقف علی اللہ تھا اس کو مولانا اسعد مدنی اور ان کے ہم نواؤں نے سوسائٹی بنادیا۔ اس مدرسے کی آئینی حیثیت تبدیل ہوگئی اور اس طرح دارالعلوم دیوبند سے اللہ تعالیٰ کو بے دخل کردیا گیا۔

اسی بات کو لے کر دونوں گروپ کے درمیان مقدمہ بازی کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو تا ہنوز جاری ہے۔

سوسائٹی ایکٹ اور وقف کا فرق یہ بتایا جاتا ہے کہ جو ادارے سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہوتے ہیں ان میں سرکار کسی بھی وقت دخل اندازی کرسکتی ہے اور ان کی املاک کو ضبط کرسکتی ہے اور جو ادارے وقف علی اللہ ہوتے ہیں ان میں سرکار کو دخل اندازی کرنے کا استحقاق نہیں ہوتا اور ان کے کسی کلی یا جزو کو سرکار ضبط نہیں کرسکتی۔ دارالعلوم دیوبند تقریباً ایک صدی تک وقف علی اللہ رہا اس کے بعد بعض سیاسی قسم کے ممبران شوریٰ کی رائے کی بنا پر اس کو سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کرالیا گیا جو اکابرین دارالعلوم دیوبند کی سوچ وفکر اور نقطہ نظر کے بالکل خلاف تھا۔ رجسٹریشن کی وجہ سے سرکاری رعایتوں کا حصول آسان ہوجاتا ہے غالباً اسی وجہ سے دارالعلوم دیوبند کو وقف سے سوسائٹی میں تبدیل کیا گیا۔ اسی وجہ سے حضرت قاری طیب صاحب کا اختلاف مجلس شوریٰ سے ہوا جو آہستہ آہستہ شدت اختیار کرتا گیا۔ ۱۹۸۰ء میں جشن صد سالہ کے موقعہ پر جب ممبران شوریٰ کو نمایاں ہونے کا موقعہ نہیں ملا اور وہ "ہیروشپ" سے مطلقاً محروم رہے تو انہوں نے باقاعدگی کے ساتھ حضرت قاری طیب صاحب کی مخالفت شروع کردی، مولانا اسعد مدنی نے اس مخالفت سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور دیوبند میں باقاعدہ دو گروپ کے درمیان محاذ آرائی شروع ہوگئی۔ چند مہینوں کی ہولناک جنگ کے بعد بالآخر حکیم الاسلام حضرت قاری طیب صاحب کا حلقہ شکست سے دوچار ہوگیا اور انہیں دارالعلوم دیوبند کے انتظام واہتمام سے محروم ہونا پڑا۔

مولانا اسعد مدنی اور ان کی جماعت کی طرف سے یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا کہ قاری طیب صاحب دارالعلوم دیوبند کو جو ایک قومی اور جمہوری ادارہ ہے اپنا ذاتی جاگیر بنانا چاہتے ہیں اور اپنا جانشین اپنے بیٹے کو بنانا چاہتے ہیں جو مہتمم بننے کا اہل نہیں ہے اخبارات کے سیکڑوں صفحات مولانا سالم صاحب کو نااہل ثابت کرنے کیلئے سیاہ کیے گئے۔ یعنی مولانا سالم صاحب کو نااہل ثابت کرنے کے لئے مولانا اسعد مدنی اور جمعیۃ العلماء کو کافی پاپڑ بیلنے پڑے بالآخر پروپیگنڈہ رنگ لایا اور خدا ترس علماء کی اچھی خاصی تعداد مولانا سالم صاحب کو نااہل اور اقتدار پرست سمجھنے لگی۔ دونوں طرف سے غلیظ قسم کے الزامات ایک دوسرے پر اچھالے گئے۔ علماء کی اس لڑائی میں عوام وخواص نے بھرپور حصہ لیا اور شریف لوگوں کی زبان بھی غیبت وتہمت اور گالی گلوچ سے محفوظ نہ رہ سکی۔ اس لڑائی میں جو تاریخ دیوبند کی سب سے زیادہ بدترین لڑائی تھی دونوں ہی طرف سے برہنہ قسم کے پوسٹر اور پمفلٹ ایک دوسرے کے خلاف چھاپے جاتے تھے۔ بلاشبہ یہ لڑائی شرم دنیا اور خوف آخرت سے بے نیاز ہوکر لڑی گئی تھی اور حد ادب کسی ایک پالے میں بھی مقرر نہیں تھا اور آنکھوں میں وہ لحاظ بھی باقی نہیں رہا تھا جو شرافت ونجابت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے لوگ بڑے بڑے لوگوں کو منہ چڑاتے تھے اور کسی بھی عالم کا وقار زخم کاری سے محفوظ نہیں تھا اس لڑائی نے وہ وہ ستم ڈھائے اور وہ وہ آفتیں برپا کیں کہ اللہ کی پناہ۔

ہر چیز تقسیم ہوکر رہ گئی تھی۔ قبرستان تقسیم ہوگئے تھے راستے تقسیم ہوگئے تھے، موت کے اعلان تقسیم ہوگئے تھے۔ عیدگاہیں جدا جدا ہوگئی تھیں۔

خاندانوں میں دراڑیں پڑگئیں تھیں مختلف گھرانوں اور نسلوں کے درمیان دیواریں کھڑی ہوگئی تھیں۔ اگر قاری طیب صاحب گروپ سے تعلق رکھنے والا اللہ کو پیارا ہو جاتا تو اس کا اعلان جامع مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے ہوا کرتا تھا اور اگر مولانا اسعد مدنی گروپ سے تعلق رکھنے والے کی وفات ہو جاتی تو اعلان دارالعلوم دیوبند کے اسپیکر سے ہوا کرتا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس لڑائی میں اسلامی کردار کے پرخچے اُڑکر رہ گئے تھے۔ جامع مسجد میں جمعہ پڑھنا سنت ہے۔ لیکن کچھ لوگ اسلئے جامع مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے کہ وہاں مولانا سالم صاحب نماز پڑھاتے تھے۔ اور عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا سنت ہے لیکن کچھ لوگ عیدگاہ میں اس لئے عید کی نماز نہیں پڑھتے تھے کہ وہاں مولانا اسعد مدنی نماز پڑھاتے تھے۔ دوران لڑائی جھوٹ، غیبت، نفاق، مکر، لالچ، غداری، خوشامد، الزام تراشی اور بغض وحسد جیسے امراض خبیثہ کو پنپنے کا خوب موقعہ ملا۔ اور اس لڑائی کے دوران صاحب تقویٰ لوگ بھی کبائر میں مبتلا ہونے پر مجبور سے ہوگئے تھے۔

یہ لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی اگر مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم قاسمی ایک دسرے کو برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے۔ اس زمانہ میں مولانا اسعد مدنی کی خواہش صرف یہ تھی کہ انہیں دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کا رکن بنادیا جائے۔ مولانا سالم صاحب کے ہمنواؤں نے ان کی اس خواہش کو پورا نہیں ہونے دیا اور پھر دونوں کے درمیان افسوسناک قسم کی مقابلہ آرائی ہوئی۔ اور مولانا سالم صاحب نے اس مقابلہ آرائی میں پورا دارالعلوم گنوادیا۔ حالانکہ اس وقت مولانا اسلم صاحب قاسمی کے خیالات یہ تھے کہ مولانا اسعد مدنی کو اقتدار میں شامل کر کے بقیہ نصف اقتدار کی حفاظت کرلی جائے۔ لیکن جنونِ طرف داری کے مارے ہوئے لوگوں نے معتدل مزاج والوں کی ایک نہیں سنی اور اس آپادھاپی میں پورا دارالعلوم ہی ہاتھوں سے نکل گیا۔ آج ۲۲ برس کے بعد جب یہ دونوں حضرات سجدۂ سہو کی تیاری کر رہے ہیں اور نفرت وعداوت کے بادل کچھ چھٹتے دکھائی دے رہے ہیں تو اس سے بھی یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ لڑائی صرف ان دونوں حضرات کی ضد کی وجہ سے تھی اور مسلک دیوبند کا جو بھی نقصان ہوا اور فضلاء دارالعلوم دیوبند کے درمیان بٹوارے کی جو بھی نوبت آئی اس کے ذمہ دار یہ دونوں ہی حضرات ہیں۔ کاش یہ دونوں حضرات آج سے ۲۲ سال پہلے ہی کوئی سمجھوتہ کر لیتے تو ملت اسلامیہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے بچ جاتی اور دنیا بھر میں مسلک دیوبند کی یوں آبروریزی نہ ہوتی۔ اور وہ عالمی شخصیت، وہ عظیم الشان مسلک دیوبند کا بے تاج بادشاہ جسے ساری دنیا ''طیب'' کے نام سے جانتی تھی اپنے دل میں دارالعلوم دیوبند کی تقسیم کا درد اور اپنوں کے بخشے ہوئے زخموں کی کسک لے کر دنیا سے رخصت نہ ہوتا۔ کون سمجھے گا اُن کے دل کی کیفیت کو، کون اندازہ کرسکتا ہے اُس کرب کا جس میں قاری طیب صاحب مبتلا تھے۔ کون محسوس کرے گا اُن ٹیسوں کو جو ''اولاد پرستی'' اور اقتدار پسندی کے طعنے سن کر ان کے سینے میں اُٹھتی ہوں گی۔

سنا ہے کہ وفات سے چند دن پہلے وہ اس دارالعلوم کے درودیوار دیکھنے کیلئے بے چین و بے قرار تھے جس دارالعلوم دیوبند کو انہوں نے اپنے لہو سے سینچا تھا اور جس کی ترقی کے لئے وہ ساٹھ سال سے عظیم الشان قسم کی جدوجہد کرتے رہے تھے۔ پہلے کچھ لوگوں کو خوش فہمیاں رہی ہوں گی کہ دارالعلوم دیوبند کی یہ باہمی لڑائی انتظامیہ کی کسی بھاری غلطی کی وجہ سے تھی لیکن آج کے حالات نے قطعی طور پر یہ بات ثابت کردی ہے کہ دارالعلوم کی ہولناک جنگ صرف اور صرف مفاد پرستی اور اقتدار پرستی کی وجہ سے تھی اس لڑائی میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب بے قصور ہوسکتے ہیں لیکن ان کے ساتھ بھی حضرات تھے جو محاذ آرائی میں مصروف تھے وہ سب محض مفاد اور اقتدار کی خاطر لڑ رہے تھے کچھ لوگ اقتدار چھیننا چاہتے تھے اور کچھ لوگ اقتدار پر اپنا قبضہ رکھنا چاہتے تھے۔ گھٹیا قسم کے دنیاداروں میں کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر بدترین حالات میں بھی باہمی تصفیہ اور سمجھوتہ ہو جاتا ہے لیکن ہمارے علماء کی نگاہ تصفیے اور سمجھوتے کیلئے تیار نہیں ہوئے اور اپنی حیثیت عرفی کا قتل عام کر کے ایک ایسی جنگ میں مبتلا رہے جس نے علم اور مسلک کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ جو لوگ بسم اللہ کی گنبد میں رہتے ہیں وہ اب بھی مگن ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا بگڑا ہی کیا۔ آج بھی قوم ہمیں سلامیاں دیتی ہے اور آج بھی پبلک کو ہماری ضرورت ہے لیکن حقیقت پسند طبقہ اس بات کو مانتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے جھگڑے نے علماء کی شان بھی گھٹادی ہے اور وقعت بھی۔

اس شرمناک لڑائی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان لڑنے والوں کو آئینہ دکھانے کی جرأت کسی میں بھی نہ تھی اور نہ ہے۔ ان کے ارد گرد منڈلانے والے خوشامدیوں کا حال یہ ہے کہ وہ ہر حال میں گردن لٹکاتے بیٹھے رہتے ہیں اور ہاں میں ہاں ملانے ہی کو اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ کوئی ایک مرید اور کوئی ایک چاہنے والا بھی ان بزرگوں کے روبرو یہ کہنے کی جرأت نہیں کرتا کہ حضرت آپ سے یہاں غلطی ہو رہی ہے اور یہ غلطی خود آپ کی شخصیت کو بھی پامال کردے گی اور مسلک دیوبند کی بنیادوں کو بھی کھوکھلا کردے گی۔ ہر بات کی تائید اور ہر وقت کی جی حضوری نے ہمارے علماء کو ایک ایسا من چلا معشوق بنا کر رکھ دیا ہے

کسی بھی حال میں اور کسی بھی معاملے میں "نہیں" سننے کا روادار نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں جب ہم جیسے لوگ ان علماء کے بارے میں کچھ لکھتے ہیں تو لوگ بیجا تنقید سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان علماء کو جو بلا شبہ چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہیں انہیں اپنی اصلاح کی توفیق نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گھٹیا قسم کے خوشامدیوں اور چمچوں نے اچھے خاصے علماء کی صورت ہی بگاڑ کر رکھ دی ہے۔ ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ انہیں کچھ سمجھایا جائے اور یہ سمجھ نہ سکیں۔ کیا یہ لوگ عقل سلیم نہیں رکھتے؟ کیا یہ خوف آخرت سے بالکل ہی بے نیاز ہیں؟ کیا دنیا کے حجاب سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بس بات صرف یہ ہے کہ انہیں کوئی سمجھانے والا نہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ آج سے چند سال پہلے ایک بار مولانا اسعد مدنی سے ہم نے عرض کیا تھا۔ حضرت! اپنی زندگی میں دارالعلوم دیوبند کی لڑائی کو ختم کر دیجئے اور مولانا سالم قاسمی صاحب کو دارالعلوم دیوبند میں کوئی منصب عطا کر کے دونوں خاندانوں کے درمیان کی دیوار گرا دیجئے۔ اس وقت مولانا اسعد مدنی نے ایک عجیب بات ارشاد فرمائی تھی۔ جو حیرتناک بھی تھی اور افسوسناک بھی۔ وہ یہ کہ مجھے لوگوں نے بتایا ہے کہ مولوی سالم کا کہنا یہ ہے کہ میں دارالعلوم دیوبند کو بھاجپا کے حوالے کر سکتا ہوں لیکن مولانا اسعد مدنی کو نہیں دے سکتا۔ مولانا اسعد مدنی کی زبان سے یہ بات سن کر ہم نے عرض کیا تھا، مولانا، آج جب کہ میں آپ سے بات چیت کر رہا ہوں مولانا سالم صاحب سے میرا ملنا جلنا نہیں ہے اور ایک طویل عرصہ ہو گیا ان سے ملے ہوئے اور کسی کی بے جا طرف داری کرنا میرا مزاج نہیں ہے لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو جن لوگوں نے یہ بات بتائی ہے وہ صرف آپ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بتائی ہوگی۔ ہم مولانا سالم صاحب کو اچھی طرح جانتے ہیں، غلطیاں وہ بھی کرتے ہیں اور غلطیاں اُن سے ہوئی بھی ہیں لیکن جو بات آپ بتا رہے ہیں یہ مولانا سالم صاحب کی زبان نہیں ہے۔ غیبت کرنا، الزام لگانا دوسروں کی توہین اور تضحیک کرنا مولانا سالم صاحب کی فطرت نہیں ہے۔ کم سے کم اس معاملے میں وہ صدفی صدا اپنے باپ کے جانشین ہیں اور اس طرح کی باتیں کرنا ان کے مزاج کے خلاف ہے۔

ہمیں بہت اچھی طرح یاد ہے یہ بات سننے کے بعد مولانا اسعد مدنی صاحب خاموش ہو گئے تھے۔ انہوں نے کوئی حجت نہیں کی تھی اور اس سے ہم نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ اُن بگڑے ہوئے ذہنوں نے جو دونوں حضرات کی لڑائی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنی خوشامد اور چاپلوسی کے پورے پورے دام وصول کر رہے ہیں انہوں نے ہی ان لوگوں کے تقوے اور پرہیزگاری کو تباہ کیا ہے، جی حضوری کرنے کے لئے ایسی ایسی باتیں نقل کی ہیں جن کا حقیقت سے دور پرے کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس طرح کی بے بنیاد افواہوں کی وجہ سے ہمارے علماء کی سوچ وفکر ایک دوسرے کے لئے منفی بن کر رہ گئی اور دوران جنگ وجدال وہ یہ تک بھول گئے کہ وہ لاکھوں انسانوں کے شہسوار اور مقتدا سمجھے جاتے ہیں اور ان کا ایک غلط قدم لاکھوں انسانوں کو صراط مستقیم سے ہٹا سکتا ہے۔ آج جب کہ یہ دونوں حضرات عمر کے آخری اسٹیج پر پہنچ کر اپنی غلطیوں کو محسوس کر رہے ہیں اور کچھ کچھ شرمندہ بھی ہیں اس وقت بھی ان خوشامدہ قسم کے معتقدین انہیں صحیح سمت میں نہیں چلنے دیں گے کیونکہ ان کی چاندی اسی صورت میں بنتی ہے جب یہ دونوں حضرات ایک دوسرے سے برسرپیکار رہیں اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے کا فریضہ انجام دیتے رہیں۔

ہم دونوں حضرات کا دل سے احترام کرتے ہیں لیکن اس موقعہ پر ہم ان دونوں حضرات سے دوٹوک گفتگو کریں گے اگر ان کی صلح اور ان دونوں کا یہ ملنا جلنا خلوص وللّٰہیت پر مشتمل ہے تو ان کو ہماری باتوں پر غور کرنا پڑے گا اور حق وانصاف کی خاطر ان باتوں پر عمل درآمد ہونے کی کوئی سبیل نکالنی پڑے گی ورنہ پھر ہم ہی کیا ساری دنیا یہ سمجھے گی یہ صلح صلح نہیں جنگ ہی کا ایک دوسرا انداز ہے اور ایک دوسرے کو ذلیل وپسپا کرنے کا دوسرا طریقہ ہے یا پھر شاید یہ دونوں حضرات ایسے درخت کا بیج بو رہے ہیں جو کڑوا پھل دے گا۔

سب سے پہلے ہم مولانا سالم صاحب سے مخاطب ہوتے ہیں۔ مولانا سالم صاحب سے ہمارا سوال یہ ہے کہ مولانا اسعد مدنی صاحب سے آپ کا اختلاف اس بنیاد پر تھا کہ انہوں نے غلط طریقہ سے دارالعلوم دیوبند پر قبضہ کیا۔ مجلس شوریٰ کو ورغلایا اور اپنی سیاسی طاقت کو استعمال کر کے دارالعلوم دیوبند کو آپ سے چھین لیا اور دیوبند کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مولانا اسعد مدنی صاحب اقتدار میں آنے کیلئے دارالعلوم دیوبند کے دروازوں سے داخل نہیں ہوئے بلکہ ان کے معتقدین کا لشکر دیواریں پھلانگ کر رات کے اندھیرے میں دارالعلوم میں گھسا، داخل ہونے اور گھسنے میں جو فرق ہوتا ہے دنیا اسے محسوس کرتی ہے۔ اس کے بعد بقول آپ کے مولانا اسعد مدنی اور مقبوضہ دارالعلوم کی انتظامیہ نے دارالعلوم کی آئینی حیثیت تبدیل کر دی اور اسے وقف سوسائٹی بنا دیا اور اسی بات کو لے کر آپ نے ان پر مقدمات دائر کئے۔ اگلا مقدمہ محض اس بنیاد پر قائم کیا گیا ہے کہ مولانا اسعد مدنی کا دارالعلوم دیوبند

کے درودیوار پر ناجائز قبضہ ہے اور دارالعلوم کو وقف سے سوسائٹی بنانا اکابرین دیوبند کے خیالات ورجحانات کی زبردست توہین ہے۔ دارالعلوم دیوبند پر قبضہ ہوجانے کے بعد حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد قاری طیب صاحبؒ اپنے دل میں ایک ناسور لے کر اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اور انہوں نے بھی معاملات کو اُس رب کے حوالے کردیا جو ایک دن ذرے ذرے کا حساب لینے والا ہے۔ اس نے خود فرمایا ہے۔ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْن۔ اور اگر کوئی رائی کے دانے کے برابر بھی برائی کرے گا تو ہم اس کو بھی کھینچ کر لے آئیں گے اور ہم حساب کتاب کے لئے کافی ہیں۔ اب جبکہ آپ دونوں حضرات ایک دوسرے سے ہاتھ ملا چکے ہیں اور اپنی اپنی خطاؤں کو محسوس بھی کررہے ہیں اور شاید کہ اب کوئی دیوار اور کوئی حد آپ دونوں کے درمیان حائل ہونے والی نہیں ہے تو پھر کیا آپ مولانا اسعد مدنی صاحب سے یہ کہنے کی جرأت کرسکیں گے کہ ہمارا آپ کا جھگڑا کسی مفاد کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ محض اس لئے تھا کہ آپ نے دارالعلوم دیوبند کو وقف سے سوسائٹی بنایا۔ اور اکابرین دیوبند کی مخصوص امانت اصول ہشتگانہ میں کھلے عام خیانت کی۔ اور اس انسان کو دلی اذیت پہنچائی جو قطعاً بے قصور تھا اور جسے اہل دیوبند حکیم الاسلام کے نام سے جانتے تھے۔ جب یہ لڑائی ذاتی نہیں تھی ایک مقصد کے لئے تھی تو پھر اس مقصد کو حل کئے بغیر کوئی بھی صلح کیا معنیٰ رکھتی ہے۔؟

مولانا اسعد مدنی شدید علیل ہوئے بلاشبہ وہ آپ کے حریف تھے اور انہوں نے آپ کو نااہل ثابت کرکے آپ کی روایتی سلطنت کو آپ سے اور آپ کے خاندان چھین لیا تھا۔ اگر عزت وذلت کی کنجیاں اللہ کے ہاتھ میں نہ ہوتیں تو آپ کی ذلت وخواری میں کیا کسر باقی رہ گئی تھی۔ لیکن آپ کا بڑاپن تھا کہ آپ نے ان کی علالت کی خبرسن کر ان کی مزاج پرسی کی۔ یہاں تک کی بات تو آپ کی شرافت اور پرہیزگاری اور خداترسی کی انتہا کو ثابت کرتی ہے لیکن اس کے بعد جو کچھ بھی ہورہا ہے یہ ناشتے یہ دعوتیں، یہ چھپے یہ دسترخوان، یہ عنایتیں اور یہ باربار کی ملاقاتیں کیا معنیٰ رکھتی ہیں۔ اگر مقصد کو حل کئے بغیر آپ خواہ مخواہ کی صلح کرلیتے ہیں تو پھر ساری دنیا کے لوگ آپ کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے؟

بے شک اس دنیا کے مسائل آخرت کے لئے نہیں چھوڑنے چاہئیں لیکن دنیا کے مسائل تو جب ہی حل ہوسکتے ہیں جب فریقین اسے حل کرنا چاہیں غلطی آپ سے ہوئی ہو یا مولانا اسعد مدنی سے اس غلطی کو محسوس کرنا اور اس کا اعتراف کرنا ہی انسان کو عظیم بناتا ہے۔ غلطی شیطان نے بھی کی تھی اور غلطی حضرت آدمؑ سے بھی ہوئی تھی۔ شیطان غلطی نہ مان کر راندۂ درگاہ ہوا۔ اور آدم علیہ السلام اپنی غلطی کو تسلیم کرکے اور اللہ سے معافی چاہ کر نبوت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اگر مولانا اسعد مدنی صاحب سے کوئی غلطی ہوئی ہے اور وہ اس کو تسلیم کریں تو آپ کو نظر انداز کرنا چاہئے لیکن وہ اگر اپنی غلطی کا اعتراف ہی نہ کریں تو پھر اس میل ملاپ کا مطلب کیا ہے۔؟ اگر دارالعلوم دیوبند وقف علی اللہ نہ بنا کر جوں کے توں سوسائٹی ایکٹ کے تحت رکھا جائے پھر آپ کا مولانا اسعد مدنی کو گلے لگانا! [illegible] سے پیار اور الفت کی باتیں کرنا، آپ کے بارے میں غلط تصورات کو اُبھارتا ہے۔ اور یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ ۲۲ سال تک خواہ مخواہ کی مقدمہ بازیوں میں مبتلا رہے۔ اور قوم کروڑوں روپے آپ نے ان مقدمہ بازیوں میں خرچ کئے۔ اگر آپ کے دل میں دارالعلوم کو وقف سے سوسائٹی بنا رہنے کا غم تھا تو جب تک اس دارالعلوم دیوبند کی حیثیت بحال نہ ہو آپ کو مولانا اسعد مدنی سے سمجھوتہ نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ پھر اس بات کا اعتراف کیجئے کہ مولانا اسعد مدنی بے قصور تھے اور غلطی آپ کی تھی کہ آپ خواہ مخواہ ان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ یا پھر آپ صرف اس لئے برسرپیکار تھے کہ آپ کے ہاتھ سے اقتدار واختیار کی کنجی نکل گئی تھی۔

اس کے بعد ہم حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب سے مخاطب ہوکر یہ پوچھتے ہیں، حضرت! جب آپ نے مولانا سالم صاحب کی مزاج پرسی کی وجہ سے اپنے دل میں ان کی محبت کی ٹھنڈک محسوس کرلی تھی تو پھر آپ کو اپنے خط کی ابتدا مولانا سالم صاحب کے نام سے کرنی چاہئے تھی، جس طرح مولانا سالم صاحب نے اپنے خط کی شروعات آپ کے نام سے کی ہے۔ ارباب فکر مولانا سالم صاحب کے خط کو حسن خلوص پر محمول کریں گے اور آپ کے خط کو حسن سیاست پر۔ کیونکہ "محترم" تو کسی کو بھی لکھا جاسکتا ہے۔ اس خط کو پڑھ کر یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ خط آپ مولانا سالم صاحب کو لکھ رہے ہیں۔ آپ نے اپنے خط میں یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت قاسم نانوتویؒ جماعت کی بنیاد ہیں گویا کہ آپ نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مبانی حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ ہیں جب کہ قضیۂ دارالعلوم دیوبند کے دوران آپ کی جماعت کے لوگ چیخ چیخ کر یہ ثابت کرتے رہے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتویؒ نہیں حاجی عابد حسینؒ ہیں۔ اور جب آپ نے یہ تسلیم کرلیا ہے علماء دیوبند کی جو جماعت ہے اس کی اصل بنیاد مولانا قاسم نانوتویؒ ہیں تو پھر آپ کو اس بات کا اعتراف بھی کرلینا چاہئے کہ دارالعلوم دیوبند کو ایک چھوٹے سے مکتب سے ایک بین الاقوامی درسگاہ بنانے میں عموماً خاندان قاسمی اور

خصوصاً حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اور اسی خاندان کے چشم چراغ حضرت مولانا سالم صاحب بھی ہیں تو کیا آپ یہ کہنے کی جرأت کرسکیں گے کہ مولانا سالم صاحب ''نااہل'' نہیں ہیں۔ یہ تو دوران لڑائی ازراہ غیظ وغضب کہا گیا تھا۔ بلکہ مولانا سالم تو اہل بھی ہیں اور عہدۂ منصب کے حق دار بھی۔ چلئے اگر اعتراف کرنے میں کوئی تکلیف ہو تو مت کیجئے لیکن عملاً مولانا سالم صاحب کو پورے ادب واحترام کے ساتھ عہدۂ اہتمام پر لایئے۔ اور یہ طریقہ اگر لین دین کے بغیر ممکن نہ ہو تو اس کے ساتھ ساتھ مولانا ارشد مدنی کو دارالعلوم دیوبند کا شیخ الحدیث بنا دیجئے۔ کیونکہ علمی طور پر آپ کے خاندان نے دارالعلوم دیوبند کی جو خدمات کی ہیں اس کا تقاضہ ہے کہ مولانا ارشد مدنی کو یہ جلیل القدر منصب سونپ دیا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم آپ سے یہ درخواست بھی کرتے ہیں کہ جب آپ اس اختلاف کو ختم کرنے کا ارادہ کررہے ہیں تو پھر آپ اُن ناانصافیوں کا قلع قمع بھی کریں جو دارالعلوم دیوبند میں انقلاب کے بعد پوری طرح پنپ رہی ہیں اور جن کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جارہا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے در ودیوار پر صرف دو خاندان کی خدمات کا احسان نہیں ہے ایک خاندان مدنی اور ایک خاندان قاسمی بلکہ دیوبند کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جامعہ اسلامیہ کو دارالعلوم دیوبند بنانے میں دیوبند کی شیوخ برادری کی بھی انتھک محنت اور قربانیاں ہیں بالخصوص دیوبند کے عثمانی حضرات نے دارالعلوم کے لئے زبردست قربانیاں دیں اور ابتدا میں اپنی زمین بلاقیمت مدرسے کو دے کر مدرسے کو وجود بخشا۔ آج ان لوگوں کو بالکل ہی نظر انداز کردیا گیا ہے۔ آخرت کے حساب وکتاب سے ڈرنے والے لوگ بھی اگر ان قربانی دینے والوں کو نظر انداز کرتے ہیں تو حیرت بھی ہوتی ہے افسوس بھی۔ شیوخ برادری کے علاوہ دیوبند کے سبھی برادریوں کا دارالعلوم پر احسان ہے۔ تقریباً ایک سو بیس مسجدوں کے اماموں اور مؤذنوں کو دو وقت کا کھانا دے کر یہ لوگ ''دارالعلوم کے طلباء'' کی خاموش خدمت کررہے ہیں۔ ''صلح'' کے اس موقعہ پر آپ ایک تاریخی فیصلہ یہ بھی کریں کہ دیوبند کے کم سے کم دو افراد کو مجلس شوریٰ کا ممبر بنائیں۔ اور عثمانی برادری کو اہمیت دیں۔ کیونکہ دارالعلوم دیوبند کی ابتدائی قربانیوں میں خاندانِ عثمانی پیش پیش رہا۔ حضرت مولانا شبیر عثمانیؒ اسی سلسلے کی ایک یادگار ہیں۔

مولانا سالم صاحب سے ہماری گزارش یہ ہے کہ وہ صلح اور میل ملاپ کی اس خوشی میں اپنے ان رفقاء اور ملازمین کو نہ بھول جائیں جنہوں نے اس لڑائی کے ہر غم اور ہر آفت میں آپ کا ساتھ دیا ہے۔ اگر آپ نے صرف اپنے گھر کے مسائل حل کرلئے اور ان سب کو نظر انداز کرکے کوئی بھی سمجھوتہ کرلیا تو یہ بات اظہر من الشمس ہوجائے گی کہ آپ کو صرف اپنے ذاتی اغراض ومفادات کی فکر ہے۔ آپ کو نہ اپنے ساتھیوں کا درد ہے اور نہ اپنے ملازمین کا غم۔ آپ کو اپنے مسائل کے ساتھ ساتھ مولانا انظر شاہ، مولانا اسلام قاسمی، مولانا خورشید عالم، عبداللہ جاوید، اظہر صدیقی، مولانا عبدالروؤف عالی، مولانا عبداللطیف اور دیگر ملازمین سبھی حضرات کے مسائل کی فکر ہونی چاہئے ان سبھی لوگوں نے روکھی سوکھی کھا کر آپ کا ساتھ دیا اور آپ کی خاطر دوسرے اداروں کی طرف سے ملنے والے عہدوں اور منصبوں کو ٹھکرایا ہے کہیں ایسا نہ کہ آپ صرف اپنے اور اپنے صاحب زادوں کی پانچوں انگلیاں تر دیکھ کر سب کچھ بھول جائیں اور آپ کو یہ بھی یاد نہ رہے کہ ان لوگوں کی مولانا اسعد مدنی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی یہ لوگ صرف آپ کی اور آپ کے خاندان کی خاطر مولانا اسعد مدنی کے مخالف رہے اور آپ کی خاطر جیل تک گئے۔ ان سب کو دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کی طرف سے جب کہ وہ دارالعلوم دیوبند پر قابض ہوئی تھی اندر بلانے کا نوٹس دیا گیا تھا جو ایک طرح کا دعوت نامہ تھا لیکن ان حضرات نے اس پیش کش کو ٹھکرادیا کیونکہ یہ لوگ آپ کے مخالفین کیساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔

مولانا سالم صاحب سے ہماری ایک درخواست یہ بھی ہے کہ خوشیاں، دولتیں، راحتیں اور عہدے ملتے وقت اس انسان کو نہ بھول جائیں جس کا نام لے کر ہی آپ کی اپنی پہچان بنی ہے۔ اور جو شخص اس داستان کرب وبلا میں بلاشبہ امام حسینؓ کی طرح مظلوم تھا۔ حضرت قاری طیب صاحب کی عظیم الشان شخصیت کو جو ٹھیس پہنچائی گئی تھی اس کی تلافی تو ممکن نہیں ہے لیکن اگر حضرت قاری طیب صاحب کے نام سے ہونے والا سیمنار دارالعلوم دیوبند میں ہوجائے تو حضرت قاری طیب صاحب کے معتقدین کے آنسو پچھ جائیں گے اور تاریخی طور پر یہ بات بھی ثابت ہوجائے گی کہ وہ بے قصور بھی تھے اور مظلوم بھی۔ (اگر یہ میل ملاپ خلوص پر مشتمل ہے تو یہ حضرت قاری طیب صاحبؒ کی دعاؤں اور ان کے صبر وضبط کا صلہ ہے)

اگر ایسا ہوجاتا ہے اور دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے تو پھر مولانا اسعد مدنی کے ''خلوص وللّٰہیت'' میں شبہ کرنا بھی کبیرہ گناہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر یہ بات ثابت ہوجائے گی کہ ابھی صرف ظاہر بدلا ہے ابھی باطن نہیں بدلا۔

اور باطن جب تک نہیں بدلتا مسائل حل نہیں ہوتے گناہوں کی تلافی نہیں ہوتی۔ بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ مولانا اسعد مدنی نے صرف قیمتیں لگائی ہیں اور انہوں نے خاندان قاسمی کی پول کھولنے کے لئے ایک نیا منصوبہ تیار کیا ہے جس سے بآسانی یہ ثابت ہو جائے گا کہ یہ لڑائی مفادات کی لڑائی تھی اور خاندان قاسمی کے مفادات جب پورے نہیں ہو رہے تھے اس لئے وہ خاندان مدنی سے برسر پیکار ہوا تھا۔ اب جب کہ مفادات پورے ہونے کی کرن پیدا ہوگئی ہے تو ان ہی مولانا اسعد مدنی سے جنہیں مولانا سالم صاحب کے چیلے ازراہ تحقیر ٹانڈوی کہہ کر پکارا کرتے تھے بغل گیر ہوگئے، ہم اس طرح کی باتوں کو اگر چہ کوئی اہمیت نہیں دیتے لیکن اتنا ضرور عرض کریں گے جو جنگ اولادوں کی خاطر شروع ہوئی تھی وہ جنگ محض اولادوں کی خاطر ہی ختم ہو رہی ہے، کاش یہ "لین دین" جو شرعاً غلط ہے پہلے ہی ہو جاتا تو چندہ دینے والوں کی کروڑوں کی رقم مقدمہ بازی اور پوسٹر بازی میں برباد نہ ہوتی۔ اور ہزاروں انسان غیبت ،نفاق اور بدگوئی میں مبتلا ہو کر یوں اپنا نامۂ اعمال سیاہ نہ کرتے۔

اس صلح اور اس مصالحت کو جو غیر متوقع طور پر اچانک ہوگئی ہے کوئی بھی پائیداری سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ لوگوں کا گمان یہ ہے کہ اس حقیقت میں کوئی ڈرامہ ضرور ہے جو ماہ مبارک تک واضح ہوگا۔ سیاسی لوگوں کی بدنصیبی یہ ہوتی ہے کہ وہ اگر کوئی نیکی بھی کریں تو لوگ اسے بھی شکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور بہت جلدی سے بزرگان سیاست کے قول وفعل پر ایمان نہیں لے آتے۔ ہمیں تو یقین ہے کہ آخرت کے سفر کے احساس اور موم بتی کی طرح اپنے پگھلتے ہوئے جسم کی وجہ سے مولانا اسعد مدنی نے تمام جھگڑوں اور تمام ناانصافیوں کا گلا گھونٹنے کی ٹھان لی ہے اور دیوبند کے افق پر محبت اور جذبۂ خیر سگالی کا آفتاب بہت جلد طلوع ہونے والا ہے۔ کاش اس آفتاب کی کرنیں اُن وقف دارالعلوم کے ملازمین کے گھروں تک بھی پہنچ جائیں جو ہر ماہ چاند کی پہلی تاریخ کا انتظار اس تنخواہ کے لئے کرتے ہیں جو کبھی وقت پر نہیں ملتی۔ کاش کہ اس میل ملاپ سے دونوں مدرسوں کے وہ طلباء بھی فیض یاب ہو سکیں جو دونوں وقت ایسا کھانا کھانے پر مجبور ہوتے ہیں جیسا کھانا سرکاری ہسپتالوں کے بیماروں کو کھانا پڑتا ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ہمارے قادر قدر علماء کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ "صلح صفائی" کے بعد اپنا مشترکہ پیغام قوم کو دینا ضروری ہے۔ اپنی اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا بھی ضروری ہے۔ یوں ہنڈیا میں گڑ پھوڑنے سے آپ حضرات کی ساکھ کو نقصان پہنچے گا اور جب تک صحیح بات عوام کے علم میں نہیں آئے گی تب تک افواہیں پھلتی پھولتی اور پھیلتی رہیں گی۔ آپ دونوں حضرات کو یہ بات تو تسلیم کرنی ہی پڑے گی کہ غلطیاں دونوں ہی سے ہوئی ہیں بس فرق اتنا ہے کہ غلطیاں کسی سے کم ہوئی ہیں اور کسی سے زیادہ۔ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی اور قضیۂ دارالعلوم میں بھی تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجی۔ اگر مولانا اسعد مدنی صبر وضبط سے کام لیتے اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کی وفات کا انتظار کرتے تو وہ ناگوار واقعات ظہور میں نہ آتے جو زور زبردستی کی وجہ سے وجود میں آئے کیونکہ حضرت قاری طیب صاحب کی وفات کے بعد مولانا اسعد مدنی کو آواز دینا ضروری ہو جاتا ورنہ دارالعلوم نہیں چل سکتا تھا۔ اور اگر مولانا سالم صاحب کے چاہنے والے صبر کر کے بیٹھ جاتے اور مقدمہ بازیوں کے سلسلے کو شروع نہ کرتے تو آج کی صورت حال بالکل بدلی ہوئی تھی اور انہیں مولانا اسعد مدنی اور ان کے رفقاء از خود مولانا سالم صاحب کو منصب اہتمام پر بٹھانے کے لئے مجبور ہوتے۔ جب ان مقدمہ بازیوں کے بعد وہ مولانا سالم صاحب سے دوستی کا ہاتھ بڑھا سکتے ہیں تو اس وقت تو بدرجہ اولیٰ بڑھاتے جب انہوں نے خاموشی اور صبر کا راستہ اختیار کر لیا ہوتا، بہت کچھ بگڑنے کے بعد اب بھی دونوں خاندان سر جوڑ کر بیٹھ سکتے ہیں لیکن جب یہ دونوں سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور دونوں ہی حضرت خلوص وللّٰہیت کے ساتھ سوچیں گے تو راستے اختلافات مٹانے کے یقیناً نکلیں گے۔ شرط یہ ہے کہ دونوں حضرات کو خالصتاً دین وشریعت کی روشنی میں غور وفکر کرنا ہوگا اور ان تمام فتنوں کا سد باب کرنا ہوگا جو ان کے گلے ملنے سے سر اُبھاریں گے اور فتنے جب ہی سر اُبھاریں گے جب یہ اپنے متعلقین کے ساتھ ناانصافی کے مرتکب ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ جنگ صرف دو انسانوں کی نہیں تھی یہ دو طرح کی سوچ وفکر رکھنے والے ہزاروں انسانوں کی تھی۔ ان ہزاروں انسانوں کو مطمئن کرنا بھی ضروری ہوگا۔ اگر ان ہزاروں انسانوں کو نظر انداز کر کے آپ دونوں حضرات کا گٹھ جوڑ ہو گیا تو آپ دونوں حضرات کی عزت وتوقیر پر حرف آئے گا اور ساری دنیا بھی اس بات کا یقین کر لے گی کہ یہ علماء بھی جو مسلم معاشرے کے سب سے کھرے لوگ ہوتے ہیں انہیں بھی صرف اپنی اور اپنی اولادوں ہی کی فکر ہے انہیں نہ اپنے وابستگان کا خیال ہے اور نہ اپنے ملازمین کی پرواہ۔

جہاں تک مولانا اسعد مدنی صاحب کا معاملہ ہے تو انہوں نے اپنے ملازمین کی ضروریات کا ہمیشہ خیال کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند میں ملازمین کی

تنخواہیں معقول ہیں اور تنخواہیں وقت پر بھی ادا کر دی جاتی ہیں اسی لئے ان کے تمام ملازمین اپنی ملازمتوں سے مطمئن ہیں لیکن جہاں تک وقف دارالعلوم کا معاملہ ہے تو یہاں صورت حال بالکل ہی برعکس ہے۔ تنخواہیں بہت ہی معمولی ہیں اور وہ بھی کئی کئی ماہ تک ادا نہیں ہوتیں جب کہ ذمہ داروں کے گھروں میں خوش حالی ہے اور آسودگی بھی۔ وقف کے ملازمین نے بڑی تکلیفوں کے ساتھ وقت کاٹا ہے اس میل ملاپ کے وقت اگر ان ملازمین کو نظر انداز کر دیا گیا تو بڑی اذیت ناک بات ہوگی۔ اس میل ملاپ کے بعد "مقدمات" کا ختم ہو جانا ایک فطری بات ہے۔ اگر ان دعوتوں کے بعد جو طرفین کے درمیان تمام تکلفات کے ساتھ چل رہی ہیں اگر مقدمات کا سلسلہ جاری رہا تو قوم بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوگی کہ جب دونوں کا میل ملاپ ہو گیا پھر مقدمات کیوں چل رہے ہیں اور مقدمات میں چندے کی رقمیں کیوں برباد ہو رہی ہیں لیکن میل ملاپ کے بعد اور مقدمات کے ختم ہو جانے کے بعد پھر "وقف دارالعلوم" دیوبند کا وجود بھی بے معنی ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس بارے میں کوئی ٹھوس قدم اٹھا لیا جائے۔

ہماری رائے میں مولانا سالم صاحبؒ کو اپنے ذاتی اور گھریلو مفاد کی بات کرنے کے بجائے ملازمین کے مسائل کو حل کرنا چاہئے۔ اگر یہ تمام ملازمین دارالعلوم دیوبند میں لے لئے جائیں کم سے کم ان ملازمین کو دارالعلوم دیوبند میں داخل کیا جائے جو حضرت قاری طیب صاحبؒ کی عقیدت میں دارالعلوم سے نکلے اور جنہوں نے ہر پیش کش کو ٹھکرا دیا۔ اگر مولانا سالم صاحب اپنے اور اپنی اولاد کے مفادات کو قربان کر کے ان ملازمین کا مسئلہ حل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ قربانی اتنی عظیم ہوگی کہ قیامت تک مسلمان اس قربانی کو نہیں بھول سکیں گے اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ اس قربانی کا مثبت اثر مولانا اسعد مدنی صاحب پر بھی پڑے گا۔ انشاءاللہ وہ ملازمین کی سرپرستی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اس طرح کے معاملے میں مولانا اسعد مدنی بہت ہی فراخ دل ہیں۔ اس لئے یہ امید کرنا بے جا نہیں ہے کہ وہ ان ملازمین کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیں جو ان کے اقدامات کی وجہ سے آج تک خانہ بدوشوں جیسی زندگی گزار رہے ہیں۔ مقدمات کی واپسی اگر بغیر کسی بات چیت کے ہو گئی تو صرف یہی نہیں کہ وقف دارالعلوم دیوبند کا وجود ختم ہو جائے گا اور وقف دارالعلوم کو چندہ دینے والے لوگ بھی اپنا ہاتھ کھینچ لیں گے بلکہ دارالعلوم دیوبند کی املاک پر وقف کے ملازمین کے جو قبضے ہیں اور اسٹے کی بنیاد پر جو لوگ دارالعلوم دیوبند کے مکانات میں رہ رہے ہیں سب خالی کرنے پڑیں گے کیونکہ اس میل ملاپ اور مقدمات ختم ہو جانے کا اثر ان چیزوں پر بھی پڑے گا۔ اس ایک انقلاب سے بہت سارے انقلاب آ جائیں گے۔

اب تک کی دعوتیں اور اب تک کلو او اشر بوا کا عمل یہ ثابت کرتا ہے کہ ملازمین کے مسئلے کی بہت زیادہ فکر نہیں ہے اور سودے بازی اپنے گھر اور اپنے خاندان کی بنیاد پر ہو رہی ہے اور مشورے بھی اسی طرح کے موصول ہو رہے ہیں جن میں اپنے اپنے صاحب زادوں کو اقتدار کے جھنجھنے تھما دیئے جائیں۔ یہ بات بھی اُڑ رہی ہے کہ مولانا سالم صاحب کی اولاد کو دس کروڑ روپے دے کر انہیں "دارالعلوم" کے نام سے دستبردار کر دیا جائے گا اور بینک والی رقم بھی ان ہی کو دے دی جائے گی۔ مولانا سالم صاحب کو برائے نام مجلس شوریٰ کا ممبر بنا دیا جائے گا اور وقف دارالعلوم دیوبند کی ساری عمارت معہد انور کے حوالے کر دی جائے گی اللہ اللہ خیر صلا۔ خدا کرے یہ اُڑتی ہوئی خبر غلط ہو۔ اور خدا وقف دارالعلوم کے ذمہ داروں کو اس بات کی توفیق دے کہ اس میل ملاپ کی دعوتوں سے متمتع ہوتے وقت وہ ان ملازمین اور اپنے اُن وابستگان کو فراموش نہ کر دیں جو ان کے دکھ درد میں برابر کے شریک رہے، خدا نہ کرے اگر یہ لوگ مولانا اسعد مدنی سے ملازمین کے لئے راہ ہموار کئے بغیر گلے مل لئے اور ان ملازمین کا کوئی پُرسان حال نہ رہا تو پھر اسکے سوا اور کیا کہا جائے گا۔

بہار بٹ گئی گلشن کے سر براہوں میں
غریب آ پڑے پھر اپنی درد گاہوں میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اے آدم کے بیٹے! خرچ کر کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں۔"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات دن خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔" (صحیح مسلم)

اقوال زرّیں

- دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔
- جس سے محبت کی جائے اس کے سامنے ندامت کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔
- اس دوست سے بچو جو مقصد کی خاطر دوستی کرے۔
- سب سے بڑی خیانت قوم سے غدّاری ہے۔
- انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے۔
- کردار ایک ایسا ہیرا ہے جو پتھر کو بھی کاٹ دیتا ہے۔

رہنما باتیں

- مصیبت سے مت گھبراؤ کیونکہ تارے اندھیروں میں ہی چمکتے ہیں۔
- ایسی دولت قبول نہ کرو جو تمہیں اپنوں سے بیگانہ کردے۔
- محبت سب سے کرو مگر اعتبار چند پر۔
- جہاں بھی جاؤ اپنی خوشیاں چھوڑ آؤ تاکہ لوگ ہمیشہ تمہیں یاد رکھیں۔
- مسکراہٹ خوبصورتی کی علامت ہے اور خوبصورتی زندگی کی۔

روح حیات

- جب عمر رفتہ کا غبار جھریوں میں ڈھل جاتا ہے تو یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ خوشیاں کہاں سجائی گئی ہیں۔ (مارک ٹوئن)
- سب سے آسان کام سگریٹ نوشی ترک کرنا ہے اور میں نے یہ کام ہزاروں مرتبہ کیا ہے۔ (مارک ٹوئن)
- جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔ (گوئٹے)
- ہر آدمی اپنی قسمت کا خود معمار ہے۔ (سالسٹ)
- تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھا معاشرہ دوں گا۔ (نپولین)
- ایسے زندہ رہو کہ لوگ تمہاری موت کی دعا نہ کریں۔ (فیوک)

فکر و نظر

- زندگی میں تین چیزیں نہایت سخت ہیں۔
خوف مرگ و شدت مرض اور ذلت قرض۔
- اپنے دوست کو اپنی خاص ترین محبت دے دو مگر راز نہ بتاؤ۔
- بڑھاپا زندگی کی مسرتوں کو کم لیکن زندگی کی ہوس کو زیادہ کرتا ہے۔
- جو شخص حال میں مستقبل کی فکر نہیں کرتا وہ مستقبل میں ناکام

ظاہر اور رہتا ہے۔

● طالب دنیا کی مثال سمندر کا پانی پینے والے کی طرح ہے کہ جس قدر پیتا ہے زیادہ پیاس لگتی ہے۔

● ستارے آسمان کا زیور اور تعلیم یافتہ انسان زمین کی زینت ہیں۔

● طلب علم میں شرم مناسب نہیں کیونکہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔

● جو شخص سوچنا ختم نہیں کرتا وہ کبھی کام شروع نہیں کرتا۔

● مارنا ہے تو جڑ پر مارو شاخیں خود بخود گر جائیں گی۔

تین چیزیں

● تین چیزیں گفتگو کا حسن ہیں۔ خاموشی، عورت اور جذبہ۔

● تین چیزیں یاد رکھنے سے ثواب ملتا ہے۔ سچائی فرض اور محنت۔

● تین چیزیں ہر ایک سے جدا ہوتی ہیں۔ صورت، سیرت اور نسبت۔

● تین چیزیں آپس میں لڑاتی ہیں۔ زن، زر اور زمین۔

● تین چیزیں دل سے کریں۔ رحم، کرم اور دعا۔

● تین چیزیں ہمیشہ یاد رکھیں۔ کم کھانا صحت، کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت میں داخل ہے۔

● تین چیزیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔ موت، وقت اور عمر۔

تین باتیں

تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان کردے گا یا اسے جنت میں اپنی رحمت سے داخل کردے گا۔

صحابہ کرام علیہ الرضوان نے عرض کیا۔ "اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہیں۔؟"

فرمایا۔ "جو تجھے محروم رکھے تو اسے دے، جو تجھ سے توڑ دے تو اس سے جوڑ، جو تجھ پر ظلم توڑے تو اسے معاف کردے۔

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں پر چلتے پھرتے ہیں اور ذکر الٰہی کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جہاں انہوں نے ایسے لوگ دیکھے جو ذکر الٰہی میں معروف ہوں تو فرشتے آپس میں ایک دوسرے کو آواز دینے لگتے ہیں تمہاری ضرورتیں پوری ہو گئیں۔ (ذکر الٰہی کرنے والے مل گئے)

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو یاد کرتا ہے وہ گویا زندہ ہے اور جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ گویا مردہ ہے۔

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن بھر میں سبحان اللہ وبحمدہ کا سو بار ورد کرے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کے جھاگوں کے مثل ہی کیوں نہ ہوں۔

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں لیکن قیامت کے دن اعمال کی ترازو میں بہت بھاری (وزن دار) ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ دو کلمے نہایت پسند ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

اگر آپ سمجھیں تو

● ٹھوکر کے بغیر کوئی بردبار نہیں بنتا۔ تجربے کے بغیر کوئی دانا نہیں

ہوتا۔

● ہرانسان کی فطرت اور کمزوری محبت ہے چاہے وہ دکھاوا ہو یا سچ پرمبنی۔

● ہر شخص کی طبیعت آسمان سے ملتی ہے اور زبان زمین ہے۔

● خوشی کسی کی محتاج نہیں ہوتی، فرق صرف اتنا ہے کہ اسے اپنانے والا کس رنگ میں اپناتا ہے۔

● زندگی الجبرہ کا ایک سوال ہے جسے حل کرنے کے لئے عمر درکار ہے۔ مگر اس کا جواب صفر ہے۔

مسکراہٹ

● مسکراہٹ زندگی کی نشانی ہے۔
● مسکراہٹ محبت کی زبان ہے۔
● مسکراہٹ روح کی غذا ہے۔
● مسکراہٹ زندہ دلی کا نام ہے۔
● مسکراہٹ کامیابی کی کلید ہے۔
● مسکراہٹ دوستی کی کنجی ہے۔
● مسکراہٹ شدت غم کو چھپا دیتی ہے۔
● مسکراہٹ زندگی کا دوسرا نام ہے۔
● مسکراہٹ پیار کی پہلی زبان ہے۔
● مسکراہٹ دل کا راز فاش کر دیتی ہے۔
● مسکراہٹ محبت میں زبان کا کام دیتی ہے۔
● مسکراہٹ دلوں کے جیتنے کا واحد ذریعہ ہے۔
● مسکراہٹ شخصیت میں وقار پیدا کرتی ہے۔
مسکراہٹ تاریکی میں امید کی کرن ہے۔
● مسکراہٹ پتھر دل کو موم کر دیتی ہے۔
● مسکراہٹ غموں کے پیار میں حوصلے کی چٹان ہے۔
● مسکراہٹ ایسی انمول دولت ہے، جس کو خرچ کر کے نفرت کو محبت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔
● مسکراہٹ مایوسی کے تاریک بادلوں میں امید کی کرن ہے۔
● مسکراہٹ لاجواب ہے۔
● مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔
● مسکرا دینا اطمینان اور خوشی کی علامت ہے۔
● مسکراہٹ اجنبیت کو ختم کر کے اپنائیت پیدا کرتی ہے۔
● مسکراہٹ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑ دیتی ہے۔

روشنی

● کسی کی ضرورت پوری کرنے کو احسان کا نام دینا کم ظرفی ہے۔

● برائی کو بھلائی کا ذریعہ نہ بناؤ۔

● تنگ نظر وہ ہے جسے دو برائیوں میں سے ایک کو منتخب کرنا پڑے تو دونوں کو اختیار کر لیتا ہے۔

آئینہ عمل

● خاوند کو غلام بنانے والی بیوی آخر غلام ہی کی تو بیوی کہلاتی ہے، دانا بیوی خاوند کو دیوتا بناتی ہے اور خود دیوی کہلاتی ہے۔

● اپنے محسن کی ذات بیان کرنے کی بجائے اس کے احسانات بیان کرو۔

● لوگ تو ہماری خوشی میں شریک نہیں ہوتے غم میں کون شریک ہوگا؟

● سب سے بڑی خواہش ہر انسان کو خوش کرنے اور اسے متاثر کرنے کی خواہش ہے اور اس کی سزا یہ ہے کہ انسان نہ متاثر ہوں گے نہ خوش۔

● انسانوں کے وسیع سمندر میں ہر آدمی ایک جزیرے کی طرح تنہا ہے۔

● جس آدمی کے آنے سے خوشی نہیں اس کے جانے کا غم کیا ہوگا۔

● ناپسندیدہ انسان سے پیار کرو اس کا کردار بدل جائے گا۔

● علم اتنا حاصل کریں کہ اپنی زندگی میں کام آئے، علم وہی ہے جو عمل میں آئے، ورنہ ایک اضافی بوجھ ہے۔

● دنیا کو ہنسانے والا تنہائیوں میں روتا بھی ہے۔

شمع فروزاں

● روشن ترین دل وہ ہے جو دنیا کی گرد سے بچا ہو۔
(حضرت ابو حفصؒ)

● آدمی سے مطالعہ سے بیدار ہوتا ہے مکالمے سے تمیز آتی ہے اور لکھنے سے اس کی شخصیت نکھر جاتی ہے۔ (راجر بیلن)

● زندگی میں دو باتیں بڑی تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ ایک جس کی خواہش ہو اس کا نہ ملنا اور دوسرا جس کی خواہش نہ ہو، اس کا ملنا۔
(برنارڈ شا)

دینی معلومات

● عورت کا اپنے شوہر کے لئے آرائش کرنا مستحسن ہے اور دوسروں کے لئے مذموم اور غیر شرعی ہے۔

● والدین کی اطاعت لڑکے اور لڑکی دونوں ہی پر فرض ہے۔ البتہ لڑکی اپنے شوہر کے حکم کو والدین کے حکم پر ترجیح دے گی۔

● لڑکے والوں کا لڑکی والوں سے جہیز یا کیش کا مطالبہ کرنا شرعاً و قانوناً ممنوع اور مذموم ہے۔

● عورت کو اپنے شوہر کی تمام خواہشات کا احترام کرنا باعث ثواب ہے۔ (مگر خواہشات خلاف شرع نہ ہوں)

● شادی کرنا سنت مؤکدہ ہے اگر کسی شخص کو حرام میں پڑنے کا خوف ہو جائے تو اس پر شادی واجب ہو جاتی ہے۔

● اذان و اقامت کے وقت غیر ضروری باتیں کرنا روزی میں کمی کا باعث ہوتا ہے۔

● جس مومن کی غیبت کی جاتی ہے اس کے دفتر اعمال میں غیبت کرنے والے کے حسنات درج کر دیئے جاتے ہیں۔

خوبصورت باتیں

● ہماری سب سے بڑی خوبی کبھی نہ گرنے میں نہیں بلکہ ہر بار گرنے کے بعد اٹھنے میں ہے۔

● زبان بند رکھنا سب سے بڑی عبادت ہے۔

● اصل یتیم وہ ہے جس نے علم حاصل نہیں کیا۔

● عمل کے بغیر علم ایسا ہے جیسے روح کے بغیر جسم۔

● علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک پہنچ سکتا ہے۔

● طوفان کے آگے چٹان بن کر کھڑے ہو جاؤ تاکہ طوفان اپنا رخ بدل دے۔

● دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے سے پہلے آسمان کے دروازے کھولنے کی قوت پیدا کرو۔

● جانور اپنے مالک کو تو پہچانتا ہے مگر انسان اپنے خدا کو نہیں پہچانتا۔

احساس فکر

● دنیا میں کوئی شخص جاہل نہیں، ہر کسی سے کچھ نہ کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔

● سوچ گہری ہو جائے تو فیصلے کمزور پڑ جاتے ہیں۔

● زبان درازی عمر کو کم کر دیتی ہے۔

● نصیحت خواہ کڑوی ہو قبول کرو۔

● آنسو بہاؤ اللہ کی یاد میں۔

● علم پانے سے پہلے اس کا مقصد پانا ضروری ہے۔

● دنیا میں دولت ایک تحفہ ہے اگر وہ خود غرض نہ ہو۔

علم و عمل کا خزانہ

● علم مالدار کی زینت اور تنگ دستوں کیلئے تونگری کا ذریعہ ہے۔

● علم بے عمل، اور عمل بغیر اخلاص بیکار ہے۔

● علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔

● علم کی خوبی اس پر عمل کرنے اور احسان کی خوبی اس کے نہ جتلانے پر منحصر ہے۔

● جس بات کا علم نہ ہو اسے برا نہ سمجھو۔

● خودستائی کے برابر کوئی حماقت اور علم سے زیادہ کوئی رہنما نہیں۔

روشن خیالات

● اگر زندگی میں کبھی کامیابی حاصل ہو تو غرور مت کرو کیونکہ کامیابی کا دوسرا نام ناکامی ہے۔

● ہم انسانوں کے مزاج میں ہی یہ شامل ہے، اپنی چھوٹی سی نیکی اور دوسروں کی ہلکی سے ہلکی برائی بھی ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔

● اچھی بات ہو یا اچھی سوچ اس پر دل سے یقین ہو تو کتاب کی اچھی جلد جیسی ہوتی ہے۔ انسان کے جذبوں کو محفوظ بناتی ہے، مضبوط بناتی ہے۔

کچھ چار کے بارے میں

● "اللہ" کے حروف کی تعداد چار ہے۔ ا، ل، ل، ہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام میں چار حروف ہیں۔ م، ح، د رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں تعداد چار ہے۔ حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ۔ ● خلفائے راشدینؓ کی تعداد چار ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ۔ ● معتبر فرشتے چار۔

حضرت جبرائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ، حضرت میکائیلؑ، حضرت عزرائیلؑ۔ ● آسمانی کتابوں کی تعداد چار، توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، طرفین کی تعداد چار، مشرق، مغرب، شمال، جنوب۔

● اذان کے حروف چار۔ ا ذ ا ن۔

● جمعہ کے حروف چار۔ ج م ع ہ۔

● مسجد کے حروف چار۔ م س ج د۔

● نماز کے حروف چار۔ ن م ا ز۔

● قیام کے حروف چار۔ ق ی ا م۔

● رکوع کے حروف چار۔ ر ک و ع۔

● سجدہ کے حروف چار۔ س ج د ہ۔

● تشہد کے حروف چار۔ ت ش ہ د۔

● سلام کے حروف چار۔ س ل ا م۔

● رسول کے حروف چار۔ ر س و ل۔

منتخب اشعار

اپنے کردار کو موسم سے بچائے رکھنا
لوٹ کر پھول میں واپس نہیں آتی خوشبو

●

شاید کہ مل گیا ہے تجھے آج میرا خط
آتی ہیں آج شام سے رہ رہ کے ہچکیاں

●

سوچ کر میں نے چنی ہے آخری آرام گاہ
میں تھا مٹی اور مجھے مٹی کا گھر اچھا لگا

●

خوابوں کے جزیروں میں اُتر آتے ہیں وہ لوگ
اب جن سے ملاقات کا امکاں بھی نہیں ہے

●

ان اُجالوں نے تو تہذیب مٹا کے رکھ دی
ان سے اچھا تھا کہ ہر سمت اندھیرا ہوتا

خالی ہاتھ ہوں میں
کہ!!
میری زرد ہتھیلی پر
لکیروں کے سوا
تقدیر کی نوازشوں کے سبب
اور کچھ باقی نہیں بچا
مجھے ان راستوں پہ چلنا
اچھا نہیں لگتا
جن راستوں پہ چلتے سے
تمہارے ساتھ چلنے کی خواہش
میرے اندر تڑپنے لگے۔

✿✿✿✿✿✿

قسط نمبر ۷۸

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ احقاف

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ احقاف قرآن حکیم کی چھیالیسویں سورت ہے۔

● اگر کوئی بچہ حد سے زیادہ روتا ہو اور اپنی ماں کا دودھ نہ پیتا ہو تو سورۂ احقاف کی ان آیات کو باوضو لکھ کر اس بچے کے گلے میں ڈالدیں۔ انشاء اللہ اس کا رونا موقوف ہوگا اور وہ دودھ بھی پینے لگے گا۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ٥ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ (آیت نمبر: ۱۲ تا ۱۴)

● اگر کوئی بچہ سوکھے کے مرض میں مبتلا ہو جائے اور وہ روز بروز دُبلا ہوتا چلا جا رہا ہو تو اس بچے کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں۔ اور مندرجہ ذیل آیات کو ایک پاؤ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر روزانہ صبح شام بچے کے بدن پر یہ تیل ملیں۔ اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ بچے کو سوکھے کے مرض سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۹۱۸	۸۹۴۲	۸۹۳۹	۸۹۳۵
۸۹۴۰	۸۹۳۳	۸۹۲۹	۸۹۴۱
۸۹۴۳	۸۹۳۷	۸۹۴۳	۸۹۳۰
۸۹۴۳	۸۹۳۱	۸۹۴۲	۸۹۳۸

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ط بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥
(آیات نمبر: ۳۳)

● اگر کوئی ظالم افسر اپنے ظلم سے اور اپنی شاطرانہ چالوں سے کسی کو پریشان کرتا ہو اور اس کی شرارتوں سے ہر آن خطرات محسوس ہوتے ہوں تو مندرجہ ذیل آیات کو ہرن کی جھلی پر لکھ کسی پرانے درخت پر لٹکا دیں یا ایسے درخت پر لٹکا دیں جو سوکھ گیا ہو اور جس پر پتے موجود نہ ہوں۔ انشاء اللہ وہ اپنی شرارتوں سے باز آجائے گا اور اگر باز نہ آیا تو اس کو شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ط كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ط بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ (آیات نمبر: ۳۵)

● اگر کسی کو نسیان کا مرض ہو جائے اور وہ اس مرض کا علاج کرانے میں کامیاب نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ رات کو سات بادام کے دانوں کو پانی میں بھگو دے اور جس پانی میں بھگوئے اس پر گیارہ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر دم کر دے، آگے پیچھے ایک ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لے۔ صبح کو اٹھ کر بادام کا سرخ پوست اُتار دے پھر ہر ایک بادام پر سات سات مرتبہ سورۂ احقاف کی ان آیات کو پڑھ کر دم کرے اور انہیں نہار منہ کھالے۔ لگاتار ۲۱ روز تک یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ مرض نسیان سے نجات مل جائے گی اور حافظے میں زبردست اضافہ ہوگا۔

یہ عمل بزرگوں کا ایک عطیہ ہے جو لوگ مرض نسیان میں مبتلا ہوں یا جن حضرات کو قوت حافظہ کی کمی کی شکایت ہو وہ بزرگوں کے اس عطیے سے استفادہ کریں۔

آیات یہ ہیں۔ حٰمٓ ٥ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ٥ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ٥

(باقی آئندہ)

اگر آپ خود صاحب اولاد ہیں یا آپ کے کسی عزیز یا دوست کی اولاد آپ کی نگرانی میں ہے تو آپ نے کبھی ان کی تربیت کے طریقوں پر غور فرمایا ہے؟ آپ نے کبھی اندازہ کیا ہے کہ اس سے کتنی اہم ذمہ داریاں آپ پر عائد ہوتی ہیں؟ اور یہ کہ آپ ان ذمہ داریوں کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں؟ ان بچوں کی آئندہ زندگیوں کا بننا یا بگڑنا، سنورنا یا اجڑنا، ایک بڑی حد تک آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ہر بچہ دنیا میں فطرت سلیم کے ساتھ قدم رکھتا ہے، اس کو سیدھی راہ سے ہٹا کر غلط راستوں پر ڈالنے والے عموماً اس کے ماں باپ اور پرورش کرنے والے ہی ہوتے ہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا دامن تربیت اس حیثیت سے داغدار نکلے۔ ذرا سوچ لیجئے کہ کہیں خدانخواستہ آپ کی غفلت و بے توجہی آپ کی فرد اعمال میں اسی جرم کے عنوان کا اضافہ تو نہیں کر رہی ہے! کیا ''اچھی تربیت'' انتہائی سختی کے مترادف ہے؟ کیا یہ مقصد یوں پورا ہو سکتا ہے کہ بچوں کے دلوں پر حد سے زیادہ رعب و خوف طاری کر دیا جائے اور انہیں گویا بالکل بے دست و پا بنا دیا جائے؟ پھر کیا ضرورت سے زیادہ ڈلار اور پیار مفید ہوگا؟ کیا اچھی تربیت کی غرض یوں حاصل ہو سکتی ہے کہ اپنے تئیں بالکل بچوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے اور ان کی ہر ضد کو بلا روک ٹوک پورا کرنا ضروری سمجھ لیا جائے؟ تجربہ اس نتیجہ تک پہنچانے کے لئے بالکل کافی ہے کہ یہ دونوں طریقے افراط و تفریط پر شامل اور راہ حقیقت سے دور ہیں۔ بچوں کی تربیت سے متعلق سب سے پہلا اور سب سے پہلا جو فرض ایک مسلمان مربی پر عائد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انہیں وہ بہترین مسلم بننے کی راہ پر لگائے، کہ بڑے ہو کر ان کا شمار امت اسلامیہ کے قابل فخر فرزندوں میں ہو، وہ خدا کے بہترین بندے ثابت ہوں، ان کے عقیدے درست ہوں، ان کے اعمال صالح ہوں، اور دینی و دنیوی ہر قسم کی فلاح و برکت ان کے حصے میں آسکے۔ اب آپ اپنی جگہ پر سوچئے کہ آپ اپنے زیر نگرانی بچوں کی تربیت اسی اصول اور اسی مقصد کے لئے کر رہے ہیں؟ آج ہمارے ''شرفاء'' کے بچوں کی عام تربیت کا کیا حال ہے؟ جن بزرگوں کو اپنی شرافت خاندانی پر بڑے دعوے ہیں وہ مہربانی کر کے یہ دیکھیں کہ اپنے چھوٹوں کو وہ کس ڈھرّے پر لگا رہے ہیں؟ کتنے بچے ایسے ہیں جن کے دلوں میں خدائے اسلام و رسول اسلامؐ کی محبت پیدا کی جاتی ہے؟ کتنوں کے ذہن میں اصول اسلام کی وقعت جاگزیں کی جاتی ہے۔؟ کتنوں کے دماغ قرآن کے معنی و مفہوم سے روشن کئے جاتے ہیں؟ کتنوں کے سامنے انسان کامل کی زندگی بطور مکمل نمونہ کے پیش کی جاتی ہے؟ کتنوں کے دلوں میں صدیقؓ و فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ، حسنؓ و حسینؓ کے نقش قدم پر چلنے کی اُمنگ پیدا کی جاتی ہے؟ کتنوں کے سینوں میں خدمت خلق و ہمدردی کی پرورش کی جاتی ہے؟ کتنوں کو بتایا جاتا ہے کہ غیروں کی غلامی ان کے لئے شرمناک و باعث ننگ ہے؟ کتنوں کے ذہن نشین کرایا جاتا ہے کہ آزادی ان کا فطری حق و واجبی ورثہ ہے؟ کتنوں کو خودداری و خود اعتمادی کا درس دیا جاتا ہے؟

صورت حال عموماً ہر جگہ اس کے برعکس ہی نظر آئے گی۔ خدا کی غلامی کے بجائے سرکار کی غلامی کی آواز روز اول سے کانوں میں پڑنے لگتی ہے۔ ساری کوششوں کا مرکز پہلے دن سے ''نوکری'' کو قرار دے دیا جاتا ہے، غیروں کا ٹھہرایا ہوا نصاب، بیگانوں کی بنائی ہوئی کتابیں، اجنبیوں کے بتائے ہوئے قانون و قاعدے، بس انہیں پر وقت پیدائش سے ہمارے بچوں کی ذہنی و قلبی نشو و نما لگتی ہے۔ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا باعث ننگ سمجھا جاتا ہے، بازار سے سودا خرید کر لانا شرافت کے منافی قرار پا چکا ہے، ایثار و تحمل کو ہماری عزت گوارا نہیں کر سکتی۔ کاشتکاری اور چھوٹے پیمانہ پر تجارت کرنا باپ دادا کے نام کو بٹہ لگانا ہے۔ ایک طرف خدا کے قانون توڑنے میں یہ جرأت و بے باکی اور دوسری طرف یہ شور و فریاد ہے کہ مسلمان ہر طرح ذلیل و خوار ہیں، مٹ چکے ہیں اور مٹتے جاتے ہیں!!

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

قسط نمبر:۸۶

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ روحانی وجسمانی علاج

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

الرَّشِیْدُ

حق تعالیٰ کا ۹۹واں صفاتی نام اَلــرَّشِــیْـدُ ہے۔یعنی وہ ذات جو ہدایت دینے والی ہے۔اورراہ راست کی رہنمائی کرنے والی ہے۔

اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندہ خود بھی صراط مستقیم پر گامزن رہے اور اللہ کے دوسرے بندہ کو بھی صراط مستقیم پر چلنے کی ترغیب دے۔یہ اسم اسم جمالی ہے۔اوربعض حضرات کے نزدیک مشترک ہے۔اس کے اعداد ۵۱۴ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جوشخص پابندی کے ساتھ روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا اس کو عشق الٰہی کی دولت نصیب ہوگی۔

● اگر کسی شخص کو اپنے مسئلے کا کوئی حل نہ مل رہا ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ اس کے اپنے مسئلے کے بارے میں غیب سے کوئی رہنمائی مل جائے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ گیارہ دن تک اس کا ورد کرے۔انشاء اللہ اس دوران غیب سے کوئی رہنمائی مل جائے گی۔

● اگر قوت حافظہ بڑھانی ہو تو ہر فرض نماز کے بعد اس اسم الٰہی کو سو مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

● اگر کاروبار اور مال ودولت میں بے پناہ اضافہ کرنے کی خواہش ہو تو روزانہ ۷۰ مرتبہ ۴۰ روز تک ترک حیوانات کے ساتھ وقت کی پابندی اور جگہ کی پابندی کے ساتھ پڑھے۔انشاء اللہ مال ودولت میں بے پناہ اضافہ ہوگا اور کاروبار بھی زبردست کامیابی کے ساتھ چلے گا۔

● بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء ''یَــارَشِـیْـدُ'' ۵۱۴ مرتبہ پڑھے تو صاحب رشد وہدایت ہوجائے اور پھر جس پر بھی نظر ڈالے گا وہ بھی بفضلِ خداوندی رشد وہدایت سے بہرہ ور ہوجائے گا۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس یَــارَشِـیْـدُ کا نقش ذوالکتابت ہوگا تو اسکے ظاہر اور باطنی حالات اللہ کے فضل وکرم سے درست رہیں گے۔شرط یہ ہیکہ وہ روزانہ ایک تسبیح یَارَشِیْدُ کی پڑھتا رہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ر	ش	ید
۳۰۱	۱۳	۳۲	۱۹۹
۱۲	۲۹۸	۲۰۲	۳۳
۲۰۱	۳۴	۱۱	۲۹۹

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو مرشد کامل کی تلاش ہو اور مرشد کامل نہ مل رہا ہو یا سمجھ میں نہیں آرہا ہو کہ کس مرشد سے بیعت ہوں تو اس کو چاہئے کہ نماز تہجد کے بعد ''یَــارَشِـیْـدُ'' تین ہزار مرتبہ پڑھے۔انشاء اللہ خواب میں کسی مرشد کامل کی رہنمائی ہوجائے گی۔

● اگر کوئی شخص نیا کاروبار شروع کرنا چاہ رہا ہو اور اس کاروبار کیلئے اللہ کی رہنمائی چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ بعد نماز عشاء تین ہزار مرتبہ

"یَارَشِیْدُ" پڑھے۔ لگاتار ۲۱ روز تک انشاء اللہ غیب سے اس کاروبار کے بارے میں رہنمائی مل جائے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مہم کو سر کرنا چاہے اور وہ صحیح سر نہ ہورہی ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز مغرب کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یَارَشِیْدُ" پڑھے اور اس عمل کو لگاتار گیارہ دن تک کرے۔ انشاء اللہ وہ مہم سر ہوجائے گی اور زبردست کامیابی کیساتھ اس عمل کا عامل سرخرو ہوگا۔

● اگر کوئی شخص نشہ کرنے کا عادی ہو اور کسی بھی طرح وہ نشہ چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو تو اس کے لئے خصوصی طور پر یہ نقش بزرگوں سے منقول ہے۔ روزانہ "یَارَشِیْدُ" گیارہ ہزار پانچ سو مرتبہ پڑھ کر روزانہ پانی پر دم کریں۔ گیارہ دن تک لگاتار اسی طرح پڑھتے رہیں اور پانی پر دم کرتے رہیں۔ پھر یہ پانی نشہ کرنے والے کو پلائیں۔ انشاء اللہ نشے کی عادت چھوٹ جائے گی۔

● جو شخص "یَارَشِیْدُ" کا عامل بننا چاہے اس کو چاہئے کہ لگاتار ۴۰ دن تک بہ نیت زکوٰۃ ۶۲۵۰ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اور اس کے بعد عامل جو بھی نقش "یَارَشِیْدُ" کا بنائے گا اس میں زبردست تاثیر ہوگی۔

"یَارَشِیْدُ" کا نقش رشد وہدایت کیلئے اپنی آواز میں اثر پیدا کرنے کے لئے اور روحانی اور جسمانی نحوستیں اور رکاوٹیں دور کرنے کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش، یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸	۱۳۱	۱۳۴	۱۲۱
۱۳۳	۱۲۲	۱۲۷	۱۳۲
۱۲۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۶
۱۳۰	۱۲۵	۱۲۴	۱۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۶۷	۱۷۵
۱۷۴	۱۷۱	۱۶۹
۱۶۸	۱۷۶	۱۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو ان کے گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴	۱۲۹	۱۲۷	۱۳۴
۱۳۵	۱۲۶	۱۳۲	۱۲۱
۱۳۰	۱۲۳	۱۳۳	۱۲۱
۱۲۵	۱۳۶	۱۲۲	۱۳۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۸	۱۷۴	۱۷۲
۱۷۶	۱۷۱	۱۶۷
۱۷۰	۱۶۹	۱۷۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۴	۱۲۱	۱۲۸	۱۳۱
۱۲۷	۱۳۲	۱۳۳	۱۲۲
۱۲۹	۱۲۶	۱۲۳	۱۳۶
۱۲۴	۱۳۵	۱۳۰	۱۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۴	۱۶۸
۱۶۷	۱۷۱	۱۷۶
۱۷۵	۱۶۹	۱۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۰	۱۲۵	۱۲۴	۱۳۵
۱۲۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۶
۱۳۳	۱۲۲	۱۲۷	۱۳۲
۱۲۸	۱۳۱	۱۳۴	۱۲۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۰	۱۷۶	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۱	۱۷۴
۱۷۵	۱۶۷	۱۷۲

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر ''یَارَشِیْدُ'' سو مرتبہ پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی قوت وتاثیر میں زبردست اضافہ ہو جائے۔ یہ نقوش ہرے کپڑے میں پیک کر کے استعمال کرنے چاہئیں۔ پینے کے لئے ایک شخص کے لئے ۹ نقش کافی ہیں۔

(باقی آئندہ)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

کام کا نتیجہ معلوم کرنا

جو کوئی کسی کام کے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور یہ چاہتا ہو کہ جو کام وہ کرنے کا خواہاں ہے اس کے نتیجہ کا اُسے پہلے ہی علم ہو جائے کہ وہ کام کرنا اس کے حق میں اچھا ہوگا یا نہیں تو وہ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین سو تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو شمال کی طرف منہ کر کے یہ اسمائے حسنہ پڑھنا شروع کرے۔ اَلنُّوْرُ الظَّاهِرُ اَلْبَاسِطُ ۔ تعداد مقرر نہیں ہے۔ جب تک نیند نہ آئے پڑھتا رہے اور پڑھتا ہوا سو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسے خواب میں جواب مل جائے گا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اولاد کا حصول

اگر کوئی اولاد کی نعمت سے محروم ہو تو وہ گھر کے ایسے حصے میں جہاں پر مکمل خلوت ہو باوضو ہو کر چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد بیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، نماز کی ادائیگی کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص اور ستر مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ اولاد کی نعمت عطا ہوگی۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/500 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں۔**

اعلان کنندہ:۔ روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 24775 فون نمبر 22682

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

زورا کش کا اشتہار پڑھ کر

سوال از: شیخ عبدالرحیم ــــــــــــ گیا۔

عرض اینکہ احقر کو اتفاق ہوا کہ آپ کا رسالے پر نظر پڑی۔ ماہ دسمبر ۲۰۰۷ء کے رسالے میں لکھا ہے کہ ایک منہ والا زورا کش کسی گھر میں ہو یا غلہ میں اس کے نصیب کھل جاتا ہے۔ یہاں تک اچانک موت کا خوف نہیں ہوتا۔

احقر کا تو یقین ہے جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی طرف سے اچھا ہو یا بُرا۔ آپ مہربانی فرما کر اس بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں تو عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ کے خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے پہلی بار طلسماتی دنیا کو پڑھا ہے اور اچانک آپ کی اس اشتہار پر بھی نظر پڑی جو "زورا کش" کی اہمیت واضح کرنے کیلئے اس رسالے میں چھاپا گیا ہے اور اسے پڑھ کر آپ مخمصے میں مبتلا ہو گئے۔ اگر آپ نے طلسماتی دنیا کے چند شمارے بھی پڑھ لئے ہوتے تو خود ہی آپ کو اس بات کا اندازہ ہو جاتا کہ طلسماتی دنیا توحید وسنت کا پرچار اپنے مخصوص انداز میں کر رہا ہے اور بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ اور بہت ہی دلنشیں انداز میں یہ ثابت کرنے میں لگا ہوا ہے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والی ذات اس کائنات کے چپے چپے پر حکومت کرتی ہے۔ اسی کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں اسی کے حکم سے دریاؤں میں طغیانی آتی ہے اسی کے حکم سے چاند ستاروں کا نظام قائم ہے۔ اور اسی کے اذن سے انسان اس کائنات میں سانسیں لیتا ہے۔ ہر صاحب ایمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اس دنیا میں اچھا یا بُرا جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے اس کی مرضی کے بغیر نہ کوئی جیتا ہے نہ کسی کو موت آتی ہے۔ لیکن اس عقیدے کے ساتھ ساتھ ہر صاحب ایمان اس بات سے بھی واقف ہے کہ یہ دنیا اسباب وعلل کے ماتحت پیدا کی گئی ہے اس دنیا میں جب بھی اور جہاں بھی جو کچھ ہوتا ہے وہ اسباب کے تحت ہی ہوتا ہے۔ بغیر سبب کے نہ کوئی بیمار ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کو صحت ملتی ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کے پیٹ میں درد ہوگا تو اس کا بھی بظاہر کوئی نہ کوئی سبب ہوگا کوئی الٹی سیدھی چیز کھانے کی وجہ سے یا کوئی چیز ہضم نہ ہونے کی وجہ سے یا کوئی ثقیل غذا استعمال کرنیکی وجہ سے پیٹ میں تکلیف ہوگی اور پھر یہ تکلیف بھی کسی دوا کے ذریعہ یا آئندہ کھانا نہ کھانے کی وجہ سے یا کسی اور ترکیب پر عمل کرنے کی وجہ سے دور ہوگی۔ یہ دنیا اسباب کے تحت چل رہی ہے اور اسباب کا پیدا کرنے والا وہی ہے جس نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے۔

مریض کسی بھی مرض میں مبتلا ہونے کے بعد جب کوئی دوا کھاتا ہے تو دراصل وہ شفا پانے کے لئے ایک سبب کو اختیار کرتا ہے محض اسلئے کہ اس دنیا کے پیدا کرنے والے نے اپنی مدد پہنچانے کے لئے اسباب کا سہارا لینے کی تاکید کی ہے۔ ورنہ یہ طے ہے کہ دوا کسی بھی مریض کو اس وقت تک فائدہ نہیں پہنچاتی جب تک دوا پیدا کرنے والے کی مرضی صحت

بحال کرنے کی نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے صاحب عقیدہ لوگ کسی بھی مریض کو دوا کھلاتے وقت ''اللہ شافی'' پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اس بات سے واقف ہوتے ہیں کہ دوا اور غذا کسی بھی انسان کو تندرستی نہیں دے سکتی۔ تندرستی صرف حق تعالیٰ کی مرضی سے ملتی ہے اور کسی بھی دوا کا استعمال انسان بطور سبب کے کرتا ہے۔

اس دنیا میں جتنی بھی چیزیں انسان کے لئے ''مفید'' بنا کر پیدا کی گئی ہیں ان کی افادیت اللہ کے حکم کی محتاج ہے لیکن انسان ان کی افادیت کا جب بھی ذکر کرتا ہے محض اس لئے کرتا ہے کہ وہ چیزیں اللہ کی قدرت کی وجہ سے انسان کو فائدہ پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان چیزوں کو فی نفسہ مؤثر یا مفید ماننا قطعاً غلط ہے۔ دوا ہو، غذا ہو کوئی پتھر ہو یا کوئی تعویذ ہو غرضیکہ کوئی بھی چیز ہو وہ مؤثر بالذات نہیں ہے۔ ہر چیز کے اندر جو بھی تاثیر ہوتی ہے اور جو بھی فائدہ پہنچانے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ محض کرشمۂ قدرت ہے اور وہ حق تعالیٰ کے حکم کی بنا پر ہے۔

اسی طرح رُدراکش بھی، درخت کا ایک پھل ہے، یہ پھل بھی اپنے اندر افادیت رکھتا ہے۔ یہ پھل انسان کو زندگی کی مختلف کامیابیوں سے ہمکنار کراسکتا ہے اور اس پھل کی برکت کی وجہ سے انسان ناگہانی موت سے اور حادثوں سے محفوظ رہ سکتا ہے، لیکن یہ پھل بھی کسی کو فائدہ پہنچانے میں اور کسی کو آفات وحادثات سے محفوظ رکھنے میں اسی طرح اللہ کے حکم اور اس کی مرضی کا محتاج ہے جس طرح دوسری چیزیں انسان کو فائدہ پہنچانے میں اللہ کے حکم اور مرضی کی محتاج ہوتی ہیں۔

اشتہار کی زبان ایک الگ زبان ہوتی ہے۔ کوئی بھی کمپنی کسی بھی چیز کا اشتہار دیتے وقت اس بات کی وضاحت نہیں کرتی کہ ہر چیز اسی وقت فائدہ پہنچائے گی جب اللہ چاہے گا۔ حالانکہ حقیقت تو یہی ہے کہ بازار میں بکنے والی کوئی بھی چیز اسی وقت مؤثر اور مفید بن سکتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو تریاق بھی زہر کا کام کرتا ہے اور اگر اللہ کی مرضی ہو تو زہر کھا کر بھی انسان موت سے بچ جاتا ہے۔

آپ نے رُدراکش کے بارے میں جو کچھ بھی پڑھا ہے وہ ایک اشتہار میں پڑھا ہے۔ اور اشتہار کا اپنا ایک انداز ہوتا ہے اسے اشتہار سمجھ کر پڑھنا چاہئے اس کو عقیدہ سمجھ کر اس پر باقاعدہ سوچ وفکر نہیں کرنی چاہئے۔ ہر اشتہار ترغیب کیلئے ہوتا ہے اس لئے اس بات کا امکان ہے کہ اشتہار میں کسی قدر مبالغہ بھی ہو، کیونکہ پڑھنے والوں کو رجھانے کیلئے اور متوجہ کرنے کے لئے بھی اشتہارات چھاپے جاتے ہیں لیکن آپ یقین رکھیں کہ طلسماتی دنیا کسی بھی ایسی چیز کے پرچار سے اللہ کی پناہ چاہتا ہے جو اس کے بندہ کیلئے ''فائدہ مند'' نہ ہو۔ بلاشبہ رُدراکش کے بے شمار فوائد ہیں جو تجربات سے ثابت ہو چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رُدراکش جہاں ہوتا ہے وہاں کامیابیوں کے آثار پیدا ہونے لگتے ہیں اور انسان آفات وحادثات سے محفوظ ہو جاتا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ رُدراکش محض اللہ کی مرضی سے فائدہ پہنچاتا ہے اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو یہ محض ایک جڑی بوٹی ہے اور کوئی جڑی بوٹی بذات خود مؤثر اور مفید نہیں ہوتی اس میں افادیت کی صلاحیت اللہ پیدا کرتا ہے۔

اسٹون سارٹیفکیٹ ایک دھوکہ بھی ہوسکتا ہے

سوال از: عبدالجبار ــــــــــ ممبئی۔

آپ نے ''روحانی مسائل نمبر'' میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ اسٹون سے متعلق لیبرٹی جو سارٹیفکیٹ دیتی ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور اسٹون کا خریدار اس سارٹیفکیٹ کو دیکھ کر دھوکہ میں آجاتا ہے جب کہ بعض حضرات کا دعویٰ یہ ہے کہ اسٹون کے بارے میں جب لیبرٹی سارٹیفکیٹ دے دیتی ہے تو اسٹون کے اصلی نقلی ہونے کی وضاحت ہو جاتی ہے اور خریدار کو اس بات کا اطمینان ہو جاتا ہے کہ اسٹون کس طرح کا ہے۔ بہرحال بعض قارئین کو آپ کے جواب سے اطمینان نہیں ہوا ہے اس لئے آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔

جواب

کوئی بھی لیبرٹی وہ سرکاری ہو یا پرائیویٹ کسی بھی اسٹون کی جب کیفیت کو بیان کرتی ہے تو وہ اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اسٹون کس وزن کا ہے کس سائز کا ہے، اس کی بناوٹ کس انداز کی ہے۔ مثلاً گول ہے چکور ہے یا تکون ہے وغیرہ۔ اور اس اسٹون کی اصلیت کیا ہے۔ یہ نقلی ہے یا ڈپلی کیٹ ہے یا پھر اصلی ہے۔ ظاہر ہے کہ لیبارٹی جو سارٹیفکیٹ دیتی ہے وہ اسٹون کو پیش نظر رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ یہ سارٹیفکیٹ ہرگز ہرگز کسی بھی طرح یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ یہ اسی اسٹون کے بارے میں ہے جو اسٹون فروخت کرنیوالا فروخت کر رہا ہے۔ اگر بالفرض محال لیبارٹی سارٹیفکیٹ پر اسٹون کا فوٹو بھی چھاپ دے تب بھی بیچنے والا اسی جیسے اسٹون کو خریدار کے سامنے رکھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ یہی وہ اسٹون ہے جس کا سارٹیفکیٹ لیبارٹری نے دیا ہے۔ اس طرح بہت آسانی سے اسٹون

فروخت کرنیوالا اسٹون خریدنے والے کو بے وقوف بنا سکتا ہے۔ ہم نے اس بات کی بھی وضاحت کی تھی کہ لیبارٹری اسٹون کے اصلی نقلی ہونے کی وضاحت کرتی ہے لیکن اس کی قیمت کو واضح نہیں کرتی حالانکہ اگر لیبارٹری قیمت کو بھی واضح کردے تب بھی خریدار دھوکے سے نہیں بچ سکتا۔ کیونکہ لیبارٹری اسٹون پر کوئی مہر لگا کر نہیں دیتی۔ اس لئے یہ اندازہ کرنا قطعاً ناممکن ہے کہ سارٹیفکیٹ اس اسٹون کا ہے بھی یا نہیں جو اسٹون فروخت کیا جارہا ہے۔ بعض شاطر قسم کے لوگ ایک ہی سارٹیفکیٹ سے کئی کئی اسٹون فروخت کردیتے ہیں۔ آج کے کمپیوٹر کے دور میں ایک ہی سارٹیفکیٹ کے دسیوں سارٹیفکیٹ اس طرح نکالے جاسکتے ہیں جو دیکھنے میں اور جعل محسوس ہوں سارٹیفکیٹ کا فائدہ صرف ایک ہی صورت میں خریدار کو پہنچ سکتا ہے جب خریدار اسٹون خریدتے وقت کسی لیبارٹری سے اس اسٹون کا سارٹیفکیٹ بذات خود بنوائے اور لیبارٹری سے اس کی قیمت بھی معلوم کرے جو سارٹیفکیٹ اسٹون کو فروخت کرنے والا بنوائے گا وہ آخری حد تک معتبر نہیں ہوسکتا۔ وہ درست بھی ہوسکتا ہے اور نادرست بھی۔

یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ اسٹون کا سارٹیفکیٹ اسٹون فرخت کرنے والا محض اس لئے بنواتا ہے تاکہ اسٹون خریدنے والے کو وہ مطمئن کرسکے۔ اس سے دو اور دو چار کی طرح یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ سارٹیفکیٹ کا اصل فائدہ اسٹون فروخت کرنے والے ہی کو ہوتا ہے اسٹون خریدنیوالے کو نہیں اور یہ سارٹیفکیٹ اس وقت بھی گوارہ ہوسکتا ہے جب اس پر اسٹون کی قیمت واضح ہو۔ اگر سارٹیفکیٹ پر اسٹون کی قیمت لکھی ہوئی نہیں ہے تو اس سارٹیفکیٹ پر بھروسے کرکے اسٹون کی بھاری قیمت ادا کرنا بہت بڑی نادانی ہے۔

ہم اس بات کی بھی وضاحت کردیں کہ اسٹون کی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے ہمارے ملک میں جو بھی لیبارٹریاں قائم ہیں وہ سرکاری ہوں یا پرائیویٹ، وہ اپنی جگہ ٹھیک ہیں اور وہ دھوکہ نہیں دے رہی ہیں لیکن ان لیبارٹریوں کے بعض سارٹیفکیٹ کو آڑ بنا کر بعض لوگ پبلک کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں اور سیدھے سادھے لوگوں کو دو ہزار کا اسٹون سارٹیفکیٹ دکھا کر دس ہزار میں بھیڑ دیتے ہیں۔ اسلئے خریدار حضرات کو چاہئے کہ اسٹون خریدتے وقت محض سارٹیفکیٹ پر بھروسہ نہ کریں بلکہ اسٹون کی پرکھ کو کسی ماہر حجرات سے بھی کرالیں۔ اور اسٹون فروخت کرنیوالے کی لن ترانیوں سے متاثر نہ ہوں۔

ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ بعض قیمتی اسٹون مختلف حیثیت کے ہوتے ہیں مثلاً پکھراج اور نیلم جیسے پتھر دو سو روپے فی رتی سے دو ہزار فی رتی تک کے ہوسکتے ہیں۔ اس کا صحیح اندازہ ایک ماہر اسٹون ہی کرسکتا ہے کسی بھی لیبارٹری کا سارٹیفکیٹ اس کی اصل حیثیت اور اس کی اصل قیمت کو ظاہر نہیں کرتا۔ اس لئے اس سارٹیفکیٹ کے ذریعے خریدار کو دھوکہ دینا بہت آسان ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص پتھروں کے معاملے میں اللہ بندوں کو دھوکہ دیتا ہے وہ کبھی خوش حالی سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ محض اپنی چاندی بنانے کے لئے اللہ کے سیدھے سادھے بندے کو بے وقوف بنا رہے ہیں وہ اپنی عاقبت خراب کررہے ہیں۔ اسٹون خریدنے والوں کو چاہئے کہ کسی بھی شخص کی ایمانداری اور سچائی کا اندازہ کرنے کے لئے اس سے خریدے ہوئے اسٹون کی جانچ کسی ماہر سے کرالے تاکہ اس کو خود یہ اندازہ ہوجائے کہ اس نے جو اسٹون خریدا ہے وہ اصلی ہے یا نقلی۔ اگر اسٹون اصلی ہے تو اسٹون فروخت کرنے والے کا پتہ دوسروں کو بھی بتانا چاہئے اور اگر خدانخواستہ اسٹون نقلی ہو تو پھر اسٹون فروخت کرنے والے کی مخالفت کرنی چاہئے تاکہ اللہ کے دوسرے بندے اس کے جھانسے میں نہ آسکیں۔

سوال از: کریم الدین ـــــــــ حیدرآباد۔

آپ نے روحانی مسائل نمبر میں ایک خط کا جواب دیتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا بدل ہوسکتے ہیں۔ تو کیا کسی بھی نیک کام کو کرنے سے پہلے بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ لکھ دینا کافی ہے اور کیا یہ بات درست ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ ہی کے اعداد ہیں۔ جیسا کہ کچھ لوگوں کا دعویٰ یہ ہے کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہوتے ہی نہیں۔ یہ تو ہرے کرشنا کے اعداد ہیں اور ۷۸۶ کی رسم ہندوؤں کی جاری کردہ ہے۔

ازراہ کرم اگلے شمارے میں اس بات کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان کریں تاکہ معترضین کو جواب دیا جاسکے۔

جو لوگ دنیا میں صرف اعتراضات کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہوں ان کو مطمئن کرنا ممکن نہیں ہے۔ اگر آپ ان کے ایک اعتراض کا جواب دوگے وہ کوئی دوسرا کھڑا کردیں گے کیونکہ ان کی زندگی کا مقصد ہی

ہے کہ بات بات پر اعتراضات کرو اور لوگوں کا ناک میں دم کرو۔ اور بڑے لوگوں کا دعویٰ یہ ہے کہ دنیا میں سب سے آسان کام اعتراض اور تنقید کرنا ہے۔ اعتراض اور تنقید کا ماہر ہونے میں نہ کسی تعلیم کی ضرورت ہے اور نہ بہت زیادہ عقل کی۔ کامیاب معترضین بننے میں اگر کوئی چیز درکار ہے تو وہ ہے چرب زبانی اور بے شرمی۔ جو انسان کسی مجلس میں چپ نہ ہونے کی قسم کھالے اس کو مطمئن کرنا کس کے بس میں ہے۔ اگر آپ اسی طرح کے معترضین کو جواب دے کر مطمئن کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو مایوسی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں لگے گا۔ کیونکہ اس طرح کے معترضین اپنی چودھراہٹ جمانے کے لئے اور اپنے آپ کو عقل کل اور توحید وسنت کا ٹھیکیدار ثابت کرنے کے لئے زبان چلاتے ہیں اور اس طرح کے لوگوں کو دلائل کے ذریعے خاموش کردینا تقریباً ناممکن ہے۔ البتہ اگر آپ کا منشاء یہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو جواب دے سکیں جو معترضین کے بہکاوے میں آکر اعتراضات کرنے لگتے ہیں اور خواہ مخواہ شبہات کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں تو ان کے لئے چند باتیں پھر کچھ وضاحت کے ساتھ یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

سب سے پہلے تو آپ یہ بات یاد رکھئے کہ لکھنے اور پڑھنے میں بہت بڑا فرق ہے۔ ان دونوں چیزوں کو ایک نظر سے نہ دیکھیں جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ اگر عمل سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے بجائے ۷۸۶ کہہ دیں تو کافی ہوگا۔ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ ہرگز ہرگز کافی نہیں ہوگا بلکہ اچھا خاصا مذاق ہوگا۔ ۷۸۶ کا مسئلہ خالصتاً لکھنے کی حد تک ہے۔ پڑھنے کی حد تک نہیں ہے۔ اور پڑھنے میں بھی ایک بات یاد رکھیں کہ پڑھنا بھی ہر جگہ کافی نہیں ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے کسی مجلس میں یہ پڑھتا ہے کہ شروع کرتا ہوں اس ذات گرامی کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بسم اللہ کی بجائے اس کا ترجمہ کرنے سے بھی وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اس ترجمہ کے پڑھنے یا لکھنے سے اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ لکھنے اور پڑھنے والا کام کی ابتدا میں اپنے اس رب کا تصور کرکے اس کے نام سے اپنے کام کی شروعات کررہا ہے جو ہر ایک کام کو اس کے اختتام وتکمیل تک پہنچانے پر قادر ہے۔ اور اس کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں کسی بھی کام صحیح انجام نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی شخص نماز میں بسم اللہ پڑھنے کے بجائے اس کا ترجمہ پڑھنے پر قناعت کرلے تو نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ نماز میں بسم اللہ کا عربی زبان میں پڑھنا ہی ضروری ہے۔ خطوط میں کتابوں اور رسالوں کے شروع میں اگر کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن لکھتا ہے یا اس کا ترجمہ لکھتا ہے یا باسمہ لکھتا ہے یا پھر ۷۸۶ لکھتا ہے تو لکھنے والے کا یہ سب لکھنا اس بات کی علامت ہے کہ اپنی تحریر کی شروعات وہ اللہ کے تصور اور اس کے ذکر سے کررہا ہے۔ باسمہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے اس کے نام سے عربی کے اسی فقرے سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ حرف ہ کا مرجع رب العالمین کی ذات ہے۔ وہ اس کے نام سے اپنی تحریر کی شروعات کررہا ہے یہ تو اس کی نیت جانے۔ لیکن جہاں جہاں باسمہ لکھا ہوتا ہے سب پڑھنے والے یہی سمجھتے ہیں کہ اس سے بسم اللہ مراد ہے۔ یعنی باسمہ سے مراد لکھنے والے کی یہ ہوتی ہے کہ میں اپنی تحریر کی شروعات اس کے نام سے کرتا ہوں جو ذات بابرکت بھی ہے اور رحم وکرم کرنے والی بھی ہے۔ اسی طرح جو حضرات اپنی تحریر کی ابتدا ۷۸۶ سے کرتے ہیں ان کی نیت بھی بسم اللہ ہی کی ہوتی ہے ان کے ذہن میں بھی ۷۸۶ لکھ کر یہی ہوتا ہے کہ ہم اپنی نگارشات کی ابتدا رب العالمین کے نام سے کررہے ہیں۔ کون بے وقوف یا سرکش مسلمان ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشن کا تصور کرتا ہو۔ یا اس کے ذہن میں اللہ کے ماسوا کسی اور کا تصور ہو۔ اور جب دین اسلام صاف صاف انداز میں یہ فرمارہا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے فاعل کی جو بھی نیت ہوگی اسی پر معاملات اور جزا وسزا مرتب ہوگی۔ جب یہ طے ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے تو پھر ۷۸۶ لکھنے والوں کو مطعون کرنا اور ان پر اعتراض کرنا مجملہ ستم ہے۔

ہم اس بات کی بھی وضاحت کئے دیتے ہیں کہ صحیح لفظ ہرے کرشنا نہیں۔ ہرے کرشن ہے۔ اور ہرے کرشن کے اعداد ۷۸۶ نہیں بنتے۔ اس بات کو ذیل کی تفصیل سے سمجھ لیں۔ ایک ایک حرف کے عدد کو دیکھیں اور اس کا ٹوٹل دیکھیں۔

حرف	عدد
ہ	۵
ر	۲۰۰
ے	۱۰
ک	۲۰
ر	۲۰۰
ش	۳۰۰
ن	۵۰
	۷۸۵

فنکاروں نے ۸۵ کو ۸۶ بنانے کے لئے کرشن کا کرشنا بنادیا ہے۔

روانی میں پڑھنے والے لوگ اگر کرشن کو کرشن کہتے ہیں تو اس صورت میں ن پر زبر ہوتا ہے نہ کہ نون کے بعد الف۔ جیسا کہ عربی زبان میں ظَفَرَ کامیابی کو کہتے ہیں اور جب کسی کا نام رکھا جائے تو ظفر میں را ساکن رہے گی، تاہم اگر کوئی ظَفَرَ کہے گا تو اس صورت میں وہ را کے اوپر زبر پڑھے گا نہ کہ را کے بعد الف کا اضافہ کرے گا اور عدد نکالنے کی صورت میں زبر کو الف نہیں مانا جاتا۔ معلوم یہ ہوا کہ ہرے کرشن کے نون پر اگر زبر بھی مان لیں اور اس کو ساکن نہ سمجھیں تو بھی اس کے اعداد ۷۸۵ ہوتے ہیں۔ زبردستی ان کو ۷۸۶ بنا کر اعتراضات کی جگالی کرنا درست نہیں ہے۔

اب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد الگ الگ حرف کے نکال کر ان کا ٹوٹل دیکھئے۔

ب	۲
س	٦۰
م	۴۰
اللہ	٦٦
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
	۷۸٦

دیکھ لیجئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد پورے ۷۸٦ ہیں۔ ان اعداد کو غلط سلط انداز میں کم یا زیادہ ثابت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ معترضین اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے خواہ مخواہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے اور اپنی بات کو درست ثابت کرنے کے لئے دلیلیں اپنے گھر میں تیار کرکے دنیا کے سامنے رکھ رہا ہے۔

اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے اسی لئے تو صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ لکھنے والے صرف ؐ لکھ دیتے ہیں اور پڑھنے والے اس کو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں۔ اسی طرح رضی اللہ عنہ کی جگہ ؓ اور رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ؒ لکھ دیا جاتا ہے۔ یہ تو بات حروف کی ہوئی۔ عربی اور اردو زبان کی قدیم کتابوں میں حاشیہ کے اختتام پر ۱۲ لکھا جاتا ہے اور اس کا مطلب ہوتا ہے حاشیہ کی حد۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں اس لئے حاشیہ کی حد لکھنے کے بجائے ۱۲ لکھ دیا کرتے تھے آج تک کسی بھی سمجھ دار فلسفی نے اس ۱۲ پر اعتراض نہیں کیا۔ حالانکہ قابل اعتراض تو پھر یہ بھی ہے، کیوں نہ ہم تمام کتابوں سے ۱۲ کھرچ کر وہاں حد لکھ دیں اور یہ شور مچائیں کہ کسی بھی بات کو اعداد کی صورت میں لکھنا غلط اور بے معنیٰ ہے۔

اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ ۷۸٦ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بھی اعداد ہوتے ہیں اور ہرے کرشن کے بھی تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ لکھنے والا اپنی نیت کے اعتبار سے ۷۸٦ لکھتا ہے اگر کوئی ہندو بھائی ۷۸٦ لکھ کر ہرے کرشن مراد لیں اور کوئی مسلمان ۷۸٦ لکھ کر بسم اللہ مراد لیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ نیت کے ساتھ ساتھ ہر بات کے معنیٰ بدل جاتے ہیں اور ہر حرف کی حیثیت بھی بدل جاتی ہے۔ الف تو الف ہی ہے لیکن یہی الف جب اللہ کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام مانا جاتا ہے اور جب یہی الف ابلیس کے شروع میں آتا ہے تو نا قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح 'ش' شہادت میں بھی ہے اور 'ش' شرارت میں بھی ہے جب 'ش' شہادت کے شروع میں لگتا ہے تو اس کی عزت کی جاتی ہے اور یہی 'ش' شرارت میں فٹ ہوتا ہے تو لوگ اس سے وحشت کھاتے ہیں۔ حالانکہ 'ش' تو ایک ہی ہے۔ اسی بات کو حروف سے الگ مان کر اگر ہم یوں کہیں کہ ایک ہی بھٹے سے نکلنے والی اینٹیں مسجدوں میں جا کر لگتی ہیں اور بت خانوں میں بھی، مدرسوں میں جا کر لگتی ہیں اور شراب خانوں میں بھی۔ جب اینٹیں مسجدوں اور مدرسوں میں لگتی ہیں تو ان کی عزت ہوتی ہے اور ان کا مقام بلند ہوتا ہے اور اسی بھٹے کی اینٹیں بت خانوں اور شراب خانوں میں لگتی ہیں تو ان کی وقعت کم ہوجاتی ہے اور ان کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے نسبت بدل جانے سے حیثیت میں بھی بدل جاتی ہے۔ اسی طرح اگر یہ کہا جائے کہ اعداد میں بھی اصل چیز نسبت ہے۔ یہی نسبت ۷۸٦ کا وزن بڑھاتی ہے اور یہی نسبت ۷۸٦ کا وزن بھی گھٹا دیتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ لکھنے والا ۷۸٦ کی نسبت کس طرف کر رہا ہے، اگر وہ بسم اللہ کی طرف کرتا ہے تو ۷۸٦ کی عظمت میں شبہ نہیں کیا جاسکتا۔

۷۸٦ اعداد ذبیح اللہ کے بھی ہوتے ہیں اور ذبیح اللہ حضرت اسماعیلؑ کا لقب تھا لیکن ہماری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ جب کوئی ۷۸٦ لکھتا ہے تو اس سے مراد نہ ہرے کرشن ہوتے اور نہ حضرت اسماعیلؑ بلکہ

اس سے مراد بسم اللہ ہی ہوتی ہے اور کسی لکھنے والے کی نیت اگر ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ کی ہو تو اس پر اعتراض کرنا نادانی اور ناواقفیت کی دلیل ہے۔

سوالات یا انکوائری

سوال از: محمد ریاض الدین ——— بہار۔

چند سوالات بطور انٹرویو کی شکل میں جن میں چند آپ کی نجی زندگی سے متعلق ہیں۔ کچھ کا تعلقات آپ کے فن عملیات کے متعلق ہیں، کچھ سوالات وطرز واسلوب سے آپ بچکانہ مان کر چھوڑ دیں گے۔ حالانکہ ان سوالات کے جوابات سے آپ کے ہزاروں مخلصین کو بھلا ہوگا۔ چند باتوں کو آپ کی جانب منسوب کر کے جس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ میری معلومات سے، اسلئے کہ نہ جانے کتنی بار آپ سے ملاقات کر چکا ہوں، کرامت کے طور پر بیان کرتے چند باتوں کو اس طرح پھیلائی گئی ہے کہ جن سے آپ کی کم علمی وعلمائے کرام کی طرف سے بائیکاٹ کا احساس کراتا ہے۔

لہٰذا مندرجہ ذیل باتوں کو تفصیل کے ساتھ جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں تاکہ آپ کے عاشقین، معتقدین، مخلصین قارئین کو بہت حد تک سکون راحت ملے کہ ایک طرح کی قلبی سکون محسوس ہوگا۔

سوال نمبر: ۱۔ سب سے پہلے آپ اپنے خانوادے کا مکمل تعارف کرائیں۔ ان لوگوں کی علمی وادبی سیاسی خانقاہی سرگرمیوں کامیابیوں میں کچھ کارنامے بتایئے جو بہت ہی زیادہ نمایاں ہو جو حالات کا رخ بدل دیا ہو۔

(۲) آپ اپنے ابا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی خاص طور پر جو فن عملیات کے متعلق ہو تحریر فرمائیں۔ ان کی تصانیف وتالیف جنات سے لگاؤ کے متعلق جو طرح طرح کے قصے مشہور ہیں ان میں حقیقت کتنی ہے۔

یہ بات بہت ہی اہل دیوبند میں مشہور ہے کہ آپ کی طرز تحریر اسلوب بیان ہو بہو حضرت مولانا عامر عثمانی صاحب علیہ الرحمہ کی طرح ہے۔ انہیں کی تحریر جو زلزلہ کے اوپر تبصرہ عنایت فرمائے تھے کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ رہی سہی کسر قاری طیب صاحبؒ کی کتاب کے چند اقتباسات کو جو فتوے کی شکل میں تھی اچھال کر خوب شہرت کمائی۔ جس سے آج بھی مسلک اعلیٰ حضرت کو کافی تعداد میں مواد فراہم کر رہی ہے۔ اب آپ کے متعلق یہ باتیں گشت کر رہی ہیں کہ تذبذب قسم کے ہیں۔ دار العلوم کے اکثر حضرات آپ سے ناراض ہیں جن میں اساتذہ کرام کی بھی تعداد ہے، ایک طرح سے ان لوگوں نے آپ کا مقاطعہ کر رکھا ہے۔

(۴) آپ فن عملیات کے ایک درخشندہ ستارے کی حیثیت سے برصغیر میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ اپنی حالات زندگی خاص طور پر پرورش وپرداخت کن کن علماء کرام سے کس طرح فیض یاب ہوئے۔ شعبۂ حفظ میں سے صرف اس لئے چلے آئے تھے کہ آپ کی تمنا مولانا بننے کی تھی اور آج کے حفاظ کرام کو تراویح کے سلسلے میں کیا کہیں گے۔

(۵) کہا جاتا ہے کہ بڑے ہو کر آپ نے اپنی زندگی میں نمایاں تبدیلی لانے کے لئے نام میں تبدیل کیا۔ آپ کی ولادت کی تاریخ نہیں معلوم صرف اندازہ کے طور پر مان کر علم النجوم سے استفادہ کر رہے ہیں کامیاب ہیں۔ جس کا آپ کو بہت تکلیف ہے۔ (تاریخ ولادت نہ معلوم ہونے پر بہت آپ کو ملال ہے)

(۶) آپ نے اپنے رشتہ دار کی شادی سب سے الگ کی یعنی تمام رسم ورواج کو ختم کر کے نکاح خوانی فرمائی وہیں دوست واحباب کو بھی نظر انداز فرمایا۔ اس کا بھی دیوبند والوں میں خوب چرچا ہے۔

(۷) آپ جیسے لوگ چندہ کو لے کر دار العلوم چھوڑ دیں گے جو کہ سنت رسول ہے۔ اور اپنی رسائل کے ذریعہ کچھ ایسی باتیں تحریر کرتے ہیں بقول شخصے (قاری صدیق احمد باندویؒ) یہ ماہنامہ طلسماتی دنیا جو حضرات نکال رہے ہیں ان کے اندر بہت سی غلطیاں ہیں مگر ان کے اندر خلوص ضرور ہے۔

(۸) ماہنامہ طلسماتی دنیا ٹھیک ماہنامہ تجلی کی طرح بہت سی چیزوں میں یکسانیت ہے۔ طرز اسلوب، اکثر کالم، اپنا نام بدل کر لکھنا جیسے تجلی میں طنزیہ کالم ''مسجد سے میخانہ تک'' عامر عثمانی صاحب لکھتے تھے۔ اسی طرح اذان بت کدہ خود آپ لکھتے ہیں۔ جو حال تجلی کا ہوا وہی آپ کے بعد ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ہونے والا ہے۔ گویا آپ کے بعد نعم البدل علمی جانشین کوئی نظر نہیں آتا۔ یہ خلا کس طرح پُر کیا جائے گا۔

(۹) آپ برابر دہلی، ممبئی، حیدرآباد، بھاگلپور وغیرہ جاتے ہیں۔ عام لوگوں سے طرح طرح عاملین کی حرکت عاداتیں طور طریقہ (جو بیان کی جاتی) آپ پر کیا گزرتی ہے۔

روزنامہ انقلاب میں سنتے ہیں چند اختلافات کی وجہ سے آپکا کالم بند کر دیا گیا۔ آپ اس میں معاوضہ کے ساتھ کالم لکھتے تھے۔

(۱۰) آپ کتنی مدت سے فن عملیات کے ذریعہ خدمت خلق کررہے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں فن عملیات کی کتابیں مطالعہ فرمائی مگر ان کتابوں کی غلطیاں یا خامیاں اب بھی برقرار ہیں اس سمت آپ کی کیا محنت ہورہی ہے۔

(۱۱) کیا آپ اس مقام پر نہیں پہنچ گئے ہیں جس طرح جناب حکیم غلام سرور شباب صاحب، مجید الماس صاحب، قبلہ جناب ملازم حسین صاحب کی طرح آپ بھی دعویٰ کریں، میرے پاس جنات ہیں یا علامہ رئیق صاحب زاہد کی طرح آپ بھی لکھیں ہمزاد کے عمل میں اتنی پریشانیاں ہوئی تو کیا وہ آپکو نقصان پہنچائیں گے۔ حالانکہ جنات وہمزاد راز کو پسند فرماتے ہیں۔ وہ لوگ اس سے مستثنٰی ہیں۔ کیونکہ اتنے بڑے عامل ہیں کہ ان پر یعنی جنات وہمزاد پر ایک طرح سے بھاری ہیں۔ کیا ان حضرات سے ملاقات ہوتی ہے۔ یا آپ پاکستان جاتے ہیں تو ان لوگوں سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۱۲) فن عملیات کی تعلیم وتربیت کن سے حاصل کی آپ کو جنات وہمزاد موکل کے عمل کرنے میں کیا پریشانی اٹھانی پڑی۔

(۱۳) آپ اپنی اس ضد پر اڑے ہوئے ہیں کہ قبر کو مزار نہیں بولنا چاہئے، مادرزاد ولی بولنا بھی غلط ہے۔ کالا خضاب کچھ قید کے ساتھ آپ جائز بتا رہے ہیں حالانکہ آپ کی تائید میں کسی علماء نے قلم نہیں اٹھایا۔

(۱۴) چلہ ورجعت کا وہ معاملہ بتایئے جسے آپ آج تک نہیں بھول پائے ہوں۔

(۱۵) عمل کے درمیان وہ بھول بھی ہوئی ہے، آپکو چند منٹ اور تاخیر ہوتی تو آپ کو ہلاکت کا سبب بنتی۔

(۱۶) کچھ ایسی غلطیاں بھی سرزد ہوئی ہیں کہ آپ کی تشخیص کی غلطی سے لمبی مدت تک مریض مصیبت ومبتلا رہا ہو۔ یا آپ کی بھول کی وجہ سے اس کی زندگی تباہ وبرباد ہوگئی ہو۔

(۱۷) آپ اپنی بیماری کے متعلق کبھی اظہار نہیں کرتے کیا شوگر کی بیماری سے آپ کو چھٹکارا نصیب ہوا۔

(۱۸) آپ کے نقش قدم پر چلنے والے شاگردوں کو کتنی کامیابی ملی۔ سب سے زیادہ کامیاب شاگرد آپ کے کون ہیں۔

(۱۹) آخری سوال جس طرح فن عملیات میں آپ ماہر ہیں اتنے اثر ورسوخ رکھتے ہوئے بھی آپ کے بہت سے وعدے وفا نہیں ہوتے وہ تمام خامیاں ناکامیابی آپ کے ساتھ بھی جڑی ہوئی ہیں۔ ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ پھر آپ میں دوسرے آدمی میں فرق کیا رہ جاتا ہے؟ حالانکہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ تدبیر وحکمت اور علم ونجوم کا بھرپور استعمال کر کے ان تمام ناکامیابیوں پر قابو پالیتے۔ ان طرح کی غلطی ناکامی اشتہار دے کر بھی کامیابیاں آپ کو نصیب نہیں ملتی جتنی ملنی چاہئے تو دوسرے حضرات فن عملیات ہی سے بدظن ہوجاتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں علاؤالدین کا چراغ رکھنے والا ہی کا یہ حال ہے تو ہما شما کا کیا کہنا؟

جواب

آپ کے روانہ کردہ سوالوں میں کچھ سوال محض ذاتی نوعیت کے ہیں لیکن ان کا جواب بھی ہم نے محض اس لئے دے دیا ہے تاکہ آپ کسی بدگمانی کا شکار نہ ہوں کیونکہ آپ کے کچھ سوالوں سے اس طرح کی بوآرہی ہے جیسے آپ کسی طرح کی انکوائری کر رہے ہوں۔ سب سے پہلے تو آپ یہ بات نوٹ کرلیں کہ ہمیں اپنی تعریف کرنے ای کرانے کا کوئی شوق نہیں ہے اور اگر کوئی بھی ہمیں چاہنے والا یا ہم سے محبت اور عقیدت رکھنے والا ہمارے بارے میں مبالغہ آمیزی کرتا ہے تو ہم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ چاہنے والے ہمیشہ بڑھا چڑھا کر تعریفیں کرتے ہیں اور اسی سے خرابیاں جنم لیتی ہیں۔ بزرگوں کے مطبوعہ واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ ان کے معتقدین اور متبعین نے ان کی تعریفوں کے پل باندھتے ہوئے کسی بھی شرعی اور عقلی حد کا لحاظ نہیں رکھا ہے۔ اس لئے اکثر اوقات میں حقیقتیں خوابوں کی شکل اختیار کر کے عجیب سی صورت اختیار کرگئی ہیں لیکن اس طرح کی صورت حال میں کسی بھی بزرگ کا قطعاً کوئی قصور نہیں ہے۔ مارتے کا ہاتھ روکا جاسکتا ہے لیکن بولتے کی زبان نہیں روکی جاسکتی۔ ہمارے اپنے حلقے میں بھی اگر کچھ دوست کچھ چاہنے والے کچھ عقیدت رکھنے والے اگر ہمارے بارے میں ایران طوران کی باتیں کریں تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ ہم نے تو کچھ بھی لکھتے وقت کبھی بھی مدح وذم اور تعریف وتنقید کی پرواہ ہی نہیں کی ہے۔ بلکہ ہم نے تو ہمیشہ یہی سوچ کر اپنا قلم اٹھایا ہے۔

بات ہتھیلی پر رکھ لی
کہنی ہے اب سچی بات
سچ بات کہنے کے نتیجے میں ہم نے کتنے دکھ جھیلے ہیں کتنے غم

اٹھائے ہیں کتنے لوگوں کی ناراضگی کا ہم شکار ہوئے ہیں ہم ہی جانتے ہیں یا ہمارا خدا جانتا ہے۔ ہم نے دیوبند میں بیٹھ کر دیوبندی مسلک سے وابستہ ہوکر بسا اوقات اہل دیوبند کی اُن خرابیوں کی طرف کھل کر اظہار خیال کیا ہے جن میں یہ لوگ واضح طور پر ملوث ہیں اور یہی وجہ ہے کہ "دیوبندیوں" میں ہمیں وہ مقام کبھی حاصل نہیں ہوسکا جو بفضل خوشامد اور چاپلوسی حاصل ہوتا ہے۔

ہم نے طلسماتی دنیا نکالتے وقت ہی یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ چاہے ساری دنیا ناراض ہوجائے، چاہے سارے دوست دشمن بن جائیں، چاہے سارے رشتے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجائیں لیکن بات وہی نوک قلم پر لانی ہے جو سچ اور مشتمل برحق ہو، ہمارے دور کی یہ بدنصیبی ہے کہ جو لوگ سچ بولنے کے دعویدار ہیں وہ بھی سچ سننے کی تاب نہیں رکھتے۔ جب کہ سچ بولنے کے مقابلے میں سچ سننا اور سچ کو برداشت کرنا زیادہ کمال کی بات ہے۔ کیونکہ سچ بولنا اختیاری ہوتا ہے اور سچ سننا غیر اختیاری اور غیر اختیاری باتوں پر صبر وضبط کرنا اور ان کی کڑواہٹ کو ان کی افادیت کی خاطر برداشت کرنا ہی کمالِ انسانیت اور کمال بندگی ہے۔

طلسماتی دنیا کے صفحات اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم نے ہمیشہ وہی کہا ہے جو مبنی برصداقت ہو اور کسی بھی موضوع پر بے لاگ تبصرہ کرتے وقت ہم نے ایک بار بھی مصلحت پسندی کا جرم نہیں کیا ہے۔ ہم نے لوگوں کے چہرے پر اُبھرنے والی اُن سلوٹوں سے کوئی خوف محسوس نہیں کیا ہے جو اکثر وبیشتر نفرت وانتقام کے لئے اُبھرتی ہیں۔ ہمارے نزدیک اگر ساری دنیا ناراض ہوجائے لیکن اللہ راضی رہے بہتر ہے بہ نسبت اس بات کے کہ اللہ ناراض ہوجائے اور ساری دنیا تحسین وتعریف کے ڈونگرے برسانے لگے۔ رب العالمین کا فضل بیکراں ہے کہ اس کی بخشی ہوئی توفیق سے ہم نے ہمیشہ سچ ہی بولا ہے اور سچ بولنے کے نتیجے میں ہمیشہ پاداش ہی برداشت کی ہے۔ آج کے اس دور ترقی میں جھوٹ بولنے کے نتیجے میں پھول برستے ہیں اور سچ بولنے کے نتیجے میں کانٹوں پر چلنا پڑتا ہے لیکن ہمیں کانٹوں پر چلنا گوارہ ہے۔ اس صورت میں اللہ کی رضا ہمارے ساتھ ہے اور ہم اللہ کی رضا کے ساتھ ہیں لیکن ہمیں وہ پھول پاشی پسند نہیں جو اللہ کو ناراض کرکے محض دنیا کی خوشامد اور اس کی جی حضوری سے حاصل ہوتی ہے۔ اس تمہیدی گفتگو کے بعد جو آپ کے سوالات کے مافی الضمیر سے وابستہ ہے ہم آپ کے ایک ایک سوال کا بالترتیب جواب دیتے ہیں۔

(۱) ہمارا خاندان علم وادب سے وابستہ رہا ہے لیکن ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو اپنے خاندان کی عظمت اور اپنے بڑوں کی بڑائی پر فخر کرکے خوش ہوتے ہوں۔ بڑوں کی عظمت اور بڑائی قابل شکر اور قابل فخر ہوسکتی ہے لیکن انسان کو اپنے اندر خوبی پیدا کرنی چاہئے، ہمارے نزدیک وہ انسان قابل احترام ہے جس کی وجہ سے اس کے خاندان کی عزت کی جائے لیکن ہمارے نزدیک وہ انسان قابل احترام نہیں ہے جس کی عزت اسکے خاندان کی وجہ سے کی جائے۔ جب یہ بات ہے تو پھر اپنے خاندان کا تعارف کرانے سے کیا فائدہ؟

(۲) ہمارے والد محترم دیوبند کی سرزمین پر پیدا ہوئے تھے اور دیوبند کے شیوخ سے تعلق رکھتے ہیں نسلاً وہ صدیقی تھے۔ روحانی عملیات کے معاملے میں وہ کافی مقبول بھی ہوئے۔ ان کی روحانی خدمات کا سلسلہ بہت طویل بھی ہے۔ زندگی کے آخری سال انہوں نے میرٹھ میں گزارے وہ ایک اسکول میں پرنسپل تھے۔ اور ان کی خدمات کا تذکرہ آج تک میرٹھ اور میرٹھ کے گردونواح میں ہے۔ ان کے روحانی علاج سے لاکھوں انسانوں سے فائدہ اٹھایا۔ ہزاروں عورتوں کی گودیں بھریں اور ہزاروں بے روزگاروں کو روزگار نصیب ہوا۔

ہمارے والد محترم کے جنات تابع تھے۔ اور جنات کے ذریعہ بھی انہوں نے غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ لیکن ان کا ایک مزاج تھا وہ پروپیگنڈے کے قائل نہیں تھے۔ اپنے کارناموں کو چھپاتے تھے پھر بھی کچھ باتیں ان کے معتمدوں نے اِدھر اُدھر پھیلادیں۔ ہم بھی ان کے مزاج کا احترام کرتے ہوئے ان کے کارناموں کو نشر نہیں کرتے اس ڈر سے کہیں ان کی روح کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس لئے اس وقت بھی ہم ان کے کارناموں پر مزید روشنی نہیں ڈالیں گے وہ اپنے رب سے جاملے ہیں اب ان کے کارناموں کو بذریعہ اشاعت پھیلانے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ ہمارے خاندان میں ہمارے والد ان کے بڑے بھائی اور ان کے آباؤاجداد روحانی عملیات کی لائن سے باقاعدہ وابستہ تھے اور انہوں نے اس لائن میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ اور ان ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لائن پر گامزن کیا اور ہمیں خدمت خلق کی توفیق بخشی۔

(۳) ہم نہیں مانتے کہ ہمارا طرز تحریر مولانا عامر عثمانی سے ملتا جلتا ہے۔ وہ قلم کے بادشاہ تھے۔ اور ان جیسا صاحب قلم صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ ارباب مسلک دیوبند نے ان کی قدر نہیں کی ورنہ ان سے اچھا رہنمائی کرنے والا ان اہل دیوبند کا کوئی دوسرا نہ ہوتا۔ انہوں نے زلزلہ پر [illegible]

کرتے وقت جو کچھ بھی لکھا تھا وہ سچ تھا۔ وہ کسی کاروباری منفعت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ وہ ایک حق بات تھی جس کے اظہار پر بعض لوگ خفا ہوگئے تھے لیکن مولانا عامر عثمانی ؒ کی بات بھی یہی تھی کہ انہوں نے حق کا اظہار کرنے میں کبھی کسی ناراضگی اور دشمن کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ وہ ہمیشہ حق کا دفاع کرتے رہے اور دنیا والوں کی مخالفتیں مول لیتے رہے۔ زلزلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے لکھا تھا کہ ایک طرف تو اربابِ دیوبند بدعات کی مخالفت کرتے ہیں اور دوسری طرف ارواح ثلاثہ جیسی کتابوں میں اس طرح کے واقعات پر سر دھنتے ہیں جو خالصتاً شرک وبدعت کو تقویت پہنچانے والی ہیں۔ اس طرح کا تبصرہ کرتے وقت ان کا مقصد یہ نہیں تھا کہ وہ بدعتیوں میں مقبول ہوجائیں بلکہ ان کا مقصد اربابِ دیوبند کے ان افراد کو جھنجھوڑنا تھا جن کو دوسروں کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آجاتا ہے اور اپنی آنکھوں کا شہتیر بھی دکھائی نہیں دیتا۔

زلزلہ پر تبصرہ کرنے کی پاداش میں انہیں اہل حق کی غلط تنقیدوں کا شکار ہونا پڑا۔ اس بات کو لے کر آپ کا یہ کہنا کہ کچھ باتوں کو اُچھال کر مولانا عامر عثمانی ؒ نے خوب شہرت کمائی ایک غلط سوچ اور گفتگو کا ایک غلط انداز ہے۔ مولانا عامر عثمانی ؒ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ مقبولیت عطا کی تھی۔ جس انسان کو دنیا کے گوشے گوشے میں عظمت ومقبولیت حاصل ہو، جسے لوگ جانوں سے زیادہ چاہتے ہوں، جس کا نام کشمیر سے کنیا کماری تک پھیلا ہوا ہو اس کو سستی شہرت حاصل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔؟

خدا ہی جانے دارالعلوم دیوبند میں وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے ناراض ہیں اور جنہوں نے ہمارا مقاطعہ کر رکھا ہے ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ اور طلباء کی اکثریت ہماری ہمنوا ہے اور ہماری تحریروں کو دل سے پڑھتی ہے اور ہمارے جذبات واحساسات کا احترام کرتی ہے۔ اگر کچھ لوگ ناراض ہیں تو ان کی ناراضگی کی ہمیں پرواہ نہیں۔ ہر دور میں آندھیاں چلتی ہیں طرح طرح کے طوفان آتے ہیں شخصیتوں کے خلاف واویلے کیے جاتے ہیں، بدنام کرنے کی مہم ہر دور میں مختلف حضرات کے خلاف چلائی جاتی ہے لیکن راستہ طے کرنے والوں کو ان باتوں کی کب پرواہ ہوتی ہے ان کا سفر ہر صورت میں جاری رہتا ہے۔ ہمارا کام راستہ طے کرنا ہے اپنی منزل کی طرف قدم بڑھانا ہے ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے کون سلامی دے رہا ہے اور کون شور مچا رہا ہے اور کس کے دل میں بغض وحسد کے طوفان اُٹھ رہے ہیں۔ ہمارا کام اندھیروں میں چراغ جلانا ہے۔ اور انشاء اللہ عمر کے آخری سانس تک ہم اپنے کام میں مصروف رہیں گے۔ ہم مخالفین کی مخالفت کرنے میں اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے اور ہم ان لوگوں کو منانے کی بھی کوشش نہیں کرتے جو خواہ مخواہ ہمارے معاند ہیں یا ہماری حق بیانی سے ناراض ہیں۔ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کہ ہم محض لوگوں کی خوشنودی کے لئے حق بیانی کا وطیرہ چھوڑ کر جھوٹی محبت وعزت کی خاطر لوگوں کی ہاں میں ہاں ملانے والے بن جائیں۔ الفلاح کا معاملہ ہو یا ۲۹ کے چاند کا۔ غلط سلط فتاویٰ کا ہو یا سیاسی داؤ پیچ کا ہر موقعہ پر ہم نے بروقت مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے اور کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ ہماری تحریروں کی زد کن شخصیات پر پڑ رہی ہیں اور کتنے لوگ ہمارے مخالف بن رہے ہیں۔ لیکن ہم اس بات پر اپنے رب کے شکر گزار ہیں کہ حق بیانی کے باوجود پھر بھی علماء اور طلباء کی ایک بہت بڑی کھیپ ہم سے محبت کرتی ہے اور ہماری تحریروں کی قدردان ہے۔

(۴) ابتدائی تعلیم میری اسکول میں ہوئی۔ لیکن میرے والد کی خواہش تھی کہ میں قرآن حکیم حفظ کروں ان کی خواہش پوری کرنے کے لئے میں نے قرآن حکیم حفظ کیا اور اللہ کے فضل وکرم سے ۱۹ مرتبہ تراویح میں قرآن سنایا والد رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش ہی کی بناپر میں نے دارالعلوم دیوبند میں مکمل تعلیم حاصل کی اور اپنے ہمعصروں میں نمایاں کامیابی کے ساتھ میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوا۔ میرے سبھی اساتذہ مجھ سے محبت اور شفقت کا معاملہ کیا کرتے تھے۔ اساتذہ کا احسان ہے کہ انہوں نے میری تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی اور آج ان ہی کی توجہات اور دعاؤں کے نتیجے میں میں اپنا روحانی سفر کامیابی کے ساتھ طے کر رہا ہوں۔

(۵) میں نے کسی خاص مقصد کیلئے یا سستی شہرت حاصل کرنے کیلئے نام میں کوئی تبدیلی نہیں کی بلکہ میں نے اپنے والد کے نام کو زندہ کرنے کیلئے اپنے نام کے آگے ''الہاشمی'' کا اضافہ کیا۔ میری خواہش تھی کہ میرے نام کے ساتھ ساتھ میرے والد کا نام بھی دنیا میں پھیلے۔

میری تاریخ پیدائش ۱۰/ اپریل ۱۹۴۹ء ہے۔ آپ کا یہ لکھنا کہ مجھے اپنی تاریخ پیدائش کا علم نہیں یا تاریخ پیدائش معلوم نہ ہونے پر مجھے کوئی ملال ہے محض ایک مفروضہ ہے اور محض ایک غلط فہمی ہے۔

(۶) حال ہی میں میری سگی بھتیجی کی شادی ہوئی ہے۔ اس شادی میں اپنے اختیارات کی حد تک میں نے سبھی احباب واقارب کو مدعو کیا لیکن شادی چونکہ لڑکی کی تھی اسلئے اسمیں دعوت طعام کو محدود رکھا۔ اگر اس بات کو لے کر کچھ لوگوں میں مخالفانہ تبصرے ہوں تو بڑی حیرت کی بات ہے۔

(۷) آپ کے سوال میں نہیں سمجھ سکا۔ چندہ لے کر دارالعلوم چھوڑنے کا کیا مطلب ہے۔ میں نے کبھی زندگی میں چندہ کیا ہی نہیں حالانکہ میں ایک رفاہی سوسائٹی کا چیئرمین ہوں لیکن میں چندے کی تحریک کا قائل نہیں، اسلئے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہوں اگر چہ میری یہ تنظیم بھی لوگوں کی مدد ہی سے پھل پھول رہی ہے لیکن لوگ خود ہی مدد کیلئے ہاتھ بڑھاتے ہیں مجھے کوئی اپیل نہیں کرنی پڑتی۔ رہا دارالعلوم دیوبند چھوڑنے کا معاملہ تو تعلیم سے فراغت کے بعد ہر طالب علم مدرسہ چھوڑ دیتا ہے۔ تمام عمر کوئی بھی طالب علم کسی مدرسے سے وابستہ نہیں رہتا۔ میں دارالعلوم دیوبند میں کبھی ملازم بھی نہیں رہا۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ میں نے چندے کو لے کر دارالعلوم کو چھوڑ دیا چہ معنیٰ دارد؟ آپ نے کس کو سنت رسول قرار دیا ہے؟ میں نہیں سمجھ سکا، آپ کے نزدیک چندہ سنت رسول ہے یا دارالعلوم کی ملازمت آپ ہی اس کی وضاحت کریں۔ اور کسی موقعہ پر اس بات کی بھی وضاحت کریں کہ سنت رسول کسے کہتے ہیں۔؟

میں یہ بات نہیں مانتا کہ قاری صدیق صاحب باندوی نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی کسی مجلس میں مخالفت کی ہو، میرے علم واطلاع کے مطابق انہوں نے اس رسالے کی خدمات کو کئی بار سراہا۔ ان بزرگوں کو اگر اس رسالے کی کسی بات سے اختلاف تھا تو وہ تھا اس رسالے کے ٹائیٹل کا معاملہ۔ اس رسالے کے سرورق پر جو تصاویر چھپتی ہیں لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں لیکن اس رسالے میں چھپے ہوئے مضامین کو بھی قدر ومنزلت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں ان میں علماء بھی ہیں اور بزرگان دین بھی۔

چلئے اگر کسی بزرگ نے یہ بھی فرمادیا ہو کہ اس رسالے میں غلطیاں ہیں لیکن اس میں خلوص بھی ہے تو ہمارے لئے فخر کی بات ہے۔ غلطیوں سے کسی بھی انسان کوئی بھی کوشش مبرہ نہیں ہوتی۔ لیکن خلوص اگر ہو تو انسان کا بیڑہ دونوں جہاں میں پار لگتا ہے۔ اگر کوئی بھی تحریک خلوص سے محروم ہو تو پھر ظاہری کامیابی بھی بے معنیٰ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اللہ کا فضل وانعام ہے کہ قاری صدیق صاحب باندویؒ جیسے بزرگوں نے طلسماتی دنیا کے خلوص کو محسوس کیا اور اس کا اعتراف بھی کیا۔

(۸) تجلی اور طلسماتی دنیا بالکل ایک جیسے رسالے نہیں ہیں۔ تجلی کا اپنا ایک مزاج تھا۔ اور طلسماتی دنیا کا اپنا ایک رنگ ہے ہاں یہ بات ضرور ہے دیوبند کی سرزمین سے جو بھی رسائل نکلے ہیں ان میں تجلی کو سب سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی اور اس کے بعد ماہنامہ طلسماتی دنیا سب سے زیادہ مقبول ہوا۔ ان دونوں رسالوں میں بھی قدر مشترک ہے کہ ان دونوں رسالوں میں مصلحانہ تنقید کے سلسلے کو اور دوٹوک باتیں کرنے کو اختیار کیا گیا ہے جو فی زمانہ ایک نادر قسم کی صفت ہے۔ عام رسالوں میں مصلحت آمیز بزدلانہ پالیسی ہوتی ہے۔ سچ بولنا اور بروقت بولنا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ اللہ کا کرم ہے کہ اس نے تجلی ہی کی طرح طلسماتی دنیا کو جرأت اور بے باکی عطا کی۔

باقی آپ نے اس سلسلے میں جو کچھ بھی لکھا ہے وہ محض ایک اندازہ ہے حقیقت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔ رہی یہ بات کہ طلسماتی دنیا کا بھی وہی حشر ہونے والا ہے جو تجلی کا ہوا تو اس بارے میں ہمیں نہ کوئی فکر ہے نہ کوئی غم۔ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے نام خدا کے سوا اور ذات خدا کے سوا اس دنیا میں کون باقی رہا ہے اور کون باقی رہے گا۔ رہی جانشین کی بات جس میں بھی اہلیت ہوگی وہی ہمارا جانشین بن جائے گا صحیح جانشین بننے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنی اولاد یا اپنے رشتے داروں میں سے ہو۔

(۹) غلط عاملین کی غلط سلط اور الٹی سیدھی حرکتیں سن کر بہت دکھ ہوتا ہے اور روحانی عملیات پر رحم آتا ہے کہ کیسے کیسے گھٹیا لوگوں نے اس لائن کو اختیار کر لیا ہے اور کیسے کیسے بدنام زمانہ قسم کے لوگ روحانی عملیات کی درگت اور قوم کا بے وقوف بنا رہے ہیں۔

انقلاب میں روحانی ڈاک کے کالم نہ کسی اختلاف کی وجہ سے بند ہوا نہ کسی مفاد کی وجہ سے بلکہ اس کے بند ہونے کی وجہ صرف یہ تھی اس کے ایڈیٹر ہارون رشید کی وفات ہوگئی اور اس کے بعد جو دوسرے صاحب ایڈیٹر بنے انہیں روحانی عملیات کے کالم سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اور ہم از خود رابطے پیدا کر کے خوشامد کرنے والوں میں نہیں تھے۔ انہوں نے جب اس جانب دھیان نہیں دیا تو ہم نے بھی اس طرف دیکھنے کو غیر مناسب سمجھا۔ نقصان ان قارئین کا ہوا جو اپنی حوائج کیلئے اس کالم کو پڑھتے تھے اور نقصان اخبار کا بھی ہوا کیونکہ روحانی ڈاک کی وجہ سے انقلاب کی اشاعت میں اضافہ ہوا تھا۔

(۱۰) بلاشبہ عملیات کی اکثر کتابوں میں لاتعداد غلطیاں ہیں ان کی اصلاح ممکن نہیں ہے جو کتب ہمارے ادارے سے شائع ہو رہی ہیں ان میں اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ غلطیاں بالکل نہ ہوں یا کم سے کم ہوں تا کہ استفادہ کرنیوالے بھٹکنے نہ پائیں۔ اور مقصود تک ان کی رسائی ساتھ خیر وعافیت کے ہو جائے۔

(۱۱) ہم تو ایک طالب علم کی سی زندگی گزار رہے ہیں ہمیں نہ کسی کی برابری کا شوق ہے نہ دعویٰ۔ نہ ہم یہ ثابت کرتے پھرتے ہیں کہ ہم نے

جنات تابع کرلئے یا ہم نے ہمزاد وموکل کو اپنی مٹھی میں بند کرلیا ہے ہم تو ان مریضوں پر صرف ایک تاثر چھوڑتے ہیں کہ اس دنیا میں اصل کارندہ ذات، ذات خداوندی ہے اور روحانی عملیات کے ذریعہ اسی کی بارگاہ میں درخواست لگائی ہے، اسی سے فریاد کرنی ہے جو منزل مقصود تک پہنچانیوالا ہے اور جس کی مرضی کے بغیر نہ ہوا چلتی ہے نہ بادل آتے ہیں نہ بارشیں برستی ہیں نہ فصلیں اُگتی ہیں اور نہ کوئی جیتا ہے اور نہ کوئی مرتا ہے۔ یہ کہنے کے مقابلے میں کہ ہمارے پاس سب کچھ ہے یہ کہنے میں کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے زیادہ عافیت ہے اور ہم نے شورشرابوں کے مقابلے میں عافیت کو فوقیت دی ہے۔

خادم کی ملاقات ایک دوبار حضرت کاش البرنیؒ سے ہوئی تھی۔ باقی حضرات سے خط وکتابت ضرور ہے۔ لیکن ملاقات کا موقعہ نہ مل سکا۔

(۱۲) فن عملیات کی باقاعدہ تعلیم خادم نے مولانا نذیر احمد صاحب سے حاصل کی جو نگینے ضلع بجنور میں رہا کرتے تھے وہ ایک خانہ بدوش قسم کے انسان تھے لیکن انہیں روحانی عملیات پر بہت عبور تھا لیکن انہوں نے زندگی بھر خود کو پوشیدہ رکھا۔ عامل کامل ہونے کے باوجود وہ حسب استحقاق مشہور ومقبول نہ ہوسکے۔ لیکن ان کی روحانی تربیت نے مجھے زبردست فائدہ پہنچایا۔ ہمزاد وموکل تابع کرنے میں جو دشواریاں سبھی عاملین کو اٹھانی پڑتی ہیں ان سے مجھے بھی دوچار ہونا پڑا۔ لیکن شوق اور لگن نے مجھے کبھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے نہیں دیا۔ میں اس بارے میں کسی کرامت اور معجزے کا بھی منتظر نہیں رہا۔ کئی بار کی ناکامیوں کے بعد بھی میں اپنی جدوجہد میں لگا رہا اور ایک دن اللہ تعالیٰ نے مجھے کامیابی سے ہمکنار کردیا لیکن بہت کچھ حاصل کرنے کے بعد اسی نتیجے پر پہنچا کہ اس دنیا میں تمام طاقتیں حاصل کرنے کے بعد بھی ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔ تمام طاقتیں حاصل ہونیکے بعد بھی انسان قادر مطلق کے سامنے بالکل بے بس ہے۔ البتہ حاضرات وغیرہ کے ذریعہ مریضوں کی تشخیص کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسلئے اگر حاضرات وغیرہ میں مہارت حاصل کرلی جائے تو بہتر ہے باقی ان چیزوں کو سب کچھ سمجھ لینا اور ان ہی طاقتوں پر تکیہ کرکے بیٹھ جانا شان عبدیت کے بھی خلاف ہے اور شان توحید کے بھی۔

(۱۳) اگر قبر کو مزار کہہ بھی دو تو کیا فرق پڑتا ہے قبر ہو یا مزار عبرت کیلئے ہے اور اپنی موت کو یاد رکھنے کے لئے ہے۔ ہاں اگر کسی بزرگ کی قبر پر جاکر ان کے توسط سے اور ان کے وسیلے سے دعا کرلی جائے تو اس میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن صاحب قبر ہی کو مستعان سمجھ لینا اور ان کی چوکھٹ پر سجدہ ریزی کرنا ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے یہ شرک مبین ہے اور اس کی مخالفت ہر صاحب ایمان کو کرنی چاہئے۔

کوئی بھی شخص مادرزاد ولی نہیں ہوتا۔ نبوت بلاشبہ وہبی ہوتی ہے لیکن ولایت وہبی نہیں ہوتی ولایت کسبی ہوتی ہے۔ کسی بھی ولی کو مادرزاد ولی کہنا اس کی ولایت کی توہین ہے۔ کوئی بھی بندہ جب اس دنیا میں رہ کر دنیا سے بے پرواہ ہوکر دنیا کی لذتوں اور نعمتوں کو نظر انداز کرکے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور خود کو لذائذ سے دور رکھتا ہے تو اس کو ولایت اور بزرگی کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ ولایت کوئی معمولی چیز نہیں ہے اس کے لئے ایک بندے کو ہزاروں قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ راتوں کو ذکر الٰہی میں مشغول رہنا پڑتا ہے اس کے دن حالت صوم میں گزرتے ہیں راتیں حالت قیام میں، تب جاکر بزرگی ملتی ہے اس لئے کسی بھی بزرگ کو مادرزاد بزرگ کہنا ہمارے نزدیک غلط ہے۔ ہاں نبی مادرزاد نبی ہوتا ہے پھر بھی رب العالمین کی طرف سے باقاعدہ اس کی تربیت کا اہتمام ہوتا ہے تب جاکر ۴۰ سال کی عمر میں اس کو باقاعدہ نبوت سے سرفراز کیا جاتا ہے لیکن اس کو مادرزاد نبی کہنا درست ہے کیونکہ نبی کی تربیت اس وقت سے شروع ہوجاتی ہے جب وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ بہرکیف ہماری اپنی ذاتی رائے یہی ہے کہ ولی کوئی بھی ہو اس کو مادرزاد ولی کہنے میں اس کی کوئی عظمت نہیں ہے عظمت اس میں ہے جب ہم اس کو ایسا ولی مانیں جو ترک لذات ترک خواہشات اور مسلسل عبادت وریاضت کے بعد ولی بنا ہو۔ پھر بھی اگر کچھ لوگوں کو یہ اصرار ہو کہ بعض بزرگوں کو مادرزاد ولی کہنا یا ماننا چاہئے تو ان سے کون الجھ سکتا ہے ہر شخص اپنی رائے کے معاملے میں آزاد ہے۔ کس کی بات صحیح ہے اور کس کی غلط اس کا فیصلہ تو حشر کے میدان میں ہوگا۔ رہی خضاب کی بات تو ہم اس پر تفصیلی گفتگو کرچکے ہیں اور مختلف روایات کے حوالوں سے یہ وضاحت کرچکے ہیں کہ کالا خضاب لگانا مباح بھی ہے، مکروہ بھی ہے، واجب بھی ہے اور حرام بھی ہے۔ اگر میدان جہاد میں جانا ہو تو خضاب لگانا واجب ہے تاکہ دشمنوں پر اپنی جوانی کا رعب قائم کیا جاسکے۔ اگر بیوی کی خوشیوں کے لئے لگایا جائے تو مباح ہے اور اگر زیب وزینت کیلئے لگایا جائے تو مکروہ ہے اور اگر اپنی عمر چھپانے کے لئے یعنی لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے لگایا جائے تو حرام ہے۔ خضاب اگر مہندی والا ہو اور اس میں سیاہی کا غلبہ نہ ہو تو ہر صورت میں مباح ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ علماء نے ہمارے ان خیالات کی تائید نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ علماء نے ہمارے ان خیالات کی تردید بھی نہیں کی۔ اور جہاں تک ثقہ قسم

کے علماء کا معاملہ ہے تو ان کی اکثریت خود خضاب استعمال کرتی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ خضاب لگانا مطلقاً حرام نہیں ہے۔

(۱۴) اللہ کا فضل و کرم ہے ہمارا کوئی بھی عمل کبھی منقلب نہیں ہوا۔ ہم اللہ کے فضل و کرم سے رجعت سے محفوظ رہے۔ البتہ ایسا کئی بار ہوا کہ ہمارے کئی مریض رجعت کا شکار ہوئے جنہیں ہم نے علاج بدل کنٹرول کرلیا۔

(۱۵) ہمارے کسی بھی عمل میں ایسی کوئی بھول نہیں ہوئی جو ہلاکت کا سبب بنتی۔ ہم نے ہمیشہ روحانی عملیات کے دوران انتہائی صبر و ضبط کا مظاہرہ کیا اور ہم نے کسی بھی معاملے میں عجلت اور جلد بازی سے کام نہیں لیا اور اللہ کا فضل بیکراں بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ رہا اس لئے ہمیں کسی بھی عمل میں کسی خطرے کا سامنا کرنا نہیں پڑا۔

(۱۶) دوران خدمت کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی بھی مریض کو ہماری کسی غلطی سے کسی مصیبت یا ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ ایسا تو ہو جاتا ہے کہ کسی مریض کو کوئی فائدہ نہیں ہوا ہو لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ہمارے علاج میں ایسی کوئی بھول ہوگئی ہو جس کی وجہ سے مریض زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو۔

فی الحال ہماری صحت نارمل ہے اور شوگر کا مرض کنٹرول میں ہے اس وقت حسب معمول میں ۱۸ گھنٹے کام کرنے میں مشغول ہوں اور مجھے کوئی تھکن بھی نہیں ہوتی۔ کچھ ہفتوں کے لئے کمزوری کا احساس ہوا تھا لیکن ہزاروں لوگوں کی دعائیں ساتھ ہیں اور اللہ کا فضل و کرم بھی ہمیشہ ساتھ ہی رہا ہے اس لئے کوئی بھی بیماری زیادہ دیر نہ ٹکتی ہے نہ اثر انداز ہوتی ہے۔

(۱۸) ہمارے کئی شاگرد کافی کامیابی کے ساتھ اللہ کے بندوں کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ ان شاگردوں میں تخصیص کر کے ہم کچھ شاگردوں کی دل شکنی نہیں کر سکتے۔ ہمارا ہر شاگرد اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنی علمی بساط اور اہلیت کے اعتبار سے بہتر خدمت انجام دے رہا ہے اور اسے بھی ہم اللہ کا فضل سمجھتے ہیں کہ اس نے ہماری روحانی تحریک کو وسعت بخشی اور ہماری تحریک کو دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ ہماری شاگردوں کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے اور ان لوگوں کی تعداد کا اندازہ کرنا تو بہت مشکل ہے جو با قاعدہ شاگرد تو نہیں ہیں لیکن طلسماتی دنیا دیکھ کر روحانی خدمات میں لگے ہوئے ہیں۔

(۱۹) آپ کا یہ آخری سوال بالکل ہی بے تکا سا ہے لیکن ہم اس کا جواب بھی دینا ضروری سمجھتے ہیں تا کہ آپکو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ ہم نے آپ کے کسی سوال کو مسترد کر دیا ہے۔ ہم بے تکلف یہ عرض کردیں کہ ہم نے کبھی خود کو عملیات کا ماہر نہیں سمجھا۔ ہم تو خود کو ایک طالب علم سمجھتے ہیں اور طالب علم کی حیثیت ہی سے روحانی عملیات کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ رہی یہ بات کہ بعض وعدے، ہم وفا نہیں کرتے تو مصروفیات کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی یاد بھی نہیں رہتا ہے کہ کسی سے کیا وعدہ کر رکھا ہے لیکن جان بوجھ کر کسی چکمہ دینا یا کسی کو نظر انداز کرنا ہمارے مزاج میں داخل نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ معمولی خوبیوں کے ساتھ ساتھ بہت ساری غیر معمولی خرابیاں ہمارے اندر موجود ہیں اور ہم ان کی اصلاح بھی چاہتے ہیں۔ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خامیوں اور خرابیوں سے پاک صاف کردے اور اپنے بندوں کا وہ حسن ظن باقی رکھے جو ہماری ذات سے وابستہ ہے۔ ہم آپ کی یہ غلط فہمی بھی دور کردیں کہ دنیا میں کوئی بھی انسان تمام بشری خامیوں پر قابو نہیں پاسکتا اور ایسی زندگی نہیں گزار سکتا کہ جس میں کبھی کسی ناکامی کا سامنا کرنا نہ پڑے۔ ہم اکثر و بیشتر اپنے عملیات میں کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں لیکن کبھی کبھی ناکامی کا منہ بھی دیکھنا پڑتا ہے لیکن اس پر ہم مایوس نہیں ہوتے۔ کیونکہ بندگی کا تقاضہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کی رضا میں راضی رہے۔ ہم نے یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا ہمارے ہاتھ میں علاؤالدین کا چراغ ہے ہاں ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعے لوگوں کا یہ ذہن بنادیا ہے کہ کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ذات رب العالمین کی ہے۔ اسی کے ہاتھ میں عزت و ذلت کی کنجیاں ہیں اس کے دست قدرت میں علم و فہم کے خزانے ہیں اس کے اختیار میں زندگی اور موت ہے اور اسی کے ہاتھ میں بیماری ہے اور تندرستی ہے وہ جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلیل کرے، جسے چاہے سرخرو رکھے، اور جسے چاہے رسوا کرے۔

آج طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کی اکثریت اس بات کو مانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حاجت روا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشا ہے۔ اس دنیا میں اگر علاؤالدین کا کوئی چراغ ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے اس کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

سوال از: (نام مخفی)

میں طلسماتی دنیا کا ایک سال سے مطالعہ کر رہی ہوں۔ پڑھنے کے بعد محسوس ہوا کہ طلسماتی دنیا کے ذریعے آپ حضرات اس قوم مسلم کی اچھی

خدمت انجام دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور علم سے نوازے، آمین۔

جناب محترم مولانا صاحب میری یہ گزارش ہے کہ ایک لڑکا ہے اس کا نام.........ہے۔وہ قرآن شریف سے قدرتی عمل نکالتا ہے۔اس کو علم نہیں ہے مگر ماں کی دعا سے اس کو اللہ نے علم عطا کیا۔ایک بار میں امی کے ساتھ میرا عمل نکالنے کے لئے گئی تھی بس اسی طرح سے میری اس لڑکے سے دوستی ہوگئی۔اس لڑکے کے دل میں میرے لئے محبت پیدا ہوئی تھی وہ کوئی بھی بلاوجہ کام سے ہمارے یہاں آتا جاتا تھا میں اس کو تو کوئی بھی کام سے موبائل کرتی تھی۔جب مجھے کوئی کام نہیں ہوتا تو میں اس کو موبائل نہیں کرتی تھی تو وہ خود چاہے کتنی بھی رات کیوں نہ ہو ہمارے گھر آجاتا تھا۔وہ مجھ سے بہت محبت کرتا تھا۔اس نے مجھے کہا تھا لیکن میں نے انکار کردیا تھا لیکن اس نے کسی عمل کے ذریعے میرے دل میں محبت پیدا کردی اور میں بھی اس سے بہت محبت کرنے لگی۔پھر اس نے میری امی کو ایک خط کے ذریعے کہا کہ میں آپ کی بیٹی.......سے شادی کرنا چاہتا ہو۔امی کو بھی وہ لڑکا پسند تھا۔امی نے فوراً اس کے گھر جاکر اس کا منہ میٹھا کردیا۔اور پھر ایک ہفتہ گزر جانے کے بعد اس کے گھر والوں نے امی کو بلایا اور کہا کہ اس کی شادی یہاں کی لڑکی سے نہیں کرتی ہے، ان لوگوں نے صاف انکار کردیا تو پھر اس لڑکے نے میری امی کو فون کرکے کہا۔آپ ڈریئے مت میں آپ کی بیٹی کو سچے دل سے چاہتا ہوں، اگر میرے گھر والے انکار کرتے ہیں تو آپ کو میں عمل دیتا ہوں آپ بھی عمل کریں اور اپنی بیٹی کو بھی دو۔سورۂ محمد ایک بار پڑھ کر اس کے گھر والوں کو تصور کرنا تھا۔اس کے عمل کے ذریعے تو گھر والے سب راضی ہوگئے وہ لڑکا بھی بہت خوش تھا اور میں بھی خوش ہوگئی، ہم دونوں ایک دوسرے سے سچی محبت کرتے تھے میرے سے کہیں زیادہ وہ مجھ سے محبت کرتا تھا اس کے کپڑے میں دھوتی تھی اور ایک دن بعد وہ ہمارے یہاں کھانا کھانے آتا تھا، ہم دونوں ساتھ میں کھانا کھاتے تھے۔اور ابھی سب بات ہوگئی تھی، ایک مہینہ میں شادی تھی ہماری اور میں جب اسکول جاتی تھی تو وہ راستے میں دیکھتا تھا، میں نویں جماعت میں تھی اس کے ڈر سے میں نے اسکول بھی جانا چھوڑ دیا تھا۔ابھی شادی قریب آئی ہوئی تھی اور نہ جانے اس کو کیا ہوگیا وہ میرے سے بات تک نہیں کرتا تھا، میری آواز سننے کیلئے اور نہ جانے وہ میرا فون بھی کٹ کرنے لگا اس کے گھر والے کہتے ہیں کہ اس نے شادی کرلیا ہے ایک دوست نے اسے دوسری لڑکی کے چکر میں ڈالا ہے، اس لئے وہ تیرے سے دور ہو رہا ہے۔میں صرف چاہتی ہوں کہ وہ کتنی بھی شادی کرے میں اسی سے شادی کرونگی کیونکہ میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں۔اسی نے مجھے پیار محبت کے راستے پر لایا ہے اور میں اسی سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔آپ کوئی ایسا عمل بتائیے جو میں کرسکوں اور وہ خود آئے میرے سے شادی کرنے، وہ خود آئے۔اس کی جو شادی تو ہوگئی ہے لیکن اسکی دلہن ابھی تک رخصت نہیں ہوئی ہے۔سب کہتے ہیں کہ وہ دو سال کے بعد آئے گی۔آپ کچھ ایسا کریئے کہ وہ کبھی نہ آئے۔جس نے بھی آج میرے اور میرے گھر والوں کے خلاف بھڑکایا ہے نفرت ڈالا ہے وہ شخص سے ہی اس لڑکی کے لئے بھی نفرت ڈالے اور وہ جس طرح میرے سے پہلے سے محبت کرتا تھا اسی طرح کرنے لگ جائے اور وہ خود ہمارے یہاں آئے اور خود خوشی سے فون کریں۔کچھ تو مدد کرو مولانا صاحب آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ آپ میری مدد کریں گے۔کوئی عمل دو، میں کروں گی۔

آج کل محبت کے نام پر لوگ ایک دوسرے کا بہت بے وقوف بنا رہے ہیں خصوصیت کے ساتھ دھوکہ فریب کا سلسلہ لڑکوں کیطرف سے جاری ہے۔لڑکے اپنی محبت کے جال میں لڑکیوں کو پھنساتے ہیں اس کے بعد پھر اچانک اپنی محبوباؤں سے منہ موڑ لیتے ہیں یا پھر کسی اور کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔پہلے یہ محبت کے نام پر دھوکہ دہی کا سلسلہ بڑے شہروں میں تھا اب تو یہ مسلم سماج میں خصوصیت کے ساتھ عام ہوچکا ہے شہر در شہر گاؤں در گاؤں قریہ در قریہ بلکہ کوچہ در کوچہ اور گلی در گلی محبت پھر بے وفائی کا کاروبار پورے شباب پر ہے۔آئے دن یہ سننے میں آتا ہے فلاں لڑکے نے فلاں لڑکی کو بے وقوف بنادیا، محبت کے جال میں پھنسا کر اسے ٹھکرادیا یا اس کو بہت قریب کرکے اور اسے خوش فہمیوں کی دلدل میں پھنسا کر اس سے دامن چھڑا لیا وغیرہ۔اس طرح کی آئے دن اخبارات میں چھپتیں رہتی ہیں۔اپنے لئے اپنے ہاتھوں سے کنواں کھودتی ہیں اور اپنے لئے اور اپنے ماں باپ کے لئے رسوائی کی راہیں ہموار کرتی ہیں۔لڑکوں کا تو کچھ بگڑتا ہی نہیں وہ سب کچھ کرکے پھر کھرے کھرے دکھائی دیتے ہیں لیکن لڑکیاں ایک غلطی کرکے بھی سماج کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے کھوٹی ہوجاتی ہیں۔تم نے بھی کسی کی محبت کے جال میں پھنس کر خود کو آزمائش میں ڈال لیا ہے اور ہمارے خیال سے اب تمہیں صبر کرنا چاہئے، یہ بھی تمہاری محض خوش خیالی ہے کہ کسی نے تعویذوں کے ذریعے اس لڑکے کا دل کسی اور کی طرف مائل کردیا ہے۔ہمارے خیال میں وہ خود ہی تم سے

بیزار ہو گیا ہے اور خود ہی کسی دوسری لڑکی کی طرف مائل ہو گیا ہے۔

تم اپنے اللہ سے دعا کرنے کے لئے آزاد ہو، اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر "یَا سَمِیْعُ" اور اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر "یَا مُجِیْبُ" لکھیں اور یَا وَدُوْدُ ۳۶۰ مرتبہ پڑھ کر اس کی محبت اور اس کے ساتھ شادی کی دعا کریں۔ ہم بھی دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں تمہاری محبت پیدا کرے اور اس کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ تمہارے ساتھ انصاف کرے لیکن ہمارا بنیادی مشورہ تمہارے لئے یہی ہے کہ کسی بے وفا کے پیچھے دوڑنا زندگی کے قیمتی وقت کو ضائع کرنا ہے اور اپنی آبرو کو خطرے میں ڈالنا ہے۔

بے جا طرف داری کا غم

سوال از: عبداللہ اعظم گڈھی ______ مونگیر۔

طلسماتی دنیا ایک ساتھی سے میں نے لیا تاکہ پڑھوں کہ یہ کس منزل میں ہے۔ لہٰذا اس میں مفتیان دارالعلوم دیوبند نے ٹی وی پر اسلامی پروگراموں کے سلسلے میں جو فتویٰ دیا ہے اس پر کچھ عقل سے پیدل کھوپڑی خراب شخص نے مفتیان کرام کے سلسلے میں نامناسب الفاظ لکھ کر طلسماتی دنیا میں شائع کیا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو شخص ایک عالم کے ساتھ بیٹھتا ہے گویا کہ وہ ہمارے نبیؐ کے وارث کے ساتھ بیٹھتا ہے اس سلسلے میں حدیث بھی ہے۔ جو شخص ایسے الفاظ مفتیان کرام کے لئے استعمال کرتا ہے وہ بالکل بصیرت سے کوسوں دور ہے۔ علماء کی شان میں گستاخی نبی کی شان میں گستاخی کے درجے میں ہے۔ لہٰذا آپ ایسے شخص کے نامناسب الفاظ کو شائع کرنے سے احتیاط کریں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے اکتوبر نومبر ۲۰۰۸ء کے شمارے میں ٹی وی سے متعلق فتاویٰ کے سلسلے میں ایک تفصیلی مضمون شائع ہوا تھا اس مضمون کو پڑھنے کے بعد فاضلین دیوبند کی اکثریت نے ہمارے خیالات کی تائید کی تھی اور اس فتوے کے خلاف اپنے تاثرات کا اظہار کیا تھا جو یقیناً غلط تھا اور اس کے نتائج انتہائی عبرتناک ہو سکتے تھے۔ علماء دین کی یہ دوغلی پالیسی کہ ٹی وی کے پروگراموں کو ناجائز بتائیں اور خود ٹی وی کے لئے پروگرام پیش کریں اور دارالعلوم دیوبند میں خود اپنی رضا و رغبت سے فلمیں بنوائیں یقیناً قابل مذمت ہے۔ بے جا طرف داری کی دلدل سے بلند ہو کر سوچیں گے تو آپ کو بھی اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے دیا جانے والا وہ فتویٰ غلط تھا۔ ٹی وی فی نفسہٖ حرام نہیں ہے۔ اس کے غلط پروگرام حرام ہو سکتے ہیں۔ ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہونے والے اسلامی پروگرام کو ناجائز قرار دینا خلاف عقل بھی ہے اور خلاف مصلحت بھی۔ حرم شریف میں کیمرے لگے ہوئے ہیں، حرم شریف سے نماز اور حج کے پروگرام نشر ہو کر دنیا بھر میں پھیلتے ہیں اور ہندوستان میں لوگ بیٹھ کر ان پروگرام کو دیکھتے ہیں تو کیا یہ ناجائز ہے؟

اور اگر فلم اور ٹی وی اس وجہ ناجائز ہے تو پھر کسی بھی استاد دارالعلوم کا یا متعلق دارالعلوم کا ٹی وی پر آ کر کوئی بھی بیان دینا وہ اسلامی ہو یا سیاسی قطعا غلط ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ، جس پر تم خود عمل نہیں کرتے اس کو کہتے کیوں ہو۔

ہمیں اس مضمون کو چھاپ کر کوئی شرمندگی نہیں ہے ہم خود دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہیں اور اس لحاظ سے خود ہمارا شمار علماء دین میں نہ سہی طلباء دین میں ضرور ہوتا ہے لیکن ہم مطمئن ہیں کہ ہم نے اس فتوے کے بارے میں جو سنگین پیدا کر سکتا تھا جو کچھ بھی لکھا ہے وہ مبنی بر حقیقت بھی ہے اور مبنی بر شریعت بھی۔

آپ کا یہ فرمانا کہ جو شخص کسی عالم کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ دراصل نبی کے وارث کے ساتھ بیٹھتا ہے محض خوش گمانی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عالم کا مقام بہت بلند ہے لیکن آپ نے یہ بھی سنا ہوگا کہ "موت العالم موت العالم" اس فقرے کا ایک مطلب تو یہی ہے کہ عالم کی موت دنیا کی موت ہوتی ہے اور اس فقرے کا ایک مطلب یہ بھی تو ہے کہ فعل و عمل میں اور کیرکٹر و کردار کے اعتبار سے جب کسی عالم کی موت واقع ہو جاتی ہے تو اس کی موت ایک دنیا پر اثر انداز ہوتی ہے۔ عام آدمی اگر بگڑ جائے تو اس کے اثرات سنگین نہیں ہوتے لیکن کوئی عالم دین اگر بگڑ جائے تو اس کے اثرات بہت سنگین ہوتے ہیں اور تباہ کن بھی ہوتے ہیں اسلئے علماء دین کو سنبھل کر چلنا چاہئے اور احتیاط کے ساتھ بولنا چاہئے۔

علماء دین کی عزت اور قدر ہمارے دل میں بھی ہے۔ ہم علماء کو انبیاء کا وارث مانتے ہیں۔ لیکن علماء دین کو خود ہی اپنے مرتبے اور اپنے منصب کو سمجھنا چاہئے، کوئی ایسا فتویٰ صادر کر دینا جو پوری امت کے لئے ایک مسئلہ بن کر رہ جائے ایک غلط بات ہے اور اس بات کی تردید کھل کر ہونی چاہئے تاکہ عامۃ المسلمین اس فتوے کو دین کا کوئی سمجھنے کی غلطی نہ کریں۔

علماء کا احترام اپنی جگہ ہے لیکن آپ کے خط سے یہ اندازہ ہوتا ہے

کہ آپ صرف احترام نہیں کر رہے ہیں بلکہ ان کی بے جا طرف داری کر رہے ہیں جو دین و شریعت کے قطعاً منافی ہے۔ غلطی چھوٹا کرے یا بڑا غلطی غلطی ہی ہوتی ہے۔ غلطی اگر نبی کا بیٹا بھی کرے تو قانون شریعت اس کو غلط ہی باور کراتا ہے۔ اس سے چشم پوشی نہیں کرتے۔ نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان نے جب غلط راستہ اختیار کیا اس کی مذمت کی گئی اور اس کی گمراہی کی کوئی تاویل نہیں کی گئی۔ علماء کا احترام کرنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ علماء اگر صراط مستقیم کے خلاف اپنا قدم اٹھائیں تو ہم از راہ ادب و احترام چپ سادے بیٹھے رہیں اور اُف تک نہ کریں جب کہ ہم جانتے ہیں کہ اگر ایک عالم پھسل جائے تو ایک دنیا پھسل جاتی ہے۔ اور ایک قوم صحیح راستوں سے بھٹک جاتی ہے۔

اگر دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ اخبارات کی زینت نہ بنتا تو ہمیں بھی اس کے خلاف قلم اٹھانے کی ضرورت نہ پڑتی لیکن چونکہ جب یہ فتویٰ اخبارات کی زینت بن کر ملک بھر میں پڑھا گیا تو اس کے خلاف لکھنا ضروری ہو گیا تھا تاکہ لوگ اس فتوے سے متاثر ہو کر اس کی اندھی تقلید نہ کر بیٹھیں۔

آج کی دنیا ٹی وی کے پروگرام سے اپنے اپنے دھرم اور اپنے اپنے غلط نظریات کی اشاعت کر کے انہیں دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے ایسے دور میں علماء ٹی وی پر نشر ہونے والے اسلامی پروگراموں کی مخالفت کر کے عاقبت نااندیشی کا ثبوت دے رہے ہیں

ٹی وی دیکھنا چلئے غلط سہی لیکن اگر ٹی وی پر کوئی اسلامی چینل شروع ہونے جا رہا ہو اس کی مخالفت کرنا غلط در غلط ہے۔ اور اس کو تقویٰ نہیں اس کو صرف وہم کہتے ہیں۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے پلے باندھ لیں وہ یہ کہ کسی بھی عالم اور کسی بھی مفتی کی رائے یا فتوے کے خلاف آواز اٹھانا اس عالم یا اس مفتی کی توہین اور گستاخی نہیں ہے، حضرت عمر فاروقؓ نے جب بر سر منبر مہروں کی تحدید کی بات کی تو انہیں دو ٹوک جواب دیا گیا تھا کسی نے بھی دو ٹوک جواب دینے والے کو گستاخ اور گناہگار قرار نہیں دیا تھا۔ غلطی جاہل کرے یا عالم غلطی غلطی ہے اور غلطی اور نشاندہی کرنے والا نہ مجرم ہے نہ گستاخ۔

آپ کا یہ لکھنا ہے کہ جو شخص کسی عالم کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ کسی نبی کے وارث کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک حدیث بھی ہے۔ محترم کسی کی بھی بات کو حدیث قرار دینا توہین رسولؐ ہے۔ آپ کا علم محدود ہے اور آپ کی فہم کا دائرہ بھی وسیع نہیں ہے۔ اپنا مطالعہ بڑھائیں، آپ ایک مسجد کے امام ہیں، ایک امام کی دینی معلومات کافی سے زائد ہونی چاہئیں ورنہ اسکو چپ رہنا چاہئے زبان کسی موضوع پر جب ہی کھولنی چاہئے جب اس موضوع کی مکمل معلومات ہوں ورنہ چپ رہنے ہی میں عافیت ہوتی ہے۔

شراب نوشی سے نجات

سوال از: محمد اسحٰق قاسمی ——— جھانسی۔

آپ کے جریدہ عظمیٰ میں دنیا کے بیش قیمت اعمال ہیں اور دنیا اس سے مستفیض ہو رہی ہے حق تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ مگر ایک ضروری استدعا یہ ہے کہ آج کے اس دور میں خصوصاً نوجوانوں میں اور پھر عظیم محفلوں میں دور شراب چل پڑا ہے۔ اگر چہ ان شریک ہونے والے بعض احباب اپنے اور پرائے ایسے بھی ہیں جن کو خود اس عمل پر ندامت اور شرمندگی نہیں ہوتی۔ بالآخر طلب یہ ہے کہ اب آپ اپنی معلومات اور معمولات سے اس شراب سے بچنے کا معمول بتائیں خواہ اعمال کے ذریعہ ہو یا علوم کے ذریعہ تاکہ عوام اور خواص شرابی اس سے مستفیض ہو کر ہمیشہ ہمیش کے لئے آرام حاصل کر سکیں۔ اس کو جلدی اپنے جرید عظیم میں شائع فرما کر ممنون و کرم فرمائیں۔

شراب کی عادت سے نجات دلانے کا ایک روحانی فارمولہ تو یہ ہے کہ جب شرابی رات کو سو جائے بشرطیکہ اس وقت اس پر نشے کا غلبہ نہ ہو تو اس کے دونوں کانوں میں سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کر دیں۔ گویا کہ دو مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔ اس کے آس پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسین پڑھیں، پہلے دائیں کان میں دم کر دیں پھر بائیں کان میں دم کر دیں۔ انشاءاللہ اس عمل کی برکت سے شراب نوشی کی عادت چھوٹ جائے گی۔

اس عمل کو لگاتار سات دن تک کریں، اگر کسی دن ناغہ بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ تعداد سات مرتبہ پوری کر لیں۔ یہ تو ایک روحانی عمل، اس کے علاوہ ایک ٹوٹکہ بھی ہے جو اس بارے میں تجربتاً مفید ثابت ہوا ہے ٹوٹکہ یہ ہے کہ جس صابن سے مردے کو نہلایا جاتا ہے اس صابن سے تین مرتبہ شرابی کو غسل کرا دو اس سے بھی وہ شراب نوشی سے باز آ جاتا ہے۔

آپ اپنے فن طب و عمل سے عوام کی جو خدمت کر رہے ہیں وہ قابل قدر ہے۔ اللہ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے۔ (آمین)

******

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز** محلہ ابوالمعالی، دیوبند

علم الاعداد کے ذریعہ اپنے غیبی طور پر اپنے ہر سوال کا جواب کسی معتبر فال کی طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ آپکے سوال کے جو بھی فقرے ہیں ان کے مفرد عدد نکالیں۔ پھر کو اہرامی طریقے پر مختلف سطروں میں پھیلا کر حسب قاعدہ مستحصلہ برآمد کریں۔ پھر اس کا جواب پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کے سوال کا صحیح جواب آپ کو مل جائے گا۔

میں اس مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا

اوپر والے سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے اس طرح مفرد اعداد نکالیں۔ پہلے مرکب اعداد نکالیں ان کو پھر مفرد کریں۔ پھر مفرد اعداد کی ایک سطر بنا کر ان کو اہرامی طریقے پر پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں۔

میں	اس	مقصد	میں	کامیاب	ہو	جاؤں	گا	یا	نہیں
۱۰	۷	۱۸	۱۰	۱۱	۱۱	۱۶	۲۱	۱۱	۱۶

ان مرکبات کے مفردات کی سطر یہ ہے۔

۱ ۷ ۹ ۱ ۲ ۲ ۷ ۳ ۲ ۷

اب ان کا مستحصلہ برآمد کرنے کے لئے ان کو اہرامی طریقے پر اس طرح پھیلائیں گے جو بھی مستحصلہ برآمد ہوا اس کو غیبی مدد سمجھیں۔

۲
۲ ۹
۹ ۲ ۷
۱ ۸ ۳ ۴
۴ ۶ ۲ ۱ ۳
۸ ۵ ۴ ۷ ۳ ۹
۵ ۳ ۲ ۲ ۵ ۷ ۲
۶ ۸ ۴ ۷ ۴ ۱ ۶ ۵
۸ ۷ ۱ ۳ ۴ ۹ ۱ ۵ ۹
۱ ۷ ۹ ۱ ۲ ۲ ۷ ۳ ۲ ۷

غیبی امداد کے ذریعہ سوالات کے جوابات یہ ہیں

(۱) آپ کی امیدیں بر آئیں گی لیکن آپ کے کام کسی خاص موقعہ پر پورے ہوں گے۔ قسمت اگر چہ آپ کی ہم نوائی کر رہی ہے لیکن کسی قدر سست رفتاری کیساتھ آپ کو خود بھی جدوجہد کرنی پڑے گی۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ ایک غیر متوقع نتیجے سے سرفراز ہوں گے۔ لیکن آپ کو ابھی صبر کرنا پڑے گا۔ وقت آپ کو کچھ پچھاڑیں دے گا بالآخر کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ لیکن کامیابی جو بھی آپ کو ملے گی اس میں آپ کی اپنی کوششوں کا دخل ہوگا۔

ہمارا مشورہ ہے کہ آپ اپنی تمناؤں کی تکمیل کیلئے میدان جدوجہد میں آجائیں۔ صرف کسی کرامت کا انتظار نہ کریں۔

(۲) اندیشہ ہے کہ آپ کی توقعات پامال ہو جائیں گی۔ آپ کے مخالفین اور حاسدین راستے میں رکاوٹ ڈالیں گے اور وہ یقیناً آپ سے زیادہ طاقتور ہیں۔

ہمارا مشورہ ہے کہ یا تو آپ امید چھوڑ دیں یا چار ماہ تک انتظار کریں۔ اس وقت صبر کرنا ہی آپ کے لئے بہتر ہے۔ بے صبری اور جلد بازی آپکو زیادہ نقصان پہنچا سکتی ہے۔

(۳) اگر آپ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سختی سے عمل پیرا ہو جائیں اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں اگر آپ جدوجہد کرتے رہے اور حکمت عملی کو بھی آپ نے پیش نظر رکھا تو آپ کو کامیابی سے کوئی نہیں روک سکتا۔

(۴) آپ کو اس مقصد میں کامیابی مشکل ہی سے ملے گی۔ آپ خود بھی مضطرب ہیں اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ اس بارے میں اگر آپ

کسی سے الجھیں تو کامیابی اور بھی ناممکن ہو جائے گی۔ دراصل اسی مقصد کے لئے کوئی آپ کا حریف بھی میدان میں ہے اور وہ آپ سے زیادہ چالاک بھی ہے اور آپ سے زیادہ جدوجہد بھی کر رہا ہے۔ اگر آپ صبر وضبط سے حالات کا جائزہ لیتے رہیں تو کچھ وقت کے بعد آپ کے لئے راہیں ہموار ہو سکتی ہیں۔

(۵) آپ کو عنقریب اپنے مقاصد میں کامیابی مل جائے گی۔ آپ عنقریب خوش خبری سنیں گے اور آپ کو عنقریب از خود یہ اندازہ ہو جائے گا کہ بہت جلد آپ کامیابی سے سرفراز ہونے والے ہیں۔

(۶) اگرچہ آپ کسی کے ماتحت ہو کر کام کر رہے ہیں اس لئے آپ کو کامیابی بالواسطہ ملے گی لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ جس شخص کی ماتحتی میں کام کر رہے ہیں اس سے آپ کو فائدہ نہیں ہوگا، آپ کو فائدہ کسی خاتون سے ہوگا۔ یہ خاتون آپ کی بیوی بھی ہو سکتی ہے، بہن بھی، ماں بھی اور کوئی دوست بھی۔

(۷) آپ کے مخالفین کی تعداد بہت زیادہ ہے اور آپ کے مخالفین ہر وقت آپ کے درپے رہتے ہیں۔ آپ اگر اپنے رازوں کو محفوظ نہیں کریں گے تو آپ کو اپنے مخالفین کے وار کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رہے گی۔ بزرگوں کی نصیحتوں کو اور دوستوں کے مشوروں کو نظر انداز نہ کریں۔ مقصد میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے پرائے کی تمیز پیدا کریں اور منافقین سے بطور خاص اپنی حفاظت کریں۔ ورنہ پچھتانا پڑے گا اور آپ کی کامیابی ناکامی میں بدل جائے گی۔

(۸) متعلقین کی امداد نہ ملنے کی وجہ سے اور مخالفین کی سازشوں کی وجہ سے آپ کامیابی سے محروم رہیں گے۔ آپ میں کام کرنے کی ہمت ہے اور آپ مستحکم مزاج کے انسان ہیں لیکن کچھ مخالفین کی پرزور مخالفتوں کی وجہ سے عنقریب آپ کے تمام پروگرام فیل ہو جائیں گے۔

(۹) اگر آپ ڈٹے رہے تو آپ کو کامیابی مل جائے گی لیکن سخت ترین آزمائش کے بعد آپ کی راہوں میں بہت سی مشکلات کھڑی ہوئی ہیں اور بہت بڑے بڑے خطرات آپ کو پیش آسکتے ہیں لیکن جتنے بڑے خطرات درپیش ہیں اتنی ہی بڑی کامیابی آپ کو ملنے والی ہے۔ ہمت سے کام لیں اور جدوجہد جاری رکھیں۔

برائے شفاء امراض

بیساکھ کے اٹھارہ دن کے بعد جب آفتاب برج حمل میں آئے یعنی ۲۱ مارچ سے ۲۱ اپریل کے درمیان اگر بارش ہو تو اس پانی کو محفوظ کرلیں اور سفید کپڑے میں اس کو چھان لیں اور کسی پاک صاف مٹی کے برتن میں رکھ لیں۔ اس کے بعد اس پانی پر ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ ستر مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کردیں۔ پھر یہ پانی سات روز تک مریض کو صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا نجات ملے گی۔

برائے دفع سحر

مذکورہ پانی پر چالیس مرتبہ سورۂ یٰسین چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ اور چالیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ کر پانی پر دم کردیں۔ اول وآخر درود شریف بھی پڑھیں۔ اس پانی سے زوال کے وقت سحر زدہ کو زمین میں گڑھا کھود کر نہلائیں اور اس پانی سے لگاتار تین روز تک زوال کے وقت سحر زدہ کو نہلاتے رہیں اور یہی پانی غسل کے بعد پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات ملے گی۔

برائے دفع نحوست

قمری مہینے کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز اسطرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ۳۰ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ۳۰ مرتبہ پڑھے۔ اگلے دن تین غریب آدمیوں کو صدقہ دے جو بھی میسر ہو اور جس رات یہ عمل کرنا ہو اس سے پہلے ایک رات قبل سورۂ انعام کی تلاوت ایک بار کرے۔ انشاء اللہ نحوستوں سے نجات ملے گی۔

حاجت پوری کرنے کے لئے

مندرجہ ذیل نقوش کو سبز رنگ کے ریشمی کپڑے پر تحریر کریں۔ سیدھے بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ جو بھی حاجت ہوگی پوری ہوگی۔

ک	ا	ف	ی
ی	ف	ا	ے
ر	ک	ر	ی
ظ	ی	ر	ا

ف	ت	ا	ح
ح	ا	ت	ف
ت	ف	ح	ا
ا	ح	ف	ت

ن	غ	ی
ی	ن	غ
غ	ی	ن

دردِ زہ کے لئے

بوقت ولادت اس نقش کو لکھ کر عورت کے دائیں ہاتھ میں پکڑا دے۔ انشاء اللہ بآسانی ولادت ہوگی۔

۷۸۶

ج ح خ ط ظ غ ق ق ی ے ل م
ششم ۱ ۵۵۵ سوک ل م

برائے حفاظت

مکان ودکان کی حفاظت کیلئے اس نقش کو فریم میں لگا کر دیوار پر لگائیں۔ انشاء اللہ دکان ومکان ہر طرح کی نحوست واثرات سے محفوظ

رہیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح	ف	ی	ظ
ظ	ی	ف	ح
ف	ح	ظ	ی
ی	ظ	ح	ف

برائے تسخیر

جمعہ کے دن پہلی ساعت میں کالی مرچ گیارہ عدد لیں۔ ہر مرچ پر گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں اول وآخیر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ عشاء کی نماز کے بعد سورۂ مزمل کا نقش فتیلہ بنا کر چنبیلی کے تیل میں جلائیں۔ ایک انگیٹھی میں کوئلے دہکائیں۔ سورۂ مزمل سو مرتبہ پڑھیں اور پڑھنے کے دوران ایک ایک کر کے کالی مرچ کوئلوں میں ڈالتے رہیں اور اپنے محبوب کا تصور کریں۔ یہ عمل لگاتار گیارہ دن تک ہوگا اور ہر شب نیا فتیلہ بنے گا، البتہ چراغ ایک ہی رہے گا۔ انڈہ، مچھلی اور گوشت کا گیارہ دن تک پرہیز رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۱۵۸	۱۷۱۵۳	۱۷۲۶۳	۱۷۱۵۶
۱۷۱۵۵	۱۷۲۶۴	۱۷۱۵۰	۱۷۲۶۱
۱۷۱۵۲	۱۷۱۵۹	۱۷۱۵۷	۱۷۲۶۲
المحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں	۱۷۱۵۴	۱۷۲۶۰	۱۷۱۵۱

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۹	۴	۱۴	۷
۶	۱۵	۱	۱۲
۳	۱۰	۸	۱۳
۱۶	۵	۱۱	۲

کسی بھی مہم کے لئے

کسی بھی مہم میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے چار رکعت بعد نماز عشاء اس طرح ادا کرے کہ اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد یا اللہ سو مرتبہ، دوسری رکعت میں یا رحمٰن سو مرتبہ، تیسری رکعت میں یا رحیم سو مرتبہ اور چوتھی رکعت میں یا ودود سو مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرے۔ انشاء اللہ مہم کوئی بھی ہو کامیابی ملے گی۔

برائے دفع سفلی سحر

اگر کوئی شخص سفلی سحر کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل نقش اپنے گلے میں ڈالے اور روزانہ اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر پئے لگاتار گیارہ دن تک۔ اگر گیارہ دن میں شفاء نہ ہو تو لگاتار ۲۱ دن تک پئے۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں یا ۲۱ دن میں سفلی سحر سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۲۵۹۴۷	۲۵۹۴۳	۸
۲۵۹۳۵	۷	۲	۲۵۹۴۶
۶	۲۵۹۴۲	۲۵۹۳۹	۳
۲۵۹۳۸	۴	۵	۲۵۹۴۳

برائے زندگی اولاد

بعض عورتوں کے بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں۔ ایسی عورتوں کو چاہئے کہ پیدائش کے فوراً بعد مندرجہ ذیل نقش بچے کے گلے میں ڈالدیں۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے زندہ رہے گا اور عمر طبعی کو پہنچے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

معه ج	وملہ	سمع
سحب	مطراو	رحمه

سوکھے کا علاج

اگر بچہ سوکھ رہا ہو اور اس کو سوکھے کا مرض لاحق ہو تو مندرجہ ذیل نقش کوری کے انڈے پر لکھ کر جہاں بچہ سوتا ہو اس کے نیچے زمین میں دبادیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو اسی نقش کو لوکی پر لکھ کر جہاں بچہ سوتا ہو وہاں لٹکادیں۔ اگر لکی بچے کے پلنگ کے اوپر رہے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

عرود	وامی
رومی	حومی

برائے تعلیم و امتحان

امتحان میں کامیابی کیلئے اس نقش کو ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالیں اور اگر ذہن کشادہ کرنا ہو یا کند ذہنی کے مرض کو دور کرنا ہو تو اسی نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر ۲۱ روز تک روزانہ پئیں۔ انشاء اللہ ذہن روشن ہو جائے گا اور تعلیم کے معاملے میں راہیں کھل جائیں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۱۵	۱۹۲۹	۱۹۲۶	۱۹۲۳
۱۹۱۷	۱۹۲۱	۱۹۱۶	۱۹۲۸
۱۹۲۰	۱۹۲۳	۱۹۳۱	۱۹۱۷
۱۹۳۰	۱۹۱۸	۱۹۱۹	۱۹۲۵

سردی سے چڑھنے والے بخار کے لئے

اگر کسی کو سردی سے بخار چڑھا ہو یا بخار کی حالت میں سردی چڑھتی ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ بخار سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۰	۸۶۳	۸۶۰	۸۵۷
۸۶۱	۸۵۶	۸۵۱	۸۶۲
۸۵۵	۸۵۸	۸۶۵	۸۵۲
۸۶۴	۸۵۳	۸۵۳	۸۵۹

حفاظت بینائی کے لئے

اگر کسی کی بینائی کم ہوگئی ہو یا کوئی اپنی بینائی کی حفاظت چاہتا ہو تو اس نقش کو لکھ کر فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے بینائی محفوظ رہے گی اور اگر کم ہوگئی ہوگی تو بینائی انشاء اللہ بڑھ جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸	۸۱	۷۸	۷۵
۷۹	۷۴	۶۹	۸۰
۷۳	۷۶	۸۳	۷۰
۸۲	۷۱	۷۲	۷۷

برائے بلڈ پریشر

جو شخص بلڈ پریشر کا مریض ہو وہ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور ۴۰ نقش زعفران سے لکھ کر روزانہ صبح کو نماز فجر کے بعد نہار منہ پئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹

ہائی بلڈ پریشر والوں کے لئے یہ نقش اس وقت فائدہ کرتا ہے جب

اس کو ہری روشنائی سے لکھیں اور لو بلڈ پریشر والوں کے لئے یہ نقش اس وقت مفید ثابت ہوتا ہے جب اس کو لال روشنائی سے لکھیں۔

بعد نماز فجر "تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ" ۳۳ مرتبہ پڑھنے سے بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل نقش بھی بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے بفضل خدا موثر ثابت ہوتا ہے۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں اور چالیس نقش چالیس دن تک روزانہ عشاء کے بعد پئیں۔ انشاءاللہ بلڈ پریشر کنٹرول میں رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ش	ا	ن	ی
۸۱	۹	۳۰۱	۴
۸	۷۸	۳	۳۰۲
۲	۳۰۳	۷	۷۹

دفع سستی کے لئے

اگر کوئی شخص ہر وقت سست رہتا ہو اور کسی طرح اس کی سستی ختم نہ ہوتی ہو تو مندرجہ ذیل نقش اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ سستی سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

برائے نکاحِ دختر

جس لڑکی کے پیغام نکاح نہ آتے ہوں اسکے گلے میں یہ نقش لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے ڈالیں۔ انشاءاللہ پیغام نکاح آنے لگیں گے جب کوئی اچھا پیغام آجائے تو اس کو قبول کرنے میں دیر نہ کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ص	ط	ع	د	ک
ک	ص	ط	ح	ل
ق	ک	ص	ط	ع
ح	ف	ی	ص	ع
ط	ف	ی	ع	ع

برائے رہائی

اگر کوئی شخص گرفتار ہو اور کسی بھی طرح اس کی رہائی نہ ہو رہی ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور قیدی کو اس بات کی تاکید کریں کہ وہ چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے درود شریف پڑھتا رہے۔ انشاءاللہ جلد ہی اس کی رہائی کا فیصلہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ح	م	د
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

مکان خالی کرانے کا عمل

اگر کسی شخص نے کسی کے مکان پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہو تو مندرجہ ذیل نقش کو منگل کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر مکان کی دیوار کے کسی سوراخ میں گھسا دیں۔ ورنہ مکان کی دہلیز پر دبا دیں۔ انشاءاللہ کچھ ہی دنوں کے بعد وہ مکان چھوڑ دے گا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ خواہ مخواہ کسی کو پریشان نہ کریں اگر شریعت اس طرح کے کام کی اجازت دے تو کریں ورنہ ہرگز ہرگز اس طرح کے عمل نہ کریں۔ کیونکہ بے وجہ کسی کو پریشان کرنے میں آخرت کا نقصان ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱۲	۷۱۵	۷۱۸	۷۰۵
۷۱۷	۷۰۶	۷۱۱	۷۱۶
۷۰۷	۷۲۰	۷۱۳	۷۱۰
۷۱۴	۷۰۹	۷۰۸	۷۱۹

مالک مکان، مکان خالی نہ کرائے

اگر کوئی مالک مکان خواہ مخواہ بلا ضرورت مکان خالی کرانے کا تقاضہ کرتا ہو اور کرائے دار کو پریشان کرتا ہو تو اس صورت میں کرائے دار کو روزانہ بعد نماز عشاء ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔

اس عمل کو ۱۲ روز تک کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ مکان کا مالک اپنی زبان بند کرلے گا۔

لیکن یہ واضح رہے کہ کسی کے مکان پر قبضہ جمائے رکھنا بھی شرعاً ناجائز ہے۔ کرائے دار کا فرض ہے کہ وہ دلچسپی کے ساتھ مکان تلاش کرتا رہے اور دوسرا مکان ملتے ہی مکان چھوڑ دے۔

بال لمبے کرنے کے لئے

۱۲۱ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر کسی بھی تیل پر دم کر کے وہ تیل بالوں میں لگائیں۔ انشاء اللہ ۱۲ روز یہ تیل لگانے سے بال لمبے ہو جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ

ترقی رزق و کاروبار کا عمل

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق و کاروبار میں خیر و برکت ہو اور اس کا کاروبار بڑھتا چلا جائے تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل نقش کو جمعرات کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور پابندی کے ساتھ نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین اور نماز مغرب کے بعد سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ کاروبار اس قدر ہو جائے گا کہ عقل حیران ہو گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۱۵۷۱	۳۶۱۵۷۳	۳۶۱۵۷۷	۳۶۱۵۶۴
۳۶۱۵۷۶	۳۶۱۵۶۵	۳۶۱۵۷۰	۳۶۱۵۷۵
۳۶۱۵۶۶	۳۶۱۵۷۹	۳۶۱۵۷۲	۳۶۱۵۶۹
۲۶۱۵۷۳	۳۶۱۵۶۸	۳۶۱۵۶۷	۳۶۱۵۷۸

روزگار میں اضافے کا نقش

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے روزگار میں زبردست اضافہ ہو جائے تو اس کو چاہئے مندرجہ ذیل نقش اتوار کے دن پہلی ساعت میں عروج ماہ میں دو عدد تیار کرے، ایک گھر میں فریم کر کے لگا دے اور ایک نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ کچھ ہی روز میں وہ محسوس کرے گا کہ اس کے روزگار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خوب مال بڑھے گا اور خوب خیر و برکت ہو گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۱	۴۶۵	۴۶۸	۴۵۴
۴۶۷	۴۵۵	۴۶۰	۴۶۲
۴۵۶	۴۷۰	۴۶۳	۴۵۹
۴۶۴	۴۵۸	۴۵۷	۴۶۹

غیبی امداد کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ دنیا کے رنج و غم سے اس کو نجات مل جائے اور غیبی امداد اسے میسر آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ آیت کریمہ کا عمل کرے۔

طریقہ عمل یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش ساعت سعید میں لکھ کر محفوظ کرلے۔ پھر روزانہ ایک تعویذ لکھتا رہے۔ پہلے دن جو تعویذ لکھے اس کو سامنے رکھ کر اگلے دن دوسرا تعویذ لکھے۔ پچھلا تعویذ آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالتا رہے۔ روزانہ نقش کو سامنے رکھ کر ۲۳۷۵ مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھتا رہے۔ ۴۱ ویں دن جو تعویذ لکھے اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے

اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ چلے کے بعد روزانہ عشاء کے بعد آیت کریمہ کا ورد ۳۳ مرتبہ کرتا رہے۔ انشاء اللہ زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ غیبی امداد کا سلسلہ شروع ہوگا اور دنیا کے رنج وغم سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۶	۶۰۰	۵۹۶	۵۹۳
۵۹۷	۵۹۲	۵۸۷	۵۹۹
۵۹۱	۵۹۴	۶۰۲	۵۸۸
۶۰۱	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۵

دشمن مقہور ہو جائے

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کی ہیبت دشمن کے دل میں بیٹھ جائے اور وہ مقہور و مغلوب ہو جائے تو اسے چاہئے کہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نفل نماز اسی نیت کے ساتھ اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تَبَّتْ یَدَا پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو تین سو مرتبہ یَا جَبَّارُ پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اس عمل کی برکت سے دشمن کے دل پر اس کی ہیبت چھا جائے گی، دشمن مقہور و مغلوب ہوگا، جب بھی دشمن کا اس سے سامنا ہوگا، دشمن کو جرأت نہ ہو سکے گی کہ وہ اسکے سامنے کوئی خلاف بات کرے، دشمن کے دل پر اسکا رعب پڑ جائے گا۔

میاں بیوی میں محبت کے لئے

اگر میاں بیوی کی آپس میں نہ بنتی ہو دونوں ایک دوسرے سے نالاں رہتے ہوں تو چاہئے کہ بروز پنجشنبہ نماز اشراق کے وقت دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یوسف پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو تین مرتبہ سورۂ یوسف پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کرے، دونوں میاں بیوی کو کھلا دے، اس عمل کی برکت سے صرف ایک ہی دن میں میاں بیوی کے مابین ایسی محبت ہو جائے گی کہ دونوں آپس میں شیر و شکر کی مانند رہیں گے اور ان میں تفریق نہ ہوگی۔

گھر کے افراد تابع ہو جائیں

اگر کسی کے گھر میں نااتفاقی ہے، بیوی اپنے خاوند کی نافرمان ہے اور اس کی ہر بات کی مخالفت کرتی ہے، بچے بھی کہنا نہیں مانتے اور اس کی کسی بھی بات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور کوئی پرواہ نہیں کرتے یا ایسی صورت حال عورت کو درپیش ہے کہ اس کا خاوند اس کی جائز بات بھی نہیں مانتا اور اس کے بچے بھی اس کی عزت نہیں کرتے تو جس کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہوتا ہو وہ نماز فجر کی سنت نماز سے پہلے دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ وَالْعَصْرِ پڑھے، پھر جب سلام پھیرے تو اکتالیس مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ○

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے دعا مانگے۔ اسی طرح یہ عمل رات کو نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد بھی کرے یعنی دو رکعت نفل نماز پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے، سات یوم تک بلا ناغہ یہ عمل کرے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میاں بیوی اور بچوں کے مابین اس قدر محبت پیدا ہو جائے گی کہ گھر میں سب ایک دوسرے سے اچھا سلوک اور تعاون کریں گے، نااتفاقی ختم ہو جائے گی۔

قرض کی واپسی کے لئے

اگر کسی نے کسی شخص کو رقم قرضہ کے طور پر دی ہوئی ہو اور وہ شخص مال ہونے کے باوجود قرضہ ادا نہ کرتا ہو اور ٹال مٹول سے کام لیتا ہو یا کوئی شخص کسی کے ہاں ملازم ہو اور وہ اجرت نہ دیتا ہو، کئی ماہ کی تنخواہ مالک کے ذمہ ہو گئی ہو مگر مالک سے اجرت وصول نہ ہوتی ہو تو چاہئے کہ وہ سات یوم تک روزانہ بلا ناغہ عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والتین پڑھے، بعد سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور سات ہزار مرتبہ یہ آیت مبارکہ نہایت توجہ و یکسوئی سے پڑھے۔ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ بفضل باری تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی اور جو چاہتا ہے وہ ہوگا

علم الاعداد

نام اور تاریخ ولادت کے اعداد سے حالات زندگی معلوم کرنا

اعداد اور آنے والے سال

آپکا نمبر	خوش قسمتی کا سال	عرصہ خوش قسمتی
۳	۲۰۰۴ء	۱۹رفروری تا ۲۰رمارچ، ۲۱ر نومبر تا ۲۰ردسمبر
۴	۲۰۰۵ء	۲۱رجولائی تا ۲۰راگست
۵	۲۰۰۶ء	۲۱رمئی تا ۲۰رجون، ۲۱راگست تا ۲۰رستمبر
۶	۲۰۰۷ء	۲۰راپریل تا ۲۰رمئی، ۲۱رستمبر تا ۲۰راکتوبر
۷	۲۰۰۸ء	۲۱رجون تا ۲۰رجولائی
۸	۲۰۰۹ء	۲۱ستمبر تا ۱۹رفروری
۹	۲۰۱۰ء	۲۱رمارچ تا ۱۹راپریل، ۲۱ر اکتوبر تا ۲۰رنومبر
۱	۲۰۱۱ء	۲۱رجولائی تا ۲۰راگست
۲	۲۰۱۲ء	۲۱رجون تا ۲۰راگست
۳	۲۰۱۳ء	۱۹رفروری تا ۲۰رمارچ، ۲۱نومبر تا ۲۰ردسمبر
۴	۲۰۱۴ء	۲۱رجولائی تا ۲۰راگست
۵	۲۰۱۵ء	۲۱رمئی تا ۲۰رجون ۲۱راگست تا ۲۰رستمبر

اعداد کی وضاحت

اب سوال یہ ہے کہ عدد قسمت، عدد سعد، ذاتی عدد اور دیگر مختلف قسم کے اعداد جو انسانی قسمت، فطرت اور کریکٹر کا حال بتاتے ہیں اور اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔ کیسے معلوم کئے جائیں؟

یہ یاد رکھئے کہ ہر شخص کی زندگی کی بنیاد صرف دو چیزوں پر منحصر ہے۔ ایک نام، دوسرا تاریخ ولادت ان ہی دو باتوں کے جاننے سے ہمیں وہ تمام اعداد مل جاتے ہیں جو اسے متاثر کرتے رہتے ہیں۔

ان ہی دو اعداد کے حاصل کر لینے سے ہمیں وہ تمام اعداد مل جاتے ہیں جو اسے متاثر کرتے ہیں۔ اب وہ اعداد درج کئے جارہے ہیں جس کی مبتدی کو ضرورت پڑتی ہے۔

کلید ذاتی

یعنی نام کا پہلا حرف مثلاً کسی کا نام کوکب ہے تو اس کا پہلا حرف ''ک'' ہے تو یہ حرف اور اس کا عدد مجمل طور پر اس کی تخصیص ذاتی بیان کرے گا۔ حرف کی تشریح جاننے کے لئے مع بروج طالع کی خاصیت کے متعلق معلوم کرنا ہوگا جو آئندہ کسی شمارے میں پیش کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوتا کہ حرف ''ک'' برج جوزا سے متعلق ہے اور برج جوزا کی خاصیت ہے، عقلی ذہانت، مذہبی جوش، شرم ولحاظ کا علم اور موسیقی کا شوق، روپیہ ملے گا، مگر جمع نہ ہو سکے گا۔ حرف کی عددی خاصیت معلوم کرنے کے لئے آپ کو آئندہ شماروں کا انتظار کرنا پڑے گا۔ چونکہ ''ک'' کا عدد مفرد ہے۔ جس کی خاصیت سیاحت، جذبات پرستی، ہستی، ونیستی کی حالت ہر حقیقت کی ضد کو جاننے والا، دنیاوی وروحانی تعلقات سے وابستہ ہو۔ انقلابات اس کو پیش آئیں، سیر وسفر میں وقت گزرے۔

عدد معدد

یہ ولادت کی تاریخ کا نمبر ہے۔ مثلاً کوئی شخص ۲۵ تاریخ کو پیدا ہوا تو اس کا ۵+۲ مفرد عدد ہے تو ۷، ۱۶، ۲۵ تاریخیں اس کے لئے مفید ہوں گی اگر وہ اپنے نئے کاموں کا آغاز یا سفر ان تاریخوں میں کرے گا تو کامیاب رہے گا کیونکہ یہ نمبر نیپ چون سے متعلق ہے۔ اس کا دن سوموار ہے۔ اس لئے جس ماہ پیر کے دن ۷، ۱۶، یا ۲۵ تاریخ پڑے گی وہ ان کی خوش قسمتی کا دن ہوگا اس دن جو کام کیا جائے گا اس میں کامیابی ہوگی۔ اس طریقہ پر تمام سال کی موافق تاریخوں کو استخراج کر کے نوٹ کیا جاسکتا ہے۔ عدد سے تاریخ پیدائش پر پڑنے والے اثرات کو بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

عدد قسمت: پر ولادت کا دن ماہ اور سال کے مجموعہ کو عدد قسمت کہتے ہیں۔ یہ نمبر کبھی نہیں بدلتا۔

ذاتی عدد: یہ نام کے حروف کے اعداد کا نمبر ہے۔

غیبی نمبر یا عدد اعظم: عدد قسمت اور ذاتی عدد کے مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو تاریخ پیدائش معلوم نہیں وہ اپنے ذاتی عدد سے ہی اپنی خصوصیات معلوم کر سکتے ہیں۔

قلبی نمبر: نام میں جس قدر حروف علت ہوں ان کے عدد مفرد سے معلوم ہوتا ہے۔ اس عدد سے آپ کے دوسروں سے تعلقات کا اندازہ ہوتا ہے۔ بھائی، بہنوں، اعزا، دوستوں میں کس قسم کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ لوگ آپ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔

شخصیت کا نمبر: یہ نام کی عرفیت، کنیت، تخلص یا القاب وغیرہ مشہور عام نام سے اخذ کیا جاتا ہے۔ جس سے لوگ پکارتے ہیں۔ یہ نمبر آپ کے رسوخ، لوگوں سے ملاقات، دوستی اور قرابت کے نظریہ کا اظہار کرتا ہے۔

روحانی نمبر: یہ نام کے ابتدائی حروف سے حاصل ہوتا ہے یا مونوگرام نمبر بھی اسے کہہ سکتے ہیں۔ یہ غیر اختیار کئے گئے نام کی فطرت جاننے میں مدد دیتا ہے آپ کی نفسیات کے متعلق ہے اس سے آپ کے چال چلن اور عمومی زندگی کی اچھائی برائی پر اثر پڑتا ہے۔

کاروباری نمبر: یہ نمبر آپ کی مصروفیات اور کاروبار کا ہے اس کی مطابقت سے آپ اپنی اقتصادی زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

ادوار کا نمبر: آپ کے نام میں جس قدر حروف ہیں اس قدر سالوں میں زندگی کا ایک دور شمار ہوگا۔ مثلاً ریاست حسین نمبر ۹ ہیں تو عمر کا ہر دور نو سالہ ہوگا۔ اس لحاظ سے کہ زندگی کا پہلا سال اس کے ماتحت ہوگا جو نام کے حرف اول اور عدد قسمت کے مجموعے سے معلوم ہوگا زندگی کا دوسرا سال نام کے حروف دوم کے عدد اور عدد قسمت کے مجموعے سے معلوم ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

اب آپ اپنے اصلی نام کے ایک عدد کی خصوصیات، ذاتی اسرار اور حالات معلوم کریں۔

اگر آپ کا نمبر ایک ہے

یہ نمبر شمس کا ہے مضبوط بنیادی طور پر زندگی کا ستون، ناقابل تبدیل اثر اور ایک عظیم الشان طاقت کا حامل ہے۔

نمبر ایک علم الاعداد میں پہلا نمبر ہے اور اہم ہے جہاں کہیں یہ ظاہر ہو تو اس کا مطلب مجموعی طور پر ایک خودمختارانہ وصف کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایک ذی اعتماد اور مرکزی طاقت کا نمبر ہے۔ اس کا حامل اپنے آپ پر بھروسہ کرنے والا ہوتا ہے اور یہ شخص اپنے کریکٹر اور کاروبار میں بہت بڑی توجہ دے کر ترقی کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ نصیب کے لحاظ سے اچھی قسمت کو ظاہر کرتا ہے اس کی مختصر خصوصیات یہ ہیں۔

تعمیری اوصاف	تخریبی اوصاف	تعمیری اوصاف	تخریبی اوصاف
اعتماد، طاقت، خواہش، اقتدار، قابل اعتبار	قرضہ، لالچ، فضول خرچی، جدائی	یقین، ملکیت، دیانت داری	فضول، غرور، آوارگی، نمائش

علم الاعداد کے ماہر اس نمبر کو حکمرانی کا نمبر کہتے ہیں۔ یہ بادشاہوں، گورنمنٹ، اور امراء پر حکومت کرتا ہے، دنیوی بزرگی کی علامت ہے، بڑائی کی توضیح کرتا ہے، ہر چیز میں ترقی کرنے والا اور ہر چیز پر اثر انداز ہونے والا ہے۔

چال چلن

جن کا نمبر ایک ہے وہ لوگ عظیم مصلح، مضبوط قوت ارادی والے، آزاد خیال واقع ہوتے ہیں۔ وہ اپنی کامیابی پر بڑے نازاں ہوتے ہیں

پیدائشی طور پر لیڈر قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ بعض لوگ کامیاب رہتے ہیں مگر ایسا کم ہوتا ہے کیوں کہ اکثر ایسے افراد کے راستوں میں غیر یقینی رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے لوگ شاذ و نادر ہی اپنی بنیادی خصوصیات کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا اکثر نمبر ایک والے ایسے غیر یقینی حالات سے دوچار ہوتے ہی حوصلہ شکنی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی پیدائشی خوبیوں کو عملی جامہ پہنانے کے تصور کا پیچھا کرتے کرتے ساری زندگی گزار دیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی لاشعوری طاقتیں انکے اندر کار فرما رہتی ہیں۔ جو اس کا حوصلہ بڑھاتی ہیں۔ نتیجتاً وہ لوگ جو جائز وسائل سے کام لیتے ہیں اور اپنی دھن میں کسی سے گھبراتے نہیں تو وہ کامیابی سے ہم کنار ہو جاتے ہیں۔ جب کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں تو اس کے نشہ میں مست ہو جاتے ہیں اور بالفرض اگر وہ اپنی بنیادی تمناؤں کی کامیابی نہیں دیکھ سکتے تو سفاکانہ ذہنیت سے کام لے کر برے طریقے اختیار کر لیتے ہیں۔ ڈکٹیٹر شپ خود غرضی، ظالمانہ روش کا خاصہ بن جاتی ہے۔

فطرت

اس کا نمبر حامل قانون سے بالاتر ہونا پسند کرتا ہے۔ یعنی قانون کو اپنے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنائے رکھتا ہے۔ مقابلہ یا رکاوٹ کی صورت میں بے صبر ہو جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ تمام کام عین وقت پر صحیح ہو جائیں۔ وہ چھوٹی چھوٹی پیچیدگیوں میں پھنسنے سے نفرت کرتا ہے۔ بڑی مشکلات سے گھبراتا نہیں۔ وہ جو کچھ کہہ دیتا ہے قطعاً پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ وہ اسے نقصان ہی کیوں نہ دے۔ لیکن کہنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ کہتا ہی جائے گا۔ نہ ہی گھبرائے گا، نہ ہی ذو معنی الفاظ کہے گا وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ عمدہ صاف اور واضح زبان میں سیدھے سادے طریقہ پر اپنے موضوع اور مقصد کو پیش کرے۔ اکثر اوقات اپنے محکوموں پر غلط اور شدید حکم لگا دیتا ہے۔

نمبر ایک کا حامل مضبوط ارادے والا اور نہ ہارنے والا ہوتا ہے۔ نہایت پر مغز اور خیالات سے پُر دماغ رکھتا ہے۔ کسی سے اپنے دلائل کے لئے بھیک نہیں مانگتا۔ نہ ہی رحم کی درخواست کرتا ہے اپنے ارادوں سے باز نہیں رہتا۔ اور ان کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی قسم کی نمائش کو بھی پسند نہیں کرتا۔ ٹھوس کام کرنے والا ہوتا ہے۔ اپنی تجویزوں پر دوبارہ غور کرنا پسند نہیں کرتا۔ خود اعتمادی اس میں بہت ہوتی ہے اور ارادہ مضبوط ہوتا ہے۔

ان لوگوں کا طرز عمل گفتگو مثال کے طور پر ہوتا ہے۔ اسے ذرا دخل اندازی کر لینے دو میں اسے بتادوں گا، اِدھر اُدھر کی فضول گپیں مت ہانکو، اصل بات پر آؤ، تم اس طرح کب تک بچتے رہو گے، تم فلاں کے متعلق کیا کیا سوچتے رہے ہو، میرا تو نظریہ یہ ہے تم ذرا ایک دو دن انتظار کرو میں پھر نپٹ لوں گا۔

ان تمام جملوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ تحکم والے ہوتے ہیں پختہ ارادہ خودداری اور غیرت رکھتے ہیں۔ جب بھی ان کو کسی کام میں مشغول دیکھو تو سمجھ لو کہ پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں اور ایسے اشخاص کی پہچان کچھ مشکل نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ اپنی پوزیشن میں رہتے ہیں۔ ہر جگہ نمایاں اور اول رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے لئے کسی کام میں ناکام رہنا گویا ان کی ذلت ہے اور جب تک کوئی خاص درجہ نہ حاصل کر لیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے نہ سرور آتا ہے۔ جب تمام لوگوں کے دماغ تھک جائیں یا کسی کام سے عاجز آ جائیں تو یہ اس وقت محنت شاقہ سے اسے مکمل کر لیتے ہیں اور ایک کامیاب کاریگر ثابت ہوتے ہیں۔ موقعہ کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ تب یہ لیڈر ہوں تو کامیاب رہنما ہوتے ہیں۔ خطرات میں پڑنے سے نہیں چوکتے۔

اس نمبر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نمبر کا حامل ہر چیز اور ہر کام کو خود کرتا ہے اور جرأت اور بے باکی سے کام لیتا ہے۔ اس میں، میدان جنگ میں کارہائے نمایاں دکھانے کی حوصلہ مندی ہوتی ہے۔ اس کی طبع میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ خوشامد پسند ہوتا ہے۔ اپنے گرد کم عقل لوگوں کا حلقہ جمائے رکھتا ہے اور کسی کی نصیحت پر یہ کان نہیں دھرتا۔

وہ پہلی ہی ملاقات میں دو چیزوں پر اچھا اثر ڈالتے ہیں۔ خصوصاً اگر آدمی لیڈر ٹائپ کا ہو تو جلد سے جلد دوسرے پر اپنی قابلیت کا سکہ جمانے کی کوشش کرے گا۔ علاوہ ازیں عموماً عام مظاہرہ میں بھی ایسا کرتا رہتا ہے۔ دوسروں کو اپنے خیالات سے متفق کر لینا اس کے لئے معمولی بات ہے۔

یہ اس کی فطرت میں داخل ہے کہ غصہ سے جلد بے قابو ہو جاتا ہے۔

نمبر ایک وہ لوگ جو تحقیق و تدقیق سے تعلق رکھتے ہیں سطحی ہوتے ہیں کیوں کہ وہ ان کی بنیادی جزئیات کی زیادہ گہرائیوں میں دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ ایسا ہی وہ نئے لوگوں سے ملنے کے وقت کرتا ہے وہ یہ چاہتا

ہے کہ لوگ خواہ کچھ ہوں مجھے اس سے غرض نہیں۔ جاننے والوں دوستوں یا حلقہ اثر کے لوگوں کا قائل ہوجانا ہی کافی ہے۔

اگر نمبر ایک والے کو توصیفی نظر سے دیکھا جائے تو وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ اسے اپنے آپ پر مکمل بھروسہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے دوستوں کو اپنے حلقہ میں رکھنے کی قوت رکھتا ہے وہ اپنی نسبت کسی دوسرے کی بھلائی کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

آپ کو کبھی اتفاق ہو تو کسی نمبر ایک والے سے دشمنی کر کے دیکھ لیں ان کی یہ فطرت ہے کہ وہ نہ تو جلد معاف کر سکتے ہیں۔ نہ ہی بھلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات ان کی انانیت پسندی خود غرضی اور ظالمانہ رویہ حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔

ان میں یہ بھی ایک حیرت انگیز صفت ہے کہ بعض اوقات وہ کسی طرف اگر مائل ہوں گے تو بغیر سوچے سمجھے وہ تمام کام کر ڈالیں گے جو ان کی فطرت کے خلاف ہوں گے مگر ایسا بے حد کم ہوتا ہے۔ یہ ان کے تحت الشعور میں چھپی ہوئی قوت خوبی اگر لاشعور کے تصادم کے بعد کامیاب ہوجائے تو ممکن ہے ورنہ نہیں اکثر وہ اپنی رائے کے سامنے کسی کی رائے کو کوئی فوقیت نہیں دیتے۔ چہ جائیکہ اپنے تعلق دار بھی اس کے قریب اس کی برائی یا خوبی بیان کریں۔

صحت

صحت کی جانب سے یہ کامل تندرست نمبر ہے۔ غیر معمولی جسمانی قوت کا حامل ہے۔ مضبوط جسم رکھتا ہے لیکن بد پرہیز ہونے کی وجہ سے اور بڑا حلقہ رکھنے کی وجہ سے صحت خراب کر لیتا ہے۔ عموماً ایسے لوگوں کے چہرے چیچک کے داغوں کی وجہ سے داغدار ہو جاتے ہیں۔ جسم کے اعضاء میں سے دل پر حکمراں ہے۔

محبت اور شادی

شادی اور کاروبار اکثر و بیشتر ساتھ ساتھ رہتے ہیں وہ ایک بہترین دماغ رکھتا ہے اس لئے محبت میں بھی بہترین سودا کرتا ہے۔ یہ لوگ اپنی پسند کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب ان کو کامیابی ہوجاتی ہے تو حتی الامکان کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کی پسندیدہ چیز ان کے زیر اثر رہے وہ اپنی ہر خوبی اور قابلیت استعمال کرتے ہیں۔ جو متاثر کرنے میں جادو کا کام کرے۔ ادائیگی فرض کی کوشش اس حد تک پختہ اور ایک طرفہ ہوتی ہے۔ کہ اس کے سامنے کوئی رشتہ دار کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ وہ اپنی پوری کوشش اس بات پر صرف کر دیتا ہے کہ اس کی پسندیدہ چیز ہمیشہ اس کے قبضہ قدرت میں رہے اور اس امر کے لئے وہ حاسدانہ حربے استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

وہ خاوند یا بیوی جس کا ایک نمبر ہوگا وہ اپنی شریک حیات کیلئے ایک نعمت ثابت ہوگا۔ اس معاملہ میں وفادار ثابت ہوگا۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ نمبر ایک والے زندگی کی تحریکات نمبر ۲، ۶ سے ملتی ہے۔ اگر انکی آپس میں شادی ہوجائے تو بہتر رہے گا۔ یہ پُر سکون زندگی کو پسند کرتے ہیں مگر جن لوگوں کی زندگیوں پر نمبر ۳ کا اثر ہو وہ اپنی پسند کو فوقیت دیتے ہیں۔ نمبر چار والے بھی قدرے ایسی ہی خصوصیت کے مالک ہوتے ہیں۔

نمبر ایک کا ملاپ ۵، ۲ کے ساتھ بھی ممکن ہے۔ اس لئے یہ اس کے پسندیدہ نمبر ہوتے ہیں۔ بیوی یا محبوبہ اس نمبر کی ہو تو خوب نبھتی ہے تاہم ان لوگوں کی خصوصیات کا بڑے غور و خوض کے بعد ہی پتہ چلتا ہے۔ ایسے آدمی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا ساتھی اسی نمبر کا حامل ہو اگر اس کی بیوی یا محبوبہ نمبر ۸ یا ۹ سے متعلق ہو تو اس کی ازدواجی زندگی ہنگامہ خیزی اور جذبات کا شکار ہوجائے۔ شاذ و نادر ہی ایسے جوڑے سکون کی زندگی گزارتے ہیں۔

زندگی کی مصروفیات

ایک نمبر والے افراد اپنے تأثرات ظاہر کرتے ہیں۔ یکتا ہوتے ہیں وہ جو بھی خیال آفرینی کرتے ہیں اسے عملی طور پر کر گزرتے ہیں۔ وہ حاکمانہ صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ کسی دفتر یا سوسائٹی یا مذہبی ادارے کا اہم رکن بننا پسند کرتے ہیں۔ یا اگر انہیں کسی کمیٹی کا رکن منتخب کیا جائے تو وہاں اپنی پوری حاضر باشی سے اپنی اہمیت کو واضح کردے گا۔ چونکہ لیڈر شپ کے متمنی ہوتے ہیں اسی لئے اپنے لئے رائے اور اعتماد حاصل کرنا ان کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔

یہ فنکار بھی اچھے ہوتے ہیں۔ مگر ان میں انتظامی صلاحیت بدرجہ اوسط قسم کی موجود ہوتی ہے۔ اگر عملی زندگی میں کسی فنکار کی حیثیت سے کام کریں تو کامیاب رہتے ہیں۔ فلمی زندگی میں ایکٹر، پروڈیوسر اور ڈائریکٹر کی زندگی اختیار کر کے شہرت کے مالک بن سکتے ہیں۔ ایسے افراد جن کی زندگی کا تعلق نمبر ایک سے ہے وہ ایکٹر ہو یا ایکٹرس کامرانی کے مالک ہوتے ہیں۔ میدان صحافت میں ایک مصنف کی نسبت بہ حیثیت نگراں

صحافت اچھا مقام پیدا کرسکتے ہیں۔اگر یہ افراد اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں تو وہ بہت جلد سائنس کے ہر شعبہ میں داخل ہوکر مقبولیت حاصل کرسکتے ہیں۔خصوصاً تحقیقاتی ادارہ میں یا ایجادات کے زمرہ میں یا پھر انجینئرنگ کے شعبے میں جلد شہرت حاصل کرلیتے ہیں۔سائنس کے شعبے میں بھی اختیار فرد کی حیثیت سے مفید ثابت ہوتے ہیں۔اسی طرح تجارت کے میدان میں اگر یہ لوگ آئیں تو وہاں بھی ان کی صلاحیتیں نمایاں ہوں گی۔تجارتی حلقہ کے لوگ ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔البتہ ملازمت میں نمبر ایک والے لوگ اپنے افسروں سے ہمیشہ کبیدہ خاطر رہتے ہیں باوجود اس بات کے اپنی ملازمت کو بھی نہایت محنت سے سرانجام دیتے ہیں۔مگر انفرادی طور پر زودحس ہونے کی وجہ سے کبھی اپنے افسروں سے کبھی ساتھ کام کرنے والوں سے شاکی رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی فطرت آزاد خیالی کی وجہ سے دوسروں کے اعتماد کو حاصل کرنے کا باعث نہیں بن سکتی۔لہٰذا وہ ہر شخص سے خوش گوار تعلقات بمشکل طویل عرصہ تک قائم رکھ سکتے ہیں اور اسی فطرت کی وجہ سے اپنی ایسی ہی خواہشات کا شکار ہوکر دشمنوں کے چنگل میں الجھے رہتے ہیں جو ان کی اپنی ہی پالیسی کی وجہ سے پیدا ہوجاتے ہیں۔اسی طرح ملازمت کے دوران ہمیشہ ناخوش گوار ماحول رہتا ہے۔نتیجتاً وہ ہر وقت ذہنی الجھن میں مبتلا رہتے ہیں البتہ یہ لوگ اچھے میجر اور قابل امور کار ثابت ہوسکتے ہیں۔

مالی حالت

نمبر ایک کے افراد اپنی قابلیت کی بناء پر دولت پیدا کرسکتے ہیں۔خوش قسمتی ان کا ساتھ دیتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اگر وہ بردباری اور سکون قلبی کا دامن نہ چھوڑیں تو وہ جلد شہرت کے مالک بن سکتے ہیں۔مگر ایسا نہیں ہوتا۔وجہ یہ ہے کہ ایسے افراد جتنی جلدی دولت پیدا کرتے ہیں اتنی جلدی اسے ضائع کردیتے ہیں۔

نمبر ایک والے لوگوں کی زندگی میں دوچار موقع ہی ایسے آتے ہیں جو دولت مند بننے کا سبب پیدا کرتے ہیں مگر وہ اپنی خامیوں کی وجہ سے اندھیروں میں کھوجاتے ہیں۔ان لوگوں کا جمع شدہ سرمایہ اگر ہو بھی تو فوراً انتقامی مدارج کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اور بعض اوقات محض وقتی فائدہ کے علاوہ کچھ جمع نہیں کرپاتے۔بہرحال ان کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوا کرتی ہیں۔بعض نمبر ایک کے افراد اپنی جمع شدہ رقم شارٹ میں لگاتے ہیں یا پھر اس کا نعم البدل ڈھونڈ لیتے ہیں جو جوئے میں قسمت آزمائی کریں۔وہ تصورات کے حسین لبادے میں لپٹا ہوا وہاں پہنچتا ہے مگر بے سود، ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ معاشی استحکام کے لئے اچھے تصورات رکھیں، خیالی پلاؤ کو عملی جامہ پہنانا یا فضول خرچی کرنا بدنصیبی کا باعث ہوگا۔

نکات

مہینے کی ایک دس انیس یا اٹھائیس تاریخوں میں پیدا ہونے والے بھی ایک نمبر کے ماتحت ہوتے ہیں وہ تمام بڑے ہندسے جن کا مفرد نمبر ایک ہوتا ہے وہ اس نمبر والے سے متعلق ہوتے ہیں ان کو چاہئے کہ اپنے تمام کام اور کاروبار کسی بھی ماہ کی ۱، ۱۰، ۱۹، ۲۸ تاریخوں میں کسی کام کی ابتدا کریں اور ۲۴ رجولائی سے ۲۳ راگست کے درمیان یا ۲۱ رمارچ سے ۲۰ ر اپریل کے درمیان ان تاریخوں میں کسی کام کی ابتدا کریں تو خوش بختی لاتا ہے۔اتوار کا دن نمبر ایک والوں کے لئے خوش قسمتی کا دن ہے۔اس کے بعد دوشنبہ یعنی پیر بھی موافق ہے وہ تمام رنگ جن میں سنہرا اور پیلا رنگ ہو ان کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔یہ لوگ اگر عنبر کا ٹکڑا اپنے پاس رکھیں، جس وقت وبائی امراض کا دور دورہ ہو تو مرض کبھی ان کے پاس نہ پھٹکے گا اور عام وقتوں میں عام امراض سے بھی محفوظ رہیں گے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡

اولاد کا حصول

اگر کوئی بے اولاد ہو اور لاد کے حصول کی شدید خواہش رکھتا ہو اور چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے اولاد کی نعمت سے نوازے تو اسے چاہئے کہ وہ روزانہ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد اکیس مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ o

نہایت عاجزی اور یکسوئی کے ساتھ دعا مانگے۔انشاء اللہ تعالیٰ اسکی دعا ضرور قبول ہوگی۔پروردگار عالم اولاد کی نعمت سے نوازے گا۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡

علم الاعداد دنیا کے قدیم ترین علوم میں سے ایک ہے اس حقیقت کو بھلایا نہیں جاسکتا کہ ہماری زمین پر ہونے والا اربوں کا حساب صرف ۹ کے عدد پر مشتمل ہے۔ یہ نو کا عدد ان کی زندگی پر کیا اثر ڈالتا ہے۔

پرانے مصری اور کلدانی ماہرین کو علم الاعداد پر کامل مہارت حاصل تھی۔ یہ لوگ انسانی زندگی پر عددوں کی پہچان کی وجہ سے پیدا ہونے والے نتیجوں سے پوری طرح واقف تھے۔ ان لوگوں کے صدیوں تک جوق درجوق محنت اور تجربات کی وجہ سے یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ کائنات کے تمام پیچ در پیچ حساب وکتاب کا دارومدار ا سے لے کر نو تک کی عدد پر منحصر ہے اور اس دنیا میں بسنے والا انسان جہاں بھی رہتا ہو شہروں میں جنگلوں میں یا صحراؤں میں یا دیہاتوں میں یا پہاڑوں میں وہ ان نو عددوں میں سے کسی ایک عدد کے تحت ہی ہوتا ہے۔ ان نو عددوں میں پانچ عدد طاق ہیں جس کو انگریزی میں (ایکی) کہتے ہیں۔ ۱، ۳، ۵، ۷، ۹، اور چار عدد جفت ہیں جس کو انگریزی میں (بیکی) کہتے ہیں۔ ۲، ۴، ۶، ۸، یعنی ایکی بیکی ان میں سے ہر عدد کی تاثیر الگ الگ ہے اور صفات جدا جدا ،انہیں عددوں پر ہر ایک چیز کا دارومدار ہے۔ دنیا کا کوئی بھی کام ان عددوں کے بغیر مکمل ہو نہیں سکتا۔ بچہ کی تاریخ پیدائش مہینہ اور سن کے حساب سے آپ اپنا عدد معلوم کر سکتے ہیں۔

مثلاً ایک شخص کی پیدائش۔ ۱۹۶۱ء۔ ۷۔ ۲ کو ہوئی تو اس کا عدد اس طریقہ سے بنے گا۔

۲+۷+۱+۹+۶+۱=۲۶

۲-۶=۸

اب معلوم ہوا کہ اس شخص کا عدد ۸ ہے۔

یہ علم عدد کا ایک آسان طریقہ ہوا۔ اب ہم آپ کو دوسری ترکیب بتاتے ہیں۔

۱۰ سے ۳۱ تک کے بیچ کسی کی پیدائش ہوئی تو ان میں سے اپنے پیدائشی مہینہ کا عدد نکال کر معلوم کرلیں۔ ۱۰ کے عدد کا بھی نتیجہ ایک (۱) نکلے گا۔ اگر پیدائش کی تاریخ ۲۸ ہے یا ۱۹ ہے تو جمع ہوئے۔ ۱۰-۱۰ کو ایک ہی تسلیم کیا جائے گا۔

۱۰-۱+۰=۱

۱۱-۱+۱=۲

۱۲-۱+۲=۳

۱۳-۱+۳=۴

۱۴-۱+۴=۵

۱۵-۱+۵=۶

۱۶-۱+۶=۷

۱۷-۱+۷=۸

۲۰-۲+۰=۲

۲۱-۲+۱=۳

۲۲-۲+۲=۴

۲۳-۲+۳=۵

۲۴-۲+۴=۶

۲۵-۲+۵=۷

۲۶-۲+۶=۸

۲۷-۲+۷=۹

ایک (۱) عدد کا حاکم شمس ہے۔ ایک عدد والے لوگ مضبوط ارادے والے حوصلہ مند، یہ لوگ کسی کے حکم کے تابع رہنا پسند نہیں کرتے۔ ان کا اپنا

کاروبار روائی ہوتا ہے یا یہ لوگ اعلیٰ درجہ کے افسران ہوتے ہیں۔ حکم دینے کا کام زیادہ سے زیادہ کرتے ہیں۔ یہ نا قابل تبدیل اثر اور ایک عظیم الشان طاقت کے حامل ہوتے ہیں۔

زندگی کے اہم سال ۱، ۱۰، ۱۹، ۲۸، ۳۷، ۴۶، ۵۵، ۶۴ اور ۷۳ اور وہ تاریخیں جن کی جمع ایک ہوتی ہے۔

دو (۲) عدد کا حاکم قمر ہے۔ یہ نمبر (۲)؟؟ یہ لوگ عالم خیال میں رہنے والے ہوتے ہیں، آرٹسٹ ہوتے ہیں، نمبر ایک والے پختہ عزم والے ہوتے ہیں تو نمبر دو والے بالکل اسکے مخالف میں ہوتے ہیں، غیر مستقل مزاج والے، اپنے عہد کو پورا نہ کرنے والے اور فطرت پسند ہوتے ہیں، ان میں حسد ہوتا ہے، یہ لوگ بھروسہ والے بھی ہوتے ہیں، زندگی کے اہم سال ۲، ۱۱، ۲۹، ۴۸، ۵۷، ۶۶، ۸۴ ہوتے ہیں اور وہ تاریخیں جن کی جمع دو ہوتی ہے۔

تین (۳) عدد کا حاکم مشتری ہے۔ پختہ ارادے والے، حکم پر عمل پیرا ہونے والے، کسی مجلس کا صدر بننا باعث فخر سمجھتے ہیں، یا مجلسوں کا اہتمام کرنا، ان کی سخت مزاجی کی وجہ سے ان کے دشمن ان کے قریب بھی نہیں ہوتے، ان میں تکبر اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ہوتا ہے، ان میں بات کا اندازہ اور ہیر پھیر کی باتوں کا انداز عجیب ہوتا ہے، ان میں متانت خوش مزاجی اور ادب واحترام بھی پایا جاتا ہے۔

زندگی کے اہم سال، ۳، ۱۲، ۲۱، ۳۰، ۳۹، ۴۹، ۵۸، ۶۷ اور وہ تاریخیں جن کی جمع تین ہوتی ہے۔

چار (۴) عدد کا حاکم مریخ ہوتا ہے۔ یہ جنگی اور جہادی ہوتے ہیں، یہ بردبار اور مضبوط طبیعت والے ہوتے ہیں، انصاف کو پسند کرنے والے اور اچھی شخصیت کے مالک ہوتے ہیں، جنگی حساب سے قابل اعتماد اور محنتی ہوتے ہیں، اسلحہ چلانا اور میزائلوں پر گولہ بارودی کا کام کرنا ان کے لئے آسان ہوتا ہے اس وجہ سے ان کے دشمنوں کی کثرت ہوتی ہے۔

زندگی کے اہم سال ۴، ۱۳، ۲۲، ۳۱، ۴۰، ۵۹، ۶۸ اور وہ تاریخیں جن کی جمع چار ہوتی ہے۔

پانچ (۵) عدد کا حاکم عطارد ہے۔ سٹہ بازی ان کے لئے آسان ہوتی ہے، دوسرا چارٹرڈ CHARTARD ACCOUNTANT جیسے حساب کتاب کو خوب اچھے طریقہ سے سمجھنے والے ہوتے ہیں، یہ ہر کام میں جلد باز ہوتے ہیں، بہت سلجھے ہوئے ذہن کے ہوتے ہیں، یہ کسی بات کا غم نہیں کرتے، یہ دماغی ٹینشن کو قریب آنے نہیں دیتے، بڑے سے بڑے غم کو دو منٹ میں بھلا دیتے ہیں۔

زندگی کے اہم سال ۵، ۱۴، ۲۳، ۳۲، ۴۱، ۵۰، ۶۹، ۷۸، اور وہ تاریخیں جن کی جمع ۵ ہوتی ہے۔

چھ (۶) عدد کا حاکم زہرہ ہے۔ یہ لوگ بھروسے کے قابل ہوتے ہیں، تیز ذہن کے مالک ہوتے ہیں، اپنی خوش خلقی کی وجہ سے عام لوگوں میں مشہور اور مقبول ہوتے ہیں، اچھی فطرت کی وجہ سے مقبولیت ان کے قدم چومتی ہے، یہ موسیقی اور گانے کے شوقین ہوتے ہیں، مہمانوں کا استقبال کرنا کوئی ان سے سیکھے، خدانخواستہ کسی سے مڈبھیڑ ہو جائے تب تو مدتوں تک اس بات کو بھلانا ان کے اختیار سے باہر ہو جاتا ہے۔

زندگی کے اہم سال ۶، ۱۵، ۳۳، ۴۲، ۵۱، ۶۰، ۷۹ اور ہر وہ تاریخ جن کی جمع ۶ ہوتی ہے۔

سات (۷) عدد کا حاکم نپ چون ہے۔ یہ بہت دور تک سوچنے والے ہوتے ہیں فلسفی اسی نمبر میں پائے جاتے ہیں۔ جاسوس کو بھی ماہرین نے اس نمبر میں جمع کیا ہے۔ یہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں، عام لوگوں کو مشکلوں سے نجات دلانے والے ہوتے ہیں، سفر کے بہت زیادہ شوقین ہوتے ہیں، دوسروں کے دل کی بات فوراً بھانپ لیتے ہیں، ان کو اپنی قوت ارادی پر پورا پورا بھروسہ ہوتا ہے اور کامیاب بھی رہتے ہیں۔

زندگی کے اہم سال۔ ۷، ۱۶، ۲۵، ۳۴، ۴۳، ۵۲، ۶۱، ۷۰، ۸۹ اور تاریخیں جن کی جمع سات ہوتی ہے۔

آٹھ (۸) عدد کا حاکم زحل ہے۔ ان لوگوں میں ہمدردی اور اخلاص پایا جاتا ہے حتی الامکان لوگوں کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں، جذبات پر قابو پانا اور مشکلات پر مسکرانا ان کی زندگی کا شیوہ ہوتا ہے، یہ اپنی دھن کے دھنی ہوتے ہیں، اس نمبر آٹھ والوں کو فلسفی اور جاسوسی میں بڑی بڑی مہارتیں حاصل ہوئیں، ان لوگوں کے کمال سے زمانہ حیران رہا، عزت کا دلدادہ ہوتا ہے، ان لوگوں پر بہت جلدی غصہ ہو جاتے ہیں جو انکے خیالات کا مذاق اڑاتے ہیں، محبت کے معاملے میں یہ لوگ اہم رول ادا نہیں کر پاتے اور اندر ہی اندر غم ان کو کھائے جاتا ہے۔

زندگی کے اہم سال۔ ۸، ۱۷، ۲۶، ۳۵، ۴۴، ۵۳، ۶۲، ۷۱، ۸۰ اور وہ تاریخیں جن کی جمع آٹھ ہوتی ہے۔

نو (۹) عدد کا حاکم مریخ ہے۔ جلال اور دبدبہ والا ہوتا ہے، صلح اور

امن میں کامیاب ہوتا ہے، یہ دشمنوں کے گھر پہنچ کر بھی اپنے جلال اور دبدبہ کی وجہ سے مطلب حاصل کرلیتا ہے اوران کا دشمن ان کے خلاف کچھ بھی نہیں کرسکتا، ان کو اپنے آپ پر بھروسہ ہوتا ہے۔ یہ اپنی بڑائی حاصل کرنے کے لئے ہر وہ کام کرتے ہیں جو ان کو اس کے انجام تک پہنچائے دوست بنانے میں بمشکل کامیاب ہوتے ہیں، یہ جان دیدیں گے مگر وعدہ سے نہیں پھرتے، یہ گرمی کم برداشت کرتے ہیں، سورج کی روشنی ان پر جلد اثر انداز ہوتی ہے۔ زندگی کے اہم سال ۹، ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۴۵، ۵۴، ۶۳، ۷۲ اور وہ تاریخیں جن کی جمع نو ہوتی ہے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡

چشم خلائق میں مقبول ہونا

جوکوئی یہ چاہے کہ وہ چشم خلائق میں مقبول و معزز ہوجائے جہاں بھی جائے لوگ اس کی عزت کریں اور مہربانی کیساتھ پیش آئیں تو وہ روزانہ نماز فجر کی سنت نماز پڑھنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد ایک سو مرتبہ یَـا رَحِیمُ پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ تمام مخلوق اس پر مہربان ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا خصوصی فضل وکرم نازل فرمائے گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

زبان بندی کے لئے

ظالم اور بدگو دشمن جو گالیاں بکتا ہو اور بے عزتی کرتا ہو اس کی زبان بندی کی غرض سے روزانہ نماز ظہر کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ تَبَّتْ یَدَا پڑھے اور پھر جب سلام پھیرے تو ایک سو مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے۔

لَایُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ط وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ہ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دشمن کی زبان بندی کے لئے دعا مانگے۔ انشاءاللہ دشمن کی زبان بندی ہوجائے گی اور وہ ہرگز بدگوئی نہ کرے گا۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡

پانچویں قسط

اگر آپ کسی بھی انگریزی مہینے کی ۶، ۱۵، یا ۲۴ کو پیدا ہوئے ہوں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

• اس آئینہ میں اپنی شخصیت کے خدوخال دیکھئے اور اپنی اصلاح کیجئے•

آپ کی خوبیاں

موافقت کا جذبہ، اصلاح پسندی کی فطرت، شائستہ مزاج، خود اعتباری، گفتگو کی اعلیٰ صلاحیت، امید پرستی، لوگوں کے ساتھ ہمدردی۔

آپ کی خامیاں

معمولی درجہ کا غرور، خرچ کے معاملات میں حد سے زیادہ احتیاط یعنی بخل، قوت ارادی کا فقدان، اپنے اور بیگانے میں امتیاز نہ کرنیکا مرض۔

حق تعالیٰ نے آپ کو پاک صاف ذہن عطا کیا ہے آپ علم دوست قسم کے انسان ہیں۔ آپ کے مزاج میں صفائی ستھرائی ہے۔ آپ فطرت کے اعتبار سے ایک پاکیزہ انسان ہیں اور آپ کو پاکیزگی سے محبت ہے۔ آپ خود اعتمادی کی دولت سے سرفراز ہیں اور خود اعتمادی کی دولت جس انسان کو نصیب ہوجاتی ہے اس کی خوش نصیبی میں کیا شبہ ہے۔ آپ اس دولت کی وجہ سے اپنے کاموں کو اعتماد، اعتبار کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں اور اطمینان قلبی کے ساتھ اپنا کاروبار جاری رکھ سکتے ہیں۔ اصلاح پسندی بھی آپکی ذات کا جزو ہے۔ اور آپ برائیوں سے اور گناہوں سے فطرتاً دور رہتے ہیں اور جب لوگوں کو آپ مختلف گناہوں اور لغزشوں کا شکار دیکھتے ہیں تو آپ ان کی اصلاح کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ کے اندر ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ اصلاح کرتے ہوئے کسی کی دل شکنی بھی نہیں کرتے اور کسی کو شرمندہ بھی نہیں ہونے دیتے۔ آپ بہت حکمت عملی کے ساتھ لوگوں کو برائیوں سے روکنے کی جدجہد کرتے ہیں۔ اس لئے لوگ آپ کی نصیحتوں کا بُرا نہیں مانتے۔ آپ کے مزاج میں نظافت اور شائستگی ہے اور یہ نظافت اور شائستگی آپ کو جھوٹ، غیبت، تہمت اور لعن طعن جیسے مذموم گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ آپ کے اندر گفتگو کی اعلیٰ صلاحیت موجود ہے۔ آپ کسی بھی بات کو بہت اچھے ڈھنگ سے لوگوں کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ اور لوگوں کو متاثر کر سکتے ہیں۔

آپ کے اندر اللہ کے بندوں سے ہمدردی کرنے کا جذبہ بھی ہے۔ آپ دوسروں کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ آپ کا در لوگوں کے لئے کھلا رہتا ہے۔ آپ فطرتاً امید پرست ہیں۔ سنگین سے سنگین معاملات میں بھی آپ مایوس نہیں ہوتے اور اپنے رب سے اچھی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں۔ اور یہ امید پرستی آپ کو اندھیروں میں ایک طرح کی روشنی عطا کرتی ہے۔ لیکن آپ کے اندر کچھ خامیاں بھی ہیں جو آپ کو شرمندہ اور بدنام کرنے کا موجب بن سکتی ہیں۔ ان خامیوں سے اپنی حفاظت کرنا آپ کے لئے سمجھداری کی بات ہوگی۔ خرچ کے معاملے میں آپ حد سے زیادہ محتاط ہیں۔ بے شک فضول خرچی ایک بُری عادت ہے جو انسان کو مختلف قسم کی پریشانیوں سے دوچار کر سکتی ہے۔ لیکن خرچ کے معاملے میں اتنی احتیاط کہ اس پر بخل اور تنگ دلی کا گمان ہونے لگے کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ کنجوسی ایک عیب ہے اور اس عیب کی وجہ سے انسان خدا کی نظر میں گرتا ہے اور اس کے بندوں کی نظروں سے بھی۔ آپ کے اندر قوت ارادی کا فقدان ہے۔ آپ خود اعتباری کی دولت سے سرفراز ہونے کے باوجود اکثر و بیشتر اکثر معاملات میں قدم نہیں اٹھا پاتے۔ آپ بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہوئے بھی لرزتے رہتے ہیں اور دوسرے لوگ آپ سے آگے نکل جاتے ہیں۔ آپ کے اندر ایک خرابی یہ ہے کہ آپ اپنوں اور بیگانوں میں کوئی تمیز نہیں کر پاتے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ خوشامدی اور مکار قسم کے لوگ آپ کے قریب ہوجاتے ہیں اور وہ لوگ جو یقیناً آپ کے دوست بھی ہیں اور ہمدرد بھی وہ آپ سے دور ہوجاتے ہیں۔ آپ کی یہ خرابی خود آپ کو خاص نقصان پہنچاتی ہے۔

اگر آپ ان خامیوں پر قابو پالیں تو آپ کی خوبیوں میں اور بھی چار چاند لگ سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

اَعداد کا جَادُو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

میرے واسطے کونسا نگینہ مفید ہے؟

اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ میرے واسطے کونسا نگینہ مفید ہے تو اس کا نام والدہ کا نام اور سوال کے اعداد لے کر حسب قاعدہ مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ ایک برآمد ہو تو پکھراج، نیلم، پنا مفید ثابت ہوگا۔ اگر مستحصلہ دو برآمد ہو تو موتی یا مون اسٹون مفید ثابت ہوگا۔ اگر مستحصلہ تین برآمد ہو تو یاقوت مفید ثابت ہوگا۔ اگر مستحصلہ چار برآمد ہو تو نیلم، سنہلا، یا پکھراج مفید ثابت ہوگا۔ اگر مستحصلہ پانچ برآمد ہو تو دھنیلا مفید ثابت ہوگا۔ اگر مستحصلہ چھ برآمد ہو تو نیلم یا فیروزہ مفید ثابت ہوگا۔ اگر مستحصلہ سات برآمد ہو تو لاجورد، زبرجد یا نیلم مفید ثابت ہوگا۔ اگر مستحصلہ آٹھ برآمد ہو تو نیلم یا کوکا کولا رنگ کا عقیق مفید ثابت ہوگا۔ اگر مستحصلہ نو برآمد ہو تو ہیرا، مانک، پکھراج یا اُپل مفید ثابت ہوگا۔

مثلاً ۱۸ر مارچ ۲۰۰۵ء کو رات دس بجے حامد ابن زیتون نے سوال کیا کہ میرے واسطے کونسا نگینہ مفید رہے گا تو سوال اس طرح قائم کریں گے۔ حامد ابن زیتون کے واسطے کونسا نگینہ مفید ہے۔

(۱) حامد زیتون	۵۴۶	۶
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۵۴۷	۶
(۳) تاریخ عیسوی	۱۸	۹
(۴) ماہ عیسوی مارچ	۳	۳
(۵) سن عیسوی ۲۰۰۵ء	۷	۷
(۶) تاریخ قمری	۶	۶
(۷) ماہ قمری صفر	۲	۲
(۸) سن ہجری ۱۴۲۶ھ	۱۳	۴
(۹) تاریخ ہندی	۵	۵
(۱۰) ماہ ہندی چیت	۱۲	۳
(۱۱) سن ہندی بکرمی ۲۰۶۱ء	۹	۹
(۱۲) دن جمعہ	۶	۶
(۱۳) برج حوت	۱۲	۳
(۱۴) متعلقہ ستارہ مشتری عدد حقی	۶	۶
(۱۵) منزل قمر نثرہ	۸	۸

آیئے اب ان کا مستحصلہ برآمد کریں

۸ ۶ ۳ ۶ ۹ ۳ ۵ ۴ ۲ ۶ ۷ ۳ ۹ ۶ ۴
۵ ۹ ۹ ۶ ۳ ۸ ۹ ۶ ۸ ۴ ۱ ۳ ۶ ۱
۵ ۹ ۶ ۹ ۲ ۸ ۶ ۵ ۳ ۵ ۴ ۹ ۷
۵ ۶ ۶ ۲ ۱ ۵ ۲ ۸ ۸ ۹ ۴ ۷
۲ ۳ ۸ ۳ ۶ ۷ ۱ ۷ ۸ ۴ ۲
۵ ۲ ۲ ۹ ۴ ۸ ۸ ۵ ۳ ۶
۷ ۴ ۲ ۴ ۳ ۷ ۴ ۸ ۹
۲ ۶ ۶ ۷ ۱ ۲ ۳ ۷
۸ ۳ ۴ ۸ ۳ ۵ ۱
۲ ۷ ۳ ۲ ۸ ۶
۹ ۱ ۵ ۱ ۵
۱ ۶ ۶ ۶
۷ ۳ ۳
۱ ۷
۸

آٹھ باقی رہنے مطلب یہ ہے کہ نیلم یا کوکا کولا رنگ کا عقیق مفید ثابت ہوگا۔

(باقی آئندہ)

دستخط بولتے ہیں

- آپ کیا ہیں؟
- آپ کی شخصیت کن خامیوں اور خوبیوں کا مجموعہ ہے؟
- کیا آپ اپنی خصوصیات سے آگاہ ہیں؟
- کیا آپ کو اپنی خامیوں کا علم ہے؟

آپ سادہ کاغذ پر تھوڑے تھوڑے فاصلے سے تین دستخط کسی ایک زبان میں اردو، ہندی یا انگریزی میں سے کرکے بھیج دیں، دستخط وہی کریں جو عام زندگی میں آپ کرنے کے عادی ہوں، اپنے دستخط کے ساتھ مندرجہ ذیل کوپن ضرور روانہ کریں۔

- ہم آپ کے دستخط سامنے رکھ کر آپ کی شخصیت کے پرت کھولیں گے اور بتائیں گے کہ آپ کی شخصیت کیا ہے؟ آپ میں کیا کیا خوبیاں ہیں اور آپ کن خامیوں میں مبتلا ہے؟
- یقیناً آپ کو ہمارے تجزیہ سے اور ہماری رائے سے اتفاق ہوگا اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح آپ کی شخصیت پہلے سے زیادہ نکھر جائے گی۔

اپنے لفافہ پر ''دستخط بولتے ہیں'' لکھنے کے بعد ہمارا پتہ لکھیں

کوپن

''دستخط بولتے ہیں''

نام .... نام والدین ....

تاریخ پیدائش یا عمر ....

پتہ ....

ہمارا پتہ

''دستخط بولتے ہیں'' ماہنامہ طلسماتی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 یوپی

برج ثور کی برجی کی علامت (پروں والا) بیل ہے۔ اس کا حاکم ستارہ زہرہ اور عنصر خاکی ہے۔ اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف وخصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ صابر، محنتی اور پختہ عزم کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ کم سخن، عملیت پسند اور سمجھدار ہوتے ہیں۔

● وہ محتاط طرز عمل کے حامل ہوتے ہیں اور ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتے ہیں۔

● وہ فطری طور پر امن وآشتی کے طالب اور ہنگامہ آرائی سے متنفر ہوتے ہیں۔

● وہ بیل کی طرح مضبوط اور گٹھے ہوئے جسم کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ رفیق زندگی کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرتے ہیں اور پھر اسے حاصل کرنے کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔

● ان کی فطرت میں جذبات اور محبت کو نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے بلکہ اکثر و بیشتر محبت ہی ان کے دوسرے جذبوں پر غالب رہتی ہے۔

● وہ رومان پرست ہوتے ہیں مگر دل پھینک یا بوالہوس نہیں ہوتے۔

● ان میں دوسروں کو قابو میں رکھنے اور ان پر اپنا حکم چلانے کی بڑی صلاحیت ہوتی ہے۔

● وہ روپے پیسے کو سنبھالنے اور انتظامی معاملات سرانجام دینے کی نمایاں قابلیت کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ تجارت میں بڑے کامیاب رہتے ہیں۔

● وہ کاروباری اداروں کے بڑے اچھے منتظم ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ رفاہی یا سماجی اداروں کے نگراں، ٹرسٹی اور خزانچی کی حیثیت سے اپنے فرائض بڑی عقل مندی اور خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں اور ان فرائض کی انجام دہی ایک جذباتی وابستگی کے ساتھ کرتے ہیں، اس سلسلے میں جسمانی یا دماغی تکلیف برداشت کرنے میں وہ سب سے آگے رہتے ہیں۔

● ان کے جذبات جب تک بیدار رہیں اور جب تک ان کے ارادے باقی رہیں وہ سخت سے سخت مصیبت کو ہنسی خوشی جھیل جاتے ہیں۔

● وہ بات کے پکے اور ارادے کے اٹل ہوتے ہیں اور بعض اوقات ان کے یہ خصائل اس درجہ شدید ہو جاتے ہیں کہ لوگ انہیں ضدی، ہٹ دھرم، انانیت پسند، خود غرض اور نہ جانے کیا کیا کچھ کہنے اور سمجھنے لگتے ہیں۔

● وہ جس فرد یا ہستی سے محبت رکھتے ہیں اسکے سامنے ان کی ضد، ہٹ دھرمی، انانیت پسندی، خود پرستی، خود غرضی سب کچھ غائب ہو جاتا ہے اور وہ بڑے نرم خو بن جاتے ہیں۔

● وہ بڑے یار باش، خوش باش، خوش مزاج اور مہمان نواز ہوتے ہیں۔

● وہ دوستوں کی دعوتیں کر کے بڑے خوش رہتے ہیں اور خود بھی اکثر کھانے پینے میں حد اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

● ان کا حافظہ بڑا اچھا اور ادبی ذوق بڑا اعلیٰ ہوتا ہے۔

● وہ موسیقی، رنگوں کے انتخاب اور تناسب وموزونیت کا بڑا عمدہ ذوق رکھتے ہیں، جس کا مظاہرہ ان کے مجلسی رکھ رکھاؤ اور اچھے لباس سے بخوبی ہوتا ہے۔

● وہ موسیقی، شاعری اور فنون لطیفہ کے مختلف شعبوں میں بڑے کامیاب ثابت ہوسکتے ہیں۔ مگر اکثر ہوتے نہیں، کیونکہ ان میں ان خداداد صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کی قابلیت کم ہی ہوتی ہے۔

وہ گھر کی ملازمتوں کو بدلنا بھی پسند نہیں کرتے، وہ مستقل ملازمت کو پسند کرتے ہیں اور آسانی سے کسی ملازمت کو نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح وہ ایک پیشے کو چھوڑ کر بلاوجہ دوسرا پیشہ بھی اختیار نہیں کرتے۔

● وہ سفر کے دوران میں نئے نئے لوگوں سے مل کر بے حد خوش ہوتے ہیں اور ان کے درمیان بیٹھ کر خوب چہک چہک کر باتیں کرتے ہیں کیونکہ وہ اس دوستی کو عارضی تصور کرتے ہیں اور اس دوستی میں انہیں کسی طرح کا خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔

● وہ مستقل دوستی سے گھبراتے ہیں اس لئے پرانے شناساؤں کی بجائے لوگوں کے ساتھ زیادہ فراخدلی سے ملتے ہیں اور ان سے مل کر انہیں خوشی محسوس ہوتی ہے۔

● وہ فضول باتیں نہیں کرتے اور نہ فضول باتیں کرنے والوں اور شیخی بازوں کو پسند کرتے ہیں۔

● وہ اس بات کو سخت ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی شخص محض اپنی چرب زبانی اور بسیار گوئی سے انہیں اپنی قابلیت جتائے یا ان پر اپنا رعب جمانے کی کوشش کرے اور اس طرح ان سے اپنی بات منوائے۔

● وہ ایسی عورتوں کو بھی ناپسند کرتے ہیں جو لگاوٹ آمیز باتیں کرکے انہیں متاثر کرنے کی کوشش کریں خواہ ایسی عورتیں بلا کی حسین ہی کیوں نہ ہوں۔

● وہ دوسروں کو محض باتوں سے قابلیت اور ذہانت ظاہر کرنے کی کوششوں کو سخت ناپسند کرتے ہیں، البتہ ایسے لوگوں کی واقعی قدر کرتے ہیں جو واقعتاً ذہین اور قابل ہوں۔

● وہ خوش اخلاق اور پُر خلوص ہوتے ہیں اور بددیانتی کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔

● وہ جب کسی شخص کو ناپسند کرتے ہیں تو اس سے ریاکاری کے ساتھ نہیں ملتے بلکہ وہ اس کی صحبت سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسے دیکھ کر یا تو راستہ بدل لیتے ہیں یا کترا کر نکل جاتے ہیں۔

● وہ اپنی کمزوریوں کو بخوبی سمجھتے ہیں مگر نہ تو ان پر کسی طرح کا پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ انہیں ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وہ قوت ارادی سے لیس ہوتے ہیں اور ان کے جذبات وہیجانات میں خاصی شدت ہوتی ہے۔

● ان کی فطرت میں استقامت اور ارادے کی جو پختگی پائی جاتی ہے اس کا پتہ دوسروں کو اسوقت چلتا ہے جب متضاد مفادات یا مقاصد کی بنا پر ان کا تصادم دوسرے شخص یا اشخاص سے ہوتا ہے۔

● ان کی خواہشات میں بڑی شدت ہوتی ہے اور وقت آنے پر وہ ان خواہشات پر مبنی جذبات کا بڑا زبردست مظاہرہ کرسکتے ہیں۔

● وہ قول سے زیادہ فعل کے قائل ہوتے ہیں اور باتوں سے زیادہ عمل پر یقین رکھتے ہیں۔

● وہ عقل مند، ہوشیار اور حاضر جواب ہوتے ہیں۔

● وہ سلیقہ مند، طرز رہائش کے دلدادہ ہوتے ہیں اور یہ سلیقہ مندی ان کی زندگی کے ہر شعبے سے ظاہر ہوتی ہے۔

● وہ اپنی ذہانت وفطانت کی بدولت زندگی میں بڑی ترقی کرتے ہیں۔

● وہ فن اور تخلیقی قوت کے استعمال کے زیادہ دلدادہ نہیں ہوتے۔ فن سے انہیں صرف اس حد تک دلچسپی ہوتی ہے کہ وہ کسی فن سے کس قدر دولت کما سکتے ہیں۔

● وہ تخلیق شدہ فن پر فوراً عمل کرتے ہیں اس سے خود بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔

● وہ سیر وتفریح کے شوقین ہوتے ہیں۔ مگر صرف اس حد تک کہ ان کا وقت ضائع نہ ہو اور وہ کاہل اور سست ہوکر دولت کمانے یا ترقی کے مواقع نہ کھودیں۔

● وہ زیادہ تبدیلی کو پسند نہیں کرتے اور اپنے گھر کو چھوڑ کر زیادہ عرصے کے لئے کسی دوسری جگہ جانا یا جا کر رہنا انہیں ناگوار گزرتا ہے۔

● وہ زندگی کے معمولات میں عارضی تبدیلیاں تو گوارا کرلیتے ہیں مگر مستقل نہیں چنانچہ اپنی زندگی کے ڈھانچے کو تبدیل کرنا انہیں سخت ناپسند ہوتا ہے۔

● وہ اپنے گھر کو چھوڑ کر کسی دوسرے گھر میں کچھ عرصہ کے لئے جانا

بھی پسند نہیں کرتے۔ خواہ اس دوسرے گھر میں کتنا ہی سکون واطمینان ہو اور اس میں رہائشی سہولتیں ان کے اپنے گھر سے کہیں زیادہ ہوں۔

● وہ گھر کی طرح ملازمتوں کو بدلنا بھی پسند نہیں کرتے۔ وہ مستقل مزاجی کو پسند کرتے ہیں اور آسانی سے کسی ملازمت کو نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح وہ ایک پیشے کو چھوڑ کر بلاوجہ دوسرا پیشہ بھی اختیار نہیں کرتے۔

● وہ سفر کے دوران میں نئے نئے لوگوں سے مل کر بے حد خوش ہوتے ہیں اور ان کے درمیان بیٹھ کر خوب چہک چہک کر باتیں کرتے ہیں کیونکہ وہ اس دوستی کو عارضی تصور کرتے ہیں اور اس دوستی میں انہیں کسی طرح کا خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔

● وہ مستقل دوستی سے گھبراتے ہیں اس لئے پرانے شناساؤں کے بجائے اجنبی لوگوں کے ساتھ زیادہ فراخدلی سے ملتے ہیں اور ان سے مل کر انہیں خوشی محسوس ہوتی ہے۔

● وہ فضول باتیں نہیں کرتے اور نہ فضول باتیں کرنے والوں اور بکواس کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

● وہ اس بات کو سخت ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی شخص محض اپنی چرب زبانی اور بسیار گوئی سے انہیں اپنی قابلیت جتائے یا ان پر اپنا رعب جمانے کی کوشش کرے اور اس طرح ان سے اپنی بات منوائے۔

● وہ ایسی عورتوں کو بھی ناپسند کرتے ہیں جو لگاوٹ آمیز باتیں کر کے انہیں متاثر کرنے کی کوشش کریں، خواہ ایسی عورتیں بلا کی حسین ہی کیوں نہ ہوں۔

● وہ دوسروں کی محض باتوں سے قابلیت اور ذہانت ظاہر کرنے کی کوششوں کو سخت ناپسند کرتے ہیں البتہ ایسے لوگوں کی واقعی قدر کرتے جو حقیقتاً ذہین اور قابل ہوں۔

● وہ خوش اخلاق اور پرخلوص ہوتے ہیں اور بددیانتی کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔

● وہ جب کسی شخص کو ناپسند کرتے ہیں تو اس سے ریاکاری کے ساتھ نہیں ملتے بلکہ وہ اس کی صحبت سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسے دیکھ کر یا تو راستہ بدل لیتے ہیں یا کترا کر نکل جاتے ہیں۔

● وہ اپنی کمزوریوں کو بخوبی سمجھتے ہیں مگر نہ تو ان پر کسی طرح کا پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ انہیں ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● وہ قوت ارادی سے لیس ہوتے ہیں اور انکے جذبات و ہیجانات میں خاصی شدت ہوتی ہے۔

● وہ اگرچہ جسمانی طور پر [illegible] خوبصورت نہیں ہوتے اس کے باوجود ایک پرکشش شخصیت کے مالک اور دیدہ زیب ہوتے ہیں۔

● وہ ثابت قدم اور زبردست قوت برداشت کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ دوسروں کی طرف سے اکتا کر چھوڑے ہوئے کام کو پوری توجہ محنت اور لگن سے کرتے ہیں اور اسے انجام تک پہنچا کر دم لیتے ہیں۔

● وہ قسمت کا رونا نہیں روتے اور نہ کسی سے اپنی بربادی کا شکوہ شکایت کرتے ہیں۔

● وہ کسی وجہ سے مالی نقصان اٹھانے پر بھی نہ تو گھبراتے ہیں اور نہ پریشان ہوتے ہیں بلکہ پوری یکسوئی اور دلجمعی سے برباد شدہ سرمائے کو دوبارہ حاصل کرنے اور نقصان کا ازالہ کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں اور اکثر اپنی انتھک محنت سے اس کوشش میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

● وہ چونکہ بے حد محنتی اور قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں اس لئے ان کے افسر یا مالک اکثر ان پر کامل اعتماد اور بھرپور بھروسہ رکھتے ہیں اور بجا طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں جو کام بھی تفویض کیا جائے گا وہ اسے پوری لگن، محنت، توجہ اور جدوجہد سے انجام دیں گے۔

● وہ کسی بھی طرح کے ہنگامی حالات سے نہیں گھبراتے اور شدید سے شدید ہنگامی حالت میں بھی اپنے آپ کو پرسکون رکھتے ہیں۔

● ان کے جذبات و ہیجانات میں اگرچہ بڑی شدت ہوتی ہے مگر ان میں اپنے جذبات پر قابو پانے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے جس کے باعث وہ مشکل سے مشکل صورت حال سے عہدہ برآ ہونے میں کامیاب رہتے ہیں۔

● انہیں محبت کی خواہش اور طلب تو ضرور ہوتی ہے لیکن اگر انہیں محبت نہ ملے تو وہ اس کی کسی سے بھیک نہیں مانگتے اور اگر اس میں کوئی رکاوٹ محسوس کریں تو اسے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اکثر و بیشتر اپنی ہمت سے اسے دور کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔

● وہ دولت کمانا جانتے ہیں اور یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ ان میں دولت کمانے کی فطری صلاحیت ہوتی ہے۔

● وہ جس کام یا ملازمت کو سرانجام دے رہے ہوتے ہیں، اس میں ترقی کے پہلو کو ضرور مدنظر رکھتے ہیں اور پھر اس پہلو پر بھرپور توجہ اور

محنت صرف کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

● وہ اگر چہ اپنے جذبات پر قابو پانے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں لیکن اگر کبھی شدید غصے کی حالت میں آ کر آپے سے باہر ہو جائیں اور رہوارِ جذبات کی باگیں ان کے ہاتھوں سے چھوٹ جائیں تو پھر وہ سب کچھ اس طرح تہس نہس کر دیتے ہیں جیسے ایک بپھرا ہوا سانڈ چینی اور شیشے کے برتنوں میں گھس کر سب برتنوں کو تہس نہس کر دیتا ہے۔

خواتین

برج ثور کے تحت پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف و خصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

● وہ بڑی حوصلہ مند ہوتی ہیں اور زندگی کا کوئی دکھ، کوئی مصیبت، کوئی پریشانی انہیں پریشان نہیں کر سکتی۔

● وہ خوبصورت اور قد آور ہوتی ہیں۔

● وہ بڑی جذباتی ہوتی ہیں اور جسے چاہتی ہیں اسے دل کی گہرائیوں سے چاہتی ہیں۔

● وہ اپنے دل میں حسد اور رشک و رقابت کے جذبات رکھتی ہیں مگر ان جذبات کو بے قابو نہیں ہونے دیتیں۔

● وہ اپنے رفیق حیات سے بے جا تکرار نہیں کرتیں البتہ یہ بھی نہیں چاہتیں کہ ان کا رفیق حیات یا محبوب کسی دوسری عورت کی طرف ملتفت ہو۔

● وہ اگر چہ ذہین ہوتی ہیں مگر انہیں منطق، فلسفہ اور اسی طرح کے دیگر خشک علوم کے پیچیدہ اسرار و رموز سے کوئی دلچسپی یا رغبت نہیں ہوتی۔

● وہ مضطرب اور بے چین نہیں ہوتیں اور شدید سے شدید بحران کی حالت میں بھی ان کا ذہن پر سکون رہتا ہے۔

● وہ صاف گو اور کھلے دل کی مالک ہوتی ہیں، صاف اور کھری باتیں کرتی ہیں۔ وہ نہ خود باتوں میں ہیرا پھیری کرتی ہیں اور نہ دوسروں سے اس کی توقع رکھتی ہیں۔

● انہیں رقص و موسیقی، شوخ رنگ، تصویریں، خوشبوئیں، نفیس کپڑے اور عمدہ زیورات بہت پسند ہوتے ہیں۔

● انہیں بدبو سے سخت ناگواری اور کراہت محسوس ہوتی ہے، یہاں تک کہ مچھلی تلے جانے کی بو بھی انہیں گوارا نہیں ہوتی۔

● وہ رحمدل اور شفیق و مہربان مائیں ثابت ہوتی ہیں۔

● انہیں اپنے بلکہ والدین خاص طور پر اپنی ماں سے بڑی محبت ہوتی ہے۔

● وہ بڑی سلیقہ شعار اور نفاست پسند ہوتی ہیں اور امور خانہ داری سے نہ صرف آگاہ ہوتی ہیں بلکہ انہیں پوری دلچسپی سے انجام دیتی ہیں۔

● وہ اپنی عزت نفس کا بہت خیال رکھتی ہیں اور اپنا بھرم قائم رکھنے کی پوری پوری کوشش کرتی ہیں کیونکہ اپنا بھرم کھلنا انہیں کسی حالت میں پسند نہیں ہوتا۔

● انہیں مادی وسائل پر قابو پانے اور ملکیت حاصل کرنے کا شدید شوق ہوتا ہے اور اس کا اظہار ان کی زندگی کے ہر پہلو میں ہوتا ہے۔

● وہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کو حفاظت سے سنبھال کر رکھتی ہیں اور تک یاد رکھتی ہیں کہ کون سی چیز کہاں رکھی ہے۔

● وہ بڑی سوجھ بوجھ کی مالک اور صاحب تدبیر ہوتی ہیں اور جہان کے وسائل کو اپنے ذاتی استعمال میں لانے کا ڈھنگ جانتی ہیں۔

● وہ ظاہری طور پر خاموش اور ٹھنڈے مزاج کی حامل نظر آتی ہیں مگر اندرونی طور پر وہ ان تمام ہتھیاروں سے لیس ہوتی ہیں جو اپنے ستم حیات کو قابو میں رکھنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

● انہیں اپنے جسم سے بڑا پیار ہوتا ہے اور وہ اس کی پوری طرح دیکھ بھال کرتی ہیں۔

● انہیں بے ترتیبی سے سخت نفرت ہوتی ہے، چنانچہ ان کے گھر میں ہر چیز اپنی اپنی جگہ قاعدے اور قرینے سے رکھی ہوئی ملتی ہے۔

● انہیں وقت کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے اور وہ پہلے سے طے کر لیتی ہیں کہ کس کام کو کتنا وقت دیا جائے۔

● وہ مربوط اور منظم زندگی کو پسند کرتی ہیں، اس حوالے سے وقت، سامان، جگہ غرض کہ ایک ایک چیز ان کی نگاہ میں اہمیت رکھتی ہے۔

● وہ کسی کام میں جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتیں لیکن اشد سے اشد ضروری کام کو بھی نہایت اطمینان اور اپنی مخصوص رفتار کار کے ساتھ انجام دیتی ہیں۔

● وہ دوسروں سے بہت زیادہ توقعات وابستہ نہیں کرتیں اور اس معاملے میں حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے دوسروں کی خامیوں، کمزوریوں اور مجبوریوں کو نگاہ میں رکھتی ہیں۔

● وہ احسان فراموش نہیں ہوتیں بلکہ دوسروں کی طرف سے چھوٹے سے چھوٹے احسان اور معمولی سے معمولی حسن سلوک کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں۔

● وہ پرعزم اور ثابت قدم ہوتی ہیں اور جس کام کو شروع کرتی ہیں اسے ختم کر کے ہی دم لیتی ہیں، خواہ اس میں کئی سال ہی کیوں نہ لگ جائیں۔

● وہ اپنی رائے خوب سوچ سمجھ کر قائم کرتی ہیں اور جب ایک رائے قائم کرلیتی ہیں تو اس سے پھرتی نہیں بلکہ اس کو دل سے صحیح اور ہر لحاظ سے درست سمجھتی ہیں۔

● وہ کفایت شعار ہوتی ہیں اور اپنی کسی چیز کو اس وقت تک نہیں پھینکتیں جب تک انہیں یہ یقین نہ ہوجائے کہ اب وہ چیز ان کے کسی کام کی نہیں رہی۔

● وہ اگرچہ حاکمانہ ذہن رکھتی ہیں مگر اپنے کردار کے اس پہلو کو چھپا کر رکھتی ہیں تاکہ لوگ انہیں مغرور اور بدمزاج نہ سمجھنے لگیں۔

● وہ انتہائی جذباتی ہوتی ہیں اور ان کی طبیعت میں بے انتہا رقت ہوتی ہے، چنانچہ ذرا ذرا سی بات پر ان کے آنسو نکل آتے ہیں۔

● ان کے انداز واطوار میں ایک آن بان ہوتی ہے وہ خوبصورت اور پرکشش ہونیکے ساتھ بہترین اور قیمتی ملبوسات خوشبوؤں اور زیورات کا بہت شوق رکھتی ہیں اور ان سارے لوازمات کے ساتھ اپنی بھرپور اور پرشوکت شخصیت کا اثر انگیز مظاہرہ کرنے سے انہیں خاصی دلچسپی ہوتی ہے۔

● وہ جسمانی کشش کے علاوہ اپنی آواز میں بلا کا جادو رکھتی ہیں اور جب بولتی ہیں تو ان کی آواز کی جھنکار ہر طرف گونجتی محسوس ہوتی ہے اور وہ اپنی آواز کے سحر لوگوں کے دلوں کو مسخر کرلیتی ہیں

● انہیں اپنی ذات پر پورا قابو حاصل ہوتا ہے اور وہ جس سے محبت کرتی ہیں اس کے گرد ایسا حصار کھینچ دیتی ہیں جس سے باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے۔

● وہ زندگی کو حسین سے حسین تر بنانے میں تمام عمر لگی رہتی ہیں ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کا گھر جدید وقدیم خوبصورتی کا نمونہ ہو۔

● وہ اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش بھی کرتی ہیں اور ان میں پاکی اور صفائی کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔

● برج ثور سے تعلق رکھنے والی خواتین گندی نہیں رہ سکتیں طہارت اور نظافت ان کی زندگی کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

● برج ثور کی خواتین اپنی اولاد سے بہت محبت کرتی ہیں لیکن اس محبت میں سنجیدگی بھی ہوتی ہے اور اعتدال بھی۔

انتظار کی گھڑیاں ختم ہوگئیں
تحفۃ العاملین
انشاء اللہ
بہت جلد منظر عام پر آرہی ہے
☆ اگر آپ کامیاب عامل بننا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔
☆ یہ کتاب فن عملیات کے پوشیدہ رازوں سے پردے ہٹاتی ہے۔
☆ یہ کتاب روحانی عملیات کی سائنس پر تشفی بخش تفصیلات پیش کرتی ہے۔
☆ یہ کتاب درحقیقت ایک تاریخی دستاویز ہے۔
☆ یہ کتاب طالب علموں کے لئے ایک مکمل رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔
☆ اگر آپ علم جفر، علم نقوش، علم نجوم، علم ساعات وغیرہ کی گہرائیوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور پڑھیں، یہ کتاب سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ ہے۔
مرتب: مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
صفحات ۳۰۴
قیمت سو روپئے (علاوہ محصول ڈاک)
ناشر: مکتبہ روحانی دنیا
محلہ ابوالمعالی دیوبند، یوپی پن 247554

چوتھی قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

روزگار اور رزق کی ترقی کے لئے ایک اور نادر عمل پیش کیا جاتا ہے۔ جو علم جفر کا ایک خاص نمونہ ہے اور جس کو اختیار کر کے کوئی بھی صاحب صلاحیت اپنے لئے اور اپنے احباب و اقارب اور دیگر ضرورت مندوں کے لئے روزگار اور رزق کی ترقی کے دروازے کھول سکتا ہے۔ اس مخصوص زرین عمل کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام اپنی والدہ کے نام اور اپنے مقصد کے تمام حروف کو جدا جدا کر کے لکھیں۔

مثلاً حامد ابن شکیلہ کیلئے رزق کی ترقی کا عمل کرنا ہے تو جملہ اسطرح لکھیں گے۔ حامد شکیلہ ترقی رزق۔ اب اس جملے کو الگ الگ حروف میں اس طرح لکھ کر سطر تیار کریں گے۔

ح ا م د ش ک ی ل ہ ت ر ق ی ر ز ق

اب ان حروف کو عناصر کے اعتبار سے لکھ کر انکے کل اعداد نکالیں گے۔

ا م ش ہ۔	آتشی	۳۴۶
ی ی ت۔	بادی	۴۲۰
ک ز ق ق۔	آبی	۲۲۷
ح د ر ر ل۔	خاکی	۴۴۲

ان میں سب سے زیادہ اعداد خاکی حروف کے ہیں۔ دوسرے نمبر پر زیادہ اعداد بادی حروف کے ہیں۔ تیسرے نمبر پر سب سے زیادہ اعداد آتشی حروف کے ہیں اور سب سے کم اعداد آبی حروف کے ہیں۔ اعداد کی مناسبت سے اب ایک دوسری سطر تیار کریں۔ اس سطر میں سب سے پہلے ان حروف کو لکھیں جن کے اعداد سب سے زیادہ ہوں پھر ان حروف کو لکھیں جن کے اعداد دوسرے نمبر پر ہوں پھر انکو لکھیں جن کے اعداد تیسرے نمبر والے اور آخیر میں ان حروف کو لکھیں جن کے اعداد سب سے کم ہوں۔

یہ سطر مذکورہ مثال میں اسطرح بنے گی۔

ح د ر ر ل ی ی ت ا م ش ہ ک ز ق ق

چونکہ اس مثال میں سب سے زیادہ اعداد خاکی حروف ہیں اس لئے عمل کے وقت اپنا رخ جنوب کی جانب کیا جائے گا۔ اس مثال میں تمام حروف کے کل اعداد ۱۴۳۵ ہے۔ اس میں سے ۳۰ عدد قانون کے کم کئے تو ۱۴۰۵ باقی رہے انہیں چار سے تقسیم کیا۔ تو خارج تقسیم ۳۵۱ آیا اور تقسیم کے بعد ایک باقی رہا۔ گویا کہ نقش کسر بنے گا اور ۱۳ ویں خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

علم جفر کی اس کارروائی میں چونکہ سطر عمل کا سب سے پہلا حرف ح ہے۔ اسلئے ح سے شروع ہونے والا اللہ کا صفاتی نام اٹھائیں گے اور عنصر کے اعتبار سے جو مؤکل ہو اس کا نام اٹھائیں گے۔

ح سے شروع ہونے والا اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام حسیب ہے۔ اور خاکی حروف کا مؤکل جبرائیل ہے اب اس عمل کی عزیمت اسطرح بنے گی۔

اقسمت علیکم یا ملائکۃ ہذا باسط الحروف ح د ر ر ل ی ی ت ا م ش ہ ک ز ق ق یا جبرائیل بحق یا حسیب، میرے کاروبار میں وسعت پیدا کرو۔

عمل کے وقت عنصر کے اعتبار سے زعفران کی دھونی لینی چاہئے۔ نقش تیار کرنے کے وقت اس سطر کے حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ اور نقش کے چاروں کونوں پر چاروں فرشتوں کے نام لکھ دیں اور عنصر کے اعتبار سے صدقہ ادا کر کے اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔

اس نقش کو تیار کرنے کا وقت یہ ہے۔ قران، عطارد و مشتری، قران شمس و مشتری یا تثلیث، عطارد و مشتری یا تثلیث شمس و مشتری۔

ان اوقات کا اندازہ کرنے کیلئے تقویم کو پیش نظر رکھیں۔ انشاء اللہ اس نقش کو بازو پر باندھنے کے بعد اکیس دن کے اندر اندر کاروبار میں حیرتناک ترقی ہوگی اور رزق کے دروازے ہر طرف کھل جائیں گے۔

مذکورہ مثال کا نقش اس طرح تیار ہوگا اور یہ نقش چونکہ اس میں خاکی

عنصر کے اعداد کا غلبہ ہے اس لئے خاکی چال سے مرتب ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا م ش ہ

۳۶۰	۳۵۵	۳۵۴	۳۶۶
۳۵۳	۳۶۷	۳۵۹	۳۵۶
۳۶۴	۳۵۲	۳۵۷	۳۶۲
۳۵۸	۳۶۱	۳۶۵	۳۵۱

ی ی ت

جبرائیل ، میکائیل ، عزرائیل ، اسرافیل

ح د ر ر ل ، ک ز ق ق

اقسمت علیکم یا ملائکه باسط

الحروف ح د ر ر ل ی ی ت ا م ش ہ

ک ز ق ق یا جبرائیل بحق یا حسیب

قارئین کی آسانی کے لئے حروف کی جدول دی جارہی ہے۔ اسماء حسنیٰ کی تفصیل جاننے کے لئے خادم کی مرتب کردہ تحفۃ العالمین کو سامنے رکھیں۔

نمبر شمار	حروف	عنصر	موکل	سمت	بخور	صدقہ
۱	ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ	آتشی	عزرائیل	مشرق	عود	سوا کلو جوار
۲	ب، و، ی، ن، ص، ت، ض	بادی	اسرافیل	مغرب	صندل سفید	سوا کلو باجرہ
۳	ج، ز، ک، س، ق، ث، ظ	آبی	میکائیل	جنوب	صندل سفید	سوا کلو گیہوں کے آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں
۴	د، ل، ع، ر، خ، غ، ح	خاکی	جبرائیل	شمال	زعفران	سوا کلو گیہوں کی

صدقہ جنگلی کبوتروں کو ڈالیں یا دریا میں ڈالیں۔ دھونی کی اشیاء، سو مرتبہ "یامسبب الاسباب" پڑھ کر دم کریں۔

عامل کو چاہئے کہ ایک وقت میں ایک ہی شخص کیلئے عمل تیار کرے۔ اگر ایک وقت میں مختلف حضرات کے لئے عمل لیا جائے گا تو اس کی تاثیر کم ہو جائے گی۔

بلاشبہ "علم جفر" رب العالمین کی پیدا کردہ ایک عظیم ترین نعمت ہے۔ اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے اور اس سے استفادہ کرنے کے لئے اکابرین کی پیش کردہ تفصیلات کو پیش نظر رکھنی چاہئے۔

اس عظیم ترین دولت کو ہم بخل اور تنگ نظری سے دامن بچاتے ہوئے اپنے قارئین کی خدمت میں اس امید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ وہ اس نعمت عظمیٰ سے استفادہ کر کے اس مالک کا شکر ادا کریں گے جس نے اس دنیا میں ایک ایک چیز انسانوں کی ضرورت اور بھلائی کیلئے پیدا کی ہے۔ اس لئے ہم سب کا فرض ہے۔ کہ ہم ان نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے مالکِ حقیقی کے شکر گزار بنیں۔

✡❄✡✡❄✡✡

دشمن ذلیل ہو

اگر کسی کا دشمن ظالم وجابر ہو اس سے جان کا خوف لاحق ہو جب کہ دشمن نقصان پہنچانے کا کوئی موقع نہ چھوڑتا ہو تو چاہئے کہ خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تبت یدا پڑھے اور نماز کی ادائیگی کے بعد سجدے میں سر رکھ کر نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ ۷۰ مرتبہ "یامذل" پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے انشاءاللہ تعالیٰ دشمن کے شر سے بچا رہے گا۔ پروردگار عالم اپنے حفظ وامان میں رکھے گا اور دشمن ذلیل وخوار ہوگا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

قسط اول

از قلم: غلام سردار شباب
ضلع اوکاڑہ (پاکستان)
فون نمبر: 04442-74734

(۱) جب کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاهیں: تو خاتم کو اپنی ہتھیلی پر لکھیں اور پھر اس پر سات مرتبہ قسم ناصور پڑھیں۔ اور بخور مناسب دیں پھر اس کے بعد مطلوب کے دروازے کے سامنے کھڑے ہوکر ہتھیلی پر ہتھیلی رکھ کر ایک مرتبہ ذیل کی عبارت پڑھیں۔

عبارت یہ ہے۔ "تَوَکَّلْ یَا نَاصُوْرُ وَخُذْ عَقْلَ فلاں وفلاں اَنْتَ وَاَخُوْکَ شَمْعُوْنَ" اور ہتھیلیوں کو ایک دوسری پر ماریں اور واپس آجائیں مگر اس راستہ سے واپس نہ آئیں جس راستہ سے گئے تھے بلکہ دوسرے راستہ سے واپس آئیں۔ پس مطلوب آپ کی طرف متوجہ ہوگا اور ہمیشہ متوجہ رہے گا۔

(۲) اگر محبت پکی اور مضبوط کرنا چاهیں: تو خاتم کو ہرن کی جھلی پر تحریر کریں اور بخور دیں اعمال خیر کا اور قسم ناصور سات مرتبہ اور پھر اسے اپنے سر میں رکھیں، یعنی ٹوپی وغیرہ میں رکھیں۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

(۳) اگر کسی کی عقل دور یعنی بے وقوف بنانا چاهیں: تو پرانی قبر کی مٹی تھوڑی سی لے کر اس پر سات مرتبہ قسم ناصور پڑھ کر دم کریں اور اعمال شر کا بخور دیں۔ پھر اس مٹی کو دشمن کے گھر میں ڈال دیں۔ پس وہ بے وقوف ہوجائے گا۔ اگر اس کے سر میں ڈال دیں تو زیادہ قوی اثرات ہوں گے۔

(۴) محبت کے لئے: ایک تانبے کی پلیٹ لیں اور اس پر خاتم کندہ کریں۔ پھر اسے پانی سے بھر دیں اور اس پر قسم ناصور اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں ابھی عدد پورا نہ ہوگا کہ مطلوب کے دل میں محبت پیدا ہوجائے گی اگر مطلوب قریب ہوگا تو حاضر ہوگا۔ پس حاضر ہونے پر وہ پانی اس کے منہ پر چھڑک دیں تو اس کی دیوانگی ختم ہوجائے گی۔

(۵) اگر کسی کا خون جاری کرنا ہو: تو خاتم سیسہ (سرب) کی تختی پر کندہ کریں اور اس پر قسم ناصور اکیس مرتبہ پڑھیں اور حب الرشاد کا بخور دیں اور پھر اس کو ایک ڈبیہ میں بند کردیں اور اوپر موم وشہد لگادیں۔ پھر اسے جاری پانی یعنی نہر دریا وغیرہ میں ڈال دیں۔ بیشک دشمن کا خون جاری ہوجائے گا اسی وقت۔ اگر خون کو بند کرنا چاہیں تو تختی کو نکال لیں اور کندہ شدہ حروف مٹادیں اور پانی میں اس تختی کو ڈال کر وہ پانی منزوف کو پلادیں وہ فوراً ٹھیک ہوجائے گا۔

(۶) جب کسی کو بخار چڑھانا اور قے کرانا مقصود ہو: تو ایک نہر مچھلی لے کر اس پر خاتم تحریر کریں اور اس کے اردگرد توکیل پڑھیں، پھر ایک کاغذ پر نام دشمن مع والدہ اور اسم ناصور اور اس کے بھائی کا نام یعنی شمعون تحریر کریں۔ پھر اس کاغذ کو مچھلی کے پیٹ میں رکھ کر پیٹ کو دھاگہ سے سی دیں۔ اور مچھلی کو کسی پرانی قبر میں دفن کردیں۔ بے شک دشمن کو بخار شدید اور قے کی بیماری لگ جائے گی۔ جب تندرست کرنا چاہیں تو مچھلی کو نکال کر عبارت کو دھوڈالیں اور کاغذ کو بھی دھوڈالیں تاکہ تمام کتابت مٹ جائے پس وہ تندرست ہوجائے گا۔

(۷) کسی زانی مرد کی شہوت باندھنے کے لئے: سات عدد سوتی دھاگے تار لے کر ان کو اکٹھا کریں ایک ایک مرتبہ قسم ناصور پڑھ کر ایک ایک گرہ دھاگے کو لگادیں اس طرح کہ کل سات گرہ ہوجائیں اور ہر گرہ پر ایک مرتبہ یہ توکیل بھی لازمی پڑھنا ہوگی۔ توکیل یہ ہے۔

"یَا نَاصُوْرُ بِعَقْدِ ذَکَرِ فلاں ابن فلاں" پھر اس گرہ والے دھاگے کو کسی پرانی قبر میں دفن کردیں۔ قبر ایسی ہو جس کی کوئی زیارت نہ

کرتا ہو۔ اللہ کے حکم سے وہ کسی عورت سے جماع نہ کر سکے گا۔ ہمیشہ کے لئے مربوط ہو جائے گا۔

(۸) اگر کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا چاہیں: تو ایک سرخ کاغذ پر خاتم تحریر کریں ساتھ نام طالب اور مطلوب کے پھر اس پر قسم ناصور ۴۵ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور تعویذ کو اپنے پاس رکھیں۔ بہت جلد مطلوب اپنے طالب کے پاس پہنچ جائے گا اور ہمیشہ محبت کرتا رہے گا۔

(۹) جب کسی کو اپنی طرف بلانا اور متوجہ کرنا چاہیں: تو اس کے قدموں کی مٹی حاصل کریں اور اس کا استعمال شدہ کپڑا بھی حاصل کریں۔ کپڑے پر خاتم اور توکیل تحریر کریں اور مٹی کو کپڑے میں رکھ کر قسم ناصور ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پھر کپڑے کا فلیتہ بنا کر نئے چراغ میں خالص روغن زیتون ڈال کر روشن کریں اور مٹی کو مطلوب کے گھر میں ڈال دیں۔ پس مطلوب محبت میں دیوانہ ہو کر حاضر ہوگا۔

(۱۰) بغض اور عداوت و نفرت کے لئے: ایک مٹی کے نئے پیالے پر خاتم تحریر کریں اور خاتم کے نیچے ہر دو فریق کا نام بھی تحریر کریں۔ پھر اس پر قسم ناصور ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور پھر اس کو پانی سے دھو کر وہ پانی ان کے گھروں میں ڈال دیں۔ ان کے درمیان نفرت، عداوت اور بغض پیدا ہو جائے گا۔ کبھی بھی اتفاق اور محبت سے نہ رہ سکیں گے۔

(۱۱) اگر کسی میاں بیوی میں طلاق کا عمل کرنا چاہیں: تو ایک مٹی کے نئے پیالے میں خاتم تحریر کریں اور پھر اسے انار کی ٹہنی پر آویزاں کر کے ایک شاخ کھجور کی لے کر اس پر ۲۱ مرتبہ قسم ناصور پڑھ کر دم کریں اور ہر مرتبہ پیالہ پر ماریں پھر اعمال شر کا بخور دیں اور پھر پانی سے دھو کر وہ پانی ان کے گھر میں چھڑک دیں۔ اللہ کے حکم سے میاں بیوی میں طلاق ہو جائے گی۔ بہت ہی تھوڑے عرصہ کے اندر اندر۔ [1]

(۱۲) اگر طالب و مطلوب میں محبت مضبوط کرنا چاہیں: تو ایک سرخ کاغذ پر خاتم تحریر کریں ساتھ نام طالب و مطلوب کے اور اس پر قسم ناصور ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور پھر اس کو کسی شیریں پھل دار درخت کی شاخ پر باندھ دیں۔ تا کہ ہمیشہ ہمیشہ ہوا میں لہراتا رہے۔ انشاء اللہ طالب اور مطلوب میں محبت اور زیادہ مضبوط ہو جائے گی اور ہمیشہ استحکام رہے گا اور کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

(۱۳) کسی بھی مقصد کے لئے ہاتف غیبی کو بھیجنا: اگر کسی کو عاجز اور ذلیل کر کے اپنے پاس حاضر کرنا چاہیں اور اس سے اپنی مرضی کے مطابق جو بھی چاہے کام لینا چاہیں تو اس مقصد کے لئے ہاتف سے مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ جابر سے جابر انسان بھی عاجز ہو کر حاضر ہوگا اور عامل کے ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔

طریقہ یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد قسم ناصور کو ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور ہر مرتبہ ایک بار قسم کے ساتھ توکیل بھی پڑھیں۔

توکیل یہ ہے۔ "تَوَكَّلُوْا يَانَاصُوْرُ اَنْتَ وَاَخُوْكَ شَمْعُوْنَ وَامْضُوْا اِلٰى فُلَانَ اِبْنِ فُلَانَةٍ اِذْ عَجُوْهُ وَاَزْعِجُوْهُ" یہاں تک کہ عاجز اور ذلیل ہو کر حاضر ہو اور آپ کا ہر مطلب پورا کرے جو کچھ آپ اسے کہیں چند راتوں میں ہی مقصد پورا ہو جائے گا۔

قسم ناصور یہ ہے۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَانَاصُوْرُ يَوْمَ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَبِحَقِّ النُّوْرِ وَنُوْرِ النُّوْرِ وَمُدَبِّرِ الْاُمُوْرِ وَاِسْرَافِيْلَ النَّافِخِ فِي الصُّوْرِ حَاجَتِ الْجِنُّ فِي الْقُبُوْرِ وَزَعَقَتِ الشَّيٰطِيْنُ بِالْحُضُوْرِ وَبِحَقِّ النَّارِ وَالنِّيْرَانِ وَالْبَرْدِ وَالْوَعْجَانِ وَكَفَّتِي الْمِيْزَانِ وَطَلْعَةِ الشَّمْسِ الْبَهِيَّةِ تَشَعْشَعَتْ وَالْقَمَرُ فَلَازَلِي الدَّيْرَانِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَانَاصُوْرُ بِحَقِّ سُكَّانِ الْجَسُوْرِ اَنْتَ وَاَعْوَانُكَ وَاَخُوْكَ شَمْعُوْنَ اَجِيْبُوْا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ عَلَيْكُمْ وَطَاعَتُهَا لَدَيْكُمْ اَيْنَ زُوْبِعَةِ وَلَوْبِعَةِ وَالْعَفَارِيْتُ الْاَرْبَعَةِ مِيْجَالِ وَلِجَالِ وَمِقَالِ وَعَابِدِ النَّارِ وَعَامِرِ الدَّارِ وَدَمْنَهِشِ وَفَقْطِشِ وَدَنْدَنَ وَدَنْدَانِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِالشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الْقَاعِدِ عَلَى السَّرِيْرِ وَعَلٰى رَاسِهِ الْاَكْلِيْلُ وَفِيْ حَجْرِهِ الْاِنْجِيْلُ وَبِالشَّيْخِ زَغْزَغَانِ صَاحِبِ الْقُبَّةِ وَالْمِيْزَانِ طَارَ الْهَوَاءُ طَارَ وَالْبَحْرُ اَزْبَدَ وَفَارَ فَلَمَّا اَتٰى اِبْلِيْسُ شَيْخُ الْكَفَرَةِ وَالْمَعَاكِيْسِ فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ اَمْلَاكُ الْفَلَاقِيْسُ يَامَنْ عَلَيْكَ اللَّعْنَةُ وَالتَّعْكِيْسُ فَقَالَ لِيْ عِنْدَكَ هَلَالِ وَبَلَالِ وَمُزَلْزِلُ الْجِبَالِ وَهَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَرَسُوْلُ الْجِنِّ بِالْمَوْتِ وَعِيْطُوْشِ وَالْهِلَاسُ وَالْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِالصَّلِيْبِ وَمَاصُلِبَ وَاِبْلِيْسُ اللَّعِيْنِ وَمَاطُلِبَ وَالْمَوْلٰى قَهَرَكُمْ وَغَلَبَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِالدَّيْهُوْرِ الْاَعْظَمِ وَبِاللَّيْلِ اِذَا اَظْلَمَ

[1] ایسے اعمال اسی وقت کریں جب میاں بیوی کا ملاپ خاندان یا ملت اسلامیہ کے لئے غیر مفید یا کسی فتنے کا باعث بن رہا ہو ورنہ جائز نہیں ہوگا۔ (طلسماتی دنیا)

وَبِالتَّوْرٰىةِ وَمَافِيْهَا وَبِالْاِنْجِيْلِ وَمَافِيْهَا وَبِالزَّبُوْرِ وَمَايَحْوِيْهَا وَبِالنُّوْنِ وَالْحَجَرِ وَبِالْقَلَمِ وَمَاجَرٰى وَبِالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى وَبِمَنْ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَبِالثَّلٰثَةِ سِتَّةٍ وَسِتِّيْنَ قَنْدِيْلُ الَّتِيْ تُوْقَدُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَجِيْبُوْا وَاحْضُرُوْا وَلَاتُمْهِلُوْا وَاسْرِعُوْا بِقَضَاءِ حَاجَتِيْ بِحَقِّ طَيْشٍ وَاَطِيْشٍ وَالصلب والصلبان وَبِحَقِّ بِفَرْسٍ سَبُوْسٍ بِرَاسٍ بِرَابِيْ بِرْسَيُوْمِ هُوْسٍ اَجْرِمُوْسٍ وَبِحَقِّ هٰذَا الْخَاتَمِ وَمَافِيْهَا مِنَ السِّرِّ وَالْاَسْرَارِ بِرْطَيُوْمِ اَجِبْ وَاحْضُرْيَا نَاصُوْرُ وَاَجْلِبِ الْاَعْوَانَ وَالْعَفَارِيْتَ الْكِبَارَ اَوْلَادَ الشَّيَاطِيْنِ فَاِنِّيْ زَجَرْتُكُمْ بِاللَّهَبِ وَالنِّيْرَانِ وَالدُّخَانِ وَاِنْ عَصَيْتُمْ تَغْضَبُ جَمِيْعُ الْقِسِّ وَالنُّعْبَانُ وَلَيْسَ لَكُمْ مَاوٰى وَلَامَلْجَاءَ وَلَامَكَانٌ حَتّٰى تَحْضُرُوْا مَجْلِسِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ زَجَرْتُكُمْ اَيُّهَا الْقَلَاسِفَةُ وَالْاَعْوَانُ بِالْاِنْجِيْلِ وَالصُّلْبَانِ وَبِيْعَةِ الْاَسْقُفِ وَتِلَاوَةِ الْمَطْرَانِ وَاِنْ عَصَيْتُمْ يَتَبَرَّءُ مِنْكُمُ الْجَتْلِيْقُ وَالْبَطْرِقَةُ وَالْمَعْمَدَانِ اَجِيْبُوْا وَاَنْتُمْ مُطِيْعِيْنَ وَانْقَادِرُ مُسْرِعِيْنَ وَافْعَلُوْا مَااَنْتُمْ بِهٖ مَاْمُوْرِيْنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّنْزِلَ بِكُمُ السُّخْطُ وَالْغَضَبُ وَيَحِلَّ بِكُمْ سُوْءُ الْمُنْقَلَبِ وَيُسَلِّطَ عَلَيْكُمُ الشَّرَارُ وَاللَّهَبُ وَبِحَقِّ هٰذَا الْخَاتَمِ وَمَا حِوَاهِيْرًا هِيْرُوْ طَنُوْهِ طِيْطُوْهِ عَمَارِشٍ غَطَارِشٍ كَهُوْشٍ اَلْوَحَا الْعَجَلُ السَّاعَةَ ـ

بخورِ اعمالِ خیر کے لئے یہ ہیں۔

جادی، لوبان، سندروس، مقل، کز بر دمیعہ سائلہ، تمام کو میعہ سائلہ کے ساتھ گوندھ کر سایہ میں خشک کر کے رکھ لیں اور بوقت ضرورت کام میں لائیں۔ بخور اعمال شر کے لئے یہ ہیں۔

مر، معصر، حتیت، کبریت اور بصل کا چھلکا، لہسن کا چھلکا وغیرہ۔

اور خاتم اعمال خیر و شر کے لئے یہ ہے۔

هیتته هیتته	هیروه هیروه	هیسوا هیسوا
عمارش عمارش	طیطوه طنطوه	طنوه طنوه
کبرارش کبرارش	عطارش عطارش	کمارش کمارش

(۱۴) اگر مطلوب کو حاضر کرنا چاہیں:

تو نقش مندرجہ ذیل صورت میں سرخ کاغذ پر تحریر کریں اور درمیان کے خانہ میں ایک سوئی چبھو دیں اور اس کو انار کی شاخ میں آویزاں کر دیں اور بخور دیں اعمال خیر کا مگر اس سے قبل اس پر ۲۱ مرتبہ قسم ناصور پڑھ کر دم کریں اور پھر آویزاں کریں۔ اگر مطلوب اسی شہر میں ہے تو اسی روز طالب کے پاس حاضر ہو جائے گا اگر دور ہے تو سہولت کے مطابق ضرور حاضر ہوگا۔

نقش کی صورت یہ ہے۔

نقش کی مندرجہ بالا صورت اعمال خیر و شر میں استعمال ہوتی ہے اور اسے اعمال شر میں ترش پھل دار درخت پر آویزاں کیا جاتا ہے اور اعمال خیر میں شیریں پھل دار درخت پر آویزاں کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ عمل بادی ہو۔ اگر عمل ترابی ہو تو مٹی یعنی پرانی قبر یا مطلوب کے گھر کی چوکھٹ وغیرہ میں دفن کریں۔ اگر عمل مائی ہو تو پانی میں دھو کر چھڑک دیا جائے یا دھو کر پلایا جائے اور اگر عمل ناری ہو تو آگ کے قریب دفن کیا جائے۔

(۱۵) دعوت ناصور تاکہ قسم کا خادم مسخر ہو جائے:

جب آپ اس قسم کے خادم کی تسخیر کا ارادہ کریں تو ایک مکان خلوت کا تلاش کریں۔ جس میں آپ کے علاوہ کوئی دوسرا فرد نہ جائے۔ بخور اعمال خیر و شر کا روزانہ بوقت ریاضت روشن کرنا ہوگا اور روزانہ نصف رات کے وقت قسم ناصور ایک ہزار مرتبہ پڑھنا ہوگی۔

اس سے قبل اصراف عامر کا عمل سات روز تک اس مکان میں ضرور پڑھیں تاکہ اصراف آپ کے عمل میں کسی طرح کی مداخلت نہ کریں۔ یہی اساتذہ اعظام کا مستند طریقہ ہے۔

قسم ناصور اور اس کے جملہ اعمال سے کماحقہ فائدہ حاصل کرنے کیلئے اسکی خاص شرط ہے۔ جس کے بغیر اس کے اعمال میں کامیابی ممکن نہیں۔ اگر اس شرط کا خیال نہ رکھا جائے تو عمل کی رجعت بھی یقینی ہے۔ یہاں نااہل سے پوشیدہ رکھنے کے لئے درج نہیں کررہا۔ کیونکہ نااہل کو اچھے برے کی تمیز نہیں ہوا کرتی۔

جو احباب ناصور کے جملہ اعمال میں مکمل کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بندہ ناچیز سے اجازت اور خاص شرط حاصل کرلیں۔ تاکہ ان کی شب وروز کی محنت ضائع نہ ہو۔ اکیس روز تک پڑھیں۔ کسی بھی روز ناصور حاضر ہوگا اور پوچھے گا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ آپ اس سے اپنے اور دیگر لوگوں کے کاموں میں مدد اور معاونت کا معاہدہ کرلیں۔ اور پھر اس کے معاہدہ کا پاس رکھیں اور کبھی بھی خلاف ورزی نہ کریں۔ پس وہ ہمیشہ مددگار اور معاون رہے گا۔

قسم ناصور کے جملہ اعمال ونقوش میں اور تمام خواتم کے جملہ فوائد فوراً حاصل ہوں گے۔

(۱۶) کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنا

: اگر کسی کو اپنی محبت میں دیوانہ کرکے اپنی طرف متوجہ کرنا اور حاضر کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل طلسم ایک سرخ کاغذ پر تحریر کریں اور اس پر ۲۱ مرتبہ قسم ناصور پڑھ کر دم کریں اور اسے آگ کے قریب دفن کردیں تاکہ آگ کی گرمی اسے برابر پہنچتی رہے پس مطلوب بہت جلد حاضر ہوگا۔ آپ کی محبت میں دیوانہ اور پاگل ہوکر حاضر ہوگا۔ پس جب حاضر ہوجائے تو مندرجہ ذیل خاتم جو پہلے ہی ایک کاغذ پر لکھی ہو پانی سے دھوکر مطلوب کے چہرے پر چھڑک دیں بے شک اسے افاقہ ہوگا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مطلوب پاگل ہوجائے گا۔

طلسم اور خاتم یہ ہے۔

هیسته هیسته	هیسوره هیسوره	هیسوا هیسوا
عمارنش عمارنش	طیطوه طنطوه	طنتوه طنتوه
کبرونش کبرونش	عطارنش عطارنش	کمارنش کمارنش

الاکان علیک

اجب یا میمون وجلب وهیج

واحرق قلب کذا وکذا بحق یا ناصور

(۱۷) جب لوگوں میں عداوت پیدا کرنا چاہیں

: تو ان لوگوں کے مستعمل کپڑے کا ٹکڑا لے کر اس پر مندرجہ ذیل خاتم تحریر کریں اور مندرجہ ذیل طلسم کاغذ کے تین ٹکڑوں پر تحریر کریں۔ اب طلسم اور تینوں تعویذوں کو جلادیں اور جلاتے وقت تین مرتبہ قسم ناصور پڑھ کر راکھ پر دم کریں اور ہر مرتبہ یہ توکیل بھی پڑھیں۔

توکیل یہ ہے۔

تَوَکَّلُوْا یَانَاصُوْرُ بِالْفِرَاقِ بَیْنَ کَذَا وَکَذَا وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ۔

پھر اس راکھ کو پانی میں بھگو کر ان کے گھروں میں ڈال دیں۔ اللہ کے حکم سے جدائی اور عداوت پیدا ہوجائے گی۔

ان تمام لوگوں میں جن کا نام اس عمل میں شامل ہوگا۔

خاتم یہ ہے۔

اتریوش

۳۰	۱۰۰	۸	۷۴۰
۸۰	۱۰	۲	۴۰
۴۰	۸۰	۱۱	۶۰
و	۷	۸	۶۰

اور طلسم مندرجہ بالا ہے۔ قسم ناصور کے اور بھی بہت سے عجیب وغریب اعمال ہیں۔ مثلاً غائب کو حاضر کرنا، کسی کو اس کے مکان سے بھگانا، امراض کا علاج کرنا، کسی دشمن پر بیماری مسلط کرنا، کسی دشمن کے گھر سنگ باری کرانا، کسی پر مارنے والا موکل مسلط کرنا، ہلاکی دشمن، کنوئیں کا پانی خشک کرنا، کسی ظالم دشمن کا خون جاری کرنا، کسی پر جنات کا آسیب مسلط کرکے اس سے مختلف امور کے بارے میں دریافت کرنا، کسی ظالم دشمن کی عقل خارج کر کے اسے پاگل کرنا وغیرہ انشاء اللہ دوسری قسط میں تحریر کروں گا۔

انتباہ

اس طرح کے مضامین میں رجعت اور انقلاب عمل کا خطرہ رہتا ہے اس لئے بہت زیادہ احتیاط کے ساتھ عمل کرنا چاہئے

اسمائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

بقلم مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی

حق تعالیٰ کے سو نام پورے ہونیکے بعد ماہنامہ طلسماتی دنیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی افادیت واہمیت پر روشنی ڈالے گا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی خداوند قدوس کی ذات گرامی کے بعد سب سے زیادہ عظمت ورفعت والی ذات ہے اور جو بھی انسان سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے ان کی سنتوں پر چلتا ہے وہ رحمت خداوندی کا حقدار بنتا ہے کیونکہ خود رب العلمین نے اپنے آخری کلام میں یہ بات ارشاد فرمادی ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے میری رحمت کو اپنے اوپر واجب کرلیا۔

خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کرتے ہیں، ان سے والہانہ عقیدت بھی رکھتے ہیں اور ان کے طور طریقوں پر چل کر اپنے مومن ہونے کا ثبوت بھی فراہم کرتے ہیں۔

طلسماتی دنیا، محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک نام پر مفصل روشنی ڈال کر ایک ایک اسم گرامی کی افادیت کو اُجاگر کرے گا۔ انتظار فرمائیں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

گھر بیٹھے اپنا روحانی علاج کرائیں

تشخیص کے لئے اپنا پاسپورٹ سائز فوٹو بھجوائیں، اپنا نام اپنی والدہ کا نام اپنی تاریخ پیدائش یا اپنی عمر لکھیں۔ پچاس روپے کا منی آرڈر کریں (یہ تشخیص کا ہدیہ ہے) عاملین اپنے مریضوں کی خود تشخیص کر کے علاج ہم سے منگائیں۔

برائے ردِ سحر

جادو سحر کا خصوصی علاج چالیس دن کا ہوتا ہے بفضلِ خدا مریض کو سحر جادو سے نجات عطا ہوتی ہے، علاج کے ساتھ ساتھ پرہیز کی تفصیلات سے مریض کو آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ ردِ سحر کے مکمل کورس کا ہدیہ صرف =/256 روپے (ڈاک خرچ، چوبیس روپے)

برائے دفعِ آسیب وجنات

دفع جنات کا خصوصی علاج چالیس دن کا ہوتا ہے بفضلِ خدا آسیب، جنات اور ہر طرح کے اوپری اثرات سے نجات ملتی ہے، علاج کے ساتھ ساتھ پرہیز وغیرہ کی تفصیل سے مریض کو آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ دفع آسیب وجنات کے مکمل کورس کا ہدیہ صرف =/300 روپے۔ (ڈاک خرچ، چوبیس روپے)

نقوش ہفت سلام

جادو اگر سفلی یا میعادی ہو تو اس کا علاج ہفت سلام کے ذریعہ کیا جاتا ہے، اور ہفت سلام کے نقوش کی برکت سے اور رب العالمین کے فضل وکرم سے مریض کو تندرستی عطا ہوتی ہے اور اس کو سفلی اور گندے سحر سے نجات مل جاتی ہے یہ علاج ۲۸ دن کا ہوتا ہے۔ مکمل کورس کا ہدیہ صرف =/280 روپے

(ڈاک خرچ چوبیس روپے)

برائے ردِ حسد وردِ ٹوک

حسد اور نظر بد اور ٹوک کی وجہ سے بھی لوگ پریشان رہتے ہیں، روحانی علاج سے ان پریشانیوں سے نجات مل جاتی ہے،

یہ علاج ۱۵/ دن کا ہوتا ہے، ردِ حسد اور ردِ ٹوک کے کورس کا مکمل ہدیہ =/150 روپے

(محصول ڈاک ۲۴/ روپے)

برائے بندش کاروبار

آج کل کسی کی بھی خوش حالی کو برداشت نہیں کرتے جہاں کسی کا کاروبار ذرا چکا سو جلنے والے پیدا ہو جاتے ہیں، اگر کسی کا کاروبار بند کر دیا گیا ہو تو ہم سے رابطہ کرے۔ بندشوں کو کھولنے کا ہدیہ صرف =/300 روپے (ڈاک خرچ چوبیس روپے)

برائے اولاد

اگر کوئی عورت اولاد سے محروم ہو اور ڈاکٹری رپورٹ نارمل ہو تو ہم سے رجوع کرے انشاء اللہ ۴/ ماہ کے اندر حمل قرار پائے گا۔ ہدیہ =/100 روپے (محصول ڈاک ۲۴/ روپے)

برائے شادی جن لڑکوں یا لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو از راہ گردش یا از راہ بندش وہ ہمارا روحانی علاج منگائیں، انشاء اللہ ۴/ ماہ کے اندر اندر کسی مناسب جگہ بات پکی ہو جائے گی۔ ہدیہ =/300 (ڈاک خرچ چوبیس روپے)

عاملین اور ائمۂ مساجد کے لئے خصوصی رعایت، ہدیہ کا پیشگی (مع ڈاک خرچ) وصول ہو جانا ضروری ہے وی، پی سے نقوش روانہ نہیں کئے جائیں گے۔

ہمارا پتہ:۔ ہاشمی روحانی مرکز ''بیت المکرم'' محلہ ابو المعالی دیوبند ضلع سہارنپور یوپی، پن کوڈ 247554

رات کا ابتدائی حصہ تو ساتھ خیروخیریت وعافیت کے ساتھ گزر گیا تقریباً دس بجے گھر کے درودیوار اس طرح ہلنے لگے جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ پہلے تو ہم سب یہی سمجھے یہ زلزلہ کا جھٹکا ہے لیکن جب درودیوار سے زہریلے قسم کے قہقہوں کی آوازیں آئیں تو اس وقت ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ یہ زلزلہ نہیں بلکہ یہ تو کچھ اور ہی چکر ہے۔ میری ساس نے ایک دم دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، میرے شوہر اگرچہ وہ ان چیزوں کے قائل نہ تھے لیکن جب انہوں نے قہقہوں کی آوازیں سنیں تو ہکا بکا ہو کر رہ گئے اور آنکھیں پھاڑ کر مجھے اس طرح دیکھنے لگے جیسے مجھ سے پوچھ رہے ہوں کہ یہ سب کیا ہے؟

میں نے بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں اُن سے یہ کہہ دیا، دیکھ لیجئے یہ سب کچھ وہی ہے جس کے آپ قائل نہیں ہیں۔

چند سیکنڈ کے بعد زلزلہ کی سی کیفیت تو باقی نہیں رہی لیکن کمرے کی دیواروں پر خون کی بوندیں اُبھرنی شروع ہوئیں اور کمرے کی چھت پر سیکڑوں چھپکلیاں دکھائی دیں۔ یہاں تک بھی کچھ نہیں تھا اس کے بعد یہ ہوا کہ ایک چھپکلی نیچے گر گئی اور گرتے ہی غائب ہو گئی۔ اس کے غائب ہوجانے پر سب سے پہلے میرے شوہر ہی بولے۔ میری عقل حیران ہے یہ سب کیا ہے، کیا ایسا بھی ہوتا ہے وہ ابھی کچھ اور بولنے نہیں پائے تھے کہ ایک چھپکلی اور گری اور گرتے ہی وہ بھی غائب ہو گئی اس کے بعد دو چھپکلی ایک ساتھ گری اور وہ دونوں زمین پر گر کر سانپ بن گئیں۔ انہیں دیکھ کر تو سب کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میرے شوہر بھی ایک دم خوف زدہ ہو گئے اور انہوں نے مجھ سے کہا میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے میں تو اس طرح کی باتوں کو خرافات سمجھتا تھا لیکن آج میری عقل حیران ہے کہ یہ سب کچھ کیا ہے اور کیا آج کی دنیا میں جنات وغیرہ ہیں، میری ساس نے کہا۔ بیٹا ہیں یا نہیں ہیں یہ بحث تو الگ ہے لیکن تکلیف وہ بات یہ ہے کہ تم ایسے موضوع کے چھڑتے ہی آگ بگولہ ہوجاتے ہو اور الٹی سیدھی باتیں کرنی شروع کر دیتے ہو۔ تم تعویذ گنڈوں کا مذاق اُڑانے لگتے ہو اور جادو اور جنات کے خلاف اس طرح بولتے ہو جیسے ان چیزوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ حالانکہ جادو کا اور جنات کا ذکر اس قرآن میں بھی موجود ہے جو دنیا کی سب سے زیادہ سچی کتاب ہے۔

ابھی میری ساس اور شوہر کی بات چل ہی رہی تھی کہ دونوں سانپ نظروں ہی نظروں میں غائب ہو گئے۔ اس وقت تک دیواروں سے خون رس رس کر زمین پر آ گیا تھا اور زمین پر پانی کی طرح بہنے لگا تھا گھر کا ہر فرد خوف زدہ تھا اور میرا تو کلیجہ منہ کو آ رہا تھا چند منٹ کے بعد اوپر کمرے کی کھڑکیاں بجنی شروع ہوئیں۔ میرے شوہر نے کہا کہ شاید ہوا چل رہی ہے میری ساس بولیں۔ بیٹا اگر ہوا چلتی تو کیا نیچے محسوس نہیں ہوتا۔ میری باہر صحن میں آ گئیں اور بولیں ہوا تو بالکل بھی نہیں ہے یہ تو جنات ہی کی حرکت ہے میرے شوہر بھی کمرے سے باہر آ گئے اور انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ آخر اب کریں کیا؟

میں نے جواب دیا۔ کچھ نہ کریں پہلے تو یہ بات مان لیں کہ دنیا میں جنات بھی ہیں۔ پھر یہ بات مان لیں کہ ان کا علاج عامل حضرات ہی

کر سکتے ہیں اور ان کا علاج خمیرے یا جوارش جالینوس سے نہیں ہوگا بلکہ ان کا علاج ان ہی تعویذوں کے ذریعے ہوگا جن کو آپ کسی بھی صورت میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس وقت کیا کروں۔ وہ چلا کر بولے۔تم تو بحث کا دروازہ کھول دیتی ہو۔ یہ مکان میں نے تنہا اپنی رائے سے تو نہیں خریدا۔اس میں تم سب کا مشورہ تھا۔

میں یہ کب کہہ رہی ہوں کہ مکان خریدنے میں آپ نے کوئی غلطی کی ہے۔میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس مکان میں اثرات ہیں تو ان اثرات کو آپ محسوس کریں اور اس کے لئے کسی عامل سے ملاقات کریں۔ایک دم یہ نہ کہہ دیا کریں جن ون کچھ نہیں ہوتا اور تعویذ وغیرہ بیکار کی چیزیں ہیں۔جس وقت میرے شوہر مجھ سے بات کر رہے تھے اس وقت ان کا رُخ زینے کی طرف تھا وہ زینہ جو بالائی کمرے کی طرف جاتا تھا۔اور میں اس کے برخلاف کھڑی تھی یعنی میرا رخ زینے کی طرف تھا بلکہ زینہ کی طرف میری نسبت تھی۔دوران گفتگو میں نے دیکھا کہ میرے شوہر کے چہرے پر خوف اور سراسیمگی کے آثار ظاہر ہوئے۔میں نے گھبرا کر پوچھا، آپ کو کیا نظر آرہا ہے؟

میرے شوہر بہت بہادر تھے وہ جلدی سے کسی بھی بات کا اثر نہیں لیتے تھے اور کسی بھی چیز سے خوف زدہ نہیں ہوتے تھے لیکن میں نے محسوس کیا کہ ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں، میں نے پلٹ کر دیکھا تو میرے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔زینے کے دروازے پر کالے رنگ کا ناٹے قد کا ایک آدمی کھڑا تھا۔جس کے بال کھڑے تھے اور جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں۔وہ ہنس رہا تھا اور اس کے دانت گہرے زرد تھے میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کے جسم سے تعفن پھوٹ رہا تھا اور وہ پورے گھر میں پھیل رہا تھا۔گھر کے سب افراد حد سے زیادہ خوف زدہ تھے اور سب نے اپنی ناک بند کر لی تھی کیونکہ اس کے جسم سے پھوٹنے والی بدبو پورے گھر میں پھیل چکی تھی دفعتاً اس کالے بھجنگے شخص نے ایک زوردار قہقہہ لگایا جس کی گونج شاید آس پاس کے مکانوں میں گئی ہوگی اس کے بعد وہ میرے شوہر کی طرف قدم بڑھانے لگا۔میرے شوہر اگرچہ بہت بہادر تھے لیکن اس وقت تو ان کی حالت خراب ہو چکی تھی اور وہ اپنی ماں کو جا کر لپٹ گئے تھے اور ان کے جسم میں کپکپی سی پیدا ہو گئی تھی۔اس کے بعد ہم نے صاف طور سے دیکھا کہ پانچ کالے رنگ کے ڈھانچے جو بظاہر انسان لگ رہے تھے تل کے قریب کھڑے تھے اور ایک دوسرے سے ہاتھ ملا رہے تھے جیسے وہ ہمیں شکار سمجھ کر خوش ہو رہے ہوں اور جیسے وہ ہمیں نوالہ بنانے کا پروگرام بنا رہے ہوں ہم یقین کر چکے تھے کہ آج کی رات ہم پر کوئی قیامت ٹوٹے گی اور آج کی رات ہمیں صبر آزما حالات سے گزرنا پڑے گا۔

دیواروں سے خون برابر رس رہا تھا اور کمرے کے فرش میں خون کی کیچڑ سی بکھری ہوئی تھی۔چند منٹ کے بعد ہم سب کو یہ محسوس ہوا جیسے ہمارے جسموں میں کوئی چیز داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ہم سب فرط خوف سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔میرے دیورانی بولی۔

بھائی! مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی چیز میرے جسم میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہو۔

مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔"میں نے کہا"

میری ساس بولیں۔میرا سر بھاری ہو رہا ہے میرے کاندھوں پر بوجھ سا ہو گیا ہے۔

میرے نند نے کہا۔مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی میری چٹیا پکڑ کر کھینچ رہا ہو۔

میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔اجی آپ کو کیا لگ رہا ہے۔

وہ بولے۔میرا تو دماغ خراب ہو رہا ہے۔مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے جسم کے اندر انگارے دہک رہے ہوں۔

ابھی ہم ایسے ہی باتیں کر رہے تھے کہ کالے رنگ کی ایک بلی جس کی پیچھے والی ٹانگیں فالج زدہ سی تھیں۔زینے سے اُتر کر کچن کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔وہ میرے شوہر کو گھورے جا رہی تھی۔ایک دم نہ جانے میرے شوہر کو کیا ہوا کہ وہ اس بلی کی طرف بھاگے وہ بلی اپنی آگے کی ٹانگوں سے چل کر زینے پر چڑھ گئی۔میرے شوہر بھی زینے پر چڑھنے کا ارادہ کر رہے تھے کہ ایک دم میری ساس چیخ پڑیں۔اور انہوں نے میرے شوہر کو آواز دے کر کہا۔دروازے کی طرف دیکھو یہ کون کھڑا ہے۔میرے شوہر زینے پر چڑھتے چڑھتے رُک گئے اور دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔میں نے بھی دروازے کی طرف دیکھا وہاں ایک لمبا تڑنگا آدمی سفید لباس میں کھڑا تھا اور اس کے جسم پر سانپ لپٹے ہوئے تھے، اس کی شکل اس قدر بھیانک تھی کہ بس اللہ کی پناہ میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد اتنی بھیانک شکل نہیں دیکھی۔اس کو دیکھ کر میرا سر چکرا گیا، میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا اور میں بے ہوش ہو گئی۔ (باقی آئندہ)

طبِ نبویؐ

مسواک اور جدید سائنس

فطرت کبھی انسان کے برعکس نہیں۔ یہ بھٹکا ہوا انسان جب ہر طرف سے دنیا کی عیاشیوں میں پھرتا پھراتا واپس فطرت کی طرف آتا ہے تو یہ پھر اسے وہی لطف اور فائدہ دیتی ہے جسے چھوڑ کر چکنے والے لوگ کی طرف بھاگا تھا۔ بالکل یہی کیفیت مسواک کی ہے۔ یہ ازل سے ہی صحت انسانی کے لئے مدد و معاون رہا تھا اور رہے گا۔

جب سے ہم نے اس نعمت کو ہاتھ سے جانے دیا ہے اس وقت سے اب تک لوگ مسلسل پریشان ہو رہے ہیں۔ ہزاروں روپے برباد کرنے کے بعد بھی صحت جسمانی کے اصل مبداء اور مرکز کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ بلکہ ایک صاحب عقل نے بڑی حکیمانہ اور پُرلطف بات کہی کہ جب ہم نے مسواک چھوڑا ہے اس دن سے ڈینٹل سرجن (Dental Surgeon) کی ابتداء ہوئی ہے۔

آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ سنت عین فطرت ہے؟ کیا یہ سنت ہماری ترقی میں رکاوٹ ہے یا عروج؟ یہ سنت ہمیں پتھر کے زمانے کی طرف لے جاتی ہے یا سائنس سے قریب کرتی ہے؟

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، غور سے پڑھیں اور فیصلہ کریں۔

رات اور مسواک

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر مسواک کرتے تھے۔ (زاد المعاد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات میں تھا کہ آپ رات کو سوتے وقت مسواک کرتے تھے (بحوالہ زاد المعاد، معمولات نبوی، اسوۂ رسولؐ)

جناب انجینیر نقشبندی اپنے مواعظ میں فرماتے ہیں کہ "واشنگٹن (امریکہ) کا ڈاکٹر مجھے کہنے لگا کہ سوتے وقت بھی مسواک کر کے سویا کریں۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ وہ کہنے لگا کہ اس لئے آج کی ریسرچ یہ ہے کہ انسان جو کھانا کھاتا ہے، چیزیں کھاتا ہے تو منہ کے اندر پلازما عام کلی کرنے سے صاف نہیں ہوتا۔

کہنے لگا کہ (Maximum) جو دانت خراب ہوتے ہیں وہ سونے کے وقت ہوتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ کہنے لگا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان سو جاتا ہے تو اس کا منہ بالکل بند ہو جاتا ہے اور بند منہ کے اندر اس کا (Work) یعنی کام آسان ہو جاتا ہے۔ یوں نہ تو منہ متحرک ہوتا ہے اور پلازما (Plazma) اپنا پورا کام کر رہا ہے۔

کہنے لگا کہ آپ دیکھیں گے کہ دن کے وقت کبھی منہ بول رہا ہے، کبھی زبان چل رہی ہے، کبھی کھا رہا ہے، کبھی پی رہا ہے۔ دن کے وقت حرکت کرنے کی وجہ سے پلازمے کو کام کرنے کا موقع نہیں ملتا اور رات کے وقت جب منہ بند ہوتا ہے تو اسے کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے اس لئے دانت زیادہ خراب رات کے وقت ہوتے ہیں۔

پھر کہنے لگا کہ صبح ٹوتھ پیسٹ کریں یا نہ کریں؟ "مرضی ہے لیکن رات کو سوتے وقت مسواک ضرور کریں۔"

میں نے الحمدللہ پڑھی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ رات کو وضو کے ساتھ سوتے ہیں اور بغیر مسواک کے وضو نہیں فرماتے تھے، جب بھی انسان کھانا کھا کر وضو کرے گا، مسواک کرے گا اور نقصان سے بچے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل ہاتھ دھوتے تھے اور کھانے کے بعد کلی کرتے تھے اور آج لوگ کھانا کھا کر اسی طرح اُٹھ کر چلے جاتے ہیں حالانکہ ان کے منہ کے اندر میٹھا کھایا ہے تو میٹھے کے اثرات ہیں اور کافی دیر تک رہتے ہیں اور اگر اسی وقت کلی کی عادت پڑ جائے تو کتنا فائدہ ہو جائے اور پھر دن میں پانچ دفعہ وضو کر رہا ہے اور پھر مستقل منہ صاف ہو رہا ہے اور پانچ دفعہ پھر انسان کا یہ الیکٹرونک سسٹم (Electronic System) صاف ہو رہا ہے۔ یہ ہاتھ پاؤں وغیرہ

صاف ہورہے ہیں۔

نماز سے قبل مسواک

☆ دراصل عظیم الشان رب کی حمد وثنا بیان کرتا ہے، منہ کا صاف ہونا ضروری ہے۔

☆ اگر کھانا کھایا ہے اور مسواک کئے بغیر نماز کا وضو کر کے نماز پڑھی ہے تو خوراک کے ذرات زبان میں اکٹھے رہیں گے اور نماز کے خشوع خضوع میں فرق پڑے گا۔

☆ نمازی کو نماز میں کھڑے ہونا ہے، اگر منہ سے بدبو نکلی تو لوگ نفرت کریں گے اور نمازیوں کو تکلیف پہنچے گی لہٰذا مسواک سے منہ کی بدبو ختم ہوتی ہے۔

☆ مسواک کرنے سے منہ کے اندر ایسی لہریں (Rays) پیدا ہوجاتی ہیں جس سے تلاوت، تسبیح اور حمد الٰہی میں مزہ اور آسانی ہوتی ہے۔

☆ نماز ایک خالق لایزل اور مولائے عظیم کے سامنے حاضری ہے اور اگر منہ پاک نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندگی ہوگی۔

مسواک اور سوئزر لینڈ

دلبر منصور صاحب ایک تاجر اور بہت مخلص آدمی ہیں۔ بندہ سے فرمانے لگے کہ میں سوئزر لینڈ میں تھا۔ ایک نو مسلم سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اس نو مسلم کو مسواک (پیلو کی) تحفہ دیا۔ اس نے مسواک لے کر اس کو آنکھوں سے لگایا تو اس کو آنسو آگئے اور پھر اس نے جیب سے ایک رومال نکالا تو اس میں ایک بالکل چھوٹا تقریباً دو انچ سے کم ایک مسواک لپٹا ہوا تھا کہنے لگا کہ میں جب مسلمان ہوا تھا تو مسلمانوں نے مجھے یہ ہدیہ دیا تھا میں اس کو بڑی احتیاط سے استعمال کرتا رہا۔ اب یہی ٹکڑا باقی بچا ہے تو آپ نے میرے ساتھ احسان کیا ہے۔

پھر اس نے اپنا واقعہ سنایا کہ مجھے تکلیف تھی اور میرے دانت اور مسوڑھے ایسے مرض میں مبتلا تھے جس کا علاج وہاں کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کے پاس کم تھا۔ میں نے یہ مسواک استعمال کرنا شروع کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے ڈاکٹر کو دکھانے گیا تو ڈاکٹر حیران رہ گیا اور پوچھا کہ آپ نے کونسی ایسی دوا استعمال کی ہے جسکی وجہ سے اتنی جلدی صحتیابی ہوگئی ہے تو میں نے کہا صرف آپ کی دوائی استعمال کی ہیں۔ کہنے لگا ہرگز نہیں۔ میری دوائی سے اتنی جلدی صحت یابی نہیں ہوسکتی۔ آپ سوچیں تو جب میں نے ذہن پر زور دیا تو فوراً خیال آیا کہ میں مسلمان ہوں اور مسواک استعمال کررہا ہوں اور جب میں نے مسواک دکھایا تو ڈاکٹر بہت حیران ہوا اور نئی تحقیق میں پڑ گیا۔

مسواک اور گرونانک

گرونانک کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مسواک ہاتھ میں رکھتے تھے اور دانتوں کو مسواک کرتے تھے اور فرماتے تھے یا یہ لکڑی لے لو یا پھر بیماری لے لو۔ کتنی گہری بات ہے۔ مسواک لے لو تو امراض ختم ورنہ امراض سے واسطہ پڑنا ایک ضروری بات ہے۔

مسواک اور منہ کی بدبو

ایک صاحب منہ کی بدبو کیلئے اعلیٰ قسم کی ٹوتھ پیسٹ استعمال کرچکے تھے ادویات منجن اور طرح طرح کی دافع تعفن ادویہ (Mdicine Antiseptic) استعمال کیں۔ مشورہ کیا تو پیلو کا مسواک استعمال کرنے کا مشورہ دیا اور ساتھ ہی یہ احتیاط بتائی کہ روزانہ مسواک کے ریشے نئے ہوں، یعنی روزانہ ان ریشوں کو کاٹتے رہیں اور نئے ریشے استعمال کرتے رہیں (یہ آدمی کیلئے ضروری ہے ورنہ مسواک کے فوائد مطلوبہ سے محرومی ہوگی) کچھ تھوڑے عرصے کے بعد وہ تندرست ہوگیا۔

دل کی جھلیوں میں پیپ

حکیم ایس ایم اقبال لکھتے ہیں کہ میرے پاس ایک مریض آیا جس کے دل کی جھلیوں میں پیپ بھری ہوئی تھی اور دل کا علاج کرتے رہے۔ افاقہ نہ ہوا۔ آخر دل کا آپریشن کرکے پیپ نکال لی گئی۔ کچھ عرصے کے بعد پھر پیپ بھر گئی۔ تھک ہار کر میرے پاس آئے تو میں نے تشخیص کی تو پتہ چلا کہ ان کے مسوڑھے خراب ہیں اور ان میں پیپ پڑی ہوئی ہے اور وہ پیپ دل کو نقصان پہنچارہی ہے۔ اس تشخیص کو ڈاکٹروں نے بھی تسلیم کیا۔

اب اس کا پہلا علاج دانتوں اور مسوڑھوں کا کیا گیا۔ کھانے کے لئے کچھ ادویہ اور پیلو کا مسواک استعمال کرنے کے لئے دیا گیا۔ بہت جلد مریض نے افاقہ محسوس کیا۔

ہزار درہم اور دانت

عرب ملک سے ایک مریض نے لکھا کہ دانتوں کے ایک دیرینہ مرض میں مبتلا ہوں اور اس علاج پر اب تک دس ہزار درہم لگا چکا ہوں لیکن افاقہ ندارد۔ خط میں جواب دیا کہ آپ مسواک صرف پیلو کا استعمال کریں اور دو ماہ مستقل دن میں پانچ دفعہ نمازوں میں اور ایک دفعہ تہجد میں کسی قسم کی دوائی استعمال نہ کریں۔ الحمد للہ مریض حیرت انگیز طریقے سے تندرست ہوگیا۔ لیکن مسواک تازہ ہو۔

ذائقہ اور مسواک

ایک صاحب منہ کے ذائقے کی لذت سے محروم تھے۔ بہت علاج کرائے۔ لیکن افاقہ نہ ہوا حتیٰ کہ کسی نے بتایا کہ آپ زبان پر جونکیں لگوائیں۔ اس نے اپنی زبان کو جونکوں کے ذریعے زخمی کیا۔ لیکن فائدہ پھر بھی نہ ہوا اس کو مشورہ دیا کہ آپ بالکل تازہ مسواک (پیلو) استعمال کریں، ایک ماہ کے بعد پھر بتائیں۔ مریض کا کہنا ہے کہ یہ ایک روپے کی مسواک ہزاروں کی ادویات پر بھاری ہے اور اس کا ذائقہ واپس آگیا۔

مسواک اور گلے

ٹانسلو (Tonsils) کے مریضوں کو جب مسواک باقاعدہ استعمال کرایا گیا تو ایسے مریض بہت جلد صحت یاب ہوئے۔

ایک صاحب گلے کے غدود بڑھنے سے پریشان تھے ان کو شربت توت اور مسواک کرایا گیا۔ یعنی شربت توت پینے کیلئے اور مسواک بالکل تازہ استعمال کرائی گئی اور مسواک کے ٹکڑے کرکے اس کو پانی میں ابال کر اس کے غرارے کرائے گئے۔ مریض نے فوری افاقہ محسوس کیا۔

ایک عجیب کیس

ایک مریض کا المیہ یہ تھا کہ اسکی گردن میں درد گلے میں درد اور سوجن، آہستہ آہستہ آواز میں کمی اور پھر دماغی یادداشت میں کمی، سر چکرانا وغیرہ امراض میں مبتلا تھا۔ برین اسپیشلسٹ (Brain Specialest) اور عام جنرل فزیشن (Genral Physician) کے بہت علاج کرائے لیکن حالت سابقہ کے علاج کے لئے مسواک کاٹ کر اس کو اُبال کر اس کے غرارے کرائے گئے۔ مسواک مستقل استعمال کرنے کو کہا گیا اور بیرونی طور پر گردن کے سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے ابھار پر ادویات کا لیپ کرایا گیا۔ افاقہ بہت ہوا۔

دراصل اس کی تشخیص یہی کی کہ اس کے تھائی رائیڈ گلینڈ متاثر (Infected) ہیں جس کی وجہ سے اس کا تمام جسم متاثر ہوا۔ اب ان کا علاج کیا گیا۔ مریض تندرست ہوگیا۔

منہ کے چھالے

بعض منہ کے چھالے گرمی کی وجہ سے اور تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں اور ان میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس میں خاص قسم کا جراثیم پھیل جاتا ہے اور اس کے لئے تازہ مسواک کو منہ میں ملیں اور اس کے لعاب کو منہ میں حاصل کرکے منہ کے اندر خوب ملیں۔ اس ترکیب سے کئی مریض تندرست ہوگئے۔

اکثر لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے ہیں۔ ایک تو دانتوں سے سفیدی اتر جاتی ہے اور مسواک کے نئے نئے ریشے دانتوں کی پیلاہٹ کے لئے مفید تر ہیں۔

مسواک دافع تعفن ہے (Anti Septic) جب بھی اس کو منہ میں استعمال کیا جائے گا تو یہ اندر کے جراثیم قتل کر دیتا ہے جس سے نمازی بے شمار امراض سے بچ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض جراثیم صرف اور صرف مسواک کے اندر سپٹک مواد ہی کی وجہ سے مرتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ مسواک سے دماغ تیز ہوتا ہے۔ دراصل مسواک کے اندر فاسفورس ہے (Phasphorus) تحقیقات کے مطابق جس زمین میں کیلشیم اور فاسفورس کی زیادتی ہوگی وہاں پیلو کا درخت زیادہ پایا جائے گا اس لئے چونکہ قبرستان کی مٹی میں کیلشیم اور فاسفورس انسانی ہڈیوں کے گلنے کی وجہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پیلو کا درخت بھی زیادہ ہوتا ہے اور دانتوں کے لئے کیلشیم اور فاسفورس اہم غذا ہے اور خاص طور پر پیلو کی جڑ میں یہ اجزاء عام ہوتے ہیں مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر پیلو کی مسواک کو تازہ اور نرم حالت میں چبایا جائے تو اس کے اندر سے ایک تلخ اور تیز مادہ نکلتا ہے۔ یہی مادہ مسواک کے اندر جراثیموں کی نشوونما کو روکتا ہے اور دانتوں کو امراض سے بچاتا ہے۔ اس لئے یہ بات اہم ہے کہ پیلو کے مسواک کے ریشے توڑتے یا کاٹتے رہیں تاکہ نئے ریشے استعمال ہوں اور ان کا تلخ مادہ صحت کے لئے قابل استعمال رہے۔

کنیر، کیکر، نیم

کیکر یا نیم ان دونوں کے فوائد اور محاسن سے کون واقف نہیں لیکن احقر یہاں کنیر کی مسواک کا تذکرہ کرے گا یعنی کنیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ سرخ پھولوں والی اور سفید پھولوں والی عام طور پر پارکوں اور باغوں میں عام پائی جاتی ہے۔ باغ کے مالیوں سے معلومات کرنے سے ان کے مسواک توڑے جاسکتے ہیں۔

ایک صاحب نے دس ہزار درہم اپنے دانتوں کے علاج کے لئے صرف کئے۔ صاحب موصوف عرب ملک سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر کار جب اس کو کنیر اور پیلو کی مسواک استعمال کرائی گئی تو موصوف بالکل تندرست ہو گئے۔ اطباء کرام اور خود احقر عرصہ دراز سے پائیوریاں کے مریضوں کو کنیر کی مسواک استعمال کرا رہا ہے اور لاعلاج مریض اس سے صحت یاب ہو چکے۔

مسواک کو پہلے پانی میں گلاس میں بھگو رکھیں۔ پھر اس کو چبا چبا کر ریشہ دار کریں اور دانتوں پر اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر مسواک کریں۔ کنیر کی مسواک اگرچہ کڑوی ہوتی ہے۔ لیکن دانتوں کے مریضوں کیلئے مفید ہے۔ اس کے اندر ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو دانتوں کو مضبوط چمک دار اور پائیوریا جیسے مہلک امراض کی روک تھام کیلئے اکسیر اعظم ہے،

ناصاف گندی اور پیپ زدہ دانت دماغی امراض کا باعث بنتے ہیں ان میں نفسیاتی امراض مثلاً جنون خبط اور دیگر مہلک امراض شامل ہیں۔ ایک صاحب کی بیوی کو دماغی عارضہ تھا۔ پیچیدہ ٹیسٹوں کے بعد معلوم ہوا کہ دماغ کے پردے میں پیپ پڑ چکی ہے اور مریضہ عرصہ دراز سے پائیوریا میں مبتلا تھی اور وہی پیپ اس مرض کا باعث بن گئی۔ اس طرح پیپ کے اثرات غدہ نخامیہ یا پیچوٹری گلینڈ پر مہلک ہوتے ہیں۔

بعض ایسے مریضوں پر اطباء کے مشاہدات ہیں کہ جن کے کانوں میں ورم، پیپ، سرخی اور درد کی کیفیت پائی جاتی تھی بہت علاج کرائے۔ لیکن بالکل افاقہ نہ ہوا۔ تحقیق و تشخیص پر معلوم ہوا کہ مریض کے مسوڑھوں میں پیپ پڑ چکی ہے۔ جب مریض کے مسوڑھوں کا علاج کیا گیا تو مریض بالکل ٹھیک ہو گیا۔

دانتوں کے امراض کا بصارت اور امراض چشم سے گہرا تعلق ہے۔ دانتوں کی پیپ یا دانتوں کے خلاؤں میں جب خوراک کے ذرات پھنس کر متعفن ہو جائیں جس کی وجہ سے آنکھیں امراض و علل میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ تو ضعف، بصارت اندھاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ آج کل ضعف بصارت کی جہاں اور وجوہات ہیں ان میں ایک بڑی وجہ دانتوں کی طرف سے غفلت ہے۔ اگر دانتوں کو صاف کیا بھی جاتا ہے تو برش سے، کیا برش دانتوں کے لئے مفید ہے یا مضر؟ اس کی وضاحت آگے بیان کریں گے۔

ماہرین کے تمام تر تجربے اور تحقیق کے مطابق اسی فیصد امراض معدہ دانتوں کے نقص اور امراض کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کیونکہ معدے کی بیماریاں آج کے دور کی علامت بن کر رہ گئی ہیں۔ لیکن جب مسوڑھوں کی پیپ غذا کے ساتھ یا بغیر غذا کے لعاب دہن کے ساتھ مل کر معدے میں جاتی ہے تو یہی پیپ سبب مرض بنتی ہے اور تمام پاکیزہ غذا کو غلیظ اور متعفن بنا دیتی ہے۔ معدے اور جگر کے امراض کے علاج سے پہلے دانتوں کی صحت کا خاص خیال کیا جائے اس طرح امراض معدہ کا فوری اور مستقل علاج ممکن ہے۔

انسان جب کسی مجلس میں شریک گفتگو ہوتا ہے یا سواری میں ہم نشست ہوتا ہے خاص طور پر جہاز کی سواری میں تو اس کی سانس سے بدبو محسوس ہوتی ہے اور ساتھ بیٹھنے والے کی شامت آجاتی ہے۔ اسطرح اگر ان صاحب کو کھانسی شروع ہو جائے تو پھر تمام فضا معطر ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس سلسلے کا علاج کرتے وقت سب سے پہلے دانتوں کو ملحوظ رکھا جائے کیونکہ اکثر بدبو کی وجہ دانت ہوتے ہیں ورنہ معدے کا علاج کیا جائے۔ الغرض صحت اور تندرستی کیلئے دانتوں کی تندرستی اور حفاظت اشد ضروری ہے کیونکہ کامیاب زندگی صحت مند زندگی اور وہ زندگی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس میں حفظان صحت کے اصولوں سے بغاوت ہو۔

برش اور مسواک میں فرق

ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دانتوں کی صفائی اور حفاظت کے لئے برش ضروری ہے یا مسواک۔ ہم پہلے برش کے محاسن یا مضرات پر بحث کرتے ہیں۔

ماہرین جراثیم کی برسہا برس کی تحقیق کے بعد یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ جس برش کو ایک دفعہ استعمال کیا جائے اس کا استعمال صحت اور تندرستی کے لئے اس وقت مضر ہے۔ جب اس کو دوبارہ استعمال کیا جائے اس کے اندر جراثیموں کی تہہ جم جاتی ہے۔ اگر اس کو پانی سے صاف کیا بھی جائے تو جراثیم مصروف نشو ونما رہتے ہیں۔ دوسری بات برش دانتوں کے اوپر چمکیلی اور روشن تہہ کو اتار دیتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کے درمیان خلا

پیدا ہو جاتا ہے اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑھوں کی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں اس غذا کے ذرات خلاؤں میں پھنس کر مسوڑھوں اور دانتوں کیلئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

ہر اس لکڑی کا مسواک دانتوں کے لئے موزوں ہوتا ہے جس کے ریشے نرم ہوں اور دانتوں کے درمیان خلاؤں کو زیادہ نہ کریں اور مسوڑھوں کو زخمی نہ کریں لیکن ان سب سے زیادہ اہم تین قسم کی لکڑی کے مسواک ہیں۔(۱) پیلو کا مسواک (۲) کیکر کا مسواک (۳) نیم یا کیکر کا مسواک۔

پیلو کا مسواک

مسواک سنت نبویؐ ہے۔ دراصل ہر نماز سے پہلے اس کا استعمال دین اسلام میں لازم قرار دیا ہے۔ اگر اس کے اثرات اور فوائد کو دیکھا جائے تو اس کے ریشے نرم ہوتے ہیں اور اس کے اندر کیلشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ پنجاب کے علاقوں میں یہ درخت اکثر شور اور کلرزدہ اور ویران علاقوں میں پایا جاتا ہے اور ماہرین ارضیات کی جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دماغ کی خوراک اور معاون کو جہاں اور بہت سی ضروریات ہیں وہاں فاسفورس بھی اور یہ فاسفورس لعاب اور مساموں کے ذریعے دماغ تک پہنچتا ہے۔ اسلئے دماغ طاقت ور اور قوی ہوتا ہے

دائمی نزلہ اور مسواک

دائمی نزلہ کے وہ مریض جن کا بلغم رکا ہوا ہے جب وہ مسواک استعمال کرتے ہیں تو بلغم اندر سے خارج ہوتا ہے جس سے دماغ ہلکا ہوتا ہے۔ ایک پیتھالوجسٹ (Phathologist) کہنے لگے۔ میرے تجربے اور تحقیق میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مسواک دائمی نزلے کے لئے تریاق ہے۔ حتیٰ کہ اس کے مستقل استعمال سے ناک کے آپریشن اور گلے کے آپریشن کے چانس (Chanse)

دانت اور مسواک

مسکراہٹ دل کی شادمانی اور ضوفشانی کیلئے مایہ گراں قدر سے کم نہیں لیکن جب یہی مسکراہٹ نفرت اور کراہت کا سبب بن کر انسان کے لئے الفتوں اور چاہتوں کی ضد بن جائے یعنی جب ایک خوبصورت وخوب سیرت شخص اظہار مسرت میں مسکراتا ہے تو دانت جو کہ انسان کیلئے لذت دہن کا ذریعہ بن کر طاقت اور قوت کے لئے ممد ومعاون ثابت ہوتے ہیں وہی دانت اس انسان کی غفلت اور لاپرواہی کا بین ثبوت ہوتے ہیں یعنی ناصاف گندے پیلے میلے دانت انسان کے لب پر معاصی اور زبان ستیاناسی کے درمیان عیاں ہوتے ہیں۔

صحت اور درازی عمر کیلئے شروع ہی سے انسان کوشاں وسرگرداں نظر آتا ہے لیکن ذکی الحس اور صاحب عقل وخرد شخصیات کو دیکھا تو دانت ناصاف نظر آئے۔ آیئے ہم مشاہدات او تجربات کی روشنی میں اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ دانتوں کی صفائی سے غفلت انسان کو کن گوناگوں امراض سے ملا دیتی ہے۔

اگر کوئی منجن دیسی طریقے سے بنا ہوا ہو اس میں تیز ادویہ شامل نہ ہوں تو بھی دانتوں کے لئے مفید ہے۔ لیکن جو اثرات کیکر، پیلو یا نیم کے مسواک میں پائے جاتے ہیں وہ کسی اور چیز میں نہیں پائے جاتے ہیں۔

میاں بیوی کی محبت کے لئے

اگر میاں بیوی کے مابین نااتفاقی ہو گھر میں ہر وقت چپقلش رہتی ہو دونوں کسی طرح بھی سلوک واتفاق سے نہ رہتے ہوں، بات بات پر ایک دوسرے سے جھگڑتے ہوں تو ان کے مابین محبت وپیار پیدا کرنے کی غرض سے یہ عمل بہت ہی مفید ہے اس مقصد کے لئے دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر جب نماز پڑھ چکے تو ایک مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے۔

عَسَی اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ط وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک، پھر ستر مرتبہ یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ لين قلب فلاں فلاں بن فلاں کما لینت الحدید لداؤد علیه السلام۔

اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر آسمان کی طرف منہ کر کے دعا مانگے۔ انشاء اللہ مطلوبہ مقصد میں ضرور کامیابی ہوگی۔ اگر خاوند اپنی بیوی کی محبت حاصل کرنے کی غرض سے عمل کر رہا ہے تو وہ فلاں بن فلاں کی جگہ اپنی بیوی اور اس کی والدہ کا نام لے اور اگر بیوی خاوند کے دل میں اپنی محبت پیدا کرنے کی خواہاں ہے اور وہ یہ عمل کر رہی ہے تو وہ فلاں بن فلاں کی جگہ اپنے خاوند اور اس کی والدہ کا نام لے۔

جنات سے دوستی

جب تم کو جنات سے دوستی کرنی ہوتا کہ وہ تمہاری حاجتیں پوری کریں۔ پس تم کو لازم ہے کہ چہار شنبہ سے شنبہ تک روزے رکھو اور غسل کر کے بدن اور کپڑوں کو خوب پاک وصاف کرو اور ہر روز ایک ہزار بار سورۂ اخلاص، ایک بار سورۂ یٰسین اور سورۂ دخان اور سورۂ حٰم سجدہ اور سورۂ ملک پڑھو۔ پھر جب شنبہ کے روز عصر کا وقت ہو۔ یعنی دسویں ساعت آئے تب لوگوں سے علیحدہ کسی خالی پاک مقام میں چلے جاؤ اور کاغذ کے سات ٹکڑے لے کر ایک پر یہ آیت لکھو۔

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّیْلِ وَالنَّهَار ۔ اور دوسرے پر یہ آیت فَاِذَاا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْن ۔ اور تیسرے پر فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم ۔ اور چوتھے پر ثُمَّ اِذَادَعَاکُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۔ اور پانچویں پر فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْن اور چھٹے پر وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَاهُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْن اور ساتویں پر یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم ۔ اور ان کے لکھنے سے پہلے چار رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ یٰسین، دوسری میں دخان، تیسری میں سجدہ، چوتھی میں سورۂ ملک اور ہر سجدے کے آخر میں یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْحَمْدِ وَتَکَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْن ٥ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا کَانَ وَمَالَمْ یَشَاءْ لَمْ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ پھر اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِالْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِکَ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ الْاَکْرَمِ وَبِکَلِمَاتِکَ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ عَوْنًا مِنْ صُلَحَاءِ الْجِنِّ یُعِیْنُنِیْ عَلٰی مَااُرِیْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا۔ پس اس وقت سات شخص جنات المسلمین میں سے تمہارے سامنے آئیں گے اور تم کو سلام کریں گے اور اس نماز سے پہلے تم کو لازم ہے کہ تم ساتوں کاغذوں کو ایک تاگے میں باندھ کر اپنے سر میں رکھ لو۔ پھر نماز شروع کرو اور تھوڑا سا موم بھی اپنے ساتھ رکھنا پھر جب وہ جنات حاضر ہوں تب تم ان کاغذوں میں سے ایک کاغذ لے کر پڑھو اور ان جنات سے کہو کہ تم میں سے کس کا یہ کاغذ ہے۔ ان میں سے ایک کہے گا میرا ہے تم اس سے اس کا نام پوچھ کر کاغذ کے اوپر کی طرف لکھو اور اس سے کہو کہ اپنی مہر لاؤ۔ جب وہ اپنی مہر دے تو اس کو موم لگا کے کاغذ کے نیچے کرو۔ جیسا کہ خطوں پر مہر لگاتے ہیں اور اس طرح سب سے کاغذ پر ایک ایک مہر لگوا لو۔ پھر ان کو رخصت کرو اور ان رقعوں کو اپنے پاس کسی پاکیزہ جگہ پر محفوظ رکھو۔ جب ضرورت ہو جنات کو بلاؤ فوراً حاضر ہوں گے اور جو کام کہوگے وہ کریں گے۔ خزانے نکالیں گے۔ خبریں لائیں گے اور ہر ایک چیز لائیں گے۔ مگر اس کام کے واسطے قوی دل اور مضبوط شخص چاہئے۔ اگر زیادہ کمزور ہوگا تو خود اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ کیونکہ ان جنات کے دیکھنے سے دل کا زہرہ پھٹ جاتا ہے۔

کحل جنات

اگر تم جنوں کو دیکھنا اور ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہو اور یہ بھی تمہارا منشاء ہے کہ جنات تمہاری اطاعت کریں پس ان اسماء کو بوک بکری کی کھال پر لکھ کر مٹی کے برتن میں جلا کر سرمہ بنا کر نصف رات کے وقت ویران بے آباد جگہ میں تنہا جا کر آنکھوں میں ڈال کر عزیمت بلا تعداد پڑھتا رہے تا آنکہ جنات نظر آنے شروع ہو جائیں۔ پھر یہ اسماء یعنی عزیمت

پڑھ پڑھ کر جنات کو کہے اے جنات بحق اس اسماء کے میری اطاعت کرو اور میرے سوال کا جواب دو۔ پس علماء جنات تمہارے پاس حاضر ہوں گے ان سے کلام کریں۔ وہ عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥أَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ أَجِيبُوا يَاكَنْفَيَائِيلُ وَيَارُقْيَائِيلُ وَيَامَرْقِيَائِيلُ وَيَامُبْدِعَائِيلُ وَيَامِيكَائِيلُ وَيَامِنْهَائِيلُ وَيَارُزْيَائِيلُ وَ يَا دَهَرْدَائِيلُ وَيَاهَقْعَيَائِيلُ وَيَاقَرْطِيَائِيلُ وَيَاعَنْقَرْيَائِيلُ وَيَادَخْيَائِيلُ وَيَا قَلْدَيَائِيلُ وَيَانَرْدَيَائِيلُ وَيَامَرْقَلْدَيَائِيلُ وَيَادَقْيَائِيلُ وَيَامَرْقِيَائِيلُ وَيَاجَبْرَائِيلُ وَيَامَنْمَائِيلُ وَيَاسَعْيَائِيلُ مُسَخَّرَتُمْ لِيْ وَاجْلِبُوْا مِنْ كُلِّ الْجِنِّ وَأَبْنَاءِ الْجِنِّ اِحْضَرُوْا إِلَيَّ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ يُطِيْعُوْنِيْ فِيْ جَمِيْعِ مَا أُرِيْدُهُ بِحَقِّ يَاشَمْخِيْثَا وَيَاتَمْثِيَا وَيَاشَمْخُوْثِيَا وَيَامَلْهُرُوْرِيَا وَيَامَلِيْخُوْثَا وَيَاشَمْخِيَا وَيَارَمُوْطِيْفِ وَنَارَسْتِ وَيَاحَجْلَطَفِ وَيَاسَطْعِ النُّوْرِ فَقُطِعَ مُهَمَّا تَفْتَحُ يَاطَفَفِ عَنْجِيْ وَبَاسِ بَكْفَيَالِ يَابَاقِيُّ يَا اَللّٰهُ يَاأَذُوْنَائِيْ يَاأَصْبَاءث يَاالِ شَدَايَ يَاطَهْرُوْخ يَامَهْلِيْجِ الْقَوِيِّ الْمَتِيْنُ يَاغِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَادَائِمُ الْأَبَدِ يَا طَهُوْيَةٍ يَاغَلِيْظَطِ بَتَايَا عَطُوْيَةٍ عَسْطِيْنَانَا طَلُوْعٌ مِنْ قَبْلَا مَرْقُوْذَا وَدَهُوْرَا يَاشَلْطِيْخَ يَاطَهْرَطَشَا مَقْرِيَا هُوْيَةٍ وَهِ وَيَاشَمْفِيْثَا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ٥

جنات کو دیکھنے کا عمل

جو شخص اس بات کا خواہاں ہو کہ وہ جنات کو اپنی آنکھوں سے دیکھے تو ذیل کا عمل اختیار کرنا لازم ہے۔ لیکن اس عمل میں از حد احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے الو کی آنکھیں حاصل کر کے ان کو خشک کر لیا جائے۔ پھر اسے باون دستے کے ساتھ خوب باریک پیس لیں اور ان کو سرمہ میں ملائیں۔ اس سرمہ پر سورۂ جن چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں اور حفاظت سے سنبھال کر رکھ دیں۔ جب کبھی بھی جنات کو دیکھنے کا ارادہ ہو تو اس سرمہ کو اپنی آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائیں۔ حکماء کے مطابق نہ صرف جنات ہی نظر آئیں گے بلکہ تمام اقسام کی پوشیدہ مخلوقات بھی نظر آئیں گی۔ لیکن اس کے لئے مضبوط ترین دل وجگر کی ضرورت ہے۔ ورنہ خوفناک ترین مخلوقات کو دیکھ کر یا تو انسان ہوش وحواس کھو بیٹھے گا یا پھر دل خوف سے پھٹ جائے گا۔ لہٰذا کمزور دل والے حضرات یہ عمل ہرگز نہ کریں۔

جنات کو مسخر کرنا (خاص الخاص)

ترکیب: عروج ماہ نوچندی جمعرات سے اس عمل کا آغاز کریں۔ اور عمل کے لئے آبادی سے باہر کسی ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں عام لوگوں کی آمد ورفت نہ ہو۔ دوران عمل پرہیز جلالی وجمالی رکھیں اور عمل بعد نماز عشاء باوضو قبلہ رخ ہو کر کرنا ہے۔ جانماز اور کپڑے سرخ رنگ کے ان سلے استعمال کریں۔ عمل سے قبل مضبوط حصار ضرور کر لیں۔ تاکہ کسی قسم کا نقصان یا رجعت کا خطرہ لاحق نہ ہو۔ دوران عمل بخور گوگل دھواں سلگائیں۔ عمل روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) بار پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ دوران چلہ عجائبات کا ظہور ہوگا۔ اور مختلف مشاہدات ہوں گے۔ آپ اپنا دل قوی رکھیں اور کسی قسم کا خوف دل میں نہ لائیں۔ اسی ترکیب سے اکتالیس یوم باپرہیز عمل کریں۔ اختتام چلہ جنات کا ایک وفد حاضر خدمت ہوگا۔ عمل مکمل کر کے ان سے کلام کریں اور انہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی قسم دے کر تابعداری کا عہد لیں۔ وہ قول وقرار کریں گے بعد ازاں وہ عامل کے مددگار رہیں گے اور عامل جو حکم دے گا چشم زدن میں بجالائیں گے۔ لیکن یاد رہے غیر شرعی امور اور کام سے پرہیز کریں۔ ورنہ نقصان عظیم ہوگا۔ عمل یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥عَزَمْتُ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَااَصْحَابَ الجن والانس بحق خاتم سلیمان ابن داؤد علیہما السلام احضروا من جانب المشارق والمغارب احضروا من جانب الجنوب والشمال وبحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

****

روشن باتیں

● بانٹنے سے خوشی اس طرح بڑھتی ہے جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج فصل بنتا ہے۔

● انسان کا سب سے بڑا دشمن گناہ ہے۔

● ساری دنیا کے درختوں کے قلم بن جائیں اور سمندروں کی سیاہی جب بھی انسان خدا کی نعمتیں نہیں گن سکتا۔

اسمائے الٰہی

اس کے معنی ہیں تعریف کرنے والا یا تعریف کیا گیا۔ یہ اسم جمالی ہے اور عنصر خاکی ہے۔ اس اسم میں اسم اعظم کا ایک حرف ہے اور مؤکل اس کا بطیائیل ہے۔ جس کے ماتحت چار فرشتے ہیں اور ہر فرشتہ ۶۲ صفوں کا مالک ہے اور ہر صف میں ۶۲ فرشتے ہیں۔

حمید وہ ہے جو اس تعریف کے لائق ہے جو اس نے اپنی آپ کی ہے۔ حمد بقا کی حقیقت ہے یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی آپ ہی حمد کی ہے اور عرش کو اس نے حکم کیا اسکی حمد کرے۔ چنانچہ عرش نے حمد کی۔ ایسے ہی کرسی کو حکم کیا، اس نے بھی حمد کی اور قلم کو حکم دیا اس نے بھی حمد کی۔ غرضیکہ ساری مخلوقات کو اس نے حکم دیا اور سب اس کی حمد بجالائے چنانچہ سب کی حمد کو اس نے قرآن شریف میں جمع کیا ہے اور قرآن پاک کے شروع میں بھی الحمد ہے۔

● جو شخص اس اسم کے ساتھ تقرب حاصل کرنا چاہے اس کو لازم ہے کہ حمد وثنا کیا کرے اور اغراض سے اجتناب کرے اور اگر رنج وغیرہ کا کوئی موقع ہو اور زبان سے کچھ نکلتا ہو تب بھی کہے الحمد للہ کل حال اور ہر چیز کی تعریف کرے۔ کسی کی مذمت نہ کرے اور غیبت اور جھوٹ بالکل چھوڑ دے۔ اگر غیبت کرے گا تو حمد قبول نہ ہوگی۔ اگر صحت مند ہیں تو صحت پر شکر کریں۔ اہل قلوب میں سے ہیں تو خدا کی اس بخشش اور فضل پر شکر کریں اور کثرت کے ساتھ ذکر کریں۔

● جو کوئی اس اسم کو اس کے اعداد کے موافق خلوت میں پڑھے۔ مطلب حاصل ہوگا۔

اس اسم کے ذکر سے لوگوں میں عظمت ہو اور سب ذاکر کی تعریف کرے۔

● اہل تحقیق نے فرمایا ہے کہ اس اسم کے قاری پر لازمی ہے کہ اپنے دل وزبان کو حمد پروردگار عالم سے آراستہ کریں۔

● حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بری عادات میں مبتلا ہو تو ۵۲ مرتبہ پاک برتن پر تحریر کرے اور ہر مرتبہ لکھنے کے بعد دھو ڈالے اور پلا دے تو افعال حمیدہ پیدا ہو جائیں۔

● کوئی عورت اگر امور قبیحہ میں مبتلا ہو اور اسے منع کرنے پر قدرت حاصل نہ ہو تو اس اسم کو کھانے پر دم کر کے کھلائے۔

● اگر کوئی شخص ہر وقت فحش اور افعال زشت سے خلق خدا کو ایذاء پہنچاتا ہو اور پشیمان نہ ہوتا ہو تو خود اپنے لئے یا دوسروں کیلئے ایسے برتن پر کہ جس میں وہ پانی پیتا ہو تحریر کر کے پانی پلائے تو اس میں خصائل پسندیدہ پیدا ہوں۔ اور اگر اس نقش کو لوح طلاء پر نقش کر کے اس برتن میں ڈالے جس میں پانی ہو اور اس پانی کو پئے تو زبان ودل بہتر ہوں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح	م	ی	د
د	ی	م	ح
م	ح	د	ی
ی	د	ح	م

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

● اور اگر اس اسم کی دعوت بجالائے تو خلق خدا میں عزیز و مکرم ہو۔ لوگوں میں عزت ہو اور سب لوگ تعریف کریں۔

● اگر اس اسم کو شیشے کے برتن میں لکھ کر پیئے تو ہر ایک مرض سے شفا ہو۔

● جس کا نام محمود ہو اس کے واسطے اس اسم کا ذکر مناسب ہے۔

● شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یَاحَمِیْدَ الْفَعَالِ ذُوالْمَنَّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ کو اکیس دن میں دو لاکھ مرتبہ پڑھے تو قبولیت عامہ وخاصہ حاصل ہو۔ جو شخص اس اسم کا ذکر کرے اور اس کے اعداد کے موافق ایک انگوٹھی پر نقش کرے اور دھو کر بیمار کو پلائے، اللہ اس کو تندرست کرے۔

● جو شخص اس اسم کو زیادہ پڑھے گا کسی شخص کی برائی اور غیبت کو پسند نہ کرے گا۔ ہمیشہ اپنے دشمنوں کی تعریف کرے گا۔ جس شخص کی زبان پر گالیاں اور فحش الفاظ زیادہ جاری ہوں اور وہ کسی طرح زبان کو پاک نہ کر سکتا ہو، ۹ بار کورے پیالے پر اس نام کو لکھے اور نوے مرتبہ پڑھ کر پیالہ پر دم کرے اور ہمیشہ اس پیالہ سے پانی پیا کرے، ضرور بدکلامی سے محفوظ رہے گا۔

● جو شخص صبح کی نماز کے بعد روزانہ ایک سو مرتبہ اس نام کو پڑھے گا دشمن بھی اگر سامنے آئے گا تو نیچی نگاہ کر کے چلا جائے گا، کبھی برائی سے پیش نہ آئے گا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

نہایت مجرب وآزمودہ عمل

ذیل میں دیا ہوا عمل تمام حاجات مثلاً پریشانی، مصیبت، مقدمے میں کامیابی، یہاں تک کہ اگر پھانسی کا حکم بھی ہو گیا ہو تو پھر بھی بفضل باری تعالیٰ نجات حاصل ہو جائے گی اور پھانسی کا حکم عمر قید میں تبدیل ہو جائیگا۔ اس عمل کی برکت سے بے شمار حاجات یعنی ملازمت کا حصول، ترقی، تبادلہ، برطرفی اور معطلی جیسی حاجات جس کو لاحق ہوں وہ پوری ہو جاتی ہیں۔ جو بھی یہ عمل کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اسے فوری طور پر کامیابی ہوگی۔ مگر اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ ناجائز کاموں میں یہ عمل کارگر نہ ہوگا۔ عمل یہ ہے کہ غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہنے اور پاکیزہ جگہ پر گھر کے کسی حصے میں الگ جگہ پر جاء نماز بچھائے اور ایک پیالہ میں آگ رکھ کر لوبان سلگائے۔ پھر دو رکعت نفل برائے حاجت اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے، دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ یَالَطِیْفُ پڑھے اور ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَقْرَبُ مِنْ کُلِّ کَرِیْمٍ وَاَجْوَدُ مِنْ کُلِّ جَوَّادٍ وَاَحْفَظُ مِنْ کُلِّ حَفِیْظٍ وَاَلْطَفُ مِنْ کُلِّ لَطِیْفٍ فَاَسْئَلُکَ بِحَقِّ اِسْمِکَ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ مِنْ خَلْقِکَ مَنْ تَقْضِیْ حَاجَتِیْ وَیَرْفَعُ عَمَّنْ خَصَمَنِیْ وَیُنْجِیْ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ دُعَآءِیْ بِحَقِّکَ یَالَطِیْفُ اَلْطِفْ لِیْ عِنْدَ الشَّدَائِدِ کُلِّهَا اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۞ اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۞

یہ دعا پڑھنے کے بعد پھر دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یَالَطِیْفُ" اور ایک مرتبہ مذکورہ دعا پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ دو رکعت نفل نماز پڑھے اور آخر میں ایک ہزار مرتبہ "یالطیف" اور ایک مرتبہ مذکورہ دعا پڑھے۔ اسی طرح سولہ مرتبہ دو رکعت کے ساتھ سولہ ہزار مرتبہ "یالطیف" پورا ہو جائے گا۔ سترہویں مرتبہ جو دو رکعت نماز پڑھے تو سلام پھیرنے کے بعد صرف چھ سو اکتالیس مرتبہ "یالطیف" پڑھے اور ایک مرتبہ مذکورہ دعا پڑھے گویا اس طرح کل سولہ ہزار چھ سو اکتالیس مرتبہ "یالطیف" پڑھا جائے گا۔ جب یہ عمل تمام کر لے تو پھر بارگاہ الٰہی میں اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی حاجت ہوگی وہ جلد پوری ہو جائے گی۔ اگر کوئی مصیبت اور ناگہانی مشکل و پریشانی ہو، ایک دن پڑھنا کافی ہے ورنہ تین یوم تک بلاناغہ اسی طرح پڑھے۔ ہر حاجت کے لئے مجرب وآزمودہ عمل ہے۔

کاروبار میں ترقی کے لئے

کاروبار میں ترقی اور اضافے کے لئے چاہئے کہ روزانہ اشراق کے وقت دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ النصر پڑھے۔ جب سلام پھیرے تو نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ ستر مرتبہ یَاغَنِیُّ پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے کاروبار میں برکت کیلئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ جو بھی تجارت کرے گا اس میں خوب نفع ہوگا، مال میں برکت پیدا ہوگی اور کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

کہربا

اس پتھر کو عربی میں عنبر، فارسی میں کہربا، ہندی میں امبر اور انگریزی میں بھی امبر (AMBER) کہتے ہیں یہ پتھر رنگ میں سبزی مائل زرد، سفید ہوتا ہے اس کی ایک قسم نارنجی رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ ایک خوشبودار دریائی پتھر ہے۔ اصلی کہربا کی نشانی یہ ہے کہ یہ گھاس کے تنکے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ہیرے کی طرح اس پتھر میں کاربن ہوتا ہے اسی لئے اس میں ہیرے کی سی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

● یہ پتھر اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ دل کے اندر قوت پیدا کرتا ہے دماغ کو سکون بخشتا ہے۔ جگر اور پھیپھڑوں کی صفائی کرتا ہے۔ یرقان کو دفع کرتا ہے اور اعصاب کو تقویت دیتا ہے۔

● یہ پتھر پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ ● اصلاح معدہ کے لئے مفید ہے۔ پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مؤثر ہے۔ اور نظام ہضم کو کنٹرول میں لانے کے لئے جادو کی سی تاثیر رکھتا ہے۔ ● اگر اس پتھر کو بچوں کے گلے میں ڈال دیا جائے تو دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔

● ریاحی درد اور گیس کے مرض میں بہت مفید ہے۔

● رحم کی تمام بیماریوں کے لئے بھی مفید ہے۔

● یہ پتھر سرطان کو بھی دفع کرتا ہے اور پیٹ کے السر کے لئے شفا بخش ثابت ہوتا ہے۔

● یہ پتھر بانجھ پن کو ختم کرتا ہے اور عورت کے رحم میں اولاد کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

● اس پتھر کے استعمال سے جسم میں پیدا ہونے والی بدبو جیسے بغل کی بدبو، منہ کی بدبو یا جوڑوں کی بدبو وغیرہ سے نجات ملتی ہے۔

● قدیم زمانے کی مذہبی اور دھارمک کتابوں میں اس پتھر کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن قدیم زمانہ میں مذہبی لوگ اس پتھر کو بطور عقیدہ استعمال کرتے تھے۔ ● یہ پتھر اگر کسی کے گلے میں رہے تو اس کو بری نظر نہیں لگ سکتی۔

● یہ پتھر اگر کسی کے ہاتھ میں رہے تو وہ بیماریوں سے محفوظ رہے۔

● بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ کہربا جادو ٹونے سے اور بھوت پریت کے اثرات سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اور اگر اس پتھر کو پانی میں ڈال کر پانی کو صبح شام پیا جائے تو ہر طرح کے اثرات سے یہ پتھر نجات دلاتا ہے۔

● یہ پتھر روحانی قوت میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ اس پتھر کے استعمال کے بعد انسان کے دل و دماغ میں ایک عجیب طرح کی تقویت پیدا ہو جاتی ہے اور سوچ و فکر نکھر جاتی ہے۔ ● اس پتھر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ انسان کے اندر اعتماد پیدا کرتا ہے اور انسان کو احساس کمتری سے نجات دلاتا ہے۔ ● بعض ارباب تجربہ کی رائے یہ ہے کہ اس پتھر کو اس لئے بھی اپنے ساتھ رکھنا چاہئے کہ یہ ستاروں کی نحوستوں اور اعمال کی رجعتوں سے انسان کی حفاظت کرتا ہے اور دل کی مرادوں کو پورا کرتا ہے۔

● اس کی انگوٹھی اپنے پاس رکھنے سے عزت و شہرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہر طرف مقبولیت ملتی ہے اور تسخیر عام کی دولتوں سے انسان سرفراز ہوتا ہے۔ ● کہربا کے استعمال سے فاسد خیالات ختم ہو جاتے ہیں اور انسان رفتہ رفتہ اعلیٰ ظرف ہو جاتا ہے اس کے اندر صبر و ضبط کی صلاحیتیں ابھرتی ہیں۔ اور درد و غم کو جھیلنے کا ایک حوصلہ اسکے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔

● یہ پتھر خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے اور اپنی گوناگوں افادیت کے باوجود یہ بہت زیادہ مہنگا بھی نہیں ہے۔ اس پتھر کو معمولی حیثیت کے لوگ بھی خرید سکتے ہیں۔

یہ پتھر روس، اٹلی، مصر، تبت، سری لنکا میں پایا جاتا ہے۔ یہ پتھر پاکستان کے بھی بعض علاقوں میں پیدا ہوتا ہے اور یہ پتھر ہندوستان میں بھی دستیاب ہوتا ہے۔ لیکن تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو اپنے مالک کی پیدا کردہ ان نعمتوں کے قدردان ہیں اور ان سے اس لئے استفادہ کرتے ہیں کہ مالکِ کون و مکاں نے یہ نعمتیں اس مخلوق کی افادیت کے لئے پیدا کی ہیں جسے خود خالق کائنات نے ''خلیفۃ اللہ فی الارض'' کا خطاب عطا کیا۔ ناقدروں کے لئے کوئی بھی نعمت خواہ کتنی عظیم ہو ہیچ ہے اور قدردانوں کے لئے معمولی درجہ کی نعمت بھی قابل شکر ہے اور قدردان لوگ ہر نعمت سے اپنے رب کا شکر ادا کر کے بندگی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

اخباری رپورٹوں کے مطابق بھانت بھانت کے مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم ہوتے جارہے ہیں۔ ہر روز ایک نئے مسلم پرسنل لاء بورڈ کی تولید کی خبر سننے کو مل رہی ہے۔ اس طرح کی حیرتناک خبریں سننے کے بعد میرے دل میں بھی یہ خواہش کروٹیں لینے لگی ہے کہ ایک عدد مسلم پرسنل لاء بورڈ میں بھی قائم کرلوں۔ جب عورتیں تک اپنا مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کررہی ہیں تو پھر میں بھی کیوں ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھا رہوں میں کچھ بھی سہی لیکن اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہوں کہ عقل کے اعتبار سے عورتوں سے بھی زیادہ ناقص قرار پا جاؤں اور اپنی زندگی میں ایک بھی کارنامہ انجام نہ دے سکوں اور پھر اس وقت تو موقعہ بھی ہے اس وقت چوک جانا سمجھداری نہیں ہوگا لیکن سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے نا کہ میرے سگے سسر کی سگی بیٹی یعنی کہ میری زوجہ جو جسم کے کسی حصے سے بھی ناقص العقل نہیں لگتی وہ میرے حوصلوں میں ضعف پیدا کردیتی ہے اس لئے کئی اچھوتے موقعوں پر میں کی پرکٹے کبوتر کی طرح اپنی ہی منڈیر پر بیٹھا رہ جاتا ہوں۔ جب سے یہ خبریں نشر ہورہی ہیں کہ ایک مسلم پرسنل لاء بورڈ فلاں علاقہ میں پیدا ہوگیا ہے اور ایک فلاں علاقہ میں تو اچانک اپنے دل میں بھی ایک ولولہ سا پیدا ہوتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایک منٹ کی چوتھائی میں، میں بھی ایک عدد مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرلوں اور کچے پکے مولویوں کی طرح میں بھی مقبول زمانہ ہو جاؤں، ایک دم آناً فاناً۔

ان علمی قسم کی خبروں کو پڑھنے کے بعد میرے کئی دوستوں نے جو چڑھے آفتاب اور چند ماہتاب ہیں اور جنکی سمجھ داری میں واللہ بے وقوفوں کو بھی کوئی شک نہیں ہے انہوں نے بھی کئی بار مجھے یہ ایماندارانہ مشورہ دیا ہے کہ ابوالخیال صاحب تم بھی ایک مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرڈالو۔ کئی للّو پنجو قسم کے لوگ جو دیکھنے میں اس صدی کے لال بجھکو سمجھے جاتے ہیں جب وہ مسلم پرسنل لاء بوڈ قائم کرسکتے ہیں تو تم تو ان سے کہیں زیادہ سمجھ دار بھی ہو اور باوقار بھی۔ تم تو کچھ لکھ بھی لیتے ہو جب کہ بعض ایسے لوگوں نے بھی مسلم پرسنل لاء بوڈ قائم کرکے دکھا دیا ہے جو اپنی ہی تحریر کا مطلب پوچھنے کے لئے دوسروں کی کنڈیاں بجاتے پھرتے ہیں۔ اس طرح کی باتیں سن کر میرا دل آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور مجھے ایمانداری سے یہ احساس ہونے لگتے ہیں کہ اپنے دوستوں کی صحبت کے بہ طفیل میں بھی پانچوے سواروں میں شامل ہوں اور میں منجملۂ علماء بن گیا ہوں۔ چنانچہ کل ہی کی بات ہے میرے ایک کرم فرما دوست جن کا اسم گرامی فخر برادری الحاج مرزا شہوت علی عرف حاجی بغلول ہے۔ یہ دیکھنے میں پیچھے سے مکمل چغد اور آگے سے مادرزاد صوفی معلوم ہوتے ہیں ان کا تعلق اس خاندان سے ہے جو سید نہ ہونے کے باوجود بزرگوں کی دعاؤں اور توجہات کی وجہ سے ساری عمر سید کہلایا۔ یہ اتفاق سے حاجی نہیں ہیں لیکن انہوں نے سنا تھا کہ جو انسان کسی بیوہ یا یتیم کی بلانیت ثواب بھی مدد کرتا ہے اس کو فی الفورحج کا ثواب مل جاتا ہے۔ انہوں نے یہ سنتے ہی ایک بیوہ کی پانچ کے نوٹ سے مدد کردی اور اس طرح انہوں نے حج کا ثواب دن دھاڑے لوٹ لیا، چنانچہ یہ خود کو قانوناً بقلم خود الحاج لکھنے لگے۔ انہوں نے بہ زبان خویش ایک دن مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ ابوالخیال میاں! مجھے تو پیر فقیر مولوی صوفی نور ظلمات اجمیری کے طفیل جو میرے خاندانی پیر ہوتے تھے حج بدر کا ثواب

ملا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ حج بدر تو اس حج کو کہتے ہیں جو جمعہ کے دن ہوا ہو۔ انہوں نے تخریبہ لب ولہجہ میں کہا تھا برخوردار ہم نے معمولی سے پھٹے ہوئے نوٹ سے ایک بیوہ کی مدد عین جمعہ کی دن ہی تو کی تھی اس لئے ہمیں حج بدر کا ثواب ملا ہوگا۔ اس طرح کے خداترس دوستوں کی وجہ سے جن کا ایمان یقین سے ضرب کھا کر تصوف میں ڈھل چکا ہے۔ میری اپنی روحانیت بھی پوری طرح شباب پر ہے اور مجھے بھی یہ احساس ہونے لگا ہے کہ میں خواہ مخواہ بھی بذات خود صوفی بنتا جارہا ہوں۔

بہر کیف ان حاجی بغلول مدظلہ العالی نے مجھے باوضو یہ مشورہ دیا ہے کہ میں آنافانا کوئی مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کر کے اس عالم فانی میں دوسرے لوگوں کی طرح شہرت جاودانی حاصل کرلوں۔ ان کے علاوہ قاری نزاکت حسین، صوفی مسکین، صوفی آرپار، خواجہ بتاشے میاں، مولوی گلفام علی، مولانا اذاجاء، منشی مروارید، وغیرہ جیسے صاحب علم اور صاحب فہم دوستوں نے مجھے یہ روحانی مشورہ عطا کیا ہے کہ میں سوچ وفکر میں وقت ضائع نہ کروں اور فوراً ہی کسی مسلم پرسنل لاء بورڈ کا اعلان کروں۔ ان دوستوں کے مشوروں کے بعد جب مجھ سے برداشت نہیں ہوا تو میں نے اپنی بیگم بانو سے عرض کیا۔ بیگم! تم یہ خوش خبری سن لو کہ تمہارا یہ ہونہار خاوند، خدا نظر بد سے بچائے ایک مخلصانہ قسم کا مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرنے جارہا ہے۔ جو انشاء اللہ عمدہ بھی ہوگا اور پائیدار بھی۔ اور پبلک اس کو ہاتھوں ہاتھ لے گی، کیا سمجھیں؟

بانو نے مجھے حسب عادت اس طرح دیکھا جیسے اسے میری آدمیت پر شک ہورہا ہو۔

کیا ہوا؟ تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہی ہو۔

میں آپ کو سمجھ نہیں پائی کہ آخر آپ ہیں کیا۔ اس طرح کی احمقانہ خواہشیں آپ کے دل میں جنم کیسے لیتی ہیں۔

تم ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھوگی بیگم۔ تم اسلام کے بنیادی قانون کی حفاظت کو احمقانہ خواہش بتاتی ہو، تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہندوستان میں اسلام پوری طرح خطرے میں آچکا ہے اگر اس وقت مجھ جیسے سمجھداروں نے لنگوٹ کس کر میدان کارزار میں چھلانگ نہیں لگائی تو ہندوستان کے باشندے دین اسلام سے بدظن ہوجائیں گے اس لئے تم مجھے آشیرواد دو۔ اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر مجھے میدان جہاد کی طرف کوچ کرنے کی اجازت دو میں قرآن کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں جو کچھ بھی کہوں گا سچ کہوں گا سچ کے سوا کچھ نہیں کہوں گا۔

بانو۔ مجھے دراصل شک کی نظروں سے دیکھے جارہی تھی۔ شاید وہ سمجھ رہی تھی کہ میں یا تو پاگل ہوچکا ہوں یا پھر پاگل ہونے کا ارادہ کررہا ہوں۔ میں سمجھ گیا کہ کیونکہ میری بیوی عورت ہے اور عورت اپنے شوہر کو صرف شوہر سمجھتی ہے۔ وہ اس کو نہ علماء کا درجہ دے سکتی ہے نہ صوفیاء کا اس لئے میں نے اپنی عافیت سمجھی کہ میں بات کو ختم کردوں اور بیوی سے رائے لئے بغیر ہی مسلم پرسنل لاء بورڈ کی بنیاد ڈال دوں، جب یہ مسلم پرسنل لاء بورڈ چل پڑے گا اور ملک بھر سے میرے نام خطوط آنے لگیں گے، یہ بے چاری خود بخود متاثر ہوکر میری معتقد ہوجائے گی اور اس وقت اس کو خود بخود یہ اندازہ ہوجائے گا کہ میں کس قدر موقعہ شناس اور کس قدر عقل مند قسم کا انسان ہوں۔ اور میرے لاجواب ہونے میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے۔

میں اسی وقت اپنے ایک لنگوٹیا یار کے دولت کدہ پر تشریف لے گیا ان کا نام نامی ہے صوفی تاشقند علی صابری ہے۔ یہ شکل وصورت کے اعتبار سے مکمل صوفی لگتے ہیں لیکن طبیعت کے لحاظ سے بالکل کریجویٹ قسم کے انسان ہیں۔ اچھے مشورے فراہم کرنے میں بہت ماہر ہیں۔ بعض مشورہ تو اتنی قیمتی اور اسپیشل قسم کا دیتے ہیں کہ صاف صاف یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ یہ مشورہ براہ راست عالم بالا سے منگایا گیا ہے اور اس کی وصولیابی میں فرشتوں کی مدد کا بہت بڑا دخل ہے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک بار مرزا شمشاد بیگ جو دو بیویوں کی نوک جھونک سے صبح شام پریشان رہتے تھے اور ان کی نسوانی حرکتوں کی وجہ سے اُلجھ کر کئی بار تین دن کی جماعت میں بھی چلے گئے تھے۔ ایک بار انہوں نے صوفی تاشقند علی صابری سے مشورہ کیا کہ اب میں کیا کروں میں تو دو شادیاں کر کے مصیبت میں آ گیا ہوں۔ کبھی ایک ناراض ہوجاتی ہے کبھی دوسری اور کبھی دونوں ہی ناراض ہوجاتی ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ ان کی بات سن کر صوفی جی نے جو مشورہ دیا تھا وہ خالصتاً الہامی تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم ایک شادی اور کرلو۔ اس تیسری شادی سے یہ دونوں زوجائیں کنٹرول میں آجائیں گی۔ اور احساس کمتری کا شکار ہوکر تم سے خواہ مخواہ بھی محبت کرنے لگیں گی۔ اس الہامی مشورے سے بھی اہل اللہ قسم کے دوستوں کو پوری طرح یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ صوفی تاشقند کی پہنچ کسی راستے سے عالم برزخ تک ہے اور وہ اچھے اور حیرتناک قسم کے مشورے عالم برزخ سے وصول کر کے ہی اللہ کے بندوں تک امانت سمجھ کر پہنچاتے ہیں۔ میں نے اس پہنچی ہوئی ہستی سے ملاقات کر کے مشورہ طلب کیا کہ میں کیا کروں کیا میں بھی مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کروں یا کسی دیسی قسم کے مسلم پرسنل لاء بورڈ میں ضم ہوجاؤں

انہوں نے بہت ہی خندہ پیشانی کے ساتھ میری بات سنی پھر بزرگانہ انداز میں مجھ سے مخاطب ہوکر کہا۔ ابوالخیال فرضی صاحب حسن الہاشمی تمہیں کیسے مسلم پرسنل لاء بوڈ قائم کرنے کی اجازت دے دیں گے وہ تو بہت ہی دقیانوسی قسم کے انسان ہیں۔ انہیں دیکھ کر تو چاق وچوبند انسانوں کو بھی نیند آجاتی ہے اور تمہاری بدنصیبی یہ ہے کہ تم ان کے ادارے میں ملازمت کرتے ہو۔ وہ تمہیں اس میدان میں کودنے کی اجازت ہرگز نہیں دیں گے۔ ویسے بھی وہ تمہاری ترقی برداشت نہیں کرسکیں گے۔

میں نے قاری باسط علی مرحوم کی آواز میں مکمل قرات کے ساتھ عرض کیا۔ حضور فیض گنجور صاحب نور علی نور ہیں جب سے آپ جیسے حضرات باکمال حضرات کی صحبت بابرکت میں اُٹھ بیٹھ رہا ہوں تب سے دنیاداری سے مجھے نفرت سی ہوگئی ہے اور توکل میرا اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اکثر چھٹیاں کرنے لگا ہوں اور ملازمت سے اتنی دلچسپی نہیں ہے جتنی نہ پڑھنے والے بچوں کو اسکول سے ہوتی ہے۔ ہر وقت جیب میں استعفیٰ لئے پھرتا ہوں جس دن بھی آخرت پرستی نے جوش مارا اسی دن ہاشمی صاحب کو استعفیٰ تھمادوں گا اور پھر پلٹ کر ان کی طرف نہیں دیکھوں گا۔ آپ ان کی پرواہ نہ کریں۔ ان کی عقل کی جغرافیہ مجھے معلوم ہے کتنا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ان کے علم کی بساط کیا ہے میں اب ان کی پرواہ نہیں کرتا وہ اگر مجھے گیٹ آوٹ بھی کردیں گے تو میں ہنسی خوشی جی لوں گا پریشانی تو انہیں ہوگی کیونکہ انہیں مجھ سے جیسا کوئی اور بت کدے اذان دینے والا نہیں ملے گا۔

میری مومنانہ باتیں سن کر وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے صاف طور پر یہ فرمایا کہ اب تمہارے ایمان میں پختگی آتی جارہی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی اس داڑھی پر اپنا ہاتھ پھیرا جو بین الاقوامی قسم کی لگتی ہے اور جسے دیکھ کر داڑھی منڈے بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ انہوں نے فرمایا۔

اب میں بے تکلف ہوکر تم سے چند باتیں عرض کروں گا پھر تمہیں الہامی قسم کا مشورہ عطا کرکے یہاں سے روانہ کروں گا۔

میں ایک دم ہڑبڑا اس طرح بیٹھ گیا جیسے مسلمان لوگ التحیات میں بیٹھتے ہیں۔

انہوں نے مجھ سے سوال کیا۔ یہ جو عورتوں والا بورڈ قائم ہورہا ہے یہ سب سے زیادہ مزیدار ثابت ہوگا۔

وہ کیوں؟'' میں نے پوچھا''

برخوردار مردوں نے ۱۴ سو سال تک اپنی من مانیوں کے مزے لوٹے ہیں اب عورتوں کو بھی عقل آگئی ہے اب وہ بھی اپنی عقل کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گی۔ عورتوں نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ اسلام نے عورت اور مرد کے برابر کے حقوق رکھے ہیں اس لئے طلاق کے معاملات میں بھی انہیں برابری کا درجہ دینا ہوگا اور جب نکاح کے وقت ایجاب وقبول دونوں طرف سے ہوتا ہے تو پھر طلاق کا مکالمہ یک طرفہ کیوں ہوتا ہے۔ عورت کی مرضی کے بغیر طلاق آئندہ نہیں چلے گی۔ آئندہ ایک دو تین کرنے سے پہلے مرد عورت سے رائے مشورہ کرنا پڑے گا۔

چلئے عورت کی مرضی کے بغیر اگر طلاق نہیں ہوا کرے گی تو یہ تو کسی قدر چلی جانے والی بات ہے لیکن میں نے تو یہ تک سنا ہے کہ اب خواتین اس بات کا مطالبہ کررہی ہیں کہ عورتوں کو طلاق دینے کا اختیار ہونا چاہئے۔

جی ہاں۔ ''صوفی جی بولے'' خواتین کی طرف سے یہ مطالبہ بھی آج کل زوروں پر ہے کہ اسلام میں جب دونوں کے حقوق مساوی ہیں تو پھر مرد ہی کیوں طلاق دیتے ہیں عورتوں کو بھی طلاق دینے کا اختیار ہونا چاہئے۔ کیا ان کے سینے میں دل نہیں ہوتا؟

اگر یہ بات چل پڑی تو بڑی مشکل ہوجائے گی۔

برخوردار یہ سمجھو کہ کسی بھی مرد کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔ ایک ایک منٹ میں کئی کئی طلاقیں ہوں گی اور ایک ایک مرد کو کئی کئی بار غم طلاق سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور صوچی جب حقوق کی برابری کا دعویٰ کیا جارہا ہے تو پھر تو عورتیں اس بات کا بھی مطالبہ کرلیں گی کہ طلاق کے بعد صرف عورتیں ہی کیوں عدت کریں۔ مردوں کو بھی عدت کرنی چاہئے۔

بے شک اور ان کا یہ دعویٰ بالکل خلاف عقل بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ مساوات جو ٹھہری۔

اگر یہ قانون بن گیا کہ مرد بھی طلاق کے بعد اور اپنی بیوی کے مرنے کے بعد عدت کریں تو ان کی عدت کتنے دنوں کی ہوگی۔ ''میں نے سوال کیا'' یہ میں اسلئے پوچھ رہا ہوں کہ طلاق تو میری بیوی مجھے بھی دے سکتی ہے نا۔

غالباً دُگنی۔ صوفی جی نے عالمانہ انداز سے کہا۔ کیونکہ جب مرد وراثت میں دگنا حصہ لیتے ہیں تو ان کی مدت عدت بھی دگنی ہونی چاہئے۔

میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو مردوں کی قیامت بہت ہی قریب ہوجائے گی۔ کتنے ہی دوستوں سے کئی کئی مہینوں تک ملاقات ہی

نہیں ہوا کرے گی جب معلوم ہوا کرے گا کہ ان کی بیوی نے انہیں طلاق دیدی ہے اور وہ اپنے گھر کی کوٹھری میں عدت گزار رہے ہیں۔

صوفی تاشقند بولے، نکاح اور طلاق کے علاوہ اور بھی فتنے کھڑے ہوں گے۔ مثلاً جہیز بجائے لڑکی والوں کے لڑکے والے دیا کریں گے اور لڑکی کے رخصت ہونے کے بجائے لڑکے شادی کے بعد اپنے گھروں سے رخصت ہوا کریں گے۔ جب سب کچھ الٹ جائے گا تو پھر مہر کی رقم مردوں کے بجائے عورتوں کے ذمہ ڈالی جائے گی۔

صوفی جی اگر مساوات کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تو بچے کہیں عورتوں کے بجائے مردوں کے پیٹ سے نہ پیدا ہونے لگیں۔ میں تو کافی ڈر گیا ہوں اور مجھے تو یہ یقین ہو چلا ہے کہ اب مردوں کی آبرو پوری طرح خطرے میں آگئی ہے۔ بس اللہ ہی خیر کرے۔

چھوڑو ان باتوں کو جو گزرے گی سب پر گزرے گی تم تو جس مقصد کے لئے میرے پاس آئے ہو وہ بات کرو۔

مجھے یہ مشورہ دیں کہ کیا میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کا اعلان کر دوں؟

فوراً سے پیشتر کرو۔ اور اس کا نام رکھو "صوفیا کا مسلم پرسنل لاء بورڈ" آج تک دنیا میں صوفیا کا مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم نہیں ہوا ہے اس لئے زمانہ بھر میں یہ پہلا مسلم پرسنل لاء بورڈ ہوگا جو صوفیا کے مسلک کی حفاظت کرے گا اس کا دفتر کسی درگاہ میں بنایا جائے گا، درگاہوں سے لوگ جلدی متاثر ہو جاتے ہیں۔

سچ کہتے ہیں ارباب عقل کہ آپ کا ذہن مشورے دینے میں فرنٹیئر میل کی طرح دوڑتا ہے۔

برخوردار۔ صوفی جی خوش ہو کر بولے "یہ خداداد صلاحیت ہے۔ میں اپنے خاندان کا پیدائشی مشیر ہوں۔ میں نے سب سے پہلا مشورہ اپنی برادری کے لوگوں کو اس وقت دیا تھا جب میں پونے تین سال کا تھا اور میرا دودھ چھوٹے صرف تین مہینے ہوئے تھے۔ مجھے آج تک یاد ہے کہ میرا مشورہ اخباروں تک میں چھپ گیا تھا۔

سبحان اللہ۔ میں نے دل سے داد دی۔ مجھے فخر ہے اس بات پر کہ میرے دوستوں میں آپ جیسے لوگ شامل ہیں کہ جن باتیں سن کر روح بھی پھڑک اُٹھتی ہے اور ایمان بھی انگڑائیاں لینے لگتا ہے۔

صوفی تاشقند کے قیمتی مشورے کو سنبھالے میں اپنے گھر لوٹا، راستے میں صوفی زلزال مل گئے انہوں نے تعویذ گنڈوں پر پی ایچ ڈی کی ہے۔ اس لئے چند مہینوں سے خود کو صوفی کے بجائے ڈاکٹر لکھنے لگے ہیں۔ یہ خود کو صابری بھی لکھتے ہیں۔ سنا ہے کہ ان کے والدین اچانک کچھ بتائے بغیر فوت ہو گئے تھے اور انہوں نے ان دونوں کی وفات پر بغیر کسی تلقین کے صبر کر لیا تھا اس لئے صابری کہلاتے ہیں۔ مجھے دیکھ کر چہک اُٹھے۔ پوچھنے لگے۔

فرضی صاحب۔ بہت جلدی میں ہو کیا؟ کہاں سے آرہے ہو۔

صوفی تاشقند سے ملنے گیا تھا۔

خیریت تو ہے۔ کوئی مشورہ درکار تھا کیا۔

جی ہاں۔ دراصل میں ایک مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرنا چاہتا ہوں۔ بس ان سے مشورہ کرنے گیا تھا۔ مشورے میں خیر ہوتی ہے نا؟

انہوں نے کیا کہا؟

بے چارے کیا کہتے۔ خیر خواہی کے کاموں کی تو تائید کرنی پڑتی ہے نا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کام بہت ضروری ہے فوراً کر ڈالو۔ مردے تک تمہیں دعائیں دیں گے۔

میرا بھی مشورہ ہے کہ تم بہت جلد ایک اپنا مسلم پرسنل لاء بورڈ بنالو۔ اس میں مجھے بھی ممبر رکھ لینا مجھے بھی اس طرح کے کام کا بہت شوق ہے۔

میں تمہیں ضرور ممبر بناؤں گا کیونکہ مجھے باشرع لوگ پیدا ہونے سے پہلے ہی سے اچھے لگتے ہیں۔ تمہاری شکل دیکھ کر مجھے ایک منٹ میں کئی بار خدا یاد آتا ہے اس لئے میں تمہیں ضرور ممبر بناؤں گا۔

گھر پہنچا تو بانو چاول صاف کرنے میں مصروف تھی۔ اس نے مجھے اس انداز سے دیکھا کہ جیسے میں اس کی بیوی ہوں اور وہ میری شوہر ہے۔ میں کسی بزرگ کی دعاؤں کی وجہ سے صبر کر گیا اور میں نے صرف اسے سلام کرنے پر قناعت کی۔ اس نے بڑی بے نیازی کے ساتھ جواب دیا۔ پھر بولی۔

دوستوں سے مشورہ کر لیا۔ میں جانتی ہوں تمہارے دوستوں کو۔

کیا جانتی ہو تم بیگم تم جوہری نہیں ہو۔ اور ہیروں کی قدر جوہری کرتے ہیں۔ میرے سب دوست ہیرے ہیں اور تم ہیروں کی قدر نہیں کر سکتیں۔

اگر تمہارے دوست ہیرے ہیں تو پھر کوئلہ کسے کہتے ہیں۔

تم میرے دوستوں کی غیبت کر کے اپنے ایمان کو خطرے میں ڈال رہی ہو اگر تمہارا حال یہی رہا تو مجھے اندیشہ ہے کہ میں اور تم ایک ساتھ جنت

میں نہیں رہ سکتے۔

چلو تم نہ بتاؤ۔" بانو نے کھڑے ہو کر کہا" میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے دوستوں نے تمہاری کمر تھپ تھپائی ہوگی اور کہا ہوگا کہ تم بہت نیک کام کرنے جارہی ہو۔ ہم بھی تمہارا ساتھ دیں گے تم فوراً ایک مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرلو۔ ہیں نا یہی کہا ہے نا تمہارے دوستوں نے۔

بیگم۔ میرے دوست زمانہ کی نبض کو سمجھتے ہیں انہیں گردشِ دوراں کی باریکیوں تک کی خبر ہے انہوں نے اللہ کو حاضر ناظر جان کر میرے اقدام کو وقت کا تقاضہ قرار دیا ہے اور ایمان ویقین کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم قدم سے قدم [illegible] داڑھی سے داڑھی ملا کر تمہارا ساتھ دیں گے۔ میں کل ہی صوفیوں کے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا اعلان کرنیوالا ہوں۔

میری بھی ایک بات کان کھول کر سن لو۔" بانو کے لہجہ میں بیوی والا زعم تھا" اگر تم نے مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرنے کا کوئی اعلان کیا تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔

خیریت تو ہے، کسی اور سے نکاح کرنے کا ارادہ کرلیا ہے کیا؟

بکواس مت کریں۔" وہ چیخی" میں اس طرح کی الٹی سیدھی حرکتیں برداشت نہیں کرسکتی۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ مسلمانوں کا ایک وقیع ادارہ ہے کسی کی نظر بد کی وجہ سے آج وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگیا ہے۔ لوگ اس جلتی میں اپنے ہاتھ تاپ رہے ہیں کم سے کم ہمیں تو عبرت لینی چاہئے اگر ہم بھی اس اختلاف کے مزے لینے لگیں تو ہم میں اور ان میں کیا فرق رہے گا۔

بیگم۔ تمہاری سوچ بہت ہی دقیانوسی ہے۔ تم طلسماتی دنیا پڑھ کر نیم پاگل سی ہو کر رہ گئی ہو۔ آج کے دور میں صرف اپنے مفادات کو پیش نظر رکھنا چاہئے اس دور کے جید علماء صرف اپنے گھر کی سوچتے ہیں۔ تم روزانہ اخبارات میں نہیں پڑھتیں کہ حضرت پھول محمد شاہ نے پھر کانگریس سے نکاح ثانی کرلیا ہے اور راجیہ سبھا کی سیٹ کی خاطر انہوں نے پھر مسلمانوں سے یہ کہنا شروع کردیا ہے کہ دین ودنیا کی بھلائی کے لئے کانگریس کو ووٹ دو اور سونیا گاندھی سے سچا پیار کرو۔ جب یہ علمائے وقت جن کی حقانیت میں شبہ کرنا کبیرہ گناہ ہے اپنی دنیا کے لئے کسی پارٹی کا ساتھ دے سکتے ہیں تو ہمیں اس سے سبق لینا چاہئے۔

میں صرف ایک بات جانتی ہوں کہ ہمیں کوئی بھی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس سے دین اسلام کا مذاق اُڑے۔ یہ جگہ جگہ جو مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم ہورہے ہیں اس سے اسلام کی جگ ہنسائی ہورہی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہورہا ہے کہ علماء دین اپنے اپنے مفادات کے لئے باہمی اختلافات کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں ہمیں عبرت لینی چاہئے اور اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ علماء کو زر پرستی سے اور عہدوں کی ناجائز خواہشوں سے نجات ملے۔

ابھی ہم دونوں میاں بیوی کا مناظرہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا تھا کہ اچانک مولانا حسن الہاشمی تشریف لے آئے انہیں دیکھ کر میرے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ یقین کریں میں ان سے ڈرتا بالکل نہیں۔ وہ انسان ہی تو ہیں، خدانہ کرے کوئی خدا تھوڑی ہیں۔ لیکن انہوں نے کئی باریوں معمولی غلطیوں کی وجہ سے میری تنخواہ کاٹ لی ہے جس سے کئی بار میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا ہے۔ میں اس وقت ان کا شان نزول نہیں سمجھ سکا میں نے انتہائی ادب واحترام کیساتھ انہیں سلام کیا۔ تاکہ میری تنخواہ برقرار رہے۔ انہوں نے بڑی بے نیازی سے جواب دیا۔ بانو نے ان سے سر پر ہاتھ پھروایا۔ اور انہیں تشریف رکھنے کو کہا۔ وہ بیٹھتے ہی غصے کے سے انداز سے بولے۔

میں نے سنا ہے کہ تم بھی کوئی مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرنے جارہے ہو۔

آپ نے ٹھیک سنا ہے اس موقعہ سے جب اہل دنیا اور اہل علم اپنے دونوں ہاتھوں سے فائدے اٹھا رہے ہیں تو میں کب تک چپ بیٹھا رہوں میں بھی ایک اشرف المخلوقات ہوں اور میرے بیوی بچوں کی بھی کچھ ضروریات ہیں۔ میں پچھلے سال کانگریس کے گلے میں ہار بن کر لٹکنے والا تھا آپنے تب بھی مخالفت کی تھی اور مجھ سے کہا تھا کہ مسلمانوں کی اصل دشمن کانگریس ہی ہے اسی نے مسلمانوں کو زہر کے انجکشن لگا لگا کر غفلت کی نیند سلایا ہے۔ یہ کانگریس مولویوں کو خریدنے اور ان کو استعمال کرنے کے طریقے جانتی ہے اور اسی کانگریس کی سازش سے بابری مسجد شہید ہوئی تھی۔

تو میں نے کیا غلط کہا تھا" ان کے لہجہ میں استحکام تھا۔" میں آج بھی کہتا ہوں کہ دوسری پارٹیوں کے مقابلے میں ہمیں کانگریس سے زیادہ چوکنا رہنا چاہئے۔ دوسری پارٹیاں مسلمانوں کی کھلی دشمن ہیں لیکن کانگریس مسلمانوں پر پوشیدہ وار کرتی ہے اس لئے اس سے نقصان پہنچنے کا زیادہ اندیشہ ہے۔

لیکن حضرت۔ ہمارے یہ فرشتہ صفت علماء جن کے دامن کو نچوڑ کر فرشتے بھی وضو کرتے ہیں پھر کیوں کانگریس کا ساتھ دیتے ہیں کیا انہیں

اپنے مرنے جینے کی فکر نہیں۔؟ کیا ان کی منکر نکیر سے کوئی رشتے داری ہے کہ وہ ان کو بے حساب جنت کی طرف روانہ کردیں گے۔

انہوں نے مجھے معنیٰ خیز نظروں سے گھورا۔ پھر بولے۔ جب کسی بھی عالم کے دل ودماغ پر زبردستی اور عزت بے جا کی خواہش آسیب بن کر منڈلانے لگتی ہے تو اس کی حس ختم ہوجاتی ہے پھر اس کو آخرت کی فکر ہوتی ہے نہ دنیا کی شرم۔

لیکن عالی جناب۔ مفتی ہدہد دعوتوں سے متاثر ہوکر اور عمدہ قسم کے ہدایہ پر فریفتہ ہوکر غلط سلط فتوے اکثر دے دیئے ہیں لیکن آج تک کنواری لڑکیوں کی طرح شرماتے ہیں۔ میرا یقین نہ آئے تو آپ ملاقات کرکے دیکھ لیجئے۔ آپ کو دیکھ کر بھی اس طرح شرمائیں گے جس طرح آج سے سو سال پہلے کی دوشیزائیں شرمایا کرتی تھیں۔

تم بے وقوف ہو۔'' انہوں نے پُر یقین انداز میں کہا'' اول تو میں مانتا نہیں کہ جو آخرت کی فکر سے غافل ہو اور جسے اللہ کی پکڑ کا ڈر نہ ہو اس کی آنکھ کا پانی نہ ڈھل جائے شرمانا کسی اور بنا پر بھی ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے گناہوں کا خیال کرکے شرماتے ہوں بہرحال ہیں تو صاحب ایمان ہی۔

حضرت۔ میں نے دراصل یہ سوچا ہے کہ جب ہزار طرح کے بے ڈھنگے لوگ بھانت بھانت کے مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرتے پھر رہے ہے تو میں تو ایک خاندانی شریف ہوں۔ میری شرافت میں تو آپ جانتے ہی ہیں ان لوگوں کو تنک کو شبہ نہیں ہے۔ جو اس دنیا میں شریفوں کی مخالفت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ میں ایک ڈھنگ کا مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرکے اسلام کے بنیادی قوانین کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں اور ایک دن آپ ہی نے تو کہا تھا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور جب میری نیت اچھی ہے تو پھر مجھے کسی کی کیا پرواہ۔

اچھی نیت کے ساتھ عمل بھی اچھا ہونا ضروری ہے۔'' وہ بولے'' اگر عمل اچھا نہ ہو اور نیت اچھی ہو تو اللہ کے یہاں وہ مقبول نہیں ہوسکتا۔ مثلاً اگر کوئی کسی شخص کسی غریب آدمی کی مدد کرنے کی وجہ سے کسی امیر آدمی کی جیب کاٹ لے تو اس کا یہ عمل قابل گرفت ہے۔ وہ یہ کہہ کر قانون کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا کہ میں نے تو کسی کی مدد کرنے کے لئے چوری کی ہے۔

میرے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔'' میرے لہجہ میں اکتاہٹ تھی'' کہ جب بھی میں کوئی ایسا کام کرنے کا ارادہ کروں جس میں میری واہ واہ ہونے کا امکان ہو آپ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ شاید آپ کو ڈر لگتا ہے کہ میں آپ کی طرح مشہور اور مقبول نہ ہوجاؤں۔

دیکھ رہی ہو بانو۔'' انہوں نے میری بیوی کی طرف مخاطب ہوکر کہا''۔ یہ کس طرح کی باتیں کررہا ہے، کیا میں نے اسے اس وقت نہیں سمجھایا تھا جب یہ حسن وعشق کی ذلت میں مبتلا تھے اور دنیا بھر کی عورتوں سے ایک ساتھ عشق لڑانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

آپ جانتے ہیں کہ عشق سے میرا چولی دامن کا ساتھ ہے اور میری مجبوری یہ ہے کہ عشق مجھے دفعتاً کسی سے بھی ہوجاتا ہے میں لاکھ اپنے دل کو سمجھاتا ہوں لیکن عشق کرنے کے معاملے میں میرا دل بہت فیاض ہے۔

تو پھر میرے سمجھانے سے باز کیوں آگئے تھے۔ گلی گلی عشق کرتے پھرو۔ ایک دن خود برباد ہوجاؤ گے۔ دنیا خود تمہارے کپڑے پھاڑ دے گی۔

مجھے اپنی ملازمت عزیز ہے۔ اگر میں آپ کی بات نہ مانتا تو آپ مجھے ملازمت سے برطرف کردیتے۔ مجھے ملازمت کی پرواہ بھی نہیں ہے میں تو ایک سال تک بغیر کھائے پئے بھی جی سکتا ہوں میں نے ایک ولی کی صحبت میں بھوکا پیاسا رہنے کی ریاضت کی ہے۔ لیکن آپ اچھی طرح یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ سے زیادہ اپنی بیوی سے ڈرتا ہوں کیونکہ اللہ میاں تو غفور رحیم ہے وہ اپنے بندے کے گناہوں کو ذرا سی بھی اظہار شرمندگی سے معاف کردیتے ہیں لیکن بیویاں غفور رحیم نہیں ہوتیں۔ ان کے سامنے تو چاہے شرم کی وجہ سے پانی پانی ہوجاؤ یہ پھر بھی گناہ بخشنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ اپنی اس بیوی سے ڈر کر میں نے عشق نہ کرنے کی قسم کھائی تھی۔ لیکن دل کا کوئی بھروسہ نہیں کب کس پر آجائے۔

بھائی جان آپ ان کی باتوں کا خیال نہ کریں۔'' بانو نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔'' میں انہیں مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم نہیں کرنے دوں گی۔ اگر انہوں نے ایسی کوئی حرکت کی تو میں اپنے مائیکہ چلی جاؤں گی اور عمر بھر اللہ اللہ کروں گی۔

ہاشمی صاحب۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صبح ہی صبح ہم میاں بیوی کے درمیان جھگڑا کرانے کے لئے آئے ہیں۔ کیا یہ گناہ نہیں ہے کہ آپ ہماری ازدواجی زندگی میں تلخیاں گھولیں۔؟

عزیزم! میری خواہش تو یہ ہے کہ تم میاں بیوی ہمیشہ پھولو پھلو اور ایک دوسرے سے سچا پیار کرو، میں تمہیں خرافات سے اس لئے بھی بچانا چاہتا ہوں تاکہ تم زندگی کے قیمتی اوقات برباد نہ کرو، اپنی ترقی کی سوچو تم نے ضد کی تھی کہ میں تمہارے مضامین کو کتابی شکل میں چھپوادوں تو کیا میں نے تمہاری ضد نہیں مانی میں نے دفتر کو اس بات کا آرڈر دے دیا ہے کہ

...نیال فرضی کے مضامین کو کتابی صورت میں مرتب کر دیا جائے حالانکہ مجھے امید نہیں ہے کہ کوئی اس کتاب کو خرید ے گا۔

آپ بھی عجیب آدمی ہیں۔" مجھے سچ مچ غصہ آگیا۔" ایک دن خود ہی فرمارہے تھے کہ لوگ اذان بت کدہ بہت دلچسپی سے پڑھ رہے ہیں اب آپ یہ فرمارہے ہیں کہ میری کتاب کوئی خریدے گا نہیں۔

رسالے میں مضامین پڑھنا اور بات ہے۔ کتاب خریدنا اور بات ہے۔

تو پھر محترم! میری بھی آپ یہ بات کان کھول کر سن لیں کہ اگر میری اذان بت کدہ فروخت نہیں ہوگی تو میں طیش میں آکر ایک عدد "رذائل اعمال" لکھوں گا جس میں فضائل جھوٹ، فضائل غیبت، فضائل پتنگ بازی، فضائل کبوتر بازی اور فضائل تو تو میں۔ اس طرح کے عمدہ قسم کے مضامین جو آج کل کے مسلمانوں کو بہت پسند آئیں گے لکھوں گا، پھر دیکھنا کس طرح دھڑا دھڑ میری کتاب چھپنے سے پہلے ہی بک ہو جائے گی۔

صرف بکواس کرتے ہو میں جانے سے پہلے تمہیں یہ حکم دیتا ہوں کہ تم کوئی مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم نہیں کرو گے اور میں تم سے ایک بار پھر کہتا ہوں کہ جب تک تم اپنے دوستوں کی مجلسوں سے دور نہیں رہو گے تو سدھر بھی نہیں سکتے۔ سارا بگاڑ تمہارے دوستوں کا ہے جو تمہارے اچھے برے اعمال کی آنکھیں بند کر کے تائید کرتے ہیں اور خواہ مخواہ بھی تمہاری کمر تھپتھپاتے ہیں۔

آپ میرے دوستوں کو برا نہ کہیں۔ چلئے میں مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم نہیں کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ مجھے کبھی ترقی نہیں کرنے دیں گے، آپ تو بس یہ چاہتے ہیں کہ مجھ جیسا باصلاحیت انسان بت کدہ میں اذان دیتے دیتے مرجائے، آپ ہمیشہ میرے ولولوں کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

ترقی چاہتے ہو، یا مقبول ہونا چاہتے ہو تو کوئی ڈھنگ کا کام کرلو۔ الٹی سیدھی حرکتیں کیوں کرتے ہو۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرنا کوئی آسان کام ہے کیا؟

اگر آسان نہ ہوتا تو عورتیں کیوں میدان میں آتیں۔ جب ناقص العقل قسم کی عورتیں تک مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرسکتی ہیں تو کیا میں مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم نہیں کرسکتا۔ بتایئے میرے عقل مند ہونے میں کس کو شک ہے؟ کم سے کم میں عورتوں سے غنیمت ہوں۔

تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا کہ اس طرح کے بورڈوں کا جو حشرات الارض کی طرح زمین سے اُگ رہے ہیں کیا حشر ہوگا، ایک دن سب اپنی موت آپ مرجائیں گے۔

مجھے آپ کی ملازمت سے اذیت سی محسوس ہونے لگی ہے۔ آپ میرے فطری جذبات کا قتل عام کردیتے ہیں۔ میں نے حسن وعشق پر مضامین لکھنے شروع کئے تھے۔ لوگ انہیں پسند بھی کررہے تھے میں نے خود لوگوں کے خطوط پڑھے ہیں، ایک خط میں تو یہاں تک لکھا تھا کہ فرضی صاحب آپ کا ایک مضمون پڑھ کر میرا بچہ صرف آٹھ سال کی عمر میں بالغ ہوگیا۔ اور ایک ۹۰ سال کے بوڑھے نے لکھا تھا کہ فرضی صاحب آپ ایک مضمون پڑھ کر مردہ رگوں میں پھر خون دوڑنے لگا اور میں نے شادی کیلئے کسی اچھی خاتون کی تلاش شروع کردی ہے۔ آپ ان پُرمغز مضامین پر جو عشق مجازی سے شروع ہوکر آہستہ آہستہ دنیا بھر کے عاشقوں کو عشق حقیقی کی طرف لے جاتے تھے پابندی لگادی اور میرے دل کو کھنڈی چھری سے ذبح کردیا۔

میری بات سن کر وہ مسکرائے پھر بولے۔ یہ بھی تو بولو کہ تمہارا ایک مضمون پڑھ کر ایک شریف گھرانے کی لڑکی کسی لڑکے کے ساتھ فرار ہوگئی تھی۔ عشقیہ مضامین سے تم قیامتیں بھی تو ڈھائیں۔ اور تم تو اپنی آپ بیتیاں بیان کرکر کے لوگوں کو بے شرم بنارہے تھے میں نے سنا ہے کہ تمہارے مضامین پڑھ کر گھر گھر میں محبت کی مشق شروع ہوگئی تھی۔

اب میں کیا لکھوں؟" میں نے اُداس نظروں سے انہیں دیکھا"

مولانا سالم اور مولانا اسعد مدنی ایک دوسرے سے پوری طرح بوس وکنار ہورہے ہیں کیا اس پر اظہار خیال کردوں؟

خدا کے لئے رہنے دو۔ وہ دونوں ایک طویل مدت کے بعد ایک دوسرے سے ہاتھ ملارہے ہیں تم پتہ نہیں کیا بک دو گے کہیں ایسا نہ ہو ان کے اندر کے سوتے ہوئے انسان پھر جاگ اٹھیں اور وہ پھر ایک دوسرے سے دور ہوجائیں۔

اب کیا دور ہوں گے، اب تو وہ چراغ سحری کی طرح ٹمٹمارہے ہیں اس لئے دونوں ہی حضرات اسی میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں کہ اختلاف کو ختم کردیں۔ اور اپنے اپنے مفادات کی تکمیل دوستی کے راستوں سے کریں۔ یہ اب ایک دوسرے سے نہیں لڑیں گے کیونکہ ان کو ایک دوسرے قریب کرنے والے بھی بہت چالاک لوگ ہیں۔ انہیں اپنے مفادات پیارے ہیں وہ ان دونوں میں پیار کرا کرا کر اپنا اُلو سیدھا کریں گے۔

خیر کچھ بھی ہو۔تم اس بارے میں ابھی زبان بند رکھو، کسی کی بھی صلح صفائی ہو اس سے خوش ہونا چاہئے۔صلح میں خیر ہے۔

اس طرح کے وعظ بیان کر کے وہ چلے گئے۔اور میں سوچنے لگا۔ واقعی ملازمت بھی ملازمت ہی ہے۔کاش میں ملازم نہ ہوتا تو پھر میں اپنے ارمان نکالتا۔ایسا لگتا ہے کہ میرا مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرنے کا خواب اب پورا نہیں ہوگا۔کتنے ہی خواب ملازمت کی وجہ سے بکھر گئے۔آج ہاشمی صاحب یہ بھی فرما گئے کہ میری اذان بت کدہ کوئی نہیں خریدے گا۔میں بھی طیش میں آ کر اپنی کتاب پر ایسا مقدمہ لکھوں گا کہ ہاشمی صاحب کی کتابیں میری کتاب کے سامنے فیل ہو جائیں گی۔لیکن پھر بھی مجھے پاس کون کرے گا؟ میری امتحان کی کاپی پر نمبر تو وہ لگائیں گے جنہیں میری ترقی کھلتی ہے۔وہ میری کتاب کو صفر بٹا لڈو کے سوا کیا دے سکیں گے؟

بقول شاعر۔

ایک قطرے کو سمندر نہیں ہونے دیتا
وہ مجھے اپنے برابر نہیں ہونے دیتا

(یار زندہ صحبت باقی)

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

بھاگا ہوا واپس آئے

اگر کوئی گھر سے بھاگ گیا ہو اور اس کی واپسی کی کوئی امید نہ ہو تو چاہئے کہ جب سب لوگ سو جائیں تو گھر کے افراد میں سے کوئی نصف شب کے بعد اٹھے اور خوب اچھی طرح وضو کر کے پاک صاف کپڑے پہنے اور دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ پڑھے اور نماز کی ادائیگی کے بعد دعا مانگے پھر مکان کے چاروں کونوں پر ستر مرتبہ یامعید پڑھ کر دم کرے اور اس کے بعد یہ کہے کہ یامعید مجھ پر فلاں بن فلاں کو جلد واپس کر۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات یوم کے اندر اندر بھاگا ہوا واپس آجائے گا یا اس کے بارے میں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کہاں پر ہے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۵ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودہٗ پاک کے بعد کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور [illegible] کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ۔ اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اپریل	قمر وعطارد	تربیع	۲۰_۳۰
۲/اپریل	قمر وشمس	تربیع	۶_۲۰
۲/اپریل	قمر وزحل	مقابلہ	۲۰_۴
۳/اپریل	قمر ومشتری	مقابلہ	۵_۲۱
۳/اپریل	شمس ومشتری	مقابلہ	۲۰_۵۹
۴/اپریل	قمر ومشتری	تثلیث	۱۱_۱۷
۷/اپریل	قمر وعطارد	قران	۲۱_۳۷
۸/اپریل	مریخ ومشتری	تثلیث	۱۱_۰۰
۸/اپریل	زہرہ وزحل	تربیع	۱۳_۱۵
۹/اپریل	قمر وشمس	قران	۴_۲
۱۰/اپریل	شمس وزحل	تربیع	۱۸_۵
۱۱/اپریل	قمر وزحل	تسدیس	۱۱_۸
۱۲/اپریل	قمر وعطارد	تسدیس	۷_۴۳
۱۳/اپریل	قمر ومریخ	تثلیث	۱۳_۱۰
۱۴/اپریل	قمر وشمس	تسدیس	۲_۴۷
۱۵/اپریل	قمر ومشتری	تربیع	۱۵_۲۷
۱۶/اپریل	قمر وشمس	تربیع	۲۰_۷
۱۷/اپریل	قمر وعطارد	تثلیث	۸_۱۶
۱۸/اپریل	قمر ومریخ	مقابلہ	۲۰_۵۵
۱۹/اپریل	قمر وشمس	تثلیث	۱۳_۴۱
۲۱/اپریل	قمر وزحل	تسدیس	۸_۱۴
۲۲/اپریل	قمر ومشتری	قران	۲۲_۳۴
۲۳/اپریل	قمر ومریخ	تثلیث	۲۲_۱۴
۲۵/اپریل	قمر وزہرہ	مقابلہ	۳_۴۲
۲۶/اپریل	قمر ومریخ	تربیع	۵_۵۴
۲۷/اپریل	قمر وعطارد	تثلیث	۴_۵۵
۲۸/اپریل	عطارد ومشتری	مقابلہ	۱۰_۵
۲۹/اپریل	قمر ومشتری	تربیع	۹_۲۲
۲۹/اپریل	قمر وزہرہ	تثلیث	۱۹_۲۸
۳۰/اپریل	قمر وزحل	مقابلہ	۳_۳۰

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مئی	قمر ومشتری	تثلیث	۱۱_۱۷
یکم مئی	قمر وعطارد	تسدیس	۱۸_۴۰
۲ مئی	قمر ومریخ	قران	۲۲_۹
۳ مئی	زہرہ وزحل	تسدیس	۲۱_۴۰
۴ مئی	قمر وزہرہ	تسدیس	۱۱_۲۰
۵ مئی	قمر ومشتری	مقابلہ	۱۸_۱۶
۶ مئی	قمر وعطارد	قران	۱۳_۱۵
۶ مئی	قمر وزحل	تربیع	۱۵_۲۷
۷ مئی	قمر مریخ	تسدیس	۱۳_۴۲
۸ مئی	قمر وزحل	تسدیس	۲۲_۴۰
۹ مئی	قمر وزہرہ	قران	۱۰_۴۵
۱۰ مئی	قمر ومشتری	تثلیث	۷_۵۳
۱۱ مئی	قمر وعطارد	تسدیس	۲۰_۵
۱۲ مئی	قمر ومریخ	تثلیث	۱۴_۵۸
۱۲ مئی	قمر ومشتری	تربیع	۱۸_۱۰
۱۳ مئی	قمر وشمس	تسدیس	۲۰_۳۳
۱۴ مئی	قمر وزہرہ	تسدیس	۲۱_۵۹
۱۵ مئی	قمر ومشتری	تسدیس	۶_۱۱
۱۶ مئی	قمر ومریخ	تربیع	۱۴_۲۶
۱۷ مئی	قمر ومریخ	مقابلہ	۲۳_۴
۱۸ مئی	زہرہ ومشتری	تثلیث	۲_۴
۱۹ مئی	قمر وشمس	تثلیث	۶_۲۹
۲۰ مئی	قمر ومشتری	قران	۳_۳۵
۲۱ مئی	قمر وزحل	تربیع	۵_۳۱
۲۲ مئی	قمر ومریخ	تثلیث	۲۰_۲۸
۲۳ مئی	زہرہ ومریخ	تربیع	۶_۵۰
۲۵ مئی	قمر ومریخ	تربیع	۱_۳۱
۲۶ مئی	قمر ومشتری	تربیع	۱۳_۲۸
۳۰ مئی	قمر ومریخ	قران	۱۵_۹
۳۱ مئی	قمر وزہرہ	تربیع	۲۳_۵

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جون	عطارد ومشتری	تثلیث	۱۹_۴۰
یکم جون	قمر ومشتری	مقابلہ	۲۱_۳۴
یکم جون	قمر وعطارد	تسدیس	۲۱_۵۷
۳ جون	قمر وزحل	تربیع	۲_۱۰
۳ جون	قمر وزہرہ	تسدیس	۱۰_۵۴
۵ جون	مریخ وزحل	تثلیث	۳_۱۲
۵ جون	قمر ومریخ	تسدیس	۱۰_۵۵
۶ جون	قمر ومشتری	تثلیث	۱۳_۱۳
۷ جون	قمر وشمس	قران	۳_۲۵
۷ جون	قمر وعطارد	قران	۱۳_۴۵
۸ جون	قمر ومشتری	تربیع	۲۳_۵۹
۱۰ جون	قمر وزحل	قران	۹_۹
۱۱ جون	زہرہ ومشتری	تربیع	۵_۸
۱۲ جون	قمر وشمس	تسدیس	۱۳_۲۵
۱۳ جون	قمر وعطارد	تسدیس	۱۵_۳۹
۱۴ جون	قمر وزہرہ	تسدیس	۸_۲۵
۱۵ جون	قمر ومریخ	مقابلہ	۲۳_۲۱
۱۶ جون	قمر وعطارد	تربیع	۱۳_۵۴
۱۷ جون	قمر وزحل	تربیع	۲۰_۱۹
۱۹ جون	قمر وزہرہ	تثلیث	۱۲_۴۰
۲۰ جون	قمر ومریخ	تثلیث	۱۶_۵۴
۲۲ جون	قمر وشمس	مقابلہ	۹_۴۳
۲۲ جون	قمر ومریخ	تربیع	۱۹_۵۴
۲۳ جون	قمر وزہرہ	مقابلہ	۲۳_۱۳
۲۴ جون	قمر ومریخ	تسدیس	۲۱_۵۴
۲۶ جون	مریخ ومشتری	مقابلہ	۶_۳۲
۲۷ جون	عطارد وزہرہ	قران	۲۴_۱۶
۲۸ جون	قمر وعطارد	تثلیث	۱۱_۳۵
۲۹ جون	قمر ومریخ	قران	۷_۵۱
۳۰ جون	قمر وزہرہ	تربیع	۲۲_۴۹

مؤثر ترین اوقات

عاملین اور دعا کرنے والوں کے لئے

شرف قمر

۱۰ راپریل ۱۲ بج کر ۵۰ منٹ رات سے ۲ بج کر ۳۳ منٹ رات تک، ۷ رمئی ۴ بج کر ۷ منٹ رات سے ۵ بج کر ۵۵ منٹ صبح تک۔ ۳ رجون، ۳ بج کر ۹ منٹ دن سے ۵ بج کر ۱۸ منٹ شام تک قمر کو شرف حاصل رہے گا۔ مثبت کام کا مؤثر ترین وقت۔

۲۴ راپریل ۷ بج کر ۵۶ منٹ صبح سے ۲۶ راپریل ۱۷ منٹ تک۔ ۲۱ راپریل ۵ بج کر ۲۰ منٹ شام سے ۲۳ رمئی ۹ بج کر رات تک۔ ۱۸ رجون ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ رات سے ۲۰ رجون ۷ بج کر ۱۵ منٹ صبح تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ منفی کام کا مؤثر ترین وقت۔

تحویل آفتاب

۲۰ راپریل بروز بدھ کو صبح ۵ بج کر ۸ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ ۲۱ رمئی بروز ہفتہ کو ۴ بج کر ۱۸ منٹ (نصف شب کے بعد) آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱ رجون بروز منگل ۱۲ بج کر ۱۷ منٹ دن آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے خصوصی اوقات میں اپنی خواہشات اور اپنی ضروریات اپنے رب کے حضور رکھیں۔

منزل شرطین

۷ راپریل، شام ۴ بج کر ۱۸ منٹ۔ ۵ رمئی رات ایک بج کر ۶ منٹ، یکم رجون صبح ۵ بج کر ۳۷ منٹ قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے بہترین موقعہ۔

اوج زہرہ

سے ۲۱ رمئی دوپہر ۲ بج کر ۳۳ منٹ تک تسخیر محبت کے عملیات کا بہترین وقت۔ جو لوگ شرف زہرہ کے وقت چوک گئے ہوں وہ اس وقت سے فائدہ اٹھائیں۔

مقابلہ قمر و مریخ

بتاریخ ۱۷ رمئی رات ۱۱ بج کر ۴ منٹ

اگر کسی مرد ظالم دشمن سے چھٹکارا حاصل کرنا ہو تاکہ وہ اپنی عداوت وظلم سے باز رہے تو عورت اور مرد دونوں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یوں کریں کہ بائیس پتے آک کے صبح ہی لاکر رکھ لیں، توڑتے وقت اپنا مقصد دہراتا جائے، دن اور وقت مقررہ جنگل میں یا قبرستان میں کسی قبر کہنہ کے پاس ننگے سر بیٹھ جائے اور جوڑا جوڑا کرکے گیارہ جوڑے پتوں کے اپنے سامنے رکھ لے۔ ایک بالکل نئی چھری اپنے ساتھ لے جائے اور بَدِيْعُ الْعَجَائِبُ يَاقَاهِرُ يَا بَدِيْعُ ایک سو بار پڑھے اور چھری پر دم کرکے دشمن کا تصور کرکے ایک جوڑا پتوں پر مارے۔ پھر ایک سو بار پڑھ کر دوسرا جوڑا کاٹے۔ اسی طرح گیارہ تسبیحوں کے بعد گیارہ جوڑے پتوں کے ختم ہو جائیں گے۔ عمل ختم کرکے واپس چلا آئے۔ دشمن پر وار چل جائے گا۔ اگر کسی وجہ سے اثر معلوم نہ ہو تو پھر آٹھویں دن (اسی دن اسی وقت) یہ عمل دہراؤ۔ زیادہ سے زیادہ تین دفعہ عمل کرنا پڑے گا۔ یہ خالی جانے والا عمل نہیں۔ مگر بے گناہ کی جان لینے سے قاتلوں میں نام ضرور لکھا جائے گا۔ ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

ایک اور بات ضروری ہے کہ عمل سے پیشتر اپنے گرد آیت الکرسی کا حصار ضرور کرلے۔ کیونکہ عمل جلالی ہے۔ چونکہ دن کا وقت ہوگا اس لئے ڈر اور خوف تو محسوس نہ ہوگا نہ دل میں خیال نہ آنے دیں۔ عامل کو حصار کے اندر کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ البتہ یہ ضرور جان لیں کہ دوسرے کو تباہ و برباد کرنا آسان کام نہیں ہوگا۔ اگر تین دفعہ کرنے سے عمل کام نہ کرے تو اسے چھوڑ دیں اور قضا کے حوالہ کردیں۔ کسی اور طریقہ سے اس کو سزا ملے گی یا وہ ظلم و دشمنی سے باز آجائے گا۔

آٹھویں دن، دن اور وقت کی پابندی کافی ہے۔ قمر و مریخ کے مقابلہ کا وقت ہونا ضروری نہیں ہے۔

تربیع قمر و مشتری

بتاریخ ۲۶ رمئی دوپہر ایک بج کر ۲۸ منٹ

کسی بھی فاسق وفاجر دشمن کو برباد کرنے کے لئے شرعی فتویٰ حاصل کرنے کے بعد یہ عمل کریں۔ اگر ناحق کسی کو پریشان کریں گے تو اس کی ذمہ داری عامل پر ہوگی۔ اس نقش کو بھوج پتر پر کالی روشنائی سے لکھ کر پرانی قبر میں دفن کردیں۔

۷۸۶

یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار
یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار
یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار
یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار

برائے فلاں ابن فلاں

اس نقش کو مذکورہ اوقات میں خاکی چاں سے لکھیں۔

تبدیلس قمر وعطارد

بتاریخ ۱۲ راپریل صبح ۷ بج کر ۴۳ منٹ

یہ وقت سعد ہے۔ قوت کی زیادتی کے لئے اور کسی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالیں۔ درمیان کے خانہ میں اپنا مقصد لکھ دیں۔ مثلاً برائے دفع مرض یا برائے زیادتی قوت وغیرہ۔

۷۸۶

۳۳۳۶۳	۸۸۹۷۷	۱۱۱۲۱
۷۷۵۵۶		۵۵۶۱۳
۲۲۲۴۲	۴۴۴۸۴	۶۶۷۳۵

تثلیث قمر و مشتری

بتاریخ ۸ رجون رات ۱۱ بج کر ۵۸ منٹ

یہ وقت سعد ہے حصول دولت، لاٹری کے ٹکٹ میں کامیابی، عزت ومرتبہ کے حصول اور محبت وتسخیر کے لئے مؤثر ترین وقت ہے۔ اس وقت چاروں عناصر سے نقوش بنائیں۔ آبی کو آٹے میں گولی بناکر دریا میں ڈالیں، بادی کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے پھل دار درخت پر لٹکائیں، خاکی کو خاکی رنگ کے کپڑوں میں پیک کرکے زمین میں دبادیں۔ اور آتشی نقش کو آگ میں جلادیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یالطیف	یالطیف	یالطیف	یالطیف
یالطیف	یالطیف	یالطیف	یالطیف
یالطیف	یالطیف	یالطیف	یالطیف
یالطیف	یالطیف	یالطیف	یالطیف

اسی وقت پانچواں نقش اپنے عنصر کے اعتبار سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ اس کے بعد روزانہ ۱۲۹ مرتبہ ''یالطیف'' مغرب کے بعد پڑھیں۔ انشاءاللہ جس مقصد کیلئے بھی عمل کیا ہوگا کامیابی ملے گی۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف و تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء، اب ۲۰۰۴ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام و خواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جا جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہو رہا ہے۔ قیمت -/40 علاوہ محصول ڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ہمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دو بار شائع ہو چکا ہے، اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعۂ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آ گیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔
قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/40 روپے

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے
آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
مکمل سیٹ
2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الهاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

موبائل نمبر۔ 00919358002992

آفس نمبر۔ 00919359882674

فون نمبر۔ 01336 - 224455

محمد اجمل مفتاحی مئو [illegible] برہنجن یو پی انڈیا

طلسماتی دُنیا
مئی ۲۰۰۵ء
چھتوں سے خون برستا رہا......
اور بنگلے کی دیواریں خود بخود کالی ہو گئیں
دانش عامری
مال و دولت سمیٹنے کا گُر
یک سیاہ ناگ کی پھنکار سے بنگلے میں
ہر طرف بدبو پھیل رہی تھی

کیا اور کہاں

سن تو لو میری فریاد

بقلم خاص

ہم نے گزشتہ شمارے میں اس بات کا اعلان کیا تھا کہ ہم ان حقائق سے پردے ہٹائیں گے جو مولانا سالم قاسمی اور مولانا اسعد مدنی کی قربتوں کی وجہ بنے اور اس بات پر بھی روشنی ڈالیں گے کہ یہ دونوں حضرات اپنے اپنے مدرسوں میں اپنی ساکھ کھو چکے ہیں اور صرف قانون اور لاٹھی کی بنیادوں پر "بوے" بنے ہوئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ انہیں نہ ملازمین کی ہمنوائی حاصل ہے اور نہ طلباء کی ہمدردیاں، جہاں تک وقف دار العلوم کا معاملہ ہے تو اسکی بنیادیں ریت پر قائم ہیں اور ارباب فکر جانتے ہیں کہ جو عمارتیں ریت کی بنیادوں پر قائم ہوں انہیں زمین بوس ہونے میں دیر نہیں لگتی لیکن وہ دار العلوم جو مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اور اور جس کے در و دیوار آہنی حیثیت رکھتے ہیں جس کا انتظام بھی قابل تعریف ہے اس دار العلوم کے اندرونی حالات اطمینان بخش نہیں ہیں، وہاں بھی نفاق اور خود غرضیاں آنکھ مچولی کھیل رہی ہیں، وہاں بھی ایک ایسے انقلاب کی تیاریاں ہو رہی ہیں جو نظر نہیں آتا صرف محسوس ہوتا ہے۔

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب نے دار العلوم دیوبند کے انتظام کو بہتر سے بہترین بنانے میں کافی محنت کی ہے، ان کا اندازِ نظام و انتظام یقیناً لائق تحسین ہے انہوں نے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کی کمی کو انتظام کی حد تک پورا کرنے کی کافی کوشش کی ہے، اگر وہ حضرت قاری طیب صاحبؒ کی طرح وعظ و تقریر کی صلاحیت رکھتے تو اور بھی چار چاند لگ جاتے تاہم ان کے وجود مسعود کی وجہ سے دار العلوم برابر ترقی کرتا رہا، اور اس کا تعلیمی نظام بھی غنیمت رہا لیکن اس کے باوجود دار العلوم دیوبند کے ملازمین اور طلباء میں ایک خاموش اضطراب پایا جاتا ہے اور یہ اضطراب اور یہ محسوس کی جانے والی اذیت ناک خاموشی کسی طوفان کی نشان دہی کرتی ہے۔

دراصل دار العلوم دیوبند کی انتظامیہ کے افراد اور ان کے تمام وابستگان حضرت مولانا اسعد مدنی سے ڈرتے ہیں، غیر محتاط زبان میں ان سب کی مولانا اسعد مدنی کے سامنے پھونک سرکتی ہے اس لئے یہ لوگ ہر حال میں اور ہر صورت میں ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنے رہتے ہیں، ایک خوف ہے جو اتحاد و انتظام کے تانے بانے بکھیرنے نہیں دیتا لیکن یہ خوف اور یہ لرزہ اسی لمحے ختم ہو جائے گا جب مولانا اسعد مدنی اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے، اس کے بعد خاندانِ مدنی کا بھرم اسی طرح اچانک اور دفعتاً ختم ہو جائے گا جس طرح خاندانِ قاسمی کا بھرم دیکھتے دیکھتے ختم ہو گیا۔

اس بات کو مولانا اسعد مدنی بھی محسوس کرتے ہیں وہ بھی سمجھتے ہیں کہ دار العلوم دیوبند کو اپنے خاندان کی جاگیر بنا لینا ممکن نہیں ہے یہ ایک وقتی قبضہ ہے جس کی گرفت کسی بھی وقت ڈھیلی پڑ سکتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خاندانِ مدنی کے مختلف شہ سواروں نے دیوبند کی سرزمین پر مختلف ادارے کھلونے کی اسکیم سی چلا رکھی ہے، شاید انہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ جو حشر خاندانِ قاسمی کے شہزادوں کا ہوا ہے کہیں وہی حشر ہمارا نہ ہو کیونکہ دار العلوم دیوبند بجائے خود ایک روحانی ادارہ ہے اگر اس ادارے کی باہر سے کوئی دستگیری نہ بھی ہو تب بھی زیادہ مدت تک اس کو ایک گروہ غیر آئینی بنیادوں پر "یرغمال" نہیں بنا سکتا اگر خاندانِ قاسمی کی غلطیاں انہیں ان کے انجام تک پہونچا سکتی ہیں تو خاندانِ مدنی کے لوگ اللہ میاں کے بھانجے بھتیجے نہیں ہیں کہ یہ غلطیاں کر کے بھی ہیرو بنے رہیں۔ ہاں۔ خاندانِ قاسمی اور خاندانِ مدنی میں ایک فرق ہے وہ یہ کہ خاندانِ قاسمی پوری طرح تاراج ہو کر بھی اپنی آنکھیں نہ کھول سکا اور خاندانِ مدنی کے لوگوں نے کسی سونامی کے طوفان سے پہلے ہی اپنے مستقبل کی دیکھ ریکھ شروع کر دی ہے، مولانا اسعد مدنی بہت ہی دور اندیش اور بہت ہی بیدار مغز قسم کے انسان ہیں، وہ اختلافات کے قلادے کو اپنی اولاد کی گردن میں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہونا نہیں چاہتے، اس لئے مولانا سالم سے ہاتھ ملا کر انہوں نے قضیۂ دار العلوم کے معاملات میں سجدۂ سہو کا ارادہ کیا۔

بلاشبہ قضیۂ دار العلوم کے معاملات میں غلطیاں مولانا سالم صاحب اور ان کے رفقاء سے بھی ہوئی تھیں، انہوں نے بھی شیخ چلّیوں کی طرح ایسے ایسے خوشنما خواب دیکھے تھے جن کی تعبیر بڑی بھیانک نکلی لیکن ان کی غلطیاں اس نوعیت کی نہیں تھیں کہ انہیں آخرت کی بازپرس سے بچنے کے لئے سجدۂ سہو

کرنا پڑے، پھر مولانا سالم صاحب کون سے سجدے کی تیاری کررہے ہیں؟
اگر مولانا اسعد مدنی سجدۂ سہو کرنے کا ارادہ کررہے ہیں تو یہ قرین عقیدہ بات ہے کیونکہ اس دنیا میں معافی تلافی کئے بغیر کوئی بھی انسان آخرت کی باز پرس سے نہیں بچ سکتا۔لیکن قضیۂ دارالعلوم دیوبند کے معاملات میں اس دنیا میں معافی تلافی کا اب امکان ہی کہاں ہے؟ جب کہ اس قضیئے کا اصل نشانہ حضرت قاری طیب صاحب اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، حضرت قاری طیب صاحبؒ پر جو تہمتیں اچھالی گئیں تھیں ان کی گونج دیوبند کی گلیوں میں ابھی تک سنائی دیتی ہے اور حضرت قاری طیب صاحب نے جس صبرو ضبط کا مظاہرہ کیا تھا اس نے دیوبندی مسلک کی لاج رکھ لی تھی ورنہ دیوبندی مسلک ہمیشہ کے لئے اپنی آب کھو بیٹھا تھا، حضرت قاری طیب صاحب کے اسی صبرو ضبط کو جو یقیناً قابل اجر تھا کیا آخرت میں حق تعالیٰ اس لئے نظرانداز کردیں گے کہ ان کے صاحب زادے مولانا سالم صاحب نے ان کے مخالفین سے ہاتھ ملا لیا تھا۔اولاد خون بہا لے سکتی ہے لیکن اولاد اپنے والدین کے نامۂ اعمال میں حاشیہ نگاری نہیں کرسکتی، مولانا سالم صاحب کا کوئی بھی اقدام اور کوئی بھی سودے بازی آخرت میں چلنے والے اُس مقدمے کو کیسے روک سکتے ہے جو بنام قاری طیب چلنے والا ہے بنام مولانا سالم نہیں اور دنیا میں کوئی معافی بنا تلافی کے قابل اعتبار نہیں ہوتی، اگر دونوں گروپ کا معافی تلافی کا پروگرام ایسا ہو تو پھر حضرت قاری طیب صاحب کو نظرانداز کرکے اس پروگرام کو اسٹیج کرنا قطعاً بے معنی ہے فریب دہی ہے اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے

قابل افسوس بات یہ بھی ہے کہ دیوبند کے وہ دونوں دارالعلوم جن پر دیوبندی مسلک کی بنیاد ٹکی ہوئی ہے صرف دو خاندانوں کی ذاتی جاگیر بنا کر چلائے جارہے ہیں جو اخلاص وللّٰہیت کے نقطۂ نظر سے انتہائی دردناک اور افسوس ناک بات ہے ان مدرسوں کا نظام چلانے والے لوگ نمازی بھی ہیں، شب بیدار بھی ہیں اور صاحب ورع بھی ہیں لیکن شاید انہیں اس بات کی خبر نہیں کہ جو ادارے قوم کے چندے کی بنیاد پر چلائے جاتے ہیں وہ کسی خاندان کی ملکیت نہیں ہوسکتے، دنیا جانتی ہے کہ قومی ادارے قوم کی ملکیت ہوتے ہیں اور یہ باہمی مشوروں کے بعد چلائے جاتے ہیں، دارالعلوم وقف کا حال یہ ہے کہ وہاں شوریٰ نام کی کوئی چیز نہیں ہے، اسی لئے وہاں چندے کی رقم اللّے تللّے سے خرچ ہوتی ہے، چندے کی خطیر رقم انتظامیہ خردبُرد کرلیتی ہے اور ملازمین ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں اور بڑے دارالعلوم کا حال یہ ہے کہ وہاں اگرچہ مجلس شوریٰ کی نام کی ایک جماعت موجود ہے لیکن اس جماعت کا حال یہ ہے کہ اس میں باضمیر لوگوں کا فقدان ہے، ممبران کی اکثریت شوبوائے کی حیثیت رکھتی ہے۔یہ ممبران شوریٰ بلائے جانے پر آتے ہیں، کھاتے ہیں پیتے ہیں دیوبند کی گلی کوچوں میں سرگشت کرتے ہیں اور مولانا اسعد مدنی کی ہاں میں ہاں ملا کر اس طرح خوش اور مگن ہوجاتے ہیں جیسے انہوں نے اپنا فرضِ منصبی ادا کردیا ہو۔سچ تو یہ ہے کہ ممبرانِ شوریٰ کی اکثریت عقیدت مندوں یا رشتہ داروں پر مشتمل ہے اور یہ لوگ ہر حال میں اور ہر صورت میں بڑے بابو کی خوشنودی چاہتے ہیں جو صرف ہاں میں ہاں ملانے سے حاصل ہوتی ہے ان سب کی موجودہ کیفیت دیکھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے اگر یہ کہا جائے کہ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ تو غلط نہیں ہوگا ایسے حالات میں دونوں دارالعلوم کے درمیان قائم شدہ دیواروں کا اس طرح گرجانا کہ مسلک دیوبندی کی لاج رہ جائے اور حق داروں کو ان کا حق مل جائے نیز عوام وخواص میں پھیلی ہوئی بے چینیاں ختم ہوجائیں شاید ممکن نہیں ہے۔یوں اللہ بہت بڑا ہے، وہ بے ضمیروں میں باضمیر لوگ بھی پیدا کرسکتا ہے، وہ بنجر زمین میں ہریالی اُگا سکتا ہے اور وہ کیکر کے درخت پر گلاب کے پھول بھی کھلا سکتا ہے۔

عوام کی اکثریت امید پرست ہوتی ہے اس لئے ان علماء کے چاہنے والے عوام اس بات کے امیدوار ہیں کہ لوگ مفاد پرستی کی بھول بھلیوں سے باہر نکل کر آپسی مفاہمت اور تعلقات کا ایسا نمونہ قوم کے ساتھ پیش کریں کہ مسلک دیوبندی کی لاج رہ جائے اس کے بعد اُن قاری طیب صاحبؒ کی روح کو بھی سکون مل سکے جو افسوس ناک الزامات کا نشانہ بن کر اس دنیا سے رخصت ہوئے اور جن کی ۶۰ رسالہ خدمات پر پانی پھیر دیا گیا۔ہم صاف صاف یہ کہتے ہیں کہ حضرت قاری طیب صاحبؒ کی خدمات جلیلہ کا کھلے عام اعتراف اور اُن کی شان میں کی گئی گستاخیوں پر اظہار شرمندگی کئے بغیر کوئی بھی صلح تقریباً بے معنی ہے اور اگر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحبؒ کی عظمتوں کے اعتراف کے بغیر مولانا سالم صاحب کسی بھی سمجھوتے پر راضی ہوجاتے ہیں تو ان کی اپنی وقعت خطرے میں پڑسکتی ہے۔اس لئے انہیں خاص طور سے چوکنا رہنا چاہئے، ایک غلطی کرکے وہ دارالعلوم کو گنوا چکے ہیں، دوسری غلطی کرکے انہیں اپنے خاندان کی عظمت کو داؤ پر نہیں لگانا چاہئے۔انہیں کسی ایسی بھول کا بھی ارتکاب نہیں کرنا چاہئے جو محض سادہ لوحی کی بنیاد پر ہوتا ہے یا پھر جلب منفعت کی بنیاد پر۔

آپ خود صاحب اولاد ہیں یا آپ کے خاندان میں کوئی کمسن بچہ موجود ہے، تو آپ نے بارہا اس بچہ کو نصیحت کی ہوگی، کبھی بے جا شرارتوں پر ڈانٹا ہوگا، کبھی لکھنے پڑھنے کی تاکید کی ہوگی، کبھی تعلیمی بدشوقی پر ملامت کی ہوگی، کبھی سردی میں گرم کپڑے نہ پہننے پر ٹوکا ہوگا، کبھی حالت بیماری میں بدپرہیزی کرنے پر روک ٹوک کی ہوگی، کبھی بری نصیحتوں سے بچنے کی ہدایت کی ہوگی، ناعاقبت اندیشی، اور بے راہ روی پر نصیحتیں اور ملامتیں کی ہوں گی، لیکن کیا خود اپنے متعلق کبھی آپ کو ان نصیحتوں اور ملامتوں کی ضرورت نہیں محسوس ہوئی؟ کیا اپنی نادانی، عاقبت اندیشی اور راست روی پر آپ کو پورا بھروسہ ہے؟ کیا خود اپنے طرز زندگی سے متعلق آپ کے دل میں کوئی بے اطمینانی نہیں پیدا ہوتی؟

آپ جس ذوق وشوق کے ساتھ اپنی جائیداد کے انتظام میں مصروف ہیں، جس چاؤ کے ساتھ آپ روپیہ کمانے اور اس کے اُڑانے میں لگے ہوئے ہیں جس محویت کے ساتھ گھر گرہستی کا سازوسامان درست کررہے ہیں، جس دلچسپی کے ساتھ آپ روپیہ بٹورنے میں مشغول ہیں، جس انہماک کے ساتھ آپ اپنی آمدنی بڑھانے کی فکر میں پڑے ہوئے ہیں جس بے دردی کے ساتھ آپ اپنی تن آسانیوں پر وقت وزر صرف کررہے ہیں، جس شغف کے ساتھ اپنے مکان کی تعمیر کرارہے ہیں، جس حوصلہ مندی کے ساتھ نئے نئے کپڑے بنوار ہے ہیں، جس بے فکری کے ساتھ آپ اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہیں، جس بے خوفی کے ساتھ آپ اپنے نفس کو ہر طرح کی عیش وعشرت بہم پہنچا رہے ہیں، جس بے جگری کے ساتھ آپ اپنے بھائی بندوں کے حق تلف کررہے ہیں، جس بے احتیاطی کے ساتھ آپ اللہ کے احکام کو ٹال رہے ہیں، جس آزادی کے ساتھ آپ شریعت کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں، جس بے پروائی کے ساتھ آپ موت کا نام لیتے ہیں، جس بے تعلقی کے ساتھ آپ آخرت کے ذکر کو سنتے ہیں، جس شان بے نیازی کے ساتھ آپ خدا اور اس کے رسولؐ کے پیاموں کو سن رہے ہیں، جس خدا فراموشی کے ساتھ آپ اپنے بیوی بچوں کے دھندے میں لگے ہوئے ہیں، کیا یہ چیزیں آپ کے نزدیک بالکل درست ومناسب ہیں؟ کیا آپ کو اپنی زندگی اسی طرز پر گزار دینی چاہئے؟ کیا اس طرز زندگی میں آپ کو اصلاح کی کوئی ضرورت نہیں نظر آتی؟

ایک مرتبہ دل کو مضبوط کر کے خوب اچھی طرح سوچ لیجئے کہ اس موجودہ زندگی کے بعد کسی دوسری زندگی سے سابقہ پڑتا ہے یا نہیں؟ اگر آپ کے خیال میں نہیں پڑتا ہے تو اس صحبت میں روئے سخن آپ کی جانب نہیں۔ لیکن اگر آپ کا عقیدہ آخرت پر ہے، اگر آپ کو یقین ہے کہ آئندہ زندگی میں اپنی موجودہ زندگی کے ایک ایک جزئیہ کا وقت کے ایک ایک لمحہ کا حساب دینا ہے تو خدارا اپنی حالت پر نظر کر کے خود فیصلہ کیجئے، کہ آپ کا عمل کہاں تک آپ کے عقیدے کا ساتھ دے رہا ہے؟ اور آپ جو کچھ زبان سے کہہ رہے ہیں دل کہاں تک اس کی موافقت کررہا ہے؟ جو شئے سب سے زیادہ یقینی، سب سے زیادہ قطعی، سب سے زیادہ اہم ہے، اسی کو نظر انداز کر دینا، اسی کو بھلا ڈالنا اسی کو دل سے مٹا دینا اور اس کے بجائے عارضی وفانی، بے کار ولاحاصل، مضر ونقصان رساں، کام نہ آنے والے اور دکھ دینے والے، مشغلوں اور کاموں میں دن رات لگے رہنا، کیا یہی آپ کی دانائی، یہی آپ کی عاقبت اندیشی، یہی آپ کی پختہ کاری ہے؟ کیا ان ہی کی بنیاد پر آپ بچوں کو ان کی نادانی، کم فہمی، وخام کاری پر نصیحت اور فضیحت کرتے رہتے ہیں؟ کیا آپ کو معصوم بچوں کے مقابلہ میں اپنے تئیں بہتر وبرتر، داناتر وعاقل تر، فاضل تر وکامل تر، زیادہ سمجھدار اور زیادہ باہوش، زیادہ دوراندیش اور زیادہ پختہ مغز سمجھنے کا کچھ بھی حق ہے؟

مختلف پھولوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

● دو خصلتیں اللہ پاک کو محبوب ہیں۔ایک بردباری دوسرے جلد بازی نہ کرنا۔(ترمذی)

● دین اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے۔(ابن ماجہ)

● راست باز تاجر قیامت کے دن انبیائے کرام کے ساتھ ہوگا۔ (مسلم)

● دو خصلتیں کسی ایماندار میں جمع نہیں ہوسکتیں، بخل اور بد خلقی۔ (بخاری و مسلم)

● وہ شخص مسلمان نہیں جو اپنا پیٹ بھرلے اور پڑوسی بھوکا سوئے۔ (بیہقی)

● جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔(ترمذی)

رشوت خور اور رشوت دینے والا اور ان کے دلال پر اللہ کی لعنت ہے (مسند احمد)

● حرص، طمع اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ (سنن نسائی)

● جس شخص کی تمنا ہو کہ وہ اللہ اور رسول سے محبت کرے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولے۔امانت میں خیانت نہ کرے اور ہمسایوں سے نیک سلوک کرے۔(بخاری و مسلم)

● جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔(بخاری و مسلم)

● مومن کی فطرت میں ہر خصلت کی گنجائش ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔(مسلم)

● جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا وہ اللہ کی رحمت سے محروم رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

● ایمان والا تو محبت والفت کا مرکز ہے۔اس شخص میں کوئی خوبی نہیں جو دوسروں سے محبت نہیں کرتا اور دوسرے اس سے محبت نہیں کرتے (مسند امام احمد)

● تم صاحب ایمان نہیں جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ (مسلم)

● مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

● (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ تین باتیں بالکل صحیح ہیں۔
(۱) صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔(۲) مظلوم صبر کرے تو اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور (۳) بھیک مانگنے سے افلاس بڑھتا ہے۔ (ترمذی)

● سب سے مکمل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (ترمذی)

● تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو بیویوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ (ترمذی)

● جو چاہتا ہے کہ اس کا رزق بڑھے اور موت دیر میں آئے اس کو رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ (بخاری مسلم)

● تم اس وقت تک مومن نہیں جب تک دوسرے مسلمان بھائی

کے لئے وہی چیز پسند نہ کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

اقوال زریں

● دل ایک ایسا آئینہ ہے کہ اگر وہ برائی سے پاک ہو تو اس میں خدا بھی نظر آسکتا ہے۔

● دوستی سونا چاندی نہیں لیکن اس میں کشش زیادہ ہوتی ہے۔

● انسانیت ایک بیش بہا خزانہ ہے اسے لباس میں نہیں انسان میں تلاش کرو۔

● خاموشی عقل مند کا بہترین زیور اور بے وقوف کا پردہ ہے۔

● تم اپنے بھائی کی کسی مصیبت پر خوشی مت مناؤ ہو سکتا ہے خدا اسے مصیبت سے نکال دے اور تمہیں مبتلا کر دے۔

● بادلوں کی طرح بن جاؤ جو کانٹوں کے ساتھ ساتھ پھولوں پر بھی برستے ہیں۔ ● عزت اور بزرگی ہر شخص چاہتا ہے مگر اسے حاصل کرنے کی رغبت کم ہی لوگ کرتے ہیں۔

● جو لوگ فائدے میں کسی کو شریک نہیں کرتے نقصان میں بھی ان کا کوئی شریک نہیں ہوتا۔ ● ایک خوش مزاج شخص وہ ہے جو دوسروں کو خوش مزاجی عطا کرے

● جو آدمی جتنا زیادہ بولتا ہے اتنا ہی کم عقل ہوتا ہے۔

● سچا دوست تلاش کرنے سے پہلے خود اپنے آپ کو سچا بناؤ۔

علم کی اہمیت

● علم مال سے بہتر ہے، علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے اور مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔ علم حاکم ہے اور مال پر حکومت کی جاتی ہے، علم سے محبت یہ ایک قرضہ ہے جس کا بدلہ دیا جائے گا۔

● علم حاکم کو دنیا میں طاعت کی دولت دیتا ہے اور مرنے کے ذکر خیر لوگوں میں چھوڑ دیتا ہے اور مال کے لئے تمام محنت انسان کے ہی ختم ہو جاتی ہے۔

باتوں سے خوشبو آئے

● انسان دنیا میں تنکے کی طرح بہہ جانے کے لئے پیدا نہیں بلکہ اسے تو ملاح کی طرح موجوں کا مقابلہ کر کے دریا کے پار اترنے پیدا کیا گیا ہے۔

● اپنے آپ کو دوسروں کی ضرورت بناؤ تم کامیاب رہو گے۔

● خاموشی اختیار کر کے دوسروں کی نظروں میں بے وقوف خاموشی توڑ کر بے وقوف بننے سے زیادہ بہتر ہے۔

● تم سنجیدہ بنو مگر تلخ مزاج نہ بنو، بہادر بنو مگر جلد بازی سے بچو، بنو مگر کمینہ پن اختیار نہ کرو، مستقل مزاج بنو مگر ضدی نہ بنو۔

● بارش کا اک چھوٹا قطرہ یوں تو کچھ نہیں لیکن اس کی قدر تپتا ہوا صحرا جان سکتا ہے بھرا ہوا سمندر نہیں۔

بڑی باتیں

● نافرمان اولاد کا وجود سانپ کے زہر سے زیادہ مہلک ہے۔ (شکسپیئر)

● بور وہ شخص ہے جو اس وقت بھی بولتا ہے جب تم یہ چاہتے سنے۔ (ہیرس)

● وہ ہاتھ جو جھولا ہلاتا ہے ساری دنیا پر حکمرانی کرتا ہے۔ (ویلس)

● بدقسمت ہے وہ حساس نوجوان جو محسوس زیادہ کرتا ہے اور سمجھتا کم ہے۔ (خلیل جبران)

● جسے خود پر اعتماد ہوتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ (فرینکلین)

سنہری باتیں

● اپنی اصلاح سب سے مشکل کام ہے اور دوسروں پر نکتہ چینی سب سے آسان۔

● دلوں کو فتح کرنے کے لئے تلواروں کی نہیں بلکہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

● دنیا میں انہیں لوگوں کی عزت ہوتی ہے جنہوں نے اپنے استاد کا احترام کیا۔

● بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آکر مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

● حکمت عملی قوت بازو سے زیادہ کام کرتی ہے۔

● خاموشی گفتگو کا حسن ہے۔

ماں

● ماں کے بغیر گھر ویران لگتا ہے۔

● ماں کی دعا لو، ہمیشہ پھولوں کی طرح مہکتے رہوگے۔

● ماں سے بڑھ کر کوئی رشتہ عظیم نہیں۔

فرمان نبیؐ

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

● صبح سویرے ہی رزق حلال کے حصول میں لگ جاؤ کہ صبح کے کاموں میں برکت اور کشادگی ہے۔

● اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس سے نجات دیدے اور تمہیں اس میں مبتلا کردے۔

● جس شخص کو اس بات سے خوشی ہو کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے ہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھے۔

● ہر بیماری اللہ کی جانب سے ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے اپنی طرف سے بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔

● صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

● اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

● جب تمہیں اپنے اچھے کام سے مسرت اور برے کام سے رنج ہونے لگے تو سمجھو کہ تم مومن ہوگئے۔

● جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے قبل ہی دونوں بخش دیئے جاتے ہیں۔

● اللہ کے بندوں میں بدترین وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں اور دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالتے پھرتے ہیں۔

● جس نے کسی غریب وتنگدست کو مہلت دی یا معاف کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی تکلیفوں اور پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے گا۔

گوشہ راحت

● بے شمار باتوں کی تلخیوں سے بہتر ہے کہ ایک ہی شکایت ہو۔

● بے شمار راتوں کی بے کلی سے بہتر ہے کہ ایک ہی اذیت ہو۔

● بے شمار ذاتوں کی کج روی سے بہتر ہے کہ ایک ہی محبت ہو۔

صبر وشکر

● صرف دل ناتواں پر معاملہ چھوڑ دینے سے زندگی مشکل سے مشکل تر ہوسکتی ہے۔

● زندگی صرف شیریں نہیں بلکہ تلخ حقائق کا نام ہے۔

● انسان کا شیطان بن جانا اس کی شکست ہے۔ ● مقدس ترین محبت وہ ہے جو ممنوعہ اظہار نہ ہو۔

● جب کبھی محبت کی کونپل کو اپنے اندر پھوٹتا محسوس کرو تو عقل کی چوٹی پر کھڑے ہوکر دوراندیشی اور فہم کی عینک سے اپنے اردگرد ضرور نظر ڈال لو۔

تقدیر

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ

اپنے بیٹے سے فرمایا۔

"ایمان کا ذائقہ اس وقت تک نہیں چکھ سکو گے جب تک کہ تم یہ نہ سمجھو کہ جو تکلیف تمہیں پہنچتی ہے وہ ٹل نہیں سکتی تھی اور جو تمہیں نہیں پہنچی اس میں تم گرفتار نہیں ہو سکتے۔"

یہ کہنے کے بعد حضرت عبادہؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ میاں نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اس سے کہا کہ لکھ قلم نے عرض کی اللہ میاں کیا لکھوں؟

اللہ میاں نے فرمایا قیامت تک کے لئے ہر چیز کی تقدیر لکھ دے چنانچہ قلم نے قیامت تک کے تمام واقعات لکھ دیئے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اس عقیدہ کے خلاف ہے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ تقدیر کا انکار کرنا شریعت اسلامی سے انکار کے مترادف ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورت کا لباس پہنے اور ایسی عورت پر بھی جو مردوں کا لباس پہنے۔

احساسات

● جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوں وہ کبھی بھی تنہا نہیں ہوتے

● دوسروں کی خوشیوں کی خاطر اپنی خوشیاں قربان کرنا ہی انسانیت کی معراج ہے

● خون کی ندیاں بہانے سے وہ شہرت حاصل نہیں ہوتی جو صرف ایک آنسو پونچھ دینے سے ہوتی ہے۔

● نیکی کرنا چاہو تو موت سے پہلے کرلو۔

● سب سے بڑی خیانت قوم سے غداری ہے۔

● زندگی نام ہے دوسروں کے لئے جینے کا، وہ دل ہی کیا جس میں دوسروں کی تڑپ نہیں۔

● کسی کو اپنا آئیڈیل مت بنائیں بلکہ خود کسی کا آئیڈیل بن جائیں۔

● محبت کی ایک نہیں کئی زندگیاں ہوتی ہیں۔

درود شریف کی برکت

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں موسم ربیع میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا کہ "یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درختوں کے پتوں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھولوں اور پھلوں کی گنتی کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج نبی ﷺ پر سمندروں کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے محبوب ﷺ پر ریگستان کے ذروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب ﷺ پر ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی پر ہیں۔" تو آواز آئی۔

"ارے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک کے لئے تھکا دیا۔ تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت عدن کا حق دار ہوا اور وہ بہت ہی اچھا گھر ہے۔

آنسو

آنسو آنکھوں سے لپٹے ہوئے چھوٹے سے قطرے کا نام ہے لیکن یہ قطرہ بہت اہمیت کا مالک ہے، جب آپ دکھ، درد یا کسی مصیبت کا سامنا کرتے ہیں تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں جو آپ کے دل کو مرہم لگاتے ہیں۔ اسی طرح کوئی ایسی خوشی جس کو انسان سوچ بھی نہیں سکتا حاصل ہو جائے تو اس وقت بھی انسان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑتے ہیں۔ اس طرح آنسو انسان کی خوشی اور غم میں یکساں شریک ہوتے ہیں۔ اسلئے آنسو انسان کا ایک بہترین ساتھی ہے۔

علامات شقاوت

● گیارہ خصلتیں شقاوت کی علامت ہیں۔

(۱) مال جمع کرنے کی حرص (۲) خواہشوں اور دنیوی لذتوں میں محویت (۳) فحش گوئی اور کثرت غیبت (۴) نمازوں میں کاہلی (۵) بدوں کی صحبت (۶) بد خلقی (۷) فخر و تکبر (۸) منافع مخلوق کو روکنا (۹) مومنوں پر رحم نہ کھانا (۱۰) بخل (۱۱) موت کو بھول جانا۔

جھوٹ مت بولو

● جھوٹ ایک ایسا گناہ ہے جو تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔

● جھوٹ ایک ایسا زہر ہے جو انسان کی شخصیت کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

● جھوٹ ایک ایسی قینچی ہے جو دوستوں کے تعلقات کو کاٹ ڈالتی ہے۔

● جس طرح موم اپنے آپکو جلا کر دوسروں کو روشنی پہنچاتی ہے اسی طرح تم بھی خود کو جلاؤ لیکن دوسروں کو خوش رکھو۔

● سکھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو مطمئن رہو کیونکہ اطمینان سب سے بڑا سکھ ہے۔

● طنز وہ آئینہ ہے جس میں دیکھنے والا اپنے سوا ہر کسی کے چہرے کو دیکھتا ہے۔

● ہاتھ پر چاند لکھ کر روشنی کی امید نہیں کرنی چاہئے۔

منتخب اشعار

خوشی کے پھول مہکتے نہیں سبھی کے لئے
بہار آتی ہے لیکن کسی کسی کے لئے

●

سو بار چمن مہکا سو بار بہار آئی
دنیا کی وہی رونق دل کی وہی تنہائی

●

تعلق، قربتیں محرومیاں ناکامیاں حسرت
محبت میں نہ جانے کیسے کیسے موڑ آتے ہیں

●

نہیں نکلیں کسی کی آج تک سب حسرتیں دل کی
کہ ہر حسرت نئی حسرت پہ جاکے ختم ہوتی ہے

●

سر جھکائے ہوئے خاموش ہوں یوسف کی طرح
زندگی بیچ رہی ہے سر بازار مجھے

●

فکر کریں گے میری دلیری پہ تبصرے
مر کر بھی زندگی کی خبر چھوڑ جاؤں گا

●

خواب دیکھے ہیں ہم نے ڈر ڈر کے
آنکھ شیشے کی لوگ پتھر کے

نہلے پہ دہلا

ایک شخص ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کسی کام سے جاتے ہوئے اپنی چھتری ایک جگہ رکھ کر اس کے ساتھ کاغذ کی چٹ پر یہ عبارت لکھ دی "یہ چھتری اس شخص کی ہے جو مکا مار کر دانت باہر نکال دیتا ہے، میں دس منٹ بعد واپس آرہا ہوں۔"

جب واپس آیا تو چھتری غائب تھی اور کاغذ کی پشت پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی "یہ چھتری اس شخص نے اٹھالی ہے جو بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے، میرے پیچھے آنے کی زحمت نہ کرنا۔

پہلے یہ بتاؤ

ایک شخص کئی سالوں بعد وطن واپس آیا۔ جہاز کی سیڑھیوں سے اترتے وقت وہ زمین پر سجدے کی حالت میں گر پڑا اور زمین چومنے لگا۔ سامنے کھڑے سپاہی نے اس کی یہ حالت دیکھی تو دل میں سوچا کہ کتنا عجیب شخص ہے۔ اسے وطن کی مٹی سے کتنی محبت ہے کہ وطن پہنچتے ہی سب سے پہلے یہاں کی مٹی چوم رہا ہے۔

سپاہی آگے بڑھا اور گرم جوشی سے اس کا ہاتھ دبا کر کہا "آپ تو محب وطن ہیں، میں آپ کی حب الوطنی کو سلام کرتا ہوں۔"

اس شخص نے غصے سے کہا "تم پہلے بتاؤ کہ سیڑھیوں پر کیلے کا چھلکا کس نے پھینکا تھا؟"

نوشتۂ دیوار

● اگر اپنے سکھوں کا اصلی مزہ لینا چاہتے ہو تو دوسروں کے دکھ اپنے دل میں محسوس کرو۔

****

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ محمد

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ محمد قرآن حکیم کی ۴۷ویں سورت ہے۔ ● اگر کسی کو متلی یا اُبکائی آتی ہو اور کسی بھی طرح آرام نہ ملتا ہو تو ایک طشتری پر سورۂ محمد کی یہ آیات لکھ کر اسے عرق گلاب اور آب زمزم سے دھوکر مریض کو پلائیں۔ اس پانی کو دن میں تین بار پلائیں انشاء اللہ مریض کو آرام ملے گا۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم○وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ○ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ○ (آیات نمبر ۲،۳)

● اگر کوئی شخص راہ راست سے بھٹک چکا ہو یا گھر والوں کا اور ماں باپ کا نافرمان ہو تو اس کو مندرجہ ذیل آیت تین سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۱۱ روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ اسکے اندر فرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہوگا اور وہ راہ راست پر آجائیگا۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم○سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ (آیت نمبر:۶) ● اگر کوئی شخص ناحق کسی کو پریشان کرتا ہو اور کسی کمزور کو تکلیف پہنچاتا ہو اور اس کے شر سے سبھی لوگ پریشان ہوں تو ایک بوتل پانی لے کر اس میں نمک ڈال کر ۳۱۳ مرتبہ اس آیت کو پڑھیں اور پانی پر دم کردیں اس کے بعد اس پانی کو آگ پر پکائیں۔ جب خوب کھول جائے تو چولہے سے اُتار کر ٹھنڈا کر کے اس شخص کے گھر کے دروازے پر جھڑک دیں جو عام لوگوں کے لئے اور کسی کمزور انسان کیلئے وجہ مصیبت بنا ہوا ہے۔ انشاء اللہ وہ شخص یا تو اُجڑ جائے گا یا پھر اپنی حرکتوں سے باز آجائے گا۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم○وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ (آیت نمبر:۸) ● اگر کسی عورت کا دودھ خشک ہوگیا ہو تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل آیات لکھ کر ڈال دیں۔ اور ان آیات کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ اور سات روز تک اس پانی کو دن میں ۲ بار صبح شام عورت کو پلائیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش کو پانی میں گھول دیں اور ایک گھنٹے کے بعد اس پانی سے عورت کے پستانوں کو دھوئیں اس طرح کہ پانی نالی میں نہ جائے۔ انشاء اللہ دودھ اُتر جائے گا۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم○مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ○وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى○ (آیات نمبر:۱۵)

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۲۰	۲۲۲۵	۲۲۲۸	۲۲۱۳
۲۲۲۷	۲۲۱۴	۲۲۱۹	۲۲۲۶
۲۲۱۵	۲۲۳۰	۲۲۲۳	۲۲۱۸
۲۲۲۴	۲۲۱۷	۲۲۱۶	۲۲۲۹

جو شخص بُرے خواب دیکھتا ہو وہ شخص تین مرتبہ ان آیات کو پڑھ کر اپنے دل پر دم کر کے سوجائے۔ انشاء اللہ بُرے خوابوں کا سلسلہ بند ہوجائے گا۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم○فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ○ (آیت نمبر:۱۹) سورۂ محمد ہر بیماری میں مفید ہے۔ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اگر اس نقش کو لکھ کر روزانہ چالیس مرتبہ پابندی کے ساتھ باوضو پئیں تو رتبہ بلند ہو۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۱۶۳	۴۵۱۶۶	۴۵۱۷۰	۴۵۱۵۶
۴۵۱۶۹	۴۵۱۵۷	۴۵۱۶۲	۴۵۱۶۷
۴۵۱۵۸	۴۵۱۷۲	۴۵۱۶۴	۴۵۱۶۱
۴۵۱۶۵	۴۵۱۶۰	۴۵۱۵۹	۴۵۱۷۱

قسط نمبر: ۸۷

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اَلصَّبُوْرُ

حق تعالیٰ کا سوواں صفاتی نام اَلصَّبُوْرُ ہے۔ یعنی وہ ذات جس میں زبردست قوت برداشت موجود ہے۔ چونکہ حق تعالیٰ میں یہ قوت برداشت آخری درجے میں موجود ہے اور وہ اپنے بندوں کی نافرمانیوں اور گستاخیوں کو برداشت کرتے ہیں۔ اور ان کی بڑی بڑی خطاؤں کو معاف کردیتے ہیں۔ اس لئے بجا طور پر حق تعالیٰ اس نام کے حق دار ہیں اور ان کے سوا کوئی بھی اس نام کا حق دار نہیں ہے۔

اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندہ بدبختوں، ذلیلوں اور کم ظرفوں کی ایذا رسانی پر تحمل کرے اور اپنے دشمنوں کی خطاؤں سے درگزر کرے۔ جس طرح رب العالمین اپنے بندوں کی نافرمانیوں اور خطاؤں سے درگزر کرتا ہے۔ اور ایک دم نہ سزا دیتا ہے نہ پکڑتا ہے اور نہ انتقام لیتا ہے۔

یہ اسم، اسم جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۹۸ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی رنج و مصیبت میں گرفتار ہو وہ روزانہ "یا صبور" ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس دن پڑھنے سے اس کی پریشانی ختم ہوجائے گی اور اس کو اطمینان قلب نصیب ہوگا۔

● اگر کوئی شخص دشمنوں کی زبان بند چاہتا ہو اور ان کے شر سے محفوظ رہنے کا خواہش مند ہو تو نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد سات سو مرتبہ "یَاصَبُوْرُ" پڑھے اور تین ماہ تک اس کی پابندی رکھے۔

● اگر کوئی شخص مشکلات میں گرفتار ہو روزگار کی پریشانیوں کا شکار ہو تو اسکو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "یَاصَبُوْرُ" پڑھا کرے۔ انشاء اللہ مشکلات سے نجات ملے گی اور روزگار میں اضافہ ہوگا۔

● اطمینان قلب اور نور باطن کے حصول کے لئے نصف رات کے بعد یَاصَبُوْرُ ایک ہزار مرتبہ ایک سو بیس راتوں تک پڑھنا چاہئے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بلائے ناگہانی کا شکار ہو تو بعد نماز مغرب "یَاصَبُوْرُ" ۱۳۰ مرتبہ پڑھے اور جب تک بلائے ناگہانی سے نجات نہ مل جائے اس عمل کو جاری رکھے۔

● اگر کسی شخص کا افسر یا آقا خفا ہوگیا ہو یا کسی عورت کا خاوند اس سے ناخوش ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم الٰہی کو نصف رات کو ایک ہزار ایکسو مرتبہ یعنی گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دعا کرے اور اس عمل کو لگاتار سات راتوں تک کرے۔ انشاء اللہ خفگی دور ہوگی۔ اور مالک اور شوہر کا دل نرم ہوجائیگا۔

● اگر کسی عورت کا بچہ گزر گیا ہو اور اسے کسی بھی طرح صبر نہ آرہا ہو تو چاہئے کہ اس اسم الٰہی کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے سات روز تک صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ اس کے دل کو قرار آجائے گا اور بے چینی بے صبری اور بے قراری ختم ہوجائے گی۔

● کسی بھی معاملے میں صبر و ضبط کی طاقت حاصل کرنے کے لئے اَلصَّبُوْرُ کا یہ نقش بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

ال	ص	بو	ر
۹	۱۹۹	۳۲	۸۹
۱۹۸	۶	۹۲	۳۳
۹۱	۳۴	۱۹۷	۷

● اگر کسی عورت کا حمل ضائع ہوجاتا ہوتو قرآن حکیم کی یہ آیت ایک کاغذ پر سرخ روشنائی سے لکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۰

اس آیت کولکھ کر ۲۹۸ مرتبہ ”یَاصَبُوْرُ“ پڑھ کردم کردیں اور عورت کی کمر میں تعویذ بنا کر بندھوادیں۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔

● اگر کسی عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہوتو عورت کے ناپ کے سرخ ڈورے ۱۱ عدد لے کر ان پر سات گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر اَلصَّبُوْرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کردم کرکے گرہ بند کردیں، پھر اس ڈورے کو عورت کی کمر میں بندھوادیں۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندراندر حمل قرار پائے گا۔

● اگر کسی عورت کا شوہر بات بات پر عورت کو ڈانٹتا ہو اور بدزبانی کرتا ہوتو اس عورت کو چاہئے کہ مغرب کی نماز کے بعد اس اسم کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے چہرے پر مل لے اور اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ شوہر کا دل نرم پڑجائے گا۔

● جو شخص ”یَاصَبُوْرُ“ کا عامل بننا چاہتا ہو وہ اس اسم کو ۴۷۳۶ مرتبہ روزانہ پڑھے اور لگاتار ۴۰ دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد ”یاصبور“ کے ہر عمل میں انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

● اس اسم کا نقش صبر وضبط کی قوت حاصل کرنے کے لئے دلوں کو نرم کرنے کے لئے اور دیکھنے والوں کی نگاہوں میں قبولیت اور محبت کے لئے اور اولاد کی نعمت حاصل کرنے کے لئے نیز مقام اور افسران کے دلوں کو نرم کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش، یا ذ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷	۸۰	۷۷	۷۴
۷۸	۷۳	۶۸	۷۹
۷۲	۷۵	۸۲	۶۹
۸۱	۷۰	۷۱	۷۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۳	۹۵	۱۰۰
۹۷	۹۹	۱۰۲
۹۸	۱۰۴	۹۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یاض ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۰	۷۳	۷۵	۷۰
۶۷	۷۸	۷۲	۸۱
۷۴	۷۹	۶۹	۷۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۱۰۲	۹۶
۹۵	۹۹	۱۰۴
۱۰۳	۹۷	۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث،

ن کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل یا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے پہنا تمی اٹھا کر اور ایک بچھا کر اگر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۰	۶۷	۷۴	۷۷
۷۳	۷۸	۷۹	۶۸
۷۵	۷۲	۶۹	۸۲
۷۰	۸۱	۷۶	۷۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش نے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۱۰۲	۹۶
۹۵	۹۹	۱۰۴
۱۰۳	۹۷	۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، رخ، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل دیا جائے۔

اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶	۷۱	۷۰	۸۱
۶۹	۸۲	۷۵	۷۲
۷۹	۶۸	۷۳	۷۸
۷۴	۷۷	۸۰	۶۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس کو وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۸	۱۰۴	۹۶
۹۷	۹۹	۱۰۲
۱۰۳	۹۵	۱۰۰

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان نقوش پر ۲۹۸ مرتبہ "یَاصَبُوْرُ" پڑھ کر دم کر دیں تو ان نقوش کی تاثیر میں دگنا اضافہ ہو جائے۔ اور مطلوبہ نتائج جلد برآمد ہوں۔ عامل کو چاہئے کہ ہر صورت میں اور ہر حالت میں مریضوں کی یہ ذہن سازی کرے کہ اس دنیا میں کام اسی وقت بنتے ہیں جب اللہ کی مرضی ہو۔ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ طبیب کچھ کر سکتا ہے نہ ڈاکٹر اور نہ عامل۔

"یَاصَبُوْرُ" کا نقش اگر برائے صبر واستقامت دیں تو نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کرائیں۔ اگر برائے تسخیر ومحبت دیں تو ہرے کپڑے میں پیک کرائیں۔ اگر برائے امراض دیں تو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرائیں اور اگر برائے اولاد دیں تو سرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کرائیں۔ بازو والے نقوش اگر عورتوں کو دیں تو بائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں اور اگر مردوں کو دیں تو دائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں۔

(ختم شد)

بہتری

ایک صاحب اپنے سفر کا حال سنا رہے تھے۔ "ٹرین پانچ میل فی گھنٹے کی رفتار سے جا رہی تھی مگر بری طرح ڈگمگا رہی تھی کہ مجھے اندیشہ تھا میری ہڈیوں کے تمام جوڑ الگ ہو جائیں گے۔ کبھی مسافر اچھلتے تو ان کے سر برتھ سے ٹکرا جاتے اور کبھی وہ بے چارے ایک سرے سے لڑھکتے ہوئے دوسرے تک چلے جاتے ہیں اور انہیں اپنی سیٹوں پر واپس پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ بچے چیخیں مار رہے تھے اور بڑے آیت الکرسی پڑھ رہے تھے۔ میں تو مضبوطی سے اپنی سیٹ کے ہتھے پکڑے بیٹھا تھا لیکن اندیشہ تھا کہ کسی بھی لمحے میں اچھل کر باتھ روم سے جا ٹکراؤں گا۔ اچانک قدرت کو ہم پر رحم آیا۔ ٹرین کچھ ہموار انداز میں چلنے لگی۔ ٹرین کی کھڑکھڑاہٹ اور مسافروں کی چیخ و پکار تھمنے لگی۔ کمپارٹمنٹ میں کچھ سکون سا محسوس ہونے لگا۔ اور اس کی واحد وجہ یہ تھی کہ ٹرین پٹری سے اتر گئی تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه

آج سے دس برس پہلے شمارہ جون ۱۹۹۵ء سے اسماء حسنیٰ کی پہلی قسط شائع ہوئی تھی۔ ۸۷ قسطوں میں اللہ تعالیٰ کے سوصفاتی نام پورے ہوگئے۔ رب العالمین کے ناموں کی کوئی حد اور کوئی انتہا نہیں ہے۔ یہ ہزاروں اور لاکھوں بھی ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ اس کائنات میں جتنی بھی صفات ہیں وہ سب ذات باری تعالیٰ کے اوصاف کا عکس جمیل ہیں۔ لیکن قرآن حکیم میں جن اسماء الٰہی کا ذکر ہوا ہے وہ تقریباً سو ہیں اور یہی اسماء حسنیٰ کے نام سے مشہور ہیں۔ حق تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں اس بات کی توفیق اور صلاحیت عطا کی کہ ہم نے اس کی ایک ایک صفت کو اپنی طالب علمانہ تحریروں کے ذریعہ اُجاگر کیا۔ اور ہر نام کی خوبیوں کی وضاحت کرتے ہوئے اس بات کی فہمائش کی کہ حق تعالیٰ کی اس خوبی اور اس صفت کو اپنانا چاہئے اور یہی وقت ہے اسماء حسنیٰ کے ذکر کا کہ ہم تسبیح وتہلیل کے ساتھ ان خوبیوں کو اپنی ذات میں اُتارنے کی کوشش کریں کہ جن خوبیوں کا رنگ ذات باری تعالیٰ میں موجود ہے۔ اسی بات کو پیش نظر رکھ کر یہ فرمایا گیا ہے۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ۔ اللہ کے اخلاق اپناؤ۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ صِبْغَةَ اللّٰہ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَةً۔ اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ اور اللہ سے بہتر رنگ اور کس کا ہوسکتا ہے۔

ہم رازق نہیں بن سکتے لیکن اللہ کے غریب بندوں کا پیٹ بھر کر اللہ کی صفت رزاقیت کا رنگ اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں۔ ہم غفور رحیم نہیں بن سکتے لیکن لوگوں کی خطاؤں اور غلطیوں کو نظر انداز کر کے اللہ کی شان کریمی کا رنگ اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں۔ ہم اللہ کی طرح عادل نہیں بن سکتے لیکن لوگوں کے ساتھ انصاف کر اس کی صفت عدل وانصاف کا اثر اپنی ذات میں بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ ہم ودودِ محض نہیں بن سکتے۔ لیکن اللہ کے بندوں کے ساتھ محبت کا معاملہ کر کے اس صفت ودودیت کو اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں وغیرہ۔

حق تعالیٰ کی لاکھوں صفات ہیں ان میں سے جتنی بھی صفات ہم اپنائیں گے اتنا ہی ہماری ذات میں نکھار پیدا ہوگا۔ حق تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ آج یہ اسماء حسنیٰ کا موضوع مکمل ہوا۔ ہماری دعا ہے کہ حق تعالیٰ ہمارے قارئین کو اپنے رنگ میں رنگ جانے کی توفیق بخشے اور ہمیں بھی اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے کریمانہ اخلاق کو اپنی ذات کا جزو بنالیں کہ جن کے رنگ واثر کے بغیر کسی بھی مومن کی زندگی میں مکمل نکھار پیدا نہیں ہوسکتا۔

اسماء حسنیٰ سے فارغ ہونے کے بعد انشاء اللہ ہم اسماء محمدی پر تفصیلی گفتگو کریں گے اور اپنے قارئین کو یہ بتائیں گے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک صفاتی نام میں شرافت وانسانیت اور اخلاق وحمیت کے ہزاروں خزانے موجود ہیں۔ اسماء محمدی سے بھی اسی طرح استفادہ کرنا چاہئے جس طرح اسماء حسنیٰ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ اگلے شمارے میں اس مضمون کی شروعات ہوگی۔ قارئین سے دعاء خیر کی درخواست ہے۔ زندگی رہی تو انشاء اللہ سرکار دوعالم کے سو ناموں پر ہم مفصل روشنی ڈالیں گے۔ ان ناموں کا مطالعہ کر کے ہمارے قارئین کو ازخود اس بات کا اندازہ ہوجائے گا کہ رب العالمین کے بعد رحمۃ اللعالمین کی ذات گرامی سب سے زیادہ معتبر سب سے زیادہ مؤثر اور سب سے زیادہ رفیع الرتبت ہے۔ بقول شاعر۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شاعر یہ کہہ رہا ہے مختصراً یہ ہے کہ اللہ کے بعد ذات محمدی سب سے زیادہ عظیم اور سب سے زیادہ قابل احترام ہے۔
اگلے شمارے سے اسماء محمدی کا حسن رنگ دیکھئے اور اس ذات پر درود وسلام بھیجئے جس کے نور کے آرزومند شمس وقمر بھی ہیں۔

(خادم حسن الهاشمي)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ذاتی معلومات

سوال از: مقصود احمد ـــــــــ لندن

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے تا کہ اس دور شیطانی میں تبلیغ وحدانیت کا جو راستہ آپ نے چنا ہے وہ قابل تعریف ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے اور لوگ اس کے ذریعہ فیض حاصل کرتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائیں۔

اور میں اس بیش قیمت رسالہ کا مئی ۱۹۹۵ء سے اب تک برابر مطالعہ کر رہا ہوں اور کوشش کروں گا کہ یہ سلسلہ جاری رکھوں میں دراصل حیدرآباد کا رہنے والا ہوں اس وقت لندن میں ہوں اور آپ کے رسالے کا سالانہ ممبر بھی ہوں۔

میں اس سے قبل بھی آپ کو دو خطوط لکھ چکا ہوں مگر افسوس میرے خطوط کا جواب نہیں ملا۔ کوئی بات نہیں آپ کی مصروفیت کا مجھے اندازہ ہے۔ لیکن اس بار مجھے امید ہے کہ آپ مایوس نہیں کریں گے۔ اس خط کا جواب روحانی ڈاک میں ضرور شائع کریں گے۔

میرا نام محمد مقصود احمد ہے اور میری والدہ صاحبہ کا نام محترمہ رابعہ بی مرحومہ و مغفورہ۔ میری تاریخ پیدائش جو اسکول میں لکھائی گئی ہے۔ وہ ۲۷ر جون ۱۹۶۶ء ہے۔ مگر میری والدہ محترمہ کا کہنا تھا کہ وہ درست نہیں ہے۔ پتہ نہیں صحیح کیا ہے۔ اس حساب سے آپ معلوم کریں کہ میرا اسم اعظم کیا ہے اور اعداد میرے کیا ہیں۔ اور میرا ستارہ اور برج کیا ہے۔ اور مبارک دن، تاریخ اور غیر مبارک دن، تاریخ، اور میرے لئے کونسا نگینہ فائدہ مند ہے۔ میرا خط بڑا طویل ہوگیا، لیکن آپ سے گزارش ہے کہ نظر انداز نہ کریں۔

میری دو شادیاں ہوئی ہیں اور دونوں بیویاں حیات ہیں۔ اور دونوں میں آپسی محبت ڈالنے کے لئے کوئی مؤثر وظیفہ بتائیں۔

میری پہلی شادی ۳ر مئی ۱۹۹۲ء میں ہوئی جس سے چار بچے ہیں۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ میری دوسری شادی ۷ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو ہوئی۔ اس کے پہلے شوہر کا انتقال ہوگیا تھا اور اس کو تین بچے تھے۔

میرے حالات کچھ اس طرح ہیں کہ ۱۹۹۲ء میں میری شادی کے بعد دسمبر ۱۹۹۲ء میں ہی میں سعودی عرب چلا گیا اور وہاں پر میں ایک دو ماہ پریشان رہا اور اس کے بعد میں نے وہاں اپنا کاروبار شروع کیا۔ میری وہاں پر پان کی دکان، اور ویڈیو لائبریری تھی۔ اور ۱۹۹۴ء میں اچانک میری والدہ کا انتقال ہونے کی وجہ سے چھٹی پر انڈیا آنا پڑا اور میرے آنے کے بعد میری دکان پر پولیس کا چھاپہ پڑ گیا۔ اور سارا کیس میرے نام پر ہوگیا جس کی وجہ سے میں واپس نہیں جاسکا۔ اور ۱۹۹۴ء سے ۲۰۰۲ء تک ان ۸ سالوں کے درمیان میں جن حالات سے گزرا ہوں وہ اگر میں بیان کروں تو جو آپ کا روحانی مسائل نمبر چھپنے والا ہے وہ بھی کم پڑ جائے گا۔ کوشش کر رہا ہوں مختصر بیان کروں۔ ان ۸ سالوں کے درمیان میں ہر کاروبار میں نقصان اٹھاتا گیا اور قرض کے دلدل میں دھنسا جاتا رہا اور اس کے درمیان میں میرے اپنے جو مجھے بہت پسند کرتے تھے وہ مجھ سے دور ہوتے گئے۔ میرے چار بھائی اور چار بہنیں ہیں انہوں نے بھی مجھ سے دوری اختیار کرلی

اور میرے والد صاحب جو بر سر حیات ہیں اللہ ان کو صحت وتندرستی دے اور ان کی عمر دراز کرے تا کہ ان کا سایہ میرے سر پر ہمیشہ قائم رہے۔ وہ تھوڑا سا گرم مزاج ہیں اور وہ بھی مجھ سے اس درمیان ناراض ہو گئے اور ۲۰۰۰ء میں مجھے گھر سے الگ کر دیا اور اس وقت میرے دل سے یہی دعا نکلتی تھی کہ پروردگار عالم سب نے ساتھ چھوڑ دیا۔ پر تو میرا ساتھ نہ چھوڑنا۔ اور اسی درمیان آپ نے بھی میرے دو خطوط کا جواب نہیں دیا اور میں نے ایسے حالات میں بھی طلسماتی دنیا کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ میں نے اپنا علاج کروانے کے لئے کئی جگہ دکھلایا کسی نے کہا کہ کوئی جادو کروادیا گیا اور کسی نے کہا کہ تمہارے بڑے لوگ نرسو کی پوجا میں پیڑ شریک کرتے تھے وہ ہی تمہارے پیچھے ہے کئی جگہ علاج کروایا۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آخر کار میں نے سوچا رب سے بڑا کوئی شافی نہیں ہے۔ پھر طلسماتی دنیا کے کچھ وظائف پڑھنا شروع کئے اور بارگاہ خداوندی میں گڑگڑاتا رہا اور دعائیں کیں تب جا کر مجھے مئی کی پہلی تاریخ ۲۰۰۲ء کو لندن کا ویزا ملا اور پھر اس کے بعد ایجنٹ کو دینے کے لئے پیسے کا بندوبست بھی بڑی مشکل سے ہوا جس کے لئے کافی وقت لگ گیا اور میں ۱۹ر ستمبر ۲۰۰۲ء کو لندن آگیا۔ اور اب یہاں پر آکر مجھے دو سال تین ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے میں نے اب تک بڑی مشکل سے ۱۰ فی صد قرض ادا کیا ہے۔ لیکن اب بھی کافی مقروض ہوں۔ میرے لئے کوئی خاص عمل تجویز کریں، بڑی مہربانی ہوگی۔ اللہ کا شکر ہے میں کام تو کر رہا ہوں۔ گھر کے اخراجات چل رہے ہیں۔ مگر قرض ختم نہیں ہوتا۔ اور میرے لئے کوئی ذاتی گھر بھی نہیں ہے۔

ایک اور چیز آپ کے رسالے میں رُدراکش کے بارے میں لکھا جاتا ہے کیا وہ میرے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ اگر ہوگا تو اس کا ہدیہ کیا ہوگا اور کیا وہ بذریعہ ڈاک لندن تک بھیجا جا سکتا ہے۔ اور یہاں پر میں اس وقت ایک سیکورٹی آفیسر کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں اور یہاں پر میں جو بھی کام کے لئے عرضی دوں اس میں کامیابی کیلئے کوئی خاص عمل بھی ضرور بتائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ آخر میرے پیچھے یہ سب کیا ہے ضرور معلوم کریں۔

اور میں نے ایک مرتبہ عمرہ کیا ہے حج کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ میری اب دو خواہشیں ہیں ایک تو میں حج کروں اور دوسری ہے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار آپ سے ملاقات کروں۔ نہ جانے یہ شرف کب حاصل ہوگا اور کئی بار فون پر بات کرنے کی کوشش بھی کی مگر افسوس بات نہیں ہو سکی۔ دو مرتبہ ابوسفیان عثمانی صاحب سے بات ہوئی اور آپ کا موبائل نمبر بھی لیا مگر جب ملاتا ہوں تو ملتا ہی نہیں۔ خیر آپ میرے لئے دعا کریں۔ ایک بار پھر معذرت چاہوں گا کہ میرا خط کافی طویل ہو گیا۔ اللہ ہم سارے مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں۔

جواب

آپ کے خط سے آپکی پریشانیوں کا اندازہ ہوا اور اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ زندگی کی مختلف النوع کلفتوں اور مصیبتوں سے گزرتے ہوئے آپ نے توحید وسنت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور ہر صورت اور ہر حالت میں اپنے اس رب ہی سے اپنی امیدیں وابستہ رکھیں جو بلاشبہ اپنے بندوں کے تمام مسائل حل کرنے کا ذمہ دار ہے وہی درحقیقت مختار کل ہے اور وہی درحقیقت حاجت روا ہے۔ جو لوگ صرف اپنے رب کے آگے دامن پھیلاتے ہیں۔ ایک نہ ایک دن ان کی مراد پوری ہو جاتی ہے اور ایک نہ ایک دن ان کا سفینہ دریا کے پار اتر جاتا ہے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی تحریک کا حاصل بھی یہی ہے کہ ہم صرف اپنے مالک ہی کو نجات دہندہ مانیں اسی کو معبود سمجھیں اور اسی کو اپنا مستعان مانیں۔ جو لوگ ایک خدائے برتر واعلیٰ کے ہوتے ہوئے جگہ جگہ اپنا سر جھکاتے ہیں اور جگہ جگہ اپنے دامن کو پھیلاتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ توحید وسنت کی توہین کرتے ہیں بلکہ وہ اپنے سر اور اپنے دامن کی آبرو کا ملیامیٹ کرنے کے خوگر بنتے ہیں۔ انسان کے سر کی عظمت اس میں ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کے در پر نہ جھکے اور انسان کے دامن کی توقیر اس میں ہے کہ وہ اپنے مالک اور اپنے خالق کے ماسوا کسی اور کے سامنے نہ پھیلے جو سر جگہ جگہ جھکتا ہے وہ سر نہیں ہے وہ پیروں سے بھی بدتر ہے اور جو دامن جگہ جگہ پھیلتا ہے وہ دامن نہیں ہے وہ فقیر کی جھولی اور فقیر کی جھولی کی نہ کوئی قیمت ہوتی ہے نہ کوئی وقعت۔

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل وکرم آپ پر یہ ہے کہ زندگانی کی ابتلاؤں سے دوچار ہو کر بھی آپ نے جگہ جگہ اپنے سر کو نہیں جھکایا اور ہر کس وناکس کے سامنے اپنے دامن کو نہیں پھیلنے دیا۔ جب کہ عام انسانوں کا حال یہ ہے کہ جہاں انہیں پریشانیوں نے گھیرا نہ صرف یہ کہ ان کی زبان پر شکایتیں رینگنے لگتی ہیں بلکہ وہ ان کا سر دوسرے دروں کا متلاشی ہو جاتا ہے اور جب دوسرے دروں کی تلاش شروع ہو جاتی ہے تو پھر سر کے جھکنے میں دیر نہیں لگتی اور اکابرین کی رائے کے مطابق سر کا جھک جانا ہی شرک کا مقدمہ ہے جب سر کسی اور در پر جھک جاتا ہے تو پھر دل میں شرک کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ یہ جراثیم ایک ایسے کینسر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جو تقریباً لا علاج ہوتا ہے۔

آپ کو اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے آپکو بھٹکنے سے محفوظ رکھا اور مختلف قسم کے مصائب کا شکار ہو کر بھی توحید پرست رہے اور آپ نے علماءِ المسلمین کی طرح ان عاملوں کی باتوں پر کان نہیں دھرے جو صرف لوٹنے کھسوٹنے کے لئے گلی گلی میں دھونی رچائے بیٹھے ہیں اور سفلی عمل کے نام پر توحید وسنت کا قتل عام کرنے کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ہم اس بات پر اپنے رب کا شکر گزار ہیں کہ اس نے طلسماتی دنیا کے وظائف میں اثرات پیدا کئے اور ان وظائف کو پڑھ کر آپکا سفینہ ٹھکانے لگا۔ انشاء اللہ باقی پریشانیاں بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گی۔ اپنا دامن اپنے رب کے حضور میں پھیلائیں رکھیں۔ نماز روزے کی پابندی کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے خود کو وابستہ رکھیں اور اپنی ضروریات اور اپنی خواہشات کو بار بار اپنے مالک کے سامنے پیش کرتے رہیں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ کے یہاں دیر تو ممکن ہے لیکن اندھیر ممکن نہیں ہے۔ اور اس بات کا یقین بھی رکھیں کہ اگر آپ کے رب نے آپ کو محروم رکھنے ہی کا فیصلہ کر لیا ہے تو پھر دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی آپ کو سرخرو اور سرفراز نہیں کر سکتیں اور اگر آپ کے رب نے آپ کو خوش حالی اور طمانیت عطا کرنے کا فیصلہ کر لیا تو پھر دنیا بھر کی قوتیں مل کر بھی آپکو راحتوں اور لذتوں سے محروم نہیں کر سکتیں۔ اس یقین کو اپنے دل میں جاگزیں کرنے کے بعد جب آپ اپنے دامن کو اپنے رب کے حضور میں پھیلائیں گے تو آپکا دامن خالی نہیں رہے گا کیونکہ رب العالمین کا مزاج ہے کہ وہ مانگنے والے سے خوش ہوتے ہیں اور مانگنے والے کو اپنی رحمت کے دائروں میں سمیٹ لیتے ہیں۔ اس دنیا کا مزاج یہ ہے کہ بے مانگے دیتی نہیں اور جو مانگتا ہے اس سے بیزار ہو جاتی ہے اور ہمارے رب کا مزاج یہ ہے کہ وہ بے مانگے بھی عطا کرتا ہے اور مانگنے پر اور بھی زیادہ مہربان ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بات اس کے شان کریمی اور اس کی شان فیاضی کے منافی ہے کہ کوئی اس کے آگے دامن پھیلائے اور وہ دامن کو خالی رہنے دے۔

اللہ کا کرم ہے کہ اس نے آپ کو عمرہ کی سعادت سے سرفراز کیا۔ اور اس کے کرم کا سلسلہ اگر بحال رہا تو انشاء اللہ ایک دن آپ حج کی دولت سے بھی سرفراز ہوں گے اور ان کا کرم اگر ہمارے اور آپ کے شامل حال رہا تو ہماری اور آپکی ملاقات بھی ہو جائے گی

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے، آپکے لئے انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶، ۲۵ تاریخیں مبارک ہیں۔ آپکا اسم اعظم "یَاحَلِیْمُ" ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ اس کا ورد کیا کریں۔ آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے آپ کیلئے انگریزی ماہ کی ۶، ۱۲، ۱۷ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

آپ کو پکھراج، نیلم اور پنا انشاء اللہ راس آئیں گے۔ آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔

آپ نے رُدراکش کے بارے میں معلوم کیا ہے۔ اس کا ہدیہ پانچ ہزار روپے ہے اور محصول ڈاک دوسو روپے اس کے علاوہ۔ اگر ضرورت محسوس کریں تو پانچ ہزار دوسو روپے کا ڈرافٹ روانہ کریں۔

غالباً آپ نے دوسری شادی ایک بیوہ عورت کے ساتھ ازراہ ہمدردی کی ہوگی۔ آپ نے ایک قابل تعریف اقدام کیا ہے لیکن ہمارے مسلم سماج میں دوسری شادی کو بالخصوص پہلی بیوی کی موجودگی میں ایک عیب سمجھا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عام طور پر مرد دو بیویوں کے ساتھ انصاف نہیں کر پاتے اس لئے بھی عورتیں اپنے شوہر کی دوسری شادی کے تصور سے لرزتی ہیں۔ تاہم جب آپ نے دوسری شادی کر ہی لی ہے تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ دونوں کو خوش رکھنے کی کوشش کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم سے کم دونوں کے ساتھ انصاف کریں۔ دونوں کو خوش رکھنا بلاشبہ آپ کے اختیار میں نہیں ہے لیکن دونوں کے ساتھ انصاف کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔ اگر آپ کسی ایک کے ساتھ بھی ناانصافی کریں گے تو آپ سے آخرت میں باز پرس ہوگی۔

اپنی زندگی میں سکون پیدا کرنے کے لئے آپ روزانہ "یاسلام" ۱۳۶ مرتبہ صبح شام پڑھا کریں اور کامیابیاں حاصل کرنے کیلئے حسبنا اللہ ونعم الوکیل روزانہ ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ ان وظائف کی پابندی سے آپ کو اتنا مل جائے گا کہ آپ سے سمیٹا نہیں جائے گا۔

آپ نے اپنے کئی خطوط کے جواب نہ دینے کی شکایت کی ہے۔ شکایت محبت کی دلیل ہے۔ اس لئے آپ کی شکایت کی ہم قدر کرتے ہیں لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم کسی کے بھی خط کو دانستہ نظر انداز نہیں کرتے۔ ہوتا یہ ہے کہ کبھی تو خط ڈاک خانے والوں کی کرم فرمائی کی نذر ہو جاتا ہے اور کبھی ڈاک کے انبار میں دب جاتا ہے۔ پھر بھی آپ کو اور دوسرے قارئین کو اپنے خطوں کا جواب نہ ملنے پر جو کوفت ہوتی ہے اس کا ہمیں احساس ہے اور ہم سب سے معذرت چاہتے ہیں۔

تفکراتِ زندگی

سوال از: نزہت فرزانہ ——— کویت۔

میں ہوں نزہت فرزانہ میر عبدالعلی اور میری ماں کا نام ثریا بیگم ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۲۳-۷-۱۲ ہے۔ شادی ہوئی تھی لیکن اب طلاق ہو چکی ہے اور اب میں کویت میں بیوٹی پارلر کا کام کر کے اپنے اخراجات

پورے کرتی ہوں۔ مجھے بچے وغیرہ نہیں ہیں۔ میری ماں ہیں جو انڈیا میں اکیلی رہتی ہیں۔ ہم انڈیا میں حیدرآباد کے رہنے والے ہیں۔ ہم چار بہنیں ہیں سب کی شادیاں ہوگئی ہیں اور سب اپنے اپنے گھروں میں (SETTLE) ہیں کہنے کی بات یہ ہے کہ مجھے کویت آئے ہوئے پانچ سال ہوگئے ہیں۔ شروع کے دوڈھائی سال تو بہت مشکل کے گزرے۔ لیکن ابھی دوسال سے جب سے میں نے بیوٹی پارلر کا کام اپنے طور پر یعنی Home Service کرنا شروع کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھا کمایا ہے اور اپنے خاندان والوں کے لئے ہی سب کچھ کیا ہے ابھی تک تو سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا لیکن قریب تین مہینے سے کام بالکل نہیں آرہا ہے یہاں تک کہ اپنے خرچے کیلئے بھی مجھے قرض لینا پڑ رہا ہے۔ یہاں میں اپنی بہن کی فیملی کے ساتھ رہتی ہوں۔ میری بہن پارلر میں نوکری کرتی ہیں ان کے دولڑکے ہیں اور شوہر کپڑے کی دکان میں کام کرتے ہیں۔ میں بہت ترقی کرنا چاہتی ہوں۔ میری اس فیلڈ میں لوگوں کے بڑے بڑے پارلر چلتے ہیں یہاں پر اور ہزاروں دینار کماتے ہیں، میں بھی اپنی ماں کو ایک آرام دہ زندگی دینا چاہتی ہوں کیونکہ میری ماں کی جب سے شادی ہوئی ہے انہوں نے خوشی دیکھی ہی نہیں ہے۔ میرے والد نے دوسری شادی کرلی۔ اور ہمارا اور ان کا کوئی تعلق نہیں رہا ہے کبھی بھی۔ ہم سب بہنوں کی شادیاں بھی ہماری ماں نے ہی کروائی ہیں اور اب میں انہیں حج بھی کروانا چاہتی ہوں یہ سب کچھ تب ہی ہوگا جب میرا کام بہت اچھا چلے۔ میں انڈیا میں رہتے ہوئے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا بہت دلچسپی سے پڑھتی تھی اور وظائف وغیرہ بھی پڑھتی رہی ہوں ایک بار پڑھا تھا کہ روزانہ ۲۵بار سورۂ واقعہ پڑھنے سے کام میں بہت برکت ہوتی ہے اور آدمی غنی ہوجاتا ہے۔ میں بھی اپنے لئے ایسے ہی کسی وظیفے کی اجازت لینا چاہتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ طلسماتی دنیا یہاں کویت میں مجھے ہر مہینہ ملتا رہے اس کے لئے کیا طریقہ کار ہے بتادیجئے۔ اور میری تاریخ پیدائش کے حساب سے میرے لئے علم الاعداد کے مطابق کونسا وظیفہ کی پابندی کرنی ہوگی بتادیجئے۔ تاکہ میرا بزنس ٹاپ پر آجائے اور اب مجھے Doubd ہے کہ میرے کام پر کسی کی نظر لگی ہو یا کسی نے جادو کروایا ہو، اگر ایسا کچھ ہے تو اس کی بندش کردیجئے تو عین نوازش ہوگی جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب

آپ کی یہ سوچ اچھی اور قابل قدر ہے کہ آپ اپنی ماں کو راحت اور سکون پہنچانے کیلئے ترقی کرنا چاہتی ہیں۔ بیوٹی پارلر میں کیا کیا ہوتا ہے ہمیں نہیں معلوم۔ اگر آپ کے بیوٹی پارلر میں صرف عورتوں کی زیب وزینت کے کام ہوتے ہیں تو اس کو چلانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اسلام نے زیب وزینت کی حدیں مقرر کی ہیں۔ کسی بھی معاملے میں حد کو پھلانگ دینا ہی غلط ہوتا ہے اور مسلمانوں نے کسی معاملے میں راہ اعتدال کو تقریباً نظر انداز ہی کردیا ہے اور ہر ہر معاملے میں یہ امت افراط وتفریط کا شکار ہوکر رہ گئی ہے چنانچہ زیب وزینت کے معاملات میں بھی افراط وتفریط کے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں اور اس معاملے میں بھی فضول خرچی اپنی آخری حدوں کو چھوکر گزرتی نظر آتی ہے ہم نے پاکستان میں بیوٹی پارلروں میں سرمایہ دار گھرانے کی لڑکیوں کو اتنے پیسے اپنی زینت پر خرچ کرتے دیکھا ہے کہ اتنے پیسوں میں ایک غریب لڑکی کی شادی ہوجاتی ہے۔

آپ کے کام میں ترقی کی دعا کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کیونکہ ترقی تو تب ہی ممکن ہے جب مسلم گھرانوں کی لڑکیاں آپ کے پاس آکر دل کھول کر فضول خرچی کریں اور تب ہی آپ کا بیوٹی پارلر ترقی کرسکتا ہے۔ اس معاملے میں آپ خود ہی اپنے رب سے دعا کریں تو بہتر ہے اور اگر دعا اس طرح کریں تو آپ کا ایمان ویقین بھی محفوظ رہے گا کہ اے اللہ اگر یہ بیوٹی پارلر میرے حق میں بہتر ہے تو اس میں استحکام دے اور اس کو پوری طرح کامیابیوں سے ہمکنار کر ورنہ مجھے اس کام کا نعم البدل عطا کر کہ جس کے ذریعہ میں اپنی والدہ کو خوش حالیاں دے سکوں۔ ان الفاظ میں دعا کرنے کا یہ فائدہ ہوگا کہ اگر پھر ترقی ملتی ہے تو اس میں خیر وبرکت ہوگی کیونکہ دعا کے بعد ترقی اللہ کی کسی مصلحت ہی کی بنا پر ممکن ہے۔

روزانہ فجر کی نماز کے بعد ایک بار سورۂ یٰسین اور ایک بار سورۂ مزمل کی تلاوت کیا کرو اور مغرب کے بعد ایک بار سورۂ واقعہ کی تلاوت کیا کرو۔ ۲۵ مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھنا ممکن تو نہیں ہے لیکن روزانہ اس تعداد کی پابندی کرنا دشوار ضرور ہے۔ اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کسی بھی وظیفے یا عبارت کو محدود انداز میں کرنا بہتر ہے لیکن اس میں مداومت ہونی چاہئے۔ جب بھی کوئی بندہ یا بندی کسی بھی وظیفے کو کم تعداد میں پڑھتی ہے تو اس کا شرح صدر باقی رہتا ہے اور کم تعداد میں الفاظ کی ادائیگی بھی درست رہتی ہے۔ زیادہ تعداد میں پڑھنا روزمرہ مشکل ہوتا ہے اور زیادہ تعداد میں پڑھتے وقت الفاظ کی صحت بھی برقرار نہیں رہتی اس لئے نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ آپ کم تعداد میں پڑھیں۔ اسکی پابندی بھی ہوجائے گی اور دل بھی پڑھنے میں لگے گا اور زبان بھی نہیں لڑکھڑائے گی۔ روزانہ "یَاسَلَامُ یَابَالِغُ" کی ایک تسبیح صبح اور ایک شام کو پڑھا کریں۔

آپ کے نام کا مفرد عدد چار ہے۔ "یاعزیز" آپ کا اسم اعظم ہے۔

فائدہ آپ کے لئے انشاء اللہ کبھی ثابت ہوگا۔

آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔آپ کے لئے منگل کا دن اہم ہے۔آپ کی مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲، اور ۳۱ ہیں اور آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۲، ۶، ۱۱، ۲۰، ۲۹ ہیں۔آپ کو انشاء اللہ ہیرا، پکھراج اور یاقوت راس آئیں گے۔

اگر آپ کویت میں ماہنامہ طلسماتی دنیا جاری کرانا چاہتی ہیں تو انڈین کرنسی میں ۱۲ سو روپے روانہ کردیں۔انشاء اللہ رسالہ ایک سال کے لئے جاری کردیا جائے گا۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو رزق حلال کے لئے شریعت کی حدود میں رہ کر جدوجہد کرنے کی مزید توفیق عطا کرے اور آپ کو خواہش کے مطابق آپ کی والدہ کو دونوں جہاں کی راحتیں نصیب ہوں اور آپ اپنے خاندان والوں کیلئے دلی خواہش کے مطابق حج بیت اللہ کے مصارف برداشت کرسکیں۔

اوپری اثرات کا چکر

سوال از: س، ل، م ــــــــــــــــ ک، ن، ل۔

میں طلسماتی دنیا کا قاری ہوں جو پڑھتے ہوئے کوئی دس سال کا طویل وقت ہوچکا۔آپ کا رسالہ روحانی دنیا کے اندر روحانی مریضوں کے لئے ایک روشن چراغ ہی نہیں بلکہ اور روحانی ڈاکٹر کا کام دنیا بھر میں سر انجام دے رہا ہے۔اب رہے تین امراض ایسے ہیں جو آپ کے مدنظر کئے جارہے ہیں جس کا جسمانی علاج کراتے کراتے تنگ آچکے ہیں۔اور ضمیر گواہی دے رہا ہے کہ اب روحانی علاج پر متوجہ ہوں اس لئے حسب ذیل امراض آپ کے زیرنظر کئے جارہے ہیں۔برائے کرم روحانی فارمولہ تشخیص کیجئے تاکہ ہم اس موذی مرض سے نجات پاسکیں۔

ایک خاتون ہیں عمر تقریباً ۵۰ سال۔ان شوہر کا انتقال ہوچکا چہلم کے دوسرے روز میں اوپر سے نیچے اتر رہی تھیں۔قریب پوری سیڑھیاں اتر چکی تھیں صرف دو سیڑھیاں باقی رہ گئی تھیں۔ایسا محسوس ہوا کہ انہیں کوئی پیچھے سے دھکیل رہے ہیں۔فوراً نیچے گر پڑیں۔خدا کا بہت بڑا احسان ہوا کہ کہیں بھی چوٹ نہیں لگی۔مارنے والے سے بچانے والا بہت بڑا ہے، تھوڑی کمر میں موچ آگئی۔ڈاکٹروں کے پاس معائنہ کرایا گیا۔معلوم ہوا کہ ہڈی نہ تو ٹوٹی ہے اور نہ سرکی ہے البتہ ہڈی میں باریک ٹرانچ آچکی ہے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔دواؤں سے ٹھیک ہوجائے گا۔مگر دو سال گزر چکے بستر مرگ ہی پر ہیں۔اٹھنے بیٹھنے سے قاصر ہیں۔اٹھ کر ایک گھنٹہ بیٹھ نہیں سکتیں۔ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہڈی کا گھٹ جانا لاعلاج مرض ہے۔ہڈی کا ٹوٹنا علاج والا مرض۔ہڈی کی ٹرانچ لاعلاج ہے یا علاج والا مرض ہے۔برائے مہربانی دعا کیجئے اور بہتر روحانی فارمولہ درج کیجئے تاکہ موذی مرض سے نجات پالیں۔یہ سب روحانی حرکتوں کا مجموعہ تو نہیں ذرا معلوم کیجئے ہم آپ کا احسان نہ بھولیں گے۔

جواب

بلاشبہ آج کے زمانے میں توہمات کا سلسلہ بہت دراز ہوچکا ہے اور پڑھے لکھے لوگ بھی بہت جلد اس وہم میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ ان پر کسی نے جادو کرادیا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگ اس دنیا میں ایسے بھی ہیں کہ جو یقینی طور پر جادو یا جنات کے اثرات کا شکار ہوتے ہیں۔لیکن وہ روحانی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔یا تو وہ اس علاج کے قائل ہی نہیں ہوتے یا اس طرف دھیان نہیں جاتا پھر ایک طویل مدت کے بعد اور شدید ترین نقصانات سے دوچار ہونے کے بعد انہیں اس روحانی علاج کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ڈاکٹروں کا حال بھی یہ ہے کہ روحانی علاج کے نام سے بھی چڑتے ہیں اور اس علاج کا مذاق اڑاتے ہیں۔مریضوں کے جسم پر الگ بچوں سے طرح طرح کے تجربات کے بعد بھی جب بعض حالات میں انہیں کامیابی نہیں ملتی اور مریض ٹھیک نہیں ہوتا تو اپنا پیچھا چھڑانے کیلئے اس وقت بعض ڈاکٹر یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ بھئی کسی مولوی ملا کو دکھالو اور اس مریض کی جھاڑ پھونک کرالو۔اور مریض کے لئے روحانی علاج اور جھاڑ پھونک کا مشورہ بادل نخواستہ اسوقت دیتے ہیں جب پانی سر سے گزر جاتا ہے اور زندگی کی امیدیں ختم ہوجاتی ہیں۔اگر شروع ہی سے دونوں طرح کے علاج چلیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ہم یہ نہیں کہتے کہ حکیموں اور ڈاکٹروں کو نہ دکھاؤ بلکہ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ جسمانی علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج پر بھی شروع ہی سے توجہ دینی چاہئے کیونکہ بعض امراض ڈاکٹروں کے سمجھ میں نہیں آتے اور سمجھ میں آئیں گے بھی کیسے جبکہ ڈاکٹر حضرات ان امراض کو سمجھنے کے اہل ہی نہیں ہوتے۔عام طور پر ایک آسیب زدہ انسان ڈاکٹروں کو پاگل محسوس ہوتا ہے اور وہ اس کے دماغ پر کرنٹ لگا لگا کر اور اس کو جھٹکے دے دے کر ہوش وحواس میں لانا چاہتے ہیں جب کہ وہ آسیب وجن کا شکار ہوتا ہے۔

آپ نے جن خاتون کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ بھی آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور آسیبی اثرات ہی کی وجہ سے ان کے جسم کی ہڈی متاثر

ہوئی ہے ان کا روحانی علاج ہونا ضروری تھا۔کسی بھی مرض کے بارے میں یہ کہہ دینا کہ یہ لاعلاج ہے غلط بات ہے۔رب العالمین نے اس دنیا میں جب امراض پیدا کئے ہیں تو ان کا علاج بھی پیدا کیا ہے ہم اس سے پہلے بھی یہ لکھ چکے ہیں کہ ان کی شان کریمی کے خلاف ہے یہ بات کہ وہ دنیا میں مرض تو پیدا کردیں اور اس کا علاج پیدا نہ کریں۔کینسر، ٹی بی، ایڈز جیسے امراض کے علاج موجود ہیں اور بہت سے لوگ ان موذی امراض کا شکار ہوکر صحت یاب بھی ہوجاتے ہیں لیکن بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان امراض کا علاج ممکن نہیں ہے۔اکثر امراض کے بارے میں جب ان کا علاج سمجھ میں آجاتا ہے تو ڈاکٹر لوگ یہ فرماتے دکھائی دیتے ہیں کہ جب فلاں مرض کا علاج دریافت ہوگیا ہے گویا کہ وہ اپنی جہالت یا اپنی کم علمی کا اعتراف کرنے کے بجائے اب بھی ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں گویا کہ علاج خالق کائنات نے نہیں پیدا کیا ہے بلکہ ان کی اپنی کھوج اور اپنی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔حالانکہ علاج پہلے ہی سے موجود تھا۔البتہ ان ڈاکٹروں کی رسائی اس علاج تک نہیں تھی۔اسی لئے یہ لوگ اس علاج سے ناواقف تھے۔

جادو اور اثرات آسیب کا علاج بھی جب بروقت نہیں ہوتا تو کوئی نہ کوئی جسمانی مرض لاحق ہوجاتا ہے اور اس طرح کے مرض کی وجہ بھی کسی معالج کے سمجھ میں نہیں آئی کیونکہ طرح طرح کی دواؤں کے بعد بھی مریض ٹھیک نہیں ہوتا اور مریض ٹھیک ہو بھی کیسے کیونکہ اس کے مرض کی اصل بنیاد اثرات آسیب یا اثراتِ سحر ہیں جب تک یہ بنیاد باقی رہے گی جسمانی مرض سے نجات کیسے ممکن ہے۔

ان خاتون کے جن کا نام آپ نے پوشیدہ رکھنے کی فرمائش کی ہے۔ آپ روزانہ کلونجی کے تیل کی مالش کرائیں۔کلونجی کے تیل پر ۴۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرلیں۔پھر اس کی تین بوندیں نہار منہ اور تین بوندیں رات کو سوتے وقت پلائیں۔اور اسی تیل کی مالش رات کو سوتے وقت اس ہڈی پر کریں جو متاثر ہوچکی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ تینوں وقت کے کھانے کے بعد آدھے گلاس پانی پر قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کرکے پلائیں۔ان دونوں علاجوں کو ۴۵ دن تک جاری رکھیں۔مندرجہ ذیل نقش ان خاتون کے گلے میں ڈالیں۔انشاء اللہ ان کی ہڈی ٹھیک ہوجائے گی۔

جو نقش گلے میں ڈلے گا وہ یہ ہے اس نقش کو کسی مقامی عامل سے بنوالیں۔اسے کچھ ہدیہ بھی دیدیں۔تاکہ وہ صحیح وقت پر صحیح طریقے سے بنادے۔یہ نقش آتشی چال سے لکھا گیا ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

سحر اور بندش کا معاملہ

سوال از ــــــــــــــ ع،س،ل،م،

عمر ۶۰ سال، آج سے ۳۲ سال پہلے جب کہ میں اپنے مکان کی طرف لوٹ رہا تھا وقت رات کے کوئی ۱۱یا ۱۱/۲ بج رہے تھے۔اچانک چو راستہ پر میرے ایک دوست نظر آئے۔سلام وکلام کے بعد بُری خبر سنائی۔ سامنے ایک ہوٹل تھا جس میں پوجا ہو رہی تھی۔نظر پڑتے ہی میرے پیٹ کے داہنے طرف کچھ پکڑ سی محسوس ہوئی۔اور دوست کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی کو ہسپتال میں داخلہ دے کر آرہے تھے جو بہت خوفناک مرض میں مبتلا ہوچکے تھے۔ڈاکٹروں نے واپسی کا اعلان کردیا تھا۔کیونکہ کینسر میں مبتلا تھے اور مرض سخت ہوچکا تھا۔وہاں سے اور ایک بڑے ہسپتال لے گئے کیونکہ انسان کو جینے کی آس رہتی ہے مگر وہاں بھی علاج نہ ہوسکا چند دنوں کے بعد خدا کو پیارے ہوگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اب رہی میری داستان، معدہ کے دائیں طرف کچھ ہوائی غبارے رکھے جیسا محسوس ہوتا ہے۔Scaning نکالا گیا مگر کچھ نظر نہیں آتا۔ جسمانی طور پر پیٹ میں جلن اور چھاتی جلتی رہتی ہے اور پورے جسم میں ایسی گرمی کا احساس ہوتا ہے جیسا کہ بخار کی حالت میں مریض کا جسم رہتا ہے۔اگر ہاتھ رکھ کر دیکھا جائے یا تھرمامیٹر لگا کر دیکھا جائے تو صحت میں کچھ تبدیلی نظر نہیں آتی۔پیٹھ چھنی کے مانند ہوجاتی ہے اور دور رہنے سے باہر بیٹھنے کے قابل نہیں رہتا۔ہاتھ اور پیروں میں کھجاوٹ رہتی ہے اور اعصابی کمزوری بہت رہتی ہے۔روحانی تکلیف کا حال تو یہ رہتا ہے کہ راتوں کو برے اور بھیانک خواب جس میں گمراہی کے سوا کچھ نہیں رہتا۔ جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے سویرے فجر کی اذان کے قریب چمک کر بیداری ہوجاتی ہے۔چمک کر بیدا ہونا اور دل کی دھڑکن زیادہ ہوجاتی ہے۔فوراً اٹھ کر نماز کو چلے جانا ہی افاقہ ورنہ دن بھر ساری تکلیف سے گزرے گی۔ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یہ مرض Amoliasis ہے اور

ڈیروں کا کہنا ہے کہ یہ مرض Gas Formation ہے میں آپ کا پرانا مریض ہوں جو مرض کا حال چال تو ۲۰۰۲ء رمضان مبارک کو ہی آپ کی نظروں پر آپ کا اور آپ نے مرض کی تشخیص "گھرانہ کا کھرب" رکھا گیا اور علاج بھی بتلایا گیا۔ دو نقوش دیئے گئے تھے۔ روزانہ پینے کا اور ایک آٹے کی گولی بنا کر دریا میں ڈالنا۔ یہ کورس ۴۰ دن کا بتلایا گیا اور مرض سے پورے افاقہ کی مدت آپ نے ایک سال بتلائی گئی۔ دوسرا سال بھی گزر گیا۔ ۲۰۰۴ء رمضان مبارک کو مگر مزاج جوں کا توں رہا۔ پریشانی بڑھتی گئی، اب کیا کرنا ہے سمجھ کے باہر ہے۔ اب خدا کو کیسے منانا ہوگا۔ بتلایئے ایسا طریقہ جو میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔ میرا خدا مجھ سے راضی ہوگا تو میرے مرض میں شفا حاصل ہوگی۔ بتلایئے وہ طریقہ کونسا ہے، میں آپ کا زندگی بھر احسان بھول نہیں سکتا، اور خدائے پاک سے آپ کی صحت اور طویل زندگی کی دعا کرتا رہوں گا۔ خدا آپ کی خدمت خلق کو قبول فرمائے اور اس کا اجر آپ کو قیامت تک ملتا رہے۔ (آمین)

گھرانہ کا کھرب سمجھ میں نہیں آیا کیا یہ باپ دادا سے ہوتی ہوئی آرہی ہے۔ میرے بعد میری نسل کو بھی اس کا سامنا کرنا ہوگا۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ایسا فارمولا تجویز کیجئے کہ یہ ہم سے ہی ختم ہو جائے آئندہ نام و نشان نہ رہے۔

جواب

علاج کرنے اور کرانے کا مسلمہ قاعدہ یہ ہے کہ دوران علاج مریض اور معالج کے درمیان رابطہ بنا رہے اگر دوران علاج معالج کو یہ خبر نہ ہو کہ اب مرض کی نوعیت کیا ہے وہ گھٹ رہا ہے یا بڑھ رہا ہے یا جوں کے توں ہے تو وہ مشورہ کیا دے گا اور مریض معالج کو اپنی صورت حال سے خبردار نہیں کرے گا تو مرض سے نجات کیسے ملے گی۔ دوران علاج کئی بار علاج بدلنا بھی پڑتا ہے، فارمولے گھٹانے اور بڑھانے بھی پڑتے ہیں اس لئے علاج کے دوران مریض کو چاہئے کہ اپنے معالج سے رابطہ رکھے اور اس کو صورت حال سے آگاہ کرتا رہے۔

آپ کا علاج شروع کرتے وقت ہم نے یہ ضرور کہا ہوگا کہ مرض سے آپ کو نجات ایک سال میں مل سکتی ہے لیکن ہم نے یہ تو نہیں کہا ہوگا کہ آپ ایک سال تک ہم سے رابطہ ہی نہ رکھیں۔ آپ کو دوران سال اپنی صورت حال سے ہمیں آگاہ کرنا چاہئے تھا تاکہ ہمیں یہ اندازہ ہوتا کہ آپ کا مرض گھٹ رہا ہے یا نہیں۔

بات دو سال سے زیادہ کی ہوگئی اس لئے اب یہ یاد نہیں ہے کہ آپ کو ہم نے کونسے نقوش دیئے تھے۔ آپ نے نقوش کے استعمال کا جو طریقہ نقل کیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ جسمانی طور پر سحر کا اور کاروباری طور پر بندش کا شکار رہے ہوں گے اور اسی کے نتیجے میں آپ کو کوئی جسمانی مرض بھی لاحق ہو گیا ہوگا۔

فی الحال آپ یہ کریں کہ ایک بوتل پانی پر دو سو مرتبہ "سَلَامٌ قَـوْلاً مِّـنْ رَّبٍّ رَّحِيْـم" پڑھ کر دم کرلیں اور اس پانی کو سات روز تک صبح آٹھ بجے اور شام عصر کے بعد دن میں دو مرتبہ پیا کریں۔ سات روز میں یہ بوتل ختم کرلیں۔ جمعرات کے دن شروع کر کے بدھ کی شام تک اس بوتل کو ختم کردیں۔ اگلے ہفتے پھر اسی طرح بوتل تیار کرلیں۔ لگاتار سات ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ نماز کی پابندی کریں اور ہر فرض نماز کے بعد مذکورہ آیت کو ۱۴ مرتبہ پڑھ کر اپنے دل پر دم کرلیں۔ اور یہ نقش اپنے گلے میں ڈال لیں یہ آتشی چال سے پُر ہے بہتر ہوگا کہ مقامی کسی عامل سے اس کو تیار کرالیں وہ صحیح وقت پر صحیح طریقے سے بنا کر دے دیں گے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ۴۵ دن میں اس روحانی علاج کی پابندی سے مکمل صحت یاب ہو جائیں گے۔ اگر اس دوران مرض کی کیفیت میں کچھ تبدیلی ہو تو ہمیں مطلع کردیں ورنہ ۴۵ دن کے بعد صورت حال سے ہمیں آگاہ کردیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائیں اور آپ کو جسمانی اور روحانی صحت کے ساتھ اس دنیا میں زندہ رکھے۔ (آمین)

کھجلی کا روحانی علاج

عمر ۶ سال، رنگ سانولا ہے۔ کھجلی میں مبتلا ہے۔ کھجلی کی وجہ سے جسم پر کالے دھبے پڑ رہے ہیں۔ دوا کے استعمال سے افاقہ ہے مگر پھر دوا چھوڑنے پر مرض شروع ہو جاتا ہے۔ جسم پر پھنسیاں پھیل جاتی ہیں، کھجاتے ہی جسم پر دھبے پڑ جاتے ہیں۔ سوکھی ہوئی پھنسیاں کھجانے پر پھر سے شروع ہو جاتے ہیں۔ دوا کھلاتے کھلاتے دو یا تین سال ہوگئے۔ ہم آپ سے قوی امید رکھتے ہیں کہ اوپر بتلائے ہوئے امراض کا توڑ روحانی

طور پر خاص اور خاص فارمولہ بتلا دیجئے تا کہ ایسے امراض سے ہم نجات پالیں۔ امید ہے کہ سوالات کے حل قریب ہی کے رسالے میں درج کئے جائیں گے۔

جواب

مندرجہ ذیل کلمات کو سفید چینی پر ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں۔ اوران ہی کلمات کو ۴۰ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دم کرلیں۔ اس چینی کو روزانہ کسی بھی چیز میں ڈال کر استعمال کریں اور تیل کی مالش وہاں وہاں کریں جہاں جہاں کھجلی اور خارش کے اثرات ہوں۔

کلمات یہ ہیں:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم تُربَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یَشْفِیْ سَقِیْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

اس عمل کے ساتھ ساتھ اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اور نقش کسی عامل سے لکھوائیں۔ یہ نقش خاکی چال سے لکھا گیا ہے۔ پانچوے خانے میں اضافہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۶	۱۱۱	۱۰۹	۱۲۱
۱۰۸	۱۲۲	۱۱۵	۱۱۲
۱۱۹	۱۰۷	۱۱۳	۱۱۸
۱۱۴	۱۱۷	۱۲۰	۱۰۶

جب تک کھجلی ٹھیک نہ ہو اس وقت تک چند باتوں پر اور بھی عمل کریں۔ تیز مصالح نہ کھائیں۔ مچھلی کا استعمال نہ کریں۔ گوشت کم استعمال کریں۔ ناخن سے کھجانے کی غلطی نہ کریں اور کھجلی پریشان کرے تو کپڑا ہاتھ میں لے کر اس سے کھجائیں۔ روزانہ "یَااَللّٰہُ یَاشَافِیْ" تین سو مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کو پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاءاللہ ایک ماہ کے اندر اندر اس مرض سے نجات مل جائے گی۔

علم و معرفت حاصل کرنے کا ذوق

سید نور اللہ شاہ ــــــــــــ پاکستان۔

بعد خیریت مطلوب، عافیت موجودہ معاملہ کچھ اس طرح ہے کہ حال ہی میں پاکستان کے شہر کراچی میں ایک پرانی کتابوں کے اسٹال پر آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا، مارچ، اپریل ۱۹۹۹ء "حاضرات نمبر" نظر سے گزرا۔ سو اچھا لگا۔ خرید لیا۔ اس پر لکھے ہوئے ٹیلیفون نمبر پر رابطے کی کوشش کی گئی۔ مگر لگتا ہے کہ نمبرز CHANGE ہوگئے ہوں۔ سو اب اس لئے بذریعہ خط رابطے کی کوشش کر رہا ہوں۔

حاصل مدعا یہ ہے کہ ہمیں پاکستان میں ماہنامہ طلسماتی دنیا چاہئے اس کا طریقہ کار جو بھی آپ کا ہو۔ بذریعہ جوابی رقعہ بھیجئے اور فوری رابطہ کرنے لئے ٹیلیفون نمبرز بھی بھیجئے۔ علاوہ دیگر کیا آپ عملیات سکھانے بتانے کے لئے کوئی اہتمام کرتے ہوں تو اس کی شرائط سے بھی آگاہ کیجئے کیونکہ فی زمانہ انڈیا کا تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ باقی جہاں تک عاملوں کے بارے میں سنا ہے یا تجربے سے بات سامنے آئی ہے وہاں دھوکہ، فراڈ، اور لالچ کے سوا کچھ حقیقت نہیں۔

ماہنامہ کو دیکھ کر طبیعت کچھ راغب ہوئی۔ سوچا کہ شاید یہاں ایسا نہ ہو۔ واقعی خدمت خلق آپ کا منشور ہو۔ میں بھی اسی ذہنیت کا مالک ہوں۔ دھوکہ، فراڈ، لالچ سے ہٹ کر دکھی انسانیت کی خدمت اور اس کی خوشی ہی بہت بڑا انعام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بندے کی عزت بھی ہو اور دکھی انسانیت فی سبیل اللہ مستفیض ہو۔ وضاحت کرتا چلوں کہ میں کوئی عامل ٹائپ بندہ نہیں ہوں اور نہ ہی عملیات کے چکر میں ہنوز ابھی تک پڑا ہوں۔ مگر شوق ضرور رکھتا ہوں، کتابوں سے کاروبار سے منسلک ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی کتب کا مطالعہ ضرور ہوتا رہتا ہے۔ مگر مخلص بندے کا نہ ملنا اس راہ میں باعث رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ اب امید ہو چکی ہے کہ شاید شوق کی تسکین ہو سکے کیونکہ میری یہ عادت نہیں کہ کتاب میں الفاظوں کی چاشنی اور عمل کا خواب دیکھ کر تسبیح لے کر بیٹھ جاؤں اور نتیجہ "صفر" دماغ سوزی کے سوا کچھ نہ ہو۔ امید ہے کہ مثبت جواب ملے گا نہ چاہتے ہوئے بھی خط طویل ہو گیا۔ طوالت کی معذرت۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ عملیات کی لائن حد سے زیادہ بدنام ہوگئی اس درجہ کہ اس لائن میں معیاری قسم کے لوگ قدم رکھتے ہوئے ڈرنے لگے کیونکہ اس میدان میں ایک سے ایک بڑا کلاکار اور عیار و مکار قسم کا انسان پوری بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ دندناتا رہا ہے، جھوٹ اور لوٹ کھسوٹ تقریباً ہر لائن میں ہوتی ہے لیکن عملیات کی لائن میں جھوٹ بولنے والوں کی تعداد اور دن دہاڑے لوٹ مار کرنے والوں کی تعداد نسبتاً کہیں زیادہ ہے۔ ہندوستان کا حال بھی اس بارے میں پاکستان ہی کی طرح ابتر ہے۔ جہالت اور ضلالت کے اندھیرے یہاں بھی اسی طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ لیکن کوئی بھی لائن قحط الرجال کی وجہ سے کتنی بھی گئی گزری

کیوں نہ ہو جائے اس میں بھی اللہ کے کچھ بندے کردار و عمل کے اعتبار سے ٹھیک ٹھاک ہوتے ہیں اور اللہ کی بخشی ہوئی توفیق و صلاحیت کی وجہ سے دکھی انسانیت کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں۔ اس لائن کی بدنامی کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس لائن کی تعلیم و تربیت دینے والے اداروں کا اس دنیا میں فقدان ہے۔ جس کا بھی جی چاہتا ہے وہ چند کتابیں پڑھ کر عامل بن جاتا ہے اور خود کو "پروفیسر" کہلانے کا لگتا ہے۔ اگر عملیات کو سیکھنے سکھانے کا سلسلہ چلتا رہتا تو اس لائن میں اس قدر دھاندلی بازی نہ ہوتی اور اس قدر جہالتیں فروغ نہ پاتیں جس قدر اس لائن میں صف در صف نظر آتی ہیں۔ کمال کی بات یہ ہے کہ عامل جس قدر مکار، کذاب اور دھوکے باز ہوتا ہے اسی قدر وہ مجمع جمع کر لیتا ہے کیونکہ لوگوں کا مزاج شعبدے بازی اور چٹکاری کو پسند کرنے لگا ہے چنانچہ عاملین صحیح طریقے سے روحانی علاج پر محنت کرنے کے بجائے تماشے دکھا دکھا کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں اور لوگوں کو کچھ عطا کرنے کے بجائے انہیں بے وقوف بنانے میں مصروف ہیں۔ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں دیوبند کی سرزمین پر ہاشمی روحانی مرکز کی بنیاد ڈالی گئی۔ تاکہ اللہ کے بندے کو روحانی علاج کی باقاعدہ تعلیم دی جاسکے۔ ۱۹۹۴ء میں جب طلسماتی دنیا کا اجرا ہوا اس وقت ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اس رسالے کی اتنی پذیرائی ہوگی کہ دنیا کے کونے گوشے میں پھیل جائے گا اور ۱۹۹۴ء میں جس وقت ہم نے روحانی مرکز کی بنیاد ڈالی اس وقت ہمیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اللہ کے بندے اس سے استفادہ کریں گے اور تعلیم و تربیت کا سلسلہ بھی مقبول ہو کر دنیا بھر میں پھیل جائے گا۔ اللہ کے فضل و کرم ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ بھی کئی ملکوں میں ہم سے سیکھنے والوں کی ایک جماعت موجود ہے اور روحانی علاج کی صحیح طریقوں سے لوگ مشق کر رہے ہیں۔ وہ وقت دور نہیں جب ہاشمی روحانی مرکز تعلیم و تربیت کا ایک معتبر ادارہ بن جائے گا اور دنیا کے گوشے گوشے سے اللہ کے بندے اس سے استفادہ کرنے کے لئے دیوبند آنے پر مجبور ہوں گے اور اس ادارے سے وابستگی کو اپنی خوش نصیبی سمجھیں گے۔

ہاشمی روحانی مرکز کی طرف سے شائع ہونے والے ماہنامہ طلسماتی دنیا نے پچھلے دس سالوں میں کامیاب ترین خصوصی نمبرات اپنے چاہنے والوں کو دیئے ہیں۔ ان میں بطور خاص یہ نمبر قابل ذکر ہیں۔ جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، شیطان نمبر، حاضرات نمبر، ہمزاد نمبر، مؤکلات نمبر، روحانی ڈاک نمبر، محبت نمبر وغیرہ۔ ان نمبروں کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بار بار چھپتے رہے ہیں اور ان نمبروں کو سبھی طبقوں میں مقبولیت حاصل ہوگئی ہے۔ ان نمبروں میں جو روحانی دولتیں کٹی ہوئی ہیں ان کی قدر وہی لوگ کر سکتے ہیں جن میں اس روحانی لائن کی خوبیوں کو سمجھنے کی اہلیت ہے۔ اللہ گواہ ہے کہ ہم کتمان علم سے کام نہیں لیا۔ اور ہم نے وہ پوشیدہ روحانی فارمولے بھی طشت از بام کر دیئے جن کو ہمارے اکابرین اپنے ساتھ قبروں کو لے گئے تھے۔ دراصل ہمارے اکابرین اس بات کا خدشہ محسوس کرتے تھے کہ نا اہل قسم کے لوگ ان فارمولوں کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اللہ کے بندوں کو پریشان کریں گے اس لئے انہوں نے روحانی فارمولوں کو پوشیدہ رکھنے میں عافیت سمجھی۔ ہماری سوچ اس سے مختلف ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کتمان علم سے جو نقصان سامنے آئے ہیں وہ حد سے زیادہ ہے۔ اگر اظہار علم ہو جاتا تو اللہ کے بندے جاہل اور مکار قسم کے عاملین کے جھانسوں میں نہ آتے اور اتنی مضرتیں اسی لائن میں نہ بکھرتیں جتنی نظر آتی ہیں۔

اکابرین کی نیت صالح تھی اس لئے انہیں اپنی نیت کی جزا ضرور ملے گی مگر ہماری سوچ یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں نے جو کچھ از راہ مصلحت چھپا لیا تھا اس کو ظاہر کیا جائے تاکہ غلط در غلط سلسلوں کا بائیکاٹ ہو اور عوام و خواص کی آنکھیں کھلیں اور ان میں صحیح اور غلط کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

اللہ کا فضل و کرم ہے کہ آج طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کی اکثریت روحانی معاملات میں پوری طرح بیدار اور چوکنا ہو چکی ہو اور وہ بخوبی یہ سمجھنے لگی ہے کہ اس لائن میں کیسے کیسے دھوکے باز اور جعلساز قسم کے لوگ گلی کوچوں میں بیٹھ کر کس کس طرح اللہ کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں اور کس کس طرح ضلالت و گمراہی پھیلا کر شیطان کے مشن کو فروغ دینے کی جد و جہد میں مصروف ہیں۔

بحمد اللہ آج روحانی طلباء کی ایک بڑی کھیپ تیار ہو چکی ہے جو مستقبل میں روحانی خدمات کر کے اللہ کے بندوں کے لئے روحانی مددگار ثابت ہوگی اور ان اندھیروں کا گلا گھونٹنے کی جد و جہد کرے گی جو جاہل اور مکار قسم کے شعبدے بازوں نے گلی کوچوں میں پھیلا رکھے ہیں اور جو دین اسلام کے لئے بھی تازیانے ثابت ہو رہے ہیں۔ اس لائن کو اور اس سلسلے کو آپ جیسے باصلاحیت لوگوں کی ضرورت ہے۔ اپنے دو عدد فوٹو پاسپورٹ سائز بھیج کر اس تعلیمی اور روحانی مرکز سے باقاعدہ وابستگی اختیار کر لیجئے، کیا بعید ہے کہ رب العالمین آپ سے اپنے بندوں کی خدمت کرانے کے لئے راہیں کھول دے اور آپ کامیابی کی منزلوں تک دوسروں سے پہلے پہنچ جائیں۔

اپنے فوٹو کے ساتھ اپنا نام اپنے والدین کا نام بھی روانہ کریں اور پاکستانی پانچ سو روپے بھجوائیں اور اگر آپ پاکستان میں اپنے پتے پر ماہنامہ طلسماتی دنیا جاری کرانے کے خواہش مند ہو تو پاکستانی چھ سو روپے مزید روانہ کریں۔ انشاء اللہ رسالہ آپ کے پتے پر جاری کر دیا جائے گا۔

آپ یقین کریں کہ روحانی عملیات کی لائن کو آپ جیسے مخلص حضرات کی ضرورت ہے جو اللہ کے بندوں کی بالوث خدمت رکھنے کا ذوق اور جذبہ رکھتے ہوں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپکی ممکنہ رہنمائی کریں گے اور آپ کو اُن اصولوں سے آگاہ کریں گے کہ جن کو سمجھے بغیر آدمی کچھ بھی بن سکتا ہے لیکن "عامل کامل" نہیں بن سکتا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ روحانی سلسلوں کو مزید فروغ بخشے اور آپ جیسے باصلاحیت لوگ قطار در قطار روحانی کیمپ میں داخل ہو کر ہمارے مشن کو تقویت پہنچانے کا ذریعہ بنیں۔ (آمین)

غم بے جا

سوال از: محمد نعیم ——— حیدرآباد۔

میں آپ کا طلسماتی دنیا کا مطالعہ دو سال سے کر رہا ہوں، روحانی ڈاک بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ اس انسان کے سوالوں کا جواب آپ دیں۔ میں کمہاڑی عیدی بازار میں رہتا ہوں۔ ہمارے پڑوس میں ایک زردہ والے حمید بھائی رہتے ہیں۔ اللہ نے ان کو کافی مال دیا ہے۔ گھر سے فقیروں کی قطار لگی رہتی ہے اور رمضان المبارک میں پورے رمضان افطار سحر و کھانا عوام کو عام و خاص کھلاتے ہیں۔ تقریباً ۱۰ لاکھ۔ لیکن میں غریب اس محلے میں بھوکا رہتا ہوں، ایک بار بھی کوئی نہیں پوچھتا۔ کیا دولت اس طرح خرچ کرنا بہتر ہے یا لوگوں کو دیکھاؤ کے واسطے۔ اس کا جواب طلسماتی دنیا کے اگلے شمارے میں دیں، حدیث کی روشنی میں تاکہ وہ جناب پڑھ کر عقل سیکھے اور مال صحیح طریقے سے اور صحیح مقام پر خرچ کر کے اپنا مقام دنیا اور آخرت میں اچھا بنائیں، جواب دے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

جواب

جو کچھ کسی کے بارے میں آپ نے بیان کیا ہے اگر اس کو حرف بہ حرف سچ بھی مان لیا جائے تب بھی اس انسان کی کوئی گرفت قانوناً یا اخلاقاً نہیں کی جاسکتی جو لاکھوں روپے اللہ کے بندوں پر خرچ کر رہا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ فضول خرچی اور دکھاوا بہت بری چیزیں ہیں لیکن تب جب پیسہ اپنی ذات پر خرچ کیا جا رہا ہو یا بے وجہ کی رسومات میں دولت لگائی جا رہی ہو لیکن جب اس دنیا میں کوئی بھی انسان دوسروں کی مدد کے لئے دولت پانی کی طرح بہاتا ہے تو دینی نقطۂ نظر سے اس پر انگلی اٹھانا جائز نہیں ہے کیونکہ خدمت اور مدد ایک ایسی نیکی ہے جس میں فضول خرچی اور دکھاوا بھی قابل گرفت نہیں ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ ایک غم بے جا میں مبتلا ہیں اور خواہ مخواہ اپنا خون خشک کر رہے ہیں۔

رہی یہ بات کہ وہ انسان جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں اگر وہ آپ کی کوئی مدد نہیں کر رہا ہے تو اس کی کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ آپ سے کسی بنا پر ناراض ہو یا ممکن ہے کہ اس کو آپ کی غربت اور پریشانی کا علم نہ ہو یا اور وجہ بھی ہو سکتی ہے جس کی بنا پر وہ آپ کی مدد میں کوتاہی برت رہا ہو۔ آپ کو اس پر تنقید کرنے کے بجائے اس سے خود ہی بات کرنی چاہئے کیونکہ جو لوگ سخی اور فیاض ہوتے ہیں وہ کسی کی طرف سے کینہ اور بغض میں مبتلا نہیں ہوتے۔ سخاوت اور فیاضی ایسی خصوصیت ہے جو انسان کے دل سے حسد اور تنگ نظری کو کھرچ کر پھینک دیتی ہے۔ جب وہ انسان سخی اور فیاض ہے تو وہ ہرگز ہرگز حاسد، کینہ پرور اور تنگ نظر نہیں ہو سکتا، ہاں یہ ممکن ہے کہ وہ آپ کی ضروریات یا آپ کی تنگ دستی سے لاعلم ہو۔ بخل ایسی برائی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کو ہرگز ہرگز پسند نہیں ہے بخل کا درخت ہمیشہ کڑوا پھل دیتا ہے اس درخت کی جڑیں جہنم میں پھیلی ہوئی ہیں اس کے مقابلے میں سخاوت ایک ایسی خوبی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے اور سخاوت کے درخت پر ہمیشہ میٹھے اور لذیذ پھل آتے ہیں جس سے خلقتِ خدا کھل کر استفادہ کرتی ہے اور ان پھلوں کے مزے لیتی ہے۔ سخاوت کے درخت کی جڑیں جنت میں پھیلی ہوئی ہیں۔

اس دنیا میں کوئی بھی انسان جب کہ وہ سخی اور فیاض ہو اور بالعموم لوگوں کی مدد کرتا ہو تو اس کو محض اس لئے گناہ گار یا خاطی سمجھنا کہ وہ ہماری مدد نہیں کر رہا ہے غلط ہے، جس انسان سے اس کی سخاوت اور فیاضی کی وجہ سے اللہ اور اس کا رسول خوش اور راضی ہو اس سے ہمیں بھی محبت کرنی چاہئے اور اس کی خدمات کی قدر کرنی چاہئے اور اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ اس کی کوتاہیوں اور غلطیوں کی اصلاح کرے۔ دنیا کا کوئی بھی سخی اور فیاض انسان خواہ وہ کافر ہو قابل احترام ہے۔ اس کی کسی بھی بھول یا لغزش پر انگلی اٹھا کر ہمیں اپنا نامۂ اعمال سیاہ نہیں کرنا چاہئے۔ قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جو لوگ اپنے مال و دولت سے اللہ کے بندوں کی مدد کرتے ہیں وہ اللہ کی رحمتوں کے حق دار ہیں اگرچہ ان سے غلطیاں بھی ہو رہی ہوں کیونکہ دریا دلی ایک ایسی خوبی ہے جو خصوصی توفیق کے بغیر کسی انسان میں پیدا نہیں ہوتی اور جو انسان دریا کی طرح لوگوں کی پیاس بجھا رہا

کسی ایک انسان کی تشنہ لبی اس کی صاف ستھری نیت کو گدلا نہیں کر سکتی۔

اثرات اور پیچیدگیاں

سوال از ________ (نام و پتہ مخفی)

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ جیسے داعی دین اور خادم دین کا سایہ ہم یتیم امتیوں پر ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

آپ سے عاجزانہ اور مؤدبانہ درخواست ہے کہ میری اس درد بھری داستان کو طویل پا کر رد نہ کیجئے۔ میں نے پوری کوشش کی ہے کہ میں صرف اپنی زندگی کے اہم پہلوؤں کو آپ کے سامنے رکھوں، بہت دنوں سے آپ کو خط لکھنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی پہلے بھی کئی مرتبہ میں نے اپنے زندگی کے مسئلوں میں آپ کی رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی مگر بد قسمتی سے آپ کی کوئی دستگیری حاصل نہ ہو سکی، نہ رسالوں میں اور نہ ہی جوابی خطوں کے ذریعے۔ اس مرتبہ میں آپ کو اللہ رب العزت کا واسطہ دیتے ہوئے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں، آپ میرے اس خط کو رد نہ فرمایئے اور میرے مسئلے کا حل مرحمت فرمایئے، میں آپکی تاحیات مشکور رہوں گی۔

میری شادی ہوئی ۲۵ سال ہوئے مجھے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے، آج سے ۱۲ سال پہلے اپنے شوہر سے طلاق ہو گئی۔ طلاق کی وجہ اور کچھ نہیں بلکہ صرف میرے شوہر کا بلاوجہ غصہ اور ان کی جہالت تھی۔ دراصل ساری زندگی ایسے ہی حالات میں گزری تھی، میں نے اپنی ازدواجی زندگی کی شروعات ایک جاہل اور بے دین گھرانے میں کی میرے شوہر پہلے سے ہی میرے اور میرے بچوں کی طرف سے بے پرواہ تھے میں نے صبر و ضبط کو اپنا شیوہ بنایا، میرے سسرال والوں کی بے دینی کی حد یہاں تک تھی کہ وہ جس کسی سے بھی دشمنی اور بغض رکھتے اس پر جادو کروا دیتے تھے۔ میں بھی ان کے اس جال میں پھنس گئی اور ابھی تک میں اور میرے بچے اس جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میری بڑی نند کی لڑکی میری بڑی بھاوج ہے اصل میں ان لوگوں کا شادی کرنے کا مقصد یہی تھا کہ میں اپنی بڑی نند کے گھر میں نوکرانی بن کر رہوں ان کو اس کام میں کامیابی نہ ملنے کی وجہ سے مجھ سے دشمنی ہو گئی اور انتقام کے طور پر انہوں نے ہم شوہر بیوی کے بیچ دراڑ ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی جادو کرانے کے ذریعے طلاق سے پہلے بھی میرے شوہر نے عاملوں کے ذریعہ جادو کا علاج کرایا تھا آخر طلاق ہو گئی۔ طلاق کے بعد میں نے بڑی دشواریوں کا سامنا کیا۔ بہت مصیبتیں برداشت کیں۔ بچوں کی پرورش میں بڑی مصیبتوں کو برداشت کیا۔ طلاق کے وقت بچے بہت چھوٹے تھے، شوہر کی طرف سے مجھے کچھ حق ملا نہ میرے بچوں کو کچھ ملا۔ میں نے تنہا ان بچوں کی پرورش کی، ماں باپ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی پوچھنے والا بھی نہ تھا۔ ان کو پڑھایا اعلیٰ تعلیم دی دو بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کیا۔ اب جب کہ زندگی سنبھل رہی ہے تو پھر وہی دور سامنے آ رہا ہے۔ طبیعتیں اچانک خراب ہو جاتی، ڈاکٹروں کا علاج کرنے کے باوجود جسم میں کچھ خرابی نہیں نکلتی، ڈاکٹروں کے علاج سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے میں اور میرے بچے صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں، گھر پر قرآن حکیم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ میرے دو بچیاں عالم دین ہیں، گھر میں قرآن کی تلاوت اور حدیثوں کا درس روز کا معمول ہے۔ میری زندگی کا یہ ایک پہلو ہے زندگی کا دوسرا پہلو ایک حادثہ ہے جو میرے ساتھ تقریباً ۱۷یا۱۸ سال پہلے پیش آیا۔ میں اپنی ماں کے گھر کے میں تھی رات کا وقت تھا میں دروازے کے بالکل سامنے سو رہی تھی دروازہ بالکل بند تھا میری چھوٹی لڑکی پہلو میں تھی۔ رات کو اچانک آنکھ کھلی تو دیکھتی ہوں کیا ہوں کہ میرے جسم پر بلاؤز نہیں ہے، میں گھبرا کر بلاؤز ادھر اُدھر ڈھونڈنے لگی، تکیہ اٹھا کر دیکھا تو بلاؤز تکیہ کے نیچے تہہ کر کے رکھا ہوا ہے۔ میں نے جلدی بلاؤز نکال کر پہن لیا۔ میں نے یہ واقعہ اب تک کسی کو نہیں بتایا نہ ماں کو، نہ شوہر کو، نہ بھائی بہن کو، طلاق کے بعد میں ملازمت کے لئے سعودی عرب گئی تھی وہاں مجھے رات میں سونے کے بعد (......) اور (......) کی بیوی مجھے بلائے جیسا آوازیں آتی تھی اگر کہیں جن وغیرہ ہو تو میرے دل میں خیال آتا تھا کہ یہاں پر کچھ ہے۔ بعد میں کسی کے منہ سے سنی تھی اور میرا خیال سچ ہوتا تھا راستہ چلتے وقت بھی محسوس ہوتا تھا کہ فلاں درخت پر کچھ ہے۔ سعودی عرب میں مجھے ایک گھر میں ایسا محسوس ہوا اس گھر کے کونے میں دھڑ اور منڈیاں ہیں اس گھر میں مجھے زمین پر پاؤں رکھتے وقت کرنٹ کے نشان کی طرح محسوس ہوتا تھا۔ پانی میں ہاتھ ڈالے تو بھی ایسا ہی محسوس ہوتا تھا۔ انڈیا واپس آنے کے بعد تو یہ کیفیت باقی نہیں رہی مگر جب میں سوتی ہوں یا کسی کام میں مصروف رہتی ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سامنے سے کوئی گزر گیا۔

ایک سال پہلے ہم گھر بدل کر دوسری جگہ مقیم ہوئے ہیں تب سے میری اور میرے بچوں کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ ڈاکٹری علاج کارآمد نہیں ہے، کیا میری زندگی کے یہ تمام حادثات اور واقعات ایک ہی پہیلی کی کھتیاں ہیں یا الگ الگ، خدا کیلئے کچھ ایسے وظائف و اوراد بتایئے جس سے اگر میرے سسرال کے لوگ کچھ کرائے تو ہم پر اثر نہ ہو۔ واضح ہو کہ میرے شوہر کو بھی کئی مرتبہ دوا ڈالی گئی ان کی بہن ان کے لئے سر میں لگانے

کا تیل بھیجتی تھی، کئی مرتبہ میں نے یہ تیل ان کے سر میں لگایا اس کا کارک کم ہوجانے کی وجہ سے میں نے اس تیل کو دوسری شیشی میں منتقل کرنے کی غرض سے اسے انڈیلا تو اس تیل کی شیشی میں کئی فتیلے نکلے میں نے وہ تیل لگانا بند کردیا اور مرشد صاحب کو وہ فتیلے بتائے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بیوی اور بچوں کی طرف سے دماغ کو پھیر دینے کے لئے ہے اور اس کو لگانے سے منع کیا۔ مجھے خواب میں ابھی بھی چھوٹے بچے دکھتے ہیں اور وہ دیکھتے دیکھتے بونے ہوجاتے ہیں۔ برائے کرم میرے بچے کا موزوں کا پتھر کا نام بتائیے۔ چونکہ گھر کی اور بہنوں کی ذمہ داری اسی پر ہے۔ اس کی ملازمت، ترقی اور گھر میں خیر و برکت اور جادو کو بے اثر کرنے کے لئے جو آپ مناسب سمجھتے ہوں پڑھنے اور پہننے کے لئے بتائیے۔ لڑکے کی پیدائش تاریخ ۱۰ رنومبر ۱۹۸۱ء ہے۔

اللہ آپ کے رسالے کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آپ ہم غریبوں کی دعاؤں میں ہمیشہ شامل رہیں گے۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج جب کہ یہ دنیا کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہمارا مسلم سماج جہالت کا شکار ہے اور اسی جہالت فاحشہ کی بنا پر جس میں مسلمانوں کی اکثریت مبتلا ہے، رشتوں اور باہمی تعلقات کا وہ حسن ظن باقی نہیں رہا جو کبھی تھا گھر گھر میں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ ازدواجی زندگی جو انسانی حیات کا سب سے زیادہ حسین اور خوشنما پہلو تھا وہ آخری حدوں تک پامال ہوچکا ہے اور اعتبار کی وہ بنیادیں بالکل ہی کھوکلی ہوگئی ہیں جن پر کبھی محبت کے تاج محل تعمیر ہوا کرتے تھے، ماضی قریب و بعید میں میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے جینے مرنے کے عہد کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے دکھوں کو محسوس کرکے ایک دوسرے کے لئے بڑے سے بڑا ایثار کرنے کے لئے تیار رہا کرتے تھے، میاں بیوی یقینی طور پر ایک جان دو تن کی مثال ہوا کرتے تھے اور ان کی باہمی محبت اور محبت میں شدت اور دیوانگی کو دیکھ کر کم عمر بچوں کے دلوں میں شادی کرنے کے ارمان مچلتے تھے۔ لیکن آج کی صورت حال بالکل ہی بدل چکی ہے۔ ازدواجی زندگیوں میں وہ کھٹاس پیدا ہوگئی ہے جس نے روحوں کا ذائقہ ہی خراب کردیا ہے جو گھر میں میاں بیوی کی محبت و قربانی کی وجہ سے جنت کا نمونہ نظر آتے تھے، اب وہی گھر ہر وقت کی تکرار اور مار پٹائی اور الزام تراشیوں کی وجہ سے جہنم کا ایک حصہ محسوس ہوتے ہیں۔ دین اسلام نے ازدواجی زندگی کے لئے جو ہدایات ہم مسلمانوں کو دی تھیں ہم نے ان ہدایات کا قتل عام کرکے رکھ دیا ہے، ہم سب اپنے اپنے نفسوں کے غلام محض بن کر رہ گئے ہیں نہ ہمیں دنیا کی شرم ہے نہ آخرت کا خوف اور انسان جب اپنے نفس اور نفس کی دسیسہ کاریوں کا غلام بن کر رہ جاتا ہے تو پھر انسان ہوتے ہوئے بھی شیطان بن جاتا ہے اور شیطان کے مشن کو فروغ دینے کی ذمہ داریاں اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے۔

آج اسی فی صد شادیاں ناکام ہورہی ہے۔ اور خاندانوں میں کہرام مچا ہوا ہے۔ وہ شادی جو کسی دور میں دو خاندانوں کو ایک کرنے میں زینہ ثابت ہوتی تھی، آج وہی شادی دو خاندانوں کو برسرپیکار کرنے میں پورا رول ادا کررہی ہے اور اس کی اصل وجہ اسلامی تعلیمات سے قطع تعلق خوف خدا سے بے نیازی ہے۔ خوف خدا سے بے نیازی ہی ہمیں ایک دوسرے کی غیبت، ایک دوسرے پر تہمت تراشی اور ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ کوئی گھر ایسا ہوگا جہاں نندوں کے پھیلائے ہوئے فتنے نہ ہوں دیورانی اور جٹھانی درمیان مہابھارت چھڑی ہوئی نہ ہو۔ اور رہی ساس وہ آج بھی ظالمانہ اداؤں پر اپنا سر دھنتی ہے اور اپنی بہو کا گلا گھونٹ کر ہی مطمئن نظر آتی ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اخلاقی گراوٹ کے ساتھ ساتھ جادو ٹونے کی نحوستیں بھی ہمارے گھر میں پوری طرح بکھری ہوئی ہیں ان نحوستوں کی وجہ سے کہیں ہر وقت کی لڑائیاں ہیں اور کہیں طلاقیں ہیں۔

ہم نے دین اسلام کی ناقدری کی تھی ہمیں سب سے بڑی سزا اس دنیا میں یہ ملی ہے کہ اب ہم ازدواجی زندگی کے سکون سے پوری طرح محروم ہیں اور ہماری غلط سوچ و فکر کی وجہ سے ہمارے وہ رشتے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہورہے ہیں جو زندگی کی اصل بنیاد تھے۔ آج ہمارے سماج میں بھائی بھائی سے بدظن نظر آتا ہے۔ بیٹا باپ کا نافرمان دکھائی دیتا ہے، بیوی شوہر سے بدگمان ہے اور شوہر بیوی کی ذمہ داریوں سے لاپرواہ ہے، نندیں اور بھاوجیں ایک دوسرے کے لئے ۳۶ کا آنکڑا بنی ہوئی ہیں اور ساس اور بہو ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے اس طرح جی رہی ہیں جیسے یہ دونوں ایک ندی کے دو کنارے ہوں جو ایک دوسرے سے کبھی گلے نہیں مل سکتے۔ آپ پر بھی کچھ ایسی ہی گزری ہے اور آپ بھی ان تمام زخموں سے [illegible] ہیں جو ازدواجی زندگی کے بخشے ہوئے ہیں اور جن زخموں کی شدت [illegible] آج بھی خون کے آنسو رلاتی ہے۔ اس طرح اس دنیا میں ہماری [illegible] اور جہالتوں کی وجہ سے نہ جانے کتنے دل ٹوٹے ہیں، کتنے رشتے [illegible] ہوگئے ہیں اور کتنے لوگ زندگانی کے سکھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئے ہیں۔ قانون مکافات کے مطابق جو کمائی ہم دوسروں کے لئے

کو درے ہیں اس میں ہم خود بھی گرر ہے ہیں جو کچھ ہم بہو کے ساتھ کررہ
دنیا ای سب کچھ ہماری بیٹی کے ساتھ بھی ہورہی ہے لیکن ہماری بے
حسی کا عالم یہ ہے کہ اپنا دکھ بھی ہمیں دوسروں کے ان دکھوں کا احساس نہیں
دلاتا جو ہماری نفسانیت اور اخلاقی گراوٹ کی وجہ سے دوسروں کو ملے ہیں۔
بہ یہ محرومیاں ، افراتفریاں رشتوں کی ٹوٹ پھوٹ ،معاشرے کی
ہاگندگی اور گھروں کا یہ ہر وقت کا اضطراب وانتشار اس صرف دنیا کی سزا
اور آخرت کا عذاب جو یقیناً ان سزاؤں سے زیادہ شدید تر ہے وہ ابھی باقی
ہے۔کاش ہم اب بھی سنبھل جائیں اور جہالتوں کے اس اندھے کنوئیں
سے باہر آجائیں جس میں ڈوب کر ہم نے ایمان انسانیت کا گلا گھونٹ دیا
آج ہمارے کرتوت اور حیوانیت دیکھ کر جنگل کے وحشی جانور بھی آپس میں
پنبرہ کرتے ہوں گے کہ اس انسان کیا ہو گیا ہے؟

بہن! ہم آپ کے دکھ میں شریک ہیں آپ کے درد کو ہم اپنے دل
میں محسوس کرتے ہیں۔آپ کی داستان پڑھ کر ہماری روح بیکل ہوگئی ہے،
ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العزت آپ کو صبر دے اور آپ کی اولاد کو ہونہار
بنائے تاکہ آپ کے موجودہ دکھوں اور غموں کی تلافی ہو سکے۔اس دعا کے
ساتھ ساتھ ہم آپ سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ آپ اپنا کوئی بدلہ اپنے کسی
نئے رشتے سے نہ لیں۔ایک دن آپ بھی ساس بنیں گی۔اور ایک دن
آپ کے گھر میں بھی بہو آئے گی۔اس وقت خاص طور سے آپ ان دکھوں
کے بارے میں سوچیں جو آپ پر قیامت بن کر گزرے ہیں اور جن کی
لذت نے آپ کو زندگی کے سکون سے محروم کر دیا ہے۔آپ بہو کے
احساسات اور اس کے جذبات کو خود اچھی طرح سمجھ سکتی ہیں۔کہ سسرال
میں رہتے ہوئے جب کسی لڑکی کو مائیکہ کے طعنے سننے پڑتے ہیں اور کسی
لڑکی کے ماں باپ کی توہین وتذلیل کی جاتی ہے تو اس کے دل پر کیا گزرتی
ہے چونکہ آپ پر گزر چکی ہے اس لئے آپ بہت آسانی سے اُس دکھ اور
اس درد کو سمجھ لیں گی جو ازدواجی زندگی نے آپ کو بخشے تھے۔آپ اپنی بہو
کے ساتھ خدا کے لئے وہ سب کچھ نہ کریں جو سب کچھ آپ کے ساتھ
ہو چکا ہے۔آج کی صورت حال یہ ہے کہ جو بہو ساس کے مظالم سے
پریشانی ہو وہ جب ساس بنتی ہے تو وہ بھی ظلم وستم کرنے ہی میں کوئی کسر نہیں
چھوڑتی۔جو بہو اپنی نندوں کی بدتمیزیوں سے ہراساں ہے وہ خود اپنی
بھاوجوں کے ساتھ وہی کردار ادا کرتی ہے۔جس کردار کی شکایت وہ ابھی
مائکہ میں جا کر کرتی ہے۔ہم امید کرتے ہیں کہ اس دنیا کی برائیوں کی حد
ختم کرنے کی غرض سے آپ بیٹی کا کوئی انتقام اپنی بہو سے نہیں لیں گی اور

آپ ایک مثالی ساس بن کر دکھائیں گی ایسی ساس جو دیکھنے میں ماں نظر
آئے اور برتنے میں سہیلی محسوس ہو۔

آپ پر اوپری اثرات بھی تھے۔آپ کے بلاؤز کے جسم سے غائب
ہوجانے کا واقعہ اس بات کی علامت ہے کہ کوئی جن آپ کے پیچھے پڑا ہوا
تھا اور اب آپ کو غالباً اس سے نجات مل گئی ہے تاہم آپ روزانہ صبح شام
آیت الکرسی پڑھ کر اپنے گھر میں تین تالیاں بجا کر دستک دے دیا کریں۔

آپکے الٹے سیدھے خواب بھی اوپری اثرات کو ثابت کرتے ہیں۔
اور ان سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی درجے میں آپ اب بھی آسیبی
اثرات کا شکار ہیں۔اس کے لئے تو آپ یہ کریں کہ روزانہ صبح شام
معوذتین (قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں) سات سات مرتبہ پڑھ کر
پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔اور اس نقش کو کسی عامل سے بنوا کر اپنے گلے
میں ڈالیں۔

۷۸۶

۳۳۹۳	۳۳۹۶	۳۳۹۹	۳۳۸۵
۳۳۹۸	۳۳۸۶	۳۳۹۲	۳۳۹۷
۳۳۸۷	۳۵۰۱	۳۳۹۴	۳۳۹۱
۳۳۹۵	۳۳۹۰	۳۳۸۸	۳۵۰۰

بحرمت ایں نقش ہر بلا دفع شود

یہ نقش اپنے بچوں کے گلے میں ڈال دیں اور اپنے بچوں کو بھی
معوذتین کا پانی پلائیں۔

آپ کے بیٹے کو انشاء اللہ پنا راس آئے گا۔کم سے کم چھ رتی کا پنا
لے کر اس کو دس گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اس کو سیدھے ہاتھ کی کسی
انگلی میں پہنا دیں اور بھروسہ اس پتھر پر کرنے کے بجائے اُس اللہ پر کریں
جو پتھروں کے اندر تاثیر اپنے حکم سے پیدا کرتا ہے۔

ہماری گزارش ہے کہ زندگی کے بقیہ دن آپ صبر وضبط کے ساتھ
گزاریں اور اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں۔اس دنیا میں جب کوئی
خوشیوں سے محروم ہو جاتا ہے اور رشتے داریوں کے بخشے ہوئے زخموں کی
وجہ سے جب اس کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے تو ہر وقت اس کی زبان پر
رشتوں کی مخالفت اور رشتوں سے بیزاری اور بغاوت کی باتیں مچلتی رہتی
ہیں جو اس کی اپنی اولاد کا ذہن خراب کرتی ہیں اس کے اپنے بچے ہر وقت

اس گفتگو سے یہ اندازہ کرتے ہیں کہ یہ دنیا محبتوں کا گلشن نہیں بلکہ نفرتوں کا گہوارہ ہے اور بچوں کا یہ اندازہ ان کی سوچ کو منفی بناتا ہے۔ اور اس دنیا میں سب سے بڑی غلطی اگر کوئی ہوسکتی ہے تو وہ یہی ہے کہ ہم اپنی اولاد کی سوچ منفی بنادیں، یہ منفی سوچ انسان کو بدگمانی اور بدظنی میں مبتلا رکھتی ہے اور بدگمانی اور بدظنی محرومیوں کا پیش لفظ ہے۔ جو انسان دوسروں سے بدگمان رہتا ہے اس کے دامن میں دوسروں کی طرف سے محرومیوں کے سوا کچھ نہیں آتا۔ آپ کو ان اولاد کی خاطر شکایتوں کے سلسلے کو ختم کرنا پڑے گا آپ اپنے دور کو اپنے دل میں رکھیں اور یقین کریں کہ آپ کا صبر وضبط رائیگاں نہیں جائے گا اور آپ کے بچوں کا مستقبل تابناک رہے گا بشرطیکہ آپ نے اپنی سوچ اور اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھا۔

برائے برکتِ اناج

سوال از: شفیق احمد ——————— لدھیانہ۔

میں ایک معمولی درجے کا کسان ہوں۔ کاشتکاری میرے خاندان کا پیشہ رہی ہے باپ دادا کے ترکہ میں ملی ہوئی زمین کے کچھ حصہ مجھے بھی ملا ہے لیکن ہاشمی صاحب مشکل یہ ہے کہ جب بھی کچھ اپنے کھیت میں بوتا ہوں تو میری فصل تباہ ہوجاتی ہے یا خراب ہوجاتی ہے اور گیہوں اور چاول کی فصل اگر تیار بھی ہوجاتی ہے تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔

آپ سے التجا ہے کہ خیر وبرکت کا کوئی ایسا نقش یا عمل عنایت کریں کہ میں اسکے ذریعے اپنی پریشانیوں سے اور غربت سے نجات پاسکوں۔

جواب

گندم کے سات دانے لے کر ہر ایک دانے پر سات مرتبہ آیت الکرسی اور سات مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۝

اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش کالی روشنائی سے لکھیں۔ پھر ان گندم کے سات دانوں کو اور اس نقش کو سفید پاک صاف کپڑے میں لپیٹ کر اناج کے ذخیرے میں وہ چاول کا ہو یا گندم کا یا کسی اور اناج کا رکھ دیں۔ انشاء اللہ خوب خیر وبرکت ہوگی۔

۷۸۶

کصفیائیل

	۴	۹	۲	
کہفیائیل	۳	۵	۷	صدقیائیل
	۸	۱	۶	

بحق یا رزاق

سوال از: ناظمہ خاتون ——————— مرادآباد۔

میرے بال بہت گرتے ہیں۔ بہت علاج بھی کرواچکی ہوں لیکن کسی بھی طرح بالوں کا گرنا ختم نہیں ہوتا۔ بالکل گنجی سی ہوکر رہ گئی ہوں۔ آپ کوئی روحانی علاج تجویز کریں تاکہ اس مرض سے نجات مل سکے۔

جواب

ناریل کے تیل پر ۱۲۱ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کرلیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۝ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ۝ پھر اس تیل کو روزانہ رات کو سر میں لگایا کریں۔ انشاء اللہ بالوں کا گرنا بند ہوگا اور بال بڑے اور گھنے ہوجائیں گے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡

کے کالم میں اپنا خط چھپوانے کیلئے چند باتوں کا خیال رکھیں۔

- خط صاف صاف تحریر کریں۔
- خط مختصر ہو۔
- خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھی ہو۔
- خط بھیجنے کے بعد جواب کا انتظار کریں۔

قسط نمبر:۱

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ رحمٰن کو قرآن حکیم میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس سورۃ کو قرآن حکیم کی دلہن قرار دیا گیا ہے۔ سورۂ رحمٰن مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ میں ۷۸ آیات ہیں اور یہ سورۃ تین رکوع پر مشتمل ہے۔ اس سورۃ کا ایک خاص انداز بیان ہے۔ جو پڑھنے اور سننے والے کو بہت ہی دلنشین لگتا ہے۔ اس سورۃ میں دنیا اور آخرت کی نعمتوں کا تذکرہ عجیب وغریب انداز سے کیا گیا ہے اور ہر ہر نعمت کے بعد رب العالمین نے اپنے بندوں کو مخاطب کرکے یہ فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

اس سورۃ کا انداز بیان اس قدر دلکش ہے کہ بار بار اس کی تلاوت کو دل چاہتا ہے اور کتنا بھی پڑھ لو طبیعت سیر نہیں ہوتی اسی دلنشین اور دلکش بیان کی بنا پر اس سورۃ کو زینت قرآن کا نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن حکیم کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔ سورۂ رحمٰن کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس سورۃ کے اندر "اسم اعظم" بھی موجود ہے اور وہ اسم اعظم "ذُوالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَام" ہے۔ بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس اسم اعظم کو کثرت سے پڑھنے کے بعد اگر کوئی شخص اللہ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا یاذُوالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَام۔ تو آپ نے فرمایا۔ مانگ لے اللہ سے جو چاہے تیری دعا قبول کی جائے گی۔

اس سورۃ کی شروعات "اسم" "الرحمٰن" سے ہوتی ہے۔ الرحمٰن حق تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور یہ نام دوسرے ناموں کے مقابلے میں بہت خصوصیات کا حامل ہے۔ حق تعالیٰ کے ذاتی نام "اللہ" کے بعد سب سے زیادہ خصوصیات اسم "یارحمٰن" کو حاصل ہیں۔ یہ نام بھی صرف پروردگار عالم کے لئے مخصوص ہے۔ دنیا میں کسی بھی رحم وکرم کرنے والے انسان کو رحیم یا کریم تو کہا جاسکتا ہے لیکن اس کو "رحمٰن" کہنا جائز نہیں ہوسکتا۔ دراصل رحمٰن میں رحیم وکریم کے مقابلے میں زیادہ مبالغہ ہے اور اس مبالغہ کی حق دار صرف وہ ذات گرامی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کرکے اس کائنات کی ایک ایک مخلوق پر رحم وکرم کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ رحمٰن ورحیم کے معنی میں یہ فرق ہے کہ رحمٰن کے معنی یہ ہیں کہ اللہ دنیا میں مسلمان اور کافر بھی کے ساتھ رحم کرنے والا ہے اور رحیم کے معنی یہ ہیں کہ اللہ آخرت میں صرف ان لوگوں پر رحم کرے گا جو دنیا میں اس کے اطاعت گزار رہے ہوں۔

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ رحمٰن وہ ذات گرامی ہے کہ جب اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرے اور رحیم وہ ذات ہے کہ جب اس سے نہ مانگا جائے تو وہ غضبناک ہو۔

امام سعدیؒ فرماتے ہیں کہ رحمٰن وہ ذات ہے جو مصائب وتکالیف کو دور کرتی ہو اور رحیم وہ ذات ہے جو گناہوں کی بخشش کرنے والی ہو۔ بہر حال رحمٰن میں مبالغہ بہر اعتبار زیادہ ہے۔ رحمٰن کا رحم وکرم غیر محدود ہے اور رحیم کا رحم وکرم محدود ہے اور صرف اطاعت کرنے والوں کے لئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے بعد اسم رحمٰن کا مقام بہت اونچا اور بہت بلند ہے۔ رحمٰن میں ربوبیت کی شان بہ نسبت رحیم کے زیادہ پائی جاتی ہے۔ یہ صرف سمجھانے کا مثالی انداز ہے۔ ورنہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو ہمارا رب ہے وہی رحیم ہے وہی رحمٰن ہے وہی خالق ہے اور وہی رزاق ہے۔ سورۂ رحمٰن کی شروعات اسم "یارحمٰن" سے ہوئی ہے۔ قرآن کی تین سورتیں حق تعالیٰ کے صفاتی نام سے شروع ہوتی ہیں ان میں سے ایک سورۂ نور ہے جو اٹھارہویں پارے میں ہے۔ دوسری سورۃ مومن ہے جو ۲۵ ویں پارے

میں ہے اور تیسری سورۃ، سورۂ رحمٰن ہے جو ۲۷ویں سپارے میں ہے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کائنات کو چھ دن میں پیدا فرمایا ہے۔ فِی سِتَّةِ اَیَّام۔ اور سورۂ رحمٰن میں کل آیات ۷۸ ہیں اور ۷۸ کا مفرد عدد ۶ آتا ہے۔ اگر ہم اس چھ (۶) کو ۷۸۰ کے شروع میں رکھ دیں تو ۷۸۶ بنتا ہے۔ ۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کل اعداد ہیں۔ اسم رحمٰن کا مرکب عدد ۱۹ ہوتا ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف بھی ۱۹ ہی ہیں۔ اعدادی طور پر حق تعالیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس کائنات کی کل نعمتوں کا خالق وہی ہے جو اپنے بندوں کیلئے رحیم بھی ہے اور رحمٰن بھی سورۂ رحمٰن میں حق تعالیٰ اپنی بے شمار نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے اور ہر نعمت کا ذکر کرنے کے بعد خاص انداز میں اپنے بندوں سے یہ سوال کیا ہے کہ تم اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

حضرت جابرؓ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے اصحاب کی مجلس میں تشریف لائے اور سورۂ رحمٰن کی شروع سے آخیر تک تلاوت فرمائی۔ تمام صحابہ خاموشی کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سنتے رہے۔ ختم سورۃ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انسانوں سے بہتر جنات ہی رہے کہ میں نے جب بھی فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن پڑھا تو جنات نے کہا لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعْمَتِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ۔ یعنی اے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں سزاوار ہیں۔

اس دنیا میں انسانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ تو وہ ہے جو اللہ کی نعمتوں کی تکذیب کرتا ہے۔ تکذیب اس معنیٰ کر کہ وہ اُن نعمتوں کی نسبت اللہ کے سوا دوسری ذاتوں کی طرف کرتا ہے یا پھر ان نعمتوں کو محض اپنی کاوشوں کا صلہ سمجھ کر ان کی شان گھٹاتا ہے اور اس دنیا میں انسانوں کا ایک طبقہ وہ بھی ہے جو اگرچہ اللہ کی نعمتوں کی تکذیب تو نہیں کرتا البتہ ان نعمتوں کی ناقدری ضرور کرتا ہے اور ناقدری بھی تکذیب ہی کے ہم معنیٰ ہے ناقدری ہی کو کفران نعمت کہتے ہیں اور کفران نعمت کرنے والے اتنے ہی بڑے گناہگار اور نافرمان ہیں جتنے بڑے گناہ گار اور نافرمان وہ لوگ ہیں جو اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں کو جھٹلاتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے استفادہ نہ کرنا بھی ایک طرح کی ناقدری ہے اور اس طرح کی ناقدری بھی انسان کو عبدیت اور بندگی کے اعلیٰ مقام سے گرا دیتی ہے۔ بلاشبہ حق تعالیٰ نے اس کائنات میں جو کچھ بھی پیدا کیا ہے وہ اپنے بندوں کو راحت پہنچانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کائنات کی ہر بے جان اور جاندار چیز اس کے بندہ کی خدمت میں لگی ہوئی ہے یہ کتنا بڑا انعام ہے؟ اس کائنات میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں جو بظاہر کارآمد نہیں ہوتیں۔ لیکن وہ بھی کچھ نہ کچھ افادیت رکھتی ہیں اور کچھ نہ کچھ بالواسطہ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں ان کو فائدہ پہنچانے والی چیزوں کا اندازہ صحیح معنوں میں اللہ کے بندوں کو بھی نہیں ہے۔ اور بہت ساری ایسی چیزوں کا اندازہ انسانوں کو نہیں ہے جو خود بخود انسانوں کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں اور اپنی موجودگی سے انسانوں کو زبردست فائدہ پہنچا رہی ہیں اور یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس کائنات کی کوئی بھی مخلوق اور کوئی بھی شئے عبث اور بے فائدہ نہیں ہے۔ زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے اور جنگلوں میں رہنے والے جنگلی جانور سب اپنی جگہ اہم اور مفید ہیں اور انسانوں کو براہ راست یا بالواسطہ فائدہ پہنچانے کی جو میں لگے ہوئے ہیں۔

سورۂ رحمٰن میں تو کچھ ہی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس وسیع و عریض کائنات میں تو نہ جانے اللہ کی پیدا کردہ کتنی نعمتیں ہیں کس کس نعمت کی مثال دیں۔ زمین سے آسمان تک اور مشرق سے مغرب تک لاکھوں اور کروڑوں انعامات ہیں جو انسانوں کیلئے عطیۂ خداوندی ہے لیکن یہ انسان حقیقتاً ناقدرا اور ناشکرا ہے۔ اور اسی مزاج کے انسان کو سامنے رکھتے ہوئے خالق کائنات نے اپنی پیدا کردہ نعمتوں اور راحتوں کا ذکر کرنے کے بعد انسانوں سے یہ سوال کیا ہے کہ بتاؤ تو بھلا تم کس کس نعمت اور کس کس مفید چیزوں کی تکذیب و تردید کرو گے؟

اس سورۃ کی ابتدا بھی عجیب و غریب انداز سے ہوئی ہے۔ فرمایا۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن۔ یعنی وہ ذات یقیناً انتہائی رحم و کرم والی ہے جس نے انسان کو علم قرآن سے سرفراز فرمایا۔ اس کائنات کی دو چیزیں سب سے زیادہ ہیں ایک وہ نبی و رسول جو اللہ تعالیٰ کی طرف انسانوں کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوا ہو اور ایک وہ آسمانی کتاب جو انسان کی رشد و ہدایت کے لئے کسی رسول پر اُتاری گئی ہو۔ پھر انبیاء اور رسولوں میں سب سے زیادہ مقدس اور محبوب ترین ہستی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو اس دنیا میں آخری پیغمبر کی حیثیت سے تشریف لائے اور جنہیں رحمۃ اللعالمین کے خطاب سے رب العالمین نے سرفراز فرمایا اور آسمانی کتابوں میں سب سے زیادہ اہم کتاب قرآن حکیم ہے جو آخری کتاب کی حیثیت سے آخری رسول پر نازل کی گئی۔ بلاشبہ وہ امت بھی خوش نصیب ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم الشان ہستی کی نبوت و رسالت سے سرفراز ہوئی اور جس کیلئے آسمان سے قرآن حکیم جیسی رفیع الشان کتاب نازل کی گئی۔ ☆

کتاب اپنی جلالت اور وجاہت کے اعتبار سے ایک بھاری بھرکم کتاب تھی لیکن اس کتاب کو امت مسلمہ کے لئے آسان کردیا گیا۔ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ انتہائی رحیم وکریم ہے وہ ذات گرامی جس نے امت محمدی کو قرآن مقدس کا علم عطا کیا۔ یعنی اس قرآن کا علم عطا کیا جو اپنی جلالت اور اپنی عظمت کے اعتبار سے دنیا کی سب سے زیادہ عظیم الشان اور دنیا کی سب سے زیادہ رفیع المرتبت کتاب ہے اور اس کی جلالت اور بڑائی کا اندازہ اس بات سے کیجئے، جو خود باری تعالیٰ نے اسی قرآن میں ارشاد فرمائی ہے۔ لَوْ هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔

اگر ہم اُتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تم دیکھ لیتے کہ وہ دب جاتا اور پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہ مثالیں ہم اس لئے سناتے ہیں لوگوں کو تاکہ وہ غور کریں۔ (سورۂ ممتحنہ، آیت نمبر:۲۱)

اس آیت قرآنی سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن حکیم اس کائنات کی ایک عظیم الشان نعمت ہے اس کی ہزاروں خصوصیات ہیں لیکن اس کی چار خصوصیات ایسی ہیں کہ جو انسانی علوم کی تمام خصوصیات پر غالب ہیں۔ اس قرآن حکیم کی ایک خصوصیت تو یہ ہے کہ کلام بلاشبہ رب العالمین کا کلام ہے اور اس کلام کو شبہات سے محفوظ رکھنے کے لئے رحمۃ اللعالمین کو جو اس دنیا میں سب سے زیادہ عظیم الشان اور سب سے زیادہ علم وفہم رکھنے والے نبی اور رسول تھے انہیں امی رکھا گیا۔ اگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے پڑھنے کے عادی ہوتے تو کفار ومشرکین کو یہ شبہ ہوسکتا تھا کہ یہ قرآن جس کو کلام الٰہی بتاکر پیش کیا جارہا ہے کہ درحقیقت بذات خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے لیکن اس کی مقبولیت بڑھانے کے لئے اس کو خدا کا کلام بتاکر اہل عرب کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امی ہوکر یہ کلام پیش کرنا بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کلام اللہ ہی کا کلام ہے اور یہ کلام قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ قرآن حدیث کا علم رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کے متن میں واضح فرق ہے۔ بہت معمولی درجہ کا علم رکھنے والا طالب علم بھی یہ سمجھ لیتا ہے کہ قرآن اور حدیث کی زبان بالکل جداگانہ ہے۔

قرآن حکیم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے عربی کلام میں سب سے زیادہ ممتاز ہے اور عربی کلام کی بلاغتیں قرآن حکیم کی آیات کے سامنے پانی بھرتی نظر آتی ہیں چنانچہ جب کفار ومشرکین نے قرآن حکیم پر اعتراضات کئے اور اس کو جھٹلانے کے لئے مختلف پینترے بدلے تو اس وقت رب العالمین نے بذریعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہا۔ کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے تو تم ایسی ایک بھی سورت یا ایک ہی آیت بناکر دکھادو اور تم چاہو تو اس کام کے لئے عرب کے شعراء اور ادباء کی بھی مدد حاصل کرسکتے ہو۔ چنانچہ اسلامی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ عربی زبان کے ماہرین کی ایک ٹولی نے ہرممکن کوشش کرکے دیکھ لی لیکن وہ ایک آیت بھی قرآن حکیم کی آیات جیسی نہ بناسکے اور اس طرح عہد نبوی ہی میں یہ بات مترشح ہوگئی کہ قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے اور اس کلام کی نظیر پیش کرنا عقلاً اور واقعتاً ناممکن ہے۔ علم قرآن کو دنیا کا سب سے زیادہ اہم علم بتایا گیا ہے اور حدیث میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ جہاں تک ثواب آخرت کا معاملہ ہے تو قرآن حکیم کو بغیر سمجھے پڑھنے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ اگر کوئی الم پڑھے گا تو اس کو ۳۰ نیکیاں ملیں گی یعنی ایک حرف کے بدلے میں اس کو دس گنا نیکیاں عطا ہوں گی خواہ پڑھنے والا قرآنی حروف کے معانی سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو، لیکن قرآن حکیم کے اندر علم وحکمت کے جو خزانے مدفون ہیں ان کا ادراک کرنا اور ان کی تہہ تک پہنچنا ہے۔ اس قرآن کے نزول کا اصل مقصد ہے اگر بے سمجھے پڑھنا کافی ہوتا تو جگہ جگہ یہ ارشاد فرمانے کی ضرورت نہیں تھی کہ اس قرآن میں بے شمار نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ جیسی آیات بجائے خود یہ ثابت کرتی ہیں کہ قرآن حکیم کے نازل ہونے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کے بندے قرآنی علوم کی گہرائی میں جانے کی جدوجہد کریں۔ اور اپنے خالق کی صناعی اور قدرت پر غور وفکر کریں اور اندازہ کریں کہ اس نے اس کائنات میں کیا کیا نعمتیں اور کیسی کیسی مخلوقات پیدا کیں ہیں اور یہ تمام چیزیں خواہ وہ جاندار ہوں یا بے جان وہ سب کی سب اس انسان کی خدمت وضرورت کے لئے پیدا کی گئی ہیں جو اس کائنات کا اصل منشاء اور جس کی تخلیق کا مقصد محض عبادت اور بندگی ہے۔ گویا کہ انسان کے وجود کا مقصد ہے یاد خداوندی اور اظہار بندگی اور باقی تمام چیزوں کی تخلیق مقصد انسان کی خدمت ہے۔

اس حقیقت کا اندازہ صحیح معنوں میں اسی وقت کرسکتے ہیں جب وہ کلام الٰہی کو سمجھ کر پڑھیں اور اسی بات کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ رحمٰن ورحیم کا سب سے بڑا کرم یہ ہے کہ انسان کو علم قرآن کی دولت سے سرفراز کیا۔ اس کے بعد یہ فرمایا گیا کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ یعنی

رحمٰن کی ذات وہ ذات گرامی ہے کہ جس نے انسان کو پیدا کر کے اس کو قوت گویائی عطا کی۔اس دنیا میں جس قدر بھی مخلوق پیدا کی گئی ہے اپنی اپنی زبان میں وہ سب ہی بولتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی بات چیت کو سمجھتے بھی ہوں گے۔ان کا بولنا اگر بالکل ہی بے مطلب اور بے معنیٰ ہوگا تو حضرت سلیمان علیہ السلام ان جانوروں کی بات چیت کو کیسے سمجھتے ہیں اور قرآن حکیم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ رب العالمین فرماتے ہیں وَعَلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ۔ اور ہم نے سکھائی ہے سلیمانؑ کو بولی پرندوں کی۔اس سے اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ پرندے بھی گفتگو کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن انسان کو گفتگو کرنے کی جو مہارت تامہ عطا کی گئی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض بیان جادو کی طرح اثر رکھتے ہیں۔اس دنیا کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس دنیا کے ہزاروں باصلاحیت انسانوں نے اپنے مضامین اور اپنے اشعار کے ذریعے ہزاروں میں انقلاب برپا کئے اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے حالات کے رخ کو اپنی تحریروں اور اپنی تقریروں سے موڑ دیا۔یہ قوت تحریر وتقریر اور یہ قوت کلام وبیان اس بات کی علامت ہے کہ انسان اس دنیا میں اپنی قوت گویائی کی وجہ سے دوسری تمام مخلوقات سے ممتاز بھی ہے اور منفرد بھی۔دنیا میں پھیلی ہوئی کروڑوں کتابیں، تقاریر وخطابات کی لاکھوں کیسٹیں بجائے خود اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ نے انسان کو سمجھنے اور سمجھانے کی اور بولنے اور سننے کی وہ صلاحیتیں بخشی ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔بے شک دوسری مخلوقات بھی بولتی ہیں سنتی ہیں اور ایک دوسرے کی بات چیت کو سمجھتی ہیں لیکن ان کا بولنا اور سننا نطق وسماعت کی صلاحیتوں کے اعتبار سے بہت ہی محدود ہے اور بولنے اور سننے پر فخر نہیں کیا جاسکتا۔آج تک نہیں سنا گیا کہ کسی چرند اور پرند نے کوئی کتاب لکھی ہو یا اپنی کسی تقریر کو ریکارڈ کرایا ہو جب کہ انسانوں نے لاکھوں اور کروڑوں کتابیں لکھ کر اس دنیا میں پھیلا دیں اور اپنی سحر انگیز بیانات سے دنیا بھر کے لوگوں کو مسحور کر کے رکھ دیا۔بہر کیف قرآن حکیم کی آیات سے یہ بات ثابت ہے کہ جانوروں میں گفتگو کی صلاحیت موجود ہے اور وہ آپس میں اپنی زبان سے بات چیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی بات سمجھتے بھی ہیں۔اسی بات کو حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر عثمانی میں یہ فرمایا ہے۔

"اس بات کا انکار کرنا کھلی بات کے انکار کے برابر ہوگا کہ پرندے جو بولیاں بولتے ہیں ان میں ایک خاص حد تک افہام وتفہیم کی شان پائی جاتی ہے۔ایک پرندہ جس وقت اپنے جوڑے کو بلاتا ہے یا دانہ کھلانے کیلئے اپنے بچوں کو آواز دیتا ہے یا کسی چیز سے خوف کھا کر خبردار کرتا ہے ان تمام حالات میں اس کی بولی اور اس کا لب ولہجہ یکساں نہیں ہوتا۔چنانچہ اس کے مخاطبین اس فرق کو بخوبی محسوس کرتے ہیں۔اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ دوسرے احوال وضروریات کے وقت بھی اُن چہچہوں میں ایسا لطیف وخفیف تفاوت ہوتا ہوگا جسے وہ آپس میں سمجھ لیتے ہوں گے۔تم کسی پوسٹ آفس میں چلے جاؤ اور تار کی مشابہ کھٹ کھٹ گھنٹوں سنتے رہیں تو یہ آواز تمہارے نزدیک بے معنیٰ ہوگی لیکن ٹیلی گراف ماسٹر فوراً بتادے گا کہ فلاں جگہ سے فلاں آدمی یہ کہنا چاہ رہا ہے۔جس طرح انسان کا بچہ اپنے ماں باپ کی زبان سے آہستہ آہستہ واقف ہوتا رہتا ہے۔پرندوں کے بچے بھی اپنی فطری استعداد سے اپنی برادری کی بولیاں سمجھنے لگتے ہیں۔

یورپ کی جدید تحقیقات اب حیوانات کی عاقلین کو آدمیت کی سرحد سے قریب کرتی جارہی ہے۔حتیٰ کہ حیوانات کی ابجد تیار کی جارہی ہے۔بعض طیور کا اپنی بولی میں آدمیوں کے بعض علوم کا ادا کرنا اور چیونٹیوں کا آپس میں ایک دوسرے کو مخاطب کرنا اور حضرت سلیمانؑ کی اس بات کو سمجھ لینا یہ سب باتیں بعض لوگوں کے نزدیک احمقانہ ہوسکتی ہیں لیکن قرآن پر یقین رکھنے والوں کے لئے یہ باتیں قرین فہم بھی ہیں اور قابل یقین بھی"

لیکن اس حقیقت کے باوجود کہ جانور آپس میں بات چیت کی صلاحیت رکھتے ہیں، یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قوت گویائی اور کلام وبیان کی صلاحیت انسان کو عطا کی ہے وہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں کی۔انسان بولنے اور بیان کرنے کی ایسی عظیم الشان نعمت سے بہرہ ور ہے جس کی نظیر دوسری مخلوقات میں نہیں ملتی۔تقریباً ۶ ہزار سے زائد زبانیں اس دنیا میں رائج ہیں اور انسان اپنے اپنے علاقے کی زبان میں جس انداز سے گفتگو کرتا ہے اور پھر اپنی گفتگو سے دوسروں پر اثر انداز ہوتا ہے تو یہ ایک ایسی نعمت ہے جسے کھلے طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے اسی بات کو رب العالمین نے بیان کیا ہے کہ رحمٰن ورحیم ہے وہ ذات جس نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد اس کو گفتگو کی اعلیٰ صلاحیت عطا کی۔

ساتویں قسط

اگر آپ کسی بھی انگریزی مہینے کی ۷، ۱۶، یا ۲۵ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

• اس آئینہ میں اپنی شخصیت کے خدوخال دیکھئے اور اپنی اصلاح کیجئے •

آپ کی خوبیاں

پراسرار دماغ، سوچنے سمجھنے کی اعلیٰ قوتیں، قربانی اور ایثار کی زبردست صلاحیتیں، امید پرست، روحانیت۔

آپ کی خامیاں

توہمات اور مفروضات کا شکار، خوابوں میں گم صم رہنے کی عادت، بدگمانی کا مزاج، اپنے راز کو محفوظ نہ رکھنے کا مرض، بے اعتدالی، آرام پرستی، دیوانگی، شکی مزاج ـــــ آپکو خالق کائنات نے ایسا دماغ عطا کیا ہے جس سے کام لیکر آپ بذات خود بے شمار مسائل حل کر سکتے ہیں۔ آپ کے اندر سوچ وفکر اور غور وخوض کی اعلیٰ قوتیں موجود ہیں لیکن آپ چونکہ مفروضات میں گھرے رہتے ہیں اور کسی درجہ توہمات کا بھی شکار ہیں۔ اسلئے آپ اپنی ان قدرتی صلاحیتوں سے کام نہیں لے پاتے۔ جو یقینی طور پر قدرت خداوندی کا ایک انمول عطیہ ہیں۔ آپکو اپنی طبیعت کے اندر استقلال پیدا کرنا چاہئے۔ بے اعتدالی آپکو بے راہ رو بھی کردیتی ہے اور آپ لوگوں سے بدگمان بھی ہوجاتے ہیں۔ آپکے مزاج میں جذباتیت کا غلبہ ہے۔ آپ سوچنے کی اچھی صلاحیت کے باوجود اکثر وبیشتر دماغ کے بجائے دل سے سوچنے لگتے ہیں۔ اور جذبات کے سیلاب میں بہہ جاتے ہیں۔ بلاشبہ آپ محبت پرست ہیں آپ محبت کے معاملے میں جذباتی بھی ہیں اور آپ چونکہ امید پرست بھی ہیں اسلئے اپنے محبوب اور اپنے دوستوں سے اچھی اچھی امیدیں رکھتے ہیں اور محبت اور وصال کے معاملات میں آپ سالہا سال تک خوابوں میں گم رہ سکتے ہیں۔ محبت کرنا ہر انسان کی فطرت ہے۔ لیکن دنیا کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ محبت کے معاملے جو بھی شخص راہِ اعتدال سے ادھر ادھر ہوا اس کے دامن حیات میں صرف بدنامی اور رسوائی آئی۔ اس دنیا میں معاملہ محبت کا ہو یا نفرت کا بات دوستی کی ہو یا دشمنی کی، کامیاب وہی ہوتا ہے جو ہر صورت میں راہ اعتدال پر قائم رہے۔ آپ اگر راہِ اعتدال پر قائم رہیں تو آپکو بھی کامیابی اور کامرنی سے کون روک سکتا ہے۔ آپکے خیالات بہت بلند ہیں۔ لیکن چونکہ آپ اکثر توہمات اور مفروضات کا شکار ہوجاتے ہیں اسلئے آپ راہِ فکر وعمل میں بھٹک جاتے ہیں اور بلند اعتقادی سے اِدھر اُدھر ہوکر اپنا روحانی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔ آپکے اندر زبردست روحانی قوت بھی موجود ہے اگر آپ اسکو بروئے کار لائیں تو آپکے اندر خفیہ اور پوشیدہ اُن صلاحیتوں کو فروغ پانیکا موقعہ ملے جو آپکی ذات کا خاص جزو ہیں۔ آپ کے اندر آرام طلبی کا مرض ہے۔ آپ حد سے زیادہ تنہائی پسند بھی ہیں۔ آپ محفلوں سے گھبراتے ہیں اور الگ تھلگ رہنے ہی میں سکون وعافیت محسوس کرتے ہیں۔ تنہائی پسندی بُری صفت نہیں۔ لیکن لوگوں سے ملاقاتیں ترک کر کے بھی انسان کو نقصان ہی ہوتا ہے۔ ہر وقت مجلس باشی بے شک انسان کی سنجیدگی کو پامال کرتی ہے لیکن بالکل ہی گوشۂ نشین ہوکر رہ جانا بھی انسان کو بے شمار انعامات سے محروم کردیتا ہے۔ لوگوں سے ملنے جلنے اور تنہائی پسندی کے معاملات میں بھی انسان کو اعتدال پر رہنا چاہئے اور افراط وتفریط کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ آپ اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اور اس مرض کی وجہ سے آپکو بار بار نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ دراصل آپکی فطرت میں سادگی اور سادہ لوحی ہے آپ دوسروں پر حد سے زیادہ بھروسہ کرتے ہیں اور یہ حد سے زیادہ بھروسہ ہی آپ کیلئے مصیبت بنتا ہے۔ آپ دوسروں پر اعتماد کر کے انہیں وہ سب کچھ بتادیتے ہیں۔ جو نہیں بتانا چاہئے۔ مجموعی اعتبار سے آپ کے اندر خصوصیات زیادہ ہیں اور آپکی فطرت خوبیوں کے رنگ میں رچی ہوئی ہے لیکن آپ کے اندر کچھ خامیاں بھی ہیں جو بشریت کا خاصہ ہیں اگر آپ ان خامیوں اور ان کمزوریوں کی اصلاح کرلیں تو آپکی زندگی میں چار چاند لگ سکتے ہیں۔ اس دنیا میں وہی انسان صحیح معنوں میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوتا ہے جو اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی مسلسل جدوجہد کرتا رہے اور ان خامیوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہے جو اسکی زندگی کا حصہ بن چکی ہوں۔ انسان نہ فرشتہ ہوتا ہے نہ شیطان، انسان نہ صرف خامیوں کا پتلہ ہوتا ہے اور نہ صرف اچھائیوں کا پیکر۔ ارباب دنیا اچھا انسان اسے تصور کرتے ہیں جس میں خوبیاں زیادہ ہوں اور خامیاں کم۔ آپ بھی اچھا انسان بننے کیلئے اپنی خامیوں کو کم کیجئے اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کیجئے۔

✖✖✖✖✖✖✖✖✖✖✖

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلّا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فلاں ابن فلاں کو حج نصیب ہوگا یا نہیں؟

اگر کوئی شخص کسی کے بارے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اس کو حج نصیب ہوگا یا نہیں تو حسب قاعدہ تفصیل پھیلا کر مستحصلہ برآمد کرے۔ اگر مستحصلہ ایک، ۴، ۹ برآمد ہو تو حج نصیب ہوگا اور واپسی بھی ہوگی۔ اگر ۲، ۳، ۶، ۷ برآمد ہو تو حج نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ۵ یا ۸ برآمد ہو تو حج تو نصیب ہوجائے گا لیکن واپسی نہیں ہوگی۔

مثلاً نسیم احمد ابن زبیدہ کے بارے میں کوئی شخص ۱۱ر اپریل ۲۰۰۵ء کو دن میں ۲ بجے یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اس کو حج کی دولت نصیب ہوگی یا نہیں تو جملہ اس طرح بنائیں گے۔

کیا نسیم احمد ابن زبیدہ کو حج نصیب ہوگا یا نہیں۔؟ مستحصلہ برآمد کرنے کیلئے تفصیل اس طرح پھیلائی جائے گی۔

(۱) نسیم احمد۔ زبیدہ	۳۴۱	۷
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۲۷۸	۹
(۳) تاریخ عیسوی	۱۱	۲
(۴) ماہ عیسوی اپریل	۴	۴
(۵) سن عیسوی ۲۰۰۵ء	۷	۷
(۶) تاریخ قمری یکم	۱	۱
(۷) ماہ قمری ربیع الاول	۳	۳
(۸) سن ہجری ۱۴۲۶ء	۱۴۲۶	۴
(۹) تاریخ ہندی ۲۹	۲۹	۲
(۱۰) ماہ ہندی چیت ۱۲	۱۲	۳
(۱۱) سن ہندی ۲۰۶۲	۱۰	۱
(۱۲) دن پیر ۲	۲	۲
(۱۳) برج ثور ۲	۲	۲
(۱۴) متعلقہ ستارہ زہرہ عدد مشتق	۳	۳
(۱۵) منزل قمر مقعہ	۵	۵

آیئے اب ان کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۵ ۳ ۲ ۲ ۱ ۳ ۲ ۴ ۳ ۱ ۷ ۴ ۲ ۹ ۷
۸ ۵ ۴ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۴ ۸ ۲ ۶ ۲ ۷
۴ ۹ ۷ ۷ ۹ ۲ ۴ ۲ ۳ ۱ ۸ ۸ ۹
۴ ۷ ۵ ۷ ۲ ۶ ۶ ۵ ۴ ۹ ۷ ۸
۲ ۳ ۳ ۹ ۸ ۳ ۲ ۹ ۴ ۷ ۶
۵ ۶ ۳ ۷ ۲ ۵ ۲ ۴ ۲ ۴
۲ ۹ ۱ ۹ ۷ ۷ ۸ ۶ ۶
۲ ۱ ۱ ۷ ۵ ۶ ۵ ۳
۳ ۲ ۸ ۳ ۲ ۲ ۸
۵ ۱ ۲ ۵ ۴ ۱
۶ ۳ ۷ ۹ ۵
۹ ۱ ۷ ۵
۱ ۸ ۳
۹ ۲
۲

۲ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نسیم احمد بن زبیدہ کی قسمت میں حج نہیں ہے۔

(باقی آئندہ)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

پانچویں قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

روزگار اور ملازمت کے حصول کے لئے

روزگار اور ملازمت حاصل کرنے کے لئے علم جفر کا ایک نادر طریقہ دیا جارہا ہے۔ اس کو بغور پڑھیں پھر اس سے فائدہ اٹھائیں۔

اس طریقہ میں حق تعالیٰ کے چار صفاتی ناموں سے مدد لی جاتی ہے وہ چاروں اسماء الٰہی یہ ہیں۔

یَارَزَّاقُ یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیُ یَاوَاسِع۔ ان اعداد قمری بالترتیب یہ ہیں ۳۰۸، ۱۰۶۰، ۱۱۰۰، ۱۳۷۔ ان اسماء کے اعداد کا ٹوٹل بنتا ہے ۲۶۰۵۔ ان اعداد میں بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ بھی شامل کئے جائیں گے۔ ۷۸۶ شامل کرکے ٹوٹل آئے گا ۳۳۹۱۔

جس شخص کے لئے ملازمت یا روزگار عمل تیار کرنا ہو اس کا نام اور اس کی ماں کے اعداد شامل کرکے اس میں "روزگار" کے اعداد بھی شامل کرلیں۔ روزگار کے اعداد ۴۳۴ ہیں۔ اس کے بعد طالب کے عنصر کے اعتبار سے نقش بھریں۔

اس کے بعد ان چاروں اسماء الٰہی کا پہلا حرف اٹھائیں اور طالب کے نام کا پہلا حرف بھی اٹھائیں۔ یہ کل ۵ حروف ہوں گے ان اعداد کو جمع کرکے جو بھی ٹوٹل آئے اس کے حروف بناکر اس میں ایل بڑھادیں۔ اس طرح مؤکل برآمد کریں۔ ایک نقش کو آبی چال سے مرتب کریں اور اس کے طالب کا نام، والدہ کا نام اور نقش کے دائیں بائیں مؤکل کا نام لکھ دیں اور اس نقش کو آٹے میں گولی بناکر دریا میں ڈالیں۔ دوسرا نقش طالب کے عنصر کے اعتبار سے بنائیں۔ نقش کے چاروں طرف نقش کے مؤکل کا نام لکھ دیں۔ اور نقش کے کونوں پر اسماء الٰہی کے حرف اول کے مؤکلین کے نام لکھ دیں۔ اور اس نقش کو طالب ہرے کپڑے میں تعویذ بناکر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اور روزانہ "یارزاق، یاغنی، یا مغنی یا واسع" کی ایک تسبیح پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ روزگار کے لئے راہیں کھل جائیں گی اور اگر ملازمت کی تلاش ہوگی تو ملازمت مل جائے گی۔

مثال۔

نام طالب۔ فہیم اختر	۱۳۳۶
نام والدہ۔ سلمہ سلطانہ	۱۳۵
اعداد۔ اسماء الٰہی	۳۳۹۴
اضافہ۔ روزگار	۴۳۴
اعداد بسم اللہ	۷۸۶
	۶۰۸۵
	۳۰
قانون کے وضع کئے	۶۰۵۵
	۱۵۱۳

۴)۶۰۵۵(
۴
۲۰
۲۰
×۵
۴
۱۵
۱۲
۳

(کسر آرہی ہے، پانچویں خانے میں اضافہ ہوگا)

فہیم اختر کا عنصر معلوم کرنے کیلئے نام کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۳۳۴

۴)۱۳۳۶(

۱۲

۱۳

۱۲

۱۶

۱۶

×

صفر باقی رہا۔ عنصر خاکی ہے۔

اسماء الٰہی کے حروف اٹھائے۔

یارزاق سے	ر	اعداد	۲۰۰
یاغنی سے	غ	اعداد	۱۰۰۰
یامغنی سے	م	اعداد	۴۰
یاواسع سے	و	اعداد	۶
نام طالب سے	ف	اعداد	۸۰
			۱۳۲۶

ان مجموعی اعداد کے حروف بنائے۔ وت الف ی۔

ایل بڑھا کر مؤکل بنایا۔ وتائیل مؤکل بنا۔

اسماء الٰہی کے حرف اول کے مؤکلین کے نام یہ ہیں۔

حرف	ر	نام مؤکل ۔	اموائیل
حرف	غ	نام مؤکل ۔	لوفائیل
حرف	م	نام مؤکل ۔	رومائیل
حرف	و	نام مؤکل ۔	رفتائیل

پانی میں ڈالنے والا نقش آبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۲۷	۱۵۱۳	۱۵۲۱	۱۵۲۴
۱۵۲۰	۱۵۲۵	۱۵۲۶	۱۵۱۴
۱۵۲۲	۱۵۱۹	۱۵۱۵	۱۵۲۹
۱۵۱۶	۱۵۲۸	۱۵۲۳	۱۵۱۸

عزمت علیکم وتائیل ارحم علیٰ فہم اختر ابن سلمہ سلطانہ بحق یا رزاق یا غنی یا مغنی یاواسع

یہ عنصر کے اعتبار سے خاکی چال سے پر ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اموائیل — وتائیل — لوفائیل

۱۵۲۳	۱۵۱۸	۱۵۱۶	۱۵۲۸
۱۵۱۵	۱۵۲۹	۱۵۲۲	۱۵۱۹
۱۵۲۶	۱۵۱۴	۱۵۲۰	۱۵۲۵
۱۵۲۱	۱۵۲۴	۱۵۲۷	۱۵۱۳

وتائیل (دائیں) — وتائیل (بائیں)

روبائیل — وتائیل — رفتائیل

یہ نقش طالب کے سیدھے ہاتھ پر بندھے گا ہرے کپڑے میں پیک ہوکر۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر کامیابی مل جائے گی۔

دشمنوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے

جو دشمن باہم مشورہ کر کے کسی کو تنگ کرنے اور نقصان پہنچانے کا سامان کرتے ہوں اور کسی بھی طرح باز نہ آتے ہوں تو چاہئے کہ روزانہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ طلاق پڑھے۔ پھر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن نقصان پہنچانے پر قادر نہ ہوسکے گا۔ دشمنوں کے مابین تفرقہ پیدا ہوجائے گا اور وہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے خلاف ہوجائیں گے۔

******

آسیب سے حفاظت کے لئے

جو کوئی یہ چاہے کہ وہ آسیب کے شر سے محفوظ رہے اور اس سے بچا رہے تو وہ نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے۔ اور جب سلام پھیرے تو اکیس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے اور اکیس مرتبہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفظ وامان میں رکھے گا۔ ہر طرح کے آسیب اور جنات کے شر سے حفاظت رہے گی اور آسیب کا خوف اس کے دل سے دور ہوجائے گا۔

ماں کا دودھ بڑھانے کا عمل

بچے کو دودھ پلانے سے پہلے "یَا مُغْنِیْ" ۱۱ مرتبہ پڑھ کر ماں کو چاہئے کہ اپنے دونوں پستانوں پر دم کرلے۔ انشاء اللہ دودھ خوب اترے گا اور بچے کا پیٹ بھر جائے گا۔

تسخیر خلائق کا عمل

ایک کاغذ پر زعفران سے ۷۰ مرتبہ "دال" لکھ کر نیچے اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔ انشاء اللہ تسخیر کی دولت حاصل ہوگی۔

ہر مرض سے شفا پانے کے لئے

مندرجہ ذیل نقش زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر ۲۱ روز تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ہر بیماری سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

س	لا	م
لا	م	س
م	س	لا

امتحان میں کامیابی کا عمل

باوضو "اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْس" کو تین سو مرتبہ پڑھیں، آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر سجدے میں جا کر امتحان میں کامیابی کی دعا کریں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

دماغ کی کمزوری دور کرنے کے لئے

دماغی کمزوری دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش کو باریک کاغذ پر لکھ کر شہد میں ڈالدیں اور اس شہد کو صبح نہار منہ ایک چمچہ استعمال کریں۔ انشاء اللہ دماغی کمزوری سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
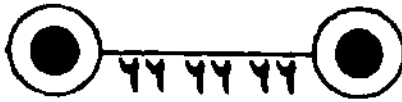
مقبولیت حاصل کرنے کا عمل

ایک کاغذ پر ۳۰ مرتبہ "ل" لکھ کر نیچے اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام لکھ لیں، پھر اس کو تعویذ بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مقبولیت ملنی شروع ہوگی۔

نحوست دور کرنے کا عمل

مندرجہ ذیل نقش اپنے بدن پر مل کر جلادیں۔ اس عمل کو لگاتار ۱۳ دن تک کریں۔ انشاء اللہ نحوست سے نجات ملے گی۔

نمرود ← (ابلیس) → شداد
فرعون — ہامان

مکان خالی کرانے کا عمل

نصف رات کے بعد ۱۹ مرتبہ سورۂ تَبَّتْ یَدَا پڑھ کر سجدے میں جا کر مکان خالی ہونے کی دعا کریں اور اس عمل کو لگاتار ۵ دن تک کریں۔

انشاء اللہ کچھ دنوں میں مکان خالی ہو جائے گا۔

دشمن کے شر سے بچاؤ کے لئے

اگر کوئی دشمن کے شر سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد تین سو مرتبہ پڑھ لیا کرے۔

بے روزگاری سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص بے روزگاری سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو روزانہ نماز ظہر کے بعد "یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْع" گیارہ سو مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر ملازمت مل جائے گی۔

چور کی شناخت کے لئے

اگر گھر میں چوری ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو چوری کس نے کی ہے تو چور معلوم کرنے کے لئے پہلے وضو کر کے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر یہ نقش لکھے۔

۷۸۶

۲۰۸	۲۰۲	۲۱۰
۲۰۹	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۱	۲۰۶

اس نقش کو تازہ پانی میں گھول کر مشتبہ حضرات کو پلائے۔ انشاء اللہ جو بھی چور ہوگا وہ سات دن کے اندر اندر ضرور بیمار ہو جائے گا یا گھبرا کر چوری کا اعتراف کر لے گا۔

شہرت حاصل کرنے کے لئے

نماز فجر کے بعد مندرجہ ذیل آیت کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق چالیس دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ زبردست شہرت حاصل ہوگی۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم وَاِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْم۔

مرگی سے بے ہوشی کا علاج

اگر کسی شخص کو مرگی کا دورہ پڑ جانے کے بعد بے ہوشی ہو گئی ہو تو اس کو ہوش میں لانے کے لئے ایک پیالہ پانی پر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ایک ایک مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھ کر دم کر کے مریض کے چہرے پر چھینٹیں دیں۔ انشاء اللہ چند منٹ میں مریض ہوش میں آ جائے گا۔

نظر بد کا علاج

نظر بد کو رفع کرنے کے لئے یا نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۶۱۱	۶۱۴	۶۱۷	۶۰۴
۶۱۶	۶۰۵	۶۱۰	۶۱۵
۶۰۶	۶۱۹	۶۱۲	۶۰۹
۶۱۳	۶۰۸	۶۰۷	۶۱۸

دانت آسانی سے نکلنے کے لئے

بچوں کے دانت نکلتے وقت بچے بہت کمزور ہو جاتے ہیں اور انہیں تکلیف بھی ہوتی ہے۔ بچوں کے دانت آسانی سے نکل آئیں، اس مقصد کے لئے اس نقش کو لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۹	۱۲	۸۹۸	۷۹
۸۹۷	ف	ح	۱۳
۸۱	ظ	ی	۷
۱۱	۲	۸۲	۸۹۹

اگر کوئی بچہ بے وجہ روتا ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱	۲۲	۱۹	۸
۲۰	۷	۲	۲۱
۶	۱۷	۲۴	۳
۲۳	۴	۵	۱۸

اس نقش کو بچے کے سرہانے رکھ دیں۔

۷۸۶

ص	لا	ع	ع
۴	ع	۱۷	۹
۳	۶	۷	ع
۱	۲	۲۴	۱۵

دفع جادو کے لئے

جادو سفلی ہو یا جناتی اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر روزانہ ایک نقش کا پانی مریض کو دن میں تین مرتبہ پلائیں۔ انشاء اللہ سات روز میں ہی آرام ملے گا۔ اگر آرام نہ ملے تو مزید سات روز اس عمل کو جاری رکھیں۔

۷۸۶

۵۸۶	۵۹۹	۵۹۶	۵۹۳
۵۹۷	۵۹۲	۵۸۷	۵۹۸
۵۹۱	۵۹۴	۶۰۱	۵۸۸
۶۰۰	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۵

سحر اُتارنے کا عمل

۴۱ اگربتی لیں اور ہر ایک اگربتی پر وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ صبح شام ایک اگربتی مریض کے سرہانے جلائیں اور ایک بوتل پانی پر اسی آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ جس وقت اگربتی ختم ہو جائے اس وقت مریض کو تین گھونٹ اس پانی کے پلادیں۔ اگربتی کی راکھ کسی کونڈے میں جمع کرتے رہیں۔ ۲۱ ویں دن مریض کے بدن پر اس راکھ کو مل دیں۔ پیشاب پاخانہ کی جگہ چھوڑ دیں۔ زیادہ راکھ سینے پر اور دل پر لگائیں۔ پھر مریض کو پانچ منٹ کے بعد غسل کرادیں اور یہ تعویذ مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۶۱۱	۶۲۵	۶۲۲	۶۱۸
۶۲۳	۶۱۷	۶۱۲	۶۲۴
۶۱۶	۶۲۰	۶۲۷	۶۱۳
۶۲۶	۶۱۴	۶۱۵	۶۲۱

لوگوں پر رعب طاری کرنے کا نقش

اگر کوئی شخص اپنا رعب لوگوں پر قائم کرنا چاہیں تو اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ چند ماہ کے بعد اس نقش کا اثر شروع ہوگا۔

۷۸۶

۱۵۳۰۵	۱۵۳۱۹	۱۵۳۱۶	۱۵۳۱۳
۱۵۳۱۷	۱۵۳۱۲	۱۵۳۰۶	۱۵۳۱۸
۱۵۳۱۱	۱۵۳۱۴	۱۵۳۲۱	۱۵۳۰۷
۱۵۳۲۰	۱۵۳۰۸	۱۵۳۱۰	۱۵۳۱۵

قوت حافظہ کے لئے

اگر کسی طالب علم کی قوت حافظہ کمزور ہو اور اس کو سبق یاد نہ رہتا ہو تو اس کو چاہئے روزانہ طشتری پر زعفران سے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر نہار منہ پی لیا کرے۔ اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ قوت حافظہ بڑھ جائے گی۔

> يٰسٓ يٰسٓ يٰسٓ يٰسٓ يٰسٓ يٰسٓ
> والقرآن الحكيم

اگر کوئی بچہ رات کو روتا ہو

اگر کوئی بچہ رات کو روتا ہو تو اس کا رونا بند کرنے کے لئے مندرجہ

ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

صٓ صٓ صٓ صٓ

کسی کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی کو اپنی طرف مائل کرنا چاہے تو اس کیلئے ایک قیمتی عمل درج کیا جاتا ہے۔ اس عمل کی برکت سے کوئی بھی شخص اپنے مطلوب کی محبت حاصل کرسکتا ہے۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں آدھی رات کو چھ رکعت نفل نماز پڑھنی ہے۔ ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھنا ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۹۵۰ مرتبہ اسی آیت کو پڑھیں۔ اس کے بعد سات سات مرتبہ مندرجہ ذیل آیات کو پڑھیں۔

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْم ٥ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ٥

اس کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل کو مطلوب کے نام کے اعداد کے مطابق مطلوب کا تصور کرکے پڑھیں۔ اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اس عمل کو تین راتوں تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مطلوب کے دل میں محبت کی بے قراری پیدا ہوگی۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۵	۱۱۸	۱۰۵
۱۱۷	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶
۱۰۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۱۰
۱۱۴	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۹

الحب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

جلد شادی کے لئے

اگر کسی کی بیٹی کی شادی نہ ہوتی ہو۔ کسی جگہ سے رشتہ نہ آتا ہو اور وہ اس سلسلہ میں پریشان ہو تو اس کو چاہئے کہ کسی بھی جمعرات کو پہلی ساعت میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنی بیٹی کے گلے میں ڈلوادے۔ انشاء اللہ بہت جلد رشتہ طے ہوجائے گا۔

۷۸۶

۱۱۳۶	۱۱۱۶	۱۱۳۸
۱۱۳۵	۱۱۲۸	۱۱۲۳
۱۱۱۹	۱۱۴۱	۱۱۲۵

دائمی مرض کا علاج

اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ کسی بھی صورت اس سے نجات نہ حاصل ہورہی ہو تو مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ چند ہی روز میں فائدہ محسوس ہوگا۔

۷۸۶

۱۱۲۵	۱۱۲۸	۱۱۳۱	۱
۱۱۳۰	۲	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۳	۱۱۳۳	۱۱۲۶	۱۱۲۳
۱۱۲۷	۱۱۲۲	۴	۱۱۳۲

گھر کی حفاظت کے لئے

گھر کی ہر طرح حفاظت کے لئے چوری سے نظر بد سے امراض جسمانی اور روحانی سے ان کے علاوہ ہر طرح کی آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر فریم میں فٹ کرکے گھر میں آویزاں کریں۔ انشاء اللہ گھر مصائب وحوادث سے محفوظ رہیگا۔

۷۸۶

۸۴۵	۸۵۱	۸۵۸	۸۳۱
۸۵۶	۸۳۳	۸۴۳	۸۵۳
۸۳۵	۸۶۲	۸۴۷	۸۴۱
۸۴۹	۸۳۹	۸۳۷	۸۶۰

بھاگے ہوئے کی واپسی کے لئے

اگر کسی کا بچہ یا کسی عورت کا شوہر گھر سے فرار ہو اور اس کے بارے میں کسی بھی طرح کی اطلاع نہ ہو کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے تو مندرجہ ذیل نقش کو ساعت سعید میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے کسی درخت پر لٹکا دیں۔ نقش لٹکانے کے بعد اسی درخت کے نیچے کھڑے ہو کر گیارہ سو مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھیں۔ اور سوا کلو چینی پر دم کر کے وہ چینی اسی درخت کے نیچے پھیلا کر آجائیں۔ اس دوران بھاگے ہوئے کی واپسی کا خیال رکھیں۔ انشاء اللہ چند ہی روز کے بعد یا تو وہ خود ہی آجائے گا یا اس کی اطلاع ملے گی۔
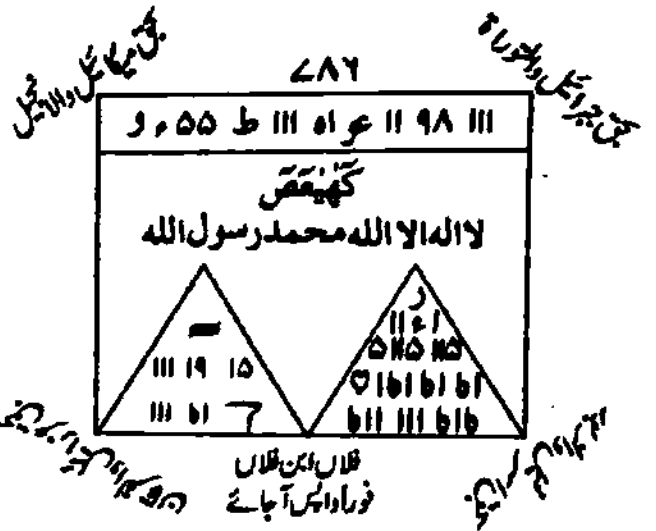
دل کی دھڑکن کو کنٹرول کرنے کا علاج

اگر کسی کے دل کی دھڑکن حد سے زیادہ بڑھ جائے اور اٹیک کا خطرہ پیدا ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل تعویذ کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ دل کی دھڑکن کنٹرول میں آجائے گی۔

یہ تعویذ دل کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۶	۱۹	۲
۱۸	۷	۱۲	۱۷
۸	۲۱	۱۴	۱۱
۱۵	۱۰	۹	۲۰

نکسیر کا علاج

نکسیر سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل ۸ نقش لکھیں۔ ایک گلے میں ڈالیں اور سات نقش روزانہ ایک نقش کے حساب سے سات روز تک لگاتار پلائیں۔ انشاء اللہ نکسیر کے مرض سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

لوطا	لوطا	لوطا
	لوطا	لوطا
لوطا	لوطا	لوطا

ان اللہ یمسک السموت والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا

نقش لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

تنگ دستی دور کرنے کا عمل

اگر کوئی شخص غربت وافلاس اور تنگ دستی سے نجات حاصل کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ ۱۲ رکعت روزانہ چاشت کی ادا کرے۔ تقریباً نو اور دس کے درمیان صبح کو اور نفلوں سے فراغت کے بعد پانچ سو مرتبہ لاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیُّ۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس دن عمل کرنے سے غربت اور تنگ دستی سے نجات مل جائے گی۔

ناف کو درست کرنے کے لئے

اگر کسی کی ناف ٹل جائے تو اس کو صحیح جگہ پر لانے کیلئے مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر بائیں ہاتھ پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ ناف صحیح جگہ پر آجائیگی۔

****

برج جوزا کی برجی علامت جڑواں بچے ہیں۔ اس کا حاکم ستارہ عطارد اور عنصر بادی ہے۔ اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف و خصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ دوہرے کردار اور دوہری ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں اور عملی طور پر اس دوئی کے درمیان ہمیشہ کشمکش رہتی ہے۔

● وہ ذہنی طور پر بڑے سرگرم تجسس پسند، تحقیقات کے دلدادہ، نکتہ رس اور بیدار ہوتے ہیں۔

● وہ اپنے دلائل کو بڑے موثر انداز میں پیش کر سکتے ہیں مگر کسی بات پر زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتے اور نہ کوئی ایک مقصد انہیں دیر تک اپنے ساتھ وابستہ رکھ سکتا ہے۔

● انہیں سمجھنا لوگوں کے لئے بڑا مشکل کام ہوتا ہے کیونکہ ایک ہی وقت میں ان کے مزاج کی گرمی اور سردی دونوں کا مظاہرہ دیکھنے میں آتا ہے۔

● ان کے مزاج کا ایک رخ کسی کو پسند کرتا ہے اور دوسرا رخ اسی کو ناپسند کرنے اور اس کی عیب چینی میں لگا ہوتا ہے۔

● ان میں مسائل کو سمجھنے اور مسائل کی جزئیات اور تہہ تک پہنچ جانے کی غیر معمولی صلاحیت ہوتی ہے اور اس غیر معمولی صلاحیت کی وجہ سے وہ دوسروں کو بدل جانے والے دورخی پالیسی اختیار کرنے والے ناقابل فہم محسوس ہوتے ہیں۔

● وہ بڑے ذہین ہوتے ہیں اور جس معاملے میں باریک بینی، نکتہ رسی اور دقیقہ سنجی کی ضرورت ہو، وہاں وہ سب پر بازی لے جاتے ہیں۔

● وہ موقع شناس اور جوڑ توڑ میں بڑے ماہر ہوتے ہیں اور اپنے مزاج، اپنے انداز گفتگو اور زور تقریر سے دوسروں کو بہت جلد متاثر کر لیتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ان کی اپنی فطرت کے بدلتے رنگ کے باعث یہ اثر دیرپا نہیں ہوتا۔

● ان کا موڈ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔ "پل میں تولہ، پل میں ماشہ" کے مصداق وہ کبھی مہربان اور کبھی ناراض دکھائی دیتے ہیں۔

● وہ ہرفن مولا ہوتے ہیں اور ہر وقت اور ہمیشہ کسی نہ کسی کام میں مصروف رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خواہ اس مصروفیت کا انہیں کوئی خاص فائدہ ہو یا نہ ہو۔

● ان کے دلوں میں سماجی مرتبہ اور عزت حاصل کرنے کی خواہش دوسروں سے کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے۔

● انہیں اکثر و بیشتر واضح طور پر علم نہیں ہوتا کہ وہ کس شے کے خواہاں ہیں، چنانچہ جب وہ چیز انہیں حاصل ہو جاتی ہے تو وہ اپنی فطرت کے مطابق اس کی طرف سے غفلت اور بے نیازی برتتے ہوئے کسی دوسری بالکل ہی مختلف چیز کے حاصل کرنے کی دھن میں لگ جاتے ہیں۔

● ان کی بے چین طبیعت پر ہمیشہ نئی سے نئی چیز کے حصول کی دھن سوار رہتی ہے۔

● ان کا نت نئے تجربات کرنے کا رجحان انہیں نئی سے نئی مہمات پر گامزن رکھتا ہے۔

● ان کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہوتا اور نہ انہیں کسی ایک جگہ کا پابند کیا جاسکتا ہے۔

● وہ اکثر صبح دیر تک سونے کے عادی ہوتے ہیں کیونکہ رات کو دیر تک جاگنا ایک طرح سے ان کا معمول بن چکا ہوتا ہے۔

● وہ مطالعہ، تحریر و تقریر، سوچ بچار اور تفکر و تدبر کی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔

● سوچ بچار اور دیگر صلاحیتوں کی بدولت وہ اپنے کاموں کو زیادہ آسانی، زیادہ تیزی اور زیادہ مؤثر طریقوں سے نمٹانے کے ڈھنگ سیکھ لیتے ہیں۔

● وہ عام کاموں کو بھی نئے انداز میں انجام دینے کے نئے نئے طریقے اور نئے نئے اسلوب اختیار کرلیتے ہیں اور اس طرح بعض اوقات اپنی اختراعانہ اور موجدانہ صلاحیتوں کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

● ان کا مزاج اعلیٰ تعلیم کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔

● وہ ترقی کے مواقع سے کافی فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

● وہ تقریباً ہر قسم کے ادبی اور دفتری کام کرسکتے ہیں۔

● ان کی قوت استدلال، عمدہ ذہن اور غور و فکر کی بدولت خاصی اچھی ہوجاتی ہے۔

● ان کی تحریر و تقریر میں قلم اور زبان کی روانی عام طور پر دوسروں کے لئے رشک اور حیرت کا باعث بنتی ہے۔

● انہیں سیر و سیاحت کا بہت شوق ہوتا ہے۔

● وہ غیر ملکی زبانیں اور سائنسی علوم جلد سیکھ لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

● وہ ہرفن مولا ہوتے ہیں اور مختلف کاموں میں بہت جلد مہارت حاصل کرلیتے ہیں۔

● ان میں خیالات کو یکسو رکھنے اور استقامت کا جذبہ قدرے کمزور ہوتا ہے۔

● ان کے عزائم اور جذبات متزلزل اور متغیر رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی سے شدید محبت بھی کریں گے تو اس شدید محبت میں بھی استقلال نہ ہوگا۔

● انہیں بعض اوقات خود اپنے آپ پر یقین اور اعتماد نہیں رہتا اور اسی بے یقینی کی کیفیت میں ان کی طرف سے متضاد نوعیت کے خیالات کا اظہار ہوتا ہے۔

● وہ بعض اوقات معمولی، معمولی باتوں پر بھی سخت پریشان ہوجاتے ہیں اور ایسے میں کوئی شخص ان کی کسی بات پر ذرا سی برہمی کا اظہار بھی کردے تو وہ یوں برافروختہ ہوجاتے ہیں جیسے وہ شخص ان کی زبردست توہین و تذلیل کا ارتکاب کربیٹھا ہے۔

● وہ رحمدل، شفیق اور ہمدردی رکھنے والے تو ہوتے ہیں مگر ان کی رحمدلی، شفقت اور ہمدردی ان کے دوسرے کاموں کی طرح وقتی جذبے کا نتیجہ ہوتی ہے۔

● وہ دوست بھی بہت پیدا کرلیتے ہیں اور ان سے خلوص اور کشادہ دلی سے بھی پیش آتے ہیں مگر محض وقتی طور پر، اس کے بعد ”آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل“ والا حساب ہوجاتا ہے۔

● ان کی بے چین طبیعت کو سفر سے بڑی مناسبت ہوتی ہے۔

● وہ جس ماحول کو پسند کریں، بہت جلد اسکے خوگر ہوجاتے ہیں۔

● وہ رمز شناس ہوتے ہیں اور اپنی ذہانت اور ترقیاتی منصوبوں کی بدولت کاروبار کو فروغ دے سکتے ہیں۔

● وہ ہمیشہ پُرامید رہتے ہیں اور نت نئے تجربات کرتے ہوئے مثبت نتائج کی توقع رکھتے ہیں۔

● ان کی سوچ حقیقت پسندانہ ہوتی ہے اور اس میں جذباتیت کی کارفرمائی نہیں ہوتی۔

● وہ خوش طبع اور ہنس مکھ ہوتے ہیں، ہنستے ہنساتے رہتے ہیں اور طنز و مزاح کو پسند کرتے ہیں۔

● وہ ایک پُرکشش شخصیت کے مالک ہوتے ہیں، نئے نئے دوست بناکر خوش رہتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ پرانے دوستوں سے ان کی دلچسپی کم ہوتی جاتی ہے۔

● وہ ہر ماحول میں بڑی آسانی سے گھل مل جاتے ہیں اور لوگ ان کی شخصیت سے بڑے متاثر ہوتے ہیں۔

● ان کے ذہن میں چونکہ نت نئے خیالات آتے رہتے ہیں اسی لئے بعض اوقات وہ اپنے ہی وضع کردہ اصولوں اور اپنی طرف سے کئے ہوئے فیصلوں سے اکتاجاتے ہیں اور ان پر زیادہ دیر کاربند نہیں رہتے۔

● وہ بظاہر مال و دولت سے بے نیازی کا اظہار کرتے ہیں لیکن حقیقتاً دل سے مال و دولت کے بڑے قدردان ہوتے ہیں۔

● وہ کسی ایسے کام میں ہاتھ نہیں ڈالتے جس سے انہیں کوئی مالی فائدہ حاصل ہونے کی امید نہ ہو۔

● وہ ہر کام کو نہایت قرینے اور خوش اسلوبی سے انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

● وہ حقیقت پسند ہوتے ہیں اور حقائق کے خلاف کسی بات سے متاثر نہیں ہوتے، چنانچہ وہ تحریر، تقریر اور رائے کی آزادی کا دل سے احترام کرتے ہیں۔

● وہ یکسانیت اور بندھے ٹکے نظام سے متنفر ہوتے ہیں۔

● وہ عام طور پر وقت کی پابندی سے سخت گھبراتے ہیں۔

● وہ خط و کتابت سے نفرت کرتے ہیں اور بسا اوقات چند سطروں پر مشتمل خط کے لکھنے کو دنوں نہیں، ہفتوں ٹالتے رہتے ہیں۔

● وہ ایک وقت میں دو بلکہ دو سے زیادہ کام بڑی آسانی کر لیتے ہیں۔

● وہ بحث و تکرار میں بہت تیز ہوتے ہیں اور بحث و تکرار کرتے ہوئے دوسرے کو بات بھی نہیں کرنے دیتے۔

● وہ اپنے رفیق زندگی کے ساتھ مسلسل مہر و محبت اور عنایت و شفقت سے پیش آتے ہیں۔

● وہ نہایت ذہین، اختراع پسند، بذلہ سنج، شوخ زندہ دل اور ہمہ گیر طبعیت کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ جب بولتے ہیں تو تیزی سے بولتے ہیں اور ان کی گفتگو میں روانی ہوتی ہے اور جوش اور ہیجان کی حالت میں جب زبان ان کی تیز رفتاری کا ساتھ نہیں دے سکتی تو وہ ہکلانے لگتے ہیں۔

● وہ اکثر اپنی گفتگو کے دوران میں اپنا مفہوم واضح کرنے کے لئے ہاتھوں کو بار بار حرکت دیتے ہیں۔

● وہ پھرتی اور تیز رفتاری والے کھیل پسند کرتے ہیں لیکن بھاری ورزشوں میں وہ زیادہ دلچسپی نہیں لیتے۔

● ان کے اکثر کام اپنی ذات کے اظہار کے لئے مختلف کوششوں پر مبنی ہوتے ہیں۔

● وہ جو کچھ کہتے یا کرتے ہیں اس میں وہ مخلص ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں پیش آنے والے ہر خطرے کا سامنا اور مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

● وہ اپنی دلکش اور خلیق شخصیت کی وجہ سے محفلوں کی جان ہوتے ہیں۔

● وہ مسائل و حالات حاضرہ سے اپنے آپ کو پوری طرح باخبر رکھتے ہیں اور اس طرح محفلوں میں تقریباً ہر موضوع پر بولنے کی صلاحیت کے مالک ہوتے ہیں۔

● ان کی گفتگو کا انداز اتنا پر اعتماد ہوتا ہے کہ تمام منکسر المزاجی کے باوجود لوگ ان کی باتوں کو زیر بحث موضوع پر ایک سند سمجھنے لگتے ہیں۔

● وہ اپنی تمام عقلیت پسندی کے باوجود رومانی اور مثالیت پسند ہوتے ہیں۔ اور یہ مثالیت پسندی بعض اوقات ان کے لئے اپنے خیالات کو حقیقت کا جامہ پہنانے میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔

● وہ اکثر دوسروں کا مشورہ قبول نہیں کرتے بلکہ اگر کوئی انہیں مفید مشورہ دے بھی تو وہ بھڑک اٹھتے ہیں اور اپنے موقف کی حمایت میں دلائل کا انبار لگا دیتے ہیں۔

● ان کے اعصاب بڑے مضبوط اور توانا ہوتے ہیں اور ان کی عقل و دانش کا سرچشمہ ان کی یہی اعصابی قوت ہوتی ہے۔

● وہ کسی قدر خود غرض ہوتے ہیں اور منطق کے چکر میں پڑ کر دوسروں کے جذبات کچل دیتے ہیں، ان کے اس طرز عمل سے ان کے قریبی اور ان سے محبت کرنیوالے لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں۔

● وہ ایک ایک قدم سوچ کر اٹھاتے ہیں اور ہر قدم اٹھاتے وقت یہ سوچتے ہیں کہ اس کا ان پر کیا اثر پڑے گا۔

● ان کو لڑائی جھگڑے سخت ناپسند ہوتے ہیں اور اس ضمن میں ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کشمکش سے زیادہ سے زیادہ بچا جائے۔

● ان کے خیالات اور نظریات میں بڑی لچک ہوتی ہے اس لئے وہ کسی نظریئے کیلئے سختی سے مہم نہیں چلا سکتے۔

● وہ گھر میں اسی وقت تک خوش رہتے ہیں جب تک گھر کے باقی افراد ان کے مشاغل میں مداخلت نہ کریں۔

وہ خود کو ضرورت سے زیادہ آزاد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کوشش میں گھر والوں سے محض اسلئے الجھ پڑتے ہیں کہ اس طرح انہیں چند گھنٹوں کے لئے باہر نکل جانے کا موقع مل جائے۔

● ان میں جو شائستگی اور دلکشی پائی جاتی ہے اس کا اظہار گھر والوں کے سامنے کم اور دوسروں کے سامنے زیادہ ہوتا ہے۔

● وہ کھانے پینے کے شوقین ہوتے ہیں اور کھانوں میں لذت کے ساتھ تنوع کو زیادہ پسند کرتے ہیں چنانچہ وہ ایک ہی قسم کے کھانے سے بہت جلد اکتا جاتے ہیں۔

● وہ اپنے آپ کو ہر کام کے تقاضوں کے مطابق ڈھال سکتے ہیں اور اپنی پسند کے ہر مشغلے میں اپنی عقل خداداد کی مدد سے کامیاب ہوسکتے ہیں۔

● وہ ملازمین اور ماتحتوں سے بلاچون وچرا فرمانبرداری کی توقع رکھتے ہیں۔

● ان کی سوچوں میں ندرت اور روکھاپن زیادہ ہوتا ہے۔

● وہ ملازم کی حیثیت سے فرمانبردار ثابت ہوتے ہیں اور کبھی دھوکا نہیں دیتے۔

● ان کی زندگی میں بڑے نشیب وفراز آتے ہیں مگر کسی چیز کا اثر ان پر دیرپا ثابت نہیں ہوتا۔

خواتین

برج جوزا کے تحت پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف وخصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

● ان کے اندر تخلیقی قوت موجود ہوتی ہے اور وہ اپنی اختراعی قوت سے کام لیتے ہوئے اپنے لئے مالی فوائد حاصل کرنیکے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

● وہ ہر قسم کے چیلنج کو قبول کر کے کام کرتی ہیں اور اس میں کامیابی حاصل کرتی ہیں۔

● ان کا ذہن مشکلات سے پریشان ہونے کے بجائے مشکلات کو حل کرنے کے طریقے سوچتا رہتا ہے اور وہ مشکلات سے نہیں گھبراتیں بلکہ اپنے طریقوں سے کام کر کے مشکلات پر قابو پالیتی ہیں۔

● وہ یہ یقین رکھتی ہیں کہ ہر مسئلے، ہر الجھن کا ایک حل ہے اور وہ اپنی سوجھ بوجھ سے کام لے کر حل تلاش کر لیتی ہیں اور ایسا طریقہ نکال لیتی ہیں جو انہیں کامیابی سے ہمکنار کر دیتا ہے۔

● وہ کسی معاملے کے صرف ایک رُخ کو نہیں دیکھتیں بلکہ دونوں رُخ نگاہ میں رکھتی ہیں اور دونوں رُخ پر رکھ کر اپنے کام کو کرتی ہیں اور اس طرح کامیابی حاصل کر لیتی ہیں۔

● ان کی فطرت میں عجلت اور جلد بازی ہوتی ہے مگر عجلت اور جلد بازی کے باوجود وہ اپنے کام سے پورا پورا انصاف کرتے ہوئے اسے خوش اسلوبی سے انجام دیتی ہیں۔

● ان کا دماغ تیزی سے کام کرتا ہے وہ ہر مسئلے پر ہر پہلو سے غور کرتی ہیں اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرتی ہیں اور پھر ان معلومات کی روشنی میں آگے قدم بڑھاتی ہیں۔

● ان کے دل میں اپنی حالت کو بہتر بنانے اور ترقی کرنے کا شدید جذبہ ہوتا ہے چنانچہ وہ برابر محنت کرتی ہیں اور مالی فائدہ اٹھانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتیں۔

● وہ چونکہ فطرتاً محنتی ہوتی ہیں اس لئے اپنی خوش حالی کو برقرار رکھنے کے لئے سخت جدوجہد اور دوڑ دھوپ کرتی ہیں۔اس سلسلے میں انہیں کوئی جز وقتی کام کرنے سے بھی عار نہیں ہوتی۔

● ان کی شخصیت دوہری ہوتی ہے اس لئے وہ دو دو کام کرنا پسند کرتی ہیں۔وہ ایک ہی وقت میں کپڑے استری کر سکتی ہیں، بچے کو دودھ پلا سکتی ہیں اور فون پر بات بھی کر سکتی ہیں۔

وہ اپنے بناؤ سنگھار، لباس کی تراش خراش اور فیشن کا بہت شوق رکھتی ہیں۔ایک ماں بن جانے پر بھی ان کا یہ شوق کم نہیں ہوتا اور اسی لئے اکثر اوقات وہ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت اور نگہداشت پر پوری توجہ دینے سے قاصر رہتی ہیں۔

● ان کی سہیلیاں ان کی طرف سے مشکوک سی رہتی ہیں اور ان سے مل کر الجھن اور پریشانی سی محسوس کرتی ہیں کیونکہ اکثر ان کا منہ کسی سہیلی کی طرف ہوتا ہے مگر وہ بات کسی دوسری سہیلی سے کر رہی ہوتی ہیں۔

● وہ اپنے رفیق زندگی کے ساتھ مہر ومحبت اور عنایت وشفقت کا برتاؤ رکھتی ہیں۔

● وہ زندہ دل، خوش مزاج اور دلکش شخصیت کی مالک ہوتی ہیں اور ان کی گفتگو ان کی چال ڈھال بلکہ ساری زندگی خوش مزاجی اور زندہ دلی کا نمونہ ہوتی ہے۔

● ان کے مزاج میں تمام تر دلکشی کے باوجود عدم استقلال اور تلون کی صفت موجود ہوتی ہے۔اس تغیر پذیری کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ایک جگہ یا ایک حالت پر نہیں رکھ سکتیں اور قدم قدم پر اپنے آپکو بدلنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔

● ان کی دماغی سرگرمیاں بہت شدید نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اور وہ ایک لمحے کے لئے بھی اپنے ذہن کو خالی نہیں رکھ سکتیں۔
● وہ بیکار نہیں رہ سکتیں بلکہ اپنے آپ کو مختلف منصوبوں اور تجربوں میں یا دوسروں کے کاموں میں کھوئے رکھتی ہیں۔
● وہ جو چیز دیکھتی ہیں یا جو کچھ سنتی ہیں یا جو کچھ محسوس کرتی ہیں اسے بڑھانے اور دوسروں تک پہنچانے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے وہ قابل اعتبار راز دار ثابت نہیں ہو سکتیں۔
● وہ خوش لباس بھی ہوتی ہیں اور خوش لباسی کی اہمیت سے بھی آگاہ ہوتی ہیں، چنانچہ وہ اپنے جسمانی خدوخال کو متناسب اور سڈول رکھنے پر بڑی توجہ دیتی ہیں اور اکثر ادھیڑ عمر کے بعد بھی ان کے جسمانی خطوط کی دلکشی قائم رہتی ہے۔
● وہ نہ ماضی کی طرف دیکھتی ہیں اور نہ مستقبل کی طرف نگاہ دوڑاتی ہیں بلکہ ان کی نظر حال اور صرف حال پر رہتی ہے۔
● وہ سیمابی طبیعت رکھتی ہیں۔ ان کی نقل وحرکت اور سوچ بچار تک میں یہی تیزی اور سیمابی کیفیت ہوتی ہے۔
● وہ بیک وقت اپنے آپ کو متعدد مفادات اور دلچسپیوں سے وابستہ کر لیتی ہیں جن میں سے اکثر تضیع اوقات ثابت ہو کر انہیں بے دم کر دیتے ہیں۔
● ان کے ذہن پر جب کوئی خبط سوار ہو جاتا ہے تو وہ اسی کے مطابق کام کرتی ہیں۔ خواہ اس کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔ انہیں بغیر کسی دلیل کے یہ یقین ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ کر رہی ہیں بالکل صحیح کر رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں نتیجے کی پرواہ نہیں ہوتی۔
● ان میں ظرافت اور مزاح کا مادہ بھی ہوتا ہے بلکہ بذلہ سنجی اور نکتہ آفرینی میں وہ اپنی مثال آپ ہوتی ہیں۔
● ان کی فطرت میں چونکہ تغیر پسندی پائی جاتی ہے، اس لئے وہ بڑی جلدی اپنا رنگ بدل لیتی ہیں اور بڑی آسانی سے اپنے آپ کو ایک کردار سے دوسرے کردار میں ڈھال لیتی ہیں انہیں جان انجمن اور شمع محفل سے چراغ خانہ اور سلیقہ شعار گھریلو خاتون بنتے کوئی دیر نہیں لگتی۔
● ان کے مزاج اور موڈ کے بارے میں قطعیت کے ساتھ کوئی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی کہ وہ نہ معلوم کس وقت اپنا چولا بدل دیں۔ ہنستے ہنستے کسی کی ذراسی تنقید سے برہم ہو جائیں یا کسی کی معمولی سی ناگوار بات سے ان کے جذبات میں شدید تلاطم پیدا ہو جائے۔
● انہیں ایک بات پر قائم رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنا ارادہ بڑی تیزی کے ساتھ بدل سکتی ہیں۔ آج وہ کسی سے کام کرنے کا وعدہ کر لیں گی لیکن کل انکار کر دیں گی اور اکثر اوقات ان کا یہ ردعمل بڑا شدید مگر بے سوچے سمجھے ہوتا ہے۔
● وہ انتہائی حساس ہوتی ہیں اور اگلا قدم اٹھانے کے لئے ذہنی طور پر ہر وقت ایسے تیار رہتی ہیں جیسے ایک شہسوار میدان جنگ میں جانے کے لئے پابہ رکاب رہتا ہے۔
● وہ کسی معاملے میں کوئی فیصلہ اس وقت تک نہیں کرتیں جب تک وہ تمام متعلقہ افراد سے رائے معلوم نہیں کر لیتیں۔
● وہ نہیں چاہتیں کہ ان کی ذات پر کوئی حرف آئے یا کوئی ان کے فیصلے پر نکتہ چینی کرے۔
● وہ مہمان نواز ہوتی ہیں اور مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے سے انہیں بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے اور ان کے لئے اس سے زیادہ باعث اطمینان اور کوئی بات نہیں ہوتی کہ ان کے مہمان ان کے گھر سے خوش ہو کر جائیں چنانچہ وہ معقولات ومشروبات کے علاوہ اپنے مہمانوں کو اپنی باتوں اور بذلہ سنجیوں سے بھی پورا پورا محظوظ کرتی ہیں۔
● وہ صداقت کی تلخی کو شیرینی بنا کر پیش کر سکتی ہیں چنانچہ جہاں مصلحت اور حکمت سے کام لینا درکار ہو وہاں ان کا کردار بہترین ثابت ہوتا ہے۔
● ان کا انداز فکر بڑا غیر روایتی ہوتا ہے اور انہیں عام ڈگر سے ہٹ کر چلنے میں بڑا مزہ آتا ہے۔
● وہ ہمہ گیر قسم کی صلاحیتیں رکھتی ہیں اور جو کام چاہے کر سکتی ہیں بلکہ اس میں کمال حاصل کر سکتی ہیں۔ ان کے اندر نئی نئی چیزوں کو سیکھنے کی خداداد صلاحیت ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ ہر کام بڑی تیزی سے سیکھ جاتی ہیں۔ ● وہ دیہات کے مقابلے میں شہر میں زیادہ مسرت محسوس کرتی ہیں دیہات کی یکسانیت اور خاموشی بھری فضا کے بجائے انہیں شہری زندگی کی نت نئی دلچسپیوں اور گہما گہمی سے لبریز زندگی زیادہ پسند ہوتی ہے۔
● وہ دوسروں سے میل جول رکھنے کو بہت پسند کرتی ہیں اور ان کے ملنے والوں میں ہر مزاج اور ہر دلچسپی رکھنے والی سہیلیاں پائی جاتی ہیں اور وہ ان سب سے کچھ نہ کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

● انہیں اپنی آزادی بہت عزیز ہوتی ہے اور وہ اپنی آزادی پر کسی قسم کی قدغن برداشت نہیں کرسکتیں۔ وہ اپنے وقت کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنا چاہتی ہیں اور اپنے آپ سے بھی اپنی مرضی کے مطابق کام لینا چاہتی ہیں۔ وہ چاہے اپنا وقت بے کار قسم کے مشاغل میں ضائع کردیں۔ لیکن وہ اپنی مرضی کے مشاغل میں کسی قسم کی روک ٹوک پسند نہیں کرتیں۔

● وہ ہر کام پورا کرنا اور ہر چیز پوری حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ کام کو ادھورا چھوڑنا یا ادھوری چیز لینا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتی ہیں۔

● وہ اشیاء کا ذخیرہ کرنے کے بجائے ان کو استعمال میں لے آنا زیادہ پسند کرتی ہیں۔

● وہ کسی چیز کو مستقل طور پر یا زیادہ عرصہ تک اپنے قبضہ میں رکھنا پسند نہیں کرتیں۔ اگر کوئی لباس یا سامان عرصہ دراز سے ان کے استعمال میں نہ آیا ہو تو وہ یا تو اسے کسی اور کو دے دیتی ہیں یا باہر پھینک دیتی ہیں۔

● وہ معاملات زندگی میں بڑی لمبی چھلانگ لگاتی ہیں اور اس چھلانگ میں وہ دوسروں ہی کو نہیں خود اپنی ذات کو بھی پیچھے چھوڑ دیتی ہیں۔

● ان کے بارے میں اگر مستقل طور پر کسی بات کی توقع رکھی جاسکتی ہے تو وہ ''غیر متوقع'' بات ہی ہوسکتی ہے کیونکہ کسی کو پتہ نہیں ہوتا کہ ان کا اگلا قدم کیا اور کونسا ہوگا؟۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں خود بھی علم نہیں ہوتا اور وہ نہ یہ جاننے میں دلچسپی رکھتی ہیں کہ وہ اگلا قدم کیا اٹھائیں گی، ان کا خیال تو یہ ہوتا ہے کہ مستقبل کا غیر یقینی ہونا ہی زندگی کو زیادہ دلچسپ بنانے کا باعث بنتا ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

یاد رکھیں

● جو اپنی ضرورتیں بڑھا لیتا ہے اسے اکثر محرومی کا غم رکھتا ہے۔
(حضرت علیؓ)

● جہاں تک ممکن ہوسکے لوگوں کی صحبت سے دور رہو تاکہ تیرا دل سلامت اور نفس بھی پاکیزہ رہے۔

● جو عقل مند جاہلوں سے لڑے وہ عزت کی توقع نہ رکھے۔
(شیخ سعدیؒ)

✱✱✱✱✱✱✱

(۱) کسی غائب کو حاضر کرنے کے لئے

اس کے مستعمل کپڑے پر خاتم تحریر کریں اور اس پر قسم ناصور ۶ مرتبہ پڑھ کردم کریں۔ پھر اسے آگ لگا کر جلائیں مگر شعلہ نہ بنے بلکہ سلگتا رہے اور جب تک کپڑا سلگتا رہے آپ یہ توکیل پڑھتے رہیں۔

توکیل یہ ہے۔ اَجِیْبُوْا فلان ابن فلان مِنَ الْبَلَدِ الْفَلَانِيَةِ اَوْ مِنَ الْمَكَانِ الْفَلَانَ اور لوبان اور تفا الجان ہے۔

(۲) کسی زانی کی شہوت باندھنے کے لئے

جب کسی زانی مرد کی شہوت باندھنا چاہیں تو اس مرد کا مستعمل کپڑا لیں۔ اور سات عدد سوتی دھاگے کے تار لیں اور ان کو اکٹھا کر کے بٹ لیں یعنی ساتوں کا ایک کرلیں اور اس میں سات گرہیں لگائیں اور ہر گرہ پر سات مرتبہ قسم ناصور پڑھیں اور پڑھتے وقت اسے خنزیر کے بالوں کا بخور دیں۔ پھر اس دھاگے کو کسی پرانی قبر میں دفن کردیں۔ پس وہ مربوط ہوجائے گا اور کسی بھی عورت کی شرم گاہ تک نہ پہنچ سکے گا۔

(۳) مرد کے ساتھ عورت محبت کرنے لگے

اگر کسی عورت کو کسی دور مقام سے اپنے پاس بلانا چاہیں تاکہ وہ آپ کی محبت میں بیقرار ہوکر حاضر ہو تو اس کے نام کے اعداد کے مطابق قسم ناصور پڑھیں اور ہر مرتبہ ساتھ توکیل بھی پڑھیں۔ سات راتوں میں مطلوب محبت میں بے قرار ہوکر حاضر ہوگا۔

توکیل یہ ہے۔ اَجِیْبُوْا وَهَيِّجُوْا فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةِ اِلٰى فُلَانِ بِنْ فُلَانَةِ۔

(۴) کسی ظالم دشمن کو اس کے مکان سے بھگانے کے لئے

دشمن کا مستعمل کپڑا لے کر اس پر مندرجہ ذیل طلسم تحریر کریں اور اسے بخور مندرجہ ذیل دیں۔ مر، مصبر، موئے سر سگ و خنزیر۔ اور پھر اس پر ۱۸ مرتبہ قسم ناصور پڑھ کردم کریں اور ہر مرتبہ یہ توکیل ساتھ پڑھیں۔ تَوَكَّلُوْا اَيُّهَا الْاَعْوَانُ بِخُرُوْجِ فُلَانَ بِنْ فُلَانَةِ مِنْ مَكَانِهٖ اَوْبَلَدِهٖ۔ پھر اس کپڑے کو کسی جنگلی پرندے کے گلے میں باندھ کر اسے اڑادیں۔ پس دشمن حیران و پریشان ہوکر اپنا گھر چھوڑ جائے گا۔ طلسم یہ ہے۔

ا ا ۲ د ۱۱ ط ع مع ۳ ۸ ۸
۸ ۹ ۱ ۱ ۹ ۸ ح و ع ۱ ۱ ط ۱۴
۴ صہ و صہ ط ۴ ۴ مہ ۹
ع ھم ح ۱۱ ک ۲ ۳ ۳ ۴ ۲
سو ہ ا ا مہ سم سم

تَوَكَّلُوْا يَا خُدَّامُ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَ بِهِيَاجِ فُلَانِ ابْن فُلَانَةِ

(۵) جب کسی پر مرض مسلط کرنا چاہیں یا بیمار کرنا چاہیں

جب کسی پر بیماری مسلط کرنا چاہیں تو کسی قصائی کے پاس جنبی حالت میں جا کر اس سے مینڈھے کی دم لیں اور پھر اس پر حالت جنب میں

ہی مندرجہ ذیل طلسم تحریر کریں اور پھر اسے مرّ مصبر اور حنتیت کا بخور دیں پھر اس پر قسم ناصور ۱۴ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور ہر مرتبہ ساتھ یہ توکیل بھی پڑھیں۔ تَوَکَّلُوْا بِسُقْمِ فُلانْ ابنِ فُلانَۃ اور ہر مرتبہ ایک سوئی پر دم کر کے وہ سوئی دُم میں چبھو دیا کریں۔ پھر اس دُم کو کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔ جیسے جیسے دُم خشک ہوتی جائے گی اسی طرح دشمن بیمار ہوتا جائے گا اور سوکھ کر کانٹا بن جائے گا۔

طلسم یہ ہے۔

۹ ع	۱۵ ا	#۴	مجلش	اصدعیا
۸۸	۲۳ ب	۲ م	رواش	راش
۷و	اوح	۲۱۸	واھش	فلاں
۲ ع	۱۷ م	۸۱۲	عطوش	ابن فلاں

(۶) اگر کسی ظالم دشمن کے گھر پر سنگ باری کرانا چاہیں

تو کسی پرانے قبرستان جا کر وہاں سے کسی نامعلوم کی قبر سے ۲۱ کنکریاں لے آئیں اور ہر ایک کنکری پر ۲۱ مرتبہ قسم ناصور اور اس کے ساتھ ایک مرتبہ یہ توکیل پڑھ کر دم کریں۔ تَوَکَّلُوْا بِرَجْمِ دَارِ وَتَرْمِیْھِمْ فِی الْھَوَآءِ اِلٰی جِھَۃِ الدَّار فلاں بن فلاں اور پڑھتے وقت لوبان ذکر اور مقل ارزق کا بخور روشن کریں۔ ناصور کی خاص شرط کے ساتھ۔ پھر ان کنکریوں کو دشمن کے گھر کا تصور کر کے اس طرف فضا میں زور سے پھینک دیں۔ بے شک دشمن کے گھر میں سنگ باری شروع ہو جائے گی اور ہوتی رہے گی۔

کسی ظالم دشمن پر مارنے والا موکل مسلط کرنا

اگر کسی ظالم پر مارنے والا موکل مسلط کرنا چاہیں تو ایک تانبے کی تختی پر مندرجہ ذیل طلسم کندہ کریں۔ نحس اوقات کا انتخاب کریں۔ قسم ناصور کی خاص شرط پوری کریں اور اس پر قسم ناصور ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پڑھتے وقت حنتیت اور چھلکا بصل کا بخور دیں۔ پھر اس تختی کو لوہاروں کی آہرن کے نیچے دفن کر دیں تاکہ لوہار اس پر اپنا کام کرتا رہے یعنی اس آہرن پر ضرب لگتی رہے۔ پس جوں جوں آہرن پر ضرب لگے گی اسی طرح دشمن کو تکلیف پہنچے گی اور اس کی تکلیف میں کبھی افاقہ نہ ہوگا۔

اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ اس دنیا میں مکافات عمل بھی ہوا کرتا ہے۔ اہل دانش کا قول ہے کہ "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے" اس قول کو کبھی نہ بھولیں، ناجائز کسی کو تنگ نہ کریں۔

(۸) اگر کسی کا خون جاری کرنا ہو تو

خاص طور پر کسی بدکار زانی عورت کو سزا دینے کیلئے یہ عمل کیا جاتا ہے جو معاشرے میں خرابی کا باعث ہو بلاوجہ کسی کو پریشان نہ کریں۔ مطلوبہ عورت کا مستعمل کپڑا لے کر اس پر خاتم مندرجہ ذیل تحریر کریں۔ اور پھر اس کپڑے کو سوراخ دار سرکنڈا کے اندر ڈال کر اس پر سرخ رنگ کا ریشمی دھاگہ لپیٹ دیں پھر اس پر ۶ مرتبہ قسم ناصور پڑھ کر دم کریں۔ اور ہر بار یہ توکیل بھی ساتھ پڑھیں۔ تَوَکَّلُوْا یَانَاصُوْرُ بِنَزِیْفِ فُلانَۃِ بِنْتِ فُلانَۃِ۔ پھر اسے لہسن کے چھلکوں کا بخور دیں اور اس کو لمبے دھاگے کے ساتھ باندھ کر کسی جاری پانی میں لٹکا دیں اور سرے کو زمین پر کسی مضبوط جگہ کیل سے باندھ دیں۔ بیشک اس کا خون جاری ہو جائے گا۔ جب نکال کر کپڑے کو جلا کر اس کی راکھ مطلوبہ کے سینے پر ملنے سے آرام آ جائے گا۔

(۹) کسی فرد پر حاضرات کرکے امور خفیہ کے بارے میں معلوم کرنا

جس پر حاضرات کرنا ہو اس شخص کی ہتھیلی پر مندرجہ ذیل طلسم تحریر کریں اور اسے سامنے بٹھا کر اس پر ۶ مرتبہ قسم ناصور پڑھ کر دم کریں اور پھر بار بار یہ پڑھ کر دم کرتے رہیں۔

اَجِبْ یَانَاصُوْرُ اَنْتَ وَاَعْوَانِکَ وَانْزِلْ فِیْ مَنْدِلِیْ هٰذَا بِحَقِّ مَا عَزَمْتُ ۔پس ناصور اس کی ہتھیلی میں ظاہر ہو کر ہر بات کا جواب دے گا۔بخور کبریت اور حنتیت کا روشن کریں۔

اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ہتھیلی کا کچھ حصہ سیاہ کر دیں تاکہ معمول کو دیکھنے میں آسانی رہے۔

طلسم یہ ہے۔

ط	م	اجب	هیش	طیش
ی	ب (۴)	۵	سافرس	هیرا
ش	۱	واحفص	سوک	مسعوس

(۱۰) کسی پر جنات کا سایہ ڈال کر پوچھنا

معمول کی ہتھیلی پر مندرجہ ذیل طلسم تحریر کریں اور پھر معمول پر قسم ناصور ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور پھر بار بار اس پر مندرجہ ذیل پڑھ کر دم کرتے رہیں یہاں تک کہ معمول سو جائے۔

بار بار پڑھنے والی عبارت یہ ہے۔

اَجِبْ یَا نَاصُوْرُ وَاصْرَعْ عَارِضَ هٰذِهِ الْجُثَّةِ وَاَلْقِیْهِ اِلَی الْاَرْضِ مِنْ غَیْرِ اَذِیَّةٍ پھر اس کے کانوں میں بھی بار بار پڑھ کر دم کریں۔ پھر اسے بولنے کا حکم دیں پس وہ بولے گا اور خبریں دے گا۔ جو کچھ پوچھنا چاہیں اس سے پوچھیں۔ ہر بات کا جواب دے گا اور ہر طرح کی معلومات دے گا۔

طلسم جو ہتھیلی پر لکھنا ہے وہ یہ ہے۔
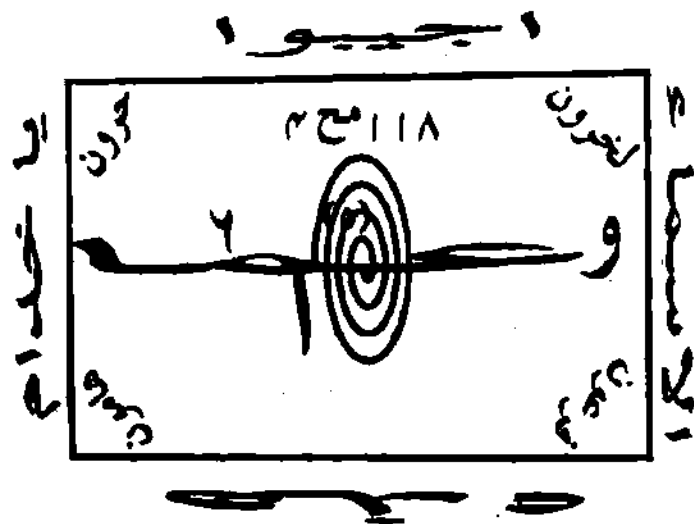
(۱۱) کسی ظالم دشمن کو پاگل اور بے وقوف کرنے کیلئے

اگر کسی ظالم دشمن کو پاگل کرنا چاہیں تو ایک سیاہ کاغذ پر سرخ روشنائی سے ذیل کے طلسمات تحریر کریں۔ کسی انتہائی نحس ترین وقت میں، پھر ظالم دشمن کے سر کے بال حاصل کریں اور بالوں کو طلسمات والے کاغذ میں رکھیں۔ اور ان پر قسم ناصور ۶ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور ہر مرتبہ ساتھ یہ بھی پڑھیں۔ تَوَکَّلُوْا یَا خُدَّامُ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَاَنْتَ یَانَاصُوْرُ بِذِهَابِ عَقْلِ کَذَا وَکَذَا فَاِنَّ عَقْلَهٗ یَذْهَبُ ۔اور طلسمات یہ ہیں۔

تَوَکَّلُوْا یَا خُدَّامُ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَ اذْهَبُوْا عَقْلَ کَذَا حَتّٰی یَصِیْرَ مَجْنُوْنًا اَلْوَحَا اَلْعَجَلُ السَّاعَةَ

قسم ناصور یہ ہے۔

اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا نَاصُوْرُ بِیَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَبِحَقِّ النُّوْرِ وَنُوْرِ النُّوْرِ وَمُدَبِّرِ الْاُمُوْرِ وَاِسْرَافِیْلَ النَّافِخِ فِی الصُّوْرِ حَاجَتِ الْجِنُّ فِی الْقُبُوْرِ وَزَهَقَتِ الشَّیٰطِیْنُ بِالْحُضُوْرِ وَبِحَقِّ النَّارِ وَالنِّیْرَانِ وَالْبَرْدِ وَالرَّعْجَانِ وَکَفَّتَیِ الْمِیْزَانِ وَطَلْعَةِ الشَّمْسِ الْبَهِیَّةِ تَشَعْشَعَتْ وَالْقَمَرُ دَارَ فِی النِّیْرَانِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا نَاصُوْرُ بِحَقِّ سُکَّانِ الْجَسُوْرِ اَنْتَ وَاَعْوَانُکَ وَاَخُوْکَ شَمْعُوْنَ اَجِیْبُوْا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ عَلَیْکُمْ وَطَاعَتُهَا لَدَیْکُمْ اَیْنَ زُوْبَعَةُ وَلُوْبَعَةُ وَالْعَفَارِیْتُ الْاَرْبَعَةُ مِهْجَالُ وَلِجْهَالُ وَمِقَالُ وَعَابِدُ النَّارِ وَعَامِرُ الدَّارِ وَکَمْنَهِشُ وَقَفْطِشُ وَدَنْدَنُ وَدَنْدَانُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بِالشَّیْخِ الْکَبِیْرِ الْقَاعِدِ عَلَی السَّرِیْرِ وَعَلٰی رَاْسِهِ الْاَکْلِیْلُ وَفِیْ حَجْرِهِ الْاِنْجِیْلُ وَبِالشَّیْخِ زَعْزَعَانَ صَاحِبِ الْقُبَّةِ وَالْمِیْزَانِ طَارَ الْهَوَاءُ طَارَ وَالْبَحْرُ اَزْبَدَ وَفَارَ فَاَتَانِیْ اِبْلِیْسُ شَیْخُ الْکَفَرَةِ وَالْمَعَاکِیْسِ فَقُلْتُ لَهٗ اَیْنَ اَمْلَاکُ الْفَلَاقِیْسِ یَا مَنْ عَلَیْکَ اللَّعْنَةُ وَالتَّعْکِیْسُ فَقَالَ لِیْ عِنْدَکَ هَلَالُ وَبَلَالُ وَمُزَلْزِلُ الْجِبَالِ وَهَارُوْتُ وَمَارُوْتُ وَیَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَرَسُوْلُ الْجِنِّ یَاقُوْتُ وَعِیْطُوْشُ وَالْهَلَاسُ وَالْوَسْوَاسُ الْخَنَّاسُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بِالصَّلِیْبِ وَمَا صُلِبَ وَاِبْلِیْسُ اللَّعِیْنُ وَمَا طُلِبَ وَالْمَوْلٰی قَهَرَکُمْ وَغَلَبَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بِالنُّوْرِ الْاَعْظَمِ وَبِاللَّیْلِ اِذَا اَظْلَمَ وَبِالتَّوْرٰىةِ وَمَا فِیْهَا وَبِالْاِنْجِیْلِ وَمَا یَلِیْهَا وَبِالزَّبُوْرِ وَمَا یَحْوِیْهَا وَبِالرُّکْنِ وَالْحَجَرِ وَبِالْقَلَمِ وَمَا جَرٰی وَبِالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی وَبِمَنْ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وَبِالثَّلَاثِمِائَةِ سِتِّیْنَ قِنْدِیْلَ الَّتِیْ تُوْقَدُ لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَجِیْبُوْا وَاحْضُرُوْا وَلَا تُمْهِلُوْا وَاَسْرِعُوْا بِقَضَآءِ حَاجَتِیْ بِحَقِّ طِیْشِ وَاَطِیْشِ وَالصَّلَبِ وَالصَّلْبَانِ وَبِحَقِّ سِفْرِسِ سَبُوْسِ بِرَاسِ بِرَاسِیْ بِرْسَنُوْمِ هُوْسِ اَجْرِمُوْسِ وَبِحَقِّ هٰذَا الْخَاتَمِ وَمَا فِیْهَا مِنَ السِّرِّ وَالْاَسْرَارِ بِرْطَهُوْمِ اَجِبْ وَاحْضُرْ یَا نَاصُوْرُ وَاَجْلِبِ الْاَعْوَانَ وَالْعَفَارِیْتَ الْکِبَارَ اَوْلَادَ الشَّیَاطِیْنِ فَاِنِّیْ زَجَرْتُکُمْ بِاللَّهَبِ وَالنِّیْرَانِ وَالْوَهِیْجِ وَالدُّخَانِ وَاِنْ عَصَیْتُمْ تَغْضَبُ عَلَیْکُمْ جَمِیْعُ الْقِسِّ وَالرُّهْبَانِ وَلَیْسَ لَکُمْ مَاءٌ رِیٌّ وَلَا مَلْجَاءَ وَلَا مَکَانٌ حَتّٰی تَحْضُرُوْا مَجْلِسِیْ هٰذَا فَاِنِّیْ زَجَرْتُکُمْ اَیُّهَا الْفَلَاسِفَةُ وَالْاَعْوَانُ بِالْاِنْجِیْلِ وَالصُّلْبَانِ وَبِیْعَةِ الْاَسْقُفِ وَتِلَاوَةِ الْمَطْرَانِ وَاِنْ عَصَیْتُمْ نَهْرًا مِنْکُمُ الْجَنْتِلِیْقُ وَالْبَطْرَکَةُ وَالْمَعْمُدَانُ اَجِیْبُوْا وَاَنْتُمْ مُطِیْعِیْنَ وَالْقَادِرُ مُسْرِعِیْنَ وَافْعَلُوْا مَا اَنْتُمْ بِهٖ مَاْمُوْرِیْنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَنْزِلَ بِکُمُ السَّخَطُ وَالْغَضَبُ وَیَحِلَّ بِکُمْ سُوْءُ الْمُنْقَلَبِ وَیُسَلِّطَ عَلَیْکُمُ الشَّرَارُ وَاللَّهَبُ وَبِحَقِّ هٰذَا الْخَاتَمِ وَمَا جَوَاهِرُ هِیْرُوْرَطَنُوْهِ طِیْطُوْهِ عَمَارِشِ عَطَارِشِ کَهُوْشِ اَلْوَحَا اَلْعَجَلَ السَّاعَةَ ۔

کشف القبور کا عمل

جو کوئی کسی روح سے ملاقات کرنے کا خواہاں ہو اور اس سے نیک و بد حالات دریافت کرنا چاہتا ہو تو خلوص نیت اور مکمل یقین کے ساتھ نوچندی جمعرات کو خوب اچھی طرح غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہن کر خوشبو لگائے اور تہجد کے وقت جس وقت روح سے ملاقات کرنی ہو اس کی قبر کے سرہانے اس طرح باوضو حالت میں کھڑا ہو کہ قبر اور اس کے مابین کوئی حجاب نہ ہو دو رکعت نفل نماز قبلہ رُخ منہ کرکے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اور خلوص دل سے بارگاہ الٰہی میں روح کے حاضر ہونے کی دعا مانگے۔ پھر ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے اور تین مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے۔ اس سورۃ کو پڑھتے وقت جب سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پر پہنچے تو اس آیت مبارکہ کو سات مرتبہ نظر قبر کی طرف اٹھا کر اور مخاطب ہو کر پڑھے۔ جب سورۃ ختم کرے تو ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روح سامنے آجائے گی۔ ہرگز گھبراہٹ کا مظاہرہ نہ کرے بلکہ اس سے جو بھی بات کرنا چاہتا ہے کرے مگر اخلاقی حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے اس سے نیک و بد حالات کے بارے میں پوچھ سکتا ہے۔

※※※※※※※※※※※※※

نظر بد سے بچنے کے لئے

اول و آخر میں ایک تسبیح درود شریف کی پڑھنے کے بعد تین بار مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ کر دم کریں۔

سحر کا قرآنی علاج

قاری منیر حسین محمدی

زمانہ مادہ پرستی سے بھی گر کر شدت پسندی اور دہشت گردی میں الجھ گیا ہے اور یہ خیر سے دوری اور شر سے قربت کا لازمی نتیجہ لیا۔ جس کا زمانہ شکار ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی یافتہ انسان بہت سی سہولتوں کو حاصل کرنے کے باوجود کثیر مسائل کا شکار ہے جو ہر وقت کی پریشانی کا سبب ہے۔ اکثر افراد کسی نہ کسی مخفی شری قوت کے زیر اثر الجھنوں اور پریشانیوں میں گھرے نظر آتے ہیں۔

حسد اور بدنظری کوئی کم شر انگیز نہ تھی کہ جادو اور سحر نے کرتو ڑ حملوں سے انسانیت کا چہرہ مسخ کر دیا ہے۔ سحر زدہ چہرے کب چھپتے ہیں۔ روحانی آنکھ اس وحشت کو پڑھ پڑھ کر حیران اور پریشان رہتی ہے کہ لوگ کس قدر خود سے بیگانہ اور غفلت میں رہتے ہیں کہ علاج معالجہ کی طرف متوجہ بھی نہیں ہوتے۔ سحر کیا ہے؟ جادو کسے کہتے ہیں؟ اس مضمون کے سمجھانے میں طوالت ہوگی لیکن یہ سمجھ لیجئے کہ اس کا اثر انسان کو خود اپنا دشمن بنا دیتا ہے اور اسے نقصان پہنچانے کے لئے کسی دوسرے دشمن کی ضرورت نہیں رہتی اسی لئے مختصراً یہ کہ حقیقت سے پھیر دینے کا نام سحر و جادو ہے اور یہ کام ابلیس سے دوستی اور قربت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے کہ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ

پھر وہ ان دونوں سے اس چیز کا علم حاصل کرتے ہیں جن سے شوہر و زوجہ کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں۔

یعنی سحر و جادو کے زیر اثر خلاف حقیقت عمل انجام پذیر ہوتا ہے لہٰذا انجام بھی برا ہی نکلتا ہے۔ انسانی عوامل کا دائرہ وسیع اور پیچیدہ ہے اس لئے سحر و جادو کا انجام پریشانیاں اور الجھنیں ہیں۔ یہاں تک ہلاکت انسانی بھی عمل میں آجاتی ہے۔

والدین اور اولاد کے درمیان جدائی، بہن بھائیوں میں جدائی، اقرباء و اعزاء میں پھوٹ ڈالنا، زوجین میں علیحدگی خاندان میں تفرقہ، کسی کو بھی سحر کر کے اپنے مطلب کا کام لینا، معمولی اختلاف کو شدت سے محسوس کرنا، مختلف چیزوں کو حقیقت سے الگ یا متضاد سمجھنا وغیرہ سب ہی کیفیات سحر و جادو کے نتیجے میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ان کیفیات کے کم زیادہ ہونے اور مسلسل اور غیر مسلسل ہونے سے نتائج میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ ان کیفیات کے افراد سے انسان سحر جنوں، سحر خمول (خلوت پسندی) سحر و امراض اور سحر وحشت (چیخ و پکار) کا شکار ہو جاتا ہے کبھی کبھی انسان کے کسی عضو میں دائمی درد کا بھی ہونا سحر کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اہم ترین بات یہ ہے کہ تشخیص کیسے ہو کہ کون انسان سحر زدہ ہے اور کون گناہوں کے عفریت کا شکار ہے کون واجبات ادا نہ کرنے کے وبال میں ہے، کون بلاؤں کی زد میں ہے وغیرہ۔

اس کے لئے سب سے بڑا راہ نما تو خود انسان کا ضمیر ہے۔ اس کے علاوہ انتہائی ماہر روحانیات ہی اس کی تشخیص کر سکتا ہے کہ کون شخص سحر زدہ ہے یا نہیں۔ تاہم معزز قارئین کے لئے ایسا نسخہ تجویز کیا ہے جو مندرجہ بالا کیفیات کے شکار انسانوں کے لئے قابل عمل اور زود اثر ہے۔ چاہے یہ کیفیات یا ان جیسی کیفیات کسی بھی وجہ سے پیدا ہو گئیں ہوں۔ ان کی وجوہات سے نجات مل جائے گی۔ مجرب المجرب نسخہ ہے۔

نسخہ روحانی

سورۂ الحمد، سورۂ توحید، سورۂ فلق، سورۂ والناس، آیت الکرسی اور یہ دعا لکھ کر گلے میں تعویذ بنا کر ڈالیں۔ (آیت الکرسی هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک لکھنی ہے)

دعا: وَمَا عَمِلَ لَکَ الْوَاحِدُ یَا حَامِلَ هٰذَا الْکِتَابِ اَبْطَلْتُهُ

بِالْوَاحِدِ الْاَحَدِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَمَا عَمِلَ لَکَ الْاِثْنَانِ اَبْطَلْتُہٗ عَنْکَ بِالْاِثْنَیْنِ اٰدَمَ وَحَوَّا وَمَاعَمِلَہُ الثَّلَاثَۃُ اَبْطَلْتُہٗ عَنْکَ بِالثُّلُثِ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمَا عَمِلَہٗ لَکَ الْاَرْبَعَۃُ عَنْکَ بِاَرْبَعَۃِ کُتُبِ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ اَبْطَلْتُہٗ عَنْکَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمَاعَمِلَہٗ لَکَ الْعَشَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ فَلَمَّا اَلْقَوْا سَحَرُوْا اَعْیُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْھَبُوْھُمْ وَجَاءُ وْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ط قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ہ وَالْفَاسِدَاتِ وَالسَّاحِرَاتِ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ فَاِذَا ھُوَ زَاھِقٌ ط وَلَکُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ہ وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ہ

سحر زدہ شخص جہاں رہائش پذیر ہوتا ہے وہ جگہ بھی متاثر ہوتی ہے۔ یا تو سحر و جادو کے لئے اس کا گھر استعمال کیا جاتا ہے یا براہ راست اس شخص کو سحر زدہ کیا جاتا ہے اور اس کا اپنا ماحول بھی سحر و جادو کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ اثرات اتنے متاثر کن ہوتے ہیں کہ روحانی حس رکھنے والے افراد آسانی سے بیزاری کا احساس کر لیتے ہیں۔ آج کے دور میں صوتی لہروں اور آواز کے باہمی ربط کو فکری و سائنسی دونوں لحاظ سے کافی گہرائی سے سمجھ لیا گیا ہے اور افادیت کے اعتبار سے اس کا مظاہرہ سحر و جادو کے اثرات سے نجات ہونے سے بھی دیکھا گیا ہے۔ کسی بھی بااختیار کا براہ راست علاج کرنے کی افادیت اپنی جگہ حتمی ہے تاہم بذریعہ ریکارڈ شدہ آواز بھی کلام الٰہی کے ذریعہ شافی علاج ممکن ہے۔ اس نظریہ اور حقیقت سے آگاہی کے بعد ابطال سحر، جادو کے توڑ اور بندشوں سے آزادی کے لئے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک آڈیو کیسٹ تیار کرنے کا ارادہ ہے۔ جس کے استعمال سے گھر اور اہل خانہ سب ہی فیض پا سکتے ہیں۔ اول سحری اثرات سے نجات اور بعدہ برکات کا نزول مقدر ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

عمل برائے وسعت رزق

سورۂ مزمل (پوری سورۃ پارہ ۲۹) ہر روز نماز مغرب و نماز عشاء کے درمیان گیارہ بار پڑھیں اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھیں۔ اکیس دن تک پابندی کے ساتھ پڑھیں، ناغہ نہ کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں برکت ہوگی کسی کا قرض باقی نہ رہے گا۔

اسماء حسنیٰ اور بروج

خفیہ راز

وللّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا

(اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے مجھے اسماء حسنیٰ کے ذریعہ پکارو)

☆ سعید احمد خورجہ ☆

یہ علم جو آپکی پیش نظر ہے یہ ایک خفیہ راز ہے جو کہ دنیا میں چند ہی لوگوں کو معلوم ہے یا تو وہ بتانا نہیں چاہتے یا وہ لوگ موجود نہیں ہیں اس سے ہر بہن بھائی دنیاوی اپنا جائز مقصد حل کر سکتا ہے اور ہوتے ہیں۔ یہ علم حل المقاصد ہے، چند ہی روز میں آپ اپنی منزل مقصود کو پہنچیں گے، تجربہ کر کے دیکھیں، میرا اپنا کئی بار کا آزمودہ ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ اپنے نام مع والدہ کے اعداد نکال کر ۱۲ سے تقسیم کریں جو باقی بچے وہ آپ کا اپنا برج ہے کچھ نہ بچنے پر برج حوت ہے، بقیہ برج کے حاکم ستار کو معلوم کریں کہ اس کا حاکم ستارہ کون ہے اس کے لئے آپ جون ۲۰۰۴ء کا طلسماتی دنیا رسالے صفحہ نمبر: ۶۱ کا مطالعہ کریں آپ کو اپنا برج وحاکم ستارہ معلوم ہوجائے گا اور اپنے مقصد کے مطابق اپنے برج کے اندر اسماء حسنیٰ تلاش کریں، ملنے پر اپنے نام مع والدہ کے عدد اسماء حسنیٰ کے عدد ایک جگہ جوڑ دیں اور مجموعہ عدد کے مطابق ورد کریں مگر اس میں وقت اپنے طالع وقت میں طلوع وقت کا مطلب ہے، برج کا طلوع ہونا جیسے ہندی میں لگن کہتے ہیں ان برجوں کی بھی ساعتیں ہوتی ہیں جو کہ دن ورات طلوع وغروب ہوتے رہتے ہیں جیسے کہ ستاروں کی ساعتیں ہوتی ہیں اسی طرح ان کے بھی ساعت ہوتی ہے، جس طرح ایک دن کا ایک ستارہ حاکم ہوتا ہے طلوع سے لے کر طلوع تک یعنی دوسری صبح تک باقی چار ستارے اس دن اس کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ہفتے کے سات دن انہیں ستاروں سے منسوب ہیں اور سال کے بارہ مہینے انہیں برجوں سے منسوب ہیں ایک مہینے کا ایک حاکم برج ہوتا ہے باقی گیارہ برج دن ورات اس کے ماتحت ہوتے ہیں جیسے مثال کیلئے، ۲۲ رمئی سے لے کر ۲۱ جون تک صبح طلوع تک برج جوزا ہے جسے ہندی میں متھن کہتے ہیں جس کا طلوع وقت پہلی جون کو ۶ بج کر ۲۵ منٹ سے لے کر ۸ بج کر ۳۵ منٹ تک ہے اس کے بعد ۸ بج کر ۳۵ منٹ سے لے کر ۱۰ بج کر ۵۶ منٹ تک برج سرطان کا طالع وقت ہے اسی وقت برجوں کا طلوع وغروب ہوتا رہتا ہے جس کو طالع وقت کہتے ہیں اگر آپ کو طلوع وغروب کی معلومات ہے تو اگر آپ اپنے طالع وقت پر اپنے مقصد کے مطابق اسماء حسنیٰ کا ورد کریں تو آپ اپنے مقصد میں چند ہی دنوں میں کامیاب ہوں گے۔ اگر آپ کو طالع وقت کا علم نہیں ہے تو پھر آپ ستارے کی ساعت میں مقصد کے مطابق اسماء حسنیٰ مذکورہ بالا طریقے سے ورد کریں گے تب بھی آپ کو کامیابی ملے گی۔ تجربہ کر کے دیکھیں، آپ اپنے ہر جائز مقصد میں فیضیاب وکامیاب ہوں گے۔ تجربہ کر کے دیکھیں۔ انشاءاللہ دلی مقصد فوراً حل ہوگا۔

نوٹ: اگر اپنے مقصد کے مطابق اسماء حسنیٰ آپ کے برج میں نہیں ہے تب دوسرے برج میں سے لے سکتے ہیں اور اعداد اسماء حسنیٰ نام مع والدہ کے اعداد میں شامل کر کے ورد کریں۔ اول وآخیر درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔ مگر طالع وقت یا ساعت اپنے ستارے کی ہونی چاہئے اس کے بعد دعا کریں۔

یا اللہ، اسم ذاتی

(۱) حمل
یا مہیمن، یا جلیل، یا اول، یا تواب

(۲) ثور
[illegible]

(۳) جوزا
یا قابض، یا واضع

(۴) سرطان
یا مومن، یا حلیم، یا کبیر، یا محصی، یا معید، یا مقدم، یا غنی، یا نور

(۵) اسد
[illegible]

(۶) سنبلہ
[illegible]

(۷) میزان
یا مجیب، یا مالک، یا شہید، یا واجد، یا مالک الملک

(۸) عقرب
[illegible]

(۹) قوس
یا باری، یا غفار، یا فتاح، یا معز، یا لطیف، یا اخر، یا عالم

(۱۰) جدی
یا رحمن، یا عزیز، یا شکور، یا مقیت، یا ولی، یا ممیت، یا رؤف، یا رشید، یا صبور

(۱۱) دلو
یا سلام، یا خالق، یا والی، یا متعالی، یا وارث

(۱۲) حوت
یا مصور، یا باسط، یا سمیع، یا عظیم، یا رقیب، یا حق، یا قیوم، یا ماجد، یا مقتدر

اگر کسی بہن بھائی کا برج کے تحت ستارہ مریخ یا زحل نکلتا ہے تو وہ اپنے ستارے کی ساعت میں ورد کریں اور نظرات کا خیال رکھیں کہ کسی ستارے کی آپسی نحس نظر تو نہیں ورد کے وقت پر۔

مثال: زحل مریخ مانا کہ نحس ہیں اگر کوئی انسان ظالم ہے دنیا میں ظلم وستم کرتا ہے کیا وہ اپنے اہل وعیال پر بھی ظلم کرے گا شاید نہیں۔ زحل کی سعد یا نحس نظر تین چار دن اثرات رکھتی ہے کیونکہ یہ سب سے سست رفتار ہے۔ ۲۷ سال میں پورے آسمان کو طے کرتا ہے۔ اگر زحل کی سعد نظر کسی ستارے سے ہو تو ساعت زحل میں جو بھی آپ نقش بنائیں گے وہ لمبے عرصے تک اثر رکھتا ہے۔ ۲۷ سال میں ایک بار اس کو شرف برج میزان میں ہوتا ہے اسلئے اتنے لمبے عرصے تک کون انتظار کرتا ہے اس لئے اہل علم عالم لوگ اس کی سعد نظر میں ہی کام کر لیتے ہیں کیونکہ ۲۷ سال کس نے دیکھے ہیں۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆

غائب حاضر ہو

اگر کسی کا کوئی ملازم یا گھر کا کوئی فرد یا عزیز یا دوست کسی چیز کو چرا کر لے گیا ہو اور غائب ہو گیا ہو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہوتا ہو تو چاہئے کہ خوب اچھی طرح سے وضو کر کے دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح پڑھے پھر جب سلام پھیرے تو اپنے دونوں ہاتھ کی دعا کی طرح دراز کرتے ہوئے یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَآدَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ۔

اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ غائب کے بارے میں معلوم ہو جائے گا اور وہ جلد واپسی کی راہ لے گا اگر بھاگے ہوئے کے بارے میں عمل اسی طرح کرے تو وہ بھی جلد واپس آجائے گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘
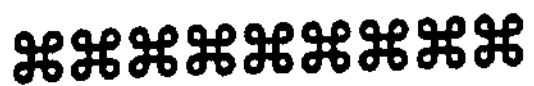
پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

سنگ ستارہ

اس پتھر کو سنسکرت میں سورنا مکھی، انگریزی میں کرائی سو پراس (CHRYSOPRASE) کہتے ہیں۔ اردو میں اس کو سنگ ستارہ کہا جاتا ہے۔ اس ستارے کی خصوصیت یہ ہے کہ اسمیں چھوٹے چھوٹے ذرات ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ اس پتھر کو گھسنے کے بعد برقی قوت پیدا ہوجاتی ہے اور اس کی افادیت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس پتھر کی خاصیت عقیق کی سی ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ اس کا رنگ سبز، نیلا یا کتھئی ہوتا ہے اور یہ پتھر کسی بھی رنگ میں ہوں اس میں ستاروں کی مانند ذرات چمکتے ہیں جن کی چمک سے اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ یہ پتھر گرمی اور دھوپ کی شدت کو برداشت نہیں کرپاتا اور اس کا رنگ اُڑ جاتا ہے۔

● سنگ ستارہ کا پہننے والا مصیبت اور آفت سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کو بُرے خواب نظر نہیں آتے۔ ● اگر اس پتھر کو بچوں کے گلے میں ڈال دیا جائے تو بچوں پر نظر بد اور جادو ٹونے کا اثر نہیں ہوتا۔ بچے آسیبی اثرات سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

● اگر بوقت ولادت اس پتھر کو عورت کی بائیں ران پر باندھ دیا جائے تو درد کی شدت میں کمی پیدا ہوجاتی ہے اور بچہ سہولت کے ساتھ پیدا ہوجاتا ہے۔ ● اس کی انگوٹھی دشمنوں پر رعب قائم کرتی ہے اور انسان کے اندر بہادری اور جرأت پیدا کرتی ہے۔ ● اگر کسی شخص کا مزاج بلغمی ہو یا موسم کے اثرات کی وجہ سے بلغم پیدا ہو کر پریشان کر رہا ہو تو اس کو سنگ ستارہ کا استعمال کرنا چاہئے۔ اس پتھر کے استعمال سے بلغم سے نجات مل جائے گی۔ ● اگر کوئی عورت یہ چاہے کہ اس کے حمل نہ ٹھہرے تو روزانہ اس پتھر کو ایک گھنٹے تک ایک پیالی دودھ میں بھگو کر پئے اور اس عمل کو ۱۲ روز تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ ایسا کرنے سے ایک سال تک حمل نہیں ٹھہرے گا۔

● اس پتھر کا استعمال دل کو فرحت اور دماغ کو سکون بخشتا ہے۔ دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کی تمام بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

● اگر اس پتھر کو نصف گھنٹے تک پانی میں بھگو کر اس پانی کو زخموں پر چھڑک دیں تو زخم مندمل ہوجاتے ہیں۔

● اگر اس پتھر کو بارش کے پانی میں بھگو کر اس پانی کو صبح شام دن میں ۲ بار پئیں تو کالی اور پرانی کھانسی کو فائدہ ہوتا ہے۔

● سنگ ستارہ کی انگوٹھی لوگوں میں مقبولیت بڑھاتی ہے۔ ● عشق و محبت میں کامیابی سے ہمکنار کراتی ہے۔ ● کچھ لوگ نیند میں چونکتے ہیں۔ انہیں بُرے بُرے خواب نظر آتے ہیں۔ یا پھر ان کی نیند گہری نہیں ہوتی اس طرح کی صورتوں میں سنگ ستارہ کی انگوٹھی فائدہ کرتی ہے اور اس کے استعمال سے بُرے خوابوں کا سلسلہ بھی بند ہوجاتا ہے اور نیند بھی اچھی آنے لگتی ہے۔

● سنگ ستارہ کا استعمال میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرتا ہے بشرطیکہ دونوں نے سنگ ستارہ کی انگوٹھی پہن رکھی ہو۔

● سنگ ستارہ کی انگوٹھی سینے کے امراض کو رفع کرنے میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ● یہ پتھر احساس کمتری سے بھی نجات دلاتا ہے۔ یہ انسان کے اندر حوصلہ پیدا کرتا ہے۔

● دشمنوں پر غلبہ پانے کے لئے اس پتھر کو ایک طرح کی خصوصیت حاصل ہے۔ ● جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وہ لوگوں کی ہائے ہائے سے، روک ٹوک سے اور نظر بد سے محفوظ رہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ اس پتھر کی انگوٹھی پہنیں۔ ● جن گھروں کے اندر باہمی اختلافات ہوں اور اس گھر کے افراد ایک دوسرے کے درپے ہوں تو وہاں مٹی کا کوئی برتن لے کر اس میں سنگ ستارہ ڈال دیں اور اسمیں پانی بھر دیں، پھر اس پانی کو اسکے گھر کے افراد کو روزانہ پلائیں پورے تیس دن تک۔ انشاء اللہ آپسی اختلافات ختم ہوجائینگے اور سب افراد ایک دوسرے سے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

● سنگ ستارہ کی اور بھی خوبیاں ہیں۔ اور اتنی بہت ساری خوبیوں کے باوجود یہ پتھر مہنگا نہیں ہے۔ یہ اگرچہ جاپان میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ سری لنکا اور ہندوستان میں بھی بکثرت دستیاب ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قدردان ہیں وہ اس پتھر سے استفادہ کرتے ہیں اور اپنے اس رب کے شکر گزار بنتے ہیں، جس نے اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے ان پتھروں کو پیدا کیا ہے۔ واقعتاً اللہ بہت بڑا ہے۔ اور اس کا کوئی بھی کام اور کوئی بھی تخلیق حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

حیات انسانی پر پتھروں کے اثرات

حفیظ الرحمٰن غوری، بی، اے

اکثر اصحاب اور احباب دریافت کرتے ہیں کہ ہم کونسا نگینہ پہنیں جو ہمارے لئے باعث سعادت و برکت ہو اور ہمیں ترقی ملے۔ غرض یہ کہ ہم خاص تحریک حاصل کریں اور عامل حضرات حسب قاعدہ مروجہ ان کے نام سے جو ستارہ بنتا ہے اور اس ستارہ کا جو رنگ ہوتا ہے وہ بتادیتے ہیں۔

جہاں تک میرا تجربہ ہے شناخت اور قانون غلط ہے اور اس طرح کوئی شخص فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔ الا ماشاء اللہ۔ مثلاً ایک شخص کے سراسم سے ستارہ مریخ بنا اور مریخ کا رنگ بہت سرخ (گہرا سرخ) ہے۔ چنانچہ اس شخص کے لئے سرخ رنگ کا امیٹیشن یا عقیق سرخ تجویز کردیا یا کوئی بھی سرخ رنگ کا پتھر بتادیا۔ لیکن اس شخص کو سرخ رنگ کے نگینے سے کوئی فائدہ نہ ہوا حالانکہ نگینہ غیر مفید ہرگز نہیں ہوتا ہے۔ اس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ چاہے سعد ہو یا نحس اس بے اثری سے یہ معلوم ہوا کہ اس شخص کا ستارہ مریخ نہ تھا۔ کیونکہ مسلمانوں میں نام رکھتے وقت ستارے کی نسبت کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ یا تو اپنے خاندان کے ناموں پر نام رکھا جاتا ہے یا کسی مقدس اور بزرگ ہستی کے نام پر نام رکھا جاتا ہے۔ اگر صحیح ستارے سے صحیح رنگ متحد وتتفق ہوجائے تو پھر تاثیر نہ ہونا بے معنی ہے۔ میں ذیل کے مضمون سے ان اسباب کو ظاہر کرتا ہوں جس کے تحت نگینہ ہر شخص کے لئے مفید اور سعید ثابت ہوسکتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان چند اوراق کے پڑھنے کے بعد آپ اپنے واسطے وہ سعد نگینہ پانے میں کامیاب ہوجائیں گے جو آپ کے واسطے نہایت برکت اور سعادت پیدا کرے اور آپ اس سے دنیا میں وقار، عظمت، عزت، دولت حاصل کرسکیں۔

دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں نگینہ کا رواج پایا جاتا ہے اور یہ بھی تسلیم کرنیکے قابل ہے کہ دنیا میں نگینہ کا استعمال قدیم زمانہ سے ہوتا رہا ہے۔ صحرائے منگولیا کے خانہ بدوش ہوں یا ریگستان افریقہ کے بیابان سب ہی نگینہ استعمال کرتے ہیں۔ عورتوں کے زیورات میں اور بادشاہوں کے تخت وتاج میں اس کا رواج ایک طویل عرصہ سے چلا آرہا ہے۔ سپاہی تلواروں کے قبضہ میں اس کو جڑوایا کرتے تھے۔ غرضیکہ دنیا کے ہر حصے میں اس کا رواج تھا اور اب تو اس سے بھی کئی گنا زیادہ ہوگیا ہے مگر اس میں سعادت ونحوست اور قوانین نجوم کا کوئی شائبہ یا پابندی نہیں ہوتی ہے۔ محض زیب وزینت اور اظہار شوکت ومال مقصود ہوتا ہے۔ منجملہ لباس اور دیگر سامان زینت وشوکت کے جواہرات کا بھی استعمال عام طریق پر کیا جاتا ہے۔ نگینہ کی حقیقی تاثیر اور باطنی روشنیاں ان کے موالیک پر قطعی پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اگر کسی کو تقدیر الٰہی سے کوئی پتھر ایسا ہاتھ آجاتا ہے جو اس کی قیمت کو پلٹ دیتا ہے تو انسان دوسرے اسباب وعلل سے منسوب کرلیتا ہے اس کی نگاہ میں اس قدر عمق، بصارت میں گہرائی نہیں کہ وہ اسے سمجھ سکے کہ یہ سب کچھ جو ہورہا ہے سب اس پتھر کے اثرات ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی مصیبت وافلاس میں گھرا جارہا ہے مصائب اور نوائب کی تاریک گھٹائیں اس پر چھارہی ہیں تو وہ نہیں جانتا کہ یہ سب اس پتھر کی نحوست ہے کیونکہ وہ نگینہ کے مزاج اور اثرات سے بالکل لاعلم ہوتا ہے۔

پتھر کے اثرات یہاں تک محدود نہیں ہوتے ہیں کہ وہ انسان کے جسم سے ملحق اور متصل ہو بلکہ گھر بھر میں اگر کسی کے پاس بھی کوئی نگینہ ہے یا گھر کے کسی گوشہ میں پڑا ہوا ہے تو بھی اس کی سعادت ونحوست اس گھر کے رہنے والوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

سعادت ونحوست جو نگینہ کے اثرات سے مرتب ہوتی ہے میں آپ کے سامنے تحریر کے ذریعہ ظاہر کررہا ہوں۔ اگر آپ غور وتامل اور فکر وتدبر سے کام لیں گے تو اس قدر آگاہی اور دانش ضرور حاصل کرسکیں گے جس

سے پتھر کی سعادت وشقاوت معلوم کرسکیں گے اور قدرت کے لازوال خزانہ سے کچھ فیض حاصل کرسکیں گے۔ سب سے پہلے آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ دولت کا آنا اور مقاصد میں کامیابی عیش وعشرت ہی دلیل سعادت وفلاح نہیں ہے بلکہ بعض اوقات اس کے برعکس بھی سعادت کے مترادف ہوتا ہے۔ یعنی دولت کا جانا، نقصان وزیاں کا ہونا، نحوست اور ادبار بھی سب فلاح وبہبود ہوتے ہیں۔ اور اس نظریہ کے تحت قرآن پاک میں بھی تعلیم دی گئی ہے کہ بہت سے امور جو تمہاری سطحی اور ظاہری نگاہ میں مکروہ اور شقی ہیں وہ ہی تمہارے واسطے سب فلاح وصلاح ہیں اور بہت سے کام جو تمہاری عارضی بصارت کے پیش نظر سبب فوز وفلاح ہوسکتے ہیں باعث مصائب ونوائب ہوتے ہیں۔

عام نگاہیں کسی عمل یا کسی پتھر کے اثر کو جب ہی تسلیم کرتی ہیں جب ان کی جیب زر وجواہر سے پُر ہوجائے یا جس مقصد میں وہ کوشاں ہیں وہ پورا ہوجائے۔ عام طریق پر یہی طریقہ جاری ہے اور بظاہر یہی صحیح معلوم ہوتا ہے مثلاً کوئی کسی مقدمہ میں گرفتار ہے اور وہ اس مقدمہ سے خلاصی کے لئے کوئی عمل پڑھتا ہے یا کسی کی رہنمائی پر کوئی نگینہ پہنتا ہے مگر نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ اس مقدمہ میں حاکم اسے سزا دیتا ہے۔ اب اس کی نگاہ میں وہ عمل بیکار اور وہ نگینہ شقی اور نحس ہے حالانکہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہی سزا اس کے واسطے مناسب اور سبب سعادت ہو۔ ایک ذات میں بیک وقت دو متضاد قوتوں کا جمع ہوجانا صفت تامہ ہے اور یہ صفت تامہ خاصہ شان احدیت ہے۔ کسی مخلوق میں یہ صفت نہیں پائی جاتی۔ ذات خداوندی اپنی ضد کے ساتھ جمع ہوجاتی ہے اور یہی کمال صفت ہے۔ مثلاً هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۔ اول وآخر کی ضد ہے۔ ظاہر وباطن باہمی ضد ہیں۔ جو کوئی اول ہوگا وہ بیک وقت آخر نہیں ہوسکتا اور جو ظاہر ہے وہ عین اسی وقت باطن نہیں ہوسکتا۔ ایک صفت کے وجود پر دوسری صفت معدوم ہوجائے گی لیکن خداوند قدوس آن واحد میں اول بھی ہے اور آخر بھی ہے۔ ظاہر ہے باطن بھی ہے۔ دونوں صفتیں اپنی اپنی جگہ قائم ودائم ہیں۔ ایک صفت دوسری صفت کی نفی نہیں کرتی۔ اسی طرح اس کا پاک نام اور مقدس کلام بھی اپنی ضد کے ساتھ جمع ہوجاتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ "بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا" یعنی ایک ہی اسم ذات میں چلانے اور ٹھہرانے کی قوت ہے۔ ہم دنیا کی مشینری دن رات دیکھتے ہیں۔ اس میں چلانے کی ترکیب اور پُرزے اور ہیں لیکن روکنے اور ٹھہرانے کے پُرزے جدا ہیں اور ترکیب بھی جدا ہے۔ اگر ہم دریا کا سفر کررہے ہیں تو کشتی کو چلنے اور کنارہ تک جلد پہنچنے کو ہی کامیابی سمجھتے ہیں۔ اگر کہیں کسی حادثہ یا واقعہ سے کشتی رک جائے تو اسے نحوست یا ناکامی تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا عالم الغیب ہے اس وقت اس کا ٹھہر جانا ہی مفید تھا۔

ایک شخص کسی مقدمہ میں گرفتار اور ماخوذ ہوگیا تھا۔ مقدمہ سنگین تھا اور جرم قابل تعزیر تھا مگر دو چار سو روپیہ اِدھر اُدھر خرچ کرنے سے مقدمہ سے رہائی اور نجات مل گئی اس موقع پر دولت اور رقم کا چلا جانا ہی باعث فلاح وبہبودی ہوا۔ اگر یہ دولت نہ جاتی تو پھر جان جاتی۔ ایک شخص کے پاس کہیں سے روپیہ کثیر آگیا۔ ڈاکو اور چور گھات میں تھے موقع پاکر نقب لگائی اور دولت سمیٹ کر لے گئے اور مالک کو بھی قتل کر گئے۔ اس دولت کا آنا کس قدر نحس ہوا۔ اور یہ ایسے واقعات ہیں کہ دنیا میں اکثر وبیشتر آتے رہتے ہیں۔ متجسس نگاہیں اور دوررس آنکھیں چاروں طرف دیکھتی ہیں۔ سطحی اور معمولی نگاہیں صرف ایک ہی سمت کو دیکھتی ہیں۔

یہ ایک تسلیم شدہ کلیہ ہے اور سمجھا بوجھا قانون ہے کہ حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ جب حکیم عارضی کی یہ صفت ہے تو حکیم مطلق کا فعل حکمت سے خالی ہونا ناممکن اور محال ہے۔ زمین وآسمان، پہاڑ اور سمندر صحرا وبیابان ظاہری عجائبات اور باطنی نوادرات سب حکمت بالغہ ہیں۔ قرآن پاک میں ہے کہ ہم نے کوئی شئے بیکار اور مہمل پیدا نہیں کی۔ زمین پر آپ کو بے گنتی قسم کی گھاسیں، جڑی بوٹیاں نظر آتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے خصائل اور فوائد دنیا والے زیر علم طب معلوم کرسکتے ہیں اور ان سے امراض میں مدد لیتے ہیں اسی کا نام طب ہے لیکن بے شمار پتیاں اور بوٹیاں ایسی ہیں جن میں قسم قسم کے اثرات قدرت نے ودیعت کئے ہیں مگر دنیا والے ابھی اس کے خواص سے ناواقف اور تہی دامن ہیں۔ دیکھیں آج سے کچھ قبل مٹی کا تیل، پیٹرول اور گیس کے اوصاف اور خواص معلوم ہوئے دنیا نے انہیں معدن سے نکالا اور ان اشیاء سے کس قدر حیرت انگیز کام لئے جارہے ہیں۔ تیل میں یہ خواص تو ہمیشہ سے تھے مگر ہم ناواقف تھے اس طرح برقی قوت، وائرلیس، ہوائی جہاز ٹیلی فون، ٹیلی گراف، ریل، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور بہت سی حیران کن اور تعجب خیز اشیاء آج عالم شہود میں آچکی ہیں۔ ان کا مادہ ان کا وجود دنیا میں ہمیشہ سے موجود تھا مگر انسان کا دست طلب ان کے دامن تک نہ پہنچا تھا اور انسان کے دماغ نے اس کا احساس تک نہ کیا تھا۔ اسی قسم کے نوادرات اور عجائبات ان گنت اور بے شمار، بے حد وبے حساب اب بھی قدرت کے خزانے میں مکنون اور

مدفون ہیں مگر حکیم حقیقت ہی اس کے راز، خواص، حقیقت، معرفت جانتا ہے مگر دنیا والے ان پوشیدہ خزانوں کے کھوج نکالنے میں معروف ہیں اور آئے دن کوئی نہ کوئی نئی دریافت، جدید تحقیق، قدرتی خزانے انسان نکال کر پیش کرتا رہتا ہے اور دنیا ان قدرتی خزانوں کو نکالتی رہے گی اور وہ نکلتے رہیں گے۔ایک سنگتراش اور پتھر توڑنے والا مدت سے کالے کالے پتھر توڑ رہا تھا۔ایک دن اس سیاہ اور سخت پتھر کے بطن سے صاف شفاف براق کی طرح کوئی شئے نکلی جو مثل کوکب زری بجلی کی طرح کوندرہی تھی، سنگتراش کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں اس کی جوت سے نگاہ جھپکنے لگی۔یہ چاند کا ٹکڑا جو چمک میں آفتاب کو شرمارہا تھا اور جو کالے پتھر کے شکم میں قدرت نے ودیعت کردیا تھا کیا صرف نمائشی تھا۔کوئی کھیل تماشہ تھا۔یہ رحمت کا خزانہ ہے اس میں اثرات ہیں اس میں قدرت کی بجلیاں ہیں جو آنِ واحد میں قسمت میں نیرنگیاں اور زندگی میں بوالعجبیاں پیدا کردیں گی۔اس کی چمک اس کی جوت اس کی روشنی اندھی قسمت اور تاریک تقدیر کو اُجاگر کردے گی۔یہ زندگی کے ناپید کنارہ سمندر میں ایک برقی لیمپ یا روشنی کا مینار ہے جو زندگی کی ٹوٹی ہوئی کشتی کو نجات کے کنارہ پر لگادے گا۔جس کو باد مخالف کے تیز اور تند جھونکوں نے تختہ تختہ کردیا تھا۔لیکن قانون قدرت منظم کائنات بھی ہے۔اگر ہر نگینہ اور پتھر ہر انسان کے واسطے جو ہر بے بہا اور روشنی کا مینار ہوتا تو نظام کائنات درہم برہم ہوجاتا۔ہر شخص بازار سے دوچار روپے میں ایک نگینہ خرید لاتا اور اپنے بگڑے ہوئے مقدر کو اپنے موافق سانچے میں ڈھال کر زندگی مزے میں بسر کرتا۔

کوئی پتھر جو معدنی ہو بے اثر اور بے کار نہیں ہوتا اس میں اثر ہوتا اور ضرور ہوتا ہے ہاں کوئی خاص جگہ اور وقت اور طعام دریافت کرنا ذرا مشکل کام ہے کبھی کسی عضو پر کبھی زندگی کے کسی حصہ پر کبھی کسی وقت پر نگینہ کا اثر کم وبیش اور موافق ومخالف ضرور ہوتا ہے۔چونکہ اپنے مقصد اور مطلب کے علاوہ زندگی کے دوسرے گوشے انسان کی نگاہ سے پوشیدہ ہوتے ہیں اور دوسری طرف توجہ خاص نہیں ہوتی۔لہٰذا بعض اصحاب (بلکہ سب ہی) نگینہ کے بے اثر ہونے کا یقین کرلیتے ہیں۔مثلاً کسی شخص نے اپنی ترقی کے واسطے کوئی نگینہ پہنا لیکن چندروز کے بعد وہ سخت بیمار ہوگیا یا کوئی ناگہانی خطرناک واقعہ یا سفر پیش آگیا یا بجائے ترقی کے تنزل ہوگیا۔انسان اس نگینہ کو نحس اور بے اثر تسلیم کرلیتا ہے۔نگینہ تو بے اثر نہ تھا بلکہ مقصد کے خلاف تھا بدیں وجہ الٹا اثر ہوا۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ کوئی جڑی بوٹی اور کسی درخت کا کوئی پتہ یا شاخ یا لکڑی یا پھل بے اثر نہیں۔اسی طرح ابجد کے اٹھائیس حرفوں میں سے کوئی حرف، کوئی عمل، کوئی پتھر اثر سے اور تاثیر سے خالی نہیں ہے۔دنیا والوں کے محدود تجربہ میں جو بات آگئی وہ معرض بیان میں آگئی اور تجربہ کی زنجیر میں مقید ہوگئی۔جو شئے تجربہ میں نہیں آئی وہ ہی کسمپرسی میں پڑی ہے۔آپ کسی باغ یا بیابان میں جاکر دیکھیں تو بے شمار قسم کی ننھی ننھی پتیوں والی جڑی بوٹیاں پھیلی نظر آئیں گی ۔مگر انسان کے تجربہ میں اب تک نہیں آئیں نہ ان کا کوئی نام ہے مگر اس عدم واقفیت اور کسمپرسی اور عدم تجربہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ فی نفس الامر یہ گھاس اور بوٹی تاثیر سے، اثر سے، جذبہ سے، نفع نقصان سے خالی ہے ایسا نہیں ہے بلکہ اس کو بھی کسی ستارہ سے ربط ہے، تعلق ہے۔اس کا بھی مزاج ہے، طبیعت ہے، خواص ہیں، رنگ ہے، بو ہے، مزا ہے۔غرضیکہ سب کچھ ہے مگر عدم تجربے کی وجہ سے متروک ہے اس کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔

اسی طرح ہر نگینہ اور ہر پتھر میں ماہیت ہے اور ہر نگینہ اور پتھر کا تعلق بھی کسی نہ کسی ستارہ سے ضرور ہوتا ہے۔سیارگان کا باہمی ربط وارتباط کئی اقسام پر منقسم ہے۔اول دوستا جانبین۔یعنی دونوں طرف باہمی دوستی کا مظاہرہ ہے۔شمس کو قمر سے دوستی ہے اور قمر کو شمس سے محبت ہے۔اسی طرح شمس کو مریخ سے الفت ہے اور مریخ کو شمس سے انس اور جذب ہے اور اسی طرح مریخ کو مشتری سے دلی لگاؤ ہے اور مشتری کو شمس سے قلبی مودت ہے۔ زہرہ کو عطارد سے جذبہ محبت ہے اور عطارد کو زہرہ سے الفت ہے۔زہرہ کو زحل سے محبت ہے اور زحل کو زہرہ سے قلبی تعلق ہے۔

قسم دوم: دونوں طرف سے دشمنی اور عداوت اور ایک دوسرے کی ضد ہیں۔شمس کو زحل سے دشمنی ہے اور زحل کو اس سے عداوت ہے اسی طرح شمس کو زہرہ سے عداوت ہے اور زہرہ کو شمس سے نفرت ہے ان میں نفرت اور عداوت کامل ہے اور دونوں طرف سے نحوست کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

قسم سوئم: جانبین سے طریق مساوات ہے یعنی نہ بغض ہے نہ عداوت اور نہ ہی دوستی اور محبت ہے اپنی اپنی حالت اور خاصیت پر قائم اور قابض رہتے ہیں۔زہرہ کو مشتری سے مساوات ہے اور مشتری کو زہرہ سے برابری ہے اسی طرح زہرہ کو مریخ سے مساوات ہے اور مریخ کو زہرہ سے درجہ مساوات ہے۔مشتری کو زحل سے مساوات ہے اور زحل کو مشتری سے مساویانہ طریق ہے۔ان میں سے کسی کو کسی کے ساتھ نہ دشمنی ہے نہ دوستی ہے۔نہ کسی کو کسی سے نقصان نہ فائدہ ہے نہ باہمی نحوست ہے نہ باہمی سعادت ہے۔

قسم چہارم : ایک جانب سے دوستی کا اظہار ہوتا ہے اس کے جواب میں دوسری طرف سے عداوت اور نفرت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک اپنے دوسرے کو سعادت اور محبت پہنچاتا ہے اور دوسرا ستارہ اپنے ایک کو نحوست اور عداوت پہنچاتا ہے یعنی عطارد، قمر کا دوست ہے مگر قمر عطارد کا دشمن ہے۔ عطارد جب قمر کے نزدیک آتا ہے تو سعد ہوجاتا ہے لیکن قمر جب عطارد کے نزدیک ہوتا ہے تو نحس اور کمزور ہوجاتا ہے۔

قسم پنجم : ایک طرف سے دوستی اور محبت ہے اور دوسری طرف سے مساویانہ طریق ہے۔ ایک دوسرے کو سعادت پہنچاتا ہے۔ اور دوسرا ایک کو نہ نفع پہنچاتا ہے نہ نقصان۔ قمر مشتری کا دوست ہے اور مشتری قمر کے مساوی ہے۔ جب قمر مشتری کے پاس آتا ہے تو ترقی اور سعادت پاتا ہے اور مشتری جب قمر کے ساتھ ہوتا ہے تو اپنی حالت پر مساوی ہوتا ہے نہ نفع پاتا ہے نہ نقصان۔ اسی طرح شمس عطارد کا دوست ہے، جب عطارد شمس کے نزدیک ہوتا ہے تو شمس اسے سعادت اور ترقی دیتا ہے لیکن جب عطارد شمس کے نزدیک جاتا ہے تو شمس اپنی حالت پر رہتا ہے کوئی نفع نقصان عطارد سے نہیں پاتا۔

قسم ششم : ایک طرف سے دشمنی اور نقصان اور دوسری طرف سے مساویانہ طریق ایک دوسرے کو نقصان اور نحوست پہنچاتا ہے لیکن دوسرا ایک کو نہ نفع پہنچاتا ہے اور نہ نقصان۔ یعنی عطارد مریخ کا دشمن ہے، نقصان اور نحوست عطارد سے مریخ کو پہنچتی ہے، مگر مریخ عطارد سے مساویانہ طریق برتتا ہے، نہ نفع پہنچاتا ہے نہ نقصان، اسی طرح عطارد مشتری کا بھی دشمن ہے اور مشتری کو عطارد سے نحوست اور نکبت پہنچتی ہے مگر مشتری عطارد سے مساویانہ ہے۔ عطارد کو مشتری سے نہ نفع پہنچتا ہے نہ نقصان۔ اسی طرح قمر زہرہ کا دشمن ہے جب قمر زہرہ کے پاس آتا ہے تو نقصان اور نحوست پاتا ہے۔ مگر زہرہ قمر کے مساوی ہے۔ جب زہرہ قمر کے پاس آتا ہے تو نہ نفع پہنچتا ہے نہ نقصان۔ اسی طرح قمر زحل کا دشمن ہے، جب زحل قمر کے پاس آتا ہے تو نحوست اور نکبت پہنچاتا ہے لیکن قمر جب زحل کے پاس آتا ہے تو قمر اپنی حالت پر قائم رہتا ہے اور کوئی تغیر وتبدل اس کی حالت میں نہیں ہوتا ہے اسی طرح مریخ زحل کا دشمن ہے جب مریخ زحل کے پاس ہوتا ہے تو نقصان پاتا ہے لیکن جب زحل مریخ کے پاس آتا ہے تو مریخ اپنی حالت پر قائم رہتا ہے اور کوئی تغیر وتبدل اس کی حالت میں نہیں ہوتا۔

راس اور ذنب کا ذکر چھوڑتا ہوں کیونکہ ان دونوں کا تعلق کینہ سے نہیں ہے دونوں نجوم میں کام آتے ہیں۔ علی الخصوص گرہن کا حساب ان سے زیادہ متعلق ہے۔ قانون علم میں جو اسم دشمنی کا سیارگان میں استعمال کیا جاتا ہے وہ بظاہر صحیح نہیں کیونکہ دوستی اور دشمنی کے جذبات ذی روح میں ہوتے ہیں۔ غیر ذی روح دوستی اور دشمنی سے خارج ہیں۔ سیارگان ذی روح نہیں، حساس نہیں۔ صاحب شعور نہیں۔ سیارگان میں نہ فہم ہے، ادراک اور عقل نہ فراست اور علم ہے۔ وہ منجملہ جمادات کہے جاتے ہیں۔ پھر باہمی دوستی اور دشمنی کیسی؟ مگر بزرگان سلف نے یہ اسم شاید اس لئے استعمال کیا کہ اس کا مترادف کوئی ایسا اسم نہیں ملا جو اس مفہوم اور معنی کو بخوبی ادا کرسکے مگر اس دوستی اور دشمنی سے آپ یہ قیاس نہ کریں کہ ان میں اس قسم کی دوستی اور دشمنی ہے جس طرح زید اور بکر یا دو آدمیوں میں ہوتی ہے بلکہ اس دوستی اور دشمنی کے یہ معنی ہیں کہ دوستی یعنی ستارہ کی قوت اور حالت بدستور رہنا اور کسی قسم کی ترقی یا زوال پیدا نہ ہونا۔ مثلاً قسم چہارم میں دکھایا گیا ہے کہ عطارد قمر کا دوست ہے مگر قمر عطارد کا دشمن ہے۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ جب قمر برج جوزا میں آتا ہے تو اس کی قوت میں فرق نہیں آتا لیکن جب عطارد برج سرطان میں آتا ہے تو اس کی قوت اور طاقت میں فرق آجاتا ہے بس جس برج میں جس ستارہ کو پستی ہو وہی اس کا دشمن ہے۔ جس برج میں جس ستارہ کو ترقی ہو وہ اس کا دوست ہے۔ چونکہ عبارت میں طوالت ہوتی ہے اور اگر کسی کو کسی ستارہ کی حالت معلوم کرنا ہو تو تمام عبارت پڑھنا ہوگی لہٰذا میں قارئین فلکیات آسانی کے لئے ایک نقشہ بنا کر پیش کرتا ہوں۔ اسکے ذریعہ آپ بڑی آسانی سے ہر ستارہ کا حال معلوم کرسکیں گے۔

نام ستارہ	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	راس ذنب
شمس	×	دوست	دوست	دوست	دشمن	دشمن	دشمن	
قمر	دوست	×	دوست	دشمن	دوست	دشمن	دشمن	
مریخ	دوست	مساوی	×	مساوی	مساوی	دشمن	دشمن	
عطارد	مساوی	دوست	دشمن	×	دشمن	دوست	دوست	دوست
مشتری	دوست	مساوی	مساوی	مساوی	×	مساوی	مساوی	مساوی
زہرہ	دشمن	مساوی	مساوی	دوست	مساوی	×	دوست	دوست
زحل	دشمن	مساوی	مساوی	مساوی	دوست	×	دوست	
راس ذنب	دشمن	مساوی	مساوی	مساوی	دوست	دوست	×	

ذیل کے نقشہ سے سیارگان کی بلندی و پستی معلوم کریں

نام سیارہ	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
برجہائے عروج	اسد	سرطان	حمل عقرب	جوزا سنبلہ	قوس حوت	ثور میزان	جدی دلو
برجہائے زوال	دلو	جدی	ثور میزان	قوس حوت	جوزا سنبلہ	حمل عقرب	سرطان اسد

شرف وہبوط سیارگان کی تفصیل یہ ہے کہ آفتاب کو برج حمل کے انیسویں درجہ پر شرف ہوتا ہے اور برج میزان کے انیسویں درجہ پر ہبوط ہوتا ہے۔ قمر کو برج ثور کے تیسرے درجہ پر شرف ہوتا ہے اور برج عقرب کے تیسرے درجے پر ہبوط ہوتا ہے۔ مریخ کو برج جدی کے اٹھائیسویں درجہ پر شرف ہوتا ہے اور برج سرطان کی اٹھائیسویں درجہ پر ہبوط ہوتا ہے۔ عطارد کو برج سنبلہ کے پندرہویں درجہ پر شرف ہوتا ہے اور برج حوت کے پندرہویں درجہ پر ہبوط ہوتا ہے۔ مشتری کو برج سرطان کے پندرہویں درجہ پر شرف ہوتا ہے اور برج جدی کے پندرہویں درجہ پر ہبوط ہوتا ہے۔ زہرہ کو برج حوت کے ستائیسویں درجہ پر ہبوط ہوتا ہے۔ زحل کو برج میزان کے اکیسویں درجہ پر شرف ہوتا ہے اور برج حمل کے اکیسویں درجہ پر ہبوط ہے۔ راس اور ذنب کو برج جوزا میں شرف ہوتا ہے اور برج قوس میں ہبوط ہوتا ہے۔

تمام بروج میں یہ تفصیل اس لئے کی گئی ہے کہ آپ اپنے مقصد کے مطابق نگینہ کا انتخاب کر کے نگینہ سے فائدہ اور ترقی حاصل کر سکیں۔ علاوہ ازیں آپ کو چند اور قوانین نجوم کے بھی معلوم ہو جائیں جو ایک کام کی باتیں ہیں۔ کان میں پڑی ہوئی اور ذہن میں اتری ہوئی بات زندگی کے کسی حصے میں کام آہی جاتی ہے۔ اور یہ قوانین آئندہ نگینہ کے انتخاب کے وقت آپ کے کام آئیں گے۔ سوائے راس اور ذنب کے اب ذیل کے نقشہ سے ہر ستارے کی ماہیت اور حقیقت کو معلوم کریں۔

نام ستارہ	رنگ	غذا	طبع	ذائقہ	سمت	ناصیت	قسم	بخور
زحل	بالکل سیاہ	تل، ماش، تلخ میوہ تیل	گرم	تلخ شور	جنوب	نحس اکبر	خاکی	مال، گوگل
شمس	سرخ زرد	چاول، شہد، ثور	گرم	شیریں	مشرق	سعد اکبر	آتشی	صندل، عطر
قمر	بالکل سفید	دودھ، دہی، چاول	سرد	شیریں	شمال	سعد اصغر	آتشی	کافور
مریخ	بالکل سرخ	گوشت ہر سرخ مرچ	گرم	نمکین	جنوب	نحس اصغر	آتشی	گندھک
عطارد	سبز سیاہی مائل	پستہ، انگور	سرد	شور	مغرب	سعد نحس مشترک	بادی	عنبر، عود
مشتری	زرد	دودھ، چاول، زردہ	گرم	شیریں	مشرق	سعد اکبر	آتشی	زعفران
زہرہ	زرد سبز	دودھ، چاول شہد	گرم	شیریں	مغرب	سعد اکبر	خاکی	مشک، عطر

ان جدولوں سے آپ سیارگان کی وہ کیفیت اور حالت معلوم کر چکے جو نگینہ سے متعلق ہے اور اب آپ آسانی سے معلوم کر سکیں گے کہ آپ کا جو ستارہ ہے اس کے مطابق کس رنگ اور خاصیت کا نگینہ آپ کے موافق ہوگا اور آپ کس قسم کے نگینہ سے فائدہ حاصل کر سکیں گے۔ اب آپکو اپنا ستارہ معلوم کرنا ہے جن اصحاب کے پاس جنم کنڈلی یا زائچہ پیدائش ہے ان کے واسطے تو کوئی مشکل نہیں۔ لیکن جن اصحاب کے پاس جنم کنڈلی نہیں ہے تو مجبوراً ان کو اپنے نام کے پہلے حروف سے ستارہ بنانا ہوگا۔ یہ حروف تمام جنتریوں میں ہوتے ہیں۔ لیکن بہت سے اصحاب ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کے پاس کوئی جنتری نہیں ہوتی۔ اس لئے میں وہ نقشہ بھی بیان کئے دیتا ہوں جس سے ہر حرف کا ستارہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ یہاں یہ قاعدہ آپکو معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس علم میں اعتراف یعنی زبر زیر سے ستارہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ عبدالحمید، عبدالغنی کا ستارہ مریخ ہوگا اور عشرت حسین، عیدو، عیسیٰ کا ستارہ زہرہ ہوگا۔ دیکھیں دونوں ناموں میں سر اسم عین ہے فرق اس قدر ہے کہ عبدالحمید کے عین پر زبر ہے اور عشرت حسین کے عین پر زیر ہے۔ اسی طرح ہادی حسین کا ستارہ عطارد ہے اور حرمت بی بی کا ستارہ قمر ہے۔ لہٰذا آپ اپنے مر اسم کیساتھ اعراب یعنی زیر زبر کا بھی خیال رکھیں

تا کہ استخراج ستارہ میں کوئی غلطی نہ ہو۔

بروج	سیارگان	متعلقہ حروف
حمل	مریخ	چو، چی، چے، ل، ع، آ، آئ
ثور	زہرہ	را، اِئی، اُو، عو، ب، و، وی
جوزا	عطارد	ک، ق، کے، حا، ح
سرطان	قمر	ح، ہو، ڈا، ڈی، ڈو
اسد	شمس	م، می، مے، ٹ، ٹا، ٹو،
سنبلہ	عطارد	پ، پا، پی، پو، ٹھا
میزان	زہرہ	ر، را، ری، ت، ط، طو
عقرب	مریخ	نا، ن، یا، ی
قوس	مشتری	یو، پھے، ف، پھا
جدی	زحل	ج، جا، خ، ذ، ظ، ز، ض
دلو	زحل	گو، گ، غ، س، ش، ص، ث
حوت	مشتری	د، دی، دو

اس تمام صراحت سے آپ کو معلوم کر چکے کہ آپکا ستارہ کیا ہے اور سابقہ نقشہ سے آپ نے ستارے کا رنگ وروپ بھی کر لیا۔ اب آپ کا جو ستارہ ہے اور جو اس ستارے کا رنگ وروپ ہے اس رنگ وروپ کا نگینہ آپکو مفید ہوگا۔ یہ ایک عام اور سطحی قاعدہ تھا جو آپ اب تک معلوم کر چکے اور یہی مشہور اور متراول ہے۔ جب آپ کسی سے معلوم کریں گے تو وہ آپ کو اسی قاعدہ کے ماتحت نگینہ پہننے کا مشورہ دے گا اور یہ کوئی مشکل قاعدہ نہ تھا بالکل عام اور سہل قاعدہ تھا لیکن تجربہ میں بار بار آچکا ہے کہ ان قواعد کے ماتحت نگینہ بہت کم لوگوں کو فائدہ مند ثابت ہوا۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک دو اصحاب ایسے ہوں گے جن کو نگینہ راس آیا ہوگا ورنہ اکثر اصحاب کو غیر مفید ہی رہتا ہے اور حالانکہ نگینہ غیر مفید ہوتا ہی نہیں ہے۔ اس غیر افادیت نے واضح کر دیا کہ اس قانون میں (جواب تک اوپر بیان کیا گیا اور جو عام رائج ہے) ضرور نقص ہے اگر نقص نہ ہوتا تو اس قاعدے سے منتخب شدہ نگینہ غیر مفید نہ ہوتا۔ سلاطین اور امراء ورؤسا اور خواتین مرصع زیورات اور اشیاء کا استعمال کرتے ہیں۔ ہر ملک کی عورتیں اپنے یہاں کے رواج کے مطابق ایسے زیورات اور اشیاء استعمال کرتی ہیں۔ جس میں نگینہ نصب ہو۔

مقتدر خواتین کے زیورات میں سچے اور قیمتی جواہرات ہوتے ہیں۔ متوسط طبقہ کی خواتین مصنوعی اور جھوٹے قسم کے نگینے جڑواتی ہیں۔ اس لئے کہ بعض زیورات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان میں نگینوں کا جڑوانا ضروری ہوتا ہے۔ بے نگینہ کا وہ زیور برا معلوم ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے۔ جب زیورات اس قسم کے وضع کئے گئے کہ اس میں نگینہ کا ہونا شرط ہے مگر ہر کسی میں استطاعت نہیں کہ قیمتی اور سچے جواہرات خرید کر اس زیور کو مکمل کریں۔ اسی ضرورت کے ماتحت مصنوعی اور جھوٹے نگینے دنیا میں بنائے جانے لگے۔ اور پھر ایسے جھوٹے اور مصنوعی جواہرات اس رنگ وروپ اور قدوقامت کے تیار ہونے لگے کہ اب بجز آگاہ دل اور شناسا آنکھ کے جھوٹے اور سچے میں تمیز کرنا مشکل ہو گیا۔ بلکہ بعض مصنوعی جواہرات تو ایسے تیار ہونے لگے کہ ان کے مقابلے میں رنگ روپ اور روشنی چمک اور جوت میں سچے جواہرات ماند پڑ گئے اور اچھے اچھے لوگ تمیز نہیں کر سکتے کہ یہ نگینہ مصنوعی ہے یا قدرتی ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ جب ہم تزئین اور تفاخر کی بنیاد پر کوئی نگینہ جڑواتے ہیں تو ہم کو خوشنما رنگ وروپ اور چمک وجوت کی ضرورت ہے نہ کہ مصنوعی اور معدنی کی تلاش۔ مثلاً ایک نگینہ ہے تو معدنی اور سچا۔ مگر رنگ میں پھیکا ہے۔ بے ڈول اور بھدا ہے اور اس میں کوئی عیب بھی ہے اس کے مقابلے میں مصنوعی نگینہ ہے مگر ہے صاف شفاف، چمک دار، بے عیب اور اس میں وہ صفتیں ہیں جو اس مقام پر کارآمد ہیں تو قرین دانش یہ ہے کہ ہم اس مصنوعی نگینہ کو جڑوالیں کیونکہ یہاں زیب وزینت مطلوب ہے۔ سعادت ونحوست کا اعتبار یہاں نہیں ہے۔ جب سعادت ونحوست کے اعتبار سے ہم کو نگینہ کی ضرورت ہے تو وہاں رنگ وروپ اور قدوقامت کی بحث نہیں ہوگی بلکہ سعادت ونحوست کی قید ہوگی اور اس کے واسطے معدنی ہونا شرط ہے۔ لیکن باوجود اس چھان پھٹک کے پھر بھی نگینہ ہمارے واسطے بے کار ہوتا ہے۔ کبھی نقصان کر جاتا ہے اور کبھی مساوی ہوتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نگینہ ہمارے ستارے کے موافق ہے اور ہم نے قانون علم کے ماتحت پہنا ہے تو پھر فائدہ کیوں نہیں کرتا۔ یہ بات دو وجہوں سے ہی پیدا ہو سکتی ہے کہ یا تو یہ تسلیم کر لیا جائے کہ نگینہ میں اثر ہوتا ہی نہیں ہے یا پھر انتخاب غلط ہے تو پہلی شق یعنی نگینہ میں اثر ہی نہیں ہوتا یہ کلیات کا انکار ہے نگینہ کے اثرات سے انکار کرنا کھلی ہوئی اور مانی ہوئی حقیقت کا انکار ہے۔

♦♦♦♦♦♦

امراض جگر (پیلا، کالا یرقان، ہیپاٹائٹس اے بی وسی) کا

رُوحانی علاج

سید ابن مظفر شیرازی

جگر جسم کا ایک اہم اور نازک عضو ہے۔ جس میں خون کی بہت سی مقدار جمع رہتی ہے۔ یہی جگر خون سے زہریلے مادوں کو صاف کرتا ہے۔ آنتوں کے ذریعہ فاسد مادے خارج کرتا ہے۔ اہم اجزا کا ذخیرہ کرتا ہے اور بذریعہ بائیل ہاضمہ میں مدد دیتا ہے۔ جگر کی خرابی فاسد اور زہریلے مادوں کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ جس سے مختلف قسم کے وائرس پیدا ہوکر جگر کو تباہ کرتے ہیں۔ انہیں سوزش جگر کے وائرس کہا جاتا ہے۔ یہی وائرس A.B.C.D.E جگر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان میں سی اور بی خطرناک اقسام ہیں۔

ہیپاٹائٹس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ کثرت شراب نوشی سے پرہیز کیا جائے۔ استعمال شدہ سرنجوں سے اجتناب کیا جائے۔ حمام میں شیو کرواتے وقت نیا بلیڈ استعمال کیا جائے۔ بغیر ٹیسٹ شدہ خون کی منتقلی سے بچا جائے۔ یہی وائرس میاں سے بیوی، بیوی سے میاں اور پھر بچوں میں منتقل ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا احتیاط کی جائے۔

علاج: (۱) امراض جگر سے بچنے کا بہترین روحانی علاج یہ ہے کہ خاتون خانہ آٹا گوندھنے سے قبل پانی پر سورۂ مومنون پڑھ کر دم کرے اور اس پانی سے آٹا گوندھے۔ امراض جگر لاحق ہونے کی صورت میں بھی ایسا ہی کیا جائے۔ بتصدق چہاردہ معصومینؑ کامل شفا ہوگی۔

(۲) نوچندی پیر کو صبح آب نیساں، بارش یا چشمہ کے پانی پر ایک ہزار مرتبہ سورۂ فاتحہ دم کرکے یہ پانی روزانہ نہار منہ مریض کو پلایا جائے۔ دن میں دو تین دفعہ یہی پانی مریض کو پلایا جائے۔ دن میں دو تین دفعہ یہی پانی مریض ہاتھوں اور چہرے پر بھی مل لیا کرے۔

(۳) درج ذیل تعویذ شرف قمر یا پھر نوچندی پیر کو بنا کر مریض کے گلے میں ڈالا جائے۔ اس تعویذ کے پیچھے درج ذیل آیت اس طرح لکھیں کہ بسم اللہ کے اوپر بسم اللہ آئے اور پہلے چار خانوں میں آیت آئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم "کَانَ الْبَحْرُ مِدَادً لِکَلِمَاتِ رَبِّیْ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

س	ر	ش	ک
ق	ع	ل	ت
خ	م	ف	ت
ن	ص	د	ض

(۴) یہی آیت بسم اللہ کے ساتھ کاغذ یا پلیٹ پر لکھ کر ۹۰ یوم بلاناغہ مریض کو پلائی جائے۔

(۵) سورۂ مومنون کا درج ذیل تعویذ بنا کر مریض کے سیدھے بازو کے ساتھ باندھیں۔ تعویذ بناتے وقت چال کا خاص خیال رکھیں۔ یہ تعویذ آبی ہے۔ یہ کل تین تعویذ بنائے جائیں گے۔ ایک تعویذ گلے میں بازو پر ایک سرسوں کے تیل میں ملا کر مریض روزانہ جسم پر تیل ملے۔ تیسرا تعویذ پانی میں حل کرکے روزانہ نہار منہ پی لیا کرے۔

(۵) انگشتری طلسم شفا ماہ رجب کی نوچندی پیر کو تیار کرکے مریض کے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی میں پہنائی جائے۔ اگر رجب کی نوچندی پیر دور ہو تو شرف قمر یا کسی بھی ستارہ کے شرف میں تیار کرسکتے ہیں۔

انگشتری کی تیاری کا طریقہ یہ ہے چاندی کی تیار شدہ انگوٹھی لیں جس کے اوپر تعویذ لکھنے کی جگہ بنی ہوتی ہے۔ وقت تحریر سے قبل سورۂ مومنون انگوٹھی پر دم کریں۔ اور لکھ رہا ہو۔ آپ پاس بیٹھ کر سورۂ مومنون کا

وردجاری رکھیں۔ جب انگشتری تیار ہوجائے تو سات یوم روزانہ اس پر سورۂ مومنون پڑھ کر دم کرلیا کریں اور صدقہ دے کر مریض کو پہنادیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ باب مدینۃ العلم کے صدقے سوکھا ہوا جگر ایک بار پھر ہرا ہوجائے گا۔ طلسم جو انگشتری پر لکھا جائے گا۔

طــسـہ ۷۸۶ ۳۲

قارئین سے درخواست ہے کہ اس عمل سے استفادہ کریں اور اس سے استفادہ کرتے وقت ادارہ طلسماتی دنیا کے تمام کارکنان کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ہماری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل سے استفادہ کرنیوالوں کو بھرپور کامیابیوں سے سرفراز کرے۔ (آمین)

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

آنکھوں کی روشنی بڑھ جائے

اگر کسی کی نگاہ کمزور ہو ٹھیک طرح سے دکھائی نہ دیتا ہو تو وہ روزانہ دو رکعت نفل نماز مغرب کی نماز کے بعد اس طرح سے پڑھنے کا معمول بنالے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ القدر پڑھے اور نماز کی ادائیگی کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ القدر پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہوجائے گا اور بینائی تیز ہوجائے گی۔

دانتوں کی مضبوطی کے لئے

اگر کسی کے دانت کمزور ہوں اور ہلتے ہوں تو ان کی مضبوطی کی غرض سے چاہئے کہ روزانہ نماز وتر تین رکعت اس طرح سے ادا کرنے کا معمول بنالے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تَبَّتْ یَدَا پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ جو کوئی نماز وتر اس طرح سے ادا کرنے پر مداومت کرے تو بفضل باری تعالیٰ اس کے دانت بہت زیادہ مضبوط ہوجائیں گے اور کبھی نہیں ہلیں گے، مضبوط سے مضبوط خوراک بھی دانتوں سے بخوبی چبا جائے گا اور دانتوں کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

اگر کسی کو اعمال کا شوق ہو تو حروف تہجی کے اعمال ہی اس کو کافی ہیں اور ہر ضرورت پر کام آتے ہیں۔ بشرطیکہ اس حروف کی زکوٰۃ ادا کی جاچکی ہو۔ خواہ وہ اکبر ہو یا اصغر۔

ابجد کے ۲۸ حروف ہیں۔ منازل قمر بھی ۲۸ ہیں۔ لہٰذا ہر حرف ایک منزل سے متعلق ہے۔ اس حرف کی زکوٰۃ اسی کی منزل میں ادا ہوگی۔

حرف ''را'' ابجد کا بیسواں حرف ہے اب تک معقول علمی ذخیرہ قارئین روحانی دنیا کے ہاتھ میں پہنچ چکا ہے۔ حکمائے فلاسفہ کے نزدیک یہ حرف آبی ہے جو حروف آبی سے مل کر قوی المزاج ہو جاتا ہے۔ حروف آتش اس کے دشمن ہیں یہ حرف سرد تر اور صامت ہے۔ رطوبت کا ثالثہ ہے۔ چنانچہ رطوبت اور برودت اس میں انتہا درجہ کی ہے۔ زکوٰۃ دینا چاہیں تو جب چاند منزل لغائم میں داخل ہو تو ادا کریں۔ چاند ہر ماہ اس منزل میں آتا ہے اور ایک منزل کا وقت اندازاً ۲۴ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کیلئے اسے باموکل پڑھتے ہیں۔ اَجِبْ یَا اَمَوَاکِیْلُ بِحَقِ یَارَا۔

اس منزل اور وقت کے اندر اندر ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں گے تو اس حرف کی زکوٰۃ اصغر ادا ہو جائے گی۔ عمل علیحدہ کمرے میں حصار سے پڑھیں۔ مگر کوئی اندیشہ میں نہیں ہوتا۔ اب عامل کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے حرف را کے عملیات سے کام لے سکے گا۔ بخور بوقت زکوٰۃ لوبان تریا گلاب کے پھول لیں۔

خواص واثرات

عدد اس حرف کے ۲۰۰ ہیں لفظی ۲۰۱ عدد ۵۰۱ ہیں ان سب کا مجموعہ ۹۰۲ ہے اس کی مثلث آبی منزل لغائم میں چمڑے پر لکھی جائے اور اس کو حاملہ کے پاس رکھ دے تو حمل ہرگز نہ گرے گا۔ یہ نقش ہمیشہ حاملہ پاس رکھے اور وقت ولادت کے شکم سے کھول دے اور یہ بھی اس میں خاصیت ہے کہ مولود لڑکا ہوگا۔ اگر یہ نقش قیدی کو دیں تو وہ قید سے خلاصی پائے گا۔

● جو شخص ''ر'' رانگ کی تختی پر مشتری کے شرف میں اس کو لکھے پھر اس تختی کو سخت گرمی میں زبان کے نیچے رکھے تو پیاس جاتی رہے، اور اگر اس لوح کو پانی میں رکھے اور صبح نہار منہ تین گھونٹ اس پانی کے پئے تو پیاس اسکی دور ہوگی۔

● اگر چمگادڑ کی کھال پر اس حرف کو لکھے اور اس کے ارد گرد دس بار ''را'' لکھے تو جو شخص اس کھال کو اپنے پاس رکھے جب تک پاس رہے اسکو نیند نہ آئے۔

● جو شخص ''ر'' لفظ کو قید خانے کے دروازے پر دس بار لکھے وہ قید خانہ سے جلد رہا ہو۔

● اگر کوئی شخص چاہے کہ مطلوب کو سر کا درد ہو جائے یعنی اسے سزا دینا منظور ہو اور اس پر درد سر مسلط کرنا چاہے تو خچر کی کھال پر اس کے عدد مراتب کو جس شخص کے نام معہ والدہ کے ساتھ لکھے۔ پھر کسی لکڑی کے نیچے دبا دے تو معمول کے سر درد ہو جائے گا۔ قبلہ رخ ہو کر لکھنا چاہئے۔

● اگر اس حرف کا تعویذ لکھ کر پاس رکھے اور اسم یارحیم کی تلاوت کرتا رہے تو اس کا رزق کشادہ ہوگا۔

● اگر اس حرف کی منزل میں سیسہ کی تختی پر اس حرف کو لکھے اور اپنے پاس رکھے تو عجائبات ملاحظہ کرے۔

● اس حرف کی جس شخص نے خدمت ادا کی ہو وہ درختوں کے نمو اور پھل لانے کا فائدہ بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اس حرف کو لکھ کر اس پانی میں ڈال دیں جہاں سے درختوں کو پانی دیتے ہوں تو درخت جلد بڑھیں اور بہت پھل دیں۔

● اگر پیالہ مٹی کا نیا لے کر اس پر مشک وزعفران اور گلاب سے چالیس را، پھر ۱۱۲ طا لکھے۔ پھر دھو کر بیمار کو تھوڑا سا اس میں شہد ملا کر پلائے تو وہ تندرست ہو اور تمام رنج اس کے زائل ہوں۔

●اگر ۹ سو مرتبہ شیرینی پر پڑھ کر پھونکے اور کتے کو کھلادے تو لوگوں میں عزیز ہو۔●اگر چاہے کہ کسی کو صرع پیدا ہو تو نعل کہنہ پر سوبار "را" کو مثلث غیر ملنساری الاضلاع میں لکھے، درمیان میں نام اس کا مع والدہ لکھے اور ورق کوٹنے والے کی لکڑی کے نیچے دفن کرے تو اس شخص کو مرض صرع کا پیدا ہو جائے گا۔اسی طرح لکھ کر درمیان میں دشمن کا نام لکھے اور اس کے آستانہ تلے دبادے یا قبرستان سے کوئی لکڑی لاکر اس پر سوبار "را" لکھے مگر لکڑی لاتے ہوئے کوئی نہ دیکھے اور لکڑی کو کوئی نہ دیکھے۔پھر اس کو عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کرے تو جس تکلیف میں دشمن کو مبتلا کرنا منظور ہوگا وہ اس میں مبتلا ہو جائے گا وہ مرض یا تکلیف نام کے ساتھ لکھنا چاہئے۔اگر اس کی دعوت دی ہو اور موکل حاضر ہوا ہو تو اب عامل میں اتنی قوت پیدا ہو جائے گی کہ جس مرگی والے کی طرف اشارہ کرے گا تو وہ تندرست ہو جائے گا۔حروف کی حاضری موکل کے اعمال الگ ہوتے ہیں۔

****

بلا ومصیبت سے نجات

جوکوئی کسی سخت بلا ومصیبت میں گرفتار ہو گیا ہو اور بہت زیادہ پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ رات کے وقت دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر پڑھے جب کہ چاروں سجدوں میں چالیس مرتبہ آیت کریمہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ نماز کی ادائیگی کے بعد نہایت عجز وانکساری سے بارگارہ الٰہی میں دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور مصیبت و پریشانی دور ہو جائیگی۔

حسد کو دور کرنا

اگر کوئی یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سینے سے حسد اور کدورت کی عادت کو ختم کردے تو اسے چاہئے کہ وہ چالیس یوم تک روزانہ بلاناغہ دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق پڑھے، نماز پڑھنے کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ نور کی آیات مبارکہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ سے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ٥ تک پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔انشاء اللہ تعالیٰ قلب سے حسد، کینہ اور بزدلی جیسے تمام عارضے ختم ہو جائیں گے۔

گمشدہ کی تلاش

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو یا گھر کا فرد بھاگ گیا ہو اور اس کے بارے میں کچھ پتہ نہ چلتا ہو کہ وہ کہاں پر ہے تو چاہئے کہ جمعہ کے دن آٹھ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ والضحیٰ پڑھے۔اس کے بعد نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ یہ کلمات ادا کرے۔

یَاصَانِعَ الْعَجَائِبِ یَارَآدَّ كُلِّ غَائِبٍ یَاجَامِعَ الشَّتَاتِ یَامَنْ لَهٗ مَقَالِیْدُ الْاُمُوْرِ بِیَدِهٖ اِجْمَعْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ اَوْعَبْدِیْ فُلَانٌ اَوْاَمَتِیْ فُلَانَةٌ لَاجَامِعَ اِلَّا اَنْتَ ۔

اس عمل کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ جو گمشدہ چیز ہے اس کے بارے میں سب کچھ خواب میں معلوم ہو جائے گا۔اگر کوئی ملازم یا عزیز بھاگ گیا ہے تو اس کے بارے میں بھی پتہ چل جائے گا اور وہ جلد واپس آجائے گا۔

******

فراخی رزق کے لئے

جوکوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ پروردگار عالم اس کی روزی فراخ کردے۔اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے تو وہ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش پڑھے اور نماز کی ادائیگی کے بعد تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔پھر سات مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے۔

لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ٥ اس کے بعد پھر تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اس عمل کی مداومت کرنے سے انشاء اللہ رزق میں خیر وبرکت پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس پر رزق کے دروازے کھول دے گا

****

مجھے جب ہوش آیا تو میں برآمدے میں تھی اور گھر کے سبھی افراد میرے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے اور سب کے سب حد سے زیادہ پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ میرے شوہر سلیم جو اس طرح کی باتوں کے قطعاً قائل نہیں تھے اور اس طرح کی باتوں کا ذکر سن کر الجھ جاتے تھے اور زوردار قسم کی مخالفتیں شروع کر دیا کرتے تھے وہ بھی ہکا بکا نظر آرہے تھے اور ان کی آنکھوں سے صاف صاف یہ محسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے اپنی غلطی کو محسوس کرلیا ہے اور انہیں بھی شاید یہ یقین ہوگیا ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں ایک مخلوق ایسی بھی ہے جو آنکھوں سے نظر نہیں آتی لیکن اس کا اپنا ایک وجود ہے اور انسانوں کو پریشان کرنیکی اس میں زبردست صلاحیت موجود ہے۔ میرے شوہر جنات کے واقعات کو صرف قصے کہانیوں کی حد تک مانتے تھے لیکن ان کی صداقت اور حقانیت کے قائل نہیں تھے لیکن آج وہ اس طرح ششدر اور حیرت زدہ نظر آرہے تھے جیسے انہوں نے جنات کی حقیقت کو تسلیم کرلیا ہو۔ لیکن ابھی تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا مسئلہ باقی تھا وہ ان چیزوں کو ڈھکوسلہ اور فریب قرار دیا کرتے تھے ہماری ساس نے انہیں کسی قدر اس بات پر آمادہ کرلیا تھا کہ ہم اپنے مکان میں قرآن خوانی بھی کرالیں اور اس کو کسی مولوی یا عامل سے باقاعدہ کلوالیں۔

مجھے ہوش میں آتا ہوا دیکھ کر سب سے پہلے سلیم نے پوچھا۔

شبانہ۔ کیا ہوا تھا؟ تمہیں کیا دکھائی دیا۔ تم بے ہوش کیوں ہوگئی۔

سلیم کے سوال کا میں کچھ بھی جواب نہ دے سکی۔ میری آنکھوں سے جاری ہوگئے۔ اور مجھے روتا دیکھ کر سبھی رونے لگے۔ اسی لمحے میرے بڑے بیٹے فیصل پر کپکپی طاری ہوگئی۔ اور وہ اس طرح کپکپانے لگا جس طرح شدید جاڑوں میں لوگ کپکپاتے ہیں۔ ہماری ساس نے اس کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ اور اپنی بانہوں میں دبالیا لیکن اس کی کپکپاہٹ کم نہیں ہوئی۔ ابھی ہمارا دھیان فیصل ہی کی طرف تھا کہ میری بیٹی شہلا نے رونا اور چلانا شروع کیا وہ صحن کی طرف دیکھ کر بری طرح گھبرا رہی تھی حالانکہ صحن میں کچھ نہیں تھا۔ اب میں اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ میں نے شہلا سے پوچھا۔ بیٹا تجھے کیا نظر آرہا ہے۔؟

اس نے کہا۔ ممی باہر ایک ریچھ کھڑا ہے۔

ریچھ؟! سب نے حیرت سے شہلا کو دیکھا۔

ریچھ کیسا ہوتا ہے؟ سلیم نے شہلا سے پوچھا۔

شہلا بولی۔ پاپا، ریچھ ہے بہت بڑا، جیسا ہماری اسکول کی کتاب میں ہے، کالے رنگ کا اس کے بال بہت بڑے بڑے ہیں۔ یہ ہمیں گھور کر دیکھ رہا ہے۔ پاپا مجھے گود میں لے لو۔ یہ کہہ کر شہلا سلیم سے لپٹ گئی۔ اس کے بعد میری چھوٹی بیٹی ندا نے بھی رونا شروع کر دیا تھا۔ وہ بھی صحن کی طرف دیکھ کر سہمی ہوئی تھی لیکن وہ زبان سے کچھ بھی نہیں بتارہی تھی۔ لیکن اس کے ڈرنے اور سہمنے سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کو بھی کچھ دکھائی دے رہا ہے۔

اسی وقت میرا بیٹا فہد امی امی کہہ کر مجھ سے لپٹ گیا اور اس نے اپنا منہ میرے سینے میں چھپالیا۔ میں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے

پوچھا۔ فہد تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا دیکھا ہے تم نے؟

فہد روتے ہوئے بولا۔ آپ زینے میں دیکھو کیا بیٹھا ہوا ہے۔؟

کلیم میرا دیور یہ سن کر زینے کی طرف گیا۔ تو ایک دم اس کی چیخ نکل گئی۔ اور جس وقت وہ پلٹا تو اس کی کمر پر خون کی چھینٹیں تھیں۔ اس کے بعد سلیم ہمت کر کے زینے کی طرف گئے تو ان کے ہوش وحواس ٹھیک رہے لیکن جب وہ میرے پاس آئے تو ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ وہ بڑبڑا رہے تھے۔ خدا ہی جانے یہ سب کچھ کیا ہے کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں ہم۔

میں نے پوچھا آخر ہے کیا؟

سلیم نے بتایا۔ زینے میں ایک سانپ جو بالکل اژدھے کی طرح ہے سیاہ رنگ کا بیٹھا ہوا ہے اور اس کی پھنکار ہی سے کلیم کے کپڑوں پر خون کی چھینٹیں آئی ہیں۔

یہ سن کر میں بھی لرز گئی اور گھر کے سب لوگوں کے ہوش اُڑ گئے۔ اس دوران شہلا بیہوش ہو گئی تھی، فیصل اور فہد اگرچہ ہوش میں تھے لیکن بری طرح ڈرے ہوئے تھے۔ فیصل کی کپکپاہٹ ابھی تک ختم نہیں ہوئی تھی۔

کچھ دیر کیلئے کچھ سکون سا ہوا۔ سب لوگ اطمینان سے بیٹھ کر غور وفکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اب سلیم بھی اس بات کے لئے تیار ہو گئے تھے کہ کسی عامل کو اپنا گھر دکھائیں اگر ٹھیک ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ پھر اس گھر کو چھوڑ دیں گے، ایسے بنگلوں سے کیا فائدہ جس میں موت کا منظر نامہ روزانہ نظر آئے۔ اور جس کے گوشے گوشے میں موت رقص کرتی ہوئی دکھائی دے۔

اسی وقت ایک اور حیرتناک بات سامنے آئی، کلیم کی دلہن انجمن کھڑے کھڑے گر گئی۔ اس کے چوٹ تو نہیں لگی۔ البتہ اس کے ہاتھوں کی چوڑیاں، جس میں چار چوڑیاں سونے کی بھی تھیں غائب ہو گئیں اور اس کے ہاتھ بالکل ننگے ہو گئے۔ وہ بے ہوشی کی حالت میں نہ جانے کیا کیا بڑبڑا رہی تھی۔ صاف طور پر تو کچھ بھی نہیں سمجھ میں آ رہا تھا کٹے پھٹے سے جملے اس کی زبان پر تھے جن کا مطلب کھینچ تان کر یہ سمجھ میں آ رہا تھا کہ میں کہیں نہیں جاؤں گی تم مجھے کیوں مار رہے ہو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔

ہم سب اس کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہہ رہے تھے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ آخر تمہیں کیا نظر آ رہا ہے تم اس وقت کہاں ہو۔

لیکن چونکہ وہ پوری طرح ہوش میں نہیں تھی اس لئے وہ ہمارے کسی بھی سوال کا صحیح جواب دینے کے بجائے نہ جانے کیا کیا بول رہی تھی۔ اور اس طرح کی اس کی بے تکی باتوں کی وجہ سے ہم سب خوف زدہ تھے ابھی ہم سب اسی کی طرف متوجہ تھے کہ اچانک گھر میں ایک زبردست دھماکہ ہوا جیسے کوئی بم پھٹ گیا ہو۔ اتنی بھیانک آواز تھی کہ آج بھی اس آواز کے تصور سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اس دھماکے سے ہم سب لرز گئے اور میرے شوہر جو اس طرح کی باتوں کے قائل نہیں تھے وہ بھی سہم گئے تھے اور میری طرف پھٹی پھٹی نظروں سے اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے کہہ رہے ہوں کہ میں تو ان باتوں کا پوری طرح قائل ہو چکا ہوں۔

کلیم کی دلہن ابھی پوری طرح ہوش میں بھی نہیں آئی تھی کہ ہمارا پورا گھر اس طرح ڈولنے لگا، جیسے کوئی ہنڈولا ڈولتا ہے ہم سب اس طرح حرکت کر رہے تھے جس طرح شدید طوفانوں میں کشتیاں ڈولتی ہیں۔ خوف کی شدت کی وجہ سے ہم سب کے چہرے کالے پڑ چکے تھے۔ ہماری رگوں میں دوڑنے والا خون خشک ہو گیا تھا۔ ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ آج کی رات ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا۔

چند منٹ تک زلزلے کی سی کیفیت رہی۔ اس کے بعد در و دیوار ساکت ہو گئے لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے اپنی کھلی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ کمرے کی دیوار پھٹی اور دیواروں سے ایک سیاہ رنگ کا گدھا کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اس قدر سرخ تھیں کہ جیسے دہکتے ہوئے انگارے ہوں اس نے اپنی زبان اپنے منہ سے نکالی۔ اس کی زبان ربڑ کی طرح کھنچتی رہی اور ہماری طرف بڑھتی رہی۔ اس کی اس زبان کو دیکھ کر ہم سب کی چیخیں نکل گئیں۔ ہم سب کو جو بھی یاد آتا رہا پڑھتے رہے۔ کوئی آیت الکرسی پڑھ رہا تھا کوئی چاروں قل کوئی درود شریف جس کو جو بھی یاد آ رہا تھا بس وہ وہی پڑھ رہا تھا اور سبھی کے ہوش وحواس پوری طرح اُڑ چکے تھے سب کو اپنی موت اپنی نگاہوں کے سامنے رقص کرتی نظر آ رہی تھی۔ گدھے کی زبان بڑھتے بڑھتے کلیم کی دلہن تک آ گئی اور اس نے کلیم کی دلہن کے رخساروں پر مس کرنا شروع کیا۔ ایک دم وہ ہوش میں آ گئی لیکن ہوش میں آنے کے بعد وہ مردانہ انداز میں بولنے لگی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ اب ہم اس کو اپنے ساتھ لے جائیں گے بس یہ ہماری ہو چکی ہے ہم اس کو لے جائیں گے اور اس گھر کو چھوڑ دیں گے۔ ہم نے دیکھا کہ کلیم کی بیوی کھڑے ہو کر اپنے قدموں سے اس وحشتناک گدھے کی طرف جانے لگی۔ اور گدھے نے اپنی زبان کو سمیٹنا شروع کیا۔ کلیم کی بیوی کو ہم سب نے پکڑ کر روکنا چاہا لیکن اس کے اندر زبردست طاقت پیدا ہو گئی تھی وہ کسی

کے بس میں نہیں آ رہی تھی۔ اس نے ہم سب کو پوری طاقت سے دھکیل دیا اور وہ خود جا کر اس گدھے پر سوار ہوگئی جو جہنم کی مخلوق معلوم ہوتا تھا۔ کلیم کی بیوی نے گدھے پر سوار ہو کر کہا کہ اب ہم جا رہے ہیں اور اس انجمن کو اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ اب یہ ہماری ہے۔

نہیں بالکل نہیں۔ یہ میری بیوی ہے۔ اس کو مجھ سے کوئی جدا نہیں کرسکتا۔ کلیم چیخا اور کلیم نے اپنی دلہن کو ہاتھ پکڑ کر گھسیٹنا چاہا۔ اس وقت انجمن نے ایک زہریلے انداز کی ہنسی ہنستے ہوئے کہا بکواس مت کر، تیرا میرا کوئی تعلق نہیں، میں ایک جن کی بیوی بن چکی ہوں۔ اور یہ کہہ کر اس نے کلیم کے چہرے پر تھوک دیا، ہم سب نے دیکھا کہ اس کے منہ سے تھوک کے بجائے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا اور کلیم کا پورا چہرہ خون سے سرخ ہوگیا۔

میرے شوہر سلیم بھی اس وقت آپے سے باہر ہوگئے اور انہوں نے ہمت کر کے انجمن کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا، انجمن نے جو عام حالات میں حد سے زیادہ اپنے جیٹھ کا ادب کرتی تھی اپنا ہاتھ گھسیٹ لیا اور اس کے بعد اس نے میرے شوہر کے اتنی زور سے طمانچہ مارا کہ ان کے ہوش اُڑ گئے۔ ابھی میرے شوہر پوری طرح ہوش میں نہیں آئے تھے اور ہم سب کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ اسی وقت چار کالے کتے جن کی آنکھیں دوزخ کے انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں اس گدھے کے چاروں طرف آ کر کھڑے ہوگئے۔ جیسے کہ اس گدھے کی حفاظت کے لئے آئے ہوں۔

ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ہم کیا کریں کس طرح اپنی جان بچائیں۔ کلیم کی حالت سب سے زیادہ خراب تھی اسے اپنی بیوی کی طرف سے خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ ہم سب بھی فکرمند تھے اور ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید کلیم کی بیوی کو جنات نہیں چھوڑیں گے۔

چند لمحوں کے بعد گھر کے اندر ہر طرف سے چھم چھم کی آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے کئی عورتیں پازیب پہن کر گھر میں چل پھر رہی ہوں۔

پھر ایک نسوانی آواز آئی۔ کوئی عورت بول رہی تھی کہ ان لوگوں پر ناگہانی حملہ مت کرو انہیں موقعہ دو، اور انجمن کو آزاد کردو۔

اس آواز کے آنے کے بعد اُن چاروں کتوں نے جو اس وحشی گدھے کے چاروں طرف کھڑے تھے بھونکنا شروع کیا جیسے انہیں اس فیصلے سے انکار ہو۔

نسوانی آواز پھر فضا میں بکھری، میں جو کہہ رہی ہوں وہ کرو، انہیں موقعہ دو۔

کل دن بھر ان کو آرام سے رہنے دو۔ کل کی رات ہم ان سے نمٹ لیں گے۔

گدھے نے ایک خوفناک قسم کا قہقہہ لگا کر کہا، یہ لوگ بھاگ جائیں گے۔

ہم سب کے لئے حیرت کی بات تھی کہ گدھا انسانی آواز میں بول رہا تھا۔

نسوانی آواز پھر گونجی۔ اگر ان لوگوں نے بھاگنے کی کوشش کی تو ان سب کو ختم کردیا جائے گا۔ ہاں اگر یہ چاہیں تو کسی بھی عامل کو ہمارے مقابلے کیلئے لاسکتے ہیں، اگر وہ جیت گیا تو ہم اس مکان کو چھوڑ دیں گے اور اگر وہ ہار گیا تو انہیں اس مکان کو چھوڑنا ہوگا۔

ہم تو بغیر مقابلے کے مکان چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری ساس نے کہا۔

نہیں ہرگز نہیں، مقابلہ تو ضرور ہوگا۔ ہم مکان خیرات میں نہیں لیں گے تم لوگ کل کسی عامل کو لاؤ کل فیصلہ کن جنگ ہوگی۔

اب ہم جاتے ہیں اس کے بعد وہ گدھا اور وہ کتے غائب ہوگئے۔ انجمن بھی ہوش میں آگئی اور سب کچھ ٹھیک ہوگیا، لیکن ہم سب کی نیند اُڑ چکی تھی۔ کسی بھی طرح کروٹیں بدل بدل کر یہ رات تو گزر ہی گئی، اگلے دن میرے شوہر سلیم اپنے کسی دوست کی معرفت دو عاملوں کو لے کر آئے۔ لیکن اگلی رات تو ہم سب پر قیامت ٹوٹ پڑی اور ان عاملوں کی بھی دُرگت بن گئی جو ہزار طرح کے دعوے کرتے ہوئے آئے تھے۔ اگلی رات کیا ہوا یہ ہولناک آپ بیتی اگلے شمارے میں پڑھئے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡

جو کوئی رزق کی تنگی میں مبتلا ہو، معاشی طور پر سخت پریشان ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ ہر جمعۃ المبارک کے دن دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ابراہیم پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ حجر پڑھے اس عمل کی مداومت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں کمی نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ رزق میں خیر و برکت پیدا فرما دے اور اس کی روزی فراخ ہوجائے گی۔

اس سال میرے کئی دوست حج کر کے آئے اور جیسا کہ دستور ہے حج کی واپسی پر سب رشتے دار اور احباب حاجیوں کی دعوتیں کرتے ہیں تو مجھے بھی اللہ کی دی ہوئی توفیق سے ان حاجیوں کی دعوت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میرے رفیق غار جن کا نام نامی مرزا کرامت اللہ بیگ ہے۔ انہیں بھی اس سال حج کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ ان کی اہلیہ جوان کی اہلیہ کم اور ان کی حاکم اعلیٰ زیادہ محسوس ہوتی ہیں وہ بھی حج کر کے سفر میں ان کے ساتھ تھیں۔ جتنے اللہ کے بندے اللہ میاں سے ڈرتے ہیں۔ ان سے کچھ زیادہ ہی کرامت اللہ بیگ اپنی اہلیہ سے ڈرتے ہیں۔ بہت ہی بارعب عورت ہیں۔ ڈیل ڈول بھی اچھا خاصا ہے۔ دیکھنے میں سرحدی پٹھان لگتی ہیں۔ ان کے جسم کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا یقین ہوجاتا ہے۔ منشی کرامت اللہ ان کے مقابلہ میں بہت دبلے پتلے ہیں وہ تیز ہوا کے جھونکے بھی برداشت نہیں کر پاتے۔ ایک بار وہ ہمارے ساتھ پکنک کو گئے تھے۔ ہم سب لوگ سمندر کے کنارے قدرتی مناظر کا لطف لے رہے تھے کہ زوردار آندھی چل پڑی مجھے یاد ہے کہ ہمیں سامان سے زیادہ منشی کرامت اللہ کی فکر ہوئی کہ کہیں یہ ہوا سے اُڑ کر سمندر میں نہ جا پڑیں اس لئے سامان سے پہلے ہم نے انہیں اُٹھا کر محفوظ مقام تک پہنچادیا۔ یہ شروع ہی سے دبلے ہیں ان کو جسم عطا کرنے میں شاید فرشتوں نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ شادی کے بعد جب ایک آہنی قسم کی عورت سے واسطہ پڑا تو خوف زوجہ کی شدتوں کی وجہ سے اور بھی دبلے ہوگئے۔ میں تو اکثر ان سے باادب باملاحظہ یہ کہہ دیتا ہوں کہ آپ جسم کا کچھ حصہ اپنی زوجہ سے مستعار ہی لے لیں۔ اچھا نہیں لگتا کہ وہ اتنی موٹی ہیں اور آپ اتنے دبلے۔ دونوں کو دیکھ کر خوف سا آتا ہے کسی بھی مرد کو خواہ وہ شادی شدہ ہی کیوں نہ ہو۔ اتنا دبلا بھی نہیں ہونا چاہئے۔ کہ خدا کی صناعی پر غور و فکر شروع ہوجائے اور سر پھرے قسم کے لوگ اللہ میاں سے اس بات کی شکایت کرنے لگیں کہ ان بے چاروں کا کیا قصور تھا جو انہیں گوشت پوست عطا کرنے میں اس درجہ احتیاط برتی گئی۔

ایک بار میں نے انہیں یہ مشورہ بھی دیا تھا کہ بیگ صاحب آپ کسی دینی مدرسے کے سفیر بن جائیں۔ دوران سفر خوب دعوتیں ہوں گی۔ خوب مرغیاں کھانے کو ملیں گی اور آپ بھی دوسرے سفیروں اور چندہ خوروں کی طرح خوب ہٹے کٹے ہوجائیں گے۔ میں نے انہیں مثالیں دیں کہ فلاں مولوی کو دیکھئے کس قدر نحیف اور ضعیف تھے اور آج وہ دارا سنگھ محسوس ہوتے ہیں۔ اب گردن بھی اتنی موٹی ہوگئی ہے کہ عربی رومال بھی ان کی گردن کا احاطہ نہیں کر پاتا۔ بیگ صاحب کی مشکل یہ ہے کہ یہ کچھ زیادہ ہی خداترس ہیں، میرے مشورے کو سن کر کہنے لگے ابوالخیال فرضی صاحب یہ جسم جو ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے۔ قبر کے کیڑوں کیلئے یہ بھی بہت کافی ہے۔ اگر میں ان مولویوں کی طرح فربہ ہوگیا تو مرنے کے بعد اور زیادہ مشکل ہوجائے گی۔ قبر کے کیڑے ایک مہینے تک دعوت اُڑائیں گے۔ قبر میں تو آپ اب بھی ہیں۔ "میں نے کہا تھا" اس وقت بھی آپ عذاب مسلسل کا شکار ہیں۔ آپ کی بیوی کا ناک نقشہ دیکھنے کے بعد یہ مثال بہت اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے کہ قبر کا حال مردہ ہی جانے۔

شاباش۔ تم بہت سمجھ دار ہوچکے ہو۔ "وہ خوش ہوگئے تھے" اور ابوالخیال صاحب یہ میری بیوی جیسی کیسی سہی میری مغفرت کیلئے بہت کافی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے مجھے بہت نیکیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی ایک گھڑکی سے میرے ہزار گناہ معاف ہوجاتے ہوں گے۔ اور تم تو

جانتے ہی ہو کہ شادی شدہ مردوں کی زندگی میں اس طرح کی گھڑکیوں کا سلسلہ تو اللہ کے فضل سے چلتا ہی رہتا ہے۔

پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ انہیں ''بیگ'' اس لئے کہتے ہوں گے انہوں نے بچپن میں بیگ یا بٹوے بنانے کی مشق کی ہوگی لیکن تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ ''بیگ'' تو کسی برادری کا لقب ہے۔ لفظ مرزا کے بارے میں ایک دن میں غور کررہا تھا۔ دن بھر کی غور فکر کے بعد بس اتنا ہی اندازہ ہوا کہ ''مرزا'' ''مزار'' ہی کا الٹا سیدھا ہے اور مزارات سے مجھے چونکہ زیادہ دلچسپی نہیں اس لئے اس بارے میں مزید غور فکر نہیں کیا۔

جب یہ دونوں میاں بیوی حج کو جارہے تھے تو میں اور بانو ان کے گھر مبارکباد دینے کے لئے گئے تھے۔ تو اس وقت ان دونوں کو دیکھ کر میں نے کانا پھوسی کے انداز میں بانو سے کہا تھا کہ۔

کس قدر غیر معتبر جوڑی ہے۔ ایک ماروتی کار لگتا ہے اور ایک سڑک کوٹنے کا انجن۔

کیا مصیبت ہے۔'' بانو جھلائی تھی'' حج کی مبارکباد دینے آئے ہو اور ان کی غیبت کررہے ہو۔

غیبت پیٹھ پیچھے کی جاتی ہے۔ یہ لوگ تو سامنے بیٹھے ہیں۔

کچھ بھی ہو۔ یہ وقت ان تبصروں کا نہیں ہے۔ انہیں مبارکباد دو اور چلو۔ اور لوگ بھی مبارکباد دینے کیلئے لائن میں لگے ہوئے ہیں۔

میری نظر ان کے بکس پر پڑی جس پر لکھا تھا حاجی مرزا کرامت اللہ بیگ۔ یہ عبارت پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ میں نے بانو سے پوچھا کہ ابھی تو حج کا سفر بھی شروع نہیں ہوا انہوں نے پہلے ہی خود کو حاجی لکھوالیا ہے کیا یہ شرعاً جائز ہے۔

پھر وہی۔ آخر آپ کو ہو کیا گیا۔ آپ ہر وقت ان ہی چکروں میں کیوں الجھے رہتے ہیں۔ آپ ہی کب شریعت کے پابند ہیں جو دوسروں کی برائیوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔

بیگم۔ تم کبھی نہیں سدھروگی۔ اور نہ کبھی میری ہم نوا ہوگی۔

میں نے ہمت کرکے مرزا جی سے خود ہی پوچھ لیا کہ ابھی آپ نے حج نہیں کیا ہے تو پیشگی ہی خود کو ''حاجی'' لکھوالینا کیسا ہے۔؟ کیا یہ شرعاً جائز ہے۔

مرزا کرامت اللہ نے اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ برخوردار اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اس دور کے مفتی اعظم کی رائے کے مطابق جس دن ہم نے حج کے لئے کچھ پیسے اپنے اکاؤنٹ میں جمع کردیئے تھے اسی دن ہم حاجی بن چکے تھے۔ اور اب تو سفر حج قریب ہی ہے۔ یعنی ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

خوب، حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام کو جتنا آپ جیسے لوگوں نے سمجھا ہے اتنا کسی اور نے نہیں کہا۔'' میں نے ان کی تائید کرتے ہوئے کہا'' میرے ذہن میں ایک کھٹک اور بھی ہے اگر برا نہ مانیں تو اس کا بھی کوئی حل سمجھائیں۔

فرمایئے۔ خادم تو دین کی وضاحتیں کرنے ہی کیلئے پیدا ہوا ہے۔

میں نے عرض کیا۔ میرے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ نماز بھی دین اسلام کا ایک رکن ہے اور بنیادی رکن ہے یہ نماز امیر غریب سب پر یکساں فرض ہے۔ اور ایک دن میں پانچ ٹائم پڑھی جاتی ہے۔ جب کہ حج صرف مالداروں پر فرض ہے اور عمر بھر میں صرف ایک حج کافی ہے۔ میرے پوچھنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مسلمان روزمرہ کی نمازیں ادا کرنے کے بعد خود کو نمازی نہیں لکھتا۔ اور حاجی ایک مرتبہ حج کرکے ہی خود کو حاجی لکھنا شروع کردیتا ہے آخر کیوں؟

وہ عالمانہ انداز میں بولے۔ ابوالخیال فرضی صاحب! نماز پڑھنے میں پیسے خرچ نہیں ہوتے۔ نماز بالکل مفت میں ادا ہوتی ہے۔ یعنی بالکل ہی فری فنڈ میں جبکہ حج کرنے میں ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں اس لئے اللہ میاں نے اجازت دی ہے مسلمانوں تم جب پیسے خرچ کرکے اتنی دور جاؤ گے اور سفر کی زحمت بھی برداشت کروگے تو خود کو شوق سے حاجی لکھو، اسی طرح کی بات درمختار کے اس ایڈیشن میں بھی لکھی ہے جو قاہرہ سے چھپی تھی اور اب بالکل نایاب ہے۔ ورنہ میں تمہیں یہ عبارت بچشم خود پڑھواتا۔ آگئی بات سمجھ میں۔

پوری طرح آگئی۔ اب میں چلتا ہوں۔ وہاں ہمارے لئے دعا کرنا اور اپنے لئے بھی کرنا۔

تمہارے لئے کیا دعا کریں اور اپنے لئے کیا۔؟'' انہوں نے پوچھا''

میرے لئے دعا کرنا کہ بانو میری بہت ہی خدمت گزار بیوی ہے۔ خدا اسی طرح کی ایک بیوی مجھے اور عطا کرے اور اپنے لئے دعا کرنا کہ اللہ میں تمہاری بیوی کے جسم میں سے کچھ تھوڑا سا ساز و سامان تمہارے جسم میں منتقل کردے۔ بے چاری اتنا سارا گوشت اکیلے سمیٹے پھر رہی ہے۔

بہت ہی شریر ہو۔ خیر دیکھیں گے۔ دعا کرنے میں حرج ہی کیا ہے۔

اس طرح ہم دونوں میاں بیوی انہیں حج کی مبارکباد دے کر آگئے تھے۔ اب جب کہ وہ حج کرکے واپس آگئے تھے تو دین شریعت کا حق ادا کرنیکے لئے ان کی دعوت کرنا بہت ضروری تھا۔ میں نے بانو کو ایک کتاب کا حوالہ دے کر راضی کرلیا تا کہ دیکھ کر ان حاجیوں کی دعوت کرنا دین کا ایک حصہ ہے اس طرح کی دعوتیں اس لئے بھی ضروری ہیں کہ ان سے حج کرنے کی توفیق نصیب ہوجاتی ہے۔ وہ ان دعوتوں کی دیکھا دیکھی حج کی تیاریاں شروع کردیتے ہیں کہ حج کرکے کس قدر عزت ملتی ہے وہ لوگ بھی گلے میں پھولوں کے ہار ڈال دیتے ہیں جن کی ساری زندگی ان حاجیوں کیخلاف سازشیں کرنے میں گزری ہو۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا ہے کہ صوفی چلغوزے، منشی بہزاد علی کے جانی دشمن تھے لیکن جب منشی جی حج کرکے واپس آئے تو صوفی چلغوزے نے انتہائی پُرتپاک انداز میں مصافحہ کرکے کہا تھا۔ حج مبارک ہو۔

اس طرح کی باتیں دیکھ کر حج کرنے کا ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور جب پوری برادری میں بار بار کی دعوتیں ہوتی ہیں تو دوسرے لوگوں میں بھی حج کرنے کا اشتیاق پیدا ہوجاتا ہے۔ جو لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے وہ بھی حج کو جاتے وقت اللہ سے ڈرنے لگتے ہیں اور اپنے رشتے داروں سے معافی تلافی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کتنا اچھا لگتا ہے کہ لوگوں کی رقمیں مار کر ان کے گھر قبضا کر کبھی آخرت کی فکر نہیں ہوئی اور وہ جب حج کو چلے تو سب سے مل رہے ہیں اور اس طرح معافیاں مانگ رہے ہیں جیسے خوف خدا اور حساب آخرت کا مطلب ابھی سمجھ میں آیا ہو۔ بہر حال کچھ بھی ہو۔ یہ معافی تلافی اور یہ پھولوں کے گجرے اور یہ حاجیوں کی دعوتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ "اسلام" ابھی زندہ ہے اور مسلمان اتنا گیا گزرا آج بھی نہیں کہ وہ ان حاجیوں کی دعوت تک نہ کرسکے جو بے چارے اپنا دھندہ چھوڑ کر ۴۰ روز تک اپنے گھر سے باہر رہے۔

ان دعوتوں سے ایک فائدہ اور بھی ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو بھی دیکھا دیکھی دعوتیں کرنے کی توفیق ہوجاتی ہے جو اس دنیا میں دعوتیں کھانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں دعوتیں کرنے کیلئے نہیں۔ اس طرح ان بے چاروں کو بھی ثواب آخرت مل جاتا ہے۔

مرزا کرامت اللہ بیگ کے علاوہ میرے ایک دوست جن سے میں دوستی انشاء اللہ مرنے کے بعد بھی جاری رکھوں گا وہ بھی اس سال حج کرکے آئے تھے انکا نام منشی افلاطون اجمیری ہے۔ یہ بہت پہنچے ہوئے بزرگ ہیں ان کو اجمیر شریف سے والہانہ تعلق ہے۔ یہ روزانہ اجمیر شریف کو خواب میں دیکھتے ہیں۔ اکثر فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ سے عقیدت اس وجہ بڑھ چکی ہے کہ کسی بھی اولیاء اللہ کو جب چاہے خواب میں دیکھ لیتا ہوں اور خواجہ اجمیری سے تو میری عقیدتوں کا حال یہ ہے کہ آنکھ لگتے ہی وہ سامنے کھڑے نظر آتے ہیں۔ یہ بھی کسی کی طرف سے اس سال حج کو گئے تھے۔ میں نے سوچا کہ ان کی بھی دعوت کردوں۔ یہ بھی اللہ کے مخصوص بندوں میں ہیں اور اب تو خیر سے یہ حاجی بھی بن گئے ہیں۔ ان کی توقیر کرنا پہلے سے بھی زیادہ ضروری ہوگیا ہے۔ عام حالات میں بانو میرے دوستوں کی دعوتوں سے بہت چڑتی ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ میرے سب دوست خوراک کے معاملے میں مردانہ پوزیشن کے حامل ہیں بانو روٹیاں پکاتے پکاتے بے حال ہوجاتی ہے لیکن ان کا سلسلہ ہل من مزید ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ کھانے کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ سالن کی رکابیاں صاف ہوتی رہتی ہیں۔ شروع شروع میں تو کئی بار ہم دونوں میاں بیوی کو بہت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ ہوتا یہ تھا کہ کھانا کم پڑجایا کرتا تھا اور شرم کی وجہ سے ہم دونوں میاں بیوی اپنے اپنے جسم کی گہرائیوں میں ڈوب جایا کرتے تھے اور میرے تمام دوست چونکہ اللہ کے فضل و کرم سے سب کے سب نیک خصلت کے لوگ ہیں۔ تقریباً سبھی مادر زاد شریف ہیں تو کھانا کم پڑجانے کی صورت میں شور شرابہ کرنے کے بجائے صرف یہ کہنے پر قناعت کرلیا کرتے تھے کھانا بہت لذیذ تھا کاش پیٹ بھر کھانے کو مل جاتا۔ بعد میں بانو نے یہ کرلیا کہ اگر چار دوستوں کی دعوت ہوتی تو وہ بارہ آدمیوں کا کھانا بنایا کرتی تھی۔ اسے اندازہ ہوگیا کہ یہ لوگ جب دسترخوان پر جمع ہوجائیں گے تو اُٹھنے کا نام نہیں لیں گے۔ میرے دوستوں میں ایک صاحب ہیں صوفی بیدار بخت خواہ مخواہ۔ خواہ مخواہ ان کا تخلص ہے اچھے شاعر ہیں ۴۱ سال میں صرف سوا تین غزلیں کہہ سکے ہیں لیکن غزلیں کیا ہیں اچھی خاصی آپ بیتیاں ہیں۔ اب تو کافی نیک ہوگئے ہیں، شاعری کو باضابطہ طلاق دے چکے ہیں لیکن تخلص کو طلاق نہ دے سکے کہ آج بھی خواہ مخواہ کہلاتے ہیں۔ یہ جب دسترخوان پر بیٹھ جاتے ہیں تو ان کو دیکھ کر بے اختیار خدا یاد آجاتا ہے۔ اتنے خشوع اور خضوع سے کھانا کھاتے ہیں کہ بس اللہ دے اور بندہ لے۔ کئی بار کھانا کھانے کے دوران ان کے سر پر کوا بیٹھ گیا اور انہیں پتہ ہی نہ چلا۔ یہ کھانا کھانے کے دوران کھانے کی تعریف تک نہیں کرتے۔ چپ چاپ کھانے میں اس طرح مصروف عمل رہتے ہیں جیسے عبادت میں مشغول ہوں۔ میرے دوستوں میں ایسے ایسے خوش خوراک قسم کے لوگ ہیں ان کی مردانہ خوراک کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

ایک دوسری وجہ میرے دوستوں کی دعوت سے گھبرانے کی یہ بھی ہے کہ میرے دوست بے تکلفی کے معاملے میں خداداد صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ اچانک کسی بھی چیز کی فرمائش کر بیٹھتے ہیں۔ یہ فرمائش کرنے میں موسم کی پابندی کا بھی خیال نہیں کرتے۔ مثلاً میرے ایک دوست جن کا نام اس وقت میرے ذہن میں نہیں آرہا ہے انہوں نے جون کے مہینے میں گاجر کے حلوے کی فرمائش کردی۔ اس طرح کی بے جا فرمائشوں کی وجہ سے بانو الجھتی ہے اور کئی بار تو صاف صاف اردو میں یہ کہہ چکی ہے کہ اپنے دوستوں کی دعوت ہوٹل میں کیا کرو۔ میرے بس کا نہیں کہ آپ کے بارہ دوستوں کو خوش رکھنے کیلئے بارہ طرح کے سالن بناؤں۔ لیکن حاجی لوگوں کی دعوت کرنے کے لئے وہ خود بھی بے تاب تھی۔ کئی بار کہہ چکی تھی کہ اپنے حاجی دوستوں کی دعوت کیوں نہیں کرتے۔ اس کا یہ شوق دیکھ کر مجھے بھی غیرت آگئی اور میں نے کچھ حاجیوں کو ایک دن مدعو کرلیا۔ اور حاجیوں کے ساتھ ساتھ کچھ پاجیوں کو بھی بلالیا۔ بانو کو جب معلوم ہوا کہ کچھ دوسری قسم کے لوگ بھی مدعو کرلئے گئے ہیں وہ حسب عادت چراغ پا ہوگئی۔ کہنے لگی ان کو دعوت دینے کی کیا ضرورت تھی۔ میں نے خالص ایماندارانہ لب ولہجہ میں کہا۔

بیگم، ان میں سے کوئی بھی دوست ایسا نہیں ہے کہ جس کا حج کرنے کا ارادہ نہ ہو اور جب ارادے پر ایک نیکی تو اللہ میاں بھی عطا کردیتے ہیں اور حج کے ارادے پر ہم ایک دعوت کیوں نہیں کرسکتے۔ اور بیگم اگر ہم حاجیوں کے ساتھ ان پاجیوں کو مدعو نہ کرتے تو حاجیوں کے کھانا ہضم نہ ہوتا۔ ان سب کے معدے کو درست رکھنے کے لئے بھی ضروری تھا کہ ہم دوچار ان پاجیوں کی بھی دعوت کردیں جن کا مقصد حیات ہی ہم جیسے مخلصین کی دعوتیں اڑانا ہے۔

بہرکیف، خدا خدا کرکے وہ دن آہی گیا جس دن میرے حاجی دوستوں کی دعوت تھی مرزا کرامت اللہ کے ساتھ ان کی وہ بیوی جو دیکھنے میں خاتون نہیں بلکہ "خواتین" لگتی تھیں وہ بھی تشریف لائی تھیں۔ ان کے بدن کا کل جغرافیہ دیکھ کر میرے معصوم عن الخطا بچوں نے کہا تھا۔ یہ گوشت پوست کا پہاڑ لگ رہی ہیں۔

میں نے اپنے بچوں کو ڈانٹا تھا۔ خبردار، بچو، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ابھی ابھی تازہ بتازہ حج کرکے آئی ہیں ان کے پچھلے گناہ سب معاف ہوچکے ہوں گے اس طرح بر موقعہ ان کی غیبت ان کی موجودگی میں کرنا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مزاج ہے جب کسی کو کچھ دیتے ہیں تو چھپر پھاڑ کردیتے ہیں، تم یہ سمجھ لو کہ اللہ نے انکو بدن چھپر پھاڑ کردیدیا ہے اس سے زیادہ اس بارے میں کچھ سوچنے کی اور کچھ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تو کیا ہم ان کے خاوند کے بارے میں کچھ نہ سوچیں وہ بے چارے تو کس قدر دبلے ہیں۔ "میری چھوٹی بچی بولی تھی۔"

بچو، سوچنے کے لئے ہماری اس کائنات میں بے شمار مسائل ہیں لے دیکے یہ دونوں میاں بیوی ہی نہیں ہیں کہ بس ان ہی کے بارے میں سوچے جاؤ۔ ان دونوں کی حقیقت اس سے زیادہ کیا ہے کہ ان میں سے ایک کم سے کم ہے اور ایک زیادہ سے زیادہ میرے بچے بہت شریر ہیں۔ میری بات سن کر کہنے لگے۔ ابو آج تو یہ ہمارے مہمان ہیں۔ آج ہم ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں سوچیں گے لیکن ان کے جانے کے بعد ہم ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ غور وفکر ضرور کریں گے۔ کیونکہ ان دونوں کی جوڑی ہمیں کھل رہی ہے۔

دیکھ لیا آپ نے اے میرے قابل اعتبار قارئین! اس دور سائنس میں کیسے بچے پیدا ہورہے ہیں انہیں کون سمجھائے کہ ماں باپ کے دوستوں کے جسم کیسے بھی ہوں ان کے بارے میں غور وفکر کرنا بے شرمی ہے

مرزا کرامت اللہ کی زوجہ کا نام ہے افروزی بیگم۔

جب یہ افروزی بیگم شاہانہ کروفر کیساتھ ہمارے غریب خانے میں داخل ہوئیں تو ان کو دیکھ کر بانو کی زبان سے بے اختیار نکلا۔ ان کے جسم کو دیکھ کر تو ماشاء اللہ بھی کئی بار کہنا پڑے گا۔

وہ کیوں؟ میرا لب ولہجہ طالب علمانہ تھا۔

اتنا موٹا بدن۔ صرف ایک بار ماشاء اللہ کہنے سے نظر بد سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔ میں اپنی بیگم کی تائید کرنے پر مجبور ہوگیا۔ یہی تو بانو کا کمال ہے اس کی بعض باتوں سے ولایت کی بو آتی ہے۔ اچھے اچھے علماء اس کی فلسفیانہ باتوں سے مرعوب ہوجاتے ہیں۔ ان ہی علماء میں سے ایک میں بھی ہوں۔ میں کسی کے سامنے بھی حیرت زدہ نہیں ہوتا۔ لیکن اپنی منکوحہ کے سامنے کئی بار ایسا ہوا کہ میرے ہاتھوں کے طوطے پر کٹے ہونے کے باوجود اڑ گئے۔ اور کئی بار اپنی بیگم کی باتیں سن کر مجھے ایسا لگا جیسے میں سر سے پاؤں تک روز محشر والے پسینے میں شرابور ہورہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام امت مسلمہ کو ایسی ہی بیویاں عطا کرے جس کی باتیں سن کر روح کے چودہ طبق روشن ہوجاتے ہیں اور مرنے سے پہلے ہی اپنی مغفرت کا احساس ہونے لگتا ہے۔

دعوت والے دن سب سے پہلے تو مرزا کرامت اللہ بیگ ہی اپنی مکمل زوجہ کے ساتھ تشریف لائے تھے اور اس کے بعد صوفی بیدار بخت خواہ مخواہ حاضر ہوئے تھے۔ یہ عربی لباس میں تھے۔ اس وقت ان میں حضرت عزرائیل علیہ السلام کی شباہت آرہی تھی۔ وہ اس طرح میرے گھر میں داخل ہوئے جیسے انہوں نے حج کر کے پوری امت پر احسان عظیم کیا ہو۔ انہوں نے چوتھے درجے کے حاجیوں کی طرح گھر میں داخل ہوکر سلام نہیں کیا بلکہ ہمارے سلام کا اس طرح انتظار کیا جیسے سلام کرنا ہماری ذمہ داری ہو۔ چنانچہ اپنی مومنانہ ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے ہمیں خود ہی سلام کرنا پڑا۔ میں نے عرض کیا، السلام علیکم یا حاجی صاحب! **اھلاً وسھلاً ومرحبا** انہوں نے عربی لباس کا بھرم رکھتے ہوئے فرمایا۔ وعلیکم السلام۔ **کیف مزاجک۔**

میں نے سوفی صد دل کی سچائی کے ساتھ کہا۔ حضرت آپ کی دعا سے بخیر ہوں اور خدانخواستہ بخیر نہ ہوتا تو آج آپ کی دعوت کی یوں توفیق نہ ہوتی۔

تم۔ ہم حاجیوں کی دعوتیں کر کے ثواب آخرت دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہو۔ "ان کے لہجے میں اخلاص تھا۔" اور دیکھ لینا ایک نہ ایک دن ان دعوتوں کے طفیل میں تم سیدھے جنت الفردوس میں چلے جاؤ گے۔ جہاں حور و غلمان تمہارے منتظر ہوں گے۔

ایک ایک کر کے تمام حاجی اور تمام پاجی میری دعوت میں تشریف لے آئے۔ بانو نے حسب عادت کھانا بہت دل سے بنایا تھا۔ میرے دوستوں کی دس کی دس اُنگلیاں تر بتر ہوگئیں۔ بعض دوستوں نے تو اتنا کچھ تناول کیا کہ ڈکار لینے کی گنجائش بھی باقی نہیں رہی۔ صوفی ہل مزید ہمارے دوستوں میں سب سے زیادہ خوش خوراک ہیں انہوں نے ایک محتاط اندازے کے مطابق دو درجن روٹیاں بغیر پانی پئے صاف کردیں۔ درمیان میں تعریفیں اس طرح کھانے کی کررہے تھے کہ جیسے زیادہ کھانے میں ان کا اپنا قصور نہیں بلکہ قصور پکانے والی کا ہے دوران طعام خوری ایک بار یہ بھی فرمایا تھا فرضی صاحب آپ کی بیوی کھانا پکانے میں اپنی مثال آپ ہے۔ علماء کے مزاج کو سمجھ کر کھانا پکاتی ہے اس بے چاری کے اگلے پچھلے گناہ انشاءاللہ کسی بھی دن کچن ہی میں معاف ہوجائیں گے۔

کھانا کھانے کے دوران مختلف موضوعات پر گفتگو چلتی رہی۔ مولانا سالم صاحب اور مولانا اسعد مدنی کے میل ملاپ کا ذکر بھی آیا۔ لوگ ان کی ملاقاتوں پر اور ان کی دعوتوں پر عش عش کررہے ہیں واقعتاً ہمارے علماء کس قدر ہونہار اور کس قدر خوبیوں کے مالک ہیں انہوں نے مرنے سے پہلے ہی ایک دوسرے کو گلے لگانے کا فیصلہ کر کے امت مسلمہ کی لوگوں میں خون کے بجائے خوشیاں دوڑادی ہیں۔ اور یہ ثابت کردیا ہے کہ علماء ہی سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ یہ دونوں علماء ایک دوسرے سے بالکل بیزار تھے اور اب ان دعوتوں میں کس قدر خلوص اور للّٰہیت نظر آرہی ہے سنا گیا ہے کہ دعوتیں بہت پرتکلف ہورہی ہے۔ ان دونوں کا سجدہ سہو بھی کھانے پینے سے شروع ہوا ہے جو خلوص و مروت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ خدا ان دونوں کو نظر بد سے بچائے۔ بعض حاسدین ان کے اس میل ملاپ سے ناخوش ہیں کیونکہ ان کا مزا ہی اس صورت میں تھا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے برسر پیکار رہیں تاکہ غیبتوں اور تہمتوں کی مزیداری باقی رہے ظاہر ہے جب یہ لوگ دل سے گلے مل جائیں گے تو پھر لڑائی اور فتنہ کاری کا سارا مزہ ہی کرکرا ہوجائے کون کس کی غیبت کرے گا اور اگر کرے گا تو مزہ کیا خاک آئے گا۔ اس لئے حاسدین کی ایک ٹولی ان کے میل ملاپ کی خرابیاں تلاش کرنے میں مشغول ہے۔ اور اندیشہ ہے اس بات کا کہ یہ لوگ کسی بے جا سوچ و فکر کا شکار ہوکر پھر ایک دوسرے سے بیزار ہوجائیں۔ اس کے بعد بھانت بھانت کے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا موضوع چھڑ گیا اور اسی موضوع پر تبصرہ کرتے ہوئے خواتین کے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا ذکر چھڑ گیا جو سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث بنا۔

مرزا کرامت اللہ بیگ نے کہا۔ فرضی بھائی آپ اس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ میں نے کھڑے ہوکر کہا۔ اما بعد۔

میرے پیارے بھائیو! عورتوں کا مسلم پرسنل لاء بورڈ ہم سب مردوں کے لئے کھلا چیلنج ہوگا۔ اگر ان عورتوں نے نکاح و طلاق کے دوسرے قوانین بنالئے تو پھر سمجھ لیجئے کہ ہم مردوں کی ایسی کی تیسی ہوجائے گی۔ ان عورتوں کے تیور یہ بتا رہے ہیں کہ یہ مردوں سے اگلے پچھلے سارے انتقام لیں گی اور مردوں کو نہ گھر کا رہنے دیں گی نہ گھاٹ کا۔ آج بھی جب کہ مردوں کو شوہر بننے کے مکمل حقوق حاصل ہیں۔ اور انہیں رفع یدین کرنے کا بھی قانونی اتھارٹی میسر ہے کتنے ہی مردوں کو گھر کے برتن دھونے پڑتے ہیں کچن میں پونچا لگانا پڑتا ہے۔ اور جب ان کی بیویاں مٹر گشت کرنے کے لئے چوپائی وغیرہ ہوگئی ہوں تو مردوں کو اپنے بچوں کو شیشیاں پلا پلا کر بہلانا پھسلانا پڑتا ہے۔ ان مردوں کی یہ درگت اس وقت بن رہی ہے جب وہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ کی سند سے سرفراز ہیں لیکن جب عورتیں قانونی طور پر مردوں کے برابر میں کھڑی ہوجائیں گی

اور قانونی طور پر ان کے اختیارات بھی برابر کے ہوجائیں گے تو عورتوں کو طلاق دینے کا بھی حق مل جائے گا۔ یہ بھی ایک دو تین کرنے لگیں گی۔ اور بے چارے مرد تو ایک مجلس میں بس تین ہی طلاقوں پر قناعت کر لیتے ہیں یہ عورتیں تو ایک مجلس میں ایک درجن طلاق بھی مرد کو پکڑا سکتی ہیں۔ یہ عورتیں برابری کا شور مچا رہی ہیں تو کیا مردوں کو ہر ہر معاملے میں برابری کا ثبوت دینا پڑے گا؟ کیا عورتوں کے مرنے کے بعد یہ مرد بھی عدت کیا کریں گے؟ اور اگر نہیں کریں گے تو برابری کیسے ہوگی اور اگر مردوں کو حیض ونفاس کے مرحلوں سے نہیں گزرنا پڑا تو پھر بھی برابری ممکن نہیں ہے کیونکہ بعض عورتوں کو علم وعقل کی زیادتی کی وجہ سے یہ بھی اعتراض ہے کہ مرد مہینے کے تیس دنوں میں اللہ کی عبادت کرسکتے ہیں اور بے چاری عورتیں آٹھ دس دن کے لئے اس قابل ہی نہیں رہتیں کہ نماز روزہ کرسکیں۔ گویا کہ قدرتی طور پر عورت ومرد میں برابری ممکن نہیں ہے لیکن نکاح وطلاق کے معاملے میں عورتیں برابری کی رٹ لگا رہی ہیں کچھ لوگ جو بہت زیادہ سمجھ دار ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ نکاح نامہ میں یہ شرط لگانی چاہئے کہ جب وہ اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو باقاعدہ بیوی کے گھر والوں کو بھی جمع کرے گا اور اپنے گھر والوں سے بھی مشورہ کرے گا۔ کیا سمجھے بھائیو! میں بتاتا ہوں بھائیو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح نکاح کی تقریب منعقد ہوتی ہے اسی طرح مردوں کو "طلاق کی تقریب" بھی منعقد کرنی چاہئے۔ اس کے بعد سب کے سامنے عزت واحترام کے ساتھ مرد کو طلاق دینی چاہئے۔ گویا کہ نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ اس طرح اگر طلاقیں ہونے لگیں تو طلاق کا تو مزا ہی ختم ہوجائے گا۔ مسلم معاشرہ میں زیادہ تر جھگڑے طلاق کے بعد ہوا کرتے ہیں لیکن اگر طلاق کے سلسلے میں رائے مشورے چلنے لگے تو پھر جھگڑے دونوں خاندانوں میں طلاق سے پہلے ہی شروع ہوجایا کریں گے۔ کون بے وقوف انسان مرد کو یہ مشورہ دے گا تم اپنی بیوی کو طلاق دیدو۔ اور عورت کے رشتے داروں میں سے کون اتنا شریف ہوگا جو عورت کی غلطیاں مان کر طلاق کی صحت پر اپنی تصدیقی دستخط کرے گا۔

آج کل جو مہر باندھے جارہے ہیں وہ بہت زیادہ نہیں ہیں لیکن مردوں سے یہ مہر بھی ادا بھی نہیں ہوتے۔ اپنے شوہروں کے جنازوں پر عورتیں بے چاری مہر معاف کر کے اپنی خاندانی شرافت کا ثبوت دیتی ہیں لیکن اگر نکاح نامہ کو مشکل بنایا گیا تو مرد بھی ہوشیار ہوجائیں گے اور وہ مہر کی رقم ایک سو پچیس روپے سے آگے نہیں بڑھنے دیں گے اسطرح ہر نکاح کی تقریب تقریباً طلاق کی تقریب بن جایا کرے گی۔ اور جھگڑا "نکاح نامہ" ہی پر شروع ہوجایا کرے گا۔ ویسے کی نوبت بھی نہیں آئے گی سہاگ رات کی وہ لذتیں بھی ختم ہوجائیں گی۔ جو زندگی کا حاصل ہیں۔

میرے دوستوں میں آپ سب سے یہ گزارش کروں گا کہ عورتوں والے مسلم پرسنل لاء بورڈ کی زبردست مخالفت کریں۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ اگر یہ بورڈ قائم ہوکر مستحکم ہوگیا تو مردوں کی ڈاڑھیاں عورتوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اور عورتیں برابری کا نعرہ بلند کرتے ہوئے مردوں کی ڈاڑھی اور مونچھ کو بھی صفا کرا دیں گی۔ اس کے لئے نہ جانے مردوں کی عزت پر کس کس طرح حملے ہوں گے اور کس کس طرح ان مردوں کی درگت بنے گی۔ ہمیں اس مسلم پرسنل لاء بورڈ پر جو خواتین قائم کررہی ہیں سب سے زیادہ احتجاج کرنا چاہئے۔ اگر اسی طرح بے زبان بنے رہے تو وہ وقت دور نہیں جب مردوں کی پوزیشن خطرے میں پڑ جائے گی اور مردوں کو چوڑیاں بھی پہننی پڑیں گی اور ناک اور کان بھی بندھوانے پڑیں گے اور انہیں صبح شام طلاق کی دھمکیاں بھی سننی پڑیں گی کیونکہ عورتوں کی مساوات کا پرچم لہرائے گا تو طلاق کے قانون میں بھی عورتیں برابر کی حصے دار ہوں گی۔

یقین کیجئے میں مردوں کے بارے میں آج کل بہت ڈراؤنے خواب دیکھ رہا ہوں۔ ان خوابوں کی تعبیر یہ ہے کہ مردوں کی ناموس خطرے میں ہے اگر آپ کو مردوں کی ناموس بچانی ہے تو عورتوں کے مسلم پرسنل لاء بورڈ پر ہلہ بول دو۔ اور ثابت کردو کہ اللہ نے مردوں کو فوقیت عطا کی ہے اور اس فوقیت کو چیلنج کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ کی آوازیں ہر طرف سے بلند ہونے لگیں۔ میری تقریر حد سے زیادہ کامیاب رہی اور سب نے یہ فیصلہ کرلیا کہ عورتوں کے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

تھوڑی دیر کے بعد سب مہمان رخصت ہوگئے تو میں نے زنان خانے میں جاکر اپنی اہلیہ سے کہا کہ حاجی لوگ آپ کے پکائے ہوئے کھانے کی خوب تعریفیں کررہے تھے۔ بیگم یہ سچ ہے کہ اب تمہارے کھانے کے چرچے ساتویں آسمان تک ہورہے ہیں۔ شاید فرشتوں کی طرف سے کسی وقت دعوت کی فرمائش نہ ہوجائے۔

بس رہنے دو" بانو بولی" مجھے اس طرح کی لایعنی باتیں پسند نہیں۔

بیگم! تم جانتی ہو کہ میں تمہاری تعریفیں دل وجگر کی گہرائی سے کرتا ہوں اور تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارا بے وقوف بنا رہا ہوں۔

تمہارے یار دوست تو میرے کھانے کی تعریفیں اس لئے کرتے ہیں تاکہ آئندہ کے لئے ہم ان کی دعوت کرنے کا ذہن تیار رکھیں۔

بیگم! میں نے بانو کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ تم میرے مخلص ترین دوستوں پر شبہ کررہی ہو ان کی دعوتیں کرنے والے ہزار۔ ان کا تو احسان ہے کہ وہ ہماری دعوت قبول کر کے ہمارے گھر تشریف لے آتے ہیں اور دوسروں کی دعوتوں کو ٹھکرادیتے ہیں اور تم ان کی اس نیکی پر شبہ کررہی ہو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اسی طرح کی باتوں سے میرے دماغ کی چولیں ڈھیلی ہوجاتی ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ خودکشی کر کے اپنے غیرت مند ہونے کا ثبوت پیش کروں۔

ناراض مت ہو تم یہ بتاؤ کہ تمہیں پلاؤ کیسا لگا؟

بیگم! تعریف کے لئے الفاظ نہیں تم جتنی خوبصورت ہو کھانا بھی اتنا ہی خوبصورت بناتی ہو۔ اللہ تمہارے شوہر کو سلامت رکھے اور تم سدا سہاگن رہو۔

یہ دعا مجھے دے رہے ہو یا خود کو۔" اس نے مسکرا کر پوچھا"

دعا تو میں تمہیں دے رہا ہوں، اب میں ہی کیا کروں جو دعا میں تمہیں دیتا ہوں اسکا تمام تر فائدہ مجھے ہی پہنچتا ہے۔ اور نوے فیصد بنی فٹ میرے ہی ہاتھ لگتا ہے کیا سمجھیں؟ خدا کرے تم کچھ نہ سمجھو اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ اور اسی میں تمہارے زوجہ ہونے کا راز پوشیدہ ہے۔

(یارزندہ صحبت باقی)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

قوت حافظہ کے لئے

اگر کسی کا حافظہ بہت زیادہ کمزور ہو تو وہ جمعرات کو نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ سجدہ پڑھے، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے، اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے۔ اکیس یوم تک یا اکیاون یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ قوت حافظہ مضبوط ہوجائے گی اس کا ذہن قوی ہوجائے گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

رازکی باتیں

● روزانہ چند کھجوریں کھانے سے امراض قلب میں افاقہ ہوتا ہے۔
● ٹی بی کے مریض کو کھجور مسلسل کھلانی چاہئے۔اس سے ٹی بی ختم ہوجاتی ہے اور جگر اور پھیپھڑے مضبوط ہوجاتے ہیں۔
● کلونجی پیس کر دودھ میں ملا کر کھانے سے یرقان دور ہوجاتا ہے۔
● کلونجی کا استعمال پان کے ساتھ معدہ اور جگر کے امراض کو فائدہ پہنچاتا ہے۔
● بیر کھانے سے معدے میں تیزابیت دور ہوجاتی ہے۔اور گردوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔
● مٹاپا کم کرنے کے لئے انار کا جوس استعمال کرنا چاہئے۔
● سرکہ کا روزمرہ کا استعمال مثانہ کی پتھری کو ریزے ریزے کر کے نکال دیتا ہے۔
● سنگترہ کھانے سے جگر کی تپش دور ہوتی ہے۔
● سنگترہ کا جوس یرقان کے مرض میں مفید ہے۔● پیٹ کے امراض میں کدو کھانا مفید ہے۔
● بلغمی کھانسی میں پیاز کا استعمال فائدہ کرتا ہے۔
● انگور کھانے سے گردے کے جملہ امراض ختم ہوجاتے ہیں۔
● تربوز کھانے سے وزن بڑھتا ہے اور جسمانی کمزوری دور ہوتی ہے۔
● یرقان کے مریضوں کے لئے کاسنی کے پتوں کا عرق بہت مفید ہے۔
● دودھ میں شہد ملا کر پینے سے شہد کی رونق بڑھ جاتی ہے۔
● چقندر کا پانی پینے سے پیچش دور ہوتی ہے۔

● سانس کی بدبو دور کرنے کے لئے ادرک کھانا مفید ہے۔
● پنیر کا استعمال زخموں کیلئے مفید ہے۔
● زیتون کا تیل مردانہ کمزوری کو دور کرتا ہے۔
● جو کے آٹے کا استعمال خون کی کمی کو دور کرتا ہے۔
● انجیر کا استعمال اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔
● آب زمزم پینے سے بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے۔
● آب زمزم کے استعمال سے شوگر بھی کنٹرول میں رہتی ہے۔
● اگر کوئی شخص کینسر میں مبتلا ہو تو کلونجی کو باریک پیس کر ایک چمچہ شہد میں ملا کر کھائیں اور نصف گلاس آب زمزم پییں، انشاءاللہ ۲۱ روز کے اس عمل سے کینسر کا مرض ٹھیک ہوجائے گا۔۲۱ دن کے بعد صرف آب زمزم پینے پر اکتفا کریں۔کلونجی اور شہد کا استعمال ترک کردیں۔
● ٹی بی کے مریض کے لئے روزانہ ایک لیٹر دودھ پینا مفید ہے۔
● خوبانی کے استعمال سے خون کی کمی دور ہوتی ہے۔
● ہاتھوں پر اگر سیاہی کے دھبے پڑجائیں تو کیلے کا چھلکا اُتار کر اندر کی طرف سے رگڑیں۔
● جس جگہ بچھو کاٹ لے اس مقام پر شہد لگادیں۔تھوڑی دیر میں ٹھنڈک پڑجائے گی۔
● بالائی یا دودھ میں لیموں کا رس ڈال کر منہ پر لگانے سے چہرے کی رنگت صاف ہوجائے گی۔
● چاول اُبالتے وقت لیموں کے چند قطرے پکانے سے چاول الگ الگ ہوجاتے ہیں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

قسط نمبر: ۵۴

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

موسیٰ بن عمران ایک روز شہر کے نواح میں جارہے تھے کہ انہوں نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے دیکھا جب وہ ان کے قریب گئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان دونوں میں ایک مصر کا قدیم باشندہ یعنی قبطی تھا اور دوسرے کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا۔ اسرائیلی نے جب موسیٰؑ کو دیکھا تو انہوں نے مدد کیلئے پکارا۔

آپ نے ان دونوں سے لڑائی کی وجہ دریافت کی۔ اسرائیلی جھٹ بولا۔ "اے موسیٰؑ! میں اپنے کام سے جارہا تھا کہ اس نے مجھے پکڑ لیا۔ اب یہ مجھے بیکار کے لئے گھسیٹ لے جانا چاہتا ہے۔ اے موسیٰ! آپ جانتے ہیں کہ یہ قبطی ہم سے زبردستی کام لیتے ہیں۔ اور اس کا کوئی معاوضہ بھی ادا نہیں کرتے۔"

موسیٰؑ نے قبطی کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔ "اس اسرائیلی کو جانے دو کہ یہ اپنے بچوں کی روزی کا سامان کرے۔"

اس قبطی نے موسیٰؑ کا کہا نہ مانا اور اس اسرائیلی کو برابر گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے جانے کوشش کی۔ موسیٰؑ نے بار بار اُسے ایسا کرنے سے منع کیا اور جب وہ باز نہ آیا اور اسرائیلی کو اپنے ساتھ لے جانے پر بضد رہا تو موسیٰؑ کو طیش آ گیا اور انہوں نے قبطی کو ایک مکا جڑ دیا۔ قبطی، موسیٰؑ کی یہ ضرب برداشت نہ کر سکا اور وہیں گر کر مر گیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر اسرائیلی وہاں سے بھاگ گیا۔ موسیٰؑ کو قبطی کے مرنے کا بے حد افسوس ہوا کیونکہ اُن کا ارادہ اسے قتل کرنے کا ہرگز نہ تھا۔ اس موقع پر آپ نے ندامت اور شرمندگی سے اپنے آپ سے کہا۔

"بلاشبہ، یہ کار ابلیس ہے۔ وہی انسان کو ایسی غلط راہ پر ڈالتا ہے۔"

پھر آپ نے خداوند کے حضور، نادانستگی میں جو کچھ ہوا اس پر معافی مانگی۔ خداوند نے ان کی غلطی کو معاف فرمایا اور مغفرت کی بشارت سے نوازا۔ بہرحال آپ بھی وہاں سے ہٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد کچھ قبطیوں کا اُدھر سے گزر ہوا۔ انہوں نے جب ایک قبطی کو مرا ہوا پایا تو وہ لوگ بڑے برافروختہ ہوئے اور ایک وفد کی صورت میں فرعون رعمیس دوم کے پاس آئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ یہ قتل اسرائیلیوں میں سے کسی نے کیا ہے۔ لہٰذا اسرائیلیوں سے اس کا انتقام لیا جائے اور اس معاملے میں اسرائیلیوں کے ساتھ کسی قسم کی بھی کوئی رعایت نہ کی جائے۔

رعمیس نے اس معاملے کو احسن طریقے سے نمٹانے کی خاطر ان لوگوں کو سمجھایا کہ مرنے والے کے قاتل کو متعین کر کے مع شہادت پیش کرو کیونکہ بادشاہ اگرچہ تمہارا ہی ہے مگر اس کے لئے یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ بغیر شہادت اور ثبوت کے کسی سے انتقام لے۔ تم اس کے قاتل کو تلاش کرو اور ثبوت مہیا کرو، میں ضرور تمہارا انتقام بصورت قصاص لوں گا۔

رعمیس کا یہ جواب سن کر قبطیوں کا وفد وہاں سے چلا گیا۔ تاہم قاتل کا سراغ لگانے کی خاطر انہوں نے تھیبس شہر کے گلی کوچوں میں اپنے آدمی مقرر کردیئے تاکہ وہ گھوم پھر کر قاتل کا سراغ لگانے کی کوشش کریں وہ رات گئے تک قاتل کا سراغ لگانے کی کوشش کرتے رہے مگر انہیں کوئی کامیابی نہ ہو سکی۔

اگلے روز موسیٰؑ جب گھر سے نکلے تو اتفاق سے انہوں نے پھر اسی اسرائیلی کو دیکھا جس کی وجہ سے گزشتہ روز ایک قبطی مارا گیا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ اسرائیلی آج پھر ایک قبطی سے جھگڑا کر رہا تھا۔ موسیٰؑ کو دیکھتے ہی اسرائیلی نے کل کی طرح پھر موسیٰؑ کو مدد کے لئے پکارا۔ موسیٰؑ نے دیکھا کہ قبطی غالب تھا اور اسرائیلی مغلوب۔ یہ دیکھ کر موسیٰؑ نے دہری ناگواری محسوس کی۔ ایک طرف قبطی کا ظلم تھا اور دوسری طرف اسرائیلی کا شور اور گزشتہ روز کی تلخ یاد تھی۔ اس جھنجھلاہٹ میں انہوں نے ایک طرف قبطی کو باز رکھنے کے لئے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور ساتھ ہی اسرائیلی کو جھڑکتے ہوئے کہا۔ بلاشبہ، تو گمراہ ہے اور خواہ مخواہ جھگڑا مول لے کر داد فریاد کرتا رہتا ہے۔ تو جھگڑالو آدمی ہے تو نے کل بھی جھگڑا کیا اور آج پھر کر رہا ہے۔ یقیناً

تو ہی ظالم ہے۔"

اس اسرائیلی نے جب موسیٰؑ کو اپنے متعلق گفتگو کرتے اور ہاتھ بڑھاتے دیکھا تو سمجھا کہ شاید وہ مجھے مارنا چاہتے ہیں لہٰذا شرارت آمیز انداز میں وہ چلا کر بولا۔

"کیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح کل تو نے ایک قبطی کو مار ڈالا تھا، اسی طرح آج مجھے بھی ہلاک کر دے۔"

یہ گفتگو سننے کے بعد وہ قبطی فوراً وہاں سے بھاگ گیا۔ اسرائیلی بھی چلا گیا اور موسیٰؑ بھی وہاں سے ہٹ گئے۔

قبطی نے جا کر اسرائیلی کی وہ گفتگو اس وفد کو بتا دی جو گزشتہ روز رعمیس کے پاس گیا تھا۔ قبطیوں کا یہ وفد رعمیس کے پاس گیا اور ساری حقیقت اس پر واضح کر دی۔

رعمیس نے اپنے جلاد کو طلب کیا اور اس کے ساتھ کچھ محافظ کر کے اسے حکم دیا کہ وہ موسیٰؑ کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کرے۔ یہ خبر رعمیس کی بیوی آسیہ کو بھی ہوگئی۔ لہٰذا اس نے فوراً ایک قاصد موسیٰؑ کی طرف روانہ کیا اور انہیں کہلوا بھیجا کہ وہ فوراً مصر کی سرزمین سے نکل کر کسی اور طرف چلے جائیں ورنہ فرعون انہیں قتل کر دے گا۔

موسیٰؑ جب اپنے گھر واپس آئے تو وہ اسرائیلی کی اس گفتگو کی وجہ سے کچھ ملول اور پریشان سے تھے۔ اس وقت گھر میں افراد خانہ کے علاوہ ان کے بہترین قابل اعتماد دوست یوشع بن نون بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس موقع پر یوشع بن نون نے موسیٰؑ سے دریافت کیا۔ "میں دیکھتا ہوں، آپ کچھ پریشان ہیں، کیا اس کی کوئی وجہ ہے؟"

یوشع بن نون گو، عمر میں موسیٰؑ سے کافی چھوٹے تھے لیکن نہایت دانش مند تھے اور موسیٰؑ سے بہت محبت کرتے تھے۔ یوشع بن نون کے اس سوال کے جواب میں موسیٰؑ نے گزشتہ روز کا اور آج کا واقعہ تفصیل کے ساتھ سنا ڈالا۔

موسیٰؑ سے یہ واقعات سن کر آپ کے ماں باپ، بہن مریم، بھائی ہارون اور آپ کے مخلص دوست یوشع بن نون بہت پریشان ہوئے، ابھی وہ موسیٰؑ کو کوئی مشورہ دینے کے متعلق سوچ ہی رہے تھے کہ آسیہ کا بھیجا ہوا قاصد پہنچ گیا۔ اس نے بلا تمہید موسیٰؑ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"آپ فوراً یہاں سے نکل کر کسی اور سرزمین کی طرف چلے جائیں۔ گزشتہ روز شہر میں جو ایک قبطی کا قتل ہوا تھا اس سے متعلق فرعون کو اطلاع دے دی گئی ہے کہ اس کا قتل آپ کے ہاتھوں ہوا ہے۔ لہٰذا رعمیس نے جلاد کو چند محافظوں کے ساتھ آپ کی طرف روانہ کر دیا ہے تاکہ آپ کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کیا جائے اگر ایسا ہو گیا تو رعمیس، آپ کو زندہ نہیں چھوڑے گا اس لئے کہ اس کے دربار میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اسے آپ کے خلاف ہمہ وقت بھڑکاتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ملکہ آسیہ نے مجھے آپ کے لئے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ آپ فوراً مصر کی سرزمین سے نکل جائیں۔ اسی میں آپ کی عافیت ہے۔"

یہ سن کر سب نے موسیٰؑ کو مشورہ دیا کہ آپ یہاں سے بھاگ جائیں ورنہ آپکے پکڑے جانے اور پھر قتل کر دیئے جانے کا اندیشہ ہے۔

اس پر موسیٰؑ اسی وقت گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور مصر سے نکل کر مدین کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا اور مدین جانے کا ارادہ آپنے اس بنا پر کیا تھا کہ اہل مدین سے موسیٰؑ کی قرابت داری تھی اور وہ اس طرح کہ موسیٰؑ، اسحٰق بن ابراہیمؑ کی اولاد تھے جب کہ مدین والے، اسحٰقؑ کے بھائی مدین بن ابراہیمؑ کی اولاد تھے۔

موسیٰؑ چونکہ رعمیس کے خوف سے نکلے تھے اس لئے ان کے ساتھ کوئی رفیق و رہنما نہ تھا اور نہ ہی کوئی زادراہ، آپ کے پاس تھا اور جلدی میں گھر سے نکلنے کی وجہ سے آپ برہنہ پا بھی تھے، مصر سے مدین کی طرف سفر کے دوران آپ درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے رہے اور پھر سفر کی طوالت کے علاوہ برہنہ پا ہونیکی وجہ سے تلووں کی کھال تک اُڑ کر رہ گئی تھی۔

بہرحال اس بے بسی اور بے کسی کی حالت میں جب موسیٰؑ ارض مدین میں داخل ہوئے اور اس قوم کے مرکزی شہر مدین کے نواح میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا، وہاں ایک کنواں تھا اور کنوئیں کے قریب ہی پانی کا حوض بھی بنا ہوا تھا۔ اس پر چرواہوں کی خوب بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ کئی چرواہے مل کر کنوئیں میں سے ایک بہت بڑے وزنی ڈول کے ذریعے پانی نکال نکال کر حوض میں ڈال رہے تھے اور اپنے اپنے ریوڑ کے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ پھر آپ نے یہ بھی دیکھا کہ ان چرواہوں سے ذرا ہٹ کر دو لڑکیاں کھڑی ہیں اور اپنی بھیڑ بکریوں کو پانی کی طرف جانے سے روک رہی ہیں۔

موسیٰؑ سمجھ گئے کہ یہاں بھی وہی کچھ ہو رہا ہے جو دنیا کی ظالم قوتوں نے مظلوموں اور کمزوروں کے ساتھ روا رکھا ہوا ہے۔ آپ نے یہ بھی اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ دونوں لڑکیاں کسی کمزور اور ضعیف گھرانے سے تعلق

رکھتی ہیں۔ تبھی اس انتظار میں کھڑی ہیں کہ جب یہ قوی اور سرکش چرواہے اپنے ریوڑ کو پانی پلا کر یہاں سے چلے جائیں تو وہ حوض میں بچا کھچا پانی اپنے جانوروں کو پلا سکیں۔ ہر دور میں خواہ وہ قدیم ہو یا جدید، ہر قوی اور طاقت ور نے ضعیف اور بے بس کیلئے یہی قانون وضع کر رکھا ہے کہ ہر فائدے میں وہ مقدم ہے اور کمزور[1] موٴخر۔

موسیٰؑ اس صورت حال کو برداشت نہ کر سکے۔ لہٰذا ان دونوں لڑکیوں کے پاس آئے اور انہیں مخاطب کیا۔ "تم دونوں نے اپنے ریوڑ کو ایک طرف کیوں روک رکھا ہے؟ اپنے جانوروں کو حوض کی طرف بڑھنے دو تاکہ وہ بھی پانی پئیں۔"

ان دونوں میں سے ایک لڑکی بولی۔ "میرا نام صفورہ ہے اور یہ میری بہن ہے۔ ہمارے باپ کا نام شعیبؑ ہے اور وہ اللہ کے نبی ہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ ان کے خلاف ہیں اس لئے کہ ہمارے باپ اہل مدین کو بتوں سے قطع تعلق کر کے صرف ایک خدا اور حقیقی مالک اور رازق کی بندگی اور عبادت کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ہمارے باپ بوڑھے ہیں اور ہمارا کوئی بھائی بھی نہیں ہے۔ اسلئے ہم دونوں بہنیں اپنا ریوڑ چراتی ہیں اور اس کی نگہبانی کرتی ہیں۔"

صفورا نے خاموش ہو کر موسیٰؑ کو بغور دیکھا پھر بولی۔ "اے اجنبی! ہم نہیں جانتیں کہ تو کون ہے، پر میں دیکھتی ہوں، تیری باتوں میں ہمدردی اور نگاہوں میں تقدس ہے۔ جب تو نے ہم سے پوچھ ہی لیا ہے تو سن، ہم دونوں بہنیں اس لئے اپنے جانوروں کو ایک طرف روکے ہوئے ہیں کہ اگر ہمارے جانور آگے بڑھ کر پانی کے قریب جائیں گے تو یہ طاقت ور چرواہے انہیں مار کر پیچھے ہٹا دیں گے اسی بنا پر ہم دونوں بہنیں ایک طرف کھڑی ہیں کہ جب یہ سارے چرواہے اپنے اپنے ریوڑ کو پانی پلا کر چلے جائیں گے تو ہم اپنے جانوروں کو حوض میں بچا ہوا پانی پلا کر اپنے گھر لوٹ جائیں گی۔ یہ ہمارا روز کا معمول ہے۔"

موسیٰؑ نے لڑکیوں کو تسلی دینے اور حوصلہ بڑھانے کی خاطر کہا۔ "لیکن آج میری موجودگی میں ظلم پر مبنی یہ پرانا دستور نہیں چلے گا۔ دیکھو، میں حوض کے ایک حصے سے کچھ جانوروں کو پیچھے ہٹاتا ہوں۔ تم اپنے جانوروں کو وہاں لاؤ۔ میں کنوئیں سے پانی نکال کر انہیں پلاؤں گا۔"

اس موقع پر صفورا، ان سے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن موسیٰؑ وہاں سے ہٹ کر کنوئیں کے قریب پہنچ گئے پھر انہوں نے کچھ جانوروں کو پیچھے ہٹا کر حوض کا ایک حصہ خالی کرا دیا اور کنوئیں پر چڑھ گئے۔ ان چرواہوں پر نہ جانے آپ کا کیا خوف اور ہیبت طاری ہوئی کہ کوئی بھی آپ کے سامنے نہ بول سکا۔ موسیٰؑ نے آگے بڑھ کر ان چرواہوں کے ہاتھ سے ڈول لے لیا اور جلدی جلدی کنوئیں سے پانی نکالنے اور حوض میں ڈالنے لگے۔ صفورا اور اس کی بہن نے جب یہ کیفیت دیکھی تو اپنے جانوروں کو حوض پر لا کر پانی پلانے لگیں۔

جب ان کا ریوڑ پانی پی کر ہٹ گیا تو موسیٰؑ نے ڈول ان چرواہوں کو واپس دے دیا۔ گو یہ سارا عمل چرواہوں کو ناگوار گزرا تھا لیکن وہ موسیٰؑ کی پُرجلال صورت اور جسمانی طاقت سے بری طرح مرعوب ہو گئے تھے کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ پانی کا وزنی ڈول جو کئی کئی جوان مل کر نکالتے تھے وہ موسیٰؑ نے تنہا اور ان کی نسبت زیادہ آسانی سے اور بہت تیزی سے نکال لیا تھا۔

جب موسیٰؑ کنوئیں سے اترے اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے تو صفورا ان کے پاس آئی اور انتہائی ممنونیت سے بولی۔

"اے اجنبی! ہم نہیں جانتیں کہ تیرا تعلق کس سرزمین سے ہے پر ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ تو نے طاقت وروں کے مقابلے میں ہماری حمایت اور استعانت کی ہے۔ کاش ہر کوئی تجھ جیسا ہی ہو جائے۔ ہمارا رب جو وحدہٗ لاشریک ہے، تجھے اس نیکی اور احسان کا بدلہ دے گا۔ موسیٰؑ اپنی نگاہیں جھکاتے ہوئے بولے۔ "میرا نام موسیٰؑ ہے اور میں مصر کی سرزمین سے آیا ہوں۔ یہاں اجنبی اور مسافر ہوں۔"

یہ جواب سن کر صفورا اور اس کی بہن اپنے ریوڑ کو ہانکتی ہوئی اپنے گھر کی طرف چلی گئیں۔

ان دونوں کے جانیکے بعد موسیٰؑ کنوئیں کے قریب ہی ایک درخت کے نیچے ستانے کو بیٹھ گئے۔ مسافرت و غربت اور پھر بھوک، پیاس سے ان کی حالت بری ہو رہی تھی۔ اس وقت آپ نے اپنے رب کے حضور دعا کی۔ "اے میرے اللہ! اس وقت جو بھی بہتر سامان میرے لئے تو اپنی قدرت سے نازل کرے، میں اس کا محتاج ہوں۔"

* * * * * * * * *

اُدھر وہ دونوں بہنیں اپنا ریوڑ ہانکتی ہوئی گھر میں داخل ہوئیں تو ان کے والد محترم شعیبؑ نے پوچھا۔ "اے میری بیٹیو! کیا وجہ ہے، آج تم دونوں خلاف معمول جلدی گھر لوٹ آئی ہو؟"

شعیبؑ کے اس سوال کے جواب میں ان کی بیٹی صفورہ نے انہیں

[1] [illegible] اس ظالمانہ دستور کی نشاندہی کرتا ہے (ترجمہ) اور جب ہم کنویں پر پانی پلاتے ہیں تو صاف اور عمدہ پانی ہمارے حصے میں آتا ہے جبکہ غیروں کے حصے میں گدلا پانی اور مٹی ہے۔

موسیٰ کے مدد کرنے اور ریوڑ کو پانی پلانے کا سارا واقعہ تفصیل کے ساتھ سنا ڈالا۔

یہ واقعہ سننے کے بعد شعیبؑ بے چین سے ہوگئے اور انہوں نے صفورہ سے کہا۔ ''اے بیٹی! تو بھاگ کر جا اور اس اجنبی کو میرے پاس لے آ، جس کا نام تو نے موسیٰ بتایا ہے اور جس کا تعلق مصر سے ہے۔ جلدی سے جا، میری بیٹی! ابھی وہ وہیں کنوئیں کے آس پاس ہی ہوگا۔'' شعیبؑ اور ان کی دوسری بیٹی جانوروں کو باڑے میں بند کرنے لگے اور صفورا تیزی سے باہر نکل آئی۔

صفورا جب کنوئیں پر پہنچیں تو اس نے دیکھا کہ موسیٰؑ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں وہ ان کے قریب آئی اور شرم وحیا کے باعث نظریں جھکا کر ان سے مخاطب ہوئی۔

''آپ ہمارے گھر چلئے، ہمارے والد محترم آپ کو بلاتے ہیں۔ وہ آپ کے اس احسان کا بدلہ دیں گے جو آپ نے ہم پر کیا ہے۔''

موسیٰؑ نے صرف اس وقت صفورا کو دیکھا تھا جب وہ ان کے قریب آئی تھی پھر انہوں نے اپنی نگاہیں جھکا لیں تھیں۔ جواب میں موسیٰؑ نے مدھم سی آواز میں کہا۔ ''میں تمہاری اس دعوت کو رد نہیں کر سکتا۔ شاید اس سلسلے میں کوئی بہتر صورت نکل آئے۔ اس لئے میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں شاید میرے رب نے میری دعا سن لی ہے اور یہ میری دعا کی قبولیت ہی کا پیش خیمہ ہو۔''

پھر موسیٰؑ اُٹھ کھڑے ہوئے اور نظریں نیچی رکھتے ہوئے صفورا سے مخاطب ہوئے۔ ''تم میرے پیچھے رہ کر اشارہ سے میری رہنمائی کرتی جاؤ۔''

صفورا نے ایسا ہی کیا اور وہ موسیٰؑ کو لے کر اپنے باپ کے پاس پہنچ گئی۔

شعیبؑ بڑی نرمی اور شفقت کے ساتھ موسیٰؑ سے ملے۔ ان کی حالت سے شعیبؑ نے اندازہ لگایا کہ وہ سخت بھوک محسوس کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے موسیٰؑ کو کھانا پیش کیا گیا اور خود شعیبؑ اپنی بیٹیوں کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلے گئے تاکہ انکی غیر موجودگی میں موسیٰؑ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے پیٹ بھر کر کھانا کھا سکیں۔ دوسرے کمرے میں آکر صفورا نے شعیبؑ کو مخاطب کیا۔ ''اے میرے باپ! اس مہمان کو اپنے ہاں ریوڑ چرانے پر اجیر رکھ لیجئے اس لئے کہ یہ طاقت ور بھی ہے اور امانت دار بھی۔''

شعیبؑ نے صفورا کی گفتگو سننے کے بعد تعجب سے پوچھا۔ ''اے میری بیٹی! اس مہمان کی قوت اور امانت داری کا حال تجھے کیسے معلوم ہوا؟ جب کہ تو اس سے پہلے اسے جانتی تک نہ تھی۔''

صفورا نے بلا تامل جواب دیا۔ ''اے میرے باپ! اس مہمان کی قوت کا اندازہ تو میں نے اس بات سے کیا کہ کنوئیں کا بڑا اور بھاری ڈول اس نے اکیلے ہی نکال لیا تھا۔ جب کہ آپ جانتے ہیں کہ وہ ڈول کئی کئی جوان مل کر بڑی دقت سے کنوئیں سے نکالتے ہیں اور اے میرے باپ اس کے امانت دار ہونے کا اندازہ میں نے اس طرح لگایا کہ جب آپ کے حکم کے مطابق میں اسے بلانے گئی تو مجھے دیکھ کر اس نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور گفتگو کے دوران ایک بار بھی نگاہ اُٹھا کر میری طرف نہیں دیکھا اور جب وہ میرے ساتھ آنے لگا تو مجھے اپنے پیچھے چلنے کو کہا اور میں اشاروں سے اُسے راستہ بتاتی رہی۔ تو کیا یہ باتیں اس کے قوی اور امانتدار ہونے کے لئے کافی نہیں ہیں؟''

صفورا کی یہ گفتگو سن کر شعیبؑ بہت خوش ہوئے اور کہا۔ ''اے میری بیٹی! تو نے اس کا خوب اندازہ لگایا ہے۔ یقیناً یہ نوجوان طاقت ور اور امین ہے اور اس قابل ہے کہ اسے اجیر رکھ لیا جائے۔ آؤ، اس کے پاس چلتے ہیں اب وہ کھانا کھا چکا ہوگا۔''

شعیبؑ اپنی بیٹیوں کے ساتھ موسیٰؑ کے پاس آئے تو موسیٰؑ کھانا کھا چکے تھے۔ شعیبؑ ان کے سامنے بیٹھ گئے اور دونوں لڑکیاں ایک طرف ہو کر بیٹھ گئیں۔ پھر شعیبؑ نے موسیٰؑ کو مخاطب کرتے ہوئے استفسار کیا۔

''اے اجنبی مہمان! مجھے تیرا نام موسیٰؑ بتایا گیا ہے اور یہ کہ تیرا تعلق مصر کی سرزمین سے ہے۔ کیا تو مجھے بتائے گا کہ تجھ پر کیا بیتی جو تو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر یوں غریب الوطنی پر مجبور ہوا؟''

شعیبؑ کے استفسار پر موسیٰؑ نے من وعن اپنی ولادت سے لے کر فرعون کے بنی اسرائیل پر مظالم تک کی ساری داستان کہہ سنائی پھر اپنے ہاتھوں ایک قبطی کے مارے جانے اور اس بنا پر مدین کی طرف بھاگ آنے کے حالات بھی بتا دیئے۔

شعیبؑ نے موسیٰؑ کو تسلی دی اور کہا۔ ''اب تم مطمئن رہو اور اللہ کا شکر ادا کرو کہ تمہیں ظالموں کے پنجہ ظلم سے نجات مل گئی۔ اب یہاں اس سرزمین پر تمہارے لئے خوف کا کوئی مقام نہیں ہے۔''

موسیٰؑ نے جواب میں کہا۔ ''اللہ کا صد شکر و احسان کہ اس نے مجھے مصری حکمرانوں سے نجات دی۔ میں آپ کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے

مجھے اپنے گھر بلا کر یوں میری ضیافت کی۔"

شعیبؑ نے اس بار غور سے موسیٰؑ کو دیکھا پھر ان سے مخاطب ہوئے۔

"اے موسیٰؑ! اگر تم آٹھ برس تک میرے پاس رہو اور میری بکریاں چراؤ تو میں اپنی بیٹی صفورا کو تم سے بیاہ دینے کو تیار ہوں اور اگر تم اس مدت میں دو سال اور بڑھا کر دس سال کر دو تو اور بھی بہتر ہے اور یہی میری بیٹی کا حق مہر ہوگا۔

موسیٰؑ نے اس شرط کو قبول کر لیا اور جواب میں کہا کہ آپ یہ میری خوشی اور رضامندی پر چھوڑ دیں کہ ان دونوں مدتوں میں سے میں جسے چاہوں پورا کروں اور آپ کی طرف سے مجھ پر اس بارے میں کوئی جبر اور پابندی نہ ہوگی۔

پس طرفین کی باہمی رضامندی کے بعد شعیبؑ نے موسیٰؑ سے اپنی بیٹی صفورا کی شادی کر دی اور یوں موسیٰؑ مدین میں شعیبؑ کے پاس پرسکون زندگی بسر کرنے لگے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋
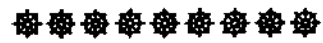
حتیوں کا بادشاہ شپ پیلیو لیماش ایک عظیم اور جرار لشکر کے ساتھ اپنے مرکزی شہر ختو شاش سے نکلا۔ اس کا مقصد میتانیوں کی سلطنت، بابل میں کاسو قوم کی سلطنت اور لارسا شہر اور اس کے گردونواح کے حکمران ایلیا ایلوم کو اپنا ہدف بنانا تھا۔

اس نے اپنے بیٹے کاوک کو اپنے مرکزی شہر ختو شاش ہی میں چھوڑ دیا تھا تاکہ اس کی غیر حاضری میں وہ سلطنت کے نظم و نسق پر گہری نگاہ رکھے جب کہ اس نے اپنے دوسرے بیٹے لومازن اور اپنی حسین و جمیل اور نوجوان بیٹی دلوکز کو اپنے ساتھ لشکر میں رکھا تھا۔

شپ پیلیو لیماش نے اپنے لشکر کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ اس کے پاس تھا، دوسرا حصہ اس کے بیٹے لومازن کی کمانداری میں اور تیسرا حصہ اس کی بیٹی دلوکز کے تحت تھا۔

اپنے اس لشکر جرار کے ساتھ پیلیو لیماش طوفانی انداز میں میتانی سلطنت کی طرف بڑھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ پہلے میتانیوں کو زیر کرلے پھر بابل فتح کرے اور آخر میں ایلیا یوم پر کاری ضرب لگا کر اس کے علاقوں پر قبضہ کر لے۔

میتانیوں کے بادشاہ کو بھی حتیوں کے لشکر کی یلغار سے متعلق اطلاعات مل چکی تھیں۔ لہٰذا اس نے اپنی سرحدوں پر جا کر پیلیو لیماش اور اس کے لشکر کا مقابلہ کیا لیکن میتانیوں کی بدقسمتی کہ انہیں شکست ہوئی اور پھر میتانیوں کے قدم کہیں بھی جم نہ سکے اور پیلیو لیماش نے ان کے مرکزی شہر اشوکانی پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح حتیوں نے میتانیوں پر پوری طرح غلبہ پانے کے بعد ان کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

میتانیوں کو اپنا مطیع اور فرماں بردار بنانے کے بعد پیلیو لیماش نے اپنے ایک سردار کی کمانداری میں لشکر کے چند دستے میتانیوں کے مرکزی شہر میں متعین کر دیئے تاکہ وہ وہاں کا نظم و نسق درست کریں اور خود اپنے لشکر کے ساتھ بابل کی طرف کوچ کر گیا۔

بابلیوں کو بھی حتیوں کی اس پیش قدمی کی اطلاع مل گئی تھی لہٰذا انہوں نے اپنے سالار اعلیٰ ہزال کو حتیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کر دیا۔ یہ ہزال، بابلی سلطنت کا سپہ سالار ہونے کے علاوہ بابل کی حکمراں قوم کاسو کے سرکردہ سرداروں میں سے بھی تھا۔ ہزال ایک عمدہ سپہ سالار ہونے کے علاوہ انتہائی شجاع اور بہترین جنگجو تھا۔ اس نے حتیوں کو بابل شہر سے بہت دور ہی روک لینے کا فیصلہ کیا اس مقصد کے لئے اس نے ایک لشکر جرار ساتھ لیا اور بابل شہر سے نکل کر حتیوں کی سرکوبی کے لئے آگے بڑھا۔

یہاں شپ پیلیو لیماش نے اپنی روایتی عیاری سے کام لیا۔ ہزال اپنے لشکر کے ساتھ ابھی اس سے دور ہی تھا کہ اس نے اپنے لشکر کو تین کی بجائے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ اس نے اپنے بیٹے لوزمان کی کمانداری میں دیا اور اسے ہدایت کی وہ ہزال کو یہیں الجھائے رکھے اور خود دوسرا حصہ لیکر اپنی بیٹی دلوکز کے ساتھ دوسرے راستے سے بابل شہر کی طرف بڑھا۔

لوزمان نے بھی اپنی جگہ بہترین جنگی بصیرت کا مظاہرہ کیا اس نے اپنے لشکر کو ایک جگہ روک دیا اور وہاں اس نے اپنا مضبوط پڑاؤ کرلیا۔ اس نے اپنے تیراندازوں کے لئے زمین میں گڑھے کھدوائے تاکہ اس کے تیرانداز، گڑھوں میں محفوظ رہ کر ہزال کے لشکر کو تیروں کا نشانہ بنا سکیں۔

جب ہزال اپنے لشکر کے ساتھ لوزمان کے مقابل آیا تو لوزمان نے جنگ کرنے میں پہل نہ کی۔ دراصل وہ اس جنگ کو زیادہ سے زیادہ طول دینا چاہتا تھا تاکہ اس کے باپ اور بہن کو بابل پر قبضہ کرنے کا موقع مل جائے اور اس کے بعد دونوں باپ بیٹی بھی اس کی مدد کو آسکتے تھے۔

ہزال نے جب دیکھا کہ حتی اس کے ساتھ فوری طور پر جنگ شروع کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تو اس نے اسے غنیمت جانا اور دو دن اس نے اپنے لشکر کو آرام اور جنگی تیاری کے لئے دے دیئے۔ پھر تیسرے دن اس

نے حتیوں کے ساتھ جنگ کی ابتدا کردی۔ لوزمان اپنے منصوبے کے مطابق عمل کررہا تھا۔ اس نے جنگ کی رفتار دھیمی رکھی اس طرح یہ جنگ کئی روز تک جاری رہی اور کوئی فیصلہ نہ ہو پایا۔ اس دوران میں شپ پیلیو لیماش اور اس کی بیٹی دلوکز نے بابل پہنچ کر شہر پر حملہ کردیا تھا۔ ہزال کی اپنے لشکر کے ساتھ روانگی کے بعد بابل شہر میں صرف مختصر سی حفاظتی فوج رہ گئی تھی۔ رات کے وقت حتی سپاہی رسّوں کی سیڑھیوں کی مدد سے شہر کی فصیل پر چڑھ گئے اور پھر ایک مختصر سی جنگ کے بعد حتیوں نے بابل کی حفاظتی فوج کو تہ تیغ کردیا اور بابل شہر پر پیلیو لیماش کا قبضہ ہوگیا۔ بابل پر قبضہ کرنے کے بعد پیلیو لیماش بڑی تیزی کے ساتھ حرکت میں آیا۔ اس نے اپنی بیٹی کو بابل کا حاکم مقرر کیا اور اپنے لشکر کے دو حصے کردیئے۔ ایک حصہ اس نے دلوکز کے پاس بابل میں چھوڑا اور دوسرا حصہ لے کر اپنے بیٹے لوزمان کی مدد کیلئے روانہ ہوگیا۔

مصیبت دور ہوجائے

اگر کسی پر کوئی مصیبت یا پریشانی اچانک آن پڑی ہے تو اُسے چاہئے کہ وہ دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الناس پڑھے پھر جب سلام پھیرے تو نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ بِقَدْرِ وَحُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور مصیبت و پریشانی دور ہوجائے گی۔

مشکل حل ہوجائے

جو کوئی کسی ناگہانی مشکل میں مبتلا ہوگیا ہو اور سخت پریشان ہو تو اُسے چاہئے کہ نماز عشاء پڑھنے کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ آیت الکرسی اور پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ایک ہزار چار سو مرتبہ یَا وَھَّابُ پڑھے۔ پھر ایک سو مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے اور بارگاہ الٰہی میں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے اسکی مشکل آسان فرمائے گا اور اس کی پریشانی دور ہوجائے گی۔

قوت حافظہ کے لئے

اگر کسی کا حافظہ بہت زیادہ کمزور ہو تو وہ جمعرات کو نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ سجدہ پڑھے، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے، اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے۔ اکیس یوم تک یا اکیاون یوم تک بلا ناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ قوت حافظہ مضبوط ہوجائے گی اس کا ذہن قوی ہوجائے گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

دانتوں کی مضبوطی کے لئے

اگر کسی کے دانت کمزور ہوں اور ہلتے ہوں تو ان کی مضبوطی کی غرض سے چاہئے کہ روزانہ نماز وتر کی تین رکعت اس طرح سے ادا کرنے کا معمول بنالے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِذَاجَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تَبَّتْ یَدَا پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ جو کوئی نماز وتر اس طرح سے ادا کرنے پر مداومت کرے تو بفضل باری تعالیٰ اس کے دانت بہت زیادہ مضبوط ہوجائیں گے اور کبھی نہیں ہلیں گے، مضبوط سے مضبوط خوراک بھی دانتوں سے بخوبی چبا جائے گا اور دانتوں کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

♦♦♦♦♦♦

وسعت رزق کے لئے

جو کوئی رزق کی تنگی میں مبتلا ہو، معاشی طور پر سخت پریشان ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ ہر جمعۃ المبارک کے دن دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ابراہیم پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ حجر پڑھے اس عمل کی مداومت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں کمی نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ رزق میں خیر وبرکت پیدا فرمادے گا اور اس کی روزی فراخ ہوجائے گی۔

کس قیامت کے یہ نامے مرے نام آتے ہیں

طلسماتی نام ہے ایک خوشبو کا

محترم المقام جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب

آداب تسلیم وخواہش ودید!

میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا تقریباً دو سال سے پڑھ رہی ہوں۔ طلسماتی دنیا کا خوبصورت اور تازہ ترین شمارہ اپنے اوراق میں ہزاروں رنگینیاں سمیٹے جلوہ افروز ہوا۔ مطالعہ کرنے کے بعد ذہنی فرحت محسوس ہوئی۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ طلسماتی دنیا نے شہرت اور بلندی کی جو معراج حاصل کی ہے وہ آپ کی سچی لگن اور عوام کی بے لوث خدمت کا نتیجہ ہے۔ اگر اس رسالے کی تعریف الفاظ کے ذریعے کی جائے تو آفتاب کو شمع دکھانے کا مصداق ہوگا، اس رسالے کی خوبیاں صرف محسوس کی جاسکتی ہیں۔ الفاظ کے پیکر میں ڈھالنا ناممکن امر ہے۔ دن بدن نکھرتے اس رسالے کو دیکھ کر آپ کی صلاحیت اور عزائم کی بلندی کا اندازہ ہوتا ہے۔

آپ ایک عظیم انسان ہیں، آپ کی خوبیوں اور صلاحیتوں کی تعریف کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ آپ تو ایک وسیع النظر انسان ہیں، ہمدردی ایک آفاقی جذبہ ہے جو ہر درد کا علاج اور ہر دکھ کا مداوا ہوتا ہے اس کے بغیر کسی چیز کو سمجھنا ممکن نہیں۔ خدا آپ کو لمبی عمر اور صحت و تندرستی عطا کرے آمین۔

واقعی میں آپ نایاب عالم ہیں کیونکہ میں عملیات کی قائل نہ تھی، اس کو شرک سمجھتی تھی، آپ کی محنتوں اور صداقتوں نے میرے دل ودماغ کو بہت متاثر کیا، طلسماتی دنیا پڑھنے کے بعد میری زندگی میں بہت تبدیلی آگئی، طلسماتی دنیا پڑھنے کے بعد اگلے ماہ کا رسالہ کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔

طلسماتی دنیا ـــــ نام ہے ایک پیاس کا جو کبھی نہیں بجھتی۔

طلسماتی دنیا ـــــ نام ہے ایک کشش کا جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

طلسماتی دنیا ـــــ نام ہے ایک خوشبو کا جس کی مہک روح کو معطر کرتی ہے۔

چھو کر روح کی گہرائی میں اتر جاتا ہے۔

طلسماتی دنیا ـــــ ایک سچی لگن ہے جو انسان کو سدھارتی ہے

طلسماتی دنیا ـــــ ایک ایسا جذبہ ہے جو کبھی نہیں مٹتا جو دل کی گہرائیوں میں چھپا رہتا ہے۔

خوش نصیب ہیں ہم لوگ آپ جیسے رہبر ہمیں ملے۔ برائے مہربانی جواب دیں تو نوازش ہوگی۔ خدا کرے آپ کی شخصیت میں اخلاق و محبت اور عوام کی بے لوث خدمت کا یہ حسین امتزاج ہمیشہ قائم رہے اور دائمی شہرت حاصل کرے آمین

فقط طالب دعا علیہ کوثر، مدراس

بے تاج بادشاہ

عالی جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا ایک جادو بھرا رسالہ ہے اور یہ رسالہ نہ صرف میرے بلکہ میرے پورے گھر کے دل ودماغ پر چھا گیا ہے جیسے ہی یہ رسالہ ہمارے گھر آتا ہے ہم سب بہن بھائیوں میں لڑائی شروع ہوجاتی ہے، ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ پہلے وہ پڑھے، اس رسالے کا ایک ایک مضمون دل کو چھو لیتا ہے خاص طور سے روحانی ڈاک، اداریہ، اذان بت کدہ اس رسالے کی جان ہیں۔

بلاشبہ آپ اس دور کے مسیحا ہیں اور بلاشبہ آپ قلم کے بادشاہ ہیں، ابھی آپ نے جو "مسائل نمبر" کا اعلان کیا ہے اس کا بے حد انتظار ہے، ہمیں یقین ہے کہ "روحانی ڈاک نمبر" کی طرح "روحانی مسائل نمبر" بھی عام فہم کا ایک خزانہ ہوگا۔ آپ کی "تحفۃ العاملین" اس دور کی ایک عظیم الشان کتاب ہے، اس کو پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا مطالعہ بے حد وسیع ہے اور آپ روحانی عملیات کے بے تاج بادشاہ ہیں، ہماری دعا ہے کہ آپ کو اللہ سلامت رکھے اور آپ اسی طرح خلق خدا کی خدمت کرتے رہیں۔

خادم نور محمد عباس، مین بازار، مدھوبنی، بہار

کاش لوگ سمجھ سکیں

نباضِ وقت محترم جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بحمد اللہ بخیر ہوں اور عند اللہ آپ کی نیک خیریت کا طالب...... معروض اینکہ احقر آپ کے رسالے "طلسماتی دنیا" کا رسماً قاری ہے کیونکہ عدیم الفرصتی کی بنا پر بالاستیعاب مطالعہ چنداں مشکل ہے بہرحال مطالعۂ مواد کا کوشاں رہتا ہوں، حاملِ رقعہ اینکہ ماہِ نومبر، دسمبر ۲۰۰۴ء کے رسالے میں جو اداریہ آپ کی طرف سے مرقوم ہے اور نیز جو بحث ٹی۔وی کے متعلق ایک استفتاء کے متعلق مفتی ظفیر الدین صاحب کا فتویٰ شائع ہوا وہ تنقید بہت بڑا قدم ہے، نیز بالخصوص حضرت انظر شاہ کشمیری کا مضمون قابلِ ستائش اور بصیرت افروز ہے اور ضرورت آج اسی بات کی ہے کہ ایسے عمومی مسائل جو حدود شرعی میں وسعتِ ذہنی کی بناء پر معرضِ وجود میں آرہے ہیں اس کا ایک روشن پہلو منصۂ شہود پر آئے۔ نیز ہمارے مفتیان کرام کو مزاج شریعت کے ساتھ ساتھ مزاج دہر پر بھی باریک نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ آج بالخصوص ہمارے علماء کرام جتنا مندوبات، اور تعظیم کے نام پر خود پرستی کو ترجیح دیتے ہیں اگر واقعی امت کے مسائل کے حل کرنے میں امور شرعیہ پر بصیرت سے غور کرتے تو شاید آج علماء کا مقام وہ نہ ہوتا جو آج ہے، اس لئے شریعت کو ضرورت ہے کہ علماء ہی شریعت مطہرہ کو مسجد و مدرسہ کی چہار دیواری سے باہر لائیں تاکہ واقعی "الدین یسر" کی تعبیر سامنے آئے

احقر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور قوی امید کرتا ہے کہ ایسے ہی اور بھی مسائل پر عمومی وخصوصی بحث کے ساتھ مسائل حل کرنے اور امت کو صحیح راستہ پر لانے کے لئے چند صفحوں کی جگہ آپ اپنے معتبر رسالے میں محفوظ رکھیں۔ اور کیا لکھوں اگر فرصت واسعہ ہو اور قرطاس قلم اجازت دے تو جواب کا منتظر رہوں گا۔

فقط والسلام ابن المنظور نجمی القاسمی غفرلہ

یکتائے فن

عظیم المرتبت مخدوم ملت جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب
مدظلہ العالیہ السلام علیکم

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے الحمد للہ میں بھی بخیر ہوں۔ دیگر کہ عرصہ دراز سے میں آپ کی ادارت میں شائع ہونے والا روحانی علاج میگزین "طلسماتی دنیا" کا جنونی پرستار وقاری ہوں، اس میں شائع ہونے والے معلومات آفریں دینی وروحانی امراض کے اور اس کے حل کے مضامین اور مختلف سائلوں جنہوں نے اپنے تشویشناک روحانی امراض کے سد باب کے لئے آپ سے رجوع ہوئے اور آپ کے ماہرانہ ومسیحا انگیز علاج سے روحانی وجسمانی امراض کی الجھنوں سے شفائے کاملہ پائی، ان کے اس اظہار کو جو کہ روحانی ڈاک میں تقریباً ہر ماہ ہوتا رہتا ہے کا مطالعہ کرتے ہوئے میرے یقین میں کہ آپ محترم روحانی امراض و نیز جسمانی امراض کا علاج بذریعہ قرآنی آیات و احادیث میں یکتائے فن اور اگر یہ بھی اظہار کروں تو مبالغہ آمیز نہ ہوگا کہ آپ کے اس طلسماتی دنیا کے مسلسل مطالعے سے میں آپ کو خدمت خلق فی سبیل اللہ کے جذبے سے سرشار اور اس کا ایک عملی نمونہ بننے والی بزرگ شخصیت سمجھنے پر مجبور ہو گیا ہوں میں نے ان جن خیالات کا اظہار متذکرہ بالا سطروں میں کیا ہے اس رب قدیر کو جس نے میری اور آپ کی تمام عالم تخلیق کی کو حاظر وناظر جان کر کہتا ہوں کہ یہ میرے احساسات کذب بیانی سے پاک ہیں۔

یہ ایک خزانہ

محترم المقام قابلِ احترام حضرت جناب مولانا ہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ امید کہ حضور علی بخیر ہوں گے، عرضیکہ کافی انتظار کرنے کے بعد جنوری، فروری کا شمارہ روحانی مسائل نمبر ملا پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا، روحانی ڈاک میں جو سالوں سے اپنے اپنے سوالوں کے جواب کے منتظر تھے ان کا جواب اور لوح زحل، روحانیت تسخیر، سلطنت وفتوحات کو ایک تعویذ کی شکل میں پیش کیا ہے بہت خوب، یہ ایک خزانہ ہے جو آج کل کے عامل رقم لے کر بھی کسی کو نہیں دے سکتے، اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے اور مشکول عملیات میں سترہ تعویذات جو اس دور میں ہر انسان کو ضرورت پڑتی ہے، بہت خوب، خاص کر کے ابھی سیکڑوں بچوں کے امتحان چل رہے ہیں، ان معصوم طالب علم کو کام آگیا اور ہر کے سوالوں کا جواب فہرست عنوانات سوالات کے ساتھ جو کسی سوالی کو جواب تلاش کرنے میں دشواری نہ ہو جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے، اللہ رب العزت سے میری دعا ہے آپ کو اور علم عطا فرمائیں اور تا قیامت اسی طرح کتابوں کے ذریعہ دین واسلام جاری رہے۔ آمین۔

فقط والسلام عبد الرحمٰن، حیدرآباد

مشورے

محترم جناب منیجر صاحب "طلسماتی دنیا"
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں باقاعدہ "طلسماتی دنیا" کا چھ سال سے قاری ہوں، ہر ماہ بڑی بے تابی سے انتظار رہتا ہے، دوسال سے روحانی تقویم کا مطالعہ کیا خدا کے فضل وکرم سے تقویم تو بہت اچھی لگی لیکن اس میں آپ کچھ عنوان کم ہی رکھے ہیں، مثلاً (۱) علاج بالقرآن کی طرح اس تقویم میں بھی کسی بھی سورۃ شریف کا عمل ہونا چاہئے۔ (۲) اسماء الحسنٰی کے ذریعہ علاج۔ (۳) احکام شریعت پر ایک باب۔ (۴) درود شریف سے مشکلات کا حل۔ (۵) قرآنی دعاؤں سے مشکلات کا حل۔ (۶) ہر برج کا روحانی وظیفہ۔ (۷) روحانی وظیفوں کے پڑھنے کی ترکیب، شرائط و ضوابط۔ (۹) درسِ عملیات، علم الحروف، اعمال ناسوتی وغیرہ وغیرہ۔

اگر یہ سب عنوانات روحانی تقویم میں شامل کر لیتے تو میرے خیال سے بہت اچھا ہوتا، اگر غلطی ہوئی ہوگی تو معافی چاہتا ہوں۔

خدا حافظ

درود وغیرہ کا مشورہ

السلام علیکم میں طلسماتی دنیا کا پانچ سال سے لگاتار مطالعہ کر رہا ہوں، کچھ خصوصی شمارے بھی مطالعہ کئے اللہ کے فضل وکرم سے معلومات میں میری اضافہ ہوا، دوسال سے روحانی تقویم بڑی کامیابی کے ساتھ شائع ہوئی، ہر ایک عنوان اچھا ہے لیکن مجھے ایک چیز کی کمی نظر آئی، وہ ہے سب سے پہلے تقویم میں قرآن شریف میں کسی سورۃ سے متعلق معلومات، عملیات وغیرہ ہونا چاہئے۔

دوسرا اسماء الحسنٰی سے علاج معلومات جیسے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ہوتا ہے۔ تیسرا کسی ایک درود شریف کی عملیات وغیرہ۔ میرا مشورہ ہے کہ جس طرح آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا سے علاج بالقرآن کالم میں کسی بھی سورۃ شریف کا مخصوص عمل دیتے ہیں، اسی طرح اس تقویم میں بھی۔ دوسرا اسماء الحسنٰی کے ذریعہ علاج جو ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ہوتا ہے بالکل اسی طرح روحانی تقویم میں بھی ہونا چاہئے۔ تیسرا کہ درود شریف کے بارے میں میرا مشورہ ہے ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے بھی ایک کالم رکھئے اور روحانی تقویم میں درود وسلام کے وظائف سے آگاہ کرتے رہیں تاکہ تمام قارئین خاص کر میں بھی آگاہ ہو جاؤں۔

ایک خاص گزارش ہے، بہت سارے خصوصی شمارے آپ نے نکالے لیکن میری گزارش ہے کہ درود شریف کا بھی ایک خصوصی نمبر ہونا چاہئے۔

شکریہ۔　　اعجاز احمد

جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے

محترمی ومکرمی حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب السلام علیکم

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے، اللہ کا کرم واحسان ہوا کہ آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا اپنے دامن میں دین ودنیا کے تمام خزانے لئے ہوئے ہم سے بہت خوب گزر رہا ہے جو واقعی آج کے موجودہ دور کے لئے کافی کارآمد ہے، آپ نے اپنے گراں قدر علم اور قلم کا مظاہرہ بہت ہی خوب طریقے سے انجام دے کر قرآن وحدیث کو منور کر کے تمام عالم کے دلوں کو روشن کیا ہے۔

ہمارے بزرگوار ماموں جان حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب رکنور دامت برکاتہم جو کہ ایک عامل بھی ہیں نے بھی آپ کی خدمت کو بہت سراہا ہے کہ کیا ہی دلچسپ رسالہ ہے، نہ جانے ویسے تو ہر رسالہ (طلسماتی دنیا) کا قابل تعریف ہے جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے، لیکن خصوصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل رسالہ دل کی گہرائیوں تک پہنچتے ہیں وہ یہ ہیں۔ تحفۃ العاملین، روحانی مسائل نمبر، روحانی تقویم، آیات حفاظت، آیت شفاء، منزل کی عظمت وافادیت، بسم اللہ کی عظمت و افادیت بھی قابل قدر ونایاب ہیں اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور زیادتی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی اس عالمی دین کی خدمت کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین

ہمارے ماموں جان جو کہ ہمارے استاد بھی ہیں بزرگ بھی ہے، عامل کامل اس کے علاوہ ہماری تبلیغی جماعت کے مجلسِ شوریٰ کے اہم رکن بھی ہیں (مولانا محمد اسحاق صاحب رکنور) جو کہ ایک مانی ہوئی ہستی ہیں وہ بھی اس رسالہ کو پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں، انہوں نے بھی روحانی مسائل نمبر وتحفۃ العاملین وروحانی تقویم کو بہت سراہا ہے اللہ آپ کی خدمت کو دن دونی رات چوگنی عافیت کے ساتھ ترقی عطا کرے۔ آمین۔ والسلام

محمد طیب رع توگی (فاضل ادب عربی) الناور ضلع دھارواڑ، کرناٹک

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
مکمل سیٹ
2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

موبائل نمبر۔ 00919358002992

آفس نمبر۔ 00919359882674

فون نمبر۔ 01336 - 224455

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یو پی انڈیا
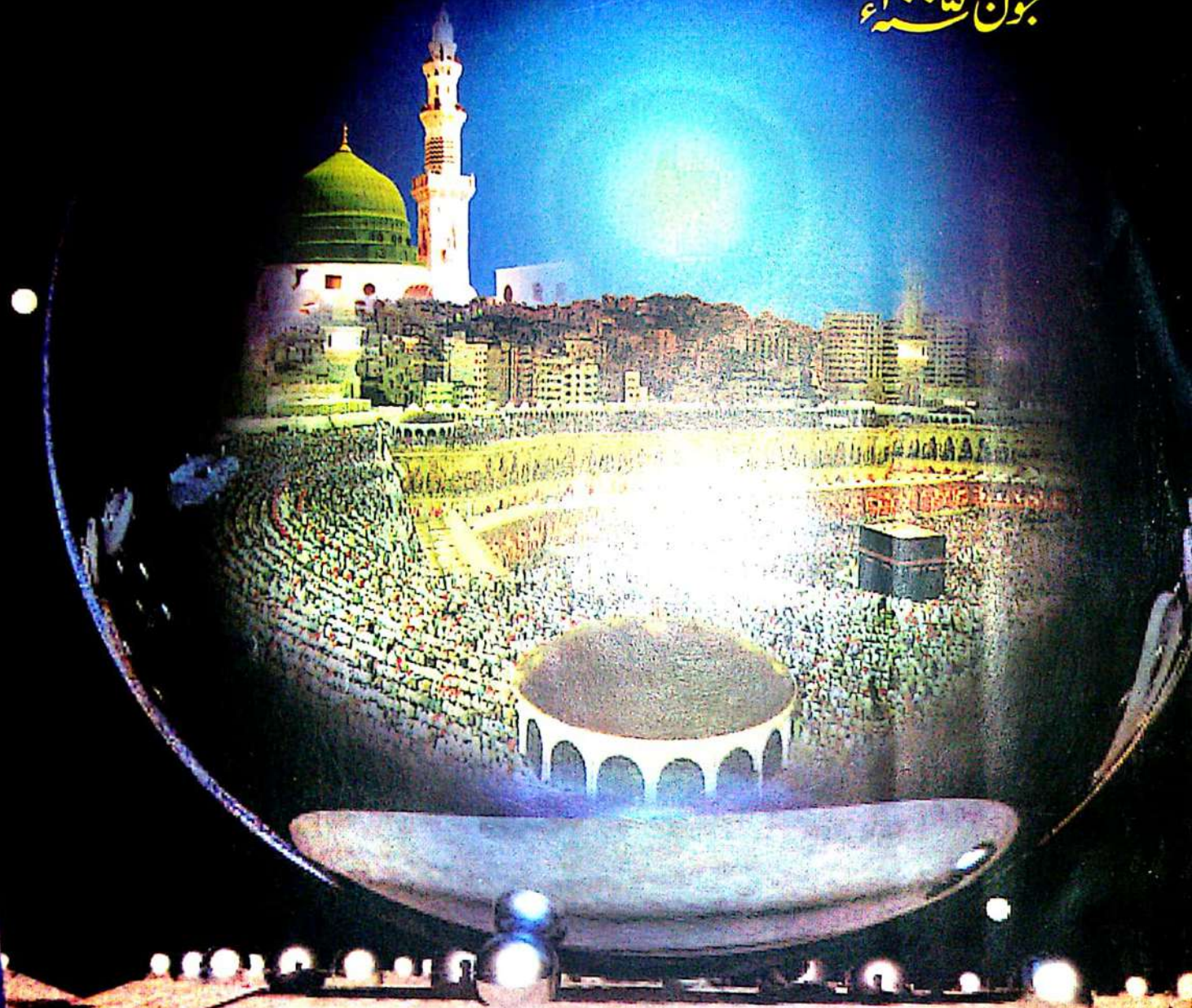
طلسماتی دنیا
جون ۲۰۰۵ء
مسلم پرسنل لا بورڈ کا ماڈل نکاح نامہ
اصلاح معاشرہ کی ایک بچگانہ کوشش

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلم خاص

مسلم پرسنل لا بورڈ کا موڈل نکاح نامہ

ایک طویل مدت سے مسلم پرسنل لا بورڈ کے نکاح نامہ کا شور مچا ہوا تھا، اس نکاح نامہ کو اس وجہ اہمیت دی جارہی تھی کہ جیسے یہ نکاح نامہ کوئی "عجوبہ" ہوگا اور اسی بات کو لے کر بعض مسلم جماعتوں کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ شریعت کے بنیادی تقاضوں میں کوئی تبدیلی کرکے بذات خود مسلم پرسنل لا کی توہین نہ کربیٹھے۔ میڈیا نے بھی موڈل نکاح نامہ کو اس وجہ اچھال دیا تھا کہ سچے پکے مسلمان خوف زدہ سے ہوکر رہ گئے تھے اور بعض لوگ حد درجہ خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ بس موڈل نکاح نامہ کے آتے ہی مسلم معاشرے کا مکمل سدھار ہوجائے گا اور میاں بیوی ایک دوسرے سے محبت کرنے کے لئے مجبور ہوجائیں گے۔ چنانچہ مخالف اور موافق دونوں طرح کے لوگ اس موڈل نکاح نامہ کا شدت سے انتظار کررہے تھے۔ خدا خدا کرکے موڈل نکاح نامہ کی حقیقت سامنے آئی۔

اس کو دیکھ کر جہاں ایک طرح کا اطمینان ہوا وہیں یہ بات بھی دو اور دو چار کی طرح واضح ہوگئی کہ مسلم پرسنل لا بورڈ جو امت مسلمہ کا ایک وقیع ادارہ ہے وہ اب سستی شہرت میں دلچسپی لینے لگا ہے اور اسی سستی شہرت کی خاطر اس نے جس طرح موڈل نکاح نامہ کا پروپیگنڈہ کیا ہے اس سے اس کا رجحان اور اس کی سوچ وفکر واضح ہوگئی ہے۔ بورڈ کے منظور شدہ نکاح نامہ کے ۳ رجزو ہیں۔ پہلا جز صرف نکاح سے متعلق معلومات پر مشتمل ہے یعنی نکاح کی شریعت میں کیا حیثیت ہے، اسی باب میں نکاح پڑھانے والے قاضی کو کچھ ضروری ہدایات دی گئی ہیں تاکہ شرعی طور پر یہ اطمینان کرلیا جائے کہ عورت ومرد کے نکاح میں کوئی شرعی رکاوٹ تو نہیں ہے، دوسرے جز میں عورت ومرد کے حقوق کو واضح کیا گیا ہے، اسی کے ساتھ بعض معاشرتی خرابیوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے جس میں بطور خاص شادی بیاہ کی غیر اسلامی رسمیں، فضول خرچی، جہیز کا لین دین وغیرہیں۔ نکاح نامہ میں مرد کو اس بات کی ہدایت کی گئی ہے وہ کسی شدید مجبوری کے بغیر طلاق دینے سے اجتناب کرے اور ایک مجلس میں تین طلاق دینے سے ہر حال میں گریز کرے۔ نکاح نامہ میں اس بات کی ہدایت بھی ہے کہ مہر پورا یا کم سے کم کچھ حصہ نکاح کے وقت ادا کردیا جائے بصورت دیگر مہر سونے یا چاندی میں مقرر کیا جائے۔

نکاح نامہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان نزاع پیدا ہوجائے یا وہ ایک دوسرے کے طرز عمل سے غیر مطمئن ہوں تو شرعی حدود میں رہتے ہوئے معاملے کی درستگی کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں، اگر اس کے باوجود اصلاح حال نہ ہو تو دونوں خاندان کے بزرگ اور سمجھ دار لوگوں میں سے ایک ایک فرد کو حکم بنایا جائے اور ان کے فیصلے کو فریقین قبول کرلیں۔

نکاح نامہ کا سب سے اہم حصہ اقرار نامہ ہے، جس میں زوجین سے یہ عہد لیا جائے گا کہ وہ شریعت کی پابندی کریں گے، تعلقات کو خوش رکھنے کی پوری کوشش کریں گے لیکن اگر خدانخواستہ کوئی نزاع پیدا ہوجائے تو دارالقضاء یا شرعی پنچایت یا مقامی طور پر سمجھدار لوگوں کو اپنے درمیان ثالث بنائیں گے اور جو فیصلہ کریں گے اس کے پابند رہیں گے، موڈل نکاح نامہ کے یہ تمام اجزا دین اسلام نے چودہ سو برس پہلے مسلمانوں پر لاگو کردئے تھے، چودہ سو برس پہلے سرکار دو عالم ﷺ نے مسلمانوں کو بیاہ شادی کی غیر رسموں سے بچنے کی تاکید کی تھی، نیز عورت ومرد کو اس بات کی تلقین کی گئی تھی کہ وہ ایک دوسرے کے حقوق کو پہچانیں اور اپنے اپنے فرائض ادا کرنے کی فکر کریں اور ایک دوسرے کی حق تلفی کرتے ہوئے اللہ سے ڈریں۔

دین اسلام نے چودہ سو برس پہلے مسلمانوں کو یہ بات سمجھادی تھی کہ حلال چیزوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ طلاق سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اگر طلاق کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہو تو ۳ رطہروں میں تین طلاق دی جائیں، طیش میں آکر ایک ہی مجلس میں ۳ رطلاقیں دے کر اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔ ان تمام باتوں کو مسلمانوں نے اسی طرح فراموش کردیا تھا جس طرح انہوں نے دین اسلام کی دوسری ہدایات کو فراموش کردیا ہے۔ نکاح کی تقریبات میں ان باتوں کی یاددہانی کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور قاضی اور علماء مختصراً ان باتوں کی یاددہانی برابر کراتے رہتے ہیں، ان باتوں کو موڈل نکاح نامہ کا نام دینا امت کی نگاہوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے اور خود کو مدبر ثابت کرنے کی بچکانہ کوشش ہے، مہر کے سلسلہ میں بورڈ کی یہ ہدایت مہر سونے چاندی کی شکل میں ہو تعجب خیز ہے، بورڈ کے ممبران کو معلوم ہونا چاہئے کہ دین اسلام نے سونے کو کہیں بھی اہمیت نہیں دی ہے، زکوٰۃ کے معاملات میں بھی چاندی ہی کو معیار بنایا ہے، پھر سونے کی بات کرنا مزاج اسلام کے خلاف ہے، البتہ اگر مہر چاندی کی صورت میں مقرر ہو تو عین سنت کے مطابق ہے، مہر کی رقم کا کچھ حصہ بوقت نکاح ادا کردینا بھی مہر معجل اور مہر مؤجل کی صورت میں کافی علاقوں میں رائج ہے، غرضیکہ موڈل نکاح نامہ کی کوئی بھی بات انوکھی اور جدید نہیں ہے، یہ سب کچھ مختلف انداز میں پہلے ہی سے ثابت ہے اور پہلے ہی سے رائج ہے، یہ کوئی کارنامہ نہیں ہے، پھر اس پر مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہ کہنا کہ اس موڈل نکاح نامہ پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے بجائے خود اس موڈل نکاح نامہ کی اہمیت کو ختم کردیتا ہے، جب دستور پر عمل کرنا ضروری نہ ہو اور اس کو بنانے سے فائدہ کیا ہے؟ موڈل نکاح میں جو بھی ہدایات دی گئی ہیں وہ شادی سے چھ ماہ پہلے دی جانے والی ہدایات ہیں، نہ کہ بوقت نکاح۔ مسلم پرسنل بورڈ کو چاہئے کہ وہ موڈل نکاح نامہ مرتب کرنے کے بجائے ایسے پمفلٹ شائع کرے جو شادی سے ۶ رماہ پہلے مسلمانوں کو پڑھا کر مسلمانوں کی ذہن سازی کرسکیں، نکاح کے وقت دی جانے والی ہدایات مسلمانوں کے لئے موثر ثابت نہیں ہوسکتیں، ان ہدایات کو ایک طرح کی رسم سمجھ کر مسلمان نظر انداز کردیں گے، مسلم پرسنل لا بورڈ کا منظور شدہ یہ نکاح نامہ عورتوں پر کی جانے والی زیادتیوں کو روکنے میں کامیاب نہیں ہوسکے گا، جس قوم کی اکثریت کو نکاح کے وقت قاضی لوگ کلمہ پڑھواتے ہوں اور دولہا میاں کلمہ بھی صحیح تلفظ کے ساتھ نہ پڑھ سکتے ہوں اس قوم کے افراد اس نکاح نامے کے متن کو کیسے ہضم کرسکیں گے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر عمل نہ کرتے ہوں وہ مسلم پرسنل لا کے مشوروں کو اہمیت کہاں دیں گے، مسلمانوں کی جب تک باقاعدہ ذہن سازی نہیں ہوگی کوئی موڈل نکاح نامہ عورتوں کو ان کے حقوق دلوانے میں کامیاب نہیں ہوسکے گا، مجموعی طور پر مسلم پرسنل بورڈ کا یہ نکاح نامہ اب بھی سرمت طلب ہے۔ انشاء اللہ اس موضوع پر اگلی کسی نشست میں گفتگو کی جائے گی۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

''اے انسؓ! میں تجھے ایسی باتیں بتاؤں جو بڑی ہلکی پھلکی مگر میدان عمل میں خاصی وزنی ہیں؟''

آپ نے فرمایا ''طویل خاموشی اور خوش اخلاقی، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، ان دو باتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

فکر آموز

● آپ کسی انسان سے سب کچھ خرید سکتے ہیں لیکن اس کے جذبے کو کبھی خرید نہیں سکتے۔

● اپنا غم کسی دوسرے کو مت بتاؤ کیونکہ اس سے دشمن خوش دوست پریشان اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

● ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضروری ہونا چاہئے اور اسی حل کی موجودگی کے احساس کا نام امید ہے۔

● آدھی جنگ تو آپ اس وقت جیت لیتے ہیں جب آپ اس یقین کے ساتھ میدان میں اترتے ہیں کہ بازی آپ کی ہوگی۔

● سچ میں یہی تو ایک خرابی ہے کہ یہ کسی کا بھرم نہیں رکھتا۔

● اس زندگی کی حقیقت صرف اور صرف جدو جہد ہے۔

● جب پیسہ بولتا ہے تو سچائی خاموش ہو جاتی ہے۔

رہنما باتیں

● تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں سب سے اچھا ہو۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

● مہمان کے لئے زیادہ خرچ کرنا اسراف نہیں ہے۔ (حضرت عائشہؓ)

● جو شخص اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے اور جو اپنے آپ کو جنتی کہے وہ جہنمی ہے۔ (حضرت عمرؓ)

● صرف اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں مدد کرتا ہے۔ (مولانا رومیؒ)

اقوال شیخ سعدیؒ

● جو ہوش میں ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔

● عقلمند اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔

● بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلد باز منہ کے بل گرتے ہیں۔

● بخیل آدمی کی دولت اس وقت زمین سے باہر آتی ہے۔ جب وہ خود زمین کے نیچے چلا جاتا ہے۔

● اگر انسان غم اور خوشی کی فکر سے بلند ہو جائے تو آسمان کی بلندی بھی اس کے قدموں کے نیچے آ جائے۔

● بوجھ اٹھانے والے گدھے اور بیل لوگوں کو ستانے والے انسانوں سے بہتر ہیں۔

● جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا وہ اس آدمی کی مانند ہے جس

نے ہل چلایا اور بیج نہ بکھیرا۔

● ہر انسان اپنی عقل کو بڑا سمجھتا ہے اور اپنے بچے کو خوبصورت۔

نکات دانش

● اعلیٰ کردار ایسی قوت ہے جس سے دلوں پر حکومت کیجا سکتی ہے۔ با کردار آدمی کی بات پر ہی آنکھیں بند کر کے اعتماد کیا جاتا ہے۔ دنیا کے جتنے رہنما اور قائد گزرے ان کی کامیابی کا راز، ان کا اعلیٰ کردار اور بے لوث زندگی تھی۔ انہوں نے اپنے اعلیٰ کردار کے بل بوتے پر تن تنہا دنیا کی کایا پلٹ دی۔

● میں نے یہ نکتہ سیکھا ہے کہ خدا اس کی اس وسیع زمین پر کوئی شخص کسی دوسرے کی مدد کرنے کا خواہش مند نہیں اور نہ کوئی اس قابل ہے کہ کسی کی مدد کر سکے۔

اقوال زریں

● کچھ تعلق انا سے ٹوٹ جاتے ہیں مگر کچھ رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے انا بہت ضروری ہوتی ہے۔

● محبت تو پتوں کی ''سائیں سائیں'' کی طرح ہوتی ہے نہ دکھائی دیتی ہے نہ پکڑ میں آتی ہے۔

● تنہائیاں کبھی دوریاں پیدا نہیں کرتیں، البتہ ہمیں لپنے ساتھ رہنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔

سنہرے اقوال

● زندگی میں کچھ لوگ ملتے ہیں ان سے بچھڑنا بھی اٹل ہے لیکن کچھ لوگ اس طرح سے دل میں بس جاتے ہیں کہ انہیں بھولنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

● وہاں رہنا آپکی نادانی ہے جہاں آپ کی ضرورت اور قدر نہ ہو۔

● ان لوگوں کا المیہ بھی کتنا عجیب ہے جو ہمیشہ تصویر کا ایک ہی رخ دیکھتے ہیں۔

موتی مالا

جس شخص کے خیالات اور نظریات اچھے ہوں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتا۔

● تمنا کو دل میں جگہ مت دو، یہ گہرے زخم دیتی ہے۔

● خود کو عام کر دینے والے بہت جلد بھلا دیئے جاتے ہیں۔

● اچھا انسان وہ ہے جسکا دل غم سے بوجھل ہو مگر ہونٹوں پر تبسم ہو۔

ذرا سنیئے

● اپنے آپ کو دانا اور عالم سمجھنا آپ کو کمزور بنا دیتا ہے۔

● زندگی انمول چیز ہے اس کی قدر کرو۔

● مظلوم کی حمایت بھی ظلم روکنے کے مترادف ہے۔

● اپنا حق کسی پر جتانے سے پہلے یہ سوچ لو کہ آپ پر بھی کسی کا حق ہے۔

لفظوں کے موتی

● سامنے دھری کو شے کو نہ پا سکنے والے، دراصل اسے پانا ہی نہیں جانتے۔ چاہے وہ سچائی ہو، خلوص ہو، یا پھر پاکیزہ محبت ہو۔

● کوئی چیز اتنی خوشگوار نہیں ہوتی، جتنی وہ ملنے سے پہلے دکھائی دیتی ہے۔

منتخب اشعار

ماں باپ کی آنکھوں سے نکلتا ہے لہو کیوں
جب بیٹیاں کہتی ہیں کہ سسرال میں خوش ہیں

●

جہاں سے ہوتی ہے آمد مسرتوں کی شروع
وہیں سے غم کا بھی اک سلسلہ نکلتا ہے

●

بے عمل دل ہوتو جذبات سے کیا ہوتا ہے
کھیت بنجر ہوتو برسات سے کیا ہوتا ہے

●

بدنصیبی کی میں قائل تو نہیں ہوں لیکن
میں نے برسات میں جلتے ہوئے گھر دیکھے ہیں

●

ترک تعلقات کی فطرت نہیں میری
جب بھی کسی کو دیکھ لیا مسکرادیا

●

کسی نے کاٹ دیا ایک درخت جنگل سے
پھر اس کے بعد بہت دیر تک ہوا نہ چلی

●

کاش ہوتا میرے ہاتھوں میں سورج کا نظام
تیری راہوں میں کبھی دھوپ نہ آنے دیتا

آپ بھی پریشان ہوں

کرایہ دار نے نصف شب کو مالک مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔
مالک مکان نیند سے بیدار ہوکر جلدی سے دروازے پر آیا تو کرایہ دار بولا۔ میں اس مہینے کرایہ ادا نہ کرسکوں گا مگر یہ اطلاع دینے کا کونسا وقت ہے؟

مالک مکان غصے سے بولا۔
تم یہ بات مجھے صبح بھی بتا سکتے تھے وہ تو ٹھیک ہے۔ کرائے دار نے کہا، مگر میں نے سوچا کہ اس پریشانی میں، میں اکیلا ہی کیوں جاگتا رہوں۔

حاضر جواب

ایک کھلاڑی کو دس ہزار روپے انعام میں ملے اس سے کسی صحافی نے معلوم کیا آپ اتنی بڑی رقم کا کیا کریں گے۔؟
اس نے کہا۔ گنوں گا۔

محتاط لوگ

ایک آدمی ایک ہوٹل میں گیا اور اس نے ایک لسی کے گلاس کا آرڈر دیا اور ایک درجن پائپ منگوائے۔
تھوڑی دیر کے بعد ہوٹل منیجر نے دیکھا کہ اس لسی کو باری باری ۱۲ آدمی پی رہے ہیں۔

احتجاج

ایک آدمی نے بطور احتجاج ایک اخبار کے ایڈیٹر سے کہا کہ اگر تم کنجوسی کے خلاف خبریں چھاپنا بند نہیں کروگے تو میں مانگ مانگ کر تمہارا اخبار پڑھنا بند کردوں گا۔

معلومات عامہ

ایک اسکول کے بچے سے ٹیچر نے پوچھا بتاؤ۔ دریائے جہلم کہاں بہتا ہے۔ بچے نے اپنی ناک پر انگلی رکھ کر بتایا کہ سر، سردی کے موسم میں یہاں۔

جانکاری

ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ سڑک پر چل رہا تھا۔ اس کا پیر کسی اجنبی کے پیر پر رکھا گیا۔ اس اجنبی نے چلا کر بدتمیز، بے وقوف، دیکھ کر نہیں چل سکتا۔

بیوی بولی، اجی کون ہے یہ اور یہ آپکی خصوصیات کیسے جانتا ہے۔؟

موقع

شوہر صاحب بیوی کو ڈرائیونگ سکھا رہے تھے۔ سامنے سے ایک

تیز رفتار ٹرک کو آتے دیکھ کر بیوی گھبرا گئی۔ اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ دہشت زدہ لہجے میں بولی "اب کیا کروں"؟

"بس...... تم یہ سمجھو کہ میں گاڑی چلا رہا ہوں۔ ایسے موقع جو پر تم مجھے ہدایات دیتیں۔ انہیں پر عمل کرو۔" شوہر نے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

فرمائش

ہوائی جہاز میں پہلی مرتبہ سفر کرنے والے ایک صاحب کو الٹیاں آئے جارہی تھیں۔ آخر ائر ہوسٹس ان کے قریب آئی اور ہمدردانہ لہجے میں بولی۔ "سر! میں آپ کے لئے کچھ لاؤں؟"

"ہاں......" ان صاحب نے ہانپتے ہوئے کراہتے ہوئے جواب دیا۔ "میرے لئے ایک ایئر پورٹ لے آؤ"

ازدواجیات

● شادیاں دو کار کی طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک سال تک ٹھیک ٹھاک چلتی ہیں پھر شور کرنے لگتی ہیں۔

● ہر شخص کی زندگی کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک وہ جو اس کی بیوی کے علم میں ہوتا ہے اور دوسرا وہ جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ اس کی بیوی کے علم میں نہیں ہے۔

● بیویاں اپنے شوہر کی شراب کی بوتل کتنا ہی چھپا کر کیوں نہ رکھیں شوہر اسے اپنی پانچویں حس کی مدد سے تلاش کر لیتے ہیں۔

● شادی اس لئے ضروری ہوتی ہے کہ مرد ہر چیز کا الزام حکومت کو نہ دے سکیں۔

اقوالِ زریں

● نعمت کا نامناسب جگہ پر خرچ کرنا ناشکری ہے۔

(حضرت لقمانؑ)

● جو لوگ دولت دنیا کے طالب ہیں اگر وہ زمانہ کی سختیاں نہ جھیل سکیں تو پھر اپنے مقصد میں ناکامی کی شکایت نہ کریں۔

(یحییٰ برمکیؒ)

● درویشی یہ ہے کہ کسی چیز کی طمع نہ کرے جب بے طلب کوئی لائے تو منع نہ کرے اور جب لے لے تو جمع نہ کرے۔

(معروف کرخیؒ)

● دل میں بُرے خیالات پنپنے دینا، برے کام کرنے سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ (گیانیشور)

● دنیا میں سب سے طاقتور وہی ہے جو اکیلا کھڑا ہوتا ہے۔

(ابسن)

سچ

خربوزے والا چلا چلا کر خربوزے بیچ رہا تھا "شکر سے میٹھا خربوزہ لے لو" ایک گراہک خربوزہ خریدنے کے بعد اسے وہیں کھانے لگا، اگلے ہی پل وہ جھلا کر بولا "ارے یہ تو بالکل پھیکا ہے۔"

خربوزے والے نے کہا "ارے صاحب! کہہ تو رہا ہوں شکر سے میٹھا لگے گا، شکر تو لگاؤ۔

سنہری باتیں

● دولت مند سے حسد مت کرو کیونکہ دولت کی لذتیں فانی اور عارضی ہیں۔

● قرآن انسان کو زندگی کی تقدیر سے آگاہ کرتا ہے۔

● جنت میں وہ شخص جائے گا جس نے ماں باپ کو راضی رکھا۔

● آہستہ بولنا نیچی نگاہ رکھنا اور درمیانہ چال چلنا ایمان کی نشانی ہے۔

● زبان کے خنجر سے دلوں کو مجروح کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

● دوستی ایک ایسا پودا ہے جس میں کانٹے نہیں ہوتے۔

● اس دوستی کا کیا فائدہ جو ڈھلتے سورج کیساتھ غروب ہو جائے۔

● دوست وہ ہے جو تمہیں اسوقت پسند کرے جب تم کچھ بھی نہ ہو۔

● دوست ہی انسان کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔

مہکتے پھول

● ایک پھول کو پروان چڑھانے کے لئے ہزاروں کانٹوں کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔

● سمندر کی تعریف کرو مگر خود کنارے پر ہی رہو۔
● گلاب کے اس پھول کی طرح بن جاؤ جو ان ہاتھوں کو بھی خوشبو دیتا ہے جو اسے مسل دیتے ہیں۔
● ممتا اور محبت دونوں اندھے ہیں۔
● انسان ہمیشہ اپنی زبان کی وجہ سے گھاٹے میں رہتا ہے۔
● بڑوں کا تجربہ چھوٹوں کی زبان چلتی ہے۔
● تم اگر کسی کی راہ میں پتھر بنو گے تو آنے والا کل تمہاری راہ میں پہاڑ بن جائے گا۔

مہکتی کلیاں

● طالب دنیا کو علم سکھانا، رہزن کے ہاتھ تلوار فروخت کرنا ہے۔
● جھوٹ تمام گناہوں کا سردار اور سچ سب برائیوں کا علاج ہے۔
● تجربوں کو یاد رکھنا، عقل حاصل کرنے کا دوسرا نام ہے۔
● نیکی ایسی شمع ہے، جو دوست اور دشمن کے گھر اجالا کرتی ہے۔
● عمل بغیر علم کے روگ اور بیماری ہے اور علم بغیر عمل کے بانجھ ہے

نماز روزہ

ن ناجائز امور سے بچنا۔
م موت کو کثرت سے یاد کرنا۔
ا آج کا کام کل پر نہ ٹالنا۔
ز زاہدانہ زندگی اختیار کرنا۔
ر رازق خدا کو ہی جاننا۔
و واہیات گفتگو سے اعتراض کرنا۔
ز زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کرنا۔
ہ ہر عمل میں اخلاص پیدا کرنا۔

زندگی کا سفر

اگر آپ زندگی کے سفر میں کامیاب رہنا چاہتے ہو تو غموں کو پی لو۔ اپنے دکھوں کو سمیٹ کر اتنے باہمت بن جاؤ کہ لوگ تمہاری مثال دیں۔ ایسا بننے کے لئے یقیناً کچھ قربانیاں دینا پڑیں گی لہٰذا اپنی آنکھوں کے آنسو اپنی پلکوں میں جذب کر لو اور اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجالو۔ دکھوں کو بھول جاؤ کیونکہ لوگ مسکراہٹ کے بدلے مسکراہٹ مانگتے ہیں آنسو نہیں۔

یاد رکھیں

● جو اپنی ضرورتیں بڑھا لیتا ہے اسے اکثر محرومی کا غم رہتا ہے۔
(حضرت علیؓ)
● جہاں تک ممکن ہو سکے لوگوں کی صحبت سے دور رہو تاکہ تمہارا دل سلامت اور نفس بھی پاکیزہ رہے۔
● جو عقل مند جاہلوں سے لڑے وہ عزت کی توقع نہ رکھے۔
(شیخ سعدیؒ)

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● اگر تو چاہتا ہے کہ دن کی طرح روشن ہو جائے تو اپنی ہستی کو اپنے دوست کے سامنے جلا ڈال۔ (مولانا رومؒ)
● جو مہربانی کرنے والے کو کمینہ سمجھتا ہے اس سے زیادہ کوئی دوسرا کمینہ نہیں۔ (حافظ شیرازیؒ)
● افراط و تفریط سے الگ رہو، اعتدال کو اپنا شیوہ بناؤ۔
(گرونانک)
● دوست کی ناکامی پر غمگین ہونا اتنا مشکل نہیں جتنا اس کی کامیابی پر مسرور ہونا۔ (آسکر وائلڈ)
● تمہاری شادمانی دراصل تمہارا غم ہے جسے بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ (خلیل جبران)
● مقصد کی سچی لگن مشکلات میں بھی مایوس نہیں ہونے دیتی۔
(سوامی دیانند)

نوشتۂ دیوار

اگر اپنی اولاد سے اپنی خدمت کرانا چاہتے ہو تو اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

حضرت اکبر الٰہ آبادی، اس زمانے کے مشہور شاعر تھے ان کا ایک شعر ہے۔

ہم کو نئی روش کے حلقے جکڑ رہے ہیں
باتیں تو بن رہی ہیں اور گھر بگڑ رہے ہیں

آپ کے نزدیک یہ محض شاعری ہے، یا اس شعر کا مضمون کچھ درست بھی ہے؟ خود آپ کے گھر کا جائزہ آپ کو کیا بتاتا ہے؟ مسلمانوں کا گھر آج آباد ہو رہا ہے یا اُجڑ رہا ہے؟ آپس میں اتحاد و اتفاق قائم ہوتا جاتا ہے یا روز بروز نفاق اور بڑھتا جاتا ہے؟ مذہبی زندگی آپ میں پیدا ہوتی جاتی ہے یا اور مٹتی جاتی ہے؟ اپنے پروردگار سے آپ نزدیک و مانوس ہوتے جاتے ہیں یا اور دور و محروم ہوتے جاتے ہیں؟ آپ کی اولاد کے اخلاق بہتر ہوتے جاتے ہیں یا اور بگڑتے جاتے ہیں؟ دنیا پر آپ حاکم ہوتے جاتے ہیں یا اس کے برعکس دنیا آپ پر غالب آتی جاتی ہے؟ شراب خواری، جنگ جوئی، سود خواری، خود بینی، رشوت، جعل، مکر کی بیماریاں گھٹ رہی ہیں، یا ان کا زور اور بڑھ رہا ہے؟ دل ایک دوسرے کی جانب جھک رہے ہیں یا ایک دوسرے کی طرف سے ہٹ رہے ہیں؟

آپ کہتے ہیں کہ ترقی کا اندازہ مادی دنیا کے واقعات سے کرنا چاہئے۔ بہتر ہے زندگی کے روحانی واخلاقی پہلوؤں سے قطع نظر کیجئے اور جانچ اور اندازہ کے لئے صرف مادی وجسمانی زندگی ہی کو پیش نظر رکھئے۔ عرض یہ ہے کہ طاعون اور ہیضہ چیچک اور فالج اور دوسری بیماریاں اور وبائیں مٹتی جاتی ہیں یا اور زیادہ پھیلتی جا رہی ہیں؟ پرانی بیماریاں ناپید ہوتی جاتی ہیں یا روز نئی بیماریاں ظہور میں آتی جاتی ہیں؟ ناگہانی جوان موتوں کی کثرت تعداد کی بابت خود آپ کا ذاتی مشاہدہ آپ کو کیا بتا رہا ہے؟ نوجوانوں کی آنکھیں اب جس کثرت سے عینک کی محتاج ہیں کیا ہمیشہ سے ایسی ہی تھیں؟ جیل خانوں کی آبادی گھٹ رہی ہے یا بڑھ رہی ہے؟ نئے نئے قسم کے جرائم روز بروز پیدا ہوتے جاتے ہیں یا صورت حال اس کے برعکس ہے؟ سینما کی ایجاد سے جرائم کی تعداد میں ترقی ہوئی ہے یا تنزلی؟ تھیٹروں کے وجود سے خانگی زندگی کی راحتوں اور مسرتوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے یا مصیبتوں اور غمگینیوں میں؟ موٹروں، ریلوں، جہازوں، اور ہوائی جہازوں کے حادثات انسانی زندگیوں کو تلخ و پر حسرت بنا رہے ہیں، یا مسرور خوش نصیب؟ معاش کی طرف سے بے اطمینانی پھیلتی جا رہی ہے یا مٹ رہی ہے؟ ضروریات زندگی کی گرانی جیسی اب ہے، کیا ہر زمانے میں ایسی ہی رہی ہے؟ مفلسی و دولت مندی کے فوری اتار چڑھاؤ کے تماشے جو آج ہر طرف نظر آ رہے ہیں، کیا ہر زمانے میں ایسے ہی ہوتے آئے ہیں؟ بینکوں کے دیوالے نکل جانے، تجارتوں میں ٹوٹا پڑنے اور کمپنیوں کے یکایک بیٹھ جانے اور پھر ان کے نتیجہ کے طور پر، دیوانگی اور خودکشی کے واقعات سے، جس کثرت کے ساتھ آج دنیا روشناس ہو رہی ہے، کیا یہ صورت ہمیشہ سے قائم ہے؟

کیا آپ اس صورت حال پر رضامند اور مطمئن ہیں؟ اگر نہیں تو کیا پھر کوئی فرض آپ کے ذمہ عائد نہیں ہوتا؟ کیا اس کے دور کرنے یا کم از کم اس کی تلخیوں کے کم کرنے کی کوشش کرنا، آپ کے خیال میں غیر ضروری ہے۔ یہ بھی نہ سہی تو اس سے خود اپنے تئیں بچانے کی کوشش کرنا، کیا آپ کے نزدیک بغاوت ہے، جرم ہے، بے عقلی ہے۔؟

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ فتح

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ فتح قرآن حکیم کی ۴۸ویں سورۃ ہے۔ ● اس سورت کی ابتدائی آیات اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًا سے فَوْزًا عَظِيْمًا تک پانچ آیات کا روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد گیارہ مرتبہ تمام فتوحات اور کامیابیوں کی کنجی ہے۔ اس عمل کی پابندی سے غیب سے روزی ملتی ہے اور انسان چند ہی سال میں تونگر ہو جاتا ہے۔ یہ عمل اکثر اکابرین کا معمول رہا ہے۔ اکابرین اس عمل کے توسط سے دنیاوی فتوحات اور رزق سے بے نیاز ہو جاتے تھے اور اس عمل کی برکت سے وہ غنی ہو جاتے تھے۔ جو شخص مالی مشکلات کا شکار ہو اور افلاس و تنگ دستی سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو اس کو اس عمل کی پابندی کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ چند سال میں فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے اور رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا۔ ● اگر ان پانچ آیات کو روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کی پابندی کریں تو کسی بھی جنگ میں زبردست کامیابی ملے گی۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک جاری رکھیں اور اللہ کی رحمت کا انتظار کریں۔ ان پانچ آیات کو نماز فجر کے بعد ۱۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے کسی مریض کو پلانا مفید ہے مرض کیسا بھی ہوگا انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر افاقہ ہوگا۔ اگر اس پانی کو کند ذہن بچے کو پلا دیا جائے تو اس کو کند ذہنی سے نجات ملے۔ اگر اس پانی کو اس بچے کو پلایا جائے جو تعلیم سے بھاگتا ہو یا اس ملازم کو پلایا جائے جو نوکری سے گھبراتا ہو اور بار بار بھاگ جاتا ہو تو انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ ● ان پانچ آیات کو کسی بھی میٹھی چیز پر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر میاں بیوی کو کھلائیں تو ان دونوں میں مثالی محبت قائم ہو جائے۔ دونوں میں سے جو بیزار ہو اس کو دن میں دو بار کھلائیں۔ انشاء اللہ اس کی بیزاری ختم ہوگی اور وہ اپنی شریک حیات سے محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔

● اگر کوئی شخص کسی مقدمہ میں پھنسا ہوا ہو تو اس کو چاہئے کہ مقدمہ کی تاریخ سے ۱۵ دن تک قبل ان پانچ آیات کو اس طرح پڑھے۔ پہلے دن ایک ہزار مرتبہ، دوسرے دن ۲ ہزار مرتبہ، تیسرے دن ۳ ہزار مرتبہ اسی طرح ہر روز ایک ہزار کا اضافہ کرتے ہوئے پندرہویں دن پندرہ ہزار مرتبہ پڑھے اور روزانہ دعا کرے۔ اس عمل کو پانچ آدمی بھی مل کر کر سکتے ہیں۔ پانچ افراد مل کر پڑھیں تو روزمرہ کی تعداد کو پانچ افراد برابر برابر پڑھیں۔ مثلاً پہلے دن پانچوں افراد فی کس دو سو مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ مقدمہ اپنے حق میں ہو جائے گا۔ بہت ہی مؤثر عمل ہے۔ اور ہزاروں انسانوں نے اس عمل سے استفادہ کیا ہے۔ اس عمل کو صبح ۸ بجے سے ظہر کے وقت تک کرنا چاہئے۔ وہ پانچ آیات یہ ہیں۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ٥ لِيَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْکَ وَيَهْدِيَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ٥ وَّيَنْصُرَکَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ٥ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّکِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَکَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَکِيْمًا ٥ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُکَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَکَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ٥ ان پانچ آیات کا نقش ہر طرح کے امراض اور ہر طرح کے مسائل میں مؤثر ثابت ہوتا ہے اس کو آتشی چال سے لکھ کر ضرورت مند کے گلے میں ڈالنا چاہئے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۵	۴۷۲۸	۴۷۳۲	۴۷۱۸
۴۷۳۱	۴۷۱۹	۴۷۲۴	۴۷۲۹
۴۷۲۰	۴۷۳۴	۴۷۲۶	۴۷۲۳
۴۷۲۷	۴۷۲۲	۴۷۲۱	۴۷۳۳

اس نقش کو اگر فریم میں لگا کر کسی مکان، دکان یا کارخانہ میں لگائیں تو تمام آفتوں سے حفاظت رہے اور فتوحات اور کامیابیوں کے دروازے کھل جائیں۔ اگر کوئی شخص ان پانچ آیتوں کو ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ اور مذکورہ نقش کو اپنے گلے میں ڈال لے تو ہر مقصد حسنہ میں کامیابی ملے اور دل و دماغ پرسکون رہیں۔ (باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ''اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج'' کی پہلی قسط جون ۱۹۹۵ء کے شمارے میں شائع ہوئی تھی۔ رب العالمین کا فضل بیکراں ہے کہ آج ایک سوایک مہینوں میں وہ اسماء حسنیٰ جو سو کی تعداد پر مشتمل ہیں مکمل ہوئے اور ان ناموں کی افادیت اس سے بھی کہیں زیادہ ہے جو ہم نے بیان کی۔ اس لئے کہ رب العالمین کے ایک ایک نام میں لاکھوں فائدے اور خزانے پوشیدہ ہیں۔ انسان کا فہم و ادراک ان فوائد کا صحیح اندازہ نہیں کرسکتا جو باری تعالیٰ کے ایک ایک اسم میں مخفی ہیں۔ ہم نے جو کچھ بھی فائدے بیان کئے ہیں وہ اپنی معلومات کی حد تک ہیں لیکن اگر ان سے بھی استفادہ کرنے کا بندے ارادہ کریں تو ان کی اپنی ضروریات وحوائج کیلئے یہ بہت کافی ہیں۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری کوشش کو قبول فرمائے اور اپنے بندوں کو ہماری پیش کردہ معلومات سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ اسماء حسنیٰ سے فارغ ہونے کے بعد ہم رحمۃ اللعالمین کے اسماء گرامی پر روشنی ڈالنے کی شروعات کررہے ہیں۔ یہ مضمون بھی اپنی جگہ بہت اہم اور وقیع ہے اس لئے کہ رب العالمین کے بعد اس کائنات میں رحمۃ اللعالمین کی ذات گرامی سب سے زیادہ رفیع الرتبت اور عظیم الشان ہے۔ انشاء اللہ رحمۃ اللعالمین کے تقریباً سو ناموں پر ہم مکمل روشنی ڈالیں گے اور ان ناموں سے استفادہ کرنے کے طریقے بتائیں گے۔ اگر زندگی رہی اور لکھنے پڑھنے کا سلسلہ جاری رہا تو رحمۃ اللعالمین کے ایک ایک نام کی عظمت و رفعت اور اس نام کی فضیلت وافادیت پر ہم جم کر گفتگو کریں گے، یہ قسطوار مضمون پڑھ کر ہمارے قارئین کو اندازہ ہوجائے گا کہ رحمۃ اللعالمین کے ناموں میں بھی اسماء حسنیٰ کی طرح کیسے کیسے خزانے اور کیسے کیسے دفینے پوشیدہ ہیں۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ آج جب کہ راقم الحروف رحمۃ اللعالمین کے ناموں پر روشنی ڈالنے کی شروعات کررہا ہے ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ ہے اور یہ تاریخ اور یہ مہینہ بجائے خود رحمۃ اللعالمین کی یاد دلاتا ہے۔ اس مہینے میں کائنات کے چپے چپے پر سیرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد ہوتے ہیں اور دنیا میں خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے درود وسلام کا اہتمام کیا جاتا ہے مسلمانوں کی مجلسیں ان کے ذکر سے منور رہتی ہیں اور ہر صاحب ایمان کے دل میں ان کی یاد کے قمقمے روشن ہوجاتے ہیں۔ بقول شاعر۔

ان کا ذکر ان کی تمنا اُن کی یاد
وقت کتنا قیمتی ہے اِن دِنوں

آج ان قیمتی ساعتوں میں میں کہ ایک خطاکار انسان حسن الہاشمی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں پر روشنی ڈالنے کی بسم اللہ کررہا ہوں اس یقین کے ساتھ کہ میرا پروردگار مجھے لکھنے کی صلاحیتیں عطا کرے گا اور میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک اسم گرامی پر مکمل روشنی ڈالنے کے ارمان نکال سکوں گا۔ میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ پروردگار عالم میرے تمام قارئین کو اس بات کی توفیق عطا کرے کہ وہ میری اس علمی کاوش سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ کے دوسرے بندوں تک اس علمی کاوش کو پہنچائیں تاکہ فیضان محمدی کا سلسلہ دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچ جائے اور میرے آقا کے نام کی برکتیں گھر گھر میں بکھر جائیں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام ذاتی ہیں ایک محمد اور ایک احمد یہ دونوں ہی نام قرآن حکیم میں بھی مذکور ہوئے ہیں لیکن ان دونوں ناموں میں زیادہ اہمیت ''محمد'' کو حاصل ہے کیونکہ اسی نام کا تذکرہ آسمانی کتابوں میں بھی ہے اور یہی نام کلمہ طیبہ میں بھی استعمال ہوا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیشین گوئی آسمانی کتب میں کردی گئی تھی چنانچہ حضرت کعب احبار

فرماتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ نبی آخر الزماں مکہ میں پیدا ہونگے مدینہ میں جائیں گے، آپ کی حکومت مدینہ سے لے کر شام تک پھیلی ہوئی ہوگی۔ انکا نام محمد ہوگا ان کا نام متوکل بھی ہوگا۔ (حق تعالیٰ فرماتے ہیں) میں اس کو اس وقت تک دنیا سے نہیں اٹھاؤں گا جب تک تمام ٹیڑھے راستے دین مستقیم پر نہیں آجائیں گے اور تمام ارباب باطل حق کے سامنے اپنا سر نہیں جھکادیں گے۔ میرا بندہ تمام انسانوں کو دین کی دعوت دے گا اس کی توحید پرستی کی برکات سے بے نور آنکھوں کو روشنی بے بہرہ کانوں کو قوت سماعت اور محجوب دلوں کو نور بصیرت عطا ہوگی۔ (معارج النبوت)

ایک روایت میں آتا ہے کہ توریت شریف میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک احمد کا ذکر کیا گیا ہے کہ آسمان وزمین والے آپ کی تعریف وحمد کرتے ہیں اور اس کے علاوہ توریت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک محمد کا بھی ذکر ہوا ہے۔ (سیرت حلبیہ)

انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان میں یہ الفاظ درج ہیں۔

"میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی طرف جارہا ہوں وہ فارقلیط جو میری شہادت دے گا جس طرح میں اس کی حقانیت کی گواہی دے رہا ہوں وہ تمہارے لئے تمام چیزوں کی وضاحت کرے گا۔

علماء کرام کا کہنا ہے کہ فارقلیط سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ (معارج النبوۃ)

علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے جب توبہ کی تو اپنی مناجات میں کہا کہ یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں میری خطا کو معاف کردے اور میری توبہ قبول فرمالے۔ اسوقت پروردگار عالم نے دریافت فرمایا کہ اے آدم! تم محمد کے نام کو کیسے جانا اور ان کی رفعت کو کیسے سمجھا؟ حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اس کلمے کی عظمت کو سمجھتے ہوئے میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رفعت وبلندی کا اندازہ کیا۔ اسی طرح کی روایت علامہ جلال الدین سیوطیؒ سے بھی مروی ہے اس سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کے درودیوار پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی مرقوم تھا جو ان کی شان عظمت کو ظاہر کرتا ہے اور جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ محمد کوئی عظیم الشان نبی ہوگا جن کا ذکر ابھی سے جنت میں موجود ہے۔ (الخصائل الکبریٰ جلد اول)

روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ لوح محفوظ پر سب سے پہلے جو اسم پاک تحریر کیا گیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ہے چنانچہ تفسیر روح المعانی میں حضرت علامہ سید محمود آلوسیؒ اور تفسیر مظہری میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

"لوح محفوظ چمکدار موتی سے بنا ہوا ہے جس کی لمبائی آسمان وزمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے اور چوڑائی مشرق ومغرب کے درمیان فاصلے کے برابر ہے اور اس کے کناروں پر موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہیں اور نورانی قلم سے اس کی پیشانی پر یہ عبارت تحریر ہے۔"

لا اله الا الله وحده لا شريک له دينه الاسلام محمد عبده ورسوله فمن امن بالله عز وجل وصدق بوعده واتباع رسله ادخله الجنة.

یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایسی ذات ہے کہ جس کا کوئی شریک نہیں اس کا پسندیدہ دین، اسلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے گا اور اس سے کیا ہوا وعدہ پورا کریگا اور اس کے رسول کی اتباع کرے گا اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(تفسیر روح المعانی پارہ ۳۰، ۷۰، تفسیر مظہری جلد ۱۰، ۲۳۹)

سینکڑوں دلائل سے نام "محمد" کی اور ذات محمد کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے ان سب کا بیان کرنا اس لئے ضروری نہیں ہے کہ ہر صاحب ایمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کا معترف ہے اور ان کے ذاتی ناموں کی خصوصیات کا قائل ہے اور سچ تو یہ ہے کہ جو مسلمان سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتوں کا معترف نہ ہو اور حق تعالیٰ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ عظیم نہ مانتا ہو وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں کا بیان تو قارئین نے بارہا پڑھا ہوگا۔ ہمارا موضوع آقا کے نام کی افادیت کو واضح کرنا ہے اس لئے ہم ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات پر مزید روشنی ڈالنے کے بجائے ان کے نام کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

● اگر کوئی چھوٹا بچہ بے وجہ روتا ہو اور اس کے مزاج میں ضد اور چڑچڑا پن پیدا ہو چکا ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش لکھ کر ڈالیں۔ اور اسم محمدؐ کا کرشمہ ملاحظہ کریں۔

چوری سے حفاظت کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ گھر چوری سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

الا ـــــ ـــــ ۳ ع
محمد صلی اللہ علیہ وسلم محج لا ۷
بحق یا تظمیر

نیند آور نقش

اگر کوئی شخص نیند نہ آنے کے مرض میں مبتلا ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل نقش بے حد مفید ثابت ہوگا اور اس نقش کی برکت سے اُسے نیند آنے لگے گی اس نقش کو نوچندی بدھ میں گلاب وزعفران سے لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند دن میں مریض کو فائدہ محسوس ہوگا۔ نقش لکھنے کے بعد ۱۱ مرتبہ اس پر درود ابراہیم پڑھ کر پھونک دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

احمد صلی اللہ علیہ وسلم	محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

درد سر سے نجات پانے کیلئے اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۳۷	محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۷
	یادافع البلیات	

نیکی کی طرف رغبت کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کی طبیعت نیکی کے کاموں کی طرف اور عبادتوں کی طرف راغب ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ نماز جمعہ کے بعد باوضو ایک کاغذ پر ۳۵ مرتبہ گلاب وزعفران سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ۳۵ مرتبہ احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھے اور لگاتار ایک ماہ تک صبح شام اس کاغذ کو عقیدت کے ساتھ دیکھتا رہے۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر طبیعت کا میلان عبادت اور نیک کاموں کی طرف ہونے لگے گا۔

خونی اور بادی بواسیر کا علاج

اگر کوئی شخص خونی یا بادی بواسیر میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ روٹی پر یہ نقش لکھ کر سات دن تک ایک روٹی روزانہ کھائے۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الا اللہ		لا الہ
	محمد	
اللہ		محمد رسول

میاں بیوی کی نااتفاقی دور کرنے کے لئے

اگر میاں بیوی میں رنجش ہو اور دونوں ایک دوسرے سے بیزار ہوں تو ان کی رنجش اور بیزاری ختم کرنے کے لئے اور ان دونوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش کو گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کا کمال یہ ہے کہ اس میں طالب ومطلوب کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر شوہر بیزار ہو تو بیوی اپنے گلے میں ڈالے اور اگر بیوی بیزار ہو تو شوہر اپنے گلے میں ڈالے اور اگر دونوں ہی ایک دوسرے سے بیزار ہوں تو دونوں ہی اس نقش کو اپنے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے دونوں کے درمیان الفت پیدا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۱
ع اللہ مراد اللہ اللہ

تسہیل ولادت کے لئے

اگر کسی عورت کے دردِ زہ شدید ہو اور بچہ پیدا نہ ہو رہا ہو تو اس عورت کی بائیں ران پر مندرجہ ذیل نقش لال روشنائی سے لکھ کر باندھ دیں۔ انشاء اللہ فوراً بچہ پیدا ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ دو نقش لکھیں ایک گلاب و زعفران سے اور ایک لال روشنائی سے گلاب و زعفران والے نقش کو گھول کر عورت کو پلا دیں اور لال روشنائی والے نقش کو عورت کی ران پر بندھوا دیں۔ انشاء اللہ فوراً ولادت ہوگی۔

اللہ کافی ۷۸۶ اللہ کافی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کسی بھی بیماری سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ اس کا علاج نہیں ہو پا رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے کمرے میں ایک طغرے لگائے جس پر لکھا ہو "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" اور طغرئ ایسی جگہ لگائے کہ صبح کو جب بھی آنکھ کھلے اسی پر نظر پڑے کم سے کم پانچ منٹ اس طغرئ کو دیکھتے ہوئے مریض درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھتا رہے اور اس تعویذ کو گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں بیماری سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اپنوں کے بخشے ہوئے غم

سوال از: عائشہ بیگم ——— بارامولا کشمیر۔

امید کرتی ہوں کہ آپ خوش اور صحیح سلامت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اور آپ کو عمر دراز عطا کرے۔ آپ کو خدائے پاک نے علم کی دولت سے مالا مال کیا ہے اور میری زبان، میرا دل، میرے جسم کے روئیں روئیں سے یہ دعا نکلتی ہے کہ خدا آپ کو زیادہ سے زیادہ علم کی دولت سے مالا مال کرے اور خدا آپ کو ہر بلا ہر مصیبت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

حسن الہاشمی بھائی صاحب آپ کا یہ رسالہ "طلسماتی دنیا" مجھ جیسی بہت سی پریشان حال خواتین اور باقی لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے اور اس سے تبلیغ دین کو بھی فروغ مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک کام کے لئے آخرت میں اجر عظیم عطا کرے اور آپ کو آپ کے ہر نیک مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

محترم بھائی حسن الہاشمی صاحب آپ کے حضور میں آپ کی یہ بہن اس امید کے ساتھ خط لکھ رہی ہے کہ انشاء اللہ مجھے میری پریشانیوں کا حل ضرور ملے گا۔ آپ کو اب بھائی مانا ہے اسلئے آپ سے کیا چھپانا۔ میرے شوہر کے کچھ رشتہ دار ہیں اور ان کو ہماری ترقی اچھی نہیں لگتی وہ ہمارے ہر کام سے جلتے ہیں اس لئے وہ ہم پہ طرح طرح کے ستم ڈھاتے ہیں وہ ہماری جان کے دشمن بن گئے ہیں۔ وہ ہم پہ سحر اور جادو کرتے ہیں۔ تقریباً ان کو ایسا کرتے ہوئے چھ سال ہو گئے۔ وہ چاہتے ہیں کہ خدانخواستہ ہم مر جائیں اور وہ ہماری جائیداد پہ قبضہ کر لیں۔ مگر ہر بار ان کا منہ کالا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہماری حفاظت کی۔ کہتے ہیں نا۔

مدعی لاکھ بُرا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا گو ہیں کہ تمام مسلمانوں کو دشمنوں اور ظالموں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اسی طرح وہ میرے بچوں کی پڑھائی میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ ہمارا بڑا لڑکا اور ہمارا شوق تھا کہ ہم اسے ڈاکٹر بنائیں گے۔ اس کے لئے ہم نے اسے اچھی تعلیم دی تھی۔ بارہویں کا امتحان اس نے اچھے نمبرات سے پاس کیا اور پھر وہ اس مقصد کے لئے محنت کرنے لگا۔ مگر نہ جانے اسے کیا ہو گیا کہ اسے کتابوں کے ساتھ نفرت ہونے لگی اور وہ پڑھائی سے جی چرانے لگا۔ جس کی وجہ سے اسے پچھلے سال ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم بہت ہی پریشان ہیں۔ آج بھی اس کا پڑھائی میں من نہیں لگتا۔ ہم اسے عاملوں کے پاس لے گئے۔ جنہوں نے کہا کہ اس پہ جادو کیا گیا ہے اور پھر ہم نے وہ کیا ہوا جادو گھر کے صحن سے نکالا۔ آج اس کی صحت تھوڑی تھوڑی ٹھیک ہے۔ اب وہ پھر پڑھائی کرنے لگا ہے۔ مگر ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ایسا پھر نہ ہو۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اس کو پڑھنے کے لئے کچھ دیجئے تا کہ وہ ہر امتحان میں کامیاب ہو جائے۔ جو کچھ پڑھے وہ سب یاد رہے اور مصیبتوں اور آفتوں سے محفوظ رہے۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب

ہوجائے۔ اوران ظالموں کے شر سے بھی محفوظ رہے۔

جناب ہاشمی صاحب گھر کی بھی مالی حالت بہت خراب ہوگئی ہے۔ شاید ہمارے گھر میں برکات کا کم نزول ہوتا ہے۔ اس لئے آپ سے آپ کی یہ بدنصیب بہن درخواست کرتی ہیں کہ کچھ ایسا پڑھنے کو دیجئے کہ گھر میں ایسی برکات کا نزول ہو کہ سب دنگ رہ جائیں اور سب گھر کے افراد ان ظالم دشمنوں کے شر سے محفوظ رہیں۔ خط کی طوالت کے لئے معافی چاہتی ہوں۔ مہربانی کر کے مجھ پہ احسان کیجئے گا اور مجھے ان سوالوں کا جواب اگر ہوسکے تو اگلے شمارے میں دینے کی کوشش کیجئے گا۔ میں اور میرے گھر کے افراد زندگی بھر آپ کے شکر گزار رہیں گے۔ اگر کوئی غلطی ہوئی ہو تو معاف کیجئے گا۔

میرے بیٹے کا نام عاشق حسن ہے اور اسکی تاریخ پیدائش ۸۱-۳-۲۴ ہے۔ اس کے والد کا نام غلام محمد لون ہے۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے لیکن جب کوئی بھی دشمن، حاسد، بدخواہ یا لالچی قسم کا انسان کرنی کرتوت کے ذریعہ کسی انسان کی کوئی چیز ہتھیانا چاہتا ہے یا کسی کو کرنی کرتوت یا جادو کے ذریعہ نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو کچھ نہ کچھ پریشانیاں تو کھڑی ہوتی ہیں کیونکہ یہ دنیا دارالاسباب ہے جب کوئی شخص اسباب کا سہارا لے کر کچھ کرتا ہے تو اس کے اچھے برے نتائج ضرور مرتب ہوتے ہیں۔ یہ بات تو مسلم ہے کہ جو لوگ کسی پر سحر کراتے ہیں یا کسی کے خلاف سازشیں کرتے ہیں یا کسی بدی یا برائی کے ذریعہ کسی کا ناک میں دم کرتے ہیں تو انہیں آخرت کی سزا ضرور ملے گی۔ اور انہیں روز محشر کی ہولناکیوں سے ضرور دوچار ہونا پڑے گا لیکن اس دنیا کی حد تک وہ اپنے برے مقاصد میں کچھ نہ کچھ ضرور کامیاب ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ یہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے کہ حاسد کی آخرت یقیناً تباہ ہوتی ہے لیکن محسود کو دنیاوی طور پر کچھ نہ کچھ نقصان سے ضرور دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اسی لئے قرآن حکیم کی زبان جہاں دوسری برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے وہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

آج کل گھر گھر میں یہ ہوڑ ہا ہیکہ دوسروں کی چیزیں اور جائیدادیں ہڑپ کرنے کی ایک بیماری سی چل رہی ہے۔ انسان اس درجہ بے شرم اور خدا کے عذاب سے بے پرواہ ہوگیا ہے کہ اب نہ اسے دنیا کی شرم ہے اور نہ آخرت کی باز پرس کا خطرہ۔ بس جو دل میں آتا ہے کرتا ہے کوئی کسی کا گھر ہتھیا رہا ہے اور کوئی کسی کا کھیت۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس انسان کے بعض کارناموں سے جنگل کے وحشی جانور بھی شرم کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ اس انسان کو ہوکیا گیا۔؟ رہے رشتے دار تو شاید یہ تو ہوتے ہی ہیں غم دینے کے لئے اور تکلیفیں پہنچانے کے لئے، پہلے زمانہ میں رشتے داروں کی طرف سے انسان کو پیار ملتا تھا۔ اعانتیں نصیب ہوتی تھیں۔ امداد اور ذہنی سکون فراہم ہوتا تھا لیکن اب رشتے داروں کی طرف سے فکرات ملتے ہیں۔ الجھنیں ملتی ہیں اور نہ ختم ہونے والا کرب وصول ہوتا ہے۔

آپ رشتے داروں کی کارروائیوں سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ ۱۴سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھا کریں۔ اور روزانہ پانی پر دم کر کے گھر کے سب لوگوں کو پلایا کریں۔ اس عمل کی برکت سے جسمانی اور روحانی تکالیف کا انشاءاللہ ازالہ ہوگا اور آپ کو اپنے رشتے داروں کے بخشے ہوئے دکھوں سے نجات ملے گی۔ اس عمل کی برکت سے آپ کے بیٹے عاشق حسن کو بھی تعلیم کا شوق پیدا ہوگا اور اس کے اندر ماں باپ کی فرمانبرداری کی صلاحیتیں پیدا ہوگی۔ یہ آیت جس کے پڑھنے کی ہم تاکید کررہے ہیں قرآن حکیم کا اہم خزانہ ہے۔ سورۂ یٰسین کو قرآن حکیم کا دل قرار دیا گیا ہے اور یہ آیت سورۂ یٰسین کا دل ہے۔ اس آیت کی اہمیت سمجھتے ہوئے آپ اس عمل کی پابندی کریں۔

آپ اپنے بیٹے کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ روزانہ "یَا عَلِیْمُ" ایک سو پچاس مرتبہ پڑھ لیا کرے اور امتحان کے زمانہ میں روزانہ سو مرتبہ "یاحسیب" پڑھا کرے۔ انشاءاللہ تعلیم میں دل بھی لگے گا اور امتحان میں کامیابی بھی ملے گی۔ گھر میں خیر و برکت کیلئے روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر مبین پر قرآن حکیم کی آیت اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ سات مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ آگے پیچھے سورۂ یٰسین کے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یہ عمل ختم کرنے کے بعد اپنا بایاں ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر "یَا رَزَّاقُ یَا بَاسِطُ یَا وَاسِعُ" تین مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ انشاءاللہ کچھ دنوں کی پابندی سے حیرتناک قسم کے فائدے سامنے آئیں گے روزگار بڑھے گا اور گھر میں خیر و برکت کا نزول ہوگا لیکن بہن ایک شرط ہے کہ آپ اس عمل کو پورے یقین کے ساتھ کریں۔ یقین ہی ہر عمل کے اندر روح پیدا کرتا ہے اور یقین کے ذریعہ ہی بندے کی کشتی پار ہوتی ہے۔ آخری بات یہ ہے کہ آپ رشتے داروں سے اپنا فرض نبھاتی رہیں اور آپ کا فرض نیکی اور احسان کرنا ہے۔

رشتے دار جو کچھ کررہے ہیں انہیں اپنے کئے کی سزا خود ہی مل جائے گی اور اللہ کی پکڑ سے کوئی بھی بدخواہ بچنے نہیں پائے گا۔

کچھ سچ بھی کچھ وہم بھی

سوال از: رضیہ ——— جے پور۔

عرض خدمت ہے کہ میرے عزیز بھی اور آس پاس کے لوگوں کو جب میں کسی بھی پریشانی یا لگاتار آفتوں میں مثلاً گھر میں جھگڑے، اولاد کی نافرمانی، کاروبار کا نہ چلنا، بیماریوں کا گھیرنا، ہر کوشش بیکار جانا، برکت کا نہ ہونا وغیرہ میں گھرا ہوا پاتی ہوں تو یہی سنتی ہوں "میرے اوپر کسی نے کچھ کرار کھا ہے۔ یا کوئی شخص میرا برا چاہتا ہے۔ یا اللہ اس شخص کو تباہ کردے۔ اس کو نیست و نابود کردے وغیرہ وغیرہ۔ میرے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ اگر "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ" والی آیت کے بموجب غور کریں تو کوئی کرنے والا نہیں ہے۔ ہم خود اپنی کرنی بھگت رہے ہیں اور اگر یہ صحیح ہے تو "یا اللہ اس شخص کو تباہ کردے" پر اللہ کس کو تباہ کرے گا کیا خود ہم کو نہیں۔ براہ کرم اپنی عالمانہ رائے کے ساتھ اس رقعہ کو اپنی کسی قریبی اشاعت میں جگہ دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ نیز یہ بھی کہ اس طرح کی بددعا کے بجائے کیا کریں۔

جواب

یہ وہم آج کل بہت عام ہوگیا ہے کہ ہم پر کسی نے کچھ کرا دیا ہے اور ہمارے کاروبار کی کسی نے بندش کرادی ہے جس کی وجہ سے ہم مصائب اور مسائل کا شکار ہوگئے ہیں۔ بلاشبہ سو مریضوں میں سے ۷۰ مریض تو وہمات کا شکار ہوتے ہیں بقیہ تیس میں سے ۲۵ مریضوں کو جن بھوت پریشان کرتے ہیں۔ مشکل سے ۵ فی صد لوگ کرنی کرتوت کا شکار ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر لوگوں کو یہ گمان ہوتا ہے کہ ہماری مشکلات کی وجہ کسی کی حرکت ہے۔ اور جب اس منفی سوچ و فکر کے ساتھ وہ کسی عامل کے پاس جاتے ہیں تو چونکہ عاملین کی اکثریت جھوٹ اور فریب کاری میں مبتلا ہے تو وہ اس منفی سوچ و فکر کا فائدہ اٹھا کر اس طرح کے مریضوں کو اور زیادہ خوف زدہ کردیتی ہے اور اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے نہ صرف مریضوں کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے بلکہ نئے نئے اندیشوں کا ذکر بھی کرتی ہے جس سے وہم میں مبتلا مریض خوف زدہ ہوکر عامل کی منہ بھرائی کرتے ہیں اور اپنی جیبیں ہلکی کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج کل کرنے کرانے کا سلسلہ عام ہوتا جارہا ہے اور یار لوگ ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرنے کے منصوبے بنارہے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف سازشیں بھی کررہے ہیں ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی بھی کررہے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے سحر اور جادو بھی کرارہے ہیں۔

اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس دنیا میں جو بھی مصائب انسان پر آتے ہیں زیادہ تر وہ اپنے اعمال کی پاداش ہے۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی کے مصداق اس دنیا کا ہر انسان اپنے اعمال کی سزا اس دنیا میں بھی بھگتتا ہے۔ اسی بات کے پیش نظر حق تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یہ فرمایا ہے۔ وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تم پر جو بھی مصائب آتے ہیں وہ سب تمہارے اپنے افعال کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہاری اکثر غلطیاں معاف کردیتا ہے۔ گویا کہ اگر اللہ انسان کی اکثر غلطیوں کو معاف نہ کرے تو پھر کوئی دن اور کسی دن کا کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرے گا کہ جس میں وہ کسی سزا سے دوچار نہ ہورہا ہو۔ رہی ایک دوسرے سے بدگمان ہونے اور کوسنے کاٹنے کی بات تو یہ امت اس طرح کی خرابیوں میں گلے گلے تک دھنس چکی ہے اور اس کی وجہ خوف خدا اور احتساب آخرت سے دوری ہے۔ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں وہ دوسروں سے خواہ مخواہ بدگمان نہیں ہوتے اور اگر کسی کی مخالفت کے ثبوت بھی مل جائیں تو بھی کوسنے کاٹنے کی روش نہیں اپناتے بلکہ اپنے معاملات اللہ کے سپرد کردیتے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَام کہ اللہ بہتر بدلہ لینے والا ہے۔

جب تک کسی کی بری حرکات کے ٹھوس ثبوت نہ مل جائیں اس وقت تک اُسے برا سمجھنا یا اس کو برا اور کرانا یا اس کی تباہی بربادی کی دعائیں کرنا شرعاً غلط ہے۔ جو لوگ کسی کے خلاف بندش وغیرہ کا عمل کراتے ہیں اور وہ اس میں کامیاب بھی ہوجاتے ہیں تو وہ ایک نہ ایک دن اللہ کی گرفت میں ضرور آتے ہیں۔ ہم ان کے خلاف بددعا کریں یا نہ کریں انہیں ایک دن اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے جو شخص کسی کے لئے کھائی کھودتا ہے وہ ایک دن خود بھی اس کھائی میں اوندھے منہ گرتا ہے کیونکہ برائی کا انجام بہر حال برا ہے۔ اور اگر اس دنیا کی حد تک وہ اپنے گناہوں کی سزا نہ پاسکا تو پھر اس کو آخرت میں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ کیونکہ حق تعالیٰ کی عدل پسندی سے ہم یہ امید نہیں کرسکتے کہ وہ ستانے والا مزاج رکھنے والوں کو بغیر کسی سزا کے جنت میں داخل کردے جو جیسا کرے گا ایک دن ایسا ہی بھرے گا۔ وقتی طور پر برے کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ڈھیل دیتے

ہیں اور پھر جب پکڑتے ہیں، بہت سختی سے پکڑتے ہیں۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ تمہارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ لیکن ہمارا مذہب کہیں اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں اور بدخواہوں کو جب کہ ان کی دشمنی اور بدخواہی کے ثبوت فراہم ہوجائیں معاف کردینا چاہئے یا پھر اپنے ان کے معاملات خدا کے سپرد کردینے چاہئیں۔ اسی میں ہماری اپنی بھلائی ہے۔ جب ہم اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کردیتے ہیں تو ہمیں ہر وقت کی کڑھن اور ہر وقت کی منفی سوچ سے نجات ملتی ہے کیونکہ یہ ہر وقت کی کڑھن اور یہ ہر وقت کی منفی سوچ خود ہماری اپنی شخصیت کو تباہ کردیتی ہے اور ہم خود ہر وقت کی غیبت، بدکلامی اور الزام تراشی میں مبتلا ہو کر کبھی کبھی اپنے دشمنوں کی غلطیوں کو ہلکا کرنے کے خود ہی ذمہ دار بن جاتے ہیں۔

ذاتی معلومات

سوال از: غفران قدر ــــــــــ گورکھپور۔

ماشاء اللہ کیا ہی دلچسپ رسالہ ہے۔ واقعی یہ آپ کی حقیقی محنت کا ثمرہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو عمر میں ساتھ صحت یابی کی برکتیں عطا فرمائے اور اس رسالہ کو پوری دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین اور اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو رہتی دنیا تک جاری رکھے تاکہ ہر انسان اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

حضرت میں اپنے بارے میں ذاتی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں برائے کرم مجھے بتائیے کہ میرے نام کے عدد، مفرد عدد، لکی نمبر کیسا ہے، دن بتاریخ فائدہ مند اور نقصان دہ کون سے ہیں، میرا برج دراشی کونسی ہے، نگینہ کیا ہے۔

میرے نام کے حساب سے میرا اسم اعظم کیا ہے جو مشکلات کے دور میں یا ہمیشہ پڑھنا چاہئے کیونکہ میں پریشانیوں سے دوچار ہوں۔ نیز صدقہ بھی بتادیجئے جو مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے ہر سال دینا چاہئے۔ اور میرے لئے کاروبار کا بھی انتخاب کردیں جس میں کامیابی مل سکے۔ میری تاریخ پیدائش ۲۴ ستمبر ۱۹۶۰ء ہے۔

جواب

آپ جیسے مخلص حضرات طلسماتی دنیا کو پسند کررہے ہیں اور ہماری محنت ٹھکانہ لگ رہی ہے۔ ہم آپ کے شکرگزار ہیں اور اپنے اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مزید محنت کرنے کی توفیق دے اور ہماری صلاحیتوں کے اندر مزید سدھار پیدا کرے۔

آپ نے اپنی ذاتی معلومات حاصل کرنی چاہی ہیں۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کیا کریں۔ آپ کیلئے غیر مبارک تاریخیں ۲۲، ۲۳، ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں۔

آپ کا لکی نمبر بھی ۶ ہی ہے۔ البتہ ۳، ۴، اور ۹ اعداد بھی آپ کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں ایک اور ۸ آپ کے دشمن اعداد ہیں۔ ان اعداد کی چیزوں سے اور شخصیتوں سے خود کو بچانے کی کوشش کریں۔ مثلاً اگر کاروبار میں شراکت وغیرہ کی نوبت آتی ہے تو ان حضرات کے ساتھ شرکت کریں جن کا عدد ۳، ۴، ۹ ہو اور ان لوگوں کے ساتھ شرکت نہ کریں جن کا عدد ایک یا ۸ ہو۔

مئی، اگست، نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔ ان مہینوں میں کوئی بھی قابل غور بیماری آپ پر خدانخواستہ حملہ آور ہوسکتی ہے۔

ہر سال ۲۳ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر کے درمیان سوا کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈالا کریں۔ یعنی ایسے کبوتروں کو جو کسی کے پالتو نہ ہوں۔ آزاد ہوں۔ یہ آپ کا مخصوص صدقہ ہے۔ جو آپ کو انشاء اللہ مختلف آفات سے نجات دلائے گا۔ اگر اس صدقہ کو ہر سال ۲۴ ستمبر، ۶ اکتوبر یا ۱۵ اکتوبر کو ادا کریں تو بہتر ہے۔

آپ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ جمعہ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ بدھ اور جمعرات بھی آپ کے لئے اہم دن ہیں۔ آپ کو ہیرا، پنا، سنہلا اور اوپل نگینے انشاء اللہ راس آئیں گے۔

آپ کا اسم اعظم "یَاعَلِیْمُ" ہے۔ روزانہ ایک سو پچاس مرتبہ پڑھا کریں۔ اپنی صحت کو کنٹرول کرنے کے لئے انار، سیب اور پودینہ کا استعمال کرتے رہا کریں۔ نماز کی پابندی رکھیں اور ہر فرض نماز کے بعد ۶ مرتبہ "یاغفور" پڑھ لیا کریں۔ روحانی اور جسمانی صحت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اپنی سوچ و فکر کو مثبت بنائیں اس کو منفی نہ بننے دیں۔ جن لوگوں کی سوچ و فکر منفی ہوتی ہے وہ جسمانی طور پر بھی بیمار رہتے ہیں اور روحانی طور پر بھی۔ منفی سوچ و فکر ہمارے اعضاء رئیسہ کو تباہ کردیتی ہے اور ہمارے دماغ کے سوتے خشک کردیتی ہے۔ پھر ہم امراض معدہ کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں اور معدے کے امراض ہمیں مختلف بیماریوں سے دوچار کرتے ہیں اور اس طرح ہمارے جسم میں بیماریوں کو پھلنے پھولنے کا موقعہ ملتا ہے۔

منفی سوچ و فکر ہمیں روحانی طور پر بھی مفلوج کردیتی ہے کیونکہ جب ہم اپنی سوچ منفی بنالیتے ہیں تو ہم ہر وقت سوء ظنی میں مبتلا رہتے ہیں اور یہ

سوء ظنی ہمیں دوسروں پر بھروسہ کرنے سے باز رکھتی ہے اور جب دماغ میں غلطی اور بدگمانی باقاعدہ اپنا گھر بنالیتی ہے تو پھر انسان ہر وقت دوسروں کے بارے میں غلط ہی سوچتا رہتا ہے اور دوسروں کے بارے میں غلط سوچ ہمارے اپنے یقین کو متزلزل کردیتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل کے لوگ قابل اعتبار نہیں ہیں۔ اور حالات کا تقاضہ ہے کہ ہم چوکنا اور چالاک بن کر زندگی گزاریں لیکن دنیا کے تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ ناقابل اعتبار لوگوں پر بھروسہ کرکے اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا نقصان قابل اعتبار لوگوں پر بھروسہ نہ کرکے ہوتا ہے۔ چالاکی اچھی چیز ہے لیکن اس دنیا میں سادہ لوح جتنا فائدہ اٹھالیتے ہیں چالاک لوگ اتنا فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔ اگر آپ اپنی سوچ وفکر کو مثبت رکھیں گے تو آپ کی اپنی صحت روحانی اور جسمانی نارمل رہے گی اور کامیاب زندگی گزارنے کے لئے انسان روحانی وجسمانی طور پر صحت مند رہنا ضروری ہے۔

اپنے بارے میں جانکاری

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

میں آپ کی خدمت اقدس میں پہلی مرتبہ خط لکھ رہا ہوں۔ اپنی پریشانیوں کا مسئلہ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آپ مجھ ناچیز کو مایوس نہ کریں گے، ورنہ ناچیز کی زندگی اس دنیا سے کوچ کرجائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور قارئین کی عمر طویل کردے تاکہ عمل کے زرخیز خزانوں کے لینے والے بن جائیں۔ میں اس رسالے کا ایک سال سے قاری ہوں ہر ماہ اس کا بہت بے چینی سے انتظار کرتا ہوں۔ اس خط کا بہت بہت بے چینی سے انتظار رہے گا۔

میں حافظ قرآن ہوں دارالعلوم مفتاح العلوم (میل وشارم) سے فارغ ہوں۔ آپ بہ خوبی اس مدرسے سے واقف ہوں گے۔

میری تاریخ پیدائش ۱۹۷۷ء۔۵۔۱۲ ہے۔ میری بیوی کی تاریخ پیدائش معلوم نہیں۔ سن ہی معلوم ہے۔ ۱۹۸۱ء۔ میرا بچہ ایک سال کا ہے جس کی تاریخ پیدائش ۲۰۰۴ء۔۱۔۲۶ ہے۔

ہم سب کے نام کے عدد تاریخ پیدائش کے عدد مبارک تاریخیں غیر مبارک تاریخیں، کونسا ورد کونسے پتھر، رنگ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ ہم اپنے آبائی وطن سے ۴۰ کلومیٹر دور دوسرے ضلع میں رہتے ہیں۔ ہمارا مکان نمبر ۲۔۱۷۔۸۔۱ ہے۔

میں تاجر چرم ہوں کچے چمڑے کا خریدار ہوں۔ میرا کاروبار دو سال پہلے بہت اچھا چلتا تھا۔ شادی کے بعد میرے کاروبار میں دن بہ دن نقصان ہوتا گیا میں جن لوگوں کے پاس چمڑے خریدتا تھا ان کو ہزاروں روپے ایڈوانس دیا ہوں۔ وہ لوگ تھوڑے دن مجھے چمڑے ڈالے اب چمڑے ڈالنا پورا بند کردیئے ہیں۔ بار بار مجھے حساب کر بول کے گھر کو آرہے ہیں مجھے ان کے سامنے جانے کی ہمت نہیں ہے۔ نہ میں ان سے بات کررہا ہوں میں گھر میں رہ کر گھر والوں سے نہیں ہے بول کے جھوٹ بولنے لگا ہوں۔

میری طبیعت ہمیشہ سست رہتی ہے، گھٹنوں ہاتھوں، پیروں اور جوڑوں میں ہمیشہ سوئیاں چبھائے جیسا ہورہا ہے، ہمیشہ میرا سر وزن رہتا ہے، دن بھر کھانے کی بھوک نہیں رہتی ہے ہمیشہ صبح شام زمین پر لیٹا رہتا ہوں میں باہر جاؤں یا گاؤں کا سفر کروں تو پھر طبیعت صحیح ہشاش بشاش رہتی ہے۔ مجھے گھر آنے کو دل نہیں ہوتا۔ اگر مقام آئے تو بھی دوسرا نقل مقام کروں بولتا دل جب سے میں کاروبار کرتا تھا ہفتہ میں ایک بار گھر میں اجتماع کراتا تھا۔ رمضان المبارک میں روزہ داروں کو کھلاتا تھا۔ میری حیثیت کے مطابق زکوۃ دیتا تھا۔ سال میں چار مرتبہ مدرسے کے بچوں سے ختم القرآن کرواتا تھا۔ اب مجھ میں وہ سکت نہیں رہی ہمیشہ غصہ میں رہتا ہوں اگر گھر میں لڑائی فساد وغیرہ ہو تو بے قابو ہو کر ماں باپ سے لڑتا ہوں، ان کی عزت واحترام نہیں کرتا۔ لڑتے وقت کسی کو قتل کروں یا بھاگ جاؤں میرا دل بولتا ہے۔ میں حافظ ہونے کے باوجود بھی میرا دل نماز کی طرف نہیں ہے۔ یہاں تک کہ جمعہ کی نماز میں بھی نہیں جاتا۔ آٹھ سال سے تلاوت قرآن بھی بند کردیا ہوں۔ شروع میں مسجد میں امامت بھی کیا ہوں اور تراویح بھی پڑھایا ہوں۔ میں گھر کا واحد کفیل ہوں، میرے والد کو فالج ہوا ہے، ہاتھ پیروں میں قوت نہیں ہے میرے چھوٹے چھوٹے بھائی بہن ہیں۔ گھر میں روز کوئی نہ کوئی بیمار ہوتے ہیں اور سب کوئی سا کام بھی وقت پر نہیں کرتے، بڑوں چھوٹوں کا ادب واحترام نہیں ہے۔ اس ناچیز کے خط کو طویل سمجھ کر نظر انداز نہ کیجئے۔ گھر میں تنگ دستی چل رہی ہے۔ میں پریشانی کے عالم میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔

ہماری امی کو بلڈ پریشر ہے اور ہمیشہ سر میں درد رہتا ہے۔ ان کے واسطے کچھ وظیفہ دیں۔ کیا ہمارے گھر پر بندش یا آسیبی اثرات ہیں۔ بہت سے عاملوں کو بتایا ہوں لیکن اس کا اثر چند دن ہوتا ہے کوئی بھی عالم سفلی عمل کروائے ہیں بول کے بولتے ہیں۔ میرے والد میرے واسطے کچھ بھی نہیں رکھے۔ میرے پاس جو لوگ بھی ایڈوانس لئے وہ لوگ مجھے چمڑے ڈال

دیں۔ اور مجھ میں وہ خوف ختم، اور وہ لوگ نرم دل کے ساتھ حساب کروالیں اور وہ لوگ دوبارہ کاروبار شروع کریں یا میری رقم مجھے واپس لوٹادیں۔ اس کے لئے وظیفہ دیں۔

میری والدہ بہت بڑے گھرانے کی لڑکی ہیں۔ میری والد مفلس اور تنگدست ہونے کے باوجود بھی اسی گھر میں رہ کر زندگی بسر کررہے ہیں۔ والدہ کی مجبوری اور حالات کو دیکھ کر میرے نانا نے ترکہ میں گھر دلائے ہیں میرے تین خالائیں ہیں سب اللہ کے فضل سے اچھے پیانے پر زندگی بسر کررہے ہیں لیکن جب سے میری والدہ کے ترکہ میں گھر دینے کے لئے دیئے ہیں تو وہ بھی میری خالائیں ہمارے کو بھی ترکہ میں دیویول کے تقاضہ کررہے ہیں۔ اس وقت ہم اسی مکان میں زندگی گزر بسر کررہے ہیں تقاضہ کی وجہ سے ہمارے نانا ماموں کا ارادہ بھی مکان کو چار حصوں میں کرکے تقسیم کرنے کا ہے یا گھر کو فروخت کروانے کا ہے۔

برائے مہربانی وہ گھر ہمارے امی کے نام پر ہی کروانے کے لئے وظیفہ دیں۔ میری بیوی میری ماموں زادی ہے مجھ سے نافرمانی کرتی ہے بڑی بڑی فرمائشیں کرتی ہیں میں تہی دست ہونے کے باوجود بھی چھوٹی موٹی فرمائش پوری کرتا ہوں۔ میرے پاس اب چلانے کے لئے سائیکل تک نہیں ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں بڑا کروڑ پتی ہوں۔ اس غریب کی ہمت افزائی کرتے ہوئے اس خط کو ضرور شائع کریں اور آنے والے مئی کے مہینے میں شائع کریں۔ ہمارے گھر میں لیموں کم کم لال لگا ہوا کیلے، کالی مرچ کے دانے کچا گوشت آکر پڑتا ہے کاروبار بند ہونے کی وجہ سے گھر میں فاقہ ہورہا ہے۔ اگر آپ اس خط کو طلسماتی دنیا میں شائع اگلے ماہ نہ کریں تو ضرور بہ ضرور اس دنیا سے کوچ کرجاؤں گا۔ سب گھر کے افراد کو اچھا وظیفہ دیں۔ میری یادداشت بھی بہت کمزور ہے اس کیلئے وظیفہ دیں۔

نوٹ: اس خط کا جواب اگلے ماہ میں ضرور شائع کریں۔

جواب

آپ کا خط حد سے زیادہ طویل ہے۔ اتنے عریض وطویل خطوط چھاپنے سے دوسرے قارئین کا نقصان ہوتا ہے اور ان خطوط کے جوابات کا نمبر نہیں آپاتا۔ طوالت کی وجہ سے ہم آپ کے خط کو نظر انداز بھی کردیتے کیونکہ عام طور پر طویل خطوط کے جواب ہم نہیں دیتے۔ طویل خطوں کا پڑھنا پھر ان کا جواب دینا ایک دشوار ترین بات ہے۔ لیکن آپ نے اپنے خط کے آخیر میں اتنی بڑی دھمکی دے رکھی ہے کہ اسے پڑھ کر دل لرز گیا۔ اس دھمکی سے یہ اندازہ ہوگیا کہ آپ اچھے خاصے لوگوں کو بلیک کرسکتے ہیں آپ کی اس دھمکی سے ڈر کر جو آپ نے دنیا سے کوچ کرنے کی دی تھی ہم نے آپ کے خط کو جوں کے توں چھاپ دیا۔ خدا کرے ابھی تک آپ نے خودکشی نہ کی ہو یا آپ کا ہارٹ فیل نہ ہوا ہو، کیونکہ آپ نے دھمکی یہ دی تھی کہ اگر آپ کا خط مئی کے شمارے میں نہ چھاپا گیا تو آپ دنیا سے کوچ کرجائیں گے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے آپ کے خط کو مئی کے شمارے میں جگہ نہ مل سکی اور اب یہ خط جون کے شمارے میں چھپ رہا ہے۔ اگر آپ بقید حیات ہوں تو سن لیجئے کہ آپ کے نام کا مفرد ۸ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۸، ۱۷، ۲۶ ہیں۔ آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۴، ۹، ۲۴، ۲۵، ۲۸۔

آپ کیلئے پتھر یہ ہیں۔ پنا مونگا، فیروزہ۔ آپ روزانہ ''یـا فتّـاحُ'' سومرتبہ پڑھا کریں۔

آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔ ان کیلئے مبارک تاریخیں ۹، ۱۸، ۲۷ ہیں۔ آپ کی بیوی کی غیر مبارک تاریخیں ۶، ۷، ۸، ہیں۔

آپ اپنی بیوی سے روزانہ ''یـا عَـلِـیْـمُ'' پڑھنے کی تاکید کریں۔ نماز مغرب کے بعد سومرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ آپ کی بیوی کو عقیق اور موتی راس آئیں گے انشاء اللہ۔

آپ کے صاحبزادے کا عدد ۴ ہے۔ ان کے لئے مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲، ۳۱ ہیں۔ آپکے صاحبزادے کو انشاء اللہ یاقوت راس آئے گا۔

اپنے صاحبزادے کو اس بات کی تاکید کریں کہ وہ روزانہ ''یا عزیز'' سومرتبہ پڑھا کرے۔

آپ سے بطور خاص گزارش ہے کہ آپ عبادت وریاضت پر پورا دھیان دیں اور روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت ایک بار ضرور کیا کریں۔ اگر سورۂ یٰسین کی تلاوت کے بعد ایک جگ پانی پر دم کرکے آپ روزانہ خود بھی پئیں اور اپنے اہل خانہ کو بھی پلائیں تو بہتر ہوگا۔

آپ جذباتی مزاج رکھتے ہیں اور یہ جذباتی مزاج آپ کو ہچکولے کھلاتا ہے۔ اس لئے آپ تھوڑی بہت تبدیلی اپنی طبیعت میں کریں۔ اور خود کو ٹھوس بنائیں۔ اپنے اندر استحکام پیدا کریں۔ نماز کی پابندی کے ساتھ اپنی قوت یقین کو بڑھائیں۔ ایمان کے بعد قوت عمل اور قوت یقین ہی بندے کو دونوں جہاں میں کامیابی سے ہمکنار کراتی ہے۔ آپ جمعہ کے دن نماز جمعہ سے فارغ ہوکر سومرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد دو نفلیں بہ نیت قضائے حاجت پڑھا کریں اور دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاندانی جائیداد کو

آپ کے نام ہی کرادے۔

آپ نے لکھا ہے کہ اب آپ کے پاس سائیکل بھی نہیں ہے لیکن لوگ آپ کو کروڑ پتی سمجھتے ہیں۔آپ خوش نصیب ہیں کہ لوگوں کی نظر میں آپ کا بھرم قائم ہے۔اگر لوگ آپ کو قلاش سمجھتے تو آپ کی عزت بھی نہ کرتے جب بھرم ہے تو کچھ نہ کچھ عزت بھی ہوگی اس لئے آپ پر شکر کرنا لازم ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو تمام مسائل ومصائب سے نجات دے اور لوگوں کے حسن ظن کو قائم رکھے کہ یہ ایک دولت ہے اور یہ دولت بھی ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ ماں باپ سے لڑتے ہیں اور ان کی عزت نہیں کرتے۔ یہ تو بہت ہی خطرناک بات ہے۔ماں باپ کی قدر ان سے پوچھئے جن کے ماں باپ نہیں ہیں۔ماں باپ سے بڑی دولت اس دنیا میں ایمان کے بعد کوئی بھی نہیں ہے۔اور جو لوگ اپنے ماں باپ کی قدر نہیں کرتے وہ اپنی اولاد کی ناقدری کا شکار ہوتے ہیں اور آخرت کی سزا اس کے علاوہ ہے۔اگر آپ اس دنیا میں ترقی اور کامیابی چاہتے ہیں تو اپنے ماں باپ کا دل سے احترام کریں اور ان کو کسی معاملے میں اُف تک نہ کریں۔ اگر ماں باپ ناراض رہیں گے تو نہ آپکے عمل مقبول ہوں گے نہ دعائیں۔

اپنی غلطیوں کی یادداشتیں

سوال از:(نام مخفی)

مولانا صاحب میں خط پہلی بار لکھ رہی ہوں اگر کوئی غلطی ہو تو معاف کرنا۔

میرا سوال ہے کہ میری شادی کو ۲۴ سال ہوگئے ہیں اور آج تک ایک عدد گھر نہیں ہوسکا ہے۔جو کچھ بھی سسرال میں تھا وہ بھی سوتیلی ساس کے قبضے میں ہے۔وہ ہم لوگوں کو وہاں رہنے نہیں دیتی ہے۔حالانکہ وہاں کے تمام مکان میرے شوہر کے ہیں۔وہ ایک ہی وارث ہیں۔میری سوتیلی ساس کے دونوں بیٹے پہلے شوہر کے ہیں۔ان دونوں کو لے کر رہتی ہے اور جو اپنا گھر ہے وہ میرے سسرال کے پڑوس میں ایک آدمی ہے اس نے قبضہ کرلیا ہے اس نے میرے شوہر کے سگے باپ کے انتقال کے بعد میرے شوہر کو کبھی دس روپے تو کبھی پانچ روپے دے دے کر ایسے ہی کر کے دس ہزار روپے دیا ہے اور ہمارا گھر قبضہ کرلیا ہے۔اور گھر کے کاغذ بھی اس کے پاس ہیں۔ہم لوگ وہ دس ہزار کے ۵۰ ہزار روپے دینے کے لئے راضی ہیں لیکن وہ گھر دینے کے لئے راضی نہیں ہیں۔وہ گھر نہیں تو ہم لوگ دوسرا گھر کہیں بھی نہیں لے سکتے ہیں کچھ بھی رکاوٹ آجاتی ہے۔پیسے بھی خرچ ہوجاتے ہیں۔گھر اچھا نہیں ہونے کی وجہ سے میرے بڑے لڑکی کا رشتہ اچھی جگہ ہوا ٹوٹ گیا۔اور تین لڑکیاں ابھی اسکول پڑھ رہی ہیں۔

میرے شوہر گھر کی فکر تو بہت کرتے ہیں لیکن کوئی ان سے کام نہیں ہوتا ہے اور میں ضد بھی نہیں کرسکتی کہ کچھ کرو، کیونکہ عمر زیادہ ہوگئی ہے۔۶۵ سال کی عمر ہے۔اور میری عمر ۴۴ سال ہے۔میری پوری زندگی میرے بیٹے کے اوپر ہے۔وہ بہت بری عادت میں ہے، بُرے دوستوں کے ساتھ رہتا ہے اس کے بُرے دوستوں کا ساتھ چھوٹ جائے اور ایک نیک انسان بن جائے کام اچھا کریں کوئی بھی۔

میرے ماں باپ تو مرچکے ہیں۔میرے سے دو بھائی چھوٹے ہیں دونوں کی شادی ہوچکی ہے۔ایک بھائی میری بہت مدد کرتا ہے وہ اس کے بچوں کو بھوکا رکھ کر میرے بچوں کا پیٹ بھرتا ہے اس کے گھر کا حال بھی میرے سے دیکھا نہیں جاتا اس کے بھی تین لڑکی اور ایک لڑکا ہے۔میری بڑی بیٹی کے دونوں ہاتھ پر اور پاؤں پر زخم آئے ہیں وہ دس سال سے آتے جاتے ہیں دوا کرنے سے دور بھی ہوجاتا ہے۔تھوڑا بہت اچھا ہوتا ہے تو ایک سال میں ایک بار زیادہ ہوجاتا ہے خاص کر رمضان کے چاند رات سے یا محرم کے مہینے میں پھر سے آتا ہے کم ہوکر زیادہ ہوتا ہے اس کے لئے عمل دیجئے۔

میری چاروں لڑکیاں اور میں پانچوں وقت اور تہجد کی نماز کی پابند ہیں۔ہم ہر مقصد کی اتنی دعا کرتے ہیں لیکن ہمیں لگتا ہے کہ ہماری دعا کوئی الٹا کر رہا ہے یا کاٹ رہا ہے۔مولانا صاحب اس بات کا معلوم کر کے جواب دیجئے۔میں بہت پریشان ہوں مجھے ایسی دعا دیجئے عمل دیجئے کہ میری اور میرے گھر والوں کی پریشانی دور ہوجائے اور ہمارا ہر مقصد کامیاب ہوجائے۔خود کا گھر ہوجائے۔مولانا صاحب جواب جلد سے جلد دیجئے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر اندازہ ہوا کہ آپ کے جو کچھ بھی حالات ہیں ان کی ذمہ داری تمہارے شوہر کے سر پر جاتی ہے۔انہوں نے خود ایسے کام کئے ہیں جن کی وجہ سے تباہی اور بربادی آئی۔کسی سے دس بیس روپے مانگنا اور مانگتے رہنا کوئی اچھی عادت نہیں ہے۔یہ ایک بری عادت ہے اور اس

سے انسان کا ضمیر اور اس کی غیرت مرجاتی ہے۔ کسی کے آگے خواہ مخواہ یا معمولی پریشانیوں کی وجہ سے دست سوال دراز کرنا ایک معیوب فعل ہے اور اس فعل کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے بھی ناپسند فرمایا ہے۔ چنانچہ دین اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں رہتے ہوئے دوسروں سے بار بار سوال کریں گے اور دوسروں کے سامنے بار بار اپنا دامن پھیلائیں گے وہ قیامت کے دن اس حال میں حاضر ہوں گے کہ ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔ صرف ہڈیاں ہوں گی اور یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ یہ دنیا میں مانگتے پھرتے تھے۔

جس آدمی نے تمہارے شوہر کو دس دس اور بیس بیس روپے دے کر پورا گھر ہی قبضا لیا ہے وہ بھی کوئی فنکار معلوم ہوتا ہے اور اس کی نیت میں پہلے ہی سے فتور ہوگا۔ اسی لئے آپ کے شوہر کو بھیک کی طرح پیسے دیتا رہا۔ اب بھی تمہارے شوہر کی غلطی اور کمزوری ہے کہ وہ اس سے اپنے مکان کو واپس لینے کے لئے صحیح معنوں میں جدوجہد نہیں کررہے ہیں۔ اگر وہ صحیح معنوں میں جدوجہد کریں اور اس سے مکان خالی کرانے کے طریقے سے اپنے ہاتھ پیر چلائیں تو مکان خالی ہوجائے گا لیکن ایسا لگتا ہے کہ آپ کے شوہر نے دس ہزار سے زیادہ رقم لی ہوگی تمہیں صحیح بات کا علم نہیں۔ تاہم روزانہ آیت کریمہ گیارہ سو مرتبہ پڑھا کرو اور دعا کیا کرو انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

تم نے لکھا ہے کہ کسی نے ایسا کردیا ہے کہ تمہارے دعا قبول نہیں ہورہی ہیں اور دعائیں الٹا اثر دکھارہی ہیں جیسے کسی نے تمہاری دعاؤں کو کاٹ دیا ہو۔

محترمہ! عمل میں تو رجعت اور کاٹ ہوجاتی ہے لیکن دعاؤں پر کسی کا بس نہیں چلتا، دعا کا معاملہ خالصتاً اللہ تعالیٰ سے متعلق ہے۔ یہ سمجھنا کہ کوئی ہماری دعا پر بھی کچھ کراسکتا ہے صرف وہم ہے ہاں دعا قبول نہ ہونے کی دوسری وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً ہر وقت جھوٹ بولنا، حسد کرنا، زنا کرنا، نماز نہ پڑھنا، دوسروں کو کوسنا، ناپاک رہنا وغیرہ اس طرح کی غلطیوں میں اگر اہل خانہ خدانخواستہ مبتلا ہوں تو عام طور سے دعا قبول نہیں ہوگی۔ حد یہ ہے کہ اگر مذکورہ گناہوں میں کوئی مبتلا ہو تو ایسے لوگوں کے حق میں نیک لوگوں کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ یا پھر دعا جب بھی قبول نہیں ہوتی جب آدمی سے مانگنے کا ڈھنگ نہ آتا ہو۔ دعا مانگنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بندہ پاک صاف ہوکر مکمل تنہائی میں اللہ کے لئے کوئی عبادت کر کے مثلاً نماز یا تلاوت قرآن وغیرہ، پھر اللہ سے رجوع کرے۔ پہلے درود شریف پڑھے پھر اللہ کی بڑائی کا اظہار کرے پھر اس کی حمد وثنا کرے۔ اس کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگے پھر دعا کرے اور اپنی ضروریات کو اپنے رب کے سامنے رکھے اور کوشش کرے کہ اللہ سے مانگنے کے دوران اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ جائیں۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالے انشاء اللہ اس طرح آپ مانگیں گی تو دعا قبول ہوگی۔

آپ کی جس لڑکی کے ہاتھ پیروں میں زخم ہیں اس کے لئے یہ عمل نوٹ کریں۔ روزانہ صبح ہی صبح چالیس مرتبہ "سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ" چالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اسکو چالیس دن تک پلادیں، انشاء اللہ اس کو ان زخموں سے نجات مل جائے گی۔ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ آپ روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات بھی کرتی رہیں اور جمعہ کے دن ایک آدمی کا کھانا نکالیں۔ روزانہ سورہ یٰسین کی تلاوت کریں۔ اور نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد تین سو مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ تمام مصائب وآلام سے نجات ملے گی۔

"اپنا گھر" ہونا بہت بڑی نعمت ہے لیکن اس سے بھی بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان صبر وقناعت کے ساتھ رزق حلال کی جستجو کرتا رہے اور جو کچھ بھی میسر آجائے بس اسی کو اپنی قسمت سمجھے اور اپنے رب کا شکر ادا کرے بے شک اس دنیا میں ہزاروں لاکھوں انسان ایسے ہیں جو بڑی بڑی بلڈنگوں میں رہ رہے ہیں اور جن کے بنگلے آسمان سے باتیں کرتے نظر آتے ہیں لیکن اسی دنیا میں کروڑوں انسان ایسے بھی ہیں جنہیں جھونپڑی بھی نصیب نہیں ہے جو سڑکوں پر اور فٹ پاتھوں پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ آپ اگر کرائے کے مکان میں زندگی گزارتی ہیں تو اللہ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو کسی بھی طرح کی چھت تو نصیب ہے ورنہ آپ نے اپنے اردگرد ایسے لوگ بھی دیکھے ہوں گے جنہیں برسات میں کوئی سائبان نصیب نہیں ہوتا۔

اپنے مکان کی تمنا کرنا گناہ نہیں ہے لیکن ہر وقت اسکی فکر میں دُبلا ہونا بُرا ہے۔ آپ اپنے شوہر کے اندر حوصلہ پیدا کریں جبتک وہ حوصلہ مند ہوکر جدوجہد نہیں کریں گے اس وقت تک آپ کی کل ضروریات کا پورا ہونا بہت دشوار ہے یوں اللہ بہت بڑا ہے وہ جب کسی کو دینے کا ارادہ کرلیتا ہے تو خود ہی راستے پیدا کردیتا ہے لیکن یہ بات بھی طے ہے کہ وہ زیادہ تر ان لوگوں پر اپنی رحمتوں کی بارش برساتا ہے جو اس کے پیدا کردہ اسباب کا احترام کریں اور ان اسباب کو اپنی ترقی کا ذریعہ بنائیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

مرض میں افاقہ کے لئے

مرض کوئی سا بھی ہو اس میں کمی پیدا کرنے کے لئے اور اس سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل نقش باوضو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۲۶۹	۱
۱۲۶۸	۲	۷	۱۲
۳	۱۲۷۱	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۲۷۰

شوہر کی توجہ اور محبت کے لئے

اگر شوہر بیوی سے بیزار ہو اور بیوی اس کی بیزاری اور عدم توجہ کی وجہ سے پریشان ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر بیوی اپنی چٹیا میں باندھ لے۔ انشاء اللہ شوہر کی محبت حاصل ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاسلام	یاوھاب	یاوھاب	یاجامع
یامجیب	یاجامع	یارحیم	یااللہ
یاحمید	یاواسع	یاباعث	یامحی
یاجامع	یامجیب	یامجیب	یامجیب

اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ اس کے بعد بیوی اپنی چٹیا میں باندھ لے۔

بچے کے دانت آسانی سے نکلنے کے لئے

جب بچوں کے دانت نکلتے ہیں انہیں مختلف قسم کی بیماریاں ہوجاتی ہیں اور بچے کمزور ہوجاتے ہیں۔ آسانی سے دانت نکلنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ دانت آسانی سے نکل آئیں گے۔

۷۸۶

۹	۱۲	۸۹۸	۷۹
۸۹۷	ف	ح	۱۳
۸۱	ظ	ی	۷
۱۱	۶	۸۲	۸۹۹

بچوں کا ضد کرنا اور رونا

جو بچے بےوجہ ضد کرتے ہوں یا بےوجہ روتے رہتے ہوں ان کے گلے میں مندرجہ ذیل تعویذ ڈالیں۔ انشاء اللہ ان کا رونا بھی بند ہوگا اور وہ ضد کرنے سے بھی باز آئیں گے۔

۷۸۶

۸	۱۹	۲۲	۱
۲۱	۲	۷	۲۰
۳	۲۴	۱۷	۶
۱۸	۵	۴	۲۳

ایسے بچوں کے تکیہ میں یہ نقش رکھ دیں۔ یہ نقش اصولی طور پر غلط ہے

لیکن اسی طرح لکھیں۔

۷۸۶

ص	لا	ع	ع
۴	ع	۱۷	۹
۳	۶	۷	ع
۱	۲	۲۴	۱۵

جادو کا تیر بہدف علاج

اگر کسی شخص پر جادو کردیا جائے تو اس کو جادو سے نجات دلانے کے لئے سو مرتبہ روزانہ سورۂ فلق اور سو مرتبہ سورۂ ناس پڑھیں۔ لگاتار ۴۰ دن تک یہ دونوں سورتیں قرآن حکیم کی آخری سورتیں ہیں اور یہ اس وقت نازل ہوئی تھیں جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کردیا تھا اور اس جادو سے متاثر ہوکر آپ علیل ہوگئے تھے اس وقت فرشتوں نے باذن اللہ صحیح رہنمائی کی تھی اور اس جادو کا توڑ بتایا تھا اور اس رہنمائی سے فخر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر سے نجات مل گئی تھی۔ اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ جب فخر انبیاء سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا جاسکتا ہے تو کسی بھی انسان پر جادو کردینا آسان ہے۔

اگر مذکورہ سورتوں کا روزانہ سو مرتبہ پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر ان دونوں سورتوں کو تین سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور روزانہ اس پانی کو دن میں دوبار مریض کو پلاتے رہیں صبح شام۔ ایک ہفتے کے بعد پھر اسی طرح بوتل تیار کرلیں اس طرح چھ بوتلوں پر دم کرکے چھ ہفتوں تک پلاتے رہیں اور کوئی سا بھی ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ان نقوش کی تاثیر الگ الگ ظاہر ہوتی ہے۔

سورۂ فلق کا نقش حرفی یہ ہے۔ زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

۷۸۶

قل اعوذ	برب الفلق	من شر ماخلق	ومن شر
غاسق	اذا	وقب	ومن
شر	النفثت	فی العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۸
۲۱۷۳	۲۱۶۷	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۶	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۴	۲۱۶۵	۲۱۷۱

یہ دونوں نقش خصوصیت کے ساتھ اسی جادو میں اثر انداز ہوتے ہیں جو سفلی ہو۔ سورۂ ناس کا نقش حرفی یہ ہے۔ زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

۷۸۶

قل اعوذ برب الناس	ملک الناس	اله الناس	من شر الوسواس الخناس
ملک الناس	اله الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس
اله الناس	من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شر الوسواس الخناس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	من الجنة والناس

سورۂ ناس کا عددی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۳۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

یہ نقش خاص طور سے ان مریضوں کے لئے مفید ہے جو جناتی جادو کا شکار ہوں۔ دونوں سورتوں کے مشترکہ نقوش یہ ہیں۔

نقش حرفی یہ ہے۔

۷۸۶

قل اعوذ برب الفلق	فی صدور الناس	اللہ الناس	اذا حسد
من شرالوسواس الخناس	حاسد	من شر ماخلق	الذی یوسوس
ومن شر	قل اعوذ برب الناس	والناس	ومن شر غاسق اذا وقب
من الجنة	ومن شر النفثت	فی العقد	ملک الناس

دونوں سورتوں کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹۶	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸۶	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

پینے کے لئے مریض کو یہ نقش دیں۔

۷۸۶

۴۶۵۱	۴۶۴۳	۴۶۴۹
۴۶۴۵	۴۶۴۸	۴۶۵۰
۴۶۴۷	۴۶۵۲	۴۶۴۴

ماہرین روحانی عملیات کا ایک معمول یہ بھی رہا ہے کہ انہوں نے سحر زدہ یا آسیب زدہ لوگوں کا علاج ان دونوں سورتوں سے اس طرح بھی کیا ہے کہ سورۂ فلق کا نقش دائیں بازو پر بندھوایا ہے اور سورۂ ناس کا نقش بائیں بازو پر اور دونوں سورتوں کا مشترکہ نقش مریض کے گلے میں ڈلوایا ہے۔ پینے کے لئے جو تعویذ دونوں سورتوں کا مشترکہ نقش دیا ہے جو مثلث اوپر بنایا گیا ہے۔

بعض تجربہ کار عاملین کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ وہ اپنے مریضوں کو معوذتین کے نقوش مریضوں کے عنصر کے اعتبار سے دیا کرتے تھے۔ اس کا بھی زبردست فائدہ سامنے آتا ہے۔ یعنی اگر مریض کا مزاج خاکی ہو تو اس کو خاکی چال سے نقش بنا کر دینا چاہئے اور اگر مریض کا مزاج آبی ہے تو اس کو آبی چال سے نقش دینا چاہئے۔ لیکن راقم الحروف کا اپنا تجربہ یہ ہے کہ آتشی چال سے لکھے گئے نقوش سبھی طرح کے لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔

سفلی جادو توڑنے کے لئے

اگر کوئی شخص سفلی جادو کا شکار ہو تو اس کے لئے یہ عمل مفید ثابت ہوگا کنوئیں کے پانی پر ۲۱ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر دم کریں اور اس پانی کو ۲۱ روز تک مریض کو صبح شام پلاتے رہیں اگر پانی بڑھانا ہے تو کنوئیں کا پانی ہی اس میں ڈالیں۔ اور اسی عزیمت کو سرسوں کے تیل پر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور تیل کو رات کو مریض کے پورے جسم پر ملیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن میں سحر سے نجات ملے گی۔

عزیمت یہ ہے۔

''موسیٰ وہارون کی لاٹھی ٹونا کرنے والے کی ٹوٹے پائی ساحر پڑے موت کی کھائی کعبہ کی نظر بیکار ہوا جادو کا اثر بسم اللہ اللہ اکبر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم''

زبردست جادو سے نجات

اگر کسی پر کسی نے زبردست جادو کرادیا ہو یا سفلی عمل کے ذریعہ بالکل ہی مفلوج کر دیا ہو یا ایسی گڑنت کردی ہو کہ جس کی نشاندہی نہ ہو رہی ہو اور اس کی وجہ سے وہ شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو۔ تو اس کے لئے ایک مجرب ترین عمل یہ ہے۔ انشاء اللہ اس عمل کے ذریعہ اس پر کیا گیا جادو بے اثر ہو جائے گا اور گندے عمل اور گڑنت وغیرہ کی بالکل کاٹ ہو جائے گی اور چالیس دن میں مریض جادو کی لپیٹ سے انشاء اللہ پوری طرح نجات پالے گا۔

سب سے پہلے رائی اور اجوائن تقریباً ڈھائی سو گرام لے کر اس میں دوسو گرام اجوائن ہو اور ۵۰ گرام رائی پھر ان دونوں کو ملائیں اور ان پر سات مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر دم کر دیں۔

جِیْلُوْسَ ، فِیْلُوْسَ ، یَرْمُوْنَ جِیُوْنَ سَلْمُوْسَ مَرْطُوْسَ

میلوُمَانَ یاَ فَرْسُوْ فرُدُوْبھاَ حُوْن ۔اس کے بعد سفید کاغذ پر چار نقش لکھیں اوراس کے فتیلے بنائیں۔ پھر چار کورے چراغوں میں تلوں کا تیل ڈالیں اوران میں ان فتیلوں کو روئی میں لپیٹ کر مریض کے دائیں بائیں اورآگے پیچھے جلائیں اور جب تک فتیلے جل نہ جائیں چراغ بجھنے نہ دیں۔ چراغوں کے جلتے وقت مریض کے پاس انگیٹھی جلا کر رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اجوائن اور رائی اس میں ڈال کر مریض کو دھونی دیتے رہیں۔ اس دوران ڈھائی سو گرام اجوائن اور پچاس گرام رائی سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ وہ چاروں نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

ااا ھے ھو ☐ اا اا ھ و		
۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے نجات پالے		

اس فتیلے کو مریض کے دائیں طرف جلائیں۔

۷۸۶

ر و س ح ر ع ل د ی د س ف ل ی		
۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے نجات پالے		

اس فتیلے کو مریض کی پشت پر جلائیں۔

ااا ح ھ ☐ اا اا ھ		
۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے نجات پالے		

اس فتیلے کو مریض کے بائیں طرف جلائیں۔

۷۸۶

ااا ح ھ ☐ اا اا		
۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴
فلاں ابن فلاں ہر قسم کے سحر سے نجات پالے		

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض اوراس کی ماں کا نام لکھیں۔ یہ فتیلے جلانے والا عمل صرف ایک دن کرنا ہے اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش ۴۰ عدد لکھیں۔ روزانہ ایک نقش مٹی کی ہنڈیا میں یا مٹی کے شکورے میں نماز فجر کے بعد گھول دیں اور شام کو عصر اور مغرب کے درمیان اس کا پانی مریض کو صرف ایک بار پلادیں۔ پانی ایک گلاس کے برابر ہو۔ نقش کا کاغذ کسی کیاری یا گملے میں دبادیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں ہر طرح کے سفلی جادو سے نجات ملے گی۔

پلانے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۴	۱۰۳۹	۱۰۳۲
۱۰۳۳	۱۰۳۵	۱۰۳۷
۱۰۳۸	۱۰۳۱	۱۰۳۶
یاالٰہی اس مریض کو جادو سے نجات دے		

سورۂ فاتحہ سے ہر بیماری کا علاج

سورۂ فاتحہ کا نقش ہر طرح کے امراض میں اللہ کے حکم سے تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ مرض کوئی بھی ہو سورۂ فاتحہ کا نقش شفا کا ذریعہ بنتا ہے۔ اگر مریض کے عنصر اور مزاج کے اعتبار سے نقش کی رفتار ملحوظ رکھیں تو بہتر ہے۔ ورنہ آتشی چال کو اہمیت دیں۔

سورۂ فاتحہ کے نقش چاروں چالوں سے حسب ذیل ہیں۔ مربع باندھنے کے لئے۔

چال آتشی

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

مثلث پینے کے لئے

۷۸۶

۳۱۵۵	۳۱۴۹	۳۱۵۷
۳۱۵۶	۳۱۵۴	۳۱۵۱
۳۱۵۰	۳۱۵۸	۳۱۵۳

چال بادی

۷۸۶

۲۳۶۰	۲۳۶۶	۲۳۶۴	۲۳۷۱
۲۳۷۲	۲۳۶۳	۲۳۶۹	۲۳۵۷
۲۳۶۷	۲۳۵۹	۲۳۷۰	۲۳۶۵
۲۳۶۲	۲۳۷۳	۲۳۵۸	۲۳۶۸

۷۸۶

۳۱۵۰	۳۱۵۶	۳۱۵۵
۳۱۵۸	۳۱۵۴	۳۱۴۹
۳۱۵۳	۳۱۵۱	۳۱۵۷

چال آبی

۷۸۶

۲۳۷۱	۲۳۵۷	۲۳۶۵	۲۳۶۸
۲۳۶۴	۲۳۶۹	۲۳۷۰	۲۳۵۸
۲۳۶۶	۲۳۶۳	۲۳۵۹	۲۳۷۳
۲۳۶۰	۲۳۷۲	۲۳۶۷	۲۳۶۲

۷۸۶

۳۱۵۵	۳۱۵۶	۳۱۵۰
۳۱۴۹	۳۱۵۴	۳۱۵۸
۳۱۵۷	۳۱۵۱	۳۱۵۳

چال خاکی

۷۸۶

۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷

۷۸۶

۳۱۵۳	۳۱۵۸	۳۱۵۰
۳۱۵۱	۳۱۵۴	۳۱۵۶
۳۱۵۷	۳۱۴۹	۳۱۵۵

ان تمام نقوش کو باوضو لکھا جائے اور پینے والے نقوش کو گلاب وزعفران سے لکھیں اور اس میں آب زمزم بھی ڈال لیں یقین رکھیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اس کی برکت سے ہر طرح کے امراض سے نجات ملتی ہے گلے میں ڈالنے والے نقش کالی روشنائی سے لکھ سکتے ہیں۔ اگر انہیں بھی زعفران سے لکھیں تو سونے پر سہاگہ ہے۔

ہر مقصد کے لئے حزب البحر کا نقش

حزب البحر کے نقش کو ہر مقصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے اس کو ضرورت مند کے دائیں بازو پر ہرے کپڑے میں پیک کرا کر بندھوائیں اور ہری پینسل سے اس کو لکھیں۔

۷۸۶

۲۶۱۵۷۱	۲۶۱۵۷۴	۲۶۱۵۷۷	۲۶۱۵۶۴
۲۶۱۵۷۶	۲۶۱۵۶۵	۲۶۱۵۷۰	۲۶۱۵۷۵
۲۶۱۵۶۶	۲۶۱۵۷۹	۲۶۱۵۷۲	۲۶۱۵۶۹
۲۶۱۵۷۳	۲۶۱۵۶۸	۲۶۱۵۶۷	۲۶۱۵۷۸

اگر ناف اپنی جگہ سے ٹل جائے

اگر ناف اپنی جگہ سے ٹل جائے تو اس نقش کو لکھ کر ناف کے اوپر باندھ لیں۔ انشاء اللہ تھوڑی دیر کے بعد ناف اپنی صحیح جگہ پر آجائے گی۔

۷۸۶

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	۴

ذلک تخفیف من ربکم ورحمة

درد سر کے لئے

اگر سر میں شدید درد ہو تو ان حروف کو لکھ کر سر میں باندھ لے۔ انشاء اللہ سر کا درد فوراً ٹھیک ہوگا۔ ا ح ا ک ک ح ع ح ا م

عورت کا بانجھ پن دور کرنے کے لئے

اگر کوئی عورت بانجھ ہو اور اس کے بچہ نہ ہوتا ہو تو ان حروف کو کاغذ پر لکھ کر روزانہ عورت کو پانی میں گھول کر لگاتار تین ماہ تک پلائے۔ کسی بھی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ انشاء اللہ نوے دن میں حمل قرار پائے گا۔

حروف یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ا ل ل ہ ر ح م ن

اگر کوئی زہریلا جانور کاٹ لے

اگر کسی کے کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو فوری طور پر ایک طشتری پر زعفران سے لکھ کر پھر پانی سے دھو کر اس کو پلادیں۔ انشاء اللہ زہر نہیں چڑھے گا۔

۷۸۶

ی اال اا لا ی ا د ح م ن ی ا د ح ی م
ی ا ر ھ م ا ی ا ن د ی و م ی ا س ا ق ی
ی ن ا ی ی ا ن ا لا و ی ا غ ی خ د

مرگی سے نجات حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی کو مرگی ہو تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش مرغ کے خون سے لکھ کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ مرگی سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

ف	س	ی	ک
١١	١٩	٨١	٥٩
١٨	٨	٦٢	٨٢
٦١	٨٣	١٧	٩

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

اولاد نرینہ کے لئے

جس کے یہاں صرف لڑکیاں ہوں اور وہ اولاد نرینہ کی نعمت سے محروم ہو، چاہتا ہو کہ اس کے گھر بیٹا پیدا ہو تو چاہئے کہ روزانہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فجر پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ ایک سو مرتبہ سورۂ فجر پڑھے۔ اس کے بعد دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دعا بہت جلد قبول ہوگی۔ پروردگار عالم اولاد نرینہ سے سرفراز فرمائے گا۔

دشمن پریشان ہوجائے

جو کوئی اپنے دشمن کو پریشان کرنا چاہتا ہو دشمن ظالم اور کینہ ہو، دشمنی کرنے سے کسی طرح باز نہ آتا ہو تو اس مقصد کے لئے نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ المجادلہ پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو تین مرتبہ سورۃ المجادلہ پڑھ کر تھوڑی سی مٹی پر دم کرے اور جس طرف دشمن کا ٹھکانہ ہو اس طرف یہ دم کی ہوئی مٹی پھینک دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن پریشانی میں مبتلا ہوجائے گا اور کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

برج سرطان کی برجی علامت کیکڑا ہے۔اس کا حاکم ستارہ قمر ہے اور عنصر آبی ہے۔اس برج کے زیر اثر پیدا ہونے والے افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف و خصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ زبردست قوت متخیلہ کے مالک ہوتے ہیں اور اپنے خیالات وتصورات کی منظر کشی اپنے الفاظ میں بڑی عمدگی سے کرسکتے ہیں۔چنانچہ وہ بڑے اچھے مصور، مصنف، شاعر یا موسیقار بن سکتے ہیں۔

● ان کا مزاج عام طور پر بڑا رومان پسند، جذباتی اور پرخلوص ہوتا ہے۔

● وہ کسی کا رعب، حکمرانی یا بالادستی پسند نہیں کرتے لیکن دوسرے لوگ ان پر بھروسہ اور اعتماد کریں تو وہ بڑے مخلص، دیانت دار اور فرض شناس ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ نہ تو کام سے جی چراتے ہیں اور نہ کام کے افادی پہلو سے غفلت برتتے ہیں۔

● وہ متحرک شخصیت اور حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔

● ان کے جذبات اور احساسات میں بڑی شدت ہوتی ہے اور اگر دوسرے لوگ ان کے جذبات واحساسات کو صحیح طور پر نہ سمجھیں۔تو وہ بڑے مایوس اور بددل ہوجاتے ہیں اور بسا اوقات اپنے کام ہی سے ہاتھ اٹھالیتے ہیں۔

● ان سے کام صحیح طور پر اس وقت لیا جاسکتا ہے جب ان کی کارکردگی کی تعریف وتوصیف کی جائے اور ان کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔

● ان کا حافظہ بڑا اچھا ہوتا ہے اور اس کی مدد سے وہ مختلف علوم میں کمال پیدا کرلیتے ہیں۔

● انہیں زندگی کے اسرار ورموز سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے۔چنانچہ کبھی کبھی وہ نفسیات اور روحانیات کے بھی بڑے ماہر ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ اپنے معاملات پر بڑی احتیاط کے ساتھ سوچ وچار کرتے ہیں اور ایسا کرتے وقت انہیں وجدانی طور پر مستقبل کے بارے میں صحیح اندازہ ہوجاتا ہے۔

● انہیں تجارت اور کاروبار کے انتظام کی اعلیٰ صلاحیت قدرت کی طرف سے ودیعت ہوتی ہے۔

● وہ روپے کی قدر جانتے ہیں اور کفایت شعاری کا وصف ان میں فطری طور پر موجود ہوتا ہے، اس لئے کاروبار میں ان کی کامیابی کے امکانات بڑے روشن ہوتے ہیں۔

● انہیں اپنے گھر بار اور اپنے دوستوں سے بڑی محبت ہوتی ہے۔

● انہیں اپنے خاندان کی روایات اور رسم ورواج سے بڑا جذباتی قسم کا لگاؤ ہوتا ہے۔

● اسی طرح گھر اور ارکان خانہ کے ساتھ ان کی وابستگی غیر معمولی طور پر گہری ہوتی ہے۔

● ان کا حافظہ چونکہ اچھا ہوتا ہے اس لئے ان میں ماضی کے واقعات کے بارے میں سوچتے رہنے کی عادت پائی جاتی ہے۔

● ان کے پرانی یادوں میں کھوئے رہنے سے بعض اوقات ان کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔

وہ جن لوگوں کے مداح ہوتے ہیں، ان سے بڑی جلدی متاثر ہوجاتے ہیں۔

● وہ نامانوس، اجنبی یا ناقابل اعتماد لوگوں کے ساتھ کھل کر بات نہیں کرتے اور ناپسندیدہ لوگوں پر تو وہ کسی بھی حالت میں اعتماد کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔

● انہیں اپنی ابتدائی زندگی میں بڑے نشیب و فراز دیکھنے پڑتے ہیں جن سے صحیح سلامت گزر جانے کے لئے انہیں سخت محنت اور تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔

● وہ دولت کمانے کے لئے نئے نئے منصوبے سوچتے ہیں مگر ان کی قسمت کم ہی یاوری کرتی ہے۔

● وہ ہر کام بڑی محنت اور جانفشانی سے کرتے ہیں۔

● انہیں زندگی میں اچانک تبدیلیوں سے اکثر واسطہ پڑتا ہے جن کے نتیجے میں ان کے حالات کبھی بہتر اور بدتر ہوجاتے ہیں۔

● وہ ایک مرتبہ دولت مند ہوجائیں تو پھر ان کی دولت گھٹنے کے بجائے بڑھتی ہی جاتی ہے۔

● وہ زندگی میں بڑی کامیابیاں حاصل کرتے ہیں، بڑے بڑے مراتب و مناصب تک پہنچتے ہیں اور شہرت ان کے قدم بھی چومتی ہے۔

● وہ اپنے مخصوص انداز میں اپنے خاص شعبہ زندگی میں مفید اور عملی انسان کی حیثیت سے اعلیٰ شہرت کے مالک بن جاتے ہیں۔

● وہ اشیاء اور لوگوں کی قدر و قیمت کا تعین ان کی عملی افادیت کے مطابق کرتے ہیں۔

● وہ عوام کے معاملات اور معاشرے کی بہبود سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔

● وہ اپنے ذہن میں دوسروں کی بھلائی کے بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں اور ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی تدبیریں سوچنے میں مصروف نظر آتے ہیں۔

● ان کا واسطہ جب مخالفت اور تنقید سے پڑتا ہے تو بڑی جلدی بددل ہوجاتے ہیں۔ اور بسا اوقات انسان دوستی کے جذبات سے ہاتھ اٹھا کر نفرت کے جذبے سے مغلوب ہوجاتے ہیں تاہم قدرت نے اس کے ساتھ انہیں صبر اور استقامت کے اوصاف بھی دیئے ہوتے ہیں۔

● انہیں اگرچہ گھر اور خاندان سے بڑی محبت ہوتی ہے مگر پرسکون گھریلو زندگی انہیں شاذ ہی نصیب ہوتی ہے۔ دنیا والوں کی نظروں میں وہ خوشحال اور شاید خوش نصیب بھی ہوتے ہیں مگر گھر کے اندر سچی مسرت بہت کم ان کا مقسوم بنتی ہے۔ اور وہ دوسروں سے کہیں زیادہ گھریلو زندگی کی مشکلات میں مبتلا رہتے ہیں۔

● وہ پرانی طرز کا سامان آرائش اور دفتر یا گھر کی پرانی طرز کی سجاوٹ پسند نہیں کرتے۔

● وہ کفایت شعار اور محتاط طرز عمل کے قائل ہوتے ہیں۔

● وہ اپنی مخصوص افتاد طبع کے باعث حیرت انگیز طور پر اولوالعزم ہوتے ہیں۔

● وہ دوسروں کی طرف سے اپنی تعریف و ستائش پسند کرتے ہیں۔

● وہ قناعت پسند ہوتے ہیں اس لئے اپنے کاروباری معاملات سے بہت جلد مطمئن ہوجاتے ہیں۔

● وہ ظاہری نمود و نمائش سے متاثر نہیں ہوتے اور خود بھی ظاہری نمود و نمائش کے ذریعے نمایاں ہونے کے بجائے پس منظر میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

● وہ پرانے رسم و رواج اور پرانے معاشرتی طور طریقے زیادہ پسند کرتے ہیں۔

● وہ ناکامیوں سے نہیں گھبراتے اور خاموشی سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔

● وہ اپنے مخالفوں سے عہدہ برآ ہونا خوب جانتے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کی راہ میں حائل رکاوٹوں سے کبھی مایوس اور دل شکستہ نہیں ہوتے۔

● وہ بڑے اچھے میزبان اور مہمان نواز ہوتے ہیں، خصوصاً اپنے دوستوں کی تو خوب خاطر مدارات کرتے ہیں۔

● وہ اوائل عمر میں ذہین اور محنتی نہیں ہوتے مگر بلوغت کی عمر کو پہنچ کر نہ صرف ذہین اور محنتی ہوجاتے ہیں بلکہ جفاکش بھی بن جاتے ہیں۔

● وہ طبعاً حساس ہوتے ہیں اس لئے معمولی سی نکتہ چینی پر بھی فوراً بددل ہوجاتے ہیں اور یہ بددلی انہیں اتنا پریشان کرتی ہے کہ اس سے ان کا نظام ہضم متاثر ہوجاتا ہے۔

● وہ پیار اور محبت کے طلب گار ہوتے ہیں اور جو بات انہیں پیار محبت سے سمجھائی جائے اسے فوراً سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں۔ اس کے برعکس جو بات ان کو سختی سے سمجھائی جائے خواہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو وہ اسے سمجھنے کی کوشش کبھی نہیں کرتے۔

● وہ خوش مزاج اور خوش خوراک ہوتے ہیں۔ لذیذ کھانے، لذیذ مشروبات اور رنگ برنگی تصاویر انہیں بہت اچھی لگتی ہیں۔

● وہ زندگی میں نظم وضبط کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ احساس ذمہ داری، فرض شناسی اور بردباری کو وہ بہت اہمیت دیتے ہیں۔

● وہ افسر کی حیثیت سے اس صلاحیت کے مالک ہوتے ہیں کہ اپنے ماتحتوں کے ذہنوں میں جھانک سکیں، چنانچہ وہ اپنے ہر ماتحت کی ہر بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

● وہ ذہنی طور پر چوکس اور متحمل مزاج ہوتے ہیں اور مجموعی طور پر وہ بڑے اچھے افسر، مالک یا آجر ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ ملازم یا ماتحت کی حیثیت سے ایک فرض شناس، ذمہ دار اور قابل اعتماد ملازم اور ماتحت ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ اپنے فرائض منصبی کو بوجھ تصور نہیں کرتے، چنانچہ وہ نہ تو کام چور ہوتے ہیں اور نہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں غفلت یا تساہل کے مرتکب ہوتے ہیں۔

● وہ اپنی بہتر کارکردگی کے صلے میں تعریف وستائش کے علاوہ وقتاً فوقتاً مالی اضافے کی توقع رکھتے ہیں اور مستقبل کے اندیشوں سے نجات پانے کے لئے مادی تحفظات کے خواہش مند ہوتے ہیں چنانچہ وہ ان مادی تحفظات کے حصول کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔

● وہ بڑے خوش لباس اور خوش گفتار ہوتے ہیں اور ان کا جمالیاتی ذوق بڑا اچھا ہوتا ہے۔

● وہ دوستوں کے دوست ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف آڑے وقت میں اپنے دوستوں کی مدد کر کے خوش ہوتے ہیں بلکہ کسی سے اپنے دوستوں کی برائی سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔

● وہ بڑے خوش خوراک ہوتے ہیں اور لذت کام ودہن سے سرور حاصل کرتے ہیں، تاہم وہ ندیدے پن سے کھانا نہیں کھاتے بلکہ تہذیب کے تمام آداب ملحوظ رکھتے ہیں۔

● وہ اپنے ذوق ظرافت اور حس مزاح کی وجہ سے ہر محفل میں ہر دلعزیز بن جاتے ہیں۔ اور اپنی دلچسپ باتوں، چٹکلوں اور لطیفوں سے سب کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں۔

● وہ ہمیشہ اپنے سامنے اچھا مقصد رکھتے ہیں اور اچھے کاموں کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

● وہ چھٹی حس کے مالک ہوتے ہیں۔ کاروباری اور تجارتی معاملات میں ان کی یہ حس خوب کام کرتی ہے، چنانچہ وہ محتاط خریدار اور دور اندیش تاجر ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ کم وبیش ہر پیشے میں کامیاب رہتے ہیں اور اپنی وجدانی خصوصیات کی وجہ سے لوگوں کی ضروریات کو بہ آسانی سمجھ لیتے ہیں۔

● انہیں کاروباری دنیا میں کامیابی کے لئے دوسروں سے زیادہ وقت لگتا ہے مگر وہ اپنی کامیابی کو برقرار رکھنا جانتے ہیں۔

● وہ بیحد حساس پیار کرنیوالے اور محتاط قسم کے عاشق ہوتے ہیں۔

● وہ اکثر اپنے جذبات پر پردہ ڈالے رکھتے ہیں۔

● وہ بچوں سے بے حد محبت کرتے ہیں اور بچوں سے ان کی شفقت بہت گہری ہوتی ہے۔

● وہ اپنی تقدیر خود بنانے والے ہوتے ہیں وہ اگرچہ دوسروں کی مدد بھی کرتے ہیں مگر اس میں ان کے اپنے مفاد کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔

● وہ اپنے آپ کو نظر انداز کیا جانا پسند نہیں کرتے، چنانچہ وہ محبت سمیت اپنے تمام معاملات میں ایسا قدم اٹھاتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں دوسروں کی بھرپور توجہ حاصل ہو جائے۔

● وہ قدیم اشیاء اور نوادرات جمع کرنے کے شوقین ہوتے ہیں۔

● وہ ضدی طبیعت رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی ہر بات مانی جائے اور دوسرے ان کے کسی حکم سے سرتابی نہ کریں۔ چنانچہ جب کوئی ان کی بات نہیں مانتا یا ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیتا ہے تو وہ دل برداشتہ ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی ضد کو کسی نہ کسی طرح پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں خواہ اس کے لئے انہیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔

خواتین

برج سرطان کے زیر اثر پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف وخصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

● وہ طبعاً شرمیلی ہوتی ہیں اس لئے دوسروں سے جلد بے تکلف

نہیں ہوتیں۔

● وہ اپنے موڈ کی تابع اور نسائیت سے بھرپور ہوتی ہیں۔

● وہ وفا شعار اور شوہر پرست ہوتی ہیں اور شوہر کی آمدنی میں اضافے اور گھریلو اخراجات کے سلسلے میں بچت کی کوششوں میں اپنے رفیق حیات سے مقدور بھر تعاون کرتی ہیں۔

● وہ جب کسی سے محبت کرتی ہیں تو اسے دل کی گہرائیوں سے چاہتی ہیں۔

● وہ نکتہ چینی اور تنقید کو پسند نہیں کرتیں اور نہ کسی معاملے میں پہل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

● اپنے گھر میں ان کی پسندیدہ جگہ ڈرائنگ روم یا بیڈ روم نہیں بلکہ باورچی خانہ ہوتی ہے جہاں وہ طرح طرح کے لذیذ کھانے تیار کرتی اور تیار کر کے خوشی محسوس کرتی ہیں۔

● وہ اپنا یا دوسروں کا راز کبھی فاش نہیں کرتیں اور اس طرح رازداری کے معاملات میں ان پر اعتماد کیا جاسکتا ہے اور وہ اس اعتماد کو کبھی مجروح نہیں کرتیں۔

● وہ اپنے حسن کی تعریف سن کر بڑی خوش ہوتی ہیں بلکہ اپنے حسن کی تعریف سننا ایک طرح سے ان کی سب سے بڑی کمزوری ہوتی ہے۔

● وہ اچھا پکانے کے ساتھ ساتھ اچھا کھانے کا بھی شوق رکھتی ہیں اور خوش خوراکی کے اس شوق کی بدولت ان میں سے اکثر کا جسم جلد ہی موٹاپے کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔

● ان کی یادداشت قوی اور حافظہ تیز ہوتا ہے چنانچہ معمولی سے معمولی باتیں بھی ان کے حافظے میں پوری تفصیلات کے ساتھ موجود رہتی ہیں۔ وہ اپنے بچپن کے واقعات اس طرح بیان کرتی ہیں کہ سننے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ وہ اپنی پہلی دوسری جماعت تک کے ادوار کے بارے میں سب کچھ تفصیل سے بتاسکتی ہیں۔

● وہ اپنی ہر بات منوانا پسند کرتی ہیں اور اگر ان کا حکم نہ مانا جائے تو وہ سیخ پا ہوجاتی ہیں اور غصے یا جھنجلاہٹ میں آنسو بہانے لگتی ہیں۔

● وہ اپنے طور پر ہی پریشانیوں میں گھری رہتی ہیں مگر ان کی اکثر پریشانیاں خود ساختہ ہوتی ہیں۔

● وہ معمولی سے معمولی باتوں پر شکوے شکایت کا دفتر کھول دیتی ہیں اور بات بات پر آنسو بہانا ایک طرح سے ان کی عادت بن جاتی ہے۔

● وہ زود حس ہوتی ہیں اور یہ زود حسی انہیں مختلف پریشانیوں اور الجھنوں میں مبتلا کیے رکھتی ہیں۔

● وہ جن لوگوں سے محبت کرتی ہیں ان سے اپنی توقعات پر پورا اترنے کی توقع رکھتی ہیں اور جب یہ توقع پوری نہیں ہوتی تو انہیں مزید پریشانیاں گھیر لیتی ہیں اور وہ اپنے مستقبل کے بارے میں مختلف خدشوں، وسوسوں اور اندیشوں کا شکار ہوجاتی ہیں اور اس طرح انہیں اپنی ذات پر جو اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے وہ متزلزل ہونے لگتا ہے۔

● وہ سانپوں اور دیگر رینگنے والے کیڑے مکوڑوں سے خوف کھاتی ہیں۔

● انہیں زیادہ بلندی پر جاتے ہوئے خوف محسوس ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مکان کی دوسری تیسری منزل کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے خوف کھانے لگتی ہیں۔

● ان میں قبل از وقت منصوبہ بندی کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

● وہ کجوس اور کفایت شعار ہوتی ہیں اور صرف ضروری اشیاء کی خریداری کرتی ہیں۔ وہ جذبات کی رو میں بہہ کر غیر ضروری اشیاء کی خریداری پر رقم برباد نہیں کرتیں۔ وہ رقم پس انداز کرتی ہیں، چیزوں کی حفاظت کرتی ہیں اور قیمتی چیزیں وقفے وقفے سے خریدا کرتی ہیں۔

● وہ چونکہ باورچی خانے سے بے حد دلچسپی رکھتی ہیں اس لئے کم سے کم وقت میں بہترین کھانے تیار کرسکتی ہیں۔

● وہ اگرچہ تصورات پسند ہوتی ہیں مگر تصوراتی دنیا میں رہ کر بھی وہ مردوں کے مقابلے میں زیادہ حقیقت پسند ثابت ہوتی ہیں۔

● وہ اپنی محبت کے معاملے میں بے حد ضدی ہوتی ہیں اور اپنے رفیق حیات سے یہ توقع رکھتی ہیں کہ وہ نہ صرف یہ کہ کسی دوسری عورت کی طرف مائل نہ ہو بلکہ خود ان سے والہانہ محبت کرے۔

● وہ اپنے گھر، خاندان اور قبیلے کو بے حد اہمیت دیتی ہیں۔

● وہ اپنے والدین خصوصاً والدہ سے گہری محبت رکھتی ہیں اور ان کی دیکھ بھال اپنی زندگی کا مقدس ترین فریضہ سمجھتی ہیں۔

● وہ خاندان اور قبیلے کو اہمیت دینے کی وجہ سے اپنے دور دراز کے رشتہ داروں میں بھی بے حد دلچسپی لیتی ہیں اور حتی المقدور ان کا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتی ہیں۔

● وہ اپنے گھر سے بے حد محبت کرتی ہیں چنانچہ اپنے گھر سے

تھوڑی دیر کیلئے باہر چلا جانا بھی انہیں ناگوار گزرتا ہے۔

● وہ گھر میں کسی تقریب یا تہوار کے موقع پر خاندان کے سارے افراد کو اپنے گرد اکٹھا دیکھنا پسند کرتی ہیں۔

● وہ اگرچہ سفر اور سیر و سیاحت کو بھی پسند کرتی ہیں مگر ان کیلئے سفر کا وہ لمحہ سب سے خوبصورت اور تسکین دہ ہوتا ہے جب وہ لوٹ کر اپنے گھر میں قدم رکھتی ہیں۔

● وہ وفادار بیوی اور شاندار ماں ثابت ہوتی ہیں اور اس حوالے سے گھر والوں کی تمام چھوٹی بڑی ضرورتوں کا خیال رکھتی ہیں۔

● ان کی فطرت میں سنجیدگی، نرم خوئی، مہربانی اور خوش طبعی پائی جاتی ہے۔ وہ ان اوصاف کا مظاہرہ ایک وقار کے ساتھ کرتی ہیں جس کے باعث دوسرے لوگ فوری طور پر انہیں پسند کرنے لگتے ہیں۔

● وہ اپنے گھر سے بے حد محبت کرتی ہیں اور اس کی ایک ایک چیز کی دیکھ بھال بڑے شوق اور توجہ سے کرتی ہیں۔

● وہ جو کام بھی کرتی ہیں، اس سے شکایت ہونے کے باوجود وہ اس سے شکایت یا بددلی کا اظہار نہیں کرتیں۔

● وہ چونکہ خوش خوراک ہوتی ہیں اس لئے ان کے پسندیدہ کھانوں میں اکثر تبدیلی آتی رہتی ہے اور انکے گھر میں کھانے پکانے کی ترکیبوں کی بے شمار کتابیں نظر آتی ہیں جن سے وہ اکثر و بیشتر استفادہ کرتی رہتی ہیں۔

● وہ فرض شناس ہوتی ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا ادراک اور احساس رکھتی ہیں چنانچہ وہ گھر کو اپنی اہم ترین ذمہ داری سمجھتے ہوئے اسے خوش اسلوبی سے چلاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور خصوصاً بچوں کی ضروریات پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہیں مگر اس کوشش میں روپے پیسے کا استعمال وہ بڑے سلیقے سے کرتی ہیں اور کبھی فضول خرچی کے قریب نہیں پھٹکتیں بلکہ اکثر اوقات کم قیمت میں شاندار چیزیں حاصل کر لیتی ہیں۔

● ان کے دل میں شوہر کیلئے محبت میں گرم جوشی، ہمدردی اور تحفظ کا احساس کارفرما ہوتا ہے اور ضرورت پڑنے پر انہیں گھر کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے شوہر کے پہلو بہ پہلو خود بھی میدان میں اترنے سے عار نہیں ہوتی۔

● وہ روپیہ کمانے کے بعد روپیہ بچانے میں بھی خوش اسلوبی کا مظاہرہ کرتی ہیں اور کفایت شعاری کی بدولت مشکل وقت میں دوسرے کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے بچ جاتی ہیں۔

● وہ دانشمندی، دور اندیشی، محبت، ہمت، شفقت اور وقار جیسے مختلف جذبات کا خوبصورت امتزاج ہوتی ہیں اور زندگی میں ان کو زینے بنا کر آگے بڑھتی اور ترقی کے مدارج طے کرتی ہیں۔

● ان کا اپنے بچوں کے ساتھ رویہ بڑا پیارا ہوتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک بچے ان کی سب سے بڑی خوشی ہوتے ہیں اور ان ہی کے ذریعے ان کی اپنی زندگی کی تکمیل ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ ان کو ایک سے بڑھ کر ایک بہترین سے بہترین لباس پہنا کر خوش ہوتی ہیں اور ان کی خوراک اور دیگر ضروریات کا ہر طرح سے خیال رکھتی ہیں۔

● وہ دوسروں کے ساتھ تعلقات و روابط میں بڑی خوش باش نظر آتی ہیں اور ان کے مسائل میں بڑی توجہ سے دلچسپی لیتی ہیں۔

● وہ اپنے ہر بچے کی پسندیدہ ماں ہوتی ہیں جو عام حالات میں ہنس مکھ اور ہنگامی حالات میں پوری طرح مستعد نظر آتی ہیں۔

● وہ بہترین خاتون خانہ ثابت ہوتی ہیں۔ ان کی تمام انتظامی اور دیگر صلاحیتیں اپنے گھر کو صاف ستھرا، آرام دہ اور خوشگوار بنانے میں سرگرم نظر آتی ہیں۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡

اگر کوئی پیٹ کے کسی بھی مرض کا شکار ہو گیا ہو کسی بھی طرح آرام نہ آتا ہو تو وہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ لقمان پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو سات مرتبہ سورۂ لقمان پڑھ کر اپنے پیٹ پر دم کرے چالیس یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ اس دوران انشاء اللہ تعالیٰ پیٹ کے مرض سے شفاء حاصل ہو جائے گی اللہ تعالیٰ خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے سے جسے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا۔ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

مختصر انکشاف

کائنات کی تشکیل ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ کوئی تغیر یا واقعہ بغیر کسی علت کے ظہور پذیر نہیں ہوسکتا۔ موسموں کا تغیر، ہوا کا چلنا، دن کے بعد رات کا آنا، بادلوں کا چھا جانا، پانی کا برسنا، طوفان کا اٹھنا، نباتات کا خاص خاص موسموں میں پیدا اور فنا ہونا، حیوانات کی زندگی، امراض واموات، زمین کی کیمیائی تغیرات، سمندر کا مدوجزر، اجرام فلکی کی گردش۔ غرض یہ کہ کائنات کی ہر حرکت معینہ علل کے تحت عمل میں آتی ہے اور انہی علل کو دوسرے الفاظ میں ''قوانین فطرت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ گویا نتیجہ یہ کائنات کی ہر چیز زمین وآسمان، نباتات وحیوانات اور خود انسانی گروہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ چنانچہ غور کرنے سے معلوم ہوگا انسان اس زمانے سے جب کہ وہ وحشیوں کی طرح غاروں اور خطرناک بیابانوں میں زندگی بسر کرتا تھا۔ کوشش اور نادانی کے باعث ہر اس چیز کی افادیت اور مضرت سے واقف ہوتا رہا۔ جس سے اسے دوچار ہونا پڑا۔ چنانچہ اسے تجربہ سے معلوم ہوا کہ بعض مخلوقات جیسے سانپ، کیڑے، درندے وغیرہ اس کی زندگی کے لئے خطرناک ہیں اور بعض حیوانات، نباتات اور میوے وغیرہ اس کی زندگی کو برقرار رکھنے میں ممد ومعاون ہوتے ہیں۔ استعداد زمانہ کے ساتھ ساتھ زندگی کے ماحول پر تسلط حاصل کرنے کی ضرورت نے اسے خطرات کا مقابلہ اور آسائش کی فراہمی میں منہمک کردیا۔ پس اس تحریک نے اختراع وایجاد کی جو صلاحیت پیدا کی وہ آج کل جدید سائنس کی صورت میں روبہ عمل ہے۔

سیاروں کا انسانی زندگی پر اثر

جدید سائنس نے اسے یہ سمجھنے کے قابل بنادیا ہے کہ کائنات کی ہر چیز علت ومعلول کے رشتہ میں اس طرح منسلک ہے کہ کوئی شے بے ربط ومنفصل نہیں اگر حالات برقرار رہیں تو ہر چیز کی خصوصیت قائم رہتی ہے۔ تمام اشیاء کے افعال وتغیرات ایسے قوانین کے تابع ہیں جو معین اور عالمگیر ہیں۔ وہ قوانین جو پیدائش سے پہلے حیات کو وجود میں لائے ہیں۔ معین اور غیر متغیر ہیں۔ حیات کے اختتام پر دوسرے قوانین جسم پر عمل کرتے ہیں اور فطرت کے سپرد کردیتے ہیں۔ ان تمام قوانین کا انکشاف محض علم نجوم ہی سے ممکن ہے۔ علم نجوم کے نام سے تو دنیا خوب واقف مگر حقیقت سے عدم واقفیت کے باعث اکثر حضرات اس علم سے بدظن ہوگئے ہیں اور اسے سراپا لغو اور جعل سازی تصور کرتے ہیں۔ لیکن دراصل یہ علم ایک مقدس اور قدیم سائنس ہے جو غائب نہیں بلکہ ریاضی کا جزو اعظم ہے۔ اور اس کا دارومدار بروج میں سیاروں کی حرکات پر منحصر ہے۔ یہ تو آپ کو بخوبی علم ہے کہ سات سیاروں سے ہفتہ کے سات دن اور بارہ بروج سے سال کے بارہ مہینے مقرر کئے گئے ہیں۔ مگر اب ہم آپ کو سیاروں کے ظاہری اثرات سے واقف کراتے ہیں جن کو آپ روزمرہ زندگی ہی میں نہیں بلکہ خود اپنے وجود میں کارفرما دیکھتے ہیں۔

سیارہ قمر

علم نجوم کی رو سے ''فلک اول'' یعنی زمین سے قریب ترین ''سیارہ قمر'' کی نشست ہے۔ جسکے اثرات سے انسانی زندگی سب سے زیادہ متاثر ہے۔ چنانچہ مولود پر سب سے پہلے سیارہ قمر ہی کا اثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شروع شروع میں بچہ کی حرکات چاند کی طرح ہوتی ہیں۔ یعنی طبیعت میں نرمی، نزاکت، خوبصورتی، بے فکری، بے پروائی، گھٹاؤ بڑھاؤ، بات بات پر

بگڑنا، ذراسی چیز سے خوش ہوجانا اور ہر دل عزیزی کا دور دورہ رہتا ہے۔ قمر کو منجمین ''شاہزادہ فلک'' کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اپنی قوت، دولت، خوبصورتی، تقدس، دیانت داری، سیرت اور اسی قسم کی دوسری خصوصیات کی نمائش سے دوسروں پر اپنی اہمیت جتانے کی صلاحیت ہے۔

سیارہ عطارد

سیارہ قمر کے بعد دوسرے فلک پر ہے۔ اس لئے قمر کے بعد انسان عطارد کے زیر اثر رہتا ہے۔ جس کے باعث اس کا تمام وقت درس وتدریس اور علم وہنر کی تحصیل میں صرف ہوتا ہے۔ اور اس کی بہت سی عادات اسی عہد میں نشوونما پاتی ہیں اور ہمارے افعال حسنہ جیسے وفاداری، اطاعت شعاری، عصمت، دیانت داری، دوستی، عبادت، مذہبی وسماجی رسوم کی پابندی، جفاکشی، صبر وتحمل وغیرہ۔ غرض یہ کہ پیشوں کا اختیار کرنا، کپڑے پہننا، صفائی، مصروفیات زندگی فنون میں مہارت، اصول کی پابندی، خاص خاص اشخاص واداروں سے وابستگی حب وطن وغیرہ اسی سیارہ کی تخلیق ہیں چونکہ اس سیارہ کی خاصیت بالکل پارہ کی سی ہے اس لئے ہمارا اپنے افعال پر قابو رکھنا غیر اختیاری ہے۔ اس لئے ہماری خانگی زندگی پبلک زندگی سے مختلف ہوتی ہے اور ہم اخلاق اور مذہب کے احکام کی پابندی کرنے کے بجائے ان احکام کی نمائش کرتے ہیں۔ اگر پیدائش کے وقت سیارہ عطارد پر کسی منحوس سیارہ جیسے زحل یا مریخ کی نظر ہو تو انسان میں شراب خوری، کاہلی قمار بازی، سرقہ، دروغ گوئی، نافرمانی، ہم جنسی میلان وغیرہ ایسی بری عادتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔

سیارہ زہرہ

تیسرے فلک پر سیارہ زہرہ مقیم ہے۔ اسلئے عطارد کے بعد زہرہ برسر اقتدار آتا ہے۔ اسکے دور میں انسان سن بلوغ کو پہنچتا ہے۔ عالم شباب میں صنفی خیالات سے ہیجانی کیفیت پیدا ہوکر انسان بناؤ سنگار راگ ورنگ اور عشق ومحبت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ ہمارے شہوانی جذبات کا متزلزل ہونا، دوستی کا دیرپا نہ رہنا، عشق ناتشفی بخشش کا عاشق کی شخصیت پر گہرے نشان چھوڑنا وغیرہ سب اسی سیارے کے عروج وزوال پر منحصر ہیں۔

سیارہ شمس

چوتھے فلک پر سیارہ شمس ''فلکی بادشاہ'' قیام پذیر ہے۔ جس کی کشش حرارت سے کائنات برقرار ہے اور موسموں کا تغیر تبدیل ہوتا ہے۔ عین جوانی کے وقت اس سیارہ کا دور شروع ہوتا ہے جب کہ انسانی خون میں جوش، حرارت اور قوت کی انتہا ہوتی ہے۔ اس زمانے میں انسان کسی کام سے گریز نہیں کرتا۔

سیارہ مریخ

شمس کا دور ختم ہونیکے بعد پانچویں فلک کے سیارہ مریخ (منگل) کا دور شروع ہوتا ہے۔ مریخ کو جلاد فلک بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سیارہ کے اثرات کی وجہ سے طبیعت میں غصہ، لالچ، غرور، ہر چیز کو جائز اور ناجائز ذرائع سے حاصل کرنے کی کوشش، سوسائٹی میں ممتاز حیثیت حاصل کرنے کی خواہش جس میں جائیداد اور آبرو بھی داخل ہو، پیدا ہوتی ہے۔ اور خواہشات کے تصادم سے پیدا شدہ حسد ورقابت، مسابقت، انتقام، نفرت وغیرہ کے جذبات کی تخلیق کا باعث سیارہ مریخ ہی ہے۔ جس کی روک تھام کے لئے مذہب، اخلاق اور قوانین مرتب کئے گئے ہیں۔

سیارہ مشتری

چھٹے فلک پر سیارہ مشتری کی حکومت شروع ہوجاتی ہے۔ اس کے دور میں انسان نہایت نیک طینت، پرہیزگار، عابد، انصاف پسند ہونا پسند کرتا ہے۔ جس سے عزیز واقارب کے علاوہ پبلک میں بھی عزت بڑھ جاتی ہے اور نیک کاموں کی طرف زیادہ راغب ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اس کے اندر ایک ایسی خواہش موجزن ہوتی ہے کہ اس کے ابنائے جنس اسے دولت مند، ذی اقتدار، عقل مند اور عالم وفاضل کی حیثیت سے تسلیم کریں مگر ہمیشہ اپنے وقت کی تائید اور نئی پود کی تردید کرنیکے باعث اسکی نوجوانوں سے نہیں بنتی۔ علوم فلسفہ، نفسیات، اخلاقیات، مابعد الطبیعات، مذہب وایمان، اوقاف اور مقامات مقدس کی زیارت کا تعلق بھی اسی سیارہ سے ہے۔

سیارہ زحل

ساتویں فلک پر سیارہ زحل کی حکومت ہے۔ یہ سیارہ تمام سیاروں سے دور اور نہایت سست رفتار ہے۔ اس لئے اس کا اثر انسان کی عمر کے

آخری حصے میں ہوتا ہے۔ زحل منحوس ترین سیارہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے اثرات سے انسان دنیا کی نظروں سے گر جاتا ہے کیونکہ اس دور میں عزت کے قائم رکھنے کی کوشش کمزور پڑ جاتی ہے۔ چنانچہ ضعیف العمر حضرات اس کی نظیر ہیں۔ ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جاتا ہے۔ غرض کہ یہ زمانہ زندگی کا وہ حصہ ہوتا ہے جب کہ انسان میں بچپن کی فرمانبرداری کے بجائے حکمرانی کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ سرکاری ملازمت میں اپنی ماتحتی سے اکتا جاتا ہے۔ ترقی کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنیکی خواہش کا مکمل پیرا رہنا، دوست واحباب کی خودستائی سے احساسات کو ٹھیس لگنا، اپنے اوپر دوسروں کے تسلط کی مزاحمت کرنا، سیاسی زندگی میں انقلابات کا واقع، جابر حکمرانوں کی موت کو باعث نجات تصور کرنا، دوسروں کی عیب جوئی اور غیروں کا راز معلوم کر کے ان پر تسلط جمانے کی سعی کرنا، یہ سب اسی عہد کے کارنامے ہیں۔ طبیعت بچوں کی طرح ضدی ہو جاتی ہے اور آخر کار طرح طرح کے امراض وحوادث کا شکار ہو کر انسان ہمیشہ کیلئے دنیائے فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔

غرض یہ کہ ساتوں سیارے بحیثیت مجموعی انسانی زندگی کے متعلق مختلف پہلو مثلاً راحت وتکلیف، رنج وعافیت، نفع ونقصان، صحت وعلالت وغیرہ کے حامل ہیں۔ سیاروں کے اثرات کی وجہ سے لوگوں کی نہ صرف صورتوں میں اختلاف ہوتا ہے بلکہ ان کی سیرت وکردار، عادات واطوار، خیالات ومذاق بھی مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ لوگ بہادر بھی ہوتے ہیں اور بزدل بھی نیز محنتی وکاہل چالاک وبے وقوف، وسیع النظر وقدامت پسند، مذہبی ومادہ پرست، ہر دلعزیز وبدنام، غمگین ومسرور، مخلص وریاکار، قابل محبت ونفرت، دیانت دار وبددیانت، فیاض وبخیل اور ہمدرد وخودغرض بھی ہوتے ہیں اور نتیجتاً یہ امر ظاہر ہے کہ سیارگان نہ صرف مولود کے والدین پر اپنے اثرات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور پیدائش کا وقت بھی سیارگان کے اثرات کا تابع ہے اور قرار حمل کے وقت والدہ پر سیارگان کے اثرات بہت نمایاں ہوتے ہیں۔ مثلاً والدہ کا دوران حمل میں طرح طرح کے امراض سے متاثر رہنا اور بعض وقت کھانے پینے کی چیزوں سے نفرت اور بعض اشیاء کو دل سے چاہنا۔ بلکہ لباس ورنگ وغیرہ کی تائید وتردید میں مصروف رہنا لازمی امر ہوتا ہے چنانچہ اس اصول میں ماہرین فن اثرات سیارگان کے مدنظر والدین اور اولاد کی مشابہت ذہنی قوتوں اور جسمانی حالت کا پتہ چلا سکتے ہیں جو کسی خاندان میں نسلاً بعد نسلاً پیدا ہوتی ہیں۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام عمر انسانی حیات ایک ہی سیارہ کے اثرات سے متاثر ہوتی ہے بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن سیارگان کے تابع مولود کے والدین تھے وہ خود ان سیارگان کے زیر اثر نہیں ہوتا۔ جس کی تصدیق یہ ہے کہ ایک خاندان میں ایک رکن کی شکل وصورت اور ذہنی قابلیت وغیرہ ایک دوسرے سے جداگانہ ہوتی ہے۔

علم نجوم کی چار قسمیں ہیں۔ اول ارضی نجوم، یعنی مخصوص اوقات پر نشست ونظرات سیارگان جس سے ملکوں کی ترقی وتنزل یا وبائی امراض، جنگ وجدل، زلزلے وغیرہ کے متعلق دیکھا جاسکتا ہے۔ دوم نجوم الموسمیات جس سے دیکھا جاتا ہے کہ فلاں مقام پر کون ساوقت، کس قسم کا موسم رہے گا مثلاً ابر وباراں، آندھی، طوفان، سمندری مدوجزر وغیرہ کے متعلق۔ سوم نجوم الولادت، اس سے کسی شخص کی پیدائش کے وقت کا زائچہ استخراج کر کے اس کے چال چلن، قسمت وغیرہ کے متعلق جملہ حالات تجویز کئے جاتے ہیں۔ چہارم وقتیہ نجوم یا قبل از وقت معلومات حاصل کرنے کا طریقہ۔ جس سے وقت سوال زائچہ استخراج کر کے معلوم کیا جاتا ہے کہ فلاں واقعات یا تجارت، سفر، مقدمہ، ملازمت، شادی وغیرہ کے حالات کیسے ہوں گے۔

شائقین علم نجوم کا فرض منصبی ہے کہ وہ اصطلاحات نجوم اور ان کی علامتوں وغیرہ سے خوب واقفیت پیدا کریں یعنی بروج طالع، مالک سیارگان وطلوع وغروب سیارگان، موافقت ومخالفت سیارگان، نظرات وغیرہ کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں تاکہ بوقت ضرورت زائچہ مرتب کرنے کے بعد احکامات بہ آسانی اور درست لگائے جاسکیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل امور کو اچھی طرح سمجھ لیجئے اس سے واقفیت حاصل کئے بغیر آپ کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔

فلک البروج

علم نجوم میں زمین کے اوپر آسمان کے سات طبق تسلیم کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آسمان کا پہلا طبق برنگ سبز جس کا مالک قمر ہے۔ دوسرا طبق برنگ فیروزی جس پر عطارد متمکن ہے۔ تیسرے طبق کا رنگ سفید جس پر زہرہ قابض ہے۔ چوتھا طبق شمس کا ہے جس کا رنگ طلائی زردی مائل ہے۔ پانچویں طبق رنگ سرخ کا مالک مریخ ہے۔ چھٹا طبق برنگ صندلی مشتری کا ہے۔ ساتویں طبق پر زحل ہے اس کا رنگ سیاہ ہے۔ سیارہ زحل چونکہ سب سے زیادہ بلندی پر ہے اسی لئے شعرائے مشرق کسی شخص کی عظمت ورفعت ظاہر کرنے کے لئے اسے ”کیوان جاہ“ کہتے ہیں۔ ”کیوان“ زحل کا دوسرا نام ہے۔

آسمانی منازل

زمین اور نظام شمسی کے ارکان کی گردش کا ایک راستہ معین ہے۔ اس مقررہ راستہ کو بارہ حصوں میں تقسیم کرلیا گیا ہے اور ہر حصے کا نام برج ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔

برجوں میں سیاروں کی گردش

علم نجوم میں سیاروں کی گردش بہت اہم ہے اور حسابات کا تمام تر انحصار اسی چیز پر ہے۔ سیارے اپنی گردش اس قدر پابندی وقت کے ساتھ پوری کرتے ہیں کہ ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہیں ہوتا۔ زحل چونکہ سب سے زیادہ بلندی پر ہے اس لئے زمین کے گرد اس کا دورہ تقریباً ۳۰ سال میں پورا ہوتا ہے۔ مشتری کا دورہ بارہ برس اور چند ماہ کا ہے۔ مریخ کا دورہ تقریباً ڈیڑھ برس میں پورا ہوتا ہے۔ شمس اپنی گردش ایک سال میں پوری کرتا ہے زہرہ کا دورہ بھی قریب قریب شمس کے برابر ہے۔ عطارد کی گردش چند روز کم ایک سال میں پوری ہوتی ہے اور قمر چونکہ زمین سے قریب ترین ہے۔ اس کا دورہ تقریباً ایک ماہ میں ختم ہوجاتا ہے۔

سیاروں کا شرف وہبوط

سیاروں کو بعض برجوں میں شرف حاصل ہوتا ہے یعنی ان کی قوت درجہ کمال کو پہنچ جاتی ہے اور بعض برجوں میں ہبوط یعنی وہ بالکل کمزور ہوجاتی ہے۔ شرف وہبوط کے مابین حکماء قدیم نے دو درجے اور بھی مقرر کیے ہیں۔ یعنی اوج وحضیض، اوج میں کسی سیارہ کی قوت درجہ شرف سے کم ہوتی ہے۔ اور حضیض میں اس کی پستی ہبوط سے کم ہے۔ بعض عالموں نے سیاروں کا ایک اور درجہ بھی مقرر کیا ہے اسے "وبال" کہتے ہیں۔ اس کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جو ہے تو خوش نصیب لیکن کبھی کبھی گردش قسمت میں مبتلا ہوجاتا ہے اور اسے تفکرات ستاتے ہیں۔

سیاروں کی رجعت واستقامت

قمر وشمس کے علاوہ پانچوں سیارے مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ اور زحل کبھی کبھی الٹے چلنے لگتے ہیں۔ اس گردش کو "رجعت" کہا جاتا ہے۔

جب کوئی سیارہ اپنی رجعت ختم کر کے راستی اختیار کرجاتا ہے تو اس کو "مستقیم" کہتے ہیں۔ رجعت کی حالت میں ہر سیارہ نحس ہوجاتا ہے اور سعد سیاروں کی مثال ایسی ہوجاتی ہے جیسے کوئی بادشاہ اپنی سلطنت سے معزول کر کے بھکاری بنادیا گیا ہو۔ راس وذنب ہمیشہ الٹے چلتے ہیں۔

سیاروں کی دوستی اور دشمنی

حکماء نجوم نے بعض سیاروں کے مابین دوستی اور بعض سیاروں کے درمیان دشمنی ظاہر کی ہے۔ مثلاً شمس کی قمر سے، مریخ کی مشتری سے دوستی ہے اور زحل، زہرہ، راس وذنب سے دشمنی، بعض سیارے آپس میں کوئی تعلق نہیں رکھتے لیکن علماء عرب سیاروں کی اس مستقل دوستی یا دشمنی کو نظر انداز کردیتے ہیں اور اس کے بجائے وہ یہ دیکھتے ہیں کہ زائچہ میں کون سیارہ کس سیارے کو دوستی کی نظر سے دیکھ رہا ہے اور کس سیارے کو دشمنی کی نظر سے۔ یہ طریقہ زیادہ صحیح ہے اور قابل وثوق بھی ہے۔ تازی قاعدہ کے مطابق ہر سیارہ اپنے تیسرے، پانچویں، نویں اور گیارہویں خانہ کے سیارے کو دوستی یا نیم دوستی کی نظر سے دیکھتا ہے اور چوتھے، ساتویں، دسویں خانے کے سیارے کو دشمنی یا نیم دشمنی کی نظر سے دوسرا، چھٹا، آٹھواں اور بارہواں خانہ نظر سے ساقط ہوجاتا ہے۔

نظرات سیارگان

ہر برج تیس درجہ کا ہوتا ہے اس طرح بارہ بروج (۳۶۰) درجے کے ہوئے۔ اس تعداد کو نصف کیا تو ایک سو اسی درجے ہوئے۔ لہٰذا جو سیارے ایک دوسرے کے مقابل یعنی پہلے اور ساتویں خانہ میں زائچے کے ہوں وہ باہم سخت دشمن ہیں اور ان کی نظر کو "نظر مقابلہ" کہتے ہیں جو سیارے ایک دوسرے سے ایک سو بیس درجے کے فاصلے پر ہوں۔ یعنی زائچہ کے پانچویں اور نویں خانہ میں "نظر تثلیث" کہتے ہیں۔ یہ نظر کامل دوستی کی ہے۔ جو سیارے ایک دوسرے سے نوّے درجے کے فاصلہ پر ہوں یعنی زائچہ کے چوتھے اور دسویں خانہ میں ایک دوسرے کو "نظر تربیع" سے دیکھتے ہیں اور ان کے مابین نصف دشمنی ہوتی ہے جو سیارے ایک دوسرے سے ساٹھ درجے کے فاصلہ پر ہوں تو ان کی نظر نیم دوستی کی ہوتی ہے۔ اسے اصطلاح نجوم میں "نظر تسدیس" کہتے ہیں اور جب سیارے ایک دوسرے کو نہ دیکھیں تو اسے "نظر ساقط" کہا جائے گا۔

ذیل میں ہم قارئین کی سہولت کے لئے ایک جدول درج کرتے

ہیں تا کہ نظرات سیارگان کا انکشاف بہ آسانی ہو سکے۔

جدول نظرات سیارگان

قران صفر درجہ											
حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت

تسدیس درمیانی فاصلہ ۶۰ درجہ											
حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت	حمل	ثور
دلو	حوت	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی

تربیع درمیانی فاصلہ ۹۰ درجہ											
حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت	حمل	ثور	جوزا
جدی	دلو	حوت	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس

تثلیث درمیانی فاصلہ ۱۲۰ درجہ											
حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت	حمل	ثور	جوزا	سرطان
قوس	جدی	دلو	حوت	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب

مقابلہ درمیانی فاصلہ ۱۸۰ درجہ											
حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ

سیاروں کی مختلف حالت

یادر ہے کہ سبعہ سیارگان میں شمس وقمر کو نیرین کہتے ہیں۔ شمس نیر اعظم اور قمر نیر اصغر کہلاتا ہے۔ دیگر پانچ سیاروں کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں۔

زہرہ و مشتری دونوں سیارے سعدین کہلاتے ہیں۔ زہرہ کو سعد اصغر اور مشتری کو سعد اکبر کہا جاتا ہے۔ مریخ اور زحل کو نحسین کہتے ہیں۔ مریخ نحس اصغر اور زحل نحس اکبر کہلاتا ہے۔ چونکہ مریخ، مشتری و زحل شمس سے اوپر ہیں اس لئے ان کو علوین کہتے ہیں اور زہرہ، قمر اور عطارد کو آفتاب سے نیچے ہونے کے سبب سفلین کہتے ہیں۔ جس وقت دو سیارے ایک ہی برج میں ایک درجہ دقیقہ پر آجائیں تو اس کو قران یا مقارنہ کہا جاتا ہے۔ اگر وہ زہرہ یا عطارد ہیں اس کو قران السعدین سفلین کہیں گے اور اگر وہ مریخ یا زحل ہیں تو قران النحسین علوین کہلائے جائیں گے۔ اگر وہ شمس وقمر ہیں تو اس کو اجتماع نیرین اور اگر شمس اور ایک سیارہ خمسہ متحیرہ میں سے ہو تو اس کو احتراق کہتے ہیں اور اگر قمر اور ایک سیارہ خمسہ متحیرہ میں سے ہو تو اس کو قران یا مقارنہ کہا جائے گا۔ شمس وقمر کی نظر مقابلہ کو استقبال کہتے ہیں۔

طالع (زائچہ کا پہلا گھر) سے تیسرے برج کے ساتھ تسدیس ایمن اور چوتھے برج کے ساتھ تربیع ایمن اور پانچویں برج کے ساتھ تثلیث ایمن اور ساتویں برج کے ساتھ نظر مقابلہ ہے اور نویں کے ساتھ تثلیث السیر، دسویں برج کے ساتھ تربیع السیر اور گیارہویں برج کے ساتھ تسدیس السیر کہلائے گی۔ دوسرا، چھٹا، آٹھواں اور بارہواں برج بخانہ نظر سے ساقط ہے۔ یہ برج طالع کو نظر نہیں آتے ہیں۔ اسی طرح نحسین سیارے راس وذنب کو کسی سیارے سے کوئی نظر نہیں ہوتی۔ البتہ ان دونوں کا دوسرے سیارگان سے قران ضرور ہو جاتا ہے اور وہ مجاسدہ کہلاتا ہے۔ زہرہ، عطارد کو آفتاب سے بجز احتراق کے کوئی نظر نہیں ہوتی۔

خمسہ متحیرہ میں سوائے شمس وقمر جو ایک ایک برج کے مالک ہیں ہر سیارہ دو برجوں کا مالک قرار دیا گیا ہے اور یہ برج ان سیاروں کے خانہ ہائے مسکن کہلاتے ہیں۔ کل نظرات میں قوی تر نظر مقارنہ ہے اور پھر نظر مقابلہ اور پھر تربیع ایمن اور پھر تربیع السیر اور پھر تثلیث ایمن اور پھر تثلیث السیر، تسدیس ایمن و تسدیس السیر سب سے ضعیف نظر ہے اور جب کوئی نحس سیارہ کسی سعد سیارے سے متصل ہوتا ہے تو اس میں بجائے نحوست کے سعد اثرات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور جب انفصال السعدین ہوتا ہے تو راہ ترقی بند ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب کسی صاحب طالع کا نحس سیارہ سے اتصال ہوگا پریشانیاں زیادہ اور تفکرات کا غلبہ شروع ہو جائے گا اور جب انفصال شروع ہوگا اسی وقت سے انہیں مصائب سے نجات ملنی شروع ہو جائے گی لیکن اتصال کواکب کی بھی ایک حد ہے کہ جب تک سیارے اس حد تک نہیں پہنچتے اتصال کا آغاز نہیں ہوتا۔ اسی طرح

جب تک سیارے مقررہ حد سے نہیں گزرتے اتصال کا اثر باطل نہیں ہوتا۔ ذیل میں حد اتصال کواکب کا نقشہ دیا جاتا ہے جس سے مضمون مندرجہ بالا سمجھنے میں نہایت سہولت ہوجائے گی اور اس بناء اس کی اجرام کواکب پر ہے اور جرم ہر کواکب کا معین ہے جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

نقشہ حد اتصال سیارگان

نام سیارہ شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	راس	ذنب
درجات اتصال	۱۵ درجہ	۱۲ درجہ	۷ درجہ	۹ درجہ	۷ درجہ	۹ درجہ	۱۲ درجہ	۱۲ درجہ

واضح ہو کہ اتصال کی بھی کئی حالتیں ہیں۔ قمر اور ایک خمسہ متحیرہ کا اتصال اس وقت شروع ہوگا جب کہ درمیانی فاصلہ پر دو سیارگان کے جرم و مجموعہ کی برابر ہو مثلاً جرم سے سیارگان کے باہم وہ دوری یا فاصلہ مراد ہے جو دو سیارگان کے درمیان اتصال وانفصال کے متعلق استادان فن نے مقرر کیا ہوا ہے جرم مریخ ۸ درجہ اور جرم قمر ۱۲ درجہ دونوں اجرام کا مجموعہ ۲۰ درجہ ہوا اور نصف جرم دس درجہ ہوا۔ پس جب درمیان مریخ و قمر (۲۰) درجہ کا فاصلہ ہوگا تو نور دونوں کا مل جائے گا اور آغاز اتصال شروع ہوگا اور جس وقت درمیانی فاصلہ ۱۰ درجہ کا رہ جائے گا تو آغاز قوت اتصال ہوگا اور جس وقت قمر مریخ جس برج کے جس درجہ میں ہے قمر بھی اسی درجہ میں پہنچے گا تو غایت قوت اتصال ہوگا اور بیس درجے طے کر جانیکے بعد انفصال شروع ہوگا اور مریخ سے جس وقت قمر (۱۰) درجہ نکل جائے گا تو قوت اتصال کم ہوجائے گی اور جس وقت مریخ سے ۲۰ درجے آگے نکل جائے گا تو قمر متصرف ہوجائے گا۔

بلحاظ عناصر بعض سیارے برج میں پہنچتے ہی اپنا اثر شروع کرتے ہیں اور بعض درمیان اور بعض آخر میں مثلاً چونکہ شمس و مریخ کا مزاج گرم وخشک ہے اس لئے برج میں پہنچتے ہی اس کی سعادت یا نحوست کا اثر شروع ہوجاتا ہے مگر اس میں برج شرف و ہبوط کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ قمر کا مزاج بلغمی ہے اور زحل کا مزاج سوداوی ہے۔ یہ آخری حصہ برج میں تاثیر بخشتے ہیں۔ زہرہ و مشتری کا مزاج سرد تر ہے، یہ نصف برج میں تاثیر بخشتے ہیں۔ اور عطارد ممتزج ہے۔ یہ تمام بروج میں اثر دیتا ہے۔ جس برج میں کوکب سعد ہو اور نحس سیارہ ناظر ہو تو اثر سعادت ہوگا اور آثار نحوست اس کے ساتھ ممتزج ہوجائیں گے۔ اگر کوکب سعد پر ہو تو سعادت بیشتر ہوگی اور اگر سیارہ اپنے برج ہبوط یا وبال تحت الشعاع یا دشمن کے برج میں ہو یا دشمن اس کو ناظر ہو اثر نحوست ظہور میں آئے گا۔ لہٰذا ہر منجم کے لئے یہ ضروری ہے کہ احکامات لگاتے وقت قوت وضعف، قران ومقارنہ اتصال وانفصال سعد ونحس سیارگان کا خاص لحاظ رکھے۔ تاکہ کسی بھی زائچہ پیدائش یا زائچہ سوال پر لگائے گئے احکامات درست ثابت ہوں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

سفر سے بحفاظت واپسی ہو

جو کوئی سفر پر روانہ ہونے لگے تو وہ گھر سے جانے سے پہلے دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الاعلیٰ پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد اکیس مرتبہ سورۃ الاعلیٰ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر سفر پر روانہ ہوجائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سفر میں حفاظت سے رہے گا۔ ہر طرح کے جانی و مالی نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی حفظ وامان میں رکھے گا اور بحفاظت واپسی ہوگی۔

حاکم مسخر ہوجائے

اگر کسی کا حاکم وقت سے کوئی کام ہو تو حاکم کے پاس جانے سے پہلے دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد سورۂ آل عمران کی یہ آیت مبارکہ

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ سے عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تک تین مرتبہ وہیں مصلے پر بیٹھے ہوئے پڑھے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد میں کامیابی کیلئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حاکم اخلاق سے پیش آئے گا اور حسب منشا کام ہوجائے گا۔

✡❁✡✡❁✡✡❁✡✡❁✡✡❁✡
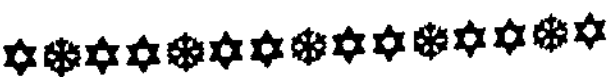
قسط نمبر:۱ (اضافہ شدہ)

تفسیر سورۂ رحمٰن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ رحمٰن کو قرآن حکیم میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔اس سورۃ کو قرآن حکیم کی دلہن قرار دیا گیا ہے۔سورۂ رحمٰن مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ میں ۷۸ آیات ہیں اور یہ سورۃ تین رکوع پر مشتمل ہے۔اس سورۃ کا ایک خاص اندازِ بیان ہے۔جو پڑھنے اور سننے والے کو بہت ہی دلنشین لگتا ہے۔اس سورۃ میں دنیا اور آخرت کی نعمتوں کا تذکرہ عجیب وغریب انداز سے کیا گیا ہے اور ہر ہر نعمت کے بعد رب العالمین نے اپنے بندوں کو مخاطب کر کے یہ فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

اس سورۃ کا انداز بیان اس قدر دلکش ہے کہ بار بار اس کی تلاوت کو دل چاہتا ہے اور کتنا بھی پڑھ لو طبیعت سیر نہیں ہوتی اسی دلنشین اور دلکش بیان کی بنا پر اس سورۃ کو زینتِ قرآن کا نام دیا گیا ہے۔چنانچہ حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن حکیم کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔سورۂ رحمٰن کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس سورۃ کے اندر ''اسم اعظم'' بھی موجود ہے اور وہ اسم اعظم ''ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام'' ہے۔بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس اسم اعظم کو کثرت سے پڑھنے کے بعد اگر کوئی شخص اللہ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا یاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام۔تو آپ نے فرمایا۔ مانگ لے اللہ سے جو چاہے تیری دعا قبول کی جائے گی۔

اس سورۃ کی شروعات ''اسم'' ''الرحمٰن'' سے ہوتی ہے۔الرحمٰن حق تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور یہ نام دوسرے ناموں کے مقابلے میں بہت خصوصیات کا حامل ہے۔حق تعالیٰ کے ذاتی نام ''اللہ'' کے بعد سب سے زیادہ خصوصیات اسم ''یارحمٰن'' کو حاصل ہیں۔یہ نام بھی صرف پروردگار عالم کے لئے مخصوص ہے۔دنیا میں کسی بھی رحم وکرم کرنے والے انسان کو رحیم یا کریم تو کہا جاسکتا ہے لیکن اس کو ''رحمٰن'' کہنا جائز نہیں ہوسکتا۔دراصل رحمٰن میں رحیم وکریم کے مقابلے میں زیادہ مبالغہ ہے اور اس مبالغہ کی حق دار صرف وہ ذات گرامی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کر کے اس کائنات کی ایک ایک مخلوق پر رحم وکرم کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ رحمٰن ورحیم کے معنی میں یہ فرق ہے کہ رحمٰن کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ دنیا میں مسلمان اور کافر بھی کے ساتھ رحم کرنے والا ہے اور رحیم کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ آخرت میں صرف ان لوگوں پر رحم کرے گا جو دنیا میں اس کے اطاعت گزار رہے ہوں۔

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ رحمٰن وہ ذات گرامی ہے کہ جب اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرے اور رحیم وہ ذات ہے کہ جب اس سے نہ مانگا جائے تو وہ غضبناک ہو۔

امام سعدیؒ فرماتے ہیں کہ رحمٰن وہ ذات ہے جو مصائب وتکالیف کو دور کرتی ہو اور رحیم وہ ذات ہے جو گناہوں کی بخشش کرنے والی ہو۔ بہرحال رحمٰن میں مبالغہ بہر اعتبار زیادہ ہے۔رحمٰن کا رحم وکرم غیر محدود ہے اور رحیم کا رحم وکرم محدود ہے اور صرف اطاعت کرنے والوں کے لئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے بعد اسم رحمٰن کا مقام بہت اونچا اور بہت بلند ہے۔ رحمٰن میں ربوبیت کی شان بہ نسبت رحیم کے زیادہ پائی جاتی ہے۔یہ صرف سمجھانے کا مثالی انداز ہے۔ورنہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو ہمارا رب ہے وہی رحیم ہے وہی رحمٰن ہے وہی خالق ہے اور وہی رزاق ہے۔سورۂ رحمٰن کی شروعات اسم ''الرحمٰن'' سے ہوئی ہے۔قرآن کی تین سورتیں حق تعالیٰ کے صفاتی نام سے شروع ہوتی ہیں ان میں سے ایک سورۂ نور ہے جو اٹھارہویں پارے میں ہے۔دوسری سورۂ مومن ہے جو ۲۵ ویں پارے میں ہے اور تیسری سورۃ، سورۂ رحمٰن ہے جو ۲۷ ویں سپارے میں ہے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کائنات کو چھ دن میں پیدا

فرمایا ہے۔ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۔اور سورۂ رحمٰن میں کل آیات ۷۸ ہیں اور ۷۸ کا مفرد عدد ۶ آتا ہے۔اگر ہم اس چھ (۶) کو ۷۸ کے شروع میں رکھ دیں تو ۷۸۶ بنتا ہے۔ ۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کل اعداد ہیں۔اسم رحمٰن کا مرکب عدد ۱۹ ہوتا ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف بھی ۱۹ ہی ہیں۔ اعدادی طور پر حق تعالیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس کائنات کی کل نعمتوں کا خالق وہی ہے جو اپنے بندوں کیلئے رحیم بھی ہے اور رحمٰن بھی سورۂ رحمٰن میں حق تعالیٰ نے اپنی بے شمار نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے اور ہر نعمت کا ذکر کرنے کے بعد خاص انداز میں اپنے بندوں سے یہ سوال کیا ہے کہ تم اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

حضرت جابرؓ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے اصحاب کی مجلس میں تشریف لائے اور سورۂ رحمٰن کی شروع سے آخیر تک تلاوت فرمائی۔ تمام صحابہ خاموشی کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سنتے رہے۔ختم سورۃ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انسانوں سے بہتر جنات ہی رہے کہ میں نے جب بھی فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان پڑھا تو جنات نے کہا لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعْمَتِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ ۔یعنی اے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں سزاوار ہیں۔

اس دنیا میں انسانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ تو وہ ہے جو اللہ کی نعمتوں کی تکذیب کرتا ہے۔ تکذیب اس معنیٰ کر کہ وہ اُن نعمتوں کی نسبت اللہ کے سوا دوسری ذاتوں کی طرف کرتا ہے یا پھر ان نعمتوں کو محض اپنی کاوشوں کا صلہ سمجھ کر ان کی شان گھٹاتا ہے اور اس دنیا میں انسانوں کا ایک طبقہ وہ بھی ہے جو اگر چہ اللہ کی نعمتوں کی تکذیب تو نہیں کرتا البتہ ان نعمتوں کی ناقدری ضرور کرتا ہے اور ناقدری بھی تکذیب ہی کے ہم معنیٰ ہے ناقدری ہی کو کفران نعمت کہتے ہیں اور کفران نعمت کرنے والے اتنے ہی بڑے گناہ گار اور نافرمان ہیں جتنے بڑے گناہ گار اور نافرمان وہ لوگ ہیں جو اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں کو جھٹلاتے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے استفادہ نہ کرنا بھی ایک طرح کی ناقدری ہے اور اس طرح کی ناقدری بھی انسان کو عبدیت اور بندگی کے اعلیٰ مقام سے گرادیتی ہے۔ بلاشبہ حق تعالیٰ نے اس کائنات میں جو کچھ بھی پیدا کیا ہے وہ اپنے بندوں کو راحت پہنچانے کے لئے پیدا کیا ہے۔اس کائنات کی ہر بے جان اور جاندار چیز اس کے بندوں کی خدمت میں لگی ہوئی ہے یہ کتنا بڑا انعام ہے؟ اس کائنات میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں جو بظاہر کارآمد نہیں ہوتیں۔لیکن وہ بھی کچھ نہ کچھ افادیت رکھتی ہیں اور کچھ نہ کچھ بالواسطہ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں ان کو فائدہ پہنچانے والی چیزوں کا اندازہ صحیح معنوں میں اللہ کے بندوں کو بھی نہیں ہے۔اور بہت ساری ایسی چیزوں کا اندازہ انسانوں کو نہیں ہے جو خود بخود انسانوں کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں اور اپنی موجودگی سے انسانوں کو زبردست فائدہ پہنچارہی ہیں اور یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس کائنات کی کوئی بھی مخلوق اور کوئی بھی شئے عبث اور بے فائدہ نہیں ہے۔زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے اور جنگلوں میں رہنے والے جنگلی جانور سب اپنی جگہ اہم اور مفید ہیں اور انسانوں کو براہ راست یا بالواسطہ فائدہ پہنچانے کی جو میں لگے ہوئے ہیں۔سورۂ رحمٰن میں تو کچھ ہی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس وسیع وعریض کائنات میں تو نہ جانے اللہ کی پیدا کردہ کتنی نعمتیں ہیں کس کس نعمت کی مثال دیں۔ زمین سے آسمان تک اور مشرق سے مغرب تک لاکھوں اور کروڑوں انعامات ہیں جو انسانوں کیلئے عطیۂ خداوندی ہیں لیکن یہ انسان حقیقتاً ناقدرا اور ناشکرا ہے۔اور اسی انسان کے مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے خالق کائنات نے اپنی پیدا کردہ نعمتوں اور راحتوں کا ذکر کرنے کے بعد انسانوں سے یہ سوال کیا ہے کہ بتاؤ تو بھلا تم کس کس نعمت اور کس کس مفید چیزوں کی تکذیب وتردید کرو گے؟

اس سورۃ کی ابتدا بھی عجیب وغریب انداز سے ہوئی ہے۔فرمایا۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن۔یعنی وہ ذات یقیناً انتہائی رحم وکرم والی ہے جس نے انسان کو علم قرآن سے سرفراز فرمایا۔اس کائنات کی دو چیزیں سب سے زیادہ ہیں ایک وہ نبی ورسول جو اللہ تعالیٰ کی طرف انسانوں کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوا ہو اور ایک وہ آسمانی کتاب جو انسان کی رشد وہدایت کے لئے کسی رسول پر اُتاری گئی ہو۔ پھر انبیاء اور رسولوں میں سب سے زیادہ مقدس اور محبوب ترین ہستی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو اس دنیا میں آخری پیغمبر کی حیثیت سے تشریف لائے اور جنہیں رحمۃ اللعالمین کے خطاب سے رب العالمین نے سرفراز فرمایا اور آسمانی کتابوں میں سب سے زیادہ اہم کتاب قرآن حکیم ہے جو آخری کتاب کی حیثیت سے آخری رسول پر نازل کی گئی۔ بلاشبہ وہ امت بھی خوش نصیب ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم الشان ہستی کی نبوت ورسالت سے سرفراز ہوئی اور جس کیلئے آسمان سے قرآن حکیم جیسی رفیع الشان کتاب نازل کی گئی۔ یہ کتاب اپنی جلالت اور وجاہت کے اعتبار سے ایک بھاری بھرکم کتاب تھی لیکن اس کتاب کو امت مسلمہ کے لئے آسان کردیا گیا۔اسی بات کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ انتہائی رحیم وکریم ہے وہ ذات گرامی جس نے امت محمدی کو قرآنِ مقدس کا علم عطا کیا۔ یعنی اس قرآن کا علم عطا کیا جو اپنی جلالت اور اپنی عظمت کے اعتبار سے دنیا کی سب سے زیادہ عظیم الشان اور دنیا کی سب سے زیادہ رفیع المرتبت کتاب ہے اور اس کی جلالت اور بڑائی کا اندازہ اس بات سے کیجئے، جو خود باری تعالیٰ نے اسی قرآن میں ارشاد فرمائی ہے۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔

اگر ہم اُتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تم دیکھ لیتے کہ وہ دب جاتا اور پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہ مثالیں ہم اس لئے سناتے ہیں لوگوں کو تاکہ وہ غور کریں۔ (سورۂ ممتحنہ، آیت نمبر: ۲۱)

اس آیت قرآنی سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن حکیم اس کائنات کی ایک عظیم الشان نعمت ہے اس کی ہزاروں خصوصیات ہیں لیکن اس کی چار خصوصیات ایسی ہیں کہ جو انسانی علوم کی تمام خصوصیات پر غالب ہیں۔ اس قرآن حکیم کی ایک خصوصیت تو یہ ہے کہ کلام بلاشبہ رب العالمین کا کلام ہے اور اس کلام کو شبہات سے محفوظ رکھنے کے لئے رحمۃ للعالمین کو جو اس دنیا میں سب سے زیادہ عظیم الشان اور سب سے زیادہ علم وفہم رکھنے والے نبی اور رسول تھے انہیں امی رکھا گیا۔ اگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے پڑھنے کے عادی ہوتے تو کفار ومشرکین کو یہ شبہ ہوسکتا تھا کہ یہ قرآن جس کو کلام الٰہی بتا کر پیش کیا جارہا ہے کہ درحقیقت بذات خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے لیکن اس کی مقبولیت بڑھانے کے لئے اس کو خدا کا کلام بتا کر اہل عرب کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امی ہوکر یہ کلام پیش کرنا بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کلام اللہ ہی کا کلام ہے اور یہ کلام قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ قرآن حدیث کا علم رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ قرآن اور حدیث کے متن میں واضح فرق ہے۔ بہت معمولی درجہ کا علم رکھنے والا طالب علم بھی یہ سمجھ لیتا ہے کہ قرآن اور حدیث کی زبان بالکل جداگانہ ہے۔

قرآن حکیم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے عربی کلام میں سب سے زیادہ ممتاز ہے اور عربی کلام کی بلاغتیں قرآن حکیم کی آیات کے سامنے پانی بھرتی نظر آتی ہیں چنانچہ جب کفار ومشرکین نے قرآن حکیم پر اعتراضات کئے اور اس کو جھٹلانے کے لئے مختلف پینترے بدلے تو اس وقت رب العالمین نے بذریعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کہا۔ کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے تو تم ایسی ایک بھی سورت یا ایک ہی آیت بنا کر دکھا دو اور تم چاہو تو اس کام کے لئے عرب کے شعراء اور ادباء کی بھی مدد حاصل کرسکتے ہو۔ چنانچہ اسلامی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ عربی زبان کے ماہرین کی ایک ٹولی نے ہر ممکن کوشش کرکے دیکھ لی لیکن وہ ایک آیت بھی قرآن حکیم کی آیات جیسی نہ بنا سکے اور اس طرح عہد نبوی ہی میں یہ بات مترشح ہوگئی کہ قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے اور اس کلام کی نظیر پیش کرنا عقلاً اور واقعتاً ناممکن ہے۔ علم قرآن کو دنیا کا سب سے زیادہ اہم علم بتایا گیا ہے اور حدیث میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ جہاں تک ثواب آخرت کا معاملہ ہے تو قرآن حکیم کو بغیر سمجھے پڑھنے میں بھی ثواب ملتا ہے۔ اگر کوئی الم پڑھے گا تو اس کو ۳۰ نیکیاں ملیں گی یعنی ایک حرف کے بدلے میں اس کو دس گنا نیکیاں عطا ہوں گی خواہ پڑھنے والا قرآنی حروف کے معانی سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو، لیکن قرآن حکیم کے اندر علم وحکمت کے جو خزانے مدفون ہیں ان کا ادراک کرنا اور ان کی تہہ تک پہنچنا ہے۔ اس قرآن کے نزول کا اصل مقصد ہے اگر قرآن کا بے سمجھے پڑھنا کافی ہوتا تو جگہ جگہ یہ ارشاد فرمانے کی ضرورت نہیں تھی کہ اس قرآن میں بے شمار نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ جیسی آیات بجائے خود یہ ثابت کرتی ہیں کہ قرآن حکیم کے نازل ہونے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کے بندے قرآنی علوم کی گہرائی میں جانے کی جدوجہد کریں۔ اور اپنے خالق کی صناعی اور قدرت پر غور وفکر کریں اور اندازہ کریں کہ اس نے اس کائنات میں کیا کیا نعمتیں اور کیسی کیسی مخلوقات پیدا کیں ہیں اور یہ تمام چیزیں خواہ وہ جاندار ہوں یا بے جان وہ سب کی سب اس انسان کی خدمت وضرورت کے لئے پیدا کی گئی ہیں جو اس کائنات کا اصل منشاء ہے اور جس کی تخلیق کا مقصد محض عبادت اور بندگی ہے۔ گویا کہ انسان کے وجود کا مقصد ہے یاد خداوندی اور اظہار بندگی اور باقی تمام چیزوں کی تخلیق کا مقصد انسان کی خدمت ہے۔

اس حقیقت کا اندازہ صحیح معنوں میں اسی وقت کرسکتے ہیں جب کلام الٰہی کو سمجھ کر پڑھیں اور اسی بات کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ رحمٰن ورحیم کا سب سے بڑا کرم یہ ہے کہ انسان کو علم قرآن کی دولت سے سرفراز کیا۔ اس کے بعد یہ فرمایا گیا کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۔ یعنی رحمٰن کی ذات وہ ذات گرامی ہے کہ جس نے انسان کو پیدا کرکے اس کو قوت گویائی عطا کی۔ اس دنیا میں جس قدر بھی مخلوق پیدا کی گئی ہے اپنی اپنی

زبان میں وہ سب ہی بولتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی بات چیت کو سمجھتے بھی ہوں گے۔ ان کا بولنا اگر بالکل ہی بے مطلب اور بے معنیٰ ہوتا تو حضرت سلیمان علیہ السلام ان جانوروں کی بات چیت کو کیسے سمجھتے؟ قرآن حکیم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ رب العالمین فرماتے ہیں وَعُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ اور ہم نے سکھائی ہے سلیمانؑ کو بولی پرندوں کی۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ پرندے بھی گفتگو کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن انسان کو گفتگو کرنے کی جو مہارت تامہ عطا کی گئی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض بیان جادو کی طرح اثر رکھتے ہیں۔ اس دنیا کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس دنیا کے ہزاروں باصلاحیت انسانوں نے اپنے مضامین اور اپنے اشعار کے ذریعے دنیا میں انقلاب برپا کیے اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے حالات کے رخ کو اپنی تحریروں اور اپنی تقریروں سے موڑ دیا۔ یہ قوت تحریر و تقریر اور یہ قوت کلام و بیان اس بات کی علامت ہے کہ انسان اس دنیا میں اپنی قوت گویائی کی وجہ سے دوسری تمام مخلوقات سے ممتاز بھی ہے اور منفرد بھی۔ دنیا میں پھیلی ہوئی کروڑوں کتابیں، تقاریر و خطابات کی لاکھوں کیسٹیں بجائے خود اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ نے انسان کو سمجھنے اور سمجھانے کی اور بولنے اور سننے کی وہ صلاحیتیں بخشی ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ بے شک دوسری مخلوقات بھی بولتی ہیں سنتی ہیں اور ایک دوسرے کی بات چیت کو سمجھتی ہیں لیکن ان کا بولنا اور سننا نطق و سماعت کی صلاحیتوں کے اعتبار سے بہت ہی محدود ہے اور بولنے اور سننے پر فخر نہیں کیا جاسکتا۔ آج تک نہیں سنا گیا کہ کسی چرند اور پرند نے کوئی کتاب لکھی ہو یا اپنی کسی تقریر کو ریکارڈ کرایا ہو جب کہ انسانوں نے لاکھوں اور کروڑوں کتابیں لکھ کر اس دنیا میں پھیلا دیں اور اپنی سحر انگیز بیانات سے دنیا بھر کے لوگوں کو مسحور کرکے رکھ دیا۔ بہر کیف قرآن حکیم کی آیات سے یہ بات ثابت ہے کہ جانوروں میں گفتگو کی صلاحیت موجود ہے اور وہ آپس میں اپنی زبان سے بات چیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی بات کو سمجھتے بھی ہیں۔ اسی بات کو حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر عثمانی میں یہ فرمایا ہے۔

''اس بات کا انکار کرنا کھلی بات کے انکار کے برابر ہوگا کہ پرندے جو بولیاں بولتے ہیں ان میں ایک خاص حد تک افہام و تفہیم کی شان پائی جاتی ہے۔ ایک پرندہ جس وقت اپنے جوڑے کو بلاتا ہے یا دانہ کھلانے کیلئے اپنے بچوں کو آواز دیتا ہے یا کسی چیز سے خوف کھا کر خبردار کرتا ہے ان تمام حالات میں اس کی بولی اور اس کا لب و لہجہ یکساں نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس کے مخاطبین اس فرق کو بخوبی محسوس کرتے ہیں۔ اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ دوسرے احوال و ضروریات کے وقت بھی اُن چہچہوں میں ایسا لطیف و خفیف تفاوت ہوتا ہوگا جسے وہ آپس میں سمجھ لیتے ہوں گے۔ تم کسی پوسٹ آفس میں چلے جاؤ اور تار کی مشابہ کھٹ کھٹ گھنٹوں سنتے رہو تو یہ آواز تمہارے نزدیک بے معنیٰ ہوگی لیکن ٹیلی گراف ماسٹر فوراً بتادے گا کہ فلاں جگہ سے فلاں آدمی یہ کہنا چاہ رہا ہے۔ جس طرح انسان کا بچہ اپنے ماں باپ کی زبان سے آہستہ آہستہ واقف ہوتا رہتا ہے۔ پرندوں کے بچے بھی اپنی فطری استعداد سے اپنی برادری کی بولیاں سمجھنے لگتے ہیں۔

یورپ کی جدید تحقیقات اب حیوانات کی عقلوں کو آدمیت کی سرحد سے قریب کرتی جارہی ہے۔ حتیٰ کہ حیوانات کی ابجد تیار کی جارہی ہے۔ بعض طیور کا اپنی بولی میں آدمیوں کے بعض علوم کا ادا کرنا اور چیونٹیوں کا آپس میں ایک دوسرے کو مخاطب کرنا اور حضرت سلیمانؑ کی اس بات کو سمجھ لینا یہ سب باتیں بعض لوگوں کے نزدیک احمقانہ ہوسکتی ہیں لیکن قرآن پر یقین رکھنے والوں کے لئے یہ باتیں قرین فہم بھی ہیں اور قابل یقین بھی''

لیکن اس حقیقت کے باوجود کہ جانور آپس میں بات چیت کی صلاحیت رکھتے ہیں، یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قوت گویائی اور کلام و بیان کی صلاحیت انسان کو عطا کی ہے وہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں کی۔ انسان بولنے اور بیان کرنے کی ایسی عظیم الشان نعمت سے بہرہ ور ہے جس کی نظیر دوسری مخلوقات میں نہیں ملتی۔ تقریباً ۶ ہزار سے زائد زبانیں اس دنیا میں رائج ہیں اور انسان اپنے اپنے علاقے کی زبان میں جس انداز سے گفتگو کرتا ہے اور پھر اپنی گفتگو سے دوسروں پر اثر انداز ہوتا ہے تو یہ ایک ایسی نعمت ہے جسے کھلے طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے اسی بات کو رب العالمین نے بیان کیا ہے کہ رحمٰن و رحیم ہے وہ ذات جس نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد اس کو گفتگو کی اعلیٰ صلاحیت عطا کی۔ اور اچھی گفتگو کی صلاحیت ایک انسان کو دوسرے انسانوں میں ممتاز کرتی ہے اور حسن کلام کی بنیاد پر ایک انسان دوسرے انسانوں پر فوقیت اور برتری حاصل کرتا ہے۔

بہتر ہے کہ ''خَلَقَ الْإِنْسَانَ'' کی تشریح و توضیح میں چند باتیں واضح کردی جائیں۔ تاکہ قدرت خداوندی کی صناعی کا اندازہ ہوسکے۔ سب سے پہلے انسان کے چہرے کو لیں جو سر سے شروع ہوکر انسان کی ٹھوڑی تک اپنا احاطہ بنائے ہوئے ہے انسان کے وجود کی اور بالخصوص چہرے کی ہر ایک چیز اپنی جگہ اہم ہے۔ کوئی ایک چیز بھی اگر متاثر ہوجائے گی تو انسان

کی صلاحیتیں اور اس کا حسن اپنا اثر کھو بیٹھے گا۔ مثلاً اگر کسی انسان کے دونوں کانوں میں سے ایک کان کٹ جائے یا دونوں آنکھوں میں ایک آنکھ پھوٹ جائے تو اگر چہ ایک کان اور ایک آنکھ سے انسان اپنا کام چلا سکتا ہے لیکن ایک کان کٹنے سے اور ایک آنکھ پھوٹ جانے سے چہرے میں جو عیب اور بدنمائی پیدا ہوگی اس سے انسان کا حسن و جمال پامال ہو کر رہ جائے گا۔ اسی طرح دونوں ٹانگوں میں سے یا دونوں ہاتھوں میں سے ایک ٹانگ یا ایک ہاتھ کٹ جائے تو انسان کی کشش ختم ہو جائے گی اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان کے وجود میں ہر ہر چیز کی ایک اہمیت ہے اور ہر ہر چیز کی موجودگی سے انسان کا حسن و جمال باقی رہتا ہے۔ اب ایک ایک چیز پر ہم غور کریں کہ اللہ نے کس چیز کو کس لئے پیدا کیا ہے۔ آنکھ کا کام دیکھنا ہے۔ یہ آنکھ جس کا سہارا لے کر انسان موجودہ چیزوں کو دیکھتا ہے، یہ سات پرتوں سے بنی ہے۔ ہر پرت کی ایک خاص اہمیت ہے۔ اگر ایک پرت بھی متاثر ہو جائے گی تو انسان کی بینائی میں فرق پڑ جائے گا۔ آنکھیں چونکہ قدرت خداوندی کا ایک خاص عطیہ ہیں اس لئے ان کی حفاظت کے لئے پلکوں کا ایک سائبان بنایا گیا ہے تا کہ غبار وغیرہ سے ان کی حفاظت رہے اگر پلکیں نہ ہوتیں تو آنکھوں کی حفاظت بہت دشوار ہو جاتی۔ ان پلکوں سے حفاظت بھی ہے اور خوبصورتی بھی۔ اندازہ کیجئے کہ جب انسان سوتے وقت اپنی آنکھوں کو بند کر لیتا ہے تو پلکیں کس طرح آنکھوں کو ڈھانپ کر آنکھوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ آنکھوں کو حق تعالیٰ نے سنترے کی پھانک کی طرح بنایا ہے۔ اگر یہ صرف لمبی یا صرف چوڑی ہوتیں تو بھی ان کی خوبصورتی ایسی نہ ہوتی جیسی ہے۔ ان کو اس انداز میں اس لئے بھی تخلیق کیا گیا ہے کہ اگر آنکھ میں کوئی چیز گر جائے تو دائیں بائیں جانب سے وہ بہ آسانی نکل سکے۔ اگر ان کی بناوٹ محض چوڑی یا محض لمبی ہوتی تو ان میں گری ہوئی کوئی چیز دائیں یا بائیں جانب سے نہیں نکل سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت عملی دیکھئے کہ اس نے آنکھوں کی بناوٹ کو موجودہ طرز پر اس لئے بنایا ہے کہ یہ دیکھنے میں بھی خوشنما محسوس ہوں اور ان میں گر جانے والی چیز بھی بہ آسانی باہر آ سکے۔ پلکوں کو محض حفاظت کے لئے بنایا گیا اور پلکوں کے اوپر آنکھوں پر بھنوئیں بھی بنادی گئیں تا کہ آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ ہو اور ان بھنوؤں اور پلکوں میں خاص طور پر یہ اہتمام رکھا گیا کہ ان کے بال حد سے زیادہ بڑھنے نہیں پاتے۔ جس طرح سر اور ڈاڑھی کے بال مسلسل بڑھتے رہتے ہیں اور بار بار کاٹنے اور تراشنے کی نوبت آتی ہے پلکوں اور بھنوؤں کے بال محدود ہوتے ہیں اور ان کو کاٹنے تراشنے کی نوبت نہیں آتی، اگر یہ بڑھا کرتے تو آنکھوں کی حفاظت ممکن نہیں تھی بلکہ ان بالوں کی وجہ سے آنکھوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہتا۔ جن حضرات وخواتین کی پلکیں یا بھنوئیں ختم ہو جاتی ہیں ان کو دیکھئے کہ کس قدر بدنما محسوس ہوتے ہیں۔ اور ان کی آنکھوں کی حفاظت بھی حتی المقدور نہیں ہو پاتی۔ خالق کائنات کا فضل وکرم ہے کہ اس نے آنکھوں جیسی نعمت کا حسن برقرار رکھنے کیلئے اور ان کی افادیت کو محفوظ رکھنے کے لئے آنکھوں کے اوپر پلکوں اور بھنوؤں کو پیدا کیا۔

قدرت نے ہونٹوں کو منہ کیلئے پردہ بنایا اور ایک ایسے دروازے کا ان ہونٹوں سے کام لیا جو مقصد پورا ہو جانے پر بند ہو جاتا ہے۔ ہونٹوں سے مسوڑھوں کی بھی حفاظت ہوتی ہے اور ان ہونٹوں سے انسان چہرے کی خوبصورتی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ہونٹ نہ ہوتے تو انسان کا چہرہ بدنما سا لگتا۔ گفتگو کے دوران ہونٹوں کی حرکت آواز کے زیر و بم کو بہت اچھی طرح واضح کرتی ہے اور گفتگو میں مٹھاس پیدا کرتی ہے۔ ہونٹوں کے اندر یعنی منہ کے اندر پیدا کردہ زبان نہ صرف یہ کہ انسان کے دل کی ترجمانی کرتی ہے بلکہ غذا کی لذت کو محسوس کراتی ہے۔

منہ کے اندر ۳۲ دانت پیدا کئے گئے۔ ان دانتوں سے ثقیل چیزوں کو چابنے کا کام بھی لیا جاتا ہے اور یہ دانت انسان کی ہنسی اور مسکراہٹ میں خوبصورتی پیدا کرنے کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ اگر منہ میں دانت نہ رہیں جیسا کہ بڑھاپے میں نہیں رہتے تو غذا کو چبانے میں دشواری پیدا ہوتی ہے اور ہنسنے ہنسانے کا مزا ختم ہو جاتا ہے۔ ان دانتوں کے ساتھ دونوں سائڈ میں داڑھیں بھی پیدا کی گئی ہیں جو غذا کو چابنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے منہ کے اندر ایک طرح کی تراوٹ رکھی ہے اور یہی تراوٹ غذا کو معدہ تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اگر منہ کے اندر لعاب دہن نہ ہوتا تو انسان کا منہ خشک ہو کر رہ جاتا۔ اور اس خشکی کی وجہ سے بات چیت کرنے میں دشواری پیش آتی، اس لئے رب کائنات نے منہ کے اندر لعاب اور تراوٹ کو پیدا کیا اور یہ لعاب اور تراوٹ نہ صرف یہ کہ منہ کی خشکی کو دور کرتی ہے و بلکہ اس لعاب دہن کی وجہ سے انسان مختلف امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ چنانچہ طبی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ منہ کے زخم، بغیر کسی دوا کے چند دنوں میں خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں اور یہ سب لعاب دہن کا کرشمہ ہے کیونکہ لعاب دہن بجائے خود ایک دوا ہے۔ اگر صبح کو اٹھ کر کوئی شخص اپنا لعاب دہن پھنسی پر لگالے تو پھنسی دب جاتی ہے اور مزید پھولنے اور پھیلنے نہیں پاتی۔

(باقی آئندہ)

چھٹی قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

رزق کی ترقی کے لئے علم جفر کا ایک اور قیمتی طریقہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔اس طریقہ پر عمل کر کے رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل سکتے ہیں اور مالی مشکلات سے نجات مل سکتی ہے۔شرط یہ ہے کہ اس طریقہ کی تمام شرطوں کو پیش نظر رکھ کر نقش تیار کیا جائے۔شرطیں سب آسان ہیں کوئی بھی شرط ایسی نہیں ہے جو مشکل یا ناممکن ہو۔

طریقۂ عمل یہ ہے کہ قرآن حکیم کی آیت وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ کے اعداد نکالیں۔کل اعداد ۲۰۷۴ ہیں

ان اعداد میں اپنے نام اور اپنے والدین کے اعداد شامل کر لیں۔اور ان میں بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ بھی جوڑ دیں۔اس کے بعد حسب قاعدہ اپنے عنصر کے اعتبار سے نقش تیار کر لیں۔نقش تیار کرنے کے بعد دو سطریں الگ الگ حروف سے لکھیں۔پہلی سطر میں اپنے نام اور اپنے والدین کے نام کے حروف لکھیں۔دوسری سطر میں مذکورہ آیت کے حروف الگ الگ کر کے لکھیں۔پھر ان دونوں سطروں کو آپس میں امتزاج دے کر ایک سطر بنائیں۔

امتزاج کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حرف پہلی سطر سے اٹھائیں۔دوسرا حرف دوسری سطر سے اٹھائیں۔اس طرح اوپر نیچے کی سطروں سے ایک ایک حرف اٹھاتے چلے جائیں۔اگر کوئی سطر کم حروف کی وجہ سے ختم ہو جائے تو زیادہ حروف والی سطر کے بقیہ حروف آخر میں شامل کر دیں۔اس کے بعد یہ دیکھیں کہ جو سطر تیار ہوئی ہے اس میں تمام حروف جفت ہیں یا طاق۔اگر حروف جفت ہوں یعنی جوڑے جوڑے ہوں۔یعنی ۲ سے برابر تقسیم ہو جاتے ہوں تو تمام حروف کے چار چار حروف اٹھا کر جملے بنالیں اور اگر حروف طاق ہوں یعنی ۲ سے برابر تقسیم نہ ہوتے ہوں تو پانچ پانچ حروف کے جملے بنالیں۔آخر میں جو حروف بھی بچیں ان کا بھی جملہ بنالیں پھر ان جملوں کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔

نقش کے اوپر ''یا کینمول'' اور نقش کے نیچے ''یا علیغول'' لکھ دیں۔

یہ نقش نوچندی اتوار کو تیار کریں۔نوچندی اتوار اس اتوار کو کہتے ہیں جو چاند کی ۳ تاریخ کے بعد آئے۔نقش تیار کرتے وقت شمس کا بخور لیں۔یعنی شمس سے متعلق دھونی دیں۔

شمس کے بخورات یہ ہیں۔عود، لوبان، گوگل، چنبیلی کی جڑ، صندل سرخ، چھلکا بادام۔ان میں سے کوئی سی بھی ۳ چیزیں حاصل کر کے ان سے دھونی لیں۔جس وقت عمل کی شروعات کریں۔تازہ غسل کر کے صاف ستھرا لباس پہن لیں۔اور ہری چادر یا سفید چادر بچھا کر اس پر عمل کریں۔

مثال:

نام سلیم۔	اعداد	ـــــے	۱۴۰
نام والدین۔سلمہ،نسیم	اعداد	ـــــے	۲۹۵
آیت و اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب،	اعداد	ـــــے	۲۰۷۴
بسم اللہ الرحمن الرحیم	اعداد	ـــــے	۷۸۶
			۳۲۹۵
حسب قاعدہ ۳۰ گھٹادیں۔			۳۰
			۳۲۶۵

حاصل نفی کو ۴ سے تقسیم کریں۔ ۴)۳۲۶۵(۸۱۶

۳۲
×
۶
۴
۲۵
۲۴
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا، گویا کہ نقش کسر کا ہے اور ایک باقی اپنے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ نقش کے ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔سلیم کا عنصر معلوم کرنے کے لئے سلیم کے نام کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۱۴۰(۳۵
۱۲
۲۰
۲۰
۰

صفر باقی رہنے کا مطلب یہ ہے کہ سلیم کا عنصر خاکی ہے اس لئے خاکی چال سے نقش تیار ہوگا ذیل میں تمام عناصر کی چالیں دی جارہی ہیں تاکہ ناظرین کو اپنا عنصر معلوم کرنے کے بعد نقش کی رفتار متعین کرنے میں پریشانی نہ ہو۔

آتشی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بادی چال

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

چال آبی

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

اب امتزاج دینے کیلئے دو سطر تیار کرلیں۔ (امتزاج دیتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف شامل نہیں ہوں گے)

پہلی سطر: سلیم۔ سلمہ۔ نسیم۔

س۔ل۔ی۔م۔س۔ل۔م۔ہ۔ن۔س۔ی۔م۔

دوسری سطر: وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

و۔ا۔ل۔ا۔ہ۔ی۔ر۔ز۔ق۔م۔ن۔ی۔ش۔ا۔ا۔ب۔غ۔ی۔ر۔ح۔س۔ا۔ب۔

امتزاج:۔س۔و۔ل۔ا۔ی۔ل۔م۔ا۔س۔ہ۔ل۔ی۔م۔ر۔ہ۔ز۔ن۔ق۔س۔م۔ی۔ن۔م۔ی۔ش۔ا۔ا۔ب۔غ۔ی۔ر۔ح۔س۔ا۔ب۔

کل حروف ہوئے ۳۵۔ گویا کہ حروف طاق اس لئے جملے پانچ پانچ حروف کے بنیں گے۔ جو یہ ہیں۔

س،و،ل،ا،ی	ل،م،ا،س،ہ	ل،ی،م،ر،ہ	ز،ن،ق،س،م
سولائی	لماسہ	لیمرہ	زنقسم
ی ن م ی ش	ااب غ ی	رح س اب	
یمیش	آبغی	رحساب	

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

سولائی یاکیعول لماسہ لیمرہ

۸۲۵	۸۴۰	۸۱۹	۸۳۱
۸۱۸	۸۳۲	۸۲۴	۸۲۱
۸۲۹	۸۱۷	۸۲۲	۸۲۷
۸۲۳	۸۲۶	۸۳۰	۸۱۶

آبغی یاعلیعول یمیش

اس نقش کی برکت سے انشاء اللہ روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور خیر و برکت حد سے زیادہ ہوگی۔ اس نقش کے اثرات کو باقی رکھنے کے لئے مغرب کی نماز کے بعد سو مرتبہ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ پڑھتے رہنا چاہئے۔

"علم جفر" اللہ کی پیدا کردہ بیش بہا دولت ہے۔ اللہ کے وہ بندے جو شکر گزار بھی ہیں اور قدر دان بھی اس دولت سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے رب کے شکر گزار بھی بنتے ہیں کیونکہ ہر فارمولے میں اثر پیدا کرنیوالی ذات رب العالمین ہی کی ہے۔ (باقی آئندہ)

❋✡✡❋✡✡❋✡✡❋✡

آٹھویں قسط

اگر آپ کسی بھی انگریزی مہینے کی ۸، ۱۷، یا ۲۶ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

• اس آئینہ میں اپنی شخصیت کے خدوخال دیکھئے اور اپنی اصلاح کیجئے •

آپ کے مزاج کی خوبیاں

خوداعتمادی، دوراندیشی، جرأت، قوت فیصلہ، بہادری، وطن پرستی، اصلاح پسندی، احساسِ ذمہ داری۔

آپ کے مزاج کی خامیاں

ناامیدی، ڈکٹیٹری، قدامت پرستی، ہر ایک سے الجھنے کا مزاج، انتہا پسندی، انتقام۔ آپ اگرچہ بہت ہی ٹھوس اور مستحکم مزاج کے انسان ہیں لیکن حق پرستی کے معاملات میں آپ انتہا پسندی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں اور اپنوں سے بھی جھگڑے مول لے لیتے ہیں۔ آپ کے اندر اصلاحی کاموں کا جذبہ وافر مقدار میں ہے اور آپ وطن پرستی کے معاملات میں بھی پیش پیش نظر آتے ہیں۔ لیکن اصلاح پسندی اور وطن پرستی کی بھی کچھ حدیں ہونی چاہئیں۔ اصلاح پسندی اور وطن پرستی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ سب سے بھڑتے پھریں اور خواہ مخواہ عوام وخواص کو اپنا دشمن بنائیں۔ آپ کی شخصیت انقلابی ہے، آپ عمر بھر کسی نہ کسی انقلاب سے جڑے رہیں گے آپ کی زندگی میں اچھے برے انقلاب اچانک کبھی بھی آسکتے ہیں۔ آپ کے اندر فیصلہ کرنے کی زبردست قوت وصلاحیت موجود ہے۔ لیکن آپ کے بعض فیصلے خود آپ کے لئے بہت سارے مسائل پیدا کرسکتے ہیں۔ اگر آپ کا مزاج اس طرح کا ہے کہ آپ کو حق پرستی کا مظاہرہ کرتے وقت اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ آپ کے ساتھ لوگوں کا رول کیا ہوگا، آپ مدح وذم کی پرواہ کئے بغیر اپنے کام میں لگے رہتے ہیں اور انتہائی جرأت وبہادری کے ساتھ اپنی زندگی کے اہم معاملات میں اپنے قدم اٹھاتے ہیں آپ کبھی مصلحت پسند نہیں ہوسکتے۔ اس لئے اکثر لوگ آپ کے مخالف رہیں گے اور آپ کے خلاف ہمیشہ ایک سازش ہوتی رہے گی۔ آپ کو صرف دشمنوں سے خطرہ درپیش نہیں رہے گا بلکہ آپ کو اپنے دوستوں سے بھی خطرہ درپیش رہے گا۔ آپ کے اندر ایک خرابی یہ بھی ہے کہ آپ مخالفتوں کا سامنا کرنے کے لئے ڈکٹیٹر بن جاتے ہیں اور اپنے حریفوں سے انتقام لینے پر تل جاتے ہیں آپ کسی کے مخالف ہوکر جلدی سے اسے معاف نہیں کرتے۔ اور بہت جلدی سے اپنے دل سے کسی کی دشمنی کو ختم نہیں کرتے۔ اگرچہ آپ از خود کسی سے دشمنی کی راہ اختیار نہیں کرتے لیکن جب آپ دشمنی کے جواب میں دشمنی کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں تو پھر کوئی کسر باقی نہیں رکھتے اور ہر طرح کی لڑائی اپنے دشمنوں سے لڑنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ آپ کی یہ عادت خود آپ کے لئے ضرر رساں بنتی ہے اور آپ ہمیشہ سازشوں اور مخالفتوں کے نرغے میں نظر آتے ہیں۔ آپ کی ایک مشکل یہ بھی ہے کہ آپ کچھ بھی کر گزریں اپنے وطن کی خاطر کتنی بھی قربانیاں دے لیں، اپنے دوستوں اور رشتے داروں کے لئے کچھ بھی ایثار کردیں لیکن عام طور پر لوگ آپکی مخالفت میں لگے رہتے ہیں اور آپ کے کارناموں کو ہمیشہ ہی ناقدری کے غموں سے گزرنا پڑتا ہے۔ آپ کیلئے ضروری ہے کہ آپ انتہا پسندی سے باز آئیں اور اعتدال کی راہ کو اختیار کریں، اگرچہ آپ محبت پرست ہیں اور اپنی شریک حیات سے پیار بھی جم کر کرتے ہیں کاش آپ اپنی شریک حیات کے مشوروں کو اہمیت دیں تو آپ کی زندگی میں سکون وعافیت باقی رہے۔ آپ کو کسی بھی وقت کسی بھی حادثہ کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے اس لئے آپ کو دورانِ سفر محتاط رہنا چاہئے۔ زبردست خوداعتمادی کے باوجود آپ کبھی کبھی ناامیدی کا بھی شکار ہوجاتے ہیں اور ناامیدی کا شکار ہوکر الجھنے لگتے ہیں، جھلانے لگتے ہیں اور لوگوں سے بھڑنے لگتے ہیں۔ آپ کی یہ خامیاں آپ کے لئے طرح طرح کے مسائل پیدا کرتی ہیں اور آپ کو نت نئی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ ہمیشہ معتدل رہیں اور انتہا پسندی سے خود کو دور رکھیں نیز ناامیدی کے اندھیروں میں بھٹکنے کے بجائے اس کی روشنی میں اپنے قدم اٹھانے کی جدوجہد جاری رکھیں۔ اللہ نے بلاشبہ آپکے اندر قائد بننے کی صلاحیتیں پیدا کی ہیں لیکن قائد اور ڈکٹیٹر میں فرق ہوتا ہے آپ اس فرق کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔ اگرچہ آپ کے اندر خوبیوں کی تعداد زیادہ ہے خامیاں نسبتاً کم ہیں لیکن اگر اپنی خامیوں پر قابو پالیں تو آپ ایک عظیم انسان بن سکتے ہیں کیونکہ آپ کی سنجیدہ مزاجی اور اصلاح پسندی ایسی صفات ہیں جو کم ہی لوگوں کے حصے میں آتی ہیں۔ (باقی آئندہ) ••

باموکل جفری عمل

حصول ملازمت ودولت وہر مقصد

عامل حافظ عاشق حسین

اس عمل سے آپ ملازمت، دولت، مطلوب، ترقی، روزگار، شادی، بندش سے نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ عمل پلک جھپکنے سے پہلے اپنا اثر دکھادیتا ہے۔ بشرطیکہ آپ کو علم جفر میں واقفیت حاصل ہو۔ (طریقہ عمل یہ ہے) کہ اپنا نام والدہ کے تمام حروف اور مقصد کے تمام حروف لیں اوران کو جدا جدا لکھیں۔ مثلاً احمد بن بانو ملازمت چاہتا ہے تو یہ لائن ہوگی۔

اح م د ب ان و م ل از م ت۔ اب اس سطر سے آتشی حروف الگ کریں، بادی الگ، آبی الگ اور خاکی الگ۔ اب ان کی ایک ایسی لائن تیار کریں کہ پہلے وہ حروف جن کے اعداد زیادہ ہیں لکھیں اس کے بعد عناصر کی ترتیب سے دوسرے حروف لکھیں۔ مثلاً آتشی ا،م، ا،م ا،م عدد ۱۲۳ اور بادی ب ن و ت، عدد ۴۵۸۔ آبی ز، عدد ۷۔ خاکی ح، د، ل، عدد، ۴۲ ہوئے۔ سب سے زیادہ عدد بادی حروف کے ہیں، پھر آتشی کے پھر خاکی کے اور پھر آبی کے، لہٰذا سطر یہ ہوئی۔ ب، ن، و، ت، ا، م، ا، م، ا، م، ح، د، ل، ز، عنصر بادی غالب ہے اس لئے بادی لفظ بنے گا۔ منہ مغرب کی طرف کیا جائے گا۔ سطر بالا کے اعداد ابجد قمری سے حاصل کرکے نقش مربع پُر کریں۔ مثلاً حروف کی سطر کے کل اعداد ۶۳۲ ہوئے، ۳۰ عدد قانون کے نفی کئے ۶۰۲ ÷ ۴ حاصل قسمت ۱۵۰ کسر ۲، نقش کے خانے نمبر نو میں ایک عدد کا اضافہ کیا نقش پُر کرنے کے بعد سطر کے حرف اول کے مطابق اسم اللہ کا لیا جائے گا۔ مثلاً اس میں حرف اول ب ہے تو باسط لیں گے۔ موکل اسرافیل ہے۔ نقش کے چاروں طرف مندرجہ بالا سطر لکھیں اور نیچے عزیمت لکھیں جو یہ ہے۔

"اقسمت علیکم یا ملائکۃ ھذا باسط الحروف ب، ن، ت، ا م ا م ا م، ح، د، ل، ز، یا اسرافیل بحق یاباسط" میری ملازمت کا جلد انتظام ہو۔ اس نقش کو زعفران کے محلول سے لکھیں اور حسب استطاعت ختم اور صدقہ دے کر چاندی کے ورق میں لپیٹ کردائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن کے اندر غیب سے ایسی امداد ہوگی کہ آپ کی عقل حیران ہوجائیگی۔ بشرطیکہ زیر وزبر میں بھی کوئی غلطی نہ ہو۔ انشاء اللہ ہر حال میں کامیابی ہوگی۔ اس عمل کو قران، عطارد، مشتری یا تثلیث میں کریں۔ یہ ساعتیں روحانی تقویم میں درج ہوتی ہیں۔ مضمون کی کوئی چیز سمجھ میں نہ آئے تو خط لکھ کر جوابی لفافہ سے وضاحت طلب کریں۔

جدول عناصر

نمبر شمار	حروف	عنصر	ملائکہ	سمت
۱	ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ	آتشی	عزرائیلؑ	مشرق
۲	ب، و، ی، ن، ص، ت، ض	بادی	اسرافیلؑ	مغرب
۳	ج، ز، ک، س، ق، ث، ظ	آبی	میکائیلؑ	جنوب
۴	د، ل، ع، ر، خ، غ، ح	خاکی	جبرائیلؑ	شمال

نقش یہ ہے۔

جبرائیل — عزرائیل
ب و ن ت ا م

۱۶۵	۱۶۰	۱۵۴	۱۵۳
۱۵۷	۱۵۰	۱۶۴	۱۶۱
۱۵۱	۱۵۶	۱۶۲	۱۶۳
۱۵۹	۱۶۶	۱۵۲	۱۵۵

ا ح د ل
اسرافیل — میکائیل

اقسمت علیکم یا ملائکۃ ھذا باسط الحروف ب، ن، ت، ا، م، ا م، ا، م، ح، د، ل، ز، یا اسرافیل بحق یا باسط میری ملازمت کا جلد انتظام ہو

کیا فلاں ابن فلاں کو حکومت میں جگہ یا مرتبہ ملے گا؟

اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ فلاں ابن فلاں کو حکومت میں جگہ یا مرتبہ ملے گا تو تفصیل پھیلانے کے بعد دیکھیں۔ اگر مستحصلہ ایک یا ۷ ہو تو دیر سے امید برآئے گی۔ اگر ۳ یا ۵ ہو تو عنقریب خواہشیں پوری ہوں گی۔ اگر ۴ یا ۶ ہو تو مایوسی ملے گی۔ اگر ۲ یا ۸ ہو تو کسی قدر کامیابی ملے گی مکمل نہیں۔ اگر ۹ برآمد ہو تو پہلے مایوسی ہوگی پھر زبردست کامیابی ملے گی۔

مثلاً اگر کلیم ابن زبیدہ کے بارے میں ۱۸ / جون ۲۰۰۵ء کو بعد نماز عصر یہ معلوم کرنا ہے کہ ان کو حکومت میں کوئی جگہ یا مرتبہ ملے گا یا نہیں تو اس کا سوال اس طرح بنائیں گے۔

کیا کلیم ابن زبیدہ کو حکومت میں جگہ یا مرتبہ ملے گا؟ اس سوال کی تفصیل اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) کلیم، زبیدہ۔	۱۲۸	۲
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۴۱۸	۵
(۳) تاریخ عیسوی	۱۸	۹
(۴) ماہ عیسوی جون	۶	۶
(۵) سن عیسوی ۲۰۰۵ء	۲۰۰۵	۷
(۶) تاریخ قمری	۱۰	۱
(۷) ماہ قمری ربیع الثانی	۴	۴
(۸) سن ہجری ۱۴۲۶ھ	۱۴۲۶	۴
(۹) تاریخ ہندی ۵	۵	۵
(۱۰) ماہ ہندی جیٹھ	۲	۲
(۱۱) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۲	۱
(۱۲) ہفتہ مقررہ نمبر	۷	۷
(۱۳) برج جوزا	۳	۳
(۱۴) متعلقہ ستارہ عطارد منفی	۹	۹
(۱۵) منزل قمر قلب	۱۷	۸

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۲ ۵ ۹ ۶ ۷ ۱ ۴ ۴ ۵ ۲ ۱ ۷ ۳ ۹ ۸
۷ ۵ ۶ ۴ ۸ ۵ ۸ ۹ ۷ ۳ ۸ ۱ ۳ ۸
۳ ۲ ۱ ۳ ۴ ۴ ۸ ۷ ۱ ۲ ۹ ۴ ۲
۵ ۳ ۴ ۷ ۸ ۳ ۶ ۸ ۳ ۲ ۴ ۶
۸ ۷ ۲ ۶ ۲ ۹ ۵ ۲ ۵ ۶ ۶
۶ ۹ ۸ ۸ ۲ ۵ ۷ ۷ ۲ ۳
۶ ۸ ۷ ۱ ۷ ۳ ۵ ۹ ۵
۵ ۶ ۸ ۸ ۱ ۸ ۵ ۵
۲ ۵ ۷ ۹ ۹ ۴ ۱
۷ ۳ ۷ ۹ ۴ ۵
۱ ۱ ۷ ۴ ۹
۲ ۸ ۲ ۴
۱ ۱ ۶
۲ ۷
۹

۹ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کلیم ابن زبیدہ کو زوال کے بعد حکومت میں عروج ملے گا۔ (باقی آئندہ)

✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡✡❄✡

سورۂ کوثر کا ایک نادر و نایاب عمل

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں سحر جادو اور اعمال شر کی ایک وبا چل پڑی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریف اور سادہ لوگ اس کا شکار ہو رہے ہیں۔

عزیز بہنو! ایک بات کی وضاحت کرتی چلوں کہ گزشتہ سال اکثر خطوط میں یہ لکھا جاتا تھا کہ ہم پر جادو ہے۔ نقش یا لوح بھجوادیں۔ پہلی بات آپ کی تشخیص پر ہم نقش یا لوح روانہ نہیں کرتے۔ اپنے مکمل کوائف روانہ کریں یا سحر زدہ شخص کو میں خود حساب لگا کر چیک کروں گی کہ آیا سحری اثرات ہیں یا نہیں۔؟ اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ سحری اثرات کے سبب مسائل و مشکلات پیدا ہو رہے ہیں تو ذیل کا عمل انتہائی توجہ، یکسوئی اور یقین کامل سے کریں۔ انشاء اللہ پُر تاثیر نتائج ملیں گے۔ بروز ہفتہ نیا چاند ہو بعد نماز فجر لوح (چاندی) یا کاغذ پر باہتمام تیار کریں۔ بعد تکمیل لوح یا نقش پر ۳۱۳ مرتبہ یا اللہ ۳۱۳ مرتبہ سورۂ کوثر ایک ہی نشست میں ورد کر کے دم کر لیں۔ بعد ازاں لوح نقش اپنے گلے میں ڈال لیں۔ روزانہ بعد نماز عشاء ۳۱۳ مرتبہ ۲۱ مرتبہ سورۂ کوثر کا ورد اپنا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ سحر جادو کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

جو لوگ خود تیار نہ کر سکیں وہ خط ہمراہ رجسٹرڈ جوابی لفافہ روانہ کر کے نقش حاصل کر سکتے ہیں۔ (نقش کا ہدیہ دو سو روپے)

نقش یہ ہے۔ (انگریزی ہندسوں میں نقش کی چال لکھ دی گئی ہے۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ا ن ا ا ع ط ی ن ک ا ل

5 ۶۹۲	10 ۶۹۷	15 ۷۰۳	4 ۶۹۱
11 ۶۹۸	8 ۶۹۵	1 ۶۸۸	14 ۷۰۲
2 ۶۸۹	13 ۷۰۱	12 ۶۹۹	7 ۶۹۴
16 ۷۰۴	3 ۶۹۰	6 ۶۹۳	۶۹۶

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

رودراکھ

اس پتھر کو عربی میں سارو، سنسکرت میں رودراکھ اور انگریزی میں کارنیلائین (CARNELIN) کہتے ہیں۔ یہ پتھر مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

اس پتھر کا مزاج سرد اور خشک ہے۔ اس پتھر کو اگر اس شخص کے گلے میں ڈالیں جس کو مرگی کی بیماری ہو تو اس کو مرگی سے نجات مل جاتی ہے۔

● یہ پتھر عورتوں کو رحم کی بیماریوں سے

● اس پتھر کے استعمال سے دشمنوں پر رعب قائم ہوتا ہے۔ جھگڑوں میں کامیابی ملتی ہے۔ مقدمات میں فتح حاصل ہوتی ہے اور مناظرہ اور مباحثہ میں انسان سرخرو رہتا ہے۔

● اس پتھر کے استعمال سے برص کے مرض میں افاقہ ہوتا ہے۔

● اگر اس پتھر کو پانی میں ڈال کر پانی کو دو ٹائم پئیں صبح شام تو پھنسی پھوڑوں کی تکالیف سے نجات ملتی ہے۔

● یہ پتھر غشی اور غنودگی سے نجات دلاتا ہے۔

● خونی دستوں کے لئے یہ مفید ہے۔

● رودراکھ کے استعمال سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے، عمر میں برکت ہوتی ہے اور اس کی انگوٹھی نکسیر وغیرہ سے محفوظ رکھتی ہے۔

● رودراکھ کا استعمال انسان کو عموماً تندرست رکھتا ہے اور ناگہانی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

● قدیم زمانہ میں لوگ بھوت پریت سے نجات پانے کے لئے رودراکھ گلے میں ڈالتے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ آسیب زدہ ہوں انکے گلے میں رودراکھ ڈال کر انہیں آسیب سے نجات دلائی جاسکتی ہے۔

● اگر اس پتھر کو گھر کے چاروں کونوں میں دبادیں تو گھر آسیبی اثرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

● جو لوگ نظر بد کا شکار ہوں انہیں اس پتھر کو گلے میں ڈالنا چاہئے۔

● بعض لوگوں کا خون بہت ہلکا ہوتا ہے وہ بہت جلد ہائے ہائے کا شکار ہو جاتے ہیں اور بہت جلد انہیں نظر لگ جاتی ہے، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ رودراکھ کی انگوٹھی پہنیں۔ انشاء اللہ نظر بد اور لوگوں کی ہائے ہائے کے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔

● رودراکھ کی خوبی یہ ہے کہ یہ ہر شخص کو راس آجاتا ہے اور دوسری خوبی یہ ہے کہ یہ اگر کسی کو فائدہ نہیں پہنچاتا ہے تو دوسرے پتھروں کی طرح اس کے منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔ اس لئے اس کا استعمال کسی کے لئے بھی باعث ضرر نہیں ہے۔

● رودراکھ کو اپنے گھر میں رکھنا چاہئے۔ اس سے موسم کے اثراتِ بد سے گھر کے لوگ محفوظ رہتے ہیں۔

● جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ان کی دکان یا ان کا کاروبار نظر بد سے محفوظ رہے ان کو چاہئے کہ دکان میں یا اپنے آفس میں رودراکھ کو رکھیں۔

● عورتوں کے پوشیدہ امراض میں بھی رودراکھ مفید اثرات ڈالتا ہے اور عورتوں کو حیض کی کمی زیادتی یا سیلان رحم جیسے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

● رودراکھ، رودراکش کی طرح مہنگا نہیں ہے بلکہ یہ بہت سستا پتھر ہے جو عمومی طور پر آسانی سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ رودراکش بھی ایک پتھر ہے جب کہ وہ تو ایک پھل کا نام ہے جو درخت پر پیدا ہوتا ہے اور رودراکھ ایک پتھر ہے اور یہ پتھر ہندوستان اور سعودی عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اللہ کی پیدا کردہ اس نعمت سے استفادہ کرنا چاہئے۔ بعض حضرات پتھروں کو بے اثر سمجھتے ہیں، ان کا خیال یہ ہے کہ پتھروں میں تاثیر کو ماننا توحید کے خلاف ہے۔ ایسے لوگ قطعاً نادان ہیں۔ کسی بھی پتھر یا کسی بھی دوسری چیز میں جو بھی تاثیر ہوتی ہے وہ باذن اللہ ہوتی ہے اور جب کسی بھی بندے کو یہ یقین ہو کہ تاثیر فی نفسہ نہیں اللہ کے حکم اور اذن سے ہے تو پھر یہ توحید کے عین موافق ہے اور بلا شبہ اللہ نے اس کائنات میں ایک بھی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی۔

****

یہ اسم مشترک ہے عنصر اسکا آتشی ہے، اس اسم کی برکت سے روز حشر مردے زندہ ہوں گے، اس اسم کے داعی پر لازم ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا پابند رہے، اس اسم کی برکت سے مخلوق کو اللہ دوبارہ پیدا کرے گا، نفوس اور اجسام کو برانگیختہ کرنے میں اسم کی تاثیر کام کرتی ہے، اس اسم کا موکل ہخطیائیل ہے، یہ دوخلعت پہناتا ہے، ایک ظاہری دوسرا باطنی، باطنی کی برکت سے اس کا ذکر تمام عالم کو اپنی طرف مثل مقناطیس کے کھینچتا ہے اور ظاہری سے ذاکر کی روح مقامات شریفہ کی زیارت سے مشرف ہوتی ہے۔

باعث وہ قوت ہے جو پریشانوں کی دعا قبول کرتا ہے اور ان کی بے چینی کو دور فرماتا ہے اور وہ خداوند تعالیٰ ہے۔ خدا سے دعا کرنے والے چار قسم پر ہیں، ایک وہ لوگ جو حالت اضطرار میں دعا کرتے ہیں، یہ دعا قبول ہوتی ہے، دوسری دعا زبان مقال سے ہے، جس کے واسطے دعا کرنے والے نے پوری ہمت سے کام نہیں لیا، اس دعا کے ساتھ اخلاص کا ہونا ضروری ہے تاکہ سختیوں پر صبر نصیب ہو، تیسرا وہ شخص ہے جس کو شدت سے فقر و فاقہ پہنچا اور اس کی خدا نے دعا قبول فرمائی اور چوتھا وہ شخص ہے جو خدا سے دعا کرتا ہے کہ کثرت سے دنیا اس کو حاصل ہو اور عمر بڑھے، پس یہ شخص مغرور ہے کیونکہ ایسے شخص نے ایسے کام میں وقت گنوایا جو خدا سے دعا کے ہرگز قابل نہ تھا۔

بہتر یہ ہے کہ اس طرح دعا کرے کہ خدا اس کے رزق میں برکت دے اور نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے اور مؤمنوں کی امداد فرمائے، تذکرہ اولیاء میں لکھا ہے کہ حضرت عمر خراسانیؒ ایک سال حج کو جا رہے تھے، راستہ میں کنوئیں کے اندر گر پڑے، انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ میں سوائے خدا کے کسی سے فریاد نہ کروں گا، پھر چند لوگ وہاں سے گزرے، انہوں نے کچھ فریاد نہ کی اور پھر چند لوگ گزرے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس کنوئیں کے منہ کو بند کر دینا چاہئے تاکہ اس میں کوئی گر نہ پڑے ایک پتھر انہوں نے اس کے منہ پر رکھ دیا اور مٹی ڈال کر چلے گئے، یہ خاموشی سے اندر بند ہو گئے، پھر ان کے جانے کے بعد تھوڑی دیر بعد ایک درندہ نے وہ مٹی اور پتھر ہٹا دیا، اور اپنی دم کنوئیں کے اندر لٹکا کر بیٹھ گیا تو یہ اس کی دم پکڑ کر باہر آگئے اور خدا کا شکر ادا کیا، ہاتف نے آواز دی کہ تو نے ہم سے فریاد کی تو ہم نے تجھے اس طرح نجات دی ہے جس کا تو گمان بھی نہیں کر سکتا یہ سب پیدا کرنا الباعث کا کام ہے۔

جب کسی پر کوئی سختی ہو تو الباعث کا ذکر کرے تاکہ اللہ پاک کوئی اسباب پیدا کر دے، خدا اس سے خلاصی کر دے گا اور اگر اس اسم کے ساتھ فتاح بھی پڑھے تو اس کا مؤکل نازل ہو کر اس کی حاجت پوری کرے گا اگر اس اسم کی مربع لوح لکھ کر کسی مکان میں رکھی جائے تو بہت برکت ہو وہ یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ب ا	ع	ث
۷۱	۴۹۹	۳۲	۲
۴۹۸	۶۸	۵	۳۳
۴	۳۴	۴۹۷	۶۹

اس لوح کی رفتار یہ ہے

۱۶	۱۱	۶	۱
۵	۲	۱۵	۱۲
۳	۸	۹	۱۴
۱۰	۱۳	۴	۷

یعنی اس رفتار ۱، ۲، ۳ کی پیروی کرتا ہوا اصل لوح پر کرے۔
یہ کام بدھ یا جمعرات یا جمعہ کو سورج نکلنے کے بعد کرے۔

حضرت امام علی رضاؒ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص میں شہوت کی زیادتی ہو تو سات روز تک روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے تو بدن میں اعتدال پیدا ہو۔

شیخ امام بونیؒ نے فرمایا کہ اگر غفلت و حرص دنیا اور افراط شہوت ہو تو روزانہ بوقت خواب سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس اسم کو پڑھتا رہے حتیٰ کہ نیند آ جائے۔

شیخ مغربیؒ نے فرمایا ہے کہ اس اسم کو برائے صفات باطن و رفع وسوسہ شیطان و تزکیہ نفس روزانہ بہ عدد تکسیر پڑھے، اس کی تکسیر کے عدد تین ہزار بیس ہیں اور نزد شیخ بونی کے یاباعث کے اعداد تکسیر ایک ہزار سات سو نوے ہیں۔

شیخ مغربیؒ فرماتے ہیں کہ باعث وہی ہے جو پریشانیوں میں دعا قبول کرتا ہے، اس اسم میں سرّ اکبر ہے، اس شخص کے لئے اس اسم کا ذکر مناسب ہے، جس کی ہمت پست ہو گئی ہے، جو کسی پریشانی میں حوصلہ ہار بیٹھا ہو۔

زندگانی اور صحت اور حفظ قویٰ کی عجیب و غریب تاثیر بھی اس اسم میں موجود ہے، روزانہ نماز کے بعد اس اسم کا ذکر کرنے کے بعد قوت بدنی کی دعا کیا کرے اور کوئی دوا کھاتے وقت پہلے یااللہ یاباعث کہا کرے۔

اگر ہفتہ کے دن پہلی ساعت میں سیسہ کی تختی پر الباعث کی لوح کندہ کر کے خلوت میں بیٹھ کر چار سو گیارہ مرتبہ اس اسم کا ذکر کرے اور کہے کہ اے زحل میں نے تجھ کو مسلط کیا پھر جو چاہے اس سے کام لے۔ اثنائے ورد میں نظر لوح پر رہے۔

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

قصہ چین کے ایک بادشاہ کا

آج سے بہت عرصہ پہلے ملک چین میں ایک بادشاہ رہتا تھا جس کی دولت وحشمت اور عظمت وجہاں بانی کا شہرہ چاردانگ عالم میں پھیلا ہوا تھا۔ بڑے بڑے سلاطین اس کے فرماں بردار اور بہت سے شاہان ذی شان اس کے باجگزار تھے۔ امرائے ذی وقار اور وزرائے صاحب تدبیر ہمیشہ اس کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتے۔ علماء، فضلاء اور حکماء سے اس کا دربار بھرا رہتا۔ خزانہ سیم وزر اور جواہرات سے پُر تھا۔ بے شمار بہادر فوجیں اس کے اشارے کی منتظر، صف بستہ کھڑی رہتی تھیں۔ بادشاہ خود بھی شجاعت اور سخاوت کے اوصاف سے متصف تھا۔ مجموعی طور پر اس کی سلطنت اصول سیاست پر چلتی تھی۔

اس بادشاہ کو لوگ ہمایوں فال کے نام سے پکارتے تھے کیونکہ اس کے عدل سے رعایا خوش اور اس کی بخشش اور سخاوت سے بوڑھے، مجبور اور محتاج سب ہی چین کی بنسی بجاتے تھے۔ وہ اس راز سے اچھی طرح واقف تھا کہ اگر عُمال شاہی رعایا کے معاملات کو انصاف کے مطابق طے نہ کریں گے تو فتنہ وفساد کا بازار گرم ہوجانا اور ملک پر تباہی آجانا ضروری ہے۔ اسی طرح اگر مظلوموں اور دردمندوں کی دلجوئی اور پشت پناہی نہ کی جائے گی تو پھر ساری مملکت میں ظلم وستم کی تاریکی پھیل جانا یقینی ہے۔

اس بادشاہ کا ایک وزیر تھا جس کی صائب رائے سے امور سلطنت کی گتھیاں آسانی سے سلجھ جاتی تھیں اور اس کی تدبیر سے سلطنت میں اٹھنے والے بہت سے فتنے دب جاتے تھے۔ اس کی سیاست طوائف الملوکی اور ظلم وتشدد کے کانٹوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی تھی۔ چنانچہ اس کی خجستہ رائی کی بنا پر لوگوں نے اس کا نام ہی خجستہ رائے رکھ دیا۔ بادشاہ ہمایوں فال اس کے مشورے کے بغیر نہ کوئی مہم چلاتا اور نہ اس کی صلاح وتدبیر پوچھے بغیر چھوٹے بڑے کسی کام میں ہاتھ ڈالتا۔ یہاں تک کہ رزم وبزم کی ہر بات اس کی رائے اور اشارے پر موقوف تھی۔

اتفاق سے ایک دن ہمایوں فال نے شکار کھیلنے کا ارادہ کیا۔ خجستہ رائے بھی اس کے ہمرکاب تھا۔ شکارگاہ کی فضا بادشاہ ذی شان کے قدم سے چمک اٹھی۔ پرندے شاہین کے ذریعہ بادشاہ کی غذا بننے کے شوق میں زمین پر اُترنے لگے اور شکار کرنیوالے جانور اپنے اپنے پنجروں سے نکل نکل کر شکار کے تعاقب میں چل پڑے۔ چیتے کالی آنکھوں والی ہرنیوں کی جستجو میں اور شیر جیسے چنگل رکھنے والے شکاری کتے خرگوش پر قابو حاصل کرنے کے لئے روباہی پر اُتر آئے۔ باز تیر کی طرح جھپٹے اور آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ شاہین پرندوں کی شریانوں سے خون کھینچنے لگے۔

بادشاہ شکار سے لطف اندوز ہوچکا، صحرا اور اس کی فضا پرند وچرند سے خالی ہوگئی تو لشکریوں کو واپسی کا حکم ہوا۔ بادشاہ اور وزیر دارالسلطنت کی طرف روانہ ہوئے لیکن گرمی اتنی تیز تھی کہ لوہا موم کی طرح پگھل رہا تھا اور آفتاب آگ کے شعلے برسا رہا تھا۔ انتہائے تپش سے گھوڑا آگے بڑھنے سے رکنے لگا تو ہمایوں فال نے اپنے وزیر خجستہ رائے سے کہا کہ ایسی گرم ہوا اور لُو میں سفر کرنا عقل مندی نہیں ہے۔ اسوقت تو خیمے میں بھی گرمی پناہ نہ لینے دے گی۔ کُرہ ارض لوہار کی بھٹی بنا ہوا ہے۔ کوئی ایسی تدبیر نکالو کہ تھوڑی دیر سائے میں پناہ مل سکے۔ اور جب سورج گوشۂ مغرب میں اپنا منہ چھپا لے تو ہم لوگ اپنا سفر شروع کریں۔

خجستہ رائے نے اس کی تائید کی اور دست بستہ عرض کیا کہ جہاں پناہ تو ظل الٰہی ہیں۔ آفتاب کی تمازت آپ کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ پھر بھی صحت جسمانی کے لحاظ سے ایسا کرنا بہت مناسب ہے۔ یہیں نزدیک ہی ایک بہت بڑا پہاڑ ہے جہاں ہم تھوڑی ہی دیر میں پہنچ سکتے ہیں۔ اس پہاڑ کی بلندی اور شادابی کا کیا کہنا۔ اوپر سے نیچے تک سبزہ ہی سبزہ ہے۔ میٹھے پانی

کے ہزاروں چشمے جاری ہیں۔ کلیاں، شگوفے اور پھول اس طرح لہلہاتے ہیں جیسے آسمان پر ستارے چمک رہے ہوں۔ چشموں سے نکلی ہوئی نہریں جنت کی نہروں کی طرح رواں ہیں۔ جاں نثار کی رائے ہے کہ اسی طرف کا رخ کیا جائے اور جہاں پناہ تھوڑی دیر سائے اور سرسبزی سے لطف اندوز ہوکر تازہ دم ہولیں۔

ہمایوں فال نے خجستہ رائے کے مشورے کے مطابق اس طرف کا رخ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے دامن کوہ میں پہنچ گیا۔ پہاڑ واقعی آسمان سے باتیں کررہا تھا۔ ہر طرف سرسبزی وشادابی تھی۔ بادشاہ پہاڑ کے اوپر چڑھ کر اِدھراُدھر گھومنے لگا۔ پھرتا پھراتا ایک وسیع قطعۂ زمین پر پہنچ گیا۔ جہاں کی ہریالی، پھولوں کا نکھار اور آب وہوا کی فرحت جنت الفردوس کے مثل تھی۔ پھولوں کی جھرمٹ میں نازک بنفشہ گیسوئے خوباں کی طرح بل کھاتا تھا۔ نسیم مشک بار پھولوں کی خوشبو کو ہر چہار طرف بکھیر رہی تھی۔ بلبلوں کے نغموں سے فضا گونج رہی تھی۔ نہر کے کنارے کھلے ہوئے پھول صاف وشفاف نظر آرہے تھے۔ خوش الحان پرندے شاخوں کی بلندی پر چہچہارہے تھے۔

اس مرغزار میں ایک تالاب تھا جس کا پانی آب حیات سے بھی زیادہ حیات بخش اور سلسبیل سے بھی زیادہ لطیف، شیریں اور صاف تھا۔ وزیر نے تالاب کے کنارے مسند شاہی بچھانے کا حکم دیا۔ ہمایوں فال مسند شاہی پر جلوہ افروز ہوکر استراحت فرمانے لگا۔ لشکری اور خدام نہر کے کنارے اور درختوں کے نیچے لیٹ گئے اور جہنم زار سے نکل کر ایسے جنت نشاں مقام پر آنے کی وجہ سے خدائے بزرگ وبرتر کا شکر ادا کرنے لگے۔

بادشاہ اور وزیر خدا کی قدرت، اس کی رنگا رنگ صنعتوں اور حسین گلکاریوں کو دیکھ کر اس کی عظمت کے معترف تھے کہ اچانک ہمایوں فال کی نظر ایک ٹنڈ منڈ درخت پر پڑی جس میں ایک بڑا سا سوراخ تھا اور شہد کی مکھیاں اس کو اپنے قلعے کے طور پر استعمال کررہی تھیں۔ بادشاہ نے شہد کی مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر اپنے تجربہ کار وزیر سے پوچھا کہ اس درخت کے گرد ان کا مجمع کیوں ہے۔ اور اس مستعدی کے ساتھ اس سبزہ زار میں ان کی آمد ورفت کس کے حکم پر ہے؟۔

خجستہ رائے نے ادب سے جواب دیا کہ اے بادشاہ، ان مکھیوں سے نفع ہی نفع ہے، نقصان مطلق نہیں۔ ان کی لطافت اور پاکی کا یہ عالم ہے کہ قرآن شریف میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ان کے درمیان ایک ملکہ ہوتی ہے جس کو "رانی مکھی" کہتے ہیں جو جثے میں عام شہد کی مکھیوں سے ذرا بڑی ہوتی ہے۔ جماعت پر اس کی حکومت چلتی ہے۔ وہ ایک چوکور تخت پر جو پتوں سے بنایا جاتا ہے، جلوہ افروز رہتی ہے اور اس کے وزیر، دربان، پاسبان، نقیب سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے رہتے ہیں۔ کارندوں کی چابک دستی کا یہ حال ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے لئے موم کا چھ پہلو گھر بنالیتا ہے جس کے کسی ضلع میں بال برابر کا فرق نہیں ہوتا اور جو بڑے بڑے حساب داں بغیر آلہ و پرکار کے نہیں بنا سکتے۔ مگر یہ کسی آلے کی مدد کے بغیر بنالیتے ہیں اور ملکہ کے حکم پر باہر آجاتے ہیں۔ ملکہ ان میں ان سے عہد لیتی ہے کہ سب اپنی لطافت کو گندگی سے نہیں بدلیں گے، طہارت کو نجاست سے آلودہ نہ کریں گے، سوائے پھولوں اور کلیوں کی شاخ کے اور کسی جگہ پر نہ بیٹھیں گے اور صرف ان کی لطیف پتیوں کا رس چوسیں گے۔ مکھیاں جو رس بھی چوستی ہیں، لعاب دہن کی شکل میں باہر نکال کر جمع کرتی جاتی ہیں۔ یہی وہ مزے دار شربت ہے جس کے بارے میں شِفَآءٌ لِّلنَّاس (لوگوں کیلئے شفاء) کہا گیا ہے۔

یہ کارندے جب رس چوس کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں تو پہلے دربان ان کا منہ سونگھتے ہیں کہ انہوں نے کسی ناپاک چیز کو تو نہیں چھوا۔ جب اس سے اطمینان ہوجاتا ہے تو ان کو اجازت ہوتی ہے کہ اپنے بنائے ہوئے گھروں میں داخل ہوں۔ اگر وہ کسی کثافت اور نجاست پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے منہ سے بو آتی ہے تو دربان انہیں اسی وقت دو ٹکڑے کردیتا ہے اور اگر وہ دربانوں کی غفلت سے اندر چلے جائیں تو ملکہ کی تیز قوت شامہ سے نہیں بچ سکتے۔ جیسے ہی ملکہ کو کسی کی بدبو کا اندازہ ہوتا ہے وہ فوراً اس کو حاضر ہونے کا حکم دیتی ہے۔ سب سے پہلے دربانوں کو قتل کراتی ہے۔ پھر اس سیہ بخت کو مروا ڈالتی ہے تاکہ دوسروں کو اس سے عبرت ہو اور آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔ شہد کی مکھی کے علاوہ کوئی دوسری چیز ان گھروں میں گھسنا چاہے تو دربان کبھی اس کو گھسنے نہ دیں گے اور اگر وہ زبردستی پر اتر آئے تو پھر اس سے جنگ کریں گے اور مار ڈالیں گے۔

مشہور ہے کہ جمشید بادشاہ نے اپنی حکمرانی میں دربانوں اور پاسبانوں کی تعیناتی، ایلچی اور سفیروں کی تقرری کا آئین، نیز تخت ومسند کی آرائش کا سلیقہ اسی گروہ سے سیکھا تھا۔ پھر رفتہ رفتہ اس کی ترقی اور تکمیل ہوتی رہی۔

ہمایوں فال نے جب یہ سنا تو اس کے دل میں شہد کی مکھیوں کو اور قریب سے دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ وہ اٹھا اور درخت کے نیچے آکھڑا ہوا۔ مکھیوں کے آنے جانے کا طریقہ اور ان کی کارگزاری کو دیکھتا رہا۔ بحکم

الٰہی مکھیوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہوا کے گھوڑے پر سوار نکلتے اور پاک وصاف جگہ سے لطیف غذا منہ میں لے کر لوٹتے۔ کسی کو ایک دوسرے کے نفع ونقصان سے غرض نہ تھی اور نہ کوئی مکھی کسی کو تکلیف پہنچاتی تھی۔

بادشاہ نے تھوڑی دیر تک یہ منظر دیکھنے کے بعد کہا کہ اے خجستہ رائے، کیسے تعجب کی بات ہے کہ یہ اپنی سرشت میں درندگی رکھتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو تکلیف اور ضرر نہیں پہنچاتیں۔ ان میں ڈنک موجود ہے لیکن ڈنک مارنے کے بجائے شہد دیتی ہیں۔ فوجی تنظیم اور ترتیب رکھتے ہوئے بھی نرمی ومہربانی سے پیش آتی ہیں۔ اس کے برخلاف ہم بنی نوع انسان ہیں کہ اپنے ہی ہم جنس کو ہر وقت ایذا اور تکلیف پہنچانے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ وزیر نے جواب دیا کہ جہاں پناہ، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک جیسی فطرت عطا کی ہے لیکن اس کے برعکس انسان کی طبیعتیں مختلف اور جدا جدا بنائی گئی ہیں اور چونکہ ان میں روح، کثافت جسمانی اور نور وظلمت ایک جگہ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے ان سے قسم قسم کی حرکات اور طرح طرح کی باتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ انسانوں کو فرشتوں کی عقل وخصلت اور شیطانوں کا نفس امارہ دونوں ہی ودیعت کئے گئے تاکہ عقل تک رسائی حاصل کرکے کچھ لوگ آدم کے درجے تک پہنچ سکیں اور بعض لوگ جو شیطانی سرکشی اور نفس امارہ کے شکار ہو جائیں وہ جہنم میں اپنا دائمی ٹھکانہ بنالیں۔

بادشاہ نے کہا کہ نفس پرستوں کا جو حال تم نے بیان کیا ہے اسے سن کر انسان کی بھلائی تو اسی میں نظر آتی ہے کہ وہ دنیا سے منہ موڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لے اور دوسرے ابنائے جنس کے درمیان بیٹھ کر اپنا وقت برباد کرنے کے بجائے اپنی صفائی قلب اور تزکیۂ نفس میں مشغول ہو جائے تاکہ گمراہی سے چھٹکارا ملے۔ میں نے سنا ہے کہ حضور الٰہی گوشہ نشینی میں پوشیدہ ہے اور مجھے آج معلوم ہو گیا کہ بیشتر انسان کالے ناگ سے بھی زیادہ زہریلے ہیں اور ان سے ملنے جلنے میں جان کا خطرہ ہے، یہی سبب ہے کہ بعض عقل مندوں نے جنگلوں اور غاروں میں چھپ چھپ کر اپنی زندگی گزار دی۔

بادشاہ کی یہ گفتگو سن کر خجستہ رائے نے دست بستہ عرض کی کہ جہاں پناہ کا فرمانا بجا ہے۔ لوگوں کی صحبت اکثر پراگندگی خاطر کا سبب ہوتی ہے لیکن بعض بزرگان دین اور حکماء نے بنی نوع انسان کی اصلاح کے پیش نظر انسانوں کے ساتھ رہنے کو گوشہ نشینی سے بہتر سمجھا ہے۔ ان کا مقولہ ہے کہ اگر ساتھی اچھے مل جائیں تو پھر صحبت تنہائی سے بہتر ہے (ہاں، اگر مصاحب اور ساتھی نیک اور شفیق نصیب نہ ہوں تو بے شک تنہائی صحبت سے بہتر ہے) اور غور سے دیکھا جائے تو بات بھی یہی ہے۔ کیونکہ لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے سے ہی علم وفضل حاصل کیا جاسکتا ہے۔ حدیث شریف ہے۔ لَا رُهبانِيَّةَ فِي الْاِسْلَام (اسلام میں گوشہ نشینی نہیں ہے)

پھر یہ بھی غور فرمایا جائے کہ انسان فطرتاً مدنی الطبع واقع ہوا ہے۔ اس کے لئے تمدن اور سماج کی ضرورت ہے۔ خالق کونین نے انسان کو ایک دوسرے کا محتاج پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی شخص سماج کی مدد نہ کرے تو پھر انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکتی۔ ایک شخص غذا پیدا کرتا ہے تو دوسرا کپڑا بنتا ہے اور تیسرا ہے جو ان کے لئے آلات بناتا ہے اگر ان میں سے ایک بھی اپنا کام چھوڑ دے اور دوسروں کی مدد نہ کرے تو تینوں زندہ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے سماجی زندگی میں ہاتھ بٹانا انسان کیلئے ضروری ہے۔ ہر شخص اپنی ضرورت سے زیادہ پیدا کرکے دوسروں کو اپنی پیداوار کا حصہ دیتا ہے اور اس کے بدلے میں ان کی پیدا کردہ چیزوں سے مستفید ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ انسان ایک دوسرے کی مدد کا محتاج ہے اور معاونت اجتماعی زندگی کے بغیر محال ہے۔

بادشاہ نے فرمایا کہ اے وزیر، جو کچھ تم نے بیان کیا وہ حکمت ودانش کا نچوڑ ہے۔ لیکن میرے دل میں یہ بات آئی ہے کہ چونکہ بنی نوع انسان ایک دوسرے کے محتاج ہیں اور ان کا مشرب اور فطرت بھی مختلف ہے اس لئے ان میں جھگڑا اور فساد کا ہونا ضروری ہے اور چونکہ ان میں سے کوئی طاقت ور اور تومند ہے اور کوئی کمزور اور نحیف، کوئی دولت مند اور امیر ہے تو کوئی غریب اور نادار، اس لئے یقینی ہے کہ طاقت ور اور دولت مند کمزور اور غریب لوگوں کو اپنی ہوس وحرص کا شکار بنائے اور اس طرح فساد برپا ہو جائے۔

وزیر نے کہا کہ اے شہنشاہ حکمت پناہ، اسی جھگڑے اور فساد سے بچنے کیلئے تو تدبیر نکالی گئی ہے کہ ہر شخص اپنے حق پر قانع رہے۔ دوسروں کے حصے کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے۔ اسی تدبیر کو ''سیاست'' کہا جاتا ہے اور اس کا دارومدار قانون پر ہے۔ جس کی تشریح خَیْرُ الاُمُورِ اَوْسَطُهَا میں مضمر ہے۔

بادشاہ نے کہا کہ اس ''اوسط'' یعنی میانہ روی کو اختیار کرنے سے اعتدال کی صورت پیدا ہو جاتی ہے مگر ہم اعتدال کو کس طرح معلوم کر سکتے ہیں؟ وزیر نے جواب دیا کہ اس کا تعین کرنیوالی خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی ایک کامل ہستی ہے جس کو حکماء ''ناموسِ اکبر'' اور علمائے دین رسول یا

نبی کہتے ہیں اور بلاشبہ اس کا ہر حکم یا ممانعت دنیا اور آخرت کی بھلائی کے پیش نظر ہوتی ہے۔ جب یہ نبی علیہم السلام دوسری دنیا میں کوچ کرنے کا عزم کرتے ہیں تو جانے سے پہلے اپنے دین کے آئین اور سیاست کے قوانین کو چلانے کیلئے ایک زبردست اور طاقتور حاکم کو مقرر کر دیتے ہیں تاکہ وہ شریعت کے احکام (اوامر ونواہی) کی حفاظت کرتا رہے اور سیاست کے قوانین پر کاربند رہ کر مذہب وسلطنت دونوں کا نگہبان رہے۔ کیونکہ یہ دونوں توام ہیں۔

ہمایوں فال نے پوچھا کہ یہ زبردست حاکم کیسا ہونا چاہئے اور ملک وملت کے کاموں کی بجا آوری میں اس کو کن صفات کا حامل ہونا چاہئے؟

خجستہ رائے نے جواب دیا کہ اس حاکم کیلئے ضروری ہے کہ وہ انصاف کی باریکیوں اور سیاست کے قوانین سے پوری طرح واقف ہو ورنہ ملک زوال سے قریب تر ہو جائے گا اور سلطنت ہاتھ سے نکل جائے گی۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ارکان دولت کی سرشت کو پہچانے کہ کس جماعت کو مضبوط بنایا جائے اور کس گروہ کو دبایا جائے۔ کیونکہ سلطنت کے کارندوں میں تھوڑے ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو سلطان کی خیر خواہی اور خلوص کی بنا پر سلطنت کے وفادار اور سلطان کی نیک نامی اور نجات اُخروی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ورنہ زیادہ تر لوگ نفع حاصل کرنے اور اپنے برتری جمانے کے لئے سلطنت سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ان کی خدمت کا انحصار لالچ پر ہوتا ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ دوسروں کو اپنے سے زیادہ فائدہ اٹھاتے دیکھ کر وہ حسد کرنے لگیں اور جب حسد ورشک کی آگ ان کے دل میں روشن ہو جائے گی تو لامحالہ وہ سلطان کے سامنے اپنے حریف کے بارے میں جھوٹ سچ لگائیں گے۔ اگر سلطان محتاط نہ ہوا اور بغیر تحقیق اور چھان بین کئے حاسد کی لگائی بجھائی میں آگیا تو طرح طرح کے فسادات اور نقصانات کا ظہور پذیر ہونا ضروری ہے۔ لیکن بادشاہ بیدار مغز اور ہوش مند ہوا اور تمام معاملات کی چھان بین خود کرتا رہا تو پھر اس کے لئے جھوٹ اور سچ میں تمیز کر لینا زیادہ مشکل نہیں۔ وہ مذہب اور سلطنت دونوں کو نقصان سے بچالے گا اور اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں سرخروئی حاصل ہوگی۔ جس بادشاہ نے اپنے امور کا دارو مدار حکمت اور سیاست پر رکھا اور حکماء کی نصیحتوں کو اپنا دستور العمل بنایا، اس کی مملکت کے آباد اور رعایا کے دل شاد ہونے میں کوئی شک نہیں۔ جیسا کہ ہندوستان کے رائے اعظم داِبشلیم نے اپنی سلطنت کی بنیاد کو حکیم بیدپائے برہمن کے بتائے ہوئے اصولوں پر رکھا اور بادشاہوں کے شایان شان کام کیا۔ نتیجے میں عرصۂ دراز تک کامیابی کے ساتھ حکمرانی کرتا۔ اور جب دوسری دنیا کو سدھارا تو صفحۂ روزگار پر اپنا نیک نام چھوڑ گیا۔

ہمایوں فال داِبشلیم اور بیدپائے کا ذکر سن کر کلی کی طرح کھل گیا اور مسکرا کر فرمایا کہ اے خجستہ رائے، زمانۂ دراز سے رائے میں داِبشلیم اور بیدپائے برہمن کا قصہ سننے کا مشتاق ہوں۔ اکثر لوگوں سے میں نے فرمائش کی لیکن کسی نے اس قصے سے واقفیت کا اظہار نہ کیا۔ اس فکر میں تھا کہ کسی کے منہ سے ان لوگوں کا نام نکلے تو اس سے قصہ کہنے کی فرمائش کروں۔ اب خدا کے فضل سے میرے وزیر ہی کو یہ قصہ معلوم ہے تو پھر میری آرزو کی تکمیل میں کیوں تاخیر ہو۔ جلد از جلد یہ قصہ سنا کر میری خوشنودی حاصل کرو اور حق نعمت بجالاؤ۔ انشاء اللہ میں اس کو سن کر رعایا کی بھلائی اور بہبود کے لئے کچھ کر سکوں گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

بھاگا ہوا واپس آجائے

اگر کسی کا کوئی عزیز یا بچہ گھر سے بھاگ گیا ہو اور اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہوتا ہو کہ وہ کہاں پر ہے اور کس طرف گیا ہے تو اس کو واپس لانے کی غرض سے چاہئے کہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ پڑھے اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے سات یوم یا اکیس یوم تک نماز ادائیگی کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۂ والضحیٰ پڑھے۔ بلاناغہ اسی طرح کرے، بفضل باری تعالیٰ بھاگا ہوا جلد واپس آجائے گا اور اس کے بارے میں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کہاں پر گیا ہے۔

جذام کے مرض سے نجات

جو کوئی جذام کے عارضہ میں مبتلا ہو گیا ہو، طبی علاج بھی کروا رہا ہو مگر کوئی خاطر خواہ افاقہ نہ ہوتا ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ روزانہ بلاناغہ دو رکعت نفل نماز مکروہ اوقات کے علاوہ جب بھی چاہے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ طور پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ایک مرتبہ سورۂ طور پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دن بدن مرض میں افاقہ ہوگا اور پروردگار عالم شفائے کاملہ سے نوازے گا۔

طاعت وتسلیم کو اپنا شیوہ بنائیں

مولانا اسرار الحق قاسمی

دن بہ دن مسلمانوں کی حالت بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے۔ ہر جگہ ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ اگر کہیں ان مظالم سے کسی درجہ میں عافیت ہے تو خود آپس میں اختلاف وانتشار کا شکار ہیں اور اخلاقی حالت ناگفتہ بہ حالت تک پہنچ چکی ہے۔ آخر یہ صورت حال کب تک بگڑتی رہے گی؟ اور کب اس کے اندر بہتری اور خیر کی صورت پیدا ہوگی؟

اگر ہم قرآن وحدیث کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور ناکامی ہر ایک کے راستے اور اسباب الگ الگ بنائے ہیں جو جس راستے کو اپنائے گا اور جس طریقہ کو اختیار کرے گا اس کے سامنے اس کا نتیجہ ضرور ظاہر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے صاف اور واضح لفظ میں یہ اعلان کردیا، اور تم ہی غالب رہوگے، اگر تم مومن رہو۔ (سورۂ آل عمران:۱۳۹)

اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور کامرانی سے سرفراز ہونے کے لئے مومن ہونے کی شرط لگائی ہے، اس مختصر سی آیت کریمہ کی روشنی میں ہم اپنی کامیابی اور ناکامی کے اسباب وعلاج دونوں ہی جان سکتے ہیں۔ ہماری ناکامی اور نامرادی کی وجہ کیا ہے؟ اور اس سے نکلنے کا طریقہ کیا ہے؟ یہ دونوں چیزیں ہم خود دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس خالق ومالک نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ ہمارے نفع ونقصان کو ہم سے زیادہ جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ہمارے لئے کیا چیز مفید اور نفع بخش ہے اور کون سی چیز مضر اور نقصان دہ ہے۔ جب رب کائنات کا یہ اعلان ہے کہ کامیابی ایمان والوں کے لئے ہے تو ہمیں اپنی پریشانی، زبوں حالی اور خستہ حالی پر آنسو بہانے سے پہلے اپنے ایمان کی خبر لینا چاہئے کہ کیا ہم واقعتاً ایمان والے ہیں۔ ہم پر مومن کا لفظ صادق آتا ہے یا نہیں؟ یا صرف ہم نام کے مسلمان ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جو صفات بیان کی ہیں، ہم اس کو یہاں مختصراً پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، مومن وہ ہے جسکے اندر سمع وطاعت کی صلاحیت ہو اور جو ہدایت اللہ کی جانب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے وہ لوگ اس کو تسلیم کرتے ہوں، مانتے ہوں۔

ترجمہ: جو مومن ہیں وہ سب اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور وہ کہتے ہیں، ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔ ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی، اے مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ (سورۂ البقرہ:۲۸۵)

سورۂ توبہ، آیت نمبر:۷۱ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، مومن مرد اور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ (آپس میں ایک دوسرے کو) بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہوکر رہے گی۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے مومن کی صفات ان کلمات میں بیان کیں۔

ترجمہ: یقیناً فلاح پائی اور کامیاب ہوئے جو ایمان لائے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغویات سے دور رہتے ہیں، زکوٰۃ کے طریقہ پر عمل کرتے ہیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو انکی ملک یمین میں ہوں۔ (یعنی باندیاں) کہ ان پر محفوظ نہ رکھنے پر وہ قابل ملامت نہیں ہیں، البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد وپیمان کا پاس رکھتے ہیں اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں جنت الفردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورۂ المومنون:۱تا۱۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اوپر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو شخص ان کو قائم کرے گا اور اس کے مقتضی کے مطابق عمل کریگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن سے دسویں آیت کے ختم تک تلاوت کی۔

(مسند احمد، ترمذی، نسائی)

ایک دوسرے مقام پر مومنین کی صفات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیں، کہ رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے منہ لگتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام، جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے، اس کا عذاب تو جان کو چمٹنے والا ہے۔ وہ تو بڑا ہی برا مقام اور ٹھکانہ ہے، جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال سے خرچ کرتے ہیں جو اللہ کے سوال کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اور اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں۔ (سورۂ الفرقان: ۶۳ تا ۶۸)

مذکورہ بالا آیتوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن درحقیقت وہ ہے جو بغیر کسی کمی اور زیادتی کے ہدایات ربانی کو مانے اور اُن پر عمل کرے، اگر کوئی شخص پوری طرح سے ان پر عمل نہیں کرتا کچھ کو مانتا ہے اور کچھ کو نہیں مانتا تو ایسا شخص کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا اور دنیا کے اندر اس کو رسوائی اور ناکامی ہوگی اور آخرت میں سخت عذاب سے دوچار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ: تو کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے کو چھوڑ دیتے ہو اور کفر کرتے ہو، پھر تم میں سے جو لوگ ایسا کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ذلیل وخوار ہوکر رہیں اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔

(سورۂ البقرہ: ۸۵)

اگر دیکھا جائے اور جائزہ لیا جائے تو مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ملے گی جس کے اندر مکمل سمع وطاعت کی صفت موجود نہیں ہے، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہم ذلت ورسوائی کے گڑھے میں گرتے جارہے ہیں اور عزت وشوکت کی دولت سے محروم ہورہے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفت میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جو مومن ہوتے ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں، بھلائی کا حکم کرتے اور برائیوں سے روکتے ہیں، نماز کے پابند ہوتے ہیں، زکوٰۃ کو ادا کرتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور جو ایسا کرتے ہیں انہیں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے، اللہ رب العزت نے اپنے انعام واکرام کے دروازے کو کھلا رکھا ہے اور یہ بھی بتادیا ہے کہ جو شخص فلاں فلاں کام کرے گا اور اس صفت سے متصف ہوگا وہ میری نعمتوں اور عنایتوں سے کبھی محروم اور نامراد نہ ہوگا۔ اب ہم کو خود فیصلہ کرنا ہے کہ اللہ کی نعمتوں اور نوازشوں کو پانے کے لئے ہم کس قدر کوشش کرتے ہیں اور ان صفات کو پورا کرتے ہیں جس قدر ہماری طرف سے کوتاہی ہوگی اسی قدر ہمیں محرومی اور ناکامی ہوگی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ظلم نہیں کرتا۔ یہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے اللہ اپنے بندوں کے لئے ظالم نہیں ہے۔ (سورۂ آل عمران: ۱۸۲)

ترجمہ: جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لئے اچھا کرے گا جو بدی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تیرا رب اپنے بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے۔ (سورۂ حٰم السجدہ: ۴۶)

لہٰذا یہ بات بالکل صحیح اور درست ہے کہ دنیا کے اندر جو بھی فساد اور ظلم وستم ہے وہ سب انسانوں کے اپنے کئے کا نتیجہ اور اپنے کرتوتوں کا پھل ہے۔

ترجمہ: خشکی اور تری میں فساد برپا ہوگیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزا چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آجائیں۔ (سورۂ الروم: ۴۱)

اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور فلاح کے لئے یہ بھی بتادیا ہے کہ وہی مومن کامیاب وکامران ہوگا جو خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرتا ہو، لغو اور لایعنی باتوں سے بچتا ہو، شرم گاہوں کی حفاظت کرتا ہو، امانت میں خیانت نہ کرتا ہو، عہد وپیمان کی پوری رعایت رکھتا ہو اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتا ہو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی بشارت دی اور جنت الفردوس میں جگہ دینے کا وعدہ کیا ہے، اب ہم پوری ایمان داری اور دیانت داری کے ساتھ اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ ان صفات میں سے کون سی صفت ایسی ہے جس کے اندر ہم پورے اترتے ہیں اور اس کو اسی طرح ادا کرتے ہیں جیسا کہ اس کو ادا کرنے کا حق ہے۔ ہم سے نہ تو نماز کی پابندی ہو پاتی ہے چہ جائیکہ اس کو خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا جائے اور نہ شرم گاہ کی حفاظت کرتے ہیں، دن بہ دن عریانیت اور ننگا پن عام ہوتا جارہا ہے اور دینی ماحول میں رہنے والی خواتین میں بھی اس کا رواج بڑھ رہا ہے۔ اسی

طرح آج ہمارے اندر سے امانت ختم ہوتی جارہی ہے اور اب عوام کو چھوڑ کر یہ مرض خواص کی دہلیز پر قدم رکھ چکا ہے اور حال یہ ہوگیا ہے کہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے ہیں۔ جہاں سے ایمانداری کو تقویت پہنچتی تھی اور جنہیں امانت و دیانت کا پاسبان سمجھا جاتا تھا، اب وہی جگہیں بے ایمانی، حرام خوری اور لوٹ کھسوٹ کا اڈہ بن گئی ہیں۔ بدعہدی اور بے وفائی عام بات ہوگئی ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد شکنی اور بے وفائی کو منافق ہونے کی علامت قرار دیا ہے، فرمایا، منافق کی تین پہچان ہیں۔ (۱) جب بات کرے جھوٹ بولے۔ (۲) وعدہ کرے تو پورا نہ کرے (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ اس کے برخلاف وعدہ وفا کرنے والے کو مومن کہا اور فرمایا: مومن تو وہ ہے کہ جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اس کو پورا کرتا ہے، نبھاتا ہے، یہ ہے ہماری موجودہ صورت حال کہ ہمارا کوئی بھی طریقہ کتاب وسنت کے مطابق نہیں ہے تو بھلا کس طرح ہم پر انعام باری تعالیٰ ہوگا اور ہم عزت وشوکت کی زندگی جی سکیں گے، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا رب ہم سے خوش ہوجائے اور ہماری بگڑی سنور جائے تو اس کے لئے اسی نسخہ کیمیا پر عمل کرنا ہوگا، جسے قرآن نے ہادیٔ اعظم کے حوالے سے دنیائے انسانیت کو عطا کیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کرلے تو پھر وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی، اور نہ اللہ کے مقابلہ میں ایسی قوم کا کوئی حامی اور مددگار ہوتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

کوئی نہیں

اس دنیا میں کوئی کسی کا نہیں ہوتا۔ سب اپنے لئے ہی جیتے ہیں، اپنے لئے مرتے ہیں، سب تماشائی ہیں، دکھ دیتے تو ہیں مگر دکھ بانٹتے نہیں، دنیا کے کیسے پیارے پیارے میٹھے بول ہوتے ہیں مگر ان میں خلوص نہیں ہوتا انہیں کسی کے دکھ کا احساس نہیں ہوتا اس جگ میں کوئی کسی کا نہیں۔

حسن الہاشمی

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

دستخط	نام	نمبر شمار
SK Ahmad Husain	شیخ احمد حسین، ضلع اہتاس	(۱)
Saghir Ahmad Khan	صغیر احمد، لکھنؤ	(۲)
	قاضی ولی الدین، ناسک	(۳)
	محمد ظفر علی، کاغذنگر	(۴)
	محمد مظہر زلفی، بیدر	(۵)
	محمد سلیم شیخ، اندھیری، ممبئی	(۶)
قاسم علی	قاسم علی، مراد آباد	(۷)
Farha Deeba	فرح دیبا، کرلا، ممبئی	(۸)
(A. A. Kazi)	عبدالعزیز قاضی، بیجاپور	(۹)
Zaibunnisa M.A. Raheem.	زیب النساء، پونا	(۱۰)

شیخ احمد حسین

آپ کے دستخط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ سادگی پر یقین رکھتے ہیں، آپ پیچیدگی کو پسند نہیں کرتے، پراسرار بنے رہنے کے آپ مخالف ہیں، غور وخوض کرنے کی صلاحیت آپ کے اندر موجود ہے، آپ رفاقت، وفا اور ساتھ نبھانے کی فطرت سے بہرہ ور ہیں، آپ حد سے زیادہ محنت کرنے والے انسان ہیں، آپ کی شخصیت بہت ہی پرکشش ہے، آپ اپنے مزاج کے اعتبار سے ایک سلجھی ہوئی طبیعت رکھتے ہیں، آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اور آپ دوسروں پر بھی بھروسہ کرتے ہیں، خواہ مخواہ کی تحقیق اور تجسس کے آپ قائل نہیں ہیں، اپنی زندگی پر کوئی مصنوعی خول چڑھانا بھی آپ کی فطرت کے خلاف ہے، آپ کے ظاہر وباطن میں یکسانیت ہے۔

آپ اچھی گفتگو کے قائل ہیں لیکن زیادہ بولنے کے عادی نہیں ہیں، آپ کا غیر معمولی شرمیلا پن اور جھجک زندگی میں بعض اہم کارناموں کے درمیان حارج بن سکتا ہے، کبھی کبھی آپ خواہ مخواہ بھی احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور اپنے بڑھتے ہوئے قدموں کو روک لیتے ہیں۔ آپ کی فطری جھلاہٹ اور غصہ آپ کے لئے کسی بھی وقت مشکلات کھڑی کرسکتا ہے، آپ کے دل ودماغ میں عجیب طرح کا ایک اضطراب رہتا ہے، اس اضطراب کی وجہ سے آپ کسی انجانے سے فکر میں غرق ہوجاتے ہیں اور خاموشی کی راہ اختیار کرلیتے ہیں، آپ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ امید پرست ہیں اور بُرے سے بُرے حالات میں بھی امید کا دامن نہیں چھوڑتے۔

آپ اپنے خیالات میں مگن رہنے والے انسان ہیں، آپ کے خیالات میں انفرادیت اور پاکیزگی پائی جاتی ہے لیکن آپ جیسے مزاج کے لوگ اس دنیا میں ترقی کم ہی کرتے ہیں کیونکہ اپنا منفرد مزاج ہر جگہ بجائے خود رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ آپ کبھی کبھی معمولی درجہ کے حسد کا شکار ہوجاتے ہیں اور یہ حسد آپ کی صحت پر برے اثرات ڈالتا ہے۔

صغیر احمد خاں

آپ خیالات میں گم رہنے والے انسان ہیں، آپ کی سوچ وفکر فطرت کے بہت قریب ہے آپ اپنے خیالات کو اچھے ڈھنگ سے پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، آپ سنجیدہ مزاج ہیں، لیکن آپ کے اندر مبالغہ کرنے کی عادت ہے، آپ کسی بھی بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کے عادی ہیں، قدرتی مناظر سے آپ کو خاص دلچسپی ہے اسی لئے آپ سیر وتفریح کے قائل ہیں۔

آپ دوسروں کو جلد متاثر کرسکتے ہیں لیکن آپ خود جلدی سے متاثر نہیں ہوتے، آپ کے اندر خود پسندی کا مزاج پایا جاتا ہے جو کبھی کبھی بہت شدت اختیار کرلیتا ہے۔ اس لئے اکثر وبیشتر آپ اپنے ہی پیدا کردہ خیالات میں گم رہتے ہیں۔

آپ بعض اوقات اپنی نمائش کرنے لگتے ہیں، یعنی خود کو نمایاں کرکے آپ کو ایک طرح کی خوشی ہوتی ہے، اگرچہ آپ بحث ومباحثہ کے عادی نہیں لیکن اگر آپ کسی سے الجھ جائیں تو اس کا ناک میں دم کرسکتے ہیں، آپ اپنا بوجھ دوسروں کی گردن میں آسانی سے ڈال سکتے ہیں، آپ کے اندر قدرتی طور پر یہ صلاحیت ہے کہ آپ اپنا کوئی مسئلہ دوسرے کی گردن میں بآسانی ڈال سکتے ہیں۔

آپ اپنے کاروبار کو دوسروں کے پیسے سے کرنے کے قائل ہیں اور آپ اس بارے میں اکثر کامیاب بھی ہوجاتے ہیں، لیکن کاروبار اور لین دین کے معاملات میں آپ چوکنا رہنے والے انسان ہیں، اس لئے آپ اگر کسی سے قرض مانگیں تو آپ کو بآسانی مل جاتا ہے، آپ قرض کی رقم سے فائدہ اٹھا کر اس کو واپس کرکے اپنی عزت برقرار رکھتے ہیں، دولت آپ کے نزدیک ہاتھ کا میل ہے، اسی تصور کے ساتھ آپ فضول خرچی کرگزرتے ہیں اور اگلے وقت پھر پیسہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، آپ فطرتاً تعیش پسند ہیں، لیکن تنہائیوں سے آپکو وحشت ہوتی ہے، یار دوستوں کی محفلوں میں آپ کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

قاضی ولی الدین

آپ بہت ہی وسیع النظر اور وسیع القلب قسم کے انسان ہیں، آپ کے اندر دوسروں کو اور دوسروں کے خیالات کو برداشت کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ آپ کے مزاج میں تلاش وجستجو کا مادہ پایا جاتا ہے آپ تحقیقی کاموں سے دلچسپی رکھتے ہیں اور اگر آپ کو کسی کی حقیقت جاننے کے لئے ذمہ داری سونپ دی جائے تو آپ اس کام کو بحسن وخوبی انجام دے لیں گے کیونکہ تلاش، جستجو، تجسس اور تحقیق آپ کی فطرت کے اجزا ہیں۔

آپ اچھے برے انسان میں تمیز کرنے کی بھی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، آپ کو بہت جلدی سے کوئی شخص دھوکہ اور چکمہ نہیں

دے سکتا کیونکہ مردم شناسی کی صلاحیت آپ کے اندر قدرتی طور پر موجود ہے، خود کو معمہ بنانا آپ کا مزاج ہے، آپ اپنی شخصیت کو کھلی کتاب کی طرح رکھنے کے قائل ہیں اگر چہ آپ لوگوں کی ہمدردی کرتے وقت اپنے مزاج کو واضح کر دیتے ہیں لیکن پھر بھی ایک طرح کا پردہ آپ کے مزاج اور آپ کی طبیعت پر پڑا رہتا ہے اور یہ طرز انداز دور اندیشی بھی ہے اور مصلحت بینی بھی، آپ کے اندر بحث کرنے کا جوہر موجود ہے اور بحث و مباحثہ میں آپ سے جیتنا آسان نہیں ہے، دوران بحث آپ دلائل کے ڈھیر لگا دیتے ہیں اور سامنے والے کو خاموش کر دیتے ہیں۔

مروجہ قانون سے الجھنا، عام ضابطوں کی مخالفت کرنا، سرکار کے خلاف بولنا بھی آپ کی فطرت میں داخل ہے لیکن آپ فطرتاً تخریب کار نہیں ہیں، البتہ صلح اور عدل و انصاف کے لئے آپ کو عام قانون کی اور عام طرز زندگی کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔

آپ کو پرانی اور سیکنڈ ہینڈ چیزوں سے بہت لگاؤ ہوگا اور آپ ان چیزوں کو خرید کر اپنے دل میں ایک اطمینان محسوس کرتے ہیں، آپ فطرتاً انانیت پسند بھی ہیں اس لئے کسی بھی کلیدی عہدے پر آپ زیادہ دنوں تک نہیں جم سکتے۔ کیونکہ سچائی، صدق بیان، حقیقت پسند اور عام قانون پر تنقید آپ کو کبھی بھی اہم عہدے پر ٹکنے نہیں دے گی۔

محمد ظفر علی

آپ دوستی کے اعتبار سے ایک قابلِ قدر انسان ہیں، دوستوں کے ساتھ نباہ کرنا آپ کی فطرت ہے، گوشہ نشینی آپ کی عادت میں داخل ہے، اگر آپ زندگی کے وسط تک گوشہ نشینی سے وابستہ نہ ہوئے تو زندگی کا آخری حصہ یقیناً گوشہ نشینی میں گذاریں گے۔

آپ اگر چہ سنجیدہ مزاج ہیں لیکن نمایاں ہونا آپ کو اچھا لگتا ہے، اس لئے اکثر تقریبات میں آپ خود کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہوں گے، آپ کے جذبات دوسروں کے لئے ہمیشہ اچھے رہیں گے آپ اگر چہ نمایاں ہونے کو پسند کرتے ہیں لیکن دوسروں پر مسلط ہو جانا یا انہیں نقصان پہونچا کر ان کے سروں پر سوار ہو جانا آپ کے مزاج کے خلاف ہے، آپ لوگوں سے ہمدردی کرتے ہیں، ان کے خیالات کا احترام کرتے ہیں اور ان کے لئے اچھی سوچ وفکر رکھتے ہیں۔

اگر چہ آپ مستقل مزاج ہیں لیکن کبھی کبھی آپ کے قدم ڈگ مگا جاتے ہیں اور راہِ راست سے متزلزل ہونے لگتے ہیں۔

دولت کمانے کے آپ قائل ہیں لیکن آپ اپنے پیسے کو استعمال کرنے کے بجائے دوسروں کی رقم کو داؤ پر لگا کر کاروباری پیچیدگیاں دور کرنے کے قائل ہیں اور اس طرح آپ کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ظرافت اور زندہ دلی آپ کی فطرت ہے، سنجیدگی سے وابستہ ہوتے ہوئے بھی ہنسنا ہنسانا آپ کے مزاج میں داخل ہے اور آپ بر سر محفل لوگوں کو اپنے ارد گرد جمع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، آپ فطری طور پر بہت حساس بھی ہیں اس لئے آپ کے خیالات میں ایک طرح کا ابال سا رہتا ہے جو اکر آپ کو حد سے زیادہ سنجیدہ بنا دیتا ہے۔

محمد مظہر زلفی

متنوع مزاج، پیچ در پیچ شخصیت کے مالک، حد سے زیادہ پراسرار طبیعت حد درجہ مستحکم مزاج، آپ بہت جلدی سے کسی کے چکر میں نہیں آسکتے اور آپ کو بہت آسانی سے مسخر نہیں کیا جاسکتا۔

آپ کو فلاحی کاموں میں دلچسپی ہوگی، محبت اور خدمت آپ کی فطرت ہے، ان دونوں کے بغیر آپ پرسکون نہیں رہ سکتے، آپ کے خیالات بہت بکھرے ہوئے ہیں اور اچھے خیالات اور مقدس سوچ وفکر کی وجہ سے آپ ہمیشہ اپنے ہم عمروں میں نمایاں رہیں گے۔ مصروفیت میں لگے رہیں گے، خالی بیٹھنا آپ کی عادت نہیں ہے، آپ ان تھک جد و جہد کرنے کے قائل ہیں اور ہر چیز کو بزور عمل فتح کرنے کی فکر کرتے ہیں، آپ اچھی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں لیکن آپ منصوبہ بندی سے زیادہ فعل و عمل کے قائل ہیں اور آپ اپنے ہر کام کو پوری مستعدی اور لگن کے ساتھ انجام دیتے ہیں، آپ کبھی لکیر کے فقیر نہیں بن سکتے، آپ حالات کے ساتھ ساتھ خود کو بدل لیتے ہیں اور لوگوں کے انگلی اٹھانے کی پروا نہیں کرتے۔

اگر آپ محبت میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن آپ کسی ایک چیز سے بہت زیادہ عرصہ تک بندھے نہیں رہ سکتے، آپ کو غصہ حد سے زیادہ ہوگا بعض اوقات آپ اپنے غصے سے خود بھی پریشان ہو جاتے ہوں گے آپ جذبات میں بہہ جانے والے انسان ہیں لیکن آپ کی فطرت ربڑ کی طرح ہے، اس کو پھیلایا بھی جاسکتا ہے اور یہ سکڑ بھی جاتی ہے۔ آپ محبت اور خدمت کے معاملے میں اظہار اور اشاعت کو ناپسند کرتے ہیں اور اپنی خوبیوں کو چھپانے میں آپ عافیت سمجھتے ہیں، آپ کے لئے اگر کوئی ایک دروازہ بند ہو جائے تو آپ کو دوسرے دروازے تک پہونچنے میں دیر نہیں لگتی۔

سلیم شیخ

آپ کے خیالات فلسفیانہ ہیں، آپ بہت گہرائی کے ساتھ سوچنے کے قائل ہیں، سنجیدگی آپ کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے، آپ کو فلاحی کاموں سے دلچسپی ہے، دوسروں کے کام آنے کی فکر آپ کو ہر وقت ستاتی ہے، آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں، دوسروں کے لئے ہمدردی اور حسن سلوک آپ کی ذات کے جزو ہیں، آپ عمر بھر لوگوں کی حتی الامکان مدد کر سکتے ہیں، لیکن آپ ہمیشہ قسمت کے رحم و کرم پر رہیں گے اور عوام و خواص کی طرف سے آپ کی ناقدری کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ آپ کی زندگی انقلابات سے بھری رہے گی، اچھے برے انقلابات آپ کی زندگی میں آتے رہیں گے اور آپ کی شخصیت کو پامال کرتے رہیں گے لیکن آپ سخت جان اور بہادری کے ساتھ ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرتے رہیں گے، آپ کو اپنے ارادوں اور اپنے خیالوں سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہے، آپ اپنی جان گنوا سکتے ہیں لیکن آپ جو کچھ ٹھان لیں گے، اس کو کر کے ہی چھوڑیں گے، دراصل آپ جو ٹھان لیتے ہیں اس کو کر کے ہی چھوڑتے ہیں، بہت ہی ٹھوس مزاج ہونے کے باوجود آپ اپنی زندگی میں بھرپور کامیابی سے محروم رہیں گے اور آپ کے مزاج کی سختی مختلف امور میں جائز ہونے کے باوجود آپ کو زبردست ہچکولے کھلائے گی۔

قاسم علی

اگر آپ کی طبیعت میں استحکام ہے اور فطرت کے اعتبار سے آپ کو اپنے کام سے دلچسپی ہونی چاہئے لیکن عام طور پر آپ کام کرنے میں دلچسپی نہیں لیتے اور عام زندگی میں غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کی فطری صلاحیتیں فنا ہو جاتی ہیں۔

آپ کی تقدیر کو بہت اچھی تقدیر نہیں کہا جا سکتا، قسمت کے اعتبار سے آپ ہمیشہ حالات کی ابتری کا شکار رہیں گے اور زندگی کے نشیب و فراز آپ کو کبھی چین سے نہیں بیٹھنے دیں گے۔ دکھ، درد، مایوسی شاید آپ کا مقدر ہیں اور گھریلو الجھنیں آپ کے پاؤں کی زنجیریں ہیں، یہ زنجیریں آپ کو ترقی کرنے سے روکیں گی اور اگر آپ محنت سے جان چراتے رہے یا آپ نے اپنے کام میں مستعدی اور پھرتی کا مظاہرہ نہیں کیا تو پھر تقدیر کے بخشے ہوئے غم اور فکرات کئی گنا بڑھ جائیں گے، اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ حد سے زیادہ محنت کریں، حد سے زیادہ جدوجہد میں مصروف رہیں اور حد سے زیادہ منصوبہ بندی کر کے اپنے کام میں جتے رہیں، آپ کسی کرامت اور معجزہ کا انتظار نہ کریں، محنت ہی آپ کی نیا کو پار لگا سکتی ہے اور محنت ہی سے آپ کی راہیں ہموار ہو سکتی ہیں، حالات کی پراگندگی کی وجہ سے آپ کو شدید غصہ آجاتا ہوگا اور یہ غصہ آپ کے لئے نئی نئی مشکلات پیدا کرتا ہوگا، آپ خود کو غصہ سے بچائیں تساہل اور ٹال مٹول کی عادت کو ختم کریں اور میدانِ کارزار میں پوری طرح جت جائیں اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

فرح دیبا

آپ کی شخصیت ایک مکمل شخصیت ہے اور آپ غور و فکر کی مکمل صلاحیتیں رکھتی ہیں لیکن آپ کی فطرت میں غصہ اور جھنجھلاہٹ شامل ہے جو آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوتی ہے اور آپ کے لئے کھلے ہوئے دروازوں کو بند کر دیتی ہے، آپ ہمیشہ جدو جہد کرتی رہیں گی اور خصوصیت کے ساتھ ازدواجی زندگی میں آپ اپنی فطری صلاحیتوں کا کھل کر مظاہرہ کریں گی اور اپنے شوہر کی محبت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گی، لیکن آپ کو نئے نئے مسائل کا سامنا ہر دن کرنا پڑے گا اور آپ کی وہ شخصیت جو اپنی فطرت کے اعتبار سے بہت مستحکم ہے اس کو بار بار پامالی کے دکھ برداشت کرنے پڑیں گے، آپ کے اندر گھریلو ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی بے مثال صلاحیتیں موجود ہیں۔ آپ فطری طور پر عدل و انصاف کی قائل ہیں، بے راہ روی سے آپ کو وحشت ہوتی ہے لیکن آپ طبیعت کی ضد اور حالات کی پراگندگی آپ کو اگر غلط راستے پر ڈال دے تو آپ اپنی انتہا پسندی کی وجہ سے خدانخواستہ برائیوں میں غرق ہو سکتی ہیں، آپ کو اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اچھے ماحول کی ضرورت ہے اور اچھا ماحول آپ کو عروج تک پہونچنے کا ذریعہ بن سکتا ہے، آپ کے اندر حسد کا معمولی سا جذبہ موجود ہے جو آپ کو اکثر بے چین و بے قرار رکھے گا اور آپ کی راتوں کی نیندیں حرام کرے گا۔

آپ کی زندگی انقلابات سے بھری رہے گی اور آپ کو کئی بار حادثات سے دوچار ہونا پڑے گا، زندگی گزارنے کے لئے آپ ہمیشہ سیدھا راستہ اختیار کریں گی لیکن حالات آپ کو راستے بدلنے پر مجبور کریں گے تاہم آپ کی اپنی ایک ڈگر ہوگی اور اس ڈگر سے آپ کو ہٹانا ممکن نہیں ہوگا۔

عبدالعزیز قاضی

آپ کی شخصیت زبردست ہے اور آپ کو اپنے کاموں کی لگن بھی ہے، آپ ہر وقت کی مصروفیت کے قائل ہیں لیکن آپ کسی بھی معاملے میں ہمیشہ پر مکھی مارنے کے قائل نہیں ہیں، آپ کسی بھی ایک چیز سے بہت دیر تک وابستہ نہیں رہ سکتے، آپ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل سکتے ہیں، آپ محفل پسند ہیں، نمایاں رہنے اور آگے چلنے کے خواہش مند رہتے ہیں، کوئی بھی موقعہ ہو، کوئی بھی تقریب ہو آپ کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ آپ سب کو نظر آئے اور آپ کی موجودگی کو سب محسوس کریں۔

آپ کامیابیوں سے بہرہ ور ہونا چاہتے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد بھی کرتے ہیں، آپ گفتگو کی اچھی صلاحیت رکھتے ہیں اور اچھی گفتگو سے دوسروں کو مرعوب کر سکتے ہیں۔

آپ کے اندر لیڈر اور قائد بننے کی صلاحیت موجود ہے، لیکن کسی بھی ایک پارٹی سے آپ مسلسل وابستہ نہیں رہ سکتے، آپ پارٹی بدلتے وقت اور اپنا راستہ تبدیل کرتے وقت نہ جھجکیں گے، نہ شرمائیں گے، نہ تأمل کریں گے۔

آپ کو فریب دینا آسان نہیں ہے، آپ عقلی طور پر چاق و چوبند رہنے والے انسان ہیں اور آپ کو اپنے کام کی دھن اور بازوؤں پر بھروسہ آپ کو عروج پر پہونچا سکتا ہے لیکن آپ جب بھی نقصان اٹھائیں گے اپنی ضد، انانیت اور انتہا پسندی کی وجہ سے نقصان اٹھائیں گے، آپ دولت کمانے اور جمع کرنے کے قائل ہیں لیکن دولت جمع کرنے میں آپ کو اگر کامیابی مل گئی تو یہ معجزہ ہوگا، تاہم آپ خرچ کے معاملے میں محتاط ہیں اس لئے بہت زیادہ تنگ دستی سے آپ کبھی دوچار نہیں ہوں گے

زیب النساء

اگرچہ آپ کا مزاج گہرا ہے لیکن ابھی تک آپ زندگی کے سبھی معاملات میں تزلزل کا شکار ہیں، ابھی تک آپ کی طبیعت میں استحکام پیدا نہیں ہوسکا ہے۔ آپ بہت جوشیلی ہیں اور ایک دم کسی بھی معاملے میں جست لگانے کی فکر کرتی ہیں لیکن آپ کے جذبے بہت جلد سرد بھی پڑجاتے ہیں، آپ خود ہی ایک فیصلہ کرتی ہیں پھر خود بھی اس فیصلے کو مسترد کردیتی ہیں، آپ کے خیالوں، ارادوں اور افعال واعمال میں ایک قسم کا ادھوراپن ہے اور یہ ادھوراپن آپ کے لئے کامیابی کے دروازوں کو بند کرانے کا وسیلہ بنتا ہے۔

آپ کی طبیعت اور مزاج میں بہت گہرائی اور مضبوطی ہے لیکن جب تک آپ خود تذبذب اور تزلزل کا شکار ہیں تب تک آپ کے مزاج کی گہرائی اور مضبوطی آپ کے لئے نفع بخش ثابت نہیں ہوسکتی، آپ کو اپنے خیالوں اور ارادوں میں استحکام لانا ہوگا اور اپنے سوچ وفکر کی ایک صورت متعین کرنی ہوگی، آپ کو تنہائی پسند ہے، گوشہ نشینی آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، آپ مجلسوں سے بیزار رہیں گی اور تنہائی اختیار کرکے آپ سکون پائیں گی۔

آپ کی زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہیں گے لیکن آپ ہر دور میں روحانیت کی قائل رہیں گی اور حالات کا مقابلہ خندہ پیشانی کے ساتھ کریں گی، آپ کو اپنے خیالات اور اپنی ڈگر سے ادھر ادھر کرنا آسان بات نہیں ہے، آپ فطرتاً بہادر ہیں، اصلاح پسند ہیں، وطن سے محبت کرنے والی ہیں اور فطرتاً شوہر پرست ہیں لیکن آپ کو زندگی میں کئی بار احسان فراموشی اور ناقدری کا غم برداشت کرنا پڑے گا، بہتر ہوگا کہ آپ اپنی طبیعت کے الڑوں پن کو طلاق دے کر اپنی طبیعت کے اندر استحکام پیدا کریں اور اپنے فطری مزاج کی قدر و قیمت پہچانیں۔

توجہ طلب

دستخط بولتے ھیں

اس کالم میں حصہ لینے کیلئے کافی خطوط آچکے ہیں۔ اس لئے سبھی شرکت کرنے والے حضرات سے اس بات کی درخواست ہے کہ وہ اپنی باری کا انتظار فرمائیں۔ بالترتیب ہر ایک دستخط پر روشنی ڈالے جائے گی۔

قارئین سے گزارش ہیکہ وہ اپنے بارے میں پڑھیں۔ یہ بتائیں کہ ہم نے انکے بارے میں صحیح تجزیہ کیا ہے یا نہیں۔

(منیجر)

میری دیرینہ خواہش تھی کہ میرے نام بھی اسی طرح پے در پے خطوط آئیں جس طرح خطوط آتے ہیں صبح شام ایڈیٹروں کے نام اور ان خطوط کی وجہ سے ان ایڈیٹروں کی صحت پر اثر پڑتا ہے بہت خوشگوار اور ہو جاتے ہیں وہ مارے خوشی کے کسی فٹ بال کی طرح گول مٹول اور میری دیرینہ آرزو یہ بھی تھی کہ مجھے لکھیں خاص طور پر خطوط حوا کی بیٹیاں۔ کیونکہ انہیں سمجھانا اور مطمئن کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ مردوں کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ عورتوں کو بالکل نہیں سمجھ پاتے۔ اور میری سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ میں خاص طور پر عورتوں ہی کو سمجھ پاتا ہوں۔ اور میں جانتا ہوں کہ عورتوں کو کس طرح مطمئن کیا جاتا ہے۔ مجھے رشک آتا ہے بلکہ حسد ہوتا ہے مولانا حسن الہاشمی صاحب پر جو روزانہ ڈاک وصول کرتے ہیں خواتین کی بے تحاشہ اور وہ آج تک کسی ایک خاتون کی تسلی نہ کر سکے۔ کاش مجھے مل جاتا کسی خاتون کے مسائل پر اظہار خیال کا چانس تو میں نہ صرف یہ کہ اُس خاتون کو مطمئن کر دیتا بلکہ اس کی آنے والی نسلوں تک کو بھی اطمینان عطا کر دیتا۔ لیکن دل کے ارمان دل ہی میں گھٹ کر رہ گئے اور ہمارے محلے کا ڈاکیہ بھولے سے بھی کسی عورت کا خط لیکر حاضر نہیں ہوتا۔

میری بدنصیبی تو یہ ہے کہ اگر میں خدانخواستہ کسی سفر پر چلا جاتا ہوں تو میری بیوی تک مجھے خط نہیں لکھتی۔ ایک بار سفر پر جاتے وقت جب کہ میں صرف تین دن کے لئے سفر پر جا رہا تھا میں نے اپنی بیوی سے عرض کیا تھا کہ بیگم خط ضرور ڈال دینا ورنہ تمہاری بہت یاد آئے گی۔

یہ سن کر اس نے تعجب خیز نظروں سے مجھے دیکھا تھا۔ جیسے وہ میرے عقل مند ہونے پر شک کر رہی ہو۔

کیا ہوا بیگم؟ کیا میں نے کوئی ناجائز فرمائش کر دی۔؟

تین دن کے لئے جا رہے ہو۔ اتنی مختصر سی جدائی میں خط کی کیا ضرورت ہے۔

ضرورت تو نہیں ہے بس ایک ارمان ہے کہ تم مجھے خط لکھو۔ آخر کو میں تمہارا شوہر ہوں اور شوہروں کے چونچلے اگر بیویاں برداشت نہیں کریں گی تو پھر کون کرے گا۔

چلئے میں آپ کا یہ ارمان اس طرح پورا کر دوں گی جب آپ سفر سے لوٹ آئیں گے تو میں ایک "محبت نامہ" آپکے نام لکھ کر رات کو آپ کے تکیہ کے نیچے رکھ دوں گی۔ میرے سونے کے بعد آپ اسکو پڑھ لیجئے گا۔

لیکن بانو اپنا یہ وعدہ بھی پورا نہ کر سکی اور میری تمنائیں دل کی بوسیدہ دیواروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر خودکشی کرنے پر مجبور ہو گئیں۔

اب جب کہ دل میں اس طرح کی کوئی آرزو باقی نہیں رہ گئی تھی ایک دن اچانک صبح ہی صبح مولانا حسن الہاشمی صاحب میرے گھر آ دھمکے۔ میں اس وقت اخبار کی تلاوت میں مصروف تھا۔ انہیں دیکھ کر میں نے سلام کیا اور بانو کو آواز دی۔ بانو دیکھو کون آیا ہے۔

بانو نے کچن سے باہر آ کر ہاشمی صاحب کو سلام کیا اور اپنے سر پر ہاتھ رکھوایا۔ اس کے بعد ہاشمی صاحب میرے روبرو ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور انہوں نے اپنی جیب میں سے ایک لفافہ نکالتے ہوئے کہا کہ ایک خاتون کا خط حیدرآباد سے تمہارے نام آیا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ تم ہی ان کے خط کا جواب دو۔

سبحان اللہ۔ کون صاحب عقل خاتون ہیں۔

یہ لو خط۔ خود ہی سمجھنا کون ہیں اور کیا چاہتی ہیں لیکن ایک بات کا خیال رہے کہ جواب دیتے وقت شرم اور انسانیت کی حدوں میں رہنا، تمہارے بعض جملوں کی وجہ سے کئی بار ادارہ طلسماتی دنیا کو شرمساری کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

کیا مطلب؟

مطلب صاف ہے کہ تم لکھتے وقت کبھی کبھی اتنے فری ہوجاتے ہو کہ دنیا بھر کے گدھے خوشی سے جھوم اٹھتے ہیں اور انسان مارے شرم کے رو پڑتے ہیں۔

کوئی ایک مثال؟

ہزاروں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ ایک تازہ ترین مثال تو یہ ہے کہ تم نے رسائل ومسائل نمبر میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کسی مؤذن کی آواز کو کتے کی آواز کے مشابہ قرار دے دیا ہے جس کی وجہ سے ادارے کو اظہار ندامت کرنا پڑا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم سب کچھ غلط لکھتے ہو۔ بعض باتیں تم ایسی بھی لکھتے ہو جو قابل قدر ہوتی ہیں اور جس سے معاشرے کی دکھتی ہوئی رگوں کا اندازہ ہوجاتا ہے اور یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ انسانیت کے بدن میں پانی کہاں کہاں مر رہا ہے لیکن کبھی کبھی تم کچھ ایسے شوشے بھی چھوڑ دیتے ہو جن سے دماغوں میں درد ہوجاتا ہے اور معدے متاثر ہوجاتے ہیں اور عقل ان شوشوں کو پڑھ کر اپنا سر پیٹ لیتی ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب تم اس خاتون کے سوالوں کا جواب دو تو ادب، شرم اور آدمیت کو اپنے پہلو میں بٹھائے رکھنا۔

آپ تو مجھے اس طرح نصیحتیں کررہے ہیں جیسے میں دو دن کا بچہ ہوں اور مجھے سماج کے قاعدے قانون معلوم نہیں۔

معلوم تمہیں سب کچھ ہے۔ لیکن دانا ہوکر بھی جب تم نادان بن جاتے ہو اور حماقتوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیتے ہو تب ہی تو رونا آتا ہے اور تم حقیقتاً بے وقوف ہوتے تو پھر رونا ہی کس بات کا تھا؟

اس عرصہ میں بانو ہاشمی صاحب کیلئے چائے لے کر آئی اور بولی۔ بھائی صاحب جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں بجا کہہ رہے ہیں۔ میں خود آپ کے بعض جملے پڑھ کر کئی بار شرم سے پانی پانی ہوگئی ہوں۔

تمہارا تو یہ مزاج بن چکا ہے مس بانو کہ جب بھی میری کسی سے عالمانہ تکرار اور بحث ہوتی ہے تمہارا ووٹ میرے خلاف جاتا ہے۔ حالانکہ تمہاری اس حرکت سے ہمارے نکاح کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں لیکن تمہیں اس کا احساس نہیں۔ ایک دن نکاح کا یہ کھلونا چکنا چور ہوجائیگا۔

خدا کا شکر ادا کرو "مولانا بولے" تمہیں اتنی ہونہار اور سلیقہ مند بیوی ملی ہے۔ اگر کوئی ایسی ویسی مل جاتی تو تم کسی بھڑبوجے کی دکان پر بھاڑ جھونکتے نظر آتے۔

آپ میرے ہی گھر میں بیٹھ کر میری توہین کررہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بانو میں جو کچھ بھی صلاحیتیں پیدا ہوئی ہیں وہ میری بابرکت صحبتوں کا نتیجہ ہیں۔ یقین نہ آئے تو آپ اپنی بیگم کو میرے گھر چھوڑ کے دیکھ لیجئے ہفتے عشرے میں رابعہ بصری بنا کے رکھ دوں گا۔

وہ ہونٹوں کے بجائے ناک سے ہنسے اور لفافہ مجھے تھما کر واپس ہوگئے چلتے چلتے یہ تاکید بھی کرگئے کہ اگلے ہی شمارے میں اس خط کا جواب چھپنا ہے۔

ان کے رخصت ہونے کے بعد میں نے بانو سے کہا۔

دیکھی میری خوش نصیبی ایک خاتون کا خط میرے نام آیا ہے۔ اس نے ایڈیٹر صاحب کے ہوتے ہوئے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں ہی اس کے سوالوں کا جواب دوں۔

لفافہ تو بہت بوسیدہ سا ہے اور اس پر جو پتہ لکھا ہوا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تحریر میں پختگی نہیں ہے۔ "بانو نے کہا"

ہوگئی جلن شروع۔ "میں بولا" جب ادب واحترام اور محبت وعقیدت سے لبریز جملے پڑھو گی تب تمہارا کیا ہوگا۔ ابھی تو تم نے پتہ ہی پڑھا ہے۔ جب خط کا مضمون پڑھو گی تو تم تو جل بھن کر سیخ کا کباب بن جاؤ گی۔ بیگم ذرا لفافہ سونگھو سینٹ کی خوشبو آرہی ہے۔

زندگی میں ایک خط کسی عورت کا آگیا تو آپے سے باہر ہوگئے ہو۔ اگر دو چار خطوط عورتوں کے آجائیں تو پتہ نہیں کیا کروگے۔ بن جاؤگے بالکل ہی مجنوں اور فرہاد۔

میں مجنوں نہیں مصلح بنوں گا اور ان عورتوں کی اصلاح کروں گا۔

تم پہلے اپنی اصلاح تو کرلو۔

کیوں۔ کیا تمہیں میری نیکیوں میں کوئی شبہ ہے۔؟ بیگم یاد رکھنا مجھ سے زیادہ معتبر اور مستند شوہر پوری کائنات میں تمہیں دستیاب نہیں ہوگا۔ آج کل کے شوہروں کی صبح چیخنے چلانے سے شروع ہوتی ہے اور ایک میں ہوں کہ صبح کو کتنے پیار سے تمہارے سر سے چادر ہٹاتا ہوں جیسے شادی کی رات کوئی اپنی نئی نویلی دلہن کا گھونگھٹ ہٹاتا ہے۔ تم میرے کس کس حسن

سلوک کا انکار کروگی۔ تم چند ہفتوں کے لئے شوہر بدل کر دیکھ لو۔ خود ہی سمجھ جاؤ گی کہ شوہر کسے کہتے ہیں اور اس کے اختیارات کس قدر ہوتے ہیں۔ کوئی بھی مشرقی شوہر صبح کو پانی نہیں بھرا کرتا۔ گھر میں پونچھا نہیں لگاتا، الماریوں کی گرد نہیں جھاڑتا، بیویوں کے تلوے نہیں سہلاتا۔ لیکن بزرگوں کی دعاؤں کے بہ طفیل میں یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ شوہر میں ہوں اور تم مزے لوٹ رہی ہو۔ جب چاہے بھڑک جاتی ہو جب چاہے بات کرنا بند کر دیتی ہو اور جب چاہے بیگن کا بھرتہ اُبال کر دسترخوان پر رکھ دیتی ہو اور ایک میں ہوں کہ کسی مادرزاد بزرگ کی طرح سر جھکائے بیٹھا رہتا ہوں۔ بتاؤ ایسا نایاب قسم کا شوہر کیا اس دنیا کے کسی شوروم سے تمہیں مل جائے گا؟

وہ نہ جانے کیوں میری باتیں سن کر ہنسنے لگی۔ مجھے غصہ ہی تو آ گیا تم بھی بانو عجیب ہو۔ بعض مرتبہ ایسے وقت ہنستی ہو کہ عقل یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ تم ہنس کیوں رہی ہو۔ ارے یہ ازدواجی زندگی کے فلسفے ہیں جو میں بول رہا ہوں تم انہیں لطیفے سمجھ کر ہنس رہی ہو بے حساب جہنم میں چلی جاؤ گی۔

وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔ اور میں نے آسمان کی طرف دیکھ کر اللہ میاں سے کہا۔ اگر تم اس مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتے تو کائنات کا کیا بگڑ جاتا۔ ہم مرد تو ایک دوسرے کے خود ہی کام آ جاتے اس عورت کو بنا کر آپ نے ہمیں طرح طرح کی الجھنوں میں ڈال دیا۔ اے میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ!

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اپنے کمرے میں جا کر میں نے لفافہ میں سے خط نکالا۔ خط کی شروعات سے پہلے ہی یہ جملہ لکھا ہوا تھا۔ کہ میرا نام مخفی رکھیں۔ کیونکہ میں ایک شریف خاندان کی پردہ نشین خاتون ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ میرے نام کی اشاعت ہو۔ اس کے بعد خط کے شروع میں میری تحریروں کے قصیدے لکھے گئے تھے۔ جنہیں پڑھ کر میری روح جسم سے نکل کر ہواؤں میں اڑنے لگی۔ واقعی جب کوئی عورت تعریفیں کرتی ہے تو کس قدر اچھا لگتا ہے۔ میں بار بار اُن جملوں کو پڑھنے لگا جس میں انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ اذان بت کدہ میں آپ سماج اور ارباب سماج کی دکھتی رگوں کو جس انداز سے چھیڑ رہے ہیں اور طنزیہ انداز میں آپ جن حقائق سے پردے ہٹا رہے ہیں وہ حد درجہ قابل تعریف ہے۔ اور دل چاہتا ہے کہ آپ کو خراج تحسین پیش کروں۔

یہ پڑھ کر میری زبان سے بے اختیار نکل گیا۔

تم جیو ہزار برس اور ہر برس کے دن ہوں پچاس ہزار

اس کے بعد اس خاتون نے بعض سوالات اس طرح کے کئے جن کے جوابات مجھے اپنے قلم سے دینے تھے۔ میں قارئین کی آسانی کیلئے اُس خاتون کے سوالیہ جملوں کو نقل کر کے ان کا الگ الگ جواب دیتا ہوں۔ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہوگی اور وہ خاتون بھی میرے جوابات کو اچھی طرح ہضم کر سکیں گی۔

محترمہ نے اپنے خط کی ابتدائی سطور میں لکھا ہے۔

''ابوالخیال فرضی! مردوں نے عورتوں کو آزادی دے کر ان کا زبردست استحصال کیا ہے۔ مردوں کا حال یہ ہے کہ وہ عورتوں سے نوکریاں بھی کرواتے ہیں اور گھر کے کام کا بوجھ بھی ان کے ناتواں کاندھوں پر ڈال دیتے ہیں۔ بے چاری عورتیں دن بھر کی مصیبتیں بھرنے کے بعد رات کو آکر باورچی خانہ کی ذمہ داریاں نبھاتی ہیں اس طرح ان کی دوہری ذمہ داریاں ہو جاتی ہیں۔''

محترمہ! خدا ہی جانے آپ کس معاشرے کی بات کر رہی ہیں اور شاید کہ آپ معاشرے کو ایک آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کر رہی ہیں تب ہی تو آپ کو صرف عورتوں کی ذمہ داریاں دکھائی دے رہی ہیں اگر آپ اپنی دونوں آنکھوں سے معاشرے کا جائزہ لیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ موجودہ زمانہ میں عورت مظلوم نہیں ہے بلکہ مرد مظلوم ہے۔ ظلم عورت پر نہیں ہو رہا ہے بلکہ اصل ظلم وستم تو مردوں پر ڈھائے جا رہے ہیں۔ مردوں کو بدنصیبی یہ ہے کہ وہ بچپن میں تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتے اس لئے نکھے بن کر رہ جاتے ہیں۔ وہ کوئی ہنر بھی نہیں سیکھ پاتے ان میں محنت کرنے کی بھی عادت نہیں ہوتی۔ ماں باپ کی بے جا محبت اور رشتے داریوں کی بے جا طرف داری انہیں چوں چوں کا مربہ بنا کر رکھ دیتی ہیں اور یہ اپنی معمولی شکل کو غیر معمولی سمجھ کر صرف اپنی شکل وصورت یا صرف آئینے میں کھوئے رہتے ہیں اس کے بعد جو فاضل وقت بچتا ہے اس میں وہ ان دوستوں کے ساتھ سرگشت کرتے ہیں جو خود ذہنی اور جسمانی طور پر نکھے ہوتے ہیں اسی طرح سارا بچپن گزر جاتا ہے بڑے ہو کر جب انہیں بذریعہ نکاح کسی عورت کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو ان کی آنکھیں کھلتی ہیں لیکن ان کی بیویاں ان کی آنکھوں کو پوری طرح کھلنے نہیں دیتی اور انکو پھر طفل تسلی دے دی جاتی ہے وہ عورت جو آزادانہ زندگی گزارنے کی خواہش مند ہوتی ہے وہ اپنے شوہر کو اس بات پر آمادہ کر لیتی ہے کہ میں نوکری کرلوں گی اور تم گھر

کے کام کاج سنبھال لینا۔ چنانچہ عورتیں دفتروں کے چکر کاٹتی ہیں اور بے چارہ مرد گھر کی چار دیواروں میں گھٹ گھٹ کر زندگی کے دن پورے کرتا ہے اسی دوران حادثاتی طور پر وہ باپ بھی بن جاتا ہے۔اب کچن کی ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ ساتھ اس کو بچوں کے پیشاب پاخانے کی ذمہ داریاں بھی ادا کرنی پڑتی ہیں۔جب ان کی بیویاں رات کو دفتروں میں عیش کرنے کے بعد اپنے گھر واپس آتی ہیں تو ان مردوں کو جن کا مقام بلند رکھا گیا تھا وہ دروازے پر کھڑے ہوکر اپنی بیوی کا استقبال کرتا ہے۔اسے گرم گرم کھانا پیش کرتا ہے اور دن بھر کی ذمہ داریوں کا جس میں گھر میں پونچھا لگانے کے ساتھ ساتھ بچے کو شیشی پلانا اور اس کو پیک کرنا بھی شامل ہے، ایک ایک کا حساب دیتا ہے تب کہیں جا کر وہ عورت کی تنخواہ کے برائے نام حصے کا حق دار بنتا ہے۔محترمہ آپ نے یک طرفہ عورتوں کو مظلوم قرار دے دیا ہے اور ان مردوں کے احوال واقعی کو قطعاً نظر انداز کر دیا ہے جس کا وہ بری طرح شکار ہیں۔آخر مردوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟

محترمہ آگے چل کر لکھتی ہیں۔

"اس پر بھی مردوں کا حال یہ ہے کہ جب دل چاہتا ہے کہ عورتوں پر برس پڑتے ہیں اور جب دل چاہتا ہے ایک دو تین کر دیتے ہیں۔"

میں عرض کروں گا کہ آپ نے یہ بات بھی عورتوں کی بے جا طرفداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھی ہے۔آپ نے ان گھروں میں جھانکا ہے جہاں مرد عورتوں پر برس رہے ہیں کاش آپ ان گھروں کا جائزہ بھی لیتیں جہاں مردوں کی صبح شام درگت بن رہی ہیں۔آپ نے مردوں کی گھن گرج تو سنی ان عورتوں کا چیخنا چلانا آپ نے نہیں دیکھا جو مردوں کو اپنا غلام محض سمجھ کر جب دل چاہتا ہے کہ ان کے کان مروڑ دیتی ہیں۔رہی یہ بات کہ مرد ایک دو تین کر دیتے ہیں تو اس میں کسی قدر سچائی ہے لیکن لے دے کے مردوں کو ایک دو تین ہی کا تو اختیار حاصل ہے اسی لئے اکثر وہ ایک دو تین کہہ کر اپنا شوق پورا کر لیتے ہیں۔بقیہ حقوق تو ان کے مطلقاً سلب ہو چکے ہیں۔ہم نے اپنے معاشرے میں ایسے ایسے مردوں کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ جو دیکھنے میں فوج کے کرنل نظر آتے ہیں جن کے ڈیل ڈول پر اونٹ اور ہاتھی بھی رشک کرتے ہیں لیکن یہی موٹے تازے لمبے چوڑے مرد جب اپنی منکوحہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو نہ جانے کیوں احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔یہ اپنی شریک حیات کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے کیوں؟ صرف اس لئے تا کہ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ان پر جو کچھ بھی گزرتی ہے اس کے بعد ان کا احساس مردانگی ختم ہو جاتا ہے اور یہ سرتاپا بزدل بن کر رہ جاتے ہیں بھلا بتایئے جو مرد اپنی ماں سے کبھی نہیں ڈرا۔حد یہ ہے کہ اپنے باپ سے نہیں ڈرا۔اپنے خاندان کے بزرگوں سے نہیں ڈرا اور حد تو یہ ہے کہ اللہ میاں سے بھی نہیں ڈرا وہ اپنی بیوی سے اس طرح ڈرتا ہے جس طرح چوہا بلی سے۔سچ تو یہ ہے کہ شادی عورت سے زیادہ مرد کیلئے آزمائش ہے۔سنا تھا کہ جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگتا ہے آج کی سائنس یہ کہتی ہے کہ جب مرد کی موت آتی ہے تو وہ شادی کی طرف بھاگتا ہے۔کیا سمجھیں۔؟ ظاہر ہے کہ کچھ نہیں سمجھی ہوں گی۔

آگے چل کر محترمہ فرماتی ہیں۔

"اب حالات کا تقاضہ ہے کہ عورتوں کو بھی طلاق دینے کا حق ہونا چاہئے، آخر عورتیں کب تک ان مردوں کی غلط سلط فیصلوں کی پابند رہیں گی۔"

سبحان اللہ۔اب آ گئیں آپ پوری طرح تھیلی سے باہر۔محترمہ تم مردوں کا چلئے مان بھی لیں تو سزا ان مردوں ہی کو دیں۔نہ کہ اسلام کو۔مرد کو طلاق دینے کا اختیار اللہ میاں نے دیا ہے اور اس کا پرچار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہوا ہے۔قرآن وحدیث سے یہ بات ثابت ہے ایک دو تین کرنے کا حق مردوں کو دین اسلام کی طرف سے حاصل ہے۔اس حق کو آپ کس طرح سلب کر سکتی ہیں۔اور اگر کوئی عقل زدہ مسلمانوں کی پنچایت بٹھا کر ایک دو تین کا حق عورتوں کو دے دیا گیا تو اس کی کیا گارنٹی ہے کہ [illegible] پوری طرح محفوظ رہ جائیں گے۔بس اتنا ہی تو فرق ہو جائے گا کہ [illegible] حماقتیں مرد کر رہے ہیں بعد میں وہی حماقتیں عورتیں کرنے لگیں گی۔ [illegible] آپ یہ سمجھتی ہیں کہ اگر طلاق دینے کا اختیار عورت کو دے دیا گیا تو معاشرے میں طلاق کا سلسلہ بند ہو جائے گا؟ نہیں محترمہ نہیں۔بلکہ طلاقیں [illegible] ہونے لگیں گی۔اور ایسے ایسے مرد غم طلاق سے دوچار ہو جائیں گے جن کی نورانی صورتوں پر فرشتے تک رشک کرتے ہیں۔مردوں کی غلطی تو یہ ہے کہ جب غصہ آتا ہے تو دھڑا دھڑ تین طلاقیں دے کر اپنے شوہر ہونے کا ثبوت فراہم کر دیتے ہیں لیکن اگر یہی اختیار عورتوں کو عطا کر دیا گیا تو [illegible] سہرے کے پھول پوری طرح مرجھانے بھی نہیں پائیں گے کہ طلاق کا زہر مردوں کی زندگی میں گھل جایا کرے گا اور عورتیں تین طلاقیں دینے پر قناعت نہیں کریں گی یہ کم سے کم ایک درجن طلاقیں ایک ہی پل میں دے کر قصہ تمام کر لیا کریں گی یعنی کہ حلالے کی گنجائش بھی نہیں چھوڑیں گی

اللہ نے طلاق کا اختیار مردوں کو کسی حکمت و مصلحت کی وجہ سے دیا ہوگا اور اس اختیار پر انگلی اٹھانا اللہ میاں کے فیصلے پر انگلی اٹھانا ہے۔

محترمہ مزید فرماتی ہیں۔

"عجیب بات ہے کہ جب نکاح ہوتا ہے تو مرد اور عورت کی مرضی سے ہوتا ہے لیکن جب طلاق دی جاتی ہے تو عورت کی مرضی معلوم نہیں کی جاتی حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ جب نکاح سے پہلے عورت سے اجازت طلب کی جاتی ہے تو طلاق سے پہلے بھی عورت سے اجازت لی جائے۔"

محترمہ! شاید آپ کو اس بات کی خبر نہیں کہ یہ مرد جیسا کیسا بھی سہی اس کو ہر حال میں عورت پر ایک طرح کی فوقیت حاصل ہے۔ اور یہی فوقیت اس کے اختیارات میں اضافہ کرتی ہے اگر مرد ہر ہر معاملے میں عورت سے مشورہ کرنے اور اجازت طلب کرنے کا پابند ہو تو پھر اس کی فوقیت ہی کیسے باقی رہ سکتی ہے۔ غنیمت ہے کہ آپ نے صرف اتنا ہی کہنے پر بس کیا ہے کہ مرد کو طلاق دینے سے پہلے اپنی بیوی سے اجازت طلب کرنی چاہئے آج کے دور کی تہذیب زدہ بعض خواتین یہ تک فرمانے میں نہیں ہچکچا رہی ہیں کہ عورت کو بھی طلاق دینے کا اختیار ہونا چاہئے۔ اگر طلاقوں میں بھی اجازتیں لی دی جانے لگیں تو پھر طلاقوں کا سلسلہ تو شاید بند ہو جائے لیکن گھریلو زندگیاں جہنم کا عذاب بن کر رہ جائیں گی کیونکہ عورتیں محدود اختیارات رکھنے کے باوجود مردوں پر بری طرح مسلط ہو چکی ہیں اور اچھے خاصے مرد جو ناک نقشے کے اعتبار سے مکمل مرد ہی محسوس ہوتے ہیں لیکن وہ اپنی بیویوں کی غلامی اس طرح نبھاتے ہیں جیسے ان کا مقصد حیات ہی عورت کی غلامی ہو۔ میرے ایک دوست ہیں ان کو دیکھنے کے بعد کوئی بھی بڑے سے بڑا ماہر نفسیات یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ مرد نہیں ہیں۔ لیکن ان کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کی اجازت کے بغیر پیشاب تک نہیں کر سکتے بھلے سے پجامہ ہی ناپاک ہو جائے۔

محترمہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ نکاح تعمیری کام ہے اور طلاق تخریبی۔ کسی بھی تعمیر سے پہلے انسان کو سو جھنجھٹوں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن کسی بھی تخریب کیلئے کسی بھی جھنجھٹ میں پڑنے کی نوبت نہیں آتی۔ ایک آدمی اپنا مکان بناتا ہے تو اس کو نقشہ بنانا پڑتا ہے پھر اس نقشے کو نگر پالیکا سے پاس کرانا پڑتا ہے اس کو مکان بنانے کی باقاعدہ پرمیشن لینی پڑتی ہے تب جا کر اس کو مکان کی بنیاد رکھنے کا حق ملتا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے وہ اپنا بنا بنایا مکان ڈھانے کا ارادہ کرلے تو اس کو کسی پرمیشن کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح اگر کوئی شخص کسی ادارے میں نوکری کرنے کا ارادہ کرے گا تو درخواست نوکری اس کی طرف سے جائے گی پھر معاوضہ وغیرہ باہمی طور پر طے ہوگا اور فرائض و حقوق مقرر ہوں گے اس طرح اس شخص کو کسی ادارے سے وابستہ ہونے کا موقعہ ملے گا لیکن اگر ادارے کا ذمہ دار اعلیٰ کسی وجہ سے اس نوکری کرنیوالے کو معطل کرنے کا ارادہ کرلے تو وہ نوکر سے مشورہ کرنے اور اجازت طلب کرنے کا پابند نہیں ہے۔ اپنے اعلیٰ اختیارات کی وجہ سے وہ کسی بھی وقت اس کو ڈس مس کر سکتا ہے۔ تو اے میری قابل اعتبار بہن! آپ نے اس شوہر ہی کو اتنا گیا گزرا کیوں سمجھ لیا ہے کہ یہ اپنی بیوی کو اپنی مرضی سے طلاق بھی نہ دے سکے جب کہ اس بے چارے کو "الرجال قوامون علی النساء" کا شرف حاصل ہے۔ اور اگر طلاق عورت کی مرضی سے ہونے لگے گی تو پھر کون عورت طلاق کی اجازت دے گی۔ مرد اپنی بیوی سے کہا کرے گا کہ بیگم میں آپ کو بہ ہوش و حواس طلاق دینا چاہتا ہوں آپ ہنسی خوشی اس کی اجازت مرحمت فرما دیجئے۔ بیوی کہے گی، ذرا میں سوچ لوں اور اپنے ماموں اور چچا سے صلاح مشورہ کرلوں پھر بتاؤں گی اگر اتفاقاً بیوی خدا پرست ہوئی تو بولے گی ذرا میں استخارہ کرلوں پھر جواب دوں گی، طلاق آج کل مردوں کے ہاتھ کا کھلونا ہے پھر عورت کے ہاتھ کا کھلونا بن کر رہ جائیگی۔ خدارا اس بیچاری طلاق پر کچھ تو رحم کھائیے۔

محترمہ فرماتی ہیں۔

"بیچاری عورتیں گھر کی کوٹھری میں گھٹ گھٹ کر مرجاتی ہیں۔ جب کہ اسلام نے مرد اور عورت کے برابر کے حقوق رکھے ہیں۔ پھر کیوں مردان عورتوں پر بے جا پابندی عائد کرتے ہیں۔ پردہ نشینی کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ عورتوں کیلئے سیر و تفریح حرام ہے۔"

خدا ہی جانے آپ کیا چاہتی ہیں ایک طرف آپ کا کہنا یہ ہے کہ عورت اور مردوں کے برابر کے حقوق رکھے گئے ہیں اور ایک طرف آپ حقوق و فرائض کو نشانہ بنا رہی ہیں۔

محترمہ! یہ برابر کے حقوق کس نے بنائے ہیں ظاہر ہے کہ دین اسلام نے اور اسی دین اسلام نے مرد کو طلاق دینے کا اختیار بخشا ہے۔ اگر آپ کے نزدیک یہ اختیار غلط ہے تو پھر اسلام کے بنائے ہوئے برابر کے حقوق کی بات آپ کیوں کر رہی ہیں۔ شاید اسی کو کہتے ہیں میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو۔ اللہ اور اس کے رسول کے بنائے ہوئے جو قوانین آپکو مرغوب معلوم ہوتے ہیں ان کو آپ ہڑپ کر جاتی ہیں اور جو

قوانین آپ کو پسند نہیں آئے ان کے خلاف آپ واویلا مچاتی ہیں۔ رہی گھر میں گھٹ گھٹ کر زندگی گزارنے کی بات تو اس میں بھی کوئی جان نہیں ہے۔ شاید آپ کسی تاریک گاؤں کی کسی ایسی اندھی گلی میں رہتی ہیں جہاں تہذیب نو کی کوئی کرن نہیں پہنچی ہے ورنہ آپ کو تو بولنے سے پہلے خود ہی اندازہ ہوجاتا کہ اب گھر کے تاریک کمرے مردوں کا مقدر بنتے جارہے ہیں، عورتیں بازاروں اور دفتروں میں دندنا رہی ہیں۔ آج ماشاء اللہ بازار عورتوں کی چہل قدمی سے آباد ہیں جن عورتوں کو کچھ خریدنا نہیں ہوتا وہ بھی خالی پرس لٹکائے بازاروں میں مٹر گشت کرتی نظر آتی ہیں ٹائم پاس کرنے کے لئے۔ بازاروں سے لے کر مزاروں تک عورتوں کی ریل پیل ہے اس پر بھی آپ کا یہ فرمانا کہ عورتیں گھر کی کوٹھری میں گھٹ گھٹ کر زندگی گزار رہی ہیں سفید جھوٹ ہے۔ رہی تفریح کی بات تو اسلام نے سیر وتفریح کو حرام نہیں بتایا ہے لیکن اس نے سیر وتفریح کی حدیں مقرر کی ہیں۔ ایسی تفریح جو دوسروں کو گناہ کی دعوت دے اسلام میں ممنوع ہے۔ اور آج کی تفریحات ان لوگوں کے بھی قدم لڑکھڑا دیتی ہے جن میں گناہ کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی۔ عورتوں کا حال یہ ہے کہ وہ بیاہ شادی کی تقریبات میں تو بن سنور کر آتی ہیں، چلو کوئی حرج نہیں لیکن اب تو دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ عورتیں جنازوں تک میں نئے نئے لباس پہن کر اور چہرے پر پاؤڈر اور کریم کی تہہ جما کر آتی ہیں جب کہ انہیں میت والے گھر میں رونے دھونے کے پروگرام میں ہاتھ بٹانا پڑتا ہے۔ جنازہ سامنے رکھا ہوا ہوتا ہے اس وقت بھی اگر کوئی عورت کسی اچھے لباس میں نظر آجائے تو دیکھنے والی اس سے یہ پوچھے بغیر نہیں رہتی بہن! یہ کپڑا تم نے کس مارکیٹ سے اور کس بھاؤ کا خریدا تھا۔ اس طرح کی حرکات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محفل جنازے کی ہو یا کسی دلہن کی عورتوں کا مقصد فیشن کرنا، فیشن کو اہمیت دینا۔ اور اپنے فیشن کو ظاہر کرنا ہے اور اسی طرح کی حرکات کی وجہ سے تفریحات بھی ناجائز بن کر رہ گئیں ہیں۔ اور تفریحات جائز ہوں یا ناجائز آج کل کی عورتیں مردوں کے کاندھے سے کاندھا ملا کر بازاروں میں گھوم رہی ہیں، پارکوں میں دندنا رہی ہیں اور درگاہوں پر مٹر گشت کر رہی ہیں، بے چارے مردے بھی ان کے میک اپ کی خوشبوؤں سے پریشان ہوکر رہ گئے ہیں۔ اگر اس آزادی کا نام ہی برابر کے حقوق ہیں تو پھر خوش نصیب ہیں وہ خواتین جو اپنے مردوں کے ڈر اور رعب کی وجہ سے اپنے گھر کی کوٹھری میں گھٹ گھٹ کر زندگی گزار رہی ہیں کم سے کم وہ شیطان کے کسی مشن میں تو حصے دار نہیں بن رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرب قیامت سے محفوظ رکھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے مردوں کو بے آبرو ہوتے دیکھا ہے۔ کئی بار پارکوں میں اس طرح کے واقعات پیش آتے ہیں کہ مرد شرما رہا ہے یا شرمانے کی کوشش کر رہا ہے اور عورت اس کو گھورے چلی جارہی ہے۔ کئی بار تو شریف اور نجیب الطرفین قسم کے مردوں کو یہ تک عورتوں سے کہنا پڑ جاتا ہے کیا تمہارے گھر میں بھائی بیٹے نہیں ہیں کیا۔ کیوں پریشان کر رہی ہو۔ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔ آپ میرا یقین نہیں کریں گی میں وادئی اجمیر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایک بہت ہی عزیز دوست جو پیدا بعد میں ہوئے صوفی پہلے بن چکے تھے۔ ان کا اسم گرامی صوفی دُلدل شاہ عرف بتاشے میاں، ایک بار ایک بزریا سے گزر رہے تھے یعنی یہ ایک چھوٹا سا بازار تھا۔ یہاں ان کا آمنا سامنا ایک عورت سے ہوگیا۔ اس عورت نے صوفی دلدل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دن دہاڑے یہ کہہ دیا کہ تم مجھے اچھے لگ رہے ہو۔ اُف خدا کی پناہ۔ بے چارے صوفی مارے شرم کے اس طرح کانپ رہے تھے جس طرح کوئی پالے کی سردی میں پھٹا ہوا بنیان پہن کر کانپتا ہے۔

انہوں نے اپنے ہوش وحواس کو سمیٹتے ہوئے کہا۔ کیا تم اللہ میاں سے نہیں ڈرتیں۔

وہ اُس بزریا سے بھاگ کر سیدھے میرے گھر آگئے تھے اور جب ایک گھنٹے کے بعد ان کے ہوش ٹھکانے لگے تب انہوں نے مجھ سے کہا تھا فرضی بھائی آج اللہ نے خیر کرلی۔ آبرو پہ بن آئی تھی۔

خیریت، کیا ہوا؟

وہ لرزتے ہوئے بولے تھے۔ بزرگوں کی دعائیں کام آگئیں ورنہ آج تو عزت لٹ جاتی۔ دراصل ایک خاتون جو دیکھنے میں اچھی بھلی تھیں انہوں نے مجھ سے اظہار عشق کردیا اور اس طرح میری تعریف کی کہ میں اُبلا ہوا آلو ہوں اور وہ مجھے سنک لیں گی۔ فرضی بھائی اب تو گھر سے نکلنا بھی خطرے سے خالی نہیں ہے شاید اب قیامت بہت ہی قریب آگئی ہے۔

میں نے انہیں تسلی دی اور انہیں سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔ گھبراؤ مت کچھ نہیں ہوگا آئندہ اس طرح کے بازاروں میں بالکل اکیلے مت جایا کرو۔ عورتیں مارکیٹوں میں کھلے عام چھیڑ چھاڑ کر رہی ہیں اپنی عزت کی حفاظت اب خود ہی کرنی ہے۔

وہ بے چارے اس دن کے بعد سے بازار ہی نہیں گئے۔ جن لوگوں نے صوفی دلدل کو دیکھا ہے وہ سب لوگ جانتے ہیں کہ ان کی صورت قطعاً اس قابل نہیں ہے کہ کوئی آنکھیں رکھنے والی عورت ان کو چھیڑنے کی غلطی

کرسکے۔ وہ بے چارے تو اتنی معمولی شکل کے ہیں کہ انہیں تو کوئی چڑیل بھی چھیڑنے کی حماقت نہیں کرسکتی۔ لیکن دیکھ لیجئے کہ ایک خاتون نے نہ جانے کیوں شیطان کے بہکائے میں آکر صوفی دلدل کو چھیڑ دیا۔ اور انہیں باقاعدہ اپنی عزت وآبرو کی فکر ہوگئی۔ اس حادثے کو ہزاروں سال بیت گئے لیکن آج تک وہ عورتوں سے بہت ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فرضی صاحب قرب قیامت ہے مردوں کی عزت محفوظ نہیں ہے اس لئے میں تو صرف اپنے گھر کی چہار دیواری ہی میں خود کو محفوظ سمجھتا ہوں۔ حالانکہ میں پوری طرح اپنے گھر میں بھی محفوظ نہیں ہوں۔ کیونکہ مجھے تو اپنی بیوی سے بھی خوف سا رہتا ہے کہ وہ نہ جانے کس وقت میری عزت اُتار کر رکھ دے۔

اس طرح کے حادثات نے مردوں کو خوف زدہ کردیا ہے اور وہ عورتوں کی چیرہ دستیوں سے پریشان سے نظر آتے ہیں۔ ان حادثات نے یہ بات بھی ثابت کردی ہے کہ عورتیں جب تک گھر میں رہتی ہیں خود بھی محفوظ ہوتی ہیں اور دنیا بھر کے مرد بھی محفوظ ہوتے ہیں اور جب عورتیں گھر سے باہر نکل جاتی ہیں تو شیطان کو اپنا مشن پھیلانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ بتائیے جب صوفی دلدل جیسے لا دلچسپ انسانوں کو بھی چھیڑا جاسکتا ہے تو پھر دوسرے اور جنل قسم کے مردوں کی حفاظت کیسے ہوسکتی ہے جو کم سے کم دیکھنے میں تو ہیرو ہی لگتے ہیں خواہ بباطن وہ زیرو ہی کیوں نہ ہوں۔

محترمہ فرماتی ہیں۔

مردوں کی زیادتی ایک یہ بھی ہے کہ وہ خود تو مسجدوں میں نمازیں ادا کرکے ایک ایک نماز کا ثواب ۲۷ گنا تک وصول کرلیتے ہیں اور ہم عورتوں پر اس بات کی پابندی لگاتے ہیں کہ ہم اپنے گھر کی کوٹھری میں نمازیں ادا کریں۔
عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے کیوں روکا جاتا ہے۔؟
آخر اس طرح کی پابندی کب تک رہے گی۔؟

عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے یوں روکا جاتا ہے کہ اس میں فتنے کا احتمال ہے اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ یار لوگ مسجدوں ہی میں عشق کا اظہار نہ کربیٹھیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عشق اس زمانہ میں بہت ہی ایزی ہوگیا ہے۔ جس خاندان کے نوجوانوں نے بھی کبھی کسی سے عشق کرنے کی غلطی نہیں کی تھی اس خاندان کے نابالغ بچے اور عمر رسیدہ بزرگ تک میدان عشق میں گھوڑے دوڑا رہے ہیں، بعض حضرات ابھی تک عشق کی غلطی سے اس لئے محفوظ ہیں کہ انہیں ابھی تک اس کا چانس نہیں ملا۔ اگر عورتیں مسجدوں میں نمازیں پڑھنے آنے لگیں تو ہر محلے میں نئی نئی قیامتیں سر ابھاریں گی اور گھریلو زندگی ابتری کا شکار ہوجائے گی کیونکہ جب ہمارے دور کی خواتین تقریب جنازہ اور محفل تعزیت میں بھی سج دھج کر گھروں سے نکلتی ہیں تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ مسجدوں میں پورے اہتمام کے ساتھ نہ آئیں۔ دن میں پانچ نمازیں پڑھی جاتی ہیں ہر نماز سے ایک گھنٹے پہلے عورتوں کی تیاریاں شروع ہوجایا کریں گی اس لئے دن رات کے اکثر اوقات فیشن کی نذر ہوجائیں گے اور شوہروں کو دو وقت کا کھانا کھانے کے بجائے دن میں پانچ مرتبہ منہ کی کھانی پڑے گی۔ دوسرے یہ کہ عورتیں جہاں جہاں جارہی ہیں وہاں وہاں آدم کے بیٹے اپنی فطری صلاحیتوں کا دل کھول کر مظاہرہ کررہے ہیں۔ ہسپتالوں تک میں جہاں موت کا فرشتہ صبح شام چکر لگاتا ہے مردوں اور عورتوں کی سیٹنگ ہوجاتی ہے تو کیا مسجدوں میں یہ سلسلہ نہیں چلے گا۔ مسجدوں میں تو اور زیادہ چلے گا۔ کیونکہ گھر کے بڑے بوڑھے یہ سوچ کر مطمئن سے رہیں گے کہ ہماری پردہ نشین خواتین اللہ کے گھر گئی ہوئی ہیں اور اگر یہ عورتیں دیر میں واپس ہونگی تو یہ خوش گمانی ہوگی کہ نفلیں پڑھ رہی ہوں گی کسی کو کیا پتہ چلے گا کہ کب عشق ہوا اور کب پروان چڑھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر عورتیں مسجدوں میں آنے لگیں تو پھر مسجدوں میں صرف بوڑھے نظر نہیں آئیں گے بلکہ نوجوانوں میں بھی نماز پڑھنے کا ایک اشتیاق پیدا ہوگا اور اکثر نوجوان تو تکبیر اولیٰ ہی سے پہلے مسجدوں میں آکر بیٹھ جایا کریں گے۔ اور جو کام ہسپتالوں اور کالجوں میں ہوا کرتے ہیں مسجدوں میں ہونے لگیں گے اس طرح مسجدوں کا تقدس خطرے میں پڑ جائے گا کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ عورت اور مرد کے اختلاط سے عشق جنم نہ لے۔ جن مردوں کے دونوں ٹانگیں قبروں میں لٹک گئی ہیں اور جواب عشق کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں وہ بھی حُسن بازی سے باز نہیں آئیں گے کیونکہ حُسن بازی کسی بھی تعزیرات کی رُو سے حرام نہیں ہے۔ اور اس طرح مسجدوں کا روحانی نظام درہم برہم ہوکر رہ جائے گا وہاں عبادتوں کے بجائے عشق ومحبت کا بازار گرم ہوجائے گا۔ اس لئے عافیت اسی میں ہے کہ مسجد کو مسجد ہی رہنے دیں۔ عورتوں کو وہاں بھیج کر مسجد کو نگار خانہ نہ بنائیں۔

اپنے خط کے آخری پیراگراف میں محترمہ فرماتی ہیں۔

''مرد چار چار شادیاں کرتے ہیں اور عورتوں کو صرف ایک ہی شادی کے لئے پابند کیا جاتا ہے۔ جب عورتیں ایک سے زیادہ شوہر نہیں کرسکتیں تو پھر مردوں کو بھی ایک سے زیادہ

بیوی رکھنے کا حق نہیں ہونا چاہئے۔
چشم بددور۔ محترمہ آپ عورت ہوکر کیسی کیسی باتیں کررہی ہیں اور آپ مردوں کی آڑ میں اسلامی قانون کے ہر ہر جزو کو منہ چڑا رہی ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک مرد کو ایک وقت میں چار شادیاں کرنے کی اجازت دین اسلام کی طرف سے ملی ہوئی ہے۔ اگر مرد مالی اعتبار سے ایک سے زائد بیویوں کا خرچ اٹھا سکتا ہے اور دونوں بیویوں کے درمیان یا ایک سے زائد بیویوں کے درمیان انصاف کرسکتا ہے تو اس کو از روئے شریعت ایک سے زائد شادی کرنے کا حق حاصل ہے اور ایک سے زائد شادی کی ضرورت مرد کو اس لئے بھی پڑتی ہے کہ قدرتی طور پر عورت مستقل کسی مرد کی فطری خواہشات کو پورا کرنے کی اہل نہیں ہوتی۔ دیگر یہ کہ اگر وہ حمل وغیرہ کے مرحلوں سے گزر رہی ہیں تو طبی طور پر بھی اس سے تمتع حاصل کرنا مصلحت کے خلاف ہوتا ہے اس لئے مردوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اگر ضرورت سمجھیں تو ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ نکاح کرسکتے ہیں۔ لیکن عورتیں اس طرح کی ضروریات سے مبرہ ہیں اسلئے انہیں ایک سے زیادہ شوہر رکھنے کا حق نہیں ہے۔ عقل بھی یہ کہتی ہے کہ اگر عورت ایک سے زیادہ شوہر رکھے گی تو فساد برپا ہوجائے گا۔ کیونکہ عورت فطرتاً محکوم ہے اور مرد فطرتاً حاکم ہے۔ اگر ایک حاکم کے کئی محکوم ہوں تو کوئی فساد برپا نہیں ہوگا لیکن اگر ایک محکوم کے کئی حاکم ہوں تو فساد لازماً برپا ہوگا، دیگر یہ کہ اگر ایک مرد کی کئی بیویاں ہوں اور وہ سب کی سب ایک ہی وقت میں حاملہ ہوجائیں تو بچہ اسی مرد کا کہلائے گا جتنے بھی بچے ہوں گے ان کا باپ وہی مانا جائے گا لیکن اگر ایک عورت کے دو شوہر ہوں اور عورت حاملہ ہوجائے تو یہ کیسے ثابت ہوگا کہ بچہ ان دونوں مردوں میں سے کس کا ہے؟
محترمہ۔ اللہ نے جو بھی قانون بنایا ہے اس کو آپ کا دل مانے نہ مانے لیکن قانون ہر اعتبار سے وہ درست ہے اس کا مذاق اُڑانا یا اس کی مخالفت کرنا کم سے کم کسی صاحب ایمان کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔ حیرت کی بات ہے کہ آپ مسلمان ہیں اور اس کے باوجود اس طرح کی بے تکی باتیں کررہی ہیں کہ جنہیں پڑھ کر میرے پورے جسم میں درد ہوگیا ہے۔
اور ذرا یہ بھی تو سوچئے کہ دنیا میں مردوں کی تعداد ویسے بھی کم ہے۔ اگر ایک عورت کئی کئی مردوں سے نکاح کرنے لگے گی تو مرد تو بالکل ہی عنقا ہوکر رہ جائیں گے اور یہ نظام کائنات تو بالکل ہی پیچیدہ ہوکر رہ جائے گا۔ اس لئے ہر مسلمان کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے بنائے ہوئے قوانین ہی کو قرین عقل اور قرین عقیدہ سمجھے اور اپنی تولہ بھر کی عقل کو 'عقل کل' سمجھ کر دوسرے عقل مندوں کا ناک میں دم نہ کرے۔

فقط والسلام

اپنا خط مکمل کرنے کے بعد میں نے اپنی بیوی کو سنایا اور کہا کہ عورتیں ناقص العقل تو ہمیشہ سے تھیں لیکن اب آپے سے باہر ہوگئی ہیں۔ آخر ان عورتوں کو کیا ہوگیا ہے کیا یہ کبھی نہیں سدھریں گی
بانو بولی۔
کچھ بھی سہی اس بار آپ نے کمال کردیئے ہیں اور اس خاتون کی تحریروں کا جواب اس انداز سے دیا ہے کہ پہلی بار مجھے یہ محسوس ہورہا ہے کہ آپ لکھ بھی سکتے ہیں۔
تو کیا اب تک میں جھک مارتا رہا ہوں۔ ''میں جھلا گیا''
میں یہ تو نہیں کہہ رہی ہوں۔ لیکن یہ تو خود آپ نے بھی محسوس کیا ہے کہ خواہ مخواہ بھی آپ کا قلم کسی آوارہ مزاج عاشق کی طرح دل نہ چاہتے ہوئے بھی بھٹک جاتا ہے اور.........
چھوڑو بیگم۔ میں تمہیں بہت اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ تم بھی عام دنیاداروں کی طرح میری تحریروں سے بدگمان ہو۔ جب کہ میں وہ واحد انسان ہوں جو بت کدے میں صحیح تلفظ کے ساتھ ایمانداری سے اذان دے سکتا ہے جب میں مرجاؤں گا تو تم بذات خود روتی پھرا کروگی اور تمہاری زبان پر کسی ادھورے شعر کا یہ مصرعہ رینگ رہا ہوگا۔

اب اُسے ڈھونڈو چراغ رخِ زیبا لیکر

تم تو سچ مچ ناراض ہوگئے۔'' بانو نے اپنی آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔'' کیا کوئی پائیدار شوہر اس طرح اپنی بیوی سے ناراض ہوتا ہے۔
چھوڑو۔ اب مکھن بازی مت کرو۔ میرا کوئی بھروسہ نہیں ہے اگر مجھے غصہ آگیا تو میں عین بڑھاپے میں کوئی ایسا بھیانک قسم کا مضمون لکھ ماروں گا کہ اسے پڑھ کر خشک سے خشک آدمی بھی عشق کرنے پر مجبور ہوجائے گا اور تم بھی اسے پڑھ کر کسی کے ساتھ بھاگنے کی تیاریاں شروع کردوگی۔ میں اپنی تحریر کی قدر و قیمت کو خود سمجھتا ہوں۔ کوئی سمجھے نہ سمجھے۔
وہ اٹھ کر چلی گئی۔ اور میں یہ سوچنے لگا کہ رب دو جہاں نے عورت کو پیدا کرکے ہم مردوں کو دوہری مصیبت میں مبتلا کردیا ہے ہم ان عورتوں کے بغیر بھی نہیں رہ سکتے اور ہم ان عورتوں کے ساتھ رہ کر بھی مطمئن سے نظر نہیں آتے۔ آخر ہم مادرزاد قسم کے مرد کیا کریں۔؟

(یار زندہ صحبت باقی)

میرے شوہر سلیم اپنے دوست کی مدد سے دو عاملوں کو لے کر آئے۔ ان میں ایک عامل ہندو پنڈت تھا اور دوسرا مسلمان، لیکن سفلی اور گندے عمل کرنے والا۔ ان دونوں کے ساتھ ایک ایک چیلہ بھی تھا جو ان کی مدد کے لئے تھا۔ مسلمان عامل کا نام حنیف تھا اور اس کے چیلے کا نام نفیس۔ ہندو پنڈت کا نام رامیش راؤ اور اس کے چیلے کا نام مصرا تھا۔ ان دونوں عاملوں کا اپنا اپنا دعویٰ یہ تھا کہ چند گھنٹوں میں ہم جنات پر قابو پالیں گے اور جنات سے معافی منگوا کر ان سے مکان خالی کرالیں گے۔ حنیف اپنے ساتھ ایک کالے رنگ کا بکرا لے کر آیا تھا اور کچھ اور بھی الا بلا قسم کی چیزیں تھیں۔ جن کی دھونی دے کر اسے جنات پر قابو پانا تھا۔ رامیش راؤ ایک کھوپڑی لے کر آیا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس کھوپڑی پر ایک دیوی حاضر ہوگی اور وہ دیوی اس گھر کے تمام جنات کو ختم کردے گی۔ سلیم کے دوست صابر میاں بھی ساتھ آئے تھے اور انہوں نے ان دونوں عاملین سے ملوایا تھا اس طرح کل پانچ افراد مغرب کی نماز سے پہلے ہمارے گھر آگئے تھے اور ان لوگوں کے آنے کی اطلاع ہمیں پہلے سے مل گئی تھی اس لئے ہم نے کھانے وغیرہ کی تیاری کرلی تھی دونوں عاملوں نے یہ بھی کہلوادیا تھا کہ ہم لوگ گوشت نہیں کھائیں گے اس لئے کھانا پورے ہی گھر کا شاہکاری تیار کرالیا تھا۔ صابر میاں نے بھی منع کردیا تھا کہ بہتر یہی ہے کہ آج کھانے میں گوشت انڈا اور مچھلی سے پرہیز رکھا جائے۔

ان سب کے آنے سے قدرے اطمینان ہوا تھا۔ ورنہ ہم سب گھر والوں کا سارا دن عجیب طرح کی بے چینی اور عجیب طرح کے خوف میں کٹا تھا۔ رات جو کچھ حرکتیں ہوئی تھیں ان کا تصور کرکے دن بھر ہمارے رونگٹے کھڑے رہے۔ لیکن اللہ کے کرم سے پورا دن خیریت کے ساتھ کٹ گیا معمولی درجہ کی بھی کوئی واردات پیش نہیں آئی۔ ان پانچوں حضرات کے اور سلیم کے آتے ہی سب سے پہلے ہم نے ناشتہ وغیرہ کا اہتمام کیا۔ اس کے بعد سب لوگ برآمدے میں بیٹھ گئے۔ ہمارے لئے افسوسناک بات یہ تھی کہ یہ دونوں عامل اور ان کے چیلے بہت ہی گندے سندے سے تھے۔ ان کو دیکھ کر بھی گھن آتا تھا۔ ان کے کپڑے میلے کچیلے تھے اور ان کی ڈاڑھیوں کے بال اس طرح الجھے ہوئے تھے جیسے مدتوں سے یہ لوگ نہ نہائے ہوں اور نہ انہوں نے مدتوں سے اپنے بالوں میں کنگھی کی ہو۔ عجیب سی وحشتناک ان کی شکلیں تھیں۔ انہیں دیکھ کر ہماری ساس نے کہا تھا۔ کمبخت مارے کس طرح کے عامل ہیں یہ لوگ۔ ان کے چہروں پر نور تو کیا ہوتا۔ یہ تو بالکل ہی پھٹکار زدہ سے ہیں۔

یہ سن کر صابر میاں نے کہا تھا۔ امی جان دراصل یہ سفلی عمل کرنے والے عامل ہیں۔ اور سفلی عامل ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ان کے چہروں پر نور نہیں ہوتا۔ نور تو علوی اور پاک صاف عمل کرنیوالے عاملین کی صورتوں پر ہوتا ہے وہ لوگ اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں اور صوم صلوٰۃ کے پابند ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ صحیح طرح کے بھگت اور اللہ کے پجاری ہوتے ہیں وہ بھی ہندوؤں میں بہت پرکشش اور اچھی شکل وصورت کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور ان کے شکلوں سے تپسیا کا نور ٹپکتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ اس طرح کے کیسوں سے سفلی عامل ہی نمٹ سکتے ہیں

کیوں ان کے قبضے میں شیاطین اور بدروحیں ہوتی ہیں اور ان کے ذریعے ہی یہ برے جنات پر قابو پاتے ہیں۔

یہ سن کر میں بولی۔ ہمیں ان کے حلیوں اور شکلوں سے کیا لینا۔ ہمیں تو اپنا کام کرانا ہے۔

اسی طرح کی بات چیت کے بعد عورتیں سب الگ کمرے میں چلی گئیں اور مرد لوگ سب برآمدے میں رہے۔ کلیم کے ایک دوست شہزاد بھی آگئے تھے اور انہوں نے بھی رات کو ہمارے گھر رہنے کا پروگرام بنالیا تھا۔ اس طرح برآمدے میں کل افراد یہ تھے۔ پنڈت اور ان کا چیلا، حنیف اور نفیس، سلیم، کلیم، صابر میاں اور شہزاد۔ کل آٹھ افراد۔

برآمدہ بہت بڑا تھا اور اسی کے روبرو دوسرا برآمدہ تھا۔

ہم سب دوسرے برآمدے میں جو بالکل ہی روبرو تھا وہاں بیٹھ گئے۔ اس دوران میں اور کلیم کی دلہن کچن کے کاموں میں بھی مصروف تھیں۔ آہستہ آہستہ دن ڈھل گیا اور رات کے اندھیرے نے پوری کائنات کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔ مغرب کی نماز کے ایک گھنٹے کے بعد گھر کے صحن میں ایک اینٹ آکر گری۔ اور یہ اینٹ خون میں لت پت تھی۔ شاید یہ دشمنی کا دعوت نامہ تھا۔ اس اینٹ کو دیکھ کر ہم سب لرز اٹھے تھوڑی دیر کے بعد یہ اینٹ ایک ربڑ کی گڑیا کی شکل اختیار کرگئی۔ اور یہ گڑیا جیتی جاگتی عورت کی طرح کھڑی ہوگئی اور ناچنے لگی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ہمارا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ ہمارے ہاتھ پیر پھول گئے۔ اور ہمارے جسموں میں کپکپی سی طاری ہوگئی۔ ہماری ساس نے پڑھنا شروع کیا۔ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔

میں آیت الکرسی پڑھنے لگی۔ لیکن اسوقت میری حالت یہ تھی کہ مجھ سے پڑھا نہیں جارہا تھا اور میں بار بار آیت الکرسی بھول رہی تھی۔ کئی کئی مرتبہ پڑھنے کے بعد میں ایک بار ہی آیت الکرسی پڑھنے میں کامیاب ہوئی۔

حیرتناک بات یہ تھی کہ یہ گڑیا جو شروع میں ایک بالشت کے برابر رہی ہوگی۔ آہستہ آہستہ بڑھنے لگی اور چند منٹوں کے اندر اندر یہ پوری عورت بن گئی اور اس نے باقاعدہ رقص کرنا شروع کردیا۔ اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں۔ اس کا رنگ بالکل سیاہ فام تھا۔ قد درمیانہ تھا اور جسم خاصا موٹا تھا۔ یہ دوران رقص اپنی کالی زبان سے ہمیں منہ بھی چڑا رہی تھی اور اس کے لمبے لمبے بالوں سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے جو پورے صحن میں پھیلتے جارہے تھے۔ میں سوچنے لگی کہ شاید ہم کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ خواب نہیں تھا یہ تو حقیقت تھی اور اس نے تو جسم میں دوڑنے والے خون کو منجمد کردیا تھا۔

میں سوچنے لگی کہ شاید اب یہ عامل لوگ کوئی کرتب دکھائیں گے لیکن شاید وہ کسی مصلحت کی وجہ سے چپ سادھے بیٹھے رہے۔ عین اسی وقت کچن میں کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ لیکن ہم میں سے کسی کی ہمت کچن تک جانے کی نہیں ہوئی۔ اسی وقت میری ساس نے میرے شوہر کو آواز دی اور کہا سلیم میاں ان عاملوں سے کہو کہ کچھ کریں۔ اور باورچی خانہ میں جاکر دیکھیں کہ کیا گرا ہے۔

یہ سن کر حنیف اٹھے اور انہوں نے باورچی خانہ تک جانے کی ہمت کی۔ لیکن جب وہ صحن کے وسط تک پہنچے تو اس ناچنے والی گڑیا نے جو اب بالکل عورت کی طرح دکھائی دے رہی تھی ایک زہریلے قسم کا قہقہہ لگایا اور اس نے اپنا ہاتھ حنیف کی طرف بڑھایا۔ حیرت اور خوف کی بات یہ تھی کہ اس کا ہاتھ تین چار گز کا ہوگیا۔ اور حنیف کے گلے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس وقت حنیف نے کچھ پڑھنا شروع کیا۔ چند منٹ کے بعد اللہ کے فضل وکرم سے وہ گڑیا گھٹتے گھٹتے زمین سے جالگی اور پھر غائب ہوگئی۔ یہ منظر دیکھ کر ہمیں کافی اطمینان ہوگیا اور اس بات کا بھی یقین ہوگیا کہ انشاء اللہ جنات کی اس لڑائی میں ہم بہت آسانی سے نہیں ہاریں گے۔ لیکن چند ہی منٹ کے بعد ہمارا اطمینان اور سکون قلب ایک دم کافور ہوگیا۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ باورچی خانہ کی ہر ہنڈیا اور ہر دیگچی اور ہر برتن سالن اور دودھ کے بجائے خون سے بھرا ہوا ہے۔ اور روٹیوں کی ڈلیا میں کسی مردہ جانوروں کی کھالیں رکھی ہوئی ہیں جنہیں روٹی کی طرح تراشا گیا ہے۔ ابھی ہم حیرت اور خوف میں ڈوبے ہوئے تھے کہ در ودیوار سے خطرناک قسم کے قہقہوں کی آوازیں آنی شروع ہوئیں اور اس کے بعد پورا بنگلہ اس طرح تھرتھرانے لگا لگا۔ جیسے شدید زلزلہ کے وقت مکانات تھرتھراتے ہیں۔

ہم سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ عامل حنیف کچن سے نکل کر پھر اس برآمدے میں پہنچ گئے جہاں دوسرے مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ چند منٹوں تک بنگلہ زلزلہ کی سی کیفیت کا شکار رہا۔ اور زہریلے قسم کے قہقہوں سے ہمارے کان جلنے لگے۔ اس وقت ہم سب اس درجہ خوف زدہ ہوگئے کہ ہم نے سب مردوں کو پردے وغیرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے پاس بلالیا۔ اب سب ایک ہی برآمدے میں تھے۔ مرد برآمدے میں اس طرف بیٹھ گئے اور ہم سب عورتیں اور بچے ایک طرف بیٹھ گئے۔ قہقہوں کی آواز تو چند منٹ کے بعد ختم ہوگئی لیکن اسی وقت کالے بکرے نے چیخنا چلانا شروع کیا جو عامل حنیف اپنے ساتھ لائے تھے اس کے بعد وہ بکرا زمین پر گرکر

تڑپنے لگا۔ اس کو تڑپتا دیکھ کر عامل حنیف بکرے کے پاس پہنچے اور اس پر پڑھ کر کچھ دم کرنے لگے۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت عامل حنیف کے منہ سے عجیب طرح کا ایک دھواں سا نکل رہا تھا اور وہ بکرے کے چاروں طرف پھیل رہا تھا۔ بکرا کچھ پرسکون سا ہو گیا لیکن اس وقت صحن میں خون کی بارش شروع ہو گئی۔ اور گھر کے کونے کونے سے ہنسنے کی آوازیں آنے لگیں۔ عامل حنیف بکرے کو برآمدے ہی میں سے لے آئے اور پنڈت سے مخاطب ہو کر بولے۔ جنات کی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ اب بولو پھر تم کچھ کرتے ہو یا میں اپنا کام شروع کروں؟

پنڈت نے جواب دیا۔ پہلے تم ہی کچھ کرو۔ میں بعد میں شروع کروں گا۔

عامل حنیف نے اپنے تھیلے میں سے ایک چھری نکالی۔ اور ایک سانپ نکالا۔ سانپ کالے ناگ کی طرح تھا اس کے بعد اس نے اس سانپ کو چھری سے کاٹ دیا اور اس کے چار ٹکڑے کر دیئے۔ اور بہت ہی تیزی کے ساتھ اُن ٹکڑوں کو صحن میں پھینک دیا۔ جیسے ہی سانپ کے یہ ٹکڑے جو کٹنے کے بعد بھی پھڑک رہے تھے صحن میں جا کر گرے۔ اسی وقت خون کی بارش رک گئی۔ اور ہنسنے کی آوازیں بھی بند ہو گئیں۔ بنگلے میں ایک دم سناٹا چھا گیا۔ چند منٹ تک قبرستان کی سی خاموشی رہی۔ اس کے بعد صحن میں ایک بہت بڑا چمگادڑ آ کر گرا۔ اس کا سائز چیل کے برابر ہو گا۔ اسکو دیکھ کر ہم سب ڈر گئے کیونکہ یہ گرتے ہی پھڑ پھڑانے لگا اور اس کے گرنے کے بعد ایک عجیب طرح کی سڑیند پورے کمرے میں پھیل گئی۔ ہم سب کا سانس لینا بھی دشوار ہو گیا کیونکہ ہم سب نے اپنی ناکوں پر کپڑا چڑھا لیا۔ اتنی اذیت ناک بدبو تھی کہ بس اللہ کی پناہ۔ بدبو کی زیادتی کی وجہ سے ہمارے دماغ پھٹے جا رہے تھے۔ اور ایسا لگ رہا تھا کہ ہمارے دم گھٹ جائیں گے۔ اسی وقت عامل حنیف نے اپنے چیلے نفیس کو صحن کی طرف روانہ کیا اور وہ خود بھی اس کے ساتھ صحن تک پہنچا جب یہ لوگ چمگادڑ کے قریب پہنچے۔ چمگادڑ ایک دم غائب ہو گیا۔ عامل حنیف نے نفیس کی طرف ہنس کر اس طرح دیکھا جیسے وہ اپنی کامیابی پر خوش ہو رہا ہو۔ لیکن ایک ہی منٹ کے بعد نفیس کی گردن ایک طرف کو اس طرح ڈھلک گئی جیسے کسی نے اس کو کاٹ دیا ہو اور اس کی زبان باہر کو نکل گئی۔ وہ اب بول بھی نہیں پا رہا تھا صرف اشارہ سے اپنی اذیت اور اپنی پریشانی کا اظہار کر رہا تھا۔

عامل حنیف بھاگتا ہوا برآمدے میں آیا اور اس نے اپنے جھولے میں سے کوئی راکھ نکال کر نفیس کے چہرے پر مل دی اور بولا۔ کمبختوں میں تمہیں نہیں چھوڑ دوں گا۔ ذلیلوں دفع ہو جاؤ۔ ورنہ ایک ایک کر کے جلا کر خاک کر دونگا۔ راکھ ملنے کے بعد نفیس کی گردن آہستہ آہستہ ٹھیک ہو گئی لیکن درد کی شدت سے وہ بے چین و بے قرار رہا۔ اب حنیف اور نفیس دونوں برآمدے میں آ گئے۔ اس کے بعد میرے شوہر سلیم نے حنیف سے کہا کہ آپ اب تک دفاع کر رہے ہیں اب ان جنات پر آپ بھی کوئی حملہ کیجئے تا کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آ جائے۔ انہوں نے تو ہمارا خواہ مخواہ ناک میں دم کر دیا ہے۔

یہ سن کر حنیف بولا۔ چلو اب میں اپنا اصل فن پیش کرتا ہوں اور اس بکرے کی بھینٹ دے کر اپنے چیلے نفیس پر اپنے شیطان کو حاضر کرتا ہوں اور وہ شیطان ان جنات کا مقابلہ کرے گا۔ اتنا کہہ کر عامل حنیف نے بکرے کو صحن میں لے جا کر باندھ دیا اور اپنے جھولے میں سے ایک چھری نکالی۔ لیکن اسی وقت بکرے نے کودنا اور چیخنا شروع کیا جیسے اسے کچھ نظر آ رہا ہو۔ اور اسی لمحے ایک حیرتناک بات پیش آئی، ایک دم ایک کالا بکرا نمودار ہوا جو حنیف کے بکرے جیسا تھا۔ دونوں بکرے بالکل ایک جیسے تھے قدتن میں بھی، جسم کی بناوٹ میں بھی، اور لمبائی چوڑائی میں بھی دونوں کا رنگ وروپ بالکل ایک جیسا تھا۔ اب یہ پہچاننا مشکل تھا کہ دونوں میں سے کونسا بکرا حنیف کا ہے اور کونسا بکرا جنات نے بھیجا ہے۔ حنیف چھری لئے کھڑے رہے ان کے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ چھری کس بکرے کی گردن پر چلائیں۔ اسی وقت در و دیوار سے بالکل وحشت ناک قہقہوں کی آوازیں اُبلنی شروع ہوئی اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے بنگلے میں زلزلہ آ رہا ہے۔ پھر گھر میں بدبو اور سڑیند پھیلنی شروع ہوئی۔ پھر ہم سب کے دم گھٹنے لگے۔ بدبو کی زیادتی کی وجہ سے ہم نے ناک کیساتھ اپنے منہ بھی ڈھانپ لئے چند منٹ کے بعد خود بخود بدبو کم ہوئی اور ہماری ہوش ٹھکانے آئے تو ہم نے دیکھا کہ اب صحن میں چار بکرے کھڑے تھے اور چاروں بالکل ایک جیسے تھے۔ ان میں اپنے بکرے کی شناخت کرنا مشکل تھا۔ حنیف بھی پریشان نظر آ رہا تھا اور اس کے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس طرح اپنی کارروائی شروع کرے۔ اس کے بعد ایک کوا آیا اور وہ ایک بکرے کے سر پر بیٹھ گیا۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ حنیف کا بکرا یہی ہے۔ حنیف بھی اس اشارے کو سمجھ گیا تھا لیکن جیسے ہی ایک وحشت ناک چیخ کے ساتھ اس بکرے کی طرف بڑھا تو وہ بکرا ہی غائب ہو گیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوا کہ جنات نے ہمیں اور حنیف کو کھلا دھوکہ دیا۔ اب بکرے تین رہ گئے۔ عامل حنیف نے اپنے جھولے میں سے کسی جانور کی ہڈیاں نکالیں

پھر اس پر کچھ دم کر کے بکروں کی طرف اچھالیں تو دو بکرے غائب ہو گئے۔ صرف ایک باقی رہ گیا۔ حنیف نے جا کر اس بکرے کا کان پکڑ لیا اور اپنے چیلے نفیس کو بلا کر اس کی مدد سے بکرے کو کھڑے کھڑے قتل کرنے کی کوشش کی لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ چھری اپنا کام نہیں کر رہی تھی۔ اور بکرا بھی اسی طرح کھڑا تھا جیسے اس کو کوئی تکلیف نہ ہو رہی ہو۔

اس وقت سلیم اور صابر ایک ساتھ بولے۔ حنیف بھائی بکرے کو زمین پر لٹالیں۔

حنیف نے جواب دیا۔ میں اپنے طور سے بھینٹ دوں گا اس میں کھڑے ہو کر گردن کے اوپر ہی سے وار کرنا ہوتا ہے۔ میں ابھی کچھ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اپنے جھولے میں سے پھر راکھ نکالی اور چھری پر ملی۔ جب حنیف چھری پر راکھ مل رہا تھا اسی وقت نفیس کے سر پر کوئی چیز آ کر گی اور وہ چکرا کر زمین پر گر گیا اور بکرے نے بے تحاشہ چیخنا شروع کیا۔ اس کے بعد ہم نے اپنی آنکھوں سے عجیب منظر دیکھا کہ بکرے میں آگ لگ گئی۔ اور وہ جل کر راکھ ہو گیا۔ حنیف نے جلتے ہوئے بکرے میں اپنی پڑھی ہوئی راکھ ڈالنے کی کوشش کی لیکن اس کی کوشش بے سود رہی بکرا جل کر راکھ ہو گیا۔ اس طرح بھینٹ دینے کی نوبت نہ آ سکی۔ نفیس کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آ گیا۔ لیکن ہوش میں آتے ہی اس کو خون کی قے ہونے لگی۔ اس کے منہ سے نہ صرف خون بلکہ گوشت کے بوٹے اور لوتھڑے سے نکلنے لگے جنہیں دیکھ کر ہمارا جی متلانے لگا۔ اسی وقت عامل حنیف نے ایک ہڈی اپنی جیب میں سے نکال کر اسکو نفیس کے سر پر رکھی۔ اس عمل سے خون کی اُلٹیاں بند تو بند ہو گئیں۔ لیکن نفیس کی ٹانگیں بے دم ہو گئیں اور زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

حنیف اور پنڈت کی مدد سے نفیس کو برآمدہ میں لایا گیا اور برآمدہ میں لانے کے بعد حنیف نے مختلف انداز سے اس کی جھاڑ پھونک کی۔ تھوڑی دیر کے بعد نفیس کی حالت میں کچھ سدھار آ گیا لیکن پھر بھی وہ اپنی ٹانگوں پہ کھڑا نہ ہو سکا۔ ابھی تک سب کی توجہ نفیس کی طرف تھی کہ صحن میں ایک کالا خرگوش بھاگتا ہوا نظر آیا وہ اس طرح بھاگ رہا تھا جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہو اس کے بعد ایک کالے رنگ کا کتا صحن میں نمودار ہوا اور وہ اس خرگوش کے پیچھے بھاگنے لگا۔ یہاں تک کہ کتے نے خرگوش کو دبوچ لیا اور پھاڑ ڈالا۔ خرگوش کا پیٹ پھٹ گیا تو اس کے پیٹ میں سے چھوٹے چھوٹے دسیوں خرگوش نکلے اور ان سب کو وہ کتا دیکھ کر ہنسنے لگا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس سے پہلے کسی کتے کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ کتوں کو روتے ہوئے تو کئی بار دیکھا تھا اور جب بھی کتے روتے نظر آتے تھے کلیجہ منہ کو آتا تھا لیکن جب میں نے کتے کو ہنستے ہوئے دیکھا تو یقین کریں کہ عجیب طرح کی وحشت مجھے بلکہ ہم سب کو محسوس ہونے لگی۔ اور اس سے بھی زیادہ خوفناک بات یہ تھی کہ وہ کتا ہنس کر ان خرگوش کے بچوں کو دیکھتا تھا پھر ہماری طرف دیکھتا تھا جیسے وہ ہم سب کا بے وقوف بنا رہا ہو۔ عامل حنیف نے طیش میں آ کر صحن میں چھلانگ لگائی اور کتے کی طرف جھپٹے اس وقت خرگوش کے بچے تو اچانک غائب ہو گئے، کتے نے حنیف کی گردن دبوچ لی اور اپنی زبان نکال کر حنیف کے گالوں کو چاٹنے لگا اور زہریلی قسم کی ہنسی ہنستا رہا۔ عجیب وحشتناک قسم کا منظر تھا۔ ہم سب کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے حنیف نے کافی جدوجہد کے بعد اس کتے سے اپنی گردن تو چھڑالی۔ لیکن وہ کتا جب حنیف کی ٹانگوں میں لپٹا تو حنیف بوکھلا گیا اور ایسا لگنے لگا جیسے حنیف اس کتے کے سامنے بے بس ہو گیا ہے ابھی یہ جنگ ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ اچانک ایک سیاہ فام انسان دھم سے کودا اور اس نے حنیف کے بال پکڑ لئے۔ (باقی آئندہ)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘
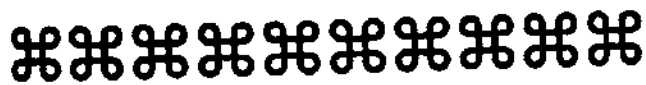
صدقہ وخیرات

● اے ایمان والو! تم احسان جتا کر ایذا پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کر، جس طرح وہ شخص کرتا ہے (برباد) جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کی غرض سے خرچ کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے۔ ''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما۔'' دوسرا دعا کرتا ہے۔ ''اے اللہ! روکنے والوں کا مال برباد کر۔

(مشکوٰۃ شریف)

● حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ صدقہ دے کر رزق مانگو، جو عوض وحساب کا یقین رکھتا ہے وہ عطا میں سخاوت سے کام لیتا ہے۔

(حضرت علی کرم اللہ وجہہؓ)

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

لوزمان اور ہزال آپس میں برسرپیکار تھے کہ شپ پیلولیماش نے پشت کی طرف سے ہزال کے لشکر پر حملہ کردیا۔ لوزمان کو جب خبر ہوئی کہ اس کا باپ دشمن کی پشت پر پہنچ گیا ہے تو اس نے اپنے لشکر کو پوری قوت اور سرگرمی کے ساتھ ہزال کے لشکر پر حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا۔ اب ہزال کا لشکر اپنے ساتھ اور عقب دونوں سمتوں سے جان لیوا حملوں کے دباؤ کا شکار ہوگیا۔ ہزال نے بہتیری کوشش کی کہ اپنے لشکر کو مناسب طور پر منظم کرکے دشمن کے دوطرف حملوں کو پسپا کردے لیکن اُسے ناکامی ہوئی جس کے نتیجے میں اُسے بابل شہر کی طرف پسپا ہونا پڑا۔

ہزال اپنے لشکر کے ساتھ بابل شہر کے قریب پہنچا تو اسے اطلاع ملی کہ بابل شہر پر حتیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس تکلیف دہ انکشاف پر ہزال فکر مند ہوگیا لیکن اس نے حوصلہ نہ ہارا اور اپنے لشکر کے ساتھ بائیں طرف مڑ گیا۔ پیلولیماش اور اس کے بیٹے لوزمان نے اس کا تعاقب ترک کردیا۔ لہٰذا ہزال اپنے لشکر کے ساتھ کوہستان زاگروس پہنچ گیا۔ چونکہ کاسوقوم کا اصل مسکن، زاگروس کا یہ کوہستانی سلسلہ ہی تھا اور ہزال اور اس کے لشکر کا تعلق بھی کاسوقوم ہی سے تھا۔ لہٰذا زاگروس کوہستانی سلسلے میں آکر ہزال کاسوقوم کے افراد کو اپنے لشکر میں شامل کرنے لگا۔ اس طرح وہ انہیں تربیت دے کر اپنے لشکر اور عسکری قوت میں اضافہ کرنے لگا۔

دوسری طرف پیلولیماش نے اپنی بیٹی دلوکز کو بابل کا نظم و نسق سونپا اور اپنے بیٹے لوزمان کے ساتھ مل کر بابل کے آس پاس کے علاقوں کو اپنا مطیع اور فرمانبردار بنایا۔ اس کے بعد دونوں باپ بیٹے نے اپنے متحدہ لشکر کے ساتھ ارسا شہر کا رُخ کیا۔

ایلیا ایلوم نے گولارسا شہر سے باہر نکل کر حتیوں کا مقابلہ کیا لیکن ایلیا ایلوم اور پیلولیماش کے لشکر کی نسبت تقریباً ایک اور بیس کی تھی لہٰذا ایلیا ایلوم حتیوں کے سامنے زیادہ دیر تک نہ جم سکا اور مارا گیا۔ حتیوں نے ایلیا ایلوم کے لشکر کو تہس نہس کرکے رکھ دیا اور لارسا شہر کے علاوہ نواحی علاقوں پر بھی قبضہ کرلیا۔ پیلولیماش نے چند ہفتوں تک بابل میں قیام کیا۔ اس کے بعد وہ اپنی بیٹی دلوکز کو بابل اور لارسا کی ساری مفتوحہ زمینوں کا حاکم بنانے کے بعد میتانیوں کے شہر اشوکانی میں داخل ہوا۔ وہاں بھی اس نے بابل کی طرح چند ہفتے قیام کرنے کے بعد وہاں کے نظم و نسق کو اپنی پسند کے مطابق ڈھالا اور لوزمان کو وہاں کا حکمراں بنا کر اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف لوٹ گیا۔ اس طرح حتی قوم اناطولیہ کے میدانوں سے نکل کر ارض شام کے علاوہ دجلہ وفرات کے دوآبہ پر بھی چھاگئی تھی اور ایک طرح سے میتانی، آشوری، کاسو، بابلی، آموری وغیرہ ان کے باج گزار اور مطیع ہوکر رہ گئے تھے۔ اس طرح حتیوں نے اپنی تاریخ کا بہترین عروج حاصل کرلیا تھا اور بڑی بڑی اقوام کو اپنا مطیع بنا کر اقوام عالم میں انہوں نے اپنے لئے ایک قابل احترام مقام پیدا کرلیا تھا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

مصر کے بادشاہ رعمیس دوم کو جب حتیوں کو ان فتوحات کی اطلاع ملی تو وہ بڑا پیچ پا ہوا۔ اس نے حتیوں کے ساتھ جنگ کرکے انہیں ان کے علاقوں کی طرف سمیٹ دینے کا فیصلہ کرلیا اور اس سلسلے میں اس نے بڑی تیزی سے جنگی تیاریاں شروع کردیں۔

دوسری طرف شکست خوردہ ہزال کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ شپ پیلولیماش اپنی بیٹی کو دلوکز کو بابل کا حکمراں بنانے کے بعد اپنے مرکزی شہر ختوشاش کی طرف جا چکا ہے۔ اس خبر سے ہزال اور اس کے تربیت یافتہ لشکر کے حوصلے بلند ہوگئے۔

جب ہزال اپنی عسکری قوت سے مطمئن ہوگیا تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ کوہستان زاگروس سے نکلا اور برق رفتاری سے بابل کی طرف کوچ کیا اس نے حتیوں کے خلاف ویسا ہی عیارانہ طریقہ استعمال کیا جو حتیوں نے اس کے خلاف کیا تھا۔

بابل کے قریب پہنچ کر ہزال نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کردیا

ایک حصہ اس نے اپنے پاس رکھا اور دوسرا حصہ اپنے ایک ماتحت سالار کمانداری میں دے کر اسے سمجھادیا کہ وہ رات کی تاریکی میں بابل شہر کے جنوب کی طرف حملہ آور ہوکر شہر کی فصیل پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے جب کہ ہزال خود بابل شہر کی شمالی سمت سے حملہ آور ہوا تھا۔

بابل کی حکمراں، حتیوں کی شہزادی دلوکز بھی ہزال کے اس چکر میں آگئی وہ یہی سمجھتی رہی کہ ہزال نے شہر کے شمالی حصے کی طرف سے حملہ کیا ہے چونکہ یہ حملہ دن کی روشنی میں کیا گیا تھا لہٰذا دلوکز ایسا سمجھنے پر مجبور تھی لیکن جب رات ہوئی تو ہزال کے نائب نے بابل شہر کے جنوب کی طرف شب خون ماردیا۔ رات کی تاریکی میں خونخوار گرد (کاسو) شہر کی فصیل پر چڑھ گئے اور وہاں متعین دلوکز کے مختصر سے لشکر کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور پھر فصیل پر قبضہ کرنے کے بعد نیچے اترے اور شہر کے اندر جنگ کی ابتدا کردی۔

دلوکز نے جب دیکھا کہ جنوب کی طرف سے بھی کردوں نے شب خون مارا ہے تو اس نے شمالی حصے سے اپنے لشکر کا کچھ حصہ جنوبی حصے کی طرف روانہ کیا تاکہ جنوب کی طرف کردوں کی پیش قدمی کو روکا جاسکے لیکن اس وقت تک کرد بہت آگے بڑھ چکے تھے۔ انہوں نے شہر میں قتل عام شروع کردیا تھا اور اسی یلغار میں انہوں نے شہر کا شمالی دروازہ کھول دیا اور ہزال بھی اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوگیا اور ہر طرف حتیوں کا قتل عام شروع ہوگیا۔

دلوکز نے جب یہ منظر دیکھا تو وہ اپنے محافظوں کے ساتھ شہر کے شرقی دروازے سے باہر نکلی۔ یوں ہزال نے بابل کی سلطنت پر مکمل قبضہ کرلیا۔ جب کہ دلوکز بھاگ کر اپنے باپ شپ پیلولیماش کے پاس پہنچ گئی تھی۔

****

شپ پیلولیماش بابل کے ہاتھ سے چلے جانے پر بڑا افروختہ تھا اور اس نے ہزال سے اس شکست کا بدلہ لینے کی ٹھان لی تھی۔ اس مقصد کے لئے اس نے بہت بڑا لشکر تیار کیا اور ہزال سے اس مقصد کیلئے ایک بڑا لشکر تیار کیا اور ہزال سے انتقام لینے کے لئے بابل کی طرف کوچ کیا۔ اس لشکر میں اس کی بیٹی دلوکز بھی اس کے ساتھ تھی۔

شپ پیلولیماش اور اس کی بیٹی اپنے مرکزی شہر سے تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ انہیں اطلاع ملی کہ مصر کا بادشاہ رعمیس ایک عظیم لشکر کے ساتھ حتیوں سے میتانیوں اور بابلیوں کی شکست کا حساب لینے ان کی طرف آرہا ہے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے دونوں باپ بیٹی بابل کی بجائے شام کے مشہور شہر کاویش کا رخ کیا اور وہاں پڑاؤ کرکے رعمیس کا انتظار کرنے لگے۔ ساتھ ہی پیلولیماش نے اپنی مدد کے لئے اپنے بیٹے لوزمان کو بھی اس کے لشکر کے ساتھ بلالیا۔

دوسری طرف رعمیس کو بھی خبر ہوگئی تھی کہ حتیوں کا بادشاہ پیلولیماش اپنے لشکر کے ساتھ کاویش میں اس کا منتظر ہے۔ لہٰذا رعمیس نے بھی کاویش شہر کا رخ کیا۔ رعمیس آندھی اور طوفان کی طرح کاویش پہنچا اور جاتے ہی حتیوں پر زبردست حملہ کردیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد حتیوں کو شکست فاش ہوئی۔ ایک معاہدے کے تحت پیلولیماش نے نہ صرف اپنی حسین وجمیل بیٹی دلوکز کو رعمیس سے بیاہ دیا بلکہ اب تک وہ جن علاقوں پر قبضہ کرچکا تھا وہ بھی خالی کردیئے۔ اس طرح رعمیس اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد واپس مصر چلا گیا اور حتیوں نے جو کچھ حاصل کیا تھا رعمیس کی وجہ سے کھوکر اپنے علاقے تک محدود ہوگئے تھے۔

رعمیس حتیوں کی اس مہم سے فارغ ہوا ہی تھا کہ مصر کے مغربی اور شمال مغربی جنگلوں اور بیابانوں میں آباد، اسیویہ نام کے وحشی اور جنگجو قبائل نے مصر کے خلاف یلغار کردی۔ وہ اپنے سردار کی سرکردگی میں حشرات الارض کی طرح مصر میں داخل ہوتے اور لوٹ مار کا بازار گرم کردیتے۔ اب یہ قبائل مصری سرحد کے قریب آکر خیمہ زن ہوگئے تھے اور وہاں سے مصر میں ترکتاز کرنے لگے تھے۔ ان وحشی قبائل کی یلغار سے مصر کے بادشاہ رعمیس کو ایک اور خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں ان اسیویہ قبائل کے حملوں کے ساتھ ساتھ اندرون مصر میں بنی اسرائیل بھی اس کے خلاف بغاوت نہ کردیں۔

گو رعمیس کی اسیویہ قبائل سے جھڑپیں ہورہی تھیں لیکن وہ بنی اسرائیل کی بغاوت کے خوف سے کھل کر اسیویہ قبائل کے خلاف حرکت میں نہیں آرہا تھا اور اس کا اسیویہ قبائل نے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا۔ یہ لوگ اندرون مصر میں کھل کر حملہ آور ہونے لگے تھے اور اس لوٹ مار کے دوران انہوں نے اپنے پاس سونے، چاندی، غلے اور دوسری قیمتی اشیاء کے ڈھیر جمع کرلئے تھے۔

ان اسیویہ قبائل سے فیصلہ کن انداز میں نمٹنے سے قبل رعمیس نے پہلے بنی اسرائیل کا بندوبست کیا اور اس طرح کہ اس نے اپنی بحری سرگرمیوں کیلئے فیثوم اور رعمیس نام کے دو نئے شہر اور بندرگاہیں تعمیر کرنے کا حکم دے دیا۔ اور ان کی تعمیر پر بنی اسرائیل کے جوانوں کو لگادیا گیا تاکہ ان

کی طرف سے بغاوت کا کوئی اور وہ مطمئن ہو کر اسیویہ قبائل سے نمٹ سکے۔

بنی اسرائیل کی طرف سے مطمئن ہو جانے کے بعد رعمیس نے اپنی ساری عسکری قوت، اسیویہ قبائل کی سرکوبی کے لئے لگادی۔ کئی ماہ تک ان وحشی قبائل سے رعمیس کی ہولناک جنگیں ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ رعمیس انہیں شکست دینے میں کامیاب ہو گیا۔

جب یہ وحشی قبائل رعمیس کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد مغربی صحراؤں اور بیابانوں کی طرف بھاگے تو اپنے وہ سارے خزانے جواہرات سونے اور چاندی کے انبار بھی لیتے گئے جو انہوں نے مصر میں لوٹ مار کے دوران حاصل کئے تھے لیکن ان لوگوں کی بدقسمتی کہ جب وہ بحیرۂ روم کے ساتھ ساتھ صحرا میں سفر کر رہے تھے تو ایک تیز و تند اور ہیبتناک طوفان نے انہیں آگھیرا اور اسیویہ قبائل کے یہ جنگجو اپنے خزانوں سمیت اسی صحرا میں ہزاروں من ریت تلے دب کر ہلاک ہو گئے۔

جب آس پاس کے دیگر وحشی قبائل کو ان لوگوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی تو وہ لوگ اپنی اپنی بستیوں سے نکل کر صحرا کے اس حصے میں پہنچ گئے۔ جہاں اسیویہ قبائل ریت میں دب کر ہلاک ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے وہاں خیمے نصب کر لئے اور ہلاک ہو جانے والوں کے خزانے تلاش کرنے لگے۔ دوسری طرف رعمیس بھی اسیویہ قبائل کے ساتھ جنگ کے دوران زخمی ہو گیا تھا۔ ان زخموں سے وہ جانبر نہ ہو سکا اور مر گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا منفتاح مصر کا بادشاہ بنا۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

سامری (موسیٰ بن ظفر) مصر کے بڑے بڑے شہروں میں رہ کر سحر و طلسم کی مکمل تعلیم حاصل کر چکا تھا اور اس کا شمار مصر کے بہترین ساحروں میں ہونے لگا تھا۔ تھیبس، عبیدوز، لکسر تمالسہ، بداری اور مصر کے دیگر بڑے بڑے شہروں سے سحر اور اس سے متعلقہ علوم میں دسترس حاصل کرنے کے بعد اب وہ ممفس شہر میں مصر کے سب سے بڑے ساحر شمعون کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ یہ شمعون نابینا تھا اور اس کا قیام ممفس شہر میں رع دیوتا کے معبد میں تھا کیونکہ وہ رع دیوتا کے اس معبد کا بڑا پجاری بھی تھا۔

رع دیوتا کے اس معبد میں ایک روز شمعون اپنے شاگردوں اور سامری کے ساتھ بیٹھا گفتگو کر رہا تھا کہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں نمودار ہوا۔ اسے دیکھتے ہی سامری عقیدت سے اٹھ کھڑا ہوا اور آگے بڑھ کر عزازیل اور اس کے ساتھیوں کا استقبال کیا اور پھر ان سب کو اسی مجلس میں لا بٹھایا۔ اس موقعے پر اندھے ساحر شمعون نے پوچھا، ”کون آیا ہے؟“

سامری نے جواب میں کہا۔ ”اے محترم شمعون! میرے ایک عزیز اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ یہ میرے محسن بھی ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے میری تربیت کی ہے۔ اس کے علاوہ آج تک جو سحری تعلیم حاصل کر سکا ہوں اس کے تمام اخراجات نہ صرف انہوں نے برداشت کئے بلکہ میری مناسب راہنمائی بھی کی۔“

شمعون جواب میں کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ایک اور ساحر وہاں داخل ہوا اور وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہ ان کے قریب بیٹھتا ہوا بولا۔ ”اے صاحبو! اگر تم سب کی اجازت اور رضامندی ہو تو تم لوگوں کو ایک انوکھی بات بتاؤں۔“؟

”ہاں ضرور بتاؤ۔“ شمعون بولا۔ ”ہم سنیں گے کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔“

”اے صاحبو!“ وہ ساحر بولا ”ممفس شہر کے شمالی حصے میں دریائے نیل کے کنارے جو قدیم فرعونی محل ہے۔ پچھلے کئی ماہ سے اس محل کے اندر ایک ایسا جوان رہائش پذیر ہے جس سے متعلق لوگوں میں کئی قصے کہانیاں جنم لے چکی ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ انسان نہیں بلکہ روح ہے جس کی بناء پر لوگ اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ روح نہیں بلکہ ایک عام انسان ہی ہے لیکن اس کے پاس کچھ ایسی مافوق الفطرت قوتیں ہیں جن کے بل بوتے پر اس نے اپنی زندگی کی رفتار کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے اور وہ صدیوں پر محیط زندگی گزارنے کے باوجود ابھی تک جوان ہی ہے اور ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔

اس ساحر کی گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے شمعون نے اس سے کہا۔ ”بات کو بل دے کر پیش نہ کرو۔ جو کہنا چاہتے ہو۔ تفصیل سے بتاؤ کہ وہ جوان جس کا ذکر تم کر رہے ہو، کون ہے، کہاں سے آیا ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے؟“

ساحر ذرا دیر رک کر بولا۔ ”اے محترم شمعون، جیسا کہ میں نے یہاں کے لوگوں سے سنا ہے آپ سے تذکرہ کیا ہے اس کا نام یوناف ہے۔ چند ماہ قبل وہ اس شہر میں وارد ہوا اور دریائے نیل کے کنارے واقع قدیم فرعونی محل اس نے خرید لیا اور اس میں سکونت اختیار کر لی۔ شروع شروع میں اس محل کے ارد گرد رہنے والے کچھ جوانوں نے اسے لوٹ لینے کا عزم کیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ وہ کوئی بہت بڑا رئیس اور امیر و کبیر شخص ہے ان

کے بقول وہ تعداد میں دس تھے۔ جب وہ اسے قتل کرنے اور لوٹنے کی غرض سے آدھی رات کو محل میں داخل ہوئے تو چاندنی رات میں یوناف نام کے اس جوان کو محل کے چبوترے پر کھڑے دیکھا۔ اس یوناف نے انہیں دیکھ کر صرف اپنا ایک ہاتھ ان دس جوانوں کی طرف اٹھایا اور وہ دس کے دس جوان محل کے باہر دریائے نیل کے کنارے جا پڑے، جیسے کسی پراسرار قوت نے انہیں اٹھا کر وہاں پٹخ دیا ہو اس کے بعد ان لوگوں نے کبھی ڈکیتی کی غرض سے محل کا رخ نہیں کیا۔ اور وہ یوناف اب بھی اس محل میں اکیلا رہتا ہے اور جب وہ اپنے کسی کام سے باہر نکلتا ہے تو لوگ اس سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں تاہم کچھ لوگوں کو اس سے محبت وعقیدت بھی ہے اور وہ لوگ اس سے ملنے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں کچھ ساحر اور پجاری بھی شامل ہیں اور ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ وہ جوان انتہائی نیک شفیق اور رحم دل انسان ہے۔

اس کے خاموش ہونے پر عزازیل جلدی سے بولا۔ ''اے یوناف اور اس کی ذات پر بحث کرنے والے ساحر! میں یوناف کو تم سب سے نہیں بلکہ دنیا میں موجود ہر شخص سے زیادہ جانتا ہوں اس لئے کہ میری اور اس کی دشمنی صدیوں پر محیط ہے اور نہ جانے کب تک رہے گی میں اسے اس وقت سے جانتا ہوں جب دنیا کا اول ترین انسان آدم زندہ تھا۔''

بڑے پجاری اور ساحر شمعون نے حیرت اور تعجب سے پوچھا۔ ''اے مخاطب! تو کون ہے اور تیری اصلیت کیا ہے؟ تو آدمؑ سے لے کر اب تک یوناف نام کے اس جوان کو کیسے جانتا ہے؟ اور یہ کہ تیری اس سے دشمنی کا سبب کیا ہے؟''

''اے شمعون!'' عزازیل نے جواب دیا۔ ''میرا نام عزازیل ہے۔ وہی عزازیل جسے تم ابلیس اور شیطان کے نام سے جانتا ہو، وہی ابلیس جس نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا وہ شیطان جس نے اپنے رب سے اس کے بندوں کو گمراہی کی طرف مائل کرنے کے لئے قیامت تک کی مہلت مانگی تھی۔''

عزازیل کے اس تعارف پر سب لوگ چونک پڑے اور جب انہیں یہ احساس ہوا کہ ان کے درمیان ابلیس اور شیطان بیٹھا ہوا ہے تو ان سب پر ایک طرح کا خوف طاری ہو گیا۔

ان کی اس کیفیت کو دیکھ کر عزازیل ملائمت سے بولا۔ ''اے میرے عزیز سامری کے مصاحبو! میرے ساتھ میرے پانچ شاگرد اور ساتھی ہیں تم لوگ یہاں میری موجودگی سے خوف زدہ نہ ہو یقیناً تم لوگوں کا حلیف اور دوست ہوں۔ یہ سامری مجھے بہتر جانتا ہے کہ میں اس کی تربیت کرتا رہا ہوں۔ میں تو سامری کو اس کے فائدے ایک بات بتانے آیا تھا، اچھا ہوا تم سب سے بھی ملاقات ہو گئی۔ اگر سامری تھوڑی سی ہمت اور کوشش کرے تو یہ بہت سے خزانوں کا مالک بن سکتا ہے۔''

عزازیل نے رک کر ان سب کے چہروں کا جائزہ لیا جن پر اب خوف کی بجائے دلچسپی کے آثار پیدا ہو چلے تھے۔ پھر وہ قدرے توقف سے بولا۔

''اے میرے عزیزو! سنو۔ تم لوگوں کے علم میں ہوگا کہ گزشتہ دنوں مغربی صحرا کے وحشی قبائل نے مصر پر یلغار کر دی تھی۔ انہوں نے اپنے حملوں کے دوران مصر سے بے پناہ دولت حاصل کی تھی لیکن جب مصر کے بادشاہ رعمیس نے ان لوگوں کو شکست دے دی تو یہ اسیویہ قبائل مغرب کی طرف بھاگے لیکن راستے ہی میں وہ ایک ہولناک طوفان کی نذر ہو گئے۔ اب مغربی صحراؤں میں رہنے والے مختلف وحشی قبائل اس علاقے کا رخ کر رہے ہیں جہاں اسیویہ کا لشکر ریت میں دفن ہو گیا تھا تاکہ وہاں کھدائی کر کے ریت میں دفن ہو جانے والے خزانوں کو حاصل کریں۔ اس سلسلے میں وہ وحشی قبائل اپنے ساتھ اپنے کاہنوں اور جادوگروں کو بھی لے کر آ رہے ہیں تاکہ وہ خزانوں کی تلاش میں ان کی مدد کریں۔ اے سامری! میں چاہتا ہوں کہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ تو بھی ادھر کا رخ کرے اس طرح تو وہاں سے بہت کچھ کما سکتا ہے۔ اے سامری! میں تجھے مشورہ دوں گا کہ تو جلد از جلد اس طرف روانہ ہو جا جہاں اسیویہ کا لشکر ریت میں دفن ہو گیا تھا۔''

شمعون خوشی کا اظہار کرتا ہوئے بولا۔ ''اے سامری! میں بھی تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں ضرور جاؤ۔ اب تم سحری علوم میں یکتا اور بے مثل حیثیت اختیار کر چکے ہو۔ اگر ان صحراؤں میں تمہارا کسی ساحر سے مقابلہ بھی ہو جائے تو مجھے امید ہے کہ تم کامیاب اور کامران رہو گے۔ اگر میں اندھا نہ ہوتا تو میں بھی تمہارا ساتھ ضرور دیتا۔''

اس موقع پر سامری نے کہا۔ ''اے بزرگ شمعون! میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُن مغربی صحراؤں کا رخ ضرور کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں محترم عزازیل سے یوناف سے متعلق ضرور جاننا چاہوں گا۔''

عزازیل نے خوش طبعی سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ''اے سامری! تو یوناف سے متعلق کیا جاننا چاہتا ہے۔۔؟''

''اے آقا! جیسا کہ آپ نے بتایا ہے کہ آپ کی اور یوناف کی دشمنی صدیوں پر محیط ہے، تو میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا یوناف اس قابل ہے کہ

آپ کے ساتھ دشمنی نبھا سکے اور کیا آپ اس قابل نہیں ہیں بلکہ اپنے دشمن پر قابو پا سکیں اور کیا وجہ ہے کہ آپ کے ساتھ اس کی دشمنی صدیوں تک دراز ہوگئی۔؟ اگر آپ چاہتے تو لمحوں کے اندر اس پر قابو پا سکتے تھے۔ اے آقا! آپ کے اس انکشاف نے مجھے ایک اضطراب اور انتشار میں مبتلا کر دیا ہے کہ کوئی انسان اس قابل بھی ہوسکتا ہے کہ آپ سے دشمنی نبھا سکے۔"

عزازیل نے سامری کو ڈھارس دینے والے انداز میں کہا۔"اے سامری، میرے عزیز! تو اس سلسلے میں کسی قسم کے تفکر اور تردد کا شکار نہ ہو۔ یوناف کوئی عام انسان نہیں ہے وہ ایک مافوق البشر انسان ہے وہ تب سے ہے جب آدمؑ بھی زندہ تھا وہ آدم کے بیٹے شیثؑ کی اولاد سے ہے۔ تیرے لئے اس قدر ہی جان لینا کافی ہے کہ یوناف ایسی قوتوں کا مالک ہے کہ وہ میرے ساتھ کینہ اور دشمنی جاری رکھ سکتا ہے بلکہ وہ اس قابل بھی ہے کہ مجھے کرب وابتلا میں ڈال سکے۔ مصر آ کر آباد ہونے سے قبل یوناف، فلسطینیوں کے شہر دجون میں رہتا تھا لیکن میں نے اپنے ایک ساتھی شمر کی مدد سے اسے ملک بدر کروا دیا تھا۔ پر تو ان باتوں کو چھوڑ سامری! یہ بتا کہ تو کب تک صحراؤں میں خزانے تلاش کرنیوالے وحشی قبائل کی طرف روانہ ہو جائیگا۔؟"

"اے آقا!" سامری نے کہا۔"میں چند یوم تک اپنی اس مہم کی طرف کوچ کر جاؤں گا۔

عزازیل اُٹھتے ہوئے بولا۔"اے سامری! اب میں جاتا ہوں لیکن اپنے ساتھی شمر کو تیرے پاس چھوڑے جا رہا ہوں۔ یہ مغربی صحراؤں میں تیرا بہترین معاون اور مددگار ثابت ہوگا۔"

پھر عزازیل اپنے ساتھی شمر کو سامری کیپاس چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔ عزازیل کے جانے کے بعد سامری دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔ "اے آقا! اس مغربی صحراؤں کی مہم سے فارغ ہونے کے بعد میں ایک بار اس یوناف کو ضرور نیچا دکھاؤں گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

شام سے تھوڑی قبل جب کہ یوناف اپنے محل کے باہر چبوترے پر بیٹھا تھا دریائے نیل کے پانی کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ ایک پجاری جس کا یوناف کے ہاں اکثر آنا جانا رہتا تھا، آیا اور چبوترے پر یوناف کے سامنے بیٹھتے ہوئے بڑی رازداری کے انداز میں بولا۔

"اے آقا! میں آپ سے ایک اہم بات کہنے آیا ہوں۔ شاید اس میں آپ کی بہتری کا کوئی پہلو نکل آئے۔ آج رع دیوتا کے معبد میں گفتگو ہو رہی تھی اور اس گفتگو کا موضوع آپ تھے۔ اس گفتگو میں حصہ لینے والے رع دیوتا کے پجاریوں کے علاوہ دو بڑے ساحر شمعون اور سامری بھی تھے اور اے آقا! مزید یہ کہ اس گفتگو میں ابلیس اور اس کے ساتھی بھی شامل تھے پھر اس پجاری نے رع دیوتا کے معبد میں ہونے والی تمام گفتگو یوناف کے گوش گزار کر دی۔

یوناف نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اے پجاری! میں تمہارا ممنون ہوں کہ یہ باتیں تم نے آ کر مجھے بتا دیں۔ اس میں میری بہتری کے ایک نہیں کئی پہلو نکلتے ہیں۔ اول تو یہ کہ مجھے اب پتہ چلا کہ دجون سے مجھے نکلوانے میں عزازیل کے ساتھی شمر کا ہاتھ تھا۔ دوم یہ کہ جیسا کہ تم نے بتایا ہے کہ سامری عزازیل کے ساتھی شمر کے ہمراہ مغربی صحراؤں کی طرف جائیگا تو چند دنوں بعد میں بھی اُدھر کا رخ کروں گا اور شمر سے اپنا انتقام لوں گا۔ تمہاری گفتگو سے مجھے تیسرا فائدہ یہ ہوا کہ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ عزازیل اور اس کے ساتھیوں کا سامری کے پاس آنا جانا ہے اور یہ کہ عزازیل سامری کو اپنا عزیز سمجھتا ہے۔ لہٰذا آج سے میں بھی سامری کو اپنی نگاہ میں رکھوں گا تاکہ جب بھی وہ ٹیڑھا ہونے کی کوشش کرے تو میں اس کے سارے کس بل نکال دوں۔"

پجاری اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا بولا۔"اے آقاء! جو کچھ میں کہنے آیا تھا کہہ چکا۔ اب میں چلتا ہوں، شام کے بعد پھر آپ سے ملنے آؤں گا۔"

یوناف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ پجاری وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

قضائے حاجت کے لئے

اگر کسی کی کوئی ایسی حاجت ہو جو پوری نہ ہوتی ہو تو وہ نماز فجر کی ادائیگی سے قبل دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو ایک مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ آخر تک پڑھے۔ پھر دس مرتبہ یہ پڑھے۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًاط وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○ پھر دس مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد دس مرتبہ استغفار پڑھے اور دس مرتبہ یاحی یاقیوم کہے اور اپنا سر سجدے میں رکھ کر دس مرتبہ یہ کہے۔ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ۔ پھر سر برہنہ کر کے ہاتھوں کو دعا کیلئے دراز کرے اور دس مرتبہ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ کہے اور اپنے مقصد کیلئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی حاجت ہوگی بارگاہ الٰہی میں پوری ہوگی۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۵ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پرنور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون بہاوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (م)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ۔ اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جولائی	قمروشمس	تسدیس	۵۴_۱۰
یکم جولائی	شمس ومشتری	تربیع	۴۰_۲۲
۲جولائی	قمروزحل	تسدیس	۳۲_۲۲
۳جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۵۲_۱۳
۳جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۳۰_۲۱
۴جولائی	قمرومریخ	تسدیس	۵۳_۶
۶جولائی	قمرومشتری	تربیع	۸_۹
۶جولائی	عطاردومشتری	تسدیس	۲۳_۱۱
۷جولائی	قمروزحل	قران	۲۴_۲۲
۸جولائی	قمرومشتری	تسدیس	۵۹_۲۱
۹جولائی	عطاردوزہرہ	قران	۵_۱۵
۱۲جولائی	قمروشمس	تسدیس	۱۵_۵
۱۳جولائی	شمس ومریخ	تربیع	۲۹_۴
۱۴جولائی	قمرومریخ	مقابلہ	۲۴_۱۹
۱۵جولائی	قمروزحل	تربیع	۰۰_۱۱
۱۶جولائی	قمروعطارد	تربیع	۳۱_۲۱
۱۷جولائی	قمروزحل	تثلیث	۱۷_۱۷
۱۸جولائی	قمرومشتری	تسدیس	۲۷_۱۲
۱۹جولائی	قمرومریخ	تثلیث	۸_۱۰
۲۰جولائی	قمرومشتری	تربیع	۴۳_۱۳
۲۱جولائی	قمروزحل	مقابلہ	۲۶_۱۹
۲۲جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۱۵_۱۳
۲۳جولائی	قمروعطارد	مقابلہ	۳۳_۲
۲۵جولائی	قمروزحل	تثلیث	۵۲_۲۲
۲۶جولائی	قمرومشتری	مقابلہ	۲۶_۱۶
۲۷جولائی	قمرومریخ	قران	۵۴_۲۲
۲۸جولائی	قمروزحل	تربیع	۵_۲
۲۹جولائی	قمروعطارد	تربیع	۲۹_۱۰
۳۰جولائی	قمروشمس	تسدیس	۵۷_۱۰
۳۱جولائی	مریخ وزحل	تربیع	۲۸_۱۹

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اگست	قمرومریخ	تسدیس	۳۴_۲۳
۲/اگست	قمروزہرہ	تسدیس	۱۹_۱۴
۲/اگست	قمرومشتری	تربیع	۲۹_۲۱
۴/اگست	قمرومریخ	تربیع	۵۵_۱۴
۵/اگست	عطاردومشتری	تسدیس	۹_۱۸
۶/اگست	شمس ومشتری	تسدیس	۲۷_۱۷
۷/اگست	قمرومریخ	تثلیث	۳۴_۶
۸/اگست	قمروزہرہ	قران	۲۵_۱۰
۹/اگست	قمروزحل	تسدیس	۴۲_۱۳
۱۰/اگست	قمرومشتری	قران	۳۶_۱۲
۱۱/اگست	قمروزحل	تربیع	۲۶_۰۰
۱۲/اگست	قمرومریخ	مقابلہ	۳۴_۹
۱۳/اگست	قمروزہرہ	تسدیس	۳۵_۷
۱۴/اگست	قمروعطارد	تثلیث	۵۷_۱۶
۱۵/اگست	قمرومشتری	تسدیس	۱۴_۴
۱۶/اگست	قمروزہرہ	تربیع	۱۱_۲
۱۷/اگست	قمرومشتری	تربیع	۳۱_۶
۱۸/اگست	قمرومریخ	تربیع	۱۳_۲۳
۱۹/اگست	قمرومشتری	تثلیث	۳۶_۶
۲۱/اگست	زہرہ وزحل	تسدیس	۵۷_۳
۲۲/اگست	قمروزہرہ	مقابلہ	۵۰_۱۴
۲۲/اگست	قمروعطارد	تثلیث	۳۳_۲۳
۲۳/اگست	قمرومشتری	مقابلہ	۴۵_۸
۲۴/اگست	قمروزحل	تربیع	۱۵_۱۶
۲۵/اگست	عطاردومریخ	تربیع	۵۸_۶
۲۶/اگست	قمروشمس	تربیع	۴۸_۲۰
۲۷/اگست	قمروعطارد	تثلیث	۳۴_۲۲
۲۸/اگست	عطاردومشتری	تسدیس	۵۶_۱۵
۲۹/اگست	قمروشمس	تسدیس	۲۹_۱۲
۳۰/اگست	قمرومشتری	تربیع	۵۲_۱۲

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۵۸_۲۳
۲ستمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۱۹_۲
۲ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۳۳_۲
۳ستمبر	قمروشمس	قران	۱۴_۰۰
۴ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۹_۱۴
۶ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۵۵_۱
۷ستمبر	قمرومشتری	قران	۴۵_۳
۸ستمبر	قمروزحل	تربیع	۱۶_۱۲
۹ستمبر	قمروشمس	تسدیس	۳۶_۱۱
۹ستمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۵۹_۱۲
۱۱ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۴۳_۴
۱۱ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۴_۲۰
۱۲ستمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۴۴_۱۳
۱۳ستمبر	شمس ومریخ	تثلیث	۵۰_۲۳
۱۴ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۳_۲۰
۱۵ستمبر	قمروزحل	مقابلہ	۲۹_۲
۱۶ستمبر	عطاردومریخ	تثلیث	۳۵_۸
۱۸ستمبر	قمروعطارد	مقابلہ	۲۸_۷
۱۹ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۵۷_۳
۲۰ستمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۶_۴
۲۱ستمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۳۵_۱۲
۲۲ستمبر	قمرومریخ	قران	۱۵_۹
۲۳ستمبر	قمروعطارد	تثلیث	۱۹_۶
۲۴ستمبر	قمرومشتری	تثلیث	۲۷_۱۸
۲۵ستمبر	عطاردوزحل	تسدیس	۲۸_۱۶
۲۶ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۳۲_۱
۲۷ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۵۴_۶
۲۸ستمبر	قمروعطارد	تسدیس	۵۷_۲۳
۲۹ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۳۶_۱۸
۳۰ستمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۲۸_۲۳

عاملین اور روحانی عملیات سے دلچسپی رکھنے والے توجہ فرمائیں

شرف قمر

۲۸ر جولائی ۲ بج کر ۴۵ منٹ رات سے ۲۸ر جولائی ۴ بج کر ۳۸ منٹ رات تک۔

۲۴ راگست ۱۱ بج کر ۳ منٹ دن سے ۲۴ راگست ۱۲ بج کر ۵۰ منٹ دن تک۔

۲۰ رستمبر ۸ بج کر ۳۸ منٹ رات سے ۲۰ رستمبر ۱۰ بج کر ۱۸ منٹ رات تک قمر کو شرف حاصل رہے گا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے باذن اللہ موثر ترین اوقات ہیں۔ عاملین فائدہ اٹھائیں۔

قمر در عقرب

۱۵ر جولائی ۱۱ بج کر ۲۲ منٹ صبح سے ۱۷ر جولائی ۵ بج کر ٦ منٹ شام تک۔

۱۱ راگست ٦ بج کر ۳٦ منٹ شام سے ۱۴ راگست ایک بج کر ۱۸ منٹ رات تک۔

۷ رستمبر ۱۱ بج کر ۴۱ منٹ رات سے ۱۰ رستمبر ۷ بج کر ۴۳ منٹ صبح تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ یہ اوقات منفی کاموں کے لئے باذن اللہ موثر ترین اوقات ہیں۔ عاملین فائدہ اٹھائیں۔

تحویل آفتاب

۲۲ر جولائی شمس ۱۱ بج کر ۱۲ منٹ رات کو برج اسد میں داخل ہوگا۔

۲۳ راگست شمس ۵ بج کر ۱۷ منٹ صبح کو برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔

۲۳ رستمبر شمس ۳ بج کر ۵۴ منٹ بعد نصف شب کے برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی مقبولیت کے اوقات ہیں۔

اپنی خواہشات اور اپنی اہم ضروریات اپنے رب کے حضور میں رکھیں اور پوری ملت اسلامیہ کیلئے نیز مریضوں کے لئے اور بے روزگاروں اور قرض داروں کیلئے دعا کریں۔

منزل شرطین

۲۵ر جولائی شام ٦ بج کر ۵۸ منٹ پر۔

۱۷ راگست صبح ۴ بج کر ۳۱ منٹ پر۔

۱۸ رستمبر دن میں ۳ بج کر ۱۳ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے قیمتی وقت۔

ہبوط زہرہ

۱۳ راگست رات گیارہ بج کر ۴۵ منٹ سے ۱۵ راگست رات ۸ بجے تک۔ ان اوقات میں زہرہ جو کہ محبت کا ستارہ ہے بالکل ہی ناکارہ ہوجائیگا اور الٹی تاثیر دکھائے گا۔ عاملین ان اوقات میں ناجائز تعلقات کو ختم کرانے کے عمل کر کے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ واضح رہے کہ جو تعویذ ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اور دو فریقوں کے درمیان نفرت وعداوت پیدا کرنے کے لئے تیار کئے جاتے ہیں انہیں نیم، کیکر یا بیری کے درخت کی لکڑی کے قلم سے لکھنے چاہئیں۔ اور تعویذ بناتے وقت منہ میں نیم کی پتی یا موم رکھنا چاہئے۔

شرف عطارد

۱۲ رستمبر صبح ۸ بجکر ۲۳ منٹ سے ۱۲ ستمبر رات ۸ بجکر ۵۳ منٹ تک۔ ان اوقات میں کاروبار، لین دین، قرض کی ادائیگی، وصولیابی، دکان کی ترقی اور تعلیم اور ذہن کی کشادگی کے عمل کئے جاسکتے ہیں۔

واضح رہے کہ اس طرح کے تعویذات کیلئے انار، امرود، یا کوئی بھی ایسا پھل دار درخت جس پر کانٹے نہ ہوں۔ اس کی لکڑی کے قلم سے تعویذ لکھنے چاہئیں۔ اور تعویذ بناتے وقت کوئی میٹھی چیز یا گلاب کے پھول کی پتی منہ میں رکھنی چاہئے۔

تثلیث قمر و مشتری

۹ر اگست ۲۰۰۵ء صبح ۶ بج کر ۳۶ منٹ

یہ وقت حد سے زیادہ سعید اور مبارک ہے یہ وقت حصول علم کامیابی، امتحان، رکاوٹ، شادی بیاہ، ترقی حصول ملازمت اور حصول روزگار کے لئے بیحد قیمتی وقت۔ اس وقت روحانیت سے فائدہ اٹھا کر اپنے لئے اور دوسروں کے لئے نقوش تیار کئے جاسکتے ہیں اور روحانی طور پر اللہ کی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ عاملین کو بطور خاص اس سعید وقت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور اللہ کے بندوں کو روحانی مدد پہنچانی چاہئے۔

طریقہ عمل یہ ہے۔ کہ نام کے اعداد اور والدہ کے نام کے اعداد نکال کر اس میں مطلوب کے اعداد بھی شامل کریں۔ مطلوب کامیابی امتحان، شادی، ترقی، ملازمت، رزق، کچھ بھی ہوسکتا ہے جو بھی ہو اس کے اعداد نکال کر اپنے اعداد میں شامل کرلیں۔ اگر کسی افسر کو مسخر کرنا ہو اور اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو افسر کا نام لکھ کر اس کا عہدہ بھی لکھ لیں اور ان کے اعداد شامل کرلیں۔ اور اس میں ۳۵ کا اضافہ کردیں۔ پھر حسب قاعدہ نقش مربع تیار کریں۔ کل ۳ عدد نقش بنائیں، دو پانی میں ڈالیں، کسی دریا یا نہر وغیرہ میں اور ایک اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر حیرتناک کامیابی ملے گی۔

مثال:

نام طالب	جمشید بیگ	۳۸۹
نام والدہ	انوری بیگم	۳۳۹
نام مطلوب	ملازمت	۵۱۸
اضافہ		۳۵
		۱۲۸۱
قانون کے وضع		۳۰

۴)۱۲۵۱(۳۱۲
۱۲
×۵
۴
۱۱
۸
۳

جو نقش بنے گا۔ پانچویں خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ آتشی چال سے نقش تیار ہوگا۔

آتشی چال یہ ہے

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

مثالی نقش یہ ہے

۷۸۶

۳۲۰	۳۲۳	۳۲۶	۳۱۲
۳۲۵	۳۱۳	۳۱۹	۳۲۴
۳۱۴	۲۸۱	۳۲۱	۳۱۸
۳۲۲	۳۱۷	۳۱۵	۳۲۷

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ

2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

موبائل نمبر ۔ 00919358002992

آفس نمبر ۔ 00919359882674

فون نمبر ۔ 01336 - 224455

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

طلسماتی دُنیا
خوفناک بنگلہ میں خونریز جنگ
جولائی ۲۰۰۵ء
دستِ غیب کا صد
انا
روحانی فارمولہ
دانش عامری
Rs 20/-

کیا اور کہاں

ادارِیہ

آہ عمر فاروق عاصم عثمانی!

بھول پائے گا بھلا کیسے یہ میخانہ تجھے
مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ تجھے

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین جانتے ہیں کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نگرانِ اعلیٰ جناب عمر فاروق عثمانی ہمارے ادارے کے ایک اہم رکن تھے۔ طلسماتی دنیا کے پہلے شمارے سے لے کر جو جنوری ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا تھا، آخری شمارے تک جو جون ۲۰۰۵ء کی اشاعت پر مشتمل تھا ان کا اسمِ گرامی نگراں کی حیثیت سے چھپتا رہا۔ ۱۳؍ مئی ۲۰۰۵ء بروز جمعہ صبح ۱۰ بج کر ۱۷ منٹ پر وہ اس جہان فانی سے اپنی کمی کا جیتا جاگتا احساس چھوڑ کر رخصت ہوگئے۔ مرحوم ایک ذمہ دار دیانت دار، ملنسار، وفا شعار، ظریف الطبع، کریم النفس اور مرنجا مرنج قسم کے انسان تھے۔ مولانا عامر عثمانیؒ کے وہ چھوٹے بھائی تھے۔ اور علامہ شبیر عثمانیؒ کے حقیقی بھتیجے تھے۔ راقم الحروف کے وہ بہنوئی تھے۔ اور ایک حیثیت سے وہ باپ کا مقام رکھتے تھے لیکن ان ظاہری اور ناپائیدار رشتوں سے زیادہ ان کا رشتہ جو ہم سے اور ہمارے ادارے کے ہر رکن سے تھا وہ ایک روحانی رشتہ تھا۔ ایسا رشتہ جو نہ جینے مرنے سے متأثر ہوتا ہے نہ کبھی ختم ہوتا ہے نہ ٹوٹ کر بکھرتا ہے۔ اس روحانی رشتے کے ہم بھی قدردان تھے اور وہ بھی جب تک زندہ رہے اپنی فانی زندگی کے آخری سانس تک اس کی قدر کرتے رہے اور اس رشتے کی پاکیزگی کو محسوس کرتے رہے۔ یہ رشتہ درحقیقت اسی رشتے کا عکس ہے جو ہم سب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نے عطا کیا ہے اور جس کی خوشبو تمام رشتوں سے زیادہ معطر ہوکر بکھیرتی ہے اُبھرتی ہے اور روحانی طور پر دل کی گہرائیوں میں محسوس کی جاتی ہے۔ اسی لئے اس رشتے کی قدر کرنے والے حضرات کی زبان پر بے اختیار یہ شعر آجاتا ہے۔

محمد کی غلامی خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیاوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

عمر فاروق عثمانی ۶؍ رجون ۱۹۲۶ء کو پیدا ہوا تھے وہ ۶؍ رجون ۲۰۰۵ء کو پورے ۷۹ برس کے ہوجاتے۔ لیکن موت نے انہیں ۷۹ برس کا نہیں ہونے دیا اور وہ اپنی تاریخ پیدائش سے ۲۴ دن قبل ہم سب کو چھوڑ کر عالم بقا کی طرف روانہ ہوگئے۔ پچھلے چند سالوں سے وہ کمزوری اور ضعف کی طرف بڑھ رہے تھے ان کے اعضاء ان کا ساتھ چھوڑتے جارہے تھے لیکن انہوں نے قدیم لوگوں کی طرح اپنی زندگی کے آخری سانس تک اپنے ہاتھ پیروں کو چلانے کی کوشش کی اور ایک سچے پکے مسلمان کی طرح اپنی روزی اپنے ہاتھوں سے کمانے میں لگے رہے۔ اس ضعیف العمری میں انہوں نے نہ اپنی اولاد کا احسان اُٹھایا اور نہ دیگر رشتے داروں کا۔ وہ اپنی منحنی ٹانگوں سے جو چلتے وقت ڈولنے لگی تھیں مسجد کی طرف بھی جاتے رہے اور ہمارے اس ادارے میں بھی آتے رہے جہاں وہ رزق حلال کی جدوجہد کے لئے تشریف لاتے تھے وہ یقیناً ایک غیرت مند اور خوددار قسم کے انسان تھے اور انہوں نے مرتے دم تک دین اسلام کی ان ہدایت پر عمل کیا جو مسلمان کو عبادت کے ساتھ ساتھ رزق حلال کی جستجو پر اُکساتا ہے وہ تسبیح ہاتھ میں لے کر اپاہجوں کی طرح بیٹھ کر ''اللہ اللہ'' کرنے کے قائل نہ تھے بلکہ انہوں نے اللہ کی عبادت کے ساتھ اپنی بیوی اور متعلقین کے لئے عمر کے آخری سانس تک اپنے ہاتھوں سے حلال روزی حاصل کی اور جب موت کے بستر پر ''مریض محض'' بن کر لیٹے تب بھی وہ اپنی ملازمت کی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے رات کے نو بجے اپنے گھر تشریف لے گئے تھے۔ ۲۳؍ فروری بروز بدھ کو انہوں نے آخری بار اپنی ڈیوٹی انجام دی اور آخری بار اللہ کے اُن بندوں کو تسلیاں دیں جو طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہوکر ہاشمی روحانی مرکز تک پہنچتے ہیں۔ اس دنیا میں آپ نے ایسے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہوگا جو نفس امارہ کی مکاریوں کا شکار ہوجاتے ہیں وہ اپنی ڈیوٹی کے دوران تسبیح وتہلیل میں خود کو مستغرق کرکے اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ اُن کا وہ رب جو سمیع بھی ہے بصیر بھی ہے

اور دلوں کے بھید سے پوری طرح واقف بھی ہے۔ کیا ایسی علیم وخبیر ذات اس شخص کے ذکر کی قدر کرسکتی ہے جو ملازمت اور ڈیوٹی کرتے وقت بھی کھلی خیانت کررہا ہو۔ یہ ہمارے عمر فاروق صاحب جب ہمارے ادارے میں اپنا فرض منصبی ادا کرتے تھے تو وہ صرف اور صرف ادارے کے کاموں میں منہمک رہتے تھے اور یہی بندگی کی معراج ہے۔ یوں تو ان سے ہمارا ایک ایک سانس کا رشتہ تھا اور پل پل کی وابستگی تھی۔ لیکن ادارے میں ایک ذمہ دار کی حیثیت سے وہ فروری ۱۹۹۲ء میں آئے۔ فروری ۱۹۹۴ء سے ۳۱ر مارچ ۱۹۹۸ء تک وہ رفاہی تنظیم ادارہ خدمت خلق سے وابستہ رہے۔ اس کے بعد وہ ہاشمی روحانی مرکز کی روحانی خدمت سے وابستہ ہوگئے۔ قارئین کو معلوم ہے کہ بدھ کے دن روحانی خدمات کا عظیم الشان سلسلہ پندرہ سالوں سے باقاعدگی کے ساتھ چل رہا ہے اور عالم کے گوشے گوشے سے اللہ کے بندے ہماری اس خدمت سے مستفیض ہونے کے لئے جوق در جوق دیوبند آتے ہیں ان کو کنٹرول کرنے کے لئے عمر فاروق عثمانی صاحب نے بے مثال کردار ادا کیا۔ ۱۵ر اپریل ۱۹۹۸ء سے ان کی ذمہ داری کا آغاز ہوا جو ۲۳ر فروری ۲۰۰۵ء تک جاری رہا۔ اس دوران چھٹیوں کے دنوں کو چھوڑ کر وہ تین سو دس بدھوں تک ہمارے ساتھ بیٹھے اور انہوں نے ایک لاکھ سے زائد مریضوں کو کنٹرول کیا۔ پچھلے چار سالوں سے وہ ہمارے ساتھ ممبئی بھی تشریف لے جارہے تھے وہاں بھی انہوں نے نہ مٹنے والی چھاپ چھوڑی اور چار سالوں میں تقریباً دس ہزار مریضوں کو انہوں نے تسلیاں دیں اور انہیں ایک اچھے انسان کی طرح محبت بھی دی۔ اعانت بھی کی اور ہمارے ادارے کی خدمات کا سنجیدگی کے ساتھ تعارف بھی کرایا۔ آج ان کے رخصت ہوجانے پر نہ صرف یہ کہ ہمارا ادارہ سوگوار ہے بلکہ وہ تمام اللہ کے بندے اور اللہ کی بندیاں بھی محو افسردگی ہیں جو ہر بدھ کو دیوبند میں اور دوران خدمت ممبئی میں ان سے ملاقات کیا کرتے تھے۔

ہمارے ادارے سے کئی لوگ وابستہ تھے لیکن جب گئے ان کے دامن پر کوئی نہ کوئی داغ محسوس ہوا۔ لیکن عمر فاروق عثمانی صاحب اس دنیا میں اس طرح رخصت ہوئے کہ نہ دامن پر کوئی داغ تھا نہ ان کے کردار پر کوئی دھبہ۔ انہوں نے دیانت، امانت اور احساس ذمہ داری کا وہ اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا جس کو ہمارے ادارے کا ہر رکن تمام عمر یاد رکھے گا۔ ان کی زندگی کے آخری ایام ایک مومن کی طرح گزرے۔ انہیں پوری طرح اس بات کا احساس ہوگیا تھا کہ ان کا سفر آخرت قریب ہے۔ چنانچہ انہوں نے وقت اجل آنے سے پہلے بھی احباب واقارب سے آخری مصافحہ کرلیا اور اپنی بشری کمزوریوں کی معافی تلافی کرلی اگرچہ کسی کو ان سے گلہ نہیں تھا لیکن اللہ سے ڈرنیوالے ایک مسلمان کا یہ فرض ہوتا ہے وہ خود کو بشر یعنی نسیان وخطاء سے مرکب سمجھ کر اپنی دانستہ یا نادانستہ خطاؤں کی معافی طلب کرلے تاکہ آخرت کا حساب وکتاب آسان ہوسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے شدید بیماری کے باوجود نماز قضا نہیں کی۔ نماز باجماعت کے وہ دور شباب سے ہی پابند تھے، کیسا ہی شدید موسم ہو لیکن وقت نماز آتے ہی ان کے قدم مسجد کی طرف اُٹھ جاتے تھے۔ ۲۳ر فروری کے بعد جب وہ بستر سے نہ اُٹھ سکے تو وہ گھر میں نماز ادا کرتے رہے اور جب ان کے ہاتھ پاؤں نے ان کا ساتھ دینا چھوڑ دیا تو انہوں نے اشاروں سے نماز ادا کی ان کا انتقال ۱۰ بج کر ۷ امنٹ پر ہوا۔ اس دن کی نماز فجر بھی انہوں نے اشاروں سے ادا کی۔ ایک عجیب وغریب بات یہ تھی کہ یکم مئی کو انہوں نے گھر والوں سے یہ کہنا شروع کیا کہ وہ لوگ مجھے ۱۳ر تاریخ کو لینے آئیں گے اس کے بعد وہ انگلیوں پر دن گنتے رہے۔ دن گزرتے رہے اور ان کی زبان پر یہ رہا۔ اب ۱۲ دن رہ گئے، اب گیارہ دن رہ گئے، اب دس دن رہ گئے۔ میں انہیں تسلی دیتا رہا کہ آپ کو وہم ہوگیا ہے ابھی کوئی آپ کو لینے نہیں آئے گا لیکن انہیں تو شاید اپنے رخصت ہونے کا اور اپنے رب سے ملاقات کا یقین ہو چکا تھا وہ برابر زندگی کے دن اور گھڑیاں شمار کرتے رہے۔ آخر کے تین چار دنوں میں ان کی آواز نکلنی بند ہوگئی اس وقت انہوں نے اشاروں سے یہ بتایا کہ اب دو دن رہ گئے ہیں اور ۱۲ر مئی کو انہوں نے راقم الحروف کو یہ بتایا کہ اب ایک دن باقی رہ گیا ہے اور ۱۳ر مئی کو ان کا انتقال ان کے اپنے یقین کے مطابق ہوگیا۔ ہمارے سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ تمام خوش فہمیاں کافور ہوگئیں اور معالجین کی تسلیاں جھوٹی ثابت ہوئیں اور ایک بندۂ مومن اپنے یقین کے مطابق اپنے رب سے جاملا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا انتقال جمعہ کے دن ہوا۔ جو ایک مبارک دن ہے۔ اور انتقال کے بعد موسم بہت خوش گوار ہوگیا تھا، حالانکہ ان دنوں شدید گرمی تھی لیکن اس دن فضاؤں میں عجیب وغریب طرح کی خنکی پیدا ہوگئی تھی۔ ایسا ہی موسم دیوبند میں ایک بار جب ہوا تھا جب حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ شاید نیک اور اچھے انسانوں کی موت پر رب العالمین جنت کی کھڑکیاں کھول دیتا ہے اور نیک لوگوں کے طفیل میں یہ کائنات کچھ دیر کے لئے جنت کی عطر بیز ہواؤں سے مستفیض ہوجاتی ہے۔

دیوبند کے کثیر حضرات نے ان کی نماز جنازہ ادا کی اور ان کی اہلیہ اور ان کے صاحب زادے عبداللہ عثمانی راہی کی خواہش کے مطابق راقم

الحروف نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ دوران سفر اکثر ہم دونوں باجماعت نماز ادا کرتے تو امام ان کے حکم کی تعمیل میں، میں ہی بنتا تھا۔ ان کی نماز جنازہ پڑھانے سے قبل جب کہ ان کا جنازہ میری نگاہوں کے سامنے تھا نہ جانے کتنی یادیں ایک ایک کر کے صف بہ صف کھڑی ہوگئیں۔ ان کی تدفین کے بعد بظاہر ہمارا انکا ساتھ چھوٹ گیا لیکن خیالوں میں، خوابوں میں اور یادوں میں وہ آج بھی ہمارے ساتھ ہیں اور شاید زندگی کے آخری سانس تک وہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔ جب ہم خدمت خلق کی کوئی محفل سجائیں گے ان کی یاد آئے گی، ان کا قرب محسوس ہوگا۔ اور ان کی پاکیزہ یادیں دھڑکن بن کر دل کی دھڑکنوں میں شامل ہوجائیں گی۔ عمر فاروق عثمانی صاحب ہمارے بڑے تھے وہ بہر صورت ہمارے لئے قابل احترام تھے لیکن دوران ملازمت انہوں نے اپنے فرض منصبی کو اس طرح ادا کیا جس طرح ایک ایماندار اور اللہ سے ڈرنے والا ملازم ادا کرتا ہے انہوں نے ہماری درخواست کو حکم کا درجہ دیا اور اپنی ڈیوٹی میں کبھی کوتاہی نہیں کی اس دنیا میں اصل نیکی یہی ہے کہ انسان اپنی ذمہ داریوں کو احتساب آخرت کی فکر کے ساتھ ادا کر کے اور اپنی تنخواہ کو حلال کر کے کھائے۔ آج کے دور میں نیکی اور تقوے کے ڈھنڈورچی ہزاروں مل جائیں گے لیکن اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری سے ادا کرنے والے تلاش بسیار کے بعد بھی نظر نہیں آئیں گے۔ عمر فاروق عثمانی مرحوم نماز روزے اور تلاوت قرآن کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنی ملازمت کی ذمہ داریوں کو بھی ادا کیا اور دیگر ان تمام ذمہ داریوں کو بھی بحسن وخوبی ادا کیا جو دین اسلام نے ان پر عائد کی تھیں۔ وہ ایک باپ کی حیثیت سے، ایک بھائی کی حیثیت سے، ایک دادا کی حیثیت سے، ایک شوہر کی حیثیت سے، ایک پڑوسی کی حیثیت سے، ایک عام سماجی انسان کی حیثیت سے سرپرست اور منتظم اعلیٰ کی حیثیت سے قابل رشک زندگی گزار گئے۔ وہ دیوبند کی علی مسجد کے متولی بھی تھے اور تقریباً ۳۰ سالوں سے وہ تولیت کی ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر وانتظام میں دیانت وامانت کی ایک زبردست مثال قائم کی۔ آج علی مسجد کے تمام شریف اور قدردان نمازی ان کی کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں اور شاید ان کی کمی کا احساس عمر بھر رہے گا۔ اس دنیا کا نظام کچھ ایسا ہے کہ کسی کے جانے سے وہ رک نہیں جاتا، جانے والے چلے جاتے ہیں اور دنیا کے کاروبار چلتے ہی رہتے ہیں۔ کچھ دنوں کے رونے دھونے اور آہ وبکا کے بعد لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوجاتے ہیں لیکن اچھے لوگوں کی کمی بہت دنوں تک محسوس ہوتی ہے اور وہ خلاء کبھی پر نہیں ہوتا جو ایک اچھے انسان کے چلے جانے سے پیدا ہوجاتا ہے۔ آج جب کہ ہاشمی روحانی مرکز ماہنامہ طلسماتی دنیا اور روحانی خدمات کے تمام کام جوں توں چل رہے ہیں اور جوں کے توں چلتے رہیں گے لیکن عمر فاروق عثمانی صاحب کی کمی آج بھی محسوس ہو رہی ہے اور ہمیشہ محسوس ہوتی رہے گی۔ اللہ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے تمام پس ماندگان کو جن میں ان کے بیوی بچے اور خود ہم بھی شامل ہیں۔ صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ان کی آخری آرام گاہ کو تصور میں لاتے ہوئے میں عرض کروں گا۔

رحمتِ　رب　جہاں　تیری　نگہبانی　کرے
آسماں　تیری　لحد　پر　شبنم　افشانی　کرے

ایک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

۱۷ مئی ۲۰۰۵ء کو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی بزم ہدایت کا آخری چراغ بھی بجھ گیا۔ توحید وسنت کو نئی زندگی دینے والے صاحب کمال بزرگ حضرت شاہ مولانا ابرار الحق صاحب لاکھوں انسانوں کو روتا چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ ان کی پوری زندگی اعلاء کلمۃ اللہ اور احیائے سنت میں گزری۔ انہوں نے دین اسلام کی تبلیغ اپنے انوکھے انداز سے کی۔ علم ومعرفت دینے کے لئے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے طرز پر "مجلس دعوت الحق" کی شروعات کی اور اس مجلس کے ذریعہ وعظ ونصیحت کی ایسی محفل سجائیں کہ جن محفلوں سے دین اسلام اور قرآن وحدیث کو پھلنے پھولنے کا موقعہ ملا۔ شاہ ابرار الحق صاحب ایک بلند پایہ شیخ طریقت اور روحانی مصلح تھے۔ ان کے مریدوں کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے۔ وہ اس گئے گزرے دور میں شاید اسلاف کی آخری نشانی تھے ان کے رخصت ہونے کے بعد چراغوں کا ایک سلسلہ جو صدیوں سے چلا آرہا تھا ختم ہوگیا۔ ان کی وفات کے صرف ایک انسان کی وفات نہیں بلکہ ایک عہد کا خاتمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اس امت کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔ ادارہ طلسماتی دنیا ان کے تمام رشتے داروں اور ان کے تمام مریدوں اور چاہنے والوں سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘

داستانِ الم

عمر فاروق عاصمؔ عثمانی مرحوم

قضیہٴ دارالعلوم دیوبند کے موقعہ پر ایک ٹوٹے ہوئے دل کے تأثرات

مرکزِ دین پر دین کے رہنما ڈھاگئے آج ایسا ستم دوستوں
روح گھائل ہوئی دل کے ٹکڑے ہوئے چھا گیا سارے چہروں پہ غم دوستوں

جب سے دیکھا ہے دست وگریباں ہوئے قوم کے رہنما پاسبانِ حرم
میرے دل کی تڑپ شعر میں ڈھل گئی کررہا ہوں وہی میں رقم دوستوں

کم نصیبی نہیں یہ تو پھر کیا کہیں سارے اربابِ دانش نے لب سی لئے
حرص دنیا کی خاطر بھرے شہر میں زہر پھیلا رہے ہیں قلم دوستوں

چاہتیں سوگئی شیطنت جاگ اٹھی نفرتیں بڑھ گئیں عظمتیں گھٹ گئیں
شاہراہوں پہ یہ تقویٰ برہنہ ہوا کھل گیا آج سارا بھرم دوستوں

کتنے اشراف بے جرم مجرم بنے کتنے مجرم یہاں بن گئے پارسا
ظلم کس نے کیا کون مظلوم ہے کس کو منصف کہیں آج ہم دوستوں

کس کے دامن پہ تہمت کی چھینٹیں نہیں کس کا کردارِ الزام سے بچ گیا
کس کے رازِ دروں راز اب رہ گئے کون اب رہ گیا محترم دوستوں

کس سے جاکر کہیں اپنا حالِ زبوں کون ہے چارہ گر کون غمخوار ہے
کوئی شانہ نہیں کوئی دامن نہیں پھر رہا ہوں لئے چشمِ نم دوستوں

المیہ، حادثہ، واقعہ، سانحہ تم جو چاہو کہو تم جو چاہو لکھو
میری نظروں میں ہے یہ عذابِ خدا نام ہے داستانِ الم دوستوں

آج عاصمؔ کے لب پہ یہی ہے دعا کوئی عابد اٹھے کوئی قاسم ملے
رہنمائی کرے کارواں کے لئے پھر اٹھیں سوئے منزل قدم دوستوں

آپ کو جب کبھی کسی اجنبی مقام میں سفر کا اتفاق ہوتا ہے تو اس کے لئے کتنا اہتمام، اور کتنی تیاریاں ہوا کرتی ہیں! ریل کے کیا کیا اوقات ہیں، کتنا کرایہ پڑے گا، سامان سفر کیا کیا اور کس کس قسم کا ہونا چاہئے، راستے میں کھانے پینے کی کیا صورت ہوگی، وقت کتنا صرف ہوگا، راستہ میں سہولتیں کیونکر پیدا ہوں گی، منزل مقصود پر پہنچ کر ٹھہرنے کا کیا بندوبست ہوگا، وہاں کا موسم اور دیگر حالات کیا ہوں گے۔ عدم موجودگی میں گھر کی دیکھ بھال کون کرے گا، یہ اور اسی قسم کے دوسرے سوالات ہر اجنبی مقام کو سفر کرتے ہوئے آپ کے دل میں پیدا ہوتے ہیں یا نہیں؟ پھر جس نسبت سے وہ مقام آپ کیلئے زیادہ اجنبی وناما نوس ہے، اسی نسبت سے ان کے حل کرنے میں دشواریاں ہوتی ہیں، اور جس نسبت سے وہ مقام آپ کے لئے مانوس ومالوف ہے، اسی نسبت سے ان کے حل کرنے میں سہولتیں رہتی ہیں۔ یہ واقعہ ہے یا نہیں۔؟

لیکن جو سفر آپ کے لئے سب سے زیادہ قطعی اور یقینی ہے، جس سفر سے بچنا ممکن ہی نہیں، جس سفر کا اختیار کرنا آپ کی مرضی وارادہ کے ماتحت نہیں، جو سفر آپ کو اک بارگی اور بغیر کسی سابق اطلاع کے کرنا ہوگا، جس سفر میں آپ کے لئے اپنے کسی عزیز، دوست، ملازم کو بطور رفیق ساتھ رکھنا ناممکن ہوگا۔ جس سفر کے لئے ہر قسم کے بیگ اور بستر، دری اور کمبل، ناشتہ دان اور ٹفن باکس، سوٹ کیس اور ٹرنک قطعاً بیکار ثابت ہوں گے، جس سفر پر مجبور کرتے وقت آپ کی ذاتی مصلحتوں اور سہولتوں پر (آپ کی رائے کے مطابق) ہرگز نظر نہ کی جائے گی جو سفر آپ کو ایک شہر سے دوسرے شہر ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ، ایک ملک سے دوسرے ملک نہیں، بلکہ ایک عالم سے نکال کر چشم زدن میں دوسرے عالم میں پہنچادے گا، آپ نے کبھی اس سفر کی اہمیت پر غور کیا ہے؟ آپ کبھی اس سفر کی تیاریوں کو اپنے دھیان میں لاتے ہیں؟ کبھی اس سفر کی دشواریاں آپ کے دل میں خوف پیدا کرتی ہیں؟ کبھی اس سفر کی سہولتیں آپ کے دل میں شوق کو بڑھاتی ہیں؟

آپ نے کبھی اُس سب سے اچھے اور سب سے سچے مسافر کا قول سنا ہے کہ جو کوئی اس سفر کے خاتمہ، یعنی اللہ کے دربار میں حاضری کو دوست رکھے گا اللہ خود اس کی حاضری کو دوست رکھنے لگے گا اور جو کوئی اس سفر کے خاتمہ یعنی اللہ کے دربار میں حاضری کو ناگوار سمجھے گا اللہ خود اس کی حاضری کو ناپسند فرمانے لگے گا۔ اس ارشاد کو سن کر آپ کے دل نے کیا اثر لیا؟ آپ کی عقل نے آپ کو کیا مشورہ دیا؟ آپ کی بصیرت نے آپ کے لئے کونسی راہ کھولی؟ آیا اس سفر کو بھلائے رکھنا دانشمندی ہے، یا اسے یاد رکھ کر ہر وقت اس کی تیاریوں میں لگے رہنا؟ آیا اس منزل کو اپنے لئے مانوس ومالوف بنالینا یا اس سفر کی راہ کی دشواریوں کو اپنے حق میں بڑھاتے رہنا؟ آیا اس سفر کے سب سے بڑے رہنما کی ہدایتوں پر اپنے امکان بھر عمل کر کے آگ کے شعلوں اور انگاروں کو اپنے حق میں گل وگلزار بنالینا، یا غفلت، ضد اور سرکشی سے کام لے کر منزل کی آسائشوں سے لطف اٹھانے کی قابلیت ہی اپنے میں باقی نہ رکھنا؟ آیا موجودہ زندگی کو اس برتر زندگی کا محض پیش خیمہ ومقدمہ سمجھنا، یا ''آج'' کی لذتوں میں مشغول منہمک ہو کر ''کل'' کے خیالات کو وہم وخرافات کے درجے پر رکھنا؟

❁ ❁

مختلف پھولوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور بھائی نہ تو اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو ظلم اور تکلیف میں مبتلا دیکھ سکتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا کفیل ہوجاتا ہے اور جو شخص کسی ایک مسلمان کی تکلیف دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی کرے گا۔ (بخاری)

لفظوں کی خوشبو

● کسی کے ساتھ مخلص نہ ہونا برا ہے مگر اتنا بھی برا نہیں جتنا کسی کو اپنے مخلص ہونے کا یقین دلا کر پھر اس سے نامخلص ہو کر اس کا یقین چھینا ہے۔

● آرزو کا دیا روشن کرنے سے پہلے اگر آدمی کو معلوم ہوجائے کہ نصیب کا تیل عین وقت پر اسے دغا دے جائے گا تو وہ کبھی آرزو نہ کرے۔

● بھیک میں حاصل ہونے والی محبت نفرت سے بدتر ہوتی ہے۔

خاموشی

● خاموشی عبادت ہے بغیر محنت کے۔
● خاموشی ہیبت ہے بغیر سلطنت کے۔
● خاموشی قلعہ ہے بغیر دیوار کے۔
● خاموشی فتح یابی ہے بغیر ہتھیار کے۔
● خاموشی مخزن ہے حکمتوں کا۔
● خاموشی جواب ہے جاہلوں کا۔

مہکتی کلیاں

● الفاظ وہ پھول ہیں جو کبھی نہیں مرجھاتے اور آنے والی نسلوں کو روح کی تازگی بخشتے ہیں۔
● بادل کی طرح رہو جو پھولوں پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی برستا ہے۔
● کامیاب زندگی گزارنے کے لئے مستقبل کے لئے ضرور سوچو مگر اتنا کہ وہ حال پر اثر انداز نہ ہوسکے۔
● انا کا مضبوط ترین خول ہمیشہ محبت توڑتی ہے۔
● دنیا ایک خواب ہے جسمیں زندگانی خواب دیکھنے کی مانند ہے۔
● مطالعہ غم اور اداسی کا بہترین علاج ہے۔
● انسان کی تمام خوبیوں کا مرکز زبان ہے۔
● حد سے زیادہ تمنائیں انسان کو اندھا کر دیتی ہیں۔

اچھی باتیں

● بغیر محبت کے خوبصورتی بے کار ہے۔
● فضول گوئی سے بہتر خاموشی ہے۔
● دشمن کو زیر کرنے کے لئے اس پر احسان کرو۔
● عورت کے دماغ پر اس کا دل حکمراں ہے۔
● زبان اگرچہ تلوار نہیں مگر تلوار سے زیادہ تیز ہے۔
● اپنی غلطی یاد رکھو اور دوسروں کی غلطی بھول جاؤ۔

کرنیں

● جس کی تعلیم صحیح ہو وہ آنکھ سے بھی دیکھتا ہے، دماغ سے بھی اور دل سے بھی۔

● اعتماد پربت کا پتھر ہے اگر ایک بار یہ اکھڑ جائے تو پھر نیچے ہی آتا ہے۔

● نئی بنیادیں وہ لوگ بھر سکتے ہیں جو اس راز سے واقف ہوں کہ پرانی بنیادیں کیوں بیٹھ گئیں۔

● کچھ لوگ اپنی قدر و قیمت سے ناواقف ہوتے ہیں لیکن ان کے دشمن ان کی قیمت سے بہت اچھی طرح آگاہ ہوتے ہیں۔

● خدا ہر طائر کو رزق دیتا ہے مگر اس کے گھونسلے میں نہیں ڈالتا۔

● خود پسندی سب سے بڑی تنہائی ہے۔

● حوصلہ کبھی نہیں پوچھتا کہ پتھر کی دیوار کتنی اونچی ہے۔

رہنما باتیں

● رخصت کرنے کے بعد اپنے مہمان کی شکایت نہ کرو۔

● بہادر مقابلے کے وقت آزمایا جاتا ہے۔ کبھی بھی اپنے ماں باپ اور استاد کی شکایت نہ کرو۔

● بے موقع بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

● بری صحبت سے دور رہنا بہتر ہے۔

● سب سے اچھی خیرات معاف کر دینا ہے۔

● سب سے بڑا بہادر بدلہ نہ لینے والا ہے۔

● غیبت عمل کو کھا جاتی ہے۔

خیرات سے مال میں کمی نہیں آتی۔

● فضول خرچی کرنے سے مفلسی آتی ہے۔

مہکتی کلیاں

آسمان پر نگاہ ڈالو مگر یہ مت بھولو کہ پاؤں ہمیشہ زمین پر رکھے جاتے ہیں۔

● انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا غصہ ہے۔

● عقل مند ہمیشہ فکر اور عقل میں رہتا ہے۔

زاویۂ نگاہ

● خوش رہو اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھو کہ ماضی راکھ کا ڈھیر ہے۔ پاؤں مضبوط رکھو کہ حال سمندر کی ریت کی طرح لحہ سرک رہا ہے اور آنکھیں جھکی رکھو کہ مستقبل تاریک خلا ہے۔

● نیک بات دوسروں تک پہنچا دو اور مخالفوں سے بحث سے بچو۔

● جو آدمی خواہ مخواہ اپنے آپ کو محتاج بناتا ہے وہ ہمیشہ محتاج رہتا ہے۔

● مظلوم آدمی کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ بدلہ نہ لے۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

جہنم کی آگ کو وہی بجھا سکتے ہیں جو آنسو وقت سحر مومن کی آنکھ سے ٹپکیں۔

● حسن بناؤ سنگھار کے بغیر ہی دل کو موہ لیتا ہے۔

● زندگی میں مایوسی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہو سکتی۔

● نادان گزشتہ زمانے کی یاد میں کھوئے رہتے ہیں۔

● جاہل ہر جواب کے کہتا ہے۔ "یہ تو مجھے معلوم ہے۔"

اقوال زریں

● میرا مشورہ ہے کہ آپ منٹوں کا خیال رکھیں۔ گھنٹے اپنا خیال خود رکھیں گے۔ (سٹین ہوپ)

● دنیا پر بھروسہ نہ کرو۔ یہ جتنا وعدہ کرتی ہے اتنا کبھی بھی ادا نہیں کرتی۔ (آگسٹائین)

● وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔ (جان سلڈن)

● دنیا کی انتہائی خوب صورت اشیاء انتہا درجے کی بے کار ہوتی ہیں۔ (جان رسکن)

● قلم کا زخم بہت گہرا ہوتا ہے۔ یہ زندوں کو موت کی نیند سلا سکتا ہے اور مردوں کو زندگی بخش سکتا ہے۔ (جان ٹیلر)

● جب صورت حال خطرناک ہو تو دانا لوگ خاموش رہتے ہیں۔ (جان سلڈن)

● خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو امیدیں نہیں رکھتے کیونکہ انہیں کبھی مایوس نہیں ہونا پڑتا ہے۔ (والکاٹ)

اقوال حضرت علیؓ

● اپنی عقلوں کو ناقص سمجھتے رہو کہ عقل پر بھروسہ کرنے سے ضرور غلطی سرزد ہوتی ہے۔

● دنیا کی سب سے بڑی غریبی بے عقلی ہے۔

● سخاوت کے ساتھ احسان رکھنا نہایت کمینگی ہے۔

● بڑا احمق وہ ہے جو دوسروں کی برائیوں کو برا سمجھے اور خود ان پر جما ہوا ہو۔

● عالم وہی ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہو۔

● مجھے اس شخص پر رحم آتا ہے جس کی شہرت یہ ہو کہ وہ نیک ہے اور درحقیقت وہ برا ہو۔

● جب کسی پر احسان کرو تو اسے چھپاؤ اور اگر کوئی تم پر کرے تو اسے پھیلاؤ۔

نیکیاں

اپنی زندگی میں ہم جتنے دل راضی کرلیں، اتنے ہی ہماری قبر میں چراغ جلیں گے۔ ہماری نیکیاں ہمارے مزار روشن کرتی ہیں۔ سخی کی سخاوت اس کی اپنی قبر کا دیا ہے۔ ہماری اپنی صفات ہی ہمارے مرقد کو خوشبودار بناتی ہیں۔ زندگی کے بعد کام آنے والے چراغ زندگی میں ہی جلائے جاتے ہیں۔ کوئی نیکی رائیگاں نہیں جاسکتی۔

سنہری باتیں

● جب بھی تم بلند مقام یا منزل کو حاصل کرلو تو یہ بات یاد رکھو کہ تم نیچے سے اوپر گئے ہو۔

● آدمی جب تک ٹوٹتا نہیں ہے اسے پتہ نہیں چلتا کہ وہ کتنا مضبوط ہے۔

● کچھ دیر کی جدائی محبت کا صدقہ ہوتا ہے۔ اس سے انسان بچھڑتا نہیں بلکہ اس سے محبت کا رشتہ زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔

● جس چیز کو دیکھنے سے نظر خراب ہو اسے نہ دیکھنا بہتر ہے۔

● جو گن کر کام کرتا ہے اس کو اجر بھی گن کر ملتا ہے۔

اقوال حضرت امام حسینؓ

● دانائیوں میں اعلیٰ درجے کی دانائی تقویٰ ہے اور کمزوریوں میں بڑی کمزوری، بداخلاقی اور بداعمالی ہے۔

● جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو، عادل کہلاؤ گے۔

● تمہاری عمر برابر گھٹتی جارہی ہے بس جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اسی سے کسی کی مدد کر جاؤ۔

حُسنِ اخلاق

● شیریں کلامی سے بدترین دشمن بھی دوست بن جاتا ہے۔

● زندگی صرف ایک بار ملتی ہے اسے اچھے اور نیک کاموں میں صرف کرو۔

● اللہ فضول خرچی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

● دل آئینہ کی طرح صاف رکھو اور زبان شہد کی طرح میٹھی۔

آپ بھی سنیئے

● جو انسان دوران زندگی کی نظام زندگی کو نہ سمجھے پھر انجام زندگی پر اس کے سمجھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

● امید زندگی کا لنگر ہے اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی گہرے پانی میں ڈوب جاتی ہے۔

● عظمت ایک پھول ہے جسے حاصل کرنے کے لئے انسان کو محنت جیسے کانٹوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

● دکھوں کی جنگ میں مشکلوں اور مصیبتوں کی فوج سے مقابلہ کرنے کا بہترین ہتھیار ہمت ہے۔

موتی مالا

● کسی کی تعریف نہ کرو بلکہ اس کے طریقے اپناؤ تاکہ تعریف کے قابل بن جاؤ۔

● اپنے ذہن کو اس قدر شعور کی زحمت اٹھانے دیا کرو کہ وہ اہم کاموں میں تمیز کر سکے۔

● جو لوگ محض اپنے لئے جیتے ہیں ان کی زندگانی بہت جلد آزردگی میں بدل جاتی ہے اور اگر آزردگی بڑھتی رہے تو یہ بالآخر زندگی کا روپ دھار لیتی ہے۔

● ضروری نہیں جو خوش لباس ہو وہ خوش اخلاق بھی ہو۔

جواہر پارے

● اجتماعی زندگی میں سب سے کم اہم لفظ "میں" ہے اور سب سے زیادہ اہم لفظ "آپ" ہے۔

● دولت سے نفسیاتی خواہش تو پوری ہو سکتی ہے مگر روحانی مسرت و سکون نہیں۔

● ہر عورت بوجھ اٹھا کر میلوں چل سکتی ہے بشرطیکہ یہ بوجھ سونے کے زیورات پر مشتمل ہو۔

● خون کی ندیاں بہانے سے وہ شہرت حاصل نہیں ہوتی جو ایک آنسو پونچھنے سے ہوتی ہے۔

اقوال زریں

● دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔

● جس سے محبت کی جائے اس کے سامنے ندامت کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

● اس دوست سے بچو جو مقصد کی خاطر دوستی کرے۔

● سب سے بڑی خیانت قوم سے غداری ہے۔

● انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے۔

● کردار ایک ایسا ہیرا ہے جو پتھر کو بھی کاٹ دیتا ہے۔

شمع فروزاں

● مسلمانوں کے لئے جائے پناہ صرف قرآن ہے۔

● تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا کو فانی جانتے ہوئے بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

● گناہ انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

● موت ہمیشہ یاد رکھو مگر موت کی آرزو کبھی نہ کرو۔

● بدن کا چراغ تیسری آنکھ ہے۔

● گناہ ناسور ہے جو ترک نہ کرنے سے بڑھتا ہے۔

● محبت روح کا وہ گلاب ہے جو گناہ کی دھوپ سے مرجھا جاتا ہے۔

● سچائی ایک ایسی دوا ہے جس کی لذت سے کڑوی اور تاثیر شہد سے بھی میٹھی ہے۔

وہ مرد ہی نہیں جو منہ میں زبان رکھتے ہوئے بھی کسی مرد کا دل جیت نہ سکے۔ (شیکسپیئر)

دوست کی پہچان

دوست وہ نہیں جو ایک تالاب خشک ہو جانے پر مرغابی کی طرح اڑ کر کسی دوسرے تالاب کا رخ کرلے۔ بلکہ دوست تو وہ ہے جو تالاب خشک ہو جانے پر کنول کے پھول کی مانند سر جھکا کر وہیں پر ختم ہو جائے۔ یہی دوستی کی معراج ہے۔

منتخب اشعار

حسن تحریر سے بڑھ کر ترے دل کا خلوص
خط کا ہر لفظ محبت کا پتہ دیتا ہے

●

شاید کہ مل گیا ہے تجھے آج میرا خط
آتی ہیں آج شام سے رہ رہ کے ہچکیاں

●

خود پیاس کا صحرا ہوں مگر دل کی یہ ضد ہے
ہر دشت پہ ساون کی طرح ٹوٹ کر برسوں

●

جانے کس بات کے کیا لوگ نکالیں معنیٰ
اتنا ہونٹوں پہ تبسم نہ سجائے رکھو

●

اپنے عید کی خوشیاں خریدتے کیسے
ہمارے پاس پرانی صدیوں کے سکے تھے

●

نرم لہجے میں بھی ممکن ہے نفرت مل جائے
اب تو پھولوں کی بھی پوشاک میں بم ملتے ہیں

●

سرفرازی کی تمنا ہے اگر دنیا میں
در معبود پہ سراپنا جھکاتے رہئے

ایک خبر

لڑکے نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔"ڈارلنگ آخر یہ کیا ہوگیا ہے، ہماری محبت کی دنیا کیوں اجڑ گئی، اب ہم کیسے پھولوں، کلیوں اور شبنم کے موضوع پر باتیں کریں گے؟ آہ یہ کیا ہوگیا۔ ہماری محبت کی حسین چاندنی رات اتنی جلدی کیسے ڈھل گئی۔ آؤ ڈیئر اپنی محبت کی ہر نشانی اپنے خطوط آخری بار دیکھ لیں کہ یہ دن لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

لڑکی گھبرا کر بولی۔"ڈیئر خدا کے لئے ہوش میں آؤ، اپنی شادی کی خبر سن کر آخر تمہیں کیا ہوگیا ہے۔

آزاد شاعری

تم نے خود اپنے ہاتھوں سے جو
پھول چنے
وہ کیوں
پتھر بن کر تمہارے سینے کا
بوجھ بنے
اور اس سے پہلے
ان پھولوں سے پیار کی خوشبو ختم ہو جائے
اور نفرت کی بو مجھ تک پہنچے
میں اپنے دل کا ہر دروازہ
بند کرتی ہوں
گر کر میرے ہاتھوں سے
اک دن ٹوٹ گیا
ٹکڑے چن چن شیشہ جوڑا
جوڑ کے اپنا چہرہ دیکھا
اتنے سارے ٹکڑے مل کے
میرا چہرہ بن نہ سکا
تو
لمحے بھر کو میں نے سوچا
دل بھی شاید شیشہ ہوگا
نادانی سے ٹوٹا تھا
اب تک کرچی کرچی ہے۔

نوشتہ دیوار

● وہ دور اندیش لوگ جو اپنا بھلا چاہتے ہیں وہ کبھی دوسروں کا برا نہیں چاہتے۔

قسط نمبر ۸۱

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ فتح

دشمن کو ہلاک و برباد کرنے کے لئے (کسی مفتی سے فتویٰ حاصل کرکے) بدھ، جمعرات، جمعہ کے دن روزہ رکھیں۔ افطار کے بعد مندرجہ ذیل آیات کو تین ہزار مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ دشمن برباد ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وَيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ○ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ (آیت نمبر: ۶ تا ۷)

● میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لئے ان آیات کو کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کرکے کھلائیں۔ انشاء اللہ دونوں کے درمیان زبردست محبت پیدا ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۚ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۚ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ (آیت نمبر: ۷ تا ۱۰)

● ان ہی آیات کو اگر ہرن کی جھلی پر لکھ کر گھر میں لٹکادیں تو گھر طاعون وغیرہ سے محفوظ رہے۔

● ان ہی آیات کو اگر کوئی شخص صبح شام سات سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ پوشیدہ امراض سے اور ایسی بیماریوں سے محفوظ رہے جن میں ڈاکٹر کے سامنے ستر کھولنے کی نوبت آجاتی ہے۔

● اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو تو اس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ ہر شب جمعہ کو ان ہی آیات کو تین ہزار مرتبہ پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سوجائے۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہوگا۔

● اگر کسی شخص کے درد سر کی بیماری ہو تو ان آیات کو لکھ کر اپنی ٹوپی میں سلوالے۔ عورت تعویذ بنا کر اپنی چٹیا میں سلوالیں۔ انشاء اللہ درد سر سے نجات ملے گی۔

● اگر کوئی بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو تو ان آیات کو تانبے کی تختی پر کندہ کراکر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ بچے کو ام الصبیان سے نجات ملے گی۔

● دکان میں خیر و برکت کے لئے ان آیات کو لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں رکھ دیں۔ انشاء اللہ بکری بھی ہوگی اور خیر و برکت بھی ہوگی۔ ہر جمعرات کو اس تعویذ کو اگربتی سے دھونی دیتے رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ○ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ (آیت نمبر: ۱۸ تا ۱۹)

ان آیات کو فجر کی نماز کے بعد لکھیں۔ اس کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کرکے وہاں رکھ دیں جہاں پیسے رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فائدہ ہوگا۔ آمدنی بھی بڑھے گی اور خیر و برکت بھی زبردست ہوگی۔ لکھتے وقت اعراب لگانا ضروری نہیں ہے۔ البتہ حروف صاف صاف لکھیں جائیں۔ ورنہ کسی صاحب علم یا صاحب عمل سے لکھوائے جائیں۔ اگر کوئی آیت غلط لکھ دیں گے تو بجائے فائدے کے نقصان ہوگا۔

(باقی آئندہ)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

کے ذریعہ شفاء و برکت حاصل کرنے کے طریقے

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

● اگر کوئی شخص غربت اور مفلسی کا شکار ہو یا وہ تنگ دستی کی وجہ سے مقروض ہو تو اس کو چاہئے کہ چار سو مرتبہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر رب العالمین سے دعا کرے۔ انشاء اللہ مفلسی سے نجات ملے گی اور قرض کی ادائیگی کی صورتیں غیب سے پیدا ہوں گی۔

● اگر کوئی شخص کسی ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جس سے نجات کی کوئی صورت نہ ہو تو روزانہ تین سو مرتبہ محمد رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام پڑھے۔ اور اللہ سے دعا کرے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے اندر اندر مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص لوگوں کی نظروں میں محبوب ہونا چاہے تو اس کو چاہے کہ ہر فرض کے بعد سات مرتبہ "سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لے۔ انشاء اللہ سب کی نظروں میں مقبول اور معزز ہو جائے گا

● اگر کوئی شخص برائیوں سے نیکیوں کی طرف آنے کا خواہش مند ہو تو روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ایک سو مرتبہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرے۔ انشاء اللہ قلب کے اندر نیکی کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی اور دماغ بری باتوں اور بری تصورات سے محفوظ ہو جائے گا۔

● اگر کسی کے گھر میں سکون نہ ہو، آپسی جھگڑے اور فتنے ہوں تو اس کو چاہئے ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر پانی پر دم کر کے سب اہل خانہ کو یہ پانی پلائے اور اس عمل کو سات جمعوں تک کرے۔ انشاء اللہ گھر سے جھگڑے اور فتنے ختم ہو جائینگے۔

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد، نقش غربت و تنگ دستی کو دور کرنے کے لئے تسخیر و محبت کے لئے مشکلات پر قابو پانے کے لئے اور آپسی اختلافات سے محفوظ رہنے کے لئے تیر بہدف ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۹۲ ہیں۔ اس نقش کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

م	ح	م	د
۴۱	۳	۴۱	۷
۲	۳۸	۱۰	۴۲
۹	۴۳	۱	۳۹

یہ نقش مذکورہ تمام ضروریات میں کام آئیگا اور انشاء اللہ ضرور تمندوں کو فائدہ پہنچائے گا۔ جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے ایک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۲۹	۲۶	۲۳
۲۷	۲۱	۱۶	۲۸
۲۰	۲۴	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۱۹	۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی مذکورہ شرائط کا خیال رکھیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۴
۳۳	۳۱	۲۸
۲۷	۳۵	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مغرب کی طرف کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۲۴	۲۱	۲۹
۳۰	۲۰	۲۷	۱۵
۲۵	۱۷	۲۸	۲۲
۱۹	۳۱	۱۶	۲۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷	۳۳	۳۲
۳۵	۳۱	۲۶
۳۰	۲۸	۳۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو میں باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اُٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹	۱۵	۲۲	۲۶
۲۱	۲۷	۲۸	۱۶
۲۴	۲۰	۱۷	۳۱
۱۸	۳۰	۲۵	۱۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۳	۲۷
۲۶	۳۱	۳۵
۳۴	۲۸	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، خ، ر یا غ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵	۱۹	۱۸	۳۰
۱۷	۳۱	۲۴	۲۰
۲۸	۱۶	۲۱	۲۷
۲۲	۲۶	۲۹	۱۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس کو لکھتے وقت اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۵	۲۷
۲۸	۳۱	۳۳
۳۴	۲۶	۳۲

(باقی آئندہ)

✻✻✻

ہونٹوں اور مسوڑھوں سے دانتوں کی حفاظت کا کام لیا گیا ہے اور ہونٹوں سے چہرے کی خوبصورتی بھی بڑھ گئی ہے۔ اگر ہونٹ نہ ہوتے تو چہرہ عجیب لگتا اور مسکرانے کا مزہ بھی ختم ہو جاتا۔ ان ہونٹوں کی موجودگی سے جہاں چہرے کی بناوٹ اچھی لگتی ہے وہیں زیرلب مسکرانے اور بات کرنے کا مزہ کئی گنا بڑھ گیا ہے مسوڑھوں سے ان دانتوں کی حفاظت ہوتی ہے جو ہنسنے کے لئے بھی ہیں اور غذا کو چبانے اور باریک کرنے کے لئے بھی۔ جن حضرات کے دانت نہیں رہتے ان کی زندگی کا مزہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ نہ وہ صحیح معنوں میں ہنس سکتے ہیں اور نہ ہی غذا سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اللہ نے منہ میں زبان پیدا کر کے جو ۳۲ دانت دانتوں کے بیچ ہوتی ہے اور غذا کا مزہ محسوس کرنے کا کام دیتی ہے اس کے ساتھ ساتھ اسی زبان کی بدولت انسان کی بات چیت کرتا ہے اور اپنے دل کی باتیں دوسروں تک پہنچاتا ہے یہی وجہ ہے کہ زبان کو دل کی ترجمان کہا جاتا ہے۔ دانتوں کے دائیں بائیں ڈاڑھیں پیدا کی گئی ہیں۔ یہ غذا کو باریک پیس کر حلق کے ذریعہ پیٹ میں پہنچاتی ہیں۔ جب انسان کے منہ میں ڈاڑھیں نہیں رہتیں تو انسان کی تندرستی متاثر ہونے لگتی ہے کیونکہ پھر انسان غذا کو چبا کر نہیں کھاتا اور جب غذا بغیر چبائے پیٹ میں جاتی ہے تو وہ ہضم نہیں ہوتی اور اس طرح نظام معدہ بگڑ کر رہ جاتا ہے رب العالمین کا فضل بیکراں ہے کہ اس نے غذا کو چبانے کے لئے مضبوط قسم کی ڈاڑھیں پیدا کیں جو کسی بھی اچھی مشین اور مکسی سے زیادہ غذا کو باریک کر دیتی ہیں اور غذا کو جزو بدن بنانے کے قابل بنا دیتی ہیں۔

دانتوں کی بناوٹ پر غور کیجئے کہ سب دانت ایک طرح کے نہیں ہیں۔ سامنے کے دانت کچھ بڑے ہیں پھر ادھر اُدھر تک چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں اس طرح سامنے کے دانت کسی بھی چیز کو توڑنے اور پھاڑنے میں انسان کی مدد کرتے ہیں اور انسان ان سامنے کے دانتوں کی بناوٹ کی وجہ سے بات کرتے ہوئے اور ہنستے ہوئے بھی اچھا لگتا ہے۔ ان دانتوں کی بناوٹ موتیوں کی لڑی معلوم ہوتی ہے اور یہ دانت اپنی خوبصورتی اور افادیت کی وجہ سے قدرت خداوندی کا ایک خاص عطیہ ہیں۔ زبان نہ صرف یہ کہ بولنے اور گفتگو کرنے کا بہترین آلہ ہے بلکہ یہ غذا کے مزے کو محسوس کرنے کا ایک بے نظیر ذریعہ بھی ہے۔ زبان کی نوک پر غذا کے لگنے اس کے سرد، گرم میٹھے اور پھیکے ہونے کا احساس ہو جاتا ہے۔ اگر یہ زبان نہ ہوتی تو انسان نہ بات چیت کر سکتا اور نہ ہی کسی غذا سے لطف اندوز ہوتا۔

کانوں کی حکمت پر غور کیجئے۔ یہ انسان چہرے کے دائیں بائیں عجیب انداز سے بنائے گئے ہیں ان کی موجودگی سے چہرہ اچھا لگتا ہے اور ان کی بناوٹ چہرے کو پرکشش بناتی ہے۔ ان کانوں کی وجہ سے انسان دوسروں کی بات کو سنتا ہے جو لوگ ان کانوں سے محروم ہوتے ہیں یا جو لوگ قوت سماعت سے محروم ہوتے ہیں ان کی زندگی خود اپنے لئے بھی اجیرن بن جاتی ہے اور یہ لوگ دوسروں کے لئے مشکلات کھڑی کرتے ہیں۔ پھر ان کانوں میں عجیب طرح کی ایک رطوبت پیدا کی ہے کہ اگر کوئی کیڑہ ان کانوں کے اندر چلا جائے تو کچھ دیر کے بعد وہ اس زہریلی رطوبت کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے۔ کان کے پردے بہت نازک ہوتے ہیں اس لئے ان کی حفاظت کے لئے کان کے اندر کے سوراخ اس طرح بنائے گئے ہیں جیسے پہاڑوں میں گھپائیں ہوتی ہیں۔ اگر یہ سوراخ سیدھا سادے ہوتے تو آئے دن ان میں کیڑے مکوڑے گھستے اور کانوں کے پردوں کو نقصان پہنچاتے۔

ناک بھی انسان کے چہرے کا ایک مخصوص حصہ ہے۔ اس ناک کی

وجہ سے انسان خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ ناک کی بناوٹ انسان کے حسن و جمال میں وجہ امتیاز بنتی ہے اور کسی بھی انسان کے چہرے پر جب نظر پڑتی ہے تو سب سے پہلے اس کی ناک پر نظریں جمتی ہیں۔ ناک مختلف انداز کی ہوتی ہیں چپٹی اُبھری ہوئی ڈھلاؤں دار جھکی ہوئی۔ ان ناکوں کی بناوٹ سے انسان کی شخصیت کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور انداز کرنے والے یہ اندازہ کر لیتے ہیں کہ یہ انسان کس طرح کا مزاج رکھتا ہے۔ ہر انسان اپنی ناک کو حد سے زیادہ اہمیت دیتا ہے اور اسی ناک کی بدولت عزت وذلت کے مسائل کھڑے ہوتے ہیں۔ اس ناک سے خوشبو اور بدبو کا احساس ہوتا ہے ناک میں دو نتھنے بنائے گئے ہیں ان کے ذریعہ اندر کی ہوا باہر نکلتی ہے اور باہر کی ہوا اندر جاتی ہے۔ اسی ناک کی بدولت انسان سانس لیتا ہے اور اس کائنات میں زندہ رہتا ہے۔ وہ سانسیں جن سے انسانی حیات کا سلسلہ باقی رہتا ہے وہ سانسیں اسی ناک کی مرہون منت ہیں۔ انسان اس ناک کے ذریعہ ۲۴ گھنٹوں میں تقریباً ۳۰ ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔ اس حساب سے ایک انسان اللہ کی پیدا کردہ ناک کے ذریعہ ایک مہینے میں نو لاکھ مرتبہ سانس لیتا ہے۔ اس حساب سے ایک انسان ایک سال میں ایک کروڑ آٹھ لاکھ مرتبہ سانس لیتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے سانس لینے میں دشواری پیدا ہو جائے تو انسان کی زندگی کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے۔

حلق کے اندر نرخرہ بنایا گیا ہے اس نرخرہ کی وجہ سے انسان کے منہ سے نکلنے والی آوازوں کا زیر و بم قائم رہتا ہے اور مختلف قسم کی آوازیں منہ سے برآمد ہوتی ہیں جو باہر نکل کر مختلف انداز اختیار کر لیتی ہیں۔ چنانچہ جس طرح اس دنیا میں انسانوں کی شکلیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اسی طرح ان کی آوازیں بھی مختلف ہوتی ہیں اور محض کسی انسان کی آواز سن کر اس کو پہنچانا جاسکتا ہے، ہم ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ کسی بھی آواز کو سن کر سمجھ لیتے ہیں کہ یہ آواز کس انسان کی آواز ہے۔

ہاتھوں کی ساخت دیکھئے۔ ایک ہاتھ میں ۴ انگلیاں اور ایک انگوٹھا اس طرح بنایا ہے کہ کسی بھی چیز کو پکڑنے میں آسان رہے۔ چاروں انگلیاں سیدھی ہیں اور انگوٹھے کا رخ کچھ دائیں بائیں کو اُبھرا ہوا ہوتا ہے۔ پھر انگلیاں سب برابر نہیں ہیں اگر سب انگلیاں برابر ہوتیں تو ہاتھوں کی خوبصورتی ختم ہو جاتی۔ ان کو چھوٹا بڑا بنا کر ہاتھوں کے حسن میں اضافہ کیا ہے۔ ہر انگلی اور انگوٹھے میں تین تین پورے اور حصے بنائے ہیں تاکہ ان کو موڑا جاسکے اور ان سے کام کرنے میں آسانی رہے۔ ہتھیلی کی ساخت پر غور کیجئے کہ اس کو بنانے میں قدرت خداوندی نے کس حکمت عملی کو پیش نظر رکھا ہے۔

ہتھیلی کو چوڑا بنایا گیا ہے تاکہ اس سے دوسرے بھی کام کئے جاسکیں چنانچہ ہتھیلی پر رکھ کر انسان کسی بھی چیز کو پھانک سکتا ہے اس طرح انسان کی ہتھیلی پلیٹ اور طشتری کا بھی کام انجام دیتی ہے۔ انگلیوں کو اگر ہم کچھ بند کر لیں تو ہتھیلی ایک چلو کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور انسان اس چلو کی مدد سے پانی پی سکتا ہے۔ چنانچہ دوران سفر اگر انسان کے پاس کٹورہ یا گلاس نہ ہو تو وہ ایک ہاتھ سے نل چلا کر اپنے دوسرے ہاتھ کا چلو بنا کر پانی پی سکتا ہے اور اگر کسی نہر یا دریا سے پانی پینا ہو یا کسی دوسرے شخص سے نل چلا کر پانی پینا ہو تو دونوں ہاتھوں کا چلو بنا کر پانی پیا جاسکتا ہے۔ قدرت نے انسانی ہاتھوں کی ساخت اس طرح رکھی ہے کہ انسان دونوں ہاتھوں سے برتن کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ چنانچہ ہم کئی بار یہ دیکھتے ہیں کہ ایک ہاتھ پر روٹی رکھ کر انسان دوسرے ہاتھ سے روٹی کھا رہا ہے گویا کہ وہ ایک ہاتھ کو پلیٹ بنا کر روٹی کھاتا ہے۔ کسی بھی دوسری مخلوق کے ہاتھوں میں یہ ساخت موجود نہیں ہے ہاتھوں کی انگلیوں کو اگر ہم پوری طرح بند کر لیں تو اب یہ مکا بن جاتا ہے اور یہ ایک طرح کا دیسی ہتھیار ہے۔ یہ مکا اگر کسی انسان کے دانتوں پر مار دیا جائے تو اس سے دانت ٹوٹ سکتے ہیں۔ انگلیوں کے سروں پر ناخن بنائے گئے ہیں ان سے حفاظت بھی ہوتی ہے اور ان سے خوبصورتی بھی محسوس ہوتی ہے اگر انگلیاں سپاٹ ہوں اور ناخنوں سے محروم ہوں تو ان کی خوبصورتی پامال ہو جاتی ہے۔ انسان ان ناخنوں سے کھجانے کا کام بھی لیتا ہے اگر خارش یا کھجلی ہو جائے تو ہم کسی دوسری چیز کے ذریعہ بھی کھجا سکتے ہیں لیکن جو مزا ناخن سے کھجانے میں آتا ہے وہ کسی دوسری چیز سے کھجانے میں نہیں آتا۔ قربان جائیے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کہ اس نے انسان کی ادنیٰ سی ضرورت کے لئے ناخنوں کو پیدا کر کے انسان کی عظمت کو محسوس اور جہاں تک انسان کے اپنے ہاتھ نہیں پہنچ پاتے وہاں وہاں کھجانے میں جو دشواری پیش آتی ہے وہ سب پر عیاں بیاں ہے۔

ٹانگوں کی ساخت پر غور کیجئے کہ ان کو کس طرح لمبا رکھا گیا۔ پھر اوپر سے ان کو چوڑا اور پر گوشت رکھا گیا اور نیچے پنڈلیوں کی طرف گوشت کم کر کے ہڈیوں میں اضافہ کیا گیا تاکہ کھڑا ہونے میں پریشانی نہ ہو۔ اگر اس کے برعکس ہوتا، گوشت کا حصہ نیچے آجاتا اور ہڈیوں والا اوپر چلا جاتا تو اُٹھنے بیٹھنے میں دشواری ہوتی اور چلنے پھرنے کا مزہ بھی ختم ہو جاتا۔ پیروں کے پنجے بڑے اور پھیلے ہوئے بنائے گئے تاکہ ان کی مدد سے انسان بہ آسانی زمین پر کھڑا ہو سکے۔ پیروں کی انگلیاں ہاتھوں سے مختلف بنائی

گئیں۔ دراصل ہاتھوں اور پیروں کا کام بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے ہاتھوں سے پکڑنے کا کام لیا جاتا ہے اور پیروں سے چلنے اور دوڑنے کا، اس لئے دونوں کی مناسبت سے دونوں کی بناوٹ تخلیق کی گئی۔

انسان کے پورے ڈھانچے پر غور کیجئے۔ اس میں گوشت بھی ہے ہڈیاں بھی ہے۔ پھر ہڈیاں بھی مختلف قسم کی ہیں چھوٹی بڑی کھوکلی، ٹھوس، چوڑی، لمبی اور باریک۔ ہر طرح کی ہڈیاں انسان کے جسم کے اندر موجود ہیں۔ ان ہڈیوں سے انسان کا ڈھانچہ قائم رہتا ہے اگر یہ ہڈیاں ٹوٹ جائیں یا جسم کے کسی بھی حصے کی ہڈی ٹوٹ جائے تو انسان کی زندگی تباہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ مثلاً کسی انسان کے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ جائے تو نہ صرف یہ کہ اس کے ہاتھ کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے بلکہ اس کے ہاتھ میں کام کرنے کی جو صلاحیت ہوتی ہے وہ فنا ہو جاتی ہے۔ اس لئے انسان کے جسم میں جس قدر بھی ہڈیاں ہیں ان کی اپنی اپنی جگہ ایک اہمیت ہے اور ہر ہڈی انسانی وجود کو برقرار رکھنے کا کام انجام دیتی ہے۔ مثلاً چہرے پر ہڈیوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے اگر ایک ہڈی بھی ٹوٹ جائے یا کھنچ جائے تو چہرہ بگڑ کر رہ جاتا ہے۔ اللہ کی قدرت دیکھئے کہ اس نے ان ہڈیوں کو جو مفید تر ہوتے ہوئے بالعموم بدنما ہوتی ہیں انہیں پرکشش اور خوبصورت بنانے کے لئے ان پر گوشت کی تہہ چڑھا دی ہے تاکہ ان کی بدنمائی کا احساس نہ ہو۔ اگر انسان کے چہرے پر گوشت نہ ہو تو ہڈیوں کی وجہ سے وہ کس قدر بدنما معلوم ہوتا۔ جب کسی انسان کے جسم کا گوشت کسی بیماری یا کمزوری یا عمر کی زیادتی کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے اور ہڈیوں کا ابھار محسوس ہونے لگتا ہے تو انسان کی خوبصورتی ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ گوشت کی موجودگی کی وجہ سے ہڈیوں کا عیب بھی چھپ جاتا ہے اور ہڈیوں کی حفاظت بھی ہوتی ہے۔

انسان کے جسم کو مفید ترین بنانے کے لئے انسان کے جسم میں مختلف جوڑ پیدا کئے گئے ہیں اگر یہ جوڑ نہ ہوتے تو انسان کے لئے کام کرنا کس قدر دشوار ہوتا۔ اگر کوئی جوڑ بھی متاثر ہو جاتا ہے تو انسان کو اپنی زندگی بے کیف محسوس ہونے لگتی ہے۔

اوپر سے نیچے تک دیکھئے کہ کس قدر جسم میں جوڑ ہیں اور ہڈیوں کی تعداد اور تقسیم کس قدر ہے کہ اسی تقسیم کی وجہ سے انسانی وجود کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اور اس کو بناوٹ کے اعتبار سے انسان کو اشرف ترین کہنا پڑتا ہے۔

انسانی سر کی ساخت بھی عجیب ہے۔ کسی بھی دوسری مخلوق کا سراپا خوبصورت اور معنیٰ خیز نہیں ہے۔ یہ سر مختلف انداز کی ۵۵ ہڈیوں سے مل کر بنا ہے۔ یہ سب ہڈیاں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ ۶ ہڈیوں سے کھوپڑی بنی ہے۔ ۲۴ ہڈیوں سے اوپر کا جبڑا اور دو ہڈیوں سے نیچے کا جبڑہ بنا ہے۔ پھر سر کے دائیں بائیں اور پیچھے کے حصے میں کم وبیش ۲۳ ہڈیاں موجود ہیں جو انسانی سر اور چہرے کو تھامے ہوئے ہیں۔

گردن کے آخری حصے سے لے کر کولہے تک بھی ہڈیوں کا ایک جال بکھرا ہوا ہے۔ پھر پیٹھ، سینہ، مونڈھا، بازو، ٹانگ اور پنڈلیاں اور پاؤں ان سب جسمانی حصوں کو ہڈیاں تھامے ہوئے ہیں۔ غرضیکہ انسان کا جسم تقریباً ۲۴۸ ہڈیوں سے مرکب ہے اور ہر ایک ہڈی کی بناوٹ دوسری سے جداگانہ ہے۔

ان ہڈیوں کی ساخت نپی تلی ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک ہڈی ذرا سی چھوٹی ہو جائے یا ذرا سی بڑھ جائے تو انسان کی زندگی اجیرن بن کر رہ جائے۔ صرف ان ہڈیوں کی بناوٹ کا اگر انسان ادراک کر لے تو اس کو یقین ہو جائے کہ اس کا اپنا بدن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرا ہوا ہے یہ انسان اللہ کی کس کس نعمت کو جھٹلا سکتا ہے۔؟

غور کیجئے ہڈیوں کو حرکت دینے کے لئے پورے انسانی بدن میں پانچ سو انتیس عضلات پیدا کئے اور ہر ایک عضلے کی ترکیب گوشت پٹھوں اور جھلیوں سے ہوئی۔ پھر یہ سب شکل وصورت میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ہر ایک کو موقعہ ومحل اور ضرورت کے مطابق شکل عطا کی گئی۔ ۲۴ عضلات تو صرف آنکھ اور اس کی پلکوں کی حرکت میں کارفرما ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی گھٹا دیا جائے یا کوئی ایک کسی وجہ سے متاثر ہو جائے تو آنکھ کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اسی طرح انسانی جسم کا ہر عضو خاص انداز میں عضلات رکھتا ہے اور بغیر ضرورت کے کوئی ایک چیز بھی اور کوئی ایک عضلہ بھی پیدا نہیں کیا گیا ہے۔

انسان کے جسم کی لمبائی چوڑائی اور اس کی اونچائی پر غور کیجئے کہ اس کو کس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ اس کا بدن ایسا ہی ہے کہ یہ سیدھا کھڑا بھی ہو سکتا ہے اس کو موڑ کر بیٹھا بھی جا سکتا ہے، اس کو سمیٹا بھی جا سکتا ہے اور انسان سیدھا الٹا، دائیں بائیں کسی بھی طرح لیٹ سکتا ہے۔ انسان کے بدن کی ساخت اس کی شرافت اور عظمت کی نشانی ہے۔ اگر وہ دوسری مخلوقات کی طرح ہوتا تو وہ اپنی زندگی میں وہ کام نہیں کر سکتا تھا جو وہ اب کر گزرتا ہے۔ مثلاً اس کائنات میں اللہ کو یاد کرنیکا بے مثال ذریعہ نماز ہے۔ اگر انسان کسی کیڑے مکوڑے کی طرح ہوتا تو رکوع نہیں کر سکتا تھا۔ اگر وہ اونٹ اور ہاتھی کی طرح ہوتا تو قیام کرنے میں دشواری ہوتی اور اگر وہ

درختوں کی طرح جامد ہوتا تو قعدے میں جانا اس کے بس سے باہر ہوتا۔ موجودہ ساخت کی وجہ سے وہ اللہ کی عبادت بے مثال انداز میں کرتا ہے اور سب مخلوقات کی مثال اس نماز میں قائم کر کے اپنے اشرف اور عظیم ہونے کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔

جب وہ حالت قیام میں ہوتا ہے تو وہ درختوں کی طرح تن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب وہ حالت رکوع میں ہوتا ہے تو وہ چوپایوں کی طرح جھک کر دکھاتا ہے۔ جب وہ حالت سجدہ میں ہوتا ہے تو حشرات الارض اور کیڑے مکوڑوں کی طرح زمین سے گلے مل کر دکھاتا ہے۔ جب وہ حالت قعود میں ہوتا ہے تو پہاڑوں کی سی صورت اختیار کر لیتا ہے تو انسانی بدن میں تمام مخلوقات کی صورت اختیار کرنے کی صلاحیت ہے۔ اسی لئے اس کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے۔ یہ اپنے وجود کی وجہ سے بھی اشرف المخلوقات ہے اور اپنی صلاحیتوں اور کارناموں کی وجہ سے بھی اشرف واکمل مانا گیا ہے۔

انسان کے نظامِ پرورش کو دیکھیں کہ قدرت نے اس کی نشوونما میں کس حکمت سے کام لیا ہے اس کے اعضاء کی پرورش غذا پر موقوف رکھی ہے۔ اور غذا رسانی برابر جاری ہے۔ لیکن خداوند قدوس نے اعضاء کے بڑھنے کی ایک خاص مقدار رکھی ہے۔ اس مقدار کے بعد انسان کوئی بھی غذا استعمال کرے اس کا بڑھنا موقوف ہو جاتا ہے۔ اگر بڑھنا موقوف نہ ہوتا تو کس قدر بڑھ جاتا اور بدنما معلوم ہونے لگتا۔ اس لئے انسانی جسم ایک خاص مقدار کے بعد بڑھنا بند ہو جاتا ہے اور یہ بھی ایک کمال قدرت ہے۔

انسان کی تخلیق کے بعد خود حق تعالیٰ کا یہ فرمانا۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ٥ کہ ہم نے انسان کو بہت ہی خوبصورت پیمانے پر پیدا کیا ہے اور اس کو دوسری مخلوقات کے مقابلہ میں بہت ہی معتدل قد وقامت عطا کی ہے اور بہت ہی مخصوص انداز میں اس کو نشوونما بخشی گئی ہے جو افراط وتفریط سے پاک صاف ہے۔

(باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ناسمجھی کا پھیر

سوال از: احمد پاشا ــــــــــــــ کدپا۔

آپ اپنے نایاب ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ بہت سے روحانی علم اور رحمانی علم کے نسخے بتارہے ہیں بے شک رحمانی علم میں وہ طاقت ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے اس کا علاج ہوجاتا ہے، ہر بیماری کا ہر پریشانی کا۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال کے ذریعہ اپنا سوال کرنا چاہتا ہوں۔ فرض کیجئے کہ زید حق پر ہے اور بکر زید کا دشمن ہے۔ بکر کسی عامل کے پاس جاکر جھوٹ بولتا ہے کہ زید ناحق اس کے اوپر ظلم کرتا ہے اور وہ عامل صاحب بکر کی بات مان کر زید جو حق پر ہے اس کے اوپر کوئی رحمانی علم کرتے ہیں۔ کیا وہ رحمانی علم زید کو تکلیف پہنچا سکتا ہے۔؟

جواب

غالباً آپ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ علوی اور روحانی عملیات سے بھی خواہ مخواہ یا ذاتی دشمنی کی خاطر کسی کو تباہ کیا جاسکتا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآنی علوم اور روحانی عملیات انسانوں کو محض فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں انہیں مصائب میں مبتلا کرنے کے لئے نہیں ہیں۔ بلاشبہ عاملین عملیات کے ذریعہ دونوں طرح کے کام کرتے ہیں مثبت بھی اور منفی بھی لیکن جو لوگ اچھے اور معتبر عاملین تک اپنی پہنچ رکھتے ہیں وہ اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ وہ عاملین جن کا شمار صالحین میں ہوتا ہے وہ قرآن حکیم کے ذریعہ کسی کو نقصان پہنچانے کی غلطی کے مرتکب نہیں ہوتے۔ قرآن حکیم کے ذریعہ بعض مرتبہ منفی کام میں بھی مدد لی جاتی ہے۔ جیسے آیت قرآنی وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ کے ذریعہ ناجائز تعلقات کو ختم کرنیکا عمل کیا جاتا ہے اور یہ عمل باذن اللہ مؤثر بھی ہوتا ہے۔ لیکن صحیح قسم کے عاملین اس آیت کے ذریعہ یا اس نوع کی آیات کے ذریعہ اسی تعلق کو ختم کرانیکا اقدام کریں گے جو قطعاً ناجائز ہو۔ اگر مرد وعورت ناجائز تعلق قائم کر کے زناکاری میں مبتلا ہوں تو قرآن حکیم کی بعض آیات کے ذریعہ اس تعلق کو ختم کرانے کی کوشش کرنا کار ثواب ہے نہ کہ جرم وظلم۔ لیکن اگر کوئی عامل اسی طرح کی آیات کا سہارا لے کر ان میاں بیوی کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی کرنے کی کوشش کرے جو ایک دوسرے سے شرعی محبت کرتے ہوں یا کوئی عامل اگر قرآن حکیم کے ذریعہ ان دوستوں کے درمیان عداوت کا بیج بونے کی حرکت کرے جو آپس میں جائز تعلقات رکھتے ہوں تو ایسا عامل یقیناً خاطی اور گناہ گار ہے۔ اور ایسا عامل قرآنی علوم کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے اور ایسا عامل دنیا وآخرت میں سزا کا مستحق ہے رہی یہ بات کہ اس طرح کے عاملین کا عمل مؤثر ہوتا ہے یا نہیں تو ہمیشہ کے لئے یہ بات یاد رکھیں کہ یہ دنیا دارالاسباب ہے اور اس دار اسباب میں کوئی بھی صحیح سبب اختیار کرنے کے بعد اگر کوئی اقدام کیا جائے گا تو نتائج حسب منشاء ظاہر ہوسکتے ہیں۔ پتھر کا کام چوٹ پہنچانا ہے اگر ہم کسی کے سر پر پتھر اٹھا کر ماریں گے اور پتھر کسی کے سر سے ٹکرائے گا تو سر پھٹ جائے گا خواہ وہ سر کسی گناہ گار کا ہو یا کسی پرہیزگار کا۔ ایک جنگ کے موقعے پر کسی لعین

انسان نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پتھر اُچھالا۔ان سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو اس کائنات کے سب سے زیادہ اچھے، پیارے، معتبر، معظم اور اللہ کے محبوب بندے تھے اور جن کے وجودِ مسعود پر اس کائنات کی ہر جاندار اور بے جان مخلوق فخر کرتی تھی اور جن کی حیات طیبہ پر انبیاء اور ملائکہ اور شمس وقمر کو بھی ناز تھا لیکن اسباب کی اس دنیا میں جب وہ پتھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور سے ٹکرایا تو دندان مبارک شہید ہوگیا۔اس معاملہ میں پتھر قطعاً بے قصور تھا اس کو تو کسی اُچھالنے والے نے اُچھالا تھا۔وہ بے چارہ تو شرمندہ ہوگا کہ اس کی چوٹ سے اس عظیم الشان ہستی کو گھائل ہونا پڑا جسے محبوب رب العالمین ہونے کا شرف حاصل تھا۔اصل قصور اس معاملے میں اس کافر ملعون کا تھا جس نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے اس مکرم ومحترم نبی کی طرف پتھر اُچھالا جو دشمنوں کو بھی صبح شام دعاؤں سے نوازتا تھا۔انسان کتنا ہی بڑا ہو اور کتنا ہی معصوم عن الخطا ہو وہ جب اسباب کی زد میں آئے گا اسباب اس پر اثر انداز ہوجائیں گے۔اسی طرح قرآنی آیات کے وہ اعمال جو خود ایک سبب کی حیثیت رکھتے ہیں اگر کسی کے لئے حسب قاعدہ کئے جائیں گے تو ان کا اثر لامحالہ ہوکر رہے گا لیکن اس میں قرآنی علوم کا کوئی قصور نہیں ہے۔قصور ان عاملین کا ہے جو اس عظیم الشان کتاب کے عظیم الشان اعمال کو محض اپنی چاندی بنانے کے لئے غلط طریقوں سے استعمال میں لاتے ہیں۔اور ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے آیات قرآنی کا غلط استعمال کرتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو لوگ جاکر عاملوں کو کسی کے بارے میں غلط سلط رپورٹ دے کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں عاملین سے بھی زیادہ وہ قصوروار ہیں کیونکہ عاملین عالم الغیب نہیں ہوتے انہیں جیسا بتایا جائے گا وہ اسی کا یقین کرکے اور ظالم کو مظلوم سمجھ کر اپنی کارروائی شروع کردیں گے، ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ عاملین جو اللہ سے ڈرنیوالے ہوں وہ اپنی سوچ وفکر، اپنی روحانی دسترس اور اپنی دوربین نظر کو استعمال میں لائے بغیر کوئی اقدام نہیں کرتے لیکن ایسے عاملین کی تعداد اس وقت پورے کھانے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔اسی لئے دنیا میں بُرے لوگ دندنا رہے ہیں اور اچھے اور شریف لوگوں کا نان نفقہ متاثر ہورہا ہے۔

غلط عمل کے اثرات سے بچاؤ

سوال از: (ایضاً)

دوسرا سوال، جو انسان حق پر ہے اس کو ایسے عاملوں کے عمل سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔میں صرف رحمانی عمل کی بات کررہا ہوں سفلی علم کی نہیں۔آپ مہربانی فرماکر اسکا جواب اگلے شمارے میں درج کریں۔

جواب

جو آدمی حق پر ہو اور بے قصور ہو وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کیوں بیٹھتا ہے اس کو بھی چاہئے کہ کچھ بھاگ دوڑ کرے اور اسباب کی بنائی ہوئی اس دنیا میں وہ بھی اپنے بچاؤ کے لئے کوئی سبب تلاش کرے۔اس دنیا میں دفاع کرنے کی بھی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔اگر ان ترکیبوں کو ذہن میں رکھ کر زندگی گزاری جائے تو انسان ان ناگہانی آفتوں اور دوستوں اور دشمنوں کے ناجائز حملوں سے بچ سکتا ہے جو محض دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔

آپ اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی آپ کے درپے ہے تو آپ صرف سوچ وفکر پر قناعت کرکے نہ بیٹھیں بلکہ آپ کسی اچھے عامل سے رجوع کریں اور اس سے اپنی حفاظت اور اپنے دفاع کے لئے کوئی تعویذ بنواکر اپنے پاس رکھیں۔جب تک یہ دنیا قائم رہے گی دوستی، دشمنی، محبت، عداوت، خیرخواہی اور بدخواہی کے سلسلے چلتے رہیں گے۔بُرے لوگ اپنا کام کررہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے آپ انہیں بُرے کاموں سے روکنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے البتہ آپ کو اپنے دفاع کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کوشش میں آپ یقیناً کامیابی سے ہمکنار ہوسکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ہے کہ آپ محض روحانی عمل سے خطرات محسوس کرتے ہیں سفلی عمل سے نہیں، تو محترم یہ آپ کی صرف غلط فہمی ہے۔رحمانی عملیات جو قرآنی علوم پر مشتمل ہیں وہ کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں ہوتے۔آج کے دور میں سفلی عمل کرنے والے عاملین ہی لوگوں کو نقصان پہنچانے کی حرکتیں کررہے ہیں لیکن اگر آپ کو کسی معتبر اطلاع کے ذریعہ اس بات کی خبر پہنچی ہے کہ کوئی عامل رحمانی عمل کے ذریعہ آپ کے درپے ہے تو یہ خبر مشکوک بھی ہوسکتا ہے کیونکہ رحمانی عمل کسی کی زندگی کو پامال کرنے کے لئے نہیں ہوتے البتہ یہ ممکن ہے کہ جس عامل کو آپ روحانی عامل اور رحمانی عامل سمجھ رہے ہیں وہ سفلی عامل ہو اور سفلی عملیات کو علوی عملیات کی آڑ میں کرتا ہو۔ایسے تمام عاملین جو انسان کو تباہ کرنے کے لئے نہیں ستانے کیلئے انہیں آفات ومصائب میں مبتلا کرنے کے لئے یہ پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں وہ سب بدنصیب اور پھٹکار زدہ لوگ ہیں اور ایک دن وہ اللہ کی پکڑ میں ضرور آئیں گے۔ایسے عاملین کا انجام خراب ہوتا ہے اور وہ ایک دن جہان فانی سے رخصت ہوکر ان سزاؤں کے مستحق قرار

پاتے ہیں جن سزاؤں کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ آپ صبر کریں اور اپنے دفاع کیلئے کسی مستند اور معتبر عامل سے رجوع کریں۔

سحر کے اثرات سے نجات کا طریقہ

سوال از: (ایضاً)

میرے اوپر بھی اسی طرح کا کوئی اثر محسوس ہو رہا ہے آپ مہربانی فرما کر میرے لئے کوئی علاج بتایئے۔

جواب

اس بات کا امکان ہے کہ آپ سحری اثرات کا شکار ہوں۔ تو آپ اس کا باقاعدہ علاج کسی عامل سے کرالیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہ بیٹھیں۔ اس دنیا میں عقل مند لوگ وہ کہلاتے ہیں جو شکرے پالنے کی غلطیاں نہ کرتے ہوں۔ جادو تو بہت بڑی چیز ہے یہ تو کینسر کی طرح ہوتا ہے اگر کسی کے معمولی درجے کا سر میں درد بھی رہتا ہو تو اس کو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھنا چاہئے بار بار کا درد سر بھی کسی بڑی بیماری کی علامت ہوسکتا ہے اس لئے اس کا چیک اپ کرانا اور علاج کرانا ضروری ہے ورنہ انسان اس درد سر کا انجام کبھی کبھی بڑی بیماری کی شکل میں بھگتتا ہے اور پھر اپنی غفلت پر پچھتاتا ہے حالانکہ پھر پچھتانے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ جب آپ خود محسوس کر رہے ہیں کہ آپ کسی طرح کے اثرات کی لپیٹ میں ہیں تو پھر غفلت کی چادر تان کر پڑے رہنا اور صرف اپنے دشمن کو بُرا کہنے سے قناعت کرلینا دوراندیشی کے منافی ہے جب تک آپ کسی عامل سے رجوع نہ کریں اس نقش کو خود بنا کرا پنے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

یہ نقش وقتی بچاؤ کا ایک طریقہ ہے لیکن سحر سے نجات کے لئے اور اپنی صحت اور اپنے کاروبار کی بحالی کے لئے آپ کو کسی عامل سے رجوع کرنا چاہئے اور مستقل مزاجی کے ساتھ اپنا روحانی علاج کرانا چاہئے۔ بُرے عاملین کی ہر جگہ بہتات ہے لیکن اچھے عامل بھی ہر شہر میں دستیاب ہوجاتے ہیں ذرا آپ سنجیدگی کے ساتھ اچھے عامل کی جستجو تو کیجئے۔

چند چبھتے ہوئے سوال

سوال از: محمد اویس ———— ناگپور۔

ناچیز آپ کی خیریت کی بفضل تعالیٰ امید رکھتا ہے۔ میرے ذہن میں کئی دن سے چند سوالات گردش کر رہے تھے امید کرتا ہوں کہ آپ ان کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دے کر مشکور وممنون فرمائیں گے۔ وہ سوالات یہ ہیں۔

(۱) میں نے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا میں پڑھا اس میں اعداد کے بارے میں جو وضاحت لکھی ہے کہ فلاں عدد والے کا ایسا ہوگا مثلاً طلسماتی دنیا اگست ۲۰۰۴ء اس میں لکھا ہے کہ پانچ عدد والے مرد کی شادی ایک عدد والی عورت سے ہوجائے تو دونوں کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے وغیرہ۔ تو یہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کہاں تک درست ہے۔

(۲) عام طور پر کتابوں میں پڑھنے میں آیا ہے کہ قرآن کی سورتوں کا عمل کرنے سے مؤکل (فرشتے) مسخر ہوجاتے ہیں جب کہ فرشتے اللہ کے حکم کے تابع ہیں۔ نیز دکھتے بھی ہیں جب کہ فرشتوں کو ہر کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کا ثبوت قرآن وحدیث میں ہے یا نہیں۔؟

(۳) عام طور پر کتابوں میں یہ بھی پڑھنے کو آتا ہے کہ محبت کا تعویذ فلاں وقت میں بناؤ، بغض کا تعویذ فلاں وقت میں بناؤ یعنی ستاروں اور وقتوں کو تعویذات وعملیات میں اہمیت دی جاتی ہے تو اس کا ثبوت قرآن یا حدیث یا صحابہ کرام یا اکابرین امت سے ہے یا نہیں۔

(۴) یہ بھی اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ جنات اور پریاں بچوں کو جلدی دکھتی ہے اور لوگ ان کے ذریعے سے علاج وغیرہ کرتے ہیں اور آپ کی کتاب بسم اللہ کی اہمیت اس میں بھی ایک عمل دیا ہے جس میں بچے کو بٹھا کر دکھایا جاتا ہے تو اس کی کیا حیثیت ہے۔

(۵) اگر کسی پر کوئی پاک جن سوار ہو یا پھر اس کے پیچھے لگا ہو تو اس کو کس طرح دور کیا جائے۔

جواب

آپ اپنی سوچ وفکر کے اندر وسعت پیدا کیجئے اور اپنی نظر کو دین اسلام کی گہرائیوں تک پہنچایئے تب آپ کو خود ہی اس بات کا اندازہ ہوجائے گا کہ دین اسلام کس قدر وسیع اور کس قدر لچک دار مذہب ہے اور

یہ دین اسلام اپنے ماننے والوں کو وسیع النظری کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ مذہب نہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو لکیر کے فقیر ہوں اور نہ ہی ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو کسی کنوئیں کے اندر بیٹھ کر کسی مینڈک کی تقلید کر رہے ہوں۔ بظاہر یہ بات بہت اچھی لگتی ہے کہ ایک مسلمان ہر بات میں قرآن وحدیث کا ثبوت طلب کرے لیکن درحقیقت یہ بات صرف اور صرف جہالت اور حماقت یا پھر مہذب ترین زبان میں سادگی اور سادہ لوحی کے قبیل سے ہے اگر ہم ہر بات کا ثبوت قرآن وحدیث سے مانگنے لگیں تو تمام مسلمانوں کے لئے بہت مشکل پیدا ہو جائے گی کیونکہ مسلمانوں کی زندگی میں بے شمار چیزیں ایسی رائج ہیں جن کا ثبوت قرآن وحدیث سے پیش نہیں کیا جاسکتا۔ ایک مسلمان دن میں تین مرتبہ کھانا کھاتا ہے، صبح کو وہ ناشتہ کرتا ہے، دوپہر کو کھانا کھاتا ہے پھر رات کو کھانا کھاتا ہے اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے کیا ہے، کیا ایک مسلمان کیلئے پابندئ وقت کے ساتھ کیا ایک دن میں تین مرتبہ کھانا کھانا جائز ہے۔؟

جب کوئی مسلمان بیمار ہوجاتا ہے تو وہ بغرض علاج کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اگر وہ کسی طبیب کے پاس جاتا ہے تو طبیب صاحب اس کو جوشندہ پینے اور خمیرہ مروارید کھانے کی تاکید کرتے ہیں اور ڈاکٹر صاحب اس کو کھانے کے لئے کوئی کیپسول تھماتے ہیں ایک انجکشن لگاتے ہیں اور کمزوری دور کرنے کے لئے گلوکوس چڑھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہ بیمار مسلمان بغیر کسی تأمل کے ان باتوں پر عمل کرلیتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے جوشندہ پینے، خمیرہ مروارید کھانے، کیپسول نگلنے اور گلوکوس کی بوتل چڑھوانے کا ثبوت کہاں ملتا ہے۔ قرآن حکیم کس آیت میں ذخیرۂ احادیث میں سے کس روایت سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ بخار یا نزلہ ہوجائے تو جوشندہ پیو، کمزور ہوجاؤ تو خمیرے کھاؤ یا گلوکوس کی بوتلیں چڑھواؤ۔ اسی طرح قرآن وحدیث سے یہ کہاں ثابت ہے کہ جب ہم اپنی لڑکی کو شادی کے موقعہ پر دلہن بنائیں تو اس کو سرخ جوڑا پہنائیں۔ اور دولہا کو شیروانی، مسلمان عورتیں جو برقعے آج کل پہنتی ہیں اور علماء کرام جس طرح کی دوپلی ٹوپیاں آج کل استعمال کررہے ہیں ان کا قرآن وحدیث سے ثبوت کیا ہے۔

جسم کے اندر کی بیماریوں کا اندازہ کرنے کے لئے یا حاملہ عورتوں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اس کی تحقیق کرنے کے لئے جو الٹرا ساؤنڈ کرایا جاتا ہے اس کا قرآن وحدیث میں ثبوت کہاں ہے۔ ایک نہیں ہزاروں مسائل ہیں جن کا کوئی بھی ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ملتا لیکن مسلمان ان مسائل کو جائز سمجھتے ہیں اور جائز سمجھ کر ہی ان پر عمل کرتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ ہر بات کا ثبوت قرآن وحدیث میں تلاش کرنا صرف نادانی کی بات ہے۔ اب رہی مختلف مسائل ومعاملات میں جائز وناجائز کی بات تو ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ زندگی کے ہر ہر مسئلے میں اور ہر ہر مرحلے پر یہ غور کرتا رہے کہ وہ جو کچھ کررہا ہے وہ شرعاً جائز بھی ہے یا نہیں۔؟ جائز وناجائز ہونا ایک الگ بات ہے اور قرآن وحدیث سے ہر بات کا ثبوت لانا۔ ایک دوسری بات ہے، بے شمار حقائق جو شرعاً جائز ہیں قرآن وحدیث میں ان کا بھی ثبوت نہیں ہے۔ ایسے مسائل کے جائز وناجائز کا اندازہ کرنے کے لئے فقہ کی کتابوں کا سہارا لیا جاتا ہے یا ان علماء کے رجحانات کو دیکھا جاتا ہے جو یقینی طور پر دین اسلام کے رہنما ہیں۔

عورتوں کا چوڑی دار پاجامہ پہننا، مردوں کا تنگ موری کا یا کھلی موری کا پاجامہ پہننا، عورتوں کا چٹیا باندھنا، مردوں کا واسکٹ پہننا، عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کے گوشت میں سے کلیجی پکانا، عید الفطر کے موقعہ پر گھروں کے اندر انتہائی پابندی کے ساتھ شیر یا سوئیاں بنانا، ماہ مبارک کے اوقات میں باقاعدہ افطار کا بنانا انہیں تقسیم کرنا یا ۱۴ ویں روزے کو افطاریوں کا اہتمام کرنا وغیرہ جیسی تمام باتیں جائز ہیں لیکن ان کا قرآن وحدیث سے ثبوت کیا ہے؟

ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ثبوت کہتے کسے ہیں اور ہر بات کا ثبوت قرآن وحدیث سے کیسے حاصل ہوتا ہے۔؟

دیکھئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے یہ فرمایا ہے کہ جب تم بیمار ہوجاؤ تو اپنا علاج کرو اور علاج کرنا میری سنت ہے۔ دنیا بھر کے تمام علماء اور صلحاء اس بات سے واقف ہیں کہ مریض ہوجانے پر اپنا علاج کرنا عین طریقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے۔ ہم بیماری کو خداداد چیز سمجھ کر گلے سے نہیں لگا سکتے بلکہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اپنی تندرستی کا خیال رکھیں اور اگر یہ تندرستی کسی وجہ سے متاثر ہوجائے تو اس پر دھیان دیں۔ بیمار ہوں تو دوا لیں اور اگر کسی اور وجہ سے کمزوری آجائے تو کسی غذا کا استعمال کریں اور اپنی زندگی کو ضائع کرنے سے گریز کریں۔

ثابت یہ ہوا کہ بیمار ہوجانے پر اپنا علاج کرانا سنت رسولؐ ہے لیکن تعلیمات رسول سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ بیمار ہوجانے پر ہمیں علاج کس سے کرانا چاہئے ڈاکٹر سے، حکیم سے یا عامل سے علاج بلاشبہ سنت ہے لیکن علاج کا کوئی طریقہ سنت نہیں ہے۔ بیمار ہوجانے پر ہم جب بھی اپنا علاج کرائیں گے خواہ طریقہ کوئی سا بھی اختیار کریں ہم سنت رسول کے ادا

کرنے والے مانے جائیں گے۔ شرط یہ ہے کہ علاج کا کوئی طریقہ ایسا نہ ہو جس سے شرک کی بو آتی ہو اور جس میں استعانت شیاطین سے یا غیر اللہ سے طلب کی جاتی ہو۔ آج کل بیمار ہوجانے پر ایک مسلمان یہودی ڈاکٹروں کے پاس بھی جاتا ہے اور کافر ڈاکٹروں کے پاس بھی، بہت سے لوگ صرف حکیموں اور طبیبوں سے علاج کرانا پسند کرتے ہیں کچھ لوگ صرف ہومیو پیتھک کو فوقیت دیتے ہیں۔ کچھ لوگ سوئیوں کے ذریعہ علاج کراتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ تعویذ گنڈوں کے ذریعہ بھی علاج کراتے ہیں تو یہ سب طریقے رائج بھی ہیں اور بلاشبہ جائز بھی ہیں۔ کیونکہ ان طریقوں کو محض اسباب کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے اور یقین ذہن ودل میں یہ ہوتا ہے کہ شفاء اور صحت دینے والی ذات رب العالمین کی ہے ان کی اگر مرضی نہ ہو تو کسی بیمار کو بیماری سے نجات نہیں مل سکتی۔ اسی لئے دوا حلق میں ڈالتے وقت ایک صحیح العقیدہ مسلمان "اَللّٰہُ شَافِیْ" کہتا ہے۔ کیونکہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ یہ دوا تب ہی اثر کرے گی جب اللہ کی مرضی ہوگی۔ ورنہ یہی دوا مرض کو بڑھا بھی سکتی ہے۔

اسی طرح ایک صحیح سوچ وفکر کا مسلمان تعویذ گلے میں ڈالتے وقت یہ یقین رکھتا ہے کہ یہ تعویذ جب ہی اثر انداز ہوگا جب میرے مالک کی مرضی ہوگی۔ اگر مالک کی مرضی نہیں ہوگی تو یہ تعویذ کسی طرح کا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس سوچ وفکر کے ساتھ دنیا بھر کے تمام علاج جن میں تصور یہ ہو کہ علاج صرف برائے سبب ہے شفاء دینے والی ذات خداوند تعالیٰ کی ہے جائز ہوجاتے ہیں اور جائز سمجھے جاتے ہیں کوئی بھی وہمی سے وہمی مسلمان بھی ٹیٹرا کیپسول یا ایول یا پیراسیٹا مول یا کسی انجکشن وغیرہ کے بارے میں یہ کہتا نظر نہیں آتا کہ ان چیزوں کا قرآن وحدیث میں ثبوت کیا ہے۔؟ اب رہی اعداد کے ٹکراؤ اور اعداد کے اتحاد کی بات کہ فلاں عدد والے لڑکے کی شادی فلاں عدد کی لڑکی سے کیسی رہے گی دونوں میں اتحاد رہے گا یا دونوں میں اختلافات رہیں گے، یہ بات بے شک قرآن وحدیث کے ذریعہ ثابت نہیں کی جاسکتی لیکن وہ دین اسلام جو قرآن وحدیث ہی سے مرکب ہو کر دنیا میں پھیلا ہے وہ دین اسلام اس طرح کی باتوں کو جو انسانی تجربات پر مشتمل ہوں مسترد نہیں کرتا۔؟ تعبیر نخلہ کا واقعہ یاد کیجئے کہ جب کچھ صحابہ کرام نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا تھا کہ وہ ایک درخت کا پیوند جب دوسرے درخت میں لگاتے ہیں تو اس طرح کھجوریں زیادہ پیدا ہوتی ہیں یہ سن کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو متنبہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ کھجوریں تو اگر زیادہ آنی ہوں گی تو ایسے بھی آجائیں گی تم ایک درخت کا پیوند دوسرے درخت میں مت لگایا کرو۔ صحابہ کرام نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی اور درختوں میں پیوند کاری کے سلسلے کو موقوف کردیا لیکن اس کے بعد کھجوروں کی تعداد کافی گھٹ گئی اور صحابہ کرام کو بڑے نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔ صحابہ کرام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شکایتاً فرمایا کہ آپ کے حکم کی تعمیل کے نتیجے میں ہمیں نقصان سے دوچار ہونا پڑا اور کھجوریں پہلے سال کے مقابلے میں بہت کم پیدا ہوئیں اب ہم کیا کریں۔؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں پیوند کاری سے فائدہ ہوتا ہے تو تم پیوند کاری کرلیا کرو۔ مزید یہ بھی فرمایا کہ جب میں تمہیں دین کے بارے میں کچھ بتاؤں تو اس کو حکم سمجھو اور جب دنیا کے بارے میں کچھ بتاؤں تو اس کو صرف مشورہ جانو اور مشورہ ماننے نہ ماننے کا تمہیں اختیار ہے۔

اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دنیاوی اور انسانی تجربات کو اسلام ناجائز قرار نہیں دیتا۔ بلکہ وہ دنیاوی علوم اور دنیاوی تجربات کو اہمیت دیتا ہے اور ان سے استفادہ کرنے کو ناجائز نہیں سمجھتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک روایت میں یہ فرمایا گیا کہ **اطلبو العلم ولو کان بالصین**۔ تم علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں مکہ اور مدینہ ہی علم دین کا گہوارہ تھے اور علم دین اس وقت تک وادی عرب سے باہر نہیں نکلا تھا پھر اس فرمان کا مقصد علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین کا سفر کرنا پڑے اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے کہ جو علم اس وقت چین میں تھا اس کو حاصل کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں اور وہ علم کچھ بھی تھا علم دین نہیں تھا۔ اسی حقیقت کے پیش نظر محتاط علماء نے انگریزی، ہندی، سنسکرت اور دوسری زبانوں کی تعلیم کو ناجائز نہیں کہا ہے اسی طرح علم نجوم ہو، علم پامسٹری ہو یا علم اعداد ہو یہ تمام علوم دنیاوی تجربات پر مشتمل ہیں۔ ان سے استفادہ کرنا ہرگز ہرگز غلط نہیں ہے۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ فرشتے عام طور پر کسی کو بھی نظر نہیں آتے لیکن ایسا نہیں ہے کہ کسی بھی حالت میں کسی کو نظر نہ آتے ہوں۔ مرنے سے پہلے مسلمان کو شیطان بھی نظر آنے لگتا ہے اور فرشتے بھی۔ شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ مرنے والے کا خاتمہ ایمان پر نہ ہو اور فرشتے اس بات کی خواہش کرتے ہیں کہ مرنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ مرنے والے کے رشتے دار بھی محسوس کرتے ہیں کہ مرنے والے کو کچھ نظر آرہا ہے اس کے علاوہ عام حالات میں فرشتے بعض حضرات صالحین کو نظر آجاتے ہیں۔ فرشتوں کا دکھائی دینا کوئی ناممکن بات نہیں ہے

۔آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ انسان کا مقام فرشتوں سے بلند تر ہے ۔فرشتے انسانوں کو مسخر نہیں کر سکتے لیکن انسان اگر اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لے آئے تو وہ جنات کو بھی تابع کر سکتا ہے اور فرشتوں کو بھی۔

آپ کا تیسرا سوال یہ ہے کہ تعویذوں کے لئے وقت کی اور ان کی پابندی قرآن وحدیث سے کیسے ثابت ہوگی۔ ہم یہ بتا چکے ہیں کہ ہر بات کو قرآن وحدیث میں تلاش کرنا درست نہیں ہے ۔ بہت سی باتیں قرآن وحدیث میں نہ ہوتے ہوئے بھی جائز ہوتی ہیں اور دین اسلام انہیں مسترد نہیں کرتا۔اسی طرح تعویذات کے معاملے میں وقت اور ان کا تعین بھی گہرے تجربات سے ثابت ہے کہ ہر تعویذ ہر وقت اور ہر دن مؤثر نہیں ہوسکتا اور یہ بات تو قرآن وحدیث سے بھی ثابت ہے کہ تمام دن اور تمام گھڑیاں ایک جیسی نہیں ہیں ۔قرآن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ کہ رب العالمین کی ہر دن ایک نئی شان ہے۔منگل کے دن اس کی شان قہاریت ظاہر ہوتی ہے جمعہ کے دن شان ودودیت اور اتوار کے دن شان رزاقیت اسی طرح احادیث رسول سے یہ بات ثابت ہیکہ بعض گھڑیاں مقبولیت کی ہوتی ہیں اور بعض عدم مقبولیت کی ۔ چنانچہ عصر اور مغرب کے درمیان اور صبح صادق سے پہلے کی ساعتوں کو قبولیت کی ساعتیں مانا گیا ہے اسی طرح اگر عاملین یہ کہتے ہیں کہ محبت کا تعویذ فلاں وقت بنانا چاہئے اور نفرت کا فلاں وقت تو اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔

آپ کی آخری سطروں کا جواب یہ ہے کہ بچے چونکہ معصوم ہوتے ہیں اور گناہوں سے پاک صاف ہونے کی وجہ سے ان کی بصیرت ان کی بصارت کی طرح صاف ستھری ہوتی ہے اس لئے انہیں پوشیدہ مخلوقات آسانی سے نظر آجاتی ہیں اسی طرح وہ حضرات اکابرین جو گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں اور مسلسل تقوے اور پرہیزگاری سے جن کا باطن کسی آئینے کی طرح اجلا اور پاک صاف ہوجاتا ہے انہیں پوشیدہ مخلوقات نظر آنے لگتی ہیں یا پھر پوشیدہ مخلوقات اُن عاملوں کو بھی نظر آنے لگتی جو مسلسل ریاضتوں میں مصروف رہتے ہوں اور جلالی اور جمالی پرہیز کے ذریعے جو اپنی روحانی قوت کو بڑھانے میں کامیاب ہوجاتے ہوں ۔ بہت سے عاملین بچوں پر اسی لئے حاضرات کرتے ہیں کہ بچوں پر حاضرات جلدی کھل جاتی ہے کیونکہ بچے گناہوں سے پاک صاف ہوتے ہیں اور ان کا باطن بزرگوں کے باطن جیسا ہوتا ہے۔

اگر کسی پر جنات کے اثرات ہوں تو اس کا باقاعدہ علاج کرنا چاہئے اگر معوذتین کا نقش گلے میں ڈال لیا جائے تب بھی جنات بھاگ جاتے ہیں۔معوذتین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

امید ہے کہ ہمارے اس جواب سے آپ کی تشفی ہوگئی ہوگی۔تاہم جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو اگلی کسی صحبت میں ہم سمجھانے کی کوشش کریں گے۔

قرض محبت کی قینچی ہے

سوال از: عابدہ بانو ____________ بارہ بنکی۔

میرے بھائی محمد احمد خاں کو دولاکھ روپیہ دیا تھا۔دیئے ہوئے دس سال کا عرصہ ہوا ہے۔جس کام کو وہ کرتا ہے ناکامی ہاتھ آتی ہے میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ وہ روزی روٹی سے کب لگ جائے گا اور میرا روپیہ واپس کب کرے گا ، کیونکہ میری دو لڑکیاں اور بھی ہیں ان کی شادی کرنی ہے میں بہت پریشان رہتی ہوں ۔لہٰذا ادباً گزارش ہے کہ اس ناچیز کو بتائیں۔کیا عمل کروں جو وہ بھی خوش رہے اور میں بھی خوش رہوں اتنا ضرور بتائیں۔

جواب

آج سے چودہ سو برس پہلے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ القرض مقراض المحبة ۔قرض محبت کی قینچی ہے۔۱۴سو برس کے اس طویل عرصہ میں لاکھوں قرض دینے والے اس بات کے گواہ ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک میں کس قدر سچائی ہے۔یہ بات جس وقت ارشاد فرمائی گئی تھی جب لوگوں میں غیرت شرم اور حس باقی تھی اور لوگوں کے ضمیر اور وجدان آئینے کی طرح صاف ستھرے تھے اور چودہ سو برس گزر جانے کے بعد جب انسانوں میں نہ وہ غیرت باقی ہے نہ حیا نہ حس ،اب انسانوں کے ضمیر مردہ ہوچکے ہیں اور انسانوں کی سوچ وفکر پر خود غرضی ، بے حیائی اور بے غیرتی کا رنگ پوری طرح چھا چکا ہے۔آج کے دور میں قرض دے کر واپسی کی امید کرنا ایک طرح کی سادہ لوحی ہے۔

ممکن ہے کہ آپ کے بھائی صاحب حقیقتاً ایماندار ہوں اور ان کے حالات اس قابل ہی نہ ہوں کہ وہ رقم لوٹا سکیں لیکن عام طور پر تو یہی ہوتا ہے کہ قرض لینے والا بے فکر ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور اسے دوسرے کی رقم کا کوئی درد نہیں ہوتا اصولاً قرض لینے والے کی نیند حرام ہو جانی چاہئے کیونکہ بوجھ اسی کے کاندھوں پر ہوتا ہے لیکن دیکھنے میں تو یہ آتا ہے کہ نیند اس بے چارے کی اڑ جاتی ہے جو قرض دیتا ہے۔ دین اسلام نے قرض کے لینے دینے کو ناجائز نہیں بتایا ہے۔ قرض مصیبت زدہ افراد کے لئے ایک ضرورت کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرض لے کر لوٹانے کی فکر ایک ہزار انسانوں میں سے صرف چند ہی لوگوں کو ہوتی ہے۔ اس لئے قرض دینے کے بعد تعلقات متاثر ہو جاتے ہیں اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قول کی سچائی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رئیس المنافقین کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔ اے محمدؐ تم ان منافقین میں سے کسی کی نماز جنازہ مت پڑھایا کرو اور نہ ان میں سے کسی کی قبر پر آکر کھڑے ہوا کرو۔ درحقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر نرم دل تھے کہ وہ منافقین پر بھی اپنی عنایات کی بارش کرنے کے لئے تیار رہا کرتے تھے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ آپؐ نے مقروض مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے گریز کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرض کوئی انعام خداوندی نہیں ہے یہ ایک طرح کی لعنت ہے اور مسلمانوں کو بہت ہی مجبوری میں اس لعنت کا شکار ہونا چاہئے۔

آپ کے بھائی کے نام میں ہمیں اشکال ہے۔ محمد احمد نام بظاہر بہت اچھا ہے لیکن اکابرین امت کی رائے یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ذاتی نام کسی مسلمان کو نہیں رکھنے چاہئیں بر کتہً یا تو نام کے ساتھ محمد لگانا چاہئے یا احمد۔ محمد احمد نام رکھنا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی ہمسری ہے جو ایک طرح کی کسر شان ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ جب کسی مسلمان کا نام محمد احمد ہوتا ہے تو اس کے لئے عجیب عجیب طرح کی مشکلات کھڑی ہو جاتی ہیں۔

یہ بات بتانا کہ آپ کا بھائی کب روزگار سے لگ جائے گا اور کب آپ کی رقم واپس کرے گا ایک طرح کا علم غیب ہے اور علم غیب ماسوا خدا کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ آپ کے بھائی صاحب اگر واقعتاً فکر مند ہوں اور انہیں اپنی بہن کے قرض کی ادائیگی کی سچ مچ فکر ہو اور وہ قرض لوٹانے کی نیت کے ساتھ کسی بھی کام کو کرنے کی ٹھان لیں تو ممکن نہیں ہے کہ قرض ادا ہو جانے کی صورتیں پیدا نہ ہوں۔ جو لوگ دل سے قرض لوٹانے کی فکر کرتے ہیں اور رقم وصول ہو جانے پر تھوڑا تھوڑا بھی ادا کرنے کی روش اپناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں خیر و برکت پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اچھی نیت والے انسانوں کی بھرپور مدد کرتا ہے لیکن عام طور پر لوگ قرض کو مال غنیمت سمجھ کر ہڑپ کر جاتے ہیں اور اپنی ایک رات کی نیند بھی قرض کی ادائیگی کی فکر میں حرام نہیں کرتے اس لئے اللہ کی نصرت اور مدد سے وہ محروم رہتے ہیں۔

یہ صرف وہم ہے

سوال از: (ایضاً)

میرے شوہر کی ایک آنکھ میں بیٹری کا پانی چلے جانے سے ان کو دکھائی نہیں دیتا ہے۔ تمام لوگوں کا خیال ہے کہ کسی نے کچھ کروایا تھا۔ جس کی وجہ سے بیٹری پھٹ گئی۔ اور عامل لوگ کہتے ہیں روشنی پھر سے آجائے گی۔ ازراہ کرم بہ نظر رحیم اس ناچیز کو بتائیں اور کچھ عمل بتائیں جسکو میں پابندی سے ادا کروں اور میرے مقصد میں کامیابی حاصل ہو۔ میں آپ کے حق میں دعا گو رہوں گی۔

جواب

آپ کے شوہر پر کسی نے کچھ نہیں کرایا ہے۔ یہ صرف وہم ہے۔ اس وہم کو اپنے دل سے نکال دیں اور کسی اچھے آنکھوں کے ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔ اگر آپ کے شوہر ہر فرض نماز کے بعد "یَا نُوْرُ یَا بَصِیْرُ" گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے اپنی آنکھوں پر لگا لیا کریں تو اللہ تعالیٰ بینائی پیدا کر دیں گے۔

آپ روزانہ "یَا بَصِیْرُ" سو مرتبہ پڑھا کریں اور ایک گلاس پانی پر دم کر کے اپنے شوہر کو پلایا کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بھی آنکھوں میں روشنی پیدا ہو سکتی ہے۔

بھوتوں کا سایہ

سوال از: (ایضاً)

میں نے اپنی دو لڑکیوں کی شادی کی ہے وہ بھی پریشان رہتی ہیں اور عامل لوگ بتاتے ہیں کہ میرے گھر پر بھوت وغیرہ کا سایہ ہے۔ میں سب

عمل کرتی ہوں۔ مجھ کو اور بچوں کو سکون نہیں ملتا ہے۔ بتائیں کیا عمل کروں جو سکون حاصل ہو جائے۔

جواب

ممکن ہے کہ آپ کے گھر میں آسیبی اثرات ہوں۔ ان سے نجات پانے کے لئے آپ چالیس دن تک اپنے گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرائیں اور چالیس دن رات کو ۱۲ بجے اپنے گھر میں اذان دلوائیں۔ انشاء اللہ ان دو عملوں کی برکت سے آسیبی اثرات ختم ہو جائیں گے ورنہ مقامی کسی عامل سے اپنے مکان کو کلوالیں۔

آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ کی لڑکیوں کو کس طرح کی پریشانی ہے اگر وہ شوہر کی محبت سے خدانخواستہ محروم ہوں تو ان دونوں لڑکیوں کو تاکید کریں کہ وہ روزانہ "یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ" سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اور اگر وہ سسرال والوں کے لوگوں سے دکھی ہوں تو انکو روزانہ "یَاسَلَامُ یَاحَفِیْظُ" سو مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ اگر روزی کی تنگی ہو تو "یَا بَاسِطُ یَا وَاسِعُ" سو مرتبہ روزانہ پڑھنے کی تاکید کریں۔

آپ اپنی دونوں بیٹیوں کے غم کو دور کرنے کے لئے روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کیا کریں اور ان کے حق میں دعا کیا کریں۔ ماں باپ کی دعائیں بچوں کے حق میں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔

زندگانی کی ابتلائیں

سوال از: (نام مخفی)

بعد گزارش یہ ہے کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں لیکن تہی دست اور مفلوک الحال اور بے بس ہوں کیوں کہ میں پونہ میں سکونت پذیر ہوں اور آپ دیوبند میں، بہت دوری ہے۔

میری حالت مالی اس قدر بھی نہیں ہے کہ ممبئی تک آسکوں اور انہی نامساعد حالات میں اتنا لمبا سفر کرنے سے قاصر ہوں۔ میں نے اس سے پہلے آپ کو بہت سے خطوط لکھے لیکن جواب سے محروم رہا۔ میں نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ میں سخت پریشانی کے بحران سے گزر رہا ہوں۔ میں ایک اختتام پذیر شخص ہوں اور پینشن پر ہی گزارا ہو رہا ہے جو بہت ہی قلیل ہے۔ دو لڑکوں اور دو لڑکیوں کی شادی کی۔ بہرکیف میں پانچ وقت کی نماز کا بڑی عقیدت مندی سے اہتمام کرتا تھا اور اپنی زندگی صرف اسی نیک کام میں وقف کرتا تھا۔ میرا وقت اردو کتابیں پڑھنا، قرآن شریف پڑھنا اور طلسماتی دنیا نئی پرانی کتابوں کو پڑھنے سے کٹ جاتا ہے۔ تھوڑا وقت شعرو شاعری میں گزارتا ہوں کچھ غزلیں بھی لکھی ہیں جو اپنے گھر تک ہی محدود ہیں۔ میں اپنی تشہیر کا خواہاں بھی نہیں ہوں۔ میری تعلیم صرف میٹرک تک ہوئی ہے اور وہ بھی اردو میڈیم سے عربی اور فارسی بھی سیکھی ہے لیکن صرف پڑھائی اردو میں ہوئی۔ قریباً تین سال سے سخت پریشان ہوں۔ پیر میں جلن محسوس کرتا ہوں، ہاتھ پاؤں سُن ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ قرآن شریف میں سورۂ یٰسین، سورۂ ملک، سورۂ الرحمٰن، سورۂ مزمل یاد کیا سب بھول گیا ہوں، دماغ مفلوج ہو گیا ہے۔ کان میں عجیب سی آواز آتی ہے۔ طلسماتی دنیا کے ڈاک کے سوال و جواب پڑھ کر عمل درآمد کیا بہت کچھ تخفیف ہوئی یعنی ۴۰ فیصد اور بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ بھی آپ کی اس کتاب سے دستیاب ہوا جس کے لئے میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ آپ نے جو جو عمل بتائے میں نے وہ پابندی سے کئے اور اللہ کے فضل و کرم سے بہرہ ور بھی ہوا۔

میں نے آپ کی طلسماتی دنیا میگزین پڑھ کر جو میرے دشمن تھے جن کی میں نے نشاندہی کی اور جو قصوروار تھے ان کی بیخ کنی کی کچھ حد تک۔ اب سوال یہ ہے کہ میرے دشمن جن لوگوں کو اذیتیں پہنچی ہیں خاموش نہیں ہیں اور تبھی تبھی ریشہ دوانیوں میں مبدول ہیں اور ہر روز کسی نہ کسی طرح مجھے پریشان اور تباہ کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ میری آپ سے التماس ہے اور بڑی خلوص اور خندہ پیشانی سے یہ گزارش ہے کہ اپنا مشورہ مرحمت فرمائیں جس سے ان تمام باتوں کی شتابی سے ازالہ ہو جائے۔

ایک بات محل نظر ہے وہ یہ ہے کہ میں کوئی ہمہ گیر تعلیم روحانی عملیات میں نہیں رکھتا اس کے لئے میں صرف روزانہ صبح شام نماز کو ملحوظ رکھتا ہوں۔ آپ کو ان باتوں پر عبور حاصل ہے اور میری التجا ہے کہ آپ مجھے اس وقت ناامید نہیں کریں گے۔ آپ کی کتاب میں پونہ میں کیش پیسہ سے خریدتا ہوں اور آپ کی کتاب کا مجھے بہت انتظار رہتا ہے۔ ایک اور بات ہے میری چپلیں دو جوڑی گھر کے صحن سے غائب ہو گئی ہیں اور میرے پیروں پر چھوٹی چھوٹی لال لکیریں ہیں، کبھی کبھی دل کی دھڑکن یا اختلاج بھی تیز ہو جاتا ہے جو جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ میرے تحفظ کے لئے کوئی تعویذ مرحمت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب

بلاشبہ آپ زندگانی کی ابتلاؤں کا شکار ہیں۔ دشمنوں کی ریشہ دوانیوں نے، کرنی کرتوت نے آپ کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔ آپ کو اپنا روحانی علاج باقاعدگی کے ساتھ کرانا چاہئے۔ تندرستی ہر انسان کے لئے

ضروری ہے اور مرض کوئی سا بھی جسمانی ہو یا روحانی اس کے علاج کی فکر کرنا چاہئے۔ مرض کی پرورش کرنا کسی انسان کے لئے زیبا نہیں ہے۔ زندگی اللہ کی امانت ہے اور تندرستی اللہ کی عطا کردہ سب سے قیمتی نعمت ہے جو دنیا کی تمام دواؤں سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے جب کسی انسان کی تندرستی متاثر ہو جاتی ہے تو دنیا بھر کی خوش حالیاں بھی اس کے کسی کام کی نہیں رہتی اس لئے ہر انسان کا عموماً اور مسلمان کا خصوصاً فرض یہ ہے کہ وہ اپنی تندرستی کا خیال رکھے۔ اور تندرستی کی بحالی کے لئے ہر طرح کی کوشش جاری رکھے۔ آپ سحر کا بھی شکار ہیں۔ سحر بلاشبہ ایک بہت بڑی نحوست ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اس نحوست سے بھی نجات مل جاتی ہے۔ صرف فکر کرنے اور سوچنے یا باتیں بنانے سے انسان سحر سے، مصیبت سے، بیماری سے چھٹکارا نہیں پاتا بلکہ ان چیزوں سے چھٹکارا اس وقت نصیب ہوتا ہے جب انسان اس سے چھٹکارا پانے کے لئے وہ طور طریقے اختیار کرے جو مسلمہ طور طریقے ہوں۔ اگر آپ کسی معالج سے کسی بنا پر رابطہ قائم کرنا نہیں چاہتے تو پھر چند باتوں پر عمل کریں۔

روزانہ نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ سورۂ یٰسین میں کل سات مبین ہیں۔ نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل چار سو پچاس مرتبہ پڑھیں نماز عصر کے بعد آیت کریمہ سو مرتبہ پڑھیں، نماز مغرب کے بعد اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ اکیس مرتبہ پڑھیں۔ نماز عشاء کے بعد رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰاحِمِیْن سو مرتبہ پڑھیں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں۔ اور ہر جمعہ کو کم سے کم سات سکے ایک ایک روپیہ کے خیرات کریں اور مندرجہ ذیل نقش خود بنا کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاءاللہ آپ کو ایک ماہ کے بعد کچھ سکون وطمانیت کا احساس ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۵	۶۱۸	۶۲۲	۶۰۸
۶۲۱	۶۰۹	۶۱۴	۶۱۹
۶۱۰	۶۲۳	۶۱۶	۶۱۳
۶۱۷	۶۱۲	۶۱۱	۶۲۳

جنات کے اثرات

سوال از: نثار احمد ــــــــــ ناگپور۔

خدمت میں عرض ہے کہ میری بچی کو تقریباً تین سال قبل مدرسہ میں عربی کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخلہ کروایا تھا۔ دوران تعلیم اس کی طبیعت بگڑ گئی، بہکی بہکی باتیں کرنا، خاموش کھڑی رہنا، چپ بیٹھے رہنا، کھانا پلیٹ میں لے کر اسے دیکھتے رہنا، کھانا نہیں کھانا، بیت الخلا میں جائے تو کافی وقت تک بیٹھنا، کسی رشتے دار سے کوئی تعلق نہیں رکھنا، کوئی مہمان آئے تو ان کو سلام بھی نہ کرنا نہ ان کے قریب ہونا، اگر مہمان کے سامنے بیٹھے تو بھی گم صم رہنا، گھر میں والدین اور بھائیوں سے برابری سے باتیں کرنا۔

دماغ کے ڈاکٹروں سے علاج کروایا تھوڑے دن معاملہ قابو میں رہا پھر وہی حرکتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ کئی عاملوں سے علاج کروالیا۔ جیسے جیسے علاج کرتے گئے مزاج اور طبیعت بگڑتے گئے۔ دو مرتبہ مکان کی بندش کروائی۔ بندش کے بعد اور بھی بے قابو ہو جاتی ہے۔ بندش کھولنے کے بعد مزاج میں تھوڑی نرمی آجاتی ہے۔

تقریباً دو سال سے میرے مکان میں رمضان المبارک میں تراویح کا اہتمام ہوتا ہے۔ امسال حافظ صاحب مکان کی بندش کئے جس دن حافظ صاحب مکان کی بندش کئے اسی دن سے بچی کا دماغی توازن بگڑ گیا۔ گھر میں سبھی لوگوں کو گالی دینا، بڑی بڑی آنکھیں نکالنا اور بھی تمام حرکات شروع ہوگئیں۔ اس کیلئے مکان کو سب طرف سے بند کر کے رکھنا پڑتا ہے۔ کسی بھی عامل کا دیا ہوا پانی، تعویذ بالکل ہی استعمال نہیں کرتی۔ زبردستی کرنے پر کلی کرنا، تعویذ توڑ کر پھینک دینا۔

الحمدللہ روزانہ بعد نماز مغرب منزل اور سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتا ہوں جس کمرے میں تلاوت ہوگی وہ اس کمرے میں داخل نہیں ہوگی مکان کے اوپری حصے میں چلی جانا، یا ریڈیو، ٹیپ چالو کر دینا تاکہ اس کی آواز کان میں بھی نہ جائے جب تک میں تلاوت میں مشغول رہتا ہوں اُسے الجھن اور بے چینی سی رہتی ہے۔ اسی دوران اس بچی کا رشتہ بھی طے ہو رہا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ نکاح سے قبل ہی اس کی طبیعت صحیح ہو جائے تاکہ دوسروں کو اس کی ذات سے کوئی پریشانی نہ ہو۔ اپنی الجھنوں کی وجہ سے ہم لوگوں کی راتوں کی نیند بھی اُڑ گئی۔ مکان میں تین کمرے ہیں بیچ کے کمرے میں وہ اور اس کی چھوٹی بہن سوتی ہیں۔ تقریباً چھ ماہ سے ایک

عامل صاحب کے زیر علاج ہے۔ معاملہ تھوڑا قابو میں ہے پھر بھی میں مطمئن نہیں ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس پر تقریباً پانچ سال سے جن عاشق ہے اور وہ لوگ بہت ضدی ہوتے ہیں دھیرے دھیرے یہ معاملہ قابو میں آئے گا انشاءاللہ۔ لہٰذا میری آپ سے درخواست ہے کہ اس بچی کے لئے علاج تجویز فرمائیں یا اگر مناسب سمجھیں اور اجازت دیں تو میں بچی کو لے کر حاضر ہوسکتا ہوں۔

طلسماتی دنیا جنوری، فروری ۲۰۰۵ء صفحہ: ۳۲ کے مطابق مریضہ کی تشخیص کے لئے مبلغ پچاس روپے کا منی آرڈر روانہ کررہا ہوں۔ بچی کی ضد کا عالم یہ ہے کہ تصویر کھچانے کیلئے بھی راضی نہیں ہے۔ امید کہ مزاج بخیر ہونگے۔

جواب

آپ کی بچی پر جنات کا تسلط ہے اور اس کا علاج صحیح معنوں میں ابھی تک نہیں ہوسکا ہے اس لئے آپ کی صاحب زادی اثرات سے نجات نہیں پاسکی ہے۔ بے شک آپ نے مکان کی بندش بھی کرائی اور بچی کا علاج بھی کروایا۔ پھر بھی خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچا اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ علاج صحیح معنوں میں نہ ہوسکا ہو اور اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آپ نے پابندی کے ساتھ علاج جاری نہ رکھا ہو۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ مقامی کسی عامل سے ہی اس بچی کا علاج کرائیں۔ کیونکہ ابھی تک ہم مریضوں کو ٹھہرانے کا کوئی نظم نہیں کرسکے ہیں۔ اور ایسے مریضوں کے لئے جب تک ہم کوئی ہوسٹل قائم کرنے میں کامیاب نہ ہوجائیں اس وقت تک انہیں زیادہ دنوں تک دیوبند میں نہیں ٹھہرا سکتے اور ایسے مریضوں کو ٹھہرائے بغیر بات نہیں بن سکتی تاہم اتنے آپ کسی معتبر عامل سے رجوع کریں اتنے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۹۳	۳۳۹۶	۳۳۹۹	۳۳۸۵
۳۳۹۸	۳۳۸۶	۳۳۹۲	۳۳۹۷
۳۳۸۷	۳۵۰۱	۳۳۹۴	۳۳۹۱
۳۳۹۵	۳۳۹۰	۳۳۸۸	۳۵۰۰

اور یہ نقش ۴۰ عدد بنا کر روزانہ ایک نقش اس کو عصر کے بعد پلادیں۔ آدھے گھنٹے پانی میں گھولنے کے بعد۔

۷۸۶

۱۱۲۹	۱۱۲۳	۱۱۳۲
۱۱۳۱	۱۱۲۸	۱۱۲۶
۱۱۲۵	۱۱۳۳	۱۱۲۷

چالیس دن تک بچی کو مچھلی، انڈا اور گوشت نہ دیں۔ ۴۰ دن تک کسی میت والے مکان میں نہ جانے دیں اور چالیس دن تک لڑکی کو کالا لباس نہ پہنائیں۔ جب تک لڑکی زیر علاج رہے مکان کلوانے کی غلطی نہ کریں۔ جب لڑکی روبہ صحت ہوجائے تو صحیح طریقے سے مکان کلوائیں کسی اناڑی عامل سے مکان نہ کلوائیں۔ ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔

بدروحوں کا علاج

سوال از: فرقان کاظمی ــــــــــ راجوپور۔

بہت سے مریضوں پر بدروحیں آجاتی ہیں وہ کسی بھی طرح کے تعویذ یا دعا سے نہیں جاپاتیں۔ اس کے لئے کوئی خاص تعویذ بھی اور دعا بھی عنایت فرمائیں۔ تاکہ مکمل آرام مریض کو ہوجائے۔

جواب

سورہ یٰسین سات مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ ہر مبین پر سات مرتبہ سورہ قریش پڑھیں۔ عمل مکمل ہونے پر پانی پر دم کردیں اور اس پانی کو مٹی کے برتن میں رکھیں۔ یہ پانی دن میں ۵ مرتبہ ہر نماز کے بعد مریض کو پلائیں اور سورہ یٰسین کا نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ بدروحوں سے نجات ملے گی اور مریض صحت یاب ہوگا۔

علاج دردسر

سوال از: نعیم احمد ــــــــــ سلطان پور۔

میرے سر میں اکثر درد رہتا ہے۔ بہت علاج کرواچکا ہوں لیکن کسی بھی طرح آرام نہیں آتا۔ اس کا کوئی روحانی علاج بتائیں۔

جواب

روزانہ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر پانی پردم کرکے صبح شام پیا کریں۔ صبح کو دم کریں اور دونوں وقت یہ پانی پی لیا کریں۔ انشاءاللہ سر کے درد سے نجات مل جائے گی۔ ✿✿✿✿

نویں قسط

آئینۂ اعداد

اگر آپ کسی بھی انگریزی مہینے کی ۹، ۱۸،
یا ۲۷ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

• اس آئینہ میں اپنی شخصیت کے خدوخال دیکھئے اور اپنی اصلاح کیجئے •

آپ کی خوبیاں

جرأت، پیش قدمی کی صلاحیت، بہادری، حوصلہ مندی، قوت فیصلہ، عالی ہمتی، خوش مزاجی، معاملہ فہمی، لوگوں کے ساتھ ہمدردی۔

آپ کی خامیاں

اشتعال، تباہی بربادی، عجلت کی وجہ سے ناکامی، رسوائی، بکواس اور کذب بیانی، محبت میں دیوانگی۔

آپ بلاشبہ بہت بہادر اور جرأت مند ہیں اور ہر وقت کام میں لگے رہنا آپ کی فطرت ہے۔ آپ بڑے سے بڑا فیصلہ بھی منٹوں اور سیکنڈوں میں لے لیتے ہیں اور کسی بھی بڑی ذمہ داری کو اپنے کاندھوں پر لیتے ہوئے ذرا بھی نہیں جھجکتے۔ لیکن بہتر ہوگا کہ آپ ہر جگہ پیش قدمی کرنے سے گریز کریں اور ایک دم کسی بھی میدان میں چھلانگ لگانے سے خود کو بچائیں۔ اپنے مزاج میں اعتدال پیدا کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ محبت کرنا کوئی بُری بات نہیں ہے لیکن ہر دور میں محبت کرنا اور اپنی ٹانگ کہیں نہ کہیں راہ عشق میں پھنسائے رکھنا اچھا نہیں ہے۔ اس سے آپ بے سکونی میں مبتلا ہوجائیں گے اور کسی بڑی رسوائی سے بھی دوچار ہوسکتے ہیں۔

آپ خوش مزاجی کے فن سے پوری طرح واقف ہیں۔ لیکن آپ کو متانت اور سنجیدگی کے دامن کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ خوش طبعی اگر اعتدال میں نہیں ہوگی تو آپ کی شخصیت کو پامال کردے گی۔ آپ اپنی عقل کو اپنا امام بنا کر زندگی گزارنے کے عادی ہیں۔ بلاشبہ آپ خوددار ہیں اور غیرت مند ہیں اسی لئے آپ کسی سے مشورہ کرنے میں بھی اپنی توہین اور ہتک محسوس کرتے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ عقل پرست اور خود پرستی آپ کو کئی بار ہچکولے کھلائے گی اور آپ کو ناکامی سے دوچار کرے گی۔ خود پر بھروسہ کرنا بُری بات نہیں ہے، خوداعتمادی ایک جوہر ہے لیکن اس کی ایک حد ہونی چاہئے۔

آپ اصولوں کے معاملے میں بہت سخت جان ہیں۔ آپ کو بھٹکانا اور اپنے اصولوں سے اِدھر اُدھر کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن آپ کو ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ جب انسان حد سے زیادہ سخت جان ہوجاتا ہے تو پھر اس کے ٹوٹنے بکھرنے میں دیر نہیں لگتی خود کو ٹوٹنے اور بکھرنے سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ کو لچک دار ہونا چاہئے۔ آپ کو کام کرنے کی دُھن ہے۔ لیکن کام کرنے کی بھی ایک حد ہونی چاہئے۔ انسان اگر کولھو کا بیل بنا رہے تو اس کی تندرستی پر غلط اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

لوگوں پر بھروسہ کرنا ایک اچھی صفت ہے اور لوگوں کے ساتھ احسانات کرنا بھی ایک اچھا وصف ہے۔ لیکن ہر کس وناکس پر حد سے زیادہ بھروسہ کرنے سے انسان کو کئی بار بھاری صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور ہر ایک پر احسان کا دروازہ کھولنا بھی اپنے لئے مصائب کی عمارت تعمیر کرنے کے برابر ہے۔ کبھی کبھی آپ حد سے زیادہ مشتعل ہوجاتے ہیں اس وقت آپ کی تمام خوبیوں اور مزاج کی اچھائیوں کا خون ناحق ہوکر رہ جاتا ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ اشتعال میں آنے سے خود کو بچائیں اور غصے کی زیادتی میں مبتلا ہوکر اپنی شخصیت کو پامال نہ کریں۔ غصے میں آکر آپ بکواس اور لاف وگزاف بھی کرگزرتے ہیں۔ اگرچہ جلد ہی آپ شرمندہ بھی ہوجاتے ہیں لیکن غصہ آپ کی شخصیت کو پارہ پارہ کرکے چلا جاتا ہے اور آپ کو ناقابل تلافی نقصانات میں مبتلا کرکے گزر جاتا ہے اگر آپ ایسے نازک ترین حالات میں خود پر قابو رکھیں تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں۔

آپ کے اندر معاملہ فہمی کی زبردست صلاحیتیں ہیں اور خوش نصیبی کی بات یہ ہے کہ آپ ان صلاحیتوں سے بھرپور فائدے بھی اُٹھاتے ہیں۔ اگر آپ چند خامیوں کو دور کرلیں تو بلاشبہ آپ بے مثال انسان ہیں۔

✡❀✡✡❀✡✡❀✡✡❀✡

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہوجاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا،ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

دفع دردسر کے لئے

کسی کے سر میں درد ہو یا مسلسل درد رہتا ہو، خواہ اس کی وجہ کچھ بھی ہو تو درج ذیل تعویذ گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ درد سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۱۹۸	۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳
۱۹۶	۱۸۹	۲۰۲	۹۹
۲۰۱	۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۱۵	۴	۵
۸	۱	۱۴	۱۱
۱۳	۱۲	۷	۲
۳	۶	۹	۱۶

برائے فتوحات

روزانہ بعد نماز عشاء سو مرتبہ یہ وظیفہ پڑھیں۔ آگے پیچھے تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاءاللہ فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔

"یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبِ الخیرِ یا بدِیعُ"

دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے

اگر دشمن کم ظرف ہو اور اس کی کم ظرفی کی وجہ سے پریشان ہو تو عصر کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ دشمن کا تصور کرتے ہوئے "یَاخَافِضُ" پڑھیں، اس عمل میں آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں۔

برائے قضائے حاجات

تمام جائز خواہشات کے لئے مندرجہ ذیل عمل لگاتار تین ماہ تک کریں۔ انشاءاللہ خواہشات پوری ہوں گی۔ عمل اس ترتیب سے کریں۔

اس عمل کو بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

شب اتوار۔ یَاقَاضِیُ الْحَاجَاتُ۔

شب پیر۔ یَا مُفَتِّحُ الْاَبْوَابُ۔

شب منگل۔ یَا مُسَبِّبُ الْاَسْبَابُ۔

شب بدھ۔ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔

شب جمعرات۔ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

شب جمعہ۔ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ۔

شب ہفتہ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

اس عمل میں روزانہ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور عمل باوضو کریں۔ دوران عمل اگر کسی طرح کی خوشبو جلالیں تو بہتر ہے۔ ورنہ اپنے کپڑوں میں عطر لگا کر عمل شروع کریں۔ انشاءاللہ حیرتناک کامیابی ملے گی۔

قرض سے نجات کے لئے

عشاء کی نماز کے بعد مندرجہ ذیل عمل کریں۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر ایک ہزار مرتبہ "یافتاح" پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں۔
اس عمل کو لگاتار ۹۰ راتوں تک کریں۔ انشاء اللہ غیب سے قرض کی ادائیگی کا بندوبست ہوجائے گا۔

قرض کی ادائیگی کا دوسرا عمل

مغرب کی نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے چہرے پر مل لیں اور سجدے میں جاکر گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔

بری عادتیں چھڑانے کے لئے

جب بری عادتوں والا سوجائے تو سورۂ یٰسین پڑھ کر اس کے دونوں کانوں میں دم کردیں۔ انشاء اللہ لگاتار گیارہ دن عمل کرنے سے بری عادتوں سے نجات مل جائے گی۔

بری عادتوں سے نجات کے لئے دوسرا عمل

اگر کوئی شخص بری عادتوں میں مبتلا ہو تو جب وہ سوجائے تو اس کے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہوکر اس کی طرف دیکھتے ہوئے "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" ستر مرتبہ پڑھیں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ بری عادتوں سے نجات مل جائے گی۔ اس عمل کو کرنے کے بعد ایک گلاس پانی پر دم کرلیں۔ اور صبح کو وہ پانی اس شخص کو پلادیں جس کیلئے عمل کیا گیا ہے۔ اس عمل کو بھی گیارہ دن تک کریں۔

بھوک لگنے کا عمل

اگر کسی کو بھوک نہ لگتی ہو تو کسی بھی کھانے کی چیز پر ۱۵ مرتبہ "یَارَحِیْمُ" پڑھ کر کھالیں۔ لگاتار تین دن اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ بھوک کھل جائے گی۔

بدخوابی سے بچنے کے لئے

اگر کسی شخص کو برے اور ڈراؤنے خواب آتے ہوں تو اس تعویذ کو لکھ کر تکیے کے میں سی لیں۔ انشاء اللہ برے خوابوں سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

ث ث ث ث ث ث ث
ث ث ث ث ث ث

نامردی دور کرنے کا عمل

اگر کسی شخص کی شہوت ختم ہوگئی ہو تو اس کو چاہئے اس تعویذ کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد شہوت کھل جائے گی۔ نقش کے نیچے مریض کا نام مع والدہ کے لکھنا چاہئے۔

۷۸۶

ز ز ز ز ز ز
ز ز ز ز ز ز

فلاں ابن فلاں

نحوست دور کرنے کا عمل

مندرجہ ذیل نقش مریض کے بدن پر مل کر جلادیں۔ اور اس عمل کو ۱۳ دن تک کریں۔ انشاء اللہ نحوست سے نجات ملے گی۔ گویا کہ ۱۳ نقش ۱۳ دنوں میں جلانے ہوں گے۔

شداد ← ابلیس → نمرود
ہامان — فرعون

شادی کے لئے

اگر لڑکا لڑکی شادی کرنا چاہتے ہوں اور ان کے گھر والوں کی مرضی نہ ہو تو اپنے اپنے گھر والوں کو راضی کرنے کے لئے ۴۰ روز تک عشاء کی نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ سجدے میں جاکر اس آیت کو پڑھیں۔
اَلَآ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ۔ درمیان میں اگر نماز کا وقفہ ہوجائے تو لڑکی اس عمل کو بعد میں پورا کرے۔

جادو ختم کرنے کا عمل

مریض کے سر سے پیر تک انگوٹھے تک نیلے دھاگے گیارہ عدد لے لیں۔ان کی چار تہہ کرلیں۔اوران دھاگوں پر گیارہ گرہیں لگائیں اور ہر گرہ کے دائرے میں گیارہ گیارہ مرتبہ معوذتین پڑھ کر گرہ لگائیں اس کے بعداس ڈورے کو جلتے ہوئے کوئلوں پر ڈال دیں۔گیارہ دن تک اس عمل کو کریں انشاءاللہ سحر سے نجات ملے گی۔

گھر سے جادو کے اثرات ختم کرنے کے لئے

اگرکوئی گھر جادو کی لپیٹ میں ہوتو لوبان کو ہاون دستہ میں کوٹ کر یا کسی بھی طرح باریک کرکےاس پر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق ۱۱۱مرتبہ پڑھ کردم کردیں۔اورتین دن تک اس لوبان کو پورے گھر میں جلا کر دھونی دیں۔انشاءاللہ جادو سے نجات ملے گی۔

کاروبار میں بندش ختم کرنے کا عمل

کاروبار کی جگہ پر طلوع آفتاب سے پہلے پہنچیں۔ایک مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کردکان کے دروازے پر دم کردیں۔پھر پانچ قدم پیچھے لوٹ کردونوں جوتے اُتارلیں۔اور جوتوں کو ہاتھ میں لے کر تین بار اس طرح جھاڑیں کہ دونوں جوتوں کے تلوے ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔اس عمل کو لگاتار سات دن تک کریں۔انشاءاللہ بندش سے نجات ملے گی۔

احساس کمتری دور کرنے کے لئے

اگرکوئی شخص احساس کمتری میں مبتلا ہوتو اسکو چاہئے کہ مندرجہ ذیل لکھ کراپنے گلے میں ڈال لیں۔اوران اسماء کو تین تین بار پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پردم کرکے اپنے چہرے پر روزانہ نماز فجر کے بعد ملے۔انشاءاللہ احساس کمتری سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

یانافع	یانافع	یانافع
یامانع	یامانع	یامانع
یادافع	یادافع	یادافع

مفرور کی واپسی کے لئے

اگرکوئی شخص گھر سے فرار ہوگیا ہوتو اس نقش کولکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے گھر میں لٹکالیں۔انشاءاللہ دس دن کے اندر اندر واپس آجائے گا۔

۷۸۶

گریختہ فلاں ابن فلاں باز آید

درد عرق النساء

چمٹالے کراس پرمندرجہ ذیل عمل سات مرتبہ پڑھ کردم کرلیں۔پھر چمٹے کو درد کی جگہ اوپر سے نیچے کی طرف لائیں اور درد کی جگہ سے جب نیچے چمٹا آجائے تو اس کو تین بار زمین پر جھاڑیں۔اس طرح ایک وقت میں سات باراس عمل کو کریں اور لگاتار سات روز تک کریں۔انشاءاللہ درد عرق النساء سے نجات ملے گی۔

عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الااللہ . آدم صفی اللہ

لاالہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ

لا الہ الااللہ عیسیٰ روح اللہ

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

درد پسلی

اگرکسی کی پسلی میں درد ہوتو سرسوں کے تیل پر ۴۱ مرتبہ قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھ کردم کرلیں اوررات کو روزانہ اس تیل سے ہلکی ہلکی پسلی پر مالش کریں۔انشاءاللہ درد سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم٥ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ٥

لو بلڈ پریشر کے لئے

اگر کوئی شخص لو بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ یہ نقش لگاتار ۴۰ روز تک صبح شام پئے۔ صبح کو نقش پانی میں گھول دے اور اس کا پانی دن میں دوبار صبح شام پئے انشاءاللہ مرض سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

ش	ا	ف	ی
ا	ف	ی	ش
ف	ی	ش	ا
ی	ش	ا	ف

ہائی بلڈ پریشر کے لئے

اس آیت کو ایک سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ پھر اس پانی کو دن میں تین بار صبح دوپہر شام پابندی کے ساتھ ۴۰ دن تک پئیں۔ انشاءاللہ مرض سے نجات مل جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم٥ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ٥

من پسند ملازمت کے لئے

اگر کوئی من پسند ملازمت کی تلاش میں ہو تو مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ اور روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ان اسماء الٰہی کو جو نقش میں ہیں سو سو مرتبہ پابندی سے اس وقت تک پڑھتا رہے جب تک ملازمت نہ مل جائے۔ انشاءاللہ تین ماہ کے اندر اندر ملازمت مل جائے گی۔

۷۸۶

یاقادر	یاقدیر	یامقتدر
یاقادر	یاقدیر	یامقتدر
یاقادر	یاقدیر	یامقتدر

قید سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو تو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش قیدی کے گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ بہت جلد ضمانت ہو جائے گی۔

۷۸۶

م	ح	م	د
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

بچہ ضد نہ کرے

جو بچہ ضد کرتا ہو اس کے گلے میں ڈالدیں۔ انشاءاللہ بچے ضد چھوڑ دیں گا۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں رکھ کر پیک کریں۔

۷۸۶

مـــ	مـــ	مـــ
ما	ما	ما
مـــه	مـــه	مـــه

بچہ جلد چلنا اور بولنا سیکھے

اگر اس نقش کو بچے کے گلے میں ڈال دیں تو بچہ بہت جلد چلنا اور بولنا سیکھ جائے گا۔

۷۸۶

م	ت	ی	ن
۴۰	۴۰۰	۱۰	۵۰
۴۰۰	۱۰	۵۰	۴۰
۱۰	۵۰	۴۰	۴۰۰
۵۰	۴۰	۴۰۰	۱۰

چکر آنے کا مرض

اگر کسی کو چکر آنے کا مرض ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو زعفران سے لکھ کر روزانہ ۲۱ روز تک پئیں۔ انشاءاللہ چکروں سے نجات مل جائیگی۔

ہو	ہو	ہو	ہو	ہو
ہو		ہو		ہو
ہو		ہو		ہو
ہو		×		ہو
ہو		×		ہو
ہو		×		ہو
ہو	ہو	ہو	ہو	ہو

ناف کو صحیح جگہ پر لانے کے لئے

اگر کسی کی ناف ٹل جائے تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ناف پر باندھیں انشاءاللہ ناف صحیح جگہ پر آجائے گی۔

۷۸۶

ی	ن	و	س
ن	ت	ض	ن
و	ض	ب	و
ی	ن	و	س

حیا پیدا کرنے کے لئے

اگر کوئی لڑکا یا لڑکی بے شرم ہوگئی ہو تو ان کے اندر حیا پیدا کرنے کے لئے قرآن حکیم کی اس آیت کو ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کرکے کھلائیں۔ انشاءاللہ سات دن کھلانے سے بے حیائی سے نجات ملے گی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

بیوی کی زبان درازی ختم کرنے کے لئے

اگر بیوی زبان دراز ہو اور گھر میں جھگڑے فساد کرتی رہتی ہو تو اس عورت کے ساتھ بال لے کر ان میں سات گرہ لگائیں اور ہر گرہ میں ۲۷ مرتبہ یہ عمل پڑھ کر پھونک دیں۔ پھر ان بالوں کو بہتے پانی میں چھوڑ دیں۔ انشاءاللہ بیوی کی زبان درازی سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یَاوَدُوْدُ یَاحَافِظُ یَاسُبُّوْحُ۔

درد کمر کے لئے

اگر کمر میں درد رہتا ہو تو اس نقش کو لکھ کر کمر میں باندھ لیں۔ انشاءاللہ درد کمر سے نجات مل جائے۔
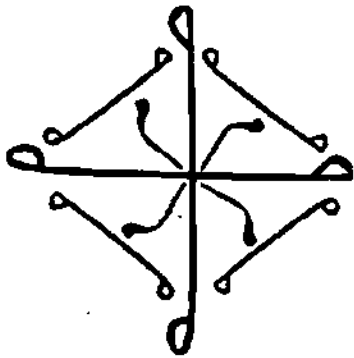
الرجی سے نجات کے لئے

کسی بھی میٹھی چیز کے لئے الرجی ہوتی ہو تو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

م	ی	ح	ر
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ			
م	ی	ح	ر

لیکوریا کا علاج

اکثر عورتوں کو لیکوریا کی بیماری ہوجاتی ہے اس میں سفید پانی فرج سے بہتا ہے جو عورت کی ہڈیوں کو گلا کر رکھ دیتا ہے۔ اس مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے چھالیوں کو باریک پیس لیں اور ان پر پانچ سو مرتبہ یہ عمل پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں۔ پھر ان پسی ہوئی چھالیوں کو عورت چالیس دن تک روزانہ کھائے۔ انشاءاللہ لیکوریا سے نجات مل جائے گی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰھُمَّ اِشْفِ عَبْدِکَ بِصِدْقِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

آتشک کی بیماری

اگر کسی کو آتشک کی بیماری لگ گئی ہو تو اس کو دفع کرنے کیلئے چینی کی پلیٹ پر یہ نقش لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر پئے لگاتار ۴۰ دن تک انشاء اللہ آتشک سے نجات ملے گی۔
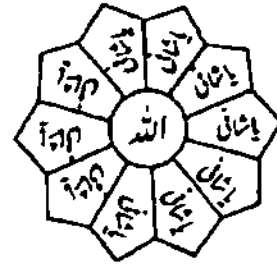
اگر پھیپھڑوں میں پسلیوں میں یا رحم میں پانی بھر جائے

اگر جسم کے اندرونی حصوں میں پھیپھڑوں، پسلیوں میں یا رحم میں پانی بھر جائے تو اس نقش کو مریض یا مریضہ کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ پانی خشک ہو جائے گا۔

۷۸۶

یا حفیظ — ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ — یا حفیظ

بحق جبرائیل — بحق جبرائیل
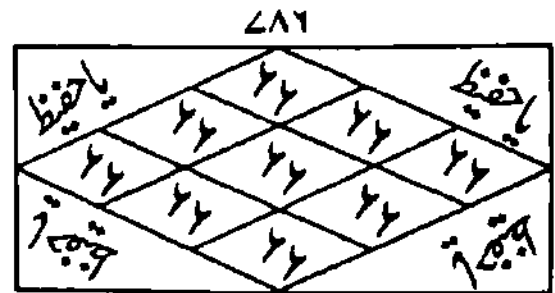
دشمن دفع ہو جائے

اگر کسی کو دشمن کی طرف سے نقصان پہنچائے جانے کا شدید خطرہ ہو اور دشمن کسی بھی طرح دشمنی کرنے سے باز نہ آتا ہو تو چاہئے کہ نماز فجر کی فرض کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فیل پڑھے۔ نماز پڑھنے کے بعد دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن کا منہ اس کی طرف سے پھر جائے اور اسکو کوئی رستہ نہ ملے گا۔ دشمن ہر طرح ناکام و نامراد ہوگا۔

کیا مریض کو شفاء ہوگی

اگر کوئی شخص کسی مریض کے بارے میں یہ اندازہ کرنا چاہیں کہ اس کو شفاء ہوگی یا نہیں تو حسب قاعدہ حساب پھیلائیں۔ اور مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ دو، پانچ یا ۸ برآمد ہو تو مریض کو خطرہ ہے اور موت کا اندیشہ ہے۔ اگر مستحصلہ ۳، ۶ یا ۹ ہو تو مریض طویل مدت تک بیمار رہ کر خدا کے فضل سے شفایاب ہوگا۔ اور اگر مستحصلہ ایک چار یا سات ہو تو مریض کو جلد شفا ہوگی۔

مثلاً زید ابن ہندہ بیمار ہے اور اس کے بارے میں ۱۵ر جولائی کو شام چار بجے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس کو شفاء ہوگی یا نہیں تو جملہ اس طرح بنائیں۔

کیا زید ابن ہندہ کو مرض سے شفاء نصیب ہوگی؟ اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے حسب قاعدہ اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) زید، ہندہ۔	۸۵	۴
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۹۴۱	۵
(۳) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی جولائی	۷	۷
(۵) سن عیسوی ۲۰۰۵ء	۲۰۰۵ء	۷
(۶) تاریخ قمری	۸	۸
(۷) ماہ قمری جمادی الثانی	۶	۶
(۸) سن ہجری	۱۴۲۶ھ	۴
(۹) تاریخ ہندی	۱	۱
(۱۰) ماہ ہندی ساون	۴	۴
(۱۱) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۲	۱
(۱۲) دن بدھ	۴	۴
(۱۳) برج اسد	۵	۵
(۱۴) متعلقہ ستارہ شمس عدد منفی	۴	۴
(۱۵) منزل قمر اکلیل	۱۷	۸

آیئے اب ان کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۴ ۵ ۶ ۷ ۷ ۸ ۶ ۴ ۱ ۴ ۱ ۴ ۵ ۴ ۸
۹ ۲ ۴ ۵ ۶ ۵ ۱ ۵ ۵ ۵ ۵ ۹ ۹ ۳
۲ ۶ ۹ ۲ ۲ ۶ ۶ ۱ ۱ ۱ ۵ ۹ ۳
۸ ۵ ۲ ۴ ۸ ۳ ۷ ۲ ۲ ۶ ۵ ۳
۴ ۷ ۶ ۳ ۲ ۱ ۹ ۴ ۸ ۲ ۸
۲ ۴ ۹ ۵ ۳ ۱ ۴ ۳ ۱ ۱
۶ ۴ ۵ ۸ ۴ ۵ ۷ ۴ ۲
۱ ۹ ۴ ۳ ۹ ۳ ۲ ۶
۱ ۴ ۷ ۳ ۳ ۵ ۸
۵ ۲ ۱ ۶ ۸ ۴
۷ ۳ ۷ ۵ ۳
۱ ۱ ۳ ۸
۲ ۴ ۲
۶ ۶
۳

تین برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زید ابن ہندہ طویل مدت تک بیمار رہنے کے بعد شفایاب ہوگا۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ساتویں قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

رزق کی فراوانی کا ایک عجیب وغریب عمل بطور خاص نقل کیا جاتا ہے یہ نقش درحقیقت علم جفر کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اگر ہم نے اپنے رب کی دی ہوئی توفیق سے علم جفر کے تمام رازوں سے پردے ہٹانے کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو اس طرح کے خزانوں کو ہم اتنی فراخدلی کے ساتھ نہیں لٹا سکتے تھے۔ بعض ایسے خزانوں سے ہم نے پردے ہٹادیئے ہیں کہ جن کی نشاندہی لاکھوں اور کروڑوں روپے وصول کر کے بھی کوئی نہیں کرسکتا اسی طرح کا ایک خزانہ یہ بھی ہے جو ہم پیش کررہے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ اہل ہنر اس سے فائدہ خود بھی اٹھائیں گے اور دوسروں کو بھی استفادہ کرنے کی ترغیب دیں گے۔ یہ "دولت عمل" ہمیں جن بزرگ سے عطا ہوئی تھی ان کے خلوص کی انتہا یہ ہے کہ انہوں نے اپنے نام کی اشاعت کو منع کردیا تھا۔ ہاں انہوں نے آج سے ۱۷ برس پہلے ۱۹۸۸ء میں ہمیں اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ ہم اللہ کے بندوں کے استفادۂ عام کی غرض سے اس کو اشاعت کردیں۔ حالانکہ اس وقت تک طلسماتی دنیا کا کوئی وجود نہیں تھا۔ اب کرشمات جفر کے کالم میں اس دولت بیکراں سے پردہ ہٹایا جاتا ہے اور عام اجازت کے ساتھ اس کو نقل کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ "لوح تسخیر اکبر" سے ملتا جلتا ہے۔ اس نقش میں نقش کی چال طالب کے نام کے پہلے حرف کے مطابق ہوگی۔ یعنی اگر نام کا پہلا حرف آتشی ہے جو چال آتشی ہوگی، اگر نام کا پہلا حرف خاکی ہے تو چال خاکی ہوگی وغیرہ۔

اس نقش کو جو دس مثلث پر مشتمل ہے۔ تیار کرنے کے بعد دیوار پر آویزاں کرنا چاہئے۔ اس کو گھر، دکان، آفس، اور فیکٹری وغیرہ میں آویزاں کیا جاسکتا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے۔ طالب کے نام کے اعداد اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر اس میں مندرجہ ذیل اسماء الٰہی اور مندرجہ ذیل آیات قرآنی کے اعداد شامل کئے جائیں۔

جن اسماء الٰہی کے اعداد شامل کرنے ہیں وہ یہ ہیں۔

اسماء الٰہی	اعداد
یااللہ	۷۶
یاوہاب	۱۴
یارزاق	۳۰۸
یاغنی	۱۰۷۰
یامغنی	۱۱۰۰
یافتاح	۴۸۹
یاکفیل	۱۴۰
یاوکیل	۶۶
یاوارث	۷۰۷
یاواسع	۱۳۷
	۴۰۸۷

آیات قرآنی یہ ہیں۔

آیات	اعداد
(۱) اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ (سورۂ شوریٰ: آیت نمبر:۱۹)	۱۲۸۷
(۲) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (سورۂ ذاریات: آیت نمبر:۵۸)	۱۸۴۶
(۳) اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۂ آل عمران: آیت نمبر:۳۷)	۲۱۱۹
(۴) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (سورۂ طلاق: آیت نمبر:۳)	۱۴۴۷
	۶۶۹۹
	۴۰۸۷
	۱۰۷۸۶

نام طالب۔ عزیز احمد۔ ۱۴۷

نام والدہ۔ سلمہ۔ ۱۳۵

۱۰۶۸

۱۲

۳)۱۰۵۶(۳۶۸۵
۹
۲۰
۱۸
۲۵
۲۴
۱۶
۱۵
۱

طالب کے نام کا پہلا حرف خا کی ہے۔ اس لئے نقش کی چال خا کی رہے گی۔ نقش میں کسر ہے۔ اسلئے ساتویں خانے میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

نقش تیار کرنے کے بعد نقش کے چاروں طرف آیات قرآنی اور اسماء الٰہی لکھے جائیں گے۔ ہر آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر لکھنا ہے۔ اور ہر اسم الٰہی کو بھی گیارہ مرتبہ پڑھ کر لکھنا ہے۔

عزیز احمد ابن سلمہ کا نقش اس طرح بنے گا۔ چاروں کونوں پر چاروں فرشتوں کے نام لکھے جائیں۔

۷۸۶

جبرئیل — میکائیل

اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء و ھو القوی العزیز

یا اللہ یا رزاق یا غنی یا مغنی یا فتاح یا کفیل یا وکیل یا وارث یا باسط یا وھاب یا واسع

۳۱	۳۶	۲۹	۸۶	۸۱	۷۴	۱۳	۱۸	۱۱
۳۰	۳۲	۳۴	۷۵	۷۷	۷۹	۱۲	۱۴	۱۶
۳۵	۲۸	۳۳	۸۰	۷۳	۷۸	۱۷	۱۰	۱۵
			۴۰	[illegible]	۳۸			
۲۲	۲۷	۲۰		[illegible]		۵۸	۶۳	۵۶
۲۱	۲۳	۲۵		[illegible]		۵۷	۵۹	۶۱
۲۶	۱۹	۲۴	۳۹		۴۳	۶۲	۵۵	۶۰
			۴۴	۳۷	۴۲			
۶۷	۷۲	۶۵	۴	۹	۲	۴۹	۵۴	۴۷
۶۶	۶۸	۷۰	۳	۵	۷	۴۸	۵۰	۵۲
۷۱	۶۴	۶۹	۸	۱	۶	۵۳	۴۶	۵۱

ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین

اس نقش کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں چاند کی کیم تاریخ اور ۱۴ تاریخ کے درمیان لکھیں۔ اس نقش کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد نکال کر اس میں ۷۸۶ ۱۰ جوڑ دیں۔ پھر حسب قاعدہ نقش بنالیں۔ اور اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق اس کی چال متعین کریں۔ اس نقش کی تمام اہل حضرات کو اجازت دی جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

✡❋✡✡❋✡✡❋✡

دکان خوب چلے

اگر کسی کو روزگار کی تنگی ہو دکان نہ چلتی ہو تو وہ روزانہ اشراق کے وقت دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھنے پر مداومت کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ جب سلام پھیرے تو اپنا سر سجدہ میں رکھ کر یہ دعا نہایت عاجزی وانکساری سے مانگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یَامَنْ یَدَاکَ مَبْسُوْطَتَانِ تُنْفِقُ کَیْفَ تَشَآءُ اُبْسُطْ عَلَیْنَا بِفَضْلِکَ الْوَاسِعِ یَامَنْ لَّیْسَ بِفَنَاکَ غَایَۃٌ اِرْحَمْ مَنْ لَّیْسَ بِفَقْرِہٖ غَایَۃٌ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

انشاء اللہ تعالیٰ روزگار کی تنگی دور ہوجائے گی اور دکان خوب چلے گی۔

❋❋❋❋❋❋❋❋

بلند مرتبہ کا حصول

جو کوئی بلند مرتبہ کے حصول کا خواہاں ہو اور چاہتا ہو کہ چشم خلائق میں مقبول و معزز ہوجائے تو وہ روزانہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھنے کا معمول بنالے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ زمر پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ایک مرتبہ سورۂ زمر پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد میں کامیابی کیلئے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ مقصد میں کامیابی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ بلند مرتبہ سے نوازے گا۔

ادارہ

پتھروں کی خصوصیات

سنگ نور

اس پتھر کو عربی زبان میں "حجر النور" اسی پتھر کو سونا مکھی بھی کہا جاتا ہے۔اس کی صورت تانبے کی سی شکل کی ہوتی ہے۔اس میں پائی جاتی ہے جو انسانی زندگی کے لئے تباہ کن ثابت ہوتی ہے اسی لئے اس کو کھانا یا اس کو زبان کی نوک پر لگانا قطعاً نادرست ہوتا ہے۔

● یہ پتھر اگر بچوں کے گلے میں ڈال دیا جائے تو بچوں کو جادو ٹونے کے اثرات نہیں ہوتے۔ یہ پتھر بطور خاص عورتوں کو اور کم سن بچوں کو جادو ٹونے اور کرنی کرتوت کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

● جو بچے رات کو سوتے ہوئے ڈرتے ہوں یا جو عورتیں سوتے ہوئے بدخوابی کا شکار ہوں ان کے گلے میں سنگ نور ڈالنا چاہئے۔ یہ پتھر بچوں کو ڈرنے سے اور بُرے خوابوں سے نجات دلائے گا اور عورتوں کو بدخوابی سے محفوظ رکھے گا۔

● سنگ نور نظر بد سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ بعض بچوں کا اور بعض حضرات وخواتین کا خون ہلکا ہوتا ہے۔ انہیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو سنگ نور کی انگوٹھی پہننی چاہئے۔

● یہ پتھر حاسد کو حسد سے اور بُرے لوگوں کی بدخوابی سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اگر اس پتھر کو کوئی شخص اپنے گھر میں بھی رکھے گا تو حاسدین کی ہائے ہائے سے وہ محفوظ رہے گا۔

● اگر حجر النور کا سرمہ بنوا کر اس کو برص کے نشانات پر لگایا جائے تو برص کے نشانات مٹ جاتے ہیں۔ یہ سرمہ ہر طرح کے ناسور کو بھرنے کے لئے لاجواب مرہم کا کام کرتا ہے اور گندے مواد کو ختم کر دیتا ہے۔

● اگر کسی پر غشی طاری ہو تو اس پتھر کو پانی میں بھگو کر بے ہوش انسان کے تلووں پر یہ پانی ڈالا جائے تو اس کی غشی اور بے ہوشی ختم ہو جاتی ہے۔

● اگر کوئی شخص ہول دل کا شکار ہو تو یا اس کا دل کسی وجہ سے کمزور ہو تو اس کو حجر النور کی انگوٹھی پہننی چاہئے۔ انشاء اللہ دل کی کمزوری دور ہوگی اور وہ اختلاج قلب کی بیماری سے بھی محفوظ رہے گا۔

● حجر النور کا سرمہ گرتی ہوئی بینائی کو روکتا ہے اور بینائی کی قوت میں زبردست اضافہ کرتا ہے۔

حجر النور کا بُرادہ بنا کر اگر کسی بھی مرہم میں اس کو تحلیل کر کے اس جگہ لگائیں جہاں ورم اور سوجن ہو تو ورم اور سوجن کو یہ ختم کر دیتا ہے۔

● اگر اس پتھر کو پانی میں ڈال کر کوئی شخص غسل کرے تو پسینے کی بدبو کو یہ سب ختم کر دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کے پسینے میں ناقابل برداشت بدبو ہو تو اس کو چاہئے کہ اس پتھر کو پانی میں ڈال کر روزانہ غسل کرے تو اس کے پسینے کی بدبو چند ہفتوں میں بالکل ختم ہو جائے گی۔

● حجر النور کی انگوٹھی گرمی کے احساس کو کم کرتی ہے اور دل ودماغ میں ٹھنڈک پیدا کرتی ہے۔ اس کی انگوٹھی پیاس کو بجھاتی ہے اور استسقاء کے مریضوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

● حجر النور کی انگوٹھی اگر چھوٹی انگلی میں پہنی جائے اور جمعرات کو اس کو دائیں بائیں ہاتھوں میں تبدیل کرتے رہیں مثلاً ایک جمعرات سے دوسری جمعرات تک دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنیں اور پھر اگلی جمعرات کو اس سے اگلی جمعرات تک بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہنیں۔ چھ ماہ تک اسی طرح کرتے رہیں اس کے بعد پھر دائیں ہاتھ میں پہنیں رکھیں تو بواسیر کے مرض سے نجات مل جاتی ہے۔

حجر النور ایران، چین اور برازیل میں پیدا ہوتا ہے لیکن ہندوستان میں بھی دستیاب ہے۔

(باقی آئندہ)

انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں
فن عملیات پر عظیم الشان کتاب
تحفۃ العاملین
بفضلِ رب العالمین منظر عام پر آگئی ہے
☆ اگر آپ کامیاب عامل بننا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔
☆ یہ کتاب فن عملیات کے پوشیدہ رازوں سے پردے ہٹاتی ہے۔
☆ یہ کتاب روحانی عملیات کی سائنس پر تشفی بخش تفصیلات پیش کرتی ہے۔
☆ یہ کتاب درحقیقت ایک تاریخی دستاویز ہے۔
☆ یہ کتاب طالب علموں کے لئے ایک مکمل رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔
☆ اگر آپ علم جفر، علم نقوش، علم نجوم، علم ساعات وغیرہ کی گہرائیوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور پڑھیں، یہ کتاب سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ ہے۔
اور یہ کتاب مولانا حسن الہاشمی کے ۳۸ سالہ مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔
مرتب: مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
صفحات ۳۰۴
قیمت سو روپئے (علاوہ محصول ڈاک)
ناشر: مکتبہ روحانی دنیا
محلہ ابوالمعالی دیوبند، یوپی پن 247554

برج اسد کی برجی علامت شیر ہے، اس کا حاکم شمس اور عنصر آتشی ہے۔ اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد بالعموم مندرجہ ذیل اوصاف وخصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

* وہ دل کے غنی، دور اندیش اور بلند تصورات کے مالک ہوتے ہیں۔
* ان کا طبعی رجحان بڑے بڑے منصوبوں کی طرف ہوتا ہے جن کی تکمیل وتشکیل میں ان کا جوہر ترتیب اپنے جوہر دکھاتا ہے۔
* وہ ہمیشہ عام آدمیوں سے بلند تر سطح پر پہنچنے کے خواہش مند اور بڑی شخصیتوں کے پرستار ہوتے ہیں۔
* وہ آزاد مزاج اور دوسروں کے حکم پر چلنے سے نفرت کرنے والے ہوتے ہیں۔
* وہ بڑے پختہ عزم اور مضبوط ارادے کے مالک ہوتے ہیں۔
* وہ جس کام کو پورا کرنے کی ٹھان لیں، اسے ہر مشکل کا مقابلہ کرکے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔
* وہ جس مقصد یا مہم کے روح رواں خود ہوں، اس پر دوسروں کو آمادہ کرنے کی غیر معمولی صلاحیت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔
* انہیں اگر قیادت ورہبری کا موقع ملے تو اپنے پیروکاروں کو بڑی سے بڑی مصیبت اور کڑی سے کڑی آزمائش سے نکال لے جاتے ہیں۔
* ان میں غرور تفاخر کا جذبہ حد سے بڑھا ہوتا ہے جس کی وجہ سے انہیں اکثر دکھ جھیلنے پڑتے ہیں۔
* وہ عام طور پر صابر اور متحمل مزاج ہوتے ہیں۔
* ان کے جذبات کو اشتعال دلایا جائے تو پھر وہ شیر کی طرح بپھر جاتے ہیں اور ہر قسم کے ڈر، خوف اور خطرے کے احساس سے بے نیاز ہوجاتے ہیں۔
* وہ اپنی صاف گوئی کی عادت اور سازش ومکاری سے شدید نفرت کے باعث اکثر دوسروں کو اپنا دشمن بنالیتے ہیں۔
* انہیں اپنی اعلیٰ دماغی صلاحیتوں کا احساس ہوتا ہے اور یہ احساس انہیں دوسروں پر چھا جانے کا شوق دلاتا ہے۔
* وہ اپنی محنت اور پختہ عزم سے کام لیتے ہوئے اپنی مشکلات پر قابو پالیتے ہیں۔
* ان کی پسند وناپسند میں شدت کارفرما ہوتی ہے جس کے باعث بعض اوقات وہ غلط فیصلے کرلیتے ہیں اور بعد میں غلطی کا احساس ہوجانے کے بعد اس کی اصلاح اس لئے نہیں کرتے کہ اس طرح انہیں دوسروں کے سامنے نکو بننا پڑتا ہے۔
* ان میں خلوص، فراخدلی اور ہمدردی کے جذبات بے انتہا ہوتے ہیں۔
* ان کے جذبات دل سے ابھرتے ہیں اور ان میں بناوٹ اور تصنع کا نام ونشان تک نہیں ہوتا۔
* وہ دوسروں کی خطائیں معاف کرنے میں بڑی فراخدلی کا

مظاہرہ کرتے ہیں۔

٭ وہ اپنے دوستوں کی خاطر بے حساب دشمنوں سے نبرد آزمائی کے لئے تیار ہوجاتے ہیں مگر دوست دغاباز اور بددیانت ثابت ہوں تو وہ دل شکستہ ہوجاتے ہیں۔

٭ وہ اپنی ذات سے بڑے سچے اور مخلص ہوتے ہیں مگر آسانی سے دوسروں کے دھوکے میں آجاتے ہیں، چنانچہ زندگی میں بار بار دھوکے کھانے کا ردعمل ان پر یہ ہوتا ہے کہ وہ آخر میں بڑے کٹھور، سخت مزاج، عیب جو اور سخت گیر بن جاتے ہیں۔

٭ وہ دولت کے معاملے میں اکثر خوش نصیب ہوتے ہیں کیونکہ اکثر وبیشتر انہیں غیر متوقع طور پر دولت حاصل ہوجاتی ہے۔

٭ وہ دولت سے زیادہ خلوص اور سچی محبت کے آرزومند ہوتے ہیں مگر یہ دونوں چیزیں انہیں کم ہی حاصل ہوتی ہیں۔

٭ وہ کاروبار اور ملازمت کے سلسلے میں خاصے کامیاب رہتے ہیں۔

٭ ان کے لئے کارخانوں، فیکٹریوں اور ایسے ہی دیگر اداروں سے متعلق کاروبار موزوں ثابت ہوتا ہے۔

٭ وہ کاروباری مقابلے اور مسابقت سے نہیں گھبراتے اور کاروبار میں دوسروں پر سبقت لے جانا اور اپنے ہم پیشہ حریفوں سے آگے بڑھ جانا ان کیلئے زیادہ مشکل ثابت نہیں ہوتا۔

٭ وہ ہنس مکھ، رجائیت پسند اور بہت جلد دوسروں سے گھل مل جانے والے مجلس پسند اور محفل آرا لوگ ہوتے ہیں۔

٭ ان میں فخر کے احساس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز سمجھنے کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

٭ وہ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر ثابت کرنے اور اپنی برتر صلاحیتوں کو دوسروں سے منوانے کے لئے غیر معمولی اور ڈرامائی طریق کار بھی اختیار کرلیتے ہیں۔

٭ ان کی دوستی اور محبت کے معاملے میں دوسروں سے وابستگی، احساس تفاخر کی بجائے بڑے پرخلوص اور شدید و پختہ جذبات کی مظہر ہوتی ہے۔

٭ وہ ایسے وفادار اور وفا شعار دوست ثابت ہوتے ہیں جن کے جذبہ وفا اور پیمان دوستی کو زندگی کی مشکلات یا بدلتے ہوئے حالات کی مصلحتیں بھی متزلزل نہیں کرسکتیں۔

٭ وہ پختہ گھریلو زندگی کے قائل ہوتے ہیں اور انہیں اپنے گھرانے اور بچوں کو بہلانے میں لطف محسوس ہوتا ہے۔

٭ وہ بالعموم بچوں کو خود کھلاتے اور خود سکھاتے پڑھاتے ہیں، ان کے سوالات کو غور سے سنتے ہیں اور تحمل سے ان کے جواب دیتے ہیں۔

٭ وہ تجرد کی زندگی کو عذاب سمجھتے ہیں اور اگر خدانخواستہ پہلی بیوی کا انتقال ہوجائے تو دوسری شادی کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگاتے۔

٭ وہ معاملات کو چھپانے کی بجائے انہیں ان کی اصل حالت میں واضح طور پر بیان کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

٭ وہ امور زندگی کے بارے میں پُروقار اور آبرومندانہ رویہ اختیار کرنا پسند کرتے ہیں اور ان کی فطرت کا یہی رخ ہی ان کی زندگی میں مشکلات اور پریشانیاں پیدا کرنے کا باعث بھی بنتا ہے۔

٭ وہ بعض اوقات شدت جذبات سے جوش میں آکر یا مشتعل ہوکر گرجنے برسنے لگتے ہیں اور ایسے میں جو کچھ زبان پر آتا ہے، بے جھجک اور بلاخوف وخطر کہہ ڈالتے ہیں۔

٭ وہ ہر کاروبار کو پسند کرلیتے ہیں اور پھر ہمت، محنت اور کوشش سے اسے ترقی کی منزلوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

٭ وہ غیر ضروری گفتگو سے اجتناب کرتے ہیں اور اسی طرح رسمی یا بے مقصد خط وکتابت کو بھی پسند نہیں کرتے۔

٭ وہ چونکہ صاف گو ہوتے ہیں اس لئے ہر معاملے میں دوٹوک اور کھری بات کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں انہیں کسی کی امکانی ناراضگی یا برہمی کا خوف یا اپنے کسی نقصان کا اندیشہ بھی صاف گوئی سے باز نہیں رکھ سکتا۔

٭ وہ خاصے ضدی ہوتے ہیں اور اپنے دل میں ایک بار جو فیصلہ کرلیتے ہیں اس پر سختی اور پامردی ومضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ دلیل سے بھی قائل نہیں ہوتے اور اپنی غلطی تسلیم کرنے میں بہت پس وپیش کرتے ہیں۔

٭ وہ فراخدل، ثابت قدم اور قابل اعتماد ہوتے ہیں۔

٭ ان میں کوئی بھی کام کرنیکی بڑی صلاحیت اور توانائی ہوتی ہے۔

٭ ان میں لوگوں کے درمیان معاملات طے کرنے اور کرانے کی صلاحیت دوسروں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

٭ وہ کوئی بھی ایسا کام کرنا ناپسند نہیں کرتے جو ان کے مزاج کے خلاف ہو یا جسے وہ دل سے قبول نہ کرتے ہوں۔

● ان کا معیار انتخاب اور ذوق خریداری بڑا اعلیٰ ہوتا ہے چنانچہ وہ گھٹیا اور غیر معیاری چیزوں کو بالکل پسند نہیں کرتے۔

● وہ جنگ اور محبت دونوں میں صاف ستھرے کھیل کے قائل ہوتے ہیں اور اپنی جیت کے لئے اوچھے حربے استعمال کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔

● وہ جو کچھ کرتے ہیں، دیانت داری کے ساتھ اور فرض شناسی کے جذبے سے سرشار ہو کر کرتے ہیں۔ ان کی صدق دلانہ کوشش یہی ہوتی ہے کہ ان کی ذات، وسائل اور صلاحیتوں سے ان کے کام یا کاروبار کو فروغ حاصل ہو۔

● انہیں جس بات کی صداقت کا یقین ہو جاتا ہے، وہ اس پر عمل ضرور کرتے ہیں چاہے دوسرے لوگ اس کی کتنی مخالفت کیوں نہ کریں۔

وہ دوستی کے معاملے میں انتہائی فراخدل ہوتے ہیں۔ جس سے دوستی کر لیتے ہیں اس پر اندھا اعتماد کرتے ہیں اس کی ہر طرح سے مدد کرتے ہیں اور وقت آ پڑے تو اس کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔

● وہ دوسروں کی مدد کر کے ان پر یک طرفہ احسانات کرتے ہیں اور اس مدد کا صلہ بھی نہیں چاہتے کیونکہ اصل میں یہ سارا کچھ وہ اپنے سکون دل اور اطمینان قلب کی خاطر کرتے ہیں۔

● وہ دوستی میں حسن سلوک کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور سچی قسم کی دوستی کے اوصاف ان میں بدرجہ اتم موجود ہوتے ہیں۔

● ان کی دوستی اگرچہ مثالی خصوصیات کا مکمل نمونہ ہوتی ہے مگر بعض اوقات اس میں رعب اور اجارہ داری کا رنگ آ جاتا ہے یا وہ دوستانہ جذبات میں شدت اور مبالغہ آرائی پیدا کر کے اپنے دوستوں کے جذبات مجروح کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

● وہ بڑی نیک نیتی سے اپنے دوستوں کو مشورے دیتے ہیں خواہ انہیں ان مشوروں کی طلب یا ضرورت بالکل نہ ہو۔ ساتھ ہی وہ یہ اصرار بھی کرتے ہیں کہ ان کے دوست ان مشوروں پر لازماً عمل کریں۔ تاہم یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ وہ اپنے دل میں دوستوں کے لئے سچے اور مخلصانہ جذبات رکھتے ہیں اور اپنے دوستوں سے کوئی مالی یا کسی دیگر نوعیت کا فائدہ اٹھانا ان کے پیش نظر قطعاً نہیں ہوتا۔

● وہ تخلیقی کاموں کے لئے بڑے موزوں ثابت ہوتے ہیں خواہ ان کا دائرہ کار کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو۔

● ان کا تعلق افکار وخیالات کی دنیا سے ہوتا ہے اور وہ تصنیف وتالیف کے میدان میں خوب جوہر دکھا سکتے ہیں۔

● وہ نیک دل، شریف، مخلص اور سچے جذبے رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں کسی فرد کے لئے ذرا سا بھی کھوٹ نہیں ہوتا۔ وہ محبت کے معاملات کو بھی خلوص اور سچے جذبے کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور اکثر کامیاب رہتے ہیں۔

● وہ کوئی کام یا کاروبار اسی وقت صحیح طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ جب انہیں اس کے بارے میں مکمل اختیارات حاصل ہوں۔ خواہ وہ مالی لحاظ سے اس کے کلی طور پر مالک ہوں نہ ہوں مگر وہ پوری دیانت داری، لگن محنت اور جدوجہد سے کام لیں گے اور اسے نقصان سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی تمام کوششیں اور صلاحیتیں وقف کر دیں گے۔

● ان میں کام کرنے کی توانائی اور لگن دوسروں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے، چنانچہ جب وہ کسی منصوبے پر کام کر رہے ہیں تو اس کی تکمیل کے لئے اپنی پوری صلاحیتوں اور تمام توانائیوں کو بروئے کار لاتے ہیں اور بسا اوقات اس کے لئے اپنی صحت اور اپنی جان تک پرواہ نہیں کرتے۔

● وہ کام کرتے ہوئے اس بات کو بالکل خاطر میں نہیں لاتے کہ ان کا ذہن اور ان کا جسم کا اتنا شدید دباؤ برداشت کر سکتا ہے یا نہیں۔ وہ پوری لگن سے انتھک محنت کئے جاتے ہیں اور کسی صورت میں بھی پیچھے ہٹنے، شکست ماننے یا ہتھیار ڈالنے کو پسند نہیں کرتے۔

● وہ بڑے اچھے والدین ثابت ہوتے ہیں اور اپنی اولاد کو ہر قسم کی سہولتیں فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● انہیں اپنی اولاد سے بڑی توقعات ہوتی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے ہر کام میں پہل کریں اور زندگی کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

● وہ بچوں سے شدید محبت رکھتے ہیں اور بچوں کے لئے ان کا دل ہر لحظہ پیار، محبت اور درد کے جذبات سے بھرا رہتا ہے۔

● وہ بچوں کے مزاج اور ان کی سہولتوں کا خیال تو رکھتے ہیں مگر انہیں ہر معاملے میں من مانی بھی نہیں کرنے دیتے۔

● وہ اپنے گھر کا انتظام اس طور سے کرتے ہیں جیسے وہ بادشاہ ہوں اور گھر ان کی سلطنت ہو۔

● وہ کھیلوں سے دلچسپی رکھتے ہیں مگر سخت قسم کی ورزشوں سے اجتناب کرتے ہیں۔

● ان کا کردار اور عمل ایک چٹان کی طرح مضبوط و مستحکم اور ٹھوس ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت سے نہیں ڈرتے۔ وہ نہ خود کسی کا حق کھاتے ہیں اور نہ کسی کو اپنا حق غصب کرنے دیتے ہیں۔

● وہ حاکمانہ طبیعت رکھتے ہیں اور لوگوں پر حکومت کرنا اور حکم چلانا پسند کرتے ہیں۔ وہ جس کام کو کرتے ہیں اس کی ظاہری نمود و نمائش اور تشہیر بھی پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہوتا ہے کہ اس نمود و نمائش اور تشہیر سے ان کی شخصیت لوگوں کو متاثر کرے گی۔

خواتین

برج اسد کے تحت پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل اوصاف و خصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

● وہ فطری طور پر لیڈر قسم کی طبیعت رکھتی ہیں اور ہر جگہ، ہر محفل میں نمایاں ہونے کی کوشش کرتی ہیں۔

● وہ دوسروں پر حکم چلانا پسند کرتی ہیں اور ہر معاملے میں اپنی مرضی کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

● ان میں انتظامی صلاحیتیں ہوتی ہیں اور وہ کوشش کرتی ہیں کہ ان صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے زندگی کے میدان میں آگے بڑھیں اور اگر وہ ایسا نہ کرسکیں تو مشکلوں اور الجھنوں میں گھر جاتی ہیں۔

● وہ چھوٹے موٹے کاموں کو ہاتھ لگانا پسند نہیں کرتیں بلکہ اس قسم کے کاموں کو سخت ناپسند کرتے ہوئے وہ اس قسم کے کام دوسروں کے حوالے کردیتی ہیں اور آپ محض نگراں بن جاتی ہیں۔

● وہ ہر معاملے میں ٹانگ اڑانا پسند کرتی ہیں خواہ وہ معاملہ ان سے متعلق ہو یا نہ ہو۔

● انہیں یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ ہر کام دوسروں سے بہتر طور پر کرسکتی ہیں اور جب کسی موقع پر ان کا خیال اور دعویٰ غلط نکلتا ہے تو ان کے لئے کئی مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔

● وہ دوسروں کا مشورہ قبول نہیں کرتیں اور اپنے آپ کو ہر فن مولا سمجھتی ہیں۔

● وہ بے جا دوسروں کے معاملے میں مداخلت کرتی ہیں اور اس طرح دوسروں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتی ہیں کہ وہ ان سے زیادہ فہم و فراست کی مالک ہیں اور ان معاملات کو ان سے کہیں زیادہ اچھے طریقے پر سلجھانے کی قابلیت، اہلیت اور صلاحیت رکھتی ہیں۔ وہ یہ بھی ظاہر کرنا چاہتی ہیں کہ اس قسم کے کام کو کس طرح خوش اسلوبی کے ساتھ اور بہ حسن و خوبی انجام دیا جاسکتا ہے۔ اس طرح اگرچہ وہ اپنی خوداعتمادی کا اظہار کرتی ہیں مگر اس سے دوسروں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

● وہ دوسروں کی طرف سے زیادہ ناز برداری کئے جانے پرست اور کاہل ہوجاتی ہیں اور پھر کاموں سے دلچسپی کم بلکہ ختم کرکے تن آسان ہوجاتی ہیں۔

● وہ کھانے پینے کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہیں اور بہترین کھانا اور اعلیٰ مشروب پینا پسند کرتی ہیں۔ جب بھی ان کی عزت، وقار یا انا کو کسی معاملے میں ٹھیس پہنچتی ہے تو وہ خوش خوراکی کے ذریعہ اس غم کو غلط کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

● وہ بے حد جذباتی ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی ان کے اندر امتیازی حیثیت کے رجحانات بھی موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ چراغ خانہ ہوں یا شمع محفل، سادہ لباس میں ہوں یا بھڑکیلے ملبوسات میں، سرو قد ہوں یا بلند قامت، ہر جگہ اپنے آپ کو بلند اور نمایاں مقام محسوس کرتی ہیں اور دوسرے لوگ خود بخود ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

● وہ اس وقت تک اطمینان محسوس کرتی ہیں جب تک لوگ کسی نہ کسی حوالے سے ان کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ اس طرح انہیں تحفظ کا احساس رہتا ہے۔

● وہ اپنے احکام کی تعمیل و تکمیل کی طلب گار ہوتی ہیں اور یہ تعمیل و تکمیل نہ ہو تو وہ بے حد سفاک، ظالم اور ستم گر بھی بن سکتے ہیں۔ تاہم وہ یہ بھی نہیں چاہتیں کہ ان کے احکامات کی بجا آوری میں دوسرے لوگ کسی تکلیف، پریشانی اور مصیبت کا شکار ہوں۔ انہیں تو بہرحال اپنے احکام کی تعمیل مطلوب ہوتی ہے اور یہ تعمیل ہوجائے تو وہ بے پناہ خوشی، اطمینان اور تسکین محسوس کرتی ہیں۔

● وہ اپنے معاملات اور تقاضوں کو غیر مشروط طور پر تسلیم کرانا پسند کرتی ہیں کیونکہ اس طرح دوسروں سے اپنی قدر کرانے اور اپنا آپ منوانے میں وہ اپنا تحفظ محسوس کرتی ہیں۔

● انہیں اپنی سہیلیوں کے درمیان بیٹھ کر خوشی ہوتی ہے مگر وہ خوشامدی، دھوکے باز اور باتوں باتوں میں ہیر پھیر کرنے والوں کو پسند نہیں

کرتیں۔ انہیں سچ کہنا اور سچ سننا ہی پسند ہوتا ہے۔

* وہ شور مچا مچا کر کام نہیں کرتیں بلکہ اپنا ہر کام خاموشی اور سکون سے انجام دینا پسند کرتی ہیں۔

* ان میں چونکہ رہنمائی کی فطری صلاحیتیں ہوتی ہیں اسلئے وہ ایسے مواقع کی تلاش میں رہتی ہیں جہاں وہ دوسروں کی رہنمائی کرسکیں اور اپنی انتظامی صلاحیتوں سے دوسروں کے کام آسکیں۔

* وہ دوسروں سے تعاون حاصل کرنے کے لئے ان کی حیثیت کے مطابق گرم جوشی اور اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہیں اور ان کی گفتگو سے ان کی فطرت کے بارے میں اندازہ لگالیتی ہیں اور ان کے عزائم اور ارادوں کو سمجھ کر ان کے ساتھ دانشمندی اور ہوشیاری سے پیش آتی ہیں۔

وہ اپنی شناخت بغیر کسی سہارے یا کسی دیگر حوالے کے کراسکتی ہیں انہیں اپنی ذات کا نہ صرف احساس ہوتا ہے بلکہ اپنی ذات سے محبت بھی ہوتی ہے۔ وہ اپنی صلاحیتوں سے بھی بخوبی آگاہ ہوتی ہیں اس لئے شہرت اور تعریف و توصیف کو ایک طرح سے اپنا حق سمجھتی ہیں۔ چنانچہ ایک طرف وہ اپنے شوہر کی تعریف و توصیف سے بھی بے نیازی کا اظہار کرتی ہیں تو دوسری طرف یہ چاہتی ہیں کہ لوگ نہ صرف انہیں تعریف کی نظروں سے دیکھیں بلکہ پریشانی کی صورت میں اس کے گرد جمع ہو کر ان سے ہمدردی کا اظہار کریں تاکہ ان کی پریشانی دور ہو۔

* ان کا حاکمانہ مزاج ان کی نجی اور غیر نجی زندگی میں طرح طرح کے مسائل پیدا کرتا ہے۔ ایک طرف ان کی تحکم پسند طبیعت ہر کام میں جا وبے جا مداخلت کا باعث بنتی ہے، دوسری طرف وہ کسی کا مشورہ قبول نہ کرنے کے باعث ایسے مسائل اور پریشانیوں سے دوچار ہوتی ہیں جو ان کے لئے گوناگوں الجھنیں پیدا کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اپنی ذات پر اعتماد کی بدولت بالآخر اپنی بیشتر پریشانیوں پر قابو پالیتی ہیں۔

* ان کی قوت مشاہدہ چونکہ غیر معمولی طور پر تیز ہوتی ہے اور ان کا حافظہ بھی قوی ہوتا ہے اس لئے وہ دوسروں کی بڑی کامیاب نقل اُتار لیتی ہیں اور نقل اُتار کر خوش بھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ڈراموں اور فلموں کی دنیا میں آکر ان کی صلاحیت ان کے لئے گوناگوں مالی فوائد، شہرت، عزت اور کامیابیوں کا ذریعہ بنتی ہے۔

* وہ جب کسی کی محبت میں مبتلا ہوتی ہے تو اسے دل کی گہرائیوں سے چاہنے کے باوجود اکثر اسے محض اس لئے حاصل نہیں کرپاتیں کہ ان کی انانیت ان کے راستے کی دیوار بن جاتی ہے۔

* وہ بناؤ سنگار کرکے زیادہ سے زیادہ دلکش بننے کی کوشش کرتی ہیں وہ اپنی آسائشوں کے حصول کیلئے ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہوجاتی ہیں اور اگر انہیں دوسروں کی طرف سے تعریف، پذیرائی اور شہرت برابر ملتی رہے تو ان کی صلاحیتوں کے نت نئے اور مثبت اثرات سامنے آتے رہتے ہیں جس سے ان کا اپنی ذات پر اعتماد اور زیادہ مستحکم اور مضبوط ہوجاتا ہے اور وہ اپنے حسن و جمال یا ذاتی کشش سے کام لئے بغیر وقار، عزت اور عظمت حاصل کرلیتی ہیں۔

گناہوں کا کفارہ

اگر کسی سے نہ چاہتے ہوئے غیر ارادی طور پر کوئی ایسی خطا سرزد ہوگئی ہو کہ جس پر وہ بہت زیادہ پشیمانی محسوس کرتا ہو اور چاہتا ہو کہ اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہوجائے، اللہ تعالیٰ اسے سچے دل کے ساتھ توبہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ تو وہ چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح پڑھے۔ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اِنَّـا اَنْزَلْنٰهُ پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو اپنا سر سجدے میں رکھ کر تین بار یہ کلمات کہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَوَّادُ اِلَى الْمَغْفِرَةِ وَاَنَا الْعَوَّادُ اِلَى الْمَعَاصِىْ فَاِنْ تَعْصِمْنِىْ لَا اَعُوْدَنَّ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ لَا تَعْفُوْهَا اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْتَ۔

اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر دعا مانگے۔ انشاء اللہ اس کی دعا قبول ہوگی۔

بلند مرتبہ کا حصول

جو کوئی بلند مرتبہ کے حصول کا خواہاں ہو اور چاہتا ہو کہ چشم خلائق میں مقبول و معزز ہوجائے تو وہ روزانہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھنے کا معمول بنالے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ زمر پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ایک مرتبہ سورۂ زمر پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد میں کامیابی کیلئے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ مقصد میں کامیابی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ بلند مرتبہ سے نوازے گا۔

کینسر کا علاج قرآنی

کینسر کے مریض کی داستان حیات

قرآن پاک خداوند کریم کی جانب سے بھیجا گیا ایک ایسا نسخہ کیمیا ہے جس میں ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ دنیا میں خواہ کوئی بھی مرض موجود ہو اگر اعتقاد کے ساتھ کلام پاک سے رجوع کیا جائے اور قرآنی آیات کی تلاوت کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ مریض صحت یاب نہ ہو۔ مندرجہ ذیل مضمون ایک ایسے مریض کی داستان حیات ہے جو کینسر کے خوفناک مرض میں مبتلا تھا اور ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ ایسے میں ایک مومنہ عورت نے پورے قرآن پاک میں سے چھوٹی چھوٹی آیتیں لکھ کر دیں۔ ان آیات کی روزانہ تلاوت کرنے سے چند سالوں میں اس شخص کا مرض جڑ سے چلا گیا۔ اس مرض سے صحت یاب ہونے کے بعد اس شخص نے ان آیات مبارکہ کی فوٹو کاپیاں نکلوا کر سال ۱۹۸۸ء میں ابوظہبی کے امام بارگاہ میں مجلس کے بعد تقسیم کیں تاکہ مومنین خدا کے پاک کلام سے فیض یاب ہو سکیں۔

امامیہ جنتری ۱۹۸۹ء میں یہ مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر اور مومنین کے اصرار پر تیسری بار شائع کیا جا رہا ہے۔ مریض کا کہنا ہے کہ جب میں ۱۹۷۶ء میں کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھا تو میں نے اس مرض کا علاج ڈھونڈنے کے لئے قرآن پاک کا سہارا لیا اور یہ آیات میرے سامنے آئیں۔

آیات شفاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۝
(سورۃ:۱۷: آیت نمبر:۸۲)

(۲) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۝ سورۃ:۲۶: آیت نمبر:۸۰)

(۳) وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝
(سورۃ:۲۳: آیت نمبر:۱۱۸)

(۴) اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ۝
(سورۃ:۲۷: آیت نمبر:۶۲)

(۵) قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ۝
(سورۃ:۲۱، آیت نمبر: نمبر۶۹)

(۶) وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝
(سورۃ۲۱: آیت نمبر۸۳)

(۷) اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۝ (سورۃ۵۴: آیت نمبر:۱۰)

ترجمہ

(۱) اور ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے (سراسر) شفاء اور رحمت ہے۔

(۲) اور جب بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفا عنایت فرماتا ہے۔

(۳) اور (اے رسول تم کہو پروردگار تو (میری امت کو) بخش دے اور ترس کھا اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(۴) بھلا وہ کون ہے کہ جب بے قرار اسے پکارے تو دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے۔

(۵) ہم نے حکم دیا اے آگ تو ابراہیم پر بالکل ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث ہوجا (کہ ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے)

(۶) اور (اے رسولؐ) ایوبؑ (کا قصہ یاد کرو) جب انہوں نے

اپنے پروردگار عالم سے دعا کی کہ (خداوند) بیماری تو میرے پیچھے لگ گئی ہے اور تو تو سب رحم کرنے والوں سے کہیں بڑھ کے ہے۔

(۷) انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (اے بارالہا) میں (ان کے مقابلہ میں) کمزور ہوں تو اب تو ہی (ان سے) بدلہ لے۔

میں قرآن پاک میں ان آیات مبارکہ کی تلاش کر رہا تھا کہ جن میں ''نگہبان، محافظ، وارث، سرپرست، کارساز، دستگیر، والی، محفوظ رکھنے والا اور پناہ دینے والا'' جیسے القاب استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ میری تلاش کا ثمر مندرجہ ذیل آیات مبارکہ ہیں۔

(۸) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ٥
(سورۃ ۲۱: آیت نمبر: ۸۷)

(۹) فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ٥ (سورۃ ۲۱: آیت نمبر ۸۸)

(۱۰) اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ٥ (سورۃ ۱۱: آیت نمبر ۵۷)

(۱۱) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ٥ سورۃ ۳: آیت نمبر: ۱۷۳)

(۱۲) وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا٥
(سورۃ ۳۳: آیت نمبر: ۳)

(۱۳) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ٥ (سورۃ ۳۹: آیت نمبر ۳۶)

(۱۴) هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ٥
(سورۃ ۲۲: آیت نمبر: ۷۸)

ترجمہ

(۸) (پروردگارا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے۔

(۹) بے شک میں قصوروار ہوں تو ہم نے انکی دعا قبول کرلی اور انہیں رنج سے نجات دلائی اور ہم تو ایمانداروں کو یونہی نجات دیا کرتے ہیں۔

(۱۰) اس میں تو شک نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے۔

(۱۱) خدا ہمارے واسطے کافی ہے اور کیا اچھا کارساز ہے۔

(۱۲) اور خدا ہی پر بھروسہ رکھو اور خدا ہی کارسازی کیلئے کافی ہے۔

(۱۳) کیا خدا اپنے بندوں (کی مدد) کافی نہیں ہے۔

(۱۴) وہی تمہارا سرپرست ہے تو کیا اچھا سرپرست ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

جس جگہ میں شعاع کے ذریعہ علاج کروارہا تھا وہاں ایک ایرانی نے مجھے مندرجہ ذیل آیات قرآنی کی تلاوت کے لئے کہا۔

(۱۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ٥ (۱۶) نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ٥ (۱۷) تَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ٥ (۱۸) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ٥

ترجمہ

(۱۵) سب تعریفیں خدا ہی کے لئے (سزاوار) ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔

(۱۶) اللہ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے۔

(۱۷) اللہ برکت دینے والا بہترین خالق ہے۔

(۱۸) نہ کوئی طاقت ہے نہ قوت سوائے اللہ کے۔

سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی کی تلاوت میں تمام بیماریوں سے شفاء حاصل کرنے کی بے پناہ تاثیر موجود ہے۔ چنانچہ میں نے قرآن پاک میں سے یہ تمام سورتیں زبانی یاد کرلیں اور ہر سورۃ کی تلاوت سے پہلے اور آخر میں درود صلوٰۃ کی تلاوت کی۔

ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ سفید کپڑے میں لپٹا ہوا ایک جنازہ ممبئی کی مسجد کی امام بارگاہ کے باورچی خانہ میں لایا گیا (جہاں پچھلے اسی برس سے ہر مجلس کے بعد اور افطاری کے لئے مومنین کیلئے کھانا پکایا جاتا ہے) میں نے بڑھ کر اس لاش کے چہرے پر سے کپڑا ہٹایا تاکہ صورت دیکھ سکوں۔ مجھے وہ مردہ سانس لیتا ہوا دکھائی دیا اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اٹھا اور چلنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ میرے لئے یہ خواب اس بات کی شہادت تھا کہ میرا کینسر کا مرض بالکل ختم ہوگیا ہے اور خدا نے مجھے نئی زندگی عطا کی ہے۔ میرے اور اس ایرانی شخص کے علاوہ (جس نے مجھے قرآنی آیات کی تلاوت کے لئے کہا تھا) تمام دوسرے افراد جو کینسر میں مبتلا تھے اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے جب کہ میں بالکل صحت یاب ہوگیا۔

اسمائے الٰہی الوَدودُ

نیک بندوں کو دوست رکھنے والا یہ اسم جمالی اور عنصر آتشی ہے۔اس نام کی برکت سے جناب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا میں محبت تھی۔

یہ اسم بڑا بزرگ ہے۔موکل اس کا ھھیائیل ہے اور یہ چار موکلوں پر حاکم ہے ان میں سے ہر ایک ۲۰ صفوں کا مالک ہے اور ہر صف میں ۲۰ فرشتے ہیں اور یہ سب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے زیر اثر ہیں اور یہ وہ فرشتے ہیں جو اجناس کے درمیان میں الفت ڈالتے ہیں۔جب ذاکر اس اسم کا ذکر کرتا ہے تو موکل اس کو دو خلعت پہناتا ہے۔ایک باطنی دوسرا ظاہری۔باطنی سے تو محبت اور قبول ہوتا ہے اور ظاہری ہر ایک شخص کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔اسم ودود کے ذاکر کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے اور جس کام کا قصد کرتا ہے اس میں کامیاب ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ وَدُ وُدُ وہ ہے جو مخلوق کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے۔یہ اسم رحیم سے قریب ہے۔یہ خداوند تعالیٰ کی ذات ہے جو شخص اس اسم کے ذکر کے ساتھ تقرب الٰہی حاصل کرتا ہے وہ مخلوق کا محتاج نہیں رہتا اور اس اسم کی خلوت سے ذاکر کے سب اقربا اس سے محبت کرتے ہیں۔چاہئے کہ خلوت میں ہر وقت استغفار پڑھا کرے اور اس طرح اس اسم کا ورد کرے۔

یَــا وَدُوْدُ یَــا رَحِیْمُ ۔موکل یہ اسم پڑھتا ہوا اس پر نازل ہوگا۔ سبحان الرحیم الودود نام اس کا ھھیائیل ہے۔محبت کے واسطے اس اسم کو انگوٹھی پر کندہ کرے اس کے گرد موکل کا نام نقش کرے اور اس اسم کو پڑھ کر پہن لے تو مقصد پورا ہوگا۔

محبت والفت کے لئے ذیل کے اسماء کو محبوب کے نام کے ساتھ جدا جدا حروف کے اور انکے عدد لے کر مربع میں پر کرے۔مراد حاصل ہوگی۔ اسماء یہ ہیں۔

الودود الرحیم والعطوف الرحیم۔

جو شخص اس ذکر کی ملازمت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے واسطے مخلوقات کے دلوں کو نرم کر دیتا ہے اور اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور جو وہ تمنا کرتا ہے اس کو عنایت کرتا ہے۔

اہل حقیقت نے فرمایا ہے کہ اس اسم کے ذاکر کو چاہئے کہ خلق خدا سے محبت کرے اور تمام مخلوقات کو دوست گردانے تا کہ حق تعالیٰ ذاکر کو محبوب گردانے۔

شیخ بونیؒ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر دشمن قوی ہو یا جمعیت دشمن ہو ان کے دفع کرنے کے لئے اس اسم کی دعوت بہ عدد کبیر بجالائے۔باذن اللہ سب دشمن محب و مہربان ہو جائیں۔عدد کبیر ایک ہزار دو سو بائیس ہیں۔

امام احمد بن محمود علیہ الرحمہ نے اس اسم کی فضیلت میں کتاب جواہر القرآن میں تحریر فرمایا ہے کہ خلقت میں عزت کیلئے جاہ قدرت وقوت اور امراؤ سلطان کے نزدیک عزت کے لئے کشادگی ،کار اور حصول حاجات اور تعظیم مرادات بزرگ کے لئے آخر ماہ مبارک شعبان میں یا روز عرفہ یا عید قربان یا جس ماہ کا غرہ روز جمعہ ہو اس اسم مبارک کو جس نیت سے بہ عدد کبیر پڑھے گا۔کامیاب ہوگا۔

طریقہ دعوت یہ ہے کہ روز دعوت روزہ رکھے ،افطار کے بعد بخور روشن کرے۔دنیاوی امور کے متعلق ہر خیال نکال دے۔کسی سے بات نہ کرے۔جب نماز وکھانے سے فارغ ہو تب اس کا ورد شروع کرے۔ یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جائے۔پس جو میسر ہو تصدق کرے۔انشاء اللہ الودود اسی ہفتہ میں مراد پوری ہوگی۔

جناب امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص خواہشات نفسانی میں مبتلا ہو۔زانی و کذاب ہو اور ایذائے اہل اسلام میں کوشاں رہتا ہو تو بہ عدد کبیر معہ اس آیت مبارکہ کو پڑھے۔

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔اور اس کے بعد دعا کرے۔انشاء اللہ تعالیٰ نیک کردار ہو جائے گا۔

شیخ ابوالعباس احمد ابن علی بونی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ اسم مقناطیس جذب ہے جو شخص اس اسم کی خلوت بجالائے محبوب الخالق ہوجائے۔ جو شخص اسم ودوڈ اور حبیب کو ایک مثلث میں وضع کرے اور مرکز میں اس کے اسم جواد لکھے اور پھر مثلث کے گرد مربع محیط کرے اور اس کو اپنے پاس رکھے پھر جس پر اس کی نظر پڑے وہ اس سے محبت کرے اور اگر اس کی شکل جمعہ کی پہلی ساعت میں یا شرف زہرہ میں لکھ کر اپنے پاس رکھے یا اسم کی تلاوت کرتا رہے تو جذب خلائق کی عجیب تاثیر دیکھے۔ اور اگر اس اسم کو حریر سفید پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو سب کے دلوں میں اس کی محبت ہو اور ہر کام میں باطہارت ہونا شرط ہے۔ بعض عارفین نے بیان کیا ہے کہ اگر اس اسم کا اس قدر ذکر کرے کہ اس کی حالت اس پر غالب ہوجائے تو جو شخص اس کو دیکھے دل سے مائل ہو اور اس کے باطن کو اللہ تعالیٰ روح محبت کے ساتھ اور اس کے ظاہر کو اسرار مووت کے ساتھ زندہ کرے مثلث یہ ہے۔

۷۸٦

۱۳	۱۸	۱۱
۱۲	جواد	۱٦
۱۷	۱۰	۱۵

اجب یا آئیل بحق یا ودود حبیب

اس مثلث کو شرف قمر میں جمعہ کے دن ساعت اول یعنی ساعت زہرہ میں لکھ کر پاس رکھے اور غروب آفتاب تک اس اسم کا ذکر کرتا رہے۔ اسم اور لوح کی برکت سے جذب و محبت کی عجیب تاثیر ظاہر ہوگی۔

یہ اسم چونکہ اسم بدوح سے مناسبت رکھتا ہے اس لئے ہر دو اسم طالب و مطلوب میں تسخیر وحب میں بہت مؤثر مانے جاتے ہیں۔ رموز میں بے شمار عمل دیئے گئے ہیں۔ سب مؤثر اور مجرب ہیں اور اکثر علماء معمولات میں سے ہیں۔

اس اسم کا ذاکر ہر ایک سے نہایت محبت والفت رکھے گا۔ کبھی کسی کی تباہی اور برائی کے لئے تیار نہ ہوگا۔

جس شخص کا فرزند بدراہ ہو یا عورت خاوند سے لڑتی ہو یا خاوند بیوی سے بدمزاجی کرتا ہو۔ تھوڑی سی شیرینی پر ایک ہزار مرتبہ یا ودوڈ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیا جائے۔ پھر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر کامیابی کی دعا کی جائے موقع سے اس شیرینی کو جسے کھلانی ہو کھلائے۔ انشاء اللہ بہت جلد صلاحیت میسر اور مراد حاصل ہوگی۔

اگر عورت خاوند کیلئے تین ہزار مرتبہ یَا وَدُوْدُ پڑھ کر کسی قسم کے عطر پر دم کر کے پھر وہی عطر لگا کر خاوند کے سامنے جائے تو خاوند اس عورت کو بیحد محبوب رکھے گا۔ ناجائز تعلق میں اس مبارک نام کو استعمال کرنا سخت منع ہے اگر کوئی ایسا کرے گا تو انجام کار کوڑھی جذامی ہوجائے گا۔

اس اسم میں جذب و محبت کی عجیب تاثیر ہے۔ یہ ارباب جمال کا ذکر ہے اس کی قدر وہی جانتا ہے جس نے محبت کا پیالہ پیا ہو۔

سلسلہ قادریہ، غوثیہ میں بہ سلسلہ مقہوری و ترتیب نفس کے لئے سات مختلف اسماء ہیں۔ سات اسماء الٰہی سات نفسوں کے لئے ہیں اور ہر ایک نفس کا علیحدہ علیحدہ نام ہے۔ ہر اسم کے لئے تعداد مقرر ہے اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہر ایک نفس کیلئے پڑھے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہر نفس کے متعلق سیر ہے۔ عالم ہے، تجلی ہے، درود ہے۔ نور ہے اور ذکر ہے۔

سات نفوس یہ ہیں۔ امارہ، لوامہ، ملہمہ، مطمئنہ، راضیہ، مرضیہ اور کاملہ۔

اس اسم الٰہی (ودوڈ) کو بہ سلسلہ نفس کاملہ پڑھا جاتا ہے۔ یہ اسم ہفتم ہے۔ اور تمام نفسوں کو طے کرنے کے بعد آخر میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ سیر اس کی یا اللہ ہے اور عالم اس کا وحدت کو کثرت میں اور کثرت کو وحدت میں دیکھنا ہے۔ اس کی جگہ لطیفہ اخفا ہے مقام اس اسم کا سر کی پیشانی یعنی سر کا اگلا حصہ ہے اور حال اس کا بقا ہے اور اس اسم سے گوشہ نشینی، عبادت، زن و فرزند سے مفارقت، خاموشی، سچائی، مددگاری، وفائے عہد اور فرمانبرداری وغیرہ احکام الٰہی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ پس خلوت اختیار کرے بعد نماز تہجد دو رکعت نماز پڑھے اور کہے۔

اللهم انی اشتری منک نفسی لصمیمه و الصافیه بهذه العشره الاف۔ بعد فراغت اس اسم کو ۲۰۰ بار قرات کرے۔ توجہ اس کی یہ ہے۔ یاودود یا ودو یا ودود الهتی اعطنی ودلی قلبی الٰهی اجعل لی عندک عهد او اجعل لی فی صدور المومنین العارفین موده الٰهی اکفی شر من کفیته و کفیته بیدک۔ پس جو شخص اس اسم کا ورد مندرجہ بالا طریقہ سے کرے گا تو گویا اس نے اپنے آپ کو قرب الٰہی سے منور کرلیا۔ پس اس حالت میں خواب بیداری میں اکثر باران پر رحمت برستا دیکھے گا اور نہر دریا اور چشمہ کا دیکھنا اللہ تعالیٰ کی معرفت کے ذریعہ اخلاص حاصل کرتا ہے۔

*****

ازقلم : سعید احمد خورجہ

ترقی رزق یا روزگار

اس سے پہلے "طلسماتی دنیا" جون ۲۰۰۴ء کے رسالے میں صفحہ نمبر ۵۹ سے لے کر صفحہ نمبر ۶۲ پر آپ نے یہ مضمون پڑھا ہوگا کہ ترقی رزق، روزگار، رشتہ نکاح، شادی کے لئے عمل و نقش الگ سے مخلوق خدا کی خدمت میں پیش نظر کیا جائے گا، میں عالی جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب کا بے حد شکر گزار اور احسان مند ہوں کہ انہوں نے مجھ ناچیز و خاکسار و خادم کو اپنے روحانی رسالے میں خلق کی خدمت کرنے کا موقعہ دیا یہ عمل و نقوش ان بھائیوں کے لئے جو کہ ترقی رزق، روزگار نہ ہونے کی وجہ سے مجبور و پریشان ہیں، رزق تو ملتا ہے مگر ضرورت کے مطابق نہیں، آمدنی کم مگر خرچ زیادہ یا بے روزگاری ساتھ نہیں چھوڑتی، خواہ وجہ کوئی بھی ہو مگر آپ اس عمل سے ضرور فیضیاب و کامیاب ہوں گے، انشاء اللہ آزما کر دیکھیں سب سے پہلے آپ کو اپنا زائچہ بنانا ہوگا اور زائچہ بنا کر یہ دیکھنا ہوگا کہ ہمارے طالع یا ہمارے روزگار سے طالع یعنی بروج پر کسی نحس ستارے کی بدنظر تو نہیں پڑ رہی ہے، روزگار کا اپنے طالع سے لے کر دسواں گھر روزگار کا ہے یا روزگار کے خانے کا حاکم ستارہ کسی دشمن کے گھر میں تو نہیں جس کی وجہ سے روزگار مالی پریشانی و دماغی پریشانی میں مبتلا ہیں، اگر یہ وجہ ہے تو اس کو حل کرنے کا بہت آسان طریقہ ہے صدقہ۔ وہ کس طرح اس طرح کہ جیسے زحل ستارے کی بدنظر آپ کے طالع یا روزگار کے طالع پر پڑ رہی ہے تو ہفتہ کے دن سورج طلوع سے لے کر ایک گھنٹے کے درمیان یا دو پہر ڈیڑھ بجے سے لے کر ڈھائی بجے تک کالی چیز مثلاً اڑد کی کالی دال یا مسور کی کالی دال یا کالے چنے مذکورہ وقت پر ہر ہفتہ کے دن آپ کسی غریب، مسکین، بیوہ یا کسی محتاج کو اپنے ہاتھ سے دے دیں اگر اس وقت پر کوئی سائل نہیں آتا ہے یا ملتا نہیں ہے تو ایک ہفتہ دو ہفتے تین ہفتے یا چار ہفتے تک اکٹھی کر کے مذکورہ اشخاص کو دے دیں مگر ایک طرف کو نکال کر رکھتے رہیں، چار ہفتہ کے درمیان کوئی نہ کوئی تو ضرور سائل آئے گا اور آپ اس کو مقررہ دن بتادیں کہ ہفتہ کے دن وہ ضرور آیا کرے اور دال وغیرہ لے جایا کرے، اسی طرح اگر مریخ ستارے کی نحس نظر آپ محسوس کریں تو منگل کے دن صبح سورج طلوع سے لے کر ایک گھنٹے کے درمیان یا دو پہر ڈیڑھ بجے سے لے کر ڈھائی بجے تک سرخ چیز کا صدقہ دیا کریں جیسے مسور کی لال دال یا گوشت وغیرہ۔ وزن کی کوئی ضرورت نہیں، یہ اپنی گنجائش کے اوپر ہے، اسی طرح کسی کی شادی، رشتہ نکاح میں رکاوٹ پڑ رہی ہو تو اس شخص یعنی مرد و عورت کا زائچہ بنائیں اور سائل کا طالع دیکھیں کہ حاکم ستارہ کون ہے کہیں ستارہ رجعت میں تو نہیں یا کسی دشمن کے گھر میں تو نہیں یا مریخ و زحل کی نحس نظر طالع یا شادی کے گھر یعنی اپنے طالع سے ساتویں گھر پر نحس نظر یا شادی کے طالع کا ستارہ رجعت یا دشمن کے گھر میں تو نہیں اگر ایسا ہے تو صدقہ دینا بہت ضروری ہے کیونکہ صدقہ رد بلا ہے ہاتھ کے ہاتھ اثر دکھاتا ہے، صدقہ بہت ضروری ہے، توبہ و استغفار ضروری ہے احکام خدا کی پابندی ضروری ہے، یہ تو ہر وقت کرنی چاہئے۔ اب میں آپ کو مختصر دلیل سے سمجھادوں تاکہ ذہن میں اچھی طرح آجائے۔

مثال: جیسے میں کسی غیر جگہ موجود ہوں اور وہاں پر بارش ہو جائے تو ظاہر سی بات ہے مجھے وہاں رکنا چاہئے مگر میں وہاں رک بھی نہیں سکتا اپنے گھر آنا ضروری ہے اور بارش بھی نہیں رک سکتی کیونکہ یہ حکم خداوندی ہے، اب اپنے مقصد کو حل کرنے کے لئے تدبیر کرنی پڑے گی، جیسے وہاں سے ہم نے چھاتا لے لیا یا برساتی لباس لے لیا اور اس کو پہن کر ہم اپنے مقام پر آگئے، ہمارے لباس پہننے سے یا چھاتا لگانے سے بارش بند نہیں ہوئی اور نہ ہی موسم صاف ہوا مگر تدبیر سے ہمارا مقصد پورا ہو گیا، بارش تو راستے میں ہم پر اثر انداز ہوئی مگر اتنی نہیں جس سے کہ ہم کو جسمانی مرض ہو جائے صرف ٹانگوں تک یا ذرا اس سے اوپر تک بارش نے ہم کو متاثر کیا مگر تدبیر کے تحت ہم اپنے مقصد میں کامیاب رہے اور اپنے مقام پر پہونچ گئے اسی طرح ستاروں کی نحوست انسان کو متاثر کرتی ہے بلکہ ہر شے کو متاثر کرتی ہے کیونکہ یہ نظام قدرت ہے مگر صدقہ کے ذریعہ کم متاثر ہوں گے نحوست سے اور ہماری حفاظت ہوتی رہے گی نحوست سے۔ تین باتیں میرے ذہن میں زیادہ یاد ہیں جو کہ حقیقت ہیں۔ (۱) غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔ (۲) غم عمر کو کھا جاتا ہے۔ (۳) صدقہ بلا کو کھا جاتا ہے۔

اُس وقت چاہے کتنا بھی دانش مند کیوں نہ ہو غصہ کے وقت عقل سے کام لینا بھول جاتا ہے اور زبان سے بدتمیزی، بدزبانی، بدکلامی گفتگو کرتا ہے کیونکہ غصہ عقل پر غالب آ گیا، اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں صدقہ بلا کو کھا جاتا ہے، ظاہر ہے کہ میری تحریر قلم طویل ہے مگر ضائع نہیں کیونکہ میں اپنی عادت بد سے مجبور ہوں، تشریح اور دلیل کے ساتھ سمجھانے کی عادت سے وہ علم کیا جو خلاصہ کر کے نہ سمجھائے کسی کی سمجھ میں آیا اور کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تو کوئی فیضیاب ہوا اور کوئی نا کامیاب، میرا مقصد ہے کہ علم کوئی بھی ہو ضائع نہیں۔ غور سے مطالعہ کیجئے کامیابی آپ کے قدم چومے گی اور آپ مخلوقِ خدا کو فیض پہونچائیں گے، طویل تحریر کی معافی چاہتا ہوں، خادم ہوں، طفلِ مکتب طالب علم ہوں۔ معاف کیجئے۔

اب میں آپ کو طویل گفتگو کے بعد اس طرف لئے جا رہا ہوں جس کے لئے طویل گفتگو بذریعہ تحریر کی ہے۔

مثال نقش

طالب : شہزاد ابن شکیلہ

شہزاد		۳۱۷
مطلوب : ترقی رزق روزگار	ابن شکیلہ	۳۶۵

(۱۲)۶۸۲(۵۶
۶۰
۸۲
۷۲
(۱۰) باقی برج جدی سائل کا پہلا گھر بیت الطالع

طالب معہ والدہ کے عدد مجموعہ کو (۱۲) سے تقسیم پر معلوم ہوا کہ سائل کا اپنا گھر (۱۰) واں برج جدی ستارہ زحل دن ہفتہ موجودہ وقت زحل ستارہ جو کہ برج جوزا کے اندر موجود ہے، جوزا سے لے کر برج جدی آٹھواں گھر ہے اور ستارہ زحل کی بدنظری سائل کے طالع پر پڑ رہی ہے آٹھویں نظر جو کہ نحس کہلاتی ہے اس لئے سائل روزی روزگار اور بلا پریشانی میں مبتلا ہے۔ طالب کا بیت الطالع جدی ہے اور برج جدی سے لے کر برج میزان دسواں گھر ہے جو کہ طالب کے روزگار سے متعلق ہے۔ ستارہ اس کا زہرہ ہے زحل ستارے کی اپنے گھر یعنی برج جدی پر آٹھویں نظر نحس پڑ رہی ہے، اس لئے برج جدی سے متعلق سبھی لوگوں کو کسی نہ کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو، اس لئے سائل کو لازم ہے کہ صدقہ خیرات کیا کرے خاص کر ہفتے کے دن۔

ساتواں گھر میاں بیوی کا کہلاتا ہے، دسواں گھر روزگار کا کہلاتا ہے، سائل کے بیت الطالع ہے۔

طالب شہزاد ابن شکیلہ

شہزاد	۳۱۷
ابن شکیلہ	۳۶۵
	۱۰
	۶۹۲

برج جدی ستارہ زحل کے حرف کے عدد ۱۰ = الف = ب = ج = د

۱ ۲ ۳ ۴ = ۱۰

۱۲۸۷ = اللہ لطیف بعبادہٖ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز

۶۹۲ = طالب معہ والدہ معہ ستارے کے حرف عدد

۱۹۲۱ = ترقی رزق روزگار معہ ستارہ کے حرف کے عدد

۳۹۰۰
۳۰
۳۸۷۰

(۴)۳۸۷۰(۹۶۷
۳۶
۲۷
۲۴
۳۰
۲۸
(۲)

باقی نویں خانے میں بڑھانا ہے، نقش کی چال (۹۶۷) سے شروع کی جائے گی۔

نقش پر کرنے کے بعد ہم نے سب سے پہلے مطلوب معہ والدہ کے حرف الگ الگ فاصلے سے لکھے یعنی بسط حرفی کو اس لئے کہ ہمارے مقصد کے حروف درمیانی جگہ میں جذب ہو جائیں فاصلے سے اس طرح لکھے جائیں گے طالب معہ والدہ کے حروف۔

ش ہ ز ا د ش ک ی ل ھ ا ب ج د=

درمیانی جگہ میں ترقی رزق روزگار معہ ستارے کے حروف الگ الگ جذب کئے جائیں گے۔

شہمرز قایدر شزکقی رلوھز اگباج

روف مرقدر=(۳۱)حروف

شہمرز= قایدر= شزکقی= رلوھز=اگباج= رذقصقر= ٹوٹل (۳۱) حروف ہیں اس لئے (۵) (۵) کے مرکب کلمات بنائے گئے ہیں، آخری کلمہ چھ حرفی ہے، یہ مرکب کلمات نقش کے چاروں طرف تحریر کرنے ہیں، اس طرح جیسے لکھ کر دکھائے گئے ہیں۔

نوٹ : اگر حروف جفت ہوں تو (۴) (۴) کے کلمات بنائیں اور طاق حروف ہوں تو (۵) (۵) مرکب کلمات بنائیں اور نقش کے اردگرد تحریر کردیں، آخری کلمہ جتنے بھی حروف کا بنے بنادیں۔

۷۸۶

شہمرز　　قایدر

ترقی رزق روزگار
نی فرض وحق
شہزاد ابن شکیلہ
جلد از جلد

۹۷۴	۹۷۸	۹۸۱	۹۶۷
۹۸۰	۹۶۸	۹۷۳	۹۷۹
۹۶۹	۹۸۳	۹۷۶	۹۷۲
۹۷۷	۹۷۱	۹۷۰	۹۸۲

۳۹۰۰　　زہرا　　برائے

نوٹ : بسط حرف طالب معہ والدہ معہ ستارے حرف فاصلے سے لکھیں۔ درمیان میں ترقی رزق روزگار اور متعلقہ ستارے کے حرف لکھیں۔ میں اوپر لکھنا بھول گیا تھا۔ قارئین تصحیح کر کے عمل مکمل کریں۔

طریقہ استعمال : اس طرح کے (۷) آتشی نقش بنائے جائیں گے، جلانے کے لئے سرخ روشنائی سے (۱) نقش بادی چال پر درخت پر لٹکانے کے لئے۔ (۱) نقش خاکی چال پر درخت کی جڑ میں دابنے کے لئے۔ (۱) نقش اپنے بازو پر باندھنے کے لئے اپنے یعنی روزگار والے برج کے مزاج کے تحت جیسے مثلاً شہزاد کا (۱۰) واں روزگار کا برج میزان ہے بادی اس لئے طالب کو باندھنے کے لئے بادی نقش دیا جائے گا۔ (۷) نقش آتشی جلانے والے (۱) روز مغرب کی نماز کے بعد بتی بنا کر ہلکی کالروئی لپیٹ کر روغن کچد یعنی تل کے تیل میں بھگو کر صرف بتی تر کرنی ہے پھر جلائیں۔ نوٹ منگل اور جمعہ کے دن عشاء کے وقت جلائیں، دابنے یا پیڑ پر ٹانگنے والے نقش امرود، آم، شہتوت یا انار کے درخت پر باندھیں اور اسی کی جڑ میں جگہ کھود کر دابنے والا نقش داب دیں۔

نوٹ : پیڑ، پیپل، نیم، کیکر، بیر کا نہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ درخت بغض وعداوت اور دیگر کام میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

اپنے بازو یا گلے میں باندھنے والا نقش نہاتے وقت اور ناپاکی کی حالات میں اتار دیں، بعد میں صحیح حالت میں باندھ لیں، سمجھانے بتانے میں یا عدد لکھنے میں کہیں خامی رہ گئی ہو تو معاف کیجئے، بھول ہوسکتی ہے۔

انسان مذاہب کی نظر میں

یہ وسیع وعریض کائنات دنیا کے حسین نظارے مسکراتی کلیاں لہلہاتے پھول اور پودے، ابلتے چشمے بل کھاتی ندیاں، سمندر کی مست لہریں، خاموش جھیلیں، پہاڑوں سے گرتے آبشار اور زمین کی گونہ گوں کلاکاریاں صناعی قدرت دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ ان سب میں حسین دل آویز اور پرکشش انسان کی تخلیق ہے۔ باغ ہستی کی ساری بہاریں اور تمام چیزیں اس کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ یہ اس کا کھلا ثبوت ہے کہ انسان کل مخلوقات میں ممتاز اشرف ہے۔ اس لئے کہ انسان میں خیر وشر کا شعور ہے، نیکی وبدی کی تمیز ہے اور علم وحکمت ہی ان سب میں اہم اس کے پاس ایک دل ہے جس میں کائنات کا فکر وغم ہے محبت الٰہی کا سرچشمہ ہے جس سے دوسری مخلوقات محروم ہیں۔

اگر انسان ان قیمتی اوصاف سے محروم ہوجائے۔ انسانیت کی تمیز کھو بیٹھے تو وہ آدمی احیوان ہوجاتا ہے جن سے عام طور پر شیطانی حرکات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ کبھی کبھی تو اس کے اثرات سے آتش فشاں پھوٹ پڑتے ہیں۔ بستیوں کی بستیاں اجڑ جاتی ہیں، ہزاروں موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں، ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ آسمان انگارے اگل رہا ہے اور زمین شعلوں کی زبان بن گئی ہے۔ فضا میں نفرت اور حقارت کا زہر پھیل جاتا ہے۔ درندگی اور دہشت کی اس انتہا پر حضرت انسان شیطان سے بدتر ہوجاتا ہے۔

یہ طوفان اور یہ تباہیاں کبھی تو زبان کے نام پر کہیں قوم اور علاقہ کے نام پر اور زیادہ تر مذہب وملت کے نام پر ہوتی ہیں۔

ذہن انسان کی حدیں گر اس طرح گھٹتی گئیں
اس زمیں پر سرحدیں ہی سرحدیں رہ جائیں گی

اگر ہم سنجیدگی سے غور کریں تو انسان ظاہری طور پر تو مختلف نظر آتے ہیں لیکن بنیادی طور پر سب کے سب آدم کی اولاد ہیں۔ زبان اور علاقے تو پہچان اور تعارف کا ایک ذریعہ ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب انسانیت کی بے حرمتی اور ظلم وفساد کی اجازت نہیں دیتا۔

سب سے پہلے مہاتما بدھ کی تعلیمات پر نظر ڈالئے، اس میں جانوروں پر رحم کرنا، ہنسانہ کرنا، سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا، ذات پات کا فرق مٹانا، کسی کی بے عزتی نہ کرنا، بغض وکینہ نہ کرنا، ہمیشہ سچ بولنا شراب نہ پینا جیسے اہم راستہ پر لوگوں کو چلنے کی ہدایت ملتی ہے۔

جین مذہب کی تعلیمات دیکھئے مہاویر جی نے غصہ، حسد، لالچ، نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی تعلیم دی، عدم تشدد کو تو اتنی اہمیت دی کہ انسان تو انسان کیڑے مکوڑے تک کو نہ مارنا قرار دیا۔

ہندو مذہب میں جگہ جگہ ہدایت کی گئی ہے کہ سچ بولنا، چغلی نہ کرنا، دوسروں کو معاف کرنا، لالچ نہ کرنا نفرت نہ کرنا تشدد نہ کرنا، انسان کے لئے کامیابی کا ذریعہ ہے۔

کبیر نے کہا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور انس کا برتاؤ کرنا ہی سچا مذہب ہے۔ سب دھرموں کا پرماتما ایک ہے اور ہم سب اس کی اولاد ہیں۔ سب ہمارے بھائی ہیں۔

چانکیہ نیتی میں ہے کہ یہ میرا ہے یہ پرایا ہے، اس طرح کے بھید بھاؤ تنگ دل والے کرتے ہیں جو وسیع القلب ہیں ان کے لئے ساری دھرتی ہی ان کا پریوار ہے۔

بھگوت گیتا اور رامائن مذہب اور علاقائی قید سے آزاد ہوکر کچھ بہت اونچا سوچنے پر آمادہ کرتے ہیں۔

سکھ مذہب تو ظلم، لالچ، بغض وحسد سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ خالصہ کی حقیقت یہی ہے کہ آدمی نفرت، کینہ اور حرص سے دل پاک کرکے پرماتما کی محبت اور سچائی کے جذبہ سے سرشار ہوجائے، گرو گرنتھ صاحب کے ۵۰۔۱۳۴۵ صفحہ پر ہے۔

اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
ایک نور سے سب جگ اوپجیا کون بھلے کون مند

گرو نانک نے زندگی بھر اونچ نیچ ذات پات کے فرق مٹانے، رحم دلی، ایمانداری، پیار ومحبت کا سبق دیا ہے۔

وہ کہتے تھے ہندو مسلم ایک مالا کے منکے ہیں
آپس کے یہ کینے جھگڑے دھندے پاگل پن کے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انسانیت کی یہی تعلیم دی کہ اگر کوئی تمہارے ایک رخسار پر طمانچہ مارے تو دوسرا رخسار بھی پیش کر دو۔ ظلم وزیادتی سے باز آجاؤ۔ مذہب اسلام نے اپنے پرستاروں کو اس طور پر پابند کیا۔ قرآن شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد اور ظلم وزیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ زمین پر فساد پھیلانے والوں پر اللہ لعنت بھیجتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ مخلوق میں زیادہ پسندیدہ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اس کے بندوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رحم کرنے والوں پر خدا رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اس بات کی شہادت ہے کہ آپ نے کسی کا دل نہیں دکھایا کسی کی بے عزتی و بے حرمتی نہیں کی۔ گالیاں دینے والوں کو ہدایت فرمائی، بددعا کرنیوالوں کو دعائے خیر دی اور زیادتی کرنے والوں کو سینے سے لگایا۔ فرمان رسولؐ ہے جو آدمی چاہتا ہے کہ قیامت کے دن اس کے درجات بلند ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو معاف کردے جس نے اس پر ظلم کیا ہو اس کے ساتھ رشتہ جوڑے، جس نے اس سے رشتہ توڑا ہو، آپ نے تعلیم دی وہ لوگ اللہ کی رحمت خاص سے محروم رہیں گے جن کے دلوں میں دوسرے کیلئے رحم نہیں جو دوسروں پر رحم نہیں کھاتے۔ دراصل مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو ایذا نہ پہنچے جس سے لوگ اپنی جان ومال عزت وآبرو محفوظ سمجھے۔

آشتی دل بستگی آپس کی بھائی چارگی
دلنوازی دوستی ہر دھرم کا پیغام ہے
پیرو پیغمبر کا اوتاروں کا کہنا ہے یہی
نام پر مذہب کے لڑنا بزدلوں کا کام ہے

مذہبی تعلیمات کی روشنی میں ہم وقت اور ماحول کا جائزہ لیں تو ہم مذہب سے کوسوں دور نظر آتے ہیں۔ بھلا جو مذہب انسان تو انسان کیڑے مکوڑوں کو مارنا عظیم گناہ قرار دیتا ہے جس مذہب میں عدم تشدد کا مقام اہم ہو جو مذہب سارے انسانوں کو ایک ہی نور کا پرتو بتائے جس مذہب میں انسانیت کی بھلائی کا حکم ہو جس میں دوسرے مذاہب کی عزت کی تاکید ہو حتیٰ کہ دشمنوں کی عزت ومال کی حفاظت، ایمان کا حصہ بتایا گیا ہو کیا اس مذہب میں انسان جیسی اشرف المخلوقات پر مظالم ڈھانے تہہ تیغ کرنے، ان کے خون سے ہولی کھیلنے کی اجازت دی جاسکتی ہے نہیں کبھی ایسا نہیں ہوسکتا۔

دراصل ہم مذہب کی آڑ میں جس شرم ناک سے مذہب کو بدنام کر رہے ہیں ایسا لگتا ہے کہ انسان کے اندر وہ دردمندی نہ رہی جو انسان کے لئے تڑپ سکے، پہلو میں وہ دل نہیں رہا جو کبھی کسی کے درد میں تڑپ سکے، وہ آنکھ نہ رہی جو دوسرے غم میں چند قطرے بیگانہ کر سکے۔ انسان کا ہاتھ نہیں بھیڑیئے کا پنجہ ہے جو لوگوں کی گردنوں پر پڑتا ہے۔ آج کا انسان درندوں سے اتنا خائف نہیں جتنا وہ انسان سے ڈرتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ انسان اپنے مذہبی اصولوں کو سمجھے اور اس پر عمل پیرا ہو کیونکہ جو شخص اپنے مذہب کے اوصاف کو سمجھے گا وہ ملک کا وفادار ہوگا۔ وہ ایک مکمل انسان اور بہترین شہری بھی ہوگا۔ اگر ہم نے انسانیت کو اپنا کر وقت کے تباہ کن دھارے کو جوڑنے کی کوشش نہیں کی، ایک دوسرے کو الفت، پیار اور محبت کا سبق نہیں دیا، تعصب، ظلم اور فساد کا طریقہ اپنائے رکھا، انسانیت اسی طرح کچلی جاتی رہی، بن کھلے پھولوں کو اسی طرح مسلا جاتا رہا تو وہ دن دور نہیں جب ہمارا انجام انتہائی دہشت ناک ہوگا اور ہمارا کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔

اشرف المخلوقات کہلاتے تو ہو یوں تم مگر
آج تک انسانیت کا کیوں لہو پیتے رہے
کاش جی سکتے کبھی انسان بن کر دھر میں
تم فقط ہندو مسلمان بن کے ہی جیتے رہے

وقت کا مطالبہ ہے کہ ایسے معاشرہ اور سماج کی تشکیل دی جائے جو ہمارے دل کی برائی من کے پاپ دھو ڈالے، ٹوٹے دلوں کو محبت اور بھائی چارگی کے مضبوط بندھن میں باندھے اس کے افراد مخلص اور نیک طینت ہوں، عداوت ودشمنی سے متنفر ہوں اور انسانیت کی جیتی جاگتی تصویر ہو جو اپنی حکمت عملی سے دہکتے شعلوں کو دبا سکیں وہ انسانیت کا ایک مجسمہ ہو، اغراض وتعصب قوم پرستی سے بالکل آزاد اور بے تعلق ہو کر وہ عام انسانوں کے سامنے وہ حقیقتیں پیش کرے جن پر انسانیت کی نجات اور سلامتی موقوف ہے جن پر ملک کی حفاظت اور ترقی کا انحصار ہے۔

حائل ہوں محبت میں نفرت کی جو دیواریں
احساس مروت کے پھولوں سے سجا ڈالو
انسان کی محبت کے خود نقش ابھر آئیں
تہذیب وتمدن کی ایک ایسی بنا ڈالو

●●●

چور اور چوری سے متعلق طلسمات

چور اور چوری شدہ مال و اسباب کے پتہ چلانے کا نادر و نایاب عمل

یَا طَاغِیُوْطَا یَاخَمِیْشَامَرْطُوْنَاطِیُوْمَاخَمْهِیُوْاطَبَاسٍ یَا عَمْهُرْنَاطِیطُوْنَ وَهُوْنُوْطَایَاطَلَیْطَیَاشَارٍ قَاهِیُرْطَاعَنْقَبَاطُوْشَا یَاتُوْاِبَاطُوْامُوْطَشَایَاشَقَاقَرْنَاقَبْقُوْالرُّوْنَاِزَرْتَرْشَرُوْنَاجَلَدُوْشَاهَارٍیَا وَخُوْزَاوَیَاتِیْهِ النَّاظِرِیْنَ کُلِّ مَکَانًافَاطُوْرَاجَنُوْدَایَاعَبْدَالُوْشَا قَرْهُوْ عَبْطَبَاشٍ اَهْیُوْنَابَرْطُوْشَامَرَاهَاجَیُوْشَا۔

علمائے علوم مخفیات و روحانیات کے مطابق چوروں کی شناخت کا طلسم ایک ایسا عجیب النفع عمل ہے۔ جس سے مختلف تراکیب و نتائج کے حامل بہت سے اعمال وابستہ ہیں۔ یہ طلسم چوری کے وقت اور چوری شدہ مال و اسباب کی دریافت کے لئے اپنے خواص و فوائد کے اعتبار سے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس طلسم سے متعلق و منسوب جن اعمال کو بیان کیا گیا ہے ان میں سے چند ایک انتہائی و بے خطا سریع الاثر اور مفید ترین عملیات کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(۱) مشکوک اشخاص کی تعداد کے مطابق کاغذ کے ٹکڑے کرکے ہر ایک ٹکڑے پر طلسم شناخت سارق کی عبارت کو مشکوک شخص کے نام کے ساتھ تحریر کریں۔ پھر خمیر شدہ آٹے سے اتنے ہی ہم وزن غلولے تیار کریں اور تمام نوشتہ جات کو ان غلولہ جات میں رکھ کر لپیٹ دیں۔ بعد ازیں ہر ایک غلولہ پر عبارت طلسم کو ایک دفعہ پڑھیں اور کسی کھلے منہ کے برتن میں پانی بھر کر اس میں ڈال دیں۔ چور کے نام غلولہ پانی کی سطح پر تیرنے لگے گا جب کہ باقی تمام غلولہ جات ڈوب جائیں گے۔

(۲) اطلاع چور کے لئے پاکیزہ خیالات و عادات کی مالک کوئی ایک کنواری لڑکی روزہ رکھے اور آرد گندم یا جو کی اپنے ہاتھ سے بے نمک روٹی پکائے۔ پھر مشتبہ افراد کی تعداد کے برابر اس کے لقمے بنائیں۔ اور ہر ایک لقمہ پر طلسم شناخت دزد کو لکھ کر ایک ایک لقمہ سب کو کھلا دیں۔ جو شخص چور نہیں ہوگا وہ تو بآسانی اس لقمہ کو کھالے گا اور چور کے حلق سے کسی بھی صورت میں نیچے نہیں اُترے گا۔

(۳) برائے دریافتن چور

ایک فولادی چھری لے کر اس پر طلسم شناخت دزد کی عبارت کو ایک سو ایک دفعہ پڑھ کر دم کریں اور اسے زمین میں گاڑ دیں اس کے بعد جن لوگوں پر چوری کا شک ہو ان کو اس چھری کے چاروں طرف ایک حلقہ کی صورت میں ان کے سرین کے بل بیٹھنے کا حکم دیں۔ اس عمل کے بعد چھری پر کسی فولادی ہتھوڑے سے متہمین کی گنتی کے برابر ضربیں لگائیں اس طرح پر کہ ہر ضرب کے ساتھ شناخت دزد کو پڑھیں۔ جب تمام ضربیں پوری ہو جائیں تو ان لوگوں کو کھڑے ہو جانے کا حکم دیں۔ تمام لوگ کھڑے ہو جائیں گے لیکن چور کھڑے ہونے پر قادر نہیں ہو سکے گا۔ جب تک وہ چھری زمین سے نہ نکال لی جائے۔

۴۔ عزیمۃ الابریق

یعنی لوٹے کی مدد سے چور کا پکڑنا اس عمل کی مشہور ترکیب اس طرح پر ہے کہ دو شخص مٹی کا ایک نیا لوٹا لے کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھیں اور لوٹے کو اپنے درمیان اپنی اپنی انگشت سبابہ سے زمین سے قدرے بلند کرکے اٹھائے رکھیں۔ اور جن لوگوں پر چوری کی تہمت ہو ان کے نام علیحدہ علیحدہ کرکے کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھیں اور طلسم شناخت دزد کے عمل کی عبارت کو تلاوت کرتے ہوئے ایک ایک کرکے لوٹے میں ڈالتے جائیں جسکے نام پر لوٹا خود بخود گھومنے لگے وہ شخص حقیقت میں چور ہوگا۔

(۵) چور معلوم کرنے اور اسے اس کے جرم کی سزا دینے کے لئے

ایک مٹھی بھر چاول لے کر ان پر طلسم شناخت دُزد کو ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور یہ چاول ان لوگوں کو کھلائیں جن پر چوری کا گمان ہو ان میں سے جو چور ہوگا چاولوں کے اس کے حلق سے نیچے اترتے ہی اس کے منہ سے فوراً ہی خون جاری ہو جائے گا اور جب تک وہ چوری کردہ مال اس کے حقیقی مالک کو واپس کر کے اس سے اپنے جرم پر معافی کا خواستگار نہیں ہوگا اس وقت تک اس کا خون بند نہیں ہوگا۔ اگر مال جلد واپس نہ کیا اور معافی نہ مانگی تو پھر اس قدر کثرت کے ساتھ خون اس کے منہ سے نکلے گا کہ کلیجہ کٹ کر منہ کے راستے باہر نکل آئے گا۔

٦۔ برائے گرفتاری چور

ہرن کی دباغت شدہ کھال پر ایک مربع لوح بنائیں اس لوح کے درمیان متہمین کے نام تحریر کریں اور لوح کے اردگرد چاروں طرف طلسم شناخت دُزد کو لکھیں، پھر ایک کیل یا سوئی کھال پر نقش لوح کے عین وسط میں گاڑ دیں۔ اس کھال کو سرخ سوت کے دھاگے سے باندھ دیں اور پھر مکان میں اس جگہ پر جہاں سے یہ چوری ہوئی ہو کسی بلند ہوادار جگہ پر لٹکا دیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ چور پکڑا جائے گا۔

(۷) اگر کوئی شخص چور کو دیکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ بعد نماز عشاء طلسم شناخت دُزد کو ایک سو اکیس بار پڑھے۔ پھر اس طلسم کو اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھ کر سوتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے داہنی کروٹ پر لیٹے اور اپنے ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ انشاءاللہ العزیز چور عالم خواب میں نظر آجائے گا۔ میرا مجرب و معمول ہے۔

٨۔ برائے چور

حاملہ عورت یا نابالغ عمر کے بارہ سے چودہ سال تک کے لڑکے یا لڑکی کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سیاہی لگائیں۔ پھر طلسم شناخت دُزد کے کلمات کو جو یا ماش کے دانوں پر پڑھ کر معمول کو ماریں۔ زیادہ سے زیادہ نو دفعہ پڑھنے کا معمول کی ہتھیلی پر چور کی صورت ظاہر ہوگی۔ جسے بغور دیکھنے پر معمول بخوبی شناخت کر سکتا ہے کہ چور کون ہے اس کا نام کیا ہے اپنا ہے یا اجنبی۔ چوری شدہ مال و اسباب کہاں اور کس مقام پر ہے مال مل سکتا ہے یا نہیں اس کے علاوہ جو بھی سوالات دریافت کرنے ہوں وہ معمول کے ذریعے پوچھے جاسکتے ہیں جن کے بالکل درست اور تسلی بخش جواب معلوم ہوں گے۔

(۹) کاغذ کے ٹکڑوں پر متہمین کے نام طلسم شناخت دُزد کے ساتھ لکھیں اس کے بعد اس طلسم کو سات مرتبہ پڑھ کر ایک ایک ٹکڑے پر دم کریں اور آگ پر جلاتے جائیں اس طرح جو راکھ تیار ہو اس کو باری باری کر کے متہم شخص کے کفِ دست پر احتیاط کے ساتھ ملیں۔ چور کے ہاتھ کی ہتھیلی پر اس کا نام ظاہر ہو جائے گا۔

(۱۰) سرق سے محفوظ رہنے کے لئے نیلے رنگ کا نصف میٹر لمبا سوتی کپڑا لے کر اس پر طلسم شناخت دُزد کو سات دفعہ اس طریقہ پر پڑھیں کہ ہر ایک دفعہ سات مرتبہ پڑھ کر تھوڑا سا کپڑا فتیلے کی طرح لپیٹتے جائیں۔ جب سات دفعہ تک مکمل کپڑا لپیٹا جائے تو اس کے دونوں اطراف میں گرہ لگا کر جہاں اور جس مکان میں کسی وزنی چیز کے نیچے رکھ دیں گے وہاں کی ہر چیز چوری ہو جانے سے محفوظ ہو جائے گی۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

قضائے حاجت کے لئے

اگر کسی کی کوئی ایسی حاجت ہو جو پوری نہ ہوتی ہو تو وہ نماز فجر کی ادائیگی سے قبل دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو ایک مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ آخر تک پڑھے۔ پھر دس مرتبہ یہ پڑھے۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَا لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ط وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ط پھر دس مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد دس مرتبہ استغفار پڑھے اور دس مرتبہ یاحی یاقیوم کہے اور اپنا سر سجدے میں رکھ کر دس مرتبہ یہ کہے۔ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ۔ پھر سر برہنہ کر کے ہاتھوں کو دعا کیلئے دراز کرے اور دس مرتبہ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ کہے اور اپنے مقصد کیلئے دعا مانگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جو بھی حاجت ہوگی بارگاہ الٰہی میں پوری ہوگی۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

مجرب برحق کلام ربِّ غفورٌ رحیم

قرآن انتخاب شفاء ہے

چند آیتوں کے فوائد و خواص

(۱) ایک کورے مٹی کے برتن پر سات مرتبہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) لکھ کر پانی یا عرق سے بسم اللہ کے نقش کو دھو کر نہار منہ مریض کو پلائیں۔ اکیس دن میں صحت یاب ہوگا۔ (۲) سخت سے سخت مرض ناسور، گنٹھیا، وجع المفاصل، مرگی دردسر وغیرہ کے لئے فجر کی سنتوں کے بعد واجب سے پہلے اکتالیس مرتبہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کی میم کو الحمد کے لام سے ملا کر پڑھ کر پھر کسی شئے پر دم کر کے وہ پانی یا عرق وغیرہ مریض کو پلانا نہایت مفید اور مجرب ہے۔

(۳) آیت الکرسی (سورۃ البقرہ) کو رات کو سوتے ہوئے تین مرتبہ پڑھ کر سونا رات بھر شیطان جنات کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ جس مکان میں آیت الکرسی پڑھی جائے وہاں انشاء اللہ کبھی چور نہ آئے گا اور اگر آئے تو اندھا ہو کر جائے گا۔ جس بچہ پر ایک مرتبہ آیت الکرسی دم کر دی جائے اس بچہ کو سارے دن نظر نہ لگے گی۔ جس کھیت میں جس باغ میں روزانہ آیت الکرسی پڑھی جائے وہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ آیت الکرسی کا ختم ہر ایک مصیبت اور غم کے رفع کرنے، مقدمہ کے فتح ہونے، ہر ایک جائز مراد پوری ہونے کے لئے بدرجہ نہایت مجرب اور مفید ہے۔

(۴) (اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) یہ آیت اسم اعظم ہے۔ پیٹ کے درد کے لئے کسی شربت یا پانی پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے پلانا درد کو زائل کرتا ہے، کورے برتن میں لکھ کر پلانا دردسر کے لئے بے حد مفید ہے۔ لڑکی کے لئے چاندی اور لڑکے کے لئے تانبے کے پترے پر کندہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالنا ہر ایک قسم کے آسیب، جن بھوت کے خلل، نظر بد کے اثرام الصبیان کے مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ (سورۂ آل عمران)

(۵) سورۂ نساء، اگر کند ذہن بچہ کو سات مرتبہ لکھ کر پانی میں گھول کر روز پلائی جائے یا طالب علم خود تین سو مرتبہ رات کو نماز عشاء کے بعد روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ عالم کامل فاضل بے بدل ہوجائے گا۔ آیت نمبر: ۱۱۳ (عَلَّمَکَ سے عَلَیْکَ عَظِیْمًا تک) اگر روزانہ یہ عمل نہ ہو سکے تو اول چاند سے سات تاریخ تک یعنی پہلی سے سات تک ضرور ہونا لازم ہے۔

(۶) دشمن کے دفع کرنے کی نیت سے سورۂ انعام کا تین مرتبہ پڑھنا نہایت اکسیر ہے۔

(۷) رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا پڑھ کر سانس لے لو پھر (وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ سے الْخٰسِرِیْنَ تک) چوبیس گھنٹے میں تین مرتبہ اس آیت شریفہ کے پڑھنے سے انسان کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ حضرت آدمؑ سے لے کر نبی آخر الزماں تک تمام انبیاء کے منہ سے استغفار کرنا ثابت ہوا ہے۔ (سورۂ اعراف)

(۸) ہول دل کے مرض اضطراب قلب خفقان کے لئے بارش کے پانی سے اس آیت کا سات مرتبہ سات روز تک لکھ کر پلانا، بارش کے پانی سے زعفران گھول کر سات مرتبہ آیت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالنا بفضلہ تعالیٰ بہت مفید ہے۔ آیت نمبر: ۱۱ (اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ سے بِہِ الْاَقْدَامَ) (سورۂ انفال)

(۹) جس شخص کے سر میں درد ہو اس کا ماتھا پکڑ کر ان آیتوں کو سات مرتبہ دم کرنا مفید ہے۔ آیت نمبر: ۱۲۸ (لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ سے رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ تک) پیٹ کے درد کے لئے گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلانا مفید ہے۔ اگر فاسق، فاجر، شرابی، افیونی، جواری وغیرہ وغیرہ ان آیتوں کو رات کو باوضو سو مرتبہ روزانہ اکیس دن تک پڑھیں تو انشاء اللہ سارے گناہ اور ناپاک عادتیں چھوٹ جائیں۔ ہر ایک آفت مصیبت کے لئے ان آیتوں کا پڑھنا نہایت مفید ہے۔ سات دن تک تین ہزار مرتبہ روزانہ ان آیتوں کا پڑھنا نہایت مفید ہے اور اسم اعظم کی تاثیر ہے۔

کرتا ہے۔(سورۂ توبہ)

(۱۰) کسی برتن میں ان آیتوں کا لکھ کر پانی سے دھو کر پلانا ہر قسم کے بیمار کو حکم الٰہی سے سات دن میں شفاء دیتا ہے۔(آیتیں یہ ہیں، نمبر: ۵۷، ۵۸)(یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ تْکُمْ سے خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ تک) نہایت مجرب ہے۔ (سورۂ یونس)

(۱۱) جو شخص کشتی جہاز یا ریل بس وغیرہ کسی قسم کی سواری میں سوار ہونے سے پہلے تین مرتبہ (بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰھَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم) پڑھ لے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کو کبھی کسی سواری سے تکلیف اور اذیت نہ ہوگی اور سواری سے زندہ سلامت اترے گا عمل مجرب ہے۔ (سورۂ ہود)

(۱۲) اگر کسی عہدہ یا ملازمت پر بہت سے امیدواروں کی درخواستیں گزر چکی ہوں ان میں سے کوئی امیدوار چاہے کہ میری درخواست قبول ہو تین روز تک اکیس مرتبہ یعنی سات سات ہزار مرتبہ روز پڑھنا اس آیت کا نہایت مجرب ہے۔ آیت نمبر: ۷۶ (نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ط وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْم) انشاء اللہ سارے امیدواروں میں سے اس ختم کا پڑھنے والا عہدہ ملازمت پر قائم کیا جائے گا۔ خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے سات مرتبہ صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ نماز عشاء کے بعد اس آیت پڑھنا نہایت مفید ہے۔ آیت نمبر: ۱۰۱ (فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ سے بِالصّٰلِحِیْنَ تک) پڑھے۔ غم کو رفع کرنے کیلئے سورۂ یوسف کا تین مرتبہ پڑھنا مفید ہے۔ ختم کی ترکیب یہ کہ سات روزے رکھ کر سات سو دفعہ سورۂ یوسف کا پڑھنا مع قید اعتکاف کے پڑھنا اکسیر اعظم اور نہایت مفید ہے۔

(سورۂ یوسف)

(۱۳) ہر ایک قسم کی گھبراہٹ اور دل کی اضطرابی کے موقعہ پر آیت نمبر ۲۸ (اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب) نہایت مفید و مجرب عمل ہے۔ سورۂ رعد کا ایک مرتبہ روزانہ پڑھنا اور ہمیشہ اس کا عمل کرنا بالخاصیت خدا کی محبت دل میں پیدا کرتا ہے۔ عمل مجرب ہے۔ (سورۂ رعد)

(۱۴) اگر کوئی شخص چاہے کہ والدین اور سارے جہاں کے بزرگوں کے حق داروں کے حق سے جب کہ وہ انتقال کر گئے ہوں ادا اور بری ہو جائے، اس آیت کریمہ کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ قیامت کے روز ان سب کے حقوق سے فارغ ہو کر قبر سے اٹھایا جائے گا۔ آیت نمبر: ۴۱ (رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ سے یَقُوْمُ الْحِسَاب) (سورۂ ابراہیم)

(۱۵) اگر کسی شخص کو قرآن مجید یاد نہ رہتا ہو یا حفظ کرنا چاہے آسانی سے تو وہ شخص ہمیشہ گیارہ گیارہ مرتبہ التحیات والا درود شریف اول وآخر پڑھ کر ایک ہزار مرتبہ اس آیت کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھے۔ آیت نمبر: ۹ (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْن) تا حفظ قرآن روز اس عمل کو کرے۔ انشاء اللہ قرآن مجید آسانی سے حفظ ہوگا۔ (سورۂ حجر)

(۱۶) سورۂ نحل آیت نمبر: ۱۲۸ (اِنَّ اللّٰہَ مَعَ سے ھُمْ مُّحْسِنُوْن تک) ایک ہزار مرتبہ جس بیمار پر پڑھ کر دم کرے اگر اس وقت موت نہ ہوئی تو فوراً مریض تندرست ہو جائے گا۔ کم سے کم تین روز عمل کریں۔

امتحان میں کامیابی کے لئے دعا

عشاء کی نماز کے بعد اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ تین سو مرتبہ "اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْس" پڑھ کر خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگیں۔ یہ عمل امتحان کا نتیجہ آنے تک جاری رکھیں۔

نقش نظر بد کے لئے

جو بچہ روتا ہو ضد کرتا ہو، دودھ نہ پیتا ہو، نیند میں ادکتا ہو، یہ دونوں نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴	۱۸	۲۱	۷
۲۰	۸	۱۳	۱۹
۹	۲۳	۱۶	۱۲
۱۷	۱۱	۱۰	۲۲

اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ وَاَسْمَآئِہِ الْحُسْنٰی کُلِّھَا عَآمَّةٍ مِّنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْھَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدْ

لوحِ نور
ایک مؤثر ترین لوح جو رحمٰن ورحیم کے فضل سے کاروبار کو تمام آفتوں اور بندشوں سے نجات دلاتی ہے اور آئندہ کے لئے تمام رکاوٹوں سے محفوظ رکھتی ہے کسی باضابطہ عامل سے لکھوا کر فریم کرا کر اپنے آفس، دکان، فیکٹری یا مکان وغیرہ میں آویزاں کریں۔
بسم الله الرحمن الرحيم
كهيعص ال م ال ل ه ل اال لاال الا و كهيعص
واللہ من ورائهم محيط
بل هو قرآن مجيد في لوح محفوظ
زخ طی
دائرہ اسم اعظم
یا قاضی الحاجات
یا نور
یا مختار کل
یا مجید
حمعسق ال ی ال ق ی و م یارحمن
یا وکیل یا کفیل یا جلیل یا سمیع یا مجیب
یاذالجلال والاکرام
برحمتک یا ارحم الراحمین
پیش کش : ہاشمی روحانی مرکز دیوبند

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔ قیمت-/70 روپے (علاوہ محصولڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔ قیمت-/35 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی شخصیت اور ان کی صلاحیت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کی خامیوں کی چغلیاں کرتے ہیں، اگر آپ بھی اپنے محاسن اور مصائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اعداد بولتے ہیں کا مطالعہ کریں۔
قیمت-/100 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز و خواص کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
قیمت-/25 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت-/15 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت
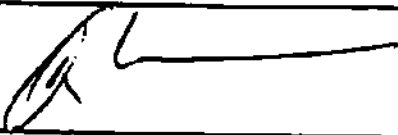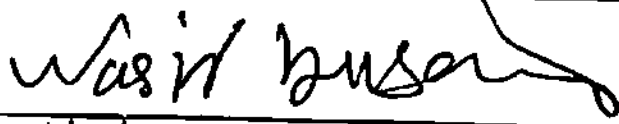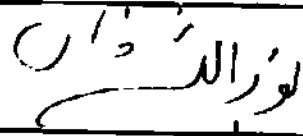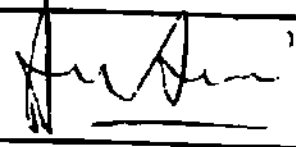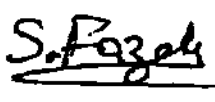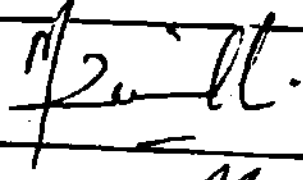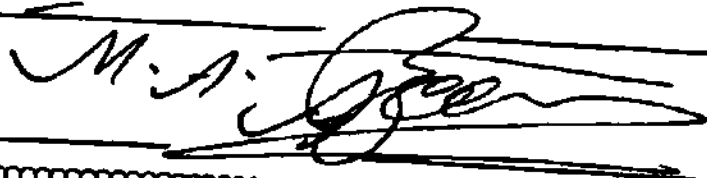
سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورۃ سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ اس حقیقت سے اس کتاب میں پردے ہٹائے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے آپ اپنی شخصیت کا کیسے اندازہ کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (قیمت-/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا نام" ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں اور وہ کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر رکھیں میں اور اپنے بچوں کے اپنے پوتوں، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کیلئے اس کتاب سے استفادہ کریں۔
قیمت-/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جسے عاملین کی اکثریت نے خراج عقیدت پیش کیا ہے قیمت-/100 (علاوہ محصولڈاک)

آیات رزق: حلال روزی حاصل کرنے کے روحانی طریقے۔
قیمت-/5 روپے (علاوہ محصولڈاک)

آیات شفاء: مختلف امراض سے نجات پانے کے روحانی طریقے۔ قیمت-/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

آیات حفاظت: اپنے جان مال کو محفوظ رکھنے کے روحانی طریقے۔ (قیمت-/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

منزل کی عظمت و افادیت: منزل کو کس مرض میں کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس کتاب میں مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔ قیمت-/5 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور روانہ کریں

مکتبہ روحانی دنیا محلّہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

دستخط	نام	نمبر شمار
	قائم خاں	(۱)
	عبدالواسع	(۲)
Abdul Haseeb	عبدالحسیب	(۳)
Wasir husain	ناصر حسین انصاری	(۴)
نور اللہ خاں	حافظ نور اللہ خاں	(۵)
	انصاری اقبال احمد	(۶)
S.Fazal	سید فضل الحق	(۷)
	زین العابدین	(۸)
	محمد ضیاء الدین	(۹)
	محمد عبدالعظیم	(۱۰)

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱۱)	ضیاء الرحمٰن	Ziaurrah
(۱۲)	وصی الدین	Wasiuddin
(۱۳)	محمد حسین شیخ	
(۱۴)	عبدالاحد دوانی	
(۱۵)	خورشید الحسن	
(۱۶)	سیف الدین	
(۱۷)	آصف بھالدار	
(۱۸)	شکیل احمد	
(۱۹)	سعید علی جنیدی	
(۲۰)	محمد جاوید خاں	
(۲۱)	محمد عبداللہ انیس صدیقی	M A Anees Siddiq
(۲۲)	محمد عرفان	
(۲۳)	محمد سلیم دانی	
(۲۴)	محمد ہارون نیاز احمد	
(۲۵)	اعظم اقبال احمد نونبال	
(۲۶)	حفیظ اللہ پانپوری	

(۱) قائم خاں

آپ کے اندر ضبط نفس کی صلاحیت موجود ہے۔ اور اچھے بُرے حالات سے آپ سمجھوتہ بھی کر لیتے ہیں۔ لیکن آپ خود کو تو معمہ بنا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن دوسروں کی ذات کی گہرائی میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہیں اور بہت جلدی سے دوسروں سے بدگمان ہو جاتے ہیں۔ آپ قدرتی طور پر بہت زیادہ خوش نصیب نہیں ہیں۔ آپ کو اس دنیا میں جو کچھ بھی مل سکتا ہے وہ آپ کی ذاتی محنت اور ذاتی کوششوں کی بنا پر ہی ممکن ہے۔ لیکن آپ زیادہ محنت نہیں کر پاتے اور آپ اس انداز کی دلچسپی بھی اپنے کاموں میں نہیں لے پاتے جتنی لینی چاہئے۔ آپ کو اپنے معمولات پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔

(۲) عبدالواسع

آپ محفل پسند قسم کے انسان ہیں۔ خود کو نمایاں کرنے کی آپ خواہش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ آپ کے اندر لیڈر شپ کی صلاحیت موجود ہے۔ آپ اپنی زندگی میں اپنی خواہش کے مطابق کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ بہت جوشیلے ہیں اور آپ اچھے دوست ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن آپکا حد سے زیادہ جذبات کا اظہار کرنا آپکو بچکولے کھلا سکتا ہے۔

(۳) عبدالحسیب

آپ پُرسکون طبیعت کے انسان ہیں۔ آپ عافیت پسند ہیں۔ دوراندیشی آپ کی فطرت کا جزو ہے لیکن خاصی خوبیاں رکھنے کے باوجود آپ کسی قدر احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں اور کسی بھی معاملے میں پیش قدمی کرنے سے جھجکتے ہیں۔ آپ پے در پے ناکامیوں کا شکار ہو سکتے ہیں اور آپ کی زندگی میں کسی ایسے حادثے کا اندیشہ ہے جس کے نقصانات ناقابل تلافی ہوں گے۔ آپ بہت سوچتے ہیں لیکن جتنا سوچتے ہیں اتنا عمل پیرا نہیں ہوتے اس لئے محرومیاں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔

(۴) ناصر حسین انصاری

آپ کا مزاج بہت سادہ ہے۔ آپ منکسر المزاج بھی ہیں۔ آپ اپنی سادہ لوحی کی بنا پر آسانی سے کسی کے فریب کا شکار ہو سکتے ہیں۔ آپ کے مزاج میں تلون ہے اپنے اس مزاج کی وجہ سے آپ کسی بھی وقت اپنا رنگ بدل سکتے ہیں۔ آپ ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں اور لوگوں کے کام آکر خوشی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن دم میں تولہ دم میں ماشہ ہو جانا آپ کی فطرت ہے۔

(۵) حافظ نور اللہ خاں

آپ اپنے نفس پر کنٹرول کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن آپ اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اس لئے کئی بار آپ کو ناقابل تلافی نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ آپ بعض اوقات جلد بازی کا مظاہرہ کر جاتے ہیں اور ایسا کر کے آپ اپنی شخصیت کو پامال کرتے ہیں۔ آپ کو خوشیاں اور راحتیں حسب منشاء مل سکتی ہیں لیکن بے پناہ مخالفتوں اور شدید آزمائشوں کے بعد۔ آپ اس وقت بھی اپنے احباب واقارب کی ریشہ دوانیوں کا شکار ہیں۔

(۶) انصاری اقبال احمد

آپ بہت مضبوط ارادے اور مستحکم مزاج کے انسان ہیں۔ آپ ہر معاملے میں بہت زیادہ جوش میں آجاتے ہیں۔ آپ محفل پسند ہیں۔ آپ خود کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ کامیاب بھی ہو جاتے ہیں آپ کے اندر انتظام کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں اور آپ کے اندر قائد بننے کی بھی زبردست صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔ آپ رومان پسند قسم کے انسان ہیں آپ ہر دور میں کسی نہ کسی کی محبت میں اُلجھے رہیں گے۔ آپ لوگوں کی نظروں میں زبردست مقبولیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے آپ کی مقبولیت دیرپا ہوگی جو آپ کی موت کے بعد بھی ایک طویل عرصے تک برقرار رہے گی۔

(۷) سید فضل الحق

ارادے کے مضبوط، حسن پسند، اور محبت کے متلاشی، لیکن محبت کی خاطر اضطراب مسلسل کا شکار، آپ خوابوں اور خیالوں میں گم رہنے والے انسان ہیں۔ آپ کو زندگی میں پے در پے ناکامیوں کا شکار ہونا پڑے گا اور کسی ایسے حادثے سے بھی دوچار ہونا پڑے گا جو آپ کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دے گا۔ آپ کو تقدیر پر بھروسہ کرنے کے ساتھ ساتھ تدبیر اور حکمت عملی پر توجہ دینی چاہئے۔ کسی معجزے کے انتظار میں وقت ضائع کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

(۸)زین العابدین

خودار، غیرت مند، مستقل مزاج، مستحکم طبیعت، حسن پسند، سنجیدگی سے بہرہ ور، سلیقہ مند۔ یہ آپ کی ذات کی واضح خوبیاں ہیں آپ محبت اور دوستی کے معاملے میں بہت گرم جوش بہت جوشیلے اور محبت کی خاطر بہت کچھ نچھاور کرنے والے ہیں لیکن بالعموم آپ ناقدری کا شکار ہوں گے۔ آپ کو اپنی زندگی میں چاہت بھی ملے گی اور عزت و مقبولیت بھی۔ آپ کے اکثر منصوبے پورے ہو جائیں گے لیکن فضول خرچی کی عادت کی وجہ سے آپ کو کئی بار رسوائی اور شرمندگی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ مجموعی اعتبار سے آپ کامیاب زندگی گزاریں گے۔

(۹)محمد ضیاء الدین

خودمختاری کے ساتھ زندگی گزارنے کے خواہش مند، جلد بازی کا مزاج، معاملہ فہم، بروقت اچھے فیصلے لینے کی صلاحیت، محبت پرست، محبت آپ کی زبردست کمزوری ہے اس کمزوری کی وجہ سے آپ کسی بھی رسوائی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ گرمی آپ سے برداشت نہیں ہوتی۔ آپ کے اندر حاکم بننے کی صلاحیت موجود ہے اور اپنے ماتحت لوگوں کو خوش رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ اپنے اہل خانہ کے لئے توجہ طلب انسان ہیں۔

(۱۰)محمد عبدالعظیم

آپ کے مزاج میں استحکام ہے اور طبیعت میں خوداری ہے لیکن آپ کی زندگی میں نشیب و فراز بہت آئیں گے۔ آپ کے خلاف ہر دور میں سازشیں ہو سکتی ہیں لیکن اپنی مستقل مزاجی کی وجہ سے آپ ثابت قدم رہیں گے اور اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے۔ آپ کے اندر مروجہ قانون سے ٹکرانے کا مزاج ہے اور بحث و مباحثہ آپ کا مخصوص مشغلہ ہے اور اس بحث و مباحثہ کی وجہ سے آپ اچھے دوستوں سے محروم بھی ہو سکتے ہیں۔

(۱۱)ضیاء الرحمٰن

آپ اچھے بُرے حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں فطرتاً آپ بہت حساس ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں سے دل شکستہ ہو جاتے ہیں۔ اور ایک جھلا اُٹھتے ہیں۔ آپ کو قدرتی مناظر سے بہت دلچسپی ہے اور سیر و تفریح کے آپ خواہش مند رہتے ہیں۔ آپ کے اندر روحانیت موجود ہے۔ آپ اس کو اُبھار بھی سکتے ہیں۔ گوشہ نشینی اور تنہائی پسندی آپ کی فطرت کے اجزاء ہیں۔ آپ کو کئی بار ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن اپنی طبیعت کی سادگی اور صبر و ضبط کی بنا پر آپ ٹوٹنے سے محفوظ رہیں گے۔

(۱۲)وصی الدین

آپ بہت محنتی ہیں اور اپنی مسلسل محنت کی وجہ سے آپ کامیابیوں سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ آپ وسیع القلب اور وسیع النظر بھی ہیں۔ اچھے بُرے کو پہچاننے کی صلاحیت بھی آپ کے اندر موجود ہے۔ آپ کا مزاج تحقیقی قسم کا ہے۔ تلاش و جستجو آپ کا محبوب مشغلہ ہے۔ لیکن آپ کی سوچ منفی نہیں ہے۔ آپ کو اپنے حالات سے جنگ کرنی پڑ سکتی ہے لیکن فتح اور کامیابی آپ کا مقدر ہے۔ آپ کو سرخرو ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

(۱۳)محمد حسین شیخ

آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں، آپ کے اندر خیر کا جذبہ ہے۔ آپ سنجیدہ طبیعت کے انسان ہیں۔ فلاحی کاموں سے دلچسپی بھی رکھتے ہیں لیکن آپ کے مزاج میں شدت اور جھلاہٹ ہے اور مزاج کی تیزی اور شدت آپ کو اکثر ناکامی سے دوچار کرے گی۔ آپ اگرچہ اجتماعیت کو پسند کرتے ہیں لیکن اپنے مزاج کی کرختگی کی وجہ سے اجتماعیت سے خود ہی کٹ جاتے ہیں۔ آپ محبت کے معاملے میں سرد مزاج رکھتے ہیں لیکن جس سے محبت کا ارادہ کر لیں تو بحسن و خوبی اسے نبھاتے ہیں۔ آپ اپنے کام کو پوری دلچسپی اور لگن کے ساتھ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں لیکن حالات آپ کے اکثر خلاف ہی رہیں گے اور آپ کو محرومیوں میں مبتلا رکھیں گے۔

(۱۴)عبدالاحد دانی

محنت کے عادی، دوسروں کے سرمائے سے کاروبار کرنے کی اہلیت، محفل پسند، خود کو نمایاں کرنے کی آرزو، قائد بننے کا شوق بھی اور صلاحیت بھی، کاروبار میں بہت ہوشیار، ضابطوں کی پابندی کرنے کا مزاج، کسی قدر شیخی، دکھاوا اور گھمنڈ کے جراثیم، آرام پسند، آپ کے اندر خوبیاں بھی ہیں اور خامیاں بھی۔ لیکن آپ کے اندر دو خوبیاں اہم ہیں ایک یہ ہے کہ آپ امید پرست ہیں اور بُرے سے بُرے حالات میں بھی ناامید نہیں ہوتے۔ دوسرے یہ کہ ہر طرح کے حالات میں اپنے احباب و اقارب سے رابطہ بنائے رکھتے ہیں اور جوڑ توڑ کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۱۵) خورشید الحسن

آپ محبت کے معاملے میں بہت آزاد طبیعت رکھتے ہیں، آپ پیار محبت کے معاملے میں سوچنے اور غور کرنے کے قائل نہیں، آپ کی طبیعت پر رومان غالب رہتا ہے، آپ خوابوں اور خیالوں میں جنتیں تعمیر کرنے والے انسان ہیں، آپ پُرکشش اور بہت دور اندیش بھی ہیں لیکن پیار محبت کے معاملے میں صرف دل کی مانتے ہیں، عقل کی نہیں۔ آپ تلخیوں اور رنجشوں کا شکار رہیں گے اور خدانخواستہ حرص وہوس کا شکار بھی، راہ راست سے بھٹک بھی سکتے ہیں۔ آپ کے مزاج کی انفرادیت اور آپکی انتہاپسندی آپ کو کچھ بھی نقصان پہنچاسکتی ہے۔ کیونکہ جب آپ ضد پر آجاتے ہیں تو اپنے کسی خیر خواہ کی بھی بات نہیں مانتے۔ دوران سفر آپ کو احتیاط برتنی چاہئے کیونکہ ایک حادثہ آپ کے تعاقب میں ہے۔

(۱۶) سیف الدین

قوت ارادی مضبوط، اپنی جگہ اپنی محنت اور جدوجہد سے بنانے کی اہلیت، اچھا ذوق رکھنے کی فطرت، لوگوں کے ساتھ نباہ کرنے کا مزاج، غور وخوض کی اعلیٰ صلاحیت، زندگی میں سادگی کی چھاپ دل ودماغ میں اضطراب اور بے چینی۔ یہ خصوصیات آپ کے مزاج کی ہیں۔ آپ بہت جلد لوگوں پر بھروسہ کر لیتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ آپ لوگوں کے ساتھ دل کھول کر ہمدردیاں کریں گے لیکن ہمیشہ حسد اور سازش کا شکار رہیں گے۔ لوگ آپکی سادگی اور آپ کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھائیں گے۔

(۱۷) آصف بھالدار

آپ کے مزاج میں انفرادیت ہے اور آپ بالکل الگ تھلگ مزاج رکھتے ہیں، آپ کو لوگ سمجھ نہیں پاتے اور خود آپ بھی لوگوں کو سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں، آپ کو نمایاں ہونے کا ذوق ہے آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی ذات میں دلچسپی لیں، آپ لوگوں کو اپنی گفتگو سے متاثر کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہوجاتے ہیں لیکن آپ اپنے پرائے میں تمیز نہیں کرپاتے اس لئے آپ کو اکثر نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے، خرچ کے معاملے میں آپ بہت محتاط ہیں، آپ عافیت پسند ہیں اور آپ کو غیر معیاری کام کرنے سے وحشت ہوتی ہے۔

(۱۸) شکیل احمد

آپ حد سے زیادہ جذباتی اور حد سے زیادہ جوشیلے ہیں، آپ غلط بات برداشت نہیں کرسکتے، آپ کے خیالات بہت گہرے ہیں اور آپ کے مزاج میں زبردست استحکام ہے، آپ کو حق تعالیٰ نے معاملہ فہمی کی صلاحیت بخشی ہے اور فطرتاً ذمہ دار ہیں اور جاذب نظر ہیں، آپ کو وطن سے پیار ہے اور آپ لوگوں کی اصلاح کے بھی خواہش مند ہیں، آپ اپنی زندگی میں بہت سے کارنامے انجام دیں گے لیکن آپ ناقدری کا شکار رہیں گے، آپ کے بے شمار کارناموں کے باوجود یہ ناقدری دنیا آپ سے بدگمان رہے گی۔

(۱۹) سعید علی جنیدی

آپ مضبوط ارادوں کے انسان ہیں، آپ کے مزاج میں پختگی ہے لیکن آپ خیالوں اور خوابوں کی دنیا میں گم رہتے ہیں، آپ کو اس زندگی میں جو بھی کامیابی ملے گی وہ آپ کی بھاگ دوڑ اور جدوجہد کے بعد ملے گی، ازراہ تقدیر آپ کو کامیابی نہیں مل سکے گی، بے پناہ مخالفتوں اور شدید قسم کی آزمائشوں کے بعد آپ کو کامیابیوں سے ہمکنار ہونے کی نوبت آئے گی۔

(۲۰) محمد جاوید خاں

آپ کا مزاج حکمرانی کرنے کا ہے، آپ بلاوجہ بھی لوگوں پر اپنا تسلط جمائے رکھنا چاہتے ہیں، آپ اپنے گھر کو سجانے اور صاف ستھرا رکھنے کے شوقین ہیں، آپ روایت پسند قسم کے انسان ہیں، آپ حد سے زیادہ جرأت مند اور بہادر ہیں، آپ کو اپنی زندگی میں زبردست قسم کی مقبولیت ملے گی، آپ اور محبت سے لوگوں کے دل جیت لیں گے اور آپ کی مقبولیت اور چاہت آپ کے مرنے کے بعد ایک طویل عرصے تک برقرار رہے گی، آپ بزور طاقت دوسروں پر حکومت کرنے کے خواہش مند ہیں، اور آپ حکومت کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

(۲۱) محمد عبداللہ انیس صدیقی

آپ محبت پرست قسم کے انسان ہیں، آپ کو شدید غصہ آتا ہوگا، آپ حق کی خاطر کسی سے بھی اُلجھ سکتے ہیں، آپ وطن کی خاطر اور اصلاح معاشرہ کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دے سکتے ہیں، آپ اپنی زندگی میں

اہم کارنامے انجام دے دیں گے لیکن آپ شدید قسم کی مخالفتوں اور مزاحمتوں کا شکار رہیں گے، آپ کو پُرسکون حالات کے لئے اپنے مزاج کی شدت کو کم کرنا چاہئے۔

(۲۲) محمد عرفانؔ

آپ کے خیالات صاف ستھرے ہیں، آپ کی سوچ وفکر اعلیٰ ہے ،آپ دوسروں کے لئے بھلائی کا جذبہ رکھتے ہیں، دوسروں کے کام آکر آپ اپنے دل میں خوشی محسوس کرتے ہیں، آپ سنجیدگی سے بہرہ ور ہیں، فلاحی کاموں میں آپ دلچسپی رکھتے ہیں، آپ تمام منصوبے ایک ایک کرکے پورے ہوجائیں گے اور اپنی مستقل مزاجی اور مستحکم ارادہ کی وجہ سے ایک دن اپنی منزل مقصود پالیں گے، آپ کے دستخط بتارہے ہیں کہ آپ غیرت مند بھی ہیں اور خوددار بھی، لیکن آپ کے دستخط یہ بھی بتارہے ہیں کہ آپ کو اپنے اردگرد ماحول سے اور اپنے خونی رشتے داروں سے آمنے سامنے کے اختلافات مول لینے پڑیں گے۔

(۲۳) محمد سلیم وانی

آپ کی سوچ وفکر اچھی ہے، آپ دوسروں کے لئے بھی اچھا سوچنے کے عادی ہیں، آپ کو کسی قدر تنقید کی عادت ہے، یہ تنقید کبھی کبھی آپ کو منفی سوچ میں مبتلا کردیتی ہے، آپ فطرتاً حساس ہیں لیکن آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرلینے کا مزاج رکھتے ہیں، آپ بہت زیادہ دولت کمانے میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے لیکن دل کی قناعت پسندی کی وجہ سے آپ ہمیشہ آسودگی سے بہرہ ور رہیں گے، خوابوں اور خیالوں کے آپ نت نئے جال بن سکتے ہیں۔

(۲۴) محمد ہارون نیاز احمد

آپ محبت پرست ہیں، محبت کرنا آپ کی فطرت ہے لیکن آپ کا مزاج فقیرانہ ہے تصوف اور پیری فقیری آپ کے بنیادی جوہر ہیں، آپ کاروباری اعتبار سے اچھی سوچ کے انسان ہیں لیکن حالات کی پراگندگی اور پیسے کی کمی آپ کو اُبھرنے سے روکتی ہے اور آپ کے ارادوں میں آڑے آجاتی ہے، آپ اگر کسی کے مخالف ہوجائیں تو اس ناطقہ بند کرنے کی فکر شروع کردیتے ہیں، لیکن دل کی رقت اور مزاج کی نرمی آپ کو انتقامی کارروائیوں کو آگے بڑھنے سے روکتی ہے۔

(۲۵) اعظم اقبال محمد نونہال

آپ بہت مضبوط ارادوں کے انسان ہیں اور بہت سخت جان بھی ہیں، آپ کے اندر گفتگو کی اچھی صلاحیت موجود ہے اور آپ دوستی کرنے میں بہت خوشی محسوس کرتے ہیں لیکن آپ اکثر ایک دم بہت جوش میں آجاتے ہیں اور یہ جوش آپ کو ہوش سے دور کردیتا ہے اور کبھی جوش آپ کو نقصانات سے دوچار کرادیتا ہے، آپ کی خواہش ہوتی ہے کہ آپ نمایاں رہیں اس لئے محفلوں میں آپ ایسی جگہ بیٹھنا پسند کرتے ہیں جہاں سے سب آپ کو دیکھ سکیں، آپ کے اندر لیڈر اور قائد بننے کی صلاحیت موجود ہے لیکن آپ پیش قدمی سے رک جاتے ہیں اور بعض اچھے چانس آپ کے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں، آپ کو اپنے پہلے دستخط کو ترجیح دینی چاہئے۔

(۲۶) حفیظ اللہ پانپوری

آپ محبت پرست قسم کے انسان ہیں، محبت کرنا اور محبت کی خواہش کرنا آپ کی فطرت ہے، محبت ہر انسان کی ضرورت ہے لیکن آپ جیسے لوگ محبت کے بغیر نہیں جی سکتے، آپ اپنی زندگی میں محبت مقبولیت اور کشش کے رنگ بھرنا چاہتے ہیں لیکن آپ سوچتے ہی رہ جاتے ہیں عمل نہیں کرپاتے، دراصل آپ زندگی کے گوناگوں مسائل میں دوسروں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں اور از خود پیش قدمی کرنے سے جھجکتے ہیں، آپ جیسے لوگ یا تو اس دنیا میں بہت ترقی کرتے ہیں یا پھر کچھ بھی نہیں کرپاتے، سوچ وفکر آپ کی معیاری ہے لیکن اس دنیا میں صرف سوچ وفکر سے کچھ بھی نہیں ہوتا جب تک ہم اپنی سوچ وفکر کو اپنے فعل وعمل سے ہم آہنگ نہ کیا جائے۔

✿❀✿✿❀✿❀✿✿❀

دستخط بولتے ہیں

اس کالم میں شریک ہونے کے لئے سیکڑوں خطوط موصول ہوچکے ہیں۔ ازراہ کرم اپنے نمبر کا انتظار کریں۔ دوبارہ خط لکھ کر تقاضہ کرنے سے گریز کریں۔ انشاءاللہ سب کی شخصیتوں پر روشنی ڈالی جائیگی امید ہے کہ یہ کالم عوام وخواص سب کے لئے دلچسپی کا باعث بنے گا۔

(منیجر)

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

قصہ رائے دابشلیم اور بیدپائے برہمن کا

وزیرروشن ضمیر نے بادشاہ کا حکم پاکراس طرح قصے کی ابتدا کی۔

اے بادشاہ، میں نے سنا ہے کہ عظیم ہندوستان میں ایک بیدار مغز اور رعایاپرور راجا تھا، جس کی سلطنت میں انصاف کا دوردورہ تھا۔ ظالم اس کے نام سے لرزتے تھے اور ظلم وجور کا خیال بھی دل میں نہ لاسکتے تھے۔ کامرانی اس کے قدم چومتی تھی۔ عوام اوامرونواہی کے سختی سے پابند تھے اور اپنے راجا پر جان چھڑکتے تھے۔ اس راجا کا نام رائے دابشلیم تھا۔ دس ہزار جنگی ہاتھی اور بے شمار جانباز اور بہادر جوان اس کے لشکر میں موجود تھے۔ خزانہ زروجواہر سے بھرا ہوا تھا، ملک خوش حال رعایا سے آباد تھا۔ اس تمام عظمت اور جاہ وجلال کے باوجود وہ ہمہ تن رعایا کی بھلائی اور بہبود میں ہمیشہ منہمک رہتا۔ ان کے دکھ درد کو سنتا اور اس کا مداوا کرتا۔ ہمسایہ سلطنتوں سے بھی اس کے اچھے تعلقات تھے۔ وہ کسی کی بُرائی نہ سوچتا۔ اس کی مملکت کی سرحدیں مستحکم اور مضبوط تھیں اور وہ ہمیشہ فراغت کے ساتھ دادعیش دیتا تھا۔ عقل مند ندیموں اور علماء وفضلاء سے اس کا دربار ہمیشہ بھرا رہتا تھا اور شعروادب کی مجلسیں گرم رہتی تھیں۔

ایک دن وہ اپنے دربار میں جشن شاہانہ منارہا تھا۔ رقص وسرود سے لطف اندوز ہونے کے بعد اس کو نصیحت آمیز باتوں کے سننے کی رغبت ہوئی چنانچہ حکماء، علماء اور فضلاء نے اچھے اخلاق اور پاکیزہ صفات پر گفتگو شروع کی اور ہر ایک نے اپنی اپنی فہم وفراست کے مطابق سبق آموز باتوں کا تذکرہ کیا۔ آخر بات جودوسخا پر آکر رکی اور تمام حکماء اس پر متفق ہوگئے کہ سخاوت تمام اخلاق اور صفات میں سب سے زیادہ کامل اور بہتر ہے۔ معلم اول ارسطو نے کہا ہے کہ باری تعالیٰ کی افضل ترین صفتوں میں ایک صفت جود (سخاوت) ہے۔ اسی لئے اس کو جواد کہتے ہیں۔ حدیث نبوی میں جودو سخا کو جنت کا ایک درخت کہا گیا ہے جو حوض کوثر کے کنارے نصب ہے۔

رائے دابشلیم ان باتوں کو سن کر بہت متاثر ہوا اور اس کی رگ سخاوت پھڑک اٹھی۔ اس نے حکم دیا کہ خزانے کا منہ کھول دیا جائے اور خاص وعام کو میرے دریائے کرم سے سیراب ہونے کا موقع دیا جائے تاکہ میری سلطنت میں کوئی کسی کا محتاج نہ رہے۔ چنانچہ سارادن زروجواہر تقسیم ہوتا رہا شام ہوئی تو راجا اپنی خواب گاہ میں جاکر سورہا۔ نیند میں اس نے دیکھا کہ ایک نورانی چہرے والے بزرگ اسکے سامنے آئے اور سلام کے بعد فرمایا۔

"اے شخص! تو نے آج اپنا خزانہ خدا کی راہ میں لٹایا ہے۔ اس کی خوشنودی کے لئے غریبوں میں صدقہ تقسیم کیا ہے۔ صبح اٹھ کر دارالسلطنت کے مشرق کی طرف سفر کر۔ وہاں خسرو پرویز کے خزانے جیسا خزانہ تیرا انتظار کررہا ہے۔ جا اور اس کو اپنے قبضے میں لے کر سربلندی اور شادمانی حاصل کر۔"

رائے اس خوش خبری کو سن کر نیند سے بیدار ہوا اور نہادھوکر اپنے طور پر عبادت میں مشغول ہوگیا۔ اس کا دل رات کے خواب سے بہت خوش تھا آفتاب طلوع ہوتے ہی اس نے حکم دیا کہ خاصے کا گھوڑا آراستہ کرکے لایا جائے۔ گھوڑا آیا تو وہ ایک مبارک گھڑی میں سوار ہوکر مشرق کی طرف روانہ ہوا۔ آبادی سے باہر نکل کر صحرا میں داخل ہوا تو ہر طرف متجسس نگاہیں ڈالنے لگا۔ یکایک اس کی نظر ایک بلندوبالا پہاڑ پر پڑی جس میں ایک غار دکھائی دیا۔ غار کے دہانے پر ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے، دنیا جہان سے بے نیاز راجا کا دل بے اختیار ان کی طرف کھنچنے لگا۔ روشن ضمیر بزرگ پر بھی تمام حالات روشن ہوگئے۔ وہ بادشاہ کے دل کی بات سمجھ گئے۔ انہوں نے فرمایا، اے راجا، فقیروں کی کٹیا بادشاہوں کے محل کے مقابلے میں حقیر معلوم ہوتی ہے لیکن یہ پرانی رسم چلی آتی ہے کہ بادشاہوں نے فقراء پر بمار

مہربانی کی ہے اوران کی تاریک جھونپڑی کو اپنے قدموں سے شرف بخشا ہے۔اس سے ان کی عظمت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

رائے دابشلیم کو درویش کی بات پسند آئی۔ وہ فوراً گھوڑے سے اُتر کراُن کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد جب راجا نے رخصت ہونے کا ارادہ کیا تو درویش باکمال نے فرمایا کہ اے راجا، فقیر کا تحفہ بھی قبول کرتے جایئے۔ مجھے اپنے باپ سے ورثے میں ایک گنج نامہ ملا ہے۔اس میں لکھا ہے کہ غار کے ایک گوشے میں ایک بڑا خزانہ چھپا ہوا ہے۔جس میں زروجواہر کی کوئی حد نہیں ہے۔ میں نے چونکہ قناعت کے خزانے کو پالیا ہے اس لئے اس خزانے کی طرف توجہ نہیں کی۔ آپ چاہیں تو اپنے ملازمین سے اس کو تلاش کرالیں اور عوام کی بھلائی اور بہبود پر صرف کریں۔

رائے دابشلیم نے یہ بات سنی تو رات کے خواب کا سارا ماجرا کہہ سنایا۔درویش نے فرمایا کہ یہ مختصر سا خزانہ بلند ہمت اور بخشش کرنے والے بادشاہ کے لئے کچھ زیادہ وقیع نہیں ہے۔ پھر بھی یہ غیب سے آپ کے حوالے کیا گیا ہے اسلئے اس کے قبول کرنے میں مضائقہ نہ ہونا چاہئے۔

رائے دابشلیم نے سر جھکایا اور اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ غار کا ہر گوشہ کھود کر خزانے کا پتہ چلایا جائے۔ تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے خزانے کا سراغ پالیا اور اس کو نکال کر راجا کے سامنے پیش کیا۔ زروجواہر کے زیورات اور انگوٹھیاں چھوٹے بڑے صندوقوں اور ڈبوں میں بند تھے اور ان پر مضبوط تالے لگے ہوئے تھے۔راجا نے تالے کھلوائے اور انواع واقسام کے زروجواہرات دیکھ کر بہت محظوظ ہوا۔ پھر اس نے ایک صندوق دیکھا جس پر رومی قفل لگا ہوا تھا اور چاروں طرف بہت مضبوطی سے کس دیا گیا تھا۔ اس کا تالا کھولنے کی کوشش کی گئی تو وہ کسی طرح نہ کھلا۔ آخر چابک دست لوہاروں کو بلوا کر قفل کھلوایا گیا۔اس میں سے ایک جڑاؤ ڈبا نکلا جس میں ایک خوب صورت ڈبیا چاند کی طرف چمک رہی تھی۔ راجا نے اس ڈبیا کو اپنے ہاتھ سے کھولا تو اس میں سے سفید ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا نکلا جس پر سریانی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا۔راجا اس کو دیکھ کر بہت متعجب ہوا اور وزراء وامراء سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہوسکتی ہے؟ بعضوں نے کہا کہ خزانے کے مالک کا نام ہوگا۔ زیادہ لوگ اس پر متفق تھے کہ ہونہ ہو یہ کوئی طلسم ہے جو خزانے کو محفوظ رکھنے کے لئے لکھا گیا ہوگا۔ جتنے منہ اتنی باتیں۔ آخر راجا نے کہا کہ جب تک یہ نوشتہ پڑھا نہ جائے گا صحیح حال معلوم نہیں ہوسکتا۔ جب اس کے درباریوں میں سے کوئی اس تحریر کو نہ پڑھ سکا تو کسی ایسے عالم کی تلاش شروع ہوئی جو قدیم اور عجیب وغریب خطوط کو پڑھنے میں مہارت رکھتا ہو۔ جوئندہ یابندہ۔ آخر ایک ایسے حکیم کا پتہ چل گیا۔لوگوں نے اس کو راجا کے سامنے پیش کیا۔ راجا نے اس کو بڑی عزت سے اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ اے حکیم، تم کو تکلیف دینے کی غرض وغایت یہ ہے کہ تم اس تحریر کے مطلب کو واضح طور پر بیان کرو۔اور جو کچھ اس میں لکھا ہوا ہے اس کی حقیقت سے آگاہ کرو۔ حکیم نے اس نوشتہ کو لیا اور تھوڑی دیر تک حروف کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر ادب سے عرض کیا کہ اے راجا، یہ بڑی مفید تحریر ہے اور حقیقی معنوں میں گنج نامہ یہی ہے۔اس تحریر کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

"میں ہوشنگ بادشاہ اس خزانے کو رائے دابشلیم کے لئے امانت چھوڑ رہا ہوں۔ مجھے غیب سے معلوم ہوا ہے کہ یہ خزانہ اسی عظیم راجا کے نصیب کا ہے۔اس لئے زروجواہر کے ساتھ یہ وصیت نامہ بھی اس کے لئے رکھ رہا ہوں کہ جب وہ اس خزانے کو پائے تو میری ان وصیتوں کو بھی پڑھے۔اس کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ زروجواہر پر ریجھنا عقل مندوں کا کام نہیں کیونکہ مال ودولت ایک مستعار سرمایہ ہے جو گھٹتے گھٹتے ختم ہوجاتا ہے یا دوسروں کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔اس نے کسی کے ساتھ وفا نہیں کی بس عقل مند اور ہوش مند بادشاہ وہی ہے جو اس وصیت پر عمل پیرا رہے۔ راجا نے اگر میرے بیان کردہ چودہ اصولوں کو نہ مانا تو اس کی سلطنت کی بنیاد ہمیشہ ہلتی رہے گی اور مملکت غیر مستحکم رہے گی۔

"پہلی وصیت یہ ہے کہ اپنے ملازموں میں سے جس کو اپنا مقرب خاص بنائے اس کے خلاف دوسروں کی شکایت ہرگز نہ سنے کیونکہ کسی کے مقرب خاص ہوجانے کے بعد لوگ اس سے حسد کرنے لگتے ہیں، شاہی عنایات کو دیکھ کر اس کے درپے آزار ہوجاتے ہیں، طرح طرح سے اس کی تباہی اور زوال کے لئے کوشاں ہوتے ہیں اور اپنی چکنی چپڑی باتوں سے بادشاہ کی طبیعت کو اس سے برگشتہ کر کے ہی دم لیتے ہیں۔"

"دوسری وصیت یہ ہے کہ لگائی بجھائی کرنیوالے، بات چننے والے اور چغل خوروں کو اپنی مجلس میں آنے نہ دے کیونکہ یہ لوگ فسادی، جھگڑا کرنے والے اور بڑے ناپسندیدہ عناصر ہوتے ہیں۔ اگر کسی میں یہ عیب دیکھے تو جلد سے جلد اس آگ کو سیاست کے پانی سے بجھادے تاکہ اس کا دھواں دنیا کی فضا کو گندہ اور تاریک نہ کرنے پائے۔"

"تیسری وصیت یہ ہے کہ اپنے ارکان سلطنت اور امراء سے ربط ضبط اور مراعات کے ساتھ پیش آئے، کیونکہ مخلص دوستوں کی موافقت اور

مشیر مصاحبوں کی مدد سے ہی سارے کام مکمل طور پر انجام پذیر ہوتے ہیں۔"

"چوتھی وصیت یہ ہے کہ دشمن کی مہربانی اور خوشامد پر مغرور نہ ہو۔ وہ کتنی ہی چاپلوسی اور منت سماجت کرے، اس پر بھروسہ نہ کیا جائے کیونکہ دشمن سے کبھی بھلائی سرزد نہیں ہوتی۔"

"پانچویں وصیت یہ ہے کہ جب کوہر مراد حاصل ہو جائے تو اس کو معمولی سمجھ کر حفاظت میں کمی نہ کرے اور اپنی غفلت سے اس کو ضائع نہ کرے کیونکہ پھر اس کے حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں ہوتی اور پشیمانی سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

چھٹی وصیت یہ ہے کہ کاموں کی انجام دہی میں بے توجہی اور عجلت نہ کرے، بلکہ رک رک کر نرمی اور آہستگی سے انجام دے کیونکہ جلدی کرنے میں بہت سے نقصانات اور صبر وسکون میں بے حساب فائدے پوشیدہ ہیں

ساتویں وصیت یہ ہے کہ کسی وجہ سے تدبیر کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ اگر دشمنوں کی جماعت اس کے قتل پر متفق ہو جائے اور وہ مصلحت اس میں دیکھے کہ ان میں سے کسی ایک کو اپنی طرف ملا کر چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے تو ایسا کرنے میں ہرگز نہ ہچکچائے، فوراً کر گزرے کیونکہ "جنگ دھوکا ہے" کے اصول پر دشمن کے فریب کو مکر کے تیر ہی سے پاش پاش کیا جاسکتا ہے۔

آٹھویں وصیت یہ ہے کہ کینہ پرور اور حاسد لوگوں سے پرہیز کرے اور ان کی چرب زبانی اور خوشامد پر پھول نہ جائے کیونکہ کینہ اور حسد کا پودا جب کسی سینے میں نصب ہو جاتا ہے تو پھر نقصان اور ایذا کا پھل دیئے بغیر نہیں رہتا۔"

"نویں وصیت یہ ہے کہ عفو اور درگزر کو اپنا شعار بنالے۔ ملازموں کو معمولی خطا اور تقصیر پر مورد عتاب نہ بنائے۔ کیونکہ بڑے لوگوں نے ہمیشہ اپنے ماتحتوں کی غلطیوں کو نظر انداز کیا ہے اور بے ادبوں کی گستاخی پر ازراہ شفقت چشم پوشی فرمائی ہے۔ اگر مقربان خاص سے کوئی خطا یا خیانت سرزد ہو تو ان کو ایک مرتبہ اپنی عنایتوں سے سنبھلنے کا موقع دیا جائے تا کہ اچانک وہ آسمان سے زمین پر گر کر ہمیشہ کے لئے حرماں نصیبی کے صحرا میں نہ بھٹکتے رہیں۔"

"دسویں وصیت یہ ہے کہ کسی شخص کے درپے آزار نہ ہو، مبادا "بدلہ برائی کا برائی ہے" کے اصول پر اس کو ضرر پہنچ جائے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ اپنے احسانات کی بارش سے لوگوں کو سیراب کرے تا کہ "کر بھلا ہو بھلا" کے مطابق وہ بھی اپنی مراد کو پہنچے۔

گیارہویں وصیت یہ ہے کہ جو کام طبیعت اور مزاج کے مطابق نہ ہو اس کو ہرگز اختیار نہ کرے کیونکہ لوگ اپنی طبیعت کے خلاف کام میں ہاتھ تو ڈال دیتے ہیں لیکن درمیان ہی میں اسے ناتمام چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں، اور کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھول گیا کے مطابق نشانہ ملامت بنتے ہیں۔"

"بارہویں وصیت یہ ہے کہ بردباری اور استقلال کو اپنا شعار بنالے کیونکہ بردبار کا دل بڑا پیارا ہوتا ہے۔"

تیرہویں وصیت یہ ہے کہ امانت اور قابل اعتماد ملازموں کا انتخاب کرے اور خیانت کرنے والے اور غدار لوگوں کو اپنے گرد پھٹکنے نہ دے کیونکہ سلطنت کے مقربین اور کارندے امانت دار ہوں گے تو نہ صرف راز مملکت کی حفاظت کریں گے بلکہ عوام کو بھی دکھ نہ پہنچائیں گے۔ اگر خدانخواستہ یہ سیاہ دل اور خائن ہوئے اور بدقسمتی سے بادشاہ ان پر اعتبار بھی کرتا ہو تو پھر بے گناہوں کی تباہی اور بربادی یقینی ہے اور برے نتائج کا جلد از جلد مترتب ہو جانا بھی ضروری ہے۔"

"چودھویں وصیت یہ ہے کہ ستم دوراں اور گردش ایام سے گھبرا کر بددل نہ ہو اور ہمت نہ ہارے۔ کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ عقل مند اور دانش ور لوگ ہی اکثر مصائب کا شکار رہتے ہیں اور ناکارہ اور غافل لوگ عیش کیا کرتے ہیں۔ آدمی کو یقین رکھنا چاہئے کہ بغیر فضل باری تعالیٰ کے کوئی اپنے مقصد اور مراد کو نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک فضل باری تعالیٰ نہ ہو، فضل و ہنر سب بے کار پڑے رہ جاتے ہیں۔"

ان چودہ وصیتوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک داستان اور واقعہ وابستہ ہے۔ اگر رائے داشلیم کو ان واقعات اور روایات کی تفصیل معلوم کرنے کی خواہش ہو تو وہ کوہ سراندیپ، جہاں آدم علیہ السلام نے نزول فرمایا تھا، کی طرف روانہ ہو۔ یہ گتھی وہیں سلجھے گی اور رائے اپنے مقصد کو پہنچے گا۔

جب حکیم نے یہ تمام باتیں رائے داشلیم کو پڑھ کر سنائیں تو راجا نے اس تحریر کو عزت سے چوما اور اپنے بازو پر باندھا۔ پھر حکیم کو انعام واکرام دے کر رخصت کیا اور اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر بولا کہ خواب میں جس خزانے کی نشاندہی کی گئی تھی وہ درہم اور دینار کا خزانہ نہیں تھا بلکہ پند ونصائح کا انمول اور بیش قیمت خزانہ تھا جس کے اسرار زر وجواہر سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔ بحمد اللہ دنیاوی مال ومتاع کی مجھ کو کمی نہیں ہے اس لئے اس پند نامے کے شکرانے میں مجھ پر لازم ہے کہ اس تمام زر وجواہر کو

جو اس دفینے سے مجھے حاصل ہوا ہے، ضرورت مندوں میں تقسیم کردوں تا کہ اس کا ثواب ہوشنگ بادشاہ کو پہنچے اور مجھ کو بھی کچھ صلہ مل جائے۔

اس کے بعد رائے دابشلیم نے تمام زروجواہر اور دینار ودرہم اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے حاجت مندوں میں تقسیم کردیئے اور ان کاموں سے فارغ ہوکر اپنے دارالسلطنت کی طرف لوٹ آیا۔ رات بھر اس سوچ میں پڑا رہا کہ کس طرح سراندیپ پہنچ کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور جملہ وصیتوں کی تفصیل معلوم کرنے کے بعد جہاں داری اور حکمرانی کا آئین بنا کر اپنی سلطنت کا کام اس کے مطابق چلائے۔

دوسرے دن جب آفتاب طلوع ہوا تو رائے دابشلیم نے اپنے مقربان خاص اور مشیران صاحب تدبیر کو دربار میں طلب فرمایا اور مراحم خسروانہ کے بعد اپنے خیال کا اظہار کیا کہ رات سے سراندیپ جانے کا سودا میرے دماغ میں سمایا ہوا ہے۔ تم لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کس طرح پروگرام بنایا جائے؟ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ میں کوئی کام، خواہ وہ ذاتی ہو یا مہمات ملکی سے متعلق تمہارے مشورے کے بغیر نہیں کرتا، اس لئے اس معاملے میں اپنی صلاح دو تا کہ میں اس کی روشنی میں سوچ وبچار کرکے کوئی فیصلہ کرسکوں۔ وزراء نے دست بستہ عرض کیا کہ سوچنے کا کچھ موقع دیا جائے۔ فوراً جواب دینا مناسب نہیں۔ جو بات سمجھ میں آئے گی کل عرض کریں گے۔ رائے دابشلیم نے کہا، ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کرو۔

دوسرے دن سارے وزیر اور مشیر دربار میں حاضر ہوئے اور آداب شاہی بجالا کر اپنی اپنی جگہ بیٹھے۔ پھر راجا کی اجازت پاکر عرض پرداز ہوئے کہ عالی جاہ، ہم لوگوں کی سمجھ میں تو یہ بات آئی ہے کہ اگر چہ اس سفر سے کچھ فائدہ حاصل ہونے کی توقع ہے لیکن تکلیف اور پریشانیوں کا بھی سامنا ہوگا اور آرام وآسائش کو بالکل تج دینا ہوگا۔ جہاں پناہ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ سفر کی تکلیف دوزخ سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور گھر سے نکل کر جانا مصائب کو دعوت دینا ہے۔ غریب الوطنی کا تیر دل کو چھید دیتا ہے، اسی لئے تجربہ کار لوگوں نے گھر سے قدم نکالنے کو بہتر نہیں کہا ہے۔ دیکھئے تا کہ جو آنسو گوشۂ چشم سے نکل جاتے ہیں ان کا مٹی میں مل جانا اور قدموں تلے پامال ہوجانا ضروری ہے۔ عقل مند آدمی وہی ہے جو آرام کو تکلیف سے نہ بدلے، نقد پر اُدھار کو ترجیح نہ دے اور اقامت پر مسافرت کو قبول نہ کرے ورنہ اس کا حشر اس کبوتر جیسا ہوگا جس نے اپنے ساتھی کے منع کرنے کے باوجود سفر اختیار کیا اور بلاؤں میں گرفتار ہوا۔

رائے دابشلیم نے فرمایا کہ اے وزیر ناصح، اگر چہ سفر کی تکلیف بہت زیادہ ہے لیکن اس کے منافع بھی بے شمار ہیں۔ مسافرت کے [illegible] دریا کو پار کرنے کے بعد ہی کوئی شخص متمدن اور مہذب ہوسکتا ہے۔ تم نے شطرنج کے کھیل میں دیکھا ہوگا کہ چھ گھر کا سفر کرنے کے بعد پیادہ بھی فرزیں ہوجاتا ہے۔ عظیم سلاطین اگر اپنی سلطنت سے باہر قدم نہ نکالیں تو پھر انہیں نہ تو زندگی کے بہترین تجربات حاصل ہوں اور نہ اپنی رعایا کی خبر ہو۔ باز کو بادشاہوں کی کلائی پر بیٹھنے کی عزت اس لئے حاصل ہے کہ وہ اپنے آشیانے میں نہیں نکتا اور الو کو لوگ ذلیل نظر سے اس لئے دیکھتے ہیں کہ وہ ویرانے سے باہر نکلنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ مشائخ کبار میں سے ایک بزرگ نے اپنے مریدوں کو یہ کہہ کر سفر کی ترغیب دی ہے۔

وہ پھول سر چڑھا جو چمن سے نکل گیا

ظاہر ہے کہ باز کا وہ بچہ جس نے کوے کے بچوں کے ساتھ پرورش پائی تھی، اگر اپنے آشیانے میں کوے کے بچوں کے ساتھ پڑا رہتا اور سفر کا حوصلہ نہ کرتا تو بادشاہ کی قربت اس کو کس طرح حاصل ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا کہہ کر سفر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

رائے دابشلیم نے جب اپنی بات ختم کی تو ایک دوسرا وزیر آداب شاہی بجالا کر آگے بڑھا اور عرض کیا کہ حضور آپ نے سفر کے فوائد کے سلسلے میں جو کچھ فرمایا ہے اس میں شبہے کی کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن حضور کے جاں نثاروں کے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ خداوند نعمت کے سایۂ عاطفت میں ہم سارے لوگ سلامتی اور خوشحالی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس لئے حضور کا سفر کی تکلیف جھیل کر اور عیش وآرام کو چھوڑ کر دشت وبادیہ کی خاک چھاننا دانش مندی سے بعید ہے۔

رائے دابشلیم نے فرمایا کہ تکلیف اٹھانا تو شیر دل مردوں کا شیوہ ہے اور جب تک راجا اپنے عیش وآرام کو چھوڑ کر مصائب اور دشواریوں سے دوچار نہیں ہوگا۔ اس کی کمزور رعایا خوش حالی، فراغت اور سلامتی کے چمن میں کس طرح سانس لے سکتی ہے۔ جب تک باہمت حکمراں آفات ومصائب سے گھرے ہوئے صحرا کو طے نہیں کرے گا، اس کی سلطنت میں بسنے والے فقراء اور درویشوں کو سکون کی نیند کب میسر ہوسکتی ہے۔ تم کو جاننا چاہئے کہ اللہ کے بندوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو حکمراں جن کے حصے میں جاہ وحشم اور فرماں روائی آئی ہے، دوسرے محکوم اور رعایا جن کے حصے میں امن وسکون اور عافیت وآرام ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتیں۔ جو تاج وتخت لے گا اس کو چین اور آرام چھوڑنا ہی پڑے گا۔ جس شخص نے جدوجہد کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور تن آسانی کو اپنے پاس

جھکنے نہ دیا وہ بام عروج اور منزل مقصود کو ضرور پہنچے گا۔ جیسا کہ وہ چیتا جس نے کوشش کر کے اور آفات و مصائب جھیل کر جنگل میں اپنی سرداری کی تمنا کو پورا کر لیا۔ مختصر یہ کہ بغیر دوڑ دھوپ کئے اور ہاتھ پیر مارے کوئی شخص اپنی آرزو کی تکمیل نہیں کر سکتا اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔

بالآخر رائے داشلیم سراندیپ جانے کے لئے تیار ہو ہی گیا۔ اس نے عنان حکومت ارکان دولت میں سے ایک قابل اعتماد شخص کے سپرد کی اور خدام اور جاں نثاروں کے ساتھ منزل بہ منزل راستہ طے کرتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ انجام کار بہت سے دریا اور صحرا پار کر کے سراندیپ جا پہنچا۔ شہر میں ایک دو روز آرام کر کے اور سفر کی تھکان دور کرنے کے بعد دو تین مقربان خاص کو لے کر کوہ سراندیپ کی طرف روانہ ہوا۔ نزدیک پہنچا تو دیکھا، ایک پہاڑ آفتاب کو چھو رہا ہے اور ہر طرف مرغزار و سبزہ زار ہے۔ رنگا رنگ پھول کھلے ہوئے ہیں اور اپنی خوش بو سے دماغ کو معطر کر رہے ہیں۔

داشلیم اِدھر اُدھر گھومتا اور مقدس مقامات کی زیارت کرتا رہا۔ اسی اثنا میں اس کی نظر ایک تاریک غار پر پڑی جس کی تاریکی آنکھ کی پتلی کی ہمسری کر رہی تھی۔ لوگوں سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ ایک حکیم کا ٹھکانہ ہے، جس کا نام حکیم بید پائے ہے۔ یعنی مہربان طبیب، بعض اکابرِ ہند کے مطابق اس کا نام پیل پائے ہے۔ یہ بہت بڑا دانش مند اور خطیب ہے۔ اس کی گفتگو بڑی عالمانہ اور حکیمانہ ہوتی ہے۔ اس نے دنیا والوں سے منہ موڑ کر گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔ دن رات عبادت و ریاضت میں مشغول رہتا ہے۔ داشلیم اس سے ملنے کی آرزو میں دیر تک غار کے باہر کھڑا رہا۔ اور اجازت ملنے پر اندر داخل ہوا۔

حکیم روشن ضمیر نے کشف سے داشلیم کے دلی حالت کا پتہ چلا لیا اور اس کو خوش آمدید کہا۔ اس کے چہرے پر نور تقدس ٹپک رہا تھا اور علم و فضل بشرے سے نمایاں تھا۔ داشلیم سمجھ گیا کہ اس کا مقصد اسی برہمن سے حاصل ہوگا۔ ادب سے سلام کر کے اس کے اور قریب ہو گیا۔ برہمن نے سلام کا جواب دے کر اسے بیٹھنے کا اشارہ فرمایا اور تکلیف فرمائی کا سبب پوچھا۔ رائے داشلیم نے خواب سے لے کر خزانہ اور وصیت نامہ پانے، پھر سراندیپ آنے کی ہدایت تک کا پورا حال تفصیل سے کہہ سنایا۔ برہمن نے مسکرا کر فرمایا کہ تمہاری ہمت شاہانہ پر آفرین ہے کہ تم نے محض دانش کی باتیں جاننے کے لئے اتنی مشقت اور تکلیف اٹھائی اور اتنے دور دراز کا سفر کیا۔

اس کے بعد برہمن نے تحریر کے تمام راز ہائے سربستہ کو رائے سے بیان کرنا شروع کیا اور اپنے معمولات کو چھوڑ کر اس کی تربیت میں مشغول ہو گیا۔ داشلیم ہوشنگ بادشاہ کی وصیتوں میں سے ایک ایک وصیت کو حکیم بید پائے کے سامنے بیان کرتا اور وہ اس سے متعلق تمام ضروری باتیں اس کو بتاتا جاتا۔ داشلیم انکو اپنے دماغ اور سینے میں محفوظ کر لیتا۔ چنانچہ یہ کتاب "کلیہ و دمنہ" رائے داشلیم اور برہمن بید پائے کے سوال و جواب پر مشتمل ہے اور ہم نے ان چودہ وصیتوں کو چودہ ابواب میں قلم بند کیا ہے۔

مجرب آزمودہ عمل

یہ ایک بہت آزمودہ عمل خیر ہے جس کے متعلق شیخ طبری علیہ الرحمہ نے کتاب کنوز النجاح میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ناحیۂ مقدسہ سے حضرت حجۃ اللہ آل محمد علیہ السلام کا فرمان صادر ہوا تھا کہ جو کوئی مومن یا مومنہ کسی مشکل میں گرفتار ہو اور پریشانی سے نجات کی کوئی سبیل نہ سمجھ میں آتی ہو تو اس کو چاہئے شب جمعہ نصف گزر جانے کے بعد غسل کرے عطر لگائے، اگربتی روشن کرے، پھر جائے نماز پر بیٹھ کر ۱۲۱ مرتبہ یا حجۃ اللہ علیہ السلام ادرکنی کا ورد کرے۔ ذہن میں یہ تصور ہو کہ امام زمانہ کے حضور میں حاضر ہیں اور فریاد کر رہے ہیں۔ پھر دو رکعت نماز حاجت مثل صبح بہ نیت قربۃ الی اللہ اس طرح نیت کرے (میں نماز حاجت پڑھتا ہوں برائے رفع ہونے مشکل قربۃ الی اللہ) پہلی رکعت میں سورۂ الحمد کو شروع کرکے (اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ) تک پڑھنے کے بعد اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر سورۂ الحمد کو یہیں سے مکمل کرے۔ اس کے بعد چار مرتبہ قل ہو اللہ کو پڑھے اور رکوع میں سات مرتبہ (سبحان ربی العظیم وبحمدہ) کہے۔ اسی طرح دوسری رکعت بھی بجالائے۔ نماز ختم کرنے کے بعد تسبیح فاطمہؑ پڑھے اس کے بعد ایک تسبیح محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود کی پڑھے پھر ۱۲۱ مرتبہ یا حجۃ اللہ ادرکنی پڑھے پھر (یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَارَبُّ یَارَبُّ) کہے اور دعا کرے پھر سجدہ میں جائے اور رو رو کر رب جلیل کی بارگاہ میں بحق محمد و آل محمد علیہم السلام دعا کرے پس جو کوئی مومن یا مومنہ اخلاص اور یقین کے ساتھ اس عمل کو ۵ دن تک بعد نماز صبح کرے گا انشاء اللہ اس کی حاجت کی تکمیل کے لئے آسمان کے دروازے کھل جائیں گے اور خداوند کریم کا اس عمل کرنے والے پر فضل و کرم ہوگا۔

توجہ طلب

جو حضرات مولانا حسن الہاشمی سے فون پر اپنے مسائل کے بارے میں بات چیت کرنا چاہتے ہیں وہ جمعرات اور اتوار کے دن صبح ۱۰ ربجے سے دوپہر ۲ ربجے تک اور شام ۵ ربجے سے رات ۱۰ ربجے تک بات کر سکتے ہیں۔

اِن اوقات اور اِن دو دنوں کے علاوہ مولانا حسن الہاشمی کو فون کرنے کی زحمت نہ کریں۔

مولانا حسن الہاشمی سے رابطہ قائم کرنے کا فون نمبر 01336-224748۔ موبائل 09359210060

البتہ اگر فون ایمرجنسی ہو تو پہلے اِس موبائل پر فون کر کے وقت لیں۔ 09359230347

زائچہ یا شخصیت نامہ یا کسی نقش کے بارے میں بات کرنی ہو یا نگینوں کا آرڈر بک کرانا ہو یا کسی معاملے میں اپنا پتہ نوٹ کرانا ہو یا مولانا حسن الہاشمی کی شاگردی میں آنے کے لئے بات کرنی ہو تو اس نمبر پر بات کریں۔

01336-223377

طلسماتی دنیا، شریک حیات، کتابیں اور ادویات کے لئے اگر کوئی بات کرنی ہو تو اس فون پر رابطہ کریں۔

01336-224455 یا پھر اس موبائل پر بات کریں۔ 09359210273

اوقات : صبح نو بجے سے دوپہر ایک بجے تک۔ رات کو سات بجے سے دس بجے تک

مولانا حسن الہاشمی کے سفر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے یا اُن کو اپنے علاقہ میں بلانے کے لئے کوئی بات کرنی ہو تو یہ فون نمبر یاد رکھیں 01336-222683

موبائل نمبر 09359230354 اوقات صبح دس بجے سے دوپہر دو بجے تک۔ شام ۶ بجے سے رات نو بجے تک۔

یہ فونوں کی تقسیم اور یہ اوقات کی پابندی عوام وخواص کی سہولیت کے لئے ہے تاکہ ہر ضرورت مند کو بات کرنے کا موقعہ مل جائے۔

مــــــــــــــــــنیجر

ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند

حنیف کو اس طرح بے بس دیکھ کر میں لرز کر رہ گئی۔ اور میرے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس وقت میرے شوہر سلیم نے میرے قریب آکر کہا۔

شبانہ۔ خدا کے لئے خود پہ قابو رکھو۔ اس طرح ہاتھ پیر چھوڑو گی تو کیسے بات بنے گی۔

میں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن کافی دیر تک میرے بدن میں کپکپی رہی۔ اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میرا سانس گھٹ رہا ہے۔ حنیف نے اچانک کوئی منتر پڑھا۔ اور ایک دم وہ سیاہ فام آدمی سامنے کی دیوار سے ٹکرایا۔ ایک دم دیوار کے قریب ایک شعلہ سا بھڑکا اور وہ سیاہ فام آدمی غائب ہوگیا۔ اس وقت ہم سب نے یہ بات محسوس کی کہ حنیف کچھ خوف زدہ سا تھا۔ اور اس کے چہرے پر ڈر اور دہشت صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اور حنیف کو خوف زدہ اور سراسیمہ دیکھ کر ہمارے ہاتھ پیر پھول رہے تھے۔ میں نے اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے اپنی ساس سے کہا۔

امی جان! اگر ہمارے یہ عامل اس جنگ میں ہار گئے تو ہمارا کیا حشر ہوگا؟

اس طرح کی باتیں مت کرو۔ ہمت رکھو۔ "سلیم بولے" اگر اس طرح ڈرو گی تو ہم سب کی ہمتیں جواب دے جائیں گی۔

میری ساس بولیں۔ بہت ہی خطرناک گھڑی ہے اور بہت ہی آزمائش کا وقت ہے۔ لیکن اللہ ہمارا نگہبان ہے ہمیں ان عاملوں سے زیادہ اپنے رب پر بھروسہ کرنا چاہئے ہم نے کسی کا کیا بگاڑا ہے جو کوئی ہمارا بگاڑ کرنے میں کامیاب ہوگا۔ میری ساس میرے پاس مجھے سمجھانے لگیں اور انہوں نے مجھے اسطرح اپنے اندر دبوچ لیا جیسے میں کوئی چھوٹا سا بچہ ہوں۔

عامل حنیف تھکا تھکا سا لگ رہا تھا وہ آہستہ آہستہ پنڈت کے پاس پہنچا اور اس نے پنڈت سے بہت رازدارانہ انداز میں کچھ کہا۔ پنڈت نے بھی کوئی بات حنیف کے کانوں میں کہی۔ ابھی یہ دونوں اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ وہ سیاہ فام آدمی جو غائب ہوگیا تھا وہ پھر صحن میں کودا۔ اس بار وہ بالکل ننگا تھا۔ شرمناک بات یہ تھی کہ اس کے پوشیدہ مقام پر بھی کوئی کپڑا نہیں تھا اس کو اس طرح ننگ دھڑنگ دیکھ کر ہم نے لمحہ بھر کے لئے اپنی آنکھیں بند کرلیں لیکن ہم اپنی آنکھیں دیر تک بند نہیں رکھ سکتے تھے کیونکہ ہمیں ہر آن یہ بے چینی تھی کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ اس سیاہ فام انسان نے صحن میں اس طرح کودنا شروع کیا جیسے کوئی پہلوان اکھاڑے میں اُتر کر غرور و تکبر کے ساتھ اپنی طاقت پر فخر کرتا ہے اور اس گھمنڈ میں مبتلا ہوتا ہے کہ مجھے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ بالکل اسی طرح کے انداز سے وہ سیاہ فام آدمی ہمارے صحن میں کود رہا تھا۔ اور اپنے اپنے زرد زرد دانتوں کے ساتھ زہریلی ہنسی ہنس کر ہم سب کو خوف زدہ کر رہا تھا۔

اس وقت پنڈت جی اُٹھے اور انہوں نے اپنے چیلے مصرا پر کوئی منتر پڑھا۔ ہم سمجھ گئے کہ آپسی مشورے کے بعد اب حنیف نے یہ فیصلہ لیا تاکہ پنڈت اپنے کرتب کا مظاہرہ کرے جس وقت پنڈت جی مصرا پر کچھ منتر پڑھ کر پھونک رہے تھے اس وقت اس سیاہ فام آدمی نے زوردار قہقہے لگانے

شروع کئے۔ پنڈت جی مصرا پر پھونک مار کے اس کے ہاتھ میں ایک سانپ تھمایا اور اس کو صحن کی طرف چلتا کیا۔ مصرا نے انتہائی پھرتی کے ساتھ وہ سانپ سیاہ فام آدمی کی طرف اُچھال دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ کالا سانپ جو کسی اژدہے کی طرح موٹا اور لمبا تھا اس سیاہ فام آدمی کی گردن میں لپٹ گیا۔ اس سیاہ فام آدمی کی زبان منہ سے باہر نکل گئی۔ مصرا نے اس کالے آدمی کے منہ پر طمانچہ مارا پھر اس کی ٹانگیں پکڑ کر اس کو گرانے کی کوشش کی۔ وہ کالا انسان بے بس ہو چکا تھا اس کی آنکھیں بھی پھٹی پھٹی سی ہو رہی تھیں لیکن وہ مصرا کی پوری طاقت لگانے پر بھی ٹس سے مس نہیں ہوا۔ پنڈت جی کا یہ پہلا وار کافی حوصلہ بخش تھا۔ ہم سب خوف زدہ ہونے کے باوجود کچھ مطمئن سے ہو گئے لیکن چند ہی لمحوں کے بعد ایک اور سیاہ فام انسان بالکل برہنہ صحن میں کودا اور اس نے صحن میں کودتے ہی مصرا کو اس طرح اپنے ایک ہاتھ سے اٹھا لیا جیسے وہ ربڑ کا گڈا ہو۔ پنڈت جی پہلے کچھ سٹپٹائے پھر انہوں نے ایک کھوپڑی اپنے جھولے میں سے نکالی اور اس پر انہوں نے کچھ پڑھا۔ ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے یہ دیکھا کہ اس کھوپڑی کی آنکھوں میں سے دو بندر نکلے اور وہ دونوں بندر ایک اس سیاہ فام انسان پر ٹوٹ پڑے جس نے مصرا کو بے بس کر رکھا تھا۔ چند منٹ کی دھینگا مشتی کے بعد دونوں ہی سیاہ فام آدمی غائب ہو گئے۔ پنڈت جی نے کوئی منتر پڑھا تو دونوں بندر اور سانپ بھی غائب ہو گئے۔ آدھے گھنٹے کے لئے بنگلے میں مکمل سناٹا چھا گیا۔ نفیس ابھی تک بے سدھ پڑا تھا اور اس کی ٹانگیں ابھی تک کھڑے ہونے اور چلنے کے قابل نہیں تھیں۔ اسی وقت حنیف نے چائے کی فرمائش کی۔ میں اور کلیم کی دلہن کچن کی طرف گئے۔ لیکن اُف میرے خدا۔

کچن میں ایک بوڑھی عورت بیٹھی تھی اور اس کے پورے بدن پر کانٹے اُگے ہوئے تھے۔ اس کو دیکھ کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ہمیں بے تحاشہ بھاگتا ہوا دیکھ کر سب گھر والے سمجھ گئے کچن میں کوئی چیز ہمیں نظر آئی ہو گی۔ اس کے بعد سلیم اور شہزاد کچن کی طرف گئے۔ انہوں نے کچن میں جا کر دیکھا تو وہاں انہیں کچھ نظر نہیں آیا۔ انہوں نے اس کو ہمارا وہم سمجھا۔ لیکن وہ چائے بنانے کا سامان برآمدے میں لے آئے۔ چائے بننے سے چائے پینے تک کسی طرح کی کوئی درگھٹنا نہیں ہوئی۔ اس کے بعد بھی نصف گھنٹے تک بالکل سکون رہا۔ پھر اوپر والے کمرے سے کسی کے رونے کی آواز آئی۔ حنیف نے صحن میں آ کر چیخ کر کہا۔ کمبختو تم سب روؤ گے۔ ابھی تم نے دیکھا کیا ہے۔ حنیف کے یہ کہتے ہی بنگلے کے تمام در و دیوار سے قہقہے اُبلنے لگے۔ اسی وقت حنیف کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ حنیف نے اپنے اوپر پڑھ کر دم بھی کیا لیکن آگ بڑھتی رہی۔ پھر پنڈت جی نے اپنے جھولے میں سے وہ کھوپڑی نکالی جو پہلے بھی نکالی تھی اس کھوپڑی پر انہوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی دونوں آنکھوں سے پانی کے چشمے سے پھوٹ پڑے اور دونوں آنکھوں سے فواروں کی طرح پانی نکل کر حنیف کے جسم تک پہنچنے لگا۔ اور چند لمحوں کے بعد آگ بجھ گئی۔ لیکن عامل حنیف بالکل ہی بے دم ہو کر رہ گیا اور ہمیں بھی یقین ہو گیا کہ ہمارا ایک مہرہ بیکار ہو کر رہ گیا ہے۔ اب صرف پنڈت جی کے کرتبوں پر بھروسہ تھا۔ شہزاد نے پنڈت سے کہا۔ پنڈت جی ابھی تک آپ لوگ اپنا دفاع کر رہے ہو۔ آپ کوئی حملہ بھی تو کرو۔ تب ہی تو یہ جنات ڈریں گے۔

یہ سن کر پنڈت جی صحن میں آئے اور انہوں نے اپنی کھوپڑی کو صحن میں رکھ کر کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا۔ اسی وقت اس کھوپڑی کی آنکھوں میں سے دو ڈھانچے نکلے اور وہ دونوں ڈھانچے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگے۔ پنڈت جی نے دعویٰ کیا کہ یہ دونوں ڈھانچے تمام جنات کو ختم کر دیں گے اور اس کے بعد یہ بنگلہ بھوتوں سے آزاد ہو جائے گا۔ لیکن پنڈت جی کا دعویٰ غلط ثابت ہوا۔ تقریباً ۵ منٹ کے بعد گھر کے صحن میں چھپکلیاں پھیل گئیں اور ان کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی کہ زمین بالکل چھپ گئی۔ ان دونوں ڈھانچوں نے ان چھپکلیوں کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن چھپکلیاں انکے ہاتھوں میں آنے کے بجائے ان دونوں ڈھانچوں کے پورے بدن پر کود کود کر چپک گئیں۔ پنڈت جی منتر پڑھ کر شور سا مچاتے رہے اور عجیب طریقے سے پھوں پھاں سی کرتے رہے لیکن اس کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد پنڈت جی نے پھر اپنی کھوپڑی نکالی اور اس پر کچھ پڑھ کر دم کیا اسی وقت کھوپڑی کی دونوں آنکھوں میں سے ایک گیس نکلی اور صحن میں بکھرنی شروع ہوئی اس گیس میں نہ جانے کس طرح کی بدبو تھی کہ ہم سب کے دماغ بھی پھٹ گئے۔ اس گیس سے چھپکلیوں میں ہل چل سی مچ گئی۔ اور وہ ایک دوسرے پر چڑھنے لگیں۔ چند منٹ کے بعد چھپکلیوں کی تعداد گھٹنے لگی پھر گھٹتے گھٹتے تمام چھپکلیاں غائب ہو گئیں۔ پنڈت جی نے فاتحانہ انداز سے ہماری طرف دیکھا جیسے ہم سے داد طلب کر رہے ہوں۔

اس کے بعد انہوں نے اُن ڈھانچوں کو اشارہ کیا وہ دونوں ڈھانچے دھواں بن کر اسی کھوپڑی میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے

کھوپڑی پر پڑھ کر کچھ دم کیا تو اس کھوپڑی کے منہ سے دودھ سا نکلتا ہوا اور پنڈت جی وہ دودھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور رقص کی آنکھوں پر وہ دودھ ملنا شروع کیا۔ اس دودھ میں نہ جانے کیا تاثیر تھی کہ اسی وقت اس کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں۔ اور پنڈت اور مصرا، حنیف اور رقص کے ساتھ اچھل کود کر کے ایک جشن سا منانے لگے۔ لیکن ابھی وہ سب اس خوشی اور اچھل کود میں مصروف تھے کہ ایک سیاہ فام عورت بیت الخلا میں سے نمودار ہوگئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک سیاہ رنگ کا گدھا بھی نمودار ہوا۔ وہ عورت اس گدھے کو لے کر درمیان صحن کے کھڑی ہوگئی۔ اس نے بہت ہی خطرناک نظروں سے پنڈت اور حنیف کو دیکھا۔ اس کے بعد اس نے گدھے کا کان دبایا۔ جیسے ہی اس نے گدھے کا کان دبایا گدھے کے منہ سے ایک چوہا نکلا اور وہ کود کر گدھے کے اوپر سوار ہوگیا۔ اس کے بعد اس کالی عورت نے پھر گدھے کا کان دبایا پھر ایک چوہا گدھے کے منہ میں سے نکلا اور وہ بھی گدھے پر سوار ہوگیا۔ اس طرح پے در پے دس پندرہ چوہے گدھے کے منہ میں سے نکل کر سوار ہوگئے۔ پنڈت جی نے پھر اپنی کھوپڑی نکالی اور اس پر کچھ پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن ابھی تک وہ کچھ پڑھنے نہیں پائے تھے کہ دو چوہے ایک دم کسی پرندے کی اُڑ کر اس کھوپڑی کی آنکھوں میں گھس گئے اس کے بعد پنڈت جی نے دسیوں بار منتر پڑھ لیا لیکن کھوپڑی کی آنکھوں میں سے کچھ بھی نہیں نکلا۔ پنڈت جی کی بے بسی دیکھ کر ہم سب پریشان ہوگئے اور اس کالی عورت نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ اُف میرے خدا۔ کس قدر بھیانک صورت تھی اس عورت کی آج بھی جب میں تصور کرتی ہوں تو میرا رُواں رُواں کانپ جاتا ہے۔ اس عورت نے عجیب انداز سے اپنا منہ چلانا شروع کیا جس طرح کوئی چوہا جگالی کرتا ہے۔ پھر وہ عورت گدھے پر سوار ہوکر پنڈت اور حنیف کی طرف بڑھنے لگی۔ کلیم، سلیم اور شہزاد ایک دم کود کر ہماری طرف آگئے۔ برآمدہ میں پہنچ کر وہ کالی عورت پنڈت کو لپٹ گئی اور گدھے نے بھی پنڈت جی کو لاتیں مارنی شروع کیں۔ پنڈت کے چیلے مصرا نے پنڈت کو بچانے کی کوشش کی لیکن اس کی کوشش بے سود رہی اسی آپا دھاپی میں کھوپڑی چکنا چور ہوگئی اور ہر طرف گاڑھا گاڑھا خون پھیل گیا۔ حیرت کی بات تھی کہ اس کھوپڑی میں سے جو بے جان تھی خون کیسے نکلا۔ اس کھوپڑی کے ٹوٹ جانے کے بعد پنڈت کے ہوش وحواس باختہ ہوگئے۔

اس وقت عامل حنیف نے اپنے تھیلے میں سے کوئی راکھ نکالی اور اس کو اس کالی عورت کی آنکھوں میں جھونکنے کی کوشش کی۔ حنیف کی اس حرکت پر وہ عورت غصہ سے پاگل ہوگئی اور اس نے پنڈت کو چھوڑ کر حنیف کو دبوچ لیا۔ اسی وقت پورے گھر میں خون کی بارش شروع ہوگئی۔ یہ بارش برسات کی موسلا دھار بارش کی طرح تھی۔ پورے گھر میں خون ہی خون ہوگیا۔ بارش اس قدر تیز تھی کہ ہم اپنے برآمدے میں سے دوسرے برآمدے کا منظر بھی نہ دیکھ سکے جہاں پنڈت اور حنیف موجود تھے۔ بارش کا زور جب کم ہوا تو ہم نے دیکھا کہ پنڈت جی ایک طرف کو بے سدھ پڑے تھے اور ان کا چیلا مصرا کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ حنیف کو بھی رسیوں میں جکڑ دیا گیا تھا اور حنیف کا چیلا رقص ایک کونے میں بے ہوش پڑا تھا۔ اب وہاں نہ کالی عورت تھی اور نہ کوئی گدھا۔ اپنے عاملوں کا یہ حال دیکھ کر ہم سمجھ گئے کہ جنگ ختم ہوچکی ہے اور اب ہماری بربادی کا نمبر ہے۔ ہم سب قریب قریب بیٹھے ہوئے اپنی بربادیوں کا انتظار کر رہے تھے اسی وقت ایک شخص بالکل سیاہ لباس میں ہمارے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ اور اس نے آکر ہم سے کہا کہ گھبراؤ نہیں ہم تمہیں ایک موقعہ اور دیں گے ابھی ہماری اور تمہاری درمیان ایک جنگ اور ہوگی اس کے بعد یہ فیصلہ ہوجائیگا کہ تم لوگ اس بنگلے میں رہو گے یا ہم۔

ہم معافی چاہتے ہیں۔ "سلیم نے کہا" ہم اپنی شکست تسلیم کرتے ہیں۔ ہم کل کو یہاں سے چلے جائیں گے۔

نہیں ایسا نہیں ہوگا ہم تمہیں اس طرح نہیں جانے دیں گے۔ اگر تم اس طرح بھاگے تو ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ہم تمہیں کچھ بھی نہیں کہہ رہے ہیں ہماری لڑائی تمہارے عاملوں سے ہورہی ہے۔ تم کل جاکر دوسرے عامل لاؤ۔ اس کے بعد فیصلہ ہوگا۔

ہم سب کے سب بڑی مصیبت میں پھنس گئے تھے لیکن دوراندیشی اسی میں تھی کہ ان جنات کی بات ہم مان لیں۔ اس کے بعد پوری رات سکون سے کٹی اور پنڈت اور حنیف نے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے ہم سے کہا کہ ہم ہار چکے ہیں۔ بہت خطرناک معاملہ ہے۔ اب آپ اس سلسلہ میں قرآنی عاملین سے ملو سفلی کے چکر میں مت پڑو۔

اگلا دن کیسے گزرا یہ بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں۔ لیکن مختصر یہ ہے کہ ہم سب کے شدید اصرار پر پنڈت اور حنیف اپنے چیلوں سمیت ہمارے گھر موجود رہے۔ کلیم، سلیم اور شہزاد صبح کو بڑے مدرسے کی طرف چلے گئے تاکہ کسی اچھے عامل کو لاسکیں۔ شکر کی بات تھی جب وہ مغرب کے قریب گھر لوٹے تو ان کے ساتھ ایک عامل صاحب تھے جن کا چہرہ بہت نورانی تھا ان کا نام صوفی شمس الہدیٰ تھا۔ (باقی آئندہ)

بزرگوں اور صوفیوں کی دعاؤں کی بدولت اب میرا مقام شہر کے اُن چندہ لوگوں میں ہوگیا ہے جن سے مشورہ کرنے میں لوگ خیر سمجھتے ہیں اور میں بھی مانگنے والوں کو پیر فقیروں کی دعاؤں کے بہ طفیل ایسے ایسے لاجواب مشورے پکڑاتا ہوں کہ بس اللہ دے اور بندہ لے۔ ایک دن تو میرے ایک مرید خاص چاہنے والے نے بر سر عام یہ تک کہہ دیا تھا کہ ابوالخیال فرضی صاحب کے مشورے گنگا جل سے دُھلے ہوئے ہوتے ہیں اور ایسے مشورے صرف عالم برزخ سے دستیاب ہوسکتے ہیں۔ یا کسی زندہ پیر کے پٹارے سے۔ چنانچہ وقت کے کتنے ہی صوفیوں نے میرے مشوروں پر عمل کرکے اپنی آخرت کی کئی بار نوک پلک درست کی۔ میرے اندر خدا بخشے ایک کمال یہ بھی ہے کہ میں مشورہ دینے کے بعد پلٹ کر نہیں دیکھتا۔ اور نہ کسی مشورے کے بعد پچھتانے کی غلطی کرتا ہوں۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ میرے مشورے پر عمل کرکے لوگ اوندھے منہ گر جاتے ہیں اور ان کا جبڑا تک متاثر ہوجاتا ہے۔ لیکن میں اسے اپنے مشورے کی غلطی ماننے کے بجائے قسمت کا لکھا ہوا سمجھتا ہوں۔ اس لئے پچھتاوا نہیں ہوتا بلکہ دوسرے کی بربادی پر ایک طرح کا اطمینان حاصل رہتا ہے۔ کیونکہ میں باقاعدہ مسلمان ہوں اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنی اس لااعتبار زندگی میں جتنے بھی عشق کئے ہیں میں نے انہیں نوشتۂ تقدیر سمجھا۔ لیکن اتنی سی بات اس عورت کے سمجھ میں نہیں آتی جسے اردو زبان میں "بیوی" اور بعد اپنی موت کے بیوہ کہتے ہیں۔ میری بیوی نے میرے کسی بھی عشق کو نوشتۂ تقدیر نہیں سمجھا اس لئے مجھے اندیشہ اس بات کا ہے کہ منکر نکیر بعد مرنے کے میری بیوی کے ساتھ ایسا ویسا معاملہ نہ کریں۔ کیونکہ جب یہ نوشتۂ تقدیر کی قائل نہیں ہے تو اس پر تو کچھ بھی گزر سکتی ہے اور میرا

حال یہ ہے کہ میں ابھی تک اس بات کا قائل ہوں میں نے زندگی میں جتنے بھی عشق دانستہ یا از راہ بھول کر لئے ہیں وہ سب میری تقدیر میں لکھے ہوئے تھے اور آئندہ بھی اگر میں کسی خاتون مشرق کی زلف گرہ گیر میں نہ چاہتے ہوئے بھی اُلجھ گیا تو خدا کی قسم وہ بھی سب نوشتۂ تقدیر ہی تو ہوگا کیونکہ جب سے میں بیعت ہوا ہوں الحاج صوفی نور علیٰ نور نقش بندی سے میں نے کان پکڑ لئے ہیں دن کی روشنی میں اور عشق نہ کرنے کی قسم بھی کھالی ہے۔ بہرحال اگر میرے کسی مشورے پر عمل کرکے کوئی بے چارہ کہیں لُوھک جاتا ہے تو میں اس کو قسمت کا لکھا ہوا سمجھ کر اس کو صبر کی تلقین کرتا ہوں اور بچشم خود مطمئن ہوجاتا ہوں کہ اس میں میری کیا غلطی۔ کاتب تقدیر نے جیسا لکھا تھا ویسا سامنے آیا۔ اس طرح میں غلط سلط مشورے دے کر بھی پُر سکون رہتا ہوں۔ اپنے بلڈ پریشر کی ایسی تیسی نہیں کرتا اور ان لوگوں کو بھی سمجھا لینے میں کامیاب ہوجاتا ہوں جو بے چارے میرے مشوروں کی وجہ سے اپنا بہت کچھ نقصان کر بیٹھتے ہیں اور یہ بات بھی شاید کسی فقیر کی دعاؤں کی بدولت ہے کہ غیر مفید مشورے دینے کے بعد بھی میرا معیار جوں کے توں قائم ہے اور اچھی خاصی عقل رکھنے والے مردہ شناس قسم کے لوگ بھی میری دہلیز کے چکر کاٹتے رہتے ہیں۔ ابھی پچھلے ہفتے کی بات ہے کہ ایک صاحب جو مادر زاد شریف ہیں اور مادر زاد عاشق بھی ہیں میرے دولت کدہ پر صبح ہی صبح حاضر ہوئے اور بولے کہ میں آپ سے ایک ضروری مشورہ کرنے آیا ہوں۔ میں آپ کو یہ بتادوں کہ یہ صاحب جن کا ذکر میں کر رہا ہوں اتنی خوبصورت ڈاڑھی اپنے چہرے پر رکھتے ہیں کہ محض ان کی یہ ڈاڑھی دیکھ کر کئی بھلے چنگے کافر ہاتھ کے ہاتھ مسلمان ہوگئے۔ یہ کسی مدرسے میں ملازمت کرنے کے لئے اپنی درخواست لے کر پہنچے تھے

اس وقت ان کی جوانی تھی۔ اور ان کی اس بین الاقوامی قسم کی ڈاڑھی پر بھی شباب تھا۔ چنانچہ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی ڈاڑھی دیکھتے ہی ان کا تقرر کرلیا گیا اور کسی نے انٹرویو لینے کی گستاخی نہیں کی۔ میں نے بھی جب انہیں پہلی بار دیکھا تھا تو نہ جانے کیوں مجھے وجد آگیا تھا۔ اور ان کی ڈاڑھی دیکھ کر ایک دن میری بیوی تک یہ بول اٹھی تھی اس دنیا میں اگر ڈاڑھی ہو تو اس جیسی! ان کا نام بھی بالکل عجیب وغریب قسم کا ہے۔ پورا نام تو کسی شریف آدمی کے یاد نہیں رہ سکتا۔ البتہ نام کا کچھ حصہ یہ ہے۔ صوفی زبرجد حسین الامان والحفیظ عرف کٹورے شاہ صابری چشتی نقش بندی مرید خاص الحاج الرحوم نکتہ نواز خاں مدنی خلیفۂ اجل شاہ دولہے میاں اجمیری الرحوم والمغفور ساکن جنت وغیرہ، ڈیل ڈول کے اعتبار سے یہ مکمل مرد اور سرتاپا مولوی نظر آتے ہیں اور انہیں دیکھ کر لامحالہ خداوند تعالیٰ یاد آجاتے ہیں کیونکہ ان کے چہرے مہرے سے علم، تصوف، ولایت اور نہ جانے کیا کیا ٹپکتا ہے۔ میرے بارے میں تو آپ جانتے ہیں کہ میں جلدی سے کسی سے متاثر نہیں ہوتا۔ اور جلدی سے کسی پر ایمان نہیں لاتا۔ مولانا حسن الہاشمی کا ایک دنیا احترام کرتی ہے ان سے جو بھی ملتا ہے متاثر ہوتا ہے لیکن خدا گواہ ہے اور بیوی بھی گواہ ہے کہ میں آج تک ان سے متاثر نہیں ہوا۔ بے شک میں ان کا ملازم ہوں اور بے شک وہ ہر ماہ مجھے تنخواہ دیتے ہیں لیکن ان تنخواہ دینے والوں کا کیا آج مرے کل دوسرا دن۔ یقین کرلیں کہ میں جب بھی ان سے ملتا ہوں ازراہ مجبوریٔ ملازمت صرف سلام کرتا ہوں ۔طبیعت تک پوچھنے کی غلطی نہیں کرتا۔ اہل دنیا ان کے گن گاتی ہے ان کو سلامیاں پیش کرتی ہے۔ اور میں انہیں ایک انسان سمجھ کر نظر انداز کردیتا ہوں۔ لیکن جب میں نے صوفی زبرجد حسین کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تو میرا دل ان کی عقیدت میں سر سے پیر تک ڈوبتا چلا گیا اور میں سمجھ گیا کہ یہ یقیناً اُن صوفیوں میں سے ہیں جنہیں دیکھ کر جنت کی حوریں بھی اپنی اوڑھنیاں تک راہوں میں بچھا دیتی ہیں۔ اور جنہیں دیکھ کر فرشتے تک شرمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ان سے میری پہلی ملاقات ہوئی تھی تو میں باتیں کرتا ہوا ان سے جھجک رہا تھا کیونکہ انہیں دیکھ کر مجھے اس بات کا اندیشہ ہوگیا تھا کہ بہت پہنچے ہوئے انسان ہیں اور ان سے چرب زبانی کرنا ٹھیک نہیں ہے پھر رفتہ رفتہ وہ میرے یار غار بن گئے۔ اب عالم یہ ہے کہ وہ مجھ سے مشورہ کیے بغیر نہ روتے ہیں نہ ہنستے ہیں۔ جب وہ میرے یار غار بن گئے تو اپنے دل کا ہر درد مجھے بتانے لگے اور ان کے ہر راز سے میں واقف ہوگیا۔ انہوں نے بزبان خود مجھے یہ بتایا تھا کہ وہ اپنی اس حیات فانی میں درجنوں عشق کرچکے ہیں۔ یہ سن کر مجھے تعجب ہوا تھا کہ اتنی بڑی ڈاڑھی اور اس قدر عالمانہ لباس کہ جسے دیکھ کر لوگ منٹوں میں خدا ترس ہوجائیں اور یہ صوفیانہ وضع قطع اور عشق! عجیب وغریب سی بات تھی۔ لیکن انہوں نے میری حیرت دور کرنے کے لئے مجھے بتایا کہ یہ ڈاڑھی تو انہوں نے بعد میں رکھی ہے اور یہ عالمانہ وضع قطع اپنے پیر سے نسبت ہونے کے بعد اختیار کرنی پڑی ہے اس سے پہلے تو یہ سوٹ بوٹ میں رہتے تھے اور ڈاڑھی مونڈنے کا شغل روزانہ جاری رہتا تھا لیکن انہوں نے میری یہ خوش فہمی بھی دور کردی تھی کہ ڈاڑھی رکھنے کے بعد وہ پھر عشق کے قریب نہیں پھٹکے ہوں گے۔ انہوں نے مجھے پوری ایمانداری سے یہ بتایا کہ ڈاڑھی رکھنے کے بعد بھی وہ تین سے زیادہ عشق کرچکے ہیں۔ میں نے ڈرتے ڈرتے ان سے پوچھا تھا۔ زبرجد صاحب! ڈاڑھی اور عشق دو متضاد چیزیں ہیں۔ ڈاڑھی کی موجودگی میں آپ نے عشق کیسے فرمالیا۔

وہ بولے۔ ابوالخیال فرضی صاحب، عشق کسی چیز کا پابند نہیں۔ نہ علاقہ کا، نہ حسب ونسب کا، نہ کسی حلیئے کا۔ یہ تو ایک آگ ہے جو لگانے سے لگتی نہیں اور بجھانے سے بجھتی نہیں اور عشق کیلئے عمر کی بھی کوئی قید نہیں۔ یہ بالغ ہونے سے پہلے بھی ہوسکتا ہے اور مرنے سے ایک دن پہلے بھی۔

ان کی اس قسم کی باتیں سن کر میرے اندر ایک حوصلہ کروٹیں لیا کرتا تھا کیونکہ میں خود عشق کا بہت شوقین ہوں اور عشق کرکے اپنی روح کو تروتازہ کرتا رہتا ہوں۔ میں نے جب ان کی زبانی یہ باتیں سنیں تو روح باغ باغ ہوگئی اور میں دو چار عشق کرنے کے منصوبے بنانے لگا۔ وہ جب بھی آتے اپنی اپنی ڈاڑھی کی موجودگی میں ایسی باتیں کرتے کہ کلیجہ منہ میں آکر رقص کرنے لگتا۔ اور روح پاگل ہوکر نہ جانے کونسا ڈانس کرنے لگتی۔ مجھے یاد ہے ایک بار میں نے ان سے پوچھا تھا زبرجد صاحب! کیا میں اپنی تندرستی کو بحال کرنے کے لئے مرنے سے پہلے ایک آدھ عشق کرنے کی غلطی کرلوں۔ کیونکہ بفضل خضاب میں ابھی تک پوری طرح بوڑھا نہیں ہوا ہوں۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔ بھئی اگر دل میں آرہی ہے تو کرگزرو۔ دیر کیوں کرتے ہو۔

ویری گڈ۔ مجھے آپ جیسے لوگ پسند ہیں۔ یہی بات اگر میں مولانا حسن الہاشمی صاحب سے پوچھتا تو مجھے بے ضمیر ثابت کردیتے، اللہ میاں سے بھی ڈراتے اور سماج کے ٹھیکے داروں سے بھی۔ آپ واقعتا ماہر نفسیات ہیں اور اللہ کی مخلوقات سے کھلے دل سے محبت کرتے ہیں اس لئے وہی

مشورہ دیتے ہیں جو دل کو لگتا ہے اور یہی بات اگر میں کسی مفتی سے پوچھتا تو وہ فقہ کی پوری کتاب کھول کر بیٹھ جاتا کہ عورت سے بات کرنا ممنوع ہے اس کے بارے میں سوچنا گناہ ہے اور عورت کو پرچہ لکھنا تک حرام ہے اور ان باتوں کو میرے بھیجے میں اُتارنے کے لئے وہ دسیوں کتابوں کے حوالے مجھے پکڑا دیتا۔ اسی لئے مجھے مفتیوں اور مولویوں سے چڑ سی ہوگئی ہے۔ آپ جیسے لوگ وقت کے نباض ہیں اور سوالوں کا ایسا جواب عطا کرتے ہیں کہ انسان کم سے کم چند منٹ کے لئے خوش ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عشق تو ہم جب کریں گے جب کوئی عورت کہیں سے دستیاب ہوجائے گی لیکن تائید کرنے والے جوابات سن کر صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے میں تو آپ جیسے لوگوں کے لئے یہ دعا کرتا ہوں کہ آپ کبھی نہ مریں اور ہمیشہ ہم جیسے باوقار عاشقوں کے لئے آب حیات کا جام چڑھا کر بیٹھ جائیں۔ میری اس طرح کی دعائیں سن کر زبرجد صاحب بہت خوش ہوتے ہیں اور مجھے وقت کا فلسفی کہنے لگتے ہیں۔ بہرکیف یہی زبرجد صاحب جو خود پہنچی ہوئی ہستی ہیں اور جن کی صورت دیکھ کر چلتی ہوئی ہوائیں بھی احتراماً رُک جاتی ہیں۔ ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور بولے۔ ایک ضروری مشورہ کرنا ہے۔

فرمائیں۔ بندہ سراپا حاضر ہے۔

ابوالخیال فرضی صاحب۔ بچوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ ہر سال ایک بچہ بغیر کسی طلب کے پیدا ہوجاتا ہے اب تک کل تعداد ۱۳ ہوچکی ہے۔ مدرسے کی ملازمت سے اب گزارا نہیں ہوتا۔ اس لئے ایک بات بطور الہام چند ماہ سے ہمارے دل میں آرہی ہے اگر آپ کی تائید حاصل ہوگئی تو انشاء اللہ اس بارے میں کچھ اقدام کرگزریں گے۔

آپ بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں۔؟

ہم چاہتے ہیں کہ کسی شہر میں جاکر باقاعدہ جھاڑ پھونک کا کام کریں آج کل تعویذ گنڈوں کا کاروبار شباب پر چل رہا ہے اور جب ہم ایسے لوگوں کو تعویذ کرتے دیکھتے ہیں جنہیں آب دست کرنی بھی نہیں آتی اور جو الف کے نام بے نہیں جانتے وہ بھی اس میدان میں دندنا رہے ہیں تو بہت رنج آتا ہے۔

اس بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں۔؟ "میں نے سوال کیا"

جانتے تو ہم بھی کچھ نہیں۔ لیکن اس بارے میں جاننے نہ جاننے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم ایسے کئی لوگوں سے واقف ہیں کہ جنہیں نقش بھرنے کی تمیز نہیں وہ بھی دھونی رچائے بیٹھے ہوئے ہیں اور اللہ کے بندے اور بندیاں ان کے گھر کے چکر کاٹ رہی ہیں۔ جب بے وقوف بننے والوں کی اچھی خاصی تعداد اس دنیا میں پہلے ہی سے موجود ہے پھر بے وقوف بنانے کے لئے کسی تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہی کیا ہے؟۔

آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔؟

ہم صرف آپ کی تائید چاہتے ہیں کیونکہ آپ کی تائید حاصل کرنے کے بعد پھر ہمیں کسی کی پرواہ نہیں۔

پھر بھی آپ کو چند عملیات کی کتابیں خریدنی پڑیں گی۔ آپ طلسماتی دنیا سے بھی کام چلا سکتے ہیں۔

ہم نے سنا ہے کہ کافی لوگ طلسماتی دنیا کے ذریعہ ہی اپنا کاروبار چلا رہے ہیں۔

جی ہاں۔ جو لوگ برائے نام عقل رکھتے ہیں وہ طلسماتی دنیا پڑھ کر تعویذ گنڈوں کا کام کررہے ہیں اور اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں کہ وہ طلسماتی دنیا سے مستفیض ہورہے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو ضرورت سے زیادہ عقل رکھتے ہیں اور جن کی سمجھدانی بہت پختہ ہے وہ استفادہ تو طلسماتی دنیا سے ہی کرتے ہیں لیکن طلسماتی دنیا کو چھپ چھپ کر پڑھتے ہیں اور تاثر یہ دیتے ہیں کہ جیسے وہ ملاء اعلیٰ سے تعلیم پاکر آئے ہیں۔ اور جیسے طلسماتی دنیا جیسے رسالے ان کے لئے معمولی درجے کی حقیقت رکھتے ہیں۔

ہاں۔ ہم بھی ایسے کئی لوگوں سے واقف ہیں کہ جو تعویذ کی ہجے بھی نہیں کرسکتے۔ لیکن یہ میدان عملیات میں اس طرح اُچھل کود کررہے ہیں کہ جیسے یہ فن ان کے باپ دادا کی میراث ہے۔

اجی حضور! ہمارے دیوبند کے کئی لوگ ممبئی میں جاکر تعویذ گنڈوں کا کاروبار کررہے ہیں اور اخباروں میں اشتہار چھپوا کر اللہ کے بندوں کا کھل کر بے وقوف بنا رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اہل دیوبند جنہیں دو کوڑی کا آدمی نہیں سمجھتے لیکن یہ خود ہی اپنے نام کے آگے پیچھے کچھ القاب لگا کر اخباروں میں اشتہار چھپوا دیتے ہیں اور کوئی نہ کوئی مرغی تو انہیں پھنس ہی جاتی ہے۔

چھوڑو فرضی بھائی! ان کی برائی کرنیکے بجائے ہمیں بھی ان ہی کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ آپ تو ہمیں یہ بتائیے کہ ہم اس کاروبار عملیات کی شروعات کس طرح کریں۔ اور کہاں کریں۔؟

زبرجد صاحب۔ سب سے بہتر تو ممبئی ہی رہے گا۔ وہاں کوئی ایک ٹھیا ٹھھا کر اخبارات میں اشتہارات چھپوادیں۔ اور خود علامہ فاضل اور

نقش بندی وغیرہ لکھ دیں۔اشتہار پڑھنے والے لامحالہ متاثر ہوں گے۔اس بات کی تحقیق کون بے وقوف کرے گا کہ آپ پرائمری میں اچھے نمبروں سے فیل ہوئے تھے اور آپ نہ علامہ ہیں نہ نقش بندی، نہ اجمیری۔

بات تو تم پتے کی کہہ رہے ہو۔بس ڈر لگتا ہے۔لوگ کاروبار کے سلسلے میں ممبئی جاتے رہتے ہیں کوئی ایسا آدمی جو ہماری اصلیت سے واقف ہوا گر ممبئی پہنچ گیا اور اس نے لوگوں کے کان بھر دیئے پھر کیا ہوگا؟

اماں۔کسے فرصت ہے جو آپ کی تحقیق کرتا پھرے گا۔اگر بھولا بھٹکا آ بھی گیا تو یاد رکھیں کہ دیوبند کے لوگ نمک حرام نہیں ہوتے۔ایک وقت کا کھانا کھاتے ہی آپ کو علامۂ دوراں اور چشتی اور نقش بندی سب کچھ ثابت کرنا شروع کر دیں گے۔

سچ کہا تھا مرنے والوں نے کہ مشورے میں خیر ہوتی ہے۔آپ سے مشورہ کر کے مجھے لائف لائن مل گئی ہے اب میں بے خوف وخطر میدان میں کود پڑوں گا۔

اور زبرجد صاحب! آپ کا ناک نقشہ اور وضع قطع تو ایسی ہے کہ دیکھنے والے مرشیں گے اور محض آپ کی شکل دیکھ کر ہی آپ کو عامل کامل سمجھ لیں گے۔پھر جو نہ سمجھے اس کو آپ سمجھا دینا۔

فرضی صاحب! آج آپ خشک گفتگو کر رہے ہو۔کیا گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے۔

معافی چاہوں گا۔ابھی حاضر ہوا۔یہ کہہ کر میں اٹھا اور بانو کے پاس گیا۔اور ایک پژمردہ شوہر کی حیثیت سے بولا۔

مس بانو صاحبہ! اس وقت اس کائنات کی سب سے زیادہ معزز شخص میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔اور آپ سے کچھ کھانے پینے کی درخواست کر رہے ہیں۔اور یہ وہی لوگ ہیں جن کی مغفرت مرنے سے پہلے ہی ہو چکی ہے۔

ہوں گے کوئی مولوی یا صوفی۔؟!

کیوں بیگم جی کیا اس دنیا میں صرف مولوی اور صوفی ہی کھاتے پیتے ہیں۔فرمائشیں زیادہ تر یہی لوگ کرتے ہیں۔'' بانو نے بے نیازی سے کہا''

اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں اس قابل بنایا ہے کہ لوگ بے تکلف تم سے کھانے پینے کی فرمائش کر دیتے ہیں۔ورنہ اس دنیا میں ایسی خواتین بھی ہیں کہ ان کے شوہر تک ان سے کچھ فرمائش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔

بس خدا کے لئے مکھن مت لگاؤ۔میں اس کے بغیر بھی ناشتہ بھجوا دوں گی۔

ویری گڈ۔تم واقعی جنت میں جانے کے قابل ہو۔لیکن یہ سب کچھ میری صحبتوں کی برکت ہے۔اگر تمہاری شادی صوفی زلزال سے ہو جاتی اب تک تم کبھی کی دوزخ میں جا چکی ہوتیں۔سمجھ گئیں نا صوفی زلزال۔وہ صوفی زلزال جو شادی کی رات بھی اس لئے اپنی بیوی سے نہیں بولے کہ انہیں خطرہ تھا تنہائی میں کوئی گناہ نہ ہو جائے اور ان کی ولایت کا جنازہ نہ نکل جائے۔

جاؤ خدا کے لئے جاؤ۔مجھے ناشتہ بنانے دو۔

میں اکشھ باسٹھ کرتا ہوا پھر بیٹھک میں آیا۔اور میں نے آ کر زبرجد میاں میں سے کہا کہ بانو ابھی کچھ دیر میں ناشتہ کی ٹرے بھجوائے گی آپ کو سلام کہا ہے۔فرضی صاحب آپ ہمارا سلام بھی ان تک پہنچا دیں تمہاری بیوی سنا ہے، بہت خوبصورت ہے۔ایک بار کسی بہانہ سے دکھاؤ دوستوں میں تو سب چلتا ہے۔تم نے تو اس بے چاری کو رابعہ بصری بنا رکھا ہے۔ارے بھئی ہم دوستوں کا بھی کچھ حق ہے۔

آپ بے فکر رہیں۔میں ایک بار اس سے آپ کی ملاقات ضرور کراؤں گا۔بس مشکل یہ ہے کہ وہ بچ بچ کا پردہ کرتی ہے۔اس کا تو بس نہیں چلتا ورنہ وہ تو مجھ سے ہی پردہ کر لیتی۔دراصل وہ بہت باحیا ہے۔اپنے سائے سے بھی شرماتی ہے۔

پھر تو ایسی عورت سے ملنا بہت ضروری ہے۔ہم اپنی تقریروں میں ان کی مثالیں دیا کریں گے بس ایک بار ملوا دو۔ان کی کیفیات سن کر بڑا لالچ آتا ہے۔

آپ فکر نہ کریں۔میرا وعدہ ہے اور ایک شریف شوہر کا وعدہ ہے ضرور اپنی بیوی سے دن دھاڑے آپ کو ملوا دوں گا۔

چند منٹ کے بعد ہم ناشتہ کا مزہ لے رہے تھے۔صوفی زبرجد نا لیتے ہوئے بولے تمہاری بیگم کھانا پکانے میں ایکسپرٹ ہے۔ہماری بیوی کو کھانا بنانا نہیں آتا۔اکثر ایسا کھانا بناتی ہے کہ فقیر لوگ بھی واپس کر دیتے ہیں۔ایک بار ہم نے ایک نیتا کی دعوت کر دی تھی بہت شرمندگی اٹھانی پڑی۔بیوی نے جو کھانا بطور خاص بنایا تھا اس کو کھا کر نیتا جی بولے تھے۔کھانا ہے مکمل ایک آزمائش ہے ایسا کھانا کھا کر آخرت کی فکر نہیں رہے گی۔نیتا جی کی یہ بات سن کر میں نے پوچھا تھا۔کیا مطلب۔؟

نیتا جی بولے تھے کہ اس طرح کھانے کو صبر و شکر کے ساتھ کھانے والا بے حساب جنت میں جائے گا اور مولوی جی تم تو ایک بار مرنے کے بعد کئی بار جنت میں جاؤ گے کیونکہ تم ایسی فنکار بیوی کے ساتھ رہ رہے ہو۔ جس کا پکایا ہوا کھانا روزانہ تمہیں کھانا پڑتا ہوگا۔ تمہیں تو صبر و شکر کی پوری مشق ہو چکی ہوگی۔

زبرجد صاحب یہ کھانا کم سے کم ایک بار تو مجھے بھی کھلاؤ۔'' میں بولا'' میں کم سے کم ایک بار بے حساب جنت میں ضرور جانا چاہتا ہوں۔

کھلوا دیں گے ضرور کھلوا دیں گے۔ ہمارا کیا جاتا ہے۔ آجانا کسی دن اور تجربہ کر لینا۔

آپ ایک کام کریں۔'' میں نے اپنی غیر معیاری ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔'' کہ تعویذوں کا کاروبار شروع کرنے سے پہلے کچھ اہم باتیں اپنے ذہن میں اُتار لیں۔ نمبر ایک یہ کہ اپنا ایک وزیٹنگ کارڈ چھپوالیں اور اس پر اپنا نام مکمل القاب و خطابات کے ساتھ شائع کریں اور اس کارڈ پر دس بارہ فون فرضی نمبر بھی ڈال دیں۔ فونوں کی تعداد دیکھ کر بھی لوگوں پر رعب پڑے گا۔ اس کارڈ کی پشت پر یہ عبارت لکھیں۔

عامل کامل ماہر سفلیات پچاس سال کا مکمل تجربہ فوراً فائدہ اٹھائیں۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

اور جو اشتہار آپ کسی اخبار میں چھپوائیں گے اس میں اس طرح کے الفاظ لکھیں۔

منٹوں میں بیوی سیکنڈوں میں محبوبہ قدموں میں گھر میں دولت برسانے کا عمل جس چاہے عورت کو اپنے پیروں کی جوتی بنوائیں۔ ساسوں کو اندھی گونگی بہری بنانے کا عمل، وقتی طور پر زبردست رعایت۔ یعنی ۹۹ فی صد کمیشن، ۲۴ گھنٹے میں جادو کا مکمل علاج۔ وقتی طور پر ممبئی میں مقیم ہیں۔ کل کی کون جانے کہاں ہوں۔

لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ مستقل ممبئی میں ڈیرہ ڈال دو۔ ممبئی کی مین اس طرح کے کاروبار کے لئے بہت زرخیز ہے۔

آپ تو بہت ہی بھولے ہیں۔ ڈیرہ تو ممبئی میں مستقل ہی ڈال دینا لیکن اشتہار میں یہی لکھتے رہنا کہ وقتی طور پر ممبئی میں مقیم ہیں۔ تاکہ مرنے سے پہلے لوگ ایک بار آپ سے ضرور استفادہ کر لیں۔ موت کا کیا بھروسہ اس لئے لوگوں کو جلد سے جلد بلانے کے لئے اس طرح کے جملے لکھنا نفسیات کی علامت ہے۔

فرضی صاحب! آپ سے مشورہ کر کے میری روح کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ انشاء اللہ اب میں لوگوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

چند باتیں بطور خاص یاد رکھیں۔ آج کل ہر انسان ڈرپوک ہے عقیدے کا کچا ہے لوگوں کو ڈرا کر زیادہ فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جب بھی کسی کے گھر جاؤ ایک دم بول دینا کہ تمہارے گھر میں پانچ سو جنات ہیں اور تمہارا گھر کرنی کرتوت کا شکار ہے اور اس کی میعاد ہفتے دس دن میں پوری ہو رہی ہے۔ یہ سن کر سب گھر والے گھبرا جائیں گے۔ اگر وہ گھبرا گئے تو سمجھ لیجئے آپ کا کام ہو گیا اس کے بعد اپنی فیس طے کر لینا اور یہ بھی یاد رکھو جتنے زیادہ پیسے بتاؤ گے اتنے ہی بڑے عامل سمجھے جاؤ گے۔ اور اگر تم یہ دیکھو کہ اہل خانہ کچھ پڑھے لکھے ہیں ایک دم آپ کی باتوں میں نہیں آئیں گے تو ان کو اثرات کے بجائے یہ بتانا کہ تمہارا گھر واستو کے اعتبار سے بالکل غلط بنا ہوا ہے۔ اس میں کچن کا رخ غلط ہے۔ دروازے کی سمت غلط ہے اور بیڈ روم تو بالکل ہی غلط بنا ہوا ہے۔ اس مکان میں آبی کونا دب رہا ہے اور آتشی کونے میں پانی کی ٹنکی رکھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے گھر میں پرابلم ہے۔ اس طرح کی کچھ بھی بے تکی باتیں بتا دینا۔ اہل خانہ کتنے بھی افلاطون ہوں گے ڈر جائیں گے اور ڈرے تو پھنسے اس کے بعد باقاعدہ اپنی فیس طے کر کے کچھ اڑنگم سڑنگم کر کے دے دینا۔ یہ دنیا والے پیدائشی طور پر سب بے وقوف ہوتے ہیں انہیں جتنا بھی بے وقوف بناؤ گے اتنا ہی کامیاب رہو گے۔ آپ انتہائی جرأت سے کام لیتے ہوئے کسی سے بھی یہ کہہ سکتے ہو کہ تم پندرہ دن میں برباد ہو جاؤ گے۔ یقین کرو کہ اس طرح کا جملہ سن کر اس کی راتوں کی نیند حرام ہو جائے گی۔ اور وہ اگلے ہی دن آپ کے دروازے پر کھڑا ہوگا۔ وہ جب آجائے تو پھر اس کو مزید ڈراؤ۔ اور یہ بھی فرماؤ کہ تمہارے ایک رشتے دار نے تمہیں مارنے کے لئے ایک چوکی چھوڑ رکھی ہے تم زیادہ سے زیادہ پندرہ دن میں قبر کے حساب و کتاب سے نمٹ لوگے تم پر سفلی عمل کرا دیا گیا ہے اس سے تمہارے گھر میں جھگڑے ہو رہے ہیں۔ اور تمہاری بیوی تمہارا کہنا بھی نہیں مان رہی ہے حالانکہ وہ قدرتاً شریف ہے۔

جب وہ آپ کی بات سن کر گھبرا جائیں گے تو معاملہ طے کر لیں اور ان سے کہہ دیں کہ مجھے پیسے نہیں چاہئیں۔ اللہ کا دیا ہوا آپ کے پاس سب کچھ ہے تم تو بس سامان منگا دو اور سامان ایسا بتانا جو اس پوری کائنات میں کہیں دستیاب نہ ہو۔ مثلاً کہنا کہ ایسے ہاتھی کی دُم چاہئے جو اپنی ماں کا

جیٹھا ہو۔ سفید ریچھ کا بایاں گردہ درکار ہے کالے اونٹ کی چھٹی پسلی کا بُرادہ جنگلی مور کا وہ پَر جو اس نے ستمبر کے مہینے میں جھاڑا ہو۔ جڑی بوٹیوں میں ایسے نام لکھوا دینا، پودینے کا ست، صندل کی جڑ کا خمیر، دارچینی کا ستو، کچھ بھی بک دینا۔ یہودی کی ریڑھ کی ہڈی، کسی شرابی کے کان کا میل وغیرہ۔ اس طرح کی چیزوں کی لسٹ تھما دینا وہ گھبرا جائیں گے اور پیسے آپ کے حوالے کردیں گے کہ عامل صاحب یہ سامان آپ خود ہی منگالیں۔

لیکن فرضی صاحب! میں یہ سامان کہاں سے منگاؤں گا۔؟

بالکل ہی سیدھے ہو۔ ارے بھئی یہ سامان صرف بتانے کے لئے ہے منگانے کے لئے نہیں ہے۔ جب پیسے آپ کی جیب میں آجائیں تو سمجھ لیجئے سامان آگیا اور ہاں جب کوئی ایک بار پھنس جائے تو پھر اس کا فون ضرور لے لینا اور اکثر اس کو دھمکی دیتے رہنا۔ اگر نہیں آؤ گے تو میں تہس نہس کردوں گا۔ میں تمہارے بدن میں کھجلی چھوڑ دوں گا میں تمہارا کاروبار بند کردوں گا وغیرہ۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ہر پارٹی سے آپ کو ماہانہ کچھ ملتا رہے گا۔ اور ایک بات کا خیال رکھنا کہ عورتوں سے زیادہ خلط ملط مت کرنا ورنہ کوئی سر پڑ جائے گی۔ ان عورتوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں۔ اب میں ممبئی جاؤں گا اور کسی اخبار میں ایک اشتہار دے کر اپنے بزنس کا اسٹارٹ لوں گا۔ کاش تم میرے ساتھ چلتے تو پھر میرا کاروبار شروع کرنے سے پہلے ہی چل پڑتا۔ تمہارے اندر تو دھوکہ دینے کی خداداد صلاحیتیں موجود ہیں۔ اللہ تمہیں جیتا رکھے ہم جیسے نہ جانے کتنے مظلوموں کے کام آرہے ہوں گے اور ہاں ایک بات تو بتاؤ۔ اگر میرا اشتہار پڑھ کر کوئی جاننے والا آگیا تو تو پھر۔؟

تو پھر کیا۔ اس کو بھی رگڑا دو۔ اس سے کہنا کہ تم نے عملیات کا کام یونان میں ایک مہینے رہ کر سیکھا ہے۔ ورنہ یہ کہہ دینا کہ تمہارے باپ دادا کی لائن ہے اور تمہارے باپ کسی کا جن اُتارتے ہوئے مرے تھے۔ کون تحقیق کررہا ہے بس جھوٹ بولتے وقت یہ یاد رکھنا کہ تم سچ بول رہے ہو۔

ویری گڈ۔ زبرجد صاحب حوصلوں اور ولولوں کے ساتھ چلے گئے۔ اس بات کو کئی ماہ گزر چکے ہیں۔ اب سننے میں یہ آرہا ہے کہ وہ ایک بڑے شہر میں بڑے بڑے اشتہارات کے ذریعہ اللہ کے بندوں اور بندیوں کو گھیر رہے ہیں اور بیس بیس ہزار تک وصول کررہے ہیں۔ کئی غریبوں کا بھی انہوں نے ڈرا دھمکا کر خون چوسا ہے اور کئی عورتوں کی عزت بھی خراب کرچکے ہیں۔ میں خوب زدہ ہوں کہ میں اللہ کے یہاں نہ پکڑا جاؤں کیونکہ مفید مشورے میں نے ہی انہیں دیئے تھے۔ ایک دن میں نے انہیں فون کیا وہ بولے میں کل ہی آیا ہوں فرضی صاحب۔ میں نے پوچھا کہاں گئے تھے، بولے میں یونان گیا ہوا تھا وہاں سے عملیات کی ڈگری لے کر آیا ہوں۔ اب میں عامل کامل بن چکا ہوں آپ بھی میری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ میں آپ سے خرچ نہیں لوں گا صرف مجھے کچھ سامان درکار ہوگا۔ آپ فراہم کردینا یا مجھے پیسے دے دینا۔ میں نے فون رکھ دیا اور میں سمجھ گیا کہ اب زبرجد صاحب دھوکہ دینے میں ایکسپرٹ ہوگئے ہیں اب وہ میرے بھی کان کتر لیں گے۔ اور مجھے بھی رگڑ دیں گے جبکہ ان کا تخلیق کار میں ہی ہوں۔

دیکھئے میرے پیارے قارئین یہ سب کچھ ہورہا ہے عملیات کی لائن سے۔ وہ سارے لوگ جو دیکھنے میں لال بجھکو اور محسوس کرنے میں شری لال بہادر شاستری لگتے ہیں ان سب نے دنیا کی ہر لائن میں چاروں خانے چت ہونے کے بعد تعویذ گنڈوں کی لائن اختیار کرلی ہے کیونکہ یہ وہ واحد لائن ہے جس میں نہ تعلیم کی ضرورت ہے نہ تربیت کی۔ اس لائن میں ہلدی اور پھٹکری لگے بغیر رنگ چوکھا آجاتا ہے۔ آپ یقین کریں ہمارے دیوبند شریف میں کئی ایسے لوگوں نے بھی اپنے گھروں پر روحانی علاج کے بورڈ لگالئے ہیں جن کو دوسرا کلمہ بھی صحیح تلفظ کے ساتھ یاد نہیں ہے اور جن کی صورت بے نور پر حماقت اور جہالت آنکھ مچولی کھیلتی نظر آتی ہیں۔ یہ لوگ چونکہ جسم اور روح دونوں ہی کے اعتبار سے نااہل ہوتے ہیں تو یہ تعویذ گنڈے کرنا ہی میں اپنی بھلائی سمجھتے ہیں۔ اس طرح کچھ لوگ جن کے چہروں ہی سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ فریب اور مکاری انہیں ترکہ میں ملی ہوگی وہ دیوبند کی گلیوں کو چھوڑ کر چونکہ وہاں کے لوگ ان کے پورے جغرافیے سے واقف ہیں۔ ممبئی، پنجاب، ہریانہ یا دوسرے علاقوں میں دھونی رچائے بیٹھے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی کے ہر محاذ پر اوندھے منہ گرنے کے بعد تعویذ گنڈوں کی لائن میں آئے ہیں۔ یہ اللہ کے بندوں کو بھی بیوقوف بنائیں گے اور روحانی عملیات کو بھی دل کھول کر بدنام کرینگے۔ میری التجا ہے کہ ایسے لوگوں پر نظر رکھئے اور انہیں کیفرِ کردار تک پہنچایئے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر:۵۶

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

موسیٰؑ کی شادی شعیبؑ کی صاحبزادی صفورہ کے ساتھ ہو چکی تھی اور آپ مدین میں شعیبؑ کے پاس ہی رہتے تھے اور ان کے ریوڑ چراتے تھے۔ اس دوران میں آپ کے ہاں ایک لڑکا ہوا اور اس لڑکے کا نام جیر سومؑ رکھا گیا۔ آپ دس برس تک مدین میں شعیبؑ کے ریوڑ چراتے رہے۔

یہاں تک کہ ایک روز شام کے وقت جب آپ ریوڑ چرا کر واپس آئے تو آپ نے شعیبؑ سے کہا۔ "اے میرے محترم! میرے اور آپ کے درمیان جو مدت طے ہوئی تھی، وہ میں نے پوری کر دی۔ لہٰذا اب مجھے اجازت دیں کہ میں اپنی بیوی اور بچے کو لے کر مصر میں اپنے گھر کی طرف روانہ ہو جاؤں۔ میں نے سنا ہے کہ مصر کا بادشاہ رعمیس مر گیا ہے اور اس کی جگہ اس کا بیٹا منفتاح مصر کا بادشاہ بن گیا ہے۔ ہو سکتا ہے، اب حالات تبدیل ہو گئے ہوں اور ان کا جو ایک آدمی میرے ہاتھوں مارا گیا تھا اسے وہ فراموش کر چکے ہوں۔ ایسی صورت میں اپنے ماں باپ اور بہن بھائی کے ساتھ ایک پرسکون زندگی گزار سکوں گا۔"

شعیبؑ خوش طبعی سے بولے، "اے موسیٰؑ! میں جانتا ہوں کہ تم دس سال کی مدت پوری کر چکے ہو۔ سو میرے عزیز! اس سلسلے میں میں چند روز پہلے ہی صفورہ سے بات کر چکا ہوں۔ تم جب چاہو اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ مصر کی طرف روانہ ہو سکتے ہو میں نے اپنے ریوڑ میں سے چند بکریاں علیحدہ کر کے صفورہ کو ان کی نشاندہی کر دی ہے اور وہ بکریاں میری طرف سے تمہارے لئے تحفہ ہوں گی۔ وہ بکریاں بھی یہاں سے جاتے ہوئے تم ساتھ لے جانا۔"

موسیٰؑ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔ "کیا میں کل ہی اپنی بیوی اور بچے کو لے کر یہاں سے روانہ ہو سکتا ہوں۔؟"

"ہاں یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔" شعیبؑ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "اگر تم چاہتے ہو تو کل ہی یہاں سے کوچ کر جاؤ، میری طرف سے اجازت ہے۔"

موسیٰؑ مطمئن ہو گئے اور دوسرے روز ہی اپنی بیوی صفورہ، بیٹے جیر سوم اور بکریوں کے ایک چھوٹے سے ریوڑ کو لے کر مدین سے مصر کے شہر تھیبس کی طرف کوچ کر گئے۔

جب آپ سفر کرتے ہوئے کوہستانِ سینا کے پاس پہنچے تو رات ہو گئی۔ لہٰذا آپ نے سفر جاری رکھنا مناسب نہ سمجھا اور سوچا کہ یہیں الاؤ روشن کر کے رات گزار لی جائے۔ چنانچہ جہاں آپ نے پڑاؤ کیا، وہ جبل سینا کا شرقی حصہ تھا اور یہ مدین سے ایک روز کے فاصلے پر بحیرۂ قلزم کے دوشاخے پر مصر کے راستے میں واقع تھا۔

رات سخت تاریک اور سرد تھی آپ نے خشک گھاس پھوس اور لکڑیاں جمع کیں اور چاہا کہ چقماق پتھروں کو رگڑ کر آگ پیدا کریں۔ آپ نے بہیتری کوشش کی لیکن آگ جلانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ حالانکہ اس سے قبل آپ پتھروں ہی کو رگڑ کر آگ حاصل کیا کرتے تھے لیکن اس رات کی تاریکی اور سردی میں آپ ایسا نہ کر سکے۔ شاید اس وادی میں خدا کو یہی منظور تھا۔

ابھی آپ آگ روشن کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہی تھے کہ جبل سینا کی وادی ایمن میں انہیں آگ دکھائی دی جو بھڑکتے ہوئے شعلے کی مانند تھی۔ اس موقعے پر آپ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی بیوی کو مخاطب کیا۔ "صفورہ! دیکھو، دائیں جانب کی وادی میں آگ دکھائی دے رہی ہے۔ تم لوگ یہیں بیٹھو، میں وہاں جا کر آگ حاصل کرتا ہوں، ساتھ ہی جن لوگوں نے یہ آگ روشن کر رکھی ہے، ان سے یہ بھی معلوم کر آؤں گا کہ مصر کو جانے کے لئے نزدیک ترین راستہ کون سا ہے، یہ کہہ کر موسیٰؑ دور نظر آنے والی آگ کی جانب بڑھ گئے۔

جب آپ اُس آگ کے قریب پہنچے تو آپ نے ایک خلاف عقل اور عجیب وغریب منظر دیکھا کہ آگ ایک ہرے بھرے درخت کے اوپر بھڑک رہی ہے مگر اس درخت کی کوئی شاخ اور پتہ تک نہیں جلتا بلکہ اس

آگ نے درخت[1] کی تروتازگی اور شادابی میں مزید اضافہ کردیا تھا۔

موسیٰؑ اس منظر کو اس انتظار میں تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے کہ شاید کوئی جلتی ہوئی ٹہنی گرے تو وہ اُسے اٹھا کر اپنے اہل خانہ کی جانب لوٹ جائیں۔ جب کافی انتظار کے باوجود کوئی چنگاری تک درخت سے نہ گری تو موسیٰؑ نے اپنے آس پاس سے کچھ خشک گھاس جمع کی اور اُسے لے کر آگ کی طرف بڑھے کہ اگر اس گھاس کو آگ لگ گئی تب بھی ان کا کام بن جائے گا لیکن اس وقت ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے گھاس قریب لے جانے سے آگ پیچھے ہٹ گئی ہے اور جب آپ نے گھاس پیچھے کرلی تو آگ اپنی جگہ واپس آگئی۔ بہر حال اس خشک گھاس کو آگ نے نہیں پکڑا۔ اس ہولناک منظر کو دیکھ کر موسیٰؑ جلدی سے پیچھے ہٹ گئے اور اپنا عصا مضبوطی سے تھام لیا تا کہ کسی خطرے کی صورت میں اس سے کام لے سکیں۔

ابھی آپ تردد اور کشمکش کے عالم میں کھڑے تھے کہ اس آگ کے اندر سے آواز آئی۔

''اے موسیٰؑ ! میں تمہارا رب ہوں ہوں۔ اپنے جوتے[2] اُتار دو کہ اس وقت تم طویٰ کی مقدس وادی میں کھڑے ہو اور میں نے تمہیں پسند کیا ہے، سو تم سنتے رہو، جو حکم ہو، میں اللہ ہوں، میرے سوا کسی کی بندگی نہ کر اور نماز قائم رکھ۔ بے شک قیامت آنے والی ہے اور میں اسے مخفی رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر کسی کو بدلہ ملے جو اس نے دنیا میں کمایا۔ سو، کہیں تجھے نہ روک دے اس سے وہ شخص جو یقین نہیں رکھتا اور پیچھے پڑا ہوا اپنے مزوں کے اور یہ کہہ پھر تو پٹکا جائے۔''

موسیٰؑ نے یہ آواز اس طرح سنی کہ ہر جانب سے یکساں آرہی تھی، اس کی کوئی سمت، کوئی جہت متعین نہیں تھی اور سب سے عجیب بات یہ کہ اس آواز کو موسیٰؑ نے نہ صرف کانوں سے بلکہ تمام اعضائے بدن سے سنا جو ایک معجزہ تھا۔ آواز کا ماحصل یہ تھا کہ جس چیز کو آپ آگ سمجھ رہے ہیں وہ آگ نہیں بلکہ اللہ کی ایک تجلی ہے اور فرمایا، میں ہی آپ کا رب ہوں اور درخت کا آگ نہ پکڑنا، آواز کا ہر سمت سے آنا اور موسیٰؑ کا کانوں کے علاوہ ہر عضوئے بدن سے سننا اس وجہ سے تھا کہ موسیٰؑ کو یقین ہوجائے کہ یہ آواز ان کے رب کی ہے۔ جب موسیٰؑ کو یقین ہوگیا کہ آواز ان کے رب کی ہے تو وہ آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

''اے موسیٰؑ ! تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟'' گو رب العزت جانتے تھے کہ موسیٰؑ کے ہاتھ میں ان کی لاٹھی ہے۔ اس کے باوجود یہ بات اس بناء پر پوچھی گئی کہ محیر العقول مناظر دیکھنے اور کلام ربانی سننے کے باعث جو ہیبت اور دہشت موسیٰؑ پر طاری ہوگئی تھی وہ اس لطف و کرم اور خاص مہربانی سے بھرپور انداز تخاطب سے جاتی رہے۔ یہ ایک دوستانہ انداز خطاب ہے کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ اس سوال میں یہ حکمت بھی ہے کہ آگے اس لاٹھی کو جوان کے ہاتھ میں تھی ایک سانپ اور اژدہا بننا تھا اس لئے پہلے ہی موسیٰؑ کو مطمئن کردیا گیا تھا کہ دیکھ لو، تمہارے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟

اس سوال کے جواب میں موسیٰؑ صرف یہ کہہ سکتے تھے کہ میرے ہاتھ میں لاٹھی ہے لیکن آپ نے بات کو طول دیا اور اس سوال کے جواب میں فرمایا۔ ''اے میرے رب! یہ میرا عصا ہے۔ میں اس سے ٹیک لگاتا ہوں، اپنی بکریوں کے لئے درختوں سے پتے جھاڑتا ہوں، اس کے علاوہ میں اس سے اور بہت سے کام لیتا ہوں۔'' اس تفصیلی جواب سے عشق و محبت اور اس کے ساتھ رعایت اور ادب کی جامعیت کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ عشق و محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ جب محبوب مہربان ہوکر متوجہ ہو تو گفتگو کو دراز کیا جائے تا کہ بات کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع ہاتھ لگے۔

پھر حکم دیا گیا۔ ''اے موسیٰؑ اس عصا کو زمین پر ڈال دو۔''

اور جب موسیٰؑ نے اپنے عصا کو زمین پر ڈال دیا تو آپ نے دیکھا کہ وہ عصا ایک بہت اژدہے کی صورت اختیار کرگیا ہے اور اتنا جسیم اژدہا ہونے کے باوجود کسی چھوٹے سے سانپ کی مانند نہایت تیزی سے حرکت کررہا تھا اور اس کے پہلوؤں سے ٹکرا کر بڑی بڑی چٹانیں اُکھڑ کر پستی کی طرف لڑھک رہی تھیں۔

موسیٰؑ نے جب یہ مہیب و خوفناک منظر دیکھا تو پلٹ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ تب خداوند نے پھر موسیٰؑ کو پکارا۔ ''اے موسیٰؑ ! ڈرو مت، تم ہر طرح کے امن میں ہو۔ یہ کوئی ڈر کی بات نہیں بلکہ تمہارا معجزہ ہے ہاتھ بڑھاؤ اور اسے پکڑلو۔''

موسیٰؑ رُک گئے اور واپس آکر اژدہے پر ہاتھ ڈالو تو وہ پہلے کی طرح ان کا عصا بن گیا۔

---

[1] مفسرین کا خیال ہے کہ یہ درخت جس پر آگ ظاہر ہوئی، اب بھی کوہ طور کے دامن میں سینٹ کیتھرائن کی خانقاہ میں موجود ہے۔ اور یہ درخت صدیوں سے ہرا بھرا دیکھا جارہا ہے۔ لوگ اس درخت کی زیارت کو جاتے ہیں۔ [2] مفسرین کا خیال ہے کہ جوتے اس لئے اتارنے کو کہا گیا تھا کہ موسیٰؑ کے وہ جوتے مردہ گدھے کی کھال کے تھے۔

پھر حکم ہوا۔ ”اے موسیٰؑ !اب تمہیں دوسرا معجزہ دیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو، تمہارا ہاتھ روشن ہو جائے گا۔“

بحکم ربی موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر جب باہر نکالا تو آپ کا ہاتھ روشن اور چمک دار ہو گیا تھا۔

اس کے بعد موسیٰؑ کو حکم دیا گیا: ”اے موسیٰؑ اب تم ہماری یہ نشانیاں لے کر فرعون کے پاس جاؤ اس لئے کہ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔“

جب موسیٰؑ کو معلوم ہوا کہ انہیں پیغمبر بنا کر فرعون کی فہمائش کے لئے بھیجا جا رہا ہے تو آپ نے اس عظیم منصب کی آسانی کے لئے درخواست کی اور عرض کیا۔ ”اے میرے رب! میرا حوصلہ اور زیادہ فراخ کر دیجئے کہ میں تبلیغ میں تکذیب اور مخالفت کے موقعے پر اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کروں۔ میرا یہ تبلیغ کا کام آسان کر دیجئے اور میری زبان پر سے بستگی اور لکنت دور کر دیجئے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے واسطے میرے کنبے میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا معاون مقرر کر دیجئے ان کے ذریعے سے میری قوت کو مستحکم کر دیجئے اور میری اس تبلیغ کے کام میں انہیں شریک کر دیجئے۔ (یعنی ہارون کو بھی نبی بنا کر مامور بالتبلیغ کر دیجئے کہ ہم دونوں تبلیغ کریں اور میرے دل کو تقویت پہنچے)

اس موقعے پر موسیٰؑ نے یہ التجا بھی کہ میرے ہاتھوں مصر میں ایک قتل بھی ہو چکا ہے اس لئے مجھے خوف ہے کہ وہ کہیں مجھے قتل نہ کر دیں۔ اس کے علاوہ وہ مجھے جھٹلائیں گے، میری تکذیب کریں گے۔

اس موقعے پر پھر خداوند کی آواز موسیٰؑ کو سنائی دی۔ ”اے موسیٰؑ !اگر تم فرعون کے سامنے کسی قسم کا ڈر، خوف محسوس کرو تو اپنے بازو کو فوراً اپنے بدن کے ساتھ ملا لینا، ایسا کرنے سے تمہارا ڈر، خوف جاتا رہے گا۔“ اس کے علاوہ خداوند نے موسیٰؑ کو ان کی زبان کھول دینے اور ہارونؑ کو بھی نبی بنانے کی بشارت دی اور حکم دیا کہ فرعون کے پاس جا کر اسے وحدانیت کا پیغام دو کہ وہ اللہ پر ایمان لائے اور کسی کو اس کا ساتھی و سہیم نہ بنائے اور یہ کہ ظلم سے باز رہے۔ بنی اسرائیل پر مظالم کا سلسلہ بند کر دے اور انہیں غلامی سے نجات دے۔

پس اپنے رب کی طرف سے یہ احکامات ملنے کے بعد موسیٰؑ اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آئے اور وہاں پیش آنے والے تمام واقعات اپنی زوجہ کو کہہ سنائے پھر وہاں سے رات کی تاریکی ہی میں تھبیــــس شہر کی جانب کوچ کر گئے۔

پس رات کے وقت جب موسیٰؑ اپنے شہر پہنچے تو ہارونؑ نے ان کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ گھر لے گئی اس طرح دس سال بعد آپ پھر اپنے ماں باپ اور بہن بھائی سے ملے۔ اور پھر دونوں بھائی مل کر فرعون کے سامنے جا کر اللہ کا پیغام پہنچانے کی تیاری کرنے لگے تھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

عزازیل اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک نہایت نورانی صورت بزرگ کے بھیس میں بنی اسرائیل کی بستی میں داخل ہوا اس موقعے پر اس کے شاگرد اور ساتھی واسم نے پوچھا۔

”اے آقا! کیا ہم یہ جان سکیں گے کہ آپ کس کام کے تحت بنی اسرائیل کی اس بستی میں داخل ہوئے ہیں۔؟“

اے میرے عزیزو! عزازیل اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوا۔ مصر اور خصوصاً بنی اسرائیل میں ایک انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ بنی اسرائیل کا ایک جوان جو یعقوبؑ پیغمبر کے بیٹے لاوی کی نسل سے ہے اور جس کا نام موسیٰؑ بن عمران بن قاہث ہے، اسے نبوت عطا ہو گئی ہے اور اسے بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔“

عزازیل کے ساتھی زکنبور نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔ ”اے آقا! کیا یہ وہی موسیٰؑ بن عمران بن قاہث ہے جس کی پرورش شاہی محل میں ہوئی تھی اور جو ایک قبطی کو قتل کرنے کے بعد یہاں سے کہیں بھاگ گیا تھا۔؟“

عزازیل خوش ہو کر بولا۔ ”ہاں تمہارا اندازہ درست ہے، میرے عزیز! یہ وہی موسیٰؑ بن عمران بن قاہث ہے۔ یہ یہاں سے مدین کی طرف بھاگ گیا تھا اور وہاں اس نے شادی کر لی تھی۔ اب اس کا ایک بیٹا بھی ہے جس کا نام جیرسوم ہے۔ یہ شخص دس سال مدین میں گزارنے کے بعد واپس آ رہا تھا کہ راستے میں جبل سینا کی وادی ایمن میں خداوند اس سے ہمکلام ہوا اور اسے نبوت عطا فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے بھائی ہارون کو بھی نبوت سے سرفراز فرما کر تبلیغ کے کام میں اس کا معاون و مددگار بنا دیا۔ میں انہی کے خلاف محاذ قائم کرنے آیا ہوں تا کہ آنے والے دور میں نہ صرف ان کے لئے بے شمار دشواریاں کھڑی کر سکوں بلکہ ان کی نیکیوں کے مقابلے میں بدی کو فروغ دوں۔ اس کے علاوہ میں سامری یعنی موسیٰ بن ظفر کو بھی ان کے خلاف استعمال کروں گا۔“

اس بار عزازیل کا ایک اور ساتھی بولا۔ ”اے آقا! سامری تو ان دنوں مغربی صحراؤں میں ہو گا۔ ابھی چند روز پہلے ہی ہمارا ساتھی شمر ہم سے ملنے آیا تھا وہ بتا رہا تھا کہ وہ آپ کے حکم کے مطابق سامری کے ساتھ مغربی

ہواؤں کی طرف جارہا ہے۔''

تمہارا کہنا درست ہے، اعور!'' عزازیل عیارانہ مسکراہٹ سے بولا۔'' وہاں مغربی صحراؤں میں بھی بہت سے قبائل، اسیویہ کے خزانوں کی تلاش میں جمع ہوگئے ہیں۔ شمر اور سامری ان قبائل میں پھوٹ، فساد اور بدی پھیلانے کا باعث بنیں گے کہ یہی ہمارا نصب العین ہے۔ سامری اب ہمارے خاص کارندوں میں سے ہے۔ لہٰذا ہم اسے بھی کسی مناسب موقعے پر موسیٰؑ اور ہارونؑ کے خلاف استعمال کریں گے۔''

عزازیل ذرا رک کر کچھ سوچتے ہوئے پھر بولا۔'' اور اے میرے ساتھیو! دوسرا آدمی جسے میں موسیٰؑ اور ہارونؑ کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہوں وہ قارون بن یصحب بن قاہث ہے۔ یہ قارون موسیٰؑ اور ہارونؑ کا چچا زاد بھائی ہے اور یہ قارون بنی اسرائیل میں سب سے مالدار شخص ہے اس کے تعلقات موجودہ فرعون اور رعمیس دوم کے بیٹے منفتاح سے بہت اچھے ہیں اور اس کا منفتاح کے ہاں خوب آنا جانا ہے اور وہ اسے خوش کرنے کے لئے اکثر و بیشتر تحائف و ہدایا بھی پیش کرتا رہتا ہے۔ سواے میرے عزیزو! میں اسی قارون کو موسیٰؑ اور ہارونؑ کے خلاف استعمال کروں گا اور مجھے امید ہے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب رہوں گا۔

تھوڑی دور چل کر عزازیل بستی میں ایک حویلی کے سامنے رک گیا اور اس نے حویلی کے دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد ایک ایسے شخص نے دروازہ کھولا جس کی عمر چالیس برس کے قریب تھی۔ اسے مخاطب کرتے ہوئے عزازیل بڑی شفقت اور نرمی سے بولا۔

''اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو تم ہی قارون ہو؟''

دروازہ کھولنے والے نے جواب دیا۔'' ہاں میں ہی قارون ہوں۔ پر تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟''

عزازیل پھر کمال ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔'' میرا نام عزازیل ہے اور میں مصر کے بہترین ساحروں میں سے ایک ہوں۔ میرے ساتھ یہ میرے چار ساتھی ہیں اور میری طرح یہ بھی فسوں ساز ہیں۔ اے قارون! میں ایک ایسے کام کے سلسلے میں تمہارے پاس آیا ہوں جس میں تمہاری ہی بہتری ہے۔''

قارون نے کچھ سوچا اور پھر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔'' اگر تم لوگ میری بہتری کی کوئی بات کرنا چاہتے ہو تو پھر اندر آکر بیٹھو، پھر قارون انہیں اپنے دیوان خانے میں لے گیا۔ وہاں اس نے انہیں بٹھایا اور خود بھی ان کے سامنے بیٹھتا ہوا عزازیل سے مخاطب ہوا۔'' اے عزازیل! اب کہو تم میری بہتری کی کون سی بات کرنا چاہتے ہو؟''

عزازیل ایک شفیق ناصح کی طرح بولا۔'' اے قارون! میں ایک نہیں کئی باتیں تم سے کہنا چاہتا ہوں اور ان میں یقیناً تمہاری بہتری ہے۔ سنو، قارون! پہلے میں تم پر یہ انکشاف کردوں کہ تمہارا چچا زاد بھائی موسیٰؑ بن عمران جو مدین سے واپس آیا ہے، اسے راستے میں جبل سینا پر خداوند کی طرف سے نبوت عطا ہوچکی ہے اور اس نے اپنے رب سے التجا کرکے اپنے بھائی ہارون کو بھی نبی بنوالیا ہے لہٰذا تم موسیٰؑ کے پاس جاکر اعتراض کرسکتے ہو کہ آخر تم بھی اس کے چچا زاد بھائی ہو اس لئے تم بھی نبوت کا حق رکھتے ہو اور ہارونؑ کی طرح تمہارے لئے بھی ایسا ہی بلند مقام حاصل کیا ہوتا، پر اے قارون! میں جانتا ہوں موسیٰؑ تمہارے اس سوال کا کیا جواب دے گا۔ وہ کہے گا کہ عطائے نبوت اللہ برتر کی طرف سے ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں تمہیں موسیٰؑ کے سامنے جھکنا ہوگا لیکن میں چاہتا ہوں کہ تمہیں ایسا طاقت ور بنادوں کہ ضرورت کے وقت تم موسیٰؑ اور ہارون پر اپنے مفاد کی خاطر ضرب لگا سکو۔''

قارون نے انتہائی دلچسپی سے دریافت کیا۔'' اے عزازیل! موسیٰؑ اور ہارونؑ کے خلاف تم میری کیا مدد کرسکتے ہو اور ایسا کرنے میں تمہارا اپنا کیا مفاد ہے؟''

عزازیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔'' اس میں میرا مفاد یہ ہے کہ موسیٰؑ جس جوان کو قتل کرکے بھاگ گیا تھا وہ میرا عزیز تھا۔ لہٰذا میں موسیٰؑ سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ میں قدم قدم پر اسے بھٹکانے اور بدنام کرنے کی کوشش کروں گا اور تمہاری مدد یوں کرسکتا ہوں کہ سقارہ کے میدانوں کے پاس میدوم کے مقام پر فرعون سنیفرو نے جو اہرام تعمیر کئے تھے وہاں تم لوگوں کے جد امجد یعقوبؑ کے بیٹے یوسفؑ کے زمانے کا ایک بہت بڑا خزانہ دفن ہے اور میرے سوا اس خزانے کے محل وقوع سے کوئی بھی واقف نہیں ہے۔ پس اگر تم موسیٰؑ اور ہارونؑ کے خلاف میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہوجاؤ تو میں وہ خزانہ تمہارے حوالے کردوں گا اور سنو قارون! وہ خزانہ اس قدر بڑا ہے کہ ایسا خزانہ مصر کے بادشاہ منفتاح کے پاس بھی نہ ہوگا۔ پس اگر تم مجھ سے اتفاق کرتے ہو تو اس میں تمہاری اپنی ہی بہتری ہے اور اگر تم اس سلسلے میں مجھ سے تعاون نہیں کرنا چاہتے تو پھر بنی اسرائیل میں سے کسی اور کو اس کام کے لئے اپنے ساتھ شامل کرلوں گا۔''

قارون مضطرب ہوکر جلدی سے بولا۔'' نہیں نہیں۔ اس معاملے میں تمہارا میں پورا پورا ساتھ دوں گا پر میں کیسے یقین کرلوں کہ وہ خزانہ تم

مجھے دلا سکتے ہو اور یہ کہ اس سلسلے میں میرے ساتھ کوئی دھوکا نہ کیا جائے گا۔"

عزازیل نے غور سے قارون کی طرف دیکھا اور پوچھا۔"اے قارون! اگر میں یہاں بیٹھا بیٹھا اپنے ساتھیوں کے ساتھ غائب ہو جاؤں تو کیا تم مان جاؤ گے کہ میں تمہیں خزانہ دلانے پر قدرت رکھتا ہوں اور یہ کہ اگر تم میرے ساتھ دشمنی کرو گے تو میں تمہیں ہر طرح کا نقصان بھی پہنچا سکتا ہوں۔؟"

قارون نے چونکتے ہوئے کسی قدر خوف زدہ انداز میں عزازیل کی طرف دیکھا اور بولا۔"اگر تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایسا کر دکھاؤ تو میں تمام زندگی تم سے تعاون کرتا رہوں گا۔"

عزازیل اس بار بھیانک سی آواز میں بولا۔تو لو پھر تیار ہو جاؤ۔" اس کے ساتھ ہی قارون نے دیکھا کہ دیوان خانے میں اس کے سوا کوئی بھی نہ تھا۔عزازیل اپنے چاروں ساتھیوں سمیت وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

قارون ابھی دیوان خانے میں حیران و پریشان کھڑا تھا کہ چند ساعتوں بعد عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں بیٹھا دکھائی دیا۔

عزازیل نے مسکرا کر قارون کی طرف دیکھا اور بولا۔اب تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا تم ہم پر بھروسہ کرتے ہو۔؟"

قارون نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"اب تو میں آنکھیں بند کر کے تم پر اعتماد کر سکتا ہوں۔"

عزازیل نے اپنی حیثیت کو اور زیادہ وزنی بناتے ہوئے کہا۔"اے قارون! اگر تم ہمارا ساتھ دو گے تو ہم تمہارے اندر ایسے اوصاف اور ایسی قوتیں پیدا کر دیں گے اور تمہیں ایسے مراتب و مناصب دیں گے کہ لوگ تمہاری زندگی پر رشک کریں گے۔"

قارون بڑے انکسار اور عاجزی سے بولا۔"اے عزازیل اب مجھے بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہے؟ اور جس خزانے کا تم نے ذکر کیا ہے وہ مجھے کب اور کس طرح مل سکتا ہے۔؟"

عزازیل اس بار قارون کو رازداری سے سمجھانے والے انداز میں بولا۔"اے قارون! پہلے تم دو چیزوں کا بندوبست کرو۔اول ایسے جوان جو تمہارے اعتماد کے ہوں اور تمہارے راز کو راز رکھ سکیں۔دوسرے تم جس قدر اونٹ مہیا کر سکتے ہو کر لو تا کہ اُن جوانوں اور اونٹوں کی مدد سے تم اس خزانے کو اپنی حویلی میں منتقل کر سکو اور اے قارون وہ خزانہ اس قدر بڑا ہے کہ تمہیں اسے رکھنے کے لئے اپنی حویلی کی تعمیر میں بھی اضافہ کرنا ہوگا۔"

قارون نے بے پناہ خوشی کا اظہار کیا۔اے عزازیل میں حویلی کی تعمیر میں بھی اضافہ کر سکتا ہوں اور ضرورت کے مطابق اونٹ اور جوان بھی مہیا کر سکتا ہوں۔"

"لیکن کب تک؟" عزازیل نے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔

"میں جوانوں اور اونٹوں کا بندوبست تو کل ہی کر سکتا ہوں۔"

قارون عقیدت سے عزازیل کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔"تاہم میری قلعہ نما حویلی کی نئی تعمیر خزانہ دیکھنے کے بعد ساتھ ساتھ ہوتی رہے گی۔"

عزازیل اس بار فیصلہ کن انداز میں بولا۔"اے قارون! اگر ایسا ہے تو پھر تم کل آدھی رات کے قریب فرعون سنیفرو کے اہرام کے پاس آ جانا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمہیں وہیں ملوں گا اور تمہیں اس خزانے کی نشاندہی کر دوں گا اور ہاں تم اپنے ساتھ مشعلیں ضرور لے کر آنا۔"

قارون نے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے خوف زدہ انداز میں کہا "اے عزازیل! میں فرعون سنیفرو کے اہرام کے پاس اپنے جوانوں اور اونٹوں کے ساتھ کیسے اور کیونکر آ سکتا ہوں، جب کہ تم جانتے ہو ان اہرام کے اندر ایسا طلسم ڈالا گیا ہے کہ کوئی آدمی رات کے وقت ان کے قریب نہیں جا سکتا۔"

عزازیل نے اسے تسلی دی۔"اے قارون! یہ طلسم تمام اہرام میں نہیں ہے بلکہ صرف چند اہرام ایسے ہیں جن کے اندر طلسم ہے اور ان کی بنا پر مشہور ہو چکا ہے کہ یہ طلسم سارے اہرام میں ہے جب کہ ایسا نہیں اور پھر یہ بھی یاد رکھو، قارون! اگر ان اہرام میں طلسم ہوا بھی تو وہ تمہارے اونٹوں، جوانوں اور تمہارے لئے خطرناک نہیں ہوگا، اس لئے کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں موجود ہوں گا اور اگر ان اہرام میں طلسم ہوا بھی تو میں اسے زائل کر دوں گا سن رکھو، یہ طلسم کی پابندیاں میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔"

عزازیل کے اس جواب پر قارون شرمندہ سا ہو کر بولا۔"ہاں میں بھول ہی گیا تھا کہ تم بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اہرام کے پاس ہو گے اور پھر تمہاری موجودگی میں مجھے کیا گزند پہنچ سکتا ہے۔بہر حال کل آدھی رات کو میں اپنے جوانوں اور اونٹوں کے ساتھ وہاں ضرور پہنچوں گا۔"

عزازیل اُٹھ کھڑا ہوا اور قارون سے مصافحہ کرتے ہوئے بولا۔"میں وہاں تمہارا انتظار کروں گا اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنے ساتھیوں

کے ساتھ وہاں سے نکل گیا۔

عزازیل کے جانے کے بعد قارون کچھ دیر تک اپنے دیوان خانے میں بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اپنی حویلی سے نکل کر تیزی سے ایک سمت روانہ ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ موسیٰؑ کے گھر میں داخل ہوا۔ اس وقت اپنے ماں باپ، بہن مریم اور بھائی ہارونؑ کے ساتھ بیٹھے گھریلو موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ قارون کو دیکھتے ہی مریم بنت عمران اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور قارون کو مخاطب کر کے بولی۔

"اے ابن عم! آؤ بیٹھو۔"

قارون، موسیٰؑ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور بولا۔ "اے میری بہن! میں بیٹھوں گا نہیں۔ بس موسیٰؑ سے ایک موضوع پر بات کرنے آیا ہوں۔" پھر وہ موسیٰؑ کو مخاطب کر کے بولا۔ "اے موسیٰؑ! مجھے میرے ایک ساحر دوست نے کہ جس کا نام عزازیل ہے، بتایا ہے کہ جب تم مدین سے مصر کی طرف آ رہے تھے تو جبل سینا کی وادی ایمن میں خداوند تم سے ہم کلام ہوا اور تمہیں نبوت سے سرفراز فرمایا اور پھر تمہاری التجا پر خداوند نے ہارونؑ کو بھی نبی بنا دیا۔ اے موسیٰؑ! میں بھی تمہارا بھائی تھا۔ بے شک عم زاد ہی سہی، پر سگوں جیسا ہوں۔ تم نے خداوند سے میرے نبی بنائے جانے کی کیوں التماس نہ کی۔ آخر میں بھی تو اسرائیل کی اولاد اور بنی لاوی میں سے ہوں۔

موسیٰؑ نے قارون کو سمجھایا۔ "اے قارون! تو غلطی پر ہے۔ خداوند جس طرح اپنے تخلیقی اور تکوینی کام میں لاشریک ہے، ایسے ہی کسی کو مراتب و مناصب عطا کرنے میں بھی خود مختار ہے۔ کسی کے کہنے یا چاہنے پر وہ کسی کو نبوت عطا نہیں کرتا۔ یہ کام وہ اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ مدین سے مصر آتے ہوئے میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ راستے میں مجھے نبوت اور معجزات عطا کر دیئے جائیں گے سوائے قارون! میرا رب اپنے کاموں میں قادر مطلق ہے وہ جسے چاہے دے، جسے چاہے نہ دے، جسے چاہے عزت و ہدایت دے اور جسے چاہے ذلت و ذلالت دے، وہ اپنے کام جس بندے پر چاہے روح الامین اور وحی نازل کر دے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی ادنیٰ سا تصرف بھی نہیں کر سکتا۔ یہ میرے رب کی دین ہے وہ جسے چاہے عطا کرے۔"

موسیٰؑ کے اس جواب پر قارون برافروختہ ہو کر باہر نکل گیا۔ اور اب اس نے موسیٰؑ سے حسد کرنا شروع کر دیا تھا۔

✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡✡

دوسرے روز آدھی رات کے قریب جب قارون اپنے جوانوں اور اونٹوں کو لے کر میدوم کے مقام پر فرعون سنیفرو کے اہرام کے قریب پہنچا تو عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہلے سے وہاں موجود تھا قارون انہیں وعدے کے مطابق وہاں دیکھ کر بے حد خوش ہوا اور جب وہ قریب گیا تو عزازیل نے رازداری کے ساتھ کہا۔

"اپنے جوانوں اور اونٹوں کو یہیں اہرام کے باہر ہی کھڑا رہنے دو، پہلے تم میرے ساتھ اہرام کے اندر چلو۔" قارون خاموشی سے اس کے ساتھ ہو لیا۔

قارون نے دیکھا وہ اہرام اندر سے انتہائی خوبصورت تھا اور وہاں سنیفرو اور اس کے اہل خانہ کی ممیاں اور تابوت رکھے تھے پھر قارون کے دیکھتے ہی دیکھتے عزازیل ایک بہت بڑے چٹان نما پتھر کو حرکت میں لایا۔ جب پتھر اپنی جگہ سے ہٹا تو مشعلوں کی روشنی میں قارون نے دیکھا کہ وہاں چوڑی سیڑھیوں کا ایک سلسلہ تھا جو نیچے تک چلا گیا تھا۔

عزازیل اپنے ساتھیوں اور قارون کو لے کر اُن سیڑھیوں سے نیچے اترا تو قارون یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ وسیع اہرام کا وہ نچلا حصہ جو کئی تہہ خانوں پر مشتمل تھا سارے کا سارا زر و جواہر سے بھرا پڑا ہے۔ پھر تہہ خانے میں عزازیل کی آواز گونجی۔

"اے قارون! یہ سب خزانے تمہارے ہیں یاد رکھو، اس قدر زر و جواہر فرعون منفتاح کے پاس بھی نہ ہوں گے اور اس تمام خزانے کو منتقل کرنے میں تمہیں کئی دن لگ جائیں گے، سنو، میں تو ابھی یہاں سے چلا جاؤں گا لیکن میرے ساتھی تمہاری حفاظت اور مدد کریں گے۔ ان کی موجودگی میں کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور سنو، جب تک تم اس خزانے کو اپنی حویلی میں منتقل نہیں کر لیتے اس وقت تک ہر رات کو میرے ساتھی تمہیں ان اہرام کے باہر ملا کریں گے اور ان کی حفاظت میں تمہارے آدمی کام کرتے رہیں گے۔ اب اپنے ساتھ لائی ہوئی مشعلوں کو روشن کرو اور اپنے کام کی ابتدا کر دو۔ صبح تک تم لوگوں کو کم از کم چار چکر ضرور لگا لینے چاہئیں اور اگر کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے تو بتا دینا کہ تمہارا تجارتی مال آ رہا ہے اور سنو، کسی مناسب موقع پر اس خزانے میں سے کوئی عمدہ سی چیز فرعون منفتاح کو بھی پیش کرنا اور یہ سلسلہ جاری رکھنا گو فرعون منفتاح تمہارا دوست ہے لیکن ان تحائف کی وجہ سے تم اس کی نگاہوں میں اور زیادہ بلند ہو جاؤ

گے اور وہ تم پر ہر طرح کا اعتماد کرنے لگا گا۔"

پھر عزازیل وہاں سے چلا گیا تاہم اسکے ساتھی وہیں موجود رہے۔ قارون مشعلیں روشن کر کے اپنے جوانوں کو حرکت میں لایا اور خزانہ اونٹوں پر لدوانا شروع کر دیا۔ اس رات قارون نے اونٹوں پر پانچ چکر لگائے۔ اس طرح کئی دن کی لگاتار اور ان تھک کوششوں کے باعث قارون نے یوسفؑ کے محفوظ کئے ہوئے خزانے کو اپنی حویلی میں منتقل کر لیا پھر اس نے اپنے کارکن اور ملازم رکھے اور ان کے ذریعہ اپنی تجارت کا سلسلہ دور دور کے ملکوں تک پھیلا دیا۔ اس طرح اس نے دن بہ دن اپنی دولت میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ دنیا کا امیر ترین آدمی بن گیا۔

کشف القبور کا عمل

جو کوئی کسی روح سے ملاقات کرنے کا خواہاں ہو اور اس سے نیک و بد حالات دریافت کرنا چاہتا ہو تو خلوص نیت اور مکمل یقین کے ساتھ نوچندی جمعرات کو خوب اچھی طرح غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہن کر خوشبو لگائے اور تہجد کے وقت جس وقت روح سے ملاقات کرنی ہو اس کی قبر کے سرہانے اس طرح باوضو حالت میں کھڑا ہو کہ قبر اور اس کے مابین کوئی حجاب نہ ہو دو رکعت نفل نماز قبلہ رُخ منہ کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے اور خلوص دل سے بارگاہ الٰہی میں روح کے حاضر ہونے کی دعا مانگے۔ پھر ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے اور تین مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے اس سورۃ کو پڑھتے ہوئے جب سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ پر پہنچے تو اس آیت مبارکہ کو سات مرتبہ نظر قبر کی طرف اٹھا کر اور مخاطب ہو کر پڑھے۔ جب سورۃ ختم کرے تو ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ روح سامنے آجائے گی۔ ہرگز گھبراہٹ کا مظاہرہ نہ کرے بلکہ اس سے جو بھی بات کرنا چاہتا ہے کرے۔ مگر اخلاقی حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے اس سے نیک و بد حالات کے بارے میں پوچھ سکتا ہے۔

ماهنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ

2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

موبائل نمبر۔ 00919358002992

آفس نمبر۔ 00919359882674

فون نمبر۔ 01336 - 224455

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یو پی انڈیا

طلسماتی دُنیا

اگست ۲۰۰۵ء

عمرانہ کا معاملہ
شرعی طور پر کتنا صحیح کتنا غلط؟

ہمارے علماء اس نازک ترین دور میں
بھی فقہی اختلافات کی بھول بھلیوں میں
کھوئے ہوئے ہیں

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلم خاص

علماء کا فیصلہ کتنا صحیح کتنا غلط؟

قصبہ چرتھاول ضلع مظفرنگر یوپی میں ۸؍جون ۲۰۰۵ء کو نورالٰہی کی بیوی عمرانہ کے ساتھ جو شرم ناک واقعہ پیش آیا تھا اس کی گونج پوری دنیا میں سنی گئی ہے۔ چونکہ کچھ لوگ اس معاملے اور اس مسئلے کو مسلم پرسنل لا سے متعلق سمجھتے تھے اس لئے اُن لوگوں نے اس ''حادثے'' کو جو یقیناً بہت گھناؤنا اور شرم ناک تھا خوب ہوا دی اور عمرانہ کی مظلومیت کی آڑ میں اسلامی قوانین اور مسلم پرسنل لا کو تنقید و تعریض کا نشانہ بنایا۔ ادھر ان علماء کا کردار بھی قطعاً غیر ذمہ دارانہ رہا جو آج کے اس نازک ترین دور میں بھی مکھی پر مکھی مارنے کو تقویٰ اور پرہیزگاری سمجھ رہے ہیں اور کنوئیں کے اس مینڈک کی تقلید کر رہے ہیں جو ڈیڑھ گز کی چہار دیواری کو کل کائنات سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہوتا ہے۔

دین اسلام کے قوانین کو جو انسان کی پوری زندگی سے تعلق رکھتے ہیں ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی سوچ و فکر کے اعتبار سے اپنے اپنے ڈھنگ سے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ایک مسلمان بجا طور پر یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمد ابن حنبلؒ میں سے کوئی ایک امام بھی عاقبت نااندیش نہیں تھا، ان چاروں میں سے ہر ایک امام کی نیت کسی صاف ستھرے آئینے کی طرح اُجلی تھی اور ان کی سوچ و فکر آبِ کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی تھی۔ یہ لوگ شریعت مطہرہ کے خود بھی پابند تھے اور ساری دنیا کو اس کا پابند دیکھنا چاہتے تھے، ان کا آپس کا اختلاف خالصتاً رحمت تھا۔ آج کے اختلافات کی طرح زحمت اور لعنت نہیں تھا۔ ان چاروں نے احکاماتِ خداوندی اور تعلیمات نبوی کی تشریح اپنی اپنی سوچ و فکر کے مطابق جو کچھ بھی کی اس پر شبہ کرنا یا اس کو ہلکا اور لایعنی سمجھنا صرف ان لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو تعصب و عناد کے اندر مبتلا ہوں۔ اللہ سے حقیقتاً ڈرنے والا کوئی بھی مسلمان ان چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی کسی ایک تشریح کو بھی ناقابل اعتبار قرار نہیں دے سکتا۔

چنانچہ اساطین امت نے ان چاروں اماموں کو برحق کہا ہے اور ان چاروں اماموں کے مسالک کو شریعت اسلامی کی طرح قابل احترام اور لائق عظمت قرار دیا ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کے کج فکرے مولوی ہر حالت میں اور ہر صورت میں اپنے مسلک کی تقلید اس طرح کرتے ہیں کہ جیسے مسلک اصل ہے اور دین اسلام اس کا تابع۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ چاروں ائمہ کا مسلک دین اسلام کا تابع ہے، دین اسلام ان ائمہ کے مسلک کا تابع نہیں ہے۔

عمرانہ کے ساتھ اس کے خسر محمد علی نے جو گھناؤنی اور شرم ناک حرکت کی تھی وہ یقیناً قابل سزا تھی لیکن ہوا یہ ہے کہ علماء کے ایک غیر محتاط فیصلے کی وجہ سے میڈیا نے اسے دوسرا رنگ دے دیا اور مسلم پرسنل لا کو ناقابل اعتبار قرار دینے کی گندی سیاست شروع ہوگئی، ان فرقہ پرستوں کو اب یہ بات کون سمجھائے کہ مسلم پرسنل لا کا اطلاق اصولاً دین اسلام کے ان بنیادی قوانین پر ہوتا ہے جو قرآن و حدیث سے یعنی نص قطعی سے ثابت ہوں اور وہ قوانین جو قرآن و حدیث سے ثابت ہوں ان میں دنیا بھر کے تمام فقہاء اور تمام علماء آپس میں متفق ہوکر بھی کوئی تبدیلی نہیں کرسکتے۔

رہے وہ مسائل جو اجتہادی نوعیت کے ہیں اگرچہ وہ بھی شریعت مطہرہ کا جزو ہیں لیکن ان کی حیثیت وہ نہیں ہے جو اسلام کے بنیادی قوانین کی ہے۔ عمرانہ والا مسئلہ بھی صرف اجتہادی نوعیت کا مسئلہ تھا۔ اس لئے اس میں اختلاف کی گنجائش موجود تھی۔

اگر دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات اپنی زبان مبارک سے صرف اتنا ہی کہہ دیتے کہ ہمارا مسلک تو یہ ہے لیکن اس مسئلے میں اختلاف کی گنجائش ہے اس لئے اس معاملہ کو دارالقضاء ہی صحیح طور پر حل کرسکے گا تب بھی اتنا واویلا نہ مچتا جتنا مچایا گیا۔

جو لوگ حنفی ہیں اگر وہ اپنی زندگی کے آخری سانس تک حنفی ہی رہیں تو اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں لیکن حنفیت کو بچانے کے لئے پورے اسلام

وداؤ پر لگادینا صرف عاقبت نااندیشی ہے اور دین اسلام کے ساتھ بدخواہی کرنے کے مترادف ہے۔

شریعت اسلام کے پورے نظام معاشرت پر گہری نظر ڈالنے سے یہ بات دواور دو چار کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ رشتۂ نکاح جو ایک مقدس ترین رشتہ ہے، ناقابل انقطاع ہے۔ اس رشتے کو کوئی چیز ختم نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی ختم کر سکتا ہے تو وہ شوہر ہے اور اس رشتے کو ختم کرنے کا شرعی نام طلاق ہے، اس رشتے کو وہ عورت بھی اپنی طرف سے نہیں توڑ سکتی جس کے اقرار کر لینے سے ہی یہ رشتہ قائم ہوا ہے، اسی طرح کوئی معصیت کوئی برائی اور میاں بیوی کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اپنی کسی حرکت سے اس رشتے کو پامال نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کوئی معصیت اور کوئی گناہ خواہ وہ بیوی سے سرزد ہوا ہو یا شوہر سے اس رشتے کا ملیامیٹ نہیں کر سکتا۔ الا یہ کہ شوہر اس رشتے کو ختم کرنے کے لئے طلاق دے دے، یا ایسے الفاظ زبان سے خارج کردے جس سے طلاق واقع ہو جائے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ اللہ سے ڈرنے کا دعویٰ کرنے والے وہ حضرات مفتی جو مفقود الخبر شوہر کے بارے میں یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اگر وہ چار سال سے زائد بھی لاپتہ رہا تو بھی اس کا نکاح اپنی بیوی سے ختم نہیں ہوتا۔ وہی حضرات مفتی عمرانہ والے معاملے میں عجلت بازی کا مظاہرہ اس انداز سے کر رہے تھے کہ بلاشبہ ان کی سنجیدگی اور ثقاہت پر حرف آتا ہے اور اس طرح کے عاجلانہ فیصلوں سے مسلم پرسنل لا اور دین اسلام بدنام ہوتا ہے۔ جب کہ گڑیا والے معاملے میں بھی علماء دیوبند کا فیصلہ قطعاً غلط تھا وہاں بھی ایک غلط فیصلے کی وجہ سے ایک عورت پر ظلم ہو رہا تھا اور یہاں بھی ایک غلط فیصلے کی وجہ سے ایک عورت کی ساری زندگی برباد ہو رہی ہے۔ جب کہ اس کے ذمہ پانچ بچوں کا بوجھ بھی ہے، عمرانہ کے خسر نے اپنی بہو کے ساتھ زور زبردستی کر کے جو زنا کیا ہے وہ نہ صرف قابل مذمت بلکہ قابل سزا ہے، لیکن اس زور زبردستی سے کئے گئے گناہ میں عمرانہ قطعاً بے قصور ہے۔ اس کو کسی بھی طرح کی کوئی سزا دینا اسلامی اصولوں سے ناواقفیت کی دلیل ہے، قرآن میں صراحتاً فرمادیا گیا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کوئی بھی شخص دوسرے کے کئے ہوئے گناہوں کا ذمہ دار نہیں ہے۔ نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں۔ جو اسلام انصاف پسند ہو جس اسلام کو ناانصافی کسی بھی معاملے میں ایک آنکھ نہ بھاتی ہو وہ اسلام محمد علی کے گناہ کی سزا عمرانہ اور نور الہٰی کو کیونکر دے سکتا ہے اور اگر اس طرح کی حرکتوں سے نکاح ٹوٹنے لگیں تو پھر نکاح کی عظمت ہی ختم ہو کر رہ جائے گی جو خسر اپنی بہو کو راندۂ مکان کرنا چاہے گا وہ زنا بالجبر کر کے اپنے نفس کی آگ بھی بجھائے گا اور اپنے برے مقصد میں بھی کامیاب ہو جائے گا۔ موجودہ مسلم سماج میں تو اس طرح کی طلاق کے لئے ایک ایسا راستہ کھل جائے گا کہ پھر اس کو بند کرنا ناممکن ہوگا۔

زور زبردستی والے زنا کی بات تو قطعاً مختلف ہے، اس طرح کے زنا کے ذریعہ نکاح ٹوٹنے کا فیصلہ دینا تو عقلاً بھی غلط ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ ذخیرۂ شریعت میں کوئی ایک فیصلہ بھی ایسا نہیں ہے جسے عقلاً غلط کہا جا سکے لیکن شوافع حضرات تو عورت کی رضامندی سے ہونے والے زنا کو بھی قاطع نکاح نہیں سمجھتے۔ ان کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ معصیت بدکاری (زنا) جس کا مرتکب شوہر ہوا ہو یا وہ بدکاری بالرضا یا بالجبر عورت سے سرزد ہوئی ہو کسی اجنبی مرد کے ساتھ یا خود اپنے شوہر کے کسی رشتے دار باپ بھائی کے ساتھ ان گناہوں کی سخت ترین سزا قاضی اسلام کے فوجداری نظام کے تحت جاری کرے گا لیکن بدکار عورت کا شرعی نکاح اپنے شوہر کے ساتھ قائم رہے گا، ہاں اگر شوہر ہی اسے اپنے سے دور کرنا چاہے تو وہ اپنا قانون حق طلاق استعمال کرے گا اور اس طلاق شدہ عورت کے گزارے کا انتظام شوہر کے ذمہ ہوگا اور وہ نان نفقہ صرف نفقۂ واجبہ (عدت کے دوران) تک محدود نہیں ہوگا بلکہ قاضی شریعت حالات کے مطابق اسے شوہر سے متاع معروف بھی دلوائے گا، ائمہ اربعہ میں سے امام شافعیؒ نے دلیل کے طور پر مذکورہ دلیل کو پیش کیا ہے، ان کے الفاظ کتب فقہ میں جو نقل کئے گئے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے۔

> ''یعنی نکاح رشتہ انسلاک (مصاہرت) خدا کی بڑی نعمت ہے، یہ نعمت کسی گناہ سے ختم نہیں ہو سکتی۔''

امام شافعیؒ نے اشارہ فرمایا ہے کہ قرآن حکیم نے رشتۂ مصاہرت اور رشتۂ نسب دونوں کو اللہ کا انعام قرار دیا ہے، اس رشتے کو کوئی بھی غلطی اور کوئی بھی گناہ علاوہ طلاق کے ایسا نہیں ہے جو مسمار کردے، قرآن حکیم میں صراحت کے ساتھ فرمادیا گیا ہے۔ برحق ہے وہ ذات جس نے ایک نطفہ سے نسل انسانی کے سلسلے کو چلایا اور پھر اس سلسلے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک سلسلہ نسب کا، دوسرا سلسلہ سسرال کا اور وہ ذات بڑی قدرت والی ہے۔

اسی کے ساتھ قرآن نے سسرالی رشتے کی بنیاد پر عورت اور مرد کے باہمی نکاح کو کسی جگہ محبت ورحمت کا رشتہ قرار دیا ہے کہیں اس نکاح کو فطری جذبات کی تسکین کا باعث قرار دیا ہے اور کہیں افزائشِ نسل کا سبب بتایا ہے، غور کرو کہ قدرت کے اس بیکراں انعام کو جو بطورِ خاص عطا کیا گیا ہے ایک بیرونی معصیت مرد کی ہو یا عورت کی کیسے باطل کرسکتی ہے؟

اور وہ طلاق جس کے ذریعہ ایک مرد اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے اس کو بھی حق تعالیٰ نے ناپسندیدہ قرار دیا جب کہ حق تعالیٰ نے خود مرد کو طلاق دینے کا حق بھی دیا اور طلاق کو جائز بھی کہا۔ لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ طلاق حلال چیزوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز ہے۔ ایک ہی طریقہ میاں بیوی میں جدائی کا تھا اور وہ تھی طلاق۔ لیکن اس ایک طریقے کو بھی ناپسند فرمادیا گیا۔

امام شافعیؒ کی ایک دلیل کتب فقہ میں یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ کوئی فعل حرام کسی معاملے میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے لیکن محدثین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، البتہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ دورِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس طرح کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا تھا اور نہ ہی قرآن حکیم میں اس طرح کی کوئی آیت ہے جس سے یہ اندازہ ہو کہ زنا کے ذریعہ حرمت مصاہرت قائم ہوجاتی ہے۔ ائمہ نے اس مسئلے کو صرف اجتہادی طور پر حل کیا ہے، جس میں دونوں ہی سائڈ میں خطا کا امکان موجود ہے اور امام کی خطا جب کہ وہ حسن نیت کی بنیاد پر ہو قابل گرفت نہیں ہے۔

ہم اس معاملہ میں امام ابوحنیفہؒ کا اور امام شافعیؒ دونوں ہی کے رجحانات کو حق سمجھتے ہیں لیکن عمرانہ والے معاملہ میں جب کہ میڈیا کے پروپیگنڈے کی وجہ سے یہ مسئلہ ایک فتنہ بنتا جارہا تھا اور فرقہ پرست لوگ اسلامی قانون کا مذاق اڑانے پر تلے ہوئے تھے، اس وقت بھی علماء احناف کا اپنے مسلک پر اس طرح ڈٹے رہنا جیسے یہ کوئی عقائد کی بات ہو قطعاً غلط ہے۔ حنفیت کا دفاع کرنا حنفیت کے پلیٹ فارم سے بری بات نہیں ہے لیکن اس وقت دفاع کرنا جب دین اسلام کی پاکیزگی، طہارت اور اس کی عدل پسندی داؤ پر لگی ہو غلط اور عاقبت نااندیشی ہے۔

قرآن حکیم کی آیت وَلَا تَنْکِحُوْا مَانَکَحَ آبَاؤُکُمْ الخ سے جن حضرات نے استدلال کیا ہے وہ درست نہیں ہے، نکاح کے ذریعہ جو حرمت مصاہرت قائم ہوتی ہے اس کا انکار کسی کو نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس کو طلاق دیدیتا ہے، اب یہ مطلقہ عورت عدت کے بعد کسی کی بھی بیوی بن سکتی ہے لیکن اپنے شوہر کے باپ کی بیوی نہیں بن سکتی۔ لیکن علماءِ احناف نے مذکورہ آیت قرآن کی تاویل کرتے ہوئے نکاح اور جماع کو ایک نوعیت کا قرار دیا ہے۔

بیان القرآن میں مولانا تھانویؒ کی عبارت یہ ہے۔

> مسلۂ نکاح شرعاً وطی کے حکم میں ہے جب باپ کی موطوءۂ حکمیہ (منکوحہ قانون) سے نکاح حرام ہوجاتا ہے تو جو عورت اس باپ کی موطوءۂ حقیقیہ گو کہ بلا نکاح کے ہو (یعنی زنا سے ہو) اس سے بدرجۂ اولیٰ نکاح حرام ہے، یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ کا کہ جس عورت سے باپ نے زنا کیا ہو اس کے ساتھ اس کا بیٹا نکاح نہیں کرسکتا۔

اس تاویل کے مطابق آیت مذکورہ کا یہ ترجمہ ہوا کہ ان عورتوں سے مصاحبت نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے مصاحبت کی ہے، احناف کی اس اجتہادی دلیل کو شوافع تسلیم نہیں کرتے کہ نکاح اور زنا کا شرعی طور پر ایک حکم ہے۔ حضرت تھانویؒ نے آیت مذکورہ کے ترجمہ میں جو تاویل کی ہے اور احناف کے مسلک کو مضبوط کرنے کے لئے جو عبارت نقل کی ہے غالباً اسے ان کے خلیفہ حضرت مولانا محمد شفیعؒ نے تسلیم نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی مشہور ومعروف تفسیر معارف القرآن میں حضرت تھانویؒ کے اس رجحان کو نظرانداز کردیا ہے حالانکہ انہوں نے حضرت تھانویؒ کی طویل ترین عبارت نقل کی لیکن ان کے جس جملے سے احناف کے مسلک کی تائید ہوتی تھی اس کو نظرانداز کردیا۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے بھی نکاح اور زنا کی تفریق کو ملحوظ رکھا ہے۔ بعد کے مفسرین جن میں مولانا ابوالکلام، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ وغیرہم شامل ہیں انہوں نے بھی نکاح اور زنا کو ایک درجہ نہیں دیا۔ اولیاء کرام میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جیسے جلیل القدر حضرات بھی اس بات کے قائل ہیں کہ بدکاری سے حرمت مصاہرت قائم نہیں ہوتی، اس

لئے اس معاملہ میں امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا مسلک بالکل ہی ناقابل اعتبار نہیں ہے تاہم اگر احناف کی ضد یہی ہو کہ مسلک ان ہی کا صحیح اور درست ہے تو بھی انہیں اس بات کی وضاحت کرنی چاہئے کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے متفق علیہ نہیں ہے۔

اگر عمرانہ اور اس کا شوہر اپنے بچوں کے مستقبل کی خاطر احناف کے اس مسلک کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوتو وہ شریعت یا اسلام کی مخالفت نہیں ہے صرف حنفیت کی مخالفت ہے اور حنفیت کی مخالفت کرنے سے عمرانہ اور اس کا شوہر نور الٰہی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوجاتے۔

کچھ عقل مند لوگ یہ کہتے ہوئے بھی دیکھے گئے ہیں کہ صرف ایک عمرانہ کی خاطر اسلام کے کسی مسئلے کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا، ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ دین اسلام صرف ایک انسان کی خاطر بڑے سے بڑے فیصلے لے لیتا ہے، جب حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کی خبر پھیل گئی تھی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خبر کو صحیح مان کر صحابہ کرامؓ سے بیعت کی تھی آپ نے جنگ کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا، آپ نے ایک انسان کی خاطر سیکڑوں انسانوں کی جانوں کو داؤ پر لگانے کا تہیہ کرلیا تھا۔ آج کل کے عقل کل اگر اس دور میں بھی ہوتے تو یہ کہتے نظر آتے کہ ایک انسان کی خاطر اتنے سارے انسانوں کو خطرے میں ڈالنا کہاں کی دانش مندی ہے۔

علاوہ ازیں قرآن حکیم میں بالصراحت یہ فرمایا گیا ہے کہ مَنْ قَتَلَ النَّاسَ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا جس نے ایک انسان کو قتل کردیا اس نے دنیا کے تمام انسانوں کو قتل کردیا۔ قرآن حکیم کے فرمودات کی رو سے ایک عمرانہ کی زندگی کی تباہی تمام عورتوں کی زندگیوں کی تباہی و بربادی کے مترادف ہے، جب شریعت میں اس بات کی گنجائش ہے اگر چہ حنفیت میں گنجائش نہیں ہے تو ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا اور بالخصوص اس ملک میں کرنا جہاں اسلامی قوانین مخالفتوں کی زد میں ہوں اور ان حالات میں کرنا جب کہ فرقہ پرست لوگ گھات میں بیٹھے ہوں اور اسلامی قانون کی غلطیاں پکڑنے کے لئے داؤ پیچ کھیل رہے ہوں انتہائی افسوس کی بات ہے اور اس بات کی علامت بھی ہے کہ ہمارے علماء اس نازک ترین دور میں بھی فقہی موشگافیوں کا شکار ہیں اور مسلک کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہوئے ہیں۔ کچھ سادہ لوح قسم کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس طرح کے مسائل میں آنکھیں موند کر دارالعلوم دیوبند کا ساتھ نہ دیں تو سمجھئے دارالعلوم دیوبند کو بدنام کیا جارہا ہے اور اس کی مخالفت ہورہی ہے، ایسے لوگوں سے دست بستہ گزارش ہے کہ وہ اپنی سوئی ہوئی عقل کو بیدار کریں، دارالعلوم دیوبند تو بے چارہ خود مظلوم ہے، اس کی چہار دیواریوں پر جن لوگوں کا قبضہ ہے غلط فیصلے کرنا تو ان کی غلطی ہے اور ان کی غلطیوں کی وجہ سے بے چارہ دارالعلوم بدنام ہوتا ہے۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ مفتیان دارالعلوم حق و ناحق کی جنگ میں تاویلات کا سہارا نہ لیتے ہوں، انہوں نے ہزاروں بار اپنی بات کو خود بدلا ہے، اس کے معانی بدلے ہیں، اپنی بات کے الفاظ بدلے ہیں، لیکن وہاں جہاں ان کے مفادات کو کوئی ٹھیس پہنچی ہو یا وہ کہیں کسی تاناشاہی کی زد میں آگئے ہوں۔

ابھی چند ماہ پہلے کی بات ہے مفتی حبیب الرحمٰن اور مفتی سعید پالن پوری نے بنگلور کے ہونے والے سیمینار میں کھلے عام یہ فرمایا تھا کہ اسلامی یا سماجی پروگراموں کے لئے ٹی وی کا استعمال کرنا شرعاً گناہ ہے اور جو قرار داد اس سیمینار میں پاس ہوئی تھی اس کا لب لباب بھی یہی تھا کہ ٹی وی کے ذریعہ اسلامی اور اصلاحی پروگرام پیش کرنا شرعاً ممنوع ہے اور کچھ دنوں کے بعد تمام علماء جس میں وقف دارالعلوم کے مہتمم، دارالعلوم دیوبند کے مہتمم اور دیگر ارباب تقویٰ اور خداترس لوگ جمعیۃ العلماء کے ایک پروگرام میں جو براہ راست ٹی وی سے نشر ہوا تھا سر جوڑ کر اور کاندھے سے کاندھا ملائے تشریف فرما تھے، اس وقت کیا کوئی مفتی دارالعلوم کو یہ کہنے کی جسارت کرسکا تھا یہ ہمارے فیصلوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے؟ کیا کسی عالم و فاضل کو یہ کہنے کی جرأت ہوئی تھی کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کے فتوے کو نظر انداز کرکے دارالعلوم کی توہین کی جارہی ہے کیونکہ اگر کوئی ایسا کہتا تو اسی وقت اس کی چھٹی ہوجاتی۔ تم اپنی چھٹی کے ڈر سے تو چپ رہو لیکن جہاں پورا اسلامی قانون زد میں آرہا ہو وہاں تم کچھ دیر کے لئے ازراہ مصلحت بھی زبان بند نہیں کرسکتے؟

اب ذرا سوچئے! ایسے لوگ، ایسے علماء، ایسے مفتی حضرات جو کسی ایک مسلک کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہوئے ہوں۔ وہ مسلم پرسنل لا بورڈ کی فہمائش پر جگہ جگہ دار القضاء قائم کرنا چاہتے ہیں، تاکہ دنیاوی عدالتوں کے غیر شرعی فیصلوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھا جائے۔

تو کیا ایسے حضرات جو ایک عمرانہ کو انصاف نہ دلا سکے کیا یہ مسلمان عورتوں کے ساتھ انصاف کرسکیں گے اور اس مسلم پرسنل لا کی حفاظت کرسکیں گے جو صرف حنفیت کی نہیں بلکہ ائمہ اربعہ کے مسلک کی ترجمانی کرتا ہے؟ اور کیا علماء کی اس طرح کی ہٹ دھرمی اور دیدہ دلیری کے بعد مسلمان دنیاوی عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانے سے رک جائیں گے۔

کیا آپ اپنے تئیں امت ''احمد'' میں کہتے ہیں۔؟ پھر آپ کو ''حمد'' الٰہی میں مصروف رہنے سے اس قدر گریز کیوں ہے؟ کیا آپ ''محمدؐ'' کے نام کا کلمہ پڑھتے ہیں؟ پھر تو آپ کی حمد عرش وفرش دونوں جگہ ہونی چاہئے تھی، مگر یہ کیا ہے کہ اس کے برعکس ہر جگہ آپ کے عیب ہی بیان ہو رہے ہیں؟ کیا آپ رسول ''امینؐ'' کے پیرو ہیں۔؟ مگر پھر آپ وصف امانت وجوہر دیانت سے اس قدر محروم کیسے رہ گئے ہیں؟ کیا آپ ''رحمۃ للعالمینؐ'' کے نام پر جان نثار کرنے والے ہیں۔؟ پھر یہ کیا ہے کہ غیروں سے تو کیا، خود اپنوں کی طرف سے بھی آپ کے دلوں میں کوئی محبت ونرمی موجود نہیں؟ کیا آپ اس پیمبرؐ پر اپنی زندگی فدا کرنیوالے ہیں، جس کا ایک لقب ''رؤف ورحیم'' ہے لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خود آپ کے دلوں میں بجائے رافت ورحمت کے سختی اور نفسانیت جم گئی ہو؟ کیا آپ اس ہادیؐ کے نام پر بیعت کئے ہوئے ہیں، جو ساری دنیا کی اصلاح وہدایت کے لئے آیا تھا؟ مگر پھر یہ کیا ماجرا ہے، کہ دوسروں کی اصلاح الگ رہی خود اپنی اصلاح ودرستی کی بھی آپ کو کوئی فکر و پرواہ نہیں؟ کیا آپ اس نبیؐ نام لیوا ہیں، جس کے ''خلق عظیم'' کا اعتراف اس کے دشمنوں تک کو تھا، مگر پھر یہ کیا ہے کہ آپ کے اخلاق دشمنوں سے نہ سہی، دوستوں تک سے بھی اچھا نہیں؟ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر مبارک خس وپوش اور کچی دیواروں کی تنگ کوٹھریوں کے اندر رہ کر گزار دی جن میں نہ کوئی ڈرائنگ روم نہ ملاقات کا کمرہ تھا، نہ ڈائننگ روم (کھانے کا کمرہ) نہ آفس (دفتر کا کمرہ) اور نہ بیڈ روم (سونے کا کمرہ) نہ غسل خانہ نہ باورچی خانہ نہ برآمدہ نہ پائیں باغ، پھر آپ کیوں بڑی بڑی کوٹھیوں اور اونچے اونچے محل کی تمنا رکھتے ہیں؟ حبیب کبریاؐ نے اپنا معمول موٹی اور سادی غذاؤں کا رکھا تھا، اور انہیں بھی کبھی شکم سیر ہوکر نہیں کھایا، پھر آپ کے معدہ اور ذائقہ کو پلاؤ اور بریانی زردہ اور متنجن قورمہ اور کباب، مرغ اور شیر مال، حلوے اور مربے چٹنی اور اچار، چائے اور فیرنی، برف اور شربت کی کیوں اس قدر طلب رہتی ہے؟ سرور عالمؐ کا عام لباس تو محض تہمد، قمیص وردا تھا، پھر آپ کا تن نازک کوٹ اور پتلون، واسکٹ اور بنیان، ٹائی اور کالر شیروانی اور مندیل، کی ہوس میں کیوں اس قدر بے قرار رہتا ہے؟ آپ کے رسولؐ برحق تو ہمیشہ جو کچھ بھی ہوسکتا، برابر دوسروں کو دیتے رہتے، اور اپنی اولاد وازواج کے لئے کوئی سرمایہ نہ چھوڑ گئے، مگر آپ کو یہ کیا ہے، کہ آپ بینک اور سیونگس بینک، چیک اور پاس بک، سود اور سود تجارت، بیمہ کمپنی، اور ملوں کے حصے زمینداری اور جائیداد کی ادھیڑ بن میں دن رات لگے رہتے ہیں؟ آپ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تو کوئی بھی قابل ذکر ساز وسامان نہ تھا، پھر آپ کو میز کرسی، خاصدان اور پاندان، اگالدان، اور سنگاردان، کوچ اور صوفے، قالین اور گدے، تخت اور مسہری، آئینے اور قمقمے برقی لیمپ اور پنکھے کی فکر کیوں ہر وقت گھلائے رکھتی ہے؟

آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض شامت زدوں نے انتہائی گستاخیاں کیں، مگر اِدھر سے جواب حلم وآشتی ہی کی صورت میں ملا، بعض بدبختوں نے آزار جسمانی تک پہنچایا، اس کے جواب میں ادھر سے دعائے ہدایت کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ کھانے میں زہر دیا گیا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقام نہ لیا، قتل کی سازشیں کی گئیں۔ اور رحمت عالمؐ نے بددعا تک گوارہ نہ کی۔ وطن چھڑایا گیا، اور اللہ کے محبوبؐ نے ایک کلمہ بھی غضبناک ہوکر ارشاد نہ فرمایا۔ خاص رفیقوں اور عزیزوں کے ساتھ، بعد وفات بھی انتہائی سنگدلی وبہیمیت کا برتاؤ کیا گیا، اور ان سنگ دلوں تک پر عفو عام کا دامن تنگ نہ ہوا۔ اپنی جگہ پر للہ چند لمحوں کے لئے بھی غور فرمایئے کہ آپ کی زندگی کو اس پاک زندگی سے کوئی بھی مناسبت ہے؟ آپ کو حب رسولؐ کا دعویٰ ہے کیا یہ دعویٰ بلا دلیل ثابت ہوجائے گا۔ آپ کی زبان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ومحبت رکھنے کے الفاظ آتے ہیں، کیا یہ الفاظ معنی ومفہوم سے بھی بالکل بے نیاز ہیں۔؟

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ بھلی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

فحش کلامی

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''خدا کی نظر میں بدترین آدمی قیامت کے روز وہ ہوگا جس کی بدزبانی اور فحش کلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔

(بخاری و مسلم)

نماز کی برکتیں

حضرت سیدنا ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''جس نے وضو کیا جیسا کہ حکم ہے اور نماز پڑھی جیسا نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا، معاف ہوگیا۔ سرکار دو جہاں کا فرمان عالیشان ہے کہ نمازی کے لئے تین کرامتیں ہیں۔

(۱) نمازی جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے لے کر آسمان تک رحمتِ الٰہی کی گھٹائیں چھا جاتی ہیں اور نیکیاں بارش کی طرح برسائی جاتی ہیں۔

(۲) فرشتے نمازی کے قدموں سے لے کر آسمان تک اس کے چاروں طرف جمع ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ پکارتا ہے اے نمازی! اگر تو دیکھ لے کہ تو کس سے باتیں کر رہا ہے تو کبھی نماز سے ہٹنا پسند ہی نہ کرے۔

(تنبیہ الغافلین)

ہے سچ یہ بھی

● اعتبار کی مالا کو کبھی ٹوٹنے نہ دو کہ اس انمول مالا کے موتی بکھر جائیں تو تلاش کے باوجود اس مالا کے چند موتی آپ کو کبھی نہیں ملیں گے۔

● خواہشات مہیب جنگل ہیں، جن میں بھٹکتے ہوئے عمر بیت جائے گی مگر منزل کا رستہ نہیں ملے گا۔

● ہر شخص اپنے اندر ایک بے باک رہبر رکھتا ہے اور وہ ہے اس کا ضمیر نفس کے شور سے بچ کر ضمیر کی سرگوشی پر کان لگاؤ۔ حقیقت کا ادراک خود بخود ہو جائے گا۔

● جو غم گزر چکا ہے اس پر رنجیدہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ہم ایک نئے غم کو دعوت دے رہے ہیں۔

خاموشی

● خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

● ایک شریفانہ جواب تحمل اور خاموشی ہے۔ (حکیم لقمان)

● گفتگو چاندی ہے تو خاموشی سونا ہے۔

(حکیم لقمان)

● خاموشی بجائے خود ایک عبادت ہے۔

(امام غزالیؒ)

● اگر غصہ آجائے تو خاموشی اختیار کرو۔

(امام غزالیؒ)

موتی مالا

● زندگی سے تقاضا اور گلہ نکال دیا جائے تو سکون پیدا ہوتا ہے۔

● حالات اور وقت کی تبدیلیوں سے بدلنے والے تعلقات سے بہتر ہے کہ انسان تنہا ہی رہے۔

● ہم سفر ہم خیال نہ ہو تو کامیابی نہ ہوگی۔

● کامیابی اور ناکامی اتنی اہم نہیں جتنا کہ انتخاب مقصد۔

جواہر پارے

● بہت زیادہ کی امید مت کرو، کم کی امید کرنا اور اسے بھی زیادہ خیال کرنا کامیابی کی چابی ہے۔ (گیٹی)

● ہر شخص کو اپنی عقل سب سے بڑی اور اپنا بیٹا سب سے خوبصورت نظر آتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

● دل کو قابو میں رکھنا اور اختیار ہونے پر ناجائز خواہشوں کو روکنا مردانگی ہے۔ (حضرت رابعہ بصریؒ)

● جو شخص مصیبت میں فریاد کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے نیزہ پکڑا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ سے جنگ کرتا ہے۔

رازق و مالک

حضرت ابراہیمؑ مہمان کے بغیر کھانا نہ کھاتے تھے۔ ایک مرتبہ تین روز تک کوئی مہمان نہ آیا پھر ایک بوڑھے آتش پرست کافر کا آپ کے دروازے سے گزر ہوا۔ آپؑ نے اس سے پوچھا۔

"تو کون ہے۔؟"

اس نے بتایا۔ "میں آتش پرست ہوں۔"

حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ "تو میرا مہمان بننے کے لائق نہیں ہے"

اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار لگی اور ارشاد الٰہی نازل ہوا۔

"اے ابراہیمؑ! میں تو ستر برس سے اس کی پرورش کر رہا ہوں اور تجھ سے اتنا نہ ہوسکا کہ ایک وقت کی روٹی کا ٹکڑا اسے دے دیتا۔"

ایک اچھی بات

یہ جو محبت ہے یہ تو کسی صنوبر کے درخت کی طرح ہوتی ہے کہ دل سے شاخ در شاخ پھوٹتی ہی چلی جاتی ہے۔ ایک شاخ کے ٹوٹ جانے سے باقی شاخیں منہدم ضرور ہو جاتی ہیں لیکن اپنا وجود نہیں کھو دیتیں بلکہ ٹوٹی ہوئی شاخ کو پوری توانائی سے سینچتی ہیں اور پھر کچھ ہی دنوں میں وہاں ایک نئی کونپل پھوٹ پڑتی ہے۔ (خلیل جبران)

انمول موتی

● اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب تک جو ہماری دسترس میں ہوتا ہے ہمیں

اسکی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا۔ ہم سوچتے ہیں کہ اس نے کہاں جانا ہے۔؟
پتہ تو تب چلتا ہے جب وہ بڑی بے نیازی سے ہمارے سامنے کسی اور کا ہو جاتا ہے اور چھن جانے کا دکھ تو اصل میں وہ ہوتا ہے کہ سامنے بیٹھا تھا میرے اور وہ میرا نہ تھا۔

● بعض اوقات ساری اچھائی، برائی، نیکی، بدی معلوم ہونے کے باوجود بھی انسان بے بس ہو جاتا ہے جو کرنا چاہتا ہے وہ کر نہیں سکتا اور جو کر سکتا ہے وہ کرنا نہیں چاہتا۔

● بعض اوقات خواب سراب ہونے کے باوجود بہت عزیز ہوتے ہیں اتنے عزیز کہ اندھیری راہوں میں آنکھیں بند کر کے ان کے تعاقب میں نکل جانے کو دل چاہتا ہے۔

● قسمت ہر ایک کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اگر ہمیں یہ پہلے سے علم ہو جائے کہ یہ شخص ہمارے نصیب میں نہیں تو بھلا ہم اسے کیوں چاہیں۔

دانشوروں کے قول

● ایسی شناسائی جو فوراً ہو جائے پچھتاوے کا باعث بنتی ہے۔
(تھامس فلر)

● زندگی بھر خبردار رہو، لوگوں کا ظاہر دیکھ کر ان کے بارے میں کبھی اندازہ نہ لگانا۔
(اینڈریو مارویل)

● سننے میں جلدی کرو لیکن بولنے اور غصہ کرنے میں تاخیر کرو۔
(جیمس اول)

● غصے میں آدمی اپنا منہ کھول دیتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے۔
(کیٹو)

● لوگ موت سے ڈرتے ہیں لیکن ایک تہائی زندگی سو کر گزار دیتے ہیں۔ (ہربرٹ)

● اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے بلکہ ہر شخص کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہئے۔ (امام غزالیؒ)

● ندامت بھی توبہ کی ایک قسم ہے۔
(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

● عورت کا نامحرم مرد سے ملائم گفتگو کرنا بھی داخل بدکاری ہے۔
(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

● شرم کی کشش حسن سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

● تیرا کلام بتا دے گا کہ تیرے دل میں کیا ہے۔ (حضرت غوث اعظمؒ)

یاد رکھنے کی باتیں

● انسان کا دل توڑنے والا شخص اللہ کی تلاش نہیں کر سکتا۔

● بہترین کلام وہ ہے جس میں الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوں۔

● بچہ بیمار ہو تو ماں کو دعا مانگنے کا طریقہ خود بخود آ جاتا ہے۔

خیر اندیشی

جنگ احد کے موقع پر حضرت جابرؓ کے والد نے شہادت کے موقع پر حضرت جابرؓ سے کہا۔

"اس آخری وقت میں تمہیں اپنی لڑکیوں کے بارے میں خیر اندیشی کی وصیت کرتا ہوں۔"

چنانچہ باوجود یہ کہ حضرت جابرؓ عہد شباب سے گزر رہے تھے لیکن انہوں نے اپنی بہنوں کی نگہداشت کے خیال سے ایک بیوہ کو اپنے لئے منتخب فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے دریافت فرمایا کہ کسی دوشیزہ سے کیوں نہیں شادی کی؟ تو جواب دیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد احد کے معرکے میں شہید کر دیئے گئے اور اپنے پیچھے نو لڑکیاں چھوڑ گئے، ان کی نگہداشت کے پیش نظر میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے ساتھ انہی جیسی ایک ناتجربہ کار لڑکی جمع کر دوں۔ اس لئے ایک ایسی عورت کا انتخاب کیا جو ان کی کنگھی چوٹی اور دیکھ بھال کر سکتی ہے۔"

آپؐ نے فرمایا "ٹھیک کیا تم نے۔"

شمع فروزاں

خـــــــدا

● خدا کی ہستی نظر نہ آنے کے باوجود کائنات کے ذرے ذرے سے عیاں ہے۔

● جب کبھی میں نے خود کو تنہا پایا خدا کو اپنے قریب محسوس کیا۔

● انسان کوئی بھی مذہب اختیار کر لے، واسطہ خدا سے ہی پڑے گا۔

● یہ ظرف صرف خدا کا ہے کہ وہ اپنا انکار کرنے والوں پر بھی اپنی

طرح مہربان ہے جس طرح اپنا اقرار کرنے والوں پر۔

● خدا کی ایک بھی تخلیق کا جواب لانے سے انسان قاصر ہے۔

● جب کبھی خدا کی رحمت پر نظر کرتا ہوں تو دل بھر آتا ہے کہ وہ رحمت ہی رحمت ہے اور میں زحمت ہی زحمت ہوں۔

● اس بیکراں کائنات میں خدا کی مقدس ذات کا سہارا نہ ہوتا تو انسان اپنے حواس کھودیتا۔

● خدا کی رحمت شامل حال نہ ہو تو ایک دن گزارنا بھی محال ہے۔

چھوٹی سی بات

● برتری اچھے اخلاق سے ہوتی ہے نہ کہ رنگ سے۔

● جن کے سروں پر چھت نہیں ہوتی، وہ زلزلوں میں محفوظ رہتے ہیں۔

● کسی کو اپنا کہنے سے پہلے سوچ لو، کیا تم اسے اپنائیت کا بھرپور احساس دلاسکو گے۔

● دعا کبھی بیکار نہیں جاتی، البتہ قبول ہونے کی صورتیں مختلف ہیں۔

● حسن بناؤ سنگھار کے بغیر ہی دل کو موہ لیتا ہے۔

● منافقت انسان کو اللہ کے قرب سے محروم کر دیتی ہے۔ کسی سے مت پوچھو کہ وہ تمہیں کتنا چاہتا ہے بلکہ خود سوچو کہ تم کسی کو کتنا چاہتے ہو۔

ذرا سوچئے تو!

کیا آج آپ نے

● پنج وقتہ نمازیں ادا کیں۔؟

● قرآن شریف کے کچھ حصے کی تلاوت کی ہے۔

● قرآن شریف کے کچھ حصے کا ترجمہ یا تفسیر سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

● اسلامی احکامات پر عمل شروع کیا ہے۔

● کوئی عمل صرف اللہ کے لئے کیا۔

● اپنے گھر والوں کو اچھی باتیں بتائیں۔

● اپنے سے چھوٹوں کو کوئی نیک کام کرنے کی ہدایت کی۔

● اگر نہیں تو.........

آج ہم نے اپنی عمر عزیز کا ایک قیمتی دن یوں ہی گنوادیا کوشش کریں کہ آنے والی کل آج سے بہتر گزرے اور زندگی کا ایک ایک لمحہ کارآمد بن جائے۔

شیطان

ایک مرتبہ سرسید، مولانا شبلی اور سید ممتاز علی ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سرسید کا ایک بہت ضروری کاغذ گم ہوگیا تھا۔ وہ اسے بے حد تلاش کرر ہے تھے مگر ملتا نہ تھا۔ اتفاقاً مولانا شبلی کو وہ کاغذ مل گیا۔ انہوں نے اس کاغذ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تا کہ سرسید کو مزید دق کیا جائے، مگر سرسید بھانپ گئے کہ کاغذ مولانا شبلی دبائے بیٹھے ہیں، انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بڑے بوڑھوں سے سنتے آئے ہیں کہ جو چیز گم ہوجاتی ہے، شیطان اسے اپنے ہاتھ کے نیچے دبا کر بیٹھ جاتا ہے۔ مولانا ذرا دیکھئے کہیں میرا کاغذ آپ کے ہاتھ کے نیچے تو نہیں۔

گلدستہ

● شیشہ توڑنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کا انجام سوچ لو۔

● محبت شبنم کی طرح پاکیزہ جذبے کا نام ہے اس میں وفا اور خود اعتمادی بنیادی پودا ہے۔

● کسی کا دل مت دکھاؤ ہوسکتا ہے وہ آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

● محبت مسکراہٹ سے شروع ہوتی ہے اور آنسوؤں پر ختم ہوتی ہے۔

● کسی دکھی انسان کا ٹھہرا ہوا آنسو پونچھ لینا خون کے ہزاروں آنسو بہانے سے بہتر ہے۔

منتخب اشعار

امیر شہر نے رسم وفا پرستی کو
غریب شہر کی مجبوریوں سے جوڑدیا

●

رسم الفت ہی اجازت نہیں دیتی ورنہ
ہم کبھی تمہیں ایسا بھولیں کہ سدا یاد کرو

●

دیئے جلانے کی رسم بہت پرانی ہے
ہمارے شہر میں انسان جلائے جاتے ہیں

•

ہر موڑ پہ مل جاتے ہیں ہمدرد ہزاروں
شاید میری بستی میں اداکار بہت ہیں

•

خوشی کے آنکھوں میں آنسو سنبھال کر رکھنا
بُرے زمانے کبھی پوچھ کر نہیں آتے

•

شرمندہ میری روح کی سچائیاں ہوتیں
وہ تبصرہ ضمیر نے کردار پر کیا

عمل

جج۔ چور سے، تم نے جوہری کی دکان سے زیور چرائے تھے۔

چور۔ جی ہاں۔

جج۔ مگر کیوں؟

چور۔ کیونکہ جوہری کی دکان پر لکھا ہوا تھا۔

"سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔"

ایثار

بوڑھی خواتین کے لئے ہم نے دارالاقامہ تعمیر کیا ہے کیا اس کے لئے آپ چندہ دینا پسند کریں گے۔

"بہ خوشی آپ میری ساس کو لے جاسکتے ہیں۔"

صلاحیت

ایک صاحب اپنے دوست سے بولے میری بیوی بہت ہی قابل ہے۔ وہ کسی بھی موضوع پر گھنٹوں بحث کرسکتی ہے۔

دوست نے جواب دیا۔ ارے یار میری بیوی تو بغیر کسی موضوع کے گھنٹوں بحث کرسکتی ہے۔

قبلہ

ایک آدمی نے پوچھا ریل میں سفر کرتے وقت کس طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔

جواب ملا۔ جس طرف تمہارا سامان رکھا ہوا ہو۔

دواؤں کے ذیلی اثرات

سردرد میں گولی یہ بڑی زود اثر ہے
پر تھوڑا سا نقصان بھی ہوسکتا ہے اس سے
ہوسکتی ہے پیدا کوئی تبخیر کی صورت
دل تنگ و پریشان بھی ہوسکتا ہے اس سے
ہوسکتی ہے کچھ ثقل سماعت کی شکایت
بے کار کوئی کان بھی ہوسکتا ہے اس سے
ممکن ہے خرابی کوئی ہوجائے جگر میں
ہاں آپ کو یرقان بھی ہوسکتا ہے اس سے
پڑسکتی ہے کچھ جلد خراشی کی ضرورت
خارش کا کچھ امکان بھی ہوسکتا ہے اس سے
ہوسکتی ہیں یادیں بھی ذرا سی متاثر
معمولی سا نسیان بھی ہوسکتا ہے اس سے
بینائی کے حق میں بھی یہ گولی نہیں اچھی
دیدہ کوئی حیران بھی ہوسکتا ہے اس سے
ہوسکتا ہے لاحق کوئی پیچیدہ مرض بھی
گردہ کوئی ویران بھی ہوسکتا ہے اس سے
ممکن ہے کہ ہوجائے نشہ اس سے زیادہ
پھر آپ کا چالان بھی ہوسکتا ہے اس سے

علم اور دولت

● دولت فرعونوں کا ورثہ ہے اور علم انبیاء کا علیہ۔

● دولت کی حفاظت تم کرتے ہو اور تمہاری حفاظت علم کرتا ہے۔

● دولت بانٹی جائے تو کم ہوجاتی ہے۔ علم بانٹا جائے تو بڑھ جاتا ہے۔

دولت مند کنجوسی کی طرف مائل رہتا ہے اور اہل علم فیاضی کی طرف۔

● دولت چرائی جاسکتی ہے، علم چرایا نہیں جاسکتا۔

● دولت محدود ہے، علم لامحدود۔

✡❄✡✡❄✡

قسط نمبر ۸۲

علاج بالقرآن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بسلسلہ سورۂ فتح

طاعون یا ہیضہ کے موقعہ پر اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھنا مفید ہے اور اس آیت کی برکت سے اہل خانہ طاعون اور ہیضے سے محفوظ رہتے ہیں آیت یہ ہے وَلَوْلاَ رِجَالٌ مُّوْ مِنُوْنَ وَ نِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ○ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ

(آیت نمبر ۲۵)

☆ اگر کوئی چاہے کہ اچھا خواب دیکھے اور خوابوں کے ذریعہ اس کو بشارتیں ہوں اور وہ برے اور خوف ناک خوابوں سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے سات مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد اس آیت کو ۳ بار پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لاَ تَخَافُوْنَ ○ فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحاً قَرِيْباً هُوَالَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(آیت نمبر ۲۷ تا ۲۹)

☆ جو شخص یہ چاہے کہ اسے حج کی سعادت نصیب ہو جائے اس کو چاہئے کہ مذکورہ آیات کو تین سو گیارہ مرتبہ بعد نماز عشاء چالیس روز تک پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ انشاء اللہ حج کی سعادت نصیب ہوگی۔

☆ اگر کوئی شخص اختلاج قلب، ہولِ دل کا شکار ہو اور کسی بھی علاج سے اس کو فائدہ نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ مذکرہ آیات کو طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر پی لے۔ اس عمل کو لگاتار ے روز تک کرتا رہے۔ انشاء اللہ قلب کی بہت سی بیماریوں سے نجات ملے گی۔

☆ جس شخص کو نکسیر کا مرض ہو یا کسی بھی جگہ سے خون شدت کے ساتھ جاری ہو جاتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنی پیشانی پر یہ آیت لکھ دے۔ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَّ اَجْراً عَظِيْمًا۔

☆ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ سورہ فتح کا عامل بن جائے تو اس کو چاہیئے کہ اس سورۃ کو ۴۰ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک بہ نیت زکوٰۃ ادا کرے انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد سورۂ فتح کے تمام نقوش واعمال میں انشاء اللہ بھر پور کامیابی ملے گی۔

سورۂ فتح کا نقش مقدمات کی کامیابی، کاروبار کی کامیابی اور زندگی کی دیگر فتوحات اور کامیابیوں میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو جمعہ کے دن پہلی ساعت میں گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۴

☆☆☆

☆☆☆

سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا اسم مبارک "احمد" ہے۔اس کے معنیٰ ہیں کہ سب سے زیادہ اللہ کی تعریف کرنے والا بندہ۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ذاتی نام محمد ہے جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ ذات گرامی جس کی تعریف سب سے زیادہ کی جائے اور دوسرا ذاتی نام احمد ہے جس کے معنیٰ ہیں وہ ذات گرامی جو اپنے رب کی سب سے زیادہ توصیف وتحمید کرنے والی ہو۔اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ حق تعالیٰ شانہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنیوالی ذات ۔ذات محمد ہی ہے ۔انہوں نے حق تعالیٰ کی شایانِ شان عبادت بھی کی اوران کی تحمید وثنا بھی۔

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! جو شخص احمد کا منکر ہوگا میں اس کو دوزخ میں ڈالوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ یارب العالمین! یہ احمد کون ہیں؟

حق تعالیٰ نے جواب دیا۔احمد وہ ہیں کہ جن سے بہتر کوئی مخلوقات میں سے نہیں۔جو تمام نبیوں کے سردار ہوں گے اور جب تک ان کی امت جنت میں داخل نہیں ہوجائے گی کسی کو جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا۔

اس روایت میں اسم احمد کا ذکر ہوا ہے۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ کل مخلوقات اس کی مطیع ہوجائے اور اس کی عزت وتوقیر کرنے لگے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ صبح شام سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم سو مرتبہ پڑھا کرے۔انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں اس کو یہ محسوس ہونے لگے گا کہ مخلوقات اسکی تابع ہورہی ہے اوراسکی اطاعت کررہی ہے۔

● اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کا ذکر روزانہ تین سو مرتبہ کرنے لگے تو اس کا رزق وسیع ہوجائے۔اوراسکے رزق میں خیروبرکت بھی خوب ہو۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی دکان، فیکٹری، آفس وغیرہ کھولنے سے پہلے سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس کا کاروبار دن بدن ترقی کرتا ہے اور ہر طرح کی بندشوں اور رکاوٹوں سے محفوظ رہے۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۵۳ ہیں۔

اس اسم مبارک کا نقش تسخیر خلائق اوراپنے نفس کو مطیع کرنے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۱۹	۱۶	۱۳
۱۷	۱۲	۶	۱۸
۱۱	۱۴	۲۱	۷
۲۰	۸	۱۰	۱۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۱۹	۱۳	۲۱
۲۰	۱۸	۱۵
۱۴	۲۲	۱۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۴	۱۲	۱۹
۲۰	۱۱	۱۷	۵
۱۵	۷	۱۸	۱۳
۱۰	۲۱	۶	۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس کو لکھتے وقت عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۴	۲۰	۱۹
۲۲	۱۸	۱۳
۱۷	۱۵	۲۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، ی ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک زانو اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹	۵	۱۳	۱۶
۱۲	۱۷	۱۸	۶
۱۴	۱۱	۷	۲۱
۸	۲۰	۱۵	۱۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس کو لکھتے وقت عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۹	۲۰	۱۴
۱۳	۱۸	۲۲
۲۱	۱۵	۱۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۱۰	۸	۲۰
۷	۲۱	۱۴	۱۱
۱۸	۶	۱۲	۱۷
۱۳	۱۶	۱۹	۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۱۷	۲۲	۱۴
۱۵	۱۸	۲۰
۲۱	۱۳	۱۹

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ان سب پر درود عام پڑھ کر دم کردیں تو ان کی قوت وتاثیر دوگنی ہو جائے گی۔ درود عام یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

****

بدن کے اندرونی اعضاء کو دیکھئے تو حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ دل، جگر، معدہ، تلی، پھیپھڑہ، رحم، مثانہ، گردے اور آنتیں یہ تمام چیزیں حیرتناک طریقے سے فٹ کی گئی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک چیز کی شکل وصورت بھی ایک دوسرے سے جدا ہے اور ان سب کی کارکردگی بھی ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہے۔ معدہ کی بناوٹ سخت قسم کے مضبوط پٹھے سے کی گئی اور اس کو کھانا ہضم کرنے کے لئے بنایا گیا۔ یہ کھانے کو باریک کرکے ہضم کرلیتا ہے۔ پہلے یہ کھانا دانتوں اور ڈاڑھوں کے ذریعہ پستا اور باریک ہوتا ہے اس کے بعد مزید کارروائی معدہ کرتا ہے اور پھر اس کھانے کو ہضم کے قابل بناکر اس کو ہضم کرلیتا ہے۔

جگر کا کام یہ ہے کہ وہ غذا کو خون کی شکل میں تبدیل کرتا ہے۔ اور معدہ سے ہر عضو کے مطابق غذا حاصل کرتا ہے مثلاً ہڈیوں کے لئے ہڈیوں کے مناسب اور گوشت کے لئے گوشت کے مطابق تلی اور پتے کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ وہ جگر کو تقویت پہنچا سکیں۔ تلی اور پتے جگر کو خراب ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں اور ان دونوں کی مخصوص کارکردگی سے جگر اپنی حالت صحیح طور پر برقرار رکھتا ہے۔ مثانہ گردوں سے پانی حاصل کرکے اسے پیشاب کی نالی میں پہنچا دیتا ہے۔ رگیں بدن سے خون اٹھاتی ہیں اور بدن کے تمام اطراف میں اس خون کو پھیلاتی ہیں۔ رگیں گوشت کی محافظ ہیں۔ خدا کی قدرت کی صناعی دیکھئے کہ اس نے انسانی زندگی کی بقا کے لئے غذائیں پیدا کیں۔ پھر ان غذاؤں کو انسان کے جسم کے اندر داخل کرنے کے لئے اور انہیں جزو بدن بنانے کے لئے ایک منہ بنایا جس کے ذریعہ غذائیں انسان کے پیٹ میں داخل ہوتی ہیں۔ پھر ان غذاؤں کو لذیذ بنایا تاکہ انسان ان کو کھاتے ہوئے اُکتا نہ سکے۔ اگر غذاؤں میں لذت نہ ہوتی تو کون اپنا منہ چلانا پسند کرتا۔ غذا انسان کے منہ سے گزر کر حلق تک پہنچتی ہے اور پھر معدہ میں منتقل ہوجاتی ہے۔ حلق کے ذریعہ معدہ تک پہنچانے کی صلاحیت وہ دانت اور ڈاڑھیں پیدا کرتی ہیں جو غذاؤں کو مکسی کی طرح پیس کر باریک کردیتی ہیں۔ اگر غذائیں باریک ہوکر معدہ تک نہیں پہنچتیں تو یہ ہضم کے قابل نہیں ہوتیں۔ غذا معدہ میں پہنچنے کے بعد ہضم ہوکر خون بن جاتی ہے پھر اس خون جو جگر کی کارروائی سے بنتا ہے گردے کسی معیاری فلٹر کی طرح اس کی صفائی کرتے ہیں۔ اور اس میں سے گندے مادے کو الگ کرکے خون کو رگوں میں پھیلا دیتے ہیں۔ سب سے پہلے خون صاف ہوکر دل تک پہنچتا ہے پھر دل اس خون کو پورے جسم میں سپلائی کرتا ہے۔ کتنا عظیم الشان نظام ہے جو قدرت نے انسان کے بدن میں پیدا کیا ہے۔ اگر اس نظام کا ایک پرزہ بھی بگڑ جاتا ہے تو انسان کا پورا بدن بیکار ہوکر رہ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں انسان کو حق تعالیٰ حواسِ خمسہ عطا کئے ہیں جو اس کی زندگی کے اندر حسن پیدا کرتے ہیں۔ یہ حواس خمسہ اگر نہ ہوتے تو انسان کی زندگی بے کیف رہتی۔ ان حواس خمسہ میں سے ایک حس دیکھنے کی حس ہے۔ یعنی قدرت نے آنکھ پیدا کی جس کے ذریعہ انسان اس دنیا کے مشاہدات دیکھتا ہے اور ان سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ اگر انسان کو حق تعالیٰ تمام خوبیوں سے نوازنے کے بعد صرف آنکھوں کا نور اس سے چھین لے تو اس کی زندگی اندھیرا بن کر رہ جائے اس دنیا میں ہزاروں انسان ایسے ہیں جو بینائی سے محروم ہیں ان سے پوچھئے کہ آنکھوں کی دولت کیا ہوتی ہے اور اس دولت کے بغیر دنیا کی ہر دولت رکھنے کے بعد انسان کس قدر محروم ہوتا ہے۔ کیا گزرتی ہے اس کے دل پر جب وہ نہ اپنوں کو دیکھ سکتا ہے نہ غیروں کو زندگی تو کسی نہ کسی طرح گزر جاتی ہے لیکن ایک اندھے انسان کو اس دنیا میں کس طرح بھٹکنا پڑتا ہے اس کا صحیح اندازہ تو اسی کو ہوتا ہے جو بینائی سے محروم ہو۔ دوسری حس سننے کی حس ہے۔ یعنی قدرت نے دوسروں کی بات سننے کے لئے کان پیدا کئے۔ کانوں کے ذریعہ ہم اس دنیا کی آوازوں سے محظوظ ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس دنیاء قوت سماعت سے محروم ہیں ان سے پوچھئے کہ ان پر کیا گزرتی ذات کی بہرہ انسان جو نہ پیار کی آواز سن سکتا ہے نہ اپنائیت کی تو اکثر منزلیں متعین

گزرتی ہے۔ کانوں کی اہمیت صحیح طور پر وہی سمجھ سکتے ہیں جو بے چارے سننے کی صفت سے محروم ہوں۔

تیسری حس ذائقہ کی حس ہے۔ اس حس کے ذریعہ ٹھنڈے گرم کا میٹھے کڑوے کا اور تلخ وشیریں کا احساس ہوتا ہے۔ جن لوگوں کی یہ حس کسی وجہ سے ختم ہوجاتی ہے ان کی زندگی کا کیف ختم ہوجاتا ہے۔

چوتھی حس چھونے کی حس، جسے قوتِ لامسہ کہتے ہیں۔ اس حس کے ذریعہ انسان ان دیکھی چیزوں کا بھی احساس کرلیتا ہے۔ جن لوگوں کی قوتِ لامسہ صحیح طور سے کام کررہی ہوتی ہے وہ آنکھیں بند کرکے بھی اگر کسی چیز کو چھولیں تو بغیر دیکھے بھی سمجھ لیتے ہیں کہ ہاتھ کس چیز کو لگ رہا ہے چھونے سے عورت مرد کا، انسان جانور کا اور مختلف جاندار اور بے جان چیزوں کا ادراک ہوجاتا ہے اگر کسی انسان کا ہاتھ فالج کی وجہ سے بیکار ہوگیا ہو اور اس کی چھونے کی حس ختم ہوگئی ہو تو اس سے پوچھئے کہ ''قوت لامسہ'' کی نعمت کیسی نعمت ہے اور جو لوگ اس نعمت سے محروم ہیں ان پر کیسی گزرتی ہے۔؟

پانچویں حس بولنے اور گفتگو کرنے کی حس ہے اور یہی وہ حس ہے جو انسان اور حیوان کے درمیان وجہِ امتیاز بنی ہوئی ہے۔ دیکھنے، سننے اور چھونے کی قوتیں تو سبھی جانوروں میں بھی ہوتی ہیں لیکن انسان کو رب العالمین نے بولنے اور گفتگو کرنے کی جو صلاحیت بخشی ہے وہ دوسری مخلوقات میں نہیں ہیں۔ اگر انسان میں تمام خوبیاں ہوتیں صرف گفتگو اور بات چیت کی صلاحیت نہ ہوتی تو انسان کی وجہِ امتیاز ہی ختم ہوجاتی۔ بات چیت کی صلاحیت ہی انسان کو دوسری مخلوقات سے ماسوا جنات کے ممتاز کرتی ہے۔ انسان گفتگو کے ذریعہ اس کائنات پر گہرے تأثرات چھوڑتا ہے۔ اس کا بیان اور اس کا اندازِ بیان اسے فوقیت اور برتری عطا کرتا ہے اور اس کی شانِ عظمت میں زبردست اضافہ کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اسی بناء پر خالقِ کائنات نے باندازِ صریح یہ فرمایا ہے کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۔ اللہ نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کے اندر قوت گویائی کی صفت پیدا کی۔ اگر غور وفکر سے کام لیں تو سبھی کو یہ اندازہ ہوجاتا ہے۔ انسان کا پورا بدن خدا کی قدرت کو واضح کرنے کا ایک لاجواب نمونہ ہے جس میں ایک ایک چیز حیرتناک انداز سے فٹ ہے اور ایک ایک چیز کی اپنی ایک اہمیت آنکھ، کان، ناک، ماتھا، سر، سینہ، بازو، رانیں، پاؤں، گھٹنے، پیٹ، ...ن، دل، جگر، پھیپھڑے، گردے، تلی، پتہ، مثانے وغیرہ جیسی ...کی صناعی کا جیتا جاگتا شاہکار ہیں اور ان میں کونسی چیز ہے

جو اپنی جگہ عظیم الشان نعمت ہے اور ہم ان میں کس کس نعمت کی تکفیر کرسکتے ہیں؟ اسی لئے قرآن حکیم میں ایک جگہ یہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔

اور تم اپنے جسموں کے اندر غور وفکر کرو کیا تم نہیں دیکھ سکتے؟

حقیقت یہ ہے کہ پوری کائنات تو بہت بڑی چیز ہے انسان کا جسم ہی خدا تعالیٰ کی قدرت کو سمجھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن ان لوگوں کے لئے جنہیں اللہ نے عقل سلیم عطا کی ہے اور جن میں غور وفکر کرنے اور جستجو کرنے کا مادہ موجود ہے۔ جو لوگ عقل وفہم سے محروم ہیں ان کے لئے اس کائنات کی ہزاروں لاکھوں نعمتیں بھی کچھ نہیں ہیں۔ قرآن حکیم میں باربار یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اس قرآن میں ہزار طرح کی نشانیاں ہیں لیکن ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں اور جن میں غور وفکر کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ جیسی آیات قرآن حکیم میں جگہ جگہ نظر آتی ہیں۔

اس کے بعد سورۂ رحمٰن میں یہ فرمایا گیا۔ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۔ یعنی چاند اور سورج ایک حساب کے تحت پیدا کیا گیا۔ یعنی چاند اور سورج اپنی رفتار میں اللہ کے حکم کے پابند ہیں وہ ایک طے شدہ حساب کے ساتھ چلتے ہیں وہ اپنی من مانی نہیں کرتے۔ اللہ نے ان سیاروں کے لئے ایک حساب مقرر کردیا ہے اور قیامت تک یہ دونوں سیارے اس حساب کے پابند رہیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حساب ہے۔

اس بات کو قدرے تفصیل کے ساتھ قرآن حکیم میں یوں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

''اللہ کی ذات، وہ ذاتِ گرامی ہے کہ جس نے سورج کو چمکتا ہوا اور چاند کو نورانی بنایا اور اس کی رفتار کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ ایک سال کی گنتی اور حساب معلوم کیا جاسکے۔ اور اللہ نے یہ تمام چیزیں بے فائدہ پیدا نہیں کیں۔ مفصل بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان نشانیوں کو ان لوگوں کے لئے جو علم وآگہی سے بہرہ ور ہیں۔

آج ساری دنیا اس بات سے واقف ہیں کہ چاند ماہانہ حساب کا ایک لاجواب ذریعہ ہے اور سورج سالانہ حساب کا بے مثال نمونہ ہے۔ اور ان دونوں سیاروں کی گردش ہی کے پیش نظر اس کائنات میں ماہانہ اور سالانہ حساب وکتاب کو ترتیب دینے کے لئے ہزاروں جنتریاں اور کیلنڈر

شائع ہوتے ہیں اور ان دونوں سیاروں کی مخصوص گردش ہی کی بناء پر اس کائنات میں موسم اور فضاؤں میں تغیر پیدا ہوتا ہے۔ سردی ہو یا گرمی برسات ہو یا خشکی یہ سب کچھ ظاہری اسباب میں چاند اور سورج کی گردشوں کا مرہون منت ہے۔ اگر یہ دونوں سیارے ایک جگہ ٹھہر جائیں تو پھر موسم بھی ایک ہی جگہ ٹھہر کر رہ جائے گا اور اس طرح اس کائنات کا نظام معطل ہو جائے گا۔ رب کائنات نے کائنات کے نظام میں تنوع پیدا کرنے کے لئے چاند اور ستاروں کی رفتار مقرر کر دی۔

ذرا اندازہ کیجئے حکم کی تعمیل کا کہ سورج ۲۸ رفروری کو جس وقت نکلتا ہے ہر سال ۲۸ رفروری کو ٹھیک اسی وقت نکلے گا۔ ہزاروں سال کے کیلنڈر اٹھا کر دیکھ لیجئے مجال نہیں ہے کہ سورج ۲۸ رفروری کو ایک سیکنڈ پہلے یا ایک سیکنڈ بعد میں طلوع ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ایک جچا تلا نظام ہے۔ جو اس کائنات کو لے کر چل رہا ہے اور اسی طرح قیامت تک چلتا رہے گا۔

سورۂ رحمٰن کی اس آیت میں چاند اور سورج دونوں ہی سیاروں کے بارے میں یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ ایک حساب کے تحت پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی رفتار اور ان کا حساب طے شدہ ہے۔ یہ دونوں سیارے الل ٹپ نہیں چل رہے ہیں۔ اس فرمان الٰہی سے ہمیں اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ جس طرح سورج کی طے شدہ رفتار سے ہم سال کے حساب بنا لیتے ہیں اسی طرح چاند کے طے شدہ حساب اور رفتار سے ہم ماہانہ حساب بھی تیار کر سکتے ہیں۔ یہ جو ۲۹ راور ۳۰ کے چاند کے جھگڑے ہیں یہ غور وفکر نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ ورنہ جس طرح سورج کے طلوع وغروب کا وقت طے شدہ ہے اسی طرح چاند کے طلوع اور غروب ہونے کا وقت بھی طے شدہ ہے۔ لیکن ہم انسانوں نے اس بارے میں غور وفکر نہیں کیا ورنہ ہمیں خود بھی اندازہ ہو جاتا کہ رب کائنات نے چاند کو بھی سورج کی طرح ایک طے شدہ حساب کے تحت پیدا کیا ہے اور چاند بھی سورج کی طرح اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں اپنا روزمرہ کا سفر جاری رکھتا ہے اور یہ دونوں سیارے پورے سال ایک طے شدہ حساب کے تحت گردش کرتے ہیں یہ سرِ مو اپنی رفتار سے انحراف نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ساری دنیا اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ ہر سال ہجری اور عیسوی سالوں میں دس دن کا فرق ہو جاتا ہے۔ ہر سال ہجری سال عیسوی سال کے مقابلے میں ۱۰ دن پیچھے لوٹتا ہے۔ اس حساب سے ہر ۳۶ سال کے بعد ماہ رمضان ماہ جنوری میں لوٹ آتا ہے۔ دراصل عیسوی سال ۳۶۵ دن کا ہوتا ہے اور ہجری سال ۳۵۵ دن کا عیسوی حساب میں مہینوں کے دن متعین ہیں۔ ہر سال ۷ مہینے ۳۱ دن کے ہوتے ہیں، ۴ مہینے ۳۰ دن کے اور ایک مہینہ ۲۸ دن کا ہوتا ہے۔ جنوری، مارچ، مئی، جولائی، اگست، اکتوبر اور دسمبر ۳۱ دن کے ہوتے ہیں۔ اپریل، جون، ستمبر اور نومبر ۳۰ دن کے ہوتے ہیں اور فروری ۲۸ دن کا۔ ہجری حساب میں ۳۱ دن کا کوئی مہینہ نہیں ہوتا۔ مہینہ یا تو ۲۹ دن کا ہوتا ہے یا ۳۰ دن کا۔ عیسوی سال میں یہ متعین ہے کہ کونسا مہینہ کتنے دن کا ہے۔ جب کہ ہجری سال میں یہ متعین نہیں ہے۔ کوئی سا بھی مہینہ ۲۹ کا اور کوئی سا بھی مہینہ ۳۰ دن کا ہو سکتا ہے۔ البتہ عمومی طور پر ہجری سال ۳۵۵ یا ۳۵۴ دن کا ہوتا ہے اس حساب سے ہجری سال میں ۷ چاند ۳۰ کے اور پانچ چاند ۲۹ کے ہوتے ہیں یا پھر چھ چاند ۳۰ کے اور چھ چاند ۲۹ کے ہوتے ہیں۔ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ ۱۲ مہینوں میں ۷ چاند ۲۹ کے اور پانچ چاند ۳۰ کے ہو جائیں۔ اس تجربہ سے اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ نظام شمسی کی طرح نظام قمری بھی طے شدہ ہے۔ اختلافات قمر سے بچنے کے لئے صرف تھوڑی سی غور وفکر کی ضرورت ہے۔ عیسوی سال میں جنوری اور اکتوبر ایک ہی دن سے شروع ہوتے ہیں اگر یکم جنوری کو اتوار ہوگا تو یکم اکتوبر کو بھی اتوار ہی ہوگا۔ اگر لیپ کا سال نہ ہو تو فروری، مارچ اور نومبر ایک ہی دن سے شروع ہوتے ہیں۔ ستمبر اور دسمبر ایک ہی دن سے شروع ہوتے ہیں۔ اپریل اور جولائی بھی ایک ہی دن سے شروع ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح ہجری سال میں۔ بالعموم محرم اور شوال ایک ہی دن سے شروع ہوتے ہیں۔ صفر، رجب اور ذیقعدہ ایک ہی دن سے شروع ہوتے ہیں۔ ربیع الثانی اور رمضان المبارک ایک ہی دن سے شروع ہوتے ہیں اور ذی الحجہ اور جمادی الاول ایک ہی دن سے شروع ہوتے ہیں۔ شاذ و نادر ہی اس اصول کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن حکیم کا یہ دعویٰ اپنی جگہ سوفی صد درست ہے کہ الشمس والقمر بحسبان کہ چاند اور سورج ایک جچے تلے حساب کے ساتھ پیدا کئے گئے ہیں۔ یعنی ان کی جو رفتار روزانہ ماہانہ اور سالانہ مقرر کر دی گئی ہے یہ اسی حساب سے چلتے ہیں۔ اور ایک طے شدہ پروگرام کے تحت گردش کرتے ہیں۔

سورۂ یٰسین میں فرمایا گیا ہے۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَآ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝

اور اپنے ٹھکانہ پر چلتا رہتا ہے۔ یہ طے شدہ رفتار اس ذات کی طرف سے ہے جو زبردست علم وحکمت والا ہے اور چاند کی منزلیں متعین

کیں اور (ایک منزل میں پہونچ کر) وہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی ٹہنی، نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور یہ دونوں ایک ہی دائرے میں تیر رہے ہیں۔ اس آیت میں اور زیادہ کھل کر رب العالمین نے اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ چاند اور سورج کی رفتار طے شدہ ہے۔ یہ اللہ کے حکم سے ایک مخصوص چال اور مخصوص حساب کے ساتھ اپنے اپنے دائروں میں رواں دواں ہیں۔ ان میں سے کسی کی بھی یہ مجال نہیں ہے کہ کسی ایک سے آگے نکلنے کی کوشش کرے یا طے شدہ پروگرام کو تہس نہس کرنیکی کوشش کرے۔ یہ دونوں اللہ کے حکم کے پابند ہیں اور اسی طرح دن اور رات بھی اللہ کے حکم کے پابند ہیں انہیں بھی ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کا نہ حق ہے نہ اختیار۔

قرآن حکیم نے چاند اور سورج کے سفر کی طرف کھل کر اشارہ کردیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر وہ سیارہ جو چاند اور سورج کی طرح گردش کرتا ہے وہ بھی اللہ کے حکم کا پابند ہے۔ اس کی جو بھی رفتار اور سفر کی ابتدا انتہا متعین ہے وہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں ہے کسی بھی سیارے کو من مانی کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ علم نجوم کے مطابق ان ہی سیاروں کی گردش سے دنیا کا نظام مقرر ہوتا ہے۔ تقدیریں بنتی ہیں اور بگڑتی ہیں اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ سیاروں کو ذاتی طور پر یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کی تقدیر بنا سکیں یا بگاڑ سکیں۔ شمس و قمر نظام فلکیات کے سب سے بڑے سیارے ہیں۔ باقی سیارے ان ہی دو سیاروں سے اکتساب فیض کرتے ہیں۔ ان میں سے چند سیاروں کے نام یہ ہیں۔ عطارد، مشتری، مریخ زحل اور زہرہ۔ ان سیاروں کی بھی رفتار متعین ہے اور یہ بھی ایک طے شدہ پروگرام کے تحت اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

تمام قارئین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کسی بنا پر "ماہنامہ شریک حیات" کا اگست کا شمارہ شائع نہیں ہوسکا ہے، انشاء اللہ ماہنامہ شریک حیات کا اگلا شمارہ اگست و ستمبر دو ماہ کی مشترکہ اشاعت پر مشتمل ہوگا۔

ادارہ تمام قارئین سے معذرت چاہتا ہے۔

(منیجر ماہنامہ شریک حیات دیوبند)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

قوت حافظہ کی شکایت

سوال از: ریحانہ صدیقی ـــــــــ ممبئی۔

میں آپ کا رسالہ ''طلسماتی دنیا'' بڑے شوق سے پڑھتی ہوں اور مجھے ہمیشہ انتظار رہتا ہے۔ عرض ہے کہ میری عمر ۱۹ سال ہے اور میں آپ کو اپنی پریشانیاں بتانا چاہتی ہوں کہ مجھے بچپن ہی سے پڑھنے کا بہت شوق تھا پر پریشانی یہ تھی کہ میں جو بھی چیز یاد کرتی تھی وہ بھول جایا کرتی تھی۔ پھر بھی میری لاکھ کوششوں کے باوجود میں ناکامیاب ہوگئی۔ میرا آج بھی یہ حال ہے میں کوئی بھی چیز یاد کرتی ہوں تو ہمیشہ بھول جاتی ہوں۔ پھر میں نے اسکول کی پڑھائی چھوڑ کر عربی کی پڑھائی کرنا شروع کی اس میں میں نے دھیان لگایا اور میں ہجے سے پڑھنے لگی۔ روانی کرنے کی بہت کوشش کی مگر ناکامیاب رہی۔ اس کے بعد میرا دل پڑھائی سے ہٹ گیا اور میں نے گھر کے کاموں میں دھیان دیا اور ہنر بھی سیکھا اور اللہ کے فضل و کرم سے مجھ میں بہت ہنر ہے۔

میں پانچ وقت کی نماز پابند ہوں اور جب مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ میں کچھ پڑھ نہیں سکتی تو میں اللہ سے بہت رو کر دعا کرتی ہوں۔ شاید اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں مسجد کے اندر گئی ہوں اور ہاں میں نے ایک عالم کو دیکھا اور ان کا چہرہ بہت نورانی تھا۔ دیکھنے میں وہ ایک عظیم شخصیت نظر آتے تھے۔ میں نے ان سے سوال کرنا چاہا تو انہوں نے مجھے اجازت دے دی اور میں ان سے یہی سوال کیا کہ مجھے پڑھنا کیوں نہیں آتا ہے۔ تو انہوں نے دریافت کیا جب چھوٹی تھی تب تم نے کسی جانور کے بچے کو مارا تھا اور اس نے تمہیں بددعا دی ہے اسی وجہ سے تمہیں پڑھنا لکھنا نہیں آتا۔ اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اب اللہ سے یہ دعا کرتی ہوں کہ پروردگار عالم میری خطا کو معاف کردے اور مجھے حد سے زیادہ غصہ آتا ہے تو آپ سے گزارش ہے کہ کوئی دعا بتا دیجئے یا کوئی تعویذ لکھ دیجئے۔

اگر آپ اگلے شمارے میں میرے خط کا جواب لکھیں تو بڑی مہربانی ہوگی اور یہ بھی بتا دیجئے کہ میرے نام کا عدد کیا ہے اور میرا استارہ کیا ہے اور مجھے کونسا پتھر راس آئے گا۔

جواب

تعلیم کا ذوق ایک بہت بڑی نعمت ہے اللہ کے جن بندوں اور بندیوں کو تعلیم حاصل کرنے کا ذوق ہوتا ہے ان پر مالک حقیقی کی خصوصی عنایات ہوتی ہیں۔ ورنہ عام انسانوں کا مزاج تو یہ ہے کہ وہ جہالت پسند ہوتے ہیں اور جہالت کے گندے تالاب میں غوطے لگا کر خوش بخوش نظر آتے ہیں۔ آپ کو رب العالمین نے تعلیم کا ذوق عطا کر کے آپ پر اپنی رحمت کی بارشیں برسائی ہیں۔ آپ کو اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

اب رہی یہ بات کہ آپ کو کچھ یاد نہیں ہوتا تو یہ ایک بیماری ہے اور اس کا علاج کوئی مشکل نہیں ہے۔ آپ روزانہ صبح کو نہار منہ ایک گلاس پانی پر سات مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر دم کر کے پی لیا کریں۔ انشاء اللہ چند

ہفتوں کی پابندی سے آپ کی قوت حافظہ بڑھ جائے گی۔ پھر آپ جو کچھ بھی پڑھیں گی یاد رہے گا۔

آپ نے جو خواب دیکھا ہے وہ اس لئے اہم ہے کہ وہ آپ کی اپنی تڑپ اور دلی دعاؤں کے بعد آپ کو نظر آیا ہے ممکن ہے کہ یہ بات درست ہو اور آپ سے انجانے میں کسی جانور کا قتل ہو گیا ہو وہ جانور کسی دوسری مخلوق سے تعلق رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس کے قتل سے آپ کو الجھنوں کا شکار ہونا پڑا۔ آپ کے دماغ کی کمزوری کی وجہ کچھ بھی ہو ہم نے آپ کو بتایا ہے اس کی پابندی سے انشاء اللہ آپ کو فائدہ ہوگا اور آپ کی کچھ یاد نہ ہونے کی شکایت دور ہوگی۔

اپنے غصے پر کنٹرول کیجئے کیونکہ غصہ انسان کی وقعت کو کم کرتا ہے۔ غصہ کرنے سے انسان کی صحت بھی خراب ہوتی ہے اور غصہ انسان کو شرمندگی اور ندامت سے دوچار کرتا ہے کیونکہ ہر غصے کا انجام ندامت اور پچھتاوا ہے۔ غصہ اللہ اور اس کے رسول کو بھی پسند نہیں ہے۔ اس لئے غصے سے حتی الامکان خود کو بچائیں۔ اگر آپ روزانہ ''یَا سَلامُ یَا حَلِیمُ'' سو مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈال لیں گے تو انشاء اللہ آپ کا دماغ کنٹرول میں رہے گا اور آپ کو خواہ مخواہ جھنجھلاہٹ اور غصے سے نجات ملے گی۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے۔ اس لئے آپ کے لئے ۴، ۱۳، ۲۲، اور ۳۱ تاریخیں مبارک ثابت ہوں گی۔ آپ نے اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی۔ اس برج اور ستارے کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ آپ کا اسم اعظم ''یا عزیز'' ہے۔ روزانہ ۹۴ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر آپ اوپل، نگینہ پہن لیں تو آپ کے لئے انشاء اللہ مبارک ثابت ہوگا۔

ذاتی معلومات

یہ رسالہ ہمارے خالہ زاد بھائی کی وجہ سے ہماری دلچسپی اور لگن کا سبب بنا۔ اس رسالے اور آپ کی بے پناہ مہربانی کی وجہ سے لاکھوں لوگ ماشاء اللہ فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہم سب دعا گو ہیں کہ آپ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کریں اور آپ سدا ہی عوام کو فائدہ پہنچاتے رہیں اور ہمیشہ ہی ہم اندھیرے میں بھٹکنے والوں کو راہ راست دکھاتے رہنے کی خدا آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حالانکہ ہمارے کئی چچا زاد بھائی دار العلوم دیوبند میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چونکہ ہم نے بچپن ہی سے اسکول کی پڑھائی کی۔ اس لئے دینی معلومات کم ہی تھی۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے بہت کچھ سیکھا ہے اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ عربی تو ہم پڑھ ہی لیتے ہیں اردو بھی تھوڑی بہت پڑھ لکھ لیتے ہیں۔ پھر بھی کوشش کر رہے ہیں لکھنے کی کچھ غلطی ہو جائے تو مہربانی کر کے پڑھ سمجھ کر معاف فرمائیں۔

ہم قریب ۵ سالوں سے اس رسالے کو پڑھتے آرہے ہیں لیکن بدقسمتی سے پچھلے دو یا ڈھائی سالوں سے یہ رسالہ ہماری نظروں سے بھی نہیں گزرا، دراصل ہمیں اچانک ہی لدھیانہ جانا پڑ گیا تھا اور وہاں طلسماتی دنیا تو کیا کسی بھی طرح کا اردو رسالہ نہیں ملتا۔ اسی وجہ سے اتنے دنوں میں آپ جیسے لوگ سے دور رہنا پڑا۔ خیر اب پھر سے ممبئی آگیا ہوں تو اب پھر سے آپ کو تکلیف دے رہے ہیں معذرت کا خواہاں ہوں۔

لدھیانہ میں طلسماتی دنیا آسانی سے دستیاب ہو سکے اس کے لئے کچھ کریں تو وہاں کے مسلمانوں کو بھی آپ کی رہنمائی حاصل ہو سکے۔

میرا نام قیصر رضا ہے ویسے پیار سے کچھ لوگ افضال تو کچھ لوگ افضل بھی کہتے ہیں۔ مہربانی کر کے بتا دیں کہ میرے نام کے مکمل اعداد کیا ہیں اور میرا مفرد عدد کیا ہے، میرا ستارہ اور بروج کیا ہے، مجھے کون سا پتھر راس آئے گا (پتھر کا ہندی نام بھی) میرا مزاج کیسا ہے، میرا ذہن کیسا ہے اور مستقبل کیسا رہے گا۔

میری تاریخ پیدائش ۱۷ر جنوری ۱۹۸۱ء بروز اتوار ہے۔ میں بہار کے سیتا مڑھی ضلع کا رہنے والا ہوں۔

اعداد کس طرح نکالے جاتے ہیں یہ بھی بتا دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ نے طلسماتی دنیا کی خدمات کو جو اہمیت دی ہے اور جن مخلصانہ الفاظ میں آپ نے اس کی خدمات کا ذکر کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں اور اپنے رب سے اس بات کی دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں نیک نیتی کے ساتھ اسی طرح خدمت خلق کی توفیق عطا کرے اور ہم اللہ کے بندوں کی روحانی خدمت کرتے ہوئے اس حیات فانی کی آخری سانسیں لیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ لدھیانہ میں طلسماتی دنیا نہیں ملتا۔ اور کچھ لوگ اس رسالے کو پڑھنے کے خواہش مند ہیں تو اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ آپ کسی نیوز پیپر ایجنٹ کا پتہ ہمیں ارسال کریں جو اردو کے رسالے اپنے یہاں رکھتا ہو اس کو ہم طلسماتی دنیا جاری کر دیں گے۔ دس بیس رسالوں کا کھپنا تو کسی بھی جگہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے طلسماتی دنیا کو تو جو بھی دیکھتا ہے پھر اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ یہ رسالہ صرف مردوں

ہی میں نہیں بلکہ عورتوں اور نوجوانوں میں بھی بہت مقبول ہے اور اس رسالے کا کمال یہ ہے کہ اس کو ہر طرح کے مسلک کے مسلمان پڑھتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ قابل شکر بات یہ ہے کہ بعض ہندو بھائیوں نے طلسماتی دنیا سے استفادہ کرنے کیلئے اردو زبان سیکھ لی ہے چنانچہ طلسماتی دنیا کے بعض ہندو بھائی بھی خریدار ہیں۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے۔ یہ عدد قیصر رضا احمد کا ہے۔ افضال کا مفرد عدد ۳ اور افضل کا مفرد عدد ۲ ہے۔ جن حضرات کا مفرد ۵ عدد ہوتا ہے وہ بہت مضبوط قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں اور کاروباری اعتبار سے بہت چست وچالاک ہوتے ہیں۔ جن حضرات کا مفرد عدد ۲ ہوتا ہے ان میں ساتھ نبھانے کی صفت ہوتی ہے لیکن یہ لوگ اپنوں کی پھیلائی ہوئی ریشہ دوانیوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ جن حضرات کا مفرد عدد ۳ ہوتا ہے یہ فطری طور پر آزادی پسند ہوتے ہیں اور دوسروں کی دولت سے خود کو جمانے کی کوشش کرتے ہیں اور اکثر اس میں کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔

آپ کے چونکہ نام ۳ ہیں ہیں اسلئے تینوں ناموں کی خوبیاں اور خامیاں کچھ نہ کچھ آپ کے اندر موجود ہوں گی۔

آپ کا برج جدی اور ستارہ زحل ہے۔ ۲۲ ردسمبر سے ۲۰ رجنوری کے درمیان کا زمانہ آپ کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے اور آپ کے لئے جمعرات جمعہ اور ہفتہ مبارک دن ہیں۔ ہیرا، پنا اور فیروزہ آپ کی راشی کے پتھر ہیں اور ان کو پہننے سے آپ کی زندگی پر انشاء اللہ خوش گوار اثر پڑسکتا ہے ان پتھر کو ۹ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں۔

آپ کے لئے زرد اور سنہرا رنگ مبارک ہے عطر مشک آپ کو راس آئے گا اور سرخ گلاب کا پھول بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا۔ ۱۷، ۲۲، ۲۳ اور ۲۵ تاریخیں آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوں گی۔

نام کے اعداد نکالنے کے لئے ہماری کتاب "علم الاعداد" کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب کو پڑھنے کے سے آپ کو نام کے اعداد نکالنے کی معلومات بھی حاصل ہوں گی اور اس کے ساتھ ساتھ تمام نمبروں کی خصوصیات کا بھی علم حاصل ہوگا۔

امی بیمار ہیں

سوال از: (ایضاً)

میری امی کی طبیعت ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ اکثر ان کے سر میں درد رہتا ہے اور ابو کے کمر میں بھی درد کی شکایت رہتی ہے جو کہ سردی میں کافی بڑھ جاتی ہے۔ مہربانی کرکے کوئی اچھا سا روحانی علاج بتادیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ میں آپ کا احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔ جواب آئندہ شمارے میں شائع کردیں مہربانی ہوگی۔

جواب

نماز فجر کے بعد سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے اپنی والدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن میں اس عمل کی پابندی سے آپ کی امی کی طبیعت ٹھیک ہوجائے گی اگر وہ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد "یَاسَلَامُ" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے دل پر اور سینے پر دم کرلیا کریں تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے تندرستی بحال ہوجائے گی اور دل ودماغ پُرسکون رہیں گے۔

ذاتی باتیں

سوال از: بشیر احمد ——— کشمیر۔

ہم نے آپ کو کم سے کم بیس خط بھیج دیئے مگر کسی خط کا جواب نہیں ملا۔ آج میں پھر ایک بار آپ کے دربار میں یہ آخری خط پیش کررہا ہوں کیونکہ میرے ارمانوں کو آپ نے چکنا چور کیا اس خط کو اچھی طرح پڑھ کر میرے ان مسائل کو خدا کے واسطے حل کرو۔ کیونکہ میں نے بہت سے بزرگوں کو اپنے بارے میں بولا مگر کسی نے میری طرف توجہ نہیں دی۔ اب میں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے بعد صرف اور صرف آپ پر اپنا مسئلہ چھوڑا مہربانی کرکے میری رہنمائی کریں۔ تاکہ میں بھی زندگی اچھی طرح بسر کروں گا۔

میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آج چودھویں جماعت میں تعلیم پڑھ رہا ہوں مگر جب امتحان آتا ہے تو میرے کو کوئی بھی تکلیف ہوتی ہے تو میں اچھی طرح پاس نہیں کرتا ہوں۔ اس کا کوئی حل بتادیں تاکہ میں کوئی بھی امتحان اچھے نمبرات سے پاس کروں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

دوسرا سوال، میں نے بہت جگہوں پر انٹرویو بھی دیا مگر کسی بھی جگہ SLELECT نہیں ہوا۔ آج میں نے ایک انٹرویو دیا اس کے بارے میں کوئی حل بتادیں تاکہ میں اس بار نوکری کے لئے SELECT ہوجاؤں گا۔ مہربانی کرکے اسی خط میں پوری جانکاری دے۔ اور ایک سوال یہ بھی ہے کہ میرا نام بشیر احمد والد کا نام غلام محمد اور والدہ کا نام راجہ میم بروج کیا ہے۔ میرا لکی نمبر کونسا ہے، میرا ستارہ کیا ہے، میرا علمی اعداد کیا ہے اس پر بھی روشنی ڈالنا۔ میں نے ۲۰۰۲ء میں شادی کی اور اس سال یعنی ۲۸

جنوری بروز بدھ صبح پانچ بج کر پندرہ منٹ ۲۰۰۴ء میں ایک بچہ تولد ہوا اس کا نام میں نے فرحان بشیر رکھا۔ تو اس کے بارے میں جانکاری دیں کہ کیا اس کا نام ٹھیک ہے اس کا بروج کیا ہے اور اس کا لکی نمبر کیا ہے۔ آخر پر میں آپ سے ایک مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ کیا آیت الکرسی آواز بلند پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور کیا میت کو ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اس پر روشنی ڈالے اور کیا مسجد میں فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور کلام اللہ آواز بلند پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ آخر پر میرے لئے کوئی بھی عمل بتادیں جس سے میرے والد صاحب کا قرض ادا ہوجائے اور اس خط کا جواب خدا کے واسطے اس پتے پر بھیج دینا یا کسی شمارے میں درج کرنا وہ آپ کی مہربانی ہوگی۔

جواب

لیجئے آپ کے خط کا جواب حاضر ہے۔ امید ہے کہ آپ کے وہ ارمان جو خط کا جواب نہ ملنے سے چکنا چور ہوگئے تھے وہ پھر سے جڑ جائینگے اور ان میں پھر سے حرارت پیدا ہوجائے گی۔

امتحان میں اچھے نمبرات سے کامیاب ہونے کے لئے امتحان کی خوب تیاری کریں۔ ممکن ہو تو ٹیوشن بھی پڑھیں ورنہ خود محنت کریں اور اپنی قابلیت کو بڑھانے کی مسلسل جد وجہد کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ امتحان کے دنوں میں روزانہ "یَا حَسِیْبُ" سو مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوں گے۔

چونکہ آپ نے اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے آپ کا بروج کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ آپ کا لکی عدد ۳ ہے اور آپ کا مفرد عدد ۷ ہے۔

۲۸ رجنوری ۲۰۰۴ء کو جو بچہ آپ کے یہاں پیدا ہوا ہے اس کا نام فرحان بشیر ٹھیک ہے اس کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بچے کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے۔

آیت الکرسی بلند آواز سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کسی کی موت کے موقعہ پر اجتماعی قرآن خوانی کو بعض علماء نے پسند نہیں کیا۔ لیکن اگر ہوتی ہو تو اس پر تنقید نہیں کرنی چاہئے۔ اس دور میں جس طرح بھی لوگ دین پر چل رہے ہیں انہیں چھوٹ دینی چاہئے اعتراض و تنقید سے فائدے کے بجائے نقصان ہوتا ہے اور لوگ ضد پکڑ لیتے ہیں۔ مسجدوں میں فرض نماز کے بعد بہ آواز بلند آیت الکرسی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کو معمول بنالینا غلط ہے۔ اپنے والد سے تاکید کریں کہ بعد نماز مغرب یہ دعا ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ انشاء اللہ اس دعا کی پابندی سے قرض سے نجات مل جائے گی۔

فکر قد اور چہرے کی

طلسماتی دنیا ایک ایسا رسالہ جس کی تعریف میں بیان نہیں کرسکتی۔ آپ کو اور طلسماتی دنیا کو اللہ تعالیٰ دن دونی رات چوگنی ترقی دے آمین۔

طلسماتی دنیا کے ذریعہ آپ قد بڑھانے کے لئے ایک عمل لکھے تھے جسے ۳۰۰ دن تک کرنے کا ہے جس کو ہم لڑکیاں نہیں کرسکتے۔ کوئی دوسرا عمل بتائیے جس کو ہم لڑکیاں کرسکیں۔ مہربانی ہوگی۔

میرے چہرے پر مہاسوں کے نشان (دھبے) ہیں ان کو پوری طرح دور کرنے کے لئے کوئی عمل بتائیے گا احسان مند رہوں گی۔ طلسماتی دنیا کے شمارے جون میں میرے اس خط کو شامل کریں۔ بہت مشکور و ممنون رہوں گی۔

جواب

آپ روزانہ "یَا کَبِیْرُ یَا قَوِیُّ" دو سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اس کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب آپ نماز فجر اور نماز عشاء سے فارغ ہوجائیں تو مصلے پر کھڑی ہوکر اپنا بایاں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیں اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھ لیں اور یَا کَبِیْرُ یَا قَوِیُّ پڑھیں۔ جو ہاتھ آپ کا دل پر ہے اس کی انگلیوں پر شمار کرتی رہیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں ہی آپ محسوس کریں گی کہ آپ کا قد بڑھ رہا ہے۔

اپنے چہرے پر مہاسوں کے نشان دور کرنے کے لئے کسی حکیم سے رجوع کریں اور یونانی دوا کا استعمال کریں۔

چہرے کو پر کشش اور خوبصورت بنانے کے لئے روزانہ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے چہرے پر مل لیا کریں۔ درود شریف کی برکت سے انشاء اللہ چہرہ پر کشش اور خوبصورت ہوجائے گا۔

اگر برا نہ مانیں تو ایک بات عرض کردیں کہ اپنی صورت سے زیادہ اپنی سیرت پر توجہ دیں۔ بہت سی عورتیں بہت خوبصورت ہوتی ہیں لیکن اپنی بے کرداری اور اپنے مزاج کی خرابی کی وجہ سے خاندان بھر میں نکو بن کر رہ جاتی ہیں اور بہت سی خواتین جو خوبصورت نہیں ہوتیں جن کا رنگ روپ بھی صاف نہیں ہوتا لیکن اپنی محبت و خدمت اور اپنے کردار کی اچھائی اور اپنے

حسنِ سیرت کی خوبی کی وجہ سے خاندان والوں کے دلوں پر راج کرتی ہیں اور اپنے کردار کی مہک سے ہر محفل کو عطر بیز بنائے رکھتی ہیں۔

زندگی کی مشکلیں اور جادو

سوال از: سمیعہ ——— سرینگر۔

سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ میں نے آج تک پانچ خط ارسال کیں لیکن بدقسمتی سے ایک بھی خط کا جواب نہ ملا۔ اب مولوی صاحب میں یہ خط بڑی امید سے اور آخری خط ارسال کر رہی ہوں۔ آپ صاحب نے ہی مجھے خط لکھنے کو کہا تھا۔ ماں اور میرا نام پوچھا تھا۔ میرا نام سمیعہ ہے۔ اور ماں کا نام زبیدہ ہے۔ دس سال سے میں بڑی مصیبت میں ہوں۔ یہ سارا مجھے نیپال میں ہوا میرے بڑے بھائی نے نیپالی ہندو لڑکی سے شادی کی ہے۔ اسی نے ہی مجھے اور میرے چھوٹے بھائی نثار احمد کو جادو سحر سے برباد کیا۔ چونکہ ہمارے ماں باپ پہلے ہی مر گئے تھے۔ اسی لئے ہم نثار اور میں نیپال میں بڑے بھائی کے ساتھ رہتے تھے۔

مولوی صاحب! مجھے ہمیشہ جسم میں درد رہتا ہے۔ معدہ میں تو درد دس سال سے ہوا۔ خون کی ہمیشہ کمی رہتی ہے۔ جسم میں اندر ہی آگ ہوتی ہے اسی سحر وجادو نے کہیں کا نہ رکھا۔ قدم قدم پر بندش ہے۔ جسمانی اور روحانی طاقت سب ختم ہوگئی ہے ہم جیسے مردہ جی رہے ہیں۔ اب نا امید جیسے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ سے جناب مولوی صاحب۔ اسی سحر وجادو سے چھٹکارا پانے کے لئے میں یہاں کشمیر میں ایک عامل کے پاس گئی۔ اس نے مجھے یہ عمل کرنے کو دیا۔ (سورۂ فاتحہ ۱۴۱ بار، اول وآخر درود شریف ۱۱ بار) یہ عمل میں نے ایک برس کیا۔ اس کے بعد دوسرا عمل (سورۂ فاتحہ سے ۴۱ بار اور سورۂ اخلاص ۱۱ بار اور اول وآخر درود شریف ۱۱ بار) یہ عمل میں نے ڈیڑھ سال کیا۔ لیکن نہ بندشیں ختم ہوئی نہ صحت ٹھیک ہوئی اس کے بعد مولوی صاحب ماہ رمضان میں آپ صاحبان سے فون پر بات چیت ہوئی تو آپ نے (سَلَامٌ) ۱۳۶ بار صبح وعشاء کو دیا۔ اس سے بھی کچھ فرق نہ آیا۔ گھر میں تو بیمار ہوئی ہوں۔ لیکن گھر سے باہر نکل کر اور بھی زیادہ بیمار پڑ گئی ہوں۔ اسی وجہ سے اب باہر نکلتی نہیں ہوں۔ اگر آپ اس کا حل بتائیں تو زندگی بھر آپ کو دعا دوں گی۔ مجھے دس سال ہوگئے زندگی برباد ہوئے۔ آپ کی شخصیت کو دیکھ کر شاید لگ رہا ہے کہ ہم دونوں بہن بھائی ٹھیک ہوجائیں گے۔ ہم بدنصیبوں اور یتیموں کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہے۔

مولوی صاحب! ایک اور بات پھر سے زحمت دینا چاہتی ہوں وہ یہ کہ ہمارے مکان میں ایک دوکان دار ہے۔ اسی کے پاس ہماری تین دکانیں ہیں۔ اسی نے شیطان جن حاصل کیا ہے جس کی وجہ سے گھر میں اور ہماری زندگی اور بھی خراب ہوگئی ہے۔ شام کو یہ آدمی خود کو دکان پر مارتا رہتا ہے اور شام کے بعد ہم بہن بھائی کو دسواسی دل۔ بوجھ اور آگ جسم میں شروع ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم کام ہی نہیں کر پاتے۔ یہاں ایک امام صاحب ہیں ان کو کہا تو انہوں نے بتایا سورۂ بقرہ پڑھو۔ اسی سے ہماری حالت اور خراب ہوگئی۔ اب ہم نے سورۂ بقرہ کے CASSEO لائے اور TAPE RECODER میں لگائیں لیکن حالت یہ ہے کہ TAPE RACODE چار بار جل گیا۔ اب مہربانی کر کے آپ اس کا حل بھی دیں۔ ہم دونوں بہن بھائی تاعمر آپ کے شکر گزار رہیں گے۔

مولوی صاحب! آپ نے نثار احمد کو روزگار کے لئے تعویذ دیا تھا لیکن اس کو روزگار نہیں ملا۔ گھر کی اقتصادی حالت بھی خراب ہے۔ گزارہ مشکل سے ہوتا ہے۔ میں نے دو جگہوں پر فارم بھرے ہیں میں نے بی اے فائنل کیا ہے۔ اگر مہربانی آپ کی دعا سے کسی ایک جگہ نوکری لگ جاتی تو میں عمر بھر آپ کو دعائیں دیتی۔ ہمارے پاس دعاؤں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کا اجر آپ کو اللہ تعالیٰ دے گا اس کے سوا ہمارا کوئی بھی نہیں ہے۔ آپ صاحب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میں کس مفلسی اور بے کسی کی حالت میں ہوں۔ اگر آپ مجھے تعلیم دیجئے گا مہربانی کر کے اور اللہ کے واسطے مکمل دیجئے گا۔ میرا ہر روم روم آپ کو دعائیں دے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ صحت وسلامت رکھے اور خوشیاں اور کامیابی آپ کے قدم چومے۔

جواب

یاد پڑتا ہے کہ آپ کو پینے کے تعویذ بھجوا دیئے گئے تھے۔ اب آپ کو سحر سے نجات دلانے کے لئے ایک عمل لکھ رہا ہوں اس کو ذہن نشین کر لیں اور اس کو پابندی کے ساتھ سات ہفتوں تک کریں۔

ایک بوتل پانی پر "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" دوسو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور سات چھواروں پر سو سو مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ روزانہ عصر کے بعد ایک چھوارہ کھائیں اور آدھا گلاس پڑھا ہوا پانی پی لیں۔ ایک ہفتے اس کی پابندی رکھیں۔ جمعرات کے دن سے شروع کر کے بدھ کی شام تک۔ اگلے ہفتے پھر اسی طرح پانی اور چھوارے تیار کر لیں اور انہیں سات دنوں میں ختم کریں۔ اس طرح سات

ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں ۔انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔
اس نقش کو خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر اپنے اور اپنے بھائی کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

سلام قولا من رب رحیم			
۱۳۱	۱۳۷	۲۹۲	۲۸۹
۲۹۳	۲۱۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۸۶	۲۹۱

آپ کی زندگی کے بارے میں پڑھ کر دکھ ہوا۔آج کل قریب کے رشتے داروں نے ایسے ایسے زخم بخشے ہیں کہ بس خدا ہی کی پناہ۔سچ تو یہ ہے کہ اس دور میں جو زخم دے اور جو رنج و غم اور فکرات عطا کرے اسی کو رشتے دار کہتے ہیں۔ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کو مزید زخموں اور دکھوں سے محفوظ رکھے۔اور موجودہ تکالیف سے نجات عطا کرے۔آمین۔

اگر آپ دونوں بہن بھائی ایک ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کرلیا کریں کہ ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں اور سورۂ یٰسین کے اول و آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں تو انشاء اللہ یہ عمل آپ کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوگا۔اس عمل کی برکت سے دکاندار کے پھیلائے ہوئے شیطانی اثرات سے بھی نجات مل جائے گی۔

روزگار حاصل کرنے کیلئے نثار کو روزانہ تین سو مرتبہ "یَـا رَزَّاقُ یَـا نَـافِـعُ" پڑھنا چاہئے۔جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے سے بھی روزگار مل جاتا ہے۔

ہم اس بارے میں بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ نثار کو روزگار عطا کرے اور آپ دونوں کو مالی اور اقتصادی مسائل سے نجات بخشے۔(آمین)

پریشانیاں ہی پریشانیاں

سوال از محمد شاہد۔

میں طلسماتی دنیا کا چار سال سے مسلسل مطالعہ کر رہا ہوں ماشاء اللہ ہر مہینہ رسالہ خوب سے خوب تر معلومات فراہم کر رہا ہے۔اللہ رب العزت آپ کو صحت و تندرستی دے اور رسالہ کو ترقیات سے نوازے۔آمین۔

حضرت میں تقریباً نو سال سے بہت پریشان ہوں حالات بہت ہی خستہ ہیں۔میرا اچھا کام ہوتے ہوئے بھی ناکام ہوجاتا ہے اور مایوس ہونا پڑتا ہے۔میں کئی عاملوں سے رابطہ قائم کر چکا ہوں اور ان سے علاج بھی کرا چکا ہوں حالات سازگار ہونے کے بجائے اور خراب ہوگئے۔کوئی کہتا ہے تمہاری بیوی کی وجہ سے پریشانی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ تمہارے گھر پر کوئی چیز چھوڑ دی ہے اس وجہ سے اس کا اثر کاروبار اور بیوی پر ہے۔۱۲ مہینے سے سفلی کے کرتوت کا شکار تھی اس لئے کئی عاملوں سے علاج کرایا۔جب جا کر صحیح ہوئی اب تین بچے ہیں ایک لڑکا اور دو لڑکی جڑواں ہوئیں۔دعا کریں کہ اللہ ان کو ہر بلا سے محفوظ فرمائے۔

گھریلو پریشانی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں مجھے سوچ فکر کھائے جارہی ہے۔میری چھوٹی سی دکان ہے مسجد کی چوکھٹ میں مفلسی کی زندگی گزار رہا ہوں کوئی ایسا عمل یا وظیفہ بتائیں تاکہ ان تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے اور میرے رزق اور مال دولت میں ترقی ہوجائے۔

میرے اور بیوی کے نام کے کتنے اعداد ہیں۔میرا برج اور ستارہ کونسا ہے۔ستارہ کے حساب سے میرا کونسا عدد ہے۔کونسا دن، ماہ، سال، تاریخ، رنگ، اور لکی نمبر اور کونسی تاریخیں اہم ہیں اور کونسا نگینہ اور کونسا وظیفہ اور کس نام کے عدد سے دوستی کرنا اور کونسا کاروبار مناسب ہے۔تحریر کریں میں اپنا فوٹو روانہ کر رہا ہوں۔

میرا نام شاہد ہے۔والدہ کا نام، ثریا۔
بیوی کا نام۔امیر فاطمہ بنت انوری مرحوم۔
میرے لڑکے کا نام۔محمد عمید، لڑکیوں کا نام، ہدیٰ بسمہ۔

جواب

اپنے حالات کو سدھارنے کے لئے سب سے پہلے گھر کی صفائی اور عبادت کی پابندی پر دھیان دیں۔آپ دونوں میاں بیوی پانچوں وقت کی نماز بروقت ادا کریں اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھیں اور روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کی پابندی رکھیں۔انشاء اللہ آپ کو ایک ماہ کے بعد پریشانیوں سے کافی حد تک نجات مل جائے گی۔

آپ اس وہم میں مبتلا نہ ہوں کہ آپ پر کسی نے کچھ کرادیا ہے۔یا آپ کی بیوی کی وجہ سے آپ مشکلات کا شکار ہیں۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۶، آپ کی بیوی کا عدد ۸، محمد عمید کا عدد ۹، ہدیٰ، ایک اور بسمہ کا عدد ۸۔

آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، یا ۲۴ ہیں۔ آپ کی بیوی کی مبارک تاریخیں ۸، ۱۷، ۲۶۔ محمد حمید کی مبارک تاریخیں ۹، ۱۸، ۲۷۔ ہدیٰ کی مبارک تاریخیں ایک، ۱۰، ۱۹، ۲۸ اور بسمہ کی مبارک تاریخیں۔ ۸، ۱۷، اور ۲۶ ہیں۔ آپ کا کلی عدد چار، آپ کی بیوی کا کلی عدد ۲۔ محمد حمید کا کلی عدد ایک۔ ہدیٰ کا کلی عدد ۹ اور بسمہ کا کلی عدد ۳ ہے۔

آپ نے کسی کی بھی تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے برج اور ستارہ کی نشاندہی کرنا مشکل ہے۔

شوق عملیات کا

سوال از: محمد عثمان ـــــــــــــــ بیدر۔

میں قریب دو سال سے طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں مگر خط نہیں لکھا۔ اب آپ کی خدمت میں خط ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کی ہر مہینہ کی کتاب سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر کامیابی نہیں ملی۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ کمانے وغیرہ کے لئے نہیں صرف ہمارے گھر کے لئے کوشش کیا ہوں۔ کچھ پریشانی دور ہو جائے مگر فائدہ نہ ہوا کیونکہ آپ سے اجازت لینی تھی جو نہیں لئے۔ اس کے لئے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ ہمارے گھر میں پریشانی سے الگ اور دواخانے پھرنے سے ہمیں شک ہے کوئی ہمیں پریشان کر رہا ہے۔ میرا کاروبار بھی نہیں چل رہا ہے اور ہم لوگ گھر میں نماز کی اور تلاوت کی۔ ہمارے والد صاحب اور ہم سب بھی نماز پڑھتے ہیں۔ آپ کے شمارے اکتوبر، نومبر ۲۰۰۴ء کے شمارے میں لکھے ہیں اگر کوئی صحیح رہنمائی کے لئے پیر و مرشد کی تلاش میں روزانہ (یاہادی) کا ورد پڑھنے لکھے ہیں اس کو شروع کیا ہوں اس کے لئے مجھے آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے آپ رہنمائی فرمائیں تو آپ کی مہربانی ہوگی اور ہمارے گھر کی کاروبار کی رہنمائی ہو پریشانی دور ہو۔ ہم جیسے لوگوں کی خدمت کرنے کے بدلے میں اللہ آپ کو دونوں جہاں میں سرخرو کرے اور عزت عطا کرے اور عمر دراز کرے آمین۔ خط پہلی دفعہ لکھ رہا ہوں کچھ غلطی ہو تو معافی چاہتا ہوں۔

جواب

اگر آپ اپنے لئے یا اپنے گھر والوں کے لئے کوئی عمل کرنا چاہتے ہوں تو اس میں کسی شرط اور اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں بالخصوص روحانی ڈاک یا کشکول عملیات، اسماء حسنیٰ یا اسماء محمدی میں جو عملیات چھپ رہے ہیں ان میں سے آپ کوئی بھی عمل کر سکتے ہیں۔ روحانی عملیات میں بعض عملیات صرف سوال کرنے والے ہی کے لئے مخصوص ہوتے ہیں اس کا اندازہ آپ کو خود بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے عملیات سے گریز کریں۔ نیز ان عملیات سے بھی دور رہیں جن میں کچھ قیود و شرائط اور پرہیز وغیرہ کی بات ہے۔ اس طرح کے عملیات بغیر اجازت کے نہیں کرنے چاہئیں۔ رہی عامل بننے کی بات اس میں آپ کو بہت محنت کرنی پڑے گی سالہا سال تک ریاضتوں اور مشقتوں سے گزرنا پڑے گا۔ اس لئے اگر آپ اس چکر میں نہ پڑیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ باقاعدہ عامل بننے میں بہت محنت کرنی پڑے گی اور بہت سارے پاپڑ بیلنے کے بعد تھوڑا بہت کچھ ہاتھ لگے گا اور اگر خدانخواستہ کوئی رجعت ہوگئی یا آپ کا کوئی عمل منقلب ہو گیا تو ساری زندگی برباد ہو جائے گی۔ اس لئے صرف ہلکے پھلکے عملیات جن سے آپ اپنا ذاتی بھلا کر سکیں اور جن کے ذریعہ آپ اپنے گھر والوں کو فائدہ پہنچا سکیں بس وہی آپ کے لئے بہتر ہیں ان ہی پر قناعت کریں اور کوئی رسک مول نہ لیں۔

رہنمائی چاہتے ہیں

سوال از: مظہر شاہ ـــــــــــــــ کولار۔

جناب ہاشمی صاحب دیگر عرض گزارش یہ ہے کہ بندہ ناچیز آپ کے رسالے کا دو سال سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور بار بار آپ سے رہبری کے لئے طلب کر رہا ہوں۔ لیکن ابھی تک جواب سے محروم ہوں۔ اب یہ خط بہت امید کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ اسی بار میرے خط کا جواب ضرور دیںگے۔ امید ہے کہ میں نے اپنی دو فوٹو بھی خط میں رکھے تھے اور ۱۰۰ روپے کا منی آرڈر بھی۔ لیکن ابھی تک کچھ بھی جواب نہ ملا۔ میں ہر ماہ آپ کے خط کا انتظار کر رہا ہوں مجھے آپ کی ساری شرائط منظور ہیں۔ اور میرے پاس یٰسین شریف کے نو چلوں کی ترتیب بھی موجود ہے۔ بس آپ کی رہنمائی کا انتظار ہے۔ میں آپ کی کتابوں کا بہت شوقین ہوں۔ میں نے دو سال پہلے ایک کتاب لی۔ اس کتاب میں ایک منتر تھا۔ وہ پڑھ کر میں عمل کرتا چلا گیا۔ یہ پڑھنا ہی تھا کہ بہت زور سے ایک آواز آئی اور میں نے سوچا شاید کوئی ہوگا۔ پھر اتنے میں سارے جانور اکٹھا ہو گئے اور سب مجھے غور سے دیکھنے لگے یہاں تک کہ پرندے بھی دیکھنے لگے۔ پھر میں وہاں سے چلا پڑا پھر میں سوچ ہی رہا تھا کہ یہ ماجرا کیا ہے پھر میں نے سوچا کہ کیوں نہ یہ منتر کو دوبارہ پڑھ کر دیکھوں۔ اتنے میں میں منتر پڑھ کر جو بھی نیت کرتا وہ پوری ہو جاتی۔ یہاں تک کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل بھی کر لیتا تھا۔ اسی منتر سے

اور تھوڑے دن کے بعد شاید میں نے سوچا کہ یہ کوئی ضرور دوسری مخلوق ہے میں نے اس سے بات کرنا چاہا میں پھر سے منتر پڑھ رہا تھا کہ وہ میرے سامنے آگیا۔ مجھے دکھائی تو کچھ نہیں دے رہا تھا۔ مگر آواز سنائی دے رہی تھی اس کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ صرف اتنا وعدہ کیا کہ میں آپ کے ہر کام میں ساتھ دوں گا اور میں نے اسی سے کہا مدد تو خدا ہی کرنے والا ہے تم چلے جاؤ۔ اسی وقت میں بہت ڈرا ہوا تھا پھر وہ چلا گیا اس کے بعد میں اسے جب بلانا چاہوں وہ سامنے تو نہیں آتا۔ لیکن کبھی خوابوں میں ملاقات کر لیتا ہے اور ہر سوال کا جواب دے دیتا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے شاید وہ ہمزاد ہی ہوگا۔ اور میرے ساتھ اسی دن سے ایسے واقعے گزر رہے ہیں کہ جب بھی میں کسی گھر میں جاتا ہوں اس گھر میں جن یا آسیب یا جو بھی ہو میرے سامنے آجاتے ہیں اور آکر مجھ سے بات کرنے لگتے ہیں اور میں کسی آدمی کی طرف دیکھتا ہو تو اس کے اندر کیا کیا خوبیاں ہیں۔ یہ بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے اور میں امت کی خدمت خلق کرنا چاہتا ہوں۔ اور مجھے کچھ دن سے ایسا لگ رہا ہے کہ وہ طاقت ساری جو مجھ میں تھی وہ جانے کا اندیشہ ہے اور وہ دوسری مخلوق میرے ساتھ ہے۔ وہ بھی کبھی کبھی مجھے جھوٹ بولتی ہے اور کبھی کبھار لگی ہے۔ جناب ہاشمی صاحب یہ واقعہ کیا ہے جلد سے جلد بتائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

میں آپ کا شاگرد بننے کے لئے بھی بہت دنوں سے صبر کر رہا ہوں میں ہر وقت دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کے رسالوں کو قیامت تک جاری رکھے اور آپ کی عمر میں بھی اضافہ کر دیں۔ کیونکہ آپ امت کی خدمت خلق بہت اچھی طرح سے کر رہے ہیں۔ ہمیں آپ جیسے بزرگوں سے واسطہ رکھنا بہت اچھا لگتا ہے۔ خدا آپ کو ہر وقت اچھا رکھئے اور آپ کا رسالہ اور بھی ترقی کرے۔ آمین۔

جواب

روحانی عملیات کی لائن مؤکل اور ہمزاد سے شروع نہیں ہوتی اس سے پہلے بہت سے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جس طرح ایک حکیم اور ایک ڈاکٹر کو اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے اپنی عمر عزیز کے کئی سال کھپانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح ایک عامل کو بھی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کئی سال قربان کرنے پڑتے ہیں تب جا کر کسی کو کامیابی ملتی ہے۔

بے چاری روحانی عملیات چونکہ بہت سی عظمتوں کے باوجود لاوارث سی نظر آتی ہے اس لئے جس کا بھی دل چاہتا ہے وہ کہیں سے بھی اس کو شروع کر دیتا ہے کچھ لوگ جو اس لائن کی الف بے بھی واقف نہیں ہوتے وہ بسم اللہ ہی جنات تابع کرنے سے کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے حصے میں صرف ناکامی آتی ہے اور ناکام ہونے کے باوجود وہ اپنی غلطی محسوس کرنے کے بجائے روحانی عملیات سے ہی بدظن ہو جاتے ہیں۔

ہمارے خیال سے آپ نے بھی جو جنتر کسی طاقت کو حاضر کرنے کے لئے پڑھا تھا وہ اسی قبیل کے لوگوں کی غلط خواہش کی طرح ہے جی ہاں ابتدا ہی میں کسی طاقت کو اپنا غلام بنانے کی صلاحیت ہے یا پھر آپ پر رب کریم کا خصوصی فضل ہے جو کسی روحانی قوت آپ کی طرف متوجہ ہوئی لیکن آپ اس سے حسب منشاء کام نہ لے سکے اور پوری طرح وہ آپ کے بس میں نہ آسکی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے روحانی سفر وہاں سے شروع کیا جہاں ایک روحانی مسافر کو پہنچنے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔

اگر آپ اس لائن میں پوری طرح کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو قاعدہ بغدادی سے اپنی تعلیم کا آغاز کریں اور ایک دم چھلانگیں لگانے کی کوشش نہ کریں۔ یاد رکھیں دھیمی رفتار سے چلنے والے ہی کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ روحانی عملیات کے سفر میں کچھوے کی رفتار بنایئے خرگوش بننے کی کوشش مت کیجئے۔ سورۂ یٰسین کے چلوں کی شروعات کیجئے اس کے بعد رفتہ رفتہ ہم سے رہنمائی حاصل کرتے رہئے۔ بہتر ہے کہ آپ اپنے فوٹو بھجوائیں۔ کیونکہ ہمارے ریکارڈ میں آپ کے فوٹو موجود نہیں ہیں۔ اس بار لفافہ روانہ کریں تو لفافہ کی بائیں جانب ہری پنسل سے دو سطر کھینچ دیں ہم سمجھ جائیں گے کہ یہ لفافہ آپ نے روانہ کیا ہے سورۂ یٰسین کے چلوں کے دوران اپنی زبان کو جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور فضول باتوں سے محفوظ رکھیں۔

غربت وافلاس سے دُکھی

سوال از: غفران قدر ــــــــــ گورکھپور۔

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میں آپ کا رسالہ بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اس میں دین کی معلومات ہوتی ہے۔ روحانی معلومات ہوتی ہے آپ لوگوں کا روحانی علاج بتاتے ہیں جو بے شک ضرورت مندوں کی بھلائی میں شامل ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے ان کو شفا ملتی ہے۔ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے رسالہ کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچائے، آپ کو صحت وتندرستی عطا کرے۔ (آمین ثم آمین)

حضرت میں حد سے زیادہ غریب اور مفلس انسان ہوں کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بھی شرمندگی محسوس کرتا ہوں جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے قرض دار ہی رہا ہوں جو بھی کاروبار کیا فیل ہوگیا ہے۔ پڑھنے کے بعد نوکری بھی نہیں ملی جس کی وجہ سے معاشی پریشانی کا شکار ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ضرور میری مشکل کا حل تجویز کردیں گے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی ایسا عمل بتادیں کہ میری غربت اور مفلسی دور ہوجائے اور کاروبار کا بھی انتخاب کردے تاکہ دکان چلنے لگے اور میں قرضوں سے نجات پالوں۔

میرے نام کے حساب سے میرا اسم اعظم کیا ہے جو مشکلات کے دور میں اور ہمیشہ پڑھنا چاہئے۔

میرے لئے یہ صدقہ بھی بتادیجئے جو مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے ہر سال دینا چاہئے۔ تفصیل سے جواب مرحمت فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔

نماز کے تو آپ پابند ہوں گے۔ فرض نماز کے بعد چند وظائف کی پابندی کرلیجئے۔ انشاءاللہ آپ کو غربت و افلاس سے اور تنگ دستی سے نجات ملے گی۔ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ جس وقت آپ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرٰی پر پہنچیں تو تین بار اس کی تکرار کریں۔ اور اپنی تنگ دامانی کا تصور کرنے کے ساتھ اس بات کا تصور بھی کریں کہ رب العالمین کی ذات رازق بھی اور واسع بھی، وہ اپنے بندوں کو رزق عطا کرنے کی ذمہ دار بھی ہے اور وہ رزق میں وسعت پیدا کرنے کی قدرت بھی رکھتی ہے اس تصور کے ساتھ ساتھ آپ اپنی بے بسی کا بھی احساس کریں اور حق تعالیٰ کی اختیار کلی کا بھی یقین رکھیں۔ انشاءاللہ چند ہی ہفتوں کے بعد آپ کی زندگی میں خوش حالی کے آثار شروع ہوں گے غربت وافلاس کی گھنگور گھٹائیں چھٹ جائیں گی۔ اور سکون و راحت کا آفتاب طلوع ہوگا۔ بے شک ہمارے رب نے سچ فرمایا ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے اور ہر رات کے بعد صبح ہوتی ہے۔

آپ کا اسم اعظم "یَـا مُـجِیْبُ" ہے ۵۵ مرتبہ نماز فجر اور بعد نماز مغرب کے بعد پڑھا کریں۔

ہر سال ۲۴ ر ستمبر سے ۲۳ ر اکتوبر کے درمیان سوا کلو جوار جنگلی کبوتروں ڈال دیا کریں۔ اس صدقہ کی ادائیگی سے آپ انشاءاللہ آفات سماوی اور آفات ارضی سے محفوظ رہو گے۔

قرضوں کی ادائیگی کے لئے بعد نماز مغرب اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں اور دوران پڑھائی اپنے ڈاڑھی میں یا سر کے بالوں میں کنگھا کرتے رہا کریں۔ انشاءاللہ آپ کے بالوں کے بقدر اگر قرض ہوگا تو ادا ہونے کی سبیل پیدا ہوگی۔

میں دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو مشکلات سے، آلام سے، مصائب سے اور تنگ دستی سے پوری طرح نجات عطا کرے اور آپ زندگی کا آخری پرسکون طریقے سے گزاریں۔ اللھم آمین بجاہ سید المرسلین۔

بواسیر کا روحانی علاج

سوال از: محمد فرقان کاظمی ——— راجو پور۔

امید ہے کہ مزاج عالی بعافیت ہوں گے۔ آپ کی صحت وعافیت کے لئے ہم سب دعا کررہے ہیں بہت سے بواسیر کے مریض آتے ہیں ان کے لئے ہم روحانی کیا طریقہ اپنائیں۔ کوئی آسان طریقہ عنایت فرمائیں۔ جو اہل ہنود کو بھی دیا جاسکے۔

جواب

بواسیر کا روحانی علاج یہ ہے کہ آپ اولاً اس آیت کو پانچ سو مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھیں بہ نیت زکوۃ۔ اول وآخر پانچ پانچ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاءاللہ ۴۰ دن میں زکوۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد کسی بھی مریض کو اجوائن پر ۲۱ مرتبہ یہی آیت پڑھ کر دم کرکے دے دیں اور اس کو تاکید کردیں کہ اس اجوائن کو وہ روزانہ صبح شام دودھ دہی یا پانی کے ساتھ کھالیں۔ انشاءاللہ ۲۱ دن میں بواسیر خونی ہو یا بادی نجات مل جائیگی۔

زکوۃ کی ادائیگی کے بعد اس آیت کو نماز فجر کے بعد پانچ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔

آیت کریمہ یہ ہے۔ بسم الله الرحمن الرحيم ٥ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ٥

مرض مسان کا علاج

سوال از: (ایضاً)

بہت سی عورتوں کو مسان کا مرض ہوتا ہے حمل رہنے کی حالت میں

چھاتیوں میں خارش ہونا جیسی علامت شروع ہوتی ہے پھر بچہ پیدا ہوتے ہی مر جاتا ہے کبھی نیلا ہو جاتا ہے کبھی پیلا ہو جاتا ہے۔ حاملہ عورت کا علاج کس طرح کیا جاتا ہے اور مسان سے کس طرح چھٹکارا پایا جاتا ہے۔ بچہ سوکھتا چلا جاتا ہے۔

جواب

مرض مسان کے علاج کا روحانی علاج بھی اجوائن کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اس کی بھی پہلے زکوٰۃ ادا کریں۔

زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ والشمس ۴۰ مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ روزانہ چالیس دن تک پڑھیں۔ اول وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ اس سورت کی تلاوت بعد نماز مغرب ایک مرتبہ کرلیا کریں۔ جب کسی عورت کو مسان کا مرض ہو تو اس کو اجوائن پر ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دیدیں اور اس کو تاکید کردیں کہ حمل ٹھہرنے کے بعد تاوضع حمل روزانہ اجوائن کھاتی رہے۔ اجوائن کھا کر پانی یا دودھ پی لیا کرے۔ انشاء اللہ بچہ صحیح سلامت پیدا ہوگا۔

عورت کو مسان محض ہو یا لڑکیوں کا مسان ہو یا لڑکوں کا مسان ہو تینوں صورتوں میں انشاء اللہ یہ علاج کارگر ہوگا۔ گلے میں ڈالنے کے لئے سورۂ فاتحہ کا نقش مرض بواسیر میں بھی دیا جاسکتا ہے اور مرض مسان میں بھی۔

ذاتی نوعیت کی جانکاری

سوال از: عبدالمجید ______ مقام اونتی پورہ۔

میں نے اکتوبر ۲۰۰۲ء سے پہلے آپ کی کوئی بھی کتاب نہیں پڑھی نہ ہی میں نے طلسماتی دنیا کا اس سے پہلے کبھی مطالعہ کیا تھا۔ اکتوبر اور نومبر کی طلسماتی دنیا پڑھنے کے بعد مجھے یقین ہوگیا کہ جو کتابیں میں ڈھونڈ رہا تھا مجھے مل گئی۔ میں علم نجوم، علم الاعداد پڑھنے کا بہت شوقین ہوں۔ خداوند کریم کے فضل سے اور آپ کے علم سے میں بہت کچھ سیکھنا چاہتا ہوں۔ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ نے طلسماتی دنیا میں لکھا ہے جو بھی کوئی آپ سے تین سوال کرنا چاہتا ہے وہ کرسکتا ہے چاہے وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو اس لئے میں بھی آپ صاحب سے کچھ سیکھنا چاہتا ہوں۔ مجھے آپ کی طلسماتی دنیا کا اتنا انتظار رہتا ہے کہ نئے مہینے کے پہلے ہی تاریخ کو میں یہ کتاب خریدنا چاہتا ہوں۔ انشاء اللہ منی آرڈر بھیج دوں گا اور آپ کا طلسماتی دنیا کا خریدار بنوں گا اور آپ کی اسکیموں کا فائدہ بھی اٹھاؤں گا۔

میں نے اس سے پہلے بھی بہت سے پامسٹروں اور عاملوں سے اپنا عدد معلوم کرنا چاہا مگر میں مطمئن نہیں ہوا کیونکہ کوئی میرا عدد ۱، کوئی ۷، کوئی ۹ بتاتا ہے اس لئے آپ صاحب کو تکلیف دینا چاہتا ہوں کہ میرا صحیح عدد، میرا برج، میرا استارہ کونسا ہے، میرے ستارے کے حساب سے میرا کونسا عدد ہے، کونسا دن، مہینہ، سال، تاریخ، لکی نمبر، رنگ اور پتھر اور وظیفہ پڑھنا اور دوستی ودشمنی کن عدد والوں سے۔ اس سے پہلے کوئی سورج، کوئی چاند، کوئی اسد، برج سرطان وغیرہ وغیرہ کہتا ہے امید ہے کہ آپ میرا یہ خط پڑھ کر مجھے جواب دیں۔ وہ آپ صاحب کی مہربانی ہوگی۔

میرا نام عبدالمجید ولد نور محمد۔ والدہ کا نام نورہ بانو۔ میری بیوی کا نام زیبا بانو اس کی والدہ کا نام جانا۔

میری تاریخ پیدائش ۱۹۶۱ء۔ ۷۔ ۱۱ بروز جمعہ مبارک، دن کے ۲۰۔۲ بجے۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۲، ۱۱، ۲۰، اور ۲۹ ہیں۔ آپ کا لکی عدد ایک ہے۔ آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے۔ آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں۔ آپ کا دشمن عدد ۵ ہے۔ آپ کی عمر کا ۴۷ واں ۵۶ واں اور ۶۵ واں سال انقلابی ہوگا۔

آپ کے لئے زرد اور سنہرے رنگ مبارک ہوسکتے ہیں۔ آپ کو عقیق اور موتی انشاء اللہ راس آئیں گے۔ ان نگینوں کو ۸ گرام چاندی میں جڑوا کر پہنیں۔

آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے۔ روزانہ نماز عشاء کے بعد ۱۲۹ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

جنوری، فروری میں بطور خاص اپنی صحت کا خیال رکھا کریں۔ کیونکہ کوئی بھی مہلک بیماری یا کوئی بھی تکلیف دہ مرض ان ہی دو مہینوں میں خدانخواستہ حملہ آور ہوسکتا ہے۔

آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مضامین کی تعریف کی ہے اور اس کی خدمات کو محسوس کیا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس کے وہ تمام بندے جو روحانی خدمات کی قدر کرتے ہیں وہ طلسماتی دنیا کو پسند کرتے ہیں اور بے تابی کے ساتھ ہر ماہ اس رسالے کا انتظار کرتے ہیں۔ ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں طلسماتی دنیا کی صورت میں علم

معرفت کا چراغ جلانے کی توفیق دی۔ یہ رسالہ جہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں روشنی پھیلانے کی ۱۱ سالوں سے جدو جہد کر رہا ہے۔

شادی ہوگی یا نہیں

سوال از: جان محمد کھانڈے ـــــــــــ کشمیر۔

عرض ہے کہ سائل کا نام جان محمد کھانڈے ہے۔ والد کا نام محمد شعبان کھانڈے اور والدہ صاحبہ کا نام مالا ہے۔

میں ایک لڑکی سے پیار کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں وہ بھی مجھ سے غالباً بہت پیار کرتی ہے۔ اس کا نام عارفہ ہے۔ اس کے والد کا نام ثناء اللہ کھانڈے اور والدہ کا نام راجہ ہے۔ کیا میرے اور اس کے ستارے مل رہے ہیں۔ کیا یہ لڑکی میرے ساتھ شادی کرے گی۔؟ مجھے نہیں پتہ کہ کیا میرے والدین یا اس کے والدین ہمیں اپنی مرضی سے شادی کرنے دیں گے یا نہیں۔؟

آپ سے استدلال ہے کہ آپ اپنے روحانی فارمولے سے مجھے یہ بتائیں کہ کیا میں اس لڑکی سے شادی کر پاؤں گا یا نہیں۔؟

جواب

اگر آپ نے یہ معلوم کیا ہوتا ہے کہ میں فلاں لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں آپ استخارہ کرکے بتائیں کہ اس سے شادی کرنا کیسا رہے گا۔ اور استخارہ بھی آپ کو اس وقت کرانا چاہئے تھا جب آپ نے اس لڑکی سے شادی کرنے کے لئے اپنے ماں باپ کی رضامندی حاصل کرلی ہوتی۔ کیونکہ آپ کی ماں باپ کی رضامندی کے بعد ہی آپ اپنا پیغام اس لڑکی کے گھر بھجوا سکتے تھے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ہم آپ کو یہ بتا بھی دیں کہ آپ دونوں کے ستارے مل جائیں گے تو پھر بھی کیا فرق پڑے گا۔ اس کے بعد یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ وہ لڑکی آپ سے شادی بھی کرنے کے لئے راضی ہوجائے گی یا نہیں۔ اور اگر لڑکی راضی بھی ہوگئی تو پھر ماں باپ کی رضامندی کا سوال اٹھے گا۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ تو اس سے محبت کرتے ہیں اور غالباً وہ بھی آپ سے محبت کرتی ہے۔ لفظ غالباً یہ بتاتا ہے کہ آپ کو یقین نہیں ہے آپ صرف اندازہ کرکے بول رہے ہیں۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ پہلے اپنے والدین کو راضی کریں اور اس کے گھر اپنا پیغام اسی طرح بھجوائیں جس طرح برائے منگنی اور برائے شادی پیغام بھیجا جاتا ہے۔ تاہم ہم یہ امید کرتے ہیں کہ یہ لڑکی آپ کے لئے مناسب رہے گی اور ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کی خواہش کے مطابق آپ کی شادی اس لڑکی کے ساتھ کرادیں۔ (آمین)

آسیبی اثرات کا چکر

سوال از: نعیم کوثر ـــــــــــ جے پور۔

ہمارے گھر میں عجیب طرح کا ماحول بن کر رہ گیا ہے۔ گھر کے جتنے افراد ہیں وہ بیمار رہتے ہیں اور سب پر کاہلی سے طاری رہتی ہے اور سب ایک دوسرے سے بدگمان بھی رہتے ہیں۔ ہر وقت کی تو تو میں میں اور ہر وقت بحث اور لڑائی نے پورے گھر کو ایک محاذ بنا کر رکھ دیا ہے۔ روزگار بھی نہ چلنے کے برابر ہے۔ ہمیں شبہ ہوتا ہے کہ شاید کسی نے کچھ کرادیا ہے۔ گھر میں اکثر خون بھی آتا ہے۔ اور عجیب طرح کی آوازیں بھی آتی ہیں۔ ایک دو بار گھر کے زیور اور پیسے بھی غائب ہوئے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں ان باتوں سے نجات دلانے کے لئے تعویذ کریں اور ہمیں بھی پڑھنے کے لئے کچھ بتائیں۔

جواب

آپ کے گھر میں آسیب کے اثرات ہیں ان سے نجات پانے کے لئے ۴۰ دن تک روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کریں۔ تلاوت صبح ۸ بجے سے دوپہر ۱۲ بجے تک کریں اور روزانہ سورۂ بقرہ پڑھ کر ایک بالٹی پانی پر دم کرکے گھر کے چاروں کونوں میں چھڑکیں۔ اور اس پانی کو گھر کے سب افراد بھی پئیں۔ رات کو نصف رات کے بعد گھر میں ۴۰ دن تک اذان دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر کا ہر افراد ہر فرض نماز کے بعد "یارقیب" ۱۳ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرنے کا معمول بنائیں۔ اگر سونے سے پہلے گھر کا کوئی ایک فرد ایک مرتبہ آیت الکرسی چاروں قل اور ۱۳ مرتبہ یارقیب پڑھ کر دستک دیدے یعنی زور سے ۳ بار تالیاں بجادے تو گھر تمام رات حرکات جنات سے محفوظ رہے گا۔

جب آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی تو گھر میں سب کی تندرستی بحال ہوجائے گی اور روزگار بھی ٹھیک ہوجائے گا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العزت آپ کو ان اثرات اور ان مصائب سے جن میں آپ مبتلا ہیں نجات عطا کرے۔ (آمین)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف وتعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۱ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت-/40روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام وخواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہورہا ہے۔ قیمت-/40 علاوہ محصول ڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/60روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ھمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دوبار شائع ہوچکا ہے، اب ۲۰۰۱ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت-/50روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دیئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء، اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/50روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعہ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آگیا ہے۔ قیمت-/50روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت-/50روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/40روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت-/40روپے

محبت نمبر ۲۰۰۴ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کرسکتے سینکڑوں فارمولوں کو "محبت نمبر" میں جمع کردیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت-/80روپے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت-/50روپے علاوہ محصول ڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی

عددِ تقدیر عمر بھر انسان کے حالات پر اثر انداز ہوتا ہے چونکہ یہ عدد تاریخ پیدائش سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس کو بدلنا ممکن نہیں ہے جبکہ نام کے بدلنے سے نام کا مفرد عدد بدل جاتا ہے اور نام کا عدد چونکہ شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے نام کی تبدیلی سے شخصیت بھی بدل جاتی ہے۔ البتہ تاریخ پیدائش کے عدد میں تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ ”عددِ تقدیر“ کس طرح برآمد ہوتا ہے اس کو ہم دو مثالوں سے سمجھاتے ہیں۔

مثال نمبر ۱۔ مثلاً کوئی شخص ۱۵ر جولائی ۱۹۹۵ء کو پیدا ہوا ہے تو اس کا عددِ تقدیر اس طرح حاصل کریں گے۔

۱۵
۷
۱۹۹۵
۲۰۱۷
۲۸=۲۰+۱+۷
۱۰=+۲+۸

صفر شمار نہیں ہوگا۔ عدد ایک برآمد ہوا۔

مثال نمبر ۲۔ مثلاً کوئی خاتون ۱۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کو پیدا ہوئی تو اس کا عدد اس طرح برآمد ہوگا۔

۱۰
۱۲
۱۹۷۵
۱۹۹۷
۲۶=۱+۹+۹+۷
۸=۲+۶
۸ عدد برآمد ہوا

اب ذرا اندازہ کریں کہ کس کی تاریخ پیدائش کا عدد کیا ظاہر کرتا ہے۔

۱

جس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہوگا وہ ہمیشہ آزادی کا شائق رہے گا، اس کے لئے کسی بھی قسم کی پابندیاں ناقابل برداشت ہوں گی۔ مزاج میں احساس برتری ہوگا اور کسی قدر گھمنڈ بھی۔ یہ اپنی رائے کو ہمیشہ اہمیت دے گا، دوسروں کا مشورہ اس کے نزدیک ناقابل قبول ہوگا۔ یہ شخص قابل اعتبار ہوگا اور اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوگی کہ خوامخواہ دوسروں پر بدگمانی نہیں کرے گا۔ اس کی سوچ مثبت ہوگی۔ اس میں ذمہ داری کا احساس ہوگا اور یہ کسی بھی کام کو پوری سنجیدگی سے انجام دے گا۔ دوسروں پر ہمیشہ حکمرانی کرے گا اور اس میں حکمرانی کرنے کی صلاحیت بھی ہوگی۔ اس کو بلڈ پریشر ہوسکتا ہے اور اس کو زندگی میں عارضۂ قلب بھی ہوسکتا ہے۔ صحت بالعموم اچھی رہے گی۔ رنگ سرخ وسفید ہوگا اور جسم کسی قدر بھاری ہوگا۔

۲

جس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ ہوگا وہ انسان نشیب وفراز کا شکار رہے گا اور عورتوں کے معاملے میں وہ ہمیشہ بدبخت رہے گا۔ ۲ عدد والے انسان کی اگر کوئی بھی چیز گم ہوجائے گی تو مشکل ہی سے ملے گی۔ ۲ عدد والے انسان کے مزاج میں ہمیشہ اتار چڑھاؤ رہے گا۔ اس کے کام اکثر بنتے بنتے بگڑ جائیں گے۔ اس کے اندر استقلال کی کمی ہوگی اور اس کو کسی ایک جگہ جم کر کام کرنے کے مواقعات کم ہی میسر آئیں گے۔ اس کا زیادہ تر وقت گھومنے پھرنے میں کٹے گا اور مالی معاملات اس کے ہمیشہ متاثر رہیں گے۔

۳

جس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۳ ہوگا وہ کھلے ذہن کا انسان ہوگا، فیاض اور سخی ہوگا، اس کی فیاضی فضول خرچی کی حد تک بڑھی ہوئی

اس لئے یہ دولت جمع کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ دوسروں کو فائدہ پہونچانا اس کی زندگی کا اہم مقصد ہوگا۔ اس کے خیالات پاکیزہ ہوں گے اور سوچ وفکر صاف ستھری ہوگی۔ اس کو امیر بننے کی بہت خواہش ہوگی۔ اس کو دوستوں سے ہمیشہ نقصان پہونچے گا، امراضِ معدہ اور امراضِ قلب وجگر اس کو کسی بھی وقت پریشان کرسکتے ہیں۔ سفر کے دوران اس کو جانی اور مالی نقصان کا اندیشہ رہے گا۔

۴

جس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۴ ہوگا وہ اکثر مالی پریشانیوں میں مبتلا رہے گا، اس کی طبیعت میں ضد اور چڑچڑاپن ہوگا، یہ جلدی سے کسی کی غلطی معاف نہیں کرے گا۔ اس کو ریا ونمود کا مرض ہوگا اور یہ دوسروں کو ہمیشہ حقیر سمجھے گا اور کسی کو کوئی اہمیت نہیں دے گا۔ اس کے تعلقات حکام اور افسران سے اچھے ہوں گے، خرابیٔ خون کا یہ کسی بھی وقت شکار ہوسکتا ہے۔ اس کی تندرستی بالعموم متاثر رہے گی۔

۵

جس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۵ ہوگا یہ بالعموم طویل القامت ہوگا یا پھر جسمانی طور پر بہت مضبوط ہوگا، اس کی شکل وصورت سے چالاکی ٹپکے گی اس کو اکثر چیزیں بغیر محنت کے دستیاب ہوں گی، اس کی قوتِ حافظہ کمزور ہوگی لیکن عقل بڑھی ہوئی ہوگی۔ اس کو زندگی میں کسی بھی وقت رعشہ، لقوہ یا فالج کا مرض ہوسکتا ہے۔

۶

جس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۶ ہوگا وہ صلح پسند ہوگا، محبت کا خوگر ہوگا اور دوستی کرنے کی اس کی عادت ہوگی، عافیت پسند ہوگا اور ہمیشہ سکون وطمانیت کو فوقیت دے گا۔ یہ شخص تکالیف برداشت نہیں کر سکے گا، معمولی سی تکلیف بھی اس کو پریشان کرکے رکھ دے گی، اس کو اپنے اہل وعیال سے بہت محبت ہوگی، اس کے اعضاء بہت مناسب اور معتدل ہوں گے اس کے سر کے بال بہت ملائم اور بھورے ہوں گے۔ چہرے کی رنگت گوری ہوگی، عورتوں کے معاملے میں یہ بہت خوش نصیب ہوگا، دورانِ سفر اس کو ہمیشہ فائدہ ہوگا۔ اس کو زندگی میں امراضِ گردہ پریشان کرسکتے ہیں۔

۷

جس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۷ ہوگا۔ یہ خود پسند ہوگا اور خود ستائی اس کی کمزوری ہوگی، اپنی تعریف یہ اپنے منہ سے کرتے ہوئے بھی نہیں شرمائے گا۔ اس کی یہ بھی خواہش ہوگی کہ لوگ اس کی تعریفیں کریں اور اس کے کارناموں کو بڑھا چڑھا کر پیش کریں۔ یہ لوگوں کی شکایت اور اعتراضات پر بھی دھیان نہیں دے گا، اس کے اعضاء چھوٹے ہوں گے، چہرے کا رنگ زردی مائل ہوگا، اس کی سوچ وفکر پر منفی اثرات ہوں گے اور یہ لوگوں سے بدگمان رہے گا، اگر یہ کسی پر بھروسہ کریگا بھی تو پوری تحقیق کے بعد، یہ شخص سینے اور پیٹ کے امراض میں اکثر مبتلا رہے گا۔

۸

جس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۸ ہوگا یہ بیشتر معاملات میں بدنصیب ہوگا، محبت کے معاملات میں یہ خود غرض ہوگا۔ کاروباری معاملات میں کسی پر بھروسہ نہیں کرے گا اور یہ خود بھی بھروسے کے قابل نہیں ہوگا۔ اس کی کوئی بھی چیز کھونے کے بعد کبھی نہیں ملے گی۔ اس کا رنگ کالا یا سانولا ہوگا اور جسم کمزور ہوگا، یہ اپنے محسن کو کوئی اہمیت نہیں دے گا اس کی زندگی مصائب میں بسر ہوگی۔ یہ لوگوں کے امداد سے بھی خود کو سنبھالنے پر قادر نہ ہوسکے گا۔ یہ اگر کسی بیماری میں مبتلا ہوگا تو دیر تک بیمار رہے گا، اس کو ٹی بی کا اندیشہ رہے گا اور عمر کے آخر میں جنون اور پاگل پن کی بیماری بھی لاحق ہوسکتی ہے۔ اگر اس شخص کو زندگی میں کچھ بھی سکون میسر آگیا تو یہ بڑے بڑے وعدے کرنے لگے گا اور ایسے زعم میں مبتلا ہوجائے گا جو انسان کو فرعونیت تک پہنچادیتا ہے۔

۹

جس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۹ ہوگا وہ جنگ جو، تند خو اور ہٹ دھرم قسم کا انسان ہوگا لیکن اس کی فطرت صاف ستھری ہوگی اور اس کا کردار اچھا ہوگا اس کی وجہ سے لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ یہ شخص کبھی کسی کو نقصان پہنچانے کے درپے نہیں رہے گا لیکن اگر کسی وجہ سے انتقام لینے پر آجائے تو اس کا انتقام بہت سخت ہوگا، اگر اس کی کوئی بھی چیز گم ہوجائے گی تو جلد ہی مل جائے گی۔ مجموعی حیثیت سے یہ شخص خوش نصیب ہوگا، ایسے شخص کو ناگہانی حادثات سے اندیشہ رہے گا، دماغی امراض میں یہ کسی بھی وقت مبتلا ہوسکتا ہے، اس کا رنگ کھلا ہوا ہوگا، رنگ روشن ہوگا، آنکھیں چمک دار ہوں گی، قویٰ اچھے ہوں گے۔

آٹھویں قسط

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

''علم جفر'' کا ایک ایسا تحفہ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی ہم سعادت حاصل کررہے ہیں کہ جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ جو ہمارے بزرگوں کی ایک مخصوص امانت ہے اور یہ امانت حسب وعدہ ہم آپ سب کے لئے نقل کررہے ہیں۔ ہمارا وعدہ تھا کہ جو کچھ ہم نے اپنے بزرگوں سے سیکھا ہے اور حاصل کیا ہے وہ سب کچھ ہم اللہ کے اہل بندوں میں تقسیم کریں گے تاکہ اہل حضرات دکھی انسانیت کی خدمت کرسکیں۔ اسی وعدے کو نبھانے کے لئے ہم حیرتناک اور زوداثر قسم کے عملیات برابر پیش کررہے ہیں اور اجازت عام کے ساتھ ان کی نشاندہی کی جارہی ہے۔

آج کا یہ عمل بھی ایک نادر تحفہ ہے جو ہدیۂ ناظرین کیا جارہا ہے۔ یہ عمل دوسرے عملیات کی طرح بہت مختصر اور بہت آسان ہے صرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

طریقۂ عمل یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اور اس کی ماں کے نام کے اعداد نکالیں اور نام کے حروف الگ الگ حروف میں لکھ لیں۔ اس کے بعد مطلوب کے اعداد نکالیں اور اس کے حروف بھی الگ الگ کرکے لکھ لیں۔ ظاہر ہے اس عمل میں ہمارا مطلوب ''زرق'' ہے۔ اس کے بعد جس آیت کو ہم بطور خاص اس عمل کا جزو بنائیں گے اس کے اعداد نکال کر اس کو بھی الگ الگ حروف میں لکھ لیں۔ طالب اور والدہ کے نام میں جتنے بھی حروف ہیں ان کی مناسبت سے اسماء الٰہی اٹھائیں اور ان سب کے اعداد نکال کر ان اسماء الٰہی کو بھی الگ الگ حروف میں لکھ لیں۔ اسی طرح مطلوب کے حروف کی مناسبت سے اسماء الٰہی اٹھائیں اور ان کے کل اعداد جمع کرکے ان کو بھی الگ الگ حروف میں لکھ لیں۔

اب یہ دیکھیں کہ طالب کے نام کا پہلا حرف کس عنصر سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر وہ خاکی ہے تو الگ الگ تمام حروف میں سے خاکی حروف اٹھا کر ان کے اعداد کا ٹوٹل کرلیں۔ گویا کہ نقش جن مجموعۂ اعداد کا بنے گا اس میں طالب کے نام کے اعداد مع والدہ مطلوب کے اعداد اسماء الٰہی کے اعداد اور عنصر کے اعتبار سے جتنے بھی حروف ہوں گے ان کے اعداد کے مجموعے کا نقش بنے گا۔

نقش بنانے کا طریقہ یہ ہوگا کہ کل اعداد میں سے ۲۱ گھٹا کر مربع کا نقش ایک سے لے کر ۱۲ تک طبعی چال سے بھرا جائے گا۔ اس کے ۱۳ویں خانے میں وہ اعداد رکھے جائیں گے جو ۲۱ گھٹا کر آتے ہیں۔ ۱۳ویں خانے میں حاصل نفی رکھ کر ایک ایک کا اضافہ ۱۶ویں خانے تک کرتے چلے جائیں۔ نقش تیار ہونے کے بعد اس کے دائیں بائیں اسماء الٰہی اور اوپر سے نیچے کی طرف آیت کریمہ لکھ دی جائے اور سب سے نیچے یہ عزیمت لکھ دی جائے۔

''اجب یامیکائیل بحق یارزاق''

یہ نقش دو عدد بنائے جائیں۔ دونوں نقوش پر طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر ''یَـــا رَزَّاق'' پڑھ کر دونوں نقوش پر دم کردیں۔ ایک نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیں اور ایک نقش اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔

اپنے نام کا مفرد عدد اگر ایک ہو تو نقش اتوار کے دن پہلی ساعت میں بنائیں، نام کا مفرد عدد ۲ ہو تو پیر کے دن پہلی ساعت میں بنائیں، مفرد عدد تین یا چار ہو تو منگل کے دن پہلی ساعت میں بنائیں، اگر عدد ۵ یا ۶ ہو تو بدھ کے دن پہلی ساعت میں بنائیں، اگر عدد ۷ ہو تو جمعرات کے دن پہلی ساعت میں بنائیں، اگر عدد ۸ ہو تو سنیچر کے دن پہلی ساعت میں بنائیں، اگر ۹ ہو تو جمعہ کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔

آیئے اب اس طریقۂ عمل کو ایک مثال سے سمجھیں۔

نام طالب	فرزانہ	۳۴۳
والدہ طالب	طاہرہ	۲۲۰
		۵۶۳

ان ناموں کے الگ الگ حروف یہ ہیں۔

ف ر ز ا ن ہ ط ا ہ ر ہ۔

نام مطلوب۔ رزق ــــــــــ ۳۰۷۔

الگ الگ حروف۔ ر ز ق۔

آیت مطلوبہ۔ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ــــــــــ ۱۲۸۷۔

الگ الگ حروف۔

ا ل ل ہ ل ط ی ف ب ع ب ا د ہ ی ر ز ق م ن ی ش ا ء و ہ و ا ل ق و ی ا ل ع ز ی ز۔

ف	فتاح	۴۸۹
ر	رحیم	۲۵۸
ز	زکی	۳۷
ا	اللہ	۶۶
ن	نافع	۲۰۱
ہ	ہادی	۲۰
ط	طاہر	۲۱۵
ا	اول	۳۷
ہ	ہادی	۲۰
ر	رشید	۵۱۴
		۱۸۵۷

تمام اسماء الٰہی الگ الگ حروف میں۔

ف ت ا ح ر ح ی م ز ک ی ا ل ل ہ ن ا ف ع ہ ا د ی ط ا ہ ر ا و ل ہ ا د ی ر ش ی د۔

طالب کے نام کا پہلا حرف ف ہے اور یہ حرف آتشی ہے۔ تو تمام حروف میں سے آتشی حروف اٹھالیں گے۔ جو یہ ہیں۔

ف ا ہ ط ا ہ ف ا م ا و ا ف ہ ا ط ا ہ ا ہ ا ش۔

ان حروف کے کل اعداد یہ ہیں ــــــــــ ۶۴۲

اب تمام مجموعہ اعداد کو اٹھائیں۔

۵۶۳
۳۰۷
۱۲۸۷
۱۸۵۷
۶۴۲
ـــــ
۴۶۵۶

ان کا ٹوٹل یہ ہے۔ ان میں سے ۲۱ گھٹا دیجئے۔

۴۶۵۶
۲۱
ـــــ
۴۶۳۵

نقش اس طرح بنے گا۔ چونکہ نام کا پہلا حرف آتشی ہے اس لئے چال آتشی رہے گی۔

۷۸۶

اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز

یا اللہ، یا فتاح، یا رحیم، یا نافع، یا ھادی

۱	۴۶۳۶	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۴۶۳۵
۶	۹	۴۶۳۸	۳
۴۶۳۷	۴	۵	۱۰

یا اول، یا ھادی، یا طاھر، یا زکی، یا رشید

اجب یا میکائیل بحق یا رزاق

چونکہ فرزانہ کا مفرد عدد ایک ہے اس لئے اتوار کی پہلی ساعت میں یہ نقش بنانا چاہئے۔ دو نقش تیار کریں اسی دن کی شام کو ایک نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں اور دوسرا نقش اپنے گلے میں ڈال لیں یا بازو پر باندھ لیں۔

گھر اور اہل وعیال کی حفاظت

جو کوئی سفر پر جا رہا ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کا گھربار اور اہل وعیال محفوظ اور امن وامان میں رہیں تو وہ گھر سے روانہ ہوتے وقت چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو یہ کلمات کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ بِهِنَّ اِلَيْكَ فَاجْعَلْهُنَّ خَلِيْفَتِیْ فِیْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ۔ بفضل باری تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے گھربار اور اس کے اہل وعیال کی حفاظت رہے گی بلکہ اردگرد کے مکانات کی بھی حفاظت رہے گی جب تک کہ وہ لوٹ کر واپس نہ آجائے۔

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فلاں ابن فلاں کی خواہش کب پوری ہوگی

اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ اس کی خواہش کب پوری ہوگی تو اپنی خواہش کو ذہن میں رکھ کر سوال قائم کرے۔ اس کے بعد تفصیلات پھیلا کر مستحصلہ برآمد کرے۔ اگر مستحصلہ چار، پانچ یا چھ برآمد ہو تو چھ ماہ کے اندر اندر خواہش پوری ہوگی۔ اگر سات، آٹھ، یا نو برآمد ہو تو آٹھ ماہ یا نو ماہ میں خواہش پوری ہوگی۔ اگر ایک دو یا تین برآمد ہو تو ایک ماہ سے تین ماہ کے اندر اندر خواہش پوری ہوگی۔

مثلاً سلیم ابن سلمہ ١٥ ر اگست ٢٠٠٥ء کو صبح ١٠ بجے معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اس کی خواہش کب پوری ہوگی۔ تو سوال اس طرح قائم ہوگا۔

مجھ، سلیم ابن سلمہ کی خواہش کب پوری ہوگی۔ اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے حسب قاعدہ۔ تفصیل اس طرح پھیلائیں۔

(١) سلیم ابن سلمہ۔	١٧٥	٥
(٢) بقیہ حروف سوال کے اعداد	١٢٦١	١
(٣) تاریخ عیسوی ١٥	١٥	٦
(٤) ماہ عیسوی اگست	٨	٨
(٥) سن عیسوی ٢٠٠٥ء	٢٠٠٥ء	٧
(٦) تاریخ قمری	٩	٩
(٧) ماہ ہجری ٦	٦	٦
(٨) سن ہجری ١٤٢٦ھ	١٤٢٦ھ	٤
(٩) تاریخ ہندی ٣٢	٣٢	٥
(١٠) ماہ ہندی ساون	٤	٤
(١١) سن ہندی بکرمی ٢٠٦٢	٢٠٦٢	١
(١٢) دن پیر	٢	٢
(١٣) برج سنبلہ	٦	٦
(١٤) متعلقہ ستارہ عطارد نمبر مثبت	٥	٥
(١٥) منزل قمر بلدہ	٢١	٣

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

٥ ١ ٦ ٨ ٧ ٩ ٦ ٤ ٥ ٤ ١ ٢ ٦ ٥ ٣
٦ ٧ ٥ ٦ ٧ ٦ ١ ٩ ٩ ٥ ٣ ٨ ٢ ٨
٤ ٣ ٢ ٤ ٤ ٧ ١ ٩ ٥ ٨ ٢ ١ ١
٧ ٥ ٦ ٨ ٢ ٨ ١ ٥ ٤ ١ ٣ ٢
٣ ٢ ٥ ١ ١ ٩ ٦ ٩ ٥ ٤ ٥
٥ ٧ ٦ ٢ ١ ٦ ٦ ٥ ٩ ٩
٣ ٤ ٨ ٣ ٧ ٣ ٢ ٥ ٩
٧ ٣ ٢ ١ ١ ٥ ٧ ٥
١ ٥ ٣ ٢ ٦ ٣ ٣
٦ ٨ ٥ ٨ ٩ ٦
٥ ٤ ٤ ٨ ٦
٩ ٨ ٣ ٥
٨ ٢ ٨
١ ١
٢

دو برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سلیم ابن سلمہ کی خواہش ایک ماہ سے تین ماہ کے اندر اندر پوری ہو جائے گی۔

(باقی آئندہ)

◆◆◆◆◆◆

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور نامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔ قیمت -/70 روپے (علاوہ محصولڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دیئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔ قیمت -/35 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی شخصیت اور ان کی صلاحیت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کی خامیوں کی چغلیاں کرتے ہیں، اگر آپ بھی اپنے محاسن اور مصائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اعداد بولتے ہیں کا مطالعہ کریں۔
قیمت -/100 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت وافادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز خواص کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
قیمت -/25 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت وافادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت -/15 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت وافایت

سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں اس سورۃ سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ اس حقیقت سے کتاب میں پردے ہٹائے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا چاہئے۔ قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے آپ اپنی شخصیت کا کیسے اندازہ کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (قیمت -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا نام" ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں اور وہ کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر رکھیں میں اور اپنے بچوں کے اپنے پوتوں، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کیلئے اس کتاب سے استفادہ کریں۔
قیمت -/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جسے عاملین کی اکثریت نے خراج عقیدت پیش کیا ہے قیمت -/100 (علاوہ محصولڈاک)

آیات رزق: حلال روزی حاصل کرنے کے روحانی طریقے۔
قیمت -/5 روپے (علاوہ محصولڈاک)

آیات شفاء: مختلف امراض سے نجات پانے کے روحانی طریقے۔ قیمت -/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

آیات حفاظت: اپنے جان مال کو محفوظ رکھنے کے روحانی طریقے۔ (قیمت -/5 روپے علاوہ محصولڈاک)

منزل کی عظمت وافادیت: منزل کو کس مرض میں کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس کتاب میں مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔ قیمت -/5 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور روانہ کریں

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

دفع دشمن کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب وزعفران سے دو عدد لکھیں۔ ایک اپنے گلے میں ڈال لیں اور ایک اپنے گھر کی چوکھٹ پر لگادیں۔ اور ایک ہفتے تک مندرجہ ذیل عمل کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر لوبان پر دم کر کے اس لوبان کی دھونی گھر میں دیں اور لگاتار ایک ماہ تک چلتے پھرتے لاتعداد مرتبہ "یَاخَافِضُ" پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ دشمن دفع ہوگا یا پھر اپنی شرارتوں سے باز آجائیگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

H	ض	ف	ا	خ	H
x	خ	ض	ف	ر	x
m	ا	خ	ض	ف	m
⌒	ف	ا	خ	ض	⌒

پڑھنے والا عمل یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ شَرًّا فلاں ابن فلاں اَبَدًا اَبَدًا اَبَدًا بِحَقِّ يَاخَافِضُ يَاخَافِضُ يَاخَافِضُ يَامُغِيْثُ اِغْثِنِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر۔

فلاں ابن فلاں کی جگہ دشمن اور اس کی ماں یا باپ کا نام لیں۔

ہر حاجت کے لئے

ذیل کے نقش کو مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں اور نقش کے نیچے کی عبارت اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھ کر سجدے میں جا کر دعا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کریں۔ انشاء اللہ جو بھی مقصد ہوگا وہ پورا ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱۷	۴۲۱	۴۲۴	۴۱۰
۴۲۳	۴۱۱	۴۱۶	۴۲۲
۴۱۲	۴۲۶	۴۱۹	۴۱۵
۴۲۰	۴۱۴	۴۱۳	۴۲۵

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَاضِىُ الْحَاجَات

افسر اور حاکم کو مہربان کرنے کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو ساعت سعید میں لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

جبرائیل — ازرائیل

۳۲	۳۵	۳۸	۲۴	ف	ی	ط	ل
۳۷	۲۵	۳۱	۳۶	ل	ط	ی	ف
۲۶	۴۰	۳۳	۳۰	ی	ف	ل	ط
۳۴	۲۹	۲۷	۳۹	ط	ل	ف	ی

فلاں ابن فلاں برائے (یہاں مقصد لکھیں)

لگاتار ۴۰ دن تک "یَالَطِیْفُ" ۱۲۹ مرتبہ صبح شام پڑھیں۔

چلتے چلتے رک جانے والے کاروبار کے لئے

اگر کسی کا کاروبار چلتے چلتے رک جائے اور بندش کا شبہ ہونے لگے تو مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے نوچندی اتوار کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر

باندھیں۔

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۴	ح	ا	ت	ف
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶	ف	ت	ا	ح
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰	ا	ح	ف	ت
۱۲۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۲۹	ت	ف	ح	ا

فلاں ابن فلاں برائے (یہاں مقصد لکھیں)

اور لگاتار ۴۰ دن تک "یا فتاح" ۴۸۹ مرتبہ پڑھیں۔

مفرور کو واپس بلانے کے لئے

اگر کوئی شخص گھر سے بھاگ گیا ہو تو اس کو واپس بلانے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس گھر میں کسی وزن کے نیچے دبا دیں۔ انشاء اللہ سات روز کے اندر اندر واپس آجائے گا۔

بستم راہ مغرب فلاں ابن فلاں

ع	یامعید	م
یامعید	یااللہ	یامعید
د	یامعید	ی

قرض کی ادائیگی کا عمل

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے سامنے رکھیں اور سورۂ اخلاص کی آیت "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" ۲۳۱ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور نقش پر دم کردیں پھر اس نقش کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں اور نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد سو مرتبہ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" پڑھتے رہیں لگاتار ۴۰ دن تک انشاء اللہ قرض کی ادائیگی کی کوئی سبیل پیدا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷	۶۰	۶۴	۵۰
۶۳	۵۱	۵۶	۶۱
۵۲	۶۶	۵۸	۵۵
۵۹	۵۴	۵۳	۶۵

اللہ الصمد

سوتے ہوئے پیشاب نکل جانے کا علاج

جب بچہ رات کو سو جائے تو اس کے سرہانے کھڑے ہوکر ۷ مرتبہ سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ تک ۲۱ روز تک پڑھیں۔ انشاء اللہ اس مرض سے نجات مل جائے گی۔

کسی مرحوم کو خواب میں دیکھنے کا عمل

بعد نماز عشاء دو رکعت نماز ادا کریں۔ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سات مرتبہ سورۂ وَالشَّمْس پڑھیں اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ وَاللَّیْل پڑھیں۔ (یہ دونوں سورتیں تیسویں سپارے میں ہیں)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد جتنا بھی شرح صدر کے ساتھ پڑھ سکیں۔ کوئی سا بھی درود شریف پڑھیں۔ پھر ذیل کے نقش کو تکیہ میں رکھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات میں یا پھر تیسری رات میں زیارت ہوجائے گی۔ جس کو خواب میں دیکھنا چاہیں اس کا تصور رکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ص	م	ل	ا
ا	ص	م	ل
ل	ا	ص	م
م	ل	ا	ص

یاالٰہی فلاں ابن فلاں کا مجھے دیدار ہوجائے اِغْثِنِیْ اِغْثِنِیْ اِغْثِنِیْ

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۱	۲	۳	۴
۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶

رعشہ کا علاج

اگر کوئی شخص رعشہ میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر اکثر وبیشتر اس کو دیکھتا رہے۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد رعشہ ختم ہو جائے گا۔

۷۸۶

۳۱۷	۳۳۱	۳۲۸	۳۲۴
۳۲۹	۳۲۳	۳۱۸	۳۳۰
۳۲۲	۳۲۶	۳۳۳	۳۱۹
۳۳۲	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۷

ولادت میں آسانی کے لئے

مندرجہ ذیل حروف کسی کاغذ پر لکھ کر عورت کے ہاتھ میں دے دیں بوقت ولادت وہ انہیں دیکھتی رہے۔ انشاء اللہ جلد ولادت سے فارغ ہوگی۔

۷۸۶

ج ح خ ط ظ ع غ ق ق ی ے ل م

ششم۵۵۵اسوک ل و

دشمنوں پر غلبہ اور فتح پانے کے لئے

دشمنوں پر غلبہ اور فتح پانے کے لئے اس نقش کو سنہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

حسبنا	الله	ونعم	الوکیل
الوکیل	ونعم	الله	حسبنا
الله	حسبنا	الوکیل	ونعم
ونعم	الوکیل	حسبنا	الله

چیچک سے حفاظت کے لئے

چیچک سے محفوظ رہنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ چیچک نہیں نکلے گی۔

۷۸۶

سلی	سلی	والقرعۃ
السر	السر	ہاوس
الفرس		این

کسی بھی مشکل سے نجات کے لئے

اگر کوئی ایسی مشکل درپیش ہو کہ جس کی وجہ سے زندگی اجیرن بن کر رہ گئی ہو اور اس سے نجات حاصل کرنے میں کسی بھی طرح کامیابی نہ مل رہی ہو تو نماز فجر کے بعد پانچ سو مرتبہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اور نماز عشاء کے بعد پانچ سو مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھنا چاہئے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھنا چاہئے۔ انشاء اللہ مشکلوں سے نجات مل جائے گی۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا نہ بھولیں۔

دوسرا عمل: کسی بھی مشکل سے نجات پانے کے لئے نماز فجر کے بعد ۱۲۱ مرتبہ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل بھی تیر بہدف ہے اور مشکلات سے نجات دلاتا ہے۔ اس عمل کو بھی چالیس دن کی نیت سے شروع کریں اور درمیان میں ناغہ نہ کریں۔

اگر بخار شدید ہو

اگر کسی بچے یا بڑے آدمی کو شدید بخار ہو اور کسی طرح کم نہ ہو رہا ہو تو پیپل کے درخت کے پتے پر یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْم لکھ کر عرق گلاب سے دھو کر مریض کو پلا دیں۔ اس عمل کو ایک دن میں تین بار کرلیں۔ انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ تین دنوں میں بخار سے نجات مل جائے۔

دفینے کی نشاندہی کے لئے

حرف "را" ۸۰۰ مرتبہ پڑھ کر سفید مرغ کے دونوں کانوں میں دم

کردیں اور اس مرغ کو اس گھر میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو۔ مرغ جس جگہ جا کر اپنی چونچ مارے یا اپنے پنجوں سے زمین کھودے تو سمجھ لیں دفینہ اسی جگہ ہے اس کے بعد کسی معتبر عامل سے بقیہ کارروائی کرائیں۔

موذی جانوروں سے محفوظ رہنے کے لئے

اگر حرف "نون" کو ایک سو پچاس مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھ لیں تو موذی جانوروں کے کاٹنے سے محفوظ رہیں۔

بدخواہوں کی زبان بندی کے لئے

اگر کوئی شخص اپنے بدخواہوں کی زبان بند کرنا چاہے تو حرف "ی" ۱۰۰ مرتبہ لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ اس کے بدخواہوں اور دشمنوں کی زبان بند ہو جائے گی۔

تمام آفات و حادثات اور اثرات سے نجات کیلئے

کسی بھی طرح کے اثرات ہوں اور کسی بھی طرح کی آفات ہوں ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے اصحاب کہف کا یہ نقش گلے میں ڈالیں یا گھر میں لٹکائیں۔ اس نقش کو لکھنے کے بعد ذیل کی عبارت ۲۱ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کردیں اس کے بعد نقش کو بند کریں۔ انشاء اللہ تمام آفات حادثات اور اثرات سے حفاظت بھی رہے گی اور نجات بھی ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۹۰	۸۹۳	۸۹۷	۸۸۳
۸۹۶	۸۸۴	۸۸۹	۸۹۴
۸۸۵	۸۹۹	۸۹۱	۸۸۸
۸۹۲	۸۸۷	۸۸۶	۸۹۸

عبارت یہ ہے۔ الٰھی بحرمت یَمْلِیْخَا ، مَکْسَلْمِیْنَا ، کَشْفُوْطَط، اَذْرَ فَطْیُوْنَسْ ، کَشَا فَطْیُوْنَسْ، تَبْیُوْنَسْ یُوَانَسْ بُوْسْ وَ کَلْبُھُمْ قِطْمِیْر ط وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَھَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ احفظ ھذا عن الحرق وَالْغَرْقِ والسرقِ جمیع الآفات من السمآء والارض برحمتک وفضلک یا ارحم الراحمین۔

دشمنوں کی زبان بندی کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے بدخواہوں اور دشمنوں کی زبان بند ہوجائے اور وہ اس کی مخالفت سے باز آجائیں تو اس کو چاہئے کہ ... غضر ۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھے لگاتار ۱۳ دن تک۔ انشاء اللہ عجیب و ... تاثیر ظاہر ہوگی اور سب کی زبان بند ہو جائے گی۔

خارش کا علاج

سورہ قلندر سات سات مرتبہ پانی پر دم کر کے سات دن تک ... پلانے سے بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

اگر ناف ٹل جائے

اگر کسی کی ناف ٹل جائے تو یہ نقش لکھ کر کمر پر باندھیں۔ نقش کمر پر رہے اور گرہ پیٹ پر بندھے۔ انشاء اللہ ناف اپنی صحیح جگہ پر آجائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۳۲	۳۶	۱
۳۵	۲	۷	۳۳
۳	۳۸	۳۰	۶
۳۱	۵	۴	۳۷

احتلام سے بچنے کے لئے

احتلام سے بچنے کے لئے یہ نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۲۲۲	۲۲۵	۲۲۸	۲۱۵
۲۲۷	۲۱۶	۲۲۱	۲۲۶
۲۱۷	۲۳۰	۲۲۳	۲۲۰
۲۲۴	۲۱۹	۲۱۸	۲۲۹

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ادارہ

حجر الیہود

فارسی میں اس پتھر کو سنگ یہوداں، ہندی میں استورن اور عربی میں حجر الفاطیش کہتے ہیں۔ اس کا مزاج سرد اور خشک ہے اور یہ پتھر زیتون یا چھوٹے اخروٹ کے مشابہ ہے۔ یہ پتھر نر اور مادہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ چنانچہ عورت کو مادہ اور مرد کو نر پتھر استعمال کرنا چاہئے۔ تب ہی مطلوبہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ اس پتھر کا رنگ سبز مومیائی ہوتا ہے اور یہ پتھر سفید اور سرخ رنگ میں بھی ملتا ہے۔

● اس پتھر کو پہننے سے کاروباری صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ پتھر منصوبہ بندی کے جوہر انسان کے اندر پیدا کرتا ہے۔ خود اعتمادی لاتا ہے اور احساس کمتری کے جراثیم کو ختم کرتا ہے۔

● یہ پتھر زیادہ تر ان لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے جو پھرنے والے کاروبار کرتے ہوں۔ جیسے سفیر یا کمیشن ایجنٹ یا پراپرٹی کے دلال وغیرہ۔

● اس پتھر کو اگر گلے میں ڈال لیا جائے تو بھوت پریت اور جادو ٹونے کے اثرات سے حفاظت ہوتی ہے۔ اس کے پہننے والے پر کوئی عمل اور کوئی منتر اثر نہیں کرتا۔

● اس پتھر کو پہننے سے دلی مرادیں برآتی ہیں۔ عالی ظرفی پیدا ہوتی ہے اور بعض تجربہ کار حضرات کا دعویٰ ہے کہ اس پتھر کے استعمال سے خیر وبرکت میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔

● اگر اس پتھر کو وہ شخص استعمال کرے جو حد سے زیادہ فضول خرچ ہو۔ تو خرچ کے معاملات میں محتاط اور معتدل ہو جاتا ہے۔ یہ پتھر بطور خاص فضول خرچی سے بچاتا ہے۔

● یہ پتھر قوت امساک پیدا کرتا ہے۔

● گردے کے درد کو ختم کرتا ہے۔ گردے کی پتھری کو ریزے ریزے کر باہر نکالتا ہے۔

● پیشاب کثرت سے لاتا ہے۔

● مثانے میں جمع ہوئے خون کو خارج کرتا ہے۔

● آلۂ تناسل میں تقویت پیدا کرتا ہے۔

● مردانگی میں اضافہ کرتا ہے اور سوزاک جیسے امراض سے نجات دلاتا ہے۔

● پیٹ کی تمام بیماریوں میں مفید ہے اور پٹھوں کو تقویت پہنچاتا ہے۔

● اس پتھر کے استعمال سے شوگر ختم ہو جاتی ہے۔

● اس کو باریک پیس کر چمگادڑ کے خون کے ساتھ اگر بالوں کی جڑوں میں لگائیں تو بال اُگ آتے ہیں اور گنجاپن دور ہو جاتا ہے۔

● اس پتھر سے متعلق پرانی کتابوں میں یہ واقعہ تحریر ہے کہ پرانے زمانے میں حجر الیہود ایک طرح کے بیروں کا پیڑ تھا۔ کوئی فقیر ایک باغ سے گزرا اور اس نے چند بیر جو زمین پر پڑے ہوئے تھے اٹھا کر منہ میں رکھ لئے۔ باغ کے نگراں نے منع کیا لیکن فقیر نے اس کی پرواہ نہ کی۔ فقیر کی اس لاپرواہی کو دیکھتے ہوئے باغباں بولا۔ کہ بعض لوگ پرایا مال اس طرح ہڑپ کر جاتے ہیں جیسے کوئی مفت کے کنکر اور پتھر اٹھالے۔ فقیر یہ کہہ کر چل دیا۔ اب اس پیڑ پر پھل نہیں پتھر ہی آئیں گے۔ اسکے بعد اس درخت پر بیر کے بجائے پتھر اُگنے لگے ان ہی پتھروں کا نام حجر الیہود پڑ گیا۔

یہ پتھر ایران، سری لنکا، عراق، مصر، یمن اور ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رد راکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رد راکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رد راکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رد راکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رد راکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیو بند

برج سنبلہ کی برجی علامت دوشیزہ ہے۔اس کا حاکم ستارہ عطارد اور عنصر خاکی ہے۔اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف وخصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

⌘ وہ بڑے ذہین ہوتے ہیں ان کا دماغ چاق وچوبند اور مشاہدہ بہت تیز ہوتا ہے۔

⌘ وہ پڑھنے میں اور پڑھی ہوئی چیزوں کو یاد رکھنے میں بہت تیز ہوتے ہیں۔

⌘ ان کی دوستوں اور شناساؤں کے چہرے بشرے یاد رکھنے کی صلاحیت اس حد تک حیرت انگیز ہوتی ہے کہ وہ کسی شخص کو دیکھتے ہی یہ جان جاتے ہیں کہ اس شخص کے ساتھ پچھلی ملاقات کہاں ہوئی تھی اور اس ملاقات میں کیا گفتگو ہوئی تھی۔ چنانچہ جب وہ اس شخص کے ساتھ اسی ملاقات کی روشنی میں گفتگو کرتے ہیں تو وہ شخص ان کا دلدادہ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح اس کے جذبہ خود پسندی کی تسکین ہوتی ہے۔

⌘ انکی دوسروں کے چہرے بشرے یاد رکھنے کی صلاحیت کاروباری معاملات میں ان کی کامیابی کی ضامن ہوتی ہے۔

⌘ کاروبار کے معاملے میں ان کی قوت فیصلہ زبردست ہوتی ہے اور وہ کاروباری معاملات میں شاذ ہی دھوکا کھاتے ہیں۔

⌘ وہ ہر چیز، ہر بات کو اپنے خاص نقطہ نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں اور یہ نقطہ نگاہ عموماً مادی یا افادی ہوتا ہے۔ وہ صاف ستھرا لباس پسند کرتے ہیں اور لباس کی طرح اپنی زندگی بھی صاف ستھرے طور پر گزارنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

⌘ وہ گھر کی سجاوٹ اور لباس کے انتخاب میں بہت بلند اور نفیس ذوق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

⌘ ان میں جذبہ تجسس بھی بڑا شدید ہوتا ہے اور وہ ہر چیز، ہر بات کے بارے میں اپنے اس جذبے کا اظہار اعلانیہ کرتے رہتے ہیں۔

⌘ وہ اپنے جذبہ تجسس کی وجہ سے کوئی کام اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک اس کام کے ہر پہلو کے بارے میں واقفیت حاصل کر کے ذہنی طور پر مطمئن نہ ہوجائیں۔

⌘ وہ کسی کام یا منصوبے کو خود سے سوچنے میں اتنے اچھے ثابت نہیں ہوتے البتہ جو کام یا منصوبہ انہیں پسند آجائے اور جس کو پورا کرنے میں دوسرے لوگ ناکام رہے ہوں، اسے وہ بڑی کامیابی سے پورا کر ڈالتے ہیں۔

⌘ وہ عام طور پر خودسر اور مغرور نہیں ہوتے وہ رتبے اور مرتبے کی بڑی قدر اور عزت کرتے ہیں اور قانون کی پابندی بھی بڑی سختی سے کرتے ہیں۔

⌘ انکے جوہر اپنی قانون پسندی کی بنا پر بحث ومباحثہ اور وکالت کے میدان میں خوب کھلتے ہیں تاہم انکا یہ کمال بنے بنائے قوانین کی حمایت اور تعمیل تک محدود رہتا ہے اور وہ خود کوئی نیا قانون وضع نہیں کر سکتے۔

⌘ وہ بنے بنائے اصولوں کے مطابق تجارت اور کاروبار میں بھی ضرور کامیاب ہوتے ہیں مگر ان میدانوں میں خود کوئی نئی بات پیدا نہیں

کر سکتے۔

⌘ وہ فطرتاً صلح جو، خاموش طبع اور تنہائی پسند ہوتے ہیں۔

⌘ وہ آزادانہ میل جول سے اجتناب کرتے ہیں اور اکثر اپنی ہی دنیا میں مست اور اپنے ہی خیالات میں مگن رہتے ہیں۔

⌘ وہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

⌘ وہ جلدی میں یا اندھا دھند کوئی قدم نہیں اٹھاتے اور نہ جلد بازی میں کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہر معاملے میں احتیاط اور چھان پھٹک سے کام لیتے ہیں جو ان کی فطری خصوصیات ہیں۔

⌘ ان کا حلقہ احباب اگرچہ وسیع نہیں ہوتا مگر ان کے دل میں ہمدردی اور دوست نوازی کے جذبات بہت نمایاں ہوتے ہیں۔

⌘ وہ دوستوں کا خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے ہیں اور ان کے لئے ہر طرح کا ایثار کرنا ایک طرح سے اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

⌘ وہ اپنے آپ کو زندگی کے ہر سانچے میں بڑی آسانی سے ڈھال لیتے ہیں اور اس طرح اپنے رفیق حیات کے ساتھ بڑی آسانی سے نباہ کر سکتے ہیں۔

⌘ انہیں اپنے آپ پر قابو رکھنے میں بڑا کمال حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنے حقیقی جذبات واحساسات کا اظہار کبھی کھل کر نہیں کرتے، اس لئے ان کے جذبات محبت کو سمجھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ وہ بڑے حاضر دماغ ہوتے ہیں اور اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کی وجہ سے مختلف علوم دوسروں کی نسبت بہت جلد سیکھ لیتے ہیں۔

⌘ ان کا انداز فکر منطقی اور صلاحیت استدلال بڑی عمدہ ہوتی ہے چنانچہ وہ سائنسی اور ادبی شعبوں میں تعلیم اور ریسرچ کے کام سے جلد رغبت پیدا کر لیتے ہیں اور ان کاموں کی جزئیات اور تفصیلات سے بڑی عمدگی کے ساتھ عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔

⌘ وہ ہر ایسے پیشے کو اپنا سکتے ہیں جس میں سرگرمی کے علاوہ ذہانت بھی ضروری ہو۔

⌘ وہ حالات اور افراد کے ساتھ بہت جلد موافقت اور موانست پیدا کر لیتے ہیں۔

⌘ انہیں اگر کسی اچھے رہنما کی قیادت میسر آجائے تو ان کے لئے انتہائی خوش بختی کا ذریعہ بنتی ہے۔

⌘ وہ خود تو اچھے قائد نہیں بن سکتے مگر اچھے قائد کی رہنمائی کے تحت ان کی صلاحیتیں بہترین طریقوں سے بروئے کار آکر انہیں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کر سکتی ہیں۔

⌘ ان میں بڑی زبردست تنقیدی صلاحیت ہوتی ہے کیونکہ دوسروں کی خامیوں، غلطیوں اور کمزور پہلوؤں پر ان کی نظر جلد پڑتی ہے۔

⌘ وہ اچھائی یا برائی دونوں معاملوں میں انتہا پسندی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

⌘ وہ اپنے کام کے سلسلے میں خود غرضی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

⌘ وہ دوسروں کے مقابلے میں اپنے آپ کو مظلوم اور قابل رحم سمجھتے ہیں۔

⌘ وہ دوسروں پر موقع بے موقع شبہ کرتے ہیں اور ان کے شبہات آسانی سے دور نہیں ہوتے۔

⌘ ان کی تنقید اور نکتہ چینی گاہے گاہے جارحانہ اور بے رحمانہ ہو جاتی ہے جس سے بعض اوقات دوستوں اور عزیزوں کے جذبات مجروح ہو جاتے ہیں تاہم توجہ دلائی جائے تو وہ اس تنقید کا رخ اپنی طرف موڑ لیتے ہیں۔

⌘ وہ خوش لباس، سلیقہ پسند اور نظم وضبط کے پابند ہوتے ہیں۔

⌘ وہ شور شرابہ اور ہنگامہ آرائی پسند نہیں کرتے۔

⌘ وہ سخت کوش، محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں اور کسی موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک بار نہیں دوبار جد جہد کرتے ہیں۔

⌘ وہ جلد باز نہیں ہوتے اس لئے محبت کرنے اور اسے پانے میں بڑا وقت لیتے ہیں۔

⌘ وہ دوسروں کو بہلانے پھسلانے کے فن میں ماہر ہوتے ہیں اور دل لگی اور مذاق مذاق ہی میں دوسروں کی دل شکنی کر جاتے ہیں۔

⌘ وہ اپنی اندرونی بے چینی کے اظہار میں پس وپیش سے کام لیتے ہیں۔

⌘ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے تاثرات مصنوعی معلوم نہ ہوں چنانچہ وہ تصنع کا ایسا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں کہ دوسروں کو اس پر حقیقت کا گماں ہوتا ہے۔

⌘ وہ کسی معاملے میں جلد جلد تبدیلی کے عمل کو پسند نہیں کرتے۔

⌘ وہ اپنے معاملات میں کسی مداخلت برداشت نہیں کرتے اور نہ خود دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑاتے ہیں۔

⌘ وہ مثالیت پسند ہوتے ہیں اور اپنے سامنے کوئی نہ کوئی نصب العین رکھتے ہیں۔

⌘ وہ بعض اوقات معمولی سے اختلاف رائے کی بنا پر دوستوں سے الگ ہوجاتے ہیں۔

⌘ وہ دلیل پسند کرتے ہیں اور دلیل کے ساتھ ہی کسی معاملے کی حمایت یا مخالفت کرنا پسند کرتے ہیں، چنانچہ دلیل ہی سے قائل کیا جاسکتا ہے۔

⌘ وہ اپنی عقل ودانش اور ذخیرۂ معلومات کو برابر بڑھاتے رہتے ہیں۔

⌘ وہ اپنا وقت معمولی مشاغل یا معمولی اور غیر ضروری باتوں میں ضائع نہیں کرتے۔

⌘ وہ اس وقت حقیقی خوشی، راحت اور مسرت محسوس کرتے ہیں جب اپنی مرضی کے مطابق کام کررہے ہوں۔

⌘ وہ ٹھنڈے دل ودماغ کے مالک ہوتے ہیں۔

⌘ وہ جامہ زیب، خوش پوش اور خوش لباس ہوتے ہیں اور ان سے ملنے والے ان کے لباس کی تراش خراش اور دلکشی کو فراموش نہیں کرسکتے۔

⌘ وہ دوسروں کی ذات کا بہ نظر غائر مشاہدہ کرتے ہیں اور اس مشاہدے سے سکون محسوس کرتے ہیں۔

⌘ ان کی جبلت میں تجزیہ اور تحلیل کے عناصر ہوتے ہیں اور یہ خصوصیت انہیں فوراً ہی بات یا معاملے کی حقیقت کی تہہ تک پہنچادیتی ہے۔

⌘ وہ دوسروں کی بات توجہ اور انہماک سے سنتے ہیں اور اسے جانچ پرکھ کر نتیجہ اخذ کرلیتے ہیں مگر نتیجہ اخذ کرکے وہ شور نہیں مچاتے بلکہ خاموشی اختیار کرلیتے ہیں اور کسی مناسب موقع پر اس نتیجے کا اظہار دوسروں کے سامنے کرتے ہیں۔

⌘ انہیں اخلاقی اقدار سے شدید لگاؤ ہوتا ہے اور وہ ہر کام ان اخلاقی اقدار کے مطابق بے عیب اور بے داغ دیکھنا چاہتے ہیں۔

⌘ وہ اپنے گھر کو بھی صاف ستھرا، گندگی سے پاک اور سلیقے سے سجا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔

⌘ ان کی جبلت خوبصورتی کو پسند کرتی ہے اس لئے وہ ہر چیز کو حسین وجمیل دیکھنا چاہتے ہیں۔

⌘ وہ اپنے لئے بلند معیار پسند کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بلند معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں۔

⌘ وہ عمل پسند ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو عملی ضرورت کے مطابق نئے نئے سانچوں میں ڈھال سکتے ہیں۔

⌘ ان کے ہر کام میں سنجیدگی، بردباری، تحمل اور احتیاط کارفرما ہوتی ہے۔

⌘ وہ ہر چیز کو عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور اسی حوالے سے اچھے برے کی تمیز کرتے ہیں۔

⌘ ان میں خلوص، وفاداری، حسن اخلاق، دوراندیشی اور مصلحت کوشی کی خصوصیات ہوتی ہیں اور یہی خصوصیات انہیں دوسروں کی نظروں میں قابل اعتماد بناتی ہیں۔

⌘ انہیں پاک دامنی اور پاکیزہ جذبوں سے گہرا لگاؤ ہوتا ہے اور اس لئے وہ اپنے رفیق حیات کی پاک دامنی اور وفاشعاری کو پسند کرتے ہیں۔

⌘ وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ جوان اور خوبصورت نظر آتے ہیں اور ان کے حسن جمال میں بڑی کشش ہوتی ہے۔

⌘ ان کا ہر ہر قدم نپا تلا اور محتاط انداز کا حامل ہوتا ہے۔ ان کی چال ڈھال میں تمکنت اور ایک خاص قسم کا وقار ہوتا ہے جو انہیں دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔

⌘ وہ بہت زیادہ نفاست پسند ہوتے ہیں اور اپنی بساط کی حد تک صاف ستھرے رہنے اور صاف ستھرے نظر آنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔

⌘ وہ چونکہ صاف ستھرے رہنے کا غیر معمولی شوق رکھتے ہیں اس لئے انہیں گندے مندے اور غلیظ لباس والے لوگوں سے سخت گھن آتی ہے اور وہ ان سے ملنا تو کجا ان کے قریب ہونا بھی گوارا نہیں کرتے جس سے بعض لوگ انہیں وہمی یا خبطی سمجھنے لگتے ہیں۔

⌘ وہ خلوص اور وفا کے پیکر ہوتے ہیں اور جس سے محبت کرتے ہیں اسے دل کی گہرائیوں سے والہانہ جذبوں کے ساتھ اور پرجوش انداز میں چاہتے ہیں۔

⌘ وہ قدرتی مناظر کے حسن کے دلدادہ ہوتے ہیں بلکہ انہیں ہر حسین چیز کا حسن سحرزدہ کردیتا ہے جس سے ان کے دل میں ہلچل سی مچ جاتی ہے۔

⌘ وہ کسی شخص کی طرف یونہی مائل نہیں ہوجاتے بلکہ اپنے من پسند اور معیاری لوگوں کی صحبت کو پسند کرتے ہیں مگر یہ پسند غرور وتکبر پرمبنی نہیں ہوتی۔

⌘ وہ دل کے صاف ستھرے اور کھرے ہوتے ہیں وہ کسی کو برا نہیں سمجھتے اور اپنے دل میں ہر انسان کیلئے محبت بھرے جذبات رکھتے ہیں تاہم وہ میل جول صرف بلند معیار اور صاف ستھرے لوگوں سے ہی رکھتے ہیں۔

⌘ وہ خیالات وتصورات کو عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور کسی خیال یا تصور کے ذہن میں آتے ہی اس پر عمل کرکے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

⌘ وہ اپنے آپ کو دوسروں کے سامنے ایک بہتر انسان کے روپ میں پیش کرتے ہیں اور اس طرح انہیں اپنی دلکش شخصیت کے سحر سے متاثر کرتے ہیں۔

⌘ وہ اپنی خامیوں اور کمزوریوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

⌘ وہ دوسروں کے لئے بہترین انسان بھی بن سکتے ہیں اور دوسروں کیلئے بدترین انسان بھی ثابت ہوسکتے ہیں۔

خواتین

برج سنبلہ کے تحت پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف وخصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

⌘ وہ لباس اور رہن سہن کے معاملے میں صفائی اور نفاست پسند ہوتی ہیں۔ ان کے لباس آرام دہ ہوتے ہیں اور ان سے ان کی نفاست پسندی، خوش ذوقی اور صفائی پسندی ظاہر ہوتی ہے۔

⌘ وہ اپنے اندر رہنمائی کی صلاحیتیں رکھتی ہیں۔

⌘ وہ اپنے ہر کام کو باریک بینی اور دوراندیشی سے انجام دیتی ہیں۔

⌘ وہ اپنے گھر کو صاف ستھرا اور سجا کر رکھتی ہیں اور صحت وصفائی پر خاص توجہ دیتی ہیں۔

⌘ وہ اگرچہ قبول صورت ہوتی ہیں مگر ان کے اندر ایک خاص قسم کی کشش ہوتی ہے جو دوسروں کو ان کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

⌘ ان کے مزاج میں ظرافت کی حس ہوتی ہے اور وہ اپنے خیالات کو اچھی طرح ظاہر کرسکتی ہیں۔

⌘ وہ آزاد اور خودمختارانہ زندگی کو پسند کرتی ہیں اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ، پابندی یا مداخلت پسند نہیں کرتیں۔

⌘ وہ قرینہ، نفاست اور سلیقہ پسند کرتی ہیں اور سلیقہ شعاری اور نفاست پسندی کی صلاحیتیں انہیں فطرت کی طرف سے ملی ہوتی ہیں۔

⌘ وہ اپنی عزت اور پاک دامنی کا بہت خیال رکھتی ہیں۔ وہ اپنے دل ودماغ اور دامن کو صاف رکھنے کی کوشش کرتی ہیں اور مقدس اخلاقی اقدار کا دامن تھامے رکھتی ہیں۔

⌘ وہ اپنے خاندان یا عزیزوں کے ہمراہ رہنے کی بجائے اپنے رفیق زندگی کے ساتھ الگ گھر میں رہنا پسند کرتی ہیں۔ کیونکہ ان کے لئے خاندان کے افراد کے درمیان رہ کر ان کے شکوے شکایتیں سنتے ہوئے خوش رہنا اور خوشی محسوس کرنا ممکن نہیں ہوتا، اس لئے وہ الگ گھر میں رہ کر اپنے رفیق زندگی کا سہارا بننا زیادہ پسند کرتی ہیں۔

⌘ وہ اندھادھند یا جلدبازی میں کسی کام میں ہاتھ نہیں ڈالتیں بلکہ پہلے اس کام کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کا بغور جائزہ لیتی ہیں، پھر باریک بینی سے سوچتے ہوئے اور عقل وفراست سے کام لے کر کوئی فیصلہ کرتی ہیں۔ اس طرح وہ نہ تو غیرضروری دباؤ کا شکار بنتی ہیں اور نہ ان کے اعصاب میں کشیدگی پیدا ہوتی ہے۔

⌘ وہ اگرچہ جارحانہ جذبات رکھتی ہیں مگر جارحانہ انداز اختیار کرنے کی بجائے صبر وتحمل اور دانش مندی سے کام لیتے ہوئے اپنے مدمقابل کو شکست دیتی ہیں اور پورے عزم واستقامت سے اس کے جارحانہ انداز کا مقابلہ کرتی ہیں۔

⌘ وہ چونکہ نفاست پسند، قرینہ شعار اور سلیقہ شعار ہوتی ہیں اس لئے وہ چھوٹی بڑی ہر چیز میں قرینہ، نفاست اور سلیقہ ہی دیکھنا چاہتی ہیں۔

⌘ وہ کسی کام کے بارے میں جلدبازی اختیار نہیں کرتیں بلکہ اپنے تمام کام صبر اور تحمل کے ساتھ نپٹاتی ہیں۔

⌘ ان کی طبیعت میں تجسس کا مادہ ہوتا ہے۔ اپنے جذبہ تجسس سے مجبور ہوکر وہ دوسروں میں عیب نکالتی ہیں اور ان پر تنقید کرتی ہیں۔ اگرچہ یہ تنقید مثبت انداز میں ہوتی ہے اور نیک نیتی سے کی جاتی ہے مگر اس تنقید کی وجہ سے وہ بہت لوگوں کی نظروں میں عزت اور احترام سے محروم ہوجاتی ہیں۔

⌘ وہ محبت کے جذبات میں امانت اور دیانت سے کام لیتی ہیں۔

وہ جس سے محبت کرتی ہیں اسے نہ دھوکا دیتی ہیں اور نہ دھوکے میں رکھنا چاہتی ہیں۔وہ اگر محبت میں کسی کا ساتھ دینے سے قاصر ہوں تو نہایت ایمانداری سے اس پر اس بات کا اظہار کردیتی ہیں۔

⌘ وہ ایک سحر انگیز شخصیت کی مالک ہوتی ہیں اور ان میں دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبات ہوتے ہیں۔وہ مصیبت میں دوسروں کے کام آتی ہیں اور حسب توفیق روپے پیسے سے ان کی مدد کرتی ہیں۔

⌘ وہ دوسروں کی غلطیوں کو بڑی فراخدلی سے معاف کردیتی ہیں اوران کی خوبیوں کی تعریف کرکے ان کے ساتھ خلوص اور محبت سے پیش آتی ہیں۔

⌘ انہیں دوسروں کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کا کوئی شوق نہیں ہوتا چنانچہ وہ اپنی سہیلیوں سے ملتی ہیں تو بے لوث انداز میں ملتی ہیں۔

⌘ وہ اپنے رفیق زندگی سے محبت کے علاوہ اور کچھ طلب نہیں کرتیں چنانچہ وہ اپنے شوہر کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم جانتی ہیں، اس کی بے لاگ انداز میں خدمت کرتی ہیں اور اس سے کبھی خود غرضی کا اظہار نہیں کرتیں۔

⌘ وہ چونکہ مستقل مزاج ہوتی ہیں، بہترین قوت فیصلہ کی مالک ہوتی ہیں اور اپنی توانائیوں کو فوراً کام میں لانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اس لئے بنی نوع انسان کی بھلائی کے کاموں اور پیشوں میں ان کے جوہر خوب خوب کھلتے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

حاجت روائی کے لئے

لکی حاجت جو کسی بھی طرح پوری نہ ہوتی ہو تو اس مقصد کے لئے جو کوئی جمعہ کی شب نماز تہجد کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ مدثر پڑھے پھر جب نماز مکمل کرکے سلام پھیرے تو ایک سو مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہے اور یہ کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت روائی کے لئے عاجزی ویکسوئی کے ساتھ دعا مانگے۔انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

تسخیر حُب کے لئے

اگر میاں بیوی کے مابین ناچاقی ہو یا طالب یہ چاہتا ہو کہ مطلوب اس کی محبت میں دیوانہ ہوجائے اس کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوجائے تو وہ مہینے کے ان دنوں میں جب کہ چاند عروج پر ہو، جمعرات کو سات تازہ پھول لے کر غسل کرنے کے بعد تنہائی میں جائے، کوئی سی خوشبو جلائے اور دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر پڑھے۔پھر جب سلام پھیرے تو گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد ہر پھول پر سات سات بار ذیل میں دی ہوئی آیت مبارکہ پڑھ کر دم کرے۔

آیت مبارکہ یہ ہے۔ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ پھر دم شدہ پھول مطلوب کو سونگھا دے۔ بفضل باری تعالیٰ مطلوب مسخر ہوجائے گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘
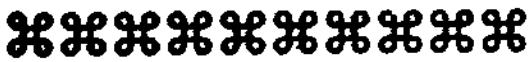
مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اگر کسی کو ناجائز مقدمے میں ملوث کردیا گیا ہو اور وہ حق پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ جمعرات کی شب جب لوگ سوجائیں تو وضو کرکے خلوت میں دو رکعت نفل نماز اس طرح سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ انعام پڑھے اور تمام سورۂ ختم کرکے پھر دوبارہ پڑھے جب اس آیت پر پہنچے كُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ تو رکوع میں جائے اور سجود کرنے کے بعد جب دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو سورۂ فاتحہ کے بعد باقی سورۂ انعام کو پوری کرے۔سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور مقدمہ کا فیصلہ اس کے حق میں بہتر ہوگا۔پروردگار عالم کامیابی سے ہمکنار فرمائے گا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

لوح حب وتسخیر لاثانی مثل لیلیٰ ومجنوں

اس عظیم عمل کے ذریعہ آپ طالب ومطلوب اور میاں بیوی مثل لیلیٰ مجنوں عشق ومحبت حب وتسخیر پیدا کر سکتے ہیں کہ وہ مرتے دم تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے

تحریر عامل حکیم غلام سرور شباب (پاکستان)

آپ کے دل میں اگر دوسروں پر حکومت کرنے یا اپنی محبوب دلپسندیدہ چیزوں کو اپنے قابو میں لانے اور اثر واقتدار میں رکھنے کی خواہش ہے تو یہ بے جا نہیں ہے۔ اس لئے کہ انسانی فطرت کا تقاضہ یہی ہے اور ہر انسان یہی چاہتا ہے کہ وہ دوسروں کے دلوں پر حکومت کرے۔ دوسروں پر حکمرانی کرنے، کسی کو اپنا مطیع ومسخر کرنا، اپنے پیاروں کو موہ لینے، مطلوب کو اپنی محبت میں بے قرار کرنے کی خواہش ہر فرد کے دل میں مچلتی رہتی ہے۔ اس خواہش کی تکمیل کے لئے عاشقانِ صادق نے کیا کیا جتن نہ کئے۔ شہزادہ قیس مجنوں بنے، فرہاد نے پہاڑوں سے نہر کھود ڈالی، سوہنی دریا کی بے رحم موجوں کے سپرد ہوئی۔ وصال صنم کی خاطر محبت کے متوالوں نے کیا کچھ نہ کیا۔

پاکیزہ جذبوں کا نام محبت ہے
روحوں کے سنگم کا نام پیار ہے۔

اعداد کی طلسمی قوتوں کا صدیوں سے زمانہ معترف رہا ہے۔ اسلام کے آنے سے قبل بھی بعض قومیں ان کی مخفی طاقتوں سے واقف تھیں۔ اس امر کو جاننے کے لئے کہ اعداد کا آپس میں کیا تعلق ہے اور کون سے اعداد ایک دوسرے کے طالب ہوتے ہیں۔ علماء نے اس کے لئے حسابی اصول وضع کئے ہیں۔ ان ہی اصولوں سے اعداد متحابہ نکلتے ہیں۔ جو عملیات کی دنیا میں مشہور اعداد ہیں۔ یہ اعداد ایک دوسرے کے عاشق ومعشوق ہیں۔ عاملین محبت اور جذب کے لئے ان سے مدد لیتے ہیں۔ ان اعداد میں قلوب انسانی کے لئے ویسی ہی قوت جاذبہ ہوتی ہے جیسی کہ مقناطیس میں لوہے کے لئے ہوتی ہے۔ اعداد متحابہ میں ایسی نسبت عاشق ومعشوق کی ہے کہ ایک دوسرے کی طرف متحارک ومتجاذب ہیں۔ کسی دو افراد کے ان کی لوح مندرجہ ذیل طریقہ سے تیار کی جائے تو ان دونوں شخصوں کے مزاج میں ایک دوسرے کے لئے عاشقیت ومعشوقیت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف مائل اور راغب رہیں گے۔ عالمان جفر کا دعویٰ ہے کہ اعداد متحاربہ یعنی رک (۲۲۰) اور رفد (۲۸۴) عشق ومحبت، حب وتسخیر پیدا کرنے میں جادو کا حکم رکھتے ہیں۔

الٰہی اعداد سے لوح حب وتسخیر لاثانی بنانے کا طریقہ تفصیلاً تحریر کر رہا ہوں۔ مثال ایک حقیقی میاں بیوی کی ہے۔ اسی طریقہ کے مطابق ہر فرد اپنے لئے تیار کر سکتا ہے۔ میاں اپنی بیوی کیلئے اور بیوی اپنے خاوند کے لئے تیار کر سکتی ہے اللہ کے حکم سے دونوں میں لیلیٰ مجنوں کی طرح عشق ومحبت پیدا ہو جائے گی۔

نام طالب مع والدہ (بیوی) نادرہ حنیف بنت شمیم اختر

اعداد	۱۹۹۹	اعداد	۱۷۹۳
اعداد رک	۲۲۰	اعداد رفد	۲۸۴
اعداد لیلیٰ	۸۰	اعداد مجنوں	۱۴۹
اعداد جاذب	۷۰۶	اعداد مجذوب	۷۵۱
میزان	۳۰۰۵	میزان	۲۹۷۷

۳۰۰۵ × عدد حبیب ۲۲ = ۶۶۱۱۰

۲۹۷۷ عدد مطیع ۱۲۹=۳۸۴۰۳۳

آیت قرآنی عشق ومحبت، حب وتسخیر کے لئے۔ یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۔

اعداد آیت=۱۴۹۳۔

ہر سہ اعداد کو جمع کیا تو مجموعہ یہ ہوا۔ ۶۶۱۱۰x۳۸۴۰۳۳x۱۴۹۳=
۴۵۱۶۳۶۔ مجموعہ عدد اول۔

لفظ محبت=۴۵۰x۱۹=۸۵۵۰۔

لفظ شدید=۳۱۸x۱۵=۴۷۷۰۔

ہر دو اعداد کو جمع کیا تو مجموعہ یہ ہوا=۱۳۳۲۰ مجموعہ عدد دوم۔
مجموعہ عدد اول سے مجموعہ عدد دوم تفریق کیا=۴۵۱۶۳۶_۱۳۳۲۰=
۴۳۸۳۱۶÷۴=۱۰۹۵۷۹۔

نقش کی ترتیب اس طرح ہوگی۔

خانہ نمبر:۱۔ ______ ۱۱۰۰۲۹=عدد محبت ۴۵۰x۱۰۹۵۷۹

خانہ نمبر:۲۔ ______ ۱۱۰۴۷۹=عدد محبت ۴۵۰x۱۱۰۰۹۹

خانہ نمبر:۳۔ ______ ۱۱۰۷۹۷=عدد شدید ۳۱۸x۱۱۰۴۷۹

خانہ نمبر:۴۔ ______ ۱۱۱۱۱۵=عدد شدید ۳۱۸x۱۱۰۷۹۷

خانہ نمبر:۵۔ ______ ۱۱۱۵۶۵=عدد محبت ۴۵۰x۱۱۱۱۱۵

خانہ نمبر:۶۔ ______ ۱۱۲۰۱۵=عدد محبت ۴۵۰x۱۱۱۵۶۵

خانہ نمبر:۷۔ ______ ۱۱۲۳۳۳=عدد شدید ۳۱۸x۱۱۲۰۱۵

خانہ نمبر:۸۔ ______ ۱۱۲۶۵۱=عدد شدید ۳۱۸x۱۱۲۳۳۳

خانہ نمبر:۹۔ ______ ۱۱۳۱۰۱=عدد محبت ۴۵۰x۱۱۲۶۵۱

خانہ نمبر:۱۰۔ ______ ۱۱۳۵۵۱=عدد محبت ۴۵۰x۱۱۳۱۰۱

خانہ نمبر:۱۱۔ ______ ۱۱۳۸۶۹=عدد شدید ۳۱۸x۱۱۳۵۵۱

خانہ نمبر:۱۲۔ ______ ۱۱۴۱۸۷=عدد شدید x۱۱۳۸۶۹

خانہ نمبر:۱۳۔ ______ ۱۱۴۶۳۷=عدد محبت ۴۵۰x۱۱۴۱۸۷

خانہ نمبر:۱۴۔ ______ ۱۱۵۰۸۷=عدد محبت x۱۱۴۶۳۷

خانہ نمبر:۱۵۔ ______ ۱۱۵۴۰۵=عدد شدید ۳۱۸x۱۱۵۰۸۷

خانہ نمبر۱۶ ______ ۱۱۵۷۲۳=عدد شدید ۳۱۸x۱۱۵۴۰۵

۷۸۶

۱۱۰۰۲۹	۱۱۵۰۸۷	۱۱۳۸۶۹	۱۱۲۶۵۱
۱۱۴۱۸۷	۱۱۲۳۳۳	۱۱۰۴۷۹	۱۱۴۶۳۷
۱۱۲۰۱۵	۱۱۳۱۰۱	۱۱۵۷۲۳	۱۱۰۷۹۷
۱۱۵۴۰۵	۱۱۱۱۱۵	۱۱۱۵۶۵	۱۱۳۵۵۱

لوح حب تسخیر لاثانی مکمل ہوئی اسے کسی سعد ترین وقت میں زعفران وگلاب سے تیار کردہ روشنائی سے سفید کاغذ پر تحریر کریں۔ تیاری کے وقت اچھی خوشبو والی اگربتی روشن کریں۔ پھر اسے عنبر کی خوشبو لگا کر تہہ کر کے تعویذ بنا کر کسی دھات کی تختی میں بند کرا کے اپنے گلے یا بازو میں پہن لیں۔ یہ لوح ان میاں بیوی کے لئے مانند اکسیر ہے جن کی آپس میں ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے۔ جو ایک دوسرے کے جیون ساتھی تو ہیں مگر ایسے ہیں جو ایک ساتھ رہتے ہوئے بھی لذت وصال سے محروم ہوتے ہیں۔ وہ میاں بیوی جن کی صبح شام ذرا ذرا سی باتوں پر تکرار شروع ہو کر لڑائی جھگڑے روزانہ کا معمول بنتے ہوں اور ناچاقی کی وجہ سے زندگی اجیرن ہو چکی ہو ان کے لئے یہ لوح ایک خاص نعمت ہے۔ ان بچیوں کے لئے جن کے خاوند غیر عورتوں سے ناجائز تعلق رکھتے ہوں اور سلیقہ شعار خوب صورت بیگمات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے ان کے لئے لوح حب وتسخیر لاثانی نوید مسرت ہے۔ وہ عورتیں جنہوں نے خاوند اور سسرالی لوگوں کی دن رات خدمت کی مگر پھر بھی خاوند کی محبت حاصل نہ کر سکیں۔ ان کو خاص طور پر یہ لوح تیار کر کے اپنے پاس رکھنا چاہئے تاکہ وہ خاوند کی آنکھوں کا تارا بنی رہیں۔ الختصر یہ کہ لوح حب وتسخیر لاثانی خاوند بیوی کے لئے اور بیوی خاوند کے لئے، والدین اپنی اولاد کے لئے اور ایسی کنواری بچیاں جن کی منگنی ہو چکی ہے اور منگیتر آنکھیں پھیر چکا ہو اپنے منگیتر کے لئے لوح تیار کر سکتی ہیں تاکہ وہ دوبارہ رجوع کرے۔ جن کا نکاح ہو چکا ہو مگر رخصتی نہ ہو رہی ہو ان کے لئے بھی یہ لوح بے نظیر ہے۔ اپنے خاوند کے لئے تیار کریں تاکہ وہ مائل ہو کر رخصتی پر زور دے۔ ایسی عورتیں جن کے خاوند بیرون ملک ایک عرصہ سے رہ رہے ہوں اور بیوی بچوں کی طرف ان کی توجہ کم ہو گئی ہو وہ عورتیں اپنے خاوند کو مائل کرنے کے لئے اس لوح سے فائدہ عظیم سے حاصل کر سکتی ہیں۔ اسی طرح جائز محبت کے تمام امور میں یہ لوح قوی الاثر ہے۔ میں نے ہر بات تفصیل سے تحریر کر دی ہے اگر پھر بھی کسی بہن بھائی کو سمجھ نہ آئے تو جوابی لفافہ بھیج کر رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

از قلم سعید احمد، خورجہ
فون نمبر ۲۳۵۲۵۲

یہ عمل ونقوش ان سبھی صاحبان کے لئے ہیں جو امراض بد سے پریشان ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے صحت وشفاء سے محروم ہیں کبھی کبھی ستاروں کی نحوست سے اثرات جسم میں داخل ہو کر غالب ہو جاتے ہیں اور تکلیف بد کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے انسان امراض بد میں مبتلا رہتا ہے۔ باوجود علاج کے شفاء اور صحت نہیں مل پاتی۔ علاج کرانے پر معمولی سا یا عارضی سکون مل جاتا ہے مگر پھر بھی بیماری کی حالت رہتی ہے اور کسی بھی طرح تکلیف بد سے نجات نہیں مل پاتی اور مریض مرض میں مبتلا اور گرفتار رہتا ہے یہ بھی میرا دو چار بار کا نہیں سیکڑوں بار کا تجربہ ہے دو چار بار کامیابی کو تو اتفاق سمجھتا ہوں مگر جب بار باران نقوشوں کا استعمال کیا گیا تو حقیقت پایا۔ کیوں کہ کلام اللہ بابرکت صفت وحکمت ہے اور حقیقت ہے کیونکہ اللہ رب العزت قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ وننزل من القرآن ماھو شفاء وھو رحمۃ للمومنین۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر:۸۲، پارہ، ۱۵) اور اللہ رب العزت نے جو فرمایا ہے وہ اپنی تاثیر وصفت دکھاتا ہے۔ یہ ترجمہ نہیں ہے۔ اس لئے کیوں نہ ہم کلام پاک کی برکت شفاء اور رحمت سے کیوں نہ فائدہ اٹھائیں۔

طریقہ یہ ہے کہ مقصد کے مطابق ہمیں آیت کا انتخاب کرنا ہے۔ جیسے مثلاً بیماری کے لئے آیت شفاء الحمد شریف یعنی سورۂ فاتحہ اور مذکورہ بالا آیت۔ سلام قولا من رب رحیم، اسماء حسنیٰ یا سلام کا انتخاب کریں گے تو ہمیں مقصد میں ضرور کامیابی ملے گی۔ انشاء اللہ آزما کے دیکھیں۔ مگر اس میں ذرا محنت کرنی پڑے گی وہ محنت کیا ہے مریض مع والدہ مع مرض کے ایک عبارت تحریر کرنی ہوگی اور اعداد نکالیں اور حاصل عدد کو مذکورہ آیت کے اعداد میں شامل کر کے مجموعہ کریں۔ (۳۰) عدد مجموعہ سے کم کر کے (۴) پر تقسیم کریں۔ حاصل تقسیم سے نقش بھریں باقی بچنے پر آپ خود بھی جانتے ہیں کیا کرنا ہے۔

یا	۱۱
سلام	۱۳۱
سورۂ فاتحہ	۹۴۶۱
وننزل من القرآن ماھو شفاء وھو رحمۃ للمومنین	۱۹۵۹
سلام قولا من رب رحیم	۸۱۸
ٹوٹل مجموعہ	۱۲۳۸۰

وننزل	۱۴۳
من	۹۰
القرآن	۳۸۲
ما	۴۱
ھو	۱۱
شفاء	۳۸۲
ورحمۃ	۲۵۴
للمومنین	۲۵۶
ٹوٹل	۱۹۵۹

عدد صحیح کر لیں ہو سکتا ہے مجھے بھول بھی ہو سکتی ہے۔ معاف کرنا۔

مثال عبارت فرضی تکلیف بد۔

زید، ابن، ہندہ، کی، تکلیف بد، تپ دق، خون، کا، دباؤ، بڑھنا، دل دماغ کمزور، گھبرانا، خون، کی، کمی، خون، کم، بننا، جگر، وغیرہ، کی، خرابی کمزوری جسمانی، کمزوری، سر، درد، بدن، درد، اعصابی، کمزوری، اس آدمی کی، سب تکلیف بد، اس، صفاتی، کلام پاک، کی، برکت، سے، ختم ہوں جلد از جلد بحکم خدا۔

۲۱	۲۷۳	۱۶۴	۶۱
۵۳	۲۷۹	۲۸۳	۵۸۱
۶۴	۶۵۶	۳۶۰	۱۱۴
۳۰	۳۰	۳۰۸	۳۵
۵۴۶	۷۰	۵۶	۶۲۲
۶۰۶	۶۵۶	۲۰۸	۷۰
۶۵۶	۶۰	۱۷۴	۱۰۴۰
۴۱	۱۰۳	۲۸۳	۶۱
۱۳	۲۲۳	۶۱	۸۲
۲۵۸	۱۱۹	۵۵	۶۷۵
۳۴	۳۰	۳۰	۳۳۳۶
۱۰۴۵	۸۱۳	۶۲	
۳۲۴۷	۲۸۳	۵۴۶	
	۳۵۹۵	۲۳۹۰	

مجموعہ آیات شفاء بعدد۔

۱۲۳۸۵
۳۲۴۷
۳۵۹۵
۲۳۹۰
۳۳۳۶
۲۴۹۴۸
۳۵
۴)۲۴۹۱۸(۶۲۲۹
۲۴
۹
۸
۱۱
۸
۳۸
۳۶
۲

نویں خانے میں بڑھایا ہے۔

۷۸۶

۶۲۳۳	۶۲۳۹	۶۲۴۴	۶۲۳۲
۶۲۴۰	۶۲۳۶	۶۲۲۹	۶۲۴۳
۶۲۳۰	۶۲۴۲	۶۲۴۱	۶۲۳۵
۶۲۴۵	۶۲۳۱	۶۲۳۳	۶۲۳۸

۲۴۹۴۸

رفتار نقش معکوس یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹

یہ (۱۴) نقش معکوس رفتار پر بھرنے ہیں۔ (۱) نقش درخت پر باندھنے کے لئے (۲) نقش زمین پر درخت کی جڑ میں دابنے کے لئے (۱۱) نقش زعفران سے مریض کو پلانے کے لئے اور ایک نقش مریض کے گلے میں یا بازو میں باندھنے کے لئے۔ ٹوٹل نقش ۱۴۔

کسی عبارت یا عدد میں ہمیں کوئی بھول ہوگئی ہو تو معاف کرنا خادم ہوں۔

******

ادائیگی قرض کے لئے

جو کوئی ایسی مشکل میں ہو کہ قرض ادا کرنے کی سکت نہ رکھتا ہو اور قرض خواہ اسے بہت زیادہ تنگ کرتے ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ روزانہ دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ الم نشرح اور چار مرتبہ سورۂ اذا جاء اور سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور پھر جب سلام پھیرے تو ایک ہزار مرتبہ یہ دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ غَلَبَۃِ الدَّیۡنِ وَشَمَاتَۃِ الۡاَعۡدَآءِ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا ہو جائیں اور قرض خواہ بھی تنگ نہ کریں گے جب تک مکمل قرض ادا نہ ہو جائیں۔ اس عمل پر روزانہ مداومت رکھے۔

لوح آیت الکرسی

تحریر: سید ممتاز حسین بخاری عامل

قارئین کرام! حضرت علیؓ ابن ابی طالب کا فرمان ہے۔ ’’قرآن کا علم حاصل کرو کہ وہ بہترین کلام ہے۔ اس میں غور وفکر کرو کہ یہ دلوں کی بہار ہے۔ اس کے نور سے شفاء حاصل کرو کہ سینوں (کے اندر چھپی ہوئی بیماریوں) کے لئے شفاء ہے۔‘‘

حضرت ابوذر غفاریؓ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے عظیم آیت قرآن کی کونسی ہے؟ سرکار ختمی مرتبتؐ نے فرمایا آیت الکرسی شہنشاہِ انبیاءؐ نے فرمایا کہ جو سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اس کو پوری عمر کی عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے جو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھے گا کبھی فالج میں مبتلا نہ ہوگا اور جو ہر نماز کے بعد پڑھے گا وہ زہریلے کیڑوں کے ڈنک سے محفوظ رہے گا۔ زہر کا اثر نہیں ہوگا۔ حضرت امام باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے جو ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا خداوند عالم اس سے ہزار بلاؤں کو دفع فرمائے گا۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے اگر مسلمان کو یہ معلوم ہو جائے کہ آیت الکرسی کی کیا فضیلت ہے تو اس کے پڑھنے سے کسی وقت غافل نہ رہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خوفناک ویران بیابانوں سے گزرتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ کر آیت الکرسی پڑھو محفوظ رہوگے۔ آیت الکرسی کے ورد سے انسان شیطان کے شر سے محفوظ ہوگا۔ کوئی غم، رنج قریب نہ آئے گا۔ آیت الکرسی جب شہنشاہ انبیاءؐ پر نازل ہوئی تو ستر ہزار فرشتے اس کی بزرگی کے سبب سے اس کے ساتھ اترے تھے۔ یہ آیت سیدۃ القرآن کہلاتی ہے۔ جو کوئی آیت الکرسی کا عامل ہوگا اس کیلئے ظاہر اور باطن کے روزی کے دروازے کھل جائیں گے۔ دشمنوں، حاسدوں کی بدی سے محفوظ رہے گا۔ جنات بھی مرضی کے مطابق چلیں گے۔ وہ خدا کی پناہ میں رہے گا۔ ہر قسم کے جادو، بیماری اور سفر کے خطرات سے محفوظ رہے گا۔ تمام علوم باطنی میں آیت الکرسی کا حصار ہی سب سے مؤثر ترین شمار کیا جاتا ہے۔ آیت الکرسی کی زکوٰۃ ادا کر کے آپ اس کے عامل بن جائیں گے۔

صاحب زکوٰۃ ہونے کیلئے آیت الکرسی کو ۷۰ امرتبہ روزانہ بعد نماز مغرب چالیس دن تک اول وآخر ۱۴امرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھیں۔ پاس پانی رکھیں اور اس نقش کو روزانہ تین بار چالیس دن تک لکھیں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

آیت الکرسی کو ہم نقش مخمس خالی القلب میں پُر کریں گے۔ بزرگان دین اس نقش خالی القلب کو پسند کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کا وفق اس ذات اللہ کے عدد ۶۶ کے برابر ہوتا ہے۔ نقش کے اندر جو آیت یا سورۃ بھری جائے اس کی تعداد اس ذات سے ضرب کھا جائے۔ یہ بلا کسر و تقسیم طریقہ ہے۔ اصل عدد خانہ اول میں رکھ دیں۔ اور ہر خانہ میں اس کے خانہ میں اس کے خانہ نمبر سے ضرب دے کر وہاں لکھ دیں۔ اس نقش کے اندر ۶ بالترتیب خانے نہیں ہوتے۔ ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، طبعی نقش کی میزان ۶۶ ہی ہے۔

آیت الکرسی کے اعداد ۱۴۰۶۷ ہیں۔ لوح مبارکہ کا وفق ۹۲۸۴۲۲ ہے۔ مؤکل ’’ظکحفبکتیل‘‘ کا نام مرکز میں آئے گا۔ ہر سائل کے لئے یہی لوح مبارکہ بنے گی۔ اسے کسی سیارہ کے شرف میں تیار کریں۔ اگر کسی سیارے کا شرف قریب نہیں ہے تو نوچندی اتوار، منگل یا شرف قمر میں تحریر کر لیں۔

لوح مبارکہ یہ ہے۔

اس لوح مبارکہ کو چاندی، تانبا، ہرن کی جھلی پر بنائیں۔ اسے تیار کرنے کے بعد مٹھائی پر ائمہ معصومینؑ کی نیاز دلائیں اور بچوں میں تقسیم کردیں۔ اب آپ کے پاس زندگی بھر کے لئے روحانی قوت آگئی جس سے آپ ہر مشکل کو دور کرسکتے ہیں۔

(۱) گھر، مال، اولاد کے تحفظ کے لئے اس لوح مبارکہ کو گھر میں لٹکائیں۔ انشاء اللہ کوئی چیز چوری نہیں کی جاسکتی۔ رزق کی تنگی دور ہوگی۔

(۲) جادو، سحر بندش، نظر بد کے خاتمے کے لئے ہرن کی جھلی پر لکھ کر ۵۰ مرتبہ آیت الکرسی کا ورد کرکے پہن لیں ہر قسم کا جادو ختم ہوجائے گا۔

(۳) جسم کے کل امراض کے خاتمے کے لئے کورے برتن پر زعفران و عرق گلاب سے تین بار لکھ کر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کرکے مریض کو پلائیں۔ سات دن تک صبح دوپہر شام ایسا ہی کریں تو خواہ کوئی مرض کیسا ہی ہو اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے گا۔

(۴) اس لوح مبارکہ کے استعمال سے ہر سیارے کی نحوست سے محفوظ ہوجائیں گے۔

(۵) زندگی کے تمام امور میں یعنی خلقت پر تسلط، صاحب جائیداد، ناموری، استحکام، دشمنوں پر غلبہ، صاحب لوح کی حق تعالیٰ تمام مشکلات کو دور کرے گا۔ تسخیر عام کے لئے خوب ہے۔

(۶) آیت الکرسی میں ۵۰ کلمے ہیں اگر کوئی ۵۰ مرتبہ کسی کورے برتن میں زعفران سے لکھ کر شربت بنا کر کسی کو پلائے وہ مطیع و مسخر ہوجائے۔ محبت و الفت کے لئے سریع التاثیر ہے۔ اس کی مدت پانچ دن ہے۔ اگر پلا نہ سکے تو لوح مبارکہ کی پشت پر مطلوب کا نام بمعہ والدہ تحریر کرکے ۵ دن تک اس کا تصور کرکے ۵۰ مرتبہ روزانہ ورد کرے اور نقش، لوح کو پاس رکھیں انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔

(۷) اگر آیت الکرسی کی لوح مبارکہ کو بنا کر پاس رکھیں اور روزانہ ۵۰ مرتبہ اس کا ورد کریں تو اسماء کے اسرار، عجائب معانی سے خوب آگاہ ہو اور جملہ مقاصد حاصل ہوں۔

اس نقش مبارکہ سے ہر مقصد کا حصول ممکن ہے۔ سارے نقوش ایک طرف آیت الکرسی کی لوح مبارکہ سب سے عظیم ترین موثر عمل ہے کیونکہ اس میں اسم اعظم پوشیدہ ہے۔ تمام باتوں کی مختصر وضاحت کرلی ہے کوئی جزو سمجھ میں نہ آئے تو جوابی لفافہ سے رابطہ کریں۔

قرآن مجید لاعلاج مرض کے لئے شفا ہے

تین اہم بیماریوں مثلاً ایڈز، شوگر اور بلڈ پریشر کے علاج پر طلسماتی دنیا کے قارئین کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بندۂ ناچیز نے قرآن کی آیات سے تلاش کیا ہے۔

تینوں بیماریوں میں ایک ہی قسم کی اشیاء استعمال ہوں گی، دودھ، شہد اور پانی۔ سب سے پہلے آپ شہد اور پانی کو اچھی طرح مکس کریں۔ پھر اس پر درج ذیل آیت پڑھیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ط وَتَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٥

ان آیات کو آپ نے ۷۷۵ مرتبہ پڑھنا ہے، پڑھ کر اس پر دم کریں پھر صبح کو اور رات کو دودھ کے کپ میں مکسچر کے چھ قطرے ڈالیں۔ خیال رہے کہ چھ قطروں میں کمی بیشی نہ ہو۔ پھر اس دودھ کو مریض کو پلائیں۔ دودھ پینے سے پہلے ۱۹ مرتبہ درج ذیل آیت، درود کر اور گڑگڑا کر پڑھیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٥

اور اگر ایڈز کا مریض ہو تو وہ ۱۹ مرتبہ درج ذیل آیت پڑھے۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ ط وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ٥

(سورۂ آل عمران: ۱۳۵)

انشاء اللہ صرف ۱۹ روز میں مریض صحت یاب ہوجائے گا یا مریض ٹھیک ہوجائے گا تو ہمیں دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	ڈاکٹر انصاری نذیر اقبال۔ دھولے	Hms azi NI
(۲)	عبدالسلام۔ کرنول	
(۳)	سید افتخار احمد۔ حیدرآباد	
(۴)	نثار احمد کلیم۔ بیدر	
(۵)	ساجد ربانی۔ حیدرآباد	
(۶)	شمس اللہ۔ بینگلور	
(۷)	سید عارف الدین۔ نظام آباد	
(۸)	خواجہ معین الدین احمد۔ حیدرآباد	
(۹)	محمد اشرف صدیقی۔ وارانسی	
(۱۰)	شیخ محمد بلال۔ ممبئی	M.B. Phaaikh

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱۱)	محمد مصدق شیخ۔ممبئی	
(۱۲)	محمود علی۔حیدرآباد	
(۱۳)	رفیق احمد خاں۔حیدرآباد	
(۱۴)	رحمت بی۔رام نگرم	
(۱۵)	قوت العین۔رام نگرم	
(۱۶)	سیف اللہ بیگ۔رام نگرم	
(۱۷)	محمد اشرف۔رام پور	
(۱۸)	محمد جمیل۔الہ آباد	
(۱۹)	شہاب الدین۔جودھپور	
(۲۰)	سید عبدالوہاب قادری انت پور	سید عبدالوہاب قادری
(۲۱)	قائم خاں۔حیدرآباد	
(۲۲)	محمد اسحاق القاسمی۔جھانسی	محمد اسحاق القاسمی
(۲۳)	شفیق احمد۔کلیان	
(۲۴)	عبدالستار۔مدھوپور	
(۲۵)	ناصر حسین۔دھولیہ	

(۱) ڈاکٹر انصاری نذیر اقبال۔ دھولے

آپ کے مزاج میں تلون پایا جاتا ہے یعنی آپ کا مزاج رنگ بدلتا رہتا ہے۔ کبھی آپ بہت نرم اور کبھی آپ بہت گرم ہو جاتے ہیں۔

لوگوں کے ساتھ آپ ہمدردی کرتے ہیں یہ آپ کی فطرت کا جزو ہے۔ محنت کے آپ عادی ہیں۔ اچھی منصوبہ بندی کرسکتے ہیں لیکن جلد بازی کی وجہ سے کئی بار نقصان اٹھاتے ہوں گے۔ آپ کو اکثر معاملات میں قوت واختیار ملے گا۔ آپ خاندان پرست قسم کے انسان ہیں۔

(۲) عبدالسلام۔ کرنول

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں۔ محفل پسند ہیں خود کو نمایاں کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ آپ کے اندر قائد بننے کی صلاحیت ہے۔ آپ دور اندیش ہیں لیکن وقتی بحث ومباحثہ آپ کو اُلجھنوں میں ڈال سکتا ہے۔ فضول خرچی آپ کی ذات کا جزو ہے۔

(۳) سید افتخار احمد۔ حیدرآباد

خوش ذوقی، عزائم پختہ لیکن مزاج میں پیچیدگی، محنت کرنے کے عادی لیکن شکی مزاج کسی بڑی آدمی کی مدد ملے گی اور مستقبل میں کامیابی کے زبردست امکانات، خیالات میں گم صم رہنے والے انسان، آپ بہادر بھی ہیں اور کسی بھی معاملے میں جرأت کا مظاہرہ کرسکتے ہیں۔

(۴) نثار احمد کلیم۔ بیدر

آپ میں جدو جہد کرنے کی عادت، آپ قابل بھروسہ ہیں اور دوسروں پر بھی بھروسہ کرنا آپ کی فطرت ہے، دور اندیش ہیں، لیکن صبر کا مادہ کسی قدر کم ہے، جلد بازی سے کام بگاڑ لیتے ہیں، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کا مزاج ہے۔ آپ کسی بھی وقت مروجہ قانون سے ٹکرا کر سر دردی مول لے سکتے ہیں۔

(۵) ساجد ربانی۔ حیدرآباد

آپ حسن پسند ہیں اور قدرتی مناظر سے بھی دلچسپی رکھتے ہیں، پکے ارادے کے انسان ہیں لیکن بدگمانی کرنا اور تنقید کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کو زندگی میں پے درپے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، لیکن آپ اپنی مستقل مزاجی کی وجہ سے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرلیں گے۔

(۶) شمس اللہ۔ بنگلور

آپ جمالیات پسند ہیں خیالات کی دنیا میں گم صم رہنے والے انسان ہیں، آپ کے اندر ذمہ داری کا احساس ہے۔ آپ بذات خود جاذب نظر ہیں لیکن آپ کو کئی بار منصوبوں کی ناکامی کے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے، آپ کو غصہ کی شدت کئی بار شرمندگی سے دوچار کرے گی۔

(۷) سید عارف الدین۔ نظام آباد

آپ قوت ارادی کے مالک ہیں، مستقل مزاج ہیں آپ کے عزائم پختہ ہیں، اور آپ کی طبیعت میں استحکام ہے۔ آپ اپنے نفس کو مارنے کا اختیار رکھتے ہیں یعنی آپ کا نفس شدید ترین حالات میں بھی آپ کے کنٹرول میں رہتا ہے، قوت صبر وضبط آپ کے اندر موجود ہے لیکن بہت ساری خوبیوں کے باوجود کبھی کبھی ترش رو بن جاتے ہیں اور احساس کمتری کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے کبھی کبھی بدگمانی اور تنقید کرنا آپ کی ذات کا حصہ بن جاتا ہے، مستقبل میں آپ اعتدال کے ساتھ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

(۸) خواجہ معین الدین۔ احمد حیدرآباد

آپ فطرتاً آزادی پسند ہیں، دوسروں کے ماتحت زندگی گزارنا آپ کے بس سے باہر کی بات ہے، آپ بذات خود پُرکشش ہیں اور محبت کرنا آپ کی فطرت ہے، حسن پسند ہیں اور اپنی حسن پسندی کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔

آپ فطرتاً منکسر المزاج ہیں، ہر حال میں عاجزی کا مظاہرہ کرنا آپ کی فطرت میں شامل ہیں، آپ کی طبیعت میں نزاکت ہے، آپ معاملات میں گہرائی میں بہت جلد پہنچ جاتے ہیں، محبت کے راستوں سے آپ کو کسی رسوائی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

(۹) محمد اشرف صدیقی۔ وارانسی

آپ فلاحی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں، آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں، آپ لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کے عادی ہیں، آپ کو کئی بار اپنے ارادوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن بالآخر آپ اپنے مقاصد

میں کامیاب ہو جائیں گے، آپ اپنے راز کو راز رکھا کریں، اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

(۱۰) شیخ محمد بلال۔ ممبئی

آپ سنجیدہ مزاج انسان ہیں بہت امید پرست ہیں، بُرے سے بُرے حالات میں بھی امیدیں بنائے رکھتے ہیں، آپ کی سوچ وفکر صاف ستھری ہے، فلاحی کاموں سے آپ کو دلچسپی ہے آپ لوگوں میں مقبول رہیں گے لیکن آپ کسی بھی وقت کسی کی سازش کا شکار ہو جائیں گے۔

(۱۱) محمد مصدق شیخ۔ ممبئی

آپ کے خیالات اچھے ہیں اور سوچ وفکر صاف ستھری ہے، آپ لوگوں کی بھلائی کے کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن آپ قوت ارادی میں استحکام نہیں ہے، ساتھ نبھانے کی عادت ہے، وفا پرست ہیں لیکن کسی بھی معاملے میں اقدامات کرتے ہوئے خواہ مخواہ بھی رک جاتے ہیں۔ بہت پُر جوش مزاج رکھتے ہیں اور غور وفکر کی اعلیٰ صلاحیتیں آپ کے اندر موجود ہیں، آپ کے دل اور دماغ میں ایک طرح کا طوفان مچا رہتا ہے، آپ کو مخالفین کی سازشوں کا کئی بار سامنا کرنا پڑے گا، آپ کے دستخط بتاتے ہیں کہ کوئی حادثہ آپ کے تعاقب میں لگا ہوا ہے دوران سفر بطور خاص اپنی حفاظت کریں۔

(۱۲) محمود علی۔ حیدرآباد

آپ قابل بھروسہ ہیں اور خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، آپ کے اندر خودنمائی کا ذوق ہے، آپ محفلوں میں نمایاں ہونے کی کوشش کرتے ہوں گے آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے خیالات اچھے ہیں لیکن فضول خرچی کا مرض ہے جو آپ کو پریشان کرسکتا ہے، آپ کی ترقی آپ کی خواہشوں کے مطابق ہوگی، لیکن آپ کو کئی بار زوال وکمال کی کشمکش سے گزرنا پڑے گا۔

(۱۳) رفیق احمد خاص حیدرآباد

آپ فطرتاً بہت ضدی ہیں، اگر آپ کسی معاملے میں ضد پکڑ لیں تو آپ کو ٹس سے مس کرنا مشکل ہوگا، آپ تحقیق پسند ہیں، کسی بھی معاملے کی گہرائی میں جاکر دیکھنا آپ کی فطرت ہے، علم نجوم سے دلچسپی رکھتے ہوں گے یا پھر محیر العقول علوم میں لگاؤ ہوگا، آپ ہر فن مولا قسم کے انسان
آپ کے اندر معمولی درجے کا حسد کا مادہ بھی ہوگا جو دوستوں کی مخا
رنگ دکھاتا ہوگا، آپ کو زندگی بھر نت نئی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑ
آپ اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے قابو پالیں گے، بہت جلد
دوسروں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اس سے نقصان بھی ہوتا ہوگا۔

(۱۴) رحمت بی۔ رام نگر

آپ ضدی ہیں، امید پرست ہیں اور ہر طرح کی خوبیوں
در ہیں، آپ آزادی پسند ہیں، بے جا پابندیاں آپ کو پریشان کر
آپ کے اندر آرام پسندی کا عنصر پایا جاتا ہے، آپ زندگی میں ایک
بڑی سازش کا شکار ہوں گی۔

(۱۵) قرۃ العین۔ رام نگر

آپ حسن گفتگو اور حسن اخلاق سے بہرہ ور ہیں، آپ کا مزاج بہت ہی پراسرار قسم کا ہے، آپ کو سمجھنا بہت آسان نہیں ہے، آپ اپنی زندگی میں جو کچھ بھی ملے گا اس میں اپنی کوشش جدوجہد اور صبر وضبط کو بڑا دخل ہوگا آپکے بارے میں کچھ لوگ غلط فہمی کا اور کچھ لوگ خوش فہمی کا شکار رہیں گے

(۱۶) سیف اللہ بیگ رام نگر

آپ کی قوت ارادی بہت مضبوط ہے، آپ کے اندر کام کرنے کی دھن ہے، اگر چہ آپ خیالوں اور خوابوں میں کھوئے رہنے والے انسان ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کی قوت عمل بہت بڑھی ہوئی ہے، آپ اپنی طبیعت میں زبردست استحکام رکھتے ہیں اور آپ کی مستقل مزاجی آپ کے لئے ایک ہتھیار کی حیثیت رکھتی ہے، آپ کامیاب ترین زندگی گزاریں گے اور آپ دوسروں پر اثر انداز ہونے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، جذ
آپ کی کمزوری ہے اور یہ کمزوری آپ کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

(۱۷) محمد اشرف۔ رام پور

آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے لیکن شدید غصہ بھی ہے۔ آپ غصے سے اگر بے قابو ہو جائیں تو خود اپنے لئے بھی مسائل پیدا کرسکتے ہیں آپ بہت محتاط زندگی گزار رہے ہیں لیکن آپ اپنے راز دوسروں پر ظاہر کردیتے ہیں۔ جن سے آپ کو نقصان

حساس ہیں، اور بہت جلدی سے بدگمانی میں بھی مبتلا ہوجاتے ہیں، آپ کے اندر یہ خوبی بھی ہے کہ آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں، آپ کے منصوبوں کو کئی بار ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن آپ کی زندگی کا دور بہت سے ہنگاموں اور ریشہ دوانیوں سے پاک صاف ہوگا۔

آپ کا مزاج بہت سادہ ہے، سنجیدگی بھی ہے، آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، دور اندیش ہیں لیکن شاہ خرچ بھی ہیں، آپ کی شاہ خرچی آپ کو مقروض بھی کرسکتی ہے آپ لوگوں کے کام آنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، آپ کی زندگی نشیب وفراز سے پُر رہے گی۔ آپ لوگوں سے جتنا دور رہیں گے اتنے ہی کامیاب ہوں گے۔

(۱۸) محمد جمیل ۔ الہ آباد

آپ کا مزاج بہت سادہ ہے، سنجیدگی بھی ہے، آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، دور اندیش ہیں لیکن شاہ خرچ بھی ہیں آپ کی شاہ خرچی آپ کو مقروض بھی کرسکتی ہے، آپ لوگوں کے کام آنے کا جذبہ رکھتے ہیں، دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، آپ کی زندگی نشیب وفراز سے پُر رہے گی، آپ لوگوں سے جتنا دور رہیں گے اتنے ہی کامیاب ہوں گے۔

(۱۹) شہاب الدین ۔ جودھپور

آپ پُرکشش اور جاذب نظر قسم کے انسان ہیں، آپ نفاست پسند ہیں، آپ کی فطرت میں غصہ ہے جو کبھی کبھی آپ کو کسی بھی جگہ الجھا سکتا ہے، آپ کے خیالات صاف ستھرے ہیں لیکن کبھی کبھی بدگمانیوں کا شکار ہوکر اپنا بڑا نقصان کرسکتے ہیں، آپ کے اندر محنت کرنے کا جذبہ ہے اور ذمہ داری کا بھی احساس آپ کے اندر پایا جاتا ہے، آپ اپنی زندگی میں احتیاط کو ملحوظ رکھیں، خدانخواستہ آپ کسی بھی وقت کسی بڑے حادثہ کا شکار بھی ہوسکتے ہیں۔

(۲۰) سید عبدالوہاب قادری انت پور

سادہ مزاج، جمالیات پسند خوش ذوق پختہ عزائم، حسن اخلاق، اتنی ساری خوبیوں کے باوجود ایک کمزوری یہ بھی ہے کہ آپ کسی بھی وقت اپنی کم ہمتی کی وجہ سے بُرے لوگوں سے مفاہمت کرسکتے ہیں، آپ کی شخصیت لوگوں کی نظروں میں پراسرار بنی رہے گی حالانکہ آپ خود کو واضح کرکے جینے والے انسان ہیں، اور کسی سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھتے۔

(۲۱) قائم خان ۔ حیدرآباد

آپ کے اندر قوت ضبط کی صلاحیت ہے، اچھے برے حالات سے آپ سمجھوتہ کر لیتے ہیں، لیکن آپ خود کو معمہ بنا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن دوسروں کی گہرائی میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہیں اور بہت جلد دوسروں سے بدگمانی بھی ہوجاتے ہیں، آپ قدرتی طور پر بہت زیادہ خوش نصیب نہیں ہیں، آپ کو اس دنیا میں جو کچھ بھی حاصل ہوسکتا ہے وہ آپ کی ذاتی جدوجہد اور کوششوں ہی سے مل سکتا ہے، آپ زیادہ محنت نہیں کرپاتے اور آپ اپنے کاموں میں اتنی دلچسپی بھی نہیں لے پاتے جتنی آپ کو لینی چاہئے، آپ کو اپنے کاموں میں دلچسپی بھی لینی چاہئے اور آپکو اپنی جدوجہد میں بھی اضافہ کرنا چاہئے، اسی میں آپ کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

(۲۲) محمد اسحاق القاسمی ۔ جھانسی

آپ کے خیالات پر پاکیزگی کی چھاپ ہے، آپ دوسروں پر اعتماد کرتے ہیں اور خود بھی آپ قابل بھروسہ ہیں، خیر خواہی کے کاموں سے آپ کو دلچسپی ہے آپ کی ترقی آپ کی خواہش کے مطابق ہوگی، آپ خرچ کے معاملے میں محتاط نہیں ہوں گے اس لئے آپ قرض لینے کے مراحل سے گزرنا پڑے گا، آپ بعض اوقات معمولی درجے کے غرور میں مبتلا ہوسکتے ہیں لیکن لوگوں کو نیچا دکھانا اور ان کے سامنے احساس برتری کا اظہار کرنا آپ کی فطرت میں شامل نہیں ہے آپ کو زندگی کے آخری دور میں قدم قدم پر کامیابیاں ملنے کا امکان ہے۔

(۲۳) شفیق احمد ۔ کلیان

آزادانہ مزاج، پابندیوں سے اکتاہٹ کاروبار میں ہوشیار، معمولی درجے کا گھمنڈ، محنت کرنے کے باوجود کسی قدر لاپرواہی اور غیر ذمہ داری طبیعت میں جھلاہٹ، مزاج میں سادگی کی چھاپ، خیالوں اور خوابوں میں مگن رہنے والے انسان اعتدال سے چلتے رہیں گے اور اپنی خامیوں پر نظر ثانی کریں گے تو ایک دن بام عروج تک بھی پہنچیں گے۔

(۲۴) عبدالستار مدھوپور

آپ حد سے زیادہ محنت کرنے والے انسان ہیں، آپ کامیابی کے خواہش مند ہیں لیکن ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا مزاج نہیں رکھتے، آپ کے

اندر قائد بننے کی صلاحیت ہے، آپ مجلسوں میں بیٹھنے والے انسان ہیں، اور خود کو نمایاں بھی کرتے رہتے ہیں لیکن سنجیدگی کے ساتھ آپ آرام پسند ہیں لیکن ضابطوں کی پابندی کرنے کا احساس اپنے اندر رکھتے ہیں، آپ کی فطرت میں معمولی درجے کی منتقم مزاجی بھی ہے، لیکن خواہ مخواہ لوگوں کے ستانے کی فطرت سے آپ کوسوں دور ہیں، طویل ترین سنگین حالات سے لڑنے کے بعد آپ منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔

(۲۵) ناصر حسین۔ دھولیہ

آپ کی فطرت میں استحکام ہے اور آپ خودداری بھی رکھتے ہیں لیکن ابھی آپ کے مزاج میں پختگی پیدا نہیں ہوئی ہے، آپ محنت سے جان نہیں چرائیں گے لیکن ہر دور میں اپنی کامیابی کے لئے آپ کرامت اور معجزے کے منتظر رہیں گے، آپ محبت پرست قسم کے انسان ہیں، اور محبت میں سنجیدگی اور سادگی کے قائل ہیں، آپ کو اپنے رشتے داروں کی مخالفتوں اور سازشوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

□□□□□□□□□□□□□

توجہ طلب

تمام قارئین سے گزارش ہے کہ اس کالم میں شرکت کرنے کے لئے اپنے دستخط چھوٹے کر کے ارسال کریں۔ جو دستخط بڑے اور بہت زیادہ پھیلے ہوئے ہوتے ہیں انہیں چھاپنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ اس کالم میں شرکت کرنے کے لئے جب خط روانہ کریں تو اس میں مزید کسی چیز کا آرڈر یا مطالبہ نہ ہو جوابی خط روانہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

(منیجر)

تیسری قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

عیب جو اور چغل خور کی بات نہ سننے کے بارے میں

رائے اعظم دابشلیم نے بید پائے برہمن سے کہا، پہلی وصیت یہ تھی کہ جب کوئی شخص تقرب سلطانی کے باعث معزز ہو جاتا ہے تو اس کے معاصرین اس سے حسد کرنے لگتے ہیں، اس کی بے عزتی کے درپے ہو جاتے ہیں اور بادشاہ سے جھوٹی سچی باتیں لگا کر اس کے مزاج کو بدل دیتے ہیں۔ اس لئے بادشاہ کو چاہئے کہ خود غرض لوگوں کی جھوٹی سچی اور پُرفریب باتوں پر فوراً عمل نہ کرے بلکہ ان پر خوب سوچ بچار کرلے۔ اگر ان باتوں میں صداقت ہو تو اسے قبول کرلے ورنہ مسترد کردے۔ اب میری آپ سے التماس ہے کہ اس وصیت سے متعلق جو واقعہ یا داستان ہو اسے بیان فرمائیں۔

برہمن بید پائے نے جواب دیا کہ سلطنت کی بنیاد ہی اس وصیت پر ہے کیونکہ اگر بادشاہ خود غرضوں اور موقع پرستوں کو اس طرح کی حرکتوں سے نہ روکے گا تو زیادہ تر ارکانِ سلطنت اور امراء ذلیل و خوار ہو جائیں گے اور سلطنت میں نقصان عظیم واقع ہوگا، جیسا کہ شیر اور بیل کے واقعے میں مذکور ہے۔ رائے دابشلیم نے پوچھا کہ شیر اور بیل کا کیا قصہ ہے؟ برہمن نے کہا:

حکایت

کسی ملک میں ایک سوداگر رہتا تھا۔ بڑا تجربہ کار اور جہاں دیدہ۔ دشت و دریا کچھ اس نے نہیں چھوڑا تھا۔ مشرق و مغرب کے مختلف ممالک کی سیر کر چکا تھا۔ جب اس پر ضعیفی آئی اور بال سفید ہونے لگے تو اس نے سمجھ لیا کہ اب موت دروازے پر دستک دے رہی ہے اور کسی دم بھی جسم کے قلعے میں داخل ہو سکتی ہے۔ اس کے تین لڑکے تھے۔ تینوں دولت کے نشے میں چور اور جوانی کی بے راہ روی کے شکار، باپ کی جمع کی ہوئی دولت کو بے دردی سے اُڑا رہے تھے۔ اور تجارت اور صنعت و حرفت سے کچھ کمانے کے لئے تیار نہ تھے۔

سوداگر نے شفقت پدری کی بنا پر لڑکوں کو سمجھایا، اونچ نیچ دکھا کر راہ راست لانے کی کوشش کی اور کہا۔ میرے بچو، چونکہ اس دولت کے حاصل کرنے میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں اُٹھانی پڑی ہے اور یہ زر کثیر بغیر درد سری کے تمہیں مل گیا ہے اس لئے تم اس کی قدر نہیں کر سکتے۔ یہ فطری بات ہے تم پر اس کا کچھ الزام نہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ دنیا اور دین دونوں جگہ کی سعادت دولت ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ دنیا والے تین چیزوں کے متلاشی اور خواہش مند رہتے ہیں۔ ایک تو معاش کی کشادگی یعنی کافی پیسے کمائیں کہ اس سے کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کا اچھا انتظام ہو سکے۔ دوسرے عزت اور رتبے کی ترقی اور بلندی یعنی لوگوں میں عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جائیں۔ یہ دونوں باتیں دولت ہی سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ تیسرے آخرت کی بھلائی یعنی مرنے کے بعد نجات ابدی کا حصول اور پروردگار کے حضور میں سرخروئی کا جذبہ۔ یہ آرزو بھی مال حلال ہی سے پوری ہو سکتی ہے۔

غرض یہ بات صاف ہوگئی کہ ساری خواہشیں مال دولت ہی کے ذریعے پوری ہو سکتی ہیں اور بے مشقت کے مال کی قدر انسان کے دل میں چونکہ پیدا نہیں ہو سکتی، اس لئے اس کا فوراً برباد ہو جانا فطری بات ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تم کاہلی اور تن آسانی کو چھوڑ کر کسب مال کی طرف مائل ہو اور تجارت جو تمہارا آبائی پیشہ ہے اسے اختیار کرو۔

اس پر بڑے لڑکے نے کہا کہ ابو جان، آپ مجھے کمانے کے لئے کہتے ہیں جو توکل کے خلاف ہے، کیونکہ اس کا مجھے یقین اور ایمان ہے کہ جتنی روزی میری قسمت میں لکھی ہے اس کے لئے میں کوشش کروں یا نہ کروں مل کر رہے گی اور جو میرے مقدر میں نہیں ہے، چاہے میں اس کے

لئے جان بھی لڑا دوں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ میں نے ایک بزرگ کے بارے میں سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جو روزی میری قسمت کی تھی اس سے میں نے لاکھ فرار اختیار کیا لیکن وہ مجھ سے چمٹ گئی اور جو میرے نصیب میں نہ تھی اس کے لئے میں نے لاکھ جتن کئے وہ میرے پلے نہ پڑی۔ اس لئے میرے کمانے اور نہ کمانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسا کہ ایک بادشاہ کے دولڑکوں کا قصہ ہے کہ ان میں سے ایک کو بے مشقت باپ کا خزانہ مل گیا اور دوسرے نے اس خزانے کے حصول کے لئے اپنی سلطنت بھی گنوا دی لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔

باپ نے سمجھایا کہ اے بیٹے یہ دنیا عالم اسباب ہے جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔ کارخانہ قدرت اسی طرح چل رہا ہے کہ انسان جو کرتا ہے وہی پاتا ہے۔ پھر توکل سے کمانا کہیں اچھا ہے۔ توکل سے تو صرف ایک توکل کرنے والے کو فائدہ پہنچتا ہے لیکن کمانے اور صنعت وحرفت سے روپیہ حاصل کرنے میں کمانے والے کے علاوہ بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ پس توکل کے بہانے کاہلی نہ اختیار کرو۔ پہلے کماؤ، پھر خدا پر بھروسہ کرو۔

دوسرے لڑکے نے باپ سے کہا کہ ابو جان، میں توکل کا قائل نہیں بے شک کمانا ضروری ہے لیکن مجھے یہ تو بتایئے کہ جب میں کمانے لگوں اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنے خزانے سے بے شمار دولت عنایت فرمائے تو پھر مجھے اس مال ودولت کا کیا کرنا چاہئے۔؟

باپ نے جواب دیا کہ بیٹے، پیسہ کمالینا اور دولت اکٹھی کر لینا آسان ہے لیکن اس کی حفاظت اور صحیح مصرف بہت مشکل ہے۔ جب اللہ کسی کو دولت دے تو اس کو دو کام ضرور کرنے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ اس کی حفاظت جی جان سے کرے تاکہ وہ ضائع ہونے اور لٹنے سے محفوظ رہے اور چور ڈاکوؤں کے ہتھے نہ چڑھے کیونکہ دولت کے دوست اور دولت والوں کے دشمن بے شمار ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ سرمائے کے منافع سے فائدہ اٹھائے لیکن اصل پونجی کو ہاتھ نہ لگائے۔ اس کو جوں کا توں رہنا چاہئے۔ جو لوگ ایسا نہیں کرتے اور سرمائے سے حاصل کردہ منافع کو خرچ کرنے کی بجائے اصل سرمائے ہی کو خرچ کرنے لگتے ہیں، ان کی دولت بہت جلد ان کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ جس کی آمدنی نہ ہو اور صرف خرچ ہی خرچ ہو یا آمدنی سے زیادہ خرچ ہو، اس کا مفلس ہو جانا ضروری ہے اور وہ اس افلاس میں مر بھی سکتا ہے جیسا کہ وہ عاقبت نااندیش چوہا اپنی حماقت اور فضول خرچی کا شکار ہوا جس کو ایک کسان کا غلے سے بھرا گھر مل گیا لیکن وہ اس کی قدر نہ کرسکا اور فضول ضائع کرتا رہا۔ آخر وہ غلے کا انبار اس سے چھن گیا اور وہ بھوکا پیاسا مر گیا۔

بوڑھا سوداگر ابھی منجھلے لڑکے کو سمجھا ہی رہا تھا کہ چھوٹا لڑکا بڑے ادب سے بولا کہ ابو جان، مجھے یہ بتایئے کہ اگر کوئی شخص اپنے سرمائے سے کافی منافع حاصل کرلے اور آپ کی ہدایت کے مطابق اپنی دولت کی خوب حفاظت بھی کرے تو اس منافع کو وہ کس طرح خرچ کرے؟

باپ نے جواب دیا کہ بیٹے، اعتدال سب سے بہتر چیز ہے خاص کر روپے پیسے کے معاملے میں۔ اس لئے دولت مندوں کو چاہئے کہ جب وہ اپنے سرمائے سے کافی منافع کمالیں تو دو باتوں کا ضرور خیال رکھیں۔ ایک تو یہ کہ فضول خرچی اور غیر ضروری اخراجات سے اپنے آپ کو بچائیں تاکہ انہیں پھر پشیمانی نہ ہو اور لوگوں کو طعن وتشنیع کا موقع نہ ملے، کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بخل اور کنجوسی کے بدنما داغ سے بھی اپنے دامن کو محفوظ رکھے۔ کیونکہ بخیل آدمی دین ودنیا دونوں جگہ بدنام اور رُوسیاہ ہوتا ہے، اس کا کہیں ٹھکانا نہیں۔ اس کی مثال اس حوض کی سی ہے جس میں آہستہ آہستہ اس کی وسعت سے زیادہ پانی بھر جاتا ہے اور نکاس کسی طرف سے نہیں۔ آخرکار اس کے اطراف کنارے پانی کے دباؤ سے کٹ کر ختم ہو جاتے ہیں، بڑے بڑے سوراخ پڑ جاتے ہیں اور سارا پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ کلام پاک میں بھی بخیل لوگوں کے مال کی حادثات میں بربادی یا وارث کے ہاتھوں ضائع ہو جانے کی خبر دی گئی ہے۔

لڑکوں نے جب شفیق باپ کی دردمندانہ نصیحتوں کو سنا تو اس سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نے کوئی نہ کوئی صنعت وحرفت شروع کر دی۔ بڑے لڑکے نے تجارت کو پسند کیا اور وہ دور دراز کے سفر پر نکل گیا۔ اس کے ساتھ دو بوجھ ڈھونے والے بیل تھے۔ جو طاقت ور اور مضبوط۔ ایک کا نام شتربہ اور دوسرے کا مندبہ تھا۔ مالک ان دونوں کا بہت خیال رکھتا۔ اور خود ان کی دیکھ بھال کرتا۔ لیکن سفر میں کافی عرصہ لگ گیا اور دونوں کو محنت بھی بہت کرنی پڑی اس لئے دبلے اور کمزور ہو گئے۔ ایک جگہ راستے میں کیچڑ تھی۔ شتربہ اس میں پھنس گیا۔ بڑی مشکلوں سے نکالا گیا۔ لیکن اب اس میں آگے چلنے کی سکت نہ رہی تھی۔ مالک نے ایک نوکر کو اس پر مقرر کیا کہ اس کو آرام کے ساتھ رکھے۔ خوب کھلائے پلائے اور جب اس میں طاقت آجائے تو اس کو کارواں میں پہنچادے۔

نوکر نے دو تین روز تو خیال کیا لیکن اس جنگل بیابان میں اکیلا اس کا جی نہ لگا تو اس نے شتربہ کو وہیں جنگل میں آزاد چھوڑ دیا اور مالک سے جا کر کہہ دیا کہ شتربہ مر گیا۔ اپنے ساتھی کے مرنے کی خبر سن کر مندبہ بھی مر گیا۔

اب شتربہ کا حال سنیئے۔ اس کو جنگل کی کھلی فضا، آزادی اور ہری ہری گھاس ملی تو کھا کر خوب موٹا ہو گیا اور پہلی جیسی طاقت لوٹ آئی۔ وہ جگہ بھی اس کو بہت پسند آئی۔ مرغزار میں ہر طرف آزادی سے چرتا اور ڈکراتا رہتا۔ نزدیک ہی ایک رعب داب والا شیر رہتا تھا۔ تمام چرند و پرند اور درندے اس کو اپنا بادشاہ مان کر اس کی خدمت اور اطاعت کرتے تھے اور وہ اپنی طاقت اور حکومت کے غرور میں کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔ لیکن اس نے بیل کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ اس کی آواز ہی سنی تھی۔ شتربہ کے ڈکرانے کی آواز جب اس کے کان میں پڑی تو وہ بہت گھبرایا اور اس خوف سے کہ کہیں اس کے محکوم درندے اس کی کمزوری سے واقف نہ ہو جائیں، ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا۔

دو مکار گیدڑ شیر کے خادموں میں شامل تھے۔ انمیں سے ایک کا نام کلیلہ اور دوسرے کا دمنہ تھا۔ دونوں ہی بڑے چالاک، ذہین اور عیار تھے۔ لیکن دمنہ کلیلہ سے بڑھ چڑھ کر تھا۔ اور اس کو عزت وجاہ کی بڑی ہوس تھی۔ اس نے اپنی فراست سے پتہ چلا لیا کہ شیر پر کسی چیز کا خوف غالب ہے۔ چنانچہ ایک دن اس نے کلیلہ سے کہا کہ اپنے بادشاہ شیر کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے چلنے پھرنے اور گھومنے پھرنے کو کیوں خیر باد کہہ دیا ہے؟

کلیلہ نے جواب دیا کہ تجھ کو ان باتوں سے کیا کام۔ کہاں تو اور کہاں مملکت کے راز۔ عقل کے ناخن لے۔ ہم لوگ اس کے دربار سے اپنی خوراک پالیتے ہیں اور اس کے سائے میں آرام اور چین کی زندگی گزار لیتے ہیں۔ بس یہی کافی ہے۔ ہمیں اس سے زیادہ اور کیا چاہئے۔ ہمارا تعلق بادشاہ کے ندیم اور مصاحب بننے والوں کی جماعت سے نہیں ہے اور نہ ہماری آواز ہی بادشاہ تک پہنچ سکتی ہے۔ پھر اس طرح شاہی راز کو جاننے اور کھوج لگانے سے کیا فائدہ۔ کہیں تیرا حشر اس بندر جیسا نہ ہو جو بڑھئی کے کاموں میں دخل دینے گیا تھا اور آخر اس شوق میں اپنی جان ہی گنوا بیٹھا۔

دمنہ نے کہا کہ میرے دوست، بادشاہ کی قربت پیٹ بھرنے کے لئے نہیں حاصل کی جاتی۔ کھانا تو ہر جگہ مل جاتا ہے اور پیٹ ہر چیز سے بھرا جا سکتا ہے۔ بادشاہ کے مقرب اور ندیم ہونے میں تو عزت، جاہ اور مرتبے کا فائدہ ہے۔ اس کے ذریعہ دوستوں کی بھلائی اور دشمنوں کی گوشمالی خوب اچھی طرح کی جا سکتی ہے۔ صرف کھانے کی فکر تو جانور کرتے ہیں۔ جیسے کتا صرف ایک ہڈی سے خوش ہو جاتا ہے یا بلی جو ایک ٹکڑا روٹی پا کر نہال ہو جاتی ہے اور میں نے تو دیکھا ہے کہ شیر اگر خرگوش کو شکار کر لینے کے بعد جنگلی گدھا دیکھ لیتا ہے تو خرگوش کو چھوڑ کر اسی پر جھپٹ پڑتا ہے۔ بلند مرتبہ لوگ اگر کم دن بھی زندہ رہتے ہیں تو عقل مند لوگ انہیں بڑی عمر والا خیال کرتے ہیں اور ذلیل آدمی بڑی عمر رکھنے کے باوجود قابل توجہ نہیں سمجھا جاتا۔

کلیلہ نے کہا، جاہ اور منصب اچھے حسب ونسب والے لوگ اور اہل فضل کو نصیب ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کا تعلق اس طبقے سے نہیں ہے جو بلند مرتبے کا مستحق ہو۔ دمنہ نے کہا، یار عزیز، بڑائی اور عز وجاہ عقل اور ادب سے حاصل ہوتی ہے، حسب ونسب سے نہیں۔ جس کو اچھی عقل اور سمجھ نصیب ہے وہ بہت جلد کمینے سے شریف بن جاتا ہے اور کم عقل اور بری سمجھ والے لوگ اونچے درجے سے نیچے گر جاتے ہیں۔ اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ درجے اور مرتبے کی ترقی بڑی مشکل سے حاصل ہوتی ہے لیکن اس کے زوال میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ اس کی مثال بھاری پتھر جیسی ہے کہ اس کو اوپر چڑھانے میں بڑی زحمت اور دشواری ہوتی ہے لیکن نیچے گرانے میں کچھ دقت نہیں ہوتی۔ ذرا سی جنبش سے نیچے گرایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حوصلہ مند اور ہمت والے لوگ ہی عزت ومنصب کے حصول کے لئے قدم بڑھاتے ہیں اور "شہرت میں آفت ہے" کے مقولے پر ذرا دھیان نہیں دیتے۔ لیکن جو لوگ الخمول راحۃ (گمنامی میں راحت ہے) کو اپنا مطمح نظر بنائے ہوئے ہیں وہ ہمیشہ ذلت وخواری کی زندگی گزارتے رہیں گے۔ مختصر یہ کہ جب تک شیر کا تقرب نہ حاصل کر لوں گا اور اس کے مقربان خاص میں شامل نہیں ہو جاؤں گا چین نہیں لوں گا۔

کلیلہ نے پوچھا تم کو اس دروازے کی کنجی کہاں سے ہاتھ لگی اور شیر کے مقرب خاص ہونے کی تدبیر تم نے کیا سوچی ہے؟ دمنہ نے کہا، میں چاہتا ہوں کہ اسی حیرت اور تردد کے درمیان شیر کی خدمت میں حاضر ہوں۔ شاید میری رائے، مشورے اور تدبیر سے اس کو کچھ سکون حاصل ہو اور اس طرح مجھے تقرب اور رتبہ نصیب ہو۔

کلیلہ نے کہا، پہلے یہ تو بتاؤ کہ تم شیر کے نزدیک جاؤ گے کس طرح؟ اور اگر گئے بھی تو آداب شاہی اور رسم ملازمت کس طرح بجا لاؤ گے؟ تم کو کبھی بادشاہوں کی خدمت میں رہنے کا اتفاق ہوا نہیں۔ جو سیکھ کر جاؤ گے

وہ بھی بھول جاؤ گے۔

دمنہ نے کہا، عقل منداور توانا شخص سے بڑے کاموں کی بجا آوری میں غلطی نہیں ہوتی۔ جو شخص اپنے ہنر پر بھروسہ کرتا ہے اور کاموں کو سوچ سمجھ کر کرتا ہے وہ مناسب طور پر ان کو انجام دیتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جب دولت آتی ہے تو اسے کام کرنے کا ڈھنگ بھی آجاتا ہے جیسا کہ تاریخ میں مذکور ہے کہ بازاریوں میں سے ایک کا اقبال اوج پر آیا، اس کو سلطنت مل گئی اور سارے جہاں میں اس کی شہرت پھیل گئی تو خاندانی بادشاہوں میں سے ایک نے اس کو خط لکھا کہ تمہارا پیشہ تو بڑھئی کا تھا اور تم اس میں کاریگر بھی تھے، جہانبانی اور جہاں داری کا کام تم نے کس سے سیکھا؟ اس نے جواب میں لکھا کہ جس ذات نے مجھے سلطنت بخشی ہے ،اس نے جہاں داری کا علم سکھانے میں بھی کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

کلیلہ نے کہا کہ بادشاہوں کے اندر یہ بھی ایک بات ہے کہ وہ کسی کو محض فضل وہنر کی بنا پر اپنے مخصوصین میں شامل نہیں کرتے بلکہ موروثوں کی خدمت اور وفاداری کا زیادہ لحاظ رکھتے ہیں۔ جن کے باپ دادا پہلے سے ان کے خادموں میں رہے ہیں، ان ہی کی اولاد کو اپنے مقربین میں شامل کرتے ہیں اور تمہارے ساتھ یہ بات نہیں۔ تمہارے باپ دادا نہ تو شیر کے مقربین میں رہے ہیں اور نہ اس کی خدمت ہی بجالائے ہیں، اس لئے بہت ممکن ہے کہ اس کی مہربانیوں سے تم محروم رہو۔ دمنہ نے کہا، بادشاہ کی خدمت میں رہ کر جس نے بھی اپنا درجہ بڑھایا ہے وہ ایک ساتھ نہیں بلکہ رفتہ رفتہ اور بہت جدو جہد کے بعد۔ میں بھی اسی راستے پر چل رہا ہوں اور رنج وتکلیف کا مزہ چکھنے کے لئے تیار ہوں۔ اچھی طرح جانتا ہوں کہ بادشاہ کے دربار سے وابستہ ہونے والے کے لئے پانچ کام بہت ضروری ہیں۔ اول یہ کہ اس کے غصے کی آگ کو بردباری سے فرد کرے۔ دوسرے یہ کہ ہوس کے شیطانی وسوسے سے اپنے آپ کو بچائے۔ تیسرے یہ کہ حرص اور لالچ کو اپنی عقل پر غالب نہ آنے دے۔ چوتھے یہ کہ تمام کاموں کی بنیاد سچائی اور میانہ روی پر رکھے۔ پانچویں یہ کہ جو حادثات اور واقعات سامنے آئیں ان کا نرمی اور سہولت سے سامنا کرے۔ جس نے ان باتوں پر عمل کیا وہ ضرور کامیاب ہوگا۔

کلیلہ نے کہا، میں نے مان لیا کہ تم بادشاہ کے حضور پہنچ جاؤ گے، لیکن اس کی قربت حاصل کرنے کی کیا صورت ہوگی اور کس ہنر کے ذریعہ تم اس کے دربار میں مناسب درجہ اور عہدہ پاؤ گے؟

دمنہ نے کہا، اگر میں بادشاہ کے حضور پہنچ گیا تو پانچ خصلتوں پر عمل پیرا ہوں گا۔ اول یہ کہ ہر کام خلوص دل سے کروں گا۔ دوسرے یہ کہ اپنے ارادے اور حوصلے کو اس کی اطاعت کا پابند بنادوں گا۔ تیسرے یہ کہ اس کی باتوں اور کاموں میں ہمیشہ خوبیاں دکھلاؤں گا۔ چوتھے یہ کہ جب کوئی کام شروع ہو اور اس میں ملک کی بھلائی نظر آئے اور اس کی کامیابی بھی یقینی ہو تو پھر میں اس کو بادشاہ کے سامنے اس خوبی سے پیش کروں گا اور اس کے فوائد کو اس طرح دکھلاؤں گا کہ بادشاہ کا دل خوش ہوجائے اور میری خوش فہمی اور تدبر کا بھی سکہ بیٹھ جائے۔ پانچویں یہ کہ اگر بادشاہ کوئی ایسا کام کرنے کا ارداہ کرے جس کا انجام خراب اور ناسازگار ہو اور اس سے بادشاہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کو نرمی اور شیریں زبانی سے اس پر واضح کروں گا اور اس کے خراب نتائج سے آگاہ کردوں گا۔ جب بادشاہ میری لیاقت اور ہنرمندی کو دیکھے گا تو یقیناً اپنی عنایات خسروانہ سے مجھ کو نوازے گا، ہمیشہ مجھ کو اپنی صحبت میں رکھے گا اور میری باتوں کو سننے کی طرف راغب رہے گا۔ ہنر کبھی چھپا نہیں رہتا اور ہنرمند قوت اور اقتدار سے محروم نہیں رہتا۔

کلیلہ نے کہا، مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اپنے خیال کو عملی جامہ پہنانے کا پکا عزم کرلیا ہے۔ خدا کامیاب کرے لیکن اچھی طرح ہوشیار رہنا، کیونکہ بادشاہ کی ملازمت میں بڑے خطرات ہیں جیسا کہ عقل مندوں نے کہا ہے کہ تین کاموں کی طرف صرف نادان اور احمقوں ہی کا قدم بڑھ سکتا ہے۔ ان میں سے ایک تو بادشاہ کی ملازمت ہے، دوسرے محض اندازہ پر زہر چکھ لینا اور تیسرے اپنے راز کو عورتوں پر ظاہر کرنا عقل مندوں نے بادشاہ کو پہاڑ سے تشبیہ دی ہے کہ اس میں قیمتی جواہرات کی کانیں تو ہوتی ہیں لیکن ساتھ ہی شیر، سانپ اور بہت سے حشرات الارض کا بسیرا بھی ہوتا ہے اس پر چڑھنا اور قیام کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ بعضوں نے بادشاہ کو دریا سے تشبیہ دی ہے کہ اس کے ذریعہ سوداگروں کو بے شمار منافع ہوتا ہے لیکن کبھی مال سمیت خود بھی ڈوب جاتے ہیں۔

دمنہ نے کہا، تمہارا کہنا بجا اور درست ہے۔ میں بھی جانتا ہوں کہ بادشاہ جلانے والی آگ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی قربت میں بڑے خطرات ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی سن لو کہ بغیر خطرے کے کوئی بڑائی کے درجے پر پہنچ بھی نہیں سکتا۔ جہاں خطرہ نہیں، وہاں کامیابی نہیں۔ تین کام ایسے ہیں یار عزیز، کہ ان کو صرف ہمت والے ہی کر سکتے ہیں۔ پہلا بادشاہ کی خدمت، دوسرا دریا کا سفر اور تیسرا دشمنوں کا مقابلہ اور میں اپنے کو کم ہمت نہیں سمجھتا۔ پھر تم ہی بتاؤ کیوں نہ بادشاہ کی ملازمت کے بارے میں سوچوں؟ کلیلہ نے کہا، میں تمہارے اس ارادے سے اتفاق تو نہیں کرتا

لیکن جب تم نے پختہ ارادہ کرہی لیا ہے اور اپنی اس رائے پر جم گئے ہو تو خدا مبارک کرے۔

دمنہ وہاں سے چل کر شیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ادب سے سلام کیا۔ شیر نے اپنے درباریوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے۔؟ حاضرین نے جواب دیا کہ حضور، یہ فلاں کا بیٹا ہے جو ایک زمانے تک آستانہ عالی پر حاضر رہا ہے۔ شیر نے کہا، اچھا میں سمجھ گیا۔ پھر اس کو اپنے سامنے بلایا اور آنے کا مقصد دریافت کیا۔ دمنہ نے کہا، جہاں پناہ، اپنے باپ کی طرح میں بھی آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں اور منتظر ہوں کہ حضور والا کے دربار سے کوئی حکم صادر ہو تو اس کو اپنی سمجھ کے مطابق بجالاؤں۔ جس طرح بہت سے بڑے کام اونچے درجے کے ارکانِ دولت سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے کوئی کام ہم حقیر لوگوں کے کرنے کے لائق بھی ہو اور مجھ سے انجام پا جائے۔ اکثر کام، جن کو نیزے اور تلوار نہیں کر سکتے۔ سوئی اور قلم تراش سے ہو جاتے ہیں۔

شیر نے جب دمنہ کی بات سنی تو اس کی وضاحت اور بلاغت پر بہت متعجب ہوا اس کو اپنے مقربین میں شامل کر لیا اور کہا کہ عقل مند آدمی کچھ دنوں تک گمنام رہ سکتا ہے لیکن اس کی عقل مندی اور ہنر مندی آخر کار کھل کر سامنے آ ہی جاتی ہے، جیسا کہ آگ کی شعاع کہ جلانے والا لاکھ چاہے کہ اس کو دبا کر جلائے، لیکن وہ بلند ہو کر ہی رہتی ہے۔

دمنہ شیر کے اس کلام سے بہت خوش ہوا اور سمجھ گیا کہ اس کا افسوں شیر پر اثر کر گیا۔ پھر ادب سے گویا ہوا کہ بادشاہ سلامت کے غلاموں اور چاکروں پر لازم ہے کہ اگر کوئی مسئلہ حضور کے سامنے آئے تو اس پر اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق مشورہ دیں تاکہ جہاں پناہ اپنے لواحقین اور خادموں کو اچھی طرح سمجھ سکیں، ان کی بہتر رائے سے فائدہ اٹھا سکیں اور ان میں سے ہر ایک کو اس کی وفاشعاری اور ہنر مندی کے مطابق مراحم خسروانہ سے نواز سکیں۔ دانہ جب تک زمین کے اندر رہتا ہے کوئی شخص اس کی پرورش و پرداخت کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ لیکن جب وہ زمین سے باہر نکل آتا ہے اور لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ پودا پھل دینے والا اور نفع بخش ہے تو پھر اس کی دیکھ بھال میں سب کوشاں ہو جاتے ہیں اور نفع بھی اٹھاتے ہیں۔ غرض سب باتوں کا انحصار بادشاہ کی تربیت پر ہے جس اہل فضل و ہنر پر بادشاہ کی نظر عنایت ہوگی، اس سے اس کی تربیت کے مطابق فائدہ بھی ہوگا۔

شیر نے پوچھا، خردمندوں کی تربیت اور پرورش کس طرح کرنی چاہئے اور ان سے کیونکر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے؟ دمنہ نے جواب دیا کہ سب سے بنیادی بات تو یہ ہے کہ بادشاہ اپنے غلاموں کے حسب و نسب پر نظر نہ کرے بلکہ ان کے ہنر کو دیکھے۔ بے ہنر لوگ اگر باپ دادا کا حوالہ دے کر مقربین میں شامل ہونا چاہیں تو اس طرف ہرگز توجہ نہ دے، کیونکہ آدمی کا نسب ہنر سے وابستہ ہے، باپ سے نہیں، چوہے کو دیکھئے کہ وہ آدمی کے ساتھ اس کے گھر میں رہتا ہے، لیکن چونکہ اس کی شرارتوں سے آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے اس لئے ہر شخص اس کو مارنے کے درپے رہتا ہے اور باز جنگلی اور وحشی ہونے کے باوجود چونکہ فائدہ رساں ہوتا ہے اس لئے لوگ اس کو بڑی چاہ اور شوق کے ساتھ پالتے ہیں اور اپنی کلائی پر بٹھاتے ہیں پس بادشاہ کو چاہئے کہ اپنے غلاموں کے درمیان اپنے اور بیگانے کی تفریق نہ کرے بلکہ صرف عقل مند اور ہنر مند کو چنے اور نادان اور کام چور لوگوں کو اہل فضل اور ہنر مندوں پر ترجیح نہ دے، کیونکہ عقل مندوں کے منصب پر نادانوں کو مقرر کرنا ایسا ہی ہوگا جیسا سر کی پگڑی پیر میں باندھنا اور پیر کا جامہ سر پر لپیٹنا۔

جب دمنہ نے کلام ختم کیا تو شیر اس پر بہت زیادہ مہربان ہو گیا اور اس کو اپنے مخصوصین میں شامل کر لیا۔ وہ اس سے عقل و فراست کی باتیں سنتا۔ دمنہ بھی بڑا زیرک اور عیار تھا۔ بہت جلد شیر پر چھا گیا اور امور سلطنت میں اس کو رائے دینے لگا۔ ایک روز مناسب وقت دیکھ کر اس نے شیر سے تنہائی میں کہا کہ جہاں پناہ، بہت عرصے سے ایک ہی جگہ قیام پذیر ہیں اور سیر و تفریح اور شکار وغیرہ کا مشغلہ بھی بالکل چھوڑ دیا ہے۔ آخر اس کا کیا سبب ہے؟ مضائقہ نہ ہو تو مجھے بتایئے تاکہ میں کچھ عرض کر سکوں۔

شیر چاہتا تھا کہ دمنہ پر اس کے خوف و ہراس کی بات ظاہر نہ ہو لیکن اسی لمحے شتربہ زور سے ڈکرایا اور اس آواز سے شیر ایسا چونکا کہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا۔ مجبور ہو کر اس نے دمنہ پر اپنا راز ظاہر کر دیا۔ اس نے کہا۔ میری دہشت اور خوف کا سبب یہی آواز ہے جو تم نے ابھی سنی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کس کی آواز ہے۔ لیکن آواز کی گرج اور قوت سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا مالک ایسا ہی قوی اور زبردست ہوگا۔ اگر میرا اندازہ صحیح ہے تو پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔

دمنہ نے کہا، جہاں پناہ کو اس آواز کے علاوہ اور بھی کسی بات کا تردد ہے؟ شیر نے کہا نہیں۔ دمنہ نے کہا، پھر اتنی معمولی بات کے لئے حضور والا کو اپنی موروثی جگہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ آواز کی حیثیت ہی کیا ہے کہ اس کے سبب کوئی شخص اپنی جگہ چھوڑ دے۔ بادشاہ کو چاہئے کہ پہاڑ کی طرح

ثابت قدم رہے اور طوفان اور آندھی میں بھی جنبش نہ کرے۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ بلند آواز اور موٹا جسم توجہ کے لائق نہیں ہوتا نے کتنی ہی موٹی ہو، پتلی لکڑی سے ٹوٹ جائے گی اور کلنگ (کونج) کتنا ہی بڑا ہو، چھوٹے سے باز کے پنجے میں بے بس نظر آئے گا۔ اگر جہاں پناہ کا حکم ہو تو میں اس کے پاس جاؤں اور حقیقت حال کا پتہ چلاؤں۔

شیر کو دمنہ کی بات پسند آئی۔ اس کو جانے کی اجازت دے دی۔ دمنہ شیر کا اشارہ پا کر اس آواز کی طرف گیا اور تھوڑی ہی دیر میں واپس آ کر دست بستہ عرض کیا کہ حضور والا نے جو آواز سنی تھی وہ ایک بیل کی تھی وہ اسی جنگل میں گھوم پھر کر چرتا رہتا ہے۔ اسکو سوائے کھانے اور سونے کے اور کوئی کام نہیں، اور اسکی ہمت اسکے حلق اور پیٹ سے آگے نہیں بڑھتی۔ شیر نے پوچھا، اس کی طاقت کتنی ہے؟ دمنہ نے کہا، اس میں غرور و نخوت اور شان و شوکت کچھ نہیں اور نہ اس کا دبدبہ ہی میرے دل پر غالب ہوا۔ شیر نے کہا ان باتوں کو اس کی کم طاقتی پر محمول نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ طوفان چھوٹی گھاس کو کچھ ضرر نہیں پہنچاتا لیکن بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکتا ہے اور طاقت کا اظہار تو اپنے مدِ مقابل ہی سے کیا جاتا ہے دمنہ نے کہا، حضور والا، اس کو اتنی اہمیت نہ دیں۔ میں نے اپنی فراست سے اسکا سب حال معلوم کرلیا ہے اور جان لیا ہے کہ وہ کتنے پانی میں ہے اگر حضور کا حکم پاؤں تو ابھی اس کو لے آؤں تا کہ وہ اپنا سر حضور کے قدموں پر رکھ کر حلقہ بگوشوں اور غلاموں میں شامل ہو جائے۔

شیر اس بات سے بہت خوش ہوا اور بیل کو بلا لانے کا اشارہ کیا۔ دمنہ شتر بہ کے پاس گیا اور بے تکلفانہ اس سے پوچھا کہ تم اس جگہ کب آئے، کس طرح آئے اور یہاں ٹھہرنے کا سبب کیا ہے؟ شتر بہ نے سارا حال اس سے صحیح صحیح بیان کر دیا۔

دمنہ ان کے حالات سے واقف ہو کر بولا کہ شیر اس جنگل کا بادشاہ اور ان اطراف میں بسنے والے تمام چرند و پرند اور درندوں کا فرمانروا ہے۔ اس نے مجھ کو بھیجا ہے کہ تم کو اس کی خدمت میں لے جاؤں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اب تک دربار میں حاضر نہ ہونے کی جو خطا تم سے سرزد ہوئی ہے اس کو وہ معاف کر دے گا۔ لیکن اگر تم نے جانے میں ٹال مٹول یا تاخیر کی تو میں فوراً واپس جا کر سارا ماجرا کہہ سناؤں گا۔ شتر بہ نے جیسے ہی شیر کا نام سنا، ڈر سے کانپنے لگا اور کہا، اگر تم مجھ کو ڈھارس دو اور وعدہ کرو کہ اس سے مجھے کوئی گزند نہیں پہنچے گا اور مجھے جان کی امان مل جائے گی تو میں تمہارے ساتھ چلوں اور تمہاری مہربانیوں کی بدولت اس کی ملازمت سے سرفراز ہوں۔ دمنہ نے اس کو قسم کھا کر یقین دلایا اور وعدہ کیا کہ کوئی بے موقع بات ہرگز نہ ہوگی۔

دونوں شیر کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلے دمنہ شیر کے پاس گیا اور شتر بہ کے حاضر ہونے کی اطلاع دی۔ تھوڑی دیر بعد بیل بھی پہنچ گیا اور آداب شاہی بجا لایا۔ شیر نے پوچھا کہ تم اس نواح میں کب آئے اور تمہارے آنے کا سبب کیا تھا؟ بیل نے پورا قصہ شروع سے آخر تک بیان کر دیا۔ شیر نے کہا، تم اس جگہ آرام سے رہو اور میری شفقت اور عنایات خسروانہ سے بھی بہرہ مند ہوتے رہو۔ بیل نے زمین بوس ہو کر شیر کی بڑائی بیان کی اور خوش دلی سے اس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ شیر نے بھی اس کو اپنے مقربین میں داخل کر کے عہدے اور مرتبے سے سرفراز کیا۔

شیر شتر بہ کی فہم و فراست اور تجربات سے اتنا متاثر ہوا کہ وہ اس پر اپنے تمام مصاحبین سے زیادہ اعتماد کرنے لگا۔ اس کو اس نے اپنا محرم راز بنا لیا اور اعزاز اور منصب میں وہ تمام ارکان دولت اور اعیان سلطنت سے بڑھ گیا۔ دمنہ نے جب دیکھا کہ شیر بیل کے اعزاز و اکرام میں حد سے زیادہ تجاوز کر گیا ہے، برابر اس کو انعام و اکرام سے نواز رہا ہے اور میری طرف اس کی کوئی توجہ نہیں رہی تو وہ حسد اور غصے کی آگ میں جلنے لگا۔ اس کا سکون و اطمینان رخصت ہو گیا۔ ایک دن اس نے کلیلہ سے شکایت کی کہ میری حماقت اور نادانی تو دیکھو کہ میں نے اپنی ساری طاقت شیر کو خوف سے چھٹکارا دلانے میں لگا دی اور بیل کو اس کی خدمت میں لے آیا۔ اب اس نے اس بیل کو مقرب خاص بنا لیا ہے اور سارے ملازموں سے بے نیاز ہو گیا ہے۔ میں پھر اسی کس مپرسی کے درجے پر پہنچ گیا ہوں۔

کلیلہ نے جواب دیا کہ دوست، خود کردہ را علاج نیست۔ یہ کلہاڑی تو تم نے خود اپنے پیر پر ماری ہے۔ یہ فساد تو تمہارا اپنا کھڑا کیا ہوا ہے۔ دمنہ نے کہا، اب تو غلطی ہو ہی گئی۔ لیکن مکر اور فریب سے اس کا مداوا ہو سکتا ہے کیونکہ بہت سے کام جو طاقت سے نہیں ہو سکتے مکر و حیلے سے ہو جاتے ہیں۔ کلیلہ نے کہا، بیل کو طاقت، شوکت، عقل اور تدبیر سب کچھ حاصل ہے۔ تم مکر سے اس کا کیا بگاڑ سکتے ہو؟

دمنہ نے کہا، یہ تو تم صحیح کہتے ہو لیکن بیل میں چونکہ حد درجہ غرور و تکبر آ گیا ہے اور وہ میری دشمنی سے غافل نظر آتا ہے اسلئے غفلت کے باعث میں بہ آسانی اس پر غالب آ سکتا ہوں۔ کلیلہ نے کہا، اگر تم شیر کو صدمہ پہنچائے بغیر بیل کو ہلاک کر سکتے ہو تو ٹھیک ہے۔ ورنہ مناسب نہیں۔

دمنہ اس گفتگو کے بعد چلا گیا اور کئی روز تک خلوت گزیں رہا۔ پھر

ایک دن بہت ہی مغموم اور افسردہ شیر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شیر نے پوچھا کہ تجھ کو کئی روز سے میں نے نہیں دیکھا کہاں تھا اور اس قدر مغموم کیوں نظر آرہا ہے؟ کیا کوئی حادثہ پیش آگیا؟ دمنہ نے کہا، جی ہاں جہاں پناہ۔ مگر اسے میں خلوت میں ہی عرض کرسکتا ہوں۔

تخلیہ ہوا تو دمنہ نے پہلے شیر کی خوب چاپلوسی کی، اپنی وفاداری اور شیر کی عقل مندی اور معاملہ فہمی بڑھا چڑھا کر بیان کی، پھر رازدارانہ طور پر عرض کیا کہ شتربہ نے جہاں پناہ کے اُمراء ووزراء کے ساتھ ایک پوشیدہ جلسہ کیا ہے، جس میں اس نے ان لوگوں کو ورغلاتے ہوئے کہا ہے کہ شیر کی قوت اور عقل کا میں اندازہ لگا چکا ہوں۔ وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جہاں پناہ کی نوازشِ خسروانہ اور مہربانیوں کے بدلے اس کی یہ غداری دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔

شیر نے کہا، اے دمنہ، یہ تو کیا کہہ رہا ہے؟ خوب سوچ سمجھ کر بول، تجھے یہ سب حالات کس سے اور کیسے معلوم ہوئے؟ اور اگر واقعی یہ سچ ہے جو تو کہہ رہا ہے تو پھر اس کا کیا مداوا کیا جاسکتا ہے۔؟ دمنہ نے کہا، عالیجاہ، اس کی چارہ جوئی جس قدر جلد ممکن ہو کرنا ضروری ہے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ موقع ہاتھ سے نکل جائے۔ شیر نے کہا کہ شتربہ سے مجھے ایسی غداری اور بے وفائی کی امید نہ تھی۔ میں نے اس کے ساتھ ہمیشہ مہربانی کا سلوک کیا ہے۔ دمنہ نے کہا کہ جہاں پناہ کی ان ہی مہربانیوں نے تو اسے اس حد تک پہنچادیا ہے۔ جو کمینے ہوتے ہیں وہ عنایتِ خسروانہ سے اور شورہ پشت ہوجاتے ہیں۔ شیر نے کہا، پھر ایسے کمینہ سرشت اور بدخصال ملازموں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟ دمنہ نے کہا، یکا یک کوئی تادیبی قدم نہ اٹھایا جائے۔ آپکی بے رخی دیکھ کر ممکن ہے وہ حضور کے دشمنوں سے مل جائے۔ اس لئے ابھی اسے امید وبیم کے درمیان ہی رکھا جائے تو مناسب ہے۔

اس طرح بہت زیادہ جھوٹ سچ لگانے کے بعد دمنہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا اور اس کا جادو شیر پر چل گیا۔ شیر نے کہا کہ میں اب شتربہ سے ملنا نہیں چاہتا۔ کسی کو اس کے پاس بھیج کر کہلوا دیتا ہوں کہ اس سے چونکہ غداری سرزد ہوئی ہے اس لئے وہ میری مملکت سے نکل جائے اور جہاں چاہے چلا جائے۔ دمنہ یہ سن کر ڈرا کہ کہیں بھانڈا نہ پھوٹ جائے۔ شتربہ کو جیسے ہی یہ حال معلوم ہوگا وہ فوراً اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کرے گا اس لئے اس نے شیر سے کہا کہ جہاں پناہ ایسا نہ کریں۔ اس کو معلوم ہوگیا تو وہ فساد کھڑا کردے گا۔ مناسب یہ ہے کہ جو کچھ بھی کریں، اس سے پوشیدہ رکھیں۔

شیر نے کہا، اپنے ملازمینِ خاص کو صفائی پیش کرنے کا موقع دیئے بغیر کسی غداری میں ماخوذ کرنا اور سنی سنائی بات پر بغیر تحقیق وتفتیش کے سزا دے دینا خود اپنے پیر پر کلہاڑی مارنا ہے۔ دمنہ نے کہا کہ جہاں پناہ کی فراست اور تجربے سے بڑھ کر کون گواہ ہوسکتا ہے۔ حضور اپنی دانائی سے جو سمجھیں گے سب صحیح ہوگا۔ یوں اگر حکم ہو تو میں شتربہ کے پاس جاکر اس کے دل کا اندازہ لگاؤں اور پھر آپ سے عرض کروں۔

غرض شیر سے اجازت لے کر بہت غم زدہ اور پریشان صورت وہ شتربہ کے پاس پہنچا اور سلام دعا کے بعد اس کی چاپلوسی شروع کردی۔ شتربہ نے پوچھا کہ بہت دنوں سے نظر نہیں آئے کہاں تھے؟ کیسے ہو؟ دمنہ نے کہا، میں اگرچہ ملاقات کے لئے حاضر نہ ہوسکا لیکن آپ کی یاد برابر میرے دل میں رہی۔ کسی وقت بھی آپ کے خیال سے غافل نہیں رہا۔ بعض وجوہ کی بناپر گوشہ نشین ہوگیا تھا۔

شتربہ نے پوچھا وہ وجوہ کیا تھیں؟ دمنہ نے کہا، ایک غلام اور محکوم کا کوئی لمحہ بھی خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ نہ جانے کس وقت کوئی غلطی سرزد ہوجائے اور جان سے ہاتھ دھونا پڑیں۔ ایسی حالت میں گوشہ نشینی اختیار نہ کروں تو کیا کروں۔ شتربہ نے کہا کہ مجھ سے معمے میں باتیں نہ کرو۔ صاف صاف بتاؤ، کیا بات ہے؟ دمنہ نے کہا کہ برادر، عقل مندوں نے کہا ہے کہ چھ چیزیں اس دنیا میں بغیر چھ چیزوں کے ممکن نہیں۔ دولت بغیر غرور کے، خواہش کی تکمیل بغیر محنت کے، عورتوں کی صحبت بغیر مصیبت کے، لالچ بغیر ذلت کے، بُروں کی صحبت بغیر ندامت کے، بادشاہ کی خدمت بغیر آفت کے۔

شتربہ نے کہا تمہاری باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیر سے تم کو کچھ تکلیف پہنچی ہے۔ دمنہ نے کہا کہ میں یہ حکیمانہ باتیں اپنے متعلق نہیں کہہ رہا ہوں۔ مجھے اپنے سے زیادہ اپنے دوستوں کی فکر رہتی ہے۔ بلکہ صاف بات یہ ہے کہ تمہاری فکر دامن گیر ہے۔ شتربہ خوف سے کانپنے لگا اور بولا، یار جانی حقیقت حال سے مجھے جلد باخبر کرو۔ دمنہ نے کہا، میں نے ایک معتبر ذریعے سے سنا ہے کہ شیر کہہ رہا تھا کہ شتربہ خوب موٹا ہوگیا ہے اور اب مجھے اس کی مصاحبت کی بھی ضرورت نہیں رہی، اس لئے اس کے گوشت سے تمام درندوں کی دعوت کروں گا۔ تم سے جو خلوص مجھ کو ہے اس کی بناپر یہ خبر سنتے ہی تمہارے پاس بھاگا ہوا آیا ہوں۔ اب تمہارے لئے بہتر یہ ہے کہ جلد از جلد اپنی نجات کی تدبیر سوچو۔

شتربہ دمنہ کی بات سن کر بہت متعجب ہوا اور کہا کہ اے دمنہ، میں

نے تو شیر کے ساتھ کوئی غداری نہیں کی پھر وہ میرے ساتھ ایسی بے مروتی کیوں کر کرے گا مجھے یقین نہیں آتا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ چغل خوروں نے میرے خلاف اس کے کان بھرے ہوں اور اس کو بھڑکا دیا ہو کیونکہ اس کے دربار میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ پھر بھی مجھے اپنے خدا پر بھروسہ ہے۔ اگر میری تقدیر مجھ سے برگشتہ نہیں ہوئی ہے تو پھر دشمنوں کے فریب سے مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچے گا اور اگر خدا کی یہی مرضی ہے تو اس کا مداوا میرے امکان سے باہر ہے۔

دمنہ نے کہا، یہ تو صحیح ہے لیکن اپنی طرف سے تدبیر اور چارہ جوئی سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ شتربہ نے کہا کہ عقل اور تدبیر اسی وقت کارگر ہوتی ہے جب حکم الٰہی اور مشیت ایزدی ہو۔ اللہ کی مشیت کے سامنے سب مجبور ہیں۔

دمنہ نے کہا، آخر تم نے اب سوچا کیا ہے؟ شتربہ نے جواب دیا کہ اب تو سوائے جنگ وجدال کے اور کوئی چارہ نہیں۔ اپنی جان اور عزت کی حفاظت کے لئے لڑ کر جان دینے میں کم از کم شہادت تو ملے گی۔ دمنہ نے کہا، لیکن جنگ میں پیش دستی اور سبقت ہرگز نہ کرنا اور دشمن کو حقیر نہ سمجھنا، کیونکہ جو دشمن کو حقیر سمجھتا ہے اس کو شکست اور ندامت کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ شتربہ نے کہا، میں جنگ میں پہل کر کے اپنے ولی نعمت سے غداری کا داغ اپنی پیشانی پر ہرگز نہیں لگاؤں گا لیکن اگر شیر نے مجھ پر حملہ کیا تو اپنے بچاؤ میں ہاتھ پیر ضرور چلاؤں گا۔ دمنہ نے کہا تم شیر کے پاس جاؤ اور دیکھو اگر وہ اپنی دم کو زمین پر پٹک رہا ہے اور اس کی آنکھوں سے غصے کی چنگاریاں نکل رہی ہیں تو سمجھ لو کہ وہ تم پر حملہ آور ہونے والا ہے اور تمہارا خاتمہ کر دے گا۔

شتربہ کو فریب دے کر دمنہ کلیلہ کے پاس آیا۔ اور اپنی مکاری اور عیاری کی داستان سنا کر خوب خوش ہوا۔ پھر دونوں شیر کے پاس پہنچے۔ اتفاق سے اسی وقت شتربہ بھی وہاں پہنچا۔ جیسے ہی شیر کی نظر بیل پر پڑی اس نے غرانا شروع کر دیا اور انتہائی غصے میں دم کو زمین پر پٹکنے لگا۔ دمنہ کا فریب کام کر گیا۔ شتربہ نے سمجھ لیا کہ شیر اب اس پر حملہ کرنا ہی چاہتا ہے۔ چنانچہ دونوں ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے اور جنگ شروع ہوگئی۔ شور ہنگامہ سے تمام درندے اور چرند و پرند گھبرا کر اِدھر اُدھر چھپنے لگے۔ آخر شتربہ مارا گیا۔

کلیلہ نے یہ منظر دیکھا تو دمنہ سے بولا، اے نادان، اپنے انجام کی خرابی سے بھی تو واقف ہے یا نہیں؟ یہ حرکت جو تو نے کی ہے اس میں سات بڑی خرابیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تو نے اپنے ولی نعمت کو مصیبت میں ڈال دیا۔ دوسرے تو نے اپنے آقا سے بدعہدی کرائی۔ تیسرے بے قصور بیل کو مروایا۔ چوتھے بیل کا خون بے سبب اپنے سر لیا۔ پانچویں بادشاہ سے ایک جماعت کو بدگمان کرایا۔ چھٹے بادشاہ کی فوج کے سپہ سالار کو مروا ڈالا۔ ساتویں تو نے اپنی عجیب کمزوری دکھائی۔ دمنہ نے بہت سے کام عقل اور سمجھ سے نہیں، دیوانگی سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔

شتربہ کے مارے جانے کے بعد جب شیر کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اسے اپنی جلد بازی پر بہت ندامت ہوئی۔ وہ دل میں سوچنے لگا کہ میں نے اپنے ایک وفادار اور جانباز ساتھی پر لگائے ہوئے الزام کی تحقیق بھی نہ کی کہ وہ سچ ہے یا جھوٹ اور فوراً اس کو مار ڈالا۔ یہ کیا حماقت مجھ سے ہوئی۔

دمنہ دور سے شیر کے غم اور ندامت کو دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً اس کے پاس پہنچا اور بولا کہ اے بادشاہ، آپ فکر مند کیوں نظر آ رہے ہیں؟ آپ نے اپنے دشمن پر فتح پائی ہے۔ یہ تو خوشی کا موقع ہے۔

شیر نے کہا، جب میں شتربہ کی کارگزاری، معاملہ فہمی اور وفاداری کو یاد کرتا ہوں تو مجھ پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور کلیجہ پھٹنے لگتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ وہ میری فوج کا پشت پناہ اور بہترین سپہ سالار تھا اور مجھے اس سے طاقت حاصل تھی۔

دمنہ نے کہا کہ ایسے غدار، محسن کش اور بے وفا پر رحم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپکو اس پر فتح حاصل ہوئی ہے۔ اس کیلئے خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ جس ظالم سے جان کا خطرہ ہو اس پر رحم کرنا غلطی ہے۔ بادشاہ سلامت کا اپنے دشمن کو مٹی میں ملا دینا ہی مناسب اور دانش مندی تھی۔

دمنہ کی اس چاپلوسی سے تھوڑی دیر کے لئے شیر کو سکون مل گیا۔ لیکن بیل کا خون رائیگاں نہیں گیا۔ زمانے نے اس کا انتقام لے ہی لیا۔ دمنہ ذلت و رسوائی کے ساتھ شتربہ کے قصاص میں مارا گیا۔ بُرے کا بُرا ہی انجام ہوتا ہے۔

□◆◆◆□□□◆◆◆□

ابو محمد نے ایک مجنوں کو دیکھا اور کہا اے مجنوں! تو اس نے کہا ہم دونوں مجنوں ہیں۔ ابو محمد نے کہا کہ میں سمجھا نہیں تو مجنوں نے کہا میں کپڑے پھاڑتا ہوں۔ پتھر پھینکتا ہوں تو یہ کپڑے بناتا رہتا ہے اور ایسے مکان بنا رہا ہے جو ناپائیدار ہیں حالانکہ ہم دونوں کی زندگی ہمارے اختیار میں نہیں دونوں یہاں سے ایک چیز بھی نہیں لے جاسکتے۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ایک بار میرے چند ایسے دوستوں کو جن میں بفضل خدا کچھ بھی کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، یہ سوجھی کہ کوئی ایسا ادارہ قائم کیا جائے جو لوگوں کو عشق ومحبت کے اصولوں سے آگاہ کرے تاکہ اس لائن میں جو خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں ان کی اصلاح ہو سکے۔ چنانچہ مشورہ کرنے کے لئے وہ میرے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ بدنصیبی کی بات یہ تھی کہ اس دن میری بیگم کا موڈ بہت خراب تھا۔ اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بذریعہ دارالقضاء مجھ سے طلاق طلب کرلے۔ بات تو بہت معمولی سی تھی لیکن ان عورتوں کا کیا بھروسہ یہ نہ بگڑیں تو بہت بڑی بات پر نہ بگڑیں اور بگڑ جائیں تو بہت ہی معمولی سی بات پر بگڑ جائیں۔ دراصل ہوا یہ تھا کہ میرے بڑے تائے کے ماموں زاد بھائی کے ننھیا سسر کی خالہ زاد بیٹی کے ہونے والے داماد کی ماں ہمارے گھر آئی تو وہ مجھے دیکھنے میں مدھو بالا اور محسوس کرنے میں مینا کماری لگ رہی تھی مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔ اب آپ سے کیا پردہ یہ دونوں مرحومہ اداکارائیں میری زبردست کمزوری رہی ہیں اور میں انہیں ہر خاص موقعہ پر ایصال ثواب کرتا رہا ہوں۔ میں اپنی مہمان کو دیکھ کر یہ سمجھا کہ ان کے بدن میں ۵۰ فی صد مدھو بالا اور ۵۰ فی صد مینا کماری کی روح سانسیں لے رہی ہے بس یہ خیال آتے ہی میں نے اپنا پیدائشی حق سمجھ کر ایک ایسا جملہ بول دیا جس پر میں بعد میں، خود میں بھی بہت پچھتایا کیونکہ میرا جملہ سنتے ہی انہوں نے برقعہ اوڑھ لیا تھا غالباً وہ خود کو میرے گھر میں غیر محفوظ سمجھنے لگی تھیں۔ انہوں نے چلتے ہوئے پان بھی نہیں کھایا۔ جو ایک طریقہ سے روانگی کا پروانہ ہوتا ہے۔ جب وہ دروازے تک پہنچیں تو ازراہ رسم بانو نے ان سے کہا کہ خالہ جان پھر آئیے گا۔ وہ بولیں۔ اب تو میرا اس گھر میں آنا مشکل ہے۔ بس تم ہی موقعہ نکال کر آجانا۔ اور گستاخی معاف ذرا ان ملّا میاں کو تہذیب کے دائروں میں رکھو۔ ان کا کیا بدنامی تمہاری ہوگی کہ کیسا شوہر لئے پھرتی ہو۔ زمانہ بہت خراب ہے۔ میں ٹھہری ایک شریف زادی کوئی ایسی ویسی کسی دن پھنس گئی تو خانہ خراب ہو جائیگا۔ مولوی آج کل ویسے بھی بہت بدنام ہو رہے ہیں۔ انہیں اپنی ڈاڑھی کی شرم کرنی چاہئے اچھا سلام علیکم۔

وہ تو لیکچر دیکر چلی گئی اور میں فوراً ہی فرط خوف سے باتھ روم میں گھس گیا۔ نہانے کی کوئی خاص ضرورت تو نہیں تھی لیکن باتھ روم میں نہاتا نہیں تو کیا کرتا۔ اس لئے کپڑے اتار کر بیٹھ گیا۔ ٹنکی میں پانی نہیں آرہا تھا لیکن پھر بھی میں کافی دیر تک نہاتا ہی رہا۔

میرا جسم بغیر پانی کے بھی بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ جب کافی دیر ہوگئی تو بانو نے باتھ روم کا دروازہ پیٹا اور چیخ کر بولی۔

باہر آتے ہو یا کیواڑ توڑوں۔

اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ۔ اگر اس نے دروازہ سچ مچ توڑ دیا تو پورا محلّہ تشویش میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور مجھے لوگ پتہ نہیں کیا سمجھنے لگیں گے۔ اس لئے الٹے سیدھے کپڑے پہن کر باہر نکلا اور انتہائی ادب کے ساتھ بولا۔ السلام علیکم!

باتھ روم میں کپڑے اُتار کر کیا کر رہے تھے؟'' بانو کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔''

باتھ روم میں کیا کیا جاتا ہے۔؟ باتھ روم میں آدمی نماز تھوڑی پڑھتا ہے۔

بکواس مت کیجئے۔

تم نماز کو بکواس کہتی ہو۔

میرا مطلب یہ ہے کہ جب ٹنکی میں پانی نہیں آرہا تھا تو کیا آپ کپڑے اُتار کر تیمم کر رہے تھے۔

اوہ۔ یہ تو میں بھول ہی گیا تھا کہ اس وقت پانی نہیں آتا۔ لیکن یقین کرو میں نے باقاعدہ غسل کیا ہے اور جا کر تم دیکھ لو میں نے صابن کا استعمال بھی کیا ہے اور دیکھ لو چھو کر میرا بدن بالکل ٹھنڈا ہے بزرگوں کی دعاؤں کے بہ طفیل میں بغیر پانی کے بھی غسل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو خدا کے لئے جان مت جلاؤ۔ میں نے فیصلہ کرلیا ہے میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی۔

پھر کس کے ساتھ رہوں گی؟ آس پاس تو اچھا مرد مجھے نظر نہیں آتا۔
میں اپنے گھر چلی جاؤں گی۔ یہ آئے دن کی حرکتیں میں اب برداشت نہیں کرسکتی۔

تم تو ایک چھوٹی سی بات کا برا مان جاتی ہو۔

یہ چھوٹی سی بات تھی۔ گھر میں آئی ہوئی مہمان کو چھیڑنا اور اس کو غلط جملہ بولنا۔ اور بے شرمی سے کسی بات کا اظہار کرنا آپ کے نزدیک چھوٹی سی بات ہے۔ وہ بے چاری کب سے ہمارے گھر آنے کو ترس رہی تھیں وقت نکال کر آئیں تو آپ نے ہمارے گھر کی تہذیب کو مٹی میں ملا دیا۔ جاتے جاتے یہ بات کہہ کر گئی ہیں کہ میں اس گھر میں کبھی نہیں آؤں گی۔

اچھا بیگم اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس صبح سے شام تک کتنی عورتیں آتی ہیں میں نے کبھی کسی کو چھیڑا؟ اور بعض تو اتنی خوبصورت عورتیں اللہ کے فضل وکرم سے تمہارے پاس آتی ہیں کہ ان کی ایک جھلک دیکھ کر بھی ایمان کے پاؤں ڈگمگانے لگتے ہیں۔ ایک دن کی بات ہے کہ کوئی خاتون جو تھیں تو بہت پردہ نشین لیکن نہ جانے کس طرح انجانے میں ان کا نقاب چہرے سے کھسک گیا تھا اس دن دروازے پر مولوی گل بگاؤلی میرے ساتھ کھڑے تھے بولے یار ابوالخیال فرضی صاحب تمہارا گھر تو نگارخانہ ہے۔ کیسی کیسی جنت کی حوریں یہاں آتی ہیں یار تم تو بہت خوش نصیب ہو۔ صبح شام لطف لیتے ہوں گے۔ کاش میرا مکان تمہارے آس پاس ہوتا تو دل کی محفلوں میں قمقمے روشن ہوجاتے اور..........

ابھی میری بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ بانو چیخی۔ آپ کے سارے دوست بھی بگڑے ہوئے ہیں انہیں نہ اللہ کا خوف ہے اور دنیا کی شرم۔ سب کے سب بے حیا اور بدتہذیب ہیں۔

بیگم! تم زیادتی کر رہی ہو اور میرے معصوم حسن اظہار دستوں کو الزام دے رہی ہو۔ اگر کسی خداداد حسن کو دیکھ کر تعریفی کلمات ان کی زبان پر آجائیں تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑتی ہے کسی کی تعریف کرنا کوئی گناہ تھوڑی ہے۔

کرتے رہئے آپ بکواس میں آج امی کے گھر جا رہی ہوں اور اب کبھی نہیں آؤں گی۔ اکیلے اس گھر میں دندناتا۔

جاؤ چلی جاؤ۔ لیکن یاد رکھو اب ایک نیا قانون مارکیٹ میں آنے والا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر اپنے گھر سے چلی گئی تو اس پر خود بخود طلاق پڑ سکتی ہے۔ اور یاد رکھو نکاح تو اسی وقت معطل ہو جاتا ہے جب کوئی عورت اپنے مستند شوہر سے زور زور سے بات کرتی ہے۔

تمہیں نہ نکاح کی پرواہ ہے نہ طلاق کی۔ الٹی سیدھی بکتے رہیں گے لیکن اپنی غلطی کو محسوس نہیں کریں گے۔

میری غلطی کیا ہے۔؟

آپ کی غلطی یہ ہے کہ آپ گھر میں آئی ہوئی مہمان عورتوں کو بھی غلط نظروں سے دیکھتے ہو میں بار بار یہ بات کہہ چکی ہوں کہ آپ اس گھر سے باہر کچھ بھی کرتے پھریں لیکن اس گھر میں جب آئیں تو نیک بننے کی ایکٹنگ ہی کرلیا کریں۔ نیک تو آپ بن نہیں سکتے کم سے کم نیکی کی اداکاری کرلیا کریں۔ اگر آپ میری مہمان عورتوں کے ساتھ بھی نسن بازی لیتے رہے تو پھر مہمان کون آئے گا ہمارا گھر تو پورے سماج میں بدنام ہوجائے گا۔ آگے کو ہمارے بچے بھی ہیں۔

بیگم! تو پھر ان عورتوں کو بھی چاہئے کہ فلمی اداکاراؤں کی طرح فیشن کرکے نہ آیا کریں۔ انسان آخر کو انسان ہی تو ہے اگر یہ انسان بھی غلطی نہیں کرے گا تو غلطیاں کرنے کے لئے کیا آسمان سے فرشتے اُتریں گے۔

بیگم واللہ۔ میں تو تمہاری مہمان کو دیکھ کر یہ گمان کرنے لگا تھا کہ شاید مدھوبالا یا مینا کماری میں سے کوئی عالم برزخ سے ہمارے گھر نازل ہوگئی ہے اس لئے زبان بھٹک گئی۔ آئندہ کے لئے سوری۔ اب ہنس دو۔ اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر مجھے آشیرواد دو۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔ اور اس سے زیادہ اپنی شرمندگی کا ثبوت اور کیا دوں کہ میں مسلسل آدھے گھنٹے تک بغیر پانی کے نہاتا رہا ہوں۔ دیکھو۔ میرے یہ کپڑے تک گواہ ہیں۔ دیکھو لو پجامہ میں اب بھی الٹا پہن رہا ہوں۔ جو میری گھبراہٹ کی عین علامت ہے قسم تمہارے سر کی۔

بانو ہنس کے نہیں دی اور میں اپنے کمرے میں آ کر الٹا لیٹ گیا۔ جی ہاں میرا مزاج ہے جب میں کسی بات پر واقعتاً شرمندہ ہو جاتا ہوں تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے کمرے میں الٹا لیٹ جاتا ہوں۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ بانو کو کس طرح راضی کروں کہ میرے وہ چند دوست آ دھمکے جو عشق ومحبت سے متعلق ایک سوسائٹی قائم کرنے کا اراداہ کر رہے تھے اور مجھ سے کچھ ضروری مشورے کرنے آئے تھے۔ میں نے انہیں دیکھ کر کہا کہ آپ لوگ صبر وضبط کے ساتھ بیٹھیں۔ اُف تک نہیں کریں۔ میری بیگم ابھی مراقبے میں ہیں۔ جب وہ مراقبے سے فارغ ہو جائیں گی تو میں اسوقت آ کر آپ لوگوں سے بات کروں گا۔

لیکن آپ کی بیگم کے مراقبے سے ہمیں کیا لینا دینا۔" کسی سمجھ دار دوست نے زبان کھولی تھی۔"

تم بچے ہو عقل کے کچے ہو اور تصوف کی ابجد سے بھی بے خبر ہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جب کوئی مستورات مراقبے میں ہوتی ہے تو وہاں فرشتوں کی بات چیت بھی مراقبے میں خلل ڈالتی ہے اور ہم تو سب انسان ہیں۔ ہماری بول چال تو اس کے مراقبے کا بیڑہ غرق کر دے گی۔ آپ لوگ بالکل قبرستان کے مردوں کی طرح خاموش بیٹھیں۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔

میں اندر گیا تو بانو اپنے بیڈ روم میں لیٹی رو رہی تھی۔

کیوں رو رہی ہو۔

اپنی قسمت کو رو رہی ہوں۔

سارے آنسو اگر ابھی ضائع کر دو گی تو میری موت پر کیا کرو گی۔ کرائے کی رونے والی بلانی پڑیں گی۔ اُٹھو اور ان آنسوؤں کو پونچھو۔ بے چارے خواہ مخواہ ضائع ہو رہے ہیں۔

تو آپ کبھی نہیں سدھریں گے؟

سدھرنے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں کیا۔ تم خود دیکھو پچھلے چار سالوں سے میں نے کسی سے عشق کیا ہے کیا؟ جب کہ تم جانتی ہو کہ مجھے عشق کرنے کی دھن تھی ایک ہفتے میں چار چار عشق لڑایا کرتا تھا۔ جب سے تمہیں نے پندنامہ گھول کر پلایا ہے تب سے خواب میں بھی کسی سے اظہار عشق کرنے کی غلطی نہیں کرتا۔ اور اگر کسی اسمارٹ عورت کو دیکھ کر دو چار کلمے زبان سے نکل جائیں تو تم اتنا برا مانتی ہو۔ میں تو اس قدر سدھر چکا ہوں کہ خواب میں بھی کسی عورت کی طرف دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ پرسوں ہی کی بات ہے میں خواب میں دیکھ رہا تھا کہ جیسے میں مسوری میں ہوں۔ اور قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہو رہا ہوں اسی وقت ایک گھوڑے پر سوار ایک بہت ہی پری چہرہ قسم کی عورت سامنے آئی اور بہت ہی دلفریب انداز میں بولی ملا بھائی۔ آیئے نا ہمارے ساتھ بیٹھئے۔

میں غصے سے بولا۔ جب بھائی کہہ رہے ہو تو پھر دلفریب انداز سے انگڑائی کیوں لے رہی ہو۔

سوری۔ ہمیں معاف کر دیں ڈیئر فرضی صاحب۔

یقین کرو کہ اس کی یہ بات سن کر میں نے پندرہ منٹ تک اسے برا بھلا کہا۔ اور یہاں تک کہہ دیا کہ تمہارے گھر میں کوئی بھائی باپ نہیں ہیں کیا۔ بانو اگر تمہیں میرا یقین نہ آئے تو مرنے کے بعد اللہ میاں سے پوچھ لینا۔ وہی تمہیں بتا دیں گے کہ میں نے اب خوابوں میں محتاط رہنے کی عادت ڈال لی ہے۔ کیونکہ میں اب ہو گیا ہوں نیک۔!

تو پھر اس طرح کی باتیں کیوں نہیں چھوڑ دیتے جن سے بدنامی ہوتی ہے۔

اری بیگم۔ کوئی بھی انسان کسی عورت کے سامنے سوچ سمجھ کر تھوڑی بولتا ہے بے چاری زبان ہی تو ہے پھسل جاتی ہے۔ عورتیں جب سج دھج کر ہیروئنیں بن کر آتی ہیں تو اس زبان کے ہوش ٹھکانے کہاں رہتے ہیں۔ غلطی زبان کرتی ہے اور گالیاں ہمیں پڑتی ہیں خیر آئندہ میں اپنی سگی بہنوں کی بھی تعریف کرتے ہوئے محتاط رہوں گا۔ اب تم میری خطاؤں کو معاف کر دو اور پانچ چھ چائے بنا دو۔ کچھ تبلیغی جماعت کے لوگ آئے ہیں مجھ سے دین پر کچھ تبادلۂ خیال کریں گے۔ اور میں انہیں دعوت کے گر بتاؤں گا۔

بانو ہنس دی اور چائے بنانے کے لئے کچن میں چلی گئی اور میں ان دوستوں کے پاس آ گیا جو مجھے وقت کا فلاسفر سمجھ کر میرے گھر آئے تھے۔

ان دوستوں کے نام یہ ہیں۔

منشی بہزاد علی، قاری طوفان میل، مولوی اژدہاء، صوفی معشوق، مسٹر نازک میاں، صوفی دلدل میرے بیٹھک میں داخل ہوتے ہی نازک میاں نے پوچھا۔

کیا بیگم صاحبہ کا مراقبہ ختم ہو گیا؟

اُسے چھوڑو وہ گھر کی بات ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ تم سب کا شان نزول کیا ہے۔؟

دراصل ہم لوگ۔ ایک ایسی سوسائٹی قائم کرنا چاہتے ہیں جس کے

ذریعے عشق ومحبت کی تربیت دی جاسکے۔ آج کل دن دہاڑے کوئی بھی شخص کسی بھی عورت سے اظہار محبت کر بیٹھتا ہے۔اس طرح محبت بدنام ہورہی ہے اور سربازار عشق کا مذاق اُڑ رہا ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ اظہار اور انکار کے باقاعدہ اصول وضوابط مرتب کرلئے جائیں تاکہ محبت کی جگ ہنسائی نہ ہو۔

بہت ہی پاکیزہ خیال ہے۔"میں سر دھنتے ہوئے بولا۔" لیکن دوستوں میرے گھر کی فضا اس وقت صحیح نہیں ہے۔ بیگم کا درجہ حرارت اس وقت ۴۸ ڈگری پونے پانچ سینٹی میٹر تک پہنچا ہوا ہے۔ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے اس وقت تقریباً محروم ہوں اس لئے میں معذرت چاہتا ہوں۔

فرضی بھائی۔! مولوی اذا جاء بولے۔خدا کے لئے تم پر بھروسہ کرکے یہاں آئے ہیں۔ اگر تم نے معذرت کردی تو ہمارے ارادوں پر اوس پڑجائے گی۔

منشی بہزاد علی بولے۔ عشق ومحبت کی بھول بھلیوں سے تم ہی سب سے زیادہ واقف ہو للہ ہماری مدد کرو۔تم ہی ہمارا سب سے بڑا آسرا ہو۔

صوفی معشوق نے کہا۔ تمہیں محبت کا سب سے زیادہ تجربہ ہے ایک تم ہی ہو جو عشق کے رموز ونکات سے پوری طرح واقف ہو اور جانتے ہو مجنوں اور لیلیٰ کے تال میل کی اصل بنیادیں کیا تھیں۔ اگر تم نے ہمیں سہارا نہ دیا تو ہمارے ارمان خاک میں مل جائیں گے۔

قاری طوفان میل نے فرمایا۔ ایک بار میں نے خواب میں رومیو جولیٹ کو دیکھا تھا کہہ رہے تھے کہ کاش ہم ابوالخیال فرضی کے دور میں پیدا ہوتے تو ہمیں اتنی کٹھنائیوں سے نہ گزرنا پڑتا۔ عشق ومحبت کی اُلجھنوں کو چٹکی بجاتے ہوئے سلجھا دیتے ہیں۔ ہم لوگ ایک ہی بار عشق کرکے اپنی روحوں کو تباہ کر بیٹھے تھے لیکن ماشاء اللہ ابوالخیال فرضی صاحب نے ایک زندگی میں بار بار عشق کرنے کی راہیں کھول کر دکھائی ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ہم صرف یہ دعا دے سکتے ہیں زندہ باد پائندہ باد۔

صوفی دلدل بولے۔ کچھ بھی ہو فرضی صاحب آپ کو ہم سب کی سرپرستی کرنی پڑے گی کیونکہ اس شہر میں صرف ایک آپ ہی ہیں جو عشق ومحبت کے گورک دھندوں سے پوری طرح آشنا ہیں ورنہ شہر میں کوئی بھی اتنا تجربہ کار دکھائی نہیں دیتا۔ خدا کے لئے ہمارے سروں پر اپنا ہاتھ رکھو۔ اور بتاؤ کہ ہمیں اس ادارے کی شروعات کس طرح کرنی چاہئے۔

اس دوران چائے بھی آگئی تھی۔ میں نے چائے نوشی کرتے ہوئے کہا۔

میرے پیارے دوستوں۔ اب عشق ومحبت کا زمانہ نہیں ہے۔ اب تو لوگ خواہ مخواہ ایک دوسرے کا بےوقوف بنا رہے ہیں تم ہی بتاؤ تم نے دیکھا ہے کسی کو کسی کی محبت میں روتے ہوئے اور خودکشی کرتے ہوئے۔ اب کون لڑکی یہ پسند کرے گی کہ اس کو دیواروں میں چنوا دیا جائے۔ اس دور کا کوئی بھی مجنوں یہ بات ہرگز پسند نہیں کرے گا کہ لوگ اس پر پتھر اُچھالیں۔ لوگ محبت کرتے ہیں ٹائم پاس کرنے کو۔ کون کس کی خاطر قربانی دے رہا ہے ایسے دور میں عشق ومحبت کی باتیں کرنا فضول ہے۔ محبت صرف وقت گزاری کا ایک ذریعہ بنی ہوئی ہے اور بس۔

ابوالخیال فرضی صاحب! صوفی دلدل بولے۔ اسی لئے تو ہم چاہتے ہیں کہ باقاعدہ ادارہ کھول کر باقاعدہ لوگوں کو تربیت دیں اور انہیں بتائیں کہ محبت کس طرح کی جاتی ہے اور محبت کی خاطر کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اور عاشقوں کو دوران دُرگت کیسے کیسے جھٹکے لینے پڑتے ہیں اور انہیں کس طرح صبر کرنا چاہئے۔ ہم لوگوں کو یہ بھی سمجھائیں گے کہ سچی محبت انسانوں کو خدا تک پہنچاتی ہے اور خدا تک پہنچنے کے لئے اگر جان بھی چلی جائے کوئی حرج نہیں ہے۔ خدا کے لئے آپ ہماری حوصلہ افزائی کریں اور ہمارے باقاعدہ رہنما بن کر اس ادارے کی بنیاد ڈالوا دیں۔

ان کی یہ باتیں سن کر مجھے لالچ آنے لگا۔ اور میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں کل رات کو منشی بہزاد علی کے گھر آرہا ہوں۔ وہاں آپ لوگ ایک ہنگامی میٹنگ کرلیں اور کچھ اور عقل مندوں کو بھی مدعو کرلیں۔ انشاء اللہ میں آپ سب کی پوری ایمانداری سے رہنمائی کروں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ میری رہنمائی کے بعد تم ایک انٹرنیشنل قسم کا ادارہ قائم کرنے میں کامیاب ہوجاؤ گے۔

ویری گڈ۔ اللہ آپ کا بھلا کرے۔" صوفی دلدل بولے" اور اللہ آپ کو قیامت تک زندہ رکھے۔ اور پھر وعدے کے مطابق میں اگلے دن عشاء کے بعد منشی بہزاد علی کے گھر پہنچ گیا۔ وہاں سبھی احباب بےچینی سے میرا انتظار کررہے تھے۔ ان میں صوفی قالو بلیٰ، صوفی اجمیر علی، مولانا طوطے شاہ، منشی طباق حسین اور صوفی یاایھا الذین آمنوا وغیرہ بھی موجود تھے اور بہت خوش بخوش تھے جیسے میں ان سب کو عشق کرنے کے لئے عورتیں فراہم کروں گا۔ سب نے کھڑے ہوکر میرا استقبال کیا۔ میرے لئے گاؤ تکیہ پہلے ہی سے موجود تھا۔ چند منٹ کی رسمی علیک سلیک اور مزاج پرسی کے بعد باقاعدہ میٹنگ کا آغاز ہوا اور مجھے اس میٹنگ کا صدر بنادیا گیا

اس کے بعد اس میٹنگ کی غرض وغایت بیان کرنے کے لئے صاحب خانہ نشی بہزاد علی کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ آج کل عشق ومحبت کا سلسلہ عام ہوگیا ہے لیکن زیادہ تر عشق موبائل پر چل رہے ہیں جو قطعاً ناجائز ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ عشق ومحبت کے کچھ اصول متعین ہوں اور عشق کرنے والے ان اصولوں کے پابند رہیں اور جو ان اصولوں کا پابند نہیں رہے گا اس کو کسی سے بھی محبت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہم باقاعدہ اس کمیٹی کا رجسٹریشن کرائیں گے اور پھر محبت کے لئے باقاعدہ قانونی پرمٹ جاری کریں گے۔ پرمٹ ان ہی لوگوں کو دیا جائے گا جن میں محبت کرنے اور نبھانے کی اہلیت ہوگی۔

بہت خوب۔ میں نے تائید کی۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اس ادارے کا نام کیا ہوگا۔

میری بات سن کر سب نے بہت سے نام بتائے اتفاقی طور پر یہ نام سب کو پسند آیا۔

معهد العشق والمحبة للبنين والبنات الهندية والاسلامية.

اب سوال یہ پیدا ہوا کہ کن کن لوگوں کو اس کا ممبر بنایا جائے۔ یعنی وہ لوگ اس کے باضابطہ ممبر بنیں گے ان کی خصوصیات کیا ہونی چاہئیں۔

میں نے عرض کیا۔ اس ادارے کا ممبر صرف ان ہی لوگوں کو بنایا جائے گا جنہوں نے اپنی فانی زندگی میں کم سے کم ایک بار کسی سے عشق کیا ہو۔ جو لوگ کلیۃً عشق ومحبت سے محروم رہے ہیں یعنی جنہوں نے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر کسی لڑکی یا عورت سے محبت نہیں کی ہے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ انہیں اس مقدس ادارہ کا ممبر بنایا جائے۔

میری بات سن کر صوفی دلدل بولے۔ فرضی صاحب! اگر کسی نے صرف زندگی اپنی ماں بہنوں سے ہی محبت کی ہو تو کیا وہ بھی اس قابل ہوگا کہ اس کو ممبر بنالیا جائے۔

ہرگز نہیں۔ میں صدر مجلس کی حیثیت سے پُر زور انداز میں بولا۔ ماں اور بہنوں کی محبت قابل اعتبار نہیں ہے۔ ہم اس وقت عشق کی بات کررہے ہیں اور عشق ماں اور بہنوں سے نہیں کیا جاتا۔

صدر صاحب! کیا یک طرفہ محبت کا اعتبار ہوگا۔ ''مولوی اذاجاء بولے

مطلب۔؟

جیسے ہم نے کسی عورت سے محبت کی۔ دن رات اس کی محبت میں تڑپے۔ اس کے لئے غسل خانہ میں ایک آدھ گانا بھی گایا تو اس طرح کی محبت چل جائے گی۔

اگر چہ یہ کوئی پائیدار بات نہیں ہے۔ لیکن اس کو ہم اپنے ادارے میں چلالیں گے۔

فرضی صاحب! ایک بات پوچھوں۔؟ ''صوفی معشوق بولے۔''

ضرور پوچھئے۔ ایک نہیں دو باتیں پوچھئے۔

اگر کسی شخص کے دل میں محبت کرنے کے ارمان تو بہت مچلے اور ہر ایک عورت کو دیکھ کر دل کا یہ تقاضہ ہوا کہ چلو اسی سے ہی محبت اظہار کرلیں۔ لیکن خوف آخرت کی وجہ سے یا مادر زاد جھجک کی وجہ سے کسی سے اظہار نہ کرسکے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا کیا رائے ہے۔ کیا ایسا شخص اس سوسائٹی کا ممبر بن سکتا ہے۔

ہمارے نزدیک ایسا شخص سزا کا مستحق ہے۔ کیونکہ جب کسی سے محبت ہوجائے تو اس سے اظہار کرنا از راہ انسانیت ضروری ہے۔ ہاں اگر وہ محبت کو ریجکٹ کردے تو پھر اس کی گلی کے چکر لگانا بدتہذیبی ہے۔ اگر اظہار نہیں کروگے تو مرد کس طرح سمجھے جاؤ گے۔

بحث ومباحثہ اور سوال وجواب میں اپنا قیمتی وقت ضائع مت کرو۔ ''میں بولا'' آپ لوگوں میں سے جس جس نے محبت کی ہے وہ اپنا ہاتھ اٹھادے تاکہ ممبران کا انتخاب کرکے اگلی کارروائی شروع کریں۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ تقریباً سبھی حضرات نے ہاتھ اٹھادیئے اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ہمارا مسلم سماج میدان محبت میں سرپٹ دوڑ رہا ہے اور جن حضرات کی سرے سے ٹانگیں ہی نہیں ہیں وہ بھی اس میدان میں بھاگ رہے ہیں۔

صوفی دلدل کا ہاتھ پوری طرح اٹھا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ان سے پوچھا۔

کیا بات صوفی صاحب۔ آپ ہاتھ پوری طرح کیوں نہیں اٹھارہے ہیں۔

دراصل میں نے ایک عورت سے اس کے مرنے کے بعد محبت کی تھی۔

اس کی یاد میں آہیں بھری تھیں۔؟

جی ہاں۔

دو چار راتوں کی نیندیں حرام کی تھیں۔

جی بے شک۔

اس کے شوہر سے پٹے تھے۔؟

جی اس کی نوبت نہیں آئی کیونکہ شوہر تو بے چارہ پہلے ہی مر گیا تھا۔

چلو خیر تمہیں بھی ممبر بنالیں گے۔

اس کے بعد یہ طے ہوا کہ اس سوسائٹی کا صدر اس کو بنائیں گے جس نے کم سے کم اپنی زندگی میں چھ سات بار محبت کی ہو۔ اور ایک دو بار اس کی کسی جگہ پٹائی بھی ہوئی ہو۔ اور پٹنے کے کم سے کم چار گواہ موجود ہوں۔ سکریٹری اسے بنایا جائے گا جو کسی سے محبت کے دوران محبوبہ کی چھت سے کودا ہو۔ اور کم سے کم ٹانگیں ٹھک جانے کی وجہ سے ایک دن کے لئے ہسپتال گیا ہو۔ الحمدللہ صدارت کی لاٹری تو میرے ہی نام کھل گئی اور سکریٹری بنے صوفی معشوق علی۔ انہوں نے پہلا عشق اس وقت کی سات بچوں کی ماں سے کیا تھا۔ جب یہ پوری طرح بالغ بھی نہیں ہوئے تھے۔ اور یہ اس کے شوہر کے آنے کی وجہ سے اس کی چھت سے کسی گدھے پر کود گئے تھے بے چارہ گدھا بے موت مر گیا تھا اور ان کی ٹانگیں کچھ دنوں کے لئے بیکار ہوگئی تھیں۔ ہم نے ان ہی کو اپنی سوسائٹی کا سکریٹری بنادیا۔ اس طرح باقاعدہ ہماری سوسائٹی کا اُدگھاٹن ہوگیا۔ اور اس سوسائٹی کے دفتر کے لئے ایک کمرہ بھی کرائے پر لے لیا گیا۔ دفتر کی ذمہ داریاں صوفی قالوبلی کو سونپ دی گئیں۔ بورڈ بھی آویزاں ہوگیا۔ اور پمفلٹ چھاپ کر تمام شہر میں تقسیم کردیا گیا۔ اس پمفلٹ کا عنوان تھا۔

"پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔"

محبت کیجئے اور محبت کرنے سے پہلے اچھے مشورے ہم سے لیجئے۔ مشورے بالکل مفت، مشورے اگر پسند نہ آئیں تو آپ ایک ہفتے کے بعد دفتر میں آکر مشورے واپس بھی کرسکتے ہیں، ماہرین محبت کے قیمتی مشورے ہر وقت دستیاب ہیں۔ ایک بار خدمت کا موقعہ دیجئے۔

دفتر کھلنے کے اوقات رکھے گئے تھے رات ۱۲ بجے سے رات ۲ بجے تک۔ کیونکہ یہی وقت عاشقوں کے سڑکوں پر سرگشت کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

دو تین دنوں تک بالکل سناٹا رہا۔ چوتھے دن ایک صاحب تشریف لائے۔ ان کی عمر لگ بھگ ۶۰ سال کی ہوگی۔ لیکن اپنی صحت کی تباہی کی وجہ سے یہ ستر سے بھی زیادہ کے لگ رہے تھے آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں بالوں کا رنگ تقریباً پھیکا پڑ چکا تھا۔ چہرے پر ڈاڑھی کچھ اس انداز کی تھی جیسے خودرو گھاس کسی زمین پر خواہ مخواہ اُگ جائے اور پھر پانی نہ ملنے کی وجہ سے اپنی آخری انجام کی منتظر ہو، آواز ان کی بڑی کراری تھی۔ انہوں نے مردانہ آواز میں سلام کیا پھر بولے۔ اس دفتر کا اصل ذمہ دار کون ہے۔

صوفی قالوبلی بولے۔ ناچیز اس دفتر کا منیجر ہے فرمائیے آپ کی کیا خدمت کریں۔

آپ کا نام۔؟

میرا نام قالوبلی ہے۔

بڑا ہی پیارا نام ہے۔ ایسا نام زندگی میں پہلی بار سنا ہے۔

انشاءاللہ دوسری بار نہیں سنو گے۔

کیا مطلب۔؟

مطلب یہ ہے کہ آپ کام کی بات کریں۔ ہم بہت مصروف لوگ ہیں ابھی نوجوانوں کی ایک ٹیم آنے والی ہے۔ آپ اپنا مقصد بیان کریں۔ ہمارے نام پر غور و فکر نہ کریں۔

میں محبت کرنا چاہتا ہوں۔

اس سے پہلے آپ نے کسی سے محبت کی ہے۔

اس سے پہلے اس طرح کی کوئی سوسائٹی قائم نہیں ہوئی تھی۔ محبت تو ہوگئی تھی لیکن اچھے مشورے دستیاب نہیں ہوئے تو محبت کرنے میں مزہ نہیں آیا۔ اب آپ لوگوں نے یہ نیک ادارہ قائم کیا ہے تو سوچا مرنے سے پہلے ایک محبت کر ڈالوں۔

کوئی عورت نظر میں ہے۔؟

میری نظر میں تو نہیں ہے۔ عورت بھی آپ ہی فراہم کردیں تو عنایت ہوگی۔

دیکھئے صاحب۔ منیجر صاحب بگڑ گئے۔ ہمارے یہاں عورتوں کا ریوڑ نہیں ہے کہ ہم عورتیں بھی آپ کو عطا کریں۔ اس دنیا میں عورتوں کی کمی نہیں ہے۔ عشق کرنے کے لئے آپ خود ہی کوئی عورت تلاش کیجئے۔ انشاءاللہ ایک ڈھونڈیں گے ہزار ملیں گی۔ لیکن اظہار محبت میں صبر سے کام لیں ایک دم اول فول نہ بک دیں آج کل کی عورتیں کافی اسمارٹ ہوگئی ہیں۔ وہ ایک دم راضی نہیں ہوں گی۔

مجھے اظہار محبت کرنے کے لئے کیا کرنا ہوگا۔؟

قالو بلیٰ اپنی یتیم قسم کی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔ جس دن اظہار محبت کرنا ہوگا اس دن صبح سے اپنا موڈ فریش رکھیں۔ خود کو دل ہی دل میں دنیا کا سب سے بڑا فنکار سمجھیں۔ تھوڑا حلیہ بھی صحیح رکھیں۔ سرمہ میسر ہو تو ڈال لیں۔ اگر عطر گھر میں نہ ہو تو آس پاس والوں سے اُدھار لے لیں۔ اگر کپڑے دھلے ہوئے نہ ہوں تو انہیں دُھلوالیں۔ میلے کچیلے لباس میں کسی سے اظہار محبت کرنا۔ محبت کی توہین ہے۔ اپنی ڈاڑھی کا لحاظ رکھتے ہوئے اردو میں اظہار کریں۔ ایک دم انگریز بن کر آئی لو یو نہ کہہ دیں۔ کیونکہ اس نے بھی انگریزی میں جواب دے دیا تو آپ ہی نہیں سمجھ سکیں گے کہ وہ انکار کر رہی ہے یا اقرار۔ محبت کا اظہار دھیمے انداز میں کریں۔ ایک دم چیخ کر نہ بولیں اس سے عورتیں گھبرا جاتی ہیں اور یہ اندازہ کر لیتی ہیں کہ اگر یہ شوہر بن گیا تو گھر میں کتنا شور وغل کرے گا۔ اگر اظہار محبت کے لئے گلاب کا پھول بشرطیکہ وہ کاغذ کا نہ ہو خود اعتباری کے ساتھ دیا جاسکتا ہے۔

اگر گلاب کا پھول دستیاب نہ ہو تو؟

کہہ دیجئے کہ گلاب کا پھول اُدھار رہا اگلی ملاقات میں دیدوں گا۔

اگر اگلی ملاقات کی نوبت نہ آئی تو؟ تو پھر مرنے کے بعد دید یجئے گا۔

جی ہاں اس طرح کے بے تکے سوالات بھی عاشقین کیا کرتے تھے اور زیادہ تر ایسے لوگ ہمارے دفتر میں آیا کرتے تھے جو دیکھنے میں لال بجھکو اور محسوس کرنے میں یاجوج ماجوج کے بڑے بھائی لگتے تھے۔ ایک دن تو غضب ہو گیا۔ ایک صاحب مولانا ٹائپ کے تشریف لائے اور انہوں نے آتے ہی بغیر تمہید کے عرض کیا۔

ہمیں کسی سے بھی محبت ہوگئی ہے۔ لیکن اس سے اظہار کا تصور کرتے ہوئے ہمارے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے سے ہو جاتے ہیں۔

قالو بلیٰ نے ان سے پوچھا۔

آپ کی عمر تو اچھی خاصی ہے۔ کیا آپ کے بیوی بچے نہیں ہیں۔

محترم۔ وہ صاحب بولے۔ آپ نے جو پمفلٹ تقسیم کئے ہیں ان میں یہ بات کہاں تحریر ہے کہ آپ کی خدمات کنواروں کے لئے ہیں۔ کیا شادی شدہ لوگوں کے دل نہیں ہوتے۔

قالو بلیٰ نے اپنی غیر شاندار ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔ اور وہ لڑکی جس سے آپ کو محبت ہوگئی ہے وہ کنواری ہے یا شادی شدہ۔؟

آپ بھی کیسی بے تکی سی باتیں کر رہے ہیں۔ کیا آپ ہمیں اتنا گیا گزرا سمجھتے ہیں کہ ہم کسی کی بیوی سے محبت کر بیٹھیں گے۔ لاحول بلاقوت۔ ارے بھئی ہم اپنی پوری زندگی میں بھی یہ حماقت نہیں کر سکتے کہ کسی شادی شدہ عورت کو اپنے اس دل میں بسائیں۔ وہ لڑکی صدفی صد کنواری ہے اور گریجویٹ بھی ہے۔ اور چشم بددور بھی ہے۔

اور آپ کی تعلیم کہاں تک ہے۔؟

آپ دفتر محبت چلا رہے ہیں یا اعمالنامے مرتب کر رہے ہیں۔ وہ صاحب خفا ہو گئے۔

قالو بلیٰ نے کہا۔ ناراض نہ ہوں ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ کی پوری ریسرچ کر کے مشورہ دیں۔ اس لئے ضروری پوچھ تاچھ کرنی پڑتی ہے کیونکہ ہمیں اللہ میاں کو بھی منہ دکھانا ہے۔ اچھا اب آپ یہ بتائیے کہ آپ چاہتے کیا ہیں۔؟

ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی ترکیب بتائیے کہ ہم اس سے اظہار محبت کر سکیں یا پھر وہ خود ہی ہمیں محبت کی دعوت پیش کردے۔

آپ ایسا کریں کہ کسی تعویذ گنڈے والوں سے مل لیں۔ قالو بلیٰ بولے۔ کیونکہ آپ جیسے معمر انسان کو کوئی کنواری لڑکی اسی وقت تال میل کر سکتی ہے جب آپ کوئی جادو کا ڈنڈا اس کے سر پر پھیر دیں۔ یا پھر وہ کسی بنا پر عقل سے پیدل ہو جائے۔

آپ ہماری توہین کر رہے ہیں۔؟ مولانا ٹائپ بولے۔ ہمارے اندر کمی کیا ہے۔

آپ کے اندر کوئی کمی نہیں ہے۔ صرف ایک کمی ہے کہ آپ شکل سے کسی کے محبوب نہیں باپ لگتے ہیں۔ محبت کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن کم سے کم اپنی عمر کی کوئی جوڑی تلاش کیجئے۔ آپ جیسے لوگوں کی اگر آپ اپنی کسی دوشیزہ کے لئے کریں گے تو ہمارا دفتر محبت بدنام ہو جائیگا۔

آپ یقین کریں کہ ہمیں اس دفتر محبت کو پندرہ دن کے اندر اندر بند کرنا پڑا کیونکہ اس میں ایسے لوگ امیدوار بن کر آئے تھے جنہیں دیکھ کر گدھے بھی شرما جاتے تھے۔ اور افسوس کی بات یہ تھی کہ محبت کا نشہ زیادہ تر شادی شدہ لوگوں پر سوار تھا۔ یا ایسے لوگوں پر سوار تھا جن کا شب برات میں پتہ جھڑ چکا تھا۔ اس طرح کی صورت حال دیکھ کر ہم سمجھ گئے کہ محبت کے میدان میں گھوڑے دوڑانے والوں کی حقیقت کیا ہے اور اب محبت کی درگت ایسے لوگوں کے ہاتھوں بن رہی ہے جن کی پچھلی سات پشتوں میں بھی کسی نے محبت کرنے کی غلطی نہیں کی ہوگی اور وہ اس طرح محبت کرنے

کے لئے بے قرار تھے جیسے محبت کرنے سے انکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف ہوجائیں گے اور انہیں جیتے جی جنت الفردوس عطا ہوجائے گی۔

ایک صاحب جن کے منہ میں دانت اور پیٹ میں آنتیں سلامت نہیں تھیں ایک دن وہ کسی طرح بیت کا سہارا لئے دفتر میں چڑھ آئے اور محبت کے بارے میں انہوں نے اس طرح معلومات شروع کردیں کہ جیسے ان کا ابھی مرنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ ایسے لوگوں کے دفتر میں تشریف لانے سے بڑی عبرت ہوتی تھی اور اس بات کا اندازہ ہوجاتا تھا کہ محبت کے میدان میں اب وہ لوگ دندنانا چاہتے ہیں جن کے حساب وکتاب کی ساعتیں قریب ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ نوجوانوں نے محبت کرنا چھوڑ دی۔ دراصل نوجوانوں کو ہم سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ تو بغیر مشورے کے اونچی اُڑان اُڑ رہے تھے۔ مشورے کی ضرورت ایسے بوڑھوں کو تھی جو کسی کرتب یا معجزے کے ذریعے کسی عورت تک پہنچنے کیلئے بے تاب تھے۔ کچھ لوگوں کی خوش فہمی تو یہ تھی کہ ہم مشورے کے ساتھ انہیں عورتیں بھی فراہم کریں گے اس طرح کی سوچ وفکر رکھنے والے حضرات کی وجہ سے ہمیں اپنے دفتر کو بند کرنا پڑا۔ دفتر بند ہونے کے دو دن کے بعد بانو کے کانوں میں بھی بھنک پڑ گئی کہ میں ایک ایسی سوسائٹی کا صدر بن گیا ہوں جو اللہ کے بندوں اور بندیوں کو عشق ومحبت کے نکتے سمجھائے گا اور ان کی مکمل رہنمائی کرے گا تاکہ وہ اطمینانِ قلب کے ساتھ محبت کے سلسلے کو جاری رکھ سکیں۔ بانو جو پوری طرح مجھ سے بدظن تھی اس نے مجھ سے کہا کہ اب تو سنا ہے کہ باقاعدہ محبت کا اسکول ہی کھول لیا ہے کیا؟ میں ہڑبڑا گیا۔ میرے چہرے پر بوکھلاہٹ کی بارش دیکھتے ہوئے بانو نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔ تم کبھی نہیں سدھرو گے۔!!

میں تو کبھی کا سدھر چکا تھا۔ لیکن یہ میرے عاقبت نااندیش دوست مجھے صراط مستقیم پر قائم رہنے دیتے۔ تو پھر ان دوستوں کو چھوڑ کر کیوں نہیں دیتے۔

بیگم! کیسے چھوڑ دوں۔ ایسے معصوم قیمتی اور اور جنل قسم کے دوست روس تک میں دستیاب نہیں ہیں اور ان سے تو میں مرنے جینے کی قسمیں کھا رکھی ہیں۔

پھر ان کے سدھرنے کی دعا کرو۔

وہ بھی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اگر یہ سب کے سب سدھر گئے تو پھر زندگی میں کیف ہی کیا رہے گا پھر تو ہمارے ہاتھوں میں ہر وقت تسبیح اور زبان پر اللہ اللہ ہوگی۔

دو چار دن کے بعد اپنے سب دوستوں کو بلاؤں میں ان سے کچھ بات چیت کروں گی۔

وری گڈ۔ لیکن ایک شرط ہوگی۔ تم دل سے سب کے لئے کھانا بناؤ گی اور میرے ان بے مثال دوستوں کی توہین نہیں کروگی ورنہ بیگم یاد رکھو میں دعوت کے کام میں لگ جاؤں گا اور تم رات کو تارے اور دن میں مرغی کے بچے گنا کروگی۔ تب ہی دن رات کٹیں گے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

صوفی شمس الہدیٰ نے گھر میں آتے ہی اذان دی اور اس کے بعد انہوں نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی۔ کلیم، سلیم اور شہزاد وغیرہ نے بھی باجماعت نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صوفی شمس الہدیٰ کافی دیر تک مصلّے پر بیٹھے کچھ پڑھتے رہے اس کے بعد انہوں نے ہمارے اصرار پر ہلکا پھلکا ناشتہ کیا۔ دورانِ ناشتہ انہوں نے ہم سب کو یہ بات سمجھائی کہ اس دنیا میں سب سے بڑی طاقت اس وحدہٗ لاشریک کی ہے جس نے اس دنیا کو نہ صرف پیدا کیا بلکہ اس دنیا کا اس نے قیامت تک چلتے رہنے کا ایک نظام بھی بنایا ہے۔ اسی کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں، اسی حکم سے شمس وقمر کا نظام قائم ہے اور اسی کے حکم سے ستارے گردش میں رہتے ہیں جو انسانوں کی تقدیروں پر اثر انداز ہوتے ہیں، اسی کے حکم سے زندگی اور موت کے سلسلے قائم ہیں، اس کی مرضی کے بغیر نہ کوئی جی سکتا ہے اور نہ کسی کو موت آسکتی ہے، کسی کی موت کسی حادثہ میں آتی ہے، کسی کی موت چھت سے گر کر ہوتی ہے، کوئی ٹی بی کا شکار ہو کر مرتا ہے، کوئی کسی کے ہاتھ سے گولی کھا کر مرتا ہے، کسی کا ہارٹ فیل ہو جاتا ہے اور کسی کی موت کینسر میں مبتلا ہو کر ہوتی ہے۔ دراصل یہ سب موت کے بہانے ہیں لیکن حق بات تو یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی انسان کو موت اس وقت آتی ہے جب اللہ کا حکم ہو جاتا ہے اور اللہ کا حکم کسی بھی انسان کی موت کے لئے اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو جاتا ہے۔ انسان جس دن نطفہ کی شکل میں اپنی ماں کے رحم میں داخل ہوتا ہے اسی دن اس کی موت کا وقت متعین ہو جاتا ہے اور اس انسان کی موت کس طرح واقع ہوگی یہ بھی طے ہو جاتا ہے۔ اس لئے کسی بھی انسان کو نہ موت سے ڈرنا چاہئے اور نہ حادثات سے۔ کیونکہ یہ سب کچھ نظام قدرت کا ایک حصہ ہے اور نظام قدرت سے بچنا ممکن نہیں ہے ہمیں اس دنیا میں رہتے ہوئے کسی بھی مخلوق سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے، خواہ وہ مخلوق جنگل کے درندے ہوں، یا پھر جنات ہوں۔ آپ سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ شیر، ریچھ اور اسی طرح دوسرے درندے خود انسان سے ڈرتے ہیں اور جنات بھی جن کے تصور سے انسان کی روح فنا ہوتی ہے وہ بھی انسان سے خوف کھاتا ہے۔ کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ اگر انسان اپنے رب سے صحیح معنوں میں ڈرتا رہے تو ساری دنیا اس کے سامنے گردن جھکانے پر مجبور ہو جائے۔ صوفی شمس الہدیٰ تقریر کر رہے تھے اور ہم سب پوری دلچسپی کے ساتھ ان کی زبان سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ سن رہے تھے اور ہم سب کو یہ باتیں سن کر بہت اچھا لگ رہا تھا۔ عامل حنیف اس کا چیلا اور پنڈت اور مصرا بھی صوفی شمس الہدیٰ کی باتوں کو بہت غور سے سن رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔

سفلی عمل کے ذریعہ یا کسی جنتر منتر کے ذریعہ بھی ان جنات کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے لیکن صرف وقتی طور پر میرے خیال میں یہ جنات اگر قابو میں آسکتے ہیں اور اگر ہتھیار ڈال سکتے ہیں تو صرف اور صرف کلام

ربانی کے سامنے آپ نے آج تک یہ بات نہیں سنی ہوگی کہ کسی بھی طاقت نے خواہ وہ طاقت شیاطین کی ہو یا بدروحوں کی انسانوں پر اپنا تسلط جمالیا ہو اور باقاعدہ انسانوں پر حکومت کرنے کا اس کو اختیار حاصل ہوگیا ہو جبکہ ایک انسان کو جو کہ ایک پیغمبر تھے انہیں جنات پر اور جنات کے علاوہ تمام مخلوقات پر جن میں پرندے اور چرندے اور جنگل کے وحشی جانور بھی شامل تھے حکومت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی میری مراد ہے حضرت سلیمان علیہ اسلام کہ جنات بھی ان کی رعایا میں شامل تھے اور جنگل کے درندے بھی ان کا احترام کرنے پر مجبور تھے اور نہ صرف یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کل مخلوقات کی بادشاہت کا شرف حاصل تھا بلکہ وہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے۔ بعض پرندے ان سے آکر اس طرح باتیں کیا کرتے تھے جس طرح ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ انسان کا مقام تمام مخلوقات میں اشرف بھی ہے اور افضل بھی۔ پھر انسان کیوں کسی وحشی جانور سے یا جن یا بھوت سے ڈرے؟ انسان دراصل دوسری مخلوقات سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس نے اللہ سے ڈرنا چھوڑ دیا اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا پھر وہ سبھی سے ڈرنے لگتا ہے حد تو یہ ہے کہ وہ اپنے سائے سے بھی ڈر جاتا ہے۔

صوفی شمس الہدیٰ کی ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ در و دیوار سے ہنسی کی آواز آنی شروع ہوئی۔ ہنسی اس انداز کی تھی جیسے کوئی ان کی باتوں کا مذاق اڑا رہا ہو۔ صوفی شمس الہدیٰ چپ ہوگئے۔ ایک منٹ کے لئے گھر میں بالکل سناٹا طاری ہوگیا لیکن اسی وقت گھر میں چھوٹے چھوٹے کنکر برسنے شروع ہوئے عامل حنیف نے کہا۔ حضرت کچھ کرنا پڑے گا۔

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ انشاء اللہ آج کی رات اس بنگلے میں ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ تھوڑا صبر سے کام لو۔ میرا خیال یہ ہے کہ شروع میں میں آپ کو موقعہ دوں گا۔ اگر خدانخواستہ آپ کے اقدامات سے بات نہیں بنی تو پھر پنڈت جی اپنے منتر جنتر سے قابو پانے کی کوشش کریں گے اور اگر یہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے تو پھر میں کلام الٰہی کے ذریعہ ان جنات پر قابو پانے کی کوشش کروں گا۔ لیکن ہم اپنی کارروائی عشاء کی نماز کے بعد شروع کریں گے اور اس عرصے میں اگر ہم کھانے وغیرہ سے بالکل فارغ ہوجائیں تو بہتر ہے۔ میں اس بات کی وضاحت کردوں گا کہ ایک رات پہلے کے حالات کی وجہ سے ہم نے کھانا پکانے کا سارا سامان برآمدے ہی میں رکھ لیا تھا کیونکہ کچن میں جو کچھ طرح کی حرکتیں ہوچکی تھیں اس کے بعد رات کو کچن میں جانے کی ہمت کس میں تھی؟ میری ساس نے صوفی شمس الہدیٰ کی تائید کی اور انہوں نے مجھے اور کلیم کی دلہن سے کہا کھانے کی تیاری کرو۔ اور عشاء کی نماز کے فوراً بعد پہلے کھانا کھالیں گے اس کے بعد ہم لوگ مصلے پر بیٹھ جائیں گے اور یہ لوگ اپنا کام شروع کردیں گے۔

ابھی میری ساس اپنا جملہ بھی پورا نہیں کرپائی تھیں کہ صحن میں بہت بڑا پتھر آکر گرا۔ اس پتھر کے گرنے سے زبردست آواز ہوئی۔ سب لوگ اس پتھر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس پتھر سے خون کا فوارہ پھوٹنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ پتھر بڑا ہونا شروع ہوا اور بڑھتے بڑھتے اس کی چوڑائی ایک گز کے قریب ہوگئی۔ صوفی شمس الہدیٰ بھی اس پتھر پر نگاہ باندھ کر دیکھ رہے تھے اور سمجھنے کی کوشش کررہے تھے کہ یہ کیا ہے۔ چند منٹ کے بعد اس پتھر کے دو ٹکڑے ہوگئے اور یہ دونوں پتھر آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے۔ ان دونوں کے ٹکرانے سے ایک عجیب طرح کا جانور نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ کتے کی طرح تھا۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں انسانوں جیسے تھے اور اس کا دھڑ گدھے کی طرح تھا۔ عجیب طرح کا جانور تھا۔ اس کو دیکھ کر ہم سب لوگ حیران بھی تھے اور خوف زدہ بھی۔

میں نے غور کیا اس کی آنکھیں حد سے زیادہ خوف ناک تھیں وہ دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ تھیں اس نے ان خوف ناک آنکھوں سے جب ہمیں گھورا تو میری تو جان ہی نکلتے نکلتے رہ گئی۔ مجھے تو محسوس ہورہا تھا جیسے وہ مجھے کھا جائے گا۔ اس کے چند منٹ کے بعد ایک سیاہ فام بلی چھت سے کودی اور اس خوف ناک جانور کے قریب آکر کھڑی ہوگئی۔ یہ بلی بھی شکل سے بہت خطرناک دکھائی دے رہی تھی اس کی آنکھیں بھی دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ تھیں۔ اچانک یہ بلی اس جانور پر سوار ہوگئی اور وہ جانور برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ ہم سب چیخ مار کر کمرے میں چلے گئے۔ اسی وقت عامل حنیف کو صوفی شمس الہدیٰ نے کچھ اشارہ کیا اور عامل حنیف اپنے چیلے کے ساتھ صحن میں آگئے۔ حنیف نے کچھ پڑھنا شروع کیا لیکن حنیف جتنا جتنا پڑھ رہا تھا وہ جانور اتنا اتنا ہی کود رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی زبان نکالی جو بالا

مبالغہ ایک گز کے قریب تھی۔ میں نے دیکھا اس کی زبان پر بڑے بڑے کانٹے بھی تھے۔ جنہیں دیکھ کر میرے اور سبھی کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ ہم سب کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اگر ہمیں عاملوں کی موجودگی کا اطمینان نہ ہوتا تو ہم سب کے ہارٹ فیل ہوجاتے۔

لیکن اس وقت اللہ کا کرم یہ ہوا کہ حنیف کا عمل کارگر ہوگیا۔ اور چند منٹ کے بعد وہ جانور بھی غائب ہوگیا اور بلی بھی البتہ صحن میں خون کے نشانات جگہ جگہ پڑے ہوئے تھے اور کنکریوں کی جو بارش ہوئی تھی وہ بھی صحن میں بکھری ہوئی تھیں۔

کچھ سکون دیکھتے ہوئے صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ ابھی موقعہ غنیمت ہے۔ نماز عشاء سے اور کھانے سے فارغ ہوجائیں۔ اس کے بعد اللہ کے بھروسے پر جنات کے ساتھ جنگ شروع کریں گے۔

اب ہم واپس برآمدے میں آگئے تھے جلدی جلدی ہم نے کھانے کی تیاری کی اور مردوں نے اس دوران باجماعت عشاء کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے آدھے گھنٹے کے بعد سب نے کھانا کھایا اللہ کے فضل وکرم سے اس دوران جنات نے کسی طرح کی کوئی حرکت نہیں کی۔ کھانے سے فراغت کے بعد صوفی شمس الہدیٰ نے ہم سے کہا کہ بہتر ہوگا کہ عورتیں اور بچے سوجائیں۔ کیونکہ ان کا دل کمزور ہوتا ہے اور مجھے یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ اس بنگلے میں جنات بہت زبردست اور طاقتور ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے ہمیں اپنی جان ہتھیلی پر رکھنی ہوگی۔ ان کی بات سن کر میری ساس نے کہا۔ حضرت! اللہ کے بعد آپ پر بھروسہ ہے اور آپ کے ہوتے ہوئے ہمیں کوئی ڈر خوف نہیں ہے اور یوں بھی ہمیں نیند کیسے آسکتی ہے۔ آپ ہماری فکر نہ کریں اگر ہمیں خوف محسوس ہوا تو ہم سب کمرے میں جاکر دروازہ بند کرلیں گے لیکن آپ لوگوں کی فتح کے منظر ضرور دیکھیں گے۔

صوفی جی نے پھر ہمارے سونے کا اصرار نہیں کیا اور انہوں نے عامل حنیف اور پنڈت جی سے کچھ باتیں کیں کیا کہا وہ ہم نہیں سن سکے لیکن ابھی وہ ان دونوں سے محو گفتگو تھے کہ گھر کے در ودیوار اس طرح ہلنے شروع ہوئے جیسے زلزلہ آرہا ہو۔ حد تو یہ ہے کہ الماریوں میں رکھی ہوئی چیزیں زمین پر گرنے لگیں اور ہمارا بنگلہ اس طرح ہلنے لگا جیسے یہ کاغذ یا گتے کا بنا ہوا ہو۔

چند منٹ کے بعد در ودیوار کا ہلنا تو بند ہوا لیکن بہت ہی خوفناک قسم کے قہقہوں کی آوازیں آنے لگیں اس وقت عامل حنیف نے چیخ کر کہا۔ سامنے آؤ۔ آج ہماری تمہاری فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ عامل حنیف کی چیخ کے بعد دو منٹ کے لئے ایک دم سناٹا چھا گیا۔ دو منٹ کے بعد ایک سیاہ فام آدمی صحن کی زمین سے نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خنجر بھی تھا۔ یہ آدمی بالکل ننگا تھا اس کے پوشیدہ مقامات پر بھی کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اس کی آنکھیں گہرے زرد رنگ کی تھیں، بال گھاس کی طرح کھڑے تھے اس کے دونوں کانوں میں لوہے کی بالیاں تھیں اور اس کی شکل کالی ہونے کے ساتھ حد سے زیادہ وحشت ناک تھی، اس کی ناک کے دونوں نتھنوں میں دو چھپکلیاں لٹکی ہوئی تھیں اور اس کے سینے پر دو سانپ لپٹے ہوئے تھے۔ بہت ہی خطرناک صورت حال تھی۔ اس وقت صوفی شمس الہدیٰ کے اشارے پر عامل حنیف صحن میں مقابلہ آرائی کے لئے بڑھا اور ان دونوں میں لڑائی شروع ہوگئی۔ پہلا حملہ اس سیاہ فام انسان کا بہت ہی خطرناک تھا حنیف کے کان کے پاس اس نے خنجر مارا اور حنیف کے کان سے خون کا فوارہ سا پھوٹ گیا۔ حنیف نے اپنے چیلے سے کہا کہ تم اس کے پیچھے سے وار کرو میں سامنے سے لڑتا ہوں۔ کافی دیر تک تینوں کی اچھل کود ہوتی رہی لیکن پھر حنیف نے اس کو شکست دیدی۔ وہ زمین پر گرتے ہی غائب ہوگیا۔ اسی وقت جب حنیف مطمئن ہوکر برآمدے کی طرف لوٹ رہا تھا ایک بہت بڑا چمگادڑ جو چیل سے بھی بڑا ہوگا حنیف کے چہرے پر آکر لپٹ گیا اور اس نے حنیف کی آنکھوں میں اپنے پنجے گاڑ دئے حنیف بے بس ہوگیا۔ اس وقت حنیف کے چیلے نے حنیف کو بچانے کے لئے اس چمگادڑ کو بھگانے کی کوشش کی لیکن اگلے ہی لمحے ایک پتھر حنیف کے چیلے کے سر سے ٹکرایا اور وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہوگیا۔ اب پنڈت جی مصرا کو لے کر صحن میں آئے اور انہوں نے ایک راکھ سی نکال کر چمگادڑ کے اوپر پھینکی اس راکھ کے پھینکتے ہی چمگادڑ بے دم ہوکر زمین پر گری اور غائب ہوگئی۔ حنیف کی جان بچ گئی لیکن وہ بالکل ہی بے دم سا ہوگیا اور برآمدے میں آکر نڈھال سا ہوکر بیٹھ گیا۔ مصرا اور پنڈت نے حنیف کے چیلے کو بھی اٹھا کر برآمدے میں ایک پلنگ پر لٹادیا۔

چند منٹ کی خاموشی کے بعد صحن میں ہزاروں چوہے نمودار ہوگئے۔ جیسے چوہوں کا کوئی سیلاب آگیا ہو۔ ہمیں ڈر ہوا کہ اگر یہ چوہے برآمدے میں یا کمرے میں داخل ہوگئے تو کیا ہوگا۔ ان کی تعداد اتنی تھی کہ صحن کی جگہ کم پڑ گئی اور ایک دوسرے پر چڑھنے لگے۔ پنڈت

نے اپنی چمتکاری راکھ ان پر بکھیری تو آہستہ آہستہ یہ سب غائب ہوگئے۔ لیکن چند منٹ کے بعد پورے بنگلے میں چمگادڑ اڑنے شروع ہوئے اوران کی تعداد بڑھتے بڑھتے اتنی ہوگئی کہ چمگادڑ کے سوا کسی کو بھی کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی بڑھتی ہوئی تعداد دیکھ کر ہم لوگ چیخنے چلانے لگے۔ پنڈت جی نے اپنی راکھ کو فضاؤں میں اچھالا۔ کئی بار اچھالا لیکن ان کی تعداد میں کمی نہیں ہوئی۔ پنڈت جی نے اپنے پٹارے میں سے کوئی سفید سی چیز نکال کر فضاؤں میں بکھیری تو اللہ کے فضل سے ان کی تعداد گھٹنی شروع ہوئی پھر گھٹتے گھٹتے یہ بالکل غائب ہوگئے۔ چمگادڑ تو غائب ہوگئے مگر فضاؤں میں ایسی بدبو پھیل گئی جس سے ہم سب کے دم گھٹنے لگے۔ بالکل ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے سیکڑوں لاشیں سڑ رہی ہوں۔ جنات کی طرف سے پے در پے حملے ہورہے تھے۔ چمگادڑوں کے بعد گھر میں چھپکلیاں برسنی شروع ہوئیں اوران کی تعداد بھی ہزاروں، لاکھوں تک پہنچ گئی۔ یہ عجیب طرح کی چھپکلیاں تھیں یہ اڑتی بھی تھیں اور اڑ کر ادھر ادھر دیواروں پر بیٹھ جاتی تھیں۔ سینکڑوں چھپکلیاں تو اڑ کر برآمدے کی چھت پر آکر بیٹھ گئیں۔ پنڈت جی نے ایک بار پھر اپنا چمتکار دکھانے کے لئے اپنا سفید رنگ کا برادہ جو شاید پسا ہوا تھا سمندری جھاگ تھا صحن کے فرش پر اور بنگلے کے در و دیوار پر پھینکا۔ اللہ کے فضل سے ان کا یہ فارمولہ پھر کارگر ثابت ہوا اور چھپکلیاں رفتہ رفتہ غائب ہوگئیں۔ کچھ دیر تک سکون رہا۔ اب سلیم نے صوفی شمس الہدیٰ سے کہا۔ کہ حضرت اب آپ ہی کچھ کیجئے۔ جنات کی حرکتیں دیکھ کر سر میں درد ہوگیا اور ناک میں دم ہوگیا۔ کب تک یہ چلتا رہے گا۔ کبھی چوہے، کبھی چمگادڑ، کبھی چھپکلیاں، دل و دماغ پریشان ہوگئے ہیں۔

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ برخوردار بس تھوڑا سا صبر کریں۔ اس کے بعد میں کلام الٰہی کا معجزہ آپ کو دکھاؤں گا۔ وہ کلام الٰہی جس کے سامنے دنیا بھر کے علوم ہیچ ہیں بس تھوڑے سے صبر کی ضرورت ہے۔ دراصل میں اپنا کام نصف شب کے بعد ہی شروع کروں گا۔ ابھی صوفی شمس الہدیٰ اپنی بات پوری نہیں کرپائے تھے کہ صحن میں ایک بندر کودا۔ اور اس نے زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے پنڈت کو صحن میں باقاعدہ کھی کھی کرکے اپنے سامنے والی ٹانگ کے اشارہ سے بلایا۔ انداز کچھ اس طرح کا تھا کہ جیسے کہہ رہا ہو کہ آبے باہر آ۔

پنڈت جی نے مصرا کے ہاتھوں میں ایک لکڑی پکڑائی اور اس سے آہستہ سے کچھ کہا اس کے بعد پنڈت اور مصرا دونوں صحن میں آگئے۔ ان دونوں کے صحن میں داخل ہوتے ہی ایک بندر اور کود پڑا اور یہ دونوں بندر ایک ایک کرکے پنڈت اور مصرا کو لپٹ گئے۔ بندروں نے دونوں کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ ادھر تو صحن میں بندروں کی اور پنڈت اور مصرا کی کشتی چل رہی تھی۔ دوسری طرف صحن میں خون برسنا شروع ہوا۔ خون کے ساتھ ساتھ کچھ بدبودار چیز بھی برس رہی تھی۔ پورے بنگلے میں عجیب طرح کے تعفن پھیل گیا۔ ہم سب کو ابکائی سی آنے لگی۔ پنڈت اور مصرا بندروں کا مقابلہ کرتے کرتے بے سدھ سے ہوگئے تھے۔ حنیف ابھی تک لمبے دم پڑے تھے اور حنیف کے چیلے کو کچھ ہوش تو آگیا تھا لیکن اس کے اندر ہلنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔ مجھے گمان ہوا کہ شاید پنڈت اور مصرا بھی ہتھیار ڈال دیں گے یا یہ بھی بے ہوش ہوجائیں گے۔ لیکن اسی وقت پنڈت نے چیخ چیخ کر کوئی منتر پڑھنا شروع کیا اس منتر سے پہلے تو خون برسنا بند ہوا، تعفن بھی کم ہوگیا اور بندر بھی غائب ہوگئے۔ پنڈت اور مصرا ابھی صحن ہی میں کھڑے تھے اور اپنے پھٹے ہوئے کپڑوں کا جائزہ لے رہے تھے کہ پنڈت اور مصرا کے چہرے پر چانٹے لگنے شروع ہوئے۔ چانٹوں کی آواز صاف طور پر ہم سب کو برآمدے میں سنائی دے رہی تھی اور چانٹے اتنی زور سے لگتے تھے کہ پنڈت اور مصرا تڑپ اٹھتے تھے لیکن نظر کوئی نہیں آرہا تھا۔ پنڈت نے پھر منتر پڑھنا شروع کیا لیکن اس بار کچھ نہیں ہوا۔ البتہ پنڈت کی آواز کے ساتھ ساتھ عجیب طرح کی قہقہوں کی آواز فضاؤں میں بکھر رہی تھی جیسے جنات پنڈت اور مصرا کی بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔

چانٹے کھاتے کھاتے پنڈت اور مصرا نڈھال ہوگئے۔ اور اب تو پنڈت میں منتر پڑھنے کی بھی طاقت نہیں رہی۔ مصرا نے ہتھیار ڈال دئے اور وہ اپنے گرو کو پٹتا چھوڑ کر دوسرے برآمدے میں جاکر چھپ گیا۔ جہاں حنیف اور اس کا چیلہ پڑے ہوئے تھے۔ چند منٹ کی زور آزمائی کے بعد پنڈت جی کا جسم کاغذ کی پتنگ کی طرح صحن میں اڑنے لگا۔ اگرچہ اب ان کے چانٹے نہیں پڑ رہے تھے لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی انہیں ادھر سے ادھر گیند کی طرح اچھال رہا ہو۔ ہم ہکا بکا ہوکر پنڈت جی کا حشر دیکھ رہے تھے اور ہمارا کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔ ہمارے سارے سپاہی ہمت ہار چکے تھے لے دے کے اب صوفی شمس الہدیٰ باقی تھے جو بظاہر بہت دبلے پتلے تھے لیکن بہت نیک انسان تھے ان پر

اوران کے عملیات پر ہمیں بھروسہ بھی تھا۔ مگر حنیف، نفیس، پنڈت اور مصرا کا حشر دیکھ کر ڈر لگتا تھا کہ کہیں خدانخواستہ صوفی شمس الہدیٰ بھی شکست نہ کھا جائیں اور اگر ایسا ہو گیا تو ہم سب کی قبریں جیتے جی اسی بنگلے میں بن جائیں گی۔ ہماری ساس کہنے لگیں کون سی منحوس گھڑی تھی جب ہم نے یہ بنگلہ خریدا۔ خدا ہی جانے میرا اور میرے بچوں کا کیا ہوگا۔ کلیم کی دلہن انجمن کہنے لگی میں تو اس بنگلے سے اب نکل گئی تو یہاں کبھی قدم بھی نہیں رکھوں گی۔ اُف میرے خدا۔ کیسی کیسی حرکتیں یہاں ہوتی ہیں۔

جب عاملوں کی یہ درگت بنی ہے تو ہمارا حشر کیا ہوگا۔

ابھی ہم لوگ اسی طرح کی باتوں میں مشغول تھے کہ ایک دم پنڈت جی کے فرش پر گرنے کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ساتھ زبردست قہقہوں کی آواز بھی ابھری۔

ہم نے دیکھا۔ پنڈت جی فرش پر بے سدھ پڑے تھے۔ شاید وہ بے چارے بے ہوش ہو گئے تھے۔

اب کیا ہوگا؟ کلیم نے حیران ہو کر پوچھا۔

صوفی شمس الہدیٰ نے جواب دیا۔ اب ہمارے اور جنات کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ تم گھبراؤ مت۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ خدا پر بھروسہ رکھو جو لوگ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں ان کا کوئی بال بھی بینکا نہیں کر سکتا۔

یہ کہہ کر صوفی شمس الہدیٰ اٹھے اور انہوں نے دو رکعت نفل نماز ادا کی اور سلام پھیر کر انہوں نے چند منٹ تک دعا مانگی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے ہینڈ بیگ میں سے ایک تعویذ نکال کر سلیم سے کہا کہ اس تعویذ کو میرے دائیں بازو پر باندھ دو۔

صوفی شمس الہدیٰ نے بتایا کہ یہ تعویذ سورۂ یٰسین کا ہے اور سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے۔ یہ تعویذ دوران جنگ میری حفاظت کرے گا۔

آپ کی حفاظت تو یہ تعویذ کرے گا۔ شہزاد بولا۔ لیکن ہماری حفاظت کیسے ہوگی؟

گھبراؤ مت۔ صوفی شمس الہدیٰ نے کہا۔ میں تم سب پر ابھی قرآن حکیم کی کچھ آیات پڑھ کر دم کرتا ہوں اور تمہارا حصار کر دیتا ہوں تاکہ جنات کی کوئی بھی کارروائی تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ اتنا کہہ کر انہوں نے سورۂ طارق کی آخری آیات اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۔ تین مرتبہ پڑھی اس کے بعد انہوں نے ۳ر مرتبہ سورہ قریش اور ۳ر مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر ہم سب کے اردگرد ایک دائرہ کھینچ دیا اور ہم سب پر دم بھی کر دیا۔ اور فرمایا کہ اب تم سب کلام الٰہی کی حفاظت میں ہو لیکن یاد رکھو کہ تم سے کوئی بھی اس حصار کے دائرہ کو پھلانگنے کی غلطی نہ کرے۔ اس کے بعد وہ پنڈت جی کے قریب گئے اور انہوں نے زور سے کچھ پڑھا جو ہمارے سمجھ میں نہیں آسکا لیکن ان کے پڑھتے ہی اور دم کرتے ہی پنڈت جی ہوش میں آگئے اس کے بعد صوفی شمس الہدیٰ حنیف اور نفیس کی طرف گئے ان پر انہوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئے مصرا بھی ہوش میں آگیا۔ اس اثنا میں جنات کی طرف سے خاموشی رہی۔ اب ہماری پوری فوج چاق و چوبند تھی لیکن صوفی شمس الہدیٰ نے سب سے یہ کہہ دیا کہ اب تم آرام سے بیٹھو اگر میں اشارہ کر دوں گا تو صحن میں آنا ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ پھر انہوں نے صحن میں جا کر باآواز بلند اذان دینی شروع کی۔ ان کے اذان دینے کا انداز اتنا اچھا تھا کہ ہم سب مدہوش ہو گئے۔ انہوں نے پے درپے ۳ر بار اذان دی۔ اذان دینے کے بعد انہوں نے آواز لگائی۔

اے قوم جنات۔ میں تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اس گھر کو چھوڑ دو۔ اور کہیں دوسری جگہ پناہ لے لو۔

ان کی آواز کے جواب میں ایک صدا آئی۔ غائبانہ طور پر کوئی بول رہا تھا کہ انجمن کو حصار میں سے باہر نکالو۔ ہمارا ایک فرد اس کے بدن میں داخل ہو کر تم سے بات چیت کرے گا۔

یہ ممکن نہیں ہے۔ صوفی شمس الہدیٰ نے چیخ کر کہا۔

اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر ہمارا اس گھر سے جانا بھی ممکن نہیں ہے۔ میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ یا تو تم ہٹ دھرمی چھوڑ دو۔ ورنہ پھر اپنے آخری انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔

تم اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہے ہو۔ ہمارے پاس بھی بڑے بڑے عامل موجود ہیں۔ جو تمہارے ہر عمل کو کاٹ دیں گے۔ ہم تم سے بات چیت کرنے کو تیار ہیں لیکن یوں ہمیں بات کرنے میں دشواریاں ہوں گی تم انجمن کو حصار سے باہر کرو۔ تاکہ اس کے بدن میں آکر ہمارا نمائندہ تم سے بات چیت کر سکے۔

ابھی یہ بات چل ہی رہی تھی کہ انجمن ڈر کے مارے ایک دم چیختے ہوئے کمرے کی طرف بھاگی۔

اسی وقت صوفی شمس الہدیٰ بھی چیخے۔ یہ تم نے کیا حماقت کی۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

ایک دم ہم کچھ بھی نہیں سمجھے لیکن پھر فوراً ہی ہمارے یہ بات سمجھ میں آگئی کہ انجمن حصار سے باہر نکل گئی تھی۔ چند ہی منٹ کے بعد انجمن کمرے سے باہر نکلی تو اس کے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں اوپر کو چڑھی ہوئی تھیں اور وہ اول فول بک رہی تھی۔ اول فول بکنے کے بعد اس نے صوفی شمس الہدیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔ تو ان سب کی جان خطرے میں ڈال رہا ہے۔ ہم اس بنگلے کو چھوڑنے والے نہیں ہیں کیونکہ ہم چار سو برس سے یہاں رہ رہے ہیں۔

صوفی شمس الہدیٰ انجمن کا ہاتھ پکڑ کر صحن میں لے گئے اور انہوں نے اسے ایک کرسی پر بٹھادیا۔ اور کہا۔

تم جھوٹ بول رہے ہو اس بنگلے کو بنے ہوئے پچاس سال بھی نہیں ہوئے ہیں۔ تم چار سو سال کی بات کر رہے ہو۔

انجمن مردانہ آواز میں بولی۔ یہاں قبرستان تھا۔ اس میں ایک املی کا درخت تھا اور وہ درخت ہم سب کا ٹھکانہ تھا۔ تم انسانوں نے قبرستان کی قبریں توڑ کر اور املی کا درخت کاٹ کر اس زمین کو فروخت کر دیا اور اس پر یہ بنگلہ تعمیر کرادیا۔ ظلم تم انسانوں نے کیا اور الزام تم ہمیں دیتے ہو۔

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قبروں پر مکان بنانا ٹھیک نہیں ہے اور کسی درخت کو کاٹ کر اس پر مکان کی تعمیر کرنا بھی مصلحت کے خلاف ہے لیکن اس میں ان لوگوں کی کیا غلطی۔ اگر غلطی ہے تو ان لوگوں کی ہے جنہوں نے قبروں کو مسمار کر کے زمین فروخت کی۔ تم ان کے گھروں میں جاکر اگر انہیں ستاتے تو قرین عقلی بات تھی ان لوگوں کا کیا قصور ہے۔ انہوں نے تو یہ بنگلہ خریدا ہے۔

ان لوگوں کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے بغیر تحقیق کے یہ بنگلہ خریدا۔ اگر یہ تحقیق کرتے تو انہیں پتہ چل جاتا کہ اس بنگلے میں پہلے جو لوگ رہتے تھے ان کا حشر کیا ہوا۔ اس بنگلے میں رہنے والی ایک عورت کے ۲ ربچے اندھے پیدا ہوئے اور ایک بچہ اپاہج اور ذہنی طور پر مفلوج۔ اور جس نے یہ زمین فروخت کی تھی اس کی بیوی کے ۶ ربچے مردہ پیدا ہوئے اور آج وہ خود ایک پاگل خانہ میں داخل ہے کیونکہ ہمارے رشتے داروں نے اس کی دماغ کی رگوں کو بے کار کر دیا ہے۔

ٹھیک ہے۔ ہم کل کو یہ بنگلہ خالی کرادیں گے اور ہمارا تمہارا حساب کتاب آخرت میں ہوگا۔

تم ہمیں آخرت سے ڈراتے ہو۔" انجمن بولی۔" ارے حساب آخرت سے انہیں ڈراؤ جو صبح کو دیر سے سو کر اٹھتے ہیں۔ جب جانور تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں اس وقت اس گھر کے مرد سو رہے ہوتے ہیں اور ان میں کی اکثریت نماز اور تلاوت قرآن سے غافل ہے۔ یہ لوگ روزانہ ریڈیو پر گانے سنتے ہیں اور دن میں ہزار بار جھوٹ بولتے ہیں انہیں ڈراؤ آخرت سے اور ایک بات یاد رکھو کہ اگر یہ لوگ کسی اور جگہ چلے گئے تو ہم انہیں وہاں بھی نہیں چھوڑیں گے۔

اچھا یہ بات تو پھر میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ صوفی شمس الہدیٰ کو غصہ آگیا اور انہوں نے انجمن کے ایک کان میں انگلی دے کر دوسرے کان میں کچھ پڑھنا شروع کیا۔ وہ پڑھتے جا رہے تھے اور انجمن چیخ رہی تھی۔ مجھے چھوڑ دے۔ خدا کے لئے مجھے چھوڑ دے۔ میں جا رہا ہوں میں اب لوٹ کر نہیں آؤں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد انجمن بے ہوش ہوگئی۔ صوفی شمس الہدیٰ نے ایک گلاس پانی پر آیت الکرسی پڑھ کر انجمن کے چہرے پر وہ پانی چھڑکا تو انجمن ہوش میں آگئی۔ صوفی جی بولے۔ بیٹا اب تم ٹھیک ہو۔

جی۔ صوفی جی میرا دم سا نکل رہا ہے۔ صوفی جی نے اس پر پڑھ کر دم کیا اور اس سے کہا جاؤ تم سب کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ اب حصار سے باہر آنے کی غلطی مت کرنا۔

اسی وقت صحن میں سیاہ فام عورت نمودار ہوئی۔ اس کی چار ٹانگیں اور چار ہاتھ تھے اس کے بال بہت موٹے موٹے سُتلی کی طرح تھے۔ اس عورت نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا اس کے دونوں کانوں میں بندوں کی طرح چھپکلیاں لٹکی ہوئی تھیں۔ اور اس کے دونوں مونڈھوں پر دو سیاہ رنگ کے بندر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس عورت نے صوفی شمس الہدیٰ کی طرف دیکھ کر کہا۔ اب تیری خیر نہیں ہے۔ تو نے ہماری قوم کے ایک فرد کو مار دیا ہے۔ اب تو اور تیرے گھر والے سب کے سب مریں گے اور اسی بنگلے میں تم سب کی قبریں بنیں گی۔

(اس بھیانک داستان کی آخری قسط اگلے شمارے میں پڑھیں)

قسط نمبر: ۵۷

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوناف ایک روز شام سے تھوڑی دیر پہلے مصر کے مغرب میں ان صحراؤں میں داخل ہوا جہاں اسیویہ قبائل کا لشکر طوفان کے باعث اپنے خزانوں سمیت ریت میں دفن ہوگیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سمندر کے کنارے سے لے کر صحرا میں دور تک خیمے ہی خیمے نصب تھے اور کئی جگہ سے لوگوں نے صحرا کو کھود کر ریت کے بڑے بڑے ڈھیر لگا رکھے تھے۔

اتنے میں ایک جوان بھاگتا ہوا یوناف کے پاس آیا۔ یوناف اسے پہچان گیا۔ یہ رع دیوتا کے معبد کا وہی پجاری تھا جس نے عزازیل، سامری اور شمعون کی ساری گفتگو یوناف کو سنائی تھی۔ جب وہ پجاری یوناف کے قریب آیا تو یوناف نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے الحان! تو کب یہاں پہنچا؟ کیا تیرے ساتھ ساحر شمعون، سامری اور عزازیل کا ساتھی شمر بھی ہیں۔؟“

الحان نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ”اے یوناف یہاں صرف سامری اور شمر آئے ہیں اور ان کے ساتھ چند چھوٹے ساحر بھی ہیں شمعون ان کے ساتھ نہیں آیا۔“ الحان ذرا رک کر پھر بولا۔ ”اے یوناف! کیا میں خزانے کی تلاش میں آنے والے قبائل کے کسی سردار سے آپ سے متعلق بات کروں۔؟ کیونکہ یہاں موجود قبائل خزانہ حاصل کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ساحر کی خدمات حاصل کرنے کو بے تاب ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ خزانہ تلاش کرنے کے سلسلے میں کوئی ساحر ہی ان کی مدد کرسکتا ہے۔“

یوناف نے پوچھا۔ ”اے الحان! پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ یہاں کون کون سے قبائل جمع ہیں۔ اس کے بعد میں اس موضوع پر تم سے گفتگو کروں گا۔

الحان چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ ”اے یوناف! نوحؑ کے بیٹے حام کے چار فرزند[1] تھے۔ مصرائم[2] کنعان، کوش اور قحط۔ مصرائم کے سات لڑکے تھے۔ لودی[3] عنامی، لہابی، نفتوحی، فتروسی کسلوحی اور کفتوری ان میں سے تین بھائیوں یعنی لودی، لہابی اور نفتوحی کی اولاد نہ جانے کہاں جا کر آباد ہوگئی۔ باقی چار بھائی یعنی عنامی، فتروسی، کسلوحی اور کفتوری کی اولاد ان صحراؤں میں آکر آباد ہوگئی اور خوب پھیلی بڑھی، اب ان صحراؤں اور آس پاس کے علاقوں میں رہنے والے لوگ ان چار بھائیوں کی نسبت سے چار قبائل میں منقسم ہیں۔ گو یہ چاروں قبیلے اب کافی ذیلی حصوں میں بٹ چکے ہیں اور ان میں ان گنت سردار بھی ہیں۔ پھر بھی یہ اپنے جد امجد کے نام ہی سے پکارے جاتے ہیں۔ اب یہاں اس خزانے کی تلاش میں آنے کے سلسلے میں ان چاروں قبائل نے دو گروہ بنالئے ہیں۔ ایک طرف عنامیوں اور فتروسیوں نے باہم اتحاد کر کے ایک گروہ بنالیا ہے اور دوسری طرف کسلوحی اور کفتوری قبائل نے باہم متحد ہوکر دوسرا گروہ بنالیا ہے۔ اب ہر گروہ کی کوشش یہی ہے کہ خزانہ اُسے ملے۔ عنامی اور فتروسی چونکہ افرادی قوت میں زیادہ ہیں لہٰذا سامری اور شمر ان کے ساتھ مل گئے ہیں اور خزانہ تلاش کرنے کے سلسلے میں ان کی مدد کررہے ہیں۔ دو تین بار ان دونوں گروہوں میں تصادم ہو چکا ہے جس میں ہر بار عنامی اور فتروسی غالب رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر دو ایک بار اور اسی طرح کا تصادم ہوگیا تو کسلوحی اور کفتوری ضرور یہاں سے بھاگ جائیں گے لیکن سامری نہیں چاہتا کہ یہ دونوں قبیلے یہاں سے بھاگ جائیں۔ اس لئے کہ کفتوری سردار کی ایک بیٹی ہے جس کا نام حریظلہ ہے اور وہ لڑکی انتہائی خوبصورت ہے اور سامری اسے پسند کرنے لگا ہے۔ میرا خیال ہے سامری، شمر اور چند

[1] ماخوذ از توریت، باب پیدائش۔ رکوع ۱۰۔ آیت نمبر: ۶ اور تاریخ ابن خلدون، حصہ اول و دوم صفحہ ۳۵، بسلسلہ حام کی اولاد۔ [2] مصرائم کو توریت میں مصر کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ملک مصر کا نام بھی اسی کی نسبت سے پڑا۔ [3] توریت میں ان کے نام یہی لکھے گئے ہیں۔ بقول ابن خلدون ان میں سے تین کے حالات دستیاب نہیں جب کہ باقی چار بھائیوں کے قبائل اسکندریہ کے اطراف میں آباد ہو گئے تھے۔

وحشی قبائلیوں کی مدد سے اس لڑکی کو اس کے خیمے سے اٹھالے جائے گا۔

الحان کے خاموش ہونے پر یوناف نے پوچھا۔ "یہ علاقہ جس میں خزانوں کی تلاش جاری ہے، کس قبیلے کی ملکیت ہے؟"

"اے یوناف! یہ تمام علاقہ کنتوری قبائل کی ملکیت ہے۔" الحان نے جواب دیا "لیکن چونکہ یہ قبائل کمزور ہیں۔ اس لئے عنامی اور فتروی زبردستی یہاں گھس آئے ہیں اور کنتوری، کسلوحی قبائل کے ساتھ مل کر بھی انہیں یہاں خزانے کی تلاش سے نہیں روک سکتے۔ اس کے علاوہ ان دونوں گروہوں سے تھوڑی ہی دور مغرب میں ایک نخلستان ہے جہاں میٹھے پانی کا ایک کنواں ہے۔ گو یہ کنواں اور نخلستان بھی کنتوری قبائل کا ہے لیکن عنامی اور فتروی زبردستی اپنی ضروریات کے لئے اس کنوئیں کا استعمال کررہے ہیں اور کوئی انہیں روکنے اور منع کرنے والا نہیں ہے۔"

یہ ساری گفتگو سننے کے بعد یوناف فیصلہ کن انداز میں بولا۔ "اے الحان! گو اس طرف آنے کا میرا اصل مقصد عزازیل کے ساتھی شمر سے اپنا انتقام لینا ہے لیکن اس کے لئے چونکہ مجھے یہاں رہنا ہوگا لہٰذا ظالم کے مقابلے میں میں مظلوم کی مدد کروں گا۔ اے الحان! مجھے بتاؤ کنتوری قبائل کا پڑاؤ کس طرف ہے اور ستوم وقتاً فوقتاً مجھے عنامی اور فتروی قبائل کی خبریں پہنچاتے رہنا۔"

الحان کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "اے یوناف! تمہیں کنتوری قبائل کے سردار طوج کی طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ آج چاروں قبائل کے سردار اور سرکردہ لوگ ایک جگہ جمع ہورہے ہیں جہاں یہ سب مل کر فیصلہ کریں گے کہ کس طرح اس علاقے کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے کہ چاروں قبائل امن اور سکون کے ساتھ اپنے اپنے حصے میں خزانوں کی تلاش جاری رکھ سکیں۔"

گویا کنتوریوں کی سرزمین پر یہ لوگ مل کر فیصلہ کریں گے کہ کس سمت اور کہاں کہاں کس کس قبیلے کو خزانہ کو تلاش کرنا ہوگا۔ کیا یہ کنتوریوں کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟" یوناف نے کہا۔

"زیادتی تو ہے۔" الحان بولا۔ "پر یہ کنتوری سردار طوج نہ صرف بوڑھا ہے بلکہ افرادی قوت میں بھی کم ہے جبکہ عنامی قبائل کا سردار بجیلہ نہ صرف جوان اور زورآور ہے بلکہ اس کے ساتھ طاقت ور سیاہ فاموں کا ایک پورا لشکر ہے۔ اسی بنا پر کنتوریوں کا سردار طوج ان سے دب گیا ہے۔"

"اے الحان! مجھے بتاؤ کہ قبائل کے سرداروں اور اکابر کا یہ اجتماع کہاں اور کس جگہ ہوگا؟" یوناف نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

الحان نے اپنے سامنے پھیلے ہوئے خیموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "یہ جو خیمے دائیں طرف ہیں اور سمندر کے کنارے تک پھیلے ہوئے ہیں، یہ عنامی اور فتروی قبائل کے ہیں اور یہ بائیں طرف سے کنتوری اور کسلوحی قبائل کے ہیں اور ان دونوں قبائل کے درمیان جو جگہ ہے، یہیں پر چاروں قبائل کے سرداروں اور اکابر کا اجتماع ہوگا۔"

الحان کے خاموش ہوجانے پر یوناف نے کہا "اے الحان! جانے سے پہلے یہ اور بتاتے جاؤ کہ ان قبائل کا مذہبی رجحان اور لگاؤ کس طرف ہے؟"

الحان نے بلاتوقف جواب دیا۔ "اے یوناف! یہ تمام قبائل آتش پرست ہیں۔"

یوناف، الحان کا کندھا تھپ تھپاتے ہوئے بولا۔ "اب تم جاؤ الحان! میں اسی اجتماع والی جگہ ان کا انتظار کروں گا۔

الحان جاتے جاتے بولا۔ "اس اجتماع میں سامری اور شمر بھی شریک ہوں گے۔ لہٰذا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گا۔" الحان کے جانے کے بعد یوناف اس جگہ جاکر بیٹھ گیا۔ جہاں قبائل کے سرداروں کا اجتماع ہونا تھا۔

تھوڑی دیر بعد چاروں قبائل کے سردار وہاں پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ بہت سے مرد اور عورتیں بھی تھیں۔ پھر انہوں نے آپس میں طے کیا کہ کس قبیلے کو کس علاقے میں خزانہ تلاش کرنے کے حقوق حاصل ہوں گے۔ جب یہ معاملہ طے ہوگیا تو وہاں موجود لوگوں نے شراب پی کر اور غل غپاڑہ کرکے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

تھوڑی دیر بعد سورج غروب ہوگیا اور صحرا میں چار سو تاریکی پھیل گئی لیکن صحرا کا وہ حصہ مشعلوں کی روشنی سے خوب منور ہورہا تھا۔ اس موقع پر الحان ایک طرف سے آکر یوناف سے مخاطب ہوا۔ "اے یوناف! تمہارے سامنے مشعلوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے جو دو جوان جارہے ہیں، وہ سامری اور عزازیل کا ساتھی شمر ہیں۔ وہ دونوں کنتوری قبیلے کے سردار طوج کی طرف جارہے ہیں۔ سامری اس سے حریطلہ کے سلسلے میں گفتگو کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ یہاں آئی ہوئی ہے۔" الحان یہ بات کہہ کر ہجوم میں روپوش ہوگیا۔ یوناف نے جلدی سے اپنا خنجر نکال کر اس پر کوئی عمل کیا پھر تیزی سے سامری اور شمر کے تعاقب میں لپکا۔

سامری اور شمر ایک ایسی جگہ جا کر رک گئے جہاں کچھ لوگوں کے درمیان ایک بوڑھا اور ایک انتہائی خوبصورت، پرکشش اور نوعمر لڑکی کھڑی تھی۔ یوناف سمجھ گیا کہ یہی کنتوریوں کا سردار طوج اور اس کی بیٹی حریظہ ہیں۔ سامری نے بوڑھے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''اے کنتوری قبیلے کے سردار طوج! میرا نام سامری ہے میں اگر مصر کا اول نہیں تو دوسرے نمبر کا ساحر ضرور ہوں۔ میرا قیام ان دنوں عنامی قبیلے کے سردار بجیلہ کے ہاں ہے اور ہم جب چاہیں تمہیں اور تمہارے قبیلے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ تو اے سردار کیا ایسا ممکن نہیں کہ اس نقصان سے بچنے کے لئے تم اپنی بیٹی حریظہ کو مجھ سے بیاہ دو کہ میں اسے پسند بھی کرتا ہوں۔''

سامری خاموش ہوا تو شمر نے سامری کی دھمکی کو اور زیادہ موثر اور کارگر بنانیکی خاطر کہا۔ ''اور اے طوج! ہم ساحر ہونیکے علاوہ بھی ان گنت قوتوں کے مالک ہیں۔ لہٰذا اپنی بیٹی کو سامری سے بیاہ دینے ہی میں تمہاری خیریت اور سلامتی ہے ورنہ ہم یہاں کھڑے کھڑے بھی تمہیں نا قابل تلافی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔''

قبل اس کے کہ سردار طوج ان دونوں کی دھمکی آمیز گفتگو کا کوئی جواب دیتا۔ یوناف آگے بڑھا اور اس نے اپنے خنجر کی نوک شمر کی گردن سے لگادی۔ شمر کے منہ سے ایک ہولناک چیخ بلند ہوئی اور وہاں سے غائب ہوگیا اور ساتھ ہی یوناف کے خنجر کی نوک بھی مہتابی کی طرح روشن ہوگئی تھی۔

شمر کی اس ہولناک چیخ پر وہاں کھڑے سبھی لوگ پریشان اور دم بخود ہوکر رہ گئے تھے۔ سامری نے بھی چونک کر اپنے پہلو کی طرف دیکھا اور شمر کو وہاں نہ پاکر پریشان سا ہوگیا۔ یوناف، سامری کو دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولا۔ ''اے سامری! تم فکر مند مت ہو۔ تمہارا دوست شمر اب میرے خنجر کی نوک میں اسیر ہے اور میرے خنجر کی یہ نوک جو روشن ہے تو یہ شمر کے آتشی وجود ہی کی وجہ سے ہے۔ اے سامری! یاد رکھو، اگر تم مصر کے بہترین ساحروں میں سے ہو تو میں تم جیسے ساحروں کا باپ ہوں۔ میرا نام یوناف ہے اور یہ نام یقیناً تمہارے لئے اجنبی نہ ہوگا۔''

سامری فوراً حرکت میں آیا اس نے اپنے سحر سے کام لیا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی پر اپنا عمل کیا اور پھر وہ چھڑی اس نے یوناف پر پھینک دی۔ چھڑی فضا میں سانپ کی صورت اختیار کرگئی اور اس سانپ کے منہ سے شعلے نکلنے لگے۔ پھر وہ شعلے اُگلتا سانپ یوناف کی طرف لپکا۔

یوناف پر سامری کے اس سانپ کا کوئی اثر نہیں ہوا پھر جب وہ آگ برساتا سانپ یوناف کے قریب آیا تو یوناف نے اطمینان سے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا۔ یوناف کے ہاتھ میں آتے ہی سامری طلسم ختم ہوگیا۔ اور وہ سانپ دوبارہ چھڑی کی صورت اختیار کرگیا۔ سامری اپنی اس ناکامی پر خجل سا ہوا لیکن اس نے فوراً ہی دوسرا وار کردیا۔

اس بار سامری نے منہ بھر کر فضا میں تھوکا۔ وہ تھوک ان گنت انگاروں کی صورت اختیار کرگیا۔ پھر وہ دہکتے ہوئے انگارے یوناف کی جانب بڑھے۔

اس بار یوناف نے جوابی کارروائی کی اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ جونہی اس نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے کیا اس کا ہاتھ لوہے کے اس ٹکڑے کی مانند ہوگیا جسے آگ میں تپا کر سرخ کردیا گیا ہو اور پھر مزید حیرت کی بات کہ اس آگ سے دھواں بھی اٹھ رہا تھا۔ جب فضا میں پھیلے ہوئے انگارے یوناف کی طرف آئے تو یوناف نے اپنا تپتا ہوا ہاتھ انگاروں کی جانب کردیا۔ اس ہاتھ کا فضا میں بلند ہونا تھا کہ وہ انگارے پھر تھوک میں تبدیل ہوگئے اور وہ تھوک یوناف سے کچھ فاصلے پر ریت پر گر گیا۔

اس کے ساتھ ہی یوناف نے اپنا سرخ ہاتھ، سامری کے کندھے پر دے مارا۔ سامری نے درد و کرب میں ڈوبی ہوئی ایک بھیانک چیخ بلند کی اور یوناف کی اس ضرب کے باعث اُچھل کر دور جا گرا۔ اس کے شانے پر جہاں یوناف کا ہاتھ پڑا تھا وہاں سے اس کے شانے کی کھال اور لباس جھلس گیا تھا۔ زمین پر گرنے کے بعد سامری فوراً وہاں سے اٹھ کر بھاگ گیا۔

قبیلے کا سردار طوج، اس کی بیٹی حریظہ اور دوسرے لوگ دم سادھے حیرت وخوف سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ سامری کے بھاگ جانے کے بعد سردار طوج آگے بڑھا اور یوناف کے قریب آکر بولا۔ ''اے عزیز! میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے اور کس سرزمین سے تیرا تعلق ہے؟ میں کنتوری قبیلے کا سردار طوج ہوں اور یہ میرے ساتھ میری بیٹی حریظہ ہے۔ اے میرے عزیز! تو میرے ساتھ میرے خیمے میں چل، میں تیری مہمان نوازی کروں گا اور تیرے حالات تفصیل سے سنوں گا مجھے امید ہے کہ تو انکار نہ کرے گا۔''

''میں ضرور تمہارے ساتھ چلوں گا۔'' یوناف نے کہا اور اے سردار طوج! میں صحرا کے ان تکلیف دہ حالات میں تمہاری پوری مدد بھی کروں گا۔'' طوج نے آگے بڑھ کر بڑی محبت سے یوناف کا ہاتھ تھام لیا اور اسے اپنے خیموں کی طرف لے چلا۔

✡❁✡✡❁✡✡❁✡✡✡❁✡

ہندوستان کے شہر بھارت میں ایک روز طوفانی موسلا دھار بارش ہوئی اور اس بارش کے ساتھ ہی ایک ہولناک طوفان بھی آیا جس نے بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔اوشا دیوی کے مندر کے باہر پیپل کا وہ پرانا درخت بھی جڑ سے اکھڑ گیا جس کی جڑوں کے پاس مٹی کا وہ برتن دفن تھا جس میں عزازیل نے اہلیکا کو قید کر رکھا تھا۔پیپل کا درخت جڑ سے اکھڑ کر گر جانے کی وجہ سے اہلیکا والا وہ برتن زمین سے نکل آیا۔

بارش کے دوسرے روز بھارت شہر کے دو لکڑ ہارے اس درخت کو کاٹنے کے لئے آئے اور ابھی وہ درخت کو کاٹنے کا عمل شروع کرنے ہی والے تھے کہ درخت کے قریب پڑے ہوئے مٹی کے برتن سے ایک باریک نسوانی آواز آئی۔

"اے مہربان اور رحم دل لکڑ ہارو! میرا نام اہلیکا ہے اور ابلیس نے اپنے ایک عمل کے ذریعے مجھے اس برتن میں بند کر دیا ہے تم اس برتن کو اٹھا کر زور سے زمین پر دے مارو تا کہ یہ ٹوٹ جائے اور اس کے اندر موجود راکھ بکھر جائے۔تمہارے اس عمل سے میں آزاد ہو جاؤں گی اور سنو، میں ایک بے ضرر روح ہوں۔اگر تم نے میری ہدایت پر عمل کر کے مجھے آزادی دلا دی تو میں اوشا دیوی کے مندر سے تمہیں اس قدر نقدی لا کر دوں گی کہ تم دونوں کی زندگی آرام و سکون اور خوش حالی سے بسر ہو گی۔"

دونوں لکڑ ہاروں نے برتن سے آنے والی اہلیکا کی آواز سنی تو خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔اہلیکا نے پھر ان لکڑ ہاروں کی منت سماجت کی۔دونوں لکڑ ہاروں نے اس بار ہمت باندھی۔دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی فیصلہ کیا پھر وہ دونوں کسی قدر جھجکتے ہوئے آگے بڑھے پھر ان میں سے ایک نے وہاں پڑے برتن کو اٹھا لیا اور پھر سر سے بلند کر کے درخت کے تنے پر دے مارا۔

لکڑ ہارے کے اس عمل سے برتن ٹوٹ گیا۔اور اس کے اندر بھری ہوئی راکھ بکھر گئی۔اس کے ساتھ ہی فضا میں ایک ہولناک چیخ سنائی دی۔دونوں لکڑ ہاروں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر آنکھیں بند کر لیں۔جب تھوڑی دیر تک کچھ نہ ہوا تو انہوں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے کلہاڑے سنبھال کر درخت کاٹنے کے لئے بڑھے ہی تھے کہ ان کے پیروں کے پاس نقدی سے بھرے ہوئے چمڑے کے دو تھیلے آ کر گرے اور اس کے ساتھ ہی اہلیکا کی آواز ان کی سماعت سے ٹکرائی۔

"اے میرے عزیز، نیک دل لکڑ ہارو! نقدی کے یہ تھیلے تمہارا انعام ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا۔اب تم دونوں یہ تھیلے اٹھاؤ اور اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ان تھیلوں میں اس قدر نقدی ہے کہ تم دونوں فکر معاش سے آزاد ہو کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ ایک خوش حال زندگی بسر کر سکو۔پر اے محسنو! اس واقعے اور ان تھیلوں کا ذکر کسی سے نہ کرنا ورنہ لوگ تم سے نقدی چھین لیں گے۔بس اب تم جاؤ اور اپنے اپنے حصے کی نقدی کو راز داری کے ساتھ استعمال میں لاؤ۔"

دونوں لکڑ ہاروں نے نقدی کے تھیلے اپنے کندھوں پر رکھے اور اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے۔

✡❁✡✡❁✡✡❁✡✡❁✡

کنکوری سردار طوج اور اس کی حسین بیٹی حریظہ، یوناف کو ساتھ لئے اپنے خیمے میں آ گئے۔خیمے میں داخل ہونے کے بعد یوناف نے اندازہ لگایا کہ وہ خیمہ اونٹوں کی کھال کا بنا ہوا تھا اور بہت بڑا تھا۔جسے ریشمی پردوں کی دیواریں کھڑی کر کے کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا جس حصے میں یوناف طوج کے ساتھ داخل ہوا تھا وہ شاید دیوان خانے کے طور پر استعمال ہوتا تھا کیونکہ اس حصے کے وسط میں ایک گڑھے میں آگ جل رہی تھی اور سخت سردی کے باوجود خیمہ خاصا گرم تھا اور آگ کے گرد بیٹھنے کے لئے دباغت کیا ہوا چمڑا بچھا ہوا تھا۔

طوج اور حریظہ آگ کے پاس چمڑے کی چٹائی پر بیٹھ گئے اور طوج نے یوناف کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی قریب بٹھا لیا۔پھر اس نے پوچھا۔"اے اجنبی! اب بتا تو کون ہے اور کس سرزمین سے اس طرف آیا ہے؟"

"میرا نام یوناف ہے۔" یوناف مسکراتے ہوئے بولا۔میرا تعلق مصر کے شہر ممفس سے ہے۔میں نہ صرف ایک اچھا ساحر ہوں بلکہ میرے پاس اور بھی کئی سری قوتیں ہیں جن کی وجہ سے مجھے دوسرے ساحروں میں ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔مجھے میرے ایک ساحر دوست نے اطلاع دی تھی کہ اس صحرا میں بہت سے قبائل اسیویہ کے خزانوں کی تلاش میں جمع ہو رہے ہیں۔میرا ادھر آنے کا مقصد کسی خزانے کی تلاش نہیں ہے بلکہ میں اپنے ایک دشمن کی تلاش میں ادھر آیا ہوں۔میرا یہ دشمن ابلیس کا ایک ساتھی ثمر ہے جو تمہارے دشمن قبیلے عنامی کے ساحر سامری کے ساتھ یہاں آیا تھا اور میں نے اپنے سری عمل کے ذریعے ابلیس کے ساتھی اور اپنے دشمن کو اپنے خنجر کی نوک میں اسیر کر لیا ہے۔اب میں اسے ایک ایسے عذاب سے دوچار کروں گا جو اس کے لئے باعث عبرت ہو۔"

یوناف ذرا دیر رک کر پھر بولا۔"اے سردار طوج! ان صحراؤں میں داخل ہونے کے بعد سامری کے ایک ساتھی الجان نے جو میرے عقیدت مندوں

میں سے ہے مجھے تفصیل کے ساتھ خزانوں کی تلاش میں آنے والے قبائل سے متعلق بتادیا ہے اس نے مجھے یہ بھی بتادیا تھا کہ یہ علاقہ کنعوری قبیلے کی ملکیت ہے اور دوسرے قبائل یہاں زبردستی گھس آئے ہیں۔ لہٰذا اے سردار میں نے اندازہ لگایا کہ یہاں خزانوں کی تلاش کے اس کھیل میں تم مظلوم ہو۔ لہٰذا میں ظالموں کے مقابلے میں تمہاری پوری پوری مدد کروں گا۔"

"آہ یوناف! جس بات کے لئے میں تم سے التجا کرنے والا تھا وہ بات تم نے خود ہی کہہ ڈالی۔" طوج یوناف کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر محبت سے بولا اور اے یوناف! میں تمہارا ممنون ہوں کہ تم میری اور میرے قبیلے کی مدد پر آمادہ ہوگئے ہو اور سنو میں نے کسلوجی قبیلے کو بھی اپنے ساتھ ملالیا ہے کیونکہ میرا ان کے ساتھ یہ رشتہ ہے کہ میری بیوی اور حریظہ کی ماں اس قبیلے کے سردار کی بیٹی تھی اس لئے کسلوجی قبیلے والے میرے ہمدرد اور مخلص ہیں۔ اے یوناف! یہ جو تم میری مدد اور حمایت پر آمادہ ہوگئے ہو تو اس کے لئے میں صحرا سے حاصل ہونے والے خزانے کا ایک بہت بڑا حصہ تمہاری نذر کردوں گا۔"

یوناف، طوج کا کندھا تھپ تھپاتے ہوئے بولا۔" اے سردار طوج! میں کسی خزانے کے لالچ میں تمہاری استعانت پر آمادہ نہیں ہوا ہوں۔ صحرا کے اس حصے کے مالک تم ہو لہٰذا یہاں یہ مدفون خزانوں پر بھی صرف تمہارا حق ہے اور میں ان خزانوں کے حصول میں تمہارے دشمنوں کے خلاف تمہارا ساتھ دوں گا۔"

طوج ایک سرخوشی کے عالم میں اٹھ کھڑا ہوا اور بولا۔" اے یوناف! میرے محسن! تم صرف تھوڑی دیر کے لئے بیٹھو میں اور حریظہ جاتے ہیں تاکہ کنعوری اور کسلوجی قبائل کے لوگوں کو یہ خوش خبری سناسکیں کہ تمہاری صورت میں اب ہمارے پاس بھی ایک زبردست سحری قوت موجود ہے۔ اگر ہمارے دشمنوں کے پاس سامری اور اس کے ساتھی ہیں تو ہمارے لئے تم ان سب پر حاوی ہو۔ اے یوناف! میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے آنے سے ہمارے قبائل میں ہمت اور قوت کی ایک نئی روح دوڑ جائے گی کیونکہ ان حالات سے دونوں قبائل سخت دل برداشتہ ہیں۔"

طوج خاموش ہوا تو حسین اور پُرکشش حریظہ نے پہلی بار یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے دل آویز انداز میں کہا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دونوں باپ بیٹی اپنے لوگوں کو خوش خبری سنا کر آئیں تو آپ مافوق الفطرت انداز میں یہاں سے غائب ہوچکے ہوں۔ اگر ایسا ہوگیا تو ہمیں سخت مایوسی اور بددلی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیا میں امید رکھوں کہ آپ یہاں سے غائب نہیں ہوجائیں گے۔؟"

یوناف قہقہہ لگا کر بولا۔" اے بنت طوج! کیا تم مجھے ایسا ہی غیر ذمہ دار اور متلون مزاج انسان خیال کرتی ہو؟ مطمئن ہوکر جاؤ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب تم واپس آؤ گی تو میں تمہیں یہیں بیٹھا ہوا ملوں گا۔ ضرورت کے ان لمحات میں میں اس قدر جلد بھاگنے والا نہیں تاوقتیکہ تم خود ہی مجھے یہاں سے چلے جانے کو نہ کہو۔"

حسین حریظہ کے سرخ لبوں پر ایک قاتل مسکراہٹ بکھر گئی۔ "میں تو کبھی آپ کو یہاں سے جانے کیلئے نہ کہوں بلکہ میں تو آپ سے التجا کرونگی کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔"

"تمہاری یہ درخواست تو غور طلب ہے۔ بہرحال ابھی تم دونوں جاؤ ہم اس موضوع پر بعد میں گفتگو کریں گے۔" طوج اور حریظہ خیمے سے باہر نکل گئے۔

****

طوج اور حریظہ خیمے سے نکلے ہی تھے کہ یوناف نے اپنی گردن پر اہلیکا کا وہی لمس محسوس کیا جو یوناف کی نس نس اور روئیں روئیں میں روحانی اطمینان اور قلبی سکون طاری کردیا کرتا تھا۔ اہلیکا کے حریری اور ریشمی لمس پر یوناف چونک اٹھا اور بے پناہ خوشی اور مسرت کے تحت بے ساختہ پکار اٹھا۔

"اہلیکا...... اہلیکا! تم کیسی ہو؟ کہاں رہیں، میری حبیبہ؟ میں نے ان گنت بار تمہیں یاد کیا۔ تمہیں آواز دے کر پکارا لیکن تمہاری طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہوگئی تھیں؟ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم میرے ساتھ ایسا سلوک کرسکتی ہو۔" اہلیکا نے کوئی جواب نہ دیا تو یوناف نے اپنی گردن کو جھنجوڑ ڈالا اور پوچھا۔" تم بولتی کیوں نہیں ہو، اہلیکا!

اس بار اہلیکا کی کرب اور آنسوؤں میں ڈوبی آواز اُبھری۔ یوناف! میرے حبیب! تم انتہائی بے مروت، نامہربان، ظالم اور بے درد انسان ہو۔ ویسے تو تم مجھے اپنی محبوبہ، اپنی جان اور روحانی بیوی کہہ کر پکارا کرتے تھے لیکن اتنا عرصہ میری خبر تک نہ لی کہ میں کس کرب اور کس عذاب میں مبتلا ہوں۔"

اس کے بعد اہلیکا نے عزازیل کے جال میں پھنسنے اور برتن میں قید کئے جانے، اوشا دیوی کے مندر کے باہر پیپل تلے دفن کئے جانے پھر

پھول کے ذریعے پر با سے رابطہ کرنے اور پھر آندھی طوفان کے باعث پیپل کے اس درخت کے گرنے اور لکڑ ہاروں کے ذریعے اپنی رہائی کی تمام داستان کہہ سنائی۔

ابلیکا کے حالات سن کر یوناف اداس ہو گیا۔ ابلیکا نے اس کی اداسی اور خاموشی کو دیکھتے ہوئے نرمی اور محبت سے پوچھا۔ ”اب تم بولتے کیوں نہیں، یوناف؟۔“

”اے ابلیکا!“ یوناف آزردگی سے بولا۔ ”پہلے میرے حالات غور سے سنو، پھر فیصلہ کرنا کہ اس معاملے میں میرا کوئی قصور ہے یا نہیں۔؟“ پھر یوناف نے بھی ابلیس کے ہاتھوں اپنے آہنی پنجرے میں قید کئے جانے، عارب اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں اذیت اور ذلت اٹھانے، پر با اور داسیو کے مارے جانے اور ان کی بہن انیا کی وجہ سے اپنے گلے میں پڑی ہوئی چمڑے کی تحریر کے باعث اپنی قوتیں دوبارہ حاصل کرنے، عارب وغیرہ کے فرار ہونے اور پھر تکلیف دہ حالات کے تحت مصر میں داخل ہونے اور شوطار کے محل میں سکونت اختیار کر لینے سے لے کر یہاں تک آنے کے تمام حالات تفصیل سے سنا ڈالے پھر پوچھا۔ ”ابلیکا! اب بتاؤ اس میں میرا کیا قصور ہے۔؟“

یوناف کے اس سوال کے جواب میں ابلیکا مسکراتی آواز میں بولی۔ ”یوناف! میرے حبیب! قصور تمہارا ہے، نہ میرا ہم دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پر مجبور اور بے بس تھے۔“

یوناف چند لمحوں تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ ”اے ابلیکا میری حبیبہ! شروع شروع میں جب تم مجھ سے وابستہ ہوئی تھیں تو میں نے تم سے دو سوال کئے تھے ایک تو یہ کہ تمہاری اصلیت کیا ہے اور کائنات کے اندر تمہارا کبھی کوئی اپنا بھی جسم تھا یا نہیں؟ اور دوسرا یہ کہ کیا ایسا ممکن نہیں کہ جب تم میرے پاس آتی ہو تو میں تمہیں سراپا دیکھ سکوں؟ آج ایک بار پھر میں تم سے وہی دونوں سوال کرتا ہوں۔“

خیمے میں چند لمحے سکوت رہا پھر ابلیکا کی آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی۔ ”یوناف، میرے حبیب! اپنے پہلے سوال کے جواب کے لئے کسی مناسب وقت کا انتظار کرو میں تمہیں بتاؤں گی کہ میری اصلیت کیا ہے اور دنیا میں کس جسم سے میرا تعلق رہا ہے، دوسرا سوال تو اسے میں آج حل کر دوں گی۔ اے میرے حبیب! تمہارے ان سوالوں کے بعد ایک بات میں بھی تم سے کہنا چاہتی ہوں وہ یہ کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسا تعلق ضرور ہونا چاہئے کہ اگر میں کسی مشکل میں پڑ جاؤں تو تم میری مدد کر سکو اور یہ جان سکو کہ میں کہاں اور کس حال میں ہوں۔ اس طرح ہم دونوں کو علیحدہ کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جائے گا۔“

چند لحات کی خاموشی کے بعد ابلیکا کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ”اے یوناف، میرے حبیب! ذرا اپنی گود کی طرف دیکھو۔“

یوناف نے فوراً اپنی گود کی طرف دیکھا تو اسے وہاں درخت کا ایک بہت بڑا پتہ پڑا ہوا نظر آیا۔ یوناف نے وہ پتہ اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی ابلیکا کی آواز سنائی دی۔

”اے یوناف اس پتے کے دونوں طرف دو طرح کی تحریریں ہیں اگر تم پتے کے اوپر والی تحریر پڑھو گے تو میں تمہیں ہیولے کی صورت میں دکھائی دیا کروں گی لیکن ایک بات یاد رکھنا جس وقت میں تمہاری گردن پر لمس دیتی ہوں، اس وقت میرا روپ کچھ اور ہوتا ہے اور جب مختلف مواقع پر میں تمہاری مدد کرتی ہوں تو موقع محل کے مطابق میرا روپ کچھ اور ہوتا ہے۔ میرے ان گنت روپوں میں سے کچھ روپ بھیانک اور دہشتناک بھی ہوں گے لہٰذا میری تم سے التماس ہے کہ میرے ایسے روپوں سے تم مجھ سے متنفر اور بیزار نہ ہو جانا اور اس پتے کی نیچے والی تحریر تم اس وقت استعمال کرنا جب ہم دونوں کے درمیان کوئی ایسی علیحدگی اور جدائی حائل ہو جائے کہ ہمارے درمیان کوئی رابطہ نہ رہے۔ اس تحریر کی وجہ سے میں جہاں کہیں بھی ہوں گی تمہیں دکھائی دے جاؤں گی۔ میں تمہاری آواز سن سکوں گی اور اس کا جواب بھی دے سکوں گی۔“

اس موقع پر یوناف نے بے پناہ شوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا ”کیا تمہیں تمہارے اصلی نسوانی روپ میں بھی دیکھ سکوں گا۔؟“

جواب میں ابلیکا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ”ہاں اب تم اکثر مجھے میرے نسوانی روپ میں ایک ہیولے کی مانند دیکھ سکو گے اور میرا یہ روپ سولہ سترہ برس کی ایک نوجوان لڑکی کا ہوگا کیونکہ میں اسی عمر میں اپنے جسم سے علیحدہ ہوئی تھی۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖

حاضر دماغی

استاد (منصور سے) بتاؤ دردناک کے کیا معنی ہیں۔؟
منصور۔ جناب جس کی ناک میں درد ہو۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۵ءکے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ **کل امر مرھون باوقاتھا** یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کو آپ کو استخراج کیا گیا ہے تا کہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ۔ اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ اس میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تا کہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اکتوبر	قمروزہرہ	تسدیس	۶_۴۳
۲راکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۶_۵۲
۳راکتوبر	زہرہ ومریخ	مقابلہ	۸_۱۲
۳راکتوبر	قمروزحل	تسدیس	۱۳_۳۶
۴راکتوبر	قمروعطارد	قران	۱۶_۵۸
۵راکتوبر	قمروزحل	تربیع	۲۲_۵۸
۶راکتوبر	عطاردومشتری	قران	۳_۱۹
۷راکتوبر	قمروزہرہ	قران	۱۱_۲۰
۸راکتوبر	قمروزحل	تثلیث	۶_۰۰
۹راکتوبر	قمروعطارد	تسدیس	۲۰_۳۸
۱۰راکتوبر	قمروشمس	تسدیس	۷_۱
۱۱راکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۹_۱۷
۱۲راکتوبر	قمروعطارد	تربیع	۶_۰۰
۱۲راکتوبر	قمروزحل	مقابلہ	۱۴_۱
۱۳راکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۹_۴
۱۴راکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۱۳_۲۱
۱۵راکتوبر	عطاردوزحل	تربیع	۱۵_۱۲
۱۶راکتوبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۶_۳۲
۱۷راکتوبر	قمروشمس	مقابلہ	۱۷_۴۳
۱۷راکتوبر	قمرومشتری	مقابلہ	۰۰_۲۸
۱۸راکتوبر	قمروزحل	تربیع	۲۱_۱۱
۱۹راکتوبر	قمروعطارد	مقابلہ	۵_۵۰
۲۱راکتوبر	قمروزحل	تسدیس	۳_۸
۲۲راکتوبر	قمروشمس	تثلیث	۱۴_۲۲
۲۴راکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۷_۲
۲۵راکتوبر	قمروشمس	تربیع	۶_۴۶
۲۷راکتوبر	قمروعطارد	تربیع	۷_۵۳
۲۹راکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۴_۴۰
۳۰راکتوبر	قمروعطارد	تسدیس	۲_۳۵
۳۱راکتوبر	قمروزحل	تسدیس	۰۰_۴۴

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم نومبر	قمروزہرہ	تسدیس	۴_۴۶
۲نومبر	قمروزحل	تربیع	۹_۶
۲نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۱۹_۳۵
۳نومبر	شمس وزحل	تربیع	۱۲_۵۰
۴نومبر	قمروعطارد	قران	۴_۱۱
۴نومبر	قمروزحل	تثلیث	۱۴_۴۸
۶نومبر	قمرومشتری	تسدیس	۳_۴۸
۷نومبر	قمروشمس	تسدیس	۰۰_۳۴
۷نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۱_۴۷
۷نومبر	شمس ومریخ	مقابلہ	۱۳_۲۷
۸نومبر	قمرومشتری	تربیع	۷_۴۷
۸نومبر	قمروعطارد	تسدیس	۱۷_۵۹
۸نومبر	قمروزحل	مقابلہ	۲۱_۵۴
۹نومبر	قمرومریخ	تربیع	۳_۳۱
۱۰نومبر	قمروعطارد	تربیع	۲۲_۵۸
۱۱نومبر	قمرومریخ	تسدیس	۵_۱۱
۱۲نومبر	قمروزہرہ	تربیع	۲۰_۵۵
۱۳نومبر	قمروزحل	تثلیث	۴_۵
۱۴نومبر	قمرومشتری	مقابلہ	۱۹_۵۲
۱۵نومبر	قمرومریخ	قران	۱۰_۱۳
۱۷نومبر	قمروعطارد	مقابلہ	۱۲_۱۳
۱۷نومبر	زہرہ ومریخ	تثلیث	۲۱_۵۳
۱۹نومبر	مریخ وزحل	تربیع	۲_۰۰
۲۰نومبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۳_۱۸
۲۱نومبر	قمروعطارد	تثلیث	۰۰_۱۹
۲۲نومبر	قمروزحل	قران	۱۰_۲۰
۲۴نومبر	شمس وعطارد	قران	۲۱_۱۲
۲۵نومبر	عطاردوزہرہ	تثلیث	۱۲_۳۴
۲۹نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۱۴_۳۹
۳۰نومبر	قمروعطارد	قران	۲۰_۴۵

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم دسمبر	قمروشمس	تربیع	۱۶_۴
یکم دسمبر	قمروشمس	قران	۲۰_۳۰
یکم دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۲۳_۱۵
۳دسمبر	شمس وزحل	تثلیث	۱۲_۱۶
۳دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۲۰_۴۷
۴دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۰۰_۲۶
۵دسمبر	عطاردوزہرہ	تسدیس	۱_۵۲
۵دسمبر	مریخ ومشتری	مقابلہ	۶_۱۳
۶دسمبر	قمروزحل	مقابلہ	۳_۲۷
۷دسمبر	قمروعطارد	تربیع	۳_۱۸
۸دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۴_۲۶
۹دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۱۰_۴۶
۱۰دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۲۳_۱۲
۱۱دسمبر	قمروزہرہ	تربیع	۱۶_۲۰
۱۲دسمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۱۲_۵۱
۱۳دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۰۰_۱۶
۱۴دسمبر	عطاردوزحل	تسدیس	۲۱_۳۶
۱۵دسمبر	قمروشمس	مقابلہ	۲۱_۴۶
۱۷دسمبر	مشتری وزحل	تربیع	۱۰_۴۶
۱۸دسمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۳_۱۵
۱۹دسمبر	قمرومشتری	تربیع	۱۸_۳
۲۱دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۶_۲۸
۲۲دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۷_۴۶
۲۳دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۲۳_۵۰
۲۴دسمبر	قمروزحل	تسدیس	۱۷_۳۴
۲۵دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۳_۱۲
۲۶دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۱۶_۳۱
۲۷دسمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۲_۷
۲۸دسمبر	مریخ وزحل	تربیع	۵_۴۰
۳۱دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۴_۳۸

قران عطارد و مشتری

یہ قران ۱۶ر اکتوبر کو ۳ بج کر ۱۹ منٹ پر ہوگا۔ یہ دن اس لحاظ سے بھی پُر تاثیر ہے کہ اس دن سعد نظرات واقع ہو رہے ہیں۔ اس دن قمر زحل کی تربیع مبیح ہوگی۔ اس کے بعد صرف عطارد مشتری کا قران اور کوئی نظر نہیں ہے۔ مشتری کوکب مال ہے۔ اس کے ساتھ عطارد ہے جو تین قوتوں کا مالک ہے۔ ایک تحریرات، پبلشنگ اور پرنٹنگ سے متعلقہ لوگ دوسرا ٹرانسپورٹ اور کمیونی کیشن کے محکموں سے متعلقہ لوگ۔ تیسرا اعزاء، لہٰذا ان تینوں مقاصد کے لئے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ان کاموں کی ترقی یا ان محکموں کے متعلقہ لوگوں کی ترقی اور ان محکموں میں حصول ملازمت کے خواہش مند عملیات تیار کرسکتے ہیں۔

صورت اول میں تحریری کاموں سے وابستہ لوگ یعنی کلرک وغیرہ اور پرنٹنگ پبلشنگ سے متعلقہ لوگ حصول آمدن کے لئے عمل تیار کرسکتے ہیں۔ صورت دوم میں ٹرانسپورٹ اور کمیونی کیشن کے کاروبار میں ترقی یا ان کے ملازمین کی ترقی کا عمل تیار ہوسکتا ہے۔ یا کاروبار میں نقصان ہو رہا ہو تو فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ صورت سوم میں بہن بھائیوں یا نزدیکی اعزاء میں محبت و تسخیر کے لئے یا کسی عزیز سے مالی مفاد حاصل کرنے کے لئے عمل کیا جاسکتا ہے۔

صورت اول۔ ملازمت یا ترقی کے لئے

اس امر کے لئے ہم جس آیت کی روحانیت سے مدد لیں گے۔ اس میں اللہ کا ایک اسم اور ایک قوت بھی ہے۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن اس کے اعداد ۲۴۴۳ ہیں۔ مؤکل اس کا رغـفـائیـل ہے۔ اب ایک مربع نقش تیار کریں جس کے اوپر کے خانوں میں نام، مقصد اور آیت آجائے۔

سطر یوں لکھیں۔ مثلاً طالب کا نام احمد بن زینب ہے۔ اب اگر مقصد ترقی ہے تو آگے ترقی لکھیں۔ اگر ملازمت ہے تو ملازمت لکھیں۔ اگر حصول مال کی ضرورت ہے تو اس کا ذکر کریں کسی خاص ملازمت یا خاص جگہ ملازمت درکار ہے تو لفظ ملازمت کے ساتھ مختصراً ذکر کریں یعنی ملازمت کی تشخیص بھی کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا سطر یوں ہوئی۔

احمد زینب۔ ملازمت۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ۔ ذُالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ۔

۱۲۲ ۵۱۸ ۴۶۷ ۱۷۷۳

اب اس کو نقش مربع میں سفید کاغذ پر زعفران سے وقت مقررہ پر لکھیں۔ بالکل اسی طریقے سے جیسا کہ میں بیان کرتا ہوں۔ ایک نقش رفتار کا ہے۔ ایک اصل ہے۔

اصل نقش۔

۷۸۶

احمد زینب	ملازمت	ان اللہ ہو الرزاق	ذو القوۃ المتین
۴۶۸	۱۷۷۳	۱۲۳	۵۱۷
۱۷۷۲	۴۶۵	۵۲۰	۱۲۴ .
۵۱۹	۱۲۵	۱۷۷۱	۴۶۶

رفتار نقش۔

۱	۶	۱۱	۱۶
۱۲	۱۵	۲	۵
۱۴	۹	۸	۳
۷	۴	۱۳	۱۰

اصل نقش کو دیکھیں خانہ نمبر ایک میں طالب کا نام ہے۔ اس لئے اس میں عدد ۱۲۲ نہ لکھیں۔ خانہ ۲ میں ۱۲۳۔ خانہ ۳ میں ۱۲۴ لکھیں۔ خانہ ۴ میں ۱۲۵ لکھیں۔ اب ۵۔۶۔۷۔۸ خانہ کو پُر کرنا ہے تو اس میں ملازمت کے عدد سے ایک کم کرکے ۵۱۷ کو خانہ ۵ میں لکھیں۔ خانہ ۶ میں لفظ ملازمت۔ خانہ ۷ میں ۵۱۹۔ خانہ ۸ میں ۵۲۰۔

باقی آٹھ خانے بالکل اسی طرح پُر کریں جس طرح میں نے لکھے ہیں۔ کیونکہ باقی خانوں میں آیت دو حصوں میں درج کی ہے۔ یہ آیت چونکہ نقوش میں قائم رہے گی۔ اس لئے ان آٹھ خانوں کو ترتیب وار ۹ سے ۱۶ خانوں کو لکھیں۔ جن خانوں میں عدد آئے عدد لکھیں۔ جن میں آیت آئے آیت لکھیں۔

مندرجہ بالا نقش کی کل میزان ۱۲۲=۵۱۸=۴۶۷=۱۷۷۴=۲۸۸۱ ہے۔ لہٰذا نقش پُر کرکے چاروں طرف سے میزان کرکے دیکھ لیں کہ ہر طرف سے جمع ۲۸۸۱ ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر تعداد کسی طرف سے درست نہ ہو تو سمجھ لیں۔ نقش غلط ہوگیا۔ نقش لکھنے سے قبل اوپر ۷۸۶ لکھیں اور

اطراف قولہ الحق ولہ الملک سے بنائیں اور نقش پُر کرنے کے بعد اوپر مؤکل کا نام لکھیں۔ یہ طریقہ تمام نقوش میں چلے گا۔

صورت دوم۔ کمیونی کیشن کے لئے

طریقہ مندرجہ بالا وہی ہوگا۔ نام مطلب یعنی ملازمت یا ترقی۔ آیت دو خانوں میں۔ لیکن اس میں آیت تبدیل ہوجائے گی جو یہ ہے۔

ولقد مکّنکم فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَالَکُمْ فِیْھَا مَعَایِشَ۔

(سورۃ الاعراف آیت:۱۰)

اس آیت کے عدد ۲۱۹۹ ہیں۔

مؤکل حسقغغائیل ہے۔ نقش اس کا یہ ہے۔ یہ ترقی کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس میں نام اور مطالب کے خانے تبدیل ہوں گے۔ آیت کے آخری ۸ خانے اسی طرح قائم رہیں گے۔ نقش کی رفتار وہی ہے جو صورت اول کے ساتھ دی گئی ہے۔

احمد زینب	ترقی	ولقد مکنکم فی الارض	وجعلنا لکم فیھا معایش
۱۳۳۳	۷۶۶	۱۲۳	۷۰۹
۷۶۵	۱۳۳۰	۷۱۲	۱۲۴
۷۱۱	۱۲۵	۷۶۴	۱۳۳۱

ترقی کے اعداد ۷۰۱ ہیں۔ نصف آیت اول کے ۱۴۳۲ اور دوسرے حصے کے ۷۶۷ ہیں۔ یعنی آیت کے ۹ خانوں کے لئے یوں سمجھیں کہ:

خانہ ۹ میں	۱۳۳۰
خانہ ۱۰ میں	۱۳۳۱
خانہ ۱۱ میں	ولقد مکنکم فی الارض
خانہ ۱۲ میں	۱۳۳۳
خانہ ۱۳ میں	۷۶۴
خانہ ۱۴ میں	۷۶۵
خانہ ۱۵ میں	۷۶۶
خانہ ۱۶ میں	وجعلنا لکم فیھا معایش

صورت سوم، تسخیر و موافقت اعزاء

نام طالب معہ والدہ۔ جلب قلب۔ نام مطلوب معہ والدہ آیت قد شَغَفَھَا حُبًّا۔

آیت کے اعداد ۱۲۳۱ ہیں۔ صقغائیل مؤکل ہے۔ نام طالب احمد بن زینب۔ عدد=۱۲۲۔ نقش کا خانہ ۱۔۲۔۳۔۴۔ مطلب۔ جلب قلب عدد ۱۲۷ نقش کا خانہ ۵۔۶۔۷۔۸ مطلوب اکرم بن فاطمہ۔ عدد=۱۲۱ نقش کا خانہ ۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔

آیت کے عدد=۱۲۳۱۔ نقش کا خانہ ۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶ تمام نقوش کی رفتار وہی رہے گی جو شروع میں دی گئی ہے۔ نقش یہ بنا۔

احمد زینب	جلب قلب	اکرم فاطمہ	قد شغفھا حبا
۳۹	۱۲۳۰	۱۲۳	۱۲۶
۱۲۲۹	۳۹۴	۱۲۹	۱۲۴
۱۲۸	۱۲۵	۱۲۲۸	۳۹۵

وقت مقررہ سے قبل نقش تیار کر کے پڑتال کر کے خاکہ تیار رکھیں اور وقت پر تیار کرلیں۔ کام کرتے وقت بخور، لوبان کا کریں۔ تنہا جگہ نقش لکھیں۔ نقش تیار کر کے تعویذ بنائیں اور گلے میں ڈالیں یا بازوئے راست پر باندھیں۔ انشاء اللہ جس مقصد کے لئے آیات الٰہی سے مدد لیں گے پورا ہوگا۔

عاملین کے لئے ان نقوش کی تیاری آسان ہوگی کیونکہ قواعد کے مطابق عمل دیئے گئے ہیں اور اب تو اکثر قارئین اتنے قابل ہوگئے ہیں کہ جہاں بھی میں غلطی کروں تو وہ اسے درست کرلیتے ہیں۔ تاہم نئے پڑھنے والوں کو اگر کہیں کوئی بات سمجھ نہ آئے تو خط لکھ کر دریافت کرلیں۔

اگر کوئی صاحب خود تیار نہ کرسکیں اور دفتر سے مدد لینا چاہیں تو پندرہ دن پیشتر اطلاع دیں۔ آرڈر پہنچ جاتا ہے جس پر کچھ تحریر نہیں ہوتا اور خط وقت نکل جانے کے بعد ملتا ہے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ منی آرڈر پر بھی تفصیل درج کردی جائے۔ ان نقوش میں سے جو بھی تیار کروانا چاہیں اس کا ہدیہ چاندی کی لوح کا۔/۱۵۰۰ ہوگا۔ جب کہ کاغذ پر نقش کا ہدیہ۔/۱۰۰۰ روپے ہوگا۔

□□□□□□□

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
مکمل سیٹ
2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

موبائل نمبر ۔00919358002992

آفس نمبر ۔00919359882674

فون نمبر ۔ 01336 - 224455

محمد اجمل مفتاحی منو بھنجن یو پی انڈیا

طلسماتی دُنیا

ستمبر ۲۰۰۵ء

بھوت بنگلہ میں

جنات کا خوفناک نمائندہ

دولت کس طرح سمیٹی جا سکتی ہے

ایک حیرتناک روحانی فارمولہ

دانش عامری

Rs.20/=

کیا اور کہاں

اداریہ

قابل افسوس، قابل فکر

بقلم خاص

کچھ روز پہلے عمرانہ والا موضوع اخبارات کی زینت بنا رہا۔ عمرانہ والا حادثہ بلاشبہ ایک شرمناک حادثہ تھا۔ اس میں فقہی بحث کے علاوہ ایک دردناک پہلو یہ بھی تھا کہ اس حادثے نے مسلم سماج کو دنیا بھر میں رسوا کر کے رکھ دیا۔ فرقہ پرستوں نے اس حادثہ کو آڑ بنا کر مسلم پرسنل لاء بورڈ کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا تھا حالانکہ اسلام کے بنیادی قانون کی اس میں کیا غلطی تھی، غلطی تھی تو اس شخص کی جس نے اپنی بہو کے ساتھ زنا بالجبر کیا اور اس نے اپنی ایک حرکت نازیبا سے رشتوں کے تقدس کو پامال کر دیا۔ بہو بیٹی کے برابر ہوتی ہے۔ بہو کے ساتھ بد فعلی کرنا بیٹی کے ساتھ بد فعلی کرنے کے مترادف ہے۔

زنا، ایک بہت ہی شرمناک قسم کا گناہ ہے۔ دین اسلام نے اس گناہ کی زبردست مذمت کی ہے اور اس کی سزا بھی ایسی تجویز کی ہے جو دیکھنے والوں کے لئے عبرتناک بنے۔ چنانچہ زانی کو چوراہے پر سنگسار کیا جاتا ہے تاکہ دیکھنے والے عبرت پکڑیں اور ایسے گناہ کے قریب بھی نہ پھٹکیں جو انسان کو ایسی دردناک موت سے دوچار کرنے کا موجب بنے اور جس سزا میں سرِ عام رسوائی بھی ہو اور کھلے عام ذلت بھی اٹھانی پڑے۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلم سماج زنا کاری سے آخری حد تک محفوظ تھا اور تاریخ اسلام میں ایسے واقعات اکادکا ہی پیش آئے ہیں کہ مسلمانوں کو زنا کی سزا دی گئی ہو۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کو حرام قرار دیا۔ اور بعض روایات کے مطابق ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنے سے روکا گیا جس نے خود کو ہلاک کر دیا ہو لیکن ایک موقعہ پر زنا کی مذمت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اپنے جسم میں سوئیاں چبھو کر خود کو ہلاک کر دینا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ کوئی مسلمان کسی عورت کے ساتھ حرام کاری کرے۔ گویا کہ زنا خودکشی سے بھی برا فعل قرار پایا۔

پھر زنا کی بھی قسمیں ہیں جو زنا گھر کے ہی اندر قریبی رشتہ دار عورتوں یا لڑکیوں کے ساتھ ہو تو اس کی قباحت اور بھی بڑھ جاتی ہے یہ ایک طرح کا جانور پن ہے کہ انسان ان رشتوں کو خراب کرے جن کی پاکیزگی اور تقدس سے پورا گھر بلکہ پورا گھرانہ اور خاندان قابل احترام قرار پاتا ہے۔

افسوس کی بات ہیکہ جس مسلم سماج کی پاکیزگی اور طہارت کی مثالیں دی جاتی تھیں آج اس کا حال یہ ہے کہ وہ گندگی اور نجاست میں گلے گلے ڈوب رہا ہے۔ اس طرح کے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب عورتیں گھروں کے اندر بھی محفوظ نہیں ہیں بلکہ وہ ان لوگوں کی ہوس کا شکار بن رہی ہیں جو خود ان کے محافظ ہونے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ خسر ایک اعتبار سے باپ کے قائم مقام ہے اور باپ سے بڑھ کر کون بیٹی کی آبرو کا محافظ ہوسکتا ہے۔ اگر باپ خود ہی بیٹی کی آبرو پامال کر دے تو اس سے زیادہ جانور پن اور کیا ہوگا۔ اس طرح کے شرمناک واقعات کے بعد علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھروں اور خاندانوں کے نظام کو بحال رکھنے کیلئے اصلاحی پروگرام شروع کریں۔ ورنہ اس طرح کے واقعات نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کو بدنام کرنے کا موجب بنیں گے بلکہ اس طرح کے واقعات سے اسلام کی بھی رسوائی ہوگی اور اس پاکیزگی اور طہارت کو بھی دھکا لگے گا جو دین اسلام کی بنیاد ہے اور اسکے ساتھ ساتھ خواتین کے اندر ایسی بے شرمی رونما ہوگی کہ پھر اسے تھامنا مشکل ہوجائیگا۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ دینی مدارس میں ساری محنت مسلک کی خاطر ہو رہی ہے اور علماء اور طلباء کا مزاج یہ بن گیا ہے کہ انہیں صرف اپنا مسلک پیارا ہے اور اپنے مسلک کو بچانے کیلئے وہ پورے اسلام کو داؤ پر لگانے کیلئے تیار نظر آتے ہیں۔ چنانچہ آپ مدارس کا جائزہ لے کر دیکھیں وہاں حنفیت اور شافعیت کی ایسی بحثیں چھڑی نظر آئیں گی کہ جیسے دین اسلام کا اصل مقصد ہی حنفیت یا شافعیت ہو۔ ہر استاد اور ہر طالب علم رفع یدین ترک رفع یدین، آمین بالسر، آمین بالجہر اور فاتحہ خلف الامام جیسے مسائل میں گم شدہ دکھائی دے گا۔ علماء اور طلباء کی اس روش نے ''مسلم سماج'' کو کافی نقصان پہنچایا ہے اور بڑی حد تک اسلام بھی نقصانات سے دوچار ہوا ہے۔ جتنی محنت مسلک کو پھیلانے کے لئے کی جاتی ہے اتنی محنت اگر دین اسلام کے لئے کی جائے تو دنیا بھر میں اسلام پھیل جائے اور اگر اصلاحی کاموں کے لئے اتنی جدوجہد کی جائے تو مسلم سماج شیشے اور آئینے کی طرح تابناک ہوجائے اور مسلم گھرانوں میں اس طرح کے واقعات پیش نہ آئیں کہ جن کے بارے میں سن کر ہمیں خود اپنے آپ ہی سے گھن آنے لگے۔

❁❁❁❁❁❁❁

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خرید وفروخت میں زیادہ قسمیں نہ کھایا کرو (اگر چہ سچی ہی کیوں نہ ہوں) کیونکہ سودا تو بکوا دیتی ہیں مگر مال بے برکت ہو جاتا ہے۔
(مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رحم کرنے والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ یعنی جل شانہ مخلوق کے ساتھ رحم کرنے پر تم پر رحم فرمائے گا۔

سنہری باتیں

☼ اپنی اصلاح سب سے مشکل کام ہے اور دوسروں پر نکتہ چینی سب سے آسان۔

☼ دلوں کو فتح کرنے کے لئے تلواروں کی نہیں بلکہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

☼ دنیا میں انہیں لوگوں کی عزت ہوتی ہے جنہوں نے اپنے استاد کا احترام کیا۔

☼ بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آکر مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

☼ حکمت عملی قوت بازو سے زیادہ کام کرتی ہے۔

☼ خاموشی گفتگو کا حسن ہے۔

ماں

☼ ماں کے بغیر گھر ویران لگتا ہے۔

☼ ماں کی دعا لو۔ ہمیشہ پھولوں کی طرح مہکتے رہو گے۔

☼ ماں سے بڑھ کر کوئی رشتہ عظیم نہیں۔

آئینۂ عمل

☼ خاوند کو غلام بنانے والے کی بیوی آخر غلام ہی کی تو بیوی کہلاتی ہے۔ دانا بیوی خاوند کو دیوتا بناتی ہے اور خود دیوی کہلاتی ہے۔

☼ اپنے محسن کی ذات بیان کرنے کی بجائے اس کے احسانات بیان کرو۔

☼ لوگ تو ہماری خوشی میں شریک نہیں ہوئے غم میں کون شریک ہوگا۔

☼ سب سے بڑی خواہش ہر انسان کو خوش کرنے اور اسے متاثر کرنیکی خواہش ہے اور اس کی سزا یہ ہے کہ انسان نہ متاثر ہوں گے نہ خوش۔

☼ انسانوں کے وسیع سمندر میں ہر آدمی ایک جزیرے کی طرح تنہا ہے۔

☼ جس آدمی کے آنے سے خوشی نہیں اس کے جانے کا غم کیا ہوگا۔

☼ ناپسندیدہ انسان سے پیار کرو اس کا کردار بدل جائے گا۔

☼ علم اتنا حاصل کریں کہ اپنی زندگی میں کام آئے علم وہی ہے جو عمل میں آئے ورنہ ایک اضافی بوجھ ہے۔

☼ دنیا کو ہنسانے والا تنہائیوں میں روتا بھی ہے۔

جواہر پارے

☼ محبت اور خلوص وہ پاک جذبے ہیں جن کی عظمت آسمان اور زمین پر پھیلی ہوئی ہے۔

○ راہ علم پر چلنا فلاح وترقی کے راستے پر چلنا ہے۔

○ گناہوں پر نادم ہونا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر غرور نیکیاں برباد کردیتا ہے۔

○ کسی قصوروار سے بدلہ لینے سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ تم اللہ کے قریب کتنے قصوروار ہو۔

○ سب سے سمجھدار وہ شخص ہے جو مرنے سے پہلے تیاری کرے۔

○ جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کردیتا ہے۔

اقوال زریں

○ دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔

○ جس سے محبت کی جائے اس کے سامنے ندامت کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

○ اس دوست سے بچو جو مقصد کی خاطر دوستی کرے۔

○ سب سے بڑی خیانت قوم سے غداری ہے۔

○ انسان کا سب سے بڑا دشمن، اس کا نفس ہے۔

○ کردار ایک ایسا ہیرا ہے، جو پتھر کو بھی کاٹ دیتا ہے۔

عورت کا جادو

ایک مفکر کا قول ہے کہ عورت وہ مقناطیس ہے کہ ہر دل اس کی طرف کھنچتا ہے۔ میں اکثر یہ قول پڑھتی ہوں تو عورت کے متعلق بڑی لطیف سی شبیہ پردہ ذہن میں اترنے لگتی ہے خوب سوچ بچار کے بعد قادر مطلق نے پھولوں کی مہک، بلبل کی چہک، مور کی چال چشم غزال کی، جلوہ ماہ منیر، رقص جوئے شیر، چاند کی دلفریبی، گلاب کی شگفتگی، سبزے کی لچک، چکور کا والہانہ پن، شہد کی مٹھاس، پروانے کی جاں نثاری، شمع کی دلسوزی، شاعر کی بے نیازی، مچھلی کی تڑپ اور شراب کی مستی لے کر ایک مجسمہ تیار کیا اور اس کا نام عورت رکھا۔

عورت پھولوں کی روح ہے۔ عورت رنج والم میں باعث تسکین ہے۔ عورت دہر کی عروس ہے۔ عورت تمنائے حیات ہے۔ عورت شوق کی سادگی اور افکار کی معصومیت ہے۔ عورت ایک لطیف کتاب ہے جس کی تعلیم خلوص سچائی اور محبت میں ڈوبی ہوئی ہے۔ عورت خداداری اور حیات کا مجسمہ ہے۔ عورت چراغ بزم وفروغ کائنات ہے۔ صبر وقناعت کا مرمریں مجسمہ، عفت ووفاداری اور رفعت وتمکنت کا مرکب ہے۔ عورت علم وادب اور تہذیب شائستگی کا منبع ومرقع ہے۔ عورت ایک پھول ہے۔ جو گھر کا گلشن کی طرح مہکاتی ہے۔

○ امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو لیکن زبان بند رکھو۔

○ جھوٹ بولنا، سچ بات کہنے سے مشکل ہے، سچ کو یہ یاد رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

تقدیر

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے سے فرمایا۔

"ایمان کا ذائقہ اس وقت نہیں چکھ سکو گے جب تک کہ تم یہ نہ سمجھ کہ جو تکلیف تمہیں پہنچی اس میں تم گرفتار نہیں ہو سکتے۔" یہ کہنے کے بعد حضرت عبادہؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ میاں نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اس سے کہا کہ لکھ قلم ...

عرض کی اللہ میاں کیا لکھوں۔؟

اللہ میاں نے فرمایا قیامت تک کے لئے ہر چیز کی تقدیر لکھ دے چنانچہ قلم نے قیامت تک کے تمام واقعات لکھ دیئے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اس عقیدہ کے خلاف ہے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔"

تقدیر کا انکار کرنا شریعت اسلامی سے انکار کے مترادف ہے۔

آنچل اور عورت

☆ عورت اس وقت عورت ہے جب اس کا سر پیشانی تک پاکیزہ ومقدس آنچل سے چھپا ہوا ہو کیونکہ لفظ عورت کا مطلب ہی ڈھکی چھپی ہوئی چیز ہے۔ عورت اس وقت تک نادر ونایاب ہے جب تک پردہ میں چھپی ڈھکی ہے۔ وہ کھل کر میک اپ کر کے دنیا کے سامنے آجائے تو اس سے قیمت وقدر اور عزت ومنزلت ختم ہو جاتی ہے۔ شرم وحیا سے کھلتے وہ مہکتے رخساروں اور شرم وحیا سے جھکی پلکوں کے سامنے دنیا کا تمام تر حسن وجمال ہیچ ہے۔

علم مال سے بہتر ہے، علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو، علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے اور مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔ علم حاکم ہے اور مال پر حکومت کی جاتی ہے، علم سے محبت کرنا یہ ایک قرضہ ہے جس کا بدلہ دیا جائے گا علم حاکم کو دنیا میں طاعت کی دولت دیتا ہے اور مرنے کے بعد ذکر خیر لوگوں میں چھوڑ دیتا ہے اور مال کے لئے تمام محنت انسان کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔

موتی مالا

☆ نہ کسی کے ساتھ محبت کرنے میں جلدی کرو اور نہ عداوت کرنے میں عجلت سے کام لو۔ (حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ)

☆ مومن ہو یا کافر کسی کی دل آزاری نہ کرو اس لئے کہ کفر کے بعد یہی سب سے بڑا گناہ ہے۔ (حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانیؒ)

☆ جس کام کو میں سب کاموں سے مؤخر جانتا تھا وہ مقدم کام تھا۔ یعنی والدہ کی رضامندی۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)

☆ راہ درویشی چلنا اور بات ہے اور ذخیرہ جمع کرنا اور بات ہے۔ درویش بن یا ذخیرہ جمع کرنا۔ (حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ)

☆ جو کوئی مخلوق کے ذکر میں مصروف ہو گیا وہ خالق کے ذکر سے باز رہ گیا۔ (حضرت منصور عمارؒ)

☆ بادل کی طرح رہو جو پھول اور کانٹوں پر یکساں برستا ہے۔

☆ قرآن ایک ایسا دریچہ ہے جس سے ہم اگلی دنیا کو دیکھ سکتے ہیں۔

☆ سچائی تیل کی طرح سطح پر رہتی ہے۔ حکمت ایک ایسا درخت ہے جو دل سے اگتا ہے اور زبان سے پھل دیتا ہے۔

☆ نیکی ایک ایسی شمع ہے جو دوست اور دشمن دونوں کے گھر میں اجالا کرتی ہے۔

☆ مسکراہٹ ایک ایسا پردہ ہے جس کے پیچھے ہر قسم کا راز پنہاں ہے۔

☆ دنیا غافل کی موت اور جاہل کی زندگی پر ہمیشہ آنسو بہاتی ہے۔

☆ دنیا برے ساتھیوں سے بہتر ہے۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔

(جان سلڈن)

☆ دوسروں کی نقل کرنے والے کبھی عظمت حاصل نہیں کر سکتے۔

(سموئیل جانسن)

☆ غربت انقلاب اور جرائم کو جنم دیتی ہے۔ (ارسطو)

رات کتنی گہری ہو
خواب کی رداؤں پر
چاند تکتے رہنا
اپنا دکھ چھپا کر بھی
سکھ کو بانٹتے رہنا
پیار کے اوائل میں
پیار کی نشانی پر

مسکراہٹ

☆ مسکراہٹ زندگی کی نشانی ہے۔

☆ مسکراہٹ محبت کی زبان ہے۔

☆ مسکراہٹ روح کی غذا ہے۔

☼ مسکراہٹ زندہ دلی کا نام ہے۔
☼ مسکراہٹ کامیابی کی کلید ہے۔
☼ مسکراہٹ دوستی کی کنجی ہے۔
☼ مسکراہٹ شدت غم کو چھپا دیتی ہے۔
☼ مسکراہٹ زندگی کا دوسرا نام ہے۔
☼ مسکراہٹ پیار کی پہلی زبان ہے۔
☼ مسکراہٹ دل کا راز فاش کر دیتی ہے۔
☼ مسکراہٹ محبت میں زبان کا کام دیتی ہے۔
☼ مسکراہٹ دلوں کے جیتنے کا واحد ذریعہ ہے۔
☼ مسکراہٹ شخصیت میں وقار پیدا کرتی ہے۔
☼ مسکراہٹ تاریکی میں امید کی کرن ہے۔
☼ مسکراہٹ پتھر دل کو موم کر دیتی ہے۔
☼ مسکراہٹ غموں کے پیار میں حوصلے کی چٹان ہے۔
☼ مسکراہٹ ایسی انمول دولت ہے جس کو خرچ کر کے نفرت کو محبت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔
☼ مسکراہٹ مایوسی کی تاریک بادلوں میں امید کی کرن ہے۔
☼ مسکراہٹ لاجواب ہے۔
☼ مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔
☼ مسکرا دینا اطمینان اور خوشی کی علامت ہے۔
☼ مسکراہٹ اجنبیت کو ختم کر کے اپنائیت پیدا کرتی ہے۔
☼ مسکراہٹ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑ دیتی ہے۔

آپ نے کیا ایجاد کیا؟

☼ حضرت آدم علیہ السلام۔ آپ کو اللہ نے ایجاد کیا۔
☼ انسانی بچے دادی حوا نے ایجاد کئے۔
☼ خانہ کعبہ۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ایجاد کیا۔
☼ طواف۔ فرشتوں نے ایجاد کیا۔
☼ مصنوعی آنسو۔ مگرمچھ نے ایجاد کئے۔
☼ وسوسہ۔ ابلیس نے ایجاد کیا۔
☼ مصنوعی ڈاڑھی۔ شیطان نے ایجاد کی۔
☼ جھگڑا قابیل نے ایجاد کیا۔

روایت ہے کہ جب بی بی حوا کے یہاں پہلوٹھی بچہ پیدا ہوا تو شیطان نقلی ڈاڑھی لگا کر اور ایک بزرگ کا میک اپ کر کے ان کے گھر آیا اور ان کے بچے کا نام بہت بے تکا رکھوا دیا جس سے شرک ظاہر ہوا۔

☼ فریب۔ بھیڑیئے نے ایجاد کیا۔
☼ قبر۔ کوے نے ایجاد کی۔ بیماری۔ جراثیم نے ایجاد کی۔
☼ انجکشن۔ مچھر نے ایجاد کیا۔
☼ ایکٹنگ۔ بندر نے ایجاد کی۔
☼ نخرا۔ عورتوں نے ایجاد کیا۔
☼ ڈانس۔ مور نے ایجاد کیا۔
☼ فلسفہ۔ افلاطون نے ایجاد کیا۔
☼ کانفرنس۔ چوہوں نے ایجاد کی۔
☼ منطق۔ ارسطو نے ایجاد کی۔
☼ پکا خضاب۔ بھالو نے ایجاد کیا۔
☼ فتویٰ۔ مولویوں نے ایجاد کیا۔
☼ ہائی جمپ۔ مینڈک نے ایجاد کی۔
☼ ختنہ حضرت ابراہیمؑ نے ایجاد کی۔
☼ اولمپک کھیل۔ بلی کے بچوں نے ایجاد کئے۔
☼ پانی کا جہاز۔ حضرت نوحؑ نے ایجاد کیا۔
☼ ذخیرہ اندوزی۔ چیونٹیوں نے ایجاد کی۔
☼ راکٹ۔ جرمنی نے ایجاد کیا۔
☼ شہد۔ مکھیوں نے ایجاد کیا۔
☼ پانی کی ٹنکی۔ اونٹ نے ایجاد کی۔
☼ مراقبہ۔ بگلے نے ایجاد کیا۔
☼ کھمبے۔ ہاتھی نے ایجاد کئے۔
☼ خیمہ۔ حوروں نے ایجاد کیا۔
☼ آسیب۔ جنات نے ایجاد کیا۔
☼ نکاح ہمارے رسولؐ نے ایجاد کیا۔
☼ بجلی کا بلب۔ جگنو نے ایجاد کیا۔ چکی۔ بی بی فاطمہ نے ایجاد کی۔

اسلام میں عورت کا مقام

✡ ایک نیک اعمال عورت ستر اولیاء سے بہتر ہے۔
✡ ایک بداعمال عورت ہزار بداعمال مردوں سے بدتر ہے۔
✡ جب شوہر پریشان گھر آئے اور اس کی بیوی اس کو مرحبا کہے اور تسلی دے تو اللہ تعالیٰ اس عورت کو نصف جہاد کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔
✡ جب شوہر سفر سے واپس آئے اور عورت اس کو کھانا کھلائے اور اس دوران اس نے کوئی خیانت بھی نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس عورت کو بارہ سال کی نفلی عبادت کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔
جو عورت اپنے شوہر کو بغیر کہے خدمت کرے تو اس کو سات تولہ سونا صدقہ خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو عورت شوہر کے کہنے پر خدمت کرے تو اس کو سات تولے چاندی خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

چار قسمیں

✡ دوست کا دوست "دوست"
✡ دوست کا دشمن "دشمن"
✡ دشمن کا دشمن "دوست"
✡ دشمن کا دوست "دشمن"

منتخب اشعار

ایک کتے نے کہا دوسرے سے بھونک کر
بھاگ! ورنہ آدمی کی موت مارا جائے گا

✡

وفا کا خون محبت پہ ظلم ہوتا رہے
مزہ تو جب ہے کسی سے کچھ انتقام نہ لو

✡

قدم قدم پہ مجھے آپ نے سنبھالا ہے
نوازشوں کا بڑی دور تک اُجالا ہے

✡

ہم جو دو پل کے لئے بیٹھ گئے سائے میں
جل کے ہمسائے نے دیوار گرادی اپنی

✡

لوگ شہرت کے لئے جان دیا کرتے ہیں
اور اک ہم ہیں کہ مٹی بھی اُڑادی اپنی

✡

میسر آتی ہے صدیوں کے بعد دنیا کو
وہ شخصیت جو متاع گلاب ہوجائے

✡

جب کسی سے کچھ آس رکھی تھی
اپنی بات اپنے پاس رکھی تھی

سب سے زیادہ

تم دنیا میں سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہو؟
"بیوی سے"
لیکن تم تو ابھی کنوارے ہو؟
میں نے یہ کب کہا کہ میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں۔

کھلا جھوٹ

آدمی سفید اور کھلا جھوٹ کب بولتا ہے۔
جب وہ دوستوں کی محفل میں یہ کہہ رہا ہو کہ ہم میاں بیوی میں کبھی ان بن نہیں ہوئی۔

خوش فہمی

آج سب سے زیادہ چھپنے والے اخبار میں میرا نام چھپا ہے۔
وہ کیسے؟
اخبار نے لکھا ہے ہندوستان کی آبادی ۷۵ کروڑ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس میں سے ایک میں بھی ہوں۔

حقیقت

گاہک۔ ویٹر سے، منیجر کو بلائے یہ سڑا ہوا کھانا میں نہیں کھا سکتا۔
ویٹر۔ جناب! منیجر کو بلانے سے کیا فائدہ یہ کھانا تو منیجر بھی نہیں کھا سکتا۔

❁○◆☯□❁

ذرا سوچئے

اگر آپ مسلمان ہیں، اگر کلمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه پر ایمان رکھتے ہیں اگر اپنے تئیں امت محمدیہ میں داخل سمجھتے ہیں تو آپ کے نزدیک دنیا کا سب سے بڑا انسان کون ہوسکتا ہے؟ کیا آپ کا کوئی دوست؟ کوئی عزیز؟ کوئی بزرگ خاندان؟ کوئی رئیس؟ کوئی بادشاہ؟ کوئی درویش؟ کوئی عالم؟ کوئی امام؟ آپکا استاد؟ آپ کا مرشد؟ کوئی مصنف؟ کوئی واعظ؟ کوئی شاعر؟ کوئی ادیب؟ آپ کے خدا نے سب سے بڑا انسان اپنے آخری رسول کو بنا کر بھیجا ہے۔ سب سے زیادہ بزرگی وفضیلت اس وجود پاک کے حصے میں رکھ دی جس کے ذریعہ سے تمام دنیا کی رہنمائی اور ہر زمانہ کی ہدایت کے لئے سب سے زیادہ جامع، سب سے زیادہ مفصل اور سب سے زیادہ محفوظ پیغام نازل کیا ہے؟ اور سب سے بڑھ کر بڑائی ان کے نصیب میں دے دی جن کا اسم گرامی آپ کی زبانوں پر محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ پس اگر آپ اپنے اللہ کے بندۂ مسلم ہیں، تو یقیناً آپ کا بھی عقیدہ وایمان یہی ہوگا۔

لیکن اس بڑائی کے کیا معنی ہیں؟ کیا (نعوذ باللہ) حضور انور کوئی بت ہیں جن کی پوجا کی جائے؟ کیا (نعوذ باللہ) سرور کائنات کوئی خوشامد پسند رئیس ہیں، جنہیں شاعرانہ قصیدوں سے خوش کیا جاسکتا ہے؟ کیا (نعوذ باللہ) خاتم النبیین کوئی دنیوی معشوق ہیں، جن کی شان میں نازک خیالیاں صرف کی جاتی ہیں؟ اللہ کے پاس اس پاک وپاکیزہ، مخلص وخالص، بزرگ وبرتر، بندۂ کامل کا مرتبہ ان دنیوی مرتبوں سے کہیں زائد بڑھ چڑھ کر اور کہیں اعلیٰ وافضل ہے۔

کہ کشید دامن فطرتت کہ بقید ماو من آمدی!
تو بہار عالم دیگری، زکجا بہ ایں چمن آمدی!

ان کی ذات گرامی، خدا کی کاریگری کا بہترین نمونہ تھی۔ ان کی حیات طیبہ، صنعت خداوندی کا کامل ترین ثمرہ تھی، ان کی پاک زندگی، بشری زندگی کی ہر حیثیت اور ہر اعتبار سے کامل ومکمل نظیر تھی۔ جب یہ عقیدہ آپ کو بالکل مسلم ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعتاً آپ تمام اچھوں سے اچھا اور تمام بڑوں سے بڑا سمجھتے ہیں تو پھر یہ کیا ہے، کہ حدیث رسول کے مقابلہ میں آپ دوسروں کے قول کو پیش کرتے ہیں، اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عمل کے ہوتے ہوئے آپ دوسروں کے فعل وکردار سے سند پکڑتے ہیں! اگر آپ (نعوذ باللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وفضیلت کے منکر ہیں تو آپ سرے سے اس بحث میں مخاطب ہی نہیں لیکن اگر آپ زبان سے ان کے افضل واشرف اور معصوم ہونے کا اقرار کرتے ہیں تو پھر یہ کیوں کر جائز ہوسکتا ہے، کہ آپ ان کے اقوال واعمال پر دوسروں کے اقوال واعمال کو ترجیح دینے لگیں، ان کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑ کر دوسروں کی روش اختیار کرنے لگیں اور ان کی ہدایتوں سے آنکھ اور کان بند کر کے اوروں کے طریقے قبول کرنے لگیں۔ نافرمانوں کا ذکر نہیں، سرکشوں کا ذکر نہیں، گمراہوں کا ذکر نہیں، بھٹکے ہوؤں کا ذکر نہیں، ٹیڑھی راہ چلنے والوں کا ذکر نہیں صرف اچھوں اور بڑوں، نیکوں اور پاکوں، سچے عالموں اور مخلص زاہدوں، اچھے بزرگوں اور پکے مجاہدوں کو پیش نظر رکھ کر اپنے دل سے سوال کیجئے، کہ ان میں سے کسی کی زندگی کامل ومکمل ہوئی ہے؟ ان میں سے کوئی معصوم وبے خطا گزرا ہے؟ کسی کی حیات مبارک اس قدر پاک وپاکیزہ گزری ہے، کہ آپ بے کھٹکے ٹھیک اسی کے نقش قدم پر قدم اٹھاتے ہوئے پورے اطمینان وبے خوفی کے ساتھ ساری منزلیں طے کرسکتے ہیں؟ یہ مخصوص مرتبہ تو سارے دنیا وجہان کی مخلوقات میں اس کے خالق نے صرف ایک ہی فرد کو دیا ہے، جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ (روحی فداہ) ہے۔ پر یہ کیسے غضب کی بات ہے، کہ آپ آفتاب کی روشنی سے اپنے اردگرد اندھیرا پیدا کرتے ہیں، اور پھر چاہتے ہیں کہ شمع یا چراغ کی روشنی آپ کی راہ زندگی کو پوری طرح منور کردے! سیدھی، صاف، ہموار وبے خطر جنگی سڑک (صراط مستقیم) چھوڑ کر آپ تنگ وخطرناک، ناصاف وناہموار پگڈنڈیوں (وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ) سے ہو کر منزل مقصود تک پہنچ جانا چاہتے ہیں! اس میں کوئی بات عقل ودانش کی ہے۔؟

✡❋✡✡❋✡✡❋✡✡❋✡

قسط نمبر ۸۳

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ حجرات

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ حجرات قرآن کی ۴۹ ویں سورۃ ہے۔ ● اگر کوئی شخص اپنے مدِ مقابل کو مناظرے یا مباحثے میں شکست دینا چاہتا ہے تو وہ سورۂ حجرات کی ابتدائی آیات کو گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ آیات یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (آیت نمبر: ۱ تا ۳) اور جب بحث شروع ہو تو ان آیات کو ایک مرتبہ پڑھ کر تقریر یا بحث شروع کردے۔ انشاء اللہ اپنے مدِ مقابل پر حاوی رہےگا۔ ● اگر دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں یا دو خاندان کے لوگ باہم برسرِ پیکار ہوں تو سورۂ حجرات کی ان آیات کو ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کردیں اور وہ پانی ان تمام افراد کو پلادیں جو جھگڑے میں دلچسپی لے رہے ہوں۔ انشاء اللہ سب کے قلوب نرم پڑجائیں گے اور زبانوں پر تالے پڑجائیں گے اور عجیب و غریب انداز سے دلوں کے درمیان صلح صفائی ہوجائے گی۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (آیت نمبر: ۱۰)

● اگر کسی کو خواب میں کسی بات کا جواب معلوم کرنا ہو تو وہ مندرجہ ذیل آیت کو عشاء کی نماز کے بعد تین ہزار تین سو تیرہ مرتبہ پڑھے۔ پھر کسی سے بات کئے بغیر اسی جگہ سوجائے جو بات بہتر ہوگی وہ معلوم ہوجائے گی آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (آیت نمبر: ۱۸)

استخارہ کا اصول یہ ہے کہ لگاتار تین راتوں تک کرنا چاہئے۔ اگر پہلی رات میں جواب نہ ملے تو انشاء اللہ دوسری یا تیسری رات میں جواب ضرور ملے گا۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ جب انسان استخارہ کرتا ہے تو واضح انداز میں جواب نہیں ملتا۔ بلکہ کوئی خواب نظر آتا ہے۔ اگر خواب نظر آئے تو اس خواب کو اپنا جواب سمجھے لیکن کسی بزرگ سے یا کسی متبع سنت سے یا کسی مرشد کامل سے یا کسی ماہر تعبیر سے اپنا خواب بیان کرنا چاہئے۔ خواب کی تعبیر ہی میں سوال کا جواب پوشیدہ ہوگا۔ ● بزرگوں نے فرمایا ہے۔۔ امراض پیٹ میں سورۂ حجرات کا پڑھنا بے حد مفید ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد مریض کے قریب بیٹھ کر جہری انداز میں سورۂ حجرات دیکھ کر یا حفظ پڑھیں اور مریض پر دم کردیں اور اس عمل کو سات روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا اس سے نجات ملے گی۔

● سورۂ حجرات کی روزانہ تلاوت کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور انسان کے اندر اطاعت رب کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ لوگ اس کی غیبت نہ کریں اس پر الزام تراشیاں نہ کریں اور اس کی بدخواہی میں مبتلا نہ ہوں تو اس کو چاہئے کہ حجرات بعد نماز ظہر سات مرتبہ اس سورۃ کی تلاوت کرے۔ ● اگر کوئی آسیبی خلل میں مبتلا ہو تو اس کو سورۂ حجرات کا پانی پلائیں انشاء اللہ اس پانی کی برکت سے آسیبی خلل سے نجات ملے گی۔ اس کا پانی اس طرح تیار کریں کہ کسی بھی دن ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ حجرات پڑھیں اور پانی پر دم کردیں اور اس پانی کو سات روز تک پلائیں۔ اس طرح سات ہفتوں تک یہ عمل جاری رکھیں اور ایک بوتل اس طرح ہر ہفتے تیار کریں۔ انشاء اللہ کیسے بھی سخت اثرات ہوں گے نجات ملے گی۔ سورۂ حجرات کا نقش، طاعون سے، اثرات سے، مصائب سے، اور لوگوں کی بدگوئی سے محفوظ رکھتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷۲۲	۲۵۷۲۶	۲۵۷۲۹	۲۵۷۱۵
۲۵۷۲۸	۲۵۷۱۶	۲۵۷۲۱	۲۵۷۲۷
۲۵۷۱۷	۲۵۷۳۱	۲۵۷۲۴	۲۵۷۲۰
۲۵۷۲۵	۲۵۷۱۹	۲۵۷۱۸	۲۵۷۳۰

سیدنا محمود صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا صفاتی نام ہے۔ محمود کے تقریباً وہی معنی ہیں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام محمد کے ہیں۔ یعنی وہ ذات گرامی جس کی تعریف وتحسین حد سے زیادہ کی گئی ہو۔ انسانیت کی تاریخ گواہ ہے کہ اس کائنات میں جس قدر خراج عقیدت اور خراج تحسین سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا گیا اس قدر کسی دوسرے ولی اور نبی کے حصے میں نہیں آیا۔ دراصل آپ صرف نبی اور صرف رسول ہی نہ تھے بلکہ آپ تو حق تعالیٰ کے محبوب بھی تھے۔ محبوبیت کا شرف کسی اور بندے کو حاصل نہیں ہوا۔ اور جس قدر حق تعالیٰ کے بعد اس دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا اور ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا یہ شرف بھی کسی کو حاصل نہ ہوسکا۔ رب العالمین کے ذکر کے بعد سب سے زیادہ ذکر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہے۔ کوئی مجلس کوئی اذان اور کوئی نماز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے خالی نہیں ہے۔ ان حقائق سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا ذکر بھی اس دنیا میں سب سے زیادہ ہوا اور آپ کی تعریف بھی سب سے زیادہ کی گئی ہے اس لئے بجا طور پر آپ "محمود" کہلانے کے حق دار ہیں۔

● اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مفلس اور تنگ دست ہو اور مفلسی اور تنگ دستی سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ نماز مغرب کے بعد چالیس مرتبہ "سیدنا محمود صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دعا کرے تو دعا قبول ہوگی۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن کرنے سے تنگ دستی سے نجات عطا ہوگی رزق کی فراوانی کا دور شروع ہوگا اور خوب خیر وبرکت ہوگی۔

● اگر کوئی شخص چاہے کہ اہل دنیا اس پر مہربان ہو جائے اور اس کے ساتھ نرمی اور لطافت کا معاملہ کریں تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھ لیا کرے۔

● کسی بھی حاجت اور جائز خواہش کے لئے لگاتار ۱۱ دن تک فجر کی نماز کے بعد اس اسم مبارک کو ایک سو چالیس مرتبہ پڑھ کر دعا کریں۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ اپنے اساتذہ یا اپنے مرشد کی نظروں میں محبوب ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ سو مرتبہ اس اسم مبارک کا ذکر کرے۔

● سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسم مبارک کا نقش رزق کی تنگی دور کرنے، دنیا کی نظروں میں محبوب اور سرخرو ہونے کے لئے بہت افادیت رکھتا ہے۔ اس کے لئے حاجات وخواہشات کی پوری ہونے کا ذریعہ بنتا ہے اور طبیعت کے اندر ذکر وفکر کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۲۷	۳۰	۱۷
۲۹	۱۸	۲۳	۲۸
۱۹	۳۲	۲۵	۲۲
۲۶	۲۱	۲۰	۳۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۴	۲۸	۳۶
۳۵	۳۳	۳۰
۲۹	۳۷	۳۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰	۲۵	۲۳	۳۰
۳۱	۲۲	۲۸	۱۷
۲۶	۱۹	۲۹	۲۴
۲۱	۳۲	۱۸	۲۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۹	۳۵	۳۴
۳۷	۳۳	۲۸
۳۲	۳۰	۳۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰	۱۷	۲۴	۲۷
۲۳	۲۸	۲۹	۱۸
۲۵	۲۲	۱۹	۳۲
۲۰	۳۱	۲۶	۲۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۴	۳۵	۲۹
۲۸	۳۳	۳۷
۳۶	۳۰	۳۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، غ، ر، خ یا ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶	۲۱	۲۰	۳۱
۱۹	۳۲	۲۵	۲۲
۲۹	۱۸	۲۳	۲۸
۲۴	۲۷	۳۰	۱۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۹	۳۷	۳۲
۳۵	۳۳	۳۰
۳۴	۲۸	۳۶

ان تمام نقوش کو لکھ کر اگر ان پر ۹۸ مرتبہ "سیدنا محمود صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دم کردیں تو ان کی قوت و تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہو جائے۔ع

عامل کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ اس دنیا کے تمام کام اسی وقت نتیجہ خیز ہوتے ہیں جب رب العالمین کی مرضی ہو۔اس لئے استعانت رب العالمین ہی سے طلب کریں اور واسطہ دیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔اس سوچ وفکر سے کام کریں گے تو انشاءاللہ مقصد میں بھرپور کامیابی ملے گی۔

ظالم حاکم کے شر سے بچارہے

ایسا ظالم حاکم جس کے شر سے کوئی بھی محفوظ نہ رہتا ہو تو اگر کسی کو اس طرح کے حاکم سے کچھ کام ہو جس کے لئے حاکم کے سامنے جانا ضروری ہو اور وہ چاہتا ہو کہ جب وہ حاکم کے سامنے جائے تو حاکم اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے اور اس کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے اور اس کا کام بھی کردے تو وہ حاکم کے پاس جانے سے پہلے غسل کرے اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے۔دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والتین پڑھے اس کے بعد سلام پھیرے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔پھر جب روانہ ہو تو راستے میں یہ آیات مبارکہ پڑھتا ہوا جائے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝

جب وہ حاکم کے سامنے جائے گا تو حاکم اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے گا۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مطلوبہ مقصد میں بھی کامیابی ہوگی۔

شمس: جیسا کہ عرض کیا گیا کہ یہ سیارہ سب سے بڑا سیارہ ہے۔ دیگر سیارے اسی کے ماتحت ہیں اور ان کا وجود عالم اسباب میں اسی سیارے کا مرہون منت ہے۔ یعنی وہ سیارے اسی سے روشنی پاتے ہیں۔ یوں سمجھیں کہ اگر بالاتفاق شمس سیاہ پڑجائے اور کسی وجہ سے اپنا نور کھو بیٹھے تو دیگر سیارے بھی سیاہ پڑجائیں گے کیونکہ وہ سب کے سب اسی سے اکتساب فیض کرتے ہیں۔

شمس کا تعلق برج اسد سے ہے۔ یہ سیارہ تمام سیاروں سے پانچ گنا بڑا ہے اور اس زمین سے جس پر ہم رہتے ہیں ۱۳ لاکھ اسی ہزار گنا بڑا ہے۔ سورج کا قطر آٹھ لاکھ ۶۷ ہزار میل ہے اور محیط دو کروڑ ۳۵ لاکھ ہے۔ کرۂ ارض زمین سے سورج کا فاصلہ ۹ کروڑ پچاس لاکھ میل ہے۔ اس کی رفتار ایک سیکنڈ میں ۱۹ میل ہے اور اس کی روشنی کی رفتار فی سیکنڈ ایک لاکھ اسی ہزار ہے۔ طلوع ہونے سے ۷ منٹ میں زمین تک پہنچ جاتی ہے۔ آفتاب ۱۲ برجوں کا سفر تقریباً ۳۶۵ دن ۶ گھنٹے میں پورا کرتا ہے اور ایک برج میں تقریباً ۳۰ دن رہتا ہے۔

قمر: یہ ستارہ وجود کے اعتبار سے دوسرے نمبر کا سیارہ ہے۔ اس کا تعلق برج سرطان سے ہے اس کا قطر ۲ ہزار ایک سو ساٹھ میل ہے اور محیط ۶ ہزار آٹھ سو بہتر میل ہے۔ اس کا فاصلہ ۲ لاکھ ۳۵ ہزار پانچ سو نو میل ہے۔ یہ زمین سے تقریباً ۱۹ حصے چھوٹا ہے۔ اس کی جسامت زمین سے ۴۹ حصے کم ہے۔ یہ زمین کے اردگرد ۲۷ دن سات گھنٹے ۴۳ منٹ اور پانچ سیکنڈ میں گھوم جاتا ہے۔ قمر کی رفتار فی گھنٹہ ۲ ہزار دو سو اسی میل ہے یہ ایک برج میں تقریباً سوا دو گھنٹے رہتا ہے۔

مریخ: اس کا تعلق برج حمل اور عقرب سے ہے۔ اس کی رفتار تقریباً فی گھنٹہ ۵۲۰ میل ہے۔ یہ ستارہ زمین سے کافی چھوٹا ہے۔ سورج سے اس کا فاصلہ ۱۳ کروڑ ۷۰ لاکھ میل ہے۔ اس کا قطر ۴ ہزار ایک سو آٹھ میل ہے۔ یہ سیارہ ایک برج میں ۴۰ دن رہتا ہے۔ اور ۴۸۰ دنوں میں ۱۲ برجوں کا سفر تہیہ کرتا ہے۔

عطارد: اس کا تعلق برج جوزا اور برج سنبلہ سے ہے۔ اس کا فاصلہ زمین سے ۳ کروڑ ۸ لاکھ ۸۷ ہزار میل دور ہے۔ اس کی رفتار فی گھنٹہ ۹ لاکھ ایک ہزار میل ہے۔ اس کا قطر ایک ہزار آٹھ سو میل ہے۔ اس کا قیام ایک برج میں ۱۸ دن رہتا ہے۔ یہ سیارہ ۱۲ برجوں کا سفر ۲۱۶ دنوں میں تہہ کرلیتا ہے۔

مشتری: اس کا تعلق برج قوس اور برج حوت سے ہے یہ سیارہ سورج سے ۴۸ کروڑ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کی رفتار فی گھنٹہ ۴۸۰ میل ہے۔ زمین سے اس کا فاصلہ ۴۸ کروڑ ۳۸ لاکھ میل ہے اور یہ زمین سے ۲۵۰ گنا بڑا ہے۔ یہ سیارہ ایک برج میں ایک سال رہتا ہے اور ۱۲ برجوں کا سفر ۱۲ سال میں تہہ کرتا ہے۔

زہرہ: اس کا تعلق برج ثور اور برج میزان سے ہے اس کا قطر سات ہزار ۸ سو میل ہے۔ یہ تقریباً کرۂ زمین کے برابر ہے۔ یہ زمین سے ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ سیارہ ایک برج میں ۲۵ دن رہتا ہے۔ اور ۱۲ برجوں کا سفر تین سو دنوں میں تہہ کرتا ہے۔

زحل: اس کا تعلق برج جدی اور برج دلو سے ہے۔ یہ سیارہ زمین سے ۴۳۷ گنا بڑا ہے۔ اس کا قطر ۷۹ ہزار میل ہے۔ یہ سورج سے ۸۷ کروڑ ۵۲ لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے اس کی رفتار فی سیکنڈ ۹۶ میل ہے۔ یہ ایک برج میں تقریباً ۳۰ ماہ تک رہتا ہے اور بارہ برجوں کا سفر تقریباً ۲۹ سال میں پورا کرتا ہے۔

یہ تمام سیارے اللہ کے حکم اور مرضی کے پابند ہیں اور یہ تمام سیارے دنیا کے موسم پر اور انسانوں کی تقدیروں پر باذن اللہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ ستاروں اور بروج کا ذکر قرآن حکیم میں متعدد مرتبہ آیا ہے اور اس ذکر و فکر

سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ خالق کائنات نے آسمان پر شمس وقمر اور ستاروں کا جو نظام پھیلایا ہے وہ مفید ترین ہونے کے ساتھ ساتھ حیرتناک بھی ہے۔

مثلاً حق تعالیٰ نے بزبان خود سورج کے بارے میں یہ فرمایا۔ وَجَعَلْنَا الشَّمْسَ سِرَاجاً (سورۂ نوح) حق تعالیٰ نے سورج کو ایک چراغ کی مانند پیدا کیا۔ سورج کو پیدا کرنے کی کل حکمتیں کیا ہیں اس سے تو خداوند قدوس ہی باخبر ہیں لیکن جس حد تک اپنے عقل وفہم اور علم وآگہی کے حساب سے ہم سمجھتے ہیں تو ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دنیا بھر میں رات اور دن کا یہ حیرتناک نظام اسی سورج کی بدولت ہے۔ اگر یہ سورج نہ ہوتا تو دن کا نظام درہم برہم ہوجاتا اور اس کائنات میں زبردست خلل واقع ہوجاتا۔ اگر سورج نہ ہوتا یہ کائنات اندھیروں میں ڈوبی رہتی۔ آپ دیکھ لیجئے روزانہ سورج چھپنے کے بعد ہماری یہ دنیا کس طرح اندھیروں میں ڈوب جاتی ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے بعد پھر سے ہر طرف اُجالے بکھر جاتے ہیں اور یہ دنیا پھر تاریکی سے نکل آتی ہے۔ سورج نکلنے کے بعد اہل دنیا اپنے کاموں میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ اگر دنیا میں روشنی نہ ہوتی تو کون کیسے کاروبار کرتا اور اس زندگی کا لطف کیسے حاصل ہوتا جو رب العالمین کی بخشی ہوئی ایک نعمت بھی ہے اور ایک دولت بھی۔

اب ذرا سورج کے غروب ہونے کے منافع پر غور کیجئے۔ اگر سورج غروب نہ ہوتا مسلسل روشن ہی رہتا تو دنیا والے آرام کیسے کرتے۔ جب اس کائنات پر اندھیروں کا غلبہ ہوجاتا ہے تو لوگ اپنے اپنے گھروں میں جاکر دن بھر کی تھکن کو دور کرتے ہیں اور اندھیرا انہیں سکون فراہم کرتا ہے۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد جب انسان اپنے اپنے گھروں میں پہنچ کر آرام کرتے ہیں تو اس آرام کی بدولت ان کے جسم کی مشین کو اگلے دن پھر نئے سرے سے مصروف ہونے کی تازگی پیدا ہوتی ہے اور رات کا آرام قوت ہاضمہ پر اثر انداز ہوکر انسان کی تندرستی کو بحال رکھتا ہے۔

ذرا سوچئے اگر سورج چوبیس گھنٹے نکلا رہتا تو زمین سورج کی حرارت سے تپ کر رہ جاتی اور انسانوں اور جانوروں کے جسم سورج کی گرمی سے جھلس کر رہ جاتے۔ موسم گرما میں صبح ۸ بجے سے سورج کی گرمی سے لوگ پریشان ہوجاتے ہیں اور سائے کی تلاش دس بجے سے شروع ہوجاتی ہے اور سورج کی حرارت سے بچنے کیلئے بجلی کے پنکھے، اے سی اور کولر جیسی چیزوں کا سہارا پکڑتے ہیں تب کہیں جاکر چین ملتا ہے اگر سورج ۲۴ گھنٹے نکلا رہتا تو انسانوں پر کیا گزرتی۔ رب العالمین کا کرم ہے کہ اس نے سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کا وقت متعین کردیا ہے تاکہ اس کے طلوع وغروب سے دونوں طرح کے فائدے اٹھائے جاسکیں۔ اگر چوبیس گھنٹے سورج طلوع رہتا تو بھی مقصد حیات فوت ہوجاتا اور اگر ۲۴ گھنٹے سورج غروب رہتا تو بھی مقصد حیات فوت ہوجاتا۔ رب العالمین نے دن اور رات کا نظام پیدا کرکے انسانی زندگی کی ضروریات پوری کی ہیں دن میں انسان جدوجہد کرتا ہے اور اسے اس وقت اُجالے اور روشنی کی ضرورت پڑتی ہے۔ سورج ہی انسانوں کو روشنی فراہم کرتا ہے۔ رات کو انسان دن بھر کی بھاگ دوڑ کے بعد آرام کرنا چاہتا ہے اسے اس وقت اندھیرے کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ سورج غروب ہوکر انسانوں کو اندھیرا فراہم کرتا ہے۔ اور آرام کے وقت انسان کو اسی اُجالے سے وحشت ہوتی ہے۔ کاروبار اور جدوجہد کے وقت جو اُجالا اسے مرغوب ہوتا ہے۔ رات کو وہی اُجالا ناپسند ہوتا ہے اور آنکھوں میں چبھنے لگتا ہے۔ اسی بات کو رب العالمین اس طرح واضح کرتے ہیں۔

"قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِضِیَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ٥

(سورۂ قصص آیت ۷۱)

غور تو کرو کہ اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک رات ہی رہنے دیتا تو اللہ کے سوا کون تمہیں روشنی فراہم کرسکتا تھا۔ پھر تم کیوں نہیں سنتے۔؟

اس کے بعد فرمایا۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِلَیْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِیْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ٥ سورۂ قصص آیت نمبر:۷۲)

غور تو کرو اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک اسی طرح رہنے دیتا تو اللہ کے سوا تمہارے لئے کون رات فراہم کرتا کہ تم اس میں سکون حاصل کرسکو پھر تم کیوں نہیں دیکھتے۔؟

اس کے بعد پھر رب العالمین یہ فرماتے ہیں۔

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ٥ (سورۂ قصص آیت نمبر:۷۳)

اور اس نے اپنی مہربانی سے بنائے تمہارے دن اور رات تاکہ تم (دن آنے پر) روزی میں اس کے فضل سے تلاش کرسکو اور رات آنے پر

سکون حاصل کرسکو اور یہ محض اس لئے ہے تا کہ تم اپنے رب کے شکر گزار بن سکو۔

اس طرح سورۂ قصص میں رب العالمین نے اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ دن اور رات کا آنا جانا ایک خاص حکمت کے تحت ہے۔ سورج اُبھرتا ہے تو دن نکلتا ہے اور سورج غروب ہوتا ہے تو رات غالب آجاتی ہے دن طلوع ہوتا ہے تو دنیا والے اپنے کام دھندوں میں لگ جاتے ہیں اور اللہ کے فضل وکرم کی بناء پر روزگار کے لئے جدو جہد کرتے ہیں اور جب رات غالب آجاتی ہے تو دنیا والے اپنے اپنے گھروں میں جاکر سکون حاصل کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے نیند کے گہوارہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اگر قیامت تک صرف دن رہتا تو بھی مشکل پیدا ہوجاتی اور قیامت تک اگر صرف رات ہی رہتی تو بھی زندگی اجیرن بن جاتی ہمارے رب کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہماری زندگی میں سکون اور ہلچل پیدا کرنے کے لئے دن اور رات کے نظام کو پیدا کیا اور یہ نظام سورج کے طلوع وغروب کا مرہون منت ہے۔

اب ذرا موسموں کی حکمتوں پر غور کیجئے۔ موسم سرما میں درختوں میں حرارت پیدا ہوجاتی ہے اور اس پھلوں کی روح جنم لیتی ہے۔ پھر زمین کے اندر اُبال اٹھنے لگتے ہیں اور اسی سے مانسون بنتا ہے پھر رحمت کی بارشیں برستی ہیں۔ گرمی کی شدت ہی سے پھل پکتے ہیں۔

ذرا غور کیجئے سورج اپنا سالانہ دورہ پورا کرتے ہوئے کس طرح ایک برج سے دوسرے برج میں منتقل ہوتا ہے اور سورج کے اس طے شدہ سفر سے چار موسم سردی، گرمی خزاں اور بہار پیدا ہوتے ہیں۔

روزانہ صبح کو سورج طلوع ہوکر آہستہ آہستہ بلند ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اسکی دھوپ سارے عالم میں بکھر جاتی ہے لوگ اپنے اپنے دھندوں میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ زوال کے بعد سورج آہستہ آہستہ ڈوبنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ کائنات اندھیروں میں ڈوب جاتی ہے۔ دن بھر کی تھکان دور کرنے کے لئے لوگ اپنے اپنے آشیانوں میں پہنچ جاتے ہیں اور نیند کی آغوش میں پہنچ کر سکون حاصل کرتے ہیں تا کہ اگلے دن پھر جدو جہد کرنے کے قابل ہوسکیں۔

حق تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایک جگہ یہ فرمایا ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا ۝

(سورۂ فرقان آیت نمبر: ۴۷)

اللہ کی ہی وہ ذات ہے جس نے رات کو لباس اور نیند کو راحت کی چیز بنایا۔

چاند اور سورج کے مکمل نظام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خالق کائنات نے سورۂ فرقان میں یہ بھی فرمایا ہے۔ تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ (سورۂ فرقان آیت نمبر: ۶۱)

بہت برکت والی وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے اور آسمان میں اس نے ایک چراغ بنایا اور نور دینے والا چاند پیدا کیا۔

اس آیت سے یہ بات دو اور چار کی طرح کی واضح ہوگئی حق تعالیٰ نے آسمان پر برج پیدا کئے جن کی تعداد ۱۲ ہے اور گردش کرنے والے سیارے اپنی اپنی رفتار سے ان برجوں کا دورہ کرتے ہیں۔

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ کوئی سیارہ ایک ماہ میں ۱۲ برجوں کا سفر پورا کرلیتا ہے کوئی ایک سال میں کوئی ۱۲ سال میں اور کوئی سیارہ ۲۹ سال میں ۱۲ برجوں کا سفر کرتا ہے ستاروں کی یہ گردش اس کائنات کے نظام کو سنبھالے ہوئے ہے اور یہ سب کچھ رب العالمین کے حکم پر ہورہا ہے۔

چاند اور سورج آسمان پر ایک گھڑی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح گھڑی کی بڑی سوئی تیز رفتاری کے ساتھ چلتی ہے اور منٹوں کا حساب دکھاتی ہے اور چھوٹی سوئی سست رفتاری کے ساتھ چل کر گھنٹوں کا حساب بتاتی ہے اسی طرح چاند تیز رفتاری کے ساتھ چل کر مہینوں کا حساب دکھاتا ہے اور ۲۸ دن میں ۱۲ برجوں کا سفر پورا کرتا ہے جب کہ سورج سال کا حساب بتاتا ہے اور ایک سال میں ۱۲ برجوں کا سفر پورا کرتا ہے۔

بہرکیف آسمان پر شمس وقمر اور ستاروں کی تخلیق اس کائنات کے نظام کا بنیادی حصہ ہے اور ان ہی سیاروں کی گردش سے موسموں میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور ان ہی گردشیں تقدیروں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جب ہم ان سب چیزوں پر اللہ کی عطا کردہ عقل سے غور وفکر کرتے ہیں تو ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سارا نظام فلکیات اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بہترین نمونہ ہے اسے دیکھ کر رب العالمین کی بڑائی اور اس کے مختار کل ہونے کا یقین دل میں پیدا ہوتا ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز اس کے بنائے ہوئے خطوط پر چل رہی ہے اور کسی بھی سیارے کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ طے شدہ پروگرام سے اِدھر اُدھر ہوجائے۔ ان تمام چیزوں کو بہ نظر غائر دیکھنے کے بعد کون اس کی نعمتوں کی تکذیب کرسکتا ہے؟

اس کے بعد یہ فرمایا گیا۔

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ یعنی نجم اور شجر دونوں اللہ کے مطیع ہیں اور دونوں اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں مفسرین کی رائے یہ ہے

کہ شجر سے مراد وہ درخت ہیں جو تنہ رکھتے ہوں اور نجم سے مراد وہ درخت ہیں جن میں تنہ نہ ہو۔ جیسے بیلیں، انگور کی بیل، یا کدو اور تربوز وغیرہ کی بیل یا پھر نجم سے مراد وہ چھوٹے درخت ہیں جو اگرچہ بیل کی طرح نہیں پھیلتے لیکن بڑے درختوں کی طرح مضبوط نہیں ہوتے جیسے پھولوں کے درخت جو بیل کی طرح نہیں ہوتے۔ لیکن اپنا تنہ مضبوط نہیں رکھتے۔ بہرکیف نجم اور شجر دونوں سے مراد چھوٹے بڑے درخت ہیں اور بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ شجر بول کر تمام درخت مراد لئے گئے ہیں خواہ وہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے ہوں اور خواہ وہ بیلوں کی طرح پھیلتے ہوں یہ سب اللہ کو اپنے اپنے انداز سے سجدہ کرتے ہیں اور اپنے اپنے انداز سے اللہ کی اطاعت میں مصروف ہیں اور نجم سے مراد آسمان کے ستارے ہیں اور آسمان کے ستارے بھی اللہ کے مطیع ہیں اور اللہ کے سامنے اپنے مخصوص انداز میں سجدہ کرتے ہیں۔

قرآن حکیم کی ایک دوسری آیت سے بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اس کائنات کی تمام مخلوقات جس میں چرندے پرندے درخت، پہاڑ اور چاند ستارے بھی شامل ہیں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اللہ کی تسبیح بھی بیان کرتے ہیں۔

حق تعالیٰ کی اطاعت کے لئے درختوں کا پھل دینا اللہ کے بندوں کو راحت پہنچانے کے لئے درختوں کا ہوائیں چلانا بھینسوں بکریوں اور دوسرے جانوروں کا دودھ دینا اور گوشت فراہم کرنا یہ سب چونکہ اللہ کے حکم پر اللہ کی رضا کے لئے ہے اس لئے یہ بھی سب ایک طرح کی عبادت ہے۔ اس کائنات کے نظام کو برقرار رکھنے کے لئے چاند سورج اور ستاروں کا گردش کرنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے۔ اس لئے قرآن نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ o کہ تمام درخت اور آسمان کے چاند اور ستاروں سب کے سب اپنے رب کو سجدہ کرتے ہیں اور اپنے رب کی اطاعت میں مصروف و مشغول ہیں۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ جاندار مخلوق کے علاوہ جو مخلوقات غیر جاندار ہیں جیسے درخت، پہاڑ، دریا، آسمان کے ستارے، چاند، سورج وغیرہ یہ سب کے سب اپنے رب کے احکامات کی تعمیل میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ سب چیزیں انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہیں اور جب یہ چیزیں حسب منشاء خداوندی اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں تو یہ بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور یہ بھی ایک طرح سجدہ ریز ہوجاتا ہے اس رب العالمین کی بارگاہ میں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کوئی مستعان نہیں۔ (باقی آئندہ)

⌘⌘⌘

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

یہ محبت کیسی محبت ہے

سوال از: ایم ایم ——————— (کشمیر)

الحمدللہ علیٰ کل حال۔

میں یہاں پر خیریت سے رہ کر آپ حضرات کی خیریت دریافت کرنا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ آپ بھی خدا کے فضل سے خیریت سے ہوں گے۔ حضرت والا آپ کو خدا تعالیٰ تا قیامت تک سلامت رکھے اور آپ کا سایہ مجھ جیسی بے کسوں پر ہمیشہ قائم رکھے آمین۔

آپ کا رسالہ تقریباً ۱۹۹۸ء سے پڑھتی آئی ہوں اور امید ہے کہ تاحیات تک پڑھتی رہوں گی کچھ سال پہلے میں نے اس کتاب کو بنا پر یہ کتاب صرف میں سالانہ چھٹی میں پڑھتی تھی مجھ کو اس کتاب سے بہت محبت ہے لیکن میں اپنی تحریر صرف اس وجہ سے نہ لکھتی تھی کہ اس کتاب کو میرے گھر والے بہت دلچسپی سے پڑھتے ہیں اور خود میرا بھائی جو سرینگر سے لاتا ہے اور ہم سب پڑھتے ہیں لیکن میرا مسئلہ بہت عجیب ہے کہ میں ایک مدرسہ سے فارغ ہوئی۔ میں نے فاضلہ کورس گجرات کے مدرسہ میں کیا اور دو سال وہاں پر تعلیم دی آج ایک سال سے گھر میں بیٹھی ہوں لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں کیونکہ میں خود پریشان ہوں اپنی زندگی سے مایوس ہو کر آج آپکی طرف رجوع کر رہی ہوں۔ امید قوی ہے کہ آپ میرے مسئلہ کو بہ آسانی حل فرمائیں۔ میری زندگی کو خوشگوار بنائیں گے۔

مسئلہ یہ ہے کہ میری خالہ کا لڑکا مجھ سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ جس طرح کی مثال میں آپ کو بیان نہیں کرسکتی۔ حضرت والا وہ لڑکا مجھ سے بہت پیار کرتا ہے اور اس کے گھر والے بھی مجھ سے بہت پیار محبت کرتے ہیں اور وہ مجھ کو حاصل کرنے میں اس قدر بے چین ہیں کہ انہوں نے کوئی پیر نہیں چھوڑا جس کے پاس میرے لئے کوئی تعویذ نہ لایا ہو اور یہ سب معاملہ اس وقت سے پیش آیا ہے جب سے کہ میرے گھر والوں نے ان کو شادی کرنے سے انکار کردیا ہے۔ آج سے پانچ سال پہلے سے وہ رشتہ کی مانگ لے کر میرے گھر آتے ہیں لیکن میرے گھر والوں نے انکار کردیا اور بار بار کرنے کے باوجود بھی وہ مجھ کو حاصل کرنے میں اس قدر لگے ہوئے ہیں کہ میں آپ کو ان کی مثال بیان نہیں کرسکتی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ وہ ایک بہت گندے ماحول والے ہیں یہاں تک شراب، جوا، چرس یہ تمام بیماری ان کے گھر میں موجود ہے اور رہا ہمارا ماحول کہ ہم بہت شریعت کے پابند ہیں اور اللہ کے فضل سے ہمارے دو بھائی حافظ اور ہم دو بہنیں عالمہ فاضلہ ہیں۔ گجرات سے تعلیم حاصل کی ہے۔ میرے والد محترم بہت پابند صلوٰۃ ہیں۔ اس لئے ہمارا مسئلہ جو ہے وہ ماحول کے نہ ملنے کی بنا پر میری پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے اور میں خود اپنا حال آپ کو بیان کروں وہ یہ کہ اس لڑکے سے مجھ کو بے حد محبت تھی لیکن جب میں نے اسکی یہ خرابی کو دیکھ کر اپنے سامنے مدنظر رکھا تو اللہ سے دعا مانگی کہ مجھ کو نفرت پیدا ہو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور میرے دل میں نفرت پیدا ہوگئی لیکن دو سال تقریباً میری بات اس سے کسی حد تک نہیں ہوئی نہ فون کے ذریعہ اور نہ خط کے ذریعہ۔ اب کے سال جب کہ میں گھر میں ہوں اس نے مجھ کو

بہت دھمکی دے کر فون پر بات کرنے کو کہا میں اس کی دھمکی سے ڈر کر اس سے فون پر بات کی لیکن اس نے بس صرف مرنے کی قسم کھائی اور اس نے کہا کہ اگر تو کسی دوسرے سے شادی کرے گی تو میں خودکشی کرلوں گا اور میں نے اس کی خوشی کے لئے صرف یہ کہہ دیا کہ اچھا آپ کی شادی سے پہلے میں اپنی شادی ہرگز نہیں کروں گی اور وہ خوش ہوگیا اور میں اب اپنے آپ کو سمجھا کر زندگی کے دن گزار رہی ہوں۔

حضرت والا آپ خود جانتے ہو کہ عورت بے بس ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ ایک عورت کے سامنے بھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کرسکتی اور اس سے زیادہ میں اس دنیا میں بے بس ہوں۔ حضرت والا آپ سے درخواست یہ ہے کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا تعویذ دیں کہ جس سے وہ لڑکا شادی کرلے کسی اور لڑکی سے اور میری شادی سے پہلے اور میرے والدین کی تمنا ہے کہ مجھ کو کوئی دولت مند لڑکا ملے جو میری ہر خوشی کو پورا کرے۔ لیکن خود میری تمنا ہے کہ میری شادی ایک شریف گھرانے سے لڑکے سے ہو اور وہ عالم ہو یا حافظ ہو یا مفتی ہو یا قاری ہو کچھ نہ کچھ ضرور ہو جہاں تک میری تمنا ہے کہ وہ لڑکا حافظ ہو اور بااخلاق ہو اور باعزت ہو اور حق شناس ہو۔ میرے لئے کوئی ایسا تعویذ دو کہ مجھ کو جو میری تمنا ہے ایسا لڑکا ملے۔ نہیں معلوم انہوں نے میرے اوپر کونسا تعویذ کیا ہے۔ جس سے کہ میرے ہاتھ پر نہیں کھلتے اور جو بھی راستہ مجھ کو پسند آتا ہے تو وہ میرے لئے دروازہ بند کردیتے ہیں جیسا کہ میں نے تین سال مدرسہ میں دین کی خدمت کی لیکن اچانک اختلافات پیدا ہوئے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے مجھ کو وہاں سے خارج کیا اور میں آج تک افسوس کرتی رہی کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا کیا میں دین کی خدمت کے قابل نہیں ہوں۔ اور آج کل میری حالت ایسی ہے کہ میں کسی کی نصیحت کو قبول نہیں کرتی ہوں یعنی خاص کر اپنے والدین اور بہن بھائی کی اور وہ میرے لئے بہتر سوچتے ہیں لیکن میں اپنی جان کی ہی دشمن سمجھتی ہوں گھر والوں کو۔ اور کبھی کبھی اپنے آپ کو خودکشی پر آمادہ کرتی ہوں یہ سب جان کے کیا ایسا انسان جنت کے قابل نہیں۔ حضرت والا آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ آپ میری اس حال میں میری ہدایت کی رہنمائی فرمائیں۔ کیونکہ مجھ کو خود کو اپنی رسوائی کا ڈر ہے کہ کہیں وہ میرے اوپر جادو کرکے میرے گھر سے نہ لے جائے جس کی وجہ سے میرے والدین کی ذلت ہو اور میرے خاندان کو جھکنا نہ پڑے۔ حضرت والا اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ فی الدارین آمین۔

میرے اس خط کا جواب آنے والے رسالے اگست یا ستمبر میں دینا اور جلد از جلد جواب دینا۔ انشاء اللہ خدا آپ کو اس خیر کا بدلہ آخرت میں بھی اور دنیا میں عطا فرمائے گا۔ اگر میرے لکھنے میں کوئی غلطی ہوئی ہو تو ناقص العقل سمجھ کر معاف فرمائیں۔

جواب

تمہارے اس خط سے تمہارے مزاج تمہارے گھر والوں کے مزاج اور تمہیں چاہنے والے لڑکے کے مزاج کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ محبت کوئی بری چیز نہیں۔ اور محبت اگر شرعی حدود میں صرف دلوں کی حد تک ہو تو یہ انسانوں کے اندر بہت سی خوبیاں پیدا کرتی ہے اسی لئے یہ بات مشہور ہے کہ عشق مجازی عشق حقیقی تک پہنچادیتا ہے۔ لیکن آج کل کی محبتیں زیادہ تر ہوس اور عیاشی کا مظہر ہیں اور اسی لئے ان محبتوں نے ہمارے سماج میں ہزار طرح کی خرابیاں اور غلاظتیں پیدا کردی ہیں۔ لڑکی اور لڑکے کا محبت کا تعلق وقرب شریعت میں کسی بھی طرح جائز نہیں ہے صرف ایک ہی صورت ہے کہ محبت کرنے والے ایک دوسرے سے نکاح کرلیں۔ پھر یہ نکاح بھی اگر اپنے ماں باپ کی مرضی سے ہو تو اس میں خیر وبرکت ہوتی ہے اور اس نکاح کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں لیکن جو نکاح ماں باپ کی رضامندی اور سرپرستی سے محروم ہوں وہ کچے دھاگے سے بندھے ہوتے ہیں اور ان کی ڈور کسی بھی وقت ٹوٹ جاتی ہے ڈور نہ بھی ٹوٹے لیکن ماں باپ کی دل شکنی کی وجہ سے اس میں کوئی پائیداری نہیں ہوتی۔ اور اس کے تانے بانے کسی بھی وقت بکھر سکتے ہیں پھر یہ بات بھی مسلم ہے کہ نکاح اور شادی میں فرق ہے۔ نکاح صرف لڑکا اور لڑکی کو ایک دوسرے کے قریب کرتا ہے جب کہ شادی صرف لڑکے اور لڑکی کے ملن کا نام نہیں ہے بلکہ شادی دو گھرانوں کو اور دو برادریوں کو ایک رشتے میں باندھنے کا نام ہے۔ جو لڑکے اور لڑکیاں شادی کو نظر انداز کرکے جو یقیناً دو خاندانوں کے میل ملاپ کا ذریعہ بنتی ہے چھپ چھپا کر یا گھر سے بھاگ کر نکاح کرلیتے ہیں وہ شرعاً تو میاں بیوی بن جاتے ہیں لیکن ازدواجی زندگی کی ان تمام خوشیوں سے وہ محروم رہتے ہیں جو ازدواجی زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ ہیں۔ جو شادی ماں باپ کی رضامندی سے ہوتی ہے اس میں ایک خوشی کے ساتھ اور بھی بہت ساری خوشیاں میسر آتی ہے۔ مثلاً لڑکی محض کسی کی بیوی نہیں بنتی بلکہ وہ کسی کی بہو بھی بنتی ہے، کسی کی بھابی بھی بنتی ہے کسی کی جٹھانی اور کسی کی دیورانی بھی بنتی ہے کسی کی چچی اور کسی کی ممانی بھی بنتی ہے اور خاندان کے سب لوگ ان رشتوں کے ساتھ اسے قبول کرتے ہیں۔ اس طرح یہ شادی ایک ایسی خوشی بن کر سامنے آتی ہے۔ جو مختلف دلوں میں

محسوس ہوتی ہے اور اس خوشی کے احساس سے خاندان کے تمام چھوٹے بڑے بھی افراد مگن نظر آتے ہیں۔ اس طرح کی شادی میں جو سب کی مرضی سے ہو اس میں ساز و سامان بھی ملتا ہے دعوتیں بھی ہوتی ہیں، شادی کے بہانے ایک دوسرے کا قرب نصیب ہوتا ہے اور دعاؤں اور دست شفقت کا سایہ بھی دلہا دلہن کے سروں پر رہتا ہے جو آنے والے کل میں سکون لاتا ہے۔ اور گھروں میں گل بوٹے کھلاتا ہے۔ اسی طرح سے لڑکا محض کسی لڑکی کا شوہر نہیں بنتا بلکہ وہ کسی کا داماد بھی بنتا ہے، کسی کا بہنوئی بھی اور کسی کا ہم زلف بھی۔

خوش نصیب ہیں وہ لڑکے اور لڑکیاں جو صرف ''نکاح'' پر قناعت نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے سے شادی کرتے ہیں اور ان ماں باپ کی رضامندی سے شادی کرتے ہیں جنہوں نے ہزار طرح کے دکھ اٹھا کر ان کی پرورش کی ہوتی ہے۔ محض عیاشی یا جسمانی لذتوں کی خاطر اپنے ماں باپ کی رضامندی اور ان کی خواہشوں کا قتل عام کر کے ایک دوسرے کا قرب حاصل کرنا نہ صرف ناجائز بلکہ ایک طرح کی بے وقوفی اور عاقبت نااندیشی ہے۔

آج کے دور میں وہ لڑکیاں جو ماں باپ کی مرضی اور سرپرستی سے اپنی سسرال جا رہی ہیں ان کے بھی مستقبل تاریک نظر آتے ہیں اور از راہ جہالت اور از راہ بد دینی ان کی بھی ناقدری ہو رہی ہے پھر ان لڑکیوں کو سسرال میں کیسے عزت حاصل ہو سکتی ہے جو اپنے ماں باپ کی آبرو کو داؤ پر لگا کر کسی کے ساتھ نکاح کر لیں۔ ایسی لڑکیاں سسرال میں کیونکہ سکون پا سکتی ہیں۔ سسرال والے اگر ایسی لڑکی کے بارے میں یہ سوچیں کہ جو لڑکی اپنے ماں باپ کی نہیں ہو سکتی وہ ہماری کیسے ہوگی۔ کیا غلط ہوگا۔؟

تمہارے خط سے یہ تو اندازہ ہو جاتا ہے کہ تمہاری سوچ و فکر خالص دینی ہے اور اسی سوچ و فکر کی وجہ سے تم کافی حد تک ٹھیک روش پر ہو لیکن تمہارا لڑکے سے کسی بھی طرح کا رابطہ رکھنا اور اس کی دلجوئی کی خاطر اس سے بات چیت کرنا ہمارے نزدیک غلط ہے۔ جب کہ اس لڑکے کی سوچ قطعاً نادرست ہے اگر اسے تم سے سچی محبت ہوتی تو تمہاری خوشی اور تمہارے سکون کی خاطر وہ صبر کر لیتا۔ اور کسی طرح کی غلط بات زبان سے نہ نکالتا۔ رہی یہ بات کہ وہ خودکشی کی دھمکی دیتا ہے تو وہ محض دھوکہ ہے۔ مرنے والے دھمکیاں نہیں دیا کرتے جنہیں کسی خاطر مرنا ہوتا ہے تو وہ اس کو بتائے بغیر مر جاتے ہیں۔ دراصل یہ دھمکیاں بھی ایک طرح کی بلیک میلنگ ہے یہ محبت نہیں ہے یہ محبت کے نام پر اپنے نفس کی تسکین ہے کاش تم اس حقیقت کو سمجھ سکو۔ اور ایسے لڑکے سے دور ہو جاؤ جو تمہیں دھمکیاں دے کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے۔

شریک حیات کے سلسلے میں تمہاری یہ سوچ کہ لڑکا حافظ، عالم ہو، دین دار ہو اچھی سوچ ہے۔ اور تمہارے گھر والوں کی یہ سوچ کہ لڑکا مالدار ہو اور وہ تمہاری خواہش بذریعہ دولت پوری کر سکے۔ غیر مناسب سوچ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ماں باپ کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کی بیٹی کا کوئی ارمان پامال نہ ہو۔ اور وہ سسرال میں جا کر خوش و خرم رہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آج کل پیسے کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا لیکن اس دنیا میں ہم نے بہت سے ایسے گھرانوں کو دیکھا ہے۔ جہاں دولت موسلا دھار بارش کی طرح برس رہی ہے لیکن وہاں نہ محبت ہے، نہ قدر دانی ہے، نہ قلبی سکون ہے۔ ایک عورت کو سب کچھ مل جائے دنیا کی دولتیں اس کے قدموں میں آ کر گر جائیں اور دنیا کی لذتیں اس کے دامن میں سمٹ جائیں اور شوہر کی توجہ اور محبت سے وہ محروم ہو تو شاید وہ خوش نصیب کہلانے کی حق دار نہیں ہے۔ اور اگر کسی عورت کو شوہر کا سچا پیار نصیب ہو جائے خواہ کہ اس کے گھر میں غربت ہو افلاس ہو، تنگ دستی ہو تو وہ پھر بھی خوش نصیب ہے۔ کیونکہ اس کا شوہر اس سے پیار کرتا ہے۔ صرف دولت اور مالداری سے خوشیاں کہاں ملتی ہیں بلکہ دولت اور مالداری، اگر خوف خداوندی نہ ہو طرح طرح کے فتنوں اور آزمائشوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اور تجربات یہ بتاتے ہیں کہ وہ عورتیں پرسکون زندگی گزار رہی ہیں جن کے شوہر دین دار ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں۔ کم سے کم ایک دین دار شخص بیوی کے ساتھ کسی بھی طرح کی زیادتی کرتے وقت سو بار سوچے گا اور اپنے انجام سے ڈرے گا۔ ہماری مراد دینداری سے یہ نہیں ہے کہ انسان صرف نماز روزے اور وضع قطع کا پابند ہو دینداری سے ہماری مراد یہ ہے کہ وہ سچ مچ اللہ سے ڈرتا ہو اور اسے اس بات کا یقین ہو کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ناروا سلوک کرنے والا آخرت کے عذاب سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ اس لئے تمام سمجھ دار لڑکیاں اور تمام دور اندیش ماں باپ ایسے لڑکوں کو فوقیت دیتے ہیں جو علم دین سے بھی بہرہ ور ہوں اور جن میں خدا ترسی موجود ہو۔

تم روزانہ گیارہ سو مرتبہ ''یَامُعْطِی'' پڑھا کرو۔ انشاء اللہ تمہاری شادی ایسے ہی لڑکے سے ہوگی جس میں مذکورہ اوصاف ہوں۔ میری دعا ہے کہ رب العالمین تمہاری شادی ایسے لڑکے سے کرائے جو صاحب اخلاق بھی ہو اور صاحب کردار بھی ہو جو دین دار بھی ہو اور پرہیزگار بھی جو

علم دین کی دولت سے بھی بہرہ ور ہو اور علوم دنیا کی دولتوں سے سرفراز بھی۔ لیکن ان دعاؤں کے بعد یہ ضروری ہے کہ تم اپنے والدین اور اپنے خاندان کی ناموس کی خاطر آہستہ آہستہ اس لڑکے سے بات چیت بند کردو۔ جو تمہیں پچھلے تعلقات کا ذکر کر کے دھمکیاں دیتا ہے اور تمہیں خوف زدہ کر کے اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تمہارا یہ وعدہ کرنا جب تک تمہیں لڑکے کی شادی نہ ہو تم شادی نہیں کروگی فضول وعدہ ہے اور ایسے فضول وعدے پورا کرنا تمہاری شرعی ذمہ داری نہیں ہے۔ تمہارے دل میں یہ خوف کہ کہیں جادو نہ کردے اور تمہارے گھر سے نہ لے جائے ایک بلاوجہ کا خوف ہے۔ اس خوف کو اپنے دل سے نکال دو۔ اور اس لڑکے سے دوری اختیار کرو اسی میں تمہاری بھلائی ہے اور یہ بات ہمیشہ کے لئے اپنے ذہن میں اُتار لو کہ سچی محبت کرنے والا کوئی لڑکا نہ کسی طرح کی دھمکی دے گا نہ اپنی محبوبہ کو بلیک میل کرے گا بلکہ ماں باپ کی مرضی نہ ہونے پر صبر کرے گا اور لڑکی کے اچھے مستقبل کی دل سے دعا کرے گا اور یہ بھی یاد رکھیں جو لڑکے شادی سے پہلے اتنی شرطیں لگاتے ہوں اور اس طرح کی زور زبردستی کرتے ہوں وہ شادی کے بعد شوہر کم ہٹلر زیادہ ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے ہی مردوں کی وجہ سے آج عورتوں پر طرح طرح کے مظالم ہو رہے ہیں۔ دنیا کے تجربات یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ محبت کی شادی زیادہ تر ناکام ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ شادی کی کامیابی کا دار و مدار اعتبار پر ہے شادی سے پہلے کی محبت اور شادی سے پہلے کی بے تکلفی اعتبار کو گھائل کر کے رکھ دیتی ہے۔ ان باتوں کے پیش نظر تمہیں مکمل یکسو ہو کر اپنے ماں باپ کی رضا میں راضی رہنا چاہئے اور اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے جو لڑکیاں ماں باپ کی دعاؤں کے سائے میں رخصت ہوتی ہیں انہیں اگر غم بھی ملتے ہیں تو ایک طرح کا سکون انہیں پھر بھی حاصل رہتا ہے۔

تم روزانہ ''یَا سَلَامُ یَا حَفِیْظُ'' دوسو مرتبہ روزانہ پڑھا کرو اس وظیفے کی برکت سے تمہاری آبرو اور تمہاری عزت محفوظ رہے گی۔ اور انشاء اللہ تم ساتھ خیر وعافیت کے اپنے گھر سے رخصت ہوں گی۔

اپنے اندر حوصلہ تو پیدا کریں

سوال از: نور اپرویز ________ صدر بازار (دہلی)

جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب ادامت برکاتہم۔

میں یہاں بزرگوں کی دعاؤں سے اور اللہ کے کرم سے ابھی تک صحیح سلامت ہوں آگے کا مالک۔ میں اپنے آپ کو خوش نصیب تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اللہ نے مجھے کچھ حد تک بے فکری عطا کی ہے۔ اس لئے مجھے اپنی پریشانی زیادہ محسوس نہیں ہوتی ہے نہیں تو میری جیسی حالت میں لوگ یا تو غلط راستہ اپنا لیتے ہیں یا پاگل ہو جاتے ہیں یا بیمار پڑ جاتے ہیں۔ افسوس کی وجہ سے یا خودکشی کر لیتے ہیں۔ میرے ساتھ ایسے ایسے حالات پیش آئے ایسی ایسی پریشانیوں سے مبتلا ہوا کہ کیس مقدمہ معاملہ دشمن، حاسد دھوکے باز، چنگل میں پھنس کے۔ کہ ہمارا زمین جگہ گھر، گھر کے سامان وغیرہ سب تباہ و برباد ہو گیا۔ رشتے ناطے سب مجروح ہو گئے اور میں اکیلا رہ گیا تو میں دہلی کا رخ کیا کہ وہاں سے از سر نو دوبارہ زندگی کا آغاز کروں گا۔ اپنے لئے کچھ عزیز واقارب کے لئے کروں گا کچھ دوست احباب کے لئے کروں گا کچھ خلق اللہ کے لئے کروں گا۔ ہوسکا تو جنہوں نے ہمیں نقصان پہنچایا ہے انہیں بھی سزا دوں گا لیکن یہاں آکر ایسی روزی حاصل نہیں کر پایا جس سے میری دین ودنیا سنور جائے کہیں دین رکاوٹ بن جاتی ہے کہیں میری بیچارگی مجبوری محتاجگی بے بسی غربت؟ میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ جو ہوا اس کی وجہ کیا ہے۔ کیا یہ میری بدبختی، بدنصیبی کی وجہ سے ہوا ہے۔ سات چیزوں پر ایمان لانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ جس میں ایک تقدیر بھی ہے۔ تقدیر کے فیصلے کو مان کر مطمئن ہو جاؤں۔ سب اللہ پر اللہ پر چھوڑ دوں یا کوئی حل تلاش کروں۔ اگر حل ہے تو کیا ہے؟ کیا میری مجبوری محتاجی، غریبی دور ہوسکتی ہے بغیر دین کے نقصان کے؛ کیونکہ میں تبلیغی جماعت سے جڑ گیا ہوں۔ میرے چچا مولوی تھے عمل بھی کیا کرتے تھے جن کا نام عبدالودود تھا۔ بچپن میں میں نے انہیں دیکھا تھا۔ حاضرات وغیرہ کے عامل تھے۔ کبھی کبھی مجھ پر عمل کر کے کئی طرح کی جانکاریاں حاصل کرتے تھے۔ لوگ ان کے پاس شفا حاصل کرنے دور دور سے آتے تھے۔ سننے میں ملا ہے کہ جنات کے بادشاہ نے انہیں چیلنج کیا تھا اس سے ٹکرانے کی وجہ سے موت ہوئی۔ جس وقت میرے چچا کا انتقال ہوا اس وقت میرے والد نہیں تھے میرے والد کی دو شادیاں ہوئی تھیں۔ میں پہلی سے ہوں۔ میں اپنی ماں کے ساتھ رہتا تھا۔ اور والد صاحب ۲۴ پرگنہ نور پور میں نوکری کرتے تھے۔ جو کہ مولانا تھے عامل، عالم دونوں تھے سننے کو ملتا ہے ان کے قبضہ میں جنات تھے۔ نور پور مدرسہ میں پڑھاتے ہوئے انہوں نے کتنوں کو صحت یاب کیا۔ کوئی بزرگ ان کے خواب میں آئے ہیں۔ اور وہ اپنی قبر کی جگہ بدلنے کیلئے بولتے ہیں۔ یہ کسی وجہ سے انکار کر دیتے ہیں تو ان کو سانپ بن کر ڈس لیتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہو جاتا ہے۔ میرے والد کا نام مرحوم مولانا نور الحق، میرے دادا کا نام مرحوم سخاوت علی

جو کہ کافی پرہیزگار اور متقی تھے جن کے ذریعہ میں ایک بار شیطان کو بچپن میں دیکھ چکا ہوں۔ میری اپنی والدہ کا نام حاسنوں، میری سوتیلی والدہ کا نام حلیمہ ہے۔

میرا نام بچپن میں بابو تھا۔ بعد میں میرے ماما وغیرہ نے نام رکھا۔ محمد نور اپرویز رکھا۔ کچھ غلطیاں مجھ سے نہ چاہتے ہوئے ہوتی ہیں۔ کیا میرے اوپر سفلی جادو ٹونا یا کسی کی بددعاؤں کا اثر ہے ۔ میری شادی بھی لڑکی کے بھائی نے میرے نہ چاہتے ہوئے بھی کرادی تھی۔ ایک ہمارے خاندانی شرافت کی وجہ سے دوسرے میرے ماما وغیرہ کے اچھے حیثیت کی وجہ سے جو کہ نبھ نہیں پائی، کچھ میری غریبی اور بے گھر ہونے کی وجہ سے کچھ لڑکی کی دماغی حالت کچھ کمزور ہونے کی وجہ سے کچھ لڑکی کے بھائیوں کا لڑکی کا حق دبانے کی وجہ سے۔

لڑکی کا نام ساجدہ عرف رانی، لڑکی کے والد کا نام مرحوم سراج، میرے دادا کا گھر ضلع مالدہ گاؤں جنم ڈول تھا اب کہیں نہیں میرے نانا کا گھر ضلع کٹیہار گاؤں جوکل باڑی۔ میرے ماما کا گھر ضلع پورنیہ محلہ لائن بازار۔

جواب

خط کی پیشانی پر آپ نے یہ جملہ لکھ دیا تھا کہ میں ایک کم پڑھا لکھا انسان ہوں لکھنے میں جو غلطی ہو اس کو نظر انداز کر دینا۔ اس لئے میں نے اکثر جملوں میں آپ کے الفاظ کی اصلاح کر دی ہے پھر بھی بعض جملے مرمت طلب ہیں اور میں انہیں جوں کے توں چھاپ رہا ہوں ۔ کیونکہ میں نہیں سمجھ سکا کہ ان جملوں میں کہاں اور کیسے تبدیلی کروں ۔ ویسے میں آپ کے خط کا مفہوم پوری طرح سمجھ گیا ہوں ۔ اور میں نے یہ اندازہ کر لیا ہے کہ آپ کا اصل مدعا کیا ہے اور آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اگر چہ آپ نے اپنی زندگی کا ماضی اور حال کھول کر رکھ دیا ہے، اپنے باپ دادا کے بارے میں بھی کچھ تفصیل بیان کی ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ کا یہ الجھا ہوا خط پڑھ کر یہ اندازہ نہیں ہو پاتا کہ آپ کرتے کیا ہیں؟ آپ نے صرف اتنا بتایا ہے کہ پہلے آپ کہیں اور رہتے تھے اور اب آپ دہلی میں روزگار کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

آپ نے یہ لکھا ہے کہ آپ ایسے حالات سے بھی گزر رہے ہیں جن میں لوگ یا تو غلط راستہ اختیار کر لیتے ہیں یا پاگل ہو جاتے ہیں یا بیمار پڑ جاتے ہیں یا خودکشی کر لیتے ہیں۔ بے شک اس دنیا میں سب طرح کے لوگ ہیں، ایسے بھی ہیں جو حالات کا مقابلہ نہیں کر پاتے اور برے کاموں میں مبتلا ہو کر رہ جاتے ہیں چوریاں کرنے لگتے ہیں، ڈکیتیاں ڈالنے لگتے ہیں، لوگوں کی جیبیں کاٹنے لگتے ہیں یا اور طرح کے گناہوں میں جوا، سٹا، قمار بازی، وغیرہ کی دلدلوں میں ڈوب جاتے ہیں، ایسے بھی ہیں کہ اگر چہ وہ گناہوں کی کیچڑ میں لت پت نہیں ہوتے لیکن اپنے اوسان کھو بیٹھتے ہیں اور پاگل سے، ہو کر رہ جاتے ہیں، دیوانے ہو کر سڑکوں پر مارے مارے پھرتے ہیں اہل دنیا ان پر ڈھیلے اچھالتے ہیں بچے ان کا مذاق اُڑاتے ہیں اور کتے انہیں دیکھ کر بھونکنے لگتے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں کہ وہ حالات کا مقابلہ نہیں کر پاتے اور بیمار اور مرذیل سے ہو کر بستر پر لیٹ جاتے ہیں اور ہاتھ پاؤں چھوڑ دیتے ہیں کچھ لوگ انہیں بزدل، ناکرواور نااہل سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ ان پر رحم کھا کر ان بے چارگی میں اضافہ کر کے چلتے بنتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو مشکلات کا مقابلہ کرنے کے بجائے اللہ کی عطا کردہ سب سے حسین شئے زندگی کو ضائع کر دیتے ہیں اور خودکشی کے ذریعہ خود کو ہلاک کر کے انسانیت کے نام پر ایک داغ بن جاتے ہیں اور بری یادیں چھوڑ کر کسی قبرستان میں دفن ہو جاتے ہیں۔

ان لوگوں کا تذکرہ کر کے آپ نے در پردہ یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر چہ آپ نے ان کا طرز عمل اختیار نہیں کیا لیکن آپ کسی نہ کسی درجہ میں ان لوگوں سے متاثر ضرور رہے ہیں۔ ورنہ پھر آپ نے ان ہی کا ذکر کیوں کیا۔ ؟ آپ نے ان لوگوں کا ذکر کیوں نہیں کیا کہ جو مصائب وآلام کا پوری طرح مقابلہ کر کے اور غربت وافلاس سے دوچار ہو کر ہمت نہیں ہارتے اور برے سے برے حالات میں اپنی انتھک جدوجہد کو جاری رکھتے ہیں اور ایک دن مجبوریاں اور محرومیاں خود ان کی ہمت اور جدوجہد کے سامنے ہتھیار ڈال دیتی ہیں۔ اس دنیا کے ہزاروں انسانوں نے آفات ومشکلات کا مقابلہ کر کے اپنی زندگی کا مشن جاری رکھا ہے اور ایک دن وہ کامرانی وکامیابی کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچے ہیں۔ آپ کو ان لوگوں کو بھی ذہن میں رکھنا چاہئے اور ان لوگوں کا تذکرہ بھی کرنا چاہئے ان کی زندگی سے عبرت بھی حاصل کرنی چاہئے اور ان کی تقلید بھی کرنی چاہئے ۔ مایوسی کا ذکر بزدل اور مایوس ترین لوگوں کا ذکر و فکر انسان کو بزدل بناتا ہے اور انسان کو غلط راہوں پر لے جاتا ہے۔ آپ کے خط کو پڑھ کر اس بات کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کی سوچ شاید آپ کے حالات کی وجہ سے منفی ہو کر رہ گئی ہے تب ہی تو آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ دہلی میں آ کر اس لئے بھی کام کرنا چاہتے ہیں کہ

آپ ان لوگوں کو بھی سزا دے سکیں جنہوں نے آپ کو نقصان پہنچایا ہے۔ ''لفظ سزا'' کا استعمال آپ کے لئے درست نہیں ہے۔ سزا دینے کا اختیار صرف حاکم اور منصف کو ہوتا ہے۔ انسان اپنے دشمنوں سے انتقام تو لے سکتا ہے لیکن انہیں سزا دینے کا اسے حق نہیں ہے۔ خیر اس لفظ سزا کو تو آپ کے علم کی کمی کی وجہ سے جس کا خود آپ کو بھی احساس ہے نظر انداز کیا جاسکتا ہے لیکن اس سوچ وفکر کو کیسے نظر انداز کریں جو منفی بن کر آپ کے اچھے جذبات کو خراب کررہی ہے۔ عزیزم اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو کسی قابل بن کر اپنوں کے کام تو آئیں لیکن کسی قابل بن کر اپنے بدخواہوں کے پیچھے ہاتھ دھوکر نہ پڑیں۔ یاد رکھیں دنیا میں سب سے بڑی نیکی اپنے دشمن کے ساتھ بھلائی کرنا ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ جب کوئی انسان اپنے دشمنوں کو معاف کردیتا ہے تو اللہ کی رحمت اس پر سایہ فگن ہوجاتی ہے اور جب رحمت باری تعالیٰ کسی پر سایہ فگن ہوجاتی ہے تو اس کے لئے فتوحات کے دروازے ہر طرف سے کھلنے لگتے ہیں سمجھ دار ہیں وہ لوگ جو زندگانی کی جدو جہد کرتے وقت اپنی سوچ کو مثبت رکھیں کامیابیاں اس لئے حاصل نہ کریں کہ ہم دشمنوں کو روندتے پھریں گے یا ان کے گھروں میں آگ لگائینگے بلکہ کامیابیاں اس لئے حاصل کریں کہ ہم اپنے دشمنوں کے ساتھ بھلائی کرکے اپنا انسانی فرض ادا کریں گے اور دشمن کو معاف کرکے اسے اس کی نظروں میں گرادیں گے اور اسے اس قابل کردیں گے کہ وہ آئندہ کسی اور کے ساتھ بری حرکتیں نہ کرسکے۔

رہی آپ کی یہ سوچ کہ آپ اسلئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا چاہتے ہیں کہ تاکہ آپ اپنے عزیزوں دوستوں اور اللہ بندوں کے کام آسکیں تو ایک اچھی اور قابل قدر سوچ ہے اس دنیا میں وہی لوگ قابل تعریف قرار پاتے ہیں جو صرف اپنے لئے نہیں جیتے بلکہ جو اپنے احباب واقارب اور یار دوستوں کے لئے بھی کوشش کرتے ہیں اور مختلف انداز سے انہیں کمک پہنچاتے ہیں۔

آپ نے رکاوٹوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ کہیں دین بھی رکاوٹ بن جاتا ہے۔ یہ بات ہمارے سمجھ میں نہیں آئی۔ دین تو کہیں بھی رکاوٹ نہیں بنتا۔ دین انسان کو انسان اور مسلمان کو مسلمان بناتا ہے۔ دین انسان کی سوچ وفکر میں طہارت اور پاکیزگی پیدا کرتا ہے جو لوگ بے دین ہوتے ہیں وہ تقریباً حیوان ہوتے ہیں اور کسی بھی وقت کسی کو بھی پھاڑ ڈالتے ہیں اور کم سے کم ڈس تو لیتے ہی ہیں لیکن دین دار لوگ اپنا نقصان تو برداشت کرلیتے ہیں لیکن دوسروں کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ دنیا کی تاریخ تو یہی بتاتی ہے اور دین انسان کے راستوں کی رکاوٹوں کو دور کرتا ہے وہ ہمیں بتاتا ہے کہ اس دنیا میں کامیابی حاصل کرنیکا راز کیا ہے۔ دین ہی نے تو ہمیں یہ بات سمجھائی ہے کہ اس دنیا میں کامرانی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے ہم اللہ کے پیدا کردہ اسباب کو اختیار کریں روزی کی تلاش میں اپنے گھر سے نکلیں۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ اخلاق ومحبت کا چولہ پہن کر ان لوگوں سے ملیں جو روزی اور روزگار کے سلسلے میں ہمارے معاون ہوسکتے ہیں اور اللہ کی رحمتوں پر بھروسہ رکھیں کیونکہ کوئی جدوجہد جو اگرچہ پورے اسباب کے ساتھ شروع کی گئی ہوگی، کامیابی سے اسی وقت ہمکنار ہوسکتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں نہ سمندر میں لہریں اٹھتی ہیں نہ بادل پانی برساتے ہیں نہ درختوں پر پھل آتے ہیں نہ زمین اناج اگاتی ہے اور نہ ہی کسی کوشش کرنے والے کو روزگار ملتا ہے۔ یہ باتیں ہمیں دین ہی سکھاتا ہے اسی لئے دین رہنما بنتا ہے وہ رکاوٹیں پیدا نہیں کرتا۔ اگر دین دنیا کی ترقیوں میں رکاوٹیں پیدا کیا کرتا تو کوئی مولوی اور کوئی شرعی وضع قطع کا انسان نہ مالدار ہوتا نہ کاروں میں گھومتا نہ مرغے اُڑاتا۔ آپ دیکھ لیجئے کہ اس دنیا میں کتنے نیک اور خدا ترس لوگ آج بھی کروڑ پتی ہیں اور ان کے پاس رزق حلال وافر مقدار میں موجود ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ ہم لوگ جو دین کے راستوں میں چل کر کسی ایک آدھ کوشش میں ناکام ہوجاتے ہیں تو ہم احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ کیونکہ ہم دین کے راستوں پر چل رہے ہیں اس لئے دنیا ہم سے وحشت کھارہی ہے۔ راقم الحروف دین دار نہیں ہے لیکن راقم الحروف کی وضع قطع دینداروں جیسی ہے لیکن یقین کریں کہ نہ جانے کتنے دنیادار اور ایسے لوگ جن کے کروفر کو کھلی آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے میرے گھر آتے ہیں اور اپنا سر اپنی خوشی سے اس ناچیز کے سامنے جھکاتے ہیں۔ ثابت یہ ہوا کہ دین ہماری راہوں کو مسدود نہیں کرتا بلکہ ہمارے لئے راہیں پیدا کرتا ہے اور ہمیں دنیا والوں کے روبرو سرخرو بناکر پیش کرتا ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں۔ اس جماعت سے وابستہ ہوکر آپ کو دین کے بنیادی تقاضوں کا علم ہوگیا ہوگا اور آپ نماز روزے کے پابند ہوگئے ہوں گے کیونکہ جو لوگ اس جماعت سے جڑتے ہیں ان کے اندر دین کا احساس کروٹ لینے لگتا ہے ان کی وضع قطع مسلمانوں جیسی ہوجاتی ہے اور یہ لوگ دعوت کے کام سے جڑ کر

نماز روزے سے وابستہ ہوجاتے ہیں۔ گجرات کے ہزاروں لاکھوں مسلمان دعوت کے کام سے جڑ کر سارے عالم میں دین کی تبلیغ کررہے ہیں اور وہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے کاروبار میں بھی مصروف رہتے ہیں اور اپنی وہ ذمہ داریاں بھی ادا کرتے رہتے ہیں جو دنیاوی اور دینی طور پر ان پر عائد کی گئی ہیں۔ مثلاً بیوی بچوں کی پرورش اپنے رشتے داروں کی دیکھ ریکھ اور اللہ کے پریشان حال بندوں کی اعانت وغیرہ اور ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ اسی وقت ممکن ہے جب کوئی مسلمان اپنے رب کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے کاروبار اور روزگار کی جدوجہد کو سنجیدگی کے ساتھ جاری رکھے۔ جو لوگ صرف مسجد کا در پکڑ لیتے ہیں اور کاروبار کو بالکل طلاق دیدیتے ہیں وہ بھی اچھے مسلمان نہیں ہیں۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے کاموں کو جس جانفشانی سے ادا کیا تھا اس کی مثال نہیں ملتی لیکن یہی اصحاب رسولؐ اپنے کاروبار کی ذمہ داریوں کو بھی پوری لگن اور ایمانداری کے ساتھ نبھایا کرتے تھے اور اس طرح انہوں نے دنیا کے کام کاج بھی کئے اور دین سے بھی کبھی غافل نہیں رہے۔ ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جو اللہ کی عبادت بروقت کرنے کے ساتھ بیٹا ہونے شوہر ہونے باپ ہونے پڑوسی ہونے اور عام سماجی انسان ہونے کے فرض کو قابل تعریف انداز میں ادا کرکے دکھائے۔ وہ مسلمان بھی اچھے نہیں ہیں جن کو کاروبار نماز پڑھنے کی بھی مہلت نہیں دیتا اور وہ مسلمان بھی اچھے نہیں ہیں جن کی دینداری دنیاوی ذمہ داریوں سے روکنے کا موجب بنتی ہے۔

آپ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوکر بھی اپنی دنیاوی ذمہ داریوں کو ادا کرسکتے ہیں اور اس طرح دین و دنیا میں سرخرو ہوسکتے ہیں۔

مسلمان چونکہ توحید باری تعالیٰ کا قائل ہوتا ہے اور وہ اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھتا ہے اس لئے وہ اللہ کے ہر فیصلے پر راضی برضا رہتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جائے اور جدوجہد کو بند کردے۔ اچھی بری تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنی کوششوں کو جاری رکھے اور نتائج کو منجانب اللہ سمجھتے ہوئے بہرحال راضی برضا رہے۔ اللہ کے کسی فیصلے کی توہین نہ کرے۔

اس میں کوئی شک نہیں جو عاملین کسی استاد یا رہبر کی رہنمائی میں کام نہیں کرتے ان کی وفات کے بعد جنات اور شیاطین ان کے بیوی بچوں کو ستاتے ہیں اور ان کی راہوں میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں۔

آپ کی زندگی کا ایک غم جو شاید زندگی کا سب سے بڑا غم ہے وہ یہ کہ آپ کی شادی بھی ناکام ہوگئی ہے۔ اور نوبت چھوٹ چھٹاؤ تک پہنچ گئی ہے۔ اگر بیوی آپ کی ہم نوا ہوتی تو بھی آپ کو زندگی کی مشکلات سے نمٹنے کا موقعہ ملتا اور آپ مایوسیوں کے اندھیروں میں بھی خود کو کسی درجہ مطمئن پاتے۔ لیکن حالات جو بھی رہے ہوں بیوی کی بے وفائی نے آپ کی محرومیوں میں زبردست اضافہ کردیا ہے۔

حاصل جواب یہ ہے کہ آپ اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے روزگار کی طرف متوجہ ہوں ماضی کی محرومیوں کو فراموش کردیں اور اچھے مستقبل کے لئے انتھک جدوجہد کا آغاز اللہ کے بھروسے پر کریں۔ نماز پنجگانہ پابندی کے ساتھ ادا کریں اور ان وظائف کی پابندی رکھیں۔ نماز فجر کے بعد "یَا رَزَّاقُ" سو مرتبہ نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ نماز عصر کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر سو مرتبہ نماز مغرب کے بعد "یَا سَلَامُ" ۱۳۱ مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد "یَا مُغْنِیُ" ۳۶۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول و آخر کم سے کم ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف کا اہتمام رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کی جدوجہد کے ساتھ ان آسان وظائف کی پابندی سے آپ کا سفینہ حالات کے طوفانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے پار ہوجائے گا۔

روحانی علاج کے لئے رہنمائی ضروری ہے

سوال از: شیخ محمد یوسف ـــــــ گلبرگہ

میں شیخ محمد یوسف سلیم، عمر ۴۲ سال، میرے ماں باپ کا انتقال ہوچکا ہے اور میں درگاہ حضرت محمود حسینی پیر بنگالے پر چھوٹی چھوٹی عامل گیری کررہا ہوں جسے ۱۶ سال ہوگئے ہیں۔ یہاں پر میں بغیر کوئی فیس ہدیہ لئے بغیر ہی علاج کرتا ہوں۔ درگاہ حضرت محمود حسینی پیر بنگالے" ہیں۔ پیر، جمعرات چاند کی بارہ تاریخ اور اماوس کو دروازہ بند کرکے مزار مبارک کو دھواں دیتا ہوں۔ اسی رات ایک عجیب سی روشنی کرنٹ کی طرح میرے جسم میں جاتی ہے اور نیند میں ایک زوردار جھٹکا لگتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے اس کی وجہ کیا ہے۔ لوگوں کا بے حد اصرار ہے کہ میں پوری طرح علاج کروں۔ اس لئے میں زیادہ سے زیادہ طلسماتی دنیا ہی کا استعمال کرتا ہوں۔ عملیات اشرفی اور عاملاتی اولیاء کا بھی استعمال کرتا ہوں۔ آپ کے طلسماتی دنیا جادو ٹونا نمبر کا ۱۰۸ صفحہ نمبر آپ کا آئینہ کا جو نسخہ بتایا تھا۔ اس کا استعمال کرکے لوگوں کو شفاء ہورہا ہے۔

ایک بات اور یہ ہے کہ اس مزار مبارک پر جو روشنی ہے اس کی وجہ اور ان کے قریب جانے کا راستہ بتائیں۔ تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فیض

پہنچا سکے۔

جواب

میں اس طرح کے فن سے واقف نہیں ہوں۔ یہ جو روشنی اور کرنٹ یا کسی پیر وغیرہ کی حاضری کا مسئلہ ہے اس سے میں نابلد ہوں۔ اس سلسلے میں اس کے بارے میں کیا عرض کروں اور تائید و تردید بھی اس لئے نہیں کرسکتا کہ مجھے اس لائن کی کوئی واقفیت نہیں ہے بعض لوگوں پر روحیں آرہی ہیں بعض لوگوں پر کوئی پیر صاحب تشریف لاتے ہیں، بعض لوگوں پر شاہ جنات حاضر ہورہا ہے خدا ہی جانے یہ سب کچھ کیا ہے۔ میں تو سیدھے سادے طریقے سے روحانی علاج کا قائل ہوں اور تقریباً ۲۸ سال سے اس طریقے کو اپنائے ہوئے ہوں۔ نہ میں لوگوں کو چمتکار دکھاتا ہوں نہ کوئی کرتب اس کام کے لئے بہت سے کامیاب مداری اس دنیا میں موجود ہیں وہ اپنے ڈھنگ سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں اور اللہ کے سادہ لوح بندے اپنی خوشی سے ان سے اپنا علاج کرا رہے ہیں تو ہمیں کیا کہ ہم ان کا پیچھا پکڑیں۔ البتہ اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اس لائن میں اصل چیز علاج ہے، اصل چیز شعبدہ نہیں ہے، شعبدے دکھا کر لوگوں کو حیرت زدہ کیا جاسکتا ہے لیکن صرف کسی کو حیرت زدہ کرنے سے حاصل ہی کیا ہے۔؟ یہ کام تو سڑکوں پر کھیل تماشے دکھانے والے مداری بہت اچھی طرح کرلیا کرتے ہیں۔

آپ اگر دین و دنیا کی بھلائی کے طالب ہیں تو اللہ کے ضرورتمند بندوں کا علاج کریں اور علاج قرآنی آیات یا اسماء حسنیٰ سے کریں۔ باقی باتیں سب غیر ضروری ہیں ان سے پیچھا چھڑالیں تو بہتر ہے۔ بطور تاکید آپ سے یہ بھی عرض ہے کہ آپ اس لائن کی باقاعدہ کسی سے رہنمائی حاصل کرکے لوگوں کا علاج کریں۔ صرف کتابیں پڑھنے پر قناعت نہ کریں۔ کتابیں کتنی بھی پڑھ لی جائیں بغیر استاد کی رہنمائی کے کسی بھی معاملے میں کمال حاصل نہیں ہوسکتا۔

خواہ مخواہ کے اعتراضات

سوال از: عرفان احمد ــــــــــ ناسک

عرض خدمت ہے کہ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ آپ نے جو سیاروں کے بارے میں لکھا ہے کہ سیارے انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں جس کا جو نام ہوتا ہے اس کے نام کے سیارے اس کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں جیسے کہ دلیپ کمار، ان کا پہلے نام یوسف خاں تھا۔ ان کا بھی ذکر آپ نے کتاب میں کیا کہ سیارے نام کے اعتبار سے اپنی چال بدل دیتے ہیں۔ دوسری بات اس سے پہلے آپ فال کے بارے میں کئی جگہ دیئے۔ اس کے بعد پتھروں کی خصوصیات کے بارے میں ہر ماہ شائع کرتے ہیں اسی طرح آپ نے ایک خاتون کو درود تاج پڑھنے کی تلقین کی طلسماتی دنیا مئی ۲۰۰۰ء صفحہ ۳۸ روحانی ڈاک وغیرہ وغیرہ۔ آپ کی باتیں دوسرے علماؤں سے مشابہت نہیں کرتیں۔

پہلی جو شکایت ہے وہ سیاروں کے بارے میں مولانا محمد رفعت قاسمی صاحب نے اپنی کتاب مسائل شرک و بدعت میں لکھا ہے صفحہ ۱۴۱۔

(مسئلہ) ستاروں کا علم یقینی نہیں اور پھر ستارے بذات خود مؤثر بھی نہیں اس لئے اس پر یقین کرنے کی ممانعت ہے۔

(آپ کے مسائل، ج ۱، ص ۲۷۳ وامداد احکام، ج ۱، ص ۱۸۸ ومشکوٰۃ شریف، ج ۲، ص ۲۴۲)

(مسئلہ) فال اور نجوم پر اعتقاد و اعتماد رکھنا جائز نہیں ہے اعتقاد محض خدا ہی پر رکھنا ضروری ہے ان چیزوں کی سچائی کا اعتقاد شرک ہے۔ جانچنے سے ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے نیز فال نکالنا بھی منع ہے

(نظام الفتاویٰ، ج ۱، ص ۸۲)

پتھروں کے بارے میں جواب صفحہ ۲۷ پتھر انسان کی زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتے انسان کے اعمال اثر انداز ہوتے ہیں۔

(مسئلہ) پتھروں سے آدمی مبارک نہیں ہوتا انسان کے اعمال اسے مبارک یا ملعون بناتے ہیں۔ پتھروں کو مبارک نامبارک سمجھنا عقیدے کا فساد ہے جس سے توبہ کرنی چاہئے۔ (آپ کے مسائل، ج ۱، ص ۲۷۶)

درود تاج قرآن پاک اور حدیث پاک کے الفاظ نہیں ہیں۔ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے۔ یہ درود سیکڑوں سال بعد کی ایجاد ہے۔

جواب

دین اسلام نے دنیاوی علوم اور دنیاوی تجربات کو اہمیت دی ہے۔ دسیوں واقعات اور روایات سے ثابت ہوتا ہے لیکن ان چیزوں کو سمجھنے کے لئے عقل و فہم کی ضرورت ہے۔ ان باتوں کو وہ بھی نہیں سمجھ سکتے جن کا علم برائے بیت یا برائے مسلک ہے اور وہ بھی نہیں سمجھ سکتے جو بسم اللہ کی گنبد میں رہتے ہیں یا کسی کنوئیں میں زندگی گزار رہے ہیں۔

عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک جنگ میں فتح پانے کے بعد کچھ کفار و مشرکین قیدی بن کر حضور کی خدمت میں لائے گئے۔ یہ لوگ

فدیہ دے کر قید سے رہائی حاصل کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں کا فدیہ یہ ہے کہ ہمارے بچوں کو اتنی مدت تک تعلیم دیں گے اس کے بعد انہیں رہا کر دیا جائیگا۔ ظاہری بات ہے کہ کفار و مشرکین دین کی تعلیم دینے کے اہل نہیں ہوں گے وہ دنیاوی علوم سے واقف ہوں گے اور دنیاوی علوم ہی پڑھانے کے اہل ہوں گے لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی ڈیوٹی لگادی کہ یہ صحابہ کے بچوں کو اس وقت تک پڑھائیں گے اس کے بعد انہیں رہا کر دیا جائے گا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دنیاوی علوم کی بھی ایک حقیقت ہے اور اسلام نے اس کو اہمیت دی ہے۔ چنانچہ جب علم دین مکہ اور مدینہ کی وادیوں سے باہر نہیں نکلا تھا اس وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا اطلبو العلم ولو کان باالصین۔ تم علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے۔ کون بے وقوف یہ بات کہہ سکتا ہے کہ چین میں علم دین کا سلسلہ جاری ہوگا۔ جس زمانہ کی یہ بات ہے اس زمانہ میں علم دین صرف مکہ و مدینہ میں سمٹا ہوا تھا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہی تھی کہ علم کوئی سا بھی ہو اگر وہ نافع ہے اس کے لئے دور دراز کا بھی سفر کیا جاسکتا ہے اور کوئی علم حاصل کرنے کے لئے اگر چین بھی جانا پڑے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اسی روایت کے پیش نظر علماء نے انگریزی، انجینئرنگ، ڈاکٹری، سرجنی وغیرہ کے لئے انگلینڈ، امریکہ، فرانس اور جاپان وغیرہ کے سفر کو جائز قرار دیا ہے۔

اسلام نے دنیاوی تجربات کو بھی اہمیت دی ہے چنانچہ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا کہ جب ہم ایک درخت کا پیوند دوسرے درخت میں لگاتے ہیں تو درختوں پر پھل زیادہ آتا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے منع فرمایا اور فرمایا تم ایسا مت کیا کرو محض اللہ پر بھروسہ رکھا کرو پھل ویسے بھی زیادہ آسکتا ہے کیونکہ درختوں پر پھل اللہ کی مرضی اور اختیار سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک درخت کو دوسرے درخت میں پیوند دینے کی ضرورت نہیں۔ صحابہ کرام نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لی۔ درختوں کے ساتھ پیوند کاری نہیں کی نتیجہ یہ ہوا کہ پھل بہت کم آیا اور صحابہ کرام کو نقصان ہوا چنانچہ صحابہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو جاکر صورت حال بیان کی اور بتایا کہ آپ کی بات پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ پھل بہت کم پیدا ہوا اور ہمیں ہزاروں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ یہ سن کر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں تمہیں دین کے بارے میں کچھ کہوں تو اس کو حکم جانو اور اس پر لازماً عمل کرو اور جب میں دنیا کے بارے میں کچھ کہوں تو اس کو صرف مشورہ سمجھو اور مشورہ ماننے نہ ماننے کا تمہیں اختیار ہے۔ اس کے بعد آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ جو بھی تمہارے تجربہ میں آچکا ہے تم ایسا ہی کرو اور خواہ مخواہ کا نقصان برداشت نہ کرو۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام دنیاوی تجربات کو اہمیت دیتا ہے وہ تجربات جو عقائد سے نہ ٹکراتے ہوں ان کو اسلام نے کسی جگہ بھی نظر انداز نہیں کیا ہے۔

علم اعداد سے واقفیت رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ نام کا عدد کیا اہمیت رکھتا ہے اور اگر یہ عدد تاریخ پیدائش کے عدد سے ہم آہنگ ہو تو انسان کو اس دنیا میں کس کس طریقے سے کامیابی ملتی ہے ہزاروں تجربات یہ بتاتے ہیں کہ اعداد کی اہمیت ہے اور اعداد کی بنیاد پر کامیابی اور ناکامی سامنے آتی ہے۔

یہ بات تو اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ محض اللہ کی مرضی اور اس کے حکم سے ہوتا ہے لیکن یہ عقیدہ رکھنے کے بعد دنیا بھر کے علماء اور عوام اس بات کے قائل ہیں کہ زہر کھا کر انسان مرتا ہے۔ گھی اور مکھن کھا کر انسان تندرست ہوتا ہے، دوا کھا کر انسان کو بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ موسم کی شدت سے محفوظ رہنے کے لئے انسان کپڑوں کا انتخاب کرتا ہے اور بجلی وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لئے انسان اپنے گھروں میں آلات فٹ کراتا ہے عقیدہ اپنی جگہ ہے لیکن اسباب کی اس دنیا میں اسباب کو اختیار کرنا اور تجربات کو سامنے رکھ کر کسی بھی راہ کو اختیار کرنا نہ گمراہی ہے اور نہ بدعقیدگی۔ دلیپ کمار کے بارے میں ہم نے یہ لکھا تھا کہ ان کا نام یوسف خاں تھا اور ان کی تاریخ پیدائش ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۲ء تھی۔ جب گیارہ دسمبر ۱۹۲۲ء کو ہم باہم جوڑتے ہیں تو مرکب عدد ۱۹ بنتا ہے اور مفرد عدد ایک۔ ان ہی یوسف خاں کا نام جب یہ فلمی دنیا سے وابستہ ہوئے کسی نے دلیپ کمار رکھ دیا۔ دلیپ کمار کا مرکب عدد ۱۹ اور مفرد عدد ایک بنا۔ اتفاقی طور پر ان کے اس نام کا مفرد عدد اور مرکب عدد ان کی تاریخ پیدائش کے مرکب عدد سے ہم آہنگ ہو گیا تو ان کو اپنے فن میں اور اپنی زندگی میں زبردست کامیابی ملی۔ اس طرح کے ایک نہیں ہزاروں تجربات پیش کئے جاسکتے ہیں جن سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اعداد کا ہم آہنگ ہونا انسان کے عروج کا ذریعہ بنتا ہے اور اعداد کا ٹکرانا انسان کے لئے زوال کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ تجربہ ہے اور اسلام کسی بھی تجربہ کو ٹھوکر نہیں مارتا۔ وہ تجربہ کو اہمیت دیتا ہے۔ ٹھوکر وہ لوگ مارتے ہیں جن کا علم محدود ہوتا ہے اور جن کی عقل پختہ نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ اسلام کی آفاقیت سے ناواقف ہوتے

ہیں اور توحید کی گہرائی سے نابلد ہونے کی وجہ سے بچکانہ باتوں کو تقویٰ اور پرہیزگاری سمجھ کر سر دھنتے ہیں۔

بہت سے علماء کی باتیں بہت سے علماء سے کوئی جوڑ نہیں رکھتیں۔ اور اپنی اپنی جگہ دونوں طرح کے علماء کی باتیں درست ہوتی ہیں۔ آپ کسی بھی عالم کی تقلید کریں آپ کا حق ہے لیکن آپ کو یا کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ من پسند باتوں کو جائز اور ناپسند باتوں کو ناجائز قرار دے کر دوسروں کا ناک میں دم کریں۔ اس دنیا میں اصل فتنہ یہ پھیل رہا ہے کہ بعض لوگ خود کو عقل کل اور دین کا ٹھیکیدار سمجھ کر کتابیں لکھ رہے ہیں اور بعض ان کے متبعین ان کی ہاں میں ہاں اس طرح ملا رہے ہیں جیسے بس یہی سچ ہے اور اس کے سوا سب جھوٹ ہے۔ ایسے ہی لوگوں نے اسلام کی تبلیغ کو نقصان پہنچایا ہے اور اسلام کا قد گھٹانے کی کوشش کی ہے۔

آپ نے جن کتابوں کا حوالہ دیا ہے ان کے مصنفین کے بارے میں ہم یہ کہنے کی گستاخی نہیں کر سکتے کہ یہ لوگ دین اسلام کے بارے میں مخلص نہیں ہیں۔ ہاں ہم یہ کہنے میں کوئی ڈر محسوس نہیں کرتے کہ ان لوگوں نے اپنے علم اور اپنی فہم کے اعتبار سے بات کہی ہے۔ اس لئے ان کو قابل گرفت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن ان کی بات کو آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لینا کم سے کم ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ ان کی بات کو ان ہی جیسا فہم اور ان ہی جیسا علم رکھنے والے آنکھیں بند کر کے تسلیم کر سکتے ہیں۔

آپ نے کسی کتاب کے حوالے سے لکھا ہے کہ ستاروں کا علم یقینی نہیں اور ستارے بذات خود مؤثر بھی نہیں اس لئے اس پر یقین کرنے کی ممانعت ہے۔

ہم آپ سے یہ پوچھتے ہیں کہ اس دنیا میں کونسی چیز ایسی ہے جو یقینی ہو اور بذات خود مؤثر ہو۔ اس دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز ہمیں بتائیں کہ جو سو فیصد یقین والی ہو اور بذات خود وہ مؤثر ہو۔ دوا فائدہ پہنچاتی ہے لیکن سو فی صد نہیں۔ غذائیں نفع بخش ثابت ہوتی ہیں لیکن صد فی صد نہیں اور دوائیں اور غذائیں بذات خود مؤثر نہیں ہوتیں ان میں اللہ کے حکم سے اثر پیدا ہوتا ہے اسی طرح ستارے بھی انسان کی تقدیر اور حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن باذن اللہ اور ستاروں سے پیدا ہونے والے نتائج کو بھی صد فی صد نہیں مانا جا سکتا اب آپ ہی بتائیں کہ اس طرح کی سوچ میں کیا خرابی ہے اور اس طرح کی سوچ توحید و سنت سے کیسے ٹکراتی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ جو علماء ستاروں اور اعداد کے بارے میں کچھ بھی لکھ دیتے ہیں وہ ان علوم سے واقف ہی نہیں ہیں اور اپنی ناواقفیت کا اعتراف کرنے میں وہ اپنی تضحیک محسوس کرتے ہیں اس لئے اپنی جان بچانے کے لئے وہ ان سب باتوں کو ناجائز قرار دے کر اپنے تئیں اپنی جان بچا لیتے ہیں۔

آپ کا یہ لکھنا کہ پتھر انسان کو مبارک نہیں بناتا بلکہ اعمال انسان کو مبارک یا ملعون بناتے ہیں ایک بچکانہ سوچ ہے اور اس طرح کی سوچ و فکر کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ اس طرح کی باتیں اپنے نفس کو راضی کرنے کے لئے لکھی جاتی ہیں اگر اعمال ہی انسان کو مبارک اور ملعون بناتے ہیں تو پھر اس دنیا میں ہزاروں انسان ایسے بھی ہیں کہ جن کے اعمال پر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں حالانکہ اس دنیا میں وہ لوگ برباد ہیں اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے اعمال انتہائی گھٹیا ہیں اور وہ اس دنیا میں کامیاب زندگی گزار رہے ہیں۔ پھر یہ دعویٰ کرنا کیسے بجا ہو سکتا ہے کہ اعمال ہی انسان کو مبارک اور ملعون بناتے ہیں۔

آپ طلسماتی دنیا کی تحریک پر غور کیجئے کہ وہ کیا ہے؟ طلسماتی دنیا اپنی زندگی کے پہلے ہی سال سے اللہ کے بندوں کو یہ بات سمجھا رہا ہے کہ اس کائنات کا اصل حاکم اللہ ہے اور اس کی مرضی کے بغیر اس کائنات میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ طلسماتی دنیا نے پوری ذمہ داری کے ساتھ بار بار یہ بات سمجھائی ہے کہ اس دنیا کی کوئی چیز فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہے اور ہر چیز کے اندر اثر پیدا کرتا ہے اللہ کا حکم۔ ستارے انسان کے حالات پر اللہ کے مرضی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ پتھر، دواؤں اور غذاؤں اور دوسری حقیقتوں کی طرح بذات خود اثر انداز نہیں ہوتے۔ ذرا سوچئے کہ جو رسالہ اللہ کے بندوں کا یہ ذہن بنا رہا ہو اس پر انگلی اٹھانا اور ان کتابوں کے حوالے دینا جو بچوں کیلئے یا کم علم رکھنے والوں کے لئے لکھی جا رہی ہیں کہاں کی عقلمندی ہے۔ ہمیں بھی اپنی آخرت کی فکر ہے۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو معبود، مستعان اور مؤثر ماننا کھلا شرک ہے اور ہم بار بار طلسماتی دنیا میں یہ لکھ رہے ہیں کہ اس دنیا کی کوئی بھی چیز اللہ کی مرضی کے بغیر اثر انداز نہیں ہوتی۔ اور ہمارے قارئین الحمد للہ ہمارا رسالہ پڑھ کر اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کے شدت سے قائل ہو چکے ہیں لیکن آپ جیسے لوگ ہمیں اس طرح خط لکھ رہے ہیں کہ جیسے آپ توحید کے متوالے ہیں اور ہم توحید کے مخالف۔

محترم! ہم جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ توحید و سنت کا پرچار ہے۔ اور اللہ کی پیدا کردہ چیزوں کی افادیت کو جو ہم ظاہر کر رہے ہیں تو یہ ایک خاموش تبلیغ ہے اللہ نے انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے بادام پیدا کئے، پستہ پیدا کیا، کاجو بنایا چاروں مغز پیدا کئے، گھی اور مکھن بنایا اسی طرح اس نے

انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے پکھراج پیدا کیا، نیلم اور مونگا پیدا کیا، موتی اور عقیق بنایا۔ ان چیزوں کی افادیت کو ظاہر کرنا نہ گناہ ہے نہ شرک۔ جب کہ ہم بار بار اس بات کی وضاحت بھی کرر ہے ہیں کہ اس دنیا کی کوئی چیز خواہ وہ بادام ہوں یا پستہ ہو، مکھن ہو یا گھی، پکھراج ہو یا پنا۔ وہ بذات خود موثر نہیں ہے اسمیں اثر پیدا کرتی ہے وہ ذات گرامی جسے اللہ کہتے ہیں۔ بے شک اس طرح کی سوچ وفکر رکھنے والے رسالے کو آئینہ دکھانا سورج کو آئینہ دکھانے کے مترادف ہے۔ رہی درود تاج کی بات تو درود تاج میں کونسا فقرہ ایسا ہے جو توحید وسنت سے ٹکراتا ہے۔ اس کی وضاحت کریں اور ایک بات یاد رکھیں کہ قرآن وحدیث کی رٹ اس وقت اچھی لگتی ہے جب انسان قرآن وحدیث کا مکمل علم رکھتا ہو، سنی سنائی باتوں کو اس طرح پیش کرنا کہ جیسے قرآن وحدیث پر پورا عبور ہے یہ بھی ایک طرح کی زیادتی ہے اور خوانخواہ کا زعم ہے۔

مسلم ماحول میں بے شمار دعائیں اس طرح کی رائج ہیں جو قرآن حدیث سے ثابت ہی نہیں ہیں وہاں کیوں آپ کو تکلیف نہیں ہوتی۔ وہاں بھی آپ کو شور مچانا چاہئے، مثلاً مسجدوں میں جو قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہے اس کے ابتدائی چند فقروں کے سوا سب کچھ من گھڑت ہے اسے سن کر آپ شور کیوں نہیں مچاتے کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ مروجہ قنوت نازلہ جو آج کل پڑھی جارہی ہے احادیث وقرآن سے ثابت ہے۔؟

شوہر کی بے راہ روی

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

خدا کرے کہ آپ ہر طرح سے بخیر وعافیت رہیں اور اللہ آپ کے سایہ عاطفت کو تا دیر قائم رکھے اور امت مسلمہ اسی طرح آپ سے فائدہ اٹھاتی رہے۔ آمین یارب العالمین۔

آگے عرض یہ ہے کہ حضرت میں اپنے ازدواجی زندگی کے تئیں بہت پریشان ہوں، پریشانی جو ہے وہ تو لکھوں گی ہی لیکن یہ عرض کردوں کہ آج سے تقریباً پندرہ اٹھارہ سال قبل میں غیر مسلم اور ہندو خاندان سے تعلق رکھتی تھی میرے ماں باپ سب ہندو ہیں۔ لیکن کالج میں پڑھائی کے دور میں میرا ایک مسلم لڑکے سے پیار ہوگیا اور میں مسلمان ہوگئی اور مذکورہ لڑکے سے شادی کرکے اپنے خاندان، والدین سب کو چھوڑ دیا۔ آج اس وقت میرے دو بچے ہیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ اللہ کے فضل سے بچے ملکی کے ماحول کے اعتبار سے انگلش پڑھتے ہیں اور ساتھ عربی مدرسہ میں جا کر عربی زبان (قرآن) سیکھ رہے ہیں، سب کچھ ٹھیک ہے۔ لیکن تقریباً چھ سات سال سے میرے شوہر کا رویہ اور سلوک میرے تئیں خصوصاً ٹھیک نہیں۔ حالانکہ بچوں کی دیکھ بھال، دکھ بیماری، روپے پیسے اخراجات سب کچھ دیتے ہیں لیکن میرے حق خاص میں خیانت کرتے ہیں اور دوسری لڑکیوں اور عورتوں سے ان کے غلط تعلقات ہیں۔ خصوصاً ایک ایسی لڑکی جو ان کے ساتھ کام کرتی ہے اس کے ساتھ اس طرح رہتے ہیں جیسے شوہر بیوی کا آپس میں رشتہ ہوتا ہے۔ باقاعدہ اس کو گھر خرید کردیا ہے، دن اور رات کا بیشتر حصہ اس کے پاس گزرتا ہے اور جب وہ وطن چلی جاتی ہے تو پھر دوسری اور عورتیں جن سے غلط تعلقات رکھتے ہیں۔

حضرت میں اس معاملہ کو لے کر کافی پریشان رہتی ہوں، بچوں پر غلط اثرات مرتب ہورہے ہیں میں نے بہت دعا، تعویذ کروایا۔ لیکن کچھ فائدہ نہیں، آپ کے بارے میں میں نے بہت کچھ سن رکھا ہے آپ کی دعاؤں میں خاص اثر ہے اور کتنے لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔

برائے مہربانی دکھیاری عورت کے لئے کچھ ایسا عمل بتائیے یا کچھ تعویذ کردیجئے کہ میرا پیار، میرا شوہر مجھے دوبارہ مل جائے، بدکاریوں سے بچ کر ایک پاکیزہ زندگی گزارے۔

واضح رہے کہ میں ہندو تھی لیکن مسلمان ہونے کے بعد میں نے قرآن سیکھا اور ہندی میں تلاوت کرتی ہوں اور نماز پڑھتی ہوں۔ شادی کے وقت ضرور پیار کا نشہ تھا لیکن جوں جوں وقت گزرا میں نے مطالعہ کیا اور اسلام کی صداقت اور اس کی سچائیوں نے مجھے صدق دل سے ایک اللہ اور ایک رسول پر ایمان لانے کے لئے مجبور کردیا اور آج میں ایک پکی مسلم عورت ہوں۔ خط طویل ہوگیا لیکن معافی چاہتی ہوں کیونکہ میری زندگی ایک سنگین راستے سے گزر رہی ہے۔ میں بہت پریشان ہوں۔ ایسا لگتا ہے کہ میں جیتے جی بیوہ ہوکر رہ گئی ہوں، لیکن پھر بھی اللہ کی ذات سے مجھے قوی امید ہے کہ آپ کی دعاؤں سے میرے شوہر مجھے مل جائیں گے۔

حضرت آپ سے بہت عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ میرے لئے کچھ کردیجئے کوئی دعا تعویذ یا کوئی حل بتائیے جس سے میرا ویران گھر آباد ہوجائے۔ اللہ آپ کو اس کا بڑا اجر دے گا۔

جواب

آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو حق تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے سرفراز کیا اور آپ کے دل میں اسلام کی حقانیت اور سچائی کو اُجاگر کیا۔ کتنے

ہی نسلی مسلمان اسلام کی حقانیت اور سچائی سے ناواقف اور نابلد ہیں۔اس میں کیا شک ہے کہ دین اسلام دنیا کا واحد ترین ایسا مذہب ہے جو انسان کو صحیح معنوں میں انسان بنانے کی تعلیم دیتا ہے اور ایک دوسرے سے پیار کرنے پر اُکساتا ہے۔اسی اسلام نے میاں بیوی کے باہمی تعلقات کے بارے میں جو اصول متعین کئے ہیں وہ دنیا کے کسی مذہب نے متعین نہیں کئے۔اسلام نے مردوں کو بلاشبہ قوام ثابت کیا اور فرمایا کہ مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے لیکن اس نے عورتوں کی جس انداز میں پذیرائی کی اس کی مثال دنیا کے کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتی۔شارع علیہ السلام نے صاف صاف یہ فرمایا ہے کہ تم میں سب سے بہتر انسان وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے حق میں بہتر ہو۔قرآنی تعلیمات سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ رب العالمین کی نظروں میں اس مسلمان کا مقام بڑھا ہوا ہے جو اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کے ساتھ اپنے معاملات درست رکھتا ہو اور جس کے بیوی بچے اس سے راضی ہوں۔آج کل کے مسلمانوں نے قرآنی تعلیمات، طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اطوار اصحاب رسولؐ رضی اللہ عنہم کو چونکہ مطلقاً نظر انداز کردیا ہے اور من چاہی زندگی گزارنے میں مصروف ہیں اس لئے گھر گھر میں بے چینی ہے اور ازدواجی زندگی پیار اور سکون سے محروم ہے۔

آج مسلم سماج کا حال یہ ہے کہ وہ گلے گلے تک گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے اور گناہوں کی وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کا اعتبار کھو بیٹھے ہیں اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کی اصلاح کردے اور ناجائز تعلقات سے ہماری حفاظت فرماکر ہماری گھریلو زندگی کو پہلے جیسی بنادے کہ جس میں محبت بھی تھی، چاہت بھی تھی، خدمت بھی تھی اور اعتبار بھی تھا۔

آپ کو میں تعویذ بھجوا چکا ہوں اور دعا بھی کروں گا کہ رب العالمین آپ کو ثابت قدم رکھے۔صبر وضبط کی توفیق دے اور آپ کے شوہر کی اصلاح فرمادے اسے دوسری عورتوں کے تعلقات سے نجات دے اور اس کے دل میں آپ کی قدر پیدا کرے، آمین۔

آپ سے میری التجا یہ ہے کہ آپ اپنے شوہر کی نادانی اور بے راہ روی سے بدظن ہوکر اس اسلام سے بیزار مت ہوجانا۔جس نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کی ضرورت، ایک دوسرے کی پناہ گاہ اور ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ دونوں کی جوڑی سلامت رکھے اور آپ دونوں کو ایک دوسرے کی چاہت عطا کردے۔آمین۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

قضائے حاجت کے لئے

اگر کوئی شخص کوئی حاجت رکھتا ہو یا کسی مشکل میں گرفتار ہو اور اس سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو۔ یا اگر کوئی شخص کسی مقدمہ میں پھنسا ہوا ہو یا جیل میں ہو، غرضیکہ کسی بھی افلاس، غربت، تنگ دستی یا کسی آفت ومصیبت کا شکار ہو تو اس کو تین راتوں تک یہ نماز پڑھنی چاہئے۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کو تمام آفات ومصائب سے نجات مل جائے گی۔ اس نماز کو منگل گزر کر جو رات آتی ہے اس سے شروع کریں اور لگاتار تین راتوں تک جاری رکھیں۔ طریقہ یہ ہے۔ چار رکعت کی نیت باندھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد یہ آیت سو مرتبہ پڑھے۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد۔ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ سو بار پڑھے۔ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ سو مرتبہ پڑھے۔ چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ سو مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور تین قدم آگے بڑھ کر سات سو مرتبہ کھڑے کھڑے اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ پڑھے اس کے بعد تین قدم پیچھے ہٹ جائے اور سجدے میں جا کر اپنی حاجات اپنے رب کے حضور رکھے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے اور سجدے میں جا کر دعا کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ اور مشکلات سے نجات مل جائے گی۔

حصولِ روزگار کے لئے

اگر کوئی شخص بے روزگار ہو اور روزگار کی تلاش میں ہو تو اس کو چاہئے کہ نوچندی اتوار کو پہلی ساعت میں تین سو بہتر مرتبہ "یَا بَاسِطُ" پڑھے، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ اور روزانہ ۷۲ مرتبہ "یَا بَاسِطُ" نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ روزگار مل جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ط	س	ا	ب
۱	۲	۵۹	۱۰
۵۸	۷	۴	۳
۴	۳	۸	۵۷

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۱۱	۸	۱	۱۴
۱۳	۲	۷	۱۲
۶	۹	۱۶	۳
۴	۱۵	۱۰	۵

حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لئے

اگر کوئی شخص حاسدوں میں گھرا ہوا ہو اور وہ چاہتا ہو کہ حاسدوں کے حسد اور بغض کی نحوستوں سے وہ محفوظ رہے تو "اسم محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں ہی میں حاسدوں کے حسد سے اور ان کے بغض وعناد سے اور نحس حسرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ح	م	د
د	م	ح	م
ح	م	د	م
م	د	م	ح

دنیا کی نظروں میں محبوب ہونے کے لئے

اگر کوئی شخص دنیا کی نظروں میں محبوب ہونا چاہے تو اس کو چاہئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدۂ محترمہ کا اسم گرامی لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ واضح رہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات نے ''یوخاند'' لکھا ہے اور بعض حضرات نے ''یوحانذ'' ہماری رائے یہ ہے کہ کاغذ کے پرزے پر دونوں ہی نام لکھ لینے چاہئیں۔ ان ناموں کو اپنے پاس رکھنے سے محبوبیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر ان ناموں کو بوقت ولادت عورت کی بائیں ران پر باندھ دیا جائے تو آسانی کے ساتھ بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔

ہر قسم کی پریشانی سے نجات کے لئے

ذیل کے نقش چاندی کی لوح پر کندہ کرا کے چاندی ہی کی ڈبیا میں ڈال کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ پھر ان اسماء الٰہی کو جو نقش کے اندر موجود ہیں روزانہ بعد نماز عشاء سجدے میں جا کر اپنی پریشانیوں کا تصور کرتے ہوئے لاتعداد مرتبہ پڑھیں۔ جب دل پر رقت طاری ہو جائے سجدے سے سر اٹھا کر درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کریں اور اپنے چہرے پر پھیر لیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

<table>
<tr><td colspan="3">بسم الله الرحمن الرحمن</td></tr>
<tr><td>یا رحیم</td><td>یا رحمن</td><td>یا الله</td></tr>
<tr><td colspan="3">یاالٰهی کرم‌کن بحق یا الله یا رحمن یا رحیم یا مغیث اغثنی اغثنی اغثنی</td></tr>
</table>

کامیابی حاصل کرنے کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں، اس نقش کو ہرے کپڑے میں تعویذ بنالیں اور خوشبو سے معطر کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ اس کے بعد ۱۱ روز تک ''اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا'' نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ۱۲۳۳ مرتبہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ انشاء اللہ بہت جلد مقاصد حسنہ میں کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

انا فتحنا لك فتحامبینا

۴۱۴	۴۰۷	۴۱۲
۴۰۹	۴۱۱	۴۱۳
۴۱۰	۴۱۵	۴۰۸

انا فتحنا لك فتحامبینا

انا فتحنا لك فتحامبینا

کسی بھی مرض کو رفع کرنے کے لئے

کوئی بھی مرض ہو ڈاکٹری علاج کے ساتھ یہ عمل بھی جاری رکھیں۔ انشاء اللہ بہت جلد شفا نصیب ہوگی۔ آب جاری بوتل میں بھر کر ایک سو ایک مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ بِحَقِّ يَا شَافِيْ پڑھ کر دم کردیں اور یہ پانی صبح شام دن میں ۲ بار مریض کو پلادیں۔ اس طرح تین بوتلیں تین ہفتوں میں تیار کر کے ۲۱ دن تک پلادیں۔ انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا اس سے نجات مل جائے گی۔

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عمل

اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہو تو وہ خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو اس کو چاہئے کہ نماز عشاء کے بعد مندرجہ ذیل درود شریف تین ہزار تین سو مرتبہ پڑھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔

کپڑے پاک صاف ہوں، عطر سے معطر ہوں، اور عمل کے بعد کسی سے بات چیت نہ کرے۔ انشاء اللہ پہلی رات، ورنہ تیسری رات زیارت

نصیب ہوگی۔

درود پاک یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

شادی کے لئے خاص عمل

ذیل کے عمل کو روزانہ بعد نماز عشاء پانچ سو مرتبہ سجدے میں جا کر پڑھیں آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

عمل یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اِغْنِنِیْ اِغْنِنِیْ اِغْنِنِیْ یَامُغِیْثُ۔

شادی کے لئے دوسرا عمل

شادی کے لئے ایک عمل یہ بھی ہے کہ سورۂ احزاب کا نقش لکھ کر لکڑی کے ڈبے میں رکھ دیں۔ اور اس میں تالہ لگا دیں۔ پھر روزانہ سورۂ احزاب کی تلاوت کر کے اس لکڑی کے ڈبے پر دم کرتے رہیں لگاتار ۴۰ دن تک انشاء اللہ اس دوران کسی جگہ بات پکی ہو جائے گی شادی ہو جانے کے بعد لکڑی کے ڈبے کو دریا میں ڈال دیں یا کوئی پتھر وغیرہ اس کے ساتھ باندھ کر اس کو کسی بڑے تالاب میں ڈال دیں۔

سورۂ احزاب کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۸۰۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۱۷	۸۸۸۱۴
۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۹
۸۸۸۱۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۲۲	۸۸۸۰۹
۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۶

کسی کو خواب میں دیکھنے کا عمل

اگر کوئی شخص کسی مردہ یا زندہ انسان کو خواب میں دیکھنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے ۲ گھنٹے کے بعد غسل کرے اور دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ وَالشَّمْس اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ وَاللَّیْل پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب تک آنکھ نہ لگ جائے یہ درود پڑھتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں مطلوبہ انسان سے ملاقات ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ل	م	ص
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م
م	ص	ا	ل

یا الٰہی فلاں ابن فلاں کا مجھے دیدار ہو جائے۔ اِغْنِنِیْ اِغْنِنِیْ اِغْنِنِیْ

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ڈراؤنے خوابوں سے حفاظت

اگر کسی کو ڈراؤنے خواب آتے ہوں تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل اسماء الٰہی کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرے۔ اور یہ عمل بستر پر لیٹنے کے بعد کرے۔ اسماء الٰہی یہ ہیں۔

یَا اَللّٰہُ یَاحَفِیْظُ یَا وَکِیْلُ یَا حَافِظُ یَانَافِعُ یَاوَکِیْلُ یَاکَرِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَاوَکِیْلُ اور مندرجہ ذیل نقش تکیہ کے اندر سی لے یا تکیہ کے نیچے رکھ لیں۔

۷۸۶

یااللہ	یاحفیظ	یاوکیل
یاحفیظ	یانافع	یارحیم
یاکریم	یارحمن	یارقیب

بستم بستم بستم فلاں ابن فلاں کے ڈراؤنے خواب بِحَقِّ یَا اَللّٰہُ یَاحَفِیْظُ یَاوَکِیْلُ یَاحَافِظُ یَانَافِعُ یَارَحِیْمُ یَاکَرِیْمُ یَارَحْمٰنُ

یَارَقِیْبُ۔

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض کا نام لکھدیں اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۳	۴
۱	۶	۸
۵	۷	۲

ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے سامنے رکھیں۔اور سورۂ اخلاص آیت اَللّٰہُ الصَّمَد ۲۳۱ مرتبہ پڑھیں۔اول وآخیر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔اس کے بعد نقش پر دم کردیں اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور جو بھی اپنا مقصد ہو اس کو دل میں رکھیں انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔

۷۸۶

اللہ الصمد

۵۰	۶۴	۶۰	۵۷
۶۱	۵۶	۵۱	۶۳
۵۵	۵۸	۶۶	۵۲
۶۵	۵۳	۵۴	۵۹

اللہ الصمد

اللّٰہ الصَّمد

سوتے وقت پیشاب نکل جانا

بعض بچوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ سوتے وقت ان کا پیشاب نکل جاتا ہے ان کا علاج یہ ہے کہ بچہ سوجائے تو سورۂ بقرہ کی آیات۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم٥ الٓمٓ٥ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ ٥ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔سات مرتبہ پڑھیں اور اول وآخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھیں۔انشاء اللہ مرض سے نجات مل جائے گی۔

دفع بے روزگاری کا عمل

اگر کوئی شخص بے روزگار ہو یا ملازمت سے برطرف کردیا گیا ہو یا باہر جانا چاہتا ہو اور رکاوٹیں سفر میں مانع ہوں تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد "یَاسَمِیْعُ" ۱۸۰ مرتبہ "یَا وَاسِعُ" ۱۳۷ مرتبہ اور "یَارَزَّاقُ" ۳۰۸ مرتبہ پڑھا کرے۔اول وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

اگر بچہ روتا ہو

بعض بچے اکثر روتے رہتے ہیں بالخصوص رات کو ان کا رونا ماں باپ کے لئے مصیبت بن کررہ جاتا ہے۔ایسے بچوں کے لئے یہ نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔اس کو کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالیں۔انشاء اللہ رونا موقوف ہوگا۔

۷۸۶

ح	ف	ی	ط
ط	ی	ف	ح
ف	ح	ط	ی
ی	ط	ح	ف

درد بدن کا علاج

کسی شخص کے اگر جسم کے کسی حصے میں درد ہو یا پورے جسم میں درد ہو اور کسی بھی علاج سے افاقہ نہ ہورہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔انشاء اللہ چند دنوں ہی میں مکمل آرام ملے گا۔

۷۸۶

۳۰۳۹۶	۳۰۴۰۹	۳۰۴۰۶	۳۰۴۰۳
۳۰۴۰۷	۳۰۴۰۲	۳۰۳۹۷	۳۰۴۰۸
۳۰۴۰۱	۳۰۴۰۴	۳۰۴۱۱	۳۰۳۹۸
۳۰۴۱۰	۳۰۳۹۹	۳۰۴۰۰	۳۰۴۰۵

یرقان کا علاج

اگر کسی کو یرقان "پیلیا" ہوجائے تو ایک بوتل پانی پر سورۂ بینہ (سپارہ ۳۰) ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور دن میں کئی بار پئیں۔انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر یرقان سے نجات مل جائے گی۔

❖❖❖❖❖❖❖

علم الاعداد ________ حسن الہاشمی

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد

اور نام کا مفرد عدد ایک ہو تو

آپ کا ستارہ شمس ہے۔ جو قوت فکر وعمل کا پتہ دیتا ہے اور اس بات کو واضح کرتا ہے کہ آپ کی قوت فکر بھی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے اور آپ کی قوت عمل بھی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ آپ اپنے فکر وعمل سے اپنے ہم عصروں میں درجۂ امتیاز حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے اندر قائد بننے کی حاکم بننے کی اور فوقیت حاصل کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔

آپ کے اندر قوت کارکردگی بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ ہمیشہ دوسروں پر اثر انداز رہیں گے۔ آپ کے اندر کام کرنے کی زبردست لگن ہے اور آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کے قائل نہیں ہیں۔ آپ اچھے حکمراں ثابت ہو سکتے ہیں۔ آپ کے تحت کام کرنے والے افراد کبھی کسی طرح کی عار محسوس نہیں کریں گے کیونکہ ان کے اندر یہ احساس ہر دم موجود رہے گا کہ وہ ایک اچھے انصاف پسند اور با اخلاق حاکم کے تحت کام کرتے ہیں۔

آپ کے اندر ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ قوت فکر وعمل سے مالا مال ہونے کے باوجود دوسروں کی صلاحیتوں کو محسوس کرتے ہیں اور انہیں بڑھاوا دیتے ہیں۔ آپ خود بھی کبھی احساس کمتری کا شکار نہیں ہو سکتے اور آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ آپ کو زندگی میں جمود، تعطل، تساہل، ناامیدی ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ آپ پر جوشی کے ساتھ زندگی کا سفر طے کرنے کے قائل ہیں۔

آپ اپنے ہم عمروں کے ساتھ ساتھ بوڑھوں اور بچوں کے ساتھ بھی ہمدردی کرنے کے قائل ہیں۔ اور سب کی دلجوئی کرنا آپ کی فطرت ہے آپ کمزوروں کی مدد کر کے دلی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

آپ کے اندر دولت کمانے کی زبردست صلاحیت موجود ہے اور دولت کمانے کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ خرچ کے معاملے میں فیاض بھی ہیں۔ اور نرم بھی یعنی آپ دوسروں کی پریشانیوں کو محسوس بھی کرتے ہیں اور انہیں دور کرنے کے لئے بے دریغ اپنا پیسہ بھی خرچ کر ڈالتے ہیں۔ آپ کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی مہارت حاصل ہے۔ آپ اپنے خیالات کا اظہار بہت ہی بردباری اور سلیقہ مندی کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور آپ زبردست قسم کے سلیقہ شعار بھی ہیں۔ آپ کے مزاج میں سنجیدگی، متانت اور بردباری دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ آپ کی غیرت اور خودداری بھی بے مثال ہے۔ آپ کسی کے سامنے بہت جلدی سے اپنا سر نہیں جھکاتے اور سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے کسی چھچھورے پن کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ آپ صاحب ہنر انسان ہیں، خوشامد، نفاق، چاپلوسی، حرص طمع جیسے امراض سے آپ محفوظ ہیں۔ آپ اچھی گفتگو کر سکتے ہیں اور اپنی گفتگو سے لوگوں کو بہ آسانی متاثر کر سکتے ہیں۔

آپ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں اور اپنے پرائے کی تفریق کئے بغیر لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ آپ ان حالات میں بھی لوگوں کی مدد کرتے ہیں جب آپ خود قابل مدد ہوتے ہیں۔ آپ نے زندگی کو بہت قریب سے دیکھا ہے اور سمجھا ہے، زندگی کا پورا لطف آپ جیسے لوگ ہی اٹھاتے ہیں کیونکہ آپ کو زندگی میں ہر طرح کے حالات سے گزرنا پڑا ہے۔ آپ نے حالات کے سرد اور گرم کو دیکھا ہے آپ نشیب وفراز سے صبر وضبط کے ساتھ گزرے ہیں اس لئے آپ جیسے لوگوں کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے زندگی کا رنگ دیکھا ہے۔ رنگ خوشی بھی اور رنگ غم بھی اور آپ نے ہر طرح کے مراحل سے گزرتے ہوئے اپنی فطری صلاحیتوں کو سنبھال کر رکھا ہے اس لئے آپ کی شخصیت مکمل کہلانے کی مستحق ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فلاں ابن فلاں غائب کب آئے گا

اگر کسی غائب انسان کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہو کہ وہ کب واپس آئے گا تو سوال قائم کر کے تفصیلات پھیلائیں پھر مستحصلہ برآمد کر کے اندازہ کریں۔ اگر مستحصلہ ایک، چار، یا سات ہو تو غائب زندہ ہے اور جلد آئے گا۔ اگر دو پانچ یا ۸ ہو تو سمجھو کہ وہ مر چکا ہے۔ اگر ۳، ۶، یا ۹ ہو تو سمجھو زندہ ہے لیکن کسی مصیبت کا شکار ہے اور واپسی ہوگی تو دیر سے ہوگی۔

مثلاً انور ابن جمیلہ کے بارے میں ۱۵راگست ۲۰۰۵ء کو شام ۴ بجے معلوم کیا کہ کب واپس آئے گا تو سوال اس طرح قائم ہوگا۔

انور ابن جمیلہ جو غائب ہے کب آئے گا؟

اس کی تفصیلات حسب قاعدہ اس طرح پھیلائیں۔

(۱) انور۔ جمیلہ	۳۴۵	۳
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۰۸۳	۳
(۳) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی	۸	۸
(۵) سن عیسوی	۲۰۰۵ء	۷
(۶) تاریخ قمری	۹	۹
(۷) ماہ قمری جمادی الثانی	۶	۶
(۸) سن ہجری	۱۴۲۶ھ	۴
(۹) تاریخ ہندی	۳۲	۵
(۱۰) ماہ ہندی ساون	۴	۴
(۱۱) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۲	۱
(۱۲) دن پیر مقررہ نمبر	۲	۲
(۱۳) برج اسد	۵	۵
(۱۴) متعلقہ ستارہ شمس منقی	۴	۴
(۱۵) منزل قمر بلدہ	۲۱	۳

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۳ ۴ ۵ ۲ ۱ ۴ ۵ ۴ ۶ ۹ ۷ ۸ ۶ ۳ ۳
۷ ۹ ۷ ۳ ۵ ۹ ۹ ۱ ۶ ۷ ۶ ۵ ۹ ۶
۷ ۷ ۱ ۸ ۵ ۹ ۱ ۷ ۴ ۴ ۲ ۵ ۶
۵ ۸ ۹ ۴ ۵ ۱ ۸ ۲ ۸ ۶ ۷ ۲
۴ ۸ ۴ ۹ ۶ ۹ ۱ ۱ ۵ ۴ ۹
۳ ۳ ۴ ۶ ۶ ۱ ۲ ۶ ۹ ۴
۶ ۷ ۱ ۳ ۷ ۳ ۸ ۶ ۴
۴ ۸ ۴ ۱ ۱ ۲ ۵ ۱
۳ ۳ ۵ ۲ ۳ ۷ ۶
۶ ۸ ۷ ۵ ۱ ۴
۵ ۶ ۳ ۶ ۵
۲ ۹ ۹ ۲
۲ ۹ ۲
۲ ۲
۴

۴ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انور ابن جمیلہ زندہ ہے اور جلد واپس آئے گا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ازقلم: سعید احمد
خورجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ اِذْ تَمْشِیْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَنْ یَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓی اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَیَا مُسَخِّرَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ قَلْبَ نام مطلوب قَلْبَ نام طالب بِالْخَیْرِ لِاَدَاءِ الْحُقُوْقِ یَا وَدُوْدُ حَبِّبْ حَبِّبْ یَا وَدُوْدُ۔

یہ آیت شریفہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تحریر ہے کہ جو کہ بہشتی زیور نواں حصہ (صفحہ نمبر: ۱۰۷) پر درج ہے۔ زوجین کی محبت کے واسطے ہے اب سے قریب ۲۵ سال پہلے میں نے بہشتی زیور کا مطالعہ کیا تھا تب یہ آیت شریفہ میری نظر کے سامنے آئی۔ میں نے کتنی ہی بار آزمایا۔ بیشک اس میں کوئی شک نہیں ہے اپنی صفات و برکات ظاہر کرنے میں۔ تحریر میں زوجین میاں بیوی کے لئے تحریر ہے مگر میں یہ سوچ کر کہ یہ آیت محبت ہے مقصد اس آیت شریفہ کا دلوں میں محبت پیدا اور جوش محبت تاثیر ہے تو کیوں نہ اور لوگوں پر بھی اس کو آزمایا جائے۔ جیسے بھائی بھائی، بہن بھائی، والدین اور اولاد میں آپسی نفرت ہے ان پر آزمائش کی اپنی صفات میں بے شک درست ہے۔ مگر مذکورہ بالا جائز امور میں یہ پر تاثیر ہے۔ ناجائز امور میں آیت شریفہ کو استعمال اور بدنام نہ کریں۔

طریقہ استعمال کرنے سے پہلے کچھ اور بھی آپ کو بتا دوں جیسے کوئی بیوی اپنے شوہر کی نظر اندازی، محبت، لاپرواہی یا شوہر اسی بنا پر یا بھائی بہن میں یا والدین اور اولاد میں کسی بھی وجہ سے نااتفاقی نفرت رہتی ہے اور گھر میں ہر وقت کسی بھی قسم کا انتشار اسی وجہ سے رہتا ہے جس کی وجہ سے سب اہل خانہ پریشان رہتے ہیں اور روز بروز گھر میں سے لڑائی جھگڑے کی آواز پڑوسی اور رہ گزر محسوس کرتے ہیں اور بدنامی ہوتی ہے اور خوشحالی کی جگہ گھر میں بدحالی نظر آتی ہے سب ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں اور نہیں بولتے خاموش رہتے ہیں اور اہل خانہ اس بدامنی کی وجہ سے بہت سے عالموں اور عاملوں کے پاس جا چکے ہیں اور جاتے رہتے ہیں مگر کسی بھی وجہ سے دلی مقصد سے محروم ہیں اور کامیابی نہیں ملتی یا کسی شریف خاندان کے لوگ خاندان کی بے عزتی کی وجہ سے عاملوں اور عالموں کے پاس نہیں جا سکتے تو ان صاحبان کو چاہئے کہ اس آیت شریفہ کو زعفران سے تین کاغذ پر باوضو تحریر کریں اور لفظ قلب کی جگہ مطلوب مع والدہ کا نام تحریر کریں اور ایک کاغذ کو لکھے ہوئے یعنی تحریر آیت شریفہ کو تھوڑے سے پانی میں ڈال دیں صرف مٹ جانے پر اس پانی کو مطلوب کی چائے، دودھ یا شربت میں ملا کر دیں اور پلا دیں اور کہیں شک کا اندیشہ ہے تو اس شربت دودھ یا چائے کو آپ بھی پی سکتے ہیں اتفاق ہی ہوتا ہے اور ایک کاغذ پر پین ہرا یا سرخ روشنائی کا ہونا چاہئے تحریر کریں اور موم جامہ کر کے اپنے بازو یا گلے میں باندھیں۔ اگر آپ ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتے کسی بھی وجہ پر تو آپ کو آیت شریفہ یاد کرنی ہوگی مع ناموں کے جس کو آپ اپنی طرف رجوع کرنا چاہتے ہیں جیسے مثلاً بیوی ہے وہ نہ تو لکھ سکتی ہے اور نہ باندھ سکتی ہے کہ کوئی کھول کر پڑھوائے گا تو باعث بدنامی ہے اور نہ ہی کسی عالم یا عامل کے پاس جا سکتی ہے اگر گئی بھی ہے تو مقصد حل نہیں ہوا لہٰذا وہ صاحبان آیت شریفہ کو یاد کرلیں اور گیارہ بار مع ناموں کے پڑھ کر مطلوب کو کسی بھی میٹھی چیز جیسے چائے، شربت، دودھ یا کھانے پر دم کر کے پلایا یا کھلایا کریں آپ تاثیر خود دیکھیں گے یہ واقعی میں نے طویل تحریر کی ہے بہشتی زیور میں اس آیت پاک کیلئے اتنی تحریر نہیں ہے بلکہ صرف اتنا لکھا ہے کہ زوجین کی محبت کے لئے آیت شریفہ کو کسی بھی چیز پر پڑھ کر کھلائیں مٹھائی یا نمک پر۔ مگر میں نے جس جس طرح بھی آیت شریفہ کو آزمایا ہے جہاں جہاں بھی آزمایا ہے جو حالات تحریر کئے ہیں۔ یہ میرا تجربہ ہے طویل تحریر کی معافی چاہتا ہوں خادم ہوں گستاخی نظر انداز کر دینا۔ مذکورہ بالا آیت گیارہ بار یا سات بار یا کم از کم تین بار پڑھ کر دم کریں اور کھلائیں پلائیں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

نویں قسط

کرشمات جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ایک ایسا روحانی فارمولہ نقل کیا جارہا ہے جو روحانی عملیات کا انمول خزانہ ہے۔اس فارمولے کے ذریعہ کوئی بھی انسان رزق اور روزگار کے معاملے میں زبردست کامیابی اور ترقی حاصل کرسکتا ہے۔شرط یہ ہے کہ وہ صحیح طریقہ سے اس فارمولے کو انجام دے لے اور اپنے یقین میں کسی بھی طرح کا تردد نہ پیدا ہونے دے۔راقم الحروف نے اس فارمولے کو آزمایا ہے۔اور جس کو بھی یہ فارمولہ عطا کیا گیا ہے اس نے اس کو تجربہ میں لاکر اس کی حقانیت کی تائید کی ہے۔اپنے قارئین کی خدمت میں بطور خاص یہ فارمولہ پیش کیا جارہا ہے طریقہ بہت ہی آسان ہے۔

سب سے پہلے طالب اپنے نام کے اعداد نکالے۔پھر اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکالے۔اگر طالب غیر شادی شدہ ہے تو اپنے والد کے نام کے اعداد بھی شامل کرے اور اگر وہ غیر شادی شدہ ہے تو اپنے شریک حیات کے نام کے اعداد شامل کرے۔اس کے بعد تین سورتوں کے اعداد اس میں جوڑ دے۔سورۂ یٰسین سورۂ مزمل اور سورۂ فتح۔جس ماہ قمری میں نقش تیار کرنا ہو اس کا ترتیب نمبر جس دن تیار کرنا ہو اس کا ترتیب نمبر اور سن ہجری کا مفرد عدد۔اس کے ساتھ ساتھ درود عام کے اعداد بھی شامل کرلیں درود عام یہ ہے۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

نقش اپنے عنصر کے اعتبار سے بنائے۔یعنی اگر طالب کا عنصر آتشی ہو تو نقش آتشی چال سے پر کرے اور اگر طالب کا نقش خاکی ہو تو نقش خاکی چال سے تیار کرے۔کل تین نقش تیار کرے۔ایک نقش بادی چال سے تیار کرے اس کو کسی پھل دار درخت پر لٹکادے۔دوسرا نقش آبی چال سے پر کرے اس کو آٹے میں گولا بنا کر دریا میں یا کسی نہر میں ڈال دے۔تیسرا نقش اپنے عنصر کے اعتبار سے تیار کرے اور اس کو یا تو گلے میں ڈال لے یا اپنے بازو پر باندھ لے۔اگر طالب مرد ہے تو نقش دائیں بازو پر باندھے اور اگر عورت ہے تو نقش بائیں بازو پر باندھے۔

نقوش تیار کرنے کے بعد ان تینوں نقوش پر سورۂ یٰسین سورۂ مزمل اور سورۂ فتح ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کردیں۔

یہ تینوں نقش اس اتوار کو جو چاند کی یکم تاریخ سے ۱۴ رتاریخ کے درمیان پڑے۔اس کی پہلی ساعت میں لکھے۔یعنی سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر تقویم یا کلینڈر میں دیکھ لیں کہ چاند عقرب میں نہ ہو۔

بازو یا گلے والے تعویذ کو اور درخت والے تعویذ کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔مثال

نام طالب۔فرزانہ	۳۳۳
نام والدہ۔طاہرہ۔	۲۲۰
نام شریک حیات۔انور عمر خطیب۔	۱۱۸۸
نام سورۂ یٰسین۔	۲۲۱۴۱۰
نام سورۂ مزمل۔	۱۸۸۸۲۸
نام سورۂ فتح۔	
نام درود عام۔	۱۰۲۷
نام سن ہجری۔	۱۴۲۶
نام ترتیب نمبر ماہ قمری شعبان۔	۸
تاریخ۔	۲۵
دن جمعہ ترتیب نمبر۔	۲
	۴۸۳۲۴۷
کل اعداد ہوئے۔	۴۸۳۲۴۷
قانون کے وضع کئے۔	۳۰
	۴۸۳۲۱۷

۱۲۰۸۰۴
۴)۴۸۳۲۱۷(
۴
×۸
۸
×۳۲
۳۲
×۱۷
۱۶
۱ کسر

عنصر معلوم کرنے کے لئے فرزانہ کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۸۵
۴)۳۴۳(
۳۲
۲۳
۲۰
۳

۳ باقی رہنے کا مطلب ہے کہ عنصر آبی ہے۔

آبی چال سے نقش پر کیا جائے گا اور نقش کے چاروں طرف تینوں سورتوں کا اور درود عام کا واسطہ دیا جائے گا۔ دو نقش آبی چال سے بنیں گے اور ایک بادی چال سے۔ بادی چال والا نقش درخت پر لٹکایا جائے گا اور ایک آبی چال والا نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالا جائے گا اور ایک فرزانہ کے گلے میں رہے گا۔ انشاء اللہ یہ نقش روزگار کی ترقی اور فتوحات وکامرانی کیلئے حد سے زیادہ مؤثر اور مفید ثابت ہوگا۔

نقش بادی چال سے۔

۷۸۶

بحق سورۂ یٰسین

بحق سورۂ فتح — بحق سورۂ مزمل

۱۲۰۸۰۷	۱۲۰۸۱۲	۱۲۰۸۱۰	۱۲۰۸۱۸
۱۲۰۸۱۹	۱۲۰۸۰۹	۱۲۰۸۱۵	۱۲۰۸۰۴
۱۲۰۸۱۳	۱۲۰۸۰۶	۱۲۰۸۱۷	۱۲۰۸۱۱
۱۲۰۸۰۸	۱۲۰۸۲۰	۱۲۰۸۰۵	۱۲۰۸۱۴

بحق درود عام

نقش آبی چال سے۔

۷۸۶

بحق سورۂ یٰسین

بحق سورۂ فتح — بحق سورۂ مزمل

۱۲۰۸۱۸	۱۲۰۸۰۴	۱۲۰۸۱۱	۱۲۰۸۱۴
۱۲۰۸۱۰	۱۲۰۸۱۵	۱۲۰۸۱۷	۱۲۰۸۰۵
۱۲۰۸۱۲	۱۲۰۸۰۹	۱۲۰۸۰۶	۱۲۰۸۲۰
۱۲۰۸۰۷	۱۲۰۸۱۹	۱۲۰۸۱۳	۱۲۰۸۰۸

بحق درود عام

خاکی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۴ سے تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو ۱۳ ویں خانے میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ اگر ۲ باقی رہے تو نویں خانے میں ایک کا اضافہ ہوگا اور اگر ۳ باقی رہے تو پانچویں خانے میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ اگر برابر تقسیم ہوجائے تو کسی خانے میں اضافے کی ضرورت نہیں۔

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

سنگ سیم

اس پتھر کو عربی زبان میں حجر السیم، فارسی میں سنگ سیم، سنسکرت میں پیلو، اور انگریزی میں جیڈ (JED) کہتے ہیں۔ اس پتھر کا یونانی نام نیفرائٹ ہے۔ چین میں اس پتھر کا استعمال حضرت مسیحؑ کی پیدائش سے کئی ہزار سال پہلے سے رائج ہے۔ چنانچہ یہ پتھر چینیوں کے نزدیک مذہبی حیثیت رکھتا ہے۔ اور چینی لوگ ایک خاص عقیدت اور اہمیت کے ساتھ آج بھی اس کا استعمال کرتے ہیں۔ جیسا عقیدہ مسلمانوں کا حجر اسود کے ساتھ ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ یہ ایک جنت کا پتھر ہے جسے حرم میں نصب کیا گیا ہے اور حج کے موقعہ پر اس کو بوسہ دینے سے انسان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

اسی طرح سنگ سیم کے بارے میں چینیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر اس کو میت کے ساتھ رکھ دیا جائے تو یہ میت کے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ یہ پتھر چمک دار، دلکش اور دلفریب ہوتا ہے۔ یہ پتھر مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ سرخ، نیلا، پیلا، سبز سیاہ، نارنجی، چاکلیٹی وغیرہ عام طور پر یہ پتھر سبز دستیاب ہے۔ دیکھنے میں یہ زمرد کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

● جو لوگ دماغی کام کرتے ہیں۔ بالخصوص شعر و ادب یا فلسفہ و منطق سے وابستہ ہوتے ہیں انہیں یہ پتھر ضرور پہننا چاہئے۔

● یہ پتھر ضعف باہ، جریان، احتلام، سرعت انزال وغیرہ میں مفید ثابت ہوتا ہے اور ان امراض کو دفع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

● عورتوں کے پوشیدہ امراض میں بھی یہ پتھر فائدہ کرتا ہے۔ مثلاً کثرت حیض، لیکوریا (سیلان رحم) اسقاط حمل وغیرہ میں فائدہ پہنچاتا ہے۔

● کیل مہاسوں کو دفع کرنے میں یہ پتھر اہم رول ادا کرتا ہے اور چہرے کی بے رونقی سے نجات دلاتا ہے۔

● یہ پتھر زہر کی نشاندہی کرنے میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اگر کسی شخص نے سنگ سیم کی انگوٹھی پہن رکھی ہو اور اس کو کوئی زہر کھلادے تو فوراً اس کا دل بے چین ہوجائے گا اور رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے۔ آنکھوں سے پانی جاری ہوجائے گا اور یہ اندازہ ہوجائے گا کہ کسی نے زہر کھلادیا ہے۔ یہ ابتدا ہی میں زہر کے اثرات کو واضح کردیتا ہے اور انسان کی جان بچ جاتی ہے۔

● گردے کے تمام امراض میں یہ پتھر مفید ہے۔

● اس پتھر کے استعمال سے پراسرار قوتیں پیدا ہوتی ہیں۔

● اعصابی نظام کو درست رکھنے کے لئے اس پتھر کا پہننا بہت مفید ہے۔

● جن لوگوں کی طبیعت میں اضطراب اور بے چینی ہو ان کے لئے یہ پتھر مفید ثابت ہوتا ہے اور انہیں بے چینی اور بے قراری سے نجات دلاتا ہے۔

● یہ پتھر خون کی صفائی کرتا ہے۔

● سرعت انزال اور احتلام سے روکتا ہے۔

● شدید بخار سے محفوظ رکھتا ہے۔

● جو لوگ جسمانی طور پر کمزور اور لاغر ہوں ان کے لئے یہ پتھر حد سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

● قوت سوچ و فکر کو بڑھاتا ہے۔

● جو لوگ سنگ سیم کی انگوٹھی پہنتے ہیں وہ لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں ان کی ذہنی صلاحیتیں بیدار ہوجاتی ہیں اور ان کے چہرے ایک عجیب طرح کی چمک بکھر جاتی ہے جو انہیں محفلوں میں ممتاز کراتی ہے۔

یہ پتھر ہندوستان، پاکستان، فرانس، یونان، مصر، تبت، نیوزی لینڈ وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن عام طور پر دستیاب نہیں ہوتا۔ تاہم تلاش کرنے سے اس دنیا میں ہر چیز مل جاتی ہے اللہ کی پیدا کردہ اس نعمت کو تلاش کرکے استعمال میں لانا چاہئے۔ یہی نعمت خداوندی کی قدردانی ہے۔

✡❀✡❀✡❀✡❀✡✡

برج میزان کی برجی علامت ترازو ہے۔ اس کا حاکم ستارہ زہرہ اور عنصر بادی ہے۔ اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف و خصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ حساس، دور اندیش، انصاف پسند اور متوازن طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ اپنے خیالات اور اعمال و افعال میں بڑے سنجیدہ اور ٹھوس ہوتے ہیں۔

● دور اندیشی اور ادراک ان کے مزاج میں ہوتے ہیں۔

● وہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتے ہیں، اس فیصلہ پر قائم رہتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرنا ان کا خاصہ ہوتا ہے۔

● وہ ذہنی طور پر ہر چیز میں توازن قائم کرنے اور منصفانہ نتیجوں پر پہنچنے کے عادی ہوتے ہیں۔

● ان میں سے اکثر قانون کے مطالعہ کی طرف مائل ہوتے ہیں اور نامور وکیل، بیرسٹر یا جج ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ علم کی عزت اور علمی شخصیتوں کا بڑا احترام کرتے ہیں۔

● انہیں ہر بات کو جانچنے اور پرکھنے کی عادت ہوتی ہے اور یہ عادت انہیں علمی معاملات میں بھی بہت مدد دیتی ہے۔ اور وہ علمی تحقیقات میں اکثر اپنی زندگیاں گزار دیتے ہیں۔

● ان کا ذہن رسا ہوتا ہے اور انہیں حسن اور زندگی کے تمام معاملات میں نظم و ضبط سے بڑی رغبت ہوتی ہے۔

● وہ فنون لطیفہ بالخصوص موسیقی اور مصوری کی طرف فطری رجحان رکھتے ہیں۔

● وہ اپنے ماحول سے بہت متاثر ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ ماحول ان کے مزاج سے ہم آہنگ ہو۔

● انہیں اگر رہنے یا کام کرنے کے لئے صاف، شاندار اور اپنے مزاج سے ہم آہنگ ماحول میسر نہ آئے تو وہ خوش نہیں رہ سکتے اور نہ خوش ہو کر کام کر سکتے ہیں۔

● ان کی فطرت میں قابل احترام ہستیوں اور بزرگوں کا ادب، خوش خلقی، شرافت اور دوسروں کی ہمدردی کے جذبات قدرت نے بڑی فراخدلی سے ودیعت کئے ہوتے ہیں۔

● ان کے احساسات، جذبات اور محبت کے رشتے بہت مضبوط ہوتے ہیں اور یہ رشتے ان کی زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

● ان کے دوستوں کا حلقہ بہت وسیع ہوتا ہے۔

● وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ بہت جلد میل جول بڑھا لیتے ہیں۔

● ان کی زندگی کا معاشرتی پہلو بہت سرگرم ہوتا ہے اور اس کی اثر [illegible]ی کا انحصار اس بات پر موقوف ہوتا ہے کہ وہ دانش مندی سے کام لیتے [illegible] ان معاشرتی تعلقات کو کس حد تک اپنے فائدے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

● وہ فطرتاً مفاہمت پسند اور صلح جو ہوتے ہیں۔

● وہ دوسروں کے لڑائی جھگڑے اور اختلافات ختم کرا کر صلح صفائی کرانے کے عادی ہوتے ہیں۔

● انہیں سخت مشقت طلب کاموں کی بہت زیادہ خواہش نہیں ہوتی۔

● وہ اعتماد اور اثر ورسوخ والے مناصب کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔

● وہ معاملات کا انتظام وانصرام اپنے مخصوص انداز میں بڑے پرسکون طریقے سے کرتے ہیں۔

● انہیں خواہ کوئی سا اور کیسا عہدہ مل جائے وہ جس خوش خلقی کے ساتھ دوسروں سے پیش آتے ہیں اس کی بنیاد پر کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔

● انہیں قدرت کی طرف سے یہ صلاحیت ملی ہوتی ہے کہ آنے والے واقعات کا وقت سے پہلے اندازہ کرسکیں۔

● انہیں نفسیات، روحانیات اور سحر وطلسمات سے بھی دلچسپی ہوتی ہے۔ مگر ہر بات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا اور منطقی دلیلوں سے ثابت کرنا چونکہ ان کی عادت بن چکی ہوتی ہے، اس لئے اکثر ان کی روحانی طاقتیں یا تو خام رہ جاتی ہیں یا ضائع ہوجاتی ہیں۔

● وہ دولت اور کاروبار کے معاملات میں بھی پیشگی اندازے خوب لگالیتے ہیں۔

● انہیں دولت کی کوئی زیادہ پرواہ نہیں ہوتی، اس لئے پیشگی اندازوں کی درستی کے باوجود وہ ان سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھاسکتے۔

● وہ زندگی میں اکثر نشیب وفراز سے دوچار رہتے ہیں۔

● وہ وجدانی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔

● ان کا ذہن چیزوں کو اکمل ترین صورت میں دیکھنے کا آرزومند ہوتا ہے۔

● ان کی وجدانی صلاحیتیں ایسے مواقع پر خصوصیت سے بروئے کار آتی ہیں جہاں کسی خیالی تصور کو حقیقت کا جامہ پہنانے کی ضرورت ہو یا جہاں کسی مبہم خیال یا خاکے کو واضح شکل دینا مطلوب ہو۔ ایسے مواقع پر وہ اپنی وجدانی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے بہت اچھے انداز میں مناسب عملی اقدامات سوچ کر واضح لائحہ عمل متعین کرسکتے ہیں۔

● وہ محبت کے معاملے میں بھی توازن اور معقولیت کے طلب گار ہوتے ہیں اس لئے ان کی ازدواجی زندگی عام طور پر کامیاب نہیں رہتی کیونکہ وہ یہ بات نظر انداز کر جاتے ہیں کہ محبت اور ازدواجی زندگی میں ناپ تول یا بحث ودلیل کا کوئی پیمانہ نہیں چلتا۔

● وہ اگر چہ اپنے مزاج کے مطابق گھریلو زندگی میں سکون اور مسرت کے حصول کی بڑی کوشش کرتے ہیں مگر اکثر مایوس اور ناکامی سے دوچار ہوتے ہیں۔

● ان کی معاشرتی اور مجلسی زندگی ایک حد تک ان کی ازدواجی زندگی کے نقصان کی تلافی کردیتی ہے کیونکہ ان سے دوستی کرنے اور راہ ورسم رکھنے کے خواہاں بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔

● وہ طبعاً سچائی، صداقت اور حقیقت کی تلاش میں رہتے ہیں۔

● وہ رحمدل اور منصف مزاج ہوتے ہیں اور غیر جانبدار رہنا پسند کرتے ہیں۔

● انہیں تیز رنگوں اور تیز روشنیوں سے الجھن ہوتی ہے۔

● انہیں ہلکی روشنی، ہلکے رنگوں اور مدھم سروں کی موسیقی سے سکون ملتا ہے۔

● وہ ذہین، منطق پسند اور بحث ومباحثہ کے شوقین ہوتے ہیں۔

● وہ تجسس پسند ہوتے ہیں اور اس تجسس کی تسکین کی خاطر طرح طرح کے سوال کرتے ہیں۔

● وہ فنکارانہ صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔

● انہیں گندگی اور بے ترتیبی سے نفرت ہوتی ہے چنانچہ وہ ہر چھوٹے بڑے معاملے میں صفائی نفاست، ترتیب وتوازن اور ہم آہنگی کے طلب گار ہوتے ہیں۔

● وہ کاروباری معاملات کے بہت اچھے اور کامیاب شراکت دار ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ تعاون کرسکتے ہیں۔

● وہ بڑے متحمل مزاج ہوتے ہیں اور پریشانی ومصیبت کی حالت میں چیخنے چلانے اور شور مچا کر آسمان سر پر اٹھانے کے بجائے بڑے صبر وتحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

● وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔ اور اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

● وہ دوسروں کے ساتھ ہمیشہ انصاف سے پیش آتے ہیں اور انکسر

ہونے کی صورت میں اپنے ماتحتوں پر کبھی سختی اور زیادتی نہیں کرتے۔

● وہ فطری طور پر مہذب اور کسی قدر شرمیلے ہوتے ہیں۔

● وہ جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرتے بلکہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے معاملے کے مثبت، منفی ہر پہلو پر اچھی طرح غور کر لینے کے بعد کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔

● ان کا فیصلہ کبھی جانب دارانہ یا غیر منصفانہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ ہر معاملے میں انصاف کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● وہ اپنے گھر اور اپنے دفتر دونوں کی سجاوٹ اور آرائش میں ترتیب اور قرینے کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ وہ کپڑے، برتن، تصاویر، کتابیں، فرنیچر، کاغذات اور فائلیں وغیرہ سب کو قرینے سے رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● ان کا جمالیاتی ذوق بہت اچھا ہوتا ہے اور ان کے تمام معاملات پر ان کے عمدہ جمالیاتی ذوق کی چھاپ لگی نظر آتی ہے۔

● وہ دوستوں اور دوستی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ دوستی ان کے لئے اتنی ہی ضروری ہوتی ہے جتنا کہ سانس لینا زندگی کے لئے۔ چنانچہ جس طرح بعض لوگ اچھا کھانے یا اچھا پہننے کے شوقین نظر آتے ہیں، وہ زیادہ سے زیادہ دوست بنانے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔

● وہ توازن کے قائل ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ شادی اور دوستانہ رفاقت کے معاملات میں بھی ترازو کے دونوں پلڑے برابر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● وہ خوش مزاج، آرام پسند، خلیق اور مصلحت اندیش ہوتے ہیں۔

● وہ جسے پسند کرتے ہیں اور اپنا دوست بناتے ہیں، اس سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی انہیں پسند کرے اور اپنا دوست سمجھے۔

● وہ ہمیشہ ایسا ماحول پسند کرتے ہیں جو ان کے جمالیاتی ذوق کے مطابق ہو یا کسی نہ کسی حد تک ان کے جمالیاتی ذوق کی تسکین کر سکے۔

● وہ دوستی اور رفاقت کے رشتے ترجیحی طور پر ایسے افراد سے استوار کرتے ہیں جو یا تو فنکار ہوں یا انہیں فنون لطیفہ سے گہری دلچسپی ہو۔

● وہ حسن اور خوبصورتی سے متعلق ہر شعبے میں گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں اور اسی دلچسپی کے باعث وہ اپنے باصلاحیت دوستوں کے ساتھ پینٹنگ، ڈیزائننگ، آرائش وزیبائش اور دیگر اسی نوعیت کے دیگر شعبوں میں شراکت اور تعاون پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔

● وہ طبعاً سیر وتفریح کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

● وہ مہمان ہوں یا میزبان، آداب مجلسی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

● ان کے دوست اگرچہ بکثرت ہوتے ہیں مگر ان میں زیادہ تعداد باا‌ثر، صاحب اختیار اور سماجی یا معاشرتی طور پر ممتاز اور نمایاں لوگوں کی ہوتی ہے۔

● وہ اپنے موڈ کے تابع ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ بعض اوقات فوراً مشتعل ہوجاتے ہیں یا معمولی سی بات کا بھی برا مان لیتے ہیں۔

● وہ اخوت انسانی پر یقین رکھتے ہیں اور دل سے انسانی بھلائی کے لئے کوشاں رہتے ہیں

● وہ بالعموم اپنے بچوں کے لئے اچھے والدین ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ بڑی حساس طبیعت رکھتے ہیں اور اپنی ذات یا کاموں پر دوسروں کے اعتراض سے انہیں سخت تکلیف اور ذہنی کوفت ہوتی ہے۔

● وہ بالعموم زبان کے میٹھے اور نرم ہوتے ہیں اور اس طرح میٹھی زبان، نرم گفتگو اور شیریں لہجہ استعمال کرکے دوسروں کا دل موہ لیتے ہیں، اور ان کے مخالف بھی ان کے دوست بن کر انہیں پسند کرنے لگتے ہیں۔

● وہ لوگوں کے سوچنے کے انداز اور طور طریقوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور اسی انداز کے مطابق ان سے بات کرتے ہیں۔

● وہ لڑائی جھگڑوں سے دور اور امن سکون سے رہنا پسند کرتے ہیں۔

● وہ طبعاً فیاض ہوتے ہیں اور خوش اخلاقی کو اپنی زندگی کا شعار سمجھتے ہیں، چنانچہ وہ ہر شخص کے ساتھ فیاضی، خوش دلی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔

● وہ جب ماحول کو اپنے لئے سازگار بنانے اور آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی کوششیں کررہے ہوتے ہیں تو کسی نہ کسی مرحلے پر تذبذب کا شکار ہوجاتے ہیں اور وہ یہ سوچنے لگتے ہیں کہ کون سا اقدام ان کے لئے درست اور فائدہ مند ثابت ہوگا تاہم یہ کیفیت وقتی اور عارضی ہوتی ہے۔ چنانچہ جب وہ معاملے کے ہر پہلو کو مدنظر رکھ کر کوئی فیصلہ کر لیتے ہیں تو کامیابی کی منزل پا لیتے ہیں۔

● انہیں چونکہ حقیقت کی تلاش اور سچائی کی جستجو ہوتی ہے، اس لئے ان میں دوسروں پر اعتراض کرنے اور ان کی عیب جوئی کا رجحان کافی حد تک موجود ہوتا ہے، اس لئے ان کی تمام تر نیک نیتی کے باوجود ان کے اعتراضات اور تنقید کا ہدف بننے والے لوگ ان سے برگشتہ ہوجاتے ہیں۔

یہ اور بات ہے کہ وہ ایک سچے تحقیق پسند انسان کی حیثیت سے ایسا کرتے ہیں اور اپنی فطری احتیاط پسندی کو اپنے لئے ایک ایسی حفاظتی دیوار خیال کرتے ہیں۔ جوان کے امن وسکون کی ضامن ہوتی ہے۔

● وہ کبھی مطمئن ہو کر نہیں بیٹھتے وہ ایک کام ختم کر کے کسی اور کام میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں یا کام کا ایک مرحلہ ختم کرتے ہی اگلے مرحلے کا آغاز کر دیتے ہیں۔ اگر چہ بعض اوقات اس طرح انہیں نقصان بھی ہوتا ہے مگر وہ اپنی مخصوص فطرت کی وجہ سے اپنے سفر کو اسی طرح جاری رکھتے ہیں۔

● وہ اگر چہ ناکام انسان نہیں کہلا سکتے مگر انہیں غیر مطمئن انسان ضرور کہا جا سکتا ہے۔

● وہ اپنے ذہن کو منفی اثرات کی طرف بھی منتقل کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی زندگی میں ایسے موڑ بھی آتے ہیں اور انہیں ایسے حالات سے دوچار ہونا بھی پڑتا ہے کہ وہ دلبرداشتہ ہو جاتے ہیں تاہم اکثر و بیشتر وہ محنت اور جدوجہد سے اس منفی صورت حال پر قابو پا لیتے ہیں۔

● وہ متوازن اور معقول زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں۔

● وہ اچھے خیالات کے مالک ہوتے ہیں، دوسروں کیلئے ہمدردانہ جذبات رکھتے ہیں اور ان کے دل دوستی اور رفاقت کے جذبات سے معمور ہوتے ہیں۔

● وہ ضمیر کی آواز پر توجہ دیتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے ضمیر کی آواز پر کان دھرتے ہیں بلکہ اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔

● وہ صلح جو، بردبار اور متحمل مزاج ہوتے ہیں۔

● وہ اپنی رائے کو اثر انگیز اور متاثر کن انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور دوسروں کی معقول رائے کو فوراً بغیر کسی ہچکچاہٹ کے قبول کر لیتے ہیں۔

● وہ اگر چہ بذات خود تحقیقی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتے مگر ان سرگرمیوں کے سلسلے میں کی جانے والی مجموعی کوششوں اور ان کے نتائج کو خوشدلی سے قبول کر لیتے ہیں۔

● وہ خاموش طبع ہوتے ہیں اس لئے بسا اوقات ان کی صلح جوئی اور صلح پسندی کو شک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

● وہ عام طور پر کسی ذمہ داری کو قبول کرنے سے ہچکچاتے ہیں لیکن اگر کوئی ذمہ داری قبول کرنی پڑ ہی جائے تو اس کے فرائض نبھانے کی پوری جدوجہد کرتے ہیں۔

● وہ دوسروں کے لئے رحمدلانہ جذبات رکھنے کی وجہ سے دوسروں کے اچھے مددگار ثابت ہوتے ہیں کیونکہ وہ دل سے یہ چاہتے ہیں کہ دکھی اور پریشان حال لوگوں کے کام آئیں اور ان کی خدمت کریں۔

● وہ خود غرض نہیں ہوتے اور با اعتماد اور بھروسے کے قابل افراد کی رفاقت قبول کر لیتے ہیں مگر جن لوگوں پر انہیں اعتماد نہیں ہوتا۔ ان سے وہ زیادہ ربط وضبط نہیں بڑھاتے۔

● وہ خوش اخلاق اور ملنسار ہوتے ہیں اور اپنے دل میں دردمندانہ جذبات رکھتے ہیں۔

● وہ بڑے حساس ہوتے ہیں اور دوسروں کی طرف سے ذرا سی بے رخی کو بھی فوراً محسوس کر لیتے ہیں۔

● وہ شیریں زبان ہوتے ہیں اور بڑے میٹھے انداز میں گفتگو کرتے ہیں اور اس طرح اپنے مخاطب کو جلد ہی اپنی باتوں میں لا کر متاثر کر لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ مخالفوں کو بھی دوست بنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

● وہ دوسرے لوگوں کی سوچ، ذہن اور انداز کو بہت جلد سمجھ لیتے ہیں۔

ان میں اپنے آپ کو منوانے کی خواہش بڑی شدید ہوتی ہے اور اس کی خاطر وہ کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

● وہ خوبصورتی کے دلدادہ ہوتے ہیں اور ہر جگہ خوبصورتی کو تلاش کرتے ہیں۔ وہ زندگی کو خوبصورت بنانا اور اس سے لطف اندوز ہونا جانتے ہیں اور خوبصورتی ہی ان کی روح کو زندہ رکھتی ہے۔

خواتین

برج میزان کے تحت پیدا ہونیوالی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف وخصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

● وہ اپنی گھریلو خوشیوں کا بے حد خیال رکھتی ہیں اور انہیں برقرار رکھنے کے لئے بے حد محنت اور جدوجہد سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔

● وہ ایسے رفیق حیات کی رفاقت سے خوشی محسوس کرتی ہیں جو ان سے عقیدت کی حد تک محبت کرتا ہو۔

● وہ گھریلو انتظام وانصرام کی صلاحیت کی مالک ہوتی ہیں اور اس صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے گھر کے انتظامات کو تسلی بخش حد

تک درست حالت میں رکھتی ہیں۔

● وہ مسرت بخش شادی کو دنیا کی ساری دولت سے بہتر سمجھتی ہیں اوراس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دے سکتی ہیں۔

● وہ اپنے رفیق زندگی کے عزیز واقارب سے بدظن یا تنگ دل نہیں ہوتیں بلکہ انہیں اچھا سمجھتی ہیں اوراپنے رفیق زندگی کی طرح انہیں بھی خوش کرنے اورخوش رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔

● وہ اپنے آرام، خوشی اور سکون کا بے حد خیال رکھتی ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے گھر کو خوب سجا سنوار کر رکھتی ہیں اور اس کے لئے بعض اوقات اپنی بساط سے بڑھ کر اعلیٰ قسم کا قیمتی سامان آرائش وزیبائش خریدنے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔

● وہ اچھی چیزوں سے لطف اٹھانا خوب جانتی ہیں اور اس طرح اپنی زندگی کوخوشگوار بنائے رکھتی ہیں۔

● وہ روپیہ پس انداز کرنا خوب جانتی ہیں اوراپنی بچائی ہوئی رقم کو مصیبت کے وقت اس سلیقے سے استعمال کرتی ہیں کہ ان کی زندگی اس مصیبت سے نکل آتی ہے۔

● وہ دوسروں سے تعلقات بنانے میں اگرچہ دل کا کہامانتی ہیں مگر اس کے لئے اپنے دماغ اور دماغی صلاحیتوں سے پورا پورا کام لیتی ہیں۔ اس لئے وہ اپنے حلقے میں مقبول ہوتی اور مقبول رہتی ہیں۔

● وہ آرائش وزیبائش، فنون لطیفہ، ادب اور بناؤ سنگھار سے خاصی دلچسپی رکھتی ہیں۔

● وہ زندگی میں ترتیب، سلیقے اور ہم آہنگی کو پسند کرتی ہیں۔

● وہ اپنی پسند کا خاص خیال رکھتی ہیں اور ہر موقع پر کسی نہ کسی طرح اس کو پورا کرنے کا اہتمام کرلیتی ہیں۔

● وہ ظاہری نمود ونمائش کے بجائے دلی سکون اور اطمینان کو بہتر خیال کرتی ہیں۔

● وہ اپنے حسن کو قائم وبرقرار رکھنے کی مقدور بھر کوشش کرتی ہیں اور اگر شوبزنس کی دنیا میں آجائیں تو اپنی جسمانی کشش اور حسن وجمال سے خوب شہرت اور فائدہ حاصل کرتی ہیں۔

● وہ ایک خاص قسم کی نسوانی کشش کی مالک ہوتی ہیں جو دوسروں کو فوراً اپنی طرف متوجہ کرلیتی ہیں۔

● وہ حسین اور ملنسار ہوتی ہیں اور دوسروں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتی ہیں۔

● وہ دلکش، خوش وضع اور خوش قطع لباس پہننا پسند کرتی ہیں۔

● وہ فطرتاً تیز طرار اور ذہین ہوتی ہیں اوراپنی ذہانت طبع کی بدولت دوسروں کی توجہ کو اپنی طرف پھیر لینے میں جلد کامیاب ہوجاتی ہیں۔

● وہ طبعاً فراخدل اور فراخ حوصلہ ہوتی ہیں، ہر انسان کو اس کے مرتبے کے مطابق عزت اوراحترام دیتی ہیں اور بغیر کسی جھجک یا حسد کے دوسروں کی اوراور دوسرے اچھے کاموں کی تعریف کرتی ہیں۔

● وہ ایک دلنواز اور کشش انگیز شخصیت کی مالک ہوتی ہیں اوراپنی شخصیت کی اس کشش اور سحر سے کام لینا خوب جانتی ہیں۔

● وہ اپنی مرضی کی مالک بن کر رہنا زیادہ پسند کرتی ہیں اوراگر ان کا رفیق زندگی انہیں ان کی مرضی پر چھوڑ دے تو وہ اس سے ہمیشہ خوش رہتی ہیں اوراس کی جائز خواہشات کی تکمیل کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہوئے اسے سرور لذت آسودگی اور کیف سے بھرپور اپنی بہترین محبت دیتی ہیں۔

● وہ جس سے محبت کرتی ہیں، اسے دل کی گہرائیوں سے چاہتی ہیں اوروہ اپنی اس چاہت کا اظہار کرنے میں بالکل نہیں ہچکچاتیں۔ تاہم یہ چاہت ان کے ذہن اور خواہش کے تابع رہتی ہے۔

● وہ اپنے رفیق حیات میں ایسی خوبیاں تلاش کرتی ہیں جو خود ان میں نہیں ہوتیں، مثلاً اگر ان کا اپنا تعلق غریب گھرانے سے ہے تو وہ چاہیں گی کہ ان کا رفیق حیات امیر گھرانے سے تعلق رکھتا ہو، اگر وہ خود تعلیم کے میدان میں پیچھے رہ گئی ہیں تو وہ چاہیں گی کہ ان کا رفیق حیات اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو۔ اگر خود ان کا اپنا قد چھوٹا ہے تو وہ چاہیں گی کہ ان کا رفیق حیات لمبے قد کا ہو۔

● وہ تنہائی سے جلد گھبرا جاتی ہیں۔ اس لئے دوسروں کی محفلوں اور صحبتوں میں رہنا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ دوسرے لوگ انہیں پسند کریں، عزت دیں اوران کی خواہشات اور تمناؤں کو اہمیت دے کر انہیں خوش کرنے کا باعث بنیں۔

● ان میں جبر، دباؤ اور ظلم وستم برداشت کرنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے یہاں تک کہ جبر اور دباؤ کا شکار ہونے اور ظلم وستم برداشت کرنے کے باوجود وہ خاموش مطمئن اور پرسکون رہتی ہیں۔

● وہ کاروباری معاملات میں قدم رکھتے ہوئے غیر معمولی احتیاط

سے کام لیتی ہیں اور ایک ایک قدم انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھاتی ہیں، چنانچہ وہ کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لیتیں اور ہر کام پوری سوجھ بوجھ کے ساتھ اور سوچ سمجھ کر کرتی ہیں۔

● وہ گاہے گاہے اپنے بارے میں احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں اور ان میں اعتماد کی قوت کم ہو جاتی ہے اور وہ اپنی ذات کو کمزور سمجھنے لگتی ہیں مگر جب وہ اپنی دیگر خوبیوں صلاحیتوں اور صفات کو استعمال کر کے اور اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کر کے قدم اٹھاتی ہیں تو احساس کمتری کے جال سے نکل آتی ہیں۔

● وہ جس سے محبت کرتی ہیں، ٹوٹ کر کرتی ہیں۔ وہ اس کے لئے جان بھی دے سکتی ہیں اور ہمیشہ اس کی وفادار رہ کر اسے یہ احساس بھی دلا سکتی ہیں کہ محبت کیسی زبردست طاقت کا نام ہے۔ ✽✽✽✽

ادائیگی قرض کے لئے

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کا قرض جلد ادا ہو جائے جب کہ وہ قرض ادا کرنے کی سکت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس مقصد کے لئے چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ فلق پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے۔ اس طرح دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنے اور سلام کے بعد یہ پڑھے۔ سبحان اللہ الابدی الابد الواحد الاحد سبحان اللہ الفرد الصمد الذی رفع السموت بغیر عمد المنفرد بلا صاحبۃ ولا ولد۔ اس کے بعد پھر دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ الھکم التکاثر اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ العصر پڑھے۔ پھر جب سلام پھیرے تو اپنا سر سجدے میں رکھ کر سات مرتبہ یہ دعا مانگے۔ اللھم اسئلك التیسیر فی کل عسیر فان التیسیر فی کل عسیر علیك سھل یسیر ۔ اس کے بعد سر سجدہ سے اٹھائے اور بیٹھ کر دس مرتبہ یہ پڑھے۔ فَلِلّٰہِ الحمد رب السموت ورب الارض رب العلمین ولہ الکبریاء فی السموت والارض وھو العزیز الحکیم ۔ انشاء اللہ بہت جلد قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا ہو جائیں گے اور قرضہ ادا ہو جائے گا۔

حیدری فالنامہ

کسی مشکل یا خطرے کے وقت فال دیکھنا مقصود ہو تو دل و دماغ کو حاضر کر کے اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر گیارہ مرتبہ دُرود شریف تین مرتبہ سورہ الحمد پھر گیارہ مرتبہ دُرود شریف پڑھ کر اپنی انگشت شہادت پر دم کر کے اس اُنگلی کو مندرجہ ذیل نقش معظم کے کسی حرف پر رکھنے سے پہلے دل میں اپنے مقصد کا تصور کر لیں۔ جس حرف پر اُنگلی پڑے اسی کے آگے لکھی ہوئی عبارت پڑھ لیں انشاء اللہ صحیح جواب ملے گا۔

ا	ب	ج	د
ھ	و	ز	ح
ط	ی	ک	ل
م	ن	س	ع
ف	ص	ق	ر
ش	ت	ث	خ
ذ	ض	ظ	غ

ا: فال نیک ہے کسی سے ملنے کی خواہش ہے یا کسی چیز کی تلاش ہے تو نا اُمید نہ ہو۔ کامیابی کے آثار ہیں۔

ب: فال اچھی نہیں۔ اگر بیماری کا سوال ہے تو مریض کے لیے خوف جان ہے یا صحت یاب ہونے میں بہت دیر ہے۔ سفر کا اِرادہ ہے تو نقصان ہوگا۔ چار ماہ بعد کامیابی کے آثار ہیں۔

ج: اس کام کی ابتداء میں بہت مشکلات ہیں دشمنوں سے شکست ہوگی۔ دل کا اِرادہ پورا ہونے کی اُمید نہیں۔ مستقبل شاندار ہوگا مگر ابھی وقت اچھا نہیں۔

د: تمہارا ستارہ گردش سے نکل چکا ہے کامیابی کے آثار ہیں۔ آج تم نے کسی اچھی چیز کو دیکھا ہے۔

ھ: فال نیک ہے، ہر کام میں کامیابی کے آثار ہیں، مقدمہ ہے تو اس میں کامیابی ہوگی، بیماری ہے تو شفا ہوگی، سفر ہو تو مبارک ہوگا، ایک دشمن دوست کے لباس میں ہے۔

و: جلد شادی ہوگی۔ تمہارے گھر میں خوشی ہوگی، گھر میں سانپ نکلے تو مارنا نہیں ورنہ نقصان ہوگا۔

ذ: عنقریب تم کسی امتحان میں کامیاب ہو گے اور تم کو ترقی ملے گی۔ فال نیک ہے مقصد پورا ہوگا۔

ح: کسی پر بھروسہ مت کرو۔ ظاہری دوست باطن میں دشمن ہیں۔ کچھ دن صبر کرو۔

ط: وقت ہوشیاری کا ہے۔ کامیابی قریب ہے غفلت مت کرو۔ نحوست کے دن کچھ باقی ہیں عبادت کرتے رہو۔

ی: ابھی حالات سازگار نہیں۔ اُمید قابل اعتبار نہیں تجارت میں فائدہ ہوگا کچھ دن بعد کامیابی ہوگی۔

ک: جلدی نہ کرو بگڑے کام بن جائیں گے۔ ایک ماہ بعد کامیابی ہے۔ سفر پر جانے والے ہو۔ آج جھگڑا کیا ہے۔

ل: ملازمت جلد ملنے والی ہے خوشی ہوگی سفر میں نقصان ہے۔

م: تمہاری بیماری کا روحانی علاج سے فائدہ ہوگا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے خیرات کرو صدقہ دو۔

ن: جس کی ملاقات چاہتے ہو وہ جلد ملنے والا ہے حاکم سے عنقریب نفع ہوگا۔ خوشی ہوگی، کام ملے گا۔

س: فال نیک ہے مقصد میں کامیابی ہوگی۔ تمہارا اِرادہ پورا ہوگا بگڑی بنے گی۔

ع: اللہ کا نام لے کر اُٹھو کامیابی منتظر ہے دشمنوں سے ہوشیار رہو۔ کسی کا دل نہ دکھاؤ گفتگو میں احتیاط سے کام لو۔

ف: ستارہ گردش میں ہے صبر کرو۔ اللہ پر بھروسہ رکھو ابھی دن اچھے نہیں کامیابی نصیب ہوگی۔

ص: یہ خیال دل سے نکال دو تھوڑے دن صبر کرو بگڑے کام بن

جائیں گے۔

ق: فال نیک ہے اولاد ہوگی۔ تجارت میں نفع ہوگا خوشی کی خبر ملے گی کامیابی ہوگی۔

ر: اس خیال کو ترک کر دو۔ ستارہ گردش سے نکل چکا ہے وقت نازک ہے ابھی صبر کرو۔

ش: شکر اور صبر سے کام لو۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ وہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔

ت: نیک ساعت آچکی ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہتری ہوگی۔

ث: فال نیک ہے انشاء اللہ تمہاری تمنا پوری ہوگی کامیابی کی اُمید رکھو۔ بیماری بہ تصدق خاص آل عبا علیہم السلام دُور ہوگی۔

خ: خداوند تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے فرمانبرداروں کی ضرور سنتا ہے۔ عبادت کرو اور خوشیاں سمیٹ لو۔

ذ: کامیابیوں کی ساعت قریب آرہی ہے باقاعدہ نماز پڑھو۔

ض: اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے اس کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

ظ: محتاط رہنے کی ضرورت ہے آیت الکرسی کا ورد کرتے رہو، انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

غ: صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔ شکر اور قناعت میں بڑا فائدہ ہے۔

امتحان میں کامیابی کیلئے

ہر طرح کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کی غرض سے جو کوئی پنجشنبہ کی شب نصف شب کے وقت وضو کر کے بارہ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس دس مرتبہ سورہ الکوثر پڑھے جب نماز کے دوران ہر رکعت میں پڑھ چکے تو پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہہ کر رکوع و سجدہ کرے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جاکر اللہ تعالیٰ سے امتحان میں کامیابی کے لیے دُعا مانگے بفضل باری تعالیٰ دُعا قبول ہوگی۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

فیضان الحروف تکسیر مراتب علوی و سفلی کا طریقہ

جو حب و تسخیر، حاضری مطلوب اور نفرت و بغض، عداوت وجدائی کیلئے مجرب ہے

تحریر: عامل حکیم غلام سرور شباب

اکثر ملنے والے اس امر کے شاکی ہیں کہ ہم جو عمل تیار کرتے ہیں۔ اس سے خاطر خواہ نتیجہ کیوں برآمد نہیں ہوتا۔ حالانکہ جب وہی عمل کوئی صاحب علم تیار کرکے دیتا ہے تو نتائج مثبت برآمد ہوتے ہیں۔ جب انہیں بتایا جاتا ہے کہ وقت کا استخراج ہی عمل میں اصل شئے ہے۔ دیگر امور عمل اس کے علاوہ ہیں۔ جو لوگ وقت کی پابندی نہیں کرتے وہ ناکام ہی رہتے ہیں۔ قدرت کاملہ کا عظیم ہاتھ ہمیں اس کائنات کے ذرّے ذرّے سے پابندی وقت کا درس دیتا ہے موسموں کا تغیر وتبدل ہو یا طلوع وغروب سیارگان سب ایک قاعدے اور وقت کے پابند ہیں کبھی یہ نہیں ہوا کہ ہم موسم گرما میں موسم سرما کی فصلیں کاشت کرکے نفع حاصل کریں یا موسم سرما میں گرمی کا لباس پہن کر آئیں۔

عملیاتی دنیا میں حب و بغض کے پیچھے ہر کہ ومہ سرگرداں ہے مثل مشہور ہے کہ کیمیا اور حب و بغض ناپید ہیں۔ بزرگوں کا یہ قول کسی حد تک درست ہی ہے مگر اس اعتراف کے ساتھ کہ جو لوگ علم النجوم کے رموز واسرار سے آگہی رکھتے ہیں ان کے لئے حب و بغض بازیچہ اطفال ہے۔ جفری اعمال میں استخراج وقت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ علم الجفر کا ایک نادر الوجود گوہر آبدار جسے عرف عام میں تکسیر مراتب الحروف کہتے ہیں۔

تکسیر مراتب کی دو اقسام ہیں۔

(۱) تکسیر مراتب علوی۔
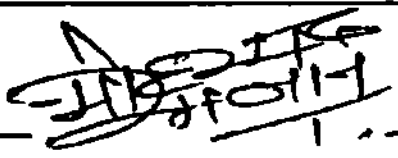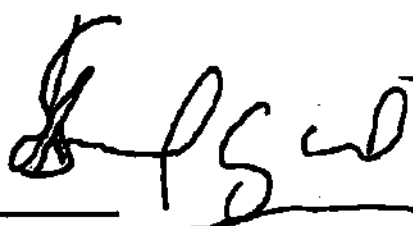
(۲) تکسیر مراتب سفلی۔

اول الذکر اعمال حب و تسخیر، عشق ومحبت، حاضری مطلوب، کسی کو مسخر ومہربان کرنے کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے، جب کہ ثانی الذکر ناجائز تعلقات کو ختم کرنے، دو افراد میں عداوت وجدائی پیدا کرنے، نفرت وبغض، جنگ وجدل کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ تکسیر مراتب الحروف سے کام لینے کا طریقہ تحریر کررہا ہوں۔ عمل عروج ماہ میں کسی سعد وقت میں تیار کریں، رجال الغیب کا خیال رکھیں، سعد ساعات یا نظرات کے وقت عمل تیار کریں۔ مطلوبہ بخورات روشن کریں اور عملیاتی قواعد کی پابندی کریں۔ انشاء اللہ ۱۰۰ فی صد نتیجہ برآمد ہوگا۔

مراتب الحروف سے مراد ہے کہ طالب ومطلوب کے حروف ادنیٰ اور اعلیٰ کرکے لکھیں۔ یعنی اگر کسی نام میں ادنیٰ حروف پہلے ہیں اور اعلیٰ بعد میں تو اس کا الٹ کردیں جیسے فیصل کا مراتب الحروف یہ ہوگا۔ (ص ف ل ی) کیونکہ ان میں سب سے اعلیٰ حرف (ص) ہے اس کے بعد (ف) پھر (ل) پھر (ی) مرتبہ کے لحاظ سے آیا ہے۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ جس حرف کے عدد سب سے زیادہ ہیں اسے پہلے تحریر کریں۔ پھر اس سے کم اعداد والا اسی طرح آخر تک لکھیں۔ اسے مراتب عددی بھی کہا جاتا ہے۔

اعمال حب میں بڑے مرتبے والا حرف پہلے اور چھوٹے مرتبہ والا بعد میں تحریر کیا جاتا ہے جب کہ اعمال بغض میں اس کا معکوس ہوتا ہے۔ (۱) طریقہ یہ ہے کہ اگر حب وتسخیر کے لئے عمل تیار کرنا ہے تو طالب ومطلوب کا نام مع والدہ لیں۔ اگر عورت کی تسخیر مطلوب ہے تو درمیان میں زہرہ کا نام تحریر کریں۔ اگر مرد کو تسخیر کرنا ہو تو مشتری۔ اگر عمل بغض کا ہے تو لفظ زحل درمیان میں تحریر کریں۔ اگر دو افراد میں عداوت پیدا کرنی ہے تو مریخ کا نام درمیان میں تحریر کریں۔ یہ تو ہیں وہ ابتدائی امور جو اس عمل میں مدنظر رکھ کر آپ اپنا مطلوبہ عمل تیار کریں گے۔ (۲) اب پہلی سطر مذکورہ جو تیار کی ہے اس کو مراتب الحروف کے لحاظ سے ترتیب دیں جیسا کہ بیان کرچکا ہوں۔ (۳) اب اس سطر دوم سے مکرر حروف کاٹ دیں اور خالص حروف تحریر کریں، اس خالص حروف کی سطر کی تکسیر جفری کریں۔ یہاں تک کہ سطر اول، آخر میں ظاہر ہوجائے مگر آپ کو زمام تک کی سطور سے کام لینا ہے۔ (۴) اب تکسیر جو تیار کی ہے۔ اس کے چار چار حروف ملا کر آگے لفظ آئیل بڑھادیں یہ مؤکلات عمل پیدا ہوجائیں گے اگر آخر میں ایک یا تین حروف رہ جائیں تو صرف (م) بڑھا کر دو یا چار کرکے آئیل کا اضافہ کرکے مؤکل

بنالیں۔ مؤکلات تکسیر کے شروع میں اَجِیْبُوْا یَا مُوَکِّلَاتْ ھٰذِہِ التَّکْسِیْرِ تحریر کریں پھر مؤکلات تکسیر تحریر کریں پھر بحق یا میکائیل تحریر کریں۔ بغض کے اعمال میں بحق یا عزرائیل تحریر کریں اور (م) کے بجائے (ق) شامل کریں۔ اسی طرح اعمال بغض میں بغض وعداوت کی عزیمت تیار کریں۔ جس روز عمل کریں اس روز کے مؤکل کا نام سب سے آخر میں تحریر کریں۔ مثلاً جمعرات کے دن عمل حب تیار کیا ہے تو سب سے آخر میں اس دن کے مؤکل کا نام یعنی بحق یا اسرافیل تحریر کریں گے۔ پھر اپنا مطلب تحریر کریں۔ عمل حب کے لئے اَحْرِقُوْا قَلْبِ وَجَسَدِ وَالرُّوْحِ نام مطلوب مع والدہ بِمُحَبَّۃِ وَالْعِشْقِ نام طالب مع والدہ دَائِمًا اَبَدًا اَلْعَجَلْ اَلْوَحَا اَلسَّاعَۃَ تحریر کریں۔

مثال: فرزانہ اپنے خاوند رضوان کو مسخر کرنا چاہتی ہے تاکہ وہ اس کی محبت میں گرفتار رہے۔ تو قانون کے مطابق (فرزانہ مشتری رضوان) تحریر کریں گے۔ ان کا بسط یہ ہے۔

ف، ر، ز، ا، ن، ہ، م ش، ت، ر، ی، م، ش، ت، ر، ی، ر، ض، و، ا، ن۔ مکرر حروف کاٹ دینے کے بعد خالص حروف کی جو سطر برآمد ہوئی وہ یہ ہے۔ ف، ر، ز، ا، ن، ہ، م، ش، ت، ی، ض، و، مراتب الحروف کیا تو یہ سطر بنی۔ ض، ت، ش، ر، ف، ن، م، ی، و، ہ، ا۔

اس کی تکسیر جفری کی جو یہ ہے۔

۰	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
۱	ض	ت	ش	ر	ف	ن	م	ی	و	ہ	ا
۲	ا	ض	ہ	ت	و	ش	ی	ر	م	ف	ن
۳	ن	ا	ف	ض	م	ہ	ر	ت	ی	و	ش
۴	ش	ن	و	ا	ی	ف	ت	ض	ر	م	ہ
۵	ہ	ش	م	ن	ر	و	ض	ا	ت	ی	ف
۶	ف	ہ	ی	ش	ت	م	ا	ن	ض	ر	و
۷	و	ف	ر	ہ	ض	ی	ن	ش	ا	ت	م
۸	م	و	ت	ف	ا	ر	ش	ہ	ن	ض	ی
۹	ی	م	ض	و	ن	ت	ہ	ف	ش	ا	ر
۱۰	ر	ی	ا	م	ش	ض	ف	و	ہ	ن	ت
۱۱	ت	ر	ن	ی	ہ	ا	و	م	ف	ش	ض
۱۲	ض	ت	ش	ر	ف	ن	م	ی	و	ہ	ا

تجربہ شدہ

ہم نے نام طالب ومطلوب لئے ہیں آپ نام طالب ومطلوب مع والدہ لیں۔ اب ہم تکسیر کے شروع سے زمام تک چار چار حروف ملا کر ائیل کا اضافہ کر کے مؤکلات تکسیر استخراج کر کے عزیمت تحریر کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

اَجِیْبُوْا یَا مُوَکِّلَاتِ ھٰذِہِ التَّکْسِیْرِ ضتشرائیل فنمیائیل وھاائیل ضھتوائیل شیرمائیل فتنائیل فضمھائیل ششنوائیل ایاتائیل ضرمھائیل ھشمنائیل روضائیل تیففائیل ھیشتائیل مانضائیل روفائیل رھضیائیل نشاتائیل مموتائیل فارشائیل ھنضیائیل یمضوائیل نتھفائیل شارائیل ضفوھائیل نترائیل لیھائیل ومفشائیل ضضتشائیل رفنمائیل یوھائیل بحق یا میکائیل وبحق یا اسرافیل احرقوا قلب وجسد والروح رضوان بمحبۃ والعشق فرزانہ دائما ابدا العجل الوحا الساعۃ۔

طریقہ استعمال کی جدول یہ ہے۔

نام ایام	طریقہ استعمال	مؤکلات ایام
ہفتہ	پانی کے کنارے دفن کریں	یا میکائیل
اتوار	آگ کے قریب دفن کریں	یا عزرائیل
پیر	پانی کے کنارے دفن کریں	یا میکائیل
منگل	پھلدار درخت پر باندھیں	یا اسرافیل
بدھ	وزنی پتھر کے نیچے دبادیں	یا جبرائیل
جمعرات	پھل دار درخت پر باندھیں	یا اسرافیل
جمعۃ المبارک	وزنی پتھر کے نیچے دبادیں	یا جبرائیل

ستاروں کے بخورات کی جدول یہ ہے۔

زحل: میعہ سائلہ، رال۔
مریخ: مرچ سرخ، دارچینی۔
مشتری: صندل سرخ، عود۔
شمس: زعفران، گلنار۔
زہرہ: صندل سفید، کافور۔
عطارد: مصطگی رومی، لوبان۔
قمر: صندلین، عود۔

******

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	محمد رمضان قادری۔ بیکانیر	
(۲)	محمد انس احمد۔ دہلی	Mohd Anas
(۳)	مختار احمد۔ ممبئی	مختار احمد
(۴)	حشمت اللہ خاں بلند شہر	
(۵)	محمد نورالدین اکرم اویسی۔ آسنسول	M N. AKram
(۶)	محمد اشرف۔ ممبئی	
(۷)	رکھی پال سنگھ بائی۔ ترال کشمیر	
(۸)	لبنیٰ۔ بیجاپور	
(۹)	فرح ناز۔ مالیگاؤں	Farah Naaz
(۱۰)	احمد سعید۔ منچریال	

دستخط	نام	نمبر شمار
[illegible]	افروز احمد۔ کانپور	(۱۱)
Shahnaz	شکیلہ شہناز۔ ناگپور	(۱۲)
[illegible]	عمر فاروق۔ دربن، جنوبی افریقہ	(۱۳)
Aleem	سید علیم الدین۔ نظام آباد	(۱۴)
S. Arshad	ایس ارشد۔ کرنول	(۱۵)
Younas	یونس۔ کرنول	(۱۶)
Imtiaz	امتیاز۔ کرنول	(۱۷)
[illegible]	محمد شیخ سلیق الدین۔ جے پور	(۱۸)
معین الدین رشیدی	معین الدین رشیدی۔ احمد آبادی	(۱۹)
choudhari	نور اللہ (غالب) چودھری۔ ممبئی	(۲۰)
[illegible]	شیخ محمد عمید اللہ۔ کرنول	(۲۱)
Sadiq	محمد امیر صادق۔ بھوپال	(۲۲)
[illegible]	خواجہ معین الدین۔ رائچور	(۲۳)
[illegible]	این ریحان محمد۔ مدراس	(۲۴)
13/04/05 [illegible]	سید غلام محی الدین۔ حیدر آباد	(۲۵)

(۱) محمد رمضان قادری۔ بیکانیر

آپ کا اپنا ایک خاص مزاج ہے اور آپ اپنے مزاج کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں، آپ کو کسی کی نقل کرنے میں مزا ہی نہیں آتا بلکہ آپ اپنی زندگی اپنے ہی انداز میں گزراتے ہیں اور آپ خود اپنا آئیڈیل ہیں۔ آپ کے کارناموں کی اگر ناقدری بھی ہو تب بھی آپ اپنے مزاج کے پابند رہتے ہیں اور زمانہ کے سامنے جھکنا آپ کو گوارہ نہیں ہوتا، آپ خوش ذوق بھی ہیں اور آپ کے خیالات صاف ستھرے ہیں آپ فلاحی کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔

(۲) محمد انس احمد۔ دہلی

آپ کے اندر وفا پرستی ہے، ساتھ نبھانے کا مزاج ہے غور وخوض کی اعلیٰ صلاحیت ہے، آپ کے مزاج میں غصہ اور چڑچڑاپن ہے جو بہت سے معاملات میں بدرنگی پیدا کرتا ہوگا لیکن فطرتاً ہر طرح کے نشیب وفراز سے گزر کر آپ دوسروں پر اور حالات پر غالب آجاتے ہیں اور یہ ایک طرح کا فضل خداوندی ہے جو بطور خاص آپ کو عطا ہوا ہے۔

(۳) مختار احمد۔ ممبئی

آپ کے مزاج میں غصہ ہے، لیکن ضبط نفس کی صلاحیت بھی ہے، آپ کو زندگی میں اونچ نیچ سے گزرنا پڑے گا کئی بار آپ کے منصوبے ناکام ہوں گے، آپ جھنجھلا اٹھیں گے لیکن صبر وضبط کی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے آپ خود کو سنبھال لیں گے اور اپنے ساتھ انصاف کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

(۴) حشمت اللہ خاں بلند شہر

آپ محبت کرنے اور محبت کرتے رہنے کے قائل ہیں لیکن بحث ومباحثہ کی عادت آپ کی روحانی طاقت اور آپ کی صاف ستھری سوچ کو فنا کرسکتی ہے، آپ کو پے درپے کئی انقلابات کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن بہت ہی خوبصورتی سے آپ حالات پر غالب آجائیں گے آپ کسی بھی حالت میں محنت اور جدوجہد سے منہ نہیں موڑتے اور یہی ایک ادا آپ کو مشکلات میں بھی سرخرو رکھتی ہے، اور محبت کے بھی خوگر ہیں اور محبت کے جذبات آپکے دل ودماغ پر ہمیشہ غالب رہتے ہیں اور یہ ایک بنیادی خوبی ہے۔

(۵) محمد نور الدین اکرم اُویسی۔ آسنسول

طبیعت میں غصہ اور چڑچڑاپن لیکن مزاج میں زبردست استحکام زبردست خود اعتمادی آپ کو قدم قدم پر کامیابی ملے گی اور آپ کی خواہشات کی تکمیل ہوگی کیونکہ آپ کسی بھی صورت لگن اور جدوجہد سے منہ نہیں موڑتے اور زوال پذیر ہونے پر مایوس نہیں ہوتے، بس آپ کے مزاج میں یہی خوبی آپ کو گرنے کے بعد پھر اٹھا دیتی ہے اور زوال کے بعد آپ کو پھر عروج نصیب ہوجاتا ہے، اگر آپ خوابوں اور خیالوں میں زیادہ وقت نہ گزاریں تو اور بھی بہتر ہوگا۔

(۶) محمد اشرف۔ ممبئی

آپ کے اندر قوت فہم ہے، آپ کو معاملے نمٹانے کا بہت شوق ہے لیکن کبھی کبھی آپ کو اس انداز کا غصہ بھی آتا ہوگا جو بہت سی خصوصیات اور صفات بہا کرلے جاتا ہے، آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں فلاحی کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں لیکن اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے۔

(۷) رکھی پال سنگھ بائی۔ ترائی کشمیر

آپ کے مزاج میں ضد ہے، لیکن آپ کے اندر قوت عمل بھی ہے جو آپ کو نمایاں رکھتی ہے، آپ پیار ومحبت پر یقین رکھنے والے انسان ہیں آپ کے مزاج میں سادگی ہے، آپ کسی بھی دور میں منافق نہیں بن سکتے لیکن آپ کے اپنے آپ کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے اور آپ کو اپنی زندگی میں بہت صبر آزما حالات سے بھی گزرنا پڑے گا لیکن آپ کی محبت کرنے کی صفت آپ کو اپنے رشتہ داروں میں ممتاز رکھے گی۔

(۸) لبنیٰ۔ بیجاپور

آپ کا مزاج سیدھا سادا مزاج ہے، چھل کپٹ سے آپ دور ہیں لیکن اپنے مزاج کی سادگی کی وجہ سے آپ کسی بھی وقت کسی سے بھی فریب کھاسکتی ہیں، آپ کو اپنی زندگی میں مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا، اپنے رشتے دار بھی دل کھول کر سازشیں کریں گے لیکن آپ کی سادگی کی وجہ سے رحمت باری تعالیٰ آپ کو ہر برے موقعہ پر بچالے گی، آپ کے دل میں ایک بے چینی رہتی ہے ایک ایسی بے چینی جس کے مفہوم سے آپ خود بھی ناواقف ہیں۔

(۹) فرح ناز۔ مالیگاؤں

آپ اچھی گفتگو کرسکتی ہیں لیکن مروجہ قانون کے خلاف بولنا آپ کی فطرت ہے اس لئے کبھی کبھی بحث ومباحثہ کرتے ہوئے آپ مبالغہ بھی کرگزریں گی، آپ کو کئی بڑے انقلابات کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن آپ اپنے مزاج کی خوبی کی وجہ سے ان انقلابات میں سرخرو رہیں گی، بحث ومباحثہ اور الجھنے والے مزاج کے باوجود چونکہ صلح کرنا اور صلح کرانا آپ کا خصوصی موضوع ہے اسلئے لوگ آپ کو اپنے دماغوں میں بسائے رکھیں گے فضول خرچی سے خود کو محفوظ رکھیں تو بہتر ہے۔

(۱۰) احمد سعیدؔ۔ منچریال

آپ کی سوچ وفکر بہت صاف ستھری ہے لیکن آپ کی فطرت میں غصہ کا عنصر پایا جاتا ہے آپ ضبط کرنے کا مزاج رکھتے ہیں لیکن اگر آپ چھلک جائیں تو پھر قابو پانے میں دیر لگتی ہوگی، آپ کو لوگوں کی چاہت ہر دور میں میسر رہے گی لیکن آپ اپنی زندگی میں کتنے بھی کارنامے انجام دے لیں ایک طبقہ آپ سے ناراض رہے گا اور آپ کے کارناموں کی ناقدری کرے گا، آپ باطل کے سامنے جھکنے کیلئے بھی تیار نہیں ہوں گے۔

(۱۱) افرز احمدؔ۔ کانپور

آپ کے مزاج میں پختگی ہے، آپ کو کسی بھی معاملے میں ٹس سے مس کرنا بہت مشکل ہے، آپ اجتماعیت کے قائل ہیں اور کسی نہ کسی تنظیم سے وابستہ اپنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن جلد بازی کا مزاج آپ کو کبھی کبھی بڑے نقصانات سے دوچار کرسکتا ہے، آپ کسی قدر شکی مزاج بھی ہیں، آپ کاروبار کے معاملات میں اچھی منصوبہ بندی کرسکتے ہیں۔

(۱۲) شکیلہ شہنازؔ۔ ناگپور

آپ حسن پسند ہیں، خوش ذوق ہیں، خیالات کی دنیا میں مگن رہنے والی ہیں، آپ کی اپنی سوچ ہے اس سوچ وفکر پر آپ کسی دوسرے کی سوچ وفکر کو غالب نہیں ہونے دیتیں، آپ کامیاب زندگی گزاریں گی لوگوں کی چاہت ہر دور میں آپ کو میسر رہے گی لیکن ایک طبقہ آپ کے کارناموں کی مخالفت کرتا رہے گا، آپ کو آگ، ہوا، پانی سے بطور خاص اپنی احتیاط رکھنی چاہئے، آپ بہت ضدی ہیں، آپ ضد اور غیر معمولی غصے کی وجہ سے کوئی بڑا نقصان بھی اٹھاسکتی ہیں۔

(۱۳) عمر فاروق۔ دربن (جنوبی افریقہ)

آپ کی فطرت میں غصہ لیکن زبردست اصول پسندی، قوت استدلال سے مالامال، قوت عمل رکھنے کے باوجود آپ خوابوں اور خیالوں میں مگن رہنے والے انسان ہیں، اکثر وبیشتر ایسا بھی ممکن ہے کہ خطرات آپ کو گھیر لیں گے تب آپ اپنے خوابوں اور خیالوں سے بیدار ہوں گے، آپ زندگی کے آخری سانس تک جدوجہد میں لگے رہیں گے اور ہمیشہ دوسروں پر اچھا تاثر چھوڑنے میں کامیاب رہیں گے۔

(۱۴) سید علیم الدین۔ نظام آباد

آپ میں ساتھ نبھانے کا جذبہ ہے، آپ بہت دور تک کسی کے ساتھ جاسکتے ہیں، آپ کو اپنے لوگوں کی ریشہ دوانیاں جھیلنی پڑیں گی، لوگ خواہ مخواہ بھی آپ کے درپے رہیں گے لیکن آپ اپنی فطرت صالحہ کی بنا پر اپنا راستہ خود صاف کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے، آپ کو اپنے اہل خانہ کی ہمدردیاں ہمیشہ حاصل رہیں گی۔

(۱۵) ایس ارشدؔ۔ کرنول

آپ کے مزاج میں غصہ اور ضد موجود ہے، آپ کبھی کبھی ایسی باتوں پر بھی ضد کرجاتے ہوں گے جو بہت معمولی ہوتی ہیں، آپ کی اس فطرت نے آپکو کئی بار شرمندہ بھی کیا گیا ہوگا، آپ کی زندگی میں جھگڑے، تلخیاں، اختلافات رونما ہوتے ہوں گے، دراصل آپ جذباتی مزاج رکھتے ہیں اور اکثر وبیشتر جذبات میں بہہ جاتے ہیں اس طرح آپ لوگوں کی خود ہی اختلافات کی دعوت دیتے ہیں اور اس جذباتیت کی وجہ سے بعض اوقات آپ اپنا سب کچھ قربان کردیتے ہیں، محبت آپ کی کمزوری ہے اور لیکن محبت میں بھی اعتدال پر قائم رہنا ضروری ہے، اگر آپ خود کو معتدل بنانے کی کوشش کریں گے تو آپ کی زندگی دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں گی کیونکہ آپ کی فطرت میں خوبیاں زیادہ ہیں جو خواہ مخواہ پامال ہوجاتی ہیں۔

(۱۶) یونس۔ کرنول

آپ بہت ہوشیار ہیں لیکن اکثر حالات کے سامنے دب جاتے ہیں اور خود سپردگی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں، آپ زیادہ دنوں تک کسی سے الجھ نہیں سکتے، آپ کی طبیعت جلد صلح کے لئے آمادہ ہوجاتی ہے، آپ حسن

پسند ہیں، عورت آپکی کمزوری ہے، گرمی آپ سے برداشت نہیں ہوتی، مزاج میں ہمدردی کرنے کا جذبہ ہے، غصہ دیر سے آتا ہے لیکن دیر تک دل ودماغ میں رہتا ہے لیکن ظاہراً آپ کسی سے بدلہ نہیں لے پاتے۔ بالآخر جھک ہی جاتے ہیں۔

(۱۷) امتیاز۔ کرنول

آپ کے مزاج میں غصہ بہت، لیکن طبیعت میں ایک طرح کا اعتدال، آپ اپنے مزاج کی سختی کی وجہ سے کئی لوگوں کو خواہ مخواہ اپنا مخالف بنالیں گے لیکن چونکہ آپ کے مزاج پر جذباتیت غالب ہے اس لئے آپ خود ہی ڈھیر ہوجائیں گے، آپ فطرتاً حساس ہیں اور محبت پرست ہیں، آپ اپنی زندگی میں ایک سے زیادہ بار محبت کرسکتے ہیں، گرمی اور دھوپ آپ سے برداشت نہیں ہوتی۔

(۱۸) محمد شیخ سلیق الدین۔ جے پور

آپ کے اندر بات چیت کرنے کی اچھی صلاحیت موجود ہے، آپ کا مزاج پراسرار قسم کا ہے، لوگ اس مزاج کو جلدی سے سمجھ نہیں پاتے، آپ خود بھی سنجیدہ سے بنے رہتے ہیں، آپ سنجیدگی سے بہرہ ور ہیں، فلاحی کاموں میں آپ کو دلچسپی ہے۔

(۱۹) معین الدین رشیدی۔ احمد آباد

آپ کے دل ودماغ میں ایک ہلچل سی مچی رہتی ہے، آپ محبت کرنے کے خوگر ہیں، آپ ظاہری باطنی بہت ساری خوبیوں سے بہرہ ور ہیں لیکن آپ کے اندر کسی درجہ کی احساس کمتری ہے جو آپ کو مختلف معاملات میں پیش قدمی سے روکتی ہے، آپ خدمت خلق پر بہت یقین رکھتے ہیں اور لوگوں کے کام آکر خوشی محسوس کرتے ہیں۔

(۲۰) نوراللہ (غالب) چودھری۔ ممبئی

آپ کے مزاج میں تلون ہے، آپ کسی بھی وقت کوئی بھی رنگ اختیار کرسکتے ہیں، آپ کے اندر صبر کا مادہ کسی قدر کم ہے، لیکن ایک خوبی آپ کے اندر ایسی ہے جو کم لوگوں میں ہوتی ہے، وہ یہ کہ آپ کسی بھی غلط رائے اور کسی بھی غلطی کے آگے جلدی سے ہتھیار نہیں ڈال سکتے، حق وباطل کی جنگ میں آپ ہمیشہ حق کا ساتھ دیں گے اور باطل سے کبھی متاثر ہونے کی غلطی نہیں کریں گے۔

(۲۱) شیخ محمد عمید اللہ۔ کرنول

آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے اور آپ کسی بھی کام میں سنجیدگی کے ساتھ اقدام کرتے ہیں، بھلائی کے کاموں میں آپ کو دلچسپی ہے، آپ کے اندر بحث ومباحثہ کرنے کی عادت ہے اور آپ اچھی بری بات میں مبالغہ بھی کرگزرتے ہیں، محنت کرنا آپ کی فطرت ہے۔

محمد امیر صادق۔ بھوپال

آپ فلاحی کاموں میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں، لوگوں کے کام آنے میں آپ کو فرحت محسوس ہوتی ہے، متانت آپ کی ذات کا جزو ہے، صبر وضبط کی آپکے اندر اچھی صلاحیت موجود ہے لیکن آپ اپنے بھید کو نہیں چھپا پاتے اور اس وجہ سے اکثر نقصان اٹھاتے ہیں۔

(۲۳) خواجہ معین الدین رائچور

آپ خیال وخواب میں مگن رہنے والے انسان ہیں، لیکن آپ کے اندر روحانیت کا عنصر غالب ہے، اگر آپ چاہیں تو روحانی طور پر بہت ممتاز ہوسکتے ہیں، بحث ومباحثہ کرنے سے آپ کی روحانیت تباہ ہوسکتی ہے اس لئے گفتگو میں اعتدال کو ملحوظ رکھیں اور فضول خرچی سے بھی خود کو بچائیں۔

(۲۴) این ریحان محمد۔ مدراس

آپ اصول پسند ہیں اور آپکی اپنی ایک مخصوص سوچ ہے، مزاج میں تلون ہے لچک بھی ہے آپکو آسانی سے جھکایا جاسکتا ہے، صبر وضبط کی کمی ہے اسلئے کبھی کبھی بکھر جاتے ہوں گے اور پھر مشکل سے سمٹتے ہونگے، مزاج میں خودداری ہے، غیرت ہے، بہت جلدی سے کسی کے سامنے نہیں جھکیں گے، خیالات پختہ ہیں اور اقتدار حاصل کرنے کی خواہش دل میں رہتی ہے۔

(۲۵) سید غلام محی الدین۔ حیدرآباد

آپ جمالیات پسند ہیں، فطرت میں کچھ جھکاؤ ہے آرام طلبی آپ کے اندر پائی جاتی ہے، اگرچہ مستقل مزاج ہیں لیکن سہولت کو ترجیح دیتے ہیں، محبت اور عورت آپ کی کمزوری ہے، گرمی سے آپکو وحشت ہوتی ہے، دولت کمانے کی صلاحیت ہے لیکن فضول خرچی کی وجہ سے مقروض بھی ہوسکتے ہیں، آپ کی شخصیت پرکشش ہے، آپ کسی کو بھی بہت جلد متاثر کرسکتے ہیں۔

✿✿❀✿✿❀✿

عمل استخارہ مجرب

نیا چاند نظر آنے پر چاند کی پہلی، دوسری، تیسری شب کو چھوڑ کر چوتھی شب بعد نماز عشاء وضو کریں۔ سونے سے قبل دو رکعت نماز نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ ۱۴ بار پڑھیں۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۱ مرتبہ سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھیں۔ پھر سلام پھیر کر اول و آخر ۱۱ بار درود ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ'' پڑھیں۔ پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں۔ ''اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعِلْمِکَ وَاَنْتَ الْعَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۞ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَمْرَ .... یہاں اپنی زبان میں مقصد بیان کریں۔ ''اَخْبِرْنِیْ یَا خَبِیْرُ وَعَلِّمْنِیْ یَا عَلِیْمُ اَرْشِدْنِیْ یَارَشِیْدُ وَاھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔'' پھر پاکیزہ بستر پر سو جائیں نہ کسی سے بات کریں نہ کھائیں نہ پئیں۔ اگر پہلی شب احوال معلوم ہو جائیں تو عمل ترک کر دیں ورنہ سات شب تک عمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ضرور رہنمائی ملے گی۔ استخارے کیلئے سونے سے قبل یہ نقش اپنے سرہانے کے نیچے دائیں جانب رکھ لیں۔ پھر اس تعویذ کو محفوظ کر لیں۔ ایک ماہ میں ایک بار استخارہ کریں۔

۷۸۶

قول

۸ ۶۴۷	۱ ۶۳۹	۶ ۶۴۵
۳ ۶۴۱	۵ ۶۴۴	۷ ۶۴۶
۴ ۶۴۳	۹ ۶۴۸	۲ ۶۴۰

یا خبیر اخبرنی یا علیم علمنی یا رشید ارشدنی

العجل　الساعہ۔　الوحا

نقش کو نوچندی جمعرات کو سفید کاغذ پر محلول زعفران، عرق گلاب نئے قلم سے لکھیں اور پلاسٹک کوٹڈ کروالیں۔ میری طرف سے تمام مومنین اور مومنات کو اس نقش استخارہ کے لکھنے اور استعمال کرنے کی اجازت ہے جو کرم فرما خود یہ نقش نہ بنا سکیں وہ جوابی لفافہ بھیج کر یہی نقش ہم سے بلا ہدیہ طلب کر لیں۔

حرز تحفظ

فی زمانہ حسد کا عروج ہے۔ جادو ٹونہ آسیب جنات سے کئی بدنظر ناعاقبت اندیش افراد سفلی کر کے اچھے بھلے گھرانے کو تباہ و پریشان کرتے ہیں۔ یہ فعل گناہ کبیرہ ہے، ناقابل معافی ہے، نظر بد پہاڑ کو گرا سکتی ہے۔ ایسی تکلیف، پریشانی اور اثر نظر بد سے بچنے کے لئے برائے افادہ مومنین مجرب تعویذ حفظ و امان درج ذیل ہے اس کے استعمال کی جانب سے تمام مومنین و مومنات کو اجازت ہے۔ بروز جمعہ صبح کو ۶ بجے سے ۷ بجے تک (بشرطیکہ قمر در عقرب اور یوم شہادت معصومینؑ نہ ہو) سفید کاغذ پر زعفران کے محلول سے لکھیں اور پلاسٹک کوٹڈ کرا کے پرس میں رکھیں یا پلیٹ کر تعویذ کو چاندی کی پتری میں جڑوا کر چاندی زنجیری میں ڈال کر گلے میں پہنائیں۔ خصوصاً خوبصورت بچوں اور بچیوں کے لئے تبرک تحفہ ہے۔

''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَآمَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ اِحْفَظْنِیْ بِحَقِّ اَلِفْ اَلِفْ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمٰوٰتِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

نام .... بن بنت ....

عجیب وغریب داستان

تیسری قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

برے لوگوں کی سزایابی اور انجام کے بارے میں

رائے دابشلیم نے فرمایا کہ میں نے جھوٹ سچ لگانے والے اور چغل خور کا قصہ تو سن لیا جس نے اپنے ولی نعمت کو مکاری اور فریب کے جال میں پھنسا کر بے مروتی، بے وفائی اور بدعہدی پر آمادہ کیا اور اپنے ہاتھوں اپنی سلطنت کو کمزور کرنے پر مستعد کردیا۔ اب اگر آپ دمنہ کے انجام سے بھی آگاہ کریں تو بڑی نوازش ہو۔ شیر پر جب دمنہ کی مکاری ظاہر ہوئی تو اس نے اس کا تدارک کس طرح کیا۔ اور دمنہ نے کس دلیل سے اپنے کو بری ثابت کرنے اور شیر کے عتاب سے بچنے کی کوشش کی۔؟

حکیم بید پائے برہمن نے جواب دیا کہ شیر جب بیل کا کام تمام کرچکا تو اس کو اپنی اس عجلت پر بڑی ندامت ہوئی۔ وہ ہر وقت فکر مند اور پشیمان رہنے لگا کہ اس نے کیوں اتنی عجلت سے کام لیا اور تمام حالات کو اچھی طرح پہلے کیوں سمجھ نہیں لیا۔ اس کو رہ رہ کر شتربہ کی وفاداری، معاملہ فہمی اور ہوش مندی یاد آتی اور وہ اس غم میں گھلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سلطنت کے کاروبار میں بھی خرابی آنے لگی۔ تمام چرند و پرند اور درندے بھی اپنے بادشاہ کو سوگوار دیکھ کر مغموم رہنے لگے۔ پوری فضا پر ایک غم کی حالت طاری ہوگئی۔

ایک رات شیر چیتے سے اپنے قلب کی بے چینی کو ظاہر کررہا تھا جس سے متاثر ہوکر چیتے نے کہا، اے بادشاہ، کسی ایسے کام میں جو دسترس سے باہر ہو، بہت زیادہ فکر و تردد کرنا جنون کو دعوت دینا ہے۔ جو کام انسان کے بس میں نہ ہو اور وہ اس کی عقدہ کشائی کرنے سے قاصر ہو۔ اس کے بارے میں ہر وقت فکر مند رہنا عقل و دانش کے خلاف ہے۔ اس طرح تو آپ کی صلاحیتیں بھی ختم ہوجائیں گی۔ شتربہ تو مارا جاچکا۔ وہ کسی طرح اب واپس نہیں آسکتا۔ البتہ یہ خرابی پیدا ہوجائے گی کہ آپ کی سوگواری اور فکر مندی دیکھ کر آپ کے بقیہ غلام آپ سے دور دور رہنے لگیں گے۔

شیر نے بہت غور و فکر کے بعد فرمایا کہ تمہاری باتیں تو صحیح اور مخلصانہ ہیں لیکن کیا بتاؤں، شتربہ کے بارے میں مجھ سے جو غلطی ہوگئی ہے اس کی تلافی اضطراب اور ندامت کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے۔ چیتے نے کہا، جہاں پناہ اس کی تلافی اور تدارک اضطراب سے نہیں بلکہ صحیح تدبیر اور مناسب مشورے سے ممکن ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ حضور والا آہ وزاری چھوڑ دیں اور شتربہ کے بارے میں صحیح حالات اور حقیقی واقعات کی کھوج لگانے کا حکم صادر فرمائیں۔ تاکہ تمام واقعات حضور کے سامنے روشن ہوجائیں۔ شتربہ کے بارے میں آپ کو جو رپورٹ ملی تھی وہ صحیح تھی اور واقعی اس سے غداری سرزد ہوئی تھی تو وہ ناسپاس اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔ اور اگر کسی نے اس کے خلاف لگائی بجھائی کی ہے، تہمت لگائی ہے اور خلاف واقعہ بات کو آپ کے گوش گزار کیا ہے تو پھر اس چغل خور اور جھوٹ سچ لگانے والے کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہئے۔

شیر نے کہا، تم میری سلطنت کے وزیر ہو اور تمہارے مشورے بھی صائب ہوتے ہیں۔ تم کو میں نے اس کام پر مامور کیا۔ تم جس طرح چاہو تحقیق و تفتیش کرکے حقیقت حال کا پتہ چلاؤ اور مجھ کو اس اضطراب سے چھٹکارا دلاؤ۔ چیتے نے وعدہ کیا کہ بہت کم عرصے میں تمام حالات کا پتہ چلا کر حضور والا کے سامنے پیش کروں گا اور رتی بھر بھی کوئی چیز حضور سے پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔

شیر کو اس سے بڑی تسلی ہوئی۔ جب شام ہوئی تو چیتا اپنے کام میں مشغول ہوگیا۔ اتفاق سے گھومتا پھرتا کلیلہ و دمنہ کے گھر کے پاس سے گزرا اس وقت ان دونوں میں بحث ہورہی تھی چیتا چونکہ شروع ہی سے دمنہ سے کچھ بدگمان تھا اس لئے وہ کھڑا ہوگیا۔ ان دونوں کی بحث کی آواز باہر آرہی تھی۔ وہ تھوڑا اور آگے بڑھ کر دیوار پر کان لگا کر ان کی گفتگو سننے لگا۔ کلیلہ

کہہ رہا تھا کہ دمنہ، یہ تم نے بڑا برا کام کیا۔ بادشاہ سے عہد شکنی اور خیانت کا ارتکاب کرایا اور وحوش اور درندوں کے درمیان فساد کی آگ بھڑکا دی مجھے ڈر ہے کہ اس کا وبال کبھی نہ کبھی تم پر ضرور آئے گا اور تم آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ میں اب تمہارے ساتھ رہنے کے لئے بھی تیار نہیں مہربانی کر کے اب مجھ سے زیادہ ملا جلا نہ کرو۔

دمنہ نے کہا کہ یار عزیز، مجھ سے جدائی نہ اختیار کرو اور شتربہ کے بارے میں مجھ سے جو غلطی ہوگئی ہے بار بار اس کے لئے ملامت نہ کرو۔ دشمن کا کانٹا راستے سے دور ہوا اور میرے دل کو ٹھنڈک ملی۔ اب پھر میرا اقبال بادشاہ کے دربار میں واپس آئے گا۔

کلیلہ نے کہا اتنی بے وفائی اور غداری کے بعد بھی تمہیں امید ہے کہ تمہارے دن سلامتی سے گزریں گے۔؟ دمنہ نے کہا کہ مکر و فریب اور خیانت کی برائی سے میں بے خبر نہیں تھا اور نہ سخن چینی اور خود غرضی کو اچھا سمجھتا تھا۔ لیکن جاہ و منصب کی محبت اور مال و دولت کی ہوس نے مجھ سے یہ کام کرا دیا۔ حسد کی آگ میرے تن بدن میں ایسی لگی کہ اچھے برے کی تمیز جاتی رہی اور اب تو اس کی تلافی کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

چیتا اس گفتگو کو سن کر حقیقت حال سے پوری طرح واقف ہو گیا۔ وہاں سے سیدھا شیر کی ماں کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں آپ سے ایک راز کی بات کہنا چاہتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ملکۂ عالیہ وعدہ فرمائیں کہ بے ضرورت اس راز کو کسی پر ظاہر نہ فرمائیں گی۔ جب ملکہ نے قسم کھا کر وعدہ کیا تو چیتے نے کلیلہ و دمنہ کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو بیان کر دی۔ ملکہ کو یہ سن کر بڑا تعجب ہوا۔ دوسرے دن حسب معمول جب وہ شیر کی ملاقات کو آئی تو اس کو غمگین دیکھ کر پوچھا کہ بیٹے، تمہاری فکر مندی کا سبب کیا ہے؟

شیر نے کہا کہ میری افسردگی اور ملال کا سبب شتربہ کا مارا جانا اور اس کی وفاداری اور اچھی صفتوں کا یاد آنا ہے۔ میں کتنی ہی کوشش کرتا ہوں لیکن اس کی یاد دل سے نہیں نکلتی۔ شیر کی ماں نے کہا کہ میں ایک راز تم کو اس شرط پر بتا سکتی ہوں کہ تم اس مجرم کو جس نے یہ فتنہ پھیلایا ہے سخت سے سخت سزا دو گے، ہرگز معاف نہ کرو گے۔ کیونکہ مجرم کا پتہ چلنے کے بعد اگر اس کو پوری سزا نہ ملی تو پھر دوسرے مفسد فساد پھیلانے میں اور دلیر ہو جائیں گے اور بدکرداری اور دل آزاری لوگوں کا شیوہ بن جائے گی۔ اسی موقع کے لئے عقل مندوں نے کہا ہے کہ سزا معافی سے بہتر ہے۔ شیر نے جب بہت اصرار کیا تو اس کی ماں نے کہا کہ وہ فسادی، سخن چین، چغل خور اور بدمعاش جس نے تم سے فریب دے کر یہ کام کرایا ہے، دمنہ ہے۔

شیر نے کہا، میں سمجھ گیا۔ اب آپ تشریف لے جائیں اور مجھے تھوڑی دیر سوچنے کا موقع دیں۔ غور و فکر کے بعد شیر نے اپنے امراء، ارا کین دولت اور لشکریوں کو دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا اور اپنی ماں کو بھی بلوا بھیجا۔ پھر دمنہ کو طلب کیا۔ دمنہ اس مجمع کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ کوئی مصیبت نازل ہوا چاہتی ہے۔ بادشاہ کے ایک مصاحب سے اس نے آہستہ سے پوچھا کہ یہ مجمع کیسا ہے۔؟ بادشاہ سلامت بھی بہت متفکر نظر آرہے ہیں۔

شیر کی ماں نے اس کی بات کو سن کر کہا کہ بادشاہ کو تمہاری زندگی کی فکر لاحق ہے۔ تمہاری غداری، خیانت اور چغل خوری کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے اور اب تمہارے ایسے خائن کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ دمنہ نے کہا، اگلے لوگوں نے تو پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ ان لوگوں نے کوئی حکمت کی بات چھوڑی کہاں ہے۔ ان کا مقولہ ہے کہ جو بادشاہ کا مقرب خاص ہوا اس پر شامت آنی ضروری ہے۔ سارے لوگ اس کے دشمن ہو جائیں گے۔ خدا کی بندگی نہ کر کے خدا کے بندے کی اطاعت کرنے کا انجام یہی ہوتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر میں بادشاہ کی ملازمت اختیار نہ کرتا اور گوشہ نشینی ہی میں زندگی گزار دیتا۔

حاضرین دمنہ کی لسانی اور چرب زبانی پر متحیر تھے۔ شیر بھی سر جھکائے خاموش بیٹھا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ کیا کرے۔؟ حاضرین دربار میں ایک بن بلاؤ بھی تھا۔ اس سے درباریوں کی حیرت دیکھ کر نہ رہا گیا۔ اس نے دمنہ سے کہا کہ تمہارا شاہی چاکری کی مذمت کرنا بالکل غلط ہے۔ عادل بادشاہ تو دنیا میں اللہ کا سایہ ہوتا ہے۔ کیا تم نے بزرگوں کا یہ مقولہ نہیں سنا کہ بادشاہ کی زندگی کا ایک لمحہ جو عدل گستری اور رعیت پروری میں گزرتا ہے، کسی کی ساٹھ برس کی عبادت و ریاضت سے زیادہ بہتر ہے۔

دمنہ نے کہا یہ تم نے صحیح کہا۔ بادشاہ بے شک اللہ کا سایہ ہے۔ لیکن یہ اس بادشاہ کے لئے ہے جو حق پر ہو اور اس کی بخشش و سزا برمحل ہو۔ بادشاہ کی سب سے بہترین صفت یہ ہے کہ اپنے نیک خصلت ملازموں کو عزیز رکھے اور بے وفا اور غدار خادموں کو ذلیل کرے۔

شیر کی ماں نے دمنہ کی بات سن کر کہا کہ یہ تو تم نے بہت ٹھیک کہا۔ اس وقت سارے حاضرین دربار اس پر متفق ہیں کہ شتربہ بادشاہ کا نیک سیرت اور وفادار خادم تھا، جس کو تم نے بادشاہ سے جھوٹ سچ لگا کر قتل کرا دیا اور اپنے ولی نعمت کو ایک وفادار خادم سے محروم کر دیا۔

دمنہ نے کہا، بادشاہ سلامت کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میرے اور شتربہ کے درمیان کسی طرح کا جھگڑا نہیں تھا۔ وہ مجھ سے کہیں زیادہ طاقتور تھا۔ میرا اس سے مقابلہ ہی کیا تھا۔ وہ مجھ پر شفقت اور مہربانی کی نظر رکھتا تھا اور میں بھی بادشاہ کے دربار میں ایسا گرا پڑا اور بے وقعت نہ تھا۔ میں اس سے حسد اور جلن کیوں رکھتا۔ البتہ یہ میں نے ضرور کیا کہ جو بات شتربہ سے سنی یا جو حرکت اس کی دیکھی، اس کو بے کم وکاست بادشاہ سلامت کے گوش گزار کردیا۔ اور میں ایسا کرنے میں حق بجانب تھا کیونکہ بادشاہ کا حق نمک ادا کرنا اور شتربہ کی غداری کا حال سچائی کے ساتھ بادشاہ سے کہہ دینا ضروری تھا۔ جو کچھ میں نے عرض کیا۔ بادشاہ نے بہ نفس نفیس خود اس کی تحقیق بھی فرمائی تھی اور میری صداقت ان پر ظاہر ہوگئی۔ اب یہ اور بات ہے کہ شتربہ کے ہمدرد اور ہم نوا جو اس وقت موجود ہیں اور جو اس کے ساتھ عداوت اور خیانت میں شریک تھے، مجھ کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہ رہے ہوں۔ افسوس! مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ میری سچائی اور وفاداری کا یہ صلہ ملے گا۔

دمنہ نے جب اپنی گفتگو ختم کی تو شام ہوگئی تھی۔ شیر نے کہا کہ دمنہ کے مقدمہ کو عدالت کے حوالے کردیا جائے کہ اچھی طرح اسکی چھان بین ہوسکے اور تحقیق وتلاش کے بعد فیصلہ ہو۔

دمنہ نے کہا کہ جہاں پناہ سے بڑھ کر کون حاکم اور قاضی ہوسکتا ہے۔ حضور روشن ضمیر ہیں اور غلام کی ساری باتیں آپ پر ظاہر ہیں۔ میں بے گناہ ہوں۔ سانچ کو آنچ کیا۔ میں تو خود چاہتا ہوں کہ پوری تحقیق وتفتیش سے کام لیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے میری صداقت اور وفاداری اور کھلے گی۔ آپ خود غور فرمائیں کہ اگر میں جرم کرتا تو یہاں بیٹھا رہتا اور بلاؤں میں پھنسنے کا منتظر رہتا۔؟ کسی دوسرے ملک میں نہ بھاگ جاتا۔؟

شیر کی ماں نے کہا کہ اے دمنہ، تیری گفتگو تیرے دغدغے کو ظاہر کررہی ہے۔ تو اپنی چالاکی سے اپنے کو بے قصور ثابت کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اب تیری خلاصی مشکل ہے۔ دمنہ نے کہا، میں برابر بادشاہ کی خدمت بجالایا ہوں۔ بادشاہ سلامت اچھی طرح جانتے ہیں کہ خائن دلیر نہیں ہوتا۔ میں مجرم ہوتا تو اتنی دلیری سے گفتگو نہ کرتا۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرا فیصلہ عجلت میں نہ کیا جائے۔ کیونکہ اگر عجلت میں بادشاہ کے ہاتھ سے مجھ پر ظلم ہوگیا تو اس کے لئے بادشاہ سلامت کو پشیمان ہونا پڑے گا۔ میری اگر ہزار جانیں بھی ہوں تو میں ان کو بادشاہ کے فائدے کے لئے قربان کردینے کو تیار ہوں اور اس کو اپنی خوش بختی سمجھوں گا۔

شیر دمنہ کی باتیں بڑی توجہ سے سن رہا تھا۔ شیر کی ماں نے دیکھا کہ دمنہ کی گفتگو سے وہ متاثر ہوتا نظر آرہا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تحقیق وتفتیش کرانے سے غافل ہوجائے۔ اس نے شیر کو مخاطب کرکے کہا کہ تمہاری خاموشی ظاہر کرتی ہے کہ دمنہ سچا ہے اور یہ سارے لوگ جھوٹے ہیں۔ میں نہیں سمجھتی کہ تمہارے جیسا ذہین وذکی اور فہم وفراست رکھنے والا اچھی باتوں سے متاثر ہونے کے بجائے بے ہودہ بکواس پر کان دھرے گا۔ یہ کہہ کر وہ غصے سے اٹھ کر چلی گئی۔

شیر نے حکم دیا کہ جب تک عدالت تحقیق وتفتیش کرکے حقیقت حال سے آگاہ نہ ہوجائے، دمنہ کو جیل خانہ میں رکھا جائے۔ جب اجلاس ختم ہوا تو شیر کی ماں خلوت میں شیر سے ملی اور کہا کہ بیٹے میں دمنہ کی حیرت میں ڈال دینے والی باتیں برابر سنتی رہی ہوں اور اب تو مجھ کو پورا یقین ہوگیا ہے کہ یہ چرب زبانی میں نادرہ روزگار ہے ورنہ اتنا سفید جھوٹ کس طرح بولتا اگر تم نے ذرا اس کی طرف توجہ فرمائی تو وہ سزا سے صاف بچ جائے گا اور حقیقت حال یہ ہے کہ اس کے کیفر کردار کو پہنچنے سے بادشاہ اور عایا سب کو سکون ملے گا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس کو باتیں بنانے کا زیادہ موقع نہ دیا جائے۔ شیر نے کہا کہ اہل ہنر کے چونکہ بدخواہ اور حاسد بہت ہوتے ہیں اس لئے میں جب تک پوری تحقیق نہ کرلوں گا، کوئی فیصلہ نہ کروں گا۔

شیر اور شیر کی ماں کے درمیان گفتگو ختم ہوئی تو دونوں آرام کرنے کے لئے چلے گئے۔ ادھر دمنہ کو جب قید خانے میں بند کردیا گیا تو کلیلہ کے دل میں بھائی کی محبت نے جوش مارا اور وہ اس کو دیکھنے کے لئے قید خانے کی طرف روانہ ہوا۔ جیسے ہی قید خانہ کے دروازے پر پہنچا، اس کی نظر دمنہ پر پڑی۔ وہ اسے دیکھ کر زار زار رونے لگا اور کہا، میرے بھائی تم کو اس مصیبت میں دیکھ کر طاقت برداشت جواب دے رہی ہے۔ تمہارے بغیر زندگی میں اب کیا لطف رہے گا۔

دمنہ بھی بھائی کو دیکھ کر رونے لگا اور کہا، مجھ کو ان آفات ومصائب کی مشقت سے زیادہ تمہاری جدائی شاق گزر رہی ہے۔

کلیلہ نے کہا کہ اے دمنہ، مجھے آج تلخ نوائی میں معاف رکھنا اور میری صاف گوئی کا برا نہ ماننا۔ میں شروع ہی میں تمہیں خبردار کررہا تھا اور تمہارے کاموں کا انجام دیکھ رہا تھا۔ لیکن تم نے میری بات پر دھیان نہ دیا اور اپنی پر اڑے رہے۔ آخر وہی ہوا جو میں سمجھ رہا تھا کیا میں نے عقلمندوں کے اس قول کی طرف اشارہ نہیں کیا تھا کہ جھوٹ سچ لگانے والا اپنی موت سے پہلے مرجاتا ہے۔ اس کا مطلب تم نے سمجھا؟ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی مرجاتا ہے بلکہ اس کو اتنی تکلیف ہوتی ہے اور اس کا دل

اتنی ملامت کرتا ہے کہ اس کو اس تکلیف اور صدمے سے موت سے زیادہ اچھی معلوم ہونے لگتی ہے اور زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

دمنہ نے کہا، اے بھائی تم نے تو ہمیشہ نصیحت کی اور صحیح راستہ دکھاتے رہے لیکن مال وجاہ کی ہوس اور نفس امارہ نے مجھ کو اندھا بنادیا تھا اور میری عقل کو فنا کر دیا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ اس خطرناک کام کا انجام بھی خطرناک ہی ہوگا۔ پھر بھی وہی حرکت کئے جاتا تھا۔ اب تو مجھے اپنے کئے کی سزا بھگتنا ہی ہے۔ مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں۔ جو گلہ ہے تو خود اپنے آپ سے۔

کلیلہ نے کہا، یہ تو ہوا تم نے اپنی رہائی کی بھی کوئی تدبیر سوچی ہے؟

دمنہ نے کہا، اب میری گلوخلاصی کی کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ مجھے تو اب قتل ہونا ہی ہے لیکن صدمہ اس بات کا ہے کہ میری وجہ سے کہیں تم پر کوئی آنچ نہ آجائے اور میرے بھائی اور ساتھی کی حیثیت سے کہیں تم بھی متہم نہ ہو جاؤ۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو مجھے دوگونہ تکلیف کا سامنا کرنا ہوگا۔ ایک تو بے قصور تمہارے عذاب میں مبتلا ہونے کا صدمہ، دوسرے تمہاری سچائی سے خطرہ، کہ کہیں پوچھنے پر تم سب کچھ سچ سچ نہ بتادو۔ پھر میری موت یقینی ہے۔

کلیلہ نے کہا، تم صحیح کہتے ہو۔ مجھ سے عذاب اور اذیت برداشت نہیں ہو سکتی اور سختی کرنے پر جو کچھ میں جانتا ہوں اسے چھپا نہیں سکتا۔ میں جھوٹ نہیں بولتا۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ تم اپنے جرم کا اقبال کرلو۔ اعتراف جرم سے کم از کم آخرت کے عذاب سے تو بچ جاؤ گے۔ جب تم کو یقین ہے کہ اس معاملے میں تمہاری رہائی مشکل ہے اور تم کو قتل ہونا ہے تو پھر کم از کم اپنی آخرت کو بچالو۔ دمنہ نے کہا، میں اس بات پر غور کروں گا۔ پھر تمہیں بتاؤں گا۔ کلیلہ رنجیدہ اور غمگین واپس چلا گیا۔

لیکن عجب اتفاق ہے کہ جس وقت کلیلہ اور دمنہ کی گفتگو ہو رہی تھی۔ اس جگہ ایک دوسرا قیدی بھی سو رہا تھا۔ ان کی گفتگو کی آواز سے وہ جاگ گیا۔ ساری گفتگو کو پڑا پڑا سنتا رہا اور ذہن میں محفوظ کرتا رہا۔ دوسرے دن جب صبح ہوئی تو پھر دربار لگا۔ شیر کی ماں نے دمنہ کا معاملہ عدالت میں پیش کیا اور کہا کہ ظالموں کو زندہ چھوڑنا پرہیزگاروں کو قتل کرنا ہے۔ اور بروں کے ساتھ نیکی کرنا نیک لوگوں کے ساتھ برائی کرنا ہے۔ ماں کی یہ بات سن کر شیر نے قاضیوں کو حکم دیا کہ دمنہ کے مقدمہ کو فیصل کرنے میں جلدی کریں۔ تمام ارکان دولت اور خاص وعام کو جمع کر کے قاضی نے کہا کہ دمنہ کا مقدمہ ابھی تک تحقیق طلب ہے۔ جب تک معاملات روز روشن کی طرح صاف نہ ہوں فیصلہ کرنا مناسب نہیں۔

دمنہ نے حالات اپنے حق میں دیکھ کر کہا کہ اکابر قوم اور مشاہیر ملک وملت، میں بے قصور ہوں۔ جب میرا کوئی جرم ہی نہیں ہے تو پھر میرے خلاف کوئی کہہ ہی کیا سکتا ہے۔ میں تو لوگوں کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر میرے خلاف ان کو کچھ معلوم ہو تو سچ بیان کریں۔

حاضرین میں سے ایک نے کہا، اے دمنہ، تیرے دل کی خباثت اور سیرت کی گندگی خاص وعام سب پر روشن ہے، اور تیری بدطینتی بھی تیری شکل وصورت سے ظاہر ہوتی ہے۔ قاضی نے سوال کیا، یہ تم نے کس بنا پر کہا اور اس کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ قیافہ شناسوں نے لکھا ہے کہ جس کی بھوں کشادہ اور دائیں آنکھ بائیں آنکھ سے چھوٹی ہو، وہ اختلاجی ہوتا ہے اور جس کی ناک بائیں طرف جھکی ہوئی ہو اور نظر ہمیشہ زمین کی طرف رکھتا ہو، وہ بڑا فسادی اور غدار ہوگا۔ یہ علامتیں دمنہ میں پائی جاتی ہیں۔

دمنہ نے کہا، خدا کے احکام میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ علامتیں جو تو نے بتائی ہیں، حق اور ناحق کے جانچنے کا معیار ہوتیں تو پھر گواہ اور قسم کی ضرورت ہی کیا تھی۔ قاضی فیصلہ کرنے کے بجائے آرام کرتے۔ اس بیان کے مطابق تو اہل خیر اور ارباب شر کی سزا جزا کا قصہ ہی باقی نہیں رہتا۔ اور شریعت کے سب احکام بے کار ہو جاتے اور جیسا کہ تم نے بتایا کہ مجھ میں یہ علامتیں ہیں تو پھر مجھ کو سزا سے بری کر دینا چاہئے۔ کیونکہ ایسا تو میں خدا کی طرف سے بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

دمنہ کے دلائل اور چرب زبانی سن کر سب کے منہ پر مہر لگ گئی۔ قاضی نے کہا کہ دمنہ کو قید خانے میں لے جاؤ۔ پھر تمام ماجرا تفصیل سے شیر کے سامنے عرض کیا۔

دوسرے روز شیر کی ماں حاضر ہوئی اور گزشتہ روز جو کچھ ہوا تھا اس کے بارے میں دریافت کیا تو شیر نے تمام حال جو قاضی سے سنا تھا، بیان کیا۔ شیر کی ماں یہ سن کر بہت پریشان ہوئی اور کہا کہ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔ اگر تم کو سختی سے سمجھاؤں تو شاہی آداب کے خلاف ہے، اور اگر چشم پوشی کروں تو شفقت مادری کے خلاف ہے۔ شیر نے کہا، نہیں آپ جو کچھ نصیحت کرنا چاہتی ہوں، بے تامل کیجئے۔ شیر کی ماں نے کہا، بڑے افسوس کی بات ہے کہ بادشاہ سلامت صحیح اور غلط کے درمیان فرق نہیں کر سکتے۔ اور اپنے نفع نقصان میں تمیز نہیں کر سکتے۔ دمنہ موقع پا کر ایسا فساد برپا کرے گا کہ پھر صاحب تدبیر لوگ بھی اس کا تدارک کرنے سے عاجز رہ

جائیں گے اور تلوار بھی اس کا مداوا نہ کر سکے گی۔ شیر نے کہا، آج آپ جائیں نہیں۔ ممکن ہے دمنہ کا مقدمہ آج ہی فیصل ہو جائے۔

پس شاہی فرمان صادر ہوا کہ تمام قاضی جمع ہوں اور کھلی عدالت میں دمنہ کا مقدمہ پیش ہو۔ غرض تمام خاص وعام جمع ہوئے اور قاضی نے حسب سابق مقدمہ کھولا۔ حاضرین سے دمنہ کے بارے میں گواہی طلب کی گئی۔ کسی نے بھی اس کے خلاف گواہی نہیں دی۔ پھر قاضی نے دمنہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ اگر چہ حاضرین خاموش ہیں لیکن دل میں سب ہی تجھ کو خائن اور غدار سمجھ رہے ہیں اور تیرے قتل کے آرزومند ہیں۔ اب میرا مشورہ یہ ہے کہ تو اپنے قصور کا اقرار کر لے اور توبہ کر کے کم از کم آخرت کے عذاب سے اپنے کو بچالے۔ تیرے قتل ہونے سے دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو لوگ تیری ایذا اور ظلم سے بچ جائیں گے دوسرے تو خود قید کی تکلیف سے نجات پا جائے گا۔

دمنہ نے کہا، قاضی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ محض گمان اور قیاس پر بغیر دلیل کے، کسی کے متعلق کوئی فیصلہ صادر کرے۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بھی ہوتے ہیں۔ آپ کو میرے متعلق شبہ ہو سکتا ہے اور آپ مجھے مجرم قرار دے سکتے ہیں لیکن میں تو اپنے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ لوگ مجھے محض گمان پر شتربہ کا قاتل سمجھ کر اس طرح کی گفتگو فرمار ہے ہیں لیکن میں کس طرح آپ کی ہاں میں ہاں ملا دوں۔ جناب قاضی صاحب، آپ اس گفتگو سے باز آیئے۔ اگر آپ اس طرح کی گفتگو نصیحت کے طور پر کر رہے ہیں تو اور بہت سی نصیحتیں اس سے بہتر بھی کی جاسکتی ہیں اور اگر آپ مجھ کو ذلیل کرنے کے لئے ایسا کر رہے ہیں تو ایک قاضی کو یہ بات زیب نہیں دیتی۔

دمنہ نے اپنی بات ختم کی تو تمام گفتگو کو لکھ کر شیر کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ اس نے تمام ماجرا اپنی ماں کو کہہ سنایا۔ شیر کی ماں نے ان حالات سے آگاہ ہو کر کہا، اے بادشاہ میں جو اس مقدمے میں اس قدر دلچسپی لے رہی ہوں اور زور دے رہی ہوں تو اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ یہ ملعون دمنہ اب تم سے بدگمان ہو چکا ہے۔ اس مقدمے سے چھوٹنے کے بعد وہ اپنے مکر اور فریب سے تمہیں بھی ختم کرنے کی کوشش کرے گا اور بادشاہ اور رعیت دونوں کے کام کو تہس نہس کر دے گا۔ جب اس نے تمہارے شتربہ جیسے مخلص، وفادار اور مہربان وزیر پر یہ ظلم روا رکھا تو پھر تمہارے بقیہ ارکان دولت کی کیا حیثیت ہے۔ برے اور بد طینت انسان سے ہمیشہ برائی کا کام سرزد ہوتا ہے۔

شیر کے دل کو ماں کی یہ بات لگی۔ وہ تھوڑی دیر تک اس معاملے کی نوعیت پر مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا۔ پھر بولا۔ مجھے یہ بتایئے کہ آپ نے دمنہ کا قصہ کس سے سنا؟ یہ معلوم ہو جانے کے بعد مجھے دمنہ کے قتل کا بہانہ ہاتھ آجائے گا۔

شیر کی ماں نے کہا، بیٹے، کسی کا راز ظاہر کرنا خاص کر جس نے مجھ پر بھروسہ کیا ہو۔ خلاف مروت ہے۔ راز ایک امانت ہوتی ہے جس کی حفاظت نیک خصائل میں ہے۔ البتہ میں یہ کر سکتی ہوں کہ پہلے اس سے اجازت لے لوں اور پھر تمہیں بتاؤں۔ شیر نے کہا، مناسب ہے۔

شیر کی ماں وہاں سے رخصت ہو کر اپنے گھر آئی۔ چیتے کو بلا کر بہت عزت واحترام سے پاس بٹھایا اور کہا کہ درندوں کے بادشاہ شیر کی جو نظر عنایت تم پر ہے وہ ظاہر ہے۔ سلطنت کے معاملے میں جس قدر اس کو تم پر بھروسہ ہے، وہ بھی تم جانتے ہو۔ اس لئے اس کی نعمتوں اور احسانات کی شکر گزاری بھی تم پر واجب ہے۔

چیتے نے کہا، ملکہ عالیہ، بادشاہ سلامت کے مراحم خسروانہ سے میں کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ ان کے احسانات مجھ پر بے شمار ہیں۔ مجھ میں طاقت نہیں کہ میں ان کا اظہار بھی کر سکوں۔ بارگاہ عالی سے جو بھی حکم ہوگا اس کا بجالانا مجھ پر فرض ہے۔

شیر کی ماں نے کہا، تم نے عہد کیا تھا کہ شتربہ کے قاتل سے انتقام لینے کیلئے جو بھی کرنا پڑا، وہ تم کرو گے۔ آج اپنا وہ وعدہ پورا کرو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بادشاہ کی خدمت میں چلو اور اس سلسلے میں جو کچھ تم نے سنا اور دیکھا ہے، بے کم وکاست صحیح صحیح اس کے سامنے بیان کر دو۔ ورنہ اب دمنہ کی مکاری اور فریب کاری اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اگر بادشاہ نے اس کو قتل نہ کیا تو پھر اس کے دربار کا کوئی شخص بھی دمنہ کے شر اور سازش سے محفوظ نہیں رہے گا۔

چیتے نے کہا، اے ملکہ اس مقدمے کی تفتیش تو میرے ہی ذمے تھی لیکن اب تک جو میں نے اس واقعے اور شہادت کو چھپائے رکھا تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ پہلے بادشاہ دمنہ کے مکر وفریب سے خود کچھ واقف ہو لیں پھر میں عرض کروں۔ کیونکہ اگر میں پہلے ہی بادشاہ سے کہہ دیتا اور بادشاہ سلامت دمنہ کی خباثت، مکر وفریب اور شرارت نفس سے واقف نہ ہوتے تو بہت ممکن تھا کہ وہ مجھ سے بدگمان ہو جاتے اور اس کو میری خود غرضی پر محمول کر لیتے۔ اب کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے تو پھر میں اپنی ہزار جانیں بادشاہ سلامت کے ایک لمحے کی طمانیت قلبی کے لئے قربان کر دینے کو تیار

ہوں۔

چیتا شیر کی ماں کے ہمراہ شیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور کلیلہ ودمنہ کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی اور جس طرح سے اس کو سنا تھا بے کم وکاست دہرا دیا۔ یہ خبر جب اس قیدی کو ملی جس نے قید خانے میں کلیلہ ودمنہ کی گفتگو سنی تھی تو اس نے کہلا بھیجا کہ میں بھی ایک گواہ ہوں اور کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

شیر نے حکم دیا کہ اس کو بھی لایا جائے۔ جب وہ آیا تو اس نے کلیلہ ودمنہ کی گفتگو جو قید خانے میں سنی تھی، من وعن بیان کردی۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ گفتگو اسی وقت بادشاہ سلامت کے گوش گزار کیوں نہ کی؟ اس نے جواب دیا کہ ایک گواہ سے فیصلہ نہیں ہوتا۔ اور میں بلا مقصد کسی کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ شیر کو اس کی بات پسند آئی اور انہی دو گواہوں سے دمنہ کا جرم ثابت ہوگیا۔

تمام جانوروں نے ایک زبان ہوکر شتربہ کے قصاص میں دمنہ کو مار ڈالنے کی رائے دی۔ شیر نے فرمایا کہ اس کو باندھ کر قید خانے میں ڈال دیا جائے۔ کچھ بھی کھانے پینے کو نہ دیا جائے اور طرح طرح کی تکلیف واذیت پہنچائی جائے۔

دمنہ بھوک اور پیاس کی تکلیف سے قید خانے ہی میں مرگیا اور مکر وفریب اور غداری کی پاداش میں قید خانے کے جہنم سے جہنم کے قید خانے میں منتقل ہوگیا۔ مکاروں اور غداروں کا یہی انجام ہوتا ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

جو کوئی یہ چاہے کہ وہ قبر میں منکر نکیر کے سوالات سے بے خوف ہوجائے تو وہ جمعہ کی شب دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھنے کا معمول بنالے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قبر میں وہ منکر نکیر کے سوالات کے وقت بالکل بے خوف ہوجائے گا۔ پروردگار عالم اسے اپنی حفظ وامان میں رکھے گا اور اس پر خصوصی فضل وکرم نازل فرمائے گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ہمارا عقیدہ ہے "شمس الہدیٰ بولے" جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اس کو کوئی بچا نہیں سکتا اور اگر موت کا وقت موعود نہیں آیا تو اس کو کوئی مار نہیں سکتا۔

بکواس مت کرو بڈھے۔ سیاہ فام عورت چیخی اور اس نے اپنی زبان نکالی جو بلا مبالغہ دو گز تک کھنچتی چلی گئی۔ ایک لمحہ کے لئے صوفی شمس الہدیٰ کچھ سہمے پھر انہوں نے بہ آواز بلند اصحاب کہف کے نام لینے شروع کئے۔

......الٰھی بحرمة یملیخا مکسلمینا ـــــ کشفوطط اذر فطبونس تیونس یوانس بوس ـــ وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْر وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَھَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

میں نے دیکھا صوفی جی پڑھتے جا رہے تھے اور اس عورت کی زبان واپس اس کے منہ میں واپس ہوتی جا رہی تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے اس عورت پر غشی طاری ہوگئی ہے۔ چند منٹ کے بعد وہ سیاہ فام عورت بندروں سمیت غائب ہوگئی۔ اس کے غائب ہونے کے بعد صوفی شمس الہدیٰ پنڈت اور حنیف وغیرہ کی طرف مخاطب ہو کر بولے۔ دیکھا آپ لوگوں نے؟ یہ ہے اصحاب کہف کی برکت۔ ان جنات سے نمٹنے کے لئے ہمارے بزرگوں نے جو روحانی فارمولے نقل کئے ہیں ان میں سے یہ اصحاب کہف کا عمل بھی ہے۔ اور اسماء اصحاب کہف کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان اسماء کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔ اگر ان اسماء کو لکھ کر گھر میں لٹکا دیا جائے تو گھر جلنے سے محفوظ رہے۔ گھر چوری اور ڈاکہ زنی سے محفوظ رہے اگر کسی جگہ بارش نہ ہو رہی ہو اور بارش کی شدید ضرورت ہو ان اسماء کو لکھ کر کسی مٹی کی ٹھیکری پر سات روز تک روزانہ لکھ کر کنوئیں میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ساتویں روز تک یا سات روز کے درمیان بارش ہوگی اور رحمت باری تعالیٰ جوش میں آجائیگی۔ اگر کوئی گھر سے فرار ہو جائے تو ایک کاغذ پر یہ اسماء لکھ کر ان کے نیچے بھاگے ہوئے کا نام مع اس کی والدہ کے نام کے لکھ دیں۔ انشاء اللہ پندرہ دن کے اندر اندر بھاگا ہوا واپس آجائے گا۔ ان اسماء کو اگر آسیب زدہ مکان میں لکھ کر چسپاں کر دیں تو آسیب دفع ہو جاتا ہے۔ جس طرح ابھی آپ کے سامنے سیاہ فام عورت دفع ہوئی جو بلاشبہ جنات کی بھیجی ہوئی تھی۔ اگر بوقت ولادت ان اسماء اصحاب کہف کو لکھ کر حاملہ کی بائیں ران پر باندھ دیا جائے تو ولادت آسانی سے ہو جائے۔ جو بچہ حد سے زیادہ روتا ہو اس کے گلے میں ڈال دیں تو بچے کا رونا بند ہو جائے۔ اگر کسی مکان میں آگ لگ جائے اور آگ پر کسی طرح قابو نہ پایا جا رہا ہو تو ایک ٹھیکری پر یہ نام لکھ کر آگ میں پھینک دیں۔ انشاء اللہ اسی وقت آگ بجھ جائے گی۔ اگر ان اسماء کو چاندی کی تختی پر لکھ کر مرگی والے کے گلے میں ڈالیں تو مرگی سے نجات مل جائے گی اگر کوئی بے گناہ قیدی جیل میں ہو اور ضمانت نہ ہو رہی ہو روزانہ ان اسماء کو سات مرتبہ پڑھتا رہے انشاء اللہ بہت جلد اس کی رہائی کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اگر کسی پر سحر سفلی کر دیا گیا ہو ان اسماء کو تین کاغذوں پر لکھ کر دائیں بائیں بازو پر اور گلے میں ڈالیں اور روزانہ ایک کاغذ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر مسحور کو پلائیں۔ انشاء اللہ سات روز میں سحر سے نجات ملے گی۔ کیسی بھی حاجت ہو عشاء کی نماز کے بعد

دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر سو مرتبہ ان اسماء کو پڑھ لے اور دعا کرے انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔

حضرت! میرے دیور کلیم نے پوچھا۔ کیا ان اسماء کی کوئی زکوٰۃ بھی ہے۔؟

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ زکوٰۃ کے بغیر تو کسی بھی عمل میں تاثیر پیدا نہیں ہوتی۔ اس کی زکوٰۃ کے بہت سے طریقے بزرگوں سے منقول ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ لگا تار ۴۱ روز تک انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

کیا دوران زکوٰۃ کوئی پرہیز بھی کرنا پڑے گا۔" کلیم نے پوچھا۔"

ایک تو وقت کی اور جگہ کی پابندی ضروری ہے اور پرہیز جلالی بھی کرنا پڑے گا۔ جیسے گوشت، سرکہ، تمباکو نوشی، کچی پیاز، لہسن وغیرہ۔ اگر شادی شدہ ہوں تو بیوی کے ساتھ خلوت نہ کریں۔ اور زبان سے متعلق جتنے بھی گناہ ہیں، جیسے گالی گلوچ، غیبت، جھوٹ، الزام تراشی اور فضول بکواس وغیرہ ان سب سے دور رہنا چاہئے۔ اور زیادہ تر ذکر خداوندی میں اپنا وقت گزارنا چاہئے۔ بعض بزرگوں نے چالیس دن احرام باندھے رکھنے کی تاکید کی ہے لیکن میرے استاد نے مجھے صرف یہ تلقین کی تھی کہ عمل کے وقت احرام پہن لو۔ باقی اوقات میں ضروری نہیں۔

ابھی صوفی جی کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ گھر کے صحن میں خون برسنا شروع ہوا۔ اور در و دیوار سے چیخنے چلانے کی آوازیں آنی شروع ہوئیں۔

صوفی جی یہ دیکھ کر بولے اب ہمیں چوکس ہو جانا چاہئے شاید اب آخری لڑائی اور فیصلہ کن لڑائی کا وقت آگیا ہے۔

صوفی جی کی یہ بات سن کر ہمارے دل کانپ گئے۔ انجمن پر کپکپی طاری ہوگئی۔ میری ساس بھی سراسیمہ نظر آرہی تھیں اور میرے شوہر سلیم جو اس طرح کی باتوں کو مانتے نہیں تھے وہ بھی خوف زدہ تھے۔ اور شاید اپنی غلطیوں پر پشیمان بھی تھے۔ سلیم کے دوست کے چہرے کا رنگ اُڑا اُڑا سا نظر آرہا تھا اور عاملین بھی خوف زدہ سے تھے۔ لیکن صوفی شمس الہدیٰ کے چہرے پر ایک طرح کا اطمینان تھا۔ شاید وہ کلام الٰہی پر پورا بھروسہ رکھتے تھے۔ میں نے انہیں نہ پریشان محسوس کیا نہ خوف زدہ۔ ہاں انہوں نے اتنا ضرور کہا کہ دیکھو بھائی مقابلہ ڈٹ کر کریں گے صرف فیصلہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور جب جنگ ہوتی ہے تو اس میں ہارنے اور جیتنے کے دونوں کے امکانات ہوتے ہیں۔ ہم سو فی صد جیتنے کی بات نہیں کر سکتے۔

ہاں ہمیں یقین ہے کہ چونکہ ہم غلطی پر نہیں ہیں اپنے حق کی خاطر لڑ رہے ہیں اس لئے اگر ہار بھی گئے اور مر بھی گئے تو شہادت کا درجہ ہمیں انشاءاللہ ضرور ملے گا۔

تو جھوٹ بولتا ہے۔ ایک بوڑھا سا انسان جس کا رنگ پختہ تھا صحن میں کود کر بولا۔ تو حق کی لڑائی نہیں لڑ رہا۔ یہ زمین ہماری تھی۔ یہاں قبرستان تھا اور اس قبرستان میں ایک درخت تھا۔ اس پر ہمارا محل بنا ہوا تھا۔ انسانوں نے اس قبرستان کی زمین کو فروخت کیا پھر اس میں مکانات بنے اور اس طرح ہمارے محل کی بنیادوں کو ڈھا کر اس یہ محل تعمیر ہوا جسے تم اپنا مانتے ہو۔ یہ سراسر ظلم ہے۔ اور بڈھے تو ان ظالموں کا ساتھ دے رہا ہے۔

صوفی شمس الہدیٰ نے کہا۔ یہ لوگ بالکل بے قصور ہیں ان کے علم میں یہ نہیں تھا کہ اس مکان میں جنات رہتے ہیں۔

اس بارے میں ہمارے لوگ پہلے بھی بات کر چکے ہیں۔ انہوں نے صاف صاف کہا تھا کہ یہ لوگ بھی قصوروار ہیں انہیں بنگلہ خریدنے سے پہلے پوری تحقیق کرنی چاہئے تھی۔ اگر یہ تحقیق کرتے تو انہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ اس میں رہنے والوں نے کتنے دکھ اٹھائے ہیں اور ان پر ان کی اولاد پر کیا کیا گزری ہے۔ ان کے بچے اندھے اور مفلوج پیدا ہوئے اور ان میں کی ایک عورت پر آج بھی ہمارے قبیلے کا ایک جن مسلط ہے لیکن ڈاکٹروں نے اس کو پاگل قرار دے دیا تھا وہ آج کل ایک پاگل خانہ میں داخل ہے۔

اب تم کیا چاہتے ہو؟" صوفی شمس الہدیٰ نے کہا۔"

ہم بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ ہمارے کئی جن اس لڑائی میں مارے گئے ہیں جس کا تمہیں اندازہ بھی نہیں ہوا۔ ہم اتنے ہی انسانوں کو ماریں گے جب ہمارے انتقام کی آگ بجھے گی وہ جوان کے کرتب باز عامل بیٹھے ہیں انہوں نے بھی ہمارے بچوں کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔

یہ سب کچھ انجانے میں ہوا ہے۔" صوفی جی نے کہا۔" مشکل تو یہ ہے کہ تم لوگ اصلی صورت میں نظر نہیں آتے ہو اور غلط انداز میں آکر دھمکیاں دیتے ہو۔ ڈراتے ہو خوف پھیلاتے ہو۔ اس وقت جو کچھ کہنا پڑتا ہے یہ بے چارے انسان کرتے ہیں اور یہ کیا کرتے ہیں ان کے عاملین کرتے ہیں اس میں آپ کے بچے وغیرہ زد میں آجاتے ہوں گے آجاتے ہوں گے نہیں آجاتے ہیں اس لئے ہم نے بھی سوچ لیا ہے کہ ہم ان لوگوں نہیں بخشیں گے یہ کہہ کر اس سیاہ فام انسان نے اپنا ہاتھ بڑھایا جو سید ھا دالان تک آگیا اور اس نے انجمن کو اس طرح اٹھالیا جیسے کوئی پلاسٹک یا ربڑ کی گڑیا کو اٹھالیتا ہے۔ وہ چیخ کر رہ گئی۔ لیکن اس جن نے

رحم نہیں کھایا۔ ہم سب کی رگوں میں دوڑنے والا خون منجمد ہو گیا سب کے چہروں پر ہوائیاں اُڑنے لگیں اور ہاتھ پاؤں بری طرح کانپنے لگے۔

اسی وقت میرا سر بری طرح چکرایا۔ اور اسکے بعد مجھے ہوش نہیں رہا۔ دراصل میں بے ہوش ہو گئی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد مجھے ہوش آیا۔ جس وقت مجھے ہوش آیا میں نے دیکھا۔ میری ساس میرا سر سہلا رہی تھیں میرے شوہر سلیم میرے دیور کلیم اور ان کا دوست اور پنڈت جی اور حنیف وغیرہ میں سے مجھے کوئی بھی نہیں دکھائی دیا۔ صوفی شمس الہدیٰ بھی نہیں تھے میں گھبرا کر بیٹھ گئی اور میں نے پوچھا۔ یہ سب لوگ کہاں چلے گئے۔؟

گھبراؤ نہیں بیٹی۔ سب اوپر ہیں" میری ساس نے بتایا" انشاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اوپر جنات سے بات چیت چل رہی ہے۔

انجمن کہاں ہے۔؟" میں نے گھبرا کر پوچھا۔"

انجمن بھی اوپر ہے اور اسی پر شاہ جنات حاضر ہو کر بات کر رہا ہے۔

یہ سن کر میں پھر بے ہوش ہو گئی تھی میں تقریباً آدھے گھنٹے بے ہوش رہی۔ جب مجھے ہوش آیا تو گھر میں وحشتناک قسم کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اوپر کمرے میں کہرام مچا ہوا تھا نیچے ہم صرف عورتیں تھیں۔ اور انجمن بھی اوپر ہی تھی۔ مجھے ایسا لگا جیسے اوپر جنگ ہو رہی ہے، مار پٹائی اور رونے دھونے کے ساتھ ساتھ کچھ وحشت ناک قسم کے قہقہے بھی اُبل رہے تھے اور یہ قہقہے یہ ثابت کرتے تھے کہ ہماری جماعت اس لڑائی میں ہار رہی ہے۔

ایک بار صوفی شمس الہدیٰ کی آواز ابھری وہ چیخ کر بول رہے تھے وہ کہہ رہے تھے کمبختو باز آجاؤ۔ مجھے آخری کارروائی پر مجبور نہ کرو۔

مجھے اس دوران سلیم کا خیال آ گیا میں بے تحاشہ زینے کی طرف بھاگی۔ میرے پیچھے میری ساس بھاگی۔ لیکن زینہ تو اندر سے بند تھا۔ میں نے زینہ کے کواڑوں سے کان لگا کر کچھ سننا چاہا کہ شاید کسی کی آواز آئے تو مجھے کسی کے بلکنے کی اور کراہنے کی آواز آئی۔ لیکن میں یہ اندازہ نہیں کر سکی کہ یہ کس کی آواز ہے۔ آواز میں کچھ نسوانی پن تھا۔ مجھے شک ہوا کہ شاید یہ انجمن کی سسکیاں ہوں۔ لیکن پوری طرح یہ بات واضح نہیں ہو رہی تھی کہ کون بلک رہا ہے اور کس کی آہیں اور کراہیں زینے کے دروازے سے ٹکرا رہی ہیں۔ اُف میرے خدا! میں آج تک اس بدبو کو نہیں بھلا سکی ہوں۔ جو اس وقت میری ناک میں گھس کر میرے دل ودماغ کو تباہ کر رہی تھی۔ ایک میں ہی کیا میری ساس نے بھی بے اختیار اپنا ڈوپٹہ اپنی ناک پر کس لیا تھا۔ ایسا عجیب سا تعفن تھا کہ بس خدا کی پناہ۔ مجھے دوزخ کی بدبو کا خیال آ گیا جو کسی مولانا کی زبانی تقریر میں سنا تھا کہ اہل دوزخ اس بدبو اور تعفن سے بہت پریشان ہوں گے جوان دوزخی عورتوں کی شرمگاہ سے نکل رہی ہوگی جو دنیا میں زنا کرنے کے گناہ میں مبتلا تھیں۔ بدبو ایسی تھی کہ اس نے روح کی وادی کو سنڈاس بنا کر رکھ دیا تھا مجھے قے آنے لگی تو میری ساس مجھے لے کر واپس برآمدے میں لے آئیں۔ میں نے خود پہ قابو پاتے ہوئے اپنی ساس سے پوچھا۔ امی جان۔ یہ بدبو کیسی ہے؟ اور یہ بدبو کہاں سے آ رہی ہے اس کا احساس زینے کے قریب جا کر ہی کیوں ہو رہا ہے۔

میری ساس نے کہا۔ دلہن بس صبر کرو۔ میں کیا جانوں کہ یہ بدبو کہاں سے آ رہی ہے مجھے تو اس بات کی فکر لگی ہوئی ہے کہ نہ جانے اوپر کیا ہو رہا ہے نہ جانے سب پر کیا بیت رہی ہوگی۔ اب تو سناٹا سا چھا گیا ہے۔

ایک دم اوپر کچھ آوازیں گونجیں۔ پکڑ لو۔ بھاگنے مت دو۔ نکال دو اس کا دم۔ ہائے اللہ۔ میری ساس بولیں۔ کون کس کا دم نکال رہا ہے۔ آخر اوپر کیا ہو رہا ہے۔ ہماری کیفیت بالکل عجیب طرح کی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہماری رگوں میں بہنے والا خون بالکل ہی خشک ہو گیا ہے۔ میں بار بار پانی پی رہی تھی لیکن اس کے باوجود میرا حلق خشک ہو رہا تھا۔ چند منٹ کی خاموشی کے بعد پھر ایسا لگا جیسے اوپر کوئی بھاگ دوڑ اور پکڑ دھکڑ ہو رہی ہے۔ کوئی پٹ رہا ہے، کوئی چیخ رہا ہے، کوئی فریاد کر رہا ہے اور کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ اب نہیں چھوڑوں گا اب بچ کر کہاں جاؤ گے عجیب طرح کی آوازیں تھیں جن میں جوش انتقام بھی تھا۔ درد بھی تھا کرب تھا۔ اور اعتراف جرم بھی تھا۔ اور یہ اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ کون فاتح ہے اور کون مغلوب۔ آوازیں بالکل واضح نہیں تھیں گھٹی گھٹی تھیں۔ اور اس کا اندازہ کرنا مشکل تھا کہ انسانوں کی آوازوں میں شکست کا اعتراف ہے یا جنات کی آوازوں میں۔

ہم سب غور کرتے رہے لیکن ہم یہ اندازہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے کہ رونے دھونے کی آوازیں کس کی تھیں اور فتح پانے کا جوش وخروش کس میں تھا۔ بظاہر یہ لگ رہا تھا کہ ہمارے والے ہار رہے تھے اور کس قدر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ کراہنے کی آوازیں ہمارے اپنوں کی تھیں اور بلکنے اور فریاد کرنے کی آواز انجمن کی محسوس ہوتی تھی۔ عجیب طرح کی بے بسی تھی نہ ہم لوگ اوپر جا سکتے تھے۔ نہ اپنے گھر والوں کی مدد کر سکتے تھے اور نہ ان کے ساتھ مر سکتے تھے۔ مجھے بار بار اپنے شوہر سلیم کا خیال آتا تھا اور یہ وہم ستاتا تھا کہ اگر وہ اس لڑائی میں کام آ گئے اور جنات نے انہیں مار ڈالا تو میرا کیا ہوگا اس دنیا کے جھمیلوں سے میں اکیلے کیسے نمٹ پاؤں گی نہ کلیم اور انجمن تو دونوں ہی اوپر تھے۔ اگر خدانخواستہ ان کی جان بھی خطرے میں تھی تو وہ تھے

تو دونوں ایک ساتھ ہی۔ میاں بیوی اگر ایک ساتھ مر جائیں پھر بھی ایک طرح کی خوش نصیبی ہے۔ کسی کو کسی کی جدائی کا غم تو سہنا نہیں پڑتا لیکن میرا معاملہ تو دگرگوں تھا میں بے بسی کے ساتھ نیچے تھی اور میرے شوہر اوپر اور مجھے خطرہ اس بات کا تھا کہ چونکہ یہ بنگلہ سلیم کا خریدا ہوا ہے اس لئے جنات کا غصہ ان ہی پر اترے گا اور کم سے کم وہ تو زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ ایک دم میرے منہ سے یہ نکلا۔

نہیں امی جان نہیں۔ اگر سلیم مر گئے تو میں بھی اپنا گلا گھونٹ لوں گی میں ان کے بغیر زندہ رہ کر کیا کروں گی اور کیسے رہ پاؤں گی اس دنیا میں۔ میں ان کے بغیر میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ میری ساس نے مجھے تسلی دی اور سمجھایا کہ میری بیٹی کچھ نہیں ہوگا۔ سلیم کو کچھ نہیں ہوگا تیرا سہاگ محفوظ ہے اور انشاء اللہ کلیم اس کی دلہن اور دیگر افراد بھی زندہ سلامت رہیں گے تو رو رو کے اپنی جان کو ہلکان مت کر۔ میری ساس سمجھاتی رہیں لیکن ان کی آواز رندھی ہوئی تھی اور اس سے مجھے اس بات کا اندازہ ہو رہا تھا کہ اگرچہ وہ مجھے حوصلہ دینا چاہ رہی ہیں لیکن وہ خود بھی اوپر کے ماحول سے خوف زدہ تھیں اور انہیں اپنے دونوں بیٹوں کی جان کا خطرہ تھا ان کے دونوں پلے پلائے بچے جنات کا نوالہ بننے جا رہے تھے انہیں جتنا بھی ڈر اور خوف ہوتا اتنا ہی کم تھا۔ آج جب میں یہ داستان سنا رہی ہوں اس حادثہ کو کئی سال بیت گئے ہیں لیکن ابھی تک ان باتوں کا خیال آ کر کلیجہ منہ کو آ جاتا ہے۔ اور اس وقت بھی میرے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہیں۔ اس وقت تو ہم پر جو کچھ بیت رہی تھی اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ بس یوں سمجھئے کہ قیامت ہمارے سروں پر منڈلا رہی تھی۔ اور ایسا لگ رہا تھا کہ در و دیوار بکھر جائیں گے اور ہم سب کی قبریں اسی بنگلے میں بن جائیں گی۔ چند منٹ کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی زینے میں بھاگتا ہوا نیچے اتر رہا ہے اور اس کے فوراً بعد ایک وحشت ناک آواز آئی کہ پکڑ لو اس کمبخت کو بھاگنے مت دینا۔ مار دو ان خبیثوں کو اس طرح کی آوازیں ہم نے صاف صاف سنیں لیکن بالکل بھی ہم اندازہ نہیں کر پا رہے تھے کہ یہ آوازیں انسانوں کی ہیں یا جنات کی۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ بس اب زینے کا دروازہ کھل جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ چند سیکنڈ کی ہا ہو اور چیخ و پکار کے بعد پھر سناٹا سا طاری ہو گیا۔ خدا ہی جانے یہ کس طرح کی جنگ تھی کہ نہ کسی کی زندگی کا اندازہ ہو رہا تھا نہ کسی کی موت کا ہر طرف وحشت ہی وحشت بکھری ہوئی تھی۔ عجیب سا خوف دل و دماغ پر مسلط تھا۔ جوں جوں رات گزر رہی تھی ہم محسوس کر رہے تھے کہ ہم موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم اب بالکل مایوس ہو چکے تھے اور ہمیں یہ یقین ہو چلا تھا کہ صوفی شمس الہدیٰ بھی اس جنگ میں ہار چکے ہیں اور ہمارے بنگلے پر پوری طرح جنات قبضہ ہو چکا ہے۔ قبضہ تو ان پہلے ہی سے تھا اب تو ہمیں یہ یقین ہو چکا تھا کہ ہم سب ایک ایک کر کے مارے جائیں گے اور جنات کی برادری پوری طرح اس اس بنگلے پر قابض ہو جائے گی۔ کاش ہم اس بنگلے کے بارے میں تحقیق کر لی ہوتیں۔ کاش ہم نے یہ بنگلہ نہ خریدا ہوتا۔ لیکن اب پچھتانے سے کیا ہو سکتا تھا۔ زندگی ہم سے دور ہوتی جا رہی تھی اور موت آہستہ آہستہ ہمارے قریب آ رہی تھی۔ چند منٹ کے بعد سناٹا پھر ٹوٹا اور کچھ وحشت ناک آوازیں اوپر والی منزل میں ابھریں۔ مر گئے۔ ابے چھوڑ دو۔ ابے مات مارو۔ رحم کرو رحم کرو۔ اتنا ظلم مت کرو۔

خدا ہی جانے یہ کس کی آوازیں تھیں۔ ہمارے دل و دماغ کام نہیں کر رہے تھے۔ ہم غور کرنے کے بعد بھی نہیں سمجھ پا رہے تھے کہ کون مار رہا ہے اور کون مر رہا ہے، کون فریادی ہے اور کون حملہ آور۔ میں پھر ہمت کر کے زینے کی طرف گئی۔ اور میں نے زینے کے کواڑوں پر کان لگا کر جیسے ہی کچھ سننے کی کوشش کی اسی وقت میرے سر پر ایک پتھر آ کر گرا اور میں چیخ مارتی ہوئی برآمدے میں آ گئی۔ میرے برآمدے میں پہنچنے کے بعد دو کالے رنگ کے سور صحن میں نظر آئے وہ دونوں صحن میں کھڑے خون کی الٹیاں کرنے لگے۔ ان کے منہ سے جو خون نکل رہا تھا اس میں عجیب طرح کا تعفن اور بدبو تھی۔ ہمارے دماغ پھٹنے لگے۔ ہمیں ابکائی آنے لگی۔ ہم اپنی ناکوں پر کپڑے چڑھا لئے لیکن بدبو پھر بھی محسوس ہوتی رہی۔ ابھی ہم آنکھیں پھاڑے ان سوروں کو دیکھ رہے تھے کہ دو ڈھانچ صحن میں آ کر کھڑے ہو گئے اور اس طرح ایک دوسرے سے بغل گیر ہونے لگے جیسے کوئی مدت کے بعد مل کر بغل گیر ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں ڈھانچ برآمدے کی طرف بڑھنے لگے اور ان کے پیچھے وہ دونوں سور بھی چل پڑے اور ان کے پیچھے بہت سارے چوہے بھی نظر آئے۔ یا اللہ اب کیا ہوگا۔ میری ساس نے جلدی جلدی آیت الکرسی پڑھنی شروع کی۔ اور میں نے ایک دم اذان دینی شروع کر دی۔ اللہ کا فضل ہوا جیسے جیسے میں اذان دیتی گئی ویسے ویسے یہ تمام چیزیں غائب ہوتی رہیں۔ اور چند منٹ کے بعد نہ ڈھانچے رہے نہ سور اور نہ چوہے۔ اس بات سے ہمیں یہ اندازہ ہو گیا کہ قرآن حکیم کی آیات اور اذان کے کلمات میں کس قدر تاثیر ہے۔ نیچے تو پھر سکون ہو گیا تھا لیکن اوپر سے چیخ و پکار کی آواز بھی برابر آ رہی تھی اور ہم سب کو یہ یقین تھا کہ اوپر ہمارے گھر والوں اور جنات کے درمیان گھمسان کی

جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ ہمیں اس بات کا بھی یقین تھا کہ آج کی جنگ کے ہیرو صوفی شمس الہدیٰ تھے اور وہ اپنے روحانی عملیات سے جنات سے الجھ رہے تھے۔ اگر پنڈت اور حنیف نے بھی اپنے علم وبساط کے اعتبار سے بھرپور محنت کی تھی لیکن صوفی شمس الہدیٰ کلام الٰہی کے ذریعہ جو قابو پانے کی کوشش کررہے تھے اور جنات کی بنیادوں کو جس انداز سے ختم کرنے کی کوشش کررہے تھے وہ اپنی مثال آپ تھا اور صوفی شمس الہدیٰ کا طرز عمل دیکھ کر ہمیں یہ یقین ہوگیا تھا کہ اگر ہمیں ان جنات سے چھٹکارا مل سکتا ہے تو صرف اور صرف قرآن حکیم کی بدولت اور صوفی شمس الہدیٰ کے ذریعہ۔

چند منٹ کے بعد ایک اور غضب ہوا۔ وحشت ناک گھن گرج کے ساتھ موسلا دھار بارش شروع ہوئی۔ بارش کے ساتھ آندھی اس قدر چل رہی تھی کہ درختوں کی سائیں سائیں سے کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔ بار بار بجلی چمکتی تھی۔ ماحول اس طرح اور زیادہ خوفناک اور وحشت ناک ہوگیا۔ اوپر کی منزل پر کھٹ پٹ کی آواز تو اب بھی آرہی تھی جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ دونوں گروپ کے درمیان جنگ جاری ہے لیکن اب آوازیں نہیں سننے میں آرہی تھیں۔ بارش اور ہواؤں کی شدت کی آواز سے اب کان پڑی آواز بھی نہیں سنی جارہی تھی۔ میں اور میری ساس وضو کرکے مصلے پر بیٹھ گئے اور ہم نے سورۂ یٰسین تلاوت شروع کی تین تین مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھنے کے بعد ہم بارش رکنے کی اور جنگ جیتنے کی دعا کی۔ اللہ کے فضل وکرم سے بارش اور آندھی کا طوفان تو ختم ہوگیا۔ لیکن اوپر کی آوازیں پہلے سے زیادہ شدید ہوگئیں اب تو صاف طور پر ایسا محسوس ہونے لگا جیسے قصائی لوگ کٹڑوں اور بھینسوں کو پٹخیاں دے کر ذبح کرتے ہیں۔ گر پڑنے کی آوازیں بھی آرہی تھیں اور کراہنے اور بڑبڑانے کی آوازیں بھی فضاؤں میں گونج رہی تھیں اس کے ساتھ ساتھ اس طرح کی آوازیں بھی رک رک کر آرہی تھیں۔ مارو پیٹو، پکڑو جانے نہ پائے ساتھ ساتھ اس طرح کی آوازیں بھی کانوں سے ٹکرائی تھیں۔ بدنصیبوں نہیں چھوڑیں گے۔ جھوٹوں دغابازوں تمہارا یہی انجام ہے۔ کیونکہ یہ آوازیں اوپر سے آرہی تھیں۔ اس لئے ان کا پہچاننا مشکل تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد صوفی شمس الہدیٰ زینے سے اترے۔ لیکن ان کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور کپڑوں پر خون کے نشان بھی تھے ان کے چہرے پر کھروچے تھیں۔ وہ تنہا آتا دیکھ کر جہاں ہم لوگوں کو خوشی ہوئی وہیں ہمیں اس بات کی تشویش بھی ہوئی کہ یہ اکیلے کیوں ہیں ہمارے باقی لوگوں کا حال کیا ہوا۔ سلیم کلیم اور شہزاد کہاں گئے اور پنڈت اور مصرا کا کیا ہوا۔ حنیف اور نفیس کس حال میں ہیں۔ یہ سوالات ہمارے ذہنوں میں کلبلانے لگے لیکن اسی وقت صوفی شمس الہدیٰ نے بتایا کہ ہم نے فتح پالی ہے۔ انجمن بے ہوش ہے باقی سب ٹھیک ہیں۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چند منٹ کے بعد ہم سب ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے اور صوفی شمس الہدیٰ نے اپنی زبان سے کرب بلا کا پورا واقعہ سنایا اور انہوں نے بتایا کہ شاہ جنات اور اس کی فوج قرآن حکیم کی آیات کا مقابلہ نہ کرسکی اور ہم نے ایک ایک آیت کریمہ سے ایک ایک ہزار جنات کو پسپا کیا بالآخر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور اب وہ کبھی اس بنگلے میں واپس نہیں آئیں گے۔ اب انجمن بھی ہوش میں آچکی تھی۔ قرآن حکیم کی کراماتیں سن کر پنڈت جی بھی بہت متاثر ہوئے اور انہیں اندازہ ہوگیا کہ جنات سے سفلی عمل اور جنتر منتر سے نہیں نمٹا جاسکتا انہیں شکست دینے کے لئے کلام الٰہی کا سہارا ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ آج اس حادثہ کو بیس برس سے زیادہ ہوچکے ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ جیسے کل کی بات ہو۔ صوفی شمس الہدیٰ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں لیکن بیس سال کے اس عرصے میں ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ ہم اسی بنگلے میں ہیں اور اب گھر کے سب افراد نماز وتلاوت کی پابندی کرتے ہیں کہ یہی سب سے بڑی دولت اور یہی سب سے بڑا ہتھیار ہے اور ہم نے اس بنگلے کو صحیح طریقے سے کلوا بھی لیا ہے کہ یہ بھی بہت ضروری ہے۔ لیکن ہمیں یہ تجربہ ہوگیا ہے کہ کسی بھی زمین یا مکان کو خریدنے سے پہلے کسی عامل سے مشورہ کرلینا ضروری ہے۔

(ختم شد)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے

جو کوئی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شدید اشتیاق رکھتا ہو تو وہ نماز عشاء کے بعد غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہنے خوشبو لگائے اور دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز کی ادائیگی کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔

یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُتَفَضِّلُ اَرِنِیْ وَجْهَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیه وسلم۔

اس کے بعد قبلہ رخ منہ کرکے سوجائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں دیدار کی دولت نصیب ہوگی۔

برائے حفاظت از آفات وبلیات وحادثات وسحر وز ہر وشر، شیاطین وجن وانس وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا مَنْ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا ھُوَ ط

اے وہ جس کے سوا غیب کا علم کوئی نہیں جانتا۔

یَامَنْ لَا یَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا ھُوَ ط

اے وہ (اللہ) جس کے سوا بلاؤں کو کوئی نہیں بھگا سکتا۔

یا مَنْ لَا یُحْیِ لِعِظَامِ الْمَوْتٰی اِلَّا ھُوَ ط

اے وہ (اللہ) جسکے سوا مردے کی ہڈیوں میں کوئی جان نہیں ڈال سکتا۔

وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ط

اور وہی ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا o

اور ہم نے (رسولؐ) تمکو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا

وَبِحَقِّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ

اور حق کا واسطہ، تیری یکتائی کا، یگانگت کا، بے نیازی کا

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

اور نہ کوئی اس کا ہمسر (ثانی) ہے

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ o

اپنی رحمت کے اے سب سے بڑے رحم کرنے والے

یا مَنْ لَا یُدَبِّرُ الْاَمْرَ اِلَّا ھُوَ ط

اے وہ جسکے سوا کاموں کی تدبیر عمدہ طریقے پر کوئی انجام نہیں دے سکتا

یا مَنْ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا ھُوَ ط

اے وہ (اللہ) جس کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا

ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ ط

وہ (اللہ) اول سے ہے اور آخر تک رہے گا وہ ظاہر ہے اور پوشیدہ بھی ہے

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط

اور ہم نے اس (قرآن) کو حق کے ساتھ نازل فرمایا

وَبِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ

اور کٓھٰیٰعٓصٓ کے حق کا واسطہ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ کے حق کا واسطہ

اَلْفَرْدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o

انفرادیت کا، تو وہ ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا

کَامِلًا ھَادِیًا یَا سِرًّا یَا مِلًا صَادِقًا

اے کامل، اے ہادی، امیدوں کے برلانے والے، اے صادق

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ o

بارالہا! رحمت نازل فرما تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر

کتاب زین المتقین سے منقول ہے کہ امام زین العابدینؒ کے زمانہ میں ایک بدکار شخص کو تین بار آگ میں ڈالا گیا نہ جلا، پھر پانی میں ڈالا گیا، نہ ڈوبا، گردن پر شمشیر چلائی گئی کارگر نہ ہوئی۔ امامؒ سے اس کا سبب دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس کے پاس ایک تعویذ ہے۔ دیکھا گیا تو اس کے پاس سے یہ دعا نکلی۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

قریبی بستی کے رہنے والے کچھ مسلمان ایک دن صبح ہی صبح غریب خانہ پرتشریف لائے اور انہوں نے مجھے اس طرح آواز دی جیسے میں مولوی نہیں پولیس انسپکٹر ہوں۔ میں گھبرا گیا۔ کیونکہ میرے یار دوستوں میں سے کوئی بھی شخص صبح ہی صبح آنے کی غلطی نہیں کرتا اور غلطی کرے بھی کیسے یہ وقت تو ان کے آرام کا ہوتا ہے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں میرے سب دوست بہت ہی نستعلیق قسم کے ہیں اور بنیادی طور پر بہت اصول پسند ہیں دنیا کا نظام بدل سکتا ہے شمس و قمر اپنی رفتار بدل سکتے ہیں لیکن میرے دوست اپنے احوال پر نظر ثانی نہیں کر سکتے۔ اور کیوں کریں جب یہ دنیا ہمارے لئے پیدا کی گئی ہے تو اس دنیا کے مزے لوٹنا ہماری ذاتی ذمہ داری ہے۔ راتیں چھوٹی ہوں یا بڑی صبح کو دیر تک سونا ان کی فطرت ہے اور میرا حال یہ ہے کہ میں ان سے بھول کر بھی کبھی بدظن نہیں ہوتا۔ میں ہر حال میں اپنے حسن ظن کو پوری طرح صحت مند رکھتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے سارے دوست بحمد للہ پیدائشی مسلمان ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے بعد میں اسلام قبول کرنے کی غلطی کی ہو۔ ان سب کے بروقت عقیقے بھی ہوئے ہیں اور بروقت ختنے بھی۔ اس لئے ان کے بارے میں یہ شبہ کرنا کہ یہ صاحب ایمان نہیں ہیں بہت بڑا گناہ ہے اور میں پیرو دستگیر کی قسم ایسے بڑے گناہوں سے ہمیشہ خود کو بچاتا ہوں، ہاں میرے ایک دوست جن کا بچپن کا نام خواجہ التمش تھا۔ سنا ہے کہ ان بے چاروں کا عقیقہ نہیں ہوا تھا کسی نے انہیں بتا دیا کہ آئے دن جو تم بیمار رہتے ہو اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ تم ابھی تک بغیر عقیقے کے دندنا رہے ہو بھئی اگر ان بیماریوں سے نجات چاہتے ہو تو اپنا عقیقہ فوراً سے پیشتر کرو اور یار دوستوں کی تگڑی سی دعوت کرو۔ یہ تربتر فتویٰ سن کر وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے بہت ہی رازدارانہ طور پر مجھ سے مشورہ لیا۔ فرضی بھائی! ایک صاحب جو اگرچہ مفتی نہیں ہیں لیکن دیکھنے میں اور جبل قسم کے مفتی لگتے ہیں اور باتیں بھی اکثر مفتیوں جیسی کرتے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے دائمی المریض ہونے کا راز یہ ہے کہ تمہارا ابھی تک عقیقہ نہیں ہوا۔ تو کیا یہ سچ ہے؟ کیا عقیقہ کے بغیر انسان ہمیشہ کھانستا ہی رہتا ہے؟

سچ اور جھوٹ کی بحث میں نہ پڑیں جب ایک مفتی نما انسان نے کہہ دیا ہے تو اس کو سچ ہی جانیں اسی میں بھلائی ہے یہ مفتی خداداد ہوتے ہیں اور لگے ہاتھوں اپنے بڑوں سے اس کی بھی تحقیق کر لیں کہ آپ کی ختنے بھی ہو گئیں تھیں یا نہیں؟ اگر اس میں بھی کوئی اشکال ہو تو اس مسئلے کو بھی نمٹاؤ۔

کیسی باتیں کرتے ہو فرضی بھائی! وہ ہڑبڑا گئے تھے۔ ختنے تو خود ہی نظر آجاتی ہیں۔ ان کو محسوس کرنے کیلئے کسی دوربین کی ضرورت نہیں پڑتی۔

دراصل میرا مطلب یہ ہے کہ اگر ختنے بروقت نہ ہوئی ہوں تو اس پر بھی غور کرلیں۔ میں مفتی نہیں ہوں میں تو صرف مشیر ہوں۔ ہاں میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اگر گنجائش ہو تو عقیقہ کر ڈالو۔ اس بہانے یار دوستوں کی دعوت بھی ہو جائے گی۔ ورنہ پھر آپ کے مرنے کے بعد مفتی حضرات آپ کے گھر والوں کو اگر عقیقہ کا مشورہ دیں گے تو اچھی خاصی پرابلم کھڑی ہو جائے گی۔ آپ قبر میں ہونگے اور لوگ یہاں دعوتیں اُڑا رہے ہونگے۔

ایک بات عرض کروں" وہ بولے کہ" میرے پوتے کا بھی ابھی عقیقہ نہیں ہوا وہ پورے دو سال کا ہو گیا ہے کیوں نہ میں اپنا اور اپنے پوتے کا عقیقہ ایک ہی ساتھ کر لوں اس میں کچھ آسانی بھی ہو جائے گی دوسرے لوگ بھی بار بار لفافے دینے کی......سوری سوری......بار بار آنے

کی زحمت سے بچ جائیں گے۔

ویری گڈ۔ ارسطو مرحوم نے ایسے ہی موقعوں کے لئے کہا تھا۔ ایک پنتھ دو کاج۔ اس کے دو دن بعد پھر وہ میرے پاس آئے اور بولے کہ اہلیہ کا مشورہ یہ ہے کہ نام بھی اسی وقت تبدیل کرلو۔ اگر بعد میں تبدیل کروگے تو ایک بار پھر عقیقہ کرنا پڑے گا۔ بھئی فرضی صاحب! میں ان مسائل سے واقف نہیں ہوں آپ ہی بتائیں کہ کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرح متین بیچ اس مسئلے کے اگر کوئی شخص اپنا پہلا نام ختم کر کے دوسرا نام رکھنا چاہے تو کیا اس پر عقیقہ کرنا واجب ہے؟

واجب ہو یا نہ ہو۔ لیکن میرا اپنا کہنا یہ ہے کہ نام بدل جانے کی صورت میں دل کو جو خوشی ہوتی ہے اس خوشی کا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ ہم جیسے مادرزاد شریف دوستوں کی کم سے کم اس وقت کی دعوت ضرور کی جائے۔ اس سے خیر و برکت بھی ہوگی اور نام چل پڑے گا۔

تو پھر کوئی اچھا سا نام بتایئے نا۔

کس طرح کا نام چاہئے آپ کو" میں نے عالمانہ لہجہ میں پوچھا۔"

خالص اسلامی طرز کا ہو۔

آج کل لوگ قرآن حکیم سے نام رکھ رہے ہیں۔ صوفی بدرالدجیٰ کے گھر والے سوفی صد قسم کے مسلمان ہیں ان کے بچوں کے نام قرآن حکیم سے نکالے گئے ہیں۔ ان کے بڑے لڑکے کا نام ہے مذنبین ہے۔ اس سے چھوٹے کا نام ہے۔ مشرکین۔ ان کی چھوٹی صاحبزادی کا نام والفجر اور اس سے چھوٹی کا نام رکھا ہے والتین۔ سب سے چھوٹی بیٹی کا نام تبت ہے۔ اگر آپ فرمائیں گے تو اسی طرح کا کوئی نام عطا کروں؟

نہیں۔ میں اتنا بھی اسلامی نہیں بننا چاہتا کوئی ہلکا پھلکا سا نام بتاؤ، دراصل آتش نام سے پٹھانوں کی بو آتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں پچاس سال کا ہو گیا ہوں۔

تو کیا خدانخواستہ آپ ابھی تک پچاس سال کے نہیں ہوئے؟

یار ہو تو گیا ہوں۔ لیکن چاہتا ہوں کہ پچاس سال کا نہ لگوں۔ خضاب کرنے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا جیسے ہی اپنا نام آتش بتاتا ہوں لوگ مجھے معمر سمجھنے کے گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

میں نے ان کا درد محسوس کر کے انہیں چند معیاری قسم کے نام بتائے انہیں سب سے زیادہ "خیرالوریٰ" پسند آیا۔ چنانچہ ان کا نام بڑی دھوم دھام سے بدلا گیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے ان کا عقیقہ اول اور عقیقہ ثانیہ دونوں ایک ساتھ ان کے پوتے کے عقیقہ کے ساتھ منائے گئے۔ اس رسم تعیقہ کے موقعہ پر مقامی پولیس والے بھی اپنی وردی اُتار کر آئے تھے اور بکرے کا گوشت تناول کرتے ہوئے بولے تھے۔

بھئی یہ قوم بھی ہے زندہ قوم۔ اپنے مذہب کے ایسے پکے ہیں بھلا بتاؤ ماں باپ کی غلطی کا خمیازہ بھگتنے کے لئے پچاس سال کی عمر میں اس طرح عقیقہ کر رہے ہیں کہ کوئی محسوس تک نہیں کر سکتا۔ کہ یہ ماں باپ کے گناہوں کی تلافی ہو رہی ہے۔ خوش بخوش نظر آ رہے ہیں۔

ایک پولیس انسپکٹر بولے۔ بھئی میں تو اگلے جنم میں اسی قوم میں پیدا ہوں گا۔ زندہ قوم ہے خود بھی کھاتی ہے دوسروں کو بھی کھلاتی ہے۔ نہ جھجکتی ہے نہ شرماتی ہے۔

میں نے یہ سن کر عرض کیا۔ غنیمت ہے دیوان جی! کہ پچاس سال کی عمر رسم عقیقہ ادا کی جا رہی ہے کیونکہ انکے دل میں یہ خوف بٹھا دیا گیا تھا کہ اگر عقیقہ نہیں کروگے تو اسی طرح بیمار رہوگے۔ اگر مرنے کے بعد کوئی یہ خوف دل میں ڈال دیتا کہ آتش صاحب پر قبر کا عذاب اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ان کا عقیقہ نہ کیا جائے تو والدین نہ ہونے کی مجبوری میں ان کے اپنے بچے ان کا عقیقہ ان کے مرنے کے چالیس دن کے بعد اسی طرح دھوم دھام سے کرتے۔ کیونکہ یہ مذہب ہے اسے تم نہیں سمجھوگے۔ بھئی ہم تو سمجھ رہے ہیں۔ انسپکٹر صاحب، بکرے کی چاپ چباتے ہوئے بولے۔ سمجھ کر ہی تو یہ تمنا کر رہے ہیں کہ اگلے جنم میں اسی قوم میں پیدا ہونگے تاکہ خوب کھائیں اور خوب کھلائیں۔

جی ہاں۔ اس طرح کے دوستوں کی جو مادرزاد شریف بھی ہیں اور پدرزاد عقل مند بھی ایک کیمپ میں رکھتا ہوں اور میرے یہ دوست اس طرح اسلام پسند ہیں کہ یہ ویسے کی کوئی بھی دعوت خواہ انہیں مدعو بھی نہ کیا گیا سنت سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں اور اس سنت کی خاطر اپنے کئی فرض قضا کر دیتے ہیں۔ ان دوستوں سے بدظنی کرنا از روئے شرافت خاندان بھی ناروا ہے۔ چنانچہ اگر میرا کوئی دوست فجر کی نماز میں نظر نہیں آتا اور اطلاع ملتی ہے کہ وہ ابھی تک خراٹے لینے میں مصروف ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ تہجد کی نفلیں طویل ہوگئی ہوں گی ممکن ہے ٹانگوں پر ورم آگیا ہو اس لئے آنکھ نہ کھلی ہو اور اسلام کی تعلیم کا بنیادی تقاضہ یہ ہے کہ اپنی صحت کا خیال پہلے رکھو۔ نماز تو بعد میں بھی ادا ہو سکتی ہے۔

میرے کچھ دوست ایسے بھی ہیں جو جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں بس۔ ان کے بارے میں بھی میرا اپنا گمان یہ ہے کہ انہوں نے قضاء عمری کا

پروگرام بنار کھا ہوگا ہم بدظنی کیوں کریں۔ میرے اکثر دوست چونکہ صبح کو دیر سے اٹھتے ہیں اسلئے اس وقت کوئی میرے گھر آنے کی غلطی نہیں کرتا۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ اس ناوقت کون نازل ہوگیا میں دروازے پر پہنچا تو وہاں ایک بوڑھا مرد اور چار ہٹے کٹے نوجوان اس طرح کھڑے تھے جیسے ہاتھا پائی کے ارادے سے آئے ہوں یہ سب میرے لئے اجنبی تھے۔ اس لئے میں نے گھبرا کر پوچھا۔ خیریت؟

آپ کون لوگ ہیں اور کس لئے پدھارے ہیں؟

ہم بھی کھڑی کے سچے پکے مسلمان ہیں۔ ہم آپ کے نام کی چرچا سن کر آئے ہیں۔ چند منٹ بیٹھ کر بات کرنا چاہتے ہیں ہمارے ساتھ ظلم ہوگیا ہے۔ ہماری ۱۶ سال کی لونڈیا کو ایک لڑکا بھگا کر لے گیا ہے۔ ہماری لونڈیا اس تولے جیور بھی لے گئی ہے۔

میں سمجھ گیا۔ آپ لوگ تعویذ کے چکر میں آئے ہو۔ تو ایسا کرو۔ درمیان میں ۵ گلی چھوڑ کر چھٹی گلی میں گھس جاؤ وہاں ایک بورڈ لگا ہوا ہے ہاشمی روحانی مرکز کا۔ سیدھے وہاں پہنچو چوکیدار سے اجازت لے کر اوپر چلے جانا وہاں تم لوگوں کو ایک ایسا انسان نظر آئے گا جو دیکھنے میں اچھا خاصا انسان ہے لیکن نہ جانے کیوں ایک زمانہ سے تعویذ گنڈے کر رہا ہے وہ کسی مدرسے میں درس حدیث بھی دے سکتا تھا لیکن کسی فقیر کی بددعا کی وجہ سے وہ تعویذ کرنے لگا ہے اور اب تعویذ گنڈے ہی اس کی شریک حیات بنے ہوئے ہیں۔ اردو میں اس کا نام حسن الہاشمی ہے اس سے جا کر اپنی بات بتاؤ فوراً تمہیں تعویذ دے گا اور تمہاری لڑکی ایک ہفتے کے اندر اندر واپس آجائے گی۔ وہ کچھ بھی سہی تعویذ ٹھیک ٹھاک دیتا ہے اور چونکہ مانا ہوا بے وقوف ہے اس لئے پیسے بھی نہیں لیتا۔ کبھی کبھی اپنی جیب سے لوگوں کو کرایہ بھی ادا کر دیتا ہے۔

محترم! ہمیں تعویذ نہیں چاہئے، آپ کی مدد چاہئے۔ ذرا اپنی بیٹھک تو کھولیں۔

میں نے ان لوگوں کی درخواست پر بیٹھک کھول دی۔ بانو اس وقت تلاوت قرآن پاک میں مصروف تھی۔ پھر بھی میں نے اس کے پاس جا کر کہا۔ اس قرآن کی قسم جس کی تم تلاوت کر رہی ہو میرے دوستوں میں سے کوئی نہیں آیا۔ یہ تو خالص اللہ کے بندے ہیں اگر تم مناسب سمجھو تو ۲ کپ چائے بھجوا دو۔ بیچارے نہ جانے کب سے بھوکے ہوں گے ان سب کی شکلوں پر دوپہر کا ایک بج رہا ہے۔

میں حکم نما گزارش کرکے جب واپس بیٹھک میں آیا تو سب لوگ مجھے آتا دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ ایسے موقعوں پر مجھے خوشی ہوتی ہے دل بلیوں اُچھل جاتا ہے میں خود کو مستند چودھری یا کچھ اور الابلا سمجھنے لگتا ہوں۔ کتنا اچھا لگتا ہے جب کچھ لوگ پیچھے چل رہے ہوں یا کچھ لوگ ایک دم بے تحاشہ کھڑے ہوجائیں۔ اس وقت ایسا لگتا ہے کہ میں واقعتاً اشرف المخلوقات ہوں میں نے بیٹھ کر حاضرین سے کہا آپ لوگ تشریف رکھئے۔

وہ بھی سب بیٹھ گئے۔ میں نے بوڑھے آدمی سے مخاطب ہو کر بولا۔ فرمایئے میں آپ لوگوں کی کیا خدمت کرسکتا ہوں۔ اگر ایسا ہوجائے کہ تم لوگ اپنا اپنا تعارف کرا دو تو اچھا ہوگا۔ یہ سن کر بڑے میاں بولے میں ہی تو وہ بدنصیب انسان ہوں کہ جس کے ۴ لونڈے اور دو لونڈیاں ہیں۔ سب سے بڑی لونڈی اس چھوکرے سے بیاہ دی تھی۔ اس کا نام احمد بخش ہے اس کے بعد ۳ لونڈے ہیں جو آپ کے دھورے بیٹھے ہوئے ہیں ان میں ایک کا نام سردار بخش ہے یہ تین جماعتوں تک لگاتار پڑھتا رہا پھر اس کا من پڑھائی سے ایسا اچاٹ ہوا کہ توبہ ہی بھلی۔ دوسرے کا نام سراج الدین ہے اس نے پوری عربی پڑھی ہے الحمد سے لے کر عم تک۔ تیسرا لڑکا ۵ ویں کلاس میں تین مرتبہ فیل ہوا۔ یہ ہی سب سے زیادہ پڑھتا تھا اس کو لبی نظر لگی کہ اب اسکول کی طرف چل کے نہیں دیتا۔ اب میں نے اس کے ہاتھ میں کھرپا پکڑا دیا ہے۔ لو کھودو اور کھاؤ۔ ان چاروں میں ایک میری بیٹی ہے جس کا نام شانو ہے اس نے بھی پہلی دوسری تک ٹھیک پڑھا اس کے بعد وہ گھر کے کام کاج میں لگ گئی ہے اس کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں اس کو ہمارے ہی گاؤں کا ایک چھوکرا جس کا نام سکندر ہے لے کر بھاگ گیا ہے اور وہ چھوکری گھر سے جیور اور کچھ نقدی لے کر بھاگ گی ہے کسی نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ کے پاس ہم پہنچ جائیں آپ ہمارا کام بنا دوگے۔ اس میں اگر کچھ خرچا پانی ہوتا ہو تو اس کے لئے ہم تیار ہیں بابو جی ہماری عجب کا سوال ہے۔

جب تمہیں معلوم ہے کہ شانو گاؤں کے کسی چھوکرے کے ساتھ گئی ہے تو تم نے رپٹ درج کیوں نہیں کرائی؟

بابو جی۔ ہم تو اس لئے چپ ہو کر بیٹھ گئے کہ لڑکی کا معاملہ ہے رپٹ کرائیں گے تو ہماری ہی بدنامی ہوگی۔

تو پھر اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے سے کیا فائدہ ہے؟

ہم ٹھہرے جاہل۔ بابو جی آپ ہی کوئی راستہ بتاؤ۔ ہمارے گھر میں دو دن سے روٹی بھی نہیں پکی ہے۔

اس دوران چائے آگئی تھی۔ چائے نوشی کے دوران میں نے کہا۔ تم

لوگوں کو پہلی فرصت میں رپٹ لکھوا دینی چاہئے۔تمہاری لڑکی اگر سولہ سال کی تو پھر وہ قانونا بالغ نہیں ہے۔اور جو لڑکی بالغ نہ ہو وہ کورٹ میرج نہیں کرسکتی۔

یہ کورٹ میرج کیا ہوتا ہے جی؟

بذریعہ عدالت نکاح۔

اجی وہ ایسی غلطی تو نہیں کرسکتی میں اسے زمین میں گاڑ دوں گا۔

جو لڑکی گھر سے بھاگ سکتی ہے چودھری صاحب وہ کچھ بھی کرسکتی ہے۔اگر اس کو تمہارے عزت کی اور خاندان کی آبرو کی پرواہ ہوتی تو وہ بھاگتی ہی کیوں۔اور جب کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی تو وہ نکاح کیوں نہیں کرسکتی۔

اجی مولانا جی شانو سب کچھ کرسکتی ہے اس نے تو ہماری ناک ہی کٹوادی جب وہ کسی کے ساتھ بھاگ سکتی ہے تو وہ کچھ بھی کرسکتی ہے ہمیں تو آپ یہ بتاؤ کہ ہم کریں کیا۔خود تلاش کریں یا رپٹ سپٹ لکھوادیں، چودھری کے بڑے لڑکے نے کہا۔

ابھی تم کچھ نہ کرو۔تم اپنا پتہ مجھے بتاؤ۔اور گھر جا کر چین سے بیٹھو میں دو گھنٹے کے بعد اپنے ایک دوست کو لے کر تمہارے گھر آؤں گا۔اس کے بعد کوئی قدم اٹھائیں گے۔

بہت ٹھیک مولانا جی۔" چودھری کا بڑا لڑکا بولا۔" ہمیں آپ پر بھروسہ ہے اور ہمیں یقین ہے کہ آپ ہماری بہن کو تلاش کرلو گے۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد میں نے بانو سے کہا۔لو تم بہت کہا کرتی تھیں کہ کوئی کام آخرت کے لئے بھی کرلو۔ہر وقت یار دوستوں کے ساتھ ہڑ دنگے مچاتے ہو۔اب ایک کام آخرت کیلئے کرنے جارہا ہوں۔تم اپنے ہاتھوں سے میرے سر پر کفن باندھ دو۔

گھر میں سفید کپڑا نہیں ہے۔

تم جانتی ہو کہ میرا کوئی مسلک نہیں۔میں تو کیسے بھی رنگ کے کپڑے میں دفن ہو جاؤں گا کیسا بھی کپڑا میرے سر پر لپیٹ دو، میری بچی تلی بیگم!

آخر بات ہے کیا سنجیدگی سے کچھ بتاؤ تو سہی۔

قریب کی بستی سے ایک چودھری صاحب اپنے لڑکوں کو لے کر آئے تھے ان کی بیٹی کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔وہ اس لڑکی کی کھوج میرے ذمہ کرگئے ہیں۔

آپ بھی نہ جانے کس طرح کے انسان ہیں۔یہ کام آپ کے بس کا ہے۔بانو نے بیزاری سے کہا۔

دنیا تو یہ سمجھتی ہے کہ اس طرح کے کام اس دنیا میں صرف میں ہی انجام دے سکتا ہوں۔اور تم ہو کہ مجھے کسی قابل ہی نہیں سمجھتیں۔تم بھاگ کر دیکھ لو اگر دو گھنٹے میں تمہارا سراغ نہیں نکال لیا تو میرا نام بدل دینا۔

اور تم بھول گئی تین سال پہلے منشی آفتاب کی بیگم اپنے سوتیلے داماد کے ساتھ بھاگ گئی تھیں انہیں کس نے تلاش کیا تھا۔؟

تو پھر آج کی چھٹی لوگے؟اور اگر بھائی صاحب نے چھٹی نہ دی تو؟

میں درخواست لکھ رہا ہوں تم اس پر سفارش لکھ دو کہ تم سے بہت متاثر ہیں لکھ دینا کہ ایسے کام کیلئے جارہے ہیں کہ فری فنڈ میں حج اکبر کا ثواب مل جائے گا۔

میں درخواست لے کر مولانا حسن الہاشمی کے گھر پہنچا وہ حسب عادت لکھنے لکھانے میں مصروف تھے۔میں نے انہیں سلام کیا۔انہوں نے مجھے اتنی گہری سنجیدگی سے دیکھا جیسے میں زندہ نہیں ہوں بلکہ مرنے کے چالیس دن کے بعد اپنی قبر سے نکل کر آیا ہوں۔

آپ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں۔؟

سوچ رہا ہوں کہ تمہارا شان نزول کیا ہے۔

میں ایک جہاد پر جارہا ہوں۔آپ سے دو دن کی چھٹی درکار ہے اور ممکن ہو تو میری تنخواہ میں سے پانچ سو روپے بھی مرحمت فرمادیں۔

کہاں جارہے ہو۔

ایک لڑکی بھاگ گئی اس کی تلاش میں کوہ ارارات تک جانے کا پروگرام ہے۔

زندگی میں کوئی کام ڈھنگ کا نہ کرلینا۔

حضور کسی کی بیٹی کو تلاش کرنا کیا ڈھنگ کا کام نہیں ہے۔

انہوں نے مجھے اس طرح گھورا جیسے کچا ہی مجھے نگل جائیں گے لیکن جب انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو میں سمجھ گیا کہ وہ راضی ہوگئے۔بہت سخت دل انسان ہیں انہیں میں نے کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔مجھے یاد ہے جب ان کی شادی ہوئی تھی اس دن بھی یہ اس طرح منہ بنائے بیٹھے تھے جیسے کسی میت میں بیٹھے ہوں۔بانو کی مان لیتے ہیں۔اس نے اگر درخواست پر سفارش نہ لکھی ہوتی تو یہ درخواست پھاڑ دیتے اور میرے ہاتھ میں قلم کاغذ تھمادیتے۔

میں پانچ سو کا نوٹ لے کر سرپٹ دوڑتا ہوا اپنے یار غار صوفی سیلاب کے گھر پہنچا۔ عرفیت ان کی خیالی پلاؤ ہے۔ دیکھنے میں مولوی ہیں لیکن پڑھنے میں ماڈرن تہذیب کے دلدادہ ہیں۔ عجیب وغریب قسم کے انسان ہیں شادی کے بعد اپنی بیوی سے پرچے بازی کرتے ہیں اور اس طرح اپنے ہی گھر میں اس سے چھپ چھپ کر ملتے ہیں جیسے گناہ کر رہے ہوں۔ پوچھنے پر یہ جواب دیتے ہیں کہ اس طرح کی زندگی میں عجب طرح کا کیف محسوس ہوتا ہے۔ اور شادی سے پہلے والی زندگی کا مزا آتا ہے۔ ان میں سراغ رسانی کی بلا کی صلاحیت ہے۔ میں نے کئی بار صلاحیتوں کا امتحان اس طرح کیا کہ بچوں کی گیند چھپادی اور ان سے کہا کہ تلاش کرلو۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ ۲۴ گھنٹے میں گیند تلاش کر کے دکھادی۔ سبھی دوستوں کو ان کی صلاحیتوں پر بھروسہ ہے میں انہیں لے کر چودھری صاحب کے گھر پہنچا۔ وہاں سب لوگ ہمارے منتظر تھے انہوں نے ہم دونوں کو بہت عزت دی۔ کچھ کھاپی کر ہم اطمینان سے بیٹھ گئے اور ان سے پوچھ تاچھ کرنے لگے۔ صوفی سیلاب نے پوچھا۔

اس لڑکے کے گھر والوں سے تم نے بات کی۔

ابھی تک نہیں کی۔

یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ لڑکی اس لڑکے کے گھر ہی ہو۔

اس لڑکے کے ماں باپ تو بہت شریف ہیں۔ وہ ایسا نہیں کرسکتے۔

کیوں نہیں کرسکتے۔ کیا شریفوں کے دل نہیں ہوتے۔ ''میں غرایا'' کیا ان کے جذبات نہیں ہوتے۔ تمہاری لڑکی اچھی ہوگی انہوں نے سوچا کہ اس طرح غائب کر کے نکاح کرادو۔ دنیا بھر کے خرچوں سے بچیں گے تم مجھے ان کے گھر کا پتہ بتاؤ میں صوفی سیلاب کو لے کر وہاں جاؤں گا اور ان ہی سے کوئی سراغ نکالوں گا۔

بادل ناخواستہ انہوں نے اس لڑکے کا پتہ بتادیا۔ اور میں اور صوفی سیلاب اس لڑکے کے گھر پہنچ گئے۔ ہمیں دیکھ کر وہ لوگ ہکابکا سے ہوگئے۔ میں نے کہا ہم لوگ سرکار کی طرف سے آئے ہیں ہمیں کچھ معلومات چاہئیں۔

کس طرح کی معلومات اور کس کے بارے میں؟ ایک عورت نے گھبراہٹ کے ساتھ پوچھا۔ غالباً یہ اسی لڑکے کی ماں معلوم ہوتی تھی جو شالو کو لے کر رفو چکر ہوا ہے۔

معلومات تو ہم گھر کے ایک ایک فرد کے بارے میں کریں گے لیکن فی الحال تو ہمیں تمہارے سب سے زیادہ سمجھدار بیٹے سکندر کے بارے میں معلومات کرنی ہیں۔

آپ لوگ ہیں کون؟ ایک ادھیڑ سے انسان نے سوال کیا غالباً یہ لڑکے کا باپ تھا۔ ہم لوگ اللہ میاں کی پولیس میں باقاعدہ بھرتی ہیں اور جب کوئی اس طرح کی حرکتیں کرتا ہے جیسی حرکت تمہارے لاڈلے نے کی ہے تو اللہ میاں کی طرف سے ہمیں تحقیقات کرنے کا آرڈر ملتا ہے۔ اور ہمارا پچھلا ریکارڈ یہ بتاتا ہے ''صوفی سیلاب بولے'' کہ ہم نے مجرمین کو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر حاضر کردیا ہے۔

آپ کے لڑکے نے چودھری صاحب کی لڑکی کو ورغلایا اور اس سے چوری بھی کرائی کافی زیور لے کر وہ لوگ بھاگے ہیں زیور سو تولے سے کم نہیں تھا۔ ''میں نے کہا''

یہ تو بالکل جھوٹ ہے۔ سونے کی تین چار چیزیں ہی تو تھیں۔ مشکل سے آٹھ نو تولے رہی ہوں گی۔ ''لڑکے کی ماں بولی''

وری گڈ۔ میں سینہ پھلا کر بولا۔ محترمہ تمہاری بات سے اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ ان دونوں کے بھگانے میں تمہاری بھی ملی بھگت ہے تمہیں یہ تک خبر ہے کہ زیور کتنا چوری ہوا ہے۔

اجی مولانا جی یہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں ان کی باتوں پر مت جایئے ان کا کیا بھروسہ یہ کل کو کہنے لگیں کہ اتنی رقم نقد بھی تھی تو آپ ہم یقین کرلیں گے۔ ''سکندر کے باپ نے کہا''

آپ بہت ہی دیانت دار قسم کے لوگ ہیں آپ خود ہی یہ ثابت کررہے ہیں کہ آپ کو ان دونوں کے بھاگنے کا پورا پورا علم ہے۔ آپ نے نقد رقم کا ذکر کر کے یہ ثابت کردیا ہے کہ آپ کو اس بات کا علم ہے کہ زیور کے ساتھ ساتھ نقد رقم بھی گئی ہے۔ بس اب آپ اتنا بتادیں کہ یہ دونوں کہاں ہین۔ تاکہ چودھری صاحب کی لڑکی کو عزت وعافیت کے ساتھ اس کے گھر چھوڑ دیا جائے۔ ورنہ پھر ہم لوگ پولیس میں جائیں گے اور پولیس کو یہ بتائیں گے کہ تم سب کی سازش سے ایک لڑکی اٹھالی گئی ہے۔ پولیس مار مار کر خود آپ لوگوں سے یہ پوچھ لے گی کہ وہ دونوں کہاں ہیں۔

آپ لوگ جورزبردستی کیوں کررہے ہیں؟ ایک نوجوان جو دیکھنے میں تقریباً ''ہجڑا تھا بولا'' بتاؤں زور زبردستی کسے کہتے ہیں۔ میں نے اٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑلیا اور اس کو موڑتے ہوئے میں نے کہا ہیرو بنا پھرتا ہے۔ پاخانہ کر کے آب دست کی تمیز نہیں۔ اے ناہنجار گھر آئے ہوئے مہمانوں سے اس طرح بات کی جاتی۔ دیکھ نہیں رہا کہ ہم علماء وقت ہیں۔

امی مولبی جی میرا ہاتھ چھوڑو۔ دکھ رہا ہے۔

تجھے تو میں ابھی سارے کو دکھاؤں گا۔ چل لے چھوڑ دیا تیرا ہاتھ۔ اب تو ہی بتا کہ تیرا بھائی کہاں ہے؟ میں نے اس کی گردن پکڑی۔ دیکھ۔ یہ میرا بہت پرانا داؤ ہے۔ بڑے بڑے سورماؤں کو میں نے اس داؤ سے رلا دیا ہے۔ جلدی بول کہاں ہے تیرا بھائی۔

اے بابا۔ وہ چیخا۔ اب مجھے مروا رہا ہے بتا دیتا بھائی کہاں ہے۔

شاباش۔ میرا بیٹا۔ تو واقعی ہیرو بننے کے قابل ہے۔" میں نے کہا" تو تو ویلن کی شکل دیکھ کر ہی ہگ دے گا۔

اب میں اس کے باپ سے مخاطب ہوا۔ چودھری جی ثابت ہوگیا کہ تمہارا لڑکا تمہاری سازش سے لڑکی لے کر بھاگا ہے۔ اس سے پہلے پولیس کارروائی ہو تم بتا دو کہ وہ کہاں ہے۔ اتنے میں صوفی سیلاب میرے پاس آئے انہوں نے میرے کان میں کہا۔ یقیناً ان لوگوں کو پوری معلومات ہیں۔ ابھی ایک لڑکی ادھر کھڑی کسی عورت سے کہہ رہی تھی کہ ہم نہیں بول رہے تھے کہ اگر کسی کو خبر ہوگئی تو مصیبت آجائے گی۔

کون لڑکی؟ میں نے پوچھا۔

صوفی سیلاب نے اشارہ کرکے بتایا۔ دیکھو وہ لڑکی جس نے فیروزی رنگ کا جوڑا پہن رکھا ہے میں نے اس لڑکی کو اشارہ کرکے بلایا۔ لیکن وہ نہیں آئی۔

اتنے میں ایک ۸، ۹ سال کا لڑکا باہر سے آیا اور وہ ہم لوگوں کو دیکھ کر برآمدے میں جا کر اپنے ماں باپ کو کچھ بتانے لگا۔ اب مجھ سے برداشت نہیں ہوا میں نے برآمدے میں بے تکلف جا کر اس لڑکے کو پکڑ لیا اور گھسیٹتا ہوا میں اسے صحن میں لایا اور میں نے کہا چل ہمارے ساتھ۔ اٹھو جی صوفی یہ لوگ ایسے باز نہیں آئیں گے خود کو افلاطون کی اولاد سمجھ رہے ہیں۔

اس وقت وہ لڑکا جو خود ہیرو سمجھ رہا تھا اور جس کا ہاتھ میں نے مروڑا تھا۔ غلط انداز سے اٹھا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ مجھ پر جھپٹے گا۔ میں نے چھوٹے لڑکے کا ہاتھ صوفی سیلاب کو پکڑایا اور آناً فاناً اس ہیرو نما کے ایک طمانچہ رسید کردیا۔ طمانچہ مارنے کی مجھے بچپن سے مشق ہے۔ جب تندرستی کے اعتبار سے بہت ہی دھان پان تھا اور مجھے دیکھ کر دنیا بھر کی بیماریاں شرم سے پانی پانی ہوجاتی تھیں میں اس وقت بھی طمانچے رسید کرنے میں بہت فیاض تھا اور ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں تین چار طمانچے کسی کے بھی دوران بحث رسید کردیا کرتا تھا۔ حالانکہ اس کے بعد مجھے صرف پٹنا ہی ہوتا تھا کیونکہ کسی بھی لڑائی میں پہل کرنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اب انسان مار پیٹ سے محفوظ رہے گا۔ کئی بار تو ایسی بھی حماقت ہوئی کہ میں نے ایسے نوجوانوں کے تھپڑ رسید کردیے جنہوں نے میری ہڈی پسلی ایک کردی اور میں بالغ ہونے کے باوجود دوران پٹائی امی امی کی رٹ لگانے پر مجبور ہوگیا۔ اور مجھے بچانے کے لئے امی بیچاری کہاں سے آتیں ان کو تو قبرستان گئے ہوئے کئی سال ہوگئے تھے۔ بہرحال طمانچے مارنے کا ذوق مجھے بچپن سے تھا۔ اس ذوق کو آپ بیماری بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس بیماری نے مجھے کئی بار ہسپتال تک پہنچایا اور اس بیماری کی وجہ سے کبھی کبھی ہیروشپ بھی میرے حصے میں آگئی کیونکہ دوران زندگانی کئی لوگ ایسے بھی ملے کہ جو دیکھنے میں مکمل مرد محسوس ہوتے لیکن جب ان کے ایک لگ گیا تو ان کے پورے بدن میں زلزلے کے سے جھٹکے آئے اور ان کی ساری مردانگی کافور کی طرح اڑ گئی۔ اور انہوں نے میرے سامنے خود ہی اپنا سر رکھ دیا۔

عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ میں جسمانی طور پر کمزور ترین ہونے کے باوجود اکثر بیچ بچ قسم کے صحت مندوں پر ان کی بڑوں کی وجہ سے غالب ہوجایا کرتا تھا۔ طمانچہ مارنے کے ذوق نے مجھے کئی بار سرخرو بھی کیا اور کئی بار مجھے چھٹی کا دودھ بھی یاد آیا۔ ایک طویل عرصہ کے بعد میں نے اپنے ذوق کی تسکین کی۔ وہ لڑکا جو ہیرو بنا پھر رہا تھا اور جس کا نام جمشید تھا۔ صرف بڑبڑا کر رہ گیا۔ اسی وقت صوفی سیلاب نے اس چھوٹے لڑکے کے ایک زوردار رہپٹ رسید کرکے پوچھا بتا بے کہاں گیا تھا۔ ابھی کرتا ہوں تیری ختنہ۔ وہ اس کے پجامے پر ہاتھ ڈالنے لگے۔ وہ بچہ بہت بلبلایا اور اس نے مجبور ہوکر کہہ دیا کہ میں اپنی خالہ کے گھر گیا تھا اور وہاں میرا بھائی سکندر موجود ہے۔

شاباش میرے بیٹے۔ میں نے اسے پیار کیا۔ پھر میں اس کے باپ سے مخاطب ہوکر بولا۔

تم لوگوں کو شرم آنی چاہئے۔ بیٹی کسی کی بھی ہو بیٹی تو بیٹی ہوتی ہے۔ اس طرح کسی کی بیٹی کو بھگا کر تم اپنی بیٹیوں کی حفاظت نہیں کرسکتے۔ اب چپ چاپ ہمارے ساتھ چلو اور اپنے صاحب زادے سے ہماری ملاقات کراؤ۔

وہ ادھیڑ عمر کا شخص اس کا نام جمیل احمد تھا ہمارے ساتھ چل دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ہم جمیل کے ساڑھو آفتاب کے گھر میں تھے اور تھوڑی بہت جھک جھک کے بعد آفتاب نے ہماری ملاقات اس لڑکے سے کرادی۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تو نے بہت بڑا جرم کیا ہے اور تجھے اس کی سزا ملے گی۔

اس نے گردن پھیرتے ہوئے کہا۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ میں نے محبت کی ہے اور میں نے اب نکاح بھی کرلیا ہے۔

تیری محبت کا جنازہ تو ہم پولیس چوکی میں نکالیں گے۔ تو یہ بتا وہ لڑکی کہاں ہے؟

میں ہرگز نہیں بتاؤں گا۔

جب اس لڑکی کی رضامندی سے سب کچھ ہوا ہے تو اس لڑکی کو سامنے کیوں نہیں لاتا۔

میرا اس سے نکاح ہوگیا ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ ہم دونوں نے نکاح کرلیا ہے۔

ابے الو کے پٹھے۔ نکاح کوئی کھیل ہے۔ جس چاہے لڑکی کو پکڑ لو اور نکاح کرلو۔ میں نے یہ کہہ اس کے جھاپڑ رسید کردیا۔

صاحب خانہ آفتاب بولا۔ آپ اس طرح کی حرکتیں میرے گھر میں نہیں کرسکتے۔

تو تو ہی بتا تیرے گھر میں ہم کس طرح کی حرکتیں کریں۔؟ صوفی سیلاب کسی سیلاب کی طرح اُمنڈ پڑے۔ اپنی اولادوں کی کمر تھپتھپا کر انہیں پکا مجرم بنادینا۔ اسی طرح مسلم بچے بگڑ رہے ہیں۔ یہ جو تیری لڑکی کھڑی ہے یہ بھی سولہ سال کی معلوم ہوتی ہے۔" صوفی سیلاب مسلسل پانی کی طرح بہہ رہے تھے۔" اگر میں اس کو کسی لڑکی کے ساتھ بھگادوں تو کیا تو چین کی نیند سوجائے گا۔ ابے ظالم بیٹی کسی کی بھی ہو بیٹی ہوتی ہے۔ تم جیسے لوگوں نے مسلم تہذیب کا جنازہ نکال دیا ہے۔ جاہلو تمہارے بچوں کا پہناوا بھی ایسا ہے جسے دیکھ کر شرم آتی ہے۔ ان کی شکل دیکھو ہجڑے سے لگتے ہیں اور نہ جانے کونسا آئینہ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ ان سب کی شکلوں کو بدل دو۔ ان کا لباس اور ان کی وضع قطع دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں۔ نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے ان کی شکلوں پر پھٹکار برس رہی ہے۔ اور ان کی یہ بے کرداری ایک دن تم سب کو بھی لے ڈوبے گی۔ کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔ مرتے ہی بے حساب جہنم میں جاؤ گے۔

صوفی سیلاب موسلا دھار بارش کی طرح برس رہے تھے اسی وقت ایک ہٹا کٹا نوجوان گھر میں داخل ہوا۔ وہ اس طرح آنکھیں نکالتا ہوا آیا جیسے آتے ہی ڈھشم ڈھشم کردے گا۔ میں اس کی بدنیتی دیکھ کر بولا۔ اوبے دھرمیندر اس طرح آنکھیں نکالنے کی ضرورت نہیں۔ ہم دونوں منجملۂ علماء ہیں۔ گھور کے دیکھے گا تو عاقبت خراب ہوجائے گی۔ پھر ہمارے ہی ہاتھوں یہ دوبارہ تجدید ایمان کرنی پڑے گی۔ وہ بے چارہ گھبرا گیا۔ اور ناکردہ گناہوں کی نقد سزا پاکر واپس چلا گیا۔ میں پھر صاحب خانہ سے مخاطب ہوا اور بولا اب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہا ہے۔ لڑکی کو سامنے لا۔ تم لوگوں نے اسے کہاں چھپا رکھا ہے۔

صوفی سیلاب بولے۔ جاہلوں یہ ابوالخیال فرضی اس دور کے چھپے رستم ہیں ایک ہزار سے زیادہ فنسٹران کی انٹی میں بند رہتے ہیں۔ ذرا سا بھی اشارہ کردیں گے تو تمہارے اس گھر کی کڑی کڑی ایک گھنٹے میں چار مرتبہ ہوجائے گی۔ خیریت اسی میں ہے کہ اپنی اس اینٹھی ہوئی گردن کو ڈھیلا کرو۔ اور اپنی ناک کاٹ کے ان کی جیب میں ڈال دو۔ ورنہ رونا چاہو گے تو رو بھی نہیں سکو گے یہ تمہارا ستیاناس کردیں گے۔

یہ ہیں کیا؟ ایک خاتون نے جو دیکھنے میں مردانگ رہی تھی پوچھا۔

ہم بتاچکے ہیں کہ ہم اللہ میاں کی پولیس میں شامل ہے ہمیں باقاعدہ فرشتوں کی معرفت تنخواہ ملتی ہے اور ہم مظلوموں کی مدد کے لئے اِدھر اُدھر گشت کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں عورتوں تک کو مارنے کا اختیار حاصل ہے۔

تو تم مخبر ہو۔" صاحب خانہ کا ایک لڑکا بولا"

ابے الو کے پٹھے ہمیں مخبر بتاتا ہے۔ اللہ میاں کی پولیس کو مخبر کہتا ہے جاہل تیرا ایمان سلب ہوجائے گا۔

کافی دیر کی جھک جھک کے بعد لڑکی ہمارے سامنے آگئی۔ انہوں نے اس شرط کے ساتھ شانو کو ہمارے روبرو کیا کہ اس سے جو پوچھنا ہو ہمارے سامنے پوچھو۔

ہرگز نہیں۔" صوفی سیلاب غرائے" یہ بالکل نہیں ہوگا ہم لڑکی سے تنہائی میں بات چیت کریں گے۔

پھر میں اس لڑکی کو لے کر ان ہی کمرے میں چلا گیا۔ میں نے اس لڑکی سے کہا۔

تمہیں شرم نہیں آتی۔ جس ماں نے ۹ ماہ اپنی کوکھ میں رکھ کر شدید ترین تکلیف اٹھا کر تمہیں جنم دیا اور جس باپ نے خود گیلے میں سوکر اور تمہیں سوکھے میں سلاکر انتہائی غربت میں تمہاری پرورش کی اُن ماں باپ کی آبرو کو خاک میں ملاکر تم اس لڑکے کے ساتھ بھاگ آئیں۔ تم نے اپنے بہن بھائیوں کی عزت کو اور اپنے خاندان کی ناموس کو خاک میں ملادیا ہے اور اس لڑکے میں تمہیں کیا خوبی نظر آئی یہ تو دیکھنے میں بالکل چغد لگتا ہے۔ محبت بھی اگر کرنی ہو تو آنکھیں کھول کر کرنی چاہئے۔

وہ لڑکی گردن جھکائے بیٹھی رہی اور روتی رہی۔

رونے سے کام نہیں چلے گا۔ بتاؤ اب کرنا کیا ہے؟

اس نے ہچکیوں اور سسکیوں کے ساتھ کہنا شروع کیا۔ انکل بات یہ ہے کہ یہ لڑکا مجھ سے کہا کرتا تھا کہ میرے نام ۲۵ بیگھے زمین ہے میں وہ تیرے نام کردوں گا اور ہم اپنا گھر الگ بنالیں گے اور انکل یہ بات سچ ہے مجھے بھگا کرلانے میں اس کے سب گھر والوں کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ اگلے ہی دن اس کے ماں باپ ہم سے ملنے آگئے تھے اور جو زیور اور نقد رقم میں گھر سے لے کرآئی تھی وہ اس لڑکے کی ماں نے مجھ سے لے لیا تھا۔

اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تمہارا نکاح ہوگیا ہے۔؟

انکل مجھے نہیں معلوم۔ مجھ سے تو بس اسی لڑکے نے پوچھا تھا کہ کیا میں نکاح کے لئے راضی ہوں میں نے کہہ دیا کہ ہاں میں راضی ہوں۔

جس وقت اس نے تم سے پوچھا کیا کوئی تمہارے پاس موجود تھا۔؟

نہیں انکل کوئی نہیں تھا۔ بس وہی لڑکا تھا۔

ٹھیک ہے اب میں نمٹ لوں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا تم ایسے بودم اور گدھے کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے تیار ہو۔

یہ سن کر وہ رونے لگی۔ انکل مجھے ان لوگوں کا ماحول اچھا نہیں لگا۔ لیکن میں اس لڑکے سے پیار کرتی ہوں۔

تو پھر جاؤ اس لڑکے سے پیار کرتی رہو۔ خالی پیار ایک وقت کی روٹی تمہیں نہیں کھلا سکتا۔ وہ لڑکا دیکھنے میں نکما ہے اور برتنے میں تم دیکھ لینا کمینہ ثابت ہوگا۔ یہی وقت ہے صحیح فیصلہ کا۔ اگر تم پیار ویار کی باتیں کروگی تو ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔ لیکن ہم تجھے یہ بتائے دیتے ہیں کہ تیرے بیان کے مطابق ابھی نکاح نہیں ہوا ہے۔

انکل۔ آپ ناراض نہ ہوں مجھے میری ماں یاد آرہی ہے۔ آپ جیسا بولو گے میں ایسا ہی کروں گی۔

شاباش۔ بس تجھے یہ کہنا ہے کہ میں اس لڑکے کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور یہ مجھے بھگا کرلایا ہے۔

وہ راضی ہوگئی تو میں کمرے سے باہر آیا اور میں نے اس لڑکے کے باپ اور اس کے خالو سے کہا۔ اب یہ بتاؤ کہ نکاح کس مولوی نے پڑھایا تھا۔

اجی بھائی صاحب۔ نکاح تو برابر ہوا۔

میں کب کہہ رہا ہوں کہ نہیں ہوا۔ مجھے تو اس قاضی سے ملاؤ جس نے ان دونوں کا نکاح پڑھایا تھا۔

آؤ ہمارے ساتھ۔ وہ مجھے قریب کی مسجد میں لے گئے سلیم سیلاب کو میں نے وہیں چھوڑا۔ آفتاب نے ہماری ملاقات مسجد کے امام سے کرائی جو کسی مدرسے کے فارغ تھے لیکن دیکھنے میں خاصے بے وقوف محسوس ہورہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ۔

کیا ان کے بھانجے کا نکاح تم نے پڑھایا تھا۔؟

وہ بولے ہاں میں نے ہی پڑھایا تھا۔

لکھت پڑھت ہوئی تھی۔

اس نے کہا۔ ہاں ہوئی تھی۔

میں نے کہا دکھاؤ۔

انہوں نے ایک کاغذ نکال کر دکھایا۔ یہ ہے نکاح کی لکھت پڑھت۔

میں نے اس کاغذ کو غور سے دیکھا اس میں مہروں کا ذکر نہیں تھا اور نہ ہی لڑکی کی ماں اور باپ کا نام تھا۔ دستخط صرف لڑکے کے تھے۔ لڑکی کے دستخط نہیں تھے۔ میں نے وہ تحریر اپنے قبضے میں کر کے مسجد کے امام سے کہا۔

آخر تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے صرف معمولی سے ہدیے کی خاطر تم لوگ اس طرح کی حرکتیں کررہے ہو جس سے پورا اسلام بدنام ہورہا ہے اور مسلم گھرانوں کا بھانڈا چوراہے پر پھوٹ رہا ہے۔ کسی کی بیٹی کا اس طرح نکاح پڑھانا ایک طرح کا ظلم ہے۔ تم لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے جس نکاح میں نہ لڑکی کی طرف سے ولی ہے نہ اس کا کوئی بھائی باپ موجود ہے نہ لڑکی کے نکاح نامہ پر دستخط ہیں ایسا نکاح اسلام کے چہرے پر طمانچہ ہیں۔ یاد رکھو اگر اس بات کو قانون تک لے جایا گیا تو تمہارے ہتھکڑی پڑجائے گی اور تم ڈاڑھی اور لنگی سمیت جیل میں چلے جاؤ گے۔

میں نے آفتاب سے کہا۔ اس کاغذ کی رُو سے جس پر نکاح کی کارروائی تحریر ہے نکاح نہیں ہوا۔ اگر یقین نہ آئے تو کسی مدرسے سے فتویٰ لے لینا۔ اتنے فتوے کا جواب آئے شانو اپنے ماں باپ کے پاس رہے گی۔

ہم نے شانو کو اس کے ماں باپ کے حوالے کردیا اور ایک استفتاء لکھ کر شانو کے باپ کو دیا کہ جاؤ اور مدرسے سے فتویٰ لے کرآؤ۔ انشاءاللہ اس فتوے کے بعد تم اور تمہاری بیٹی محفوظ ہوجاؤ گے۔

استفتاء یہ تھا۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرح متین بیچ اس مسئلے کے کہ ایک لڑکی کو جس عمر ۱۶ برس ہے، ایک لڑکا جس کی عمر ۲۰ سال ہے بھگا کرلے گیا۔ لڑکی گھر سے جاتے وقت اپنی ماں کا زیور اور نقد رقم بھی لے گئی۔ لڑکے نے

لڑکی کسی گھر میں چھوڑ دیا اور مسجد میں آ کر مسجد کے امام کو ایک سو اکیاون روپے دے کر نکاح کر لیا۔ نکاح کے وقت مسجد میں قاضی اور لڑکے کے سوا صرف لڑکے کا خالو تھا۔ لڑکی سے باقاعدہ جا کر کسی نے نہیں پوچھا اور نہ ہی مہروں کا ذکر ہوا۔ نکاح نامہ جو ایک کاپی کے کاغذ پر تحریر ہے اس پر لڑکی کے دستخط ہیں اور امام کے دستخط ہیں لڑکی کے خالو کا انگوٹھا لگا ہوا ہے۔ کیا یہ نکاح ہو گیا۔؟ جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

مفتی صاحب نے جواب ان الفاظ میں دیا۔

اس سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ زیور سونے کا تھا یا چاندی کا اور نقد رقم کتنی تھی تحقیق طلب بات یہ بھی ہے کہ مسماۃ وہ جو بھی کوئی ہو اس کا اپنی مرضی کیا تھی اگر وہ نکاح کے حق میں تھی تو پھر استفتاء کی نوعیت متبدل ہو جائے گی اور یہ مسئلہ دار القضاء کا بن جائے گا۔ دار القضاء کی ذمہ داری ہوگی کہ اس واقعہ کی چھان بین کر کے مدعی اور مدعا علیہ کو طلب کرے اور جانبین کے درمیان عدل قائم کرا کے عند اللہ ماجور ہو۔ اور عند الرسول مغفور رہوں۔

نکاح کے لئے دو گواہ کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن چونکہ قاضی بھی خود بالغ عاقل اور صاحب ایمان ہے تو گنجائش کچھ نہ کچھ نکل آتی ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ ایک گواہ اور موجود ہونا چاہئے۔ نکاح نامہ پر دستخط کا نہ ہونا یہ ثابت نہیں کرتا کہ لڑکی کی مرضی نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اس وقت گھر میں قلم یا پنسل نہ ہو اسلئے دستخط کو التواء میں رکھا گیا ہو کہ بعد میں کرا لئے جائیںگے۔ لڑکی اگر انکار کرتی ہے پھر مسئلے کی نوعیت مشتبہ ہو جائے گی اور قاضی پر اور لڑکے والوں پر کوئی الزام باقی نہیں رہے گا۔ کذافی الشامی وکما قال الحاج ملاعلی قاری فی لکتاب لمعروف درباب نکاح و طلاق۔

اشد ضرورت کی بنا پر جو طریقہ رہا ہے اکابرین کا یہ احقر العباد اس موضوع پر اس قول بلیغ کو نقل کرتا ہے تاکہ فساد پیدا نہ ہونے پائے ایمان و یقین عمل اور گمراہی نہ پھیلنے پائے جہلاء میں اقول قال فی الدر المختار وھو ای لولی شرط ناصحۃ نکاح صغیرٌ ومجنون ورقیقٌ لامکلفۃ فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضی ولی الخ والدلیل فیہ قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الایم احق بنفسھا من ولیھا رواہ مسلم وغیرہ وفی رد المختار الایم من لا زوج لھا بکراً اولا شامی جلد: ۲ وتاویل لا نکاح الا بولی لو فکاحھما باطل معروف ومذکور فی الفتح والشامی وغیر ھما وفی الدر المختار ولہ ای للولی الا عتراض فی غیر الکفو الخ ویفتیٰ فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً الخ۔

الحاصل: مذکورہ صورت حال میں اکابرین کے فرمودات کے پیش نظر فریقین کے حوائج اور رجحانات کا لحاظ رکھتے ہوئے دونوں طرح کی گنجائش نکالی جا سکتی ہے اور حسب حال کسی ایک جانب مبالغہ کی راہ اختیار کی جا سکتی ہے

کیونکہ شریعت تیار کی گئی ہے ذکور واناث دونوں کے لئے اور درجہ صرف ایک بڑھا دیا گیا ہے ابن آدم کا اور محکوم بنایا گیا بنت حوا کو اس لئے بھی کہ اس کی خلقت بطور خاص کی گئی ہے، بائیں پسلی سے جو دائیں کے مقابلہ میں کمزور ہوتی ہے اور کسی قدر ٹیڑھی بھی۔

اور معاملہ چونکہ شریعت کا ہے اور شریعت کا احترام کرنا ہر مسلمان مرد عورت کیلئے ضروری ہے اس لئے پرہیزگاری کا تقاضہ یہ ہے کہ پوری تحقیق کے بعد اور کامل درجہ کی دیکھ ریکھ کے بعد کوئی فیصلہ لیا جائے۔

مزید تحقیق کے لئے بحر الرائق، المبسوط، درمختار، شامی، شرح بیضاوی، تفسیر روح المعانی تفسیر مظہری اور بیہقی وغیرہ کا مطالعہ کر لیا جائے۔ ناچیز کے نزدیک یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور اس میں جانبین کے لئے گنجائش موجود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

یہ فتویٰ پڑھ کر میں نے صوفی سیلاب سے پوچھا۔

کتنی آسان سی بات کو کتنا مشکل بنا دیا گیا ہے۔ ملت اسلامیہ کے یہ دار الافتاء مسائل نمٹا رہے ہیں یا مسائل پیدا کر رہے ہیں؟ کیا اس طرح کے جوابات کے بعد کوئی بھی مسلمان پولیس تھانوں اور دنیاوی عدالتوں میں جانے سے رک جائے گا؟ آخر ہمارے مفتیوں کو کیا ہو گیا انہیں کس کی نظر لگ گئی۔ یہ تو وقت کے شاہین تھے یہ کنوئیں کے مینڈک بن کر کیوں رہ گئے۔ اور اس پر مسلم پرسنل لاء بورڈ کو یہ خوش فہمی ہے کہ ہم جگہ جگہ دار القضاء قائم کریں گے۔

"صوفی سیلاب نے کہا" ظاہر ہے کہ ان دار القضاء میں بھی یہی حضرات ونمائیں گے جو کسی بھی مسئلے کو پیچیدہ بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے اور اس طرح مسلمان دہری مصیبت کا شکار ہوگا۔ وہ ان مفتیوں کی مانے گا تب پریشان ہوگا نہیں مانے گا تب پریشان رہے گا۔ کاش مسلم پرسنل لاء بورڈ دار القضاء کا جال پھیلانے سے پہلے مفتیوں کی تربیت کا پروگرام مرتب کرے اور مسلم قوم کے درد اور کرب کو محسوس کرے جو غلط فتاویٰ کی وجہ سے سینوں میں پنپ رہا ہے۔

ہم دونوں اسی فتوے کو لے کر مدرسے کے مہتمم صاحب کے پاس پہنچے وہ بے چارے حقیقت میں بہت شریف اور پرہیزگار قسم کے انسان تھے، انہوں نے استفتاء پڑھ کر فرمایا دو لفظوں میں مفتی صاحب کو یہ لکھ دینا تھا کہ جب لڑکی کے پاس میں کوئی گواہ نہیں تھا اور نکاح کے وقت بھی مجلس نکاح میں دو گواہ نہیں تھے نکاح ہوا نہیں۔ خواہ مخواہ کی لایعنی باتیں کر کے اپنا رعب قائم کرنے سے کیا فائدہ۔

حضرت مہتمم صاحب سے گفتگو کر کے ہمیں یہ اطمینان ہو گیا کہ ان مدارس میں قابل قدر لوگ بھی موجود ہیں۔ کاش سب ہی ایسے ہوتے تو ان مدرسوں کی قیمت اور اہمیت میں اور اضافہ ہو جاتا۔ (یارزندہ صحبت باقی)

❀❀❀❀

حیاتِ انسانی پر پیدائش کے وقت

دنوں اور سیّاروں کے اثرات

بروز دوشنبہ : یعنی سوموار (پیر) کے دن پیدا ہونے والے بچے سیارہ قمر سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ قد میں اوسط اور ان کا رنگ گورا، سڈول چہرہ، چوڑی پیشانی، بڑی آنکھیں اور سینہ چوڑا ہوتا ہے باہمت وبہادر ہوتے ہیں ان میں مستقل مزاجی نہیں پائی جاتی، جذباتی ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اپنا ہی نقصان کر بیٹھتے ہیں، شوقین مزاج، حسن پرست، سفر کے شوقین ہوتے ہیں، خاندان پرور، احباب کا خیال رکھنے والے، کم گو ہوتے ہیں، لیکن مزاحیہ مزاج رکھتے ہیں، غیر ممالک کے سفر کا امکان رہتا ہے، دوستوں کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔

اس دن پیدا ہونے والی لڑکیاں اچھی مائیں ثابت ہوتی ہیں، خوابوں کی دنیا میں کھو جانے والی، عاشق مزاج، جذباتی، دکھاوا پسند اور چنچل ہوتی ہیں، زندگی میں بدنامی کا خوف رہتا ہے۔

بروز سہ شنبہ : یعنی منگلوار (منگل) کے دن پیدا ہونے والے بچے سیارہ مریخ سے متاثر رہتے ہیں، ان کا جسم کمزور، دبلے پتلے، لمبی گردن، لمبے ہاتھ پیر، ابھرے گال، گہری آنکھیں بال تھوڑے گھنگرالے ہوتے ہیں، دانت مضبوط اور خوبصورت، رنگ سیاہی مائل اور چہرہ پرکشش ہوتا ہے جسمانی اعتبار سے کمزور لیکن دماغی طاقت کے مضبوط ہوتے ہیں، طبیعت کے جھگڑالو اور لڑاکو ہوتے ہیں، بڑے سے بڑے خطرے کا مقابلہ کرسکتے ہیں، آزاد خیال، اصول پسند اور مطلب پرست ہوتے ہیں، اچھے برتاؤ اور دکھاوے سے پیچھے نہیں ہٹتے، زندگی میں عورت سے تکلیف اٹھاتے ہیں، ازدواجی زندگی اچھی نہیں ہوتی، شادی بھی دیر سے ہوتی ہے، بیوی بھی ضدی، مطلبی اور چڑچڑے مزاج کی ملنے کا امکان رہتا ہے۔

بروز چہار شنبہ : یعنی بدھوار (بدھ) کے دن پیدا ہونے والے بچے سیارہ عطارد سے متاثر رہتے ہیں۔ یہ بچے معمولی رنگ وروپ والے چھوٹے قد کے لیکن پھرتیلے ہوتے ہیں ان کی آنکھیں چھوٹی، ہونٹ چوڑے ہاتھ پتلے اور کمزور ہوتے ہیں، یہ باتونی اور چنچل، تیز رفتار، ہوائی قلعے بنانا ان کی خصوصیت ہوتی ہے، محنتی اور تجارت میں کامیاب رہتے ہیں۔ اس دن پیدا ہونیوالی لڑکیاں محنتی، تیز مزاج ہر وقت اچھائی میں برائی تلاش کرنا، شکایتیں کرنا، بھڑکانا ہر وقت کچھ نہ کچھ سوچتے رہنا ان کی عادت ہوتی ہے۔ ان کی گھریلو زندگی ناکامیاب رہتی ہے۔

بروز پنجشنبہ : یعنی برسپتی وار (جمعرات) کے دن پیدا ہونیوالے بچے سیارہ مشتری سے متاثر رہتے ہیں، یہ بچے قد میں لمبے و تندرست ہوتے ہیں ان کی پیشانی اور سر بڑا ہوتا ہے۔

یہ لوگ ڈھونگی، دکھاوا پسند اور باتونی ہوتے ہیں، پڑھے لکھے ملنسار فرض شناس، خوددار، ایماندار ہوتے ہیں، بات کو پکڑنے اور وقت کو پہچاننے کا مادہ خوب ہوتا ہے، زندگی میں اپنی قسمت خود بناتے ہیں لگاتار ترقی وکامرانی کی طرف گامزن رہتے ہیں، زندگی میں کئی بار عزت حاصل کرتے ہیں اچھی اور خوش حال زندگی گزارتے ہیں۔

اس دن پیدا ہونے والی لڑکیاں رحم دل، مذہبی، اچھے چال چلن والی مصیبتوں اور تکلیفوں کو ہنس کھیل کر برداشت کرنے والی اور اچھے کپڑے اور زیورات کی شوقین ہوتی ہیں۔

بروز جمعہ : یعنی شکروار (جمعہ) کے دن ہونے والے بچے سیارہ زہرہ سے متاثر رہتے ہیں، یہ دبلے لیکن مضبوط گردن اور کندھے والے ہوتے ہیں، رنگ گندمی کشادہ پیشانی، کالے بال، گال اور ہونٹ خوبصورت، خوش مزاج، عقل مند، دوسروں کی مدد اور احسان کرنے والے فنکار، آرٹسٹ، اور کامیاب تاجر ہوتے ہیں، زندگی میں محبت کو اہمیت دینے والے ہوتے ہیں لیکن اس میں دھوکے کا خوف رہتا ہے۔

اس دن پیدا ہونے والی لڑکیاں دلکش کپڑے اور زیورات کی شوقین فضول خرچ، ٹھاٹ باٹ پسند کرنے والی باتونی اور گھومنے پھرنے والی ہوتی ہیں

زندگی میں مصیبت اور تکلیف کا خوف رہتا ہے۔

بروز شنبہ: یعنی شنی وار (ہفتہ) کے دن پیدا ہونے والے بچے سیارہ زحل سے متاثر رہتے ہیں، یہ عموماً کمزور، گردن لمبی ٹھنڈی پھیلی ہوئی، کندھے ڈھلواں، لمبی ناک، چہرہ پتلا، چوڑی آنکھیں، سیاہ رنگ، چھدری بھویں گرج دار آواز، موذی، قسمت پر یقین رکھنے والے محنتی، ضدی، دولت کمانے والے صابر لیکن کنجوس ہوتے ہیں، ذرا سی لاپرواہی برتنے سے جرم میں ملوث ہوتے ہیں۔ پوشیدہ علوم سے دلچسپی رکھتے ہیں تیز مزاجی کی بنیاد پر کئی بار غلط کام کر بیٹھتے ہیں۔ اس دن پیدا ہونے والی لڑکیاں، جھگڑالو، کنجوس، جلن رکھنے والی غصہ ور ہوتی ہیں، چہرہ سے پر کشش نہیں ہوتیں، ماں، بہن بھائی اور شوہر کسی سے خیالات میل نہیں کھاتے، زندگی خوش حال نہیں رہتی معمولی کپڑے پہننا پسند کرتی ہیں۔

بروز یکشنبہ: یعنی روی وار (اتوار) کے دن پیدا ہونے والے بچے سیارہ آفتاب سے متاثر رہتے ہیں یہ قد میں لمبے، سر گول اور چھوٹا، رنگ صاف ہوتا ہے۔ یہ خوددار، نڈر، جلالی اور امداد کرنے والے، زیادہ تر خوش قسمت ہوتے ہیں، ہر کام میں آگے رہتے ہیں۔ خوش مزاج، خاندان متعلقین سے محبت رکھنے والے، دشواریوں اور پریشانیوں سے نہ گھبرانے والے ہوتے ہیں، شہرت پسند، صحت جسمانی عمدہ رہتی ہے، اچھے چال چلن والے ہوتے ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

خشک سالی ایک طرح کا عذاب الٰہی ہے اور ایک ایسی مشکل ہے جو بہت سے لوگوں پر بیک وقت آن پڑتی ہے ایسی صورتحال میں نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ مشکل کو حل فرماتا ہے۔ جب کنوؤں میں اور نہروں میں پانی نہ رہے یا رہے تو چوپایوں کو پانی پلانے اور کھیتوں کو سینچنے کے لئے کافی نہ ہو اور آسمان پر ابر ہتھیلی کے برابر نہ ہو تو اس وقت نماز استسقاء پڑھی جائے جو کہ تین دن تک پڑھی جائے اس سے زیادہ نہ پڑھی جائے۔ اس مقصد کے لئے امام اور قوم کے افراد نماز کی ادائیگی کے لئے باہر نکلیں اور کھلے میدان میں جائیں کافروں کو ساتھ نہ لیا جائے مسلمان پاپیادہ جائیں اور میلے کچیلے پیوند دار کپڑوں میں ملبوس ہوں، اپنے گناہوں سے نادم اور سرنگوں ہوں، گناہوں سے سچی توبہ کرنے کا جذبہ رکھتے ہوئے نکلنے سے پہلے صدقہ بھی کریں ضعیف افراد کو ضرور ہمراہ لیں۔ جماعت کے ساتھ امام دو رکعت نماز قرأت جہری سے اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قٓ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قمر پڑھے۔ یا پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ پڑھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد امام تلوار یا عصا پر سہارا دے کر اس طرح سے خطبہ پڑھے اور زمین پر کھڑے ہو کر پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ط ۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں کہ جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے مہربان اور رحم والا دنیا و آخرت میں مالک روز جزا کا کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو چاہتا ہے کرتا ہے، یا اللہ تو ہے اللہ۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہمارے اوپر بارش کو نازل فرما اور اس چیز کو کر کہ بھیجی ہے تو نے ہمارے اوپر سب توانائی کا اور پہنچا زمانہ طول تک۔“

اس کے بعد امام اور سب لوگوں کو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ زمین کی طرف اور پشت آسمان کی طرف کرتے ہوئے دعائیہ انداز میں کھڑے ہوں اور امام اس طرح دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ مُضْرِعَ النَّبَاتِ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْزِلْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ۔

ترجمہ: ”یا اللہ! دے ہم کو بارش فریاد پہنچنے والی سیراب کرنے والی خوشگوار حاصل زمین کو پیدا کرنے والی فائدہ دینے والی جلد آنے والی دیر نہ کرنے والی فراخ کرنے والی روئیدگی کی، یا اللہ! اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو پانی دے اور اپنی رحمت نازل فرما اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر۔“

امام کی دعا پر سب لوگ آمین کہیں۔ بفضل باری تعالیٰ اس نماز کی برکت سے خشک سالی ختم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا۔

قسط نمبر: ۵۸

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوناف نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اے ابلیکا! میں نے وہ چمڑے والی تحریر زبانی یاد کرلی تھی اور اس پتے کی دونوں تحریروں کو بھی از بر کرلیتا ہوں۔"

تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ اس دوران میں یوناف پتے پر کندہ دونوں تحریریں پڑھنے لگا۔ پھر ابلیکا اسے مخاطب کرتے ہوئے بولی۔ "اے یوناف میرے حبیب! میں اس وقت یہاں آئی تھی جب تم سامری سے الجھے ہوئے تھے اور تم نے ثمر کو اپنے خنجر کی نوک میں اسیر کرلیا تھا لیکن اس وقت میں نے تمہاری گردن پر لمس دینا مناسب نہیں سمجھا۔ میں تنہائی میں تمہارے پاس آنا چاہتی تھی تا کہ تم سے کھل کر گفتگو ہو سکے۔"

اسی وقت یوناف مسرت آمیز لہجے میں بولا۔ "اے ابلیکا! میں نے ان دونوں تحریروں کو زبانی یاد کرلیا ہے۔ اب میں اس تحریر کو استعمال کر کے تمہیں اپنے سامنے دیکھوں گا۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے سامنے پہلی بار اپنے نسوانی روپ میں آنا۔ اس لئے کہ......"

"یوناف......" ابلیکا اس کی بات کاٹ کر جلدی سے بولی۔ "اٹھو اور باہر نکلو۔ سامری کے ذریعہ عزازیل کو خبر ہوگئی ہے کہ تم نے اس کے ساتھی ثمر کو اسیر کرلیا ہے۔ لہٰذا وہ ثمر کو چھڑانے آرہا ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ انتہائی غضب کی حالت میں ہے اور تمہیں نقصان پہنچا کر ثمر کو اپنے ساتھ لے جانے کا عزم کئے ہوئے ہے۔"

یوناف نے تحریر والا پتہ الاؤ میں ڈال دیا اور جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ابھی وہ خیمے سے باہر نکلا ہی تھا کہ طوج اور حریظہ آ گئے۔ حریظہ نے گھبرا کر پوچھا۔

"اس وقت آپ اتنی جلدی میں کہاں جا رہے ہیں۔؟"

یوناف نے جواب دیا۔ تم دونوں باپ بیٹی ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ۔ سامری، ابلیس اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اس طرف آرہا ہے۔ ابلیس مجھ سے انتقام لینا اور اپنے ساتھی کو مجھ سے چھڑا لے جانا چاہتا ہے۔ اب میں اس خیمے سے باہر ابلیس کا مقابلہ کروں گا۔"

طوج اور حریظہ گھبرا کر ایک طرف ہٹ گئے۔ اسی اثنا میں اور بہت سے لوگ آ کر ان کے گرد کھڑے ہو گئے تھے۔ اسی وقت ابلیکا کی آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی۔ "اور اے یوناف! ایک بار اس تحریر کا عمل کرنے کے بعد تم مجھے اس وقت تک دیکھ سکو گے جب تک تم آنکھیں نہیں جھپکو گے۔ اگر تم نے آنکھ جھپک لی تو مجھے دیکھنے کے لئے تمہیں یہ عمل دوبارہ کرنا پڑے گا۔"

یوناف نے اثبات میں گردن ہلا دی۔

ابلیکا پھر بولی۔ "اے یوناف، میرے حبیب! تم دائیں طرف کھلی جگہ پر جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ ابلیس اب اپنے ساتھیوں اور سامری کے ساتھ قریب آ گیا ہے۔ میں اب یہاں سے ہٹ کر روپ بدلنے لگی ہوں۔ میں یہیں تمہارے بائیں طرف ہوں گی۔ تم فکرمند نہ ہونا۔" اس کے ساتھ ہی ابلیکا یوناف کی گردن پر اپنا حریری لمس دیتی ہوئی علیحدہ ہو گئی۔

اسی وقت عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ یوناف کے سامنے نمودار ہوا۔ یوناف نے فوراً اپنی تلوار کھینچ کر اس پر اپنا عمل کیا۔ اب اس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں وہ خنجر تھا جس کی نوک میں اس نے ثمر کو اسیر کر رکھا تھا۔

اس موقع پر یوناف نے وہ عمل کیا جس کے ذریعہ وہ ابلیکا کو دیکھ سکتا تھا۔ عمل کرنے کے بعد جب اس نے بائیں طرف دیکھا تو دنگ رہ گیا۔ وہاں ابلیکا ایک بہت بڑے اژدھے کی صورت میں کھڑی تھی اور اس اژدہے کا کسی چٹان جیسا چوڑا پھن زمین سے کئی گز اوپر اٹھا ہوا تھا اور اس اژدہے کی آنکھیں عزازیل پر جمی ہوئی تھیں۔

عزازیل نے قریب آ کر یوناف پر اپنا کوئی وار کرنا چاہا تو اسی لمحہ اژدہے کے غار جیسے منہ سے آگ کا ایک خوفناک طوفان نکلا جس نے عزا

کی ریت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس آتشی طوفان کے باعث فضا میں اڑتی ہوئی ریت بھی انگاروں کی طرح سرخ ہوگئی تھی۔ پھر یہ آتشی طوفان ابلیس کی طرف لپکا اور اس کے ساتھ ہی ابلیس بے بسی کے عالم میں پتنگ کی طرح فضا میں بلند ہوگیا۔

صحرا میں ابلیس کا انتہائی بے بسی کے عالم میں فضا میں پتنگ کی طرح بلند ہونا اور اہلیکا کی طرف سے آگ کا طوفان اٹھنا اور اس آگ کی وجہ سے صحرا کی ریت کا انگاروں کی طرح سرخ ہوکر فضا میں اڑنا یہ سب خرق عادت مظاہرے دیکھ کر کسلومی اور کفتوری قبائل کے لوگوں پر خوف وہراس طاری ہوگیا۔ ایسے محرکات پہلے کبھی ان کے دیکھنے میں نہیں آئے تھے۔ لہٰذا وہ ایک دوسرے پر اپنے خوف حیرت اور پریشانی کا اظہار کررہے تھے جب کہ سردار طوج اور اس کی حسین بیٹی حریظہ، یوناف کے بارے میں ان لوگوں کو بتا کر انہیں پرسکون اور مطمئن رکھنے کی کوشش کررہے تھے۔

عزازیل نے اہلیکا کی طرف سے ہونے والے حملے کی وجہ سے فضا میں بلند ہونے کے بعد اہلیکا کے خلاف جوابی کارروائی کی ابتدا کی اور فضا ہی میں شہاب ثاقب کی طرح آگ کے ایک بڑے گولے کی صورت اختیار کرگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چاروں ساتھی بھی اس کی مدد کرنے کے لئے اسی جیسے شراروں کی صورت اختیار کرکے اس سے جاملے۔ اب سامری صحرا میں تنہا کھڑا یہ ہولناک منظر دیکھ رہا تھا۔ یوناف بھی اپنی پلکوں کو ساکت رکھے، عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس لئے کہ اہلیکا کی ہدایت تھی کہ ایک بار عمل کرنے کے بعد وہ اسے اس وقت تک دیکھ سکتا ہے جب تک وہ آنکھیں نہ جھپکے گا اور اگر اس نے ایسا کرلیا تو اہلیکا کو دیکھنے کے لئے اسے وہی عمل دوبارہ کرنا پڑے گا۔ لہٰذا اہلیکا کو دیکھنے کی خاطر یوناف نے اپنی پلکیں ساکت رکھی ہوئی تھیں۔

اچانک یوناف نے دیکھا کہ اہلیکا نے اپنی ہیئت بدل لی تھی۔ اب وہ بہت بڑے اژدہے کے بجائے کم درجے کے اژدہے کی صورت اختیار کرچکی تھی پھر وہ تیزی سے یوناف کی جانب آئی اور یوناف کے گرد اپنے جسم کو لپیٹنے لگی۔ اس طرح اہلیکا نے بغلوں تک یوناف کو اپنے جسم کے بلوں میں چھپالیا اور اس کے کان کے قریب منہ لاکر بولی۔ ''تیار ہوجاؤ، میرے حبیب! عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ میں نے اسی لئے اپنے جسم کو تمہارے گرد بل دے کر تمہیں چھپالیا ہے کہ ان کے سامنے ہم دونوں ایک ہی ہدف کی صورت میں موجود رہیں تاکہ ہم دونوں بیک وقت جوابی کارروائی کرسکیں۔ اب تم بھی اپنی تلوار اور سحری قوتوں کو کھل کر استعمال کرنا۔ ابلیس اور اس کے ساتھیوں کو اس بات پر حیرت ہورہی ہے کہ میں زمین میں دفن برتن سے نکل کر دوبارہ تمہارے پاس کیسے پہنچ گئی ہوں۔ بہرحال اب ہم دونوں مل کر انہیں نقصان پہنچائیں گے اور یوں ان پر ایک مرتبہ پھر ثابت کردیں گے کہ ہم پر ہاتھ ڈالنا آسان کام نہیں ہے۔''

''اے اہلیکا...... میری حبیبہ!'' یوناف نے اہلیکا کے پھن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے نہایت محبت بھرے لہجے میں کہا۔ ''جی چاہتا ہے کہ تم یوں ہی سدا مجھ سے لپٹی رہو اور میں یوں ہی ایک ستون کی طرح کھڑا تمہارے اس حریری لمس سے محظوظ ہوتا رہوں۔''

زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں۔'' اہلیکا کی شوخ اور مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''ادھر عزازیل کی طرف دیکھو اب وہ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے آگے بڑھ رہا ہے۔'' گو رات ہوجانے کے باعث صحرا میں چاروں طرف تاریکیاں پھیلی ہوئی تھیں لیکن مقدس الاؤ اور ان گنت مشعلوں کی روشنی میں دونوں قبائل کے لوگ اس مقابلے کو بڑی حیرت، خوف اور دلچسپی کے ملے جلے جذبات سے دیکھ رہے تھے۔

اچانک عزازیل آسمان سے ٹوٹے ہوئے ستارے کی طرح اہلیکا اور یوناف پر جھپٹا۔ یوناف نے اپنی سحرزدہ تلوار اپنے اور اہلیکا کے سر کے اوپر چاروں طرف گھمانی شروع کردی۔ اس کے ساتھ ہی اہلیکا کے منہ سے بھی آگ کا طوفان سا نکلا۔

فضا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اہلیکا اور یوناف کی طرف بڑھتا ہوا عزازیل راستے ہی میں رک گیا پھر وہ انسانی صورت میں زمین پر اترے اور سامری کو لے کر وہاں سے غائب ہوگئے۔

اہلیکا نے یوناف کے بدن سے اپنے بل کھول دیئے اور ایک چھوٹے سے انتہائی خوبصورت اور گلابی رنگ کے باریک سانپ کی صورت اختیار کرکے یوناف کی گردن کے گرد لپٹ گئی اور اس کی گردن پر اپنا حریری اور ریشمی لمس دیتے ہوئے بولی۔ اے یوناف! بزدل عزازیل فرار ہوگیا ہے تم کب تک اپنی پلکوں کو ساکت رکھے میری طرف دیکھتے رہوگے؟ میں کہیں جاتو نہیں رہی۔''

یوناف نے پلکیں جھپکالیں اور مسکراتے ہوئے اہلیکا سے مخاطب ہوا۔ ''اے میری حبیبہ! تمہارا یہ چھوٹا سا گلابی روپ بھی مجھے بے حد پسند آیا، بہرحال تم کسی بھی روپ میں میرے سامنے آؤ، تمہاری ہر صورت میرے لئے پرکشش اور ہر روپ دلربا ہے اے اہلیکا! میں اپنی ذات کو تم سے وابستہ

کرچکا ہوں۔"

جواب میں ابلیکا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔"اے یوناف! ایسے ہی جذبات میں بھی تمہارے لئے رکھتی ہوں۔اور سنو عزازیل اس وقت تو بھاگ گیا ہے لیکن اس سے ہوشیار رہنا پڑے گا۔وہ اپنے ساتھی شمر کو چھڑانے کے لئے ضرور آئے گا بہر حال اب تم واپس طوج کے خیمے کی طرف چلو۔دونوں باپ بیٹی مشعلوں کی روشنی میں اپنے خیمے کے باہر تمہارے منتظر کھڑے ہیں۔اب ہمیں حریظہ پر بھی نگاہ رکھنی ہوگی۔ہوسکتا ہے سامری کے کہنے پر عزازیل یا اس کے ساتھی حریظہ کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔لہٰذا ہم دونوں کو اس کی حفاظت کرنا ہوگی اور چونکہ تم کسلومی اور کفتوری قبائل کی مدد کرنے کا وعدہ کر چکے ہو اس لئے صحرا میں دفن خزانوں کی نشاندہی ہمیں سردار طوج کو کرنا ہوگی تاکہ وہ ان خزانوں کو تدریجی انداز میں نکال نکال کر اپنے قبائل کی حالت سنوارنے کے کام میں لا سکے۔اس کے علاوہ ہم ایسے حربے استعمال کریں گے کہ دشمن قبائل یہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو جائیں۔اس کے دو فائدے ہوں گے،اول تو یہ کہ عزازیل اس کے ساتھی اور سامری ناکام ونامراد ہوں گے اور کسلومی اور کفتوری قبائل اپنے علاقے میں پرامن زندگی بسر کر سکیں گے۔"

یوناف آہستہ آہستہ سردار طوج کے خیمے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"اے یوناف!" ابلیکا پھر بولی۔"شاید تم نے تو ابھی تک اس خزانے کے محل وقوع کے بارے میں سوچا بھی نہ ہوگا لیکن میں معلوم کر چکی ہوں کہ وہ خزانے صحرا میں کہاں دفن ہیں۔ان خزانوں کے بارے میں جاننے کے لئے سامری بھی اپنے کئی سحری عمل کر چکا ہے لیکن ابھی تک اسے کامیابی نہیں ہوئی ہے۔گو عزازیل ان خزانوں سے متعلق جانتا ہے لیکن وہ کسی کو بتائے گا نہیں۔کیونکہ عزازیل کا کام تو نیکی کی تخفیف اور بدی کی تشہیر ہے،لہٰذا جب تک خزانے نہیں ملتے یہ تمام قبائل آپس میں بر سر پیکار رہیں گے اور بدی وفساد کا ذریعہ بنتے رہیں گے لیکن خزانے مل جانے کے بعد طاقت ور قبائل،کمزور پر غلبہ پالیں گے اور خزانے لے کر اپنی اپنی راہ لیں گے،اس کے ساتھ ہی یہ معاملہ بھی ختم ہو جائے گا۔"

ابلیکا چند لمحے خاموش رہنے کے بعد دوبارہ گویا ہوئی۔"اے میرے عزیز!جس جگہ اس وقت کسلومی اور کفتوری قبائل خیمہ زن ہیں اس سے تقریباً دو سو گز دور،جنوب مغرب کی جانب خزانے دفن ہیں اور یہ خزانے ریت کے اندر زیادہ گہرائی میں بھی نہیں ہیں۔سردار طوج سے کہو کہ وہ اپنا موجودہ پڑاؤ ختم کر کے دو سو گز دور جنوب مغرب میں اپنے قبائل کے ساتھ خیمہ زن ہو جائے اور اپنے خیموں کو مغرب کی جانب اس طرح پھیلا دے کہ سارے خزانے اس کے پڑاؤ کے نیچے آ جائیں۔اس طرح وہ لوگ بڑی آسانی اور راز داری کے ساتھ اپنے پڑاؤ کو کھود کھود کر خزانے حاصل کرتے رہیں گے۔

یوناف چونکہ اب سردار طوج کے قریب پہنچ چکا تھا۔لہٰذا اس نے ابلیکا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔اے ابلیکا!تم اپنی بات جاری رکھو۔"
سردار طوج نے آگے بڑھ کر یوناف کا ہاتھ تھام لیا اور اسے اپنے خیمے کی طرف لے چلا۔

ابلیکا بولی۔"اے یوناف!عنامی اور فتروسی قبائل کو سمندر کے راستے کشتیوں کے ذریعے رسد اور کمک پہنچ رہی ہے۔ایسی ہی ایک کمک کشتیوں کے ذریعے چند دنوں تک یہاں پہنچنے والی ہے۔اگر ہم ان قبائل کے رسد اور کمک کے سلسلے کو کاٹ دیں،تب ہی ہم ان قبائل کو صحرا کے اس حصے سے اپنا پڑاؤ اٹھا کر بھاگ جانے پر مجبور کر سکتے ہیں۔"

ابلیکا خاموش ہوگئی کیونکہ یوناف،طوج اور حریظہ خیمے کے اندر الاؤ کے گرد بیٹھ گئے تھے اور حریظہ اپنی مدھ بھری آواز میں یوناف سے پوچھ رہی تھی۔

"یہ رات کی تاریکی میں فضاؤں میں ٹوٹنے والے ستاروں کی طرح جو آپ پر حملہ آور ہو رہے تھے کون تھے؟اور آپ کے بائیں پہلو سے جو آگ کی آندھی اٹھی تھی کیسی تھی۔؟"

حریظہ کے ان سوالات پر یوناف مسکرایا۔"وہ جو ٹوٹنے والے ستاروں کی مانند مجھ پر حملہ آور ہو رہے تھے وہ ابلیس اور اس کے ساتھی تھے جو سامری کی مدد کے لئے آئے تھے اور وہ جو میرے بائیں پہلو سے آتشی آندھی اٹھی تھی تو وہ ایک ایسی قوت کی طرف سے تھی جو میری مدد کے لئے ہر وقت میرے ساتھ رہتی ہے اور اسی کی وجہ سے ابلیس اپنے ساتھیوں کے ساتھ ناکام اور نامراد ہو کر یہاں سے بھاگ گیا ہے۔"

حریظہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔"اب میں یہ باتیں اپنے قبائل کو بہتر طور پر سمجھا سکوں گی اس طرح ان پر سوار دہشت اور خوف جاتا رہے گا۔"

حریظہ کے خاموش ہونے پر یوناف نے راز داری کے ساتھ طوج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے سردار!اب جو باتیں میں تمہیں بتانے والا ہوں،انہیں غور سے سنو کہ ان میں تمہارے لئے فوائد ہی فوائد ہیں۔"

طوج اور حریظہ ہمہ تن گوش ہو گئے۔

یوناف نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ''پہلی بات تو یہ کہ اپنے پڑاؤ کو ابھی اور اسی وقت یہاں سے اٹھا کر دو سو گز دور جنوب کی جانب لے جاؤ اور اپنے خیموں کو مغرب کی طرف دور دور تک نصب کر دو۔ یاد رکھو جس جگہ تمہارا اپنا پڑاؤ ہوگا وہیں ریت کے نیچے وہ خزانے دفن ہیں جن کی تم لوگوں کو تلاش ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اب حریظہ کو سامری یا ابلیس کی طرف سے بھی خطرہ لاحق ہے اور وہ اسے اٹھا لے جانے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ بہرحال میں اور میری ساتھی مافوق البشر قوت مل کر حریظہ کی حفاظت کریں گے اور تیسری بات یہ ہے کہ اپنے بہترین جنگجو سواروں پر مشتمل چند شتر سوار دستے تیار کرو۔ وہ دستے میرے ساتھ سمندر کے کنارے مغرب کی طرف روانہ ہوں گے اور ہم ان کشتیوں کو روکیں گے جو عنامی اور فتروسی قبائل کے لئے رسد و کمک لاتی ہیں۔ ہم ان کے آدمیوں کو قتل کر دیں گے اور سارا سامان اونٹوں پر لاد کر یہاں لے آئیں گے۔ اس سے ہماری رسد کی حالت بہتر ہو جائے گی جب کہ عنامی اور فتروسی قبائل مشکلات کا شکار ہو جائیں گے اور اگر ہم یہ سلسلہ جاری رکھیں تو وہ صحرا میں بھوکوں مرنے کے بجائے اپنی بستیوں کی طرف کوچ کر جانے کو ترجیح دیں گے۔ اس طرح ان قبائل کے چلے جانے کے بعد ان خزانوں پر مکمل طور پر تمہارا تصرف ہوگا۔''

سردار طوج نے حیرت اور مسرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ پوچھا۔ ''لیکن اے یوناف! یہ مہم کب شروع کی جائے گی؟''

اسی لمحے ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دے کر سرگوشی کی۔ ''ان سے کہو، یہ مہم دو دن بعد رات کے پچھلے حصے میں شروع کی جائے گی۔ میں کمک لے کر آنے والوں کے پاس سے ہو کر آئی ہوں۔ وہ یہاں سے چند میل دور مغرب میں سمندر کے کنارے رات کو پڑاؤ کریں گے۔ ہم انہیں ان کے پڑاؤ ہی میں جا لیں گے۔''

اسی وقت سردار طوج کسی قدر حیرت سے بولا۔ ''اے یوناف! تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا، کن سوچوں میں پڑ گئے ہو؟''

''اے سردار! میں اپنی روحانی قوت کی گفتگو سن رہا ہوں۔'' یوناف نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''ذرا میری اس روحانی قوت کو بات ختم کر لینے دو، پھر میں تمہاری بات کا جواب دوں گا۔''

ابلیکا نے سلسلۂ کلام کو دوبارہ جوڑتے ہوئے کہا۔ ''یہ لوگ شاید تھوڑی دیر بعد رات کا کھانا کھائیں گے لیکن ان سے کہو کہ یہ اپنا پڑاؤ نئی جگہ لگانے کے بعد کھانا کھائیں۔''

ابلیکا کے خاموش ہو جانے پر یوناف نے سردار طوج کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔ ''اے سردار طوج! یہ مہم دو دن بعد شروع کی جائے گی۔ اس دوران میں تم اپنے آدمی منتخب کر لو۔''

''اس مہم میں میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی۔'' حریظہ، یوناف کو مخاطب کر کے بولی۔ ''آپ خود کہہ چکے ہیں کہ مجھے سامری کی طرف سے خطرہ ہے اور آپ اس سے میری حفاظت کریں گے۔ لہٰذا اگر آپ اس مہم پر چلے گئے تو یہاں میری حفاظت کون کرے گا؟ اس لئے میرا آپ کے ساتھ جانا ضروری ہے اور میں آپ سے یہ بھی کہوں گی کہ میں نے بہترین جنگی تربیت حاصل کی ہے لہٰذا اس مہم میں دوسرے جنگجو جوانوں کی طرح میں بھی آپ کے لئے سودمند ثابت ہوں گی۔''

اس موقعے پر طوج نے بھی اپنی بیٹی کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ ''اے یوناف! حریظہ ٹھیک ہی کہتی ہے۔ اسے بھی اس مہم میں تم اپنے ساتھ رکھو۔ اس طرح یہ سامری اور ابلیس کے شر سے محفوظ رہے گی اور میری طرف سے اس مہم میں شریک ہونے کا حق بھی ادا کر دے گی۔''

''مجھے کوئی اعتراض نہیں، اگر حریظہ اس مہم میں شامل ہوتی ہے۔'' یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یوناف سے اپنے حق میں فیصلہ سننے کے بعد حریظہ خوشی سے جھومتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔ ''میں ابھی آپ کے لئے کھانا لے کر آتی ہوں۔''

''نہیں حریظہ! ابھی کھانا مت لانا۔'' یوناف نے کہا۔ ''پہلے یہ پڑاؤ تبدیل کیا جائے گا اس کے بعد کھانا۔''

پھر یوناف، طوج اور حریظہ اٹھ کر خیمے سے نکل آئے اور طوج نے قبائل کو فوراً پڑاؤ تبدیل کرنے کا حکم دے دیا۔ اس کے حکم پر کسلوی اور کنفتوری قبائل کے جوان حرکت میں آ گئے اور پڑاؤ وہاں سے ہٹا کر نئی جگہ لگا دیا گیا۔ مقدس آگ کو بھی وہاں سردار طوج کے خیمے کے سامنے منتقل کر دیا گیا۔

یوناف نے مشورہ طلب کرنے والے انداز میں ابلیکا سے کہا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ دو دن کے لئے ابلیس کے ساتھی شمر کو کسلوی اور کنفتوری قبائل کی مقدس آگ میں اسیر کر دوں۔ دو دن بعد اپنی مہم پر روانہ ہونے سے قبل میں اسے رہا کر دوں گا۔ اس کے لئے مجھے دجون شہر سے نکلوانے

کی اسے اتنی سزا ہی کافی ہوگی۔ اس طرح اسے اس کے ساتھیوں اور عزازیل کو یہ احساس ضرور ہوجائے گا کہ ہم جب اور جس وقت چاہیں ان سے انتقام لے سکتے ہیں۔"

"ہاں یہ درست ہے۔" اہلیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر یوناف نے اس خنجر پر جس کی نوک میں اس نے شبر کو اسیر کر رکھا تھا اپنا کوئی عمل کیا اور اس خنجر کو سردار طوج کے خیمے کے باہر جلتی ہوئی مقدس آگ میں پھینک دیا۔

****

مصر کا بادشاہ فرعون منفتاح اپنا دربار لگائے ہوئے تھا، اس کے تمام سردار امراء اور اکابر دربار میں موجود تھے اور ان امراء میں قارون بھی تھا۔ جب دربار کی کارروائی ختم ہوئی تو قارون اپنی جگہ سے اٹھا اور اس نے منفتاح کو ایک ہیرا پیش کیا۔ ایک تو وہ ہیرا اپنی جسامت میں بہت بڑا تھا اور دوسرے اس کی چمک دمک عام ہیروں سے زیادہ اور مختلف تھی۔

منفتاح نے اس ہیرے کو قبول کیا اور توصیفی انداز میں بولا۔ اے قارون! یہ نایاب ہیرا تم نے کہاں سے حاصل کیا؟ ایسا ہیرا تو ہمارے خزانے میں نہیں بلکہ ایسا قیمتی اور بے مثل ہیرا ہم نے پہلے کبھی دیکھا بھی نہیں۔

منفتاح کی اس تعریف پر قارون بہت خوش ہوا اور بولا۔ "اے آقا! میں تجارت کی غرض سے عدن کی طرف گیا تھا اور یہ ہیرا میں نے ایک یمنی تاجر سے آپ کو پیش کرنے کے لئے ایک بھاری رقم ادا کر کے خریدا تھا۔ میں نے آج تک خود بھی ایسا ہیرا نہیں دیکھا تھا۔

منفتاح اس موقعے پر قارون کی تعریف میں کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اس کا دربان اندر آیا اور سر کو خم کرتے ہوئے بڑی عاجزی سے گزارش کی۔ "اے آقا! بنی اسرائیل کے موسیٰؑ اور ہارونؑ کسی اہم کام کے سلسلے میں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

منفتاح نے وہ ہیرا سنبھالیا۔ قارون بھی وہاں سے ہٹ کر اپنی نشست پر جا بیٹھا اور اس کے ساتھ ہی منفتاح نے تحکمانہ انداز میں دربان سے کہا۔ ان دونوں بھائیوں کو اندر بھیج دو۔ دربان واپس چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد موسیٰؑ اور ہارونؑ دربار میں داخل ہوئے تو منفتاح نے حیرت اور تعجب سے پوچھا۔ "اے موسیٰؑ اور ہارونؑ! میرے دربان نے مجھے بتایا ہے کہ تم دونوں کسی اہم کام کے سلسلے میں مجھ سے ملنا چاہتے ہو۔ بتاؤ وہ کیا کام ہے۔ جو تم دونوں کو ہم تک لے آیا ہے۔؟"

"اے فرعون!" موسیٰؑ نے بے خوفی سے فرمایا۔ "ہمیں ہمارے رب نے اپنا پیغمبر اور رسول بنا کر بھیجا ہے اور ہم تم سے دو اہم باتوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اول یہ کہ تم ایک خدا پر ایمان لاؤ اور کسی کو اس کا ساتھی شریک اور سہیم نہ بناؤ اور دوسری بات یہ کہ تم ظلم سے باز آؤ اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دے کر آزاد کر دو تا کہ ہم انہیں مصر کی سرزمین سے نکال کر اس خطۂ ارض کی طرف لے جائیں جس کا خداوند نے ان سے وعدہ کیا ہے اور اے فرعون! ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ بناوٹ ہے، نہ تصنع اور نہ ہی ہمیں جرأت و جسارت ہو سکتی ہے کہ خدائے برتر کے ذمے غلط بات لگائیں۔ ہماری صداقت کے لئے خداوند نے ہمیں اپنی دو زبردست نشانیاں اور معجزات بھی عطا کئے ہیں۔ لہٰذا تمہارے لئے یہی مناسب ہے کہ حق وصداقت کے اس پیغام کو قبول کرو اور بنی اسرائیل کو آزادی اور رستگاری دے کر انہیں مصر کی سرزمین سے نکل جانے کی اجازت دے دو تا کہ ہم بنی اسرائیل کو پیغمبروں کی اس سرزمین کی طرف لے جائیں جہاں وہ بجز اپنے رب کی ذات اقدس کے کسی اور کی عبادت و پرستش نہ کریں۔ کہ یہی راہ حق ہے اور یہی ان کے آباء واجداد کا ابدی شعار رہا ہے۔" فرعون نے جب موسیٰؑ کی یہ گفتگو سنی تو بڑا سیخ پا ہوا اور خفگی سے بولا۔

"اے موسیٰؑ! آج تو پیغمبر بن کر میرے سامنے بنی اسرائیل کی رہائی کا مطالبہ کرتا ہے کیا تو وہ دن بھول گیا جب تو نے میرے ہی گھر میں پرورش پائی اور بچپن کی زندگی گزاری؟ اور اے موسیٰ! کیا تو یہ بھی فراموش کر گیا کہ تو نے ہمارے ایک مصری کو قتل کیا اور یہاں سے بھاگ گیا؟"

موسیٰؑ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ اے فرعون! یہ درست ہے کہ میں نے تیرے گھر میں پرورش پائی اور ایک مدت تک شاہی محل میں رہا اور مجھے یہ بھی اعتراف ہے کہ نادانستہ طور پر میرے ہاتھوں ایک مصری قتل ہو گیا اور اس کے خوف سے میں یہاں سے چلا گیا تھا لیکن یہ میرے رب کی رحمت کا کرشمہ ہے کہ اس نے تیرے ہی گھر میں میری پرورش کا سامان کیا اور میرا تم لوگوں کے ہاں پرورش پانا بھی تم لوگوں کی غلطی کا باعث ہے نہ تم ان کے بچوں کا قتل عام کرتے اور نہ میں تمہارے ہاں پرورش پاتا۔ اور پھر یہ میرے رب کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھے دنیا کی سب سے بڑی نعمت، نبوت سے سرفراز فرمایا۔"

حالانکہ فرعون نے اپنی مغرورانہ سرشت کے تحت موسیٰؑ کے پیغمبر خدا ہونے کا استخفاف کیا اور تحقیر کرتے ہوئے اپنے گھر کے احسانات جتلانے

اور مصری کے قتل والا معاملہ یاد دلا کر خوف زدہ کرنے کی کوشش کی لیکن موسیٰؑ کو خدا کی طرف سے تلقین کردی گئی تھی کہ فرعون کو سمجھانے میں نرمی اور لطف و مہربانی کو پیش نظر رکھنا۔ لہٰذا ہدایات الٰہی کے مطابق آپ نے ہر طعن و تشنیع کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ فرعون نے پھر موسیٰؑ کو مخاطب کیا۔

"ہم مصریوں کے عقیدے میں تو تربیت کائنات کا معاملہ ہمارے راع دیوتا کے سپرد ہے اور دنیا میں راع دیوتا کا صحیح مظہر مصر کا بادشاہ فرعون ہوتا ہے کیونکہ راع سے فرع اور فرع سے فرعون بنا ہے۔ اس لئے راع دیوتا کے اوتار کی حیثیت سے میں فرعون ہی رب ہوں۔ لہٰذا تو یہ کیا نئی بات کرتا ہے کہ میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے۔ جس نے تجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اگر میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے جس کا تو ذکر کرتا ہے تو اس کی حقیقت بیان کر۔"

موسیٰؑ نے فرمایا۔ "اے فرعون! اگر تجھ میں ایمان صحیح کی گنجائش ہے تو تجھے سمجھ لینا چاہئے کہ میں جس ہستی کو رب العالمین کہتا ہوں۔ وہ ذات اقدس ہے جس کے قبضۂ قدرت میں آسمان و زمین ہے اور ان دونوں کے درمیان کل مخلوقات کی ربوبیت ہے۔ اے فرعون! کیا تو دعویٰ کرسکتا ہے کہ آسمان و زمین کے اندر کل مخلوقات کو تو نے پیدا کیا ہے یا ان کی ربوبیت کا کارخانہ تیرے ید قدرت میں ہے اگر نہیں، اور بلاشبہ نہیں تو، اے فرعون! میرے رب کی ربوبیت عام سے انکار کیوں؟"

فرعون منفتاح کے پاس چونکہ موسیٰؑ کی ان باتوں کا کوئی جواب نہ تھا لہٰذا وہ اپنے درباریوں کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت و تعجب سے کہنے لگا۔ "کیا تم سنتے ہو، یہ موسیٰؑ بن عمران کیسی عجیب باتیں کر رہا ہے۔"؟ فرعون کی اس بات کی پرواہ کئے بغیر موسیٰؑ نے اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

"اے فرعون! میرا رب تو وہ ہستی ہے جس کی ربوبیت کے اثر سے تیرے باپ کا وجود بھی خالی نہیں تھا۔ یعنی جس وقت تو عالم وجود میں بھی نہ آیا تھا تجھے پیدا کیا اور تیری تربیت کی اور اسی طرح تجھ سے پہلے تیرے اجداد کو وجود میں لایا اور انہیں اپنی ربوبیت سے نوازا۔"

موسیٰؑ کی اس زبردست دلیل کا جب فرعون سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو اس نے اپنے درباریوں کو مخاطب کر کے کہا۔ "مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ موسیٰؑ بن عمران جو خود کو تمہارا پیغمبر اور رسول کہتا ہے، مجنوں اور پاگل ہے۔"

اس موقعے پر موسیٰؑ نے پہلے کی نسبت زیادہ نرم اور دل نشین پیرائے میں خدا کی ربوبیت کو واضح کیا اور فرمایا۔ "اے فرعون! یہ جو مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کے درمیان ساری کائنات نظر آتی ہے اس کی ربوبیت جس کے ید قدرت میں ہے اسی کو میں رب العالمین کہہ کر پکارتا ہوں۔"

غرض موسیٰؑ نے اپنے رب کے حکم کے مطابق کمال شیریں کلامی اور نرم گفتاری سے فرعون اور اسکے درباریوں کو راہ حق دکھانے کا فرض ادا کیا۔ فرعون کی تحقیر و توہین اور سخت الفاظ خاموشی سے برداشت کئے اور اس کی رشد و ہدایت کے لئے بہترین جواب دیئے۔ آپ نے فرعون کو شرک سے باز رہنے اور خدائے واحد کی بندگی کرنے کی پوری تلقین کی۔

فرعون کے پاس چونکہ موسیٰؑ کی ان باتوں کا کوئی جواب نہ تھا لہٰذا اس نے بات کا رخ ہی بدل دیا اور موسیٰؑ سے پوچھا۔ "اے موسیٰ! جو کچھ تو کہہ رہا ہے اگر اسے صحیح تسلیم کرلیا جائے تو پھر ہم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا کیا حال ہوا؟ کیونکہ ہم سے پہلے کے لوگ اور ہمارے باپ دادا جن کا عقیدہ تیری اس تبلیغ کے مطابق نہ تھا، کیا وہ سب عذاب میں گرفتار ہیں اور جھوٹے ہیں۔؟"

موسیٰؑ جان گئے کہ فرعون کج بحثی پر اتر آیا ہے اور ان کے اصل مقصد کو الجھانا چاہتا ہے۔ اس لئے آپ نے فوراً جواب دیا۔ "اے منفتاح ان پر کیا گزری اور ان کے ساتھ خدا کا کیا معاملہ رہا، اس کی ذمہ داری نہ مجھ پر ہے اور نہ تجھ پر، اس کا علم میرے رب کے پاس محفوظ ہے۔ ہاں میں یہ ضرور بتادوں کہ میرا رب بھول چوک، خطا اور نسیان سے پاک ہے۔ جس نے جو کچھ کیا ہے اس کے معاملے میں کوئی بھی ظلم نہ ہوگا۔"

جب منفتاح کو موسیٰؑ کی گفتگو نے مکمل طور پر شرمسار اور خاموش کردیا تو اس نے اپنے درباریوں کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے میرے درباریو! میں نہیں جانتا کہ میرے علاوہ تمہارا کوئی اور بھی رب ہے۔" اس کے بعد فرعون منفتاح نے اپنے وزیر ہامان کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے ہامان اینٹیں آگ میں پکاؤ اور پھر ان اینٹوں سے ایک بہت بلند عمارت بنواؤ۔ اس عمارت پر چڑھ کر شاید میں موسیٰؑ کے رب کا پتہ لگا سکوں اور میں تو بلاشبہ موسیٰؑ بن عمران کو جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ ہامان کو یہ حکم دینے کے بعد فرعون منفتاح نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اے موسیٰؑ! اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود قرار دیا تو میں تجھے قید میں ڈال دوں گا۔"

موسیٰؑ نے پھر بڑا معقول جواب دیا۔ "اے فرعون! اگر میں تیرے سامنے خدائے واحد کی جانب سے واضح نشانیاں پیش کروں تو کیا تب بھی تو میرے ساتھ یہی سلوک کرے گا۔؟" فرعون نے اس بار کچھ مرعوب ہو کر

کہا "اگر تو واقعی اس بارے میں سچا ہے تو پھر مجھے کوئی نشانی دکھا۔"

منفتاح کے اس مطالبے پر موسیٰؑ نے اسکے سامنے اپنا عصا ڈال دیا۔ اسی وقت اس عصا نے اژدہے کی شکل اختیار کر لی۔ اور سب نے دیکھا کہ وہ حقیقت تھی، نظر کا دھوکا نہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی موسیٰؑ اپنا ہاتھ گریبان کے اندر لے گئے اور جب آپ نے ہاتھ باہر نکالا تو سب نے دیکھا کہ وہ ہاتھ ایک روشن ستارے کی طرح چمکتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

فرعون منفتاح یہ دیکھ کر لرز اٹھا۔ اس کے درباریوں نے جب یوں ایک اسرائیلی کے ہاتھوں اپنی قوم اور بادشاہ کی شکست دیکھی تو وہ تلملا اٹھے اور کہنے لگے بلاشبہ یہ بہت بڑا جادوگر ہے۔ اور یہ ڈھونگ اس نے اس لئے رچایا ہے کہ تم پر غالب آ کر تمہیں تمہاری ہی سرزمین سے نکال دے۔ لہٰذا ہمیں اب یہ سوچنا ہے کہ اس سے متعلق کیا فیصلہ کیا جائے۔

تب منفتاح اور اس کے درباریوں نے باہم مشورہ کیا اور یہ طے پایا کہ فی الحال موسیٰؑ اور ہارونؑ کو مہلت دی جائے اور اس دوران میں سلطنت کے تمام ماہر جادوگروں کو اپنے مرکزی شہر میں جمع کیا جائے اور پھر ان جادوگروں کے ساتھ موسیٰؑ کا مقابلہ کرایا جائے اور جب ان جادوگروں سے مقابلے میں موسیٰؑ شکست کھا جائیں تب ان کے سارے ارادے خاک میں مل جائیں گے۔ اپنے درباریوں کے ساتھ یہ معاملہ طے کرنے کے بعد منفتاح نے موسیٰؑ کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے موسیٰؑ! ہم خوب سمجھ گئے ہیں کہ اس حیلے سے تو ہمیں سرزمین مصر سے بے دخل کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا اب تیرا علاج اس کے سوا کچھ نہیں کہ مصر کے بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کر کے تجھے شکست دی جائے۔ اب تیرے اور ہمارے درمیان مقابلے کے دن کا تعین ہونا چاہئے اور اس کے لئے جو بھی معاہدہ ہمارے درمیان طے پا جائے ہم اس سے ٹلیں گے نہیں اور نہ ہی تم معاہدے کی خلاف ورزی کرنا۔ اب بتا، اے موسیٰؑ! تو کب اور کس جگہ اس مقابلے کیلئے اپنی رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔؟"

فرعون منفتاح کی متکبرانہ گفتگو کے جواب میں موسیٰؑ نے فرمایا "اے فرعون! چند ہفتوں بعد تمہارے سالانہ جشن اور میلے[1] کا دن آ رہا ہے۔ اس مقابلے کے لئے یہی جشن کا روز بہتر ہے۔ اس روز سورج بلند ہونے پر ہم سب کو مقابلے کے اس میدان میں ہونا چاہئے۔ تمہارے اس میلے کا دن اس لحاظ سے بھی بہتر ہے کہ اس میلے میں دور دراز کے علاقوں سے بھی مصری لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ سب لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ سحر کیا ہے اور معجزہ کیا ہے۔؟"

بہرحال فرعون منفتاح کے ساتھ مقابلے کا دن مقرر کر کے موسیٰؑ اور ہارونؑ، فرعون کے دربار سے چلے آئے۔

جلد رشتہ طے ہو جائے

اگر کسی کا رشتہ نہ آتا ہو یا طے نہ ہوتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ روزانہ مغرب کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ طٰہٰ پڑھے پھر جب نماز مکمل کر کے سلام پھیرے تو اکیس مرتبہ سورۂ طٰہٰ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور بہت جلد کسی اچھی جگہ رشتہ طے ہو جائے گا اور شادی بھی ہو جائے گی۔

✡❄✡✡❄✡✡

خاوند راہِ راست پر آ جائے

جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرتا ہو بات بات پر جھگڑا کرتا ہو تو ایسے شوہر کو راہِ راست پر لانے کی غرض سے عورت کو چاہئے کہ وہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ احزاب پڑھے۔ نماز پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اکیس یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلوبہ مقصد میں جلد کامیابی ہوگی۔

✡❄✡✡❄✡✡❄

[1] قرآن مقدس میں قدیم مصریوں کے اس میلے اور جشن والے دن کو "یوم الزینۃ" کہہ کر پکارا گیا ہے۔ یہ ایک طرح سے انکے تہوار اور عید کا دن تھا۔

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

طلسماتی دنیا نام ہے ایک خوشبو کا

محترم المقام جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

آداب تسلیم وخواہش ودید!

میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا تقریباً دو سال سے پڑھ رہی ہوں۔ طلسماتی دنیا کا خوبصورت اور تازہ ترین شمارہ اپنے اوراق میں ہزاروں رنگینیاں سمیٹے جلوہ افروز ہوا۔ مطالعہ کرنے کے بعد ذہنی فرحت محسوس ہوئی یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ طلسماتی دنیا نے شہرت اور بلندی کی جو معراج حاصل کی ہے وہ آپ کی سچی لگن اور عوام کی بے لوث خدمت کا نتیجہ ہے۔ اگر اس کی تعریف الفاظ کے ذریعہ کی جائے تو آفتاب کو شمع دکھانے کے مصداق ہوگا۔ اس رسالے کی خوبیاں صرف محسوس کی جاسکتی ہے۔ الفاظ کے پیکر میں ڈھالنا ناممکن امر ہے۔ دن بدن نکھر رہا اس رسالے کو دیکھ کر آپ کی صلاحیت اور عزائم کی بلندی کا اندازہ ہوتا ہے۔

آپ ایک عظیم انسان ہیں آپ کی خوبیوں اور صلاحیتوں کی تعریف کرنا میرے بس کی بات نہیں، آپ تو ایک وسیع النظر انسان ہیں۔ ہمدردی ایک آفاقی جذبہ ہے جو ہر درد کا علاج اور ہر دکھ کا مداوا ہوتا ہے اس کے بغیر کسی چیز کو سمجھنا ممکن نہیں۔ خدا آپ کو لمبی عمر اور صحت وتندرستی عطا کرے آمین۔

واقعی میں آپ نایاب عالم ہیں۔ کیونکہ میں عملیات کی قائل نہ تھی اس کو شرک سمجھتی تھی آپ کے محنتوں اور صداقتوں نے میرے دل ودماغ کو بہت متاثر کیا۔ طلسماتی دنیا پڑھنے کے بعد میری زندگی میں بہت تبدیلی آگئی۔ طلسماتی دنیا پڑھنے کے بعد اگلے ماہ کے رسالے کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔

طلسماتی دنیا، نام ہے ایک پیاس کا جو کبھی نہیں بجھتی

طلسماتی دنیا، نام ہے ایک کشش کا جو کبھی ختم نہیں ہوتی

طلسماتی دنیا، نام ہے خوشبو کا جس کی مہک روح کو معطر کرتا ہے۔

طلسماتی دنیا، نام ہے نغمہ، اس نغمہ کا جس کی آواز دل کے تاروں کو چھوکر روح کی گہرائی میں اتر جاتا ہے۔

طلسماتی دنیا، ایک سچی لگن ہے جو انسان کو سدھارتی ہے

طلسماتی دنیا ایک ایسا جذبہ ہے جو کبھی نہیں مٹتا جو دل کی گہرائیوں میں چھپا رہتا ہے۔

خوش نصیب ہیں ہم لوگ، آپ جیسے رہبر ہمیں ملے! خدا کرے آپ کی شخصیت میں اخلاق ومحبت اور عوام کی بے لوث خدمت کا یہ حسین امتزاج ہمیشہ قائم رہے اور دائمی شہرت حاصل کرے آمین

فقط والسلام

طالب دعا، عطیہ کوثر، مدراس

تنقید کے بجائے تقلید

محترم مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے قوی امید کرتا ہوں کہ حضرت والا کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دیگر خدمت اقدس میں تحریر ہے کہ حضرت کے تعلق سے ناچیز کی "تنقید" تقلید میں بدل گئی۔ تقریباً آج سے ۹ ماہ قبل جب پہلی مرتبہ رسالہ "طلسماتی دنیا" احقر کی نظروں سے گزرا تو ناچیز حضرت کی طرف سے بدگمانی میں مبتلا ہوگیا کہ ایک دیوبندی عالم فاضل بھی "باباگیری" کے چکر میں پڑگئے لیکن جب ناچیز نے دوبارہ رسالے کا مطالعہ بغور کیا تو حضرت کی حق گوئی کی وجہ سے کم ظرف ناچیز "تنقید کی بجائے تقلید" کرنے پر مجبور ہوگیا۔ نہ صرف اتنا ہوا کہ بلکہ دل کو بہت ہی سرور ملا یہ جان کر کے حضرت مولانا ہم مسلک بھی ہیں اور کافی عمیق فکر وعمل میں مصروف ہیں اور ناچیز باقاعدہ "طلسماتی دنیا، تحفۃ العالمین" ودیگر تصانیف کا قاری بن گیا۔

فقط والسلام

ناچیز انظار احمد شیخ

کھلا ہوا خزانہ

جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتا ہوں کہ آپ تمام لوگ خیریت سے ہوں گے۔ اللہ کے فضل وکرم اور جناب کی دعا سے ہم سب لوگ خیریت سے ہیں۔ جناب جنوری، فروری کا رسالہ موصول ہوا۔ ماشاءاللہ رسالہ بہت خوب ہے تقریباً۹ سال سے رسالہ پابندی سے پڑھ رہا ہوں۔ ماشاءاللہ ہر ماہ ہر سال اس میں نکھار آرہا ہے۔ جناب میرے لئے اس وقت خوشی کی انتہا نہیں رہی جب آپ نے میرے ایک سوال کو "روحانی مسائل نمبر" میں دوبارہ شائع کیا یعنی پچھلے دس سال کے اہم ترین سوالوں میں جگہ دی گئی۔ صفحہ نمبر: ۶۴ پر میرا سوال ہے اور جنابؐ نے میرے سوال پر سرخی لگائی ہے کہ "اللہ بچائے ایسے پیروں سے" یاد رہے کہ یہ سوال پانچ سال پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔ جناب نوسال کے سارے رسالے میرے پاس موجود ہے اور جب سے "تحفۃ العاملین" ملی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے نوسال کے تقریباً ۹۰ رسالوں کی چابی ہاتھ کو لگ گئی ہے اور اب ہر رسالہ ایک کھلے ہوئے خزانہ کی طرح معلوم ہوتا ہے رسالہ کے ساتھ اگر "تحفۃ العاملین" رکھ کر پڑھا جائے تو رسالہ کا ہر حرف اس طرح سمجھ میں آتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ جناب خود حرف بحرف سمجھا رہے ہو جناب "تحفۃ العاملین" کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے اور جناب کی کتاب "صنم خانہ عملیات" کا بڑی بے صبری سے انتظار ہورہا ہے جناب کتاب جلد سے جلد شائع کریں۔ دربار الٰہی میں دعا ہے کہ اللہ آپ کو صحت اور تندرستی عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت فرمائے اور اللہ سے دعا ہے کہ میرے والدین کی عمر میں اضافہ فرمائیں اور ہمارے کاروبار میں ترقی فرمائے۔ آمین۔

طالب دعا شیخ اکرم منصوری۔ حیدرآباد

روح کو عجیب طرح کا سکون ملا

عالی جناب حضرت حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غالباً ۲۰۰۲ء کے وسط میں آپ کا طلسماتی دنیا ایک دوست نے دیا۔ اس وقت اس رسالے کو ایک بچکانہ رسالہ سمجھ کر ایک طرف ڈال دیا۔ البتہ اس کے سرورق سے بچوں کو ڈراتا رہا۔ بہت ڈراؤنی سی شکل اس کے ٹائٹل پر بنی ہوئی تھی۔

ایک دن جب میں ایک الجھن کا شکار تھا اور بیوی بچے کسی کے گھر گئے ہوئے تھے میں نے اس رسالے کو اٹھا کر پڑھنا شروع کیا۔ میں نے روحانی ڈاک کے کالم کو پڑھنا شروع کیا۔ اور اللہ کی قسم میری روح عجیب طرح کا ایک سکون محسوس کرنے لگی۔ آپ کے سمجھانے کے انداز سے دل ودماغ نہ صرف مطمئن ہوئے بلکہ آپ کی محبت اور عقیدت میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ بلاشبہ آپ مسلمانوں کے سچے ہمدرد بھی ہیں۔ دین اسلام کے مخلص مبلغ بھی اور بلاشبہ آپ قلم کے بادشاہ بھی ہیں اور قدرت نے آپ کو لکھنے کا ملکہ عطا کیا ہے۔ اس کے بعد میرے کئی دوستوں نے اس رسالے کو پڑھا اور آج اللہ کے فضل سے طلسماتی دنیا کے پڑھنے والوں کی تعداد ہمارے شہر میں ۲۵ سے زائد ہو چکی ہے۔ اور ہم سب آپ کی تحریر پڑھ کر نماز روزے سے جڑ گئے ہیں۔ اور حلال وحرام کی تمیز ہم میں پیدا ہوگئی ہے۔ ہم سب آپ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ مالک دوجہاں آپ کو اس مظلوم ملت پر جسے بہکانے والے اور گمراہ کرنے والے ہزاروں ہیں دیر تک قائم رکھے اور طلسماتی دنیا اسی طرح جہالت اور ضلالت کے ہولناک اندھیروں میں اپنی روشنی پھیلاتا رہے اور اس طرح اصلاح وتطہیر اس امت کی ہوتی رہے۔

فقط والسلام

نورالہدیٰ۔ دربھنگہ (ویسٹ بنگال)

نمازی اور اللہ کا ذکر کرنے والے بنے

محترم المقام قابل احترام جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ میں آپ کی کتاب کا قاری ہوں۔ میں جوریا آسام میں رہتا ہوں۔ میرا اصلی گھر دربھنگہ بہار میں ہے۔ آفتاب بک ڈپو سبزی باغ پٹنہ سے اکثر کتابیں لیا کرتا ہوں۔ ہم نے انوکھی اسکیم کے لئے ۲۰۰ روپے روانہ کردیئے ہیں۔ الحمدللہ دوماہ سے آپ کا بھیجا ہوا رسالہ بھی ملا اور اللہ کا شکر ہے کہ آپ نے یہ رسالہ نکال کر ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لاکھوں انسانوں کو گمراہ ہونے سے بچالیا۔ ورنہ ہزاروں مسلمان ہندو عاملین پنڈت کے پاس جاکر اپنا ایمان واعمال برباد کرتے تھے۔

آپ کے رسالے پڑھ کر الحمدللہ بہت سے نمازی اور اللہ کا ذکر کرنے والے بنے خدائے رب العالمین آپ کی عمر میں برکت دے اور

آپ بزرگوں کا سایہ ہمارے لاکھوں اور قارئین کے سر پہ تادیر تک قائم رہے۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام ———— محمد ابوداؤد۔ آسام۔

سب سے زیادہ نیک کام

جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ

بعد سلام کے عرض ہے کہ آپ کا رسالہ جو بہت سے لوگوں کو دین کی راہ دکھا رہا ہے آپ جو خدمت کر رہے ہیں اس سے نیک کام تو شاید کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ دعا کرتی ہوں کہ آپ اسی طرح تمام لوگوں کی اور دین کی خدمت کرتے رہیں۔

فقط والسلام

جمیلہ بیگم

دلچسپی بڑھ رہی ہے

عالی جناب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ابوبکر مہاراشٹر کے ضلع شولاپور کا رہنے والا ہوں اور آپ کے ماہنامہ "طلسماتی دنیا" کا پچھلے ایک سال سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور مجھے دن بدن اس کتاب سے دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ سلامت رہیں اور اسی طرح "ماہنامہ طلسماتی دنیا" دیوبند کے ذریعہ لوگوں کو فیض پہنچاتے رہیں اور مصیبت زدہ لوگوں کو آسان اور روحانی راستہ دکھاتے رہیں۔

فقط والسلام

ابوبکر۔ شولاپور۔

بار بار پڑھے گا

محترم جناب عالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم گھر کے لوگ گزشتہ ۵ سال سے طلسماتی دنیا کو پابندی سے پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے نماز اور سنت کی پابندی ہونے لگی۔ آپ کے لکھے ہوئے مضمون جو ایک بار پڑھے گا وہ بار بار اس کو پڑھتا رہے گا اور اللہ کی رحمت سے کامیاب ہوتا چلا جائے گا۔

میں طلسماتی دنیا کے پڑھنے والے حضرات سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس رسالے کو وہ خود پڑھ کر دوسرے ملنے والے بھائیوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں تا کہ اللہ کا حکم اور رسول کا طریقہ ہماری زندگی میں آئے۔ (آمین)

فقط والسلام

عبدالودود خاں۔ لودی

خلوص اور سچائی

محترم المقام ہاشمی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ اللہ کے فضل سے اچھی طرح ہوں گے۔ میں آپ کی خدمت میں یہ خط لکھ رہا ہوں کیونکہ مجھے امید ہے کہ آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔ میں بنیادی طور پر ایک سائنس کا طالب علم رہا ہوں اس لئے اردو سے میری وابستگی بہت کم ہے اس لئے اردو پڑھنا بہت کم ہے اور لکھنا تو نہ ہونے کے برابر ہے۔ لیکن کچھ مہینے پہلے میں نے طلسماتی دنیا دیکھا تو اس میں مجھے آپ کی تحریروں سے مجھے خلوص اور سچائی کا احساس ہوا۔ اور میں نے دیکھا کہ دنیا میں آج بھی اچھے اور پر خلوص لوگ موجود ہیں جو اپنے علم کو دوسروں کے فائدے کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں اور پیسہ کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔ اس لئے میں نے آپ کو خط لکھنے کا فیصلہ کیا تا کہ مجھے بھی آپ سے رہنمائی حاصل ہو میں ان انسانوں سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتا ہوں جو صرف اپنا فائدہ دیکھ کر لوگوں کے کام آتے ہیں یا اپنی انا سے دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لئے میں ان سے دور ہی رہتا ہوں۔

فقط والسلام

جاوید عباس۔ کلگام (کشمیر)

دین کی بڑی خدمت

مولانا حسن الہاشمی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تقریباً چار مہینوں سے ہم آپ کی کتاب طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اس کتاب کے ذریعہ ہمیں یہ احساس ہوا کہ آپ دین کی کئی بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اللہ آپ کی عمر میں برکت دے اور اسی طرح آپ امت مسلمہ کی خدمت انجام دیتے رہیں۔

فقط والسلام

(نامعلوم)

ایک دلی دعا

عزت مآب قابل صد احترام جناب حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم ــــــــــــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعدہ سلام عرض احوال پیش نظر یہ ہے کہ بندہ خداوند کریم کی جانب سے آپ کی خیریت چاہتا ہوں اور ماشاء اللہ آپ کا طلسماتی دنیا کیا ہی خوب رسالہ ہے یقیناً یہ آپ کی محنت حقیقی کا ثمرہ ہے۔ بارگاہ الٰہی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت آپ کی عمر کو دراز فرمائے۔ اور اللہ پاک آپ کو صحت یابی کی تمام برکتیں عطا فرمائے۔ آمین اور اس رسالے کو سارے عالم میں بذریعہ ہدایت بنادے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رسالے کو آخر رہتی دنیا تک جاری رکھے۔ تاکہ ہر ایک اللہ کا بندہ اس سے فیض یاب ہوسکے اور اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ اس کام کو جاری کرنے والوں کی غیب سے مدد ونصرت فرمائے اور ہر طرح کی آفات اور تمام پریشانیوں سے بھرپور حفاظت فرمائے۔ اور انہیں دنیا وآخرت میں قابل قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام

محمد فیضان قریشی۔ ممبئی

دکھی انسانیت کی خدمت

محترمی قبلہ حضرت حسن الہاشمی صاحب آداب وسلام کے بعد عرض ہے۔ میں ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھتا رہتا ہوں۔ اب میں ارادہ کیا ہوں۔ آپ سے رابطہ قائم کروں یہ کہتے ہوئے کہ آپ اس صدی میں طلسماتی دنیا کے ذریعہ پوری دنیا کے دکھی دلوں کا علاج کررہے ہیں۔ یہ خدمت بہت بڑی خدمت ہے۔

فقط والسلام

عاشق محمد۔ سنکیشور

دیوانگی کی حد تک

میں مستقل تین برسوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا ہوں اور دیوانگی کی حد تک اسے پسند کرتا ہوں۔ ماہ کے شروع ہی سے دکانوں کا چکر لگانا شروع کرتا ہوں۔ آپ اس رسالہ کے ذریعہ برادران ملت کی رہنمائی اور شرعی حدود میں تبلیغ کررہے ہیں وہ یقیناً قابل ستائش ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ اس کار خیر کے لئے جزائے خیر دے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ فقط والسلام ــــــــــــ محمد تقی صدیقی کرمتہ وارانسی

معلومات میں اضافہ

محترم ومکرم عزت مآب مولانا حسن الہاشمی صاحب کی خدمت بابرکت میں سلام عرض کرتا ہوں قبول ہو۔

طلسماتی دنیا کا میں پچھلے پانچ سالوں سے مطالعہ کررہا ہوں، دینی روحانی معلومات میں روزانہ اضافہ ہورہا ہے۔ یہ رسالہ روز بروز ترقی کی منزلیں عبور کررہا ہے۔ بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہوں کہ طلسماتی دنیا ترقی کی بلندی پر فائز ہو اور آپ کو دونوں جہانوں کی نعمتیں میسر ہوں۔

فقط والسلام

شیخ محمد خلیل عبدالغفور۔ احمد نگر

محترم جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب، دامت برکاتہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کے عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ بندہ بفضلہ تعالیٰ بعافیت ہے ذات باری تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ مزاج گرامی بھی بعافیت ہوں گے۔

دیگر احوال لکھنا ضروری یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ہمارے درمیان گئے گزرے دور کے اندر ایسے شخص پیدا کیے جس کے اندر شرافت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانی علم کا وہ سمندر عطا کیا ہے کہ اس مسند پر پہنچ کر تشنہ لب اپنی تشنہ لبی کو بجھاتا ہے اور مایوس کن شخص اس کے پاس خواہ مالی پریشانی میں مبتلا ہو یا جسمانی بیاری میں پھنسا ہوا ہو روحانی محفل میں پہنچ کر تسکین پاتا ہے۔ درحقیقت یہ رسالہ اللہ کے بندوں کی تشنگی دور کررہا ہے اور لوگوں کی صحیح رہنمائی کررہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اس رسالے کو ایک طویل زمانہ تک قائم رکھے۔ آمین۔

فقط والسلام

نزاکت حسین۔ کرناٹک۔

ماھنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ

2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

موبائل نمبر ۔ 00919358002992

آفس نمبر ۔ 00919359882674

فون نمبر ۔ 01336 - 224455

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
اکتوبر نومبر ۲۰۰۵ء
اُف یہ زلزلہ کی تباہ کاریاں
کا رُوحانی فارمولہ
RS.20/=

کیا اور کہاں

ادا ریہ

بقلم خاص

ماہ مبارک کے شروع ہوتے ہی جب دنیا بھر کے مسلمان اس مبارک مہینے کا پورے جوش وخروش کے ساتھ استقبال کررہے تھے اور ہر طرف خوشیوں کا ماحول تھا اچانک ایک زلزلے نے سارے ماحول کو مکدر کر کے رکھ دیا۔ قہقہے ہچکیوں اور سسکیوں میں بدل گئے اور ساری دنیا پر سوگواری کا عالم چھا گیا۔ آج کی دنیا بالکل ہی سمٹ کر رہ گئی۔ اخبارات اور ریڈیو اور ٹی وی کی خبروں نے منٹوں سکنڈوں میں ساری دنیا میں پیش آنے والے اس ہولناک منظر کی جب تصویر کشی کی تو دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ پاکستان میں اس زلزلے نے جو تباہی مچائی ہے اس کے بارے میں سن کر دل اور دماغ لرز کر رہ جاتے ہیں۔ لاکھوں انسان اس زلزلے کی زد میں آگئے اور ایک بہت بڑی دنیا تباہ ہو کر رہ گئی۔ اس زلزلے سے بالعموم دنیا بھر کے تمام انسانوں کو اور بالخصوص دنیا بھر کے مسلمانوں کو سبق لینا چاہئے۔ اس زلزلے کی تباہ کاریوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہزاروں زندگیاں ایک سیکنڈ میں کس طرح برباد ہو سکتی ہیں اور فلک بوس محل کس طرح ایک پل میں مٹی کا ڈھیر بن کر رہ جاتے ہیں۔

قرآن حکیم نے جہاں جہاں قیامت کی ہولناکیوں کا نقشہ کھینچا ہے وہاں یہ بتایا ہے کہ جب قیامت آئے گی کسی کو ذرا بھی اندازہ نہیں ہوگا۔ بازاروں میں حسب معمول رونق ہوگی، گلیوں اور کوچوں میں لوگ پیش آنے والے محشر سے قطعاً بے خبر ہوں گے۔ اہل دنیا اپنے اپنے انداز سے اپنی اپنی زندگیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے کہ قیامت کا بھونچال آجائے گا اور سیکنڈوں میں یہ دنیا تہہ وبالا ہو کر رہ جائے گی۔ اس دنیا میں پیش آنیوالے زلزلوں نے قرآن حکیم کی اس پیش گوئی کی جو اس نے قیامت کے بارے میں دی ہیں پوری طرح تصدیق ہو جاتی ہے جب کہ احادیث وقرآن سے یہ ثابت ہے کہ قیامت کا زلزلہ دنیا میں پیش آنے والا زلزلوں سے ہزار گنا زیادہ ہوگا اور اس زلزلہ سے کوئی ایک علاقہ نہیں بلکہ ساری دنیا تباہ ہو جائے گی اور اس دنیا میں کوئی ایک انسان بھی زندہ نہیں رہے گا۔

اس حالیہ زلزلہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کی تمام حقیقتوں کی کچھ بھی بساط نہیں ہے۔ ایک ایک پل میں بھی ختم ہو سکتی ہیں۔ اس زلزلے سے پہلے ہزاروں انسان ایسے بھی ہوں گے جن کے پاس دھن دولت حد سے زیادہ ہوگا جو شاندار بنگلوں میں رہتے ہوں گے، جن کے پاس راحت وآرام کے تمام سامان اور آلات موجود ہوں گے، جن کے پاس موٹر کاریں ہوں گی، بینک بیلنس ہوگا اور جن کا گھرانہ ایک جنت کا مانند ہوگا۔ آج وہی لوگ بے گھر اور بے سروسامان ہو کر سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں اور اب ان کے تن پر کپڑے بھی ڈھنگ کے نہیں ہیں اور ان کے پاس سر چھپانے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اس زلزلے نے دنیا کی بے ثباتی کا یقین دلایا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اس دنیا سے دل لگانا اور اس دنیا کی نعمتوں کو پائیدار سمجھنا دور اندیشی نہیں ہے۔ اس حالیہ زلزلے نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جسے اللہ زندہ رکھنا چاہے اس کو کوئی مار نہیں سکتا۔ اور جسے اللہ مارنے کا ارادہ کر لے اس کو کوئی زندگی نہیں دے سکتا۔ منوں ملبے کے نیچے سے بعض افراد اور بعض کم سن بچوں کو زندہ نکل آنا رب العالمین کی کبریائی اور ان کی شان قدرت کو واضح کرتا ہے وہ واقعتاً بڑے ہیں اور بہت بڑے ہیں وہ جس انسان کو بچانا چاہیں اس کو کوئی بھی زلزلہ موت نہیں دے سکتا۔ اس رب العالمین کی قدرت کا اعتراف کرتے ہوئے آج کے مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر حال میں اور ہر صورت میں صرف اسی ذات گرامی پر بھروسہ کریں اور صرف اسی کو اپنا مستعان مانیں اسی میں ایمان کی سلامتی ہے۔

ادارہ طلسماتی دنیا اس زلزلہ کی زد میں آنے والے تمام افراد سے خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں رہتے ہوں اظہار ہمدردی کرتا ہے اور مرنے والوں کے درجات بلند ہونے کی دعا کرتا ہے کہ تمام پس ماندگان کو رب العالمین صبر وضبط کی توفیق بھی دے اور صلاحیت بھی۔ ادارہ یہ دعا بھی کرتا ہے کہ رب العالمین اس طرح کی آفات سے ہمارے ملک کے سب انسانوں کو بلکہ دنیا بھر کے سبھی انسانوں کو محفوظ رکھے اور ہم سب کی خطاؤں سے درگزر فرمائے۔

ارشادات نبوی ﷺ

● باپ کا کوئی بھی تحفہ اپنی اولاد کے لئے اس سے بہتر نہیں کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت اچھے طریقے سے کرے۔

● کشادہ دلی اور شیریں زبانی سے آدمی جنت حاصل کر سکتا ہے۔

● دو مسلمانوں کی صلح کرا دینا بھی صدقہ ہے۔

● سخی اللہ کے زیادہ قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ کی آگ اس سے دور ہے۔

● جو شخص بزرگوں کی عزت نہ کرے اور بچوں سے پیار نہ کرے وہ میری امت میں سے نہیں۔

● رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

● انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

● ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلق خدا کو آسائش مہیا کرنا ہے۔

● مومن کے نیک اعمال کو غیبت اس طرح جلا ڈالتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو۔

● مومن کے لئے دنیا مانند قید خانہ ہے اور کافر کے لئے مانند جنت ہے۔

● جب تین مومن کسی سفر کا ارادہ کریں تو چاہئے کہ کسی ایک کو اپنا سردار بنالیں۔

پانچ باتوں کا عمل

ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے پچاس سال میں پانچ ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان میں صرف پانچ باتوں کو اپنے عمل کے لئے منتخب کیا۔

● اے نفس! خدا کے دیئے ہوئے پر راضی رہ ورنہ دوسرا مالک تلاش کرلے جو اس سے زیادہ دے۔

● اے نفس! جن باتوں سے خدا نے منع کیا ہے، ان سے بچ ورنہ اس کے ملک سے باہر چلا جا۔

● اے نفس! اگر تو گناہ کرنا چاہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں تجھے خدا نہ دیکھے ورنہ گناہ مت کر۔

● اے نفس! تو اپنے رب کی عبادت کرتا رہ ورنہ اس کا دیا ہوا رزق مت کھا۔

● اے نفس! لوگوں کے ساتھ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آ ورنہ اپنی زبان بند رکھ اور کسی کے ساتھ تعلق نہ رکھ۔

انمول موتی

● اپنے بزرگوں کی عزت کرو۔ کیونکہ انہی کی دعاؤں سے تم زندگی کے ہر موڑ پر آگے بڑھتے ہو۔

● اپنی زندگی میں ایسے کام مت کرو کہ تمہارے مرنے کے بعد دنیا تمہیں برا بھلا کہے بلکہ ایسے کام کرو کہ دنیا تمہیں اچھے القاب سے یاد کرے۔

● اگر تم اپنی عزت کروانا چاہتے ہو تو پہلے دوسروں کی عزت کرنا سیکھو۔

موتی مالا

● کسی کے ساتھ ناانصافی مت کرو تمہارے ساتھ ناانصافی نہیں کی جائے گی۔ (القرآن)

● رحم کرنے والے پر رحم کیا جائے گا۔ (حضرت عیسیٰؑ)

● بہادر بنو آدمی صرف ایک ہی بار مرتا ہے۔ (دیوا کانند)

● خدا کے بعد عورت کا قرض ہے جو ہمیں زندگی دیتی ہے اور پھر اسے لائق بناتی ہے۔ (بووی)

● ہر عمدہ اور اچھا کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔ (کارلیل)

● محبت صرف ملتی ہے، دی جاتی ہے، خریدی نہیں جاتی۔ (لانگ فیلو)

● محبت شادی کی صبح ہے لیکن شادی محبت کی شام۔
(فرانسیسی کہاوت)

● ہر خوبصورت اور چمکتی چیز ہمیشہ اچھی نہیں ہوتی لیکن ہر اچھی چیز ہمیشہ خوبصورت اور چمکتی ہوتی ہے۔ (نیتان)

● ایک کنجوس کی ذخیرہ اندوزی کا وہی حال ہوتا ہے جو شہد کی مکھیوں کے چھتے کا۔ محنت مکھیاں کرتی ہیں اور شہد کا مزہ دوسرے اٹھاتے ہیں۔
(شیخ سنترا)

● عقلمند اپنے عیوب کو دیکھتا ہے۔ دنیا نہیں دیکھتی جب کہ بے وقوف اپنے عیوب خود نہیں دیکھتا۔ دنیا دیکھتی ہے۔ (علامہ اقبال)

بڑے لوگوں کی باتیں

● تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ سلام میں پہل کرنا، دوسروں کیلئے مجلس میں جگہ خالی کرنا اور مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔
(حضرت عمر فاروقؓ)

● جس علم سے نفع نہیں اٹھایا جاتا اس کی مثال اس خزانے کی سی ہے جو راہ خدا میں خرچ نہیں کیا جاتا۔ (حضرت ابوہریرہؓ)

● ایمان کا کمال حسن اخلاق ہے۔ (ایضا)

● علم مومن کا گم گشتہ مال ہے، جہاں ملے لے لو۔ (حضرت علیؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے سوال کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا اسوۂ حسنہ کیا ہے؟"

ارشاد فرمایا۔ "معرفت الٰہی میرا راس المال ہے، عقل میرے دین کی اصل ہے، محبت میری زندگی کی بنیاد ہے، شوق الٰہی میرا مرکب ہے، اللہ کا ذکر میرا مونس ہے وقار میرا خزانہ ہے، آخرت کا درد میرا رفیق ہے، علم میرا ہتھیار ہے، صبر میری چادر ہے، رضا بالقضا میرا مال غنیمت ہے، عاجزی میرا فخر ہے، زہد میرا پیشہ ہے، یقین میری قوت ہے، سچائی میرا شفیع ہے، طاقت الٰہی میرا حسب ونسب ہے، جہاد میرا اخلق ہے، نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، میرے دل کا ذکر اللہ ہے، میں اپنی امت کا دردمند ہوں اور اپنے رب کی ملاقات کے شوق میں زندگی بسر کرتا ہوں۔

سنہری باتیں

● انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ اس بات کو بار بار سننا چاہتا ہے جو اسے پسند ہے۔

● آنکھیں بند کر لینے سے سورج کی روشنی کم نہیں ہوجاتی۔

● کبھی کبھی امیری کے ضمیر سے بزدل لوگ جنم لیتے ہیں۔
● جو شخص بات کرنے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اس کی بات ماننے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھ لینا چاہئے۔
● جو شخص انتقام کے طریقوں پر عمل کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔
● علم دل کو اس طرح زندہ کرتا ہے جیسا کہ بارش زمین کو۔
● عبادت جو مخلوق کے لئے کی جاتی ہے زمین میں دھنسا دیتی ہے اور عبادت جو خالق کیلئے کی جاتی ہے آسمان پر پہنچا دیتی ہے۔
● جس کا ظاہر و باطن ایک ہے وہ عالم ہے، جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ ولی اللہ ہے، اور جس کا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل ومکار ہے۔
● خوش مزاج شخص وہ ہے جو دوسروں کو خوش مزاجی دے۔
● درویشی بادشاہت سے بہتر ہے بشرطیکہ دنیا کا تعلق شامل نہ ہو۔
● آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو کچھ بھی سنے بیان کردے۔
● جو اپنی ضرورتیں بڑھالیتا ہے اسے اکثر محرومی کا غم رہتا ہے۔
● بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔
● برے آدمی سے نیکی ایسے ہے جیسے نیک آدمی سے برائی کردی جائے۔

ستاروں کی قسمت

تاروں کی قسمت بھی عجیب ہوتی ہے، مسافر کو راستہ دکھانے کے لئے یہ اپنا راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور جب ٹوٹ کر گر جاتے ہیں تو وہ مسافر بھی ان کا دکھ نہیں بانٹتا جس کو راہ دکھانے کے شوق میں یہ اندھیروں میں گم ہوجاتے ہیں اور اپنا وجود تک کھودیتے ہیں۔

کتاب حکمت

● اپنے زخم انہیں مت دکھاؤ جن کے پاس مرہم نہ ہو۔
● دوستی سے پہلے صورت کو نہیں، سیرت کو دیکھو۔
● اپنے اخلاق کو اس قدر خوبصورت اور لہجے کو اس قدر دھیما رکھو کہ کسی کو تم سے کوئی شکایت نہ ہو۔
● غصے پر قابو پانا ہی دانش مندی ہے۔
● اپنا حقیقی راز کبھی کسی کو نہ بتاؤ خواہ وہ تمہارا دوست ہی کیوں نہ ہو۔
● آزادی کا ہر لمحہ غلامی کے ہزار سال سے بہتر ہے۔
● انسان کا چہرہ بھی کتاب ہے مگر شرط یہ ہے کہ آپ کو پڑھنا آتا ہو۔
● دشمن نما دوست مٹھاس میں لپٹی ہوئی گولی کی طرح ہوتا ہے۔
● آنسوؤں کو مت روکیں ورنہ آپ کی شخصیت گرد وغبار کی مانند ہوجائے گی۔ جیسے بارش بہت سے دھند لے منظر صاف وشفاف کردیتی ہے۔

روحانی عظمت

چند آدمی جو حضرت رابعہ بصریؒ کی خداداد شہرت کو حسد کی نگاہ سے دیکھتے تھے ان کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے۔
''بہترین اوصاف مردوں میں ہی پائے جاتے ہیں عورتوں میں نہیں۔ اب تک مردوں نے ہی اپنے روحانی کمالات سے دنیا کو حیرت میں ڈالا ہے آپ نے یہ روحانی عظمت کیسے پالی۔'' حضرت رابعہ بصریؒ نے جواب دیا۔
''ممکن ہے آپ جو کہہ رہے ہوں وہ صحیح ہو۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آج تک دنیا میں کسی عورت نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو اور لوگوں سے کہا ہو کہ اسے پوجیں۔ غروریت مردوں ہی کی ایک خصوصیت ہے اور عورتیں اس سے بری ہیں۔

ستھرے موتی

● فقیر کو صدقہ دے کر احسان نہ جتلا، بلکہ اس کے قبول کرنے پر خود احسان مند ہو۔ (امام غزالیؒ)
● سعید وہ ہے جس کا دل عالم ہو جس کی زبان شاکر ہو اور جس کا بدن صابر ہو۔

(حضرت امام جعفر صادقؒ)
● تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔
(سید عبدالقادر جیلانیؒ)
● خوش خلقی اور خاموشی ہلکی ہیں پیٹھ پر، اور بھاری ہیں میزان پر۔
(حضرت بایزید بسطامیؒ)

● انجام کی خرابی ابتدا کی برائی سے ہوتی ہے۔ لہٰذا ابتدا کو اچھا بنا۔
(حضرت فضیلؒ)

● آخرت کا کام آج کر، دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔
(حضرت شیخ احمد سرہندیؒ)

● بغیر عمل کے بہشت کی آرزو کرنا اور بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت کرنا جہالت اور حماقت ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

● دل کی صفائی چاہتا ہے تو آنکھ جہاں سے بند کرلے یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے غبار آتا ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

● جو اچھی بات سنو لکھ لو اور جو لکھ لو اسے حفظ کرلو جو حفظ ہیں۔ ان کو بیان کرو۔ (حضرت یحییٰ برمکیؒ)

ایک شیطانی عمل

چغلی کھانا ایک نہایت بری عادت ہے اس سے بڑے بڑے فتنے اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔ معمولی سی چغلی سے دونوں انسانوں میں بعض دفعہ اتنی نااتفاقی پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوجاتے ہیں اور مرتے دم تک ایک دوسرے سے کلام کرنا بھی پسند نہیں کرتے۔

ذرا سنئے

● نفس کو اس کی خواہش سے دور رکھنا حقیقت کے دروازے کی چابی ہے۔ ● غصہ کرنے کا مطلب ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کا بدلہ اپنے آپ سے لیتے ہیں۔ یہ کتنی حیرت انگیز اور مضحکہ خیز بات ہے۔

● کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں جو ہمارے ساتھ ہوں تو اندھیرے میں راستہ دکھاتے ہیں۔

● بحث میں کسی کو لاجواب کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ بات کی جائے جس کا تعلق بحث سے نہ ہو۔

● چلتے ہوئے ہمیشہ خیال رکھو کہ تمہارے پاؤں سے اٹھتی ہوئی دھول سے کسی کی منزل نہ گم ہوجائے۔

مہکتی کلیاں

● آرزو نصف زندگی ہے اور بے حسی نصف موت۔

● وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔

● منزل کے تعین کے بغیر سفر شروع کردیا جائے تو ہر اٹھتا ہوا قدم تھکن بڑھانے اور حوصلے پست کرنے لگتا ہے۔

● تنہائی کے مسافر بیمار روحوں کی طرح اذیت کی منزلیں طے کرتے ہیں۔

● ہمارا گزرا ہوا کل صرف آج کی یاد ہے اور آنے والا کل آج کا خواب ہے۔

عظیم کلمات

● والدین کی اطاعت وفرمانبرداری سعادت کی نشانی ہے۔
(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

● ظالموں کو معاف نہ کرو، کیونکہ یہ مظلوموں پر ظلم ہوگا۔
(حضرت عمر فاروقؓ)

● گلے اور شکوے سے زبان بند رکھو۔ راحت نصیب ہوگی۔
(حضرت ابوبکرؓ)

● زبان بند رکھنا عبادت ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

● دشمن سے بچو، دوست سے اس وقت بچو جب وہ تمہاری تعریف کرنے لگے۔ (حضرت شیخ سعدیؒ)

● کسی سے نیکی کرتے وقت بدلے کی توقع مت رکھو کیونکہ نیکی کا بدلہ انسان نہیں خدا دیتا ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

● زیادہ کھانے سے صحت نہیں آتی، انسان پیٹو ہوجاتا ہے۔
(ارسطو)

● شر کو خیر سے ختم کرنا اچھا ہوتا ہے۔ (ارسطو)

● میں نے اپنی ساری زندگی میں اتنا سیکھا ہے کہ کچھ نہیں سیکھا۔
(سقراط)

منتخب اشعار

مرہم کی جگہ بانٹتے پھرتے ہیں نئے زخم
یہ رسم بھی نکلی ہے عجب چارہ گروں میں

●

دل کے ہر زخم سے آتی ہے وفا کی خوشبو
زخم چھپ جائیں گے خوشبو کو چھپاؤں کیسے

●

ہاتھوں کے زخم دیکھنے والا نہیں کوئی
شیشہ تراشنے کا ہنر دیکھتے ہیں لوگ

●

ضبط کرتا ہوں تو ہر زخم لہو دیتا ہے
نالاں کرتا ہوں تو اندیشہ رسوائی ہے

●

دلوں کے زخم چھپاؤ خوشی کو عام کرو
یہ حکم ہے کہ بہاروں کا احترام کرو

●

تمہاری یاد کے جب زخم بھرنے لگتے ہیں
کسی بہانے تمہیں یاد کرنے لگتے ہیں

افسوس ناک واقعہ

ٹرین میں سفر کرتے ہوئے ایک بچہ دروازے کے قریب کھیل رہا تھا۔ اس دوران ٹکٹ چیکر پہنچ گیا۔ اس نے بچے کے باپ کو ہدایت کی کہ وہ اس بچے کا خیال رکھیں ورنہ کوئی افسوس ناک واقعہ پیش آسکتا ہے۔

''اس سے زیادہ افسوس ناک واقعہ کیا ہوگا۔؟'' لڑکے کے باپ نے جواب دیا۔ اس بچے کے علاوہ یہ تینوں بچے بھی میرے ہیں میری بیوی اسپتال میں داخل ہے میں اپنی ساس کو لینے جارہا ہوں۔ ایک بچے نے ہاتھ کھڑکی میں دبا کر انگلی زخمی کرلی ہے۔ دوسرے نے بٹوا باہر پھینک دیا ہے اور تیسرا ٹکٹ چبا گیا ہے اس پر ستم یہ کہ افراتفری کی وجہ سے ہم اس وقت غلط ٹرین میں سفر کررہے ہیں۔

قدرِ مشترک

آج میں آپ پر یہ واضح کردینا چاہتی ہوں کہ میں آپ سے شادی کر کے خوش نہیں ہوں۔'' بیوی نے کہا۔''

چلو ٹھیک ہے۔ شوہر نے جواب دیا۔ ہم دونوں میں ایک بات تو مشترک نکلی۔

وجہ

ثانیہ۔ اسکولوں میں امتحان کیوں ہوتے ہیں۔؟

رابعہ۔ استادوں سے جو سوال حل نہیں ہوتے وہ امتحان کے بہانے ہم سے پوچھے جاتے ہیں۔

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی

حضرت شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں۔ ایک روز حضرت ابراہیمؒ بن ادہم بصرے کے بازار سے گزر رہے تھے کہ لوگوں نے ان سے عرض کی: ''حضور! قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کروں گا۔

حضرت ابراہیمؒ بن ادہم نے جواب دیا لوگو! تمہارے دل دس چیزوں سے مردہ ہوگئے ہیں، تمہاری دعا کیسے قبول ہو؟ سنو:

- تم نے خدا کو پہچانا مگر اس کی معرفت کا حق ادا نہیں کیا۔
- تم نے قرآن پڑھا مگر اس پر عمل نہیں کیا۔
- تم نے محبت رسول کا دعویٰ کیا مگر ان کی سنت پر عمل نہیں کیا۔
- تم نے عداوت شیطان کا دعویٰ کیا مگر اس کی مخالفت نہیں کی۔
- تم نے جنت کی تمنا کی مگر اس تک پہنچنے کی سعی نہیں کی۔
- تم نے جہنم سے پناہ مانگی مگر خود ہی اپنے نفس کو اس میں ڈال دیا۔
- تم نے موت کو حق جانا مگر اس کے لئے تیاری نہ کی۔
- تم نے بھائیوں کی عیب جوئی کی مگر اپنے عیبوں پر نگاہ نہ ڈالی۔
- تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھائیں مگر اس کا شکر ادا نہ کیا۔
- تم نے مردوں کو دفن کیا مگر عبرت حاصل نہ کی۔

اپنی اپنی سوچ

ایک محفل میں ایک حکیم بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک جاہل شخص آیا اور صدر مقام پر بیٹھ گیا۔ کسی نے حکیم سے پوچھا کہ کیا تجھے اس بے وقوف کی یہ ناشائستہ حرکت بری معلوم نہیں ہوئی۔؟ اس نے جواب دیا۔ برا ماننے کی کیا وجہ ہے، کیونکہ اس مکان کی دیواریں سب سے زیادہ بلند ہیں، لیکن ان کی بلندی کا کوئی خیال بھی نہیں کرتا۔ میں جہلا کو ان دیواروں اور خاک پتھر سے زیادہ نہیں سمجھتا۔

✡✡✡✡✡✡✡✡✡

قسط نمبر ۸۴

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ قٓ

موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ قٓ قرآن حکیم کی ۵۰ ویں سورت ہے۔

● بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نئی نئی ملازمت میں لوگ نئے ملازم کو پریشان کرتے ہیں اور اس کے قدم ملازمت سے اکھاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ ایسا معاملہ پیش آئے لوگ اس کی مخالفت کرتے ہوں اور اس بات کا خطرہ درپیش ہو کہ افسر ناراض ہو کر ملازمت سے برطرف کردے گا تو سورۂ قٓ کی مندرجہ ذیل آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ تمام افسران راضی رہیں گے اور مخالفین کی زبان بند ہوجائے گی۔

آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ○ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ○ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ○ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ ○

● اگر کسی کی بینائی کم ہوگئی ہو اور پڑھنے لکھنے میں بھی دشواری پیدا ہو رہی ہو تو سورۂ قٓ کی مندرجہ ذیل آیات کو ۱۴۱ مرتبہ پڑھ کر عرق سونف پر دم کرکے اس عرق کو سرمہ میں تحلیل کرالے یعنی سرمہ اس عرق سونف میں ڈال کر کھرل کرے جب وہ خشک ہوجائے تو اس سرمہ کو استعمال کرے اور ہر رات کو سوتے وقت تین تین سلائیاں آنکھوں میں ڈالے انشاء اللہ بینائی بڑھ جائے گی اور بینائی اور بصارت میں حیرت انگیز اضافہ ہوگا۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ○

● اس آیت کو یمنی عقیق پر کندہ کرا کر انگوٹھی میں عقیق جڑوا کر پہنے۔ انشاء اللہ محنت مزدوری کے بعد رکاوٹ نہیں ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ○

● اگر کوئی شخص مرگی کے مرض میں مبتلا ہو تو اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کرنا مفید ہے۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ○ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھ کر دم کریں۔ اور اس نقش کو مرگی والے شخص کے گلے میں ڈال دینا چاہئے۔ یہ نقش کم سے کم چھ ماہ تک مریض کے گلے میں پڑا رہے۔

۷۸۶

۸۸۲	۸۹۶	۸۹۳	۸۹۰
۸۹۴	۸۸۹	۸۸۳	۸۹۵
۸۸۸	۸۹۱	۸۹۸	۸۸۴
۸۹۷	۸۸۵	۸۸۷	۸۹۲

اور مرگی والے مریض کو مندرجہ ذیل نقش ۴۰ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ مرگی سے نجات مل جائے گی۔

۱۱۹۰	۱۱۸۳	۱۱۸۸
۱۱۸۵	۱۱۸۷	۱۱۸۹
۱۱۸۶	۱۱۹۸	۱۱۸۴

سورۂ قٓ کا نقش مال و دولت میں اضافہ کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو ساعت سعید میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالیں اور سورۂ قٓ ایک مرتبہ پڑھ کر اس نقش پر دم کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۴۲۶	۲۲۷۳۹	۲۷۴۳۷	۲۷۴۳۳
۲۷۴۳۷	۲۷۴۳۲	۲۷۴۴۷	۲۷۴۳۸
۲۷۴۳۱	۲۷۴۳۵	۲۷۴۴۱	۲۷۴۲۸
۲۲۷۴۰	۲۷۴۲۹	۲۷۴۳۰	۲۷۴۳۶

(باقی آئندہ)

ذرا سوچیے

آپ کے دل میں اپنے کسی بزرگ خاندان، استاد، عالم، فقیر، دوست، عزیز قومی رہبر، مذہبی پیشوا، غرض کسی زندہ یا مردہ شخص کی عزت عظمت ہے؟ کسی نہ کسی شخص کی یقیناً ہوگی۔ اگر ہے تو اپنے دل میں ذرا غور کیجئے کہ کس بنا پر ہے؟ کیا اس بنا پر کہ وہ شخص لباس بہت قیمتی پہنتا ہے؟ کیا اس لئے کہ وہ کھانا بہت لذیذ کھاتا ہے؟ کیا اس بنیاد پر کہ اس کے پاس روپیہ بہت سا جمع ہے؟ کیا اس لئے کہ اس کے پاس نوکر چاکر بہت سے ہیں؟ کیا اس لئے کہ وہ اپنی دولت رشوت وسود لیکر پیدا کرتا ہے، اور شراب پینے میں اسے اڑاتا ہے؟ کیا اس بنا پر کہ وہ اپنے وقت کا بڑا حصہ، ناچ، تھیٹر اور سینما دیکھنے میں صرف کرتا ہے؟

سوال خوب ودہشت کی بابت نہیں، صرف عزت، وقعت وعظمت کی بابت ہے۔ یعنی آپ کا دل، بغیر کسی ظاہری دباؤ اور مادی غرض کے، خود بخود جو اس کی تعریف کرتا رہتا ہے، او بر اس کی بڑائی کو محسوس کرتا رہتا ہے، سو یہ کس بنا پر ہے، کیا اوپر لکھی ہوئی چیزوں میں کسی کی بنا پر، اپنے دل کو جواب دیجئے۔ اور یہ جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ عزت ووقعت آپ ہرگز اوپر کی لکھی ہوئی چیزوں میں سے کسی کی بنا پر نہیں کرتے، بلکہ کسی ایسی چیز کی بنا پر کرتے ہیں جس کا تعلق انسان کے ظاہر سے نہیں باطن سے، باہر سے نہیں اندر سے، نمائش سے نہیں، اصلیت سے ہے۔ آپ کو اپنے قابل عزت ممدوح کی سیرت کا کوئے جزو پسند آگیا ہے، اور اسی کا نقش آپ کے دل پر قائم ہے۔ سچائی، سادگی، بے نفسی، بلند ہمتی، خلق کی خیر خواہی، بے آزاری، قناعت، فروتنی، شیریں کلامی، غرض اسی قسم کی کوئی نہ کوئی خوبی آپ کے تجربہ میں آئی ہوگی، اور وہی شے آپ کے دل میں ان بزرگ کی عزت ووقعت قائم کئے ہوئے ہے۔

جب یہ ہے تو آپ خود اپنے لئے ظاہری ونمائشی چیزوں کو کیوں ضروری سمجھتے ہیں؟ آپ کو کیوں یہ دھن رہتی ہے، کہ آپ کا مکان بہت وسیع وخوشنما ہو؟ آپ کو کیوں یہ شوق ہے کہ بجائے پیدل چلنے کے خواہ مخواہ آپ سواری پر مسافت طے کریں؟ آپ کو کیوں یہ ارمان رہتا ہے کہ آپ کے پاس بہت سے نوکر چاکر ہوں؟ آپ کو کیوں یہ تمنا ہے کہ آرائش وزیبائش پر صرف کرنے کے لئے آپ کے پاس بہت سارا روپیہ ہو؟ آپ ایسی "ضرورتوں" پر صرف کرنے کے لئے جن کا حکم نہ خدا نے دیا ہے، نہ رسولؐ نے، اور نہ عقل سلیم جنھیں اچھا بتاتی ہے، خواہ مخواہ آخر کس لئے لیتے ہیں؟ ایسی چیزوں پر قوت ضائع کرنا، اور روپیہ صرف کرنا، جن سے آپ خدا کے بھی گنہگار ہوتے ہوں، اور دنیا میں بھی کسی قسم کا فائدہ نہ حاصل کر سکتے ہوں، کوئی بھی عقل اور سمجھ کی بات ہے؟ خدا کے سامنے اگر سرخرو ہونا ہے تو اپنے باطن کو سنواریئے، دنیا میں اگر عزت ووقعت کے ساتھ رہنا ہے، تو اپنی اخلاق حالت درست کیجئے۔ اپنی زندگی اگر چین اور سکھ کے ساتھ گزارنا ہے، تو اپنی سیرت کو اعلیٰ وپاکیزہ بنائے۔ ہر مذہب کے بانی اور ہادی، جن کی حکومت آج کروڑوں دلوں پر قائم ہے، اپنے نفق کے غلام نہیں، بلکہ اپنے نفس کے حاکم ہوئے ہیں۔ اور ہمارے سرور وسردار علیہ ﷺ تو فاتح وکشور کشا ہونے کے ساتھ ہی مسکین وتہی دست بھی تھے، آپ بھی اپنے نفس کو اپنا ماتحت ومغلوب بنایئے۔ خود اس کے غلام وفرماں بردار نہ بن جایئے۔ مال ودولت، جاہ وثروت کی ہوس، نفس کی غلامی، حاجتوں کو کم کرنا، اوران سے بے نیازی کی کوشش کرنا، یہی آزادی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیدنا قاسم صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا صفاتی نام قاسم ہے۔ اس اسم پاک کے اعداد ۲۰۱ ہیں اس کے معنی ہیں بانٹنے والا۔

حضرت امیر معاویہؓ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اصل دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ انما انا قاسم و اللہ یعطی ۔ اس حدیث شریف کو بخاری شریف سے نقل کیا ہے۔

اسی طرح کی ایک اور حدیث بخاری شریف میں منقول ہوئی ہے اوراس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ کسی قدر سے روکتا ہوں میں تقسیم کرنے والا ہوں اور جہاں جسے حکم ہوتا ہے تقسیم کرتا ہوں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ دس مرتبہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صفاتی نام کا ورد کرلیا کرے تو اس کے علم میں اضافہ ہو۔ اور جس طالب علم کا ذہن کمزور ہو وہ اس اسم مبارک کو روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ کند ذہنی سے نجات ملے گی اور حافظے کی قوت میں زبردست اضافہ ہوگا۔

● کسی بھی جائز مراد کے لئے اس اسم مبارک کو نماز فجر کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں مراد پوری ہوگی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ عشاء کی نماز کے بعد اس اسم مبارک کا ورد ۲۰۱ مرتبہ کرے گا اس کی تمام خواہشات پوری ہوں گی اسکے ذہن میں کشادگی پیدا ہوگی اور اس کی فطرت میں فیاضی پیدا ہوگی۔

● اس اسم مبارک کا ورد انسان کو بخل اور تنگ دلی سے محفوظ کرتا ہے اور اس طرح کی بیماریوں سے نجات دلاتا ہے۔ اس اسم مبارک کے ورد سے تنگ دلی اور تنگ نظری سے نجات ملتی ہے۔

● اس اسم مبارک کا نقش کند ذہنی سے، تنگ دلی تنگ نظری سے بخل سے بغض وعناد سے محفوظ رکھتا ہے اور اگر کوئی اس طرح کی روحانی بیماریوں میں مبتلا ہو تو یہ نقش ان سے نجات دلاتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھیں۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰	۵۳	۵۶	۴۲
۵۵	۴۳	۴۹	۵۴
۴۴	۵۸	۵۱	۴۸
۵۲	۴۷	۴۵	۵۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۰	۶۳	۶۸
۶۵	۶۷	۶۹
۶۶	۷۱	۶۴

جن حضرات وخواتین کے نام کے پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یاض ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔
اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶	۴۹	۵۱	۴۵
۴۲	۵۴	۴۸	۵۷
۵۰	۵۵	۴۴	۵۲
۵۳	۴۳	۵۸	۴۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸	۶۹	۶۴
۶۳	۶۷	۷۱
۷۰	۶۵	۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔
اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳	۵۰	۴۲	۵۶
۴۳	۵۴	۵۵	۴۹
۵۸	۴۴	۴۸	۵۱
۴۷	۵۲	۵۷	۴۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیے جائیں۔اگر ان کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۴	۶۹	۶۸
۷۱	۶۷	۶۳
۶۶	۶۵	۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، خ، ر یا غ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ان کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷	۴۵	۴۷	۵۲
۴۸	۵۱	۵۸	۴۳
۵۴	۴۲	۴۳	۵۵
۴۲	۵۶	۵۳	۵۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیے جائیں۔ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۴	۷۱	۶۶
۶۹	۶۷	۶۵
۶۸	۶۳	۷۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ان پر "سیدنا قاسم صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دم کردیں تو ان نقوش کی قوت وتاثیر دگنی ہوجائے۔

(باقی آئندہ)

حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

اس نے آسمان کو بلند کیا۔ یعنی حق تعالیٰ نے آسمان کو بلندی اور رفعت عطا کی اور اسی نے ترازو قائم کی تاکہ تم اہل دنیا تولنے میں کمی بیشی نہ کرو اور انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ تم تولتے وقت وزن کو ٹھیک کرلو اور میزان کے ساتھ کھلواڑ مت کرو اور اس نے زمین کو اپنی مخلوق کے لئے بچھایا اس نے زمین میں کھجور کے درخت اور باغات میں ایسے پھل پیدا کئے جن پر غلاف ہوتا ہے اور اس میں غلہ ہے اور بھوسا ہے اور غذا سے بھرا اناج ہے۔ آخر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

حق تعالیٰ کا انداز بیان دیکھئے کہ اس نے دو دو چیزوں کا بیان کیا جو ایک دوسرے سے معنوی طور پر وابستہ ہیں۔ مثلاً چاند اور سورج کا ذکر ایک ساتھ کیا اور فرمایا کہ یہ دونوں ایک حساب اور ایک نظام کے ساتھ آغاز کائنات سے گردش میں ہیں اور اختتام کائنات تک اسی طرح گردش میں رہیں گے یہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں انسانوں کی خدمت میں اسی طرح مصروف رہیں گے اور ان کی رفتار پر اور ان کے طلوع وغروب پر انسان اپنے ماہانہ اور سالانہ حسابات ترتیب دیتے رہیں گے۔ اس کے بعد نجم اور شجر کا ذکر کیا۔ یہ دو طرح کے درخت ہیں۔ ایک وہ جو تنا رکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو بیلوں کی طرح پھیلتے ہیں لیکن ان میں تنا نہیں ہوتا۔ لیکن معنوی طور پر یہ دونوں درخت ہی کہلاتے ہیں۔ ان کا ذکر فرمایا کہ یہ اللہ کی بارگاہ میں سربسجود رہتے ہیں اور یہ بھی اللہ کے حکم کی تعمیل میں اس کے بندوں کی خدمات میں مشغول ہیں۔

اس کے بعد آسمان وزمین کا ذکر کیا۔ جن کا نام اس دنیا میں اکثر وبیشتر ایک ساتھ لیا جاتا ہے حق تعالیٰ نے آسمان کی بلندی کے ساتھ زمین کی پستی کا بھی ذکر کیا ہے اور یہ تاثر دیا ہے کہ اس دنیا میں دو ہی طرح کی مخلوق پیدا کی گئی ہیں۔ ایک مخلوق وہ ہے جس کو حق تعالیٰ نے بلندی اور رفعت عطا کی اور ایک مخلوق وہ ہے جس کو حق تعالیٰ نے پستی میں رکھا۔ کچھ پرندے ایسے ہیں جو آسمانوں میں اُڑتے ہیں اور کچھ حشرات الارض ایسے ہیں جو زمین پر رینگتے ہیں۔ یہ سب اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اسی طرح انسانوں میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جنہیں حق تعالیٰ نے عظمت ورفعت عطا کی ہے۔ وہ خاندانی طور پر عظیم ہوتے ہیں اور علم وہنر کے اعتبار سے بھی ان کا مرتبہ بلند ہوتا ہے یا پھر وہ عہدہ ومنصب کے اعتبار سے جلیل القدر سمجھے جاتے ہیں اس کے برعکس کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے نسب یا اپنے ماحول کے اعتبار سے پست خیال کئے جاتے ہیں اور ان میں کسی طرح کا کوئی بھی وصف نہیں ہوتا نہ وہ صاحب علم ہوتے ہیں نہ صاحب ہنر۔ ایسے لوگوں کو اس دنیا میں کوئی وقعت حاصل نہیں ہوتی۔ ان دونوں مخلوق کی طرف بھی اس آیت میں اشارہ ہے۔ لیکن دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ پستی سے بلندی کی طرف سفر کرنا ایک فطری امر ہے اور بلندی سے پستی کی طرف واپسی غیر فطری ہوتی ہے اس لئے یہ دکھ دیتی ہے۔ ایک انسان کسی بھی معاملے میں ایک سفر زیرو سے شروع کرتا ہے پھر درجہ بدرجہ وہ سو تک یا سو سے زائد تک پہنچتا ہے اور جب کسی کا سفر بلندی سے پستی کی طرف ہوتا ہے یعنی جب اسے الٹی گنتی گننے کی نوبت آتی ہے تو اس کے لئے یہ سفر دردناک ہوتا ہے۔ فطرت یہ ہے کہ انسان پستی سے بلندی کی طرف چلے اور یہی وجہ ہے آسمان اور زمین کا ذکر کرتے وقت ارباب دنیا، زمین وآسمان بولتے ہیں، آسمان وزمین نہیں بولتے۔ یعنی پست چیز کا ذکر کرتے ہیں جو زمین ہے۔ پھر بلندی کی ذکر کرتے ہیں جو آسمان ہے۔ لیکن حق تعالیٰ نے پہلے سورۂ رحمٰن میں آسمان کا ذکر کیا ہے۔ اس کی بلندی کو

واضح کیا ہے۔اس کے بعد حق تعالیٰ نے زمین اوراس کی پستی کی طرف اشارہ کیا ہے۔لیکن ساتھ ساتھ اس بات کی بھی وضاحت کردی ہے کہ زمین اگرچہ آسمان کے مقابلے میں پست ہے لیکن یہی زمین تم سب کو بے شار نعمتیں عطا کرنے کا سبب بنی ہوئی ہے۔اسی زمین میں درخت اُگتے ہیں اوراسی زمین سے پھل پیدا ہوتے ہیں ،مختلف ترکاریاں اور سبزیاں اس زمین کا سینہ چیر کر باہر نکلتی ہیں۔

آسمان وزمین کا ذکر ساتھ ساتھ حق تعالیٰ نے میزان یعنی ترازو کا تذکرہ کیا ہے۔ترازو اس دنیا کے ہزاروں مسائل حل کرنے میں انسانوں کی مدد کرتی ہے۔لوگ اس ترازو میں وزن کر کے سودا بیچتے ہیں اور خریدتے ہیں۔کلو دو کلو دس کلو ایک کوئنٹل کا اندازہ ہم اسی ترازو کی بدولت کرتے ہیں ۔اس ترازو کا ذکر کر کے حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تم تولتے وقت انصاف سے کام لو۔کم یا زیادہ تول کرنا انصافی کا مظاہرہ مت کرو۔مثلاً سودا فروخت کرتے وقت کم مت تولو اس سے خریدنے والے کا نقصان ہوگا اور خریدتے وقت زیادہ مت تولو کہ اس سے بیچنے والے کا نقصان ہوگا۔ انسانیت کا تقاضہ یہ ہے کہ جب بھی تولو پورا پورا تولو۔نہ زیادہ تولو نہ کم۔

قرآن حکیم میں اسی میزان کا ذکر مختلف انداز سے آیا ہے۔

سورۂ انعام میں فرمایا گیا۔وَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ ٥

اس سے پہلے کی سورۂ انعام کی آیات میں مال یتیم کا ذکر چل رہا ہے ۔پھر یہ آیت نازل کر کے حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ مال یتیم کے معاملات میں حق وانصاف سے کام کرو۔اور پورا پورا تولو کوئی ایسی حرکت نہ کرو، کم تول کر اور کم ناپ کر کہ جس سے تم تو فائدہ اٹھالو اور یتیم کا نقصان ہوجائے۔

سورۂ ہود میں فرمایا گیا۔

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ ٥

قرآن حکیم نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ جب حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے مدین کے باشندوں کو خاص طور پر اس بات کی تاکید کی کہ تم صرف اللہ کی بندگی کرو کیونکہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور کوئی دوسرا اس لائق ہی نہیں ہے کہ تم اس کے سامنے اپنا سر جھکاؤ اور اپنا دامن پھیلاؤ اور اس بات کی بھی تاکید کی ناپ اور تول کے معاملے میں محتاط رہو۔کم ناپ کر اور کم تول کر گناہگار مت بنو۔آگے چل کر مزید فرمایا۔

وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَاءَ ھُمْ ٥

اوراے قوم کے لوگو! ناپ اور تول پورا کرو انصاف کے ساتھ اور لوگوں کو گھٹانے کی حرکت مت کرو، کیونکہ اس سے فتنہ وفساد ہوتا ہے اور فتنہ وفساد اللہ کو پسند نہیں ہے۔

سورۂ شوریٰ میں فرمایا گیا۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ ٥

اوراللہ وہی ہے جس نے اُتاری کتاب سچے دین کی اور اُتاری ترازو بھی۔

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔

''اللہ نے مادی ترازو بھی اتاری جس میں رجسام تلتے ہیں اور علمی ترازو بھی جسے عقل سلیم کہتے ہیں اوراخلاقی ترازو بھی جسے عدل وانصاف کہا جاتا ہے اور سب سے بڑی ترازو دین حق ہے جو خالق ومخلوق کے حقوق کا ٹھیک ٹھیک تصفیہ کرتا ہے اور جس میں بات پوری تلتی ہے نہ کم نہ زیادہ۔

سورۂ حدید میں فرمایا گیا۔

وَاَنْزَلْنَا مَعَھُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج

اور اتاری ہم نے ان کے ساتھ یعنی انبیاء کے ساتھ کتاب اور میزان تاکہ لوگ سیدھے رہیں انصاف پر۔

اس آیت کی تفسیر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں۔

''کتاب اور ترازو، شاید اسی لئے تولنے کی ترازو کو کہا کہ اس کے ذریعہ سے بھی حقوق ادا کرنے اور لین دین کرنے میں انصاف ہوتا ہے۔ یعنی کتاب اللہ اس لئے اتاری کہ لوگ عقائد اخلاق اور اعمال میں سیدھے انسان کی راہ چلیں ۔افراط وتفریط کے راستہ پر قدم نہ ڈالیں۔ترازو اس لئے پیدا کی کہ بیع وشرا کے معاملات میں انصاف کا پلہ کسی طرف اٹھایا جھکا نہ رہے۔ممکن ہے کہ ترازو سے مراد شریعت ہو جو تمام اعمال کے حسن وقبح کو ٹھیک جانچ تول کر بتلاتی ہے۔

قرآن حکیم میں بعض سورتوں میں میزان کی جمع موازین بول کر حق وانصاف کی بات کو دہرایا گیا ہے، مثلاً سورۂ انبیاء میں فرمایا گیا۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا ط وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِھَا ط وَکَفٰی بِنَا

حسبین ٥
اور رکھیں گے ہم ترازوئیں انصاف کی قیامت کے دن پھر کسی جی پر
بھی کوئی ظلم نہیں ہوگا اور ہوگا کوئی عمل برابر رائی کے دانے کے بھی تو ہم اس کو
لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کے لئے۔

اس آیت میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ہم قیامت کے
دن حق وانصاف کرنے کے لئے بہت سی ترازو نصب کریں گے اور قیامت
کے دن کسی بھی انسان پر ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا اگر کسی نے
رائی کے برابر بھی کوئی برائی کی ہوگی تو اس کو بھی ہم کھینچ کر لائیں گے اور اگر
کسی نے رائی کے دانے کے برابر نیکی کی ہوگی تو اس کو بھی ہم پیش کرینگے۔
ہر شخص کے اعمال کا پورا پورا بدلہ اسے ملے گا۔ کسی کے بھی ساتھ معمولی درجہ
کی بھی زیادتی نہیں ہوگی۔ اس آیت کے ذریعہ حق تعالیٰ نے اپنے بندوں
پر یہ بات بھی منکشف کردی ہے کہ ہم صرف تمہیں صحیح تولنے اور صحیح ناپنے کا
پابند نہیں کرتے ہم خود بھی صحیح تولنے اور صحیح ناپنے کا اہتمام کرکے دکھائیں
گے ہم بھی تمہاری طرح ترازو کا استعمال کریں گے اور اس ترازو میں سب
کے اعمال پورے پورے تولے جائیں گے کسی اور زیادتی کا کوئی امکان
نہیں ہوگا پھر تمہارے افعال واعمال کا پورا پورا بدلہ تمہیں ملے گا۔ اور یہی
انصاف ہے۔ میزان اور ترازو سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ ہم کوئی ترازو
لے کر بیٹھ جائیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم زندگی کے کسی بھی معاملے
میں لینے دینے کے پیمانے الگ الگ نہ کریں۔ اس دنیا کی اکثریت کا
حال یہ ہے کہ جب وہ دوسروں سے لینے کی بات کرتی ہے تو اس کا پیمانہ
دوہرا ہوتا ہے اور جب وہ دوسروں کو دینے کی بات کرتی ہے تو اس کا پیمانہ
دوہرا ہوتا ہے اور یہ انصاف نہیں ہے۔ انصاف تو یہ ہے کہ لیتے اور دیتے
وقت ہمارا پیمانہ ایک ہو۔ حق وانصاف اسی کا نام ہے کہ ہم لوگوں کے ساتھ
وہ برتاؤ نہ کریں کہ جو برتاؤ اگر ہمارے ساتھ کیا جاتا تو ہمیں تکلیف ہوتی۔
جگہ جگہ قرآن حکیم میں میزان کا ذکر کرنے کی وجہ یہی ہے کہ انسان اس دنیا
میں اس طرح جئیں کہ ذرہ برابر بھی وہ دوسروں کے ساتھ ظلم وستم کرنے کا
تصور نہ کریں۔ میزان اور پیمانے کی برابری کا مطلب یہ ہے کہ جو بات ہم اپنے
لئے پسند کریں وہی بات ہم اپنے بھائیوں کیلئے پسند کریں۔ اپنے لئے
میٹھے کو پسند کرنا اور دوسروں کیلئے کڑوی چیز پسند کرنا درحقیقت دو طرح کے
پیمانے رکھنے کے مترادف ہے۔ کسی سے کچھ لیتے وقت ہم اس بات کے
خواہش مند ہوں کہ جھکتا ہوا تولا جائے اور کسی کو دیتے وقت ہم یہ چاہیں گے
کہ اٹھتا ہوا یعنی کم تولا جائے تو یہ بات اور یہ طریقہ قرین انصاف نہیں ہے
۔ قرین انصاف یہ ہے کہ لیتے وقت اور دیتے وقت ہماری ناپ تول ایک
جیسی ہو۔

اس دنیا میں جہاں بے شمار نعمتیں اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا
کی ہیں وہیں اس نے میزان کو بھی پیدا فرمایا ہے۔ میزان آخرت کے لئے
بھی بنائی گئی ہے جہاں بندوں کا حساب وکتاب ہوگا اور اس میزان میں
اچھے برے اعمال تول کر صحیح وزن کے ساتھ بتایا جائے گا کہ کس کے اچھے
اعمال وزن دار ہیں اور کس کے برے اعمال وزن دار ہیں۔

سورۃ القارعہ میں فرمایا گیا۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ٥وَاَمَّا مَنْ
خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ٥

جس انسان کے اچھے اعمال کا وزن بھاری ہوگا وہ مقام رضا میں
ہوگا اور عیش وآرام کے ساتھ ہوگا اور جس انسان کے برے اعمال کا وزن
زیادہ ہوگا وہ جہنم میں گڑھے میں ہوگا۔

یہ ترازو جو آخرت میں انسانوں کے اعمال کو تولے گی یہ بھی ایک
طرح کی نعمت ہے اور اس نعمت کے ذریعہ انسان ظلم وزیادتی کا شکار نہیں
ہونے پائے گا۔ اس نے جو بھی اچھے کام کئے ہوں گے ان کا صحیح صحیح وزن
اس کے سامنے آئے گا اور وہ اپنے نیک کاموں کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور
اس دنیا میں جو میزان پیدا کی گئی ہے وہ ہمیں ظلم وزیادتی سے افراط وتفریط
سے کمی بیشی سے محفوظ رکھتی ہے۔ اور میزان سے مراد صرف ترازو نہیں ہے
بلکہ میزان سے مراد عقل سلیم بھی ہے جو انسانوں کو صراط مستقیم پر راہ دیانت
پر قائم رکھتی ہے اور میزان سے مراد وہ شریعت بھی ہے جو بندوں کو گمراہی
سے محفوظ رکھتی ہے اور افراط وتفریط کے جنگل میں بھٹکنے سے روکتی ہے۔

سورۂ رحمٰن میں رب العالمین نے اپنے بندوں کو اس بات کی تعلیم
دی ہے کہ وہ زندگی حق وانصاف کے ساتھ گزاریں۔ صحیح تولیں صحیح ناپیں۔
اپنے فرائض صحیح طریقے سے ادا کریں اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی
پوری احتیاط اور پوری جانچ پڑتال کے ساتھ کریں۔ آج ہمارا حال یہ ہے
کہ ہم اپنے حقوق وصول کرتے وقت یہ چاہتے ہیں کہ ترازو کا پلڑہ پوری
طرح جھک جائے اور اپنے فرائض ادا کرتے وقت یا دوسروں کے حقوق ادا
کرتے وقت ہم سونے جیسا تول تولنے لگتے ہیں اور موقعہ ملنے پر ڈنڈی
مارنے سے بھی باز نہیں آتے۔

قرآن حکیم کے تیسویں سپارے میں فرمایا گیا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ० اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ० وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ० یعنی خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جو لیتے وقت پورا پورا ناپیں یا زیادہ ناپیں اور دیتے وقت ناپنے میں کمی کریں اور گھٹادیں۔

اس دنیا میں اکثر و بیشتر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ انسان دوسروں سے وصول کرتے وقت یہ چاہتا ہے کہ ناپ اور تول پورا پورا ہو یا کچھ بڑھا کر ہو اور ادائیگی کے وقت وہ یہ چاہتا ہے کہ ناپ تول میں کچھ کمی کردے اس بات کو اسلام نے ناپسند کیا ہے اور تنبیہ کی ہے ان لوگوں کو جو دینے اور لینے کے پیمانے جدا جدا رکھتے ہیں۔ اس دنیا میں اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو لیتے اور دیتے وقت ایک سوچ اور ایک نقطہ نظر رکھتے ہوں۔ جو دوسروں کی بھلائی کرنے کے لئے وہی سوچیں جو کچھ وہ اپنے لئے سوچتے ہیں۔ اسی بات کو اس حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائیوں کے لئے پسند کرو۔ یہی دراصل صحیح تول ہے اور یہی دراصل میزان اور ترازو کا صحیح استعمال ہے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ زمین کا کہ اس کو کس طرح بچھایا گیا۔ زمین کے چاروں طرف چونکہ سمندر ہے اور سمندر کے بیچ میں ہے۔ لیکن حق تعالیٰ نے بڑے بڑے پہاڑ زمین پر قائم کردئے تا کہ یہ زمین ہچکولے نہ کھائے اور ہنڈولہ اور جھولا بن کر نہ رہ جائے۔ پھر اس زمین کو پہاڑوں کی طرح سخت نہیں بنایا۔ اگر یہ سخت ہوتی تو اس کا سینہ چیر کر اناج وغیرہ پیدا کرنا بہت دشوار ہوتا۔ زمین کو نرم بنایا تا کہ اس سے مخلوقات استفادہ کرسکے۔ پھر اسی زمین میں جو تاحد نظر بچھادی گئی حق تعالیٰ نے طرح طرح کے درخت اگائے اور ایک زمین میں طرح طرح کی کھیتیاں پیدا کیں۔ جن کے ذریعہ انسان اپنا پیٹ بھی بھرتا ہے اور اپنے مویشیوں کا بھی۔ زمین کے بارے میں ایک جگہ فرمایا۔ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ० (سورۂ ذاریات: ۴۸)

ہم نے زمین کو فرش کے طور پر بچھایا اور ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں۔

حق تعالیٰ نے زمین کو فرش کی طرح بچھا کر دراصل اس دنیا کو مخلوقات کیلئے ایک ایسا بچھونا فراہم کیا۔ جو سب کے لئے راحت وسکون کا ذریعہ ہے۔ اگر زمین بچھونے کی طرح سیدھی نہ ہوتی اور اونچی نیچی اور ٹیڑھی میڑھی ہوتی تو مخلوقات کا چلنا پھرنا اور اٹھنا بیٹھنا محال ہوجاتا اور مخلوقات کو طرح طرح کی تکلیفات اٹھانی پڑتیں۔ دوران سفر جب انسان کو مختلف گھاٹیوں اور پہاڑیوں اور چٹانوں سے گزرنا پڑتا ہے تو کس قدر دشواری پیش آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح کی ہزار دشواریوں سے بچانے کیلئے زمین کو فرش کی طرح بچھادیا اور زمین کو ساکن وساکت رکھنے کے لئے اس پر بڑے بڑے پہاڑ نصب کردیئے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا۔ وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ ० سورۂ نحل: ۱۵)

اور اس نے زمین پر پہاڑ رکھ دیئے تا کہ وہ ڈگمگا نہ سکے اور تمہیں لے کر

زمین کو فرش کی طرح اور اس میں نرمی پیدا کر کے اسے اس قابل بنایا کہ انسان اس میں درخت لگاسکے اور اس زمین سے سبزیاں اور ترکاریاں پیدا کرسکے۔ آپ دیکھ لیجئے کہ بڑے بڑے باغات درخت، کھیتیاں پھول بوٹے اسی زمین کی دین ہیں اور یہ زمین ہمارے لئے بھی اناج و غلہ فراہم کرتی ہے اور ہمارے چوپاؤں اور مویشیوں کے لئے بھی قرآن حکیم میں ایک جگہ فرمایا گیا ہے۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ० اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ० ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ० فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ० وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ० وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ० وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ० وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ० مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ० (سورۂ عبس ۲۴ تا ۳۲) اب دیکھ لیجئے انسان اپنی غذا کی طرف کہ ہم نے اوپر سے پانی اتارا پھر زمین کے سینے کو چیرا پھر اگایا اس میں اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغات اور میوہ اور گھاس یہ سب کچھ متاع ہے تمہارے لئے اور تمہارے جانوروں کے لئے۔ اندازہ کیجئے کہ ایک کسان زمین کا سینہ چیر اس میں بیج بوتا ہے پھر رحمت کی بارشیں برستی ہیں اور پھر وہ بیج جو زمین میں دبائے گئے تھے اللہ کے حکم سے زمین کا چیر کر ایک پودے کی شکل میں باہر آتے ہیں پھر وہ رفتہ رفتہ درختوں کی شکل میں بدل جاتے ہیں پھر ان پر طرح طرح کے پھل آتے ہیں جو لذیذ بھی ہوتے ہیں اور انسانوں کو غذائیت بھی فراہم کرتے ہیں۔ آم، امرود، انار، سیب انگور وغیرہ اور زمین کا سینہ چیر کر خربوزہ، تربوزہ وغیرہ کس طرح پیدا ہوتے ہیں اور انسانوں کی ضرورتیں کس طرح پوری کرتے ہیں طرح طرح کی ترکاریاں شلجم، پالک، گوبھی، گاجر، مولی وغیرہ دیکھئے کس طرح پیدا ہوتی ہیں اور کس طرح وہ پیڑ اگتا ہے جو انسانوں کی زندگی کے لئے بنیادی غذا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ نے گیہوں چنا، چاول، باجرہ وغیرہ پیدا کئے جو انسان کی زندگی کو باقی رکھنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور ان ہی میں بعض اناج ایسے بھی ہیں جن میں بھس بھی ہوتا ہے اور مویشیوں کی خوراک بنتا ہے۔ ان نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور تم کس کس انعام کی تکذیب کروگے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

کم علمی اور نادانی کی باتیں

سوال از: عبدالقادر ـــــــــ امام جامع مسجد (بیلگام)

امید ہے کہ آنجناب بخیر وعافیت سے ہوں گے۔ بعد عرض خدمت یہ کہ حضرت والا کا مرتب کردہ (تحفۃ العاملین) کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت والا نے علمی ساعات کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر عمل صحیح ساعت میں نہ ہو تو وہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتا۔

حالانکہ عملیات میں علم ساعات اور دن وغیرہ کی پابندی غلط ہے اور اسلام نحوست کا قائل نہیں جیسا کہ تحفۃ العاملین میں مذکور ہو چکا ہے مگر عملیات میں علم نجوم ورمل کا سہارا لے کر حفظ ساعات وتعیین اوقات اور ایام وغیرہ قیودات غیر شرعیہ اور مخصوص شرائط غیر مرویہ کو اختیار کرنا بے اصل بلکہ قابل اصلاح ہے، جس کا شریعت سے کچھ تعلق نہیں۔

حضرت والا اپنی تصنیفات میں یوں لکھتے ہیں کہ عامل کو از بس ضروری ہے کہ وہ قمری مہینہ کی سعد تاریخوں میں ہی عمل کریں۔ اکثر کام دن اور ستاروں کی نحوست کی وجہ سے کام بگڑ جاتے ہیں اس کے بعد نقشہ تواریخ نحس کا تحریر کر کے ہر ماہ کے تین ایام کو نحس قرار دیا ہے۔

تحفۃ العاملین صفحہ نمبر: ۱۹۵ کو دیکھیں جیسے محرم، صفر، ربیع الاول وغیرہ کی تاریخ، یہ سب کچھ نجومیوں کی من گھڑت باتیں ہیں۔ اسلام سے نہ تو سروکار نہ اسلام اس کا قائل۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات کی رو سے زمانہ اس کے سال مہینہ اور دنوں میں کوئی نحوست ومعصیت نہیں۔ چنانچہ احادیث کے ذخیرہ میں بہت سے روایات ایسی ہیں جن میں اوقات سال وغیرہ سے متعلق نحوست ومعصیت کے عام تخیل کی جڑ کاٹی گئی ہے۔ (مولانا)

یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اسلام سعادت ایام ولمحات کو باور کرتا ہے لیکن نحوست اس کی بلند پایہ تعلیمات اور افکار کے سراسر منافی ہے۔ چنانچہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ ان باتوں کا لحاظ کئے بغیر تعویذ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

فرماتے ہیں حضرت والا کے پاس ایک تعویذ (طحال) کا ہے اس میں اتوار اور بدھ کے دن کی قید تھی فرمایا یہ قید ایک زائد شئے معلوم ہوتی ہے شاید کسی نجومی کی گھڑت ہے اور دن کی قید کے بغیر استعمال کیا اور اس کا نفع بدستور رہا؟ (کتاب اشرف العملیات صفحہ: ۶۱)

حفظ ساعات وتعیین اوقات کی رعایت کی حیثیت: جن منتروں کے الفاظ وکلمات ایسے ہوں کہ ان کے معنیٰ معلوم نہ ہوں یا ان کے الفاظ وکلمات دین وشریعت کی تعلیمات اور احکام کے برخلاف ہوں ان کے ذریعہ جھاڑ پھونک کرنا قطعاً جائز نہیں۔ اسی طرح وہ اہل عزائم وتکثیر جو علم نجوم ورمل کی مدد لے کر عملیات کرتے ہیں اور حفظ ساعات وتعیین اوقات جیسی چیزوں کو اختیار کرتے ہیں ان کا طریقہ بھی اہل دیانت وتقویٰ کے نزدیک مکروہ وحرام ہے۔

(مظاہر حق ۵۔ ۲۴۷)

شریعت میں کوئی دن منحوس نہیں: دلیل، (حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں) یہ جو مشہور ہے نحوست کے بعض

لوگ قمری کو یا الو کو یا کیلے کے درخت کو منحوس سمجھتے ہیں یا بعض ایام کو منحوس کہتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں۔ میرٹھ میں ایک بنیا منحوس گھوڑوں کو خریدتا تھا اور بہت نفع کماتا تھا اس کے حق میں وہی بابرکت تھے بعض لوگوں کو قرآنی آیت فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ تو ہم نے ان پر ایک ہوائے تند ایسے دنوں میں بھیجی جو (ان کے حق میں منحوس تھے) سے شبہ ہوگیا ہے کہ بعض ایام بھی نحس ہوتے ہیں مگر آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ کی تفسیر دوسری آیت میں سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ۔ وارد ہوئی ہے تو اس کو ملا کر یہ لازم آئے گا کہ کوئی دن بھی مسعود نہیں بلکہ سب ایام منحوس ہی ہیں اور اس کا کوئی قائل نہیں۔ لہٰذا اس سے استدلال صحیح نہیں ہوسکتا۔ دراصل ایام میں سعد ونحس کا مسئلہ اہل نجوم کا اختراع (گھڑا ہوا ہے) اور شیعہ نے حضرت علیؓ کی جانب بھی اس کو منسوب کیا ہے مگر وہ روایت موضوع ہے۔

شریعت میں بعض ایام متبرک تو ہیں مگر نحوست کوئی دن نہیں ہے (رہا یہ سوال کہ پھر اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ) جو مذکور ہے کہ کیا معنیٰ ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے معنیٰ (نَحِسَاتٍ عَلَيْهِمْ) ہیں یعنی قوم عاد کے حق میں وہ ایام منحوس تھے کیونکہ ان پر ایام میں عذاب آیا تھا اور وہ عذاب مسبب تھا کفر ومعصیت سے (یعنی نزول بلا عذاب کا باعث نافرمانی تھی۔ پس معلوم ہوا کہ اصل نحوست کی چیز معصیت ہے۔ بہر حال خود اس آیت سے معلوم ہوا کہ سعادت نام ہے طاعت کا اور نحوست نام معصیت کا اب بتلایئے کہ منحوس ہم ہیں یا الو قمری اور کیلا ظاہر ہے کہ یہ چیزیں معصیت سے مبرا ہیں (یعنی گناہوں سے بری اور پاک ہیں) تو یہ کیسی غلطی ہے کہ اپنی نحوست کو دوسری چیزوں کو ٹالتے ہیں پس ہماری وہ حالت ہے؟

حملہ برخو میکنی اے سادہ مرد
ہم چوں آں شیرے کہ برخود حملہ کرد

(دار المسعود، ۸۔۵۴۸ ملحقہ خطبات حکیم الامتؒ)

بندہ عرض کرتا ہے کہ اسی مفہوم میں شعر ذیل معروف ہے جو بالکل حسب حال مبنی برحقیقت ہے۔

مجھے ہنسی آتی ہے حضرت انساں پر
کار بدخود کرے لعنت کرے شیطان پر

نحس حقیقی کی ساعت: دلیل: بعض لوگ عاملین سے ساعت پوچھ کر شادی رکھتے ہیں یا کوئی کاروبار شروع کرتے ہیں ایسا نہ ہو کوئی ساعت نحس آپڑے اور یہ خبر نہیں کہ نحس حقیقی ساعت کونسی ہے۔ نحس حقیقی وہ ساعت ہے جس میں حق تعالیٰ سے غفلت ہو جس وقت میں کسی نے نماز چھوڑ دی اس سے زیادہ نحس کون وقت ہوسکتا ہے اور اشغال نماز چھوڑنے کے باعث ہیں ان سے منحوس شغل کونسا ہوسکتا ہے۔

(منازعۃ الہویٰ ۳۶۳ ملحقہ خطبات حکیم الامت)

دن وغیرہ کی قید کی رعایت کرنا نجوم کا شعبہ ہے

(حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں) بعض عاملوں کو تو گو وہ اہل علم ہی ہوں بعض عملیات میں دن وغیرہ کی قید کی رعایت کرتے ہیں سو یہ شعبہ نجوم کا ہے اور واجب الترک ہے اور یہ خیال کہ یہ عمل کی شرط ہے محض غلط ہے۔ میں نے ایسے اعمال میں قید بالکل حذف کردی ہے اور پھر بھی اثر میں بفضلہ تعالیٰ کوئی کمی نہیں ہے۔ عمل کا اثر زیادہ تر خیال سے ہوتا ہے ان قیود کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ سب دعوے ہیں عاملوں کے۔

(اغلاط العوام ۵۱۵ ملحقہ اصلاحی نصاب)

عملیات میں دن وغیرہ کی پابندی کرنا بالکل غلط ہے

دلیل: حدیث شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ الا اصبح فريق من الناس۔ الخ۔

یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے جو بھی برکت نازل فرماتا ہے تو ایک جماعت لوگوں کی کفر کرنے والی ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بارش نازل فرماتا ہے تو لوگ کہتے ہیں فلاں کوکب ستارہ کی وجہ سے بارش ہورہی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کواکب کی تاثیر غیبی کا قائل ہوا ایک گونہ کفر ہے۔ اکثر عملیات کی کتابوں میں ساعت دن کی قید ہوتی ہے جس کی رعایت آپ بھی اور بعض عامل کرتے ہیں۔ بعض عامل مہینے کے عروج ونزول کا لحاظ کرتے ہیں اور ان سب کی بنیاد وہی نجوم کی تاثیر کا اعتقاد ہے۔ یہ حدیث اس کو باطل اور معصیت ٹھہراتی ہے۔ (اشرف العملیات ۱۰۲)

شریعت میں کوئی ساعت منحوس نہیں: ہم ایک اور قرآنی آیت پیش کرتے ہیں۔

اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ۔ (قمر) ہم نے بھیجی ان پر ہوا تند ایک نحوست کے دن چلے گئے۔ مذکورہ آیت کی تفسیر میں عمدۃ المفسرین علامہ شبیر عثمانیؒ تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی نحوست نہ اٹھی جب تک تمام نہ ہوچکے اور یہ نحوست کا دن ان ہی کے حق میں تھا یہ نہیں کہ ہمیشہ کو وہ دن منحوس سمجھ لے

جائیں جیسا کہ جاہلوں میں مشہور ہے اور اگر وہ دن عذاب آنے کی وجہ ہمیشہ کے لئے منحوس بن گیا ہے تو مبارک دن کونسا رہے گا۔

قرآن کریم میں تصریح ہے کہ وہ عذاب سات رات اور آٹھ دن برابر رہا۔ بتلایئے؟ اب ہفتہ کے دنوں میں کونسا دن نحوست سے خالی رہیگا۔

(ترجمہ شیخ الہند، سورۂ قمر)

اس سے لازم آتا ہے کہ کوئی دن بھی شریعت میں متبرک نہیں حالانکہ یہ کسی بھی طرح درست نہیں۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے یہ باتیں صحیح ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب آئندہ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کردیں اور آپ ہمارے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔

جواب

خواہ مخواہ کے اعتراضات کو ہم اہمیت نہیں دیتے۔ کیونکہ خواہ مخواہ کے اعتراضات سے وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور طلسماتی دنیا کے صفحات بھی۔ اور قارئین کو بھی کوفت ہوتی ہے کیونکہ ایک ہی موضوع پر بار بار لکھنا اضاع وقت بھی ہے اور باعث کوفت بھی۔ لیکن آپ کے اعتراضات کو اسلئے اہمیت دی جارہی ہے کہ نہ جانے کتنے دماغوں میں اس طرح کی باتیں اپنا گھر بنائے ہوئے ہوں گی جو بلاشبہ نادانی اور ناواقفیت کی کوکھ سے جنم لیتی ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا اپنے آغاز کے پہلے ہی دن سے برابر اس بات کی کوشش کررہا ہے کہ اللہ کے نیک بندے اللہ کے فرمانبردار بنیں۔ شرک وکفر اور طغیانی ومعصیت سے پیچھا چھڑا، اس وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں اپنا سر جھکائیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور جس کے سوا کوئی مستعان بھی نہیں۔ خدائے برتر کا فضل وکرم ہے کہ اس کی دی ہوئی توفیق سے ہم نے جو تحریک شروع کی تھی اور اندھیروں میں چراغ جلانے کی جس مہم کا آغاز کیا تھا الحمدللہ وہ کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ جہاں جہاں تک طلسماتی دنیا کی روشنی پھیلی وہاں وہاں تک جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے امت کو نجات ملی اور اللہ کے بے شمار بندے اس حقیقت کے معترف ہوگئے کہ اس کائنات کا حاکم اعلیٰ خداوند قدوس ہے اور اس کی مرضی کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں نہ بادل بارش برساتے ہیں نہ چمن میں پھول کھلتے ہیں، نہ سمندر میں طغیانی آتی ہے اس کائنات میں جب بھی اور جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ سب اللہ کے حکم سے اور اللہ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ اس فلسفے کو جو قرآن وحدیث اور لاکھوں تجربات ومشاہدات سے ثابت ہے طلسماتی دنیا اپنے انداز میں اور اپنے الفاظ میں دنیا بھر میں پھیلا رہا ہے اور اپنے پڑھنے والوں کا یہ ذہن بنا رہا ہے کہ سر صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکاؤ اور دامن صرف اس کے آگے پھیلاؤ۔ طلسماتی دنیا کے صفحات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ توحید کا صحیح طریقے سے پرچار ہمارا ادارہ کررہا ہے اور الحمدللہ اس ادارے پر کسی مسلک کی چھاپ بھی نہیں ہے کیونکہ جو مسلمان مسلک کی بھول بھلیوں میں کھوجاتے ہیں انہیں منزل توحید وسنت کی تلاش میں بہت بھٹکنا پڑتا ہے۔ ہم مسلکا دیوبندی اور حنفی ہیں لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ ساری دنیا دیوبندی اور حنفی ہوجائے ہم چاہتے ہیں کہ لوگ کسی بھی مسلک سے وابستہ رہیں لیکن مسلمان رہیں۔ کفر وشرک اور بدعت وگمراہی سے دور رہیں اور مسلک سے زیادہ دین اسلام سے محبت کریں۔ ایک مسلمان کا فرض یہ ہے کہ وہ اہل دنیا کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے دین اسلام کی تبلیغ کرے لیکن یہ کسی بھی مسلمان کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلک کو برحق سمجھ کر باقی تمام مسالک کی مخالفت کرے اور یہ ناجائز خواہش اپنے دل میں رکھے کہ تمام دنیا کے مسلمان اسی کے مسلک کو قبول کرلیں۔

ایک بات یاد رکھیں ہر مسلمان اپنے مسلک کی حقانیت کے جو بھی دلائل رکھتا ہے وہ خود اس کو مطمئن کرنے کے لئے ہوتے ہیں نہ کہ دوسروں کو۔ دلائل سے صرف یہ اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ ہم جس طرز اور جس نقطہ نظر کو اختیار کرلئے ہوتے ہیں وہ برحق ہے۔ ان دلائل سے دوسروں کو مطمئن کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اگر دلائل وبراہین سے دوسرے لوگ بھی مطمئن ہوجایا کرتے تو دیوبندی حضرات بریلوی کو دیوبندی بنانے میں اور بریلوی حضرات دیوبندیوں کو بریلوی بنانے میں کامیاب ہوجائے۔ لیکن ہزار کوششوں کے بعد کوئی ایک طبقہ بھی دوسرے طبقے کو اپنا ہمنوا نہیں بناپاتا جب کہ دونوں کے پاس ہر طرح کے دلائل کا ایک انبار موجود ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ دلیلیں صرف اپنے دل کو مطمئن کرنے کے لئے ہوتی ہیں دوسروں کے دماغوں کو اور ان کے ذریعہ ختم کرنا آسان نہیں ہوتا۔

اگر آپ نے اس بات کی فرمائش نہ کی ہوتی کہ آپ کے خط کو ہم طلسماتی دنیا میں چھاپیں تو ہم اس کا جواب جوابی خط کے ذریعہ دیدیتے۔ لیکن آپ کی خواہش کا احترام کرنے کی غرض سے اور دوسرے قارئین کو فائدہ پہنچانے کی نیت سے آپ کے خط کا جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ دیا جارہا ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ رب العالمین نے اس کائنات کو ضد اور تخالف کی بنیادوں پر پیدا کیا ہے۔ ہر چیز کی ایک ضد پیدا کی گئی ہے تاکہ اس چیز کی شناخت ہوسکے۔ چنانچہ عربی کا ایک مقولہ ہے کہ

ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ آپ غور کریں کہ رب العالمین نے اس دنیا میں روشنی کو پیدا کیا ہے تو اس کے مقابلے میں اندھیرے کو بھی پیدا کیا ہے۔ اگر اندھیرا پیدا نہ کیا جاتا تو روشنی کا مفہوم کیسے سمجھ میں آتا۔ اسی طرح رب العالمین نے اس دنیا میں ہزاروں بلکہ لاکھوں چیزوں کو پیدا کر کے ان کی ضدیں بھی پیدا کی ہیں اور ان ضدوں ہی سے چیزوں کا مفہوم سمجھ میں آتا ہے۔ مثلاً علم پیدا کیا گیا اس کے مقابلے میں جہالت پیدا کی گئی۔ محبت کو پیدا کیا گیا اس کے مقابلے میں نفرت پیدا کی گئی۔ دوستی کو پیدا کیا گیا مقابلے میں دشمنی پیدا کی گئی۔ شرافت کو پیدا کیا مقابلے میں رذالت پیدا کی گئی۔ نیکی کو پیدا کیا گیا مقابلے میں گناہ کو پیدا کیا گیا۔ سنت پیدا ہوئی مقابلے میں بدعت نے جنم لیا۔ اسلام بنایا گیا ہے اس کے مقابلے میں کفر کو پیدا کیا گیا۔ اخلاص کو پیدا کیا گیا مقابلے میں نفاق پیدا ہوا۔ تقویٰ، خوشبو، حکمت، وفا، دیانت، تندرستی، غذا، تریاق وغیرہ۔ بتایئے کونسی ایسی چیز ہے جس کی ضد اس دنیا میں نہ ہو اور جو اپنی ضد کی وجہ سے نہ پہچانی جاتی ہو۔ اگر اس دنیا میں علم ہوتا اور جہالت نہ ہوتی تو علم کی قدر کون کرتا اور علم کے معانی کیسے سمجھ میں آتے اگر اس دنیا میں محبت ہوتی اور نفرت نہ ہوتی تو محبت کا مفہوم کس طرح واضح ہوتا اگر اس دنیا میں نیکی ہوتی اور بدی نہ ہوتی تو نیکی کی اور نیک لوگوں کو کون اہمیت دیتا۔ اگر اس دنیا میں تندرستی ہوتی اور بیماری نہ ہوتی تو تندرستی کو قدردانی کی نظروں سے کون دیکھتا۔ اگر اس دنیا میں خوشبو ہوتی اور بدبو نہ ہوتی تو خوشبو کی تعریف کون کرتا اور خوشبو سے محظوظ ہونے کی خواہش کون کرتا۔ اگر سنتیں ہوتیں اور بدعتیں نہ ہوتیں تو ارباب سنت کو خراج عقیدت کون پیش کرتا غرضیکہ اس دنیا میں کسی بھی اچھی چیز کی قدر تب ہی ہوتی ہے جب اس چیز کی ضد موجود ہو۔ اسی طرح اس دنیا میں رب العالمین نے مبارک اور سعید چیزیں پیدا کی ہیں۔ اور ان کے مقابلے میں غیر مبارک اور منحوس چیزوں کو پیدا کیا گیا ہے۔ اگر غیر مبارک اور منحوس چیزیں اس دنیا میں نہیں ہیں تو پھر مبارک سعید چیزوں کی ضد کیا ہے؟

کہنے میں یہ بات بہت اچھی لگتی ہے کہ اس دنیا میں کوئی چیز منحوس نہیں ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ اس دنیا میں بلاشبہ بہت سی چیزیں غیر مبارک اور نحس ہوتی ہیں اور ان کی نحوست انسانوں پر اور دوسری اشیاء پر اثر انداز ہوتی ہے۔

ہم نے تحفۃ العالمین میں جو کچھ بھی لکھا ہے اس پر ہمیں آج بھی اطمینان ہے اور دنیا کے تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہر دن اور ہر گھڑی ایک جیسی نہیں ہوتی۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَانٍ یعنی ہر دن حق تعالیٰ کی ایک نئی شان ہے۔ جمعہ کے دن ان کی شان وودیت کا ظہور ہوتا ہے، جمعرات کے دن شان رحمانیت کا، منگل ان کی شان قہاریت ظہور میں آتی ہے اور اتوار کے دن شان رزاقیت۔ اسی طرح ہر ساعت اور ہر گھڑی میں ان کی مختلف قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک دم یہ کہہ دینا کہ ساعتوں کا کوئی مطلب نہیں ہے اور اسلام اس طرح کی باتوں کا قائل ہی نہیں ہے یہ صرف کم علمی اور ناسمجھی کی بات ہے نہ یہ تقویٰ ہے نہ پرہیزگاری۔

حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ جو دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے محدث تھے انہوں نے اپنی قلمی کتاب "بیاض یعقوبی" میں تحریر فرمایا ہے کہ مرگی کو دفع کرنے کے لئے مرغ کے خون سے تعویذ لکھنا چاہئے اور اس تعویذ کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھنا چاہئے اگر ساعتوں کی روحانی عملیات میں کوئی حیثیت نہ ہوتی تو مولانا یعقوبؒ یہ بات کیوں لکھتے؟ کیا وہ علم قرآن وحدیث سے واقف نہ تھے؟

"روحانی عملیات" علاج ومعالجہ کا ایک طریقہ ہے جو انسانی تجربات پر مشتمل ہے اس کو اوراق شریعت میں تلاش کرنا اور دستیاب نہ ہونے پر واویلا کرنا عقل مندی نہیں ہے اور یہ پھر پرہیزگاری بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹر لوگوں نے ٹی بی، کینسر، ایڈز، شوگر یا اسی طرح کی چھوٹی بڑی بیماریوں کے لئے جو علاج جو پرہیز اور شرائط لکھے ہیں ان کا ذکر قرآن وحدیث میں کہاں آتا ہے۔ آپ ان سب چیزوں کو کن بنیادوں پر ناقابل اعتبار سمجھتے ہیں۔ مثلاً شوگر کے مریض سے ڈاکٹر کہتا ہے کہ اگر دو گھنٹے تک کچھ نہیں کھاؤ گے تو شوگر ڈاؤن ہو جائے گی، کیلا، آلو، آم یا اسی طرح کی کوئی چیز کھالو گے تو شوگر ایک دم بڑھ جائے گی تو آپ اس طرح کی باتوں پر کیوں ایمان لے آتے ہو۔ کیا انکے بارے میں شریعت نے کوئی روشنی ڈالی ہے۔

"روحانی عملیات" بلاشبہ اسلامی شریعت کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ لیکن اس دنیا میں ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جو اسلامی شریعت کا حصہ نہیں ہیں انہیں کو بنیادوں پر اپنایا جاتا ہے۔ جن بنیادوں پر ان باتوں کو انسان قابل اعتبار سمجھتا ہے ان ہی بنیادوں پر روحانی عملیات کی کلیات وجزویات کو کیوں قابل اعتبار نہیں سمجھا جاسکتا۔

آپ نے لکھا ہے کہ تحفۃ العالمین میں ہم نے جو سعد ونحس تاریخوں کا نقشہ پیش کیا ہے اس کا اسلامی تعلیم سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور احادیث کے ذخیرے میں بہت سی روایات ایسی ہیں جن میں اوقات سال وغیرہ

متعلق نحوست و معصیت کے عام تخیل کی جڑ کاٹی گئی ہے۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ احادیث میں جہاں جہاں اس طرح کی باتوں کا ذکر ہے وہاں ان کی معانی مراد لینے میں عوام وخواص سے غلطی ہوگئی ہے۔ آپ ان روایات کو پیش کریں ہم بتائیں گے کہ کس بات کے معانی سمجھنے میں کیا غلطی ہوئی ہے۔ رہی حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی بات تو وہ صرف عالم دین اور ایک مسلمہ بزرگ تھے اور کسی بھی مستند عالم دین اور مسلمہ بزرگ کی بات دین وشریعت کے معاملات میں تو معتبر ہوسکتی ہے لیکن دوسرے علوم کے بارے میں اگر ایسے حضرات کچھ فرمانے لگیں تو ضروری نہیں کہ ہم ان کے فرمودات کو آنکھیں بند کرکے مان لیں۔ اگر وقت کا کوئی فقیہ اور بزرگ اور محدث یہ دعویٰ کرنے لگے کہ ٹیٹرا کیپسول اور ایول کھانے کا جو طریقہ ڈاکٹروں نے ایجاد کیا ہے اس میں دو، فلاں فلاں خامی ہے یا یونانی اور ہومیو پیتھک علاج میں جو شرائط ہیں وہ درست نہیں لگتے تو کون ان کی بات کو محض یہ سوچ کر مان لے گا کہ یہ اللہ والے ہیں اور صاحب علم بھی ہیں۔

بلاشبہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ حکیم الامت بھی تھے۔ صاحب ورع بھی تھے۔ مستند عالم دین بھی تھے۔ بے مثال واعظ بھی تھے اور تعویذ گنڈے بھی کرتے تھے لیکن باقاعدہ روحانی عملیات کے ماہر وکامل نہیں تھے اس لئے ان کی اس بارے میں رائے قابل احترام تو ہوسکتی ہے قابل عمل نہیں ہوسکتی۔

طحال کے تعویذ کے بارے میں اتوار اور بدھ کی قید دیکھ کر حضرت تھانویؒ کا یہ فرمانا، یہ قید زائد شئے معلوم ہوتی ہے بجائے خود ایک اندازے کو ظاہر کرتا ہے۔ اس جملے میں یقین کا اظہار نہیں ہے صرف ایک اندازے کا اظہار ہے۔ اگر یقین والی بات ہوتی تو مولانا تھانویؒ یہ فرماتے کہ یہ قید شرائط قطعاً غلط ہے۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں فرمایا صرف ایک اندازہ قائم کیا جو غلط بھی ہوسکتا ہے اور صحیح بھی۔

رہی یہ بات کہ حضرت تھانویؒ نے یا کسی عامل نے کسی بھی قید شرائط کے بغیر کوئی تعویذ لکھا اور اس کا اثر بدستور قائم رہا تو صرف ایک استثنیٰ ہے اس کو قانون نہیں بنایا جاسکتا۔ لوگ بدپرہیزی کرکے بھی تندرست رہتے ہیں لیکن ان کی تندرستی بدپرہیزی کا جواز پیدا نہیں کرسکتی۔

ہم بھی اس بات کے قائل ہیں کہ جن منتروں کے معانی معلوم نہ ہوں یا جن منتروں سے شرک کی بو آتی ہو ان کا پڑھنا یا ان کے ذریعہ سے کوئی استمداد طلب کرنا جائز نہیں ہے۔ ہم نے روحانی تحریک کے دوران اپنے چاہنے والوں کو اس بات کی تاکید کی ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی سے استعانت طلب نہ کرے اور اللہ کے سوا کسی کو مستعان سمجھنے کی غلطی اور گمراہی میں مبتلا نہ ہوں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہر حال میں اور ہر صورت میں دینے والی ذات رب العالمین کی ہے اگر وہ نہ دینے کا فیصلہ کرلیں تو کوئی اس دنیا میں کسی کو کچھ نہیں دے سکتا اور اگر وہ دینے کا ارادہ فرمالیں تو کون ان کے فضل وکرم کو رد کرسکتا ہے۔ طلسماتی دنیا کے صفحات اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم نے قرآنی علوم کے ذریعہ یا پھر اسماء حسنیٰ کے ذریعہ روحانی علاج کی بنیاد رکھی ہے اور اپنے قارئین کا یہ ذہن بنادیا ہے کہ شفاء اور تندرستی بارگاہ خداوندی سے حاصل ہوسکتی ہے۔ ہم شدت کے ساتھ سفلی عمل کی مخالفت کرتے ہیں اور سفلی عمل کے خلاف ہم طلسماتی دنیا کے سیکڑوں صفحے سیاہ کرچکے ہیں کیونکہ سفلی عمل میں شیاطین سے استمداد کی جاتی ہے اور یہ شرک مبین ہے۔ پھر مظاہر حق کی ایک عبارت نقل کرنیکا مطلب کیا ہے۔؟ اگر آپ نے طلسماتی دنیا کا باقاعدہ مطالعہ نہیں کیا ہے تو پہلے اس کے چند شمارے سنجیدگی کے ساتھ اور مکمل غور وخوض کے ساتھ پڑھیں پھر کوئی فیصلہ لیں۔ صرف اعتراض کرنا کوئی کمال کی بات نہیں ہے بلکہ تنقید اور اعتراض دنیا کا سب سے آسان کام ہے اور یہ نابالغ بچے بھی کرلیتے ہیں۔

آپ نے حضرت تھانویؒ کی طرف ایک اور بات منسوب کی ہے وہ یہ کہ مولانا تھانویؒ فرماتے ہیں کہ یہ جو مشہور ہے کہ نحوست کے بارے میں بعض لوگ قمری کو یا الو کو یا کیلے کو درخت کو منحوس سمجھتے ہیں یا بعض ایام کو منحوس کہتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں۔ میرٹھ میں ایک بنیا منحوس گھوڑی کو خریدتا تھا اور بہت نفع کماتا تھا اس کے حق میں وہی "بابرکت تھے۔"

یہ عبارت پڑھ کر ہنسی آئی۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گھوڑے کی نحوست کو حضرت تھانویؒ نے بھی تسلیم کیا ہے جب ہی تو یہ فرمایا ہے کہ میرٹھ میں ایک بنیا منحوس گھوڑوں کو خریدتا تھا۔ اس کے بعد مولانا تھانویؒ کا یہ فرمانا کہ وہ گھوڑے اس کے حق میں بابرکت ہوجاتے تھے۔ اس پوری عبارت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا تھانویؒ بھی گھوڑے میں نحوست کے قائل تھے لیکن آپ نے مذکورہ گفتگو میں یہ ثابت کیا ہے کہ بعض چیزیں بعض کیلئے منحوس اور بعض کے لئے بابرکت ثابت ہوتی ہیں۔

"فِی اَیَّامٍ نَحِسَاتٍ" کی تشریح میں آپ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ بالکل ہی بچکانہ سوچ ہے سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمَانِیَةَ اَیَّامٍ کہہ کر حق تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جن منحوس دنوں میں وہ تباہ ہوئے ان کی تعداد تقریباً سات

راتیں اور آٹھ دن تھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کے جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اتوار، پیر، منگل اور بدھ منحوس تھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دن اور اس ماہ کے سات اور آٹھ دن ان کے لئے منحوس ثابت ہوئے اور ہم نے انہیں ان ہی منحوس دنوں میں ہلاک کیا۔

اس آیت کے ذریعہ بلاشبہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض قوموں کے لئے بعض ایام منحوس اور غیر مبارک ہوتے ہیں اور جان و مال کی تباہی کا امکان ان حضرات کے لئے ان ہی دنوں میں ممکن ہے۔ اس آیت کے معانی کی تاویل کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو قرآن کے مفاہیم و معانی کے ساتھ کھلواڑ کرنے کے موڈ میں ہوں۔

حضرت علیؓ کی طرف ایک بات منسوب کر کے آپ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے یہ دیانت نہیں ہے۔ بلکہ یہ دیانت کے نام پر کھلی بددیانتی ہے۔ دیانت تو یہ ہوتی ہے کہ آپ اس روایت کو نقل کرتے اور پورے حوالے کے ساتھ نقل کرتے۔ پھر اس روایت کی حیثیت پر روشنی ڈالتے۔ روایت نقل نہ کر کے اس کو مرفوع بتانا لوگوں کو مغالطہ دینے کے مترادف ہے۔

اَیَّامٍ نَّحِسَات کی تشریح میں آپ نے جو یہ فرمایا ہے اصل نحوست تو معصیت ہے، بہرحال خود اس آیت سے معلوم ہوا کہ سعادت نام اطاعت کا اور نحوست نام ہے معصیت کا، اب بتلایئے کہ منحوس ہم ہیں یا الو قمری اور کیلا۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ چیزیں معصیت سے مبرا ہیں (یعنی گناہوں سے پاک ہیں)

آپ کی اس عبارت کو پڑھ کر رونے کو دل چاہتا ہے کہ آپ کی عقل کا دائرہ کس قدر مختصر ہے کہ آپ ایک واضح ترین چیز کو نہیں سمجھ پا رہے ہیں اور ایک ہی بات کی جگالی کئے جا رہے ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ گناہ اور معصیت ایک الگ چیز ہے اور نحوست ایک الگ چیز۔ یہ کہنا کہ جو لوگ گناہگار ہیں وہی دراصل منحوس ہیں ایک خواہ مخواہ کی زبردستی ہے۔ چلئے ہم نے مان لیا کہ گناہ گاروں ہی کو منحوس کہنا اور سمجھنا چاہئے تو بھی یہ ثابت ہوگیا کہ اس دنیا میں نحس چیزیں موجود ہیں پھر یہ کہنا کہ اسلام نحوست کا قائل ہی نہیں۔ کیسے درست ہوسکتا ہے؟

آگے چل کر آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ عبادت سے غفلت اور ترک نماز کا جو وقت ہے اب نحوست کا وقت ہے۔ ترک نماز بے شک بڑا گناہ ہے اور یہ گناہ ایک مسلمان کو رفتہ رفتہ کفر تک پہنچا دیتا ہے لیکن اسے نحوست سے تعبیر کرنا قطعاً غلط ہے کیونکہ اس دنیا کے بیشتر لوگ نماز ترک کر کے کاروبار میں بھی مصروف رہتے ہیں اور انہیں بھرپور اپنے کاروبار میں کامیابی بھی ملتی ہے۔ ترک نماز کا وقت اگر منحوس ہوتا تو نماز چھوڑنے والے کو کاروبار میں فائدے کے بجائے نقصان ہوتا۔ نماز نہ پڑھنے کی سزا اس دنیا میں بھی کسی نہ کسی طرح ایک مسلمان کو ملتی ہے اور آخرت میں تو جب عبادات کے بارے میں پوچھ تاچھ ہوگی تو سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال کیا جائے گا لیکن اس گناہ کو نحوست قرار دینا خلاف عقل ہے۔

حضرت تھانویؒ کے بارے میں ہم لکھ چکے ہیں کہ وہ بلاشبہ عالم ربانی تھے اور ان کے تقوے اور پرہیزگاری میں کوئی شبہ نہیں لیکن عملیات کے سلسلے میں انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ محل نظر ہے اس پر آنکھ بند کر کے ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ کا بھی آپ نے جو مطلب لیا ہے اور من چاہا مطلب نکال کر آپ نے جو اعتراض داغا ہے وہ بھی غلط ہی ہے۔ آپ بات تحفۃ العاملین اور طلسماتی دنیا کی کر رہے ہیں اور حوالے دے رہے ہیں ان نام نہاد عاملین کے جن کے ہم بھی مخالف ہیں۔ ہم نے ہمیشہ یہ بات لکھی ہے کہ ستاروں کے ذریعہ نظام اس کائنات میں چل رہا ہے وہ خدائی نظام ہے اور خدا کی مرضی کے بغیر چاند ستاروں کی چالیں اور رفتاریں بھی متعین نہیں ہوسکتیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں

تحفۃ العاملین کا ذکر کرنے کے بعد آپ خود تنقید و اعتراض کے جنگل میں بھٹک کر رہ گئے ہیں۔ جن باتوں کو ہدف ملامت بنا رہے ہیں ان باتوں کے خلاف تو ہم پچھلے دس بارہ سالوں سے برابر لکھ رہے ہیں۔ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے ماسوا دوسری چیزیں بھی مؤثر بالذات ہیں تو ان کے خلاف تو ہم ایک طویل عرصہ سے لکھ رہے ہیں۔ لیکن بات صرف علم نجوم کی نہیں ہے اس دنیا میں لاکھوں مسلمان ایسے بھی ہیں جو اعداد و نجوم کے بارے میں تو بہت حساس نظر آتے ہیں لیکن دوسرے معاملات میں ان کی حس بالکل ختم ہوکر رہ گئی ہے۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ جو لوگ دواؤں غذاؤں یا دوسری اشیاء کے بارے میں یہ یقین رکھتے ہیں کہ ان میں فی ذاتہ افادیت موجود ہے تو وہ بھی شرک میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ دوا بھی اللہ کے حکم ہی سے اثر انداز ہوتی ہے اور غذائیں بھی جب ہی فائدہ پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی شامل حال ہو۔

رہی یہ بات کہ عاملین اس بات کے قائل ہیں کہ چاند کی پہلی

تاریخ سے ۱۴ر تاریخ تک چاند جب بڑھتا ہے تو یہ وقت عروج ماہ کا وقت کہلاتا ہے اور اس وقت وہ کام کرنا باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا ہے جو مثلاً محبت کے تعویذ، رزق کے تعویذ، فتوحات کے تعویذ اور ترقی کے تعویذ وغیرہ اور چاند کی ۱۵ویں تاریخ سے ۲۷ر تاریخ تک کا عرصہ زوال ماہ کہلاتا ہے۔ ان تاریخوں میں چاند گھٹتا ہے اس زمانے میں منفی کاموں میں باذن اللہ تاثیر پیدا ہوتی ہے اور ایسے کام جلد نتیجتًا خیز ہوتے ہیں جن میں کسی کو نقصان پہنچانے کی نیت ہو یا تفریق وغیرہ کے نقوش جلد اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان باتوں کی حقیقت وہی سمجھ سکتا ہے جو اس لائن کی کلیات سے واقف ہو، ظاہر ہے ان باتوں کا ذکر دین وشریعت کی کتابوں میں نہیں ہے اور ہونا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ یہ باتیں دین وشریعت سے تعلق نہیں رکھتیں۔ ان کا تعلق ان تجربات سے ہے جو اسلام کے نزدیک قابل اعتبار ہوتے ہیں اور اسلام نے انسانی تجربات کی کسی بھی جگہ آنکھیں بند کر کے نفی نہیں کی ہے۔ ہاں اسلام ان باتوں کو ٹھوکر مار دیتا ہے جو کفر وشرک کے قبیل سے ہوں۔ اگر کوئی بھی عامل ستاروں کو بالذات مؤثر مانتا ہو تو وہ بلاشبہ شرک کی باتیں کرتا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان کسی دوا کو کسی غذا کو یا کسی اور چیز کو فی نفسہ مؤثر سمجھتا ہے تو وہ بھی شرک میں مبتلا ہے۔

قرآن حکیم کی آیت کی تشریح کر کے آپ اپنے علم وفہم کا جغرافیہ خود ہی کھول کر رکھ دیا ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں تشریح ہے کہ وہ عذاب سات رات اور آٹھ دن برابر رہا تو بتلایئے اب ہفتے کے دنوں میں کونسا دن نحوست سے خالی رہے گا۔

شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ہفتے میں سات دن ہوتے ہیں نہ کہ آٹھ۔ قرآن اگر نحوست کے دن بول کر ہفتہ، اتوار، پیر مراد لیتا تو اس کو ۸ دن کہنے کی کیا ضرورت تھی اس کو سات راتیں اور مبارک دن کہنا چاہئے تھا۔ لیکن دراصل قرآن نے آنے والی قوموں کو یہ اطلاع دی ہے کہ جس قوم پر عذاب آیا تھا اس قوم کے لئے سات راتیں اور ۸ دن نحوست کے تھے اور اللہ کے عذاب کیلئے ان نحوست کے دنوں کا انتخاب اس لئے کیا تھا تا کہ وقت کی سعادت اور ساعتوں کی برکت ان پر مسلط کے عذاب کو ہلکا نہ کرے۔ چنانچہ اس دنیا میں جب بھی کوئی دور اندیش شخص اپنے کسی حریف پر حملہ کرتا ہے تو اس کے لئے ایسے وقت کی تلاش کرتا ہے جب اس کا حریف کمزور ہے اور اپنا دفاع کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ آپ نے ۸ دنوں کا غلط مطلب اخذ کر کے قرآن کے معانی میں ردو بدل کرنے کی کوشش کی ہے جو بجائے خود ایک شرک ہے اور بجائے خود ایک گناہ ہے۔

اپنے خط کے آخیر میں آپ نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ کوئی بھی دن شریعت میں متبرک نہیں ہے۔ یہ بات تو ایسی ہے کہ جسے معمولی درجہ کا ایمان رکھنے والا بھی اپنے حلق سے نیچے نہیں اتار سکتا۔

ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ وہ لوگ جنہیں علوم شریعت کی گہرائیوں کا علم نہیں ہے انہیں خاموش رہنا چاہئے۔ خواہ مخواہ کے اعتراضات پر انسان معزز نہیں ہوتا بلکہ عقل مندوں کی نظروں میں آجاتا ہے۔ بولنا اس وقت اچھا لگتا ہے جب انسان کو علمی معلومات ہوں، ورنہ اس کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ چپ رہے بقول شاعر۔

تامردے سخن نگفتہ باشد
عیب وہنرش نہفتہ باشد

یک طرفہ محبت کی خاطر

سوال از: ایوب احمد علی خاں ——— حیدرآباد۔

میرا نام ایوب احمد علی خاں ہے۔ میرے والد کا نام حبیب خاں ہے۔

عالی جناب میں طلسماتی دنیا کا مطالعہ مئی ۲۰۰۹ء سے کر رہا ہوں۔ میری ایک پریشانی ہے۔ میں گزشتہ چار سال سے ہمارے پڑوس کی لڑکی سے محبت کرتا ہوں لیکن وہ لڑکی مجھ سے پیار نہیں کرتی اور میرا ان کے پاس روز آنا جانا ہے۔ میں نے اس لڑکی کی ماں سے بھی اپنی محبت کا اظہار کیا ہے لیکن لڑکی کی ماں نے انکار کر دیا۔ میں نے ہمیشہ ان لوگوں کو اپنوں کی طرح سمجھتا ہوں۔ اس لڑکی کی تعلیم کے اخراجات پورے میں ہی اٹھاتا ہوں۔ وہ مجھ سے ۱۴، یا ۱۵ اسال چھوٹی ہے۔ اکثر میرا آنا جانا ان کے پاس لگا رہتا ہے اس وجہ سے وہ لوگوں کے سامنے میری عزت نہیں کرتی اور کبھی وہ لوگ میری عزت نہیں کرتے۔ میں ان لوگوں کو بھولنے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن بھول نہیں پاتا ہوں۔

عالیجناب کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگ میری عزت کریں اور وہ لڑکی جس سے میں عشق کرتا ہوں وہ بھی مجھ سے عشق کرے، کیونکہ میں اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے گھر والوں سے بھی کہا ہے۔

برائے مہربانی مولانا حسن الہاشمی صاحب کوئی ایسی آیت دیں جس سے وہ لڑکی اور اس کی ماں اور باپ عزت اور وہ لڑکی بھی مجھ سے پیار کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ کے خط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی محبت یک طرفہ ہے۔ آپ خود اس لڑکی کو چاہتے ہیں لیکن وہ لڑکی آپ سے اس طرح کی محبت نہیں کرتی جس طرح کی محبت آپ کرتے ہیں۔ محبت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ایک محبت تو وہ ہوتی ہے جس میں گرفتار ہو کر لڑکا لڑکی شادی کے خواب دیکھنے لگتے ہیں لیکن ایک محبت وہ بھی ہے کہ جس میں مبتلا ہو کر لڑکا لڑکی سچے دل سے ایک دوسرے کو بھائی بہن سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ محبت اپنی نوعیت کے اعتبار سے بہت ہی پاکیزہ اور قابل احترام ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ لڑکی آپ سے محبت کرتی ہے لیکن آپ کو اپنا بھائی مانتی ہو۔ اس صورت میں آپ خواہ مخواہ گناہگار بن رہے ہیں۔ جو لڑکی آپ کو بھائی مانتی ہے اسی لڑکی سے آپ شادی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

آپ کا یہ کہنا آپ ہی اس لڑکی کی تعلیم کے اخراجات پورے کر رہے ہیں ممکن ہے سچ ہو۔ اگر یہ سچ ہے تو یہ قابل قدر بات ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ قابل قدر بات یہ ہوتی کہ آپ اس بات کو اپنی زبان پر نہ لاتے۔ جس لڑکی سے آپ محبت کرتے ہیں اس پر اگر آپ کا کچھ خرچ ہو جائے تو اس کو زبان پر نہیں لانا چاہئے کیونکہ اس سے اس لڑکی کی تضحیک ہوتی ہے اور محبت میں کسی کی توہین یا تضحیک کرنا مناسب نہیں ہے۔

آپنے دوسرا ستم یہ ڈھایا ہے کہ لڑکی کی ماں سے بھی اظہار محبت کر ڈالا ہے جو بہت ہی نامناسب بات ہے۔ لڑکی سے اظہار محبت اور بات ہے اور اس کے گھر والوں سے اظہار محبت کرنا قطعاً غلط ہے جب کہ آپ وہاں روزانہ آتے جاتے بھی ہیں۔ ممکن ہے وہ لوگ اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے آپ کو اپنے گھر سے دھکے نہ دے پائیں لیکن آپ کے اظہار کے بعد انہیں ہر وقت اپنی عزت و آبرو کی فکر ہوتی ہوگی۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اگر لڑکی آپ سے محبت نہیں کرتی اور اس کے گھر والے بھی آپ کے ساتھ شادی کرنے پر راضی نہ ہوں تو پھر آپ صبر کریں اور وہاں آنا جانا بالکل ترک نہ کر سکیں تو کم سے کم کر دیں۔ اسی میں (آ)پ کی بھلائی ہے اور اسی میں اس گھرانہ کی بھلائی ہے۔ جس گھرانہ کی (ا)س لڑکی سے آپ کو پیار ہو گیا ہے اگر آپ اسی طرح آتے جاتے رہے اور (ک)سی کو آپ کے دل کی بات کا علم ہو گیا تو اس لڑکی کی اور اس کے گھر والوں (کی) رسوائی ہوگی اور محبت کے دامن پر ایسا ہی ایک داغ ہوگا جیسے داغ آج (ک)ل محبت کے دامن پر لگ رہے ہیں اور لگائے جا رہے ہیں۔

آپ روزانہ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں اور صبر کرنے کی کوشش کریں۔ یقین کریں اگر آپ نے اس لڑکی کی عزت اور اس کے ماں باپ کی عزت کی خاطر اپنے دل پر پتھر رکھ لیا تو رب العالمین آپ کو اس سے زیادہ خوب صورت اور اس سے زیادہ خوب سیرت بیوی عطا کریں گے کیونکہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور صبر کرنے والوں کو حق تعالیٰ اس دنیا میں بھی انعام عطا کرتے ہیں اور اس دنیا میں بھی اپنی رحمتوں سے سرفراز کرتے ہیں۔

عامل بننے کی خواہش

سوال از: محمد انور اغوان ——— اکولہ

میں ایک بی کوم گریجویٹ ہوں اور دو سال سے چائے کی پتی کا کاروبار کر رہا ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم سے پانچوں وقت کی نماز (فجر نہیں) تکبیر اولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں ادا کرتا ہوں۔

مجھے عملیات کا بہت شوق ہے۔ میں خود ایک بہت بڑا عامل بننا چاہتا ہوں۔ لیکن عملیات کے متعلق مجھے کوئی خاص جانکاری نہ ہونے کی وجہ سے میں اس میں کچھ نہیں کر پایا۔ جب میرے ہاتھ آپ کا طلسماتی دنیا رسالہ آیا تب مجھے آپ سے کافی امیدیں لگ گئیں۔ کہ آپ اس معاملے میں میری مدد کر سکتے ہیں۔

میری آپ سے درخواست ہے کہ ایک شخص جس کو عملیات کی بالکل بھی معلومات نہیں اس نے عملیات کی ابتدا کس طرح کرنی چاہئے۔ نیز عملیات میں ظاہر ہونے والے تاثرات اور کیا عملیات کے لئے لازماً کسی استاد کی ضرورت ہوتی ہے اس کی مجھے مکمل جانکاری لکھیں۔

مجھ پر ایک چیز عاشق ہے وہ کیا ہے؟ پری، جنی، چڑیل۔ یہ بھی بتانے کی زحمت کریں وہ میرے ساتھ کافی مرتبہ زنا کر چکی ہے۔ جس کی وجہ سے میری حالت بہت خستہ اور صحت بگڑتی جا رہی ہے۔ مجھے ایک عامل نے حصار بتایا میں اس حصار کو کر کے سوتا تھا تو وہ میرے پاس نہیں آتی تھی اب انہوں نے ایک تعویذ دیا ہے۔ اس لئے حصار کی ضرورت نہیں رہی۔ جب سے میں نے اسے زنا سے روک دیا ہے وہ اور اس کے ساتھی مجھے نماز پڑھتے وقت ڈرانے اور پریشان کرنے آجاتے ہیں۔ دوسرے نمازی ان سے ان کی حرکتوں اور آوازوں سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔ چونکہ میں جانتا ہوں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں اور میرے پاس قرآنی آیتوں کی طاقتیں ہیں اس لئے میں نہیں ڈرتا اور لائٹ جانے کی وجہ سے

سمجھ میں اندھیرا ہوجاتا ہے وہ ڈرانے آجاتے ہیں۔ پھر بھی نہیں ڈرتا۔ مجھے نماز پڑھنے کے لئے قبرستان سے ہوکر جانا پڑتا ہے تو وہ میرے پیچھے پیچھے آتے ہیں اور مجھ ڈراتے ہیں۔ عشاء کی نماز کو آتے اور جاتے وقت بھی کتے کی شکل میں کبھی سور (خبیث) کی شکل میں سامنے آتے ہیں تو کبھی گدھے اور گائے کی شکل میں۔ میری ان سے ابھی تک کوئی بات چیت نہیں ہوئی اور کبھی وہ انسان کی شکل میں مجھ سے بات کرنے نہیں آتے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے انسانی شکل میں آکر مجھ سے بات کریں۔ اگر ایسا ممکن ہے تو کوئی تدبیر بتایئے۔

جواب

بہت بڑا عامل بننا تو بڑی بات ہے چھوٹا سا عامل بننے کے لئے بھی کسی صاحب فن سے رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔ انسان کے اندر جرأت اور خود اعتمادی اسی وقت آتی ہے جب وہ کسی بھی لائن کو اختیار کرتے وقت اس لائن کے مستند اور معتمد شخص سے رابطہ قائم کرے اور اس کے سامنے شاگرد کی حیثیت سے اپنا سر خم کرے۔ محض کتابوں اور رسالوں کے مطالعہ سے معلومات میں تو اضافہ ہوسکتا ہے لیکن کوئی بھی شخص عالم یا عامل نہیں بن سکتا۔ غالباً آپ نے طلسماتی دنیا کا ایک آدھ شمارہ کہیں دیکھ لیا ہے آپ نے اس رسالہ کو اگر پابندی کے ساتھ اور باقاعدگی پڑھا ہوتا تو پھر آپ طلسماتی دنیا کو تلسماتی دنیا نہ لکھتے۔ اور اگر آپ نے طلسماتی دنیا کے چند شمارے بھی سنجیدگی اور غور و خوض کے ساتھ پڑھ لئے ہوتے تو آپ کو خود ہی یہ اندازہ ہوجاتا کہ کسی کو استاد بنائے بغیر عملیات کی لائن میں کامیابی کے ساتھ دو قدم بھی نہیں چلا جاسکتا۔

لوگوں کو اس لائن میں دھوکہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ جب کسی کو کسی مقصد کے لئے تعویذ دیتے ہیں اور طالب کا مقصد پورا ہوجاتا ہے تو تعویذ دینے والے کو یہ خوش فہمی ہوجاتی ہے کہ وہ عامل بن گیا ہے اور اس کے تعویذوں سے فلاں فلاں کو کامیابی مل گئی ہے۔ حالانکہ وہ کامیابی محض اتفاق ہوتا ہے۔ ایلوپیتھک دواؤں کے بارے میں اگر کسی کو معمولی درجے کی معلومات ہوں تو بخار، نزلہ یا پیٹ کے درد وغیرہ کی گولیاں اور کیپسول لکھ کر دے سکتا ہے اور اس سے فائدہ ہوجانا بھی خلاف حقیقت نہیں ہے۔ پیٹنٹ دواؤں کے استعمال سے مریض کو فائدہ ہوسکتا ہے لیکن اس طرح کے معاملات میں جب کہ اس کی بتائی ہوئی دواؤں سے مریض کو فائدہ بھی پہنچ گیا ہو دوا تجویز کرنے والا یا اپنے ہاتھ سے دوا دینے والا کوئی بھی شخص خود کو ڈاکٹر سمجھنے کے خبط میں مبتلا نہیں ہوجاتا اور اگلے دن سے اپنے گھر پر ڈاکٹری کا بورڈ لگانے کی غلطی نہیں کر بیٹھتا لیکن یہ بے چاری عملیات کی لائن ایسی ہے کہ اس میں ایک دو بار پیٹنٹ اور طے شدہ تعویذات کسی مریض کو دیتے ہی انسان خود کو عامل اور اتفاقاً اس کو فائدہ ہوجائے تو خود کو عامل کامل سمجھنے لگتا ہے اور ایک درجن مریضوں کو فائدہ ہونے کے بعد تو وہ خود بقلم خود عامل کامل اور ماہر عملیات لکھنا شروع کردیتا ہے۔

اس طرح کی واضح حماقتوں اور کھلی ہوئی جہالتوں بلکہ خباثتوں کی وجہ سے روحانی عملیات پوری طرح بدنام اور رسوائے زمانہ ہوکر رہ گئی ہے۔ جس لائن کے ذریعہ انسان کاروبار کرسکتا ہے اور اپنی زندگی کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنا "روحانی مطب" کھولنے کا متمنی ہوتا ہے۔ اس لائن کی صحیح تعلیم و تربیت کے لئے نہ وہ روپیہ خرچ کرنے کے لئے تیار ہے اور نہ چند سال۔ نتیجہ یہ ہے کہ الل ٹپ قسم کے عاملین کی ایک کھیپ میدان عملیات میں تا حد نظر دکھائی دیتی ہے۔ ان نام نہاد عاملین کا حال یہ ہے کہ یہ نقش کی سطریں بھی صحیح طریقے سے نہیں کھینچ سکتے۔ عزیمت، حصار، اور پرہیز وغیرہ کی ضرورت اور اہمیت کو بھی نہیں سمجھ سکتے، انہیں یہ تک خبر نہیں ہوتی کہ نقش کی زکوٰۃ کس طرح ادا دی جاتی ہے اور محبت اور رزق اور تسخیر وغیرہ کے نقوش لکھنے کے لئے عامل کو کن شرائط کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ بس انہیں تو دولت کمانے اور لوگوں کو بے وقوف بنانے سے غرض ہوتی ہے اور اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں بلاشبہ عقل مندوں کے مقابلے میں بے وقوفوں اور نادانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور جب کسی شہر میں لاکھوں بے وقوف لوگ رہتے ہوں تو چند بے وقوف ایسے عاملین کے ہاتھوں لگ ہی جاتے ہیں جو انہیں عامل اور بابا سمجھ کر اپنی جیبیں خالی کردیتے ہیں۔ اب ان لوگوں کا کام بنے یا نہ بنے عامل کا کام تو بن ہی جاتا ہے اور اس طرح دکانداری چلتی رہتی ہے۔ اگر صرف پیسہ کمانا مقصود ہے تو پھر کچھ بھی سیکھنے اور پڑھنے اور لکھنے کی ضرورت نہیں ہے وہ عاملین جو الف کے نام بے نہیں جانتے وہ زیادہ پیسے لوگوں سے اینٹھ لیتے ہیں اور وہ لوگوں کو اچھی طرح جم کر بے وقوف بنا لیتے ہیں لیکن اگر کوئی حقیقتاً فنکار بننا چاہتا ہے اور اس کی نیت خدمت خلق کی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ کسی مستند عامل کو اپنا استاد بنائے اور اس کی رہنمائی میں اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے ساتھ اس لائن کی کتابوں کی ورق گردانی کرے اور جب تک آپ کو آپ کے استاد کی طرف سے تعویذ کرنے کی اجازت نہ مل جائے اس وقت تک کسی کو تعویذ دینے کی غلطی نہ کریں۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ کوئی اوپری چیز آپ پر اثر انداز رہتی ہے

اور وہ آپ کے ساتھ بدکاری کی بھی مرتکب ہوچکی ہے وہ کیا چیز ہے اس کا اندازہ اس وقت تک کرنا مشکل ہے جب تک آپ ہم سے ملاقات نہ کریں۔ صرف اثرات کی بات الگ ہوتی ہے اس کا اندازہ دور بیٹھ کر نام وغیرہ سے بھی ہوجاتا ہے لیکن جو بات آپ نے لکھی ہے کہ کوئی شئے آپ کے ساتھ ہے اور باقاعدہ آپ کے ساتھ بدکاری بھی کرتی ہے اس کا صحیح اندازہ اس وقت نہیں ہوسکتا جب تک آپ ہم سے ملاقات نہ کریں۔ یا پھر آپ کسی مقامی عامل سے رابطہ کریں اور اس سے باقاعدہ اپنا علاج کرائیں جو چیزیں آپ کو مختلف جانوروں کی صورت میں نظر آرہی ہیں وہ سب شیطانی چکر ہیں ان کے بارے میں یہ تمنا کرنا کہ وہ آپ کو انسانی شکل میں آکر بات چیت کریں ایک غلط تمنا ہے۔ ان چیزوں سے پیچھا چھڑانے کی فکر کریں کیونکہ یہ چیزیں گندی ہیں اور آپ کو گندگی کی طرف لے جانا چاہتی ہیں۔

جب تک آپ کسی عامل سے اپنا علاج نہیں کراتے اس وقت تک آپ روزانہ صبح شام لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْم کی تسبیح پڑھا کریں اور نماز مغرب کے بعد ''یَاسَلَامُ یَاحَفِیْظُ'' دوسو مرتبہ پڑھا کریں۔

میں دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو اس طرح کی چیزوں سے نجات دے اور آپ کو صحیح تعلیم و تربیت کے ذریعہ عملیات کی لائن سے گزار کر کسی قابل بنائے۔ آمین۔

پرویز نام رکھنے کی نحوست

سوال از: محمد نورا پرویز ــــــــ دہلی۔

آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا پڑھ کر متاثر ہوا۔ آپ کے علم دانائی، سمجھداری اور حق پر قائم رہنے والی بات پسند آئی۔ لیکن انسان کا کھلا ہوا دشمن شیطان ہے اور دوسرا دشمن نفس ہے۔ ان دونوں سے اللہ آپ کو مجھے اور سارے امت محمدی کو بچائے۔

دیگر احوال ضروری یہ ہے کہ میں نے آپ کو اس سے پہلے ایک خط بھیج چکا ہوں۔ ساتھ میں ایک جوابی انلینڈ لیٹر بھی بھیج چکا تھا۔ اپنی پریشانی کی وجہ سے آپ تک شاید پہنچ بھی چکا ہوگا لیکن اس میں مجھ سے ایک بھول ہوگئی جس کی وجہ سے جواب مجھ تک نہیں پہنچا۔ میں نمبر لکھنا بھول گیا تھا۔

اب ایک دوسری پریشانی کی وجہ سے آپ سے مخاطب ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں گے۔

(۱) میرا نام میرے بزرگوں نے محمد نورا پرویز رکھا تھا۔ (۲) میرے والد مرحوم کا نام نور الحق ہے۔ (۳) میری والدہ کا نام حاسنو ہے۔ چونکہ میرے والد کے نام میں بھی نور لفظ جڑا ہوا ہے اور میرے نام میں بھی نور لفظ جڑا ہوا ہے۔ اس لئے میرا اصلی نام پرویز ہوا۔ بچپن میں یا اب بھی اپنوں کے نزدیک ببو کے نام سے بلایا جاتا تھا۔ اب سب سے بچھڑ چکا۔ میرا سب کچھ تباہ و برباد ہوچکا ہے۔ میں اب تنہا رہ گیا ہوں۔ مجھے روزی بھی اتنی میسر نہیں کہ دوبارہ اپنے آپ کو آباد کر پاؤں بس اپنا ہی گزارا کسی طرح ہورہا ہے۔ باہر کے لوگ مجھے پرویز نام سے جانتے ہیں کبھی کبھی مجھے یوں محسوس ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کا اثر پرویز نام کی وجہ سے مجھ پر تو نہیں ہوگیا۔ مولانا اسرار الحق صاحب نے اور آپ نے بھی اس نام کو ناپسند فرمایا ہے اور یہاں کے مولانا نے بھی کئی بار پرویز نام کو بدل دینے کے لئے کہا ہے۔ لیکن پرویز نام کے لفظی معنیٰ تو اچھے ہیں۔ جیسا کہ مولانا ریاض احمد قاسمی صاحب نے کہا ہے، پرویز کے لفظی معنیٰ خوش نصیب کے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے میرے بزرگوں نے یہ نام رکھا تھا۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ نام بدلا جائے تو اس کا طریقہ کیا ہے دین کے اعتبار سے نام رکھنے کے لئے عقیقہ کیا جاتا ہے کیا نام بدلنے پر بھی کرنا چاہئے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے نام کا لفظ بدل جائے لفظی معنیٰ نہ بدلے کیونکہ لفظی معنیٰ تو اچھے ہیں اس سے اپنے بزرگوں کی بے قدری بھی نہیں ہوگی۔ ویسے میرے لئے کونسا نام مناسب ہوگا۔ آپ ہی تجویز فرمائیں، مہربانی کر کے مجھے اپنی عمر کا صحیح اندازہ نہیں۔ شاید ۶۵ یا ۶۶ء کو سال کے شروعاتی مہینوں میں میری پیدائش ہوئی تھی۔

آپ کو زحمت دی اس کے لئے معافی چاہتا ہوں اب اجازت دیں آپ کے عنایت کرم کا متلاشی۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ پرویز کے معانی خوش نصیب، فاتح، کامیاب اور قیمتی کے ہیں۔ لیکن اس نام کے ایک انسان نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی تھی اس لئے تمام محتاط علماء نے امت کو اس بات کی تاکید ہے کہ وہ اپنے بچوں کا نام پرویز نہ رکھیں۔

ابولہب کے معانی غلط نہیں ہیں لیکن جب اس ابولہب نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ آرائی کا سلسلہ شروع کیا تو بدبخت ہوکر رہ گیا اور ''ابوجہل'' کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ سزا تھی اس بات کی کہ وہ دنیا کے سب سے زیادہ عظیم الشان شخصیت اور دنیا کے سب سے زیادہ عظیم المرتبت نبی کی توہین کا مرتکب ہوا۔ اس لئے رہتی دنیا تک اس کا نام ابوجہل

کہا۔ اسی طرح پرویز نامی ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو اس کا نام معانی کے اعتبار سے اچھا ہو کر بھی بدنام زمانہ ہو کر رہ گیا اور محتاط اور دور اندیش قسم کے علماء اور صلحاء نے امت کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اپنے بچوں کا نام "پرویز" نہ رکھیں کیونکہ یہ گستاخ کا نام ہے اور اس کا نام زبان پر آتے ہی اس کی گستاخی یاد آجاتی ہے۔

آپ نے سنا ہوگا کہ ملعون اعظم سلمان رشدی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسے الفاظ اپنے گستاخ قلم سے خارج کئے تھے کہ جن سے توہین و تضحیک کی بو آتی تھی۔ اپنے ان ناروا اور نامناسب الفاظ کی وجہ سے وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہو کر رہ گیا اور امت کے ہوش مند حضرات نے اس کے قتل کو کار ثواب بتایا۔ چنانچہ آج تک وہ قیدیوں کی سی زندگی گزار رہا ہے۔ اور ہر طرف سے اس پر پھٹکار برستی ہے۔

ذرا سوچئے اگر کوئی شخص اپنے بچے کا نام سلمان رشدی رکھ دے تو کیا یہ درست ہوگا؟ ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ کیونکہ سلمان رشدی شاتم رسولؐ ہے اور شاتم رسول کا نام خواہ معانی کے اعتبار سے کیسا بھی ہو اس قابل نہیں ہے کہ اس کو یاد رکھا جائے اور اس کو اپنی اولاد کے لئے منتخب کیا جائے۔

اگر آپ اپنا نام بدل دیں گے تو یہ آپ کے لئے بہتر ہوگا اور آپ کو دین و دنیا کی بھلائیاں بھی حاصل ہوں گی کیونکہ جس نے رسول خداؐ کی عظمت کو پہچانا اس نے خدا کی عظمت کو پہچانا اور جس نے خدا کی عظمت کو پہچانا اس نے اپنی بندگی اور عبدیت کا ثبوت فراہم کیا۔

نام عمر کے کسی بھی حصے میں بدلا جا سکتا ہے اور نام بدلتے وقت عقیقہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ عقیقہ ایک بار کر دینا کافی ہے۔ چونکہ آپ کو اپنی تاریخ پیدائش کا علم نہیں ہے اس لئے ہم آپ کو نام کے بارے میں کوئی مشورہ نہیں دے سکتے۔ آپ یہ کریں کہ ناموں کی کوئی کتاب میں کوئی بھی اچھا سا نام اللہ کے بھروسے پر رکھ لیں۔ اگر پرویز کے وزن پر رکھنا چاہیں تو تمریز نام بھی چل سکتا ہے۔ یا کوئی اور نام جو آپ کو اور آپ کے گھر والوں کی پسند ہو تجویز کر لیں اور اس کے بعد خود کو اسی نام سے فوقیت دیں اور اسی نام کا پرچار کریں۔ چونکہ آپ کے نام بدلنے کی نیت بہت اچھی ہے اس لئے نیا نام انشاء اللہ آپ کے لئے باعث برکت ہوگا۔

آپ کا دوسرا نام نورا ہے اس نام میں اگرچہ کوئی خرابی نہیں ہے لیکن یہ نام بھی اچھا نہیں ہے اس نام کو بھی ترک ہی کر دیں۔

آپ کا یہ گمان کہ شاید آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا دیدی ہے، آپ کا یہ غلط گمان ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے دشمنوں کو بددعا نہیں دی۔ انہوں نے تو ان لوگوں کو بھی اپنی دعاؤں سے نوازا جنہوں نے ان کی راہوں میں کانٹے بچھائے تھے وہ آپ کو بددعا کیوں دیں گے۔ البتہ غلط نام کے غلط اثرات خود بخود مرتب ہوتے ہیں اس لئے ان اثرات سے بچنے کے لئے نام بدل دینا چاہئے۔

بھائی کی ذاتی معلومات

سوال از: یاسمین شیخ کریم ______ ممبئی۔

میں آپ کی خدمت اقدس میں پہلی مرتبہ خط لکھ رہی ہوں۔ امید کرتی ہوں آپ خیر و عافیت سے ہوں گے دراصل میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ ہمارا بھائی مستقیم شیخ کریم کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔ دراصل وہ ہم تین بہنوں کا ایک ہی بھائی ہے۔ اس لئے ہمیں اس کی بہت فکر رہتی ہے اس نے نویں کلاس تک پڑھائی کر کے پڑھائی کرنا چھوڑ دیا ہے اور فی الحال وہ ٹیکسی ڈرائیونگ کر رہا ہے لیکن یہ کام بھی صحیح نہیں چل رہا ہے۔ برائے کرم مستقیم کے نام کا عدد، مفرد عدد، لکی نمبر کیسا ہے، دن، تاریخ، فائدہ مند اور نقصان دہ کونسا ہے۔ برج و راشی کونسی ہے اور نگینہ کونسا ہے اور یہ نگینہ کتنے گرام سونے کی انگوٹھی میں لگانا ہے۔ یہ ضرور بتائیے اور اس کے نام کے حساب سے اس کا اسم اعظم کیا ہے جو مشکلات کے دور، یا پھر روزانہ پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ ہم اس کے لئے بہت پریشان رہتے ہیں اور اس کے علاوہ صدقہ بھی بتا دیجئے جو مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے ہر سال دینا چاہئے اور آپ کے مطابق اس کے لئے کوئی کاروبار بھی بتائیے جس میں اسے فائدہ ہو۔

نام مستقیم، والدہ کا نام: خواجہ بیگم، پیدائش تاریخ ۸۳-۱-۲۲۔

مستقیم نام صحیح ہے یا نہیں اس نام کے بدلے کونسا نام رکھنا اچھا ہوگا۔ برائے مہربانی آپ کی عالمانہ رائے ساتھ اس رقعہ کو اپنے "طلسماتی دنیا" میں اشاعت میں جگہ دیں۔ عین نوازش ہوگی اور خط زیادہ لمبا لکھنے کے لئے معافی چاہتی ہوں اور لکھنے میں غلطی ہوگی اس کے لئے بھی معافی چاہتی ہوں۔

جواب

آپ کے بھائی کا نام مستقیم ہے اور اس نام کے معانی اچھے ہیں۔ آپ نے "صراط مستقیم" تو سنا ہی ہوگا یعنی وہ راستہ جو سیدھا سچا ہو۔ ہم

روزانہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور بار بار اس آیت کا تکرار کرتے ہیں "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم" اے ہمارے رب ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

مستقیم کے معانی سیدھے اور راست یعنی سچائی کے ہیں۔ اس لئے اس نام کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاریخ پیدائش کے اعتبار سے بھی یہ نام ٹھیک ہے۔

مستقیم کے عدد ۲ ہیں۔ اس کا کلی عدد ۴ اور ۸ ہے۔ جس شخص کے نام کا مفرد عدد ۲ ہوتا ہے اس کو ۵ کا عدد نقصان پہنچاتا ہے۔

مستقیم کو غیر یقینی حالت میں روزانہ "یَا مُغْنِیُ" پڑھنا چاہئے۔ روزانہ ایک تسبیح پڑھنا نماز فجر یا نماز مغرب کے بعد کافی ہوگا۔ مستقیم کا اسم اعظم "یَا وَاسِعُ" ہر روز عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۷ مرتبہ اس کا ورد کرنا چاہئے۔ اول و آخیر درود شریف ضرور پڑھیں۔ مستقیم کیلئے مبارک تاریخیں ۱۱، ۲۰، ۲۹ ہیں۔ مستقیم کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے۔ غیر مبارک تاریخیں ۲، ۱۳، ۱۷، ۲۳ ہیں۔

مستقیم کو یاقوت انشاء اللہ راس آئے گا۔ ۷ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں۔ مستقیم کو چاہئے ہر سال ۲۱ر جنوری سے ۱۹ر فروری کے درمیان ۲ کلو مکئی جنگلی کبوتروں کو ڈالنی چاہئے۔ اس صدقہ کا اثر یہ ہوگا کہ مستقیم انشاء اللہ سال بھر تک ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا۔

ضروری نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص معاشی طور پر پریشان ہے تو اس کا نام غلط ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اگر کسی کو معاشی طور پر الجھنیں ہیں تو اس پر کسی نے کچھ کرا دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نام کے اثرات نہ صرف انسان کی شخصیت پر بلکہ انسان کی قسمت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اگر نام غلط ہو تو انسان کو بہت سی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن مستقیم کے نام میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ یہ نام معانی کے اعتبار سے بھی درست ہے اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے بھی۔

اور ہمارا اندازہ یہ ہے کہ مستقیم پر کسی طرح کے خارجی اثرات بھی نہیں ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ انہیں کام کرنے کی یا تو لگن نہیں ہے یا پھر ان کا زیادہ تر وقت یار دوستوں میں یا فضول باتوں میں گزرتا ہوگا یا پھر ان کی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی ہے جس کی وجہ سے یہ صحیح معنوں میں جدوجہد نہیں کرتے اور کسی کرامت یا معجزے کے انتظار میں وقت گزار رہے ہیں۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان اپنی محرومیوں کا بوجھ دوسروں کے کاندھوں پر ڈال دیتا ہے اور دوسروں کو دوشی ٹھہراتا ہے اور دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جو شخص اپنی ناکامیوں کی ذمہ داریوں دوسروں پر ڈالتا ہے وہ کبھی ناکامیوں کے غار سے نہیں نکل پاتا۔ اسی طرح جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر کسی نے کچھ کرا دیا ہے اس لئے ہم ہر جگہ ناکام ہو رہے ہیں پھر یہ سوچتے وہ بالکل ناکارہ اور اپاہج سے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہ سوچ نہیں کہ اس دنیا میں دوسرے بھی انسان کی راہ کا کانٹا بنتے ہیں اور لوگوں کی ترقی میں روڑے ڈالتے ہیں اور کرنی کرتوت تو آج کل گھر گھر کی کہانی بن کر رہ گیا ہے لیکن جو لوگ دور اندیش اور سمجھدار ہوتے ہیں وہ اس طرح کی باتوں کی وجہ سے اپنے ہاتھ پیر توڑ کر نہیں بیٹھ جاتے بلکہ اپنی جدوجہد جاری رکھتے ہیں اور پھر ان کی اپنی جدوجہد کی وجہ سے ایک دن انہیں کامیابی بھی اللہ کے فضل سے مل ہی جاتی ہے۔ دراصل اللہ کے فضل کی بارشیں ان ہی گھروں میں ہوتی ہیں جو لوگ اللہ کے پیدا کردہ اسباب کا احترام کرتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھتے ہیں اور جو لوگ دوسروں کو ذمہ دار ٹھہرا کر اپنے ہاتھ پیر کاٹ ڈالنے کی غلطی نہیں کرتے۔ آپ نے عربی کا مقولہ سنا ہوگا مَنْ جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کی اس نے پایا۔

اپنے بھائی مستقیم کو سمجھایئے کہ اس دنیا میں کامیابی سے ہمکنار وہی ہوتا ہے جو صبح اٹھتے ہی روزی کی تلاش میں نکل پڑتا ہے اور اپنے رب کے بھروسے پر اپنی جدوجہد کو مسلسل جاری رکھے اور گھر بیٹھے کچھ ملنے والا نہیں ہے۔ مستقیم سے کہیں کہ وہ نماز کی پابندی رکھے اور ہر فرض نماز کے بعد "یا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا وَاسِعُ" صرف سات مرتبہ پڑھ لیا کرے۔ وظائف کی پابندی کے ساتھ اگر بھاگ دوڑ جاری رہی تو ایک دن انشاء اللہ رحمت خداوندی کے دروازے کھل جائیں گے اور گھر کے آنگن میں خوش حالی کے پھول کھل اٹھیں گے۔ اللہ کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔

روحانی ڈاک

کے کالم میں اپنا خط چھپوانے کے لئے چند باتوں کا خیال رکھیں۔

● خط صاف صاف تحریر کریں۔

● خط مختصر ہو۔

● خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھی ہو۔ ● خط بھیجنے کے بعد جواب کا انتظار کریں۔

ذہن کی کشادگی کے لئے

اگر تین روز تک مسلسل طلوع آفتاب کے وقت بسم اللہ ۷۸۶ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں تو ذہن کھل جائے گا اور حافظہ قوی ہوگا۔ بچوں کے لئے یہ عمل ان کے ماں باپ بھی کر سکتے ہیں عمل کر کے پانی پر دم کر کے بچوں کو پلا سکتے ہیں۔

دولت میں اضافہ کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی دولت میں اضافہ ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کے لئے معمول بنائے اور سورۂ فاتحہ کا نقش اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ مال دولت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے گا۔ سورۂ فاتحہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

عزت و رفعت کے لئے

کچھ لوگ اس بات کے خواہش مند ہوتے ہیں کہ معاشرے میں ان کی عزت و وقعت ہو یا پھر اگر عزت و وقعت پہلے ہی سے ہے تو وہ برقرار رہے ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ سورۂ انفال کا یہ نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور چلتے پھرتے لاتعداد مرتبہ "یَاقَوِیُّ" پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ جو بھی دیکھے گا وہ عزت کرنے پر مجبور ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۰۹۳	۱۰۳۰۹۶	۱۰۳۱۰۰	۱۰۳۰۸۶
۱۰۳۰۹۹	۱۰۳۰۸۷	۱۰۳۰۹۲	۱۰۳۰۹۷
۱۰۳۰۸۸	۱۰۳۱۰۲	۱۰۳۰۹۴	۱۰۳۰۹۱
۱۰۳۰۹۵	۱۰۳۰۹۰	۱۰۳۰۸۹	۱۰۳۱۰۱

عورت پر قادر ہونے کے لئے

بعض لوگوں کو بذریعہ سحر باندھ دیا جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ خلوت نہیں کر پاتے۔ ایسے لوگوں کے لئے بہترین علاج یہ ہے کہ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۸۱ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا لکھ کر کمر میں باندھ دیں۔ اور اس کو چاہئے کہ وہ خلوت سے پہلے ۹ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے پھر نو مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے اس کے بعد خلوت کرے۔ انشاء اللہ سحر کا اثر باطل ہو جائے گا اور اس مرد کے اندر اہلیت پیدا ہوگی۔ چند بار ایسا کرنے سے پوری طرح بندش سے نجات مل جائے گی۔

خوش حالی کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے گھر میں خوش حال رہے تو اس کو چاہئے کہ سورۂ مریم گلاب و زعفران سے لکھ کر اس کو ایک بوتل میں رکھے اور اسمیں پانی نہ ڈالے۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ گھر میں عجیب طرح کی خوشحالی آئے گی۔ بندشوں اور رکاوٹوں سے نجات ملے گی اور تمام آفات خواہ وہ

ارضی ہوں یا سماوی ختم ہو جائیں گی۔

لڑکیوں کے پیغامات کے لئے

اگر لڑکیوں کے شادی کے پیغامات موصول نہ ہو رہے ہوں تو ہر بدھ کو بعد نماز عصر سورۂ احزاب کی تلاوت گھر میں کریں۔ اور دعا کریں۔ اگر لڑکی خود پڑھے تو صرف نیت کافی ہے دعا کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے عمل سے پیغامات آنے شروع ہوں گے۔ اگر اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر اس لڑکی کے بکس میں رکھ دیا جائے جس کی شادی نہ ہو رہی ہو تو بہت جلد اس کی شادی ہو جاتی ہے۔ ہزاروں بار کا آزمودہ عمل ہے۔

دفع یرقان کے لئے

یرقان (پیلیا) اگر کسی کو ہو جائے تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں انشاء اللہ تین چار دن میں یرقان سے چھٹکارا ملے گا۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳۳۷۴	۸۳۳۷۵	۸۳۳۷۰
۸۳۳۶۹	۸۳۳۷۳	۸۳۳۷۷
۸۳۳۷۶	۸۳۳۷۱	۸۳۳۷۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

میاں بیوی میں محبت کے لئے

اگر میاں بیوی میں محبت پیدا کرانی ہو تو جمعہ کے دن پہلی ساعت میں اس نقش کو طشتری پر زعفران سے لکھ کر دھو کر دونوں کو پلائیں اور اس عمل کو لگاتار سات جمعوں تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ دونوں کے درمیان زبردست محبت پیدا ہوگی۔ نقش اس طرح لکھیں۔

۷۸۶

۸۸۸
۹۹۹
۸۸۸

اگر بخار نہ اترتا ہو

اگر کسی شخص کو بخار ہو اور کسی طرح اترنے کا نام نہ لیتا ہو تو ایک کٹورے میں پانی میں بھر کر اس پر سورۂ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پھر اس پانی میں سفید رنگ کا کپڑا بھگو کر مریض کی پیشانی پر رکھیں۔ انشاءاللہ بخار اتر جائے گا۔

خارش سے نجات کے لئے

۲۱ روز تک یہ عمل کریں کہ روزانہ ۲۱ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ خارش سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ○

ٹی بی اور کینسر کے مریض کے لئے

اگر کوئی شخص ٹی بی یا کینسر میں مبتلا ہو تو اس کیلئے یہ عمل کریں کہ نماز فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کے میم کو سورۂ فاتحہ کے ال میں ملا کر پڑھیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ پھر اس گلاس میں پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فوائد ظاہر ہونگے اور مریض آہستہ آہستہ مذکورہ امراض سے نجات پالے گا۔

بلڈ پریشر سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد مندرجہ ذیل آیت اور تین مرتبہ پڑھ کر اپنے دل پر دم کرلے انشاء اللہ چند دنوں میں بلڈ پریشر سے نجات مل جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ

بذکر اللہ ط الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ہ الذین امنوا وعملوا الصلحت طوبیٰ لھم وحسن ماب ہ

جوڑوں کے درد کے لئے

اگر کوئی شخص جوڑوں کے درد میں مبتلا ہوتو اس کو چاہئے کہ ۲۱ روز تک اس عمل کو کرے۔ طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کے بعد سورۂ علق سات مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد سجدۂ تلاوت میں سات مرتبہ یہ پڑھیں حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر ہ انشاءاللہ جوڑوں کے درد سے نجات مل جائے گی۔

حصول دولت کے لئے

نوچندی اتوار کو اس نقش کو تین عدد لکھیں، ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ ایک نقش اپنے تکیہ میں رکھیں اور ایک نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ۴۰ دن تک بعد نماز عشاء اللّٰہ لطیف بعبادہ یرزق من یشآء وھو القوی العزیز ہ ۱۲۸۷ مرتبہ پڑھیں۔ جس دن چلہ پورا ہوجائے اس دن تکیہ والے نقش کو بھی آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ اس کے بعد روزانہ نماز فجر کے بعد مذکورہ آیت کو سو مرتبہ اور ظہر کی نماز کے بعد "یااللّٰہ" ۶۶ مرتبہ عصر کی نماز کے بعد "یالطیف" ۱۲۹ مرتبہ مغرب کی نماز کے بعد "یاقوی" ۱۱۶ مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد "یاعزیز" ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاءاللہ اس عمل کی برکت سے مال و دولت میں زبردست اضافہ ہوگا۔

ادائیگی قرض کے لئے

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرضوں سے کسی طرح نجات نہ مل پارہی ہو تو اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور روزانہ مغرب کے بعد ایک مرتبہ سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے۔

سورۂ واقعہ ۲۷ ویں سپارہ میں ہے۔ انشاءاللہ بہت جلد قرضوں سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۵	۱۱۸	۱۰۵
۱۱۷	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶
۱۰۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۱۰
۱۱۴	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۹

پھل کو میٹھا کرنے کے لئے

حسب ذیل آیت کو پڑھ کر پھل کو تراشے۔ انشاءاللہ وہ میٹھا ہوگا۔
آیت یہ ہے۔ فسیکفیکھم اللّٰہ ج وھو السمیع العلیم ہ

حصول ملازمت کے لئے

نوچندی جمعہ سے یہ عمل شروع کرے۔ بعد نماز مغرب حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ہ ۱۱ مرتبہ پڑھے اور بعد نماز جمعہ اس آیت کو کاغذ پر لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ جمعوں تک کرے انشاءاللہ اس دوران ملازمت مل جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ ولقد مکنّٰکم فی الارض وجعلنا لکم فیھا معایش قلیلا ما تشکرون ہ

حاجت پوری کرنے کے لئے

کوئی بھی حاجت ہو بعد نماز مغرب دو نفلیں بہ نیت قضاء حاجت پڑھ کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دس منٹ تک (اندازاً) یارب یارب کہتا رہے۔ اس عمل کو لگاتار سات روز تک کرے انشاءاللہ حاجت پوری ہوجائے گی۔

دفع شر کے لئے

اگر کسی شہر میں کوئی فتنہ یا شر پھیل رہا ہو اور اس سے محفوظ رہنا مقصود ہو تو سورۂ قریش نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ۴۰ مرتبہ پڑھنی چاہئے۔

دعا کی مقبولیت کے لئے

ان آیات کو گیارہ گیارہ مرتبہ بالترتیب پڑھ کر جو دعا کی جائے گی۔ انشاءاللہ قبول ہوگی۔ اس عمل کو مغرب کے بعد کریں۔

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥

(۲) رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ٥

(۳) وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ٥

(۴) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ٥

(۵) رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ٥

میاں بیوی میں محبت کے لئے

اگر میاں بیوی کے درمیان ناچاقی رہتی ہو اور دونوں کے تعلقات ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس نقش کو لکھ کر ان کے گھر میں لٹکوادیں۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ انشاء اللہ دونوں کے درمیان محبت پیدا ہوگی اور ہر وقت کا اختلاف ختم ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹۳	۸۸۵	۸۶۴	۸۴۳
۸۷۱	۸۳۶	۸۰۰	۸۷۸
۸۲۹	۸۵۰	۸۹۹	۸۰۷
۸۹۲	۸۱۴	۸۲۲	۸۵۷

برائے محبت فلاں ابن فلاں وفلاں بنت فلاں

دائم المرض کے لئے

کچھ لوگ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں اور ہر وقت وہ دوائیں کھاتے نظر آتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے یہ نقش بہت کارآمد ثابت ہوتا ہے اس کو کالی روشنائی سے لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے بعد وہ رو بہ صحت ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۱۳۶	۱۱۲۸	۱۱۲۵
۱۱۲۹	۱۱۳۳	۲	۱۱۳۰
۱۱۳۳	۱۱۲۶	۱۱۳۳	۳
۱۱۳۲	۴	۱۱۲۲	۱۱۲۷

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو بدھ کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر اس کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۳۳۶۲	۸
۳۳۶۳	۷	۲	۱۳
۶	۳۳۶۰	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۳۳۶۱

نظر بد کا علاج

بعض بچوں کو سخت نظر ہوتی ہے اس لئے اکثر وہ بیمار رہتے ہیں یا پھر ہر وقت روتے رہتے ہیں جس سے ماں باپ کو بہت پریشانی ہوتی ہے۔ ایسے بچوں کو نظر بد سے نجات دلانے کے لئے اس نقش کو ان کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ھا ھا ھا ھا ھا

٭٭٭٭٭

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

ہسٹریا کے دوروں سے نجات

اگر کسی لڑکی کو ہسٹریا کے دورے پڑتے ہوں تو اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں۔ انشاء اللہ دوروں سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

لا الٰہ	الا اللہ	محمد	رسول	اللہ
یا اللہ	یا رحمٰن	یا رحیم	یا ستار	یا غفار
یا کریم	یا وہاب	یا بدوح	یا غفور	یا شکور

حاجات اور فتوحات کے لئے

سورۂ مزمل کا یہ عمل فتوحات اور حاجات کے لئے تیر بہدف ہے اس عمل میں کبھی ناکامی نہیں ہوتی اور اللہ کے فضل وکرم سے یہ عمل ہمیشہ کامیاب ہوجاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ مزمل تین مرتبہ پڑھیں اور جب اس آیت پر پہنچیں۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا۝ تو اس آیت کو تین مرتبہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش کو سامنے رکھ کر ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھیں۔ سورۂ مزمل پڑھنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور سجدے میں جا کر اپنی حاجات وخواہشات اور فتوحات کے لئے دعا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کرنے کے بعد نقش کو تعویذ بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ کامیابیوں کے دروازے کھل جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۵	۱۱۸	۱۰۵
۱۱۷	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶
۱۰۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۱۰
۱۱۴	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۹

حاجات وخواہشات کا ایک اور عمل

کسی بھی طرح کی جائز خواہش ہو اس کو پورا کرنے کے لئے یہ عمل کریں اور قدرت خداوندی کا کرشمہ دیکھیں۔ عروج ماہ میں بعد نماز عشاء ۱۲۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور زعفران سے بسم اللہ کے دو نقش لکھیں۔ ایک حرفی اور ایک عددی۔ نقش حرفی یہ ہے۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

نقش عددی یہ ہے۔

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

اگلے دن نماز فجر کے بعد ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھے۔ اس کے بعد اشراق کی نماز پڑھے اور دونوں تعویذ ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے اور تمام جائز خواہشات پوری ہوں گی۔

حلِ مشکلات کے لئے

جب کوئی مشکل پیش آئے تو وضو کر کے مکمل تنہائی میں دو رکعت نماز نفل پڑھ کر ۲۱۹ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ پھر سجدے میں جا کر دعا کرے۔ انشاء اللہ کیسی بھی مشکل ہو گی اس سے نجات مل جائے گی۔

دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ يَا فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَبِرَحْمَتِكَ كُلَّ شَیْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا غِيَاثُ اَغِثْنِیْ يَا غِيَاثُ اَغِثْنِیْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِیْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِیْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِیْ۔

برج عقرب کی برجی علامت بچھو ہے۔ اس کا حاکم ستارہ مریخ اور عنصر آبی ہے۔ اس برج کے تحت پیدا ہونے والے تمام افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف وخصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

◆ وہ بڑے شدید قسم کے جذباتی ہوتے ہیں اور یہی شدید جذباتیت ان کے کردار کی بنیاد بنتی ہے۔

◆ وہ مضبوط قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔

◆ ان کا ذہن زرخیز ہوتا ہے۔

◆ ان میں ایک مخفی مقناطیسی قوت کافی حد تک موجود ہوتی ہے۔

◆ وہ سخت سے سخت ہیجان، بڑے سے بڑے، بحران اور شدید سے شدید خطرے کی حالت میں بھی اپنے آپ پر قابو پانے میں کمال رکھتے ہیں۔

◆ ان کی تمام خصوصیات مل کر انہیں اور ان کی شخصیت کو ایک ایسا معما بنادیتے ہیں جسے ان کے قریبی دوست واحباب بھی نہیں سمجھ سکتے۔

◆ وہ بیرونی طور پر ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں کہ ان کا مافی الضمیر دوسرے لوگوں پر ظاہر نہ ہوسکے۔

◆ وہ اپنی مخفی مقناطیسی قوت کو بھلائی اور برائی دونوں مقاصد کے لئے بروئے کار لاسکتے ہیں۔

◆ وہ اگر خطیب اور مقرر بنیں تو سامعین کو نہ صرف متاثر کرسکتے ہیں بلکہ انہیں جس طرف چاہیں موڑ سکتے ہیں۔

◆ وہ اگر تحریر کی طرف آئیں تو اس میں بھی کمال حاصل کرسکتے ہیں۔ خاص طور پر وہ منظر نگاری میں، بہت ماہر ثابت ہوتے ہیں۔

◆ وہ دل کے غنی ہوتے ہیں۔

◆ وہ خود بھی کامیابی کے متمنی ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔

◆ وہ دوسروں کی کامیابی کے سلسلے میں ان کی مدد سے گریز نہیں کرتے بلکہ دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح سے ان کی اعانت کرتے ہیں۔

◆ وہ پختہ عزم کے مالک ہوتے ہیں۔

◆ وہ مسرت کے حصول کے لئے پوری ہمت اور محنت کے ساتھ جدوجہد کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔

◆ وہ نہ دوسروں کی خوشیاں چھیننا چاہتے ہیں اور نہ دوسروں کیلئے رنج والم کا باعث بننا پسند کرتے ہیں۔

◆ وہ اپنی توانائیاں اکثر وبیشتر دوسروں کو آرام وآسائش بہم پہنچانے میں صرف کرتے رہتے ہیں۔

◆ وہ ہمدرد، محنتی، فراخدل، سخی اور اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں۔

◆ وہ کوئی بات اپنی مرضی کے خلاف ہوجانے پر فوراً طیش میں آجاتے ہیں۔

◆ وہ غصے کی حالت میں اپنے آپے میں نہیں رہتے اور اس حالت میں جو منہ میں آئے، کہہ ڈالتے ہیں جس پر انہیں اکثر بعد میں دست

تاسف بھی ملنا پڑتا ہے۔
◆ وہ جمود اور تساہل کو پسند نہیں کرتے۔
◆ وہ پیش قدمی کی اہلیت کے حامل ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگ ابھی ارادے ہی کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔
◆ انہیں سطحی باتیں اور سطحی خصوصیات بالکل نہیں جچتیں کیونکہ وہ ایک نظر میں اشیاء کی اہمیت اور حقیقی افادیت کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔
◆ وہ دوسروں کے ساتھ آسانی سے گھل مل نہیں سکتے۔
◆ ان میں ایک طرح کی خودسری، ایک طرح کا غرور اور جذبہ تفاخر ہوتا ہے جو ان کے اور دوسروں کے درمیان ایک دیوار سی بن جاتا ہے جسے دوسرے لوگ صرف ان کی تعریف و توصیف کر کے ہی گرانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔
◆ وہ دوہری شخصیت کے مالک اور متضاد کیفیات کے حامل ہوتے ہیں چنانچہ دنیا کی نظر میں وہ کچھ اور ہوتے ہیں اور اپنی نظر میں کچھ اور۔
◆ وہ افراد اور نظریات کے بارے میں اور ان کی پسند و ناپسند کے بارے میں جو خیالات رکھتے ہیں ان میں بڑی شدت ہوتی ہے۔
◆ وہ اپنے خیالات، نظریات اور عادات کو آسانی سے تبدیل نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے موقف پر بڑی سختی سے ڈٹ جاتے ہیں۔
◆ ان کے اندر حاضر جوابی کا مادہ بھی ہوتا ہے۔
◆ وہ زبردست تنقیدی صلاحیتوں کے بھی مالک ہوتے ہیں۔
◆ ان کی حاضر جوابی اور تنقیدی صلاحیتوں کے اوصاف مل کر بسا اوقات طنز کے زہریلے نشتر بن جاتے ہیں مگر دوسروں کی طرف سے ذرا سی جذباتیت کا مظاہرہ ہونے پر وہ سب کچھ بھول کر سراپا ہمدرد بن جاتے ہیں۔
◆ وہ محبت کے معاملے میں انتہائی ذمہ دار، استقامت پسند اور وفا سرشت ثابت ہوتے ہیں۔
◆ وہ ایک دفعہ محبت کا اظہار کر دینے کے بعد اپنا ارادہ کسی قیمت پر بھی تبدیل نہیں کرتے۔ اس لحاظ سے دوسرے لوگ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر ہی ان کے رقیب بننے کا حوصلہ کر سکتے ہیں۔
◆ وہ اپنے رفیق زندگی کے بھی وفادار رہتے ہیں۔
◆ ان میں جنسی خواہشات دوسروں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوتی ہیں اور جنس مخالف کے لئے ان میں کشش بھی بہت ہوتی ہے۔ ایسے میں اگر وہ اپنے ارادے کو مضبوط نہ رکھیں تو ان کے قدم ڈگمگا جانے کا امکان ہوتا ہے اور ایسے میں اگر انہیں برے ساتھی مل جائیں تو وہ بھی ویسے ہی بن جاتے ہیں۔
◆ ان میں برائیوں کی انتہا کو پہنچ کر بھی اپنی حالت کو سدھارنے اور صحیح راستہ اختیار کرنے کی صلاحیت موجود رہتی ہے اور اسی صلاحیت کے بل بوتے پر وہ اکثر کٹھن سے کٹھن آزمائشوں سے کامیاب اور سلامت نکل آتے ہیں۔ ایسے میں ان کی فطرت کو کوئی خاص روحانی یا صوفیانہ تحریک مل جائے تو پھر وہ دوسری انتہا کو پہنچ کر صوفی اور پہنچے ہوئے بزرگ بن جاتے ہیں اور اس حالت میں ان کی مخفی مقناطیسی قوت ترقی پا کر اور پروان چڑھ کر دوسروں کی حاجت روائی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔
◆ وہ اپنے اندر امنگوں اور آرزوؤں کا خزانہ رکھتے ہیں اور ان کی تکمیل کیلئے وہ بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار رہتے ہیں۔
◆ ان پر خودغرضی غالب آجائے تو وہ اپنے فائدے پر سب کچھ قربان کر ڈالتے ہیں۔
◆ ان کی کامیابیاں انہیں سخی اور فراخدل بنا دیتی ہے اور پھر وہ بے دریغ دل کھول کر اپنے دوستوں کی امداد کرتے ہیں۔
◆ وہ اپنی گھریلو زندگی میں بڑے ضدی اور حکم چلانے والے لوگ ہوتے ہیں مگر عورتوں پر ان کا اثر اتنا گہرا اور غیر معمولی ہوتا ہے کہ وہ ان کا ہر حکم بے چون و چرا مانتی ہیں، ان کی ہر برائی کو برداشت کرتی ہیں اور تمام زیادتیوں کے باوجود ہر حال میں ان کا ساتھ دیتی ہیں۔
◆ انہیں اگرچہ اپنے دوستوں اور شناساؤں کی محبت اور عقیدت حاصل رہتی ہے مگر اس کے باوجود وہ زندگی میں تہمتوں اور بدنامیوں سے کم ہی بچتے ہیں۔
◆ وہ اکثر مضبوط جسم، خمیدہ ناک اور موٹے خدوخال کے مالک ہوتے ہیں۔
◆ انہیں اپنے جذبات پر غیر معمولی قابو ہوتا ہے چنانچہ انہیں اچانک خوش یا رنجیدہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔
◆ انہیں جذبات کی طرح اپنے جسم پر بھی مکمل کنٹرول حاصل ہوتا ہے چنانچہ اندرونی غمگین یا پریشان ہونے کے باوجود ان کی کسی بات یا چال ڈھال سے بھی غمگینی یا پریشانی نہیں جھلکتی۔
◆ ان میں ایک قسم ایسے لوگوں کی بھی ہوتی ہے جو تیز تیز بولتے اور تیز تیز چلتے ہیں اور ان کی آنکھیں بعض اوقات ان کے دل کی بات کو ظاہر

کردیتا ہیں اور وہ احتیاط کے طور پر دھوپ کا چشمہ استعمال کرنے لگتے ہیں
تاکہ دوسرے لوگ ان کی آنکھوں میں جھانک کر ان کے دل کا راز نہ جان
سکیں۔ ان کی یہ احتیاط پسندی یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ وہ رات کے
وقت بھی دھوپ کا چشمہ آنکھوں سے نہیں اتارتے۔

◆ وہ ہمیشہ دوٹوک بات کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور ٹال مٹول کی باتوں سے گریز کرتے ہیں۔ اسی باعث وہ دوسروں کی طرف سے ٹال مٹول کی باتوں کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔

◆ وہ خودسر اور مطلق العنان ہوتے ہیں اور ان کے مزاج پر انتہا پسندی کا غلبہ رہتا ہے

◆ وہ مفاہمت پسند نہیں ہوتے۔ اپنی مضبوط قوت ارادی کے باعث ایک بار جو فیصلہ کر لیتے ہیں اس پر ڈٹ جاتے ہیں اور ڈٹے رہتے ہیں۔

◆ وہ طویل اور صبر آزما جدوجہد کے عادی ہوتے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے جان تک لڑا دیتے ہیں۔

◆ ان کی آنکھوں کا یہ وصف ہوتا ہے کہ لوگوں کو ان کی نظریں اپنے دلوں میں اترتی اور دلوں کو ٹٹولتی محسوس ہوتی ہیں۔ چنانچہ اکثر لوگ ان کی نظروں کی گہرائی سے اپنے دلوں میں بے چینی سی محسوس کرتے ہیں اور ان کی نگاہوں کی تاب نہیں لا سکتے۔

◆ وہ خودسر ہونے کے علاوہ خوددار بھی ہوتے ہیں اور وہ اپنے اور اپنی ذات کے بارے میں بخوبی جانتے ہیں کہ وہ کیا ہیں اور کیا نہیں۔

◆ وہ کسی سے بھی اپنے بارے میں اچھائی یا برائی سننا پسند نہیں کرتے۔

◆ وہ دوستی، مذہب، سیاست خوراک، لباس عزیز واقارب، اولاد کاروبار، ملازمت غرض کہ زندگی کے ہر معاملے میں جذباتی اور انتہا پسند ہوتے ہیں۔

◆ ان کا رومانی جذبہ نہایت شدید ہوتا ہے اور وہ جسے چاہتے ہیں دل کی گہرائیوں سے چاہتے ہیں۔

◆ وہ اگرچہ کسی خاص مقصد کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں مگر ان کی فطرت کا عمومی رجحان عیش پرستی کی طرف ہوتا ہے اور وہ آسائشوں میں گھرے رہنا پسند کرتے ہیں۔

◆ وہ محبت کے معاملے میں انتہائی جذباتی اور شدت پسند ہوتے ہیں اور اس کے حصول کے لئے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکرا جانیکو تیار رہتے ہیں۔

◆ ان کے مزاج میں تندی وتیزی ہوتی ہے اور وہ اپنی باتوں کے تیرونشتر سے اکثر دوسروں کے دلوں کو زخمی کر دیتے ہیں۔ کبھی وقتی طور پر اور کبھی زندگی بھر کے لئے۔

◆ وہ اکثر وبیشتر کامرانی اور فتح مندی سے ہم کنار ہوتے ہیں لیکن اگر کسی معاملے میں جیت کی بجائے ہار اور کامرانی وفتح مندی کی بجائے شکست وہزیمت ان کا مقدر بنے تو وہ زندگی بھر اس کی کسک محسوس کرتے رہتے ہیں۔

◆ وہ اپنی ذات کو بمنزلہ قانون سمجھتے ہیں اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ دوسرے ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

◆ وہ اس امر کے طلب گار ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی عزت ایک فرض شناس انسان اور اچھے شہری کی حیثیت سے کریں۔ اگر وہ کسی مرحلے پر اس عزت کو اپنی کسی سوچ سے متصادم دیکھتے ہیں تو لوگوں کی رائے کی پرواہ کئے بغیر اپنی راہ پر چلتے رہتے ہیں۔

◆ وہ اپنے اہم فیصلوں میں دوستوں، رشتہ داروں، ہمسایوں یا اپنے مخالفین کی رائے کو مخل نہیں ہونے دیتے بلکہ اپنے فیصلے، اپنی سوچ اور اپنے ضمیر کے مطابق کرتے ہیں۔

◆ وہ حوصلہ مند ہوتے ہیں اور نامساعد حالات سے نہیں گھبراتے۔

◆ وہ برے سے برے حالات کا مقابلہ بڑی ہمت سے کرتے ہیں اور آخر کار اپنا مطلب ومقصد حاصل کر لیتے ہیں۔

◆ وہ تجسس پسند فطرت کے مالک ہوتے ہیں۔ اسرار ورموز سے انہیں گہری دلچسپی ہوتی ہے اور وہ اپنی مقناطیسی نظروں اور چبھتے ہوئے سوالات سے بڑے بڑے راز اگلوا لیتے ہیں۔

◆ وہ دوستوں کے انتخاب میں اعلیٰ معیار کے قائل ہوتے ہیں اور بڑی چھان بین کے بعد دوست بناتے ہیں۔ اسی باعث ان کے حلقہ احباب میں شامل لوگ کئی لحاظ سے بڑی خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں۔

◆ وہ وفا شعار ہوتے ہیں اور کسی حالت میں بھی اپنے رفیق حیات سے بے وفائی نہیں کرتے۔

◆ وہ مخلص اور بااثر لوگوں سے ربط وضبط قائم کرنے اور قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

◆ وہ گھر میں ایک سخت گیر باپ ثابت ہوتے ہیں۔ اگرچہ انہیں اپنے بچوں سے محبت ہوتی ہے لیکن وہ ان کی حماقتیں برداشت نہیں کرسکتے اور ان کی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھتے ہیں۔

◆ وہ اپنے جذبات اور احساسات کو دولت اور دنیا کی دیگر قیمتی چیزوں کے مقابلے میں زیادہ فوقیت دیتے ہیں اور اس معاملے میں شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔

◆ انہیں چونکہ اپنی طبیعت اور اپنے جذبات پر قابو ہوتا ہے اس لئے وہ بظاہر پرسکون نظر آتے ہیں مگر یہ سکون ایک ایسے سمندر کا سکون ہوتا ہے جس کی تہہ میں ہزاروں طوفان چھپے ہوتے ہیں۔

◆ وہ ضدی، باحوصلہ، باہمت، نڈر اور بہادر ہوتے ہیں اور انہیں خطرناک مہموں سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے۔

◆ وہ نڈر ہونے کی وجہ سے خطرات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔

◆ وہ سوچنے کے ساتھ ساتھ عمل بھی کرتے ہیں اور کام نکالنے کے لئے حکمت عملی سے بھی کام لیتے ہیں۔

◆ انہیں رہنمائی اور قیادت کی بہترین صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں۔

◆ وہ ہنگامی حالات سے دوچار ہونے پر بھی ذرا نہیں گھبراتے بلکہ پرسکون رہ کر اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔

◆ ان کی قوت مشاہدہ بہت تیز ہوتی ہے۔

◆ وہ دباؤ کے تحت بھی اطمینان سے کام کرتے رہتے ہیں کیونکہ کوئی بڑے سے بڑا دباؤ بھی انہیں اپنے راستے سے نہیں ہٹا سکتا۔ ایسے میں اگر کسی وقت اپنے راستے سے ہٹتے بھی ہیں تو اپنی مرضی سے ہٹتے ہیں، دوسروں کی مرضی سے نہیں۔

◆ وہ جذبات کی رو میں بہہ کر کبھی کوئی ایسی حرکت بھی کر بیٹھتے ہیں جس کی ان سے توقع نہیں کی جاتی اور جس کی وجہ سے انہیں نقصان بھی پہنچ سکتا ہے اور کچھ دوسرے لوگ بھی اس نقصان کی زد میں آسکتے ہیں مگر اس قسم کے مواقع ان کی زندگی میں کم ہی آتے ہیں۔

◆ وہ اپنی بیشتر زندگی اپنے نظم وضبط اور اپنے اصولوں کے مطابق گزارتے ہیں اور صورت حال کہیں بگڑتی نظر آئے تو جلدی ہی خود کو سنبھال لیتے ہیں۔

◆ وہ جب اپنے لئے کوئی راستہ یا لائحہ عمل متعین کرلیتے ہیں تو پھر اس پر چلنے سے انہیں کوئی نہیں روک سکتا اور نہ انہیں کوئی اپنے ہدف زندگی یا نصب العین سے ہٹا سکتا ہے۔

◆ وہ اپنی سوچوں کا مخصوص اور یک طرفہ انداز رکھتے ہیں اور رکاوٹوں سے گھبرانے کی بجائے ان کے سامنے سینہ سپر ہوجاتے ہیں، چنانچہ کوئی مزاحمت، کوئی رکاوٹ، کوئی مشکل انہیں آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔

◆ وہ سخت زندگی گزارنے کے عادی ہوتے ہیں، تکالیف برداشت کرتے ہیں اور مشکلات کا حوصلہ مندی سے مقابلہ کرتے ہیں۔

خواتین

برج عقرب کے تحت پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف وخصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

◆ وہ جرأت مند اور اولوالعزم ہوتی ہیں۔

◆ وہ اپنے حسن کے سحر اور دل میں اتر جانے والی نگاہوں کی بدولت اپنے مخاطب کے ذہن کو بڑی آسانی سے پڑھ لیتی ہیں۔

◆ وہ محبت اور رقابت دونوں میں ایک باوقار انداز اختیار کرتی ہیں اور کسی کے خلاف انتقامی کارروائی بھی کرتے ہیں تو نہایت خاموشی اور مہذب انداز سے کرتی ہیں۔

◆ ان کی رفاقت میں صحیح معنوں میں اندازہ ہوتا ہے کہ زندگی کیا ہے، کیونکہ وہ زندگی کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہیں اور بہت کچھ سکھا سکتی ہیں۔

◆ وہ مرد کی کمزوری کو کبھی معاف نہیں کرتیں۔

◆ ان میں حاکمانہ جذبات ہوتے ہیں اور وہ خود دوسروں کے اشارے پر چلنے کی بجائے دوسروں کو اپنے اشاروں پر چلانے کی آرزومند ہوتی ہیں۔

◆ انہیں اپنے آپ کو نمایاں کرنے اور نمایاں رکھنے کی بڑی شدید خواہش ہوتی ہے وہ اس کے لئے مسلسل جدوجہد بھی کرسکتی ہیں اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی بھی دے سکتی ہیں۔

◆ وہ خطروں سے کھیلنا پسند نہیں کرتیں مگر اپنی فطری افتادطبع کے باعث انہیں خطرات سے دوچار ہونا ہی پڑتا ہے جن سے وہ اپنی مضبوط قوت ارادی کے باعث عہدہ برآ ہونے میں اکثر کامیاب رہتی ہیں۔

◆ وہ اپنے آپ کو کلیتاً مقدر اور حالات کے رحم و کرم کے حوالے نہیں کرتیں بلکہ ہر کام غور وفکر کر کے اور پوری منصوبہ بندی سے کرتی ہیں۔

◆ وہ جذبہ وفا رکھتی ہیں اور اگرچہ دوستی کو شجر ممنوعہ نہیں سمجھتیں۔ مگر ان کے دوست چند ایک ہی ہوتے ہیں اور ان میں سے بھی ہر ایک کے ساتھ ان کی بے تکلفی نہیں ہوتی۔ وہ اپنے معیار پر پورا اترنے والے مرد یا عورت ہی سے بے تکلفی اختیار کرتی ہیں اور پھر کوشش کرتی ہیں کہ یہ دوستانہ روابط اپنی حدود میں ہمیشہ قائم رہیں، اسی لئے وہ مرد و زن کے آزادانہ اختلاط اور مذہبی و معاشرتی قیود سے آزاد جنسی روابط جیسی باتوں کو سخت ناپسند کرتی ہیں۔

◆ وہ اپنے اندر ایک طرح کی روحانی قوتیں رکھتیں ہیں اور ان میں دوسروں کی نیتوں اور ذہنیتوں کو سمجھنے کی پوری صلاحیت ہوتی ہے اور وہ اپنے فیصلے اس کے مطابق ہی کرتی ہیں۔

◆ وہ غیر معمولی بصیرت کی حامل ہوتی ہیں اور اس بصیرت سے اپنے دشمنوں اور مخالفوں کو زیر کرنے کے لئے پورا پورا کام لیتی ہیں۔

◆ وہ اپنی حاکمانہ فطرت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنے رفیق زندگی کو دبا کر رکھنے کی کوشش کرتی ہیں اور اس کوشش میں کامیاب ہونے کی صورت میں مثالی اور خوشگوار زندگی گزار سکتی ہیں مگر اس کوشش میں ناکامی ان کی زندگی کو تلخیوں سے بھر سکتی ہے۔

◆ اپنی حاکمانہ فطرت کے باوصف وہ اپنے رفیق زندگی سے جارحانہ وظیفہ زوجیت کی توقع رکھتی ہیں اور اسی میں انہیں خوشی، تسکین اور آسودگی محسوس ہوتی ہے۔

◆ وہ سنجیدگی اور خشک مزاجی کو قطعاً پسند نہیں کرتیں بلکہ اپنی زندگی کو ہلچل، ہنگاموں اور گہما گہمی، رونق اور بھرپور جذبوں سے پُر دیکھنا چاہتی ہیں اور سکون کی زندگی کو موت سمجھتی ہیں۔

◆ ان کا دل بے شمار تمناؤں، آرزوؤں اور خواہشات کی آماجگاہ ہوتا ہے۔ وہ ان کی تکمیل بھی چاہتی ہیں اور ان کی تکمیل کے لئے وہ کسی وقت کوئی غلط قدم بھی اٹھا سکتی ہیں۔

◆ وہ حقیقت پسند ہوتی ہیں اور دل کی بات برملا ان کی زبان پر آجاتی ہے۔

◆ وہ اپنی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے دوسروں کی طرف دیکھنے یا دوسروں سے مدد مانگنے ا لینے کی بجائے خود ہی اپنی ذہانت سے کام لیتے ہوئے ان رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے انداز فکر کے مطابق اپنی مشکلات کو خود حل کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوتی ہیں، اس لئے وہ اپنی راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو دوسروں کی مدد لئے بغیر دور کرنے میں اکثر و بیشتر کامیاب رہتی ہیں۔

◆ وہ بیکار بیٹھنے سے نفرت کرتی ہیں اور محنت کرنا پسند کرتی ہیں۔

◆ وہ ثبات و استقلال اور مضبوطی و استحکام کی صفات سے متصف ہوتی ہیں۔ چنانچہ وہ زندگی کے ہر میدان میں استقلال، عزم بالجزم اور ثابت قدمی کا اظہار کرتی ہیں۔

◆ وہ اپنا مقصد حیات حاصل کرنے کے لئے دن رات کی مسلسل محنت اور شدید مشقت سے بھی دریغ نہیں کرتیں اور بالآخر کامیابی و کامرانی حاصل کر کے ہی دم لیتی ہیں۔

◆ ان کی فطرت میں کسی نہ کسی حد تک متلون مزاجی پائی جاتی ہے جس کے باعث وہ پل میں تولہ اور پل میں ماشہ نظر آتی ہیں۔ اسی وجہ سے وہ کئی رنگ بدلنے کی اہلیت اور صلاحیت رکھتی ہیں اور موقع محل کے مطابق ایسا رنگ اختیار کرتی ہیں کہ دوسروں کی ساری توجہ ان کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے۔

◆ وہ اپنے جذبوں کی شدت سے بے چین و مضطرب رہتی ہیں کیونکہ مثبت اور منفی دونوں قسم کے جذبات و احساسات ان میں موجود ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ اچھے مقصد کے لئے کوشاں ہوتی ہیں تو اس کے لئے پوری طاقت اور پوری توانائیاں صرف کر دیتی ہیں مگر جب منفی پہلو پر اتر آئیں تو اپنے ہاتھ کے ایک اشارے اور محض ایک جنبش نظر سے کام لے کر تباہی اور بربادی پھیلانے کا موجب بن سکتی ہیں۔

◆ انہیں اپنے عزیز و اقارب سے گہری وابستگی ہوتی ہے چنانچہ کسی عزیز رشتہ دار کی وفات یا اس کی خطرناک یا طویل بیماری انہیں شدید طور پر متاثر کرتی ہے۔

◆ ان پر اقتدار یا دولت کے حصول کی دھن سوار ہو سکتی ہے اور اس دھن میں وہ ہر اخلاقی حد کو پھلانگتے اور روندتے ہوئے اپنے کو ہر عصمت کو بھی گنوا سکتی ہیں۔

◆ وہ اپنی زندگی کی ڈگر اور اپنی زندگی کے معمولات کو اپنے دل کی ترنگ کے مطابق تبدیل کر سکتی ہیں اور اس قلب ماہیت کیلئے زبردست کوششیں کر سکتیں ہیں۔ ان کی زبردست قوت ارادی اس تبدیلی میں مو

ومعاون بنتی ہے۔ بسا اوقات وہ اس تبدیلی کے لئے آخری حد تک جانے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔

◆ ان کے جنسی جذبات میں بڑی شدت ہوتی ہے چنانچہ جب اور جس طرح وہ یہ جذبات کسی پر نچھاور کرتی ہیں یا جس طرح اپنے رفیق حیات کے جنسی جذبات کی بھرپور تسکین کرتی ہیں، اس طرح اور کوئی عورت نہیں کرسکتی۔

◆ وہ زبردست سے زبردست آدمی میں تبدیلی لانے کا موجب بن سکتی ہیں اور اسی طرح تبدیلی لانے والے اثرات کو روکنے کا سبب بھی بن سکتی ہیں۔ بالفاظ دیگر وہ ہر قسم کی تبدیلی لانے کی قوت رکھتی ہیں۔

وہ اپنی رائے، اپنے ارادے اور اپنے فیصلے کو شاذ ہی بدلتی ہیں اور اکثر و بیشتر اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ اس پر عمل کرتی ہیں۔

◆ وہ اپنی تمام صلاحیتوں سے نہ صرف آگاہ ہوتی ہیں بلکہ ان کو سلیقے سے اور درست مواقع پر استعمال کرنے کا ڈھنگ بھی جانتی ہیں اس لئے وہ لوگوں کو آسانی سے سمجھ لیتی ہیں اور ان پر اپنا آپ ظاہر کئے بغیر ان سے مطلوبہ مفادات حاصل کرلیتی ہیں۔ وہ مظلوم عورتوں کو تڑپتے اور تکلیف اٹھاتے نہیں دیکھ سکتیں اور ان کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتی ہیں۔

◆ وہ اپنے جنسی جذبوں، جسمانی کشش اور رعنائی و جمال کے سحر کے اثرات سے پوری طرح لطف اندوز ہوتی ہیں اور اس سے انہیں پوری دلی خوشی اور فرحت محسوس ہوتی ہے۔

◆ وہ اپنی توہین کو کسی صورت میں بھی قبول نہیں کرتیں اور نہ اس توہین کو برداشت کرسکتی ہیں بلکہ وہ خطرناک انداز میں انتقامی کارروائی کرتے ہوئے اس توہین کا بدلہ لیتی ہیں اور تب کہیں جا کر ان کی طبیعت اطمینان اور سکون محسوس کرتی ہے۔

◆ وہ اپنے آپ کو کسی حال میں ڈانواں ڈول نہیں کرتیں بلکہ مضبوط انداز میں کام کر کے کامیابی حاصل کرتی ہیں۔

◆ وہ کسی کام کو ادھورا نہیں چھوڑتیں بلکہ اسے مکمل کر کے ہی دم لیتی ہیں۔

◆ وہ اپنے اندر جذبوں کا طوفان رکھتی ہیں مگر اسے چھپائے اور دبائے رکھتی ہیں اور اگر ان سے حقارت کا برتاؤ کیا جائے تو وہ طوفان باہر آ کر تباہی پھیلا دیتا ہے۔ اگر واقعتا ان کے ساتھ حقارت کا برتاؤ نہ کیا گیا ہو مگر ان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ ان کی تحقیر کی گئی ہے تو وہ انتقام پر اتر آتی ہیں اور اینٹ کا جواب پتھر سے دیتی ہیں۔

◆ وہ جب کوئی غلطی کر بیٹھتی ہیں تو ان کی انا اور خودداری انہیں اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرنے دیتی اور اس طرح وہ اس قسم کی غلطیاں نہ صرف کرتی چلی جاتی ہیں بلکہ ان کا دفاع بھی کرنے لگتی ہیں۔

◆ وہ مسحور کن اور دلکش شخصیت کی مالک ہوتی ہیں مگر ہر کسی کو اپنے قریب ہونے یا اپنے قریب نہیں آنے دیتیں۔

◆ وہ ہر کام کی کھوج لگا کر اسے سمجھنا پسند کرتی ہیں اور اس سلسلے میں چھوٹی بڑی کسی زحمت یا کوشش کو خاطر میں نہیں لاتیں۔

◆ وہ اپنی ذات میں مگن رہتی ہیں اور نہ تو کسی کی ضرورت محسوس کرتی ہیں اور نہ کسی پر بھروسہ کرتی ہیں۔ اپنے تصورات میں کھو کر وہ مستقبل سے کچھ زیادہ ہی توقعات وابستہ کرلیتی ہیں اور حال کے مسائل سے نپٹتے نپٹتے تھک جانے کے باوجود مستقل مزاجی اور ثابت قدمی کے ساتھ بہتر مستقبل کے لئے کوشاں رہتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھتی ہیں۔

◆ وہ اپنے مذہبی عقائد پر مکمل یقین اور بھروسہ رکھتی ہیں۔ اپنی زندگی میں مختلف غلط کام کرنے کے باوجود وہ اپنے مذہبی اصولوں پر جمی رہتی ہیں وہ چونکہ ہر معاملے میں انتہا پسند ہوتی ہیں اس لئے مذہبی معاملات میں بھی انتہا پسندی سے کام لیتی ہیں۔

◆ ان کے لئے محبت محض جذبات کی تسکین کا نام نہیں بلکہ ایک وسیع تجربہ ہے، جس سے وہ بہت کچھ سیکھتی ہیں۔ یہ تجربہ انہیں ایک عظیم روحانی اور ذاتی طاقت عطا کرتا ہے۔ یہ وہ طاقت ہے جو دل کی بات پر عمل کرتی ہے، عقل مندی اور دانش کی آنکھ سے دیکھتی ہے اور موافق و ناموافق حالات میں ارتقاء کی بہت سی منزلیں طے کرتے ہوئے انجام کار اس انتہا تک پہنچ جاتی ہے جہاں یہ طاقت ان کے لئے اور دوسروں کے لئے توانائیوں کا سرچشمہ بن جاتی ہے۔

علم الاعداد

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد
اور نام کا مفرد عدد ۳ ہو

آپ کا ستارہ قمر ہے۔ جو اچھے خیالات سنجیدگی اور بردباری کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس بات کو واضح کرتا ہے کہ آپ کے اندر ساتھ نبھانے کی طاقت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔

آپ کے خیالات پاکیزہ اور سلجھے ہوئے ہیں۔ دوسروں کے بارے میں آپ کی سوچ بالعموم مثبت ہوتی ہے۔ آپ کسی بھی معاملے میں خواہ مخواہ کی تحقیقات کے قائل نہیں ہیں۔ آپ دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں اور بہت جلدی سے کسی کے بارے میں بدگمان اور سوء ظنی کا شکار نہیں ہوتے۔

محنت کرنا آپ کی فطرت کا جزو ہے، آپ کا ذاتی خیال یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں خوشیاں صحت اور محنت سے حاصل ہوتی ہیں اس لئے آپ اپنی تندرستی کی طرف بھی دھیان دیتے ہیں اور محنت کرنے سے جان نہیں چراتے، آپ فطرتاً مہمان نواز ہیں، دوسروں کی خاطر مدارات کرنا اور ان کی دلجوئی کرنا آپ کی خصوصیات کا اہم حصہ ہیں، آپ کے اندر غور وخوض کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں۔ آپ ہر معاملے کی گہرائی میں آسانی سے پہنچ جاتے ہیں لیکن بالعموم آپ معاملات کی گہرائی میں جانے سے پہلے اور جانے کے بعد اپنی سوچ کو مثبت بنائے رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ سے کسی بھی چیز کے بارے میں ناانصافی کی امید نہیں کی جاسکتی۔

آپ فطرتاً سادہ مزاج ہیں اور سادگی کے قائل ہیں۔ آپ عام روش اور زمانہ کے طور طریقوں سے بہت دور دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کی اپنی ایک رفتار ہے اور اپنا ایک ڈھنگ ہے، آپ نقل کے اور حرص کے قائل نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کا رنگ زمانہ کے رنگ سے ہمیشہ مختلف ہوتا ہے اور آپ کے مزاج اور آپ کے اطوار پر سادگی کی چھاپ ہوتی ہے، آپ کے اندر ایک خوبی یہ پائی جات ہے کہ آپ اپنے بارے میں بہت زیادہ خوش گمانی کا شکار نہیں ہیں۔ جب کہ دوسروں کے بارے میں آپ کی خوش فہمیاں حد سے زیادہ بڑھی ہوتی ہیں اور آپ دوسروں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے اکثر مبالغہ آمیزی کا مظاہرہ بھی کر گزرتے ہیں۔ یہ خوبی بھی آپکو دوسروں سے ممتاز رکھتی ہے اور آپ کے نرالے پن کو ظاہر کرتی ہے۔

آپ کی ازدواجی زندگی قابل تعریف ہوگی کیونکہ آپ اپنی شروعات حیات سے سچی محبت کرتے ہوں گے یوں تو وفاداری اور ساتھ نبھانے کے نقطہ نظر سے آپ دوسروں سے ممتاز ہیں اور بے وفائی کرنا اور ہرجائی پن کا مظاہرہ کرنا آپ کی فطری صلاحیت سے جوڑ نہیں کھاتا لیکن خاص طور پر اپنی بیوی سے آپ کی محبت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوگی اور آپ اپنی بیوی کی خاطر کوئی بھی قربانی دینے سے کبھی دریغ نہیں کریں گے۔

آپ روپے پیسے کے معاملات میں کافی محتاط ہیں۔ اور امانتوں میں خیانت کرنے کو بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ ہر امانت کے معاملات میں بھروسہ آنکھیں بند کر کے کیا جاسکتا ہے۔ آپ کی خوبی یہ ہے کہ آپ خود تو قابل بھروسہ ہیں ہی لیکن آپ دوسروں پر بھی بھروسہ کرتے ہیں اور خواہ مخواہ کسی کے بارے میں آپ بدگمانی کا شکار نہیں ہوتے، آپ ہر انسان پر اس وقت تک بھروسہ کرتے ہیں جب تک اس کی کوئی بددیانتی اور بے ایمانی پایۂ ثبوت کو نہ پہنچ جائے، مالی طور پر آپ کی زندگی بہت زیادہ قابل رشک نہیں ہوتی۔ کیونکہ آپ اپنی فیاضانہ فطرت کی وجہ سے اکثر وبیشتر پریشان ہی رہتے ہیں، آپ دل کھول کر لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور آنکھیں بند کر کے لوگوں کو قرض بانٹ دیتے ہیں اور پھر ان سے اپنا قرض وصول کرنا آپ کے بس سے باہر ہوتا ہے آپ کسی کو تکلیف دے کر اپنی رقم وصول نہیں کر سکتے اور لوگ اپنی مرضی سے اور ہنسی خوشی رقم لوٹانے کے خوگر نہیں ہوتے نتیجتاً آپ کو صبر ہی کرنا پڑتا ہے اور اس طرح آپ کی رقم منتشر ہوجاتی ہے اور آپ کو دولت اکٹھا کرنے کے مواقعات نصیب نہیں ہوتے، آپ حرام کی دولت اکٹھا کرنے کے بھی قائل نہیں ہیں، آپ امیر بننے کے خواہش مند ضرور ہیں لیکن دولت اور پیسے کیلئے ہر وقت بھاگتے رہنا آپ کی فطرت اور آپ کے مزاج کے خلاف ہے، آپ فطری طور پر بہت شرمیلے ہیں اور کبھی کبھی آپ کا شرمیلا پن آپ کی ترقیوں میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

اسلام کے جھروکے سے

اللہ کا فون نمبر کیا ہے؟

چودہ سو سال سے برابر کام کر رہا ہے اللہ کا فون جو کہ کبھی نہیں ہوا خاموش

پرانے زمانے میں عرب ملکوں میں اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں تھا۔ اس لئے سندیش پہنچانے کے معاملے میں کافی پچھڑا ہوا تھا۔ آج کے دور میں تو کمیونیکیشن کا جال نیٹ ورک کی شکل میں پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ پلک جھپکتے ہی ایک دوسرے کو میسیج مل جاتا ہے۔ اس سے سے ودھن کی بہت بڑی بچت ہوئی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا میں آنے سے پہلے تک یہ رواج تھا کہ جسے اپنی بات دوسروں تک پہنچانی ہوتی تھی تو وہ شخص ایک اونچی پہاڑی پر برہنہ ہوکر "یاصباحاہ، یاصباحاہ" زور زور سے چلا چلا کر آوازیں لگاتا تھا۔ اس کی آواز سن کر لوگ اکٹھا ہونا شروع کر دیتے تھے جس سے اس کی بات ان لوگوں تک پہنچ جاتی تھی۔

جب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرب کی سرزمین پر تشریف آوری ہوئی اور آپ نے تمام برائیوں کو دیکھا اوران کا سدھار کرنا شروع کیا تو آپؐ کی نظر اس اور بھی گئی۔ آپؐ نے یہ دستور قائم رکھا۔ بس اس میں یہ سدھار کیا کہ پہلے کی طرح اب کوئی ننگا ہوکر نہیں بلکہ کپڑے پہن کر اپنی بات کہے گا۔

پھر وقت نے کروٹ بدلی تو سندیش (پیغام) چٹھی کی شکل میں آنے جانے لگے۔ جس میں چوپائے اور پرندوں کا اہم رول رہا۔ لیکن اس میں دشواریاں (مشکلیں) بہت آتی تھیں، ایک استھان سے دوسرے استھان تک پہنچنے میں کئی کئی دن لگ جاتے تھے، سینکڑوں میل کا ریگستان کا علاقہ جو کہ آندھیوں بھرا رہتا تھا بڑی مشکل سے طے ہوتا تھا۔

البتہ آج کے ڈیجیٹل دور میں کوئی مشکل نہیں، کمیونیکیشن نے اسے آسان بنا دیا ہے، فون نے لوگوں کی دوریاں سمیٹ کر دلوں کو قریب لا دیا ہے، بس بٹن دبایئے اور ہیلو، ہائے شروع۔

اللہ پاک کا ٹیلی فون نمبر کو آئے ہوئے چودہ سو سال بیت چکے ہیں۔ یہ نمبر ہمیں آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نصیب ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف کی سیر پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ عرش الٰہی پر پہنچے تو وہاں سے واپسی پر اللہ پاک نے اپنے پیارے و دلارے نبی کو امت مسلمہ کی بھلائی و کامیابی کے لئے تحفے کے طور پر چوبیس گھنٹوں میں صرف پانچ فرض نمازیں دے کر رخصت کیا، انہی پانچوں نمازوں کے ذریعے اللہ سے بات ہوسکتی ہے۔ یہاں سے اللہ کے فون نمبر کی شروعات ہوتی ہے۔

فون نمبر سے پہلے کوڈ لگایا جاتا ہے تو پانچ فرض نمازوں کا کوڈ بنا پانچ 5۔ کوڈ کے بعد شروع ہوتا ہے نمبر۔ صبح کی یعنی فجر کی نماز میں دو فرض ہیں، دوپہر یعنی ظہر کی نماز میں چار فرض ہیں اور عصر کی نماز میں بھی چار فرض ہیں، مغرب کی نماز میں تین فرض ہیں اور اختتام نماز عشا میں چار فرض ہیں اور تین وتر ہیں۔ اس طرح سے پورا فون نمبر 05244343 بنتا ہے۔ بس اپنی ہر ایک مشکل کو آسان کرانے کے لئے پابندی سے روزانہ نمبر ڈائل کرتے رہیے۔

چونکانے والی بات یہ ہے کہ آج کے سائنسی دور میں فون کا کوڈ 95 میں بھی 5 آیا اور 2 کی سنکھیا سے نمبر شروع ہوتا ہے تو وہاں بھی 2 سے شروع ہے اور آج بھی 6 نمبر کی ڈیجٹ ہے اور تب بھی 6 نمبر کی ڈیجٹ بنی۔

ایمرجنسی کی صورت میں ڈائریکٹ 6 نمبر یعنی تہجد کی 6 رکعتیں جو کہ وی آئی پی ہوٹ لائن نمبر ہے جس پر سیدھے طور سے فون رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے اور اپنی پریشانیوں کو فوراً حل کرانے عرضی دی جاسکتی ہے۔ سنت مؤکدہ اور نوافل کے ذریعے رابطہ کو بڑھایا بھی جاسکتا ہے۔

رمضان المبارک کی خصوصی سروس سے فائدہ اٹھانے کے لئے 30 کو یاد رکھیں۔ یعنی 30 دن کی مقدس راتوں کو۔

اس طرح اللہ پاک کے کمیونیکیشن نیٹ ورک کے ذریعے روزانہ ایمرجنسی حالت میں ہوٹ لائن پر اور اسپیشل سروس کے تحت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

نوٹ: اس لیکھ کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ میرا اپنا نجی نظریہ ہے۔

منصور احمد قصار بجنور، یوپی موبائل 9319259162

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اس عورت کے اولاد کیوں نہیں ہوتی

اگر کسی عورت کے بارے میں یہ اندازہ کرنا ہو کہ اس کے اولاد کیوں نہیں ہوتی تو اس کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر حسب قاعدہ مستحصلہ برآمد کریں اور مجموعہ اعداد میں شوہر کے نام کے اعداد بھی شامل کریں۔ اگر شوہر اپنے نام کے ساتھ کوئی لقب خطاب یا تخلص وغیرہ بھی لگاتا ہو تو اس کے اعداد بھی شامل کریں۔ البتہ شوہر کی ماں کے اعداد شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مستحصلہ اگر ایک چار یا سات ہو تو عورت بانجھ ہے۔ اگر ۲ ہو تو اس کے رحم میں کوئی خرابی ہے جو دور ہو سکتی ہے۔ اگر ۵ یا ۸ ہو تو رحم پر ورم ہے۔ اگر ۳، ۶ یا ۹ ہو تو جنات کے اثرات میں یا پھر کوکھ بندھ ہے۔

مثال کے طور پر ۱۵ رنومبر ۲۰۰۵ء کو بعد نماز فجر کسی نے یہ سوال کیا کہ خالدہ بنت زاہدہ کے اولاد کیوں نہیں ہوتی اور خالدہ کے شوہر کا نام سلیم احمد عرف منو ہے تو اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے تفصیل یوں پھیلانی پڑے گی۔

(۱) خالدہ۔ زاہدہ	۶۶۴	۵
(۲) سلیم احمد منو	۲۸۹	۱
(۳) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۶۹۴	۱
(۴) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۵) ماہ عیسوی نومبر	۱۱	۲
(۶) سن عیسوی	۲۰۰۵ء	۷
(۷) تاریخ قمری	۱۲	۳
(۸) ماہ ہجری شوال	۱۰	۱
(۹) سن ہجری	۱۴۲۶ھ	۴
(۱۰) تاریخ ہندی	۱	۱
(۱۱) ماہ ہندی مگھر	۸	۸
(۱۲) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۲	۱
(۱۳) دن منگل ۳	۳	۳
(۱۴) برج قوس	۹	۹
(۱۵) متعلقہ ستارہ مشتری مثبت عدد	۳	۳
(۱۶) منزل قمر دبران	۴	۴

آیئے ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۴ ۳ ۹ ۳ ۱ ۸ ۱ ۴ ۱ ۳ ۷ ۲ ۶ ۱ ۱ ۵
۷ ۳ ۳ ۴ ۹ ۹ ۵ ۵ ۴ ۱ ۹ ۸ ۷ ۲ ۶
۱ ۶ ۷ ۴ ۹ ۵ ۱ ۹ ۵ ۱ ۸ ۶ ۹ ۸
۷ ۴ ۲ ۴ ۵ ۶ ۱ ۵ ۶ ۹ ۵ ۶ ۸
۲ ۶ ۶ ۹ ۲ ۷ ۶ ۲ ۶ ۵ ۲ ۵
۸ ۳ ۶ ۲ ۹ ۴ ۸ ۸ ۲ ۷ ۷
۲ ۹ ۸ ۲ ۴ ۳ ۷ ۱ ۹ ۵
۲ ۸ ۱ ۶ ۷ ۱ ۸ ۱ ۵
۱ ۹ ۷ ۴ ۸ ۹ ۹ ۶
۱ ۷ ۲ ۳ ۸ ۹ ۶
۸ ۹ ۵ ۲ ۸ ۶
۸ ۵ ۷ ۱ ۵
۴ ۳ ۸ ۶
۷ ۲ ۵
۹ ۷
۷

سات برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خالدہ بنت زاہدہ بانجھ ہے۔

(باقی آئندہ)

✡❄✡✡❄✡

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف وتعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت -/40 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام وخواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہورہا ہے۔ قیمت -/40 علاوہ محصول ڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر ''حرف آخر'' کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/60 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

ھمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دوبار شائع ہوچکا ہے، اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/50 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعۂ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آگیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ۔ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت -/40 روپے

محبت نمبر ۲۰۰۴ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کرسکتے، سینکڑوں فارمولوں کو ''محبت نمبر'' میں جمع کردیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت -/80 روپئے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت -/50 روپے علاوہ محصول ڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہوسکے گی

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

لعل رمانی

اس کو عربی میں لعل رمانی اور انگریزی میں سپائینل (SPINEL)
تے ہیں۔ یہ پتھر یاقوت کے ہم پلہ ہے۔ سختی ۸ درجے کی ہے اس لئے
رف الماس، یاقوت اور نیلم ہی سے کاٹا جا سکتا ہے۔ یہ پتھر بہت سے
سام میں پایا جاتا ہے۔ ماہرین حجرات نے اسکی چند قسموں کا ذکر کیا ہے۔

(۱) سپائینل ـــــ گہرے سرخ رنگ کا۔
(۲) بالاس سپائینل ـــــ گلابی رنگ کا۔
(۳) سفائر سپائینل ـــــ نیلے رنگ کا سرخی مائل۔
(۴) پیلس سپائینل ـــــ زردی مائل سرخ رنگ کا۔
(۵) سیل سپائینل ـــــ گہرے رنگ کا۔
(۶) پیلوناسٹس سپائینل ـــــ سبزی مائل سرخ رنگ کا۔
(۷) ایلمنڈائن سپائینل ـــــ جامنی اور بھورے رنگ کا۔

● ماہرین نے فرمایا ہے کہ لعل رمانی کے استعمال سے عزت و برکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ شہرت و ناموری بڑھتی ہے۔

● اس کے استعمال سے سانپ قریب نہیں آتے۔

● غم و غصہ کو دور کرتا ہے، مزاج میں اعتدال پیدا کرتا ہے، دلی مرادیں پوری کرتا ہے۔ ● جو بچے نیند میں چونکتے یا ڈرتے ہیں اگر لعل رمانی ان کے گلے میں ڈال دیا جائے تو انہیں اس مرض سے نجات ملتی ہے۔ ● اس پتھر کے استعمال سے روزگار فراہم ہوتا ہے۔ روزی میں خیر و برکت ہوتی ہے، دشمن مغلوب رہتے ہیں۔

● انسان کے اندر خود اعتمادی پیدا کرتا ہے، حوصلہ بڑھاتا ہے، قوت ارادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ● انسان کے اندر جرأت و جسارت پیدا کرتا ہے، اس کو پہننے سے مزاج میں شگفتگی رہتی ہے۔ ● ماہرین فلکیات کا کہنا ہے کہ اگر یہ پتھر استعمال کے دوران پھیکا پڑ جائے تو زندگی میں اہم تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر خاکی ہو جائے تو پریشانی پیدا ہو سکتی ہے، کاروبار میں نقصان ہو سکتا ہے اور صحت خراب ہو سکتی ہے، اگر پیلا پڑ جائے تو لڑائی جھگڑے کی علامت ہے، سفید پڑ جانے سے بیماری کی نشاندہی کرتا ہے کہ عنقریب کسی موذی مرض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اور اگر رنگ اُڑ جائے تو کسی رسوائی اور بدنامی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

● لعل رمانی کے استعمال سے زخم جلد بھر جاتے ہیں۔ حسن میں اضافہ کرتا ہے۔ چہرے کی رنگت کو چمکاتا ہے۔

● مرض برص میں مفید ہے۔

● لعل رمانی طاعون سے محفوظ رکھتا ہے اگر کوئی بھی مرض طاعون کی طرح پھیل رہا ہو تو وہ شخص اللہ کے فضل سے محفوظ رہے گا۔ جس نے لعل رمانی کی انگوٹھی پہن رکھی ہوگی۔

● یہ پتھر دل و دماغ میں چستی پیدا کرتا ہے۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت دیتا ہے۔ ● خونی بواسیر کو ختم کرنے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

● جریان سے نجات دلاتا ہے۔ ● خون کی خرابی سے محفوظ رکھتا ہے۔ ● جگر کی خرابی سے حفاظت رہتی ہے۔ ● احتلام سے نجات دلاتا ہے۔ ● غشی اور بے ہوشی کے حالات میں اس کے استعمال سے غشی ٹوٹ جاتی ہے۔ ● لعل رمانی جسم کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور ہاتھ پیروں کے اندر پھرتی پیدا کرتا ہے۔ ● لعل رمانی مردانہ کمزوری سے نجات دلاتا ہے اور اعضاء کے اندر قوت پیدا کرتا ہے۔

● لعل رمانی حواس خمسہ کی حفاظت کرتا ہے۔ یعنی جس شخص نے لعل رمانی کی انگوٹھی پہن رکھی ہوگی اس کے بولنے کی قوت، سونگھنے کی قوت، چھونے کی قوت، سننے اور دیکھنے کی قوتیں محفوظ رہیں گی۔ جن لوگوں کی بینائی متاثر ہو اگر وہ لعل رمانی پہن لیں تو انکی بینائی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

● لعل رمانی عورتوں کے پوشیدہ امراض میں فائدہ کرتا ہے اور حیض و نفاس کی کثرت و قلت میں اعتدال پیدا کرتا ہے۔

● لعل رمانی کے استعمال سے طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے۔ اُداسی دور ہوتی ہے اور چہرے پر بشاشت آتی ہے۔

✿✿✿✿✿✿

● کھجور کھانے سے پشت مضبوط ہوتی ہے۔ کھجور آنکھ کان کو قوت دیتی ہے اور ذہن کو خوشبودار بناتی ہے قوت باہ میں اضافہ کرتی ہے۔

● کسی نئے شہر میں داخل ہو تو کھانے سے پہلے وہاں کی پیاز استعمال کرو۔ انشاءاللہ اس شہر کے وبائی امراض سے حفاظت رہے گی۔

● شہد میں خاص برکت رکھی گئی ہے۔ اسمیں تمام امراض کے لئے شفاء ہے۔ ستر سے زیادہ پیغمبروں نے شہد میں خیر و برکت کی دعا کی ہے۔

● ناک کے بال کٹوانے سے مرض جذام دفع ہوتا ہے۔

● امرود کھانے سے دل اور پیٹ کے امراض ختم ہوتے ہیں۔

● کنگھا زیادہ کرنے سے بلغم سے نجات ملتی ہے۔

● پیشاب روکنے سے مثانہ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

● کسی بھی کام کیلئے صبح سویرے جاؤ۔ انشاءاللہ کامیابی ملے گی۔

● روزانہ پیدل چلنے سے مرض ذیابیطس پیدا نہیں ہوتا۔

● اگر کسی کو سوگر (ذیابیطس) کی بیماری ہو جائے تو اس کو گیہوں کے آٹے میں جو کا آٹا ملا کر روٹی بنوانی چاہئے اس روٹی کے کھانے سے ذیابیطس سے نجات ملے گی۔

● بادی کے بخار کو دفع کرنے کے لئے پیپل کے پتے پر بسم الله الرحمن الرحیم هو الشافی هو الکافی لکھ کر چاٹنے سے بادی کا بخار ختم ہو جاتا ہے۔

● سفید زیرہ پھانک کر دودھ پینے سے عورت کے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

● پیاز جیب میں رکھنے سے لو کا اثر نہیں ہوتا۔

● پاؤں کے تلوے اور ایڑیاں صاف رکھنے سے حافظہ صحیح رہتا ہے اور دماغ روشن ہو جاتا ہے۔

● ببول کے درخت کے نیچے سونے سے موٹاپا کم ہو جاتا ہے۔

● لیموں کا رس پانی میں ملا کر منہ دھونے سے منہ کی جھائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

● ناخن کاٹنے سے روزی میں اضافہ ہوتا ہے۔

● اگر کوئی شخص رات کو سو کر کسی خاص وقت میں بیدار ہونا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ سونے سے پہلے اپنا نام لے کر تین بار کہے کہ فلاں وقت بیدار کر دینا۔ انشاءاللہ عین اسی وقت آنکھ کھل جائے گی۔

● انڈے اُبالتے وقت پانی میں تھوڑا سا اگر نمک ڈال دیں تو انڈوں کا چھلکا آسانی سے اُتر جاتا ہے۔

● بوقت دردزہ ۲۱ مرتبہ "یا اللہ" پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو پلانے سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔

● بلڈ پریشر اور موٹاپا کم کرنے کے لئے دن میں تین بار (صبح دوپہر شام) ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔

● انگور کے تازہ پتے لے کر رات کو پانی میں رکھیں۔ صبح کو ان پتوں کو پانی میں جوش دیں۔ یعنی اُبالیں اس کے بعد نہار منہ آدھا گلاس پی لیں، رات کو کھانے کے دو گھنٹے کے بعد پھر آدھا گلاس پی لیں۔ اس عمل کو تین دن تک کریں۔ انشاءاللہ گردے کی پتھری پیشاب کے راستے باہر آ جائیگی۔

دسویں قسط

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

حق تعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق سے "کرشمات جفر" کے قارئین کے لئے ایک ایسا نقش پیش کررہے ہیں جو روحانی عملیات اور علم جفر کا ایک پوشیدہ خزانہ ہے۔ اکابرین عملیات اس طرح کے خزانوں کو اس مصلحت سے اپنے سینوں میں مدفون کرکے اس دنیا سے چلے گئے تھے کہ نااہل لوگ ان عملیات کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔ لیکن ہم نے اپنے قارئین سے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ ہم ہر راز سے پردے ہٹائیں گے اور ہر قیمتی فارمولے کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے اس دعا کے ساتھ کہ رب العالمین اہل لوگوں کو ان سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دے اور نااہل لوگوں سے ان فارمولوں کو محفوظ رکھے۔ اللہ پر بھروسہ کے ساتھ ہم "لوح فتوحات عظیم" کا نقش اور اس کا طریقہ ہدیہ قارئین کررہے ہیں۔ یہ لوح کاروبار کے معاملات میں اور رزق کی فراوانی کے سلسلے میں ایک عظیم نعمت ہے۔ اس لوح کو فریم میں چسپاں کرکے اپنے گھروں میں دکانوں میں اور دفتروں میں آویزاں کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ اس کے آویزاں ہونے کے بعد کاروبار دن بدن ترقی کرتا رہے گا اور دولت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ اس لوح کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ ہر طرح کی بندش اور رکاوٹ کو ختم کرتی ہے اور نحوستوں اور بغض وعناد کے غلط اثرات سے بھی نجات دلاتی ہے۔ نیز یہ نظر بد اور روک ٹوک سے پیدا ہونے والے مسائل سے بھی انسان کو بچاتی ہے۔ یہ لوح ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اور اس لوح کا ہدیہ عاملین ہزاروں روپے وصول کرلیتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے قارئین کے نفع کی خاطر اس لوح کو بہت آسان زبان میں نقل کررہے ہیں تاکہ خواص کے ساتھ عوام بھی اس سے استفادہ کرسکیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے۔ سب سے پہلے طالب کے نام کے اعداد مع والدین لیں۔ اگر وہ شادی شدہ ہے تو شریک حیات کے بھی نام کے اعداد لیں (شریک حیات کے والدین کے اعداد نہیں لیں گے) اس کے بعد دیکھیں کہ طالب کے نام کا حرف اول کیا ہے۔ اگر وہ آتشی ہے تو آتشی تمام حروف جو سعد ہوں ان کے اعداد بھی شامل کرلیں۔ پھر ان چار آیات کے اعداد لیں۔

(آیت:۱) اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز (سورۂ شوریٰ آیت:۱۹) اعداد ۱۲۸۷

(آیت:۲) ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین (سورۂ ذاریات، آیت:۵۸) اعداد ۱۸۴۶

(آیت:۳) ان یرزق من یشاء بغیر حساب۔ (سورۂ آل عمران آیت:۱۷) اعداد ۲۱۱۹

(آیت:۴) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (سورۂ طلاق آیت:۳) اعداد ۱۴۴۷

۶۶۹۹

اسکے بعد ان مندرجہ ذیل اسماء الٰہی کے اعداد شامل کرنے چاہئیں۔

اسماء الٰہی	اعداد
یااللہ	۶۶
یاوہاب	۱۴
یارزاق	۳۰۸
یاغنی	۱۰۶۰
یامغنی	۱۱۰۰
یافتاح	۴۸۹
یاکفیل	۱۴۰
یاوکیل	۶۶
یاوارث	۷۰۷
یاواسع	۱۳۷
	۴۰۸۷

اس کے بعد ان میں چاروں فرشتوں کے نام کے اعداد شامل کرنے چاہئیں۔

نام	اعداد
جبرائیل	۲۴۷
میکائیل	۱۱۲
اسرافیل	۳۸۲
عزرائیل	۳۱۹
	۱۰۶۰

سعد حروف کی جدول یہ ہے۔

آتشی سعد	ا ہ ط م ۱ ۵ ۹ ۴۰
آبی سعد	و ی ت ض ۶ ۱۰ ۴۰۰ ۸۰۰
بادی سعد	ک س ق ث ۲۰ ۶۰ ۱۰۰ ۵۰۰
خاکی سعد	د ح ل ع ۴ ۸ ۳۰ ۷۰

نقش کی چال طالب کے عنصر کے اعتبار سے چلیں۔

مثال۔

نام طالب۔ فرزانہ ۳۴۳ ۳۴۳

نام والدین۔ طاہرہ حسین ۱۲۸ ۱۲۸

نام شریک حیات۔ انور عمر ۵۶۷ ۵۶۷

۱۰۳۸

فرزانہ کے نام کا حرف اول آتشی ہے تو آتشی حروف جو حروف سعد ہیں ان سب کے اعداد بھی اٹھائیں گے۔

جو یہ ہیں۔ ۱+۵+۹+۴۰=۵۵۔

کل ٹوٹل یہ ہوا۔ ۱۲۹۳۹

وضع حسب قانون ۱۲۹۰۹

۶۶۹۹
۴۰۸۷
۱۰۶۰
۱۰۳۸
۵۵
۱۲۹۳۹
۳۰
۱۲۹۰۹

چار سے تقسیم کے بعد ایک باقی رہے گا۔ گویا نقش کر کے ویں خانہ میں اضافہ ہوگا۔

فرزانہ کا عنصر معلوم کرنے کے لئے فرزانہ کے نام کے اعداد کو ۴ سے تقسیم کیا تین باقی رہنے کا مطلب ہے کہ عنصر آبی ہے اگر دو بچے ہے تو عنصر بادی ہوگا۔ اگر ایک بچتا ہے تو آتشی ہوگا اگر برابر تقسیم ہو جائے تو عنصر خاکی ہوگا۔

۴)۳۴۳(
۳۲
۲۳
۲۰
۳

نقش آبی چال سے بنے گا جو یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز

یا اللہ یا وھاب یا رزاق

۳۲۳۱	۳۲۲۷	۳۲۳۳	۳۲۲۷
۳۲۳۳	۳۲۲۸	۳۲۳۰	۳۲۲۸
۳۲۳۵	۳۲۳۲	۳۲۲۹	۳۲۳۳
۳۲۳۰	۳۲۳۲	۳۲۳۶	۳۲۲۱

جبرائیل ... میکائیل ... اسرافیل ... عزرائیل

یہ نقش دو بنائے جائیں گے۔ ایک نقش آٹے میں گولی بنا کر پانی میں ڈالا جائے گا اور ایک نقش گھر یا دفتر وغیرہ میں چسپاں کرا دیا جائے گا۔ نقش اتوار کے دن پہلی ساعت میں بنے گا۔ اور اسی اتوار کی آخری ساعت میں آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالا جائے گا۔ آویزاں کرنے کے لئے کسی بھی دن ساعت شمس میں دیوار پر لگا دیں۔ انشاء اللہ فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے اور رزق کی فراوانی اور خیر و برکت کا دور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شروع ہوگا۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡
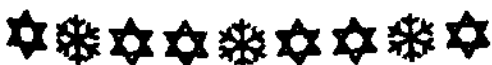
رشتہ نکاح شادی کے لئے

مجرب بے نظیر عمل ونقوش

سعید احمد خورجہ

یہ عمل ان بہن بھائیوں کے لئے ہے کہ جو شادی کی خوشیوں سے مایوس ومحروم ہیں۔ رشتے تو آتے ہیں مگر ہو نہیں پاتے خواہ وہ کوئی بھی وجہ ہو ستاروں کی گردش ہو یا اپنے اپنے شادی والے طالع پر کسی ستارے کی نحس نظر پڑرہی ہو ان بہن بھائیوں کے لئے یہ عمل ونقوش بے حد سریع التاثیر ہیں آزما کر دیکھیں۔ انشاء اللہ ضرور فیضیاب وکامیاب ہوں گے میرا کئی بار کا تجربہ ہے قدرتاً غیبی اسباب پیدا ہوں گے۔ آپ کو بھاگنے دوڑنے کی ضرورت نہیں ہے رشتہ شادی کیلئے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ طالب اپنے مع والدہ کے عدد نکالے ٹوٹل عدد کو ۱۲ سے تقسیم کرنے پر باقی جو بھی بچے وہ طالب کا اپنا برج طالع ہے۔ بقیہ برج کے ستارے کو معلوم کرے اور اس ستارے سے متعلقہ حرف کے عدد نکال کر اپنے مع والدہ کے عدد میں شامل کرے باقی برج اور ستاروں و حرفوں کی جدول جون ۲۰۰۴ء طلسماتی دنیا کے صفحہ نمبر: ۶۱ پر دیکھیں کہ تقسیم سے باقی بچنے پر کونسا برج ہے اور حاکم ستارہ کون ہے اور ستارے کے حرف کیا کیا ہیں۔ اب میں آپ کو مثال دے کر سمجھاتا ہوں تاکہ آپ صاحبان کو زیادہ پریشان نہ ہونا پڑے۔ مثال۔

طالب زکاء اللہ عدد ۹۵

والدہ بسم اللہ کا عدد = ۱۶۸

۱۲)۲۶۳(۲۱
۲۴
۲۳
۱۲
۱۱

گیارہ بچنے پر معلوم ہوا کہ طالب کا برج دلو ہے۔ ستارہ زحل ہے

حرف = الف = ب = ج = د۔ ٹوٹل عدد ——— ۱۰
۱ ۲ ۳ ۴

اب طالب کا زائچہ بنایا۔ اس طرح طالب کا اپنا پہلا گھر یعنی بیت الطالع دلو ہے۔

مطلوب یعنی مقصد کے عدد۔

رشتہ	۹۰۵
نکاح	۷۹
شادی	۳۱۵
ساتواں گھر اسد	
ستارہ شمس کے حرف	۲۲۰
	۱۵۱۹
طالب مع والدہ	۲۷۳

مع ستارے کے عدد ——— ۱۷۹۲ ٹوٹل مجموعہ

۱۷۹۲
۳۰
۴)۱۷۹۲(۴۴۰
۱۶
۱۶
۱۶
۱۶
۲

باقی بچنے پر نویں خانے میں ایک عدد بڑھایا جائے گا۔
(نوٹ) غیر مسلموں کے لئے لفظ نکاح کے عدد شامل نہ کریں نہ لکھیں۔

اب ہم نے نقش حاصل تقسیم (۴۳۰) سے پر کیا۔

نقش پر کرنے کے بعد طالب اپنے مع والدہ، مع ستارے کے حرف بسط حرفی فاصلے سے لکھیے یعنی الگ الگ۔ اس طرح تا کہ درمیانی جگہ میں طالب۔ زک ااا ل ل ب س م ال ل ہ اب ج د

مطلوب۔ بسط حرفی۔ رش ت ہ ن ک اح ش ادی م ن س ع۔

زرک ش ا، ت اہ ان، ل ک ل اہ، ح ب ش س ا، م دای ل، م ل ن ہ س، اع ب ج د۔

زرکشا، تاہان، لکلاہ، حبشسا، مدایل، ملنہس، اعجبد۔

نقش بھرنے کے بعد حرفوں کے کلمات بنا کر نقش کے چاروں طرف تحریر کردیں۔ طاق حرف ہوں تو (۵،۵) کے کلمہ جفت حرف ہوں تو (۴،۴) کے کلمات۔ جیسے کہ بنا کر دکھائے گئے ہیں۔ ٹوٹل حرف (۳۵) ات کلمات بنے چاروں طرف اس طرح تحریر کریں۔ کبھی کبھی مقصد کے طابق (۱۱)(۹)(۷)(۵) کلمات بھی بنتے ہیں جو کہ چاروں طرف تحریر رنے ہیں۔

اب نقش مکمل ہے۔ سات نقش آتشی جلانے کے لئے۔ (۱) نقش ی درخت کی جڑ میں دابنا۔ (۱) نقش بادی درخت پر باندھنے کیلئے (۱) ں طالب کے عنصر کے مطابق گلے یا بازو کے لئے انشاء اللہ۔ چھ مہینے درمیان آپ کا دلی مقصد من موافق رشتہ نکاح شادی ہوجائے گی۔

(نوٹ) یہ نام جو میں نے طالب مع والدہ کے لکھے ہیں یہ جان کر لکھے گئے ہیں کیونکہ طالب مع والدہ کے نام میں لفظ اللہ شامل ہے۔ آتشی نقش جلانے والوں میں درمیان میں زکاہ کا عدد (۶۶) ابن (۱۶۸) عدد لکھ دیئے ہیں تا کہ لفظ اللہ کی بے حرمتی نہ ہو باقی میں عبارت لکھ دیجئے۔ عامل کے سامنے بہت سے ایسے نام آئیں گے جس میں لفظ اللہ شامل ہوگا کیونکہ لفظ اللہ ذاتی نام ہے اسلئے اس بات کا خاص خیال رکھیں اور باقی طریقے جون ۲۰۰۴ء کے رسالے کا مطالعہ کریں اگر کہیں کوئی بھول ہوگئی ہو تو معاف کردینا خادم ہوں۔ اس کے شائع ہونے کے بعد آپ صاحبان کی پیش نظر ایسے علوم کے لئے دیئے جائیں گے جس سے آپ شاید انجان ہوں۔

(۱) عادت بد، مثلاً شراب خوری، جوا، آوارگی، ناکارہ پن، بدچلنی، مطلوب کی غیر موجودگی میں وہ اپنی ان تمام بری عادتوں سے باز آئے گا چاہے کہیں بھی ہو۔ (۲) جو بہن بھائی نعمت اولاد سے محروم ہیں۔ (۳) متعلقہ برجوں سے اسماء حسنیٰ اپنے برج کے تحت اسماء حسنیٰ کا ورد رکھ کر کامیابی جلد از جلد کوئی بھی مقصد ہو یہ علم آگے پیش نظر کئے جائینگے انشاء اللہ

اپنا انجام خواب میں دکھائی دے

جو کوئی یہ چاہے کہ اسے اپنا انجام خواب نظر آئے تو اسے چاہئے کہ وہ سونے سے قبل وضو کرے اور دو رکعت نفل نماز تحیۃ الوضو اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سات مرتبہ سورۂ والضحیٰ اور سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر قبلہ رخ منہ کرکے لیٹے اور سوجائے پہلی ہی شب خواب میں معلوم ہوجائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ یہ عمل بدھ کی رات سے کرے۔ اگر پہلی شب مقصد پورا نہ ہو تو تین شب تک لگاتار کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

ترقی رزق

رزق میں ترقی اور فراوانی کے لئے چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد وتر سے پہلے دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دہر پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر پڑھے۔ نماز پڑھنے کے بعد اپنا بایاں ہاتھ سینے پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں شہ رگ کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور ایک سو مرتبہ یالطیف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں فراوانی ہوگی۔

دعوت خلخلۃ الہوا

تحریر: حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی وروحانی

اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ پاکستان فون: 0092-4442-74734

(۱) محبت و تسخیر کے لئے

جب کسی کو اپنی محبت میں بے قرار کرنا چاہیں تو ہرن کی جھلی پر سعد وقت کا انتخاب کر کے عروج ماہ میں پہلی خاتم زعفران اور ماالورد کی روشنائی سے تحریر کریں اور نیچے اپنے مقصد کی عزیمت بھی تحریر کریں۔ مثلاً اس مقصد کے لئے اس طرح بھی عزیمت تحریر کرسکتے ہیں۔ یَاخُدَّامُ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ تَوَکَّلُوْا بِمُحَبَّۃِ فلاں وفلاں" پھر اس پر دعوت خلخلۃ الہوا سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ ہر مرتبہ آخر میں ایک بار مندرجہ بالا عزیمت بھی پڑھیں۔ اب اس کو کسی شیریں پھل دار درخت کی شاخ پر باندھ دیں تا کہ ہوا میں لہراتا رہے پس جوں جوں تعویذ ہوا میں لہرائے گا توں توں مطلوب کا دل بے قرار ہوگا اور وہ آپ کی محبت میں دیوانہ ہو کر حاضر ہوگا۔

(۲) کسی کو اپنی محبت میں سرشار کرنا

جب کسی کو اپنی محبت میں سرشار کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ساتوں خاتم الگ الگ ایک کوری ٹھیکری پر تحریر کریں اور ہر ایک کے نیچے مندرجہ ذیل عزیمت بھی تحریر کریں۔

یَاخُدَّامُ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ تَوَکَّلُوْا بِجَلْبِ فلاں بنت فلاں در عشق فلاں ابن فلاں۔ پھر روزانہ ایک ٹھیکری پر تین مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں اور ہر مرتبہ آخر میں ایک بار مندرجہ بالا عزیمت بھی پڑھیں اور اس ٹھیکری کو آگ میں دفن کر دیں، روزانہ اسی طریقہ کے مطابق ایک ٹھیکری پڑھ کر زیر آتش دفن کر دیا کریں۔ سات روز پورے نہ ہوں گے کہ مطلوب آپ کے عشق میں دیوانہ ہو کر حاضر ہوگا۔

(۳) حاضری مطلوب کے لئے

جب مطلوب کو حاضر کرنا چاہیں تو اس طریقہ کو استعمال کریں مطلوب روئے زمین میں جہاں کہیں بھی ہوگا حاضر ہو جائے گا۔ مطلوب کا مستعمل پارچہ لے کر اس پر پہلی، دوسری اور تیسری خاتم تحریر کریں پھر اس کا فلیتہ بنا کر نئے چراغ میں روغن چنبیلی ڈال کر عشاء کے بعد چراغ روشن کریں اور سامنے بیٹھ کر روزانہ پانچ مرتبہ دعوت پڑھیں، پانچ راتوں تک مسلسل ایسا ہی کریں۔ پانچ راتیں پوری نہ ہوں گی کہ مطلوب حاضر ہو جائے گا۔

(۴) رزق میں خیر و برکت اور ترقی کے لئے

اگر آپ کی خواہش ہو کہ گراہک زیادہ آئیں اور کاروبار میں خیر و برکت اور ترقی ہو تو ساتوں خاتمیں ایک زرد رنگ کے کاغذ پر تحریر کر کے کاروبار کی جگہ آویزاں کر دیں اور یہی ساتوں خاتمیں درخت سدرہ کے سات پتوں پر ایک ایک کر کے تحریر کریں۔ پھر ان پتوں کو خشک کر کے سفوف کریں اور کاروبار کی جگہ بکھیر دیں مگر سفوف کرنے سے قبل ساتوں پتوں پر سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کاروبار میں خیر و برکت اور بے حد ترقی ہوگی۔ گراہک زیادہ آئیں گے تجارت خوب ہوگی۔

(۵) چور معلوم کرنا

اگر کوئی چیز چوری ہوگئی ہو اور چور کا پتہ نہ چلتا ہو یا چور اقرار نہ کرتا ہو

اوراس سے چوری کا اظہار واقرار کروانا مقصود ہو تو روٹی کے سات ٹکڑوں پر ساتوں ختم ایک ایک کرکے تحریر کریں اور سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں پھر ان لوگوں کو جن پر چوری کا گمان ہو ان کو ایک ایک ٹکڑا کھانے کو دیں چور روٹی کا ٹکڑا نہ کھا سکے گا چور معلوم کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک لوٹے میں جن لوگوں پر چوری کا شبہ ہو ایک ایک کا نام لکھ کر ڈال دیں ایک ایک بار دعوت پڑھیں چور کا نام ڈالنے پر لوٹا گھوم جائے گا اور چور چوری کا اقرار کرلے گا۔

(٦) سر درد دور کرنا

جب کسی کو سر درد شدید ہو تو ساتوں خاتم ایک کاغذ پر تحریر کریں اور سات بار دعوت پڑھ کر دم کرکے مریض کے سر پر باندھ دیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے درد ختم ہو جائے گا۔

(٧) ہر قسم کا درد ختم کرنے کے لئے

کولر کی لکڑی پر پہلی خاتم تحریر کریں اور اس پر بغیر تعداد کے دعوت پڑھیں آپ کے پاس ایک لوہے کی کیل ہونی چاہئے۔ اس کیل کی نوک کو پہلے خانہ میں ہلکا سا دبا کر رکھیں اور ایک بار دعوت پڑھیں اگر درد ختم ہو جائے تو کیل کو اسی خانہ میں گاڑ دیں بصورت دیگر دوسرے خانہ میں کیل کی نوک دبا کر پھر ایک بار دعوت پڑھ کر دم کریں درد ختم ہونے پر کیل گاڑ دیں اگر درد ختم نہ ہو تو چند بار یہ عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے درد ختم ہو جائے گا۔

(٨) آشوب چشم دور کرنے کے لئے

زیتون کے سات پتوں پر ایک ایک کرکے ساتوں خاتم تحریر کریں اور پھر ان کو پانی میں ڈال دیں اور ایک مرتبہ دعوت پڑھ کر اس پانی پر دم کریں پھر اس پانی سے آشوب چشم کا مریض اپنی آنکھوں کو دھوئے اور تھوڑا تھوڑا پانی پیتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آشوب چشم کا مرض ختم ہو جائے گا۔ اگر تین بار دعوت پڑھ کر آنکھوں کی تکلیف ختم کرنے کے لئے دم کرنے سے ہر قسم کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

(٩) کثرت طمث کی بیماری ختم کرنے کے لئے

اگر کسی عورت کو کثرت طمث کی بیماری ہو اور کسی علاج سے نہ جاتی ہو اس کے لئے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ ساتوں خاتم الگ الگ کاغذ پر تحریر کریں اور ان پر سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کردیں۔ پہلی خاتم مریضہ کو دیں کہ وہ اسے اپنے پیٹ پر ناف والے حصہ پر باندھ لے باقی چھ خاتموں کو ترتیب وار ایک ایک کرکے روزانہ دھو کر پی لیا کرے انشاء اللہ کثرت طمث کا مرض ختم ہو جائے گا اور مریضہ تندرست ہو جائے گی۔

(١٠) نکسیر ختم کرنے کے لئے

سات کاغذوں پر ساتوں خاتمیں الگ الگ تحریر کریں اور ان پر سات بار دعوت پڑھ کر دم کردیں۔ پھر نکسیر والے مریض یا مریضہ کو ایک ایک کرکے دھو کر پلا دیں اللہ کے حکم سے نکسیر ختم ہو جائے گی۔

(١١) آسانی ولادت کے لئے

پہلی خاتم لکھ کر اس پر سات بار دعوت پڑھ کر دم کردیں۔ پھر یہ تعویذ دردزہ والی عورت کے بازو پر باندھ دیں اللہ پاک کے حکم سے بچہ وقت پر پیدا ہوگا۔

اگر بچہ والی عورت کا دودھ کم ہو اور بچہ کی بھوک ختم نہ ہوتی ہو اس کی عورت کے لئے ساتوں خاتموں کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر صرف ایک بار دعوت پڑھ کر دم کردیں اور پھر تعویذ بنا کر عورت کو دیں کہ وہ اسے گلے میں ڈال لے تاکہ تعویذ اس کے پستانوں کو چھوتا رہے۔ اللہ پاک کے حکم سے دودھ زیادہ آئے گا۔

(١٣) وجع المفاصل کا مرض ختم کرنا

لیموں کے سات پتے لے کر ہر ایک پر ایک ایک خاتم تحریر کریں پھر ان پر سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں اور روزانہ ایک ایک کرکے جوڑوں کے درد والے مریض کو کھلا دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مریض شفایاب ہو جائے گا۔

(١٤) شدید بخار کے مریض کا علاج

بخار والے مریض کے لئے ساتوں خاتم سات کاغذوں پر الگ

الگ تحریر کریں۔ پھر ان پر پانچ بار دعوت پڑھ کر دم کردیں۔ تب محرقہ والے مریض کو روزانہ ایک خاتم کا بخور دیں۔ قدرت کاملہ اسے صحت عطا فرمائیگی۔

(۱۵) ظالم کی زبان بندی کرنا

جب کسی ظالم دشمن کی زبان بندی کرنا چاہیں تو ایک سوتی دھاگہ جو موٹا ہو، لے کر اس پر سات گرہیں لگائیں اور ہر گرہ پر ایک بار دعوت پڑھیں ہر بار آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کریں۔ "عقد اللسان فلاں بن فلاں در محبت فلاں بن فلاں" سات گرہیں لگانے کے بعد ایک دھاگہ کو کسی ویران جگہ دفن کردیں۔ دشمن کی زبان بند ہوجائے گی اور وہ کبھی خلاف نہ بولےگا۔

(۱۶) بدن کی خارش اور جلن کا علاج

ساتوں خاتم الگ الگ ایک کاغذ پر لکھ کر ان پر تین بار دعوت پڑھ کر دم کریں۔ مریض روزانہ ایک تعویذ اپنے بدن پر پھیر کر اسے آگ سے جلادیا کرے۔ سات روز میں صحت ہوگی۔

(۱۷) جنات کو جلانے کے لئے

آسیب زدہ مریض کا پہنا ہوا کپڑا لے کر اس پر ساتوں خاتم تحریر کریں اور اس کا فلیتہ بنا کر اسے جلا کر بجھادیں تاکہ آہستہ آہستہ سلگتا رہے اور اس کا دھواں آسیبی مریض کی ناک تک پہنچتا رہے جب کہ عامل دعوت کو لاتعداد پڑھتا رہے پس جنات جل جائیں گے اسی وقت اور ساعت میں مریض صحت یاب ہوجائے گا۔

(۱۸) حاکم افسران کو مسخر کرنا

ایک کاغذ پر ساتوں خاتم لکھیں اور اس کو سامنے رکھ کر تین بار دعوت پڑھ کر دم کریں پھر اس کا تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھیں اور حاکم افسر کے پاس جائیں اس پر ہیبت طاری ہوگی اور آپ کا مسخر ہوگا۔

(۱۹) دشمن پر فتح پانے کا طریقہ

ساتوں خاتم ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر تین بار دعوت پڑھ کر دم کریں اور اس کا تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھیں۔ دشمن کا خوف آپ کے دل سے ختم ہوگا اور دشمن سے مقابلہ میں حامل خاتم کو فتح حاصل ہوگی۔

(۲۰) دشمن پر بیماری مسلط کرنا

اگر کسی ظالم دشمن پر بیماری مسلط کرنا چاہیں یا اسے ہلاک کرنے کا ارادہ ہو تو پہلی خاتم روئی کے ایک ٹکڑے پر کتابت کریں اور اکیس بار اس پر دعوت پڑھ کر دم کردیں پھر اسے ایک زندہ مچھلی کو کھلا کر اسے دریا میں ڈال دیں۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر دشمن بیماری میں مبتلا ہوکر راہی عدم ہوگا۔

(۲۱) ظالم دشمن پر بخار مسلط کرنا

سیاہ مرغی کا ایک انڈا لے کر سیاہ مرغی ہی کے خون سے انڈے پر دوسری خاتم لکھیں اور پھر اس پر اکیس بار دعوت پڑھ کر دم کردیں اور انڈے کو زیر آتش دفن کردیں جس طرح انڈے کو گرمی پہنچے گی اس طرح دشمن کا بدن جلے گا۔ جب تک انڈا آگ کے قریب دفن رہے گا تب تک دشمن کا بدن جلتا رہے گا۔ اور ہمیشہ بخار میں مبتلا رہے گا۔ اگر انڈا نکال کر دھودیں تب دشمن کو سکون محسوس ہوگا۔

(۲۲) ظالم دشمن کے گھر میں سنگ باری کرانے کا طریقہ

ایک سکورہ آب نارسیدہ لے کر اس پر دوسری خاتم سرکہ ایلوا سیاہ روشائی میں ملا کر لکھیں اور خاتم کے نیچے برجم وار فلاں بن فلاں تحریر کریں اور پھر اس پر اکتالیس مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں اور اسے دشمن کے گھر میں دفن کردیں۔ اس کے گھر میں سنگ باری شروع ہوجائے گی۔ جب تک سکورہ نہ نکالیں گے سنگ باری ہوتی رہے گی۔

(۲۳) عداوت اور جدائی پیدا کرنا

جن افراد میں عداوت اور جدائی پیدا کرنا ہو، نیلے رنگ کے کپڑے پر دوسری خاتم تحریر کرکے نیچے ان کا نام اور مقصد بھی لکھ دیں پھر اس کپڑے کو کسی ایک کے گھر میں دفن کروادیں۔

اگر ایسا ممکن نہ ہو تو دھو کر پانی ان کے گھروں میں چھڑک دیں عداوت اور جدائی پیدا ہوجائے گی۔

(۲۴) ظالم دشمن کو تباہ و برباد کرنا

کسی نحس وقت میں نحس جانور کے چمڑے پر ساتویں خاتم سرکہ ملی ہوئی روشنائی سے لکھ کر اس پر اکیس بار دعوت پڑھ کر دم کردیں اور اسے ظالم دشمن کے گھر میں دفن کردیں، بہت جلد اس کا گھر ویران ہوجائے گا اور وہ تباہ و برباد ہوجائے گا۔

(۲۵) جادو سحر کے بداثرات ختم کرنا

ایسا مریض جس پر سحر جادو کے قوی اثرات ہوں اور کسی بھی طرح ختم نہ ہوتے ہوں یہاں تک کہ عاملین و حکماء علاج سے عاجز آچکے ہوں۔ جہاں مریض قریب المرگ ہو۔ وہاں یہ علاج ایک مسیحا سے کم نہیں ہے۔ مگر اس کا طریقہ علاج عجب ہے۔ یہ طریقہ فیلسوف الماہر والحکیم الحاذق ابی مسلمہ استاد المجریطی الاندلسی نے غایۃ الحکیم میں اور امام احمد بن محمد بونی نے منبع اصول الحکمۃ درج کیا ہے۔ طریقہ علاج یوں ہے کہ سحر جادو کے پرانے مریض کے دائیں ہاتھ پر پہلی خاتم اور بائیں ہاتھ پر دوسری خاتم، دائیں ران پر تیسری خاتم اور بائیں ران پر چوتھی خاتم، پیٹھ پر پانچویں خاتم، سینے پر چھٹی خاتم اور ناف پر ساتویں خاتم تحریر کی جائے۔ پھر مسحور کی دائیں ہتھیلی پر یہ آیت لکھیں۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْماً۔ (سورۂ طٰہٰ: آیت: ۱۱۱) اور بائیں ہتھیلی پر یہ آیت لکھیں۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا۔ (سورۂ طٰہٰ آیت: ۱۱۲)

مسحور چت لیٹا ہوا ہو اور عامل سات بار دعوت پڑھ کر دم کرے۔ اس دوران تخم حرمل، لوبان اور اجوائن کا بخور جلتا رہے۔ پس دعوت سات بار پڑھنا ابھی مکمل نہ ہوگی کہ مسحور سے ہر قسم کے سحر و جادو کے بداثرات کا خاتمہ ہوجائے گا۔

اس عمل کے بعد مریض غسل کرے اور اپنے پہنے ہوئے کپڑے کسی غریب مستحق کو خیرات کردے۔

(۲۶) دفینہ نکالنے کے لئے

دفینہ کی جگہ تلاش کرنے کے لئے طریقہ اس طرح ہے کہ ایک بڑی لوح نحاس سرخ لے کر اس پر ساتوں خاتمیں اور دعوت تحریر کریں۔ پھر اس پر دعوت لاتعداد پڑھیں۔ یہاں تک کہ لوح چلے اور دفینہ کی جگہ پڑ کر پس وہاں یقیناً دفینہ موجود ہوگا۔

(۲۷) مسحور سے سحر جادو ختم کرنے کا ایک عجیب طریقہ

سحر جادو ختم کرنے کا یہ طریقہ بھی عجیب و غریب ہے۔ نائی کا استرا لے کر اس پر تیسری خاتم لکھیں اور پھر اس پر ایک بار دعوت پڑھ کر دم کریں اور اس سے مسحور کے سر کے بال مونڈ دیں اور ان بالوں کو کسی ایسی جگہ دفن کردیں جہاں لوگوں کا گزر نہ ہوتا ہو پس مسحور سے سحر جادو کے تمام اثرات ختم ہوجائیں گے۔

(۲۸) غیب سے خورد و نوش کی چیزیں حاصل کرنا

ایسے اعمال کرامات کے ضمن میں آتے ہیں اور یہ چیزیں اولیاء اللہ کا وصف ہوتی ہیں۔ اولیاء کے نقش قدم پر چلیں تو یہ کچھ مشکل نہیں ہوگا۔ بصورت دیگر وقت ضائع کرنے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ بہرحال ہم کو جیسے اساتذہ عظام سے عطا ہوا بیان کردیتے ہیں۔ سرخ رنگ کے گھوڑے کے چمڑے پر ساتوں خاتمیں تحریر کریں۔ اور اس پر سات بار دعوت پڑھیں اور چڑیا کی زبان اس کے درمیان رکھیں پھر اسے اندھیری جگہ رکھ دیں۔ عشاء کے بعد اور اس کے قریب بیٹھ کر رات بھر دعوت کی تلاوت کرتے رہیں جس چیز کی ضرورت ہو اس کا تصور کریں کہ دعوت کے خدام حاضر کررہے ہیں۔ پس نماز فجر پڑھنے کے بعد دیکھیں آپ کی مطلوبہ چیزیں موجود ہوں گی۔

(۲۹) جنگ میں کفار پر غلبہ کے لئے

گولر کے سات پتوں پر ایک ایک خاتم لکھ کر پھر ان پر تین بار دعوت پڑھ کر اسے اپنے گلے میں ڈال لیں اور کفار سے جنگ و جدل کریں۔ دل ہی دل میں اللہ اکبر کی صدا بلند کرتے ہوئے کافروں کو قتل کریں اللہ تعالیٰ آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

(۳۰) جنات اور انسان کی نظر بد ختم کرنے کے لئے

ساتوں خاتم ایک سفید کاغذ پر لکھ کر اس پر گیارہ بار دعوت پڑھ کر دم کریں پھر اس کا تعویذ بنا کر نظر بد والے کے گلے میں ڈال دیں۔ تمام اثرات ختم ہوجائیں گے۔

(۳۱) دعوت کے خادم کو مطیع کرنا

ایک خالی مکان میں پہلے سات روز تک اصراف عامر کا عمل پڑھیں اور اس معطر کمرہ میں شام کو نماز مغرب کے بعد دعوت لاتعداد پڑھنا شروع کریں اور نماز فجر سے پہلے تک پڑھتے رہیں۔ تین راتوں تک مسلسل اسی طریقے کے مطابق پڑھیں۔ تیسری رات نماز فجر سے قبل دعوت کا خادم حاضر ہوگا۔ اس سے عہد و پیماں کرلیں۔ کچھ شرائط پر وہ مطیع ہو جائے گا۔ دوبارہ حاضری کا طریقہ بھی اس سے معلوم کرلیں۔ مختلف امور میں مددگار ہوگا۔

(۳۲) دشمن پر خارش مسلط کرنا

سفید رنگ کا موم لے کر اس سے دشمن کا پتلا تیار کیا جائے۔ پھر چونا لے کر اس کی سرین میں رکھ دیں اور ایک کوزہ گلی آب نارسیدہ لے ساتوں خاتم اس کے اندر سیاہ روشنائی جس میں ایلوا سرکہ ملایا گیا ہو، سے لکھیں پھر اس میں دشمن کا پتلا رکھ کر اس پر دس مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں اور اسے گرم راکھ میں رکھ دیں۔ دشمن نہ کوئی چیز کھا سکے گا اور نہ کوئی چیز پی سکے گا اور اس کے تمام بدن پر خارش شروع ہو جائے گی اور کسی لمحہ بھی اسے سکون نہ آئے گا مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں ناحق کسی کو تکلیف نہ دیں معاف کر دینا ہی اللہ پاک کے نزدیک افضل فعل ہے۔

جب کسی ظالم دشمن پر جوئیں اور حشرات الارض مسلط کرنے کا ارادہ کریں تو گندم کے آٹے کا چھان اور اچھی قسم کا تیل سرسوں اور سبزیوں کا باریک برادہ اس میں موم شامل کر کے دشمن کا ایک پتلا تیار کریں۔ اس کے سینے پر چھٹی خاتم تحریر کریں تھوڑا سا شہد لے کر پتلے پر لگادیں۔ پھر اسے سیاہ رنگ کا اونی لباس پہنادیں۔ اب ایک کوزہ گلی آب نارسیدہ لے کر اس میں دشمن کا پتلا رکھ دیں اور اس میں جوئیں چیونٹیاں، ٹڈیاں، بھیڑ، بچھو، کھٹمل وغیرہ ڈال کر اس پر دعوت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور کوزے کا منہ بند کر کے ویرانے میں دفن کر دیں۔ پس دشمن تمام حشرات الارض مسلط ہو جائیں گے اور وہ کسی طرح بھی سکون نہ پاسکے گا۔ جب تک کہ آپ پتلا نکال کر دریا کے پانی سے دھوکر اس پر معوذتین پڑھ کر دم نہ کر دیں۔

(۳۴) ظالم دشمن پر ضارب ہاتف مسلط کرنا

ظالم کا مستعمل پارچہ لے کر اس پر پہلی تین خاتم سیاہ روشنائی جس میں سرکہ ایلوا ملا ہو، سے لکھ کر دشمن کے مشابہ پتلے پر اس کا نام تحریر کرے کپڑا اس پر لپیٹ کر اسے کوزہ گلی میں رکھیں اور گیارہ بار دعوت پڑھ کر دم کریں پھر اسے کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔ دشمن کی عجیب وغریب حالت ہوگی کہ اس کے بدن پر زخموں کے نشان ہوں گے جو اس کے لئے شدید دکھ اور تکلیف دینے والے ہوں گے۔ اگر پتلا جلد نہ نکالا تو کچھ بعید نہیں کہ ظالم دشمن راہی عدم ہو جائے۔

(۳۵) ظالموں پر عجیب وغریب بیماریاں مسلط کرنا

چوہے کی کھال لے کر اس پر تیسری خاتم لکھ کر نیچے ظالموں کے نام بھی تحریر کریں پھر اسے کوزہ میں رکھ کر ساتھ کچھ پیاز اور لہسن کے چھلکے رکھیں اور سات مرتبہ دعوت پڑھ کر دم کریں۔ بعدہٗ کوزے کو کسی ویران جگہ دفن کریں۔ پس ہفتہ عشرہ میں ہی ظالم عجیب وغریب بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔

(۳۶) ظالم دشمن پر عمار جن مسلط کرنا

چولہے کی راکھ لے کر اسے ایک پلیٹ میں بکھیر کر اس پر دشمن کا نام اپنے ہاتھ کی انگلی سے لکھیں۔ پھر اس پر انیس بار دعوت پڑھ کر دم کریں ظالم دشمن کے گھر میں ڈال دیں پس اسی روز سے عمار جن اپنی ذمہ داری پوری کرنا شروع کر دے گا اور ظالم دشمن کو پاگل کر دے گا۔

(۳۷) عداوت، نفرت اور جدائی کا عمل

ایسے افراد جن کا اکٹھے رہنا معاشرے یا کسی خاندان کے لئے بہت زیادہ نقصان دہ ہو۔ ان افراد میں عداوت، نفرت اور جدائی پیدا کرنے کے لئے یہ طریقہ بھی قوی الاثر ہے۔ ایک سیاہ رنگ کے کپڑے پر دوسری سیاہ روشنائی سے تحریر کریں اور سات بار دعوت پڑھ کر دم کریں پھر کپڑے کو ان افراد کے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ دفن کر دیں۔ ان میں بہت نفرت، عداوت اور جدائی پیدا ہو جائے گی۔

(۳۸) ظالم، فاجر اور فاسق لوگوں سے مکان خالی کرانے کے لئے

چوتھی خاتم سکرجبہ کے پتے پر لکھ کر اس پر انیس بار دعوت پڑھ کر دم کریں۔ پھر اسے حمام کے پانی سے دھوئیں اور یہ پانی ان کے گھروں میں چھڑک دیں۔ چند روز میں ہی اہل خانہ حیران و پریشان ہو کر کوچ کر جائینگے اور کبھی دوبارہ اس طرف کا رخ نہ کریں گے۔

(نوٹ) سکرجبہ ایک نبات ہے جس کے پتے مورد کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں اور پتے اوپر کے مانند نشان ہوتا ہے۔

(۳۹) دشمن کے گھر میں شر اور لڑائی پیدا کرنا

گندم کے آٹے کا چھان لے کر اس پر کسی نحس وقت میں دس بار دعوت پڑھ کر دم کریں اور پھر اسے دشمن کے گھر میں بکھیر دیں۔ ہفتہ عشرہ میں عجب تماشہ دیکھیں گے۔

(۴۰) ظالم دشمن کے کاروبار اور دکان کو خراب کرنا

دشمن کی دکان یا مکان کے پچھلی طرف سے مٹھی بھر مٹی لے کر اس پر دس بار دعوت پڑھ کر دم کریں۔ پھر اس مٹی کو اس کے گھر یا دکان کے دروازے میں بکھیر دیں۔ چند روز میں عجب تماشہ دیکھیں گے۔

(۴۱) کسی تالاب، کنوئیں یا چشمے کا پانی خشک کرنے کے لئے

ایک سرب یعنی سیسہ کی لوح لے کر اس پر ساتویں خاتم نقش کریں [پھ]ر اسے بخور دیں اور گیارہ بار دعوت پڑھ کر دم کر کے اسے کوئیں، تالاب یا [چ]شمے میں ڈال دیں۔ بہت تھوڑے ہی عرصے میں اس کا پانی خشک [ہو] جائے گا۔

اس عظیم دعوت خلخلۃ الہوا کے عجیب و غریب اعمال ہیں۔ اگر اس کی [سخ]ت ترین ریاضتیں کوئی شخص کر لے تو وہ یقیناً پانی پر بے خوف چلے، لوگوں [کی] نظروں سے مخفی ہو جائے، اس کے عامل اکبر کا چہرہ چاند کی طرح روشن [و نو]رانی ہو جائے۔ اس دعوت کے موکل اور خدام دن رات خدمت کے لئے حکم کے منتظر رہیں۔ اس دعوت کے بے شمار متصرف ہیں اور ایک دعوت ہزاروں اعمال پر بھاری ہے۔ مگر اس دعوت سے کماحقہٗ فائدہ حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے اس کی ریاضت کریں۔ مکمل شرائط کی پابندی کے ساتھ تاکہ آپ کامیاب لوگوں کی صف میں شامل ہو جائیں۔ زندگی بھر کے لئے ایک ہی ریاضت کافی ہوگی اور سچ ہے کہ بغیر محنت کے آج تک کوئی فرد بھی عروج پر نہیں پہنچ سکا اور نہ ہی کوئی محنت کئے بغیر کامیاب ہوا ہے۔

دعوت خلخلۃ الہوا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْمَالِكِ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ مَالِكُ الْاَمْلَاكِ الْعَرْشِيَّةِ وَالْكُرْسِيَّةِ وَالسَّمَاوِيَّةِ وَالْاَرْضِيَّةِ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ذُوالْقُوَّةِ الْبَالِغَةِ وَالْعِزَّةِ الشَّامِخَةِ نُوْرُالْاَنْوَا رِرُوْحُ الْاَرْوَاحِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَلْمُتَعَالِیْ فِیْ دُنُوِّهِ الْمُتَدَانِیْ فِیْ عُلُوِّهِ اَلْمُتَجَلِّیْ فِیْ بِجَبَرُوْتِهِ اَلْمُنْفَرِدُبِالْعِزَّةِ وَالْكِبْرِيَاءِ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْفَرْدُ الْقَائِمُ وَالسُّلْطَانُ الدَّائِمُ الَّذِیْ خَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوْكُ وَصَارَ كُلُّ مَلِكٍ لِعَظْمَتِهٖ مَمْلُوْكًا فَاطِرِالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِی الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِيَّةُ الطَّاهِرَةُ السَّنِيَّةُ وَالْاَشْخَاصُ ذَاتُ الْجَوَاهِرِ وَالْاَنْوَارِالْمُشْرِقَةِ السَّاطِعَةِ الْبَهِيَّةِ الْمُتَوَكِّلِةِ بِالْاَبْرَاجِ الْفَلَكِيَّةِ وَالْمَنَازِلِ الْقَمْرِيَّةِ وَالسَّاعَاتِ الْوَقْتِيَّةِ بِالَّذِیْ تَجَلّٰی لِلْجَبَلِ فَجَعَلَهٗ دَكًّامِنْ خِيْفَتِهٖ وَخَرَّ مُوْسٰی مِنْ خَشْيَتِهٖ وَرَشَحَ الْعَرْشُ عَرَقًا مِنْ هَيْبَتِهٖ وَذَلَّتِ الْمُلُوْكُ لِعِزَّتِهٖ وَتَلَاشَتْ وَخَضَعَتِ الرِّقَابُ لِجَلَالِ عَظْمَتِهٖ وَتَكَاشَتْ وَانْدَهَلَتِ الْعُقُوْلُ مِنْ هَيْبَةِ جَلَالِهٖ وَطَاشَتْ وَزَهَقَتِ النُّفُوْسُ خَوْفًا مِنْ عَذَابِهٖ وَتَغَاشَتْ فَاَحْيَا هَا بَعْدَ مَوْتِهَا فَتَنَاشَتْ فَدَ عَاهَا غَالِبٌ قَاهِرٌ عَزِيْزٌ سُلْطَانُهٗ فَاَجَابَتْ بِالذِّلِّ وَالْعُبُوْدِيَّةِ اِلَيْهِ وَتَمَاشَتْ۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ هَلُمُّوْا اِلَيْنَا مَعَاشِرَ الْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِيَّةِ بِالْاَنْوَارِكُمُ الْبَهِيَّةِ وَشُعَاعَاتِكُمُ الْمُضِيَّةِ وَاَرْوَاحِكُمُ الطَّيِّبَةِ وَاَنْفُسِكُمُ الذَّكِيَّةِ وَاَخْلَاقِكُمُ الْمَرْضِيَّةِ فَاِنِّیْ اُقْسِمُ بِالْاِسْمِ السَّرِيْعِ الرَّفِيْعِ الْمَطْلُوْبِ الْمَنِيْعِ الْمَحْجُوْبِ وَهُوَ اِسْمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ فحش ثظعز يَا فَرْدُ يَا جَبَّارُ يَا شَكُوْرُ يَا ثَابِتُ يَا ظَهِيْرُ يَاخَبِيْرُ يَازَكِیُّ يَا اَللّٰهُ يَا اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ اِسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ الْاَرْوَاحَ

الروحانية العلوية والارضية في قضاء حاجتي انك على كل شيء قدير۔ اجب یا روقیائیل ویا جبریل ویا سمسمائیل ویا میکائیل ویا صرفیائیل ویا عنیائیل ویا کسفیائیل اجب یا مذہب وانت یا مرۃ ابن یا الاحمر وانت یا برقان وانت یا شمہورش وانت یا ابیض انت یا میمون اجیبوا بحق الله الکبیر المتعال ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم جمیع لدینا محضرون ۔ اجیبوا واسمعوا واطیعوا واسرعوا فی قضاء حاجتی وھی کذا وکذا بحق ما اقسمت علیکم بہ وانہ لقسم لو تعلمون عظیم ط یقومنا اجیبوا داعی اللہ انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ط الا تعلوا علی واتونی مسلمین ۔ الوحا العجل الساعۃ

تمام اعمال کے لئے بخور یہ استعمال ہوگا۔

میعہ سائلہ، سندروس، لوبان جلوتری، تخم حرمل، کزبرہ، لسان عصفور، ان کو ماء الورد میں گوندھ کر گولیاں بنالیں اور بوقت ضرورت استعمال میں لائیں۔

دعوت خلخلۃ الہوا کے اعمال میں اصراف یہ ہیں۔

یا ایھا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ط ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۵ فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ ط واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ۵ واذا راوا تجارۃ اولھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما ط قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ ط واللہ خیر الرازقین ۵

طریقہ ریاضت دعوت خلخلۃ الہوا

جب آپ دعوت خلخلۃ الہوا کی ریاضت کا ارادہ کریں تو ایک علیحدہ خالی مکان حاصل کریں۔ جس میں آپ کے علاوہ کوئی فرد داخل نہ ہو۔ خلوت کا یہ مکان ہر وقت کسی اچھی خوشبو سے معطر رہے۔ آپ کا لباس پاک اور معطر ہونا چاہئے۔ اول سات روزے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے رکھیں پھر عمار کو صرف کریں۔ یعنی اصراف کا عمل کریں۔ اب آپ کی خلوت شروع ہوگی۔ کل سات راتوں کی ریاضت ہے۔ روزانہ آپ کا روزہ ہوگا جس کی سحری وافطاری ایسی چیزوں سے ہوگی جن میں حیوانات کی کوئی چیز نہ ہو۔ یعنی مکمل ترک حیوانات کریں اور تمام نمازیں اپنی خلوت گاہ میں ہی ادا کریں اور ہر نماز کے بعد ایک تسبیح دعوت کی تلاوت کریں مگر اس بات کا خیال رہے کہ الفاظ کی ادائگی درست ہونی چاہئے اور اعمال کا بخور سلگتا رہے۔ آپ کی خلوت گاہ میں کسی کی مداخلت بالکل نہ ہو۔ یہاں تک کہ آپ کسی ذی روح کو نہ دیکھیں اور نہ آپ کو کوئی دیکھ سکے اور دن رات میں زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے سو سکتے ہیں اس سے زیادہ سونا آپ کی ریاضت کو ناقص کردے گا۔ ہر نماز کے بعد دعوت کی تلاوت کریں اسکے بعد جو وقت بچے درود پاک پڑھتے رہیں اور ہر وقت دعوت کی جمیع روحانیت کی تسخیر کا پختہ تصور رکھیں۔ ہر وقت باوضو رہیں اگر وضو ٹوٹ جائے تو فوراً دوبارہ کرلیا کریں۔ پہلی رات کوئی خاص واقعہ نہ ہوگا۔ دوسری رات آپ کی خلوت گاہ میں سانپ اور اژدہے آئیں گے ان سے کسی قسم کا خوف نہ کھائیں۔ مگر آپ کی خلوت گاہ کا دروازہ روزانہ رات کو بند ہونا چاہئے۔ سانپ اور اژدہے سب خیالی ہوں گے۔ دوسری رات چند وحشی نوجوان ہاتھوں میں نیزے اور تلواریں لئے آئیں گے۔ ان سے بھی خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ تیسری رات کو عمار جنات سے کچھ افراد ظاہر ہوکر آپ کی توجہ اپنی طرف کرنے کی کوشش کریں گے۔ چوتھی رات ایک عجیب منظر آپکے سامنے پیش ہوگا کہ مردہ افراد آئیں گے اور آپ کو ڈرائیں گے مختلف خوفناک طریقوں سے مگر آپ اپنا دل قوی رکھیں اور ان سے خوف نہ کھائیں۔ پانچویں رات جنات کے مختلف قبیلوں کے سرکش افراد ظاہر ہوں گے اور بڑے خوفناک مناظر پیش کرتے ہوئے گزرتے جائینگے۔ اگر آپ ان سے خوف زدہ ہوگئے تو اس میں ہلاکت ہے۔ اپنے دل کو قوی رکھیں۔ وہ آپ کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچاسکتے۔ چھٹی رات دعوت کے خدام حاضر ہوں گے اور آپ سے پوچھیں گے بتاؤ کیا چاہتے ہو ہم آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کو تیار ہیں۔ کچھ خدام تحائف پیش کرینگے آپ کے لئے یہ رات امتحان کی رات ہوگی ان سے بالکل بات چیت نہیں کرنا۔ کیونکہ ان سے بات کرنا ہلاکت ہے۔ وہ ہر لحاظ سے آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اس رات خاص طور پر اپنے کانوں میں روئی ڈال کر ریاضت کریں اور ان کی طرف بالکل توجہ نہ دیں۔ ساتویں رات جو آپ کی ریاضت کی آخری رات ہوگی۔ اس رات جنات عمار، خدام، اعوان، اور ملوک سبعہ کے قبائل کے افراد کے لشکر ظاہر ہونگے آپ کے سامنے ایک بہت بڑا میدان ظاہر ہوگا جس میں یہ لوگ صفائی کرینگے پھر خوبصورت قالین بچھائے جائیں گے پھر ایک شاہی تخت ظاہر ہوگا جس پر کرسیاں لگائی جائیں گی۔ تخت کے درمیان ایک بڑی نشست لگائی جائے گی۔ جس پر ملوک سبعہ کا بادشاہ جلوہ افروز ہوگا اور ارد گرد ملوک سبعہ تشریف

فرما ہوں گے۔ پھر شاہی طبل بجایا جائے گا۔ مختلف کھیل اور قوم جنات کے رقص پیش ہوں گے۔ آپ کے لئے اشد ضروری ہے کہ ان میں مشغول نہ ہوں اور اپنی تمام حسوں کو بلند رکھیں اگر آپ ان میں مشغول ہو گئے تو آپ کیلئے ہلاکت ہے۔ یہاں تک کہ آپ کو تخت نشینوں میں سے کوئی بلند آواز سے کہے گا کہ آج تک کوئی سلامت نہیں رہا اس دعوت کے حق دار کے سوا اور وصیت کرے گا۔ اے عبداللہ ہم تیرے برے فعل سے بری الذمہ ہیں اگر تو اس دعوت کے سبب سے کرے گا پس اللہ تعالیٰ سے ڈر اور اس کی مخلوق کی خدمت کرتا رہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو پسند فرماتا ہے جو اسکی مخلوق کی خدمت کرتے ہیں، پھر کہے گا اے عبداللہ تو کیا چاہتا ہے؟ ہمیں بتا کہ اسے پورا کردیں۔ جن چیزوں کی تجھے طلب ہے ہم ابھی عطا کردیتے ہیں آپ خوش اسلوبی سے کہیں کہ صرف چند خدام بخش دیں تا کہ میں اپنے اور اللہ کے بندوں کے امور میں ان سے مدد اور خدمت لے سکوں۔ جب طلب کروں وہ میرے لئے مددگار اور معاون رہیں۔ پس وہ چند خدام آپ کی اطاعت میں دیں گے جو اس دعوت کے تابع ہوں گے۔ جو کچھ شرائط پر آپ کی خدمت قبول کرلیں، آپ کو ان شرائط کی پابندی کرنا ہوگی وہ آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔ ریاضت شروع کرنے سے قبل آپ کو حفاظت اول کرلینا چاہئے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ساتوں خاتمیں ایک کاغذ پر روزانہ ایک ایک کرکے لکھیں جو سات دنوں میں مکمل ہوں گی۔ ترتیب کے لحاظ سے اور ہر خاتم کے نیچے آپ کا نام مع والدہ تحریر ہوگا جب کہ ہر خاتم کے چاروں طرف یہ تحریر کریں گے۔ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظ ط یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھیں ہمہ وقت اور کبھی بھی اپنے بدن سے جدا نہ کریں اور روزانہ دعائے تحفظ (اصل عمل کے علاوہ) مع اول و آخر درود پاک تین بار کریں اور روزانہ عمل کے اختتام پر ایک مرتبہ حجاب القفل پڑھ لیا کریں۔ بلکہ ساتوں خاتموں کے ساتھ حجاب القفل بھی تحریر کرکے اپنے پاس رکھیں۔ دعائے تحفظ اور حجاب القفل ہماری تصنیف "مصباح الارواح" میں دیکھیں۔ تسخیرات کی دیگر تمام شرائط تفصیل سے مذکورہ کتاب میں درج کردی گئی ہیں۔

اب ساتوں خاتم الگ الگ تحریر کی جاتی ہیں جو یہ ہیں

خاتم اول سید حارخ

صام	م	۴	۴
۱۲	۱۸	۲۰۵	۲۰۰٤
۱۵	۱۵	۲۵	۲۰
۱۵	٥٦	٤١	ھ

اَجِبْ یَا رُوْقِیَائِیْلُ یَا اَبُوْ عَبْدُاللّٰہِ اَلْمُذْھَبْ بِحَقِّ یَا فَرْدُ

خاتم اول الشارخ

مسہم	م	۴۰	۳۵
۱۰۳	۱۸	۲۲۵	٤۰۰۲
۱۷	۱۹۰	۲۵	۳۰
۱۵	٥٦	٤١	ھ

اَجِبْ یَا رُوْقِیَائِیْلُ یَا اَبُوْ عَبْدُاللّٰہِ اَلْمُذْھَبْ بِحَقِّ یَا فَرْدُ

خاتم دوم سید حارخ

لم	١١ا	۱۵	۱۱۱
۲	*	*	[illegible]
ھ	۱۹	#	G
۱۹	۲۵	٦۲	۱۰۸

اَجِبْ یَا جِبْرَائِیْلُ یَا اَبُوْ النُّوْرُ مُرَّۃُ الْاَبْیَضْ بِحَقِّ یَا جَبَّارُ

خاتم دوم الشارخ

ع	۱۷	۱۵	۱۱۱
م	[illegible]	[illegible]	ھ
ھ	۱۹	[illegible]	ی
۱۹	۳۵	X	۱۸

اَجِبْ یَا جِبْرَائِیْلُ یَا اَبُوْ النُّوْرُ مُرَّۃُ الْاَبْیَضْ بِحَقِّ یَا جَبَّارُ

خاتم سوم سید حارخ

٤	۱٤	صل	ھ
۱٦	۱۹	ل	#
٤	۱۱۲	۱٤	۲
۲	۱۱٤	۳۱	ھ

اَجِبْ یَا سَمْسَمَائِیْلُ یَا اَبُوْ مُحْرِزُ الْاَحْمَرُ بِحَقِّ یَا شَکُوْرُ

خاتم سوم الثارخ

٤	١٤	م	ھ
١٦	١٩	دل	#
٤	١١١	١٤	٣
٢٤	١٠٤	٣١	ھ

اَجب یا سَمسَمَائیلُ یا اَبُو مُحَرِّز الاَحمر بحقِ یا شکورُ

خاتم چہارم سیدحارخ

١٩	٠٨	[symbol]	١٩
ھ	[symbol]	الح	١١١
[symbol]	[symbol]	[symbol]	١٣٠
٣٠	١٧	دھ	٧#

اَجب یامیکائیلُ یا اَبُو العَجائب برقانُ بحقِ یا ثابتُ

خاتم چہارم الثارخ

١٩	[symbol]	٨٨	ما
ھ	#	١١	١١١
الح	اسع	[symbol]	١٣٠
٣٠	١٧	دھ	#

اَجب یامیکائیلُ یا اَبُو العَجائب برقانُ بحقِ یا ثابتُ

خاتم پنجم سیدحارخ

ر	فا	لا	ہ
١٨	٤	٣٧	١٥
٤	٨	١٩	ھ
١٩	ھ	٣	٨

اَجب یا صَرفیائیلُ یا اَبُو وَلید شَمھُورش بحقِ یا ظہیرُ

خاتم پنجم الثارخ

دا	الصا	لا	ہ
١٨	٤	٣٢	١٥
١٧٤	٨	١٩	ھ
١٩	ھ	٣	٨

اَجب یا صَرفیائیلُ یا اَبُو وَلید شَمھُورش بحقِ یا ظہیرُ

خاتم ششم سیدحارخ

لا	٤	٣١١	ہ
٣	٩سع	اسع	٣/٤
ھ	٣١	١٣	٣١
٩٠٠٠	١٠٩	طا	الھ

اَجب یا عَینیائیلُ یا اَبُو الحَسن زَوبعۃ الاَبیض یا خبیرُ

خاتم ششم الثارخ

١١١	ھ	محر	ہ
٤	مم	الخ	ھ
ھ	٣٩	مم	٣٠١
١١١ھ	ام	١١١٩	١٩

اَجب یا عَینیائیلُ یا اَبُو الحَسن زَوبعۃ الاَبیض یا خبیرُ

خاتم ہفتم سیدحارخ

١١١	ھ	حما	ہ
لمح	١٩	الح	ہ
ھ	٣٩	٩٩	٣٠١
٨٨ھ	٣٠	١١١٩	١٩

اَجب یا کَسفیائیلُ یا اَبُو نُوح مَیمُون بحقِ یا زکیُ

خاتم ہفتم الثارخ

لا	ایع	٣١١	ہ
٣	٩سع	ابسع	١١١
ھ	٣١	١٣	٣١
٠٠سع	م١٠	١ط	١ھ

اَجب یا کَسفیائیلُ یا اَبُو نُوح مَیمُون بحقِ یا زکیُ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	محمد شاہنواز لڈن۔ دربھنگہ	Md. Shahnawaz Laddan.
(۲)	محمد ظہیرالدین احمد۔ عادل آباد	محمد ظہیرالدین احمد
(۳)	عارف شیخ۔ ممبئی	A Sheikh
(۴)	مسعودالحسن۔ بھوپال	Masood
(۵)	محمد اشرف۔ مدراس	Ashraf
(۶)	نور محمد۔ ممبئی	[illegible]
(۷)	کے حبیب الرحمٰن۔ ممبئی	کے. حبیب الرحمٰن
(۸)	ڈاکٹر غلام رازق۔ ممبئی	[illegible]
(۹)	خورشید احمد نجار۔ کشمیر	[illegible]
(۱۰)	شیخ آفتاب عالم۔ تھانہ	shaikh A. [illegible]

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱۱)	محمد حقیق۔ سیتامڑھی	
(۱۲)	شوکت احمد۔ سرینگر	
(۱۳)	محمد فیض الدین۔ عادل آباد	
(۱۴)	محمد علی۔ جودھپور	
(۱۵)	محمد عادل۔ ممبئی	
(۱۶)	محمد بشیر احمد۔ نظام آباد	
(۱۷)	محمد اظہر مشتاق	
(۱۸)	محمد اکرم۔ ممبئی	
(۱۹)	محمد اقبال۔ فروز حسن پور	
(۲۰)	ولی محمد۔ حیدر آباد	
(۲۱)	نسیم نیاز۔ ممبئی	
(۲۲)	سید نوازش علی۔ بیدر	
(۲۳)	قاضی بدر الدین۔ ڈھولے	
(۲۴)	احمد مبین الدین اختر۔ رائچور	
(۲۵)	محمد اشرف۔ ممبئی	
(۲۶)	نیاز احمد شیخ۔ ممبئی	

(۱) محمد شاہنواز لڈن۔ دربھنگہ

آپ سنجیدہ مزاج ہیں، آپ کے خیالات اچھے ہیں، آپ دوسروں کے لئے ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ فطرتاً بہادر بھی ہیں، لیکن آپ کی طبیعت میں جھلاہٹ بھی ہے اور آپ اکثر غصے سے بے قابو ہو جاتے ہیں، آپ اجتماعیت کے قائل ہیں اور الگ تھلگ زندگی گزارنے کو پسند نہیں کرتے۔

(۲) محمد ظہیر الدین احمد۔ عادل آباد

آپ کے مزاج میں گوشہ نشینی ہے، آپ یکسوئی کو پسند کرتے ہیں لیکن سنجیدگی کے ساتھ آپ نمایاں ہونے کے خواہش مند رہتے ہیں، دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنا آپ کی فطرت میں شامل ہے، مستقبل میں آپ سے اچھی امید کی جاسکتی ہے۔

(۳) عارف شیخ۔ ممبئی

آپ محفل پسند ہیں، آپ کے اندر نمایاں ہونے کی زبردست خواہش ہے، آپ کے اندر لیڈر بننے کی بھی صلاحیت ہے، آپ ہر معاملے میں بہت گہرائی تک جانے کی کوشش کرتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں پر چھاپ ڈالنے کی زبردست صلاحیت ہے، آپ کا ہر قدم ٹھوس اور پائیدار ہوتا ہے۔

(۴) مسعود الحسن۔ بھوپال

آپ کی ذات اجتماعی قوتوں کا سرچشمہ ہے، آپ اجتماعیت کے قائل ہیں اور کسی نہ کسی اجتماعی تنظیم سے جڑے رہنے کو پسند کرتے ہیں، آپ لوگوں پر اثر انداز ہونے کی زبردست صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں۔

(۵) محمد اشرف۔ مدراس

آپ محفلوں میں خوش بخوش رہتے ہیں، آپ کو نمایاں ہونے کا شوق ہے، آپ کے ارادے مضبوط اور مستحکم ہیں لیکن آپ بہت جلد جوش میں آجاتے ہیں اس سے کبھی کبھی خاصا نقصان ہو جاتا ہے، آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔

(۶) نور محمد۔ ممبئی

آپ متلون مزاج رکھتے ہیں یعنی آپ کا مزاج بدلتا رہتا ہے، آپ جذبات میں آکر کچھ بھی کر گزرتے ہیں، آپ اچھی گفتگو کرنے کے اہل ہیں اور دوسروں پر اثر انداز ہو جاتے ہیں۔

(۷) کے حبیب الرحمٰن۔ ممبئی

آپ کے خیالات پر رومان کی چھاپ ہے، آپ دوستوں کا حلقہ بڑھا کر خوش نظر آتے ہیں، آپ اگر کسی سے محبت کریں گے تو اس کی انتہا کر دیں گے لیکن آپ کے مزاج میں سادگی بھی ہے اور منکسر المزاجی بھی۔

(۸) ڈاکٹر غلام رازق۔ ممبئی

آپ اگرچہ قابل اعتماد ہیں لیکن آپ کو زندگی میں کئی بار ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، آپ کو اپنی ذات میں زیادہ دلچسپی رہتی ہے، آپ کے دل میں نت نئی آرزوئیں مچلتی ہیں جو آپ کو پریشان کرتی ہیں، آپ کے دل و دماغ میں عجیب طرح کا اضطراب سا رہتا ہے۔

(۹) خورشید احمد نجار۔ کشمیر

آپ خیال پسند ہیں، خوابوں میں مگن رہتے ہیں، رومان پسند بھی ہیں، پرکشش ہیں، دوستی کو پسند کرتے ہیں، آپ کے خیالات فلسفیانہ ہونے کے باوجود محبت اور انسانی ہمدردی کے بہت قریب ہیں، آپ کے مزاج میں ضد ہے جو آپ کو شرمندگی سے دوچار کر سکتی ہے، آپ کی تعلیم آپکی صلاحیتوں سے کم ہے تاہم آپ اپنے مقاصد میں کامیاب رہیں گے۔

(۱۰) شیخ آفتاب عالم۔ تھانہ

آپ بہت مضبوط ارادوں کے مالک ہیں، آپ بہت جلد جوش میں آجاتے ہیں اور اس وقت اپنا ہوش کھو بیٹھتے ہیں، محفلوں اور مجلسوں سے آپ کو دلچسپی ہے، آپ تنظیموں سے وابستگی میں خوشی محسوس کرتے ہیں، آپ جس لائن پر جم جاتے ہیں جمے رہتے ہیں، آپ کو آپ کے خیالات سے باز رکھنا آسان نہیں ہے۔

(۱۱) محمد حقیق سیتامڑھی

آپ سنجیدہ فطرت ہیں، فلاحی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں، آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں، مزاج میں سادگی ہے لیکن کسی قدر بخل بھی ہے، آپ مادی چیزوں میں بہت زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے۔

(۱۲) شوکت احمد۔ سرینگر

آپ جمالیت پسند ہیں، قدرتی مناظر سے آپ کو خاصی دلچسپی ہے، آپ کی فطرت میں غصہ ہے اور یہ غصہ آپکی فطری صلاحیتوں کا کسی بھی وقت گلا گھونٹ سکتا ہے اور محنتی ہیں، ذمہ دار بھی ہیں اور جاذب نظر بھی ہیں، آپ کسی بھی لائن میں بھرپور کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱۳) محمد فیض الدین۔ عادل آباد

آپ کے خیالات پر تقدس کی چھاپ ہے، آپ کی شخصیت پراسرار ہے، آپ ڈرامائی طور پر سب پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، لوگ آپ سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں، اس کی وجہ آپ کی فطرت کی پراسراریت ہے، جو بہت کم لوگوں میں ہوتی ہے۔

(۱۴) محمد علی۔ جودھپور

آپ کے خیالات پاکیزہ بھی ہیں اور پختہ بھی، آپ کے اندر کاروبار کرنے کی زبردست صلاحیت ہے، آپ مزاجاً سنجیدہ ہیں لیکن آپ کو دوستی کرنے کا ذوق ہے، آپ جب تک خطرات میں پوری طرح گھر نہیں جاتے غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔

(۱۵) محمد عادل۔ ممبئی

آپ کے خیالات اچھے ہیں، آپ کے اندر قائد بننے کی صلاحیت ہے آپ ضد کے پکے ہیں، آپ جس کام کو کرنے کا ارادہ کر لیتے ہیں اس کو کر کے ہی چھوڑتے ہیں، آپ از خود دشمنی خریدنے کی غلطیاں بہت کرینگے۔

(۱۶) محمد بشیر احمد۔ نظام آباد

آپ اچھے خیالات کے مالک ہیں لیکن محبت پرست ہونے کے باوجود آپ کو تلخیوں اور رنجشوں سے دوچار ہونا پڑے گا، آپ کی طبیعت کی جھلاہٹ کئی بار آپ کو بڑے مسائل میں مبتلا کر دے گی۔ آپ محبت کے راستوں سے فریب کھا سکتے ہیں۔

(۱۷) محمد اظہر مشتاق

آپ کی سوچ وفکر صاف ستھری ہے، آپ سنجیدہ مزاج ہیں، دوسروں کے لئے اچھے جذبات رکھتے ہیں، آپ کامیاب زندگی گزاریں گے اور ہر دور میں اپنی سوچ وفکر اور ہمدردانہ مزاج کی سادگی کی وجہ سے آپ حاسدوں کو اپنا دوست سمجھنے کی غلطی زندگی میں کئی بار کریں گے۔

(۱۸) محمد اکرم۔ ممبئی

آپ فطرتاً سنجیدہ اور کم گو ہیں، آپ اپنے خیالات میں گم رہنے والے انسان ہیں، محبت پرست ہیں، لیکن آپ کو اپنوں کی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن حلم اور بردباری کی وجہ سے آپ اپنا راستہ خود بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

(۱۹) محمد اقبال فروز۔ حسن پور

آپ اگرچہ سنجیدہ ہیں لیکن بے حد غصہ والے ہیں، آپ لوگوں میں گھل مل کر رہنا پسند کرتے ہیں لیکن آپ کی اشتعال انگیزی آپ کو اچھے دوستوں سے محروم کر سکتی ہے، آپکو جلد غصہ آجاتا ہے اور دیر تک رہتا ہے۔

(۲۰) ولی محمد۔ حیدرآباد

آپ کے اندر تحقیق اور تجسس کا مادہ ہے، آپ بہت وسیع الفکر اور وسیع القلب قسم کے انسان ہیں، آپ کا مزاج سادہ ہے اور آپ کے اندر عاجزی بھی ہے، آپ ضابطوں کی پابندی کرنے کے خوگر ہیں۔

(۲۱) نسیم نیاز۔ ممبئی

آپ کے مزاج میں تلون ہے۔ آپ کے خیالات آئے دن بدلتے رہتے ہیں، آپ سیمابی فطرت ہیں دم میں تولہ اور دم میں ماشہ آپ کا مزاج ہے، آپ اگرچہ سادگی اور عاجزی سے بہرہ ور ہیں لیکن آپ کے خیالات ابھی پختہ نہیں ہیں۔

(۲۲) سید نوازش علی۔ بیدر

آپ کے خیالات میں پختگی نہیں ہے، آپ اپنی رائے بہت جلد بدل دیتے ہیں، آپ کے اندر صبر کا مادہ کم ہے، لوگ آپ کے بارے میں خوش فہمی یا غلط فہمی کا شکار رہیں گے کیونکہ آپ کی طبیعت ساحرانہ ہے جو لوگوں کو آپ کے بارے میں صحیح رائے قائم کرنے سے روکتی ہے، آپ گفتگو اچھی کر لیتے ہیں۔

(۲۳) قاضی بدرالدین۔ ڈھولے

آپ تقلید پسند ہیں۔ آپ خود کو نمایاں نہیں کرتے، دوسروں کے نقش قدم پر چلتے ہیں اطمینان محسوس کرتے ہیں، آپ کو روحانیت میں دلچسپی ہے، مادی چیزوں سے آپ کا لگاؤ کم ہے، آپ خاموشی کے ساتھ کام کرنے کے قائل ہیں۔

(۲۴) احمد مبین الدین اختر۔ رائچور

آپ محفل پسند ہیں، نمایاں ہونے کا ذوق رکھتے ہیں، آپ کے ارادے مضبوط ہیں لیکن آپ بہت جلد جوش میں آجاتے ہیں اور ایک دم جذباتی ہوجاتے ہیں، آپ ڈرامائی طور پر لوگوں پر اثر انداز ہوجاتے ہیں لیکن آپ کی طبیعت کی جھلاہٹ اور اشتعال انگیزی بنے بنائے کاموں کو بگاڑ سکتی ہے۔

(۲۵) محمد اشرف۔ ممبئی

آپ سنجیدہ ہیں، فلاحی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں، دوسروں کے لئے ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ اپنی عقل پر حد سے زیادہ بھروسہ کرتے ہیں اور حد سے زیادہ خود اعتمادی آپ کو خسارے سے دوچار کر سکتی ہے، آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کی اہلیت بھی رکھتے ہیں۔

(۲۶) نیاز احمد شیخ۔ ممبئی

آپ کا مزاج بدلتا رہتا ہے، آپ کے مزاج میں پختگی نہیں ہے، آپ نشیب وفراز سے گزر کر بڑے حالات میں بھی آپ خود پر قابو رکھیں گے لیکن دل ودماغ پر جذبات کا غلبہ ہونے کی وجہ سے آپ کو کئی بار سنگین مسائل سے دوچار ہونا پڑے گا لیکن آپکو مغلوب کرنا بھی آسان نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا

سالانہ خصوصی نمبر

اس نمبر میں استخارے سے متعلق سیکڑوں مؤثر روحانی فارمولے نقل کئے جائیں گے اور استخارے کے بارے میں مفید مضامین شائع ہوں گے۔ اس نمبر میں وہ فالنامے بھی جمع کئے جائیں گے جوامت کے لئے مفید اور مؤثر ہوں اور جن کی حقانیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

یہ نمبر اس لئے شائع کیا جائے گا تا کہ عوام وخواص از خود ''استخارہ'' کر کے اپنے اپنے مقاصد کی مفید رہنمائی حاصل کر سکیں اور از خود مطمئن ہو سکیں۔

جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، شیطان نمبر، ہمزاد نمبر، حاضرات نمبر، محبت نمبر، مؤکل نمبر، روحانی ڈاک نمبر، روحانی مسائل نمبر اور امراض جسمانی نمبر کی طرح ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ''استخارہ نمبر'' بھی انشاء اللہ مفید ترین ثابت ہوگا۔ یہ ایک معلوماتی دستاویز ہوگا اور مقبولیت عامہ حاصل کرے گا۔

یہ نمبر جنوری ۲۰۰۶ء کے اخیر میں منظر عام پر آئے گا

اس نمبر کی قیمت ــــــــــــــــ پچاس روپے ہوگی

تفصیلی اعلان اگلے شمارے میں دیکھیں

اعــــــــلان کنــــــنــــــده

منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند۔ یوپی

آج کا دن کیسے گزاریں

محمد اکمل بلوچ

ہم اپنے محترم قارئین کیلئے روزمرہ مصروفیات میں ترجیحات کا تعین کرنے کے لئے ایک نادر اور مجرب طریقہ متعارف کروا رہے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمیں آج کے دن کیا کرنا چاہئے۔ یوں معلوم کریں گے۔

(۱) موجودہ تاریخ کا عدد لیں۔ (۲) موجودہ مہینے کا عدد لیں۔ (۳) موجودہ سال کا عدد لیں۔ (۴) اپنی پیدائش کے دن کا عدد نکالیں۔ (۵) اپنی پیدائش کے مہینے کا عدد لیں۔ (۶) ان سب اعداد کو جمع کر کے مفرد حاصل کریں۔ مندرجہ ذیل مثال سے وضاحت پیش کرتا ہوں۔

ظہور حسین کی تاریخ پیدائش ۱۹۸۲ء۔۳۔۱۵ ہے اور موجودہ تاریخ ۲۰۰۴ء۔۷۔۲۸ ہے۔

تاریخ پیدائش کا عدد	۱۵
پیدائش کے مہینے کا عدد	۳
موجودہ تاریخ کا عدد	۲۸
موجودہ مہینے کا عدد	۷
موجودہ سال کا عدد	۲۰۰۴ء
میزان	۲۰۵۷

۷+۵+۰+۲=۱۴=۱+۴=۵ میزان کو آپس میں جمع کیا تو مفرد عدد ۵ حاصل ہوا۔ اس لئے ظہور حسین کا ۲۰۰۴ء۔۷۔۲۸ کا دن عدد ۵ کے روحانی اثرات کے تحت گزرے گا۔ جس کے موزوں روحانی اثرات کے حصول کے لئے مجوزہ سرگرمیاں یہ ہیں۔ ''بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، کسی باغ یا پُرفضا مقام پر سیر و تفریح کی غرض سے جائیں۔ خط و کتابت وغیرہ کریں۔''

اب قارئین کی خدمت میں اعداد کے روحانی اثرات بیان کئے جاتے ہیں۔

نمبر ایک کے روحانی اثرات

بڑے اہم اور ہمت و جرأت والے پروجیکٹ کے لئے منصوبہ بنائیں، نئے اور منفرد خیالات کا اظہار کریں۔ بنیادی اور اہم کام کی بنیاد ڈالیں، زبان سیکھنے کے لئے کوئی کورس کریں، نئے دوست بنائیں، نئے افسر یا باس کے پاس انٹرویو کے لئے جائیں، فنون لطیفہ سے متعلق مشاغل لیں۔ مشینری اور دوسرے آلات خریدیں، الیکشن یا مقابلے کی کوشش کریں، سفر کے لئے مناسب دن ہے۔

نمبر دو کے روحانی اثرات

مالی معاملات میں دلچسپی لیں اور انہیں بہتر بنائیں، رفیق حیات کا انتخاب کریں، دوسروں کا تعاون حاصل کریں، کوئی معاہدہ وغیرہ کریں، دوسروں پر بھروسہ کا اظہار کریں اور ان کا اعتماد حاصل کریں، ذومعنی مصالحانہ اور منفرد گفتگو کریں۔

نمبر تین کے روحانی اثرات

اعتماد بحال رکھیں، جرأت و حوصلے کا اظہار کریں، چیزوں کی نمائش میں شمولیت کریں، قانونی مشورہ حاصل کریں، نئے سرے سے سرمایہ کار کا آغاز کریں، ہمدردی، اعتماد اور حمایت حاصل کریں، سندات وغیرہ پیش کریں، کسی نئے سبجیکٹ کا مطالعہ کریں، ایڈیٹروں کے ساتھ روا بڑھائیں۔

نمبر چار کے روحانی اثرات

بچوں کے لئے تعلیمی سہولیات مہیا کریں، معاہدے وغیرہ

شمولیت کریں، مناسب حفاظتی اقدامات کریں، گھریلو معاملات پر توجہ دیں، معالج سے مشاورت کریں، زرعی معاملات میں پیش بندی کریں۔

نمبر پانچ کے روحانی اثرات

بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، کسی پُر فضا اور پر بہار تقریب میں شرکت کریں، مراسلت پر توجہ دیں، نئے دوست وشناسا پیدا کریں، ریڈیو ٹیلیوژن پر انٹرویو دیں اور گفتگو کریں، مختصر تفریحی دورہ ترتیب دیں۔

نمبر چھ کے روحانی اثرات

خود کو دلکش اور جاذب نظر بنائیں، محبت و پیار میں روابط بڑھائیں، بیوٹی پارلر جائیں، شادی بیاہ کے لئے پیغام دیں، پرانے جھگڑے نمٹائیں، آرام کریں اور مطالعہ میں وقت گزاریں، کسی اجلاس میں شرکت کریں۔

نمبر سات کے روحانی اثرات

غیر ضروری گفتگو سے پرہیز کریں، غذا کے استعمال میں احتیاط کریں، غور وفکر کریں اور خلوت اختیار کریں، علم نفسیات سے متعلق معلومات حاصل کریں، گھریلو معاملات کے متعلق فیصلے کریں، کسی بچے کو گود لیں، روحانی مرشد سے مشورہ لیں۔

نمبر آٹھ کے روحانی اثرات

کتب تصوف کا مطالعہ کریں۔ چھٹی حس، وجدان اور باطنی بینائی پر توجہ مرکوز کریں، روحانی علاج میں نئے راستے تلاش کریں، محبت اور وراثت پر توجہ دیں، ریس اور لاٹری میں قسمت آزمائیں، خیراتی اور فلاحی اداروں میں عطیہ دیں، انتخابی سرگرمیوں میں شرکت کریں، معاشی معاملات کی نگرانی کریں۔

نمبر نو کے روحانی اثرات

خیراتی اور فلاحی اداروں کا دورہ کریں، خفیہ اور اہم امور میں مہارت حاصل کریں، روحانی علاج میں دسترس حاصل کریں، شہرت وتشہیر کے حصول کی کوشش کریں، اہم اور بنیادی نوعیت کے کام کریں، موسیقی کی محفلوں میں شریک ہوں، پرانی غلطیوں کا ازالہ کریں، سفر یا تفریح کریں۔

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

دست غیب کا روحانی فارمولہ

یقین محکم کے ساتھ اس کو آزمائیں

سفید کپڑے پر ہری روشنائی سے یا ہری پنسل سے یہ نقش لکھیں۔

۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰
۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱
۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴
۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶
۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱
۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰

طریقۂ عمل یہ ہے کہ اس کپڑے کی جس پر نقش بنا ہوا ہو ایک تھیلی بنالیں اور تھیلی اس طرح تیار کریں کہ نقش اندر کی سائڈ میں چلا جائے۔ ۱۴ دن تک یہ عمل کریں کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۰ بار سورۂ اخلاص، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۳۰ بار سورۂ اخلاص چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۴۰ بار سورۂ اخلاص۔

نماز سے فراغت کے بعد سو مرتبہ استغفار پڑھیں۔ ایک ہزار مرتبہ درود شریف اور ایک ہزار مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھیں۔

یہ نقش مسدس کا نقش ہے۔

اس کے بیت اول میں قل ھو اللہ احد کے ۲۲۰ ہیں

بیت ثانی میں اللہ الصمد کے ۲۳۱ ہیں۔

بیت ثالث میں لم یلد کے ۱۱۴ ہیں۔

بیت رابع میں ولم یولد کے ۱۲۶ ہیں۔

بیت خامس میں ولم یکن لہ کے ۱۹۱ ہیں۔

اور بیت سادس میں کفوا احد کے ۱۲۰ ہیں۔

ایک ضلع کا ٹوٹل ۱۰۰۲ ہے۔

جملہ اضلاع کے مجموعی اعداد ۸۰۱۶ ہیں۔

اس تھیلی کو اپنے پاس رکھ لیں اور ۱۴ دن کی پابندی کے بعد جو بھی آمدنی ہو اس کو اس تھیلی میں ڈالتے رہیں اور خرچ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ یہ تھیلی کبھی روپوں سے خالی نہیں رہے گی۔ اس تھیلی کے اندر جھانکنے کی اور روپوں کو شمار کرنے کی غلطی نہ کریں۔ انشاء اللہ اس انداز کی خیر و برکت ہوگی کہ عقلیں حیران رہ جائیں گی۔

تسدیس عطارد و زہرہ

یہ وقت ۵ دسمبر ۲۰۰۵ء کو ایک بج کر ۵۲ منٹ پر ہوگا۔ یہ وقت دو شخصوں کے اتصال، محبت مابین زن و شوہر و طالب و مطلوب، حصول علم و کامیابی امتحان، رکاوٹ، بیاہ شادی، ترقی نہ ہونا۔ ملازمت میں سعی کا قبول نہ ہونا (بشرطیکہ ملازمت نوشت و خواند سے متعلق ہو) ان تمام امور کے لئے یہ وقت پرتاثیر ہے اور اس وقت کی روحانیت سے فائدہ اٹھا کر مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ طالب کے نام مع والدہ کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں اس میں مطلوب کے اعداد شامل کریں۔ مطلوب اگر مرد یا عورت ہو تو اس کا نام مع والدہ لیں اگر ترقی، نکاح وغیرہ کوئی مطلوب ہے تو اس کے اعداد لیں اور کل اعداد جمع کر کے اس میں ۳۵ عدد اور زیادہ کریں اور تین مربع نقش پر کریں۔ پہلے دو لکھے ہوئے دریا میں بہادیں گولیاں بنانے کی ضرورت نہیں۔ تیسرا نقش معطر کر کے موم جامہ کر کے سیدھے بازو پر باندھیں اور نیاز حسب توفیق حضرت خواجہ خضر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دلائیں۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

اس عمل کو مثال کے طور پر سمجھا دیتا ہوں۔ مثال:

احمد دین ترقی چاہتا ہے تو طالب احمد دین کے اعداد ۱۱۷ ہوئے۔ مطلوب ترقی کے اعداد ۷۱۰ ہوئے ۳۵ عدد قانون کے اور جمع کئے۔ کل ۸۶۲ ہوئے جس کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۱	۲۰۸	۲۱۵	۲۱۸
۲۱۴	۲۱۹	۲۲۰	۲۰[illegible]
۲۱۶	۲۱۳	۲۱۰	۲۲[illegible]
۲۱۱	۲۲۲	۲۱۷	۲۱[illegible]

یہ نقش آبی چال کا ہے نقش پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل تعداد سے [illegible]فریق کریں باقی کو ۴ سے تقسیم کریں جو حاصل قسمت ہو اسے خانہ ایک [illegible]ھ کر نقش چال کے پر کریں۔ مثال کے مطابق کل اعداد ۸۶۲ سے ۳۰ [illegible]ق کئے تو باقی ۸۳۲ بچے انہیں ۴ سے تقسیم کیا تو ۲۰۸ خارج قسمت ہوا۔ [illegible]سے خانہ اول میں رکھ کر ترتیب وار خانوں کو لکھتے جائیں نقش پر [illegible]ئے گا ۴ پر تقسیم کرنے سے اگر ایک بچے تو خانہ ۱۳ میں ایک کا اضافہ [illegible]ں۔ اگر باقی بچیں تو خانہ نو میں باقی تین ہوں تو خانہ ۵ میں ایک کا اضافہ کردیں۔ نقش پر ہوجائے گا۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

تسدیس زہرہ و مشتری

یہ طلسم ان لوگوں کے لئے لکھا جاتا ہے جن کا ستارہ مشتری ہے۔ لیکن جن کے حالات اچھے نہیں ہیں ہر کام میں رکاوٹ اور ہر معاملے میں پریشانی ہوتی ہے۔ آمدنی اور مرتبہ میں ترقی نہیں ہوتی۔ اخراجات اور پریشانی پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ اس کے علاوہ اگر ان لوگوں کا کوئی خاص مقصد جو پورا نہ ہوتا ہو تو یہ عمل کام دے گا۔ ۳ دسمبر ۲۰۰۵ء رات ۸ بج کر ۴۷ منٹ پر یہ سعد نظر قائم ہوگی۔ اس وقت سے فائدہ اٹھانے کیلئے اپنا نام مع والدہ کے اعداد ابجد قمری سے لے کر اس میں ایک سو بارہ (۱۱۲) عدد کا اضافہ کریں اور اس مجموعہ کو وقت مقررہ پر ایک نقش مربع آتشی میں پر کریں۔ قلم اور دوات نئی ہونی چاہئے۔ نقش زعفران سے پر کیا جائے گا۔ پھر مربع سامنے رکھ کر یا باسط ایک سو چوراسی (۱۸۴) بار پڑھیں اور دم کر کے موم جامہ کرا کے اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ بہترین مدد ملے گی۔ مربع پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد سے ۳۰ عدد تفریق کریں اور باقی کو ۴ پر تقسیم کریں۔ جو خارج قسمت ہو اسے خانہ اول میں رکھیں اور ایک ایک کا اضافہ کرتے ہوئے ۱۶ خانے پر کریں۔ اگر تقسیم کے بعد باقی ایک ہو تو خانہ ۱۳ میں۔ اگر ۲ باقی رہیں تو خانہ ۹ میں۔ اگر ۳ باقی رہیں تو خانہ ۵ میں مزید ایک کا اضافہ کریں۔ نقش پر ہوجائے گا۔ نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

❋❋❋❋❋❋❋❋

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

عالمی سہارا دہلی کی ۲۰ راگست کی اشاعت میں وسیم اختر صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان ہے۔ "کیا کھویا کیا پایا"؟ اس مضمون کی شروعات وسیم صاحب ان الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں۔

"۱۵ راگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوا۔ لیکن آزادی کے اس خوبصورت موڑ پر تقسیم کا سانحہ بھی پیش آیا۔ تقسیم کے اسباب چاہے جو بھی رہے ہوں، ملک کے دانشور رہنماؤں نے ملک کے امن وچین کی بحالی اور قومی ترقی کیلئے نہ چاہتے ہوئے بھی تقسیم کو قبول کرلیا"۔

یہ عبارت ہماری ملک کی دانشوروں پر محض ایک الزام ہے۔ اگر ہمارے ملک کے دانشور لوگ ملک کے امن اور ترقی کیلئے ملک کی تقسیم کو قبول کر لیتے ہیں تو پھر انہیں دانشور کون مانتا۔ امن اور ترقی کی خاطر تو لال بجھکڑ قسم کے لوگ بھی کچھ نہ کچھ قربانی دیدیتے ہیں۔ ہمارے دانشوروں کی دوراندیشی تو یہ تھی کہ انہوں نے ملک کی تقسیم کو محض اس لئے قبول کرلیا تھا کہ انگریزوں کی آخری وصیت کہ لڑاؤ اور حکومت کرو پران کے لئے عمل کرنا آسان ہوجائے اور تجربات یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے دانشوروں کی دور اندیشی رنگ لائی اور ملک کی تقسیم نے انہیں حکومت کرنے کا ایسا موقعہ فراہم کیا۔ پاکستان کا نام لے کر آج بھی ماحول کو کسی بھی وقت گرم کیا جاسکتا ہے۔ اگر پاکستان کا وجود نہ ہوتا تو ہمارے دانشور اپنی دانشوری کی آبرو کیسے باقی رکھ پاتے۔ آج کتنے ہی معاملات میں اور اپنی کتنی ہی غلطیوں پر اظہار شرمندگی کرنے کے بجائے وہ کہہ کر اپنی عزت بچالیتے ہیں کہ اس میں غیر ملکی ہاتھ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے ملک میں پاکستان کا نام لے کر کسی بھی ہندو کو چراغ پا کرنا اور کسی بھی مسلمان کو دہشت گرد قرار دے دینا بہت ہی آسان ہے۔ اگر ملک تقسیم نہ ہوتا تو اس طرح کی "سمجھ داریاں" کس طرح وجود میں آتیں۔ اور ہندو مسلم فساد کرائے بغیر ملک کے رہنما رہنمائی کا فرض کیسے انجام دیتے اور اسٹیجوں پر مسلمانوں کے خلاف الزام تراشی کرنے کا جواز کیسے پیدا ہوتا اس لئے ہمارے ملک کے بنیادی دانشوروں نے ملک کی تقسیم کو ہنسی خوشی اس لئے گوارہ کرلیا تھا کہ اس میں حکومت کرنے کی اور اقتدار پر دم بنانے کی ایک پلاننگ تھی۔ اور آج تک جب کہ آزادی کو ۵۰ سال سے زیادہ ہوچکے ہیں اسی پلاننگ پر عمل ہو رہا ہے اور ہندو مسلم ماحول کو گرم کرنے کے لئے پاکستان کا وجود ہمارے ملک کے دانشوروں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ بنا ہوا ہے۔ ذرا سوچئے اگر ملک تقسیم نہ ہوتا اور پاکستان وجود میں نہ آتا تو ہمارے ملک کے ان نیتاؤں کو جو اس ملک کے رکھوالے ہیں ہندو مسلم ماحول کو گرم کرنے کے لئے کتنا سوچنا پڑتا۔ اور ہندو مسلم فسادات کرانا کتنا دشوار ہوتا اور اگر تمام مسلمان اسی ہندوستان میں رہتے تو اس کا امکان تھا کہ مسلمانوں کی اقلیت تعداد کے اعتبار سے اکثریت کے قریب ہوجاتی اور مسلمانوں کو بھی اس ملک میں حکومت کرنے کا چانس مل جاتا اس لئے ہمارے دانشوروں نے ملک کی تقسیم کو ہنسی خوشی قبول کرلیا اور اس کا الزام مسلمانوں پر ڈال دیا۔ اسی کو کہتے ہیں دانشوری اور اسی کو کہا جاتا ہے دوراندیشی۔ یہ سمجھنا کہ ملک کے دانشوروں نے صرف امن اور چمن کی خاطر یا کسی ترقی کی خاطر سانحہ تقسیم کو سینے سے لگالیا تھا صرف خام خیال ہے اور اس طرح کی خام خیالیاں صرف بے وقوفی کی کوکھ سے جنم لیا کرتی ہیں۔

وسیم صاحب لکھتے ہیں۔

"اس کے بعد جواہر لال نہرو کی قیادت میں ترقی کا ایک نیا باب شروع ہوا ابتدا میں نہرو نے زرعی و صنعتی ترقی کو سرفہرست رکھتے ہوئے مخلوط معیشت کی پالیسی اختیار کی تاکہ معاشی نمو کے ساتھ ساتھ ملک کے وسائل کی مساوی تقسیم ہو سکے۔"

وسیم صاحب نے بجا فرمایا۔ نہرو جی نے زرعی اور صنعتی ترقی کو سرفہرست رکھتے ہوئے مخلوط معیشت کی پالیسی اختیار کی اور انہوں نے ان سیاسی حکمت عملی سے کام لے کر گدھے گھوڑے ایک ہی لائن میں کھڑے کر دیئے۔ اس پالیسی سے ملک کے تمام گدھوں میں یہ احساس جاگ اٹھا کہ ہم بھی براہ راست اللہ کی مخلوق ہیں اور ہمارا اپنا بھی ایک طے شدہ مقام ہے اور ان گھوڑوں کو بھی اس مخلوط معیشت کی وجہ سے یہ یقین ہو گیا کہ ترقی کے اس دور جدید میں کسی گدھے کو آنکھ دکھانا آسان نہیں ہے اور مساوات کی رنگ رلیوں نے نوبت یہاں تک پہنچا دی کہ کمہاروں اور دھوبیوں کے گھر میں گھوڑے بوجھ اٹھانے لگے اور ریس کے میدانوں میں گدھوں کو دندنانے کا موقعہ ملا۔ اس کے علاوہ مخلوط معیشت نے دوسری راہوں کی ناانصافیوں کا بھی قتل عام کر دیا۔ اور جیسی معتبر عمارتوں میں صرف پڑھے لکھے لوگوں کی اور خاندانی لوگوں کی اجارہ داری نہیں رہی۔ مخلوط معیشت نے جہاں غریب کو امیر اور امیر کو غریب بنانے کا کام کیا وہیں ایوان سیاست میں ان حضرات جہلاء کو بھی دندنانے کا موقعہ ملا جو بے چارے اپنے نام کی ہجے بھی کرنے کے اہل نہیں تھے۔ اس سے بڑھ کر ترقی اور کیا ہوگی کہ جو لوگ اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتے انہیں لیڈر بننے کا اور پھر منسٹر بننے کا شرف حاصل ہوا۔ معیشت نے اور بھی کارنامے انجام دیئے ان کی تفصیل اگر زندگی رہی تو پھر کسی موقعہ پر ہم بیان کریں گے۔

آگے چل کر وسیم صاحب لکھتے ہیں۔

"زمین سے متعلق اصلاحات کے ذریعہ جاگیردارانہ نظام میں بنیادی تبدیلی آئی۔"

جی ہاں۔ جب زمین دار ختم ہو گیا اور نوکر لوگ زمین کے مالک بن گئے تو اس کا سب سے بڑا فائدہ ہندوستانی سیاست کو یہ پہنچا کہ سوچنے والا ذہن "تنگ دست" اور کس مپرسی میں مبتلا ہو گیا اور وہ لوگ جو اپنے مالکان کی چاپلوسی کر کے اپنا وقت کاٹا کرتے تھے وہ راتوں رات زمینوں کے مالک بن گئے۔ اس اصلاحات سے زمین کے مالکان گھبرا کر پاکستان چلے گئے جو کسی وجہ سے پاکستان نہ جا سکے ان کے حالات ابتری کا شکار ہو گئے۔

یوپی میں زمینوں کے مالک زیادہ تر مسلمان تھے اور مسلمان بھی وہ جنہوں نے مغلوں کی حکومت میں "ارباب حکومت" کو بہت قریب سے دیکھا تھا اور جو خاندانی طور پر بھی اقتدار کی باریکیوں کو سمجھتے تھے اگر ان لوگوں کا ناک میں دم نہ کیا جاتا۔ اور ان کی جائیدادوں کو دوسروں کے حوالے نہ کیا جاتا تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ بام اقتدار کہیں مسلمانوں کے ہاتھ نہ لگ جائے اس لئے اس وقت سمجھ داری کا تقاضہ تھا کہ زمین دارے کو ختم کر دیا جائے اور ان گھٹیا لوگوں کو زمین کا مالک بنا دیا جائے جو سیاست کی باریکیوں سے قطعاً ناواقف تھے اور رعیت میں رہ کر جن کی زندگی پر غلامی کی گہری چھاپ تھی چنانچہ اس اصلاحات کا بہت فائدہ اس کانگریس کو پہنچا جو آزادی کے بعد ایوان حکومت تک سب سے پہلے پہنچی اس نے ان تمام لوگوں کی جو نوکر سے مالک بنائے گئے تھے اپنی مٹھی میں لے لیا اور انہیں صحیح معنوں میں استعمال کرنا شروع کیا۔ کتنے دور اندیش تھے ہمارے وہ رہنما جنہوں نے مالک کو نوکر اور نوکر کو مالک بنا کر ایک ایسے نظام کی بنیاد ڈالی جو آج تک ان کے لئے گھی شکر کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔

وسیم صاحب لکھتے ہیں۔

"ظاہر ہے کہ ۵۸ برسوں میں ہمارے ملک نے بہت ترقی کی ہے لیکن جب ہم آبادی، کنٹرول، تعلیم، صحت عامہ، غریبی، بے کاری اور سماجی و معاشی خوش حالی کی بات کرتے ہیں تو مذکورہ کامیابیوں کی چمک پھیکی پڑنے لگتی ہے۔"

کون کہتا ہے کہ ہماری سرکاروں نے آبادی پر کنٹرول کرنے کی کوشش نہیں کی۔ نس بندی کے سیکڑوں طریقے ہماری سرکاروں نے ایجاد کئے۔ اور طرح طرح کے جتن کر کے ان بچوں کو روکنے کی بھرپور کوشش کی جو سرزمین بھارت پر جنم لینے کے لئے بے تاب تھے۔ لیکن اللہ میاں سے ٹکرانا آسان نہیں تھا۔ جب ہم نے فیملی پلاننگ کی تحریک چلائی اور زور زبردستی کر کے نس بندی کے سلسلے کو عام کرنے کی جدوجہد کی جو اللہ میاں نے جن روحوں کو اس دنیا میں بھیجنے کا فیصلہ صادر کر رکھا تھا ان کو بھیجنے کے لئے اور حکمت عملی اختیار کی اور ہوا یہ کہ عورتوں کو ایک ایک وقت میں دو دو اور تین تین بچے پیدا ہونے لگے۔ اور بعض اوقات تو یہ بھی ہوا کہ ایک عورت نے ایک ہی وقت میں چھ چھ بچوں کو جنم دے کر ان کتوں کے اندر مایوسی کی لہر دوڑا دی جو ازل سے بچے پیدا کرنے میں اپنا منفرد مزاج رکھتے تھے چنانچہ کتوں کے معاشرے میں میٹنگیں، احتجاج اور ایجی ٹیشن شروع ہو گئے اور کتوں میں جو فی الحقیقت دانشور تھے انہوں نے انسانوں کی کھلے

نام مذمت کی۔ اور کہا کہ انسانوں کی حرص وہوس کا عالم یہ ہے کہ درجنوں بچے پیدا کرنیکی واحد صفت جو صرف ہم میں تھی وہ بھی انہوں نے اپنالی۔ اس لئے ان انسانوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ لیکن کتوں کا احتجاج اس لئے زور نہ پکڑ سکا کہ تجربہ کار اور ضعیف العمر کتوں نے اپنی برادری کو سمجھا دیا کہ انسانوں نے انسانیت کو چھوڑ کر اب جانوروں کی تقلید شروع کردی ہے انہوں نے صرف ہماری صفت کو نہیں اپنایا بلکہ ہر جانور کی صفت اور خصوصیت کو ان انسانوں نے پوری طرح اپنالیا ہے۔ کچھ لوگ سانپ کی طرح آستین کے سانپ بنے ہوئے ہیں یہ دوست بن کر زندہ رہتے ہیں اور موقعہ ملتے ہی ڈس لیتے ہیں، کچھ انسانوں نے بچھو کی خصلت کو اختیار کر رکھا ہے کوئی انکے ساتھ کچھ بھی کرلے یہ صرف ڈنک ہی مار سکتے ہیں۔ کچھ انسان گدھوں کی طرح احمق اور بے وقوف بن کر زندگی گزار رہے ہیں جب کہ کچھ لومڑی کی طرح چالاک ہیں۔ کچھ ریچھ کی طرح عیاش بنے ہوئے ہیں جہاں کسی عورت کو دیکھا اور بس اس کا پیچھا پکڑ لیتے ہیں۔ کچھ انسانوں کا عالم یہ ہے کہ وہ سور کی طرح بے شرم بنے ہوئے ہیں انہیں بھول کر بھی شرم نہیں آتی۔ کچھ انسان گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے میں ماہر ہوچکے ہیں اور کچھ انسانوں کا حال یہ ہے کہ وہ شریفوں پر ہم کتوں کی طرح خواہ مخواہ بھونکتے ہیں اور جلن وحسد کا اظہار کرتے ہیں۔ کچھ بلی کی طرح معصوم بنے رہتے ہیں اور موقعہ ملتے ہی دوسروں کا دودھ پی جاتے ہیں۔ کچھ کا حال یہ ہے کہ وہ چیل کوؤں کی طرح منڈلاتے نظر آتے ہیں اور جہاں بھی مال حرام دیکھتے ہیں پڑاؤ ڈال دیتے ہیں۔ تجربہ کار کتوں کی یہ فلسفیانہ گفتگو سننے کے بعد نوجوان کتوں اور پلوں کا احتجاج ختم ہوگیا اور یہ مان کر مطمئن ہوگئے کہ انسانوں سے اب انسانیت سنبھل نہیں رہی ہے بتایئے برتھ کنٹرول سے کیا فائدہ؟ جن روحوں کو اس دنیا میں آنا ہے وہ تو آکر رہیں گی۔ اور اگر کسی طریقہ سے ہم بچوں کی ولادت پر روک تھام کرنے میں کامیاب ہوں گے تو پھر ممکن ہے کہ روحیں بغیر جسموں کے اترنے لگیں۔ اگر ہمارے ملک میں یہ ہوگیا تو ان بدروحوں سے جو جسم کے بغیر ہندوستان میں بھٹکتی پھریں گی کون نمٹے گا؟

رہی تعلیم کی بات تو تعلیم ہمارے ملک میں اس قدر عام ہوچکی ہے کہ بس اللہ دے اور بندہ لے۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں اسکول کھل گئے ہیں اور اسکول ایسے لوگوں نے بھی کھول لئے ہیں جن کی پچھلی چار پشتوں میں بھی کسی نے کچھ نہیں پڑھا تھا چنانچہ ہمارے دیوبند میں یعنی اسکولوں کا نظام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے کہ جن کی بچے امرود بیچ رہے ہیں اور جو خود اپنا نام لکھنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتے۔ اس کو اگر ترقی نہیں کہتے تو پھر کیا کہتے ہیں۔؟ رہی صحت تو صحت قدرت کی طرف ملتی ہے لیکن اس کو باقاعدہ باقی رکھنے کے لئے ہر گلی میں چار ڈاکٹر بیٹھے ہوئے ہیں اور بعض شہروں میں مریض کم ہیں اور ڈاکٹروں کی تعداد زیادہ ہے تو اس کو بھی ترقی ہی کا ایک حصہ سمجھنا چاہئے۔ رہی غریبی تو یہ کس چڑیا کا نام ہے؟ ہمارے ملک میں غریبی ہے کہاں؟ جگی جھونپڑی میں کلرٹی وی رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر کہیں غریبی سچ مچ کی ہے بھی تو وہ مالداروں کا بھرم رکھنے کے لئے ہے اگر غریبی اس ملک سے بالکل ہی ختم ہوجائے گی تو پھر مالداروں کو شرمندگی اور ندامت سے کون بچائے گا ان غریبوں کی موجودگی ہی سے امیروں اور زرداروں کی اہمیت ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اندراجی نے ایک بار غریبی ہٹاؤ کی ایک تحریک چلائی تھی لیکن پھر انہوں نے نہ جانے کیوں غریبوں کا صفایا شروع کردیا تھا۔ پھر بعد میں انہیں خود اندازہ ہوا کہ یہ غریب لوگ اللہ کی ایک نعمت ہیں۔ الیکشن کے موقعہ پر ان ہی کے ووٹ خرید کر ہم حکومت بنا سکتے ہیں اس لئے غریبوں کو ختم کرنے کے بجائے باقاعدہ ان کی کاشت کرنی چاہئے اس کے بعد غریبوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ یہ ایک حکمت عملی ہے۔ اس حکمت عملی کو سمجھنا چاہئے اس کے خلاف غل غپاڑہ مچانا درست نہیں ہے۔

رہی بیکاری کی بات تو بیکاری کے ذریعہ ہی تو غریبی کو پیدا کیا جاتا ہے اگر ہم بیکار لوگوں کو کارآمد بنانے لگے تو پھر غریبی کس کوکھ سے جنم لے گی؟

غریبی اور بیکاری تو دو سگی بہنیں ہیں جب ہم ایک کو برداشت کرینگے تو ہمیں دوسری کو تو لازماً برداشت کرنا پڑے گا اور جہاں تک سماجی اور معاشی خوش حالی کا معاملہ ہے تو وہ کسی صورت ممکن ہی نہیں ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے ان لوگوں کو بھی روتے ہوئے دیکھا ہے جن کے گھر میں اناج نہیں ہے اور ان لوگوں کو بھی روتے ہوئے دیکھا ہے جن گھر میں اناج رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔ پیٹ میں درد ان لوگوں کے بھی ہے جو کئی دن سے فاقے میں مبتلا ہیں اور پیٹ میں درد ان لوگوں کے بھی ہے جنہوں نے زیادہ کھالیا ہے۔ یہ پوری قوم کسی نہ کسی درد اور دکھ میں مبتلا ہے اور جسے کوئی دکھ نہیں ہے وہ دوسروں کے سکھ سے پریشان نظر آتا ہے اس طرح کی صورت حال میں خوش حالی کا سوال کہاں پیدا ہوسکتا ہے۔؟

وسیم اختر صاحب فرماتے ہیں۔

"۵۸ برسوں میں ملک کی سیاست جن نشیب وفراز سے

گزری ہے اسمیں مجرمانہ عناصر کا جیسے سیلاب آگیا ہے۔ اپنے
نجی مفادات کے لئے انتخابات میں بوتھ پر قبضہ کا معاملہ ہو
یا سیاسی رنجش کے سبب کسی قتل کا معاملہ ہو ہمارے سیاست
دانوں کے محرکات اس میدان میں پیش پیش رہے ہیں
پچھلے کچھ سالوں سے روئی اور بندوق کا زور اس قدر بڑھ گیا
ہے کہ صوبائی اسمبلیوں سے کچھ پالیمانی ایوانوں تک میں
جرائم پیشہ افراد کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔
حالات اس قدر سنگین ہوگئے ہیں کہ جیل میں عیاشی بھری
زندگی گزارنے والے مجرموں اور عام سیاست دانوں میں
فرق کرنا مشکل ہوگیا ہے۔"

ہم کہتے ہیں کہ یہ راج نیتی ہے اور راج نیتی میں یہ تمام چیزیں جنہیں موصوف مضمون نگاری نے جرائم کا نام دیا ہے، ایک معمولی درجے کا ذوق اور سیاست کی ضرورت مانی جاتی ہیں اور ان چیزوں کے بغیر سیاست کرنا قطعاً مشکل ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ سیاسی رنجش کی وجہ سے قتل وغارت گری ہے تو اس میں کونسی قیامت آجاتی ہے جب دوسری رنجشوں کی وجہ سے قتل ہو سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالی جاسکتی ہے تو کیا سیاسی لوگوں کے دل میں اور جذبات نہیں ہوتے وہ بھی تو اسی مٹی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں جس مٹی سے ان شریفوں کی تخلیق ہوئی ہے جو ذرا سی بات پر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ رہی بندوق اور لاٹھی کی باتیں تو بندوق اور لاٹھیاں تو بنی اسی لئے ہیں کہ ان کے ذریعہ اپنے حریفوں کو مات دی جاسکے۔ اگر یہ بات غلط ہے تو پھر دنیا کے سب سے بڑے فلسفی نے ہزاروں سال پہلے یہ کیوں کہا تھا جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔؟

اس عبارت کے آخری پیراگراف کو پڑھ کر تعجب ہوا۔ وسیم صاحب نے فرمایا ہے کہ۔

"جیل میں زندگی گزارنے والے مجرموں اور عام سیاست
دانوں میں فرق کرنا مشکل نظر آتا ہے۔"

بھئی سوال تو یہ ہے کہ آپ ان دونوں کے درمیان فرق کرنا کیوں چاہتے ہیں اور فرق کر کے آپ کو اور پوری قوم کو کیا ملے گا۔ دنیا کے تمام سمجھدار لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ لیڈر صحیح معنوں میں وہی بنتا ہے جس میں یہ خصوصیات ہوں۔ بروقت کذب بیانی، شرم وحیا سے پوری طرح محفوظ، مفاد پرستی جیسے معاملات میں چاق وچوبند، اپنے حریفوں کو ذلیل وخوار کرنا یا پھر قتل کر دینے کا مخلصانہ جذبہ عوام کو بے وقوف بنانے کی مادرزاد صلاحیت، غنڈہ گردی کا مکمل حوصلہ، اگر کوئی شخص ان خصوصیات سے محروم ہے تو وہ کچھ بھی بن سکتا ہے کم سے کم لیڈر نہیں بن سکتا۔ بلکہ ہم تو یہ تک خود کو حاضر وناظر جان کر کہہ سکتے ہیں کہ جیل کے مجرموں کو ان نیتاؤں سے تشبیہ دینا جیل کے مجرموں کی کھلی توہین ہے۔ کیونکہ ان میں وہ خصوصیات نہیں ہوتیں جو نیتاؤں میں ہوتی ہیں اور کسی بھی انسان میں اگر خصوصیات نہ ہوں تو پھر اس کی تعریف میں کچھ کہنا بھی اس کی توہین کرنے کے برابر ہوتا ہے۔

آگے چل کر وسیم صاحب فرماتے ہیں۔

"موجودہ دور میں ہمارے سیاسی رہنما ایک دوسرے پر کیچڑ
اچھالتے تو نظر آجاتے ہیں مگر وہ سیاست اور انتظامیہ سے
بدعنوانی کو ختم کرنے کی کسی مہم سے میلوں دور ہیں۔ حالت
یہ ہے کہ ایماندار لیڈروں اور افسروں کا ملنا محال ہوگیا ہے
ایسے میں پولیس اور قانون کے ہاتھ لمبے ہونے کے بجائے
چھوٹے چھوٹے پڑ جاتے ہیں جس کا اصل فائدہ مجرم کو مل
رہا ہے۔"

کتنی حیرتناک بات ہے کہ ہم لیڈروں سے اسی بات کی امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے مخالفین پر پھول برسائیں لیکن وہ بے چارے برسانے کے لئے پھول کہاں سے لائیں گے ان کے دامن میں جب کیچڑ کے سوا کچھ ہے ہی نہیں تو وہ دوسروں پر کیچڑ ہی اچھالنے پر مجبور ہیں۔ رہی سیاست اور انتظامیہ سے بدعنوانی کو ختم کرنے کی بات تو وہ کم سے کم ہمارے ملک میں ممکن نہیں ہے کیونکہ سیاست اور انتظامیہ کا حمام ایسا حمام ہے کہ اس میں سبھی ننگے ہیں بعض حضرات جو بہت ہی دقیانوسی قسم کے معلوم ہوتے ہیں ان کے تن پر پھٹی ہوئی لنگوٹی ضرور نظر آتی ہے باقی لوگوں کے تن اس پھٹی ہوئی لنگوٹی سے بھی محروم بھی، ایسی صورت حال میں سب ننگے ہوں اور سب شرم وحیا سے فطرتاً محروم ہو چکے ہوں ہوں۔ کسی بدعنوانی کو ختم کرنے کی مہم سے چلائیں گے۔ بدعنوانی کی مہم چلانے کے لئے غسل خانوں سے باہر نکل کر سڑکوں پر جانا پڑے گا اور جب تن پر کپڑے نہیں ہوں گے تو پبلک ڈھیلے پتھر اچھالے گی اور ہمارے دور اندیش نیتاؤں کو پاگل سمجھ کر ہائے ہلہ کرے گی اس لئے ہمارے نیتا اپنے اپنے حمام میں اپنی اپنی بے حیائی کے ساتھ مگن نظر آتے ہیں اور جب اس ملک کے عوام بھی دودھ کے دھلے ہوئے نہیں ہیں۔ ان کا حال بھی یہ ہے کہ غلط سلط کام کرانے کے لئے نیتاؤں کو از خود رشوت دینے کے لئے بے قرار نظر آتے ہیں تو پھر نیتاؤں ہی

ضرور ہے وہ بھی تو خدا کے بندے کسی ایرے غیرے کی مخلوق نہیں ہیں۔ نہیں از خود ملتا ہے تو اس پر قناعت نہ کرنا انسانیت کے خلاف ہے اور طرح اس تقدیر کے ناراض ہونے کا بھی اندیشہ ہے جس کے اچھے پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیا سمجھے! مجھے یقین ہے کہ آپ کچھ نہیں ہوں گے خیر۔

اس کے بعد وسیم اختر صاحب فرماتے ہیں۔

"خط افلاس کا گراف ۲۶۰۰۱ فی صد ضرور ہوگیا ہے مگر کھیتوں اور سڑکوں پر کام کرنے والے مزدوری کی بدحالی کسی سے چھپی نہیں ہے۔ عالم کاری کے اس دور میں غریب اور غریب ہوتے جارہے ہیں جب کہ امیر اور امیر۔ کچھ ایک سالوں میں آندھرا کے کسانوں کی خودکشی کی خبریں اور بے روزگاروں کی غیر انسانی شرائط پر نوکری کرنے کی مجبوری معاشی اصلاحات کے عوامی پہلو پر سوالیہ نشان لگاتی ہے"

خدا ہی جانے مضمون نگار کونسے مزدوروں کا ذکر کر رہے ہیں۔ ہم نے تو اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ مزدوری کے گھر میں ہر طرح کی ہولت موجود ہے۔ کیا مزدوروں کے گھروں میں ٹی وی نہیں ہیں کیا ان کے گھر برتنوں سے خالی ہیں کیا مزدور پکچر حالوں میں نہیں دندنا رہے ہیں کسی مزدور کی شادی میں جا کر دیکھئے آپ کے چودہ طبق روشن ہوجائینگے وہاں وہی سب کچھ نظر آئے گا جو سرمایہ داروں کے پنڈال میں دکھائی دیتا ہے پھر ان مزدوروں کی کونسی بدحالی پر مضمون نگار رحم کھا رہے ہیں۔ مضمون نگار کا یہ فرمانا کہ غریب دن بدن غریب ہوتا جارہا ہے اور امیر دن بدن امیر، ایک طرح کا الزام ہے اور حالات سے بے خبری بھی ہے۔

وہ زمانے لد گئے جب غریب لوگ قابل رحم ہوا کرتے تھے اب غریب قابل رحم نہیں ہوتے۔ اگر یقین نہ آئے تو آپ کسی غریب کے تھپڑ رسید کر کے دیکھ لیجئے آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ غریب لوگ کتنے پانی میں ہیں۔ پہلے زمانے میں اگر غریب کے کوئی گھونسہ رسید کر دیا جاتا تھا تو وہ مارنے والے کو صرف سوالیہ نظروں سے دیکھا کرتا تھا کہ بھئی میرا قصور کیا تھا تم نے گھونسہ مارنے کی زحمت کیوں کی۔ اور آج اگر کسی غریب کے ایک جڑ دو گے تو وہ بے سوچے سمجھے دو گھونسے جڑ دے گا اور ذرہ برابر بھی نہیں شرمائے گا۔ آج کے غریبوں کا حال یہ ہے کہ وہ مالداروں کے سامنے سینہ پھلا کر چلتے ہیں۔ ایک مرتبہ کو مالدار کی آنکھیں جھک جاتی ہیں لیکن کیا مجال کہ کسی غریب کی آنکھیں جھک جائیں۔ اگر دیکھا جائے تو اس دور کا مالدار قابل رحم ہے اس کو کتنے غم ہیں۔ رات کو چوروں کی فکر۔ دن میں انکم ٹیکس والوں کا خدشہ۔ اگر کوئی رشتے دار اچانک آجائے تو مالدار کا دم خشک ہونے لگتا ہے کہ کہیں قرض مانگنے تو نہیں آیا۔ آئے دن ملازمین تنخواہ بڑھانے کی فرمائش کرتے ہیں۔ اِدھر مدرسے کے مولوی ملا رسید بکیں اٹھائے صبح سے شام تک ان کے گھروں پر منڈلاتے ہیں اِدھر یار دوستوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ مہلت ملتے ہی آدھمکتے ہیں اور امیروں کے گھروں کو اپنے باپ دادا کی چوپال سمجھ کر حقہ پانی نوش کرتے رہتے ہیں۔ مالداروں کو پولیس والے بھی نہیں چھوڑتے وہ بھی موٹی آسامی سمجھ کر اپنا حق منصبی ادا کرنے کے لئے آتے رہتے ہیں۔ ذرا دیکھئے کتنے غم ہوتے ہیں ان بے چاروں کو جو امیر اور مالدار کہلاتے ہیں۔ غریبوں کو صرف ایک ہی غم ہوتا ہے کہ وہ غریب ہیں۔ پھر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جب غریبوں کو اس دنیا میں مسلسل پریشانی ہے تو وہ پیدا ہی کیوں ہوتے ہیں۔ ان کے بغیر بھی یہ کائنات چل سکتی ہے۔ بے چاری اندرا گاندھی غریبی کو ہٹانے چلی تھی۔ پھر انہوں نے یہ سوچا کہ غریبی کو ہٹانے کے بجائے غریبوں کو کیوں نہ ہٹا دیا جائے جب غریب ہی نہیں رہیں گے تو غریبی بھی خود بخود ختم ہوجائے گی۔

وسیم صاحب یہ بھی فرماتے ہیں بے روزگاروں کی غیر انسانی شرائط پر نوکری کرنے کی مجبوری...... یہ غیر انسانی شرائط کونسی ہیں ہمارے سمجھ میں نہ آسکیں۔ ہم مضمون ختم کرنے سے پہلے اتنا عرض کریں گے کہ ہمارا ملک آزادی کے بعد بالکل صحیح رُخ پر چل رہا ہے اور اس میں اگر کوئی خرابی موجود ہے تو اس میں قصور ہمارے ملک کا نہیں نہ اس ملک کے نیتاؤں کا قصور ہے کیونکہ وہ تو اس ملک کے رکھوالے ہیں اور ان ہی دم سے ایوان سیاست میں رونق ہے۔ قصور ہے تو کسی غیر ملکی ہاتھوں کا، اس ہاتھ کے خلاف آواز اٹھانی ضروری ہے، رہے امیر تو ان امیروں ہی کے دم سے ہمارے ملک میں بہاریں آتی ہیں اور امیروں ہی کی وجہ سے یہ ہوٹل کے سامنے غریب لوگ قطار در قطار بیٹھے ہوئے ہیں اگر یہ امیر نہیں ہوں گے تو ہوٹلوں کے دروازے اور درگاہوں کے گیٹ سونے ہوجائیں گے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا۔ ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

عجیب وغریب داستان

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

چوتھی قسط

دوستوں کی اعانت وحمایت کرنیکی منفعت میں

رائے داشلیم نے برہمن سے کہا کہ میں نے ان دوستوں کا قصہ تو سن لیا جن کی فتنہ پردازی اور چغل خوری نے عداوت کی شکل اختیار کی، پھر والے اس جرم میں مارے بھی گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی غداری اور فتنہ انگیزی کا ان کو پورا بدلہ بھی دیا۔ اب آپ مہربانی فرما کر کچھ ایسے ہم خیال اور یک دل دوستوں کا حال بتایئے جن کی محبت اور موافقت سے ان کو پورا فائدہ پہنچا ہو اور آپس کے اتحاد اور حمایت سے وہ دشمنوں پر غالب رہے ہوں۔

برہمن نے جواب دیا کہ اے خسرو زمانہ، اچھی طرح یاد رکھیں کہ عقل مندوں کے نزدیک مخلص دوستوں سے بڑھ کر کوئی شئے نہیں۔ اور سچے دوستوں کا مل جانا ہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ دوستوں کے بے شمار فائدے ہیں۔ عروج اور خوش اقبالی کے زمانے میں جہاں ان سے دوستی کا مزہ اور زندگی کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہاں زوال اور سیہ بختی کے زمانے میں ان سے مدد اور قوت ملتی ہے۔ تواریخ میں ہم خیال اور جگری دوستوں کے بہت سے قصے ملتے ہیں۔ ان میں سے کوا، چوہا، کبوتر، کچھوا اور ہرن کا قصہ بہت دلچسپ ہے۔ رائے نے پوچھا وہ کیا ہے؟ برہمن نے قصہ سنانا شروع کیا۔

حکایت

کشمیر کے نواح میں ایک بہت ہی خوب صورت جگہ تھی جہاں حسین کلیاں اس طرح کھلی ہوئی تھیں جیسے آسمان پر تارے چمکتے ہوں، رنگ مہکتے خوشبودار پھولوں کے عکس سے کوے کا پر بھی مور کی دم کی طرح خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ اس مرغزار میں چونکہ کافی شکار تھا اس لئے شکاری وہاں برابر آتے جاتے رہتے تھے۔ اور چرند و پرند کا شکار کیا کرتے تھے۔

جنگل کے ایک بہت بڑے درخت پر ایک کوا رہتا تھا۔ ایک دن وہ درخت پر بیٹھا ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر ایک شکاری پر پڑی جو بڑی تیزی سے پیٹھ پر تھیلا اور ہاتھوں میں سونٹا لئے درخت کی طرف چلا آرہا تھا۔ کوا ڈرا اور اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ کہیں یہ شخص مجھے شکار کرنے کے لئے نہ آرہا ہو۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس سے ہوشیار ہو جاؤں اور دیکھوں کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ایک پتے کی آڑ میں چھپ کر دیکھنے لگا۔ شکاری نے درخت کے نیچے آکر جال بچھا دیا اور اس پر دانے ڈال کر ایک پوشیدہ جگہ بیٹھ گیا۔

تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ کبوتروں کا ایک جھنڈ وہاں پہنچا۔ ان کبوتروں کے سردار کا نام مطوقہ تھا۔ وہ بڑا ذہین و زیرک تھا۔ سارے کبوتر اس کا حکم مانتے تھے اور اس کے کہے پر عمل کرتے تھے جیسے ہی کبوتروں کی نظر دانے پر پڑی، وہ بھوک سے بے قرار ہو گئے۔ مطوقہ نے ان کو بڑی شفقت سے سمجھایا کہ بے صبری نہ دکھاؤ۔ ہوش میں آؤ۔ کہیں دانے کے نیچے جال نہ بچھا ہو۔ کبوتروں نے جواب دیا کہ اے سردار، بھوک کی زیادتی کے باعث اب ہم لوگوں میں نہ صبر کی طاقت ہے اور نہ نصیحت سننے کی تاب۔ بھوک میں تو انسان اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

مطوقہ سمجھ گیا کہ عاقبت نااندیشوں پر میری نصیحت کا اثر نہیں ہوگا اور میں انہیں نہیں روک سکتا۔ اس لئے اس نے علیحدگی اختیار کرنا چاہی، لیکن قسمت نے اس کو ایسا نہ کرنے دیا اور وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ ہو گیا۔ سب کبوتر ایک ساتھ احتیاط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دانے پر گرے اور گرتے ہی جال میں پھنس گئے۔ شکاری کمین گاہ سے نکل کر خوش خوش اس طرف دوڑا کہ ان کو پکڑ کر گھر واپس جائے۔

کبوتروں کی نظر جو شکاری پر پڑی تو انہوں نے بڑا واویلا مچایا اور نکل بھاگنے کے لئے ہاتھ پیر مارنا شروع کئے۔ مطوقہ نے کہا، دوستو، تم میں سے ہر ایک اپنی اپنی رہائی کے لئے کوشش کر رہا ہے اور دوسروں کی نجات کی طرف سے غفلت برت رہا ہے۔ حالانکہ مذہب محبت کا آئین یہ ہے کہ اپنے سے زیادہ دوستوں کی نجات کو اہم اور ضروری سمجھا جائے۔ اگر دوستوں کی زندگی کو اپنی زندگی پر فوقیت دینے کی تم میں طاقت نہ ہو تو پھر ایک ساتھ رہائی کے لئے جدوجہد کرو۔ ممکن ہے آپس میں تعاون اور

موافقت کی برکت سے ہم سب نجات حاصل کرسکیں۔

کبوتروں نے ہدایت کے مطابق ایک ساتھ زور لگایا اور اس جال کو لے کر اُڑ گئے۔ شکاری بھی ان کے پیچھے دوڑا۔ کوے نے سوچا کہ اس طرح کے واقعات اتفاق ہی سے ظہور پذیر ہوتے ہیں اور میں بھی اس سے محفوظ ہوں۔ اس لئے بڑھ کر دیکھا جائے کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ وہ بھی ساتھ اُڑا۔ مطوقہ نے جب دیکھا کہ شکاری پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے تو اس نے اپنے ساتھی کبوتروں کو مشورہ دیا کہ آبادی کی طرف رخ کرو اور درختوں کی اوٹ میں اپنے کو چھپانے کی کوشش کرو۔ ان لوگوں کی یہ ترکیب کامیاب رہی۔ شکاری ناامید ہوکر واپس ہوگیا۔ لیکن کوا ساتھ رہا کہ شروع سے آخر تک تمام حالات کو دیکھ کر اپنے تجربے میں اضافہ کرے۔

کبوتروں کو شکاری کے خوف سے چھٹکارا ملا تو انہوں نے مطوقہ سے رائے لی کہ اب کیا کیا جائے اور جال سے کس طرح نکلا جائے؟ مطوقہ نے کہا کہ بغیر کسی وفادار دوست کے تعاون کے اس مصیبت سے نجات ممکن نہیں ہے۔ یہیں نزدیک ہی زیرک نام کا ایک چوہا میرے مخلص ترین دوستوں میں سے ہے۔ ممکن ہے اس کی مدد اور موافقت سے ہم لوگ جال سے نکلنے میں کامیاب ہوجائیں۔ چنانچہ ایک ویرانے میں جہاں اس چوہے کا مسکن تھا، یہ کبوتر اترے اور بل کے پاس جاکر مطوقہ نے آواز دی۔ زیرک مطوقہ کی آواز سنتے ہی اپنے سوراخ سے نکلا اور اپنے دوست کی حالت زار دیکھ کر رونے لگا۔

پھر سارا حال سننے کے بعد زیرک نے کہا، یار جانی دل گیر نہ ہو، اللہ جو کچھ کرتا ہے اس میں اس کے بندے کی بھلائی ہی پوشیدہ ہوتی ہے۔ تکلیف اور آرام سب میں اس کی عنایت اور کرم ہی کارفرما ہوتا ہے مگر نادان بندہ اسے نہیں سمجھتا۔ تسلی تشفی دینے کے بعد زیرک نے جال کاٹنا شروع کیا مطوقہ نے کہا کہ اے یار مہربان، پہلے میرے ساتھیوں کے جال کو کاٹ کر ان کو رہا کراؤ اس کے بعد میری طرف متوجہ ہو۔ زیرک نے مطوقہ کی بات پر دھیان نہ دیا اور اپنے کام میں مشغول رہا۔ یہ دیکھ کر مطوقہ نے بہت تاکید سے کہا کہ اے زیرک، اگر میری خوشی چاہتے ہو اور حق دوستی ادا کرنا چاہتے ہو تو پہلے میرے دوستوں کو رہائی دلاؤ اور مجھ کو اپنا ممنون کرم بناؤ۔ چوہے نے کہا تم جو اس قدر اس امر پر زور دے رہے ہو تو کیا تم کو اول خویش بعدہٗ درویش کا نکتہ نہیں معلوم؟

مطوقہ نے کہا کہ پیارے دوست، مجھ کو ملامت نہ کرو۔ میں اپنے ساتھیوں کا سردار ہوں اور میں نے ان کی جان کے تحفظ کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ رعیت کی حیثیت سے ان کا مجھ پر حق ہے اور سردار کی حیثیت میرا ان پر حق ہے۔ ان کی مدد اور موافقت ہی کے باعث میں شکاری کے چنگل سے نکلا ہوں۔ اب میرا فرض ہے کہ اپنی رہائی سے پہلے ان کی رہائی کی فکر کروں۔ جو بادشاہ صرف اپنے عیش وآرام کا خیال رکھتا ہے اور رعیت کو مصیبت میں چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا عیش زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ جلد ہی اس پر زوال آنا ضروری ہے۔

زیرک نے کہا، رعیت کے درمیان بادشاہ جسم میں جان اور بدن میں دل کی مانند ہے۔ جب جان ہی نہیں تو جسم کا کیا ٹھکانہ۔ اگر دل کو ذرا سا بھی نقصان پہنچ جائے تو پھر بدن کی سلامتی خطرے میں پڑجاتی ہے۔ مطوقہ نے کہا، یہ سب صحیح ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ مجھے رہائی دلانے کے بعد ممکن ہے تم میرے ساتھیوں کی رہائی کی طرف زیادہ متوجہ نہ ہو۔ اور مروت کا تقاضہ ہے کہ جب مصیبت میں ہم لوگ ساتھ تھے تو خوشی اور آزادی میں بھی ساتھ ہی رہیں۔ زیرک نے کہا، بے شک بڑے اور نیک خصائل لوگوں کی یہی شان ہوتی ہے، اور تیری ان ہی خوبیوں کی وجہ سے رعیت کے دل میں تیری محبت، عقیدت اور اعتماد ہے۔ غرض زیرک نے پہلے تمام کبوتروں کو اور آخر میں مطوقہ کو جال کاٹ کر نکالا۔ کبوتر اُڑ گئے اور چوہا اپنے سوراخ میں چلا گیا۔

کوا چوہے کی دوست داری اور اخلاص سے بہت متاثر ہوا اور وہ بھی اس سے دوستی کا خواہش مند ہوا۔ اس نے چوہے کے سوراخ کے پاس جاکر آواز دی۔ چوہے نے پوچھا تو کون ہے، تو کوے نے جواب دیا کہ میں کوا ہوں اور تم سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں ملنے آیا ہوں۔ چوہے نے کہا، تجھ کو مجھ سے کیا کام، اور مجھ کو تجھ سے کیا واسطہ؟

کوے نے کبوتروں کے ساتھ اس کی وفاداری، خلوص اور مدد کا تذکرہ کرکے کہا کہ تمہاری جیسی صادق اور بامروت مخلوق سے میں بھی دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ چوہے نے جواب دیا کہ میرے اور تمہارے درمیان دوستی کی راہ بند ہے۔ کوے نے کہا، اتنے سخت دل نہ بنو، ارباب کرم کسی کی درخواست نہیں ٹھکراتے، میں تم سے دوستی کا خواستگار ہوں۔ مجھے اپنی دوستی کا شرف بخشو۔

چوہے نے کہا، اے کوے، حیلہ جوئی سے باز آؤ۔ میں تمہیں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ جب تم میرے ہم جنس نہیں ہو تو پھر تم سے دوستی کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ غیر جنس سے ملنا اپنے کو مصیبت میں مبتلا کرنا ہے۔ میں تم سے کسی وقت بھی محفوظ نہیں ہوں۔

کوے نے کہا، اے زیرک، عقل سے کام لو اور سوچو کہ تم کو نقصان پہنچانے سے مجھے کیا فائدہ ہوگا اور تم کو کھا کر میں کتنی دیر کے لئے اپنی بھوک مٹاؤں گا۔ اس کے برعکس تمہاری دوستی اور محبت میں ہزاروں فائدے پوشیدہ ہیں۔ میں بہت دور سے تمہارے پاس آیا ہوں اور تمہارے اچھے اخلاق سے امید ہے کہ تم مجھے ناامید نہیں لوٹاؤ گے۔

چوہے نے کہا، عداوت ذاتی سے بڑھ کر کوئی دشمنی نہیں ہوتی۔ عام عداوت عارضی کوشش سے دور ہو سکتی ہے لیکن عداوت ذاتی کبھی اور کسی طرح دور نہیں ہو سکتی۔ کوے نے کہا، ہم دونوں کے درمیان عارضی دشمنی ہے اس لئے آسانی سے دور ہو سکتی ہے۔ میرا دل تمہاری مخالفت سے بالکل صاف ہے۔ چوہے نے کہا، کسی کی سرشت اور فطرت نہیں بدلتی، پانی ایک جگہ رہنے سے اپنی بو، مزہ اور رنگ تبدیل کر سکتا ہے لیکن اس کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی خاصیت کسی وقت دور نہیں ہو سکتی، اسی لئے عقل مندوں نے کہا ہے کہ دشمن کی بات پر فریفتہ اور مغرور نہیں ہونا چاہئے چاہے وہ کتنی ہی خلوص اور محبت سے بھری ہوئی ہو۔

کوے نے کہا کہ تمہاری یہ عقل کی باتیں تو میں نے سن لیں لیکن جب تک تم مجھے اپنی دوستی کی عزت نہ بخشو گے میں نہ کچھ کھاؤں گا، نہ پیوں گا اور نہ تمہاری چوکھٹ کو چھوڑوں گا۔ چوہے نے کہا، جب تم ضد کرتے ہو تو خیر، میں اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر تم سے دوستی پر آمادہ ہوتا ہوں یہ کہہ کر وہ سوراخ سے نکل کر تھوڑی دیر وہیں پر کھڑا رہا۔ کوے نے کہا، اب کیا رکاوٹ ہے؟ سامنے کیوں نہیں آتے؟ شاید تمہارے دل میں ابھی تک کچھ دغدغہ باقی ہے۔ چوہے نے کہا، دوست سے کیا ڈر۔ دوست پر قربان ہو جانا ہی تو شرط دوستی ہے۔ لیکن ڈرتا ہوں کہ تمہارے دوست جن کی طبیعت ظاہر ہے تمہاری طرح نہ ہوگی، اگر مجھے دیکھ لیں اور مار ڈالیں تو پھر کیا ہوگا۔ کوے نے کہا، میرے اور میرے دوستوں کے درمیان یہ طے ہے کہ وہ میرے دوستوں کے دوست ہوں گے اور میرے دشمنوں کے دشمن۔

چوہے نے کہا، ہونا بھی یہی چاہئے کیونکہ جو دشمن کے دوست اور دوست کے دشمن کے ساتھ محبت سے پیش آئے اس کو دشمن ہی سمجھنا چاہئے جیسا کہ عقل مندوں نے کہا ہے کہ دوستوں کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ خاص دوست، دوست کے دوست، اور دشمن کے دشمن، اسی طرح دشمنوں کی بھی تین قسمیں ہیں۔ کھلا ہوا دشمن، دوست کا دشمن، اور دشمن کا دوست۔ کوے نے کہا، تمہاری بات میں اچھی طرح سمجھ گیا اور اللہ کا شکر ہے کہ ہم لوگوں میں پکی دوستی ہو گئی۔ ہم ایک دوسرے کے دوست دشمن کا بھی پورا خیال رکھیں گے۔ پھر دونوں گھل مل گئے۔ چوہے نے اپنے مقدور بھر کوے کی خوب خاطر تواضع کی۔

ایک دن چوہے نے کوے سے کہا کہ اگر تم اپنے بال بچوں کو بھی یہیں لے آؤ تو کتنا اچھا ہو۔ سب ایک جگہ خوشی خوشی زندگی گزاریں گے۔ کوے نے کہا، یار جانی، اس جگہ کے پرفضا ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں، لیکن ایک بڑی خرابی یہاں یہ ہے کہ یہ شارع عام سے بہت نزدیک ہے۔ ہر وقت مسافروں کی آمد و رفت سے نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔ اس سے بہتر فلاں جگہ ہے۔ وہاں ایک بہت دلکش چشمہ اور مرغزار ہے۔ اس کی خوش بو اور آب و ہوا کا کیا کہنا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہاں میرا ایک جگری دوست کچھوا بھی رہتا ہے۔ کھانے پینے کی وہاں کوئی کمی نہیں۔ خطرات سے بھی وہ جگہ پاک ہے۔ اگر تمہاری بھی یہی رائے ہو تو ہم دونوں وہیں چل کر بقیہ زندگی آرام اور چین سے گزاریں۔ چوہے نے کہا، میں تو مرنے تک تمہارا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ تمہاری دوستی اور مصاحبت سے بڑھ کر میرے لئے کوئی مسرت اور سعادت نہیں ہو سکتی۔

الغرض کوے نے چوہے کی دم پکڑی اور منزل مقصود کی طرف لے چلا۔ چشمے کے پاس پہنچ کر چوہے کو آہستہ سے زمین پر رکھا اور کچھوے کو پکارا۔ کچھوا اپنے دوست کی آواز سن کر پانی سے نکلا اور اس سے لپٹ گیا۔ دونوں دوست خوب گلے ملے اور خوش ہوئے۔ کچھوے نے پوچھا اتنے دنوں تک کہاں رہے اور کیسے رہے۔؟ کوے نے کبوتروں کے جال میں پھنسنے اور چوہے کی مدد اور وفاداری کا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ کچھوا سارا حال سن کر چوہے سے بڑی خندہ پیشانی سے ملا اور اس کو خوش آمدید کہا۔ چوہے نے بھی اس کی محبت اور خلوص کا شکریہ ادا کیا۔ تینوں دوست مل جل کر رہنے لگے۔

ایک مرتبہ تینوں دوست اپنے اپنے تجربات اور عقل و خرد کی باتیں کر رہے تھے کہ ایک ہرن بدحواس دوڑتا ہوا اس جگہ پہنچا۔ کوے نے درخت پر ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی شکاری اس ہرن کے تعاقب میں آ رہا ہو۔ لیکن کوئی نظر نہیں آیا۔ پھر کچھوے نے بڑھ کر اس ہرن کو خوش آمدید کہا اور تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں، تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ اگر پیاسے ہو تو پانی پیو اور اپنا حال بتاؤ کہ کہاں سے آ رہے ہو اور اتنے بدحواس کیوں ہو۔ ہرن نے اپنا قصہ سنایا کہ وہ ایک شکاری سے ڈر کر بھاگا آ رہا ہے۔ کچھوے نے کہا، ڈرو مت۔ تم اپنے دوستوں کے حلقے میں ہو۔ یہاں کسی شکاری کا گزر نہیں ہو سکتا۔ اگر تم پسند کرو تو مستقل طور پر ہم لوگوں کے حلقۂ

احباب میں شامل ہو جاؤ۔ ہم تین سے چار ہو جائیں گے، جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ دوست جتنے زیادہ ہوتے جائیں گے بلائیں ان سے دور ہوتی جائیں گی۔ اسکے بعد چوہے اور کوے نے بھی میل ملاپ کی باتیں کیں۔

ہرن نے سوچا کہ یہ بڑے نیک سیرت اور پاکیزہ مشرب لوگ ہیں ان سے بڑھ کر دوست اور غم خوار کہاں ملیں گے۔ خوشی خوشی ان کے حلقۂ احباب میں شامل ہو گیا۔ اور بڑے آرام و فراغت سے رہنے لگا۔ دوستوں نے اس کو تاکید کر دی تھی کہ اس چراگاہ اور چشمے سے باہر نہ جائے۔ ہرن برابر ان کی نصیحت کا خیال رکھتا تھا۔ چاروں یاروں نے ایک چوپال بنالی تھی۔ جہاں وہ روز جمع ہو کر اپنا اپنا حال سناتے اور خوش گپیوں میں وقت گزارتے۔

ایک دن کوا، چوہا اور کچھوا چوپال میں پہنچ گئے لیکن ہرن نہیں آیا۔ جب بے قراری اور تردد بہت بڑھ گیا تو کوے نے کہا کہ میں حقیقت حال کا پتہ چلاتا ہوں۔ آخر اس نے اِدھر اُدھر اُڑ کر پتہ چلالیا کہ ہرن ایک پھندے میں پھنس گیا ہے۔ تینوں نے مشورہ کر کے طے کیا کہ یہ کام صرف چوہے سے ہی ہو سکتا ہے۔ وہی چاہے تو اپنے دوست ہرن کو دامِ بلا سے چھڑا سکتا ہے۔

کوے کی رہنمائی میں چوہا وہاں پہنچ گیا اور ہرن کو تسلی تشفی دینے کے بعد پھندا کاٹنے لگا۔ کچھوے کا دل بھی نہ مانا اور وہ بھی گرتا پڑتا اس جگہ پہنچ گیا ہرن نے اس کو دیکھا تو کہا، پیارے دوست، یہ تم نے کیا کیا اگر کہیں شکاری آ گیا تو میں بھاگ جاؤں گا، کوا بھی اُڑ جائے گا اور چوہا بھی کسی سوراخ میں گھس جائے گا لیکن تمہارا کیا ہوگا۔ نہ بھاگ ہی سکتے ہو نہ جم کر لڑ ہی سکتے ہو۔ کچھوے نے کہا، بات تو ٹھیک کہتے ہو لیکن زیادہ فکر مند نہ ہو۔ ابھی تم کو آزاد کرا کے ہم لوگ واپس چلے جائیں گے۔

چوہے نے ابھی پھندا کاٹ کر ہرن کو نکالا ہی تھا کہ شکاری آ گیا۔ ہرن پھندے سے نکل چکا تھا، وہ جست لگا کر بھاگا۔ کوا اُڑ گیا اور چوہا بھی سوراخ میں گھس گیا۔ لیکن کچھوا وہیں رہ گیا۔ شکاری وہاں پہنچا تو پھندے کو کٹا ہوا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہاں سوائے کچھوے کے اور کوئی نہ تھا دل میں سوچتا تھا کہ یہ کس نے کیا اور کیسے کیا؟ آخر ناامید ہو کر واپس جانے لگا تو چلتے چلتے کچھوے کو اٹھا کر اپنے تھیلے میں رکھ لیا کہ خالی ہاتھ کیا واپس ہوں

شکاری کے جانے کے بعد تینوں یار جمع ہوئے اور جب انہیں پتہ چلا کہ کچھوے کو شکاری گرفتار کر کے لے گیا تو بہت نالہ و فریاد کیا اور دوست کی جدائی میں تڑپنے لگے۔ آخر ہرن نے کہا کہ دوستو، ہم لوگوں کی آہ و فغاں اور نالہ و شیون سے کچھوے کو کچھ فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بہتر ہے کہ اس کی رہائی کی کوئی تدبیر نکالیں۔ اسی موقع کے لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ چار گروہوں کی آزمائش چار وقت میں ہوتی ہے، دلیروں کی میدان جنگ میں، امانت داروں کی دیانت کی لین دین میں۔ بیوی بچوں کی محبت اور وفاداری کی افلاس میں اور دوستوں کے خلوص اور سچائی کی آفت اور مصیبت میں۔

چوہے نے کہا، اے ہرن مجھے ایک تدبیر سوجھی ہے۔ اس طرح کریں کہ پہلے تم شکاری کے سامنے زخمی کی طرح لنگڑاتے ہوئے جاؤ کوا تمہاری پیٹھ پر اس طرح بیٹھا ہو جیسے وہ تمہیں نوچ نوچ کر کھانا چاہتا ہو اور تم کسی دم میں نیم جان ہو کر گرنا ہی چاہتے ہو۔ شکاری تمہیں اس حال میں دیکھے گا تو اپنا تھیلا کسی جگہ رکھ کر تمہیں پکڑنے دوڑے گا۔ جب وہ قریب پہنچے تو تم ہوشیاری سے لنگڑاتے ہوئے کچھ دور ہو جانا۔ وہ پھر آگے بڑھے گا غرض یہ کہ اس کو تھوڑی دیر دوڑ دھوپ میں مشغول رکھو۔ اس درمیان ممکن ہے میں کچھوے کو رہائی دلانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ سبھوں نے اس کی رائے کو پسند کیا۔

ہرن اور کوا اپنے منصوبے پر عمل کرنے کے لئے شکاری کے سامنے ظاہر ہوئے۔ شکاری نے جو دیکھا کہ ہرن لنگڑا لنگڑا کر چل رہا ہے اور کوا اس کو نیم جان سمجھ کر اس کی آنکھ نوچنا چاہتا ہے تو وہ تھیلا رکھ کر اس کی طرف دوڑا چوہا تاک میں لگا ہوا تھا۔ اس نے فوراً تھیلے کو کاٹ کر کچھوے کو رہا کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب شکاری خوب تھک کر اور ناامید ہو کر واپس آیا تو دیکھا تھیلا کٹا ہوا ہے اور کچھوا غائب ہے۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس نے دل میں سوچا، عجیب ماجرا ہے! کوئی شخص اس کا یقین نہیں کر سکتا۔ ہرن کے پھندے کا کٹنا، پھر اس کا بیمار کی طرح بھٹکنا اور کوے کا اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر گوشت نوچنے کی کوشش کرنا اور سب سے حیرتناک تھیلے میں کسی کا سوراخ کرنا اور کچھوے کا بھاگنا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے یہ دیو اور پریوں کا مقام ہے۔ یہاں سے جتنا جلد ممکن ہو بھاگ جانا ہی مناسب ہے۔ یہ سوچ کر شکاری پھٹے تھیلے اور کٹے پھندے کو لے کر سر پر رکھ کر بھاگا۔ اب وہ دوسرے شکاریوں کو بھی اپنا قصہ سنا کر اس صحرا میں شکار سے منع کرتا تھا ——— چاروں دوست ایک جگہ جمع ہوئے اور ہنسی خوشی رہنے لگے۔ اس کے بعد ان پر کوئی مصیبت نہ آئی۔ وہ تمام خطرات و آفات سے بے خوف ہو کر زندگی گزارتے رہے۔

***

☆نوشین

اپنے کو مقبول بنانے کے لئے

وہ کون سی صفات ہیں جن کو اپنانے سے انسان مقبول ہوتا ہے؟

یہ سوال صدیوں سے مفکرین کے سامنے رہا ہے، ان مفکرین کے مشاہدے میں ایسے افراد آئے ہیں جو بہ حیثیت شوہر یا بیوی، والدین، ہمسایہ اور دوست کے ناکام ہوتے ہیں اور ایسے بھی افراد آئے ہیں جو بغیر کسی امتیازی خصوصیت کے ان تمام انسانی رشتوں کو بڑی اچھی طرح نبھاتے ہیں۔

ان مشاہدوں کی بنیاد پر ان مفکرین نے مقبولیت کے موضوع پر تقریریں کیں، کتابیں لکھیں، ان تمام کتابوں کا مطالعہ کیجئے تقریباً تمام مفکرین نے ایک بات پر زور دیا ہے کہ وہ اشخاص جو دوسروں کی نگاہوں میں عزت حاصل کرتے ہیں، جن کو سب پسند کرتے ہیں، وہ اشخاص خود بھی دوسروں کو پسند کرتے ہیں اور ان کی قربت سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اس لئے ان تمام مشاہدوں سے مقبولیت حاصل کرنے کا پہلا اصول مرتب کرلیجئے

دوسروں کو بھی اتنا ہی چاہیے جتنا آپ اپنے کو چاہتے ہیں:

اگر آپ اپنی ذات کے متعلق ہی اچھی رائے قائم نہیں کرتے تو آپ دوسروں کے متعلق بھی اچھی رائے قائم کرنے سے قاصر رہیں گے، اگر آپ اپنی ناکامی سے خائف رہیں گے اور اپنے سے نفرت کریں گے تو دوسروں سے محبت کرنا ناممکن ہوگا، اس طرح آپ کی مقبولیت ختم ہوتی جائے گی اور اپنی صلاحیتوں پر سے اعتبار اٹھتا جائے گا، اپنے آپ سے نفرت کرنا دوسروں سے نفرت کرنا ہے، اور اس طرح دوسرے آپ سے نفرت کریں گے،

روزمرہ کے تجربات میں ہم میں سے ہر شخص کو ایک ہچکچاہٹ کا احساس ہوتا ہے بعض لوگ اسے احساس کم تری سے غلط ملط کردیتے ہیں، احساس کمتری بالکل مختلف چیز ہے، اس کا مریض سوچتا ہے کہ دنیا کا ہر فرد اس سے اچھا ہے اور یہ احساس کسی وقت بھی ختم نہیں ہوتا، اس صورت میں زندگی کے نظریات ہی دوسرے ہوتے ہیں، مریض کو اپنی صلاحیتوں کی خبر نہیں ہوتی، اس طرح یہ طوق ملامت اس کے گلے میں پڑ جاتا ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ وہ لوگ جن کو واقعی کمتری کا احساس ہونا چاہیئے کبھی اس کا اعتراف نہیں کرتے پھر وہ کیا باتیں ہیں جو اچھے خاصے عقل مند افراد کو "بے وقوف" بنادیتی ہیں، اس کی خود احترامی کہاں جاتی ہے، وہ کیوں سوچتا ہے کہ وہ دوسروں کے برابر نہیں؟

ان سوالات کا جواب ایسا نہیں جو ہر فرد کے لئے ٹھیک ہو، ہر شخص کے لئے الگ الگ وجوہ ہوتی ہیں اور ان کی صحیح تشخیص کوئی ماہر نفسیات ہی کرسکتا ہے، بہر حال احساس کمتری کے شکار میں حسب ذیل باتیں پائی جاتی ہیں۔

وہ ہمیشہ چاہے جانے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان کی تعریف کریں:

مثلاً آپ مریم کو لے لیں، اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ سے ماں باپ نے بے جا لاڈ پیار کیا، اس کی ذرا سی بات کی تعریف کرتے رہے، جب مریم بڑی ہوئی اور شادی ہوئی تو وہ چاہتی تھی کہ اس کا شوہر بھی اس کی خوشامد کرتا رہے شوہر اس کو چاہتا ضرور تھا مگر اس کے اظہار میں وہ فراخ دلی ختم کرچکا تھا جو شادی سے پہلے مریم کو متوالا رکھتی تھی، مریم محسوس کرنے لگی کہ اس میں کوئی ایسی

بات ہی نہیں جس کی وجہ سے وہ چاہی جائے، اگر اس کے ماں باپ چاہتے ہیں تو اس کی وجہ صرف اتنی ہے کہ وہ اکلوتی اولاد ہے، مریم اپنے اوصاف سے بے خبر ہے اس لئے ہر وقت اپنی زندگی کے قدم قدم پر دوسروں کی محتاج رہتی ہے۔

وہ اپنے میں کسی قسم کی کمزوری کو گوارا کرنا نہیں چاہتے :

مثلاً آپ اختر کو لیں جس کی ماں چاہتی تھی کہ وہ دنیا میں سب سے اچھا موسیقار ہو، آج اختر کو اپنے سے نفرت ہے، وہ اپنی ماں کی توقعات کو پورا نہ کرسکا ہے، اپنے کو ناکام سمجھتا ہے کیونکہ وہ ایک معمولی کلب میں وائلن بجاتا ہے، اگر آج اختر کو یہ معلوم ہوجائے کہ کوئی چیز بھی اپنی تکمیل کو نہیں پہنچ پاتی تو وہ اپنے ساتھ منصفانہ زندگی بسر کرسکتا ہے۔

وہ اپنی گزشتہ ناکامیوں سے ہر وقت مغموم رہتے ہیں :

مثلاً زیبا کو لیجئے وہ تمام دوستوں کی دعوت کو یہ کہہ کر رد کردیتی ہے کہ اسے فرصت نہیں ہے، پانچ سال قبل اس کے منگیتر نے یہ کہہ کر منگنی کو ختم کردیا کہ اسے دوسری لڑکی سے محبت ہوگئی ہے، زیبا کو اسی وقت اپنی بدصورتی کا یقین ہوگیا کہ وہ کبھی کسی مرد کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرسکتی۔

وہ دوسری کی کامیابیوں سے بہت زیادہ مرعوب ہوجاتے ہیں :

مثلاً شکیل کو لیجئے وہ ایک دفتر میں معمولی سا کلرک ہے، ایک دن اس کی جان سے ملاقات ہوئی جان اس کے ساتھ پڑھتا تھا، جان کا اپنا مکان تھا موٹر تھی، اس کے بچے بہترین اسکول میں پڑھ رہے تھے اور وہ اسی وقت اپنی بیوی کے لئے ایک قیمتی لباس خرید کر دوکان سے اترا ہی تھا کہ شکیل آگیا، شکیل جان کی کامیابی سے مرعوب ہوا حال ہی میں اس کی ترقی بھی ہوئی تھی، تنخواہ میں کافی اضافہ ہوگیا تھا لیکن شکیل بڑی بے چینی محسوس کرتا رہا خود اعتمادی ختم ہوگئی اور یہ حالت اس وقت تک دور نہیں ہوسکتی جب تک وہ دوسروں کی کامیابی سے اپنی ناکامی کے سامان فراہم کرنا ترک کردے گا۔

ذمہ داریوں سے فراریت حاصل کرنے کیلئے یہ لوگ ناکامیوں کو گلے لگائے رہتے ہیں :

مثلاً مدنی کو لیجئے وہ ایک فلم کمپنی میں کہانی لکھنے کے لئے بمبئی گیا وہ رئیس خاندان کا فرد تھا، تعلیم یافتہ تھا وہ کامیاب ہوسکتا تھا لیکن وہ اس ذمہ داری سے بھاگنا چاہتا تھا اس لئے اس نے اپنی ناکامی کا اعلان کردیا، وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک غربت دروازہ نہ کھٹکھٹائے گی اور اسے زندگی کا معیار قائم رکھنے کے لئے جدو جہد کرنا پڑے گی۔

یہ لوگ بات کا بتنگڑ بناتے ہیں :

مثلاً ریتا کو لیجئے وہ ایک کمپنی میں ملازم ہے اگر اس کا مالک اس پر نکتہ چینی کرتا ہے یا اس کے دوست اس سے مسکرا کر باتیں نہیں کرتے یا اس کا منگیتر اس کے پاس روز نہیں آتا تو اس کے غضب کی کوئی حد ہی نہیں رہتی، وہ اس قدر حساس ہے کہ وہ دوسروں کے رویہ کی اصلیت نہیں جان پاتی، وہ اس بات کی متوقع رہتی ہے کہ تمام دنیا اس کی مخالفت پر کب اترے گی، چونکہ اسے اس رویہ کی توقع ہے اور وہ تلاش میں رہتی ہے اس لئے ہر شخص اس کی تذلیل کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

یہ لوگ مذاق سے محظوظ نہیں ہوتے :

مثلاً جمال کو لیجئے۔ وہ ہنسی کی بات پر مسکرا بھی نہیں پاتا، وہ مذاق کو سمجھ لیتا ہے ایسا نہیں، بلکہ اسے ہر وقت خدشہ رہتا ہے کہ کہیں وہ خود تختہ مشق نہ بنجائے وہ اپنا مذاق اڑانا پسند نہیں کرسکتا۔

......اچھا فرض کیجئے کہ آپ نے اپنا اچھی طرح جائزہ لے لیا ہے اور مطمئن نہیں ہیں، فرض کیجئے کہ آپ کسی احساس کمتری میں مبتلا ہیں، اس احساس نے آپ کی عقل اور جدو جہد کی صلاحیت کو سلب کرلیا ہے

آپ اپنی قدردانی کس طرح بڑھائیں گے؟ اپنی صلاحیتوں کوکس طرح عمل پر گامزن کریں گے؟ دوسروں سے محبت کرنے کے لئے اپنے دل میں بیٹھی ہوئی نفرت کس طرح ختم کریں گے؟ ہم ان سوالات کے جواب میں ایک جیتی جاگتی مثال پیش کرتے ہیں، ارباب کی منگیتر لڑکی بہت حسین ہے، دوسال قبل جب وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ سمندر میں نہانے گیا اور وہ لڑکی بھی تھی تو ارباب نے دیکھا کہ یہ لڑکی اس کے دوست کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی ہے جو سڈول بدن کا خوبصورت جوان تھا، کچھ دیر تک تو ارباب کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کرے، وہ خلاؤں میں گھورتا رہا اور اس تکلیف کو محسوس کرتا رہا لیکن پھر اسے ایک ترکیب سوجھی، وہ اسی دن ایک جمنیزیم کلب میں شامل ہو گیا، دو ہی سال میں اس کی جسمانی خوبصورتی سے نہ صرف اس کی منگیتر ہی متاثر ہے بلکہ دوسری لڑکیاں بھی جان چھڑکتی ہیں، اسی عمل نے بڑوں بڑوں کی زندگی بنا دی ہے، مثلاً برطانیہ کے وزیر اعظم چرچل کو لے لیجئے، وہ نوجوانی میں ہکلاتے تھے، بعد میں وہ دنیا کے بہترین مقررین میں شمار ہونے لگے، اسی طرح آپ بھی اپنی کمزوریوں کو دور کر سکتے ہیں، احساس کمتری کو دور کرنے کا دوسرا طریقہ بھی ہے جسے مشہور شاعر لارڈ بائرن نے استعمال کیا، لنگڑے ہونے کی وجہ سے وہ زمین پر دوڑ نہیں سکتے تھے، انہوں پیراکی سیکھی اور اپنے وقت کے سب سے بڑے پیراک بن گئے یہی احساس کمتری شاعری کی کامیابی کی بھی ایک وجہ ہے، اگر آپ ان دونوں راہوں میں سے کسی ایک کو بھی اپنا نہیں سکتے تو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کر لیجئے، اس کے معنی یہ نہیں کہ ان کا اعتراف کرنے کے بعد آپ اپنی ناکامی کا جواز تلاش کر لیں، جی نہیں، ان کا اعتراف کرنے کے بعد ان کو فراموش کر دیں، اگر آپ ان کا اعتراف بھی نہیں کرتے تو آپ بہت جلد جذباتی ہیجان میں مبتلا ہو جائیں گے، آپ جو کچھ ہیں اس کے علاوہ کچھ اور بننے کی خواہش کرنا ناممکنات کو منہ چڑانا ہے، جس کام کے لئے آپ نااہل ہیں، اس کی کوشش ہی کیوں کرتے ہیں، ممکن ہے اس لمحہ بھی آپ اپنے کو ایک ایسے چوراہے پر حیران و ششدر کھڑا پا رہے ہوں اور کسی ایک راہ کو اختیار کرنے سے ہچکچا رہے ہوں، احساس کمتری کو دور کرنے کا ایک اور بھی طریقہ ہے، اسے اپنے ہی حد تک محدود رکھئے، اگر کوئی شخص آپ کی تعریف کرتا ہے تو اس تعریف کو جھٹلایئے نہیں، کوشش کیجئے کہ آپ کو ایسے مواقع نصیب نہ ہوں جن سے آپ کی ہمت شکنی ہوتی ہو، اگر آپ اپنی نظروں میں کسی قابل نہیں تو دوسروں کو اپنی نااہلیت کا احساس کیوں دلائیں، جب آپ ناکامیوں میں گھر گئے ہوں اور ہر طرف مایوسی اور تاریکی ہو تو اپنی گزشتہ کامیابیوں کو یاد کیجئے، دنیا کو اور سماج کو آپ کی ضرورت ہے، آپ کے ہر کام کا ایک مقام ہے، ایک قیمت ہے، ایک عزت ہے، مثلاً آپ جو بھی کام کرتے ہیں، کم از کم وہ اس قابل تو ہے ہی کہ کوئی اس کام کے بدلے آپ کو تنخواہ دیتا ہے، آپ اپنی نظروں میں شادی میں ناکام سہی مگر ایک فرد تو ایسا ہے جو اس رشتہ کو توڑنا نہیں چاہتا، اگر آپ کا ایک بھی دوست ہے تو کم از کم آپ میں کوئی تو ایسی صفت ہے کہ ایک شخص آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارتا ہے، غرض ایک نہ ایک کام ایسا ہے جس کے لئے آپ موزوں ہیں، ایک نہ ایک عورت ایسی ہے جو آپ کو اپنا شوہر بنانا پسند کرتی ہے، ایک نہ ایک فرد ایسا ہے جو آپ کو دوست سمجھتا ہے۔

آپ میں بھی تخلیقی قوتیں ہیں، کیا آپ نے کبھی روتے بچے کو ہنسایا نہیں، اپنے دوست کو ایک دلچسپ خط نہیں لکھا اپنے مغموم دوست کو امید نہیں دلائی؟ لوگ آپ کو پسند کرتے ہیں، اپنی جسمانی شخصیت پر ایک نظر ڈالئے، آپ کی مسکراہٹ یقیناً بڑی حسین ہے، آپ کی آنکھیں جگمگا رہی ہیں، آپ کی آواز میں موسیقی ہے، اور جب آپ اپنی گزشتہ کامیابیوں کو یاد کر رہے ہوں تو دوسروں کو اپنی کامیابیاں سنایئے، اپنی ناکامیوں کا اعلان کرنے کے بجائے اپنی کامیابیوں کا اعلان کیوں نہیں کرتے؟ ساتھ ساتھ نکتہ چینی برداشت کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کیجئے، اگر یہ نکتہ چینی تخریبی ہے تو اسے نظر انداز کر دیجئے کیونکہ نکتہ چینی کا مقصد آپ کی مدد کرنا نہیں ہے لیکن اگر نکتہ چیں آپ کی کمزوریوں کو بتا کر ان کو دور کرنا چاہتا ہے تو اس کی ضرور سنئے، خود اعتمادی کے جائزہ میں اگر آپ یقین اور بے یقینی کے دوراہے پر آ جائیں کہ آپ میں احساس کمتری موجود ہے یا نہیں تو مندرجہ ذیل سوالنامہ پر غور کریں۔

(۱) کیا لوگ آپ کو ڈینگ باز کہتے ہیں؟

(۲) کیا آپ مروجہ اصولوں کی پابندی نہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

(۳) اجنبیوں سے تعارف ہوتے وقت کیا آپ شرماتے ہیں؟

(۴) کیا آپ دوسروں کو مرعوب کرنے کے لئے بہ آواز بلند باتیں کرتے ہیں؟

(۵) کیا دوسروں کو کامیاب ہوتے دیکھ کر آپ عجیب بے چینی محسوس کرتے ہیں؟

(۶) کیا آپ کسی مقرر سے جلتے ہیں؟

(۷) کیا آپ کا خیال ہے کہ موجودہ سماج کی ایک ایک بات بدلنے کے قابل ہے؟

(۸) کیا حالات کو اپنی مرضی کے خلاف ڈھلتے دیکھ کر آپ چراغ پا ہوتے ہیں؟

(۹) کسی دعوت میں لوگوں کے مذاق کے تختۂ مشق بننے کے بجائے آپ گوشہ نشینی اختیار کرنا پسند کرتے ہیں؟

(۱۰) اگر کوئی آپ سے مذاق کرے تو کیا آپ بگڑ جاتے ہیں؟

(۱۱) کیا آپ ایسی باتیں پسند کرتے ہیں جس سے دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچے؟

(۱۲) کیا آپ اپنے حلقۂ احباب میں سب سے زیادہ کامیاب ہونے کی کوشش کرتے ہیں؟

(۱۳) کسی کام کی تکمیل کے بعد آپ اس کی تکمیل پر خوش ہوتے ہیں یا لوگوں کی تعریف پر؟

(۱۴) کیا کامیاب ہونے کی دھن آپ کی تکلیف کا باعث بنی ہوئی ہے؟

(۱۵) کیا آپ تعمیری مشوروں کو بھی رد کردیتے ہیں؟

(۱۶) کیا آپ کو یہ شبہ ہے کہ آپ صنف مخالف کے کسی فرد کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرسکتے۔

یاد رکھئے کہ حقیقی احساس کمتری میں بہت کم لوگ مبتلا ہوتے ہیں، ایسے لوگ ہر وقت کمتری کے احساس سے دبے دبے رہتے ہیں، اکثر لوگ کبھی کبھی اس احساس میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اگر آپ کے جواب میں "ہاں" کی تعداد آٹھ یا اس سے بھی زیادہ ہے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ زندگی کے تقاضوں کو اچھی طرح پورا نہیں کررہے ہیں، اگر آپ کو اپنی خود اعتمادی پر شبہ ہے تو مندرجہ ذیل سوال نامہ پر غور کیجئے۔

(۱) کیا آپ ایک خاص اعتماد سے قدم اٹھاتے ہیں؟

(۲) کیا آپ کی آواز و لہجہ صاف ہے؟

(۳) کیا آپ کو روزانہ اپنی قابلیت بڑھنے کا یقین ہے؟

(۴) کیا آپ کسی ایسی پیشہ کو اختیار کرنا پسند کریں گے جس کے مستقبل میں زیادہ آمدنی کا یقین نہ ہو یا اپنے موجودہ کم آمدنی کے پیشہ کو ترجیح دیں گے۔

(۵) کیا آپ روزمرہ کے مسائل میں اپنے فیصلوں پر پابند رہتے ہیں یا دوسروں کے مشورے حاصل کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

(۶) کیا آپ کو اعتماد ہے کہ آپ روز بروز اس دنیا کو زیادہ آرام دہ بنارہے ہیں اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے موجودہ کانٹے دور کررہے ہیں؟

(۷) کیا آپ مغموم لوگوں کے ہجوم میں خوش مزاق رہ سکتے ہیں؟

(۸) کیا آپ اپنے محکمہ کے کام کو زیادہ اچھی طرح چلانے کا کوئی مشورہ دینا پسند کرتے ہیں؟

(۹) کیا آپ کا لباس آپ کی خود اعتمادی کو ظاہر کرتا ہے؟

(۱۰) کیا آپ ہوائی قلعے بنانے سے پرہیز کرتے ہیں۔

(۱۱) کیا آپ اپنے کام سے متعلقہ الجھنوں کو خود سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں یا دوسروں کا مشورہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

(۱۲) کیا زیادہ محنتی کام کرنے کے لئے آپ کو اپنی جسمانی قوت پر شبہ ہے؟

(۱۳) کیا آپ اپنی الجھنوں کو دور کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں؟

(۱۴) کیا آپ نے اپنی معاشی ترقی کے لئے منصوبے بنائے ہیں؟

(۱۵) کیا آپ کو خاموش رہنے کا آرٹ آتا ہے؟

(۱۶) کیا آپ ناکامی کے بعد دوبارہ اسی کام کو کرتے ہیں؟

ہم آپ سب اپنی خود اعتمادی کو دوسرے خود اعتماد لوگوں کی زندگی کا مشاہدہ کر کے بڑھا سکتے ہیں، اگر آپ ان تمام سوالات کا "ہاں" میں جواب دے سکتے ہیں تو آپ میں خود اعتمادی موجود ہے اگر آدھے سے زیادہ سوالات کا "نفی" میں جواب ہے تو آپ کو زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔

خارجی شخصیت نسبتاً بہتر ہوتی ہے :

جب یونگ نے شخصیت کو دو اقسام ......داخلی اور خارجی میں تقسیم کیا تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ افراد یا تو خارجی ہوتے ہیں یا داخلی بلکہ اس کا نظریہ یہ تھا کہ ہم سب میں یہ دونوں اقسام موجود ہوتی ہیں۔

داخلی شخصیت سے مراد وہ شخصیت ہے جس کے تمام کام اپنی ذات تک محدود رہتے ہیں، وہ جو کچھ سوچتا ہے اپنے متعلق سوچتا ہے، اپنے خیالات کی دنیا الگ بساتا ہے، اپنی جداگانہ دلچسپیاں پیدا کرتا ہے، وہ کتابوں کے مطالعہ کو دوستوں کی محفل پر ترجیح دیتا ہے، وہ رقص وسرود کی محفلوں میں جانے کے بجائے اگر گراموفون ریکارڈ یا ریڈیو یا ٹیلیفون کے ذریعہ موسیقی سے لطف اندوز ہوتا ہے، اگر تفریح کی غرض سے سینما یا تھیٹر جاتا ہے تو اکیلا جاتا ہے، وہ جا اور بے جا نکتہ چینی سے چڑ جاتا ہے، اگر کسی کو برا سمجھتا ہے تو کافی عرصہ تک اپنی رائے نہیں بدلتا، وہ اپنی زندگی سے مطمئن تو ہوتا ہے لیکن دوسروں سے اس اطمینان کو بیان کرنا یا اس پر بحث کرنا پسند نہیں کرتا، خارجی شخصیت داخلی شخصیت سے بالکل مختلف ہوتی ہے، خارجی شخصیت رکھنے والے خواب دیکھنے سے زیادہ عمل کرنا پسند کرتے ہیں، زمانے کے تقاضے پورے کرتے ہیں، دوستوں کی محفل [illegible] تنہائی ان کی موت، یہ لوگ اچھے تاجر،

سیاست دان یا دوسرے سماجی رہنما بنتے ہیں اپنی ذلت کو پی جاتے ہیں، لیکن جیسا پہلے کہا گیا کہ ایسے افراد بہت کم ہیں جو یا تو مکمل شخصیت رکھتے ہیں یا داخلی شخصیت۔ زیادہ تر افراد دونوں سے اپنی شخصیت کو مزین کرتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ ایک مقبول شخصیت کے لئے ان دونوں کا بہترین توازن کیا ہے؟ دوسروں کے ساتھ اچھی طرح نبھانے کے لئے کیا ضروری ہے، ظاہر ہے کہ دونوں اقسام میں سے کسی ایک کو انتہا پسندی تک اپنانا اچھا نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں مشاہدوں سے جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ داخلی سے زیادہ خارجی شخصیت کے عنصر کو اپنانا ہر حالت میں بہتر ہے، کبھی کبھی کی خود فراموشی اچھی چیز ہے، اگر اپنی ذات کے شکنجے کستے رہے تو ہم اپنی ذات ہی تک محدود ہو کر رہ جائیں گے اور کبھی بھی اپنے جیسے انسانوں سے دوستانہ تعلقات قائم نہ رکھ سکیں گے، اگر آپ اپنی شخصیت میں داخلی عنصر کی زیادتی پاتے ہیں تو گھبرایئے نہیں، اگر آپ فطرتاً ایسے ہیں تو اپنی فطرت کو بدلنے کی کوشش بے کار ہے، ہاں آپ توازن قائم رکھنے کے لئے خارجی عنصر کو بڑھا سکتے ہیں۔

آپ دوستوں کی محفل میں بھی اپنی ذات کی قربت سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں، یہ کوشش آپ کی شخصیت کی اچھائیوں کو کم نہیں کرے گی، آپ زیادہ جذباتی بلوغت حاصل کر سکیں گے۔

داخلی اور خارجی یا درمیانی شخصیت کا جائزہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل سوال نامہ پر غور کیجئے، ایک کاغذ لیجئے اور اس میں تین خانے بنا کر اب ج سے ان سوالات کا جواب دیجئے۔

(ا) میں مندرجہ ذیل پیشوں میں سے کس کو پسند کرتا ہوں :

(الف) لائٹ ہاؤس کیپر

(ب) تاجر

(ج) ریسرچ اسسٹنٹ

(۲) دوستوں کی محفل میں مین یہ رویہ اختیار کرنا پسند کرتا ہوں :

(الف) خوب بحث کروں گا۔
(ب) خاموشی سے سنتا رہوں گا۔
(ج) بحث بھی کروں گا، خاموشی سے سنوں گا بھی۔

(۳) کسی دعوت میں شرکت کے بعد :

(الف) میں سوچتا رہتا ہوں کہ میں نے کوئی ایسی بات تو نہیں کی جس سے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہو گئی ہو۔
(ب) محفل کو یاد کرتا ہوں، جس میں میں مرکز توجہ بنا ہوا تھا۔
(ج) دعوت کے دوسرے لوگوں کے متعلق سوچتا ہوں اور اس موقعہ کو یاد کرتا ہوں۔

(۴) اگر کوئی پیچھے سے دھکّا دے :

(الف) غصہ تو آئے گا لیکن خاموش رہوں گا۔
(ب) احتجاج کروں گا۔
(ج) پرواہ نہیں کروں گا۔

(۵) میں ایسے تماشوں کو پسند کرتا ہوں :

(الف) جاسوسی۔
(ب) سیاسی۔
(ج) سماجی۔

(۶) میرے آدرشی لوگوں میں یہ لوگ زیادہ ہیں :

(الف) فلسفہ دان اور سائنس دان۔
(ب) بہادر لیڈر
(ج) سیاست دان اور تاجر

(۷) میرے خیال میں ایک اچھی بیوی یا شوہر وہ ہے جو :

(الف) زیادہ تر خاموش رہتے ہیں۔
(ب) ہنسی مذاق بحث مباحثہ کرتے رہتے ہیں۔
(ج) کبھی خاموشی میں دن گزارتے ہیں کبھی باتوں سے دماغ چاٹ جاتے ہیں۔

(۸) مجھے المناک کہانیاں :

(الف) کچھ عرصہ تک مغموم رکھتی ہیں۔
(ب) کوئی کیف نہیں لیتا میں جلد ہی فراموش کر دیتا ہوں
(ج) ایک لمحہ کے لئے دل ڈوبتا ہے پھر دوسری طرف متوجہ ہو جاتا ہوں۔

(۹) میں ان کھیلوں میں اس کو پسند کرتا ہوں :

(الف) شطرنج۔
(ب) بیڈمنٹن یا کرکٹ یا فٹ بال۔
(ج) برج اپنے جانے پہچانے لوگوں کے ساتھ۔

(۱۰) میں مقرر بننے کے لئے :

(الف) دوسروں کی تقریروں کو سنتا ہوں۔
(ب) مقرر بننے کے کلب میں شامل ہوتا ہوں۔
(ج) میں صدر بننا پسند کرتا ہوں۔

اگر آپ داخلی ہیں تو آپ نے تمام سوالات کے جوابات میں (الف) کو منتخب کیا ہوگا اگر خارجی ہیں تو (ب) کو اگر درمیانی شخصیت رکھتے ہیں تو (ج) کو۔

شادی :

شخصیت کو پرکھنے کی بہترین کسوٹی ہے، کنوارے لوگ بہت کم مقبولیت حاصل کرتے ہیں، اس سلسلہ میں اپنی جذباتی بلوغت کا اندازہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سوالات پر غور کیجئے۔

(۱) کیا آپ مشترکہ زندگی کے خاکے بناتے ہیں؟
دونوں کے لئے مستقبل کو شاندار بنانے کی کوشش کرتے ہیں، کیا آپ ایک دوسرے میں اپنی تکمیل پاتے ہیں؟

(۲) کیا آپ اپنی (یا رفیق) کو ہر قیمت پر خوش رکھنے میں کوشاں ہیں؟
جن باتوں کو وہ پسند کرتی ہے یا کرتے ہیں ان کو اپنی پسند کو ترجیح دیتے ہیں؟

(۳) کیا آپ اختلافات کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں؟
بحث میں اگر آپ کی رفیقہ مختلف نظریات کا اظہار کرتی ہے تو کیا آپ اپنے نظریات کو صحیح ثابت کرنے کے بجائے اس کے نظریات کو مان لیتے ہیں؟ کسی معمولی جھگڑے کے بعد کیا آپ اپنی خودداری کو ٹھیس پہنچا کر صلح کی کوشش کرتے ہیں؟

(۴) کیا آپ دونوں کسی مشترکہ منزل پر پہنچنے میں کوشاں ہیں؟
کیا ایک دوسرے کی قربت میں زیادہ سکون محسوس کرتے ہیں اور روز بروز مشترکہ دلچسپیاں پیدا کرتے ہیں؟

(۵) اگر شادی کرنے میں آپ کو ایک عرصہ تک انتظار کرنا پڑے تو :
کیا آپ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیں گے؟ یا آپ اس جدائی کے عرصہ کو سکون سے گزار دیں گے؟

(۶) کیا آپ خوش رہنے کے رازوں سے واقف ہیں؟
کیا آپ مشترکہ زندگی کے نت نئے مسائل کو حل کرسکتے ہیں اور مسائل کو خوشی سے جھیل سکتے ہیں؟

(۷) کیا آپ اپنی رفیقہ (یا رفیق) کی برائیوں کو بھی عزیز رکھتے ہیں؟
اور ایک دوسرے کی خامیوں کو نظر انداز کر کے اپنی محبت میں فرق نہیں پیدا کرتے۔

(۸) کیا آپ ''یک ازدواج'' کے قائل ہیں؟
اور اپنے کو اپنی رفیقہ (یا رفیق) ہی کیلئے محفوظ کر چکے ہیں؟

(۹) شادی کو کامیاب بنانے کے لئے خواہ آپ کو زیادہ قربانیاں دینا پڑیں
کیا آپ کو پرواہ نہ ہوگی یا آپ اپنی رفیقہ (یا رفیق) سے بھی اتنی ہی قربانیوں کی توقع کرتے ہیں۔

ماہرین ازدواج نے شادی کے سلسلہ میں چند ممنوعات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(۱) اگر مذہبی اعتقادات میں فرق ہے اور دونوں اپنی اپنی جگہ اپنے اعتقاد میں کٹر ہیں تو مذہبی تنازعہ شادی کو آسانی سے ناکام بنا سکتا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(۲) اگر دونوں فریقوں میں سے کوئی ایک کسی بری عادت میں مبتلا ہے مثلاً شرابی ہے یا جواری ہے تو یہ عادتیں مشکل سے چھوٹتی ہیں، اگر ان کو نظر انداز کرسکیں تو کوئی بات نہیں ورنہ یہ بھی شادی کو ناکام بنادیتی ہیں۔

(۳) اپنے ماحول سے فرار حاصل کرنے کے لئے شادی نہ کیجئے، وہ افراد جو شادی سے پہلے مطمئن زندگی گزارتے ہیں وہ شادی کے بعد بھی کامیاب ہوتے ہیں۔

(۴) مختلف ماحول اور مختلف عادات و اطوار کے دو افراد عمر بھر کے لئے ایک ساتھ زندگی نہیں گزار سکتے۔

☆☆☆☆

قسط نمبر: ۵۹

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

ممفس شہر میں راع دیوتا کے بڑے معبد کے صدر دروازے پر ایک روز دو گھڑ سوار آ کر رکے۔ پھر ان میں سے ایک گھڑ سوار نے قریب سے گزرتے ہوئے ایک پجاری کو روک کر کہا۔

"اے مقدس راع کے پجاری! ہم تھیبس شہر سے آئے ہیں۔ ہمارے پاس فرعون منفتاح کی طرف سے تمہارے بڑے پجاری شمعون کے نام ایک پیغام ہے۔ کیا تم ہماری رہنمائی کرو گے کہ ہم اس معبد میں کہاں اور کس طرف مصر کے سب سے بڑے ساحر اور راع دیوتا کے بڑے پجاری شمعون سے مل سکتے ہیں۔؟"

پجاری نے بڑی نرمی سے اور شائستگی سے ان دونوں سواروں کو مخاطب کیا۔ "تم دونوں میرے ساتھ آؤ، میں تمہیں بڑے پجاری شمعون کے پاس لے چلتا ہوں۔"

تھوڑی دیر بعد وہ پجاری ان دونوں سواروں کو لے کر معبد کے وسطی حصے میں ایک چھوٹی سی خوبصورت عمارت کے سامنے پہنچ گیا پھر وہ دونوں اس کی رہنمائی میں اس عمارت میں داخل ہو گئے پھر وہ ایک ایسے جہاں مصر کا سب سے بڑا ساحر اور راع دیوتا کا بڑا پجاری اپنے اور کئی ساتھی پجاریوں کے سامنے آتش دان کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔

اس پجاری نے شمعون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے آقا! تھیبس شہر سے فرعون منفتاح کے دو قاصد آئے ہیں اور آپ کے نام فرعون کا کوئی پیغام لائے ہیں۔"

اندھے شمعون نے اپنے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔ "ان دونوں قاصدوں کو میرے سامنے بٹھاؤ میں ان سے گفتگو کرتا ہوں۔"

اس پجاری نے دونوں قاصدوں کو شمعون کے سامنے لا بٹھایا اور پھر خود بھی ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا پھر اندھا ساحر شمعون بولا۔ "اے فرعون منفتاح کے قاصدو! تم دونوں میرے نام بادشاہ کا کیا پیغام لائے ہو۔؟"

"اے بزرگ شمعون!" دونوں میں سے ایک قاصد بولا۔ "بنی اسرائیل کا ایک جوان کہ جس کا نام موسیٰ بن عمرانؑ ہے، اس نے فرعون منفتاح اور اس کے درباریوں کے سامنے دعویٰ کیا ہے کہ وہ رب العالمین کی طرف سے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اس نے منفتاح سے دو مطالبات کئے ہیں۔ اول یہ کہ سارے دیوتاؤں کے اتباع کو ترک کر دیا جائے اور صرف اس خدائے واحد کی پرستش اور عبادت کی جائے جو سب کا خالق اور مالک ہے۔ اس کا دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دے کر آزاد کر دیا جائے تا کہ وہ انہیں سرزمین کی طرف لے جائے جس کا وعدہ ان کے رب نے ان سے کر رکھا ہے اور اے بزرگ شمعون! جب فرعون منفتاح نے موسیٰ بن عمرانؑ سے اس کے پیغمبر ہونے کی نشانی طلب کی تو جانتے ہو کہ کیا ہوا۔؟"

اندھے شمعون نے بے تاب ہو کر پوچھا۔ "کیا ہوا اے منفتاح کے قاصد؟"

پھر ایسا ہوا بزرگ شمعون! دونوں میں سے ایک قاصد بولا۔ موسیٰ بن عمرانؑ نے اپنے ہاتھ میں تھاما ہوا عصا بھرے دربار میں فرعون کے سامنے ڈال دیا۔ فرش پر گرتے ہی وہ عصا ایک بہت بڑا اژدہا بن گیا۔ جسے دیکھ کر فرعون اور سارے درباری خوف زدہ ہو گئے۔ لیکن یہ معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوا بلکہ اسی وقت موسیٰ نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس کا ہاتھ ستارے کی مانند روشن اور منور ہو گیا۔ ان دونوں خرق عادت باتوں نے فرعون اور ہمارے درباریوں کو فکر مند کر دیا ہے اور وہ یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ کہ موسیٰ بن عمرانؑ اور اس کا بھائی ہارونؑ، دونوں مل کر انہیں حکومت سے محروم کر کے مصر کی سرزمین سے نکال دینا چاہتے ہیں۔ اے شمعون، فرعون منفتاح اور اس کے درباریوں کا یہ بھی خیال ہے کہ موسیٰ نے کہیں سے سحر کی تعلیم حاصل کر لی ہے جس کی وجہ سے وہ فرعون کو تخت و تاج سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا فرعون نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے ماہر جادوگروں

سے موسیٰ بن عمرانؑ کا مقابلہ کرایا جائے اور اسے مقابلے میں شکست دے کر اس کے سحری اثر کو زائل کر دیا جائے اور یہ مقابلہ یوم الزینہ کے روز سورج نکلنے کے بعد ہوگا۔ پس اے بزرگ شمعون! آپ کے نام فرعون منفتاح کا پیغام ہے کہ آپ یوم الزینہ کو اپنے ماہر ساحروں کے ساتھ تھیبس پہنچ کر موسیٰ بن عمرانؑ سے مقابلہ کریں۔"

بوڑھا ساحر چند لمحوں تک گہری سوچوں میں کھویا رہا۔ پھر تفکر آمیز لہجے میں بولا۔ ساحروں کو تو میں لے ہی آؤں گا لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اس اسرائیلی جوان موسیٰ بن عمرانؑ نے ایسے خرق عادت کمالات کا مظاہرہ کس طرح کیا۔ اگر وہ کوئی ماہر جادوگر ہے تو اس نے یہ سحری تعلیم کہاں سے حاصل کی۔ کاش اس وقت بنی اسرائیل کا جوان سامری میرے پاس ہوتا تو میں اس سے یہ معلومات حاصل کرتا، اسے یقیناً علم ہوگا کہ اس موسیٰ بن عمرانؑ نے جادو کی یہ تعلیم اور ایسی مہارت کہاں سے حاصل کی۔"

چند لمحے خاموش رہنے کے بعد شمعون دوبارہ گویا ہوا۔ "اے قاصد! تم جا کر میری طرف سے فرعون منفتاح کو یقین دلانا کہ ہم ضرور مقابلے کے لئے تھیبس شہر پہنچیں گے اور موسیٰ بن عمرانؑ کو نیچا دکھا کر مصری عوام کا خوف دور کر دیں گے اور ہاں، اے قاصد! میں شاید مقابلے سے چند روز پہلے ہی اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھیبس شہر پہنچوں۔ میرے آنے سے پہلے تم لوگ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرنا کہ موسیٰ بن عمرانؑ اگر دن کے کسی حصے میں سوتا ہے تو کہاں اور کس وقت سوتا ہے، یہ بہت ضروری ہے، میں اس کی اس حالت سے اس کی سحری قوت کا اندازہ لگاؤں گا۔"

قاصد اپنے ساتھی کے ساتھ اٹھتے ہوئے بولا۔ "اے بزرگ شمعون! ہم دونوں اب جاتے ہیں اور آپ کے تھیبس آنے سے قبل ہم یہ معلومات فراہم کر کے رکھیں گے۔" اس کے ساتھ ہی وہ دونوں قاصد معبد سے نکل آئے۔

✠✠✠✠✠✠✠✠

یوناف خیمے میں آتش دان کے پاس تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ سردار طوج اور اس کی بیٹی حریظہ، ان جوانوں کی تیاری کو آخری شکل دینے کے لئے باہر گئے ہوئے تھے جنہوں نے تھوڑی دیر بعد یوناف کے ساتھ عنامی اور فتر دی قبائل کے ان جوانوں کے خلاف حرکت میں آنا تھا جو اپنے قبائل کے لئے کشتیوں پر رسد اور کمک لا رہے تھے۔ تنہائی کے اس موقعے کو غنیمت جانتے ہوئے یوناف نے چاہت بھری سرگوشی میں ابلیکا کو پکارا۔

"اے ابلیکا...... ابلیکا! تم کہاں ہو؟"

اسی لمحے یوناف کو اپنی گردن پر حریری لمس محسوس ہوا اور ساتھ ہی ابلیکا کی مسحور کن آواز سنائی دی۔ میں یہیں ہوں میرے حبیب، میں بھلا کہاں جاؤں گی۔"

یوناف نے اس بار پرشوق آواز میں پوچھا۔ "اے ابلیکا! اس موقعے پر جب کہ ہم خیمے میں تنہا ہیں کیا میں تمہارے اصلی روپ میں دیکھ سکتا ہوں؟"

تھوڑی دیر تک ابلیکا کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو یوناف پھر بولا۔ "تم نے کوئی جواب نہیں دیا! ابلیکا!"

"دیکھ لو، میرے حبیب! مجھے کیا انکار ہو سکتا ہے۔" ابلیکا کی مسکراتی ہوئی خمار آلود سی آواز سنائی دی۔ "جو تحریر میں نے تمہیں بتائی تھی تم اس کا عمل شروع کرو۔ میں ایک ہیولے کی صورت میں اس خیمے کے سامنے والے ریشمی پردے کے پاس دکھائی دوں گی۔"

یوناف نے فوراً اپنا عمل کیا اور اس کے جواب میں ابلیکا ایک نسوانی ہیولے کے روپ میں دکھائی دینے لگی۔ یوناف نے اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔

اس کا پیکر سیمیں ایسا تھا جیسے سوئے ہوئے شعلے اچانک جاگ اٹھے ہوں یا گیتوں کا کوئی پیکر، نغمے کا کوئی روپ، رنگ اور روشنی کے ماحول میں رقص لافانی پر آمادہ ہو۔ ابلیکا اس وقت ہمہ رنگ، ہمہ خوشبو، ہمہ گداز اور ہمہ حسن دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی سلگتی ہوئی نظروں کی آنچ میں محبتوں کے ہزاروں طوفان مچل رہے تھے۔ مجموعی طور پر ابلیکا اس وقت، قامت میں بلندی کا وقار تہذیب کا شاہکار، بھرپور لطافت و نزاکت اور مکمل حیا و شوخی کا پیکر رنگیں نظر آ رہی تھی۔

یوناف کافی دیر تک سکتے کی سی کیفیت میں اسے دیکھتا رہا پھر اس نے اپنی پلکیں جھپکائیں اور اس کے ساتھ ہی ابلیکا کا ہیولا غائب ہو گیا۔ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا لمس دیتے ہوئے مسکراتی اور گنگناتی آواز میں پوچھا۔ اے میرے حبیب! تمہیں میرا یہ سراپا کیسا لگا۔؟"

یوناف کے لبوں پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی پھر وہ بولا۔ "میں نے تمہارے اس سراپا میں ایسی چاہت وطلب، ایسی کشش و رغبت اور ایسی دلپذیری و تسکین دیکھی ہے کہ جی چاہتا تھا کہ بس یہیں پر منجمد ہو کر ہمیشہ تمہیں دیکھتا ہی رہوں۔ کاش میں تمہیں چھو سکتا اور تمہارا لمس محسوس کر سکتا۔"

ابلیکا نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ "میں تمہاری گردن پر جو لمس دیتی ہوں، کیا یہ کافی نہیں؟ میرا اور تمہارا ایسا رشتہ، ایسا تعلق ہے جو دنیا میں کسی اور کو

نصیب نہ ہوا ہوگا۔"

"مجھے تمہاری اس رفاقت، رشتے اور تعلق پر فخر ہے۔" یوناف نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "پر اے اہلیکا! کیا ایسا ممکن نہیں کہ میں تمہیں......"

یوناف کہتے کہتے خاموش ہوگیا کیونکہ اسی وقت سردار طوج اور اس کی بیٹی حریطہ خیمے میں داخل ہوئے تھے۔ حریطہ اس وقت مردانہ جنگی لباس میں بے حد حسین دکھائی دے رہی تھی۔ حریطہ نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارے جن مسلم دستوں کو آپ کے ساتھ مہم پر روانہ ہونا ہے، وہ کوچ کے لئے تیار ہیں۔"

یوناف نے کوئی جواب نہ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا خیمے سے نکل کر وہ مقدس الاؤ کے قریب آیا۔ ایک لکڑی کی مدد سے اس نے آگ میں سے اپنا خنجر نکالا جس کی نوک میں اس نے ثمر کو اسیر کر رکھا تھا۔ دو دن تک آگ میں پڑے رہنے کے باعث پورا خنجر تپ کر سرخ ہوگیا تھا لیکن خنجر کی وہ نوک جہاں ثمر اسیر تھا، زیادہ روشن اور چمک دار تھی۔ یوناف نے اپنا ایک عمل کر کے ثر کو اسیری سے آزاد کر دیا اور اپنے خنجر کو وہیں ریت میں دبا دیا۔ پھر وہ طوج اور حریطہ کے ساتھ اس طرف گیا جہاں کلومی اور کلتوری قبائل کے مسلم جوان اپنے اونٹوں پر سوار یوناف کے منتظر تھے ان جوانوں کے رستے کے آگے دو خالی اونٹ کھڑے تھے۔ حریطہ نے ان اونٹوں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "ان میں سے ایک اونٹ آپ کا ہے اور ایک میرا ہے۔"

پھر وہ اپنے اپنے اونٹوں پر سوار ہونے اور مختصر سے لشکر کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گئے۔ سورج غرب ہو چکا تھا اور فضا میں تاریکی پھیلتی جا رہی تھی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

کسلومی اور کلتوری قبائل کے جنگجو جوانوں کے ساتھ یوناف اور حریطہ بڑی تیزی سے بحر روم کے کنارے کنارے مغرب کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عشاء سے تھوڑی دیر بعد صرط نامی قصبے کے قریب سمندر کے کنارے کچھ الاؤ روشن نظر آئے۔ لہٰذا یوناف نے فوراً اپنے اونٹ کو روک لیا۔ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے حریطہ نے بھی اپنا اونٹ روک دیا اس کے بعد پیچھے آنے والوں نے بھی اپنے اپنے اونٹ روک لئے۔

اس کے ساتھ ہی یوناف نے اہلیکا کو پکارا۔ "اے اہلیکا...... تم کہاں ہو؟"

اہلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا۔ اس کے ساتھ ہی اہلیکا کی آواز سنائی دی۔ "میں یہیں ہوں، میرے حبیب! کیا بات ہے؟"

"اے اہلیکا! تم ذرا ان عنامی اور فتروسی قبائل کے جوانوں کے احوال جان کر آؤ۔" یوناف نے کہا۔

اہلیکا کچھ کہے بغیر یوناف کی گردن سے ہٹ گئی پھر تھوڑی دیر بعد اس نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور بولی۔ "اے میرے حبیب! عنامی اور فتروسی قبائل کے یہ جوان اپنی بستیوں سے سامان خورد ونوش لے کر آرہے ہیں۔ انہوں نے اپنی سامان سے بھری ہوئی کشتیوں کو ساحل پر چڑھا دیا ہے اور اب خود کھانا کھا کر ستا رہے ہیں اس وقت وہ سب کے سب غیر مسلح ہیں کیونکہ انہیں کسی طرف سے بھی حملے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگر ان پر اچانک حملہ کر دیا جائے تو یہ بوکھلا کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔

اس دوران میں کسلومی اور کلتوری قبائل کے کچھ جوان یوناف کے گرد آ کھڑے ہوگئے تھے۔ ان میں سے ایک نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اے ہمارے عظیم سالار! آپ رک کیوں گئے ہیں؟ کیا سامنے کوئی خطرہ ہے یا ہم اپنے دشمنوں تک پہنچ گئے ہیں۔؟"

"تمہارا اندازہ درست ہے۔" یوناف نے جواب دیا۔ "ہم اپنے دشمنوں تک پہنچ چکے ہیں۔"

اسی لمحے اہلیکا نے اپنی شیریں آواز میں پوچھا۔ "اے یوناف! اب تمہارا لائحہ عمل کیا ہے۔؟"

یوناف چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے سرگوشیانہ انداز میں کہا۔ "اے اہلیکا! عنامی اور فتروسی قبائل کے خلاف اس جنگ میں تم بھی ہماری مدد کرو گی وہ اس طرح کہ میں کچھ اونٹ ان کے سواروں سے خالی کرا دیتا ہوں تم ان اونٹوں کو ہانک کر عنامی اور فتروسی قبائل کے پڑاؤ کی طرف لے جانا۔ جب وہ ان اونٹوں کو دیکھیں گے تو ان کو آوارہ سمجھ کر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر انہیں پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ اسی وقت ہم پشت کی طرف سے حملہ آور ہو کر انہیں قتل کر دیں گے اور ان کی کشتیوں کا سامان اپنے اونٹوں پر بار کر لیں گے پھر ان کشتیوں کو آگ لگا کر واپس روانہ ہو جائیں گے۔"

اہلیکا نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔ "اے میرے حبیب! تمہارا یہ

طریقہ کار انتہائی عمدہ ہے۔تم کچھ اونٹ خالی کراؤ، میں ابھی اس کام کی تکمیل کرتی ہوں۔"

یوناف نے اپنے لشکر میں کچھ جوانوں کو حکم دیا کہ وہ ایک ایک اونٹ پر دو دو سوار ہو جائیں اور کچھ اونٹ خالی کر دیں۔فوراً ہی چند اونٹ خالی کرائے گئے پھر ابلیکا یوناف کی گردن سے ہٹ گئی اور ان اونٹوں کو ہانک کر جگہ جگہ روشن الاؤ کی سمت لے گئی۔

الاؤ کے گرد بیٹھے ہوئے عنامی اور فتروی جوانوں نے جب ان اونٹوں کو دیکھا تو پریشان ہو گئے اور پھر ایک دوسرے کو خبردار کرتے ہوئے مستعد ہو گئے۔لیکن جب تھوڑی دیر بعد انہیں یقین ہو گیا کہ اونٹ خالی ہیں اور ان کے ساتھ کوئی نہیں ہے تو وہ ان اونٹ کو پکڑنے کے لئے ان کی جانب بھاگے۔

اس دوران میں ابلیکا حرکت میں آ گئی اور اس نے اونٹوں کو اس انداز میں ہانکنا شروع کر دیا جیسے وہ اونٹ ان لوگوں کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے ہوں۔عنامی اور فتروی جوان، تیزی سے ان کا تعاقب کرنے لگے۔

اسی لمحے یوناف اپنے ساتھیوں کے ساتھ حرکت میں آیا اور اس نے اونٹوں کا تعاقب کرنے والے عنامی اور فتروی جوانوں پر حملہ کر دیا۔یہ حملہ اس قدر شدید اور اچانک تھا کہ عنامی اور فتروی جوانوں کو مدافعت کا موقع بھی نہ مل سکا اور یوناف نے چند لمحوں میں انہیں کاٹ کر رکھ دیا۔

چند لمحوں کی اس جنگ سے فارغ ہو کر یوناف اپنے ساتھیوں کیساتھ کشتیوں کی طرف بڑھا جو خورد ونوش کے سامان کے علاوہ جنگی سامان سے بھی بھری ہوئی تھی۔یوناف کے حکم پر کسلوی اور کفتوری جوانوں نے کشتیوں میں سے سب سامان نکال کر اپنے اونٹوں پر لاد لیا۔پھر ساری کشتیوں کو آگ لگا کر واپسی کے لئے چل پڑے۔

◆◆◆◆◆◆◆

سامان سے لدے اونٹوں اور اپنے ساتھیوں کیساتھ یوناف صبح صبح ہی کسلوی اور کفتوری قبائل کے پڑاؤ میں پہنچ گیا اور جب سامان سے لدے اونٹ سردار طوج کے خیمے کے سامنے بٹھائے گئے تو سردار طوج بھاگتا ہوا یوناف اور حریطہ کی طرف آیا اور بڑھ کر یوناف کو گلے لگایا پھر اپنی بیٹی سے ملا اس کے بعد وہ خوشی سے لرزتی ہوئی آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے بولا۔

"اے یوناف، میرے عزیز! تم نے ہمارے لئے وہ معرکہ سرانجام دیا ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔اب اس مہم کے دو گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔اول تو یہ کہ عنامیوں اور فتروسیوں کی عسکری قوت کمزور ہو جائے گی کیونکہ جو جوان مارے گئے ہیں وہ ان کے بہترین جنگجو اور دلیر جوان خیال کئے جاتے تھے۔ان جوانوں کے مارے جانے سے عنامی اور فتروی قبائل پر ایک کاری ضرب لگی ہے۔اب ہم پر چڑھائی کرنے سے پہلے انہیں کافی سوچ وبچار سے کام لینا پڑے گا اور اس مہم کا ہمیں دوسرا فائدہ یہ ہوا ہے کہ ہمیں اس صحرا میں بلا قیمت خورد ونوش کا بہت سارا سامان ہاتھ لگ گیا ہے۔لیکن اے یوناف، اب ہمیں اور زیادہ محتاط رہنا پڑے گا اس لئے عنامی اور فتروی اپنے ان مرنے والوں کو تلاش کرینگے اور اس کے لئے وہ اپنے سامری سے بھی کام لے سکتے ہیں۔

یوناف نے خوش طبعی سے کہا۔"جب ایسا کوئی وقت آیا تو پھر ہم دیکھ لیں گے۔"

سردار طوج نے اپنے کچھ جوانوں کو اونٹوں سے سامان اُتار کر خیموں میں ذخیرہ کرنے کا حکم دیا اور خود یوناف اور حریطہ کا ہاتھ تھام کر اپنے خیمے کی طرف بڑھ گیا۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆

یوم الزینۃ سے کئی روز پہلے موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لئے بڑے بڑے ساحر، مصر کے مرکزی شہر ممفس پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ممفس شہر کا راع دیوتا کا بڑا پجاری اور مصر کا سب سے بڑا ساحر اندھا شمعون بھی تھیبس شہر پہنچ چکا تھا۔پھر مقابلہ سے ایک روز قبل تمام جادوگر ایک جگہ جمع ہوئے۔شمعون نے انکے سردار کی حیثیت سے انکو مخاطب کیا۔

"اے میرے ساحر ساتھیو! میں نے فرعون کے دو آدمیوں کی مدد سے پتہ لگایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارونؑ دن بھر تبلیغ کرتے ہیں اور دو پہر کے وقت آرام کرنے کی خاطر شہر سے باہر کھجوروں کے ایک جھنڈ تلے سوتے ہیں۔میرے کچھ ساحر ساتھی اس جگہ کو دیکھ آئے ہیں۔لہٰذا تم میں سے کچھ ساحر اس طرف جائیں جہاں موسیٰ علیہ السلام اور ہارونؑ سوتے ہیں اور انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔اس کے بعد ساری کیفیت مجھے بتائیں تاکہ میں اندازہ لگا سکوں کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارونؑ جادو اور سحر میں کس قدر مہارت اور قوت رکھتے ہیں۔"

شمعون کی اس تجویز پر کچھ ساحروں کو وہاں جانے کے لئے منتخب کیا گیا اور وہ اس طرف روانہ ہو گئے جہاں موسیٰ علیہ السلام اور ہارونؑ دوپہر کے وقت سویا کرتے تھے۔

ساحروں کا یہ مختصر سا گروہ جب اس جگہ پہنچا تو انہوں نے دیکھا کہ

موسیٰ علیہ السلام اور ہارونؑ کھجوروں کے جھنڈ تلے گہری نیند میں سوئے ہوئے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا ان کے قریب ہی رکھا ہوا ہے۔ جب ساحر ان دونوں کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے آگے بڑھے تو موسیٰؑ کے قریب رکھا ہوا عصا ایک بہت بڑے اژدہے کی صورت اختیار کر گیا اور ان ساحروں کی طرف لپکا۔ تمام ساحر خوف زدہ ہو کر الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوئے واپس آ کر انہوں نے یہ واقعہ شمعون سے بیان کر دیا۔

اندھا شمعون کافی دیر تک گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا پھر وہ اپنے ساحر ساتھیوں سے مخاطب ہوا۔ ''اے صاحبو! جادو اور سحر ایسے امر کے لئے مخصوص ہے جس کا سبب پوشیدہ ہوا اور وہ اصل حقیقت کے خلاف خیال میں آنے لگے۔ گو سحر واقعی ایک حقیقت ہے۔ اور مضرت رساں اثرات رکھتا ہے اور یہ بھی سنو کہ کوئی کیسا ہی ماہر اور بے مثل جادوگر کیوں نہ ہو اس کا جادو اس وقت حرکت میں نہیں آتا جب وہ سو رہا ہو اور سونے کی حالت میں موسیٰؑ کا عصا جو اژدہا بن کر حرکت میں آیا ہے تو اس نے مجھے ایک تشویش اور خلجان میں مبتلا کر دیا ہے۔

ایک ساحر نے شمعون کی گفتگو پر چونک کر پوچھا۔ ''اے بزرگ شمعون! تو کیا ہمیں اس مقابلے میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔؟''

شمعون اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور پر عزم لہجے میں بولا۔ ہم ضرور اس مقابلے میں حصہ لیں گے اور دیکھیں گے کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ کی طرف سے ہمارے مقابلے میں کیا پیش کیا جاتا ہے۔ اب تم لوگ منتشر ہو جاؤ اور کل کے مقابلے کے لئے ایسی رسیاں اور چھڑیاں تیار کرو جو مقابلے کے میدان میں سانپ بن کر بھاگنے لگیں۔ شمعون کے کہنے پر سب ساحر وہاں سے چلے گئے۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

دوسرے روز سورج طلوع ہونے سے قبل ہی مقابلے کا میدان تھیبس شہر اور باہر سے آئے ہوئے لوگوں سے کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ میدان کے ایک طرف سارے جادوگر بھی جمع تھے۔ اتنے میں موسیٰؑ اور ہارونؑ وہاں نمودار ہوئے اور سیدھے ان جادوگروں کے پاس پہنچ گئے پھر موسیٰؑ نے ان جادوگروں کو مخاطب کر کے

''اے ساحرو! تمہارے [illegible] سامنے آ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر افترا اور بہتان نہ لگاؤ کہ اس کے [illegible] خدائی میں فرعون یا کوئی اور شریک ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو تمہارا رب جو تمہارا خالق ہے اور رازق ہے، تمہیں عذاب میں پیس کر رکھ دے گا اور تمہاری جڑ بنیاد ختم کر دے گا۔ اور سنو جو بھی اللہ پر بہتان باندھتا ہے وہ ہمیشہ ناکام اور نامراد ہی رہتا ہے۔

موسیٰؑ کی یہ تقریر سن کر جادوگروں پر خاطر خواہ اثر ہوا اور ان میں سے کچھ صلاح مشورے کرنے لگے کہ ہمیں اس مقابلے سے باز رہنا چاہئے لیکن کچھ دوسرے ساحروں نے انہیں سمجھایا کہ اب تو مقابلہ سر پر آ گیا ہے ایسے موقعے پر پیچھے ہٹنا بزدلی اور بددیانتی ہے۔ اسی وقت فرعون، ہامان اور دوسرے درباریوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا اور ایک اونچی جگہ جہاں ان کے لئے نشستیں بنائی گئی تھیں۔ جا کر بیٹھ گیا۔ ایک طرف منفتاح کی سوتیلی ماں آسیہ بھی آ کر بیٹھ گئی تھی اور وہ بے چاری رو رو کر موسیٰؑ کی فتح مندی کے لئے دعائیں مانگ رہی تھی۔ منفتاح کی شہ نشین کے دائیں جانب عام لوگوں میں عزازیل بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ حق و باطل کے اس معرکے کو دیکھنے کے لئے آ کھڑا ہوا تھا۔

پھر تمام جادوگر اپنے سردار شمعون کی سرکردگی میں فرعون کے سامنے آئے اور اندھے شمعون نے فرعون منفتاح کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ''اے راع دیوتا کے عظیم اوتار! اگر ہم نے یہ مقابلہ جیت لیا تو کیا ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا۔؟''

منفتاح شمعون کے استفسار پر مسکرایا اور بلند آواز میں بولا۔ ''اے مصر کے معزز اور محترم ساحرو! اگر آج کا میدان تم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کے مقابلے میں مار لیا تو سن رکھو، تم لوگ نہ صرف انعام و اکرام سے مالا مال کر دیئے جاؤ گے بلکہ تم لوگوں کی حیثیت میرے ہاں خاص مقربین کی سی ہوگی اور یہ ایسی عزت افزائی ہے کہ ہر کوئی اس کی خواہش اور تمنا رکھتا ہے۔''

منفتاح کے اس جواب سے ساحر مطمئن ہو گئے پھر وہ پلٹ کر موسیٰؑ اور ہارونؑ کے مقابل آ کھڑے ہوئے پھر منفتاح کے حکم پر ہامان نے مقابلہ شروع کرنے کا حکم دیا۔

شمعون نے موسیٰؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ''اے موسیٰؑ بن عمران! اب جب کہ فرعون کی طرف سے مقابلہ شروع ہونے کا حکم جاری ہو گیا ہے تو کیا پہلے تم کچھ ڈالو گے یا ہم ابتدا کریں۔؟''

شمعون کے اس استفسار پر موسیٰؑ نے فرمایا۔ ''تم لوگ ہی اپنے جادو کی ابتدا کرو۔''

اس موقعے پر اندھے شمعون نے بلند آواز میں نعرہ لگایا۔ ''فرعون کی عزت کی قسم! ہم ہی غالب رہیں گے۔''

اس نعرے کے جواب میں سارے ساحروں نے اپنی رسیاں اور

ٹھیاں زمین پر ڈال دیں جو بے شمار چھوٹے بڑے سانپوں کی صورت میں زمین پر دوڑنے لگیں۔ یہ معاملہ دیکھ کر وہاں پر موجود تمام لوگ دنگ رہ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر موسیٰ اور ہارونؑ پر خوف طاری ہوگیا اور یہ خوف فطری تھا جس سے انبیاء بھی مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اس موقعے پر جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر نازل ہوئے کہ آپ بھی اپنا عصا زمین پر ڈال دیں خوف نہ کھائیں کہ ہمارا وعدہ ہے، آپ غالب رہیں گے۔"

جادوگروں کی رسیوں اور لاٹھیوں کو سانپ کی صورت میں دیکھ کر فرعون اور دیگر درباری خوش ہو رہے تھے اور عزازیل بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

پس موسیٰ نے جب اپنا عصا زمین پر ڈالا تو وہ ایک بہت بڑا اژدہا بن کر آگے بڑھا اور ساحروں کے تمام شعبدوں کو نگل گیا اور میدان صاف ہوگیا۔ اس طرح ساحر اپنے سحر میں ناکام ہوگئے اور سب لوگوں کے سامنے مقابلہ ہار گئے۔

ان جادوگروں نے جو اپنے فن میں یکتا تھے جب عصائے موسیٰ کا یہ کرشمہ دیکھا تو وہ حقیقت حال جان گئے جسے فرعون اور اس کے درباری پوشیدہ رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جادوگروں نے اپنی شکست تسلیم کرلی اور انہوں نے اقرار کرلیا کہ موسیٰ کا یہ عمل جادو سے بالاتر ہے اور سحر سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اس کے ساتھ ہی تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور بلند آواز میں اقرار کرلیا کہ ہم موسیٰ اور ہارونؑ کے رب پر ایمان لائے کیونکہ وہی سارے جہانوں کا رب ہے۔

فرعون نے جب دیکھا کہ اس کا تمام دام فریب تار تار ہوگیا ہے اور موسیٰ کو جھٹلانے کی آخری امید بھی منہدم ہوگئی ہے اور تمام جادوگر اس سے صلاح مشورہ کئے بغیر موسیٰ پر ایمان لے آئے ہیں تو اسے خدشہ ہوا کہ اب کہیں مصری عوام بھی اس کے ہاتھ سے نہ نکل جائیں تو اس معاملے کو ٹالنے کے لئے اس نے دوسرا طریقہ اختیار کیا اور لوگوں کو سناتے ہوئے بلند آواز میں ساحروں کو مخاطب کیا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ موسیٰ تم سب کا استاد ہے اور تم سب نے آپس میں سازش کر رکھی ہے تبھی میری رعایا ہوتے ہوئے میری اجازت کے بغیر تم لوگوں نے موسیٰ اور ہارونؑ کے رب پر ایمان لانے کا اعلان کردیا اور سن رکھو ساحرو! میں تم سب کو ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ آئندہ کسی کو اس طرح کی غداری کی جرأت نہ ہو۔"

لیکن ان ساحروں پر فرعون کی اس دھمکی کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس لئے کہ وہ خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ایمان لا چکے تھے اور سچا ایمان جب کسی کو نصیب ہوجاتا ہے تو خواہ وہ ایک لمحے ہی کا کیوں نہ ہو ایمان والے کے اندر ایسی روحانی قوت پیدا کردیتا ہے کہ کائنات کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اسے خوف زدہ اور مرعوب نہیں کرسکتی۔ ان ساحروں نے پہلے اپنے سردار شمعون سے مشورہ کیا اور پھر انتہائی بے باکی کے ساتھ منفتاح کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے بادشاہ! ہم یہ کبھی اور کسی صورت نہیں کرسکتے کہ سچائی کے روشن دلائل ہمارے سامنے آجائیں اور ہم اس خدا سے جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے، منہ موڑ کر تیرا حکم مان لیں اے بادشاہ تو ہمارے بارے میں جو فیصلہ کرنا چاہتا ہے کر گزر، ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں وہی ہماری خطائیں بخشنے والا ہے، خصوصاً اس جادوگری کی خطا جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا۔ ہمارے لئے اللہ ہی بہتر ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۔"

جادوگروں کے اس جواب پر فرعون منفتاح اور اس کے حواری سرعام رسوا ہوئے اور موسیٰ اور ہارونؑ سے کیا ہوا خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ یہ صورت حال دیکھ کر بنی اسرائیل کی ایک بہت بڑی جماعت مسلمان ہوگئی لیکن فرعون کے خوف کے باعث کھل کر ایمان کا اعلان نہ کرسکی۔

اس موقعے پر موسیٰ نے انہیں تلقین فرمائی کہ مومن ہونے کے بعد تمہارا بھروسہ صرف خدا پر ہونا چاہئے۔ اس پر ایمان والوں نے لبیک کہا اور خدا کے سامنے گڑگڑا کر رحمت اور مغفرت کی دعائیں اور ظالموں کے ظلم سے محفوظ رہنے کی التجائیں کرنے لگے۔

فرعون کی اس بے بسی کے موقعے پر اس کے درباریوں میں سے ایک درباری نے آگے بڑھ کر کہا۔ "اے خداوند آپ کو فی الفور موسیٰ کو قتل کرادینا چاہئے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ خود اسے موقع فراہم کر رہے ہیں کہ وہ اور اس کے ساتھی مصر میں فساد پھیلائیں اور ہمارے دیوتاؤں کو ٹھکراتے پھریں۔"

لیکن فرعون، موسیٰ کی روحانی قوت کا مظاہرہ دیکھ کر بے حد مرعوب ہوچکا تھا۔ اس بنا پر موسیٰ کو قتل کردینا تو درکنار ان کے خلاف کچھ کہنے کی جرأت نہ کرسکا اس نے اپنے اس درباری کو تسلی دینے کی خاطر کہا۔ تم لوگ گھبراؤ مت میں اسرائیلیوں کی طاقت بڑھنے نہ دوں گا اور ان لوگوں کو اس قابل ہی نہیں رہنے دوں گا کہ یہ ہمارا مقابلہ کرسکیں۔"

اسی دوران فرعون کا ایک درباری بھاگا بھاگا آیا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "اے آقا! میں آپ سے ایک ایسی بات کہنے آیا ہوں

جو نہ صرف ہم سب کے لئے تعجب خیز بلکہ تکلیف دہ بھی ہے۔"

"تو جو کچھ کہنا چاہتا ہے جلدی سے کہہ ڈال۔" فرعون بولا "مجھے فکر اور اوہام میں مت ڈال۔"

درباری نے اپنی سانس درست کی پھر بولا۔ "اے آقا وہ تلخ اور تلخ بات یہ ہے کہ آپ کی سوتیلی ماں آسیہ بھی موسیٰ پر ایمان لاچکی ہے اور مسلمان ہوچکی ہے میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ وہ میدان میں عام لوگوں کے درمیان بیٹھی موسیٰ کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگ رہی تھی۔

منفتاح کے چہرے پر ناگواری اور انتقامی کیفیت سی چھاگئی اس نے چند ثانیوں تک کچھ سوچا پھر تحکمانہ انداز میں درباری کو مخاطب کر کے بولا۔ تم ابھی اور اسی وقت جاؤ اور آسیہ خاتون کو میرے پاس لے کر آؤ۔"

وہ درباری بھاگا بھاگا ایک طرف چلا گیا۔

آسیہ اس وقت میدان سے نکل کر شاہی محل کی طرف جارہی تھی کہ درباری نے اسے جالیا اور بولا۔ "اے مقدس ملکہ! آپ کو آپ کے بیٹے فرعون منفتاح نے بلایا ہے اور وہ اپنے چند درباریوں کے ساتھ میدان کے ایک طرف آپ کا منتظر کھڑا ہے۔"

آسیہ نے اس کے چہرے کی طرف بغور دیکھا اور پھر بغیر کچھ کہے اس کے ہولی۔

آسیہ جب منفتاح کے قریب پہنچی تو اس نے نہایت خفگی سے پوچھا "اے خاتون! مجھے خبر ملی ہے کہ جادوگروں سے مقابلے کے دوران تم موسیٰ اور ہارونؑ کی کامیابی کے لئے دعائیں مانگتی رہی ہو؟"

آسیہ نے معنی خیز انداز میں اپنے سوتیلے بیٹے منفتاح کی طرف دیکھا اور پھر فیصلہ کن انداز میں بولی۔ "اے فرعون منفتاح! تو نے جو کچھ سنا ہے، سچ سنا ہے میں تیرے اور تیرے درباریوں کے سامنے اقرار کرتی ہوں کہ میں موسیٰ اور ہارونؑ کے رب پر ایمان لاچکی ہوں اور وہ ایسا رب ہے جو رازق و مالک ہے اور اس کے علاوہ کوئی بھی اس قابل نہیں جس کے سامنے رسم عبودیت ادا کی جائے۔ اے فرعون! تم اور تمہارے درباری گواہ رہنا کہ میں کائنات کے مالک اس واحد رب پر ایمان لائی ہوں جس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا اور پھر اپنی بے مثل حکمت سے اس نے انسان میں احساسات و جذبات، شعور و تعقل اور فکر و تخیل جیسے جذبات بھر دیئے۔ اے فرعون! تو لوگوں کا رب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیا تو بتا سکتا ہے کہ یہ جذبے انسان کے اندر کیسے بھرے گئے اور کیا تو ایسا کرنے پر قادر ہے؟ کیا تو جانتا ہے کہ انسانی بناوٹ کے عناصر ترکیبی میں سے کون سا عنصر ان جذبات کا منبع ہے۔"

فرعون منفتاح کے پاس چونکہ ان سوالات کا کوئی جواب نہ تھا لہٰذا اس نے اپنے درباریوں اور دوسرے لوگوں کے سامنے شرمندگی سے بچنے کے لئے ہامان کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے ہامان! آسیہ خاتون اپنا جرم تسلیم کرچکی ہے اور سب کی موجودگی میں اس نے اقرار کیا ہے کہ یہ موسیٰ اور ہارونؑ کے رب پر ایمان لے آئی ہے لہٰذا میری طرف سے اس کیلئے یہ فیصلہ ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے زمین پر لٹایا جائے اور اس کے اوپر ایک بھاری وزنی چٹان گرادی جائے۔"

ہامان نے فوراً اس کا بندوبست کیا اور آسیہ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے زمین پر لٹادیا گیا۔ چٹان گرائے جانے سے قبل آسیہ نے اپنے رب کے حضور گڑگڑا کر دعا کی۔ "اے میرے اللہ! مجھے اس رسوائی اور عذاب سے بچا۔"

آسیہ کی اس دعا کے ساتھ ہی چٹان گرنے سے قبل اس کی روح قبض کرلی گئی اور چٹان اس کے بے جان جسم پر گرائی گئی اس طرح اللہ نے انہیں چٹان گرنے کے عذاب اور اذیت سے نجا دلادی تھی۔ اس طرح فرعون منفتاح آسیہ کو سزا دینے اور ساحروں کے لئے سزا تجویز کرنے کے بعد وہاں سے ہٹ گیا۔

دوسری طرف موسیٰ اور ہارونؑ نے یہ مقابلہ جیتنے کے بعد اور زیادہ تگ و دو کے ساتھ تبلیغ کا کام شروع کر دیا تھا۔

حج کا ثواب حاصل ہو

جو کوئی حج کرنے کی شدید خواہش رکھتا ہو لیکن مالی طور پر سخت تنگدست ہو اور استطاعت نہ رکھتا ہو تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اول ماہ ذی الحجہ میں دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ انعام کی پہلی آیت مبارکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ سے یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ تک پڑھے جب کہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے۔ پروردگار عالم اس شخص کے نامۂ اعمال میں مقبول حج کا ثواب لکھے گا۔

ماھنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
مکمل سیٹ
2005

مدیر اعلی

الشیخ حسن الھاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل نمبر۔00919358002992
آفس نمبر ۔00919359882674
فون نمبر۔ 01336 - 224455

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
دسمبر ۲۰۰۵ء
تسخیرِ خلائق کا رُوحانی فارمولہ
مولانا اسعد مدنی اور طلسماتی دنیا
دانش عامری
اعمالِ حُب کا عجیب وغریب طریقہ
RS.20/=

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلم خاص

دین اسلام کی تبلیغ اور اسلامی جماعتوں کی طرف سے مسلمانوں کی رہنمائی کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور اس کے نتیجے میں مسجدیں بھی الحمد للہ نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں۔ تبلیغی جماعت کی بھرپور کوششوں کی بنا پر نوجوانوں نے صوم وصلوٰۃ سے خود کو وابستہ کیا ہے اور اپنے چہرے کو سنت رسولؐ سے آراستہ کرنے کی روش اپنائی ہے۔ لیکن معاملات کے اعتبار سے اور اخلاق و کردار کے اعتبار سے یہ امت دن بدن اپنے مخصوص معیار سے گرتی جارہی ہے۔ آج مسلم سماج اخلاقی گراوٹوں کا شکار ہے۔ ایک ہی مسجد میں ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے ایک دوسرے سے حسد رکھتے ہیں ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف مختلف محاذوں پر صف آراء ہیں۔ قرآن حکیم نے مسلمانوں کی ایک مخصوص صفت بیان کی ہے کہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ یعنی مسلمان کفار کیلئے شدید تر ہیں اور آپس میں ایک دوسرے پر حد سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ افسوس آج کی صورت حال اس کے برعکس ہے۔ آج کے مسلمان عمومی طور پر کافروں، یہودیوں اور نصرانیوں کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالتے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلک کے اختلافات کینسر کی طرح مسلم سماج میں پھیل چکے ہیں اور ان اختلافات نے مسلمانوں کو احتساب آخرت اور خوف خداوندی سے یکسر بے نیاز اور بے پرواہ کرکے رکھ دیا ہے۔ جو مذہب ساری دنیا کے انسانوں سے حد یہ ہے کہ اپنے دشمنوں سے بھی محبت کرنے کی تعلیم دیتا ہے، اس مذہب کے ماننے والے آپس ہی میں ہر وقت دست و گریبان نظر آتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف زہریلے قسم کے الزامات اور سنگین قسم کی تہمتیں اس خوش فہمی کے ساتھ لگاتے ہیں کہ جیسے یہ تمام باتیں اور یہ غلط سلط اطوار ان کو آخرت میں اجر وثواب کا حق دار بنائیں گے۔ شیطان لعین جو انسانوں کا اور خاص کر مسلمانوں کا ازلی دشمن ہے وہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف سے اس خوش فہمی میں مبتلا رکھتا ہے کہ صرف ہم ہی حق پر ہیں اور صرف ہم ہی جنت کے ٹھیکیدار ہیں اس باطل تصور نے مسلمانوں کو خوف خداوندی سے بے نیاز کرکے رکھ دیا ہے۔ یہ بات تو ہوئی اس طبقے کی جو علم سے جڑا ہوا ہے، رہے عوام تو وہ اور طرح کی خرابیوں کا شکار ہیں۔ جھوٹ، غیبت، بدکلامی، الزامات، خیانت، بدمعاملگی، گھریلو زندگی میں ظلم وستم بیویوں کے ساتھ زیادتی، عام زندگی میں فریب اور مکاری، زنا، شراب، جوا، سودخوری، بزرگوں کی توہین، چھوٹوں سے نفرت، پڑوسیوں کے ساتھ بداخلاقی اور بغض وعناد وغیرہ کتنے امراض ہیں جو اس امت کی روح کو چمٹے ہوئے ہیں اور افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ طبقہ جو علماء کا طبقہ کہلاتا ہے اور جسکی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان امراض خبیثہ سے نجات دلانے کی کوششیں کرے وہ طبقہ خود خوف خداوندی سے محروم ہوتا جارہا ہے۔ اس طبقے کو اگر کسی منبر پر بیٹھنا نصیب ہو جاتا ہے تو وہ مسلمانوں کی اصلاح کرنیکے بجائے انہیں اختلافی مسائل میں الجھا کے رکھ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہیکہ جس دور میں مسلمانوں کو
سب سے زیادہ منتشر اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے ہوئے ہیں۔
سب سے زیادہ متحد ہونا چاہیے تھا اس دور میں مسلمان سب سے زیادہ منتشر اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے ہوئے ہیں۔ ~~~ ہمارے ملک میں دینی مدارس کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے اور جب سے دینی مدارس کا ایک جال پورے ملک میں پھیل گیا ہے تب سے علم کی
جڑیں تو مضبوط ہوگئی ہیں لیکن کردار وعمل کی ٹہنیاں خشک ہوکر رہ گئی ہیں۔ اور پورا چمن خزاں آلود نظر آتا ہے۔
کاش ہمارے علماء جو فروعی اختلافات سے پیچھا چھڑا کر جس سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا، اس امت کی اصلاح کی فکر کریں۔ اور معاملات کی دنیا کو نکھارنے کیلئے کمربستہ ہوجائیں، ورنہ پھر یاد رکھیں کہ معاملات کی خرابی ہماری رہی سہی وقعت کو ختم کردے گی اور ہم دنیا بھر میں اپنا قد چھوٹا کرنے کے خود ذمہ دار بنیں گے۔ آج دنیا بھر کے ہوش مند لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کتنا اچھا مذہب اور کتنی بری قوم!

✡ ✡✡ ✡ ✖✖✖✖✖✖ ✡ ✡✡ ✡

قرآن کریم کا ارشاد

(۱) جو شخص خدا سے خوف کھاتا ہے تو خدا اس کے لئے خوشحالی پیدا کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جو اسکے وہم وگمان میں بھی نہ ہو۔

(۲) اے لوگو! تم مجھے پکارو مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا اور تمہاری پکار سنوں گا۔

(۳) جب اذان ہوجائے جمعہ کے روز تو نماز جمعہ کے لئے چلے جاؤ اور اسی وقت خرید وفروخت چھوڑ دو یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔

(۴) اللہ تعالیٰ کبھی اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جس میں اپنی حالت خود تبدیل کر لینے کی صلاحیت نہ ہو۔

ارشادات نبویؐ

● مسلمان کے اسلام کی خوبیوں میں سے سب سے بڑی خوبی لایعنی باتوں کا ترک کرنا ہے۔

● جو چیز اولاد کے لئے بازار سے لاؤ پہلے لڑکی کو دو، پھر لڑکے کو۔

● ایک بیٹی والا رنجور ہے، دو بیٹیوں والا گراں بار ہے اور تین والے کی مدد کرو اے مسلمانو! کہ وہ جنت میں میرا ہمسایہ ہوگا۔

● کیا میں تمہیں ایسے خزانے سے مطلع نہ کروں جو سب سے اچھا ہے؟ سن لو کہ وہ نیک عورت ہے۔

● ایک شخص نے سوال کیا کہ گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ کام جو تیرے دل کو کھٹکے۔

● حلال چیزوں میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی بری نہیں جتنی طلاق۔

● ایک اچھا قانون داں ایک برا ہمسایہ ہے۔

● تمہارا دشمن خواہ مچھر جتنا حقیر ہو اسے ہاتھی سے بڑا سمجھو۔

● ایک باپ سات بیٹوں کی پرورش کرتا ہے لیکن سات بیٹے ایک باپ کی خدمت نہیں کر سکتے۔

روشنی

● موت کا ایک دن متعین ہے۔

● اس سے پہلے کہ موت کا آہنی پنجہ تمہیں دبوچ لے اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔

● موت وحیات کو خدا کے اختیار میں جانو۔

● موت کو یاد رکھنا تمام بیماریوں کا مداوا ہے۔

● موت سے ڈرنا بزدلی کی علامت ہے۔

● انسان موت سے قطعی بے خبر ہے یہ انسان کو ہمیشہ بے خبری میں دبوچ لیتی ہے۔

● موت ہی زندگی کا ماحصل ہے۔

اس سے پہلے کہ موت آجائے ہر نیک کام کو غنیمت جانو۔ موت کی یاد انسان کو گناہوں سے بچا کر نیکیوں کی طرف راغب کرتی ہے۔

● موت کو یاد رکھنے والا انسان ہمیشہ راستی اور سچائی پر قائم رہتا ہے۔

● نیک لوگوں کے لئے موت کی حقیقت میٹھی نیند کی مانند ہے۔

● موت ظالم انسان کے لئے ایک بہت تکلیف دہ شئے ہے۔

دنیا و آخرت

● خدا کے پاس دنیا کے فائدے بھی ہیں اور آخرت کے فائدے بھی عارضی اور وقتی فائدے بھی ہیں۔ پائیدار اور دائمی فائدے بھی ہیں۔ اب یہ تمہارے اپنے ظرف اور حوصلے اور ہمت کی بات ہے کہ تم اس سے کس قسم کے فائدے چاہتے ہو۔
اگر تم محض دنیا کے چندروزہ فائدوں ہی پر رکھتے ہو اور ان کی خاطر ابدی زندگی کے فائدوں کو قربان کردینے کیلئے تیار ہو تو تمہاری کھیتی کو اب تک سیراب کرنے کے لئے تیار ہو تو خدا ابھی کچھ تم کو یہیں اور ابھی دیدیگا پھر مگر آخرت کے ابدی فائدوں میں تمہارا کوئی حصہ نہ رہے گا۔

عظمت کے نشان

● جس دل میں اللہ کی محبت ہو وہ کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔
● جس دل میں کلمۂ حق کہنے کی جرأت ہو وہ کبھی جابر حکمراں سے نہیں ڈرتا۔
● جس دل میں خوف خدا ہو وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا۔
● جس دل میں رحمان کی غلامی کا جذبہ ہو وہ کبھی شیطان کی غلامی قبول نہیں کرتا۔
● جس دل میں انسانی ہمدردی ہو وہ کبھی تنہا نہیں ہوتا۔
● جس دل میں جذبۂ جہاد ہو وہ کبھی کسی کی غلامی نہیں کرتا۔

پڑھئے اور عمل کیجئے

● راستے میں محفل ... [illegible]

بیٹھو۔
● تم میں سے کوئی اپنے بیٹھنے کے لئے کسی اور کو اس کی جگہ سے ہرگز نہ اٹھائے بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، دوسروں کا بھلا کرنا دراصل اپنا بھلا ہے۔
● بڑے کام کرو، بڑے وعدے نہ کرو۔
● آزادی کی حفاظت نہ کرنے والا غلامی میں گرفتار ہوتا ہے۔
● بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے لئے مفید ہو۔
● کم علموں کی طرح سوال کرو اور عقل مندوں کی طرح یاد کرو۔
● سب سے زیادہ نیکی اپنے دوستوں اور ہم نشینوں کی عزت کرنا ہے۔
● یہ مت دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے، یہ دیکھو کہ کیا کہہ رہا ہے۔

ارشادات عمر فاروقؓ

● کسی کے نماز روزے پر نہ جاؤ بلکہ دیکھو کہ بات کرتا ہے تو سچ کہتا ہے، امانت میں خیانت نہیں کرتا، گناہ سے خوف خدا کے باعث رکتا ہے۔
● آدمی اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا بھی دیکھتا ہے تو عیب نکالتا ہے مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا۔
● دنیا سے جتنا کم تعلق رکھوگے اتنی ہی زیادہ آزادانہ زندگی بسر کروگے۔
● جس نے گناہ کے ذریعہ فتح حاصل کی وہ فتح یاب نہیں ہے۔
● جوانی میں ہر بدنامی سے بچو کیونکہ بعد میں اگر بڑے آدمی بن گئے تو بہت پچھتاؤگے۔

● کسی کی ناجائز تعریف کرنا دراصل اسے ذبح کرنا ہے۔

● جب دیکھو کہ عالم دنیا سے محبت رکھتا ہے تو اسے دین میں مشتبہ سمجھو۔

● کسی کی دین داری پر مت جاؤ تاوقتیکہ اسے طمع کے وقت نہ آزمالو۔

● اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی یاد میں آنسو بہاؤ کیونکہ تقویٰ ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا نام ہے۔ یہ دعا مانگو "اللہ تعالیٰ میرے لئے دنیا کی بہتات نہ کرنا کہ میں نافرمان ہوجاؤں اور کمی بھی نہ کرنا کہ میں تجھ کو بھول جاؤں۔"

● ظالموں کو معاف کرنا گویا مظلوموں پر ظلم ہے۔

● شکم سیری سے بچو یہ نماز میں سستی لاتی ہے اور جسم میں بیماری پیدا کرتی ہے۔

● جو اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل اور جو اپنے آپ کو جنتی کہے وہ دوزخی ہے۔

● ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت نیک بیوی ہے۔

حیاء کی پہچان

● ہر دین کا ایک ممتاز اخلاق ہوتا ہے ہمارے دین کا ممتاز اخلاق شرم کرنا ہے۔

● حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں۔ ایک چیز گئی تو جانو دوسری بھی گئی۔

● جب خدا کسی کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو حیا اس سے چھین لیتا ہے۔

● جس شخص میں حیا ہوگی اس میں ایک خاص قسم کی زینت پیدا ہوجائے گی۔

محبت

● محبت خاموش ہے اس کا چہرہ غمگین اور زبان گنگ ہے اس کا مقام اللہ کے نزدیک ہے یہ غیر اختیاری جذبہ ہے اس پر نہ بس ہے نہ قابو اس کی آنچ سلگائے نہیں سلگتی بلکہ خود بخود دہکتی ہے۔

● محبت عقل و دانش کی پہنچ سے باہر ہے، محبت رسم و رواج کے بندھن سے آزاد ہے، محبت پوشیدہ نہیں رہ سکتی، پھر بھی زبان سے اس کا اظہار کم ظرفی ہے۔

● محبت بھری نگاہ دنیا کا سرمایہ ہے، محبت کو فرقت کی گھڑیاں محبوب ہیں، محبت ناکامی اور نامرادی کے حوادث سے گزر کر ہی خوشیاں لاتی ہیں۔

● محبت کس قدر رنگین، دلکش، جاذب نظر، خوب صورت اور سہانا خواب ہے، کہیں نغمہ بار فضائیں ہیں، کہیں برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ، کہیں معطر پھولوں سے بھری وادیاں ہیں اور کہیں چمکتے اور جگمگاتے ستارے ہیں، کہیں روشن چاند ہے، کہیں سبزہ زار، کہیں خواب گاہ جزیرہ، کہیں شفق کی سرخی، کہیں قوس قزح کی نیلگوں رنگ اور کہیں آبشاروں کے گیت............

............مگر آنکھ کھلنے پر پرانے اور ویران محل سراؤں، اجڑی ہوئی آبادیوں، خزاں رسیدہ پھولوں اور خاک اڑاتے ہوئے قافلوں کی گرد کے سوا محبت کچھ بھی نہیں۔

آدابِ زندگی

(۱) سب چھوٹے بڑوں کو سلام کرو۔

(۲) کسی کا مذاق نہ اڑاؤ۔

(۳) مریض کی عیادت کرو۔

(۴) سب کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔

(۵) یتیم پر رحم کھاؤ۔

(۶) ضرورت مندوں کے لئے سفارش کرو۔

(۷) قرض ادا کرنے کے لئے جلدی کرو، اگر تمہارا قرض کسی پر ہو تو وصول کرنے میں سختی نہ کرو، تنگ دوست ہو تو مہلت دو۔

(۸) جو اپنے لئے پسند کرو وہی سب کے لئے پسند کرو جو اپنے لئے ناپسند ہو وہ سب کے لئے ناپسند کرو۔

(۹) بغیر کسی کی اجازت کے گھر میں داخل مت ہو جاؤ اور داخلہ کی اجازت ملنے سے پہلے اس کے گھر میں نظر بھی نہ ڈالو۔

(۱۰) کسی کی عیب جوئی نہ کرو۔ عیب معلوم ہوجائے تو مت پھیلاؤ۔

(۱۱) کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر مت بیٹھو۔

نورِ ایمان

● والدین، رشتہ داروں اور یتیموں سے نیک سلوک کرو۔

● بہترین آدمی وہ ہے جو پرہیزگار ہو۔

● خدا کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔
● اللہ تعالیٰ نیکیوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔
● نیکی خوش خلقی کا دوسرا نام ہے۔
● جو لوگ تکبر کرتے ہیں خدا انہیں پسند نہیں کرتا۔
● طہارت اور پاکیزگی نصف ایمان ہے۔
● بے حیائی کی باتوں کے نزدیک بھی نہ جاؤ۔
● بخشش کے لئے ایمان ابتدائی شرط ہے۔
● توحید ہمارے دین اسلام کی بنیادی جڑ ہے۔
● وطن اور قوم کی خاطر جان قربان کرنا عین شہادت ہے۔
● محبت ان سے رکھو جو نیکی کر کے فراموش کر دیں۔
● عدل وانصاف ہی میں عزت پوشیدہ ہے۔
● داناؤں کی زبان میں خدا کی طاقت ہوتی ہے۔
● حق پر قائم رہو، خواہ یہ تمہارے نفس کے خلاف ہو۔
● خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
● مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اسکا ایمان اسی قدر طاقتور ہوتا ہے۔
● جو قومیں اپنے محسنوں کو فراموش کر دیں وہ جلد مٹ جاتی ہیں۔
● تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا، عمل کرنا اور دوسروں کو سکھانا ہے۔

نظریات

(۱) اگر اس دنیا میں عورت نہ ہوتو مرد بلا ریاضت ولی بن جائے۔
(سقراط)

(۲) پتھروں میں پارس درختوں میں لاجونتی اور انسانوں میں عورت اعلیٰ وارفع ہیں۔ (سوامی تیرتھ)

(۳) عورت خوفناک اژدہا ہے۔ (ہارڈی)

(۴) کانٹوں سے بھری شاخ کتنی بے سایہ اور تکلیف دہ ہوتی ہے مگر پھول اسے حسن بخشتا ہے، غریب کا گھر کتنا ہی ویران واجاڑ ہو مگر عورت اسے جنت بنا دیتی ہے۔ (گولڈ اسمتھ)

(۵) لڑکیوں کو برا مت جانو، لڑکیاں عمدہ مونس وغمخوار ہوتی ہیں۔ خداوند کریم عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ (اسلام)

بہترین معلم

تجربہ انسان کا بہترین معلم ہے۔ اگر ہم چاہیں تو زندگی کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس زندگی میں ہم بہت کچھ سیکھتے ہیں کوئی بھی تلخ تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ زندگی صرف خوشیاں سمیٹنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ تلخیاں اور غم بھی زندگی کے ساتھ ہیں کمزور اور ناتواں لوگ زندگی کی سختیوں کا مقابلہ کرنے کے بجائے اپنے آپ کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیتے ہیں جب کہ باہمت لوگ ہمیشہ تجربات کو اپنا رہنما بناتے ہیں اور یوں یہ لوگ زندگی کا سفر بڑی کامیابی سے طے کر لیتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اپنی بخشش کا ڈھنڈورہ پیٹنے کے لئے دیتے ہیں اور ان کی پوشیدہ خواہش ان کے عطیات کو داغدار کر دیتی ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس بہت کم ہوتا ہے وہ سب کا سب بخش دیتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی اور اس کی نیکی پر ایمان رکھتے ہیں۔

خواہشات

زندگی خواہشوں کا ایک ایسا دائرہ ہے جس میں انسان مقید ہے اور لحہ بہ لحہ یہ دائرہ بڑھتا چلا جاتا ہے مگر انسان اسے توڑنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ ایک خواہش کے اختتام پر دوسری خواہش اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ یوں خواہشات کا یہ طویل سلسلہ اسکی زندگی کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔ زندگی بذات خود ایک خواہش ہے، زندہ رہنے کی خواہش دوسروں سے آگے نکل جانے کی خواہش اور بے شمار خوشیاں حاصل کرنے کی خواہش۔

● ہر شخص کی خواہشات دوسرے سے جدا ہوتی ہیں کسی کو دولت کی خواہش ہوتی ہے، کسی کو اولاد کی اور کسی کو شہرت کی خواہش۔ انسان ان خواہشات کے حصول کے لئے دن رات ایک کر دیتا ہے اگر اس کی خواہشات قبولیت کا لبادہ اوڑھ لیں تو اس کی زندگی خوشیوں سے بھر جاتی ہے لیکن اگر خواہشیں حسرت کا روپ دھار لیں تو انسان کی زندگی دکھ اور کرب کی تصویر بن جاتی ہے۔

وقت

● وقت ایسا پہیہ ہے جو اپنی گردش میں قوموں کو متحرک رکھتا ہے۔
● وقت ایک لحہ ہے، جس میں قوموں کی تقدیر پوشیدہ ہوتی ہے۔
● وقت ایک لفظ ہے، جس میں انسانی ترقی کا راز پوشیدہ ہے۔

● وقت ایک قیمتی تجوری ہے جس میں انسان کی قسمت پوشیدہ ہوتی ہے۔

● وقت ایسی دہلیز ہے جس پر بیٹھ کر انسان اپنی تقدیر کا رونا روتا ہے۔

دوستی

کسی دوست یا مہربان سے اگر ہمارا ذرا بھی جھگڑا ہو جائے تو ہم اس کی سب نیکیاں بھلا دیتے ہیں اور یہ بالکل ہم لوگ بھول جاتے ہیں کہ ہم نے دوستی کے پودے کی اپنے کن کن احسانوں سے آبیاری کی ہے۔ اچھے انسانوں کی پہچان یہی ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی غلطی ہو جائے یا وہ ہماری توقعات کے مطابق کوئی کام نہ کر سکے تو اس کی نیکیوں کو یاد کر کے دوستی کی پاسداری کی جاتی ہے لیکن ہمارا رویہ اس کے برعکس ہے۔ ہم کسی کی نادانستہ غلطی پر بھی اس کی تمام اچھائیوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور ہمارے دل میں اپنے محسن کے خلاف بھی نفرت کے جذبات غالب آجاتے ہیں۔

مہکتی کلیاں

● اس دنیا میں ہر انسان ایک مزدور ہے جو نہایت محنت سے اپنی دنیا آباد کرتا ہے۔

● کانٹوں سے مت گھبراؤ کیونکہ یہی کانٹے پھولوں کے سہارے کا باعث ہوتے ہیں۔

● زندگی میں اکثر مقامات پر ہمیں کانٹے ملتے ہیں۔ مگر ان کی چبھن کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے صرف یہ سوچ کر کہ کانٹوں کے ساتھ ساتھ پھول بھی جنم لیتے ہیں۔

انمول موتی

● وہ دل بنجر ہے جس میں کسی انسان کے لئے ہمدردی کا جذبہ نہیں، نفرت ایسا بیج ہے جس کا درخت کبھی سرسبز و شاداب نہیں ہوتا۔ سیاہ دل نفرتوں کی آماجگاہ ہے۔

● زبان کی لغزش، قدموں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔

(حضرت عثمانؓ)

● تعجب ہے اس شخص پر جو موت کو حق جانتا ہے لیکن پھر بھی ہنستا ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

● کسی کا دل نہ دکھایئے کیونکہ آپ بھی دل والے ہیں۔

(ٹالسٹائی)

● ایمان اور توکل یہ ہے کہ اپنی روٹی کھاؤ اور یاد رکھو کہ جو کچھ تمہارا ہے تم سے گم نہیں ہوگا۔

مسکراہٹ

● اگر زندگی کی خوشیاں حاصل کرنا چاہتے ہو تو ایک میٹھی مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجالو۔

● اتنا مسکراؤ کہ گردش دوراں بھی تھم جائے۔

● مسکراہٹ کے نقاب میں اپنے غم چھپالو۔

● مسکراہٹ ایک ایسا پردہ ہے جسکے پیچھے ہر قسم کا راز پنہاں ہے۔

● مسکراہٹ آنسوؤں کا پیش خیمہ ہے۔

● مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

● مسکراہٹ ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔

عورت کے لئے لازم ہے

(۱) عورت پردے میں رہنے کے لائق ہے۔ کیونکہ جب وہ گھر سے قدم نکالتی ہے تو شیطان اسے تاکتا ہے۔

(۲) عورتوں کا جہاد ان کا گھروں میں رہنا ہے۔

(۳) عورتیں خدا سے ڈریں اور گھر کا کام خود کریں۔

(۴) سوائے شوہر کے کوئی عورت تنہائی میں کسی مرد کے قریب نہ جائے۔

(۵) عورتیں مردوں سے مصافحہ نہ کریں۔

جہنمی

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو باتیں زیادہ کرے گا وہ غلطیاں زیادہ کرے گا، جو غلطیاں زیادہ کرے گا اس میں پرہیزگاری نہیں ہوگی، اس کا دل مردہ ہوگا اور جس کا دل مردہ ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔

✡❄✡✡✡❄✡

قسط نمبر ۸۵

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ حجرات

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ حجرات قرآن کی ۵۱ویں سورت ہے۔

❖ بعض عورتوں کے حمل نہیں قرار پاتا۔ اوران کی ماں بننے کی تمنا پوری نہیں ہوپاتی۔ ڈاکٹروں کی دواؤں سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایسی عورتوں کے لئے ایک مجرب علاج یہ ہے۔ سورۂ حجرات کی ابتدائی آیات۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٥ وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ٥ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ٥ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ٥ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ٥ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ٥ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ٥ ان آیات کو تین کھجوریں لے کر ہرایک کھجور پر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور عورت کو کھلا دیں اس عمل کو ایام ماہواری سے فارغ ہونے کے بعد لگاتار تین دن تک کریں اور میاں بیوی اس دوران سات دن میں کم سے کم ایک بار ضرور مباشرت کریں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائیگا۔

❖ فراخیٔ رزق کے لئے اور درجات کی بلندی اور عہدہ ومنصب کی برقراری کے لئے سورۂ حجرات کی ان آیات کو لگاتار گیارہ دن تک ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٥ وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ٥ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ ٥

اگر کسی عورت کے لڑکا نہ ہوتا ہو صرف لڑکیاں ہوں تو سورۂ حجرات کی ان آیات کو گوشت کا پارچہ لے کر اس پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پھر اس گوشت کی بوٹیاں بنا کر اس کا سالن بنائیں اور عورت کو کھلا دیں۔ یہ عمل اس وقت کریں جب حمل کو دو یا تین ماہ ہو گئے ہوں۔ صرف ایک ہی بار یہ عمل کرنا ہے۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ آیات یہ ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٥ فَرَاغَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ٥ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ ٥ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ط قَالُوْا لَا تَخَفْ ط وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ٥ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَکَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ٥ قَالُوْا کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ اِنَّهٗ هُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ ٥

❖ بانجھ عورت کا بانجھ دور کرنے کے لئے یہ عمل تیر بہدف ہے۔ اس عمل سے ان مردوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ جن میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

عمل یہ ہے کہ جب عورت ماہواری سے فارغ ہو جائے تو انڈے اُبالیں اور انڈے اُبالنے کے بعد ان کا چھلکا اُتار کر ان کی سفیدی پر جو انڈا عورت کو کھلانا ہے اس پر یہ آیت لکھیں۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ٥ اور جو انڈا مرد کو کھلانا ہے اس پر وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ٥

عورت اور مرد ان انڈوں کو مباشرت سے دو گھنٹے پہلے کھالیں۔ دو گھنٹے کے بعد مباشرت کریں۔ اس عمل کو لگاتار تین دن تک اسی طرح کریں اور اللہ کی رحمت کا انتظار کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کے بعد اسی ماہ یا پھر تین ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

❖ رزق کی فراوانی کے لئے چاندی کی انگوٹھی پر ۱۰ رمحرم کو یہ آیت کندہ کرالیں۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ٥ پھر اس انگوٹھی کو اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں۔ انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی۔ ❖ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص تنگ دستی کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو ۷۵ مرتبہ سورۂ ذاریات پڑھ کر دعا کرے۔ انشاء اللہ تنگ دستی سے نجات مل جائے گی۔ بزرگوں نے فرمایا ہے سورۂ ذاریات کا نقش تنگ دستی اور مشکلات کو دفع کرنے میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس نقش کو دردزہ کے وقت عورت کے گلے میں ڈالیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہو۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۸۸۵	۲۹۸۸۹	۲۹۸۹۲	۲۹۸۷۸
۲۹۸۹۱	۲۹۸۷۹	۲۹۸۸۴	۲۹۸۹۰
۲۹۸۸۰	۲۹۸۹۴	۲۹۸۸۷	۲۹۸۸۳
۲۹۸۸۸	۲۹۸۸۲	۲۹۸۸۱	۲۹۸۹۳

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا

سالانہ خصوصی نمبر

اس نمبر میں استخارے سے متعلق سیکڑوں موثر روحانی فارمولے نقل کئے جائیں گے اور استخارے کے بارے میں مفید مضامین شائع ہوں گے۔ اس نمبر میں وہ فالنامے بھی جمع کئے جائیں گے جو امت کے لئے مفید اور مؤثر ہوں اور جن کی حقانیت میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

یہ نمبر اس لئے شائع کیا جائے گا تاکہ عوام وخواص از خود "استخارہ" کر کے اپنے اپنے مقاصد کی مفید رہنمائی حاصل کرسکیں اور از خود مطمئن ہوسکیں۔

جنات نمبر، جادوٹونا نمبر، شیطان نمبر، ہمزاد نمبر، حاضرات نمبر، محبت نمبر، مؤکل نمبر، روحانی ڈاک نمبر، روحانی مسائل نمبر اور امراض جسمانی نمبر کی طرح ماہنامہ طلسماتی دنیا کا "استخارہ نمبر" بھی انشاءاللہ مفید ترین ثابت ہوگا۔ یہ ایک معلوماتی دستاویز ہوگا اور مقبولیت عامہ حاصل کرے گا۔

یہ نمبر جنوری ۲۰۰۶ء کے اخیر میں منظر عام پر آئے گا

اس نمبر کی قیمت ———— پچاس روپے ہوگی

تفصیلی اعلان اگلے شمارے میں دیکھیں

اعلان کنندہ

منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند۔ یوپی

آپ کسی نامور شاعر کے کمالات کو سنتے ہیں تو آپ کی زبان داد دینے پر مجبور ہو جاتی ہے یا نہیں۔؟ کسی بڑے فوجی جنرل کی شجاعت ودلیری کے کارنامے پڑھتے ہیں، تو آپ کے دل میں اس کی عظمت پیدا ہوتی ہے یا نہیں؟ ملک وملت کے شہیدوں کے ایثار وتحمل کے واقعات جب آپ کے سامنے بیان ہوتے ہیں تو آپ کا دل ان کی محبت ووقعت کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے یا نہیں؟ سچے واقعات اور سوانح زندگی کو بھی جانے دیجئے۔ ناول، افسانے وشعر سے، جن کے فرضی ومصنوعی ہونے کا بھی آپ کو پورا یقین ہے، آپ متاثر ہوتے ہیں یا نہیں؟ جب جھوٹے افسانوں، جھوٹی کہانیوں اور افسانوں میں آپ کو اس قدر لذت، تاثیر، دلکشی محسوس ہوتی ہے، تو کیا دنیا کے سب سے بڑے انسان کے سچے واقعات وحالات، فضائل وکمالات آپ کے سینے کو نہ گرمائیں گے؟ آپکے دل میں کوئی جنبش نہ پیدا کریں گے؟ پھر یہ کیا ہے کہ آپ اس ذکر مبارک کے جائز ونا جائز ہونے کی بحث میں الجھے ہوئے ہیں۔؟

آپ ہر اہم واقعہ کی سالانہ یادگار مناتے ہیں، اہم تاریخی واقعات کو جبلی کے ذریعہ سے زندہ رکھنا چاہتے ہیں، پر یہ کیسی حیرانی کی بات ہے کہ تاریخ کائنات کے سب سے زیادہ اہم ونادر واقعہ کی یادگار منانے کو جائز قرار دینے میں آپ تامل کر رہے ہیں؟ پروردگار عالم کی ایک ایک نعمت ورحمت آپ کو کلام مجید میں یاد دلائی گئی ہے اور ان نعمتوں، رحمتوں اور بخششوں کے چرچے کرتے رہنے کا صاف حکم آپ کو مل چکا ہے۔ سب سے بڑی رحمت اور سب سے بڑی بخشش کے وجود میں آنے کے تذکرہ کے جواز میں بھی آپ کو تر دد وتذبذب ہو رہا ہے؟ ہر لذت ونعمت، ہر راحت کے ذکر میں آپ کو لذت وحلاوت ملتی ہے پھر یہ کیسی سخت بدنصیبی ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی نعمت ومرحمت کے تذکرہ میں آپ کو لذت وحلاوت نہیں محسوس ہوتی! اور اس بدعت سے کنارے رہ کر آپ خود اپنے حق میں کیسی سخت ناانصافی کر رہے ہیں؟

آج ہماری ہر عبادت محض ایک رسم بن کر رہ گئی ہے۔ نوافل ومستحبات کا ذکر نہیں، فرائض وواجبات تک کی حقیقتیں رسم ورواج کے پردے میں گم ہو گئی ہیں، کوشش کیجئے کہ پردے اٹھیں اور حقیقتوں کے روشن چہرے اپنی پوری زیبائی ودلکشی کے ساتھ ازسرنو نظر آنے لگیں۔ لیکن جوش ''اصلاح'' میں آکر تخریب وبربادی کا عمل تو شروع نہ فرمادیجئے۔ کپڑا اگر میلا ہو گیا ہے تو دھو کر صاف کیجئے، نہ یہ کہ پھاڑنے کی فکر میں لگ جایئے۔ بگڑی ہوئی حالت کو بنایئے نہ یہ کہ بنی ہوئی صورت کو اور بگاڑنے لگیئے۔ دل کو اصلیت سے جوڑیئے، خود بخود تمام ٹوٹی ہوئی چیزیں جڑنے لگیں گی۔ میلاد مبارک کے یوم وتاریخ، موسم ووقت کو، غیروں کو اپنوں میں شامل کرنے کا موقع بنایئے، نہ یہ کہ اپنوں کو بیگانہ کرنے میں لگ جایئے۔

سیدنا عاقب صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چوتھا صفاتی نام عاقب ہے۔ اس کے اعداد ۱۷۳ ہیں۔

حضرت جبیر ابن مطعمؓ نے اپنے والد سے یہ روایت کیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں تمام لوگ میرے قدموں تلے جمع ہوں گے اور میں عاقب ہوں یعنی میں آخری نبی ہوں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کی کوئی جائز خواہش پوری نہ ہوتی ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ روزانہ ایک سوایک مرتبہ باوضو اس اسم مبارک کو پڑھے پھر اللہ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن میں خواہش پوری ہوجائے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص مخلوق کی نظروں میں معزز مکرم اور معتبر بننا چاہے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ نماز فجر کے بعد "سیدنا عاقب صلی اللہ علیہ" ۱۷۳۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے انشاء اللہ بہت کم عرصہ میں وہ لوگوں کی نظروں میں محبوب، معزز اور قابل اعتبار ہوجائے گا۔

● جائز مرادیں حاصل کرنے کے لئے اس اسم مبارک کا ورد بعد نماز عشاء دو سو مرتبہ کرنا چاہئے۔

● اگر کوئی شخص مفلس اور تنگ دست ہو تو اس کو چاہئے اس اسم مبارک کا ورد پابندی کے ساتھ نماز عصر کے بعد کرے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد اس کو مفلسی اور تنگ دستی سے نجات مل جائے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ناحق کسی مقدمہ میں مبتلا کردیا گیا ہو یعنی وہ مقدمہ میں مدعا علیہ ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز جمعہ کے بعد دو نفلیں پڑھ کر اس اسم مبارک کو درود ابراہیم گیارہ مرتبہ پڑھنے کے بعد ۱۱ سو مرتبہ پڑھے پھر دعا کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد مقدمہ کا فیصلہ اس کے حق میں ہوگا۔ ● اس اسم مبارک کا نقش، تسخیر، محبت، روزگار، مقدمہ میں کامیابی کے لئے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳	۴۶	۴۹	۳۵
۴۸	۳۶	۴۲	۴۷
۳۷	۵۱	۴۴	۴۱
۴۵	۴۰	۳۸	۵۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۰	۲۸
۲۷	۲۴	۲۲
۲۱	۲۹	۲۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت،

یاض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸	۴۴	۴۲	۴۹
۵۰	۴۱	۴۷	۳۵
۴۵	۳۷	۴۸	۴۳
۴۰	۵۱	۳۶	۴۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۱	۲۷	۲۵
۲۹	۲۴	۲۰
۲۳	۲۲	۲۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹	۳۵	۴۳	۴۶
۴۲	۴۷	۴۸	۳۶
۴۴	۴۱	۳۷	۵۱
۳۸	۵۰	۴۵	۴۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۷	۲۱
۲۰	۲۴	۲۹
۲۸	۲۲	۲۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵	۴۰	۳۸	۵۰
۳۷	۵۱	۴۴	۴۱
۴۸	۳۶	۴۲	۴۷
۴۳	۴۶	۴۹	۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۹	۲۱
۲۲	۲۴	۲۷
۲۸	۲۰	۲۵

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان سب پر ”سیدنا عاقب صلی اللہ علیہ وسلم“ پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی قوت تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہوجائے۔عامل کو یقین رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں کام اسی وقت بنتے ہیں جب رب العالمین چاہے لیکن خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو رب العالمین سے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور طفیل میں دعا مانگیں اور اسم محمد اور صفات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیں کہ اسی میں کونین کی کامیابیوں کا راز پوشیدہ ہے۔

(باقی آئندہ)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

بند حیض جاری کرنے کے لئے

اگر کسی عورت کا حیض بند ہو جائے تو مندرجہ ذیل دو نقش تیار کیجئے بائیں ہاں ایک نقش عورت کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش بوتل میں ڈال کر تین روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ حیض جاری ہو جائے گا۔

۷۸۶

الامان	الامان	الامان	الامان
الامان	الامان	الامان	الامان
الامان	الامان	الامان	الامان
الامان	الامان	الامان	الامان

قوت امساک کے لئے

اگر کسی شخص کو انزال جلد ہو جاتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو اپنی کمر میں بوقت مباشرت باندھ لے۔ انشاء اللہ زبردست قوت امساک پیدا ہوگی اور شوہر اپنی بیوی کے سامنے شرمندگی سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

اا اا ام ااا و ااا عاا عـ عـ٩اا٩اا ح
٩٩ طااعم ااو لے اا م ولاا اااعم ااا و ااھم
١٩ اا ٢١٥ ٢اا٩ و ٩ اا ٥
ع اا ام اا م ح اط ٣ ط و ا ھ اا اا ی او ع

مفرور کو واپس بلانے کا عمل

یہ نقش استعمال کریں۔

۷۸۶

بستم راہ مغرب فلاں ابن فلاں

بستم راہ شمال فلاں ابن فلاں

د	بدوح	ب
بدوح	بدوح	بدوح
ح و	بدوح	ح و

بستم راہ جنوب فلاں ابن فلاں

بستم راہ مشرق فلاں ابن فلاں

فلاں ابن فلاں کی جگہ بھاگے ہوئے کا نام لکھ کر اس نقش کو کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ مفرور واپس آجائے گا اور جہاں ہوگا وہاں سے اِدھر اُدھر نہیں ہو سکے گا۔

چوری کے مال کی واپسی کے لئے

اگر کسی کا مال چوری ہو گیا ہو تو اس نقش کو لکھ کر ایسی جگہ چسپاں کر دیں جہاں نقش پر دھوپ پڑتی ہو۔ انشاء اللہ تین دن کے اندر اندر چوری کا مال واپس ہوگا۔

۷۸۶

۳۸	۴۱	۴۴	۳۰
۴۳	۳۱	۳۷	۴۲
۳۲	سارق حال مسروقہ بیارد	۳۹	۳۶
۴۰	۳۵	۳۳	۴۵

والسارق والسارقۃ فاقطعوا
ایدیھما جزاء بما کسبا

پیشاب کھولنے کے لئے

اگر کسی کا پیشاب بند ہو جائے تو اس کو کھولنے کے لئے اس نقش کو پانی میں گھول کر پلائیں۔ انشاء اللہ ایک گھنٹے کے اندر اندر پیشاب کھل جائے گا۔

۷۸۶

ع	ح	ب	لو
ح	و	م	و
۲	و	و	ب
ا	۲	۲	ی

سمجھ میں نہ آنے والی بیماری

جو بیماری سمجھ میں نہ آئے اس کو دفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اگر دورے پڑتے ہوں اور وجہ سمجھ میں نہ آتی ہو تو اسی نقش کو بوتل میں ڈال کر سات دن تک پلائیں۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۵

۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

چوری کی عادت چھڑانے کے لئے

اگر کسی کو چوری کرنے کی عادت پڑ گئی ہو تو اس کو چھڑانے کیلئے یہ لکھ کر روئی کے بیچ میں رکھ کر تکیہ میں سی دیں اور اس تکیہ کو دوسرا استعمال نہ کرے انشاء اللہ چند ہفتوں میں چوری کی عادت چھوٹ جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔یاحفیظ ۵ بار یا ودود ۵ بار۔

یرقان کے لئے

یرقان کے لئے یہ نقش لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

س	ر	ش	ک
ق	ع	ل	ت
خ	م	ف	ت
ن	ص	د	ض

اداسی سے نجات پانے کے لئے

اگر کوئی شخص اداس اور افسردہ رہتا ہو تو اس کو اس بیماری سے نجات دلانے کے لئے یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں۔

۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵۵

شوگر سے نجات پانے کیلئے

اگر کوئی شخص شوگر سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس نقش کو زعفران سے لکھ کر تینوں وقت کھانا کھانے سے ۱۵ منٹ پہلے پانی میں گھول کر پی لے۔

۷۸۶

ع	ص	م	ح
ع	ا	ر	ق
ا	ک	ل	ت
ل	ت	ا	ی

کینسر سے نجات پانے کے لئے

جس کمرے میں مریض کا قیام ہے اس کی دیواریں اور پردے سرخ کرادیں۔ پلنگ کی چادریں اور تکیوں کے غلاف بھی سرخ کرادیں۔ حتیٰ کہ مریض کے کپڑے بھی سرخ کر دیئے جائیں اور کھانے کا سرخ رنگ پانی میں گھول کر مندرجہ ذیل نقش ۴۱ عدد لکھیں۔ ایک نقش گلے میں ڈالیں اس کو موم جامہ کر کے سرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کرلیں۔

۴۰ نقوش روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر اس کا پانی دن میں ۲ بار صبح شام مریض کو پلائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵

ابوار الحاج

ص والقلم ص والقلم ص والقلم

گردے کے جملہ امراض کے لئے

گردے میں پتھری ہو، سوجن ہو یا کسی قسم کا درد ہو یہ نقش انشاء اللہ فائدہ کرے گا۔ گردے میں اگر پتھری ہوگی تو ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے راستے سے باہر آجائے گی۔

۷۸۶

ک ن م ق

والملك القدوس الرحمٰن الرحيم

۷۹۵ ۷۹۵ ۷۹۵

منہ کی بدبو

جب بھی پانی پئیں "مرکونی مرکونی مرکرنی" تین مرتبہ پڑھ کر دم کر کے پئیں اور کسی بھی دن ایک پاؤ شہد پر مذکورہ تسبیح پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور نہار منہ یہ شہد استعمال کرلیا کریں۔ دانتوں کو برش یا مسواک سے صاف رکھیں۔ انشاء اللہ منہ کی بدبو سے نجات ملے گی۔

لکنت

اگر کسی کو لکنت ہو تو رات کو سونے سے پہلے آئینہ کے سامنے کھڑے ہوکر ۱۰۰ مرتبہ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ پڑھیں۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ اس عمل کو لگاتار نوے دن تک کریں۔ انشاء اللہ لکنت ٹھیک ہوجائے گی۔ اگر دو چار دن کا ناغہ ہوجائے تو نوے کی تعداد پوری کریں۔

یرقان (پیلیا)

اگر کسی کو یرقان یعنی پیلیا کی بیماری ہوجائے تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ یرقان سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

ک	ش	ر	س
ت	ل	ع	ق
ت	ف	م	خ
ض	د	ص	ن

گھر میں سب بیمار

اگر کسی گھر میں سب لوگ بیمار ہوں تو یہ نقش لکھ کر گھر میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہوجائیں گے۔

۷۸۶

۲۳۱۹۶۱۲۱۱۹۱۰۳

ک ل ک ا ی ل

رعشۂ بدن

اگر کسی کو رعشہ کی بیماری ہو اس کے ہاتھ پیر کانپتے ہوں تو مندرجہ ذیل دو نقش بنائیں۔ ایک مریض کے گلے میں لٹکا دیں اور ایک مریض کو روزانہ صبح شام دکھاتے رہیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں مریض کو رعشہ سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۳۱۷	۳۳۱	۳۲۸	۳۲۴
۳۲۹	۳۲۳	۳۱۸	۳۳۰
۳۲۲	۳۲۶	۳۳۳	۳۱۹
۳۳۲	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۷

اگر ناف ٹل جائے

اگر کسی کی ناف ٹل جائے تو یہ نقش لکھ کر ناف کی جگہ پر باندھیں۔ انشاء اللہ ناف صحیح جگہ پر آجائے گی۔ جہاں فلاں لکھا ہوا ہے وہاں مریض کا نام لکھ دیں۔ ماں کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔

۷۸۶

۱	۳۵	۳۲	۸
۳۳	۷	۲	۳۴
۶	۳۰	فلاں	۳
۳۶	۴	۵	۳۱

درد پیٹ

اگر کسی کے پیٹ میں درد ہو تو مندرجہ ذیل آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر نمک کی ڈلی پر دم کر کے مریض کو چٹائیں۔ انشاء اللہ تھوڑی دیر میں درد ٹھیک ہو جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ ہ

بھوک کی کمی

اگر کسی کو بھوک کم لگتی ہو تو ایک روٹی پر ۴۱ مرتبہ "ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ" پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔ اس عمل کو لگاتار تین دن تک کریں۔ انشاء اللہ بھوک کھل جائے گی۔

پیشاب کی زیادتی

اس آیت کو سات مرتبہ طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں۔ روزانہ اس عمل کو لگاتار گیارہ دن تک کریں۔ انشاء اللہ پیشاب کی زیادتی سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ یٰاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ ہ

برص کے نشانات

اگر کسی کے بدن پر برص کے نشانات ہوں تو اس کو چاہئے کہ ایام بیض کے روزے رکھے۔ یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو اور افطار کے وقت روزانہ سو مرتبہ "یَامَجِیْدُ" پڑھے۔ انشاء اللہ برص سے نجات ملے گی۔

ہر طرح کے بخار کے لئے

بخار کسی بھی طرح کا ہو اس آیت کو طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلانا چاہئے تین دن تک۔ انشاء اللہ تین دن میں بخار سے چھٹکارا ملے گا۔

آیت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰھِیْمَ ہ

بخار سے نجات کے لئے

بخار کی شدت اگر کم نہ ہوتی ہو تو تین دن تک یہ نقوش کاغذ پر بنا کر بالترتیب تین دن تک مریض کو دھونی دیں۔ کاغذ کو جلا کر دھواں مریض کے چہرے سے گزاریں۔ انشاء اللہ تین دن میں بخار کی شدت ختم ہو جائے گی۔

① کااطہو ② کااططو ③ کسعاہو

بخار اگر ٹھہر جاتا ہے تو اس سے ٹی بی کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ٹھہرے ہوئے بخار کو ختم کرنے کے لئے تھوڑی سی روئی لے کر اس پر گیارہ مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کریں اور مریض کے دائیں کان میں لگا دیں۔ پھر روئی کا دوسرا ٹکڑا لے کر اس پر سورۂ فاتحہ تین مرتبہ پڑھ کر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور مریض کے بائیں کان میں لگا دیں۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر بخار ختم ہو جائے گا انشاء اللہ۔

خواب بندی کے لئے

اگر کسی کو بُرے خواب آتے ہوں تو اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بُرے خوابوں سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۲۵۳	۲۵۷	۲۶۰	۲۳۶
۲۵۹	۲۴۷	۲۵۳	۲۵۸
۲۴۸	۲۶۲	۲۵۵	۲۵۲
۲۵۶	۲۵۱	۲۴۹	۲۶۱

مرگی سے نجات کیلئے

اگر کسی کو مرگی کے دورے پڑتے ہوں تو اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

محححح اللہ محححح اللہ محححح اللہ

اگر بچہ سوکھ رہا ہو

اگر کسی بچے کو سوکھیا کا مرض ہو تو مندرجہ ذیل نقش مرغی کے انڈے پر لکھ کر اپنے ہی گھر میں دفن کریں۔ بچہ کا نام اس نقش پر ضرور لکھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

عررد	وای
رو	حوحر
فلاں ابن فلاں	

کوئی بھی مایوس کن مرض ہو

کسی کو کوئی بھی مایوس کن یا مہلک بیماری ہو اس سے نجات پانے کے لئے مٹی کے برتن میں سوا کلو گیہوں یا جوار ڈالیں اور اس میں گیارہ روپے کے سکے بھی رکھیں پھر مریض کے دونوں ہاتھ اس کونڈے یا مٹی کے برتن میں کھول کر رکھوائیں۔ اس طرح کہ انگلیاں ایک دوسرے سے جدا جدا رہیں گھڑی میں دیکھ کر ۵ منٹ تک۔ اس کے بعد یہ تینوں چیزیں خیرات کردیں۔ مٹی کا برتن بھی، اناج بھی اور ۱۱ روپے بھی۔ پھر مندرجہ ذیل دو نقش تیار کریں۔ دونوں نقش زعفران سے لکھیں۔ ایک نقش کو بوتل میں ڈال کر سات روز تک پلائیں دن میں دو بار اور ایک نقش مریض کے گلے میں کالے کپڑے میں پیک کر کے ڈالیں۔ اگر ضرورت ہو تو اس نقش کو مزید لکھ کر ہر ہفتے بوتل میں ڈال کر پلاتے رہیں۔ کونڈے والا عمل صرف ایک ہی بار ہوگا۔ اور گلے والا تعویذ بھی صرف ایک ہی بار تیار ہوگا۔

پینے والے تعویذ ہر ہفتے مزید تیار کئے جاسکتے ہیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اس نقش کو لکھتے وقت آیات قرآنی پر زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

قید سے رہائی کیلئے

قیدی کو چاہئے کہ کسی جگہ سے پاک صاف مٹی اٹھا کر اپنے پاس رکھے پھر جمعہ کی پہلی ساعت میں یعنی سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر اس مٹی کو سجدے کی جگہ بچھا کر دو رکعت نماز پڑھے اور سجدہ اسی مٹی پر کرے پھر اس مٹی کو اٹھا کر اپنے تکیہ میں رکھ لے اور اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ قید سے بہت جلد رہائی نصیب ہوگی۔

۷۸۶

۱۸	۱۱	۱۶
۱۳	۱۵	۱۷
۱۴	۱۹	۱۲

لوگوں پر ہیبت طاری کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ لوگوں پر اس کا رعب اور ہیبت طاری ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو منگل کی پہلی ساعت میں لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔

۷۸۶

۱۵۳۱۳	۱۵۳۱۶	۱۵۳۱۹	۱۵۳۰۵
۱۵۳۱۸	۱۵۳۰۶	۱۵۳۱۲	۱۵۳۱۷
۱۵۳۰۷	۱۵۳۲۱	۱۵۳۱۴	۱۵۳۱۱
۱۵۳۱۵	۱۵۳۰۱۰	۱۵۳۰۸	۱۵۳۲۰

غیر مسلم حضرات کے لئے

کوئی بھی مرض ہو غیر مسلم بھائیوں کو پینے کے لئے اور گلے میں ڈالنے کے لئے یہ نقش دیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ ایک ہفتے میں ہر مرض سے نجات ملے گی۔

نقش اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۷۸۶

۹۱ ۱۱ ۱۸۸ ۴ ح ۸ ۰ ۱۱
333 ع ۱۱
صح صح ھم لـ٦ عم ۱۱
۱۱۸ ۱۱۲ ۱۱ ۱۱ ۱
╥ ☒ م = ۱۱ ۱۱ طلا حـــــر

خواب میں کچھ معلوم کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص خواب میں کچھ معلوم کرنا چاہے تو ۴ تعویذ بنائے اور پلنگ کے یا تخت کے چاروں پاؤں کے نیچے انہیں رکھ دے۔ اور ۴۱ بار یہ پڑھ کر سو جائے۔

کالی چڑی بس بھری اَنْتَ فِیْ اَمْرِیْ ۴۱ بار پڑھنے کے بعد تین بار یہ کہہ دے کہ اے ہمزاد اگر تو نے فلاں مسئلے میں مجھے آگاہ نہ کیا تو میں بروز محشر تیرا گریبان پکڑوں گا۔ نقش اس طرح بنائے۔

حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لئے

عشاء کی نماز کے بعد سجدے میں جا کر ۷۵ مرتبہ یَا مُذِلُّ جَلَّ جَلَالُہٗ پڑھے انشاء اللہ حاسدوں کے حسد سے اور حسد کے اثرات سے نجات ملے گی۔

پاگل پن کا علاج

اگر مندرجہ ذیل نقش کسی مادرزاد پاگل کو بھی ۴۰ دن تک پلائیں گے تو پاگل پن سے نجات پالے گا۔

۷۸۶

۱۱۱۱۰۴۱۱۱ [illegible] ط

بواسیر کیلئے

اس نقش کو لکھ کر اس پر چاندی کا تار لپیٹ کر پھر موم جامہ کریں اور کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۱۹۸	۱۹۱	۱۹۶
۱۹۳	۱۹۵	۱۹۷
۱۹۴	۱۹۹	۱۹۲

اگر بھینس دودھ کم دیتی ہو

اگر کسی کی بھینس دودھ کم دیتی ہو تو اس نقش کو بھینس کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۱۰۰۱۱ عم ۹۱ ۲ اعدم ل۱۱ ۱۱م
۸۹۷۱ عد لـ ی

زبان دراز شوہر کے لئے

اگر کسی عورت کا شوہر غصہ کرتا ہوا اول فول بکتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو کچی زمین میں دبا کر روزانہ اس پر جوتے مارے۔ انشاء اللہ شوہر کی بکواس اور گالیوں سے نجات پائے گی۔

نقش یہ ہے۔

ا ج ھ ز ط

۷	۲	۳۵۰	۳۴۳
۳۴۶	۳۴۷	۳	۶
۱	۸	۳۴۴	۳۴۹
۳۴۸	۳۴۵	۵	۴

بچوں کے امراض

اور ان کا روحانی علاج

نظر بد

معصوم بچوں کو نظر لگ جائے تو یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

یامميت		یامميت
	یامميت	
یامميت		یامميت

رونے والے بچوں کے لئے

جو بچے روتے ہوں اور ضد کرتے ہوں ان کے لئے یہ تین نقش بہت موثر ہیں۔ کوئی سا بھی لکھ کر ان کے گلے میں ڈالیں۔

نمبر:(۱)

حی حی حی
حی حی حی
حی

نمبر:(۲) ۷۸۶

۴۷۱۸	۴۷۳۲	۴۷۲۸	۴۷۲۵
۴۷۲۹	۴۷۲۴	۴۷۱۹	۴۷۳۱
۴۷۲۳	۴۷۲۶	۴۷۳۴	۴۷۲۰
۴۷۳۳	۴۷۲۱	۴۷۲۲	۴۷۲۷

نمبر:(۳) ۷۸۶

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
حی	حی	حی	حی	حی	حی	حی

جو بچے دن میں ٹھیک رہتے ہوں اور رات کو روتے ہوں ان کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔ انشاءاللہ ان کا رونا بند ہوگا۔

۷۸۶

م	ح	ی	ط
ط	ی	ح	م
ح	م	ط	ی
ی	ط	م	ح

دودھ نہ پینے والے بچوں کے لئے

جو بچے دودھ نہ پیتے ہوں ان کو طشتری پر زعفران سے لگاتار سات دن تک یہ آیت کریمہ لکھ کر پلائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّویٰ ٥

(ایضاً) آب دریا سے دھوکر یہ نقش پلائیں لگاتار ۱۱ دن تک۔ انشاء اللہ اس کے بعد بچہ دودھ پینا نہیں چھوڑے گا۔

ق وم کے دہانے کھلے رکھیں۔

۷۸۶

قیوم	قیوم	قیوم	قیوم
قیوم	قیوم	قیوم	قیوم

اگر پسلی چلتی ہو

اگر کسی بچے کی پسلی چلتی ہو تو مندرجہ ذیل دونوں نقش ایک ہی کاغذ پر لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔ نمبر ایک نقش کاغذ کی ایک سائڈ پر لکھ کر نمبر دو نقش کاغذ کی دوسری سائڈ پر لکھ دیں۔ کالی روشنائی سے نقش لکھیں انشاءاللہ چند ہی دنوں میں بچے کی پسلی چلنی بند ہوگی۔

الٹی اور دست

اگر بچہ روتا ہو، الٹی کرتا ہو پیلے یا ہرے دست کرتا ہو تو دو نقش مندرجہ ذیل بنائیں ایک بچے کے گلے میں ڈالیں اور ایک بوتل میں ڈال کر دن تک پلائیں۔ انشاءاللہ ان بیماریوں سے نجات ملے گی اور بچے کا موقوف ہوگا۔

۷۸۶

۴۳۹	۴۵۳	۴۵۰	۴۳۶
۴۵۱	۴۴۵	۴۴۰	۴۵۲
۴۴۳	۴۴۸	۴۵۵	۴۴۱
۴۵۴	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۹

برائے میٹھا

اگر کسی بچے کو میٹھے کی بیماری ہو، سانس چلتا ہو تو یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

سلام	مومن	حفیظ	شافی
۱۳۷	۳۹۰	۱۳۲	۹۹۷
۳۸۹	۱۳۴	۴۰۰	۱۳۳
۹۹۹	۱۳۳	۳۸۸	۱۳۵

حصول کیمیا

حصول کیمیا کے لئے اس سے بہتر عمل میری نظر سے نہیں گزرا۔ اس عمل سے مقصد پورا اگر ضروری ہے کہ اکتالیس روز تک عشاء کے بعد مسلسل پڑھیں۔ عمل عروج ماہ اتوار کے روز شروع کریں اور روزانہ ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ سورۃ الزلزال بھی پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ اکتالیس روز کے بعد صرف عمل کی عبارت کو نماز فجر کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھا کریں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں حکومت الٰہیہ پر تصرف حاصل ہوجائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے خاص رازوں میں سے ایک خاص الخاص راز ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے طلب سچی ہونی چاہئے۔

عمل یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ کنوزاولذھب فضۃ۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ اور نام کا مفرد عدد ۳ ہو

آپ کا ستارہ مشتری ہے اور یہ ستارہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے اندر دولت کمانے کی صلاحیت موجود ہے اور آپ خوش مزاج بھی ہیں اور صاحب اخلاق کردار بھی۔

آپ کے اندر دلائل کے ساتھ گفتگو کرنے کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں، آپ اپنی زندگی میں مقبولیت بھی حاصل کریں گے اور عزت و شہرت بھی، خوش طبعی کی وجہ سے آپ محفلوں میں نمایاں رہیں گے، آپ کے مزاج میں بخشش کا مادہ ہوگا، دوسروں کی مدد کر کے آپ اپنے دل میں ایک عجیب و غریب خوشی محسوس کریں گے۔

یہ درست ہے کہ آپ ہر قسم کی قید و بند سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں، آپ کو بے جا پابندیاں اچھی نہیں لگتیں لیکن کبھی کبھی آپ بیجا پابندیوں سے بھی نالاں نظر آتے ہیں اور یہ ادا آپ کے لئے نقصان دہ بھی ثابت ہوتی ہے، آپ بہت اچھا مزاج رکھنے کے باوجود کبھی کبھی نفس پرستی کا مظاہرہ کر بیٹھتے ہیں اور فریب کاری سے کام لینے لگتے ہیں جب کہ فریب کاری آپ کو راس نہیں آتی۔

آپ کی فطرت میں شورش پسندی بھی ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ شورش پسندی کی وجہ سے آپ قانون اور حکومت کے خلاف ہنگامے کھڑے کر دیتے ہیں اور حالات کا رخ بدلنے کی جدو جہد کرنے لگتے ہیں۔ آپ اس بارے میں کامیاب تو ہو جاتے ہیں لیکن آپ اس طرح اپنی شخصیت کو تباہ کرنیکے ذمہ دار بن جاتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگوں کی مدد کرنا آپ کی فطرت ہے اور لوگوں کی مدد کئے بغیر آپ جی نہیں سکتے لیکن فضول خرچی ایک بری عادت ہے اور اس فضول خرچی کی وجہ سے اکثر لوگ مصائب و مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں، آپ خود بھی فضول خرچی کی وجہ سے مسائل پیدا کر لیتے ہیں اور خود ہی تنگ دست ہو جاتے ہیں۔

آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی جھلاہٹ ہے اور اس جھلاہٹ کی وجہ سے کئی بار آپ اچھے دوستوں سے دور ہو جائیں گے، اپنی تند مزاجی کو آپ کو لگام دینا چاہئے کیونکہ تند مزاجی آپ کے لئے بڑی بڑی مشکلات کھڑی کر سکتی ہے اور آپ اچھے رشتوں سے محروم کر سکتی ہے۔

آپ کی ذاتی شہرت اپنی جگہ اور آپ کی شخصیت کی مقبولیت اپنی جگہ لیکن آپ کی ترقی ملنے ملانے سے ہے، جبر اور اکراہ میں نہیں ہے، آپ جس دل سے سوچنے لگتے ہیں تو جذبات کے سیلاب تنکۂ بے جان کی طرح بہہ جاتے ہیں اور اس وقت کچھ ایسی غلطیاں بھی کر گزرتے ہیں جو آپ کے لئے درد سر بن جاتی ہیں لیکن جب آپ عقل سے سوچتے ہیں ،دماغ کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں تو آپ ہوش و حواس سے قلم اٹھاتے ہیں اور منزل تک سلامتی کے ساتھ پہنچ جاتے ہیں۔ اچھا ہے کہ آپ دماغی قوتوں کو کام میں لائیں اور جذباتی نہ بنیں۔

آپ کے اندر دولت کمانے کی صلاحیتیں موجود ہیں لیکن آپ دولت کو جمع کرنے کی صلاحیت سے محروم ہیں، آپ پیسہ کماتے ہیں لیکن پھر اس کو ضائع کر دیتے ہیں، اگر آپ زندگی کی راحتوں سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ آپ دولت کمانے کے بعد اس کی حفاظت کی فکر کریں۔ اپنے مسائل اور دوسروں کے مسائل میں روپیہ خرچ کیجئے لیکن احتیاط کو ہمیشہ پیش نظر رکھئے۔ دین اسلام نے بخل کی مذمت کی ہے لیکن دین اسلام نے فضول خرچی کو بھی برا کہا ہے اور فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔

آپ کی عقل مندی اس میں ہے کہ دولت خرچ کریں یہ خرچ کرنے ہی کے لئے ہوتی ہے لیکن فضول خرچی سے خود کو بچائیں اسی میں آپ کا مستقبل تحفظ ہے۔

✡❄✡✡❄✡✡❄✡

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف وتعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام وخواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہو رہا ہے۔ قیمت -/40 علاوہ محصول ڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ھمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دوبار شائع ہو چکا ہے، اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعۂ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آ گیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ۔ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت -/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت -/40 روپے

محبت نمبر ۲۰۰۴ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کر سکتے، سینکڑوں فارمولوں کو "محبت نمبر" میں جمع کر دیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت -/80 روپے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت -/50 روپے علاوہ محصول ڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

مختلف سوالات

سوال از: شاہ میر قادر فاضل میسور ———— حیدرآباد۔

ختم خواجگان کیا ہے۔؟

نادعلی کا طریقہ زکوۃ۔؟

حبس دم کیسے۔؟

چہل کاف کا طریقہ زکوۃ۔؟

حزب البحر کا طریقہ زکوۃ۔؟

پنجاہ قاف کا طریقہ زکوۃ۔؟

اصحاف کہف کی زکوۃ کا طریقہ۔؟

آیات حرس منزل کا طریقہ زکوۃ۔؟

نقوش کی چالیس ناغہ ہوں تو کتنے دن بعد پھر زکوۃ دینی ہوگی۔؟

ازراہ کرم ان سوالوں کے جوابات کسی قریبی شمارہ میں دے کر ممنون فرمائیں۔

جواب

وہ حضرات جو روحانی طور پر حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور دیگر چشتی بزرگوں سے وابستہ ہیں وہ اس ختم کو اپنا معمول بناتے ہیں اور بلاشبہ اس ختم خواجگان سے زبردست روحانیت حاصل ہوتی ہے۔ طریقہ اس ختم خواجگان کا یہ ہے۔

نماز مغرب سے فارغ ہوکر خوشبو لگائیں پھر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ اس کے بعد ۳۶۰ مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ اس کے بعد پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر تمام خواجگانِ چشت کو ایصال ثواب کریں اور اس کے بعد یہ تسبیح ایک مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

اس کے بعد عمر بھر کا یہ معمول بنانا چاہئے کہ جب بھی گھر میں کوئی چراغ یا بلب روشن ہو تو اس کی طرف دیکھ کر یہ شعر پڑھیں۔

الٰہی تا بود خورشید وماہی
چراغ چشتیاں را روشنائی

یعنی اے اللہ جب تک چاند اور سورج باقی ہیں اس وقت تک چشتیوں کے چراغ معرفت میں روشنی باقی رہے۔

نادعلی کی زکوۃ کے مختلف طریقے اکابرین سے منقول ہیں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۱۲۱ مرتبہ ۴۵ دن تک پڑھیں اور نیت زکوۃ کی رکھیں اس دوران زبان سے متعلق جتنے گناہ ہیں انہیں بالکل ترک کردیں۔ مثلاً جھوٹ، غیبت لعن وطعن، الزام تراشی، لایعنی اور فضول باتیں وغیرہ۔ خالی اوقات میں ذکر الٰہی میں مشغول رہیں اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

درود وسلام بھیجتے رہیں اور اہل بیت کے لئے بلندئی درجات کی دعا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ ۴۵ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد جن مقاصد حسنہ کے لئے نادعلی کا ورد کریں گے اس میں بفضل رب العٰلمین کامیابی ملے گی۔

حبس دم صوفیاء کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ اس میں سانس روک کر ذکر وفکر کیا جاتا ہے اور اس عمل کے ذریعہ قرب خداوندی حاصل کیا جاتا ہے بعض اعمال سانس روک کر کئے جاتے ہیں تو ان میں حیرتناک طور پر کامیابی ملتی ہے۔ مثلاً بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح اس طرح پڑھیں کہ ایک بار بھی سانس نہ لیں تو دولت کے انبار لگ جائیں اور فتوحات کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں۔ یہ ایک مشکل عمل ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ اسی طرح حبس دم میں خاموش طریقہ سے ذکر کیا جاتا ہے جو بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے لیکن یہ عاملین کاملین اور صوفیاء کا معمول ہے تاہم اس سے عوام بھی فیض حاصل کرسکتے ہیں۔

چہل کاف کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے اس کو پڑھنا شروع کریں۔ روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھیں، ۴۱ دن میں چلہ پورا ہوگا اور انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ دوران چلہ جلالی اور جمالی پرہیز کریں۔ دوران عمل کپڑے صاف ستھرے پہنیں۔ خوشبو لگائیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اکتالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔

چہل کاف یہ ہے۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةٌ كِفْكَافُهَا كَكَمِينَ كَانَ مَنْ كَـلَكَ تَـكِرُّ كَرًّا فِيْ كَبَدٍ تَجَلِّيْ مُشَكْشَكَةٍ كَلَكْلُكِ كَلَكًا كَفَكَ مَا فِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ كَوْكَبُ الْفَلَكْ

حزب البحر کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ماہ صفر کی ۶، ۷، ۸ تاریخ کا روزہ رکھیں اور ۵ تاریخ کی شام کو بعد نماز عصر کسی مسجد یا کسی الگ تھلگ کمرے میں معتکف ہوجائیں اور مغرب کی نماز کے بعد اور چاشت کی نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ حزب البحر پڑھیں اور عشاء کی نماز کے بعد ایک سو بیس مرتبہ پڑھیں۔ تین دن میں ۳۶۶ مرتبہ پڑھی جائے گی۔ روزے تین دن رکھے جائیں گے اور عمل چار دن کا ہوگا۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائیگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ حزب البحر ایک مرتبہ پڑھتے رہیں۔

۵ر صفر کو مغرب کے بعد زکوٰۃ کی شروعات ہوگی اور ۸ر صفر کو مغرب کے بعد پڑھ کر زکوٰۃ کا اختتام ہوگا۔ دوران زکوٰۃ سلے ہوئے کپڑے نہ پہنیں۔ احرام باندھ کر تین دن گزاریں۔ دوران زکوٰۃ گوشت، انڈہ، دودھ دہی، گھی لہسن، پیاز اور دیگر بدبودار اشیاء سے جیسے بیڑی سگریٹ، حقہ وغیرہ سے پرہیز رکھیں۔ دوران زکوٰۃ نہر کا پانی استعمال کریں۔

پنجاہ قاف کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ پانچوں آیات میں سے ہر آیت کو چالیس مرتبہ پڑھیں اور ہر دس مرتبہ کے بعد چالیس مرتبہ ان اسماء الٰہی کو پڑھیں۔ يَا قُدُّوْسُ يَا قَهَّارُ يَاقَابِضُ يَاقَوِيُّ يَاقَادِرُ۔ انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد پنجاہ قاف کو نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اس طرح پڑھیں کہ ان آیات میں سے ہر آیت کو پڑھ کر ایک ایک مرتبہ مذکورہ اسماء الٰہی پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ کی تاثیر برقرار رہے گی اور دنیا اس عمل سے سرنگوں ہوگی۔

اصحاب کہف کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اصحاب کہف کے نام روزانہ سو سو مرتبہ پڑھیں دوران زکوٰۃ پرہیز جمالی اور جلالی رکھیں۔ انشاء اللہ سو دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ یہ عمل روزانہ عشاء کی نماز کے بعد کریں۔ اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ تین مرتبہ اصحاب کہف پڑھنے کا معمول بنائیں۔

اصحاب کہف کے نام یہ ہیں۔ الٰهی بحرمة يَمْلِيخا مكسلمينا كشفوطط اذر فطيونس كشافطيونس تبيونس يوانس بوس وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْر د وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ ٥

آیات حرس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ان آیات کو چالیس دن تک چالیس مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دوران چلہ جھوٹ، غیبت، لعن طعن اور فضول باتوں سے خود کو بچائیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد روزانہ ایک مرتبہ ان آیات کا پڑھنا معمولات میں شامل کرلیں۔

نقوش کی زکوٰۃ لگاتار دیں۔ درمیان میں اگر اتفاقاً ناغہ ہوجائے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر زیادہ ناغہ ہوجائے تو اس زکوٰۃ کو کالعدم سمجھ کر دوبارہ از سرِ نو زکوٰۃ کی شروعات کریں۔

واضح رہے کہ نقوش کی زکوٰۃ کی تعداد نقش طبعی کے اعداد کے مطابق ہوتی ہے۔ مثلاً نقش حوا یعنی مثلث کا طبعی نقش ۱۵ کا ہوتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس نقش کو عنصر کے اعتبار سے روزانہ ۱۵ مرتبہ لگاتار ۱۵ دن تک لکھنا چاہئے۔

نقش اجل یعنی مربع کا طبعی نقش ۳۴ کا ہوتا ہے۔ اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس نقش کو عناصر کے اعتبار سے روزانہ ۳۴ مرتبہ ۳۴ دن تک

لکھنا چاہئے۔ اور ہر عنصر کے نقش کو ۳۴ مرتبہ ہی لکھنا ضروری ہے۔ یعنی آتشی ۳۴ نقش، آبی ۳۴ نقش خاکی ۳۴ نقش اور بادی ۳۷ نقش۔ زکوٰۃ کی ادائیگی میں یہ بھی ضروری ہے کہ آتشی نقوش کو لکھنے کے بعد آگ میں ڈالنا چاہئے۔ آبی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالنا چاہئے۔ خاکی نقوش کو زمین میں دبانا چاہئے اور بادی نقوش کو کسی درخت پر لٹکانا چاہئے تب ہی زکوٰۃ ادا ہوگی۔

نقوش لکھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ صبح سے شام تک کسی بھی وقت لکھے جاسکتے ہیں لیکن اگر دوران زکوٰۃ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک نقوش لکھے جائیں تو بہتر ہے۔

مختلف باتیں

سوال از: محمد صادق احمد صدیقی ——— حیدرآباد۔

میں نے اگست وستمبر ۱۹۹۶ء صفحہ نمبر ۱۶ پر یہ آیت کریمہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ ○ کو شرف آفتاب میں پُر کرکے اپنے پاس رکھے تو سلاطین اور حکام کی نظروں میں باعزت ہو اور جانی دشمن بھی دوست بن جائیں۔ اگر کوئی شرف زہرہ میں اس آیت کا نقش مخمس بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھے تو ہمیشہ خوش وخرم رہے اور خلق کی نظروں میں محبوب ومقبول ہو جہاں بھی جائے لوگ عزت واحترام کرنے پر مجبور ہوں مشکلات میں آسانی پیدا ہو۔ دولت خوب ملے۔ امراض سے نجات حاصل ہوجائے۔ رزق وسیع ہو۔ قرض ادا ہو۔

نقش مخمس عددی ونقش مربع حرفی میرے لئے بنوا کر بھیجیں۔ مجھ پر قرض بہت ہے اور لوگوں سے بھی مجھے بہت روپے آنا ہے۔ جتنا قرض ہے اتنا ہی آنا ہے۔ جن لوگوں سے آنا ہے۔ وہ دے نہیں رہے ہیں اور دولت کی بھی بہت خواہش ہے اور جن موزوں پیشے میرے لئے ہیں جیسے زمین کی خرید وفروخت کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ فروخت نہیں ہورہی ہے۔ کم قیمت پر میں نہیں دے رہا ہوں۔

(۲) لکڑی کے کاروبار سے مراد لکڑی کا کونسا کاروبار اس کی مفصل تشریح کریں۔ (۳) پتھر کے کاروبار سے مراد اس کی مفصل تشریح کریں۔

(۴) چونے کے کاروبار، چونے کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ لکڑی کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ پتھر کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ پتھر جو پائے میں بھرا جاتا ہے، پتھر جو فرش کرتے ہیں، پتھر جو دیواریں بھی اٹھاتے ہیں وغیرہ۔ چونا جو کہ دیواروں پر لگایا جاتا ہے، جو کہ کھایا جاتا ہے وغیرہ۔ لکڑی جو کہ جلاتے ہیں، دروازے اور کھڑکیاں بناتے ہیں وغیرہ۔ ذرا مفصل تشریح سے آگاہ کریں۔

میرے زائچہ میں بوقت احتیاج نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر لکھا ہوا ہے کیا وہ ہر مہینے میں سات دن پڑھیں یا زیادہ پریشانی میں پڑھیں۔

ہم نے جو نام رکھے ہیں جیسے محمد صادق احمد صدیقی یہ نام تو صرف لکھائی میں کاغذات پر ہیں۔ لیکن لوگ صرف صادق ہی پکارتے ہیں کیا اس طرح سے اعداد مفرد اعداد، شخصیت، قسمت کے اعداد بدل جاتے ہیں یا کوئی فرق نہیں پڑتا۔؟ اور ایک بات یہ کہ محمد فراز احمد صدیقی کا زائچہ غلط ہوگیا ہے میں نے آپ کو محمد فراز احمد صدیقی کی تاریخ پیدائش لکھ کر دیا تھا ۲۰ راپریل ۲۰۰۲ء، آپ نے اسے ۲۵ راپریل سمجھ کر بنادیا ہے۔ ہفتہ کا دن وقت عصر کا تاریخ پیدائش ۲۰ راپریل جس کی رو سے ان کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہونا چاہئے۔ اس زائچے کو دوبارہ صحیح کرکے بنا کر بھیجیں تو ہمارے لئے صحیح معلومات ہوسکتی ہیں اور موزوں مقامات کے بارے میں بھی مجھے جانکاری چاہئے۔ ہم سب کے زائچے میں لکھا ہوا ہے جو مقامات مبارک ہیں ان میں حرف "ب" سے شروع ہونے والے نام کے مقامات ہم سب کے لئے مبارک ہیں۔ ہم سب اس حرف "ب" سے شروع ہونے والے نام کے کس مقام پر جائیں جو ہم سب کے لئے مبارک اور ترقی کا باعث بنے جو ہم سب کے لئے بہتر سے بہتر اور کامیاب ثابت ہوسکے۔ ان مقاموں کے نام بتائیں۔ میری رہنمائی کیجئے۔

ہمارے گھر لڑکا پیدا ہوا جو شب چہار شنبہ کو یعنی منگل کا دن گزرنے کے بعد شب چہار شنبہ رات ایک بجے سے ڈیڑھ بجے کے درمیان منگل کے دن ۳۰ رنومبر تھا۔ رات بارہ بجے کے بعد تاریخ یکم دسمبر ہوگی اور منگل کا دن گزرنے کے بعد شب چہار شنبہ۔ ان کا نام فیضان رکھے ہیں۔ ان کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہوا۔ کیا یہ نام فیضان ان کے لئے بہتر ہے۔ ان کی والدہ کا نام فوزیہ فاطمہ (عرف شنو) ہے۔ فیضان کا بھی زائچہ بنوادیں۔ اگر نام میں کوئی تبدیلی کرنی ہو تو جو نام بہتر ہو اس کے لئے آپ بتائیں اور آپ نے فوزیہ فاطمہ پر آسیب بتائے تھے۔ تعویذ جو دیئے تھے ابھی تک گلے میں ہے۔ انگوٹھی موتی کی بنوالئے ہیں۔ کیا ان کا آسیب دور ہوگیا یا ابھی باقی ہے۔ آپ کے مشورے جو ہمارے حق میں بہتر اور مفید اور ترقی کا باعث بنیں اور میرے لئے فائدہ مند ہو اس مقام کا نام بتائیں۔ تاکہ میں اس مقام میں منتقل ہوسکوں۔

جواب

"شرف زہرہ" میں آپ نے آیت کریمہ کا نقش عددی اور حرفی بنانے کی خواہش کا اظہار کیا ہے تو شرف زہرہ تو مارچ یا اپریل میں آئے گا۔ اسی وقت انشاء اللہ آپ کی فرمائش پوری کردی جائے گی۔ علاوہ ازیں کاروبار کی ترقی، رزق میں وسعت اور قرض کی وصولیابی اور ادائیگی کے دیگر مؤثر نقوش آپ کو روانہ کئے جارہے ہیں۔ انشاء اللہ ان کے استعمال سے آپ کے کام میں ترقی بھی ہوگی اور خیر وبرکت بھی۔ آپ کے زائچے میں جن اذکار کی نشاندہی کی گئی ہے ان کی پابندی رکھیں اور اپنا صدقہ بھی ہرسال پابندی کے ساتھ مقررہ تاریخوں میں ادا کرتے رہیں۔ تاکہ آپ آسمانی اور ارضی آفتوں سے محفوظ رہیں۔

آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کو دولت کی بہت خواہش ہے۔ دولت کی خواہش ایک فطری بات ہے۔ تقریباً ہر شخص کو اس بات کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دولت مند بنے کیونکہ دولت ہی سے انسان کی دیگر تمام خواہشات پوری ہوتیں ہیں۔ دولت ہی کے ذریعہ انسان اچھا مکان بناسکتا ہے، گاڑی خرید سکتا ہے اور آسائش کے دوسرے سامان خرید سکتا ہے اور اپنا بھرم سماج میں اور اپنے خاندان میں قائم رکھ سکتا ہے لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ دولت کی دعا نہیں کرتے تھے بلکہ خیر وبرکت کی دعا کیا کرتے تھے۔ یعنی جو کچھ بھی اللہ کے فضل سے عطا ہو اس میں خیر وبرکت ہو اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور طریقہ عقل اور دوراندیشی کے مطابق تھا۔ کیونکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ اگر آمدنی حد سے زیادہ ہو بھی جائے تو انسان کے مصارف کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔ اگر اس میں خیر وبرکت نہ ہو۔ ہم نے اس دنیا میں بہت سارے لوگ دیکھے ہیں جو حد سے زیادہ پیسہ کماتے ہیں لیکن پھر بھی ان کی حاجتیں پوری نہیں ہوتیں اور بے شمار دولت کمانے کے بعد وہ روتے نظر آتے ہیں جب کہ اسی دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جن کی آمدنی محدود ہے لیکن وہ مطمئن اور آسودہ دکھائی دیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے خیر وبرکت سے مستفیض کیا ہے۔ ان کی آمدنی اگرچہ حد سے زیادہ نہیں ہوتی لیکن محدود آمدنی میں ان کے تمام کام ہوجاتے ہیں اور پھر بھی کچھ نہ کچھ ان کے پاس جمع رہتا ہے اس لئے عقل مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اللہ سے دولت مانگنے کے بجائے خیر وبرکت کی دعا کریں تاکہ کم آمدنی میں ہمارے زیادہ کام نمٹ سکیں۔

اکثر مالداروں کو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان کی اولادیں بگڑ گئیں ہیں اور باپ کی دولت کو غلط کاموں میں لٹا رہی ہیں یا اکثر مالداروں کو آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ طرح طرح کے مقدمات میں یا طرح طرح کے امراض میں پھنسے ہوئے ہیں اور پیسہ پانی کی طرح بہہ رہا ہے پھر بھی مصائب اور مسائل سے نجات نہیں مل رہی ہے۔ اس طرح کے شواہدات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دولت انسان کو سکون عطا نہیں کرسکتی اور دولت سے ہر چیز حاصل نہیں کی جاسکتی۔ آپ سے ہماری استدعا ہے کہ آپ اپنے اللہ سے خیر وبرکت مانگیں اور سکون وطمانیت کی دعا کریں اسی میں بھلائی ہے اور اسی میں زندگی کا مزہ ہے۔

آپ کے زائچے میں اگر یہ رہنمائی ہے کہ آپ لکڑی کا، پتھر کا، زمین کی خرید وفروخت کا اور چونے کا کاروبار کریں تو یہ ایک عمومی رہنمائی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو لکڑی کا کام خواہ وہ کچھ بھی ہو انشاءاللہ راس آئے گا۔ لکڑی اگر آپ درختوں کی خرید کر فروخت کریں تو وہ بھی آپ کے لئے مفید ثابت ہوگی اور اگر آپ نے فرنیچر کا کام کریں یا بڑے بڑے باغات کی لکڑی فروخت کرنے کا کام کریں تب بھی انشاءاللہ آپ کو راس آئے گا اسی طرح چونے اور پتھر کے کام بھی خواہ وہ کسی بھی نوعیت کے ہوں آپ کو راس آئیں گے اور زمین کی خرید وفروخت جس میں مکانات کی خرید وفروخت بھی شامل ہے۔ انشاءاللہ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگی۔

محمد فراز احمد صدیقی کا زائچہ اگر ۲۵؍اپریل سے بن گیا ہے تو بیشک وہ غلط ہوگیا ہے کیونکہ ۲۰؍اپریل سے اگر زائچہ بنایا جاتا محمد فراز احمد کا برج حمل اور ستارہ مریخ آتا ہے۔ اور اگر اس کو ۲۵؍اپریل سے بنایا گیا ہوگا تو برج ثور اور ستارہ زہرہ آیا ہوگا۔ جو غلط ہے۔ ہم اس غلطی کی معذرت چاہتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ بہت جلد اس زائچہ کو درست کرکے دوبارہ آپ کو روانہ کردیں گے۔

آپ کے زائچے میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہ مقامات آپ کو راس آئیں گے جو حرف "ب" سے شروع ہوں۔ جیسے بریلی، بدایوں، بمبئی، بنگلور، بحرین وغیرہ۔ لیکن تجربات سے یہ ثابت ہے کہ جن لوگوں کے زائچے میں حرف "ب" سے مقامات شروع ہونے کی بات ہو ان کو ہر وہ مقام راس آتا ہے جس میں حرف "ب" شروع آخیر یا درمیان میں موجود ہو۔ اس حساب سے وہ تمام مقامات آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے جن میں "ب" کسی بھی جگہ موجود ہو۔ شروع میں ہو یا آخر میں ہو یا درمیان میں ہو۔ اس طرح آپ کو دبئی، سعودی عرب، ممبئی، حیدرآباد وغیرہ۔ انشاءاللہ راس آئیں گے۔ لیکن اہمیت ان ہی مقام کی

ہے گی جن کے شروع میں حرف "ب" ہو اس لئے آپ بھی فیصلہ لیتے ے ان ہی مقامات کو فوقیت دیں۔

"محمد صادق" سے آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ بنتا ہے اور یہی آپ کا ل عدد ہے کیونکہ نام مفرد عدد اس نام سے نکالا جاتا ہے جو اور پاسپورٹ برہ میں درج ہو اور قاعدہ یہ ہے کہ ہر انسان کا اپنا پاسپورٹ، اپنا شناخت ارڈ یا اپنا راشن کارڈ پورے نام سے بنواتا ہے اور پورا نام ہی نکاح کے ت نکاح نامہ میں درج ہوتا ہے اس لئے پورا نام ہی انسان کا ہے۔ اب ی یہ بات کہ آپ کو بالعموم لوگ صادق کہہ کر پکارتے ہیں تو صادق کے داد بنتے ہیں ۶۔ تو یہ ۶ بھی آپ کی شخصیت پر اثر انداز رہے گا اور مشکل یہ ہے کہ ۷ اور ۶ میں ٹکراؤ ہے۔ یہ دونوں عدد ایک دوسرے کی ٹانگ پکڑ کر کھینچتے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے کو آگے بڑھنے سے روکتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی زندگی میں زبردست نشیب و فراز ہوں گے اور اکثر کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں گے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آپ بندش کا شکار ہیں اور دوسری وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے نام کے اعداد میں ٹکراؤ ہے۔ مکمل نام کے اعداد کچھ ہیں اور پکارے جانے والے نام کے کچھ۔ اسی وجہ سے بزرگوں نے ہمیشہ اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کہ اپنے بچوں کا نام رکھتے وقت چند باتوں کا خیال رکھیں۔ نمبر ایک یہ کہ نام تاریخ پیدائش کے اعتبار سے ہو۔ دوسرے یہ کہ نام اچھا بولنے میں اور بتانے میں بھلا سا معلوم ہو۔ تیسرے یہ کہ نام کے معانی اچھے ہوں۔ چوتھے یہ کہ نام مختصر ہو۔ تاکہ لکھنے میں بولنے میں بتانے میں پکارنے میں ایک ہی نام کا استعمال ہو جب نام بڑے ہوتے ہیں اور مرکب الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں تو ان کو پکارنے میں دشواری ہوتی ہے اس لئے لوگ نام میں کسی ایک جزو سے یاد کئے جاتے ہیں اور یہ بات غلط ہے اس طرح نام کے مختلف الفاظ کے مختلف اعداد بن کر انسان کی شخصیت کو پامال کر دیتے ہیں یا الجھنوں میں مبتلا کر دیتے ہیں آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض لوگوں کا نام اچھا خاصا بڑا ہوتا ہے جیسے نام نہیں ہم کوئی عبارت پڑھ کر کسی کو سنا رہے ہوں۔ مثلاً ایسے نام بھی ہمارے معاشرے میں رائج ہیں۔ نسیم احمد عرف منے میاں فاروقی۔ اب دیکھئے یہ نام پانچ جزو پر مشتمل ہے۔ نسیم، احمد، منے، میاں، فاروقی۔ اب انہیں کوئی نسیم کہہ کر پکارے گا کوئی احمد کوئی منے میاں، کوئی میاں صاحب اور کوئی فاروق صاحب اور اس طرح نسیم صاحب کی شخصیت چوں چوں کا مربہ بن کر رہ جائے گی۔ عربوں میں آج بھی مختصر ناموں کا چلن رائج ہے۔ آپ دیکھئے عربوں کے نام اس طرح ہوں گے۔ خالد، فیصل، فہد ان کے شروع اور آخیر میں کچھ نہیں ہے۔ لیکن ہندو پاک میں جو نام رکھے جاتے ہیں وہ کئی کئی جزو پر مشتمل ہوتے ہیں اور ایسے نام زندگی میں مشکلات سے دوچار کرتے ہیں۔ آپ کے نام کے شروع میں محمد اور آخر میں احمد ہے۔ اس سے نام کافی بڑا ہو گیا ہے۔ از راہ برکت رسول اکرم کا صرف ایک نام اپنے نام کے ساتھ لگانا کافی ہے، شروع میں لگائیں یا آخیر میں۔ نام کے شروع اور آخر میں اسم محمد اور اسم احمد لگانا غیر ضروری ہے۔ ناموں کے سلسلے میں اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے نام کے معانی پر نظر رکھنی چاہئے۔ مثلاً بہت سے لوگ اپنی لڑکی کا نام ارم رکھ دیتے ہیں۔ ارم اختصار کے اعتبار سے تو موزوں ہے لیکن اس کے معانی شداد کی جنت کے ہیں جو غلط ہیں اور اس طرح کے ناموں سے بچنا چاہئے۔

فیضان نام کے بارے میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آپ نے سن کی وضاحت نہیں کی۔ اس لئے اس بارے میں اپنی رائے دینے سے ہم قاصر ہیں۔ جتنی معلومات آپ نے فراہم کی ہیں ان کے لحاظ سے فیروز نام اچھا ہے۔ یہ مختصر بھی ہے اور اس کے معانی بھی اچھے ہیں۔

جنات کی کارستانیاں

سوال از: فرحین ——— شولاپور۔

امید ہے آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ ہماری بس یہی دعا ہے کہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ آپ جس روحانی بیداری کو فروغ دے رہے ہیں اس میں خدا آپ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دیں۔ آمین۔

جناب میرا نام فرحین ہے۔ والد کا نام عبدالغفار محمد قاسم اور والدہ کا نام رضیہ ہے۔ میرے خط لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے گھر میں کافی دنوں سے بہت سی پریشانیوں اور مصیبتوں نے ڈیرا جما رکھا ہے۔ پریشانیوں کا سبب یہ ہے کہ تقریباً چار پانچ مہینوں پہلے ہماری الماری سے چار پانچ لاکھ روپے غائب ہو گئے ہیں۔ ہمیں یہ بھی نہیں پتہ کہ یہ رقم کب اور کس نے غائب کی یا چوری کی ہے کیونکہ اچانک چار پانچ مہینوں پہلے جب والدہ نے تجوری کھولی تھی تبھی ہمیں پتہ چلا۔ خدا کے فضل و کرم سے والد کا کاروبار کافی ترقی پر ہے لیکن چند مہینوں سے کاروبار میں کافی نقصان آ رہا ہے حساب و کتاب کرنے پر ۱۰، ۱۵ ہزار روپے کم آتے ہیں۔ کافی سوچنے پر بھی نقصان کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ ایک روز والد صاحب نے روپیوں کے کئی بنڈل لا کر الماری میں رکھ دیئے۔ دوسرے روز دیکھنے پر اس میں سے ۱۰ ہزار کا ایک بنڈل غائب تھا۔ اب پتہ نہیں یہ سب ہمارے ساتھ کتنے دنوں

یا سالوں سے چل سا رہا ہے کیونکہ والد صاحب کئی بار دکان سے لائے ہوئے روپے بنا گنے ہی رکھ دیتے ہیں۔ ہم نے دو عاملین سے رجوع کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے مال اور کاروبار پر کسی نے کالا عمل کیا ہوا ہے۔ دونوں نے بھی بتایا کہ یہ عمل کرنے والا ہمارا ہی کوئی رشتہ دار ہے لیکن انہوں نے نام نہیں بتایا۔ ایک عاملین نے تو ہم سے وعدہ بھی کیا کہ وہ ہمیں کچھ اعمال کے ذریعہ ہمیں ساری رقم واپس دلادیں گے لیکن چند دنوں پہلے انہوں نے ہماری مدد سے انکار کردیا اور کہا کہ انہیں ہماری مدد کی اجازت نہیں مل رہی۔ اس واقعہ کو لے کر گھر میں سبھی پریشان ہیں۔ والد اور والدہ میں بہت دنوں سے نااتفاقی اور جھگڑے ہورہے ہیں۔ والد صاحب چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر برہم ہوجاتے ہیں۔ والدین ذہنی تناؤ کا شکار ہورہے ہیں۔ اب ڈر تو اس بات کا ہے کہ جن لوگوں نے ہمارے مال اور کاروبار پر کالا عمل کیا ہے کبھی وہ ہم پر ہی خاص طور پر والدین پر ہی کوئی غلط عمل نہ کردے۔ ہم طرف سے مایوس وناامید ہوگئے ہیں اب ہماری آخری امید صرف اور صرف آپ ہی ہیں پلیز آپ ہماری مدد سے انکار مت کیجئے گا۔ گھر میں سبھی لوگ نمازیں ادا کرتے ہیں دعائیں کرتے ہیں لیکن کوئی اثر نہیں ہورہا ہے۔ برائے مہربانی ہمیں ان سب کے پیچھے اصل وجوہات اور کیا گیا عمل بتائیے۔ اگر ہم کسی وظیفہ یا عمل کے ذریعہ ہمارے روپے واپس لاسکتے ہیں تو بتائیے گا آپ کا بہت بہت احسان ہوگا ہم پر۔ ساتھ ہی ان تمام کالے اعمال سے بچنے کے طریقے اور مال ودولت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ کاروبار میں پھر سے وہی ترقی لانے کیلئے ایسے وظیفے یا عمل بتائے جو گھر کی عورتیں یا بیٹیاں بھی کرسکیں۔ کیونکہ والد صاحب پڑھے لکھے نہ ہونے کی وجہ سے صرف نماز ہی پڑھ سکتے ہیں۔

میرا ذاتی مسئلہ یہ ہے کہ میں چند سالوں سے الرجی کی سردی اور گلے کی خراش میں مبتلا ہوں میں نے ایلو پیتھک علاج کروایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب میں ہومیو پیتھک علاج کروارہی ہوں لیکن پھر بھی آرام نہیں ہے۔ الرجی کی سردی کی وجہ سے میری سانس رک جاتی ہے۔ سانس لینے میں ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے۔ کئی بار چھوٹے موٹے کام کرنے پر سانس پھولنے لگتی ہے کافی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پانی نہ پینے پر بھی گلے میں عجیب طرح کی رکاوٹ اور خراش رہتی ہے۔ ہمیشہ کوئی نہ کوئی تکلیف رہتی ہے۔ میری عمر ۱۸ سال ہے اور غذا مناسب ہونے کے باوجود قبض اور ہاضمہ درست نہیں ہے۔ برائے مہربانی کوئی روحانی عمل یا وظیفہ بتائیے۔ ساتھ ہی گھر میں والدین اور بھائی کی جان ومال کی حفاظت کے لئے تعویذات یا نقش لکھئے۔ والدہ کو بھی تقریباً دو سال سے الرجی کی سردی ہے وہ بھی میری طرح ہومیو پیتھک علاج کروارہی ہے لیکن ان کا بھی مسئلہ حل نہیں ہورہا ہے۔ بھائی کا نام مظہر ہے گھر میں دوسرے افراد کے برعکس وہ نماز وقرآن کا پابند نہیں ہے۔ والدہ اسے ہر وقت ٹوکتی رہتی ہے۔ لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کئی بار وہ والدہ کو جھڑک بھی دیتا ہے۔ خدا کے واسطے یہ مسئلہ بھی حل کیجئے گا۔

برائے مہربانی ہمارے مسائل کا حل وجواب جلد سے جلد دینے کی کوشش کریں۔ خدا آپ کو صحت وتندرستی کے ساتھ درازیٔ عمر سے نوازے آمین۔

جواب

بند الماری یا تجوری میں سے پیسوں کا غائب ہوجانا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے گھر میں جنات کے اثرات ہیں اور یہ جنات کسی کے لئے کام بھی کرتے ہیں۔ یہی جنات پیسے غائب کرتے ہوں گے۔ کیونکہ جنات کا اصول یہ ہوتا ہے کہ یہ کسی بھی جگہ سے پوری رقم کبھی غائب نہیں کرتے بلکہ کچھ رقم غائب کرتے ہیں کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ کے گھر سے کچھ رقم کا غائب ہوجانا اسی بات کی علامت ہے کہ یہ چوریاں انسان نہیں بلکہ جنات کررہے ہیں کیونکہ انسان کسی جگہ رکھی ہوئی رقم کو اگر اٹھائے گا تو پوری پوری اٹھائے گا وہ رقم کچھ باقی نہیں چھوڑے گا الا یہ کہ اسے نظر نہ آئے۔

جن عاملین نے آپ کو یہ بتایا ہے کہ یہ سب کچھ کالے علم کی وجہ سے ہورہا ہے انہوں نے آپ کو مغالطہ میں ڈالا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ سب کچھ اثرات کی وجہ سے ہے اور اثرات ہی کی وجہ سے گھر میں جھگڑے اور طناطنی کا ماحول پیدا ہوگیا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ اس طرح سے جو بھی رقم گھر سے غائب ہوجاتی ہے پھر اس کا ملنا ممکن نہیں ہوتا۔ کسی عامل کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس کے عمل سے یہ رقم واپس مل جائے گی فضول سی بات ہے اور صرف بے وقوف بنانے والی حرکت ہے۔ اس رقم کو جو غائب ہوچکی ہے بھول جانا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔ اور فکر اس بات کی کرنی چاہئے آئندہ رقم غائب نہ ہو۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں روزانہ تین مرتبہ سورۂ جن ایک مرتبہ سورۂ یٰسین اور ایک مرتبہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنے یا کرانے کا اہتمام کریں اور تلاوت کسی قدر اونچی آواز سے کریں۔ اگر ان سورتوں کی تلاوت

کے بعد ایک جگ پانی پر دم کر کے روزانہ گھر کے سب کونوں اور تجوری یا الماری کے آس پاس پانی چھڑک دیا کریں تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے گھر کے اثرات ختم ہو جائیں گے یا پھر جنات ستانا اور نقصان پہنچانا چھوڑ دیں گے۔

آج کل یہ بات فیشن میں داخل ہو گئی ہے کہ ہر عامل کسی پر بھی سفلی اور کالے عمل کو ثابت کرتا نظر آتا ہے جب کہ سفلی اور کالا علم اتنا سستا نہیں ہے کہ ہر شخص کر سکے اور کرا سکے۔ اس طرح کے گھر گندے علم کو کرانے کے لئے بھی موٹی رقم درکار ہوتی ہے۔ عاملین لوگوں کی نفسیات سمجھتے ہوئے ان پر کرنی کرتوت بتا دیتے ہیں کیونکہ اسی طرح کی بات سننے کے لئے زیادہ تر لوگ عاملین کے پاس جاتے ہیں پھر عاملین کا یہ فرمانا کہ کسی رشتے دار نے جادو کرا رکھا ہے بالکل ہی الو بنانے والی بات ہے۔ ظاہر ہے کہ جادو یا اس طرح کی کوئی اور دوسری حرکت اگر کسی کے خلاف کرے گا تو وہ رشتے دار یا دوست ہی ہوگا کیونکہ دشمن دوستی اور رشتے داری کے بطن ہی سے جنم لیتا ہے کوئی غیر آدمی کسی کے خلاف جادو یا سازش کیوں کرے گا۔ چونکہ بالعموم سبھی خاندانوں میں توڑ پھوڑ چلتی رہتی ہے اور رشتے داریاں ایک دوسرے کو دکھ بھی پہنچاتی ہیں اس لئے یہ بات آسانی سے ہضم بھی ہو جاتی ہے۔ اس دنیا میں کون انسان ایسا ہے کہ جس کے رشتے دار اس کی ترقی سے نہ جلتے ہوں اور اس کے درپئے آزار نہ ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل رشتے دار جادو ٹونا وغیرہ کرانے میں بالکل ہی بے خوف ہو چکے ہیں کسی کے خلاف جادو کرانا شرعاً حرام ہے لیکن یہ حرام کام آج کل پورے شباب کے ساتھ چل رہا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ لوگ توہمات کا شکار بھی ہو گئے اور عاملین ان توہمات کا فائدہ اٹھا کر اپنی جیبیں بھرتے ہیں اور لوگوں کو بے وقوف بنا کر اپنا دھندہ چلا رہے ہیں۔ آپ کا گھرانہ اوپری اثرات کا شکار ہے اس جانب توجہ دیں اور کسی عامل سے اثرات کا علاج کرائیں اور ان سورتوں کی تلاوت کی پابندی رکھیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

الرجی سے نجات کے لئے "وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْماً مُّؤْمِنِيْن" کی ایک تسبیح صبح اور شام پڑھیں اور اسی آیت کو سات سو مرتبہ پڑھ کر اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ایک بوتل پانی میں دم کر کے رکھ لیں اور صبح شام خود بھی پئیں اور والدہ کو بھی پلائیں۔

اپنے بھائی مظہر کے لئے یہ عمل ذہن میں رکھیں کہ جب وہ سو جائے تو سورۂ یٰسین پڑھ کر اس کے دونوں کانوں میں دم کر دیں۔ اس عمل کو اگر لگاتار روزانہ نہ کر سکیں تو ہفتے میں دو بار ورنہ ایک بار ضرور کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے مظہر میں سدھار پیدا ہوگا۔ اس میں اطاعت کا جذبہ ابھرے گا انشاء اللہ۔ نماز روزے کی پابندی بھی کرے گا اور اپنے بڑوں کے حکم کی تعمیل کی بھی اسے توفیق ہوگی۔ میں دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کے گھرانہ کو اثرات سے بھی نجات دے اور دیگر مسائل و مصائب سے بھی۔

میرا برج وستارہ کیا ہے؟

سوال از: فرح دیبا۔

"دستخط بولتے ہیں" اس میں اپنی شخصیت کے بارے میں مکمل معلومات جاننے کے بعد میں سوچ میں رہنے لگی کہ آپ جیسی بزرگ ہستی کو اللہ نے علم و عملیات دونوں چیزوں سے مالا مال کر رکھا ہے۔ اللہ آپ کی اس محنت کو مقبول کرے اور آپ کو اور بلندی پر اٹھائے اور آپ کے طفیل میں ہمیں اور "طلسماتی دنیا" کے جتنے بھی پڑھنے والے ہیں ان سب کو اس علم سے نفع حاصل کرنے کی پوری ہدایت دے آمین۔

حضرت میری تعلیم انگریزی اسکول کی ہے اس لئے خط میں کہیں بھی غلطیاں ہوں تو برائے مہربانی اسے درست فرمائیں۔ شکریہ۔

حضرت میرے اسکول سرٹیفکیٹ میں پیدائشی تاریخ ۵/۸/۱۹۷۸ ہے اور گھر والے کہتے ہیں کہ ۸/۹/۱۹۷۸ ہے کیا اس مہینے کی وجہ سے میرے نام وستارے میں کچھ فرق ہوگا؟

حضرت میں اپنے نام کا عدد اور بروج اور ستارہ کونسا ہے جاننا چاہوں گی اور آپ سے ایک اور مشورہ چاہتی ہوں کہ اگر میں اپنا نام بدلنا چاہوں تو کونسے حروف سے تبدیل کروں صحیح مشورہ دیں میں آپ کی احسان مند رہوں گی۔

آپ نے حضرت میری شخصیت کے بارے میں بالکل صحیح فرمایا اور انشاء اللہ میں اپنے غصہ پر قابو پانے کی پوری کوشش کروں گی۔ دراصل حالات کی وجہ سے مجھ میں یہ بیماری ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اچھے ماحول کی ضرورت ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے گھر کا ماحول دینی ہے، میری امی کافی وقت ذکر میں گزاری ہیں۔ مجھ سے بڑے بھائی جماعت کے کام سے جڑے ہوئے ہیں، میں نے دو سالہ عالمہ کا کورس کیا ہے اور اب گھر میں بچوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہوں اور ایک سال اس رسالہ کو میں ہر مہینے پڑھتی ہوں کئی بار دل میں خیال آیا کہ میں آپ کو خط لکھوں اور اپنے گھر کے مسائل کا حل معلوم کروں، حکم ربی سے آج موقعہ ملا

ہے۔آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے اپنی زندگی میں کئی بار حادثات سے دوچار ہونا پڑے گا تو وہ ہو چکا ہے میری تین بار بات پکی ہو کر ختم ہوگئی بغیر کسی وجہ کے دوسرا یہ کہ میں سفلی سحر کی شکار ہو چکی ہوں مجھے پورے چار سال لگے اپنی بندش توڑنے کے لئے لیکن بندش ٹوٹنے کے بعد میرے لئے رشتہ آتے ہیں مگر پکے نہیں ہوتے۔ دیکھ کر چلے جاتے ہیں اور پھر کوئی جواب نہیں آتا میں نے چار مہینے "یالطیف اور یاعزیز" کا ورد کیا لیکن ناکام رہی۔ تیسرا مسئلہ مجھ سے بڑے بھائی ہیں ان کا نام محمد عادل ابن فریدہ ہے ان کو ہر کام میں ناکامیابی ہی ملتی ہے پچھلے سال ۲۰۰۴ء/۳/۲۱ میں ان کا نکاح ہوا تھا لیکن ایک مہینے میں ان کی طلاق ہوگئی۔لڑکی کا نام تسمیہ بنت بلقیس تھا۔ان تمام حادثوں کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا جیسے زندگی رک گئی ہے۔ان تمام مسئلوں کا حل کیا ہوگا ضرور بتائیں۔ میں حضرت آپ کا زیادہ وقت لینے کی معافی چاہتی ہوں۔ اگر آپ میرے سوالوں کا جواب دیں گے تو آپ انہیں مختصر کر کے دیں کیونکہ میری وجہ سے میں دوسرے قارئین کے سوالوں کو رد نہیں کروانا چاہتی۔اللہ آپ کو جزائے خیر دے گا۔اگر آپ ہمارے گھر کے ان تمام مسئلوں کو کس طرح حل کریں یا کوئی مشورہ دیں تو بہت مہربانی ہوگی۔دعا میں خاص یاد رکھیں۔اللہ حافظ۔

جواب

"دستخط بولتے ہیں" کا کالم حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے کامیابی کے ساتھ چھپ رہا ہے اور لوگوں کو اپنے بارے میں ایک جچا تلا اندازہ ہو کر اپنی اصلاح کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ پڑھنے والوں کو اپنی اصلاح کرنے کا موقعہ اور اللہ کی طرف سے توفیق بھی عطا ہو یہی اس کالم کی کامیابی ہے۔ہم نے آپ کے بارے میں بھی جو کچھ قیاس کیا تھا۔آپ کے دستخط دیکھنے کے بعد اللہ کا فضل ہے وہ درست نکلا اور آپ نے اپنی کمزوریوں کی تصدیق بھی کردی۔ جو آپ کے حقیقت شناس ہونے کی علامت ہے۔ جو لوگ اپنی کمزوریوں کا ادراک کر لیتے ہیں اور اپنی غلطیوں کو مان لیتے ہیں ان ہی کو اپنی اصلاح کرنے کی توفیق ہوتی ہے اور جو لوگ اپنی غلطیوں کو تسلیم نہیں کرتے اور رہنماؤں سے الجھنے لگتے ہیں تو انہیں یہ سزا ملتی ہے کہ وہ ہمیشہ غلطیوں میں مبتلا رہتے ہیں اور غلطیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں۔

آپ کے اسکول سارٹیفکیٹ کی تاریخ ۱۵راگست ۱۹۷۸ء ہے جب کہ آپ کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ آپ ۸رستمبر ۱۹۷۸ء کو پیدا ہوئی تھیں۔ ان دونوں تاریخوں میں ایک مہینے فرق ہے جو بہت زیادہ ہے۔اس فرق کی وجہ سے آپ کے برج اور ستارے کا تعین کرنا مشکل ہے۔اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۵راگست ۱۹۷۸ء مان لیں تو آپ کا برج اسد اور ستارہ شمس ہے اور اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۸رستمبر ۱۹۷۸ء مان لیں تو آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔اگر آپ کا برج اسد مان لیں تو پھر آپ کے نام کا پہلا حرف الف رم ہو تو بہتر ہے۔اور اگر آپ کا برج سنبلہ مان لیں تو آپ کے نام کا پہلا حرف ب یا غ ہو تو بہتر ہے۔اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۵راگست ۱۹۷۸ء مان لیں تو آپ کے نام کا مفرد عدد دو ہونا چاہئے اور اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۸رستمبر ۱۹۷۸ء مان لیں تو آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ ہونا چاہئے۔ ۸ ہے اور آٹھ کا عدد تاریخ پیدائش کے دونوں عددوں سے ٹکراتا ہے۔

آپ نے اپنے اور اپنے گھر کے جو حالات بیان کئے ہیں وہ بلاشبہ قابل تشویش ہیں اور اس طرح کے حالات میں زندگی بکھر کر رہ جاتی ہے۔ اور دل ودماغ کا سکون ختم ہو جاتا ہے۔اور انسان مایوسی کی طرف بڑھنے لگتا ہے لیکن دین اسلام کی تعلیمات ہمیں یہ بتاتی ہے کہ کسی بھی صاحب ایمان کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت مایوس نہیں ہونا چاہئے حالات کتنے بھی پراگندہ کیوں نہ ہوں ایک مسلمان کو اللہ کی رحمتوں سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ بے شک یہ بات باعث دکھ ہے کہ آپ کا رشتہ کئی بار طے ہونے کے بعد ختم ہو گیا ہے اس بات کو ہم بدنصیبی سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں اور یہ بندش، گردش یا آسیبی اثرات کی بنا پر ممکن ہے۔لیکن اس بارے میں مثبت ترین بات یہ ہے کہ شادی وہیں ہوتی ہے جہاں آسمانوں پر طے ہو۔ممکن ہے کہ ابھی تک کسی ایسی جگہ سے پیغام نہ آیا ہو جو ازراہ تقدیر آپ کا شریک حیات بننے والا ہے اس لئے منگنیاں لگ لگ کر ٹوٹتی رہیں۔

اب آپ ایسا کریں کہ ہر بدھ کو سورۂ یوسف کی تلاوت کیا کریں۔ بعد نماز عصر اور بعد نماز مغرب تین سو مرتبہ "یَا مُعْطِیُ" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد اچھے پیغامات موصول ہوں گے اور جہاں شادی ہونا مقدر ہوگا وہاں آپ کی شادی ہو جائے گی۔

اپنے بھائی عادل سے کہیں کہ وہ روزانہ "یَا سَلَامُ یَا لَطِیْفُ یَا رَزَّاقُ" تین سو مرتبہ صبح شام پڑھا کریں اور ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے ان کے تمام مسائل آہستہ آہستہ حل ہو جائیں گے۔

یہ سن کر افسوس ہوا کہ آپ کے بھائی عادل کی زندگی میں بھی طلاق جیسا حادثہ پیش آیا۔طلاق حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔اچھے مسلمان حتی الامکان سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہماری دعا

ہے کہ عادل کی زندگی میں آئندہ ایسا دکھ پیش نہ آئے اور ان کی اگلی شریک حیات بہر اعتبار لائق ہو۔

اپنے گھر کے تمام مسائل سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ گھر کے ماحول کو دین دار بنائیں۔ دین دار سے مراد یہ نہیں کہ صرف نماز اور روزے تک خود کو محدود رکھیں۔ نماز روزہ تو اسلام کے بنیادی ارکان ہیں۔ ہماری مراد دین داری سے یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندگی گزارنے کے جو ضابطے مقرر کئے ہیں ان سے سرمو انحراف نہ ہو۔ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو، کسی کی دل شکنی نہ ہو، کسی کی حق تلفی نہ ہو، حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی اہتمام ہو تب ہی حالات سدھریں گے، اور گھر میں اللہ کی رحمتیں برسیں گی۔

آپ کی خوبی یہ ہے کہ آپ نے اپنی کوتاہیوں کو محسوس کرلیا ہے۔ اس لئے ہم یقین کرتے ہیں کہ آپ ہمارے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے کی کوشش کریں گی اور آپ خود اپنے گھروالوں کے وسیلۂ نجات بن جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جنات کی ریشہ دوانیاں

سوال از: روبینہ ــــــــــ کراچی (پاکستان)

عرض یہ ہے کہ ایک سال ہوگیا ہے۔ ہمارے گھر میں کسی نے پسلی کرواکر جنات کو چھوڑ دیا ہے اور اس کی وجہ سے ہمارے گھر کے تمام افراد بہت پریشان ہیں اور گھر کے سب افراد بیمار رہتے ہیں اور جب گھر میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ جنات پڑھنے نہیں دیتے ہیں۔ اور گھر کے دوسرے افراد کوئی بھی وظیفہ کرتے ہیں یا کسی عامل سے علاج کرواتے ہیں تو وہ اس عمل کو مکمل نہیں ہونے دیتے ہیں۔ وہ سب کو چھوڑ کر میری جان لینے کی کوشش کرتا ہے میں اپنے گھر میں سب سے چھوٹی اور کمزور ہوں۔ رات کو سونے نہیں دیتا گلا گھونٹتا ہے، مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا میری آپ سے گزارش ہے کہ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ مجھے اور میرے گھروالوں کو اس سے نجات مل سکے اور جو بھی آپ عمل بتائیں اس کو کرنے سے میں نقصان سے محفوظ رہوں۔ میں اپنے اس سوال کا جواب طلسماتی دنیا پڑھنے کی خواہش مند ہوں اللہ مایوس نہ کریں اور جلد جواب دیں۔

جواب

آپ چالیس دن تک روزانہ ایک مرتبہ سورۂ بقرہ کی تلاوت بہ آواز بلند اپنے گھر میں کرائیں اور تلاوت کے وقت ایک بالٹی میں پانی بھر کر رکھ لیا کریں تلاوت سے فارغ ہوکر اس پانی پر ہر روز دم کرکے گھر میں سب لوگوں کو پانی میں پلائیں اور گھر کی سب دیواروں پر اس پانی کو چھڑکیں جو لوگ جنات کے اثرات میں ہوں ان کا چہرہ اس پانی سے دھلوائیں۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت صبح ۸ بجے سے دوپہر بارہ بجے کے درمیان میں پڑھیں یا کسی سے پڑھوائیں۔ سورۂ بقرہ کے اول وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ تو ہوگیا دن میں کرنے کا عمل اور رات کو عشاء کی نماز کے بعد روزانہ بہ آواز بلند گھر کے صحن میں کھڑے ہوکر کسی سے اذان دلوائیں اور اس عمل کو بھی ۴۱ دن تک جاری رکھیں۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت آپ خود بھی کرسکتی ہیں۔ اور چاہیں تو کسی اور سے بھی کراسکتی ہیں کوئی اور عورت ہو یا مرد لیکن عشاء کے بعد اذان آپ کسی مرد ہی سے دلوانی چاہئے اس کے علاوہ اصحاب کہف کے نام کسی عامل سے لکھوا کر آپ اپنے گلے میں تعویذ بنا کر ڈالیں اور بہتر ہے کہ گھر کے سبھی افراد کے گلے میں ڈلوادیں۔ انشاء اللہ ان اسماء کی برکت سے جنات حملہ آور نہیں ہوسکیں گے اصحاب کہف کے نام یہ ہیں۔ اور درج ذیل ہی طریقہ سے ان کو کاغذ پر لکھنا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الھی بحرمۃ یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، اذر فطیونس، کشا فطیونس، تبیونس یوانس بوس وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْر وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَھَدَاکُمْ اَجْمَعِیْن۔ وَبِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔ ان اسماء کو کالی روشنائی ہی سے لکھوالیں زعفران سے لکھوانے کی ضرورت نہیں۔ رات کو سونے سے پہلے آیت الکرسی چاروں قل اور ۱۳ مرتبہ "یَارَقِیْبُ" پڑھ کر تین بار تالیاں ضرور بجادیا کریں۔ انشاء اللہ جہاں تک آپ کی تالیوں کی آواز جائے گی وہاں تک کسی بھی طرح کی چیز اثر انداز نہیں ہوگی۔ دعا گو ہوں اللہ آپ کو اور آپ کے گھروالوں کو ان اثرات بد سے نجات عطا کرے (آمین)

شاگرد بننے کی خواہش

سوال از: محمد شرف الدین ــــــــــ ممبئی

تقریباً نو سال سے طلسماتی دنیا پڑھ رہا ہوں اور اللہ کے فضل وکرم سے ہاشمی روحانی مرکز کی تقریباً سبھی کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔ ان نو سالوں کے مطالعے کے بعد اس ناچیز کے دل میں ایک خواہش پیدا ہوئی جناب والا اس ناچیز کو اپنے شاگردوں میں جگہ دیں تو میں اپنے آپ کو

خوش قسمت سمجھوں گا۔ میں حافظ قرآن تو نہیں ہوں، قرآن دیکھ کر پڑھ لیتا ہوں اور ہمیشہ تلاوت جاری ہے۔ بعد نماز فجر آدھا پونا سپارہ تو پڑھ لیتا ہوں کچھ قرآن کی سورتیں یاد ہیں، سورۂ یٰسین، سورۂ واقعہ، سورۂ جن، سورۂ مزمل، سورۂ فتح، سورۂ رحمٰن، سورۂ صافات اور تیسویں پارے کی تقریباً سورتیں یاد ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ معمولی معلومات بھی ہیں جو روحانی مرکز کی کتابوں سے حاصل ہوئی ہیں۔ مثلاً رجال الغیب اور ان کی سمت، وقت کی جانکاری، نقش کے اقسام اور ان کی چالیں، بخورات، حروف کے متعلق معلومات، پرہیز جلالی وجمالی، حصار، قلم بنانے کے طریقے بس یہ ادنیٰ معلومات ہیں۔ صرف کتابوں کے مطالعہ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ استاد نہ ہو۔ تقریباً آٹھ سال سعودی عرب میں کام کیا ہوں۔ بدر کے مقام پر اللہ کے فضل وکرم سے دوبار حج میں بھی شریک رہا۔ بس اور کیا چاہئے۔ اب فرصت ہے تو یہ وقت اگر کسی کی مدد مصیبت میں کام آجائے تو بہتر ہے۔ اکثر ایسی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ فلاں کا کاروبار ٹھپ ہوگیا فلاں کا گھر اچھا چل رہا تھا، آپس میں نااتفاقی ہوگئی، گھر کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے، گھر میں نحوست آگئی بچے ماں باپ کو دیکھتے نہیں۔ کوئی ہمیشہ بیمار رہتا ہے، دوا اثر نہیں کرتی پھر انسان گھبرا کر اشتہاری لٹیرے باباؤں کے پاس گھٹنے ٹیک دیتا ہے، بابا کو نوٹ سے مطلب ہے پہلے تو بابا کا نہ کوئی اتا پتہ ہے نہ کوئی ٹھکانہ، بے چارہ غریب بے موت مارے جاتے ہیں۔ گھبرا کر کبھی کبھی مسلمان غیر مسلموں کے پھندے میں بھی پھنس کر ایمان خراب کر لیتے ہیں اگر ان سے کوئی پوچھے تو یہی کہتے ہیں کہ کیا کریں ہماری مصیبت میں کوئی کام نہیں آیا۔ بہرحال ہر طرف سے غریب آدمی مارا جاتا ہے۔ اگر ایسے لوگوں کے لئے ہماری محنت اور آپ کی عنایت کام آگئی تو پھر اس سے بڑھ کر نیکی اور کیا ہوسکتی ہے اگر ان جمہور لوگوں کے لئے اپنی طرف سے کچھ خرچ لگ بھی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، چھوٹا منہ بڑی بات میں کہنا نہیں چاہتا۔ ایک واقعہ جو میرے سامنے گزرا ہے ایک صاحب بڑے پریشان حال تھے کسی نے ایک صاحب کا ایڈریس دیا کہ ہاں جاؤ ٹھیک ہوجائے گا بے چارے وہاں گئے تو ان پیر صاحب نے ان سے کچھ پیسے طلب کئے جو وہ رقم تھی دس ہزار کے قریب تھی۔ بولے اگر تم نہیں دو گے تو تمہارا لڑکا مرجائے گا۔ بے چارے گھبرا گئے اور پیر صاحب لے یہ وقت اچھا ہے علاج کردوں گا ورنہ آنے والے پندرہ دن میں اس کے بعد میں بتا نہیں سکتا۔ اگر نہیں دے سکتے تو علاج نہیں کرسکتا۔ بے چارے اپنا منہ لٹکا کر آگئے۔ کہتے ہیں جس کو اللہ رکھے اس کو کون چکھے کیا تھا کیا نہیں تھا اللہ جانے۔ پندرہ دن گزر گئے ایک مہینہ ہوا لڑکا صحیح سلامت رہا کچھ ہوا نہیں ایسا چلتا ہے، دھمکا کر بھی نوٹ وصول کر لیتے ہیں ان لوگوں کو مرنے کا خوف نہیں ہے ایسے بہت کیس ملتے رہتے ہیں۔ ان سب حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ بیکار وقت گنوانے سے اچھا ہے کچھ سیکھ کر مجبوروں کی مدد کروں۔ اگر آپ کی اجازت ہے اور میں آپ کی شاگردی کے قابل ہوں تو مجھے اطلاع دیں اور کیا چیزیں چاہئے لکھیں جواب کا۔

جواب

جو لوگ صحیح العقیدہ ہوتے ہیں اور عقل سلیم سے بھی بہرہ ور ہوتے ہیں وہ روحانی عملیات کے میدان میں قدم رکھنے سے پہلے کسی بھی صاحب علم اور صاحب فن سے رابطہ قائم کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ صرف روحانی عملیات کی کتابیں پڑھنے پر قناعت نہیں کرتے اور روحانی عملیات کی کتابوں کی ورق گردانی بھی وہی لوگ کرتے ہیں جو کسی قدر حقیقت پسند ہوتے ہیں ورنہ آج کل کے عاملین کا حال تو یہ ہے کہ ایک آدھ کتاب پڑھ کر ہی عملیات کی دکان کھول بیٹھ جاتے ہیں اور صرف اپنا حلیہ بدل کر اور صرف ایک بورڈ آویزاں کرکے تعویذ گنڈے شروع کردیتے ہیں۔ آپ نے روحانی عملیات کے میدان میں قدم رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کرکے سلامت روی کا ثبوت دیا ہے۔ اگر آپ نے محنت وریاضت سے وابستگی اختیار رکھی اور روحانی عملیات کے قواعد وشرائط کا ملحوظ رکھا تو انشاءاللہ آپ کو اس فن کی تمام باریکیوں کا علم بھی حاصل ہوجائے گا اور آپ اس لائن میں کماحقہ کامیابی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

آپ کی رہنمائی کے لئے ہم یہ بھی عرض کردیں کہ روحانی عملیات کے میدان میں قدم رکھتے ہی جن تابع کرنے اور مؤکل تابع کرنے کی فکر میں لگ جاتے ہیں اور اپنا وقت ضائع کرتے ہیں جب کہ یہ چیزیں بہت بعد کی ہیں۔ شروع میں دوسری ریاضتوں پر دھیان دینا چاہئے اس کے بعد جن تابع کرنے اور مؤکل کو مطیع کرنے کی باری آتی ہے جب کہ عام طور پر لوگ مؤکل تابع کرنے ہی سے عملیات کی شروعات کرتے ہیں اور ناکام ہوکر روحانی عملیات سے بدظن ہوجاتے ہیں۔

اس کے بعد ہم یہ بھی عرض کردیں کہ دوران ریاضت وتعلیم اگر آپ نے تعویذ گنڈے نہ کریں تو بہتر ہے۔ تعویذ گنڈے کرنے کی شروعات اسی وقت کریں جب آپ کو مکمل معلومات بھی حاصل ہوجائیں اور آپ ضروری ریاضتوں کا سفر طے کرسکیں۔ اگر اس دوران کوئی آپ سے علاج کی

فرمائش کرے تو آپ معذرت کے پیش کردیں یا پھر کسی معقول عامل کا پتہ بتادیں۔

آپ نے کسی پیر صاحب کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے کسی کو خوف زدہ کر کے دس ہزار روپے طلب کر لئے اور کہا کہ اس رقم کا انتظام نہیں کروگے تو تمہارا لڑکا مرجائے گا روحانی عملیات کے میدان میں ایسے عاملین جگہ جگہ اپنا ٹھیکہ جمائے بیٹھے ہیں جو لوگوں کو خوف زدہ کر کے اپنا الوسیدھا کرتے ہیں اور نفسیاتی طور پر ہر انسان ڈرپوک ہی ہوتا ہے اسلئے ڈر جانا اور خوف زدہ ہوجانا ایک فطری امر ہے۔ اس فطری امر کا فائدہ عاملین اٹھاتے ہیں اور لوگوں کا بے وقوف بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ عاملین کا یہ کہنا میعاد پوری ہوگئی ہے یا پھر اب علاج ممکن نہیں ہے یا اگر اتنی رقم کا بندوبست نہیں کیا تو یہ فلاں شخص مرجائے گا یا فلاں تباہی آجائے گی اس طرح کا خوف وہراس پھیلا کر نام نہاد قسم کے عاملین دونوں ہاتھوں سے اللہ کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں۔

اللہ سے میری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس طرح کی حرکات اور اس طرح کے کرتوت سے محفوظ رکھے اور آپ صحیح علم صحیح عقیدے اور صحیح طریقے سے عوام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

آپ کسی اور عامل سے چاہیں رجوع کرسکتے ہیں یا پھر ہم سے بھی رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں لیکن رہنمائی جس سے بھی حاصل کریں اس کے کاربندر ہیں اور تمام قواعد وشرائط کو ملحوظ رکھ کر اس لائن کی معلومات حاصل کریں اسی میں کامیابی کا امکان ہے اور اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ اگر ہم سے رہنمائی حاصل کرنی ہو تو اپنے دو عدد فوٹو بھجوائیں اور دوسو روپے کا منی آرڈر کریں۔

مولانا اسعد مدنی اور طلسماتی دنیا

سوال از: عزیز احمد قاسمی ـــــــــ بھاگلپور۔

فروری مارچ ۱۹۹۸ء میں طلسماتی دنیا کا روحانی ڈاک نمبر شائع ہوا تھا۔ اس روحانی ڈاک نمبر میں کسی صاحب کا ایک سوال تھا جس کا عنوان تھا ''مولانا اسعد مدنی اور طلسماتی دنیا'' اس سوال کے تحت سائل نے لکھا تھا آپ کے رسالے میں مولانا اسعد مدنی صاحب پر جو مضمون شائع ہوا ہے وہ بالکل برمحل اور برموقعہ ہے آپ کا یہ اقدام نہایت قابل ستائش ہے ایسے لوگوں کی آج سخت ضرورت ہے جو انصاف اور اعتدال پسندی کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔

''ہم نے زندگی میں کبھی حق بات لکھتے وقت اس بات کی پرواہ نہیں کی ہے کہ پڑھنے والوں پر اس کے اثرات کیا مرتب ہوں گے اور چہروں پر طوفان بکھریں گے یا سکون ٹھاٹھیں مارے گا۔''

اس کے بعد آپ نے بالفاظ صریح یہ لکھا تھا۔

''مولانا اسعد مدنی نے دارالعلوم دیوبند کو اپنی تحویل میں لینے کے بعد دارالعلوم دیوبند کے نظام میں چار چاند لگادیئے ہیں انہوں نے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے بعد دارالعلوم دیوبند کے وقار میں اضافہ کیا ہے اور اس کی عظمت وعزت میں اضافہ کرنے کے ساتھ انہوں نے ملازمین کو بھی خوش حالیاں عطا کی ہیں اور انہوں نے شورائی نظام کو بھی متاثر نہیں ہونے دیا ہے۔

اس کے بعد آگے چل کر ایک دعا بھی کی تھی جو شاید اسی وقت قبول ہوگئی ہوگی اور اس کے اثرات اب ظاہر ہورہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا۔

ہماری دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیوبند کے دونوں مدرسوں کے درمیان جو اختلاف ہے وہ رفع ہو اور مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم صاحب کے درمیان کی دیواریں گرجائیں اور دارالعلوم دیوبند کے تمام طلباء اور ملازمین کے ساتھ انصاف ہو۔ (بحوالہ روحانی ڈاک نمبر ۱۹۹۸ء)

اب یہ سننے میں آرہا ہے کہ مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم کے درمیان اختلاف ختم ہوکر دوستی قائم ہوگئی ہے تو یہ سب آپ کی مخلصانہ دعاؤں کا اثر ہے ورنہ بظاہر یہ بات ممکن نظر نہیں آتی تھی کہ یہ دونوں حضرات ایک دوسرے کے قریب ہوسکیں گے۔ حق تو یہ ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا نے وقتاً فوقتاً جو پیش گوئیاں کیں تھیں وہ بھی سب پوری ہوئیں اور ادارہ طلسماتی دنیا نے وقتاً فوقتاً جو دعائیں کی تھیں ان کے اچھے اثرات بھی ظاہر ہوئے۔ آپ نے بھاجپا کے بارے میں جو کچھ لکھا تھا وہ بھی پورا ہوا اور آپ نے نام نہاد مسلم لیڈروں کے بارے میں جو کچھ فرمایا تھا وہ بھی پورا ہوکر رہا۔ اگر یہ کہا جائے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا ایک ایسا چراغ معرفت ہے جو مسلمانوں کو آگہی اور عرفان کی دولتیں عطا کررکھا ہے تو قطعاً غلط نہیں ہوگا، ماہنامہ طلسماتی دنیا کے جون ۱۹۹۵ء کے شمارے میں آپ نے لکھا تھا۔

''قضیۂ دارالعلوم کے وقت کرنے کا کام یہ تھا کہ ہم خاندان قاسمی اور خاندان مدنی کے درمیان کھڑی کی جانے والی دیواروں کو گرانے کی خدمت انجام دیتے اگر قاری طیب صاحبؒ کے درمیان مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم کو ایک کرنے کی کوشش کی جائے تو حالات ہی دوسرے ہوتے اور دارالعلوم دیوبند ان تمام رسوائیوں سے محفوظ رہتا جن سے تمام تر

نیکیوں کے باوجود وہ ابھی تک محفوظ نہیں ہے۔ جھگڑے سے پیدا ہونے والی رسوائیوں کے باوجود دارالعلوم دیوبند مولانا سید اسعد مدنی کی نگرانی میں اور مولانا مرغوب الرحمٰن کے اہتمام میں ترقی اور استحکام کی جن راہوں سے گزر رہا ہے وہ ارباب بصیرت سے مخفی نہیں ہے۔"

آپ کے قلم سے نکلی ہوئی تحریریں خلوص وللّٰہیت پر مشتمل تھی اور آج ان تحریروں کے اثرات ظاہر ہورہے ہیں۔ آج خاندان قاسمی کے افراد نے شاید اپنی غلطیوں کا اعتراف کرلیا ہے اور انہوں نے ان مولانا اسعد مدنی کو اپنا دوست اور محسن مان لیا ہے جن کی مخالفت کرنے ہی میں ان کے لیل ونہار گزرتے تھے۔ ہمیں یاد ہے کہ قضیۂ دارالعلوم کے وقت کیسے کیسے زہریلے پوسٹر مولانا اسعد مدنی کے خلاف چھاپے گئے اور کیسے کیسے گندے پمفلٹ خاندان مدنی کے خلاف دیوبند کی گلیوں میں تقسیم ہوئے۔ آج ان ہی مولانا اسعد مدنی کے سامنے خاندان قاسمی کے نونہال دوزانوں بیٹھے ہیں اور مولانا اسعد مدنی اپنا خیر خواہ تصور کررہے ہیں۔ کاش یہ لوگ اسی وقت سنبھل جاتے جس وقت آپ نے ان کی رہنمائی کی تھی تو دارالعلوم دیوبند کو ان رسوائیوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا جن سے وہ دوچار ہوا۔

ہاشمی صاحب! آپ نے جولائی ۱۹۹۵ء کے شمارے میں فرمایا تھا۔

"کہ میں بدلائل وبراہین سے یہ ثابت کروں گا کہ مولانا اسعد مدنی اس ملت کے کون ہیں اور ان کے سوا کون امیر الہند بننے کا مستحق ہے۔؟"

لیکن دس سال گزرنے کے بعد ابھی تک آپ نے مولانا سید اسعد مدنی کی شخصیت پر کھل کر کوئی مضمون نہیں لکھا ہے اس میں کیا مصلحت ہے۔ کیا آپ ان کی شخصیت پر کھل کر اظہار خیال کرنے کے لئے کسی خاص وقت کے منتظر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ اس پر بھی روشنی ڈالیں کہ مولانا اسعد مدنی کے صاحب زادے مولانا محمود مدنی کے بارے میں آپ کے خیالات کیا ہیں۔ کیا یہ سچ مچ مولانا اسعد مدنی کے صحیح جانشین ثابت ہوسکیں گے اور کیا امت کے لئے ان سے خیر خواہی کی امیدیں کی جاسکتی ہیں۔؟

حضرت قاری طیب صاحبؒ سے متعلق جو سیمنار ہونے والا ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔؟ کیا اس صلح کے بعد جو مولانا اسعد مدنی اور مولانا سالم کے درمیان ہوگئی ہے اس سیمنار کا کوئی فائدہ ہے کیا اس سے دارالعلوم دیوبند کی عظمت میں کوئی تقویت پیدا ہوگی۔؟ اس بارے میں صرف ہم ہی نہیں ہزاروں لوگ آپ کی رائے جاننے کے خواہش مند ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے اس خط کو طلسماتی دنیا میں شائع کرکے اس کا جواب مرحمت فرمائیں گے۔

جواب

ہم ذاتی طور پر نہ مولانا اسعد مدنی کے مخالف رہے نہ مولانا سالم کے۔ یہ دونوں ہی حضرات ہمارے لئے ہمیشہ قابل احترام رہے البتہ نظریاتی طور پر ہمیں ان دونوں ہی سے بعض اوقات میں اختلاف رہا اور اس کا اظہار کرنے میں ہم نے کوئی تکلف بھی نہیں برتا ہم ان خوشامدیوں میں کبھی شامل نہ ہوسکے جو ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنے ذاتی مفادات کی خاطر بزرگوں اور علماؤں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور حاشیہ بردار ہونے کا ثبوت فراہم کرتے ہیں اور دراصل ایسے ہی لوگ بزرگوں اور علماؤں کو غلط راستوں پر ڈالتے ہیں۔

ہمیں یاد ہے کہ چند سال پہلے ہم نے مولانا اسعد مدنی سے بذات خود کہا تھا کہ آپ اس باہمی اختلاف کو ختم کردیں اور مولانا سالم سے دوستی کا ہاتھ بڑھالیں۔ ہمیں یاد ہے کہ اس وقت مولانا معمولی درجہ کے تأمل کا اظہار کیا تھا لیکن کسی طرح کی بحث نہیں کی تھی اور اندازہ یہ ہوتا تھا کہ انہیں ہماری بات ناگوار نہیں گزری جب کہ دونوں طرف کے حاشیہ برداروں کا حال یہ تھا کہ وہ اپنے اپنے علماؤں کی تعریف کرتے تھے اور مدمقابل کو نیچا دکھانے کے لئے ہر طرح کے الزام لگاتے تھے تاکہ اپنے من پسند بزرگ کی خوشنودی حاصل ہوسکے اس طرح کی باتوں سے اختلاف کو بڑھاوا ملتا تھا۔ کاش دونوں ہی طرف سے حاشیہ بردار صلح صفائی کی کوشش کرتے تو یہ صلح جو بہت بعد میں ہوئی پہلے ہی ہوجاتی۔

یادش بخیر ۱۹۶۵ء میں جب دیوبند میں مجلس مشاورت کا ایک جلسہ ہوا تھا اور یہ جلسہ ایک ہنگامہ کی نذر ہوگیا تھا اس وقت مولانا اسعد مدنی پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے ہی دارالعلوم دیوبند کے طلباء کو استعمال کرکے اس جلسے کو خراب کیا ہے۔ اس جلسے میں مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ، ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی، پنڈت سندر لال جیسے حضرات موجود تھے اور جس وقت طلباء نے یورش کی اس وقت مفتی فضیل الرحمٰن عثمانی اپنا مقالہ پڑھ رہے تھے اس کے بعد طلباء نے دارالعلوم دیوبند میں جاکر توڑ پھوڑ کی اور مولانا طاہر گیاوی نے طلباء کی باگ ڈور سنبھالی اور جمعیۃ الطلباء کا نعرہ بلند کیا۔ اس وقت مولانا اسعد مدنی پر یہ الزام بھی لگایا تھا کہ وہ مجلس شوریٰ کے ممبر بننے کے خواہشمند ہیں اور وہی یہ سب کچھ کرارہے ہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ اس وقت مولانا منظور نعمانی نے بھی مولانا اسعد مدنی کی مخالفت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اس طرح رکنیت شوریٰ حاصل کرنے سے ہزار بار توبہ۔ لیکن بعد کے حالات نے یہ

ثابت کردیا کہ اگر مولانا اسعد مدنی کو مجلس شوریٰ کا ممبر بنادیا تھا تو وہ حالات ہرگز ہرگز پیدا نہ ہوتے جو بعد میں پیدا ہوئے۔

قضیۂ دارالعلوم دیوبند کے موقعہ پر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے چھوٹے صاحبزادے مولانا اسلم قاسمی نے بھی ایک بار یہ تجویز پیش کی تھی کہ مولانا اسعد مدنی کو مجلس شوریٰ کا ممبر بنادیا جائے تا کہ یہ آپسی اختلاف ختم ہوجائے لیکن ان کی اس تجویز کو مولانا سالم کے حواریوں نے نہ صرف ٹھکرادیا بلکہ مولانا اسلم قاسمی پر یہ الزام بھی لگایا کہ یہ دوسرے گروپ سے مل گئے ہیں۔ اسی لئے اسی طرح کی تجاویز پیش کررہے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ مولانا سالم صاحب کی جماعت کی نادانیوں نے دارالعلوم دیوبند کو اپنے ہاتھوں سے گنوایا اور اس کے بعد جو کچھ مقدمہ بازیاں ہوئی وہ بھی حضرت قاری طیب صاحب کے مزاج اور ان کی منشاء کے خلاف ہوئیں۔ حد یہ ہے کہ وہ دارالعلوم جو مادر علمی کے مقابلے میں قائم کیا گیا وہ بھی حضرت قاری طیب صاحب کے مزاج کے اور منشاء کے خلاف تھا۔ حضرت قاری طیب صاحب نہیں چاہتے تھے کہ مادر علمی کے مقابلے میں کسی مدرسے کی داغ بیل ڈالیں۔ جس وقت وقف دارالعلوم دیوبند کی بنیاد پڑی اس وقت افریقہ وغیرہ سے کچھ مخلص حضرات دیوبند تشریف لائے اور انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ دارالعلوم دیوبند کے نام پر دوسرا دارالعلوم قائم نہیں ہونا چاہئے ہم مدرسہ چلانے کے لئے اور مدرسہ قائم کرنے کے لئے خطیر رقم دینے کو تیار ہیں لیکن وقف کے حضرات دارالعلوم دیوبند کے نام استعمال کرنا چھوڑ دیں اور مدرسہ کا نام دوسرا تجویز کرلیں۔ لیکن ان حضرات کا یہ مشورہ قبول نہیں کیا گیا اور لڑائی کو جاری رکھا گیا۔ کاش اس وقت ارباب اخلاص کی بات کو مان لیا جاتا تو مسلک دیوبند کی بدنامی نہ ہوتی اور نہ علماء کی انانیت کا پروپیگنڈہ ہوتا۔ کسی بھی اختلاف کا ۲۵ سال تک کھنچ جانا معمولی بات نہیں ہے جو اسلام تین دن تک کسی سے ناراض رہنے کی اجازت نہ دیتا ہو اس اسلام کے ماننے والے بلکہ اس اسلام کی تبلیغ کرنے والے حضرات ۲۵ سالوں تک ایک دوسرے سے نہ صرف ناراض رہے بلکہ ایک دوسرے کے خلاف مقدمہ بازی بھی کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ ارباب اخلاص اور ادارہ طلسماتی دنیا کی دعائیں رنگ لائیں اور ان دونوں کے درمیان کسی بھی طرح صلح ہونے کی نوبت نہ آئے۔ بعض عقل مندوں کا کہنا ہے کہ علماء کی یہ صلح امریکہ کے صدر بش کے مشورے پر ہوئی ہے کیونکہ وہ ان سے کچھ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور علماء کا اختلاف اس کے مفادات میں حارج بن رہا تھا۔ بعض حضرات کی رائے ہے کہ یہ صلح صرف لین دین کی بنیاد پر ہوئی ایک خطیر رقم مولانا سالم کو دی گئی اور اس رقم کے وصول کرنے کے بعد انہوں نے مقدمات واپس لے لئے جبکہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ صلح صرف اولادوں کی خاطر ہوئی کیونکہ دونوں کی اولادوں نے مشترکہ کاروبار کا کوئی سلسلہ شروع کررکھا ہے اور اس کاروبار سے دونوں کی اولادوں کا مفاد وابستہ ہے وجہ کچھ بھی رہی ہو لیکن اس صلح سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ وقف کے وہ ملازمین جو اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ جب مقدمہ جیت جائیں گے یا کسی طرح کی مفاہمت ہوجائے گی اور بینکوں میں منجمد سرمایہ وقف دارالعلوم کو مل جائے گا تو ان کی رکی ہوئی تنخواہیں انہیں مل جائیں گی لیکن شاید ان کی یہ خوش فہمی بس خوش فہمی ہی رہے گی۔

مولانا اسعد مدنی کا ساتھ دینے والے اپنی جگہ سب مطمئن تھے اور مطمئن ہیں کیونکہ ان کی تنخواہیں بھی معقول ہیں اور ہر تنخواہیں بروقت مل بھی جاتی ہیں لیکن جن جن حضرات نے مولانا سالم صاحب کا ساتھ دیا تھا وہ سب پچھتا رہے ہیں اور سب مولانا سالم سے ناخوش نظر آتے ہیں۔

مولانا اسعد مدنی کی دور اندیشی ہے کہ انہوں نے دارالعلوم دیوبند پر اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند کے ملازمین کو بھی آسودہ رکھا اور طلباء اور اساتذہ پر بھی اپنا سکہ جمائے رکھا۔ نیز اہل دیوبند پر اپنا اثر قائم رکھا اور وقف دارالعلوم والوں کی ناکامی یہ ہے کہ ان کے ملازمین بھی ان سے بیزار ہیں۔ ان کے طلباء اور اساتذہ بھی ان کی لاپرواہیوں سے شاکی ہیں اور اہل شہر بھی ان کے خلاف واویلے کرتے نظر آتے ہیں۔ ان حالات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ دارالعلوم دیوبند پر مولانا اسعد مدنی نے اپنا اقتدار قائم کرکے ملت اسلامیہ پر احسان عظیم کیا تھا ورنہ یہ دارالعلوم جو مادر علمی کہلاتا ہے اس میں تالے پڑجاتے اور اس کا حشر وہی ہوتا جو آج وقف دارالعلوم کا ہے۔ جس کے بجلی تک کے بل ادا نہیں ہورہے ہیں اور جس کے ملازمین کی تنخواہیں تین تین چار چار مہینوں تک چڑھی رہتی ہیں

آج مولانا سالم صاحب اور ان کی اولادیں بھی مولانا اسعد مدنی کو اپنا محسن اور خیر خواہ بتارہے ہیں اور انہیں امیر الہند ماننے پر مجبور ہیں، یعنی۔

آنچہ دانا کند، کند ناداں　　　　ایک بعد از خرابی بسیار

کاش یہ حضرات اس وقت مولانا اسعد مدنی کی قدر کرلیتے اور اس وقت ان کے ساتھ اپنا سر تسلیم خم کردیتے تو دارالعلوم دیوبند اور مسلک دارالعلوم دیوبند رسوائیوں کی سان پر نہ چڑھتا اور ہزاروں لوگ علماء دین کی

غیبت کرنے سے باز رہتے۔

بہرحال ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ان دونوں حضرات کو صلح صفائی کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کرے اب یہ لوگ باہمی اختلافات سے دور رہیں اور ایک دوسرے کی قدر کریں اور ایک دوسرے کو کمک پہنچائیں۔

بے شک ہم نے مولانا اسعد مدنی کی شخصیت پر روشنی ڈالنے کا وعدہ کیا تھا۔ یہ وعدہ بھی ہم انشاء اللہ عنقریب پورا کریں گے اور ہم محمود مدنی صاحب کے بارے میں کھل کر اظہار خیال کریں گے۔ فی الحال ہماری دعا یہ ہے کہ رب العالمین ہمارے علماء کو اختلافات سے باز رکھے اور کوئی ایسی صورت حال پیدا کرے کہ سبھی علماء ایک دوسرے کی مخالفت کرنے سے باز آجائیں اور ایک دوسرے کے کارناموں کی قدر کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک اور تعاون کا معاملہ کریں کیونکہ علماء کے اختلاف سے نہ صرف ملت بے حیا ہوتی ہے بلکہ دین اسلام کی بھی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے جھگڑے نے جو بظاہر دو عالموں کے درمیان تھا اس نے ہزاروں اور لاکھوں مسلمانوں کے درمیان افتراق وانتشار کی دیوار کھڑی کر کے رکھ دی تھی۔ لاکھوں مسلمان اس جھگڑے کی لپیٹ میں تھے اور ہزاروں گھرانوں میں اس جھگڑے کی وجہ سے باہمی نفاق پیدا ہو گیا تھا۔ یہ جھگڑا تقریباً ۲۵ سال تک جاری رہا۔ اس دوران مت پوچھئے کہ ملت اسلامیہ کس کس طرح کے افتراق میں مبتلا رہی۔ دیوبند میں اذانیں، نمازیں عیدگاہیں سبھی کچھ تقسیم ہو گیا تھا۔ حد یہ ہے کہ موت کے اعلان بھی اپنے اپنے پلیٹ فارم سے ہوا کرتے تھے۔ اور بات بہت معمولی سی تھی۔ اگر مولانا اسعد مدنی کو مجلس شوریٰ کا رکن بنا دیا جاتا یا مولانا اسعد مدنی کو دارالعلوم دیوبند میں کچھ بھی اہمیت دے دی جاتی جب کہ ان کے خاندان کی علمی خدمات بھی تھیں اور وہ بجا طور پر اہمیت دیئے جانے کے حقدار بھی تھے تو جھگڑے کی نوبت ہی نہ آتی۔ لیکن خود اعتمادی کی کمی کی وجہ سے مولانا سالم کے افراد نے مولانا اسعد مدنی کو نظر انداز کر دیا اور یہ بات مولانا اسعد مدنی کے چاہنے والوں کو گراں گزری اور اجلاس میں صد سالہ کے موقعہ پر اس جھگڑے کی بنیادیں مضبوط ہو گئیں جو دونوں کے درمیان آہستہ آہستہ پنپ رہا تھا۔ جس آسانی کے ساتھ اب یہ صلح ہو گئی ہے اتنی ہی آسانی کے ساتھ اگر ان دونوں گروپ میں میل ملاپ ہو جاتا تو امت مسلمہ باہمی افتراق سے محفوظ رہتی۔ اس سارے معاملے کو اگر گہرائی کے ساتھ دیکھیں تو اس میں ساری خرابی، غلط فہمی، مفاد پرستی، خوش پسندی اور گروہ بندی کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ اگر مولانا سالم صاحب حاشیہ برداروں کی لن ترانیوں، اہل خانہ کے غلط مشوروں اور بے جا خوشامدوں کو نظر انداز کر کے براہ راست مولانا اسعد مدنی سے رابطہ قائم کر لیتے اور انہیں بھی دارالعلوم دیوبند میں کسی بھی طرح شامل کرنے کی بات کرتے تو امت اس افتراق سے محفوظ رہتی۔ حالیہ صلح نے یہ بات بھی ثابت کر دی کہ یہ دونوں حضرات کسی کی رائے اور کسی کے مشورے کے محتاج نہیں تھے۔ ہاں ان دونوں ہی حضرات پر اگر اثر انداز تھے تو ان کے اپنے گھر والوں کے مشورے تھے اور ان کی اولادوں کی رائے ان کے نزدیک یقیناً اہم تھی اب جب ان حضرات نے صلح کا راستہ اپنایا تو نہ کسی سے مشورہ کیا اور نہ ہی کسی کی رائے کو اہمیت دی۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہ لوگ اپنی اپنی مرضی کے پابند تھے۔ جب انہوں نے صلح کرنے کی ٹھان لی تو پھر انہیں نہ اپنے ملازمین کی پرواہ کی اور نہ اپنے متعلقین کی۔

خدا کرے اب کوئی مفاد درمیان میں نہ آئے اور کوئی غرض ان دونوں کے درمیان دیوار بن کر کھڑی نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ علماء کا اختلاف امت کے اندر جو انتشار اور افتراق پیدا کرتا ہے اس کی تلافی بھی ممکن نہیں ہوتی۔ اس صلح کے بعد وہ سیمنار جو حکیم الاسلام حضرت قاری طیب صاحب کے نام پر ہو رہا ہے بے معنیٰ سا ہو کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت قاری طیب صاحب کی شخصیت کا ایک پہلو وہ بھی ہے جو قضیۂ دارالعلوم دیوبند کے موقعہ پر اُبھر کر سامنے آیا تھا اُس پہلو کو نظر انداز کر کے حضرت قاری طیب صاحب کا ذکر کرنا ان کی شخصیت کے ادھورے پن کو ثابت کرتا ہے۔ ذرا سوچئے کہ اگر کوئی شخص سیدنا امام حسینؓ کی تاریخ لکھے اور کربلا کے واقعہ کو نظر انداز کرے تو پھر سیدنا امام حسینؓ کی تاریخ کا حق ادا نہیں ہوگا۔ اسی طرح حضرت قاری طیب صاحب کی شخصیت قضیۂ دارالعلوم دیوبند کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوگی اور اب جب کہ مولانا اسعد مدنی اور مجلس شوریٰ سے مولانا سالم کو اور ان کے گھرانے کی دوستی ہوگئی ہے تو پھر قضیہ دارالعلوم دیوبند کا ذکر فضول سا ہے۔ اور اس ذکر سے دوبارہ بدمزگی پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لیکن حکیم الاسلام حضرت قاری طیب صاحب کی بزرگی اور علمیت کو دارالعلوم دیوبند اور قضیہ دارالعلوم دیوبند سے الگ کر کے ہم کوئی مفید مطلب اخذ نہیں کر سکتے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘
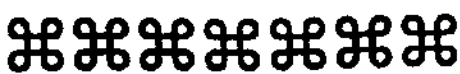
اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کیا فلاں کو اپنی جائیداد فروخت کرنے سے فائدہ ہوگا؟

اگر کوئی شخص اپنا مکان، زمین، دکان وغیرہ فروخت کرنا چاہتا ہے اور یہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ اس کو فروخت کرنے سے فائدہ ہوگا یا نہیں تو اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے حسب قاعدہ تفصیل پھیلائیں اور کوئی بھی چیز فروخت کرنی ہو اس کو جائیداد لکھیں ۔ کیونکہ سب چیزوں پر جائیداد کا اطلاق ہوتا ہے وہ زمین ہو یا مکان ۔ اگر مستحصلہ ایک چار یا سات برآمد ہو تو جائیداد فروخت کرنے کا حسب منشاء فائدہ نہیں ہوگا ۔ اگر ۲، ۵ یا ۸ برآمد ہو تو جائیداد فروخت کرنے کا حسب منشاء فائدہ ہوگا ۔ اگر ۳ یا ۶ برآمد ہو تو جائیداد فروخت کرنے میں اڑچن بھی آئے گی لیکن فروخت کرنے کے بعد معمولی سا فائدہ ہوگا حسب منشاء نہیں ۔ اگر ۹ برآمد ہو تو فروخت کرنے کے بعد شروع میں کچھ نقصانات ہوں گے لیکن بعد میں فائدہ ہوگا۔

مثلاً ابوبکر ابن سلمہ کے بارے میں ۲۲ر دسمبر ۲۰۰۵ء کو بعد نماز عصر سوال کرتا ہے کہ اس کو جائیداد فروخت کرنے سے فائدہ ہوگا یا نہیں تو سوال اس طرح قائم کریں گے ۔ کیا ابوبکر ابن سلمہ کو اپنی جائیداد فروخت کرنے سے فائدہ ہوگا؟ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کیلئے اس طرح تفصیل پھیلائیں گے۔

(۱) ابوبکر سلمہ۔	۲۳۱	۶
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۹۰۳	۴
(۳) تاریخ عیسوی ۲۲	۲۲	۴
(۴) ماہ عیسوی دسمبر	۱۲	۳
(۵) سن عیسوی ۲۰۰۵ء	۲۰۰۵ء	۷
(۶) تاریخ قمری	۱۹	۱
(۷) ماہ ہجری۔ ذی قعدہ	۱۱	۲
(۸) سن ہجری ۱۴۲۶ھ	۱۴۲۶	۴
(۹) تاریخ ہندی ۷	۷	۷
(۱۰) ماہ ہندی پوہ ۹	۹	۹
(۱۱) سن ہندی بکرمی ۲۰۶۲	۲۰۶۲	۱
(۱۲) برج جدی	۱۰	۱
(۱۳) متعلقہ ستارہ زحل عدد منفی	۱	۱
(۱۴) منزل قمر سماک	۱۴	۵

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۶ ۴ ۴ ۳ ۷ ۱ ۲ ۴ ۷ ۹ ۱ ۱ ۱ ۵

۱ ۸ ۷ ۱ ۸ ۳ ۶ ۲ ۷ ۱ ۲ ۲ ۶

۹ ۶ ۸ ۹ ۲ ۶ ۸ ۹ ۸ ۳ ۴ ۸

۶ ۵ ۷ ۲ ۸ ۵ ۸ ۸ ۲ ۷ ۳

۲ ۳ ۹ ۱ ۴ ۴ ۷ ۱ ۹ ۱

۵ ۳ ۱ ۵ ۸ ۲ ۸ ۱ ۱

۸ ۴ ۶ ۴ ۱ ۱ ۹ ۲

۳ ۱ ۱ ۵ ۲ ۱ ۲

۴ ۲ ۶ ۷ ۳ ۳

۶ ۸ ۴ ۱ ۶

۵ ۳ ۵ ۷

۸ ۸ ۳

۷ ۲

۹

۹ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ابوبکر ابن سلمہ کو اپنی جائیداد فروخت کرنے کا فائدہ کچھ نقصانات اٹھانے کے بعد ہوگا۔

(باقی آئندہ)

✡❄✡✡❄✡✡❄✡

فضائل وفوائد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے سورۂ فاتحہ قرآن کی بڑی سورت ہے۔ سات آیتوں کی ہے جو مکرر پڑھی جاتی ہے اور وہ یہی قرآن ہے اور فرمایا سورۂ فاتحہ مجھ کو عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہے۔ مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک آواز سنی۔ سر اٹھا کر دیکھا تو ایک فرشتہ ہے جو کبھی زمین پر نہیں اترا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور عرض کیا ''یارسول اللہ! ایک خوش خبری ہے کہ آپ کو دو نور عطا ہوئے ہیں۔ جو کسی کو نبی کو عطا نہیں ہوئے سورۂ بقرہ کی آخر آیتیں۔ آپ ان میں سے کوئی حرف نہ پڑھیں گے جس کا ثواب آپ کو نہ ملے۔''

مسند امام احمد میں مروی ہے کہا کہ ایک صحابیؓ نے بچھو کے کاٹے پر اس کو سات بار پڑھ کر دم کیا تھا جس سے اثر زہر دفع ہوگیا۔

حضرت امام جعفر صادقؓ سے منقول ہے کہ جس کو بخار چڑھا ہوا اس کے لئے سورۂ فاتحہ کو چالیس مرتبہ پانی پر دم کر کے اس پانی کو بخار والے کے منہ پر پھیرنا چاہئے۔ علماء کرام نے اس سورۃ کے تیس نام ذکر کئے ہیں۔ یہ اس کی فضیلت کی بڑی دلیل ہے۔

جو شخص قید ہوگیا ہو یا کسی سخت مصیبت میں مبتلا ہو تو وہ سورۂ فاتحہ کو ایک سو گیارہ بار چند روز پڑھے۔ انشاء اللہ قید سے چھوٹ جائے گا اور مصیبت رفع ہوجائے گی۔ امام شرجیؒ فرماتے ہیں کہ ''کئی شخصوں نے اس کا تجربہ کیا مفید پایا۔''

قضائے حاجت کیلئے حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ درمیان سنت اور فرض نماز فجر فاتحہ ۴۱ بار بوصل میم بسم اللہ پڑھنا رب ہے اور یہ طریقہ اکثر صلحاء سے منقول ہے اور کئی لوگوں نے اس کا ربہ بھی کیا ہے۔ محی الدین ابن عربی شیخ اکبر علیہ الرحمہ نے ایک حدیث لسل رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ ''وصل میم سے فاتحہ پڑھنا مفید ے'' مگر اصول حدیث سے اس کی صحت تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ ہاں شیخ اکبر کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مشائخ کے تجربہ سے ایسا ثابت ہو۔

علامہ ابن القیم ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے۔ اطباء جواب دے چکے تھے۔ پھر سورۂ فاتحہ کی قرأت شروع کی اللہ کے فضل سے جلد اچھے ہوگئے۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جو اثر وفضل آیات قرآنی وادعیہ ماثورہ میں ہے اس کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ اجازت ان اعمال میں ہے جو مرتبہ مشائخ ہوں۔ مگر عقیدہ کو بھی بڑا دخل ہے۔ انسان حسن نیت اعتقاد سے پڑھے انشاء اللہ نفع تام ہوگا۔

ملتان میں ایک بار طاعون ہوا۔ شیخ تمیمیؒ نے بوصل میم سورۂ فاتحہ کو ۴۱ بار پانی پر پڑھ کر اس کو طاعونی پر چھڑکوایا۔ کئی اچھے ہوگئے۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ سورۂ فاتحہ سو مرتبہ وروزانہ بعد مغرب پڑھیں اور پھر رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کو سو مرتبہ سجدہ میں جاکر پڑھیں اور دعا کریں وہ حاجت انشاء اللہ پوری ہوگی۔

علامہ ابن سبعین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہؓ سے سورۂ فاتحہ کا عجیب عمل روایت کیا ہے جو قضائے حوائج ورفع ہموم وغموم وغیرہ کے لئے بہت مجرب ہے کہ سورۂ فاتحہ بعد نماز عشاء ۹۰ مرتبہ، بعد صبح ۸۰ مرتبہ، بعد ظہر ۷۰ مرتبہ، بعد عصر ۶۰ مرتبہ، بعد مغرب ۵۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں اور اس عمل کو کم از کم گیارہ دن ضرور کرنا چاہئے۔

ناچیز کو ایک آسان اور مجرب طریقہ سورۂ فاتحہ کا یہ بھی معلوم ہے کہ جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد درود شریف ۷۰ مرتبہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد پھر ۷۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھر اپنی حاجت وسوال کیا جائے اور روزانہ اس کی پابندی کی جائے۔ جب دوسرا جمعہ آئے تو بعد نماز مغرب پھر اس کو ۲۱ بار پڑھ کر سجدہ میں جاکر اس دعا کو ۴۱ بار پڑھیں۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَتِ

وَمَالُ اِلَّا فِیْكَ وَانْسَدَّتِ الطُّرُقُ اِلَّا اِلَیْكَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ ۔ انشاءاللہ وہ حاجت بہت جلد پوری ہوجائے گی۔ یہ طریقہ نہایت آسان اور بے حد مفید ہے۔کئی مرتبہ تجربہ کیا ہے۔

بعض حضرات سے یوں اجازت ہے کہ دفع مصیبت وقضائے حاجت کے لئے تین دن تک بعد نماز صبح روزانہ ہزار مرتبہ پڑھیں۔

ایک عمل اور بھی اس کا مجرب ہے وہ یہ کہ مہینہ کی پہلی تاریخ جس وقت جی چاہے شروع کرلے اور پہلے سات بار درود شریف پڑھ کر پھر آیت اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کو روزانہ چار ہزار ایک سو اکسٹھ (۴۱۶۱) بار پڑھا کرے۔ جب بیس دن ہوجائیں تو پھر اپنی درخواست یا کسی خواہش کو کسی پر ظاہر کرے اور اس کو تیس دن پورے پڑھے۔انشاءاللہ اس کی حاجت جلد تر پوری ہوگی اور اگر بہت عجلت ہو تو جن لوگوں پر وثوق ہو ایسے سات آدمی جمع کرے اور تین دن تک روزانہ پڑھتا جائے تاکہ یہ سوالاکھ بار ہوجائے اور ہو سکے تو ایک ہی دن میں سوالاکھ بار پڑھیں۔بیحد مجرب ہے۔

ایک طریقہ عمل فاتحہ امام غزالی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ اتوار کے دن یا اس کی رات سے ابتدا کی جائے۔پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پھر صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵۸۲ اور سات مرتبہ درود شریف۔پھر پیر کے دن اول وآخر سات سات مرتبہ درود شریف اور اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۶۱۸ پڑھے۔منگل کے دن مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۲۴۱ مرتبہ پڑھے اور سات سات بار درود شریف اول وآخر۔پھر بدھ کے دن اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۸۳۲ بار اور درود شریف اول وآخر سات سات بار پڑھے۔پھر جمعرات کو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۱۰۷۳ مرتبہ اور اول وآخر سات سات بار درود شریف پڑھے۔پھر جمعہ کو صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۱۸۰۷ مرتبہ پڑھے۔اول وآخر سات سات بار درود شریف ہو۔پھر ہفتہ کے دن غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۴۲۰۳ مرتبہ اول وآخر سات سات بار درود شریف پڑھے اور واضح رہے کہ ہر روز ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک بار ضرور کہنا چاہئے۔عرب میں اب تک یہ طریقہ رائج ہے جو قضائے حاجات اور رفع کربات ومصائب کے لئے مفید ہے۔

میں ایک اور مجرب عمل لکھتا ہوں۔اسے مہینہ کی پہلی شب سے شروع کیا جائے اور پڑھنے کے بعد کسی سے دنیوی گفتگو نہ کی جائے۔سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ اور ننانوے مرتبہ اور اسماء حسنٰی ایک مرتبہ۔دوسرے دن ۹۸ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور اسماء حسنٰی دو مرتبہ۔تیسرے دن ۹۷ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور اسمائے حسنٰی تین مرتبہ۔اسی طرح روزانہ ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ گھٹاتا جائے اور اسمائے حسنٰی ایک ایک مرتبہ روزانہ بڑھاتا چلا جائے جب سولھویں شب ہو تو پھر ایک ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ بڑھاتے جائیں اور اسماء حسنٰی ایک ایک بار گھٹاتے جائیں۔یہاں تک کہ مہینہ ختم ہوجائے۔جس دن مہینہ ختم ہوجائے۔اسی شب کو چھ سو مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھ کر نہایت الحاح سے دعا کرے پھر داہنی کروٹ پر درود پڑھتا ہوا سو رہے۔تمام دینی ودنیاوی حاجات کے لئے مجرب ہے۔

مریض پر بھی سات مرتبہ پڑھ کر دم کرو صحت بخشتا ہے۔اس سلسلے میں میرا ذاتی طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ کا عامل بننا چاہے یا حکیموں اور ڈاکٹروں کو ضرورت ہو کہ ان کے ہاتھ میں شفاء آجائے تو اس کا چلہ کریں۔اس چلہ میں اس طرح پڑھیں کہ جہاں اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ آئے وہاں کہے مَثَلَ حضرت عیسٰی علیہ السلام تو دم کرے یاد وادے۔مریض کو فوراً آرام آجایا کرے گا۔دردوں کے مقام پر ہاتھ پھیرنے سے آرام آجایا کرے گا۔جو پانی پر دم کرکے لوگوں کو دیتا ہوں۔اس میں ایک مرتبہ سورۂ الحمد ایک مرتبہ آیت الکرسی، ایک مرتبہ سورۂ فلق، ایک سورۂ ناس روزانہ پڑھ کر دم کیا کرتا ہوں۔پھر اس سے پانی دیتا ہوں تو وہ پانی ہر قسم کے مرض روحانی وجسمانی کو دور کرنے میں بہت مجرب پایا ہے۔نظر اور سحر کا اثر فوراً دور ہوجاتا ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

برج قوس کی برجی علامت کمان ہے۔اس کا حاکم ستارہ مشتری اور عنصر آتشی ہے۔

اس برج کے تحت پیدا ہونے والے افراد عام طور پر مندرجہ ذیل اوصاف وخصائل کے مالک ہوتے ہیں۔

● وہ ہنس مکھ، زندہ دل، پرامید، فراخدل، اپنے آپ پر اعتماد کرنے والے، رجائیت پسند، آزاد خیال اور صاف گو ہوتے ہیں۔

● ان کا ذہن متوازن ہوتا ہے۔

● وہ اپنا مافی الضمیر صاف، واضح اور دوٹوک انداز میں کہتے ہیں۔

ان کی صاف گوئی کی وجہ سے دوسرے لوگ اکثر انہیں ناپسند کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات ان کے دشمن بھی بن جاتے ہیں۔

● وہ چونکہ اچھے کارکن، نڈر اور ارادے کے پکے ہوتے ہیں اس لئے ذہنی طور پر اپنی منزل کا درست تعین کر لیتے ہیں اور پھر اپنے کام سے کام رکھتے ہوئے دوسری تمام باتوں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔

● ان کا جمالیاتی ذوق بہت بلند ہوتا ہے۔

● وہ جسم اور لباس کی خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں۔

● انہیں زیورات، خوبصورت ملبوسات اور سامان آرائش وزیبائش سے لگاؤ ہوتا ہے۔

● وہ باوقار زندگی بسر کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

● انہیں اپنی آزادی اور خود مختاری بہت عزیز ہوتی ہے۔

● وہ اپنی فطری صاف گوئی کی بنا پر عموماً ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں جس کے حوالے سے ان کی زندگی کو ایک کھلی کتاب قرار دیا جاسکتا ہے۔

● وہ چونکہ فراخ دل ہوتے ہیں اس لئے اس وصف کی بنا پر دوسروں کے لئے ہمدردانہ جذبات رکھتے ہیں۔

● وہ صفائی اور نظم وضبط کو پسند کرتے ہیں۔

● انہیں قدرتی طور پر افراد اور ماحول کو درست اور مکمل ترین حالت میں دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے اور یہ خواہش ان کی طبیعت میں ایک بے قراری پیدا کئے رکھتی ہے۔

● وہ جلد باز اور جذباتی بھی ہوتے ہیں۔

● وہ کبھی تو کوئی فیصلہ فوری طور پر کر لیتے ہیں اور کبھی اپنا فیصلہ فوراً ہی بدل دیتے ہیں۔

● وہ اپنی جلد بازی کی عادت کے باعث اکثر نقصان بھی اٹھاتے ہیں مگر ذاتی عزت اور وقار کا احساس انہیں اپنی غلطی تسلیم کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

● ان میں محنت اور جفاکشی کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

● انہیں سخت قسم کے کھیلوں اور ورزشوں سے بڑا لگاؤ ہوتا ہے اور وہ بہت جلد ان میں مہارت حاصل کر لیتے ہی۔

● وہ جب تک سکت باقی رہتی ہے، کام سے ہاتھ نہیں اٹھاتے۔

● وہ عام طور پر راست باز اور سچے ہوتے ہیں اور جب دوسرے

وگ ان پر اعتماد کرنے لگیں تو ان کی یہ صفات اور بھی نمایاں ہو جاتی ہیں۔

● انہیں دھوکے، فریب اور مکاری سے سخت نفرت ہوتی ہے۔

● انہیں کسی کی مکاری اور دھوکا دہی کا پتہ چل جائے تو بلا تامل اس کا بھانڈا پھوڑ دیتے ہیں اور وہ بھی بیچ چوراہے میں خواہ اس کی وجہ سے انہیں خود بھی نقصان اٹھانا پڑے۔

● انہیں مذہب سے گہرے لگاؤ کا جذبہ فطری طور پر موجود ہوتا ہے۔

● انہیں مذہب اور مذہبی اقدار پر عمل پیرا ہونے کی تربیت اور ترغیب نہ بھی دی جائے، تب بھی ان کے دلوں میں دینداری کا جذبہ خود بخود پیدا ہو جاتا ہے اور وہ قدرتی طور پر عام لوگوں سے زیادہ خدا پرست ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ اپنی فطری خدا پرستی اور خدا ترسی کے باعث نیکی اور بھلائی کے کام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور ہر لحظہ دوسروں کی ممکنہ حد تک مدد کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔

● وہ اپنے ملازموں اور ماتحتوں کی بھلائی کا بہت خیال رکھتے ہیں اور انہی خوبیوں کے باعث دوسروں کے حق میں رحمت ثابت ہوتے ہیں۔

● وہ تجارت اور کاروبار میں خاصے کامیاب رہتے ہیں۔

● وہ اپنی قوت ارادی اور لگن کے سہارے جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں، کامیابی و کامرانی ان کے قدم چومتی ہے۔

● ان میں سے بعض افراد کے ساتھ یہ المیہ پیش آتا ہے کہ وہ خود غرضی اور ذاتی مفاد پرستی کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور پھر زندگی میں ان کا سارا طرز عمل منفی نوعیت کا ہو جاتا ہے۔

● وہ منفی طرز عمل کے زیر اثر آ جانے پر جب کسی کو نیکی یا بھلائی کا کام کرتے دیکھتے ہیں تو اسمیں طرح طرح کے عیب نکالنے لگ جاتے ہیں۔

● وہ منفی طرز عمل کے زیر اثر خود سخاوت اور خیرات بھی کرتے ہیں تو ایسی جگہ، جہاں سے انہیں شہرت کی امید ہو، چنانچہ کسی کام کے لئے چندہ دینے والے سخی داتاؤں کے ناموں کا اعلان ہو رہا ہو تو وہاں وہ سو کی جگہ ہزار دیدیں گے مگر کسی فاقہ زدہ مسکین کے ہاتھ پر ایک ٹکا رکھنے کے بھی روادار نہیں ہوں گے۔

● وہ منفی طرز عمل ہی کے زیر اثر حکومت کے بڑے بڑے عہدے حاصل کرنے کے لئے سو سو جتن کرتے ہیں۔

● منفی طرز عمل ہی کی بدولت بڑے آدمیوں کی خوشامد کرنا اور اپنی بڑائی کا نہایت بھونڈے طریقے سے مظاہرہ کرنا انکی عادت بن جاتا ہے۔

● ان کا منفی طرز عمل ان کی خدا ترسی اور ہمدردانہ جذبات پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ ہمدردی اور مذہبیت جیسے اچھے اوصاف بھی ان کی خود غرضی کے سانچے میں ڈھل کر دکھاوا، ریاکاری اور مذہبی تعصب کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔

● وہ اپنی زمانہ سازی کی بدولت دنیا میں خاصے کامیاب رہتے ہیں بلکہ دوسروں سے کہیں زیادہ کامیاب نظر آتے ہیں۔

● وہ نہایت ذہین اور زیرک ہوتے ہیں تاہم وہ کسی ایک نکتے پر پوری توجہ کے ساتھ غور و فکر نہیں کرتے۔

● وہ صاف گو اور خوش مزاج ہوتے ہیں اور زندگی کے متعلق معقولیت پسندانہ اور دیانت دارانہ نقطہ نظر رکھتے ہیں۔

● انہیں سیر و تفریح اور مہم جوئی کا بڑا شوق ہوتا ہے اور وہ نئی نئی جگہوں کی سیاحت کر کے اور نئے نئے لوگوں سے مل کر بہت خوش ہوتے ہیں۔

● وہ جانوروں سے بڑی محبت کرتے ہیں اور انہیں پالنے کے شوقین ہوتے ہیں۔

● ان کی بچپن کی بھولی بھالی اور شرارت پسندانہ عادات بلوغت کے بعد بھی برقرار رہتی ہیں۔

● وہ اپنی ذہانت کے باعث اکثر معاملات کے نتائج وقت سے پہلے اخذ کر لیتے ہیں۔

● وہ اپنی ذاتی آزادی میں دوسروں کی مداخلت پسند نہیں کرتے اور نہ خود دوسروں کی ذاتی آزادی میں مداخلت کرتے ہیں۔

● وہ انصاف پسند طبیعت کے مالک ہوتے ہیں اور ہر قسم کی بد دیانتی کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔

● وہ سچائی اور حقیقت کے اظہار میں کسی مصلحت، مداہنت یا منافقت سے کام نہیں لیتے اور اپنی صاف گوئی کی وجہ سے اکثر اپنے دوستوں کی ناراضگی مول لے لیتے ہیں۔

● وہ اگرچہ ملنسار ہوتے ہیں مگر اپنی کم آمیزی کی وجہ سے دوسروں کے ساتھ آسانی سے نہیں گھلتے ملتے اور اسی وجہ سے وہ عزیز و اقارب سے دور رہتے ہیں۔

● وہ محفل میں جلد ہی دوسروں کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں اور لوگ

ان کی باتوں سے مسرور و محظوظ ہوتے ہیں۔

● وہ اپنے مقاصد کے حصول کے بارے میں ہمیشہ پرامید رہتے ہیں مگر وہ اندھی تقدیر پرستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے محض ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھے رہتے بلکہ برابر محنت اور جدوجہد کرتے ہیں۔

● ان کے خیالات وتصورات کی بنیاد خواہشات اور خوش فہمیوں پر نہیں بلکہ منطقی غور وفکر اور ذہانت واستدلال پر ہوتی ہے اسی لئے اکثر وبیشتر قسمت ان کا ساتھ دیتی ہے اور وہ اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب رہتے ہیں۔

● وہ نامساعد اور ناموافق حالات کے آگے ہتھیار نہیں ڈالتے بلکہ ہمت اور حوصلے سے ان کا سامنا کرتے ہیں اور اکثر وبیشتر ان پر قابو پانے میں کامیاب وکامران رہتے ہیں۔

● وہ پیدائشی طور پر خوش قسمت واقع ہوتے ہیں، چنانچہ بدقسمتی ان کی راہ میں زیادہ دنوں تک حائل نہیں رہتی۔

● وہ فطری طور پر خوش امید رہتے ہیں گو بعض اوقات ان کے ساتھ ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ مٹی میں ہاتھ ڈالتے ہیں تو وہ مٹی ہی رہتی ہے، سونا نہیں بنتی مگر اس کے باوجود وہ امید اور جدوجہد سے ہاتھ نہیں اٹھاتے۔

● وہ محبت کے معاملے میں دانستہ کسی کو دھوکا نہیں دیتے مگر جب وہ رومانی طور پر کسی سے متاثر ہوتے ہیں تو ان کی قوت استدلال بے بس ہو کر رہ جاتی ہے۔

● وہ اکثر وبیشتر رشتہ داروں سے تعلقات میں کوئی دلچسپی یا گرمجوشی ظاہر نہیں کرتے اور خون کے رشتوں کی محبت کے بھی قائل نہیں ہوتے۔

● وہ بلا سوچے سمجھے زبان سے ایک حرف نہیں نکالتے۔ وہ پہلے سوچتے ہیں پھر بولتے ہیں۔

● انہیں رونگٹے کھڑے کردینے والے کاموں سے گہری دلچسپی ہوتی ہے اور وہ اکثر جان جوکھم میں ڈالنے والے اور دیگر خطرناک کاموں کی طرف راغب نظر آتے ہیں۔

● وہ دروغ گوئی اور بددیانتی کا الزام برداشت نہیں کرسکتے اور دوسروں کی طرف سے بے بنیاد الزامات اور بے سروپا باتوں پر مشتعل ہوجاتے ہیں۔

● ان میں اداکارانہ خصوصیات بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں اور وہ شو بزنس میں آکر بڑی کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔

● وہ اپنی جسمانی صحت کا بے حد خیال رکھتے ہیں اور ہمہ وقت حرکت میں رہنا پسند کرتے ہیں۔

● وہ جنسی معاملات میں اعتدال پسند ہوتے ہیں اور جنسی خواہشات کو دیوانگی کی حد تک اپنے آپ پر مسلط نہیں کرتے بلکہ انہیں بھی زندگی کے عام معمولات کی سطح پر رکھتے ہیں۔

● وہ فطری طور پر اس امر کے طلب گار ہوتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان کی قابلیت کے معترف ہوں اور ان کی اہمیت کو نظر انداز نہ کریں۔

● ان کے مزاج میں اس قدر لچک ضرور ہوتی ہے کہ وہ کسی وقت انتہا پسند بن جائیں۔ ایسی صورت میں ان کی سب خوبیاں منفی رنگ اختیار کرکے خامیاں اور کمزوریاں بن جاتی ہیں، ان کی قابلیت کم اور اہمیت مبہم ہو کر رہ جاتی ہے اور وہ خود غرضی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

● وہ زندگی کی گہما گہمی کو قائم رکھنا پسند کرتے ہیں۔ وہ اگرچہ باہمت اور باحوصلہ ہوتے ہیں اور سخت جدوجہد اور انتھک کام بھی کرتے ہیں مگر وہ یہ سب کچھ کامیابی کے حصول یا ناکامی سے بچنے کیلئے نہیں کرتے بلکہ زندگی سے پیار انہیں کام کرنے اور کئے جانے پر مجبور رکھتا ہے۔

● ان میں خلوص اور ایثار کا مادہ ہوتا ہے۔ وہ وقتی طور پر متلون مزاج یا انتہا پسند ہوسکتے ہیں مگر مستقل طور پر اس حالت میں رہنا ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔

● وہ اپنے طور طریقوں سے اپنی دلی خواہشات کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور یہ اظہار دوسروں پر بڑا صاف اور واضح ہوتا ہے۔

● انہیں حسن فطرت سے لگاؤ ہوتا ہے اور حسین چیز دیکھ کر انہیں دلی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

● وہ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ جس محفل میں جائیں وہاں ان کا پرجوش اور پرتپاک استقبال کیا جائے۔

● وہ اولاد کے لئے اچھے والدین ثابت ہوتے ہیں، انہیں اپنی اولاد سے بے پناہ محبت ہوتی ہے۔ اولاد سے ہٹ کر وہ عام بچوں سے بھی لگاؤ اور پیار کرتے ہیں۔

● وہ گھریلو زندگی کو سکون اور اطمینان کا گہوارہ سمجھتے ہیں اور اس کی خوشیوں کے لئے خوشی سے کام کرتے ہیں۔

● وہ اپنے والدین کے بڑے وفادار ہوتے ہیں اور ان سے جاں نثاری کی حد تک لگاؤ رکھتے ہیں۔

● وہ حساس طبیعت رکھتے ہیں اس لئے دوسروں کی باتوں سے جلد متاثر ہوجاتے ہیں۔

● وہ اس قدر فیاض اور رحمدل ہوتے ہیں کہ بسا اوقات اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کے کاموں میں مشغول ہوجاتے ہیں اور ان سے شفقت ومحبت سے پیش آتے ہیں۔

● وہ نظم وضبط کو پسند کرتے ہیں، اس لحاظ سے بدنظمی اور بے راہ روی انہیں سخت ناگوار گزرتی ہے۔

● وہ روپیہ جمع کرنے کے شوقین ہوتے ہیں اور تنگی میں بھی دولت بچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

● وہ خوش گفتاری اور ملنساری پسند کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنی شخصیت سے متاثر کرکے خوشی محسوس کرتے ہیں۔

● وہ ایسے فرد سے نفرت کرتے ہیں جو ان کی باتوں کو جھٹلائے یا ان کے کاموں کی داد دینے کے بجائے انہیں بے اعتنائی سے رد کردے۔

● وہ محبت کے نشے میں سرشار رہنا پسند کرتے ہیں اور محبت کے عالم میں یوں محسوس کرتے ہیں جیسے ان کی رگ رگ اور نس نس میں محبت رچی اور بسی ہوئی ہے۔

● وہ کسی اچھے عہدے پر فائز ہوں تو اپنی تعریف وتوصیف پسند کرتے ہیں اور اپنی تعریف سن کر خوشی محسوس کرتے ہیں۔

● وہ روپے پیسے کے معاملات میں کنجوسی کی حد تک محتاط ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کو سخت ناپسند کرتے ہیں جو روپیہ عیاشیوں، جوئے یا دیگر غلط کاموں میں اڑادیتے ہیں۔

● وہ صداقت اور دیانت داری کا نمونہ ہوتے ہیں اور بے ایمانی وبددیانتی کو سخت ناپسند کرتے ہیں بلکہ برداشت بھی نہیں کرسکتے اور انہیں بددیانت لوگوں سے سخت نفرت ہوتی ہے۔

● وہ دوسروں سے اپنی اہمیت کو منوانا پسند کرتے ہیں اور اگر اس معاملے میں اعتدال کی حدود پھلانگ جائیں تو نقصان اٹھاسکتے ہیں۔ اور ایسی انتہاپسندی ان کے لئے زہر قاتل بن کر ان کی دوسری خوبیوں اور اچھائیوں پر پانی پھیر سکتی ہے۔

● ان کی محبت کے جذبات میں گرمجوشی اور تیز رفتاری کے باوصف اعتدال کی کیفیت ہوتی ہے اور وہ اپنے جنسی جذبوں کی تسکین پرجوش مگر معقول انداز میں کرتے ہیں۔

● وہ سیر وتفریح کو اپنے لئے ایک جذباتی اور نفسیاتی ضرورت سمجھتے ہیں اور اگر کسی وجہ سے انہیں سیر وتفریح کے مواقع نہ ملیں تو وہ سفرنامے پڑھ کر اپنے اس ذوق کی تسکین کرتے ہیں اور سفرنامے بھی نہ پڑھ سکیں تو اپنے خیالات کی دنیا میں سفر کرکے اپنی اس نفسیاتی اور جذباتی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ چنانچہ جب کبھی انہیں سیر وتفریح کا موقع مل جائے تو کبھی نہیں گنواتے۔

● ان کے چلنے پھرنے کے انداز میں ایک خاص تمکنت، وقار اور دلکشی ہوتی ہے اور دوسرے لوگ اس انداز کو قابل تعریف نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔

● وہ کسی ایک جگہ پابند ہوکر نہیں بیٹھ سکتے اور نہ اس قسم کا کام کرنا پسند کرتے ہیں جس میں انہیں چلنے پھرنے کا موقع نہ ملے۔ وہ تو چلنے پھرنے اور متحرک رہنے ہی کو زندگی سمجھتے ہیں۔

● ان پر ہر معاملے میں بھروسہ اور اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ وہ تبدیلیوں کو پسند کرتے ہیں مگر اعتماد اور بھروسے کے معاملے میں کبھی بے وفائی نہیں کرتے اور نازک سے نازک مواقع پر بھی کسی کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاتے۔

● ان میں دوسروں کو بہترین مشورے دینے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے چنانچہ لوگ اکثر اپنے مختلف معاملات میں مشورے اور رہنمائی کیلئے ان سے رجوع کرتے ہیں اور وہ بھی کسی کو مایوس نہیں کرتے۔

● وہ ہمیشہ آزادی سے اپنی زندگی بسر کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں جہاں وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کریں اور کوئی ان کے معمولات میں مداخلت نہ کرے۔

● وہ کشادہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں اور انہیں نئی نئی باتیں سیکھنے کا شوق ہوتا ہے اور اس شوق کی تسکین کے لئے وہ نئے نئے تجربات کرتے رہتے ہیں۔

● انہیں آگے بڑھنے کا بہت شوق ہوتا ہے اس لئے وہ ہر وقت اپنے آپ کو متحرک رکھتے ہیں۔

● وہ اونچی اڑان کے عادی ہوتے ہیں اور اگر اپنی غلطیوں کے باعث زمین پر گر بھی پڑیں تب بھی اپنے راستے میں کسی رکاوٹ کو برداشت نہیں کرتے۔

● انہیں اپنی ذات پر بلا کا اعتماد ہوتا ہے جو بڑے سے بڑے کام

کرتے ہوئے بھی متزلزل نہیں ہوتا۔

● انہیں کامیابی کے مواقع بکثرت ملتے ہیں اور وہ ان سے عین صحیح وقت پر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

● وہ ہر بات اور ہر معاملے کے مثبت پہلو کو سامنے رکھتے ہیں اور اس مثبت پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے ہی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔

● وہ رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اس طرح اپنے کاموں سے دنیا پر اپنے بارے میں اچھا تاثر چھوڑتے ہیں۔

● ان کی سوچ مثبت ہوتی ہے جو امکانات کا پیش خیمہ ہوتی ہے، ان کے لئے کامیابی کے دروازے کھولتی ہے، رکاوٹوں کو دور کرتی ہے اور ناممکن کو ممکن بنادیتی ہے۔

● وہ خود بھی خوش رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● ان کی فطرت انتہائی تصوراتی ہوتی ہے۔ انہیں جس طرح اپنی آزادی عزیز ہوتی ہے، اسی طرح وہ دوسروں کی آزادی کا احترام کرتے ہیں۔

● وہ سماجی معاملات اور معاشرتی اقدار کے بارے میں بہت حساس ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے وہ دنیاوی آسائشوں کے دلدادہ ہوتے ہیں اور ان کے حصول کیلئے برابر کوشاں رہتے ہیں اور ان کے حاصل کرلینے تک آرام سے نہیں بیٹھتے۔

خواتین

برج قوس کے تحت پیدا ہونے والی خواتین مندرجہ بالا عمومی اوصاف کے علاوہ مندرجہ ذیل خصوصی اوصاف وخصائل کی مالک ہوتی ہیں۔

● وہ مردوں کے مقابلے میں زیادہ نیک وفادار اور عصمت شعار ثابت ہوتی ہیں۔

● اپنے گھر سے بے پناہ محبت ان کی فطرت ہوتی ہے۔

● ان کی گھریلو زندگی خوشحال نہ ہو تب بھی وہ اس کا اظہار نہیں ہونے دیتیں۔ وہ اپنے رفیق حیات کی ہر بات بے چون وچرا مانتی ہیں، ان کی ہر برائی برداشت کرتی ہیں اور ان کی تمام زیادتیوں کے باوجود ہر حال میں ان کا ساتھ دیتی ہیں۔

● وہ اپنی گوناگوں صفات کی بنا پر بہترین مائیں ثابت ہوتی ہیں کیونکہ وہ بچوں میں فرمانبرداری، وقت کی پابندی اور راست بازی کی عادات پیدا کرنے پر خصوصی توجہ دیتی ہیں۔

● وہ اکثر بڑی صاف گو، منہ پھٹ اور تند مزاج ہوتی ہیں اور دوسروں کو اپنی تندوتیز باتوں اور نوک جھونک سے ستاتی رہتی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی وہ ایسا رویہ اختیار کرتی ہیں کہ دوسرے ان کی نوک جھونک اور تند مزاجی کو بھول کر ان سے خوش ہوجاتے ہیں۔

● انہیں اگرچہ امور خانہ داری سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی مگر اس کمی کو وہ اپنے دوسرے اوصاف سے بخوبی پورا کرلیتی ہیں۔

● انہیں اگر کوئی تحفہ دیا جائے تو وہ اسے سنبھال کر رکھتی ہیں اور اسے کبھی ضائع نہیں ہونے دیتیں۔

● وہ اپنے رشتہ داروں اور عزیز واقارب سے الگ اور لاتعلق رہ کر زندگی گزارتی ہیں۔

● وہ اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھنے اور اس کی آرائش وزیبائش پر خصوصی توجہ دیتی ہیں۔

● وہ ضدی اور ہٹ کی پکی ہوتی ہیں اور اپنی طبیعت کے خلاف کوئی پابندی قبول اور برداشت نہیں کرتیں اور بسا اوقات مسلمہ معاشرتی اقدار کو بھی خاطر میں نہیں لاتیں۔

● وہ چلتے ہوئے خاصی ہنگامہ خیزی کرتی ہیں اور اکثر چلتے پھرتے ہوئے ہی برتن توڑ دیتی ہیں۔

● وہ غصیلے جذبات رکھتی ہیں اور ذراسی بات پر مشتعل ہوکر بدکلامی پر بھی اتر آتی ہیں۔

● وہ دل کی آواز پر اعتماد رکھتی ہیں اور اکثر اوقات ان کے دل سے اٹھنے والی آواز سچی ثابت ہوتی ہے۔

● وہ اپنے اندر شدید طاقت اور توانائی محسوس کرتی ہیں اور مختلف قسم کے کام بخوبی سرانجام دے سکتی ہیں۔

● وہ ہر چیز سے بہترین توقع وابستہ کرتی ہیں مگر ان کی طبیعت میں ایک طرح کی بے چینی اور بے قراری ہوتی ہے جس کے باعث ایک طرف وہ اپنی سہیلیوں، رشتہ داروں اور ملنے والوں سے کسی معمولی سی بات پر ناراض ہوکر ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹاسکتی ہیں تو دوسری طرف خلاف توقع کوئی بات ہونے پر اپنے کاموں اور اپنے فرائض سے بیزاری اور

اکتاہٹ محسوس کرنے لگتی ہیں۔

● وہ فلسفیانہ دل ودماغ کی مالک ہوتی ہیں اور اپنی زندگی میں انقلابی تبدیلیاں لانے کی صلاحیتیں رکھتی ہیں۔

● وہ دوسرے لوگوں کے معاملات سے گہری دلچسپی رکھتی ہیں اور ضرورت پڑنے پر ان کے کام بھی آتی ہیں۔

● ان کی خواہشات بے انتہا ہوتی ہیں اور وہ اپنی ایک ایک خواہش کو ہر حال میں پورا کرنے کی آرزومند ہوتی ہیں چنانچہ وہ اپنی ان امنگوں، خواہشوں اور آرزوؤں میں کامیابی کا رنگ بھرنے کے لئے زندگی کے میدان میں ایک طاقت ور مرد کی سی شہ زوری سے آگے بڑھتی ہیں۔

● وہ اپنے دل میں رحم اور ہمدردی کے جذبات رکھتی ہیں اور غریبوں کی مدد کرکے خوشی محسوس کرتی ہیں۔

● ان کا ذوق حسن و جمال بہت اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ اعلیٰ قسم کی چیزیں خریدتی ہیں اور ہمیشہ اچھی چیزوں کو اپنے پاس رکھ کر خوش ہوتی ہیں۔

● وہ ہمیشہ مصروف رہنا پسند کرتی ہیں اور گھر کے اندر بھی آرام سے نہیں بیٹھ سکتیں۔ انہیں کوئی کام نہ ہو تو گھر کی چیزوں ہی کو ادھر اور اُدھر رکھنے لگتی ہیں اور گھر کی آرائش وتزئین دوبارہ کرنے لگتی ہیں خواہ پہلے سے گھر کتنا ہی سجا سنورا کیوں نہ ہو۔

● وہ مثالی چیزوں کو حد سے زیادہ پسند کرتی ہیں اور اس مثالیت پسندی کی دھن میں بعض اوقات بار بار لباس بدلنا شروع کر دیتی ہیں۔

● وہ فلاحی اداروں اور انجمنوں میں کام کرنا پسند کرتی ہیں کیونکہ ان میں وہ اوصاف پائے جاتے ہیں جو انہیں دوسروں کی خدمت پر اکساتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے مقام اور مرتبے میں اضافے کرکے خوشی محسوس کرتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ وہ معاشرے کے لئے ایک قیمتی متاع کی حیثیت رکھتی ہیں۔

● ان کے اندر اپنے کاموں کا محاسبہ کرنے کا جوہر پایا جاتا ہے۔ وہ اوروں کے سامنے اپنی غلطیوں، خامیوں، کمزوریوں اور کوتاہیوں کا اعتراف تو نہیں کرتیں مگر اپنے طور پر اپنا اور اپنے کاموں کا جائزہ نہایت باریک بینی سے لیتی ہیں اور اس طرح اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنیکی کوشش کرتی ہیں۔

● ان کے اندر حفاظت اور نگہداری کے اوصاف پائے جاتے ہیں، چنانچہ وہ اپنے مزاج کے مطابق ہر چیز کی خوب حفاظت کرتی ہیں اور انہیں حفاظت سے رکھتی بھی ہیں۔ سوئی دھاگے جیسی معمولی چیزوں کو بھی وہ حفاظت کے ساتھ رکھنا پسند کرتی ہیں۔ ان کی الماریاں ایسی چیزوں سے بھری پڑی ہوتی ہیں جو دوسروں کو عجیب وغریب، فالتو اور بے کار محسوس ہوتی ہیں مگر وہ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن سے وہ کسی بھی وقت ضرورت پڑنے پر کام لے سکتی ہیں۔

● ان کی عادات سے ان کا جذبہ تفاخر جھلکتا ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ ہر شخص ان کے مقاصد کو پسند کرے اور ان کا ہم خیال بن جائے۔

● وہ اپنے بچوں کے ساتھ شفقت اور مامتا بھرے جذبوں سے پیش آتی ہیں اور ان سے بے حد محبت رکھتی ہیں بلکہ انہیں اپنا خاندان اور اپنے گھر کے بھی افراد اچھے لگتے ہیں اور انہیں بہت عزیز جانتی ہیں۔ وہ ان کی جانب اتنی توجہ دیتی ہیں کہ بسا اوقات اپنی ذات کو بھی فراموش کر بیٹھتی ہیں۔

● وہ اپنے اندر بیک وقت مختلف کام کرنے کی بہترین صلاحیتیں رکھتی ہیں اور ایک سے زیادہ کاموں کو بحسن وخوبی نپٹا سکتی ہیں۔

● وہ ہر چیز سے اچھی توقعات وابستہ کر لیتی ہیں اور ان کی نگاہ تصویر کے روشن رخ پر پڑتی ہے۔

● ان کا مزاج سیمابی قسم کا ہوتا ہے جو اپنے اندر بے چینی اور اضطراب کی کیفیات رکھتا ہے۔ چنانچہ بسا اوقات وہ کسی چیز یا شخص سے بہت جلد بیزاری اور اکتاہٹ محسوس کرنے لگتی ہیں اور کبھی کبھی مشتعل ہو کر دوسروں کو برا بھلا کہنے یا گالی گلوچ اور بدکلامی پر اتر آتی ہیں۔ اس کیفیت کے زیر اثر وہ اپنے جاننے والوں اور عزیز سہیلیوں تک کو نہیں بخشتیں اور ان کے ساتھ انتہائی نازیبا اور ناخوشگوار طریقے سے پیش آتی ہیں۔

● وہ اپنے اندر انقلاب اور تبدیلی کے رجحانات رکھتی ہیں اور اچانک اپنی زندگی کا رخ بدل لینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ وہ قدیم خاندانی روابط فوری طور پر توڑ سکتی ہیں۔ پرانی سہیلیوں سے یک لخت قطع تعلق کر سکتی ہیں اور نئی سہیلیاں بنا سکتی ہیں۔

● ان میں بلا کی حوصلہ مندی اور ہمت ہوتی ہے اور وہ زبردست عزم واستقلال کے ساتھ اپنی خواہشات کے میدانوں میں آگے بڑھتی اور کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوتی ہیں۔

● وہ اپنے سامنے ایسے نصب العین رکھتی ہیں جو مقاصد سے پُر

ہوں اور پھر وہ ان مقاصد کے حصول کیلئے اپنی تمام توانائیاں اور صلاحیتیں بروئے کار لاتی ہیں۔

● ان میں عزم اور قوت ارادی بدرجہ وافر ہوتی ہے۔ چنانچہ ان صلاحیتوں کی بدولت وہ مشکل میدانوں میں بھی اپنے سفر کو آسان بنالیتی ہیں۔

● وہ اگر کسی وقت اپنی ذات کے اندر عدم توازن محسوس کریں تو اسے فوراً دور کرلینے کی صلاحیت، ہمت اور عزم رکھتی ہیں۔

● وہ دوسروں پر اپنے ایسے خیالات ونظریات کا اظہار کرتی ہیں جنہیں وہ لوگ پسند کریں اور ان پر عمل کر کے مفادات حاصل کریں۔ دوسروں کو اپنے خیالات ونظریات کی پیروی کرتے دیکھ کر انہیں خوشی اور تسکین محسوس ہوتی ہے۔

● وہ لوگوں کی عادات کا بغور مشاہدہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اس طرح انہیں معلوم ہوجاتا ہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں اور کس مقصد کے تحت کرتے ہیں۔

● وہ نت نئے تجربات سے سبق حاصل کرتی ہیں اور خود بھی تجربے کر کے اپنی مختلف صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی رہتی ہیں۔

● انہیں اگر چہ اپنی آزادی وخود مختاری بہت عزیز ہوتی ہے اور اس آزادی وخود مختاری کو قائم رکھنے کے لئے بسا اوقات وہ شوہر کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کو بھی قبول کرنے سے انکار کرڈالتی ہیں مگر اس کے باوصف ان کے اندر وفا شعاری اور فرمانبرداری کے جوہر بھی ہوتے ہیں اور وقت آنے پر ان کے یہ جوہر خوب کھلتے ہیں۔

● وہ بزرگوں اور بزرگوں کی باتوں کو قابل احترام سمجھتی ہیں اور ان کی باتوں پر حتی المقدور عمل بھی کرتی ہیں۔

● انہیں اگر کسی کام سے اکتاہٹ، بیزاری یا بددلی محسوس ہونے لگے تو وہ اسے ایک چیلنج کی حیثیت دیتے ہوئے اس پر خصوصی توجہ دیتی ہیں اور پھر اسے پایہ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتی ہیں۔

● وہ کسی بیرونی دباؤ کے سامنے سپر انداز نہیں ہوتیں بلکہ ہر قسم کے دباؤ سے بغاوت کر کے اور اسے بالکل خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی مرضی کے مطابق آگے نکل جانے کی صلاحیتیں رکھتی ہیں۔

● وہ اپنے خیالات کو وسعت دینا پسند کرتی ہیں اور اپنے اثرات کو بڑھانا انہیں بہت اچھا لگتا ہے اور وہ اس مقصد کے لئے تیزی سے تگ ودو کرتی اور اکثر کامیاب رہتی ہیں۔

● وہ اشاروں اور کنایوں کی زبان سمجھنے سے قاصر ہوتی ہیں اور اس قسم کے اشارے کنائے ان کیلئے الجھن اور پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ وہ صاف بات کہنا اور صاف بات سننا پسند کرتی ہیں، اس لئے محبت ہو یا زندگی کا کوئی اور معاملہ وہ اپنے دل کی بات کا دوٹوک اظہار کرتی ہیں اور دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتی ہیں۔

● وہ چونکہ آزادی وخود مختاری کو بہت عزیز رکھتی ہیں اس لئے زیادہ ذمہ داریاں اپنے سر لینے سے گریز کرتی ہیں، تاہم جو ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے، اسے وہ حوصلے اور عزم وہمت سے اور پوری دیانت داری سے انجام دیتی ہیں اور اس سلسلے میں ناموافق سے ناموافق حالات میں بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتیں۔

● وہ ایسی محبت اور رفاقت کی آرزومند ہوتی ہیں جس میں انہیں زندگی کی خوشیوں اور مسرتوں کا احساس ہو اور ایسی محبت اور رفاقت پانے کے بعد وہ بڑی حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے اپنی آزادی پسند طبیعت پر بعض پابندیوں کو خوشدلی سے قبول کرلیتی ہیں۔

● وہ ہر دور اور ہر رسم ورواج کو اپنے اندر جذب کرسکتی ہیں اور اپنی آزادی وخود مختاری کو قائم رکھتے ہوئے نئے نئے طریقوں کو جلد سیکھ لیتی ہیں۔

● انہیں ایسے لوگ ناپسند ہوتے ہیں جو اعتماد اور بھروسہ نہ کریں، کسی بات کا فوراً برا مانیں یا بلاوجہ حسد اور شکوک وشبہات کا شکار بنے رہیں۔ اس کے برعکس انہیں سچے، پرخلوص اور پختہ کارکردگی والے لوگ اچھے لگتے ہیں اور وہ ان کی دل سے قدر کرتی ہیں۔

● وہ خود اگرچہ سچی، قابل اعتماد اور بھروسے کے قابل ہوتی ہیں مگر ان سے کسی دور اندیشی یا محتاط انداز کی توقع نہیں رکھی جاسکتی۔ اپنی سیمابی فطرت کے باعث وہ کسی وقت کچھ بھی کہہ سکتی ہیں اور کچھ بھی کرسکتی ہیں۔

سوچ وفکر

● فطرت کو زبان کی سختی پسند نہیں، شاید اسی لئے زبان میں ہڈی پیدا نہیں ہوتی۔

● یاالٰہی دکھ بھی وہی دینا جو برداشت کے قابل ہو اور سکھ بھی وہی جو برداشت کے قابل ہو، برداشت کے باہر نہ سکھ اچھا نہ دکھ اچھا

سانپ کے کاٹے کا ساڑھے تین سو سال پرانا

حیرت انگیز عمل

از قلم: مناظر الاسلام کشن گنجوی فون نمبر: ۲۲۶۴۱۳۔ کوڈ نمبر: ۰۱۳۴۴

محترم قارئین: پہلی بار میں اپنے استاد محترم حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب کی اجازت کے بعد سانپ کے کاٹے کا ایک ساڑھے تین سو سال پرانا قرآنی عمل آپ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اس عمل سے متعلق جہاں تک مجھے علم ہے اس کی روشنی میں میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ عمل دنیا کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں مل سکتا ہے اور نہ ہی میرے علاقہ کے چند لوگوں کے سوا کوئی اس حیرت انگیز عمل کا عامل آپ کو مل سکتا ہے۔

اس عمل کی ابتدا صوبہ بہار کی راجدھانی پٹنہ کے قریب ایک معروف و مشہور جگہ ہے جس کا نام پھلواری شریف ہے وہاں سے ہوئی۔ آج سے تقریباً ساڑھے تین سو سال پہلے ایک بہت بڑے اللہ والے وہاں رہتے تھے ان کو کسی غیبی مخلوق نے یہ قرآنی عمل بتلا دیا تھا جب سے وہ بزرگ اسی عمل سے سانپ کے کاٹے ہوئے لوگوں کا علاج کرتے تھے۔ مگر یہ عمل وہ کسی کو نہ بتاتے تھے جب وہ اپنی زندگی کے آخری دور سے گزر رہے تھے تو انہوں نے اپنے ایک خاص دوست کو یہ کہہ کر عمل بتلا دیا کہ نہ معلوم میں کب اس دنیا سے چل بسوں اور یہ قیمتی عمل میرے ساتھ چلا جائے۔ لہٰذا اس کو تم ضرور سیکھ لو تاکہ میرے مرنے کے بعد میرے اس عمل سے دنیا والے فائدہ اٹھا سکیں۔ دوستوں وہ شخص میرے علاقہ کے رہنے والے تھے جب سے یہ عمل میرے علاقہ میں سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے اور اب تو ماشاءاللہ ہر سال لوگ جماعت کی شکل میں اکٹھے ہو کر اس عمل کو سیکھتے ہیں۔

قارئین۔ اب تو آپ کو یقین آگیا ہوگا کہ سینہ بہ سینہ چلا آنے والا اتنا قیمتی عمل پہلی بار طلسماتی دنیا میں لکھا جارہا ہے۔ میں خود اس عمل کا پانچ سالوں سے مسلسل عامل ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ تمام باصلاحیت قارئین کو اس عمل کا عامل بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عمل سے متعلق چیزیں

(۱) عمل صرف سال میں ایک مرتبہ دیوالی کی دسویں رات کو سیکھا جاتا ہے۔

(۲) عمل والے دن میں غسل کرنا ضروری ہے۔

(۳) تمام ضروریات سے فارغ ہو کر کسی بھی مسجد میں نماز عشاء ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلے بغیر وہیں عمل سیکھا جاتا ہے۔

(۴) کوڑا بنانے کے لئے سوتی کپڑا کسی بھی رنگ کا لے کر تقریباً ایک ہاتھ لمبا کوڑا بنایا جاتا ہے۔

(۵) بتاشہ ۲۵۰ گرام اگربتی چند عدد جلائیں۔

(۶) اگر سیکھنے والے ایک سے زائد ہوں تو گول حلقہ بنا کر بیٹھیں۔

(۱) عمل میں پڑھنے والی چیزیں

اگر چند لوگ ہوں تو ایک شخص بلند آواز سے سب کو درود ابراہیم تین مرتبہ پڑھائے۔ اس کے بعد چھٹے پارہ کے آخری صفحہ پر ایک آیت ہے۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ اس آیت کو سات مرتبہ

پڑھائے۔ پھر تین مرتبہ درود ابراہیم، اب عمل مکمل ہوگیا آپ عامل بن گئے۔

کوڑا بنانے کا طریقہ

کپڑے کے چاروں کونوں کو تان کر پکڑ لیں اور ایک کونے سے بلا تعداد درود شریف اور اوپر والی آیت سب لوگ پڑھ کر دم کرتے جائیں یہاں تک کہ کوڑا تیار ہو جائے۔ واضح ہو کہ یہ کوڑا صرف ایک سال تک کام دے گا۔ ہر سال نیا کوڑا بنانا ہوگا۔ اس کے بعد بتاشے پر دم کر دیں اور فاتحہ وغیرہ پڑھ کر تمام مسلمین کی ارواح کو ثواب پہنچائیں، خاص کر حضرت خواجہ یحییٰ منیریؒ کی روح کو اس کا ثواب بخشیں۔

تشخیص کا طریقہ

جب کوئی آدمی آپ کے پاس آئے تو سب سے پہلے اس نقشے کے مطابق اس کو چیک کریں۔
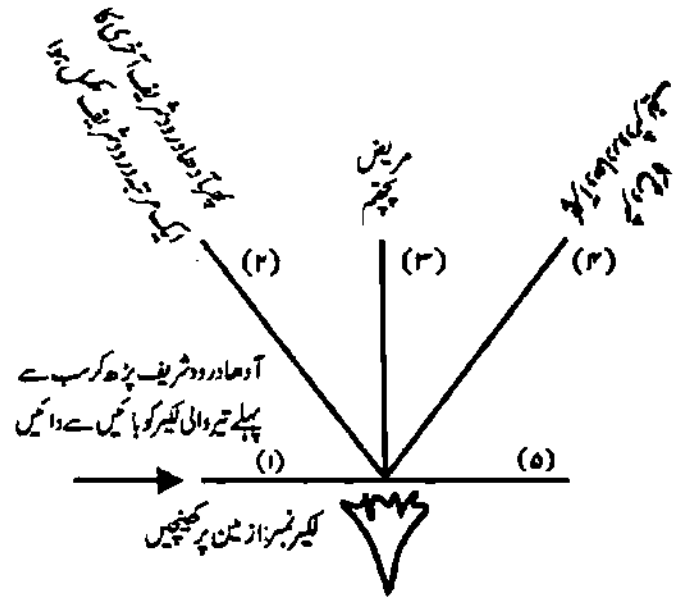
عامل کا دایاں ہاتھ رکھ کر آخری کا آدھا درود مکمل کریں اور بلا تعداد آیت کو پڑھ کر ہاتھ پر دم کریں۔ انشاءاللہ آپ کا ہاتھ چلنا شروع ہو جائے گا۔

اب آپ دیکھیں کہ آپ کا ہاتھ کون سی لکیر پر چل رہا ہے۔ واضح ہو کہ آپ کا ہاتھ صرف اوپر کی ہی تینوں لکیروں میں سے کسی لکیر پر چلے گا۔

(۲) نمبر پر ہاتھ چلا جائے تو سانپ کے علاوہ کسی چیز نے کاٹا ہے۔

(۳) نمبر پر ہاتھ چلنا شروع کر دے تو سمجھ جائیں کہ سانپ نے کاٹا ہے۔ ہاتھ کو چلنے دیں مریض کے جسم میں جہاں تک زہر پہنچا ہوگا وہاں جا کر ہاتھ خود بخود رک جائے گا۔

(۴) نمبر پر ہاتھ چلنا شروع کر دے تو سمجھ لیں کہ کسی جادوگر نے اپنے عمل سے سانپ کو بھیج کر کٹوایا ہے۔

جھاڑنے کا طریقہ

اگر تشخیص ہو جائے کہ مریض کو سانپ ہی نے کاٹا ہے تو آپ عمل والا کوڑا لے کر مریض کو سر سے لے کر پیر تک آہستہ آہستہ مارتے جائیں اور آیت شریف پڑھ پڑھ کر دم کرتے جائیں۔ جب ایک مرتبہ سر سے پیر تک جھاڑ چکیں تو پھر سے مریض کو چیک کریں اگر پھر بھی مریض کے جسم میں زہر باقی ہوگا تو آپ کا ہاتھ سامنے کی لکیر پر چلے گا ورنہ لکیر نمبر (۲) پر چلے گا آپ سمجھ لیں مریض کا زہر ختم ہوگیا۔ انشاءاللہ کتنے بھی زہریلے سانپ نے کاٹا ہو صرف لگاتار تین مرتبہ کے جھاڑ پر ختم ہو جاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ لکیر نمبر (۴) پر آپ کا ہاتھ چلنے لگے تو آپ سمجھ لیں کہ جادو کے زور سے بھیجا ہوا سانپ ہے ایسے وقت میں آپ فوراً اپنا اور مریض کا حصار کر لیں اس کے بعد مریض کو جھاڑنا شروع کریں۔ انشاءاللہ جادوئی سانپ کے کاٹے کا بھی زہر ختم ہو جائے گا۔

مریض کے لئے ہدایات

(۱) اگر رات میں علاج کریں تو مریض کو رات بھر سونے نہ دیں۔

(۲) اگر دن میں علاج کریں تو مریض کو دن میں نہ سونے دیں۔

(۳) علاج کے بعد مریض کو کم از کم پانچ گھنٹوں تک کچھ بھی کھانے پینے کو نہ دیں۔

(۴) اگر ممکن ہو تو علاج کے بعد مریض کو نہلا دیں۔

(۵) اگر مریض سو گیا یا کچھ کھا پی لیا تو پھر زہر مریض کے جسم میں لوٹ سکتا ہے۔

محترم قارئین میں نے بہت ہی تفصیل سے تمام باتوں کو لکھ دیا ہے اگر پھر بھی کسی کے سمجھ میں نہ آئے تو مجھ سے معلوم کر لیں۔

فون پر بات کرنے کے وقت بعد نماز عصر سے رات نو بجے تک۔

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

سنگ حدید

اس پتھر کو عربی میں حجر حدید، فارسی میں سنگ حدید اور انگریزی میں سکورل (secuorl) کہتے ہیں۔ عربی زبان میں لوہے کو حدید کہتے ہیں۔ اس لئے اس پتھر کا نام سنگ حدید ہے کیونکہ اس میں لوہے کی آمیزش ہوتی ہے۔ یہ سیاہ رنگ کا چمکیلا اور خوبصورت پتھر ہے۔

سنگ حدید گہرے سیاہ رنگ میں بھی ہوتا ہے اور ہلکے سیاہ رنگ میں بھی ہوتا ہے۔ یعنی سرمئی رنگ میں ماہرین کا کہنا ہے کہ سنگ حدید کے استعمال سے جادو ٹونے کا اثر نہیں ہوتا اور اگر جادو ٹونے کا اثر ہو چکا ہو تو اس کے استعمال سے جادو ٹونے کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں اور انسان کو جادو ٹونے سے نجات مل جاتی ہے۔ اسی طرح اس پتھر کے استعمال سے آسیب کے اثرات سے حفاظت ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص آسیبی اثرات کا شکار ہو تو اس کو آسیبی اثرات سے نجات مل جاتی ہے۔

● اگر حاملہ عورت اس پتھر کو پہن لے تو وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔

● یہ پتھر خوف و ہراس سے بچا کر انسان کے اندر خود اعتماد پیدا کرتا ہے۔

● اس کے پہننے سے دشمنوں پر رعب قائم ہوتا ہے۔

● اگر اس پتھر کو پہن کر حاکم یا افسر کے سامنے جائیں تو وہ مہربان ہو جاتا ہے۔

● اس پتھر کے پہننے سے مشکلات آسانیوں میں بدل جاتی ہیں اس کو پہن کر انسان اپنے اندر جوش و خروش محسوس کرتا ہے۔

● یہ پتھر سستی کو ختم کر کے انسان کے جسم میں چستی پیدا کرتا ہے۔

● سنگ حدید کے استعمال سے نظر بد سے بھی حفاظت رہتی ہے اور حاسدین کی ہائے ہائے سے بھی یہ محفوظ رکھتا ہے۔

● زمانہ قدیم میں نظر بد، حاسدوں کے حسد اور بد خواہوں کی سازشوں سے بچنے کے لئے لوگ سنگ حدید کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

● بعض اکابرین نے سنگ حدید کی انگوٹھی کا استعمال بطور خاص کیا ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت معاذ ابن جبلؓ نے ایک انگوٹھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جو سنگ حدید کی تھی اس پر کندہ تھا "محمد رسول اللہ" سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی پہن لی۔

● حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی سنگ حدید کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے جس پر کندہ تھا "العزۃ للہ"۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سنگ حدید کی انگوٹھی پر اس طرح کے کلمات جن سے اللہ کی عظمت و کبریائی کا اندازہ ہو کندہ کرا کے پہننا باعث برکت و عظمت ہے۔

● سنگ حدید کا استعمال انسان کی شخصیت کو پُر کشش بناتا ہے اور اسے تسخیر کی دولت سے بھی سرفراز کرتا ہے۔ حکماء کی رائے ہے کہ اگر کسی مرد کا عضو مخصوص کمزور ہو گیا ہو تو اس پر سنگ حدید کو پیس کر لگانے سے اس میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قدیم زمانہ کے اطباء اس فارمولے سے لوگوں کا علاج کیا کرتے تھے۔

● سنگ حدید کو اگر پانی میں ڈال کر پئیں تو درد کی شدت کو ختم کرتا ہے۔ درد جسم کے کسی بھی حصے میں ہو اس کو ختم کر دیتا ہے۔

● سنگ حدید پٹھوں کو طاقت دیتا ہے۔

● خارش سے کھجلی سے نجات دلاتا ہے۔ ورم اور سوزش میں فائدہ کرتا ہے۔ ● سنگ حدید کا استعمال بواسیر سے نجات دلاتا ہے۔ آتشک اور سوزاک جیسے امراض کو دفع کرنے کا موجب بنتا ہے۔

● سنگ حدید معدہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ نظام ہضم کو درست رکھتا ہے اور معدہ کی صفائی کرتا ہے۔

● سنگ حدید کو ناپاکی کی حالت میں نہیں پہننا چاہئے اور اس کا وزن ۱۴ رتی سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔

دور اندیش اور سمجھ دار لوگ اللہ کی پیدا کردہ اس نعمت سے آج بھی مستفیض ہو رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

عنصری حروف کے اعمال

تحریر : روحانی اسکالر حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی، اسلام نگر حویلی لکھا۔ ضلع اوکاڑہ پاکستان

علم الحروف ایک جامع ترین علم ہے۔ عملیات و روحانیت کی بنیاد یہی علم ہے۔ ہمارے اساتذہ عظام نے ہمیں سب سے پہلے علم الحروف کی ہی تعلیم فرمائی تھی۔ حروف کی سائنس بھی بڑی عجب، دلچسپ ہے۔ علم الحروف کے اعمال سریع التاثیر اور قوی الاثر ہوا کرتے ہیں، مندرجہ ذیل تمام تر اعمال ہماری زیر طبع تصنیف ''فیضان الحروف'' سے ماخوذ ہیں۔ تفصیل کے لئے مذکورہ کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

آتشی حروف

یہ ایسے حروف ہیں کہ جب قمر آتشی بروج میں ہو تو ان حروف سے بادشاہوں اور حکام کے دربار میں درجات کی بلندی اور لڑائی کے وقت دشمنان پر فتح یابی اور واضح برتری حاصل ہوتی ہے۔ یہ سات حروف ایسے مؤکلات کی طرح ہیں جو اللہ رب العزت کے عرش کی اور اس کے معاملات کی حفاظت پر مامور ہیں۔ ان حروف سے طلسمات کی یہ اشکال پیدا ہوتی ہیں۔

لمائه

آتشی حروف جلب قلوب کے لئے بھی خوب کام کرتے ہیں اور ان کے معکوس اعمال سے بیماریاں بھی پیدا کی جاسکتی ہیں اور ارواح خبیثہ کو بدن انسانی سے نکالنے کے لئے بھی ان سے کام لیا جاسکتا ہے ان حروف کی روحانیت جنات کو تسخیر اور حاضر کرنے کے لئے بھی استعمال میں لائی جاتی ہے۔ یہ بات آپ کے ذہن میں ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو آگ سے پیدا کیا ہے اور یہ حروف بھی گرم ترین ہیں۔ اگر جنات کو حاضر یا تسخیر کرنا چاہیں تو ان حروف کی روحانیت سے کام لیں۔ ان حروف سے بدن انسانی پر بیماریاں مسلط بھی کی جاتی ہیں اور بدن سے بیماریاں ختم بھی کی جاتی ہیں۔

قضائے حاجات کے لئے

آتشی حروف کا یہ عمل سرِ اعظم ہے طلسمات کی دنیا میں طلسم لاثانی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب قمر آتشی بروج میں نزول کرے مثلاً حمل، قوس، اسد میں تب ہرن کی جھلی پر زعفران گلاب اور مشک کی روشنائی سے اونٹ کی پیٹھ پر ایک آدمی کی تصویر بنائیں جس کے ایک ہاتھ میں پھول ہو جسے وہ سونگھ رہا ہو اور اونٹ کی پیٹھ پر سات حرف نون اور پھر اپنا نام معہ والدہ تحریر کیں۔ پھر اونٹ کی اردگرد طاش حمہ قاش کو الگ الگ حروف میں تحریر کریں جب کہ ان کے آخر میں مندرجہ ذیل آتشی حروف بھی تحریر کریں جو یہ ہیں۔ اہ طم ف ش ذ اور پھر اونٹ کے سر پر یہ طلسمات تحریر کریں۔ طاش حمہ قاش حاش مشوش پس قضائے حاجات کا طلسم تیار ہوا۔ جب بھی کسی کو حاجت ہو طلسم کو اپنے سامنے رکھیں اور اکیس مرتبہ یہ پڑھیں اور دعا کریں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ (سورۃ القصص آیت ۲۱۔۲۲) اور جو حاجت ہو اس کے لئے کوشش کریں اور طلسم کو اپنے پاس رکھیں انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

حاضری مطلوب کے لئے

آتشی حروف سے حاضری مطلوب کا یہ عمل علم الجفر کے ایک عظیم قانون کے تحت تیار ہوتا ہے۔ ایسے قانون اساتذہ فن اپنے سینوں میں مخفی رکھتے ہیں اور بڑی مشکل سے برسوں کی خدمت کے بعد تعلیم

کرتے ہیں۔ حاضری مطلوب کے لئے یہ عمل اپنی مثال آپ ہے جو طلسم سے بھی قوی تر ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ جس فرد کو اپنی محبت میں بے قرار کر کے حاضر کرنا ہو اس کے نام مع والدہ کو آتشی حروف سے امتزاج دے کر زمام نکال لیں پھر اس تمام تکسیر سے روحانیت استخراج کریں۔ مثلاً موکلات علوی، اسمائے باری تعالیٰ، طلسمات، عزیمت مقصد وغیرہ جس کا طریقہ تفصیل سے تحریر ہے۔

مثلاً آپ کا مطلوب علی ہے جسے آپ حاضر کرنا چاہتے ہیں۔ علی کو بسط حرفی کیا ع ل ی۔ اس کے شروع میں اپنا مقصد تحریر کریں اور بسط کر کے لکھیں مقصد ہے جلب تمام کی بسط یہ ہوئی ج ل ب ع ل ی۔ اب بسط کو آتشی حروف سے امتزاج دیا تو یہ سطر قائم ہوئی۔ ا ج ہ ل ط ب م ع ف ل ش ی ذ۔ اس کی تکسیر کی جو یہ ہے۔

ا	ج	ه	ل	ط	ب	م	ع	ف	ل	ش	ی	ذ	سطراول
ذ	ا	ی	ج	ش	ه	ل	ل	ف	ط	ع	ب	م	
م	ذ	ب	ا	ع	ی	ط	ج	ف	ش	ل	ه	ل	
ل	م	ه	ذ	ل	ب	ش	ا	ف	ع	ج	ی	ط	
ط	ل	ی	م	ج	ه	ع	ذ	ف	ل	ا	ب	ش	درمیانی گردش
ش	ط	ب	ل	ا	ی	ل	م	ف	ج	ذ	ه	ع	
ع	ش	ه	ط	ذ	ب	ج	ل	ف	ا	م	ی	ل	
ل	ع	ی	ش	م	ه	ا	ط	ف	ذ	ل	ب	ج	
ج	ل	ب	ع	ل	ی	ذ	ش	ف	م	ط	ه	ا	زمام
ا	ج	ه	ل	ط	ب	م	ع	ف	ل	ش	ی	ذ	سطرمیزان

اب تکسیر سے موکلات علوی کا استخراج کیا تو موکلات یہ ہوئے۔ اجھائیل، لطبائیل معفائیل، لشیائیل، ذذائیل، یجشائیل، ھللشائیل، فطعائیل، بممائیل، ذبائیل، عیطائیل، جفشائیل، ھللئیل، مھذائیل، لبشائیل، شافائیل، عجیائیل، ططلائیل، یمجائیل، ھعزائیل، فلائیل، بشثائیل، طبلائیل، یلمائیل، فجذائیل، ھمعائیل، شھطائیل، ذبجائیل، لفائیل، میلائیل، لعیائیل، شمھالیل، طفزالیل، لبجائیل، جلبائیل، علبائیل، ذشفائیل، مطھائیل اور سطر اول سے ہر حرف سے اسمائے باری تعالیٰ استخراج کے لئے جو یہ ہیں۔ اللہ، جمیل ھادی، لطیف، طاہر، باری، متین، عزیز، فاطر بلطیف، شکور، یقین، ذوالجلال۔ تکسیر کی سطر اول کے اعداد نکالے تو ۱۲۸۰ ہوئے۔ مربع پر کرنے کے لئے ۳۰ عدد تفریق کئے تو باقی ۱۲۸۰۔۳۰=۱۲۵۰ بچے ان کو ۴ پر تقسیم کیا تو حاصل تقسیم ۳۱۲ ہوئے اور باقی ۲ بچے اس خانہ اول میں ۳۱۲ کو رکھا اور ایک ایک کے اضافہ سے نقش پر کیا جب کہ کسر خانہ نمبر ۹ میں آئی۔ نقش یہ ہوا۔

۷۸۶

۳۱۲	۳۲۶	۳۲۳	۳۱۹
۳۲۴	۳۱۸	۳۱۳	۳۲۵
۳۱۷	۳۲۱	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۱۶	۳۲۲

اس نقش کو تکسیر کی پشت پر تحریر کریں اور نیچے یہ عزیمت تحریر کریں۔

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِیَّۃُ الْمُسْتَخْرَجَۃُ مِنَ الْحُرُوْفِ النَّارِیَّۃِ الْمُمْزُوْجَۃِ اَجِبْ (موکلات علوی تحریر کریں) بحق (استخراج شدہ اسمائے باری تعالیٰ) اَجِیْبُوْا وَھَیِجُوْا لِعشقِ فلان الوحا الساعۃ العجل۔ اور اس کو کسی بھی پھل دار درخت کی سبز شاخ پر باندھ دیں۔

اب مطلوب کے مستعمل کپڑے پر تکسیر زمام تک تحریر کریں اور پشت پر حروف آتشی کی اس تکسیر سے استخراج کردہ طلسمات تحریر کریں تکسیر یہ ہے۔

ا	ه	ط	م	ف	ش	ذ
ذ	ا	ش	ه	ف	ط	م
م	ذ	ط	ا	ف	ش	ه
ه	م	ش	ذ	ف	ط	ا

طلسمات یہ ہیں۔ اذمه، ھاذم، طشطش، مھاذ، ففففف، شطشط، ذمھا۔ اس کا فتیلہ بنا کر چراغ میں روشن کریں اور ۳۱۲ مرتبہ استخراج شدہ عزیمت پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب وقت مسافت کے دوران حاضر ہو جائے گا اگر اس کے برعکس کرنا چاہیں تو نام مطلوب معکوس اور حروف آتشی بھی معکوس لکھ کر تکسیر کریں یہاں تک کہ زمام برآمد ہو جائے۔ مثلاً ی ل ع ذ ش ف م ط ه ا۔ اور حسب

سابق روحانیت استخراج کریں اور مؤکلات کو برانگیختہ کر کے اپنی حاجت کا اظہار کریں مثلاً کسی کو بیمار کرنا، مرض کو مسلط کرنا، ضارب مسلط کرنا وغیرہ اور مناسب طریق سے استعمال کریں۔ یعنی دفن کریں۔ یا آویزاں کریں یا آگ میں جلا دیں جیسے مناسب ہو۔ اللہ کے حکم سے مقصد پورا ہوگا۔

یاد رہے کہ عناصر اربعہ کے حروف کی عزیمتیں بھی ہوا کرتی ہیں جو ہر نیک اور بد افعال کے لئے کام کیا کرتی ہیں۔ پس مناسب اعمال میں ان کو اپنی فراست وفکر سے استعمال کریں تا کہ آپ کا عمل زیادہ قوی اور سریع الاثر ہو جائے۔ آتشی حروف کی عزیمت اعمال خیر وشر کے لئے عزیمت ناریہ کہ نام سے جانی جاتی ہے جو یہ ہے۔ باقی عزیمات کا ذکر ان حروف کے ساتھ کیا جائے گا۔

عزیمت الناریہ : اَهَاطَمُ فَشَذُبِرِ فَشُوْدِيْدِ فَشْيُنُوْدَاِين بَرْقَمُوْشِ، بِمُوْقَاشِ، هَاوُشِ، يَمُوْشِ، بَرِيْنُوْشِ، اَهَابُوْشِ، مَاشَهُشَيُوْزَ، بَرْقَاشِ، بَرْقَيُوْشِ، بَرِيْنَاشِ، اَلُوْشِ، هَاشِ، هَيُوْشِ، هُوْشِ، نُوْشِ، يَنُوْشِ، اَزْلَوْشِ، هِيَايَا فَهْنُوْشِ، اَنْزِلْ۔

بادی حروف کے اعمال

بادی حروف ایسے حروف ہیں کہ جب قمر بادی بروج میں ہو تو دلوں کی تسخیر محبوب کی محبت میں پگھل جانا، غائب چیزوں کی حاضری، محبت و الفت میں اضافہ اور اس سے ملتے جلتے امور میں ان کی روحانیت کام کرتی ہے۔ بادی حروف کی وجہ سے عرش کے تمام ملائکہ جو بزرگ و برتر ہیں اور اس کے عرش کی تسخیر پر مبعوث ہیں اور دیگر ملائکہ اس کی نگرانی اور حفاظت کرتے ہیں۔ پرندگان ہوا پر بادی حروف ج ز ک س ق ش ظ کی روحانیت کام کرتی ہے۔ واضح رہے کہ مندرجہ بالا ترتیب حکمائے فلاسفہ کے اختیار سے ہے۔ ان حروف سے یہ طلسماتی اشکال پیدا ہوتی ہیں۔

ھے ح ہ۔ لجوہ ھے ملحاہ فساد ـــ۷ ـــر

آصف بن برخیا کا عمل

اگر کسی پرندے کو تسخیر میں لانا چاہیں تو اس کے نام کے حروف الگ الگ لکھیں۔ اس کے آگے کلمہ جذب کر کے حروف بھی تحریر کریں۔ اب اس سطر کو سعد بادی حروف کے ساتھ امتزاج دیں جو یہ ہیں۔ ک س ق اور اعداد جمل کبیر سے استخراج کر کے مؤکل اول استخراج کریں پھر اس سطر کی تکسیر کر کے چاروں گوشوں کے حروف اور قلب کے حروف سے مؤکل دوم اور سطر طلسم تیار کریں اور گرد حروف طلسم لکھیں اور پیٹ پر مؤکل اول کا نام تحریر کریں اور پشت پر تمام تکسیر کا نقش مربع پر کریں۔ یہ تمام کام اس وقت ہونا چاہئے جب کہ طالع برج بادی مثلاً میزان دلو، جوزا ہو۔ طلسم تیار کرتے وقت بخور عطارد کا روشن کریں۔ جب یہ طلسم تیار ہو جائے تو ہوا میں لٹکا دیں۔ بعد ایک ساعت کے پرندہ حاضر ہوگا۔

حاضری مطلوب کے لئے

محبت اور دل کے میلان، نیند کو باندھنے اور کسی کو اپنی طرف متوجہ کر کے حاضر کرنے کے لئے حروف بادی کا یہ عمل بے نظیر ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ بادی حروف کو معکوس تحریر کریں یعنی اس طرح ظ ش ق س ک ز ج مع نام مطلوب اور نام والدہ اور جس دن عمل کریں اس دن کے خادم کا نام بھی ساتھ تحریر کریں۔ پھر اس کی تکسیر کریں اور روحانیت استخراج کریں۔ مطلوب کے قدموں کی مٹی گوندھ کر ایک ٹھیکری تیار کریں، اگر مٹی نہ مل سکے تو کسی بھی کچی ٹھیکری پر تحریر کریں اور پھر اسے باریک سفوف کر کے ہوا میں بکھیر دیں اور نقش کو درخت کی شاخ پر باندھ دیں۔ مطلوب حاضر ہوگا۔ تمام طریقہ حروف آتشی والا استعمال میں لائیں۔

مطلوب کے دل میں عشق پیدا کرنا

اگر آپ چاہیں کہ مطلوب آپ کے عشق میں دیوانہ ہو اور ایک ساعت بھی جدائی برداشت نہ کرے تو تھوڑی سی مہندی لے کر گوندھ لیں پانی کی بجائے عرق گلاب استعمال کریں اور مہندی کی ٹکیہ بنا لیں۔ پھر اسے سایہ میں خشک کریں۔ اب مطلوب معہ والدہ کے ساتھ حروف بادی کو امتزاج دے کر تکسیر کریں۔ پھر عزیمت تیار کریں مؤکلات اور طلسمات تیار کریں اور تکسیر ایک طرف دوسری طرف اور عزیمت تحریر کریں۔ پھر اس ٹکیہ کو سفوف کریں اور ہوا میں بکھیر دیں۔ پس مطلوب وقت مسافت کے مطابق حاضر ہوگا۔

عزیمت الہوائیہ : رَابَنجَ هَوْنْ هَوْنَـا هُوْشَ اَهُوشَ، هَيُـوْشَ، هُـوْلَاشَ، اَلْـوَاشَ يَلُـوْشَ، لُوْشَ لُوْشَالِـشَ، بِـمَهُطِيْـشَ، مَـخُطِهُلَـشَ، هَوُلَـشَ، يَنُوْشَ، طَفُشَنِهُـشَ، طَفِيُـرَادِيْـشَ، طَـفُرَاشَ اَرْقِيُوْشَ، طَفُرَاشَ، فَرَيُوْشَ مَارِشَ مَـرِيْـنُـوْشَ قَيُـوْشَ كَـرَاهِــشَ، اَلْطَرِيْنُوْشَ، فَنُوْشَ، قَادُشَ هَمِشَ فَنِشَ تَوَكَّلُوْا يَا خُدَامُ الْهَوَاءِ وَافُعَلُوْا كَذَا وَكَذَا۔

حروف بادی سے حاضری مطلوب بمطابق عمل حاضری (پرندگان)

جس طرح بادی حروف سے پرندگان کو حاضر کیا جاتا ہے اسی طریقہ کے مطابق مطلوب کو حاضر کرنے کا عمل درج کیا جاتا ہے۔ اگر آپ عمل درست استخراج کرلیں تو اس کے اثرات یقینی ہیں۔ مطلوب وقت مسافت کے مطابق حاضر ہونا چاہئے۔ ایک مثال سے سمجھایا جارہا ہے تاکہ آپ آسانی سے عمل تیار کرسکیں۔

نام مطلوب=علی نام طالب=اکبر

حروف متحابہ=رک رفد سعد حروف باد=ک ش ق

امتزاجی سطر=

ع ل ی ر ک ا ک ب ر ر ف د ک س ق اعداد امتزاجی سطر=۱۰۱۷

اعداد کے حروف=ز ی غ مؤکل اول=زیعائیل

تکسر کا عمل یہ ہے

ق	س	ک	د	ف	ر	ر	ب	ک	ا	ک	ر	ی	ل	ع
ب	ک	ر	ا	ر	ک	ف	ر	د	ی	ک	ل	س	ع	ق
ر	د	ف	ی	ک	ک	ر	ل	ا	س	ر	ع	ک	ق	ب
ل	ا	ر	س	ک	ر	ک	ع	ی	ک	ف	ق	د	ب	ر
ع	ی	ک	ک	ر	ف	ک	ق	س	د	ر	ب	ا	ر	ل
ق	س	ک	د	ف	ر	ر	ب	ک	ا	ک	ر	ی	ل	ع

حروف گوشہ=ع ق ل ع حروف قلب=ل

حروف گوشہ و قلب=ع ق ل ع ل اعداد=۷۰ ۱۰۰ ۳۰ ۷۰ ۳۰=۳۰۰ مجموعہ

مجموعہ ۳۰۰ کو نطق کیا=ش مؤکل دوم=شائیل

حروف طلسم :

ل	ع	ل	ق	ع
لی	عن	لی	قف	عن

نقش اول

قف		عن
	تصویر مطلوب	
عن	زیعائیل	لی

تکسیر کی سطر اول کے اعداد=۱۰۱۷ تکسیر کی کل سطور زمام تک=۵

کل اعداد=۱۰۱۷×۵=۵۰۸۵ نقش مربع پر کرنے کیلئے=

۵۰۸۵-۳۰=۵۰۵۵

۵۰۵۵÷۴=۱۲۶۳ باقی ۳ کسر خانہ نمبر ۵

رفتار نقش مربع

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش مربع جو نقش اول کی پشت پر لکھنا ہے۔

۷۸۶

قف	۱۲۷۴	۱۲۷۱	۱۲۶۳	۱۲۷۷	عن
	۱۲۶۴	۱۲۷۶	۱۲۷۵	۱۲۷۰	
	۱۲۷۹	۱۲۶۵	۱۲۶۹	۱۲۷۲	
عن	۱۲۶۸	۱۲۷۳	۱۲۷۸	۱۲۶۶	لی

شائیل

رفد

طالب مطلوب کے نام کے ساتھ رک رفد اور سعد بادی حروف ایک سطر میں تحریر کریں جیسا کہ تکسیر کی سطر اول ہے۔ پھر اس کی تکسیر زمام تک کریں۔ سطر اول کے اعداد نکال کر ان کو نطق کریں اور مؤکل اول استخراج کریں۔ تکسیر کی کل سطور زمام تک کے اعداد نکال کر ان سے ایک مربع بادی پر کریں۔ تکسیر کے چاروں گوشوں اور قلب کے حروف لے کر ان کے اعداد نکال کر نطق کریں اور مؤکل دوم استخراج کریں حروف گوشہ و قلب سے طلسم تیار کریں۔ اب مطلوب کی تصویر لے کر اس کے سامنے والے رخ پر کونوں پر طلسم اور نیچے مؤکل اول کا

نام تحریر کریں۔ تصویر کی پشت پر عددی نقش جس کے کونوں پر طلسم اور نیچے مؤکل دوم کا نام تحریر کرنا ہوگا۔ ایسے ہی ایک اور نقش حسب سابق تیار کریں۔ ایک کو اپنے گھر میں یا قریبی درخت پر لٹکا دیں اور دوسرے کو طالب ہاتھ میں لے کر مسلتا رہے۔ انشاء اللہ مطلوب بصورت جائز حاضر ہوگا۔

یہ عمل و طلسم اس وقت کریں جب طالع بادی ہو اور قمر بھی بادی بروج میں ہو۔ مصطگی رومی کی دھونی دے کر نقوش و طلسم استعمال کریں۔ واضح رہے کہ یہ تمام مقدسے حکمائے فلاسفہ نے پوشیدہ کئے ہیں۔ خدا کے برگزیدہ بندے ان سے کام لیتے ہیں اور یہ انہی کو تعلیم کئے جاتے ہیں۔ یہ باتیں کرامات سے کم نہیں ہوتیں۔ عامل کو چاہئے کہ وہ عبادت گزار ہو، صاحب بصیرت ہوتا کہ عمل کی صحیح تدبیر میں عاجز نہ رہے جو شخص اپنی خوش بختی سے ان علوم سے فیض حاصل کرے وہ راقم السطور مصنف ''فیضان الحروف'' کو دعائے خیر سے یاد کرے۔

آبی حروف کے اعمال

آبی حروف ایسے حروف میں شمار ہوتے ہیں کہ جب قمر آبی بروج میں ہو تو ان حروف کی روحانیت سے سحر، جادو ٹونہ اور علوی و سفلی اعمال سے نجات حاصل کی جاتی ہے۔ ہر طرح کی بیماریوں کا علاج ان حروف سے کیا جاتا ہے اور خاص طور پر امراض امویہ اور صفراویہ سے چھٹکارا حاصل کیا جاتا ہے اور اعمال شر میں ان حروف کی روحانیت بلغمی اور سرد امراض بدن انسانی میں پیدا کرنے کے لئے کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ خون جاری کرنے کے لئے بھی یہ حروف خوب کام کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ اعمال شر مین معکوس عمل کیا جاتا ہے اور حروف کی ترتیب بھی معکوس ہوتی ہے۔

خون جاری کرنا

اگر کسی عورت کا خون جاری کرنا چاہیں تو حروف آبی معکوس تحریر کریں جو یہ ہیں۔ غ خ ر ع ل ح د جسے مرض نزیف میں مبتلا کرنا ہو اس عورت کا نام معہ والدہ معکوس تحریر کر کے تکسیر کریں اور اس دن کے خادم کا نام بھی تحریر کریں۔ پھر حسب سابق روحانیت استخراج کریں۔ عزیمت میں روحانیت کو قضائے حاجت کے لئے پکاریں۔ مقصد پورا ہوگا۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ تکسیر کی پشت پر نقش تحریر کریں جو تکسیر کی سطر اول کے اعداد سے ہوگا جس کے نیچے یہ عزیمت تحریر کریں۔

وَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا كَذٰلِكَ يَنْفَجِرُ الدَّمُ مِنْ فَرْجِ فُلَانَةَ بِنْتُ فُلَانَةَ دَمًا مُنْهَمِرًا وَحَمَلْنَاهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ تَجْرِيْ بَاَعْيُنِنَا كَذٰلِكَ يَجْرِي الدَّمُ مِنْ فَرْجِ فُلَانَةَ بنت فلانة جَرْيًا عَنِيْفًا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ۔

پھر اسے بانس کی ایک چھوٹی سی لکڑی میں ڈال کر اسے دونوں طرف سے موم لگا کر بند کر دیں اور اسے دھاگہ سے باندھ کر جاری پانی میں لٹکا دیں پس فاجر عورت کا خون جاری ہو جائے گا۔ ناحق کسی کو تکلیف نہ دیں اور اللہ سے ڈرتے رہیں۔

کسی ظالم فاجرہ فاسق کا پیشاب بند کرنا

جب کسی ظالم کا پیشاب بند کرنا چاہیں تو حرف بادی معکوس تحریر کریں ساتھ دشمن کا نام معہ والدہ اور اس دن کے خادم کا نام بھی تحریر کریں پھر تکسیری عمل کر کے روحانیت استخراج کریں۔ اعمال شر کے لوازمات کو مد نظر رکھتے ہوئے استعمال میں لائیں۔ مختصر یہ ہے کہ خون بکری سے شیشے کے برتن پر تکسیر اور عزیمت تحریر کر کے مطلوب کو دھو کر کسی چیز میں پلا دیں جب کہ نقش کو معہ عزیمت کسی آنت میں ڈال کر دونوں طرف سے دھاگہ باندھ کر قبر میں دفن کر دیں۔ مقصد پورا ہوگا۔

اگر عمل باطل کرنا چاہیں تو حروف مستقیمہ تحریر کریں پھر بسط کر کے ان کو مثل اول ساتھ نام مطلوب معہ والدہ حاجت اور نام خادم یوم کی تکسیر کریں پھر شیشے کے برتن میں لکھ کر دھو کر پلا دیں۔ پیشاب جاری ہوگا۔ آبی حروف سے پانی میں رہنے والے جانوروں کی تسخیر بھی کی جا سکتی ہے۔

تسخیر جانوران آبی

یہ عمل ان ساحلی علاقہ کے لوگوں کے لئے ہے جن کا پیشہ ماہی گیری ہے اور وہ اس پیشہ کے ہوتے ہوئے غربت اور تنگی کی حالت میں بسر اوقات کرتے ہیں، اس طلسم کی برکت سے وہ جانور جس کی طلب ہو، کناروں کی طرف اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں، پھر جال وغیرہ ڈال کر شکار کر لیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ ایسے اعمال شوقین لوگوں کو کام نہیں دیتے۔ کیوں کہ خدا کے برگزیدہ بندوں کی یہ کرامت ہے۔ البتہ ہم صرف ضرورت مند لوگوں کو اجازت دیتے ہیں، سفید کاغذ پر مچھلی کی شکل بناؤ، جس مچھلی کا شکار کرنا ہے اس کا نام لکھ کر آگے کلمہ

جذب لکھو اور حروف آبی د ر ح ل ع ر خ غ میں امتزاج دے کر ایک سطر تیار کرو اور ان کے اعداد نکال کر مؤکل بناؤ۔ بوقت تیاری کافور کا بخور ردو۔ مچھلی کی تصویر پر نام مؤکل اور اردگرد امتزاج شدہ حرف لکھ دو اور دو کوری ٹھیکریوں کے درمیان تعویذ رکھ کر موم لگا کر دریا یا تالاب کے کنارے میں دفن کر دو جہاں نمی ہو۔ انشاءاللہ حیوانات آبی کناروں کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اور وہ پانی کے اندر نہ جاسکیں گے۔ مثلاً رو ہو مچھلی کا شکار کرنا ہے روہ و ج ذ ب کو حروف آبی میں امتزاج دیا ایک حرف اس کا لیا ایک اصلی سطر کا۔ درح ول ہ ع ورج خ ذ غ ب۔
اعداد ۲۸۴۴۔ مؤکل زلفغفائیل۔ طلسم یہ ہے۔

[illegible]
زلفغفائیل
درح ول ہ ع ورج خ ذ غ ب
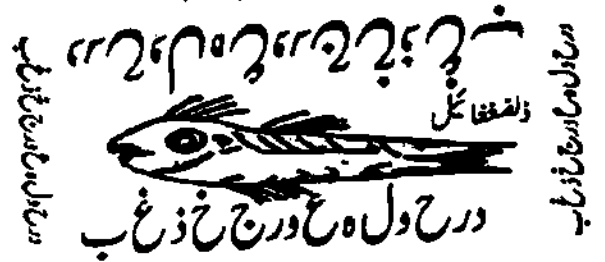
یہ عمل اس وقت کریں جب کہ قمر برج آبی یعنی سرطان، عقرب یا حوت میں ہو اور طالع بھی آبی ہو۔

عزیمت الماء : بِشَالِشٍ شَلْشَالِ شلاشَ شَلُوشَ شَلَوَاشَ شَایِهِشَ طِیْشَهَیَاشَ یَلیُوشَ هَلِشَ هَلِشَابِشَ هَلَوشَ هَالِشَ هَلْشَلِشَ تَشَلْشَلِ تَرْشَدَشَ اَرْشَلاشَ هَکشَوشَ اَجِیْبُوْا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ تَوَکَّلُوْا یَاخُدَّامُ الْمَآءِ وَافْعَلُوْا کَذَا وَ کَذَا۔

خاکی حروف کے اعمال

جب قمر خاکی بروج میں ہو تو ان حروف کی روحانیت سے کام لیا جاتا ہے۔ اعمال شر میں ان حروف کی روحانیت سے دشمن کے گھر خرابی پیدا کرنا، دشمنوں میں عداوت و بغاوت پیدا کرنا، دو فریقوں کی آپس میں لڑائی جیسے عمل وجود میں آتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان حروف سے دشمنان پر امراض اور بیماریاں مسلط کرنے وبال لانے اور عقل و شعور ختم کرنے کے اعمال بھی کئے جاتے ہیں۔ ان حروف کی روحانیت سے ارواح ارضی کی تسخیر بھی ممکن ہے۔ زمین پر بسنے اور رینگنے والی ہر جاندار چیز پر ان حروف کے ذریعے تصرف حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ضرر پہنچانے والے تمام حشرات الارض کو ان حروف کی روحانیت سے بھگایا جاسکتا ہے ان حروف کی طلسماتی اشکال یہ ہیں۔

[illegible]

عزیمت الترابیہ : شَاشَلْخٍ، شَلْشَالِخٍ، بَالِخٍ بَلِیْخٍ یَلِخَا، تَشَلْخَلُوْشٍ، یَنُوْخٍ فَادِخٍ شَمُوْخٍ، بَمُوْخٍ اَشْمَاشٍ هِیْمَاشٍ، هَمُوْهِشٍ، هِیْمُوْهِشٍ، لِمَشْطُوْشٍ، لِمُوْشٍ، اِبْتَمَاشٍ یُوْشٍ، یَمَالُشٍ اَلشَالِشَالِشٍ، اَلشَمُوْشٍ هِمُوْشٍ طَفُشٍ فَقُشٍ دَفُشٍ رَفُشَا مِشْلَخٍ یُوْشَلَخٍ اَلْخِیلَخٍ فَلْخَائِیْلُ تَوَکَّلُوْا یَا بَرْهَانَ بِنْ یَعْقُوْبَ یَا خُدَّامَ التَّرَابِیَةِ کَذَا وَکَذَا اَلْوَحَا اَلسَّاعَةَ العجل۔

ظالم دشمن پر بیماری مسلط کرنا

جب کسی ظالم دشمن کی عقل ختم کرنا چاہیں یا اس پر کوئی بیماری مسلط کرنا چاہیں تو خاکی حروف کی روحانیت سے کام اس طرح لیں۔ دشمن کے پاؤں کی مٹی لے کر اس میں سات پرانی قبروں کی مٹی ملا کر اسے اچھی طرح گوندھ لیں، پھر اس مٹی سے بشکل دشمن ایک پتلا تیار کریں، پھر حروف خاکی معکوس تحریر کریں جو یہ ہیں۔ ض ت ص ن ک و ب پھر نام مطلوب اور یوم خادم کو بسط حرفی کر کے امتزاج دیں اور ساتھ مقصد بھی تحریر کریں، ملائکہ کے اسماء پتلے کی پیشانی، سینہ، منہ اور دونوں بازوؤں اور پاؤں پر تحریر کریں، نقش امتزاجی سطر سے استخراج کریں اور نیچے مقصد کی عزیمت تحریر کریں اور اسے پتلے کے پیٹ میں رکھ دیں، پھر تکسیر تحریر کر کے پشت پر نقش مع عزیمت تحریر کر کے دشمن کے راستہ یا پرانی قبر میں دفن کر دیں یا زیر آتش دفن کر دیں۔ مقصد پورا ہوگا، مگر کسی کو ناحق پریشان نہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔

ناجائز تعلق ختم کرنا

اگر کسی زانی مرد کو عورت سے روکنا چاہیں تاکہ وہ اپنی عورت سے ہی ہم بستری کر سکے اس مقصد کے لئے اس کی شہوت بستہ کرنے کا یہ عمل اپنی مثال آپ ہے۔ زانی مرد کے پاؤں کی مٹی لے کر اس پر سات مرتبہ یہ پڑھیں۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ

بَيْنَهُمْ سَدًّا قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا۔ (سورۃ الکہف آیت ۹۴ تا ۹۷)

پھر ایک رسی لے کر اس پر سات گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر سات مرتبہ مندرجہ بالا آیات پڑھیں اور ہر مرتبہ آیت کے بعد کہیں کَذٰلِکَ یَنْعَقِدُ ذُکَرَ فلان بن فلانۃ عَنْ فَرجِ فلانتۃ بنت فلانۃ اَوْ دُبَر فلاں ابن فلانہ پھر گوندھیں اس مٹی کو ویران کنوئیں کے پانی سے پھر اس کا ایک پتلہ تیار کریں پھر حروف خاکی کے ساتھ نام مطلوب بمعہ والدہ تحریر کر کے ان کی تکسیر کریں، سطر اول سے ایک نقش مربع استخراج کریں۔ نیچے عزیمت مقصدت کی تحریر کریں اور اس کی پشت پر تکسیر زمام تک پھر اسے پتلے کے پیٹ میں رکھ دیں۔ اب تکسیر سے استخراج شدہ روحانیت کی عزیمت سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اسے پرانی قبر میں دفن کر دیں اور قبر پر موم بتی روشن کریں۔ مقصد پورا ہو جائے گا۔

شہوت بستہ کرنے کا عمل

سیاہ مرغ یا سیاہ بھیڑ کی آنت لیں اور اسے دھو کر صاف کر لیں، اسے سامنے رکھ کر ایک طرف گانٹھ لگا دیں اب مطلوبہ فرد کا کامل تصور کر کے کسی نحس وقت میں سات مرتبہ یہ پڑھ کر دم کریں اور اسی دم سے مکمل ہوا اس میں بھر دیں، اب اسے دوسری طرف سے گانٹھ لگا کر کسی خالی جگہ یا پھر ویران جگہ دفن کر دیں۔ ہمیشہ کے لئے شہوت بستہ ہو جائے گی۔

قَالُوا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عقدت ذکر فلاں بن فلاں بر فَرْجِ فلانتہ بنت فلانتہ بِسْتَمْ۔

اگر ایک عورت پر کئی مردوں کو بند کرنا ہو تو آیت کے بعد اس طرح پڑھیں عقدذ کور جمیع الناس بنی آدم بر فرج فلانتہ بنت فلانتہ بِسْتَمْ۔

اگر ایک مرد کو کئی عورتوں پر باندھنا ہو تو اس طرح پڑھیں عقدت ذکر فلاں بن فلاں بر فروج النساء بناتِ حوا معلوم و نامعلوم بستم فلانۃ بنت فلانۃ بستَم۔

کسی ظالم کو شہر بدر کرنا

جب کسی ظالم کو شہر بدر کرنا چاہیں تو خاکی حروف معکوس تحریر کریں پھر نام مطلوب معہ والدہ اور مقصد بسط کر کے حروف معکوس سے امتزاج دیں۔ پھر زمام تک تکسیر کریں اور روحانیت استخراج کر کے عزیمت تیار کریں یوم خادم کو شامل کر کے تکسیر کی پشت پر نقش اور عزیمت تحریر کریں۔ اس مقصد کے رصاص کی تختی لیں جس پر سب کچھ تحریر کرنا ہے۔ پھر اس تختی کو جہاں سے حمام کا پانی خارج ہوتا ہے وہاں دفن کر دیں۔ پھر نقش جو تکسیر کی سطر اول سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے نیچے عزیمت تحریر کر کے کاغذ پر اسے کسی پرندے کے گلے میں باندھ کر چھوڑ دیں۔ پس مطلوب بھاگ جائے گا اور کبھی دوبارہ شہر کا رخ نہ کرے گا مگر ناحق کسی کو پریشان نہ کریں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔

حشرات الارض کو بھگانے کے لئے

موذی حشرات الارض، سانپ، بچھو، زہریلے کیڑے، مکوڑے، مچھر، کھٹمل، چوہے، چیونٹیاں وغیرہ بلیات انسانی مسکنوں میں ہوتے ہیں اور انسان کو تنگ کرتے ہیں، ان کو دفع کرنے کے لئے یہ عمل کیا جاتا ہے لیکن اگر ان کو دور کرنا مطلوب ہو تو اس کا نام الگ الگ حرفوں میں تحریر کریں، اس کے بعد کلمہ طرد تحریر کریں۔ پھر حروف خاکی نحس کے ساتھ امتزاج دیں جو یہ ہیں۔ ب و ت ض۔ پھر اس سطر کے اعداد نکال کر مؤکل اول تیار کریں۔ اب اس جانور کی جس جانور کو دفع کرنا مقصود ہے۔ تصویر بنا کر مؤکل دوم لکھیں اور اردگرد حروف طلسم لکھیں۔ تصویر کے پیٹ میں نام مؤکل اول کا لکھیں اور پشت پر تمام تکسیر کے اعداد کا نقش مربع پر کریں۔ امتزاجی سطر کی تکسیر کے چاروں گوشوں اور قلب کے حروف لے کر مؤکل دوم اور سطر طلسم تیار کریں۔ اس کام کے لئے ہر دو مؤکل مقلوب نکالیں۔ اس طلسم کو ایسی جگہ پر دفن کریں۔ جہاں ان کی کثرت ہو یا ان کے سوراخ ہوں۔ جب تک یہ طلسم وہاں دفن رہے گا وہ حیوان موذی حشرات الارض وہاں نہ آسکیں گے۔ اگر ہوں گے تو فوراً جگہ خالی کر دیں گے۔ یہ عمل اس وقت تیار کرنا ہو گا جب کہ طالع وقت خاکی ہو اور قمر خاکی بروج میں ہو

جدول ابجد عنصری یہ ہے۔

درجات	آتش	خاک	باد	آب	الکعب	حرف	کواکب
مرتبہ	ا	ب	ج	د	۱۰	ی	زحل
درجہ	ہ	و	ز	ح	۲۶	وک	مشتری
دقیقہ	ط	ی	ک	ل	۶۹	طس	مریخ
ثانیہ	م	ن	س	ع	۲۲۰	کر	شمس
ثالثہ	ف	ص	ق	ر	۳۷۰	عت	زہرہ
رابعہ	ش	ت	ث	خ	۱۸۰۰	ضغ	عطارد
خامسہ	ذ	ض	ظ	غ	۳۴۰۰	تغغغ	قمر

حکمائے فلاسفہ کے اعمال میں یہ جدول حروف سے طلسم بنانے کے کام آتی ہے۔ طلسم کے لئے حرف جس عنصر کا ہو اس کے موافق عنصر سے اس کے مقابل کا حرف ملا کر طلسم بنایا جاتا ہے۔ مثلاً (ا) سے (اج) اور (ب) سے (بد) اور (ح) سے (حو) اور (م) سے (مس) اور (ر) سے (رص) وغیرہ طسلم تیار ہوتے ہیں اسی طرح تمام حروف کو ذہن میں رکھیں۔

وسعت رزق کے لئے

وسعت رزق کے لئے جمعرات کی شب پہلے کچھ صدقہ کرے اور پھر دو رکعت نفل نماز وسعت رزق کی نیت سے پڑھے یہ نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ الھٰکم التکاثر پڑھے اور بعد سلام پھیرنے کے مندرجہ ذیل کلمات ستر مرتبہ پڑھے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا يَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ اس کے بعد سات مرتبہ اذا زلزلت الارض اور ستر مرتبہ یافتاح یا وہاب پڑھے۔ اس عمل کو باقاعدگی سے کرنے کی بدولت اللہ تعالیٰ روزی میں کشادگی و برکت عطا فرمائے گا اور رزق کی تنگی دور ہو جائے گی۔

تفسیر سورۂ رحمٰن

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اگلی آیت: خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ o وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ o

اس نے انسان کو (یعنی آدم کو) ایسی مٹی سے پیدا کیا جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی اور اس نے جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا۔

آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت آدمؑ کی تخلیق جو ابوالبشر تھے یعنی تمام انسانوں کے باپ تھے وہ مٹی سے پیدا کیے گئے اور جنات کے باپ کو دہکتی آگ سے پیدا کیا گیا۔ یا مراد یہ بھی ہوسکتی ہے کہ حضرت آدمؑ کی تخلیق جن عناصر سے ہوئی ان میں مٹی کا غلبہ تھا اور جنات کی تخلیق جن عناصر سے ہوئی ان میں آگ غالب تھی۔ ایک بحث کے دوران جو ابلیس براہ راست حق تعالیٰ سے کررہا تھا اس نے کہا تھا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے۔ اور آگ کا مقام مٹی سے بڑھا ہوا ہے تو میں کیوں آدم کے پتلے کو سجدہ کروں۔

بہر حال یہ مسلم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی سے بنایا گیا تھا جب اس پتلے کی تیاری ہوئی تو مٹی کو جمع کیا گیا پھر اس میں پانی ملایا تو یہ طین یعنی گارا بن گئی تُراب سوکھی مٹی کو کہتے ہیں اور طین اس مٹی کو کہتے ہیں جس میں پانی کی آمیزش ہو۔ پھر اس طین سے آدم کا پتلا تیار کیا گیا جب وہ سوکھ گیا تو وہ صلصال ہوگیا اور مثل فخار کے ہوگیا۔ یعنی سوکھنے کے بعد اس میں سے کھنکنانے کی آواز آنے لگی۔ کسی بھی ٹھیکرے پر جب انگلی ماری جاتی ہے تو اس میں کھنکھناہٹ کی آواز آتی ہے اسی آواز کو صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ کہا گیا ہے۔

پہلی آیت میں اس بات کی وضاحت کردی گئی ہے کہ انسان کو مٹی سے بنایا گیا اور جنات کو خالص آگ سے بنایا گیا۔ انسانوں میں جو عاجزی اور مسکنت پائی جاتی ہے وہ مٹی کا اثر ہے اور جنات میں جو سرکشی اور تمرد پایا جاتا ہے وہ آگ کے اثرات ہیں۔

دیکھا جائے تو انسان کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے بنا کر اس پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اس کے بعد پھر حق تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ تمہارا رب مختار تھا وہ چاہتا تو تمہیں بھی آگ سے پیدا کردیتا یا کسی اور چیز سے تمہارا ڈھانچہ بنا دیتا لیکن اس نے اس مٹی سے تمہارا ڈھانچہ تیار کیا جس میں عاجزی ہوتی ہے، جھکاؤ ہوتا ہے اس لئے یہ بھی ایک طرح کا انعام ہے بلکہ یہ ایک احسان بیکراں ہے اور تم اس احسان بیکراں کی تکذیب کیسے کرسکتے ہو؟

اگلے آیت میں فرمایا۔ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ o

یعنی وہ رب ہے دونوں مشرقوں کا اور دونوں مغربوں کا۔ مشرق سے مراد وہ جگہ جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے اور مغرب سے مراد ہے وہ جگہ جہاں سورج غروب ہوتا ہے۔ اس دنیا کا نظام کچھ اس طرح کا ہے کہ سورج مشرقی علاقوں میں طلوع ہوکر بائیں جانب سے اپنا سفر تہہ کرتا ہوا نصف النہار سے گزرتا ہوا ڈوب جاتا ہے پھر مغربی علاقوں میں طلوع ہوکر وہ دائیں جانب کا سفر تہہ کرتے ہوئے اپنے مقام خاص پر جاکر غروب ہوجاتا ہے۔ اس طرح ۲۴ گھنٹوں میں وہ پوری دنیا کا چکر لگالیتا ہے۔ مشرقی علاقوں میں جب دن ہوتا ہے تو مغربی علاقوں میں رات ہوتی ہے اور مغربی علاقوں میں جب دن ہوتا ہے تو مشرقی علاقوں میں رات ہوتی ہے اس طرح سورج اللہ کے حکم سے اپنا سفر جاری رکھتا ہے اور اسی طرح تا قیامت وہ اپنی گردش کو جاری رکھے گا۔ اس حساب سے مشرق اور مغرب دو قرار پائیں گے اور ان دونوں کا مالک اور رب حق تعالیٰ ہے۔ اسی کے حکم سے طلوع وغروب کا سلسلہ جاری ہے۔ چاند اور سورج کی یہ مجال نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرسکیں۔

اس آیت میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ سورج اور چاند کی طلوع وغروب سے دنیا میں لیل ونہار کا سلسلہ برقرار ہے اور اس لیل ونہار

کے سلسلے میں یعنی دن اور رات کی گردشوں سے انسانوں اور جنوں کیلئے ہزار طرح کے منافع ہیں اگر اس دنیا میں صرف دن ہوتا اور رات نہ ہوتی تو بھی زندگی کا کیف ختم ہوجاتا اور اگر رات ہوتی اور دن نہ ہوتا تو بھی زندگی کا کیف ختم ہوجاتا۔ اللہ کی قدرت کے قربان جایئے کہ اس نے دن اور رات کے سلسلے کو پیدا کر کے اپنی مخلوقات کے لئے راحتوں کا بھی انتظام کردیا اور منفعتوں کا بھی اور اسی آیت میں یہ لطیف اشارہ بھی موجود ہے کہ یہ لیل ونہار کی گردش صرف دن اور رات کے گھٹنے بڑھنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسی گردش نے اس دنیا میں موسم بھی بدلتے ہیں کبھی سردی کا زمانہ آتا ہے اور کبھی گرمی کا۔ یہ موسم کی تبدیلی بھی دن اور رات کی گردش اور چاند سورج کے طے شدہ سفر کی وجہ سے ہے۔ اگر اس دنیا میں صرف ایک موسم ہوتا صرف سردی ہوتی اور گرمی نہ ہوتی تب بھی زندگی کا مزا کرکرہ ہوجاتا ہے اور اگر اس دنیا میں گرمی ہوتی اور سردی نہ ہوتی تب بھی زندگی کا کیف ادھورا رہتا۔ رب العالمین نے تنوع پسند انسان کے لئے کئی طرح کے موسم پیدا کئے اور یہ کئی طرح کے موسم چاند اور سورج کی مسلسل گردشوں کی وجہ سے ہیں۔ ان انعامات کو جو دیکھنے میں نظر آتے ہیں اور غور وفکر کرنے سے محسوس بھی ہوتے ہیں ان کی ناقدری کرنا کیسے جائز ہے اور ہم اللہ کے بندے ان انعامات واحسانات کو کس طرح جھٹلا سکتے ہیں اور ان کی تکذیب کرنا کسی بھی صاحب ایمان کے لئے کیسے ممکن ہے۔؟

اگلی آیت میں فرمایا۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ○ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ○

اس نے دونوں سمندروں کو ملا دیا۔ ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے۔

سمندر میں دونوں طرح کا پانی ہوتا ہے ایک میٹھا اور ایک نمکین اور کھارا۔ اللہ کی قدرت دیکھئے کہ ان دونوں کے درمیان باقاعدہ کوئی دیوار نہیں ہے لیکن یہ دونوں پانی آپس میں ایک دوسرے سے نہیں ملتے اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔ اللہ نے دودھ دینے والے چوپایوں کے جسم میں رگوں کا ایک جال بچھا دیا ہے اور ان رگوں کے درمیان کسی بھی طرح کا کی حد فاصل موجود نہیں ہے۔ ان رگوں میں ایک رگ ایسی ہے جس میں پانی ہوتا ہے ایک سے خون جاری رہتا ہے ایک سے پیشاب اور ایک سے دودھ، اور یہ چیزیں آپس میں خلط ملط نہیں ہو پائیں۔ یہ سب قدرت خداوندی کے کرشمے ہیں۔ اسی طرح سمندر میں کھارا اور میٹھا پانی برابر برابر سے گزرتا ہے لیکن میٹھا پانی کھارے پانی میں اور کھارا پانی میٹھے پانی میں ضم نہیں ہوتا۔ دونوں اپنی اپنی راہ چلتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے جدا جدا رہتے ہیں۔

سورۂ فرقان میں فرمایا گیا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ج وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○

(سورۂ فرقان آیت نمبر: ۵۳)

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے چلائے دو دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھانے والا اور یہ کھارا ہے کڑوا اور رکھا انکے درمیان پردہ اور آڑ روکی ہوئی۔

بیان القرآن میں دو معتبر بنگالی علماء کی شہادت نقل کی ہے کہ "ارکان" سے چاٹگام تک دریا کی شان یہ ہے کہ اس کے دو جانبین بالکل الگ الگ نوعیت کے دو دریا نظر آتے ہیں ایک کا پانی سفید ہے ایک سیاہ۔ سیاہ میں سمندر کی طرح طوفان طلاطم اور تموج ہوتا ہے اور سفید بالکل ساکن ہوتا ہے کشتی سفید میں چلتی ہے اور دونوں کے بیچ میں ایک دھاری بھی برابر چلی گئی ہے جو دونوں کا ملتقیٰ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سفید پانی میٹھا ہوتا ہے اور سیاہ کڑوا۔ اور باریسال میں بعض طلباء کا بیان یہ ہے کہ ضلع باریسال میں دوندیاں ہیں جو ایک ہی دریا سے نکلی جب ایک کا پانی بالکل کڑوا ہے اور ایک پانی بالکل میٹھا۔ بہرکیف ان شواہدات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ رب العالمین نے اپنی قدرت سے سمندر میں ایک ہی جگہ دونوں طرح کے پانی جمع کردیئے لیکن یہ دونوں پانی آپس میں خلط ملط نہیں ہوتے اور کڑوا اور شیریں پانی اپنی اپنی ڈگر پر جاری رہتا ہے۔

اس آیت میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ حق تعالیٰ نے سمندر کے اندر دونوں طرح کے پانی پیدا کئے ہیں اور ان دونوں کی منفعتیں جدا جدا ہیں۔ میٹھا پانی پینے کے کام آتا ہے اور نمکین پانی سے نمک بنتا ہے علاوہ ازیں یہ دونوں پانی اپنی جدا جدا صفات کی وجہ سے جدا جدا ضرورتوں میں کام آتے ہیں۔ ان سب راحتوں لذتوں اور نعمتوں کا جھٹلا دینا بھلا کیسے ممکن ہے؟ اس کائنات میں ہر قدم پر اللہ کی ایک نعمت موجود ہے انسان کس کس نعمت کو جھٹلا سکتا ہے۔؟

پانی صرف پینے ہی کے کام نہیں آتا بلکہ پانی انسان کی ہزار ضرورتوں میں کام آتا ہے۔ قرآن حکیم میں ایک جگہ یہ فرمایا گیا۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ○

(سورۂ انبیاء، آیت: ۳۰)

یعنی ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا کیا وہ ایمان نہیں لائے۔

پانی کھیتوں کو پروان چڑھاتا ہے، پانی اناج اُگانے کا ذریعہ بنتا ہے، اس پانی کے بدولت عمارتیں تعمیر ہوتی ہیں، پانی کے ذریعہ گارا اور سیمنٹ تیار ہوتا ہے، پانی بذریعہ غسل انسانی جسم کے میل کچیل کو دور کرتا ہے، پانی سے ترکاریاں اور سالن تیار ہوتے ہیں حد یہ ہے کہ پانی کا سہارا لے کر ہم آٹا گوندھا جاتا ہے اور روٹی تیار ہوتی ہے، پانی کے بغیر زندہ رہنا ناممکن ہے۔ یہ نعمت جس کی عام طور پر ہم ناقدری کرتے ہیں اگر ہمیں میسر نہ ہو تو ہمیں اس کی قیمت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پانی اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں میں سب سے اہم نعمت ہے لیکن چونکہ یہ پانی ہمیں فراخی کے ساتھ میسر ہے اس لئے ہم اس کی قیمت کا اندازہ نہیں کرپاتے۔ جن علاقوں میں پانی کا قحط ہوتا ہے، جہاں بارشیں نہیں ہوتیں کوئیں اور تالاب نہیں ہوتے اور پانی ذرا مشکل سے دستیاب ہوتا ہے وہاں کے لوگوں سے پوچھئے کہ پانی کیا ہے اور یہ اللہ کی پیدا کردہ کتنی عظیم الشان نعمت ہے۔ گرمی کے تپتے ہوئے دنوں میں جب پانی کی کمی پڑتی ہے جب بارش برسنے میں دیر ہوجاتی ہے اور زمینیں خشک ہوکر پھٹ جاتی ہیں اور جب کھیتیاں گرمی کی شدت کی وجہ سے جھلسنے لگتی ہیں۔ پھر اچانک رحمت کی بارشیں برستی ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر چیز ہری بھری ہوجاتی ہے۔ پانی ہے ہی ایسی نعمت ہر خزاں رسیدہ چمن کو ہرا بھرا کردیتا ہے اور مردہ زمین کو نئی زندگی عطا کردیتا ہے اس نعمت کی ناقدری وہی لوگ کرسکتے ہیں جو ایمان سے محروم ہوں جنہیں اللہ نے دولت ایمان عطا کررکھی ہے وہ اس نعمت کی تکذیب کیسے کرسکتے ہیں۔

اگلی آیت میں فرمایا۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اس جگہ ان دو نگینوں کا ذکر کیا جو سمندر میں پیدا ہوتے ہیں اور یہ دونوں نگینے انسان کو فائدہ پہنچانے والی ایک مخصوص نعمت ہیں۔ موتی صدف میں پل کر تیار ہوتا ہے اور مرجان جسے مونگا کہتے ہیں ایک درخت پر ایک پھل کی طرح لگتا ہے پھر تراش خراش کے بعد یہ مونگا بن جاتا ہے۔ جو لوگ نگینوں اور پتھروں کی حقیقت سے واقف ہیں انہیں بخوبی اس بات کا اندازہ ہے کہ رب العالمین نے اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ان نگینوں اور پتھروں کو پیدا کیا ہے اور ان پتھروں اور نگینوں میں ہزار طرح کی افادیت رکھی ہے۔ یہ نگینے اور پتھر بعض امراض کو دفع کرنے کا ذریعہ بھی بنتے ہیں اور ان نگینوں سے بفضل خداوندی مشکلات زندگی پر قابو بھی پایا جاتا ہے۔ موتی اور مونگا اگر راس آجائیں تو انسان کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور باذن خداوندی اگر یہ نگینے کسی انسان کو راس آجائیں تو اس کی زندگی میں سنہرا انقلاب آجاتا ہے اور اس کی محرومیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ بلاشبہ یہ لولو (موتی) اور یہ مرجان (مونگا) اللہ کی پیدا کردہ نعمتیں ہیں جن کی تکذیب کرنا ممکن نہیں ہے۔

اقوال زرّیں

● حلال اشیاء جو چاہو کھاؤ اور پہنو لیکن اس میں دو چیزیں نہ ہوں۔ (۱) اسراف اور (۲) تکبر (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

● اگر دشمن پر قدرت ہوجائے تو اس قدرت کا شکر اس طرح ادا کرو کہ اسے معاف کردو۔ (حضرت علیؓ)

قسمت بنانے والی انگوٹھی

نایاب تحفہ

عامل روحانی
سید ضیا نقوی

یہ عمل استاد العاملین مرحوم کاش البرنی" کا ہے۔ انہوں نے خفیہ راز کو پانے کیلئے ایک طویل اور پیچیدہ عمل اپنی کتاب عامل کامل حصہ اول میں تحریر فرمایا ہے۔ چونکہ یہ تجربہ شدہ ہے میں نے اسے بہت مؤثر پایا ہے۔ یہ عمل یہ انگوٹھی صرف وہی شخص تیار کرسکتا ہے۔ جسے علم ونجوم پر دسترس ہو ہر ایک کے بس کا کام نہیں۔ چونکہ یہ انگوٹھی بہت فائدے مند ہے اس کے چھ بڑے بڑے فائدے ہیں۔ (۱) ترقی درجات وعلو مرتبت۔ (۲) رفع افلاس وغربت۔ (۳) مشکل آسان ہو۔ (۴) خواب میں آمد حالات کا انکشاف۔ (۵) غیب سے قرض کی ادائیگی کے اسباب۔ (٦) مقدمہ کا فیصلہ اپنے حق میں ہو۔ محترم قارئین! دریا کو ایک کوزہ میں سمیٹ کر اس مشکل ترین عمل کو سہل ترین شکل میں برائے استفادہ عوام پیش کرنے کی جسارت کررہا ہوں۔ یہ انگوٹھی ہر شخص کے نام کے ستارے وہ بروج کے مطابق بنے گی۔

برج وستارہ معلوم کرنے کا آسان طریقہ

کواکب	زحل	مشتری	مرخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
متعلقہ حروف	ا،ب، ج،د	ہ،و،ز، ح	ط،ی، ک، ل	م،ن، س،ع	ف،ص ،ق،ر	ش، ت ث،خ	ذ،ض، ظ،غ
بروج	جدی، دلو	قوس، حوت	حمل، عقرب	اسد	ثور، میزان	جوزا، سنبلہ	سرطان

طریقہ: اپنے نام کے سرحرف سے ستارہ معلوم کرلیں اور ستارہ سے برج حاصل کریں۔ آپ کا نام پہلا حرف (ف یا ص ق یا ر) ہے۔ تو آپ کا ستارہ زہرہ ہے۔ اس کے متعلقہ بروج ثور و میزان ہیں۔ اب ستارہ و بروج کو ملفوظی کیا۔ زہرہ کا ملفوظی (زا، ہا، را، ہا ہے اور بروج کو ملفوظی کیا تو (ثا، واؤ، را، میم، یا زا، الف، نون،) ہوئے ان ملفوظی حروف کے اعداد ابجد قمری کے قاعدہ سے حاصل کریں اور ۲۸ پر تقسیم کریں جو باقی بچے اس کے حروف ابجد بنا کر آگے لفظ آئیل لگا کر مؤکل بنالیں۔ پھر اس اسم ملائکہ کو پھر ملفوظی کریں۔ اعداد نکالیں اس کو ۲۸ پر تقسیم کریں۔ جو باقی بچے اس کو چاندی کی انگوٹھی پر حسب ذیل نقشہ کے مطابق کندہ کرالیں۔ اور دائیں ہاتھ کی (سب سے چھوٹی انگلی) میں پہن لیں۔

ضروری احتیاط: جو آپ کا ستارہ ہے اس کے شرف یا اوج میں اور اسی کی ساعت میں کندہ کرائیں۔ جس نام کی انگوٹھی بنے گی۔ صرف اسے فائدہ دے گی۔ دیئے گئے نقشہ کواکب سے اپنا ستارہ معلوم کریں اور پھر حسب ذیل نقشہ سے اپنی انگوٹھی کا خاکہ دیکھ لیں۔ آپ کو کسی مشقت کی ضرورت نہیں۔

نوٹ: بیت الخلا جاتے وقت اتار لیں۔ پھر جب پہنیں تو درود پاک پڑھ کر پہن لیں۔ ناپاکی کی حالت میں اتار لیں۔

نمبر شمار	کوکب/ستارہ	حروف متعلقہ	انگوٹھی
۱	زحل	ا۔ب۔ج۔د	۳۰ ۲۷ وکائیل ۲۸ ۲۹
۲	مشتری	ہ۔و۔ز ح	۹ ٦ حائیل ۷ ۸
۳	مریخ	ط۔ی۔ک۔ل	۱۷ ۱۴ کائیل ۱۵ ۱٦
۴	شمس	م۔ن۔س۔ع	۲۴ ۲۱ وکائیل ۲۲ ۲۳
۵	زہرہ	ف۔ص۔ق۔ر	۳۱ ۲۸ بائیل ۲۹ ۳۰
	عطارد	ش۔ت۔ث۔خ	۳۱ ۲۸ وکائیل ۲۹ ۳۰
۷	قمر	ذ۔ض۔ظ۔غ	۱۴ ۱۱ بیائیل ۱۲ ۱۳

اگر کوئی بات مخفی رہ گئی ہو یا وضاحت طلب ہو یا خود نہ بنا سکیں تو رابطہ کریں۔

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

دشمنوں پر نظر رکھنے اور ان کے مکر و فریب سے بے خوف نہ ہونے کے بارے میں

رائے داشلیم نے برہمن سے کہا کہ ہم خیال، مخلص اور وفادار دوستوں کے بارے میں تو ہم نے سن لیا اور اس کے انجام کار سے بھی واقفیت ہوگئی۔ اب آپ مہربانی فرما کر چوتھی وصیت پر بھی روشنی ڈالیں اور مثال دے کر واضح کریں کہ دشمنوں کی چاپلوسی، عاجزی اور خوشامد پر بھی بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ دشمنوں سے کبھی بھلائی نہیں ہوسکتی۔

برہمن بیدپائے نے کہا، یہ حقیقت ہے کہ عقل مند لوگ دشمنوں کی باتوں میں نہیں آتے اور ان کی چاپلوسی اور مکاری کے پھندے میں نہیں پھنستے، کیونکہ دشمن ہمیشہ اپنے فائدے کے تحت مہربانی اور نرمی دکھاتا ہے۔ عقل مند اور سمجھدار لوگوں کا طریقہ ہے کہ دشمن جس قدر مہربانی کا مظاہرہ کرے وہ اسی قدر اس سے دور بھاگتے ہیں۔ کیونکہ دشمن کی شیریں کلامی میں زہر ملا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جس وقت غافل پائے گا وار کر جائے گا۔ پھر تدارک کا موقع بھی نہیں رہے گا۔ اس سلسلے میں مجھے کوے اور الو کا ایک دلچسپ قصہ یاد آرہا ہے۔ رائے داشلیم نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟

برہمن نے کہنا شروع کیا۔

حکایت

چین کے کسی شہر میں ایک بہت اونچا پہاڑ تھا۔ جس کی بلندی تک خیال کی بھی رسائی مشکل تھی۔ اس پر ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی شاخوں پر ہزاروں کووں کا آشیانہ تھا۔ ان کووں کا ایک بادشاہ بھی تھا جس کا نام پیروز تھا۔ سارے کوے اس کے زیر فرمان تھے۔

ایک رات الوؤں کے بادشاہ شباہنگ نے پرانی دشمنی کی بنا پر لشکر جرار کے ساتھ کوؤں پر شبخوں مارا اور بہت سے کوؤں کا صفایا کر کے فتحیاب واپس ہوا۔ دوسرے دن صبح ہوئی تو پیروز نے اپنی بچی کچی فوج کو جمع کر کے الوؤں کے حملے کا ذکر چھیڑا اور کہا کہ تم لوگوں نے الو کے بادشاہ کی زیادتی کو دیکھا۔ کس دلیری سے تم پر شب خون مار کر بہتوں کو مردہ اور زخمی کر کے نکل بھاگا۔ اس سے ان کی جرأت اور طاقت کے ساتھ ان کی دشمنی اور ایذاء رسانی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ انہوں نے اب ہمارا گھر دیکھ لیا ہے اور اس غیر معمولی فتح نے ان کا دل بھی بڑھا دیا ہے۔ بہت جلد وہ پھر حملہ آور ہوں گے اور ہم میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔ اس لئے اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر سوچنی ضروری ہے۔

پیروز نے اپنی بات ختم کی تو پانچ کوے، جو اس کی فوج کے سرداروں میں سے تھے اور اپنی بزرگی، عقل مندی، مدبر اور بہادری میں مشہور تھے۔ آداب شاہی بجالا کر آگے بڑھے۔ بادشاہ چونکہ ان کے تدبر پر بہت بھروسہ کرتا تھا اور ان کے مشورے کے بغیر کوئی اہم کام نہ کرتا تھا۔ اس لئے ان کو آگے بڑھتے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور مراحم خسروانہ سے نوازنے کے بعد بولا کہ آج تمہاری عقل اور تدبیر کا امتحان ہے۔ اپنی رائے اور مشورے سے ہماری مدد کرو اور جو بھی تمہاری سمجھ میں آئے، ظاہر کرو۔ انہوں نے ادب سے زمین چومنے کے بعد کہا کہ جہاں پناہ روشن ضمیر ہیں، کون بات ایسی ہے جو حضور والا پر روشن نہیں۔ پھر بھی تعمیل حکم غلاموں کے لئے ضروری ہے۔ جو سمجھ میں آئے گا اشارہ پاتے ہی عرض کر دیں گے۔ بادشاہ نے ان میں سے ایک سے پوچھا کہ اس بارے میں تمہارا کیا مشورہ ہے؟ بچاؤ کی کیا صورت نکالی جائے؟ اس نے جواب دیا کہ ہم سے پہلے جو اہل خرد گزرے ہیں ان کا مقولہ ہے کہ طاقتور دشمن سے مقابلہ کی طاقت کسی میں نہ رہے تو اپنا گھر بار چھوڑ کر بھاگ جانا چاہئے۔ کیونکہ ایسی حالت میں جنگ کرنا بہت خطرناک ہے اور اس کی مثال سیلاب کی گزرگاہ پر مکان بنانے جیسی

ہے۔

بادشاہ دوسرے سردار کی طرف مخاطب ہوا اور بولا کہ تمہارا کیا خیال ہے اور تم کیا اصلاح دیتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ اے بادشاہ میں گھر بار چھوڑ کر بھاگ جانے کی موافقت میں نہیں ہوں۔ اپنی قدیم عزت اور ساکھ کو برباد کر کے وطن عزیز کو چھوڑ کر بھاگ جانا عقل مندوں کا شیوہ نہیں یہ تو سراسر بے عزتی اور بے حمیتی کی بات ہے۔ ہمیں اپنے عزت وناموس کے لئے کٹ مرنا چاہئے۔ اگر فتح یاب ہوئے تو کیا کہنا اور اگر شکست ہوئی تو لوگ کم از کم ذلت وخواری سے تو نام نہ لیں گے۔ مصلحت یہ ہے کہ جس طرف سے دشمنوں کے حملے کا خطرہ ہو اس طرف نگہبان متعین کر دیئے جائیں اور جب دشمن ظاہر ہو تو ہم اس پر حملہ کریں اور میدان جنگ میں شجاعت اور استقلال دکھائیں تا کہ فتح یاب ہوں۔

بادشاہ تیسرے سردار کی طرف متوجہ ہوا کہ تم نے اس بارے میں کیا سوچا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ دشمنوں کی جماعت میں جاسوس بھیج کر دیکھا جائے کہ وہ مصالحت پر تیار ہیں یا نہیں۔ اگر وہ خراج وغیرہ لے کر صلح کرلیں تو ہم راضی ہو جائیں۔ کیونکہ بادشاہوں کی یہ حکمت عملی رہی ہے کہ اگر کسی قوی دشمن سے سابقہ پڑ جائے اور اس میں ملک ورعایا کی تباہی کا خطرہ ہو تو پھر مال ودولت خرچ کر کے اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بادشاہ نے چوتھے سردار سے کہا کہ تم بھی کچھ مشورہ دو اور جو سمجھ میں آئے بولو۔ اس نے جواب دیا کہ اے بادشاہ، مجھے ترک وطن اور خانہ بدوشی کی زندگی سے زیادہ تکلیف دہ اپنے عزت وناموس کی بربادی معلوم ہوتی ہے۔ دشمنوں سے ہم جتنی عاجزی کریں گے وہ اتنا ہی چڑھتا جائے گا بہتر ہے کہ ہمت کر کے ان سے مقابلہ کریں اور انہیں بیخ وبن سے اکھاڑ دیں۔ دشمن کے ساتھ رعایت اتنی ہی ہونی چاہئے جتنے میں فائدہ ہو۔ الو تھوڑے سے خراج پر ہرگز راضی نہ ہوں گے بلکہ اور دلیر ہو جائیں گے۔ اس لئے یا تو خاموش رہا جائے یا پھر جنگ کی جائے۔

آخر میں بادشاہ کارشناس نامی پانچویں سردار سے مخاطب ہو کر بولا کہ مجھ کو تمہاری عقل وتدبر پر بہت بھروسہ ہے تم اس کا کوئی حل نکالو اور بتاؤ کہ جنگ، صلح اور جلا وطنی میں کونسا طریقہ اختیار کیا جائے؟ کارشناس نے جواب دیا کہ الو قوت اور شوکت میں ہم سے زیادہ ہیں۔ اور دلیر بھی ہیں، اس لئے ان سے ہمیں دوسری جنگ کرنی چاہئے۔ اس بارے میں جب حضور والا مجھ سے مشورہ طلب کریں تو میں حاضر ہوں، لیکن تنہائی میں اس طرح کے اہم معاملات پر مشورہ خلوت ہی میں بہتر ہوتا ہے۔

یہ سن کر حاضرین میں سے ایک نے کہا کہ اے کارشناس، مشورے کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ کئی آدمیوں سے لیا جائے اور جس کی رائے زیادہ صائب ہو اسے قبول کیا جائے۔ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ مشورہ بہت سے آدمیوں سے لو۔ جس جگہ اہل خرد اور صاحب تدبیر لوگ جمع ہو کر کوئی بات طے کریں گے اس کا انجام ضرور اچھا ہوگا۔ پھر خلوت کی بات تم نے کیا نکالی۔

کارشناس نے کہا کہ ہر شخص قابل اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہر شخص سلطنت کے معاملات میں مشورہ کئے جانے کے لائق ہوتا ہے۔ لوگوں نے صحیح کہا ہے کہ سلطنت کے راز ہمیشہ مشیروں سے ہی فاش ہوتے ہیں۔ تمہیں کیا معلوم کہ اس جگہ جاسوس موجود نہیں ہے۔ جاسوس جو کچھ سنے گا فوراً دشمن کو خبر کر دے گا۔ پھر ساری تدبیریں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ جو رازوں کو چھپانے میں مبالغہ نہیں کرتا، اسے آخر میں پشیمان ہونا پڑتا ہے۔

بادشاہ پیروز نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو۔ تمہاری رائے اور عقل پر مجھے پورا بھروسہ ہے۔ اس کے بعد اس نے تخلیہ کا حکم دیا۔ اور خلوت میں کارشناس کو بلا کر پوچھا کہ پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ الو اور ہمارے درمیان دشمنی کی وجہ اور بنیاد کیا ہے۔؟ کارشناس نے جواب دیا کہ بہت زمانہ گزرا ایک کوے نے پرندوں کو الوؤں کے خلاف بھڑکایا تھا اور انہیں الو کو پرندوں کا سردار بنانے سے روک دیا تھا۔ اسی وقت سے تمام الوؤں کے دل میں بغض وکینہ کی آگ روشن ہوگئی ہے اور وہ ہمارے خلاف جنگ وفساد پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ پیروز بادشاہ نے کہا کہ تمہاری پر راز معلومات باتوں سے مجھے ایک حقیقت کا تو پتہ چل گیا لیکن اب یہ بتاؤ کہ ہم الوؤں کے ظلم اور فساد سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں اور تم نے اس بارے میں کیا تدبیر سوچی ہے۔؟

کارشناس نے بادشاہ کا شکریہ ادا کر کے عرض کیا کہ اے بادشاہ آپ کے وزرائے باتدبیر نے جنگ، صلح، ترک وطن اور ادائیگی خراج کے بارے میں جو مشورہ دیا ہے ان میں سے میں ایک سے بھی متفق نہیں ہوں۔ دنیا میں بہت سے کام ایسے ہیں جو صرف مکر وفریب ہی سے انجام پا سکتے ہیں۔ اسلئے میری رائے یہ ہے کہ اس بارے میں حیلہ اور فریب سے کام لیا جائے کیونکہ اتنے زبردست اور طاقت ور دشمن سے سوائے حیلہ وفریب کے ہم کسی طرح نپٹ نہیں سکتے۔

پیروز بادشاہ نے کہا کہ حیلہ اور فریب کی کیا صورت تم نے سوچی ہے؟

کارشناس نے جواب دیا کہ میں اپنی زندگی قربان کرنے کو تیار ہوں۔ آپ ایسا کریں کہ بھرے مجمع میں غضبناک ہوکر اپنے درباریوں کو حکم دیں کہ کارشناس کو بال و پر نوچ کر ادھ مرا کرکے اس کے آشیانے کے نیچے پھینک دیا جائے۔ آپ اپنے لشکر اور رعایا کے ساتھ یہاں سے ہٹ جائیں اور فلاں جگہ پڑاؤ ڈال کر میرا انتظار کریں۔ اس درمیان میں اپنا فریب ان پر آزماؤں گا اور جو ہوگا بعد میں عرض کروں گا۔

بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور خلوت سے نکلتے ہی درباریوں کو حکم دیا کہ کارشناس بدمعاش کے بال و پر نوچ کر درخت سے نیچے پھینک دو۔ پھر وہ اپنی فوج اور رعایا کو لے کر وہاں سے اسی بتلائی ہوئی جگہ پر چلا گیا۔

جب رات ہوئی تو الوؤں کا بادشاہ شباہنگ یہ خیال کرکے کہ کوؤں کا ٹھکانہ تو معلوم ہی ہے اور ان میں بہتیرے زخمی اور نیم جان بھی ہوچکے ہیں، کیوں نہ ایک بار پھر شب خون مارا جائے اس طرح ہمیشہ کے لئے دشمنوں کا صفایا ہوسکتا ہے۔ اپنے لشکر کے ساتھ پھر کوؤں کے آشیانوں کے پاس آدھمکا۔ یہاں بالکل سناٹا تھا۔ الو بہت حیران اور پریشان ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے! ایک کوے کا بھی پتہ نہیں چلتا! حیران ہوکر وہ ادھر اُدھر ڈھونڈنے لگے۔

کارشناس درخت کے نیچے پڑا سسک سسک کر رو رہا تھا۔ ایک الو نے اس کی آواز سنی تو فوراً اپنے بادشاہ کے پاس خبر کرنے دوڑا۔ شباہنگ اطلاع پاکر کئی سرداروں کے ساتھ اس جگہ پہنچا اور کارشناس سے پوچھا کہ تم کون ہو اور تمہارا یہ کیا حال ہوا ہے؟ کارشناس نے اپنا اور اپنے باپ کا نام بتا کر کہا کہ بادشاہ پیروز کے دربار میں وزارت کے عہدے پر فائز تھا۔ شباہنگ نے کہا کہ میں نے تمہارا تذکرہ اکثر سنا ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ کوے کہاں بھاگ گئے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ میری حالت سے ظاہر ہے کہ میں اب کوؤں کا معتمد نہیں رہا۔ شباہنگ نے پوچھا کہ جب تم پیروز بادشاہ کے وزیر تھے تو پھر غداری کی پاداش میں تمہیں یہ ذلت کیوں نصیب ہوئی؟ کارشناس نے جواب دیا کہ میرا بادشاہ مجھ سے بدگمان ہوگیا ہے۔ دشمنوں نے اسے بھڑکا کر میرا یہ حال کیا۔

شباہنگ نے پوچھا کہ بدگمانی کی کیا وجہ تھی؟ اس نے جواب دیا کہ آپ کے شب خون مارنے کے بعد پیروز بادشاہ نے سب وزیروں کو بلایا اور اس حادثے کے سلسلے میں مشورہ طلب کیا۔ مجھ سے بھی پوچھا کہ اس آفت سے بچاؤ کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ میں نے بتایا کہ ہم میں الووں کے بادشاہ سے مقابلے کی طاقت نہیں ہے کیونکہ ان کی جرأت، دلیری اور شوکت ہم سے بہت زیادہ ہے۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ ہم وہاں قاصد بھیج کر دیکھیں۔ اگر دشمن صلح پر آمادہ ہوجائے تو خراج اور تاوان دے کر صلح کرلیں اور اگر جنگ ہی پر مصر ہو تو ہم گھربار چھوڑ کر فرار ہوجائیں۔ بادشاہ سلامت یہ سنتے ہی مجھ سے برافروختہ ہوگئے اور غصے میں فرمایا تو کیا سمجھ کر دشمن کی تعریف کررہا ہے؟ گویا تو مجھے الووں کے بادشاہ سے ڈراتا اور اس کے سامنے میری کوئی حقیقت نہیں سمجھتا۔ میں نے لاکھ سمجھانے کی کوشش کی لیکن بادشاہ سلامت کی آزردگی اور خفگی دور نہ ہوئی۔ پھر جو حشر میرا ہوا وہ حضور والا دیکھ ہی رہے ہیں۔ ان لوگوں کے تیوروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ جنگ کی تیاری کررہے ہیں۔

شباہنگ نے جب کارشناس کی پوری بات سن لی تو اس نے اپنے وزراء میں سے ایک سے پوچھا کہ اس کوے کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ اس نے جواب دیا کہ اس میں سوچنے کی کیا بات ہے۔ جتنی جلدی ہوسکے اس کے وجود سے دنیا کو پاک کردیا جائے۔ کارشناس اس کی بات سن کر بہت گھبرایا اور رونے لگا۔ شباہنگ پر اس کے رونے کا کافی اثر ہوا۔ اس نے اپنے دوسرے وزیر سے پوچھا کہ تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ اس کے مارنے کی صلاح نہ دوں گا کیونکہ صاحب الطاف و کرم اپنے کمزور اور مجبور دشمن پر ہمیشہ رحم کرتے ہیں، اور اسی بخشش اور عفو میں ان کی بڑائی ہے۔

شباہنگ اپنے تیسرے وزیر سے مخاطب ہوکر بولا کہ تمہارا کیا فیصلہ ہے؟ اس نے ادب سے جواب دیا کہ جہاں پناہ اس کی جاں بخشی فرما کر اس کو اپنے حلقہ غلامی میں شامل کرلیں تاکہ وہ اس احسان مندی کے بدلے اپنی جان نثاری اور اچھے مشوروں سے حضور والا کو فائدہ پہنچا سکے۔ پھر دشمنوں کی جماعت میں تفرقہ ڈال کر دو گروہ بنادینے اور ان کو آپس میں ٹکرا دینے سے بہت فائدے ہوتے ہیں۔

تیسرے وزیر کی بات سن کر پہلا بہت برہم ہوا اور بولا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کوے نے تم پر جادو کردیا ہو۔ آنکھیں کھولو، خواب غفلت سے بیدار ہو اور اچھی طرح سن لو کہ اگر اس کو سزا دینے میں تساہل برتا گیا تو اس کا سخت خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ دشمنوں کے فریب میں آنے اور ان کی چاپلوسی اور خوشامدانہ باتوں پر فریفتہ ہوجانے سے ہمیشہ سخت نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں۔ پرانی دشمنی کو نظرانداز کرکے دشمن کی عاجزی پر نرم ہوجانا کہاں کی دانشمندی ہے۔ دشمن جس شکل میں بھی آئے دشمن رہتا ہے۔

ان کی گفتگو سن کر کوے نے بہت ہی عاجزی سے کہا کہ دوستو، میرے بارے میں ایسے برے خیالات کیوں رکھتے ہو۔ میں تو خود ہی قسمت کا ستایا ہوا ہوں کوئی شخص مکر وفریب کرنے کے لئے بھی کہیں اپنی یہ درگت بنواتا ہے۔ میری تو جان جارہی ہے میں مر رہا ہوں اور تم اسے حیلہ ومکر سمجھ رہے ہو۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے کون اپنی جان اور عزت خوشی سے گنواتا ہے۔

پہلے وزیر نے کوے کے جواب میں کہا کہ میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں تم نے یہ سب بہروپ ہم سے انتقام لینے کے لئے بھرا ہے۔ ایسی بہتری مثالیں ہیں کہ لوگوں نے اپنے دشمن کو ختم کرنے کے لئے اپنی جان خوشی سے دیدی اور اس طرح عوام کی نظر میں نیک نامی اور اپنے ولی نعمت کا حق نمک ادا کر کے غیر فانی کا درجہ حاصل کیا۔

بادشاہ شباہنگ اپنے وزیر کی باتوں کو سن کر بہت کبیدہ خاطر ہوا اور بولا کہ یہ تو بڑی بے رحمی اور بے حمیتی ہے کہ کسی بے یارو مددگار کو بجائے سہارا دینے کے مار دیا جائے۔ کسی مرے ہوئے کو مارنا جوانمردوں کا شیوہ نہیں ہے۔ پھر حکم دیا کہ اس کوے کو عزت واحترام سے لے جاؤ اور مناسب طور پر اس کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ کراؤ۔

بادشاہ کی یہ عنایت دیکھ کر پہلا وزیر پھر بولا کہ جہاں پناہ، میرے نیک مشورے پر اگر آپ عمل کرنے کو تیار نہیں ہیں تو کم از کم اتنا ضرور کیجئے کہ اس کو دشمن سمجھ کر اس کے مکر وفریب سے کسی وقت غافل نہ ہوئیے کیونکہ اس کے یہاں آنے میں ہماری خرابی اور دشمن کی بھلائی پوشیدہ ہے۔ بادشاہ نے اس کی اس نصیحت پر بھی توجہ نہیں دی اور کوے کو اپنے حلقہ ملازمین خاص میں شامل کرلیا۔

کوا حق خدمت بجالانے اور وفاداری دکھانے میں کوئی کمی نہ کرتا۔ ہر وقت دل وجان سے خدمت شاہی بجالاتا۔ اس نے شباہنگ کے ندما اور وزراء کو بھی اپنے اخلاق اور حکمت آموز باتوں سے اپنا گرویدہ بنالیا۔ اس طرح اس کا درجہ اور اعزاز روز بروز بڑھتا گیا یہاں تک کہ بادشاہ کے مشیران خاص اور معتمدین میں داخل ہوگیا۔ ایک دن اس نے دربار میں بادشاہ سے کہا کہ کووں کے بادشاہ نے بے قصور میری یہ درگت بنائی تھی اور مجھ پر ظلم کیا تھا۔ جب تک میں اس سے انتقام نہ لے لوں گا ہرگز چین سے نہ بیٹھوں گا۔

پہلا وزیر اس محفل میں موجود تھا۔ اس نے پھر بادشاہ کو خبردار کیا کہ جہاں پناہ اس کی مکارانہ گفتگو میں نہ آئیں۔ یہ سب دکھلاوے کی باتیں ہیں۔ کسی کی سرشت نہیں بدلتی۔ شیطان کو خواہ چشمہ سلسبیل سے دھو یا جائے وہ شیطان ہی رہے گا۔ اس کی خباثت دلی دور نہیں ہوسکتی۔ کوا چاہے مور کی شکل اختیار کرے یا سیمرغ کا لباس پہن لے، ہر حال میں کوا ہی رہے گا، کووں ہی کی صحبت میں رہنا پسند کرے گا اور انہی کی دوستی میں خوش ہوگا۔ بادشاہ شباہنگ نے اس مرتبہ بھی اس کی نصیحت پر کان نہ دھرا اور اس کو اس کے حسد پر محمول کیا۔

کارشناس ایک دن موقع پاکر اپنے بادشاہ پیروز کے پاس پہنچا۔ بادشاہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور پوچھا کہ کیا حال ہے اور تم نے کیا کارگزاری کی؟ کارشناس نے جواب دیا کہ جہاں پناہ کے اقبال سے میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ سب کام کرلیا ہے۔ اب آپ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہوجائیں کہ انتقام لینے کا وقت آگیا ہے۔ بادشاہ پیروز نے کہا، تفصیل سے بیان کرو تا کہ اس کے مطابق کام کیا جائے کارشناس نے کہا کہ فلاں پہاڑ میں ایک غار ہے۔ دن کے وقت تمام الو وہیں جمع ہوتے ہیں۔ اس غار کے نزدیک ہی بہت سی سوکھی لکڑیاں پڑی ہیں۔ بادشاہ سلامت کووں کو حکم دیں کہ تھوڑی سی سوکھی لکڑیاں وہاں سے اٹھا کر غار کے منہ پر جمع کردیں۔ میں چرواہوں کے گھر سے جو کہ نزدیک ہی ہے، آگ لاکر لکڑیوں پر ڈال دوں گا۔ پھر حضور والا حکم دیں کہ کوے اپنے پروں سے آگ کو ہوا دے کر روشن کردیں۔ اس کے بعد ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے، جو الو غار سے نکلے گا جل جائے گا اور جو باہر نہ نکلے گا وہ اندر دھوئیں سے مرجائے گا۔

بادشاہ پیروز کو یہ ترکیب بہت پسند آئی۔ اس نے اسی منصوبے کے تحت کارروائی کی اور تمام الووں کا صفایا کردیا۔ کووں کو بڑی شاندار کامیابی ہوئی اور وہ نعرہ تحسین بلند کرتے ہوئے واپس ہوئے۔ بادشاہ اور ساری رعایا کارشناس کی احسان مند ہوئی اور اس کو سرآنکھوں پر بٹھایا۔ بادشاہ نے اس کو مراحم خسروانہ، خلعت اور خطاب سے نوازا۔

ایک دن بادشاہ پیروز نے کارشناس سے پوچھا کہ الووں کی عقل وفراست کے بارے میں اپنے تجربات بیان کرو۔ کارشناس نے کہا کہ اے بادشاہ، ان لوگوں کے درمیان میں نے کسی کو عقل مند اور ہوشیار نہیں پایا۔ سوائے اس ایک وزیر کے جس نے مجھے مار ڈالنے کا مشورہ دیا تھا۔ ان بے وقوفوں نے اس کے بہترین مشورے پر عمل نہیں کیا اور اس کی نصیحت کو حقیر سمجھا۔ اس کا ان کو پھل مل گیا۔ میں ان کے درمیان اجنبی تھا لیکن ان احمقوں نے مجھ پر اپنے لوگوں سے زیادہ بھروسہ کیا یہ نہ سمجھا کہ میں ان کے

دشمنوں میں کا ایک فرد ہوں۔ اسی لئے عقل مندوں نے کہا ہے کہ دشمن کی آہ وزاری خوشامد وچاپلوسی اور عاجزانہ باتوں کا یقین کر لینا عقل مندی سے بعید ہے۔

اس ایک کوے نے کمزوری اور بے بسی کے باوجود محض اپنی حکمت عملی سے طاقت ور دشمنوں کا صفایا کر دیا۔ اور یہ انکی نادانی کے باعث ہوا۔ اگر وہ سمجھ سے کام لیتے تو کوے اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہ ہوتے۔ عقل مندوں کو اس سے عبرت اور نصیحت قبول کرنا چاہئے اور جاننا چاہئے کہ دشمن کبھی اعتبار کرنے کے لائق نہیں ہوتا۔ چاہے وہ کتنی ہی عاجزی اور چاپلوسی سے گفتگو کرے۔ دشمن کے مکر وفریب سے کسی کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہے اور کمزور سے کمزور دشمن کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہئے۔

اس قصے سے یہ بھی نصیحت ملتی ہے کہ جہاں شجاعت کام نہیں کرتی وہاں تدبیر وفراست کام کر جاتی ہے۔ سب سے بڑی نصیحت اس قصے میں یہ ہے کہ ہمدرد دوست اور مخلص ووفادار معاون سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں۔

ملازمت کا حصول

جو کوئی کسی خاص ملازمت کے حصول کا خواہاں ہو اور اس میں اسے کامیابی نہ ہوتی ہو تو ایسی حاجت کے لئے چاہئے کہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز تازہ وضو کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھے۔

فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ۝

پھر جب سلام پھیرے تو اسی جگہ پر قبلہ رُخ بیٹھ کر ستر مرتبہ نادِ علی اور ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگے۔ چالیس یوم تک بلا ناغہ یہ عمل خلوص نیت اور یقین کامل سے کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	سمیہ کوثر۔ لاتور	
(۲)	شیخ بشیر آصادق۔ لاتور	
(۳)	خواجہ نور الحسن۔ حیدر آباد	
(۴)	ناصر احمد۔ کلیان	
(۵)	محمد مظفر حسین۔ رائے پور	M M Husain
(۶)	انور۔ حیدر آباد	
(۷)	عبد الرحمٰن۔ حیدر آباد	
(۸)	محمد انوار الحق قادری۔ ممبئی	
(۹)	جعفر۔ اورنگ آباد	
(۱۰)	مختار احمد۔ مالیگاؤں	

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱۱)	سرفراز احمد۔ بلیا	
(۱۲)	سلیم خاں۔ جلگاؤں	
(۱۳)	محمد ہمایوں۔ برہانپور	
(۱۴)	شبانہ پروین۔ رائچور	
(۱۵)	شکیلہ۔ رائچور	
(۱۶)	سید ریاض الدین۔ حیدرآباد	
(۱۷)	عطیہ سلطانہ۔ حیدرآباد	
(۱۸)	سید منصور قادری۔ بیدر	
(۱۹)	ٹی ہنوز ولی فیضی۔ اننت پور	
(۲۰)	عبدالمقتدر۔ ممبئی	
(۲۱)	رئیس احمد خاں۔ جے نگر	
(۲۲)	رفاض احمد ڈار۔ سوپور	
(۲۳)	ارشاد۔ رائچور	
(۲۴)	شیخ احمد قادری۔ کھنڈوا	
(۲۵)	محمد تقی صدیقی۔ وارانسی	
(۲۶)	عبداللطیف۔ بردوان	

(۱) سمیہ کوثر۔ لاتور

آپ کے اندر زبردست قوت ارادی پائی جاتی ہے۔ آپ مستقل مزاج ہیں اور آپ جس کام میں لگ جاتی ہیں اس کو پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ انجام دیتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ خیالوں اور خوابوں کے جال بھی بنتی رہتی ہیں۔ آپ کی زندگی میں نشیب فراز بہت آئیں گے لیکن آپ اپنی قوت ارادی کی بنا پر حالات پر غالب رہیں گی اور زندگی کے کسی بھی موڑ پر مایوسی کا شکار نہیں ہوگی۔

(۲) شیخ بشیر آصادق۔ لاتور

آپ فطری طور پر بہت جذباتی قسم کے انسان ہیں۔ آپ دماغ سے زیادہ دل سے سوچتے ہیں۔ اور اکثر جذبات کے سیلاب میں بہ جاتے ہیں آپ کورانہ تقلید کے قائل ہیں اور دوسروں کی تقلید کرنے ہی میں عافیت سمجھتے ہیں، آپ کو دوسروں کی زیرنگرانی کام کرنے میں سکون ملتا ہے آپ خود کو نمایاں نہیں کرتے اور آپ دوسروں کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کر گزرتے ہیں۔

(۳) خواجہ نورالحسن۔ حیدرآباد

آپ پر کشش ہیں، آپ کی طرف لوگوں کی توجہ آسانی سے مائل ہوجائے گی لیکن آپ سیمابی مزاج ہیں، دم میں تولہ دم میں ماشہ آپ کی فطرت ہے، آپ کے اندر ہمدردی کا مادہ بدرجۂ اتم ہے۔ لیکن صبر وضبط کی کمی ہے آپ جذبات کے سیلاب میں بہہ جانے والے انسان ہیں، آپ بہت سادہ مزاج ہیں، اتنے سادہ کہ آپ کسی بھی وقت کسی کے بھی فریب کا شکار ہوسکتے ہیں، آپ کو ہر دور میں قوت اختیار میسر رہے گی لیکن صحیح معنوں میں آپ اس سے کام نہیں لے پائیں گے۔

(۴) ناصر احمد۔ کلیان

لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ان کے کاموں میں ہاتھ بٹانا آپ کی فطرت ہے۔ مشکلات کے دور میں آپ بہت جلد صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور دل برداشتہ ہوجاتے ہیں، بے شک آپ منکسر المزاج ہیں اور آپ کی عاجزی اور منکسر المزاجی ضرب المثل بن سکتی ہے لیکن آپ کی سادگی آپ کے لئے بالعموم نقصان دہ ثابت ہوگی اور لوگ آپ کو چکمہ دینے میں آسانی سے کامیاب ہوجائیں گے۔

(۵) محمد مظفر حسین۔ رائے پور

آپ کے خیالات پاکیزہ ہیں۔ آپ دوسروں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے اور سنجیدگی کے ساتھ آپ فلاحی کاموں میں مشغول رہتے ہیں، لیکن اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ حالات کی وجہ سے کسی وقت بے راہ روی کا شکار نہ ہوجائیں، آپ کے دل میں امنڈتے ہوئے جذبات آپکو راہ راست سے بھٹکا سکتے ہیں۔

(۶) انور۔ حیدرآباد

آپ کے ارادے مضبوط ہیں لیکن آپ بہت جلد جوش میں آجاتے ہیں اور اس وقت آپ اپنے ہوش کھو بیٹھتے ہیں، آپ کے اندر نمایاں ہونے کے جذبات مچلتے ہیں، آپ خود کو شاہ سرخیوں میں رکھنے کے خواہش مند رہتے ہیں، اس لئے کسی نہ کسی تنظیم سے جڑے رہنے کو آپ پسند کرتے ہیں آپ تجارت میں بھرپور کامیابی حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۷) عبدالرحمن۔ حیدرآباد

آپ کے اندر نمایاں ہونے کی زبردست خواہش ہے، آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ کے اندر لیڈر بننے کی صلاحیت بھی موجود ہے، آپ قوت اختیار سے بہرہ ور ہیں اور آپ اپنے اختیارات سے برموقعہ بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ آپ کسی بھی چانس کو نظر انداز کرنے کے قائل نہیں ہیں۔

(۸) محمد انوار الحق قادری۔ ممبئی

آپ کے خیالات صاف ستھرے ہیں آپ جوشیلے ہیں، اور ہر کام کو پوری ذمہ داری کیساتھ ادا کرنے کے خوگر ہیں، آپ کے مزاج پر سنجیدگی کی چھاپ ہے، آپ فلاحی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں، آپ کو زندگی میں بار بار ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑے گا لیکن پھر آپ ایک ایسی کامیابی سے دوچار ہوں گے جو مثالی ہوگی۔

(۹) جعفر۔ اورنگ آباد

آپ روایات پسند ہیں، پرانی چیزوں کی قدر کرتے ہیں، حکمرانی کرنے کا مزاج ہے گھر کو صاف ستھرا رکھنا چاہتے ہیں، آپ کو مشکلات کے خلاف مسلسل ایک جنگ لڑنی پڑے گی اور آپ سازشوں کا شکار رہیں گے،

آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی ضد ہے جو آپ کو اکثر نقصانات سے دوچار کرے گی۔

(۱۰) مختار احمد۔ مالیگاؤں

آپ پاکیزہ خیالات کے انسان ہیں، آپ سبھی کے ساتھ بھلائی کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ کے اندر سنجیدگی ہے، فلاحی اور رفاہی کاموں سے آپ کو دلچسپی ہے، آپ کو اپنے منصوبوں میں کئی بار ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن آپ ہر مشکل کے بعد بھی اپنی روش پر قائم رہیں گے۔

(۱۱) سرفراز احمد۔ بلیا

آپ مضبوط ارادوں کے انسان ہیں اور آپ حد درجہ مستقل مزاج بھی ہیں، لیکن آپ خیالات کے اچھے اچھے محل تعمیر کر لیتے ہیں، اور گھنٹوں خوابوں کے جال بنتے ہیں، آپ کو زندگی میں زبردست ناکامیوں کا سامنا کرنے پڑے گا پے در پے ناکامیوں کے باوجود آپ اس کا دامن نہیں چھوڑیں گے، آپ کی زندگی میں اتار چڑھاؤ حد سے زیادہ ہیں۔

(۱۲) سلیم خان۔ جلگاؤں

آپ پختہ عزائم کے انسان ہیں اور آپ کے اندر کام کرنے کی دھن ہے، لیکن حقیقت شناس ہونے کے باوجود آپ خوابوں اور خیالوں میں گم رہنے والے انسان ہیں، آپ کسی نہ کسی تنظیم سے وابستہ رہیں گے، آپ کو لوگوں کی نظروں میں آنے کا ذوق ہے اور یہ ذوق آپ کو متحرک بھی رکھتا ہے۔

(۱۳) محمد ہمایوں برہانپور

آپ کی سوچ وفکر اعلیٰ ہے، آپ خیالات بہت اچھے ہیں، آپ بہت نرم دل ہیں، آپ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے عادی ہیں، آپ مخالف جنس کے لئے باعث کشش ہوں گے، مجموعی اعتبار سے آپ کامیاب زندگی گزاریں گے اور ہر طرح کے طبقات میں مقبول رہیں گے۔

(۱۴) شبانہ پروین۔ رائچور

گھریلو کام میں دلچسپی، کام کاج کی صلاحیت، رشتے نبھانے کی صلاحیت، خوش ذوق اور خوش گفتار، مزاج میں استحکام اور گہرائی، آپ بہت جلدی سے کسی سے متاثر نہیں ہوتیں لیکن جس سے متاثر ہو جاتی ہیں اس پر بھرپور اعتبار کرتی ہیں، آپ کو جلد غصہ آجاتا ہے، لیکن عمومی طور پر آپ کسی سے کینہ نہیں رکھتیں۔

(۱۵) شکیلہ۔ رائچور

آپ جو بھی کام کرتی ہیں پوری لگن اور دلچسپی کے ساتھ کرتی ہیں، آپ کے مزاج میں شگفتگی ہے، آپ دل جیتنے کے فن سے واقف ہیں، آپ کا ذوق معیاری ہے، آپ اعتبار کرنے کے معاملات میں دھوکہ کھا سکتی ہیں کیونکہ آپ کے مزاج میں سادگی ہے اور یہ سادگی آپ کو کسی بھی فریب میں مبتلا کر سکتی ہے۔

(۱۶) سید ریاض الدین۔ حیدرآباد

آپ بہت پختہ خیالات کے انسان ہیں، آپ بے شمار صلاحیتوں کے مالک ہیں، آپ کی طبیعت ساحرانہ ہے، آپ کسی پر بھی اثرانداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں، لوگ بہت جلد آپ سے مانوس ہو جاتے ہیں، آپ کسی کو بھی اپنا گرویدہ کر سکتے ہیں، آپ محبت واخلاق کے خوگر ہیں۔

(۱۷) عطیہ سلطانہ حیدرآباد

آپ کے مزاج میں شگفتگی ہے اور اپنی خوش مزاجی سے کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر سکتی ہیں، آپ میں ایک طرح کی مقناطیسیت ہے، جو دوسروں کو آپ کی طرف کھینچنے پر مجبور کرتی ہے، آپ کے اخلاق بہت اچھے ہیں اور آپ سب کے بھلے کی سوچتی ہیں۔

(۱۸) سید منصور قادری بیدر

آپ کے خیالات صاف ستھرے ہیں دوسروں کے ساتھ آپ ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں اور حسن سلوک اور مخلوق کے ساتھ التفات آپ کی فطرت میں شامل ہے، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے، آپ فلاحی کاموں سے دلچسپی رکھتے ہیں اور چھچھورپن سے خود کو بچاتے ہیں، ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ کی زندگی میں تلخیاں بھی ہیں اور آپ رنجشوں میں مبتلا ہیں اور کبھی کبھی آپ حرص وحسد کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(۱۹) ٹی ہنور ولی فیضی اننت پور

آپ کے اندر کافی صلاحیتیں ہیں لیکن آپ صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے، آپ منصوبہ بندی کر لیتے ہیں لیکن عمل نہیں کر پاتے، آپ

کی طبیعت پُر اسرار قسم کی ہے، لوگ ہمیشہ آپ کو سمجھنے میں غلطیاں کریں گے آپ کے اندر گفتگو کی اچھی صلاحیت ہوگی، آپ زندگی کے کسی بھی دور میں بے راہ روی کا شکار ہوکر فطرت سے بغاوت کر سکتے ہیں۔

(۲۰) عبدالمقتدر۔ ممبئی

آپ کے اندر نمایاں ہونے کی خواہش موجود ہے، آپ کے اندر قائد بننے کی صلاحیت ہے، آپ کا مزاج بہت ہی اور خشک ہے، آپ جلدی سے کسی سے متاثر نہیں ہوتے۔ آپ کسی نہ کسی جماعت سے وابستہ رہنے کے باوجود جوش میں آکر ہوش کھو بیٹھتے ہیں، آپ اگر تجارت میں دلچسپی لیں تو دھن دولت جمع کرنے میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۲۱) رئیس احمد خاں۔ جے نگر

آپ کی طبیعت میں ضد ہے، آپ ہر فن مولا ہیں، لیکن ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اکثر نقصان اٹھائیں گے، بے شمار صلاحیتوں کے باوجود آپ اپنی سوچ و فکر کے دائرے سے باہر نہیں نکل پائیں گے اور آپ کی یہ ادا آپ کے لئے زہر قاتل بن جائے گا۔

(۲۳) رفاض احمد ڈار۔ سوپور

آپ کی طبیعت میں ضد ہے، آپ بہت جلدی سے کسی سے متاثر نہیں ہوتے، آپ آرام پسند قسم کے انسان ہیں، فطری صلاحیتوں سے آپ کام نہیں لے پاتے، آپ وقت کو ضائع کر دیتے ہیں اور تقدیر کے دیئے ہوئے مواقعات کو اپنے ہاتھوں سے گنوا دیتے ہیں۔

(۲۴) ارشاد۔ رائچور

آپ کا مزاج بہت مستحکم ہے، آپ فطرتاً وفادار ہیں اور آپ میں ساتھ نبھانے کا جذبہ ہے، آپ سادہ لوح ہیں، اور سادگی پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن آپ کو محفلوں میں نمایاں ہونے کا شوق ہے، آپ اکثر مشکلات کا شکار رہیں گے اور رشتے دار کی سازشوں سے آپ کو کئی بار بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ کئی بار آپ بے قابو ہوجائیں گے اور تمام رشتوں کو نظر انداز کردینگے۔ لیکن ایسا کر کے آپ کو سکون نہیں ملے گا۔

(۲۴) شیخ احمد قادری۔ کھنڈوا

آپ میں نمایاں ہونے کی زبردست خواہش ہے، آپ کے ارادے مضبوط ہیں، لیکن آپ جلد جوش میں آجاتے ہیں اور اس وقت آپ صرف دل سے سوچنے لگتے ہیں، جو نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، آپ کو محبت کرنے کا شوق ہے اور یہ محبت آپ کے لئے وبال جان بھی بن سکتی ہے، آپ اپنے رازوں کو نہیں چھپا سکیں گے اور اس لئے اکثر خسارے کا شکار ہوں گے، آپ کی زندگی کا طویل وقت راہیں بدلنے میں گزرے گا۔

(۲۵) محمد تقی صدیقی۔ وارانسی

آپ کے خیالات بلند ہیں، آپ کو سوچ و فکر پاکیزہ ہے، آپ فلاحی اور رفاہی کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں، آپ سنجیدہ مزاج میں آپ اپنوں اور بیگانوں میں تمیز نہیں کر پاتے، آپ کسی قدر خوشامد پسند ہیں اور اپنی اس ادا کی وجہ سے منافقین سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

(۲۶) عبداللطیف۔ بردوان

آپ کے مزاج میں اگرچہ انکساری ہے اور آپ عاجزی پسند قسم کے انسان ہیں لیکن اگر آپ ضد پر آجائیں تو پھر اپنی بات منوا کر ہی چھوڑتے ہیں، آپ کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ بہت آئیں گے لیکن حق و باطل کی کشمکش میں آپ ہمیشہ حق کا ساتھ ہی دیں گے لیکن بہت سی خوبیوں کے باوجود آپ ہمیشہ ناقدری کا شکار ہوں گے۔

❀❀❀

عمل خاص

چاند دیکھنے پر جو پہلا اتوار آئے، صبح کی نماز کے بعد اس عمل کو شروع کریں۔ الحمد شریف کی پہلی آیت پڑھیں اور سات مرتبہ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْب پڑھیں۔ اس ترتیب سے ایک سو مرتبہ پڑھیں۔ دوسرے دن دوسری آیت اسی طریقے کے مطابق سو مرتبہ پڑھیں۔ سات یوم میں سات آیات ختم کریں۔ یہ عمل حب اور حاضری مطلوب کیلئے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ تسخیر حکام و افسران اور ہر مشکل کے وقت بھی پڑھ سکتے ہیں اپنے مطلوب کا تصور دل میں پختہ رکھیں اور انشاء اللہ سات یوم میں کامیابی ہوگی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀

مقابلہ مریخ وزحل

وقت۔ برائے بغض وعداوت

مریخ اور زحل دونوں نحس ستارے مانے گئے ہیں جب ان میں مقابلہ کی نظر ہو یعنی ایک دوسرے سے عین ۱۸۰ درجہ کے فاصلہ پر آجائیں تو ان کی نحوست درجہ کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت ان کے جو اثرات زمین اور اہل زمین پر پڑتے ہیں اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے عملیات جفر اور طلسم جاننے والے اس تخریبی روحانیت کو کام میں لاکر ایسے اعمال وضع کرتے ہیں جو دو شخصوں میں جدائی ڈالنے، مفسد اور دشمن کو تباہ برباد کرنے یا کسی کے شہر بدر کرنے یا کسی کے ناجائز ملاپ کو ختم کرنے کے لئے مؤثر ہے۔

اس وقت اپنی جائز ضرورت کے لئے تیار کریں مثلاً کسی مرد وعورت میں ناجائز تعلقات ہوں یا کسی شخص سے جان وآن کا خطرہ ہو۔ یا محلہ میں کوئی بدمعاش آبسا ہو اسے نکالنے کیلئے قدم اٹھاسکتے ہیں مگر خلاف شرع کام لینا اور اپنے حظ نفس اور بہبودگی کے لئے کسی کو نقصان پہنچانا ہرگز جائز نہیں۔ ناجائز کرنے والا سخت نقصان اٹھائے گا۔

میں یہاں جو طریقہ درج کر رہا ہوں اسے ان لوگوں سے تیار کروائیں جو مثلث کے عامل ہوں۔

وقت مقررہ پر دونوں کے نام مع والدیا والدہ (جن میں جدائی مقصود ہو) کے اعداد بحساب ابجد قمری نکال کر دو مثلث ایک آتشی دوسرا بادی تیار کریں۔ آسانی کے لئے مثلث کا خاکہ تیار کر کے پہلے ہی مشق کر کے تیار کرلیں ان کا طریقہ اور چالیس تحفۃ العاملین میں دی گئی ہیں۔ جب وقت مقررہ آئے تو ہر دو نقوش کی نقل کاغذ پر کالی یا نیلی سیاہی سے سات سات جگہ کرلیں۔ (گویا ۱۴ نقش ہوں گے ۷ آتشی، ۷ بادی) نقش لکھنے کے دوران میں بخور مریخ وزحل کا مشترکہ جلائیں اور نقش تیار کر کے وہ کاغذ اس دھونی پر ایک گھنٹے تک ساعت مریخ یا زحل میں لٹکائے رکھیں۔ پھر تعویذوں کو کسی محفوظ جگہ رکھ دیں۔ تیاری کا کام اتنا ہی ہے اب ترکیب استعمال درج ذیل ہے۔

ایسا کریں کہ آئندہ جو منگل کا دن آئے اس دن طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر یعنی پہلی ساعت میں پہلے دو نقش لے کر قینچی سے الگ الگ کریں اور آتشی نقش کے ایک ایک خانہ کے ٹکڑے کاٹ کر علیحدہ رکھ لیں۔ پھر بادی نقش کے ٹکڑے کاٹ کر الگ رکھ لیں۔ یہ نو نو ہوں گے۔ ان ٹکڑوں کو آٹے میں رکھ کر گولیاں بنائیں مگر الگ الگ دونوں کو رکھیں ہر گولی بناتے وقت زبان سے کہیں وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

جب گولیاں تیار ہوجائیں تو ان گولیوں کو دو مرغوں کو کھلادیں یعنی آتشی نقش کی ایک مرغ کو اور بادی نقش کے دوسرے مرغ کو یہ بھی ضروری نہیں کہ دونوں مرغ ایک ہی جگہ ہوں ایک کہیں ہو دوسرا کہیں ہو۔ یہ بھی سمجھ لیں کہ نقش لکھنے کا اور گولیاں بنانے کا وقت مقرر مگر گولیاں کھلانے کے درمیان زیادہ وقفہ نہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ کام ہوجانا چاہئے۔ اس کے بعد ہفتہ کے دن یہ انتہائی مدت ہے۔ اس دوران میں اگر مقصد پورا ہوجائے تو عمل ختم کردیں یعنی اس کے بعد نہ گولیاں بنائیں نہ کھلائیں۔ ہر دن اس کے اثر کے توقع کے جاسکتی ہے بعض اوقات پہلے دن ہی کام ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت میں باقی نقوش پانی میں بہادیں اور کامیابی پر حسب توفیق ختم دلائیں اور خیرات کریں۔ خدا چاہے تو دونوں کو ایک دوسرے سے نفرت ہوجائے گی اور ان کا باہمی اتحاد واتفاق ختم ہوجائے گا۔

(نوٹ) اس طرح کے عملیات جائز موقعوں پر کرنے چاہئیں۔ خواہ مخواہ لوگوں کے درمیان میں نفرتیں ڈالنا اور عداوتیں کھڑی کرنا شرعاً حرام ہے اور اس سے اپنی عاقبت برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔ نفرت کے عمل صرف اس وقت کریں جب ناجائز قسم کے تعلقات ختم کرنے ہوں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

روزنامہ منصف حیدرآباد کا ایک مخصوص ہفتہ وار الشوع شائع ہوتا ہے۔اس کی ۱۶ر ستمبر ۲۰۰۵ء کی اشاعت میں یحییٰ نعمانی صاحب کا ایک آرٹیکل شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے۔شرعی رہنمائی اور عصر جدید کے چیلنج۔ اس آرٹیکل میں انہوں نے علماء حق کو کچھ مشورہ اس طرح دیئے ہیں جیسے ہمارے علماء کو اس بات کی خبر ہی نہیں کہ شرعی رہنمائی کسے کہتے ہیں اور عصر جدید کس پرندے کا نام ہے۔انہوں نے طویل ترین تمہید کے بعد پانچ مشورے باادب باملاحظہ علماء کو عطا کئے ہیں۔

ان کا پہلا مشورہ یہ ہے۔

"مسلمانوں کی دینی رہنمائی کے ذمہ دار حلقے اور ادارے اور وہ افراد جو اہل ایمان واللہ کے دین پر اس مشکل دور میں ثابت قدم رکھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اس پوری صورت حال کا گہرائی کے ساتھ جائزہ لیں اور ایسی تدبیریں اختیار کریں کہ دین اور اہل دین کا اعتبار باقی رہے اور بڑے اور شریعت اسلامی پر اعتماد قائم ہے۔"

اس طرح کے مشوروں سے بدگمانی کی بو آتی ہے اور ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے ہمارے وہ علماء جنہیں عقل تر کہ میں اور علم اپنی کوششوں سے ملا ہے وہ غفلت کی چادر اوڑھے خراٹے لینے میں مشغول ہیں۔جب کہ ہمارے علماء کا حال یہ ہے کہ وہ ہر ہر بات کا جائزہ اتنی گہرائی کے ساتھ لیتے ہیں کہ کبھی کبھی تو یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ یہ بے چارے اتنی گہرائی میں جانے کے بعد پھر دوبارہ اس گہرائی سے نکل بھی سکیں گے یا نہیں۔

نعمانی صاحب کا یہ مشورہ علماء ایسی تدبیر اختیار کریں جس سے دین اور اہل دین کا اعتبار باقی رہے بجائے خود علماء کے ساتھ ایک طرح کی بدخواہی ہے۔دنیا بھر کے سارے عقل مند لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ دین الگ چیز ہے اور فقہ الگ ۔ اور موجودہ دور میں بہت ساری مصلحتوں کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم فقہ اور وہ بھی فقہ احناف کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں جہاں تک دین کا معاملہ ہے تو اس کا محافظ اللہ ہے۔لیکن حنفیت کی حفاظت اگر علماء نہیں کریں گے تو کون کریگا۔ عصر جدید میں ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء مسلک احناف کا بطور خاص تحفظ کریں۔اور وہ اپنی اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دے رہے ہیں۔پھر نعمانی صاحب کا یہ فرمانا کہ علماء کو ایسی تدبیریں اختیار کرنی چاہئیں کہ جن سے دین اور اہل دین کا اعتبار باقی رہے چہ معنی دارد؟ ایسا لگتا ہے کہ نعمانی صاحب علماء کو اس موقف سے ہٹانا چاہتے ہیں جو ان کا سب سے زیادہ مرغوب موقف ہے اور اسی موقف کی وجہ سے ان کا وقار بھی قائم ہے۔اگر علماء صرف دین اور اہل دنیا کی بقا کی فکر کرنے لگیں گے جن کی حفاظت کا دعویدار خود اللہ تعالیٰ ہے تو پھر مسلک احناف کا کیا ہوگا؟ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ پھر علماء کا کیا ہوگا ساری زندگی انہوں نے دین سے زیادہ مسلک پر زور دیا ہے اور اہل دین سے زیادہ اہل مسلک کی طرف داری کی ہے اگر اس وقت انہوں نے اپنا موقف بدل دیا تو پھر علماء کا بھرم ختم ہوجائے گا۔اس لئے بہتر ہوگا کہ علماء کو اس طرح کے مشورے نہ دیئے جائیں اور کم سے کم ان کے اس نقطہ نظر کا خیال تو کیا جائے جس کی وجہ سے ان کی ساکھ بحال ہے۔

دوسرے مشورے میں ابن نعمان صاحب فرماتے ہیں۔

"ہمارے یہاں حقائق دین کی تعبیر وتشریح کے لئے جو

اسلوب کلام اور اصطلاحات رائج ہیں وہ ہمارے اسلاف
وائمہ اس دور میں اختیار کئے تھے جب مسلم معاشرہ میں دین
کا غیر معمولی احترام تھا اور علماء کا اونچا مقام تھا۔"

اس عبارت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علماء نے اپنے بزرگوں کی تقلید میں جو بے مثال کردار ادا کیا ہے وہ اس عصر جدید میں بے معنیٰ ہے تب ہی تو نعمانی صاحب کو یہ بتانا پڑا کہ یہ اصطلاحات اور یہ تشریحات صرف اس زمانہ میں درست تھیں۔ موجودہ دور میں ان سب باتوں کے معانی بدل گئے ہیں۔ اس لئے علماء کو اپنا انداز بدلنا چاہئے تھا۔ کس قدر غلط مشورہ ہے جو دن دہاڑے علماء کو دیا جارہا ہے۔ بھلا بتایئے جو لوگ مادرزاد مقلد ہوں اور تقلید جن کا اوڑھنا بچھونا ہو جنہیں تمام زندگی "کذافی الشامی" جیسے الفاظ لکھ کر اطمینان کا سانس لیا ہو ان علماء کو یہ مشورہ دینا کہ وہ پرانی اصطلاحات کو طلاق دے کر نئی تشریحات مرتب کریں دیانت داری کی کونسی قسم ہے؟ پھر ہمارے علماء دین وشریعت کی جدید تشریحات کے لئے وقت کہاں سے لائیں گے انہیں دیوبندی بریلوی اختلافات سے بھی نمٹنا ہے انہیں مودودیوں کے خلاف بحث ومباحثہ بھی کرنا ہے انہیں حنفیت اور شافعیت پر گھنٹوں تقریر بھی کرنی ہے اور اس کے بعد اگر وقت بچ گیا تو انہیں اس کانگریس کی حمایت کے لئے اجلاس بھی کرنے ہیں جو ہمارے اکابرین کی سب سے قیمتی سیاسی یادگار ہے۔ اس کے بعد پھر وقت بچتا ہی کہاں ہے کہ وہ دین وشریعت کی جدید تشریحات مرتب کرنے کے لئے قلم وکاغذ لے کر بیٹھیں۔ اس لئے وہ بے چارے صرف نقل کرنے پر قناعت کرتے ہیں اور اتنی ذمہ داری نبھانا کہ ایسا ہی صاحب جلالین نے کہا ہے اور اسی طرح کی بات علامہ سیوطی نے بھی فرمائی ہے اور اسی طرح کی بات کا ذکر شامی میں بھی موجود ہے، بہت بڑی قربانی ہے۔ ہمیں علماء کی اس قربانی کی قدر کرنی چاہئے اور انہیں غلط مشورے دے کر علم دین کی توہین نہیں کرنی چاہئے۔ علماء کی توہین درحقیقت علم دن کی توہین ہے۔

نعمانی صاحب فرماتے ہیں۔

"اسلام فکری طور پر ایسا غالب تھا کہ دنیا میں کوئی قوم اس
پر اعتراض نہیں کرتی تھی پوری امت کا ذہنی نشو ونما اور
ساخت وپرداخت خالص اسلامی نظام اور اسلامی تمدن کے
زیر سایہ ہوا تھا اس لئے اسلامی احکام فطری طور پر قابل قبول
تھے۔ عالم کا کام بتانا ہوتا تھا نہ کہ شریعت کو قابل قبول بنانا۔"

خدا ہی جانے اس پیراگراف میں نعمانی صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں اور نہ جانے کونسے دور کی بات کررہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کے بارے میں ہر دور میں ارباب کفر وشرک نے محاذ آرائی کا ماحول گرم رکھا ہے لیکن اسلام اپنی فطری سچائی کی بنا پر ہمیشہ غالب رہا۔ یہ دین کسی دور میں بھی مغلوب نہ ہوسکا اور یہ آج بھی مغلوب نہیں ہے۔ اس دین کو آج بھی کوئی خطرہ درپیش نہیں ہے خطرہ اگر ہے تو اس قوم کو جو نام کی مسلمان ہے اور جس نے اپنے کارناموں سے اسلام کو ہدف ملامت بنا رکھا ہے۔ سب ہمارے علماء تو وہ گزرے ہوئے کل کی طرح آج بھی صرف بتارہے ہیں۔ وہ ماضی کے علماء کی طرح شریعت کو قابل قبول بنانے کی جدوجہد نہیں کررہے ہیں۔ وہ صرف سمجھارہے ہیں، بتارہے ہیں۔ یعنی کہ وہ نہ خود عمل کررہے ہیں اور نہ کسی کو عمل پر اکسا رہے ہیں۔ اگر ہم نعمانی صاحب کی اس بات کو درست بھی مان لیں تب بھی ہمیں اپنے علماء کا احترام کرنا چاہئے کہ وہ کم سے کم کچھ بتا تو رہے ہیں اگر وہ بتانا بھی چھوڑ دیں گے تو ہم ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور انہیں اور بھی بہت سارے کام ہیں ان سب کاموں کے ہوتے ہوئے ان کا تقریر ووعظ کرنا بہت بڑی ذمہ داری کا ادا کرنا ہے اس سے زیادہ ان پر بوجھ ڈالنا کسی بھی دفعہ کے تحت جائز نہیں ہے۔

نعمانی صاحب فرماتے ہیں۔

"اس کے علاوہ سیاسی سطوت وغلبہ نے اسلام پر عمل کو
نہایت آسان بنایا ہوا تھا اس دور میں ہمارے اسلاف نے
جن اصلاحات میں گفتگو کی اور جن اسلوب میں حقائق دین
کی تشریح کی وہ اپنے زمانے اور ماحول کے لحاظ سے بالکل
مناسب تھے اور اس کا یہ امتیاز بھی باقی ہے وہ حقائق دین کو
واضح کرنے کیلئے مختصر ترین راستہ ہے۔"

کیا مطلب؟ اس پیراگراف کا پورا مطلب تو وہی لوگ سمجھ پائیں گے جنہیں رب العالمین نے ایک کوئنٹل سے زیادہ عقل عطا کی ہو۔ ہم جیسے بودم لوگ جو عقل برائے بیت بھی نہیں رکھتے۔ اسکا مطلب کیسے سمجھ سکیں گے ہمارے تو صرف اتنا پلے پڑا ہے کہ نعمان صاحب یہ فرمارہے ہیں کہ فتاویٰ نویسی کرتے وقت ماضی کے مفتیوں اور علماؤں کا مختصر ترین الفاظ میں گفتگو کرنا برمحل تھا اور اس طرح کے الفاظ، وکذافی الشامی ورواہ البخاری، وکذافی درمختار وہذا جواب صحیح واللہ اعلم بالصواب وغیرہ اپنی بات کو سمجھانے کے لئے کافی تھے۔ مگر.........اب ذرا مگر کے بعد بات نعمان صاحب کی زبانی سنئے۔

"مگر ہم جس پیچ در پیچ صورت حال سے دوچار ہیں اس میں

ایک طرف تو ہم مقہور و مغلوب ہیں، دوسری طرف ہمارا تمدن مغربی فساد سے بھرا ہوا ہے۔ نظام تعلیم نے ذہن پراگندہ کئے ہوئے ہیں دماغ الحاد آشنا ہیں۔

گویا کہ عصر جدید کی مجبوریوں کی وجہ سے ہمیں کچھ شریعت میں تبدیلی کرنی ہوگی۔ کیونکہ سیاسی طور پر ہم مغلوب و مقہور ہیں اور مغلوب ومقہور تقریباً غیر مکلف ہوتا ہے۔ دیگر کہ مغربی طرز واسلوب نے مسلم گھرانوں کو وہاں لے جاکر کھڑا کردیا ہے کہ دین وشریعت کی جتنی بھی مان لیں غنیمت ہے۔ اب چونکہ نئی نسل کے دل ودماغ الحاد آشنا ہو چکے ہیں تو انہیں اسلاف کی زبان میں کچھ سمجھانا ممکن نہیں ہے۔ بڑی عجیب سی بات ہے لیکن چونکہ کسی ہوش مند کے قلم سے خارج ہوئی ہے اس لئے اس کو ہم بغیر کسی ہاضمولا کے ہضم کئے لیتے ہیں۔

نعمانی صاحب فرماتے ہیں۔

''اور میڈیا نے اسلام پر اعتراضات کا ایک شور ہنگامہ خیز بپا کیا ہوا ہے۔''

بے شک یہ میڈیا والے بہت ہی خطرناک ہوتے ہیں اور یہ کسی بھی وقت کسی کے خلاف ہنگامہ کھڑا کردیتے ہیں اور اسلام کے پیچھے تو یہ ایک مدت سے ہاتھ دھوکے پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں علماء کا کیا قصور ہے۔ میڈیا والے علماء کی پگڑی کیوں اچھالتے ہیں؟ علماء کا قصور اس سے زیادہ کیا ہے کہ کبھی کبھی ان سے فتوے لکھنے میں غلطی ہوجاتی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوجاتی ہے کہ وہ فتوے میڈیا کے پاس پہنچ جاتے ہیں بس اتنی سی غلطی پر میڈیا والے اسلام کے خلاف اور اسلام کی آڑ میں ان علماء کے خلاف بیان بازی شروع کردیتے ہیں۔ لیکن ہمارے علماء کی شرافت یہ ہے کہ وہ ان میڈیا والوں کے خلاف کوئی مقدمہ قائم نہیں کرتے صرف اپنی غلطیوں کی تاویل کرتے ہیں اور غلطیوں کی تاویلات کرنے کا انہیں شرعی حق حاصل ہے۔ ان میڈیا والوں کو عذاب قبر سے ڈرنا چاہئے۔ علماء کے خلاف ہنگامے کرکے یہ قبر کے ہولناک اندھیرے سے نہیں بچ سکتے۔

نعمانی صاحب فرماتے ہیں۔

''اس صورت حال میں ضروری ہے کہ شرعی احکام کی تشریح اور حقائق دین کی تفہیم میں اس ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے اسلوب بدلا جائے تعبیرات ایسی ہوں جن سے شبہات پیدا نہ ہوں۔''

اسے کہتے ہیں چھوٹا منہ بڑی بات۔ کس قدر خراب زمانہ آگیا ہے لوگ علماء کو نصیحت کررہے ہیں انہیں راستے دکھارہے ہیں، انہیں سمجھا رہے ہیں کہ انہیں دین وشریعت کی تشریح وتفہیم کس طرح کرنی ہے۔ گویا کہ علماء تو اتنے گئے گزرے ہیں انہیں یہ خبر ہی نہیں کہ آج کے زمانے میں انہیں دین کی تشریح کرتے ہوئے کن الفاظ کا استعمال کرنا چاہئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نعمانی صاحب فرماتے ہیں۔

''اس دور میں دینی رہنمائی کا سب سے مؤثر پہلو یہی ہوسکتا ہے کہ شریعت کے احکام کو بیان کرتے وقت اس میں موجودہ انسانی مصالح اور حکمت وفلاح کے پہلوؤں کو ضرور اجاگر کیا جائے۔ جدید دور کی مشکلات کا اسلامی حل پیش کیا جائے۔''

نعمانی صاحب کیسے کیسے کام علماء سے کرانا چاہتے ہیں۔ بھلا بتایئے کہ علماء جدید دور کی جدید مشکلات کا حل کیسے نکالیں گے۔ اس دور جدید میں نئی نئی مشکلات ہمارے سامنے آکر کھڑی ہوجاتی ہیں ان نت نئی مشکلات کا حل بے چارے علماء کیسے نکال سکتے ہیں اور اگر علماء ان مشکلوں کا حل نکالنے کے لئے کمربستہ ہوگئے تو پھر مدرسوں میں تالے پڑجائیں گے اور مسجدوں میں مؤذنوں کا اماموں کا بھی الگ سے بندوبست کرنا پڑیگا کیونکہ جدید دور کی جدید مشکلات اتنی بہت ساری ہیں کہ انہیں سلجھانے میں علماء کی پوری عمر کھپ جائے گی۔ اور مشکلات حل نہیں ہوں گی۔

نعمانی صاحب فرماتے ہیں۔

''خاص طور پر اسلامی شریعت میں کمزور طبقوں اور سماج کے مظلوم اور پچھڑے ہوئے لوگوں کی جو رعایت ہے اس کی اس طرح وضاحت کی جائے کہ شریعت کا موقف ایک نجات دہندہ نظر آئے۔''

ہم کہتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے اگر شریعت کا خوف نجات دہندہ نظر آنے لگے گا جو جتنا کتنا خوف خدا لوگوں کے دلوں میں ہے وہ بھی نکل جائیگا اور عمرانہ والے واقعات گھر گھر میں ہونے لگیں گے اس لئے اس دور میں ''نجات دہندہ'' کی بات نہ کریں اسی سے اصل فتنہ پھیل رہا ہے۔ آج کا زمانہ مصلحت کا زمانہ ہے اس زمانہ میں سانپ مرے یا نہ مرے لیکن لاٹھی ضرور ٹوٹ جانی چاہئیں کیا سمجھے؟ ظاہر ہے کہ کچھ نہیں سمجھے ہوں گے کیونکہ میں بھی کچھ نہیں سمجھ سکا۔

نعمانی صاحب مزید فرماتے ہیں۔

"گزشتہ قریبی مدت میں ہمارے فقروں کو لے کر شریعت
اور اس کے محافظ اداروں اور شرعی رہنمائی فراہم کرنے والے
علماء کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ مہم چلائی گئی۔"

سب جانتے ہیں کہ یہ پروپیگنڈہ کس قدر غلط تھا اور اس پروپیگنڈہ مہم سے علماء کا کچھ بھی نہیں بگڑا۔ لوگ آج بھی انہیں ادب سے سلام کرتے ہیں اور آج بھی ان کی اسی طرح عزت کرتے ہیں۔ رہے غلط فقرے تو غلطیاں تو سب ہی سے ہوجاتی ہیں، غلطیوں سے کون بچا ہوا ہے پھر جو انسان کام کرتا ہے اسی میں وہ غلطی بھی کرتا ہے۔ ڈاکٹر سے غلطی مریض کی تشخیص میں ہوتی ہے۔ انجینیئر بلڈنگ کا نقشہ بنانے میں غلطی کرتا ہے۔ دودھ میں پانی ملانے والے سے غلطی یہ ہوسکتی ہے کہ وہ جلدی میں پانی زیادہ نہ ملا سکے اسی طرح درزی سے بھی غلطی ہوسکتی ہے اور وہ یہ کہ وہ جلدی بازی میں بچا ہوا کپڑا، کپڑا سلوانے والے کو واپس کردے۔ غلطیاں تو انہیں بے ایمانوں سے بھی ہوسکتی ہیں جو از راہ دیانت بے ایمانی کرتے ہیں اور جو اس لئے بے ایمانی کرتے ہیں کہ اگر ہم بے ایمانی نہیں کرینگے تو اللہ میاں کی شان مغفرت کا ظہور کیسے ہوگا۔؟ اب اگر علماء ہی فتوے دینے میں کوئی بھول ہوجائے تو اس میں کونسی قیامت آجاتی ہے وہ دن میں سینکڑوں فتوے لکھتے ہیں اور آدھ بار قلم بہک بھی جاتا ہے اور اس میں بھی اگر دیکھا جائے تو قصور اس گستاخ قلم کا ہے جو علماء کے ہاتھوں میں رہ کر بھی بہک جاتا ہے۔ سزا اس قلم کو ملنی چاہئے اور میڈیا کو چاہئے کہ وہ اس قلم اور اس قلم بنانے والی کمپنی کے خلاف واویلا کرے نہ کہ ہمارے معصوم عن الخطا علماء کے پیچھے پڑجائے۔ ہاں ہمارے علماء کی ایک بھاری غلطی ہے کہ وہ قلم کے بار بار بہکنے کے بعد بھی اس قلم سے اپنا رشتہ نہیں توڑتے علماء کو چاہئے کہ فتوے تحریری اپنا چھوڑدیں۔ صرف زبان سے سوالوں کے جوابات دیں۔ تاکہ ہمارے صحیح اور غلط فتوؤں کا میڈیا فائدہ نہ اٹھا سکے۔

نعمانی صاحب ایک اور مشورہ علماء کو دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"ایسے نازک مسائل میں ضروری نہیں کہ ہر سوال کا جواب
ضرور دیا جائے۔"

یہ مشورہ سب سے زیادہ درست ہے۔ علماء کو چاہئے کہ نازک ترین مسائل کا جواب دینے کے بجائے چپ سادھ لیں۔ اس سے نقد فائدہ ہوگا ارسطو نے کہا تھا ایک چپ سو کو ہراوے۔ جب علماء اپنی زبان نہیں کھولیں گے اور اپنے قلم کا استعمال نہیں کریں گے تو کوئی غلطی بھی نہیں ہوگی ساری غلطیاں جواب دینے ہی سے ہیں اس لئے نعمانی صاحب کا یہ مشورہ سو فی صد درست ہے۔ لیکن اس معاملے میں ایک مشکل ہے وہ یہ کہ علماء کو کسی بھی مدرسہ میں یہ نہیں سکھایا جاتا کہ وہ جس بات کو سمجھ نہیں رہے ہوں اس کے بارے میں "لا ادری" میں نہیں جانتا کہہ کر جان بچالیں۔ انہیں تو تعلیم یہ دی جاتی ہے کہ جانو نہ جانو سمجھو نہ سمجھو کچھ نہ کچھ ضرور بول دو۔ اس لئے ماہرین کی رائے مولویوں اور مفتیوں کے بارے میں یہ ہے کہ "ملا آں باشد چپ نہ شود" کہ مولوی اور مفتی تو کہتے ہی اس کو ہیں جو کسی بھی معاملے میں چپ نہ ہوسکے۔ اسی نکتہ کو لے کر ماہرین نفسیات کی رائے یہ ہے کہ جس مولوی کو آپ دیکھیں کہ وہ چپ ہے اور بے دھڑک اور بے تحاشہ بول نہیں رہا ہے تو اس مستند ہونے میں شبہ کرو اور اس کی تحقیقات کرو کہ اس نے پڑھا بھی ہے یا ایسے ہی سند اٹھائے پھر رہا ہے۔ یہاں بھی نعمانی صاحب کا مشورہ قابل قبول نہیں ہوگا کیونکہ علماء غلط جواب دے سکتے ہیں لیکن وہ کسی بھی معاملے میں چپ رہنے کی غلطی نہیں کرسکتے۔

نعمانی صاحب فرماتے ہیں۔

"دیکھنا یہ بھی ضروری ہے کہ شرعی رائے پوچھنے والے کا
مقصد کیا ہے؟ وہ شریعت کا حکم دریافت کرنا چاہتا ہے یا اس
کو اس کا علم ہے مگر وہ ہمارے بیان کو لے کر بحث ومباحثہ کا
دروازہ کھولنا چاہتا ہے یا اس کو تجارتی سامان بنانا چاہتا ہے۔"

بہت خوب۔ واقعتاً اگر مفتی حضرات سوالات کے جوابات دینے سے پہلے ہر سائل کی "نیت" کا بھی اندازہ کرلیا کریں تو پھر مزہ ہی آجائے گا اور میڈیا والے بھی منہ کی کھائیں گے۔ لیکن کسی نیت کے بارے میں صحیح اندازہ کرنے کے لئے کونسی صورت اختیار کرنی پڑے گی میرے خیال میں اس کے چند طریقے ہوسکتے ہیں۔ نمبر ایک یہ کہ سائل مفتی حضرات بھی ایک سوال نامہ پکڑادیں کہ پہلے آپ ہمارے سوالوں کے جواب دو اور اگر تم نے ہمارے سوالوں کا جواب ہماری مرضی کے مطابق دے دیا تو ہم تمہارے استفتاء کا جواب دیں گے ورنہ نہیں۔ اور اس طرح کے سوالات ہر سائل سے کرلئے جائیں۔ تم فتویٰ کیوں لے رہے ہو؟ اس کا غلط استعمال تو نہیں کروگے؟ میڈیا والوں سے تمہاری قرابت داری تو نہیں ہے تم ہمارے فتوے کو سامان تجارت بنا کر فروخت تو نہیں کروگے؟ تم امام شافعیؒ وغیرہ کے مسلکوں سے دلچسپی تو نہیں رکھتے۔ اگر تمہارے گھر میں کوئی زبردستی کا حادثہ پیش آیا ہے جیسا کہ عمرانہ کے ساتھ ہوا تھا تو اس کی پولیس رپورٹ دکھاؤ اور اس واقعے کے کم از کم چشم دید آٹھ گواہ لاؤ۔ اور ہمارے سامنے قرآن اٹھا کر یہ بتاؤ کہ فتویٰ حاصل کرنے میں تمہاری نیت بالکل صاف

ہےاور تم کسی اور مقصد کے لئے تو فتویٰ حاصل نہیں کررہے ہو۔

خدا کی قسم مزا آجائے گا۔اس طرح کے سوالوں کے بعد کسی سائل کی مجال نہیں ہوگی کہ وہ فتوے کا غلط استعمال کرسکے لیکن ایک مشکل اور ہے عمرانہ والا معاملے میں جو فتویٰ طلب کیا گیا تھا دارالعلوم دیوبند کے ایک ملازم کی حرکت تھی اور ملازموں کو اس طرح کے سوالات کا کیسے پابند کیا جاسکتا ہے؟ پھر نیت کو پرکھنے کا ایک دوسرا طریقہ بھی ہوسکتا ہے وہ یہ کہ ہر مدرسے میں دارالافتاء کے بالکل متصل ایک اور شعبہ کھولا جائے جس میں عاملین اور ماہر نفسیات کی ایک جماعت حاضر باش رہے اور وہ اپنے اپنے اندازے سے سائل کے اندر جھانک کر بتائیں کہ یہ فتویٰ کیوں لے رہا ہے اس کی نیت اور مقاصد کیا ہیں؟

بہر حال اسی طرح کا کوئی طریقہ نکالا جائے تاکہ سوال کرنے والے کی نیت اور خیالات کا اندازہ لگایا جاسکے۔اس سے ایک فائدہ نقد اور بھی ہوگا اور وہ یہ دالافتاء میں سوالات کم سے کم موصول ہوں گے۔لیکن ایک مشکل پھر بھی مدرسوں کے سروں پر مسلط رہے گی اور اس کا کوئی حل سمجھ میں نہیں آتا اور وہ یہ ہے کہ اگر مفتی نے کسی سوال کا جواب غلط دے دیا تو اس کا کیا ہوگا؟ نعمانی صاحب اس کے بارے میں ضرور کوئی فارمولہ تیار کریں۔ کیونکہ اس موضوع کی سب سے اہم بات یہی ہے جب تک ہمیں مدرسے کے مفتیوں کو صحیح جواب دینے کا پابند نہیں کریں گے تو میڈیا والوں کی زبان کس طرح بند کرسکیں گے۔میرے خیال شریف میں تو صرف ایک تجویز آتی ہے اور وہ یہ کہ تحریری سوال وجواب کی رسم کو ختم کردیا جائے۔زبانی سوال وجواب کا سلسلہ شروع کیا جائے۔زبان جواب دینے میں اگر غلطی ہوبھی جائے تو اپنے جواب سے مفتی مکر بھی سکتا ہے کہ وہ ہلکی پھلکی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہے کہ میں نے جواب یہ نہیں دیا تھا۔اس کے علاوہ اگر کوئی اور تجویز کسی صاحب عقل کے ذہن میں ہوتو وہ بےتکلف پیش کرسکتا ہے۔

آگے چل کر نعمانی صاحب فرماتے ہیں۔

"مؤرخہ ۱۷راگست کے ہندوستان ٹائمز کی شاہ سرخی پر سپریم کورٹ میں دائر ایک عرضی اور اس پر حکومت دارالعلوم دیوبند، مسلم پرسنل لاء بورڈ کو جاری کردہ نوٹس پر مبنی تھی۔اس میں مظفر نگر کے مشہور واقعے کے حوالے سے (جو غالباً ہوا ہی نہیں تھا محض جھوٹ اور مکاری کا شاخسانہ تھا) دارالعلوم دیوبند کی جانب سے ایک ایسے فتوے کی تائید کرنے کی خبر پورے وثوق سے نقل کی گئی ہے جیسا فیصلہ معمولی درجہ کی فہم رکھنے والا مسلمان بھی نہیں کرسکتا چہ جائیکہ مفتی عالم اور جس کی تردید بار بار کی جاچکی ہے مگر چونکہ اس سے مولوی کی پگڑی اچھلتی ہے اور دیوبند، دیوبندیت اور اسلام کو بدنام کرنیکی مہم میں کام لیا جاسکتا ہے لہٰذا اس کو تو کیے جانا ہے۔"

یہ ہوتی نا سمجھداری کی بات۔ہمیں ہر معاملے میں اتنا ہی جرأت مند اور حوصلہ مند ہونا چاہئے پھر ہم اس دنیا کو بہت آسانی سے اپنے سامنے جھکانے میں پوری طرح کامیاب ہوجائیں گے۔عمرانہ والے معاملے کا اگر ہم پہلے ہی دن کھلم کھلا انکار کردیتے اور ساری دنیا کی آنکھوں میں ڈال کر صاف صاف یہ بول دیتے کہ یہ واقعہ سرے سے ہوا ہی نہیں تو میڈیا والوں کو شور مچا کر پھر کیا ملتا؟ اگر میڈیا والے عمرانہ کے گھر جاکر اس واقعے کی پوری تحقیق بھی کرلیتے اور چند گواہ بھی پیش کردیتے تو تب بھی ہمیں پوری سچائی سے یہی کہنا چاہئے تھا کہ یہ واقعہ ہوا ہی نہیں یہ محض مکر اور جھوٹ کا شاخسانہ ہے۔لیکن ہوا یہ کہ کچھ نادان قسم کے مولویوں نے جن کی عقل ابھی تک سن بلوغ کو نہیں پہنچی ہے اس واقعے کی خواہ مخواہ تصدیق کردی۔ نعمانی صاحب نے یہ جو فرمایا ہے "عمرانہ والے معاملے میں" جیسا فیصلہ کیا گیا اس طرح کا فیصلہ تو معمولی درجہ کا مفتی بھی نہیں کرسکتا۔

نعمانی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے یہ صحیح بھی ہوسکتا ہے لیکن اس جملے کو پڑھ کر وہ تمام مفتی ناراض ہوجائیں گے جنہوں نے عمرانہ والے معاملے میں اپنا وہ فیصلہ صادر فرمایا تھا جس کی گونج پوری دنیا میں سنی گئی میڈیا کا کہنا یہی تو تھا کہ اس طرح کے فیصلہ خلاف عقل اور خلاف انسانیت ہیں اگر یحییٰ نعمانی جیسے عقل مند لوگ بھی میڈیا کی تائید کرنے لگے تو اس سے تو ہمارے معصوم عن الخطا علماء کی زبردست تذلیل ہوجائے گی بھلا ہم یہ بات کیسے مان سکتے ہیں کہ ہمارے مفتی حضرات سے کوئی غلطی ہوسکتی ہے؟ اس بارے میں سب سے زیادہ اچھی اور قابل اعتبار وہی ہے کہ سرے سے واقعے کی تکذیب کی جائے کہ اس طرح کا واقعہ ہوا ہی نہیں۔اور یہ کہنے میں بھی کیا حرج ہے کہ دارالعلوم دیوبند تو فتوے کی بار بار تردید کرچکا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح کے جھوٹ مبنی بر مصلحت ہوتے ہیں اور ایسے جھوٹ جو مبنی بر مصلحت ہوں ہر دور میں جائز سمجھے گئے ہیں اور اس طرح کے جھوٹوں سے استفادہ کرنا امت کے مفادات میں ہوتا ہے۔

یحییٰ نعمانی صاحب نے اس پیراگراف کے آخیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس طرح کی باتوں سے یعنی جب ہم کسی بھی ہونے والے واقعے کی خواہ مخواہ تصدیق کریں جب کہ اپنے منہ میں اچھی خاصی زبان ہونے کی

وجہ سے ہم تردید بھی کر سکتے ہیں اور مفتی حضرات کے دیئے ہوئے فتوؤں کا انکار بھی کر سکتے ہیں۔ مولویوں کی پگڑی اچھلتی ہے ان کی پگڑی کو اچھلنے سے بچانے کے لئے ہمیں مولویوں سے یہ کہنے کے بجائے کہ بھئی تم بولنے اور فتوے دینے میں محتاط رہا کرو یہ کہنے میں زیادہ عافیت ہے کہ عمرانہ والا واقعہ صرف جھوٹ کا شاخسانہ ہے اور مفتی حضرات نے کوئی فتویٰ دیا نہیں۔ اگر کوئی فتویٰ لئے پھر رہا ہے تو وہ کسی اور مدرسے نے دیا ہوگا اور اس پر مفتی کے جعلی دستخط ہوں گے رہی مہر تو وہ آج تین روپے میں بن جاتی ہے۔ یحییٰ صاحب نے یہاں دیو بند اور دیو بندیت کا ذکر کر کے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ بریلوی یا دوسرے حضرات میڈیا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی پگڑی اچھل جائے تو اس سے اسلام بدنام نہیں ہوتا۔ شاباش مسلمانوں کے ذہن میں اتنی ہی وسعت ہونی چاہئے تب اس دنیا میں اسلام پھیل سکتا ہے۔ دیو بندیت کے بارے میں یہ فراخ دلی قابل قدر ہے۔ ہمیں یہ ثابت کرنا چاہئے کہ وہ دیو بندی حضرات جن کی تعداد پورے ملک میں ایک کروڑ سے زیادہ نہیں ہے بس وہی اس لائق ہیں کہ ان کی پگڑیاں محفوظ رہیں۔ رہے دوسرے طبقات، ان سے ہمارا یا اسلام کا کیا لینا دینا۔

یحییٰ نعمانی صاحب عالمانہ انداز میں فرماتے ہیں۔

"ہم کو یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ ایک عام مفتی کا فرض بس یہ ہوتا ہے کہ وہ پچھلے زمانہ کی فقہی رائے کو متعلقہ کتابوں سے نقل کر دے یہ منصوبہ اکابر اہل علم کا ہے کہ وہ بدلتے ہوئے حالات کا جائزہ لیں۔ منصوص اور غیر منصوص مسائل میں فرق کریں یقینی شریعت اور فقہاء کے اجتہادی مسائل کو الگ الگ مقام دیں اور اگر کسی فرد، جماعت کو کسی فتوے سے شدید نقصان پہنچ رہا ہے تو اس کے لئے رخصت کی ایسی راہیں بتلائیں جس میں شریعت کے کسی منصوص یا اجتماعی حکم کی خلاف ورزی نہ ہو رہی ہو۔"

اس پوری عبارت سے سازش کی بو آتی ہے۔ اور سازش بھی ایسی جو علم کے خلاف کھلم کھلا کی جارہی ہو۔

ہمارے فاضل مقالہ نگار نے عمرانہ والی بات کا ذکر چھیڑ کے پھر اس طرح کی عبارت سے اپنے قلم سے خارج کر کے از خود ہی یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہمارے علماء کو آئینہ دکھانے کی جسارت بے جا کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ بھلا بتایئے کہ ان مفتی حضرات کو جنہوں نے کبھی کبھی اپنی غلطی کو غلطی ماننے کی غلطی نہیں کی ہے انہیں یہ سمجھانا کہ وہ اُس فتوے میں ترمیم کر لیں جو کسی کے لئے اذیت ناک یا نقصان کا سبب بن رہا ہو۔ اگر ہمارے مفتی حضرات ایسا کرنے لگیں تو پھر تو مدرسوں میں ایک کام کا اور بوجھ بڑھ جائے گا کیونکہ غلطیاں کر کے پھر ان کا اعتراف کرنا پھر دوسرا فتویٰ مرتب کرنا جو کچھ ہلکا ہو اور جس میں فقہ کو نظر انداز کر کے قرآن حکیم کی آیات پر از سر نو غور و فکر کیا گیا ہو اور وہ بھی اپنی عقل سے سب ہی کے لئے ایک مصیبت بن جائے گا۔ کیونکہ ہمارے مفتی حضرات کا یہ فرما دینا کہ هٰكَذَا شَامِيْ، وَكَمَا قَالَ دُرِّ مُخْتَار يَاهٰذَا جَوَابٌ صَحِيْحٌ بہت آسان ہے اور کسی مسئلے اور استفتاء پر از خود غور و فکر کرنا اور حالات حاضرہ کے پیش نظر جواب مرتب کرنا بہت مشکل کام ہے اس طرح تو ہمارے مفتی حضرات کو نئی نئی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور انہیں اپنے مسلک سے بے پرواہ ہو کر محض قرآن و حدیث کے اصولوں پر چلنا پڑے گا اور یہ بات انہیں پوری طرح الجھنوں میں مبتلا کر دے گی۔ اس کے بعد وہ خود کو حنفی یا شافعی کیسے ثابت کر سکیں گے۔

ساری دنیا اس بات سے باخبر ہے کہ عمرانہ والے معاملے میں ہمارے خدا ترس علماء نے قرآن حکیم کی ایک آیت کا ترجمہ وہی کیا جو احناف نے کیا تھا اور جس کی مخالفت تمام دیگر اماموں نے کی لیکن چونکہ ہمارے علماء اور مفتی حضرات حنفی ہیں تو انہیں از راہ نظریات ہر حال میں حنفیت کا دفاع کرنا ہے اور احناف کی ہر ان کتابوں جو بھی منقول ہے پوری ایمانداری سے اسی کو نقل کرنا ہے اگر وہ حالات حاضرہ پر نظر ڈال کر سوالوں کے جوابات دینے لگیں گے تو ممکن ہے کہ ان کے اس طرز سے امت کا بھلا ہو لیکن اس سے وہ اپنے مسلک سے اِدھر اُدھر ہو جائیں گے اور یہ بات کم سے کم ایک مفتی کے لئے اور ایسے مفتی کیلئے جس نے صرف نقل کرنے کی مشق کی ہو نا ممکن ہے۔

فاضل مقالہ نگار نے یہ سوچا ہی نہیں کہ ہمارے علماء دنیا کی ہر غلطی کر سکتے ہیں اور ابن آدم ہونے کی وجہ سے انہیں بھی ہر طرح کی غلطیاں کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے لیکن اس طرح کی غلطی جس میں غور و فکر کرنے کی بات ہو اور جس میں اپنے جوابات سے رجوع کرنے کا مشورہ وہ کیسے مان سکتے ہیں۔؟

نعمانی صاحب اپنا مضمون ختم کرنے سے پہلے فرماتے ہیں۔

"اس معاملے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم سب کو مل کر یہ طے کرنا ہے کہ حالات کیسے ہی مشکل کیوں نہ ہوں کفر

کا حملہ کیسا ہی سخت کیوں نہ ہو باطل کی ہرزہ سرائیاں کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اور پروپیگنڈہ کا طوفان کتنا ہی تیز کیوں نہ ہو ہمیں اپنے دین وشریعت پر عمل پیرا رہنا ہے اور اس سلسلے میں کسی ذہنی پسپائی کا رویہ نہیں اختیار کرنا ہے۔"

ہمارے سمجھ میں نہیں آیا کہ یحیٰی نعمان صاحب نے یہ بات کیوں لکھی۔ ہمارے علماء نے پروپیگنڈہ کے طوفان سے گھبرا کر اپنی رائے کب بدلی؟ انہوں نے میڈیا کی ہرزہ سرائی یا تنقید نگاروں کے شوروغل سے گھبرا کر مسئلے میں ترمیم کہاں کی وہ تو الحمدللہ ثم الحمدللہ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ اور آخیر تک وہ ایک ہی بات کہتے رہے کہ عمرانہ اپنے شوہر کے۔ لئے حرام ہو چکی ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہوا کہ کچھ چھُٹ بھیّے جو بے چارے اپنے کسی مفاد کی وجہ سے علماء کی تائید کرنے کو اپنا فریضہ سمجھتے ہیں وہ اپنے علماء کے بچاؤ کی خاطر مختلف باتیں کرتے رہے کوئی کہتا رہا کہ عمرانہ والا واقعہ پیش ہی نہیں آیا۔ کسی نے کہا مظفر نگر کے مضافات میں چرتھاول نام کا کوئی قصبہ نہیں ہے، کسی نے کہا کہ عمرانہ نے اپنے معصوم عن الخطا سسر پر الزام لگایا ہے کسی نے کہا کہ عمرانہ اور اس کے شوہر کی ملی بھگت ہے اس فتنے سے سر اٹھایا ہے اور کسی ہوش مند معتقد نے تو پوری ذمہ داری سے یہ تک کہہ دیا کہ دارالعلوم دیوبند نے ایسا فتویٰ جاری ہی نہیں کیا۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ علماء کی خاموشی سے میڈیا کا طوفان دب گیا۔ اب کوئی لے دے نہیں ہو رہی ہے۔

رہی عمرانہ۔ وہ بھاڑ میں جائے اور اس طرح کی ہزار عمرانائیں نظر انداز کی جاسکتی ہیں کہ لیکن علماء کو یہ مشورہ دینا کہ وہ اپنے مسلک کو چھوڑ کر صرف مفاد کی سوچیں آخری درجہ کی حماقت ہے اور اس طرح کی حماقتوں کے امید ہم اپنے ان علماء سے بھلا کیسے کر سکتے ہیں جو اللہ کے فضل سے حنفی پہلے ہیں اور عالم بعد میں ہیں۔　(یار زندہ صحبت باقی)

بھاگنے والے کو واپس بلانا

سات بیاں بنائے روزانہ ایک بتی سرسوں کے چراغ میں جلائے۔ بھاگنے والے کی تصویر سامنے رکھے۔

۷۸۶

الله	حط	هو	عط	طو	دور	دولو

فلاں بن فلاں

پاگل شخص کے لئے شفاء کا نقش

گلے میں ڈالیں۔

الدس لالااول ع ررط
ح عی لا ع ع ع ۱۲ د ط

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

سلامتی ایمان کے لئے

ایمان کی سلامتی کی غرض سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا ایمان محفوظ رہے تو وہ ہر روز مغرب کی سنت نماز سے فارغ ہونے کے بعد بغیر کوئی بات کئے دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد چھ مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ معوذتین پڑھے۔ پھر سلام پھیرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کو سلامت رکھے گا۔ یہاں تک وہ قیامت کے دن ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوگا۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ سورۂ اخلاص سے پہلے سورۂ القدر بھی پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد پچیس مرتبہ سبحان اللہ کہے اور پھر اس کے بعد یہ دعا مانگے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ بِمَا اَرَدْتُ بِھِمَا تَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمَا لِیْ ذُخْرًا یَوْمَ لِقَائِكَ اَللّٰھُمَّ احْفِظْ بِھِمَا دِیْنِیْ لِیْ حَیَاتِیْ وَعِنْدَ مَمَاتِیْ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

عنامی اور فتروی قبائل کے پڑاؤ میں سامری اپنے خیمے میں داخل ہوا اس کے چہرے پر فکر و تردد کا ایک غبار سا پھیلا ہوا تھا۔ خیمے میں جلتی ہوئی آگ کے قریب عزازیل کا ساتھی بیٹھا ہوا تھا۔ سامری اس کے پہلو میں آگ کے قریب جا بیٹھا۔

اسے تفکر اور سوچوں میں گھرا دیکھ کر شمر نے نہایت ہمدردی اور کمال مہربانی سے پوچھا۔ ''اے سامری! تو کن سوچوں میں غرق ہے۔ آخر میں تیرا رفیق کار اور تیرا خیر خواہ ہوں۔ بتا تجھ پر کیا ابتلا اور دشواری آپڑی ہے جو تو یوں فکر مند اور پریشان ہے؟''

سامری نے نگاہ اٹھا کر متشکرانہ انداز میں شمر کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''اے شمر! مجھے تیری طرف سے ایسے ہی الفاظ کی امید تھی۔ عنامی اور فتروی قبائل پر ایک نئی افتاد آپڑی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس مصیبت کا حل تو ہی تلاش کر سکتا ہے۔''

اس کی اس گفتگو پر شمر مسکرایا اور سامری کی طرف گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اے سامری! پہلے یہ بتا کہ معاملہ کیا ہے جس کی بنا پر تو اس قدر پریشان ہے؟''

سامری نے خود کو سنبھالا اور شمر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بولا ''اے شمر! میں ابھی ابھی عنامی اور فتروی قبائل کے سردار بجیلہ کے پاس سے اٹھ کر آرہا ہوں وہ ان دنوں سخت پریشان اور فکر مند ہے اس لئے کہ اس نے اپنے قبائل کے جن جوانوں کو اپنی آبائی بستیوں سے رسد کا سامان کشتیوں کے ذریعے لانے کے لئے بھیجا تھا وہ ابھی تک لوٹ کر نہیں آئے جب کہ اس کے اندازے کے مطابق انہیں کئی دن پہلے سامان رسد کی کشتیوں کے ساتھ یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ اے شمر! بجیلہ نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ میں اپنے طلسم کے ذریعے اس کے جوانوں اور کشتیوں کا پتہ لگاؤں۔''

سامری کے خاموش ہونے پر شمر نہایت ہمدردی سے بولا ''اے سامری! میں ابھی یہاں سے روانہ ہوتا ہوں اور سردار بجیلہ کے جوانوں اور کشتیوں کی خبر تمہیں لا کر دیتا ہوں اور ہر بات تفصیل سے بتا دوں گا کہ وہ اس وقت کہاں ہیں اور کب تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ لیکن اے سامری! یہاں سے کوچ کرنے سے قبل میں تمہیں ایک ایسی خبر سنانا چاہتا ہوں جو شاید تمہارے لئے نئی اور تعجب خیز ہو۔''

سامری نے تجسس آمیز انداز میں پوچھا۔ ''اے شمر میرے دوست! وہ ایسی کونسی خبر ہے جو میرے لئے تعجب کا باعث بن سکتی ہے۔؟''

''اے میرے رفیق!'' شمر بولا۔ تمہاری مصر سے اس غیر حاضری کے دوران وہاں ایک زبردست انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ تمہارے خیمے میں آنے سے تھوڑی دیر قبل ہی میرے آقا مجھ سے مل کر گئے ہیں اور انہوں نے مجھے مصر میں ہونے والے اس انقلاب کے بارے میں بتایا ہے اور وہ انقلاب یہ ہے کہ ایک دن فرعون منفتاح کے دربار میں دو بھائی موسیٰؑ بن عمرانؑ اور ہارون بن عمرانؑ آئے اور فرعون کے درباریوں کے سامنے اس سے کہا کہ وہ تمام دیوتاؤں کی پرستش چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی بندگی کرے جو سب کا خالق اور رزاق ہے۔ موسیٰؑ کے اس دعوے کے جواب میں فرعون نے اس سے کوئی ثبوت طلب کیا تو موسیٰؑ نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا اور وہ عصا آناً فاناً ایک بہت بڑا اژدہا بن گیا اور اس کے ساتھ ہی جب موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس کا ہاتھ ستارے کی مانند چمک دار تھا۔ فرعون منفتاح نے جب یہ نشانیاں دیکھیں تو بڑا فکر مند ہوا اور اپنے درباریوں سے مشورہ کیا پس اس کے درباریوں نے کہا کہ موسیٰؑ اور ہارونؑ بہت بڑے جادوگر ہیں اور اپنے جادو کے زور سے ہماری سرزمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور ان سے نمٹنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مصر کے بڑے بڑے جادوگروں سے ان کا مقابلہ کرایا جائے۔ جب وہ موسیٰؑ کو شکست دے دیں گے تو پھر اس کا دعویٰ اپنے آپ باطل ہو جائے گا۔ پس اس

مقابلے کے لئے مصریوں کی عید کا دن مقرر کیا گیا۔" پھر شمر نے تمام واقعات بے کم وکاست سامری کے گوش گزار کردیئے کہ کس طرح جادوگروں کو شکست ہوئی اور وہ موسیٰ پر ایمان لے آئے اور پھر فرعون کے عتاب کا نشانہ بنے۔

اس موقعے پر سامری نے حسرت بھرے انداز میں کہا۔" کاش اس وقت میں بھی مصر میں موجود ہوتا اور اس مقابلے میں حصہ لے کر اپنے استاد شمعون کی مدد کرتا۔"

سامری، میرے رفیق! اچھا ہوا کہ تو اس مقابلے میں شریک نہ ہوا شمر نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔" ورنہ تو بھی ان جادوگروں میں شامل ہوتا جو فرعون کے زیر عتاب ہیں۔"

" سامری نے غور سے شمر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا " کیا تمہارے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ موسیٰ اور ہارونؑ حق پر ہیں اور جادوگر ایک باطل قوت کی حیثیت سے ہزیمت اٹھا چکے ہیں۔؟"

" اے سامری! یہ ایک الگ موضوع ہے۔" شمر نے اس سوال سے جان چھڑانے کی خاطر کہا۔" جس سے میری اور تمہاری گفتگو کا کوئی تعلق نہیں۔ بہر حال میں جو کچھ تمہیں بتانا چاہتا تھا بتادیا، اب میں یہاں سے کوچ کرتا ہوں۔" یہ کہہ کر شمر اپنی جگہ سے اٹھا اور سامری کو ایک خلجان میں چھوڑ کر وہاں سے غائب ہوگیا۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

شام رات میں ڈھل چکی تھی، سردی میں لپٹی ہوئی تیز اور طوفانی سمندری ہوائیں صحرا میں چیختی چلاتی پھر رہی تھیں۔ یوناف، سردار طوج کے خیمے میں آتش دان کے قریب بیٹھا ہوا تھا اس وقت حریطہ اور سردار طوج بھی اس کے پاس آگ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک اسے اپنی گردن پر ابلیکا کا لمس محسوس ہوا پھر اس کی آواز یوناف کے کانوں میں پڑی۔

" یوناف، میرے حبیب! عنامی اور فتر وسی قبائل پر فتح حاصل کرنے کے لئے قدرت نے تمہیں ایک شان دار موقع فراہم کیا ہے۔ اس موقع پر اگر تم میری تجویز پر عمل کرو تو مجھے یقین ہے کہ عنامی اور فتروسی قبائل سے ہمیشہ کیلئے کسلومیوں اور کفتوریوں کی جان چھوٹ جائے گی۔ اے یوناف! دیکھو، اس وقت تیز سمندری ہوائیں چل رہی ہیں جن کا رخ شمال سے جنوب کی طرف ہے اور سمندر کے کنارے عنامی اور فتروسی قبائل کے پڑاؤ کا رخ بھی شمال سے جنوب کی طرف ہے۔ اگر تم ابھی اور اسی وقت جا کر عنامی اور فتروسی قبائل کے خیموں کو آگ لگادو تو تیز ہواؤں کی وجہ سے یہ آگ انتہائی تیز رفتاری سے شمال سے جنوب کی طرف پھیلتی چلی جائے گی اور آناً فاناً پورے پڑاؤ کو اپنی گرفت میں لے لے گی۔ عنامی اور فتروسی قبائل اس آگ پر قابو نہ پاسکیں گے اس دوران میں تم کسلومی اور کفتوری قبائل کے جوانوں کے ساتھ عنامیوں اور فتروسیوں پر حملہ کردینا۔ وہ اس وقت ایسی حالت میں ہوں گے کہ اس دوسری افتاد کو ہرگز برداشت نہ کرسکیں گے اور بھاگ کھڑے ہوں گے اور پھر تم لوگ ان کا تعاقب کرکے ان کا صفایا کردینا اور یوں ہمیشہ کے لئے سردار طوج اور اس کے قبائل کی جان چھوٹ جائے گی۔"

یوناف جواب میں کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ابلیکا پھر بول پڑی اور دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت عزازیل کا ساتھی شمر سامری کے ساتھ نہیں ہے کیونکہ وہ سامری کے کہنے پر ان جوانوں کا پتہ کرنے گیا ہوا ہے جنہیں تم نے گزشتہ دنوں قتل کرکے ان کی کشتیاں جلادی تھیں۔ پس اے یوناف! اگر اس موقعے پر میری تجویز پر عمل کرلو تو تمہارا یہ عمل کسلومیوں اور کفتوریوں کی شان دار فتح کا باعث بن جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ تم یہ کام ابھی کر گزرو ورنہ شمر اگر واپس آگیا تو عنامیوں اور فتروسیوں کو اطلاع دے کر تمہارے ارادوں کو ناکام بنانے کی کوشش کرے گا۔"

یوناف اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا اور سردار طوج کو مخاطب کرکے بولا۔ " اے سردار! میری نادیدہ قوت نے تمہارے دشمن قبائل کے خاتمے کی ایک عمدہ تجویز پیش کی ہے۔ لہٰذا میں ابھی اور اسی وقت عنامی اور فتروسی قبائل کے پڑاؤ کی طرف روانہ ہورہا ہوں اور تھوڑی دیر بعد واپس آؤں گا۔ اس دوران میں تم اپنے جوانوں کو مسلح کرکے تیار رکھنا کیونکہ اس تجویز کو عملی صورت دینے کے بعد ہم عنامیوں اور فتروسیوں پر حملہ کردیں گے اور مجھے امید ہے کہ یہ رات ان کی تباہی اور بربادی کی رات ثابت ہوگی اور اس کے بعد تم لوگ سکون اور چین کے ساتھ ان خزانوں سے مستفیض ہوسکو گے جو تمہارے پڑاؤ کے نیچے موجود ہیں۔"

سردار طوج اور اس کی بیٹی حریطہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے پھر حریطہ نے انتہائی لجاجت سے پوچھا۔" کیا آپ ہمیں اس تجویز سے آگاہ نہیں کریں گے جو آپ کی نادیدہ قوت نے آپ کو بتائی ہے اور جس پر آپ عمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔؟"

یوناف نے سردار طوج اور حریطہ کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔ " تجویز یہ ہے کہ میں عنامیوں اور فتروسیوں کے پڑاؤ میں جا کر ان کے خیموں کو آگ لگادوں گا جو تیز ہواؤں کے باعث ان کے پورے پڑاؤ کو

اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور جس وقت عنامی اور فتروسی اس آگ پر قابو پانے کی جدوجہد میں مصروف ہوں گے ہم ان پر حملہ کردیں گے۔ مجھے امید ہے کہ اس طرح ہم ان سے تعداد میں کم ہونے کے باوجود آج رات انہیں نیست ونابود کر کے رکھ دیں گے۔"

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں سردار طوج نے خوش کن انداز میں کہا۔"اے یوناف میرے عزیز!! اگر یہ بات ہے تو پھر تم جاؤ تمہاری واپسی تک میں اپنے جوانوں کو حملے کے لئے تیار کرلوں گا۔" پھر یوناف خیمے سے نکلا اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاکر وہاں سے غائب ہوگیا۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

رات کی گہری تاریکی میں یوناف، عنامیوں اور فتروسیوں کے پڑاؤ کے شمالی حصے میں نمودار ہوا۔ اس نے پڑاؤ میں روشن الاؤ میں سے جلتی ہوئی لکڑی اٹھائی اور شمالی حصے کے تین چار خیموں میں آگ لگادی۔ چونکہ یوناف اس وقت اپنی سری قوتوں کو استعمال کررہا تھا لہٰذا عنامیوں اور فتروسیوں میں سے کوئی بھی اسے ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھ سکا تھا۔ تیز سمندری ہواؤں کے باعث یہ آگ انتہائی تیزی سے پھیلی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا پڑاؤ اس کی لپیٹ میں آگیا۔

اسی وقت یوناف سردار طوج کے خیمے کے باہر نمودار ہوا اس نے دیکھا کہ سردار طوج نے اپنے جنگجو جوانوں کو ایک جگہ جمع کررکھا تھا اور وہ سب کے سب مسلح تھے۔ یوناف تیزی سے سردار طوج کے قریب آیا اور بولا۔

"دشمن کا سارا پڑاؤ اس وقت آگ کی لپیٹ میں ہے۔ اس وقت اگر ہم ان پر حملہ کردی تو یقیناً کامیابی ہماری ہے۔ لیکن اس کے لئے ایک شرط ہے کہ یہاں سے دشمن کے پڑاؤ تک انتہائی خاموشی اور رازداری کے ساتھ سفر کیا جائے اور پھر اچانک ہی ان پر حملہ کرکے ان کا خاتمہ کردیا جائے۔"

یوناف کی اس گفتگو پر سردار طوج بہت خوش ہوا اور بولا"اے یوناف میرے محسن! میں تمہارے ہر فیصلے کو قبول کرتا ہوں تم جس طرح چاہوگے ویسا ہی کیا جائے گا۔"

"تو پھر آؤ یہاں سے دشمن کی طرف روانہ ہوں۔" یوناف جلدی سے بولا۔"تاکہ آج کی رات کو انکی زندگی کی آخری رات بناکر رکھ دیں۔"

پھر یوناف کی سرکردگی میں حریظہ اور سردار طوج اپنے جنگجو جوانوں کے ساتھ دشمن کے پڑاؤ کی طرف روانہ ہوگئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد کسلومی اور کنفتوری قبائل کے جنگجو، وحشیوں اور بھوکے درندوں کی طرح عنامیوں اور فتروسیوں پر حملہ آور ہوگئے تھے۔ اپنے پڑاؤ کی آگ بجھانے میں مصروف عنامی اور فتروسی اس حملے کے لئے قطعاً تیار نہ تھے اور دوسرے وہ غیر مسلح بھی تھے۔ لہٰذا کسلومی اور کنفتوری جوانوں نے چند لمحوں میں انہیں گاجر مولی کی طرح کاٹ کررکھ دیا۔ بہت کم عنامی اور فتروسی اپنی جانیں بچا کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوسکے تھے۔

عنامیوں اور فتروسیوں کا مشترکہ سردار بجیلہ اور دیگر معززین بھی اس حملے میں مارے گئے تھے۔ صرف سامری بچ کر مشرق کی طرف بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ یوں کسلومی اور کنفتوری اپنا کام مکمل کرنے کے بعد اپنے پڑاؤ میں واپس پہنچ گئے۔

سردار طوج اور حریظہ کے خیمے میں داخل ہونے کے بعد یوناف نے سردار طوج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے سردار طوج! جس کام کے لئے میں نے ان صحراؤں کا رخ کیا تھا اسے میں مکمل کرچکا ہوں میرا مقصد ابلیس کے ساتھی شمر کو سزا دینا تھا اور میں ایسا کرنے میں کامیاب ہوچکا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں نے تمہاری مدد بھی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ سو اے سردار طوج! تم دیکھتے ہو کہ تمہارے مقابلے میں میں نے دشمن قبائل کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ ان قبائل میں اب کوئی ایسا نہیں بچا جو تمہارے مقابلے پر آسکے۔ لہٰذا اب تم ان خزانوں سے فائدہ اٹھا کر مطمئن اور پرسکون زندگی گزار سکتے ہو۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ ابھی اور اسی وقت واپس مصر کی طرف کوچ کرجاؤں۔"

سردار طوج نے انتہائی عجز اور انکسار سے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے یوناف میرے عزیز! کیا ایسا ممکن نہیں کہ تم ہمیشہ کے لئے میرے بیٹے کی حیثیت سے میرے ساتھ رہو۔ اگر ایسا ہوسکے تو یہ میرے لئے خوشی اور سکون کا باعث ہوگا۔"

یوناف نے بلاتکلف جواب دیا۔"اے سردار! کاش میں ایسا کرسکتا۔ یہ ممکن نہیں ہے لہٰذا میں یہاں سے کوچ کروں گا۔" اس کے ساتھ ہی یوناف نے مصافحے کے لئے سردار طوج کی طرف ہاتھ بڑھادیا۔ اس موقع پر قریب کھڑی حریظہ بیحد اداس اور افسردہ ہوگئی تھی۔ پھر یوناف نے سردار طوج سے پرجوش مصافحہ کیا اور ان کے خیمے سے باہر نکل آیا اور اپنی سری قوتوں کو عمل میں لاتے ہوئے وہاں سے غائب ہوگیا۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

کسلومی اور کنفتوری قبائل کے ہولناک حملے سے بچنے کے بعد سامری ایک اونٹ پر سوار تیزی سے مشرق کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اس کے

سامنے ٹھٹھرتی ہوئی تاریکی میں شمر نمودار ہوا اور اس نے سامری کو اونٹ روکنے کے لئے کہا۔ سامری نے اس کی آواز پہچان کر اس کے قریب اونٹ روک لیا اور نیچے اتر آیا۔

شمر نے حیرت واستعجاب سے پوچھا۔ "اے سامری! میں عنامی اور فتروسی قبائل کے پڑاؤ سے ہو کر آرہا ہوں۔ مجھے وہاں آگ اور راکھ کے ڈھیر کے سوا کچھ نظر نہیں آیا جب کہ کسلومی اور کفتوری قبائل اپنی جگہ اسی طرح قائم ودائم ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔ اے سامری! کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ عنامی اور فتروسی قبائل کے پڑاؤ کی یہ حالات کس نے کی اور کیسے کی؟"

شمر کے اس سوال پر سامری پریشان اور افسردہ ہو گیا اور دکھ سے بولا "اے شمر میرے بھائی! تمہارے جانے کے بعد مافوق الفطرت یوناف حرکت میں آیا۔ اس نے عنامی اور فتروسی قبائل کے پڑاؤ کو پہلے آگ لگائی پھر کسلومیوں اور کفتوریوں کی مدد سے سب کو تہ تیغ کر ڈالا۔ اے شمر! میں خوش قسمت ہوں کہ میرے ہاتھ یہ اونٹ لگ گیا اور میں جان بچا کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔"

شمر نے دکھ بھرے انداز میں کہا۔ "اے سامری میرے رفیق عنامی اور فتروسی قبائل کی تباہی سے یہ امر طے ہو گیا ہے کہ ان صحراؤں میں ہم نے جو کش مکش شروع کرائی تھی اس میں یوناف کامیاب اور ہم ناکام ونامراد رہے ہیں۔ اے میرے دوست! مجھے اپنی اس ناکامی کا سخت صدمہ اور افسوس ہے۔ کاش میں یوناف پر کسی طرح غلبہ پا سکتا۔ کیونکہ اس نے مجھے اپنے خنجر کی نوک میں اسیر کر کے اور مجھے آگ کے عذاب میں ڈال کر سخت ظلم کیا تھا لیکن اب تو ساری امیدیں ہی ختم ہو گئی ہیں اور اب کوئی بھی یوناف کی اس کامیابی کو ناکامی میں نہیں بدل سکتا۔ اے سامری! اب تم مصر کا رخ کرو اور میں اپنے آقا عزازیل کی طرف جاؤں گا۔" اس کے ساتھ ہی شمر وہاں سے غائب ہو گیا۔ سامری نے بھی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر اسے مہمیز کیا اور اس کا اونٹ صحرا میں مشرق کی طرف سرپٹ دوڑنے لگا۔ مصر میں داخل ہونے کے بعد سامری نے بنی اسرائیل میں رہائش اختیار کر لی۔ جب کہ یوناف پھر پہلے کی طرح شوطار کے محل میں رہنے لگا تھا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

موسیٰؑ ایک روز اپنی تبلیغ کے سلسلے میں بنی اسرائیل سے خطاب کر رہے تھے اس وقت ان کے سامنے بنی اسرائیل کا ایک بہت بڑا مجمع موجود تھا۔ آپ کے خطاب کے دوران ایک شخص اٹھا اور اس نے آپ کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اے موسیٰ بن عمران کیا آپ ہمیں بتائیں گے کہ اس وقت دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے۔؟"

اس اسرائیلی کے جواب میں موسیٰؑ نے بلاتوقف فرمایا۔ "اس وقت دنیا میں سب سے بڑا عالم میں ہوں۔"

خداوند کریم کو موسیٰؑ کا یہ جواب پسند نہ آیا لہٰذا موسیٰؑ کے اس جواب سے آپ پر عتاب نازل ہوا۔ اسی وقت رب کریم کی طرف سے جبرائیلؑ وحی لے آئے اور ان پر انکشاف کیا کہ اس سوال کا جواب جو آپ نے دیا ہے کہ میں اس وقت سب سے بڑا عالم ہوں، درست نہیں ہے بلکہ آپ کو یہ جواب دینا چاہئے تھا کہ میرا اللہ ہی جانتا ہے کہ دنیا میں کون سب سے بڑا صاحب علم ہے اور اے موسیٰؑ میں اپنے رب کی طرف سے یہ بھی وحی لے کر آیا ہوں کہ اس دنیا میں اللہ کا ایک بندہ ایسا ہے جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور بعض امور میں وہ آپ سے زیادہ عالم اور دانا ہے۔

اس وحی کے بعد موسیٰؑ سخت ملول اور متجسس ہوئے۔ آپ نے انتہائی عاجزی سے اپنے رب کے حضور التجا کی کہ اے میرے رب! آپ کا وہ بندہ جو سب سے بڑا عالم ہے، کہاں ہے؟ جب کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ مجھ سے بڑا عالم ہے تو پھر مجھے اس سے استفادہ کرنے کے لئے سفر کرنا چاہئے۔ اے میرے اللہ! وہ کون سا طریقہ ہے جسے اپنا کر میں تیرے اس بندے تک رسائی حاصل کر سکوں۔

موسیٰؑ کی اس التجا کے جواب میں پھر ان پر وحی کی گئی کہ وہ بندہ اس وقت مجمع البحرین میں ہے اور یہ کہ اے موسیٰؑ! تم ایک تلی ہوئی مچھلی اپنی زنبیل میں رکھ لو۔ پس جس مقام پر وہ مچھلی گم ہو جائے اسی جگہ وہ شخص ملیگا۔

اس وحی کے جواب میں موسیٰؑ نے اپنے سفر کی تیاری کی اور اپنے دوست یوشع بن نون کو بھی اپنے ساتھ لے لیا کیونکہ اب موسیٰؑ نے یوشع بن نون کو اپنا خلیفہ بھی بنا لیا تھا لہٰذا دونوں حضرات دریائے نیل کے کنارے کنارے جنوب کی طرف مجمع البحرین کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

مصر سے سوڈان کی سرزمین میں داخل ہونے کے بعد جب موسیٰؑ اور یوشع بن نون اس مقام پر پہنچے جہاں دریائے نیل کی شاخیں یعنی البحر الازرق اور البحر الابیض آپس میں ملتی ہیں تو وہاں پر دونوں ایک چٹان کے پاس بیٹھ کر ستانے لگے اور نیند نے ان پر غلبہ کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد یوشع بن نون بیدار ہوئے تو انہوں نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا کہ وہ مچھلی جسے وہ تل کر کھانے کے لئے اپنے ساتھ لائے تھے دیکھتے ہی دیکھتے زنبیل میں سے نکلی اور پھر لہراتی ہوئی پانی میں داخل ہوئی اور تیرتی ہوئی آگے نکل

گئی۔ یوشع بن نون نے یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ پانی میں مچھلی جہاں جہاں سے گزری وہاں پانی برف کی طرح جم گیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے پانی میں پگڈنڈی بن گئی ہو۔

یہ واقعہ دیکھنے کے بعد یوشع بن نون موسیٰ کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگا تا کہ مچھلی کا یہ حیرت انگیز واقعہ انہیں بتا سکیں۔ مگر تھوڑی دیر بعد موسیٰ کی آنکھ کھلی تو یوشع بن نون اس واقعے کا ذکر کرنا بھول گئے پھر دونوں اپنے سفر پر روانہ ہوگئے۔

اس کے بعد انہوں نے لگاتار ایک دن اور ایک رات کا سفر کیا۔ جب دوسرے دن صبح ہوئی تو موسیٰ نے یوشع بن نون کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”اے نون کے بیٹے! میں تو بھوک محسوس کرنے لگا ہوں۔ لہٰذا آؤ یہاں بیٹھیں اور وہ مچھلی نکالو جو ہم اپنے ساتھ لائے ہیں تا کہ اس سے بھوک رفع کرسکیں۔“

جب موسیٰ نے مچھلی مانگی تو یوشع بن نون کو وہ واقعہ یاد آگیا تب انہوں نے موسیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”افسوس! مچھلی کا تو اس جگہ ایک حیرت ناک واقعہ پیش آیا تھا جس جگہ دریائے نیل کے کنارے ہم نے آرام کیا تھا لیکن وہ واقعہ میں آپ کو بتانا بھول گیا۔ شاید یہ بھی ابلیس کا ہم پر ایک حربہ تھا۔ وہاں یوں ہوا کہ میں آپ سے پہلے نیند سے بیدار ہوگیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ مچھلی زنبیل سے نکلی اور لہراتی ہوئی پانی میں گھس گئی پھر پانی میں وہ جس جس طرف گئی اپنے پیچھے لکیر کی صورت میں راستے کی نشاندہی کرتی چلی گئی۔“

یوشع بن نون سے یہ واقعہ سن کر موسیٰ چونکے اور فرمایا۔ ”اے یوشع بن نون! افسوس کہ ہم بہت آگے نکل آئے ہیں جس جگہ مچھلی کا یہ واقعہ رونما ہوا۔ وہی ہماری منزل تھی۔ اس لئے وحی کے ذریعہ مجھے بتایا گیا تھا کہ جہاں پر وہ مچھلی گم ہوجائے وہیں پر اللہ کا وہ بندہ ہمیں ملے گا جو مجھ سے مزیادہ علم رکھتا ہے۔ لہٰذا یوشع بن نون آؤ۔ واپسی کا سفر کریں اور اس چٹان کا رخ کریں جہاں مچھلی پانی میں چلی گئی تھی۔“

لہٰذا دونوں حضرات واپس مڑے اور تیزی سے دریائے نیل کے کنارے کنارے اس چٹان کی طرف بڑھنے لگے جہاں مچھلی ان سے کھوگئی تھی جب وہ دونوں اس چٹان کے قریب پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک شخص نہایت صاف ستھرا اور سفید لباس زیب تن کئے اور ایک سفید چادر اوڑھے لیٹا ہے وہ خضر علیہ السلام تھے۔

موسیٰ نے انہیں دیکھتے ہی سلام کیا۔ خضرؑ نے سلام کا جواب دیا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ موسیٰ نے فرمایا۔ ”میرا نام موسیٰ ہے۔“

خضرؑ نے پوچھا ”کیا موسیٰ بنی اسرائیل؟“

موسیٰ نے تائید کی۔ ”ہاں، میں موسیٰ بنی اسرائیل ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے وہ خاص علوم سکھا دیں جو خدا نے صرف آپ کو بخشے ہیں۔“

خضرؑ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور انہوں نے فرمایا۔ ”اے موسیٰ! آپ میرے ساتھ رہ کر ان معاملات پر صبر نہ کرسکیں گے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تکوینی اور رموز واسرار کا وہ علم عطا کیا ہے جو آپ کو نہیں کیا اور اس کے ساتھ ہی خداوند کریم نے آپ کو ایسے تشریعی علوم عطا فرمائے ہیں جن سے مجھے مستفیض نہیں کیا گیا۔ پس اے موسیٰ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ ان معاملات میں آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکیں گے۔“

جواباً موسیٰ نے عزم واستقلال کا اظہار کرتے ہوئے وعدہ کیا۔ ”آپ یقیناً مجھے صابر پائیں گے اور یہ کہ میں آپ کے ارشادات کی قطعاً خلاف ورزی نہیں کروں گا۔“

خضرؑ نے موسیٰ کے اس عزم کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ ”میں ایک شرط پر آپ کو ان معاملات میں اپنے ساتھ رکھنے کو تیار ہوں کہ آپ کسی بھی واقعے کے بارے میں خواہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں، کوئی سوال نہیں کریں گے تاوقتیکہ میں خود آپ کو ان امور کی حقیقت سے آگاہ نہ کردوں۔ اگر آپ اس شرط کو تسلیم کرتے ہیں تو میں آپ اور آپ کے ساتھی کے ساتھ اس سفر پر روانہ ہونے کے لئے تیار ہوں جس کے دوران آپ ان تکوینی علوم اور اسرار ورموز سے متعلق جانیں گے جو میرے رب نے مجھے عطا کر رکھے ہیں۔“

خضرؑ خاموش ہوئے تو موسیٰ نے جلدی سے کہا۔ ”مجھے آپ کی یہ شرط منظور ہے۔“

پھر موسیٰ اور یوشع بن نون، خضرؑ کی راہنمائی میں دریائے نیل کے کنارے کنارے ایک طرف روانہ ہوگئے یہاں تک کہ وہ تینوں ایک ایسے گھاٹ پر پہنچے جہاں لوگوں کا ہجوم تھا اور اس گھاٹ پر بہت سی کشتیاں بھی کھڑی تھیں اور لوگ دریائے نیل پار کرنے کے لئے ان کشتیوں میں سوار ہورہے تھے۔

خضرؑ نے بھی ایک کشتی میں بیٹھنے کا ارادہ کیا۔ جب وہ اس نیت سے کشتی کے مالک کے پاس آئے کہ اسے کرایہ ادا کرکے اپنے دونوں

ساتھیوں کے ساتھ کشتی میں بیٹھ جائیں تو کشتی کے مالک نے جو خضرؑ کو جانتا تھا، پہچان لیا اور ان سے کرایہ لینے سے انکار کردیا تب خضرؑ نے ارادہ کیا کہ کسی ایسی کشتی میں بیٹھیں جس کا ملک انہیں جانتا نہ ہو اور کرایہ وصول کرلے۔ لیکن اس ملاح نے خضرؑ کو روک لیا اور اصرار کیا کہ وہ اسی کی کشتی میں سوار ہوکر دریا پار کریں۔ خضرؑ آمادہ ہوگئے اور موسیٰؑ اور یوشع بن نون کے ساتھ کشتی میں سوار ہوگئے۔

کشتی ابھی تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ خضرؑ اپنی جگہ سے اٹھے اور کشتی کا سامنے والا ایک تختہ اکھاڑ کر کشتی میں سوراخ کردیا۔ موسیٰؑ خضرؑ کی اس حرکت کو ضبط نہ کرسکے اور کہنے لگے۔ ”کشتی والے نے تو آپ پر یہ احسان کیا تھا کہ آپ کو اور ہمیں بغیر کرایہ لئے اپنی کشتی میں سوار کرالیا اور آپ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ کشتی میں سوراخ کردیا تاکہ کشتی میں بیٹھے ہوئے تمام مسافر ڈوب جائیں۔ یہ تو بہت ہی نازیبا حرکت ہوئی۔“

موسیٰؑ کے اس اعتراض پر خضرؑ بولے۔ ”اے موسیٰ! میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ آپ میری باتوں پر صبر نہ کرسکیں گے۔“

موسیٰؑ نے فوراً معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔ ”مجھے یہ بات بالکل یاد نہیں رہی تھی میری اس بھول چوک پر مواخذہ نہ کریں اور میرے معاملات میں سخت گیری سے کام نہ لیں۔“

خضرؑ نے موسیٰؑ کی یہ معذرت قبول کرلی اور یوں یہ سفر جاری رہا۔ اس اثنا میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے آبیٹھی اور پانی میں چونچ ڈال کر ایک قطرہ پانی پی لیا۔ تب خضرؑ نے چڑیا کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ ”اے موسیٰ بلاشبہ علم الٰہی کے مقابلے میں میرا اور آپ کا علم ایسا ہی بے وقعت اور بے حقیقت ہے جیسے اس بحر کے مقابلے میں پانی کا وہ قطرہ جو اس چڑیا نے پیا ہے۔“

بہرحال کشتی دوسرے کنارے جالگی اور تینوں کشتی سے اتر کر دریا کے کنارے کنارے آگے بڑھنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک بستی کے قریب سے گزرے۔ بستی کے باہر میدان میں بہت سے بچے کھیل رہے تھے۔ خضرؑ ایک بچے کے پاس گئے، اسے غور سے دیکھا اور پھر انہوں نے اس بچے کو قتل کردیا۔ موسیٰؑ کو پھر یارۂ صبر نہ رہا اور خضرؑ سے فرمایا۔

آپ نے ناحق ایک معصوم بچے کو جان سے مار ڈالا۔ یہ تو آپ نے بہت برا کیا۔“

خضرؑ نے پھر کہا۔ ”میں نے تو شروع ہی میں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے معاملات پر صبر نہ کرسکیں گے۔“

اس پر موسیٰؑ نے پھر معذرت کی اور فرمایا۔ ”خیر اس مرتبہ اور نظر انداز کردیجئے۔ اس کے بعد بھی اگر مجھ سے صبر نہ ہوسکا تو پھر آپ معذرت کا کوئی موقع نہ دیجئے گا اور ہمارے درمیان علیحدگی ہوجائے گی۔“

خضرؑ نے پھر اس عذر کو قبول کرلیا اور یوں دوبارہ سفر شروع ہوا چلتے چلتے وہ ایک اور بستی میں پہنچے، انہوں نے دیکھا کہ وہاں کے باشندے خوش حال اور ہر طرح سے مہمان نوازی کے قابل ہیں۔ خضرؑ نے موسیٰؑ کو مخاطب کرکے کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ ہم کچھ دیر ستالیں اور ان بستی والوں سے التجا کرتے ہیں کہ یہ ہمیں کھانا مہیا کردیں۔

موسیٰؑ نے خضرؑ کی اس خواہش کا احترام کیا۔ تب خضرؑ قریب ہی کھڑے ہوئے ایک شخص کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ ہم اس بستی میں مسافر ہیں۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ آپ ہماری مہمان داری کریں۔ خضرؑ کی اس التجا کے جواب میں اس شخص نے مہمان داری سے صاف انکار کردیا۔ اس کے بعد خضرؑ نے چند اور لوگوں سے بھی یہی گزارش کی لیکن اس بستی میں کسی نے بھی آپ کی مہمان داری قبول نہ کی۔ یوں جب وہ مایوس ہوکر اس بستی سے جانے لگے تو خضرؑ نے دیکھا کہ ایک مکان کی دیوار کچھ جھکی ہوئی ہے اور اس کے گرجانے کا اندیشہ ہے۔ خضرؑ نے اس دیوار کو سہارا دیا اور دیوار سیدھی ہوگئی۔

اس پر موسیٰؑ نے خضرؑ کو ٹوکا اور فرمایا۔ ”ہم اس بستی میں مسافر تھے مگر آپ کی التجا کے باوجود بستی والوں نے ہماری مہمان داری نہ کی اور آپ نے یہ کیا کہ ان بے مروت اور ناشکرے لوگوں کی بستی کی ایک دیوار بغیر کسی اجرت کے درست کردی۔“

اس پر خضرؑ نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ”اے موسیٰ! اب میری اور آپ کی جدائی کا وقت آگیا ہے۔ لہٰذا میں آپ کے سامنے ان تینوں واقعات کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ پہلا واقعہ کشتی کا تھا کہ میں نے کشتی میں سوراخ کردیا۔ دراصل کشتی بہت ہی غریب آدمی کی تھی اور اس کشتی کے ذریعہ دریا میں محنت مزدوری کرتا ہے اور اسی پر اس کی گزر اوقات ہے۔ سو میں نے چاہا کہ اس کشتی میں عیب ڈال دوں۔ اس میں عیب ڈالنے کی وجہ تھی کہ دریا کے پار ایک ایسے بادشاہ کی حکومت ہے جو انتہائی ظالم اور جابر ہے اور ہر اچھی کشتی کو اس کے مالک سے چھین لیتا ہے۔ اگر میں کشتی میں

سوراخ کر کے اسے عیب دار نہ کر دیتا تو اس غریب آدمی کی کشتی بھی اس سے چھین لی جاتی اور وہ اپنی اس روزی کے سہارے سے محروم ہو جاتا۔"

خضرؑ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد دوبارہ گویا ہوئے۔ "دوسرا واقعہ جو میں نے لڑکے کو بغیر کسی وجہ کے قتل کر دیا تھا تو وہ یوں ہے کہ اس لڑکے کے ماں باپ ایمان دار اور صالح ہیں اگر وہ لڑکا بڑا ہو کر کافر، ظالم اور جابر ہوتا۔ اس بچے کی ماں کو اس بچے سے انتہا درجے کی محبت بھی تھی سو مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ بچہ بڑا ہو کر ہر صورت میں اپنے ماں باپ کو ایمان کے خلاف سرکشی اور کفر پر آمادہ کر کے رکھ دے گا اور ماں باپ اس بیٹے سے بے انتہا محبت رکھنے کے باعث ایسا کرنے پر رضامند ہو جائیں گے پس مجھے یہ منظور نہ ہوا اور میں نے اس لڑکے کو قتل کر دیا۔ اب میرا رب اس لڑکے کے بدلے اس کے ماں باپ کو ایسی اولاد دے گا جو پاکیزہ اور صالح ہو گی اور اپنے ماں باپ سے محبت کرنیوالی ہو گی۔"

خضرؑ نے چند لمحے سکوت اختیار کیا اور پھر تیسرے واقعے کے بارے میں بتانے لگے۔ "اس واقعے کی حقیقت یہ ہے کہ اس بستی کے ایک مکان کی دیوار جو میں نے بلا معاوضہ سیدھی کر دی دو یتیم بچوں کی ہے جو اس مکان میں رہتے ہیں اور اس دیوار کے نیچے ان کا مال مدفون ہے جو ان کے باپ سے میراث میں پہنچا چونکہ ان لڑکوں کا باپ ایک صالح اور ایماندار شخص تھا لہٰذا اس کے ایمان کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ اس کی اولاد کے مال کو محفوظ کرنا چاہا۔ اگر وہ دیوار گر جاتی تو بستی کے لوگ وہ مال لوٹ کر لے جاتے اور جو شخص ان لڑکوں کا سرپرست ہے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں ہے کہ دیوار کو سیدھا کر کے مال کو محفوظ کرنے کا بندوبست کرتا۔ اس لئے ہمارے رب نے اپنی مہربانی سے چاہا کہ وہ دونوں جوانی کی عمر کو پہنچ کر اپنے اس خزانے سے مستفیض ہوں اور اے موسیٰ! یہ سارے کام جو میں نے کئے اپنے رب کے حکم سے کئے ان امور میں میرا اپنا کوئی عمل دخل نہ تھا۔ تو اے موسیٰ! یہ ہے وہ حقیقت جن پر آپ صبر نہ کر سکے اور میں نے حسب وعدہ تینوں امور کی حقیقت سے آپ کو آگاہ کر دیا ہے۔" یہ کہہ کر خضرؑ اپنی منزل کی طرف آگے بڑھ گئے۔ جب کہ موسیٰ اور یوشع بن نون نے مصر واپسی کا قصد کیا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

عظیم موقعہ عطا فرمایا

بشرف ملاحظہ عالی جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

دعا سلام۔

الحمد للہ! بعد ازاں خیر و عافیت۔ دیگر یہ ہے کہ آپ کے ادارہ سے اشاعت ہونے والا ماہنامہ طلسماتی دنیا کا یہ ناچیز فقیر قدیم خریدار ہے اور آپ کی تحریر سے علمی لیاقت تامہ و ذہنی صلاحیت سے آپ کے عملی کوائف کی روشن کرنیں ہر حاجت مند کو اپنے اپنے استطاعت و وقتہ فیوض پانے کی کیفیت ان میں پیدا ہو رہی ہے۔ یہ ہر عاملین کے ابتدائی راہ میں رہنمائی کی یہ بہت بڑی بات ہے۔ آپ کی کوشش و جستجو نے ہر خاص و عام کے لئے رحمت الٰہی سے فیض پانے کا یہ عظیم موقعہ پایا ہے۔

میں نے آپ کی ہدایات تحریر کے مطابق یعنی (ماہ اکتوبر ۲۰۰۱ء کا ماہنامہ طلسماتی دنیا) میں درود شریف کی زکوٰۃ بذریعہ وظیفہ کے ادا کر دیا ہوں۔ اب مجھے (دائرۃ الحروف کا چراغ کی ضرورت ہے۔ آپ برائے کرم ایک چاندی کا چراغ دائرۃ الحروف کندہ فرما کر بذریعہ وی پی کے ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ وی پی اس کی جو بھی رقم ہوگی ادا کر کے اولین وقت میں حاصل کر لی جائے گی۔

اس راہ کی مزید تفصیلات کے لئے مجھے کچھ وقت دیں تا کہ میں اپنی سمجھ کے مطابق آپ کے دست کو اور مضبوط کر دوں۔ جو روحانی فیوض و برکات کا چشمہ ہے۔ عالمی سطح پر عاملین کی رہنمائی کے لئے اور ملکی سطح پر روحانی فیض کا چشمہ جاری کرنے کے لئے ایک انجمن کے قیام کی سخت ضرورت ہے۔ جس کی تفصیل و وضاحت کے لئے پھر میں مزید وقت نکال کر آپ کو ایک تحریر نامہ ارسال کروں گا۔

آپ کا مخلص

قاضی عبدالستار قادری۔ تالیکوٹ ضلع بیجاپور (کرناٹک)

درود شریف نمبر کا مشورہ

السلام علیکم۔

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا پانچ سال سے لگاتار مطالعہ کر رہا ہوں۔ کچھ خصوصی شمارے بھی مطالعہ کئے۔ اللہ کے فضل و کرم سے معلومات میں میری اضافہ ہوا۔ دو سال سے روحانی تقویم بڑی کامیابی کے ساتھ شائع ہوئی۔ ہر ایک عنوان اچھا ہے لیکن مجھے ایک چیز کی کمی نظر آئی وہ ہے سب سے پہلے تقویم میں قرآن شریف میں کسی سورۃ سے متعلق معلومات عملیات وغیرہ ہونا چاہئے۔ دوسرا اسماء الحسنٰی سے علاج، معلومات جیسے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ہوتا ہے۔ تیسرا کسی ایک درود شریف کی عملیات وغیرہ۔ میرا مشورہ ہے کہ جس طرح آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا سے علاج بالقرآن کے کالم میں کسی بھی سورۃ شریف کا مخصوص عملیات ہوتے ہیں اسی طرح اس تقویم میں بھی۔

دوسرا کہ اسماء الحسنٰی کے ذریعہ علاج جو ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ہوتا ہے بالکل اسی طرح روحانی تقویم میں بھی ہونا چاہئے۔ تیسرا کہ درود شریف کے بارے میں میرا مشورہ ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے بھی ایک کالم رکھئے اور روحانی تقویم میں درود سلام کے وظائف سے آگاہ کرتے رہیں تا کہ تمام قارئین خاص کر میں آگاہ ہو جاؤں۔

ایک خاص گزارش ہے۔ بہت سارے خصوصی شمارے آپ نے نکالے لیکن میری گزارش ہے کہ درود شریف کا بھی ایک خصوصی نمبر ہونا چاہئے۔

والسلام

اعجاز احمد۔

سرینگر، کشمیر۔

روحانی فیض ملتا ہے

محترم المقام قابل احترام جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ ہم لوگ خیریت سے رہ کر آپ علماء اہل سنت کی خیریت خداوند قدوس سے نیک چاہتا ہوں، آگے ضروری اپیل یہ ہے کہ الحمد للہ میں آپ کا طلسماتی دنیا کا چار چھ سال سے ورد کرتا ہوں اور اس سے دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے علم عطا ہوتا ہے۔ اس سے مجھے روحانی فیض ملتا ہے اور رب سے میری یہ دعا ہے کہ طلسماتی دنیا دیو بند دن دونی رات چوگنی ترقی کرے اور طلسماتی دنیا کے ذریعہ جو آپ اپنی خدمت پیش کر رہے ہیں اس کا اجر آپ کو کل میدان محشر کے دن سرور کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے آپ کو عطا ہو آمین۔ فقط والسلام

عمران علی۔ بھیونڈی، تھانہ مہاراشٹر

آبشار شفاء

محترم المقام عالی جناب حسن الہاشمی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بدترین اور فحش دور میں علم وحکمت سے لبریز مبلغ قوم کا مصلح رسالہ دیکھ کر دل خوش ہو گیا جب میں مطالعہ سے فارغ ہوا تو زبان سے بے ساختہ یہ کلمات نکلے۔ طلسماتی دنیا ذہن کا سکون، دل کی آرزو، روح کی تازگی اور زندگی کی توانائی ہے۔ طلسماتی دنیا وہ پاکیزہ سیپ ہے جس میں بند موتیوں سے روح پرور ایمان کی روشن کرنے والی شعائیں نکل رہی ہیں، طلسماتی دنیا روحانی آسمان کا ایسا ابر رحمت ہے جس کے برسنے سے مایوس دلوں کے پُر خزاں گلستاں سرسبز وشاداب ہو کر خوشی سے مسکرانے لگتے ہیں طلسماتی دنیا وہ آبشار شفاء ہے جس میں ہر مرض ودرد کی دوا ہے، طلسماتی دنیا ایسا علم کا سمندر ہے جس میں غوطہ لگانے والے فیوض وبرکت حکمت ودانائی کے خزانے سے مالا مال ہوتے ہیں، طلسماتی دنیا وہ آب حق ہے جسے پینے کے بعد کسی آب باطل کی خواہش نہیں رہتی۔ میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ طلسماتی دنیا کی ہر صبح کو عزت ومقبولیت کے شمس عطا کرے اور اس کی ہر شام کو شہرت ومحبت کے قمر۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام
سید احسان علی پٹیل واڑی (ضلع شاجاپور)

یہ ایک خزانہ ہے

محترم المقام قابل احترام حضرت مولانا ہاشمی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ حضور والا بخیر ہوں گے۔ عرض ہے کہ کافی انتظار کرنے کے بعد جنوری فروری کا شمارہ روحانی مسائل نمبر پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ روحانی ڈاک میں جو سالوں سے اپنے اپنے سوالوں کے جواب میں منتظر تھے ان کا جواب اور لوح زحل روحانیت تسخیر سلطنت وفتوحات کو ایک تعویذ کی شکل میں پیش کیا ہے بہت خوب یہ ایک خزانہ ہے۔ جو آج کل کے عامل رقم لے کر بھی کسی کو نہیں دے سکتے ہیں جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ فقط والسلام ——— عبدالرحمٰن۔ حیدر آباد۔

سایہ دار پیڑ

سیدی حسن الہاشمی صاحب المحترم!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عید رمضان کی پرخلوص مبارکباد قبول فرمائیں۔ اس مبارک ومسعود موقعہ پر رمضان المبارک کی رحمتیں برکتیں اور خدا کے خاص فضل وکرم سے حاصل ہونے والی ریاضتوں اور مجاہدوں کی مبارکباد بھی قبول فرمائیں۔ حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ پروردگار عالم آپ کے خلوص نیت اور جذبہ خدمت میں اور اضافہ اور برکت عطا فرمائے اور ساتھ ہی ہمیں آپ کی ذات گرامی سے کماحقہ استفادہ کی سعادت اور استعداد نصیب فرمائے۔

دیو بند کی مردم خیز سرزمین سے کتنے روشن چراغ زمانے کی آنکھوں کو خیرہ کرتے رہے، آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کا کمال یہ ہے کہ آپ نے جس پودے کو اپنے خون جگر سے پروان چڑھایا اور خوب پرداخت کی اب وہ ایک ایسا سایہ دار پیڑ بن چکا ہے کہ سالکان حق اس کے سائے میں راحت محسوس کرتے اور اس کے ثمر سے کام ودہن کی لذت حاصل کرتے ہیں اس پیڑ کی شاخیں زمین سے آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ! اس کا ہر شمارہ ایک سدا بہار باغ لگتا ہے "طلسماتی دنیا" بجا طور پر زندہ طلسمات ہے۔ یہ ایک چلتی پھرتی لائبریری ہے یا علم وعمل کی دنیا جو کسی لائبریری پر بھاری ہے۔ مدیر اعلیٰ کو عطر بیزی کا ملکہ حاصل ہے اور کوزے میں دریا بھرنے میں وہ ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اس رسالے میں رشد وہدایت کی روشنی بھی اور علم الاعداد، نفسیات ومابعد

انفسیات کے سربستہ راز بھی، سیاست، صحافت اور ظرافت کے بدلتے رنگ بھی ذوق وشوق کو بڑھانے والی پھلجڑیاں بھی، مختصر یہ کہ اس رسالے میں بے پناہ خوبیوں کے ساتھ ظاہری حسن ودلکشی بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ سرورق پر ہر ماہ دانش عامری کی شخصیت کے نئے نئے پہلو اجاگر ہوتے جارہے ہیں۔ ٹائٹل سے کچھ لوگ بچوں کو ڈرانے کا کام لیتے ہیں اور کچھ بزرگوں کو گدگداتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہم جیسے عاصی بھی جو صحیح معنوں میں صحافی ہیں نہ صوفی مسٹر نہ مولانا اپنے حصے کے خیر سے مستفید ہوتے ہیں۔ اپنی جہالت کے اندھیروں کو دور کر لیتے ہیں۔

ذرا روشنی بڑھاؤ بہت اندھیرا ہے

آپ کی تحریر میں علم کی روشنی بھی ہے اور یقین محکم بھی لیکن ہماری تشنگی کم نہیں ہوتی اور بڑھ جاتی ہے جیسے سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم۔!

اس مفید ترین رسالے کی افادیت کا دائرہ اور زیادہ وسیع تر ہوسکتا ہے۔ اس کی جامعیت اور کاملیت کو چار چاند لگ سکتے ہیں اگر اس میں سائنس اور ٹکنالوجی پر بھی کچھ مواد شامل کیا جائے۔ پچھلے پچاس سال میں دنیا میں جو انقلابی تبدیلیاں آئیں ہیں اور اقوام عالم کو جو غیر معمولی ترقی نصیب ہوئی ہے اس میں سائنس فکر اور فلسفہ عمل کو بہت دخل ہے۔ مسلمان اس سے تغافل نہیں کر سکتے۔ عصر حاضر کی ضرورت ہے کہ ملت اسلامیہ کی رہنمائی کا شرف حاصل کرنے والے افراد مسلمانوں میں سیاسی شعور اور سائنسی مزاج کو پروان چڑھانا نہ بھولیں، اس غفلت کی ہمیں بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑی گو لقمان حکمت کو کوئی حکمت کی بات بتانا بڑی جسارت بلکہ جہالت کی بات ہوگی۔ لیکن یہ خاکسار ایک ایسے پہلو کی نشاندہی کرنا چاہتا ہے جسے ہمارے علماء اور دانشور مسلسل نظر انداز کررہے ہیں۔ کہ بنتی نہیں ہے بادہ وساغر کہے بغیر! اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو تو درگزر فرمایئے۔

استخارہ نمبر کا مشورہ

محترم المقام جناب ایڈیٹر صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت سے ہوں گے۔ آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا پابندی کے ساتھ پڑھ رہا ہوں اس کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ ہمیں بس یوں سمجھئے کہ یہ رسالہ دین اسلام کا ترجمان ہے۔

عرض یہ ہے کہ آپ نے بہت سارے نمبرات نکالے ہیں جو بھی الحمد للہ مقبول ہوئے ہیں لیکن ہر کام سے پہلے (شرعی امور کے علاوہ) استخارہ ضروری اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ پہلے استخارہ نمبر شائع ہوتا اس کے بعد دوسرے نمبرات تاکہ قارئین استفادہ کر کے عملیات وغیرہ شروع کرتے۔ اس لئے آپ سے مؤدبانہ التماس ہے کہ آپ آئندہ جنوری فروری کا استخارہ نمبر شائع کریں۔ علاوہ ازیں درس عملیات جو بہت پہلے شائع ہوئے تھے لیکن نئے قارئین کو مدنظر رکھتے ہوئے پھر قسط وار درس عملیات شائع کریں یا اگلا نمبر درس عملیات نمبر شائع کریں۔ صنم خانۂ عملیات جس کا اعلان بہت سالوں سے کیا جارہا ہے مگر ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی ہے علماء کو بہت شدت سے اس کا انتظار ہے کب منظر عام پر آئے گی۔ مصباح الارواح کا ۲۰۰۱ء کے آخیر میں ایک قاری کے جواب میں منظر عام پر آنے کا تذکرہ فرمایا تھا مگر ابھی تک اعلان بھی شائع نہیں ہوا کیا ہی اچھا ہوتا کہ شمس المعارف کے لئے ایک مستقل کالم جس میں تشریحات کے ذکر کئے جاتے۔

فقط والسلام

محمد اسعد مئوناتھ بھنجن

بہت اچھا لگا

محترم ومکرم عزت مآب مولانا حسن الہاشمی صاحب کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہوں قبول کرنا۔ امید ہے کہ آپ اللہ کے فضل وکرم سے اچھی طرح ہوں گے میں آپ کی خدمت میں یہ خط بہت امید کے ساتھ لکھ رہی ہوں مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیں ناراض نہیں کریں گے اور ہماری مدد کریں گے۔ آپ کی خدمت میں یہ خط میں پہلی مرتبہ لکھ رہی ہوں۔ کبھی کسی کو خط نہیں لکھا لیکن آپ کا رسالہ پڑھ کر بہت اچھا لگا، دل لگاؤ پیدا ہوا۔ ہم جس علاقے میں رہتے ہیں وہاں یہ رسالہ نہیں ملتا۔ دو مہینے پہلے میں ممبئی آئی تھی تو میری نظر اس کتاب پر گئی اس کا نام سن کر ہی میں نے اسے خرید لیا لیکن اس وقت میں نے کچھ زیادہ دھیان نہیں دیا اور گھر پر آنے کے بعد جب رسالہ پڑھنا شروع کیا تو بہت خوشی ہوئی کہ آج کے دور میں بھی آپ جیسے لوگ دکھی لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ دوسرے میں نے یہ رسالہ ممبئی سے منگایا اور یقین کیجئے میری دلچسپی اور بڑھ گئی اور اب ہم چاہتے ہیں آپ ہمیں جنوری، فروری، مارچ، اپریل، مئی اور جون کا رسالہ ہمیں بھیج دیں۔ آگے رسالہ میں منگالوں گی آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

فقط والسلام ——— عالیہ

✱✱✱✱

اعظم خاں کا کارنامہ

محمد اعظم خاں نام ہے اس شخص کا جو ہندوستان نہیں بلکہ دنیا بھر میں جانا جاتا ہے اور پہچانا جاتا ہے۔ وہ غریبوں مجبور کسانوں کے نیتا کے نام سے جناب محمد اعظم خاں اس سرزمین پر پیدا ہوئے جہاں پر ہندوستان کی آزادی کے پہلے سپاہی مولانا شوکت علی جوہر اور مولانا محمد علی جوہر پیدا ہوئے وہ سرزمین ہے ضلع رامپور۔

محمد اعظم خاں آج کل اتر پردیش سرکار میں کابینہ وزیر ہیں۔ ان کا اخلاق و کردار، روزمرہ کا کام کاج اور ایمانداری ایک شیشے کی طرح چمکتے دمکتے ستارے کی مانند ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محمد اعظم خاں دنیا میں زیادہ سے زیادہ ٹائم تک ایک ستارے کی مانند چمکتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محمد اعظم خاں کا جوہر یونیورسٹی کا خواب ایسا تعمیر ہو کہ حاسد اور دشمنوں کو تعجب ہو کہ یہ کیسے ہوا۔

محمد اشرف شمسی ندیم	شمس الدین حسن ندیم (سکریٹری)
ایوریسٹ ہارڈویر	انتظامیہ کمیٹی (رجسٹرڈ) وقف مسجد
بازار عبداللہ گنج رامپور	عبداللہ خاں، بازار عبداللہ گنج رامپور

۳ر جولائی ۲۰۰۵ء کو عبداللہ سبزی منڈی کا محمد اعظم خاں نگر دکاس سنسدیئے کارہے۔ منتری اتر پردیش سرکار دوار سمپن کیا گیا۔ جس طرح آجکل بنانے میں غریب، بے روزگار رہے ہو، بس اسی طرح رامپور کی تاریخی عمارت حامد انٹر کالج کی باؤنڈری میں سڑک پر لوگ سبزی رکھ کر بیچتے تھے جس سے تاریخی عمارت چھپ گئی اور آنے جانے میں کافی پریشانی ہو رہی تھی اس پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے نگر پالیکا نے سبزی بیچنے والوں کو وہاں سے ہٹا دیا۔ اس کی خبر جیسے ہی (مانئے منتری) کو پتہ چلی۔ انہوں نے مسجد عبداللہ خاں کی جو ناجائز قبضے میں تھی یا ایسے کرائے پر تھی جو نام صرف نام کے تھی اور مہینوں سے کرایہ بھی نہیں دیتے تھے۔ مسجد کی جگہ کو ناجائز قبضوں سے ہٹا کر غریبوں کے مسیحا نے غریب سبزی بیچنے والوں کو بسا دیا جس سے غریب سبزی والوں کا روزگار قائم رہا اور عبداللہ مسجد خاں کی آمدنی میں اضافہ ہوا (مانئے منتری) محمد اعظم خاں کے اس عمل پر غریب سبزی والوں نے اجتماعی کمیٹی مسجد عبداللہ خاں نے اور رامپور والوں نے کافی سراہا اور شکریہ ادا کیا اور نہ جانے کیا کیا دعاؤں سے نوازا۔

عبداللہ سبزی بازار میں کرنے کے بعد غریبوں کے مسیحا محمد اعظم خاں سبزی بیچنے والوں سے پریشانیاں پوچھنے لگے اور فرمانے لگے کہ تمہارے چھپروں میں ہم پکی چھتیں ڈلوادیں۔ سبزی بیچنے والوں کی کمیٹی نے منتری جی سے ہاتھ جوڑ کر شکریہ ادا کیا جیسے آپ کی مرضی ہو۔ اس بات پر مسجد کے انتظامیہ تو کافی مسافروں کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی کیونکہ رامپور شہر میں کوئی مسلم مسافر خانہ نہیں ہے۔ منتری جی نے انتظامیہ کمیٹی سے سکریٹری شمس الحسن نعیم کی بات دھیان سے سنی۔ ہم بھی منتری جی محمد اعظم خاں سے یہی درخواست کریں گے کہ وہ اس جگہ پر ایک مسافر خانہ بنوادیں تو یہ بھی ایک کارِ خیر ہے۔

☆☆☆☆

دستخط بولتے ہیں

انشاءاللہ...... ہر ماہ ۲۵ لوگوں کی شخصیت پر روشنی ڈالی جائے گی۔

- آپ کیا ہیں؟
- آپ کی شخصیت کن خامیوں اور خوبیوں کا مجموعہ ہے؟
- کیا آپ اپنی خصوصیات سے آگاہ ہیں؟
- کیا آپ کو اپنی خامیوں کا علم ہے؟

آپ سادہ کاغذ پر تھوڑے تھوڑے فاصلے سے کالی پینسل سے تین دستخط کسی ایک زبان میں اردو، ہندی یا انگریزی میں سے کر کے بھیج دیں، دستخط وہی کریں جو عام زندگی میں آپ کرنے کے عادی ہوں، اپنے دستخط کے ساتھ مندرجہ ذیل کوپن ضرور روانہ کریں۔

- ہم آپ کے دستخط سامنے رکھ کر آپ کی شخصیت کے پرت کھولیں گے اور بتائیں گے کہ آپ کی شخصیت کیا ہے؟ آپ میں کیا کیا خوبیاں ہیں اور آپ کن خامیوں میں مبتلا ہے؟
- یقیناً آپ کو ہمارے تجزیہ سے اور ہماری رائے سے اتفاق ہوگا اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح آپ کی شخصیت پہلے سے زیادہ نکھر جائے گی۔

اپنے لفافہ پر "دستخط بولتے ہیں" لکھنے کے بعد ہمارا پتہ لکھیں

کوپن

"دستخط بولتے ہیں"

نام .... نام والدین ....

تاریخ پیدائش یا عمر ....

پتہ ....

ہمارا پتہ

"دستخط بولتے ہیں" ماہنامہ طلسماتی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 یوپی

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

جے پی نگر میں قتل کی دو وارداتیں، باپ، بیٹا گرفتار

امروہہ،۹رنومبر (سہارا نیوز بیورو) جے پی نگر ضلع جے پی نگر میں دوالگ الگ وارداتوں میں جہاں فلم دکھانے کے بہانے ایک نوجوان کا قتل کر کے لاش ریلوے ٹریک پر پھینک دی وہیں ایک دوسرے معاملے میں دودھ بیچ کر لوٹ رہے شخص کو نامعلوم لوگوں نے ہلاک کردیا۔ لگاتار دو قتل کے معاملوں سے پولیس اندھیرے میں ہاتھ پیر مار رہی ہے۔

رپورٹ کے مطابق تھانہ نوگاواں سادات حلقے کے موضع فوندا پور کے گمبھیر سنگھ کے گھر چل رہی دعوت میں اروند نامی شخص کی شرکت اور بعد میں گھر نہ پہنچنے کے معاملے نے اس وقت طول پکڑ لیا جب وہ صبح تک گھر نہیں پہنچا بعد میں جب اس کی تلاش کی گئی تو اس کا مردہ جسم گاؤں کے باہر غفار ریلوے کراسنگ پر پڑا ملا۔ لاش ٹرین کے نیچے آکر بری طرح کٹ چکی تھی۔ لیکن اس کی پہچان کپڑوں سے کی گئی۔ اے ایس پی للت کمار سنگھ اور تھانہ انچارج آراین بھدوریہ نے موقع پر پہنچ کر لاش کو ضلع قبضے میں لے کر پنچ نامہ بھر کر پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔ معلوم ہوا کہ قتل کی رات راجیش نامی شخص اروند کو گھر سے دعوت میں لے کر گیا تھا۔ پولیس نے راجیش اور اس کے باپ کے خلاف نامزد رپورٹ درج کرنے کے بعد گرفتار کرکے قتل مقدمہ درج کرلیا ہے۔

جب کہ ایک دوسری واردات میں ڈوڈولی کوتوالی حلقے کے موضع ننگلیہ میں سنجے سنگھ نامی دودھ کا کام کرنے والے شخص کو نامعلوم افراد نے گاؤں سے باہر گولی مار کر قتل کردیا۔ گولی گلے میں لگی جس کی وجہ سے اس کی موقع پر ہی موت واقع ہوگئی۔ پولیس نے اطلاع ملنے پر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا اور مقتول نے گھر کے افراد کے بیان پر نامعلوم لوگوں خلاف قتل کی رپورٹ درج کرلی۔

دو بدمعاش طمنچہ کے ساتھ گرفتار

کیرانہ،۹رنومبر (سہارا نیوز بیورو) گزشتہ رات پولیس نے ایک مڈبھیڑ میں دو بدمعاشوں کو چرس اور ایک طمنچہ کے ساتھ گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ کیرانہ کوتوالی پولیس بھورا گاؤں میں گشت پر تھی، تین افراد انہیں مشتبہ حالت میں نظر آئے، پولیس نے انہیں رکنے کا اشارہ دیا، مگر وہ بھاگ کھڑے ہوئے پولیس نے ان کا تعاقب کر کے ان کے قبضے سے ایک دیسی طمنچہ اور ۴۰ گرام چرس برآمد کی۔ جب کہ ان کا ایک ساتھی فائرنگ کرتا ہوا فرار ہوگیا ہے۔ پکڑے گئے دونوں بدمعاشوں حاکم علی اور اسرار بتائے گئے ہیں جن کے بارے میں لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ لوگ پولیس کی پشت پناہی میں نشیلی اشیاء کا ناجائز کاروبار کرتے ہیں اور ان لوگوں سے بڑی تعداد میں پولیس نے نشیلی شئے برآمد کر کے صرف ۴۰ گرام چرس دکھائی ہے جب کہ پولیس نے اپنی بہتر کارکردگی دکھانے کے لئے فرضی مڈبھیڑ دکھائی ہے۔ ان دونوں کو ان کے گھر سے ہی گرفتار کیا گیا ہے۔

سڑک حادثہ میں خاتون کی موت

امروہہ،۹رنومبر (سہارا نیوز بیورو) نوگاواں سادات میں ہوئے سڑک حادثے میں ایک شادی شدہ کی موت ہوگئی جب کہ بائیک پر سوار اس کا شوہر اور ایک سالہ بچی محفوظ رہے۔ رپورٹ کے مطابق خراب سڑک پر توازن کھودینے کی وجہ سے بائیک سے گری۔ تجمل نامی خاتون بری طرح زخمی ہوگئی۔ راہگیروں نے جب ان لوگوں کو سڑک سے اٹھایا تو معلوم ہوا کہ خاتون کی موت ہو چکی ہے جب کہ اس کا شوہر اور ایک سالہ بچی پوری طرح محفوظ ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق سڑک پر گرتے وقت تجمل کے سر میں چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے اس نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁